1939

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۲

جمال پرتو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۷ جنوری ۱۹۳۹ء مطابق ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۱

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

کسی کے راز کی اب روح محرم ہوتی جاتی ہے
کہ طغیانی سے جلووں کی نظر کم ہوتی جاتی ہے

خدا جانے محبت مجھکو کس منزل میں لائی ہے
تمنا اب محیطِ ہر دو عالم ہوتی جاتی ہے

نہ ہوں اہلِ قفس آزردہ میری نغمہ سنجی پر
طبیعت رفتہ رفتہ واقفِ غم ہوتی جاتی ہے

کہاں سے لاؤں آخر خون اپنی خشک آنکھوں میں
حریفِ گریۂ شب اب تو شبنم ہوتی جاتی ہے

جنوں کا سلسلہ کس طرح کم ہو اُسکی الفت میں
اشارت حسنِ بے پروا کی پیہم ہوتی جاتی ہے

ہوئی جاتی ہے اب تکمیل میرے شوقِ بیحد کی
مری تخئیل فرقت میں مجسّم ہوتی جاتی ہے

نہ ہو تو مطمئن اے حُسن اپنی بے نیازی پر
تغافل سے محبت اور محکم ہوتی جاتی ہے

تو ہی اے موت رکھ لے شرم اخفائے محبت کی
کہ اب تو آنسوؤں سے آستیں نم ہوتی جاتی ہے

محبت کی حرارت گُم ہے تیرے حُسن تمکیں میں
شعاعِ مہر یعنی غرقِ شبنم ہوتی جاتی ہے

مری بربادیوں کی کوششیں ہیں سعی لاحاصل
طبیعت خوگرِ کاوش غم ہوتی جاتی ہے

خدا جانے وفائے عشق کا انجام کیا ہوگا
کہ اُسکی زلف ثاقب غم میں برہم ہوتی جاتی ہے

دنیائے اسلام

قضیہ فلسطین اور لندن کانفرنس

ٹائمز کے نامہ نگار کا اہم مراسلہ

لندن ۲۸ نومبر۔ اخبار ٹائمز میں اس کے فلسطینی نامہ نگار کا ایک نہایت اہم مراسلہ شائع ہوا ہے جس سے فلسطین کے اندرونی حالات اور لندن کانفرنس کے متعلق عربوں کے خیالات پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ ذیل میں ہم اس مراسلہ کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔

نامہ نگار لکھتا ہے:۔ یہ خیال کرنا کہ قدس کی رائے عامہ لندن کی مجوزہ کانفرنس کے ذریعہ قضیہ فلسطین کے تصفیہ کی ذرا بھی امید رکھتی ہے، نہ صرف یہ کہ غلط ہے بلکہ لوگوں کو اور خود اپنے نفس کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔ عرب اور یہودی دونوں گفت و شنید کے افتتاح کے لئے ایسی شرطیں پیش کر رہے ہیں جو باہم متعارض ہیں اور اُن کے درمیان توفیق پیدا کرنا دشوار ہے چنانچہ بہت سے پر امید لوگوں نے بھی اپنی رائے تبدیل کر لی ہے اور وہ خیال کرنے لگے ہیں کہ غالباً لندن کانفرنس کے انعقاد سے کسی قسم کا فائدہ نہیں پہونچے گا۔

فخری نشاشیبی نے مفتی فلسطین اور ان کی سیاسی روش کے خلاف جو آواز بلند کی ہے وہ اب تک زیادہ علانیہ تائید حاصل نہیں کر سکی ہے۔ علاوہ ازیں فخری کی یادداشت کے شائع ہونے کے صرف ۴۸ گھنٹہ بعد فخری کے دوست ہم خیال عبدالرحمٰن خطیب پر جو قاتلانہ حملہ ہوا ہے وہ ایک قسم کا اعلان ہے کہ جب تک دہشت انگیزی کے ذریعہ مفتی فلسطین کے اعوان و انصار کو اقتدار حاصل رہے گا وہ ہر ایسے تصفیہ کا مقابلہ کرینگے جو ان کی مرضی کے خلاف ہوگا اور مفتی فلسطین کے مخالفین کے ساتھ وہ وہی سلوک کریں گے جو عبدالرحمٰن کے ساتھ کیا جانے والا تھا۔

اگرچہ یہ بات لوگوں کے دلوں میں بیٹھی ہوئی ہے کہ حکومت عربوں اور یہودیوں کی منظوری حاصل کئے بغیر حکومت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان نہیں کرے گی تاہم کانفرنس کے سلسلہ میں فلسطین میں حسب ذیل خیالات عام طور پر پائے جاتے ہیں۔

(۱) یہودیوں اور عربوں کے درمیان مفاہمت کی بنیاد پر مسئلہ فلسطین کا تصفیہ ناممکن ہے۔

(۲) اگر کوئی ایسا حل نافذ کرنے کی کوشش کی گئی جس میں عربوں کے مطالبات پورے نہ کئے گئے ہوں تو اس کے لئے کافی فوجی طاقت طلب کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

(۳) کسی انقطاعی تصفیہ کے نفاذ کے امکان پر بحث کرنے سے بیشتر ضروری ہے کہ ملک میں اطمینان و سکون کی فضا پیدا کی جائے تاکہ موجودہ فوجی حکومت کی بجائے مدنی حکومت قایم ہو سکے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ادھر چند ہفتوں سے بعض مادی اسباب کی بنا پر عام حالت میں بہتری پیدا ہو گئی ہے لیکن تشویشناک امر یہ ہے کہ اب تک پہاڑی علاقے غم انگیز حالت تک غیر محفوظ ہیں۔ یہ علاقے دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں کا مرکز ہیں۔ نیز انگریزی فوج نے جن شہروں کو دہشت انگیزوں کے قبضہ سے چھین لیا ہے وہ بھی ارباب حکومت کی نظروں میں محفوظ حالت میں نہیں ہیں۔ چنانچہ اسی بنا پر وہاں دوبارہ سرکاری کاروبار جاری کرنے کیلئے سرکاری ملازمین کو بھیجنا اب تک خلاف مصلحت سمجھا جا رہا ہے۔

فلسطین میں جرمنی کی ریشہ دوانی

قدس۔ یہ سمجھنا غلطی ہے کہ فلسطین کا قضیہ صرف عربوں اور یہودیوں کا جھگڑا ہے۔ اس قسم کی شورشوں میں بہت روپیہ صرف ہوتا ہے۔ اور ملک کی آبادی کو منظم کرنے اور اپنا ہم خیال بنانے میں بہت کچھ جدوجہد کرنی پڑتی ہے یہ خیال غلط ہے کہ عربوں کو اس کام کے لئے عربی ذرائع سے تمام سرمایہ حاصل ہو جاتا ہے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چند مہینہ سے اسلام کے ساتھ اٹلی کا جوشِ محبت اب ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور وہ شاید انگلستان سے اپنے معاہدہ کی کھلم کھلا خلاف ورزی بھی نہ کرے۔ مگر اب اٹلی کے بجائے نازیوں کے پروپیگنڈہ میں شدت شروع ہو گئی ہے۔ دمشق کے ایک عرب کے ذریعہ سے جرمنی کا روپیہ فلسطین میں تقسیم کرایا جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ فلسطین اور مصر میں جتنے جرمن ہیں وہ اس سلسلہ میں اپنا اپنا کام کر رہے ہیں اور اس پروپیگنڈہ کا مرکز مصر کو بنایا گیا ہے۔ ایک جرمن نازی ہیر روڈلف ہس اسکندریہ کا رہنے والا ہے اور وہی اس پروپیگنڈہ کی رہنمائی کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ جرمنی کے جہازراں کمپنیوں اور طلبا کے ذریعہ سے بھی یہ پروپیگنڈہ بڑھایا جا رہا ہے اور جو کچھ فلسطین اور مصر میں ہو رہا ہے وہی شام اور لبنان اور عراق میں بھی ہو رہا ہے۔

جمہوریت ہماری سب سے بڑی دولت ہے!

کمال اتاترک کے جنازہ کے بعد صدر جمہوریہ عصمت انونو نے قوم کے نام اپنا ایک پیام شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

”اتاترک کا جسد فانی اس قوم کے کاندھوں پر اپنے تابوت کیساتھ راحت ابدی کے آغوش میں جا چکا جو اُس سے محبت کرتی اور اسکی خدمات کی قدر کرتی تھی۔ اتاترک اُس دن میدان میں آیا تھا جبکہ ہم دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ بے رحمانہ حملہ کا نشانہ بنائے گئے تھے۔ اس مرحوم نے ترکی کے حق کا اعلان عام کیا۔ اُسکی بلند آواز نے جس کی اہمیت کو اس وقت کسی نے نہ سمجھا تھا آخرکار تمام دنیا کے ضمیر کو ایسی قوت کے ساتھ متاثر کر دیا جس کے اندر کوئی کمزوری نہ تھی۔ اتاترک اپنی قوم کی عظمت پر ایک غیر متزلزل ایمان رکھتے تھے اُنکا اصول یہ تھا کہ ترکی سماج کو جو معیوب طرز حکومت اور سیاسی عقائد کیوجہ سے کمزور تھی ایک متمدن سلطنت بنا دیا جائے۔ یہ جمہوریت اُنکی قوم پرستی اور اُنکی انقلابی ذہنیت کی ایک قیمتی وراثت ہے جو انہوں نے ہمارے لئے چھوڑی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

بات پر یاں جتنی ہیں عزیز ہر ستمگر سنل ہیں یار
زبان پر بھی یہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱

یو پی پولیٹیکل کانفرنس

یو.پی پولیٹیکل کانفرنس کی صدارت کے سلسلہ میں پنڈت جواہرلال نہرو نے ملکی و غیر ملکی مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں، نہرو جی کا خیال ہے کہ بین الاقوامی سیاست میں ہندوستان کو ایک نیا درجہ حاصل ہونے والا ہے. اسلئے دنیا کے واقعات پر نظر رکھنا اہل ہند کا سب سے اولین فرض ہونا چاہیئے آپ نے بین الاقوامی اور قومی صورت حالات و نیز صوبجاتی مسائل کی جانب کسانوں کی توجہ مبذول کرائی اور سہل ہندوستانی زبان میں تقریر کی تاکہ ہر ایک کسان سیاسیات کو سمجھ سکے، اور محض چند صاحب دماغ لیڈروں کی اندھا دھند تقلید نہ کریں.

پنڈت جی نے کسانوں کو یہ بتایا کہ حکومت برطانیہ نے فیسسٹ طاقتوں کا ساتھ دے کر اپنے پیروں پر کلہاڑا مار لیا ہے.

ہندوستان میں حکومت کا جو برطانی سسٹم رائج ہے اس کے بارے میں پنڈت جی نے یہ رائے ظاہر کی کہ وہ محض ایک ساہوکار راج ہے اور ہندوستان کو اس راج کی ساری بنیاد کو تبدیل کرنا ہوگا.

پنڈت جی نے فرمایا کہ دنیا کے دیگر ملکوں کے کسان ہندوستان کے زمینداروں تک سے بدرجہا بہتر حالت میں ہیں.

کانگریسی وزارت کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ تسلیم کیا کہ پولیس اور دیگر سرکاری ملازموں کے رویہ میں نمایاں تبدیلی ہوگئی ہے اور اب کسانوں کو اس طرح نہیں ستایا جاتا جس طرح کہ پہلے ستایا جاتا تھا لیکن آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ پارٹی کے پروگرام کی تکمیل کے معاملہ میں وزارت کی رفتار سست رہی ہے اور روزمرہ نظم و نسق کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات میں الجھ کر رہ گئے ہیں. آپ نے کہا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اپنی رفتار کو تیز کریں چاہے اس تیز رفتاری میں ان کا دم ہی کیوں نہ پھول جائے. پنڈت جی نے دریافت کیا. کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو کام ہمیں کرنا ہے اسے ہمارے پوتے مکمل کریں؟

آپ نے کہا مجھے معلوم ہے کہ آئین نے وزیروں کے ہاتھ پیر باندھ دیئے ہیں لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ترقی کی رفتار کو تیز کیا جا سکتا ہے

ہندو مسلم اتحاد کے سوال کی جانب رجوع کرتے ہوئے آپ نے کہا مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا دونوں نے کانگریس کو گالیاں دینا اپنا دلچسپ مشغلہ بنا لیا ہے. بڑے بڑے لیڈروں کو جھوٹے الزامات لگاتے ہوئے اور لغو باتیں کہتے ہوئے دیکھ کر رنج ہوتا ہے. ان فرقہ پرست انجمنوں سے یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ قوم برباد ہو رہی ہے لیکن ہندوستان کے دیہات اور قصبے بتاتے ہیں کہ دونوں فرقے ایک دوسرے کے ساتھ صلح کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ لوگ اسی طرح سے بات چیت کرتے ہیں گویا کہ ہندو قوم مسلم قوم سے مختلف ہے. جو مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے. ان کے مسائل یکساں ہیں. سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کانگریس ان گالیوں کی جانب کوئی دھیان نہیں دیگی. بلکہ وہ اقلیتوں کی خاص طور پر خبر گیری رکھے گی. یو.پی کے اندر بہت سے آدمی قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں لیکن وزارت نے ان کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا. کانگریسی صوبوں کے اندر مسلمانوں کے ساتھ بے انصافی کئے جانے کا کوئی واقعہ پیش نہیں کیا گیا ہے. ایک کمیٹی نے جس نے کہ اس بارے میں شکایت کی تھی اس بات کا خاص طور سے ذکر کیا کہ بندے ماترم کے گیت اور قومی جھنڈے کے ذریعہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے.

پنڈت جی نے اس امر کا اعادہ کیا کہ قومی جھنڈا ہماری جدوجہد کا نشان ہے اور تمام فرقوں کا نمائندہ ہے کیونکہ اس کا سبز رنگ مسلمانوں کو ہی ظاہر کرتا ہے.

آپ نے فرمایا کانگریس کی تحریک کے ان پہلوؤں کو جو کہ بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ترک نہیں کیا جا سکتا اقلیتیں جو کچھ چاہتی ہیں وہ یہی ہے کہ انھیں قانونی تحفظ حاصل رہے. اور ان کی بہبودی کو ترقی پہنچتی رہے.

کسان سبھا کی تحریک کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت جی نے کسانوں کو یہ تلقین کی کہ وہ سرخ جھنڈے کو نہ اپنائیں جو کہ مزدوروں کی تحریک کا نمائندہ ہے. بلکہ کانگریس کے جھنڈے کو اپنا جھنڈا بنائیں.

ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جی نے اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ ریاستوں میں بھی آزادی کی تحریک داخل ہوگئی ہے جس سے یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ تمام ہندوستان جلد ہی متحد ہو جائے گا اور سوراجیہ قائم ہو جائے گا.

پنڈت جی نے فرمایا یو.پی میں کل تین ریاستیں ہیں یعنی ٹہری گڈھوال. رام پور اور بنارس ان میں سے ریاست بنارس رضاکارانہ طور پر اپنی رعایا کو پنچایت راج دینے کا اعلان کر چکی ہے.

بل مزارعہ کے سلسلہ میں پنڈت جی نے کسانوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اسے اپنے حقوق کی پہلی قسط کے طور پر قبول کر لیں. آپ نے فرمایا اس وقت تو کسان اپنے لئے صرف کچھ آرامش ہی چاہتے ہیں. لیکن جلد ہی ہمیں کوئی ایسا طریقہ سوچنا پڑے گا جس سے ہر ایک گاؤں میں کوآپریٹو طریق پر کاشت ہو سکے. بل اسمبلی سے تو پاس ہو جائے گا لیکن اسے کونسل سے پاس کرانا ہے. بہرحال میں توقع کرتا ہوں کہ کونسل اسے بھی پاس کر دیگی لیکن اگر اس نے اس کے پاس ہونے کے راستہ میں حائل ہونے کی کوشش کی تو ایک جوش پیدا ہو جائے گا جو کہ انتہا سے گزر سکتا ہے آپ نے مخصوص مفاد رکھنے والوں کو یہ تنبیہ کی کہ اس قسم کی مزاحمت کو برداشت نہیں کیا جائے گا.

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا کہ انفرادی طور پر بھوک ہڑتال کرنے اور چھوٹے چھوٹے معاملات پر ستیہ گرہ کرنے کو ہم روا نہ رکھیں گے. ستیہ گرہ کا ہتھیار صرف قومی مقاصد کے لئے مقصود ہے. میں نے اخبارات میں یہ پڑھا ہے کہ پٹنہ میں مسلم لیگ نے ستیہ گرہ کے اصول کے حق میں فیصلہ کیا ہے اگرچہ فیصلہ غلط نظریہ سے کیا گیا ہے. تاہم یہ ایک اچھی علامت ہے کہ لیگ نے سیاسی طور طریق میں ایک بار پھر کانگریس کی تقلید کی.

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے پنڈت جی نے کہا کہ ملک کو آزادی کی جدوجہد کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے. ہمیں آزادی ابھی تک نہیں ملی ہے. اس کا ثبوت ہمیں اس امر سے ملتا ہے کہ ایک بہادر گڈھوالی پچھلے ساڑھے آٹھ سال سے جیل میں محبوس ہے اور ابھی تک اسے رہا نہیں کیا گیا ہے.

انڈین سائینس کانگریس

سر ہنری کریک گورنر پنجاب نے یونیورسٹی ہال میں انڈین سائینس کانگریس ایسوسی ایشن کے ۲۶ ویں اجلاس کا افتتاح کیا. ہندوستان کے تمام صوبجات میں سے ایک ہزار کے قریب ڈیلی گیٹ آئے ہوئے تھے. گورنر صاحب نے کانگریس کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس سے پہلے لاہور میں سائینس کانگریس عرصہ بارہ سال ہوئے ہوئی تھی. اس سے سائنٹفک ریسرچ کو بھاری تقویت ہو گئی تھی سنہ ۱۹۲۷ء سے لیکر پنجاب یونیورسٹی کے مختلف محکمہ جات سائینس نے مساعی کی ہے اور ریسرچ طلبا کی تعداد میں بھاری اضافہ ہوا ہے پروفیسر بھٹناگر کی رہنمائی میں کمسٹری ڈپارٹمنٹ میں بہت سے طلباء کو کھینچا ہے اور اس کی کامیابی کو یورپ میں بھی تسلیم کیا گیا ہے. پروفیسر بھٹناگر اور ان کے ماتحتوں نے بھاری کامیابی حاصل کی ہے اور ان کے کام کی اصطلاحی اور عملی دو پہلو ہیں، عملی پہلو سے وہ پنجاب کی قدرتی پیداوار سے استعمال کر کے صوبہ کی صنعت کو فائدہ پہونچا رہے ہیں. ان کے کام کی تجارتی اہمیت اسقدر ہے کہ ان کے تجربات کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے انگریزی فرموں نے بہت سا روپیہ انھیں مہیا کیا ہے.

صنعتی ترقی کے لئے بڑھتے ہوئے مطالبہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے سائینس کے تجربات کو کامیاب بنانے کی زبردست ضرورت ہے پنجاب میں زراعتی اور آبپاشی کے ذرائع کو بہتر بنانے کے لئے ریسرچ ہو رہی ہے.

آپ نے یورپ میں چار سو سال پہلے مذہبی جنگ و جدل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سترہویں صدی کے مذہبی جھگڑوں کی بجائے اسوقت مذہبی بردباری نے جگہ لے لی ہے. اب انسانی دل نے قدرت کی دنیا میں بھاری فتح حاصل کر لی ہے مگر اب پھر ایک مرتبہ انسان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسانی عقائد کا شکار ہونے والا ہے.

آپ نے کہا کہ ہندوستان اس وقت بھی دنیا کا ایک ایسا خطہ ہے جہاں پرانے خیالات کو ترک نہیں کیا گیا اور جہاں سچائی کی تلاش ممکن ہے. اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ یہ ملک ایسے سائنسدانوں پیدا کرے جو سچائی کی تلاش کریں

حضرت جوش ملیح آبادی

۸ جنوری بروز اتوار بوقت ۹ بجے رات کو تلک ہال میں سرسوتی سبھا کی طرف سے ایک بزم مشاعرہ منعقد ہوگا جس میں حضرت جوش ملیح آبادی بھی تشریف لائیں گے.

جلسہ ۸ جنوری ۸ بجے شام کو ڈسٹرکٹ بورڈ

رامپور میں نئی اصلاحات

ریاست رامپور کے وزیر اعظم نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے رام پور کی رعایا کے لئے ایک نئے آئین کا اعلان کر دیا ہے.

بیان میں بتایا گیا ہے کہ ہز ہائینس کی یہ خواہش رہی ہے کہ رعایا کو سیاسی تربیت دی جائے تاکہ وہ ان کی حکومت کے ساتھ تعاون کر سکیں اور حکومت کے نظم و نسق میں زیادہ حصہ لے سکیں.

رام پور لیجسلیٹو اسمبلی سنہ ۱۹۳۵ء میں قایم ہوئی تھی جسمیں نو سرکاری اور چھ غیر سرکاری ممبر تھے اسکی مدت ختم ہو چکی ہے. مگر ہز ہائینس نے اس کی مدت میں ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء تک توسیع کر دی ہے.

اس اثنا میں ایک نیا آئین تیار ہوگا جس کے ماتحت اسمبلی میں منتخب ممبران کی زیادہ تعداد ہوگی اور لیجسلیچر کے اختیارات بھی زیادہ وسیع ہوں گے.

وزیر اعظم نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے سال گذشتہ کی ترکیبوں پر نظر ثانی کی ہے. پانی کی کمی کی وجہ سے ۳۰۱۵۰۰۰ روپیہ تک لگان معاف کر دیا گیا اور ۲۰۰۰۰۷ روپیہ تک لگان کی وصولیابی کو معطل کر دیا گیا ہے. تیرہ نلدار کنوئیں اسوقت کام کر رہے ہیں اور مزید دس کنوئیں آیندہ ماہ سے کام کریں گے. ایک لاکھ روپیہ کی رقم بہتر بیج خریدنے کے لئے مخصوص کر دی گئی ہے اور ریاست کے بیکاروں کو کاشت کے لئے اسپیشل الاٹمنٹ دی گئی ہے.

ریاست کی صنعتی سرگرمیوں کے متعلق وزیر اعظم فرماتے ہیں کہ ٹائل اور ماچس تیار کرنے کے لئے امسال دو فیکٹریوں کے قایم ہونے کی امید ہے ہز ہائینس نے ریاست رام پور کے دو سو نوجوانوں کو حکم دیا ہے کہ ریاست سے باہر ٹریننگ حاصل کریں تاکہ وہ ٹائل فیکٹری میں کام کر سکیں ۲۵۰۰۰ روپیہ کی رقم مقامی صنعتوں کی ترقی کے لئے تقسیم کی جا چکی ہے ۱۵ ہزار روپیہ کی رقم کا قرضہ منظور ہو چکا ہے ریاست کی تعلیمی ترقی کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں ان کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ ہز ہائینس نے لڑکیوں کے سکول کے لئے ایک محل عنایت فرمایا ہے اور جسمانی تمدن کے لئے اسٹیٹ ہائی اسکول کو مزید سہولتیں دی جا رہی ہیں، نہانے کے لئے تالاب اکھاڑا اور بہت سے وسیع کھیل کے میدان فراہم کئے گئے ہیں.

آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانفرنس

کلکتہ میں آل انڈیا اسٹوڈنٹس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے ان طور طریقوں پر بہت ہی دکھ ظاہر کیا جن کو ہمارے فرقہ پرست لیڈر پبلک زندگی کے اندر رائج کر رہے ہیں

پنڈت جی نے کہا معقولیت کا معیار بتدریج ہماری فرقہ پرست انجمنوں سے غائب ہوتا جا رہا ہے.

یہ بتاتے ہوئے کہ کانگریس طاقت کے بعد طاقت کیونکر حاصل کرتی گئی. پنڈت جی نے فرمایا آج ذمہ دار رزولیوشن پاس کئے جاتے ہیں. اب بیرونی دنیا یہ جانتی ہے کہ جب کانگریس کوئی رزولیوشن پاس کراتی ہے تو اس کے پس پشت کارروائی کا حقیقی جذبہ بھی ہوتا ہے. ایسی صورت میں ہمیں ایسے رزولیوشن پاس کرنا چاہئیں جو کہ سیدھے سادے ہوں. اور ہماری شان کے شایاں ہوں.

بین الاقوامی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا میں نے انگلینڈ اور فرانس جیسے ممالک میں جو کہ اپنے آپ کو جمہوری بتاتے ہیں یہ دیکھا ہے کہ انکی عقل بالکل چکرا گئی ہے. برطانی ملوکیت پرستی فنا ہو رہی ہے اور اب وہ تمام چیزیں اس کے ہاتھ سے نکل گئی ہیں جو کہ اسے تقویت پہونچاتی تھیں. اب برطانی ملوکیت پرستی ہندوستانیوں کو مطیع نہیں رکھ سکتی اور نہ وہ انھیں آزادی حاصل کرنے سے روک سکتی ہے.

پنڈت جی نے ماسوائے ایسے حالات کے جب کہ بہت ہی معقول وجوہات موجود ہوں طالب علموں کے ہڑتال کرنے کی سخت مخالفت کی.

ہوا یک جلسہ ڈسٹرکٹ ادولٹ ایجوکیشن ایسوسی ایشن کی طرف سے لالہ دیوان چند پرنسپل ڈی.اے.وی کالج کی صدارت میں ہوگا.

آئینۂ کانپور

خطابات سال نو کے سلسلہ میں مالک معظم کی طرف سے جو فہرست خطابات شائع ہوئی ہے اس میں سے کانپور سے تعلق رکھنے والوں کے صرف دو مندرجہ ذیل اصحاب کے اسمائے گرامی نظر آتے ہیں.

مسٹر ہنری ہارسمین نیجنگ ڈائرکٹر سودیشی کاٹن ملز کو نائٹ ہڈ یعنی سر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے. موصوف ہی کے شاہانہ ۳ لاکھ کے عطیہ سے اُرسلا ہارسمین اسپتال کی شاندار بلڈنگ تعمیر ہوئی ہے. لہذا آپ اس معزز خطاب کیلئے ہر طرح سے موزوں کہے جا سکتے ہیں.

مسٹر ال.پی ہنکاکس آئی.سی.ایس کو او.بی.ای کے خطاب سے سرفراز کیا گیا ہے. آپ عرصہ تک کانپور میں جائنٹ مجسٹریٹ رہنے کے بعد کئی مرتبہ ضلع کی کلکٹری و مجسٹریٹی کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کر چکے ہیں اور مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے رخصت جانے پر آپ ہی کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مقرر کئے جائینگے

ہم دونوں اصحاب کی خدمت میں اس حصول اعزاز پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں.

اڈلیٹ ایجوکیشن صوبہ کی حکومت نے صوبہ کی جہالت اور کمی تعلیم کو دیکھتے ہوئے یہ طے کیا ہے کہ صوبہ کی جہالت کو دور کر کے تعلیم کو بڑھایا جائے. چنانچہ اس کے لئے ۱۵ جنوری کا دن مقرر کیا گیا ہے کہ اس دن سارے صوبہ میں "ادولٹ ڈے" منایا جائے اور صوبہ کے تمام ضلعوں میں جلسہ وغیرہ کر کے تعلیم کی خوبیوں کو لوگوں کے ذہن نشین کیا جائے. چنانچہ اس سلسلہ میں ضلع کانپور میں بھی ڈسٹرکٹ اولٹ ایجوکیشن ایسوسی ایشن بنائی گئی ہے. جس کے سکریٹری ہمارے ضلع کے مشہور و معروف کارکن پنڈت بینی سنگھ منتخب ہوئے ہیں اور جو نہایت انہاک کے ساتھ اس ڈے کے منانے کی کوشش کر رہے ہیں. اس سلسلہ میں کئی جلسے بھی ہوئے ہیں.

صوبہ کی حکومت کا جہالت کے دور کرنے کا اقدام نہایت مبارک اقدام ہے جس کے لئے وہ مبارکباد کی مستحق ہے.

کملا کلب ۸ جنوری کو کملا کلب کا سالانہ جلسہ ہوگا جسمیں آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو تشریف لاکر کلب کی طرف سے مزدوروں کو انعامات دینگے اور مزدوروں کے کھیل وغیرہ بھی دیکھیں گے.

بیویوں کے قاتل بھیروں پرشاد نامی ایک شخص کو عدالت سشن سے پھانسی کی سزا ہوئی ہے اس شخص پر الزام یہ ہے کہ اس نے اپنی بیوی کا ۲۰ ہزار روپیہ کا بیمہ کرایا تھا اور پہلی قسط ادا کرنے کے بعد روپیہ وصول کرنے کی غرض سے عورت کو زہر دیکر مار ڈالا گیا اس پر یہ بھی الزام تھا کہ اس شخص نے اسی طرح اس سے پہلے چار عورتوں کا بیمہ کرا کے انکو مار کر بیمہ کا روپیہ وصول کر لیا تھا اسی طرح ایک اور شخص کو بھی پھانسی کی سزا ہوئی ہے جس نے اپنی ایک آشنا کی مدد سے اپنی بیوی کو قتل کر کے اسکی لاش کو بند کر کے بذریعہ ریل دہلی بھیجدی تھی، دہلی میں لاش لاوارث بکس کے اندر سے نکلی.

میونسپل بورڈ کا تیسرا تعلیمی ہفتہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء سے ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء تک تیسرا تعلیمی ہفتہ منایا جا رہا ہے. اسی سلسلہ میں ایک مشاعرہ غیر طرحی بتاریخ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء بروز سنیچر بمقام سناتن دھرم ہائی اسکول بوقت ۷ بجے شب بصدارت خان بہادر مصطفےٰ حسین صاحب بیرسٹر بی.اے.ایل ایل بی میونسپل کمشنر منعقد ہوگا.

(عبدالصمد بزمی مہتمم مشاعرہ)

سبدِ گل

سادر کر جی اور جناح صاحب

کرسمس کے ہفتہ میں جو بلحاظ پر کانفرنسوں کا ہفتہ کہلاتا ہے جابجا کانفرنسیں ہوئیں. ہندوستان میں بھی ان کانفرنسوں کی بڑی دھوم دھام رہی ہم نے بھی اس ہفتہ بھر یہ ولیرہ رکھا کہ اور چیزوں کا پڑھنا بالکل ترک کر دیا. سب کانفرنسوں تبی کانفرنسوں کا حال پڑھا. بعض کانفرنسیں تو ایسی ہیں کہ ہماری مختصر سی عقل ان کی متحمل نہیں ہوسکتی. مثلاً اقتصادی کانفرنس یا سائنس کانفرنس لیکن جن کانفرنسوں کی کارروائی سمجھ میں آئی ان میں سے ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کے اجلاسوں کی کارروائی اور بالخصوص صدارتی ایڈریسوں میں بہت لطف آیا اور جب ہم شوق میں ان دونوں ایڈریسوں کا بالمقابل مطالعہ کیا تو اور بھی زیادہ دلچسپ ثابت ہوئے حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ بظاہر دونوں کیمپ بالکل جدا جدا ایک دوسرے کے خلاف لگے ہوئے تھے مگر بعض باتوں میں دونوں میں نہایت یکسانی پائی جاتی ہے.

کانگریس کہتی ہے کہ ہندوستان ہندوؤں اور مسلمانوں کا ملک ہے اور یہ دونوں فرقے ایک ہی قوم کے جزو ہیں. اس سے شری ساورکر اور جناب جناح دونوں کو اختلاف ہے دونوں ایڈریسوں کو پڑھ کر آپ اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ ہندوستان میں ایک قوم نہیں آباد ہے ہندوستانی قوم محض ایک ڈھونگ ہے بس دونوں ایڈریسوں میں اتنا فرق ملے گا. کہ مسٹر جناح یہ فرماتے ہیں کہ ہندو ایک قوم ہے اور مسلمان دوسری قوم اور شری ساورکر یہ فرماتے ہیں کہ ہندو ایک قوم ہر اور مسلمان ایک فرقہ.

بہرحال کانگریس کے نظریہ کی تردید دونوں جانب سے ہوتی ہے.

کانگریس کی یہ کوشش ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک ساتھ منظم کیا جائے لیکن شری ساورکر اور جناب جناح دونوں اس بات کو ناممکن بتاتے ہیں. مسٹر جناح یہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی تنظیم الگ ہونی چاہئے اور جب وہ مضبوط ہو جائیں گے. تب ہندو مسلم اتحاد آسانی سے ہو سکے گا. شری ساورکر یہ فرماتے ہیں کہ ہندوؤں کو منظم ہو جانا چاہئے. جب ہندو منظم ہو جائینگے. تب ہندو مسلم اتحاد آسانی سے ہو سکے گا. جب تک ہندو غیر منظم اور مسلمان منظم ہیں اس وقت تک ہرگز اتحاد نہیں ہو سکتا. کانگریس کا پیش کردہ نسخہ دونوں کے نزدیک غلط ہے.

جناح صاحب یہ فرماتے ہیں کہ کانگریس ہندوؤں کی جماعت ہے ہندوؤں نے اسے قائم کیا اور ہندو ہی چلا رہے ہیں جو مسلمان اس میں شامل ہیں وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں شری ساورکر مسٹر جناح کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں انہوں نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ کانگریس ہندوؤں کی جماعت ہے اور مسٹر جناح کی بات کو ذرا اوپر چڑھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چند مسلمان اس تماشے کی رونق بڑھانے کے لئے شامل کر لئے گئے ہیں.

مسٹر جناح یہ کہتے ہیں کہ کانگریس والے مکار ہیں اور حقیقی آزادی نہیں چاہتے بالکل یہی بات آپ شری ساورکر کے ایڈریس میں پائیں گے وہ فرماتے ہیں کانگریس والے اہمانداز نہیں ہیں اور آزادی کے متعلق ان کا نظریہ بالکل غلط ہے کیونکہ حقیقی آزادی وہی ہو سکتی ہے جو ہندو دازم کی بنیاد پر ہو.

مقطع میں اختلاف سہی لیکن مطلع میں تو مسٹر جناح اور شری ساورکر میں بالکل توارد ہو گیا ہے جو

ادبِ لطیف

"آہ! دامِ اسیری"

از جناب ایم اشفاق صدیقی

اونچے اونچے پہاڑوں کی سرِ فلک چوٹیوں پر،
جہاں سیمیں چشمے ابلتے ہیں،
رنگین وشاداب دامن میں،
کون چلا رہا ہے!
کاش! ——— میں بھی جا سکتا.

——(۲)——

قدرت دامن صحرا رنگین کرتی ہے.
دلوں میں دریائے محبت جوش مارتا ہے.
وہ ——— گنگناتی ہوئی
چلی جاتی ہے.
کاش! ——— میں جا سکتا.

——(۳)——

قمر ... ... گردوں پر چمکتا ہے.
پانی ... ... شعلہ جوالہ بنجاتا ہے.
وہ ... ... صانع قدرت سے محو
خراماں خراماں بڑھ رہا ہے
کاش ——— میں جا سکتا

——(۴)——

پریم کے نغموں سے فضا گونج اٹھتی ہے،
محبت کے متوالے مخمور،
اس کی شرابی نگاہوں سے مست
جھومنے لگتے ہیں
کاش! ——— میں جا سکتا.

——(۵)——

وادی لالہ زار میں سیمابی آئینہ کے قریب
ادائے دلنواز سے مسکراتی ہوئی
وہ، بجلی گراتی،
چلی آتی ہے
کاش ——— میں جا سکتا.

مسٹر جناح کے صدارتی ایڈریس میں بھی تین چوتھائی حصہ کانگریس کے خلاف ہے اور شری ساورکر کے ایڈریس میں بھی یہی حال ہے نہ اس ایڈریس میں مسلمانوں کی سوشل ایڈریس اقتصادی حالت درست کرنے کا کہیں ذکر ہے اور نہ اس ایڈریس میں ہندوؤں کے متعلق اس قسم کا کوئی تذکرہ آیا ہے.

کانگریس کے عدم تشدد واصول کے دونوں خلاف ہیں. چرخہ اور عدم تشدد کا دونوں مذاق اڑاتے ہیں. دونوں کا یہ منشا ہے کہ کانگریس کی موجودہ سیاست کو فنا کر دیا جائے. دونو یہ چاہتے ہیں کہ ملک کی تنظیم میں مذہب پیش پیش رہے.

غرضیکہ وہ دن دور نہیں ہے جب ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ ملکے کانگریس کے مقابلہ میں متحدہ محاذ پیش کرینگے.

ایران اور فرانس کے تعلقات کیوں منقطع ہوئے

لندن ۲ جنوری. ایران نے فرانس کے ساتھ اپنے تعلقات کیوں منقطع کئے اس کے متعلق نہایت دلچسپ انکشاف ہوا ہے. بیان کیا جاتا ہے کہ ایرانی زبان میں بادشاہ کے لئے جو لفظ استعمال ہوتا ہے فرانسیسی زبان میں وہی لفظ بلی کے لئے استعمال ہوتا ہے.

پیرس میں حال ہی میں بلیوں کی ایک نمائش ہوئی تھی اس موقع پر دو فرانسیسی اخبار نے بلیوں کے سلسلہ میں لفظ "شاہ" استعمال کیا. شاہ ایران روزانہ فرانسیسی اخبار پڑھتے ہیں وہ اس سے ناراض ہو گئے اور انھوں نے اپنا سفیر مقیم پیرس واپس بلا لیا.

عالمِ نسواں

علمی و ادبی اور سیاسی میدان میں عورتوں کی خدمات

ازمحترمہ صغریٰ ہمایوں بیگم صاحبہ علیگڑھ

آج عورتوں کی علمی وادبی اور سیاسی سرگرمیوں کو دیکھکر بعض تنگ نظر اصحاب یہ کہتے ہیں کہ عورتوں کو سیاسی میدان میں ہرگز نہیں آنا چاہئے کیونکہ ان کی عقل ناقص ہوتی ہے اور ان کی قوت فیصلہ بہت کمزور ہوتی ہے.

یہ بظاہر بہت ہی دوراندیشانہ، اور بزرگانہ فیصلہ معلوم ہوتا ہے. لیکن درحقیقت یہ عورتوں کی عقل و فہم کی سخت توہین ہے.

اگر آپ تاریخ کے صفحات پر نظر ڈالیں گے تو یہ ثابت ہوگا کہ جب سے دنیا تہذیب و تمدن سے آشنا ہوئی ہے، عورتوں نے زندگی کے ہر میدان میں قابل قدر کارنامے انجام دیئے ہیں.

اسلام کا آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عورتوں کو حقیر نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا ان کی کوئی حیثیت نہ تھی. انکو جانوروں سے بھی بدتر سمجھا جاتا تھا. لیکن حضرت سرور عالم نے عورتوں کی اس مظلومیت کا خاتمہ کیا. اور ان کو خاک ذلت سے اٹھا کر عزت و عظمت کا تاج پہنایا. اس روح پرور انقلاب کے بعد عورتیں میدان عمل میں آئیں. اور انھوں نے ایسی ایسی بیش قدر خدمات انجام دیں جن کو دیکھکر دنیا محو حیرت رہ گئی.

آپ تاریخی واقعات سے انکار نہیں کر سکتے. کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ تمدن سیاست معاشرت، اور میدان جنگ میں عورتوں نے بے مثل خدمات انجام دی ہیں.

ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ حضرت عائشہ رض حضرت ام سلیم رض حضرت ام سلمیٰ رض حضرت ناجیہ رض اور دیگر صحابیات کے کارنامے اگر تفصیل کے ساتھ بیان کئے جائیں تو کئی ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے. اشاعت اسلام، ایثار و قربانی. زخمیوں کی مرہم پٹی. اور اسی طرح معاشرت و سیاست کے ہر میدان میں ان کی خدمات نمایاں نظر آتی ہیں. یہ عرب خواتین کا تذکرہ تھا. اگر آپ ہندوستان کی تاریخ ملاحظہ فرمائیں گے. تو یہاں بھی آپ کو عورتیں صف اول میں نظر آئیں گی.

رضیہ سلطانہ. نورجہاں. زیب النساء. بیگمات بھوپال. محترمہ بی اماں. بیگم مولانا محمد علی رح بیگم حسرت موہانی اور دیگر مشہور خواتین کے علمی و ادبی اور سیاسی کارنامے مردوں کے لئے بھی باعث رشک ہیں مشہور ترکی خاتون خالدہ ادیب خانم. مصری خادمہ ملت بیگم سعد زاغلول پاشا ہدیٰ خانم شعراوی کی خدمات سے کون ناواقف ہے کیا ان حالات میں یہ کہنا مناسب ہے کہ عورتیں کمزور عقل کی ہوتی ہیں انکو علمی وادبی اور سیاسی میدان میں کام نہ کرنا چاہئے.

فرانس سے اٹلی کے مطالبے

لندن ۲ جنوری. یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر بہت زور سے گشت لگا رہی ہے کہ ایک اور میونخ کانفرنس ہوگی جس میں اٹلی کا یہ مطالبہ پیش ہوگا کہ ۱۹۱۵ء کے معاہدہ لندن پر نظر ثانی کی جائے. پیشین گوئی کی جا رہی ہے کہ سائنیور مسولینی مسٹر چیمبرلین سے روم پہونچنے پر یہ کہیں گے. کہ اگر وہ ذاتی طور پر فرانس و اٹلی کا معاملہ نہ طے کرا سکیں تو ایسی کانفرنس کریں.

بچوں کی دنیا

جانوروں کی دنیا

از جان رابرٹس

دنیا میں دودھ پلانے والے جانوروں میں صرف دو ہی ایسے جانور پائے جاتے ہیں جو انڈے بھی دیتے ہیں اور بچوں کو دودھ بھی پلاتے ہیں. یہ دونوں جانور آسٹریلیا کے ملک میں پائے جاتے ہیں ایک جانور کا نام "ڈک بل" ہے. یہ جانور انڈے دے کر انھیں سہتا ہے. دوسرے جانور کا نام "ایچی ڈینا" ہے. اور اس کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے، اور یہ کیڑے مکوڑے خاص کر چیونٹیاں بہت کھاتا ہے یہ عجیب و غریب جانور ہے اس کی لمبائی ایک فٹ سے (۹) انچ تک دیکھی گئی ہے.

یہ اپنا انڈا دے کر اپنی چونچ میں اٹھاتا ہے اور اپنے جسم کی نچلی کھال میں بنے ہوئے ایک تھیلے میں اس انڈے کو رکھ لیتا ہے اور اسی تھیلی میں انڈا سہتا ہے اور جب بچہ بن جاتا ہے تو وہ اپنی گردن باہر نکال لیتا ہے اور آہستہ آہستہ سب جسم باہر آ جاتا ہے. مگر جب تک خاصہ بڑا نہ ہو جائے مادہ اپنے بچہ کو اس تھیلے میں سے باہر نہیں نکالتی.

ایک اور عجیب جانور ہوتا ہے جس کو "چوہیا گلہری" کہتے ہیں. یہ نہ تو چوہیا ہی ہوتی ہے اور نہ گلہری ہی. بلکہ یہ دونوں کے درمیان کی ایک چیز ہوتی ہے.

یہ جانور زمین کے اوپر اپنا گھر بناتا ہے انگلستان اور جنوبی سمندر کے جزیروں میں پایا جاتا ہے. جیسا کہ گلہری کے نام سے ظاہر ہے وہ اخروٹ کتر کر کھاتا ہے. اسلئے گلہری نام پڑ گیا ہے وہ گلہری ہی کی طرح اخروٹ اپنے دونوں پنجوں میں پکڑ کر کترتا ہے اور خوب سوتا ہے. جنوبی یورپ میں ولایتی جانور سے بڑا جانور پایا جاتا ہے. وہ بہت موٹا ہوتا ہے

فرقہ دارانہ تعلیمی تعلیم گاہوں کی مذمت

سر رضا علی نے پٹنہ میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں فرقہ دارانہ اتحاد پر زور دیا اور کہا کہ ہمیں تمام فرقوں کا انگلستان کے مقابلہ میں ایک متحدہ محاذ قائم کرنا چاہئے اور فرقہ دارانہ تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کو ختم کیا جائے. آپ نے کہا کہ تعلیم کو فروغ دینے کے لئے فرقہ دارانہ تعلیمی سنقابیں کسی وقت میں مفید ہو رہی ہیں. لیکن اب تو وہ سراسر غیر مفید ہیں اور ان سے مشترکہ ہندوستانی قومیت کو نقصان پہونچ رہا ہے دراصل وہ دن ہی برا تھا جب فرقہ دارانہ تعلیمی انسٹی ٹیوشنوں کی بنیاد پڑی تھی.

نظام حکومت کو الٹی میٹم دیا جائیگا

شولاپور یکم جنوری. مہاتما نارائن سوامی جی نے جو حیدرآباد ستیہ گرہ کے پہلے ڈکٹیٹر ہیں ایک بیان دیا ہے کہ شولاپور آریہ کانفرنس میں فیصلہ شدہ ستیہ گرہ کی مہم شروع کرنے سے پہلے چند ابتدائی اقدامات کا طے کر لینا ضروری ہے اس لئے میں سب سے پہلے وہ مطالبات جو شولاپور کانگریس میں پاس ہوئے ہیں نظام حیدرآباد کی خدمت میں بھیجوں گا. میں ایک ستیہ گرہ کمیٹی بنا رہا ہوں. ان اقدامات کے بعد ستیہ گرہ کی مہم شروع کرنے کے لئے ایک خاص تاریخ کا اعلان کیا جائے گا. اس تاریخ کے

پردۂ فلم

چین کی صنعتِ فلمسازی

چین اور جاپان میں لڑائی ہو رہی ہے. جنگ کا میدان. بم چل رہے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑوں اشخاص لقمۂ اجل ہو رہے ہیں. مگر اس کے باوجود بھی چین کے فلم ساز فلمیں بنانے میں مشغول ہیں. وہ جان کی پرواہ کرتے ہوئے دھواں دھار بموں کے درمیان پوری سرعت کے ساتھ فلمیں تیار کرتے رہے ہیں. چینی فلم ساز جنگ کی وجہ سے اپنی صنعت تباہ نہیں کرنا چاہتے.

چین کی جو فلمیں تیار ہوتی ہیں. وہ چینی آرٹ کے متعلق ہوتی ہیں. وہاں کے فلم ساز اپنی فلمیں ہالی وڈ کی روش پر تیار نہیں کرتے، یہ اپنی اس صنعت کو قومی صنعت سمجھتے ہیں. اور اس میں کسی قسم کا بیرونی عنصر داخل کرنا نہیں چاہتے. چینی یہ بات مانتے ہیں کہ زندگی ایک ٹریجڈی ہے اور یہی وجہ ہے کہ چین میں جو فلمیں تیار ہوتی ہیں وہ ٹریجڈی ہوتی ہیں. وہاں بہت کم کامیڈی فلمیں تیار ہوتی ہیں.

چین میں فلمساز کمپنیوں کی کمی نہیں: وہاں بہت سی کمپنیاں فلمیں تیار کرتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہاں فلموں کی بہتات ہے سینما والوں کو فلمیں حاصل کرنے کے لئے زیادہ خرچ نہیں کرنا پڑتا. اور اس لئے وہاں عام ٹکٹوں کی قیمت ایک امریکن سینٹ کے برابر ہے. اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نمائش کنندگان کو فلمیں حاصل کرنے کے لئے کتنی رقم ادا کرنی ہوتی ہوگی.

وہاں کی فلمیں چار چار پانچ پانچ ریل کی ہوتی ہیں اور ایک شو میں دو فلموں کی نمائش کی جاتی ہے. ایک بار ایک ڈائرکٹر نے اس سلسلہ میں نمائندہ پریس کو انٹرویو کے دوران میں بتایا کہ شروع شروع میں جب معمولی درجہ کی فلمیں بنا کرتی تھیں تو یہ سستی پڑتی تھیں. اور ان کی نمائش کے لئے تھوڑے ٹکٹ رکھے جاتے تھے.

اب زیادہ اچھی فلمیں بن سکتی ہیں. اور ان پر زیادہ خرچ آتا ہے. مگر لوگ ٹکٹوں میں اضافہ نہیں چاہتے اور یہی وجہ ہے کہ آجکل فلم سازوں کو نہایت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور جیسی فلمیں وہ بنانی چاہتے ہیں مالی مشکلات کی وجہ سے وہ نہیں بنا سکتے

ڈائرکٹر چانگ کو وہی پوزیشن چین میں حاصل ہے جو ہالی وڈ میں ڈائرکٹر کورڈا کو. ایک بار اس نے ایک نمائندہ پریس کو انٹرویو کے دوران میں بتلایا کہ اب حکومت چین تعلیمی فلموں کی طرف زیادہ توجہ دینے لگی ہے.

چینی فلموں میں زبان کی سخت مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے. چین کی حکومت [illegible] زبان کو ملک کی قومی زبان بنانے کی کوشش میں ہے اور ابھی یہ زبان سارے چین میں عام نہیں اسلئے نئے اداکاروں کو یہ زبان سیکھنی پڑتی ہے اور اس وجہ سے کئی اداکار کافی عرصہ تک فلم میں کام نہیں کر سکتے اور ان کی تعلیم و تربیت پر کافی خرچ آ جاتا ہے.

چین کی محبوب ترین ایکٹرس مس ہوتی ہے، اسے چین کی مے ویسٹ کہا جاتا ہے. یہ چہرے مہرے والی ایک سترہ سالہ لڑکی ہے. سارے چین میں تین سو سینما گھر ہیں. اسلئے لشٹنوں کا بندوبست خراب ہی رہتا ہے.

اعلان تک کسی قسم کی غیر ذمہ داری کارروائی نہ ہونی چاہئے. آخر میں آپ نے عدم تشدد اور ستیہ کے اصول پر سختی سے پابند رہنے پر زور دیا.

کوئٹہ ۳۱ دسمبر. معلوم ہوا ہے کہ لفٹننٹ کرنل سر آرتھر پارکر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان ۱۱ فروری سنہ ۱۹۳۹ء کو سبی میں اپنا شاہی جرگہ دربار کریں گے.

اقوال زریں

کمزوروں کے دل دکھاؤ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم سے کوئی زیادہ طاقتور تم پر ٹوٹ پڑے

بخیل کے عیبوں کو لوگ ظاہر کیا کرتے ہیں لیکن سخاوت کرنے والوں کی سخاوت ان کے سیکڑوں عیبوں کو ڈھاک لیتی ہے۔

ایماندار لوگ اپنے آپس کا جھگڑا عدالت میں کبھی نہیں لے جاتے۔

آرام کے پہلے تکلیف برداشت کر لینا اس سے بہتر ہے کہ آرام کرکے تکلیف اٹھائے۔

دوسروں کی مصیبتوں سے سبق حاصل کرو۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ تمہاری مصیبتوں سے دوسروں کو سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔

کتے کو ایک لقمہ کھلا دیجئے، پھر چاہے لاکھ لاکھ ڈھیلے ماریئے آپ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ مگر ایک کمینے کے ساتھ چاہے مدتوں تک سلوک کرتے چلے آیئے وہ ذرا سا موقع پاتے ہی آپ سے لڑنے کے لئے مستعد ہو جائے گا۔

جو کسی شخص کو نصیحت دیتا ہے اسے خود اس بات کی ضرورت ہے کہ دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

موج تبسم

ماسٹر:- اگر ایک پیسہ میں دو آم آتے ہیں تو چار آنہ میں کتنے آئیں گے؟
لڑکا:- (لڑکا کچھ سوچ کر) قریب چالیس۔
ماسٹر:- (تعجب سے) اتنے کیسے؟
لڑکا:- زیادہ خریدنے سے سستے پڑ جائینگے۔

دوکاندار:- (معمولی صابن دکھا کر) دیکھئے یہ بادشاہی صابن ہے۔ اس کو بڑے بڑے بادشاہ اور شہزادے روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ کتنی اچھی مہک آ رہی ہے۔
خریدار:- لیکن میں تو ایک غریب آدمی ہوں اگر بادشاہ ہوتا تو خرید لیتا اتنا کہکر وہ چلا گیا۔

ہمدمشاعرہ:- اغلب صاحب سے کہئے صاحب آپ نے اس "بندوق" اور صندوق کے قافیہ میں بھی غزل کہی ہے۔
اغلب صاحب:- جناب والا تو قافیہ تنگ تھا دوئم یہ خیال کہ کہیں آپ گولی کا نشانہ بن جائیں۔

پہلا:- ہندوستان میں رنگین فلم کی ابھی کمی ہے
دوسرا:- کیوں کیا "کسان کنیا" بھول گئے۔
پہلا:- واہ کیا تم نے وہ اخبار نہیں دیکھا جس میں لکھا تھا کہ اس فلم کو بھول جانا ہی بہتر ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

دنیا میں سب سے زیادہ زبانیں مسٹر جان گریرسن جانتے ہیں آپ ۱۰۹ زبانیں بخوبی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ بڑا ڈاک ٹکٹ چین والوں نے ۱۹۱۲ء میں جاری کیا تھا۔ اس کی لمبائی ۷½ انچ اور چوڑائی ۲¾ انچ ہے۔

انگلستان کی ایک دولتمند خاتون مسز ایم۔ سی وہیل نے مرنے سے قبل اپنی جائداد کتوں کو وقف کر دی۔ خاتون مذکور کے انتقال کے بعد ان کی وصیت کے مطابق انکی جائداد سے کتوں کی پرورش ہونے لگی۔

جہانگیر نے اپنے دربار عام میں جو سونے کی زنجیر عوام کے لئے لگائی تھی اس کا وزن ۴ من تھا اور وہ ۳۰ گز لمبی تھی۔ اس میں ۶۰ گھونگھرو تھے جو زنجیر ہلانے سے بجتے تھے۔

ایک عمدہ شتر مرغ کے پروں کی قیمت ۵۲۵ ... تک ہوتی ہے۔

برطانیہ میں ڈاکٹروں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے۔

افسانہ

نقاب اٹھنے کے بعد

کہو! سدھا کیا حال ہے؟
تم کیسے ہو؟ — کئی دن سے نظر نہیں آئے!
"ماتا جی" بیمار تھیں۔ انھیں دیکھنے چلا گیا تھا۔
اور وہاں جاکر مجھے بھول گئے؟ کیوں خط لکھنے کی بھی یاد نہیں رہی؟

یہ بات نہیں ہے "سدھا" ماتا جی کی بیماری سے بہت پریشان رہا۔ اسی وجہ سے کوئی خط نہ لکھ سکا۔ معاف کرو۔ بھلا میں کبھی تمہیں بھول سکتا ہوں؟

یہ باتیں ایک نوجوان لڑکے اور لڑکی میں ہو رہی تھیں لڑکی کا نام "سدھا" تھا وہ اپنے پتا کے ایک دوست "بابو مادھو راؤ" کے مکان پر رہتی تھی اور "تھیاسوفیکل گرلس اسکول میں پڑھتی تھی۔

لڑکے کا نام "یوگندر" تھا۔ وہ "ہندو کالج" کے بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا اور بی اے میں پڑھتا تھا۔

"یوگندر" اور "سدھا" کی ملاقات کا حال تو معلوم نہیں لیکن اب ان کے تعلقات نے محبت کی نہ ٹوٹنے والی شکل اختیار کر لی تھی۔

پہلے تو دونوں دل کی باتیں چھپانے کی کوشش کرتے رہے لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی اور اب ایک دوسرے سے اپنا حال کہنے لگے۔

"سدھا" اور "یوگندر" کو معلوم تھا کہ ان کی محبت ناپائدار ہوگی۔ مگر دل دیدینا تو آسان کام تھا واپس لینا آسان نہیں تھا۔

"سدھا" اور "یوگندر" کو یہ نہیں معلوم تھا کہ ہم دونوں کی آپس میں کیا حیثیتیں ہیں اسی وجہ سے وہ یہ سمجھتے تھے کہ ہم دونوں کی یہ محبت سچی نہیں سکتی

ایکدن "سدھا" نے پوچھا — یوگندر کیا تم ہمیشہ اسی طرح مجھ سے محبت کروگے؟

"یوگندر" — "سدھا" تم کیسی بچوں کی سی باتیں کرتی ہو، دل ایک ہے۔ وہ تم کو دیچکا۔ اس پر تمہارا قبضہ ہے۔ اب دوسرے کا اس پر قبضہ نہ ہوسکے گا۔

"سدھا" — یہ میں جانتی ہوں کہ تم مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہو مگر میں یہ بھی جانتی ہوں کہ ایکدم تم مجھ سے چھین لئے جاؤگے۔ اور جب میں یہ سوچتی ہوں تو کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے۔

"یوگندر" — پیاری "سدھا" جب سے میں نے تمہیں دیکھا ہے تم میری آنکھوں میں بس گئی ہو اب کوئی شکتی میرے دل سے تمہاری تصویر کو نہیں نکال سکتی۔

"سدھا" — "یوگندر"! تمہارے گھر والے مجھ سے تمہیں ضرور ایکدن چھین لیں گے۔ تمہارا بیاہ کر دیں گے اسوقت بھی کیا تم مجھ سے اسی طرح محبت کرتے رہوگے؟

"یوگندر" — "سدھا"! جسم پر گھر والوں کا اختیار ہے لیکن دل پر نہیں۔ دل ایک بار کسی کو دیا جاتا ہے۔ بار بار نہیں "سدھا" پیاری "سدھا"! تم کیوں گھبرا رہی ہو۔ سنسار کی کوئی طاقت تم سے مجھ کو الگ نہیں کر سکتی۔

"سدھا" غمگین ہوگئی! "یوگندر" کو وہ کتنا چاہتی ہے "سچی محبت ہے"! "یوگندر" بھی اس سے محبت کرتا ہے لیکن کتنے اندھیر کی بات ہے کہ پریم کرتے ہوئے بھی یہ کسی سے نہیں کہہ سکتے۔

کچھ دنوں کے بعد "یوگندر" کے بیاہ کا چرچا ہونے لگا۔ "سدھا" نے سنا تو اداس ہوگئی۔ اور "چنتا ساگر" سامنے آ گیا لیکن "یوگندر" نے کہا "سدھا" کیوں گھبراتی ہو؟ ہونے دو اس سے کیا ہوگا تم کو میرے دل سے کوئی الگ نہیں کرسکتا"

"یوگندر" اور "سدھا" چھٹیوں میں اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ یوگندر کے پتا رام اوتار جی نے یوگندر کے آنے سے پہلے ہی شادی کی تاریخ طے کر لی تھی۔ بیچارے یوگندر نے بہت ہاتھ پاؤں مارے اپنی ماتا جی سے کہا۔ دوستوں سے اپنے پتا جی سے کہلوایا کہ میں ابھی شادی کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن بیکار۔

جب لوگ پوچھتے — کیوں؟ تو وہ اس کا جواب دے سکتا۔ بس یہی کہتا کہ ابھی نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد۔

یوگندر کی گھروالوں کے آگے کچھ نہ چلی۔ اس کے پتا نے بیاہ کرنا طے کر لیا تھا......

"یوگندر" کو کچھ اچھا نہ معلوم ہوتا تھا۔ بیاہ کی تیاریاں اس کو ذرا بھی نہ بھاتی تھیں۔ ماں باپ بہو لانے کے لئے بے قرار تھے گھر کا بچہ بچہ خوشیاں منا رہا تھا لیکن یوگندر کا دل اداس تھا اور وہ چنتا ساگر میں بڑا غوطہ کھا رہا تھا۔ وہ "سدھا" کو بھولنا چاہتا تھا لیکن یہ کام آسان نہ تھا......

سہاگ کی رات۔ اس رات کو نوجوان کیسے خوش رہتے ہیں اور ان کے دل میں کیا کیا امنگیں ہوتی ہیں لیکن یوگندر کے دل میں کوئی امنگ نہ تھی۔ اس کی تمام خوشیاں خاک میں مل گئیں تھیں۔

"یوگندر" گاؤں کے باہر دور ڈھاک کے جنگل میں نکل گیا۔ اسے وہ وقت یاد آ رہا تھا جب پہلے پہل سے "سدھا" سے ملاقات ہوئی تھی اور رفتہ رفتہ اس ملاقات نے کبھی نہ ٹوٹنے والی محبت کے عہد و پیمان باندھے تھے۔

بھولی "سدھا" اس کے لئے کتنی جان دیتی تھی۔ وہ کشمکش میں پڑا ہوا تھا۔ اسکی سمجھ میں کچھ نہ آتا تھا وہ رونے لگا اور یہ طے کر لیا کہ اپنی دولہن سے صاف صاف کہدیگا کہ یوگندر تم کو محبت کی بھیک نہیں دیسکتا۔ اس کے دل میں سدھا کی تصویر ہے اور اب دوسری تصویر اپنے دل میں نہیں رکھ سکتا۔

اب اگر وہ جئے گا تو سدھا کے لئے اور مریگا تو سدھا کے لئے۔

یوگندر کے گھر میں خوشی کی دیوی ناچ رہی تھی اسکا گھر عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کی ماتا خوش ہوکر کہہ رہی تھی:-

"یوگندر" اس چاند سی دولہن کو دیکھکر خوش ہو جائیگا۔

"یوگندر" اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا آج اس کے کمرے میں ایک خاص قسم کی سجاوٹ تھی۔ چند عورتوں کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ یہ عورتیں ایک کپڑے اور گہنے سے لدی ہوئی گٹھڑی اس کے کمرے کی طرف لا رہی تھیں۔ یہ اُسکی دولہن تھی۔

عورتیں جب کمرے سے باہر چلی گئیں تو یوگندر نے جی کڑا کرکے دلہن سے کہا۔ میں تمہارے لائق نہیں تمہیں تکلیف ضرور ہوگی۔ لیکن کیا کروں مجھے بھی رنج ہے کہ تمہیں بیاہ کرکے لایا اور خوش نہ کر سکا۔ اس کے لئے مجبور ہوں۔ میرا دل میرے بس میں نہیں ہے وہ دوسرے کا ہو چکا اور اب بھی اسی کے پاس ہے میں نے شادی کے لئے بہت ہی ہاتھ پاؤں مارے اور کوشش کی لیکن کیا کروں میرے گھر والوں نے ایک نہ مانی ورنہ آج میری باتوں سے تمہارے دل کو دکھ کیوں ہوتا۔

میں اپنی پیاری "سدھا" کی محبت میں اتنا جکڑا ہوا ہوں کہ تم اس سے مجھکو الگ کر سکو گی۔ میں نے اسے بھولنے کی بہت کوشش کی مگر نہ بھول سکا جتنا میں اسے بھولنا چاہتا ہوں اتنا ہی وہ مجھے یاد آتی ہے۔

اب میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ اسکی یاد میں اپنی زندگی گذار دوں۔

"یوگندر" اتنا کہکر رونے لگا اور اٹھکر جانے لگا

سنہ ۱۹۳۸ء کے واقعات

یاد رفتگاں

کمال اتاترک
مہاتما ہنسراج
سروپ رانی نہرو
بیگم النساری
علامہ اقبال
مولانا شوکت علی
سر فیروز سیٹھنا
مسٹر سرت چندر چٹرجی
مہاراجہ پٹیالہ
سر شیشور ناتھ سریواستوا
سر فضل اللہ خاں
پنڈت جگت نرائن ملا
حضرت ظریف لکھنوی
پنڈت دینا ناتھ مجروح دہلوی

مہاتما جی کے ارشادات

۱. یہودیوں اور عربوں کے متعلق
۲۔ کانگریسی وزیروں کو ہدایت
۳۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے بارے میں
۴۔ نشہ بندی کی اسکیم
۵۔ دیسی ریاستوں کو تنبیہ
۶۔ زیکوسلاویکیہ اور جرمنی کے معاملہ میں
۷۔ سی۔ پی کے گورنر کی جلد بازی پر اظہار ناراضگی
۸۔ واردھا اسکیم

بین الاقوامی واقعات

میونک پیکٹ
آسٹریا کی فتح
زیکوسلاویکیہ پر جرمنی کا قبضہ
چین پر جاپان کی فتح
ایران اور فرانس کے تعلقات کا خاتمہ
فرانس اور اٹلی کے سمجھوتہ ۱۹۳۵ء کا خاتمہ
فلسطین کی تقسیم ترک.

حادثے

(۱) جاپان میں زلزلہ. ٹرکی میں زلزلہ
(۲) بہار اور یوپی میں سیلاب لاکھوں خانماں برباد
(۳) کمبھ کی آگ - ۵۰ لاکھ کا نقصان
(۴) ڈربی میں کان پھٹ گئی ۷۰ ہلاک
(۵) چین میں سیلاب سے ۱۵ لاکھ خانماں برباد
(۶) ہگلی میں کشتی ڈوب گئی - ۴۰ آدمی ڈوب گئے.
(۷) بمرولی میں ہوائی حادثہ اور ٹرین کا حادثہ
(۸) ای آئی پر ٹرین کا حادثہ.

اہم سیاسی ملاقاتیں

(۱) مہاتما جی اور لارڈ لوتھین
(۲) پنڈت جواہرلال نہرو. لارڈ زٹلینڈ اور وائسرائے
(۳) کرنل ہوڈ ہیڈ نائب زیر متبدا ور مہاتما جی
(۴) مہاتما جی اور وائسرائے.
(۵) گاندھی جناح
(۶) بوس جناح
(۷) چیمبرلین اور ہٹلر.
(۸) لارڈ سیموئل اور پنڈت جواہرلال نہرو
(۹) لارڈ سیموئل اور مہاتما گاندھی
(۱۰) لارڈ سیموئل اور مہاتما گاندھی
(۱۱) پنڈت جواہرلال نہرو اور نحاس پاشا

ریاستیں

میسور. ٹراونکور. کشمیر. حیدرآباد. راجکوٹ
راج نند گاؤں. تلچر. دھنکانیل. کولہاپور
میں ایجی ٹیشن. گولیاں جیلیں گرفتاریاں سزایابیاں
راجکوٹ میں رعایا کی فتح
میسور میں کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ. وہ
ریاستیں جنہیں ذمہ دار حکومت کا اعلان کیا گیا۔
کوچین. اوندھ. سانگلی. بنارس. سیتامئو
رام درگ. مالنہ

یو-پی صوبہ پولٹیکل کانفرنس

وزیراعظم یوپی کا اہم اعلان

یو-پی صوبہ پولٹیکل کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں جو کل اجودھیا میں ہوا. پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی نے ممبروں سے پر زور اپیل کی کہ وہ مزارعین کی حالت بہتر بنانے کے رزولیوشن میں اپنی ترمیمیں واپس لے لیں. کیونکہ بل اب مجلس آئین ساز کے سامنے ہے اور کسانوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے وہ کیا جائے گا اور اسمبلی میں بھی اس قانون میں مزید ضروری بہتریاں کی جائیں گی.

آپ نے فرمایا کہ اسمبلی میں کانگریس پارٹی کے اسوقت ۱۵۰ ممبران ہیں اور ان پر اس بات کا بھروسہ کرنا چاہئے کہ وہ اس قانون کو بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کام کریں گے. آپ نے اپنی تقریر میں ایک اہم اعلان اس مقصد کا کیا کہ یو.پی سرکار حکم جاری کر چکی ہے کہ ۱۹۳۰ء اور ۱۹۳۱ء میں سول نافرمانی کی تحریک کے سلسلہ میں جو منقولہ اور غیر منقولہ جائدادیں حکومت نے ضبط کی تھیں وہ متعلقہ اشخاص کو واپس کر دی جائیں لیکن جہاں تک بے دخل شدہ کسانوں کا تعلق ہے ان کی زمینیں واپس دلانے میں چند مشکلیں اور دقتیں حائل ہیں.

اجودھیا ۳۰ دسمبر. صوبہ پولٹیکل کانفرنس کی سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس آج صبح کو ہوا جس میں مزارعین کی حالت بہتر بنانے کے رزولیوشن میں بہت سی ترمیمیں پیش کی گئیں. پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اپنی پر زور تقریر میں ممبروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی ترمیمیں واپس لے لیں اور اس معاملہ کو وسیع نظری سے دیکھیں. محض انہیں بے بنیاد باتوں کو نہ دہرائے جائیں کہ یہ بالکل نکما ہے. آپ نے دیکھا ہے کہ بل کی دفعات سے زمینداروں میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے اور کانگریسی زمیندار بھی جو آجتک ہر معاملہ میں ہمارے ساتھ رہے اس معاملہ میں ان کے ساتھ ہی پریشان ہو رہے ہیں. بل کے متعلق صحیح نظریہ قایم کرنے کے لئے آپ کو غیر زمینداروں اور غیر کانگریسی لوگوں

کی رائے کو ملحوظ رکھنا چاہئیے جیسا کہ کہہ چکے ہیں کہ بل کسانوں کی جائز شکایتوں کو دور کرنے سے بہت تجاوز کرتا ہے۔ اور اس سے زمینداروں کے مفاد کو ناقابل اندازہ نقصان پہونچیگا۔

اگر زمینداری سسٹم بالکل منسوخ ہی کر دیا جائے اور سب کسانوں کو وہی حقوق دیدیئے جائیں جو اس وقت زمینداروں کو حاصل ہیں اور ان سے لگان وصول نہ کیا جائے۔ تب بھی کسان اگرچہ انکی حالت قدرے بہتر ہو جائے گی۔ دولت میں نہیں کھیلیں گے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ بل کسانوں کو روپیہ میں اا دیتے۔ اس بل میں یوپی اسمبلی کے سپیکر بابو پرسوتم داس ٹنڈن کو ۲۰۵ ترمیموں کا نوٹس ملا ہے اور امید ہے کہ ابھی مزید ترمیمیں پیش کی جائیں گی۔ ان میں کچھ ترمیمیں پاس ہو گئی ہیں اور اس طرح سے اسمبلی میں بھی اس قانون کو ہر لحاظ سے بہتر بنا دیا گیا ہے۔ ڈیڑھ سال تک کامل غور و خوض کے بعد یہ بل بنایا گیا ہے۔ اور اس مرحلہ پر بل میں کوئی انتہا پسندانہ تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔ اگرچہ ہم اور کوئی بل آزادانہ طور سے پیش کر سکتے ہیں

فیض آباد ۳۰ دسمبر۔ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اور پانچ وزیر اور اسپیکر بابو پرشوتم داس ٹنڈن بھی یوپی پولیٹیکل کانفرنس کے آج کے اجلاس میں شریک ہوئے جبکہ پنڈت جواہر لال نہرو نے ۵۰ ہزار کے زائد کسانوں کے مجمع کے روبرو تقریر کی۔ پنڈال کا زیادہ تر حصہ کسانوں سے بھرا ہوا تھا۔ آج ایک لاکھ آدمی اجودھیا آئے اور بہتوں نے نمائش میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ جہاں حکومت تھے اور جہاں جدید طریقہ پر کاشت کرنے کا مظاہرہ کیا گیا۔

سوشلسٹ لیڈر اور فیض آباد کے زمیندار آچاریہ نریندر دیو نے جو استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین بھی ہیں آج کی کانفرنس کا اس کانفرنس سے موازنہ کرتے ہوئے جو کہ ۲۰ سال پہلے فیض آباد میں ہوئی تھی اس کی جانب توجہ مبذول کرائی جو کہ اب کانگریس میں نظر آتا ہے

آپ نے فرمایا بلاشبہ کانگریس کی ذمہ داری اب اس قدر زیادہ بڑھ گئی ہے کہ ہمیں اس کو مضبوط بنانے کی جانب اپنی توجہ مبذول کرنا چاہئیے۔ تاکہ ہم اس سوراجیہ کو قایم رکھ سکیں جسے ہم جلد ہی حاصل کرنے والے ہیں۔

آپ نے پنڈال کے واسطے راجہ اجودھیا کا شکریہ ادا کیا اور چیرمین میونسپل بورڈ کا شکریہ ان کی امداد پہنچانے پر ادا کیا۔ آپ نے یہ انکشاف کیا کہ مقامی مہنتوں اور کچھ تعلقداروں نے استقبالیہ کمیٹی اور نمائش کے خرچہ کو برداشت کرنے میں امداد پہنچائی ہے اور کانگریسی لیڈروں کو ٹھہرانے کے لئے اپنی عمارتیں استقبالیہ کمیٹی کے حوالے کر دی تھیں میزبانی کی اس مثال نے بلا لحاظ سیاسی اختلاف کے سوشلسٹ لیڈر سے سرگرم خراج تحسین حاصل کیا۔

مسٹر چمبرلین کے آگے ہتھیار ڈالدیئے

لندن ۳ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قومی نقطہ کے مسئلہ پر برطانیہ کے تین وزیروں کی "مخالفت" ختم ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۵ جونیر وزیروں میں سے جن کا اس بغاوت سے تعلق تھا دو نے وزیر اعظم کو لکھا ہے کہ جو بیانات شایع ہوئے ہیں وہ ہماری رائے کے مظہر نہیں ہیں اور نکتہ چینی سے جو ہمارے نام پر کی گئی ہے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ دو مزید جونیر وزیروں نے مسٹر چمبرلین سے معافی مانگ لی ہے۔ خیال ہے کہ چاروں وزیر اپنے عہدہ پر برقرار رہیں گے۔ معلوم ہوا ہے

نئے سال کے خطابات کی فہرست

نئی دہلی یکم جنوری۔ ملک معظم کی طرف سے مندرجہ حضرات کو خطابات دیئے گئے ہیں۔

مسٹر میکسویل ہوم ممبر حکومت ہند حاکم ریاست دنتانہ اور پلوتانہ کو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی جام صاحب نوانگر کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای مسٹر ایم۔ ایل ڈارلنگ (پنجاب) اور مسٹر گاریٹ (سابق قایم مقام گورنر سندھ) اور مسٹر بی۔ بی ہوگ (سابق قایم مقام گورنر آسام) کو کے سی۔ آئی ای۔ مسٹر دھاون نائب جج مدراس ہائیکورٹ ایس ایس ٹیکر جج ہائیکورٹ بمبئی نواب شاہ نواز خان کو ایم۔ ایل۔ اے (پنجاب) کرنل کے وی کگڈے آئی ایم۔ ایس اور کرنل اے۔ بی۔ ایچ ایل آئی۔ ایم۔ ایس کو سر کے خطابات ملے ہیں۔ دوسرے خطاب بھی بڑے تناسب میں مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے حکام کو دیئے گئے ہیں ان حضرات میں فضل ابراہیم رحمت اللہ صدر انڈین ٹیرف بورڈ اور مسٹر پنا لال کمشنر الہ آباد کو سی آئی۔ ای کا خطاب ملا ہے۔

سی۔ ایس۔ آئی — برتی ویم مارٹس۔ سی آئی ای انڈین سول سروس جونیر ممبر بورڈ آف ریونیو یو۔ پی۔

سی۔ آئی۔ ای — راجہ صاحب درگا سنگھ راجہ آف بھگت ریاستہائے پنجاب الف سمروے ڈیروڈائرکٹر محکمہ تعلیمات عامہ اور ڈپٹی سکرٹری محکمہ تعلیمات حکومت یو پی لفٹنٹ کرنل وولیے ڈے ہیگا ہیگ ٹی ایس او۔ آر۔ ای چیف انجنیر پی ڈبلیو ڈی حکومت یو۔ پی۔

کے۔ سی۔ بی۔ ای — خان بہادر نواب سر لیاقت حیات خاں او۔ بی۔ ای وزیر اعظم ریاست پٹیالہ

سی۔ بی۔ ای — خان بہادر میاں احمد یار خاں دولتانہ زمیندار اور چیف وہپ وزارتی پارٹی پنجاب۔

او۔ بی۔ ای — مس اٹیل ایڈا الیڈے دوم کلاس ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (لندن) انسٹری ٹیوڈاکٹر انچارج لیڈی کینرڈ وومین ہسپتال لکھنؤ۔ یو پی سردار بہادر سنگھ سردار کرپال سنگھ ہوم ممبر کونسل آف ایجنسی ریاست نابھہ لیسلے ہیکو ہین کوکس قایم مقام مجسٹریٹ اور کلکٹر یو۔ پی۔

ایم۔ بی۔ ای — خانصاحب عالم علی پی بی ایس سپرداٹزر مصنوعات جیلخانجات۔ محکمہ جیل۔ پنجاب۔ رون ادمنو ڈاوفنڈ۔ انڈین فاریسٹ سروس۔ ڈپٹی کنزرویٹر آف فارسٹ یو پی۔ رائے بہادر لالہ شنکر داس لوتھرا۔ سی۔ سی۔ ایس ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور۔ پنجاب چودہری ٹیکا رام ممبر پنجاب اسمبلی اور پلیڈر۔ سونی پت۔ روہتک ڈسٹرکٹ پنجاب۔

سر — آنریبل مسٹر جسٹس ایڈورڈ بنٹ آئی سی ایس جج ہائیکورٹ الہ آباد یو۔ پی

قیصر ہند میڈل درجہ دوم — ایڈورڈ بروس ایجنٹ امپیریل بنک آف انڈیا الہ آباد یو پی۔

نواب — میجر ملک ممتاز محمد خان ٹوانہ جہان آباد ضلع شاہ پور پنجاب۔

راجہ — راؤ دوندر پرتاب سنگھ گھدیا دھانا اسٹیٹ

دیوان بہادر — مسٹر ستیہ پرکاش سنگھ ایم اے ایل ایل بی۔ ایم۔ ایل۔ اے کنٹرولر امتحانات۔ پنجاب یونیورسٹی۔

خان بہادر — مسٹر ضیاء الدین احمد بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ڈسٹرکٹ اور سشن جج گونڈا یو پی۔ سید علی حسن اگزیکیٹو آفیسر امیر الدولہ ٹرسٹ لکھنؤ یو۔ پی

میاں ضیاء الحق۔ ڈپٹی کنزرویٹر آف فارسٹ یو۔ پی۔

خانصاحب خواجہ عبدالماجد خان۔ ایم بی ای، ڈپٹی کمشنر ضلع کرنال (پنجاب) خانصاحب خان محمد سعادت علی خانصاحب ممبر پنجاب اسمبلی رئیس کیلا تحصیل ٹوبا ٹیک سنگھ ضلع لائلپور پنجاب۔ خانصاحب میجر محمد سرور خان آئی ایم آر۔ او پنجاب سول سروس سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل ملتان۔ پنجاب۔ خانصاحب حکیم احمد شجاع۔ اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب اسمبلی لاہور۔ پنجاب مولوی غلام محی الدین بی اے ایل۔ ایل بی ممبر پنجاب اسمبلی وایڈوکیٹ لاہور۔ پنجاب۔

رائے بہادر — مسٹر بریا چرن اگروال ڈسٹرکٹ اور سشن جج بدایوں (یوپی) رائے صاحب ہری کرشن پرشاد آنریری مجسٹریٹ ایٹہ (یوپی) رائے صاحب نرندر ناتھ چکرورتی بورڈ آف ریونیو الہ آباد (یوپی) مسٹر کشن بہاری سین راؤ ایم۔ بی بی ایس۔ سول سرجن یوپی۔ مسٹر برج نندن لال بارایٹ لا آنریری منیجنگ ڈائرکٹر ڈسٹرکٹ کوآپریٹو بنک لمیٹیڈ فرخ آباد (یوپی) مسٹر جنی لال انسپکٹر آف اسکولز لکھنؤ سرکل (یوپی) لالہ مانی لال اسپیشل مجسٹریٹ شاہجہانپور (یوپی) رائے صاحب سیٹھ ساگرمل مرچنٹ اور بنکر مئو ضلع اعظمگڈھ مسٹر امولیا چندر مکرجی۔ انڈین سروس آف انجنیرس ایگزیکٹو انجنیر لکھنؤ ڈویزن (یو۔ پی) لالہ سندر داس منیجر ریاستہائے کپور تھلہ اندرون اودھ یو۔ پی

سردار صاحب — سردار بن سنگھ صاحب سب انسپکٹر مسلح پولیس بریلی یوپی۔

خانصاحب — منشی محی الدین احمد ڈپٹی ڈائرکٹر آف اگریکلچر شمالی مشرقی سرکل گورکھپور یوپی۔ منشی نصرت اللہ فیضی تحصیلدار صدر گورکھپور۔ مسٹر صدر اسلام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (قایم مقام) یو۔ پی۔ مسٹر فیاض بہادر خاں انسپکٹر آف اسکولز آگرہ سرکل یو۔ پی۔ مسٹر جواہر خاں اسسٹنٹ منیجر گورنمنٹ آف انڈیا فارمز پریس علیگڈھ

رائے صاحب — مسٹر کرشنا مراری لال ڈپٹی کلکٹر الہ آباد لالہ بشنو پرشاد گورنمنٹ ٹریزرر علیگڈھ۔

ایک ارب ۶۸ کروڑ روپیہ واپس کرو

لندن ۲ جنوری۔ یقین کیا جاتا ہے کہ لندن میں آنے پر ڈاکٹر فرینک جرمن وزیر اقتصادیات ڈاکٹر شخت کے اس مطالبہ کا اعادہ کرینگے کہ ہر ہٹلر برطانیہ سے وہ بارہ کروڑ پونڈ کی رقم واپس لینا چاہتے ہیں۔ جو معاہدہ ورسائل کے ماتحت بہ حیثیت تاوان انگلستان کو ادا کر دی گئی تھی۔ فرانس سے بھی یہ مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ پچاس کروڑ پونڈ کی رقم واپس کرے۔ اسی طرح گذشتہ جنگ عظیم کے دوسرے حلیفوں سے بھی رقمیں وصول کی جائینگی۔

شنگھائی ۲ جنوری۔ کوموس مین شینبی بن نامی ٹوکیو کے اخبار نے اپنے ایڈیٹوریل میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہانگ کانگ وغیرہ مقامات جو چین نے دوسرے ملکوں کو پٹہ پر دیئے ہیں۔ وہ واپس لئے جائیں۔

ڈکیٹروں میں سال نو کی پیغامات کا تبادلہ

برلن ۳ جنوری۔ ہر ہٹلر ڈکیٹر جرمنی اور سائنور مسولینی ڈکیٹر اٹلی نے سال نو پر ایک دوسرے کے پاس مبارکبادی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ اٹلی اور جرمنی کے درمیان دوستانہ تعلقات اور تعاون کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔ سائنور مسولینی نے ہر ہٹلر کو اپنے پیغام میں یہ بھی لکھا ہے "ہماری دونوں قوموں کے درمیان گہری دوستی ۱۹۳۸ء کی آزمائش میں کامیاب ثابت ہوئی اور دنیا پر یہ روشن ہو گیا کہ دونوں انقلاب پسند قومیں ایک ساتھ کوچ کرتی ہیں۔ اور آگے بھی ایک ساتھ ہی کوچ کرینگی۔"

نئی دہلی ۳ جنوری۔ آج ایک غیر معمولی گزٹ آف انڈیا شایع ہوا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ ۲ جنوری

کہ مسٹر چمبرلین برطانیہ کی رفتار اسلحہ بندی سے بالکل مطمئن ہیں۔ اور انہوں نے وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا میں مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔

اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ ماہ یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ برطانی کیبنٹ کے ۵ جونیر وزیر اسلحہ بندی کے متعلق مسٹر چمبرلین کی موجودہ پالیسی سے مطمئن نہیں ہیں اور انہوں نے ان

کانپور میں بزم مشاعرہ

مزدور سبھا اپنی امکانی کوشش کر رہی ہے کہ مزدوروں کے جماعتی اتحاد کے ساتھ ہی اُن کے سیاسی، معیشی، سماجی اور علمی شعور کو بیدار کر کے اس پسماندہ طبقہ کو اتنا بلند کیا جائے کہ یہ طبقہ بھی آج کی سوسائٹی میں انسانی مساوات کا درجہ پا سکے۔ اس سلسلہ کا ایک عملی قدم کانپور کا ادبی مشاعرہ ہے جو مزدور سبھا مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء بوقت ۸ بجے رات بروز اتوار تلک ہال زیر صدارت حضرت جوش ملیح آبادی منعقد کر رہی ہے۔

لہٰذا آنجناب کے متعلق جیسا کہ آپ کو مزدور... کی تحریک اور ان کی اس ترقی پسندانہ کوششوں سے ہمدردی ہے۔ امید ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لائے اور ان غریب مظلوموں کو اپنے انقلابی خیالات سے بہرہ ور ہونے کا موقع دیکر کارکنان مشاعرہ کو شکریہ کا موقع عطا فرمائیں گے۔

آپ کی ہمدردانہ نوازشات سے ہم لوگوں کی کافی امید وابستہ ہے اسی بنا پر درخواست ہماری بیجا جسارت نہ سمجھی جائیگی

مصرع طرح:- جنگ آزادی کے شعلوں پہ شباب آنیکو ہے

قوافی:- شباب۔ انقلاب۔ وغیرہ۔ ردیف آنے کو ہے

عنوانات نظم:- مزدور۔ کسان۔ آزادی۔ غلامی۔ انقلاب۔

ناظم مشاعرہ شمیم کانپوری، وشوقی کانپوری

آرگنائزر مزدور سبھا کانپور

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انہگنگ جو واٹر ورکس کو پانی دیتی ہے مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء یوم اتوار سے بند رہے گی۔ اسوجہ سے شہر کو پانی دینے کے لئے بھیروں گھاٹ پمپنگ اسٹیشن ۲۴ گھنٹہ برابر چلایا جائے گا چونکہ وہ پانی ضرورت سے کم دے سکتا ہے اس وجہ سے پریشر قریب ایک ہفتہ تک نیچا رہے گا۔ گو کہ پورا پریشر دینے کی کوشش کی جائے گی۔

واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کانپور

آل انڈیا عیسائی کانفرنس کا رزولیوشن

اجودھیا یکم جنوری۔ صوبہ کے مختلف اضلاع کے عیسائیوں کے کچھ سرکردہ نمائندے کانگریس کی تاریخ میں پہلی بار آج یو۔پی پولیٹیکل کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کل رات مسٹر اے۔ن ولسن نے جو کہ صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی اس تحریک کے انچارج ہیں جو کہ عام عیسائیوں سے رابطہ قایم کرنے کے لئے شروع کی گئی ہے۔ ان عیسائی نمائندوں کی ایک اسپیشل میٹنگ کا انتظام کیا اس میٹنگ کو طلب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کانگریسی لیڈر عیسائی ڈیلی گیٹوں سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ اپنی رائے اور اپنی مشکلات ان کے روبرو پیش کر سکیں اور کانگریس کے نقطۂ نظر کی پوری وضاحت کر سکیں۔

مُفت! مُفت

عمدہ و دلچسپ مضامین سے پُر نصیحت آمیز عورت و مرد سب کے لئے یکساں مفید

وید ودیا

کتاب کی ۹ لاکھ کاپی تقسیم ہو چکی ہیں اور اب بھی بغیر قیمت و ڈاک محصول

بالکل مُفت

روانہ کی جاتی ہے طلب فرما کر مطالعہ کریں ممکن ہے کہ وقت گذر جائے اور آپ اس سے محروم رہ جاویں اسلئے فوراً منگائیے۔

راج وید نارائن جی کیشو جی جام نگر کاٹھیاوار

لمبڈی میں پولیٹیکل کانفرنس

لمبڈی ۲ جنوری۔ دربار گوپال داس پریزیڈنٹ اور مسٹر دیبر بھائی سکریٹری کاٹھیاوار پولیٹیکل کانفرنس کل یہاں پہونچ گئے۔ ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ایک عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔ کانفرنس میں تقریباً ۱۰ ہزار اشخاص شریک ہوئے دربار گوپال داس اور مسٹر دیبر بھائی نے تقریریں کیں دربار گوپال داس نے مطالبات ریاست کے فرایض بیان کئے۔ اور ٹھاکر صاحب لمبڈی کو مشورہ دیا کہ وہ راجکوٹ کی تقلید کریں مسٹر دیبر بھائی نے تنبیہ کی کہ اگر انہوں نے عوام کو اقتدار حکومت نہ دیا تو ان کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

قاہرہ ۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے یہ منظور کر لیا ہے کہ جو عرب لیڈر فلسطین کانفرنس میں شرکت کے لئے رہا کئے گئے ہیں انکو مفتی اعظم سے ملاقات کرنے کی اجازت دیدی جائے۔

مہاتما جی کی زندگی کا مشن

وارد ھا گنج ۔ ۳۱ دسمبر: میری زندگی کا ایک مشن یہ ہو کہ ہر ایک دیہاتی کی روزانہ آمدنی کم سے کم آٹھ آنہ یومیہ ہوجائے جو کہ اسوقت دو پیسہ بھی نہیں ہے"۔ ان الفاظ کے ساتھ مہاتما گاندھی نے مگن سنگرہالیہ ادرا دیوگ بھون کا افتتاح کیا جو کہ سورگیہ آنجہانی مگن لال گاندھی کی یاد میں تعمیر کئے گئے!

مہاتما جی نے فرید فرمایا کہ "ڈاکٹروں کے منع کرنے کے باوجود میں یہاں آیا ہوں۔ مہاتما گاندھی نے شری مگن لال گاندھی سے اپنے پرانے تعلقات کی یاددہانی کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی افریقہ میں ہم ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے۔ بار بن میں ہم نے آشرم کھولا تھا۔ شری مگن لال کو چرخہ کا بڑا شوق تھا۔ اور اس کے لئے انھوں نے بہت قربانی کی۔ سیٹھ جمنا لال بجاج نے شری مگن لال جی کی یادگار قایم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اور اس کے لئے انھوں نے آراضی اور عمارتیں دان دیں۔ مہاتما جی نے امید ظاہر کی کہ اس میوزیم سے جہالت دور ہوجائیگی۔ اور دیہاتی صنعت سیکھنے کا سامان مہیا ہوجائے گا۔

دیہاتی صنعتیں اور چرخہ ہندوستان کی نجات کا ذریعہ ہیں۔ ان سے بیکاری کا مسئلہ دور ہونے میں امداد ملے گی۔ اور دیہاتیوں کو دو آنہ روز اجرت ملنے لگے گی۔ جنکو اسوقت دو پیسہ روز کی بھی آمدنی نہیں ہے اگر چرخہ کاتنے اور دیہاتی صنعتوں میں لگ جائیں تو ملوں سے مقابلہ کرسکتے ہیں۔ چرخہ اور کھادی سے ہندوستان کو سوراج حاصل ہوگا۔

مذاہب ہمیں رواداری سکھاتا ہے

بنگلور۔ عین اس زمانہ میں جبکہ پٹنہ سے مسلم لیگ اور ناگپور سے ہندو مہاسبھا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں، میسور میں ہندو مسلم اتحاد کا دلچسپ نظارہ دیکھنے میں آیا جبکہ دیوان میسور سر مرزا اسمٰعیل نے ادسوکوٹہ میں شری رام مندر ایرا ہائی میں شری چیدریشری مندر کا سنگ بنیاد رکھا۔ دیوان صاحب نے فرمایا کہ ہر ایک مذہب خدا کی خدمت سکھاتا ہے جو ایک اور اکھنڈ ہے جو لوگ مذہب کی اصلی اسپرٹ کو سمجھ گئے ہیں وہ ہمیشہ مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے رواداری کا سلوک کرتے ہیں لیکن جو لوگ مذہب کے اصل معنوں سے بے خبر ہیں وہ ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کا برا چاہتے ہیں۔ کبیر نے کہا ہے کہ رام اور رحیم ایک ہی مالک کے نام ہیں اور پرم ہنس رام کرشن نے کالی اللہ اور عیسےٰ کے انتیہ بھگت رہ کر مہاتما کا درجہ حاصل کیا۔

آپ نے فرمایا کہ مجھے اس امر کی جانب آپ کی توجہ دلاتے ہوئے بڑی خوشی ہے، مہاراجہ صاحب میسور اسلام اور عیسائیت کی بھی بڑی عزت کرتے ہیں۔ مہاراجہ موصوف نے اپنی رعایا کے لئے قابل تقلید مثال پیش کی ہے۔ رام مندر کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے دیوان موصوف نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ یہ رام مندر ہندوؤں کی اخلاقی سوشل اور تمدنی ترقی کا باعث ہوگا۔

بنوں پر پھر حملہ کا خطرہ

بنوں ۳۱ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہو کہ مسلح محسودیوں کی ایک پارٹی بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اضلاع میں فتنہ بپا کرنے کے ارادہ سے درہ بین سے گذری۔ پولیس نے دیہاتیوں کو تنبیہ کردی ہے کہ وہ ہوشیار رہیں آدھی رات کے قریب بنوں سے فرنٹیر کانسٹبلری کا ایک دستہ قبائلی لشکر کو آگے بڑھنے سے روکنے کے لئے غزنی خیل بھیجا گیا جو کہ بنوں ڈیرہ اسمٰعیل خاں روڈ پر واقع ہے۔ رسل و رسائل میں سہولت پہنچانے کی غرض سے عارضی وائرلیس بھی لگا دیا گیا ہے۔

شمالی وزیرستان کی مختلف رجمنٹوں کے جنیوں کو جو کہ عام طور پر رجمنٹوں کے ساتھ رہا کرتے ہیں بنوں واپس بھیجدیا گیا ہے۔ اس کی صحیح وجہ تو ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فوجی حکام نے سیاسی وجوہات کی بنا پر انکو بنوں بھیجنا ضروری سمجھا۔

۱۹۳۹ء کے متعلق ہر ہٹلر کا پروگرام

برلن ۳۱ دسمبر۔ آج ہر ہٹلر نے اپنے محل برچسگڈن سے ایک اہم اعلان شایع کیا ہے جس کے ذریعہ اُنہوں نے سنہ ۱۹۳۹ء میں جرمنی کے روبرو جو کام ہیں انکو بیان کیا ہے ۴

(۱) قومی سوشلسٹ اتحاد کے لئے عوام کی تربیت

(۲) فوجی طاقت کو مضبوط کیا جائے گا۔ اور بڑھایا جائے گا۔

(۳) چار سالہ اسکیم کو عملی جامہ پہنایا جائیگا اور جرمنی کے لئے نئے علاقوں کا اقتصادی سدھار کیا جائے گا۔

اٹلی کے منصوبے خاک میں ملگئے

لنڈن ۳۱ دسمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ مسٹر چیمبر لین وزیر اعظم برطانیہ نے اٹلی کے نوآبادیوں کے مطالبہ کے معاملہ میں مداخلت کرنے سے انکار کردیا ہے جس کی وجہ سے اٹلی کے منصوبے خاک میں مل گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ جب مسٹر چیمبر لین روم جائینگے تو گفت و شنید میں اٹلی کے مطالبات پر خاص طور پر بحث کی جائے گی۔ اور کہ اٹلی کو یہ امید ہے کہ مسٹر چیمبر لین کچھ حد تک مدد کریں گے۔ اس کو خیال ہے کہ جرمن کی پوری امداد اور برطانیہ کی نیم امداد سے اس کے حق میں فیصلہ ہوجائے گا۔

مسٹر چیمبر لین اور لارڈ ہیلی فیکس ۱۲ جنوری کو روم جائیں گے۔ وہاں سائینور مسولینی سے ملاقات

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق غرم مستقل میں رہے * زبانپر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ؎ ششماہی ؏ ممالک غیر سے سالانہ ؎ ششماہی ؏

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۳۹ع مطابق ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۲

ادبیات

اُردُو

از جناب مولوی محمد فضیل احمد صاحب سائلؔ سہسوانی

مجھے اے نوجوانانِ وطن کچھ تم سے کہنا ہے
حکایت دردِ دل کی ہے شکایت ہے نہ شکوا ہے

ہوئی ہے سرزمینِ ہند میں ہم سب کی پیدائش
اسی میں رہنا بسنا ہے اسی مٹی میں ملنا ہے

یہ اپنا مولد و ماویٰ ہے فرزند اسکے ہم سب ہیں
اسی کا نام ہے بھارت یہی ہم سب کی ماتا ہے

ہماری مادرِ ہندوستاں کی ہے زباں اُردو
ہیں ہر لفظ و جملہ اس کا صد جانِ تمنا ہے

جسے بھارت سے اُلفت ہے اسے اُلفت ہے اُردو سے
جسے پیاری ہے یہ اُردو وہی بھارت کا پیارا ہے

بنا ہے ربط و ضبطِ باہمی سے ہی وجود اس کا
یہ اُردو اختلاطِ ہند و مُسلم سے پیدا ہے

وہ شاہانِ مغل کا عہد کچھ پیشِ نظر کیجئے
کہ جن کی فوج میں ہر ایک دستہ جابجا کا ہے

ہیں سمیں فارسی و ترکی و افغانی و عربی
اسی میں گورکھا، سکھ، جاٹ و رجپوتی رسالا ہے

ہم شیر و شکر ہیں ایک جا ہیں بیٹھتے اور اُٹھتے
رواداری و یک جہتی ہے جھگڑا ہے نہ ٹنٹا ہے

ہوئی اس اشتراکِ کار سے جو بول چال اُن میں
وہ اُردو ہے اسی کا نام اُردوئے مُعلّٰی ہے

رواج اُس کا نہ کیوں ہو ملک کے ہر گوشہ گوشہ میں
اِسے ہندوستاں میں سب نے مل جلکر بنایا ہے

ہے بھارت کے سپوتوں کی زبانِ مشترک اُردو
زباں اُس کو مسلمانوں کی کہنا امرِ بیجا ہے

نہ ہے یہ سنسکرت و فارسی و ترکی و عربی
یہ ان سب کی نمایندہ ہے ان سب کا خلاصہ ہے

اسے اُردو کہو یا ملک کی قومی زباں سمجھو
اسی کا چار سو ہندوستاں میں بول بالا ہے

ہے زندہ یادگارِ ارتباطِ باہمی اُردو
نہ ہو کیوں اس سے اُلفت ہے زبانِ مادری اُردو

جو دعویٰ ہے تمھیں اپنے وطن کی کچھ محبت کا
کرو تم عہدِ واثق دوستو اُردو کی خدمت کا

ترقی ملک کی پنہاں ہے اُردو کی ترقی میں
مخالف ہے جو اُردو کا مخالف ہے وہ بھارت کا

اگر تم اتحادِ ہندو و مُسلم کے حامی ہو
تو ہو عزمِ صمیم اُردو کی ترویج و اشاعت کا

تھے خادم اسکے دلو رام و چکبست و دیا شنکر
شرف رکھتے تھے مادھو رام و وہبیؔ اسکی خدمت کا

جلادی سرکشن پرشاد اور سورج نرائن نے
بھرا دم سپرو و مہرو برقؔ نے اُردو کی اُلفت کا

ترقی دی ولی میر انشا سودا درد و خسرو نے
سبب تھے ذوق غالب ناسخ آتش اسکی شہرت کا

امیر و داغ و حالی عبدِ حق اقبال و اکبر نے
دلوں پر کر دیا نقش اسکی ندرت کا لطافت کا

غرض اُردو کی یہ تشکیل سعیِ مشترک سے ہے
شرف رکھتا ہے ہر ہندوستانی اسکی خدمت کا

مگر افسوس اس قومی زباں کے میٹ دینے کو
اُٹھایا ہے علم بھارت کے ویروں نے بغاوت کا

یہ مقصد ہے کہ اُردو صفحۂ ہستی سے مٹ جائے
کہ اسمیں مادہ ہے جاذبیت جامعیت کا

محبانِ وطن لازم ہے تم کو ایسی حالت میں
اُٹھاؤ تم بھی بیڑا اُردو کی حمایت کا

ترقی دو اب اِس قومی زباں کو ہر طریقہ سے
ہو کام اُردو میں نظم و نثر و تقریر و کتابت کا

رسائل، پمفلٹ، اخبار، بیش از بیش جاری ہوں
ہو روشن نام سارے ملک میں اُردو صحافت کا

مجالس ملک میں اُردو ادب کی کیجئے قایم
ہو کام اُردو میں تصنیف اور تالیف و خطابت کا

زباں قومی و ملکی ہماری ہے یہی اُردو
ہیں سائلؔ اور جاں سے پیاری ہے یہی اُردو

دنیائے اسلام

قضیۂ فلسطین اور لندن کانفرنس

ڈاکٹر عزت طنوس صدر مکتب عربی لندن نے جو ابھی حال میں لندن سے بیروت تشریف لائے ہیں، نامہ نگار الاہرام سے قضیۂ فلسطین کے سلسلے میں انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا انگلستان میں قضیۂ فلسطین کے سلسلہ میں جو کوششیں عمل میں لائی جا رہی ہیں ان کے نتایج بہت خوش آئند ہیں۔ اور مسٹر میکڈانلڈ وزیر نو آبادیات سے ملاقات کرنے کے بعد دوسرے عربی تحریک کے زعماء کی طرح میں یہ خیال کرتا ہوں کہ عرب فلسطین کا قضیہ کامیابی سے ہمکنار ہوتا جا رہا ہے۔

موتمر لندن کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ امید کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ جنوری کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں کانفرنس شروع ہو جائے گی کیونکہ اس وقت تک فلسطینی وفد لندن پہنچ جائے گا۔

فلسطینی وفد کی تشکیل کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا اختیار تمام تر فلسطین کی عربی تحریک کے مخلص رہنماؤں کے ہاتھ میں ہے۔ خیال ہے کہ بیروت میں جب عرب ہائی کمیٹی کا اجتماع ہوگا تو اس میں وفد کی تشکیل و ترتیب کا مسئلہ طے کیا جائے گا۔ اُمید کی جاتی ہے کہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ دسمبر تک فلسطین کے جلاوطن زعماء بھی بیروت پہنچ جائیں گے۔

عربوں کے مطالبات کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہمارے مطالبات حسب ذیل ہیں جو ہماری تحریک کا مدعا ہیں۔

(۱) آزادی

(۲) سر مکماہون نے سلطان حسین بن علی سے جو وعدہ کیا تھا اس کا ایفاء

(۳) اعلان بالفور کی تنسیخ

(۴) یہودیوں کی ہجرت کی کامل ممانعت

(۵) تناسب آبادی کی بنیاد پر وطنی حکومت کا قیام اور انگلستان کے ساتھ عراق اور شام کے معاہدوں کے مثل کوئی معاہدہ۔

ڈاکٹر عزت طنوس نے یہ بتانے سے انکار کر دیا کہ کانفرنس کے سلسلہ میں مفتی فلسطین کا رویہ کیا ہے اور ان کے ساتھ در پردہ کیا گفت و شنید ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ قضیۂ فلسطین کے مرکز تمام تر مفتی صاحب ہیں جن پر تمام اہل فلسطین کا اعتماد ہے۔ وضع کریں گے اور یہ فیصلہ کرینگے کہ ان میں سے کس کو لندن آنا چاہیئے۔

فخری نشاشیبی کے متعلق نمایندہ مذکور نے فرمایا کہ وہ فلسطین کے عربوں کا نمائندہ نہیں ہے اور نہ اُس کو ان کی طرف سے کچھ کہنے کا حق ہے۔ اگر حکومت برطانیہ اسکو شرکت کانفرنس کی دعوت دیگی تو وہ عربی نمایندوں کے ساتھ بیٹھ نہیں سکتا کیونکہ وہ ان میں سے نہیں ہے۔ اس کے برعکس یہودی ایجنسی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ مفتی فلسطین، فلسطین کے ایک وسیع حلقہ کی رائے کے ترجمان نہیں ہیں اور اس کی رائے کے مطابق فخری نشاشیبی فلسطین کے عربوں کے درمیان زبردست اثر و اقتدار کا مالک ہے۔

جلاوطن عربی زعماء کی رہائی

لندن ۸ دسمبر۔ مرکز عربی (لندن) کے ایک نمایندہ نے مانچسٹر گارڈین کو حسب ذیل بیان دیا ہے۔

"عربی زعماء رہائی کے بعد مصر میں یا ظن غالب یہ ہے کہ شام میں جمع ہوں گے اور وہاں وہ اپنا آیندہ کا پروگرام

حصول آزادی کیلئے عربوں کی عظیم الشان قربانیاں

جنگ آزادی کے سلسلہ میں عربوں کو جن دردانگیز حالات سے گذرنا پڑ رہا ہے ان کا ذیل کے اعداد و شمار سے سرسری اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اعداد و شمار نہایت قابل اعتبار ذرایع سے فراہم کئے گئے ہیں اور ان میں مطلق کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجایش نہیں ہے۔

جنگ آزادی کی ابتدا سے اب تک عربوں کے ۵۰۰۰ مکانات منہدم کئے جا چکے ہیں۔ فلسطین کے قید خانوں میں اس وقت دس ہزار عرب قید و بند کی نہایت ہی روح فرسا مصیبتیں جھیل رہے ہیں اور انکے علاوہ ہزارہا عرب فوجی چھاؤنیوں میں نظر بند ہیں۔ ان قیدیوں میں سے اکثر ایسے ہیں جن کو بغیر کسی جرم کے محض شبہ کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

سنہ ۱۹۳۶ء کے اوائل سے لے کر اب تک ۸ ہزار اشخاص مقتول ہو چکے ہیں جن میں ۹۰ فیصدی عرب ہیں عربوں سے ابتک تیس لاکھ پونڈ کی رقم جرمانے میں وصول کی جا چکی ہے۔ جو فلسطین کے تمام عربوں کی دولت کا آٹھواں حصہ ہے۔ تمام عرب قضاۃ اپنے عہدوں سے معزول کر دیئے گئے ہیں۔

عربوں کا بیان ہے کہ ان کے پاس برطانوی فوجوں کے خلاف انسانیت مظالم کے ناقابل انکار شواہد موجود ہیں اور اگر حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی تو وہ اُن شواہد کو عنقریب منظر عام پر لائیں گے۔

فلسطین کی سرحدیں بند کر دی گئیں

یروشلم ۹ جنوری۔ فلسطین کی سرحدوں پر کنٹرول کو زیادہ سخت کر دیا گیا ہے۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ سیریا اور البانیہ کی حدود کو بند کر دیا گیا ہے اور کہ مزید اعلان تک کسی کو وہاں سے گزرنے کی اجازت نہیں ہوگی میونسپل حکام نے اعلان کیا ہے کہ ۱۲ جنوری سے غیر یورپین اور غیر یہودی ڈرائیوروں کے ذریعہ چلائی جانے والی موٹر کاروں پر مزید پابندیاں لگائی جائینگی۔ سیریا اور ٹرانس جارڈن سے کوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق نہ ہو مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی جو بات ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۲

فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ کا بیان

حکومت برطانیہ کے دفتر جنگ سے ایک طویل بیان شایع کیا گیا ہے جسمیں فلسطین کی موجودہ صورت حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز ان الزامات کی تردید کی گئی ہے جو فلسطین میں برطانی فوج کی دیا دتیوں کے متعلق برطانیہ کے مخالف اشخاص یا انجمنوں نے لگائے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی سپاہی کے چال چلن سے دنیا واقف ہے اس کو واضح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں لیکن اس کے خلاف غیر ملکوں میں الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مستند وضاحت سے ان الزاموں کا خود بخود جواب مل جائے گا۔ گو فلسطین میں اسوقت مسلح بغاوت جاری ہے مگر وہاں مسلمہ معنی میں کوئی منظم مسلح فوج نہیں ہے جس کے خلاف فوج باقی پر امن شہریوں سے علیحدہ کوئی کارروائی کر سکے۔ تمام ملک کے اندر سرگرم باغی اور پُر امن شہری خلط ملط ہیں۔ تمام ملک میں سرگرم باغیوں کی تعداد ایک ہزار اور ڈیڑھ ہزار کے درمیان ہے جو چھوٹی چھوٹی متعدد ٹولیوں میں بٹے ہوئے ہیں اور مختلف لیڈروں کے زیر کمان کام کر رہے ہیں۔ باغی لوگ ہمیشہ خفیہ طور پر مسلح رہتے ہیں اور باغی گروہوں سے ان کا سلسلہ قایم رہتا ہے۔ یہ چھوٹی چھوٹی ٹولیاں ضرورت پڑنے پر قریب کے مواضعات سے مسلح آدمیوں کو عارضی طور پر اپنے میں بھرتی کر لیتی ہیں۔ جن طریقوں سے باغی ٹولیاں ان لوگوں کو بھرتی کرتی ہیں وہ مختلف ہیں۔ ملک کے جن علاقوں میں باغیوں کے ساتھ ہمدردی بہت زیادہ ہے اور وہاں کام کرنے والی ٹولی بارسوخ ہے وہاں دیہاتیوں کے مسلح دستے مع لیڈروں کے موجود ہیں۔ جہاں ایسا نہیں ہے وہاں باغیوں کے مستقل گروہ دیہاتیوں کو دباؤ ڈال کر ایک معینہ عرصہ کے لئے بھرتی کر لیتے ہیں اور انکو ہتھیاروں سے مسلح کر دیتے ہیں۔ بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں باقاعدہ باغی گروہ موجود نہیں ہیں بلکہ باغیوں کے حامی رات کے وقت اپنی ٹولیاں بنا لیتے ہیں اور چھپ کر حملے کرتے ہیں یا سرکاری چیزوں کو توڑ ڈالتے ہیں۔ مثلاً ریل کی پٹری اکھاڑ لی۔ سڑک توڑ دی وغیرہ کام اس سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ اسوقت باغیوں کی یہ کوشش ہے کہ فوجوں کے ساتھ مقابلہ نہ ہونے پائے۔ چنانچہ اسوقت باغیوں اور فوج کے درمیان منظم مقابلہ بہت کم ہوتا ہے۔ اگر کسی باغی گروہ پر اچانک حملہ کر دیا جائے تو بیشک مقابلہ ہو جاتا ہے ورنہ نوبت ہی نہیں آتی۔ دن کے وقت مستقل اور عارضی دونوں قسم کے باغی ہتھیاروں اور وردیوں کو چھپا دیتے ہیں اور بھیس بدل کر پُر امن شہریوں میں خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ تقریباً ہر ایک گاؤں یا اس سے زیادہ مرتبہ باغیوں کو پناہ دے چکا ہے یا ان کی امداد کر چکا ہے۔ نیز سرکاری فوجوں سے انکو چھپا چکا ہے۔ بہت سے مواضعات ہیں تو باغیوں کے ساتھ ہمدردی کے طور پر ان کی امداد کی گئی اور ان کو پناہ دی گئی اور بہت سے مواضعات میں باغیوں کی دہشت کے خوف سے ایسا کیا گیا۔

مہینوں سے باغیوں نے یہ بے خوف مہم شروع کی ہوئی ہے کہ جس عرب پر حکومت کی حمایت کرنے یا باغیوں کے خلاف اطلاع بہم پہنچانے کا شبہ ہو جاتا ہے اسکو قتل کر دیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ جن مواضعات میں باشندوں کی اکثریت حکومت کی امداد کرنے کو تیار ہے وہ باغیوں کے خوف سے کسی قسم کی امداد نہیں کرتی۔ باغی گروہوں پر کوئی مرکزی کمانڈ نہیں ہے اور نہ ان کی مرکزی ارگنائزیشن ہے۔ عام طور پر مفتی فلسطین اور ہائی عرب کمیٹی کی ہدایت کے مطابق پالیسی پر عمل ہوتا ہے لیکن فلسطین کے اندر باغی لیڈر اپنے اپنے علاقہ میں آزاد ہیں۔

باغیوں میں دو بڑے لیڈر ہیں ایک کمانڈر انچیف لیڈر عبدالرحیم ہیں جن کی سرگرمیاں سرپا ہیں جاری ہیں اور دوسرے لیڈر عبدالرزاق ہیں جن کے ماتحت بھی اتنی ہی باغی کام کر رہے ہیں جتنے کہ اول الذکر لیڈروں کے درمیان کام کر رہے ہیں۔ ان دونوں لیڈروں کے درمیان زبردست عداوت ہے اور ایک سے زیادہ مرتبہ ان کے درمیان کھلی لڑائی ہو چکی ہے۔ مفتی فلسطین کے ساتھ ان کے جو تعلقات ہیں وہ قابل بیان ہیں جن سے نہ صرف یہ پتہ چلے گا کہ فلسطین کی صورت حالات کسقدر پیچیدہ ہے بلکہ موجودہ بغاوت کے دو مختلف پہلوؤں کا پتہ چلے گا۔ عبدالرحیم اچھے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور کچھ پڑھا لکھا ہے اور وہ دیگر باغیوں کی نسبت زیادہ ایماندار اور زیادہ محب الوطن ہے۔ وہ جہانتک اس کے قابو میں ہے مہم کو معقول ڈھنگ پر چلانے کی کوشش کر رہا ہے اور ان تمام اعتدال پسند عربوں کا جو مفتی کی پالیسی کے خلاف ہیں قتل عام پسند نہیں کرتا۔ اس کا رویہ مفتی کے احکام سے بالکل آزاد ہے اور اکثر وہ ان احکام پر عمل ہی نہیں کرتا جبکہ وہ اس کے اصول کے خلاف ہوتے ہیں اسوجہ سے نیز ان کے سیاسی تعلقات کی وجہ سے مفتی ان پر شبہ کرنے لگا ہے لیکن وہ اپنی جگہ اسوجہ سے قایم ہے ایک تو تنظیم کی اس کی قابلیت بہت وزن رکھتی ہے۔ دوم نیک چلن اور اعلیٰ اصولوں کا آدمی ہونے کی وجہ سے اس کے ذریعہ غیر ملکوں میں زبردست پروپگنڈا ہو رہا ہے کیونکہ غیر ملکوں میں تو یہی پروپگنڈا ہو رہا ہے کہ یہ تحریک حب الوطنی کے دیرانہ شروع کی ہوئی ہے۔

عبدالرزاق عبدالرحیم کے مقابلہ میں نیچے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور کم پڑھا لکھا ہے اور اس کا کوئی اصول نہیں ہے۔ ایک سال ہوا اس نے ایک ادنیٰ لیڈر کی حیثیت سے اپنی زندگی شروع کی تھی اور مفتی کے احکام پر اندھا دھند عمل کر کے اسنے موجودہ پوزیشن حاصل کر لی ہے چنانچہ فلسطین کے باہر باغی لیڈروں کا اس پر پورا اعتماد ہے اور وہ عربوں میں دہشت انگیزی کا دور برقرار رکھنے کے لئے انکا ایجنٹ ہے۔ باغیوں کا جو فنڈ ہے اس کا بڑا حصہ عبدالرزاق کے قبضہ میں ہے اور عبدالرحیم کے پاس کم فنڈ ہے۔ باقی جگہ ایسے بڑے لیڈر نہیں ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے لیڈر ہیں اور وہ آزاد ہیں۔ بعض جگہ ان میں آپس میں دشمنی بھی ہے۔ مزید براں باغیوں کی کوئی مسلح فوج نہیں ہے جس کے خلاف فوج کارروائی کر سکے اور نہ ہی کوئی سنٹرل آرگنائزیشن ہے جسکو ختم کرنے سے بغاوت فرو ہو جائے۔

فوجی کارروائی سے دیہات پر باغیوں کا قبضہ کم ہو گیا ہے لیکن صورت حالات اس وجہ سے اور پیچیدہ ہو گئی ہے کہ باغیوں کے خلاف بھی عربوں کے گروہ قایم ہو گئے ہیں جو دہشت انگیز عربوں سے انتقام لینے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس قسم کا ایک گروہ جنین میں سرگرم ہے۔

شہری علاقوں میں دو بڑے بڑے عناصر ہیں ایک تو وہ جو کچھ پڑھے لکھے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور سامان اور تجارت وغیرہ سپلائی کرنے کا کام کرتے ہیں اور باقی عدالتوں کا کام کرتے ہیں اور دوسرا طبقہ وہ ہے جو کم درجہ کے دہشت انگیزوں کا ہے جو قتل اغلا اور دہشت انگیزی پر شہریوں پر رعب جمائے ہوئے ہیں۔ شہر کے لوگ جن کے ذمہ انتظام ہے ان کو وہ پوزیشن حاصل نہیں ہے جو لڑنے والے باغی لیڈروں کو وہ لوگ مشورہ دے سکتے ہیں مگر حکم نہیں دے سکتے۔ قصہ کوتاہ یہ ہے کہ بغاوت کی باگ ڈور ان باغی لیڈروں کے ہاتھ میں ہے مسلح باغیوں پر جن کا کنٹرول ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں بھی تعلیم یافتہ طبقہ باغی لیڈروں کا حامی نہیں ہے۔ باغی لیڈروں نے مختلف شہروں میں اپنے آدمی رکھے ہوئے ہیں جو لوگوں کو خوفزدہ کر کے ان سے روپیہ وصول کرتے ہیں۔

بعض جگہ برطانی فوج کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ وہ بے گناہ عربوں کے مکانوں کو بھی مسمار کر رہی ہے۔ یہ قطعی غلط ہے صرف وہی مکانات مسمار کئے گئے ہیں۔ جو یا تو باغیوں کے ہیں جو کہ موجود نہیں ہیں یا جو باغیوں کے ہتھیار چھپانے کا ٹھکانا ہیں۔

مندرجہ بالا بیان پر نازی جرمنی اخبارات نے اس عنوان سے تبصرہ کیا ہے کہ لندن نے فلسطین پر دہشت انگیز قتل کے واقعات کو تسلیم کر لیا ہے چنانچہ نازی اخبار "اینگرف" تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے جس واقعہ کا حوالہ دفتر جنگ نے "ایک سختی" کے نام سے دیا ہے وہی اگر کسی اور قوم کی جانب سے ہوتا تو بلاشبہ اسے خوفناک بربریت سے منسوب کیا جاتا، دفتر جنگ کے بیان سے پرمعنی جملوں کے پس پشت فلسطین کی جانب برطانیہ کا حقیقی طرز عمل مخفی ہے عربوں کو وحشیانہ طریق پر لوٹا گیا انھیں بھوکوں مارا گیا دیہاتوں کو تباہ کر دیا گیا اور نہتے آدمیوں کو اپنی جان بچانے کے الزام میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا برطانیہ کی رائے عامہ نے جو کہ دیگر معاملات میں بہت ہی حساس ہے اور انسانیت پسند ہے ان تمام واقعات کو چپکے سے سن لیا۔

حکومت برطانیہ کے دفتر جنگ کا بیان اور جرمنی اخبارات کا تبصرہ پڑھنے کے بعد ہر شخص یہ محسوس کرے گا کہ فلسطین کے واقعات یقینی طور پر افسوسناک ہیں۔

مسلمانان ہندوستان کے لئے یہ واقعات اور بھی زیادہ افسوسناک ہیں کیا ہم مدبرانہ برطانیہ سے یہ امید کر سکتے ہیں، کہ وہ ان افسوسناک واقعات کو جلد سے جلد دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

آئینۂ کانپور

خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کا انتقال

خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کا اگرچہ عرصہ سے لبی (پنجاب) میں قیام تھا مگر حال میں آپ کانپور تشریف لائے تھے اور اگرچہ آپ عرصہ سے بیمار تھے مگر یہ گمان بھی نہ تھا کہ آپ کا اس قدر جلد انتقال ہو جائے گا، جنوری کی صبح کو آپ کی طبیعت کچھ زیادہ ناساز ہوئی اور ۹ بجے صبح کو آپ کی روح پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے انتقال کی خبر سنتے ہی سارے شہر میں سناٹا سا چھا گیا۔ آپ کے ماتم میں شہر کے تمام اسکول و کالج میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ کے دفاتر اور عدالتیں بند کر دی گئیں۔ شام کو ۴ بجے آپ کے بنگلہ واقع پریڈ سے آپ کا جنازہ پریڈ گراؤنڈ میں نماز کے لئے لایا گیا جسمیں شہر کے تقریباً ہر طبقہ کے دس ہزار آدمیوں نے شرکت کی قابل ذکر حضرات حسب ذیل ہیں:۔

مسٹر ای۔ ایم۔ سوٹر۔ لالہ پدم پت سنگھانیا لالہ رام رتن گپتا۔ بابو برجندر سروپ۔ بابو جنگ بہادر مہروترا۔ لالہ گور پرشاد کپور۔ سردار اندر سنگھ۔

حافظ صاحب موصوف کا جنازہ لبی سرہند پنجاب بذریعہ لاری لے جایا گیا اور وہاں مدفون کیا گیا۔

حافظ صاحب مرحوم کی عمر اسوقت ۷۷ سال کی تھی، موصوف سنہ ۱۸۹۰ء میں کانپور تشریف لائے تھے۔ اور کاروبار میں ترقی کرتے کرتے آپ صوبہ کے ملک التجار ہو گئے اب اپنی فیاضی اور اولوالعزمی سے صوبہ میں بہت مشہور تھے۔ آپ چند سال پہلے کونسل آف اسٹیٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں آپ نے کئی مرتبہ یورپ اور امریکہ کا بھی سفر کیا تھا۔

مگر افسوس ہے کہ کاروبار میں نقصان عظیم کے باعث آپ کی سابقہ حالت نہ رہ سکی اور اب آپ کئی سال سے کاروبار سے تقریباً بالکل علیحدہ ہو گئے تھے۔

مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے ہماری دعا ہے کہ خداتعالےٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر اور مسٹر ایس۔ ایم نذیر کے ساتھ ہم کو اس اندوہناک واقعہ میں دلی ہمدردی ہے۔

گرو رگھبر دیال کا انتقال

پنڈت گرو رگھبر دیال سابق پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کا کئی ماہ کی علالت کے بعد، جنوری کی رات کو انتقال ہو گیا۔ آپ شہر کے ایک معزز سیاسی کارکن تھے۔

گزشتہ اسمبلی کے انتخاب کے سلسلہ میں جو آپکے خلاف ڈسپلین کی کارروائی کی گئی تھی وہ حال ہی میں واپس لیلی گئی تھی۔

بہر حال ہماری دعا ہے کہ خداتعالےٰ آپ کی روح کو شانتی عطا فرمائیے۔

لال ملی کے مزدوروں کو سزا

لال ملی کے ان تین مزدوروں کو جنھوں نے مل کے دروازہ پر مظاہرہ کیا تھا اور عام ہڑتال کرائی تھی عدالت سٹی مجسٹریٹ سے بارہ بارہ روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی کی صورت میں ایک ہفتہ کی قید محض کی سزا دی مسمی رام گوپال۔ بجناتھ سنگھ اور رام ملی تینوں ملزموں نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا تھا۔

میونسپل تعلیمی ہفتہ

کانپور میونسپل بورڈ کا تیسرا تعلیمی ہفتہ ۱۰ر جنوری سے شروع ہو گیا ہے اور ۱۶ر جنوری کو ختم ہو جائے گا جسمیں لیکچر نمائش، کھیل، اسکاؤٹنگ، میجر زونے سوئی ہسمیلن اور مشاعرہ ہوگا۔

ڈبیٹ مشاعرہ ۱۴ر جنوری، ۲ بجے شام کو سناتن دھرم اسکول میں ہوگا۔

۱۶ر جنوری ۳½ بجے دن کو کرنیل گنج ٹلس اسکول میں مسٹر بی۔ بی سریواستوا چیرمین بورڈ اپنے ہاتھ سے بچوں کو انعامات تقسیم کرینگے یہ تعلیمی ہفتہ مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین ایجوکیشن کمیٹی، مسٹر ایس۔ ایم بشیر سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی اور مسٹر اوما شنکر ڈکشت سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن کمیٹی کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

حکومت کے نام پر دھوکہ بازی

پولیس متھرا سے ایک شخص کو گرفتار کر کے کانپور لائی ہے اس کے خلاف الزام یہ ہے کہ اس نے اپنے کو گورنمنٹ یو پی کے محکمہ انڈسٹریل کا ملازم بتا کر کانپور میں امپائر فرنشنگ ورکس اور خالصہ فرنشنگ ورکس کو دھوکہ دیا اور کئی سو روپیہ کا مال گورنمنٹ کے نام پر لے لیا اس شخص نے اس طرح لکھنؤ اور متھرا میں بھی لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔

کانگریس ڈیلی گیٹوں کا انتخاب

ہر جنوری کو تری پوری کانگریس کے ڈیلی گیٹوں کے انتخاب کے دوران میں کانگریسی کارکنوں میں آزادانہ لڑائی ہوئی جسمیں ایک دوسرے پر اینٹ پتھر پھینکے گئے اور لاٹھیوں سے حملہ کیا گیا کئی آدمی زخمی ہوئے اور دو آدمیوں کو اسپتال پہنچانا پڑا۔

اس واقعہ کے پیش نظر چار وارڈوں کا انتخاب ملتوی کر دینا پڑا

اس کی تحقیقات کے لئے مسٹر موہن لال سکسینہ پریسیڈنٹ یو پی پراونشل کانگریس کمیٹی ۱۲ر جنوری کو کانپور تشریف لائے اور آپ نے دونوں پارٹیوں سے بات چیت کی اور یہ طے کیا کہ آیندہ الکشن ۲۹ر جنوری سے پہلے کسی تاریخ میں کیا جائے گا

الکشن کے سلسلہ میں گرفتاریاں

کانگریس کے تری پوری ڈیلی گیٹوں کے الکشن کے سلسلہ میں نواب گنج پولنگ اسٹیشن اور دیگر پولنگ اسٹیشنوں پر جو ادھم بازی کی گئی ہے۔ اسی سلسلہ میں پولیس نے مسٹر شمبھو ناتھ امیدوار اور دیگر پانچ ووٹرس کو زیر دفعہ ۱۴۹۔ ۱۴۷۔ ۳۰۔ ۳۴ گرفتار کیا ہے اور ۶ دیگر آدمیوں کے بھی وارنٹ ہیں۔

ان گرفتار شدہ میں سے چار شخصوں کو دو دو سو روپیہ کے ضمانت پر ایک اور شخص کو شخصی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

وزیر انصاف کی تقریر

آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر محکمہ انصاف وصنعت وحرفت یو پی نے کملا کلب کے سالانہ کھیلوں کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت ممکن ہے کہ حکومت یکم اپریل کو صوبہ کے کئی اور ضلعوں میں بھی نشہ بندی کی مہم شروع کر دے۔

بی۔ ان۔ اے۔ ایس۔ ڈی کالج میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر کاٹجو صاحب نے سررشتہ تعلیم یو پی کے اس سرکلر کو جائز ٹھہرایا جسمیں طالب علموں کو ہڑتال کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ تعلیمی انسٹی ٹیوشن کارخانے نہیں ہیں جہاں ہڑتال ہو سکے۔ ہڑتال مزدوروں کے لئے ہتھیار ہے جس کے ذریعہ وہ اپنی جائز شکایتوں کو دور کرا سکتے ہیں۔

ہڑتال ہونے کے امکانات

کانپور کی پستی ہر کرگھا پر ہڑتال ہونے کے امکانات پیدا ہو چکے ہیں مزدور سبھا نے منتظمان میورملز کو یہ نوٹس دیا ہے کہ اگر اس مزدور

سبد گل

ہندوستان میں بیکاری کا دور دورہ عام ہے اور لطف یہ ہے کہ حکومت ہند یا کسی صوبائی حکومت کے پاس اعداد بھی نہیں کہ بیکاروں کی تعداد کتنی ہے ایسی صورت میں بیکاری کے منظم انسداد کا تو سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے مگر آخر انسان کو عقل کس واسطے دی گئی ہے۔

بیکاروں نے بھی اپنا ذریعہ تلاش کر لیا ہے اور ایسے ایسے پیشہ نکالے ہیں جو بہت ہی کم خرچ اور بالانشین ہیں یا ہندی مثل کے مطابق ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے۔

کلکتہ میں آج کل بیکاری کا بڑا زور ہے ان میں سے کچھ بیکاروں کو یہ سوجھی کہ چلو اور دوسرے بیکاروں سے کچھ کما کھائیں یہ کام کچھ آسان نہیں تھا لیکن ترکیب بہت معقول سمجھ میں آئی یعنے کچھ اصحاب جوتشی، رمال، نجومی بن کر بیٹھ گئے ان کا جادو چل گیا اور کثیر تعداد میں آمدنی ہونے لگی اور ان کا رتبہ بھی اتنا بڑھا کہ ایسوسی انٹیڈ پریس کے ایک نمایندے نے ان میں سے ایک حضرت سے ملاقات کی اور پوچھا کہ کیوں صاحب آپ کی آمدنی کتنی ہو جاتی ہوگی اس نے جواب دیا کہ جناب میں یوپی کا رہنے والا ہوں پوتھی پترا لیکر یہاں آیا تو بھگوان کی کرپا سے مجھے تین چار روپے کی آمدنی ہو جایا کرتی تھی لیکن اب چونکہ تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ لہذا آمدنی تقریباً نصف یعنی دو روپیہ روزانہ گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ آمدنی بھی ہندوستان کے ایک اوسط ڈاکٹر، وکیل، طبیب، ادیب، خطیب وغیرہ سے کہیں زیادہ ہے۔

لوگوں کو یہ تعجب ہوتا ہے کہ آخر ان ہاتھ دیکھنے والوں کا کام اتنا کیسے چل جاتا ہے کہ وہ کئی کئی روپے روز کی آمدنی حاصل کر لیتے ہیں دقیانوسی انداز میں تو اس کا یہی جواب ہے کہ اپنی اپنی قسمت، یا ستارہ، یا ہست، ریکھا، کی بات ہے لیکن اگر نجومیوں اور رمالوں کی اصطلاح سے قطع نظر اس پر غور کیجئے تو یہ معلوم ہوگا کہ یہ بھی ایک آرٹ ہے اور اس کے واسطے چنداں پڑھنے لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ عقل عامہ کی ضرورت ہے۔

سرکاری ملازموں کو مفت سینما دیکھنے کی ممانعت

مسٹر سری کرشن چند کے ایک سوال کے جواب میں حکومت کی طرف سے یہ بتایا گیا ہے کہ اس قسم کے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں کہ کوئی سرکاری ملازم کسی بھی حالت میں سینما یا تھیٹر وغیرہ کے پاس نہ طلب کرے نہ قبول کرے اور نہ استعمال کرے تاکید ہے۔

حکومت یوپی کے گشتی اسپتال

الہ آباد ۱۰ جنوری حکومت یو۔پی کے گشتی اسپتال کی اسکیم کو تین سرمایہ داروں سے امداد پہونچی ہے جنہوں نے ایک ایک موٹر لاری حکومت کو دی ہے، حکومت کا منشا یہ ہے کہ صوبہ کے تمام ۴۸ ضلعوں کے دیہاتی علاقوں میں گشتی اسپتال قایم کئے جائیں لیکن اس اسکیم کا فوری تجربہ ۱۲ ضلعوں میں کیا جائے گا۔

ایک موٹر لاری تو دیہاتی علاقوں میں کام کرنے لگی ہے، حکومت جلد ہی دو موٹر لاریاں خریدے گی ایک موٹر کمپنی نے یہ وعدہ کیا ہے کہ اس سے اگر ایک موٹر لاری خریدی جائے تو وہ دوسری موٹر لاری مفت دے گی۔

ادب لطیف

اظہار محبت کیلئے موثر الفاظ

ازجناب حسن مسعود گیسو دراز از پلول

دنیا کی مختلف النسل اقوام میں اظہار عشق اور محبت کے لئے علحدہ علحدہ الفاظ کئے جاتے ہیں جو اس قوم کی فطری ذہنیت کے مطابق ہوتے ہیں۔

یورپ کی چند اقوام کی دلچسپ محبت آمیز گفتگو ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں جو شادی کی درخواست کے متعلق ہیں۔

رُوسی، میری ننھی قمری میری جان میں دل و جان سے تجھ کو چاہتا ہوں اور تیرا مفتون اور مجنوں ہو رہا ہوں میں مرتے وقت تک تیری ہی محبت کا دم بھرتا رہوں گا، اے ناتا شا اب تو میری ہو جاؤ"۔

فرانسیسی، تیری صورت سے بہتر صورت نہیں ہو سکتی آج میں اپنا جوڑا تیرے والدین کے پیش نظر کر دوں گا اور میری پری تو میری زوجہ ہو جائے گی

انگریز میں عنقریب ایک دور دراز بحری سفر پر جانے والا ہوں یہ بالکل تنہائی کا سفر ہوگا معلوم نہیں تم کو کہاں تک اس بات کی پرواہ ہوگی کہ میرے ساتھ شادی کر لو اور یہ سفر ساتھ ہی کٹے۔

جرمن فرالین تم ایک مشہور عورت ہو تمنے ایک کتاب میری پڑھی اور سمجھی ہوگی، میں نہیں کہہ سکتا کہ میں تمہارا کتنا شیدا ہوں۔

کیا میں اپنے ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دینے کی جرأت کر سکتا ہوں۔

اٹلی کا باشندہ تم صبح صادق سے زیادہ سفید ہو تمہاری آواز نسیم سحری سے زیادہ پیاری ہے۔

اپنی سیاہ زلفوں کا ایک بوسہ تو لینے دو میری طرف سے اپنی آسمانی برکت دینے والی آنکھیں نہ موڑو ورنہ میری زندگی نہ ہوگی تمہارے بغیر میری زندگی بسر نہیں ہو سکتی۔

اقلیتوں کو مطمئن کرنے کیلئے مہاتما گاندھی کی اہم اسکیم

الہ آباد ۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا جو اجلاس باردولی میں ہونے والا ہے اس میں فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کا ایک نیا طریقہ سوچا جائے گا یعنی مختلف صوبوں میں لجسلیچر کے اندر مسلم بلاک بنا دیئے جائیں جو اس صوبہ میں مسلم مفاد کی دیکھ بھال کریں اور حکومت کو آئینی مشورہ دیں اور فرقہ دارانہ تحقیقات وغیرہ کے معاملہ میں مدد دیں۔ مسلمان اپنی شکایتیں اس بلاک کے روبرو رکھیں گے اور وہ انھیں حکومت تک پہنچائے گا۔ حکومت اس مسلم بلاک کے تمام جائز مطالبہ منظور کرے گی۔ ابھی یہ تجویز عالم سیولایت میں ہے اور اسے انقطاعی صورت اختیار کرنا باقی ہے لیکن اس سے بہر حال یہ ظاہر ہے کہ کانگریسی حلقوں کو مسلمانوں کی شکایت معلوم کرنے کی تحقیق فکر ہے۔ اس تجویز کے ذریعہ مسلم اقلیتوں کو ایوان کے آئینی معاملہ میں دخل دینا مقصود ہے ابھی اس تجویز کی پوری تفصیلات حاصل نہیں ہو سکی ہیں لیکن یہ قوی امید ہے کہ کمیٹی اسے منظور کر دے گی۔ لیکن بظاہر اس میں مسلم لیگ کے رویہ کی وجہ سے کچھ دشواریاں بھی ہیں۔

مہاتما جی کی اسکیم بمبئی ۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی اپنی آیندہ میٹنگ میں جو کہ اسی ہفتہ باردولی میں ہو رہی ہے اپنا تمام وقت اس اسکیم پر غور کرنے میں صرف کریگی۔ جسے مہاتما گاندھی

عالم نسواں

ہندوستان اور دیگر ممالک کی عورتوں کا فرق

ایک ہندوستانی خاتون مقیم لندن کے قلم سے

ہندوستان میں تو ابھی میری بہنیں پردہ کلبوں کے اندر شہر کی تازہ خبروں پر رائے زنی کرنے ہی تک بس کئے بیٹھی ہیں مگر دنیا کے اور تمام ملکوں میں عورتوں کی ترقیوں کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی فوجیں تیار کر رہی ہیں تاکہ آیندہ جنگ میں اپنے ملک کی خدمت کر سکیں۔

چین اور جاپان میں تو میں نے اپنی آنکھوں سے عورتوں کو رائفلیں چلاتے دیکھا ہے امریکہ میں یہ نظارہ دیکھنے میں آیا ہے کہ عورتوں کی افواج کے دستے بینڈ بجاتے ہوئے شاندار طریق پر پریڈ کرتے تھے اور اب لندن میں میں یہ دیکھ رہی ہوں کہ ایک عورتوں کی فوج بن رہی ہے، ہزاروں عورتوں کو فوج میں دیکھ رہی ہوں اکثر خواتین فوج بننے سے پہلے ہی اپنے آپکو اس فوج میں بھرتی ہو کر قوم و ملک کی خدمت کرنے کے لئے پیش کر چکی ہیں۔

جاپان کی جنگجو بیٹیاں

اس ہفتہ ہمارے پاس جاپان سے ایک خط آیا ہے اس میں لکھا ہے کہ دس لاکھ تربیت یافتہ جاپانی عورتیں بطور رضا کار بھرتی ہو چکی ہیں وہ اپنے ملک کو بچانے کیلئے میدان جنگ میں جا کر لڑنے تک کے لئے تیار ہیں۔

ایک جنگی ایسوسی ایشن میں ۷،۰۰۰ ۶ لاکھ عورتیں ممبر ہیں اور دوسرے ایسوسی ایشن کی ممبران کی تعداد ...... ۳۰ لاکھ ہے ان ممبروں کی طرف سے فوج کو بہت سی مشین گنیں اور ہوائی جہاز وغیرہ بھی پیش کئے گئے ہیں۔

جاپان کی بعض رضا کار عورتیں جاپانی سپاہیوں کی ہمت افزائی کرنے کیلئے میدان جنگ میں بھی جا پہونچی ہیں۔

برطانیہ میں عورتوں کی فوج

اب ذرا میں اپنی بہنوں کو انگلستان کا حال بھی بتا دوں کہ یہاں کی عورتوں میں فوجی سرگرمی کو کس قدر اہمیت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔

اس ہفتہ کسی وقت ان تجاویز کا عام اعلان کر دیا جائے گا جن کا منشا یہ ہے کہ برطانیہ میں عورتوں کی ایک فوج ترتیب دی جائے اب سے دو ہفتہ پہلے سنڈے ایکسپریس کے نمایندے نے ان تجاویز کا انکشاف کر دیا تھا۔

نے اقلیتوں اور بالخصوص مسلمانوں کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تیار کی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ اسکیم بہت غور و خوض کے بعد تیار کی گئی ہے اور کوہ اقلیتوں کے معاملہ میں کانگریس کی انقطاعی پالیسی ہوگی۔

یو۔پی میونسپل سروس ایسوسی ایشن

بریلی ۸ جنوری۔ یو۔پی میونسپل سروس ایسوسی ایشن نے ایک آزمائشی فیصلہ کیا ہے کہ فروری کے پہلے ہفتہ میں کسی تاریخ کو (غالباً لکھنؤ) میں ایک کانفرنس منعقد کی جائے اس اجلاس میں لوکل سلیف گورنمنٹ کی رپورٹ کی ان سفارشات پر غور کیا جائے جو حال ہی میں حکومت یو۔پی نے شایع کی ہیں، یہ کانفرنس سفارشات کی روشنی میں رپورٹ پر بھی غور کرے گی۔

یو۔پی کا پنچائت بل

الہ آباد ۹ جنوری۔ عین اغلب ہے کہ یو۔پی کا دیہاتی پنچائت بل جو کہ لوکل سلیف گورنمنٹ تنظیمی کمیٹی کی سفارشات کے نتیجہ کے

بچوں کی دنیا

بیٹھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

تم نے سنا ہوگا اکثر بڑے بوڑھے بچوں کو نصیحت کیا کرتے ہیں کہ گھٹنوں سے ہاتھ باندھ کر مت بیٹھو یا پیر نہ پسارو اگر کوئی بچہ پوچھ بیٹھتا ہے کہ ایسا کیوں نہ کیا جائے، تو اسے یہی جواب ملتا ہے کہ اس طرح بیٹھنا بے ادبی ہے۔

مگر سچ پوچھو تو اس قسم کی نصیحتوں میں بڑی دانائی ہے بے ادبی کے علاوہ بے قاعدہ بیٹھنے سے صحت کو بھی نقصان پہونچتا ہے پرانے وقتوں کے لوگوں نے بے قاعدگی سے بیٹھنے کو اسی لئے منع کیا ہے کہ ان کا راز معلوم تھا۔

مثال کے طور پر اگر ہم گھٹنے گرا کر بیٹھیں تو خون ہمارے ادھر سے دماغ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اس کا اثر یہ پڑتا ہے کہ دماغ اس حالت میں بھی ٹھیک کام کرتا رہتا ہے جب جسم تھک کر چور ہو گیا ہو۔

اگر ہم اپنے ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھ لیں تو ہمارے جسم کو صدمہ پہونچتا ہے، اول تو ٹانگیں سکڑتی ہیں جن سے خون کے اچھی طرح رگوں میں دوڑنے میں روک ہوتی ہے دوسرے ہاتھوں پر زور پڑتا ہے اور ہاتھوں کی نسوں کو خواہ مخواہ مشقت دی جاتی ہے جس سے وہ تکان محسوس کرنے لگتی ہیں۔

بعض لوگ فرش پر اس طرح بیٹھتے ہیں کہ پاؤں کے نیچے آگے کیطرف نکلے رہتے ہیں، بزرگ اس طریق نشست کو منحوس بتاتے ہیں آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کا طریقہ قدرتی اور درست ہے ہمارے بزرگ اسے بھاگوان سمجھتے تھے۔

پاؤں کے نیچے آگے کیطرف نکالے رکھنے میں یہ نقصان ہے کہ نچلے اعضائے جسمانی میں خون کے دوران پر دباؤ پڑتا ہے خاص پاؤں اور ٹانگوں کے جوڑوں میں اس طرح بیٹھنے سے خون اچھی طرح نہیں دوڑتا چونکہ ہمارے جسم کے یہ ٹکڑے دل سے بہت دور واقع ہوئے ہیں اس لئے اس بات کی احتیاط کرنی چاہئے کہ ان میں خون اچھی طرح دوڑے۔

بزرگوں سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ٹھڈی کو ہتھیلی پر کبھی نہیں ٹکانا چاہئے خواہ ایک کشتی ہی کیوں نہ ڈوب جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے بزرگ اس حرکت کو غم، افسوس ملال کی نشانی سمجھتے تھے۔

مگر اس ممانعت کی تہہ میں بھی ایک بڑی دانائی ہے ٹھڈی کو ہتھیلی پر رکھنے اور سر کے بوجھ کو کہنی کے سہارے پر ٹکانے سے کہنی ضرور دکھنے لگے گی قدرت نے کہنی پر گوشت نہیں رکھا اس سے ظاہر ہے کہ اس کا سہارا لینا قدرت کی منشا کے خلاف ہے اور اس طرح بیٹھنے سے بازو کے نچلے حصہ میں خون کا دوران ٹھیک نہیں ہوتا۔

ان باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بوڑھوں نے جو قاعدے بتا دئے ہیں وہ ظاہر میں چاہے کتنے چھوٹے معلوم ہوں مگر ان کی تہہ میں ضرور کوئی نہ کوئی عقل اور دانائی کی بات ہے چونکہ ہمارے دیس میں ہر چیز دھرم کا لباس پہن کر مقبول ہوتی ہے اس لئے بزرگوں نے ایسی مفید باتوں کو مذہبی لباس پہنا دیا ہے۔

آج ہم ان باتوں کو دقیانوسی کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں، مگر سچ پوچھو تو ان میں بڑی دانائی ہے۔

طور پر مرتب کیا گیا ہے۔ یو۔پی اسمبلی کے موجودہ سیشن میں ہی پیش کیا جائے گا۔

شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ یہ تحریک پیش کریگی کہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے

پردۂ فلم

ہمارے فلم

از ڈاکٹر لے وی راؤ ایم اے پی ایچ ڈی لندن

یہ ایک بحث طلب سوال ہے کہ کیا ہندوستان کی صنعت فلمسازی کا کوئی مستقبل ہو سکتا ہے۔

اس کا ماضی نہ شاندار ہے اور نہ قابل تذکرہ اس کا حال کسی سے پوشیدہ نہیں اور یہی وجہ ہے کہ بہت کم تعلیم یافتہ ہندوستانی جو صاحب مذاق یا ذوق سلیم رکھتے ہیں۔

اوقات بعید میں بھی ہندوستانی فلموں کو دیکھنے کی تکلیف گوارا کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں ایک ہی طرح کی باتیں پائی جاتی ہیں ان کی یکسانیت جی کو پریشان کرنے والی ثابت ہوتی ہے بظاہر کوئی خوبی ان میں نظر نہیں آتی۔

یہی وجہ ہے کہ بے شمار ایسے لوگ آپ کو نظر آئیں گے جو باتی سودیشی چیزوں کے حامی ہوتے ہوئے سودیشی فلموں کی قدر کرنے کے لئے آمادہ نہیں اس طرح کے حالات میں اس صنعت کا کسی قسم کے مستقبل کا حامل ہونا ایک امر مشکوک ہے یہ تو خیر ہم سب جانتے ہیں کہ ہندوستان میں فلمی صنعت ہمیشہ کے لئے قائم رہنے کو آئی ہے، اس کی بڑھتی ہوئی ترقی اور اس کے دوررس اثر کو نظر انداز کرنا غیر ممکن ہے تاہم یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ یہ سب باتیں ہوتے ہوئے بھی کیا یہ صنعت آگے چل کر کوئی شاندار مستقبل حاصل کر سکے گی؟ کیا وہ عظیم الشان امکانات جو اس کی تہہ میں پوشیدہ ہیں حقیقی صورت اختیار کریں گے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ فلم دیکھنے والے اور خصوصاً وہ لوگ جو ان میں زیادہ روشن خیال ہیں اس بات کی کوشش کریں کہ اس کا ماضی و حال خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اس کا مستقبل ضرور اچھا ہو سکتا ہے سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ دنیا کے مختلف حصوں میں کس طرز کی فلمیں تیار ہوتی ہیں اس کے بعد ہم ان کا مقابلہ ہندوستانی فلموں سے کر کے یہ معلوم کر سکیں گے کہ دونوں میں کتنا زمین و آسمان کا فرق ہے۔

فی زمانہ اخباری فلمیں روزانہ پروگرام کا ایک نہایت روشن حصہ خیال کی جاتی ہیں اور بارہا کسی نیوز ریل کی موجودگی ساری فلم کی پیدا کی ہوئی بددلی کو رفع کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔

جن تھیٹروں میں مغربی فلمیں دکھائی جاتی ہیں وہاں اخباری فلموں کا رواج عام ہے مگر کیا آج تک ہندوستانی فلمسازوں نے بھی صنعت کے اس شعبہ کی طرف کوئی توجہ دی ہے؟

یہ ضروری نہیں کہ ہم بھی اہل مغرب کی تقلید میں المپک کھیلوں سوسائٹی کی شادیوں پلوں یا اسپتالوں کے افتتاح یا نئے نئے جہازوں کے پانی میں ڈالے جانے کی خبریں فلمی صورت میں پیش کریں ان کی بجائے ہندوستانیوں کے مذاق کو مدنظر رکھتے ہوئے کئی اور طرح کی خبروں کو فلمی صورت دی جا سکتی ہے۔

مثلاً اسی ملک میں نہ صرف آئے دن شاندار پولیٹکل جلسے اور نمائشیں ہوتی رہتی ہیں بلکہ اسکے علاوہ ہردوار یا پریاگ میں جو مذہبی قسم کے میلے ہوتے ہیں یا ہولی یا دسہرہ وغیرہ کے موقعہ پر جھانکیاں اور جلوس نکالے جاتے ہیں ان سب کو اخباری فلم کی صورت دی جا سکتی ہے اسی طرح پہلوانوں کی کشتیوں کے مناظر یا مالاوار یا جزیرۂ لنکا کے آس پاس ماہی گیری کے نظارے یا اس قسم کی صنعتوں کے مختلف سین جو رفتہ رفتہ اثرات زمانہ سے مٹتی چلی جا رہی ہے مغربی اخباری فلم کی بوجہ احسن قائم مقامی کر سکتی ہیں، امر واقعہ یہ ہے کہ ہمارے ملک میں مصالحہ بے شمار ہے ضرورت فقط ان صاحب دماغ لوگوں کی ہے جو اس سے کام لینا جانتے ہوں

اقوال زریں

مجھے سزا دینے اور مجرم ٹھہرانے کا حق صرف مجھ کو ہے کیونکہ یہ صرف اسی کا ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (ٹیگور)

محبت کا دیوتا حاکم ہے کبھی محکوم نہیں بن سکتا

دوستی روحوں کی شادی کا نام ہے (والٹیر)

محبت ہمدردی کی جڑ ہے (رشدی)

خاندان کی محبت وطن کی محبت ہے (رشدی)

محبت انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے (چانک)

محبت جنت کا راستہ ہے (سلمان فارسی)

ہمدردی کے لیے دوسرا لفظ محبت ہے (شمائلز)

محبت کو برباد کر دینے والی چیز خود غرضی ہے

اگر شہد نہیں دے سکتے ہو تو کسی کے ڈنک بھی مت مارو۔

جس بات کو نہ جانتے ہو اس کے متعلق دریافت کرو کیونکہ دریافت کرنے کی تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنے سے آپ کو واقف کار ہونے کی عزت ملیگی۔

موج تبسم

اسکول ماسٹر نے خفا ہو کر طالب علم سے کہا کہ اگر تم آیندہ دیر سے آؤگے تو اپنے بزرگوں کی طرف سے کوئی معقول عذر لکھوانا پڑے گا۔

لڑکے نے جواب دیا، ماسٹر صاحب کس کی طرف سے لکھوا کر لایا کروں؟

ماسٹر نے کہا اپنے والد کی طرف سے لکھوا کر لانا

لڑکے نے پھر جواباً عرض کیا کہ جناب والد صاحب دیر سے گھر آتے ہیں اور والدہ صاحبہ وجہ پوچھتی ہیں تو وہ خود کوئی معقول عذر نہیں پیش کر سکتے

ایک دوست مجھے اب یقین آگیا ہے کہ بغیر شادی کے زندگی کوئی زیادہ پرلطف نہیں

دوسرا دوست تمہیں شادی کئے کتنا عرصہ ہوا ہے۔

پہلا تقریباً ایک ہفتہ۔

خریدار آپ نے اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ شراب میں لاکھ حل ہو جاتی ہے میں نے اسے بالکل درست پایا براہ مہربانی اب آپ یہ بتائیے کہ شراب میں اور کیا کیا چیزیں حل ہو جاتی ہیں

ایڈیٹر شراب میں چاندی، سونا نوٹ، مکان، زمین، ریاست، عزت، شرافت، اور ننگ و ناموس وغیرہ، اور آخر میں پینے والا خود بھی حل ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھئے۔ نتیجہ کار بد کا کار بد ہے۔

دلچسپ معلومات

ہر زبان بولنے والی مشین

نیو یارک ۷ر جنوری نیو یارک میں ایک عالمگیر میلہ ہونے والا ہے جس کا ایک دلچسپ پہلو یہ ہوگا کہ اس میں ایک مشین ایسی ہوگی جو ہر زبان بولتی ہے، گاتی ہے، ہنستی ہے، ہر جانور کی نقل کرتی ہے، مشین ٹائپ رائٹروں سے ملتی ہے۔

بجلی کی آنکھ

امریکہ کے دو ماہرین پارچہ بافی نے ایک عجیب و غریب مشین ایجاد کی ہے جسے بجلی کی آنکھ کہا جاتا ہے یہ ایک کیمرہ کی صورت میں ہے جس سے کپڑے کے چھپے ہوئے ڈیزائن کو خرابی سے بچاتا ہے۔

صورت یہ ہے کہ جب کپڑا کرگھے سے علیحدہ کیا جاتا ہے تو وہ چوکور ہوتا ہے مگر صفائی، دھلائی کلف دینے اور سکھانے کے بعد اس کے چوکور پن میں فرق واقع ہو سکتا ہے۔

تا وقتیکہ ایک خاص پرزے کو کسا نہ جائے چھپے ہوئے ڈیزائن خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے اس پرزے کو کسنے کا کام بجلی کی آنکھ سے لیا جاتا ہے جس پرزے سے کپڑا پھیلانے کا کام لیا جاتا ہے اس میں پیچ ہوتے ہیں جو کپڑے کو گیلا ہونے کی صورت ہی میں کھینچتے ہیں، مشین چلانے والے کپڑے پر نگاہ رکھتے ہیں اور پیچوں کو ہاتھ سے حرکت دیتے ہیں مگر بجلی کی آنکھ روشنی کی ایک شعاع کے ذریعہ سے کپڑے کے تاگے شمار کر لیتی ہے اور خود بخود کام کرتی ہے

فنی

اولاد

از جناب کوثر صاحب چاندپوری

پہلی حماقت جو پہلی مرتبہ انسان سے سرزد ہوتی ہے اسے کہتے ہیں شادی اور دوسری بیوقوفی جو آدمی کی نوجوانی کو بڑھاپے میں اور عورت کی شوخی و رعنائی بلکہ اس کی تمام نسوانی خصوصیات کو "مامتا" میں تبدیل کرتی ہے۔ اولاد سے موسوم کی جاتی ہے۔

کہتے ہیں اکثر مصیبتیں کوئی نہ کوئی شکل اختیار کرکے نازل ہوا کرتی ہیں مگر بیوقوفی کا روپ صرف ایک ہی ہے یعنی محبت اور محبت کی جلوہ گاہیں دنیا میں بس دو ہیں "بیوی اور اولاد" حماقت کو بھی زیادہ سے زیادہ دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے چھوٹی اور بڑی بڑی حماقت بیوی، چھوٹی اولاد ان دونوں کی حیثیت بھی قریب قریب ایک ہے۔ بیوی نہ کرو تو عمر بھر پچھتاؤ اور کرو تو زندگی بھر افسوس کرو اسی طرح اولاد نہ ہو تو یہ پریشانی نہ ہو تو مصیبت مگر آپ جانتے ہیں حضرت انسان کس قدر سمجھدار واقع ہوتے ہیں، آج تک ان سے یہ حقیقت ہی وانشگاف نہ ہو سکی کہ حجم عقل کا زیادہ ہوتا ہے یا بھینس کا۔

جب صورت حال یہ ہو تو ان باریک حقائق کی گتھی کون سلجھائے کہ نتیجہ کے لحاظ سے عقلمندی کا ارتکاب دلخوش کن ہوتا ہے یا بے عقلی کا چنانچہ عام کیفیت یہ ہے کہ "شئے لطیف" جس بلا کا نام ہے اس کا وجود نہ کسی حکیم کے صندوقچہ میں ہے نہ بابر کی نوٹ بک میں۔ لہذا عشق اور بیوی، محبت اور اولاد میں فرق کرنا ہی ایک امر ناممکن ہو گیا۔

یوں تو سب ہی کو اپنے بچوں سے محبت ہوتی ہے لیکن قاعدہ یہ ہے کہ شوہر کی حیثیت جس قدر عاجزانہ اور فدویانہ ہوگی اور بیوی سے ان کے تعلقات جس قدر نیازمندانہ ہونگے اتنی ہی بچوں سے انھیں گرویدگی ہوگی یا بچوں کی پیداوار میں، گنڈوں، تویذوں، اور دعاؤں کا عنصر جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی باپ اور بیوی کو ان سے انس ہوگا اور چونکہ عزت یا احترام جس چیز کا نام ہے وہ محبت اور خوف کی ترکیب سے تیار ہوتی ہے۔

چنانچہ بیوی کا ڈر اور خود جناب شوہر کی محبت مل جل کر "اولاد" کو باپ کے ادب و احترام کا مستحق بنا دیتی ہے باپ بیٹے کو مخاطب بھی کرتا ہے تو اسی انداز سے جو ایک سعادتمند بیٹے کو باپ کے مقابلہ میں اختیار کرنا چاہئے۔

برخلاف اس کے بیٹا جب چاہتا ہے باپ کی ڈاڑھی نوچ ڈالتا ہے ظاہر ہے کہ اگاڑی پچھاڑی لگے ہوئے گھوڑے کی دم اور صاحب اولاد باپ کی ڈاڑھی کا درجہ تقریباً ایک ہوتا ہے اس لئے بچہ جب باپ کی ڈاڑھی پر ہاتھ بڑھاتا ہے تو شفیق ماں اس کی اس حرکت کو کسی لحاظ سے بھی شرارت نہیں سمجھتی بلکہ اس کی نظر میں یہ ایک کھیل ہوتا ہے نہایت دلچسپ اور مبارک جس پر باپ کو بھی ہنسنا چاہیئے اور ماں کو بھی اس حالت میں باپ ادھر ادھر منھ بچانا بھی چاہے گا تو بیگم صاحب بد لگام گھوڑے کی نفسیات سے واقف ہونے کے زعم میں ڈانٹ کر کہیں گی۔

"کھیلنے بھی دو!"

کیا ہوا ذرا بچہ بالوں سے کھیل رہا ہے ڈاڑھی کو کوئی تکلیف ہوتی ہے جو ادھر ادھر منھ پھیرنے لگے، اس تنبیہ کے بعد ایک "لافدوی النسل" شوہر جو بیوی پر دل و جان تک قربان کرنے کو تیار رہتا ہے۔

ڈاڑھی کے دو چار بالوں کو کب واقع رکھے گا مجبوراً یہ ہی کرنا پڑے گا کہ آنکھیں بند کرکے خاموش کھڑے ہو جائیں گے اور فرزند ارجمند اپنی سعادت کا پورا پورا ثبوت دے کر چھوڑیں گے، بال بھی نوچیں گے منھ پر طمانچے بھی رسید کریں گے، گالیاں بھی دینگے برا بھلا بھی کہیں گے، بڑی بوڑھی عورتوں کے نقطۂ نگاہ سے یہ سب سعادتمندیاں درازیٔ عمر کی دلیل ہیں، اس واسطے محترمہ والدہ صاحبہ اپنے ہونہار بیٹے کی یہ شجاعت و دلاوری دیکھ کر باغ باغ ہو رہی ہوں گی اور الگ کھڑی ہوئی یہ کہہ رہی ہونگی خدا زندہ رکھے!

چشم بد دور،

خدا تعالےٰ نظر بد سے بچائے

اور اسی قسم کے دعائیہ جملوں سے بچہ کی حوصلہ افزائی فرما رہی ہوں گی، لیکن جب نوبت ان کے گیسوئے دراز تک پہونچنے لگی تو اوئی۔۔۔ مرگئی! ارے میرا بال اکھاڑ ڈالے اس ذرا سے فتنہ نے دیکھنا ذرا دوڑنا!

ہائے میری جان نکلی۔

اتنے زور زور سے پکاریں گی کہ اس نازک موقعہ پر غریب شوہر کو اپنی ڈاڑھی کی سپر لیکر دوڑنا پڑے گا! اور آہستہ آہستہ بیوی کے بال بیٹے کے ہاتھ سے چھڑا کر اس کی جگہ اپنی ڈاڑھی مشغلہ کیلئے پیش کرنا ہوگی۔

اس قسم کے اطاعت پیشہ شوہروں کے یہاں جب کوئی اولاد ہو جاتی ہے تو وہ دن بھر اسے گود میں لئے پھرتے ہیں لیکن اس خدمت میں جذبہ محبت سے زیادہ احساس فرائض کو دخل ہوتا ہے اگر خوش قسمتی سے وہ کسی دفتر میں ملازم ہیں، تو صبح سے دس بجے تک اور چار بجے سے اگلے دن دس دس بجے تک بچہ کو گود میں لئے لئے پھرنا اور احباب کے کپڑوں کو ناک سے لیکر پیشاب اور پاخانہ تک کے فضلات سے خراب کرانا ان کا دلچسپ مشغلہ ہوتا ہے اس قسم کے خطرناک باپ کے قریب سے بھی ان کا کوئی دوست گذرے جو بچہ کو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں اس کی بہتی ہوئی رال اور پیشاب میں بھیگے ہوئے کرتے سے نفرت کر رہا ہو اور اس کوشش میں ہو کہ بچہ ان کے پاس آنے کی جرأت نہ کرے۔

مگر پدر بزرگوار اس کے جذبات کی طرف سے آنکھیں بند کرکے نور چشم سے فرمائیں گے۔

دیکھو وہ چچا جان آگئے

کیا جاؤ گے ان کی گود میں!

لو بھائی ذرا بھتیجے کو گود میں وہ آرہا ہے تمہارے پاس!۔

ان حالات میں شفیق باپ اور ان کے یہ نور العین آپ کا بار دوش ہونے کے ساتھ ہی احباب کیلئے بھی تکلیف اور نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔

جس گھر میں باپ کے ساتھ جاتے ہیں کوئی نہ کوئی نقصان ہی کرکے آتے ہیں، کہیں گلاس توڑ آتے ہیں کہیں سفید فرش پر دوات الٹی کر آتے ہیں، کہیں کوئی کتاب پھاڑ آتے ہیں، اگر اس حرکت ناشائستہ سے ان کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے تو باپ بیتاب ہو کر چیخ اٹھتے ہیں۔ رہنے دیجئے وہ رونے لگیں گے تو مصیبت ہو جائیگی اور واقعی مصیبت ہی ہو جاتی ہے، روتے ہوئے بچہ کو وہ گھر میں تو نہیں جا سکتے خود ہی بہلا پھسلا کر خاموش کرتے ہیں اور اس میں بڑی دقت پیش آتی ہے گویا ان کے گھر کا سارا سامان خراب ہو جائے کتابیں پھاڑ ڈالی جائیں اور کسی مصیبت کا اندیشہ نہو مگر صاحبزادہ کے رونے سے بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کا ہنگامہ برپا ہو جائے۔

ص دوستوں کو یہ حضرات اس صورت سے بھی تکلیف پہونچاتے ہیں کہ جہاں کوئی دوست نظر آیا اور انھوں نے اپنے سعادتمند سے اسطرح کہنا شروع کیا۔

دیکھو وہ چچا جان ہیں سلام کرو؟ ارے پہچانتے نہیں پرسوں ہی تو انھوں نے تمکو مٹھائی دلائی تھی بازار سے۔

اور کھاؤ گے مٹھائی؟۔

اچھا کہو چچا جان سے اپنے!۔

اب چاہے چچا جان کے بچوں کو کھانے کے لئے روٹی بھی میسر نہ ہو مگر باپ ہوں گے کہ بیٹے کو مٹھائی کا مطالبہ کرنے پر اکسا رہے ہوں گے۔

نتیجہ یہ ہوگا کہ شہر میں جس قدر چچا جان ہوں گے مٹھائی کے خوف سے جان چھپانے لگیں گے اور جب کوئی باپ اس طرح فتنہ در آغوش ان کو مل جائے گا وہ فوراً نگاہ بچا کر بھاگ جانیکی کوشش کریں گے بعض لوگ اپنے بچوں کو مٹھائی مانگنا تو سکھاتے نہیں مگر سلام کرنا سکھا دیتے ہیں اور ایسے بچے جو بار بار سلام کرنے کے عادی ہو جاتے ہیں وہ بھی کچھ کم باعث اذیت نہیں ہوتے، بات بات میں ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سلام کرنے میں سننے والے کو اپنی منشا سے نہیں تو باپ کی دلداری کے لئے ہی دو چار دعائیہ جملہ کہنا پڑتے ہیں مگر جب یہ سلسلہ منقطع ہی نہیں ہوتا تو پھر یہ جی چاہتا ہے کہ دعا دینے کی جگہ اس مردود کے منھ پر طمانچہ رسید کیا جائے یا گلا دبا دیا جائے اگر ضعیف الاعتقاد آدمی جو بچہ کی زندگی کو دعاؤں پر منحصر سمجھتے ہیں، زبردستی بچہ سے سلام کراتے اور پھر دعائیں دلاتے ہیں چنانچہ ایک صاحب نہایت کمزور لاغر اور بدصورت بچے کو [illegible] دبائے ہوئے آئے خدا کے فضل سے بچہ [illegible] قبول صورت تھا کہ اس کی طرف دیکھنے کو بھی دل نہ چاہتا تھا پتلے پتلے ہاتھ پیر بڑا ڈھول سا پیٹ [illegible] منقش چہرہ ناک کا نقشہ اوپر کے ہونٹ سے گذر کر نیچے کے ہونٹ کو طے کرتا ہوا ٹھوڑی تک پہونچا ہوا بہ حیثیت مجموعی بھی اس قدر دلفریب کہ دنیا کے کسی حصہ میں بدصورتی کی نمائش منعقد ہو تو اس کو نمبر اول کا تمغہ ملے غرض اسے گود میں لئے ہوئے وہ آئے

(باقی برصفحہ ۵ کالم ۳ پر)

نہرو جی کے جواب میں مسٹر جناح کا بیان

مسٹر جناح فرماتے ہیں میری توجہ پنڈت جواہر لال نہرو کے بیان اور ان کی اس تجویز کی جانب مبذول کرائی گئی ہے کہ الزامات کے متعلق تحقیقات کرائی جائے۔ میں نے اس بات کو نوٹ کیا کہ اب وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ اس سے ناواقف ہیں جو کچھ ان کے صوبے میں ہو رہا ہے اور انھوں نے مجھ سے یہ درخواست کی ہے کہ میں ان کو بتاؤں کہ کانگریسی حکومتوں کے خلاف کیا الزامات ہیں اگرچہ میں ان کی الفاظ بندی پر شک و شبہ نہیں کرتا۔ تاہم یہ نہایت ہی عجیب و غریب بات ہے کہ پہلے تو انہوں نے الزامات کو بے بنیاد اور لغو قرار دیدیا اور اس بات پر انھوں نے شرم محسوس کی کہ ایسے وقت میں جب کہ سب لوگ حصول آزادی کی جد و جہد میں معروف ہیں تو ایک شخص نے اس قسم کی لغو بیانی کی۔

مسلم لیگ نے ۳۰ مارچ کو راجہ صاحب پیرپور کی زیر صدارت ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے مختلف صوبوں میں موقع پر، کا معائنہ کرنے اور ہوشیاری کے ساتھ تحقیقات کرنے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کی جو کہ اخبارات میں شایع ہو چکی ہے۔ کیا پنڈت جواہر لال نہرو کی توجہ اس رپورٹ کی جانب مبذول نہیں ہوئی ؟ انہوں نے یہ تو کہا ہے کہ مجھ جیسے ایک سرکردہ قانون داں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یکطرفہ الزامات پر یقین کئے جانے سے قبل انکو ثابت کرنا پڑتا ہے لیکن انہوں نے یہ معلوم کئے بغیر ہی کہ وہ الزامات کیا ہیں۔ جیسا کہ خود انھوں نے کہا ہے، انکو بے بنیاد اور لغو قرار دیدیا اور اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ میں انھیں ان الزامات سے مطلع کروں۔

اس قسم کی ذہنیت سے بار پانا مشکل ہے نہ صرف یہ بلکہ خود اس کانفرنس میں جس کی صدارت پنڈت جواہر لال نہرو نے اخود کیا(؟) ریوپی ایس فرمائی وزیراعظم یوپی نے یہ کہنے کی جرأت کی کہ مسلمانوں کے ساتھ نہ صرف منصفانہ بلکہ فیاضانہ سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

میں ان بے شمار واقعات کا ذکر کئے بغیر جو کہ پیرپور رپورٹ جیسے بہرے روبرو پیش کیا جا چکا ہے اور جو کہ اخبارات میں شایع ہو چکے ہیں ہمیں دیتے ہیں: صرف مثلاً اردو کی بھاگلپور۔ اور ہزاری باغ کے واقعات پر ہی قناعت کروں گا اور ان سے یہ دریافت کروں گا کہ وہ ان کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیا پنڈت پنتھ وزیراعظم یوپی ایسی کچھ مثالیں پیش کریں گے۔ جن سے یہ ظاہر ہو کہ یوپی کے مسلمانوں کے ساتھ فیاضانہ سلوک روا رکھا جاتا ہے لیکن وہ تو اپنا فیصلہ پہلے ہی دے چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ پنڈت دوارکا پرشاد نے بھی جو کہ سی۔ پی کے ایک ذمہ دار وزیر ہیں آج کے اخبارات میں ایسا ہی کہا ہے پنڈت جواہر لال نہرو بڑے دم خم کے ساتھ فرماتے ہیں :۔

مجھے خوشی ہوگی اگر ان الزامات کو کسی آزاد اور غیر جانبدار ٹریبونل کے روبرو برائے تحقیقات پیش کیا جائے لیکن میں یہ پوچھتا ہوں آیا یہ پیشکش محض پروپیگنڈا کی نوعیت رکھتی ہے یا کوئی سنجیدہ پیشکش ہے یا یہ محض اخبارات کے لئے ہی مقصود ہے۔ میں یہ سوال اس لئے دریافت کرتا ہوں کہ ایک آزاد اور غیر جانبدار تحقیقاتی ٹریبونل مقرر کرنے سے پہلے یہ طے کرنا ہے کہ اس کی تحقیقات کا دائرہ کیا ہوگا اس کے اختیارات کیا ہوں گے۔ اسے کیا منظوری حاصل ہوگی۔ وہ کس کا ذمہ دار ہوگا۔ کس کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کریگا۔ اور اس کی سفارشات کے مطابق کس کو کارروائی کرنے کا اختیار ہوگا۔

ان تمام سوالات پر غور کرنا ہے۔ بر وقت پنڈت جواہر لال نہرو کی پیشکش جو کہ انھوں نے اخبارات کی معرفت کی ہے محض ہوا ہی ہوا میں ہے اگر انھوں نے واقعی خلوص دل سے پیشکش کی ہے تو وہ مجھے یہ لکھیں کہ مجوزہ غیر جانبدار اور آزاد تحقیقاتی کمیٹی کو کیا منظوری حاصل ہوگی۔ اور ان تفصیلات کا بھی جواب دیں جن کا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔ میں پنڈت جواہر لال نہرو سے نہایت خلوص دلی سے یہ درخواست کرونگا کہ اس اثنا میں وہ اپنا یکطرفہ فیصلہ دینے سے پہلے پیرپور رپورٹ کا مطالعہ کریں جو کہ نہ صرف شایع ہی ہو چکی ہے بلکہ جس کی جلد مسلم لیگ کے دفتر سے دستیاب بھی ہو سکتی ہے۔ اگر وہ چاہیں۔

فیڈریشن ابھی دور ہے

لندن ۴ جنوری۔ لارڈ میسٹن پریزیڈنٹ لبرل پارٹی آرگنائزیشن نے لندن میں جنرل اینگلو(؟) ایسوسی ایشن کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں حیرت کی کوئی بات نہ ہوگی۔ اگر ہندوستان میں فیڈریشن قدرے طویل عرصہ تک قائم نہ ہو سکے کیونکہ وہاں اس کی پُر زور مخالفت کی جا رہی ہے۔

لارڈ میسٹن نے مزید فرمایا کہ فیڈریشن کا یہ مطلب ہے کہ ان صوبوں کو جہاں کہ جمہوری طرز کی حکومت ہے اور جہاں کہ خود مختاری کی سپرٹ کام کر رہی ہے ان ریاستوں کے ساتھ ملا دیا جائے جہاں کہ ابھی تک دور وسطی کی سی حالت ہے۔ فیڈریشن کے لئے نیک منما و ی کی ضرورت ہے لیکن مجھے امید ہے کہ فیڈریشن کو وجود میں لانا ہمارے طاقت سے باہر نہیں ہے ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ ہندوستان جمہوری حکومت کی جانب جس تیزی کے ساتھ بھاگ رہا ہے اسی تیزی کے ساتھ وہاں قومی جذبہ ترقی کر رہا ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس کا مختلف نتیجہ نکلا ہے بعض مقامات پر کسان اپنے زمینداروں کے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں بعض جگہ ہڑتال اور بلوہ ہوئے جن کو دور کرنے کے لئے حکومت کو بڑی ہوشیاری سے کام لینا پڑا۔

لارڈ میسٹن ۱۹۱۹ء میں یوپی کے لفٹنٹ گورنر رہ چکے ہیں۔

یوپی میں ضمنی انتخاب

لکھنؤ ۹ جنوری۔ خانصاحب مولوی محمد حسن جو جونپور اور الہ آباد کے ضلعوں کے شمالی مشرقی دیہی حلقہ سے مسلمانوں کے نمایندہ منتخب ہو کر ایوان قانون ساز صوبجات متحدہ میں آئے تھے۔ اب ان کے انتقال کی وجہ سے جو جگہ خالی ہو گئی ہے اس کے پُر کرنے کے لئے جناب گورنر صاحب نے اپنے ان اختیارات کی رو سے جو انکو حاصل ہیں ان اضلاع کے لوگوں کو ایک آدمی منتخب کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ کہ وہ ۱۹ فروری ۱۹۳۹ء تک یا اس کے قبل حسب قواعد انتخاب ایک آدمی منتخب کر دیں۔ ۲۰ جنوری کو کاغذات نامزدگی داخل ہوں گے۔ اور ۳ فروری کو ووٹنگ ہوگا۔ رائے شماری ۱۸ فروری کو ہوگی۔

دو ممبران اسمبلی کو سزائیں

لکھنؤ ۹ جنوری۔ مسلم لیگی حلقوں میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کے دو لیگی ممبران محمود فاروق اور رضوان اللہ اور دو دیگر ڈکیٹرا دن(؟) کو مسٹر رل سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول نے زاہد آباد کے گائے کی قربانی کے مقدمے کے سلسلہ میں دو مختلف جرموں میں چھ چھ ماہ اور ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ کی سزا دیدی ہے دونوں سزائیں ایک ساتھ چلینگی۔

نواب محمد اسمٰعیل خاں صدر یوپی مسلم لیگ نے محمود فاروق کو تار دیا ہے اور اس میں انھیں اور دیگر لوگوں کو مذہبی حقوق میں اظہار پر قید ہونے پر مبارکباد دی ہے۔

افسانہ
اولاد

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳ سے آگے

اور آتے ہی صاحبزادے سے فرمانے لگے سلام کرو چچا جان کو! مگر بھتیجے کا مزاج بگڑا ہوا تھا اس نے چچا کو سلام کرنے کی جگہ باپ کو دو چار گالیاں سنا دیں جو ان کے لئے شربت کا گھونٹ ثابت ہوئیں۔

جب کسی طرح اس نے تعمیل ارشاد نہ کی تو مجبوراً انھوں نے خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر ماتھے پر رکھ دیا اور پھر نادر شاہی لہجہ میں ہم سے بولے دعا دیجئے صاحب!

ہم دعا دینے کو خدا جانے کیوں خودداری کے منافی سمجھتے ہیں لہذا ہم آہستہ سے شاباش کہہ کر خاموش ہو گئے انھوں نے نہایت غور بلکہ حقارت سے ہماری صورت دیکھ کر فرمایا کیا کوئی تماشہ کیا تھا بچہ نے، جو آپ نے شاباشی دی مرد خدا تمہیں کیا کہنا چاہئے تھا، جیتے رہو خدا عمر دراز کرے تندرستی دے، یہ کوئی بات ہوئی کہ شاباش واہ رے جہل مرکب کہیں کے!۔

اس قسم کے بچے جوان ہونے پر بالعموم یا تو ڈاکو ہو جاتے ہیں یا عیاش شراب خوار اور بدچلن ہوتے ہیں دنیا کی کشمکش میں حصہ لینے کی کوئی استعداد ان میں نہیں ہوتی نہایت زود رنج، متکبر اور جنگجو ہوتے ہیں، اور خودداری ان میں نام کو بھی نہیں ہوتی ذرا سے اختلاف خیال پر جان کے گاہک ہو جاتے ہیں ہر بات کو اپنے اقتدار اور عزت کے خلاف سمجھ کر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں اس لئے ہم ہندوستان کی تمام شریف بیویوں سے التجا کریں گے کہ وہ اپنے بچوں کو اس قسم کے بیہودہ ناز و نعم کا عادی نہ بنائیں۔

اور شوہروں کی اطاعت شعاری سے اتنا ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں کہ ان کی استعداد کا امتحان کئے بغیر ان سے اتاگری کا کام لینا شروع کر دیں، اس میں شک نہیں کہ شوہر وہ جو ہر قابل ہے کہ بیوی کی ہر خدمت کو عین ایمان سمجھ کر کرتا ہے لیکن کیا ضروری ہے کہ ان نیاز مندوں سے اولاد کی تربیت ہی کا کام لیا جائے اور بچوں کو ان کے سپرد کر کے ان کی عادتیں خراب کی جائیں بار بار ان سے سلام کرا کر غلامی اور خوشامد کا خوگر بنایا جائے مٹھائی اور پیسے منگوا کر انھیں پستی اور ذلت سے روشناس کرایا جائے۔

بچوں کی تندرستی میں تو حضرت "باپ" کو زیادہ پریشانی نہیں ہوتی بلکہ رفتہ رفتہ وہ بچوں کو کھلانے کے ایسے عادی ہو جاتے ہیں کہ ان سے یہ خدمت نہ لی جائے تو انھیں بیکاری کا احساس ہونے لگتا ہے مگر بیماری کے وقت معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کسے کہتے ہیں اور ہر بچہ کا ذرا کان گرم ہوا اور ادھر گھر میں ہڑتال ہوئی، روٹی جاتے، حقہ، پان، سگریٹ، غرض ہر چیز جو کھائی پی اور چوسی یا سونگھی جا سکتی ہے اس کا داخلہ گھر میں ممنوع ہو جاتا ہے شوہر کو ایک طرف تو بیوی کے پاس بیٹھ کر ان کی تسلی اور تشفی کرنی پڑتی ہے۔

دوسری طرف بازار سے دوا، محلہ کے کسی بزرگ سے تعویذ اور پڑھا ہوا پانی لانا پڑتا ہے جھاڑنے والوں کی تلاش دوا کی تیاری اور اسی قسم کی دوسری ضروریات کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے تو پھر شوہر کی حیثیت بالکل ایک مصروف رہنے والے خادم کی ہو جاتی ہے، خدا ہر شخص کو اس مصیبت سے محفوظ رکھے۔

ہندوستان کی بیرون ملکی تجارت

اگرچہ جرمنی۔ فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ ڈنمارک سویڈن پولینڈ اور سوئٹزرلینڈ میں تمام درآمد کی مقدار بڑھ گئی ہے مگر ان ملکوں میں ہندوستان سے درآمد شدہ سامان کی مقدار میں یکساں طور پر اضافہ نہیں ہوا۔ صرف ہالینڈ اور ناروے اور سویڈن میں ہندوستان سے درآمد کیا ہوا سامان زیادہ آیا۔ فرانس نے بھی امسال کی سابقہ دو سہ ماہیوں کے مقابلہ میں اس سہ ماہی میں نیز ۱۹۳۷ء کی اسی سہ ماہی کے مقابلے میں ہندوستان سے زیادہ سامان درآمد کیا۔ مگر یہ اضافہ صرف دیکھنے کا ہے کیونکہ قیمت کے اعتبار سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔

مندرجہ بالا اقتباس انڈین ٹریڈ کمشنر مقیم ہمبرگ کی سہ ماہی رپورٹ بابت مدت جولائی لغایت ستمبر ۱۹۳۸ء سے ماخوذ ہے جو انڈین ٹریڈ جرنل کی تازہ ترین اشاعت میں شایع ہوئی ہے۔

اس رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پچھلی سہ ماہی کے مقابلہ میں جرمنی اور سوئٹزرلینڈ نے ہندوستان سے کسی حد تک کم درآمد کی۔ اگرچہ جہاں تک جرمنی کا سوال ہے۔ ۱۹۳۷ء کی اسی سہ ماہی کے مقابلہ میں سے درآمد میں کمی بہت نمایاں ہے۔ امسال کی تیسری سہ ماہی میں ۱۹۳۷ء کی اسی سہ ماہی کے مقابلہ میں ہندوستان سے ۰۵ ملین فرانک کم قیمت کا سامان آیا۔ پولینڈ میں بھی پچھلے سال کی اسی مدت میں مقابلہ میں ہندوستان سے درآمد کم ہوئی اگرچہ دوسری سہ ماہی کے مقابلہ میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ زیکوسلوویکیا نے ہندوستان سے کس قدر کم سامان درآمد کیا۔ اس کا اندازہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ۱۹۳۷ء کے ساتویں اور آٹھویں ماہ میں ہندوستان سے درآمد شدہ مال کی قیمت ۲۹ ملین زیک کراؤن تھی مگر امسال کی اسی مدت میں اس درآمد کی قیمت گھٹ کر ۱۳ ملین کراؤن رہ گئی۔

اسی کے ساتھ یہ بھی معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ سال گذشتہ کے مقابلہ میں امسال ان ملکوں سے ہندوستان میں درآمد میں ترقی ہوئی مگر اس سے جرمنی کو مستثنیٰ سمجھا جائے جس نے ۱۹۳۷ء کی تیسری سہ ماہی میں ۴۱ ملین ریش مارک کا سامان ہندوستان بھیجا تھا مگر امسال صرف ۲۳ ملین سے کچھ زیادہ قیمت کا سامان بھیجا۔

پریوی کونسل کے جج مقرر ہو گئے

دہلی ۹ جنوری۔ ملک معظم کی حکومت نے ایک اعلان کیا ہے کہ آنریبل مسٹر کمندرا مادا دُ حیکر جج فیڈرل کورٹ کو پریوی کونسل کا جج اور پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

آپ کا تقرر آنریبل سر شادی لال کی جگہ ہوا ہے جو خرابی صحت کی بنا پر مستعفی ہوئے ہیں۔

مارچ میں عالمگیر جنگ

واشنگٹن ۱۱ر جنوری۔ "موسم بہار یعنی مارچ اور مئی میں ایک عالمگیر جنگ چھڑنے کا امکان ہے"۔ یہ ہے وہ بیان جو ریاستہائے متحدہ امریکہ کے سفیر مسٹر جوزف کینیڈی نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی مشترکہ فوجی کمیٹی کے روبرو دیا۔ جبکہ آپ نے یورپ کی صورت حالات بیان کی۔ آپ کے بیان سے فرانس کے سفیر موسیو لونٹ نے اتفاق رائے کیا ہے۔ مسٹر کینیڈی کا بیان ہے کہ یوکرائن پر جرمنی کے حملہ سے یا نیوسن پر اٹلی کے قبضہ کرنے کی کوشش کی سے عالمگیر جنگ چھڑ سکتی ہے مسٹر کینیڈی نے مزید بیان کیا کہ میں نے کمیٹی کو جرمنی کی ہوائی طاقت کے متعلق اعداد و شمار پیش کر دیئے ہیں۔ اسوقت جرمنی کے پاس دس ہزار ہوائی جہاز اول قسم کے ہیں اور ہر ماہ جرمنی میں ۱۱۰۰ سو ہوائی جہاز تیار ہوتے ہیں اس سے ہم سب کو یہ سبق لینا چاہیے کہ ہم بھی تیار ہو جائیں۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ (۵))

نمبر مقدمہ ۵۰ ۴ ۳ ۳ ۱۹۳۹ء

بعدالت خفیفہ کانپور　　ضلع کانپور

بابو مدنگوپال

بنام

گوبردھن مہاجن لدنا معلوم قوم مہاجن ساکن محلہ درشن پورہ لکڑی کی ٹال شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مامعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۳ر ماہ جنوری ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ

زیکوسلو ویکیا سے جرمنی کے مزید مطالبات

برلن ۹ جنوری. معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اب اس فکر میں ہے کہ یورپ کی مختلف حکومتوں کے ساتھ روس کے ساتھ خلاف معاہدہ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جائے. اس سلسلہ میں یکوسلاویکیہ کے وزیر خارجہ اور ہنگری کے وزیراعظم کا دورہ برلن جو کہ آیندہ ماہ میں ہونے والا ہے. خاص اہمیت رکھتا ہے. غیر ملکی اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ زیکوسلاویکیہ کے وزیر خارجہ موسیو چاکوسکی نے برلن کا دورہ اس وجہ سے ملتوی کر دیا ہے کہ جرمنی نے زیکوسلوویکیا سے مزید مطالبات جنہیں فوجی اتحاد بھی شامل ہے پیش کر دیئے ہیں. برلن میں اس خبر کی تردید کی جارہی ہے. اور بیان کیا جارہا ہے کہ وزیر خارجہ زیکوسلاویکیہ وسط جنوری میں آئیں گے اسمیں شک نہیں کہ جرمنی اس کوشش میں ہے کہ زیکوسلوویکیا کے ساتھ فوجی اتحاد ہو جائے.

جرمنی میں کوئلہ کی کمی تو پہلے سے تھی ہی اب قہوہ کی زبردست کمی ہو گئی ہے. برلن میں چائے اور قہوہ کی دوکانیں بند ہو گئی ہیں. اٹلی میں بھی قہوہ کی کمی محسوس کی جارہی ہے۔

اہل برطانیہ کی تشویش بڑھ رہی ہے

لندن ۹ جنوری. اہل برطانیہ کو اس سے بڑی تشویش ہو رہی ہے کہ حکومت برطانیہ ابھی تک ہوائی حملوں سے بچنے کا خاطر خواہ انتظام نہیں کر سکی. سرجان اینڈرسن (سابق گورنر بنگال) کے متعلق جن کو حال ہی میں وزیر ہوائی محکمہ مقرر کیا گیا تھا اخبار "ایکانومسٹ" لکھتا ہے کہ ابھی تک نئے وزیر کی کوشش میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا. اور ابھی تک اپنے پیشروؤں کی طرح وہ ناکام رہے ہیں. عوام میں تشویش بڑھ رہی ہے.

یہودیوں کو آباد کرنے کا مطالبہ

روم ۹ جنوری. معلوم ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے سائینور مسولینی سے درخواست کی ہے کہ وہ یہودیوں کے داخلہ میں سہولت بہم پہونچانے کے لئے یورپ کی مختلف حکومتوں سے مداخلت کریں. سائینور مسولینی نے ابھی تک اس کا جواب نہیں دیا. لیکن خیال ہے کہ یہ اپیل منظور کر لی جائے گی. اور سائینور مسولینی سب سے پہلے ہر ہٹلر سے درخواست کریں گے.

عازمان حج کو ضروری اطلاع

عربی ریال نہ لینا چاہیئے

سعودی عرب میں عربی ریال کے جعلی سکے مروج پائے گئے ہیں. سعودی حکومت کو ابھی تک اس بات کا یقین نہیں ہوا ہے کہ یہ جعلی سکے باہر سے لائے جاتے ہیں یا ملک عرب ہی میں بنائے جاتے ہیں. تجار اور سوداگروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ عربی ریال کو لینے سے پیشتر بخوبی جانچ لیں اگر کوئی شخص جعلی سکے دیوے تو اس کو حکام کے سپرد کر دیں. اس وجہ سے عازمان حج کو عربی ریال نہ لینا چاہیئے کیونکہ اول تو حجاز میں پہونچتے ہی عربی ریال ضبط ہونے کا اندیشہ ہے دوسرے ممکن ہے کہ نادانستگی سے ایسے جعلی ریال لے لیں جن کی وجہ سے وہ روک دیئے جائیں اور تحقیقات کی جائے.

انجمن بہار ادب لکھنؤ کی طرف سے شکریہ

ہندوستان بھر میں یوم اردو کی عظیم الشان کامیابی پر انجمن بہار ادب لکھنؤ تمام ہمدردان اردو کا عموماً اور ان بھائیوں، انجمنوں، اور رسائل و اخبارات کا خصوصاً دلی شکریہ ادا کرتی ہے جنہوں نے اپنی اعانت سے ایک مشکل کام کو نہایت سہل کر دکھایا. اور اس خوبی کے ساتھ کہ ملک کے سامنے ایک بے نظیر اتحاد عمل کا نمونہ پیش کر دیا. یوم اردو کی کارآمد اور انتہائی دلچسپ اور مفصل رپورٹ زیر ترتیب ہے. اسی کے ساتھ وہ عملی پروگرام بھی پیش کیا جائے گا جس مقصد کے لئے یوم اردو منایا گیا ہے. اکثر مقامات کے یوم اردو کی کارروائی کی اطلاعات آچکی ہیں مگر ابھی بہت سی باقی ہیں. نہایت ادب سے التجا ہے کہ یہ کمی بہت جلد پوری کر دی جائے تاکہ رپورٹ ہر لحاظ سے مکمل شائع ہو اور اس کی اشاعت میں مزید تاخیر نہ ہو. اپنے اپنے جلسوں کی کارروائی نظمیں اور تقریریں جلد سے جلد بھیجئے.

انشاءاللہ رپورٹ تحریری شکریہ فرداً فرداً ہر مقام کے بانیان جلوس و جلسہ اور رسائل و اخبارات متعلقہ کی خدمت میں روانہ کی جائیگی.

سید آل عبا سکریٹری انجمن بہار ادب. لکھنؤ

جاگیرونکی مالگذاری میں اضافہ ہوگا.

ناگپور ۹ جنوری. حکومت سی پی کے گزٹ کی آج کی اشاعت میں ایک اعلان شائع ہوا ہے جو کہ مظہر ہے کہ گورنر جنرل نے سی پی کے جاگیرداں کی مالگذاری کے ترمیمی قانون کے لئے منظوری دیدی ہے اس قانون کے ماتحت یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے صوبہ کی ۱۰۵ جاگیروں کی مالگذاری میں اضافہ کیا جا سکے گا. توقع کی جاتی ہے کہ اس قانون کے نتیجہ کے طور پر حکومت کو تقریباً ۲½ لاکھ روپیہ کی اور آمدنی ہو جائے گی.

جاپان میں مزدوروں کے استعفے

ٹوکیو ۹ جنوری. ۱۲ پارلیمنٹری وزیروں نے وزیراعظم کے روبرو استعفے داخل کر دیئے ہیں. بیان کیا جاتا ہے کہ استعفے منظور کر لئے جائینگے اور آیندہ ہفتہ ان کے جانشین مقرر کر دیئے جائیں گے.

بقیہ آئینہ کان پور

جلسہ جامعہ ادبیہ کانپور جامعہ ادبیہ کا ایک جلسہ عام بروز یکشنبہ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کو ایک بجے زیر صدارت جناب نواب خاقان حسین صاحب بمقام احاطہ نواب دولھا صاحب منعقد ہوا۔ ایک مختصر تقریر میں جناب صدر نے زبان اردو کے قومی عنصر کو واضح کیا اور فرمایا کہ اردو کا سنگ بنیاد اقوام ہند کی اخوت کے استحکام پر رکھا گیا ہے۔

اس کے بعد انجمن کے مقاصد اور لائحہ عمل کے متعلق ایک اہم مباحثہ ہوا اور اس سلسلہ میں چند موثر تقریریں ہوئیں ایک سات افراد کی سب کمیٹی اس لئے منتخب کی گئی کہ وہ ایک ماہ کے اندر انجمن کا دستور العمل کر کے جلسہ عام میں پیش کرے خان قدرت اللہ صاحب دیوانہ اس سب کمیٹی کے کنوینر مقرر ہوئے ہیں۔

سال رواں کے لئے بالاتفاق اراحسب ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔

پریسیڈنٹ:۔ بابو کرشن سہائے صاحب وحشی ایڈوکیٹ۔
وائس پریسیڈنٹ:۔ ریورینڈ ایم ایل لائل صاحب
بابو گنگا دھر ناتھ صاحب فرحت ایڈوکیٹ
پروفیسر نواب حسین صاحب ایم اے
نواب قیصر حسین صاحب قیصر
جناب سخاوت حسین صاحب سخا شاہجہانپوری
جنرل سکریٹری:۔ جناب سلیم صاحب ناطق
جائنٹ سکریٹری:۔ جناب نواب علیم صاحب ایم اے
جناب شاکر صاحب کان پوری۔
بابو جاگیشور دیال صاحب نشتر وکیل
سید رشید احمد صاحب
خزانچی:۔ نواب انور حسین صاحب
محاسب:۔ خان قدرت اللہ صاحب دیوانہ بریلوی
ایک اکیس ممبران کی مجلس انتظامیہ بھی منتخب کی گئی

کلیانپور کا واقعہ کہا جاتا ہے کہ کلیانپور کے قریب گوروں کی فوج پڑی ہوئی ہے اسیں سے دو گوروں نے ایک عورت کو پکڑ کر خراب کرنا چاہا چلانے پر دیہاتی آ گئے اور انھوں نے دونوں گوروں کی بندوقیں چھین لیں مگر بعد کو اور گورے آ گئے اور انہوں نے ان دیہاتیوں کو زدوکوب کیا اور بکریاں لے گئے مگر بعد کو تھانہ کلیانپور کے سب انسپکٹر نے جا کر ان دیہاتیوں کو چھڑا لائے مگر اب کہا جاتا ہے کہ ان دیہاتیوں کو یہ خوف ہے کہ کہیں فوج والے انکو دق نہ کریں۔ ہم کو امید ہے کہ حکام متعلقہ اس کا پورا پورا انتظام کریں گے۔

امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ ۶ جنوری کو سوا چھبیس مسٹر ای ایم سوٹر چیرمین ٹرسٹ نے پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ایم ایل سی کو گورنمنٹ کی طرف سے ٹرسٹ کا ممبر نامزد کیا

فیلبان اور ہاتھی دونوں غائب

الہ آباد ۱۱ جنوری۔ ضلع ... سے ایک نہایت دلچسپ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے زمیندار کا ہاتھی چوری ہو گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ گذشتہ قریبی سالوں میں یہ سب سے بڑی چوری ہے۔

زمیندار نے ہاتھی کی دیکھ بھال کے لئے ایک نیا فیلبان رکھا تھا۔ فیلبان اور ہاتھی دونوں غائب ہیں۔ زمیندار نے ہاتھی کو تلاش کرنے اور فیلبان کو گرفتار کرنے کے لئے ایک انعام کا اعلان کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہاتھی کو فیلبان نے ہی چوری کیا ہے۔

انتقال پر ملال سے جو نقصان عظیم نہ صرف مقامی اسلامی وغیر اسلامی تعلیمی وغیر تعلیمی اداروں کو پہنچا ہے بلکہ یو پی اور پنجاب کو بھی جو نقصان عظیم برداشت کرنا پڑا ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ یونین کا یہ جلسہ عام آپ کے پسماندگان کے ساتھ پوری پوری ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

اولڈ بوائے یونین کا جلسہ

اولڈ بوائز یونین حلیم مسلم انٹر کالج کانپور کا جلسہ عام بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۳۹ء بوقت ۶ بجے شام زیر صدارت جناب مصطفیٰ حسین صاحب نیر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ میونسپل کمشنر کالج ہال میں منعقد ہوا۔ جلسہ میں طلبائے قدیم نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی جلسہ کا افتتاح قرآن پاک کی آیۂ کریمہ سے ہوا جس کی تلاوت حافظ محمد شمیم صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد محمد یامین خاں جوہر جنرل سکریٹری یونین نے مندرجہ ذیل ماتمی تجویز خان بہادر الحاج حافظ محمد حلیم صاحب کے انتقال پر ملال کے سلسلہ میں پیش کی جس کی تائید جناب محمد رفیق خاں صاحب غوری پرنسپل حلیم مسلم انٹر کالج کانپور جناب حامد اللہ خاں صاحب۔ جناب محمد صادق صاحب مختار عدالت کانپور نے فرمائی۔ فاضل مقررین نے حافظ صاحب کی زندگی کو مختلف حیثیتوں سے بلند ترین ہستی بتلاتے ہوئے آپ کی زندگی سے سبق لینے کی تلقین فرمائی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ حافظ صاحب کی یاد ہمیشہ دلوں میں تازہ رکھنے کی سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ آپ حلیم مسلم انٹر کالج جو آپ کی فیاضی اور کوششوں کی زندہ مثال ہے اس کی ترقی میں کوشاں رہئے تاکہ یہ جلد از جلد ڈگری کالج ہو جائے اور حافظ صاحب کی روح اپنے اس لگائے ہوئے پودے کو سرسبز و شاداب ہوتے ہوئے دیکھکر دائمی مسرت حاصل کرتی رہے۔ تمام حاضرین جلسہ نے نہایت احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر تجویز پاس کی۔

نقل تجویز

اولڈ بوائز یونین حلیم مسلم انٹر کالج کانپور کا یہ جلسہ عام خان بہادر الحاج حافظ محمد حلیم صاحب ملک التجار رئیس اعظم کانپور کی اس ناوقت وفات حسرت آیات پر انتہائی دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کی قومی خدمات عام ہمدردی، اور بے مثل فیاضی جس کی حلیم مسلم انٹر کالج زندہ مثال ہے یونین انتہائی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آپ کے

بحکم جناب سول اینڈ سشن جج صاحب بہادر کان پور
اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے
بعدالت سشن اینڈ سول جج بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۳۰ ۵ نمبر ابتدائی ۱۹۳۷ء
چارٹرڈ بنک بنام لالہ بیجناتھ فریقثانی

دی چارٹرڈ بنک آف انڈیا اسٹریلیا اینڈ چائنا لمیٹیڈ دی مال کانپور۔ مدعی ڈگریدار سائل
بنام لالہ بیجناتھ ولد منا لال قوم اگروالہ ساکن جرنیل گنج کانپور مدیون ڈگری فریق ثانی
بنام لالہ بیجناتھ ولد لالہ منا لال قوم اگروالہ ساکن جرنیل گنج کانپور مدعا علیہ فریق ثانی
ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۰ ۵ ۱۹۳۷ء کہ جو بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی ۱۹۳۸ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی۔ بمطالبہ مبلغ ۱۱/۱۳/۲۲ ۶۷۶۷ Rs گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۴ ماہ فروری ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔ آج بتاریخ ۹ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ بحکم آر۔ ڈی سہائے

یو۔ پی اسمبلی

لکھنؤ ۱۰ جنوری۔ آج جب یو پی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا تو حکومت سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے صوبہ کے ان باشندوں کے سلسلہ میں کیا کارروائی کی ہے جن کو سیاسی وجوہات کی بنا پر جلاوطن کیا گیا ہے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنتھ وزیر اعظم نے مسٹر ہرشچندر باجپئی کو جنھوں نے یہ سوال دریافت کیا تھا مطلع کیا کہ ان جلاوطنوں کے پاس سے یا ان کی جانب سے جو عرضداشتیں حکومت کو موصول ہوئی ہیں ان سب کو اس پرزور سفارش کے ساتھ کہ انکو منظور کیا جائے مرکزی حکومت کے پاس بھیج دیا گیا لیکن مرکزی حکومت نے ابھی تک ان میں سے کسی بھی عرضداشت منظور نہیں کی۔

صیغہ نہیں ہے۔ ان کے علاوہ چار دیگر نئے وزیر شامل ہیں، نئی کیبنٹ مسٹر اریٹا وزیر خارجیہ، مسٹر اتاگائی وزیر جنگ۔ مسٹر ایڈمرل یونیا وزیر بحر، مارکوئس کیڈو ہوم منسٹر اور کمسٹر رشوا تری فائنینس منسٹر پرنس ہے۔

باردولی سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا

احمد آباد ۱۰ جنوری۔ کل شام مہاتما گاندھی کے باردولی پہونچ جانے کے بعد سے سوراجیہ آشرم سیاسی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا ہے۔ کاٹھیاواڑ کی کئی ریاستوں کی پرجا کی انجمنوں کے لیڈر اپنی حصول آزادی کی جدوجہد کے سلسلہ میں مہاتما جی سے مشورہ کرنے کے لئے یہاں آرہے ہیں۔ کل راجکوٹ سیتہ گرہ کے لیڈر مسٹر دھیبار نے مہاتما جی سے ملاقات کی۔

حکومت اڑیسہ سے مطالبہ

کٹک ۱۰ جنوری۔ آج صبح اتکل پراونشل کانگرس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت اڑیسہ سے درخواست کی گئی کہ تحریک سول نافرمانی کے وقت جائداد ضبط کی گئی تھی، اس کی واپسی کے متعلق کارروائی کی جائے۔ کمیٹی کے سکریٹری کو اختیار دیا گیا کہ وہ پارلیمنٹری سکریٹری کو لکھیں کہ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کٹک کا جو ۱۹۸ روپیہ سابقہ حکومت نے ضبط کیا تھا وہ واپس کیا جائے۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار النالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ النالونسی نمبر ۵ سنہ ۱۹۳۷ء

مقدمہ جگموہن داس ولد جیکشنداس قوم کھتری ساکن ٹکیکاپور کانپور النالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان وہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

گنگا سروپ نگم

مہر عدالت

منصرم

امریکہ کی سخت پالیسی

واشنگٹن ۵ جنوری سینیٹر پٹمین نے یہ پیشگوئی کی کہ کانگریس حکومت کو اختیار دیگی کہ وہ ڈکٹیٹروں کے خلاف سخت پالیسی اختیار کرے۔ یہ رائے ظاہر کرتے ہوئے امریکہ کا فرض ہے کہ وہ ڈکٹیٹروں کے خلاف جنگ میں جمہوریتوں کی امداد کرے سینیٹر پٹمین نے کہا غیر جانبدارانہ قانون کی موجودگی میں اس کا امکان نہیں ہے لیکن امید ہے کہ کانگریس اس پر نظر ثانی کریگی۔

لیجسلیٹو کونسلوں کے پریذیڈنٹوں کی کانفرنس

دہلی ۵ جنوری۔ صوبجاتی مجالس آئین ساز کے بالائی ایوانوں کے پریذیڈنٹوں کی پہلی کانفرنس ۹ جنوری کو سر مانک جی دادابھائی پریذیڈنٹ کونسل آف اسٹیٹ کی صدارت میں ہوگی۔ خیال ہے کہ سر مانک جی دادابھائی اتوار کو یہاں آجائیں گے۔ اور پھر ایجنڈا تیار کیا جائے گا۔ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا آیا تمام لیجسلیٹو کونسل کے پریذیڈنٹ بھی شریک ہوں گے یا نہیں۔

ہر ہٹلر کا جواب

برلن ۱۰ جنوری۔ پریزیڈنٹ روزولٹ کی تقریر کا یہ خاص نتیجہ ہوا کہ ہر ہٹلر ان کو تقریر کے ذریعہ ترکی بہ ترکی جواب دیں گے جو کہ وہ ۳۰ جنوری کو جرمن پارلیمنٹ میں کریں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

RECD.NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ے

جہاں پر تو حق غم مستقل ہی رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

سمیعی — احسن

قیمت
سالانہ ۳ے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۳

ادبیات

اردو

از جناب مسٹر محمد یونس تمنا صاحب

کیوں نہ ہو ہند میں مقبول زبانِ اردو
ہے زبانوں میں زباں آج زبانِ اردو

عرض کرتا ہوں وہ تاریخ زبانِ اردو
جس پہ رکھتے ہیں نظر دیدہ ورانِ اردو

جس کے اسلاف کے منظورِ نظر تھے ہندو
اس کے لشکر کی زبان ہے یہ زبانِ اردو

رائج الوقت زبانوں کے ہیں اس میں الفاظ
سب زبانوں کی ہے مجموعہ زبانِ اردو

اس میں الفاظ ہیں ہندی کے ہزاروں شامل
ہندی منجائے جو مٹ جائے زبانِ اردو

جن مقامات میں اردو نہیں رائج ابتک
سمجھی جاتی ہے وہاں پر بھی زبانِ اردو

کیا مٹائیں گے اسے آج مٹانے والے
چار سو سال سے قایم ہے زبانِ اردو

دونوں قومیں ہیں حقیقت میں پجاری اس کی
کعبہ و دیر میں ہوتی ہے اذانِ اردو

کر دیا اس کو رتن ناتھ نے انمول رتن
ان کی ممنوں ہے تہ دل سے زبانِ اردو

کسقدر درد سے اردو کی حمایت کی ہے
دیکھنا چاہیئے کیفی کا بیانِ اردو

درحقیقت تھا یہ اک میر و ولی کا احساں
ہو گیا ہند میں قایم جو نشانِ اردو

جانتا کون نہیں ہے کہ انیس اور دبیر
کتنی چمکا گئے بھارت میں دکانِ اردو

آتش و ناسخ و سودا و نصیر و انشاء
ان کے ہاتھوں اٹھی بنیادِ مکانِ اردو

مومن و ذوق و بیان داغ و امیر و غالب
کر گئے خوب عیاں شوکت و شانِ اردو

حالی و سید و شبلی و نذیر و آزاد
درحقیقت تھے یہی نکتہ ورانِ اردو

ساحر و شاطر و محروم و نسیم و چکبست
ان کی ممنون بہت کچھ ہے زبانِ اردو

شاکر و بسمل و ارمان و پریم و ملا
ان کو پیاری ہے حقیقت میں زبانِ اردو

سائل و اکبر و آزاد و فراق و حسرت
ان کی اردو میں ہے اک لطف زبانِ اردو

عشرت و افسر و بیباک و سہیل و ثاقب
ان کی اردو تو حقیقت میں ہے جانِ اردو

مسکین و یلدرم و مہر و رضا و شوکت
ان سے معمور ہوا خوب جہانِ اردو

سالک و مہر و ظفر اور صفی و احسن
جلوہ گر ان سے ہوا حسنِ زبانِ اردو

جوش و سیماب و جگر نوح، حفیظ و اقبال
ان کی اردو ہوئی معراجِ زبانِ اردو

کوثری نے وہ لکھی نعت رسولِ اکرم
جس پہ کرتی ہے بہت ناز زبانِ اردو

ماسوا اور بہت ہندو و مسلم شاعر
کرتے ہیں ملک میں ترویج زبانِ اردو

آج اردو سے مزین ہیں ملاپ و ہندو
اور ہے تیج کی زینت بھی زبانِ اردو

آج پارس کو بھی اردو نے بنایا پارس
اور زمانہ ہے زمانہ بہ زبانِ اردو

کچھ تعصب سے ہیں معمور جو اردو اخبار
ان کو بھاتی نہیں توسیع زبانِ اردو

یعنی جس تھالی میں کھاتے ہیں اسی میں سوراخ
شکوہ کیونکر نہ کرے ان کا زبانِ اردو

اتحادِ وطن و قوم کے جو ہیں دشمن
درحقیقت ہیں وہی دشمنِ جانِ اردو

ملک آزاد کی خاطر ہو زبان آساں
مستحق اسکی اگر ہے تو زبانِ اردو

اتحادِ وطن و قوم اسی سے ہو گا
عام ہو جائے زمانے میں زبانِ اردو

کاش کچھ دشمنِ اردو پہ اثر ہو اسکا
جو سنایا ہے تمنا نے بیانِ اردو

دنیائے اسلام

عصمت اینونو اور ٹرکی کا مستقبل!

خالدہ ادیب خانم کی اہم تصریحات

ہندوستان ٹائمز مورخہ ۹ر جنوری میں عنوان بالا کے ماتحت مسٹر اے ایچ رائے پوری مقیم پیرس کا ایک مقالہ شایع ہوا ہے جس میں انھوں نے ٹرکی کے متعلق خالدہ ادیب خانم کے وہ خیالات درج کئے ہیں جو ان کے استفسار پر موصوفہ نے ظاہر فرمائے ہیں۔

خالدہ ادیب خانم ٹرکی کی ایک مشہور بیدار مغز اہل قلم ہیں اور ٹرکی کے موجودہ انقلاب میں وہ غازی مصطفےٰ کمال اور عصمت انونو کے ساتھ رہ کر گراں قدر خدمات انجام دے چکی ہیں، اس لئے توقع ہے کہ ان کے خیالات ناظرین مدینہ دلچسپی اور اہمیت کے ساتھ پڑھیں گے ذیل میں ہم اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے مذکورہ بالا مقالہ کا صرف وہ حصہ درج کرتے ہیں جو ٹرکی کے بارے میں سوال وجواب سے تعلق رکھتا ہے۔

سوال:۔ ٹرکی کے نئے صدر کے متعلق ہندوستان کو بہت دلچسپی ہے ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے ٹرکی میں جو اصلاحات نافذ کی ہیں کیا جدید صدر جمہوریہ کی طرف سے ان میں ترمیم وتنسیخ ہو گی؟۔

جواب:۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ بعینہ یہی سوال مغربی اخبارات میں بھی بار بار پیش کیا جا رہا ہے اور میرے خیال میں یہ نتیجہ ہے اس غلط اور سنسنی پھیلانے والے پروپیگنڈے کا جو جدید ترکی کے متعلق کیا جا رہا ہے۔ بنیادی اصلاحات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو گی ان اصلاحات کا پس منظر حالات گذشتہ ہیں اور یہ اس لئے عمل میں لائی گئی ہیں کہ ہماری معاشرتی اور سیاسی ترقی نے ہمیں ان کی طرف دعوت دی تھی اور ان کا اختیار کیا جانا ہمارے لئے ضروری تھا ان اصلاحات کی تخلیق میں مصطفےٰ پاشا کے ساتھ خود عصمت انونو بھی شریک رہے ہیں وہ ایسے آدمی نہیں ہیں جو خود اپنے کئے دھرے کو غارت کر دیں مجھے یقین ہے کہ ٹرکی میں جمہوریت قائم رہے گی جہاں مذہب اور سلطنت ایک دوسرے سے ہمیشہ علیٰحدہ رہیں گے۔ تعلیمی سسٹم کو زمانہ حال کے مطابق بنانے کا کام اسٹیٹ مشینری کے دوسرے شعبوں کی ترقیوں کی طرح عصمت انونو ہی کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہونچتا ہے۔

ٹرکی کی اندرونی پالیسی

سوال:۔ عصمت انونو کی آیندہ اندرونی پالیسی کے متعلق ٹرکی کو کیا توقع ہے؟۔

جواب:۔ میں اس سوال کا جواب خود عصمت اینونو کے سرکاری بیان کے الفاظ میں دوں گی جو صدر جمہوریہ منتخب ہونے کے بعد انھوں نے ٹرکی پارلیمنٹ میں دیا تھا، آپ یہاں مجھے اجازت دیں کہ اصل سوال سے ذرا ہٹ کر میں یہ ظاہر کر دوں کہ اگر ہمارے ملک میں صدر کے انتخاب کا وہی طریقہ رائج ہوتا جو امریکہ میں جاری ہے تو بلاشبہ شہری کا ووٹ انھیں کو ملتا اس کے معنی یہ ہیں کہ انکو ٹرکی میں متفقہ اعتماد حاصل ہے، عصمت انونو نے اپنے اس اعلان میں تین باتوں پر زور دیا ہے۔

(۱) ٹرکی میں جو اصلاحات اور تبدیلیاں پہلے سے ہو چکی ہیں ان کو برقرار رکھتے ہوئے وہ ترکی کی رہنمائی کریں گے یعنی عوام کی زبان میں وہ پیچھے قدم نہیں ہٹائیں گے۔

(۲) تمام شہریوں میں محبت اور خوش اعتمادی کا جذبہ پیدا کریں گے۔

(۳) ملک میں ظلم وستم یا افراتفری پیدا نہیں ہونے دینگے یعنی مخصوص طبقہ یا ہنگامہ پسندوں کو غلبہ حاصل کرنے کا کبھی موقعہ نہ دیں گے۔

سوال:۔ کیا جمہوریہ پارٹی کے علاوہ اور پارٹیاں بھی قایم ہو سکیں گی؟۔

جواب:۔ دو سال ہوئے ہمارے آئین میں جو ترمیم کی گئی ہے وہ نئی پارٹی کے قیام کی اجازت نہیں دیتی دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر شاید ایک تنہا منظم پارٹی ہی کا قیام اندرونی ڈسپلن اور اصلاحات کے استحکام کا سب سے بہتر ذریعہ ہے۔

سوال:۔ لیکن مطلق العنان حکومتوں کی تنہا پارٹیاں ان نمایندوں کے ساتھ جو حکومت کی مشنری پر پہلے سے قابض ہو جاتے ہیں، بالعموم حکومت کا اصول وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔

جواب:۔ لیکن ہمارے سسٹم میں افسرانِ حکومت ہی نمایندہ پارٹی ہوتے ہیں اس لئے ہمارے یہاں نہ تو دو عملی ہے اور نہ نظم ونسق میں رکاوٹ پیدا کرنے والی کوئی جداگانہ طاقت ہے جو پہلے سے موجود ہو۔

سوال:۔ کیا تنہا ایک پارٹی مرجعین کا ایک محدود طبقہ پیدا ہو جانے کا باعث نہیں بنتی۔

جواب:۔ ہمیں یقین ہے کہ عصمت انونو کا تدبر اور ان کی نکتہ رسی کا تدارک کرے گی، عصمت انونو ہر ایک کے لئے مساوات کے قائل ہیں اور وہ انصاف کو ہر حال میں بالا رکھنا چاہتے ہیں، وہ ذاتی اغراض رکھنے والے افراد یا جماعتوں کو غلبہ حاصل کرنے کا موقع کبھی نہیں دیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل ہیں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹	کانپور شنبہ ۱۲؍ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۳

کانگریس اور فرقہ وارانہ مسائل

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس باردولی میں مہاتما گاندھی کی وہ اسکیم جو انہوں نے اقلیتوں اور خصوصًا مسلمانوں کو مطمئن کرنے کے لئے بنائی تھی پیش کی گئی مگر اس اسکیم کو صیغہ راز میں رکھا گیا اس کے متعلق صرف یہ معلوم ہو سکا ہے کہ اس اسکیم کو منظور کر لیا گیا ہے اور اس کے مطابق کانگریسی حکومتوں کو ہدایتیں جاری کی جائیں گی۔

کہا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں اقلیتوں کے سیاسی حقوق اور بالخصوص لوکل باڈیز و میونسپل کمیٹیوں و پارلیمنٹری سرگرمیوں کے دیگر شعبوں میں مسلمانوں کے حقوق کا خاص طور سے ذکر کیا گیا ہے اسکیم میں مناسب نمایندگی بالخصوص پبلک ملازمتوں میں مسلمانوں کی تعداد کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اقلیتوں اور بالخصوص مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے پوری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

اسکیم میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ کانگریسی حکومتوں کو چاہئے کہ جہاں کہیں مسلمانوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے سہولتیں حاصل نہ ہوں وہاں اسکول قایم کرنے کے لئے تدابیر اختیار کی جائیں۔

اسکیم میں مسلمانوں کے مذہب، تمدن، زبان اور معاشرت وغیرہ کے تحفظ کے بارے میں کانگریس کی پالیسی کا مزید اعادہ کیا گیا ہے مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے اور گئو کشی کے مسائل کے متعلق اسکیم میں کانگریسی حکومتوں پر اس بات کے لئے زور دیا گیا ہے کہ وہ رسم و رواج کا احترام کریں اور مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کے معاملہ میں اس بات کا لحاظ رکھیں کہ مسلمانوں کے جذبات کسی طرح بھی مجروح نہ ہونے پائیں اور گئو کشی کے معاملہ میں ہندوؤں کے جذبات کا احترام کیا جائے۔

جھنڈے کے متعلق کانگریسی حکومتوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ کانگریس کا سہ رنگا جھنڈا صرف پبلک عمارتوں پر لہرایا جاوے وہ بھی اگر اتفاق رائے ہو ورنہ نہیں۔

اسی طرح بندے ماترم کے گیت کے متعلق اسکیم میں یہ کہا گیا ہے کہ کانگریس ان حصوں کو گیت میں سے پہلے ہی نکال چکی ہے جن پر مسلمانوں نے اعتراض کیا تھا لہذا کانگریس یہ توقع کرتی ہے کہ اب مسلمان گیت کے دیگر حصوں کی جانب جو کہ بالکل غیر متنازعہ ہیں غیر معقول رویہ نہ اختیار نہ کریں گے۔

چونکہ اسکیم شایع نہیں ہوئی ہے اور یہ اسکیم صیغہ راز میں ہے لہذا صحیح طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس اسکیم میں کیا ہے لیکن اسکیم کا خاکہ جو اوپر پیش کیا گیا ہے واقعی صحیح ہے تو ہم بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مہاتما گاندھی نے جو قدم اٹھایا ہے وہ نہایت امید افزا اور قابل تعریف ہے اور ہم کو امید ہے کہ کانگریسی حکومتیں اس اسکیم کے مطابق عملدرآمد کرینگی۔

مسلمان تعلیمی حیثیت سے جس قدر پیچھے ہیں وہ ظاہر ہے۔ اس اسکیم میں مسلمانوں کی تعلیم کے لئے خاص انتظامات کرنے کی تجویز اصلی تجویز ہے۔ مسلمان اگر تعلیم میں پیچھے نہ رہیں تو بڑی حد تک تمام قضیے خود بخود مٹ جائیں کیونکہ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عام مسلمان مغالطہ میں نہ آسکیں گے اور اپنے نفع و نقصان کو خود اچھی طرح سمجھ سکنے کے اہل ہو جائینگے۔

بہرحال کانگریس کی یہ کوشش نہایت مبارک ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ فرقہ وارانہ لیڈر اس اسکیم کے عملدرآمد کے بعد عوام الناس کو زیادہ مغالطہ نہ دے سکیں گے۔

تعلیمی دن

علم دنیا میں سب سے بڑی نعمت ہے علم ہی وہ نعمت ہے جو کہ انفرادی اور اجتماعی ترقی کے راستے کھولتا ہے اور دنیا کے وہی ملک آج ترقی کے بلند پایہ درجہ پر ہیں جہاں تعلیم عام ہے مگر ہندوستان اسوقت تعلیمی حیثیت سے بہت پیچھے ہے اور غالبًا ہندوستان میں تعلیم کا فیصدی اوسط ۷ فیصدی سے زیادہ نہیں یعنی ہندوستان کی ۹۳ فیصدی آبادی جاہل ہے جس ملک میں ۹۳ فیصدی آدمی جاہل ہوں اگر وہ ملک سیاسی اور اقتصادی حالت سے گرا ہوا ہو تو کوئی زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے، حالانکہ دوسرے ممالک میں ۵۰ فیصدی سے لیکر سو فیصدی تک تعلیم کا اوسط ہے۔

اس جہالت کو دور کرنے کے لئے ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کانگریس نے تعلیم کو اپنے تعمیری پروگرام میں جگہ دی ہے۔

ہمیں یہ دیکھکر نہایت اطمینان ہوا کہ ہمارے صوبہ کی حکومت نے اس مسئلہ میں خاص جوش و خروش کا مظاہرہ کیا ہے حکومت یوپی کے ہدایت کے مطابق ۱۵؍ جنوری کو تمام صوبہ میں تعلیمی دن منایا گیا اور لاکھوں شہریوں نے جنمیں خود کانگریسی وزرا اور لیڈران بھی شامل ہیں یہ عہد کیا کہ وہ کم از کم ایک سال میں ایک شخص کو ضرور لکھنا پڑھنا سکھائیں گے۔

ہم کو سب سے بڑی خوشی ہوئی کہ اس تعلیمی دن کو سیاسی نقطۂ نظر سے نہیں بلکہ عام تعلیمی نقطۂ نظر سے دیکھا گیا ہے اور غیر کانگریسی اصحاب جنمیں مسلمان اور دیگر سیاسی خیالات رکھنے والی جماعتوں نے بھی کوآپریشن کیا ہے۔

چنانچہ جو پیغامات اس تعلیمی دن کے سلسلہ میں شایع ہوئے ہیں اسمیں ہر جماعت کے رہنمایان نے حکومت کے اس کوشش کی تعریف کی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ ہمارے صوبہ کی تقلید دیگر صوبوں کو بھی کرنا چاہئے اور ضرورت اسکی ہے

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ مسٹر پی پی سریواستوا چیرمین کی صدارت میں ۱۳؍ جنوری سنہ ۳۹ء کو منعقد ہوا جس میں آیندہ سال کے لئے مسٹر وحید احمد صاحب سینیر وایس چیرمین اور پنڈت شیو نرائن وید جونیر وایس چیرمین منتخب کئے گئے۔ اور مندرجہ ذیل اصحاب سب کمیٹیوں کے چیرمین منتخب ہوئے۔

تعلیمی کمیٹی۔ پنڈت برہما نند مصرا ایڈوکیٹ
مالی کمیٹی لالہ بلٹو ناتھ بھرتیا صاحب
پبلک ہیلتھ کمیٹی۔ حاجی قمرالدین صاحب
واٹر ورکس کمیٹی۔ مسٹر جے. جی. لائن
پبلک ورکس کمیٹی۔ مسٹر منظور علی
سنی ٹیکس کمیٹی۔ مسٹر ایم. اے. عمر
سول لائن ٹیکس کمیٹی ڈاکٹر بریم نرائن مصرا
الونگنج ٹیکس کمیٹی۔ مسٹر تلک چند کوریل
اسکول کمیٹی۔ پنڈت دیبی سہائے باجپئی
انڈسٹریل کمیٹی مسٹر ایس. ایم. بشیر
ٹاؤن امپرومنٹ کمیٹی۔ پنڈت جگت نرائن شکل
بھیروں گھاٹ کمیٹی۔ بابو رام نرائن گرگ صاحب
پارک کمیٹی۔ مسٹر بھلی داس
روڈ اینڈ پے منٹ کمیٹی چودہری میشوری پرشاد نگم
گنگا جل سدھار کمیٹی ایضًا
بلڈنگ ایپلیکیشن کمیٹی۔ مسٹر سید علی زیدی
مسلم قبرستان کمیٹی۔ ایضًا

نیا گنج اور جنرل گنج کے جوراہے سے کلکٹر گنج ٹاؤن تک کی سڑک کا نام گورو رگھبر دیال روڈ رکھا گیا۔

میونسپل تعلیمی ہفتہ کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے تعلیمی ہفتہ منایا گیا جسمیں کھیل، مکالمے، انٹی ٹیٹنس، ایکاڈمنگ دستکاری، مشاعرہ، علمی مشاغل اور کھیل کود کے خاص انتظامات کئے گئے تھے۔ ۱۶؍ جنوری کو اس سلسلہ میں کرنیل گنج مڈل اسکول میں تقسیم انعامات کا جلسہ مسٹر پی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا، انعامات صدر صاحب نے خود تقسیم کئے۔ اور ماسٹروں کو سارٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ چیرمین صاحب نے طلبا میں تنظیم اور اطاعت شعاری کی ضرورت پر زور دیا، اور دوران تعلیم میں انکو سیاست سے علیحدہ رہنے کی نصیحت کی اور آیندہ سال کل شہر میں لازمی تعلیم جاری کرنے کی امید ظاہر کی۔

بابو دوارکا پرشاد سنگھ چیرمین مسٹر بشیرالدین سکریٹری تعلیمی کمیٹی اور سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن کمیٹی اس ہفتہ کی کامیابی کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔

زراعتی کالج کانپور زراعتی کالج کے تقسیم انعامات کا جلسہ ۲۹؍ جنوری کو ہوگا جس میں آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت انعامات تقسیم کریں گے

لیڈر سے دہوکا مسٹر راج کمار سنہا للت پور ضلع جہانسی میں ایک پولٹیکل کانفرنس کی صدارت کے لئے بلائے گئے تھے۔ ۲ پ کو سفر خرچ کے لئے ۱۱ روپیہ پیش کئے گئے بعد کو معلوم ہوا کہ ان گیارہ میں سے ۷ روپیہ جعلی تھے۔

آدہ ہندو کانفرنس آدہ ہندو کانفرنس کے ایک جلسہ میں کاشتکاروں کے نئے قانون پر سخت اعتراضات کئے گئے اور کانگریس گورنمنٹ سے یہ شکایت کی گئی کہ ان کا برتاؤ اچھوتوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے۔

مرچنٹ چیمبر مرچنٹ چیمبر آف کامرس کے سالانہ انتخاب کے سلسلہ میں سردار اندر سنگھ چیرمین مسٹر رام رتن گپتا سینیر وایس چیرمین اور بابو گوربرشاد کھیو جونیر وایس چیرمین کے عہدہ پر نامزد ہوئے ہیں۔ انتخاب ۱۹؍ فروری سنہ ۳۹ء کو ہوگا۔

تعلیمی دن ۱۵؍ جنوری کو صوبہ کی حکومت کے اعلان کے مطابق تعلیمی اشاعت کا دن منایا گیا۔ صبح کے وقت شہر کے محلوں میں پربھات پھیری کا جلوس نکالا گیا اور عہدنامہ پر دستخط کرائے گئے جسمیں یہ تحریر تھا کہ وہ لوگوں میں جہالت دور کرنے اور تعلیم دینے کی کوشش کرینگے دوپہر کو شردہانند پارک سے لڑکوں اور ماسٹروں کا جلوس نکالا گیا جو پھول باغ میں جاکر ختم ہوا۔ اور وہاں پرنسپل دیوان چند کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا۔

اسی طرح عورتوں نے بھی بالکا ودیالہ سے ایک جلوس نکالا جو زنانہ پارک میں جاکر ختم ہوا اور وہاں مسز سوشیلا سریواستوا کی صدارت میں جلسہ ہوا۔

جہیز کو روکنے کی کوشش ہندو بھائیوں کی شادیوں میں لین دین یعنی جہیز کے رسم کو روکنے کی آجکل زبردست کوششیں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ کانپور میں بھی مسٹر ہرچرن لال شرما پرنسپل جی۔ آئی۔ پی ریلوے ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے صاحبزادے کے تلک میں ۲۲۰۵ روپیہ نقد اور ۷۰۰ روپیہ کا سامان آیا تھا لیکن مسٹر آر. سی. سریواستوا و مسٹر بی. پی ورما کی کوششوں سے یہ کل سامان واپس کرکے صرف دو روپیہ رسم کے طور پر قبول کئے گئے

کانگریس الکشن ڈسٹرکٹ بورڈ کانگریس کے لئے جو الکشن ہوا تھا اسکے نتایج حسب ذیل ہیں:-

پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری منتخب ہوئے۔ نواب گنج ٹکاپور۔ منشی گنج، کلکٹر گنج اور دہٹیہ کے الکشن بوجہ جھگڑے کے ملتوی کردیئے۔ گوالٹولی سے مسٹر ہگوار اس منتخب ہوئے ہیں، سول لائن اور ہیرپڈ سے مسٹر شاستری منتخب ہوئے ہیں۔

مندرجہ ذیل اصحاب بلامقابلہ منتخب ہوئے ہیں صدر بازار سے مسٹر ست گورسرن اوستھی فیل خانہ سے مسٹر للورام اور مسٹر ترویدی۔ گاندھی نگر سے مسٹر آر. دلوی۔ بہار دوج مسٹر پرشاد پردھان۔ چوک پریڈ سے مسٹر حامد خاں گاندھی نگر کوتوالی سے مسٹر ایس. ایس یوسف ڈپٹی کے پڑاؤ۔ نواب گنج اور گوالٹولی سے مسٹر جھپل بہاری ڈکشٹ۔ صدر بازار فیل خانہ سے مسٹر وجے کمار سنہا۔

جہیز کی مخالفت کا دن کانپور کے کایستھوں نے گزشتہ ہفتہ جہیز کے سسٹم کے خلاف دن منایا ڈاکٹر آر. سی. سریواستو کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں جہیز کے خلاف سخت تقریریں کی گئیں اور اس سسٹم کو ختم کرنے کی اپیل کی گئی اس کے بعد ڈاکٹر سریواستوا کی سرکردگی میں ایک جلوس نکلا جسمیں جہیز کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

حادثات سوختہ آشرم گنگا گھاٹ ضلع اناؤ کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر گیا پرشاد نگم کو کچھ لوگوں نے سخت زخمی کیا۔ یہ لوگ کیہ پر آشرم میں گئے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب کو علاج کے لئے اسلاہارسین اسپتال کانپور میں داخل کیا گیا ہے۔ ایک آدمی اس سلسلہ میں گرفتار ہوا ہے جو پولیس کانسٹیبل بتلایا جاتا ہے۔

ایک کہار کی لڑکی کی لاش نواب گنج میں پائی گئی ہے۔ یہ لڑکی ٹکاپور سے ۴ دن سے غائب تھی اس سلسلہ میں ۳ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

انجمن اسلام کانپور انجمن اسلام کا سالانہ جلسہ حمزہ منزل میں لصدارت

ایک ضروری غلطی کی تردید

مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی صاحب کا مراسلہ مضمون ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ:

براہ کرم سطور ذیل اپنے معزز اخبار کی قریبی اشاعت میں شایع فرماکر ممنون فرمائیے۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ مترجم اشتہار کی قابلیت کی بنا پر میرے احباب نیز برادران اسلام کو مجھ سے شکایت ہے کہ میں نے اپنے اس مضمون میں جو بموقع صدسالہ یوم پیدائش کیشو چندر سین میرے اور نیز میرے چند احباب مثلًا حاجی محمد سمیع صاحب و خواجہ عبدالسلام صاحب وغیرہ کے نام سے شایع ہوا ہے۔ کیشو چندر سین کو پیغامبر بتایا ہے اس کی بابت میں یہ عرض کرونگا کہ میں نے وہ اشتہار انگریزی میں لکھا تھا اور کیشو چندر سین کو "ریفارمر" کے لقب سے یاد کیا تھا۔ لیکن اردو میں اس کا ترجمہ مترجم صاحب نے غلطی سے پیغامبر لکھ دیا۔ حالانکہ ریفارمر کے معنی "مصلح" ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگوں میں یہ غلط فہمی اور سوءظنی پھیلی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میرا ہرگز ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ میں کیشو چندر سین کو پیغامبر ظاہر کروں جس کے وہ خود یا ان کے پیرو نہ مدعی تھے اور نہ ہیں اور جس کی وضاحت میں نے اپنی تقریر میں بھی کردی تھی۔ ہاں اتنی میری غلطی یا غفلت ضرور ہے کہ میں نے اس اردو اشتہار کو قبل شایع ہونے کے کیوں نہ دیکھ لیا جس کے لئے میں نہایت ادب سے اپنے ان حضرات سے جن کے نام میرے نام کے ساتھ اس اشتہار میں تحریر ہیں نیز جمیع برادران اسلام سے معافی کا خواستگار ہوں کہ وہ میری غفلت اور مترجم صاحب کی غلطی کو درگزر فرمائیں جسکی مجھکو اور انکو دونوں کو ندامت ہے۔"

---

۴ حاجی محمد حمزہ صاحب میونسپل کمشنر۔ منعقد ہوا سالانہ رپورٹ اور بجٹ پاس ہوئے اور آیندہ سال کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ امپرومنٹ ٹرسٹ کی چیرمینی اور ایگزیکٹو افسری کے لئے آیندہ مسلم امیدوار کا مطالبہ کیا گیا۔ اور مسلم یتیموں کی نعش قبرستان پہونچانے کے لئے ایک لاری کے انتظام کی میونسپل بورڈ سے درخواست کی گئی۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹ پر)

بھابی

بھابی بمبئی ٹاکیز کا تازہ ترین شاہکار ہے جسمیں ہندوستانی گھروں کی سچی اور حقیقت آموز معاشرت کا صحیح نقشہ پیش کرکے عورت کی زندگی کے روشن پہلو کو واضح کیا گیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جیون پربھات کے بعد بمبئی ٹاکیز کا یہ بہترین کارنامہ ہے جو آپ "بھابی" کی صورت میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

بمبئی، دہلی، لاہور، بنارس اور لکھنؤ میں یہ پکچر چل رہا ہے۔ وہاں کی خبروں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بھابی کے دیکھنے کے بعد پبلک کی نظروں میں بمبئی ٹاکیز کا معیار بہت بلند ہو جائیگا۔

بمبئی ٹاکیز نے اس فلم میں نئے اداکار پیش کئے ہیں جسمیں رینکا دیوی کی ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہیں آپ اس صوبہ کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور تعلیمی لحاظ سے بھی آپکا درجہ بلند ہے۔ اس فلم میں رینکا دیوی ہیروئن کا پارٹ ادا کر رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنا کام جس خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کیا ہے وہ تعریف سے مستغنی ہے

جے راج نے بھی ہیرو کا کام نہایت عمدگی سے ادا کیا ہے۔

وحین والی میرا بائی کے لڑکے اور سُریلے گانوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اس میں حسن سے بھی زیادہ بازی لے گئی ہیں۔

دیگر اداکاروں کے کام بھی نہایت پسندیدہ ہیں پر فلم اسٹوری، مکالمے، گانے، مذاق اور حسین سینریوں کے لحاظ سے بہت بلند پایہ ہے امید ہے کہ اہل شہر اس فلم کو بہت پسند کرینگے۔

سبد گل

لیجئے وہ زمانہ آگیا جب عورتیں تو کھلے بندوں آزاد پھریں گی اور مردوں کو نئی نویلی دلہنوں کی طرح پردہ میں بیٹھنا پڑے گا اور نہ صرف پردہ میں بیٹھنا پڑے گا بلکہ مردوں کو بچے پالنے ہوں گے۔ گھر کا کام کاج کرنا ہوگا، کھانا پکانا ہوگا اور وہ سب کرنا ہوگا جو اب تک عورتیں کرتی رہی ہیں غالباً مردوں کو عورتوں کی طرح سولہ سنگھار بھی کرنا پڑے گا تاکہ جب محترمہ بیوی صاحبہ تھکی ماندی گھر میں تشریف لائیں تو ان کا جی صاف ستھرے مردوے کو دیکھ کر باغ باغ ہو جائے۔

مردوں کو پردے میں بٹھانے کی رسم اسی ہفتہ سے دہلی میں شروع ہوئی ہے کیونکہ دہلی ہندوستان کا دار السلطنت ہے اس لئے یہیں سے افتتاح ہونی بھی چاہئے اس رسم کی ابتدا کیونکر ہوئی اس کی بھی تفصیل سن لیجئے۔

اسی ہفتہ دہلی میں آل انڈیا خواتین کانفرنس کا اجلاس ہو رہا تھا اس اجلاس میں دہلی کے اخباری نمایندے بھی پہونچ گئے ان مردوں کو عورتوں نے جو دیکھا تو چلا اٹھیں "یہ مردوے کہاں سے یہاں گھس آئے"، منتظمہ صاحبہ نے فوراً ان اخباری نمایندوں کو پردے کے پیچھے بٹھا دیا۔

پردے میں بیٹھنے کے بعد اخباری نمایندوں کی حالت قابل دید تھی، ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ رہا تھا ان ہی نمایندوں میں ایک نمایندہ ڈاڑھی والا بھی تھا یہ بیچارہ بار بار ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر پھیر کر دیکھتا تھا گویا یہ اپنا اطمینان کر رہا تھا کہ میں مرد ہی ہوں یا عورت بن گیا ہوں، اور باقی نمایندے بھی بڑے حیران اور پریشان تھے کہ کیا کریں ان لوگوں کو یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے ہندوستان میں عورتوں کا راج قایم ہو گیا ہو اور عورتیں ان سے انتقام لے رہی ہوں۔

اخباری نمایندوں کا رپورٹ لینا کچھ آسان کام نہیں ہے ان بیچاروں کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہ مقرروں کی کیفیات اور جذبات بھی مطالعہ کرتے رہیں، ایک نمایندہ نے جب ایک کو نہایت ہی پرجوش تقریر کرتے ہوئے سنا تو وہ پردہ کی قید کو بھول گیا بیچارے نے پردہ سے باہر گردن نکال دی، گردن کا نکالنا تھا کہ آواز آئی "مردجھانک رہا ہے"، بیچارہ فوراً پردہ میں ہو گیا تھوڑی دیر تک تو یہ کشمکش جاری رہی آخر اخباری نمایندوں نے منتظمہ صاحبہ سے مودبانہ گذارش کی کہ حضور ہم تو نہ عورت ہیں نہ مرد بلکہ اخباری نمایندے ہیں ہمارے لئے اس پابندی کو دور کر دیجئے تاکہ ہم صحیح رپورٹ لے سکیں منتظمہ صاحبہ نے بھی سوچا کہ واقعی اخبار نویس تو ایک مجذوب ہوتا ہے اس سے پردہ کیسا چنانچہ یہ پابندی ان غریبوں پر سے اٹھادی گئی پابندی کے اٹھنے کے بعد انکو بھی عورتیں تصور کرتے ہوئے عورتوں کی مجلس میں جگہ دیدی گئی۔

اخبار نویسوں نے ہمیشہ ہی عورتوں کا مذاق اڑایا ہے لیکن دہلی کی خواتین کانفرنس میں عورتوں نے اخباری نمایندوں کو پردے میں بٹھا کر جو لطیف مذاق کیا ہے وہ ایک ایسا مذاق ہے جو ہندوستان کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔

اس مذاق کے بعد غالباً اب مرد اخبار نویس عورتوں سے کبھی چھیڑ چھاڑ نہ کریں گے اگر وہ اب بھی نہ مانے تو کسی آیندہ اجلاس میں عورتیں اخباری نمایندوں کو ساڑھی بندھوا کر دم لینگی۔ (وین ودینا)

ترکی کے نئے وزیر ڈیفنس

انگورہ ۱۸ جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل نجدی نشاز کو وزیر ڈیفنس مقرر کیا گیا ہے۔

ادب لطیف

اس جگ کی استری!

ڈاکٹر ٹیگور کا ایک ادبی شاہکار

سنا ہے کہ جب تیل ختم ہو گیا اور موٹر راستہ ہی میں فیل ہو گیا تو تم نے دوڑ کر ٹرین پکڑ لی۔ ایسی بہادر عورت بھارت میں ہیں؟ -

آج عورت کی ترقی کا جشن ہو رہا ہے ان کے پیروں پر نظر کرو چال پر آنکھ نہیں ٹھہرتی کیسی تیز جاتی ہے!! کالی داس اور ہائے میرے بھوابھوتی، اس عورت نے جس کی چال کو تمہاری شاعری میں مستانہ ہاتھی کی چال سے تشبیہ دی گئی ہے، نہ اتنی تیز چال چلی اور نہ اتنے قیمتی جوتے خریدے۔

اسٹیشن پر ٹکٹ لینا بھی انھیں نہ آتا تھا۔ نہ ان عورتوں نے کرکٹ کھیلی، نہ ہاکی کا میچ جیتا وہ آہستہ آہستہ چلنے والی تھیں وہ پالنے میں بیٹھنے والی تھیں ان کا دل ہجر و وصال کی گود میں جھومتا تھا، ریلوں اور موٹروں کے دور میں کتنے تغیرات ہو گئے!! -

یہ دیوینوں کی سی ہمت یہ بجلی کی سی چمک اسی کے ہمراہ آئی ہے۔

اے کالی داس، تم تو سورگ میں ہو مگر کیا تمہاری قوت تشبیہ کا جوہر قابل اس دنیا میں آگیا ہے بھلا ایک بات پوچھوں صاف جواب دینا، پہلے سوچ لو تمہارا جواب صرف میرے دل میں بند رہے گا، ماضی کی وہ گھنیری چھاؤں چھوڑ کر ان بجلی کی طرح چمکنے والی عورتوں کے شاعر بننا چاہتے ہو؟ -

"کیا بادلوں کے پیامبر" کی جگہ "بجلی کے پیامبر" لکھنا پڑے گا۔ (ترجمہ از مظہر انصاری بی اے)

عالم نسواں

اصلاح خواتین کیلئے ایک اپیل

از محترمہ صغرے ہمایوں مرزا صاحبہ

میں دیکھ رہی ہوں کہ ہمارے مذہبی لیڈروں کو ترقی نسواں کا کچھ خیال ہی نہیں ہے بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ عورتیں صرف بے سمجھے نماز درودہ اور بے ترجمہ قرآن شریف ہی پڑھتی رہیں۔ اس کے سوا نے ان کا کوئی کام نہیں اور اگر کام ہے تو گھر کی زندگی شوہر کی خدمت اور پرورش اولاد۔

اس میں شک نہیں کہ عورتوں کا پہلا کام پرورش اولاد اور شوہر کی خدمت ہے اسی طرح مردوں کا پہلا کام عورت کو خوش رکھنا اور خدمت کرنا بھی ہے میرے خیال میں جب تک عورت تعلیم حاصل نہ کرے مذہب کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتی اسلئے ہمارے لیڈروں کا فرض ہے کہ عورتوں کو اس کی ترغیب دیں کہ وہ تعلیم ضرور حاصل کریں اور خود اس امر کی پند و نصیحت بھی کرتے رہیں کہ بیوہ عورت کو عقد ثانی کر لینا چاہئے کیونکہ فی زمانہ دوسرا نکاح کرنا بڑا عیب سمجھا جاتا ہے، بیجا شرم وحیا جو عورتوں کو عقد ثانی سے روک رہی ہے اس کا سدباب ہو جائے اور مسلمان عورتیں جو اسلام کے خلاف ہندوانی رسومات میں فضول پیسہ خرچ کرتی ہیں شادی وغمی میں ہندوانی رسومات کیا کرتی ہیں ان کو ان تمام باتوں سے روکا جائے اور اس کو یک قلم موقوف و منسوخ کرنے کی ہدایت کریں اور جو پردہ رواجی تمام ہندوستان میں جاری ہے اس کی بجائے اسلامی طریقہ اختیار کرنے کی سعی فرمائیں۔

آج کل یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ مرد تو جب دل چاہتا ہے عورت کو طلاق دے دیتا ہے اور غریب عورت اگر "خلع" لینا چاہے تو اس کے واسطے نہایت دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ مقدمہ چلتا ہے، بہت مشکل سے "خلع" ملتا ہے اکثر عورتیں تو اپنی زندگی مفت میں گزار دیتی ہیں۔ ان کا خلع نہیں ملنا چاہئے کہ ان کو زندہ ہستی خیال کیا جائے اور ان کی کامیابی و ترقی اپنی کامیابی اور اپنے دین کی ترقی سمجھ کر ان کے حال پر رحم کھا کر ان کو کامیاب بنائیں، صرف اسلام، اسلام کہنے سے کچھ نہیں ہوتا بلکہ اس کی ترقی کا سامان کرنا چاہئے۔

میرے خیال میں اسلام کی ترقی کا ذریعہ عورتوں کی ترقی و کامیابی میں پوشیدہ ہے۔

دنیا کے ہر حصہ میں مسلمان عورتیں نہایت پستی کی حالت میں ہیں نہ کوئی لیڈر عورتوں کی ترقی کا خیال کرتا ہے اور نہ کوئی پیشوا عورتوں کا طرفدار ہو کر ان کی رہبری کرتا ہے خدائے تعالےٰ ہم عورتوں کے حال پر رحم فرمائے اور ان کے دلوں میں یہ خیال پیدا کر دے کہ ہماری ہستی بھی بہت بڑی ہستی ہے اور ہم خود بھی اپنی ترقی کے لئے ممکن سے ممکن کوشش کریں اور آگے قدم بڑھائیں۔

ریاست دھار میں سخت گیری

جھانسی ۱۳ جنوری سنٹرل انڈیا سے ایک پیغام مظہر ہے کہ ریاست دھار نے ایک قانون نافذ کیا ہے جس کی رو سے حکام ریاست کو حدود ریاست میں غیر پسندیدہ لوگوں کے داخلے پر ریاست میں عارضی یا مستقل رہائش اختیار کرنا یا ریاست کے حدود میں سفر کرنے کے خلاف امتناعی احکام صادر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

حکام کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ اس قانون کی رو سے اس قسم کے لوگوں کو ریاست سے فوراً نکل جانے کا حکم دیدیں، ان حکام کی خلاف ورزی کرنے پر بغیر کسی وارنٹ کے گرفتار کر لیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا یا تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۵۸ کے ماتحت ان کا چالان کر دیا جائے گا۔

بچوں کی دنیا

بجلی کے کارنامے

بجلی نے بھی دنیا میں کیسے کیسے عجیب و غریب کام کئے ہیں بے تار کی تار برقی ٹیلیفون ریڈیو ہوائی جہاز اور اس قسم کی بہت سی چیزیں تم روز دیکھتے ہو یہ سب بجلی کی طاقت سے اپنا اپنا کام کرتی ہیں آج سے پچاس برس پہلے ہمارے دیس میں لوگ ان کے نام تک سے واقف نہیں تھے۔

پرانے وقتوں میں جب لوگ رامائن میں یہ پڑھتے تھے کہ راون کے گھر میں ہوا پانی بھرتی تھی اور بجلی پنکھا جھلتی تھی تو وہ ان باتوں پر یقین نہیں کرتے تھے ہم نہیں جانتے کہ آیا راون کے گھر میں سچ مچ ہوا پانی بھرتی اور بجلی پنکھا جھلتی تھی مگر اب تو یہی دیکھا جا رہا ہے کہ بجلی کسی راجہ یا نواب کے گھر میں کیا ہر معمولی سے معمولی آدمی کے گھر میں بھی سب کام کرتی ہے۔

اب تو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں بھی لاکھوں گھروں میں روشنی کرنے کا کام بجلی ہی سے لیا جاتا ہے اور اسی سے پنکھا جھلوایا جاتا ہے مشینیں اور کارخانے بھی بجلی ہی کے زور سے چلتے ہیں اور اب تو ایسا زمانہ آرہا ہے کہ کھیتوں پر بھی بجلی ہی سے کام لیا جایا کرے گا ابھی گھروں میں ہمارے کپڑے دھونے، برتن، صاف کرنے، اور جھاڑو دینے میں بجلی استعمال نہیں ہوتی مگر آیندہ یہ کام بھی بجلی ہی کیا کریگی اور کچھ کچھ تو یہ کام بجلی اب بھی کرتی ہے۔

جاڑوں میں بجلی کی انگیٹھیاں جلائی جا سکتی ہیں اور کوئلے لکڑی وغیرہ کی جگہ بجلی استعمال کر کے کھانا وغیرہ تیار کیا جا سکتا ہے۔

بجلی کا تازہ ترین کارنامہ بجلی کی ریلیں ہیں یورپ کے تو بہت سے ملکوں میں بجلی ہی کی ریلیں چلتی ہیں اب ہندوستان میں بھی کہیں کہیں اس قسم کی ریلوں کا رواج ہو گیا ہے بجلی کی ریلوں میں یہ فائدہ ہے کہ کوئلہ کے دھوئیں سے مسافروں کے کپڑے خراب نہیں ہوتے کیونکہ ان ریلوں کے انجن کوئلہ کی بھاپ کی جگہ بجلی سے چلتے ہیں۔

بجلی کی ریلیں چلنے میں زیادہ شور وغل بھی نہیں مچاتیں شہروں میں جب سب کارخانے بجلی سے چلنے لگیں گے تو دھوئیں کی وجہ سے ہوا خراب نہیں ہوا کرے گی اور دیہاتوں ہی میں نہیں بلکہ شہروں میں بھی تازہ اور صاف ہوا مل سکے گی اس کے علاوہ بجلی کی شعاعوں سے بھی بڑا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

جس طرح سورج کی کرنیں انسان کو تندرستی بخشتی ہیں اسی طرح بجلی کی شعاعوں سے بھی بہت سی بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔ یورپ میں بجلی کی شعاعوں سے ایسے ایسے مریضوں کو تندرست کر لیا گیا ہے جن کی طرف سے ڈاکٹر لوگ مایوس ہو گئے تھے، ابھی بجلی کی شعاعوں کے علاج پر بہت زیادہ خرچ آتا ہے اس واسطے ابھی صرف مالدار آدمی ہی اس علاج سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، مگر جب بجلی زیادہ سستی ہو جائے گی تو غریب اور معمولی حیثیت کے لوگ بھی اسی سے اپنا علاج کرایا کریں گے اور فائدہ اٹھائیں گے۔

بجلی سے کھانے پینے کی چیزوں کو محفوظ رکھنے کا کام بھی لیا جا سکتا ہے، بجلی انھیں سڑنے گلنے اور خراب ہونے سے بچائے رکھتی ہے یورپ میں اس ترکیب سے پھلوں وغیرہ کو زیادہ دیر تک اچھی اور اصلی حالت میں رکھا جاتا ہے اس سے یہ فائدہ ہے کہ ایک جگہ کے پھل دور دراز مقام پر استعمال ہو سکتے ہیں اور دوسری جگہ ایک بڑے سفر میں وہ خراب نہیں ہوتے اسی طرح سے دودھ وغیرہ کو بھی بجلی خراب ہونے سے بچاتی ہے صرف یہی نہ سمجھ لینا کہ گرمی ہی پہونچاتی ہے موسم گرما میں اسکے ذریعہ عمارتوں کو ٹھنڈا اور ہوادار بھی رکھا جا سکتا ہے۔

پردۂ فلم

اداکاری یا جذبات نگاری

از جناب اے، ایچ حنفی صاحب لکھنوی

مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر مولود کو فطرت اداکار بنا کر بھیجتی ہے۔ زمانہ طفلی سے لے کر شباب اور جوانی کی منزلیں طے کر چکنے کے بعد بڑھاپے تک بلاشبہ ہر انسان ایک قسم کی اداکاری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر عمر تک پہنچنے کے بعد بھی انسان دنیاوی اسٹیج پر اپنی اداکاری کے فرایض کو پورا کئے بغیر نہیں رہتا۔ اداکاری ہماری زندگی میں کچھ ایسی گھل مل گئی ہے۔ کہ بادی النظر میں اس کا امتیاز نہیں ہوتا۔ جس کے ثبوت کے لئے نہ معلوم کتنے واقعات ہیں۔ جو روزانہ کی زندگی میں پیش آتے رہتے ہیں اور سمجھنے والے بخوبی سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے کہاں کہاں اور کن کن موقعوں پر اداکاری کی ہے، یہ تو تھی طبعی اداکاری، اب دوسرے قسم کی اداکاری کا حال سنئے۔

عام انسانوں کو چھوڑ کر ایک گداگر ہی کو لے لیجئے۔ جو صبح سے شام تک بازاروں میں گھوم کر دسیلی کے پیسے کما لیتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اس نے کس بات سے آپکے دل پر قابو حاصل کر لیا۔ یہ محض اس کی اداکاری کا کمال ہے۔ جس کی حرکات و سکنات اور ادائے طرز سے آپ کا دل پسیج گیا تھا۔ اور اپنی جیب خاص سے کچھ نکال کر اس کی نذر کر دیا تھا۔ بہرحال دنیا کا کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا جو قریب قریب ہر موقعہ پر اداکاری نہ کرتا ہو۔ ہندوستان کے دیگر فنوں کی طرح اداکاری بھی یہاں کا قدیم ترین فن ہے۔ "ستیا ہرن" کا واقعہ آپ کو یاد ہی ہوگا۔ اس لئے ضروری نہیں کہ میں پورے واقعات کو دہراؤں۔ پرانے مذہبی تیوہار بھی اس ثبوت میں بہترین دلیل ہو سکتے ہیں۔ دور حاضرہ میں ایک قدیمی مثال "رام لیلا" کی بارات ہی موجود ہے جسمیں لوگ طرح طرح کے روپ بھر کر بڑے بڑے تختوں پر اداکاری کرتے نکلتے ہیں۔ اسی طور پر آپ کو بیشتر مثالیں ملیں گی۔

اداکاری کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں، جن کا پورا حوالہ دینے کے لئے کافی وقت اور دماغ کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً حادثیہ اداکاری، نشائیہ اداکاری، مذاقیہ ایکٹنگ، جذباتی اداکاری، عشقیہ اداکاری وغیرہ۔ لیکن آجکل فلمی اداکاری بہت مشہور ہے حالانکہ یہ تمام مذکورہ بالا قسموں کی اداکاریاں بھی اس میں شامل ہیں جو موقع و محل کے لحاظ سے کی جاتی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ہندوستان کا قدیم فن اداکاری اکثر ان جاہلوں اور پیشہ وروں میں رہا۔ جنھیں اس کو ترقی دینے اور با اصول بنانے کی کبھی نہ سوجھی، اور نہ کبھی اسے بطور فن کے سمجھا۔ بلکہ انھوں نے اپنی ضرورت کے مطابق اسے کام میں لایا۔ چنانچہ یہی فن رفتہ رفتہ اب فن فلمسازی میں شریک ہو گیا ہے۔ اور یہاں کے بیشتر اداکار ایسے بھی ہیں۔ جو کافی شہرت کے مالک بھی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے اسے فن کی حیثیت سے حاصل کیا۔ مثلاً سہگل۔ للاب خلیل۔ پرتھوی راج۔ جبا۔ اوما۔ زبیدہ۔ شانتا آپٹے۔ درگا کھوٹے۔ رتن سریندر۔ موتی علاوہ ازیں اک مسٹر کمار (متین) ہی کو لے لیجئے۔ ان کی اداکاری میں سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ یہ برمحل کام کرتے ہیں اور جذبات کو نہایت خوبی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ جلد بازی ان کی طبیعت میں نہیں پائی جاتی۔ ایکٹنگ کے وقت یہ چہرے کو اپنے پورے قابو میں رکھتے ہیں، اور نقل کو بالکل اصل کے مطابق کر دیتے ہیں۔ دراصل کمال اداکاری یہی ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر نقل کا کمال یہ ہے کہ وہ "اصل" سے نزدیک تر ہو۔ تمثیل نگاری بھی ایک قسم کی نقل ہے۔ کیونکہ انسان کی روزمرہ زندگی کے چند ایسے واقعات جو بحیثیت مجموعی تفریح و عبرت کا مواد پیش کر سکیں پردۂ فلم پر پیش کئے جاتے ہیں، اور یہ امید کی جاتی ہے کہ اداکاری تمثیل نگاری میں اس حالت میں نظر آئے جو کردار کے روپ میں اصلیت پیدا کرے یعنی دوسرے معنوں میں نقل مطابق اصل ہو سکتی ہے، نقل کو مطابق اصل بنانے کے لئے تین چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ ایک اداکاروں کا موزوں انتخاب دوسرے اعلیٰ ڈائرکشن، تیسرے عمدہ فوٹو گرافی (کیونکہ رواج ناطق فلموں کا ہے اسلئے صدابندی کو بھی شامل کر لیا گیا ہے) ایک کی تکمیل میک اپ اور ملبوسات سے ہوتی ہے دوسرے کی اداکاری سے اور تیسرے اداکاری کا ذمہ دار خود اداکار ہے لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ میک اپ اور لباس کی اچھائی وبرائی کا خطاوار ڈائرکٹر ہے۔ اداکاری کا تعلق نفسیات سے ہے نہ کہ ڈائرکٹر سے۔ یہ خیال سراسر غلط ہے کہ فلاں ڈائرکٹر نے خلاں کو اداکار بنا دیا۔ غیر ممکن ہے۔ اداکاری اور جذبات نگاری کے دو حصہ ہوتے ہیں۔ اول جذبات کا چہرہ پر نمایاں کیا جانا۔ دوم مکالمہ سے ان جذبات کی وضاحت کرنا، خاموش فلموں کے زمانے میں ایکٹر صرف اپنے چہرے، چشم وابرو، ہاتھ، ناک، کان، پیشانی بلکہ ہر انداز اور ہر حرکت سے کردار کے جذبات کو واضح کرتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ چہرے ہی کے ذریعہ بڑے سے بڑا رنج خوشی تکلیف ایک لفظ منہ سے نکالے بغیر ظاہر ہو جاتی ہے۔ جذبات کی نمائش کے لئے یہ ایک بہترین مشین ہے۔ لیکن جب سے خاموش فلموں کا نام دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ گیا اور متکلم فلموں کا دور شروع ہوا تب سے ان فلموں میں اداکار کو نہ صرف کردار مخصوصہ کی جذباتی وسعت کو اپنے چہرے سے ظاہر کرنا پڑتا ہے بلکہ اسے مکالمہ [illegible] کو اداکرنے کے ساتھ ہی جذبات کی افزایش (باقی صفحہ ۵ کالم ۴ پر)

اقوال زریں

پہلے تو یہ دنیا ماں کی طرح تھپکتی ہے اور جب سو جائیے تو گلا دباتی ہے۔

سب سے بڑی طاقت دماغ کی طاقت ہے اور سب سے بڑی دولت علم کی دولت ہے۔

بہتر گفتگو وہ ہے جو بالترتیب منظم اور عام فہم ہو

بہتر گفتگو وہ ہے جس سے کانوں کو بجائے نفرت کے رغبت ہو۔

بہتر گفتگو وہ ہے جو عقل کے مطابق ہو۔

بہتر انسان وہ ہے جو اپنے حلم سے قہر و غضب کو مغلوب کرلے اور خود کو غالب۔

بہتر شخص وہ ہے جو مال سے آبرو کی حفاظت کرے

بہتر انسان وہ ہے جو اپنی پرہیزگاری سے آرزو نیز خواہشوں کو مغلوب کرلے۔

بہتر انسان وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے

بہتر عبادت وہ ہے جو خضوع و خشوع سے کی جائے

بہتر ادب وہ ہے کہ انسان اپنی حد سے نہ بڑھے

موج تبسم

بیوی:- چور میرا قیمتی ہار بھی چرا کر لے گئے
خاوند:- وہی نا جو قسطوں پر لیا تھا؟
بیوی:- ہاں! ہاں!! وہی۔
خاوند:- تو تمہیں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں میں نے ابھی ایک ہی قسط تو ادا کی ہے، باقی وہ خود ادا کریں گے۔

وکیل:- (جرح کرتے ہوئے) بیہوش ہوجانے پر انسان کا رنگ زرد ہوجاتا ہے۔
گواہ:- نہیں۔
وکیل:- کیا تم کوئی ایسی مثال پیش کر سکتے ہو کہ آدمی بے ہوش ہوگیا ہو اور اس کا رنگ زرد نہ ہوا ہو۔
گواہ:- جی ہاں! حبشی کا رنگ کبھی زرد نہیں ہوتا

دوکاندار ان چیزوں کی فہرست تیار کر رہا ہے جن کی دوکان میں ضرورت، اس نے اپنے اسسٹنٹ سے دریافت کیا کیا تازہ انڈے چاہئیں؟"۔
اسسٹنٹ:- جی نہیں پچھلے مہینے کے بہت سے بچے ہوئے ہیں۔

اختر:- جو شخص انتظار اور صبر سے کام لیتا ہے اس کو ہر چیز مل جاتی ہے۔
محمود:- تو آپ نے گھر پر بیٹھ کر ریل گاڑی کا بھی صبر سے انتظار کیا ہے۔

دلچسپ معلومات

انسان جب چاہے پانی برسا سکتا ہے

روس کا ایک سائنسداں مدتوں سے اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ اسے بارش کے برسانے پر قدرت حاصل ہوجائے، چنانچہ وہ بڑی حد تک اس مقصد میں کامیاب ہوگیا ہے۔

یہ سائنسداں ہوائی جہاز کے ذریعہ سے فضا میں کچھ کیمیاوی جز اڑا دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سیاہ بادل کھنچ کر آجاتے ہیں اس کے بعد یہ ایک دوسرا کیمیاوی پاؤڈر ان بادلوں کے قریب اڑا دیتا ہے جس کے اڑتے ہی موسلا دھار بارش ہونے لگتی ہے، اس سائنسداں کا بیان ہے کہ وہ اپنی اس ایجاد میں کچھ جدید اضافے کر رہا ہے جس کے بعد وہ دنیا کے تمام بنجر علاقوں کو بھی سرسبز بنانے میں کامیاب ہوجائیگا

اسی میل روزانہ پیدل سفر

یارک شائر کا ایک جوان ۶۵ سالہ آدمی غالباً دنیا کے دور حاضرہ میں سب سے زیادہ پیدل چلتا ہے۔

یہ شخص ہر روز تیس میل سے لیکر چالیس میل تک پیدل سفر کرلیتا ہے اور برابر اپنے روزانہ سفر کو بڑھاتا جارہا ہے وہ اپنے سفر کا اوسط ۸۰ میل روزانہ تک بڑھا کرلے جانا چاہتا ہے۔
اور آئیندہ اس کو امید ہے کہ دس سال کے اندر اندر وہ نہایت آسانی کے ساتھ اسی میل روزانہ سفر کرسکے گا۔

افسانہ

اے نیند

از جناب ماسٹر رام سروپ بھٹناگر چندوسی ضلع مراد آباد

اے نیند میں ہزار کوشش کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں میں سما جا اور مجھ کو دنیا و مافیہا سے ایک لمحہ کے واسطے معدوم کردے تاکہ میں دینوی غم سے نجات پا جاؤں، مگر تو نہیں آتی کیوں اس قدر ناخوش ہے کیا تو اس رنج و غم کے مقابلہ میں جو میرے نازک دل پر کالی گھٹا کی طرح چھایا ہوا ہے ہزیمت پائے ہوتے ہے۔

میں بار بار کروٹیں بدلتا ہوں کہ شاید تو آجائے کیا تو اپنی نورانی شعاعوں سے اس مصیبت کی تاریکی کو دور نہیں کرسکتی جو میرے شیشہ جیسے دل پر سیاہی پھیلائے ہوتے ہے کبھی آسمان کو دیکھتا ہوں کہ اس پر ہزاروں تارے چھٹک رہے ہیں اور اپنی بے ترتیبی پر عجب بہار دکھا رہے ہیں شاید اسی عالم محویت میں تو میری۔ آنکھوں میں آجا وے مگر تیرا سراغ نہیں ملتا کیا تیرا وجود میرے لئے عالم بالا سے بھی پرے ہے اس حالت میں چاند کی جانب نگاہ کرتا ہوں کہ وہ آسمان کے اطلسی دامن میں اپنے داغدار چہرہ کو لئے ہوئے آہستہ آہستہ سفر کر رہا ہے اور صاف شفاف چاندنی جس نے دنیا کے اندر عظیم الشان عمارتوں سے لے کر گھاس کے تنکوں تک میں ایک برقی روح پھونکدی ہے جس سے ان کی حالت میں ایک غیر معمولی تغیر پیدا ہوگیا ہے اور میں اس دلکش نظارہ کو دیکھنے میں ایسا محو ہوگیا ہوں کہ اپنی ہستی کو بھی بھولے ہوتے ہوں گو میرے تمام اعضا بے حس و حرکت ہیں مگر آنکھیں جو تیرا مسکن ہیں اور تیرے آنے سے فوراً بند ہوجاتی ہیں کھلی کی کھلی ہیں۔

اسی حالت میں چوکیدار کی جگر خراش آوازیں یا کتے کا بھونکنا مجھ کو سنائی دیتا ہے تو فوراً چونک پڑتا ہوں اور کروٹ بدل بدل کر تجھ کو تلاش کرتا ہوں مگر تو کہاں افسوس۔ ع
میرے ویرانے سے کوسوں دور ہے تیرا وطن
ہے مگر دریائے دل تیری کشش میں موجزن

جب میں طالب علم تھا اور امتحان کے دن نزدیک آتے جاتے تھے تو تو بھی میرے اوپر اس طرح چھائی رہتی تھی جیسے اب غم، فکر، تردد، حیرانی، پریشانی مجھ پر قبضہ کئے ہوئے ہیں تیرا لشکر ایسی سرعت سے حملہ کرتا تھا کہ میری آنکھیں فوراً بند ہوجاتی تھیں لالٹین رات بھر اسی طرح جھلملاتی رہتی تھی اور کتاب ہاتھ کی ہاتھ میں رہ جاتی مگر جس طرح زمانہ طالب علمی جس کی یاد میں آج بھی ایڑیاں رگڑتا اور ہاتھ ملتا ہوں ایک ہوا کے جھونکے کی طرح گذر گیا اس کے ساتھ ساتھ تیری بہار پر بھی خزاں آگئی اب میں ہوں اور تیرا تصور "اے نیند" میں دیکھتا ہوں کہ ایک منعم جس کے مکان میں برقی پنکھے چل رہے ہیں نرم گدے بچھے ہوتے ہیں خس کی ٹٹیاں لگی ہوئی ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔

یہ سب کچھ سامان تیرے استقبال کو کئے گئے ہیں مگر تو نہیں آتی لیکن ایک قلی ریل کے پلیٹ فارم پر یا کسی پل پر بغیر بچھونے اور تکیہ کے پڑا ہے اس پر تیری خاص نظر عنایت ہے یا ایک کسان جو ہل جوتتے جوتتے تھک گیا ہے کسی پیڑ کے سایہ میں جہاں سوائے ٹھنڈک کے کسی قسم کا آرام نہیں، اوڑھنا بچھونا میسر نہیں۔

بیلوں کو اس کے تنے سے ہلکا کر ہاتھ کا سہارا دے کر تجھ میں غرق ہوگیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟۔

اے نیند تو دنیا میں سب سے زیادہ عزیز ہے کیونکہ تو ہم کو کچھ دیر کے واسطے تمام تفکرات سے نجات دلا دیتی ہے دنیا کے تمام جھگڑے بکھیڑے تیرے سامنے فنا ہوجاتے ہیں اور ہم کو اطمینان کلی حاصل ہوجاتا ہے۔

مثلاً کسی کی بیوی کا انتقال ہوگیا ہو کسی کا نوجوان بیٹا والدین کو داغ مفارقت دے گیا ہے، کسی کا مال اسباب برباد ہوگیا ہے کوئی ہائے ہائے کر رہا ہے یہ تمام مصائب چھائے ہوتے ہیں مگر جیسے ہی تجھ کو دیکھتے ہیں سب فرار ہوجاتے ہیں، ہاتھ سینہ کا سینہ پر رکھا رہ گیا ہے آنکھیں بند ہوگئی ہیں اور کچھ دیر کے واسطے تمام الجھنوں سے جو اس کو سوہان روح بن گئی تھیں نجات پا جاتا ہے تو پھر تیری قدر ہماری نگاہوں میں کیوں نہ ہو اور تو سب سے عزیز تر کیوں نہ ہو۔

اے نیند ہم دیکھتے ہیں کہ قدرت نے تیرے استقبال کو مختلف قسم کے شاندار سامان تیار کئے ہیں تیری پیشوائی کے لئے روزانہ روشنی کی جاتی ہے۔ مندروں میں ناقوس اور گھنٹہ اور مسجدوں میں موذن کی آواز کانوں کو تازگی بخشتی ہے پرندے بھی پروں کو چھپائے اپنے اپنے آشیانوں میں کان دبائے تیرے منتظر رہتے ہیں جوں جوں تیری آمد ہوتی ہے دنیا کے تمام کام بند ہوتے چلے جاتے ہیں اور انجام یہ ہوتا ہے کہ سوائے ان بدنصیبوں کے جن میں سے ایک میں بھی ہوں، تمام عالم پر تو مسلط ہوجاتی ہے اور جن مصیبت زدوں پر تیرا فیض عام نہیں ہوتا وہ بھی ہر گھڑی تیرا وظیفہ پڑھتے ہیں۔ اور تمام رات تیرے انتظار میں رہتے ہیں اگر کبھی تیرا جھونکا آگیا تو کچھ دیر کو اطمینان مل گیا ورنہ تیرے تصور میں تمام رات آنکھوں میں نکل گئی اسی طرح جب تیری روانگی کا وقت قریب ہوتا ہے، مرغ بولتا ہے تمام پرندے اپنا اپنا راگ گا گا کر سوتوں کو بیدار کرتے ہیں اور تیری سواری نہایت شان و شوکت سے تمام غافلوں کو بیدار کرتی ہوئی آگے بڑھ جاتی ہے۔

"اے نیند" کیا ہی اچھا ہو کہ تو میرے ویرانے کی جانب توجہ فرمائے اور میں ان دائمی تفکرات سے جنھوں نے مجھ کو برباد کر دیا ہے کچھ دیر کے واسطے نجات پا جاؤں!!۔

عربوں پر ہوائی جہازوں سے فائر

یروشلم ۱۳ جنوری علاقہ سمریا میں سرکاری ہوائی جہازوں نے عربوں کے ایک گروہ پر مشین گن سے فائر کئے، فوجی دستہ نے عربوں کا تعاقب کیا دو عرب ہلاک ہوگئے اور تین عرب قید کرلئے گئے۔

ہوائی فوجوں نے فوج کی زبردست امداد کی۔

دہرہ دون ایکسپریس کے حادثہ کی گونج

کلکتہ ۱۳ جنوری دہرہ دون ایکسپریس کے حادثہ کے سلسلہ میں مزید اطلاع ملی ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد دس تک پہونچ گئی ہے، کل شام ۱۳ زخمی یہاں لائے گئے ایس ڈاکٹر اے کورنی دجوروسی ہیں مگر ہندوستان میں رہتے ہیں انجینیر برڈ اینڈ کمپنی کلکتہ، مسٹر میز لز (انگلو انڈین) ریلوے گارڈ۔ مسٹر انانیا ایک دوسرا ریلوے گارڈ، مسٹر کے سی کھونسلہ انجنیر، اسٹور ڈپارٹمنٹ، مسٹر ایچ پی بھرمک انجینیر وغیرہ بھی شامل ہیں۔

دھنباد ۱۳ جنوری معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ٹرین کے پٹری سے اترنے کے دس منٹ بعد ڈبوں میں آگ لگی اور آگ پر کل سہ پہر تک قابو حاصل نہیں کیا جاسکا ٹرین ابھی وقت مقررہ سے بہت پیچھے چل رہی ہے جو لاشیں یہاں لائی گئی ہیں

مہاتما گاندھی اور سر آغا خاں کی ملاقات

باردولی ۱۵ر جنوری۔ ہز ہائینس آغا خاں آج صبح باردولی پہنچے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل آچاریہ کرپلانی۔ شریمتی دیوی داس گاندھی۔ کماری منی بین پٹیل اور شریمتی مہادیو ڈیسائی نے ریلوے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔

ریلوے اسٹیشن سے انھیں سردار پٹیل کے ہمراہ ایک کار میں بٹھا کر سیدھے مہاتما گاندھی کے آشرم میں لے جایا گیا۔ وہاں پہنچنے پر کانگریس لیڈروں نے آپکا پرتپاک استقبال کیا۔ اس کے بعد انھیں ورکنگ کمیٹی کے کمرے میں لے جایا گیا۔ جہاں بات چیت ہوئی۔ جس وقت مہاتما گاندھی اور سر آغا خاں میں بات چیت ہوئی اسوقت سردار ولبھ بھائی پٹیل کے سوائے اور کوئی وہاں موجود نہ تھا۔ بات چیت ورکنگ کمیٹی کے کمرے میں ہوئی اور تقریباً پون بجے تک جاری رہی۔

افریقن ڈپوٹیشن کے لیڈر مسٹر طیب علی بیرسٹر اور مسٹر حسین نشار شریف بھی پونے بارہ بجے کانفرنس کے کمرے میں داخل ہوئے۔ ۱۲ بجے مولانا ابوالکلام آزاد بھی وہاں پہنچ گئے۔ مہاتما گاندھی کے پرائیوٹ سکریٹری شریمتی مہادیو ڈیسائی اور سیٹھ جمنالال بجاج بھی ۱۲½ بجے کے قریب وہاں تشریف لے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی اور سر آغا خاں کے درمیان ہندوستان کی اقلیتوں کے مسئلہ و نیز فرقہ وارانہ اتحاد کے مسئلہ پر بات چیت ہوئی۔ اس کے بعد ان کے درمیان افریقہ کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔

یکم فروری کو ستیاگرہ کرنیکا عزم

باردولی ۱۵ر جنوری۔ سیٹھ جمنالال بجاج نے ایک طویل بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ میں نے جے پور کے پریزیڈنٹ کو ایک چٹھی لکھی ہے کہ میرے خلاف امتناعی حکم منسوخ کردیا جائے ورنہ یکم فروری کو میں اس حکم کی خلاف ورزی کرونگا۔ اور گرفتار ہوجاؤنگا ابھی سٹیٹ پرجا منڈل نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ عدم ادائیگی ٹیکس کی تحریک شروع کی جائے۔ اگر ریاستی حکام نے اپنے موجودہ رویہ کو ترک کرکے تعمیری کام میں منڈل کے ساتھ تعاون کرنا منظور کرلیا تو تحریک عدم ادائیگی ٹیکس کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ بصورت دیگر تحریک شروع کرنے سے پہلے باقاعدہ اطلاع دیدی جائے گی۔ ہم خفیہ طور پر کام نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ ریاستی حکام سے کچھ چھپانے کی ضرورت ہے

برطانیہ اور جاپان

لندن ۱۵ر جولائی۔ حکومت برطانیہ نے حکومت جاپان کے پاس ایک مراسلہ بھیجا ہے۔

مراسلہ میں لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ وزیراعظم جاپان کا یہ وعدہ کہ جاپان چین کے کسی علاقہ پر قبضہ کرنا نہیں چاہتا اور وہ چین کی مملکت کا احترام کرے گا حکومت جاپان کے اس اعلان کے کسطرح مطابق ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ اہل چین کو ایسی شرطیں قبول کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ جس سے اہل چین کی سیاسی اقتصادی اور تمدنی زندگی پر جاپان کا کنٹرول ہو جائے گا۔

برطانیہ اس قسم کی تبدیلیاں منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

اگر حکومت برطانیہ حکومت جاپان کے ارادہ کو غلط سمجھا ہے تو یہ بہتر ہوگا کہ حکومت جاپان اُن شرطوں کا واضح طور پر اعلان کردے کہ جن پر وہ جنگ ختم کرسکتا ہے۔ نیز چین کے متعلق حکومت جاپان اپنی پالیسی کا بھی اعلان کردے۔

مراسلہ میں مزید لکھا ہے کہ وزیراعظم جاپان نے حال ہی میں جو اعلان کیا تھا اس سے حکومت برطانیہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حکومت جاپان چین میں اور منچوریہ کی ایک مشترکہ حکومت قایم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

رائٹر کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت امریکہ نے جو مراسلہ حکومت جاپان کو لکھا تھا حکومت برطانیہ کا مراسلہ اس سے ملتا جلتا ہے۔

ریاست بھوپال میں نئے ریفارم

بھوپال ۱۱ر جنوری۔ آج نواب بھوپال کے یوم پیدائش کے سلسلہ میں ریاست کی سڑکیں اور عمارتیں جھنڈوں اور جھنڈیوں سے خوب آراستہ کی گئیں۔ نواب صاحب کو مبارکباد دینے کے لئے بہت سے سرکاری افسر اور دسا محل پہنچے نواب موصوف نے آج کچھ اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کیا۔ اصلاحات حسب ذیل ہیں:-

(۱) اسٹیٹ لیجسلیٹو کونسل میں دو اور انتخابی نشستوں کا اضافہ جنمیں ایک بھوپالی شہر کی اور دوسری سیہور کنٹیٹ کی ہوگی۔

(۲) میونسپل بورڈ بھوپال میں ۱۵ اور انتخابی نشستوں کا اضافہ جنہیں

(۳) حکومت بھوپال کے میونسپل ایکٹ کے ماتحت مقامی نظم ونسق کے لئے ایک میونسپل بورڈ قایم کیا جائے گا جو کہ پانچ نامزد شدہ ممبروں اور ۵ منتخب شدہ ممبروں پر مشتمل ہوگا چیرمین کو حکومت نامزد کریگی اور وہ بورڈ کے ممبروں سے ہی ہوا کرے گا۔

نواب موصوف نے اپنے یوم پیدائش کی خوشی میں ولی عہد کو "سرپا جاہ" کا خطاب اور آنریبل قریشی کو دبیر الملک کا خطاب عطا کیا

ڈہرہ دون ایکسپریس کے حادثہ کی مزید تفصیلات

کلکتہ ۱۵ر جنوری۔ ہزاری باغ سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بدقسمت ڈہرہ دون ایکسپریس کے حادثہ کے سلسلہ میں جو کھدائی کا کام شروع کیا گیا تھا۔ اس کے نتیجہ کے طور پر ۱۴ اور نعشیں آج برآمد ہوئی ہیں ان میں سے ایک ہزاری باغ کے ایک سوداگر کے بیٹے کی ہے جسے شناخت کرلیا گیا ہے۔ وہ حادثہ رونما ہونے کے بعد سے ہی غائب تھا۔

ان نعشوں کے برآمد ہونے سے اس افواہ کی تصدیق ہوگئی کہ اس حادثہ سے جان و مال کا جتنا نقصان ہوا تھا ریلوے کے کسی اور حادثہ سے ابھی تک نہیں ہوا۔ کھدائی کا کام ہنوز جاری ہے۔ بیکانیر کا ایک ۳۵ سالہ باشندہ مسمی بنم جند جو کہ اسی حادثہ میں زخمی ہوگیا تھا اور جسے گزشتہ جمعرات کو

فرانسیسی شمالی لینڈ کی سرحد پر اٹلی کی فوجیں

جبوٹی ۱۷ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ فرانسیسی شمالی لینڈ کی سرحد کے قریب واقع شہر ایچا میں اٹلی کی مزید فوجیں پہنچ گئی ہیں اور بہت بڑی مقدار میں سامان جنگ بھی وہاں پہنچ گیا ہے۔ اٹلی کی فوجوں میں افریقہ کے قدیمی باشندوں کی بھرتی دھڑا دھڑ ہو رہی ہے۔

جنیوا کے فرانسیسی حلقوں کی رائے ہے کہ جرمنی کے امداد کے بھروسہ پر سائنیور مسولینی اپنے مطالبات پر مصر ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ ان مطالبات کو سائنیور مسولینی کے بجائے ہر ہٹلر ۳۰ جنوری کو اپنی تقریر کے ذریعہ پیش کریں گے۔ فرانس کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ جرمنی نے مشرقی یورپ سے اپنا رخ ہٹا کر مغربی یورپ کی طرف کر لیا ہے۔ اور جرمنی کا خیال ہے کہ اٹلی کے مطالبات کی حمایت کرنا اس کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا کیونکہ بحر روم میں اٹلی کا اقتدار بڑھ جانے سے جرمنی کا اقتدار بھی بڑھ جائے گا۔

فرانس کا رویہ فرانس کے وزیراعظم موسیو ڈالڈیر نے ریڈیکل پارٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت فرانس کوئی خطرہ اپنے اوپر نہیں لینا چاہتی مگر وہ کسی کے آگے جھکنا بھی گوارا نہیں کر سکتی۔ فرانس امن کا خواہاں ہے لیکن کسی طاقت کے آگے ہرگز نہیں جھکے گا۔ ایک رزولیوشن پاس کیا گیا کہ علاقہ کی واپسی کے متعلق اٹلی کا کوئی مطالبہ منظور نہ کیا جائے۔ موسیو ڈالڈیر اور موسیو بلم سابق وزیراعظم کے درمیان کانفرنس ہوئی جس کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

پنڈی بہاؤالدین ۱۷ جنوری کل یہاں علی الصباح ۳ بجے تقریباً ۳ سکنڈ تک زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

لندن کانفرنس کے ڈیلیگیٹ

بیروت ۱۶ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ جلاوطن عرب لیڈروں کے ساتھ مفتی فلسطین کی ملاقات کے نتیجہ کے طور پر لندن فلسطین کانفرنس کے لئے سابق عرب کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں جن کے نام ذیل میں درج ہیں:۔

حسین خالدی، سابق میئر یروشلم، سلامی (سابق فلسطین گورنمنٹ ایڈوکیٹ) جمال حسینی عزت ٹونس لفریڈ ریش (عیسائی) فواد، جارج نٹوٹس اور سو نیا علیہ لہادی۔

جلاوطن عرب لیڈر بذریعہ ہوائی جہاز مصر واپس آ گئے ہیں جہاں ہیں کہ کل وزیر اعظم کی زیر صدارت ایک کانفرنس ہوگی اس کانفرنس میں ایک مشترکہ نظریہ قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ فلسطین ڈیلیگیشن کے خیال میں یہ کانفرنس نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ کانفرنس سے پتہ چل جائے گا کہ لندن کی کانفرنس کامیاب ہوگی یا نہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ عراق کے وزیراعظم نوری سید لندن نہیں جائیں گے۔ عراق کی جانب سے توفیق سویدی وہاں نمائندے ہوں گے۔

مولانا عبید اللہ سندھی

دہلی ۱۷ جنوری۔ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کی طرف سے ان کے ایک عزیز کے نام خط آیا ہے کہ آپ کا خیال تھا کہ اگر ماہ شوال کے پہلے ہفتہ میں پاسپورٹ مل گیا تو آپ ہندوستان اسی ماہ میں روانہ ہو جائیں گے لیکن اس ماہ کا دوسرا ہفتہ ختم ہونے پر بھی پاسپورٹ ملنے کی کوئی اطلاع نہیں آئی۔ اس لئے آپ حج ہونے تک حرم میں ہی رہیں گے۔ اور حج کے بعد واپس ہندوستان آئیں گے۔

لندن ۱۸ جنوری۔ لارڈ ہیلی فیکس جنیوا سے کل پیرس پہنچ گئے۔ فرانس کے وزیر خارجہ نے اسی ٹرین میں پیرس تک سفر کیا۔ لندن پہنچنے کے بعد لارڈ ہیلی فیکس

پردۂ فلم

(بقیہ صفحہ ۳ کالم ۲)

کی مطابقت بھی کرنا پڑتی ہے اور مکالمہ کی ادائیگی میں جذبات چہرے کے علاوہ عبارت کے کردار کو بھی ویسا ہی بنانا پڑتا ہے۔ یہ ایک ایسا اہم کام ہے جسے ہر اداکار بخوبی انجام نہیں دے سکتا۔ یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ ایک افسانہ اہم واقعات سے ترتیب پاتا ہے۔ اس واسطے یہ لازم و ملزوم ہے کہ اس کے کردار مخصوصہ کے کاموں کا بھی اہم ہونا چاہئے جس افسانہ کا کردار مخصوصہ کمزور ہوگا، تو بس سمجھ لیجئے کہ ایک قابل سے قابل اداکار اور ڈائرکٹر بھی اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہے گا۔

ہندوستان کی ۹۰ فیصدی فلموں میں اداکاری ایک مضحکہ خیز انداز میں پیش کی جاتی ہے بیشتر اداکاروں کا تو یہ حال ہے کہ اگر انھیں غصہ کی نمائش کرنا ہے تو آواز کو بلند کر لیتے ہیں اور حسد و نفرت کا اظہار کرنا ہے تو آواز نیچی کر لیتے ہیں۔ ان کے علاوہ جو بالکل نئے ہیں وہ تو اداکاری کے معنوں ہی کو نہیں سمجھتے، غیر ممالک کی فلموں میں البتہ فن اداکاری کا کمال موجود ہوتا ہے۔ ہم آپ سے سفارش کریں گے کہ آپ کو اگر جذبات نگاری کے کمال کا مشاہدہ کرنا ہو تو غیر ملکی فلمیں دیکھا کیجئے، ان فلموں میں جذبات نگاری کرنا اداکاری کا مخصوص حصہ ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ تمنا اخر (انگریزی فلم کا) جذبات نگاری کا ہوتا ہے۔ ہندوستانی فلموں سے نہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ فلمیں کامیاب ہوتی ہیں اور یہاں کا اداکار "ہرفن مولا" ہوتا ہے چنانچہ یہ ڈائلاگس کی ٹون پر عبور ہی نہیں رکھتے۔ بلکہ اس پر ایک ادیب کی سی قدرت رکھتے ہیں جب تک یہ خصوصیات ہندوستانی اداکاروں میں نہ پیدا ہو جائیں گی متکلم فلموں کو کامیابی اور شہرت نصیب ہونا بہت مشکل اور غیر ممکنات میں سے ہے۔

ص ابھی تک کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے

پولینڈ بھی جرمنی اور اٹلی کا ساتھی بن گیا؟

لندن ۱۶ جنوری۔ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جرمن وزیر خارجہ ہروان ربن ٹروپ ۲۶ جنوری کو وارسا روانہ ہو جائیں گے۔ جس روز کہ پولینڈ اور جرمنی کے غیر جارحانہ معاہدہ کا پانچواں سال ختم ہوتا ہے۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو بھی وارسا جا رہے ہیں۔ ان سب باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پولینڈ کا رخ بھی جرمنی کی طرف ہوتا جا رہا ہے۔ پولینڈ اور جرمنی کے درمیان معاہدہ سنہ ۱۹۴۴ء سے پہلے ختم نہیں ہوتا۔ اور جرمنی جانب سے معاہدہ پر غور کرنے کا مطالبہ کا صرف یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جرمنی اس میں کچھ ترمیم چاہتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے پولینڈ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ روس کے خلاف معاہدہ میں جرمنی کے ساتھ شریک ہو جائے اور اس صورت میں نوآبادیوں میں سے کچھ حصہ اس کو بھی مل جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر کی جانب سے بہت جلد جرمن نوآبادیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا جانے والا ہے۔ پولینڈ کے ایک افسر کا بیان ہے کہ یورپ بہ نہایت خوفناک صورت حالات کا مقابلہ کرنے والا ہے۔

کٹک میں مزید فوج کی آمد

کٹک ۱۶ جنوری۔ آج صبح کلکتہ اور رانچی کے دو سو برطانی اور ہندوستانی سپاہی برطانی افسروں کی زیر کمان ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعہ کٹک پہنچے۔

بہار اڑیسہ کے مرکزی خفیہ پولیس محکمہ کے افسر مسٹر ایچ۔ بریوس نے آج صبح آنریبل مسٹر لبو ناتھ داس وزیراعظم اڑیسہ سے اُن کے دفتر میں ملاقات کی نصف گھنٹہ سے زائد تک ان کے درمیان گفتگو ہوئی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ گفتگو ریاست تلچر کے پناہ گزینوں کے مسئلہ اور میجر بزل گیٹ کے قتل کے واقعہ کے متعلق ہوئی۔

جنیوا ۱۸ جنوری۔ لیگ کونسل کے عام اجلاس میں چین کے ڈیلیگیٹ ڈاکٹر ولنگٹن کو نے ہوائی جہازوں و پٹرول کے لئے اپیل کی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ جاپان ایشیا کو فتح کرنے کے منصوبہ کر رہا ہے۔

مہاتما جی اور پنڈت جواہر لال مولانا آزاد کے حق میں!

الہ آباد ۱۰ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی مولانا ابوالکلام آزاد کے آیندہ صدر کانگریس بننے کے حق میں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس رائے میں پنڈت جواہر لال نہرو بھی شریک ہیں۔ لیکن مولانا ابوالکلام آزاد ابھی تک یہ ذمہ داری لینے کو تیار نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میری عمر اور صحت قبول عہدہ میں مانع ہے۔ چند اور بھی نام ہیں۔ جن میں ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ اور شری راجگوپال آچاریہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور ان کے لئے بعض حضرات کنویسنگ بھی کر رہے ہیں۔ لیکن خیال ہے کہ بالآخر مولانا ابوالکلام آزاد کو رضامند کر لیا جاسکے گا۔ اگر انہوں نے یہ عہدہ قبول کیا تو وہ پنڈت جواہر لال نہرو کا جنرل سکریٹری کانگریس ہونا پسند کریں گے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کانگریس کے تنظیمی کام میں مولانا ابوالکلام آزاد کے لئے باعث تقویت رہیں گے۔ اس انتظام میں زیادہ دشواری بھی پیش نہ آئے گی۔ بیان اس بات کی تردید کی جاتی ہے کہ سوشلسٹ بھی انتخاب میں مقابلہ کریں گے۔

ہنڈول میں ذمہ دار حکومت

کٹک ۱۰ر جنوری۔ ہنڈول پرجا منڈل کے مطالبات پر غور کرنے کے بعد والی ہنڈول نے یہ اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت کا نصب العین حق رائے دہی بالغان کی بنا پر ذمہ دار حکومت قایم کرنا ہے۔ نمایندوں کی تعداد کا اعلان بعد کو ریذیڈنٹ کی منظوری حاصل کرنے کے بعد کیا جائے گا۔ دربار کو اسمبلی کے ممبروں کی نصف سے زاید تعداد کو نامزد کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ اسمبلی کا پریزیڈنٹ نامزد ہوا کرے گا۔ تین سال کے بعد نیا انتخاب ہوگا ماسوائے فرقہ وارانہ یا سیاسی تنگ نوعیت کے پروپگنڈا کے مکمل شہری آزادی دیدی گئی ہے۔ برطانی اڑیسہ میں جو قوانین نافذ ہیں۔ ان کے عین مطابق اراضی اور جنگلات کے متعلق حقوق کو بھی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اس اعلان پر یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ ہنڈول اڑیسہ کی ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ تقریباً ۵۰ ہزار اس کی آبادی ہے، اس کی سالانہ آمدنی ڈیڑھ لاکھ روپیہ سے کچھ کم ہے۔ یہ اڑیسہ کی پہلی ریاست ہے۔ جس نے ذمہ دار حکومت کا اعلان کیا ہے۔

ضلع کانگریس کمیٹی لکھنؤ کی میٹنگ

لکھنؤ ۱۵ر جنوری۔ آج جب ضلع کانگریس کمیٹی کی میٹنگ اس تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی جسے آپ نے کانگریس کے خرد برد کئے جانے کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا تو ۲۰ ممبر واک آوٹ کر گئے جن لوگوں نے واک آوٹ کیا۔ ان میں سے بیشتر بائیں بازو سے تعلق رکھتے تھے۔ پرونٹ ضلع کانگریس کمیٹی کے پریذیڈنٹ کے جلسہ کی صدارت فرمانے پر اصرار کرنے کے خلاف کیا گیا اگرچہ تحقیقاتی کمیٹی نے ان پر نکتہ چینی کی ہے۔ تاہم انہوں نے صدارت کرنے پر اصرار کیا۔ ضلع کانگریس کمیٹی نے رپورٹ پر غور کرنے کے بعد ایک طویل رزولیوشن پاس کیا جس میں یہ واضح کیا گیا کہ کانگریس کا روپیہ بالکل خرد برد نہیں ہوا اور تحقیقاتی کمیٹی نے ضابطہ کی جو کارروائی تجویز کی ہے وہ بہت سخت ہے۔ رزولیوشن میں یہ رائے ظاہر کی گئی کہ رپورٹ کو صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی کونسل کے پاس بھیجدیا جائے۔ اور اس سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ حساب کتاب بھیجنے کے متعلق ہدایتیں جاری کرے۔

لندن کے بیکاروں کا ستیاگرہ

لندن ۱۰ر جنوری۔ آج پھر لندن کے بیکاروں نے مظاہرہ کیا۔ بیکار یونین کے تقریباً پچاس ممبر اکسفورڈ روڈ پر سیدھے لیٹ گئے۔ موسلا دھار پانی برستا رہا۔ مگر ان لوگوں نے پرواہ نہیں کی۔ موٹروں کے ہارن بجتے رہے۔ مگر یہ لوگ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ تقریباً ۱۵ منٹ تک ٹریفک بند رہا۔ بالآخر پولیس نے انکو زبردستی وہاں سے ہٹایا۔

جہالت کے خلاف جہاد کی حوصلہ افزائی

لکھنؤ ۱۰ر جنوری۔ سر جے پی سریواستو سابق وزیر اعظم یوپی نے چاندی کی ایک ٹرافی دی ہے جو کہ بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم کے نام سے منسوب کی جائے گی۔ اور ہر سال اس ضلع کو دی جائے گی۔ جو کہ جہالت کے خلاف جہاد کرنے میں بہترین ریکارڈ پیش کرے گا۔

خون سے لکھی ہوئی عرضداشت

الہ آباد ۱۰ر جنوری۔ خون سے لکھا ہوا ایک خط پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ایک صاحب مسمی دوارکا جی سے کسی ہندوستانی والئے ریاست سے کچھ روپیہ قرض لیا گیا باوجود متعدد بار یادہانیوں کے قرضہ واپس نہیں کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دوارکا جی نے اپنے جسم سے

منظر غم

منبع جود و سخا اے مصدرِ فیضِ عمیم
اب کہاں پائینگے تجھکو آہ اے حافظ حلیم

۷ جنوری ۱۹۳۹ء یوم شنبہ بوقت ۹½ بجے صبح خان بہادر حاجی حافظ محمد حلیم صاحب بانی و صدر حلیم مسلم کالج کے انتقال پُرملال کی وحشت اثر والمناک خبر کالج میں پہونچی۔ کالج کے اساتذہ وطلبا رو فورِ غم سے ساکت و صامت رہ گئے بچوں کے خوش وخرم چہروں پر افسردگی چھا گئی اور کالج کا گوشہ گوشہ ماتم کدہ بن گیا۔

کالج ہال میں اساتذہ وطلبا اپنے دلی رنج وغم کے اظہار کے لئے جمع ہوئے۔ یہ منظر عجیب حسرتناک تھا۔ طلبا کے چہرے اُداس اور قلوب درد وغم سے بھرے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج ان کی روحیں مجروح ہیں اور بانی کالج کی ابدی لیکن ناگزیر مفارقت کو شدت کے ساتھ محسوس کر رہی ہیں۔ جناب غوری صاحب پرنسپل کالج ہذا نے نہایت درد آمیز انداز میں قرارداد تعزیت پیش کی اور مرحوم کی قومی وطنی خدمات اور بے مثال فیاضی اور اولوالعزمی پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی غوری صاحب اور اکثر اساتذہ کی آنکھیں پُرنم اور آواز گلوگیر تھی۔ اس کے بعد کالج بند ہوگیا۔ اساتذہ حلیم لاج پرمٹ کانپور پہونچے اور مرحوم کے آخری دیدار سے مشرف ہوئے اسی روز شام کو ۴ بجے پریڈ گراؤنڈ میں ہزاروں مخلص عقیدتمندوں کے ہمراہ اساتذہ وطلبا نے نماز جنازہ ادا کی ۹ جنوری کو کالج کے ہال اور میدان میں حافظ صاحب مرحوم کا فاتحہ سوئم ہوا۔ طلبا اور اساتذہ کے علاوہ شہر کے معزز حضرات خصوصاً مولانا حسرت موہانی و اساتذہ معہ طلبا جامع العلوم و مدرسہ تعلیم القرآن نے فاتحہ خوانی میں شرکت فرمائی۔ مجمع تقریباً ۲½ ہزار ہوگا۔ قرآن خوانی کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔ متعدد قرآن پاک ختم کئے گئے ہال میں کلمہ خوانی کے لئے علیحدہ انتظام تھا۔ ہال پھولوں اور سبزوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس کے بعد محفل میلاد شریف منعقد کی گئی۔ بعد اختتام ذکر رسول اللہ صلعم حافظ صاحب مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی اور تمام انتظام کی نگرانی جناب پرنسپل صاحب بنفس نفیس نہایت مستعدی اور خلوص سے فرما رہے تھے۔ بعض اساتذہ بھی انہماک کے ساتھ انتظام میں شریک تھے۔ انتظام نہایت قابل تعریف تھا۔ قرارداد تعزیت درج ذیل ہے۔

قرارداد تعزیت

حلیم مسلم کالج کانپور کے اساتذہ اور طلبا کا یہ جلسہ اپنے کالج کے بانی اور صدر جناب خان بہادر حاجی حافظ محمد حلیم صاحب مرحوم کے انتقال پُرملال پر انتہائی رنج وغم کے اظہار کرتا ہے مرحوم نہ صرف ہمارے کالج کے بانی و حامی تھے بلکہ آپ کے فیض بیکراں سے ہمیشہ اس ادارہ کے علاوہ اور دوسرے ادارے بھی مستفیض ہوتے رہے۔ ایسے وقت پر جبکہ ہمارا کالج ابتدائی درجے طے کر رہا ہے۔ مرحوم کا ہم سے جدا ہو جانا ناقابل تلافی نقصان معلوم ہوتا ہے۔ مرحوم کی فیاضی سخاوت اور دریا دلی کی مثال آج ہندوستان کے مسلمانوں میں ملنی دشوار ہے۔ مرحوم کی قومی و ملی خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے ہم دست بدعا ہیں کہ اللہ مرحوم کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کے ساتھ مسلمانوں کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا نعم البدل عطا فرما کے اس نقصان عظیم کی تلافی فرمائے جو اس حادثہ جانکاہ سے قوم اور کالج کو پہونچا ہے۔

رفیق احمد خاں غوری پرنسپل از جانب
اساتذہ وطلبا حلیم مسلم کالج کانپور

افریقہ پر اٹلی کا دانت

نئی دہلی ۱۲ جنوری۔ افریقہ میں اپنی سلطنت مستحکم کرنے نیز اندرون ملکی ضروریات خود پوری کرنے کے لئے اٹلی کے اقدامات جنوبی یورپ کے ملکوں میں ہندوستان کی تجارت بین الاقوامی تجارتی رجحانات اور اقتصادی حکمت عملی۔ ہندوستان کی بعض اشیاء کی برآمد کے سلسلہ میں نئے ملکوں سے تعلقات بعض ہندوستانی پیداواروں کے لئے غیر ملکی بازاروں کی جانچ پڑتال۔ بوڈا پیسٹ کی بین الاقوامی نمائش میں ہندوستانی مصنوعات کی مقبولیت یہ چند عنوانات ہیں جن پر انڈین ٹریڈ کمشنر مقیم ملان کی سالانہ رپورٹ بابتہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں جو ابھی شایع ہوئی ہے۔ مفصل تذکرہ کیا گیا ہے۔ جن ملکوں کا اس رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ اٹلی۔ پرتگال۔ جنوبی۔ فرانس۔ ہنگری۔ یوگوسلاویہ۔ البانیہ۔ رومانیہ۔ بلغاریہ۔ یونان اور ملحقہ جزائر بحر روم رپورٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی یوروپی ممالک میں ۱۹۳۷ء کے آخری سہ ماہی میں قیمتیں سستا۔ اور رہیں اور ۱۹۳۸ء کی پہلی سہ ماہی میں گرنے لگیں۔

جبلپور میں فرقہ دارانہ فساد

جبلپور ۱۲ جنوری۔ جبلپور میں فرقہ دارانہ فساد ہو جانے سے بہت سے اشخاص جنمیں کوتوال شہر بھی تھے زخمی ہوئے معلوم ہوا ہے کہ ایک سادھو نے محلہ کٹیا پارہ میں سنکھ بجا دیا جس پر مسلمانوں نے اعتراض کیا مگر اس نے سنکھ بجانا بند نہیں کیا۔ چنانچہ اسی پر مقابلہ شروع ہوگیا۔ خوب لاٹھیاں اور لاٹھیاں چلیں جس سے بہت سے اشخاص زخمی ہوئے مسٹر علی اختر کوتوال شہر موقع پر پہنچے۔ انھیں بھی چوٹیں آئیں مگر اب حالات رو بہ سکون ہیں۔ محلہ میں پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲ ، ۵ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت خفیفہ ججی علیگڈھ ضلع علیگڈھ

بابو گوبند سروپ ولد بابو جگل کشور قوم کایستھ ساکن محلہ اوپر کوٹ بالائی قلعہ سرکوب

بنام

بابو کشن گوپال ولد کنہائی لال قوم کایستھ ساکن حال کانپور بر مکان بابو جوتی سروپ ملازم تیل مل گھنشیام داس نرائن داس پرا ڈوپیٹ کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ماصل پستکی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احصار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکورہ آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
عدالت جج خفیفہ علیگڈھ

مہر عدالت

دہرہ ایکسپریس کے حادثے کے مزید حالات

پٹنہ ۱۲ جنوری۔ ہوڑہ دہرہ ایکسپریس کو حادثہ پیش آنے کے سلسلہ میں جو مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں۔ اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بین ملکہ ۷ ڈبے اُلٹ گئے۔

"بھابی"

سوتیلی ماں کی وجہ سے کشور اپنے گھر میں غیر تھا۔ تیم تیرتھ کا کوئی گھر بار نہ تھا۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ دونوں میں دوستی ہوگئی اور ایک دوسرے کو سگے بھائی کی طرح چاہنے لگے۔

کو بچ چھوڑنے کے بعد تیرتھ نے اپنی ہی جیسی ایک یتیم لڑکی سے شادی کرلی۔ لیکن بیچارہ سال بھر تفکر کے اندر ہی اندر پرلوک سدھار گیا۔ سوا کشور کے اس کا اپنا کوئی نہ تھا۔ اس لئے مرتے وقت اپنی بیوی کو بھگوان کے بعد اسی کے سپرد کرگیا۔

کشور اپنی بھابی بملا کی دل سے عزت کرتا تھا اور وہ بھی اسے اپنے چھوٹے بھائی کی طرح مانتی تھی۔

لیکن دنیا تو فرشتہ کی ذات میں بھی عیب نکالتی ہے۔ اب چتنے منہ اتنی باتیں یہاں تک کہ کشور کے والد پنڈت جی نے بھی اس سے قطع تعلق کرلیا۔ اتفاق سے کشور کی رینو سے ملاقات ہوگئی۔ دونوں کے درمیان رشتہ محبت قایم ہوگیا۔ دین بندھو بابو کو اس واقعہ سے بہت خوشی ہوئی۔

پروفیسر دین بندھو کشور کے استاد رہ چکے تھے اور اسے بیٹے کی طرح مانتے تھے۔ رینو کے والد دنیئے بابو سے ان کی بہت دوستی تھی۔ دنیئے بابو دایم المریض اور کچھ سنکی سے تھے۔ دین بندھو بابو بھائی کی طرح ان کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

دین بندھو بابو نے دنیئے بابو کے روبرو رینو اور کشور کے بیاہ کی تجویز پیش کی۔ جسے انہوں نے بخوشی منظور کرلیا۔ بملا کو بھائی کے بیاہ کا بڑا چاؤ لگا۔

ادھر ایک بیوہ جہاندیدہ چالاک ہانگنی دیوی۔ گھات میں تھی کہ رینو کی شادی اپنے لڑکے انوپم کے ساتھ رچائے تاکہ رینو کی ساری دولت و جائداد اس کے ہاتھ لگے۔ اس نے دیکھا کہ کشور کے سامنے انوپم کی دال نہ گلیگی۔ لہذا وہ اپنی جوان اور شوخ بھتیجی بیلا کی طرف کشور کو ... کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

کشور پر تو بیلا کا جادو نہ چلا۔ ہاں وہ خود کشور کے دام محبت میں گرفتار ہوگئی۔ اس راز کو وہ اپنی پیاری سہیلی رینو کے سوا اور کسی سے نہ کہنا چاہتی تھی۔ لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ رینو خود کشور سے محبت کرتی ہے تو چپ رہ گئی۔

ہانگنی کی چال کارگر نہ ہوئی۔ اور جب انوپم نے دیکھا کہ وہ کشور کے مقابلے میں کامیاب نہ ہوسکے گا۔ تو اس نے ان جھوٹی افواہوں کو ابھارنا شروع کیا جو کشور اور بملا کے بارے میں پھیل گئی تھیں۔ یہاں تک کہ کشور نہ صرف کالج میں ہی بدنام نہ ہوا بلکہ رینو کے دل سے اس کا اعتبار جاتا رہا۔

اعتبار گیا اور اس کے ساتھ کشور گیا لیکن رینو کے دل سے کشور کی محبت نہ گئی وہ اندر ہی اندر گھلنے لگی۔ اس طرف کشور نے بھی گوشہ نشینی اختیار کرلی اور دل ہی دل میں گھٹنے لگا۔

خوشی کے آسمان پر رنج کی کالی گھٹا چھا گئی۔ یکایک بیلا کی مت شمع حقیقت بن کر آئی۔ دین بندھو بابو کا کشور پر اٹل وشواس آندھی بن کر اٹھا... سچ نے جھوٹ پر فتح پائی۔ کشور اور بملا کے باہمی تعلقات کی پاکیزگی روز روشن کی طرح چمک اٹھی۔

رینو کا دل کشور کے لئے بیقرار ہوگیا۔ یکایک کچھ واقعات گذرے۔ کشور نے جان پر کھیل کر رینو دنیئے بابو کی مدد کی۔

مطلع صاف ہوا۔ دنیئے بابو۔ دین بندھو بابو اور بملا کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ اور دو دلوں کی امنڈتی ہوئی گنگا جمنا میں سب کے دکھ درد بہ گئے۔

بمبئی ٹاکیز کے اس ڈرامہ کا پکچر فروری سے سنٹرل ٹاکیز کانپور میں نمایش ہوگی۔

برطانیہ کا نیا ہوائی جہاز

نیویارک ۱۸ جنوری۔ برطانیہ نے امریکہ سے بم برسانے والے جو دو سو ہوائی جہاز خریدے ہیں ان میں سے ایک ہوائی جہاز نے لاس اینجلس سے نیویارک تک پرواز کیا اور ۲۰۰۰ میل کا فاصلہ ۱۱ گھنٹہ میں طے کرلیا۔ اب یہ ہوائی جہاز برطانیہ کو روانہ ہوجائیگا

سرآغاخاں اور مہاتما جی کی ملاقات

بمبئی ۱۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی سرآغاخاں سے ملاقات کے بعد اس بات پر رضامند ہوگئے ہیں کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کو آیندہ مئی کے مہینہ میں مشرقی افریقہ بھیجا جائے تاکہ وہ وہاں جاکر ہندوستانیوں کو اس تجویز کی مخالفت میں منظم کریں جو ان نوآبادیوں کو جرمنی کے واپس کئے جانے کے بارے میں درپیش ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سرآغاخاں نے خود مہاتما گاندھی سے یہ درخواست کی تھی کہ سردار پٹیل کو مشرقی افریقہ بھیجا جائے تاکہ ان علاقوں کو جرمنی کے واپس کئے جانے کے خلاف وہاں کے ہندوستانیوں کا جو ایجی ٹیشن جاری ہے اسے وہ منظم کرسکیں۔ اگرچہ قیاس آرائیاں تو یہ کی جارہی تھیں کہ سرآغاخاں ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق مہاتما جی سے ملے ہیں۔ لیکن اصلیت نوآبادیوں کی واپسی نکلی۔ معلوم ہوا ہے کہ باردولی میں طویل ملاقات کے دوران سرآغاخاں نے مہاتما گاندھی کو بہت واضح طور پر بتلایا کہ مشرقی افریقہ کو جرمنی کے واپس کئے جانے سے وہاں کے ہندوستانی باشندوں کے مفاد پر کیا اثر پڑے گا۔ سرآغاخاں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ کانگریس میں اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے اور جدوجہد کو منظم کرے تاکہ نوآبادیاں واپس نہ ہونے پائیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سرآغاخاں نے خاص طور پر سردار ولبھ بھائی پٹیل کی خدمات طلب کیں اور مہاتما گاندھی اس پر رضامند ہوگئے چنانچہ سردار پٹیل مئی میں مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہوجائیں گے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ ٹانگانیکا میں قریب قریب سب مسلمان سرآغاخاں کے پیرو ہیں۔ اس لئے سرآغاخاں کو اس علاقہ کے واپس نہ ہونے میں خاص طور پر دلچسپی ہے۔ دوسرا خیال یہ بھی ہے کہ سرآغاخاں کو برطانی وزیروں و مدبروں نے اس کام کے لئے ہندوستان بھیجا ہے کیونکہ براہ راست کانگریس سے گفت وشنید کرنے میں وہ جھجھک محسوس کرتے ہیں۔

یوپی اسمبلی کی کاروائی

لکھنؤ ۱۸ جنوری۔ ایک یوپی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر محکمہ انصاف نے فرمایا کہ ایگزیکٹو سے جوڈیشیل کی علیحدگی کی اسکیم کے متعلق رپورٹ پر حکومت غور کررہی ہے۔ ہائیکورٹ چیف کورٹ اور بورڈ آف ریونیو سے اس معاملہ میں مشورہ کیا جارہا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ابھی تک کسی بھی جگہ اسکیم پر عملدرآمد شروع نہیں ہوا ہے۔ حکومت اس بارے میں پارٹی لیڈروں سے مشورہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی بلکہ وہ اسکیم پر عملدرآمد کرنے سے پہلے تمام ہاؤس کا اعتماد حاصل کرے گی۔

آج جب بل فراہم کے ۱۰ ویں کلاز پر بحث ومباحثہ ختم ہوگئی تو آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر نے کہا۔ نواب سر محمد یوسف کے گنبد کے زبردست نشان لگانے کے باوجود حکومت کو پہلی بیٹھک تو حاصل ہوگئی

حادثہ کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ

پٹنہ ۱۵ جنوری۔ مسٹر سکھ لال سنگھ (کانگریس) نے بہار اسمبلی میں ایک خاص تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ ۱۲ جنوری کو ایسٹ انڈین ریلوے کی لائن پر ہزاری باغ روڈ کے قریب ٹرین کا جو حادثہ ہوا اس کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو کہ سرکاری اور غیر سرکاری اصحاب پر مشتمل ہو تاکہ آیندہ اس قسم کے واقعات رونما نہ ہوں۔

اسپیکر نے تحریک کو پیش کرنے کی محرک کو اجازت دیدی ہے۔ کل بعد دوپہر اس پر بحث ہوگی۔

کیبنٹ میں توسیع کا امکان

کراچی ۱۱ جنوری۔ گزشتہ چند روز کے اندر سندھ اسمبلی میں جو بحث ومباحثہ ہوئی اس کے رجحان سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اور اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کے نظریہ میں فرق پیدا ہوگیا ہے۔ باخبر سیاسی حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیراعظم کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ کیبنٹ میں فوراً توسیع کریں تاکہ وہ خوب مضبوط ہوجائے۔

سرآغاخاں کا بیان

بمبئی ۱۸ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے ہز ہائینس آغاخاں نے فرمایا کہ مشرقی افریقہ کی نوآبادیات کی جرمنی کو واپسی کے متعلق جس شکل میں خبریں شایع ہورہی ہیں۔ وہ صحیح نہیں ہے۔

ہز ہائینس نے فرمایا کہ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ نوآبادیوں کی واپسی کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس قسم کی گمراہ کن رپورٹ سے غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ ہز ہائینس نے خواہش ظاہر کی کہ اس کی تردید ہونی چاہیئے۔

یوپی کانگریس کمیٹی کی عدالت عالیہ

بریلی۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ترائی پوری کانگریس کے ڈیلی گیٹوں کے انتخاب میں جن امیدواروں کو شکست ہوئی ہے ان میں سے بعض امیدواروں نے یوپی کانگریس کمیٹی کی عدالت عالیہ میں اپیلیں دائر کردی گئی ہیں

حکومت اسپین کا پروٹسٹ

لندن ۱۹ جنوری۔ اسپین کے سفیر مقیم لندن نے وزیر خارجہ کو ایک مراسلہ پیش کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اٹلی نے اسپین کے باغیوں کے ہاتھ جنگی جہاز فروخت کرکے عدم مداخلت معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس مراسلہ کو عدم مداخلت کمیٹی کے پاس بھیجنے کی درخواست کی ہے ستمبر میں اٹلی کے باغی حکومت نے چار تباہ کن جہاز اور دو آبدوز کشتیاں خریدیں۔

برطانی کیبنٹ کی میٹنگ

لندن ۱۹ جنوری۔ برطانی کیبنٹ کا ہفتہ وار اجلاس کل منعقد کل منعقد ہوا۔ اس میں مسٹر چیمبرلین وزیراعظم نے اپنے دورہ روم کا حال بیان کیا۔ اور لارڈ ہیلی فیکس سے جنیوا میں جو بات چیت ہوئی اس کا حال بیان ہوا۔

کاغذات پر مذہبی نشان نہیں ہونے چاہیئے

یوپی کانگریس کمیٹی کا سرکلر

لکھنؤ۔ سکریٹری صوبہ کانگریس کمیٹی یوپی نے ضلع وشہر کانگریس کمیٹیوں کے نام مندرجہ ذیل گشتی چھٹی شایع کی ہے۔

اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ ہمارے دفتروں کے کاغذات پر (کارڈ لیٹر پیپر۔ لفافہ۔ اور سائن بورڈ) کچھ ایسے مذہبی نشانات ہوتے ہیں جو آسانی سے بلا سوچے سمجھے کانگریس کے کاغذات پر بنا دیئے جاتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اس طرف ماتحت کمیٹیوں کے دفتروں کا خاص رجحان نہیں ہے اور ایسے نشانات نادانستہ طور پر بنا دیئے جاتے ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ اپنے کاغذات پر اس قسم کے نشانات نہ بنائیں۔ بسرسوتی گنیش یا کسی مذہبی نشان یا ادم وغیرہ کو کاغذات پر نہ شایع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ نشانات ملک کے تمام مذہبوں کے نشانات نہیں کہے جاسکتے اور اس حالت میں جبکہ کانگریس ملک کی سب قوموں کی ایک قومی سیاسی جماعت ہے۔ ہمیں صرف قومی اور سیاسی نشانات بنانا چاہیئے۔ جو ہندو مسلم سکھ۔ عیسائی سب کیلئے یکساں ہیں۔

آپ کی توجہ اس گشتی چھٹی کے ذریعہ ہندوستانی زبان کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے آپ جانتے ہیں کہ زبان کے سوال پر بہت زیادہ خراب فضا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اگر ہم بولنے اور لکھنے میں ایسی زبان استعمال کرنے لگتے ہیں جو عوام کی سمجھ سے باہر ہوتی ہے۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ کانگریس کے دشمنوں کو بیکار کی باتیں بنانے کا موقع مل جاتا ہے۔ آیندہ آپ نیچے لکھی ہوئی باتوں پر سختی سے عمل کریں۔

(۱) شہر وضلع کانگریس کمیٹی کے اشتہارات اردو ہندی دونوں خطوں میں نکلیں اردو زبان ایسی ہو جو نہایت سیدھی اور آسان ہو جسکو ہندوستانی زبان کہا جاسکے۔ ہم اپنے ارگنائزر کو ہدایت کررہے ہیں کہ وہ ماہ جنوری کے ماتحت کمیٹیوں کے اشتہارات کا نہایت غور سے معائنہ کرلیا کریں۔ اور ہم کو فوراً رپورٹ دیا کریں کہ آیا یہ اشتہارات دونوں زبانوں میں نکلتے ہیں یا نہیں۔

(۲) دفتر کے کاغذات خصوصاً جو سب کے دیکھنے کے لئے ہوں وہ بھی بالکل سیدھی اور آسان ہندوستانی زبان میں اور جہانتک ممکن ہو دونوں خطوں میں لکھے جائیں۔

(۳) دفتری سکریٹری مقرر کرنے کا فیصلہ پچھلے سال ہی ہوچکا ہے۔ بہت جگہ یہ لوگ تعینات بھی ہوگئے ہیں آپ سے یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ آپ کے آفس سکریٹری کو ہندی اور اردو دونوں خطوں کو ضروری جاننا چاہیئے۔ اگر کسی خاص وجہ سے یہ دونوں خطوں کو نہ جانتا ہو تو ایسا کوئی مناسب انتظام ضرور ہونا چاہیئے جس سے ہندی اور اردو دونوں کاغذات پر پوری پوری توجہ دیجاسکے۔

ہمیں امید ہے کہ اس سوال کو آپ بہت اہم سمجھیں گے اور مسلم کارکنوں کو زیادہ سے زیادہ موقع دیں گے کہ وہ ان لوگوں کا آسانی سے مقابلہ کریں جو جھوٹ

وزیراعظم برما کی کار پر بم!

رنگون ۲۰ جنوری۔ گذشتہ شام برما کے وزیراعظم ڈاکٹر باما کی موٹر کار پر دیسی ساخت کا ایک بم پھینکا گیا جبکہ باہن روڈ سے کار گذر رہی تھی اور وزیراعظم اپنی کوٹھی واپس جارہے تھے کار کے ذریعہ وزیراعظم کے بچوں کو مکان پہنچایا جارہا تھا۔ بچے بال بال بچ گئے۔ دستی بم زبردست دھماکے کے ساتھ پھٹا اور کار کی بائیں جانب جو رنگ ہو رہا تھا اسپر دھبہ آگیا۔ پولیس نے قریب کے علاقہ کا حلقہ ڈال دیا۔ اور تلاشی لینا شروع کردی۔ فوج موقعہ پر پہنچ گئی۔ اس سلسلہ میں کئی اشخاص گرفتار کرلئے گئے۔

ٹوکیو ۱۹ جنوری۔ فرانس نے دفتر خارجیہ کو لاٹ دیا ہے جس میں ۹ طاقتوں کے معاہدہ میں ان کے یکطرفہ ترمیم کرنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور

کانپور ضلع کانگریس کمیٹی کا بیان

کل شام کو قریب ۶ بجے دو گورے سپاہی موضع مرزاپور کے باہر ایک مندر میں بیٹھے ہوئے تھے. اسی وقت ایک عورت اسی گاؤں کی اپنی لڑکی کے ساتھ پاخانہ پھرنے کے لئے آئی تھی. عورت کو دیکھکر دونوں گورے اوس کی طرف جھپٹے اور پہونچکر اوس عورت کا ہاتھ پکڑ لیا. اس پر وہ عورت چلائی. اوسکو سنکر پاس ہی میں نالا صاف ایک کسان نے بھی شور مچا دیا. اور گوروں کی طرف دوڑا. تب تک گاؤں سے اور لوگ آ گئے. ادن دونوں نے گوروں کا پیچھا کیا. گورے بھی جان بچا کر بھاگے. جب وہ بیہے کے پاس پہونچے تو کانپور کی طرف سے رزرو بنک کا ایک سپاہی بابو لال آ رہا تھا. اوس نے گورے کو پکڑ لیا. آپس میں ماربیٹ ہونے کی وجہ سے دونوں بیہے میں گر گئے. تب گاؤں والوں نے دوسرے گورے سے بندوق چھین لی. اور بیہے سے نکالکر اوس گورے کی بھی بندوق چھین کر دونوں بندوقوں کے ساتھ اوس بیہے میں گرے ہوئے گورے کو پکڑ کر تھانے لے گئے جا رہے تھے. اسی وقت تھانہ کے پاس کے کیمپ سے ۲۵ گورے سپاہی بندوقیں لے کر آ گئے. اوس گورے کو بندوق کے ساتھ چھین لیا. بابو لال چپراسی کو بھی اپنے ساتھ کیمپ پکڑ لے گئے. وہاں پر اسکو خوب مارا. سب انسپکٹر پولیس تھانہ کلیانپور نے کیمپ میں جا کر اوسکو چھوڑایا. بسٹلمنٹ کے اسپتال میں داخل کرا دیا تھا. اس واقعہ سے گاؤں والے بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اونکو خوف ہے کہ کہیں گورے رات کو گاؤں پر حملہ نہ کریں. ہم ضلع کے حکام کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہیں کہ وہ جلد ہی انتظام کریں جس سے دوسری دقتیں واقع نہ ہوں.

(مذکورہ بالا واقعہ کی تحقیقات ہو رہی ہے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے)

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء کو مسٹر ای. ایم سوٹر کی صدارت میں منعقد ہوا. معمولی کارروائی شروع ہونے سے پیشتر چیرمین صاحب نے پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم. ایل. سی کو گورنمنٹ کی طرف سے ٹرسٹ کا ممبر نامزد ہونے پر خوش آمدید کہا.

فیکٹری ایریا میں مزدوروں کے کوارٹروں کے لئے جدید بائی لاز پاس کئے گئے.

فیکٹری ورکمین ایریا کے لئے ایسے بلاک میں ایک پارک بنانے کے لئے تخمینہ منظور کیا گیا سیسہ مئو ویسٹ ایریا میں Q/2 بلاک میں پارک بنانے کے لئے ٹنڈر منظور کئے گئے گورنمنٹ کی طرف سے سیسہ مئو نالہ اسکیم میں ۸۰ کوارٹروں اور رانے پورہ اسکیم میں ۱۷۰ کوارٹروں کے بنانے کے لئے تخمینہ تیار کرنے کی تجویز منظور کی گئی.

پورانے کانپور کی گئوشالہ کمیٹیوں کی ایک ڈیپوٹیشن سے بات چیت کرنے کے بعد یہ طے کیا گیا کہ پورانے کانپور کی اسکیم میں گئوشالہ رہنے دیا جائے گا. اور ٹرسٹ اس پر قبضہ نہ کرے گا. بشرطیکہ گئوشالہ حفظان صحت کے مطابق ٹھیک حالت میں رکھے جاویں.

پورانے کانپور کے معاملات کے متعلق اوس نواح کے باشندوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی گئی ہے ۴۹ ہزار روپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دی گئی.

چونکہ ٹرسٹ کی میٹنگ کے جلسہ کا ایجنڈا بہت طویل تھا اسلئے بہت سے آئٹم آئندہ ہفتہ میں ہونے والے غیر معمولی جلسہ میں طے کرنے کے لئے ملتوی کر دیئے گئے.

حسب فیصلہ مذکورہ بالا ٹرسٹ کا غیر معمولی جلسہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء کو بصدارت صاحب صدر منعقد ہوا.

کانپور کے بڑے فیاض و مخیر خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کی وفات پر ماتمی رزولیوشن کھڑے ہو کر پاس کیا گیا. رعایتی قیمت پر مارواڑی لائبریری کو ناچگھر برہانہ اسکیم میں زمین کا ایک پلاٹ دینا منظور ہوا. اسی طرح پر لائبریری کے استعمال کے لئے بہت کم کرایہ پر رام باغ سیسہ مئو کی عمارت رام باغ ایسوسی ایشن کو پٹہ پر دینا طے ہوا. ہر سہائے جگدمبا سہائے اسکول اور بیز پارک کے استعمال کے واسطے واٹر ورکس کے ساؤتھ ایسٹ سیسہ مئو میں ایک بہت بڑا کھیل کا میدان بنانے کا فیصلہ ہوا.

سودیشی کاٹن مل کے مزدوروں کے کھیل کے میدان کے استعمال کے واسطے مل کے سامنے ایک پلاٹ پٹہ پر دینے کا فیصلہ ہوا. دیبی دین کمپاؤنڈ میں ایک پارک بنانے کی تجویز بھی منظور ہوئی.

کچھ شرایط کے ماتحت کانپور میں ٹیوبرکلوسس اسپتال بنانے کے واسطے ایک لاکھ روپیہ چندہ دینے کی چیرمین صاحب کی تجویز گورنمنٹ کی ضروری منظوری کی شرط سے منظور ہوئی.

یہ بھی طے ہوا کہ رائے بہادر سری نرائن ایگزیکیٹو افسر کو ۱۵ فروری ۱۹۳۹ء سے رخصت پر جانے دیا جاوے. اور رائے صاحب بابو نند لال اونکا چارج لے لیویں.

نئے سال کے کلنڈر

ڈاکٹر برمن مسرز ڈاکٹر برمن لمیٹیڈ (ڈاکٹر ایس. کے برمن) کلکتہ اپنی مقبول عام دواؤں کے لئے پچاس سال سے مشہور ہے ان کا یہ دستور ہر سال خوبصورت کلنڈر اور جنتری شایع کرتا ہے چنانچہ امسال بھی اسکی طرف سے ہم کو ایک خوشنما دیواری کلنڈر اور ایک مفید اور کارآمد جنتری موصول ہوئی ہے.

لال املی کانپور اولن ملز برٹش انڈیا کارپوریشن کی شاخ ہے اور ہندوستان کا قدیم ترین اونی کپڑوں کا کارخانہ ہے جس کے خالص اونی کپڑے اپنی شہرت کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہیں.

اس کمپنی کی طرف سے ہم کو لال املی ڈائری ایک خوشنما دیواری کلنڈر ایک بلاٹنگ کی کتاب و پیپرز کا چھوٹے سائز کا ایک کلنڈر موصول ہوئے ہیں جو نہایت مفید ہونے کے علاوہ دیدہ زیب بھی ہیں.

دہاریوال ولن ملز مینوفیکچرر آف اولن ملز دہاریوال (پنجاب) بھی برٹش انڈیا کارپوریشن کی شاخ ہے اور اس کمپنی کے بھی اونی کپڑے اپنی شہرت اور خوبیوں کے لئے تمام دنیا میں مشہور ہیں. اس کی جانب سے بھی ہم کو دہاری وال ڈائری ایک خوشنما دیواری کلنڈر. ایک بلاٹنگ کی کتاب و پیپرز کے چھوٹے سائز کا ایک خوشنما کلنڈر موصول ہوا ہے جو نہایت دیدہ زیب اور کارآمد و مفید ہیں.

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۹ء ۱۲ بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ہوگا جسمیں معمولی کارروائی بغرض منظوری پیش ہوگی.

بر یدوارڈ کانگریس کمیٹی بر یڈ وارڈ کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں طے ہوا ہے کہ ۲۶ جنوری کو صبح ۷ بجے کرنیل گنج گدری چوراہا کے پاس جھنڈا لہرایا جاوے.

اسلئے وارڈ کے رہنے والوں کا یہ فرض ہے کہ بڑی سے بڑی تعداد میں شریک ہونے کی مہربانی کریں.

دن پھیری ۲۶ جنوری ۱۹۳۹ء سے اس نام کا ہندی ہفتہ وار اخبار شایع ہوگا مسٹر سورج نرائن نگم اخبار کے پبلشر اور مسٹر بھگوان سروپ استوا ڈیٹر ہیں.

اپیل کانپور کے کانگریس کے لیڈروں نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو دوبارہ کانگریس کا پریسیڈنٹ منتخب کرنے کے لئے زوردار اپیل کی ہے.

مسلمانوں کا نصب العین مولوی نذیر احمد صاحب فائق کانپوری ایک لائق ادیب اور اسلامی ہمدردی کا ایک بہترین نمونہ ہیں، آپ نے حال میں متعدد رسالے لکھے ہیں جو لٹریری اور مذہبی اعتبار سے نہایت مفید اور کارآمد ہیں. چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ نے "مسلمانوں کا نصب العین" نامی رسالہ بھی لکھا ہے جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے. یہ رسالہ نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے اور جس کا مطالعہ ہمارے نزدیک مسلمان بچوں کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوگا.

اس رسالہ کے چار حصے ہیں اور ہر ایک حصہ کی قیمت ایک آنہ ہے اور جو مؤلف صاحب مبارک منزل احاطہ کمال خاں کانپور سے دستیاب ہو سکتا ہے.

ہم ایک مرتبہ پھر مسلمانوں سے یہ استدعا کریں گے کہ وہ اس رسالے کو اپنے بچوں کو ضرور پڑھائیں کیونکہ اس رسالے کے مطالعہ سے ان کی معلومات میں نہ صرف اضافہ ہوگا بلکہ اخلاق کی بھی اصلاح ہوگی.

موت پر ٹیکس لگایا جائے گا

لکھنؤ ۱۸ جنوری. سینٹرل بورڈ آف ریونیو کے ممبر مسٹر اے. پی. لائنڈ نے جو کہ آج کل اس بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں آیا صوبہ کے اندر موت پر ٹیکس لگا جا سکتا ہے یا نہیں اسی سلسلہ میں یو. پی کے وزیروں سے آج تبادلہ خیالات کیا.

اور آج ہی وہ کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے.

وزیر اعظم مصر کی تقریر

قاہرہ ۱۹ جنوری. "مجھے پوری امید ہے کہ عقل اور انصاف سے کام لیا جائے گا. اور فلسطین میں امن قایم ہو جائے گا اور ہمارے عرب بھائیوں کا خوف دور ہو جائے گا." ان الفاظ میں وزیر اعظم محمد پاشا نے عرب پالیٹیکل کی دعوت میں تقریر شروع کی. ڈیلیگیشن اتوار کو لندن روانہ ہو جائے گا.

یو. پی میں نشہ بندی کی کامیابی

لکھنؤ ۱۸ جنوری. بارانی ضلعوں میں ترک منشیات کی تحریک کی ترقی کی وجہ سے یہ نتیجہ برآمد ہوا ہے کہ بھنگ کا استعمال بالکل بند ہو گیا ہے اور چرس کا استعمال ۹۰ فیصدی اور افیون وغیرہ کا استعمال ۹۹ فیصدی کم ہو گیا ہے. گورنمنٹ کے بارانی ضلعوں میں محصول میں ۹۰۶۶۶ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا ہے. اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ مجموعی طور پر کل ضلعوں میں اس تحریک کی وجہ سے گورنمنٹ کو ۹½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوگا.

پہاڑ پر حکومت کے جانے کا سوال

لکھنؤ ۲۱ جنوری. آج یو. پی لجسلیچر کی کانگرس پارٹی نے اپنی میٹنگ میں اس سوال پر غور کیا آیا حکومت کو موسم گرما میں اپنے دفاتر پہاڑ پر لے جانے چاہییں یا نہیں. پارٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ حکومت کے نینی تال جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے! آخر قطعی فیصلہ کیبنٹ کے سر چھوڑ دیا گیا.

۲۵ ہزار انعام دینے کا اعلان

پٹنہ ۱۹ جنوری. آج بہار اسمبلی میں دہرہ ایکسپریس کے حادثہ پر بحث کے دوران میں مسٹر کرشن بلبھ سہائے پارلیمنٹری سکریٹری نے یہ اعلان کیا کہ ایسٹ انڈین ریلوے اس آدمی یا آدمیوں کا پتہ دینے والے کو ۲۵ ہزار روپیہ یا اس سے بھی زاید بطور انعام دینے کے لئے تیار ہے جو کہ دہرہ ایکسپریس کے حادثہ کے لئے ذمہ دار ہوں.

ہنگری اور یوگوسلاویا کے درمیان معاہدہ

روم کی ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ ہنگری اور یوگوسلاویا کے درمیان معاہدہ ہونے والا ہے اسکے سلسلہ میں اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو، کیساتھ یوگوسلاویا کے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۔ ششماہی

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۹ء مطابق ۶ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴

ادبیات

پیامِ شہیدِ وطن

(از جناب ابوالمنیر احمد صاحب پیراں مشتاق قریشی بنگلوری)

۲۱ جنوری ۱۹۳۹ء حضرت سلطان ٹیپو شہید رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کی تاریخ ہے، اس موقع پر جناب مشتاق کے شکریہ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں ہندوستان کی موجودہ جنگ آزادی کے سب سے پہلے شہید کا پیام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

جہاں ہے ہند کی تاریخ میں اعلانِ آزادی
وہاں ہے اک مجاہد کا لہو عنوانِ آزادی

اک ایسا دور تھا آمادہ بہر جنگ تھی دنیا
کہ ہر سو اقتدارِ مغلیہ پر تنگ تھی دنیا

شمالی ہند کے ہر ایک حصے پر لٹیرے تھے
حدودِ ساحلِ مدراس تک چوروں کے ڈیرے تھے

مظالم ٹوٹتے تھے ہر طرف گوروں کے کالوں پر
بہت دشوار جینا ہو گیا تھا ہند والوں پر

حصولِ ملک و دولت پر تھی پردیسی اُدھر نازاں
ادھر دیسی پریشاں حال اپنے بخت پر نالاں

نجاتِ دائمی ہونی تھی جس سے ایک عالم کی
وہ باطل سوز بجلی وادیِ میسور میں چمکی

مراسم طے ہوئے میسور میں جب تاجپوشی کے
دکن کے تخت نے سلطان ٹیپو کے قدم چومے

وہ بطلِ حریت وہ تیغ جوہر دار آزادی
شہیدِ قوم و ملت واقفِ اسرارِ آزادی

مخاطب کر کے خاص و عام کو ارشاد فرمایا،
جو اپنے دل میں تھا لب پر وہ حرفِ مدعا لایا،

وہی انسان ہوں میں جس کی ہستی مٹنے والی ہے
وجاہت، سلطنت، کیا زیست بھی نقشِ خیالی ہے

رہوں زندہ میں جبتک ہے یہ فرضِ اولیں میرا
وطن کے اپنے استقلال پر لڑنا ہے دیں میرا

ڈرا سکتے نہیں نظارے باطل کی حمایت کے
دکھاتے ہیں مناظر مجھ کو جھوٹی شان و شوکت کے

تمہیں سے قوم کی ہے لاج اے میرے وطن والو!
دکھا دو جوہرِ مردانگی اٹھ کر دکن والو!

کوئی طاقت رہِ مقصد میں کانٹے بو نہیں سکتی
ارادوں میں ہمارے موت حائل ہو نہیں سکتی

شہیدوں کیلئے حوروں کا دامن ہے چمکتی تلواریں
تو ہیں جنت کی راہیں یہ چمکتی تیغ کی دھاریں

وطن کی چاہتے ہو راحتیں تو رنج سہنا ہے
بڑھو آگے اگر دنیا میں تم کو زندہ رہنا ہے

پہونچکر منزلِ مقصود پر جی سے گذرتے ہیں
قضا سے کھیلنے والے کہیں خنجر سے ڈرتے ہیں

سراپا صدق میں ڈوبی ہوئی روشن بیانی ہے
اسی دربار کے اک معتمد کی یہ زبانی ہے

کہا سلطان نے یوں جھوم کر شوقِ شہادت میں
قسم اسکی ہے میری جان جسکے دستِ قدرت میں

محبت مرتے دم تک تجھ سے ہے ہندوستاں میری
ہے تیرے واسطے میرا لہو یہ جسم و جاں میری

ادھر جسدم زباں پر تھے یہ کلماتِ رجز جاری
ادھر سلطان پر تھی وجد کی سی کیفیت طاری

کہاں پھر ہند میں تجھ سا کوئی جانباز ہوتا ہے
بس اک جذبہ ہے تیرے نام سے آغاز ہوتا ہے

وطن کا ذرہ ذرہ لیکے عزمِ جنگ آئے گا
ترا خونِ شہادت اک نہ اک دن رنگ لائے گا

(مدینہ)

دنیائے اسلام

مجلس ملیہ افغانستان میں شاہی تقریر

پشاور پارلیمنٹ افغانستان کے افتتاحی اجلاس میں تاجدار افغانستان نے ایک بصیرت افروز تقریر کی جس کے دوران میں آپ نے فرمایا۔

افغانستان کو ترقی یافتہ ملک کے ہم دوش کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ افغانستان بھی تہذیب و تمدن کی شاہراہ پر ان اقوام کے ہمگام ہو اور وہ فوائد حاصل کرے جو ان قوموں نے حاصل کئے ہیں، میں اس مجلس میں افغانستان کے ہر علاقہ اور ہر قبیلہ کے نمایندوں کو موجود دیکھکر بہت خوش ہوا ہوں یہ ملک کے مستحکم اتحاد کا ثبوت ہے جس کی بدولت ہم اپنا مقصد حاصل کرسکیں گے، ملک کی ترقی کیلئے ابھی ہمیں بہت کچھ کرنا ہے یہ مسئلہ حقیقت ہے کہ کوئی قوم صرف اس صورت میں ترقی کرسکتی ہے کہ وہ بھی دیگر ترقی یافتہ اقوام کے معیار تعلیم و تربیت کے مطابق علم حاصل کرے ان کی طرح اپنے ملک کے دفاع کے لئے وہ عہد حاضرہ کے تازہ ترین آلات حرب سے مسلح ہو اور ان کے مقابلہ میں اس کے پاس بھی دولت ہو ان ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میری گورنمنٹ نے اس سال کے آغاز میں ہی اپنے سالانہ بجٹ میں تعلیم کو فروغ دینے اور اقتصادی حالات کو درست کرنے کے لئے ایک گراں قدر رقم مخصوص کردی تھی۔

نوے نئے مڈل اور ہائی اسکول ملک میں کھولدیے گئے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میری حکومت کا شعبہ تعلیمات جب اور جہاں ضرورت ہوگی نئے اسکول کھولنے سے دریغ نہیں کرے گا "پشتو" زبان رائج کرنے کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں۔

مجھے یہ معلوم کرکے بیحد مسرت ہوئی ہے کہ اہل ملک فوجی تربیت کو محسوس کرتے ہیں اور بہ تعداد کثیر فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں ہمیں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں اپنی اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ فوج اور ملک اور دیگر دفاعی تدابیر پر صرف کررہی ہیں اسلئے ہمارا بھی فرض ہے کہ اس راہ پر بھی ہم حتی الامکان ان کے ساتھ ساتھ چلیں۔

ہمارے ملک نے زراعت اور تجارت میں بھی اچھی ترقی کی ہے میں اپنے وزیروں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انھوں نے ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کامیاب کوششیں کی ہیں، آمد و رفت کی نئی شاہراہیں نہریں اور عمدہ سڑکیں بنانے سے ملک کی تجارت نے فروغ پایا ہے ملک کے طول و عرض میں پکی سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا ہے اور ابھی اور سڑکیں تعمیر کی جائیں گی اور ملک کا ہر ایک گاؤں ان سڑکوں کے علاوہ تار اور ٹیلیفون کے ذریعہ کابل کے ساتھ ملادیا جائے گا۔

ہمارا ملک معدنی دولت سے مالا مال ہے اس سے استفادہ کرنے کے لئے ہمارا خیال مختلف طریقے اختیار کررہا ہے۔ بعض حالتوں میں ہم نے یہ کام کرنے والوں کو روپیہ قرض دیا ہے اور علاقوں میں حکومت کے زیر انتظام صنعتی کارخانے جاری کئے گئے ہیں، جہاں یورپین ماہروں کی نگرانی میں کام ہو رہا ہے اور بعض علاقوں میں غیر ملکی کمپنیوں کو معدنیات کے سلسلہ میں حقوق دئے ہیں جن سے ہمیں امید ہے کہ افغانستان بہت فائدہ حاصل کریگا

میں اپنی حکومت کی خارجی پالیسی کا اعادہ کردینا چاہتا ہوں دیگر بڑی بڑی حکومتوں کی طرح اپنے قریبی پڑوسیوں اور دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ امن و آشتی سے رہنا ہمارا نصب العین ہے ہم دنیا میں قیام امن کیلئے مجلس اقوام کی کوششوں میں حتی المقدور امداد کریں گے۔

اپنی تقریر ختم کرنے سے پیشتر میں اپنے والد محترم شاہ شہید کو خراج عقیدت ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ شاہ شہید کی بدولت ہی یہ پارلیمنٹ ہستی میں آئی تھی اس لئے میں ہمیشہ اس پارلیمنٹ کی سرپرستی کرنا اپنا فرض اول خیال کروں گا تاکہ میری قوم اس کی وساطت سے اپنی خوشحالی، بہتری اور ترقی کے لئے اپنی خواہشات کا اظہار کرسکے میں اس ملک کو اپنی ترقی کی راہ میں ایک نہایت اہم نشان راہ سمجھتا ہوں۔

"مصر" "نہر سوئز" اور "اطالیہ"

اخبار الاہرام نے نہر سوئز پر ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ اطالیہ کے حالیہ مطالبہ نے سیاسی حلقوں میں بے چینی پیدا کردی ہے اس سلسلہ میں نہر سوئز کے معاملہ میں مختلف قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں اس معاملہ میں کوئی اطالیہ کو حق بجانب بناتا ہے اور کوئی انگریزوں کی طرفداری کرتا ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ حبشہ کی فتح کے بعد سے اطالیہ کا معاملہ بہت اہم ہوگیا ہے لیکن ہندوستان اور آسٹریلیا کی وجہ سے نہر سوئز برطانیہ کے لئے بھی اتنی ہی اہم ہے۔

اس مسئلہ میں بنیادی چیز جو غور طلب ہے وہ یہ ہے کہ نہر سوئز مصر کی زمین میں بہتی ہے یا کسی اور کی زمین میں

ہماری رائے میں مسٹر چیمبرلین اطالیہ کو یہ جواب دیں تو ٹھیک ہے کہ نہر سوئز مصر کی ملک ہے، لہذا اطالیہ کو چاہئے کہ وہ اس مسئلہ پر مصر سے بات چیت کرے۔

خوابیدہ ملک و قوم اب تو جاگو!
پیغام حیات لائی ہے بسنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحقِ عزم مستقل ہیں ہے — زبان پر بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۴

کانگریس کے صدر کے انتخاب کا معاملہ

تری پوری کانگریس کے صدر کے انتخاب کے معاملہ نے اس سال ایک عجیب غریب صورت اختیار کرلی ہے اور یہ صورت مسٹر سوبھاش چندر بوس موجودہ صدر کانگریس کے بیان اور اصرار سے پیدا ہوگئی ہے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا ابوالکلام کے نام کے واپس لے لینے کے بعد ورکنگ کمیٹی کے ممبران کی رائے یہ ہے کہ ڈاکٹر پٹابی ستیا رامیہ کو آیندہ سال کے لئے صدر منتخب کیا جائے مگر سبھاش بابو کی یہ خواہش معلوم ہوتی ہے کہ انکا انتخاب آیندہ سال کے لئے بھی ہو۔ اور وہ غالباً اس کے لئے مصر بھی ہیں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے مندرجہ ذیل چھ ممبران یعنی (۱) سردار ولبھ بھائی پٹیل (۲) بابو راجندر پرشاد (۳) مسٹر جے رام داس دولت رام (۴) مسٹر اچاریہ کرپلانی (۵) مسٹر شنکر راؤ دیو (۶) اور مسٹر بھولا بھائی دیسائی نے ایک بیان شایع کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے کہ:۔

ہم نے سبھاش بابو کا بیان اس توجہ کے ساتھ پڑھا جس کا وہ مستحق تھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اب تک صدر کانگریس کے انتخابات متفقہ طور پر ہوتے رہے ہیں۔ سبھاش بابو نے ایک ہی مثال قایم کی ہے جس کا انکو پورا حق تھا۔ انہوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس کی عقلمندی تو تجربہ سے ظاہر ہوگی لیکن ہمیں اس کے متعلق بہت شبہ ہے کانگریس کے صدر کے انتخاب کو امر متنازعہ بنانے سے پہلے زیادہ لحاظ زیادہ رواداری اور ایک دوسرے کے لئے زیادہ احترام کرنے کی ضرورت تھی۔ ہمیں خوشی ہوتی کہ ہمیں اس بیان پر کچھ کہنا پڑتا لیکن جب آیندہ انتخاب کے متعلق ہماری رائے بہت شدید ہے تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس کا اظہار نہ کرکے ہم ایک فرض ادا کرنے سے قاصر رہیں گے۔

ہمارے لئے یہ بڑے رنج کا مقام تھا کہ مولانا آزاد صاحب نے صدارتی انتخاب کی امیدواری سے اپنا نام لینا مناسب سمجھا لیکن جب انہوں نے نام واپس لینا طے کرہی لیا تو انہوں نے ہم میں سے چند سے مشورہ کرکے ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ کے نام کی سفارش کی۔ یہ فیصلہ بہت غور و خوض کے بعد کیا گیا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ بہت مناسب پالیسی ہے کہ بہت خاص حالات کے علاوہ ایک شخص کو دوبارہ کانگریس کا صدر نہ منتخب کیا جائے۔

سبھاش بابو نے اپنے بیان میں فیڈریشن کی مخالفت کا ذکر کیا ہے یہ رائے تو ورکنگ کمیٹی کے تمام ممبروں کی ہے یہ تو کانگریس کی پالیسی ہی ہے سبھاش بابو نے بہت سے مقاصد اور پروگرام کا بھی ذکر کیا ہے، ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ آیندہ اجلاس کانگریس کے صدر کے انتخاب کے لئے یہ تمام باتیں امور متعلقہ نہیں ہیں۔

کانگریس کی پالیسی اور اس کے پروگرام کا فیصلہ پریذیڈنٹ نہیں کرتے اگر ایسا ہی ہوتا تو وہ کانگریس کا آئین صدارت کی مدت ایک سال مقرر نہیں کرتا کانگریس کی پالیسی اور پروگرام کا فیصلہ جب کانگریس خود نہیں کرتی ہے تو ورکنگ کمیٹی ان کے متعلق فیصلہ کیا کرتی ہے، پریذیڈنٹ کی پوزیشن ایک چیرمین جیسی ہوتی ہے اور وہ آئینی بادشاہت کے تحت قوم کے اتحاد اور یک جہتی کی نمایندگی کرتا ہے لہذا اس پوزیشن کو بجا طور پر ایک بڑی عزت کی پوزیشن سمجھا جاتا ہے۔

اس لئے قوم نے اس عزت کو اپنے زیادہ سے زیادہ ہونہار فرزندوں کو سالانہ انتخاب کے ذریعہ بخشا، پریذیڈنٹ کا انتخاب ہمیشہ اتفاق رائے سے ہی ہوتا رہا ہے جیسا کہ زیب بھی دیتا ہے، لہذا پریذیڈنٹ کے انتخاب کے سوال سے کسی قسم کا تنازعہ پیدا کرنا خواہ وہ پالیسیوں اور پروگرام کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو پسندیدہ نہیں ہے ہمارے خیال میں ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کانگریس کی صدارت کے لئے نہایت موزوں ہیں وہ ورکنگ کمیٹی کے سب سے پرانے ممبروں میں سے ہیں اور ان کا پبلک خدمت کا ریکارڈ کافی طویل ہے اور غیر منقطع ہے لہذا ہم کانگریس کے ڈیلیگیٹوں سے صدارت کے لئے ان کے نام کی سفارش کرتے ہیں، ہم سبھاش بابو کے ساتھیوں سے بھی یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ سبھاش بابو پر اس بات کے لئے زور ڈالیں کہ وہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں اور ڈاکٹر پٹابی کو اتفاق رائے سے پریذیڈنٹ منتخب ہوجانے دیں۔

مسٹر سرت چندر بوس ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے بھی تری پوری کانگریس کی صدارت کے سلسلہ میں ایک طویل بیان برائے اشاعت ایسوشی ایٹڈ پریس کو دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں۔

انڈین نیشنل کانگریس کی صدارت کے سلسلہ میں میرے ورکنگ کمیٹی کے ساتھیوں نے جو بیان شائع کیا ہے اس نے مجھے اپنی مہر خاموشی کو توڑنے پر مجبور کردیا ہے مجھے کل صبح تک اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ میرے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس قسم کا بیان دے گا، اس بیان سے جو پہلا بازاثر مجھ پر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے کسی ممبر کو اپنے دو ساتھیوں کے درمیان مقابلہ ہونے کی صورت میں کسی کی طرفداری نہیں کرنا چاہئے۔ میرا یہ بھی خیال ہے کہ اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے بیان شایع کرنے سے کانگریس کے دونوں بازوؤں کے باہمی اختلافات بڑھ جائیں گے۔

سرت بابو نے آگے چلکر اپنے بیان میں رائے ظاہر کی ہے کہ صدر کا انتخاب کا معاملہ ڈیلیگیٹوں کے سر چھوڑ دیا جائے کیونکہ کسی بھی امیدوار کی طرفداری کرنے سے انتخاب محض ایک ضابطہ کی کارروائی رہ جائے گی۔

اس سلسلہ میں بابو سرت چندر اور سردار پٹیل کے درمیان کئی تاروں کا بھی تبادلہ ہوا۔

سبھاش بابو نے ورکنگ کمیٹی کے بیان کے جواب میں ایک بیان شایع کیا ہے جو حسب ذیل ہے کہ:۔

اگرچہ میرے لئے یہ ایک نہایت تکلیف دہ کام ہے کہ میں اپنے ان معزز ساتھیوں کے ساتھ جو کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں پبلک طور پر بحث میں پڑوں تاہم بحالت موجودہ میرے لئے اور کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے میرا پہلا بیان جسے میں نے ۲۱ ماہ حال کو برائے اشاعت پریس کو دیا تھا وہ اس بیان کا جواب بالآخر تھا جسے مولانا ابوالکلام نے شایع کیا تھا اور اب جو بیان میں شایع کر رہا ہوں وہ سردار پٹیل اور دیگر لیڈروں کے چیلنج کن بیان کا جبریہ جواب ہے۔

پبلک طور پر اس بحث کو شروع کرنے کی ذمہ داری مجھ پر نہیں بلکہ میرے معزز ساتھیوں کے سر ہے۔ ورکنگ کمیٹی کے دو ممبروں کے درمیان انتخابی مقابلہ ہونے کی صورت میں دیگر ممبروں سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ منظم طریق پر دونوں میں سے کسی کی طرفداری کرینگے۔ کیونکہ یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ انہیں زیب نہیں دیتا سردار پٹیل اور دیگر لیڈروں نے انفرادی کانگریسی کارکنوں کی حیثیت سے نہیں بلکہ آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی حیثیت سے بیان شایع کیا ہے میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ مناسب ہے جبکہ ورکنگ کمیٹی نے اس مقابلہ پر کبھی غور ہی نہیں کیا۔ سردار پٹیل اور دیگر لیڈروں نے جو بیان دیا ہے اس میں ہمیں پہلی بار یہ بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر پٹابی کے انتخاب کی حمایت کرنے کا فیصلہ بہت غور و خوض کے بعد کیا گیا ہے۔ نہ ہی مجھے اور نہ میرے کچھ ساتھیوں کو جو کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں اس غور و خوض اور اس فیصلہ کا علم ہے میرے خیال میں یہ بہتر ہوتا اگر دستخط کنندگان نے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی حیثیت سے نہیں بلکہ انفرادی کانگریسی کارکنوں کی حیثیت سے شایع کیا ہوتا۔

اگر صدر کے انتخاب کو برائے نام بھی انتخاب رکھنا ہے تو اخلاقی دباؤ کے بغیر ووٹنگ کی آزادی ہونی چاہئے لیکن کیا وہ بیان جسے سردار پٹیل اور دیگر لیڈروں نے دیا ہے اخلاقی دباؤ ڈالنے کے مترادف نہیں ہے اگر پریذیڈنٹ ڈیلیگیٹوں سے ہی منتخب کرانا ہے اور ورکنگ کمیٹی کے سرکردہ ممبروں سے اسے نامزد نہیں کرانا ہے تو کیا سردار پٹیل اور دیگر لیڈر اپنے بیان کو واپس لے لیں گے۔ اور اس معاملہ کو ڈیلیگیٹوں کے سر چھوڑ دیں گے کہ وہ جس طرح چاہیں ووٹ دیں۔

نہیں تو بہتر یہ ہے کہ انتخابی طریقہ ہی اڑا دیا جائے اور ورکنگ کمیٹی پریذیڈنٹ کو نامزد کر دیا کرے۔ آپ نے فرماتے ہیں کہ آج پریذیڈنٹ کی پوزیشن محض چیرمین کی نہیں ہی بلکہ وہ ایک پرایم منسٹر یا امریکہ کے پریذیڈنٹ کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنی ورکنگ کمیٹی خود نامزد کرتا ہے پچھلے سالوں میں انتہا پسندوں کو پریذیڈنٹ بنایا جا رہا تھا لیکن اس سال ایک اعتدال پسند کو پریذیڈنٹ بنانے کے ارادے میں کوئی خاص مطلب پنہاں دکھائی دیتا ہے۔ عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کے اعتدال پسند برطانوی حکومت کے ساتھ فیڈریشن کے معاملہ پر سمجھوتہ کرینگے۔ اسلئے وہ انتہا پسند پریذیڈنٹ سے ڈرتے ہیں۔ میرے کہنے کے باوجود دوستوں نے کسی اور انتہا پسند کا نام صدارت کے لئے پیش نہیں کیا میں اس وقت بھی اپنا نام واپس لینے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ کوئی فیڈریشن کا مخالف پریذیڈنٹ چنا جائے۔ میں ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دونگا کہ وہ کانگریس کے اتحاد کی خاطر کسی انتہا پسند کو پریذیڈنٹ چنے۔ اس وقت اعتدال پسندوں کو ایک انتہا پسند صدر منتخب کرکے فراخدلی کا ثبوت دینا چاہئے اور ایسے نازک وقت میں کانگریس کی طاقت کو منتشر ہونے سے بچانا چاہیئے۔

تری پوری کانگریس کی صدارت کے سلسلہ میں سبھاش چندر بوس کے تازہ ترین بیان کے جواب میں سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک طویل بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں آپ نے سبھاش چندر بوس کے بیان کو تعجب خیز قرار دیتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ صدر کے انتخاب کے معاملہ میں ۱۹۲۰ء کے بعد سے ہمیشہ یہ قاعدہ رہا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے کچھ ممبر اس بارہ میں مہاتما جی سے بھی مشورہ کیا کرتے ہیں۔ جب مہاتما جی ورکنگ کمیٹی کے ممبر تھے تو اس وقت تک وہ صدارت کے لئے کسی کے نام کی سفارش کرکے ورکنگ کمیٹی کی رہنمائی کیا کرتے تھے لیکن کانگریس سے ان کے علیحدہ ہو جانے کے بعد انہوں نے اس قسم کی رہنمائی کرنی ترک کردی تاہم تری پوری کانگریس کی صدارت کے سلسلہ میں ممبروں نے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی ...

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ اپنے ذاتی کاروبار کی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے تھے آپ اپنی ذمہ داری مسٹر وحید احمد منتخب سینئر وائس چیرمین پر ٹال گئے تھے۔ جنکا انتخاب شروع جنوری سنہ ۱۹۳۹ء میں ہوچکا تھا لیکن مسٹر رضا صاحب کا یہ مطالبہ تھا کہ انکی سینئر وائس چیرمینی کی میعاد ۲۹ جنوری سنہ ۳۹ء کو ختم ہوگی اسوقت تک وہ سینئر وائس چیرمین ہیں۔ کلکٹر صاحب نے مسٹر رضا کے حق میں فیصلہ دیا۔ چنانچہ مسٹر رضا نے بورڈ کے چیرمینی کے فرائض ادا کئے۔ لیکن آپ نے ۲۱ و ۲۳ جنوری کو ہونے والے بورڈ کے جلسے ملتوی کر دیئے ہیں۔ مسٹر بی پی سریواستو چیرمین تشریف لے آئے ہیں۔

اسٹرائک

مقامی ڈی۔ اے۔ وی اسکول کے طلبا نے اس بنا پر اسٹرائک کر رکھی ہے کہ ہیڈ ماسٹر نے اپنے ایک ماتحت ماسٹر کو سخت کلامی سے مخاطب کیا تھا۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کا بیان ہے کہ انہوں نے کوئی خلاف تہذیب بات نہیں کی۔ اسٹوڈنٹ یونین اس کی حمایت کر رہی ہے، اسی طرح "یوم آزادی" کی تعطیل کے سلسلہ میں ڈی اے۔ وی۔ کالج کے طلبا نے ۲۶ جنوری سنہ ۳۹ء کو اسٹرائک کردی۔ طلبا کی تعطیل کی درخواست نامنظور کردی گئی تھی۔

لینن ڈے

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو کانپور میں "لینن ڈے" منایا گیا اور شام کو بریڈ پر مسٹر ایس۔ ایس یوسف کی صدارت میں عام جلسہ ہوا۔ بمبئی ٹریڈ ڈسپیوٹ ایکٹ کی مذمت کی گئی اور بمبئی گورنمنٹ سے اسکو نافذ نہ کرنے کی درخواست کا رزولیوشن پاس ہوا۔

پٹیشن

پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری آیندہ نیشنل کانگریس کے اجلاس کے لئے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے ہیں۔ اس انتخاب کے خلاف پٹیشن دائر کیا گیا ہے۔

گورنمنٹ ہائی اسکول

گورنمنٹ ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ ۳۰ جنوری سے شروع ہوکر ۲ فروری کو ختم ہوگا جس میں اسپورٹ ہاکی۔ سائیکل پولو۔ فٹبال۔ ڈبیٹ ڈرامہ۔ گانے۔ ریڈیو۔ بیت بازی۔ ڈبیٹ پکچر وغیرہ ہونگے اور ۲ فروری کو مسٹر ال۔ اوون آئی۔ سی۔ ایس۔ سی۔ آئی۔ ای ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی صدارت میں جلسہ تقسیم انعامات ہوگا اور بعدازاں ایٹ ہوم دیا جائے گا۔

شادی

رائے صاحب لالہ روپ چند جین ایم ال۔ سی اسپیشل مجسٹریٹ ورئیس کے صاحبزادہ مسٹر راجندر کمار جین کی شادی کے سلسلہ میں ۲۹ جنوری کی رات کو رائے صاحب معززین شہر کو ایک شاندار ڈنر دے رہے ہیں۔ بارات ۱ فروری کو بذریعہ اسپیشل ٹرین آرہ جائیگی۔

اگریکلچرل کالج

کانپور ایگریکلچرل کالج کے سالانہ تقسیم انعامات کا جلسہ ۲۹ جنوری ۳½ بجے دن کو ہوگا جسکی صدارت آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف و ایگریکلچر کریں گے۔ بعدازاں ایٹ ہوم دیا جائیگا

بائی سودیشی ڈے

کانپور سودیشی لیگ نے امسال یہ طے کیا ہے کہ محض سودیشی نمائش ہی نہ کرکے سودیشی کا پروپیگنڈا اور ذرایع سے بھی کرنا چاہیئے۔ چنانچہ اس کے لئے اس نے "بائی سودیشی ڈے" کی تجویز منظور کی تھی اس ڈے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سودیشی لیگ نے ایک کمیٹی بنا دی تھی۔ جس نے ایجوکیشن انسٹی ٹیوشنوں کے نمایندوں سے مشورہ کرنے کے بعد یہ طے کیا ہے کہ ۱۸ مارچ کو "بائی سودیشی ڈے" منایا جائے جس کی صدارت کے لئے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔ پی کو بلانے کی کوشش کیجائیگی۔

کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن

مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کے مدعو کرنے پر ۲۳ جنوری کی صبح کو مسٹر ایس۔ پی مہرہ کے مکان واقع بہار گو اسٹیٹ میں ایک جلسہ منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر زمانہ و آزاد کی صدارت میں ہوا جس میں کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی گئی۔ اور اس کے لئے قواعد وضوابط مرتب کئے گئے اور یہ طے کیا گیا کہ کانپور کے تمام جرنلسٹ اس ایسوسی ایشن کے ممبر ہوسکتے ہیں جس کے لئے فارم داخلہ کی خانہ پری کرنا ہوگی اور تین روپیہ سالانہ چندہ ادا کرنا ہوگا۔ آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیدان کا انتخاب عمل میں آیا منشی دیا نرائن نگم صاحب پریسیڈنٹ پنڈت بالکرشن شرما صاحب وائس پریسیڈنٹ۔ مسٹر ایس۔ پی مہرہ سکریٹری خواجہ عبدالسلام خزانچی و جوائنٹ سکریٹری علاوہ اس کے مسٹر ہری شنکر ودیارتھی پنڈت راما شنکر اوستھی، مسٹر گوپی ناتھ سنگھ اور دو اور اصحاب ممبران انتظامیہ منتخب کئے گئے۔ بعدازاں مسٹر مہرہ نے حاضرین کی خاطر چاء، توس و بسکٹ سے کی، اور جلسہ بعد شکریۂ صدر برخاست ہوا۔

یوم آزادی

۲۶ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء کو سب سے پہلے آزادی کا دن منایا گیا تھا اور جب سے آج تک یہ آزادی کا دن ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں منایا جاتا ہے چنانچہ امسال بھی ۲۶ جنوری کو اور مقامات کی طرح کانپور میں بھی منایا گیا اور ۴ بجے شام کو تلک ہال سے ایک جلوس نکالا گیا اور یہ جلوس شہر کے مختلف محلوں میں گھومتا ہوا تلک ہال واپس آیا اور شردھانند پارک میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں متعدد حضرات نے تقریریں کیں۔

مدرسہ تکمیل العلوم

آجکل مدرسہ تکمیل العلوم میں سات مدرس عربی پڑھاتے ہیں جنمیں چار مستقل اور تین معین ہیں اور طب و تصوف کی بھی تعلیم ہوتی ہے اور مریضوں کا علاج بھی کیا جاتا ہے امسال دو جدید مدرسوں کا تقرر ہوا ہے جنمیں سے ایک بحر العلوم مولانا عبدالحی فرنگی محلی مرحوم محشی حواشی ہدایہ و شرح وقایہ وغیرہ کتب کثیرہ و علماء حرمین کے سند یافتہ شاگرد ہیں اور مدرسہ میں بکمال مستعدی درس حدیث و تصوف دے رہے ہیں اور دوسرے مشہور آفاق حکیم عبدالعزیز مرحوم جھوائی ٹولہ لکھنؤ کے نواسے اور حکیم شفاء الملک کے بھانجے ہیں آپ طب منطق و فلسفہ وغیرہ کی مدرسہ میں تعلیم دیتے اور اسی مدرسہ میں مطب بھی فرماتے ہیں طب وغیرہ علوم کے شایق طلبہ کو آپ کی تعلیم سے اور مریضوں کو آپ کے علاج سے مدرسہ میں آکر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ معاونین و متعلقین مدرسہ مریض کو دکھلانے کے لئے بلائیں گے۔ تو ان سے آپ بخیال ہمدردی مدرسہ فیس نہ لیں گے۔

المعلن۔ صدیق حسن نائب مہتمم مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور

رفاہ عام کلب کا جلسہ

رفاہ عام کلب کرنیل گنج کانپور کا ماہانہ جلسہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء زیر صدارت جناب سید محمد رضا صاحب میونسپل کمشنر منعقد ہوا جس میں قبل شروع ہونے کارروائی حسب ذیل رزولیوشن حاضرین جلسہ نے کھڑے ہوکر پاس کیا۔

رفاہ عام کلب کرنیل گنج کانپور کا یہ جلسہ عام اعلیٰ حضرت اتاترک غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ کی وفات حسرت آیات و نیز ہندوستان کی تین عظیم ہستیوں زعیم الملت خادم کعبہ حضرت مولانا شوکت علی صاحب علامہ دہر ڈاکٹر اقبال صاحب و رئیس اعظم الحاج حافظ محمد حلیم صاحب کی رحلت پر اپنے دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ موجودہ دور میں ان اہم شخصیتوں کی وفات دنیائے اسلام و مسلمانان ہند کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اس کے بعد حسب ذیل عہدہ داران کا انتخاب آیندہ سال کے لئے عمل میں آیا۔

سرپرست۔ جناب سید محمد رضا صاحب۔ صدر جناب سید علی صاحب زیدی۔ نائب صدر جناب ماسٹر عبدالشکور صاحب۔ جنرل سکریٹری قاضی احمد علی نقوی۔ سکریٹری لائبریری۔ جناب حکیم مشتاق احمد

سبدِ گل

حسین عورت بھی عجیب چیز ہے اگر کوئی زاہد صد سالہ بھی اس کو دیکھ لیتا ہے تو اس کا دل بھی اس لطیف شے کو دیکھنے کے بعد پلپلا ہو جاتا ہے۔

لندن کے ایک پادری صاحب کی دلچسپ سرگذشت اخبارات میں شایع ہوئی ہے کہ یہ حضرت مدتوں سے یاد خدا میں معروف تھے۔ ان کا کام اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ باپ بیٹا اور روح القدس کی تعلیم دیتے رہیں۔

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک بے حد حسین مہ پارہ بھی پادری صاحب کا وعظ سننے چلی آئی۔ پادری صاحب کی جو اس پر نظر پڑی تو لگے اس کو بے طرح گھورنے۔ اب جناب کی زبان تو معروف وعظ تھی اور دل اس حسینہ کے گرد طواف کر رہا تھا اس حسینہ کو بھی کچھ پادری صاحب کا وعظ ایسا بھایا کہ جب دیکھئے گرجا میں دھری ہوئی ہے۔ پادری صاحب نے جو یہ گرویدگی دیکھی تو پند و نصیحت چھوڑ کر داستان عشق بیان کرنی شروع کر دی جسینہ بھی تھی نرم دل۔ اسے پادری پر رحم آگیا اور آخران دونوں پر رحم آگیا اور آخران دونوں کی شادی ہو گئی دیکھا آپ نے عورت کا جادو کیا ہوتا ہے۔

اسی قسم کا ایک عجیب واقعہ موضع بازہ تحصیل سر ہند میں حال ہی میں پیش آیا ہے۔ اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ اس موضع میں ایک شادی شدہ لڑکی کسی مرض میں مبتلا تھی۔ لڑکی کے والدین نے ایک حکیم صاحب کو لڑکی کے علاج کے لئے بلایا۔

حکیم صاحب نے جوں ہی مریضہ کو دیکھا خود ہی اس کے مریض بن گئے۔ الغرض حکیم صاحب کا مرض عشق اتنا بڑھا کہ خود مریضہ کو حکیم جی پر ترس آنے لگا۔ خفیہ خفیہ دونوں میں ساز باز ہوتی رہی۔ حکیم صاحب مریضہ کا علاج کرتے رہے۔ مریضہ حکیم صاحب کا علاج کرتی رہی آخر کار نوبت یہاں تک پہونچی کہ لڑکی نے حکیم صاحب کے ساتھ فرار ہو جانے کا فیصلا کر لیا۔

حکیم صاحب کی بدقسمتی کہ کسی طرح لڑکی کے والدین اور سسرال والوں کو اس ساز باز کا علم ہو گیا اور عین موقع پر حکیم صاحب کو اتنا مارا کہ مارتے مارتے حکیم جی کو عشق بیجاں بنا دیا

دیکھئے آپ نے حسن کی عشوہ گری کہ اس کے حلے سے نہ کوئی پادری بچ سکتا ہے اور نہ پیر۔ نہ کسی حکیم کو مفر ہے۔ نہ کسی ڈاکٹر کو ہر عزیب کو اس کو جہت سے گذرنا ہی پڑتا ہے۔ اور دین و دل ایمان سب کچھ کھونا پڑتا ہے۔ مرزا نے سچ کہا ہے ؎

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی
جسکو ہو دین و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

برما میں شدید فساد

رنگون ۱۲ جنوری۔ مانڈلے سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مینزا میں ایک مشتعل ہجوم نے تین اشخاص کو قتل اور ۳۰ کو بُری طرح زخمی کر دیا۔ اس کے علاوہ بعض روئی کے کارخانے اور کثیر تعداد مکانات جلا کر خاکستر کر دیئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۹ جنوری کو دو طلبار کو ۱۷ اور ۱۸ جنوری کو تعلیمی اداروں پر پکٹنگ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ طلبا کی گرفتاری پر ہڑتال منائی گئی اور بدھ مت کے پروہتوں نے تمام دوکانداروں کو دوکانیں بند کرنے کے لئے کہا مگر ایک ہندوستانی دوکاندار نے دوکان بند کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر وہتوں اور اس کے درمیان تو تو میں میں ہوگئی۔ کچھ دیر بعد فساد کی شکل اختیار کر گئی۔ مشتعل برمیوں نے ہندوستانیوں پر حملے شروع کر دیئے۔ ان کی دوکانیں لوٹ لیں اور ایک ہندوستانی روئی کا کارخانہ جلا دیا گیا ڈپٹی کمشنر نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کردی۔ اور مانڈلے سے فوجی پولیس طلب کی۔ جو فوراً جائے وقوع پر پہنچ گئی۔ اطلاع ہے کہ حالات قابو میں ہیں۔

ادبِ لطیف

باسی پھول!

از ملک سلمان الارشد فاروقی۔

دلفریب پھول کی خوشبو اور مہک جاتی رہی جو بعینہ صرف تیرے پاک اور لطیف بوسوں کی خوشبو تھی،

دلکش پھول کا دلکش رنگ اور روپ ختم ہو چکا ہے جو کہ صرف تیرا عکس لطیف تھا۔

اب وہ ایک بے جان قالب کی طرح ہے جو کہ مرجھا کر فنا ہو چکا ہے اور میرے اس سینہ پر جسے کبھی تیری قربت کا شرف حاصل تھا پڑا ہوا ہے، اور میرے سوز سے بھرے ہوئے دل کا مضحکہ اڑا رہا ہے جو کہ اب تک گرم ہے میں روتا ہوں لیکن افسوس میرے قیمتی آنسو اس کو زندہ نہیں کر سکتے۔

میں سرد آہ بھرتا ہوں، التجا کرتا ہوں، مگر وہ از سر نو زندہ نہیں ہو سکتا، اس کی خوشبو واپس نہیں آسکتی ہے۔ ۔ ۔ ۔

اس پھول کی،

بے زبانی

مایوسی

اندوہناکی

کی حالت بالکل میرے حال سے ملتی جلتی ہے جس طرح سے کہ یہ پھول مرجھا چکا ہے بالکل اسی طرح سے میرے دل کا کنول بھی مرجھا چکا ہے۔

(شیلے کے ایک شاہکار کا ترجمہ)

بربادی کی مترادف ہے۔

اور یہ بھی ہماری بدقسمتی ہے کہ اس کے مسموم اثرات روز افزوں پھیل رہے ہیں۔ سلف صالحات کے اس قدر محیر العقول کارنامے ہیں جس پر دنیائے نسائیت عمل پیرا ہو کر ابد الآباد تک فخر کر سکتی ہے۔

یقیناً آج بھی ان کے نقش قدم پر چلنے سے کونین میں بلند مدارج حاصل ہو سکتے ہیں۔ پیاری بہنو! کیا اسلامی خواتین کا جوش و خروش، وہ بہادری، وہ حب الوطنی، وہ شجاعت انگیز اشعار فراموش کر دینے کے قابل ہیں جنھوں نے شکست خوردہ سپاہیوں میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے اور شکست کو فتح و نصرت سے بدل دیا ہے۔

کیا حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہ کا تصوف تمہیں یاد نہیں، کیا بہادری حضرت خولہ پر فخر نہیں کرتی ہے کہ انھوں نے اعدائے اسلام کا مقابلہ سخت پریشانیوں کے باوجود انتہائی استقلال اور دانشمندی کے ساتھ میدان کارزار میں تلوار بن کر چمکیں۔ کیا انسانی ہمدردی میں فاطمہ بنت عبداللہ کی کوئی نظیر ہے جو جنگ طرابلس میں سپاہیوں کو پانی پلاتے شہید ہو گئیں وہ کیسی کیسی بہادر اور نیک خصال خواتین تھیں جو فطرت بشریہ میں اعلےٰ درجہ رکھتی تھیں ان میں کس قدر ایثار و قربانی کا مادہ موجود و مغلوب تھا کہ ان کے سینہ ولولہ اور جوش عمل سے آتش فشاں پہاڑ کی طرح تپتے تھے۔

اللہ تعالےٰ ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسنول میں فرقہ وارانہ فساد

اسنول ۲۲ جنوری۔ گذشتہ شب یہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ رات کو شہر کے مختلف حصوں میں اکا دکا حملے و چھرے بھونکنے کی وارداتیں رونما ہوئیں *

عالمِ نسواں

مسلم خواتین اور تقلید مغرب

از محترمہ نجمہ بلقیس صاحبہ شہر جالندھر

آج کل ہماری قوم میں بعض خاندان ایسے ہیں کہ وہ پردہ کی حمایت میں حد سے بڑھے ہوئے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ عورتیں مثل پھول کے ہیں جس کی خوشبو کا گھر کی چہار دیواری سے باہر نکلنا گناہ کبیرہ ہے لیکن یہ ان کی تنگ نظری ہے طبیعت انسانی فطرتاً اس قدر قید پسند نہیں کرتی آزادی ضروری ہے لیکن حد اعتدال اور مناسب طریق پر خدا نے مرد و عورت کے اختلاط میں ایسا اثر رکھا ہے کہ ایسے حالات میں ان کا فرشتہ صفت رہنا ذرا مشکل ہے، مغرب میں جو آئے دن حیا سوز واقعات پیش آتے رہتے ہیں اہل دنیا کی نظروں سے پوشیدہ نہیں یہ اسی حد سے بڑھی ہوئی بیجا آزادی ہی کا نتیجہ ہے کہ جذبات سفلی تمام تر جذبات عالیہ پر غالب آرہے ہیں۔

تقلید مغرب کی دلدادہ بہنو!، کیا یہ تمہارے لئے درس عبرت نہیں کہ ان مغربیوں کی اس آزادی کا سیل بے پناہ آخر کیا نہ رنگ لایا یورپ میں جو باتیں تفریح طبع اور مایۂ صد افتخار سمجھی جاتی ہیں وہ ہمارے لئے باعث شرم اور موجب عار ہیں۔

مثلاً غیر مردوں سے تنہائی میں بے حجابانہ گفتگو یا مردوں کے ساتھ عورتوں کا ناچ وغیرہ میں یہ جسارت کے ساتھ کہوں گی کہ سرزمین مشرق کے رہنے والوں میں سے وہی طبقہ ایسے مذموم اور مکروہ رسوم کو پسندیدہ اور وقعت کی نظروں سے دیکھے گا جو ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا سمجھنے والی نگاہ رکھتا ہو۔

اے تقلید مغرب کی سیدائیو!، ذرا اپنی اس خوفناک حالت پر غور کرو کہ جس آزادی کی بے پناہ رو میں بھی جاری ہو وہ تو برباد کر چھوڑے گی، حقیقی معنوں میں جو آزادی اسلام نے عورتوں کو بخشی ہے وہ عین فطرت انسانی کے مطابق ہے اور خدا کی خاص نعمت ہے۔

کاش مسلم خواتین اس سے بہرہ مند ہو کر عمل پیرا ہوتیں تو آج مذہب اسلام اقوام عالم کی نظروں میں کچھ اور ہی شان رکھتا۔

رسول خدا نے صنف نازک پر بے حد احسانات فرمائے غار مظلومی سے نکال کر مسند عزت پر بٹھایا اور اس کمزور جنس کو نہایت محبوب شے قرار دیا ورنہ عورتوں کی ہستی کو ذلیل ترین سمجھنا پرانا شعار تھا، انھوں نے فرمایا کہ تمام دنیا کی نعمتوں کا خزانہ ایک طرف اور عورت کی عصمت و عفت ایک طرف لیکن آہ آج اس فرمان کو کہاں تک پورا کیا جاتا ہے آزادی کا سیل بے پناہ مشرقی شرم و حیا اور حسن و اخلاق کو خس و خاشاک کی طرح بہائے جا رہا ہے۔

عزیز بہنو اسیر الصحابیات کی ورق گردانی کر کے دیکھو کہ قرون اولیٰ میں کیسی کیسی لائق و فائق خواتین گذری ہیں جو اکثر مردوں سے زیادہ خوش فہم و مدبر ہوتی تھیں جن کے نقش قدم پر چلنے سے ہم معراج کمال تک پہونچ سکتے ہیں

وہ عصمت و عفت کی دیویاں شرم و حیا کی پتلیاں اپنے دلوں میں کسقدر خوف خدا اور شرم پیغمبر رکھتی تھیں کہ ایک قدم بھی جادۂ اطاعت سے باہر نہ پڑتا تھا، کیا تم چاہتی ہو کہ تقلید مغرب سے انسانیت سوز افعال کا شکار ہو جاؤ!۔

بیشک، یہ ٹھیک ہے کہ فطرت انسانی یکساں واقع ہوئی ہے لیکن اس امر سے کون اختلاف کر سکتا ہے کہ ہر ملک کے تمدنی اور معاشرتی اصول جدا ہوتے ہیں

تقلید مغرب مسلم خواتین کے لئے تباہی اور

بچوں کی دُنیا

ایک سبق آموز کہانی

ایک ریچھ تھا جو ہمیشہ اپنی طاقت اور گھمنڈ کا ڈھول پیٹا کرتا تھا ایک دن وہ ادھر اودھر اپنی شرارت دکھانے کے لئے پھر رہا تھا کہ جنگل میں اسے ایک الو ملا، الو نے اس سے کہا "آداب عرض ریچھ صاحب!"۔ "کہاں چلے سامنے جو درخت ہے وہاں ایک جوڑ اچڑیا چڑے کا رہتا ہے اس وقت چڑیا تو کہیں گئی ہوئی ہے میں اس کے گھونسلے میں جا کر چڑیا کے بچوں کو ڈراؤں گا"

الو نے جواب دیا "یہ تو مجھ سے کبھی نہیں ہو سکتا، بچے کس قدر شور مچائیں گے"۔

"او نہہ" "میں چڑیا کے بچوں کی بھلا کیا پروا کرتا ہوں کیا میں ان سے ڈر جاؤں گا"، "الو نے کہا" "نہیں اڑیں گے تو نہیں۔ مگر چھوٹے چھوٹے جانور بھی دوست بنانے کے قابل ہیں ان سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے"

مگر ریچھ اس پر بہت ہنسا اور درخت پر چڑھ گیا اور گھونسلہ کے کنارے پر منھ کر کے بہت زور سے ڈرانے کی آواز نکالی جس سے بے شک چڑیا کے ننھے ننھے بچے دہل گئے۔

بچوں نے چلا کر کہا "تم کون ہو؟ جاؤ یہاں سے ابھی چلے جاؤ نہیں تو ہم اپنی امی سے کہہ دیں گے!"

زیادہ چڑچڑمت کرو ابھی تمہیں اس کا مزہ چکھا دوں گا، ریچھ نے زور سے چلا کر بچوں سے کہا، یہ کہہ کر اس نے گھونسلے کو جھنجوڑا اور غریب بچے بکھر کر ادھر اودھر گر پڑے، ریچھ اس پر بہت خوش ہوا اور الو سے آکر کہا دیکھا تم نے میں نے کیسا دھمکایا ان بچوں کو مگر عقلمند الو نے خاموشی کے ساتھ اپنا سر ہلایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ دشمن بنانے سے دوست بنانا بہتر ہے

اس کے بعد سے تمام چڑیاں اور چڑے اور ان کے بچے جو اس جنگل میں رہتے تھے ریچھ کی تلاش میں رہے۔

کوئی ایک ہفتہ کے بعد چند شکاری اس جنگل میں آئے اور انھوں نے دیکھا کہ جنگل میں بہت سی چڑیاں ایک بادل کی طرح اڑ رہی ہیں کبھی ادھر کبھی ادھر پھڑپھڑاتی پھرتی ہیں شکاریوں نے سوچا کہ ضرور کوئی بات ہے۔

قریب جا کر جو دیکھا تو ایک بھیڑ چڑیوں کی، آسمان پر دکھائی دی جو ایک اور جانور کے گرد منڈلا رہی تھی قریب پہونچنے پر شکاریوں نے ایک ریچھ کو دیکھا اور اسے دیکھتے ہی گولی چلائی اور ظالم ریچھ کو مار ڈالا۔

اگر چڑیاں اس ریچھ کا پیچھا نہ کرتیں تو اسے شکاری نہ پا سکتے تھے اور نہ مار سکتے تھے "عقلمند الو نے کہا، بے شک میری اب تک یہی رائے ہے کہ دشمن بنانے سے دوست بنانا زیادہ بہتر ہے۔

بریلی میں ہندو مسلم فساد

بریلی ۲۳ جنوری۔ اتوار کے دن بریلی میں ابھی جبکہ آریہ سماجیوں کے اشتائے پر حیدرآباد کے خلاف ایک جلوس نکالا گیا تھا۔ فساد ہو گیا۔ جلوس اشتعال انگیز نعرے لگاتا ہوا جو ٹاؤن ہال کے نزدیک پہنچا۔ تو مسلمان اسے برداشت نہ کر سکے۔ اسپر فساد ہو گیا۔ ۱۸۔ افراد مجروح ہوئے تمام شہر کی دوکانیں بند ہو گئیں۔ مسلح پولیس گشت کر رہی ہے۔

*۔ جس سے ایک ہندو ہلاک اور ۱۸ ہندو مسلمان زخمی ہوئے۔ دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ جسے ہم سے زیادہ اشخاص کے ایک جگہ جمع ہونے اور لاٹھیاں وغیرہ لیکر چلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

پردۂ فلم

ہندوستانی صنعت فلمسازی

از قلم مسٹر آر این صاحب ناگر

کیا وجہ ہے کہ موافق حالات ہونے کے باوجود ہندوستان کی فلمسازی کی صنعت اس قدر تیزی کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی ہے جیسا کہ ہونا چاہئے تھا اس سوال کا جواب مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھ کر کئی طریقہ سے دیا جا سکتا ہے اور دیا جا چکا ہے کسقدر افسوس ہوتا ہے، یہ دیکھ کر کہ اس قدر فلم کمپنیاں موجود ہیں مگر ان میں سو نصف درجن سے زیادہ کار آمد ادارے نہیں کہے جا سکتے زیادہ تر گھٹیا تصویریں بنا کر فلم ساز مطمئن ہیں فنی کمالات کے اعتبار سے خاموش کا زمانہ ہی بہتر تھا اب گھٹیا سے گھٹیا تصویریں بن رہی ہیں اور فلمساز مطمئن ہیں کہ خوب کام ہو رہا ہے آخر اس کا سبب کیا ہے، اب اس سوال کا جواب سوچئے۔

فلمسازوں کی طرف سے اس سوال کا بہت سے طریقوں سے جواب دیا جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ ان کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ سرمایہ نہیں ہے۔

ہندوستان بیشک ایک بہت غریب ملک ہے اور سرمایہ بھی چھپا ہوا پڑا رہتا ہے لیکن ہالی ووڈ سے ہندوستان کی مثال اپنی غلط ہے وہاں کے اور یہاں کے معیار زندگی میں اور آمدنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے اگر ہم اس مسئلہ کی اور چھان بین کریں تو معلوم ہوگا کہ صرف سرمایہ کی کمی ہے یہ اس کا بڑا سبب نہیں ہے ورنہ ہم بہت سے اداروں کو خوشحال اور سرسبز ہوتے ہوئے کبھی نہ دیکھتے۔

اصل وجہ سرمایہ کے اچھے انتظام اچھی تقسیم اور اچھی محافظت کا ہونا ہے، کیا اچھا ہوتا کہ بہت سی سمتوں میں روپیہ برباد کرنے کی بجائے ہم صرف چند ادارے کار آمد قائم کر کے کام چلاتے اور ان میں جس قدر روپیہ لگا سکتے لگاتے بہت سی چھوٹی چھوٹی فلمساز کمپنیاں قائم کرنے کی بجائے صرف درجن کار آمد فلمساز ادارے قائم کرنا زیادہ موزوں ہے۔

کیونکہ یہ کمپنیاں زیادہ فلم بنانے کے کارن معیار اور خوبصورتی اور گن کو برباد کرتی رہتی ہیں اصل میں سینما کی صنعت امیروں کے کھیل اور دولت کی بربادی کا میدان بن گئی ہے کچھ دنوں روپیہ برباد کرنے کے بعد یہ لوگ فلم سازی کو دھکا لگا کر چل پڑتے ہیں، میں یہاں پر ایک دیتا ہوں یوپی میں اس صنعت کی ترقی کے امکانات میرے رائے میں دوسرے صوبوں کے مقابلہ پر بہت زیادہ ہیں یوپی ہندوستانی زبان کا مرکز ہے جو فلموں کی زبان ہے یہاں تاریخی اور سماجی افسانے فلم بنانے کے لئے بہت مل سکتے ہیں، مقامی اثرات تاریخی مقامات اور دیگر قدرتی سہولتیں، اور بیک گراؤنڈ بھی یہاں بکثرت موجود ہیں، یہاں قابل فلم اسٹاروں اور لائق لکھنے والوں اور بہتر گانے والوں کی بھی کچھ کمی نہیں ہے۔

روپیہ بھی جمع ہو جاتا ہے مگر پھر کیا وجہ ہے کہ یوپی میں ابھی تک صنعت فلمسازی کے پیر نہیں جمے ہیں، لکھنؤ میں اس وقت تک تقریباً ایک درجن فلم کمپنیاں قایم ہو چکی ہیں مگر ایک کے بعد ایک کر کے وہ غائب ہو جاتی ہیں اس طرح جو کچھ روپیہ برباد ہوتا ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اس طرح سے دوسرے لوگوں کی ہمت گر جاتی ہے اور صنعت بھی تباہی کی طرف جاتی ہے

اس سے دو چیزیں ثابت ہوتی ہیں پہلے یہ کہ یہ ادارے نامعقول ہاتھوں میں شروع ہی سے چلے جاتے ہیں دوسرے یہ کہ اس صنعت کی ممکن ترقی اور وسعت کا ابھی تک پورا پورا اندازہ نہیں لگایا گیا

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

اقوال زرّین

گیارہ چیزوں سے گیارہ چیزیں قایم رہتی ہیں

(۱) پرہیز گاری سے صحت۔
(۲) سخاوت سے دولت۔
(۳) انصاف سے سلطنت۔
(۴) نیک اولاد سے دلی راحت۔
(۵) دلی صفائی سے محبت۔
(۶) نیک چلنی سے عزت۔
(۷) سچائی سے سرخروئی۔
(۸) نفرت سے دشمن۔
(۹) فضول خرچی سے قرضداری۔
(۱۰) راست گفتاری سے اعتبار۔
(۱۱) صبر سے خوشی۔

خدا کا پہچاننا بہت آسان ہے، لیکن آدمی کا پہچاننا بہت مشکل کام ہے۔

خدا تک پہونچنے کا راستہ ٹیڑھا نہیں ہوتا

آدمی بننا فرشتہ بننے سے زیادہ مشکل ہے

راحت کا لطف مصیبت زدہ خوب جانتا ہے

ہر شخص اپنی قسمت کا مالک آپ ہے چاہے بنائے اور چاہے بگاڑے۔

دنیا میں امن وسکون انھیں کو حاصل ہے جنھیں قناعت اور توکل کی دولت میسّر ہے۔

حق بات صبر کیطرح کڑوی ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

موج تبسم

چچا:۔ آج کا دن تمہاری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے اور مجھے امید ہے کہ تم اسکو ہمیشہ یاد رکھوگے،،۔
بھتیجا:۔ مگر میری شادی تو کل ہوئی ہے۔
چچا:۔ اسی لئے تو میں نے کہا ہے۔

گاہک:۔ تم نے اپنا لڑکا اسکول سے کیوں اٹھا لیا ہے۔
دوکاندار:۔ اسکول میں غلط حساب پڑھایا جاتا ہے، اسکول والوں نے اسے بتایا ہے کہ سیر میں سولہ چھٹانکیں ہوتی ہیں مگر ہم سیر کی پندرہ چھٹانک چیزیں دیتے ہیں۔

فقیر:۔ جناب آپ نے مجھے کھوٹی اکنی دی ہے
راہگیر:۔ ارے تم تو اندھے ہو تم نے یہ کیونکر معلوم کرلیا کہ یہ اکنی کھوٹی ہے۔
فقیر:۔ جناب اگر ہم اتنا بھی نہ پہچان سکیں تو بھوکوں مرجائیں۔

دو آدمی عرصہ پچاس سال سے ایک بزنس میں شریک تھے جب ان دونوں آدمیوں سے ایک مرنے لگا تو دوسرے سے کہنے لگا
دوست مجھے سخت افسوس ہے کہ میں نے تمہیں اپنی عمر میں لاکھوں روپے کا نقصان پہونچایا ہے جس سے اب مرتے ہوئے شرم اور ندامت ہو رہی ہے۔
دوسرا دوست:۔ مجھے بھی افسوس ہے کہ میں نے ہی تم کو زہر دیا ہے۔

دلچسپ معلومات

قد کو لمبا کرنے والا سفوف

یورپ کی سفید اقوام قد کے معاملہ میں اپنے آپ کو دنیا کی زرد فام اقوام سے زیادہ افضل اور اعلےٰ سمجھی جاتی ہیں جاپانی من حیث القوم اس قدر پست قد واقع ہوئے ہیں کہ اگر کسی جاپانی کا قد ایک فٹ تک پہونچ جائے تو اس کا وجود عجائبات میں شمار کیا جاتا ہے، جاپانی سائنسدان اپنے قد کی پستی کے مسئلہ پر ایک عرصہ دراز سے غور کررہے ہیں ان کے نزدیک قد کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ ان کی خوراک میں معدنی نمکوں اور وٹیمین اے اور بی کی مقدار ناکافی ہو چنانچہ انھوں نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک ایسا سفوف تیار کیا ہے جس میں مذکورہ بالا اجزاء بمقدار کثیر موجود ہیں جاپانی یہ سفوف اپنی روزمرہ کی غذا پر چھڑک لیتے ہیں اس چیز کا چار سال سے زیادہ کی عمر کے بچوں پر تجربہ کیا گیا جو کہ مدرسوں میں تعلیم پاتے ہیں یہ تجربہ امید سے زیادہ کامیاب ثابت ہوا ہے نہ صرف بچوں کی عام صحت میں ترقی ہوئی ہے بلکہ اس کا وزن اور قد بھی نمایاں طور پر بڑھ گیا ہے۔

ایڈیٹر کبھی پاگل نہیں ہوتا

امریکہ نے حال ہی میں پاگلوں کی ایک رپورٹ شایع کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ میں زیادہ تر دولتمند پاگل ہوتے ہیں اسکے بعد تاجروں کا نمبر ہے باقی دوسرے پیشے والی ہیں ان پاگلوں کی فہرست میں ایک بھی ایڈیٹر نہیں ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ایڈیٹر کبھی پاگل نہیں ہوتا، شاید ایڈیٹر کے پاگل نہ ہونیکا ص

ص:۔ سبب یہ ہے کہ اس کی تمام زندگی ہی پاگلوں اور دیوانوں جیسی گذرتی ہے اس لئے عام پاگل پن کے اثرات سے وہ پاک رہتا ہے

افسانہ

رفاقت

ازجناب موج صاحب علیگ

پریما اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی بوڑھا ٹھاکر تمام دن ہل چلاکر اس کے آرام کے لئے بہت کچھ اہتمام کرتا وہ مفلوک تھا اور مصیبت زدہ تھا اطمینان اور فارغ البالی نے اسے سایہ تک نہ دیا تھا اس کے دل نہیں تھا جان نہیں تھی اور جب یہی کچھ نہ تھا تو اس بدنصیب کو کیا معلوم کہ دنیا میں آرام اور چین بھی کوئی چیز ہے آہ اسے کیا خبر زندگی میں فارغ البالی کیسی ہوتی ہے، وہ زندگی کی امنگوں، آسائشوں، سکون قلبی، اور طمانیت کو کیا جانے؟۔

اس کے واسطے تو دکھ درد ہی نعمتیں تھیں سال بھر اچھی اچھی فصلیں پیدا کرنے میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتا، اپنے کمزور جسم کی ہڈیوں کو اس نے کھیت کے سپرد کردیا تھا لیکن بدنصیب کی ان محنتوں کا ثمرہ زمیندار کو ملتا۔

پریما کی زندگی اس مفلسی کے زمانہ میں بھی بڑے لاڑ وپیار سے گذرہی تھی اس کی ماں تو اسے آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتی تھی، اگر پریما کی انگلی بھی دکھتی تو اس کی روح کو صدمہ پہونچتا پریما کی عمر ۱۵ سال کے قریب تھی طفلانہ شوخی و شرارت کی اس میں بو نہ تھی وہ گھر سے باہر قدم نہ رکھتی تھی اس کی آنکھیں ہمیشہ شرم وحیا کے بار سے جھکی رہتی تھیں اسے پہننے اوڑھنے کا سلیقہ تھا وہ ہندی خوب پڑھ لکھ لیتی تھی، اسکو سورداس اور میرا کے بہت سے اشعار یاد تھو جن کو اکثر تنہائی میں وہ گایا کرتی تھی اس کو کرشن بھگوان سے پریم تھا صبح ہوتی وہ ضروریات سے فارغ ہوکر نہاتی دھوتی اور پوجا کی دھوتی بدل کر اور کچھ پھول سامنے والے باغیچہ سے چن کر قریب والے مندر میں چلی جاتی۔

کرشن بھگوان کے درشن کرکے اسے ایک روحانی مسرت حاصل ہوتی مندر میں کچھ دیر بیٹھ کر بھجن گاتی اور پھر اپنے مکان پر واپس آجاتی دوپہر کے وقت کھیت پر ٹھاکر کو کھانا دے آتی۔

پریما رامائن بھی پڑھا کرتی تھی اس کا ننھا سا دل پاکیزہ جذبات سے بھرا ہوا تھا اکثر رامائن کے پردرد اور حیرت انگیز مناظروں کو پڑھ کر اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آتے تھے۔

پریما حسین تھی اس کا حسن وجمال چاند کو ماند کرتا تھا اس کے شباب کی قیامت آفریں رعنائیاں حسن بے نیاز کی رنگینیاں ہر ادا سے ٹپکتی تھیں لیکن پریما کو اس کا قطعی احساس نہ تھا وہ بنفشہ کی کلی کی طرح پاک اور اچھوتی تھی اس کے جذبات محبت کی پرچھائیں سے بھی ناآشنا تھے پریما کو دیکھ کر اس کے والدین باغ باغ ہوجاتے تھے اسی کو دیکھ کر وہ زندہ تھے۔

پریما ہی انکی زندگی تھی وہ اسے دیکھ کر اپنی تمام کلفتوں کو بھول جاتے تھے۔

پریما آج بستر علالت پر پڑی تھی اس کی ماں سرہانے بیٹھی پنکھا جھل رہی تھی پریما اگر کراہتی تو وہ بے قرار ہوجاتی اس کے دل میں ٹیس اٹھنے لگتی ٹھاکر بھی پریشان تھا ان دنوں اس کے پاس ایک پیسہ نہ تھا خدا نے اسے اتنی مقدرت ہی نہ دی تھی کہ وہ کسی ڈاکٹر یا طبیب کو پریما کو دکھائے وہ اسے ایک وید کے پاس لے گیا لیکن اس نے مریضہ کی طرف کچھ بھی توجہہ نہ کی اور ایک معمولی سی دوا جس کا مرض پر کوئی اثر نہ ہوا دیدی ٹھاکر نے سوچا کہ اپنے زمیندار کے پاس جائے خوشامد کرے ہاتھ جوڑے اور کسی نہ کسی طرح سے کچھ دام ادھار لے آئے وہ کچھ امید لیکر چلدیا اور زمیندار کے روبرو گڑگڑا کر اپنی مصیبت بیان کی زمیندار پر اس کی داستان غم سن کر کچھ بھی اثر نہ ہوا آہ انسانی قلوب بھی کتنے سخت ہوتے ہیں، اس نے نہایت ہی سخت اور رعب دار لہجہ میں ٹھاکر کو کئی گالیاں سنادیں،، ابھی لگان تو دیا ہی نہیں، اور آگیا ادھار لینے یہ کہتے ہوئے سخت دل زمیندار نے اپنے نوکر چھدو سے غریب کو باہر نکال دینے کا حکم دیا وہ ابھی کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن چھدو نے اسے دھکے دیکر باہر نکال دیا وہ حسرت ویاس کی ایک عبرت آمیز مورتی بنا ہوا وہاں سے مایوس چلدیا

پریما کتنی تکلیف میں ہے اور ہائے اسکا سیاہ بخت باپ اس کی کچھ سیوا نہیں کرسکتا، وہ باپ جو اپنی پریما کو سر کے درد میں مبتلا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ آج دیکھ رہا ہے اس کی جان جاتے،، یہ کہہ کر اس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا اور دل ہی دل میں روتا ہوا اپنے مکان کی طرف چل دیا۔

،، پانی۔ دو بوند پانی اماں،،

کراہتے ہوئے بمشکل تمام اپنی ماں کی طرف نیم باز آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پریما نے کہا،

ادھر ماں کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے اسنے اس کو پونچھتے ہوئے ایک چمچی سے تھوڑا سا پانی پریما کے حلق میں ڈال دیا۔

کیوں بٹیا پریما، ٹھاکر نے پریما کی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، کچھ کھاؤگی!،،

پریما کو سخت بخار میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بیحد کمزوری محسوس ہو رہی تھی چنانچہ اس نے شکستہ آواز سے کہا،، دودھ،،۔

،، اچھا ابھی لائے تیرے لئے دودھ،، یہ کہہ کر ٹھاکر دودھ کی تلاش میں چلدیا۔

،، ایک پیسہ کا دودھ کافی ہوگا،، ادھار لے آؤں گا، ایک پیسہ کا ادہار دودھ کہیں نہ کہیں مل ہی جائے گا، پریماں کو دودھ پلادوں گا۔

انھیں خیالات میں محو دس پندرہ قدم آگے بڑھا ہوگا کہ پیچھے سے کسی نے اس کی گردن دبوچ لی کیوں رے گدھے آج ہوگئی پندرہ تاریخ آج سارا حساب چکا دے،،

خان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

سرکار آج معاف کردو آج پریما بہت بیمار ہے حضور آپ کے ہاتھ جوڑتا ہوں،، مائی باپ،،

اتنا سن کر خان آگ ہوگیا غصہ سے جسم کا ہر حصہ کانپنے لگا اور اس نے کئی گالیاں بکتے ہوئے آٹھ دس بید اس کی پشت پر اڑادئے بیچارہ غریب کسان نیم مردہ ہوگیا، کراہتا ہوا دل ہی دل میں ظالم خان کو کوستا ہوا دودھ والے کی دوکان کی طرف بھاگا ایک پیسہ کا دودھ لالہ جی،، دودھ لینے کے بعد اس نے نہایت ہی شیریں لہجہ میں کہا ،، پیسہ،، کل دوں گا لالہ جی، اچھا کل دیدیجو،،

ٹھاکر کو بہت خوشی ہوئی اسے اب گھر تک پہونچنا مشکل ہو رہا تھا، وہ چاہتا تھا کہ جلدی سے اپنی پریما کو دودھ پلاکر خوش ہو، ناگہاں ایک سائیکل کی ٹکر سے اس کا دودھ زمین پر گر پڑا سائیکل سے ایک نہایت ہی شایستہ نوجوان اترا اور اس نے کہا آؤ میں تم کو دودھ دلادوں معاف کرنا،،

ٹھاکر نے کہا دلوا دو بابو جی بڑی کرپا... ہوگی

کیوں یہ تمہاری پشت پر خون بہہ رہا ہے؟۔

ٹھاکر نے کہا، کچھ نہیں سرکار اس کی فکر نہ کیجئے، ہاں جلدی کیجئے دودھ کے لئے۔

پریشانی کس بات کی ہے آخر؟۔

سریش نے دودھ کی دوکان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے دریافت کیا۔ ص

ص:۔ ٹھاکر نے سوچا کہ شاید یہ میری کچھ مدد کرے، چنانچہ اس نے مختصر طور سے اپنی داستان مصیبت بیان کردی۔

سریش کو گاؤں والوں سے بیحد محبت تھی وہ ہر وقت گرام سیوا کے لئے تیار رہتا تھا اس نے دل میں سوچا کہ مجھے اس وقت اپنا فرض ہرگز نہ بھولنا چاہئے، اس نے فیصلہ کن لہجہ میں ٹھاکر سے کہا،، گھبراؤ نہیں میں تمہاری مدد کروں گا ٹھاکر دودھ لے کر گھر آگیا، ادھر سائیکل پر سوار ہوکر شفا خانہ پہونچا اور ایک معتبر ڈاکٹر کو ہمراہ لایا۔

پریما کے نازک لبوں پر باوجود اس قدر بیماری کے سرخی نہ مٹی تھی، سریش نے پریما کا ڈاکٹری علاج جاری کردیا اور وہ خود بھی صبح وشام اسے دیکھنے آتا اور اس کی تیمارداری کرتا، ٹھاکر اور پریما کی ماں سریش کو دعائیں دے رہے تھے اس دوران میں پریما سریش کے درمیان جو محبت کا رشتہ قائم ہو رہا تھا اس کو ان دونوں کے دل ہی جانتے تھے، سریش کے رگ وریشہ میں پریما کی محبت سرایت کرچکی تھی اس کا حسن قیامت زا اس کی سنہری دراز گیسو، قوسی ابرو، مست آنکھیں، اور بے پناہ شباب، یہ حسن کے وہ تیر تھے جو اس کے دل میں ترازو ہوگئے تھے۔

سریش سوچا کرتا تھا کہ اگر پریما سے اس کی شادی ہوجائے تو دونوں مل کر ایک سکھی جیون بسر کریں اور اپنے دیش کے مصیبت زدہ کسانوں کی خدمت کریں۔

سریش ٹھاکر کو پریما سے بھی زیادہ عزیز تھا چونکہ اس کی امداد سے ہی پریما کی جان بچی تھی سریش نہایت ہی سمجھدار اور نیک لڑکا تھا سترہ اٹھارہ سال کے قریب اس کا سن تھا۔ سردع سے ہی وہ اپنے دیش کے غریب کسانوں سے محبت کرنے لگا تھا اس کے والدین اس کے والدین میرٹھ کے رہنے والے تھے۔

اور وہ زراعت کا کام سیکھنے کانپور آیا ہوا تھا وہ چاہتا تھا کہ ایک آزاد زندگی بسر کرنا اور اپنے دیش کی سیوا کرنا اپنی زندگی کا اصول بنالے، وہ اپنے ساتھیوں سے کہا کرتا تھا کہ گاؤں ہمارے قدیمی رہنے والوں کے مقام ہیں اور ان ہی پاک اور پوتر مقامات پر ہماری قدیمی تہذیب نے جنم لیا تھا ہم کو اپنے دیش کے دیہاتوں سے پریم ہونا چاہئے، میں اپنے دل میں ایک شہزادے کے لئے اتنی عزت نہیں رکھتا جتنی ایک غریب معصوم کسان کے لڑکے کے لئے۔

مصیبت تنہا نہیں آتی پریما ابھی بیماری سے جد وجہد کرکے فارغ ہوئی تھی کہ ٹھاکر کو ایک اور مصیبت نے گھیر لیا۔

اس عرصہ میں ٹھاکر کو بڑی محنت اور مشقت کرنی پڑی، اچھی اچھی فصلیں بوئیں۔ بیچارہ ضعیف العمر تو تھا ہی اتنی محنت برداشت نہ کرسکا، دمہ کا عارضہ بھی بہت قدیمی تھا چنانچہ بیماری اس پر غالب آگئی۔

سریش نے حتی المقدور ٹھاکر کی خدمت کی ڈاکٹروں، حکیموں، غرضکہ سب ہی کا علاج کرایا لیکن بے سود۔

پریما اور اس کی ماں بہت پریشان تھے ٹھاکر کو دفعتہً ہچکی آئی صرف ایک آرزو محض ایک تمنا اور باقی تھی جس نے اس کو دنیا میں چند لمحات کے لئے روک لیا، اس نے سریش کو اپنی جانب بلانے کا اشارہ کیا، سریش جو ٹھاکر کے پاؤں دبا رہا تھا اس کے نزدیک تر جا بیٹھا، کہو کیا کہتے ہو پیارے ٹھاکر۔؟

ٹھاکر نے بڑی مشکل سے رکتے ہوئے یہ جملہ پورا کیا مجھے اپنی زندگی میں صرف پریما ہی کا خیال تھا اب بھی اس کو پرادھین چھوڑے ✗

✗ جاتا ہوں، ہائے میں اپنے جیون میں اس کا بواہ . . . .

ٹھاکر سمجھتا تھا کہ پریما اور سریش کے پریم کو سریش ابھی اس کی بات کا جواب دینے بھی نہ پایا تھا کہ اس نے پھر کہنا شروع کیا، پیارے سریش دیکھو! پریما تمہاری ہے تم ہی اب اس کے مالک ہو میں تمہاری خدمات کے صلہ میں اپنا لخت جگر (پریما) کو تمہاری نذر کرتا ہوں یہ کہہ کر اس نے پریما کا ہاتھ سریش کے ہاتھ میں دیدیا پھر اس نے پریما اور سریش پر پیار کی نظر ڈالی اور آنکھیں بند کرلیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

سریش سوچ رہا تھا کہ واقعی وہ ایک مفلس کسان کی سیوا کرنے میں مکمل طور سے کامیاب ہوا ہے۔

میں ریٹائر نہیں ہوں گا

کلکتہ ۱۸ جنوری۔ شری یت سبھاش چندر بوس نے اعلان کیا ہے کہ مجھے کانگریس کی صدارت کی امیدواری سے ریٹائر ہونیکا کوئی حق نہیں۔ اینٹی امپیریلسٹ جدوجہد زیادہ تیز ہوتی جارہی ہے اور ہندوستان کے لوگ محسوس کررہے ہیں کہ دوسرے آزاد ملکوں کی طرح ہندوستان میں پریزیڈنٹ کا انتخاب خاص اصولوں اور پروگرام کی بنا پر لڑا جانا چاہئے عوام کے دلوں پر ان اصولوں اور پروگرام کی مقبولیت ثابت ہوسکے۔ پیچیدہ بین الاقوامی صورت حال بنز فیڈریشن نفاذ کے پیش نظر آیندہ سال کافی اہم ہوگا۔ اس لئے اس موقعہ پر اگر ڈیلیگیٹوں کی اکثریت میری خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے تو مجھے اپنا نام واپس لینے کا کوئی حق ہے۔ یہاں سوال ذاتی نہیں۔ لیکن اگر ڈیلیگیٹوں کی اکثریت میرے م

شکر کے کاروبار میں دقتیں

گنے کی قیمت بڑھنے سے خطرہ

یہ بات تقریباً ہر شخص کو معلوم ہے کہ جب سے گورنمنٹ آف انڈیا نے باہر سے آنے والی شکر پر پروٹیکشن ڈیوٹی لگائی ہے ہندوستان کے تمام لوگوں نے شکر کی صنعت کو ایک دیسی کاروبار بنانے کے لئے اپنی پوری توجہ اس طرف مبذول کرکے اس میں کافی سرمایہ بھی لگا دیا مگر شکر کا کاروبار ابھی پوری طرح سرسبز بھی نہ ہونے پایا تھا کہ یو پی اور بہار کی حکومتوں نے گنے کی قیمت میں اضافہ کر دیا۔ اس اضافہ کو حقیقت میں دوراندیشی سے تعبیر نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس اضافہ کی وجہ سے شکر کے کاروبار میں ایک سخت رکاوٹ پیدا ہو جائیگی۔

اگر ہم اپنی یادداشت سے کام لیں تو ہم کو یاد آجائے گا کہ انڈین شوگر سنڈیکیٹ لمیٹڈ نے اسی کاروبار کو فروغ دینے کے لئے بیش قیمت امداد کی اور اسی کاروبار کو مضبوط بنانے کے لئے کافی محنت کی۔

اس وقت ہمارے سامنے کچھ کاغذات ہیں اور اُن تار و خطوط کی نقلیں ہیں جو یو۔پی و بہار گورنمنٹ کے اور شوگر سنڈیکیٹ کے درمیان ہوئی ہیں۔ اگر یہ کاغذات ہمارے سامنے نہ ہوتے تو شوگر ملوں کو سنڈیکیٹ کے خلاف ایک بہت بڑی شکایت رہتی کہ سنڈیکیٹ نے ملوں کو اس آنے والے خطرہ سے ناواقف رکھا جس نے اس شکر کی صنعت کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

سنڈیکیٹ کے چیرمین نے ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء کو ایک تار کے ذریعہ یو۔پی اور بہار گورنمنٹ سے یہ التجا کی تھی کہ وہ گنے کی قیمت میں اضافہ کرنے کی تجویز کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دے کہ جب تک سنڈیکیٹ کے ڈائرکٹران اس مسئلہ پر اپنی خاص طور پر بلائی ہوئی میٹنگ نہ کر لیں لیکن چیرمین کی استدعا پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ اور یو۔پی گورنمنٹ کے اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری کے ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء کے تار سے یہ معلوم ہوا کہ حکومت نے گنے کی قیمت بڑھا دی ہے حالانکہ سنڈیکیٹ نے یو پی اور بہار کی حکومتوں کو مدلل طریقوں سے یہ یقین دلا دیا تھا کہ گنے کی قیمت بڑھا دینا ہی تمام بیماریوں کا علاج نہیں ہے کیونکہ گنے کی قیمت بڑھا دینے سے شکر کی قیمت بڑھ جائے گی۔ اور عام پبلک کو اس سے نقصان ہونے کے علاوہ خود شکر کے کاروبار کو اسلئے نقصان ہوگا کہ جاوا کی شکر زیادہ تعداد میں آنے لگے گی۔

شکر کے کاروبار کی پوری تاریخ میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یو پی اور بہار کی حکومتوں نے سنڈیکیٹ کو یہ رائے دی ہے کہ وہ شکر کی قیمت للعہ ۹/۶/۶ سے گھٹا کر للعہ ۹/- میں کر دے۔

گورنمنٹ کی یہ رائے اسلئے بے بنیاد اور بے کار ہے کہ ملوں کو موجودہ نرخ ہی میں کوئی معقول منافع نہیں ہے بلکہ مل بالکل تھوڑے نفع یا بغیر منافع کے کام کر رہے ہیں اور اچھے دن آنے کا موقع دیکھ رہے ہیں۔ بخلاف اس کے گنے کے کاروبار کرنے والوں کو پہلے ہی سے ایک سو پچاس فیصدی 150% منافع ہو رہا ہے لہذا ایسی صورت میں حکومت کا گنے کے کاروبار کرنے والوں کی امداد جس کا اثر ملوں پر پڑے نہ صرف بے بنیاد ہوگی بلکہ شکر کے کاروبار کو تباہ و برباد کرنے کا باعث ہوگی۔

چونکہ گنے کا موسم بہت تھوڑا ہوتا ہے اس لئے ملوں کو شکر تیار کرنے میں زیادہ قیمت بیٹھتی ہے اور پورا اوسط پھیلانے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملوں کو ۹/۶/۶ من کے نرخ پر بھی جو کہ سنڈیکیٹ نے مقرر کیا ہے کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اکسائز دینے کے بعد شکر کی قیمت ۹/۱۰/۶ من پڑتی ہے اور اگر اس میں ذرا سا بھی منافع جوڑا جائے تو یو پی اور بہار کی ملیں جاوا کے شکر کا مقابلہ نہیں کر سکتیں جس کی قیمت ۱۰/۱۲/۹ سے للعہ فی من منڈی گاہوں پر پڑتی ہے۔

سنڈیکیٹ کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ ایک طرف تو یہ خیال دیسی شکر کی قیمت اتنی کم ہو کہ جاوا کی شکر اس کے مقابلہ میں نہ فروخت ہو سکے۔ دوسری طرف یہ بھی خیال کہ ملوں کو خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو کچھ منافع ضرور ہونا چاہیئے۔ یہ خیال رہے کہ سنڈیکیٹ کے ۹/۶/۶ فی من کی قیمت مقرر کرنے ہی سے دیسی شکر جاوا کی شکر کے مقابلہ سے محفوظ ہوگئی ہے حالانکہ سنڈیکیٹ یہ جانتا تھا کہ اس نرخ سے ملوں کو بالکل فائدہ نہ ہوگا مگر محض شکر کے کاروبار کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ نرخ مقرر کیا گیا تھا۔

ان تمام حالات پر نظر ڈالنے کے بعد یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ دیسی شکر کے کاروبار کو محفوظ رکھنے کے لئے اس مسئلہ کو حل کرنا ضروری ہے اور اس کا صرف ایک ہی علاج ہے کہ گنے کی قیمت کم کی جاوے اور سیس CESS مقرر کئے جاویں اور جب تک فیصلہ نہ کیا جاوے گا اس وقت تک نہ صرف یہ کہ شکر کے کاروبار کو ترقی نہیں ہوگی بلکہ اس کا اندیشہ ہے کہ یہ کاروبار دوسرے صوبوں میں یا ریاستوں میں چلا جائے گا جہاں کہ کاروباری آدمیوں پر حکومت کی طرف سے کم سختیاں ہیں اور وہاں کی حکومت کاروباری آدمیوں کو خوش آمدید کرنے کے لئے تیار ہیں۔

علاوہ اس کے ایک اور عجیب بات یہ ہے کہ جب گنے کی قیمت بڑھے گی تو شکر کی قیمت لامحالہ بڑھ جائے گی اور چونکہ یو پی اور بہار کے صوبوں میں کل شکر کا صرف پانچواں حصہ (۱/۵) خرچ ہوتا ہے اور باقی چار حصے شکر کے باہر کے لوگ خرچ کرتے ہیں تو اس شکر کی بڑھی ہوئی قیمت کی وجہ سے دوسرے صوبوں میں یو پی اور بہار کی شکر کی فروخت بہت کم ہو جائے گی۔ اور اس بچی ہوئی شکر کا کیا حشر ہوگا اور علاوہ اس کے ایک دوسرا نقصان یہ بھی ہوگا کہ گنوں کی قیمت بڑھ جانے اور شکر کم فروخت ہونے سے گنے کی خریداری کم ہوگی اور پھر لامحالہ گنے کی قیمت خودبخود کم ہو جائے گی اور اس طرح شکر کے کاروبار کے دونوں پارٹیوں کو نقصان ہوگا۔ اور کسی فریق کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکے گا۔ اور نتیجہ میں یا تو یہ کاروبار ختم ہو جائے گا۔ اور یا کسی ریاست یا کسی دوسرے صوبوں میں منتقل ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں ان صوبوں کو ایک دوسرے نقصان سے سامنا کرنا پڑے گا۔

ہم کو اس عرض کرنے میں ذرا بھی عذر نہیں کہ یو پی کی حکومت نے گنے کے کاروبار کرنے والوں کی فائدہ کے خیال سے ۲ من سے ۴ من تک اضافہ کرنے میں بڑی جلدبازی سے کام لیا جب کہ پیداوار کی قیمت میں ۲ پیسہ من سے زیادہ اضافہ نہیں ہوا۔ اگر حکومت گنے کی قیمت میں اضافہ کرنا ہی چاہتی تھی تو اس کا یہ فرض تھا کہ وہ اس اضافہ کے متعلق اس معاملہ کے واقف کار اور غیرمتعلق اشخاص سے رائے لیتی اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دیتی اس میں حکومت کا بھی کوئی نقصان نہ تھا اور حکومت اور مل مالکان کے درمیان نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ تمام معاملات طے ہو جاتے۔

بہرحال ہم یو۔پی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فی الحال گنے کی اضافہ شدہ قیمت کو روک دے اور گنے پیدا کرنے والوں اور مل مالکوں کے درمیان ایک نیا راستہ پیدا کر سکتی ہے جو کہ دونوں کے لئے مفید ہونے کے علاوہ شکر کے کاروبار کو بھی ہلاکت سے بچا لے۔ اور اگر ایسا نہیں کیا گیا تو یہ خوف ہوتا ہے کہ شکر کے کاروبار کو نقصان پہونچے گا اس وقت حکومت اپنی ذمہ داری سے علیحدہ نہ ہو سکے گی۔ علاوہ اس کے حکومت صرف ایک جماعت کے نفع و نقصان کو سوچنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اس کو تمام باشندگان کے نفع نقصان کا یکساں خیال ہونا چاہیئے۔ بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہماری معروضات پر غور کرے گی۔ اور شکر کے کاروبار پر جو سیاہ بادل چھا رہے ہیں وہ دور ہو کر رہیں گے۔

(ایک مل مالک کے قلم سے)

کیا فقیر ایپی کی اٹلی امداد کر رہا ہے

ایڈ دلسن کا نامہ نگار لندن رقمطراز ہے کہ مسٹر چمبرلن اٹلی سے ناامید ہو کر واپس لوٹے ہیں۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ اسے اٹلی کے فرانس پر حملہ آور ہونے کی تیاریوں کا یقین ہو چکا ہے فرانس کی سیاسی محررہ میدام بریٹنل کا بیان ہے کہ ہٹلر ۳۰ جنوری کو اطالیہ کے مطالبات کی حمایت کا اعلان کریگا۔ اور ۴ فروری کو مسولینی فرانس کو الٹی میٹم دیدے گا۔

مسٹر چمبرلین کے دورہ روم کے حالات سننے کے لئے کابینہ کا اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ سنڈے ایکسپریس میں ہندوستانی سیاست سے متعلق ایک دلچسپ خبر شایع ہوئی ہے۔ اس اخبار کے نمائندہ خصوصی کا بیان ہے کہ مسٹر چمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس نے ٹریوک سے ہندوستانی کی شمالی سرحد پر فقیر آف ایپی کے حق میں کے سلطنت کی روز افزوں حمایت کے متعلق بات چیت کی۔

ذمہ دارانہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ فقیر صاحب کو واقعی اطالوی سامان حرب اور سرمایہ کی امداد مل رہی ہے۔

حبیب گنج میں خوفناک فرقہ وارانہ فساد

حبیب گنج۔ ۲۱ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ گزشتہ شب باجہ بجاتے ہوئے ایک جلوس گزرا جسپر تپی جوار بازار (بھوپل نظامہ) کے مسلمانوں نے اعتراض کیا۔ چنانچہ یہاں بھی ہندو مسلم فساد ہو گیا اور متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ فساد کی ابتدا اس طرح بیان کی جاتی ہے کہ ایک سنکرتن پارٹی باجہ بجاتی ہوئی مسجد کے قریب سے گذری مسلمانوں نے ہندوؤں کو مسجد کے سامنے باجہ بجانے سے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے اور برابر بجاتے چلے گئے۔ جس نے بالآخر فرقہ وارانہ فساد کی شکل اختیار کر لی اور پولیس کی آمد سے پہلے متعدد آدمی مجروح ہوئے۔

احمدزائیوں نے پانچ سکول جلادیئے

پشاور ۲۴ جنوری۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ شمالی مغربی سرحد پر احمدزئی قبیلہ کے آدمیوں نے شرارت شروع کر رکھی ہے چنانچہ جب سے ان کے خلاف داخلہ کی بندش کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اس وقت سے لے کر اب تک ۵ اسکول اور ایک ہسپتال نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ آج ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد بنوں جانے والے تھے لیکن چونکہ پشاور میں کابینہ کا ایک اہم جلسہ ہو رہا ہے اس لئے آپ نے وہاں کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اب آپ آئندہ ہفتہ بنوں جائیں گے۔

برہما کے راستے چین کیلئے سامان جنگ

رنگون ۲۲ جنوری۔ چین کے لئے کثیر تعداد میں سامان جنگ پہنچ گیا ہے اور برہما سے متواتر یہ سامان چونکنگ گورنمنٹ (حکومت چین) کو بھیجا جا رہا ہے۔ رنگون میں ایک برطانوی جہاز "سٹانولڈ" سے تین ہزار ٹن گولہ بارود و سامان جنگ اتارا گیا ہے جس میں زیادہ تعداد بندوقوں کی ہے۔ سامان لانے والا یہ دوسرا جہاز ہے پہلا جہاز گزشتہ ماہ نومبر میں ۶ ہزار ٹن سامان جنگ لے کر یہاں پہنچا تھا۔

دہلی میں یوم حیدرآباد کے سلسلہ میں فساد

دہلی ۲۲ جنوری۔ ہندو مہاسبھا اور آرین لیگ کی طرف سے "یوم حیدرآباد" کے سلسلہ میں کل ایک جلوس دہلی میں نئے گذرگاہ دیوان ہال سے نکلا جس میں اشتعال انگیز نعروں کی بدولت ہندو مسلم تصادم ہو گیا جس میں مجروحین کی سرکاری اعداد کے مطابق مکمل تعداد ۳۹ ہے جس میں ۳ ہندو

مکتوب برلن

جرمنی اور ہندوستان میں تعلقات

از جناب حبیب الرحمٰن قریشی صاحب برلن

گو کہ اکثر حضرات نے ہندوستان میں یہ تہیہ کرلیا ہے کہ وہ جرمنی کے خلاف صرف اس وجہ سے پرچار کریں کیونکہ یہ برطانیہ کی لیبر پارٹی چاہتی ہے لیکن برلن میں جو ہندوستانی موجود ہیں. ان کا زاویہ نگاہ اور ہی کچھ ہے. اس کی خاص وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اس آزاد ملک میں مقیم ہیں. کہ جہاں انکو غلامی کا خیال تک نہیں آتا. اسوجہ سے تو انگریز گھبراتے ہیں. کہ ہندوستانی طلباء جرمنی نہ جائیں کیونکہ جرمنی کی تعلیم کا ہندوستانیوں پر بہت زیادہ اثر ہوتا ہے. اسی خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستانیوں کا یہ خیال ہے کہ خواہ مخواہ کیوں ان ممالک سے دشمنی پیدا کی جائے صرف اس وجہ سے کہ لیبر پارٹی یہ چاہتی ہے. اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا یہ بھی خیال ہے کہ اگر خواہ مخواہ کوئی ہندوستانی رہنما جرمنی معاملات میں دخل اندازی کرے تو یہ درست نہیں کیونکہ ہندوستان میں بذات خود اب تک تمام مسائل ایسے موجود ہیں جو تم کو حل کرنے ہیں. اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے، دوسروں پر نکتہ چینی شروع کردیتے ہیں یہ تو معاملہ وہ تھا کہ جن کا تعلق ان حضرات سے ہے جو ہندوستان میں اس کے ذمہ دار ہیں. لیکن بالکل اس کے برعکس کیفیت جرمنی کی ہے. یہ ملک آزاد ہے اور اپنی آزادی کا اقرار کرتا ہے. اور چاہتا ہے کہ کسی دوسرے ملک پر قبضہ نہ کیا جائے بلکہ ہر ایک ملک آزاد رہے. اگر اس ضمن میں ایک ضیافت کا تذکرہ کیا جائے تو حال ہی میں جرمن حضرات اور ہندوستانی حضرات کے درمیان ہوئی ہے تو بیجا نہ ہوگا. کیونکہ وہ اس قدر ضروری ہے کہ اس کا ہندوستان سے بہت تعلق ہے. جرمن مشرقی انجمن نے حال ہی میں تمام ہندوستانیوں کو ایک چاء پر مدعو کیا. اس چاء کا نام بھی "جرمن ہندوستانی چاء" رکھا گیا اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا انتظام اس شان و شوکت سے کیا گیا کہ حقیقت میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک نہایت شاندار دو اقوام آپس میں مل رہی ہیں. جرمن مشرقی انجمن نے نہایت دانشمندی سے کام کیا کہ اور مشرقی حضرات کو بھی مدعو کرلیا گیا اکثر سربرآوردہ مصری حضرات موجود تھے. عربی حضرات اور ایرانی حضرات جو نہایت شوق سے تشریف لائے. نہایت شان و شوکت سے اس چاء پارٹی کا انتظام کیا گیا. ہوٹل قیصر ہوف جہیں چاء دیگئی تھی جرمن اور مشرقی حقیقت سے پر تھا. جرمنی کی طرف سے دفتر خارجہ اور دفتر حربہ اور دفتر نشر و اشاعت کے سربرآوردہ حضرات موجود تھے. ہندوستانی حضرات تقریباً سو فیصدی جو اس وقت برلن میں مقیم ہیں تشریف رکھتے تھے جرمنی کی طرف سے اور ہندوستان کی طرف سے تقاریر کی گئیں. جن کا سامعین پر بہت زیادہ اثر ہوا. جرمنی کی طرف سے یہ بتایا گیا کہ اب ہندوستانی طلباء کے واسطے اور بہت زیادہ سہولتیں مہیا کی جائینگی ہر طرح کا آرام انکو پہونچایا جائے گا ان کو ہر قسم کی تعلیم میں امداد دی جائے گی. مسٹر سوامی نے ہندوستانیوں کی طرف سے تقریر کی اور بتایا کہ ہندوستانی جرمن حضرات کے مشکور ہیں کہ انکو ایسی تعلیمی سہولتیں پہنچائی جارہی ہیں ان کا ہمیشہ سے یہ خواب رہا ہے کہ ان دونوں اقوام میں دلی محبت اور احترام ہوجائے. الغرض ایک بہترین جرمن ہندوستانی جلسہ تھا جس کا تذکرہ تمام برمن اخبارات نے بعد میں کیا.

بیداری ایشیا

علمی بحث و مباحثہ میں بھی آزادی کی جھلک جرمنی میں دکھائی دیتی ہے. کیونکہ حال ہی میں جو پروفیسر اور بانخ نے ایک کتاب تحریر کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اسوقت ایشیا میں جسقدر آزادی کی جدوجہد جاری ہے. کتاب کا نام بھی "بیداری ایشیا" رکھا گیا ہے. کتاب کے پہلے صفحہ پر گاندھی کی تصویر دی گئی ہے جبکہ وہ دھوتی پہنے ہوئے سوت کات رہے ہیں. اس کے علاوہ جاپانی جھنڈا اور کا قومی نشان موجود ہے. یہ تھی بارہا ہوتا ہے کہ انسان یورپ میں تمام سواد ایشیا کے بارے میں کتابیں تحریر کرتا رہے لیکن پروفیسر آر. اس نے یہ نہیں کیا بلکہ یہ کتاب جو انہوں نے تحریر کی ہے. وہ ان کے سفر کے تجربات کا نتیجہ ہے جو انہوں نے دوران سفر میں کیا کیونکہ اسوقت یورپ میں ایشیا کے متعلق بہت زیادہ دلچسپی ہے دلچسپی تو ہمیشہ سے رہی ہے. لیکن اسوقت بہت ہی زیادہ ہے کیونکہ ایشیا نہایت زبردست ترقی کررہا ہے. اگر دوسرے ممالک کو علیحدہ کرلیا جائے تو پھر ہندوستان کا تذکرہ اس کتاب میں بہت زیادہ ہے. تمام آزادی کی جدوجہد میں کے بارے میں مفصل تذکرہ کیا گیا ہے الغرض کہ یہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے مطالعہ سے ہندوستان اور ایشیا ممالک کا معلم ہوجاتا ہے یہ کتاب ہزک میں مطبع میونخ میں شایع ہوئی ہے

چائے بنانا

نہایت آسان ہے. اس کا بگاڑنا مشکل ہو تو ہو لیکن بنانے میں کوئی دقت نہیں ہے صرف توجہ کے ساتھ ہوشیار ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے. پھر پینے کے لایق چائے ہمیشہ کیوں نہیں بنتی. صرف اسلئے کہ جس طرح بنانا چاہیئے اس طرح تیار کرنے میں کافی احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا اور اصولوں کی باضابطہ پابندی نہیں کی جاتی.

پہلا اصول یہ ہو کہ صرف اچھے قسم کی چائے استعمال کرنا چاہیئے. ایک پونڈ چائے میں کم سے کم دو سو پیالیاں تیار ہوتی ہیں. اچھی چائے بحیثیت مجموعی نہ صرف کم خرچ ہوتی ہے بلکہ لذیذ بھی ہوتی ہے لیکن نم ہوا لگنے سے اچھی سے اچھی چائے کا ذائقہ بگڑ جاتا ہے. اس لئے ہمیشہ چائے کو ایسے ڈبہ میں رکھنا چاہیئے جسمیں ہوا کا گذر نہ ہو.

چائے کا پانی اُبالنے کے لئے معمولی مٹی کا برتن سب سے اچھا رہتا ہے لیکن کام میں لانے سے پہلے ہمیشہ اسے خوب دھو کر اسے اچھی طرح خشک کرلینا چاہیئے. سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ ہمیشہ تازہ پانی استعمال کرنا چاہیئے. اور اسے پوری طرح اُبالنا چاہیئے. اسی میں دل خوش کن چائے کا راز مضمر ہے. اس کے بعد چائے بنانے کا مسئلہ ہے. چائے بناتے وقت چائے دانی کا گرم ہونا نہایت ضروری ہے. اس کی آسان صورت یہ ہے کہ پتی ڈالنے سے پہلے اسے گرم پانی سے دھولیا جائے.

چائے کی مقدار کے معاملہ میں یہ پرانی مثل بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص کے حصہ کی ایک چمچہ چائے اور ایک چمچہ چائے دانی کے حصہ کی". ہمیشہ پہلے چائے کی پتی ڈالنا چاہیئے. پھر اس پر سے گرم پانی ڈالنا چاہیئے. پہلے پانی ڈالکر اوپر سے پتی ڈالنا بالکل غلط ہے. اس کے بعد چائے کو دم پر آنے کے لئے چار منٹ توقف کیجئے. اگر اس سے پہلے چائے پیالیوں میں نکال لی جائیگی تو سارا مزہ کرکرا ہوجائے گا. پینے کے قابل چائے بنانے کے لئے اس سے زیادہ اور کچھ ضرورت نہیں ہے. باقی باتیں تو اپنے اپنے مذاق اور پسند سے تعلق رکھتی ہیں. کوئی دودھ اور شکر ڈالکر پیتا ہے. کوئی بلا دودھ یا بلا شکر کے پسند کرتا ہے اور کوئی سادی چائے میں لیموں بھی ڈالتے ہیں. چائے کے مختلف لوازم کے متعلق ہر ایک کا مذاق مختلف ہوتا ہے لیکن یہ یقینی ہے کہ بری بنی ہوئی چائے ان چیزوں سے مزے کی نہیں ہوسکتی.

بمبئی میں وائسرائے کی تقریر

بمبئی ۱۷ جنوری. بمبئی مل اونرز ایسوسی ایشن کا جو ڈیپوٹیشن اپنے چیرمین کی سرکردگی میں آج ۱۲½ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں وائسرائے سے ملا اس کو جواب دیتے ہوئے وائسرائے موصوف نے فرمایا کہ مجھے جتنی دلچسپی ہندوستان کے کاشتکاروں کی بہتری اور ہندوستان میں زراعت کی ترقی میں ہے اتنی ہی دلچسپی ہندوستان کی صنعتی ترقی اور صنعتی تنظیم میں ہے. چیرمین موصوف نے اپنی مختصر سی تقریر میں اس بات پر زور دیا تھا کہ تمام ملک میں صوبوں اور لیبر قوانین میں عملی مطابقت پیدا کرنے کے لئے مشنری کو فروغ دیا جائے. ایسوسی ایشن نے یہ امید ظاہر کی کہ حکومت ہند اس جانب پوری توجہ دے گی. اور صوبجاتی حکومتوں نیز سرکردہ دیسی ریاستوں سے مشورہ کے بعد اس جانب قدم رکھے گی. تاکہ ایک مرکزی کونسل صنعتی تنظیم لیبر کے قوانین اور صنعتی اشتراک عمل کے لئے قائم ہوجائے.

پنڈت جواہر لال نے نحاس پاشا سے کیا کہا؟

الہ آباد ۱۲ جنوری. عہدوں کی قبولیت اور آزادی کی لڑائی! ان دونوں باتوں میں کیا مناسبت اور مطابقت ہے؟ یہ وہ اہم محققانہ سوالوں میں سے ہے جو مصر کے سابق وزیر اعظم نحاس پاشا نے انڈین نیشنل کانگریس کے سابق صدر پنڈت جواہر لال نہرو سے ان کے دورہ مصر کے موقع پر دریافت کئے تھے. دو بڑے لیڈروں اور مدبروں کی اس ملاقات کا مفصل حال آج تک اخبارات میں شایع نہیں ہوا ہے.

پنڈت جواہر لال نہرو نے جواب میں فرمایا:- "مصر میں آپ لوگوں نے بھی تو ایسا ہی کیا تھا" نحاس پاشا نے نہرو جی کے خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: "مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا: یہی کہ جن مصری لیڈروں نے برطانیہ کے دیئے ہوئے آئین کے ماتحت بڑے بڑے عہدے قبول کئے ان کے اصولوں میں گراوٹ اور حوصلوں میں پستی آگئی". پنڈت جواہر لال نے نحاس پاشا کو بتایا کہ کانگریس نے اس کی پہلے ہی پیشبندی کرلی ہے. اور وہ اسطرح کہ وزیروں کی نگرانی کے لئے پارلیمنٹری سب کمیٹی بنادی گئی ہے. اور یہ قاعدہ بنادیا گیا ہے کہ وزیر لوگ کانگریس ایگزکٹو یا صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کی ایگزکٹو کے ممبر نہیں ہوسکتے. ان پیشبندیوں کا حال سنکر مصری لیڈر نے کانگریس کے تدبر اور دور اندیشی کی بے ساختہ داد دی. اور یہ خیال ظاہر کیا کہ کانگریس آزادی کی لڑائی میں اپنی انقلابی اسپرٹ قایم رکھ سکے گی.

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا حکم

کلکتہ ۱۲ جنوری. معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے باردولی کے جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ کوئی کانگریسی لیڈر فیڈریشن کی مشروط قبولیت کے بارے میں کوئی پروپیگنڈا نہ کرے. چنانچہ شری سبھاش چندر بوس کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ مسٹر ستینہ مورتی کو لکھیں.

۱۹ مرتبہ ہوائی حملہ

لندن ۲۳ر جنوری۔ باغی فوجیں بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ جنرل فرانکو کی فوجوں کا ایک دستہ مارٹوریل کی جانب بڑھ رہا ہے جو کہ بارسلونا سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر اگوالڈا بارسلونا روڈ پر واقع ہے۔

آج بارسلونا پر باغی ہوائی جہازوں نے ۱۹ مرتبہ حملہ کیا اور باغی فوجیں ہوائی جہازوں سے شہر بارسلونا کی ناکہ بندی کرنے کی کوشش کر رہی ہیں تاکہ شہر کو سامان رسد وغیرہ سپلائی نہ ہوسکے۔

لندن میں یوم آزادی

لندن ۲۳ر جنوری۔ ۲۶ر جنوری کو ہندوستان کا "یوم آزادی" لندن میں بھی منایا جائے گا۔ لیگ سرکس کے میموریل ہال میں ایک عام جلسہ ہوگا۔ جس میں سر سٹفورڈ کرپس اور مسٹر کرشن مینن "سلطنت یا جمہوریت" کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ کنگس ہال میں بھی ایک میٹنگ ہوگی۔ اتوار کو ایک جلوس نکالا جائے گا۔ جلوس ختم ہونے پر ٹرافلگر سکوائر میں ایک اور جلسہ ہوگا

ستیہ آگرہیوں پر گولی چلادی

ناگپور ۲۴ر جنوری۔ پریذیڈنٹ درگ کانگریس کمیٹی کو اطلاع ملی ہے کہ ایک ۲۰ سالہ گونڈ نوجوان ہلاک ہوگیا اور ۶ دیگر اشخاص زخمی ہوگئے ہیں جن میں سے دو کی حالت نازک ہے۔ جب کہ سنیچر کو ریاستی پولیس نے ریاست راج نند گاؤں کے موضع بدرٹولہ کے جنگل میں ستیہ گرہ کرنے والوں پر گولی چلادی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ اطلاع پر کہ یہاں دیہاتی لوگ جنگل کے متعلق قانون توڑنے والے ہیں اور ستیہ گرہ کرنے والے ہیں۔ ریاستی پولیس کا ایک دستہ موضع بدرٹولہ پہونچا جو کہ راج نند گاؤں سے ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے اور وہاں مقامی مالگذار کے لڑکے بدھوال کو گرفتار کرلیا جس کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ لوگوں کو قانون توڑنے کی ترغیب دے رہا ہے۔ دیہاتیوں کا ایک ہجوم وہاں جمع ہوگیا اور تمام لوگوں نے اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کردیا اور جیل جانے کو تیار ہوگئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا لیکن اس کا کوئی اثر نہ پڑا اور ہجوم مشتعل ہوگیا اور منتشر ہونے سے انکار کردیا پولیس نے جب دیکھا کہ صورت حالات قابو سے باہر ہو رہی ہے تو اس نے گولی چلادی اور ۱۲ باڑہ فائر کئے جس سے ایک گونڈ ہلاک ہوگیا اور ۶ زخمی ہوگئے۔

حیدرآباد میں حیدرآباد دن

حیدرآباد ۲۳ر جنوری۔ کل تقریباً ۲۸ اشخاص گرفتار کرلئے گئے۔ جب کہ مقامی آریہ سماجیوں نے آرین لیگ کے زیر اہتمام "حیدرآباد ڈے" منایا۔ شہر میں ہندوؤں کی ہڑتال رہی جو ۲۸ آریہ سماجی گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے ۸ کو آج سزا دیدی گئی۔ ان میں سے ۴ کو ایک ایک سال کی قید کی سزا دی گئی اور باقی اصحاب کو سات سات ماہ کی قید کی سزا دی گئی

یوپی اسمبلی کی کارروائی

لکھنؤ ۲۳ر جنوری۔ آج یوپی اسمبلی کا اجلاس ٹھیک ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ مختلف سوالات اور جوابات کے بعد زرعی بل پر ترمیمات پیش ہوئیں۔ آج اگرچہ اسمبلی میں ممبران کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ رفتار بحث کی تیز تھی اور بڑی جلدی جلدی دفعات پیش ہو رہی تھیں اور ۵ بجے کے بعد پیش ہوئیں۔

ٹرین کا ایک اور حادثہ

نئی دہلی ۲۵ر جنوری کو ۱۲ بجکر ۴ منٹ پر محمد گنج اور گڑھواوڈ کے درمیان پنجاب میل ٹرین کا انجن...

ٹنڈر نوٹس

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ!

سیسہ مئو اسکیم نمبر ۴ میں A روڈ سے لے کر بینا جھابر روڈ تک زیڈ ایس۔ ڈبلو نالہ تعمیر کرانے کے واسطے مہر بند ٹنڈروں کی ضرورت ہے لاگت کام تخمیناً تینتالیس ہزار دو سو روپیہ Rs 43200/- ہے۔ ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر (قیمت فی فارم ایک روپیہ Rs 1/-) بھر کر بتاریخ ۸ر فروری ۱۹۳۹ء بوقت ۲ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہونا چاہیں ہمراہ ٹنڈر چار سو اڑتیس روپیہ Rs 438/- لطور ضمانت نقد داخل کرنا چاہئیے

ٹرسٹ انجنیر

ٹنڈر نوٹس

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

مہر بند لفافہ میں فراہمی کنکر سڑک پختہ کے ٹنڈر بتاریخ ۴ر فروری ۱۹۳۹ء کو ۴ بجے شام تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں لئے جائیں گے۔ لہٰذا جس کسی کو ٹھیکہ لینا منظور ہو وہ اپنا ٹنڈر تاریخ مقررہ تک داخل کرے۔ سڑک کا نام اور تعداد و تفصیل کنکر دفتر میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ماتورام سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

اپیل

برادران اسلام ۔ آپ ہی حضرات کے امداد کے بھروسہ پر صوبہ بہار کے زلزلہ زدہ مقامات کے ۱۲۳ ایسے یتیم اور بیکس بچے جو کل تک اپنے ماں باپ کے آغوش رحمت میں ناز و لاڈ سے پرورش پا رہے تھے اور وہ اس قیامت خیز زلزلہ کے آنے اور شفیق و عزیز ماں باپ کے مرنے سے بیکس بے گھر اور یتیم ہو کر ادھر اُدھر مارے مارے پھر رہے تھے جن کا دنیا میں کوئی پرسان حال نہ تھا اور دیگر اقوام انکو ہڑپ کرنے کے تاک میں لگے ہوئے تھے ایسے بیکس و بے گھر اور یتیم و معصوم بچے مسلم یتیم خانہ کانپور کی وساطت سے آپ حضرات کے آغوش میں آ گئے ہیں۔ یتیم خانہ ہذا کو بیرا کدم سو لسو بچوں کا مزید بار پڑ جانے کی وجہ سے اُن کے رہائش کے لئے یتیم خانہ کی عمارت بالکل ناکافی ثابت ہو رہی ہے اور فوری طور پر سخت ضرورت ہے کہ جلد سے جلد ایک بلڈنگ تیار کرائی جائے جس کے لئے اس وقت بلا کم و بیش بیس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے جس کے لئے زمین ایک معقول قیمت لگا کر خرید لی گئی ہے۔

اس لئے آپ حضرات سے خصوصیت کے ساتھ گذارش ہے کہ آپ اپنے یہاں و نیز اپنے قرب و جوار میں اس کی تحریک فرمائیے کہ زاید از زاید تعداد میں قربانی کی کھالیں اسلامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور میں دی جائیں۔ اللہ تبارک و تعالےٰ جناب کو اس کا اجر عظیم دیگا۔ آپ کی ادنی توجہ فرمائی سے ان بیکس و بے بس بچوں کی مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔ کارکنان یتیم خانہ جناب کے تہ دل سے شکر گذار ہونگے

ممبران مجلس انتظامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

"الواحد"

خدا کے فضل و کرم سے یہ ہفتہ وار اخبار بجنور یوپی جنوری ۱۹۳۳ء سے جاری ہے جسمیں عالم اسلامی کی چیدہ چیدہ خبریں۔ واقعات حاضرہ پر تبصرہ اور ہر قسم کے مفید اور اعلیٰ مضامین درج ہوتے ہیں اسکا نصب العین ایمانداری و دیانتداری کے ساتھ قوم اور ملک کی سچی خدمت کرنا۔ مسلمانوں کے سیاسی و مذہبی حقوق اور تنظیم کی حمایت کرنا اور راستی و راستبازی کے ساتھ ہر قسم کی خبریں بلا کم و کاست پبلک کے سامنے رکھدینا ہے تاکہ ہر شخص کو صحیح رائے قائم کرنیکا موقعہ ملے زیادہ تعریف فضول ہے ابھائی ورائی دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے نمونہ مفت بھیجا جائیگا قیمت سالانہ ۴ مینجر اخبار الواحد بجنور یوپی۔

وزیر رسل رسائل کے دورہ کانپور کی گونج

لکھنؤ ۱۸ جنوری۔ کل ایوان اسمبلی میں سوالات اور جوابات کے اوقات میں مسٹر چرن سنگھ ایم ایل۔ اے کانگریس پارٹی نے سوال کیا کہ کیا الہ آباد ڈویژن کے کمشنر مسٹر پنا لال آئی۔ سی۔ ایس نے جو آنریبل وزیر رسل و رسائل کے کانپور تشریف لے جاتے ہے کے موقع پر سرکاری ملازموں کے رویہ کے متعلق جانچ کرنے کے متعلق مقرر کئے گئے تھے اپنی رپورٹ حکومت کو دیدی۔ حکومت کی طرف سے وزیر اعظم نے جواب اثبات میں دیا اور فرمایا کہ مسٹر پنا لال نے ایک رپورٹ بحیثیت کمشنر الہ آباد ڈویژن کے پیش کی۔ پھر آپ نے سوال کیا کہ کمشنر کن نتیجوں پر پہنچے تھے کیا حکومت نے کسی سرکاری ملازم کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ وزیر رسل و رسائل کے جانے کے موقع پر انتظامات کافی تھے۔ حکومت نے اس تجویز پر کافی غور کیا اور مناسب احکامات جاری کئے اور ضمنی سوالات کے جواب میں وزیر اعظم نے فرمایا کہ انتظامات ناکافی تھے اور جو اس کام پر مامور تھا وہی اس کا ذمہ دار قرار دیا گیا۔ سوال کیا گیا کہ کیا کوئی کارروائی اس کے خلاف کی گئی وزیر اعظم نے جواب دیا کہ مناسب کارروائی کی گئی اور جو مناسب سمجھی گئی۔ اس سوال کے جواب میں کہ حکومت نے کیا مناسب سمجھا۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ حکومت نے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا اور دیگر احکامات بھی دئیے۔ چودہری صاحب نے دریافت کیا کہ ان لوگوں کا چالان ہوا تھا جنہوں نے وزیر پر حملہ کیا تھا۔ وزیر اعظم نے اس کا جواب نفی میں دیا دریافت کیا گیا کہ کیا وہ گرفتار کئے گئے تھے۔ وزیر اعظم نے فرمایا کہ جن کے متعلق یہ شبہ تھا کہ وہی ان حرکات کے ذمہ دار ہیں انکو گرفتار کیا گیا۔ وہ چھوڑ دیئے گئے۔ وزیر اعظم نے جواب دیا کہ حکومت اس معاملہ میں بہت دیانتدار ہے اور لوگوں کو اس کا اچھی طرح علم ہے۔ مسٹر محمد اسحاق خاں نے دریافت کیا کہ یہ صحیح ہے کہ جو الزامات لوگوں نے اس سلسلہ میں لگائے تھے۔ اس کو رپورٹ میں غلط ثابت کیا ہے وزیر اعظم نے اس کا جواب نفی میں دیا۔

طب یونانی اور حکومت یو۔پی

لکھنؤ۔ حکومت یوپی کی جانب سے مندرجہ ذیل پریس نوٹ شایع کیا گیا ہے:—

ابھی حال میں اخباروں میں یونانی طریقہ علاج پر تبصرہ کرتے ہوئے حکومت پر اس سے بے حس ہونے کا الزام لگایا گیا ہے اور حکومت اس بات کی بھی مجرم قرار دی گئی ہے کہ بمبئی کے کسی رئیس نے جو دو لاکھ روپیہ کی رقم اس صوبہ میں دیسی طب کی ترقی کے لئے دی تھی اُسے بنارس ہندو یونیورسٹی کو دیدیا گیا ہے۔ ہر دو الزامات بے بنیاد اور شر انگیز ہیں۔

حکومت طب کو ترقی دینے کے لئے اسی طرح کوشاں ہے جس طرح کہ آیورویدک کو مزاینہ سال رواں میں حکومت ہر دو طریقہ علاج کو فروغ دینے کے لئے ۵ لاکھ کی رقم دے چکی ہے انھیں باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے موجودہ انجمن ہندوستانی طب بلورڈ آف انڈین میڈیسن) جو ابھی تک باضابطہ قانونی حیثیت نہ رکھتی تھی وہ اب ایک انجمن قانون کے مطابق بنائی جا رہی ہے اور جلد ہی ایک مسودہ ایوان قانون ساز میں صوبجات متحدہ "ہندوستانی طب کے مسودہ" کے نام سے پیش کیا جائے گا۔

اس کے علاوہ یہ فکر بھی کی جا رہی ہے کہ یونانی تعلیمی اداروں کو کافی سرمایہ ملے تاکہ وہ اپنے کام جاری رکھیں اور ہر سال حکیموں کی مناسب تعداد نکالیں۔ علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کا طبیہ کالج ۴۵۰۰ روپیہ سالانہ کی رقم حکومت سے پاتا ہے۔ اور لکھنؤ یونانی طبی اسکول کو دس ہزار روپیہ سالانہ ملتا ہے۔ اس کے ۱۹۳۷-۳۸ء میں لکھنؤ کے یونانی ادارہ کو ۲۵۰۰ روپیہ کی غیر متواتر رقم دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ لکھنؤ کے یونانی ادارہ کو عمارت اور دیگر ضروری سامان کے لئے ایک اور غیر متواتر امداد کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے۔

لارڈ سنہا کا معاملہ

لندن ۲۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حقوق کی کمیٹی نے لارڈ سنہا آف رائے پور کو دارالامرا میں سیٹ دینے کے سوال پر غور کیا۔ اور شروع فروری میں غالباً فیصلہ ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ لارڈ سنہا اپنے والد کے جانشین ہیں۔ جنکو ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں لارڈ کا خطاب ملا تھا اور جو سب سے پہلے ہندوستانی گورنر مقرر ہوئے تھے۔

لارڈ سنہا نے دارالامرا میں سیٹ کا مطالبہ پیش کیا لیکن انکو اصطلاحی بنا پر اب تک جا نشین ملی ہے۔ وہ اصطلاحی بنا یہ ہے کہ آپ ہندو ہیں۔ اسلئے آپ پیدائش کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کر سکے۔ جو کہ عیسائیوں کو پیدا ہونے کے وقت گرجا گھر سے ملتا ہے۔

شاہ فاروق خلیفہ اسلام قرار دیئے گئے

قاہرہ ۲۰ جنوری۔ آج بڑی سنسنی پیدا ہوگئی جبکہ مسجد قوسین میں مذہبی مجلس نے شاہ فاروق کو خلیفہ اسلام قرار دیدیا۔ مجلس میں امیر سیف الاسلام حسین (یمن) امیر فیصل سعودی عرب۔ امیر فیصل کے بھائی امیر خالد اور بالسنو مصری افسر شریک تھے۔

شاہ فاروق نے بحیثیت امام مسجد میں نماز پڑھائی

سو سے زائد افسر برطرف کر دیئے گئے

ماسکو ۲۳ جنوری۔ گذشتہ ہفتہ حکومت روس نے ایک سو سے زائد ایگزیکیٹو افسروں کو برطرف کر دیا ہے۔ حکومت نے موسیلین کی پابندی کے متعلق ایک زبردست مہم شروع کی ہوئی ہے۔ یہ قدم بھی اسی سلسلہ میں اٹھایا گیا ہے۔ ہوائی شعبہ پر بھی اس کا اطلاق کر دیا گیا ہے اور دس پائلٹ انجنیر اور ایگزیکیٹو افسر وقت کی پابندی نہ کرنے کے الزام میں برطرف کر دیئے گئے ہیں۔ برطرف شدگان میں مشرق بعید کے ہوائی شعبہ کے چیف مالو کو بھی شامل ہیں۔ ان کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا کہ وہ ۷ جنوری کو غیر حاضر رہے۔

جالنی ۲۲ جنوری۔ چھٹے لکھنؤ بریگیڈ کی پے پنجاب جمنٹ سالانہ مشق کے سلسلہ میں جالنی میں مقیم تھی ایک مقام کھیلیار

تعلیمی کمیٹیوں کے چیرمینوں کی کانفرنس

الہ آباد ۲۴ جنوری۔ آنریبل سمپورنانند جی وزیر تعلیم یوپی نے کل بیسک ٹریننگ کالج میں اضلاع کی تعلیمی کمیٹیوں کے چیرمینوں سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر محکمہ تعلیم یوپی کے ڈائرکٹر اور اسسٹنٹ ڈائرکٹر بھی موجود تھے۔ وزیر موصوف نے اس موقع پر بنیادی تعلیم کے سسٹم کی وضاحت کی۔ اور کہا کہ میں اس تجربہ کو ایک یا دو صوبوں میں محدود نہیں رکھنا چاہتا۔ بلکہ صوبہ میں زیادہ وسیع پیمانہ پر چلانا چاہتا ہوں میں بہت سے ماسٹروں کو اس سسٹم کے متعلق ٹریننگ دینا چاہتا ہوں۔ اس اسکیم کی رو سے سات ہزار ماسٹروں کو بنیادی تعلیم کی ٹریننگ ایک سال میں دی جائے گی۔ اور ہر ضلع میں نئے اسکولوں کو بیسک (بنیادی) پرائمری اسکول بنایا جا سکتا ہے۔ میں تقریباً ۰۰ لیڈی ٹیچروں کو تعلیم دینا چاہتا ہوں۔ اتنے ہی سے کام شروع ہو جائے گا۔ وزیر موصوف نے اس کانفرنس میں فرمایا کہ گورنر صوبہ کو اس اسکیم کے کامیاب ہونے کی امید ہے۔ اس اسکیم کی کامیابی سے چلنے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ماسٹروں کے تعاون کی ضرورت ہے۔ کرنل دیر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے کہا کہ میں وزیر تعلیم کی اس اسکیم کو کامیاب بنانے میں پوری پوری سہانتا دوں گا۔

رانی صاحبہ ہتھورا پر گولی چلادی

لکھنؤ ۲۰ جنوری۔ گذشتہ شب کو رانی صاحبہ ہتھورا جب اپنے مکان کے سامنے جوبلینگ روڈ پر موٹر سے اتر رہی تھیں تو کسی نامعلوم شخص نے ایک قریب سے گولی چلادی۔

معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور روشنی کو بجھا کر ایک تاریک کونے میں بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا۔ ریوالور سے گولی چلانے کے بعد حملہ آور تاریکی میں غائب ہو گیا۔ رانی صاحبہ کے شوفر نے حملہ آور کا تعاقب کیا مگر وہ اسے پکڑنے میں ناکام رہا۔

رانی صاحبہ کو کنگ جارج ہسپتال پہونچایا گیا۔ جہاں آپریشن کر کے ان کے بازو میں سے گولی نکال لی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کی حالت قابل اطمینان ہے۔ حکام اس حادثہ کی تفتیش کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ گرلز اسکول سے ۵۰ کے قریب لڑکیوں کا اخراج

سنبھل ۲۰ جنوری۔ مقامی گورنمنٹ گرلز اسکول سے ۵۰ کے قریب لڑکیوں کے اخراج کے نتیجہ کے طور پر نازک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان لڑکیوں نے ۱۵ جنوری کو یوم تعلیم کے پروگرام کے سلسلہ میں ایک ڈرامہ میں ناچ کا پارٹ کرنے سے اس بنا پر انکار کر دیا کہ ان کے ناچنے کے خلاف ہیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہندو سبھا کے ایک ممبر نے اس سلسلہ میں ہیڈ مسٹرس سے ملاقات کرنا چاہی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ اب اعلیٰ حکام کو تار دیئے گئے ہیں۔ اسکول میں ہڑتال ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

بحکم جناب مسٹر امبکا پرشاد سریواستو اسپیشل جج صاحب بہادر درجہ دوم کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت اسپیشل جج درجہ دوم مقام کانپور ضلع کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۶۱ بابت ۱۹۳۶ء
متفرقہ نمبر ۱۰ بابت ۱۹۳۹ء

نذیر مدار ولد حافظ مسیح اللہ قوم سید ساکن موضع مکن پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام

ننھی بیگم وغیرہ

بنام ۱۔ ننھی بیگم زوجہ شبیر خاں عرف گھبو خاں ساکنان
۲۔ نندا بیگم زوجہ احمد علی خاں } موضع
کمال گنج پرگنہ بھوجپور ضلع فرخ آباد
۳۔ محمد احمد خاں ولد سلطان خاں ساکن موضع بھیکا گمرہ پرگنہ بھوجپور ضلع فرخ آباد ملازم فوج چھاونی فیض آباد بذریعہ آفسر کمانڈنگ

چونکہ سائلان نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ تجویز ثانی لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۸ فروری ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ آپ اس مقدمہ میں ولی مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں

آج بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم مفرم عدالت — مہر عدالت

پونا سے ۲۲ ہندوؤں کا جتھہ روانہ کیا گیا

پونا ۲۳ جنوری۔ حیدرآباد میں ہندوؤں کی شہری آزادی و حقوق کے نام پر پونا شر انگیزی کا جو مرکز قرار دیا گیا ہے۔ وہاں سے جلسہ کے بعد ۲۲ والنٹیروں کا دوسرا دستہ جسمیں مہاراشٹر اور کرناٹک کے والنٹیر تھے حیدرآباد کی طرف روانہ ہو گیا۔

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵
ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۴ر فروری ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ر ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۵

ادبیات

مفہومِ عیدِ قرباں

جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلندشہری از کانپور

ہوئی ہیں عام دنیا کیلئے برکاتِ رحمانی ۔۔۔ نہ رہ جائے کہیں محروم اپنی تنگ دامانی

ہے یوم عیدِ اضحٰی۔ مرضیِ حق پر جھکائیں سر ۔۔۔ نہیں اس سے زیادہ اور کچھ مفہومِ قربانی

وفا پر مٹنے والے، دیکھ ابراہیم کا جذبہ ۔۔۔ تو آنکھیں کھولکر پڑھ اور سمجھ آیاتِ قرآنی

اگر ایماں رکھنا ہے تو انساں پر فدا ہو جا ۔۔۔ اگر انساں بننا ہے تو رکھ جذباتِ انسانی

خلیلی رسم کیا ہے اک سبق طاعت گذاری کا ۔۔۔ نہیں اللہ کو مرغوب کوئی فتنہ سامانی

ہوئے ہیں بندگانِ حق جمع عرفات میں آکر ۔۔۔ جسے ہم حج کہتے ہیں وہ ہے خالق کی مہمانی

جو ہیں مقبول بندے کب فریب میں وہ آتے ہیں ۔۔۔ نہیں ہوتی ہے ہرگز کارگر تدبیرِ شیطانی

مبارک عید بزمی کل جہاں کو ہر مسلماں کو
حجازی ہو کہ افغانی وہ ہندی ہو کہ ایرانی

مبارکباد

سید محمد احمد جلال قنوجی

بہار آئی ہوئے عشرت کے ساماں ۔۔۔ بخیر آمد ہلالِ عیدِ قرباں

مبارک بلبلوں کو شادیِ گل ۔۔۔ پھلے پھولے ہر اک نخلِ گلستاں

دنیائے اسلام

مصر کی فوجی تیاریاں

۲۴ر دسمبر الاہرام رقمطراز ہے کہ ہمیں معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وزارت جنگ نے انگلستان فرانس اور بلجیم کی حکومتوں کے پاس خطوط ارسال کئے ہیں کہ مصری فوج کے لئے سامان جنگ فراہم کرنے کے سلسلہ میں ان کے جنگی کارخانوں کے ساتھ جو معاملہ طے ہوا ہے اسے جلد از جلد بروئے کار لایا جائے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر حکومت مصر اپنی فوج کے لئے جلد از جلد زیادہ سے زیادہ سامان جنگ فراہم کرنا چاہتی ہے اور اسی لئے اس نے ان حکومتوں کے پاس مذکورہ بالا خطوط ارسال کئے ہیں۔

چند روز ہوئے عزیز علی مصری پاشا انسپکٹر فوج سرحدوں اور دفاعی علاقوں کے معائنہ کے لئے دورہ پر تشریف لے گئے تھے اب وہ واپس آگئے ہیں، غالبًا وہ اپنے دورے کے تاثرات سے مطلع کرنے کے لئے کل وزیر جنگ سے ملاقات کریں گے۔

وزیر جنگ کو سوڈان سے یہ اطلاع ملی ہے کہ جبل الاولیاء کے علاقہ میں جو جدید فوجی چھاؤنیاں تعمیر ہو رہی ہیں وہ ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے تیار ہو جائیں گی ان چھاؤنیوں کے افتتاح کے لئے خود وزیر جنگ سوڈان تشریف لے جائیں گے۔

حکومت مصر متعدد جنگی کارخانے قائم کرنا چاہتی ہے چنانچہ اس سلسلہ میں ابھی حال میں مسٹر ریڈلی ماہر کارخانہ جات حربی نے حلوان، امبابہ، اور معادی کا دورہ کیا ہے تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ ان مقامات میں سے کون جنگی کارخانہ جات کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہوگا معلوم ہوا ہے کہ حکومت کارخانجات کی تعمیر کے سلسلہ میں اس بات کا خاص طور سے لحاظ رکھیگی کہ وہ ملک کے مختلف علاقوں میں پھیلے ہوئے ہوں اور کوئی خاص مقام ان کے لئے مخصوص نہ ہو یہ فیصلہ جنگی نقطہ سے کیا گیا ہے۔

مسٹر ریڈلی جنگی کارخانہ جات کی تعمیر ہی کے سلسلہ میں بنہا، اور کفر الزیات، کا دورہ کرنے والے ہیں سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ان کارخانوں کی تعمیر کے لئے ابھی تک کسی کمپنی سے معاملہ طے نہیں کیا ہے، مناسب وقت آنے پر خاص شرائط کے ماتحت کمپنیوں سے ٹنڈر طلب کئے جائیں گے اور اسکے بعد ان میں سے کسی کیساتھ معاملہ طے کیا جائیگا

ترکی میں عظیم الشان فوجی تیاریاں

استنبول ترکی محکمہ جنگ نے فوجی افسروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں ان کی حسن کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے مزید تنظیم کی ہدایت کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ یکم فروری سے دردانیال اور اناطولی فاسفورس پر پچیس ہزار ترکی افواج معہ توپ خانہ و ہوائی جہازات متعین کردئے جائیں اور بندرگاہ کی متعینہ فوج کو ہدایت کردی جائے کہ وہ مزید احکام کی تکمیل کے لئے تیار رہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ پچیس ہزار فوج سمرنا، انگورہ اسکندرونہ اور دیگر اہم چھاؤنیوں سے طلب کی گئی ہیں اور اس کی جگہ ان نوجوانوں کو بھیجا جائیگا جو گذشتہ دو سال میں فوجی ٹریننگ حاصل کرکے فوجی خدمات پر مامور کئے گئے ہیں، دردانیال پر ان افسروں اور سپاہیوں کو متعین کیا جائے گا جو جنگی مہارت کیساتھ پانچ سال ترکی فوج میں گزار چکے ہیں۔

اخبار "ملیت" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ دردانیال کا معائنہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ اس سمندر میں آبدوز اور تارپیڈو کشتیاں، جنگی جہاز اور محافظ کشتیاں کثیر تعداد میں نقل و حرکت کر رہی ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوائل فروری میں فاسفورس کے دہانہ پر ترکی افواج میں ایک زبردست مصنوعی جنگ ہوگی اور غازی عصمت انونو خاص طور پر اس کا معائنہ فرمائیں گے۔

وزیر اعظم شام کا حکومت فرانس کو انتباہ

بیروت ۲۸ر دسمبر جمیل مردم ایک وزیر اعظم شام نے صدر پارلیمنٹ فرانس وزیر خارجہ اور جنرل سکریٹری دفتر وزارت خارجیہ کے نام بذریعہ تار ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں ان کی توجہ ان حالات و واقعات کیطرف مبذول کرائی ہے جو شامی و فرانسیسی معاہدہ کو التوا میں ڈالنے کی وجہ سے رونما ہوتے والے ہیں اس سلسلہ میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ معاہدہ کی تصدیق کے التوا سے شام میں زبردست اضطراب پیدا ہو گیا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس کے خلاف وہاں عنقریب زبردست تحریک شروع ہونے والی ہے جس سے موجودہ حکومت شام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹	کانپور شنبہ ۴ر فروری ۱۹۳۹ء	نمبر ۵

مسٹر سوبھاش چندر بوس کی کامیابی

آل انڈیا کانگریس کی آئندہ سال کی صدارت کا مسئلہ گذشتہ ۱۵ دنوں سے ایک خاص مسئلہ بن گیا تھا۔ ۱۵ر جنوری امیدواروں کی نامزدگی کی آخری تاریخ تھی اس تاریخ کو تین نام سامنے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مسٹر سبھاش چندر بوس اور ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ جس میں سے مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنا نام ۲۰ر جنوری کو واپس لے لیا۔ اسلئے مقابلہ صرف آخرالذکر دونوں صاحبوں میں رہ گیا

پنڈت جواہر لال نہرو، سردار پٹیل۔ بھولا بھائی دیسائی۔ راجندر بابو۔ اور مولانا ابوالکلام وغیرہ سو بگر ممتاز لیڈران کی یہ دلی خواہش تھی کہ سبھاش بابو دوبارہ صدارت کے لئے نہ کھڑے ہوں مگر سبھاش بابو کی رائے اس کے خلاف تھی وہ یہ کہتے تھے کہ ڈیلی گیٹوں کی رائے سے اس کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔ اسی لئے انہوں نے اپنا نام واپس نہیں لیا۔ اس صدارت کے سلسلہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں دو پارٹیاں ہوگئی تھیں جنہیں سے ایک نے ڈاکٹر صاحب کی اور دوسری نے سبھاش بابو کی طرفداری میں متعدد بیانات شایع کئے۔ خود سبھاش بابو نے بھی تین بیانات شایع کئے۔

بہرحال ۲۹ر جنوری کو ووٹنگ ہوا کانگریس کی تقسیم کے مطابق ہندوستان ۱۲ صوبوں پر تقسیم ہے جنہیں تقریباً ۳۰۰۰ ووٹ ہیں اس میں سے ۲۹۵۵ ڈیلی گیٹوں نے ووٹنگ میں حصہ لیا ان میں سے سبھاش بابو کو ۱۵۸۰ ووٹ اور ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کو ۱۳۷۵ ووٹ ملے یعنی ۲۰۵ ووٹوں سے سبھاش بابو کامیاب ہوگئے۔ اور اب سبھاش بابو ہی تریپوری کانگریس کے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

اس انتخاب میں بہت سے جذبے صاف نظر آتے تھے چنانچہ خود سبھاش بابو نے صدارت کے مسئلہ کو فیڈریشن کا مسئلہ بنا دیا انہوں نے اپنے تینوں بیانوں میں یہ ظاہر کیا کہ وہ خود اور کانگریس کا بایاں بازو جس شکر کے ساتھ فیڈریشن کے خلاف ہیں اتنی شدت کے ساتھ کانگریس کا دایاں بازو فیڈریشن کے خلاف نہیں ہو بلکہ سبھاش بابو نے اپنے بیان میں یہاں تک لکھا ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ میں کچھ لوگ جزوی ترمیمات کے ساتھ فیڈریشن قبول کرلینا چاہتے ہیں۔

بظاہر تو یہ ہے کہ کانگریس کے پلیٹ فارم سے ایک مجوزہ فیڈریشن کی غیر مشروط مخالفت کی گئی ہے ممکن ہے کہ اندرونی طور پر کچھ لوگوں کا یہ خیال ہو جس کا اظہار سبھاش بابو نے کیا ہے مگر سبھاش بابو کو آج سے پیشتر اس کا اظہار کردینا چاہیئے تھا الیکشن کے موقعہ پر اس کا اظہار کچھ زیادہ موزوں نہیں تھا۔ علاوہ اس کے اگر صدارت کے مسئلہ میں حسن اختلاف نہ ہوتا تو شاید اس کے اظہار کی نوبت بھی نہ آتی۔

برخلاف اس کے پنڈت جواہر لال نہرو نے جو بیان شایع کیا تھا اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ فیڈریشن کی مخالفت کو صدارتی انتخاب میں متنازعہ مسئلہ نہیں بنایا جاسکتا اس بارے میں کانگریس میں کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔

ہمارے خیال میں یہ حقیقت ہے کہ ایک سال کے اندر کانگریس کے بائیں بازو نے بہت طاقت پیدا کرلی ہے۔ اور سبھاش بابو کا دوبارہ انتخاب اس بات کی بین دلیل ہے۔

کانگریس کا بایاں بازو بظاہر کمزور ہوتا نظر آرہا ہے اور اس کی وجہ ظاہر ہے کہ کسان اور مزدور اپنے مجوزہ حقوق کے حصول کیلئے بے چین ہیں اور ان کی یہ دلی خواہش ہے کہ جلد سے جلد ان کے مجوزہ حقوق ان کو حاصل ہو جائیں اور اس کے لئے وہ صبر کرنا نہیں چاہتے اور کانگریس کا بایاں بازو ان کا ترجمان اور نمایندہ ہے اور اس کی بھی یہ دلی خواہش ہے کہ کسی طرح جلد سے جلد ملک کو۔ زمینداروں اور سرمایہ داروں کو ختم کرکے مزدوروں کسانوں اور عام لوگوں کو اس کے آہنی چنگل سے چھڑایا جائے۔

مگر بخلاف اس کے کانگریس کا دایاں بازو بھی یہ سب کچھ کرنا چاہتا ہے مگر اس کے کام کی رفتار سست ہے اور وہ تدبر اور دوراندیشی سے کام لے کر ان تمام باتوں کو بتدریج کرنا چاہتا ہے

بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ سبھاش بابو کی فتح دراصل بائیں بازو کی فتح اور دائیں بازو کی شکست ہے مگر ہم اس رائے سے پوری طرح متفق نہیں کیونکہ سبھاش بابو نے جنوری کے شروع مہینے میں جو بیان کانگریس کے دائیں اور بائیں بازو کے متعلق شایع کیا تھا اس میں انہوں نے دونوں پارٹیوں کو آپس میں سر جوڑ کر کام کرنے کا مشورہ دیا تھا اور بائیں بازو کو خاص طور پر یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ اپنے نظام کو زیادہ مضبوط کریں تاکہ دائیں بازو کی سرگرمیوں کے لئے زیادہ مفید ثابت ہو سکے۔ آپ نے دائیں بازو کے متعلق یہ کہا تھا کہ وہ آئین پرستی کی جانب مائل ہوتا جارہا ہے اور بائیں بازو کے متعلق یہ رائے ظاہر کی تھی کہ اس میں غیر ذمہ داری اور ڈسپلن کی کمی ہے۔

اس بیان کو پیش نظر رکھنے کے بعد ہم نہیں سمجھ سکتے کہ سبھاش بابو کو محض بائیں بازو کا نمایندہ کس طرح کہا جاسکتا ہے اور اگر وہ صرف بائیں بازو کے نمایندے نہیں ہیں تو پھر بائیں بازو کی فتح اور دائیں بازو کی شکست سے اس کو کس طرح تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

ہمارا ذاتی خیال یہ ہے کہ سبھاش بابو کی فتح کا راز نہ دائیں اور بائیں بازو پر ہے اور نہ فیڈریشن کی موافقت اور مخالفت پر۔ بلکہ ان کی فتح کا راز ان کی شخصیت پر منحصر ہے کیونکہ ان کے مقابلہ میں ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ اور ان کی خدمات سے لوگ اس قدر واقف نہیں ہیں جس قدر سبھاش بابو سے علاوہ اس کے فتح کا ایک راز یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی موافقت میں بڑے بڑے لیڈران نے بیانات تو شایع کردیئے مگر عملی قدم اتنی سرگرمی کے ساتھ نہیں اٹھایا گیا جتنا کہ سبھاش چندر بوس کے طرفداروں نے اٹھایا کیونکہ کانگریس کے بائیں بازو نے یہ موقع غنیمت سمجھ کر اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہا۔ اور غالباً ان کے خیال میں ہوگا کہ شاید سبھاش بابو اس انتخاب کے سلسلہ میں دائیں بازو والوں سے ناراض ہو کر محض بائیں بازو کے ہوکر رہ جائیں گے۔ مگر ہمارے خیال میں جن لوگوں نے سبھاش بابو کے متعلق یہ رائے قایم کی ہے وہ شاید غلطی پر ہیں کیونکہ اس سے سبھاش بابو کی اہمیت میں کمی ہوگی نہ یہ کہ اضافہ ہوگا۔

کانگریس کا آیندہ اجلاس مارچ میں ہوگا یہ اجلاس ایک خاص نازک حالت میں ہو رہا ہے جبکہ ہر طرف سے کانگریس کو بدنام کرنے اور کمزور کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں لہذا آیندہ اجلاس میں سب سے بڑی ضرورت اس امر کی ہے کہ کانگریس کے نظام کو زیادہ سے زیادہ طاقتور اور مضبوط بنایا جائے

بہرحال ہم سبھاش بابو کی فتح کو شخصی فتح سمجھتے ہیں اور اسلئے یہ مناسب سمجھتے ہیں کہ سبھاش بابو کو ان کے دوبارہ انتخاب صدارت پر ان کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کریں۔

سبھاش بابو کا تازہ ترین بیان

سبھاش بابو فرماتے ہیں۔ آیندہ اتوار کو صدر کا جو انتخاب ہونے والا ہے۔ اس سے قبل میں پریس کی معرفت یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ میں نے صدارت کے لئے بطور امیدوار کے کھڑا ہونا منظور کیا۔ کانگریسی کارکنوں کو غالباً یہ یاد ہوگا کہ گذشتہ ۴ یا پانچ ماہ کے اندر ملک کے مختلف حصوں کے کانگریسی کارکن انفرادی طور پر بھی اور مجموعی طور پر بھی علانیہ طریق پر بھی میرے دوبارہ انتخاب کی حمایت کرتے رہے ہیں۔ جب میرا نام صدارت کے لئے باضابطہ طور پر کئی صوبوں سے تجویز کیا گیا تو یہ سب کچھ میرے علم یا میری رضامندی کے بغیر کیا گیا۔

کانگریسی کارکنوں کی ایک بڑی تعداد خواہ صحیح طور پر اور خواہ غلط طور پر یہ چاہتی تھی کہ آیندہ سال کے لئے مجھ ہی کو صدر منتخب کیا جائے لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے کچھ سرکردہ ممبروں نے چند وجوہات کی بنا پر جن کو سمجھنا مشکل ہے اس خیال کو پسند نہیں کیا۔ اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہوسکتا کہ اگر ورکنگ کمیٹی کے یہ ممبران میرے خلاف فرمان نہ جاری کرتے تو اتفاق رائے سے صدر منتخب ہو جاتا لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ میرے سوائے اور کسی کو بھی صدر بنانے کے لئے تیار ہیں۔

ہری پورہ کانگریس کے بعد سے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے دیگر ممبران کے ساتھ میرے تعلقات نہایت ہی اچھے رہے ہیں اور مجموعی طور پر ورکنگ کمیٹی میں ہمارا کام نہایت خوش اسلوبی سے ہوتا رہا۔ موجودہ حالات کے تحت ممکن ہے کوئی شخص یہ معلوم کرنے کی جرات کرے کہ ورکنگ کمیٹی کے یہ سرکردہ ممبران اس قدر میرے خلاف کیوں ہیں جبکہ کانگریس کے اندر عام طور پر یہ رائے پائی جاتی تھی کہ مجھے دوبارہ صدر منتخب کیا جائے کیا وہ اس بنا پر میرے خلاف ہیں کہ میں ان کا آلہ کار نہیں ہوں یا کہ وہ اس بنا پر میرے خلاف ہیں کہ انہیں میرے آدرش اور اصول پسند نہیں ہیں۔ ابھی تک جو دلائل پیش کئے گئے ہیں وہ ذرا بھی اطمینان بخش ثابت نہیں ہوئے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ کسی شخص کا دوبارہ صدر منتخب ہونا واقعات مستثنیٰ میں سے ہے اس کا واحد جواب یہ ہے کہ کانگریس کے آئین میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے ماتحت کسی شخص کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر کوئی پابندی عاید نہ ہو۔ علاوہ دو برس کئی اصحاب جو کہ پہلے کانگریس کے صدر رہ چکے تھے۔ ایک سے زاید بار دوبارہ صدر منتخب کئے گئے اس کا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ آیندہ سال ایک بہت ہی غیر معمولی اور اہم سال ثابت ہوگا اور عام طور پر میرے دوبارہ انتخاب کے حق میں رائے پائی جاتی ہے۔

سردار پٹیل نے مسٹر سرت چندر بوس کے پاس جو تار بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے ایک اور دلیل پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میرا دوبارہ صدر منتخب ہونا ملک کے کاز کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ یہ دلیل اس قدر حیرت انگیز ہے کہ اس کی تردید کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں معلوم ہوتی۔ اگر ورکنگ کمیٹی کے ان لیڈروں نے اپنا تمام رسوخ میرے خلاف استعمال نہ کیا ہوتا۔ اور انہوں نے میرے خلاف فرمان نہ جاری کیا ہوتا۔ تو ہمیں کانگریس کے ڈیلیگیٹوں کی حقیقی رائے کا پتہ چل جاتا اور مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس رائے پر سردار پٹیل کو بڑا تعجب ہوتا۔

بابو راجندر پرشاد کا بیان

بابو راجندر پرشاد نے کانگریس کے صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں ایسوسی ایٹیڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے:-

"فیڈریشن کے متعلق اصل مسئلہ سے ہٹ کر اور کوئی دوسرا راستہ بنا کر سبھاش بابو اور ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبران میں خیالی اختلاف ہونا اچھی بات نہیں ہے اس مسئلہ پر قطعی کوئی اختلاف رائے نہیں۔ اور ہری پورہ کانگریس کا رزولیوشن بالکل واضح ہے اور وہ بغیر کسی مخالفت کے پاس ہوا تھا اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے آخری اجلاس میں بغیر کسی مخالفت آواز کے اس رزولیوشن کا اعادہ کیا گیا تھا اگر اس قسم کی سیاسی رائے اور پروگرام کا اختلاف صدارتی انتخاب کی بنیاد بن گیا ہے تو مسئلہ کو صاف کردینا چاہیئے۔ اور خیالی اختلاف پیدا کرکے اسے چھپانا نہیں چاہیئے۔ فیڈریشن کے متعلق سبھاش چندر بوس نے فرمایا ہے کہ فیڈرل اسکیم جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں درج ہے اس کی مخالفت کانگریس کی تجویز اور اس کی عام پالیسی و اصول کے مطابق ہے اور وہ پالیسی عدم تعاون ہے۔ اس عدم تعاون کے سلسلہ میں کیا کیا جائے گا۔ آیا فیڈرل انتخابات کے موقعہ پر عدم تعاون کیا جائے گا یا انتخابات کے بعد عہدے قبول کرنے کے وقت یہ تفصیل اور حکمت عملی کا معاملہ ہے اور اس وقت جو صورت حالات ہوگی اس کی ضرورت کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ جب دریافت کیا گیا کہ آیا فیڈریشن کے خلاف کانگریس کی مہم کے ایک حصہ کے طور پر کانگریسی وزیروں سے مستعفی ہونے کے لئے کہا جائے گا۔ صدر کانگریس نے فرمایا کہ اس وقت میں صرف میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر چاروں طرف سے جدوجہد ہوئی اگر ہم نے یہ محسوس کیا کہ وزیروں کے عہدوں پر رہنے سے ہماری جدوجہد کو تقویت پہنچے گی تو یہ عین ممکن ہے کہ ہم ان سے مستعفی ہونے کو نہ کہیں۔ اس کے برعکس اگر ہم نے یہ محسوس کیا کہ ان کے مستعفی ہوجانے سے ہماری جدوجہد کو تقویت حاصل ہوگی۔ تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ جیسا کہ موڈرن ریویو" نے ظاہر کیا ہے کہ صدر کانگریس کے جوابوں میں بہت سی شرطیں ہیں جنہیں سے دو یہ ہیں کہ اگر جدوجہد ہوئی تو ہم ہر طرف سے مخالفت کرینگے" اور "یہ فیڈرل لیجسلیچر کے انتخابات لڑنے کے ناموافق بہتر ہوگا۔ خواہ کانگریس فیڈریشن کی جانب غیر مفاہمتی رویہ ہی کیوں نہ اختیار کرے پہلی شرط سے خیال پایا جاتا ہے کہ جدوجہد ناگزیر نہیں ہے دوسری شرط میں یہ قیاس کرنے کے لئے گنجایش باقی رہتی ہے کہ برطانیہ کی بنائی ہوئی فیڈرل اسکیم کی جانب کانگریس کا رویہ غیر مفاہمتی مخالفت کا نہیں ہوگا،

مجھے اگر ورکنگ کمیٹی کے کسی نام نہاد رائٹ ونگ ممبر نے ایسا کچھ کہا ہے تو مجھے اس پر تعجب ہے سبھاش بابو نے اپنی جو رائے قایم کی ہے اس کا انہیں پورا حق ہے مگر وہ دوسروں کے خیالات کی کیوں مذمت کرتے ہیں جبکہ خود ان کے خیالات شرطوں کو دور کرنے کے لئے کافی صاف نہیں ہیں جن سے کہ ایک معزز جرنلسٹ نے اس قدر تباہ کن معنی اخذ کئے ہیں۔

بہرحال اب مقابلہ ہوگا تمام ڈیلی گیٹوں کو آزادی رائے کے ساتھ ووٹ دینے چاہیئیں یہ خیال کرنا ان کی ذہنیت اور ذمہ داری کی توہین ہے کہ انہیں اس طرح ووٹ دینے چاہیئیں جیسا کہ ورکنگ کمیٹی کے بعض ممبروں نے انہیں بتادیا ہے اگر انہوں نے ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کے حق میں ووٹ دینے کا فیصلہ کرلیا ہے تو ان کی نیک نیتی اور آزادی پر حملہ کرنا غلط ہے۔

آئینۂ کانپور

عید الضحیٰ یکم فروری۔ بروز چہارشنبہ ٹھیک ۹½ بجے صبح کو نماز عیدالضحیٰ عیدگاہ میں ہوگی۔

ہم مسلمانوں کی خدمت میں عید کی خوشی میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہم کو پوری امید ہے کہ بقرعید کانپور میں نہایت امن و امان اور خوشی و مسرت کے ساتھ منائی جائے گی۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے مذہبی فرایض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے پڑوسیوں کے جذبات کا بھی پورا پورا لحاظ رکھیں اور اسی طرح ہندو بھائیوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی فرایض کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوئی مشکلات نہ پیدا کریں کیونکہ اسی میں ملک کا فائدہ ہے کہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مذہبی فرایض کی ادائیگی میں اپنی فراخدلی کا ثبوت دیں۔

اسکول اسٹرائک ڈی۔ اے۔ وی اسکول کے طالب علموں کی اسٹرائک بدستور جاری ہے اور طالب علم پکٹنگ کرکے دوسرے لڑکوں اور ماسٹروں کو جانے سے روک رہے ہیں۔ طالب علموں کے سرپرستوں کا ایک ڈیپوٹیشن رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ اور ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم ایل۔ اے جو کہ اسکول کی انتظامیہ کمیٹی کے ممبر ہیں ان سے ملاقات کی۔

توہین عزت کے مقدمے سے بری مسٹر پی سی مغل سٹی مجسٹریٹ نے مسٹر سنتوش چندر کپور سکریٹری مزدور سبھا و اڈیٹر مزدور اخبار کو توہین عزت کے مقدمہ سے بری کردیا۔ جو کہ لالہ کیلاش ناتھ سنگھانیا ڈائرکٹر آف جے کے گروپ ملس کی

دفعہ ۱۴۴ کی ضرورت نہیں۔ ۳۰ر جنوری کو لوکل حکام اور پولیس کے درمیان اس مسئلہ کی بابت مشورہ ہوا کہ دفعہ ۱۴۴ جو کہ دو ماہ سے شہر کانپور میں نافذ تھی اور جسکی مدت ۲۹ر جنوری کو ختم ہو رہی ہے، اس کے بڑھانے کی ضرورت ہے یا نہیں۔

مگر مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے آیندہ نفاذ کی ضرورت نہ محسوس کرتے ہوئے یہ طے کردیا کہ آیندہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۸ر فروری ۱۹۳۹ء کو ہوگا جسمیں معمولی باتوں کے علاوہ لالہ پدم پت سنگھانیا کا خط مورخہ ۲۸ر جنوری ۱۹۳۹ء بھی پیش ہوگا جس میں موصوف نے لکھا ہے کہ اگر یہ عمارات پرائمری مدرسہ جات کی اسکیم بورڈ نے منظور کرکے گورنمنٹ کے پاس دس روز کے اندر نہ بھیجدی تو اس کام کے لئے جو عطیہ وہ دینے والے ہیں وہ نہ دیں گے۔

سبدِ گل

اس حقیقت سے تو ہمیں بہت زمانے کو وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جا رہا ہے کہ ایک ہلکے بازم (MILD) لاٹھی چارج میں انسانیت اور ہمدردی کا کون سا اصول پنہاں ہوا کرتا ہے لیکن ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ ہوائی جہاز سے بمباری کا ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا گیا ہے جو خاص طور پر احتیاط اور انسانی ہمدردی پر مبنی ہے، بہرحال اب ہماری معلومات میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگیا۔

چنانچہ سرحد کی ایک خبر کہتی ہے کہ وزیرستان کی ہوائی مہمات میں سب سے زیادہ خیال اس بات کا رکھا جاتا ہے کہ انسان کی جانیں ضائع نہ ہوں، اب تو ہمیں یہ سنکر بھی حیرت نہ ہوگی کہ یورپین حکومتوں نے اپنی فوجوں کو ایک عام حکم دے دیا ہے کہ جب وہ دوسروں پر حملہ کریں تو اپنی سنگینوں کی نوکوں کو نہایت احتیاط کے ساتھ روئی میں لپیٹ لیا کریں اور جب مہلک گیس کسی خطہ زمین پر پھینکی جائے تو اس میں عطر گلاب کی خوشبو ملا دی جایا کرے۔

ہندوستان کے ایک صوبہ میں (اس کا نام کیوں لوں؟) ایک نائی کو اسکول ماسٹر بنا دیا گیا ہے اس واقعہ پر متعلقہ شہر کے میونسپل کارپوریشن میں اعتراض اٹھا لیا گیا ہمارے خیال میں یہ اعتراض ناجائز تھا۔ روایات کے اعتبار سے نائی تو سوسائٹی کا رکن اعظم ہے وہ انسانوں کی حجامت بھی بناتا ہے عمل جراحی کا ماہر بھی ہوتا ہے سیاست دانی اور داستان گوئی میں بھی کمال رکھتا ہے اور چلتے پھرتے اخبار کا کام بھی دیتا ہے ان سب پر نائی کا یہ وصف ہے کہ وہ انسانی تمدن کا پہلا آرٹسٹ ہے یعنی وہ اپنے فن موتراشی کے ذریعہ انسان اور حیوان کے فرق کو ظاہر کرتا ہے، موجودہ دور سے پہلے وہ مرد اور عورت میں بھی امتیازی شان پیدا کر سکتا تھا لیکن جب سے عورتوں نے اپنی لمبی زلفیں ترشوانی شروع کیں اور مردوں نے مونچھوں کا صفایا کر دیا نائی بیچارہ مجبور ہوگیا بہرحال یہ تو ہوا کہ اس ذریعہ سے نائی کا امپائر بہت وسیع ہوگیا پھر کیا سبب ہے کہ وہ اسکول ماسٹر نہ بنایا جائے؟

پچھلے جمعہ کی شام اور رات کو گورنر بمبئی سر راجر لملی بمبئی کے ڈوٹنگی ون کلب کے مہمان ازلیکہ باعث مہمان کو اپنے میزبانوں کی دلجوئی اور عزت افزائی کا بڑا خیال ہوا کرتا ہے سر راجر شام سے ڈھائی بجے صبح تک اپنے مہمانوں کے ساتھ ناچتے رہے۔

کہا جاتا ہے کہ چہارشنبہ کو بھی سر راجر یورپین ایسوسی ایشن کے مہمان تھے تو ان کو بڑی رات تک مصروف رقص رہنا پڑا تھا۔ جب ایک ہفتہ کے اندر ان دو لمبے لمبے ناچوں کا ہم خیال کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ دیکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ہاؤس میں بھی ناچوں اور محفلوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو سوچنا پڑتا ہے کہ ہندوستان کے ماہر رقص مسٹر اودے شنکر ہی کیوں نہ کسی صوبہ کا گورنر بنا دیا جائے اگر جب صوبائی نظم و نسق کو کانگریسی وزارتوں نے سنبھال لیا ہے تو ان گورنروں کے پاس ناچنے کے سوا اور کام ہی کیا باقی رہا ہے۔!

جزیرہ نیوزیلینڈ کے قدیم باشندہ جو ”ماؤری“ کہے جاتے ہیں اپنے جزیرہ کی پیدائش کے متعلق ایک بہترین دلچسپ افسانہ بیان کرتے ہیں ان کا قول ہے کہ ایک روز ان کے دیوتا ماؤسی بحر الکاہل کے ایک ساحل پر بیٹھے ہوئے مچھلی کا شکار کھیل رہے تھے انھوں نے اپنی ص شصت کی ڈور بحر الکاہل میں ڈال دی جس کا سرا بہت دور افق کی دنیا میں غائب ہوگیا کچھ دیر انتظار کے بعد جب دیوتا نے ڈور نکالی تو مچھلی کی بجائے سمندر سے جزیرہ نیوزیلینڈ نکل آیا کاش مسٹر چیمبرلین کو اس دیوتا کا ہنر آجاتا تو وہ بھی بحر روم میں اٹلی کے روبرو ابھرنے کوئی جزیرہ پیدا کر۔

ادبِ لطیف

فریبِ ہستی

از جناب مسٹر ویشیشور ناتھ لال اسٹوڈنٹ کانپور

ہماری آرزو ایک کلی تھی جو شاخ حسرت میں جھول رہی تھی، ظالم! ابھی وہ بھی کھلنے بھی نہ پائی تھی، کہ بھوک کی چٹکیوں سے تو نے اسے مسل ڈالا۔

ہمارا جسم باد زمہریر کی طرح لرز رہا تھا اور اس ملک کی زمین شبنم کے آنسو رو رہی تھی جنھیں باد صبا چوم لیتی تھی۔

شبنم کی بوند میں ہمارے ارمانوں کا دریا بہہ رہا تھا آہ! تو نے سورج بن کر اسے خشک کر دیا، ہماری آرزو کی دنیا اجڑ گئی۔

اے غیظ و غضب کی صورت! او بے رحم بیکاری! جہاں غافلوں کے لئے تو مسرت کی ندیم بن کر آتی ہے، وہیں جا کر دستک دے اور کہہ کہ اے نادانو! یہ زمین عشرت کدہ نہیں ہے یہ تمہاری زمین اس لئے ہے کہ بھوک سے تڑپو، اور خون کے آنسو پیو، روٹی کی آغوش میں کانٹے بچھے ہوتے ہیں ان سے بغلگیر ہو محنت کرو، مزدوری کرو۔

یہ سن کر عشرت کدہ آن واحد میں ماتم کدہ بن جاتا ہے اور ”بلبل“ یہ کہہ کر دم توڑ دیتی ہیں ”موت کی یہ رات کاٹے نہیں کٹتی“

برطانی وزارت میں تبدیلی

لندن ۲۸ جنوری۔ رائٹر کا پارلیمنٹری نامہ نگار لکھتا ہے کہ وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے برطانی کیبنٹ میں چند تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

یہ ممکن ہے کہ سر تھامس انسکیپ کو لارڈ ماگم کی جگہ لارڈ چانسلر مقرر کر دیا جائے۔ جونیئر وزیروں میں بھی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ اور خیال ہے کہ مسٹر آر۔ ایس ہڈسن جنھوں نے دفتر جنگ کے متعلق مسٹر چیمبرلین سے شکایت کی تھی بھی شامل ہوں۔ دفتر جنگ میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

مہاتما گاندھی کا مشورہ

بمبئی ۲۸ جنوری: ریاستوں کے اندر آزادی کی تحریک ایک نئے مرحلہ میں داخل ہو رہی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ مہاتما گاندھی نے ۲۸ ج کے ”ہریجن“ اخبار میں ”ریاستوں“ کے عنوان سے ایک آرٹیکل تحریر فرمایا ہے۔ مہاتما جی مزید لکھتے ہیں کہ تاریخ اپنے کو دہرا رہی ہے۔ جبر اور استبداد میں ریاست تلچر اور دھنکانال زیادتی لے گئی ہیں۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ ریاست تلچر کی کل ۰۰۰،۰۰ کی آبادی میں سے ۲۶۰۰۰ باشندے برطانی اڑیسہ میں ہجرت کر گئے ہیں۔ ٹھاکر بابا نے نہایت دردناک پیرایہ میں بیان کیا ہے ان پناہ گزینوں کی مصیبتوں کا حال، یہ ڈیفر بنگالہ مشہور خوش مل بیاہ بنگالہ جانے آپ کے بیان کی تائید کی ہے۔ ریاست تلچر کے باشندے دو ماہ سے جلاوطن ہیں۔ مجھے یہ امید تھی کہ یہ لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں گے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لئے ابھی وہاں امن نہیں ہے۔

تنہا اڑیسہ ریلیف کے کام کو پورا نہیں کرسکتا مجھے امید ہے کہ مارواڑی ریلیف سوسائٹی ان لوگوں کو کام مہیا کر کے ان کی امداد کرے گی۔

پولیس نے ہجوم پر گولی چلادی

جے پور ۲۸ جنوری۔ ریاست جے پور سے پولیس تیلیغون پیغام منظر کر دہاں اب صورت حالات

عالمِ نسواں

اصلاحِ معاشرت کی ایک اسکیم

از محترمہ سجاد بیگم صاحبہ حیا دہلوی

آج کل ہماری بہت سی بہنوں کو یہ شکایت ہے کہ ہمارے شوہر ہماری طرف کچھ زیادہ التفات نہیں کرتے اور ہماری زندگی اب رنج و غم کا مرقع بن گئی ہے۔

آپ کو ہر طرف سے یہی صدائے غم سنائی دے گی لیکن بہت کم ایسی عورتیں ہیں جنھوں نے کبھی بھی اس بات پر غور کیا ہے کہ آخر اس ناخوش گواری کے اسباب کیا ہیں؟“

میں نے جہاں تک ان حالات پر غور کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ اس مصیبت کا سب سے پہلا سبب یہ ہے کہ شادی کے وقت اس بات پر بالکل غور نہیں کیا جاتا کہ جس مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ کیا جا رہا ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں یا نہیں؟ اور ان کی عادتیں خصلتیں اور طبیعتیں یکساں ہیں یا نہیں؟۔

اس ناعاقبت اندیشی اور بے اتفاقی کا نتیجہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چند روز کے بعد ہی عداوت و نفرت اور ناخوشگواری کا طوفان برپا ہو جاتا ہے اور زن و شوہر کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔

ان مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے صحیح راہ عمل یہ ہے کہ شادی سے پہلے جہاں تک ممکن ہو مرد اور عورت دونوں کے خیالات و جذبات کا اندازہ کیا جائے ان کی عادت و خصلت اور طبیعت کا لحاظ رکھا جائے اس بات پر غور کیا جائے کہ جن دو ہستیوں کو دعوت اتحاد دی جا رہی ہے ان میں مشترکہ زندگی بسر کرنے کی صلاحیت اور قابلیت ہے یا نہیں؟ مرد و عورت کا مزاج یکساں ہے یا نہیں۔ طبیعتیں یکساں ہیں یا نہیں، خیالات اور جذبات میں مدافعت ہے یا نہیں، ان تمام تر باتوں پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔

جن شادیوں ان امور کا لحاظ نہیں رکھا جاتا ان میں سے اسّی فی صدی شادیوں کا انجام عبرت انگیز اور نہایت غمناک ہوتا ہے اور جن شادیوں میں ان امور کا لحاظ رکھا جاتا ہے وہ سو فی صدی کامیاب اور مسرت آفریں ہوتی ہیں، خدا ہماری بہنوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ کافی غور و فکر اور احتیاط کے ساتھ اس اہم خدمات کو انجام دینے کی کوشش کریں۔

عمدہ ڈائرکٹروں کی کمی ہے جو فوراً دعید نہیں ہو سکتی ہے۔

اخبارات سے اس صنعت کی مدد کی ضرورت ہے وہ رائے عامہ کو ہموار کر سکتے ہیں روشنی پھیلا سکتے ہیں اس کے پروپیگنڈے کی اہمیت سے کون انکار کر سکتا ہے مگر اس وقت تک یا تو اخبارات نے نقصان پہونچایا یا خاموشی کے مجرم رہے افسوس ہے کہ ہندوستان کی اس نئی اور بڑھتی ہوئی صنعت کی طرف پریس نے اپنی پوری پوری توجہ مبذول نہیں کی ہے۔

معمول پر ہے۔ ہلاک شدگان میں کل ۹ مسلمان دو ہندو اور ایک پولیس افسر بھی شامل ہے اور ایک پولیس کانسٹبل جو کل مجروح ہوا تھا اس کی حالت تشویشناک ہے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب نے وزیر اعظم اور انسپکٹر جنرل پولیس کے ہمراہ موقع واردات کا معائنہ کیا اور آج صبح میو ہسپتال اور پولیس ہسپتال تشریف لے گئے۔ جہاں کہ مجروحین زیر علاج ہیں۔

ریاست حیدرآباد میں ستیہ آگرہ کی رفتار

شولاپور ۲۸ جنوری۔ ۲۰ جنوری تک حیدرآباد میں ۳۰۰ آریہ سماجی ستیہ گرہی جیل جا چکے ہیں۔

بچوں کی دُنیا

ابری بنانا

از جناب محمد اکرم خاں صاحب میرٹھی

تمہاری کتاب کی جلد پر جو کاغذ لگا ہوتا ہے اسے ابری کہتے ہیں دیکھو اس پر کیسے اچھے اچھے رنگ برنگے نقش و نگار بنے ہوتے ہیں تم تو ابھی تک یہ ہی سمجھتے ہوگے کہ ابری ولایت سے بن کر آتی ہے۔

اس پر تو تم نے کبھی کاہے کو غور کیا ہوگا کہ یہ ابری بنتی کیسے ہے۔

میں ترکیب بتا دوں تو تم اچھل ہی تو پڑو گے، ابری بنانا اتنا آسان ہے اور اس میں خرچ اس قدر کم ہے کہ ترکیب پڑھتے ہی تم فوراً اسے فوراً بنانے کی تیاری کرنے لگو گے

سامان:۔ بس تھوڑی سی لیئی پکا لو ذرا ذرا پتلی ہو اور اس میں چیپ بھی کافی ہونا چاہئے اسے پکاتے وقت اس کا خیال رکھنا کہ گٹھلیاں نہ پڑیں، تھوڑا سا نیلا تھوتھا بھی ڈال دینا، ڈرائنگ والے دو برش بھی ضرور ہونا چاہئے مگر ان کے بال نہ گرتے ہوں۔ ہاں رنگ جو تمہیں پسند ہو وہی منگوانا البتہ ذرا اچھی قسم کا کاغذ موٹا نہ ہو کوئی آٹھ دس پونڈ والا بس یہ ہی تمہارا سامان ہے

اب کاغذ کسی بورڈ یا تختے پر پھیلا کر برش سے اس پر لیئی پھیر دو مگر کاغذ پر گانٹھیں نہ رہنے پائیں پھر دوسرے برش سے گھلا ہوا رنگ اس لیئی والے کاغذ پر پھیر دو اب قلم یا اسی موٹائی کی لکڑی سے اپنی منشا کے مطابق نقش و نگار بناؤ اور کاغذ کو خشک ہونے کے لئے چھوڑ دو جب خوب خشک ہو جائے تو موم بتی سے اور موم بتی نہ ملے تو صاف کئے ہوئے موم سے اسے خوب گھونٹو اس سے ابری کا رنگ چمک جائے اور چکناہٹ اور پختگی بھی پیدا ہو جائے گی۔

لیجئے صاحب آپ کی ابری تیار ہوگئی اب اسے آپ اپنی کتاب پر چپکایئے یا کہیں اور استعمال کیجئے۔ (پیام تعلیم)

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

کی آخری منزل حیات، بجھتی ہوئی شمع اپنے جرم سیاہ کا اجمالی نقشہ بہت کی نعمتیں اور دوزخ کے مصائب روز قیامت عفو تقصیر کی درخواست، خود کردہ را علاج نیست کا بار بار وظیفہ پڑھنا منزل مقصود پر پہونچنا جان کر کھلکھلا کر ہنس پڑنا کہ انجام لقمہ اجل لقمۂ موت۔ ” ” ” ” ” ”

”یعنی افسانۂ ہستی کی آخری قسط“

پیری۔ . . . پارہ سیاسی شب قدر سے کم ہو چکا تھا میں گویا اب عالم ہوش میں بت بنا کھڑا کھڑا سوچ رہا تھا یہ سب کچھ کیا تھا ایک ٹوٹتے ہوئے راگ کی آواز کانوں میں آنے لگی ؎

دنیا اک سرائے فانی دیکھی

ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی

جو آکے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

جو جاکے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

آہستہ آہستہ راگ بالکل خاموش اور ساکت ہوگیا اور میں نے کمرے سے باہر آکر دیکھا صبح ہو چکی تھی اور ہر فرد و بشر افسانۂ ہستی کے سننے میں مست و محو تھا۔

پردۂ فلم

ہندوستان کی صنعت فلمسازی

بسلسلہ گذشتہ

فلم ساز یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ اونچے درجہ کی تصویریں ٹکٹ گھر کی آمدنی زیادہ نہیں بڑھاتیں اور اس کے ثبوت میں وہ ایک نہیں بلکہ مثالیں پیش کر سکتے ہیں لیکن ”اونچے درجہ“ کی تصویر سے مطلب کچھ غلط بھی سمجھا گیا ہے۔

ایک عمدہ تفریحی تصویر ضروری ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ ہی اونچے درجہ کی ہو۔

دیوداس، ودیاپتی، گوپال کرشن، باغبان اس بات کی مثالیں ہیں یہ اور دوسری اسی قسم کی تصاویر کو نہ صرف تعلیم یافتہ حضرات نے بیحد پسند کیا بلکہ جاہل رائے عامہ نے بھی اسے بہت پسند کیا جو ان کی آمدنیوں کے انبار سے ظاہر ہوتا ہے۔

سنسنی پیدا کرنا آج کل کی تفریح کا سب سے بڑا عنصر مان لیا گیا ہے، تعلیمیافتہ طبقہ کی عام سرد مہری اور عدم شرکت و تعاون نے صورت حال کو اور بھی افسوسناک بنا دیا ہے

فلم سازوں کا ایک دوسرا اعتراض یہ ہے کہ سنسر کچھ کرنے نہیں دیتا، کسی نہ کسی کو دکھ پہونچائے بغیر ان کی رائے میں کام نہیں ہو سکتا ”افضل“ مہاتما“ کے خلاف کس قدر طوفان برپا ہوا وہ سب علم میں ہے، اس سبب سے تاریخ کا بہت بڑا حصہ کام میں لائے جانے سے رہ گیا۔

مذہبی جذبہ اس ملک میں سب سے بڑا جذبہ بن گیا ہے ادھر حکومت بھی فلموں پر نظر تیز رکھتی ہے ”مزدور“ ”دل“ نامی فلم کو بند کر دیا گیا یہ اعتراض واقعی اپنی جگہ بہت درست ہیں اور بہت عرصہ تک موجود رہیں گے ان سے بددل نہ ہونا چاہئے۔

ان کو رد کیا جا سکتا ہے کہ سمتوں میں اپنی ضرورتیں تلاش کی جائیں مگر ان اعتراضات کے باوجود فلم ساز اپنے آپ کو ذمہ داریوں سے بالکل پاک نہیں سمجھ سکتے۔

وہ اگر کوشش کریں تو بہت سے نقائص دور کر سکتے ہیں، سب سے بڑا نقص تو افسانہ کا کچھ ادھر اور کچھ ادھر سے لیکر فلم بنا لیا جاتا ہے نہ اس کا کوئی ربط ہے نہ بیک گراؤنڈ، نہ خصوصیت اس کی وجہ یہ ہے کہ نہایت نامعقول اور نااہل مصنفوں سے کہانیاں لکھوائی جاتی ہیں۔

کوشش اس بات کی کی جاتی ہے کہ تین گھنٹہ میں افسانہ سما جائے اور اس کے خواہ مخواہ سولہ ہزار فٹ لمبا سلولائیڈ ختم کرنا ہی پڑے گا افسانہ کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہئے۔

کیونکہ ان میں تفریح کا عنصر بہت کم تھا ”منزل“ اور ”سیتا“ فلمیں بھی زیادہ توجہ اپنی طرف نہیں کھینچ سکیں کیا وجہ ہے کہ ”دیوداس“ نیو تھیٹرس کی چلتی ہے اور خوب چلتی ہے، مگر اسی کمپنی کی ”پجارن“ نہیں چلتی کیا وجہ ہے کہ ”دل“، ”مزدور“ اپنی زندگی کے تھوڑے ہی عرصہ میں اس قدر مقبول ہوگئی۔

مگر اس ہی کمپنی کی دیگر تصویریں اس درجہ تک بلند نہیں ہو سکیں کیا وجہ ہے! کہ ”دھاگرن“ اس قدر زیادہ چلی حالانکہ افسانہ کے استعمال اور ڈائرکشن میں بیسیوں غلطیاں خامیاں، اور کوتاہیاں تھیں۔

جب افسانہ ہو خراب، اور ڈائرکشن ہو فضول تو فلم کا انجام معلوم ہے۔

یہ بات بالکل ٹھیک کہی گئی ہے کہ شاید ہی کوئی ہندوستانی فلم ابھی تک ایسا بنا ہو جس میں ڈائرکشن کی خرابی نہ ہو، بہت سے کیسوں میں یہ الزام درست ہے، ہندوستان میں ص

اقوالِ زرّیں

بہتر بخشش وہ ہے کہ جو حقوق اپنے ذمہ واجب ہیں ان کو فوراً ادا کرنے کی کوشش کی جائے

بہتر مال وہ ہے جس کے خرچ سے آزاد اور شریف لوگوں کو اپنا غلام بنا سکیں۔

بہتر رفتار وہ ہے کہ اس طور پر چلے جیسے امیدوار خادم اپنے آقا کے پیچھے چلتے ہیں۔

بہتر کرم وہ ہے جو بے غرض اور خواہش کے ملجاوے

بہتر شاگرد وہ ہے جو طالب علم و ہنر ہو۔

بہتر مضمون نگار وہ ہے جو دریا کو کوزہ میں بند کردے

بہتر کریم وہ ہے جو بدی پر بھی نیکی کرے۔

بہتر لئیم وہ ہے جو مال کو آبرو پر ترجیح دے

موجِ تبسم

شوہر:۔ خدا کے لئے جلدی تیار ہو کر چلو

بیوی:۔ شور مچانے سے کیا فائدہ ایک گھنٹہ سے تو کہہ رہی ہوں کہ پانچ منٹ میں تیار ہوئی جاتی ہوں اتنی گھبراہٹ کیوں ہے۔

پہلا دوست:۔ کیا تم اپنے پڑوسی کو جانتے ہو

دوسرا دوست:۔ ہاں اس حد تک کہ اس سے بات چیت بھی بند ہے۔

شوہر:۔ بتاؤ اس نئی شیروانی میں کونسی چیز سب سے زیادہ اچھی ہے۔

بیوی:۔ مجھے تو سب سے زیادہ خوبصورت اور پیاری جیب معلوم ہوتی ہے۔

بیوی:۔ (ناراض ہو کر) مجھے نئے کپڑے بنوا دو ورنہ میں اپنے میکے چلی جاؤں گی۔

شوہر:۔ بخوشی، لیکن جب میکے سے واپس آنا تو میرے لئے ایک کوٹ کا کپڑا لیتی آنا۔

دلچسپ معلومات

دنیا میں کل ۶ کروڑ سائیکلیں ہیں

حال ہی میں لندن میں سائیکلوں کے صنعت کاروں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں یہ انکشاف کیا گیا کہ دنیا میں اس وقت تک کل چھ کروڑ ایک لاکھ سائیکلیں زیر استعمال ہیں سب سے زیادہ تعداد سائیکلوں کی جرمنی میں ہے۔

جہاں کل ایک کروڑ پچاس لاکھ سائیکل سوار پائے جاتے ہیں۔

اور باقی دیگر ملکوں کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں، ملاحظہ کریں:

فرانس	۷۵	لاکھ
جاپان	۶۰	لاکھ
اطالیہ	۴۰	لاکھ
ہالینڈ	۳۰	لاکھ
امریکہ	۱۰	لاکھ

ہندوستان کی تعداد ابھی بتائی نہیں گئی

افسانچہ

افسانۂ ہستی

از جناب برجیندر سنگھ عارف بہرائچی

عنوان زیر بحث کیا تھا کہ سنجیدہ دلوں کے لئے معمہ تھا شاعر کی زندگی عالم تخیلات میں تمام ہوئی تھی میرا دل مصرعہ کے ہر لفظ پر خود ہی تبصرہ کر لیتا اور خود ہی اپنے ناچیز فہم و ادراک سے اس کے پوشیدہ پہلو کو سمجھ کر ایک ہلکی سی ہنسی ہنس دیتا لیکن یہ ہنسی پر اسرار تھی جو مجھ پر آسانی سے منکشف ہو سکے میں نے دل کی مایوسی محسوس کی اور پھر اس شعر کو دہرایا۔ ؏

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا

دنیا کی حقیقت کا سچا نقشہ میری آنکھوں کے روبرو تھا لیکن اضطرابی میں اضافہ دیکھ کر تخیلات کو فراموش کرنے کی کوشش میں بستر سے اٹھا باہر کچھ عجیب عالم، سیاہ شب ماہتاب کو اپنے دامن میں چھپائے تھی ہر سو ہو کا عالم طاری تھا بادلوں کی ہیبتناک کڑک برق کی نا وقت خندہ زنی دل کو اور بھی خوف ہراس کا نشانہ بنا رہی تھی، خوابگاہ میں کامل سکوت تھا۔

شمع دان پر رکھی ہوئی ایک شمع آہستہ آہستہ ٹمٹما رہی تھی، میں پھر اندر آ کر بستر راحت پر دراز ہو گیا خیالات میں ایک ہلچل سی مچ رہی تھی شمع گل ہو گئی اندر باہر سکوت طاری ہو گیا فضا میں ایک گونج سی سنائی دی میں حیرت زدہ سراسیمہ کمرے سے باہر آیا لیکن ایک ہیبت ناک، اور خوفناک، صدا، عالم غیب کی صدا نے مجھ کو باآواز کرخت آگے بڑھنے سے روکا اور کہا "بس"!

میں سکتہ کے عالم میں کھڑا رہ گیا ابھی آئے قدموں پر لوٹنا ہی چاہتا تھا کہ کسی نے پھر چلا کر کہا، بس! خوف و ہراس کا ہر طرف سامان دیکھ کر میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا دوڑ کر کمرے میں داخل ہونا چاہا لیکن زمین سے پیر نہ اٹھنے پائے تھے کہ کسی نے چلا کر کہا۔

"زندگی ایک معمہ ہے۔!"

اور وہ آواز فوراً ہی ایک گانے کی صورت میں سنائی دینے لگی گویا کہ فضا کی گونج سے سُر ملا کر کوئی گا رہا ہے۔

"فانی ہے تیری ہستی"

وہ دنیا جس میں محبت انسانوں کو بے وقوف بنایا کرتی ہے، دنیا بھی ایک عجوبہ ہے، عیاری جعلسازی کا نام دنیا ہے بلکہ خدا کی نیرنگیوں کو ناشناس دل دنیا کہہ کر پکارتے ہیں اس کے ہر کرشمہ کا نام دنیا ہے۔ "۔۔۔۔ نہیں بلکہ دنیا کچھ اور ہی" میرے خیالات کو منتشر کرتے ہوئے ایک آواز پھر سنائی دی میرے پاس اس کا جواب ہی کیا تھا، سن کر خاموش کھڑا رہا، مگر ہمت مرداں مددِ خدا بزدلی پر قابو پا کر دل نے کہا۔

"کیا اجتماع اضدیں، اور صور مختلف کا نام ہی دنیا ہے"؟

دفعتاً آسمان میں بجلی چمکتی ہوئی نظر آئی اور ایک روشنی زمین پر، اور پھر چمک کر غائب ہو گئی فضا پھر ساکت تھی میں دیوانہ وار ادھر ادھر تاکنے لگا کمرے میں سے باہر نکل کر دیکھا کوئی نہ تھا وہی آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی، میں نے عالم ہوش میں حتی الوسع کوشش کی ایکی مرتبہ اس بولنے والے کو ضرور گرفتار کر لوں گا لیکن نہ وہ آواز تھی اور نہ وہ بولنے والا بلکہ میری ناکام آنکھوں سے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈ رہا تھا۔

اور ایک روحانی قوت مجھے پکار کر کہہ رہی تھی۔ ہاں یاد ہے چشم برنم کا دنیا میں ورود احساس خاکی میں روح کی فروکشی والدین کی محبت ماں کی مامتا۔

افسانۂ ہستی کی پہلی قسط یعنی بچپن کا زمانہ یاد تھا نوخیز عنفوان، شباب کی اٹھلاتی ہوئی تیز گامی کبر و نخوت سے برفرازی دوشیزہ کلیوں کی نرگسی آنکھیں جن سے آنکھیں سینکتا حسینان جہاں کے ناز و انداز کی باربرداری عاشقان دنیا کی دل آزاری اپنے گناہوں کا اور جرم سیاہ کی تفصیل یا عشق کا انجام طفولیت کا عہد زریں بچپن کا لہو و لعب دنیا کی خرافات سو باتوں کی ایک بات یعنی وکفر افسانۂ ہستی کی دوسری قسط "شباب" یاد تھا۔

کارزحیات جوانی میں خیال و وہم کا شغل حیات،

(باقی بر صفحہ (۳) کالم کے نیچے)

حکومت سندھ کو پھر شکست ہوگئی

کراچی ۲۶؍جنوری۔ آج سندھ اسمبلی میں حکومت سندھ کو شکست ہوگئی۔ جب ٹیکس کی تجاویز کے سلسلہ میں وزارتی پارٹی کے ممبر خان بہادر غلام نبی کا پیش کیا ہوا رزولیوشن ۱۸ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۲ ووٹوں سے نامنظور ہوگیا۔ جب رائے شماری کے نتائج کا اعلان ہوا تو بہت سے ممبران کو تعجب ہوا۔ کیونکہ آج کئی کانگریسی ممبر موجود نہیں تھے۔

سوالات کے وقت وزیر اعظم نے ایک کانگریسی ممبر کے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کر دیا۔ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ خفیہ پولیس کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سوامی گووندا نند کی ڈاک روزانہ کھول کر دیکھا کرے۔

سندھ کے سیاسی حلقوں میں اس امر کا بہت زوروں کے ساتھ چرچا ہو رہا ہے کہ کل سندھ اسمبلی میں ہیر ٹیکس کی تجاویز پر بحث کے دوران میں جو گرما گرمی کا مظاہرہ ہوا اس کے پیش نظر سندھ اسمبلی کی کانگریس پارٹی اور اللہ بخش وزارت کے درمیان انقطاعی طور پر خلیج واقع ہونے کا امکان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش نے سر غلام حسین ہدایت اللہ اور میر بندے علی کی حمایت حاصل کر کے عدم اعتماد کی تحریک سے اپنے کو محفوظ بنا لیا ہے۔

ودیا مندر اسکیم کی مخالفت

ناگپور ۲۰؍جنوری۔ خان بہادر صدیق علی خاں اور ان کو اور مسلمانوں کو جنہوں نے ودیا مندر اسکیم کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر کل ستیہ گرہ کیا مبارکباد دینے کے لئے کل رات مومن پورہ مسجد میں مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ خان بہادر موصوف نے دیگر مسلمانوں کو بھی ستیہ گرہ کرنے کی تلقین کی اور انہوں نے یہ اعلان کیا کہ ایجی ٹیشن کو جاری رکھنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔

عارضی پنشنیں

ناگپور۔ سی۔ پی اور برار گورنمنٹ میں ایک اعلان شائع ہوا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اعلیٰ پنشنوں کے جواب میں پنشنروں کے لئے جو ایڈیشنل عارضی پنشنیں منظور ہوتی ہیں۔ انہیں یکم مارچ سے بند کر دیا جائے۔

برطانیہ کے نئے وزیر نو آبادیات

لندن ۲۸؍جنوری معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنی کیبنٹ میں نئی کیبنٹ کا انقطاعی فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سر تھامس انسکیپ وزیر نو آبادیات مقرر ہوں گے۔ اور ان کی جگہ لارڈ چٹفیلڈ وزیر ڈیفنس مقرر ہوں گے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر موریسن وزیر زراعت کے بجائے کیبنٹ میں کسی اور عہدہ پر تعینات ہوں گے۔ خیال ہے کہ مسٹر موریسن کے جانشین کا تقرر حیرت میں ڈالنے والا ہوگا۔

سردار سردول سنگھ کا بیان

کلکتہ ۲۷؍جنوری۔ کانگریس کی آئندہ صدارت کے لئے شری یت سبھاش بابو کی امیدواری کی تائید کرتے ہوئے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سابق ممبر سردار سردول سنگھ کویشر نے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ "میں امید کرتا ہوں کہ وہ تمام لوگ جو فیڈریشن کا مقابلہ کرنے کے لئے حقیقتاً بے چین ہیں وہ سبھاش چندر بوس کو ووٹ دیں گے۔ اور اس بات کا اعلان کر دیں گے کہ وہ نیم دل سیاست دانوں کے مقابلہ میں جنہوں نے بذات خود اور اپنے ملک میں اپنا اعتماد کھو دیا ہے تنہا نہیں ہیں۔

آچاریہ نریندر دیو کا بیان

لکھنؤ ۲۷؍جنوری۔ سرکردہ سوشلسٹ لیڈر آچاریہ نریندر دیو نے صدارتی انتخاب کے تنازعہ کے سلسلہ میں ایک بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے۔

یہ ایک افسوسناک بات ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کے پریزیڈنٹ کے انتخاب کے سلسلہ میں پبلک طور پر ایک شدید تنازعہ چھڑ گیا ہے۔ میری یہ مطلق خواہش نہ تھی کہ میں ان تنازعہ میں پڑوں لیکن چونکہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ڈیلیگیٹوں کی رہنمائی کے لئے کچھ عجیب و غریب اصول وضع کئے ہیں اس لئے اس مسئلہ پر مزید بحث کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ سردار پٹیل نے کانگریس کے صدر کی پوزیشن کو صدر کے انتخاب کے معاملہ کے طور غلط ملط کر دیا ہے۔ وہ صدر کانگریس کی پوزیشن کو ایک آئینی بادشاہ جیسی بنانا چاہتے ہیں جسے صرف لوگوں کی محبت کی وجہ سے یہ پوزیشن حاصل ہوتی ہے۔ اور پالیسی وضع کرنے میں جس کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ وہ صدر کانگریس کی پوزیشن کو ایک میٹنگ کے چیرمین جیسی بھی بنانا چاہتے ہیں جس کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ میٹنگ کی کارروائی چلائے۔ ان کا خیال یہ ہے کہ پریزیڈنٹ اپنی آزادانہ رائے نہیں رکھتا۔ ان کے خیال میں کانگریس کو صدر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے نفس ناطقہ کے بجز اور کچھ نہیں ہے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی ہی حقیقی معنوں میں کل اختیارات رکھتی ہے۔

مدراس کے پارلیمنٹری سکریٹریوں کا بیان

مدراس ۲۷؍جنوری۔ کانگریس کے آئندہ انتخاب کے سلسلہ میں حکومت مدراس کے پارلیمنٹری سکریٹریوں مسٹر جگنور راؤ، مسٹر ٹی وشو ناتھم، مسٹر ایم۔ بی نائیڈو، مسٹر ایم بھگت دت سالم اور بی ایس مورتی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:—

"ہمیں بابو سبھاش چندر بوس کا بیان پڑھکر بہت تکلیف ہوئی ہے جس میں بہت زیادہ چڑچڑاپن موجود ہے۔

بنگال کانگریس نیشنلسٹ پارٹی

کلکتہ ۲۷؍جنوری۔ آج شام کو بنگال کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں کانگریس کے آئندہ صدر کے لئے سبھاش چندر بوس کی امیدواری کی تائید میں ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

خان عبد الغفار خاں

پشاور ۲۷؍جنوری۔ حکیم عبد الجلیل سکریٹری شمال مغربی سرحدی صوبہ کانگریس کمیٹی بیان کرتے ہیں کہ خان عبد الغفار خاں صاحب کی یہ خواہش ہے کہ کانگریس کمیٹی کے گزشتہ فیصلہ کے پیش نظر جس میں مولانا آزاد کو ووٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا اور چونکہ مولانا صاحب نے ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ کے حق میں اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اس لئے صوبہ سرحد کے تمام ڈیلیگیٹوں کو ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ کے حق میں ووٹ دینے چاہئیں۔

بابو جے پرکاش نرائن اور سوامی سہجانند کا بیان

گیا ۲۷؍جنوری۔ سوشلسٹ لیڈر بابو جے پرکاش نرائن اور کسان لیڈر سوامی سہجانند نے انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے سلسلہ میں ایک مشترکہ بیان برائے اشاعت پریس کو بیان دیا ہے جس میں انہوں نے صدارت کے سوال پر تنازعہ چھڑنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ سبھاش بابو کا جوش جوانی ان کے نظریہ کی وسعت۔ عالمگیر صورت حالات کو سمجھنے کی طاقت اور فیڈریشن کی جانب ان کا رویہ انہیں اس عظیم عہدہ کے لئے موزوں ترین آدمی ٹھہراتا ہے اور ہم میں سے بہتوں کی یہ خواہش ہے کہ آئندہ سال بھی وہی صدر رہیں۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے کچھ سرکردہ ممبروں کے مسٹر بوس کے انتخاب کے خلاف منظم طریق پر کوشش کرنے پر بھی افسوس کا اظہار کیا ہے۔

سبھاش بابو کی اپیل

کلکتہ ۲۷؍جنوری۔ شری یت سبھاش چندر بوس صدر کانگریس نے ایک اور بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں تری پوری کانگریس کے ڈیلیگیٹوں سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کے آئندہ صدر کے انتخاب کے معاملہ میں وہ شخصی معاملات کو بالکل بھول جائیں

نئے یو۔ پی کورٹ فیس ایکٹ کا نفاذ

لکھنؤ۔ بغرض اطلاع عام اعلان کیا جاتا ہے کہ عالیجناب گورنر صاحب نے صوبجات متحدہ کے ترمیمی ایکٹ رسوم عدالت ۱۹۳۸ء (۱۹) کے یکم فروری ۱۹۳۹ء سے نفاذ کا حکم دیدیا ہے۔

یوم عیدالضحیٰ کے ضروری مسائل!

مسئلہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ سے تیرہویں تک ایام تکبیر تشریق ہیں۔ ان دنوں میں ہر مسلم عاقل بالغ مقیم پر مستحب ہے۔ کہ وہ نویں کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک بعد ہر نماز فرض کے جو بہ جماعت مستحبہ ادا کی جاوے بآواز بلند ایک بار تکبیر تشریق کہہ لیا کرے اور عورتیں آہستہ سے کہیں تکبیر تشریق یہ ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ مسئلہ دسویں تاریخ یعنی بقرعید کے روز علاوہ معذورین کے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ مسواک اور غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر بالوں میں کنگھا کرے اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے صاف ستھرے و معطر کپڑے پہنکر نماز عید کے لئے پاپیادہ چلے اور بآواز بلند راستے میں تکبیر تشریق کہتا جائے اور عیدگاہ پہنچ کر شروع سے صف بندی کرکے بیٹھے تاکہ لوگوں کو پھاند کر اول کی صفوں میں جانے کی ضرورت نہ پڑے اور عیدگاہ میں فجر کی قضا یا نوافل نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور عیدگاہ کا ادب بھی مثل مسجد کے ہوتا ہے۔ وہاں دنیا کی باتیں نہ کرے۔

نیت نماز کی نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عیدالضحیٰ کی مع چھ تکبیروں کے واسطے اللہ کے منہ میرا طرف قبلہ کے پیچھے اس امام کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اور اللہ اکبر کہکر ہاتھ باندھ لے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ آہستہ پڑھے بعد اس کے امام کے ساتھ ساتھ پہلے دو تکبیریں کہے یعنی دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر تیسری تکبیر کہکر ہاتھ باندھ لے اور خاموش کھڑا رہے اور حسب دستور امام کے ساتھ ساتھ رکوع اور سجود کرے۔ اور دوسری رکعت میں جب امام الحمد اور سورت پڑھ چکے تو پھر امام کے ساتھ تین تکبیریں کانوں تک ہاتھ اٹھا کر کہے اور ہر مرتبہ ہاتھ لٹکائے رکھے۔ اب چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہکر رکوع کرے اور حسب دستور نماز ختم کرے۔ مسئلہ۔ اگر امام پہلی رکعت کی تکبیر کہہ چکا اور قرات شروع کردی اب جو شخص آکر شریک نماز ہوا تو اس کو نیت اور تکبیر تحریمہ کے بعد خود تینوں تکبیریں کہہ لینا چاہیئے جبکہ گمان غالب ہو کہ میں تکبیر تحریمہ کے بعد تینوں تکبیریں کہہ کر رکوع میں شریک ہوسکوں گا۔ ورنہ بجائے تسبیح کے تین تکبیریں بغیر کانوں تک ہاتھ اٹھائے رکوع ہی میں کہہ لے اگر اسکو یہ تکبیریں کہنے کا بھی موقع نہ ملے یا صرف ایک بار یا دو بار کہہ چکا اور امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو فوراً امام کے ساتھ کھڑا ہو جاوے اس کو جو تکبیر نہ ملے گی وہ معاف ہو جاویگی۔ مسئلہ اگر کسی شخص کو امام کی صرف دوسری رکعت ملی تو وہ اپنی پہلی رکعت میں تکبیریں اول میں نہ کہے بلکہ بعد الحمد اور سورت پڑھنے کے آخر میں کہہ کر رکوع کرے۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچا کہ امام رکوع میں ہو اور یہ اندیشہ ہے کہ اگر نیت زبان سے کرے اور تکبیریں کہیگا تو رکوع نہ ملے گا تو ایسی حالت میں دل ہی میں نیت کرکے تحریمہ باندھ کر رکوع میں شامل ہو جاوے۔ الداعی الی الخیر

انجمن تبلیغ اسلام (رجسٹرڈ) ضلع کانپور توپخانہ بازار

یو۔پی رابطہ عوام کانفرنس

اٹاوہ۔ اٹاوہ میں صوبہ کانگریس کمیٹی کی اجازت سے یوپی کے کارکنان رابطہ عوام کی ایک کانفرنس مورخہ ۱۸، ۱۹ر فروری کو زیر صدارت مولانا حسین احمد مدنی منعقد کی جا رہی ہے اور پنڈت جواہرلال نہرو سے کانفرنس کا افتتاح کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ کانفرنس میں ان حضرات کے علاوہ ملک کے تمام مشہور علماء اور لیڈران مثلاً مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب مولانا احمد سعید صاحب۔ مولانا حفظ الرحمن صاحب ڈاکٹر اشرف کے۔ الف زمان آچاریہ نریندر دیو۔ کامریڈ ایم۔ این۔ رائے۔ بابو موہن لال سکسینہ۔ جے۔ ایچ دلسن۔ ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم بہار۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی۔ آنریبل رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات۔ آنریبل وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر رسل رسائل۔ مسٹر آر۔ ایس پنڈت آنریبل ڈاکٹر کاٹجو۔ نریندرا محمد آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم۔ مولانا عطاءاللہ شاہ بخاری وغیرہ کو مدعو کیا گیا ہے۔ اور ان کے آنے کی قوی امید ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک ضلع سے کم از کم دو نمایندے کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

ترکی اسمبلی بھی توڑ دی گئی

انقرہ ۲۶ر جنوری۔ ترکی کی کیبنٹ نے نیشنل اسمبلی کو توڑنے اور عام انتخابات کا فیصلہ کرلیا ہے۔ انتخابات فوراً ہی شروع ہو جائیں گے ۹ ۵ روز تک جاری رہیں۔ یہ فیصلہ نئے وزیر اعظم رفیق سیدہ کے کیبنٹ بنانے کے بعد ہوا ہے۔

میسور کانگریس کا فیصلہ

بنگلور ۲۴ر جنوری۔ میسور کانگریس ورکنگ کمیٹی نے تمام دن اس بات پر غور و خوض کیا کہ انھیں ۲۶ر جنوری کو یوم آزادی منانے کے سلسلہ میں کیا طریقہ کار ادا کرنا چاہیئے۔ یوم آزادی منانے کے متعلق کرناٹک پراونشل کانگریس کمیٹی کے سرکلر اور ریاستوں میں براہ راست کارروائی کرنے کے خلاف ہری پورہ کانگریس کے پیش نظر میسور کانگریس نے یہ فیصلہ کیا کہ یوم آزادی کے لئے کوئی پروگرام نہیں بنایا جائے گا۔

دہولیکر فائینس سب کمیٹی کی سفارش

لکھنؤ ۲۴ر جنوری۔ الہ آباد اور لکھنؤ یونیورسٹی کے وائیس چانسلروں کو جنھیں آجکل ۱۶۰۰ اور ۲۰۰۰ روپے کے درمیان ماہانہ تنخواہ ملتی ہے ۵۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ دی جائے اور الہ آباد ہائیکورٹ اور اودھ چیف کورٹ کی تعطیلات کی مدت تین ماہ سے گھٹا کر ڈیڑھ ماہ مقرر کی جائے۔ یہ ہیں وہ اہم سفارشات۔ جو کہ دہولیکر فائینس سب کمیٹی نے سرکاری خرچہ کو کم کرنے کی غرض سے کی ہیں۔

کمیٹی نے مختلف سرکاری محکموں کے اعلے ارکین سے درخواست کی ہے کہ وہ یہ بتائیں کہ اسٹاف کی اہلیت پر کوئی خراب اثر پڑے بغیر ان کے محکموں کے خرچہ میں زیادہ سے زیادہ کیا تخفیف ہوسکتی ہے۔

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بریلی کو نوٹس

بریلی۔ معتبر طور پر معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے ٹھاکر موتی سنگھ ایڈوکیٹ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بریلی کے خلاف رشوت ستانی کے الزام میں مقدمہ چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چیرمین موصوف سے دریافت کیا گیا ہے کہ وہ وجہ بتائیں کہ انھیں چیرمین کے عہدہ سے کیوں نہ ہٹا دیا جائے۔

بیس ہزار ہلاک ہو گئے

سینٹیاگو ڈی چلی ۲۰ر جنوری۔ چلی کے زلزلہ کے متعلق مزید اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں ہلاک شدگان کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ان کے علاوہ ہزاروں اشخاص بے گھر ہو گئے ہیں جن کو سامان اور طبی امداد کی ضرورت ہے۔

ناگپور ۲۶ر جنوری۔ سی پی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ودیا مندر اسکیم کے خلاف ابھی سول نافرمانی شروع نہ کی جائے۔

مسٹر اینے کی رائے

یوتمال ۲۷ جنوری۔ شری ایم۔ ایس۔ اینے سکریٹری کانگریس نیشنلسٹ پارٹی و لیڈر کانگریس نیشنلسٹ پارٹی مرکزی اسمبلی نے مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے۔

انڈین نیشنل کانگریس کی صدارت کے لئے کسی امیدوار کے حق میں کانگریس ہائی کمانڈ کا کنوسینگ کرنا حد درجہ قابل اعتراض ہے۔

گزشتہ چند سال کے اندر جو روایت رہی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر ایک خراب رسم رائج ہوگئی ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے صرف مٹھی بھر آدمیوں کے ہاتھ میں کانگریس کی طاقت کھنچ گئی ہے۔ حقیقی جمہوریت کا تقاضہ یہ ہے کہ ڈیلی گیٹوں کو صدر کے انتخاب کے معاملہ میں پوری آزادی دی جائے۔ اور ان پر کسی قسم کا زور یا دباؤ نہ ڈالا جائے۔

میں تمام ڈیلی گیٹوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ آزادانہ طور پر کسی کے خوف کے بغیر دونوں امیدواروں میں سے جس کو مناسب سمجھیں اس کے حق میں ووٹ دیں۔

بلیٹ کے ذریعہ ووٹیں

باردولی ۲۴ جنوری۔ نمائندہ پریس نے آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے انٹرویو کے دوران میں جب یہ دریافت کیا کہ اگر تری پورہ کانگریس کے صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں مقابلہ ہوا تو کیا طریق کار اختیار کیا جائے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ بلیٹ کے ذریعہ ووٹنگ ہوں گے۔

قبائلی لوگوں کے حملہ کا خطرہ

دردہ بنیر ۲۴ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ درہ بین میں جو کہ بنیر سے چار میل کے فاصلہ پر ہے ۱۸۰ محصودوں کا ایک مسلح گروہ دیکھا گیا ہے۔ چونکہ اس درہ کے ذریعہ حملہ آور متعدد بار حملہ کر چکے ہیں۔ اس لئے بنوں ٹانک روڈ کو خطرناک خیال کیا جاتا ہے۔

باردولی میں اسپیشل کانفرنس

احمد آباد ۲۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ گجرات کے لوکل بورڈوں، میونسپلٹیوں اور اسکول بورڈوں کی کانگریس پارٹی کے ممبروں کی اسپیشل کانفرنس باردولی میں سنیچر کے روز ہوگی جس میں مہاتما گاندھی شریک ہوں گے۔ اور تقریر فرمائیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی ان ممبروں سے پنچایت۔ گاؤں کی صفائی بالغ تعلیم وغیرہ کے معاملہ پر تبادلہ خیالات کریں گے اور ان سے امداد طلب کریں گے۔

مسٹر ایم۔ این رائے کا بیان

دہرہ دون ۲۵ جنوری۔ مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے ایک طویل بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں انہوں نے سبھاش بابو کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے کہ وہ کانگریس کی صدارت کے لئے انتخاب لڑیں گے۔

مسٹر رائے نے بھی سبھاش بابو کی امیدواری کی حمایت کی ہے۔

مولانا حسین احمد مدنی کی اپیل

دہلی ۲۷ جنوری۔ انڈین نیشنل کانگریس کے صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں مولانا حسین احمد صاحب وائس پریزیڈنٹ یو۔ پی کانگریس کمیٹی نے پریس کے ذریعہ کانگریس کے تمام ڈیلی گیٹوں سے اپیل کی ہے کہ شری سبھاش چندر بوس کو دوبارہ صدر منتخب کیا جائے۔ کیونکہ سبھاش بابو نے اپنے زمانہ صدارت انتہائی اطمینان بخش اور جانفشانی سے نبھایا ہے، اور وہ دوبارہ صدر منتخب کئے جانے کے حق میں ہیں۔

معاصر لیڈر کا طنز

الہ آباد ۲۴ جنوری۔ معاصر لیڈر نے گدی نشینی کی جنگ کے عنوان سے ایک کانگریس کے صدارتی انتخاب کے متعلق ایک دلچسپ طنزیہ آرٹیکل لکھا ہے جس میں انتخابی مقابلہ کو روایتی گلاب کی جنگ سے تشبیہ دی جائے۔ جس میں ایک جانب سفید گلاب کا اور دوسری جانب سرخ گلاب کا جھنڈا تھا۔ اور اس بات کا مذاق اڑایا ہے کہ موجودہ راشٹرپتی کو ورکنگ کمیٹی سے امداد نہیں ملی۔ اور وہ مایوس سے ہو رہے ہیں۔ اخبار مذکور نے لکھا ہے کہ گاندھی جی نے ستیہ گرہیوں کے لئے جو ہدایتیں درج کی ہیں ان کی پابندی ایسے موقعوں پر نہیں کی جاتی۔ اور جب مہاتما جی کی زندگی میں ایسا ہو رہا ہے تو ان کے بعد کیا کچھ نہ ہوگا۔

سبھاش بابو کے انتخاب کی حمایت

بمبئی ۲۵ جنوری مسٹر ایم۔ آر۔ مسانی مسٹر یوسف مہر علی اور بائیں بازو کے کئی اور ممبروں نے جو کہ تری پوری کانگریس کے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے ہیں، تری پوری کانگریس کی صدارت کے لئے سبھاش بابو کے نام کی سفارش کی ہے۔

سبھاش بابو کو دلچسپ مشورہ

ناگپور ۲۶ جنوری۔ ایک مقامی کارکن مسٹر پی۔ وائی۔ دلیپ پانڈے نے ایک دلچسپ تار بھیجا ہے جس میں مشورہ دیا ہے کہ موجودہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کو توڑ دیا جائے اور نئی ورکنگ کمیٹی بنائی جائے اور صدر کا انتخاب ملتوی کر دیا جائے۔

ڈاکٹر کھرے نے سبھاش بابو کو مبارکبادی کا تار بھیجا ہے۔

راجکوٹ میں ستیاگرہ

باردولی ۲۵ جنوری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے راجکوٹ پر جاپر یشد کے تحریک ستیہ گرہ دوبارہ جاری کرنے کے فیصلہ کا اپنے ایک بیان کے دوران میں اعلان کیا ہے کہ سردار پٹیل اور ٹھاکر صاحب راجکوٹ کے مابین جو سمجھوتہ ہوا تھا اس کی شرائط کو راجکوٹ دربار نے پورا نہیں کیا ہے۔ اس بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

برطانیہ کو کوئی فتح نہیں کر سکتا

لندن ۲۷ جنوری۔ گزشتہ شام سوانسی میں تقریر کرتے ہوئے سر سیموئیل نے برطانیہ کی فوجی طاقت بیان کی آپ نے برطانیہ اور اس کی سلطنت کی ناقابل فتح پوزیشن بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ برطانیہ کا اقتصادی سسٹم موجودہ نازک صورت حالات کا دیگر ممالک سے بہتر طریقہ پر مقابلہ کر سکتا ہے بحری طاقت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ ہمارا بحری پروگرام مکمل ہونے والا ہے اور نیا بحری بیڑہ برطانیہ کی طاقت میں زبردست اضافہ کا موجب ہوگا۔

ہوائی طاقت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں یوروپین جنگ میں کوئی ملک اپنی ہوائی طاقت کا زیادہ حصہ حملہ کرنے کے لئے نہیں بھیج سکتا۔ جہازوں کا مقابلہ کرنے والی توپوں کی خاص اہمیت یہ ہے۔ جہاں ملک کی حفاظت کی جا سکے۔ برطانیہ کے پاس ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے والی توپوں کی دنیا میں سب سے زیادہ تعداد ہے۔

ریاست راجکوٹ کا نیا دیوان

راجکوٹ ۲۹ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عدن کے مسٹر سنکلر جو کہ ۱۹۲۸ء میں نائب سکریٹری کی حیثیت سے ایجنسی کے ممبر رہ چکے ہیں۔ سر پیٹرک کیڈل کی جگہ ریاست راجکوٹ کے دیوان بنیں گے کہا جاتا ہے کہ ریاست کے نظم و نسق کو تقویت پہنچانے کی غرض سے ان کے تقرر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکام ریاست نے ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں میں بہت کچھ رد و بدل کر دیا ہے تاکہ نئے ایوان نئی صورت حالات پر موثر طریقہ پر قابو حاصل کر سکیں۔

اخبار "جے سوراشٹر" اور "نند پور" کے ضمیمے ضبط کر لئے گئے ہیں۔

روسی فوجوں کا اجتماع

ٹوکیو ۲۹ جنوری۔ جاپان کی نیم سرکاری ایجنسی نے رپورٹ شایع کی ہے کہ ٹاسک کے قریب روس کی ایک بھاری تعداد میں فوج جمع ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس کے خلاف مختلف حکومتوں نے جو معاہدہ کیا ہے اس سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ فوج جمع کی گئی ہے۔

ریلوے کا ایک اور حادثہ

الہ آباد ۳۰ جنوری۔ الہ آباد اور فتحپور کے درمیان کنوار ریلوے اسٹیشن کے قریب ریلوے کا ایک معمولی حادثہ ہو گیا جبکہ پنجاب میل کے دو ڈبے ٹرین سے اتر گئے۔ کوئی شخص

... کا حکم

بنوں ۳ر جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ الف گل جو کہ کھلاسے کے نام سے مشہور ہے اور ایک مشہور باغی ہے ایک گروہ کے ہمراہ کارک کی جانب دھاوا بولنے کی غرض سے روانہ ہو گیا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ الف گل ان چار باغیوں میں سے ہے جن کے متعلق حکومت نے احمد زئی قبیلہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ انہیں حکومت کے حوالے کر دے لیکن قبیلہ والے ایسا نہیں کر سکے لہذا انہیں ایک مقررہ حد کے اندر رہنے کا حکم دیدیا گیا۔

روس کی فوجی طاقت

برلن، ۲۷ر جنوری۔ سمجھوتہ میونک کے بعد برطانیہ فرانس اور روس کی طاقت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کے پاس اس وقت ۲۰ لاکھ سپاہ، ۶ ہزار ہوائی جہاز ہیں۔ فرانس کے پاس .... ۶ سپاہ اور پانچ ہزار فوجی ہوائی جہاز ہیں اور روس کے پاس ۱۱۰۰۰۰۰ سپاہ اور ۹۰۰۰ ہوائی جہاز ہیں۔

جے پور ستیہ آگرہ کے لئے تیاریاں

واردھا ۲۸ر جنوری۔ جے پور ستیہ آگرہ کے لئے سی پی اور برار سے والنٹیر بھرتی کرنے کے اور روپیہ جمع کرنے کے لئے کل رات یہاں جے پور ستیہ آگرہ سہائک منڈل قایم کیا گیا مسٹر بھراج جمنالال (واردھا) خزانچی مقرر کئے گئے۔

لندن ۲۸ر جنوری۔ کل برطانی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا جسکی صدارت وزیر اعظم نے فرمائی معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ لارڈ ہیلی فیکس، سر سیموئل ہور۔ لارڈ زٹلینڈ، مسٹر میکڈانلڈ بھی شریک تھے۔

عید قرباں اور مسلمانان کانپور

سب سے اچھی اور بے نظیر قربانی
حضرت خلیلؑ کی اصلی روح

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے ہدایت خلق کے فریضہ کو سرانجام دینے اور تعلیمات ربانی کو کائنات کے گوشہ گوشہ میں تشیع کرنے کے لئے سب کچھ کیا۔ مال قربان کرنے کے بعد رضائے الٰہی میں عزیز ترین بچے کو بھی قربان کر دیا۔ ہم ملت ابراہیمی رکھتے ہیں خلیلؑ نے تو خلیلؑ کی رضا جوئی میں جان، مال و اولاد سب قربان کر دیا۔ ہم کیا کر رہے ہیں۔ اس وقت دنیا کو مسلمانوں کی قربانی عظیم کی ضرورت ہے۔ اغیار اپنے سیاسی وغیرہ سیاسی مکر و فریب کے کمندوں سے اسلام اور مسلمانوں کے نعیت و نابود کا سامان کر رہے ہیں۔

عزیزو! فرزند اسمٰعیل محمد رسول اللہ صلعم کی سنت مبارکہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اللہ کا نام اجیا لنے اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرنے توحید کو پھیلانے کے لئے تن من دھن سے کام لو۔ عید قرباں ہے۔ قربانی کے کھالوں کا بہترین اور جائز مصرف دین کی حفاظت اور اشاعت اور باعث اجر عظیم ہے۔ کھالیں جمع کیجئے اور ان کی قیمت بنام انچارج ناظم تبلیغ جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ واقع ناظر باغ گھوسیانہ متصل پولیس چوکی بیگم گنج کانپور روانہ کیجئے۔ ما علینا الا البلاغ

المشتہر
نبی اللہ نائب ناظم جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ واقع ناظر باغ گھوسیانہ متصل پولیس چوکی بیگم گنج کانپور

مسٹر بوس کی حمایت میں مسٹر قدوائی کا بیان

لکھنؤ ۲۵ر جنوری۔ آنریبل مسٹر قدوائی وزیر یوپی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں انہوں نے "بیٹل اینڈ کو" کے بیان پر اظہار استعجاب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے

ریاستوں میں کانگریس مداخلت کریگی

باردولی ۲۴ر جنوری۔ گاندھی جی آجکل ریاستوں کے مسئلہ میں پوری طرح مصروف ہیں "ہندوستان ٹائمز" کے نامہ نگار خصوصی کو ریاستوں کے مسئلہ میں بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا:۔

کانگریس نے ریاستوں کے بارے میں ہمیشہ کے لئے اور ہر حالت میں عدم مداخلت کی پالیسی کا اعلان نہیں کیا تھا۔ عدم مداخلت کانگریس کا عقیدہ نہیں ہے۔ بلکہ کانگریس کی پالیسی میں حالات کی ضرورتوں کے مطابق تبدیلی پیدا کرنی پڑے گی۔ ہندوستانی ریاستوں میں جو بیداری پیدا ہو چکی ہے وہ

اس سے ظاہر ہے کہ ریاستی باشندے اپنے حقوق کی خاطر جنگ کرنے اور مصیبتیں اٹھانے کو تیار ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر کانگریس علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اور ریاستی باشندوں کے مصائب میں "خاموش شاہد" نہیں بن سکتی۔

شاہ فاروق کی خلافت کی تردید

لندن ۲۵ر جنوری۔ پچھلے جمعہ کو شاہ فاروق کے ایک مسجد میں امامت کرنے اور شہزادگان عرب کے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد ہی پروپیگنڈا اخبارات نے شروع کیا کہ شاہ مصر کو خلیفہ اسلام قرار دیا گیا ہے اس کی مصری سفیر متعینہ لندن نے باضابطہ تردید کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ شاہ فاروق کو خلیفہ اسلام مقرر کرنے کا کوئی

ممبران کونسل بوس کی سال آیندہ کے لئے امید داری پر مخالفانہ اثرات پیدا نہ کرنے چاہئیں مسٹر بوس نے اپنے جوابی بیان میں مسئلہ انتخاب صدارت کے آئینی پہلوؤں کو صاف کر دیا ہے کانگریس کو چاہئیے کہ وہ یا تو صاف صاف فیڈریشن قبول کرنے کا اعلان کرے یا پھر اسے مسترد کرنے کا قطعی فیصلہ کر دے۔ درمیان میں لحاظ کی صورت جو پیدا کی جا رہی ہے ناپسندیدہ ہے۔

توری خیل خاصہ داروں کو برخاست کر دیا گیا

بنوں ۲۵ر جنوری۔ یہ اطلاع کہ توری خیل وزیریوں کو ان کے سرکش حکومت حوالے کرنے کے لئے مزید ایک ماہ کی مہلت دی گئی ہے غلط ہے میراں شاہ کے جرگہ میں انھیں پندرہ روز کے اندر اندر سرکشوں کو حکومت کے سپرد کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ مگر وہ اسکی تعمیل سے قاصر رہے۔ چنانچہ توری خیل خاصہ دار برخاست کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان

کی جگہ مدی خیلوں میں سے خوشحالی اور ذی دینی طبقہ کے افراد کو خاصہ دار مقرر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس

نئی دہلی، ۲۷ر جنوری۔ آج کونسل آف اسٹیٹ میں انکم ٹیکس کے ترمیمی بل پر بحث ہوئی۔ مسٹر حسین امام نے بیرون ہندوستان کی آمدنی پر ٹیکس لگانے پر نکتہ چینی کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ جن لوگوں پر اس کا اثر پڑے گا۔ انہیں تبدیل شدہ حالات کے مطابق اپنے کو بنانے کے لئے کچھ وقت دینا چاہئیے۔

مسٹر جیمبرس نے بحث کا جواب دیتے ہوئے ان نکتہ چینیوں کا حوالہ دیا جو کہ یہ کہتے ہیں کہ انکم ٹیکس کا ترمیمی بل ٹیکس جمع کرنے والوں کا بل ہے۔ آپ نے کہا کہ بل میں کئی ایسی دفعات موجود ہیں جن سے ٹیکس دہندوں کو فائدہ پہنچے گا۔ مسٹر جیمبرس کی جوابی تقریر کے بعد بل کی پہلی خواندگی پاس ہو گئی اور اجلاس دوسرے روز کے لئے ملتوی ہو گیا۔

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲

جمالِ پرتوِ حق غمِ مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۶

ادبیات

غمِ حلیم

بر وفات حسرت آیات رئیس التجار خان بہادر حاجی حافظ محمد حلیم صاحب کانپور نور اللہ مرقدہ

تراوش خامہ جناب محمد دبیر صاحب روحی الہ آبادی حلیم مسلم کالج کانپور

ہے خزاں کے رنگ میں ڈوبی بہارِ کانپور
منظرِ شامِ غریباں ہے دیارِ کانپور
صبح نورانی پہ چھائی تیرگی شام ہے
منبعِ جود و سخا اے مصدرِ فیضِ عمیم!
کون سنتا ہو؟ کہیں کس سے؟ ہم اے مردِ کریم!

ہو گیا پامال کیسا لالہ زارِ کانپور
چل دیا کیوں چھوڑ کر اے غمگسارِ کانپور
آج ہے ماتم ترا، گھر گھر بپا کہرام ہے
ڈھونڈھنے تجھکو کہاں جائیں ہم اے حافظ حلیم
کون اٹھائے؟ احتیاج قوم کا بارِ عظیم

جسم اطہر ہو چکا صد حیف پیوندِ زمیں
نعمتِ دنیائے دوں قدموں سے ٹھکراتی ہوئی
جا رہی ہے وہ صبا کے دوش پر گاتی ہوئی

طائرِ روحِ مقدس ہے کہاں جاکر مکیں؟
رازِ ہستیٔ جہاں ہم سب کو سمجھاتی ہوئی
یا حریمِ ناز میں پھرتی ہے اتراتی ہوئی؟

جا کے یا خلوت سرائے حسن میں مدہوش ہے
بن کے بوئے عشق وہ غنچے میں پنہاں تو نہیں؟
صورتِ مہتاب گردوں پر فروزاں تو نہیں؟
جنت الفردوس کی رنگینیوں میں کھو گئی؟

یا کوئی پردہ جس پردے میں وہ روپوش ہے؟
بھیس میں بلبل کے شاخوں پر غزلخواں تو نہیں؟
بادلوں میں چھپ کے شکل برق خنداں تو نہیں؟
یا کنارِ رحمتِ باری میں جا کے سو گئی؟

وہ جہاں کیسا ہے تو جا کر جہاں آباد ہے؟
بے نیا ز زندگی تیری دلوں میں یاد ہے
تجھکو گر چاہیں بھلانا تو بھلا سکتے نہیں

کیا وہاں انسان قیدِ رنج سے آزاد ہے؟
اشک غم جاری ہیں، لب پر نالہ و فریاد ہے
ہم ترا نقشِ قدم دل سے مٹا سکتے نہیں

باپ کا سایہ ہے ظلِ رحمتِ ربِّ قدیر
تیری ہستی تھی جہاں میں بے عدیل و بے نظیر
تیرے بچے تک رہے ہیں تیرے منہ کو بار بار
اہلِ حاجت کچھ درِ دولت پہ ہیں آئے ہوئے
چہرے افکار و حوادث سے ہیں مرجھائے ہوئے
آہ اُن کے واسطے دن بھی اندھیری رات ہے

تیری فرقت میں بہت بے چین ہیں حاجی نذیر
کیوں نہ روئیں کھو کے ایسے باپ کو مسٹر بشیر
بول تو کچھ تیری شانِ بے نیازی کے نثار
سامنے تیرے کھڑے ہیں ہاتھ پھیلائے ہوئے
سیکڑوں تیرِ مصیبت دل پہ ہیں کھائے ہوئے
تو بھی ہے روٹھا ہوا ان سے بتا کیا بات ہے؟

بانیٔ کالج! ہے کالج پیکرِ حزن و ملال
تھا بلا تفریقِ مذہب دردِ انساں کا خیال
کیوں نہ ذاتِ پاک پر نازاں ہوں اہلِ کانپور
جس سے جب اپس ہوا تھا اے کمالاتِ انتساب
قدر افزائی تری وہ تیرا لطفِ بے حساب
کون پرکھے جوہرِ علمی کو؟ اے جوہر شناس

یہ ترے ایثار و ہمدردی کی ہے زندہ مثال
تجھ سا اہلِ درد اب دنیا کو ملنا ہے محال
تیری فیاضی کی شہرت ہو جہاں میں دور دور
رنگ اکبر میں لکھی تھی میں نے نظم لاجواب
ہنس کے فرمانا کہ ہے ہر شعر اس کا انتخاب
تو نہیں ہو تیرے رنج و غم میں ہے روحی اداس

یاس کا عالم ہے اکتے ہیں بصد آہ و فغاں
ہر گھڑی ہو سامنے تیرے سُرور آگیں سماں
نام دنیا میں ہے روشن مثالِ آفتاب

مرنے والے تجھ پہ ہو لطف خدائے دو جہاں
روح کو حاصل ہو جس سے اک سکونِ جاوداں
اور تو آغوشِ رحمت میں رہے مصروفِ خواب

دنیائے اسلام

قضیہ فلسطین اور عرب

مسٹر روزولٹ کے نام سلطان ابن سعود کا ایک اہم مکتوب

جلالۃ الملک سلطان ابن سعود فرمانروائے مملکت عربیہ نے مسٹر روزولٹ صدر جمہوریہ امریکہ کے نام جو مکتوب ارسال کیا ہے اس کا تذکرہ مختصر سا اخبارمیں بھی آچکا ہے لیکن چونکہ یہ مکتوب بعض نہایت اہم مطالب پر مشتمل ہے اس لئے اس کا پورا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

یہودیوں کی حمایت کے سلسلہ میں حکومت ولایات متحدہ امریکہ کے رویہ کے متعلق جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں ان کا مطالعہ کرنے کے بعد میں آپ کی حق پسندی اور انصاف پژوہی، اور آپ کی قوم کی جمہوریت پرستی اور مظلوم نوازی پر اعتماد کرتے ہوئے نیز اپنے ملک اور حکومت ولایات متحدہ کے دوستانہ تعلقات کے پیش نظر آپ کی توجہ قضیۂ فلسطین کے بارے میں عربوں کے نقطہ نظر اور ان کے جائز حقوق کی طرف ایک مختصر بیان کے ذریعہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، مجھے امید کامل ہے کہ اس بیان کے مطالعہ کے بعد آپ کی قوم اور آپ عربوں کا مسئلہ صحیح طور سے سمجھ سکیں گے۔

امریکہ کے رویہ کے متعلق جو بیان شایع ہوا ہے اس کو پڑھنے کے بعد ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قضیہ فلسطین پر صرف ایک پہلو یعنی یہودیوں کے نقطہ نظر سے غور کیا گیا ہے اور عربوں کے نقطہ ہائے نگاہ کی طرف مطلق التفات نہیں کیا گیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف یہودیوں کے وسیع پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے کہ جمہوریت پسند امریکی قوم اس درجہ غلط خیال میں مبتلا ہو گئی ہے کہ وہ فلسطین سے عربوں کو نکالنے کے لئے یہودیوں کی حمایت کرنے کو ایک انسانی فعل سمجھتی ہے حالانکہ یہ کارروائی صراصر ایک بدترین ظلم کے مترادف ہے جو ایک ایسی قوم پر روا رکھا جا رہا ہے جو مظلوم ہے اور جس کو امید تھی اور ہے کہ اس کے جائز حقوق اور مطالبات کی تمام جمہوریت پسند ملکوں اور خصوصًا امریکہ کی طرف سے پوری پوری حمایت کی جائے گی میں امید کرتا ہوں کہ جب آپ کو اور آپ کی قوم کو عربوں کے مطالبات کی معقولیت معلوم ہو جائے گی تو آپ ان کی پوری طرح امداد کریں گے۔

فلسطین کے سلسلہ میں یہودی اپنے دعاوی کی بنیاد جس دلیل پر قایم کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں وہ ایک مدت تک فلسطین میں آباد رہ چکے ہیں اور اپنی موجودہ پراگندگی کے پیش نظر وہ فلسطین کو اپنا قومی وطن بنانا چاہتے ہیں تاکہ وہ وہاں آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکیں اپنے داخلہ فلسطین کی کوششوں کے لئے وہ اس وعدہ کو بھی اپنے لئے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں جو ان کو حکومت برطانیہ کی طرف سے ملا ہے اور جسکو اعلان بالفور کہا جاتا ہے تاریخی حیثیت سے یہودیوں کا دعوےٰ بالکل لغو ہے اس لئے کہ یہودیوں کی اقامت اور رومانی حکومت کے غلبہ کی مختصر مدت کو مستثنٰی کر دینے کے بعد گذشتہ تاریخ کے ہر دور میں فلسطین عربوں سے آباد رہا ہے اور ابتک آباد ہے، اور وہی اس کے حکمراں رہے ہیں مقامات مقدسہ کی حفاظت و نگرانی کی ذمہ داری ہمیشہ ان کے ہاتھ میں رہی ہے اور وہ اس کو پوری امانت اور اخلاص کے ساتھ ادا کرتے رہے ہیں۔

جس زمانہ میں فلسطین میں ترکی حکومت قائم تھی اس وقت بھی عربوں ہی کا یہاں حقیقی اقتدار تھا اور وہ حسب ذیل وجوہ کی بنا پر ترکی حکومت کو کوئی اجنبی استعماری حکومت نہیں خیال کرتے تھے۔

(۱) عربوں اور ترکوں کے درمیان دینی رشتہ موجود تھا

(۲) عرب اپنے کو حکومت کے نظم و نسق میں شریک خیال

(۳) مقامی نظم و نسق اہل ملک کے ہاتھوں میں تھا۔

مذکورہ بالا باتوں سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہودی تاریخی حیثیت سے فلسطین میں اپنا جو حق ثابت کرنا چاہتے ہیں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے اگر ایک محدود زمانہ تک یہودیوں نے فلسطین کو زبردستی اپنا گھر بنا لیا تھا، تو عربوں کا تو وہ اس سے کہیں زیادہ طویل زمانے تک گھر رہا ہے اور ہے اور پھر اگر کوئی قوم کسی ملک پر زبردستی قبضہ کرے تو اس کی بنا پر اسے یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ اس پر اپنا قبضہ رکھنا اپنا طبعی حق سمجھنے لگے، اگر اس زمانہ میں یہ اصول تسلیم کر لیا جائے تو ہر قوم کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ان ممالک کی واپسی کا مطالبہ کرے جن پر کسی زمانہ میں اس کا غلبہ رہ چکا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کا نقشہ بے انتہا عجیب و غریب شکل اختیار کر لیگا جو عدل اور انصاف کے مطابق نہ ہوگا۔

رہا یہودیوں کا وہ دعوےٰ جس کے ذریعہ وہ دنیا کی ہمدردی حاصل کر رہے ہیں وہ یعنی یہ کہ مختلف ملکوں میں پراگندہ حالت میں پھیلے ہوئے ہیں جہاں ان پر سختیاں کی جا رہی ہیں اس لئے وہ اپنے لئے ایک ایسا مکان چاہتے ہیں جہاں پہونچکر وہ ظلم و زیادتی سے محفوظ رہ کر اطمینان کی زندگی بسر کر سکیں، تو اس کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں دو مسئلہ ہیں جن پر دو مختلف نقطہ نظر سے غور کرنا چاہئے۔

پہلا مسئلہ یہودیوں کا عالمگیر قضیہ ہے جسے سامی نسل کا قضیہ کہا جاتا ہے اور دوسرا صیہونیت کی سیاسی تحریک

باقی آیندہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جنس عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل پر ہے

ہفت روزہ

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۱ر فروری سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۶

لندن میں فلسطین کانفرنس کا افتتاح

لندن فلسطین کانفرنس ۷ر فروری کی صبح سینٹ جیمز محل میں شروع ہوئی. چونکہ عربوں نے یہودیوں کے ساتھ بیٹھنے سے انکار کردیا اس لئے دو رسم ادا کرنے کی ضرورت پڑی. رات کے ۷ بجے تک بات چیت ہوتی رہی لیکن عربوں کی دو مخالف پارٹیوں کے درمیان سمجھوتہ نہ ہوسکا. اور نشیشبی (اعتدال پسند پارٹی) کے ڈیلیگیٹ کانفرنس میں شامل نہیں ہوئے.

وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین نے پہلے فلسطین کے عربوں اور عرب ریاستوں کے نمائندوں کی کانفرنس میں تقریر کی. اور بعد کو یہودیوں کی کانفرنس میں تقریر کی. کیونکہ عربوں نے یہودی ایجنسی کو منظور کرنے سے انکار کردیا. دفتر نوآبادیات کے حکام نے عربوں کا اختلاف رائے دور کرنے کی پوری کوشش کی. مگر آخر تک سمجھوتہ نہ ہوسکا مفتی پارٹی کے عربوں. مصر. عراق. سعودی عرب. ٹرانسجارڈن اور یمن کے نمائندوں نے اعلان کردیا کہ اگر ڈیفنس پارٹی کے ممبر شریک ہونگے تو ہم شریک نہ ہوں گے. جس کے نتیجہ کے طور پر ڈیفنس پارٹی کے ممبروں کو کانفرنس میں شریک نہیں کیا گیا. بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ مسٹر میکڈانلڈ سے مشورہ کرتے رہیں گے.

یہودیوں اور عربوں کے درمیان تو اختلاف رائے تھا ہی. خود عربوں کے درمیان اختلاف رائے ہونے سے کانفرنس کا کیا حشر ہوگا. اس سے خدشہ پیدا ہوگیا ہے.

عربوں کی دونوں پارٹیوں کے درمیان اختلاف کے متعلق سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ عربوں کا اختلاف دور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے. عربوں کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا "میری پالیسی امن اور صلح کی ہے. آپ کو معلوم ہوگا کہ میں ہر معاملہ کو پُرامن طریقہ پر طے کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے ذاتی رابطہ ضروری خیال کرتا ہوں. مدبری کا یہ تقاضہ ہے کہ جب دو قوموں کے درمیان اختلاف پیدا ہوجائے تو انصاف کی بنیاد پر ان میں سمجھوتہ کرایا جائے. ہمارے روبرو یہی کام ہے. اس میں شک نہیں کہ یہ کام مشکل ہے لیکن اتنا مشکل نہیں کہ متحدہ کوششوں کے ذریعہ حل نہ ہوسکے.

بات چیت کھلے دل سے ہونا چاہیئے. جلالتہ کے نمائندے بحث کی بنا کا مسئلہ پیش نہیں کرینگے اور نہ اس وقت تک اپنا رویہ ظاہر کریں گے جب تک یہودی اور عرب اپنے اپنے رویہ کا اظہار نہ کرلیں. فلسطین میں جو کچھ نقصان ہوا ہے حکومت کو اس پر بہت افسوس ہے اور امید ہے کہ جلد ہی وہاں امن قایم ہوجائے گا.

مصری ڈیلیگیشن کے ہیڈ شہزادہ محمد عبدالمومن نے مسٹر چیمبرلین کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ آپس میں نیک نیتی سے معاملہ طے ہوجائے گا.

اس کے بعد مسٹر چیمبرلین نے یہودی ڈیلیگیشن کی کانفرنس میں تقریر کی. وزیر اعظم نے فرمایا کہ مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مجھے نہ صرف ڈاکٹر وائزمین سے ملاقات کا موقع ملا ہے. بلکہ مصر جنوبی افریقہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور دیگر یورپین ممالک یہودیوں کے ساتھ ملاقات کا بھی موقع ملا ہے. اس کے بعد آپ نے وہی نظریہ پیش کیا جو عربوں کی کانفرنس میں تقریر میں کیا تھا.

اس کے بعد ڈاکٹر ویزمین نے جواب دیا اور امید ظاہر کی کہ معاملہ حل ہونے کی کوئی صورت نکل آئے گی. آپ نے یہ بھی کہا کہ ہم ہمیشہ سے امن اور صلح کے خواہشمند ہیں.

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ کانگریس کے آیندہ اجلاس کے صدر کے انتخاب نے بہت کافی توجہ اپنی جانب مبذول کرلی ہے اور ایسے کرنا بھی چاہیئے تھا اگرچہ بہت تھوڑے لوگ تمام حالات سے یا انتخابی معاملہ کے پس منظر سے واقف ہیں.

آج تمام مسئلوں میں خاص مسئلہ ہندوستان کی ریاستوں اور ان ریاستوں کے باشندوں کا معاملہ بنا ہوا ہے جو کہ ابھی تک من مانی کارروائیوں اور بدنظمی کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے رہے ہیں. لیکن اب وہ انھیں برداشت نہیں کرسکتے. شمال میں کوہ ہمالیہ کے دروں سے لیکر جنوب میں کنیا کماری تک لاکھوں باشندگان ریاست میں بیداری پیدا ہوچکی ہے اور وہ اس آزادی کی جانب قدم بڑھا رہے ہیں جسے انکو ابھی تک دینے سے انکار کیا جاتا رہا.

آج برطانوی ملوکیت پرستی اپنی بدترین شکل میں ہمارے روبرو پیش ہے. وہ جاگیردارانہ سسٹم اور غلامی کے حالات کی سرپرست اور حامی بنی ہوئی ہے. جو کہ ریاستوں میں آج بھی اسی طرح پائے جاتے ہیں جس طرح کہ پہلے پائے جاتے تھے گاندھی جی نرم لیکن ہندوستان کی آہنی آواز ہیں وہ اس ملوکیت پرستی کو چیلنج دے رہے ہیں اور اس کے خلاف جدوجہد کرنے کی تیاری کررہے ہیں. اس عظیم جدوجہد کے مقابلہ میں اور سب باتیں ثانوی اہمیت رکھتی ہیں. کیونکہ اس جدوجہد کے گھیرے میں فیڈریشن صوبجاتی آزادی اور وہ تمام رکاوٹیں آجائینگی جو کہ اس وقت ہماری آزادی کے راستہ میں حائل ہورہی ہیں راجکوٹ پہلے ہی سے اس ملوکیت پرستی کے جنگل میں جکڑا ہوا ہے اور وہاں نیک اور معزز استری کستوربائی اپنے بڑھاپے میں پھر جیل گئی ہیں. جے پور نے ملوکیت پرستی کے چیلنج کو قبول کرلیا ہے اور عین اغلب ہے کہ ہندوستان کے وفادار خادم سیٹھ جمنالال بجاج جلد ہی جیل چلے جائیں گے. اڑیسہ میں برطانوی ملوکیت پرستی ظلم توڑنے بدسلوکیاں کرنے. بدترین قسم کی گراوٹ پیدا کرنے. اور ریاستوں کے باشندوں کو کچلنے کے لئے جو کہنے فتنے اٹھے ہیں فوج جمع کررہی ہے. ٹراونکور کی من مانی کارروائیوں نے فسسٹ رنگ اختیار کرلیا ہے اور میسور میں پھر جدوجہد شروع ہونے والی ہے، حیدرآباد اور کشمیر کی بڑی ریاستوں میں ٹکر ہونے کے آثار پائے جاتے ہیں. عوام کی تحریکوں کو فرقہ پرستی کے جھوٹے بہانہ سے کچلا جارہا ہے.

ہم اطمینان پسند ہوگئے ہیں ہم تنگ دل ہوگئے ہیں اور اپنے بڑے بڑے مسئلوں کو بھولتے جارہے ہیں لیکن ہماری پکار پھر ہونے والی ہے. ہندوستان پکار رہا ہے اور وہ پکار روز بروز زیادہ بلند اور مضبوط ہوتی جارہی ہے.

اسمبلی اور فرقہ وارانہ فسادات

۸ر فروری کو یو.پی اسمبلی میں مسٹر شوکت علی نے سوال دریافت کیا کہ یو.پی میں کانگریسی حکومت قایم ہونے کے بعد سے اب تک کس قدر فرقہ وارانہ بلوے ہوئے ہیں.

وزیر اعظم کے سکریٹری مسٹر حکم سنگھ نے ہاؤس کو بتایا کہ اکتوبر سنہ ۳۸ء تک اس قسم کے بلوے ہوئے ہیں. آپ نے مندرجہ ذیل تفصیلات پر مشتمل ایک بیان پیش کیا.

نام مقام	بلووں کی تعداد	عارضی نقصان	زخمی	ہلاک
علیگڈھ	۲	×	۸۰	۱
ایٹہ	۱	×	۱۸	۴
بریلی	۱	×	۱۷	×
بجنور	۱	×	۳۳	×
بدایوں	۱	×	۱۴	×
مرادآباد	۲	۶۹۵ روپیہ	۳۷	×
شاہجہانپور	۱	×	۲	×
پیلی بھیت	۲	×	۶۱	۶
الہ آباد	۳	۲۵۴۶ روپیہ	۲۲۹	۳۰
باندہ	۱	×	۳۹	×
بنارس	۱	۲۶	۳۸	×
بلیا	۱	×	۳۵	×
بستی	۱	×	۱۰	×
اعظم گڑھ	۲	×	۲۴	×
سیتاپور	۱	۸۰۰۰ روپیہ	۳۰	۱
فیض آباد ٹانڈہ				
اورکیانچہ	۲	×	۶۲	×
بارہ بنکی	۱	×	×	×

دو مقاموں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا ۶ مقاموں پر مسلح پولیس استعمال کی گئی اور دو موقعوں پر فوج بلائی گئی.

چودہری چرن سنگھ نے فرقہ وارانہ بلووں کی تعداد زیادہ ہوجانے کی وجہ دریافت کی.

وزیر اعظم نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ یہ نہیں مانا جاسکتا کہ فرقہ وارانہ بلووں کی تعداد بڑھ گئی ہے. فرقہ وارانہ بلووں میں کوئی یکسانی نہیں رہی بلکہ گزشتہ سالوں میں ایسے چکر رہے ہیں جنمیں موجودہ تعداد سے زیادہ بلوے ہوئے ہیں. حکومت نے جب سے چارج لیا ہے اس وقت سے اسے ہر فرقہ وارانہ بلوے کا افسوس ہے کیونکہ وہ ان تمام فرقوں اور قوموں کے تعاون کی مستحق ہے اگر اس قسم کے بلوے اب بھی ہورہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بلووں کو روکنے کے لئے حکام کو چوکنا پن اور ان کی کوشش ان لوگوں کی شرارت کے برابر ثابت نہیں ہوئی ہے. جو بھڑکا کر اس قسم کے بلوے کراتے ہیں. اس بحث میں کچھ گرما گرمی پیدا ہوگئی وہ اس وقت دور ہوگئی. جب مسٹر محمد فاروق نے یہ دریافت کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ ان شہروں میں جو بسے شروع ہوتے ہیں دوسرے شہروں کی نسبت بلوے کیوں زیادہ ہوتے ہیں اسپیکر نے قہقہے کے درمیان ریمارک دیا کہ ہم یہاں آپ سے مروت نہیں سیکھ رہے ہیں.

مسجد کے احترام و مسلمانوں کے جذبات کا اور کلکٹر صاحب بہادر کے احکام کا قرار واقعی خیال رکھتے ہوئے باجا رکوادیا اور موجودہ فضا جو آجکل شہر میں پھیلی ہوئی ہے اوس نے ناجائز

آئینہ کانپور

مسجد کے سامنے باجہ

اور ہندو مسلم تصادم

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ ۷ر فروری ۶ بجے شام (نماز مغرب کے وقت) کو ایک ہندو بارات کے بانسمنڈی کی مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے اصرار کی وجہ سے ہندو مسلم تصادم ہوگیا. یہ بارات شیام لال بڑھئی کی تھی جو کہ کراچی خانہ سے چلکر ڈپٹی کے پڑاؤ جارہی تھی. کہا جاتا ہے کہ جب یہ بارات مسجد بانسمنڈی کے سامنے پہونچی تو نماز کا وقت تھا، مسلمانوں نے بارات والوں سے کہا کہ باجہ بند کردو بعض تو ان میں سے راضی ہوگئے مگر بعض نے کہا کہ ہم باجہ بند نہیں کرینگے اس پر خوب گرما گرمی کے بعد مار پیٹ کی نوبت آگئی. اور باراتیوں میں سے کچھ لوگ زخمی ہوگئے. مگر تھانہ انورگنج کی پولیس فوراً آگئی اور اس کے آتے ہی لوگ منتشر ہوگئے باراتی بھی اکھٹا ہوکر سڑک کے کنارے بیٹھ گئے اس کے بعد ہی فوراً کلکٹر صاحب. سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب کوتوال صاحب بھی پہونچ گئے ڈاکٹر جواہر لال اور پنڈت بالکرشن شرما پنڈت رگھبر دیال بھٹ اور مسلم نمائندے بھی پہونچے. علاوہ اسکے کافی تعداد میں ہندو مسلمان جمع ہوگئے. پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے مطالبہ کیا کہ باجہ کے ساتھ بارات نکالنے کی اجازت دیجائے ڈاکٹر جواہر لال و پنڈت بالکرشن شرما نے باراتیوں کو سمجھایا کہ تم کسی دوسرے راستہ سے بارات نکال لے جاؤ مگر انہوں نے ایک نہیں مانی مسلمانوں کا یہ کہنا ہے کہ بانسمنڈی کی مسجد کے سامنے کسی وقت بھی باجہ نہیں بجایا گیا لہذا اس مسجد کے سامنے کسی وقت بھی باجہ نہیں بج سکتا کلکٹر صاحب نے اس واقعہ کی بانسمنڈی کے ہندوؤں سے بھی تحقیقات کی تو ان لوگوں نے کہا کہ اس مسجد کے سامنے کبھی باجا نہیں بجا ہے اس سرسری تحقیقات کے بعد کلکٹر صاحب نے یہ حکم دیدیا کہ سردست دو دن تک مسجد کے سامنے باجا بجانا ممنوع قرار دیا جاتا ہے. اس درمیان میں تحقیقات کرکے کوئی فیصلہ کیا جائے گا. یہ حکم ۹ر فروری کو ختم ہوگیا. سارے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ایک ماہ کے لئے کردیا گیا ہے جسکی رو سے پانچ آدمی ایک جا اکٹھا نہیں ہوسکتے. اور نہ لاٹھی وغیرہ لیکر نکل سکتے ہیں. اس درمیان میں باراتیوں نے سڑک کے کنارے سے ہٹ کر رتی رام کے گودام میں ٹھہر گئے. مگر دوسرے دن یعنی ۸ر فروری ۲ بجے دن کو باراتی اپنے گھر چلے گئے.

۸ر فروری کو ہندو مسلمانوں کی دکانیں بند رہیں مگر ۹ر فروری کو مسلمانوں نے اپنی دوکانیں کھول دیں مگر ہندو بازار اب تک بند ہیں.

تلک ہال اور آریہ سماج ہال میں ۸ر و ۹ر فروری کو پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی صدارت میں جلسے بھی ہوئے ہیں جسمیں انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ جب تک بارات بانسمنڈی کی مسجد کے سامنے سے باجا بجاتے ہوئے نہ گذرے گی اس وقت تک ہندو بازار نہ کھولیں گے.

۹ر فروری کو کانپور مسلم لیگ کی ورکنگ کونسل کا بھی ایک جلسہ ہوا ہے جسمیں یہ طے ہوا ہے کہ بانسمنڈی کی مسجد کے سامنے باجا بجانا رسم رواج کے خلاف ہے اور اگر گورنمنٹ نے اس کی اجازت دیدی تو مسلمان کانپور سول نافرمانی کرینگے مگر عدم تشدد کا لحاظ رکھیں گے کانگریس کے بھی جلسے ہوئے ہیں جسمیں انہوں نے شہر میں امن وامان قایم رکھنے کی اپیل کی ہے ہندو اور مسلمان دونوں کے ڈیپوٹیشن نے کلکٹر صاحب سے ملاقاتیں کرکے اپنے اپنے مطالبے پیش کئے ہیں. مسٹر سینالال کمشنر الہ آباد ڈویژن بھی ۹ر فروری کو کانپور آئے ہیں ان سے بھی ہندو مسلمانوں کے ڈیپوٹیشن نے ملاقات کرکے اپنے اپنے مطالبات پیش کئے ہیں.

مسٹر اوڈن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لکھنؤ جاکر آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم سے کانپور کے حالات پر تبادلہ خیالات کیا ہے اور وہ واپس بھی آگئے ہیں.

کانپور کی حالت اس وقت بڑی نازک ہے ہندو مسلمان دونوں اپنے اپنے مطالبات پر ڈٹے ہوئے ہیں. حکام اور پولیس نہایت مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کررہے ہیں شہر میں پولیس کافی تعداد میں گشت کررہی ہے جہاں تک معلوم ہوسکا ہے حکام نے پولیس کو سخت آرڈر دیدیئے ہیں کہ ذرا بھی تصادم ہونے کی صورت میں سخت سے سخت برتاؤ کیا جائے. کلکٹر صاحب نے شہر کے غنڈوں کی گرفتاری کا بھی آرڈر دیدیا ہے.

ہم کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوا ہے کہ بعض آریہ سماجی حضرات شہر میں مختلف افواہیں مشہور کررہے ہیں جس سے بدامنی کا خوف ہوتا ہے علاوہ اس کے وہ کانگریسی صاحبان کو بھی بدنام کرنے کی کوشش کررہے ہیں.

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انورگنج کے تھانہ حلقہ سے ۱۹ ہندو مسلمان گرفتار بھی کئے گئے ہیں.

حکام اور پولیس بڑی قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض ادا کئے ہیں. اگرچہ بازار بند ہونے کی وجہ سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے مگر موجودہ انتظامات اس قدر مکمل ہیں کہ اس سے پوری امید ہوتی ہے کہ کسی قسم کا کوئی نقص امن نہیں ہونے پائے گا.

بہرحال ہم ہندو مسلمانوں دونوں سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ ہر صورت میں شہر کے امن وامان کو برقرار رکھنے کی انتہائی کوشش کریں. ورنہ فتنہ وفساد کی بدولت کانپور کو جو نقصان پہنچ چکا ہے اسکی اخراب تک نوز ائل نہیں ہوا ہے. اور اگر خدانخواستہ اور کوئی بلوہ ہوگیا تو کانپور ۵۰ سال پیچھے لوٹ جائیگا. اور اس سے ہندو مسلمانوں کو یکساں نقصان پہونچے گا.

مراسلات

فاتحہ چالیسواں

خان بہادر حاجی حافظ محمد حلیم صاحب نور اللہ مرقدہ بمقام دفتر حافظ مرحوم ہیرامن کا پُروہ بتاریخ ۱۳ر فروری سنہ ۳۹ء یوم دوشنبہ بوقت ۹ بجے صبح مجلس قرآن خوانی وفاتحہ خوانی منعقد کی جائے گی. لہذا برادران اسلام سے استدعا ہے کہ ایسے محسن قوم کی خدمات ملی کو ملحوظ رکھتے ہوئے شرکت فرماکر داخل حسنات ہوں اور مرحوم کی روح کو ایصال ثواب فرمائیں.

الداعی. ایس. ایم. بشیر بار ایٹ لا کانپور

انجمن پنجتنی کانپور

ملحقہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کا سالانہ جلسہ عام

امسال انجمن کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۲ر فروری سنہ ۳۹ء یوم یکشنبہ وقت ۱ بجے دن زیر صدارت عالیجناب نواب سید نواب علی خاں صاحب بہادر رئیس کانپور اندرون احاطہ جناب سید وحیدالحسن صاحب پنشنر گورنمنٹ پلیڈر واقع کرنیل گنج منعقد ہوگا جناب سے استدعا ہے کہ مع اپنے احباب کے شریک جلسہ ہوکر کارکنان انجمن کو شکریہ کا موقع عطا فرمائیں.

پروگرام ۱ بجے دن. استقبال جناب صدر ۱ بجکر ۵ منٹ افتتاح جلسہ (۱) تلاوت کلام مجید (۲) نظم ایک رضا کار (۳) تحریک صدارت (۴) خطبہ صدارت (۵) نظم (۶) رپورٹ سکریٹری انجمن (۷) تجاویز تعزیت منجانب صدر (۸) دیگر تجاویز (۹) نظم (۱۰) رپورٹ مدرسہ انجمن پنجتنی بحر بیرسر (۱۱) انتخاب عہدیداران برائے سنہ ۱۹۳۹ء ۴ بجکر ۰ منٹ مظاہرہ رضا کاران. رپورٹ ناظم رضاکاران.

بتاریخ ۹ر فروری. شب کے تقریباً ۸-۳۰ بجے ایک بارات دلیل پُروہ کی طرف سے ڈپٹی کے پڑاؤ کی جانب جسمیں تقریباً ۲۰۰ آدمی لاٹھیوں سے مسلح آئے جو وقت مسجد غریب اللہ صاحب وکیل مرحوم کے سامنے بارات پہونچی باراتیوں نے ھ

سبد گل

۲۹ جنوری کو انڈین نیشنل کانگریس کا صدارتی انتخاب بڑی دھوم دھام سے ہوا یوں تو یہ انتخاب ہر سال ہوتا ہے لیکن امسال اس میں زیادہ دھوم دھام اس وجہ سے رہی کہ انتخاب واقعی انتخاب سولہ آنہ انتخاب اور معرکہ کا انتخاب تھا پہلے یہ ہوا کرتا تھا کہ کئی صاحب کانگریس کی صدارت کی امید وار ہا کے لئے کھڑے ہوئے آخر میں باقی سب نے اپنے اپنے نام واپس لے لئے ایک صاحب صدر منتخب ہو گئے لیکن اس بار سبھاش بابو نے اس طریقہ کے خلاف احتجاج کیا کیا معنی کہ امریکہ میں تو صدارتی انتخاب لڑایا جائے اور گولیاں تک چل جائیں اور ہندوستان میں کانگریس جیسی جماعت کے صدر کا انتخاب چپکے چپکے ہو جائے اس میں بھی کچھ چہل پہل ضرور ہونی چاہئے۔

انتخاب میں تین امید وار تھے۔ مولانا ابو الکلام آزاد، سبھاش بابو (موجودہ صدر) اور ڈاکٹر پٹابی بھی سیتا رامیہ، وغیرہ، مولانا ابو الکلام آزاد نے تو کنارہ کشی کرلی، کہنے لگے کہ بھائی میں بوڑھا آدمی میرے پاس یوں ہی کام بہت زیادہ ہے میں اس بار کا متحمل کہاں ہو سکتا ہوں اب رہ گئے ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ اور سبھاش بابو ان دونوں میں مقابلہ ہوا سبھاش بابو سے پنڈت جواہر لال جی نہرو نے کہا بھی کہ اس بار آپ نہ کھڑے ہوں مگر انھوں نے نہ مانا، مانتے بھی کیسے انھیں تو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں دائیں بازو والے فیڈریشن کے مسئلہ پر حکومت کے ساتھ ساز باز نہ کرلیں یہ بات کوئی ایسی نہ تھی جسے انھوں نے اپنے دل میں رکھا ہو بلکہ صاف صاف انھوں نے اپنے بیان میں فرما دیا، ورکنگ کمیٹی کے ایک بٹا دو ممبروں نے اس کی تردید کی کہ بھائی فیڈریشن کی مخالفت تو آپ کیا تمام کانگریس خود کر رہی ہے، مگر سبھاش بابو نے کہا کہ حضرت میں نہیں مانتا یا تو کسی بائیں بازو والے کو کھڑا کیجئے ورنہ میں مقابلہ کروں گا بڑی بڑی لمبی چوڑی باتیں ہوئیں خوب خط وکتابت اور کہا سنی ہوئی اور آخر کار ہوتے ہوتے وہ تاریخ آگئی جس میں انتخاب ہونا تھا

یار لوگوں میں یہ قیاس آرائیاں ہو رہی تھیں کہ دیکھیں کون کامیاب ہوتا ہے کوئی کہتا تھا کہ جناب بائیں بازو کی فتح ہوگی سبھاش بابو ضرور صدر منتخب ہوں گے کسی کا کہنا تھا کہ پالا بائیں بازو کے ہاتھ رہے گا، اور ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ صدر کانگریس منتخب ہوں گے، اور کسی نے یہ رائے ظاہر کی کہ سوشلسٹ بھائیوں اور گاندھی وادیوں میں زور آزمائی ہے کسی نے یہ خیال ظاہر کیا کہ یہ بنگال اور مدراس کا مقابلہ ہے یہ سب باتیں ہوتی ہی رہیں ۳۰ر جنوری کو بہت نمایاں حرفوں میں اخباروں میں یہ خبر شائع ہوئی کہ سبھاش بابو پھر صدر منتخب ہو گئے۔

عجیب لطف ہے کہ صوبہ تو ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ کے ساتھ زیادہ ہیں اور ڈیلیگیٹ سبھاش بابو کے ساتھ اکثریت میں ہیں کانگریس کے ۲۱ر صوبوں میں سے ۱۱ ڈاکٹر پٹابی سیتا رامیہ کیساتھ اور دس سبھاش بابو کے ساتھ لیکن ڈیلیگیٹوں کی رائے شماری کے لحاظ سے سبھاش بابو کے دو سو ووٹ زیادہ نکلے اور وہ منتخب ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ کس کی فتح اور کس کی شکست ہے، سامنے کی بات تو یہ ہے کہ سبھاش بابو جیتے اور ڈاکٹر پٹابی ہارے، لیکن مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ یہ شکست دراصل میری شکست ہے، کیونکہ میرے کہنے پر ڈاکٹر موصوف کھڑے ہوئے تھے۔ *

ادب لطیف

مقصد حیات

ازجناب شمبھوناتھ شرما شیش

ایک دن ستیش، اور سریندر پراتا کال باغ میں گئے ہوا ساکن تھی وہ دونوں ایک جوہی کے پودے کے پاس بیٹھ کر زندگی کے مختلف پہلوؤں پر قیاس آرائیاں کرنے لگے اتنے میں سورج کی سنہری کرنیں ارض و سما میں رقص کرنے لگیں۔

سریندر نے کہا اہا ہا! ادھر سے کیا بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے۔"

ستیش نے دیکھا۔

کلیاں مسکرا رہی تھیں۔

رات آدھی سے کہیں زیادہ گذر چکی تھی آسمان، ابر محیط تھا شاعر اپنے کمرے کی چھت پر بیٹھا ہوا کسی سوچ میں محو تھا۔

کبھی کبھی اس کے کچھ گنگنانے کی آواز فضا کی خاموشی کو مجروح و بے چین کر دیتی تھی۔

اگلے دن اس نے مشاعرہ میں ایک گیت پڑھ کر سنایا جس کا عطر کچھ ایسا ہے۔

اس دنیا میں رہنے کا لطف ہی کیا جہاں چاند اور چکور نہیں۔" " " " " "

جادۂ زندگی!

ازجناب سردار عبد الواحد خاں صاحب

ایک چھوٹا سا راستہ ہمارے اور تمہارے دلوں میں ہے جو دونوں کے دلوں میں سے ہو کر گذرتا ہے، جسے ہم اور تم دونوں زندگی کے نام سے تعبیر کرتے ہیں، اس راستہ پر مختلف النواع ورنگ نقوش پا نظر آتے ہیں جس جگہ پیکر محبت نے مشق خرام کی ہے وہاں کے نقوش سونے کی طرح چمک رہے ہیں۔

کہیں یہ نقوش نہایت مدھم اور بھیانک سے ہیں یہ رنج وغم کے نقش پا ہیں کہیں یہ نقش اس قدر دلفریب اور نمایاں ہیں کہ زندگی کی شہرت وآبادی تمام کے حامل نظر آتے ہیں، اس جگہ آپ کی شادمانی مست خرام رہی ہے، مگر کچھ نقوش یوں بکھرے پڑے ہیں کہ گویا سفید موتیوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جہاں رب ذو الجلال کے ڈر کا گذر ہوا۔

---

* سبھاش بابو فرماتے ہیں کہ یہ فیڈریشن کے زبردست دشمنوں کی فتح ہے۔

سوشلسٹ بھائی فرماتے ہیں کہ یہ بائیں بازو کی فتح ہے لیکن بھائی اصل بات چاہے کتنی ہی بری معلوم ہو لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ بنگال کی فتح ہے جس کے سیکڑوں ووٹ کی اکثریت نے انتخاب کا فیصلہ کر دیا۔

اگر آپ یہ بات نہ مانیں تو ذرا بنگالی اخبارات اٹھا کر ملاحظہ فرمایئے، یہ بات اور ہے کہ انگریزی زبان میں گالیوں کے لئے اتنی گنجائش یا وسعت نہیں ہے کہ جتنی اپنی دیسی زبان میں ہے

ان اخباروں کو سب سے زیادہ غصہ سردار پٹیل پر آیا ہے کیونکہ انھوں نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ دوبارہ سبھاش کا صدر منتخب ہونا ملک کے لئے نقصان دہ ہے ایک اخبار نے یہ رائے دی کہ اب سبھاش بابو کو چاہئے کہ پٹیل اینڈ کمپنی کو ورکنگ کمیٹی سے خارج کر دیں دوسرے صاحب یہ فرماتے ہیں کہ کیسا کانگریس ہائی کمانڈ یہ تو صدر کانگریس کی مشاورتی جماعت ہے جب چاہے توڑ دے یہ تو خواہ مخواہ کی ایک مصیبت اسے دے رکھی ہے۔

ایک نے لکھا ہے کہ سردار پٹیل کی باتیں کمینہ پن کی ہیں اور دوسرا کہتا ہے کہ بدتہذیبی اس سے آگے نہیں جا سکتی تھی، کہیں ان کے بیان کو شرمناک کارنامہ سے تعبیر کیا جاتا ہے کہیں اسے تمیز کے دائرہ سے خارج کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی بنگال کو خوب شاباشی دی ہے کہ متحد ہو کر سبھاش بابو کو ووٹ دیا کون کہے کہ حضرت ان باتوں سے کہیں دوسرے صوبوں کی ناک بھوں نہ چڑھ جائے۔

عالم نسواں

عورتوں کی پروازی فوج

ایک ہندوستانی سپتری کے قلم سے

ادھر ہندوستان میں تو ہم عورتوں کی یہ حالت ہے کہ فیشن کے پیچھے دیوانی ہوئی جا رہی ہیں اور آرام طلب اور عیش پسند بنتی چلی جا رہی ہیں۔

ادھر انگلستان کی بہنیں ترقی کے زینہ پر برابر چڑھتی چلی جا رہی ہیں، حال ہی کی ایک اطلاع ہے کہ انگلستان کی عورتوں نے پرواز کی ایک فوج بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

مارش رومینش آف ٹاؤن سینڈ کی ایک اکیس سالہ بھتیجی "مس ارسلا والڈرین" نے ایک اسکیم تیار کی ہے اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ ایک سو ہوا بازوں کے دستہ کی، ایک جماعت عورتوں پر مشتمل بنائی جائے، یہ اسکیم "وزارت پرواز" کے سامنے اسی ہفتہ ضرور ضرور پیش کی جائے گی۔

مس والڈرین کے والد خود ایک بہت اچھے ہوا باز تھے اور جنگ عظیم کے زمانے میں آپ نے قلا بازی کی طرح پرواز کرنے کے ایک ریکارڈ میں اپنی جان دیدی تھی۔

کل مس موصوفہ نے مجھ سے کہا، کہ میرا خیال ہے کہ وزارت پرواز یقیناً اس بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی۔"

انگلستان میں سیکڑوں ایسی خواتین موجود ہیں جو حب الوطنی کے جذبات کے ماتحت "وطن کی خدمت" کے سبب ہوا بازی کا سرٹیفکٹ حاصل کریں گی اور اگر جنگ میں ان کے پرواز کرنے کی ضرورت پڑی تو ضرور میدان عمل میں آئیں گی ان ہوا باز خواتین کا مقصد خود جنگ کرنا نہ ہوگا بلکہ وطن پر جان دینے والوں کی امداد کرنا ہوگا یعنی اگلی صفوں کی فوجوں کے لئے سپلائی کا انتظام کرنا اور دیگر جنگی امداد میں شریک ہونا ہوگا۔

اس طرح عورتیں تھکے ہوئے مردوں کو جو جنگ کے میدان میں شامل ہو چکے ہوں گے طرح طرح کی مدد پہنچا کر ان کے کام کے آسان کرنے کی کوشش کریں گی۔"

مس والڈرین کے پاس اے کلاس کا سرٹیفکٹ موجود ہے اور کئی "پرواز کلب" کی آپ ممبر بھی ہیں، یہ ہے حال جدید انگلستان کی خواتین کا ہمارے ملک کی عورتوں نے آزادی کی جنگ میں خاطر خواہ کام کیا ہے۔ ایثار، قربانی، اور کام کرنے کی حقیقی قوت ظاہر کر دی ہے اگر انھیں منظم کیا جائے تو ہماری عورتیں بہت کام کر سکتی ہیں اور ملک کو سیاسی کشمکش میں مدد دے سکتی ہیں اور ملک کو آزاد کرا سکتی ہیں۔

عدم تشدد کی ایک فوج بنائی جائے کیونکہ عدم تشدد ہمارا سنگ بنیاد ہے اور لنگر ہے جس پر ہم ہمیشہ بھروسہ کر سکتے ہیں اس لئے اس فوج سے ہمارے ملک کی آزادی میں بہت بڑی مدد ملے گی۔

بچوں کی دنیا

راجہ کسے کہتے ہیں؟

ایک راجہ تھا، اس کے تین بیٹے تھے ایک دن راجہ نے اپنے ملک کے تمام عقلمندوں کو بلایا اور ان سے کہا کہ اب تو میں بوڑھا ہو گیا ہوں خبر نہیں کس دن میری آنکھ بند ہو جائے میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے تینوں بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو جیتے جی ہی گدی پر بٹھا دوں تم لوگ مجھے صلاح دو کہ میں کون سے راجکمار کو راجہ بناؤں۔

عقلمندوں نے راجہ سے کہا کہ مہاراج تینوں راجاؤں کو باری باری سے ہمارے سامنے بلوایئے ہم ان سے ایک ایک سوال پوچھیں گے اور ان سب کے جواب سننے کے بعد آپ کو بتائیں گے کہ ہماری صلاح کیا ہے۔

راجہ نے جواب دیا کہ ایسا ہو سکتا ہے جب سب سے بڑا راجکمار آیا تو عقلمندوں نے اس سے پوچھا۔ کہ اے راجکمار اگر آدمی کی جگہ تم کو ایک پرندہ بنا دیا جائے تو تم کون سا پرندہ بننا پسند کرو گے؟۔

بڑے راجکمار نے جواب دیا "میں شکرا بنوں گا کیونکہ وہ بہت بے باک اور نڈر رہتا ہے اور ہر پرندے کو پکڑ کر مار سکتا ہے۔"

جب وہ جا چکا اور منجھلا راجکمار آیا تو پھر عقلمندوں نے اس سے بھی پوچھا اس نے جواب دیا کہ میں گدھ بنوں گا جو تمام پرندوں کا راجہ ہوتا ہے۔"

اب چھوٹے راجکمار کی باری آئی جب عقلمندوں نے اس سے بھی یہ ہی سوال کیا تو وہ بولا کہ میں تو بلبل بننا چاہتا ہوں جو کسی کو بھی نہیں ستاتا بلکہ وہ اپنے پیارے گیتوں سے سب کو خوش کر دیتا ہے۔

عقلمندوں نے یہ سن کر راجہ سے کہا کہ مہاراج آپ کا بڑا راجکمار حوصلے والا ہے مگر ظالم ہے، اور منجھلا راجکمار صرف بڑا بننا چاہتا ہے مگر چھوٹا راجکمار شریف اور رحم دل ہے پرجا یا رعایا اس سے یقیناً خوش رہے گی آپ اسی کو راجہ بنائیں۔

راجہ نے عقلمندوں کی صلاح اور رائے مان لی اور چھوٹے راجکمار کو گدی پر بٹھا دیا۔

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی

ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس کل ختم ہو گیا۔ کل کے اجلاس میں بجٹ وغیرہ پاس کرنے اور پچھلے سال کا حساب پاس کرنے کے بعد ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جس میں اس امر پر بڑی تشویش ظاہر کی گئی کہ صوبہ سرحد میں ہندوؤں لا دران کی جائداد کے خلاف جرائم کی تعداد میں بھرمار ہو رہی ہے اور ۲ر فروری کو شہر ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں ہولناک بلوہ ہوا جس میں ہندو ہلاک ہوئے اور ان کی دکانیں اور لاکھوں روپیہ کا مال لوٹا گیا اور یہ رائے ظاہر کی گئی کہ اس فساد کے متعلق حکومت نے جو اعلان شائع کیا وہ ناکافی اطلاع پر مبنی ہے اور صوبہ سرحد کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فساد کی تحقیقات ایک غیر جانبدار کمیٹی کے ذریعہ کرائے اور مصیبت زدہ لوگوں کو مناسب معاوضہ دے۔ اس کے بعد اجلاس ختم ہو گیا۔

برطانیہ میں حفاظتی تدبیریں

کلکتہ ۵ر فروری۔ حکومت برطانیہ نے کلکتہ کے جوٹ مارکٹ کو ریت بھرنے کے لئے بیس کروڑ بوریاں خریدنے کا آرڈر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ جلد ہی مزید آرڈر دیا جائے گا۔ فرانس بھی خرید کا آرڈر دینے والا ہے۔

پردۂ فلم

فلموں کی غیر معمولی لمبائی

ازجناب نصیر الدین احمد بی اے کشمیر

آج کل ہندوستان میں چاروں طرف سے یہ آواز بلند کی جا رہی ہے کہ ہندوستانی فلموں کی لمبائی میں کمی ہونی چاہئے یہ مطالبہ بالکل جائز اور درست ہے، بارہ تیرہ ہزار فٹ سے کم تو شاذ و نادر ہی کوئی ہندوستانی فلم ہوتی ہوگی، یہ ایک بھاری نقص ہے جو دور کرنا لازمی ہے۔

کئی اشخاص کا خیال ہے کہ شاید فلم کی لمبائی کم کرنے سے افسانہ بھی چھوٹا کرنا پڑے گا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے، مغربی فلمیں چھوٹی ہوتے ہوئے بھی لمبے لمبے افسانے پیش کرتی ہیں۔

مثال کے طور پر فرض کیجئے کہ ایک آدمی اپنے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہے اور اس کا نوکر پاس والی میز پر کتابیں رکھ رہا ہے گھنٹی بجتی ہے اور باہر سے کسی کے آنے کی خبر ہوتی ہے مالک نوکر سے کہتا ہے دیکھو کون ہے؟۔

نوکر کئی ایک کمروں میں سے ہوتا ہوا لمبی سی سیڑھی سے اتر کر باہر آتا ہے اور ملاقاتی سے پوچھتا ہے "اجی آپ کون ہیں؟" ملاقاتی اسے اپنا کارڈ دے دیتا ہے اور نوکر پھر سیڑھیوں پر چڑھ کر انھیں کمروں میں سے ہوتا ہوا مالک کے کمرے میں آتا ہے اور ملاقاتی کا کارڈ اسے دیدیتا ہے تو مالک اس سے کہتا ہے کہ انھیں بلالاؤ" تو نوکر پھر انھیں کمروں میں سے ہوتا ہوا مالک کے کمرے میں لے جاتا ہے یہ ہے ایک مثال ان باتوں کی جن سے ہندوستانی فلمیں غیر معمولی طور پر لمبی ہو جاتی ہیں، حالانکہ یہ سب واقعہ نہایت مختصر کر دیا جا سکتا ہے۔

ایسے ہندوستانی پروڈیوسر تماشائیوں کو یا تو بالکل احمق سمجھتے ہیں یا شاید خود ہی بیوقوف ہیں یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی، وہ شاید یہ خیال کرتے ہیں کہ جب تک ہر ایک کی تفصیل دی جائے افسانہ اچھی طرح نہ سمجھا جائے گا مگر یہ ایک غلطی ہے انھیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اگر افسانہ کی کڑیاں ملا دی جائیں تو عوام سارا مفہوم سمجھ جاتے ہیں۔

فلموں کی غیر معمولی لمبائی ہندوستان کی فلمی ترقی کی راہ میں ایک زبردست رکاوٹ ہے۔ ایک تو یہ غیر ضروری لمبائی فلم کو بھدا بنا دیتی ہے اور دوسرے ایسے فلم کے علاوہ دوسرے پروگرام رکھنے میں حائل ہوتی ہے۔

مغربی فلموں کے ساتھ ہمیشہ نیوز ریلز اور کارٹون وغیرہ دکھائے جاتے ہیں اس نیوز ریل میں تمام دنیا کی چیدہ چیدہ اور ضروری خبریں سکرین پر دکھائی جاتی ہیں، اگر ہندوستانی فلم پروڈیوسر بھی نیوز ریل اور کارٹون بنائیں تو اس طرح تماشائیوں کا بہت وقت ضائع ہو جاتے آگے ہی ایک فلم تقریباً ڈھائی گھنٹہ کی ہوتی ہے۔

اور پھر نیوز ریلز اور کارٹون دکھانے سے تقریباً تین ساڑھے تین گھنٹے سینما ہال میں بیٹھنا پڑے جو کہ بہت تکلیف دہ ثابت ہو۔

نیوز ریلز اور کارٹون صرف اس وقت دکھائے جا سکتے ہیں جب کہ فلم چھوٹی ہو، نیوز ریلز وغیرہ دکھانے سے ملک کو بھاری فائدہ ہو سکتا ہے اس لئے فلموں کی لمبائی میں کمی کرنی ہی پڑے گی۔

حکومت سے سمجھوتہ کیلئے تیار ہو گئی

مسٹر بنگ اور سیٹھ جی دونوں کے چہرے گفتگو کے بعد بشاش نظر آتے تھے یہ کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی اگر آج کے واقعات سے سمجھوتہ کی بات چیت شروع ہو جائے۔ سمجھوتہ کی تحریک شروع ہو چکی ہے سر دست یہ نہیں کہا جا سکتا آیا یہ گفت وشنید پایہ تکمیل تک پہنچ سکے گی یا نہیں۔

بمبئی ۷ر فروری۔ مہاراجہ گائیکواڑ بڑودہ کی حالت نے نازک صورت اختیار کرلی ہے جس سے زبردست تشویش پیدا ہو گئی ہے

اقوال زرین

نفس پر قابو حاصل کرنا بہت بڑی بہادری اور جوانمردی ہے (جے ایل)

حتے الوسع دوسروں کی امداد کرنا اور اس کو بھول جانا بڑی نیکی ہے۔

فلسفی بنو لیکن حدود انسانیت سے تجاوز نہ کرد۔ (ہیوم)

اہل و عیال کی محبت سے ملک اور وطن کی محبت ہوا کرتی ہے (ڈکسن)

خاموشی غلط بیانی سے بہتر ہے اور بے صبری غلط نظری سے۔ (رسکن)

عقل کا تعلق روح سے وہی ہے، جو صحت کا جسم سے۔

بغیر تکلیف اٹھائے، راحت نصیب نہیں ہوا کرتی۔

دنیا والوں کو دکھانے کے لئے تم کبھی خیرات نہ کرد (حضرت عیسےٰ)

خداوند تعالےٰ اس شخص سے بہت خفا ہتا ہی جو دو بھائیوں کے درمیان جھگڑا پیدا کرتا ہے (حضرت سلیمان ع)

موج تبسم

وکیل:۔ سچ سچ بتاؤ تم نے چوری کی یا نہیں

موکل:۔ واہ وکیل صاحب یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے اگر چوری نہ کرتا تو آپ کی فیس کہاں سے لاکر آپ کو دیتا۔

مجسٹریٹ (ملزم سے) مجھے امید ہے کہ آیندہ میں تمکو اس عدالت میں پیش ہوتے ہوئے نہ دیکھونگا

ملزم:۔ تو کیا آپ ریٹائر ہونے والے ہیں

استاد (غصہ سے) تم نے اتنی دیر کہاں لگائی

شاگرد:۔ مولوی صاحب میرے اوپر سے ریل گاڑی اتر رہی تھی۔

استاد:۔ بیوقوف ایسا کیونکر ہوسکتا ہے اور اگر ہوسکتا ہے تو پھر تم مر کیوں نہ گئے۔

شاگرد:۔ میں تو گاڑی کے پل کے نیچے کھڑا تھا

کوتوال:۔ تم نے دن کو کیوں نقب لگائی

ملزم حضور رات کو میں سوجایا کرتا ہوں۔

مجسٹریٹ:۔ جو آدمی کچہری کی کاروائی کے وقت شور وغل مچائے گا وہ فوراً نکالدیا جائیگا

ملزم:۔ تو حضور میں شور مچاتا ہوں مہربانی فرماکر سب سے پہلے مجھے نکال دیجئے۔

مجسٹریٹ افسوس میں نے غلطی سے تمکو ایک ہفتہ زیادہ جیل میں رکھا

ملزم:۔ خیر آیندہ ایک ہفتہ پہلے رہا کر دیجئے گا

دلچسپ معلومات

دنیا میں اول نمبر کا شہر لندن دارالخلافہ برطانیہ، دوم نمبر نیویارک، واقع شمالی امریکہ سوم نمبر پیرس دارالسلطنت فرانس، ہے۔

دنیا بھر میں سب سے زیادہ چلنے والا بحری راستہ انگلش چینل ہے جہاں تمام دنیا کے جہاز نظر آتے ہیں۔

دنیا بھر میں برطانوی عجائب خانہ اور ملک معظم کا محل سب سے بڑے ہیں۔

دنیا بھر میں اول نمبر کا پل ٹاٹن ندی اسکاٹ لینڈ اور دوم نمبر کا پل سون ندی کا ہے جو سہسرام کے قریب ہے۔

دنیا بھر میں فرانس کی نہریں عمدہ ترین ہیں مگر نہر گنگ دنیا کی سب نہروں سے بڑی ہے۔

سوئزرلینڈ، افغانستان، بولیویا، وغیرہ ایسے ملک کی مثالیں ہیں جن کا تعلق سمندر سے نہیں، روئے زمین پر ایسے ملک کی مثالیں نہیں ہیں

دنیا کے گرد پہلا سفر کرنے والا شخص میگلین تھا

یہ بڑی عجیب بات ہے جو دنیا کے کسی براعظم میں نہیں ہے کہ افریقہ کے دریا خم کھا کر بہتے ہیں۔ زیمبری نیل کانگو کے آبشار شہرۂ آفاق ہیں

سیٹھ جمنالال متھرا میں لاکر رہا کردیئے گئے

نئی دہلی ۸ر فروری تازہ ترین ایک اطلاع مظہر ہے کہ سیٹھ جمنالال بجاج کو ریاست جے پور میں گرفتار کرکے بذریعہ کار متھرا میں لایا گیا اور وہاں لاکر چھوڑ دیا گیا، سیٹھ جی آج صبح ۹ بجے متھرا پہونچ گئے وہاں سے آپ آگرہ تشریف لے گئے جہاں کہ جے پور پرجا منڈل کی ایگزیکٹو کا ہیڈ آفس ہے۔

سیٹھ جی کی گرفتاری کے خلاف بطور پروٹسٹ جے پور اور واردھا، بمبئی، اور کلکتہ میں ہڑتال منائی گئی۔

سرکاری ملازمتوں میں نمایندگی کا سوال

کلکتہ ۳۰ر جنوری سرکاری ملازمتوں میں مختلف فرقوں کی نمایندگی کا تناسب طے کرنے کے لئے وزیر اعظم بنگال نے جو کانفرنس طلب کی تھی اس کی میٹنگ ماہ فروری کے دوسرے ہفتہ میں منعقد ہوگی (پی اپ)

حکومت یوپی کی ایک کمیٹی

لکھنؤ بذریعہ ڈاک حکومت صوبجات متحدہ نے پانچ سرکاری اور غیر سرکاری آدمیوں کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو بندھیل کھنڈ میں کانس کے استیصال کے سلسلہ کی جانچ کرکے رپورٹ کریں گے علاوہ دوسری باتوں کے کمیٹی یہ بھی رپورٹ کرے گی کہ بندھیلکھنڈ کے اضلاع میں کتنا قابل کاشت رقبہ کانس سے بھرا ہوا ہے اور اس کے استیصال کے مختلف طریقوں کی جانچ کرے گی۔

خاص کر ٹریکٹر ہل کے ذریعہ سے مسٹر ایچ ایس داس کمشنر جھانسی اس کمیٹی کے صدر ہوں گے اور ڈاکٹر ایس بی سنگھ ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت مشرقی حلقہ اس کے سکریٹری ہونگے یہ کمیٹی ان جگہوں کا دورہ کرے گی، جہاں وہ اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیقات کرنیکے لئے نہایت مناسب خیال کرے۔

افسانہ

بےمثل کروڑپتی

مسٹر اوسکر وائیلڈ مشہور افسانہ نگار کے افسانے

موسومہ "دی ماڈل میونیر" کا اردو ترجمہ

مترجم محمد مسعود علے خانصاحب بی اے ایل ایل بی وکیل بریلی

جب تک کسی شخص کے پاس دولت نہو تو بےکار اپنی زندگی کو افسانے کا رنگ دینا، دولتمند کا خصوصی حق ہے بیکاروں کا مشغلہ نہیں ہے غریب آدمی کام کی باتیں کرے اور تصنع سے گریز کرے، یہ بہتر ہے کہ مستقل آمدنی ہو چاہے دلفریبی نہ ہو، موجودہ طرز معاشرت کے متعلق یہ چند نہایت سچے نکات ہیں جن کو ہیوگی ارسکن کبھی بھی نہیں سمجھا غریب ہیوگی ارسکن!"

ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بلحاظ فہم وادراک کے اس کو کوئی زیادہ اہمیت حاصل نہیں تھی اس نے تمام عمر میں نہ کبھی کوئی شوخ و چلبلی اور نہ کوئی تند مزاجی کی بات کہی لیکن وہ نہایت شکیل تھا اس کے بھورے سیدھے بال صاف ستھرا نقشہ، شربتی آنکھیں وہ جتنا مردوں میں ہردلعزیز تھا اتنا ہی عورتوں میں بھی تھا اور تمام صفات سے باستثناء دولت کمانے کے متصف تھا۔

اس کے باپ نے ترکہ میں کل کائنات یہ چھوڑی تھی کہ ایک زین سواری کے ساتھ کی تلوار اور ایک تاریخ "موسومہ دی ہسٹری آف دی پننسلر وار" پندرہ جلدوں میں ہیوگی نے تلوار کو آئینہ پر لٹکا دیا اور تاریخ کو ایک الماری "رفس گائڈ" اور بیلز میگزین کے درمیان میں رکھ دیا اس کی گذر اوقات ان دوسو پونڈ سالانہ پر تھی جو اس کی چچی ادس کو دیا کرتی تھی۔

اس نے ہر کام کی آزمائش کی چھ ماہ تک اسٹاک ایکسچینج میں ملازم رہا مگر وہاں سانڈوں اور ریچھوں میں تتلی کی کیا حقیقت اس سے کچھ زیادہ عرصہ تک چائے کا روزگار کیا لیکن پیکو اور سوشونگ (اقسام چینی چاء) بیچنے سے بھی دل اکتا گیا تب خشک شیری (قسم شراب) بیچنے کی کوشش کی لیکن اس کی فروخت نہ ہوسکی کیونکہ وہ معمول سے زیادہ خشک تھی آخر کار محض بیکار ہوگیا حالت یہ تھی کہ خوش مزاج تھا مگر بیکار نہایت شکیل نوجوان مگر بےروزگار

پھر غم بالائے غم یہ کہ جناب گرفتار محبت بھی تھے جس لڑکی سے اس کو محبت تھی اس کا نام لورا مرٹن تھا یہ ایک پنشن یافتہ کرنل کی بیٹی تھی جس نے خوش مزاجی اور ہاضمہ دونوں چیزوں کو ہندوستان میں خیرباد کہدیا تھا اور دونوں میں سے ایک کو بھی دوبارہ نہ پاسکا لورا اس سے بےانتہا محبت کرتی تھی اور وہ لورا کے جوتہ کے تسمہ بھی چومنے کو تیار رہتا تھا۔

لندن میں یہ دونوں سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت تھے لیکن دونوں کے پاس ایک حبہ بھی موجود نہیں تھا، کرنل کو ہیوگی سے بہت انس تھا مگر بیاہ منگنی کی نسبت وہ سننا بھی نہیں چاہتا تھا،

وہ کہا کرتا تھا "میرے بچے! جب تمہارے پاس دس ہزار پاؤنڈ اپنے ذاتی ہوجائیں تب آنا پھر ہم غور کریں گے"، اس زمانہ میں ہیوگی بہت افسردہ دل اور غمگین رہتا تھا اور تسکین قلب حاصل کرنے لورا کے پاس جایا کرتا تھا۔

ایکدن صبح کے وقت جب وہ ہالینڈ پارک جارہا تھا جہاں مرٹن کے خاندانی لوگ رہا کرتے تھے وہ اتفاقاً راستہ میں اپنے ایک پرانے دوست کے مکان پر رک گیا جس کا نام ایلن ٹریور تھا، ٹریور پینٹر تھا حقیقتاً بہت کم لوگ اس زمانے میں اس سے بچ سکتے ہیں مگر ٹریور فن مصوری میں بھی ماہر تھا اور ماہرین فن مصوری بہت کمیاب ہیں جہاں تک اس کی شخصیت کا تعلق ہے وہ عجیب مذاق کا تھا اس کے مزاج میں تیزی تھی، اس کے چہرے پر چھائیاں تھیں اور اس کی ڈاڑھی بےسلیقہ تھی لیکن جب وہ برش لیکر کام کرنے بیٹھتا تو اس وقت کامل استاد بن جاتا تھا، اس کی تصویریں بڑی خواہش سے حاصل کی جاتی تھیں اس کو ہیوگی سے بہت دلبستگی تھی جو ابتداءً یہ تسلیم کرنا چاہیئے اس کی دلفریب شخصیت پر مبنی تھی وہ کہا کرتا تھا کہ مصور کو صرف ان لوگوں سے ملنا چاہیئے جو وحشی جانوز کی طرح تندرست اور خوبصورت ہوں جن کے دیکھنے سے نگاہ کو فرحت اور جن سے بات چیت کرنے میں روح کو سرور حاصل ہو۔

"جو مرد آراستہ اور پیراستہ رہتے ہیں اور جو عورتیں محبوب ہیں وہی دنیا میں حکومت کررہی ہیں یا کم از کم کرنا چاہیئے"۔

بہرحال جب اس کی ملاقات ہیوگی سے بڑھ گئی اس کو اتنی ہی محبت اس سے اس کی زندہ دلی فیاضی، اور استغنا کی وجہ سے بھی ہوگئی اور اس نے اس کو مستقل طور سے اپنے اسٹوڈیو میں ہر وقت آنے کی اجازت دیدی۔

جب ہیوگی اندر آیا اس نے دیکھا کہ ٹریور ایک حیرت انگیز قد آدم تصویر کی تکمیل کر رہا تھا یہ تصویر ایک گداگر کی تھی وہ فقیر خود بھی کمرے کے ایک گوشے ایک اونچے چبوترے پر کھڑا تھا، فقیر ضعیف تھا اس کے جسم پر تمام جھرّیاں تھیں اس کا چہرہ مانند شکن دار مومیہ کپڑے کے تھا اس کی شکل سے نہایت بیچارگی نمایاں تھی اس کے کندھوں پر ایک بھدا لبادہ بھورے رنگ کا پڑا تھا اور آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے اور لباس نہایت بوسیدہ تار تار تھا اس کے بھدے بوٹ پیوندوں سے بھرے ہوئے تھے اور برے طریقہ سے ٹکے ہوئے تھے۔ ایک ہاتھ میں ایک بدنما پرانی چھڑی تھی جس کے سہارے وہ جھکا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں اپنا کچلا ہوا بدرونق ہیٹ لئے ہوئے اس کو پھیلائے ہوئے تھا گویا کہ سوال کررہا ہے۔

ٹریور نے بلند آواز سے چلاکر کہا "کیسا حیرت انگیز ماڈل ہے" میں تو یہ ہی خیال کرتا ہوں کہ اس جیسے فقیر ہر روز نہیں ملتے میرے دوست یہ بھی ایک نادر چیز ہے زندہ ویلیکوئز امیری قسمت! ریمبرانٹ جیسا مصور نہ معلوم اس سے کیا فائدہ اٹھاتا"۔

"غریب بڈھا"، ہیوگی نے کہا، کیسا مصیبت زدہ معلوم ہوتا ہے لیکن میرے خیال میں تم مصوروں کے نزدیک اس کا چہرہ اس کی دولت کا وسیلہ ہے"، بیشک ٹریور نے کہا تم ایک گداگر کو خوشحال دیکھنا پسند نہیں کروگے، ہے، نا، ؟۔

ہیوگی نے گدے دار کرسی پر آرام سے بیٹھ کر دریافت کیا، اس کو ایک نشست کا کیا ملتا ہے۔

(باقی آیندہ)

سبھاش بابو کے انتخاب پر مہاتما جی کا بیان

باردولی ۳۱ جنوری۔ مہاتما گاندھی نے سبھاش بوس کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر حب ذیل بیان شایع کیا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

سبھاش بابو کو اپنے مخالف ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ پر نمایاں فتح حاصل ہوئی ہے۔ مجھے یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ شروع ہی سے میں اس بات کے خلاف تھا کہ سبھاش بابو دوبارہ صدارت کے لئے کھڑے ہوں۔ اس کی وجہ بتلانے کی ضرورت نہیں سبھاش بابو کے بیان کردہ واقعات یا ان کے مینی فسٹو میں بیان کی ہوئی دلیلوں سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ میرے خیال میں اپنے معاصروں کے جو حوالے سبھاش بابو نے دیئے ہیں وہ غیر منصفانہ اور ناموزوں ہیں پھر بھی مجھے ان کی کامیابی پر خوشی ہے۔ اور چونکہ میں ہی مولانا ابوالکلام آزاد کے نام واپس لے لینے کے بعد ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کے کھڑے رہنے میں آلۂ کار تھا اس لئے یہ شکست ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کی اتنی نہیں ہے جتنی میری شکست ہے اور اگر میں خاص اصول اور پالیسی کی نمایندگی نہیں کرتا تو میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ میرے لئے یہ صاف ظاہر ہے کہ ڈیلی گیٹ ان اصولوں اور پالیسی سے متفق نہیں ہیں جن کا میں حامی ہوں مجھے اس شکست پر خوشی ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے گذشتہ اجلاس منعقدہ دہلی سے اقلیت کے واک اوٹ کرنے پر میں نے "ہریجن" میں جو آرٹیکل تحریر کیا تھا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اب مجھے موقعہ مل گیا ہے۔ سبھاش بابو ان لوگوں کی مرضی پر پریزیڈنٹ ہونے کے بجائے جن کو وہ دایاں باز و کہتے ہیں۔ ایک مقابلہ کے امتحان میں پریزیڈنٹ منتخب ہوئے ہیں۔ اس سے اب ان کو یہ موقعہ مل گیا ہے کہ وہ اپنا ایک یکجہت کیبنٹ منتخب کریں اور اپنے پروگرام کو بغیر کسی رکاوٹ اور مزاحمت کے عملی جامہ پہنائیں۔

اکثریت اور اقلیت کے درمیان صرف ایک چیز ہے جو مشترکہ ہے اور وہ کانگریس آرگنائزیشن کی اندرونی صفائی ہے "ہریجن" میں جو کچھ میں نے لکھا ہے اس میں میں نے واضح کر دیا ہے کہ کانگریس بڑی تیزی کے ساتھ ایک ناکارہ آرگنائزیشن ہوتی جا رہی ہے۔ کیونکہ اس کے رجسٹروں میں فرضی ممبروں کی ایک بڑی تعداد بھری ہوئی ہے۔ میں گزشتہ کئی ماہ سے یہ تجویز کر رہا ہوں کہ ان رجسٹروں میں کاٹ چھانٹ کی ضرورت ہے۔ مجھے اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ بہت سے ڈیلی گیٹ جوان فرضی ووٹروں کی طاقت پر منتخب ہوئے ہیں۔ چھان بین کرنے کے بعد ڈیلی گیٹ نہیں رہ سکیں گے۔ لیکن میں اس قسم کا زبردست قدم اٹھانے کا مشورہ نہیں دیتا۔ یہ کافی ہوگا کہ رجسٹروں سے تمام فرضی ووٹوں کو خارج کر دیا جائے۔ اور آئندہ فرضی ووٹروں کو بھرتی نہ کریں۔ اقلیت کو شکستہ دل ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اگر ان کو کانگریس کے موجودہ پروگرام میں اعتقاد ہے تو اس پر عمل کر سکتے ہیں بلا وہ اقلیت میں ہوں یا اکثریت میں ہوں۔ کانگریس کے اندر رہیں یا باہر رہیں۔ تبدیلیوں سے جس چیز پر اثر پڑنے کا امکان ہے وہ پارلیمنٹری پروگرام ہے۔

ان لوگوں نے جو کہ ابھی تک اکثریت میں تھے وزیر بھی منتخب کر لئے گئے ہیں۔ اور پروگرام بھی وضع کر لیا ہے۔ پارلیمنٹری کام تو کانگریس کے پروگرام کا محض ایک چھوٹا سا جزو ہے۔ بہر حال کانگریسی وزیروں کو وزارت تو ایک ایک دن کے واقعات پر منحصر ہے ان کے لئے یہ بات چنداں اہمیت نہیں رکھتی ہم یا انھیں کسی ایسے مسئلہ کی بنا پر واپس بلا لیا جائے جس پر کہ وہ کانگریس کی پالیسی سے متفق ہوں۔ یا وہ خود کانگریس سے متفق نہ ہونے کی بنا پر استعفیٰ دیں۔ بہر حال سبھاش بابو ملک کے دشمن نہیں ہیں۔ انہوں نے اس کے لئے طرح طرح کی ایذائیں سہی ہیں۔

میری رائے میں سبھاش بابو کا پروگرام اور پالیسی بہت تیز رو اور دلیرانہ ہے۔ اقلیت ان کی کامیابی کے لئے صرف دعا ہی کر سکتی ہے۔ اگر اقلیت ان کے ساتھ اپنی رفتار قایم نہ رکھ سکی تو ان کو کانگریس سے باہر آجانا چاہیئے۔ اقلیت کو کسی صورت سے بھی راستہ میں روڑے نہیں اٹکانا چاہیں جب وہ اپنے تعاون نہ کر سکیں تو ان کو الگ رہنا چاہیئے۔

میں کانگریسیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ملک میں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے جو کانگریسی ذہنیت رکھتے ہیں اور کانگریس سے باہر ہیں۔ اس لئے وہ لوگ جو کانگریس میں رہتے ہیں بے اطمینانی محسوس کریں وہ کانگریس سے باہر آسکتے ہیں لیکن ان کو کسی بدنیتی کے ساتھ باہر نہیں آنا چاہیئے بلکہ زیادہ سیوا کے بھاؤ کے زیر اثر ان کو ایسا کرنا چاہیئے۔

جیل کمیٹی کی اہم سفارشات

لکھنؤ ۲۹ جنوری۔ حکومت یوپی نے دو جیل کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے یہ تجویز کیا ہے کہ قیدیوں کو سیاسی اور غیر سیاسی میں تقسیم کیا جائے۔ اے اور بی کلاس کو توڑ دیا جائے۔ قید تنہائی کو منسوخ کر دیا جائے اور جیلوں میں پنچایت سسٹم رائج کیا جائے۔

جس کمیٹی کے بابو گوپی ناتھ سریواستوا پارلیمنٹری سکریٹری چیرمین تھے۔ اس نے یہ تخمینہ لگایا تھا کہ اس کی تمام سفارشات کو عملی جامہ پہنانے میں تقریباً تین سال صرف ہو جائیں گے۔ اور تقریباً ۱۰۸۹۵۷ روپیہ نئی اصلاحات رائج کرنے پر خرچ ہوگا۔ کمیٹی نے یہ تجویز کیا ہے کہ جیل کی سزا کے بطور کوڑوں کی سزا صرف اسی حالت میں دی جائے جبکہ تشدد کا مظاہرہ کرنے یا بلوہ کرنے یا دوسروں کو اشتعال دلانے کا قصور ثابت ہو جائے۔ اور انسپکٹر جنرل جیلخانجات سے اس کے لئے منظوری حاصل کر لی جائے۔ اگر کوئی شخص طویل فاصلہ طے کر کے قیدیوں سے ملنے آئے تو اسے ملنے کی اجازت دیدی جائے۔ قیدیوں کے درجہ کی تخفیف عدالتیں کیا کریں اور جو قیدی جیل کے باہر بڑھیا قسم کا کھانا کھانے کے عادی رہے ہوں انھیں درخواست کرنے پر بڑھیا کھانا کھانے کی اجازت دیدی جائے۔

کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی ہے کہ قیدیوں کو ایک روزانہ اخبار پڑھنے کو دیا جائے جسے قیدیوں کی اکثریت پسند کرے۔ اگر کچھ قیدی ورنیکلر اخبار طلب کریں تو سرکاری خرچ سے اس کا بھی انتظام کیا جائے۔ یہ اصلاح پہلے ہی رائج کی جا چکی ہے۔

سات لاکھ افسر او سپاہی ہلاک

ہنگ کنگ ۳۱ جنوری۔ مارشل چیانگ کائی شک نے کیومنتانگ کی سنٹرل کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ میں اب تک جاپان کے سات لاکھ افسر اور سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ جس وقت جنگ شروع ہوئی جاپان نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ اس کی ۴۰ فیصدی فوج چین کے لئے کافی ہوگی۔ ۶۰ فیصدی فوج اس نے روس کے لئے رکھ چھوڑی تھی لیکن اس کو چین کے ساتھ مقابلہ میں اندازہ سے دگنا فوج کھپانا پڑی۔

چین کی اقتصادی پوزیشن کا ذکر کرتے ہوئے مارشل چیانگ کائی شک نے فرمایا کہ چین کی اقتصادی حالت بہت اچھی ہے۔

فرانس اور برطانیہ سے ہر ہٹلر کا مطالبہ

"فرانس یا برطانیہ سے جرمنی کی کوئی منافرت نہیں ہے۔ بلکہ وہ ان کے ساتھ امن و چین سے رہنا چاہتا ہے۔ اگر اٹلی جنگ میں شریک ہو گیا تو اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جرمنی اٹلی کا طرفدار ہوگا۔ فسسٹ اٹلی اور نیشنل سوشلسٹ جرمنی ہی یوروپ کی تہذیب کی حفاظت کرے گا۔

جنگ کے ایجی ٹیشن کرنے والے لوگوں کا بھی یہ خیال ہے کہ جنگ ہوگی۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ ایک طویل عرصہ تک امن رہے گا۔ نو آبادیوں کی واپسی کے سوائے جرمنی برطانیہ اور فرانس سے کوئی علاقہ نہیں چاہتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ نو آبادیاں کی کوئی اہمیت اور قیمت نہیں تو جرمنی انکو واپس دیدیا جائے۔ تو کیا آفت آجائے گی۔ یہ کہنا کہ جرمنی ان کا انتظام کرنے کے اہل نہیں مضحکہ خیز ہے جس قدر اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ صرف طاقت کا سوال ہے۔ اور انصاف پسندی اور معاملہ فہمی سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کافی جگہ اور چند ضروری اشیا خام کے بغیر اہل جرمنی کا اقتصادی وجود برقرار نہیں رہ سکتا"۔

ان الفاظ میں ہر ہٹلر نے برطانیہ اور فرانس سے جرمن نو آبادیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا جب کہ آپ نے جرمن پارلیمنٹ میں وہ اہم تقریر کی جس کا عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ جنرل گورنگ کو پارلیمنٹ کا صدر منتخب کیا گیا۔

برلن ۳۰ جنوری۔ ہر ہٹلر کی وہ تقریر جس کا بہت عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا آج رات جرمن رائخشٹاگ (پارلیمنٹ) میں ہوئی جس میں ۸۵۵ ممبران موجود تھے۔ ۶ سال پہلے جبکہ پارٹی بازی برسر اقتدار آئی۔ اسوقت ۳۰ جنوری کے واقعات کی یاد دہانی کراتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اسوقت ...... ۱۳ نیشنل سوشلسٹ ووٹر میرے ساتھ تھے باقی...... ۲ ووٹر الگ تھے اور مختلف پارٹیوں میں تقسیم تھے۔ جو چیز انھیں متحد کئے ہوئے تھی وہ ہماری تحریک کے خلاف مشترکہ منافرت تھی۔

وہ لوگ نیشنل سوشلسٹوں کے ساتھ لڑنے میں اپنا مفاد سمجھتے تھے اور یہودیوں کے ساتھ انہوں نے مشترکہ مفاد قایم کیا ہوا تھا۔ ادھر سیاسی ذہنیت والے پادری لوگ ان لوگوں کو آشیرباد دے رہے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی معجزہ ہی جرمنی کو بچا سکتا ہے۔ اس معجزہ میں ہمارے اعتقاد پر ہمارے مخالفین ہم پر ہنستے تھے اور ہمارا مذاق اڑاتے تھے اگر جرمنی بالشویکوں کے پھندے میں پھنس گیا ہوتا تو مغربی تہذیب وقت سے پہلے ہی تباہ اور برباد ہو جاتی۔ ایک طرف سائنور مسولینی اور اطالوی فیسزم کے ذریعہ یوروپ کی نجات شروع ہوئی۔ اور دوسری طرف جرمنی کے نیشنل سوشلسٹوں نے نجات کا راستہ دکھایا اور آج ہم اپنی آنکھوں سے وہی ڈرامہ دیکھ رہے ہیں کہ یوروپین تمدن کو ختم کرنے کے لئے تمام دنیا کے یہودی پورا زور لگا رہے ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے ہر ہٹلر نے فرمایا کہ چھ سال میں صدیوں کا خواب پورا ہو گیا۔ لیکن یہ خواب بغیر جد وجہد کے پورا نہیں ہوا جیسا کہ بہت سے ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے۔ کیونکہ اس سال جرمنی کے اتحاد سے پہلے بیس سال تک سیاسی آویزش کے لئے مجنونانہ جد وجہد ہوتی رہی ہے۔ ہم نے عزم صمیم اور دلیری کے ساتھ مقابلہ کیا اور کامیابی حاصل کی۔

۱۹۳۸ء کے واقعات

اس کے بعد ہر ہٹلر نے ۱۹۳۸ء کے واقعات پر تاریخی تبصرہ کیا اور آسٹریا اور سوڈیٹن لینڈ کے الحاق کا حال بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ سب کچھ آن کی آن میں ہو گیا۔ واقعات کے بعد متعلق نئی جرمن فوج کی اہلیت میں ہمارا اعتماد نہ صرف پورا ثابت ہوا بلکہ توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔

جرمنی کی اقتصادی پوزیشن اور غیر ملکیوں کی اس پیشگوئی سے بارے میں کہ قرضہ کے بار سے جرمنی کا دیوالہ نکل گیا۔ ہر ہٹلر نے فرمایا کہ ایک چیز جس کے بارے میں اہل جرمنی اور خاص کر ہماری رائے صاف ہے وہ یہ ہے کہ اس میں شک نہیں کہ جرمنی کو ہمیشہ اقتصادی مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ یہ بالکل درست ہے کہ ہمیں اس کے لئے جد وجہد کرنا پڑیگی۔ لیکن ہم اس جد وجہد میں کامیاب ضرور ہو جائیں گے۔ میں آپ کو بتلا دینا چاہتا ہوں کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں۔

ہالینڈ پر قبضہ

ہر ہٹلر نے اس خبر کی تردید کی کہ جرمنی ہالینڈ پر قبضہ کا ارادہ رکھتا ہے اور نہ ہی ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہم ریاستہائے متحدہ امریکہ نیدرلینڈ یا جنوبی امریکہ پر اس لئے حملہ کریں کہ ان کا طرز حکومت ہمارے سے مختلف ہے۔ ہم نیشنل سوشلزم کو دوسرے ملکوں میں رائج کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔

جنگ کے بعد۔ جنگ عظیم کے بعد جرمنی کو بڑا بھاری تاوان ادا کرنا پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی نو آبادیاں اس سے واپس لے لی گئیں۔ اقتصادی نقطۂ نظر سے جرمنی کی نو آبادیاں واپس لینا ایک حماقت تھی۔ جنگ سے پہلے ڈیموکریٹوں کو بتلایا گیا کہ جرمنی کے ٹوٹنے سے برطانی تجارت کو زبردست تقویت پہنچے گی۔ لیکن برطانیہ اور اہل برطانیہ مالدار نہیں ہوئے۔ اب جرمنی پہلے سے مضبوط ہے۔ ہم نو آبادیوں کو اسلئے واپس نہیں مانگتے کہ ہم وہاں اپنی فوجیں رکھیں۔ ہماری آبادی ہی بہت ہے۔ ہم نو آبادیوں کو اس لئے چاہتے ہیں کہ جرمنی کی اقتصادی حالت بہتر ہو جائے۔ ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ دوسرے ملک ہمارے تجارتی طریقوں کی نقل کریں۔ ہم دوسرے ملکوں سے سامان رسد اور کچا مال خریدنا چاہتے ہیں اور اپنا مال فروخت کرنا چاہتے ہیں جو کہ اتنا ہی اچھا ہے جتنا کہ دوسرے ملکوں کا ہے۔ سیاسی ذہنیت رکھنے والے ماہر اقتصادیات کے اس اصول پر کہ کرنسی کی قیمت سونے کے ذخیرہ پر لیتی ہے۔ ہمیں ہنسی آتی ہے۔ ہماری رائے ہے کہ جرمن مارک (کرنسی) کی قیمت اہل جرمنی کے کام کرنے کی طاقت، پیداوار کی خوبی اور مقدار پر مبنی ہے۔ جرمنی کی مشکل کو دور کرنے کا پہلا طریقہ یعنی اس کے رہنے کے لئے علاقہ کی توسیع تو عمل میں نہیں آسکا۔ اس لئے دوسرا طریقہ ہی اب اس کے لئے کھلا ہے۔ یعنی کہ وہ اپنی برآمد میں اضافہ کرے اقتصادی نقطۂ نگاہ سے جرمنی کے لئے یہ زیادہ موزوں ہو تا کہ اس کو اس کی نو آبادیات واپس مل جائیں۔ اجرتوں میں اضافہ کرنے کی نسبت ستر لاکھ بیکاروں کو کام مہیا کرنا زیادہ ضروری ہے ہمیں اپنا مال برآمد کرنا چاہیئے۔ تاکہ سامان رسد خرید سکیں۔ اہل جرمنی کو اپنا مال برآمد کرنا چاہیئے یا مر...

کانگریس ہمیشہ کیطرح متحد ہے

سبھاش بابو کا بیان

سبھاش بابو اپنے بیان میں فرماتے ہیں میں سب سے پہلے ان ڈیلی گیٹوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے انتخابی مقابلہ میں جو کہ ابھی ختم ہوا ہے میرے حق میں ووٹ دیئے۔ اس کے ساتھ ہی میں اسے پھر دہرانا چاہتا ہوں جو کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں یعنی یہ کہ اس مقابلہ میں کوئی ذاتی معاملہ درپیش نہیں تھا شاید اس کی وجہ سے انتخاب کے دوران میں کسی قسم کی مخاصمت کا جذبہ نظر نہیں آیا۔

میرے پاس ملک کے مختلف حصوں سے میری کامیابی کے سلسلہ میں مبارکباد کے بیشمار پیغامات آ رہے ہیں لیکن میرا یہ پختہ خیال ہے کہ مبارکباد کے وہ ڈیلیگیٹ اور صوبے مستحق ہیں جنہوں نے میرے حق میں ووٹ دیئے۔

مسٹر بوس مزید فرماتے ہیں یہ خوشیاں منانے کا وقت نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف یہ دل ٹٹولنے اور آئندہ کے لئے تیاری کرنے کا وقت ہے۔ ہمیں انتخابی مقابلہ کے نتیجہ کو انکساری کی اسپرٹ اور احترام کے گہرے جذبہ کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ میرا دماغ اسوقت صرف مستقبل کے خیالات سے مغلوب ہے۔ جن لوگوں نے میرے حق میں ووٹ دیئے ہیں ان میں سے ہر ایک کو اسی طرح سوچنا چاہیئے۔

مبادا ہندوستان کی آزادی کے دشمن یہ خیال کریں کہ کانگریس میں تفرقہ پڑ گیا ہے میں یہ صاف الفاظ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس ہمیشہ کی طرح اب بھی متحد ہے یہ ہو سکتا ہے کہ چند معاملات میں کانگریسی کارکنوں میں آپس میں اختلاف ہو لیکن جہاں تک ملوکیت پرستی کے خلاف جدوجہد کا تعلق ہے ہم سب ایک ہیں۔ ملک کے ان تمام عناصر کے درمیان جو کہ ملوکیت پرستی کے خلاف ہیں

اس وقت جتنی اتحاد اور یکجہتی کی ضرورت ہے اتنی ماضی میں شاید ہی کبھی رہی ہو گی ہمیں نہ کوئی ایسا کام کرنا چاہیئے اور نہ کوئی ایسا لفظ لکھنا چاہیئے جس سے کہ اس اتحاد اور یکجہتی کو ذرا بھی ٹھیس پہنچے۔

مجھے اس سلسلہ میں آپ لوگوں سے ایک اپیل کرنی ہے وہ یہ کہ ہمیں اس قدر خوش نہیں ہو جانا چاہیئے کہ ہم ڈیلی گیٹوں کے فیصلہ کو فخر یا خوشی کی نظر سے دیکھنے لگیں۔ بلکہ اس کے برخلاف ہمیں اسکو انکساری کی اسپرٹ اور ذمہ داری کے گہرے احساس کے ساتھ دیکھنا چاہیئے۔ میں آپ لوگوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس انتخاب کی مضمرات اور اس کے امکانی نتائج پر غور کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔ آپ کو یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ کون سے مسائل ہیں جو کہ عنقریب مستقبل میں ہی ہمارے سامنے پیش ہونے والے ہیں اور ہم انھیں کس طرح حل کرینگے۔ کیا پرانی نسل کے مقابلہ میں آپ اپنے کو زیادہ ترقی پسند سمجھتے ہیں۔ اگر آپ اپنے کو واقعی زیادہ ترقی پسند سمجھتے ہیں تو آپ اپنی فوقیت کے لئے کیا ثبوت پیش کریں گے۔ جب تک کہ آپ لوگ اپنی خدمت کے ریکارڈ کو بہتر بنانے کا تہیہ نہ کرلیں۔ اسوقت تک آپ اپنے بزرگوں پر خواہ مخواہ نکتہ چینی نہ کریں اور نہ ان کی مذمت کریں اس خوشی کے جوش میں نہ کوئی ایسی بات نہ کہو اور نہ کوئی ایسا کام کرو۔ جس سے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ اور نہ کسی شخص کی نیت پر حملہ کرو۔

دوستو میں بارہا یہ کہہ چکا ہوں کہ آئندہ سال یا اس کے آگے کا سال ہندوستان کی تاریخ میں بہت ہی اہم ثابت ہونے والا ہے۔ میں آپ لوگوں سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہونگے اس نازک صورت حالات کا کیونکر مقابلہ کریں گے۔ آپ کو دل ٹٹولنا چاہیئے اور اس کے لئے تیاری کرنا چاہیئے جو کہ کل آپ کے سامنے پیش آنے والا ہے اسوقت میرا انکساری کے جذبہ اور ذمہ داری کے گہرے احساس سے مغلوب ہوں۔ ہم نے ماضی میں جو کچھ کام کیا ہے اس سے بہتر کام ہمیں مستقبل میں کرنا ہے۔ ہمیں وقت کو اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے بلکہ آج ہی سے اس کام کے لئے تیاری شروع کر دینا چاہیئے۔

سبھاش بابو ۱۹۹ ووٹوں کی اکثریت سے منتخب ہوئے

الہ آباد ۳۰ر جنوری۔ شریمتی سبھاش چندر بوس ۲۰۵ یا ۲۰۳ ووٹوں کی اکثریت سے نہیں جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا تھا بلکہ ۱۹۹ ووٹوں کی اکثریت سے کانگریس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔ ووٹنگ کے انتہائی اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سبھاش بابو کو ۱۵۷۵ اور ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ کو ۱۳۷۶ ووٹ ملے۔

ذیل میں یہ تفصیل اعداد و شمار درج کئے جاتے ہیں۔

نام صوبہ	سبھاش بابو	ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ
اجمیر	۲۰	۶
اندھرا	۲۸	۱۸۱
آسام	۳۴	۲۲
بنگال	۴۰۴	۷۹
بہار	۷۰	۱۹۷
بمبئی	۱۲	۱۴
برما	۸	۶
دہلی	۱۰	۵
گجرات	۵	۱۰۰
کرناٹک	۱۰۶	۴۱
کیرالہ	۸۰	۱۸
مہاکوشل	۶۷	۶۸
مہاراشٹریہ	۷۷	۸۴
ناگپور	۱۲	۱۷
سرحد	۱۳	۲۲
پنجاب	۱۸۲	۸۶
سندھ	۱۳	۲۱
تامل ناڈ	۱۱۰	۱۰۲
یوپی	۲۶۹	۱۸۵
آنکل (اڑیسہ)	۴۴	۹۹
دربھا	۱۱	۲۱
کل میزان	۱۵۷۵	۱۳۷۶

فیڈریشن گہرا دفن ہو گیا

پٹنہ ۳۰ر جنوری۔ سوامی سہجانند سرسوتی پریزیڈنٹ آل انڈیا کسان سبھا نے کانگریس کے صدر کے انتخاب کے سلسلہ میں ایک بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جسمیں آپ نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اب فیڈریشن ہزاروں فٹ گہرا دفن ہو گیا ہے۔

آپ نے سبھاش بابو کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ملک کے نوجوان طبقہ نے صاف طریقہ پر اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے اور قوم نے اپنا فیصلہ دیدیا ہے

سید علی ظہیر صاحب کا بیان

لکھنؤ۔ ایک ملاقات کے دوران میں سید علی ظہیر نے جو حال ہی میں جونپور الہ آباد حلقہ سے لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے منتخب ہوئے ہیں کہا کہ میں پچھلے جنرل الیکشن میں لیگ کی طرف سے کھڑا ہوا تھا اور اس الیکشن میں اپنی پالیسی کے مطابق کانگریس نے میری کافی امداد کی۔ لکھنؤ میں لیگ سشن کے بعد مسلم لیگ سے مستعفی ہو گیا۔ کیونکہ میں اس کی پالیسی سے متفق نہ تھا لیگ کے ساتھ اس معاملہ میں میری اختلاف رائے ہمیشہ رہے گا۔ چاہے میں لیجسلیچر میں رہوں یا اس سے باہر۔

دفتری اعلان میں تاخیر

الہ آباد ۳۰ر جنوری۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی آج شام الہ آباد واپس آگئے۔

معلوم ہوا ہے کہ صدر کانگریس کے انتخاب کے نتائج کے بارے میں دفتری طور پر اس وقت تک اعلان نہیں کیا جائے گا جب کہ صوبجاتی

کانگریس کمیٹیوں کے پاس بے چھٹیاں نہیں موصول (آ رہی ہیں)

ایک تقرر

لکھنؤ۔ گورنر یوپی نے ڈاکٹر این آر دھاروی ایس سی۔ ایف۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایس اسسٹنٹ ڈائرکٹر تعلیمات صوبجات متحدہ کو مہربانی فرما کر ابتدائی اور ثانوی جدید تعلیمی تنظیمی کمیٹی صوبجات متحدہ کا ذاتی حیثیت سے رکن مقرر فرمایا ہے۔

ناگپور میں ۳۰ مسلمان گرفتار

ناگپور ۳۱ر جنوری۔ آج مختلف جتھوں میں ۳۰ مسلمانوں نے اپنے کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ سلسلہ گرفتاری تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ آج کے گرفتار شدگان میں خان بہادر صادق علی خاں ممبر اسمبلی (سینٹرل) بھی شامل ہیں جنہوں نے ۲۶ر جنوری کو پہلے جتھہ کی رہنمائی کی تھی۔ یہ لوگ ودیا مندر اسکیم کے خلاف سول نافرمانی کر رہے ہیں۔

راجکوٹ ۱۰ر فروری۔ ریاستی باشندوں کی تحریک ستیہ گرہ کے سلسلہ میں آج ۲۵ آدمی گرفتار کئے گئے جنہیں ۲۲ دیں

مہاراجہ بڑودہ کا انتقال

بمبئی ۷ر فروری۔ ہز ہائینس سر سیاجی راؤ گائیکواڑ آف بڑودہ آج رات پونے ۹ بجے اپنی بمبئی کی جائے رہائش پر اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

مہاراجہ موصوف ۱۳ر اکتوبر کو یورپ کی سیر و سیاحت سے واپس آئے تھے۔ اور وہاں سے واپس آنے کے بعد ہی وہ بیمار ہو گئے تھے۔ ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں ہز ہائینس کی حالت خراب ہو گئی۔ مہارانی آف بڑودہ ان کی صاحبزادی یعنی مہارانی آف کوچ بہار یہ خبر سنتے ہی ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن سے روانہ ہوئیں لندن کے ایک مشہور ڈاکٹر جیوفرے ایوانس کو بھی طلب کیا گیا وہ بھی ہوائی جہاز کے ذریعہ تشریف لائے۔ اس کے بعد مہاراجہ کی حالت میں نمایاں بہتری پیدا ہو گئی۔ لیکن پچھلے ہفتہ ان کی حالت پھر خراب ہو گئی۔ اب یہ امر کا انکشاف ہوا ہے کہ گذشتہ جمعرات سے وہ بالکل بیہوش تھے اور ان کی موت سکون کے ساتھ ہوئی دیگر احباب جو کہ مہاراجہ کے بستر مرگ کے قریب موجود تھے ان میں یوراج پرتاپ سنگھ آف بڑودہ اور دیوان سر وی۔ ٹی کرشنم آچاریہ شامل تھے۔

مہاراجہ جو کہ ہندوستان کی سب سے زیادہ ترقی پسند والیان ریاست میں سے تھے، تعلیم کے معاملہ میں وہ سب سے پیش پیش تھے۔ انہوں نے اپنی تمام ریاست کے اندر مفت اور لازمی تعلیم کا سسٹم رائج کر دیا تھا وہ ہندوستان کے تیسرے سب سے زیادہ مالدار والی ریاست تھے۔ انکی ریاست کی اوسط آمدنی دو کرور ۵۰ لاکھ روپیہ سالانہ سے بھی زائد ہے۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۵۷۲ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت خفیفہ جج علیگڈھ صلع علیگڈھ

بابو گوبند سروپ ولد بابو جگل کشور قوم کالستھ ساکن محلہ ادپر کوٹ بالائی قلعہ سرکوب

بنام. بابو کشن گوپال ولد کنھائی لال قوم کالستھ ساکن حال کانپور بر مکان بابو جوتی سروپ ملازم تیلی مل گھنشیام داس ٹرانسپورٹ ایجنٹ کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ماصہ ہستکی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے. پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں. آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع او فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت ...... مہر عدالت

عدالت جج خفیفہ علیگڈھ

یو۔ پی اسمبلی کی کارروائی

لکھنؤ ۷ فروری- آج یو پی اسمبلی کا جب اجلاس شروع ہوا تو مسلم لیگ پارٹی ان بنچوں پر بیٹھی جن پر کہ اب تک انڈیپنڈنٹ پارٹی نواب چھتاری کی قیادت میں بیٹھتی تھی. مسلم لیگ پارٹی ۳۵ ممبران پر مشتمل ہے اور مخالف رو یوں میں اس وقت سب سے بڑا گروپ ہے۔ چودھری خلیق الزماں کی غیر موجودگی میں نواب اسمٰعیل

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۴۱۴ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مسرس پریم نرائن ہر نرائن واقع کلکٹر گنج کانپور بذریعہ لالہ پریم نرائن ولد لالہ گنگا پرشاد قوم ویش کی از پارٹنر فرم مذکور مدعی

بنام

اندر نرائن وغیرہ

۱ اندر نرائن ولد ہر نرائن ومسماۃ شانتی دیوی زوجہ بہات نرائن اقوام برہمن ساکنان اگریکلچر کالج نواب گنج کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۹/۶/۵/۱۷۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ فروری سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کرا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے. پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں. آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع او فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم

منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور مہر عدالت

خاں مخالف پارٹی کی رہنمائی کریں گے۔

آج ہاؤس میں کم و بیش ۱۹۲ سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ مسٹر عزیز احمد خاں نے (مسلم لیگ) تحریک التوا کا جو نوٹس دیا تھا اسے سپیکر اسمبلی کے سوال کرنے پر پیش نہیں کیا۔

ہاؤس نے نواب صاحب سلیم پور کی اسمبلی سے رخصت منظور کر لی ہے۔

مہاراجہ صاحب کپور تھلہ نے گورنر گیلس میں بیٹھ کر بل مزارعہ پر بحث کی۔

مسٹر سلیمان انصاری پارلیمنٹری سکرٹری نے مسٹر دیال داس بھگت کو بتایا کہ حکومت کو اس امر کی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ پست اقوام کی بعض قومیں اب بھی مردار کھاتی ہیں لیکن اگر اس قسم کا کوئی معاملہ حکومت کے علم میں لایا گیا تو وہ اسے روکنے کی کارروائی کی جائے گی۔

آنریبل ڈاکٹر کے۔ این کاٹجو نے مسٹر جوب سنگھ کو مطلع کیا کہ حکومت کو توقع ہے کہ اس سال گنے کے ٹیکس سے تیس لاکھ روپیہ کی آمدنی ہو گی مسٹر ہرگوبند پنت کو آنریبل وزیر صنعت نے بتایا کہ الموڑہ کے چالیس گاؤں میں گذشتہ فصل خریف کیڑوں کی وبا کی وجہ سے تباہ ہو گئی۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی سے استعفے

بمبئی ۹ فروری- اس وقت تمام آثار ویسے ہی پائے جاتے ہیں کہ کانگریس ہائی کمانڈ کے وہ ممبر جو کہ مہاتما گاندھی کے فلسفہ کے معتقد ہیں. بجی بات چیت کرنے کے لئے ۲۰ فروری کے بعد واردھا میں جب جمع ہوں گے تو وہ غالباً کانگریس ورکنگ کمیٹی کے سابق ممبروں کی حیثیت سے جمع ہونگے۔

معلوم ہوا ہے کہ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے اپنے اور اپنے کچھ ساتھیوں کے ورکنگ کمیٹی میں رہنے کے بارے میں مسٹر سبھاش چندر بوس کو ایک چٹھی لکھی ہے. جس کا کہ تار کے ذریعہ جواب طلب کیا گیا ہے اور جواب کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ بائیں بازو سے تعلق رکھنے والوں کی کانفرنس کے بارے میں دفتری کیمونک کی شکل میں کلکتہ سے جو تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے. اس نے کچھ سرکردہ بائیں بازو والوں کے اس خیال کو تقویت پہونچائی ہے کہ ان کے لئے بہترین راستہ یہی ہے کہ وہ سبھاش بابو کو کانگریس کا کام چلانے کے بارے میں پوری آزادی دیدیں۔

سیاسی حلقوں میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ موجودہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے مستعفی ہونے کے متعلق جلد ہی اعلان ہونے والا ہے۔

یو۔ پی میں لوکل باڈیز کے انتخاب

لکھنؤ ۸ فروری معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو پی لوکل باڈیز (جن میں ٹاؤن ایریا کمیٹی بھی شامل ہیں) کے انتخاب کا جلد ہی اعلان کرنے والی ہے. جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حکومت کے لئے لوکل باڈیز کے متعلق قانون اس سال پاس کرانا ممکن نہیں ہو سکے ہیں۔

نوآبادیوں کی واپسی کیلئے جرمنی کا مطالبہ

برلن ۸ فروری. ریخ بنک کے ڈائرکٹر ڈولعت بک کا بیان ہے کہ اپنی نوآبادیوں کو حاصل کرنے کے بعد جرمنی کو غیر ملکی کرنسی میں بیس کروڑ مارکس (جرمن سکہ) کی سالانہ بچت ہو جائیگی آپ نے جنگ سے پہلے کے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے تبلایا کہ سنہ ۱۹۰۴ء میں جرمنی نوآبادیوں میں ......۲۰ مارکس کا مال جاتا تھا جو سنہ ۱۹۱۳ء میں ......۱۹۲ مارکس تک پہنچ گیا. اگر جرمنی کو اس کی نوآبادیاں واپس مل جائیں تو ان کی زرعی پیداوار بڑھکر ......۶۰ مارکس سالانہ ہو سکتی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ جرمنی کی درآمدی ضروریات کا ۱۵ فیصدی حصہ پورا ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۸ فروری. انٹرنیشنل لیبر آفس سے بیکاری وبیکاری کے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ اور جاپان میں بیکاری ......

دوبارہ داخلہ پر ایک سال قید سخت

شولاپور ۸ فروری- نارائن سوامی جو برسوں دوبارہ ریاست حیدر آباد میں ستیہ گرہ کرنے کے لئے گلبرگہ تشریف لے گئے تھے. بیس ستیہ گرہی والنٹیروں کے ساتھ گرفتار کر لئے گئے. اور کل انھیں عدالت سماعت کنندہ نے ایک سال قید سخت کی سزا دیدی. آپ نے جرح کرنے یا صفائی کے گواہ پیش کرنے سے انکار کر دیا۔

مولانا آزاد اور پنڈت جواہر لال نہرو

الہ آباد ۶ فروری. آج مولانا ابوالکلام آزاد نے پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ کرپلانی سے بہت دیر تک تبادلہ خیالات کیا. بیان کیا جاتا ہے کہ یہ تبادلہ خیالات صدارتی انتخاب اور راجکوٹ ستیہ گرہ کے بارے میں ہوا۔

ریاستوں کے خلاف مہم کا افتتاح

الہ آباد ۹ فروری. یہاں کانگریسی حلقوں میں ریاستوں کی صورت حالات کے سلسلہ میں بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور مہاتما گاندھی اس طرف مضبوط قدم اٹھا رہے ہیں. پنڈت جواہر لال نہرو یہاں آج شام کو ایک جلسہ میں تقریر فرمائینگے اور ریاستوں کے خلاف

کانپور میونسپلٹی

ٹنڈر نوٹس

سنہ ۱۹۳۹-۱۹۴۰ء کے واسطے سر بمہر ٹنڈر مندرجہ ذیل سامان کی سپلائی کے لئے درکار ہیں:-

(۱) ۱۵۰۰۰ کیوبک فٹ تمالیا بلیسٹ (TAMALLIA BALLAST ....)

(۲) ۵۰۰۰ کیوبک فٹ تمالیا چپ (TAMALLIA CHIP ....)

(۳) ۶۰۰۰ کیوبک فٹ تمالیا گریٹ (TAMALLIA GRIT ....)

(۴) ۲۰۰۰ کیوبک فٹ مورم (MOORUM ....)

(۵) ۲۰۰۰ کیوبک فٹ کنکر (KANKER ....)

مندرجہ بالا سامان کی تعداد اس سے کچھ زیادہ یا کم بھی لی جا سکتی ہے جو ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۹ء ۳ بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم ۲۴ فروری سنہ ۱۹۳۹ء ۳ بجے شام تک مل سکتے ہیں کانپور میونسپل بورڈ کے دفتر سے جس کی قیمت /5 /3 /3 /2 /2 فی سٹ ہو گی جس میں دو کاپیاں ہوں گی.

دیگر معلومات میونسپل انجینیر صاحب کے دفتر سے کام کے دنوں میں کسی دن ۱۱ بجے دن سے ۴ بجے شام تک دریافت کی جا سکتی ہیں.

دستخط بی. پی. سریواستوا

چیرمین. میونسپل بورڈ. کانپور

حکومت یو۔پی نئے ٹیکس لگائے گی

الہ آباد ۸ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ نئے سال کے متعلق حکومت یو۔پی کا بجٹ جو کہ زیر غور ہے بھاری ٹیکسوں سے بھرا ہوا ہوگا۔ حکومت نے قومی تعمیر کا جو پروگرام شروع کیا ہوا ہے اس کے لئے روپے کی سخت ضرورت ہے۔ ادھر لسٹیلی خبروں کی بندش سے حکومت کو بہت گھاٹا اٹھانا پڑا ہے۔ حکومت جو ٹیکس لگانا تجویز کر رہی ہے ان میں موت پر بھی ٹیکس شامل ہے۔ ایک تبدیلی آراضی کے متعلق وراثت کے قانون میں کی جائیگی جس سے کہ وارثوں کی تعداد کم ہوتی رہے۔ تاکہ بالآخر وہ جائداد حکومت کے قبضہ میں آ جائے پٹرول پر ٹیکس لگانا بھی زیر تجویز ہے۔ تقریباً ۲۰ ذرائع ہیں جن پر صوبجاتی حکومت ٹیکس لگا سکتی ہے

مرکزی اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۸ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں کامرس ممبر نے تین اہم بل پیش کئے۔ پہلے بل کی رو سے تول ناپ کا معیار مقرر کیا گیا ہے۔ دوسرا بل کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے متعلق ہے جس میں ان کی اجرتوں کا تعین کیا گیا ہے تیسرا بل اس بارے میں ہے کہ بارہ سال سے کم عمر کے بچے بیڑی بنانے، قالین نے سیمنٹ تیار کرنے، کپڑا چھاپنے رنگنے اور بننے، دیاسلائیاں بنانے آتشبازی اور مادہ آتشگیر کی چیزیں تیار کرنے برتن کاٹنے صابن سازی۔ اون اور چمڑا صاف کرنے کے کاموں میں نہ لگائے جائیں۔

مرکزی اسمبلی نے موٹر وہیکل بل میں کونسل آف سٹیٹ سے پاس شدہ ترمیموں کو منظور کر لیا اور اس بل کے بعد ۱۹۳۶ء و ۱۹۳۷ء و ۱۹۳۸ء کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ پر بحث ختم ہوئی۔

مسلم لیگ کو وزیر ہند کا کورا جواب

نئی دہلی ۸ر فروری۔ مسٹر جناح پریزیڈنٹ مسلم لیگ نے لیگ کی جانب سے فلسطین کانفرنس میں نمائندگی کا جو مطالبہ کیا تھا اسکے سلسلہ میں ابھی وزیر ہند کے پاس سے کورا جواب موصول ہوا ہے وزیر ہند نے لکھا ہے کہ ملک معظم کی حکومت چند ضروری وجوہات کی بنا پر نمائندگی کے دائرہ میں توسیع کرنے سے معذور ہے۔

مسٹر جناح نے اس کے جواب میں وزیر ہند کو لکھا ہے کہ فلسطین مسلمانوں کا پہلا قبلہ ہے اور ان کے درمیان ان کے مقدس مقامات کی جانب سے بڑی تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ مسٹر جناح نے ملک معظم کی حکومت پر اس بات پر ...

ڈپارٹمنٹ نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ آیندہ سرکاری مطبوعات یا خط و کتابت میں لفظ "درشکار" نہ استعمال کیا جائے۔

نحاس پاشا کو دعوت نامہ

کلکتہ ۷ر فروری۔ سبھاش بابو نے تری پوری کانگریس کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے نحاس پاشا کو باضابطہ دعوت نامہ بھیج دیا ہے۔

۸ پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی

کلکتہ ۷ر فروری۔ گورنمنٹ نے مزید ۸ پولیٹیکل قیدیوں کو دمدم جیل سے رہا کر دیا ہے۔

تحریک التوا پاس ہوگئی

نئی دہلی ۸ر فروری مرکزی اسمبلی میں ہزاری باغ ...

سبھاش بابو اور کانگریس کے دائیں بازو میں مفاہمت

لکھنؤ ۸ر فروری "نیشنل ہیرالڈ" کا نامہ نگار مقیم الہ آباد لکھتا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے بحیثیت صدر منتخب ہونے اور اس کے بازاثرات کے سلسلہ میں خیال ہے کہ آیندہ دو ہفتہ کے اندر اندر سنسنی خیز حالات رونما ہوں گے۔

اس وقت بہت سے مشہور سوشلسٹ لیڈر الہ آباد میں پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کر چکے ہیں اور مسٹر بوس نے بھی شانتی نکیتن میں ان سے مشورہ کیا تھا۔ سیاسی حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اس موقع پر پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر بوس اور کانگریس کیبنٹ کے دائیں بازو کے درمیان مفاہمت کرائیں گے۔ اس لئے وہ کانگریس میں بچھوتے کا کام سرانجام دیں گے۔

بعض حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ جہاں تک مہاتما گاندھی کا تعلق ہے ان کی ہستی تعصب سے بالاتر ہے سبھاش بابو نے اگر مہاتما گاندھی کے طریقہ جنگ کے مطابق کام کیا تو اس کا بہتر بازاثر پڑے گا۔ اگر انہوں نے سوشلسٹوں کی رہنمائی میں کام کیا جیسا کہ ان کے ارادہ سے ظاہر ہے تو اس کا بھی بہتر بازاثر پڑے گا۔ ان حالات میں یہ ممکن کہا جاتا ہے کہ مسٹر بوس یا تو اپنی آیندہ سال کی صدارت سے استعفےٰ دینگے یا آیندہ سال موجودہ ہائی کمانڈ کے ماتحت کام کرنے کے لئے غیر مشروط بیان دیں گے ۱۸ر فروری کو کلکتہ میں جو سوشلسٹ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اُمید ہے کہ اس سے مسٹر بوس کا آیندہ طریقہ کار ظاہر ہو جائے۔

ماہرین مالیات کا تقرر

نئی دہلی ۸ر فروری۔ حکومت ہند کے محکمہ فنانس کی طرف سے ایک اعلان شایع ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی مالیات اور تجارت کے دشوار اور پیچیدہ مسائل کے پیش نظر حکومت ہند نے بہ منظوری وزیر ہند طے کیا کہ مالیات و تجارت کے سکریٹریٹ نیز دیگر ذمہ شعبوں میں انتظامی امور کے علاوہ خاص فنی مسائل طے کرنے اور دوسرے متعلقہ ذمہ داریوں کو نبھانے کی غرض سے آئی۔ سی۔ ایس۔ انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس سروس ملٹری۔ اکاؤنٹس سروس اور انکم ٹیکس ڈپارٹمنٹ سے منتخب شدہ اعلیٰ افسروں کا ایک خاص عملہ کیا جائے گا۔ جو ابتدائے ملازمت سے ہندوستانی مالیات تجارت اور ٹیکس وغیرہ کے مسائل کا کام کریں گے یہ عملہ کم سے کم چالیس اعلیٰ افسروں پر مشتمل ہوگا۔

لفظ "درنیکار" کا ترک

دہلی ۷ر فروری۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم ...

بمبئی میں سردار پٹیل کی اہم تقریر

بمبئی ۷ر فروری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل چیرمین کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے یہاں ایک تقریر کے دوران میں یہ اعلان کیا کہ یہ امر عین اغلب ہے کہ راجکوٹ اور دیگر ریاستوں کے معاملہ میں حکومت بالادست کی مداخلت کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بمبئی کی کانگریسی وزارت استعفیٰ دیدے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار موصوف نے کہا۔ بہر حال میں یہ امید کرتا ہوں کہ دانشمندی سے کام لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہ دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حال میں والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی بمبئی میں جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں ریاستوں کی ذمہ دار حکومت کی تحریک کو کچلنے کے ذرائع اور تدبیروں پر ہی غور کیا گیا تھا یہی وجہ ہے کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کچھ والیان ریاست موجودہ جبر و تشدد کے دور دورہ کی حمایت کر رہے ہیں جو کہ آجکل راجکوٹ میں جاری ہے اس مرحلے۔ راجکوٹ کی جد و جہد کو اور زیادہ اہمیت دیدی ہے اور اب وہ ایک آل انڈیا مسئلہ بن گیا ہے۔ والیان ریاست اور حکومت بالادست کا رویہ شدید نتائج سے پُر امن ہے جس سے کہ تمام ملک کے اندر اول درجہ کا جمود پیدا ہونا یقینی ہے۔

وزارت سندھ اور کانگریس میں سمجھوتہ

بمبئی ۷ر فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے سردار ولبھ بھائی پٹیل چیرمین کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی سے بات چیت کر کے سندھ کی وزارتی پارٹی اور کانگریس کے درمیان مکمل سمجھوتہ کرا دیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سندھ کیبنٹ میں صرف دو ہی وزیروں کی توسیع کی جائے گی جنمیں سے ایک ہندو ہوگا۔ اور ایک مسلمان۔ ان کے ناموں کا اعلان بعد کو کیا جائے گا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم سندھ نے کانگریس کے پروگرام اور پالیسی کی سختی سے پابندی کرنا منظور کر لیا ہے۔

فرانسیسی ہند کے مزدوروں کا تنازعہ

پانڈیچری ۷ر فروری۔ فرانسیسی ہند کی حکومت نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہ کپڑے کے کارخانہ کے مزدوروں کے تنازعہ کو تیسرے فریق کی مداخلت کے بغیر متعلقہ فریق ہی طے کر لیں۔ احکام جاری کر دیئے ہیں لہذا متعلقہ آدمیوں کے روبرو مزدوروں کی شکایات پیش کرنے کے لئے صنعت پارچہ کے ہر شعبہ کے نمائندے ...

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر ۱۳۲۴ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ے ششماہی ۲عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ے
ششماہی ۲للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۸ فروری ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ | نمبر ۷

ادبیات

بادۂ عجم

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

ہر قطرۂ سرشک نظر را فروختیم
بر پائے حسن دوست گہر را فروختیم

دل را فروختیم و جگر را فروختیم
در جلوہ گاہِ حسن نظر را فروختیم

مایوس گشتہ ایم چو دیدیم بیکسی
ما در حیاتِ عشق اثر را فروختیم

عمرے گزشت در طلبِ دیدِ حسن او
با ظلمتِ فراق سحر را فروختیم

ما ایں متاعِ عشق سپردیم حسن را
گوئی کرشمہ ساز نظر را فروختیم

مجروح کردہ ایم وجودِ حیات را
خوں گشتہ قلب، تیرِ نظر را فروختیم

ثاقب ہنوز منزلِ او نارسیدہ ایم
تاب و توانِ راہگزر را فروختیم

نگاہِ محبت اثر می فروشم
پئے دیدِ حسنش نظر می فروشم

تمنا برنگِ دگر می فروشم
فغانے کز ایں پردہ در می فروشم

سرِ شاخِ گل آشیاں بستہ بودم
من اکنوں بہ برق و شرر می فروشم

ربودہ دلم گیسوئے مشکِ افشاں
کہ در ظلمتِ شب سحر می فروشم

ترنم سرا گشتہ ام بہر وصفش
نواہائے رنگیں اثر می فروشم

تو اے مایۂ خوبی و دلربائی
کجائی کہ من چشمِ تر می فروشم

ہمہ عمر بگزشت در ہجر ثاقب
بہ مایوسیِ غم اثر می فروشم

دنیائے اسلام

قضیۂ فلسطین اور عرب

مسٹر روزولٹ کے نام سلطان ابن سعود کا اہم مکتوب

گذشتہ سے پیوستہ

اگر مقصد یہ ہے کہ پراگندہ حال یہودیوں کی حالت پر رحم کیا جائے تو یہ بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ فلسطین نے اپنی وسعت کے لحاظ سے اتنے یہودیوں کو جگہ دیدی ہے کہ دنیا کا کوئی ملک اس اعتبار سے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا. فلسطین جیسے چھوٹے ملک میں تمام دنیا کے یہودیوں کے لئے گنجائش کسی حال میں پیدا نہیں کی جا سکتی. خواہ عربوں سے وہ بالکل خالی کیوں نہ کر دیا جائے (جیسا کہ مسٹر میکڈانلڈ نے اپنی ایک تازہ تقریر میں کہا ہے) پس اگر یہ قبول کر لیا جائے کہ فلسطین میں اس وقت تک جو یہودی آباد ہو چکے ہیں وہ وہاں رہ سکتے ہیں تو خود بھی اس چھوٹے سے ملک کا اتنا بڑا انسانی کارنامہ ہوگا کہ اس کی مثال نہیں مل سکیگی آپ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ یہ بات انصاف اور عدل سے کس درجہ بعید ہے کہ دوسری حکومتیں تو جنہیں حکومت ولایت متحدہ بھی داخل ہے اپنے دروازے یہودیوں کے لئے بند رکھیں اور چھوٹے سے ملک فلسطین کو مجبور کیا جائے کہ وہ ان کو اپنے یہاں جگہ دے. لیکن اگر ہم اس مسئلہ کو تحریک صیہونیت کے نقطۂ نظر سے دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہودیوں کا مقصود حقیقی یہ ہے کہ ایک قوم ظالمانہ طریق سے اپنے ملک و وطن سے محروم کر دی جائے اور ان کو سیاسی لوٹ کھسوٹ اور ان کے چند افراد کو ذاتی فوائد حاصل کرنے کا موقعہ مل جائے.

رہا اعلان بالفور کا مسئلہ تو یہ اعلان بجائے خود ایک زبردست ظلم ہے. یہ اعلان ایک ایسی حکومت کی طرف سے کیا گیا ہے جسکو اس قسم کا اعلان کرنے کا مطلق کوئی حق نہیں تھا. فلسطین عربوں کی ملکیت ہے لیکن اس اعلان نیز انتدابی نظام کے سلسلہ میں جو ان کے سر پر مسلط کر دیا گیا ہے ان سے کسی قسم کی رائے و مشورہ نہیں کیا گیا جیسا کہ خود مسٹر میکڈانلڈ وزیر نو آبادیات نے بیان کیا ہے درانحالیکہ حلفائے جن میں امریکہ بھی داخل تھا عربوں سے بڑے لمبے چوڑے وعدے کئے تھے کہ انکو اپنے نظم و نسق کا فیصلہ کرنے کی پوری آزادی حاصل ہوگی پھر اس سے بڑی بات یہ ہے کہ اعلان بالفور سے پہلے حکومت برطانیہ نے حلفاء کی معرفت عربوں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ فلسطین اور دوسرے عربی ممالک عربوں کے نظم و نسق میں دیدیئے جائیں گے. ان معروضات کو پڑھ کر آپ کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا. کہ تاریخی حیثیت سے یہودیوں کا دعویٰ غلط اور ناقابل اعتناء ہے اور انسانی نقطۂ نظر سے فلسطین نے یہودیوں کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جو کوئی قوم نہیں کر سکی ہے اور اعلان بالفور جسے یہودی بطور حجت پیش کرتے ہیں وہ حق عدل کے سراسر منافی ہے اور ان کے عزائم و خواہشات نے تمام ملک کے عربوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ ان کو خوف و دہشت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کے مقابلہ کے لئے کمربستہ ہو جائیں.

برخلاف اس کے فلسطین میں عربوں کا حق ایک مسلمہ حیثیت رکھتا ہے جس پر کسی قسم کا مجادلہ نہیں کیا جاسکتا. فلسطین زمانہ قدیم سے ان کا ملک رہا ہے. وہ نہ خود اس سے کبھی نکلے ہیں اور نہ انکو کسی نے نکالا ہے. اس کا شمار ان ممالک میں ہے جو عربی تہذیب و تمدن کا گہوارہ کہے جاتے ہیں گویا وہ عرف، زبان موقع اور تہذیب و تمدن ہر لحاظ سے عربی ملک ہے اور اسمیں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے.

گذشتہ جنگ عظیم کے موقع پر عربوں نے اس توقع پر حلفاء کا ساتھ دیا تھا کہ اس کے ذریعہ انکو آزادی حاصل ہو جائیگی چنانچہ حسب ذیل وجوہ سے انکو اس پر پورا یقین تھا.

(۱) جنگ میں عملاً حصہ لے کر انہوں نے جان و مال کی عظیم الشان قربانیاں کی تھیں.

(۲) برطانوی نمایندہ سر ہنری میکماہون اور شریف حسین کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی اسمیں عربوں کو آزادی کا یقین دلایا گیا تھا.

(۳) آپ کے محترم پیشرو مسٹر ولسن نے انسانی اصول کی حمایت کی خاطر جن میں حق آزادی بھی داخل ہے حلفاء کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا تھا.

(۴) نومبر ۱۹۱۸ء میں فلسطین میں داخلہ کے بعد حلفاء نے اعلان کیا تھا کہ فلسطین پر قبضہ سے ان کا مقصد محض یہ ہے کہ یہاں کے لوگوں کو آزاد کیا جائے اور انکو حریت و استقلال کے حقوق دیئے جائیں اور اگر آپ اس تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیں گے جسے مسٹر ولسن نے ۱۹۱۹ء میں شرق ادنیٰ کے حالات و مطالبات کی تحقیقات کے لئے بھیجا تھا تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ شام و فلسطین کے عربوں نے اس سوال پر کہ وہ آیندہ اپنے لئے کیا چاہتے ہیں، کس قسم کے مطالبات پیش کئے تھے لیکن بدقسمتی سے جنگ عظیم کے خاتمہ پر جنگ عربوں کے ساتھ جو کچھ وعدے کئے گئے تھے وہ تمام تر نقش برآب ثابت ہوئے. ان کے ممالک ٹکڑے ٹکڑے کر کے ظالمانہ طور سے تقسیم کر دیئے گئے. اور ان ٹکڑوں کے لئے ایسے خود ساختہ حدود قائم کر دیئے گئے. جو جغرافیہ جنس، مذہب کسی لحاظ سے بھی معقول نہیں کہے جا سکتے. علاوہ بریں جنگ عظیم کے بعد عربوں کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ صیہونیت کا پیدا کر دیا گیا

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھئے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عوام مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۸ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۷

کانپور میں ہولناک فرقہ وارانہ فساد

کانپور وہ بدبخت شہر ہے جہاں کی فضا کو امن و سکون کی نعمت قدرت کی طرف سے بہت کم ملی ہے، یہاں آئے دن فسادات کا ہونا اور بعد کو ہولناک صورت اختیار کر لینا ایک معمولی سی بات ہو گئی ہے ابھی سنہ ۱۹۳۱ء کے ہولناک فساد کی یاد لوگوں کے دلوں سے اچھی طرح محو بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ۱۱ فروری ۸ بجے رات کو مول گنج کی مسجد کے سامنے ایک بارات کے باجا بجانے کے سلسلہ میں ہندو مسلم تصادم ہو گیا اور اس تصادم نے ایک خوفناک صورت اختیار کر لی۔ اور جس کا سلسلہ ۱۵ فروری کی شام تک رہا۔ اس دوران میں کانپور کے ہندو مسلمانوں نے انسانیت کا جامہ اتار کر حیوانیت اور درندگی اختیار کر لی اور بیچارے مجبور و لاچار اور کمزور انسانوں کو مجروح اور قتل کیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس فساد میں تقریباً ۲۰۰ آدمی زخمی اور ۴۲ آدمیوں کی جانیں تلف ہوئیں۔

کانپور کی آبادی کا زیادہ حصہ جاہل اور جذبات رکھنے والا ہے اور اگر یہاں کی آبادی کو بارود خانہ سے تعبیر کیا جائے تو کچھ بے جا نہیں، کانپور کی فضا دراصل ۷ فروری کی شام سے خراب ہو گئی تھی جبکہ بالسمنڈی کی مسجد کے سامنے ایک ہندو بارات کے باجہ بجانے کے سلسلہ میں خفیف سا تصادم ہو گیا تھا مگر اس وقت مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حالات پر قابو حاصل کر لیا۔

۷ فروری کو ہندو مسلم بازار بند رہا اور اس کے بعد تین روز یعنی ۸ فروری سے ۱۰ فروری تک ہندو بازار بند رہا۔

مگر ۱۱ فروری کو ہندو بازار کھل جانے کی وجہ سے یہ اطمینان ہو گیا تھا کہ اب شہر میں امن و اماں ہو گیا مگر کس کو معلوم تھا کہ ابھی کانپور کی گردنوں پر بے گناہ اور معصوم انسانوں کا خون سوار ہے۔ چنانچہ ۱۱ فروری کی رات کو تقریباً ۸ بجے مول گنج کی مسجد کے سامنے ایک ہندو بارات کے باجہ بجانے کے سلسلہ میں ہندو مسلم تصادم ہو گیا اور فریقین کے غنڈوں کی طرف سے جو کہ ایسے موقع کی تاک میں رہتے ہیں خشت باری شروع کر دی گئی۔ اور دونوں طرف سے سیکڑوں آدمی فوراً جمع ہو کر لڑنے لگے اس درمیان میں جوتہ بازار کی دو دکانوں کو بھی لوٹ لیا گیا۔ مگر فوراً ہی مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر مجیل سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال شہر موقع پر پہونچ گئے۔ اور انہوں نے پولیس کی امداد سے تھوڑی دیر کے لئے قابو حاصل کر لیا اور پولیس تعینات کر کے اسکو یہ حکم دیدیا کہ وہ بلوائیوں پر فائر کر سکتی ہے اور کرفیو آرڈر بھی نافذ کر دیا جس کی رو سے کوئی شخص ۷ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک اپنے مکان سے باہر نہیں نکل سکتا اور دفعہ ۱۴۴ تو پہلے ہی سے نافذ تھی جس کی رو سے لاٹھی وغیرہ لے کر نکلنے کی ممانعت تھی مگر باوجود ان تمام انتظامات کے شہر میں امن و اماں نہیں ہو سکا اور ساری رات امن پسند شہریوں کے لئے بڑی تکلیف سے گذری۔

۱۲ اور ۱۳ فروری کے دن رات پریشانی اور خوف کے دن رات تھے۔ ظالم اور بے رحم بلوائی بیچارے غریب مفلس اور لاچار و کمزور انسانوں پر حملہ کر کے انکو زخمی کر کے اور موت کے گھاٹ اتار کر اپنی حیوانیت اور درندگی کا ثبوت دے رہے تھے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۲ و ۱۳ اور ۱۴ فروری کو جو لوگ اسپتال میں شدید زخمی ہو کر آئے ان کی تعداد پونے دو سو کے قریب تھی اور اموات کی تعداد ۴۰ تھی ۱۵ فروری کی شام کو چند زخمی آئے جن میں سے ۲ اسپتال میں آکر مر گئے۔ اس طرح زخمیوں کی تعداد دو سو کے قریب اور مرنے والوں کی تعداد ۴۲ تک پہونچ جاتی ہے۔ شہر کے جن محلوں نے اس شرمناک بلوہ میں حصہ لیا اور اپنی حیوانیت کا ثبوت دیا ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

چوک سبزی منڈی۔ نئی سڑک۔ بنزی منڈی باد شاہی ناکہ۔ کلکٹر گنج۔ نیا گنج۔ چٹائی محال کرنیل گنج۔ جمن گنج۔ بسیہ مئو۔ گوالٹولی۔ نواب گنج۔

ان محلوں کے غنڈوں کی حیوانیت کسی طرح کم نہیں ہوتی تھی اگرچہ ان کی حیوانیت کی روک تھام کے لئے دفعہ ۱۴۴۔ کرفیو آرڈر۔ گورہ فوج اور آرمڈ پولیس کی تعیناتی تھی، مگر یہ سب انتظامات انکی حیوانیت کے لئے بے سود ثابت ہو رہے تھے رات کو محلے والے مختلف نعروں سے پورے شہر کو پر خوف بنا دیتے تھے مگر بعد کو صاحب کلکٹر بہادر نے ان نعروں پر بھی دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا اور پولیس کو یہ حکم دیدیا کہ جہاں سے نعروں کی آواز آئے وہاں کے لوگوں کو گھسکر گرفتار کر لیں جس کی وجہ سے رات کی یہ پریشانی دور ہو گئی اور رات کو سکون نظر آنے لگا۔

مختلف محلوں میں کچھ پرائیوٹ لوگوں نے بھی بلوائیوں سے اپنی حفاظت کے لئے فائر کئے ہیں مگر بعد کو کلکٹر صاحب نے اسکو مناسب سمجھکر ان جگہوں کے قرب و جوار کے لیسنس کو ضبط کر لیا ہے۔

پولیس نے بھی کئی جگہ متعدد دفعہ فائر کئے ہیں جس سے لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں اور مرے بھی۔ کئی جگہ آگ لگانے کی بھی کوشش کی گئی مگر اس پر فوراً قابو حاصل کر لیا گیا۔ ۷۰۰ کے قریب باہر سے پولیس بھی بلائی گئی ہے۔

انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر بنیا لال کمشنر الہ آباد ڈویژن بھی فوراً تشریف لے آئے تھے آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی اور آنریبل حافظ محمد ابراہیم منسٹران نے بھی تشریف لا کر شہر کا گشت کیا۔

برٹش انڈیا کارپوریشن کے مسٹر منرو کی رہنمائی میں مقامی کارخانوں کے انگریزوں نے اسپیشل کانسٹبل کی حیثیت سے صدہا خاندانوں کو مخدوش محلوں سے محفوظ محلوں میں پہنچانے میں بڑی مدد کی۔

مسٹر وہائٹ ہاؤس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی ایک موقع پر بلوائیوں نے گھیر لیا تھا مگر سٹی اسسٹنٹ انسپکٹر پولیس کے بروقت گولی چلانے سے وہ بال بال بچ گئے

گورہ فوج کی تعیناتی مول گنج۔ جمن گنج اور گوالٹولی میں لگائی گئی ہے مگر اب صرف مول گنج میں باقی ہے۔ اور دونوں جگہوں سے گورہ فوج ہٹالی گئی ہے۔ تقریباً ۹ سو گرفتاریاں بھی ہوئی ہیں۔ بے بنیاد اور غلط افواہوں کا بڑا زور شور تھا۔ لہذا کلکٹر صاحب نے یہ حکم دیدیا کہ جو بھی غلط افواہ اڑائے اسکو فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ اسی بنیاد پر شہر کے ایک معزز ایڈوکیٹ کو بھی گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

بہر حال کانپور کا یہ خونی منظر ۱۵ فروری کو ختم ہو گیا اور ۱۶ فروری سے شہر میں کوئی افسوسناک واقعہ نہیں ہوا اور شہر میں ہر طرح سے امن و اماں ہے۔ بعض بعض مل بھی چالو ہو گئے ہیں۔ ۹ سو کے قریب گرفتاریوں کی وجہ سے جیل میں جگہ نہ تھی اسلئے تقریباً ۴۵۰ قیدی اوناؤ لکھنؤ اور الہ آباد کے جیلوں میں بھیجے گئے ہیں۔ کرفیو آرڈر کے گرفتار شدہ لوگوں کو تین روپیہ سے لیکر دس روپیہ تک کا جرمانہ کر کے رہا کیا جا رہا ہے۔ اس بلوہ کے درمیان میں شہر کا کل کاروبار بند رہا۔ کوئی کام بھی ابھی تک حسب معمول نہیں ہو رہا ہے مگر امید کی جاتی ہے کہ ۲۰ فروری سے تمام بازار کھل جائیں گے اور تمام کاروبار شاید اپنی اصلی صورت پر آجادیں۔

مسٹر منکاکس جنکو کانپور کا کافی تجربہ ہے اور آیندہ وہی کانپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہونے والے ہیں کانپور میں اس بلوہ کے سلسلہ میں تشریف لے آئے ہیں۔

مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر مجیل سپرنٹنڈنٹ پولیس اسسٹنٹ و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر انوار الحسن کوتوال شہر ڈپٹی کلکٹر دل اور تمام پولیس کے انسپکٹران و سب انسپکٹران نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کئے۔ ہم کو افسوس ہے کہ اس موقع پر بعض ہندو معززین نے اسکی ضرورت محسوس کی کہ ہندوؤں کی حفاظت کے لئے ایک ہندو سنگ لالہ پدم پت سنگھانیہ کی رہنمائی میں قایم کیا جائے جس میں سر جوالا پرشاد سریواستوا۔ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ۔ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ۔ مسٹر بی بی سریواستوا۔ رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا لالہ رام رتن گپتا اور سر ملا۔ نندر سنگ شامل ہیں۔

راجہ صاحب کو تا بھی تشریف لائے تھے اور انھوں نے ایک بیان میں کانگرس کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ کانگرس کے بے لوث کام کرنے سے اہل شہر خوب اچھی طرح واقف ہیں، بہر حال اب بازار وغیرہ کھلوانے، محرم اور ہولی کے تہواروں کے متعلق ہندوؤں کی طرف سے ہندو سنگ ہی کلکٹر و کمشنر وغیرہ سے معاملات طے کر رہا ہے۔

اس ہندو سنگ نے کلکٹر صاحب سے یہ درخواست بھی کی تھی کہ محرم کے راستہ تبدیل کر دیئے جاویں مگر کلکٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ کسی دستور کے تبدیلی ناممکن ہے۔ البتہ امن و اماں کے ہم ذمہ دار ہیں۔ بہر حال ہندو اور مسلمان دونوں کے لیڈران کلکٹر صاحب اور کمشنر صاحب سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ مسٹر بنا لال صاحب کمشنر بھی بڑی دوڑ دھوپ کر رہے ہیں انہوں نے ہندو مسلمان کے ہمراہی میں ۱۵ و ۱۶ فروری کو تمام بازاروں کا گشت بھی لگایا اور لوگوں کی تکالیف بھی ہمدردانہ طریقہ سے معلوم کرنے کی کوشش کی اور لوگوں کو بازار کھولنے کی ترغیب دی۔

۱۵ فروری کو اس پڑھتی کی بارات جو کہ بالسمنڈی کی مسجد کے سامنے سے واپس چلی گئی تھی وہ بھی کلکٹر صاحب و پولیس کی نگرانی میں لاریوں پر چپکے ساتھ نفیری باجہ تھا نکلوادی گئی ہے۔

محرم اور ہولی کی وجہ سے لوگ خوف زدہ ہیں اور کثرت سے لوگ کانپور چھوڑ کر باہر جا رہے ہیں۔

بہر حال اب لوگوں کو اپنے اوپر بھروسہ کر کے بازاروں کو کھولنا چاہیئے۔

اس قتل و غارت کا ایک حصہ ریلیف یعنی زخمیوں کی امداد کرنا بھی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے ۱۲ فروری کی صبح ہی سے خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب رئیس و اسپیشل مجسٹریٹ اور ان کے تمام خاندان نے ارسلا اسپتال میں پہونچکر زخمیوں کی امداد بلا قید مذہب و ملت شروع کر دی مگر ۱۳ فروری سے اور لوگ بھی آئے چنانچہ ایک ریلیف کمیٹی جس میں پانچ مسلمان اور پانچ ہندو شامل ہیں بن گئی۔ جو برابر نہایت محنت اور بلا تفریق مذہب و ملت زخمیوں کی ہر طرح سے امداد کر رہی ہے۔

اس سلسلہ میں اسپتال کے انچارج ڈاکٹر گر صاحب ڈاکٹر متھرا پرشاد ورما اور اسپتال کے تمام ڈاکٹر صاحبان لکھنؤ سے آئے ہوئے ڈاکٹر چترویدی اور ڈاکٹر باجپئی صاحب اور مقامی ڈاکٹر صاحبان اسپتال کے کمپونڈر مشتاق حسین صاحب اور تمام کمپونڈر اور سسٹر وغیرہ نے نہایت محنت اور جانفشانی کے ساتھ مجروحین کی دیکھ بھال کی۔ اور اسپتال کے تمام اسٹاف کا رویہ نہایت ہمدردانہ اور قابل تعریف رہا۔

اسپتال میں مرزا کاظم علی صاحب سٹی تحصیلدار زخمیوں کی رپورٹ لکھنے کے لئے تعینات تھے آپ نے بھی نہایت محنت جانفشانی اور ہمدردانہ طریقہ سے اپنے فرائض ادا کئے، اور آپ کی خوش اخلاقی سے سب لوگ نہایت خوش اور مطمئن رہے۔

ہندوستانی برادری اور سودیشی لیگ نے بھی اہل شہر سے پر امن رہنے کی اپیل کی ہے۔ شیخ کریم بخش نے بھی بڑی جانفشانی کے ساتھ مریضوں کی دیکھ بھال کی علاوہ اس کے کانگرس مسلم لیگ کے والنیٹرز اور سینٹ جانس ایمبولنس نے بھی بڑی جانفشانی کے ساتھ مریضوں کی دیکھ بھال کی۔

کانپور کے ان حالات کو دیکھکر ہمیں صرف حیرت ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ سوچنا پڑتا ہے کہ اس فرقہ وارانہ تعصب اور جنون کا نتیجہ آخر کیا ہوگا اور اس کا اثر کتنے خطرناک حد تک پہونچے گا حقیقت یہ ہے کہ فرقہ وارانہ لیڈران نے جاہل آبادی کے جذبات کو اس حد تک ابھار دیا ہے کہ اب ان میں اچھے برے کی بھی تمیز باقی نہیں رہی ہے اور وہ ذرا ذرا سی بات پر جارحانہ اور قاتلانہ حملے شروع کر دیتے ہیں۔ کیا ہم ان لوگوں سے یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ قتل و غارت کے باعث بیواؤں اور یتیموں کی آہ و فریاد اور گریہ و زاری جو آسمان تک پہونچیگی اس سے کسی فرقہ یا طبقہ کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

ہمارے صوبہ میں فرقہ وارانہ فسادات کا ریکارڈ بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے ایک سال کے اندر صوبہ کے مختلف شہروں میں ۲ فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں جنمیں ۵۳ آدمی ہلاک اور ۶۹۰ مجروح ہوئے ہیں مگر کانپور فتنہ و فساد میں سب سے اول رہتا ہے چنانچہ محض کانپور کے اس فساد میں ۴۲ آدمی ہلاک ہوئے ہیں۔

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ صوبہ کی حکومت کو ٹھنڈے دل و سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کرنا ہے کہ آخر کیا بات ہے کہ صوبہ میں فرقہ وارانہ ریکارڈ اس تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔ ہم یو بی گورنمنٹ سے باادب عرض کرینگے کہ اسکو فرقہ وارانہ فسادات کے روک تھام کے لئے مضبوط قدم بڑھانے کی ضرورت ہے کیونکہ اب بلا اس کے کام چلتا نظر نہیں آتا ہے۔

آخر میں ہم ایک دفعہ پھر کانپور کے ہندو مسلمانوں سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے خون کی ہولی بڑی تیزی کے ساتھ کھیلی اور اس کھیل میں ۴۲ انسانوں کی جانیں بھی تلف ہوئیں کیا کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ ان ۴۲ آدمیوں میں کوئی بھی ایسا شخص تھا۔ کہ اس نے کوئی جرم یا قصور کیا تھا اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ان غریبوں کی موت کی وجہ سے ان کے اہل و عیال کے دلوں سے جو آہ نکلے گی اس کا اثر کیا ہوگا، علاوہ اس کے ہندو مسلمان جون کے تون موجود ہیں اور موجود رہیں گے۔ پھر آخر اس قتل و غارت کا کیا فائدہ ہوا؟ ہندو مسلمان دونوں کو اسی شہر میں رہنا ہے اور ایک ہی آب و ہوا میں پرورش پانا ہے۔ ایک ساتھ کاروبار کرنا ہے۔ براہ کرم ذرا اپنے گریبان میں منھ ڈالکر سوچیئے اور آیندہ سے ان شرمناک حرکتوں سے باز رہنے کا عہد کیجیئے۔

ہم کو حکام سے بھی سقدر عرض کرنا ہے کہ وہ ابھی ہفتہ عشرہ تک سختی کے ساتھ انتظامات رکھیں ایسے محلوں میں جہاں کہ ہندو مسلم محلے ملتے ہیں خاص طور پر آرمڈ پولیس تعینات رکھی جاوے اور عام طور پر بھی پولیس برابر گشت کرتی رہے بازار کھلتے ہی کرفیو آرڈر کو فوراً ختم کر دیا جائے تا کہ لوگ آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار میں لگ سکیں۔ بہر حال ہمکو اہل شہر سے اب یہی امید ہے کہ وہ اس خونی منظر کا نفع و نقصان دیکھ چکے ہیں اب وہ پر امن شہری بنکر اپنی گزشتہ حرکات کی تلافی کریں گے۔

ارسلا ہاسپٹل میں مجروحین کی امداد

جس روز بلوہ شروع ہوا اسی دن سے بیگناہ زخمیوں کے انتظام کے لئے فرقہ وارانہ انتظام شروع ہوا یعنی ہندوؤں کا انتظام ہندوؤں نے اور مسلمانوں کا انتظام مسلمانوں نے کیا۔ اس قسم کے انتظام سے نہ صرف انتظام کرنے والوں بلکہ ہسپتال کے ڈاکٹروں کو بھی سخت مصیبت کا سامنا ہوا اور انتظام ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے بہت گڑبڑی ہوئی آخر کار ۱۲ فروری سنہ ۳۹ء کو ایک کمیٹی حسب ذیل ہندو مسلمان حضرات پر مشتمل بنائی گئی۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم۔ سید احمد حسن صاحب۔ خواجہ عبد السلام ... شیخ یوسف علی وکیل۔ حکیم سید نواب علی۔ مسٹر چندر موہن شرما ایڈوکیٹ۔ پنڈت جمنا پرشاد شکلا۔ پنڈت رام کشن تواری۔ ایس بی مترا۔ اقبال کرشن کپور وکیل۔ اس کمیٹی نے یہ طے کیا کہ متحدہ طور سے مریضوں کی خدمت کی جائے۔ اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا جائے، چنانچہ یہ امر طے ہو جانے کے بعد کمیٹی نے ہسپتال کے اندر نہایت مستعدی سے بلا تفریق مذہب و ملت بیگناہ زخمی مریضوں کی خدمت شروع کر دی۔ چنانچہ کمیٹی نے دوائیاں پہننے کے کپڑے۔ چارپائیاں۔ گدے۔ کھانے پینے کا کل سامان متحدہ طور سے بلوہ کے مجروح اشخاص کو تقسیم کرنا شروع کیا۔ ہم نے ان تمام لوگوں کو جنھوں نے فرقہ وارانہ طور سے مریضوں کو چیزیں تقسیم کرنا چاہیں روک دیا کیونکہ یہ طریقہ کامیاب نہ ہو سکا ہر دو فرقہ کے والنٹیر جو کام کر رہے تھے ہم لوگوں نے ان کی بھی حتی الامکان دلجمعی کی کوشش کی۔ قومی سیوادل کانگرس مسلم لیگ کے والنٹیروں نے متحدہ طور پر ہسپتال کے اندر کام کیا سینٹ جانس ایمبولنس و سیوا سمتی کے والنٹیر نے بھی ہر قسم کی مدد کی۔ ہم ارسلا ہاسپٹل میموریل ہسپتال کے ڈاکٹروں اور اسٹاف کے بیحد ممنون ہیں کہ انہوں نے نہایت جانفشانی کے ساتھ ہر قسم کی ڈاکٹری امداد پہونچائی صاحب کلکٹر بہادر نے مرزا کاظم علی خان صاحب

سرحد کی خونی وارداتیں

نئی دہلی ۱۶ فروری۔ سرحد کی خونریزیوں کے سلسلے میں حکومت ہند نے حسب ذیل کیونک جاری کیا ہے کہ داتا خیل پوسٹ پر باغی مدح خیل وزیروں نے کہ جو اس علاقہ پر قابض ہیں متعدد حملے کئے گئے اور کئی مرتبہ بمباری کی مگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۳ فروری کی شب کو ایک توپ پھٹ گئی اور تین باغی ہلاک ہوئے۔ دوسرے دن صبح کو ٹوچی اسکاوٹوں کی ایک جماعت نے قریب جوار کے مقامات کی تلاشی لی اور توپ کے ٹوٹے ہوئے حصوں کو برآمد کیا یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں فرسٹ اور سکنڈ انڈین انفنٹری بریگیڈوں پر دو مسلح باغی جماعتوں نے کئی حملے کئے ٹیلیفون کے تاروں کو کاٹنے اور سڑکوں پر بم رکھنے کے واقعات بھی رونما ہوئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۴ فروری کو میرالی اور بجلیشا کی کے مابین ٹھیکہ داروں کی لاریوں کو باغیوں نے روک لیا اور وہ ۶ اشخاص کو اٹھالے گئے وزیرستان کے اکثر حصوں میں برف باری بھی ہوئی ہے۔

حکومت برہما مستعفی ہوگئی!

رنگون ۱۶ فروری۔ حسب ذیل کیونک شایع کیا گیا ہے کہ آج وزیراعظم نے اپنی کابینہ کا استعفا گورنر کے حوالے کردیا مگر گورنر نے کچھ دنوں کے واسطے اسکی منظوری کو ملتوی کردیا ہے۔ چنانچہ وزرا اس پر تیار ہوگئے ہیں کہ جب تک ان کا استعفا منظور نہ کیا جائے گا۔ اسوقت تک وہ کام کریں گے۔ چونکہ ڈاکٹر بی اے۔ ما وزیر حکومت برہما کے سپرد کوئی خدمت نہ تھی اس لئے وہ کابینہ سے ہٹ گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گورنر دوسری کابینہ کی ترتیب کے کام کو فوراً شروع کردیں گے۔ عام طور پر اسکی توقع نہیں کہ نئی وزارت کی ترتیب اور وزراء کے ناموں کے اعلان میں کسی تاخیر سے کام نہیں لیا جائے گا۔

وزیراعظم بہار کی سفارش

پٹنہ ۱۶ فروری۔ آنریبل مسٹر سری کرشنا سنہا وزیراعظم بہار نے وزیر ہند کو ایک برقیہ روانہ کیا ہے جسمیں انہوں نے مسلمانوں کی اس پریشانی اور بے چینی کا اظہار کیا ہے جو کہ قضیہ فلسطین کی وجہ سے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس برقیہ میں انہوں نے اعراب فلسطین کے مطالبات کو بھی تسلیم کرنے کی ملک معظم کی گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں مسلمانان بہار کے ایک وفد نے وزیراعظم بہار سے ملاقات کرکے ان سے اپیل کی تھی کہ وہ حکومت برطانیہ پر زور ڈالیں کہ وہ (حکومت برطانیہ) عربوں کے مطالبات کو تسلیم کرلے اس کے جواب میں وزیراعظم نے ارکان وفد کو یہ یقین دلایا تھا کہ وہ اس طرف توجہ کریں گے چنانچہ اپنے اسی وعدہ کی بنا پر انہوں نے یہ برقیہ روانہ کیا ہے۔

یمن میں اٹلی کی ریشہ دوانیاں

لندن کی اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسلسل اطلاعات موصول ہورہی ہیں کہ حکومت مسلسل اطلاعات کے خلاف مناسب کارروائی پر عمل کرنا شروع کردیا ہے۔

ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ اٹلی نے یمن کے بہت بڑے علاقہ پر بھی قبضہ کرلیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ اطالوی فوج یمن بھیجی جارہی ہے۔ سامان جنگ اور اسلحہ بھی روانہ کئے جاچکے ہیں۔ جن کی یمن پر حملہ کرنے کے لئے ضرورت ہے۔ ایک اطلاع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حال ہی میں ایک اطالوی آبدوز جزیرہ جبیل پہنچا ہے جسمیں اطالوی افسر جزیرہ کا سروے تیار کریں گے مسولینی کا ارادہ ہے کہ جب وہ بحیرہ احمر کو عبور کرکے حملہ آور ہوگا۔ تو وہ اس جزیرے کو اپنے فوجی مقاصد کے لئے استعمال کرے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی زبردست خواہش ہے کہ یمن کے بحیرہ احمر کے مشرقی ساحل پر چار سو میل قبضہ کرے۔ تاکہ اس ذریعہ سے اٹلی کو بحیرہ احمر کے مغربی ساحل پر کے قلعوں کو زیادہ مستحکم کرنے کا موقع مل جائے کیونکہ اس قسم کی ناکہ بندی کرلینے کے بعد نہر سویز کی اہمیت بالکل کم ہوجائے گی۔ اس صورت میں برطانیہ کو تو اٹلی کے ساتھ دب کر معاہدہ کرنا پڑے گا یا تو پھر اسکو اپنے جہازوں کے لئے افریقہ کے مغربی ساحلوں سے ہوتے ہوئے جانے والا پرانا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔

سرآغاخاں اور گاندھی کے درمیان سمجھوتہ کی گفتگو

کلکتہ ۱۳ فروری۔ "امرت بازار پتریکا" کے نامہ نگار مقیم بمبئی کو معلوم ہوا ہے کہ گاندھی جی اور سرآغاخاں کے درمیان ہندو مسلم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو بات چیت شروع ہوئی تھی۔ اس نے کافی ترقی کرلی ہے اور سرآغاخاں نے سمجھوتہ کی شرطوں کا مسودہ جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے اسکو منظور کرلیا ہے۔ چند سرکردہ مسلم لیڈروں کے پاس بھیجا ہے۔ اور ان کی رائے طلب کی ہے۔

نامہ نگار کا بیان ہے کہ مسودہ کی خاص دفعات یہ ہیں میونسپل اور سرکاری ملازمتوں میں نمائندگی آبادی کی بنا پر ہونا چاہئیے۔ اور اس تناسب سے اس کو برقرار رکھنا چاہئیے۔ ہندوستان کی مشترکہ زبان "ہندوستانی" ہونا چاہئیے اور اس کے لئے اگرامر اور ڈکشنری تیار کرنا چاہئیے۔ گرامر اور ڈکشنری تیار کرنے میں مسلم زبان والوں کی اتنی ہی آواز ہونا چاہئیے۔ جتنی کہ غیر مسلم زبان والوں کو حاصل ہو۔ مسودہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ شمالی مغربی سرحد کے آزاد قبائل کی وہی حیثیت ہونا چاہئیے جو نیپال کی ہے اور ان کے ساتھ معاملہ کرنے کی ذمہ داری صوبہ سرحد کی حکومت پر ہوگی۔

فلسطین کانفرنس میں یہودی مطالبات

لندن ۹ فروری۔ فلسطین کانفرنس کا پہلا اجلاس کل شب کو ۹ بجے سینٹ جیمز پیلس (محل) میں شروع ہوا جس میں برطانوی اور یہودی نمائندے شریک تھے۔ یہودی نمائندے ڈاکٹر وزمین کی رہنمائی میں موٹر ٹیکسیوں میں بیٹھ کر وہاں پہونچے۔ گذشتہ شب کے اجلاس میں ڈاکٹر وزمین نے اپنا بیان پیش کرتے ہوئے برطانیہ کے سامنے یہودیوں کا مقدمہ پیش کیا جس پر بعد میں بحث ہوئی۔

کہا جاتا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں شاہی کمیشن کے سامنے جو بیان پیش کیا گیا تھا۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر وزمین نے اس کے مطابق ہی بیان پیش کیا۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے وزیر مستعمرات مسٹر ملکم میکڈانلڈ وزیر خارجیہ لارڈ ہیلی فیکس (یہودی) اور نائب وزیر خارجیہ مسٹر بٹلر موجود تھے۔ ڈاکٹر وزمین کی تقریر دو گھنٹہ تک رہی۔

آج شام ۵ بجے سینٹ جیمس پیلس میں عرب نمایندوں کو دعوت دی گئی ہے جمعہ کی صبح ½ ۱۰ بجے برطانوی نمائندے دوبارہ برطانوی نمائندوں سے ملکر جو ڈاکٹر وزمین کے بیان پر جوابی تقریر کرکے بحث کی ابتدا کرچکے ہوں گے۔

آزادی عرب کا مطالبہ

لندن ۱۰ فروری۔ فلسطین کے عرب نمائندوں اور برطانی ہندوں میں کی آج شام ½ ۷ بجے کانفرنس شروع ہوئی۔ نشاشیبی پارٹی کے نمائندے کانفرنس میں شریک نہ ہوسکے۔

عربوں کی جانب سے مسٹر جمال حسین نے ایک بیان دیا۔ جس کے ذریعہ عربوں کا معاملہ پیش کیا گیا۔

یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ یہودیوں کے نمائندے ڈاکٹر وزمین کا یہ بیان جیاد شنبہ کو اور جمال حسین کا بیان آج شایع کردیا جائے گا آج یہودی نمایندوں اور برطانی نمایندوں کی کانفرنس ہوئی۔ یہودیوں نے جو معاملہ پیش کیا۔ مسٹر میکڈانلڈ نے اس کا جواب دیا۔ عربوں کے مطالبات کے بارے میں ایک بیان شایع کیا گیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ہمارا مطالبہ ایک قدرتی حق پر مبنی ہے کہ اپنے ملک پر ہر قوم کا غیر متنازعہ قبضہ رہنا چاہئیے نیز ہماری یہ قدرتی خواہش ہے کہ ہمارا قومی وجود محفوظ رہے۔

عرب مکمل آزادی چاہتے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن قرار دینے کی کوشش ترک کردی جائے۔

حکومت اور لیگ کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا

ناگپور ۱۱ فروری۔ ودیا مندر اسکیم کے متعلق وزیراعظم اور نواب لیاقت علی خاں سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کے مابین تمام متنازعہ امور پر سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ودیا مندر اسکیم کے متعلق مسلم لیگ نے کانفرنس کے نتیجہ کا انتظار کئے بغیر ستیہ آگرہ شروع کردیا تھا۔ وزیراعظم نے اس اسکیم کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس سلسلہ میں ایک پرائیوٹ رجسٹرڈ کمپنی بنائی گئی ہے جس کا نام ہے "مدھیہ پرانت برار ودیا مندر سمتی ناگپور" ہر طبقہ کے لوگ اس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے صرف یہ کیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے اس سوسائٹی کی مالی امداد کی جائے۔ اگر مسلمان چاہیں تو وہ بھی اس قسم کی ایک جماعت بنا سکتے ہیں۔

نحاس پاشا کو دعوت نامہ

کلکتہ ۷ فروری۔ صدر کانگریس مسٹر سبھاش چندر بوس نے کانگریس کی جانب سے باضابطہ طور پر نحاس پاشا لیڈر وفدی پارٹی مصر کو تری پورہ کے اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے دعوت نامہ ارسال کیا ہے۔ اس دعوت نامہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

میں انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ آپ کو اور آپ کے رفقا کو انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس تری پورہ شرکت کی دعوت دیتا ہوں جو ۱۰ مارچ اور اس کے بعد کے دنوں میں منعقد ہوگا۔

آپ چونکہ مصری باشندوں کے لیڈر ہیں اس اجلاس میں آپ کی شرکت مصریوں اور ہندیوں کے مابین رشتہ اتحاد واخوت اور ہمدردی قایم واستوار کرنے میں بڑی مدد ہوگی اور معاون ثابت ہوگی۔ نیز آپ کی شرکت سے ہمارے ہموطنوں کے دلوں میں جوش عزم کی ایک لہر پیدا ہوجائے گی۔ اور وہ از سر نو بر عزم و حوصلہ بن جائیں گے۔

ہندوستان آپ کا دلی خیر مقدم اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ استقبال کرنے کے لئے آمادہ دیتا ہے۔

بریلی میں ہز اکسلینسی وائسرائے کی تقریر

ہز اکسلینسی وائسرائے نے ۷ فروری ۳۹ء کو بریلی میں نمبر ۱۲ فرنٹیر فورس رجمنٹ کی دوسری بٹالین کو کلر پیش کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے بٹالین کی تاریخ دھراتے ہوئے شمالی لینڈ اور قندھار نیز جنگ عظیم کے زمانے میں میسوپوٹامیہ میں بٹالین کے کارناموں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا۔

درحقیقت اس بٹالین کا تعلق ہندوستان اور سب سے زیادہ ہندوستان کی شمالی مغربی سرحد سے ہے۔ اس علاقہ کے تحفظ اور امن و اماں کے لئے بٹالین نے جو قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ وہ قابل تحسین ہیں سال گذشتہ اپریل میں مجھے سرحد جانے کا اتفاق ہوا اور اس وقت بار بار مجھ کو اس امر کا احساس ہوا کہ ہندوستان ان لوگوں کا کس قدر رہین منت ہے جنہوں نے سالہا سال تک سرحدی پرزہ کو ملک کی حفاظت کی ہے پچھلے چند سالوں میں جنگ عظیم کے زمانے میں نیز اس کے بعد سرحد کے بعض موکوں میں شریک ہوکر انہوں نے اپنی شہرت کا اضافہ کیا ہے۔ مگر سرحد کی فوجوں کے لئے خاص طرۂ امتیاز وہ طولانی اور وفادارانہ خدمات ہیں جو زمانۂ امن مگر پرخطر اور مشکل حالات میں انجام دی جائیں۔ چنانچہ اس لحاظ سے بھی اس بٹالین کے کارنامے میدان جنگ کے کارناموں کے بالمقابل یاد رکھنے کے لایق ہیں۔ آپ . . رحد واپس جائینگے۔ میں آپ کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوئے یقین رکھتا ہوں کہ آپ اپنی بٹالین کی خدمات کی قابل تعریف روایات نہ صرف برقرار رکھینگے بلکہ انمیں اضافہ کرینگے۔

حیدرآباد ستیہ گرہ اور مہاتما جی

بمبئی ۱۰ فروری۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں حیدرآباد کے عنوان سے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ جس میں آپ نے حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس کو یہ مشورہ دیا ہے کہ جب تک دو دیگر جماعتیں مختلف مقصد کے لئے ستیہ آگرہ کررہی ہیں اس وقت تک اسے اپنا ستیہ گرہ کا التوا جاری رکھنا چاہئیے۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کی تحریک بالکل دھارمک ہے کیونکہ آریہ سماج نے اسے اپنے دھارمک دوکاروں کے لئے چلایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہندو مہاسبھا بھی اس آندولن کی امداد کررہی ہے اس لئے اس تحریک میں فرقہ وارانہ رنگ نظر آنے لگا ہے۔ اگر حیدرآباد اسٹیٹ کانگریس نے سول نافرمانی دوبارہ جاری کی تو اس کے لئے اپنا قومی کیرکٹر قایم رکھنا بہت مشکل ہوگا

سبھاش بابو کے خلاف استغاثہ

کلکتہ ۱۳ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ سورگیہ وٹھل بھائی پٹیل کے وصیت نامہ پر دستخط کرنے والوں نے سبھاش چندر بوس صدر کانگریس کے خلاف بمبئی ہائیکورٹ میں جو استغاثہ دائر کیا ہے انہیں سبھاش بابو کی جانب سے پیروی کرنے کے لئے پٹنہ کے بیرسٹر مسٹر پی۔ آر داس کی خدمات حاصل کرلی۔

ریاست لمبڈی کیخلاف الزامات

بمبئی ۱۵ فروری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل نے ایک اعلان شایع کیا ہے جسمیں آپ نے اخبار ٹائمز آف انڈیا کے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لگائے گئے الزامات کی تردید کی ہے۔ اخبار مذا نے یہ آرٹیکل ریاست لمبڈی کے متعلق تحریر کیا تھا۔ سردار پٹیل نے لکھا ہے کہ میں نے ریاست لمبڈی کے متعلق جو لکھا ہے وہ واقعات پر مبنی ہے۔

جنگ کا زبردست خطرہ

واشنگٹن ۱۷ فروری۔ مسٹر ہگ ولسن جرمن سفیر مقیم برلن نے سینٹ کی فوجی کمیٹی کے روبرو یورپ کی صورت حالات کے متعلق بحث کی۔ یہ بحث بند کمرہ میں کی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرکاری سٹینوگرافر بھی بحث کے وقت کمرہ میں نہیں رکھا گیا۔ تمام ممبروں سے حلف لیا گیا کہ وہ کوئی راز فاش نہ کریں گے۔ اور تمام کارروائی صیغہ راز میں رکھی جائے گی۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ولسن نے بہت سے اہم سوالوں کا اس بنا پر جواب دینے سے انکار کردیا کہ بین الاقوامی صورت حالات قدرے زیادہ نازک ہے۔

بقیہ صفحہ (۲)

بھی بہت ممنون ہیں۔ جنہوں نے ہم کو ڈاکٹری مدد پہونچائی۔ آخر میں ہم حسب ذیل حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے مجروحین کے لئے دوائیاں کپڑہ اور کھانے پینے کا سامان فراہم کیا۔

مسرسن بی بی سرواستوا۔ آر۔ بی باجپئی۔ دیوکنندن۔ رگھبر دیال بھٹ۔ درگا پرشاد بھنی دھر لیسرا۔ موتی لال جی۔ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم کاشی ناتھ۔ سرجو پرشاد۔ بنا لال صراف۔ رام گوپال گپت۔ رودر پرشاد باجپئی۔ ماسٹر محمد حفیظ۔ رام سروپ۔ مولوی غلام محی الدین۔ گردھاری لال جی۔ حاجی عبداللہ اینڈ سنس۔ محمد امین برادرس۔ بہاری لال رام چرن۔ برجکشور مول نرائن۔ لاڈلی پرشاد کستوری لال۔ بھٹاکر دانس بدھولال مہروترا۔ اور دیگر حضرات۔

جنگ کی پیشین گوئی

جودھپور۔ مشہور برطانی مصنف مسٹر ایچ جی ویلس آجکل ہندوستان کا دورہ کررہے ہیں۔ انہوں نے پیشین گوئی کی ہے کہ سنہ ۱۹۴۰ء سے پہلے ہی عالمگیر جنگ شروع ہوجائیگی۔

خان عبدالغفار خاں اور گورنر سرحد کے درمیان ملاقات

پشاور ۱۵ فروری۔ آج سہ پہر کو گورنمنٹ ہاؤس میں سرجارج کننگھم گورنر صوبہ سرحد اور خان عبدالغفار خاں کے درمیان پہلی دفعہ ملاقات ہوئی۔

ملاقات سے واپسی پر خان عبدالغفار خاں نے نمایندہ یونائیٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ ملاقات میں خدائی خدمتگاروں تحریک۔ جرموں میں اضافہ اور بدنظمی۔ اور قبائلی مسئلہ پر پشتو زبان میں بے تکلفی کے ساتھ تبادلۂ خیال ہوا۔

سرکاری لوگوں کے رویہ اور وزارت کی جانب سے خود ہز اکسلینسی گورنر کے طرز عمل کے متعلق بھی بات چیت ہوئی۔ یہ ملاقات پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد خان عبدالغفار خاں نے مولانا ابوالکلام آزاد سے ملاقات کی۔

ہندوستانی زبان؟

لکھنؤ ۱۲ فروری۔ "ہندوستانی" جو ہندوستان کے لئے آج بہت اہمیت رکھنے والی چیز ہے لیکن یہ مسئلہ ابھی حل طلب ہے کہ یہ کیا چیز ہے آیا یہ مروجہ زبان ہے یا کوئی ایسی زبان ہے جس کے رائج ہونے کی خواہش ہے یا کوئی طریقہ عمل ہے یا یہ کوئی چیلنج ہے یا یہ ہندی اور اردو کے درمیان باہمی سمجھوتہ ہے۔ بہرحال اس موضوع پر ہندوستان کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے ایک مسلسل ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵ فروری کو سات بجکر ۵۰ منٹ پر براڈکاسٹ کی جائیگی مقررین ہیں ڈاکٹر تاراچند ڈاکٹر عبدالحق۔ بابو راجندر پرشاد۔ ڈاکٹر سید ذاکر حسین۔ آچاریہ نریندر دیو اور

بقیہ صفحہ اوّل

جو ان کو ان کے ملک کے ایک بہت زیادہ اہم حصہ سے بے دخل کر دینا چاہتا ہے۔ عربوں کو جس وقت اعلان بالفور کا علم ہوا انھوں نے اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ نیز انہوں نے انتداب کی پہلے ہی دن سے مخالفت کی اور اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جب مختلف ممالک کے یہودیوں کے سیلاب نے فلسطین کو رخ کیا تو اس وقت انھیں اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ چنانچہ اسی بنا پر فلسطین میں سنہ ۱۹۲۰ء، سنہ ۱۹۲۱ء اور سنہ ۱۹۲۹ء میں زبردست بغاوتیں رونما ہوئیں اور سنہ ۱۹۳۶ء میں تو اس زور شور کے ساتھ بغاوت کی آگ روشن ہوئی کہ اب تک اس کے شعلے فرو نہیں ہوئے ہیں۔ فلسطین کے عرب جن کے پس پشت تمام ممالک کے عربوں بلکہ تمام دنیائے اسلام کی طاقت ہے۔ فلسطین میں اپنا حق منوانا چاہتے ہیں اور ان کو کسی حال میں غیروں کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہیے۔ اگر ان کے حقوق تسلیم نہ کئے گئے۔ اور ان کو یہ یقین نہ دلایا گیا کہ ان کا ملک کسی حال میں یہودیوں کو نہیں دیا جا سکتا جو ایک اجنبی اور سرگرداں قوم ہے اور جو اپنے اخلاق و عادات اور اپنے اغراض و مقاصد کے اعتبار سے عربوں سے قطعی تباین رکھتی ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ فلسطین میں کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا بنا بریں میں عدل و انصاف اور کمزور قوموں کی حمایت کے نام پر جن کے لئے امریکی قوم خاص شہرت رکھتی ہے۔ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ عرب فلسطین کے قضیہ پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور ان پر جو زیادتیاں ہو رہی ہیں ان کے ازالہ کے لئے ان کی مدد کریں۔ یہ انصاف کے قطعاً خلاف بات ہے کہ یہودیوں کو تمام ممالک سے نکال دیا جائے اور بے بس اور کمزور فلسطین ان کا تمام بار اپنے اوپر لے لے۔ امریکی قوم کے شریفانہ خصائل کے پیش نظر میں توقع کرتا ہوں کہ وہ حق کی اتباع کریگی اور عدل و انصاف کی حمایت کے لئے اٹھ کھڑی ہوگی۔

بنگال کونسل میں تحریک التواء

کلکتہ ۱۶ فروری۔ بنگال اسمبلی (ایوان زیریں) میں سنہ ۳۹ء کا بجٹ پیش کرنے کے بعد وزیر مالیات نے اس بجٹ کو آج بنگال کونسل (ایوان بالا) کے سامنے بھی پیش کر دیا۔ اس کے بعد ایک کانگریسی ممبر نے تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا کیونکہ اس کے ماتحت حکومت کے اس سخت اقدام پر جو کہ اس نے نہر کے محاصل وصول کرنے کا سلسلہ میں بردوان ص

کاروائی جلسہ انتخاب متولیان وقف حاجی علی بخش صاحب مرحوم

آج بتاریخ ۲۵ جنوری سنہ ۳۹ء بوقت ۴ بجے شام بمقام قلی بازار ایک جلسہ بصدارت چودھری امجد حسین صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت فرمائی۔

(۱) شیخ حسین بخش صاحب ولد چودھری محبت (۲) بابو صاحب نواسہ حاجی نگنوں صاحب مرحوم (۳) چودھری نبی بخش صاحب بوچڑ خانہ کلاں (۴) کریم بخش صاحب (۵) چودھری قادر بخش بوچڑ خانہ کلاں (۶) شیخ رسول بخش ڈپٹی کا پڑاؤ (۷) شیخ سالار بخش نائب دیل پورہ (۸) حاجی رمضان خاں متولی (۹) حاجی نبی بخش متولی شیخ جا خلیفہ قلی بازار (۱۰) منشی نور محمد صاحب قلی بازار (۱۱) خواجہ عبدالسلام

رزولیوشن اوّل

بالاتفاق طے ہوا کہ آج کے جلسہ کی صدارت چودھری امجد حسین صاحب فرمادیں

رزولیوشن دوم

جناب صدر جلسہ نے وقف نامہ حاجی علی بخش صاحب مرحوم پڑھ کر حاضرین جلسہ کو سنایا اور خاص طور سے شرائط انتخاب متولی کی طرف توجہ دلائی اس سے یہ معلوم ہوا منجملہ متولیان کے جن کو واقف مرحوم نے وقف نامہ میں متولی نامزد کیا تھا ان میں سے تین اصحاب کا انتقال ہو چکا ہے۔ حال میں میاں پیر بخش صاحب جو منجانب واقف کے سربراہ کار تھے وہ بھی رحلت کر گئے۔ اور اب صرف حاجی رمضان اور حاجی نبی بخش صاحبان متولی نامزد کردہ واقف مرحوم بقید حیات موجود ہیں اور حسب شرط نمبر ۳ وقف نامہ کے انتخاب متولی کے لئے شرط یہ ہے کہ بحالت برخاستگی و استعفا و فوت ہو جانے کسی متولی کے باقی ماندہ متولی کو انتخاب تولیت کا ہے چنانچہ حاجی رمضانی و حاجی نبی بخش صاحبان نے بجائے تین متولیان فوت شدہ کے حسب ذیل تین اصحاب کو تولیت کے لئے نامزد کیا ہے۔

۱. شیخ حسین بخش ولد چودھری محبت سابق متولی مرحوم (۲) شیخ فقیر بخش ولد رحیم بخش مرحوم نواسہ حقیقی واقف مرحوم (۳) منشی نور محمد ولد مدار بخش صاحب ساکن قلی بازار ہر سہ اصحاب نے تولیت قبول فرمائی۔

رزولیوشن نمبر ۳۔ پانچوں متولی صاحبان نے بمشورہ شرکاء جلسہ بالاتفاق رائے طے کیا کہ بابو فقیر بخش جو واقف مرحوم کے حقیقی نواسہ اور

مرد صالح اور دیانت دار ہیں وہ سربراہ کار مقرر کئے جائیں اور یہ بھی تجویز ہوا کہ بابو فقیر بخش صاحب جائداد موقوفہ کو اپنے قبضہ متولیانہ میں لے کر پیر بخش مرحوم کے ورثاء سے کاغذات اور حسابات وقف حاصل کریں اور جو کچھ تحویل وقف کی ان لوگوں کے قبضہ میں ہے اس کو وصول کر کے بمشورہ متولیان کے امپیریل بنک میں جمع کر دیں اور نیز جو آمدنی ماہوار ہوتی رہے وہ بھی امپیریل بنک میں جمع کی جایا کرے اور اخراجات بنک سے نکال کر کئے جائیں اور حساب کتاب باقاعدہ رکھا جاوے اور یہ بھی تجویز ہوا کہ آپ درخواست میونسپل بورڈ میں داخل خارج کی فوراً پیش کریں اور یہ بھی تجویز ہوا کہ آج کے جلسہ کی کاروائی کی اطلاع عدالت ڈسٹرکٹ جج بہادر میں فوراً بغرض اطلاع داندراج نام متولیان جدید و اخراج نام پیر بخش متولی سابق پیش کر دیں۔ آج کے جلسہ کی کاروائی کی رپورٹ لوکل اخبارات میں بغرض اشاعت بھیجی جائے۔

امجد حسین بقلم خود

پبلک سرونٹ ویکلی امروہہ

پبلک سرونٹ سیلف سپورٹ سوسائٹی کی سرپرستی میں "پبلک سرونٹ" ایک ویکلی اخبار جاری کیا جا رہا ہے جو تمام گورنمنٹ ملازمان اور بالخصوص ماتحت ملازمان سرکار کے حقوق کا محافظ ان کی آزادی کا ضامن پبلک مطالبات کا ترجمان اور ملک کے ہر کار طبقہ کا معاون ہونے کے ساتھ ساتھ معیاری علم و ادب و معتدل سیاسیات کا علمبردار ہوگا۔ پبلک سرونٹ سیلف سپورٹ سوسائٹی بہت جلد رجسٹرڈ لمیٹڈ ہو جائے گی۔ ضروری کارروائی عمل میں آ چکی ہے۔ پبلک کو علی العموم اور ملازمان سرکار کو علی الخصوص اپنی جائز اور ضروری مشکلات سے ادارہ کو مطلع کر کے "پبلک سرونٹ" کا شاندار خیر مقدم کرنا چاہیئے۔

حکومت برما پر عدم اعتماد

رنگون ۱۵ فروری۔ آج برما کے سینیٹ یعنی اپر ہاؤس (ایوان بالا) نے حکومت برما کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ پاس کر دیا۔ یہ اپنی قسم کا پہلا موقعہ تھا۔ یوروپین پارٹی غیر جانبدار رہی۔ کل اسمبلی میں بھی عدم اعتماد کی تحریک حکومت کے خلاف پیش کی جائے گی۔ کل سکریٹریٹ کے قریب دس آدمیوں سے زیادہ کے جمع ہونے کی قانوناً ممانعت کر دی گئی ہے

مولانا آزاد کا انتباہ

پشاور ۱۵ فروری۔ آج شام کو ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا جس میں تقریر کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ کانگریس ان حالات کو نظر انداز کرنے پر اب بالکل تیار نہیں جو کہ صوبہ سرحد میں رونما ہو رہے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ سرحد کے دیگر اہم مسائل بھی کانگریس کے سامنے زیر غور ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگرچہ بارش ہو رہی تھی مگر اس کے باوجود سامعین ابوالکلام آزاد کی تقریر

حکومت نظام کا اعلان

دہلی ۱۵ فروری۔ آنریبل سر اکبر حیدری وزیر اعظم ریاست حیدرآباد نے ایم ایس انے کو ان کی چٹھی کے جواب میں جو انہوں نے ۲۲ جنوری کو بھیجی تھی اور جس کے ساتھ ہی انھوں نے اکھل بھارتیہ آریہ کانگریس شولاپور کے رزولیوشنوں کی نقل بھی بھیجی تھی مندرجہ ذیل خط لکھا ہے۔

جناب عالی!

آپ کی چٹھی مورخہ ۲۲ جنوری سنہ ۳۹ء کے جواب میں جس میں آپ نے چند رزولیوشن کی نقول بھی بھیجی ہیں میں حسب ذیل عرض کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہر ایک رزولیوشن کی تفصیلات میں پڑنا نہیں چاہتا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان میں سے زیادہ تر ایسے ہی ہیں جو وقتاً فوقتاً پیش کئے جاتے رہے ہیں اور ریاست کے وائٹ پیپر میں ان کا تفصیلوار جواب دیا جا چکا ہے اور اس کی ایک نقل آپ کے شولاپور روانہ ہونے سے قبل آپ کو بھیجی جا چکی ہے۔ اس وقت آپ نے ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات کو تحریر کیا تھا کہ آپ کی تقریر پریس میں چھپنے کے لئے بھیجی جا چکی ہے۔ ورنہ آپ اس کے چند پہلوؤں میں تبدیلی کر دیتے۔ ساتھ ہی آپ نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ آپ نے جو نتیجہ اخذ کئے ہیں ان پر کوئی اثر نہیں۔ اس کے باوجود مجھے بھروسہ ہے کہ اگر آپ وائٹ پیپر کا مطالعہ سنجیدگی کے ساتھ کریں گے تو آپ کے اندیشہ دور ہو جائیں گے۔ وائٹ پیپر میں جوابات دیئے گئے ہیں۔ وہ پورے طور پر غور و خوض کرنے کے بعد تیار کئے گئے ہیں۔ اور مجھے افسوس ہے کہ ان کی شرائط سے آگے بڑھانا ممکن نہیں ہے۔ عموماً آریہ سماجی ان قوانین اور قواعد و ضوابط سے مستثنےٰ ہونا چاہتے ہیں جن کا اطلاق تمام ملکیت پر بلا لحاظ مذہب ہوتا ہے اور یہ امر وائٹ پیپر میں قطعی واضح کیا جا چکا ہے کہ ایسے قوانین کا اطلاق عام ہوتا ہے اور کسی فرقہ یا طبقہ یا جماعت کو اس سے مستثنےٰ رکھنا بیجا امتیاز کے مترادف ہوگا اور دوسرے فرقوں کے لوگ بھی اس کا مطالبہ کرینگے۔ اور اس سے فرقہ وارانہ تنازعات ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی اسکو پسند نہیں کریں گے۔ آپ نے اپنے خطبہ صدارت میں جو ارشادات فرمائے ہیں ان پر میں نے غور کیا ہے جناب آپ نے مذہبی غیر جانبداری اور مذہبی رواداری کی روایات کے لئے آصف جاہی خاندان کو ممتاز درجہ دیا ہے وہاں ابھی تک کسی بات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان روایات کی کسی موقعہ پر بھی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ آئندہ آئینی اصلاحات کے متعلق جو اعلان شایع کیا جائے گا وہ محض آئینی اصلاحات تک محدود نہیں ہوگا بلکہ اسمیں تمام فرقوں کی مذہبی اور معاشرتی شکایات معلوم کرنے کے لئے بھی ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان اور حکومت کے روبرو ان شکایات کے دور کرنے کی تجاویز پیش کرنے کا موقعہ دیا جائے گا اس کمیٹی میں غیر سرکاری اصحاب اور سرکاری افسران شامل ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ یہ طریقہ عوام کی جائز ضروریات کو پورا کرنے میں بڑی حد تک معاون و مددگار ثابت ہوگا۔ میں نے اس حقیقت کو بھی نوٹ کیا ہے کہ ان رزولیوشنوں میں سے ایک رزولیوشن پنڈت شیام لال کی موت کے متعلق ہے۔ حالانکہ ان کی موت کے متعلق جملہ واقعات حکومت نے عوام کے روبرو پیش کر دیئے ہیں۔

میں یہ بھی واضح کرنا پسند کرونگا کہ آپ کے اس وعدہ کے باوجود کہ آریہ سماجیوں کا مقصد نہ سیاسی ہے اور نہ فرقہ وارانہ سماج کی طرف سے ایسا لٹریچر شایع کیا جا رہا ہے جس سے دونوں فرقوں کے درمیان منافرت پھیلنے کا اندیشہ ہے جیسا کہ پیپر کی چند مثالوں سے ظاہر ہوگا۔

آریہ سماجیوں نے اپنی انتہا پسندی کی جدوجہد میں اعلیحضرت نظام اور انکی حکومت سے وفاداری کے

بحکم اجلاس جناب بابو سری ناتھ سہائے صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر اکبرپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۱۱۲

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور

چونکہ بمقدمہ نالش بابو لکشمی نرائن ساکن موضع میرکہ پور نمبردار موضع شاہجہانپور ننایان پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔

بنام تم اودت نرائن ولد رگھو نندن قوم برہمن تواری ساکن شاہجہانپور ننایان پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۷۵	۰	۰
خرچہ نالش	۱۱	۷	۹
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۳	۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۱۲	۶
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۹	۳
گزٹ	۳	۲	۰
میزان	۹۴	۱	۶

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم اودت نرائن ولد رگھو نندن قوم برہمن تواری ساکن شاہجہانپور ننایان پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں کئے جاؤ

تاریخ پیشی ۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
اکبرپور بساجہانپور ننایان	۱۴۰۸	[illegible]
	۱۴۳۶	[illegible]
	۱۴۵۵	[illegible]
	۱۴۵۶/۱	[illegible]
	۱۴۵۶/۲	[illegible]
	۱۴۵۹	[illegible]
	۱۴۶۲	[illegible]
	۷	[illegible]

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی ...
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۵ فروری سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۸

ادبیات

کیا فرق مسجد اور مندر میں

(از جناب محمد اسمٰعیل صاحب فہمی اسلام پور ملسرائے)

رہا باقی نہ شاید ذوقِ سجدہ اب ترے سر میں
اُرے نادان! کیسا فرق مسجد اور مندر میں

خدا نا خواستہ گر ٹیس اُٹھی قلب مضطر میں
نیا محشر بپا ہو جائیگا اک اور محشر میں

شگفتِ گل نہیں وجہ نشاطِ دل یہ حالت ہے
گلستاں میں بہار آئی خزاں آئی مرے گھر میں

نمودِ حشر کا ہوتا ہے دھوکا ہر کرشمے پر
قیامت سی قیامت ہے نگاہِ فتنہ پرور میں

یقیں کیسے ہو جب یہ حدِ ممکن تک نہیں ممکن
سُنا تو ہے کہ تم بے پردہ آجاؤ گے محشر میں

تپش سے انکی شرمندہ ہیں شعلے بھی جہنم کے
یہ کیسی بجلیاں بھر دی ہیں یارب قلب مضطر میں

بہت مدت سے دامن کش ہی ذوقِ دشت پیمائی
مگر کیا کیجئے اُلفت کا سودا ہی نہیں سر میں

یہ ایک تصویر ہے اور وہ تصوّر کا ہیولےٰ ہے
بس اتنا فرق ہے بتخانے اور کعبے کے پتھر میں

دلِ فہمی اُسے ابتک نہ بھولا ہے نہ بھولے گا
بَلا کی لذتیں تھیں اک تمھارے نوکِ نشتر میں

کیوں ہو

(از جناب سیفی اکبر آبادی وکیل دہولپور اسٹیٹ)

بیانِ آرزو تسکینِ درد مدعا کیوں ہو
فشارِ ضربِ ایک ناسورِ من کی دوا کیوں ہو

جو ہونا تھا تو یوں بھی انقلابِ دہر ہونا تھا
کسی دن وہ بھی مجھ سے پوچھ لیتے تم خفا کیوں ہو

حیاتِ عاشقی لذتِ کشِ آزار ہوتی ہے
تو ممنونِ اجابت پھر ہماری ہی دعا کیوں ہو

خدا کا نام لیکر ہم نے جب طوفاں میں ڈالی ہے
ہماری کشتیٔ اُمید میں پھر ناخدا کیوں ہو

محبت غیر فانی ہی سہی لیکن زمانہ میں
ہماری داستاں کیوں ہو ہمارا تذکرہ کیوں ہو

کوئی شے اُن کے شانے میں اُلجھ کر آ گئی ہوگی
یہ سچ بھی ہو تو وہ میرا دلِ غم آشنا کیوں ہو

اگر لذت کشِ ضبطِ تمنا ہو نہیں سکتا
تو انسانیتِ عالم میں دل کا تذکرا کیوں ہو

تمھارے ظلم کا شکوہ تو داور سے میں کر دیتا
مگر یہ سوچتا ہوں اس سے واقف تیسرا کیوں ہو

سمجھ ہی میں نہ آیا عمر بھر یہ فلسفہ سیفی
جسے نفرت ہو دل کے نام سے وہ دلربا کیوں ہو

دنیائے اسلام

صدر جمہوریہ امریکہ کو سلطان ابن سعود کا انتباہ

سلطان ابن سعود والی نجد و حجاز نے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ کو فلسطین میں عربوں اور یہودیوں کے مابین پیدا شدہ خلفشار کی حقیقت نیز امریکن حکومت کی یہودیوں پر کرم گستری کا ذکر کرتے ہوئے ایک طول طویل خط ارسال کیا ہے اس خط میں امریکن حکومت سے جو خود کو جمہوریت نواز اور عدل و انصاف کی حامی بتاتی ہے۔ عربوں کے مطالبات عدل و انصاف کے میزان مین تولنے کی درخواست ہے۔

عربوں کے مطالبات کا تذکرہ کرتے ہوئے سلطان ابن سعود تحریر کرتے ہیں۔ عربوں کے مطالبات کسی تشریح کے طالب نہیں یہی وہ خطہ ہے۔ جہاں سے عربی تہذیب و تمدن دنیا میں پھیلا اور آج بھی منزل ارتقا طے کر رہا ہے۔ اصل حقائق کو پرکھنے سے یہی معلوم ہوگا۔ کہ فلسطین عربوں اور صرف عربوں کا ہی ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے طبعی لحاظ سے، زبان کے لحاظ سے، غرض کہ جس پہلو سے بھی دیکھا جائے۔ سرزمین فلسطین کے اصلی اور حقیقی وارث عرب ہی ہیں۔ جنگ عظیم میں عربوں نے اتحادیوں کے ساتھ محض اس لئے تعاون کیا۔ کہ وہ اپنی آزادی حاصل کریں گے۔ حکومت برطانیہ نے اُن سے وعدہ بھی کر لیا۔

عربوں نے اعلان بالفور کی حقیقت معلوم کرتے ہی اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اس کے علاوہ مینڈیٹ کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا۔ نیز اس کو عربوں نے تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہودی طوفان کی طرح فلسطین پر امنڈ پڑے۔ جس سے عربی حلقوں میں اظہار تشویش کیا جانے لگا۔ اپنے گھر میں یہودیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و اقتدار سے عربوں کو اپنا مستقبل تاریک نظر آنے لگا۔ یہودیوں کے اس طوفان کو روکنے کے لئے عربوں نے ایک متحدہ محاذ قائم کر لیا۔ جو آج تک جاری ہے۔

فلسطینی عرب اپنا جائز حق چاہتے ہیں۔ ان کے مطالبات بالکل برحق ہیں۔ ان کے حصول مطالبات کے لئے عربستان کی تمام اقوام اور دنیائے اسلام اِن کی پشت پر ہیں۔ وہ اپنے ملک کو ہرگز اغیار کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسوقت تک سرزمینِ فلسطین میں کبھی بھی امن قایم نہیں ہو سکتا جب تک کہ عربوں کے جائز مطالبات کو تسلیم نہیں کیا جائیگا اسوقت تک جب تک کہ ان کو یقین نہ دلا دیا جائے۔ کہ اب آئندہ ان کا ملک اغیار کے حوالے نہین جائے گا۔ امریکن گورنمنٹ چھوٹی قوموں سے عدل و انصاف اور اُنکے تحفظ حقوق میں مشہور ہے۔ ہم ان اوصاف کا واسطہ دیکر آپ سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ فلسطینی عربوں کے مطالبات پر عدل و انصاف سے فیصلہ کریں۔

امریکن سفیر متعینہ طہران کے تاثرات

مسٹر گرے جو امریکن سفارت خانہ طہران میں بطور اتاچی مقرر تھے۔ امریکہ واپس جا کر اپنے تجربات و مشاہدات اخبار نیو یارک ٹائمز میں لکھے ہیں۔

میں دوبارہ تیرہ برس کے بعد ایران گیا مگر جو ایران میں نے دیکھا پہلے کا ایران نہ تھا۔ ایران جدید میں ترقی اور پیش قدمی کی ایک نئی روح کام کر رہی ہے۔

خود دار السلطنت بھی اس طرح بدل گیا ہے کہ اس کو پہچاننا دشوار ہے۔ عام طور پر ایرانیوں میں پہلے کی طرح حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کے بجائے فوجی سرگرمی یا صنعتی بے قراری ہر شخص پر نمودار ہے اور ترقی یافتہ ملکوں کی طرح ہر شخص کاروباری عجلت میں گرفتار ہے۔

پہلے سوس جندرارمہ کے سوا کہیں فوجی سپاہی نہ نظر آتے تھے سوائے قصر شاہی کے باڈی گارڈ کے کوئی باضابطہ فوج نہ تھی لیکن جدید ایران میں کہ نہایت جرار فوجیں جدید آلات حرب سے آراستہ اعلیٰ ضبط و نظام کے ساتھ مارچ کرتی ہیں۔

یہ فوجیں ہماری امریکن فوجوں کی طرح چست و چالاک ہیں عشرۂ محرم کو میں نے اسے سفارت خانہ کی کھڑکی میں سے دیکھا ایک آراستہ و پیراستہ مارچ کرتی ہوئی جا رہی ہیں انھیں دیکھکر میں ابھی اپنے تحیر کو دور کرنے نہیں پایا تھا۔

ایک آواز نے مجھے چونکا دیا میں نے پلٹ کر دیکھا تو نائب وزیر کھڑے مسکرا رہے تھے میں نے فوج کی طرف اشارہ کیا وہ میری حیرت کو دیکھکر ہنس پڑے اور کہا یہ حیرت خیز انقلاب ہے یہ ایران جدید ہے تم نے تو تھوڑی سے فوج دیکھی ہے جو بادشاہ کے جشن سالگرہ مین حصہ لینے جا رہی ہے۔

بادشاہ کا جشن سالگرہ آج حسینؑ کی شہادت کے دن؟ میں نے حیرت سے کہا۔ ہاں میرے دوست! لوگ آج خیرات کرتے ہیں غریب لوگوں کو کھانا کپڑا دیتے ہیں اور حسین کی یاد میں فوجی نمایش کرتے ہیں دشمنان ملت کے مقابلہ میں کربلا کا نقشہ جمانے کی تیاری کرتے ہیں۔

اتحاد اسلامی، مشرق کا آہنین حصار

اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ ترکوں کی طرح ایرانیوں نے بھی قرآن و شمشیر کے مذہب کو اختیار کیا۔ وہ امام حسینؑ کی یادگار میں مجلسیں منعقد کرتے اور کربلا کی نقل اتارنے کے بجائے فوجی پریڈ کرتے ہیں آزادیٔ وطن کا جشن مناتے ہیں اور دشمنان اسلام کے لئے کربلا تیار کرتے ہیں اور یورپ اس انقلاب سے غافل قومی رشک و حسد کی آگ میں بہار جا رہا ہے اس کو خبر نہیں کہ مصطفےٰ کمال کس طرح چپکے چپکے یورپ کی مادی طاقت کے مقابلہ میں ایک مشرقی حصار بنا گیا ہے۔

مجھے یہ دیکھکر بڑی حیرت ہوئی کہ وہ ایران جہان ریشم سازی یا قالین بافی کے سوا کوئی صنعت نہ تھی۔ اب صنعتی کارخانوں کی دھڑ دھڑاہٹ سے بے چین ہے اس کا صبر و سکون ختم ہو گیا اب اس کی خاموش فضائیں ہوائی جہاز منڈلاتے ہیں صنعتی اور فوجی کارخانے قائم ہیں اور دو تین فوجیں مارک ٹائم کرتی ہیں ایرانی اب خود نہیں روتے دوسروں کو رلانے کی تیاری میں مصروف ہیں اور شعبہ دستی سب قرآن اور شمشیر کے مذہب کے پیرو ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ کانپور شنبہ ۲۵ فروری ۱۹۳۹ء نمبر ۸

صوبہ یو۔پی کا سالانہ بجٹ

آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم اور وزیر مال نے یو۔پی کونسل میں ۴۰-۱۹۳۹ء کا نیا بجٹ پیش کر دیا جسمیں ۴۵ لاکھ روپیہ کا خسارہ دکھایا گیا ہے۔ بجٹ میں کل آمدنی ۱۳ کروڑ ۱۳ لاکھ ۴۴ ہزار ۷۸۹ روپیہ دکھائی گئی ہے اور کل خرچ ۱۳ کروڑ ۹۸ لاکھ ۲۸ ہزار ۴۲۲ روپیہ ۴۵ لاکھ روپیہ کے خسارہ میں سے ۳۷ لاکھ روپیہ کی کمی اس طرح پوری کی جائیگی کہ ۲½ ہزار روپیہ سے زاید تنخواہ پانے والوں سے سرکاری ملازموں پر ٹیکس عاید کیا جائیگا جس سے ۳۰ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوگی اور سات لاکھ روپیہ کی رقم پٹرول پر نیا ٹیکس عاید کرکے وصول کیا جائیگا وزیر اعظم صاحب یہ اُمید کرتے ہیں کہ باقی ۷ لاکھ روپیہ کا خسارہ بھی آخر سال تک پورا ہو جائے گا۔

اب تک مین پوری اور ایٹہ کے ضلعوں میں نشہ بندی کی گئی تھی اب اس بجٹ میں چار اور ضلع نشہ بندی کے لئے منتخب کئے گئے ہیں۔ یعنی بداؤں، فرخ آباد، بجنور، اور جونپور جس سے حکومت کو ۲ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوگا۔ تمام جرایم پیشہ کہلانیوالی قوموں کے خلاف نوٹیفکیشن واپس لے لئے جا دینگے اور ایگزیکیٹو محکموں کو جوڈیشل محکموں سے الگ کرنے پر ۲۵ ہزار روپیہ صرف ہوگا۔

بجٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ بجٹ غریبوں کا بجٹ ہے کیونکہ بجٹ میں شروع سے آخر تک کسانوں مزدوروں اور غریب انسانوں کی بہتری کی تجویزیں بھری ہوئی ہیں۔

بہر حال نیا بجٹ پیش کرتے ہوئے آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ گزشتہ سال جو رقم خرچ کی گئی تھی اور امسال جو رقم رکھی گئی ہے اور جو پچھلے سال سے ایک کروڑ ۳۵ لاکھ ایکسز اور روپیہ زیادہ ہے وہ تمام غریبوں کی امداد کے لئے ہے۔ اور ایسے مقاصد کے لئے ہے جن سے آگے چلکر آمدنی ہو اور ترقی ہو۔ بہر حال یہ مقصود ہے کہ عوام کی مذہبی اور سوشل او رسمی زندگی بہتر بنائی جاسکے۔ ہم تو اسیلئے برسر حکومت ہیں کہ دیہات میں حالات بہتر ہوں اور دیہاتیوں کی زندگیاں زیادہ مکمل صاف اور آسودہ ہوں ہر طرف بالخصوص دیہات میں لرزہ خیز غریبی حالت اور بیماریوں کا دور دورہ ہے گو سالہا سال کی غفلت کا نتیجہ جمع ہوگیا ہے اور وہ فوری امداد کا مستحق بلکہ متقاضی ہے ہم ان مسئلوں پر ہر پہلو سے توجہ کرنا چاہتے ہیں۔

چند اسکیمیں جنمیں چھوٹی چھوٹی جوتوں کے استوکام اور گرام سدھار شامل ہیں پیش کی جارہی ہیں گرام سدھار اسکیم میں طبی، ریلیف، رستوں کی ترقی، پانی کی بہم رسانی کی ایک گنجایش شامل ہے۔ تعلیم بالغان۔ خواندگی کو پھیلانے کے لئے دس لاکھ کی ایک اسکیم ہے اور سڑکوں کے پانچسالہ پروگرام کیلئے ایک کروڑ روپیہ کی اسکیم تیار کی گئی ہے۔ گرام سدھار بل میں بنیادی تعلیمی ٹریننگ کے لئے ....۲۵ روپیہ کی ایک گنجایش شامل ہے ....۲ روپیہ کے سرمایہ سے لکھنؤ میں جیل ٹریننگ ص

ملک کی نئے ڈھنگ سے رہنمائی

مسٹر ایم۔این۔رائے مسٹر امریندر ناتھ چٹرجی مسٹر مکند لال سرکار، مسٹر ٹی پرمانند پروفیسر عبدالصمد، مسٹر بی رگھیا، مسٹر دیو کی نندن راؤ مسٹر براہتی داس اور دیگر سرکردہ سوشلسٹوں نے کانگریس کی نئی لیڈرشپ کی پالیسی میں شامل کرنے کے لئے جن رزولیوشنوں کی سفارش کی ہے ان کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

ہندوستانی حکومت کا آئین مرتب کرنے کا جو حق برطانوی پارلیمنٹ کو حاصل ہے اس کو انڈین نیشنل کانگریس تسلیم نہیں کرتی ہے۔ اسیلئے یہ غیر مشروط طور پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو مسترد کرتی ہے اور آزادی کامل کے جمہوری حق کو حاصل کرنے کی جنگ میں باشندگان ہندوستان کی رہنمائی کرنے کے مصمم ارادہ کا اعلان کرتی ہے اور یہ قرار دیتی ہے کہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے مطالبہ پر اس کے لئے ضروری تیاریاں مکمل ہونے کے بعد زور دیا جائے۔ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی موجودہ سامراجی اسٹیٹ کے بجائے قومی جمہوری اسٹیٹ قایم کرنے کے مقصد کو فوراً پورا کریگی اسیلئے اس کا انتخاب سیاسی طاقت پر باشندگان ہندوستان کے قبضہ کے لئے انقطاعی جد وجہد کی علامت ہوگا۔

یہ بھی قرار دیتی ہے کہ مکمل آزادی حاصل کرنے اور کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے مطالبہ پر زور دینے کے لئے تمام ملک کی کانگریس کمیٹیوں کو اپنے اپنے علاقہ میں حکومت کا کام کرنے کی ہدایت کی جائے گی۔ کانگریس کی یہ رائے ہے کہ اس طریقہ سے صرف ایسی صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں جن سے کہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا انتخاب ایک عملی چیز ہوگا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا مقابلہ کرے اور باشندگان ہندوستان کے آزادی کامل کے حق کے دعوے کی جد وجہد تمام طاقت کانگریس کمیٹیوں کے لئے اس نعرے کے ساتھ بہت پہلے شروع ہو جائے گی۔

انڈین نیشنل کانگریس قرار دیتی ہے کہ آیندہ اس کی تمام سرگرمیاں ہندوستان کے باشندوں کی آزادی کی جد وجہد کے اس آخری درجے کے لئے تمہیدی ہوں گے۔

انڈین نیشنل کانگریس کی یہ رائے ہے کہ مقصد کی جانب مزید ترقی مجموعی ذمہ داری کے احساس اور جماعت کی اندرونی جمہوریت پر مشروط ہے اسیلئے یہ قرار دیتی ہے کہ:-

(۱) پارلیمنٹری سب کمیٹی کو ختم کر دیا جائے۔

(۲) آئندہ عہدیدار کانگریس مینوں اور اسمبلی کے ممبران

(۳) جو کانگریس مین عہدوں پر اور اسمبلیوں میں ہیں وہ آئندہ متعلقہ کانگریس کمیٹیوں کی رہنمائی اور کنٹرول میں کام کریں۔ اور اس کی ایگزیکیٹو کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مقرر کردہ پالیسی کے مطابق اس کی ورکنگ کمیٹی کی نگرانی میں عملدرآمد ہو۔

(۴) لوکل باڈیز (ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپلٹیاں) میں کانگریس مینوں کی سرگرمیوں کی ہر ضلع کی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی، پراونشل کانگریس کمیٹی کی مقرر کردہ پالیسی کے مطابق اور اس کی ایگزیکیٹو کی عام نگرانی میں رہنمائی کرے اور یہ کہ:-

(۵) جو لوگ ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں میں کانگریس کے نمایندے ہیں وہ مقامی کانگریس کمیٹیوں کے ممبر نہیں ہونگے۔

انڈین نیشنل کانگریس کی یہ رائے ہے کہ کانگریسی وزارتیں صحیح طور پر اس فیصلہ کے مطابق کام نہیں کر رہی ہیں۔ جن کے ماتحت انھیں عہدے قبول کرنے کی اجازت دی گئی۔ تعمیری پروگرام کو چلانے کے جوش نے نئے ایکٹ کا مقابلہ کرنے کی پالیسی کو مکمل طور پر دبا دیا ہے۔ اس صورت حالات سے خطرہ محسوس کرکے کانگریس قرار دیتی ہے کہ کانگریسیں جو عہدوں پر ہیں ج

ص انھیں موجودہ پالیسی ترک کرنے کی ہدایت کی جانے جو عوام کے درمیان بے اطمینانی اور دھوکہ پیدا کر رہی ہے۔ تجربہ سے یہ ظاہر ہوگیا ہے کہ سطحی اصلاحی تدبیریں بھی ایڈمنسٹریشن پر حرف آئے بغیر جاری نہیں کی جاسکی۔ کانگریس کی یہ رائے ہے کہ غیر معینہ عرصہ کے لئے کانگریسیوں کے عہدوں پر رہنے سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہوگا۔ اس لئے یہ قرار دیتی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے پراونشل اور فیڈرل دونوں حصوں کو تباہ کرنے کی پالیسی کو پھر اختیار کیا جائے۔ اس رزولیوشن کے مطابق کانگریس مینوں کو جو عہدوں پر ہیں اور جو لیجسلیچر میں ہیں ہدایت کی جائے گی۔ کہ وہ ضروری قانون بنائیں یعنی

(۱) لگان میں نمایاں تخفیف (کم از کم ۵۰ فیصدی)

(۲) جہاں اصل رقم سے دگنی رقم وصول ہو چکی ہو وہاں تمام قرضہ معاف کر دیا جائے۔

(۳) صنعتی مزدوروں سے بغیر مزدوریاں گھٹائے ایک دن میں ۸ گھنٹہ کام لیا جائے اور کم از کم مزدوری مقرر کی جائے۔

(۴) بے روزگاروں کے لئے ریلیف مہیا کیا جائے ہندوستان کے باشندوں کی آزادی کو کچلنے کے لئے جو قانون بنائے گئے ہیں ان کی فوری منسوخی اور خاص طور پر قانون ضابطہ فوجداری کی ان دفعات کی منسوخی جو اسٹیٹ کے خلاف نام نہاد جرموں کے متعلق ہیں۔

یہ قرار دیا جاتا ہے کہ کانگریسین جو عہدوں پر ہیں وہ ان معاملات میں سے کسی معاملہ پر استعفے دیدیں گے صوبہ میں حکومت کے استحکام کو ناممکن بنانے کے لئے وزارتی جمود سے فائدہ اٹھایا جائیگا اور اس سے پیدا شدہ صورت حالات عوام کی طاقت حاصل کرنے کی جنگ کے لئے ساز گار ہوگی۔

یہ کانگریس قرار دیتی ہے کہ عموماً آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہر تین مہینہ کے بعد منعقد ہوگا اور نمایندہ حاضری کے لئے ان ممبروں کا سفر خرچ اور دیگر اخراجات جو خود برداشت نہیں کر سکتے کچھ تو آل انڈیا کانگریس کمیٹی برداشت کریگی اور کچھ ان کے صوبہ کی پراونشل کانگریس کمیٹی برداشت کریگی۔

آئینۂ کانپور

کانپور کی فضا

۲۰ فروری کو شہر کی تمام ہندو مسلمان دوکانیں کھل گئی تھیں اور کئی روز تک حالات نہایت امید افزا رہے مگر بدقسمتی سے ۲۱ فروری کی شام کو ٹیکا پور کو سائیکل پر جاتے ہوئے ایک نوجوان گوبر شاد کے شوالہ کے آگے قرولی سے زخمی کر دیا گیا جسکی وجہ سے شہر میں بڑی سنسنی پیدا ہوگئی اور ۲۲ فروری کو شہر میں غلط اور خوفناک افواہوں کا بڑا زور شور رہا جسکی وجہ سے حکام نے مول گنج، نیا گنج اور کرنیل گنج کے چوراہوں پر ملٹری کو دو دن یعنی ۲۲ و ۲۳ فروری کے لئے تعینات کر دیا۔

۲۲ فروری سے مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق مسلمانوں کی دوکانیں بھی بطور پروٹسٹ کے بند ہیں۔

مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق مسلمانان کانپور نے پولیس اور حکام پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اور ہندوؤں کے رویہ کے خلاف بطور پروٹسٹ محرم کے جلوس نکالنے بھی بند کر دیئے ہیں

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی مسلمانوں کے جذبات کے مجروح ہونے کو بہت زیادہ محسوس کر رہے ہیں اور انھوں نے ایک اپیل شایع کی ہے جو ذیل میں درج ہے:-

شرما جی کا بیان

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے کہ:-

مجھے یہ معلوم کرکے از حد تکلیف ہوئی ہے کہ مقامی مسلم لیگ نے ہندوؤں کے بے جا رویہ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر علم کے جلوس نہ نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آخر کار ہم اس حالت پر آگئے ہیں کہ ہمارے ہموطن پڑوسیوں کو غلط یا صحیح وجوہات کی بنا پر اپنا جلوس ملتوی کرنا پڑا حالات اس درجہ تک پہونچتے دیکھکر میرے دل کو ایک سخت چوٹ لگی ہے میں اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے فیصلہ پر دوبارہ غور کریں اور ساتھ ساتھ اپنے ہندو بھائیوں سے پر زور اپیل کرونگا کہ وہ مسلم لیڈروں کے پاس جاکر ان سے کہہ دیں کہ محرم کا جلوس اسی طرح نکالا جائے جس طرح پچھلے سالوں میں نکلتا رہا ہے۔ ہندو اور مسلمان آخر کار ایک ہی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور ان کو ایک ہی جگہ جانا بھی ہے۔ پھر یہ دشمنی کیوں؟ ہم کو یہ ثابت کرکے دکھلا دینا چاہیئے کہ ہم بغیر برطانوی انتظامات کے بھی پر امن طریقہ پر رہ سکتے ہیں

شرما جی کی اس اپیل کا اثر عام طور پر ہندوؤں پر بھی بہت اچھا ہوا ہے۔

کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں اس اپیل کو بہت پسند کرکے اسکو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمیٹی اسیلئے بنائی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کے لیڈروں سے ملکر ان سے یہ درخواست کرے کہ وہ محرم کے جلوس بدستور نکالیں یہ کمیٹی حسب ذیل حضرات پر مشتمل ہے۔ پنڈت بالکرشن شرما، مسٹر جی۔جی جوگ۔ پنڈت چھیل بہاری کنتاک ڈاکٹر جواہر لال مسٹر رام رتن گپتا اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ

شرما جی کے بیان کا اثر مسلمانوں پر بھی بہت اچھا ہوا ہے چنانچہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے بھی اپنے ایک بیان میں پنڈت بالکرشن شرما کے بیان کی بہت تعریف کی ہے اور اس بیان کو ایک نیک شگون قرار دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی نے مسلم لیگ کو ایک خط لکھکر یہ دریافت کیا ہے کہ وہ کوئی ایسا وقت مقرر کریں تاکہ اس کمیٹی کے ارکان ان سے آکر محرم کے جلوس کے سلسلہ میں گفت وشنید کریں۔

بہر حال ہندو مسلمان دونوں کا فائدہ اسی میں ص

ص ہے کہ موجودہ ناگوار تعلقات جلد از جلد دور ہو کر اچھے تعلقات پیدا ہوجائیں ہم امید کرتے ہیں کہ دونوں جماعتیں اس امر سے کام لیکر شہر کو پر امن فضا میں لانے کی پوری پوری کوشش کرینگی۔

بلوہ کی تحقیقات

مسٹر ال۔ اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور اطلاع دیت...

۲۴ و ۲۵ فروری ۱۹۳۹ء سے کوتوالی میں ...
۹½ بجے سے روزانہ بلوہ کانپور کے متعلق تحقیق...
کریں گے جسمیں پولیس اور مجسٹریٹ صاحبا...
کی شہادت ہوگی اور پبلک کے وہ لوگ جنھ...
نے اپنی آنکھوں سے واقعات دیکھے ہیں ان...
بھی شہادت ہوگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپر... ٹرسٹ کا...
جلسہ ۲۲ فروری ۱۹۳۹ء کو مسٹر ای۔ ایم سوٹر ...
میں منعقد ہوا جسمیں ایک طویل ایجنڈے پر غور کر...
کے علاوہ مسٹر ای۔ ایم سوٹر چیرمین کانپور ...
ٹرسٹ کی ... سالہ خدمات کا اعتراف کیا گیا ...
مسٹر سوٹر کی یہ تجویز کہ نیا ڈفرن اسپتا...
کے رقبہ میں میونسپل پارک کے پاس بنایا جا...
منظور کیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ طے کیا گیا کہ ...
ڈفرن اسپتال کو فروخت کر دیا جائے او...
ڈفرن اسپتال ۲ یا ۳ لاکھ کی لاگت سے ...
ایسٹ انڈیا ریلوے کی اس تجویز کو منظ...
کہ بورڈ نے ایسٹ انڈیا ریلوے کے پل ک...
بنایا جائے۔ فروخت شدہ زمینو...
منظوری دی گئی۔

مجروحین کی امداد

مسٹر محمد فاروق ہلا...
کے زیر کمانڈ ہلا...
مسلم گارڈ آف لکھنؤ نے اور مسٹر رشید احمد ک...
اسکاؤٹس نے مجروحین کی خدمات ارسلا ...
اسپتال میں بڑی محنت اور جانفشانی س...
انجام دی ہیں۔ علاوہ اس کے مسٹر محبوب ...
ہلالی اور کمال نیشنل گارڈ کے رضا کار ...
بھی بڑی مستعدی کا ثبوت دیا ہے۔

مقتولین کی تعداد

کانپور کے بلوہ کے سل...
نعشیں نالوں سے ...
سے اب مقتولین کی تعداد ۵۰ تک پہنچ گئی ...
میں زخمیوں کی تعداد ۲۴ درج ہوئی ہے ...

کرفیوآرڈر

شہر کی فضا پوری طرح درس...
کی وجہ سے کرفیو آرڈر بد...
جاری ہے۔ البتہ بجائے ... بجے کے ۸ بجے ...
مقرر کر دیا گیا ہے۔

ہندوستانی برادری کا ...

کانپور کے بلوہ کے دنوں میں ہم لوگو...
آنکھوں سے بہت جگہ ہندوؤں کو مسلما...
مسلمانوں کو ہندوؤں کی مدد کرتے ہو...
ہیں یہ کہتے ہوئے بہت خوشی معلوم ہو...
جب بیچارے مسلمان اپنی مسجدوں کو چھوڑ...
محلوں سے بھاگ رہے تھے تو ہندوؤں ...
ان مسجدوں کی حفاظت کی بلکہ رات کو ان...
بتی بھی روشن کیا۔ ہم کو اس بات سے بھی ...
کہ مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کے متبرک ...
کا خیال کیا۔ اور ہم ہندو مسلمانوں کے ...
کی جانیں اور مال بچانے کی تعریف کر...
اس بات کو اور بھی زیادہ قابل تعریف ...
کیونکہ یہ اچھی باتیں اس وقت کی گئی تھیں ...
اپنی ذات والوں سے ان اچھی باتوں ک...
سزا پانے کا خوف تھا۔ ہم ان سب عمد...
ایک فہرست بنا رہے ہیں۔ اور ایسے بہ...
آدمیوں کے نام جاننا چاہتے ہیں۔ ہم ...
اپیل کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کرکے ہمکو ...
میں سے کسی سے باجپئی موٹر کمپنی کے دفتر ...
سڑک میں ۸ بجے صبح سے ۶ بجے شا...
وقت اور کسی دن سوائے اتوار کے ملیں ...
سب نام اور سب باتیں پوری طور سے ...
کرنے کے بعد چھپوائیں گے۔

مرتضیٰ حسین عابدی — سکریٹری
متھرا پرشاد با... — جائنٹ سکریٹری

سبد گل

موجودہ زمانہ میں عشق کی بیماری انسانوں سے گزر کر بھوتوں اور بھتنیوں میں بھی پہنچ گئی ہے چنانچہ بھوتوں اور بھتنیوں کی حالت یہ ہے کہ جسکو ذرا نوک پلک کا اچھا دیکھا اسی غریب پر اپنا اڈا جما لیتی ہیں۔ یہ بھوت اور بھتنیاں عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر کیسی کیسی دلچسپ حرکتیں کر رہی ہیں اس کا اندازہ موضع بہاری پور تحصیل کیور تھلہ کے ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے۔

وہ دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ اس موضع میں کوئی صاحب برکت علی رہتے ہیں۔ ایک رات کو جب برکت علی صاحب خواب نوشین کے مزے لے رہے تھے تو کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان حضرت نے دروازہ کھولا یا دیکھتے کیا ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ کھڑی ہوئی ہیں۔ برکت علی صاحب رات گئے گھر واپس آنے کی تفصیلات پوچھے بغیر سوگئے اور ان کی اہلیہ محترمہ بھی سوگئیں۔

صبح ہوتے ہی برکت علی صاحب کیا دیکھتے ہیں کہ اہلیہ محترمہ ان کا بازو ہلا رہی ہیں۔ اور فرما رہی ہیں کہ میرے ساتھ چلو۔ یہ بدھو ساتھ چلدئے۔ جنگل بیابان میں پہنچنے کے بعد ان اہلیہ محترمہ نے فرمایا کہ دیکھو جی میں تمہاری بیوی ویوی کچھ نہیں ہوں۔ میں ایک بھتنی ہوں تم پر مدت سے عاشق ہوں میں نے تمہیں دھوکہ دینے کے لئے تمہاری بیوی کی شکل بنائی تھی۔ بس اب خیریت اسی میں ہے کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دیکر میرے ساتھ عیش کی زندگی گذارو!! برکت علی نے جو یہ جملے سنے تو پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی بے تحاشا بھاگے اور گھر آکر دم لیا۔ سنا ہے کہ یہ بھتنی روز آتی ہے اور برکت علی کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدیں۔

پچھلے دنوں ایک ترک کے متعلق سنا تھا کہ اس کی خوبصورت ترکن پر کوئی بھوت عاشق تھا۔ اس بھوت کو خوبصورت ترکن کے گھر میں اکثر لوگ آتے جاتے دیکھتے تھے۔ لوگوں نے ترک سے ذکر کیا۔ ترک نے بیوی سے پوچھا تو بیوی نے جواب دیا کہ کیا کروں مجبور ہوں۔ ایک بھوت مجھ پر عاشق ہے۔ میرے اچھے میاں جب تم چلے جاتے ہو تو وہ مجھے بہت ستاتا ہے۔ ترک تھا پرانا گھاگ سب کچھ سمجھ گیا۔ ایک دن ان بھوت صاحب کی تاک میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی بھوت صاحب گھر میں گھسے، اس نے ڈنڈا اسیفا لا اور بری طرح بھوت کی مرمت کی۔ یہاں تک کہ بھوت نے اقرار کرلیا کہ میں بھوت ووت کچھ نہیں ہوں بلکہ انسان ہوں جسکی تمہاری بیوی سے آشنائی ہے۔ غرضکہ ترک نے اس بھوت کو مار مار کر انسان بنادیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اسی قسم کا کوئی حادثہ برکت علی کی بیوی کے ساتھ بھی پیش آگیا ہے۔ یہ بھی کسی کو دل دے بیٹھی ہیں اور میاں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے بھتنی بنی ہوئی ہیں۔ اگر برکت علی صاحب بھی ترکی نسخہ استعمال فرمائیں تو شاید یہ بھتنی بھی بھتنی سے انسان بن جائے۔

حکومت یوپی کا ارادہ ہے کہ صوبہ بھر کی میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بھنگیوں کی مزدوری کی جانچ کرنے اور انکی حالت درست کرنے کی سفارش کرنے کے لئے

ادب لطیف

محبت

از محترمہ عشرت سلطانہ منشی فاضل

شاید اسی کا نام محبت ہے۔

وہ واپس آئیں تو ان سے پوچھوں۔

کیا محبت مفارقت کا نام ہے

عمر بھر انتظار کی گھڑیاں گنتی رہی

فراق کے دن اور جدائی کی راتیں ناگن بنکر پھنکارتی ہیں۔

دنیا کے لیل و نہار میں فرق نہ آیا، پھولوں کی کیاری آج بھی کھل رہی ہے۔ گھاس کے گچھے ہوا سے سرگوشیاں کررہے ہیں۔

ماہتاب کی چاندنی نکھری ہوئی ہے اور دامن کوہ میں ندی کے بہنے کی آواز دل کی دھڑکن کی طرح کانوں میں گونج رہی ہے۔

آج سے دس سال قبل میں نے انھیں ندی کے کنارے شکار کھیلتے دیکھا۔ یہی میری پہلی اور آخری ملاقات تھی۔

وہ مجھ سے رخصت ہو کر اپنے گھر چلے گئے اور مجھے ایک دائمی خلش ایک غیر فانی درد اپنی نشانی دے کر چلے گئے۔

شاید اسی کا نام محبت ہے۔

فلسطین کانفرنس کا افسوسناک حشر

لندن ۲۲ فروری۔ آج برطانی اور عرب ڈیلی گیٹوں کے درمیان آج سہ پہر دو گھنٹہ تک کانفرنس جاری رہی جس کے بعد اعلان کیا گیا کہ سینچر کی صبح کو عربوں کے ساتھ پھر بات چیت شروع ہوئی۔ کانفرنس میں یہودیوں کے داخلے کے مسئلہ پر بحث ہوئی۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی جانب سے یہ واضح کردیا گیا کہ ایک آزاد عرب اسٹیٹ کے متعلق عربوں کا مطالبہ منظور نہیں کیا جاسکتا لیکن ترقی کی جانب پہلے قدم کے طور پر انکو ملک کے معاملات کے کنٹرول میں ایک محدود قسم کا حصہ دیا جاسکتا ہے

بیان کیا جاتا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ قطعی بند کرنے کے متعلق عربوں کا مطالبہ بھی نامنظور کردیا گیا ہے اور محدود داخلہ کے متعلق اسکیم پیش کی گئی ہے۔

کانفرنس کے حلقوں میں اب یہ تسلیم کیا جانے لگا ہے کہ آپس میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا بلکہ صرف ایک حل ہوگا اور وہ یہ کہ برطانیہ دونوں فریق پر اپنی اسکیم تھوپ دے۔

عربوں کے تین خاص مطالبات کے بارے میں مسٹر میکڈانلڈ نے ایک بیان دیا مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ بیان کی نوعیت کیا ہے۔

حکومت یوپی کا تردیدی بیان

لکھنؤ بذریعہ ڈاک۔ حکومت صوبجات متحدہ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ سائیکل بنانے والی ایک کمپنی جو "دی ہند سائیکل انڈسٹریز لمیٹڈ" کے نام سے قائم ہونے والی ہے۔ اس نے بذریعہ اشتہار عوام پر یہ ظاہر کردیا ہے کہ یہ کمپنی جلد کانپور میں قائم ہوگی۔ اور حکومت صوبجات متحدہ کی قابل قدر امداد اور کوشش اس کے ساتھ ہوگی۔

قائم ہونے والی کمپنی کا یہ کہنا کہ حکومت صوبجات متحدہ کی امداد اور کوشش اس کے ساتھ ہوگی۔ بالکل ہی قبل از وقت ہے کیونکہ حکومت نے ابھی تک یہ طے نہیں کیا ہے کہ آیا اس کمپنی کو کسی قسم کی کوئی مدد دی جائے یا نہیں۔

عالم نسواں

تعلیم نسواں کا ایک خطرناک پہلو

از مسز عبدالقیوم صاحب ندوی

موجودہ زمانہ میں عورتوں کی کالجوں اور مدرسوں میں جو تعلیم رائج ہے۔ تجربہ نے اچھی طرح ثابت کردیا ہے کہ اس کے اندر نفع کم اور نقصان زیادہ ہے۔ شروع شروع پچاس ساٹھ برس قبل جبکہ ہندوستان میں تعلیم نسواں کے لئے اقدامات کئے گئے، اور کوشش کی گئی کہ عورتوں کے اندر سے جہالت کی پے در پے تاریکیاں دور کی جائیں اس وقت بعض عاقبت اندیش اور سمجھدار لوگوں نے اس موجودہ طرز کی مخالفت کی تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس مروجہ تعلیم سے بجائے اس کے کہ شریف اور باعصمت خواتین کے اندر علم و عمل شرافت اور عصمت تہذیب اور تمدن کے کچھ جوہر نمودار ہوں، مذہب سے غفلت، بے حیائی اور بد تہذیبی اور بری خصلتوں کا مجسمہ بن کر رہ جائیں گی۔ چنانچہ آج یہی ہو رہا ہے۔ جوں جوں ہماری خواتین کے اندر کالجوں کی مخصوص تعلیم بڑھتی جاتی ہے عصمت اور حیا کے جوہر معدوم اور لغویات اور فواحش کی ترقی ہوتی جاتی ہے جس پر روزمرہ کے ناگفتہ بہ حالات اور واقعات اور تھیٹر اور سینما کے پردہ سیمیں پر شریف گھرانوں کی بہو بیٹیوں کا دلفریب رقص رود روشن کی طرح شاہد ہو۔ اگر موجودہ تعلیم نسواں کا مقصد بس یہی ہے کہ غریب قوم کا لاکھوں روپیہ صرف کرکے چند خواتین ایسی ہوجائیں جو بہترین ناولسٹ ہوں یا موقع بہ موقع عمدہ سے عمدہ غیر محرموں کے سامنے رقص کرکے ایک عالم کے دل کھینچ لیں یا پردہ سیمیں پر اپنی بہترین اداکاری سے اپنوں سے گذر کر غیروں سے بھی خراج تحسین حاصل کرلیں۔ یا تعلیم کے جوش میں اپنے بزرگوں اور اپنے مذہب، اپنے تمدن اور اپنی تہذیب و شرافت کو خیرباد کہدیں تو ہم ببانگ دہل بلاخوف تردید باآواز بلند کہہ سکتے ہیں کہ ہم کو ایسی تعلیم کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ ہماری بہو بیٹیاں مائیں اور بہنیں غیر تعلیم یافتہ غیر مہذب ان پڑھ اور جاہل ہی رہیں۔

ہر تعلیم کا یہ مقصد رہا ہے اور ہونا چاہئے کہ اس کے ذریعہ سے مذہب تہذیب، تمدن شریفانہ، اخلاق۔ اور بہترین اور صاف پیدا ہوں تاکہ قوم کے اندر دینداری اور شرافت کے جوہر پیدا ہوں۔ لیکن اگر یہ مقصد حاصل نہ ہوا تو پھر یہ عقلمند کا شیوہ ہونا چاہئے کہ اس طرز تعلیم کو جلد از جلد تبدیل کردیا جائے اور اس کے اندر ایسی اصلاح کی جائے کہ جس سے مقصد تعلیم حاصل ہوجائے۔

اب پچاس سالہ تجربے نے ہم کو خوب آگاہ کردیا ہے کہ موجودہ طرز تعلیم میں اصلاح کی سخت ضرورت ہے اور بلا اس کے نہ ترقی ہوسکتی ہے اور نہ عورتوں کا طبقہ کچھ سدھر سکتا ہے۔

پریزیڈنٹ ازانا استعفےٰ دینگے

پیرس ۲۲ فروری۔ خبر ملی ہو کہ پریزیڈنٹ ازانا ۴۸ گھنٹہ کے اندر مستعفی ہو جائیں گے بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر نگرین پر دباؤ ڈالنے کے لئے استعفےٰ دے رہے ہیں کہ وہ صلح کرلیں۔

بچوں کی دنیا

سادگی کا سبق

اٹلی کے ایک درویش کی زندگی کا حال

از ڈوور

سینٹ فرانسس اٹلی کے ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ یہ بزرگ اور ان کے تین ساتھی فقیر ایک پہاڑ پر چڑھ رہے تھے۔ پہاڑ جنگل سے ڈھکا ہوا تھا اور اوپر ایک جگہ کھلی ہوئی تھی، جہاں بیٹھ کر سینٹ فرانسس عبادت کرنا چاہتے تھے۔ سینٹ فرانسس ایک بڑا بزرگ تھا۔ امیر و غریب سب ہی آپ کی عزت کرتے تھے۔

فرانسس بہت دبلے اور کمزور آدمی تھے اور پہاڑ پر چڑھتے چڑھتے تھک گئے تھے۔ ایک ساتھی فقیر نے برابر کے دیہات میں جاکر ایک آدمی سے کہا حضرت فرانسس کے لئے ایک گدھے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اوپر پہاڑ پر چڑھ سکیں۔

چنانچہ وہ گدھا لے کر آیا اور اس نے فرانسس کو اس پر سوار کردیا۔ تینوں فقیر اور یہ گنوار ساتھ ساتھ بات چیت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ راستہ میں دیہاتی نے کہا "آپ ہی فقیر فرانسس ہیں" "ہاں"

"اچھا اگر یہ بات ہے تو میری ایک نصیحت مان لیجئے۔ وہ یہ کہ اگر واقعی آپ خدا رسیدہ آدمی ہیں تو ایسے ہی رہئے جیسا کہ آپکے لوگ سمجھتے ہیں، اور آپ پر اعتبار کرتے ہیں"۔ حضرت فرانسس اس پر ناراض نہیں ہوئے۔ کہ ایک گنوار اس جیسے فاضل اجل اور روحانی بزرگ کو نیکی کی نصیحت دے رہا ہے بلکہ وہ مسکرائے اور اپنی سادگی سے کام لے کر گدھے پر سے اتر کر اس گنوار کے قدم چھوئے اور کہا میں ہمیشہ خدا کا نیک بندہ رہوں گا۔ اور میں تمہاری اس نصیحت کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہمیشہ اسکی عزت کرتا رہونگا۔

بچوں کو ایسے بڑے آدمیوں کی سادگی اور اخلاق سے سبق لینا چاہیئے۔

ملک معظم کا پیغام ہمدردی

بڑودہ ۲۲ فروری۔ ملک معظم نے گائیکواڑ بڑودہ کے انتقال پر گائیکواڑ بڑودہ کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے

ملکہ معظمہ اور میں آپ کے اس ناقابل تلافی نقصان میں اپنی گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں

ملکہ میری نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے:۔ براہ کرم میری صدقدلانہ ہمدردی منظور کیجئے

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے۔

میں آپ کے ناقابل تلافی نقصان میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈہ بند

لندن ۲۲ فروری۔ پولینڈ کے اخبار گلوس "نارودو نانی" کا بیان ہے کہ برطانیہ کے ساتھ اظہار دوستی کرنے کے لئے روس نے ماسکو میں تھرڈ انٹرنیشنل کے ہندوستانی دفتر کو بند کرنے کا حکم جاری کردیا ہے۔ گذشتہ کئی سال سے اس دفتر کے ذریعہ ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا ہوتا رہا ہے اور سرحدی علاقوں میں اشتہارات تقسیم ہوتے رہے ہیں۔

سر آغا خاں کی روانگی

کراچی ۲۲ فروری۔ سر آغا خاں آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ کو روانہ ہوگئے۔

اقوال زریں

کوچ کی صبح کی میٹھی نیند پیدل چلنے والے کو راستہ سے باز رکھتی ہے۔

جو شخص دنیا میں آیا اُس نے ایک نئی عمارت بنائی، وہ چلا گیا اور گھر دوسروں کیلئے چھوڑ گیا

جو شخص دعوی میں اپنی گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے کو گردن کے بل گرا دیتا ہے۔

اگرچہ مُرغ لڑنے میں بہت ہوشیار ہوتا ہے لیکن زبردست پنجہ والے باز کے سامنے کیا کر سکتا ہے۔

بلی چوہے کے پکڑنے میں شیر ہے۔ لیکن شیر کے مقابلہ میں چوہا۔

اے بھائی دنیا کسی کے ساتھ نہیں رہتی خدا سے دل لگا۔ بس یہی کافی ہے۔ دنیا پر اعتماد نہ کر تیری طرح اس نے بہتوں کو پالا اور مار ڈالا۔

جب تک آدمی بات نہیں کرتا اسکا عیب و ہنر چھپا رہتا ہے۔ ہر جھاڑی کی نسبت یہ خیال نہ کرو کہ خالی ہے، مبادا شیر سو رہا ہو۔

چشمے کے سرے کو ایک سلائی سے بند کر سکتے ہیں اور جب بھر گیا تو ہاتھی کے ذریعہ سے بھی نہیں گزر سکتے۔

موج تبسم

ماسٹر:- بڑا شہر کسکو کہتے ہیں۔
دہلی کا رہنے والا لڑکا:- جہاں قطب مینار، لال کنواں، جامع مسجد اور لاٹ صاحب کا دفتر ہو۔

مہاراجہ:- اس سال کی رپورٹ سے معلوم کرو کہ کس محکمہ نے سب سے زیادہ ترقی کی تاکہ ریاست اسکو اور ترقی دے سکے۔
وزیر اعظم:- (کچھ سوچکر) حضور محکمہ بیکاری نے

مجسٹریٹ:- میں پہلے ایک دفعہ تم کو سرکار کی لکڑی کاٹنے کے جرم میں معاف کر چکا ہوں، اس وقت تم نے وعدہ کیا تھا کہ آیندہ پھر کوئی قصور نہیں کرونگا
ملزم:- بے شک حضور۔
مجسٹریٹ:- پھر تم نے اپنی بیوی کو اتنا کیوں مارا کہ ہسپتال لے جانے کی نوبت پڑی۔
ملزم:- حضور مجھے اب تک معلوم نہ تھا کہ وہ بھی سرکار کی ہے۔

شہر کا لڑکا:- ویل مسٹر شیام ....
گاؤں کا لڑکا:- (بات کاٹ کر) بیل تم اور تمہارے رشتہ دار ہیں تو آدمی ہوں۔

باپ:- اپنے چھوٹے بچے سے مخاطب ہوکر) تم اپنے کیمرہ سے میری تصویر کیوں نہیں کھینچتے۔
بیٹا:- میرا کیمرہ بہت چھوٹا سا جیبی کیمرہ ہے۔ آپ کی تصویر کھینچنے کے لئے تو بہت بڑے کیمرہ کی ضرورت ہے

دلچسپ معلومات

مینڈک کھانے والی حسینہ

دنیا میں مینڈک کے بھی بڑے بڑے قدردان ہیں۔ ان ہی قدردانوں میں مشہور جاپانی حسینہ مس رے یان بھی ہے۔ مس رے یان کو جاپان کی حسین ترین لڑکیوں میں شمار کیا جاتا ہے اور اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کی سب سے محبوب اور لذیذ غذا مینڈک ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس حسینہ نے ایک خاص باورچی صرف اسی لئے رکھ چھوڑا ہے تاکہ وہ مینڈکوں کو طرح طرح سے پکا کر اس کے سامنے پیش کرے۔

معلوم نہیں اس حسینہ نے مینڈکوں کو کسی طبی اصول کے ماتحت کھانا شروع کیا ہے یا صرف زبان کے چٹخارے کے لئے۔ بہرحال یہ حسینہ سب سے زیادہ مینڈکوں کی شوقین ہے

امریکہ کا چوہا بہترین فلم ایکٹر

ہالی ووڈ امریکہ میں چوہے بھی فلم ایکٹر کا کام کرتے ہیں، چنانچہ مسٹر جوز فائن پیچ کے پاس ایک چوہا ہے جو اس وقت تک تقریباً ایک سو فلموں میں ایکٹر کا کام انجام دے چکا ہے۔ اس چوہے کا مالک اس چوہے کے ذریعہ سے اب تک لاکھوں روپیہ کما چکا ہے۔

چوہے کی حفاظت کے لئے چوہے کے مالک نے ملازمین کا ایک عملہ رکھ چھوڑا ہے جس کا کام ہی یہ ہے کہ اس چوہے کی خدمت اور نگرانی کرے۔

پارلیمنٹ میں بلوہ کانپور کا ذکر

لندن ۲۰ فروری۔ برطانی پارلیمنٹ میں کرنل ہیوریڈ نے مسٹر گراہم وہٹ کو کانپور فرقہ دارانہ فساد کے سلسلہ میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ قانون کے تحت میں قانون کی ذمہ داری پراونشل گورنمنٹ کے ذمہ عاید ہوتی ہے۔ آپ نے وہ تار پڑھ کر سنایا جو آپ کو گورنر کی جانب سے موصول ہوا تھا جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ فساد گرچہ فرقہ دارانہ تھا لیکن غنڈوں نے فرقہ دارانہ رنگ میں اپنا فائدہ دیکھا اور اس خوفناک جنگ سے فیض اٹھایا وزیر کی انتباہ پر پریس نے جوشیلی خبروں کو دینا بند کر دیا۔ اور اس طرح سے شہر کے خوف وہراس کو دور کرنے میں پریس نے مدد دی۔

خان عبدالقیوم کی تقریر

جالندھر ۱۹ر فروری۔ ہمارے کمانڈر مہاتما گاندھی نے دوسرے سنگرام کا بگل بجادیا ہے آپ لوگوں کو کانگریس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوجانا چاہیئے اور حکم کا انتظار کرنا چاہیئے۔ ان الفاظ میں خان عبدالقیوم ممبر اسمبلی نے نیں کلاں پولٹیکل کانفرنس میں اپنی صدارتی تقریر شروع کی جو کہ کل یہاں منعقد ہوئی۔

۵۲ کروڑ اشخاص نے سفر کیا

نئی دہلی ۲۱ر فروری۔ گذشتہ سال ریلوے کے ذریعہ فرسٹ کلاس میں چار لاکھ، سیکنڈ کلاس میں ۴۲ لاکھ، انٹر کلاس میں ۱۱۳۔ لاکھ اور تھرڈ کلاس میں ۵.۵۳۰۰۰۰ مسافروں نے سفر کیا۔ فرسٹ کلاس سے ۷ ۹ لاکھ سیکنڈ کلاس سے ۱۴۴ لاکھ۔ انٹر کلاس سے ۲۱ لاکھ اور تھرڈ کلاس سے ۲۷۶۲۰۰۰۰ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

آسام سے افیون کا خاتمہ

شیلانگ ۲۲ر فروری۔ حکومت آسام نے ایک اسکیم تیار کی ہے جسکی رُو سے دو سال میں آسام میں افیون کا خاتمہ ہو جائے گا۔

افسانہ

ایک انگریزی افسانے کا اردو ترجمہ

تھیسس اور منوچر!

انجناب مجتبیٰ خانصاحب یوسف زئی نسیم اکبر آبادی

عرصہ دراز ہوا پرانا شہر ٹروزن شاندار کے گھونگھٹ میں واقع تھا اس میں ایک چھوٹا لڑکا تھیسس رہتا تھا اس کا نانا اس ملک کا بادشاہ تھا وہ بہت عقلمند شمار کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ تھیسس جو محلات میں پلا تھا ہونہار ہونے کے باوجود اپنے دادا سے بہت سے امور میں مستفیض ہوتا رہا، اس کی والدہ کا نام ایتھر تھا۔

تھیسس نے اپنے باپ کو کبھی دیکھا ہی نہ تھا اوائل عمر سے ایتھر اس کے ساتھ جنگل میں جایا کرتی، اور ایک چٹان جو زمین سے نشیب میں واقع تھی اس پر بیٹھ کر اکثر اپنے بچے سے اس کے باپ کے متعلق باتیں کیا کرتی اور اوس کو بتلاتی کہ اس کا باپ ایجیس ہے اور وہ بہت بڑا بادشاہ ہے اٹیکا پر حکمرانی کرتا ہے اور ایتھنز میں رہتا ہے یہ شہر اس قدر ممتاز ہے کہ شاید ہی دنیا میں اور کوئی اس کے سوا ہو، تھیسس شہنشاہ ایجیس کی باتیں بہت غور وخوض سے سنتا اور اکثر و بیشتر اپنی والدہ سے پوچھا کرتا کہ وہ "ٹروزن" کیوں نہیں آتے اور ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتے
"ایتھر" سرد آہ بھر کر جواب دیتی۔

"آہ! میرے لال"، بادشاہ کے بہت سے حوالی ہوتے ہیں اور وہ انھیں میں خوش وخرم رہتا ہے۔

لڑکے نے پوچھا:- اچھا اماں جان کیوں نہ میں مشہور شہر ایتھنز جاؤں اور شہنشاہ ایجیس کو بتلاؤں کہ میں اس کا نور نظر ہوں"

"ایتھرا" نے کہا، صبر کرو تھوڑے عرصہ بعد ہم اس سے ضرور ملیں گے تم ابھی اتنے سمجھدار اور طاقتور نہیں ہو کہ اس مہم پر روانہ ہو"

"میں کتنے عرصہ میں اس مہم کے قابل ہوجاؤنگا تھیسس نے پھر ماں سے پوچھا" اس کی ماں نے جواب دیا "تم ابھی بچے ہو"، اچھا یہ چٹان جس پر ہم بیٹھے ہیں اٹھاؤ"

بچے کو اپنی طاقت پر ناز تھا، اس نے پتھر کو اٹھانے کی کوشش کی چاہا کہ کم از کم اسے سرکا ہی دے لیکن بے سود انجام کار اس بچہ کی سانس پھولنے لگی اور دم بھر گیا لیکن چٹان اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا ایسا معلوم ہوتا تھا گویا اس پتھر کی جڑیں زمین کے اندر پیوست ہیں جو اس کے اوپر آنے میں مانع ہیں اس چٹان کو ہلانے کے لئے بہت طاقت چاہیئے تھی لہذا وہ بچہ ناکامیاب رہا اس کی ماں کھڑی اپنے لڑکے کا جوش وخروش اور بعید از قیاس کام کو دیکھ رہی تھی، اس کو یہ دیکھ کر بہت رنج ہوا کہ اس کا لڑکا دنیا کی مہمات کا سامنا کرنے کے لئے بے چین ہے، بدیں وجہ اس کے لبوں پر ملال آمیز تبسم کی لہر دوڑ گئی اور آنکھوں میں صاف شفاف آنسو ڈبڈبا آئے۔

اس نے سلسلہ کلام جاری کیا دیکھا نور نظر تھیسس قبل اس کے کہ میں یہ سمجھوں کہ تم ایتھنز جاؤگے اور شہنشاہ ایجیس کو بتلاؤگے کہ تم اس کے بیٹے ہو تمہیں اس امر کی تکمیل کے لئے طاقت پیدا کرنی چاہیئے لیکن جب تم اس قابل ہوجاؤ کہ اس پتھر کو اٹھا سکو اور مجھے دکھا سکو کہ اس کے اندر کیا ہے، میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تم کو بخوشی اجازت دیدوں گی"

گاہے گاہے تھیسس اپنی والدہ سے پوچھا کرتا کہ وہ وقت ابھی آیا یا نہیں ماں اس کی ماں اس کے جواب میں اس پتھر کی طرف اشارہ کردیتی اور کہتی کہ برسوں بعد تم اس پتھر کو اُٹھا سکو گے اور تمہارا جانا اس پتھر کے اُٹھانے پر منحصر ہے بار بار گھونگھر والے بالوں اور گلاب جیسے رخساروں والا لڑکا بھاری پتھر کو بچوں کی طرح اٹھانے کی جدوجہد میں مشغول تھا یہ کام اس قدر سخت تھا کہ ایک مضبوط سے مضبوط دیو کو بھی اس کے اٹھانے میں بہت محنت کرنی پڑتی علاوہ ازیں تعجب تھا کہ وہ چٹان دن بدن زمین میں دھنستی نظر آتی۔

معاملہ دقت طلب تھا۔ تھیسس بہت جلد اپنے بچپن کی منازل طے کر رہا تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ وقت بہت جلد آئے گا جبکہ وہ اس بھاری پتھر کو اٹھانے میں کامیاب ہوگا۔ اس کی پوری اُمید ہوگی اور اپنے باپ سے جا کر ملے گا وہ بولا اماں! مجھے یقین ہے کہ یہ پتھر ذرا سرک گیا ہے کیونکہ اس کے چاروں طرف کی مٹی ابھر آئی ہے۔

اس کی ماں نے جلدی سے کہا نہیں نہیں لال یہ ناممکن ہے کہ تم جیسے چھوٹے لڑکے اس کو سرکا سکیں"!

کیونکہ اس کا بیٹا بچہ نہیں رہا تھا۔ وہ اب کافی بڑا ہوچکا تھا۔ جوان بھی تھا اور طاقتور بھی، وہ وعدہ کر چکی تھی مگر دنیا اب اس کی آنکھوں میں تاریک ہوچکی تھی اس کا لال عنقریب اس سے علیحدہ ہونے والا تھا اس کے جگر کا ٹکڑا جو برسوں سے اس کے سامنے رہتا تھا، جدا ہونے والا تھا۔ منٹ سے گھنٹے گھنٹوں سے دن، دنوں سے ہفتہ، ہفتوں سے مہینے اور مہینوں سے ایک سال کی مدت ختم ہوگئی۔ اُس کی ماں نے اُس کو کلیجے سے لگایا۔ اور کہا میرے بچے کس جوش وخروش اور عقیدت سے تمہارا باپ اپنے شان وشوکت والے محل میں تمہارا استقبال کرے گا۔ اور کس عمدگی سے تھیسس کو عزت بخشے گا۔ اور اپنے خاص اشخاص کو بتلائے گا۔ کہ تم ہی اس سلطنت کے ولی عہد ہو تھیسس کی آنکھوں میں خوشی کی وجہ سے نور پیدا ہوگیا وہ زیادہ دیر تک اپنی والدہ کی گفتگو نہ سن سکا، اُس نے کہا اماں جان، اب میں اس پتھر کو اٹھانے کی کوشش کروں"!

تھیسس مستعدی سے جھکا، اور اپنے ہر عضو کو جنبش دی۔ اس نے پتھر کو اٹھانے میں سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ وہ دیو جیسے پتھر سے کشتی لڑنے لگا، اُس نے ارادہ کر لیا کہ وہ ضرور اس پتھر کو کھد کانے گا۔ اُٹھائے گا۔ یا پھر یہیں اپنی جان دے دیگا۔ اور ہمیشہ کے لئے اس پتھر کو اپنی بطور یادگار چھوڑ جائے گا؛ ایتھرا بغور دیکھتی رہی ماں کی ممتا اور کچھ مفارقت کے خیال سے کہ اُس کا لڑکا اب طاقتور ہوگیا ہے کہ پتھر کو بخوبی اُٹھا سکتا ہے وہ دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر رکھے ہوئے تھی، بھاری پتھر ہلا ــــــ ہاں ــــــ
ــــــ زمین سے اُٹھا ــــــ
ــــــ پودوں کی جڑیں بھی اس کے ساتھ اوپر آگئیں ــــــ تھیسس کامیاب ہوگیا۔

تھیسس نے سانس لیتے ہوئے خوشی سے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ ایتھرا آنسو پی کر تھیسس کی کامیابی پر مسکرا دی پھر وہ اس طرح گویا ہوئی:-

ہاں تھیسس اب تمہیں میرے ساتھ نہ رہنا چاہیئے، دیکھو اس پتھر کے نیچے تمہارے باپ شہنشاہ ایجیس نے تمہارے لئے کیا رکھا ہے جس کو چھپانے کے لئے اس نے اپنے قوی بازوؤں سے اس قدر بھاری پتھر اسکے اوپر ڈھانپ دیا تھا"

ھقتیس نے نظر ڈالی اور دیکھا کہ چٹان کا وہ پتھر جس کو اس نے ہٹایا تھا دوسرے پتھر پر رکھا ہوا تھا۔ وہ پتھر ایک صندوق کی مانند تھا۔ اور جس کے اوپر کا پتھر بطور ڈھکنے کے تھا۔ اس سوراخ میں ایک تلوار جس کی نوک پر سونا چڑھا ہوا تھا، اور ایک جوڑی کھڑاؤں رکھی تھی۔ ایتھرا نے کہا: "یہ تمہارے باپ کی تلوار ہے اور یہ اُس کی کھڑاؤں ہیں۔ جب وہ ایتھنز کا بادشاہ ہو گیا تو اُس نے مجھ سے کہا تھا کہ جب تک میرا بچہ اس پتھر کو اٹھا کر اپنی مردانگی کا ثبوت دے تاوقتیکہ تم اُس سے بچوں کا سلوک کرنا۔ کیونکہ میں وعدہ کر چکی ہوں۔ اب تم یہ کھڑاؤں پہنو اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلو اور یہ تلوار کمر پر باندھو تاکہ تم اژدہوں اور دیوؤں سے لڑو، جیسے کہ تمہارا باپ جوانی میں لڑا کرتا تھا؟"

ھقتیس نے خوش ہو کر کہا: "میں آج ہی ایتھنز کو روانہ ہو جاؤں گا۔"

اُس کی ماں نے اسے پھسلایا کہ وہ دو تین دن تک اور ٹھہرے تاکہ وہ اُس کے سفر کے لئے ضروری اشیا بہم پہنچا دے، وہ تکالیف جو ھقتیس کو ایتھنز تک جانے میں پیش آئیں اتنی زیادہ تھیں کہ اس نے صبر کے ساتھ انکو برداشت کیا۔ قبل اس کے کہ وہ اپنے سفر کو بخیر و عافیت پہنچے ھقتیس نے اپنے والد کی سنہری نوک دار تلوار سے بہت سے نمایاں انجام دیئے اور بہت شہرت حاصل کر لی، قبل اس کے کہ وہ ایتھنز پہونچے اُس کی شہرت اس کی پیش خیمہ تھی۔

بیچارے تھیئس پر ایک بہت بڑی مصیبت آنے والی تھی اور اسے یہ گمان بھی نہ تھا کہ اسی شہر ایتھنز میں اس کا باپ حکمراں ہے۔ لیکن یہ صحیح تھا کہ اس کا باپ اسی ملک میں سلطنت کرتا تھا۔ حالانکہ تھیئس کے والد ضعیف نہ تھے لیکن حکومت کے تفکرات نے اس کو اُس کی عمر سے زیادہ نحیف اور ضعیف بنا دیا تھا۔ ایجیس کے بھتیجے یہ خیال کر کے کہ تھیئس اب زندہ نہ ہوگا۔ عنان سلطنت اپنے ہاتھوں میں لینے کی تدابیر سوچ رہے تھے لیکن جب انہوں نے یہ سنا کہ تھیئس بہت بہادر ہے اور ایتھنز آیا ہوا ہے تو انھوں نے خیال کیا کہ وہ کوئی ایسی تدبیر سوچیں جس سے وہ تاج اور سلطنت پر قابض نہ ہو سکے جو قانوناً اس کا حق ہے۔ لہٰذا یہ ایجیس کے بھتیجے جو تھیئس کے خاص چچازاد بھائی تھے اس کے دشمن بن گئے، خطرناک میڈیا جو جادوگرنی تھی، ایتھرا سے نفرت کرتی تھی اور یہ کیونکہ وہ شہنشاہ ایجیس کی دوسری بیوی تھی لہٰذا چاہتی تھی کہ اس کا بیٹا میڈس سریر آرائے سلطنت ہو، جوں ہی کہ تھیئس شاہی محل کے قریب آیا اس کے چچازاد بھائی اس سے ملے اور اسے پہچان لیا۔

باوجودیکہ تھیئس کے چچازاد بھائی اس کے بدترین دشمن تھے انہوں نے تھیئس سے ظاہر کیا کہ وہ اس سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے تھیئس کو رائے دی کہ اسے بادشاہ کے سامنے بطور اجنبی کے آنا چاہیئے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا وہ تمہیں یا تمہاری ماں کی نشانی کو پہچانتا ہے۔ تھیئس راضی ہو گیا کیونکہ اس کو یقین تھا کہ ایجیس اس کو شفقت پدری کے باعث ایک لمحہ میں پہچان جائے گا۔

اسی ضمن میں جبکہ تھیئس دروازے پر کھڑا ہوا انتظار کر رہا تھا اس کے چچازاد بھائی دوڑتے ہوئے شہنشاہ ایجیس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ ایک جوان ایتھنز میں آیا ہے جو غالباً یہ چاہتا ہے کہ آپ کو قتل کر دے، اور تخت و سلطنت پر مسلط ہو جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ دروازے پر کھڑا ہوا ہے اور شاہی حکم کا خواں ہے کہ آپ اجازت دیں تو وہ اندر آئے۔

یہ سُنکر بوڑھا بادشاہ چلایا "درحقیقت وہ ضرور کوئی بدمعاش ہے مہربانی کر کے بتلاؤ کہ میں کیا کروں۔"

میڈیا نے جواب دیا کہ آپ سب مجھ پر چھوڑ دیجئے، اور آپ خوش و خرم رہیئے، آپ صرف اس اجنبی کو باریابی کی اجازت دیجئے۔ اور شہنشاہی وقار کو قایم رکھتے ہوئے حکم دیجئے کہ وہ اس ہونے والے جام کی شراب پیئے۔

جناب والا کو خوب معلوم ہے کہ میں اکثر و بیشتر بہت سی زہریلی دواؤں کو چاہنے میں منہمک رہتی ہوں۔ ان میں سے ایک تیز دوا اس شیشی میں ہے۔ رہا یہ کہ کس چیز سے یہ زہر بنتا ہے تو یہ ایک راز ہے جسے میں کسی کو نہیں بتاتی اجازت دیجئے کہ میں ایک قطرہ اس جام میں ڈال دوں؛ بعدہ اس نوجوان کو یہ جام پینے دیجئے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ جو خیالات وہ اپنے دل میں لے کر آیا ہے ان کو اپنے سینہ میں پوشیدہ لئے ہوئے ابدالآباد کے لئے اس دنیا کو خیرباد کہے گا۔ یہ کہکر میڈیا مسکرائی لیکن اس کی مسکراہٹ اس پر مبنی تھی کہ وہ غریب تھیئس کو اس کے باپ کے سامنے زہر پلائے، شہنشاہ ایجیس اس پر راضی ہو گیا اور میڈیا کی اسکیم کی کوئی مخالفت نہ کی اور جب زہریلی شراب تیار ہو گئی تو اس نے حکم دیا کہ وہ اجنبی شخص حاضر کیا جائے۔ جام بادشاہ کے مقابل میز پر رکھا گیا۔ ایک مکھی جس نے اس میں سے ایک گھونٹ پیا، جھٹ اس میں گر گئی۔ میڈیا نے بھتیجوں کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔

تخت کے پاس آ کر تھیئس نے چاہا کہ وہ مختصر حال بیان کرے جس کو وہ سیڑھیوں پر سے سوچتا آ رہا تھا لیکن اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔ اور آواز گلے میں اٹک گئی۔ بیچارہ پریشان تھا کہ کیا کرے اور کس طرح کرے، چالاک میڈیا نے جوان کے دل و دماغ کا بغور مطالعہ کیا۔

میڈیا نے آہستہ سے بادشاہ کے گوش گزار کیا "کیا آپ اس کا انتشار دیکھتے ہیں اسے جرم کا اتنا خوف ہے کہ کپکپا رہا ہے اور بول بھی نہیں سکتا۔ وہ بہت دور کھڑا ہے لہٰذا آپ جلدی کریں اور اس کو جام پیش کریں۔"

شہنشاہ ایجیس نے اس نوجوان اجنبی کو بغور دیکھا بادشاہ کی سفید پلکوں میں اُس کے منھ کی بناوٹ خوبصورت اور بڑی آنکھوں نے ایک کشش پیدا کر دی۔ اور وہ خیال کرنے لگا کہ یہ جوان یقیناً کبھی بچپن میں میرے گھٹنوں پر جھولا ہے اور اس عرصہ میں کہ وہ جوان ہوا میں بوڑھا ہو گیا ہوں

آہ! "یہ" "میرا" "بچہ" تو نہیں؟

اس نے کہا "اے جوان آدمی میں خوش ہوں کہ تم جیسے ہونہار کی کچھ خدمت کر سکوں اس جام کو پیو اور مجھے مسرور کرو، یہ شراب جو خوش ذائقہ ہے میں صرف انہیں اشخاص کو پلاتا ہوں جو اس رتبہ کے قابل ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی تمہارے رتبہ کے برابر نہیں ہے لہٰذا تم نوش کرو۔"

شاہ ایجیس نے سنہری جام اٹھایا اور قریب تھا کہ اس کو پیش کر دے لیکن کچھ اس وجہ سے کہ وہ کسی کی جان لینا ٹھیک نہیں سمجھتا تھا اور کچھ اس وجہ سے کہ وہ اپنے ارادے میں پختہ نہ تھا۔ اس کا دل سینے کے اندر زور زور سے دھڑکنے لگا۔ وہ پریشان ہو گیا اور اُس کے ہاتھ میں رعشہ پیدا ہو گیا۔ اور بہت سی شراب چھلک کر نیچے گر گئی۔ یہ دیکھکر کہ تمام قیمتی زہر ضایع نہ ہو جائے شہنشاہ کے بھتیجے نے آہستہ سے کہا:

"کیا حضور اس میں شک ہے کہ یہ اجنبی بے قصور ہے دیکھئے اس کے پہلو میں وہ تلوار لٹکی ہوئی ہے جس سے کہ وہ آپ کو قتل کرنا چاہتا ہے، کس قدر تیز، خوفناک اور چمکدار ہے، جلدی کیجئے، اس کو شراب پینے دیجئے ورنہ ڈر ہے کہ وہ اپنا وار نہ کر جائے۔"

نہ معلوم ان الفاظ میں جادو تھا کہ شہنشاہ نے تمام خیالات اپنے دماغ سے نکال دیئے اور مصمم ارادہ کر لیا کہ ضرور اس اجنبی کو موت کے گھاٹ اُتارا جائے وہ اپنے تخت پر اکڑ کر بیٹھ گیا۔ اور تھیئس پر حقارت آمیز نظر ڈالی۔ بعدہٗ مُسکراتے ہوئے اُس نے جام آگے بڑھایا "پیو" اُس نے ذرا ترش لہجہ میں کہا۔ "تمہیں ہی صرف اس قسم کی شراب پینی چاہیئے۔"

تھیئس نے شراب لینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

شہنشاہ ایجیس کی نظر اس سُنہری نوکدار تلوار پر پڑی جو تھیئس کے بندھی ہوئی تھی وہ کانپ اٹھا جام کھینچ لیا۔

"یہ تلوار" شہنشاہ نے پوچھا تمہارے پاس کس طریقہ سے آئی"؟

یہ میرے والد بزرگوار کی تلوار ہے۔ تھیئس نے انکسارانہ لہجہ میں کہا۔

"یہ اُس کی کھڑاؤں ہیں۔ میری شفیق ماں (اس کا نام ایتھرا ہے) نے جب کہ میں بچہ تھا مجھے میرے باپ کی داستان سنائی۔ ایک مہینہ گزرا میں نے ایک بھاری پتھر اٹھایا اس کے نیچے یہ تلوار اور کھڑاؤں رکھی تھیں۔

اب میں اپنے والد کو ایتھنز میں تلاش کرنے آیا ہوں،"

یہ سُننا تھا کہ شہنشاہ نے اپنے لڑکے کو سینے سے لگا لیا۔

ریاست اورچھا کی باری آگئی

جھانسی ۲۲ر فروری۔ پراونشل کانگرس کمیٹی نے پنڈت بھگوت نرائن بھارگو ایم۔ ایل اے (ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی) کو اس امر کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا تھا کہ آیا برطانی علاقہ کے موضع لوہاری میں کانگریس کے جلوس پر اورچھا ریاست کی پولیس کی گولی چلانے کا واقعہ صحیح ہے۔ یو پی گورنمنٹ نے اس تحقیقات کے لئے ٹھاکر منشی سنگھ سب ڈویزنل افسر کو مقرر کیا تھا۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ دونوں حضرات تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ریاستی پولیس نے برطانی علاقہ میں گولی چلائی۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس میں اورچھا پولیس کے رویہ پر غور کیا جائے گا اور اس سلسلہ میں باقاعدہ ایجی ٹیشن شروع ہو جانے کا بہت اچھا امکان ہے۔ بعض سرکردہ کانگریسی کارکنوں نے پنڈت جواہرلال نہرو کو جھانسی بلایا ہے تاکہ وہ اس اہم معاملہ میں ان کی رہنمائی کر سکیں

کانگریس اور فیڈریشن

مسٹر رشبروک ولیم کا مضمون

لندن ۲۰ر فروری۔ مسٹر رشبروک ولیم نے ایک خط مانچسٹر گارڈین کو لکھا ہے جس میں آپ نے بیان کیا ہے کہ پچھلے سال آخر مہینوں میں کانگریس کے دائیں بازوؤں نے نمایاں ترقی کی تھی اور مہاتما جی کے لئے یہ ممکن تھا کہ وہ اپنی تجویزیں ارباب کانگریس کے مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت کے سلسلے میں منواتے رہے۔ جس میں ہم اب تک کامیاب رہے لیکن فیڈریشن کے سوال پر کانگریس مجبور ہوئی کہ وہ اپنی طاقت کا اندازہ کرے۔ مسلمان بہت کم تعداد میں کانگریس کے حق میں ہیں۔ چنانچہ کانگریس کو مسلم لیگ کا منھ دیکھنا پڑتا ہے اور جب تک اسے کوئی مددگار نہ ملے وہ اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتی۔ چنانچہ کانگریس کے لئے ہندوستانی ریاستوں سے سمجھوتہ کرنا ضروری ہو گیا۔ تاکہ ریاستوں کے باشندوں کی کانگریس کو ہمدردی مل سکے۔

آپ نے مزید لکھا ہے کہ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ کا ریاستوں کی کانفرنس میں شامل ہونا مصلحت سے خالی نہیں تھا لیکن سبھاش چندر بوس کا صدر منتخب ہو جانا صاف عیاں کرتا ہے کہ آیندہ اس قسم کی تجویزیں صدر کانگریس کے آگے نہیں پیش کی جا سکیں گی۔ جیسا کہ ارباب کانگریس خیال کرتے تھے۔

اگرچہ بوس ریاستوں کے وجود کے ہی خلاف ہیں تاہم آپ فیڈریشن نہیں چاہتے۔ چنانچہ آپ ریاستوں کے باشندوں کی ہمدردی کانگریس کے لئے بہت کم حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ ریاستیں مرکزی گورنمنٹ سے دور دور رہیں لیکن جب کانگریس سوراجیہ حاصل کرے تو ریاستوں کو خود مختار حکومت میں جذب کر لیا جائے۔

فلسطین کانفرنس اُلجھن میں

لندن ۲۲ر فروری۔ گزشتہ رات فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں برطانی اور یہودی ڈیلی گیٹوں کے درمیان پھر بات چیت شروع ہوئی جو تقریباً ۲½ گھنٹے تک جاری رہی۔ مزید گفت و شنید ۲۲ر فروری تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے جبکہ برٹش کیبنٹ کی میٹنگ ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کے مسئلہ پر گرما گرم بحث ہوئی اور بحث کے ملتوی ہونے کی غالباً یہی وجہ تھی کہ حکومت برطانیہ ڈاکٹر ویزمین کے بیان پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کانفرنس میں علی مہر نے جو بیان دیا اس میں ایک آزاد عرب سٹیٹ کے فائدے بیان کرتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ اول تو اس سے فلسطین کے عربوں کو فائدہ پہونچے گا۔ دوئم قریب کی عرب ریاستوں کو سود مند ثابت ہوگی۔ سوئم حکومت برطانیہ کے لئے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔ ایسی حالت میں جبکہ بین الاقوامی صورت حالات بدترین ہو رہی ہے۔ آپ نے اپنے بیان میں یہ بھی واضح کیا کہ ایک عرب اسٹیٹ میں یہودیوں کو اقلیتوں کے حقوق اور برطانی مفاد کے تحفظ کی پوری پوری گارنٹی ہوگی۔

عرب ڈیلی گیٹوں کی رائے کے مطابق یہ مہینہ فلسطین کانفرنس کے لئے ایک سنکٹ کا ہفتہ ہوگا سیکنا من خط و کتابت کے شایع ہونے سے معاملہ صاف ہونے کی توقع تھی مگر چونکہ اس کے معنی اور مطلب لگانے میں اختلاف ہے۔ اس لئے معاملہ جوں کا توں ہے۔

آج برطانی اور عرب ڈیلی گیٹوں کے درمیان پھر تبادلہ خیالات ہوا۔ آج دو نئے ممبر توکل سوری اور یعقوب غزاج بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد یہودیوں کا داخلہ بند کرنے پر تقریباً دو گھنٹے تک بحث ہوئی۔

جنرل فرانکو کی حکومت میں تبدیلی

برگیناں ۲۱ر فروری۔ جنرل فرانکو اپنی حکومت کی دوبارہ تنظیم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ اپنے بہنوئی سینور سرانو سونر کو جو اس وقت وزیر خارجہ ہیں وزیراعظم بنائیں گے جنرل فرانکو خود سٹیٹ اور افواج کے سب سے بڑے افسر رہیں گے۔

برطانیہ میں جنگ کی تیاریاں

لندن ۲۰ر فروری۔ آج دارالعوام میں سر جان سائمن نے ایک رزولیوشن پیش کیا جس کے ذریعہ ڈیفنس کے لئے .... پونڈ قرض لینے کی اجازت چاہی۔

سر جان سائمن نے فرمایا کہ ملک کی حفاظت کے لئے اب .... پونڈ کی رقم خرچ کا اندازہ کر

کانگریس کو سوشلسٹوں کا مشورہ

الہ آباد ۲۰ فروری۔ آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کئے:

ملک کی سیاسی صورت حالات اور واقعات پر جو کہ گذشتہ چند ماہ میں روشنی میں آئے ہیں اور ان پر کانگریس کی پالیسی کی روشنی میں غور کرنے کے بعد ایگزیکٹو کمیٹی کی یہ رائے ہے کہ کانگریس کا تری پوری کا اجلاس ہماری قومی جدوجہد میں ایک نئے دور کا آغاز ہونا چاہئے۔ جس طرح کہ ۱۹۲۹ء میں لاہور کا اجلاس ہوا تھا۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ کچھ عرصے خاصکر اس وقت سے جبکہ صوبوں میں کانگریس حکومتیں قایم ہوئی ہیں۔ کانگریس کی سرگرمیوں میں تنظیم کی کمی آگئی ہے اور رواداری کی حالت پیدا ہوگئی ہے۔ فیڈریشن کے متعلق کانگریس کے رویہ سے خاص طور پر اس کا ثبوت ملتا ہے کہ کانگریس کی سرگرمیاں اب ڈھیلی پڑگئی ہیں۔ حالانکہ ہم نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کو کلی طور پر نیست و نابود کرنے کا فیصلہ کیا ہے لیکن اب تک جو کچھ ہم نے کام کیا ہے وہ یہیں صوبہ کے ایڈمنسٹریشن سے آگے نہیں لے جاسکا۔ اور ہم فیڈریشن کے آنے کا انتظار کررہے ہیں اور اس طریقہ پر پہل کا کام برٹش گورنمنٹ کے اوپر چھوڑ رہے ہیں۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ وقت آگیا ہے جبکہ انتظار اور رواداری کی پالیسی ختم کردینا چاہئیے۔ اب یہ واضح کردینا چاہئیے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا نہ صرف مقابلہ کیا جائے گا۔ بلکہ تیز سے تیز رفتار والے طریقہ کے ذریعہ اس کو ختم کیا جائے گا اور کہ ملک کو کانگریس کی زیر سرکردگی آزادی کامل کا حق جلد از جلد حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ کانگریس آرگنائزیشنوں کی قوت اس کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ مزدوروں اور کسانوں میں بیداری اور ریاستی پرجا کے اندولن کو پیش نظر رکھتے ہوئے کمیٹی کو پورا یقین ہے کہ اس بڑھتی ہوئی رو کو قریب مستقبل میں سامراج کے خلاف ایک زبردست چیلنج کی صورت میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں آج حکومت برطانیہ جن مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے ان کو بھی مدنظر رکھنا چاہئیے۔ اس لئے کمیٹی کی پر زور رائے ہے کہ تری پوری کانگریس میں اس قسم کی واضح اور مضبوط پالیسی کا صاف اعلان کردینا چاہئیے۔

کمیٹی کی یہ بھی رائے ہے کہ کانگریس کو یہ بھی چاہئیے کہ ملک میں پارلیمنٹری اور غیر پارلیمنٹری سرگرمیوں میں مطابقت پیدا کرے اور ریاستی پروپیگنڈا کو ترقی دے۔ پارلیمنٹری پروگرام کی رفتار تیز کرنا بھی ضروری ہوگا مزید برآں کانگریس کو کسان اور مزدور تحریکوں میں براہ راست حصہ لینا چاہئیے۔ کانگریس کی طاقت کو اور مضبوط کرنا چاہئیے۔

ریاستوں کی متعلق ریزولیوشن

ریاستی رعایا پروپیگنڈا کے بارے میں بھی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں حیدرآباد، میسور۔ ٹراونکور، کشمیر۔ دھینکانیل۔ تلچر۔ نیاہس۔ راجکوٹ۔ جے پور کلسیا، اور دیگر ریاستوں میں رعایا جس دلیری کے ساتھ اندولن کررہی ہے اس پر اس کو مبارکباد دی گئی۔ جن اصحاب نے ان پروپیگنڈا میں حصہ لیا انکو مبارکباد دی گئی۔

مزید رائے ظاہر کی گئی کہ کانگریس نے برطانی ہند اور ہندوستانی ریاستوں کے درمیان مصنوعی امتیاز کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ اور وہ تمام ہندوستان کو ایک خیال کرتی ہے انڈین نیشنل کانگریس کا مقصد ہندوستانی

ریاستوں میں بھی آزادی قایم کرنا ہے اسلئے پارٹی کی یہ پختہ رائے ہے کہ ریاستی رعایا کا پروپیگنڈا انڈین نیشنل کام کا ایک ضروری جزو خیال کیا جائے اور کانگریس ریاستی کام میں عملی حصہ لے۔ امید ہے کہ تری پوری کانگریس میں ریاستی کام کی عملی حمایت کی پالیسی اختیار کی جائے گی۔

سر غلام حسین وزیر نہیں بن سکے

کراچی ۲۰ فروری۔ سندھ کی وزارت سے چھٹے وزیر سر غلام حسین ہدایت اللہ آج صبح حلف وفاداری اٹھانے والے تھے جس کے لئے وقت وغیرہ سب کچھ مقرر ہوگیا تھا اور وزیراعظم خان بہادر اللہ بخش۔ سر غلام حسین اور چیف سکریٹری حکومت سندھ گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچ گئے تھے مگر عین وقت پر تبدیلی ہونے سے حلف اٹھانے کی رسم ملتوی کرنا پڑی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہندو پارٹی کی جانب سے یہ اعلان کردیا گیا ہے کہ اگر چھٹے وزیر کا اضافہ کیا گیا تو ہندو پارٹی وزارت کی حمایت نہیں کریگی۔ وزیراعظم نے ہندو پارٹی کے ممبروں کو بہت سمجھایا مگر وہ رضامند نہیں ہوئے بالآخر گورنر سے مشورہ کرکے اس رسم کو ملتوی کرنا پڑا ہندو پارٹی اس بنا پر اضافہ کی مخالفت کررہی ہے کہ اس وقت کی سندھ کی وزارت میں تین مسلم وزرار اور دو پارلیمنٹری سکریٹری ہیں اور دو ہندو وزیر اور ایک پارلیمنٹری سکریٹری ہے۔ چھٹے وزیر کے اضافہ سے تناسب میں فرق پڑجائے گا۔ ہندو پارٹی کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

آل انڈیا ریاستی پرجا منڈل

لدھیانہ ۱۷ فروری۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے مندرجہ ذیل اپیل شایع کی ہے۔

تمام ہندوستان کے ریاستوں کے باشندوں کی کانفرنس ابھی ختم ہوئی ہے اس کا اجلاس اس موقعہ پر منعقد ہوا جبکہ ریاستوں میں اہم جدوجہد ہورہی ہے۔ نیشنل کانگریس کی توجہ اس جانب مبذول کرائی گئی ہے اور ریاستی باشندوں نے یہ نہایت عقلمندانہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ کانگریس کے ساتھ ملکر کام کریں گے۔ اور بغیر ارباب کانگریس کے صلاح کے کوئی آگے قدم نہیں بڑھائیں گے۔ اس کانفرنس کے پاس بہت زیادہ کام ہے جو اسے کرنا ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو ذرایع اختیار کئے جائیں گے وہ نہایت جانفشانی اور جذبہ سے پر ہونگے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ پرجا منڈل کی تمام انجمنیں مل کر کام کریں اور ہندوستان کے وہ اصحاب جو مسئلہ میں دلچسپی رکھتے ہیں مدد کریں کسی کام کو اچھی طرح سے انجام دینے میں روپے کی ضرورت ہوا ہی کرتی ہے اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ریسرچ ڈپارٹمنٹ کے لئے ایک سال کے واسطے پندرہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ اس کا دفتر اگرچہ بمبئی میں ہی رہے گا۔ لیکن ریسرچ ڈیپارٹمنٹ الہ آباد میں بہت جلد قایم کیا جائے گا۔ چنانچہ میں کانفرنس کی جانب سے اپیل کرتا ہوں کہ تمام ریاستوں کی انجمنیں اور وہ اصحاب جو اس سلسلہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کے لئے روپیہ جمع کریں چندہ جمع کرنے والے اصحاب اور چندہ دینے والے اصحاب کانفرنس کے خزانچی کے نام آل انڈیا اسٹیٹ پیپلز ۱۳۰ لیڈرداہ انسرٹ فورٹ بمبئی یا میرے نام سوراج بھون الہ آباد روپیہ بھیجیں۔

فیڈریشن میں نمایاں تبدیلیاں ہونگی

کراچی ۱۹ فروری۔ "ہندوستان میں کانگریسی وزیروں اور ریاستوں کے نمایندوں پر مشتمل ایک کانفرنس ہوگی جسمیں فیڈریشن پر خاص طور پر غور کیا جائے گا۔"

یہ ہے وہ رائے جو ہز ہائینس سر آغا خاں نے آج شام کو سر غلام حسین ہدایت اللہ کے مکان پر ممبران اسمبلی کے ایک نجی اجتماع میں ظاہر فرمائی۔"

ہز ہائینس نے یہ رائے ظاہر کی کہ فیڈریشن کا نفاذ یقینی ہے اگر چہ وہ غیر رضامند ہندوستانیوں پر نہیں ٹھونسا جاسکتا اس میں خاص طور پر فیڈرل لیجسلیچر میں ریاستوں کی نمایندگی کے متعلق نمایاں تبدیلیاں ہونگی۔ والیان ریاست کے نمایندوں کی نامزدگی کے بجائے کسی نہ کسی طرح کا انتخاب جاری کیا جائے گا۔ ہز ہائینس آغا خاں نے فرمایا کہ میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے کام کررہا ہوں اور ذمہ دار لوگوں کے ہاتھوں میں یہ کام چھوڑے جارہا ہوں وہ میری غیر موجودگی میں گفت وشنید جاری رکھیں گے۔

آغا خاں نے خیال ظاہر کیا کہ حکومت نے محسوس کیا ہے کہ صوبوں میں توازن رکھنے کے لئے ایوان بالا نے صحیح طور پر کام نہیں کیا ہے اور اس کا امکان ہے کہ پانچ سال کے بعد انھیں ختم کردیا جائے گا۔ سر آغا خاں نے سندھ میں ایک ایسی کولیشن منسٹری بنانے کی تائید کی جسمیں کانگریس کے نمایندے بھی شامل ہوں۔ ہز ہائینس آغا خاں آج سر عبداللہ ہارون کی قیام گاہ پر اسمبلی کے مسلمان ممبروں سے ملاقات کررہے ہیں اور کل آپ اسپیکر کے ساتھ چاء پئیں گے۔

آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت

واردھا ۱۹ فروری۔ شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے سیگاؤں جانے کے متعلق اخبارات میں مختلف قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ گذشتہ نومبر میں میں نے مہاتما جی سے سیگاؤں آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کو پورا کرنے کے لئے میں یہاں آئی ہوں۔ میرے آنے کا کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے۔ یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ میں تحریک ستیہ گرہ میں حصہ لینے کے لئے راجکوٹ جارہی ہوں۔ راجکوٹ میں میرے شوہر کا گھر ہے۔ انہوں نے وہیں پرورش پائی ہے اور کاٹھیاواڑ کے بہت سے حکمرانوں سے ان کے گہرے تعلقات ہیں اس لئے یہ قدرتی امر ہے کہ راجکوٹ میں ذمہ دار حکومت کی جدوجہد میں مجھے اور انھیں دونوں کو تحریک میں شامل ہونے کی ضرورت کو محسوس

کرنا چاہیئے اور بلاشبہ ہم مناسب وقت ایسا کریں گے۔ حال ہی میں سی پی کے ایک وزیر آنریبل بھروکا نے ضرورت کے وقت جے پور جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے اور سی پی کے ایک دوسرے وزیر پنڈت دوارکا پرشاد مصرا نے اس زور کے ساتھ تقریر کی ہے اور اس کی تائید آنریبل وزیراعظم پنڈت روی شنکر شکلا نے کی ہے۔ اب شریمتی وجے لکشمی پنڈت ایک چیلنج دے رہی ہیں۔

یوپی اسمبلی کا رات کو اجلاس

لکھنو ۲۰ فروری۔ یوپی اسمبلی میں وزیراعظم نے بیان کیا کہ مسلم لیگ کے لیڈر کے بیان کے پیش نظر رات کا اجلاس ۱۳ مارچ کے بعد سے شروع ہوگا اس تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے ڈپٹی اسپیکر نے اعلان کیا کہ ۱۳ مارچ کے بعد ہاؤس دن کے وقت بجٹ پر بحث کیا کرے گا اور رات کے اجلاس میں جو کہ تین گھنٹہ تک ہوگا ٹیننسی بل پر بحث ہوگی۔

راجکوٹ کی نمایشی اسمبلی کا خاتمہ

راجکوٹ ۲۱ فروری۔ راجکوٹ میں جو نمایشی اسمبلی حکومت کی طرف سے بنائی گئی تھی اس کا خاتمہ کردیا گیا حکومت نے یہ اعلان کردیا ہے کہ پرجا پرتی ندھی سبھا کا دفتر بند کردیا گیا اور ملازم الگ کردئیے گئے۔

بہار کا بجٹ کونسل میں

پٹنہ ۱۲ فروری۔ بہار اسمبلی میں شری انوگرہ نرائن سنگھ نائینس ممبر نے سنہ ۳۹۔۴۰ء کے بجٹ میں ۵۰۰۰ ہزار روپے کی زیادتی کا مطالبہ کیا ہے۔ آپ نے بیان کیا ہے کہ سوا ۶ لاکھ روپے معمولی اخراجات پر صرف ہونے کا اندازہ ہے۔ چونکہ کچھ نئی اور مفید تجویزیں ہیں۔ نشہ والی اشیا کو بند کرنا ہے۔ کواپریٹو تحریک کی مدد کرنی ہے اور بجلی پانی وغیرہ کا اچھا انتظام کرنا ہے۔ آپ نے کچھ روشنی اس امر پر بھی ڈالی کہ کچھ ٹیکس بڑھانے سے یا کسی قسم کا نیا ٹیکس عاید کرنے سے آمدنی بڑھ سکتی ہے۔

راجکوٹ کو قرض...

راجکوٹ ۲۰ فروری...
جام نگر اور ریاست بھ...
کو دس لاکھ روپے قرض...
سیٹھ امبالال سا...
سردار بھی سے ملنے کے...
ملاقات کی اجازت نہیں...

ستیاگرہی لیڈ...

جے پور ۱۲ فروری...
جو جے پور ستیہ گرہ کو...
ذیل اپیل شایع کی ہے...
چونکہ گورنمنٹ جے...
کسانوں کے حق میں...
ہے۔ چنانچہ پالیسی ندکو...
سنہ ۳۹ء کو تمام جے پور...
چنانچہ اس روز...
پھیریاں اور جلوس کا...
میٹنگ ہوگی جسمیں موجو...
جائے گا۔

ریاست جے پور کے دیوا...

نئی دہلی ۲۲ فروری...
کو مسٹر بیچم ریاست جے...
کا چارج مسٹر جے ناڈ کو...
سنہ ۳۹ء سے بھرت پور کی...
پریزیڈنٹ ہیں۔

حیدرآباد اسٹیٹ...

واردھا ۲۱ فروری۔ س...
اسٹیٹ کانگریس کے ڈ...
گاندھی سے ملاقات کی او...
مشورہ کے بموجب حیدرآباد...
فی الحال ستیہ آگرہ کو ملتوی...

ریاست لمبڈی...

احمد آباد ۲۲ فروری۔...
بہت بڑی تعداد میں لوگ...
موضع ایج میں پہونچ رہے ہیں...
میں واقع ہے بمعلوم ہوا ہے...
درخواست کی گئی ہے کہ ان...
دیکھ بھال کا انتظام کرے...

ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ممبروں کا استعفیٰ

واردھا گنج ۲۲ فروری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ۱۳ ممبروں نے کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا ہے جن میں سردار ولبھ بھائی پٹیل، مولانا ابوالکلام آزاد، بابو راجندر پرشاد، مسز سروجنی نیڈو، شریمتی بھولا بھائی ڈیسائی، ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ، شری شنکر راؤ دیو، سٹر ہری کشن خاب آچاریہ کرپلانی، خان عبدالغفار خاں، مسٹر جے رام داس، دولت رام سیٹھ جمنالال بجاج اور پنڈت جواہرلال نہرو شامل ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنا استعفیٰ الگ بھیجا ہے اور آپ نے ایک طویل بیان شایع کیا ہے جو ایکہزار الفاظ پر مشتمل ہے جسمیں اپنے استعفیٰ دینے کے اسباب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ بھی لکھدیا ہے کہ میں نئی ورکنگ کمیٹی میں بھی شامل نہ ہونگا۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل اور باقی ۱۱ ممبروں نے بذریعہ تار اپنے استعفے سبھاش بابو کے پاس بھیجدئے ہیں۔

تار میں لکھا ہے کہ ہمیں افسوس ہے آپ بیماری کے کارن یہاں تشریف نہ لاسکے اور ملاقات نہ ہوسکی۔ اسلئے موجودہ صورت حالات پر بحث کا موقعہ نہ مل سکا ان حالات میں ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ ہم استعفیٰ کا خط بھیج رہے ہیں اور اس کو اخبارات میں بھی شایع کرا رہے ہیں۔ تاکہ بے بنیاد افواہیں نہ پھیل سکیں اور عوام کے دلوں سے غلط فہمی دور ہوجائے۔

استعفیٰ کا مشترکہ خط

پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنا استعفیٰ علیحدہ دیا ہے باقی ۱۲ ممبروں نے استعفیٰ پر مشترکہ طور پر دستخط کئے ہیں۔ اور شری یت سبھاش چندر بوس کو ایک مشترکہ خط لکھا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے علیحدہ ایک خط بھیجا ہے۔ خان عبدالغفار خاں، شری یت جے رام داس ودولت رام اور سیٹھ جمنا لال بجاج نے جو واردھا میں موجود نہیں ہیں انہوں نے استعفیٰ کے مشترکہ خط پر اپنے اپنے دستخط کرنے کا اختیار دیا ہے۔

سردار ولبھ بھائی پٹیل و دیگر ۱۱ ممبران نے استعفیٰ کا جو مشترکہ خط بھیجا ہے اس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

عزیز سبھاش!

آپ کی علالت کا حال سنکر ہم سب کو بہت تکلیف ہوئی۔ یہ خیال نہیں کیا گیا کہ آپ کو اپنی صحت کو خطرہ میں ڈالکر واردھا آنا چاہئیے ہمیں امید ہے کہ بہت جلد آپ کو مکمل صحت حاصل ہوجائے گی۔

ہم نے حال کے حالات پر بڑی احتیاط کے ساتھ غور کیا اور صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں آپ کے مختلف بیانات بھی پڑھے۔ بدقسمتی سے آپ کی علالت اور اس کے نتیجہ میں اجلاس کی ملتوی کی وجہ سے ہم آپ کے بیانات پر اپنے خیالات کا اظہار نہیں کرسکے۔

اس موقع پر ہمارے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ ہم دستخط کنندگان ورکنگ کمیٹی کے ممبران کی حیثیت سے اپنا استعفیٰ دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں اور ہم اس خط کے ساتھ اپنا استعفیٰ ارسال کررہے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ کیبنٹ ایسی ہونی چاہئیے جو آپ کے خیالات کی ترجمانی کرے۔

ہم محسوس کرتے ہیں کہ اب وہ وقت آگیا ہے جبکہ ملک کو صاف صاف پالیسی اختیار کرنی چاہئیے جو کانگریس کے مختلف اور ناموافق گروپوں کے درمیان مفاہمت پر مبنی نہو۔ اسلئے یہ صحیح ہے کہ آپ ایک یک رنگ کیبنٹ منتخب کریں جو اکثریت کے خیالات کی ترجمانی کرتی ہو۔ آپ اس بات کے لئے ہم پر اعتماد کریں کہ آپ کی ملک کے سامنے پیش کی ہوئی پالیسی کے جن معاملات میں ہمیں آپ سے اتفاق ہوگا۔ ان میں ہر ممکن تعاون کریں گے پبلک کی امید و بیم کی حالت کو دور کرنے کے لئے ہم یہ خط اخبارات کو بھیج رہے ہیں۔

سندھ کی کیا پالیسی ہونا چاہئیے

کراچی ۲۱ فروری۔ آج اسپیکر سندھ اسمبلی میر محمود شاہ نے سر آغا خاں کے اعزاز میں ایک پارٹی دی جسمیں تقریر کرتے ہوئے آپ نے مشورہ دیا کہ سندھ کی تمام پارٹیوں کو یہ رویہ اختیار کرنا چاہئیے کہ نہ کسی قسم کی مالی امداد لیں گے۔ اور نہ قرض لیں گے۔ اور حکومت ہند کو مجبور کردینا چاہئیے کہ وہ آپکا مطالبہ منظور کرے۔ اس کو ایک قومی مسئلہ بنالینا چاہئیے جس کی حیثیت پر تمام قوم ہونا چاہیے۔ اس مسئلہ کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کے لئے وزارت کو اپنا سب کچھ نچھاور کردینا سب کچھ نچھاور کردینا چاہئیے اور اگر ان کی آواز کی شنوائی نہ ہو تو تمام وزیروں کو ایک ساتھ استعفے دیدینا چاہئیے۔ سندھ ہندوستان کا پھاٹک ہے اور تمام ہندوستان کا فرض ہے کہ وہ اس بات کا دھیان رکھے کہ اہل سندھ کو خوشحالی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا مواقع حاصل ہوں۔ سندھ اپنے بچپن ہی میں قرض کے بھاری بوجھ سے دب گیا ہے جس کا اتارنا اس کے لئے ناممکن ہے۔

آنریبل مسٹر سندل داس وزرانی نے ہر اخلت کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے صوبہ سندھ کو زندگی دی ہے ہم آپ سے امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے صوبہ کی دیکھ بھال کریں گے۔ سر آغا خاں نے ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔

بنگال کے گورنر کا انتقال

کلکتہ ۲۳ فروری۔ گورنمنٹ ہاؤس سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلینسی لارڈ برابورن گورنر بنگال کا آج صبح ۱۱ بجکر ۱۲ منٹ پر انتقال ہوگیا۔

آج صبح ½۹ بجے وایسرائے ہاؤس سے ایک کمیونک شایع ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلینسی لارڈ برابورن کی خطرناک علالت اور کسی وقت انتقال کرجانے کے پیش نظر ملک معظم نے ہز اکسلینسی سر رابرٹ ریڈ کے جو اس وقت آسام کے گورنر ہیں بحیثیت گورنر بنگال تقرر کی منظوری دیدی ہے آسام کے چیف سکریٹری سر ٹوائی منکس سی۔ آئی۔ ای، آئی۔ سی۔ ایس بحیثیت گورنر آسام کام کریں گے معلوم ہوا ہے کہ سر رابرٹ ریڈ کلکتہ کے لئے روانہ ہورہے ہیں اور سر ٹوائی منکس آسام جارہے ہیں

لکھنؤ میں مدح صحابہ

لکھنؤ ۲۲ فروری۔ تقریبًا ایک سال کے بعد آج مسلمانوں کے سنی فرقہ نے لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلہ میں پھر ایجی ٹیشن شروع کردیا احتیاطی تدابیر کے طور پر پانچ سنی لیڈروں یعنی عبدالشکور، مسٹر محمد یونس خالدی مولانا ظفر الملک حاجی عبدالسلام اور حاجی محمد کامل کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت گرفتار کرلیا گیا ہے۔ قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت آج ڈپٹی کمشنر نے ایک امتناعی حکم جاری کردیا کہ جس کی رو سے دو ہفتہ تک لکھنؤ میونسپل بورڈ اور چھاؤنی کے حدود میں غیر معمولی اجتماع یا پبلک راستہ میں پانچ آدمیوں سے زیادہ جمع ہونا ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

لیڈروں کی گرفتاری کے بعد مدح صحابہ کے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ۲۴ اشخاص گرفتار ہوچکے ہیں صورت حالات بہت شدید ہے حالات پر قابو پانے کے لئے پولیس کے کافی انتظامات کردیئے گئے ہیں۔

پارلیمنٹری سب کمیٹی کا وجود بھی ختم ہوگیا

واردھا ۲۲ فروری۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران کی حیثیت سے مستعفی ہوجانے کی وجہ سے کانگریس کی تاریخ میں ایک بے نظیر الجھن تری پوری سیشن کے موقع پر پیدا ہوجائے گی۔ کیونکہ پارلیمنٹری سب کمیٹی ورکنگ کمیٹی کی ایک سب کمیٹی ہے۔ اسلئے سردار ولبھ بھائی پٹیل اور مولانا ابوالکلام آزاد اور بابو راجندر پرشاد کانگریس کیبنٹ سے مستعفی ہوجانے کے بعد پارلیمنٹری کمیٹی کا اس وقت تک وجود نہیں رہا۔ جب تک کہ نئی کمیٹی نہ بن جائے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ کانگریسی صوبوں میں وزارتوں پر ان استعفوں کے خطرناک اثرات پڑیں گے اور تری پوری میں کانگریس کا اجلاس ہونے تک صورت حالات بہت زیادہ پیچیدہ رہے گی۔

ورکنگ کمیٹی کے ایک ممبر فرماتے ہیں کہ وہ کسی شخص کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے یا ورکنگ کمیٹی کے کسی ممبر کے متعلق اعتماد کا ووٹ پاس کرنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اگرچہ یقینًا اس قسم کی تجویزیں کی گئی ہیں ورکنگ کمیٹی کے ایک دوسرے ممبر فرماتے ہیں کہ "ہم کل جارہے ہیں" اس کے بعد واردھا کانگریس کی میٹنگ کا مرکز نہیں ہوگا۔ اگر حالات نے اچانک کوئی رخ بدلا تو آیندہ بہت طوفانی دن ہوں گے۔ یہاں یہ عام خطرہ محسوس کیا جارہا ہے کہ تری پوری میں ڈیلیگیٹوں کے لئے دو ہی نعم البدل ہوں گے یا تو وہ اپنے نیا لیڈر منتخب کریں گے یا واردھا کی رہنمائی میں کام کریں گے۔

جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم

پیرس ۲۴ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے نمائندے موسیو براؤ سنیٹ بین ڈی لوز سے برگوس واپس آگئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ آپ نے جنرل جارڈن کو مطلع کیا ہے کہ حکومت فرانس نے غالبًا جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت تسلیم کرنے کے فیصلہ پر آیندہ ہفتہ سے عمل کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ بھی دوشنبہ کو اسی قسم کا بیان دیگی۔

ہندو میونسپل ممبروں کے استعفے

شاہجہانپور۔ ۲۳ فروری معلوم ہوا ہے کہ میونسپل بورڈ کے تمام ہندو ممبر مستعفی ہوگئے ہیں۔ استعفوں کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ہندو ممبروں کو جو کہ اقلیت میں ہیں مسلم اکثریت سے شکایتیں ہیں۔ مستعفی ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

لالہ مایارام۔ وید سالک رام۔ ڈاکٹر ستیارام

بابو شمشیر بہادر۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ لوگ ایک مرتبہ پہلے بھی اسی قسم کی وجوہات کی بنا پر مستعفی ہوچکے ہیں مگر دوبارہ بلامقابلہ منتخب کرلئے گئے۔ شہر میں استعفوں سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

یوپی میں سستے ریڈیو سیٹ

لکھنؤ ۲۰ فروری۔ موجودہ ہفتہ میں حکومت یوپی کی بڑے پیمانہ کی صنعتوں کی کمیٹی کا ایک جلسہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت کے کمرے میں منعقد ہوا۔ سستے ریڈیو سیٹ، سائیکلیں، تیزاب اور کاسٹک سوڈا بنانے کا امکانات پر جلسے میں غور کیا گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر واڈیا نے سستے ریڈیو سیٹ تیار کرانے کی ایک اسکیم پیش کی ہے اس ریڈیو سیٹ سے دو سو میل کے فاصلہ کے اندر اندر کے تمام اسٹیشنوں کا پروگرام سنا جاسکیگا۔ اور صوبہ کے اندر فی ریڈیو سیٹ کی تیاری پر ۳۵ روپیہ لاگت آئے گی جسے ایسے ریڈیو سیٹ سے جس سے تمام ہندوستان کے ریڈیو اسٹیشنوں کا پروگرام سنا جاسکے۔ ۵۵ روپیہ لاگت آئے گی۔ اور بیرونی ملکی اسٹیشنوں کا پروگرام سنانے والے ریڈیو پر ۸۰ روپیہ فی ریڈیو سیٹ لاگت آئے گی۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ پہلے سیٹوں کا پہلے بنارس یونیورسٹی معائنہ کرے۔ اور اگر انھیں بازار میں لانا ممکن ہوا تو امداد دینی چاہئیے۔

ڈیفنس کیلئے قرضہ

لندن ۲۳ فروری۔ دارالعوام میں ۱۲۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۱۰ ووٹوں سے وہ گورنری تحریک منظور ہوگئی جس کے ذریعہ ڈیفنس کے واسطے ۸۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ قرض لینے کا اختیار طلب کیا گیا ہے۔

جمود کی حالت

دہلی ۲۵ فروری۔ ورکنگ کمیٹی کے ۱۳ ممبروں کے استعفوں کے بعد عجیب جمود کی سی حالت پیدا ہوگئی ہے۔ اگرچہ صدر نے انھیں [illegible] منظور نہیں کیا ہے مگر انھیں نامنظور کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عملی طور پر ورکنگ کمیٹی ختم ہوچکی ہے۔ نئی ورکنگ کمیٹی کے تقرر کے بغیر تری پوری کانگریس کے لئے ریزولیوشن وغیرہ مرتب ہوچکے ہیں

مہاتما گاندھی کا اظہار افسوس

واردھا گنج ۲۳ فروری۔ مہاتما گاندھی نے لارڈ برابورن کے انتقال کے سلسلہ میں انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ:-

لارڈ برابورن کے انتقال کی خبر سے مجھے گہرا رنج ہوا ہے مجھے ان سے قریبی دوستی کا شرف حاصل تھا۔

سر غلام حسین ہدایت اللہ وزیر سندھ بن [illegible]

کراچی ۲۱ فروری۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سر [illegible] ہدایت اللہ نے کل صبح حلف وفاداری اٹھا[illegible] آج اسمبلی میں سر غلام حسین ہدایت اللہ اور د[illegible] وزیروں کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ اب سندھ کیبنٹ مکمل ہوگیا ہے جسمیں چار مسلمان اور دو ہندو [illegible] کل ہاؤس میں ساٹھ ممبران ہیں جسمیں سندھ [illegible] ۶ وزیر ہیں تین پارلیمنٹری سکریٹری۔ ایک اسپیکر [illegible] ایک ڈپٹی سپیکر۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ شرائط اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱. قاعدہ ۶۶)

بعدالت خفیفہ آگرہ مقام آگرہ

مقدمہ نمبر ۳۱۶ بابت سنہ ۳۸ء

فرم رائے بہادر سیٹھ تاراچند مدن گوپال واقعہ بیلنگنج آگرہ بذریعہ سیٹھ جگنا تھ پرشاد ایک از مالک فرم ڈگریدار

بنام

کشن چند ولد نامعلوم و برج کشور ولد نامعلوم قوم ویش ساکن بندکی روڈ ضلع فتحپور مالکان فرم کشن چند برج کشور مدیونان ڈگری بنام کشن چند و برج کشور۔

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان سیٹھ تاراچند مدن گوپال ڈگریدار نے واسطے نیلام مال کے درخواست گزرانی ہے لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۹ ماہ جنوری سنہ ۳۹ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا

بحکم معشوق علی مفرم
عدالت جج خفیفہ آگرہ
(مہر عدالت)

جامعہ طبیہ کی ڈگریاں تسلیم کرلیں

دہلی ۱۸ فروری۔ یوپی سرکار کے بورڈ آف انڈین میڈیسن نے جامعہ طبیہ قرولباغ دہلی کو باضابطہ طور سے تسلیم کر لیا ہے اور جامعہ طبیہ دہلی کے سند یافتگان کو رجسٹری کے حقوق کے علاوہ قانونی حقوق بھی حاصل ہوں گے۔ جامعہ طبیہ دہلی کی مجلس مذاکرہ کی طرف سے بورڈ آف میڈیسن کو مبارکباد دی گئی ہے

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر جج خفیفہ قنوج مقام سرائمیراں ضلع فرخ آباد

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۳۹۳ سنہ ۱۹۳۸ء

بعدالت خفیفہ قنوج ضلع فرخ آباد

محمد قسیم ولد ارشاد حسین قوم سید ساکن موضع سمدھن پرگنہ تالگرام ضلع فرخ آباد

بنام

محمد ادریس ولد حسین علی قوم سید ساکن سمدھن حال مقیم کانپور محلہ چمن گنج متصل منزل بسم اللہ بیگم بر مکان سجاد حسین ہم زلف محمد ادریس کرایہ دار علاقہ منصفی کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت للعہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے۔ واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ فروری سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم احمد یار خاں مفرم
عدالت خفیفہ قنوج
(مہر عدالت)

فیڈرل کورٹ کے نئے جج

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر جسٹس سرینواس وردا چاریہ سوموار کے دن ۲۷ فروری کو فیڈرل کورٹ میں اپنے عہدے پر کام شروع کر دیں گے۔ اس دن اس مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ جو حکومت یوپی نے ان جرمانوں کی وصولی یابی کے لئے جنہیں حکومت ہند نے چھاؤنی کے علاقوں سے وصول کر لیا ہے مرکزی حکومت کے خلاف دعوی کیا ہے۔

ہندوستان اور روس کے درمیان ریل،

پشاور ۲۱ فروری۔ افغانستان کے بادشاہ ہز مجسٹی ظاہر شاہ نے اپنے وزیروں سے مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ قندھار اور ہرات کے درمیان ریلوے لائن قایم کی جائے۔ جس کا سلسلہ ایک طرف ہندوستان اور دوسری طرف روس کی ریلوے لائن سے ملا ہو کیونکہ یہ محسوس کیا گیا ہے کہ بغیر معقول ریلوے سسٹم کے ملک میں صنعتی کارخانوں کے سسٹم کو فروغ نہیں ہو سکتا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ریل کا یہ سلسلہ ۵۰۰ میل لمبا ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس ریلوے کی اجارہ داری کے لئے روس اور برطانیہ دونوں کوشش کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ کنگ امان اللہ شاہ نے روس کو افغان ریلوے لائن بنانے کی اجازت دیدی تھی جس سے حکومت ہند اور حکومت برطانیہ میں بڑا تہلکہ مچ گیا تھا۔ کنگ نادر شاہ بھی افغانستان میں ریلوے لائن بنوانا چاہتے تھے مگر ان کا منصوبہ پورا نہ ہو سکا۔ یہ بھی امکان ہے کہ اس ریلوے لائن کے بنانے کے لئے خود افغانستان میں کمیٹی قایم کی جائے۔ جس میں روس اور برطانیہ کے بھی حصہ ہوں۔ جرمنی بھی شاید اس کمپنی میں حصہ لے۔ اگر رقم مطالبہ ہوئے پر واپس کرنا ہوگی۔ تخمینہ تیار ہو رہا ہے

ریاستوں کے معاملات پر مہاتما گاندھی کا اضطراب

واردھا ۲۱ فروری۔ ریاستوں کا معاملہ اس قدر زور کے ساتھ چھڑے گا کہ کانگریس کے تمام اندرونی جھگڑے ختم ہو جائیں گے خیال کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی راجکوٹ لمبڑی جے پور وغیرہ کے واقعات پر بہت مضطرب ہیں۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ مہاتما گاندھی ہندوستانی ریاستوں کے معاملہ پر وائسرائے سے خط وکتابت کر رہے ہیں، بہت جلد سمجھوتہ ہونے کا امکان ہے۔ لیکن اگر سمجھوتہ نہ ہوا تو یہ کہنا مشکل ہے کہ اس وقت ملک کو کس صورت حالات کا سامنا کرنا پڑے گا

مستقبل بہت خوفناک دکھائی دے رہا ہے۔ خیال ہے کہ مہاتما گاندھی اب زیادہ عرصہ تک خاموش نہیں رہیں گے۔ اگرچہ انہوں نے ان لوگوں پر بھی جن سے انتہائی قربت ہے اپنا ارادہ ظاہر نہیں کیا ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے علامتوں کی کمی نہیں ہے کہ مہاتما گاندھی آیندہ طریقہ کار کے متعلق غور کر رہے ہیں۔

ملتان ۲۰ فروری ۲۰ بجے صبح ۶ بجکر چالیس منٹ پر مسافر گاڑی ایک انجن سے ٹکرا گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۸ مسافروں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان

منبع الطب کالج لکھنؤ کا سالانہ امتحان حسب معمول ۴ و ۵ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴، ۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۸ھ روز دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ ۲ بجے سے ۴ بجے تک منبع الطب کالج میں لیا جائے گا۔ جب ضوابط دستور العمل جدید بطریق پرائیوٹ شریک امتحان ہونے والے اصحاب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنی درخواستیں و نقول اسناد سابقہ جس سے معیار قابلیت واضح ہو سکے مصدقہ مقامی مجسٹریٹ مطبوعہ فارم پر مع فیس امتحان ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء تک عالیجناب مولانا حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب ماہر آنریری سکریٹری منبع الطب لکھنؤ کے پتہ سے بھیجدیں۔ اور داخل شدہ طلاب ۱۵ مارچ سنہ رواں تک اپنے حسابات صاف کریں۔ اس کے بعد کوئی درخواست قابل لحاظ نہ ہوگی۔ و نیز بعد منظوری داخلہ حاضر ہونے والے طلبہ کی فیس داخل دفتر کر دی جائے گی۔ اور بغیر اجازت آنے والے طلاب کی کوئی ذمہ نہیں لیجا سکتی دستور العمل فارم درخواست داخلہ نقشہ فیس ہائے کالج لنصاب تعلیم اردو۔ ۶ پی یا دیگر کاغذات دو آنہ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر سے طلب کئے جاسکتے ہیں۔

(کلرک دفتر منبع الطب کالج لکھنؤ)

جو بہت شدت کے ساتھ غور کر رہے ہیں اس سلسلہ میں شریمتی وجے لکشمی پنڈت نے جو بیان دیا ہے اس کو بہت اہم خیال کیا جا رہا ہے

اسٹیٹ کانگریس کمیٹی بنارس

بنارس ۱۲ فروری۔ بنارس اسٹیٹ کانگریس کمیٹی کی ایک غیر معمولی میٹنگ میں مہاراجہ بنارس کے اعلان پر غور کیا گیا اور اس بات پر اظہار تعجب کیا گیا کہ اعلان میں ذمہ دار حکومت کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ اور مہاراجہ صاحب کی توجہ پنڈت جواہر لال نہرو کی اس رائے کی جانب دلائی گئی کہ

میونسپل اسکولوں کے متعلق ہدایات

پبلک کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شہر کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے جناب چیرمین صاحب تعلیمی کمیٹی میونسپل بورڈ نے یہ حکم دیا کہ تمام میونسپل اسکول ۲۲ فروری سنہ ۳۹ء سے کھول دیئے جائیں صرف ان چند اسکولوں کو چھوڑ کر جہاں لڑکوں و ماسٹروں کو خطرہ محسوس ہوتا ہے۔

۲۲ فروری سے نہ کھلنے والے اسکول حسب ذیل ہیں طلاق محال۔ بیکن گنج۔ چمن گنج۔ ویش پورہ۔ ویش پورہ اچھوت برٹیڈ پرائمری۔ ٹیکاپور۔ اور جنی گنج۔ یہ اسکول ہولی کی تعطیل کے بعد کھلیں گے جملہ نسواں اسکول ہولی کے میلہ کے بعد کھلیں گے۔

ودیا کانت شو کلا
پرنسل اسسٹنٹ چیرمین ایجوکیشن
میونسپل بورڈ۔ کانپور

رعایا کو ذمہ دار حکومت ملنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرے گا۔

سبھاش بابو کا تردیدی بیان

کلکتہ ۱۲ فروری۔ اخبار اسٹیٹسمین نے سبھاش بابو کے متعلق اپنی ۱۴ فروری کی اشاعت میں لکھا ہے کہ انہوں نے ایک عرصہ تک فسیزم کی حمایت کی سبھاش بابو نے اسکی تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ میں نے یوروپ میں یا ہندوستان میں کبھی فسیزم کی حمایت نہیں کی۔

تری پوری کانگریس میں شریک ہوں گے

کراچی ۱۲ فروری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ ۵ مارچ کو بمبئی ہوتے ہوئے ہوائی جہاز کے ذریعہ تری پوری تشریف لے جائینگے جہاں وہ انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس میں شریک ہونگے ۴ مارچ کو وہ تری پوری پہنچ جائیں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۴ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | نمبر ۹

ادبیات

شفق کا تبصرہ شامِ شہادت پر

(از - اعجاز صدیقی - اکبر آبادی مدیر "شاعر" آگرہ)

اے مسلماں! اے عزادارِ شہیدِ کربلا
آ سناؤں تجھ کو اک اندوہ و غم کا ماجرا

درس لے اللہ میری سرخیوں سے درس لے
چاک ہو کر رہ گئی ہے کیوں مری رنگیں قبا

بے سبب اے نوحہ خواں میری نہیں یہ سرخیاں
کچھ صدی پہلے تھی میں بھی مشرق ماہ سہا

مجھ میں تھے تسکین کے ساماں بقدرِ رنگ و بو
شام کے انوار تھے در اصل میری ہی ضیا

آہ میں اب مطلقاً بے کیف ہوں مغموم ہوں
خون برساتی ہے اب ہر شام کو میری فضا

آجتک مجھ میں جھلکتا ہے شہیدوں کا لہو
اپنے خوں ہونے کا میں تجھ کو سناؤں واقعا"

کربلا میں واقعہ ایسا ہوا اک ناگوار
جس سے ذرہ ذرہ دنیا کا ہے ابتک دل فگار

وہ جنھیں دیتے تھے دامن کی ہوا روح الامین
دوش پر جن کو چڑھاتے تھے شہ عالی وقار

آہ تپتی ریت پر اُن کا گلا کاٹا گیا
لُٹ گئی میدان میں کوفے کے طیبہ کی بہار

خاک و خوں میں لوٹتے تھے خانداں کے دودماں
صبر والوں کے مگر چہرے سے تھا صبر آشکار

سُرخ تھی خونِ شہیداں سے زمین کربلا
لُٹ رہا تھا شامِ غربت میں نبیؐ کا لالہ زار

جانے میرا حال کیا ہوتا، نہ پڑھ لیتی اگر
لَا فَتٰی اِلَّا عَلِی لَا سَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار"

میں نے معصوموں کو دیکھا ہے سسکتے خاک پر
آہ تک لب پر نہ تھی تیروں سے تھا چھلنی جگر

ہو گئی بیوائیں کتنی بیویاں اسلام کی
کیا تحمل تھا نہ ہونے پائی اُن کی آنکھ تر

ظالموں کو اور لعینوں کو ملیں جام نشاط
اور پانی کے لئے ترسیں امامِ بحر و بر

الاماں وہ دُھوپ وہ گرمی وہ ریتلی زمیں
خون میں غلطاں وہ لاشیں کچھ ادھر اور کچھ اُدھر

جسم دیکر ظلم کو لاتا اگر کوئی وہاں
وہ بھی رہ جاتا بصد حسرت کلیجہ تھام کر

چند گھنٹوں میں خزاں نے کر دیا میدان صاف
ہو گیا تاراج اک پورا چمن المختصر"

میں بیاں کبتک کروں یہ کربلا کے واقعات
سینکڑوں صدیوں میں ہوتے ہیں کبھی یہ حادثات

ہو گیا جو کچھ بھی وہ تقدیر آدہاں ہونا ہی تھا
کیونکہ اُس پر منحصر تھی ساری اُمت کی نجات

سب یہ منشائے الٰہی تھا مگر سچ تو یہ ہے
دن پہ نازل یہ بلا ہوتی تو ہو جاتا وہ رات

ظالموں سے لے لیا فطرت نے خود ہی انتقام
رفتہ رفتہ تنگ ہو کر رہ گئی اُن پر حیات

اب وہ جور و ظلم کی برباد دُنیا ہو گئی
اب خس و خاشاک کا انبار ہے نہر فرات

زندگی ہے محفلِ انساں کی رودادِ شہید
ہے اسی ایثار پر دار و مدارِ کائنات

دنیائے اسلام

ترکی سرحدات کی زبردست نگرانی

انطاکیہ - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی حکومت نے اسکندرونہ اور ترکی کے مابین سفر کرنے کی ممانعت کر دی ہے اور تمام پاسپورٹ جو دسمبر میں مسافروں کو دئے گئے تھے - منسوخ قرار دیدئے ہیں - جو لوگ اسکندرونہ کے راستہ سے ترکی کا سفر کرنا چاہیں ان کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اسکندرونہ کا سرکاری محکمہ ان کے چال وچلن کی تصدیق کرے - معلوم ہوا ہے کہ ترکی سرحدوں پر باوردی کی نگرانی نہایت سختی سے کی جا رہی ہے اور ذرا سے شبہ پر مسافروں کو داخلہ سے محروم رکھا جاتا ہے اس سلسلہ میں انطاکیہ کے ایک اخبار نے عجیب انکشافات کئے ہیں - وہ لکھتا ہے کہ گذشتہ ڈھائی ماہ سے ترکی میں کثرت کے ساتھ مشتبہ لوگ داخل ہو گئے ہیں جن کی تحقیقات کی جا رہی ہے اور جب تک ترکی اور فرانس کے اختلافات ختم نہیں ہو جاتے یہ نگرانی اور نگرانی میں سختی برابر قائم رہے گی - یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ترکی میں غیر ملکی اشخاص جو چھ ماہ کی مدت میں داخل ہوئے ہیں - ان سب کے متعلق تحقیقات کی جائیگی اور بیشتر افراد کو ترکی قلمرو میں سے نکال دیا جائے گا -

اس وقت ترکی سرحدوں کی نگرانی میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور بعض مقامات میں نگراں فوج کو اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ مشتبہ اشخاص کو گولی مار دیں -

عرب اور فرانس کا اختلاف بین الاقوامی حالات کی روشنی میں

روم کے ایک اخبار پولودی اطالیہ نامی نے مذکورہ بالا سرخی قایم کر کے لکھا ہے آج کل عرب تمام حکومتوں سے زیادہ فرانس سے نفرت کرتے ہیں نوجوانان عرب فرانس کے خلاف بڑی آزادی سے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ فرانس کی موجودہ سخت پالیسی ہے جو اس نے حال میں شروع کی ہے جیسے کہ شامی فرانسیسی معاہدہ کے اجرا میں لیت و لعل کرنا اور تونس کے عربوں کی ترقی کی راہ میں روڑے اٹکانا وغیرہ -

مصر کے اخبارات نے طویل مقالات لکھکر شام، تونس اور مراکش میں فرانس کی پالیسی پر تنقید کی ہے اور عربوں کو فرانس کے خلاف آمادہ کیا ہے اور ان سے مطالبہ کیا ہے کہ عرب متحد ہو کر فرانس کو شام اور افریقہ سے نکال دیں -

الاہرام - تونس جنگی نقطۂ نظر سے بحر متوسط میں فرانس اور برطانیہ کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے - یہی وجہ ہے کہ اطالیہ نے جو افریقہ میں اپنی شہنشاہیت کے قایم کرنے کے ارادے کر رہا ہے سب سے پہلے تونس کا تاکا ہے واقعہ بھی یہ ہے کہ اگر تونس اٹلی کا ہو گیا تو افریقہ میں برطانیہ اور فرانس کے مفادات پر بڑی کاری ضرب لگے گی -

تونس برطانیہ کی جائے پناہ

ابھی حال میں ایک برطانوی مدبر نے ایک فرانسیسی اخبار کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کے موقع پر ہندوستان جانے کے لئے ہمارے جہازوں کو بحر متوسط میں گذرنے کے لئے بڑے خطرے لاحق ہوں گے - جبل طارق کے مقابل جو سیتہ کا بحری اسٹیشن ہے - اٹلی کے زیر اثر ہے برطانیہ کے جہاز بحر متوسط میں داخل ہوتے ہی سیتہ کی توپوں کا نشانہ بن سکتے ہیں - اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے برطانیہ نے فرانکو کی جماعت سے دوران گفتگو میں مطالبہ کیا کہ اٹلی کے رضاکاروں کو واپس کر دیا جائے -

سب سے بڑا خطرہ سقلیہ کی آبنائے میں گذرنے کا ہے کیونکہ اطالیہ نے صقلیہ میں بڑی بڑی توپیں نصب کر رکھی ہیں اور اس کے قریب ہی تریپانی رسلا اور ہتلیریا کے اٹلی مراکز لگے ہوئے ہیں -

اگر آبنائے صقلیہ میں برطانوی جہازوں پر ان تمام اطالوی مراکز سے حملہ کیا گیا تو برطانیہ کے لئے بچاؤ کے اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ اپنے حلیف فرانس کے بحری اور ہوائی مرکز کو تونس سے امداد طلب کرے -

تونس فرانسیسی مقبوضات کی کنجی

فرانس کے لئے تونس کی اہمیت اس سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ اگر تونس پر اٹلی کا قبضہ ہو گیا - تو فرانس کیلئے اپنے دوسرے مقبوضات کو سنبھالنا مشکل ہو جائیگا - کیونکہ فرانس کی جنگی طاقت افریقہ میں بہت کم ہو جائیگی اور تونس کا سا بحری مرکز ہاتھ میں لینے کے بعد اٹلی تمام ساحل افریقہ پر چھا جائیگا -

یہی وہ تمام خطرات ہیں جو برطانیہ اور فرانس کو پریشان کئے ہوئے ہیں - تونس ایسی جگہ ہے کہ برطانیہ بھی نہیں چاہتا کہ فرانس کے ہاتھ سے نکل کر اٹلی کے پاس چلا جائے ادھر اٹلی بحر متوسط اور افریقہ میں اپنے عزائم پورے کرنے کے لئے ضروری خیال کرتا ہے کہ بغیر تونس پر قبضہ کے کچھ نہیں ہو سکتا -

مصر کو بین الاقوامی جھگڑوں سے الگ رہنا چاہئے

گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ (برطانیہ عظمیٰ اور مشرق) کا نامہ نگار مقیم قاہرہ لکھتا ہے کہ :-

دار النائبین میں شاہی تقریر پر جو مباحثہ ہوا - اسمیں اسمٰعیل صدقی پاشا نے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پس پردہ حکومت کی مخالفت کر رہے ہیں اپنی تقریر میں مصر کی خارجہ حکمت عملی پر بحث کی اور یہ ظاہر کیا کہ وہ برطانیہ اور مصر کے معاہدہ سے خوش نہیں ہیں - انھوں نے کہا کہ گذشتہ بین الاقوامی واقعات و حادثات نے صاف بتا دیا ہے کہ مصر کے لئے یہ خطرہ موجود ہے کہ وہ ایسے بین الاقوامی جھگڑوں میں الجھنے پر مجبور ہو گا - جس سے اس کا براہ راست کوئی تعلق نہ ہو -

مصر کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اپنے طرز عمل کو حالات کی نوعیت اعتبار سے متعین کرے - اگر مصر کو یہ حق حاصل ہوتا تو وہ اپنی دفاعی حکمت عملی اپنی آزادی اور اپنی سرحدوں کی حفاظت کر لے کے لئے جو مناسب سمجھتا قرار دیتا اور اس صورت میں اخراجات میں بھی بہت کفایت ہوتی اور وہ روپیہ جو اس وقت سامانِ جنگ کے خریدنے میں صرف کیا جائے گا بہتر کاموں میں استعمال کیا جا سکتا -

---

یروشلم ۲۸ فروری - ۱۶ عربوں کی لاشیں ایک مقام پر پڑی پائی گئیں جبکہ کل عربوں کے ایک مسلح گروہ اور فوج کے درمیان مقابلہ ہو گیا - فوج کے ہاتھ ۱۲ رائفلیں اور دو ہزار بارہ کارتوس لگے -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہو صفِ عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی نہ ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۴ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۹

ریاستوں کو وائسرائے کا مشورہ

ہز اکسیلنسی وائسرائے لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند نے ریاست جے پور میں اپنی جوابی تقریر کے دوران میں ریاستوں کے حکمرانوں کو جو نیک مشورہ دیا ہے۔ وہ بہت کچھ قابل غور ہے اور اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت برطانیہ کی ریاستوں کے متعلق آیندہ کیا پالیسی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب ایسا زمانہ آگیا ہے کہ ہمیں پرانے معیاروں اور پیمانوں پر بھروسے غور کرنے اور حالات کے مطابق ان میں تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں حالات جس تیزی کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں پچھلے برسوں میں کبھی نہ ہوئے تھے۔ ان حالات میں یہ بہت ضروری ہے کہ کوئی اس قسم کے وسیلے قایم کئے جائیں۔ جن کے ذریعہ ذمہ دار لوگوں تک سادہ اور جنتا کی آواز پہنچ سکے۔ آپ نے اس سلسلہ میں جو اسکیم مرتب کی ہے بہت ممکن ہے کہ کچھ وقت گذرنے کے بعد اس میں مناسب تبدیلی کی ضرورت پیش آئے۔

آپ کی تقریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:۔

آپ نے نظم و نسق کے مسئلوں کے متعلق اپنی پرجا کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں اور جن کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ انھیں میں نے بڑے غور کے ساتھ سنا۔ اب ایسا وقت ہے جبکہ پرانے پیمانوں میں تبدیلی کر کے انھیں حسب حال بنانے کی ضرورت ہے جبکہ تمام دنیا میں حالات میں بڑی تیزی کے ساتھ تبدیلی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں پبلک کو اظہار رائے کا موقع دینے اور اس کو ان لوگوں کی امداد کے لئے رائج کرنا جو ذمہ داریوں کا بار سنبھالے ہوئے ہیں بہت اہم ہے گذشتہ زمانہ کے مقابلہ میں اب ایک معمولی شہری کا نظریہ اور رائے بہت اہمیت رکھتی ہے اور موجودہ ضروریات کی روشنی میں کوئی ایسی مشنری ہونی چاہیے جس سے کہ پرجا کی جائز مانگیں اور شکایتیں آپ کی حکومت کے علم میں آجائیں۔ تاکہ آزادی کے ساتھ صحیح وقت پر انکو دور کیا جا سکے۔ آپ نے جو اقدامات کئے ہیں اور جن کا آپ نے اس وقت اظہار کیا ہے۔ میں مخلصانہ طور پر یقین کرتا ہوں آپ کو ان کے ذریعہ سے ایڈمنسٹریشن کی ترقی کے ساتھ پرجا کی قربت حاصل ہو جائے گی۔ اور ان کے ذریعہ آپ کی پرجا کو یہ موقع ملے گا کہ وہ ریاست کے آئین اور اس کے ڈھانچے کے اندر مختلف امور کے فیصلوں کے متعلق حکومت کو اور آپ کو مناسب اور موزوں چیزوں کی طرف توجہ دلائیں۔ یہ کہنے کی تو ضرورت ہی نہیں کہ اس قسم کی جو اسکیم پیش کی جائیگی۔ اس کی بہت زیادہ کارروائی تو تجربات ہی سے ہو گی تاریخ اس امر کی شاہد ہے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اور عملی تجربوں سے یہ ظاہر ہو جائے گا۔ کہ کسی طریق پر اس اسکیم کو جس کا کہ آپ نے ذکر کیا ہے تبدیل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ صاف اور واضح طریقہ پر یہ بات ضروری ہے کہ ان مقاصد کو پورا کرنے والی مشنری کو اس بات کا متحمل ہونا چاہیئے کہ وہ حالات کے مطابق بن سکے۔

ہز اکسیلنسی لارڈ لنلتھگو نے مہاراجہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے اپنی تقریر میں مسودہ وثیقہ شرکت فیڈریشن کا ذکر کیا ہے جو دوسرے والیان ریاست کے ساتھ آپ کو حال ہی میں موصول ہوا ہے۔ آپ [illegible] کے ساتھ اس اہم دستاویزات پر غور کر رہے ہیں میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں، فیڈریشن کے متعلق میرے ذاتی خیالات کا سب کو بخوبی علم ہے اور اس وقت بنیادی اور اصلاحی متنازعہ امور بے

متوقع ہیں۔ اسلئے میں ان کا ذکر کرنا بہتر نہیں خیال کرتا۔ لیکن میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں جیسا کہ ہز ہائی نس کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ میں نے کبھی اس چیز کو نظر انداز نہیں کیا ہے کہ فیڈریشن کے جلد نافذ ہونے سے متعلق لوگوں پر کیا اثر پڑیگا۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ موجودہ دشواریوں کا یہی واحد اور صحیح حل ہے۔

مرکزی حکومت کا بجٹ

سر جیمز گرگ ممبر مالیات حکومت ہند نے ۲۸ فروری کو سنٹرل اسمبلی میں ۴۰-۱۹۳۹ء کا مرکزی سالانہ بجٹ پیش کر دیا امسال کا بجٹ ۵۰ لاکھ روپیہ کے خسارہ کا بجٹ ہے اور اس کمی کو روئی پر دوگنا اور چند دیگر ٹیکسوں کے اضافہ سے پورا کیا گیا ہے۔ کل آمدنی کا تخمینہ ۸۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ اور کل خرچ کا تخمینہ ۸۲ کروڑ ۶۵ لاکھ روپیہ ہے۔ اس طرح ۵ لاکھ روپیہ کی بچت دکھائی گئی ہے کھنڈ سازی شکر جو ڈیوٹی نوٹیفکیشن کے ذریعہ ایک روپیہ ۵ فی ہنڈریڈ ویٹ سے گھٹا کر ۸ آنہ فی ہنڈرویٹ کی گئی تھی وہ تخفیف اس بجٹ کے رو سے بھی قایم رہے گی۔

سر جیمز گرگ ممبر مالیات نے پٹرول کے ٹیکس کے متعلق جو مختلف صوبوں میں عاید کیا جا رہا ہے اپنی تقریر میں شکایت کی ہے اور فیڈرل کورٹ کے فیصلہ کا حوالہ دیتے ہوئے چیف جج کے ان الفاظ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ صوبجاتی حکومتوں اور مرکزی حکومت میں ٹیکس لگانے کے بارے میں باہمی رواداری کی ضرورت ہے۔

روئی کے متعلق یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ۷ لاکھ گانٹھیں لمبے ریشہ کی روئی کی ہر سال درآمد ہوتی ہیں اور اس پر محصول کا اضافہ ہونے سے اس ٹیکس سے حکومت کو ۵۵ لاکھ روپیہ کا فائدہ ہوگا۔

سر جیمز گرگ ممبر مالیات کا یہ آخری بجٹ ہے کیونکہ آپ اپنی مدت ملازمت پانچ سال پوری کر چکے ہیں۔ بجٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس بجٹ کے خاص پہلو حسب ذیل ہیں:۔

موجودہ سالٹ ڈیوٹی اور ڈاک کی موجودہ شرح آیندہ ایک سال کے لئے مزید قایم رکھی گئی ہے تدریجی سسٹم کے مطابق انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی نئی شرح مقرر کی گئی ہے اور شکر کی اکسائز ڈیوٹی کے ایکٹ کے ماتحت لفظ فیکٹری کی تشریح میں ترمیم کر دی گئی ہے اور کھنڈ سازی کی شکر کی ڈیوٹی کی کمی کی ہوئی شرح قایم رکھی گئی ہے اور خام روئی کی درآمد پر ڈیوٹی بڑھا دی گئی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

صدر کانگرس کے انتخابی مقابلہ سے پیدا شدہ صورت حالات کے متعلق میں نے اب تک کوئی بیان شایع کرنے یا کچھ کہنے سے گریز کیا ہے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میں کوئی ایسی بات کہوں جس سے پیچیدہ صورت حالات اور بھی زیادہ پیچیدہ ہو جائے معمولی طور پر ایک ایسے دور میں جبکہ حالات قرار کی صورت پر ہوتے اس قسم کا مقابلہ اور اس کے قدرتی نتایج کو خاص طور بات نہ ہوتی۔ کیونکہ تمام جمہوری ارگنائزیشنوں کو وقتاً فوقتاً ان سے گذرنا پڑتا ہے۔ لیکن بین الاقوامی الجھن جس طریقہ پر بڑھتی جا رہی ہے اور ہندوستان میں پبلک معاملات جس سرعت کے ساتھ جمود کی جانب جا رہے ہیں انہوں نے ہمیں اس کے برعکس سوچنے پر مجبور کر دیا ہے میرے دماغ میں اس خیال کا زبردست غلبہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں اب تک یہ کوشش کرتا رہا ہوں کہ کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے جو ہمارے متحدہ محاذ پیش کرنے کے راستے میں رکاوٹ ثابت ہوا۔ اور یہی وجہ تھی کہ میں سبھاش بابو کے دوبارہ منتخب ہونے کے خلاف تھا۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ ان کے دوبارہ صدر منتخب ہونے سے کیا کیا نتایج پیدا ہونگے

یہ مشکل ہے اور شاید مناسب بھی نہیں ہے۔ کہ میں وہ بہت سے اسباب بیان کروں جسکی بنا پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کا تعلق دائیں یا بائیں بازو سے کچھ نہیں ہے۔ انتخابی جدوجہد کے دوران میں سبھاش بابو نے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے متعلق چند بیان دیئے۔ جس سے مجھے تعجب ہوا اور دکھ ہوا۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ ان کے لئے کوئی بنیاد نہیں تھی۔ اگر ان میں کوئی بھی صداقت تھی تو جو اصحاب بیان میں درج شدہ سرگرمیوں کے جرم کے مرتکب تھے۔ یا وہ لوگ بھی جو معناً انکی حمایت کر رہے تھے۔ اس لایق نہیں ہیں کہ وہ کانگریس کی رہنمائی کر سکیں۔

اگر الزامات اور بیانات صداقت پر مبنی نہیں تھے تو کم سے کم جو کچھ ہو سکتا تھا وہ یہ تھا کہ انکو غیر مشروط طور پر واپس لے لیا جاتا۔ درمیانی راستہ کوئی نہ تھا۔ یہ نہایت غیر مناسب تھا کہ ہمارے کانگریسی معاملات سرے سے ہی باہمی شک و شبہ اور اعتماد کی کمی کی فضا میں عمل پیرا ہوں۔ میں نے صدر کانگریس سے تجویز کیا تھا کہ یہ سب سے اہم اور ضروری بات ہے۔ لیکن انھوں نے اس جانب کوئی دھیان نہیں دیا۔ میں نے سبھاش بابو سے یہ بھی کہا تھا کہ دائیں اور بائیں کے لفظوں کے مبہم اور غیر ضروری استعمال کے پیش نظر آپ کے لئے یہ مناسب ہے کہ آپ تحریری طور پر وضاحت کر دیں کہ قومی اور بین الاقوامی معاملات کے بارے میں آپ کی کیا پالیسی ہے۔

اختلاف

چند اہم معاملات کے بارے میں سبھاش بابو سے میرا اختلاف رائے ہے اور یہ میرا خیال ہے کہ صفائی کی ضرورت تھی۔ مگر بدقسمتی سے اس قسم کی کوئی صفائی نہیں ہو سکی۔ ان کا افسوسناک و اچانک بیماری کے کارن ہم لوگوں کے ساتھ معاملات پر بحث نہیں کر سکے۔

چونکہ عوام کے دلوں میں غلط اندیشے پیدا ہو گئے ہیں اور تری پوری کانگریس کا اجلاس نزدیک ہے۔ مجھے یہ بیان شایع کرنا پڑا۔ خاص کر اس وجہ سے کہ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس نہیں ہو سکا اور نہ ہوگا۔ اب یہ کمیٹی ختم ہو گئی ہے اور صدر کو جیسا کہ غالباً ان کی خواہش ہے۔ اپنی

آئینہ کانپور

کانپور میں دوبارہ فرقہ وارانہ تصادم

۳ مارچ کو ۹ نوروز کے بعد مسلمانوں کی دوکانیں کھلی تھیں کہ یکایک ۱۱½ بجے دن سوکھیا بازار میں ایک شخص کو چھری سے زخمی کیا گیا۔ اس کے سول ہنچ پہونچنے تک یہ خبر سارے شہر میں بجلی کی طرح دوڑ گئی اور تمام شہر کی دوکانیں بند ہو کر سارے شہر میں سنسنی پیدا ہو گئی۔ اور فرقہ وارانہ تصادم شروع ہو گیا۔ اور تقریباً ۲ گھنٹہ کے اندر مختلف محلوں سے ایک شخص مقتول اور ۹ زخمی ارسلا ہاسپیٹل میں آئے جن میں سے پانچ آدمی اسپتال میں آکر فوت ہو گئے۔

مسٹر وہائٹ ہاؤس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر انوار حسین ڈی۔ ایس پی کوتوال شہر اس واقعہ کے فوراً بعد ہی سوکھیا بازار ہو گئے۔ اور دالپی کے چند لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ اور ایک شخص کے پاس ایک خنجر برآمد ہوا جس کو سرسری مقدمہ کر کے ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا فوراً دیدی گئی۔

مسٹر ال اودن کلکٹر اور مسٹر منکاکس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آرمڈ گارد کے ساتھ شہر کا گشت کیا اور دیگر تمام مجسٹریٹوں نے بھی گشت کیا علاوہ اس کے یہ حکم بھی دیدیا کہ مشتبہ لوگوں کی راستوں میں تلاشی لی جاوے اور اگر ان کے پاس سے کوئی چاقو وغیرہ نکلے تو انکو فوراً گرفتار کر لیا جاوے۔

کانگریس، ہندو سبھا اور مسلم لیگ کے لیڈروں نے بھی شہر کا گشت لگایا اور لوگوں کو حالات سے باخبر کیا۔

مسٹر پی۔ سی مصرا سٹی مجسٹریٹ جو کہ کوتوالی میں تعینات ہیں انھوں نے آرمس ایکٹ کے ماتحت دو آدمیوں کو ۱۸-۱۸ ماہ کی قید سخت کی سزا دی۔ اور کرفیو آرڈر ۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک کے لئے نافذ کر دیا گیا ہے۔

مسٹر انوار حسین صاحب کوتوال شہر نے بادشاہی ناکہ اور ہالسی روڈ سے کرفیو آرڈر کے خلاف ورزی کے سلسلہ میں متعدد لوگوں کو گرفتار کیا ہے

کل شہر سے ۳ مارچ کو تقریباً ۵۰ آدمیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

حکام کی ان تمام دوڑ دھوپ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲ بجے دن کے بعد سے شہر میں کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا۔

مسٹر حسن احمد شاہ سکریٹری سٹی مسلم لیگ نے ہز ایکسلنسی وائسرائے۔ ہز اکسلنسی گورنر یوپی وزیر اعظم یوپی اور مسٹر محمد علی جناح اور دیگر مسلم لیڈران کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ کانپور میں ہندو گوارٹرس میں مسلمانوں کے لئے حفاظت نہیں ہے۔

مسٹر ال اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک کمیونک شایع کیا ہے جس میں مجروحین اور مقتولین کی تعداد۔ خانہ تلاشی اور گرفتاریوں کے واقعات دکھائے گئے ہیں

بہرحال حکام نے دو گھنٹہ کے اندر ہی حالات پر قابو حاصل کر لیا ہے اور اب خدا کی ذات سے یہ پوری امید ہوتی ہے کہ کوئی اور ناگوار واقعہ وقوع پذیر نہ ہوگا۔

عشرہ محرم ۲ مارچ کو عشرہ محرم بخیریت ہو گیا۔ مسلمانوں نے بطور پروٹسٹ علم کے جلوس اور مہندی نہیں نکالی البتہ عزاداری نہایت خاموشی کے ساتھ ادا کی۔ عشرہ کے دن تعزیہ بھی بلا باجے کے نہایت خاموشی کے ساتھ اٹھائے گئے۔ حکام کا انتظام نہایت معقول اور عمدہ تھا۔

مسلمان دوکانداروں نے بطور پروٹسٹ کے ۲۲ فروری سے دوکانیں بند کر دی تھیں اور ۳ مارچ کو دوکانیں کھولیں آخری چار روز زبردست ہڑتال رہی حتی کہ گوشت کی مارکیٹ وغیرہ بھی بند رہی۔

گذشتہ ہفتہ گذشتہ ہفتہ بخیریت گذرا اگرچہ اکا دکا حملوں کی خبر آتی رہی ۲۸ فروری کو سبزی منڈی میں ایک نوجوان لڑکے کو جو کہ چھت پر ٹہل رہا تھا ایک رائفل کی گولی لگی۔ مگر یہ معلوم ہو سکا کہ کہاں سے یہ گولی آئی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ ڈگمرہ سے بھی ایک شخص مجروح ہو کر آیا اسی طرح دو ایک اور جگہ سے لوگوں کو خفیف چوٹیں آئیں مگر اس سے شہر میں کوئی خاص نقص امن نہیں ہونے پایا۔

کانگریسی وفد پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کی رہنمائی میں ایک وفد نے مسلم لیگ کے ایکٹنگ وائس پریسیڈنٹ مسٹر منتاز احمد لاری سے حمزہ منزل میں ملاقات کی اور ان سے یہ استدعا کی کہ محرم کا جلوس حسب معمول نکالا جائے۔ مگر مسلم لیگ کے نمایندوں نے یہ جواب دیا کہ اب محرم کے صرف دو روز باقی رہ گئے ہیں۔ موجودہ حالات میں اب محرم کے جلوس نکالنا تقریباً ناممکن ہے۔

ہندو سنگھ ہندو سنگھ نے پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کے بیانات اور آپ کی رہنمائی میں کانگریس کے وفد کی مسلم لیگ کے نمایندوں سے ملاقات کو ناپسند کیا ہے۔

کانگریس اور سنگھ کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک جلسہ میں یہ طے کر دیا ہے کہ کوئی کانگریس کمیٹی کا ممبر ہندو سنگھ کی ممبری نہ قبول کرے۔

استعفے پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے ہندو سنگھ کی وائس پریسیڈنسی اور مسٹر رام رتن گپتا نے سکریٹری شپ سے استعفے دیدیا ہے۔

تحقیقات مسٹر منکاکس اور مسٹر اودن نے ۲۴ و ۲۵ فروری کو سرکاری افراد کے گولیاں چلانے کے واقعات کی تحقیقات کی اور چشم دید گواہوں کے بیانات لینے کے بعد ان واقعات کو جائز قرار دیا۔

شخصی حیثیت سے بعض لوگوں نے گوالٹولی چمن گنج۔ اور سبزی منڈی میں فائرنگ کیا ہے جسکی وجہ سے لوگ مجروح بھی ہوئے ہیں۔ ان واقعات کی جلد تحقیقات ہوگی۔

ڈپوٹیشن کرانہ بازار اور ہندو سنگھ کے ایک ڈپوٹیشن نے وزیر اعظم یوپی سے ملکر شہر کے حالات بیان کئے تھے موصوف نے ڈپوٹیشن کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ کل حالات مقامی حکام سے بیان کریں۔

چیمبر آف کامرس ۲۸ فروری کو یوپی چیمبر آف کامرس کے جلسہ میں رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ فرقہ وارانہ فسادوں نے شہر کی تجارت کو تباہ کر دیا ہے۔ آپ نے مسٹر بنالال کمشنر مسٹر اودن ضلع مجسٹریٹ اور مسٹر میل سپرنٹنڈنٹ پولیس کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے فساد کو روکنے کی لئے فوری تدابیر اختیار کی۔ آپ نے کانگریسی وزارت کو خراج تحسین پیش کیا۔

سبد گل

جیسے جوتشی آیندہ سال کا تیرا بنا کرتے ہیں ویسے ہی ممبر مالیات آیندہ سال کے بجٹ تیار کیا کرتے ہیں چنانچہ اب تک پنجاب یوپی بہار، اُڑیسہ . بنگال . مدراس . بمبئی . سندھ کے بجٹ تو پیش ہو ہی چکے تھے کل مرکزی اسمبلی کا بجٹ بھی گرگ صاحب نے پیش کر دیا . جوان کا الوداعی اور آخری بجٹ ہے .

اگر ایک ایک صوبہ کے بجٹ پر نظر ڈالی جائے تب تو اچھا خاصہ طومار ہو جائے گا . اور ناظرین بہت بوجھل باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے لہذا اس مرکزی بجٹ اور اس کے دائیں بائیں صوبوں کے بجٹ یعنی یوپی اور پنجاب کے بجٹوں پر سرسری نظر ڈالی جاتی ہے .

یوپی والوں نے تو غضب ہی کر دیا . یعنی امیروں کی جیب کتر کے غریبوں کی امداد کرنا شروع کر دی . مگر اس سے کیا ہو سکتا ہے . امیر امیر ہی رہے گا . اور غریب غریب ہی رہے گا . پنڈت گوبند بلبھ پنت ہوں یا کوئی صاحب ہوں . کارخانہ قدرت کو کون بٹ سکتا ہے . اللہ میاں نے کچھ لوگوں کو امیر بنا دیا اور کچھ کو غریب . امیروں کا حق ہے کہ امیر رہیں اور غریبوں کا فرض ہے کہ غریب رہیں . وزیر اعظم یوپی نے دیہات کے لئے ایک کروڑ اور کئی لاکھ روپیہ کی رقم وقف کر دی اور ٹیکس لگایا . پٹرول پر اُن لوگوں کی تنخواہوں پر جو ڈھائی ہزار روپے سے زیادہ سالانہ رقم وصول کرتے ہیں . خیر موجودہ دور گذر جانے دیجئے لیکن اگلے انتخاب میں دیکھیں گے کہ یہ لوگ کیسے آ جاتے ہیں . ایک ایک گاؤں میں زمینداروں کی طرف سے وہ انتظام ہوگا . کہ پرندہ پر نہیں مار سکیگا . انتخابی پروپیگنڈا کرنے والوں کی اچھی طرح خبر لی جائے گی .

پنجاب کا بجٹ سمجھ میں آتا ہے . انہوں نے یہ نادانی نہیں کی کہ کانگریسی صوبوں کی طرح نشوں کی بندش کر کے نقصان کا نقصان اٹھائیں . اور نشہ بازوں کا جی ترسائیں . اس کے بجائے یہ پالیسی اختیار کی گئی کہ افیون وغیرہ پر ڈیوٹی بڑھا دی جس کا نتیجہ ہوا کہ سرکاری آمدنی میں بھی اضافہ ہو گیا اور چرس و افیون استعمال کرنے والوں کی شدت شوق کا بھی امتحان ہو گیا . اگر واقعی انھیں ان نشوں سے دلی عشق ہے . تب تو وہ کسی بھاؤ بھی انہیں چھوڑنے والے نہیں . خواہ کوئی لاٹ آ جائے . اور اگر انھیں سچا عشق نہیں ہے تو پھر اس بد مذاقی سے تو نشوں کو خیر باد کہہ دینا ہی بہتر ہے .

اب لیجئے کل شام کو مرکزی اسمبلی میں پانچ بجے سر جیمز گرگ نے حکومت ہند کا سالانہ بجٹ پیش کیا . بجٹ تو کل شام کو پیش ہوا مگر یار لوگوں نے قیاس آرائیاں پہلے ہی سے شروع کر دیں . کوئی صاحب بولے کہ بھئی اور کچھ ہو یا نہ ہو مگر چاندی پر تو ضرور ہی ڈیوٹی لگے گی . دوسرے نے فرمایا کہ جناب اپنا تو یہ اندازہ ہے کہ سمنٹ پر اکہا ڈیوٹی لگیگی . اب تک بندہ نے بجٹ کے متعلق ہر سال جو پیشین گوئی کی ہے وہ پوری ہی اتری . کوئی وجہ نہیں ہے کہ امسال پیشین گوئی غلط ثابت ہو گئی . تو ہیا تنک کہکر سمجھا دیا کہ گیہوں پر ابھی اور محصول بڑھے گا .

مگر دیکھا تو کوئی رعایت ہے اور نہ کوئی اضافہ بس ایک بجے ریشہ کی روئی پر محصول بڑھا دیا گیا . سر جیمز گرگ نے فرمایا کہ مجھ پر یہ اعتراض کیا جائیگا کہ میں نے یہ محصول بڑھا کر ایک لیبی صنعت کو نقصان پہونچایا ہے مگر میں اس کا جواب اس سے بہتر دلیل کے ساتھ یہ دے سکتا ہوں کہ جناب لیے ریشہ کی روئی کی درآمد پر محصول دوگنا کر کے میں نے ہندوستان کے ان ج

ادب لطیف

محبت کا پھول

ازجناب عبدالرشید بی اے کلاس بنارس ہندو یونیورسٹی

گھر سے دور بیگانے ملک میں ایک اجنبی اکیلا مگر اپنی قسمت ساتھ لئے پڑا ہے . مدتوں سے وطن چھوٹ گیا ہے لیکن بچھڑے ہوؤں کا خیال اس دور افتادہ خطہ میں ابھی تک اس کے دل میں زبردست چٹکیاں لے رہا ہے وہ اپنے تصور کی مقناطیسی قوت سے بہت دور پڑے ہوئے وطن کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے . خوش ہوتا ہے . اس کے جذبات اُبھرتے ہیں اور دب جاتے ہیں . وہ اشک آلود آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور بھرائی ہوئی آواز میں کہتا ہے کاش یہ حسین تصور آنکھوں میں سما کر رہ جاتا " یہ اس کے دل کی نکلی ہوئی تمنا ہے .

اجنبی مسافر کا دل سکون سے نا آشنا ہے . اس کے دل کی سیمابی کیفیت آنکھوں سے ظاہر ہو رہی ہے اس کی الجھی ہوئی مضطرب نظریں بیتابانہ ادھر ادھر پڑ رہی ہیں . اب اس کی تلاش کا فلسفہ بنا بر روشن ہو گیا اس کے دل کی گہرائی سے ایک دردناک آواز نکلی جس سے خاموش فضا مرتعش ہو گئی . جمادات . نباتات . حیوانات غرض کائنات کا ذرہ ذرہ زبان حال سے آواز باز گشت بن کر چیخ اٹھا . " محبت "

اجنبی کا دل تڑپ اٹھا اس کی آنکھیں چمکنے لگیں ، دو چمکدار قطرے اس کی آنکھوں سے نکلکر رخسار پر گرے اور ڈھلک کر زمین میں گم ہو گئے . اب پردیسی کی متجسس نگاہیں اضطراب سے بہت دور سکون کی وادی میں " محبت کا پھول " تک کر مسکرا رہی ہیں .

ص انگلستان سے آسٹریلیا پیغام بھیجا . جنگ عظیم میں مارکونی نے اٹلی کی فوج اور بحری بیڑہ کو اپنی خدمات پیش کر کے اپنی حب الوطنی کا ثبوت دیا ۲۳ فروری اور ۶ مارچ ۱۹۲۰ء کے درمیان انگلستان میں سب سے پہلی دفعہ موسیقی براڈکاسٹ ہوئی اور یہ تجربہ چیمسفورڈ میں مارکونی کمپنی سے براڈکاسٹ ہوا . ۱۹۲۲ء میں برٹش براڈکاسٹ کمپنی کے نام سے ایک کمپنی قایم ہوئی . اب اس کمپنی کو اختصار کے طور سے بی بی سی کمپنی بھی کہتے ہیں جس کو ریڈیو سے دلچسپی رکھنے والا بچہ بچہ جانتا ہے . مارکونی ۱۹۳۷ء میں جولائی کے آخری ہفتہ میں وفات پا گیا . اور اس کی وفات بیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسداں کی وفات ہے گو وہ آج ہم میں نہیں لیکن اس کے کارنامے کو دنیا ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھے گی .

فرانس نے بھی ساتھ چھوڑ دیا

پیرس ۲۸ فروری . حکومت فرانس کی جانب سے بیان شایع ہوا ہے کہ اس نے جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کر لی ہے .

واشنگٹن سے مسٹر کارڈل ہل نے بیان شایع کیا ہے کہ حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے پر غور کر رہی ہے .

صدر میسور کانگریس کمیٹی کا استعفے

بنگلور ۲۷ فروری . کل رات کو آل میسور کانگریس کمیٹی کے فیصلے کے نتیجے کے طور پر میسور کانگریس کے صدر نے جو ریاستی اسمبلی کے ممبر بھی ہیں . میسور کانگریس کے سکریٹری کو استعفے دیدیا ہے

عالم نسواں

تعلیم نسواں کا اہم مقصد

(از قلم محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوشہرہ)

تعلیم نسواں عام ہو رہی ہے . جابجا سکول اور کالج قایم ہیں جن سے ہر سال سیکڑوں لڑکیاں فارغ التحصیل ہو کر نکلتی ہیں . اور یہ سنکر بے حد مسرت ہوتی ہے کہ اب مسلم لڑکیوں میں بھی اکتساب علم کا جذبہ ترقی کر رہا ہے . لیکن نہایت افسوس کے ساتھ یہ لکھنے کی جسارت کروں گی کہ تعلیم حاصل کر کے ان کو جیسی زریں مثال قایم کرنی چاہیئے تھی . اس سے وہ بے خبر ہیں . تعلیم پا کر ان کے اخلاق و عادات قابل تقلید ہونے چاہئیں . کیونکہ تعلیم کا مقصد ان دونوں کو درست کرنا ہے لیکن نہیں . ۸۰ فیصدی لڑکیاں ایسی ہونگی کہ باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے حد درجہ تلخ مزاج واقع ہوئی ہیں . بات بات پر بگڑ تی ہیں . بہن بھائیوں کی خوش گمانی اس ان کو ایک آنکھ نہیں بھاتیں . محبت کا جذبہ ان کے دلوں سے مفقود ہو جاتا ہے . ماد مہربان خوشامد کرتے کرتے تھک جاتی ہے اور صاحبزادی کا منہ سیدھا نہیں ہوتا . ماں نہایت دقت کے ساتھ کھانا تیار کرتی ہے . چاہیئے تو یہ کہ بیٹی ماں کا ہاتھ بٹائے . لیکن نہیں یہ وقت اس کے مطالعہ کا ہوتا ہے . اور مطالعہ نہ بھی کرے تو بھی کام کاج کرنا وہ خلاف شان سمجھتی ہے . اگر کوئی ایک بات کہے تو ہزاروں صلواتیں سُن لے . انصاف کیجئے کیا ایسی لڑکیاں تعلیم یافتہ کہلانے کی مستحق ہیں . میرے خیال میں ان سے وہ جاہل لڑکیاں بدرجہا بہتر ہیں جو حد درجہ خلیق اور مہربان ہیں .

آجکل کی تعلیم یافتہ لڑکیاں ایسی بھی ہیں جو مذہب کی طرف سے بالکل غافل ہیں . روزہ رکھنا تو درکنار نماز کی ادائیگی بھی انکو گراں ہے باتوں اور فیشن میں تو گھنٹے صرف کر دیں لیکن اس خالق دو جہان کے روبرو سر بسجود ہونے کی انکو فرصت نہیں ملتی . اور اگر کوئی نماز پڑھنے کو کہے بھی تو کویں و پیش کر کے ٹال دیتی ہیں کیا یہ لڑکیاں درحقیقت مسلمان کہلانے کے قابل ہیں . بعض کی عمر سترہ اٹھارہ برس کی ہو گئی ہے لیکن قرآن شریف کی تلاوت سے محروم ہیں . یاد رہے کہ آج کی لڑکیاں کل کی مائیں ہونگی اگر انہوں نے اپنا یہی رویہ رکھا تو ان کی اس مثال بد کی تقلید ان کے بچے بھی کرینگے جو قوم و ملک کے لئے خطرناک تباہی کا سبب ہوگا . جس کا خوفناک نمونہ ہم ابھی سے دیکھ رہے ہیں .

پیاری بہنو ! مذہب کے اصولوں اور اس کی تعلیمات سے آگاہ ہونے کی پوری کوشش کرو . خدارا اپنی ان تمام بدعادات کو چھوڑ دو اور حضرت بی بی سیدہ فاطمہ زہرا کی زریں مثال کو مدنظر رکھو کہ باوجود وہ محبوب خدا کی دختر نیک اختر ہونے کے حد درجہ کی خلیق، مہربان ملنسار . عبادت گذار خاتون تھیں . اس لئے تم بھی اپنے آپ میں جذبہ اخلاق پیدا کر کے سچی محب قوم ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ . اور اپنے تئیں ایک تعلیم یافتہ لڑکی ثابت کر کے دکھا دو کہ اخلاق و عادات کی درستی تعلیم کے اولین اثرات میں سے ہے .

والیسرائے سے مداخلت کرنیکی درخواست

کلکتہ ۲۶ فروری . مسٹر ایم پی گاندھی صدر لیڈی پرجا منڈل کلکتہ نے ہز ایکسلنسی وایسرائے کو ایک ٹیلیگرام بھیجا ہے جس میں لیڈی پرجا منڈل کی ان مصیبتوں کا ذکر کیا گیا ہے جو ۱۹ فروری کو پرجا منڈل کے اجلاس کے موقع پر ریاستی حکام کے سلوک کی وجہ سے برداشت کرنی پڑی تھیں

بچوں کی دنیا

مارکونی

اٹلی کی سرزمین کو یہ فخر ہمیشہ رہے گا کہ اُس کے ایک قصبہ بلوگنا (Balogna) میں مارکونی ۲۵ اپریل ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوا . عام بچوں کی طرح اسکی تعلیم بلوگنا فلورنس اور لیگ ہارن میں ہوئی جس طرح ہر ایک شخص کا رجحان طبع علیحدہ علیحدہ ہوتا ہے اسی طرح مارکونی کو سن تمیز ہی سے سائنس اور خاصکر علم طبیعات یعنی فزکس سے خاصی دلچسپی تھی ، اس نے بارہا لوگوں کو ٹیلی گراف پر پیغام بھیجتے دیکھا تھا . اس نے یہ محسوس کیا کہ یہ کونسی طاقت ہے کہ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام رسانی کی خدمات سرانجام دے رہی ہے . بیشتر ازیں سائنسدانوں کی متحدہ کوشش نے ہوائی جہاز ایسی معجزہ نما ایجاد سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسان پرندوں کی طرح ہوا میں اڑ سکتا ہے . گو پہلے پہل یہ سفر خطرہ سے خالی نہ تھا لیکن اب جرمنی نے ہوائی جہاز کے سفر کو اسقدر خطرات سے دور کر دیا ہے . کہ دنیا حیران ہے .

اسی طرح انسان رنگیں کوششوں اور انتھک سعی جہلہ نے سمندروں کی لہروں پر چل کر یہ ثابت کر دیا کہ طاقت بشری جو چاہے کر سکتی ہے . لیکن ابھی تک یہ معمہ لاینحل تھا . کہ کیونکر فضا کی برقی لہروں کو قبضے میں لایا جائے . کسطرح فضا میں گونجی ہوئی آواز سینکڑوں میل کے فاصلہ پر سُنی جا سکے .

اس معمہ کے حل کا سہرا مارکونی کے سر ہے اس نے اپنی کوشش اور اپنے تجربات سے لاکھوں میل کے فاصلے کو اس قدر نزدیک کر دیا ہے کہ ہم بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا ایک مٹھی میں سمٹ کر رہ گئی ہے .

جو وقت پہلے پہل مارکونی نے برقی لہروں کا تجربہ شروع کیا . اسے کامیابی کی اس قدر جلدی امید نہ تھی لیکن قدرت کاملہ اس کی معاون تھی ، اسے ناامید نہ ہونے دیا . وہ تجربے پر تجربے کرتا رہا . آخر اس کی کوشش یہاں تک رنگ لائی کہ ۱۸۹۶ء میں مارکونی نے بے تار برقی کا سرکاری لائسنس حاصل کیا پہلے پہل چار میل اور پھر نو میل تک بے تار برقی کے اس نے پیغام بھیجے اور موصول کئے لیکن اسے اس معمولی سی کامیابی پر اپنی کوششوں کو ختم نہ کر لیا . بلکہ تگ و دو برابر جاری رہی ۱۸۹۸ء میں سب سے پہلی دفعہ ساحل سمندر کے جہازوں کے درمیان بے تار برقی کے ذریعہ پیغام و سلام ہوئے اور اسی سال انگلستان اور فرانس کے درمیان بے تار برقی کے ذریعہ نامہ پیام کا سلسلہ جاری ہوا اور مارکونی کے تجربات نے یہاں تک کامیابی حاصل کر لی کہ ۸۴ میل کے فاصلہ پر جنگی جہازوں کے درمیان سلسلہ پیغام رسانی قایم ہو گیا . اکتوبر ۱۹۰۰ء میں مارکونی نے ایک وائرلیس اسٹیشن کارنوال میں بنایا اور اپنے تجربات سے یہ ثابت کر دیا کہ دو سو میل تک بے تار برقی کے ذریعہ پیغام پہنچایا جا سکتا ہے ۱۹۰۱ء میں بحر اوقیانوس سے پیغام بھیجنے کا سلسلہ مارکونی نے قایم کیا اور ۱۹۰۲ء میں مارکونی نے امریکی جہاز پر سفر کے دوران میں سات سو میل تک بے تار برقی کے ذریعہ پیغام وصول کئے اور ان کو پیغام بھیجے اور اسی سفر میں ایک اور حقیقت کا انکشاف ہوا کہ بہ نسبت دن کے رات کو پیغام زیادہ فاصلے سے کامیابی کے ساتھ پہنچایا جا سکتا ہے . ۱۹۱۰ء میں ایچ جے راؤنڈ نامی کی اعانت سے مارکونی نے چھ ہزار میل تک پیام و سلام کا سلسلہ جاری کر دیا . ستمبر ۱۹۱۸ء میں سب سے پہلے مارکونی نے ص

پردۂ فلم

سینما کی حیرت انگیز مناظر یا کیمرہ ٹرکس

اے ایچ حنفی لکھنوی

گزشتہ سے پیوستہ

کیمرہ میں دو اسپول لگے ہوتے ہیں . ایک لکس میں عکس کیا ہوا اور دوسرے میں بغیر عکس کیا ہوا فلم ہوتا ہے . لہذا ایکٹر نیچے سے اوپر اچھلنے کے بجائے اوپر سے زمین کی جانب کودتا ہے اور اسکی فوراً تصویر لے لی جاتی ہے . اس وقت اُلٹا فوٹو گرافی کی جاتی ہے . اسلئے کیمرہ کو الٹا گھمایا جاتا ہے کیونکہ کھینچی ہوئی تصویر لکس نمبر ایک میں اور بغیر کھینچی ہوئی لکس نمبر دو میں ہوتی ہے . جب یہ منظر پردہ پر دکھایا جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایکٹر ایک دم نیچے سے اوپر پرواز کر گیا . اور پبلک عکاسی کی داد دینے کے بجائے ایکٹر کی تعریفیں کرتی ہے .

" وطن " نامی فلم میں کمار نے ڈبل رول کیا ہے (یعنی ایک ہی وقت میں دو مختلف شکلوں میں کام کرنا) یہ بھی فوٹو گرافی کی ایک کرشمہ آرائی ہے اس میں یہ کیا جاتا ہے کہ فلم کا آدھا حصہ ظاہر کرتے ہیں . باقی ماندہ حصہ کو ٹین کی ایک پٹی سے چھپا دیتے ہیں . پہلے رول نمبر ایک کی تصویر لیتے ہیں اور پھر اس پوشیدہ حصہ پر رول نمبر ۲ کی تصویر کشی کرتے ہیں . اس طرح ایک وقت میں ایک ہی آدمی دو چہروں میں کام کرتا دکھائی دیتا ہے .

کیمرے کے مقصدوں میں بڑی حد تک روشنی کی بھی ضرورت پڑتی ہے اور اسی طور سے کیمرے کے مختلف زاویہ بھی فن عکاسی میں خاص اہمیت رکھتے ہیں . ایک نوجوان و خوبصورت آدمی کو انتہائی بہانہ کا بڈھا دکھایا جا سکتا ہے . اس مقصد کی تکمیل کے لئے کسی میک اپ کی ضرورت نہیں ہوتی . بلکہ یہ بھی ٹرکس فوٹو گرافی کے خاص طریقوں اور روشنی کی مدد سے عمل میں لایا جاتا ہے جس طرح کسی کی ناک کو لمبی دکھانے کے لئے اونچے اینگل سے اور چپٹی و چھوٹی دکھانے کے واسطے نیچے اینگل سے روشنی ڈالی جاتی ہے . اسی طور پر اوپر کے زاویہ سے سُرخ لائٹ ڈالنے سے ایک نوجوان دوشیزہ کا چہرہ ایک بڑھیا کے چہرہ میں تبدیل ہو جائے گا .

ان کے علاوہ سیکڑوں دیگر ٹرکس بھی ہیں جو فلم بینوں کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں اور وہ قطعی نہیں سمجھ پاتے ہیں کہ آیا یہ سین واقعتاً صحیح ہے یا غلط . مگر ہمارے ملک میں بہت سے عکاس اپنی لاعلمی کی وجہ سے ٹرک سینز لینے میں کچھ زیادہ اچھی خوبیاں نہیں پیدا کر سکتے . صرف چند ہی ایسے ہیں جن کا شمار انگلیوں کی پوروں پر کیا جا سکتا ہے جیسے فریدوں ایرانی . کرشن گوپال . تتن بوس کے دھائے در . گوبردھن پٹیل . پانڈورنگ نائک وغیرہ .

مہاتما جی کے حکم سے جنگل ستیہ آگرہ بند

ناگپور ۲۸ فروری . مہاتما گاندھی کی اصلاح کے مطابق ریاست سنڈ گاؤں کی کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹو نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگل ستیہ آگرہ جو کہ ۶ ہفتہ سے جاری ہے بند کر دیا جائے . یہ ستیہ آگرہ جنگل کے متعلق بعض سخت انتظامی قوانین کے خلاف تھا جن سے ریاستی رعایا خاصکر کاشتکاروں کی بڑی حق تلفی ہوتی ہے .

مدح صحابہ کا ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۲۸ فروری . مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کل ۱۳۱ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں گرفتار شدگان کی تعداد ۱۹۰۰ تک پہنچ گئی ہے .

اقوال زریں

جس کی بنیاد بُری ہے وہ نیکوں سے روشنی نہیں لیتا، نالایق کے حق میں تعلیم و تربیت ایسی؟ جیسے گنبد پر اخروٹ.

اگر ابر آبحیات برسائے تو بھی بید کی شاخ سے تو پھل نہ کھائے گا.

کمینوں کے ساتھ وقت ضایع نہ کرو کیونکہ تو نے (نرکل) سے ہرگز شکر حاصل نہیں کی.

بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہی ہو گا.

نااہل آدمی تعلیم سے اہل نہیں ہوتا.

بُروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہے جیسا نیکوں کے ساتھ بُرائی کرنا.

اے حاسد تو مر جا تاکہ رنج سے چھٹکارا پا جائے

تو اپنے مرتبے اور عزت پر رہ لہو لعب دوسروں کے لئے چھوڑ دے.

چڑیا اس جگہ اڑتی ہے جہاں دانہ ہوتا ہے نہ ایسی جگہ جہاں کوئی چیز نہ ہو.

موج تبسم

کسی شخص نے ڈاکٹر کو ٹیلی فون پر بلایا.

آواز:۔ آپ فوراً تشریف لے آیئے میرے لڑکے نے پنسل نگل لی ہے"۔

ڈاکٹر:۔ اچھا میں ابھی آتا ہوں. لیکن آپ کچھ کر بھی رہے ہیں.

آواز:۔ جی ہاں' اس وقت میں اپنا کام فاونٹن سے کر رہا ہوں.

چور:۔ مجسٹریٹ سے' لیکن آپ ہماری ایک بات کی تعریف نہیں کرتے.

مجسٹریٹ:۔ کس بات کی؟

چور:۔ پچھلے دنوں امریکہ میں کان کن مزدوروں نے ہڑتال کر دی تھی بمبئی اور کانپور کے مزدور بھی ہڑتال کرتے رہتے ہیں. لیکن کیا آپ نے ہماری نسبت بھی یہ شکایت سُنی ہے کہ ہم نے کام بند کیا ہو

منگیتر:۔ پیاری میں تمہارے لئے اپنی جان تک دیدوں گا.

محبوبہ:۔ مگر تم نے تو اپنی جان کا بیمہ صرف ایک ہزار روپیہ میں کیا ہے.

ایک دوست:۔ دراصل پہلوانوں کو آرام کی بہت ضرورت ہوا کرتی ہے۔

دوسرا:۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ کئی اکھاڑے میں ہی اس مقولہ پر عمل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

شوہر کشی کا ریکارڈ

کیلفورنیا کی ایک خاتون نے بے وفائی میں دنیا بھر کی عورتوں کو پیچھے چھوڑا ہے.

حال ہی میں کیلفورنیا کی پولیس نے جب اس خاتون کو اپنے شوہر کے قتل کے جرم میں گرفتار کیا تو معلوم ہوا کہ اس خاتون کا یہ قاتلانہ حملہ پہلا ہی نہیں ہے، بلکہ اس سے پہلے وہ گیارہ شوہروں کو قتل کر چکی ہے.

عدالت کے سامنے خاتون مذکور نے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میری طبیعت ہی کچھ اس قسم کی واقع ہوئی ہے کہ سال دو سال میں ایک مرد سے گھبرا جاتی ہوں اگرچہ طلاق کے ذریعہ سے شوہر سے نجات حاصل کرنا ممکن ہو لیکن میں نے ہمیشہ اس طولانی سلسلہ کو ناپسند کرتے ہوئے شوہر کو قتل کر دینا زیادہ آسان خیال کیا، چنانچہ اس وقت تک میں تازہ قتل کے علاوہ مزید گیارہ خاوندوں کو قتل کر چکی ہوں.

خاتون مذکور کے اس بیان سے احاطہ عدالت میں سنسنی پھیل گئی. آخر عدالت نے اُسے سزائے موت کا حکم سُنا دیا.

ایک فرانسیسی ماہر علم حیوانات نے لکھا ہے کہ بعض چڑیاں جیسے ردبن رات کو سوتے میں گاتی ہیں ہاتھی کھڑے کھڑے سوتا ہے اور چوہیاں انسانوں کی طرح سوتے اٹھ کر جمائیاں لیتے اور انگڑائیاں لیتے ہیں.

افسانہ

گناہ کی بیٹی

از جناب محمد امین عطا صاحب شر قیوری

وہ گناہ کی بیٹی تھی. گناہ کے پیٹ سے پیدا ہوئی، گناہ کی گود میں کھیلی' اور گناہ کی کمائی سے اس کی پرورش ہوئی. مگر اس میں لاجونتی کا کیا قصور تھا؟ اُس کی ماں ایک طوائف تھی جو حُسن کی دوکان لگا کر عصمت بیچتی تھی، ماتھے پر رسوائی کی بندی لگا کر آنکھوں میں بے حیائی کا کاجل ڈالکر' اور پچکے ہوئے چہرے کو پوڈر سے رنگ کر دنیا کو گناہ کی دعوت دیتی تھی۔ جس نے عمر کی چالیس بہاریں پاپ کی ندی میں بہتے ہوئے گذار دیں. جو گناہ کی شورشوں میں ڈوب کر دنیا کی غرق کرنے پر تلی ہوئی تھی قدرت کا وہ عطیہ جو عورت کو حاصل ہوتا ہے. اُس نے کھو دیا تھا. لاجونتی کو ماں کے لچھن ایک آنکھ نہ بھاتے تھے. وہ پاپ کے ساگر میں گھری ہوئی تھی مگر جس طرح موتی پانی میں رہ کر اپنی آب و تاب کو نہیں چھوڑتا وہ گناہ کی دنیا میں رہ کر بھی معصوم تھی، وہ حسن و شباب کا مجسمہ تھی، جوانی کی بہاروں سے بھرپور' مسکراتی ہوئی حُسن کی کلی' اُس کے سُندر گال بہار حسن کے رستے ہوئے انگور کا خوشہ تھے جن سے جوانی کی شراب ٹپک رہی تھی، اُس کے گلابی ہونٹ وفور شباب سے پھٹ رہے تھے. آنکھوں سے جوانی کی مدھ تا اُبل رہی تھی' اور خوبصورت جسم جوش شباب میں لہلہا رہا تھا. وہ جوانی کی بہاروں میں ڈوبی ہوئی تھی. جو سر دوشیزہ پر مستور ہوتی ہیں. وہ حسن کو چھپائے رہتی تھی تاکہ گناہ کی دنیا کے درندے جو ہوس کا منہ پھیلائے رہتے ہیں اُسے شکار نہ بنا سکیں اس کی ماں اس شعلہ شباب کو دیکھکر خوشی سے پھولی نہیں سماتی تھی. اس کا وہ بھیانک خواب جو ایک مدت سے دیکھ رہی تھی اب منت کش تعبیر ہو رہا تھا. وہ اپنا حُسن و شباب لُٹانے کے بعد بیٹی کی جوانی سے کھیلنا چاہتی تھی، اس کی عصمت کا سودا چکانے پر تلی ہوئی تھی عیش و آرام کی وہ گھڑیاں' جو عہد شباب میں دیکھ چکی تھی' ان کی رنگین جھلک بیٹی کی جوانی میں دیکھ رہی تھی. وہ خوش تھی کہ دولت کا سر پھر ایک بار اس کے زانو پر جھک جائے گا. اور دنیا اس کی پوجا کرینگی. وہ ماں ہو کر اس فطری اصول کو بھولی ہوئی تھی کہ وہ بیٹی کی عصمت کی محافظ ہے. مگر وہ طوائف تھی. قدرت کے تمام اصول اس نے ٹھکرا دیئے تھے. لاجونتی کو بچپن سے ہی تعلیم دی جا رہی تھی کہ طوائف کی زندگی کے رموز نکات کیا ہیں. اُسے زندگی کے مرحلے کسطرح طے کرنے ہوتے ہیں. مگر اس کی تعلیم بیٹی کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہو رہی تھی. ماں کی زندگی کا تاریک پہلو اُس کے پیش نظر تھا اس کے معصوم دل میں نیکی کی شعاع چمک رہی تھی جس نے گناہ کی تیرہ و تار دنیا کو منور کر دیا بچپن میں وہ ماں کی باتیں بغور سنتی تھی مگر جوان ہو کر جب انسان کے اندر سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے اور فطرت کی ودیعتیں بروئے کار آتی ہیں، ماں کی باتوں میں اب اس کے لئے کوئی دلچسپی نہ تھی. اُسے محسوس ہونے لگا کہ عورت کی پیدایش کا مدعا کیا ہے، ایک عورت کن محاسن کی حامل ہوتی ہے. زندگی کی حقیقی مسرتیں ایک طوائف کو حاصل ہوتی ہیں یا عورت کو؟ یا در کھو عورت طوائف بن کر عصمت کا جوہر ہی نہیں کھو دیتی بلکہ وہ ان تمام محاسن کو کھو دیتی ہے جو قدرت نے ایک عورت کو عطا کئے ہیں.

اب اسے بناؤ سنگار سے نفرت ہونے لگی وہ ماں کی حرکات کو بُری نظروں سے دیکھتی تھی آج جب اُستاد جی اُسے گانے کی تعلیم دینے کے لئے آئے. تو لاجونتی کا چہرہ اُترا ہوا تھا. اُستاد جی نے اصرار کیا کہ وہ ان کی تان کے ساتھ تان لگائے. مگر لاجونتی نے انکار کر دیا. اُستاد جی تاڑ گئے کہ ماشاءاللہ ابھی سن ہی کیا ہے؟ دھیرے دھیرے پری شیشے میں اُتر آئے گی. وہ اپنی عمر میں ہزاروں پریاں شیشے میں اُتار چکے تھے اور انہیں گناہ کی دنیا میں ڈھکیل چکے تھے. انہوں نے اسکی ماں کی طرف دیکھا. ماں نے بیٹی کی بلائیں لیں اور مسکرا کر بولی "بیٹی کیا آج ریاض نہیں کرو گی؟"

بیٹی ماں کو اُن نظروں سے دیکھ رہی تھی جنہیں رحم و کرم کی التجا تھی. اُس کی آنکھوں میں آنسو اُمنڈ آئے جن میں ماں کی ماحتا بہہ رہی تھی: "ماں میں گانا نہیں سیکھوں گی" اُس نے غمگین ہو کر کہا ماں نے اُستاد جی کی طرف دیکھا جو لاجونتی کو بغور دیکھ رہے تھے.

"اُستاد جی آج اسکا جی اچھا نہیں معلوم دیتا آپ کل آئیے گا" اُستاد جی مسکراتے ہوئے چلے گئے. لاجونتی کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے. ماں نے مزاج پُرسی کی بیٹی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "ماں مجھے یہ زندگی پسند نہیں ہے!"

"کیوں بیٹی" ماں نے حیران ہو کر پوچھا.

ایشور نے زندگی گناہوں میں بسر کرنے کو نہیں دی"

ماں جہاندیدہ تھی' بیٹی کی باتوں کو خوب سمجھ رہی تھی، اُس نے کہا بیٹی ہم طوائف ہیں، ہم گناہوں سے نہیں بچ سکتے"!

"کیا کہہ رہی ہو ماں" لاجونتی نے تعجب سے پوچھا اور کہنے لگی "کیا طوائف نیک نہیں بن سکتی؟"

"مگر بیٹی ہمارے لئے وہ راستہ بند ہو چکا ہے، وہی لوگ جو دھرم کی ٹھیکیدارے رہے ہیں ہمارے جیون کے ناش کے ذمہ دار ہیں. میں نے دنیا دیکھی ہے. اگر آج میں اس پیشہ کو ترک کر دوں اور کسی کے گھر بیاہتا استری کی طرح زندگی بسر کرنا چاہوں تو جانتی ہو سب سے پہلے کن کی انگلیاں اُٹھیں گی؟ یہی لوگ جو دھرم کا پرچار کر رہے ہیں. ان کے دھرم کے مطابق میں جس گھر میں جاؤں گی میرے ناپاک قدم اُسے بھرشٹ کر دیں گے. ساری جاتی کے دھرم کا ناش ہو جائے گا. ممکن ہے میرے شوہر کو مجھ سے محبت ہو مگر گھر والے اُسے برادری سے خارج کر دیں گے. میں اُس کے لئے ایک مصیبت بن جاؤنگی. جسکو حاصل کرنے کے بعد وہ بھی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائیگا"!

جب ماں کو یہ معلوم ہوا کہ بیٹی اُسکی خواہشات کو ٹھکرا رہی ہے تو وہ اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آئی، یوں تو اس کے ہاں آنے والوں کی کمی نہ تھی، جو ماں کے جیون کے ساتھ کھیلنے کے بعد لاجونتی کی اُٹھتی ہوئی جوانی پر نظریں جمائے تھے. اور اس انتظار میں تھے کہ بہار کی یہ نوخیز کلی کب ان کی ہوس کی بھینٹ چڑھتی ہے. ماں کا اشارہ پاتے ہی لاجونتی کے لئے تحائف آنے لگے. ہوس کا جال بچھایا جانے لگا اور اس تاک میں تھے کہ چڑیا کب جال میں آتی ہے مگر ماں کی یہ چالیں کچھ کارگر ثابت نہ ہوئیں.

شہر کے مشہور ٹھیکیدار کا بیٹا نبیر جو باپ کے مرنے کے بعد ہزاروں کی جائداد کا مالک تھا،

جب سے اُس اوباش نوجوان نے لاجونتی کو دیکھا تھا اُس کے روپ پر مٹنے لگا. اُس کی سُندرتا کی چنگاری نے اُسے بے چین کر دیا. وہ لاجونتی کے ہاں آنے لگا. حسن کی یہ دیویاں بازار میں بیٹھتی ہی اسلیئے ہیں کہ دولتمندوں کا شکار بنیں! وہ رات کو شراب کے نشہ میں جھومتا ہوا لاجونتی کے کمرہ میں داخل ہوا. لاجونتی نے رنبیر کو کئی مرتبہ ماں کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا تھا وہ اسے دیکھکر ڈر رہی تھی.

"مجھے تم سے پریم ہے لاجونتی" اُس نے صوفے پر گرتے ہوئے کہا.

ہوس کی آگ اس کی آنکھوں سے نکل رہی تھی وہ للچائی ہوئی نظروں سے لاجونتی کو دیکھ رہا تھا. اور وہ اس بھیڑیئے کو دیکھکر سہم رہی تھی، گناہ اور نیکی میں کشمکش ہونے لگی.

"میں تمہارے حسن کا دیوانہ ہوں". رنبیر نے اُکھڑی ہوئی آواز میں کہا.

وہ طوائف کی بیٹی تھی مگر گناہوں سے بچی ہوئی تھی، وہ پاپ کے گھر میں رہتی تھی، مگر اُس کے من میں پاپ نہ تھا، ایک اوباش کے مُنھ سے پریم کا لفظ سُنکر جو اس کی پوترتا سے محروم تھا اور مطلب براری کے لئے ایک حربے کے طور پر استعمال کر رہا تھا، لاجونتی کے کمزور دل میں ایک بجلی کا سا ارتعاش دوڑ گیا اس نے رنبیر کو گھورتے ہوئے کہا "عصمت کے ڈاکو پریم کی پوترتا کو نہیں سمجھ سکتے. پریم بازار میں نہیں بکتا. یہ دولت سے نہیں خریدا جاسکتا ..... " اُسکی آواز رُک گئی.

رنبیر اس کے چہرے کو حیرانی سے دیکھ رہا تھا طوائف کے ہاں آنے والے ننگ و ناموس کیا جانیں. چھوٹے پتے چاٹنے کے عادی پاکیزگی کی لذت کو نہیں سمجھ سکتے. لاجونتی کی باتیں رنبیر کے دل پر ایک نشتر کی طرح چبھ رہی تھیں. اس نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا "رنڈی کی بھی کوئی عصمت ہوتی ہے؟ یہ عصمت کی دوکان کھلے ہوئے ہیں جسے چاندی کے چند ٹکڑے ہمیشہ خرید سکتے ہیں". اس نے یہ کہتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا. اور نوٹوں کی ایک گڈی لاجونتی کے آگے ڈالدی. وہ طوائف کی بیٹی تھی اس میں شک نہ تھا. آج اس کی عصمت کے دام رنبیر نے لگا دیئے پانچسو کے نوٹ اس کے آگے پڑے ہوئے تھے شرم و حیا کی پتلی دولت کی طلبگار نہ تھی. اس کی خوبصورت آنکھوں سے عصمت و عفت کے آنسو بہ نکلے. وہ پاپ کے خوف سے کانپ رہی تھی اس کا کلیجہ دھک دھک کر رہا تھا، اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا "تم دولت کی جھلک دکھا کر میری عصمت کو نہیں لوٹ سکتے. پریم کی پوتر شمع جو میرے دل میں جگمگا رہی ہے تمہاری دولت کی ہوا اُسے نہیں بجھا سکتی. ایشور کے لئے یہاں سے چلے جاؤ رنبیر ...... آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی دو آنکھیں تھیں جنہیں پریم کی لہریں کھیل رہی تھیں. جن کی پوترتا نے ایک پاپی کے من کا پاپ دھو دیا. رنبیر جو اُسے ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا، حیرت و استعجاب کی تصویر بن کر رہ گیا. گناہ کی بیٹی کے پاک آنسوؤں نے آج ایک بدمعاش کی کایا پلٹ دی. ایک لمحہ پہلے جو ہوس کا خونی درندہ بنا ہوا تھا. پریم کی جھلک نے اس کی تاریک من کو روشن کر دیا. رحم و کرم کے آثار اُس کے چہرے پر دوڑنے لگے، اب اُس کی آنکھوں میں ہوس کے شعلے نہ تھے. اُس نے دبی آواز سے کہا "مجھے معاف کردو لاجونتی مجھ سے بڑا پاپ ہوا"! دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ رہے تھے.

آج رنبیر جب گھر آیا تو وہ کانپ رہا تھا، زندگی کا وہ راز جو اوباشیوں نے چھپا لیا تھا ایک طوائف کی بیٹی نے غفلت کا پردہ اٹھا کر آگاہ کر دیا. وہ میخانہ جہاں وہ دوستوں کے ساتھ بیٹھکر ہوس کی آگ تیز کرتا تھا وہ عصمت فروشی کا بازار جو اُسکی ہوس کا شکار گاہ تھا اُس کی نظر میں گھوم رہے تھے. وہ رات کو لاجونتی کے مکان پر آیا. آج اُس کی آنکھوں میں شراب کی مستیاں نہیں جھلک رہی تھیں، وہ لاجونتی کے آگے گردن جھکائے کھڑا تھا.

کل رات میں تمہاری عصمت لوٹنے آیا تھا مگر آج میں محبت کا بھکاری بن کر آیا ہوں" اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہ رہے تھے.

"ایک طوائف کے مکان پر جہاں عصمت بکتی ہو، محبت نہیں مل سکتی." لاجونتی نے سنجیدگی کے ساتھ کہا.

"تم کچھ بھی ہو مگر میرے لئے ایک دیوی ہو. جس نے میری دنیا بدل دی، ایک بھٹکے ہوئے مسافر کو تم نے راستہ دکھا دیا. جہاں زندگی کی حقیقی مسرتیں ناچ رہی ہیں کیا مجھ سے بیاہ کرو گی. لاجونتی"؟

تم ایک طوائف کی بیٹی سے بیاہ نہیں کرسکو گے! لاجونتی مسکرا کر بولی.

اس کے بعد رنبیر لاجونتی سے ملتا رہا اس کی ماں جو بیٹی کے بیاہ کی مخالف تھی ان دونوں کی ملاقاتیں سے ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں، سماج کے ٹھیکیداران کی کامیابی میں روڑے اٹکا رہے تھے. مگر انھوں نے سماج کے بندھن کو توڑ دیا. ماں کی مخالفتیں محبت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو نہ روک سکیں. رنبیر کے رشتہ دار ایک دوسرے کا منھ دیکھکر رہ گئے. لاجونتی اسکی بیاہتا استری تھی، گناہ کی دنیا سے نکل کر وہ محبت کی دنیا میں رہتے تھے، جہاں دنیا کی آلودگیاں کبھی پہنچ نہیں سکتیں. اور گناہ فنا ہو جاتا ہے.

تیرہ ممبروں کے استعفے منظور کر لیئے

کلکتہ ۲۶ فروری. ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سبھاش چندر بوس نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تیرہ ممبروں کے استعفے منظور کر لیئے ہیں جنمیں پنڈت جواہرلال نہرو کا استعفے بھی شامل ہے. معلوم ہوا ہے کہ آج شب کو استعفوں کی منظوری کی اطلاع کے خطوط متعلقہ ممبران کو بھیج دیئے گئے ہیں. اب استعفے منظور ہو جانے کے بعد کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی ٹوٹ گئی اور آچاریہ کرپلانی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری

سکریٹری ہندوستانی برادری کانپور کا بیان

میں نے مقامی اخبارات و نیز اخبار پانیر و نیشنل ہیرلڈ و سیٹیزن و لیڈر کے ذریعہ سے ان ہندو مسلمانوں سے درخواست کی تھی۔ جنہوں نے بلوہ کے دوران میں ایک دوسرے کی امداد مختلف ذرایع سے کی تھی۔ یہ درخواست میرے اور پنڈت متھرا پرشاد باجپئی کے دستخطوں سے روانہ کی گئی تھی اور گذارش کی گئی تھی کہ ایسے ہندو جنہوں نے مسلمانوں کی مدد کی۔ اور ایسے مسلمان جنہوں نے ہندوؤں کی مدد کی ہو۔ اپنے اپنے نام "ہندوستانی برادری" کے دفتر میں اصالتاً یا بذریعہ تحریر ۹ بجے صبح سے لے کر ۶ بجے شام تک باجپئی موٹر کمپنی واقع مال روڈ میں روانہ کر دیں۔

اس بیان میں تمثیلاً یہ لکھ گیا تھا کہ کچھ مسجدوں میں ہندوؤں نے چراغ بتی وغیرہ کا انتظام کیا اور اس بات کو بھی بہت فخر سے لکھا گیا تھا کہ کسی مندر کی کسی مسلمان نے بے حرمتی نہیں کی۔ اس سے مقصد صرف یہ تھا کہ ایسے وقوعات کا خلاصہ مع اسمائے گرامی کے ایک رسالہ کی صورت میں شایع کیا جاوے۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کی اور مسلمانوں کو ہندوؤں کی برائیاں کثرت سے معلوم ہیں اور ایسی ظہر من الشمس ہیں کہ اب بیان کی محتاج نہیں۔ لیکن ان کا بیان کرنا گویا اشتعال بڑھانا ہے۔ مثلاً ہر مسلمان جانتا ہے کہ لاب گنج کی قدیمی کربلا جس میں ڈیڑھ سو سال کی ضریح تھی تعصب اور وحشیانہ ذہنیت کا شکار ہو کر جلائی گئی۔ کئی مسجدیں جو یقیناً خانۂ خدا ہیں ان کے ساتھ بے حرمتی کی گئی۔ اور ان کے علاوہ ہندو مظالم کی فہرست اتنی زیادہ ہے جو ہندوؤں کے واسطے شرمناک ہے۔ یہ باتیں مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اسی طور سے ہندوؤں کا بچہ بچہ مسلمانوں کی زیادتیوں سے واقف ہے۔ کیا ان واقعات کا علم آپس میں منافرت پھیلانے کو کافی نہیں ہے لیکن ہم تصویر کا دوسرا رُخ دکھا کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جہاں ۹۹ بدکار ہیں وہاں ایک خوش چلن نیک کردار بھی ہے۔ جو بلا امتیاز مذہب و ملت ہر بندۂ خدا پر رحم کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے، ضرورت ہے کہ ایسے نیک بندگان خدا کی ہمت افزائی ہو۔ ان کے نام پبلک پڑھے۔ ان کے نیک کاموں سے پبلک کی ذہنیت بدلے اور شہر میں پرانی ہندوستانی برادری پھر سے قایم ہو۔ جس میں ہمارے بزرگ خوش اور آباد رہتے تھے موجودہ ہندو مسلمانوں کی جنگ کو سب نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ جب ان کے دور کرنے کی تدبیر کی جاتی ہے۔ تو لوگ پسند نہیں کرتے۔ مجھے ذاتی علم ہے کہ کتنے ہندوؤں کی جانیں اور مال مسلمانوں نے بچائے۔ کیا یہ فعل برا ہوگا۔ کہ ہم فخر سے ان کے کارناموں اور نام ہندوؤں کو سنائیں اور اسلام کے صلح کل رویہ کا منظر ان کے سامنے پیش کریں۔ اسی طور سے جب مسلمانوں کو یہ بتلایا جاوے۔ کہ جہاں اتنے ہندوؤں نے ہماری کربلا اور مساجد کے ساتھ ظلم کیا۔ وہاں ایک یا دو ایسے بھی تھے جنہوں نے مساجد کی حفاظت کی تو مسلمانوں کے دلوں سے ہندوؤں کی طرف سے منافرت کم ہوگی۔ کربلا کا جلانا اور مسجدوں پر ضرب لگانا جیسے حرکات ہیں نہایت بری نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ ان بدفعالیوں پر جتنی بھی تفریں کی جاوے۔ کم ہے۔ اور جب کبھی ان ذلیل افعال پر رائے زنی کی ضرورت ہوگی تو میں آزادی سے رائے دونگا۔ مگر فی الحال میں بدفعالیوں کی نہیں بلکہ نیک نفسوں کی فہرست بنا رہا ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ ابھی شکایتوں کا زخم تازہ ہے۔ اور کشمکش کے عالم میں دشمن کے اچھے پہلو پر نظر پڑنا مشکل ہے۔ مگر مسلمان بھائیو! یاد رکھو کہ میں بلوہ میں کثرت سے پھرا ہوں اول کے تین سخت دنوں میں ہندو اور مسلم محلوں کے حالات کا معائنہ کیا ہے۔ اور میں ذاتی علم سے کہہ سکتا ہوں کہ دوران بلوہ میں مسلمانوں کے کریمانہ اخلاق کی فہرست نہایت طویل ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے فخر سے پیش کر دوں۔ اور ہندوؤں کی ذہنیت میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کروں۔ اور یہی خدمت میں دوسری جانب کے حضرات کی بھی کرنا چاہتا ہوں۔

مجھے یہ بھی افسوس معلوم ہوتا ہے کہ اخبار پانیر نے بیان مذکورہ بالا تنہا میرے نام سے غلط سرخیوں کے ساتھ شایع کر کے یہ کوشش کی ہے کہ ایک مسلمان ہندوؤں کے برتاؤ کا مدح سرا ہے۔ اخبار مذکور نے یہ نامناسب حرکت کی ہے۔ میں نے فوراً اسکی تردید کی مگر افسوس کہ ابھی تک میری تردید اس نے نہ چھاپی۔ نیشنل ہیرلڈ اخبار ۲۴ فروری کا ملاحظہ فرمائیے۔ اس میں بیان کا مضمون دیانتداری سے شایع ہوا ہے۔

آخر میں مسلمانوں سے دست بستہ عرض کرونگا کہ وہ میرے مقصد کو سمجھیں اور اپنے قیمتی مراسلات یا ملاقات سے سرفراز فرمائیں۔

مرتضیٰ حسین عابدی

سکریٹری ہندوستانی برادری کانپور

مہاتما جی اور تری پوری کانگریس

راجکوٹ آتے ہی مہاتما جی صلح کے کمشن میں لگ گئے۔ نمایندہ پریس کے دریافت کرنے پر مہاتما جی نے بتایا کہ سمجھوتہ کی بات چیت میں کچھ دن ضرور لگیں گے۔ میں تری پوری کانگریس میں شریک ہونے کی بڑی خواہش رکھتا ہوں مگر کیا معلوم راجکوٹ میں کتنا وقت لگ جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس میں مہاتما جی کی شرکت کچھ غیر یقینی ہے۔

سمجھوتہ ہو جائے گا

میں جم سے آشاوادی میں ہوں اور مجھے امید ہے کہ میرے راجکوٹ آنے کی وجہ سے عزت کے ساتھ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ یہ وہ رائے ہے جو مہاتما جی نے راجکوٹ ریاست کے دو افسروں یعنی خاں صاحب فتح محمد اور دربار ویراوالے کے ساتھ ابتدائی بات چیت کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے ظاہر کی ہے۔

حکومت ہند کو دو کروڑ کا گھاٹا

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ آج شام کو ۵ ½ بجے اسمبلی میں بجٹ پیش ہو جائے گا۔ خیال ہے کہ اس سال حکومت ہند کو تقریباً دو کروڑ روپیہ کا گھاٹا رہے گا۔ اکسائز ڈیوٹی کے متعلق بازار میں بڑی افواہیں گرم ہیں لیکن خیال ہے کہ ٹیکسوں میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا جائے گا شوگر پر اکسائز ڈیوٹی لگے۔ اور صنعت پارچہ بافی پر حفاظتی ڈیوٹی لگنے کی افواہ گرم ہے خیال ہے کہ سرکاری ملازموں کی تنخواہیں میں کمی نہیں کی جائے گی معلوم ہوا ہے کہ انکم ٹیکس سے آمدنی میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ کا اضافہ ہو گیا ہے ڈیفنس کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔

سودیشی چیزوں کا استعمال

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ مرکزی حکومت کے تمام دفتروں میں سودیشی چیزیں استعمال کرنے کے متعلق کونسل آف اسٹیٹ میں مسٹر رام داس پنتولو نے جو رزولیوشن پیش کیا تھا وہ آج صرف گورنمنٹ کی ایک ترمیم کے ساتھ منظور ہو گیا ترمیم میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اگر ہندوستان میں مناسب قیمت اور طرز کی کوالٹی کی چیزیں دستیاب ہو سکتی ہوں تو مرکزی حکومت کے دفتر میں انہیں استعمال کیا جائے۔

سی۔ پی کے وزراء تری پوری کو

ناگپور ۲۶ فروری۔ آنریبل پنڈت روی شنکر شکلا وزیر اعظم و پی اور آنریبل پنڈت دوارکا پرشاد مصرا ۲۸ فروری کو جبلپور کو روانہ ہو جائیں گے۔ اور جب تک تری پوری کانگریس کا اجلاس ہوگا وہیں قیام کریں گے۔

اختیارات میں کمی

دہلی ۲۵ فروری۔ گورنر جنرل باجلاس کونسل نے ہدایت کی ہے کہ آئندہ چیف کمشنروں کو سول سروس کے قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق اختیارات نہیں رہیں گے۔ لیکن ملکیہ اس سے ایسا کوئی قاعدہ ناجائز نہیں قرار دیا جائے گا۔ جو چیف کمشنر صاحب اس حکم کے نفاذ سے پہلے بنا چکے ہوں۔

روس اور جاپان کا جھگڑا

برلن۔ بذریعہ ہوائی ڈاک۔ گزشتہ سال روس نے اکنو دگے کوئلے کا ایک حصہ ضبط کر لیا تھا جس پر جاپان اپنا حق بتاتا ہے جاپانی سفیر متعینہ ماسکو اس بارے میں حکومت روس سے گفت و شنید کر رہا ہے ابھی حکومت روس نے کوئی قطعی جواب نہیں دیا ہے، جاپانی حکومت نے روس پر زور ڈالا ہے، فی الحال اس کان میں روسی ہی کام کر رہے ہیں۔

یہودی برطانی تجویز منظور نہیں کریں گے

لندن ۲۷ فروری۔ یہودی ایجنسی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے متعلق برطانی حل کو نامنظور کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ان کا یہ فیصلہ ایک میمورنڈم کی شکل میں ہوگا۔ جو کہ کانفرنس میں ہوگا۔ جبکہ کل بات چیت شروع ہوگی۔

ایشیا میں فرانس کا ہوائی مرکز

ہنوئی ۲۷ فروری۔ انڈو چائنا کے توران نامی مقام پر فرانس ایک زبردست ہوائی مرکز بنا رہا ہے یہ ہوائی مرکز جلد ہی بن کر تیار ہو جائے گا۔ کیونکہ اس کا ابتدائی کام شروع ہو گیا ہے۔ یہاں تجارتی ہوائی جہازوں کا مرکز رہے گا اور یہ مرکز مشرقی ایشیا کے لئے بہت اہم ہوگا۔

جاپان میں ہتھیاروں کی خرید

پراگ ۲۴ فروری۔ جاپان نے زیکوسلاویکیا سے ماہ جنوری میں ایک بہت بڑی تعداد میں ہتھیار خریدے ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خرید کئی ماہ تک جاری رہے گی۔ جنوری میں جاپان نے ...... ۳۴ کراؤن کے ہتھیار خریدے ہیں جبکہ ۱۹۳۸ء کے آخری تین ماہ میں ...... ۳ کراؤن کے ہتھیار خریدے گئے۔

جاپانی حکومت نے اعلان جنگ کر دیا

ٹوکیو ۲۶ فروری۔ "ہم شنگھائی کی بین الاقوامی بستی اور برطانی اور فرانسیسی جہازوں کے خلاف اب خاموشی کے ساتھ اعلان جنگ کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو کہ ایک قسم سے مارشل چانگ کائی شک کی امداد کر رہے ہیں۔" یہ ہے وہ اعلان جو جاپان کی حامی نانکنگ گورنمنٹ نے کیا۔ نانکنگ گورنمنٹ نے شنگھائی کے بارڈر پر فوجی دستہ تعینات کر دئیے ہیں۔

دھمتاری میونسپلٹی توڑ دی گئی

ناگپور ۲۶ فروری۔ حکومت سی پی نے بد انتظامی کی وجہ سے دھمتاری میونسپلٹی کو توڑ دینے کا حکم دے دیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اپنے استعفے کی وضاحت کی ضمن میں!

لکھنؤ ۲۷ فروری۔ جن وجوہ پر میں نے اپنا استعفےٰ دیا ہے وہ ان وجوہ سے بالکل مختلف ہیں جن کی بنا پر میرے ساتھیوں نے استعفےٰ دیتے ہیں لیکن وجوہ سے قطع نظر میں یہ بھاری خواہش محسوس کرتا ہوں کہ کمیٹی سے علیحدہ ہو کر اپنی خواہش کے مطابق بلا روک ٹوک کام کروں کمیٹی سے جن کی زندگی کے دن گنے چنے رہ گئے ہیں استعفےٰ دیدینا آسان تھا لیکن میرے دماغ میں ایک زیادہ گہرا مسئلہ ہے اور میں نے جو قدم اٹھایا ہے وہ بہت دوسرے تعلقوں سے بھی علیحدگی کا موجب ہوگا۔

مندرجہ بالا الفاظ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے اس سلسلہ مضامین کے ایک مضمون میں تحریر کئے ہیں جو آپ کانگریس کے صدارتی انتخاب کے مسئلہ پر اخبار نیشنل ہیرلڈ میں شایع کر رہے ہیں۔

پنڈت جی نے اپنے مضمون میں مزید تحریر فرماتے ہیں کہ ظاہر بینوں کے لئے میں نے ورکنگ کمیٹی کے دوسرے ممبروں کے ساتھ استعفےٰ دے دیا ہے اور حقیقتاً دیدیا ہے لیکن میرے اور ان کے درمیان ایک خلیج ہے اور آئندہ اگر اس قسم کی ورکنگ کمیٹی بنی تو میں اس کا ممبر نہیں ہونگا۔ مجھے تعجب ہے کہ بعض لوگ ان استعفوں کی مذمت کرتے ہیں الزامات لگانے کے بعد ان ممبروں کے لئے یا ان میں سے بعض کے لئے کسی طرح سوائے استعفےٰ دینے کے کوئی درمیانی راستہ نہیں تھا عام طور پر یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ جن پالیسی کی ہم نمائندگی کرتے تھے اسے اکثریت نے منظور نہیں کیا۔ اسلئے ہمیں استعفاء دینا پڑا اگر موجودہ واقعہ میں چند حضرات کی ذات سے خلاف شدید الزامات لگائے گئے ہیں اور ان الزامات کے قایم رہنے کی صورت میں ان حضرات کا ورکنگ کمیٹی میں رہنا قطعی ناممکن تھا ان الزامات کو خود مہاتما گاندھی کے بھی خلاف خیال کیا گیا کیونکہ وہ ورکنگ کمیٹی کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

یہ ذاتی چیزیں سیاسی معاملات پر بھی حاوی ہو گئیں اس لئے میں نے صدر کانگریس سے تجویز کیا کہ وہ دوسرے مسئلوں پر غور کرنے سے پہلے اس رکاوٹ کو دور کر دیں مگر انہوں نے نہ کیا نہیں کیا۔

صدر کانگریس نے دشواری میں مزید اضافہ کرنے کے لئے کمیٹی کو ملتوی کرنے کا ٹیلیگرام بھیجا اور معمولی کارروائی کرنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ ان حالات میں کمیٹی کا ٹوٹ جانا ظاہر تھا۔

پنڈت جواہر لال نہرو فرماتے ہیں کہ "یہ پہلا موقع ہے جبکہ کانگریس نے غیر شخصی طور پر کام نہیں کیا آپ مزید فرماتے ہیں کہ جب ممبران پر یہ ظاہر ہوا کہ ان پر معمولی معاملات میں بھی اعتماد نہیں تو معمولی ایگزیکٹو معاملات میں تعاون کا امکان نہیں ہے۔

اس انسٹی ٹیوشن کی شخصی نوعیت کی جگہ شخصی عنصر نے لے لی اور شخصی وفاداری انسٹی ٹیوشن کی وفاداری پر غالب آ گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا خیال ہے کہ موجودہ آئین میں یہ نقص ہے کہ پرانی ورکنگ کمیٹی نئے صدر کے ساتھ کام کرتی اگر صدارتی انتخاب کے ساتھ ورکنگ کمیٹی کی مدت بھی ختم ہو جاتی تو بہتر ہوتا کہ اس وقت کانگریس کی کارروائیوں کے لئے کمیٹی پر اعتماد ہوتا۔

پنڈت جواہر لال نہرو آخر میں فرماتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ میں کمیٹی کے اپنے پرانے ساتھیوں کا ساتھ دیا ہے کیونکہ میرے لئے ایک یہی صحیح راستہ تھا مگر ان کے ساتھ میری علیحدگی دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ہے انہوں نے استعفےٰ کی چٹھی میں لکھا ہے کہ "اب وہ وقت آ گیا ہے جبکہ ملک کو ایک ایسی صاف اور واضح پالیسی اختیار کرنی چاہئیے جو کانگریس کے غیر موافق گروہوں کی مفاہمت پر مبنی نہ ہو۔ اگر یہ ان کی صاف اور واضح پالیسی ہے تو میری جگہ ان کے ساتھ نہیں ہے۔

جنرل فرانکو کی حکومت اور پنڈت جواہر لال

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ حکومت برطانیہ کے جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے کے متعلق پنڈت جواہر لال نہرو نے نمایندہ سے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ مسٹر چیمبرلین کی آرزو پوری ہو گئی مسٹر چیمبرلین عرصہ دراز سے یورپ میں فسطی ازم کی جڑ مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اب وقت آ رہا ہے کہ انگلستان یا حکومت برطانیہ کا کسی میں شمار نہیں رہے گا۔ جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے جمہوریت اور آزادی کے ساتھ حکومت برطانیہ کی اس دغا بازی سے ہم بالکل الگ ہیں۔ حکومت برطانیہ کے خلاف الزاموں کی طویل فہرست میں ایک اور الزام لگایا گیا ہے ہم اس حکومت کے ساتھ ہرگز تعاون نہیں کر سکتے جو کہ جمہوریت کو جہاں دیکھتی ہے فنا کر دیتی ہے۔

کانگریس کی نئی کیبنٹ

کلکتہ ۲۶ فروری۔ اگرچہ اس وقت ورکنگ کمیٹی کے نئے ممبران کے متعلق کوئی پیشنگوئی کرنا قبل از وقت ہے لیکن یہ ایک حد تک یقینی معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کیبنٹ کے نئے ممبران میں مسٹر سرینواس آئینگر مسٹر جے پرکاش نرائن۔ شری یت آچاریہ نریندر دیو اور شری یت ایم لنگا ایس شامل ہونگے۔

ہندوستانی ریلوں کا ریکارڈ

ہندوستانی ریلوں میں گزشتہ ۵ سال میں ۹ ہزار حادثے ہوئے جن میں سے ۹ ہزار مویشیوں کے متعلق تھے اور بقیہ انسانوں کے تھے۔

برطانیہ میں غم و غصہ کی لہر

لندن ۲۸ فروری۔ بالآخر گزشتہ رات مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے کا اعلان کر ہی دیا۔ مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا کہ حکومت نے اسپین کی صورت حالات پر خوب اچھی طرح غور کیا ہے بارسلونا اور کیٹلونیا پر قبضہ کرنے کے بعد اب جنرل فرانکو اسپین کے ایک بڑے حصہ کا مالک بن گیا ہے۔ اس علاقہ میں اسپین کے خاص خاص صنعتی مرکز ہیں۔

اگر جنوبی علاقہ میں ریپبلکن فوجیں کچھ عرصہ تک مقابلہ کی نمایش کرتی بھی رہیں تو بھی کچھ فائدہ کی امید نہیں ہے اور لڑائی کے نتیجہ میں اب کچھ شبہ باقی نہیں رہا۔ اب تو اس جنگ کو طول دینے میں سوائے جان و مال کے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ بکھری ہوئی ریپبلکن گورنمنٹ کو سادمن تسلیم کرنا ناممکن ہے۔ ملک معظم کی حکومت نے غیر مشروط طور پر جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کی ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ اسپین میں روایتی آزادی برقرار رکھنے کے متعلق جنرل فرانکو نے جو اعلان کیا ہے اس پر ملک معظم کی حکومت اظہار اطمینان کرتی ہے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈر

ڈربن ۲۸ فروری۔ بھوانی دیال پریزیڈنٹ نیٹال انڈین کانگریس ہندوستان کو روانہ ہو گئے ہیں۔ جہاں آپ یونین گورنمنٹ کی علیحدہ چھاٹنے والی تجویزوں پر حکومت ہند کے ساتھ تبادلہ خیالات کریں گے۔

لکھنؤ میں گرفتاریاں

لکھنؤ ۲۶ فروری۔ آج مدح صحابہ شارع عام پر پڑھنے کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں سو لاسینوں کو گرفتار کیا گیا۔

وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کی نظر میں

لندن ۲۸ فروری۔ جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے خلاف ملامت کی تحریک پیش کرتے ہوئے مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر ایٹلی نے مسٹر چیمبرلین سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو اس معاملہ کو اپنی مرضی کے مطابق طے کرنے کا اختیار تھا۔ مسٹر ایٹلی نے آج مسٹر چیمبرلین کی خوب خبر لی جب کہ اپنے وزیر اعظم سے کہا کہ آپ کو یہ چاہیئے تھا کہ آپ اپنے فیصلہ کے بارے میں ہاؤس کو پہلے سے مطلع کرتے۔ مسٹر ایٹلی نے مزید فرمایا کہ اپنے فعل کا جواز پیش کرنے کی کوشش کرنے میں مسٹر چیمبرلین نیم صداقتوں کا ایک پلندہ پیش کر رہے ہیں۔ جو کہ جھوٹ سے بھی بدتر تھے۔ وزیر اعظم نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اسپین کی ریپبلکن گورنمنٹ کے قبضہ میں اب جو علاقہ ہے وہ بہت انتشار ہے لیکن وزیر اعظم کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ریپبلکن گورنمنٹ کی طاقت بہت مضبوط ہے۔ اس کے پاس ۰ ۰ ۰ فوج ہے ایسی حالت میں جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنا ہرگز مناسب نہیں تھا۔

مسٹر چیمبرلین نے بین الاقوامی قانون کو حقارت سے ٹھکرایا ہے۔ شاید ہی کوئی اور شخص ایسا کرے۔ آپ نے دریافت کیا کہ آپ کے پاس اس امر کی کیا گارنٹی ہے کہ جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کر لی گئی تو وہ جرمنی اور اٹلی کے ساتھ نہ مل جائیں گے۔

ملامت کی تحریک ۱۳۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۴۴ ووٹوں سے مسترد ہو گئی۔

مولانا عبید اللہ سندھی

دہلی یکم مارچ۔ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے مشہور جلاوطن قوم پرست رہنما مولانا عبید اللہ سندھی جو تقریباً بیس سال کے زائد عرصہ سے جلاوطنی کے دن کاٹ رہے تھے، ۲۸ فروری کو جدہ سے المدینہ جہاز کے ذریعہ ہندوستان کو روانہ ہو گئے ہیں۔ خیال ہے کہ آپ اگلے ہفتہ ہندوستان کی سرزمین میں قدم رکھیں گے۔

مسٹر چیمبرلین کا جواب

مسٹر چیمبرلین نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ بہت طویل عرصہ کے بعد مجھے اب سابقہ پڑا ہے کہ میں اپنے خلاف اس قسم کے تلخ الفاظ سن رہا ہوں۔ آپ نے ہاؤس کو یاد دلایا کہ وہ بہت ہی اہم مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں۔ ممبروں کی شان کے شایاں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ذاتی بحثوں میں پڑیں مسٹر ایٹلی کے الزاموں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ مسٹر ایٹلی کا یہ کہنا غلط ہے کہ میں نے بحث سے بچنے کے لئے ہاؤس کو گمراہ کیا۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ اسوقت اسپین کی جو حالت ہے اسکو دیکھتے ہوئے یہ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ ریپبلکن گورنمنٹ زیادہ عرصہ تک مقابلہ کر سکے گی۔ اگر ہم نئی حکومت کو تسلیم نہ کریں۔ تو یہ اندیشہ ہے کہ نئی حکومت کے ساتھ ہمارے تعلقات تلخ ہو جائیں گے۔ اور اس کے علاوہ پھر حکومت برطانیہ نئی حکومت پر اپنا کوئی اثر و رسوخ استعمال نہیں کر سکے گی۔ آپ نے مخالف پارٹی کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ آپ کو اس بارے میں غور کرنا چاہیئے۔ کہ نئی حکومت تسلیم کر کے ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ برطانوی مفاد محفوظ رہیں گے۔ حکومت تسلیم کرنے کے لئے مسٹر ایٹلی نے جو شرطیں پیش کی ہیں وہ لڑائی کے ذریعہ ہی منظور کرائی جا سکتی ہیں ہم اس قسم کی شرطیں منظور نہیں کرا سکتے تھے ہم تو ان سے صرف وعدہ لے سکتے تھے۔

بنگال اسمبلی میں زبردست ہنگامہ

کلکتہ ۲۸ فروری۔ آج بنگال اسمبلی میں سنسنی پھیل گئی۔ جبکہ کانگریس پارٹی کے لیڈر شری یت سرت چندر بوس نے پوائنٹ آرڈر پیش کیا۔ جب کلکتہ میونسپل ترمیمی بل پر بحث شروع ہونے والی تھی تو آپ نے کہا کہ ہاؤس بل پر آج بحث نہیں کر سکتا۔ آج سرکاری دن نہیں ہے۔ سپیکر نے اس اعتراض کو تسلیم نہیں کیا۔ کانگریس پارٹی کے ممبر مسٹر سانیال نے کہا کہ خواہ مجھے ہاؤس سے نکال دیا جائے۔ مگر میں رزولیوشن پیش کروں گا۔ جس کے لئے آج کا دن مقرر ہے۔ آپ نے اپنا رزولیوشن پڑھنا شروع کر دیا۔ سپیکر نے آپ کو کئی مرتبہ منع کیا۔ سپیکر نے ۱۵ منٹ کے لئے ہاؤس ملتوی کر دیا۔ پھر انقلاب زندہ باد" "بندے ماترم" کے نعرے بلند ہونے لگے

سپیکر نے کانگریس ہاؤس کے تین ممبروں کو ہاؤس سے باہر نکال دیا۔ اس کے بعد انتہائی گڑبڑ میں ہاؤس کو ملتوی کرنا پڑا۔

برما میں ہندو مسلم فساد

رنگون یکم مارچ۔ آج صبح ہندو اور مسلمانوں میں دوبارہ فساد ہو جانے کی وجہ سے پولیس نے تین مرتبہ گولی چلائی۔ ابھی تک صحیح طور پر یہ معلوم نہیں ہوا ہے کہ گولی چلنے کے نتیجہ میں کتنے لوگ زخمی ہوئے۔

انڈین نیشنل کانگریس کا سالانہ اجلاس

دشنو نگر یکم مارچ بیتھل گورودواس صدر استقبالیہ کمیٹی تری پوری کانگریس کو کلکتہ سے ٹیلیفون پر اطلاع موصول ہوئی ہے کہ شری یت سبھاش چندر بوس یہاں سات مارچ کی صبح کو بذریعہ سپیشل ٹرین تشریف لے آئیں گے۔ اور مغربی ڈیلیگیٹ دس مارچ کو آرہے ہیں کانگریس کا کھلا اجلاس نو مارچ کے بجائے دس سے شروع ہو گا۔ صدر کا جلوس ۹ بجے کی صبح کو نکالا جائے گا۔ لیکن یہ شری یت بوس کی صحت پر منحصر ہے کہ راستہ پر کتنا راستہ طے کیا جائے گا۔ مہاتما گاندھی کے ۳ مارچ سے ۲ مارچ تک کسی دن بھی تشریف لے آنے کی امید کی جاتی ہے۔

راجکماری کی پر اسرار گمشدگی

لکھنؤ ۲۷ فروری۔ لکھنؤ کے ایک اسکول سے ایک چودہ سالہ لڑکی کی گمشدگی سے بڑی بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور یہ لڑکی ایک ریاست کی راجکماری ہے جس کے متعلق رانی لکشمی کماری جونت نگر اسٹیٹ اٹاوہ نے جو اسوقت کالاکانکر کی کوٹھی میں مقیم ہیں پولیس کو اسوقت کی اطلاع ہے کہ ان کی لڑکی راجکماری اوشا دیوی جو کنونٹ اسکول میں تعلیم پاتی تھی۔ اسکول سے ۲۲ فروری کو ۲ بجے دن میں غائب ہو گئی ہے اور اسی اطلاع میں آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ انکا یہ یقینی ہے کہ وہ اپنے ایک دوست کے ہمراہ چلی گئی ہے اس کے متعلق تحقیقات کی جا رہی ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ایک سب انسپکٹر پولیس کو خاص طور پر سراغرسی کے واسطے مقرر کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسی روز سے کالون کالج کا ایک لڑکا بھی گم ہے۔ بہر حال راجکماری کی گمشدگی سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

بہار میں یو۔پی کی تقلید

پٹنہ ۲۷ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار نے بھی یو۔پی کے اصولوں کے ماتحت ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت کے مشیر قانونی کا خیال ہے کہ اس ٹیکس کا لگانا صحیح اور مناسب ہو گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مقصد کے لئے حال ہی میں ایک بل کا مسودہ تیار ہو چکا ہے۔

مہاتما گاندھی اور مسٹر گبن کی ملاقات

راجکوٹ ۲۸ فروری۔ مہاتما گاندھی نے راجکوٹ کے ریذیڈنٹ مسٹر گبن سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ مسٹر گبسن کے دفتر سے واپس آنے کے بعد مہاتما گاندھی پرجا پریشد کے کارکنوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں۔ مسٹر گبسن نے نمایندہ ایسوسی ایٹڈ پریس سے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ ہم دونوں کے درمیان ڈیڑھ گھنٹہ تک دوستانہ فراخدلی سے تبادلہ خیالات ہوا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کا نظریہ سمجھنے کی کوشش کی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر گبسن نے مہاتما گاندھی کے روبرو وہ پوزیشن پیش کی جو وہ موجودہ سدھار کمیٹی کے امور تحقیقات کے متعلق خیال کرتے ہیں۔ پریشد کی جانب سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ راجکوٹ دربار کی جانب سے جو دوسرا اعلان جاری کیا گیا ہے اس میں سدھار کمیٹی کے اس فرض کا ذکر نہیں ہے کہ وہ ایسی اسکیم کی سفارش کریگی جس سے پرجا کو زیادہ سے زیادہ وسیع اختیار حاصل ہوں۔ اس کے بجائے اعلان میں یہ لکھا ہے کہ پرجا کو ریاستی نظام میں دخل ہوگا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر گبن نے مہاتما جی سے یہ کہا کہ دونوں اعلانوں کو ایک ساتھ پڑھنا چاہیئے اور کہ ریاستی نظم و نسق میں پرجا کا اس وقت دخل ممکن نہیں ہے جب تک کہ ان اختیارات کو منتقل نہ کر دیا جائے جن کا کہ پہلے اعلان میں ذکر ہے۔ اسلئے آپ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کام چالو کرنے کے لئے سدھار کمیٹی میں توسیع کر دی جائے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے نئے سکریٹری

کلکتہ ۲۸ فروری۔ سبھاش بابو کی ہدایت کے بموجب مسٹر نرسنگھ ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کمیٹی مذکور کی سکریٹری شپ کا چارج آچاریہ کرپلانی سے لے لیا یہ انتظام تری پوری کانگریس ۔۔۔ رہے گا۔

فیڈرل اسکیم میں ترمیم کی جائیگی

معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اعلیٰ سرکاری حلقے ہندوستان میں دوسری گول میز کانفرنس منعقد کرنے کے سلسلہ کی طرف متوجہ ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ کی جانب سے اظہار رائے کرنے والوں اور ریاستوں کے نمایندوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فیڈرل اسکیم میں بعض ترمیموں خاص طور پر فیڈرل مجلس میں ریاستوں کی نمایندگی کے متعلق اس کانفرنس میں اعلان کیا جائے گا۔

یو۔پی کانگریس کمیٹی

لکھنؤ ۲۸ فروری۔ یو۔پی صوبہ کانگریس کمیٹی نے ریاستوں سے جدوجہد کرنے کے لئے ایک الگ محکمہ قایم کیا ہے جو ایک اسپیشل افسر کے ماتحت کام کریگا۔

وزیر مالیات یو۔پی کی تقریر

بریلی ۲۶ فروری۔ آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات یو۔پی نے ازلاء تحصیل کی دوسری کسان کانفرنس کی رسم افتتاحی ادا کرتے ہوئے دس ہزار سے زیادہ کسانوں کے مجمع میں فرمایا کہ حکومت یو۔پی زراعت پیشہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ابھی اور بہت سے ذریعے اختیار کرنے والی ہے۔

کانفرنس میں اور بہت سے رزولیوشن پاس کرنے کے علاوہ ایک رزولیوشن کے ذریعہ سبھاش چندر بوس کے دوبارہ صدر منتخب ہو جانے پر مبارکباد پیش کی۔ آنریبل مسٹر قدوائی نے ٹیننسی بل کی تمام دفعات وضاحت کے ساتھ بیان کیں اور فرمایا کہ یہ آئین کی کتاب پر عنقریب درج ہونے والا ہے۔

صوبہ سرحد میں کھدر کا محصول

ہری پور ہزارہ ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس گورنمنٹ تمام لوکل باڈیوں میں کھادی پر محصول اڑا دینے کے معاملہ پر غور کر رہی ہے۔ اس نے لوکل باڈیز سے اعداد و شمار طلب کئے ہیں۔ کہ اگر کھادی پر سے محصول ہٹا دیا جائے تو اس صورت میں ان کو کتنا نقصان ہوگا۔

مزید اطلاع ملی ہے کہ صوبہ سرحد میں تمباکو ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔ آج پہلی مرتبہ شہر میں بذریعہ منادی اعلان کرایا گیا کہ تمام دوکانداران تمباکو ۲۸ فروری تک دو روپیہ سالانہ فیس ادا کرنے کے بعد باقاعدہ لائسنس حاصل کر لیں ورنہ جو شخص بغیر لائسنس تمباکو بیچتا ہوا پکڑا جائے گا اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اب دکاندار لائسنس لے رہے ہیں۔

حکومت ہند کے عارضی ہوم ممبر

دہلی یکم مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آنریبل ایگزیکٹو کونسل ہوم ممبر حکومت ہند نے دس [illegible] سے چار ماہ کے لئے چھٹی مانگی ہے۔ جو منظور کر لی گئی ہے ان کی جگہ مسٹر جے۔ اے۔ تھارن عارضی طور پر بطور ہوم ممبر کام کریں گے۔

پریزیڈنٹ ازانا نے استعفیٰ دیدیا

پیرس ۲۸ فروری۔ اسپین کے پریزیڈنٹ ازانا نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ ریپبلکن کی شکست لابدی ہے۔ اس لئے صلح کرنے کی ضرورت ہے۔

راشٹرپتی پر عدم اعتماد

نئی دہلی ۲۷ فروری۔ لابی کی قیاس آرائیوں کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ کانگریس کے تری پوری سیشن میں سبھاش چندر بوس کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ شمبھو دیال مصر ایم۔ ایل۔ اے (سی۔ پی) اور ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے شری یت بوس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا ایک نوٹس دیا ہے اس کے علاوہ کئی رزولیوشن ایسے ہیں جن میں ورکنگ کمیٹی کے پرانے ممبروں پر اعتماد ... پر اظہار اعتماد کیا گیا ہے۔

پبلسٹی افیسر حکومت بہار

حکومت کی توجہ امرت بازار پترکہ مورخہ ۶ فروری ۱۹۳۹ء کے اس خبر کی طرف مبذول کرائی گئی ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حکومت بہار سرکاری ملازمین کے ضابطہ اطوار (گورنمنٹ سرونٹس کنڈکٹ رولز) میں کچھ ترمیم چاہتی ہے تاکہ سرکاری ملازمین باسانی انڈین نیشنل کانگریس کے ممبر ہو سکیں لہذا حکومت بہار واضح کر دینا چاہتی ہے کہ اس نے نہ آج سے پہلے اس کا ارادہ کیا تھا اور نہ مذکورہ بالا ضابطہ میں اب کوئی ایسی تبدیلی چاہتی ہے جس کی رو سے سرکاری ملازمین سیاسی تحریکوں میں حصہ لینے کے مجاز ہو سکیں.

ہندوستان پر حملہ کرنے کا منصوبہ

لینا ویل ۶ فروری مشہور چینی کمیونسٹ لیڈر جنرل اتان تونگ نے ایک غیر ملکی اخباری نمایندے کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ اگر چین جاپان کو شکست نہ دے سکا تو جاپان اپنا رخ جاوا آسٹریلیا اور ہندوستان کی جانب کرے گا۔ اور چین کے ہاتھوں جاپان کے شکست کھانے کے امکانات اس لئے باقی ہیں کہ جاپان کو اپنے جنگی وسائل کے لئے چین سے روپیہ نہیں ملا ہے اور جاپانی فنڈ استعمال کرنا پڑ رہا ہے، اس طرح پر جاپان اتنا کمزور ہو جائے گا کہ روس اس کی پیٹھ پر ضرب لگائے گا۔ امریکہ دوسری طرف سے ٹھوکر لگائے گا۔ فرانس اور برطانیہ منہ پر تھپڑ لگائیں گے۔ اور جاپان کی مالی بدحالی بالآخر اسے تباہ کر دیگی۔ اگر جاپان چین اور روس کا سلسلہ منقطع کرنے میں کامیاب بھی ہو گیا تو اس کا اثر چین کے

آٹھ سو روپیہ کے انعامات

جولال الی کے بنگ کمپٹیشن میں جیتنے والوں کو دیئے گئے

انعام جیتنے والے

پہلا انعام:۔ ایک سو روپیہ
مس چھایا مترا معرفت بی۔ پی بتر ڈاک خانہ ای۔ آئی۔ آر ورکس ضلع سنگھ بھوم۔
پہلا انعام:۔ ایک سو روپیہ۔
مسز جیکسن نمبر ۳۰ بلاک لوکو کوارٹرز دھن باد۔ ای۔ آئی۔ آر۔
دوسرا انعام:۔ پچھتر روپیہ۔ (۷۵)
مس پشپا ٹھکرال ۳۳ کرزن روڈ دہرہ دون
دوسرا انعام:۔ پچھتر روپیہ (۷۵)
مسز بملا نندی معرفت مسٹر ہری پدا نندی گارڈ ای۔ بی۔ ریلوے ڈاک خانہ راج باری وجا شلا ضلع بردوان۔
تیسرا انعام۔ پچاس روپیہ۔ (۵۰)
مسز سی۔ اور اولیش۔ امبارکیشن کوارٹرز کیاری بسدرہ
تیسرا انعام۔ پچاس روپیہ۔ (۵۰)
مسز ایس آنگولی پشپا باغ بڑودہ
اسپیشل انعام۔ ایک سو روپیہ
مسز سرن کیری کوارٹر ۱۱ سوٹر گنج کانپور

بچوں کا سیکشن

دس روپیہ۔ (۱۰)
مس لکشمی رانی سریواستو معرفت مسٹر سیتارام سریواستو ریکارڈ کیپر کمشنر آفس لکھنؤ۔
دس روپیہ۔ (۱۰)
مس شرلا دیوی۔ پرتاب سنگ گرلز ہائی اسکول معرفت مسٹر رام کشن بی۔ ایس۔ سی راجی اسٹریٹ مرادآباد۔
دس روپیہ (۱۰)
مس بملا رانی کھوسال معرفت مسٹر ایس۔ سی گھوسال اسٹیشن روڈ جینگا تنگ
دس روپیہ۔ (۱۰)
مس سروجنی معرفت مسز دی۔ این باجپئی کیلاش مندر کانپور۔
دس روپیہ۔ (۱۰)
مس حامیہ ملک معرفت جی بی ملک کوٹولہ راجا بٹی کلکتہ۔
دس دس روپیہ کے بیس انعامات بھی دیئے گئے ہیں۔

کانگریس سیشن کیلئے غیر دفتری رزولیوشن

الہ آباد ۶ فروری۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں انڈین نیشنل کانگریس کے تری پوری سیشن میں پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل غیر دفتری رزولیوشن موصول ہوئے ہیں۔

مسٹر کمارانند رائے اجمیر سے ایک رزولیوشن بھیجا ہے جس میں انہوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ کانگریس کے آئین نمبر (۱) میں یہ ترمیم کر دی جائے کہ کانگریس کے مکمل آزادی حاصل کرنے یا ہندوستان میں جمہوری اسٹیٹ قایم کرنے کے مقصد میں تمام جائز ذرایع سے ہندوستانی ریاستوں کی آزادی بھی شامل ہے جس پر ہندوستانی والیان ریاست حکمراں ہیں۔

مسٹر ایم۔ این رائے کا رزولیوشن

مسٹر ایم۔ این رائے چاہتے ہیں کہ کانگریس کو چاہیئے کہ وہ اپنی سرگرمیاں ریاستوں میں پھیلائے تاکہ ان سب کو ایک ساتھ فنا کر دیا جائے۔ اور برطانوی سامراج کا تختہ الٹ دیا جائے۔ ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کو غیر مشروط طریقہ پر مسترد کر دیا جائے۔ اور ہندوستان کے آئین بنانے کا برطانوی پارلیمنٹ کو جو حق ہے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا جائے۔ ان کی یہ بھی خواہش ہے کہ حتی الامکان جلد ممکن ہو سکے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے مطالبہ پر زور دینے کی غرض سے سارے ملک کی کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کی جانی چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں حکومت کا کام شروع کریں کیونکہ کانگریس کی رائے میں یہ صرف ایک ہی طریقہ ہے جس سے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا انتخاب ایک عملی مسئلہ ہو گا۔ آپ کو یہ بھی خواہش ہے کہ کانگریس یہ قرار دے کہ آیندہ اس قسم کی تمام سرگرمیاں ہندوستان کے باشندوں کی آزادی کی جنگ کے آخری درجہ کے لئے تمہیدی ہونگی۔

اسپین میں ریپبلکن حکومت کا خاتمہ

لندن ۵ فروری۔ میڈرڈ سے اطلاع ملی ہے کہ ریپبلکن حکام وسطی علاقہ میں کسی صورت سے مقابلہ کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ سیاست داں اسپین چھوڑنے کی فکر کر رہے ہیں۔ پریزیڈنٹ ازانا اسپین چھوڑنے کی فکر کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ پریزیڈنٹ ازانا اسپین چھوڑ کر جلد ہی چلے جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے میں کوئی شرط پیش نہ لگائیں گی۔ اور اس بارے میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

ہم جنگ سے نہیں ڈرتے

برلن ۶ فروری۔ آجکل ہر ہٹلر اور ڈاکٹر گوبلز جمہوریتوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہر ہٹلر نے میونک میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ان لوگوں سے نہیں ڈرتے۔ جو لوگوں کو جنگ کے لئے بھڑکا رہے ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے منصوبوں میں کامیاب ہو گئے۔ تو ہم ان سے دبنے والے نہیں ہیں ۱۹۱۸ء کو نہیں دہرایا جائے گا۔ اب جرمنی پہلے سے والا جرمنی نہیں ہے۔

اس اثنا میں ڈاکٹر گوبلز نے ایک مضمون تو یہ لکھا ہے جس میں جمہوریتوں کے خلاف خوب بھڑاس نکالی ہے۔

روس اور جاپان کی فوج میں لڑائی

ٹوکیو ۶ فروری۔ ڈومی ایجنسی کو اطلاع ملی ہے کہ سرحد پر جاپانی اور روسی فوجوں کے درمیان پھر فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس کی جانب سے ۵۰ گھوڑ سوار تھے۔ اور جاپان کی جانب سے گشتی فوج تھی۔ لڑائی مین کے قریب تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔

سر سلطان احمد کی وصیت

مدراس ۶ فروری۔ سر سلطان احمد خاں جنہوں نے انگلینڈ میں ۷۰۵۸ پونڈ کی ملکیت چھوڑی ہے مرتے وقت مندرجہ ذیل دان دینے کی وصیت کی ہے:۔

۵۰ ہزار روپیہ علیگڈھ مسلم یونیورسٹی۔ ۲۰ ہزار دہلی یونیورسٹی۔ بیس ہزار روپیہ بنارس ہندو یونیورسٹی۔ ۱۰ ہزار روپیہ بیلی مسلم ہائی اسکول پانی پت۔ پچیس ہزار روپیہ اندھوں کے آشرم کو جو آپ کے والد صاحب نے قایم کیا تھا۔ اور پانچ ہزار روپیہ چندی پرشاد جس نے ۱۷ سال تک بلا معاوضہ محنت و ایمانداری کے ساتھ خدمت کی تھی۔ ایک ہزار روپیہ ایک دیرینہ دوست و وفادار ملازم عبداللطیف کو۔ پانچ ہزار روپیہ ایک دایہ مسماۃ ایرنگل کو جنہوں نے آپ کے بچوں کی پرورش کی تھی۔

یہودیوں کو حکومت جرمنی کا حکم

برلن ۴ فروری۔ حکومت جرمنی نے حکم صادر فرمایا ہے کہ ۱۵ روز کے اندر یہودیوں کو سونے اور چاندی کی تمام چیزیں فروخت کر دینا چاہیئے

ریاست لمبڈی پر ۲۰ لاکھ کا دعویٰ

احمد آباد ۲۷ فروری۔ معتبر ذریعوں سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت بمبئی نے یہ طے کیا ہے کہ فیڈرل کورٹ میں ریاست لمبڈی کے خلاف ۲۰ لاکھ روپیہ کا دعوی کیا جائے کیونکہ اس نے دریائے بہادر کا بہاؤ اپنی طرف کر لیا ہے۔ اس دھندھوکا تعلقہ کی پیداوار پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اس جانب حکومت ہند کی بھی توجہ دلائی گئی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا، اس بارے میں تعلقہ کے کسانوں نے حکومت بمبئی سے نمایندگی کی تھی، اور آنریبل مسٹر لوری نے خود موقع کا معاینہ کیا۔

وارسا ۲۶ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ کے وزیر خارجہ نے جرمن سفیر سے سرکاری طور پر معافی مانگ لی۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ پولینڈ میں جرمنی کے خلاف مظاہرہ کیا گیا تھا۔

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۲۴ الف

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ششماہی ۱۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۱۰	کانپور شنبہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۱۹ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۹

ادبیات

بلوہ کانپور کے بعد

(از ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری)

دلوں پہ نقشِ محبت بٹھا بھی سکتے ہیں ہم اس چمن کو چمن پھر بنا بھی سکتے ہیں

جو چاہیں پھر وہ رواداریاں کریں پیدا جنھیں گھٹایا ہے اُنکو بڑھا بھی سکتے ہیں

ہمارے اشکِ ندامت علاج ہیں اس کا لگی جو آگ ہے اُس کو بجھا بھی سکتے ہیں

کریں جو غور کہ اسباب کیا نفاق کے ہیں تو اتفاق کی دنیا بسا بھی سکتے ہیں

اگر ہو پاسِ وطن اور لحاظِ ہمسایہ تو جھک بھی سکتے ہیں حق پر جھکا بھی سکتے ہیں

خلوصِ دل سے کریں امن کی اگر کوشش ہر اک فساد کو خود ہم دبا بھی سکتے ہیں

بہدگر نہ کریں ہم جو فوقیت کا گماں تو بندِ قید سے گردن چھڑا بھی سکتے ہیں

زمانہ کہتا ہے یہ ہند تھا کبھی گلشن ہم اس کو پھر وہی گلشن بنا بھی سکتے ہیں

کریں زباں سے کس طرح شکوۂ اغیار ہم اپنی شرم سے گردن اُٹھا بھی سکتے ہیں؟

غلام خود ہوئے "خود کردہ را علاجے نیست" ہم اپنا حالِ غلامی سُنا بھی سکتے ہیں؟

اگر ہو امن پسندی تو سعیِ امن کریں ہم اپنے رنج کو راحت بنا بھی سکتے ہیں

ہم اپنی شکل کو آئینہ میں اگر دیکھیں کدورتوں کو دلوں سے مٹا بھی سکتے ہیں

لگائے جائیں نہ چرکے پہ چرکے گر پیہم تو زخمِ تازہ پہ مرہم لگا بھی سکتے ہیں

نہاں جو سینہ میں ہے وہ زباں پہ ہی بزمی
حجاب دل سے ہم اپنے اُٹھا بھی سکتے ہیں

دنیائے اسلام

شریف حسین میکموہن خط و کتابت
عربوں کے مطالبۂ آزادی کی بنیادی دستاویزات

فلسطین کانفرنس میں عربوں نے آزادیِ فلسطین کو شریف حسین اور میکموہن (نمائندہ برطانیہ و مصر) کی خط و کتابت پر مبنی کیا ہے اور حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے کہ یہ خط و کتابت اب سرکاری طور پر شایع ہو جائے گی معاصر انقلاب نے تین خطوں کا ترجمہ شائع کیا ہے جو اس خط و کتابت میں سب سے زیادہ اہم ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ عربوں کے ساتھ آزادی کا جو وعدہ کیا گیا تھا اس میں فلسطین بھی شامل تھا۔ (مدیر)

ہنری میکموہن کا پہلا خط

قاہرہ ۳۰ اگست ۱۹۱۴ء

ہم آپکا شکریہ ادا کرتے ہیں، ان جذبات دوستداری کی خاطر جن کا آپ (یور لارڈشپ) اور آپ کی رعایا تمام اس بات پر متفق ہیں کہ عربوں اور انگریزوں کے مفاد ایک ہی ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں۔

اس امر کی ضمانت کے طور پر ہم اب تائید کرتے ہیں لارڈ کچنر کے اس اعلان کی جو آپ تک علی آفندی کے ذریعہ پہنچ چکا ہے جس میں عربی ملکوں اور باشندوں کی آزادی کی تمنا کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور انگلستان کی طرف سے یقین دلایا گیا تھا کہ عربوں میں خلافت منتقل ہونے پر ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔

ہم اب دوبارہ اعلان کرتے ہیں کہ برطانیہ عظمی کی حکومت خوش آمدید کہتی ہے کہ اس امر پر کہ خلافت دوبارہ عربوں میں منتقل ہو جائے اور رسول پاکؐ کے خاندان مظہر میں لوٹ آئے۔

سرحدات کی تعین کا سوال

باقی رہا سرحدوں اور حد بندی کا سوال تو اس کے متعلق اب کوئی گفت و شنید کرنا قبل از وقت اور تضیع اوقات کا موجب ہوگا۔ اس وقت جنگ جاری ہے اور بیشتر (عربی) ممالک پر ترکوں کا قبضہ ہے عربوں کی ایک جماعت جو انہی ممالک میں رہتی ہے اس مفید موقع کو نظر انداز کر رہی ہے اور ہماری مدد کرنے کے بجائے جرمنوں اور ترکوں کے ساتھ ہے وہ جرمنی جو نئے غارتگر ہیں اور ترک جو (پرانے) جابر اور ظالم ہیں یہ امر بہت افسوس اور تعجب کا موجب ہے۔

باوجود ان باتوں کے ہم پوری طرح آمادہ ہیں کہ جو غلہ اور خیرات کا سامان مصر کیطرف سے عربوں کو بھیجا جاتا ہے بدستور بھیجا جائے اور ارض پاک اور مقدس عربوں کا حق انہیں پہونچتا ہے جہاں آپ فرمائیں گے آپ کے ایک اشارے پر سارا سامان پہونچ جائیگا آپ کے ایلچی کیلئے مناسب انتظام کر دیا گیا ہے۔ آداب.....

"دوسرا مکتوب"

قاہرہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۱۵ء

آپ کا مکتوب مورخہ ۲۹ شوال ۱۳۳۳ھ موجب مسرت و ابتہاج ہوا اور دوستداری اور اخلاص کے اظہار سے تسلی اور طمانیت ہوئی۔

مجھے معلوم کر کے بہت افسوس ہوا کہ آپ نے میرے مکتوب سے یہ نتیجہ نکالا کہ میں سرحدوں اور حد بندیوں کے متعلق کچھ جھجکتا ہوں اور نا رضامند سا ہوں (حاشا و کلاّ!) یہ میری نیت نہیں تھی میرا تو مطلب فقط اسقدر تھا کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ (ان جزئیات کا) قطعی فیصلہ ہو جائے۔

لیکن یہ دیکھ کر کہ آپ اس مسئلہ کو اس قدر اہم اور ضروری سمجھتے ہیں میں نے فوراً حکومت برطانیہ کو لکھا اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ وہاں سے مجھے مندرجہ ذیل اعلان کرنے کے لئے کہا گیا ہے

تیسرا مکتوب، امداد کا غیر مبہم وعدہ

قاہرہ ۱۳ دسمبر ۱۹۱۵ء آپ کا مکتوب مورخہ ۲ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ ملا مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے مرسین اور ادانہ کی ولایتوں کو عربی ممالک سے خارج کرنا تسلیم کر لیا ہے۔

مجھے اس سے بڑی تسلی اور خوشی ہوئی کہ عرب خلیفہ عمر ابن الخطاب (رضی اللہ عنہ) اور دیگر خلفائے راشدہ کے احکام پر چلنا چاہتے ہیں جن سے ہر مذہب کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے۔

حلب اور بیروت کی ولایتوں کے متعلق جو آپ نے فرمایا ہے اسے حکومت برطانیہ نے واضح طور پر سمجھ لیا ہے اور احتیاط سے نوٹ کر لیا ہے لیکن چونکہ اس سے ہمارے حلیف فرانس کے مفاد کا تعلق ہے اس لئے یہ مسئلہ غور طلب ہے اس کے متعلق مناسب وقت پر دوبارہ خط و کتابت ہوگی۔ حکومت برطانیہ دوبارہ حکومت عربیہ کو پوری مدد کا یقین دلاتی ہے۔

اندریں حالات حکومت برطانیہ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ آپ کو یقین دلاؤں کہ حکومت مذکورہ کوئی ایسی صلح نہیں کریگی جس میں عربوں کی آزادی اور جرمنوں اور ترکوں سے عربوں کی مخلصی ایک لازمی شرط نہ ہو۔ اپنے ارادوں کے اخلاص کے ثبوت میں اور ہمارے متحدہ مقصد کی کامیابی کے لئے میں آپ کے معتبر قاصد کے ہاتھ میں بیس ہزار پونڈ بھیج رہا ہوں۔
آداب

جنگ کے بعد پیمان شکنی

چوتھے خط میں فرانس کے متعلق تشفی آمیز الفاظ لکھے ہیں اور بغاوت عرب کے متعلق ہمت افزا کلمات درج ہیں غرض ان چاروں خطوں میں فرانس کے مفاد کے سوا اور کسی چیز کا تذکرہ نہیں کیا گیا تھا یہ فلسطین کی علیحدگی اور یہودیوں کی سلطنت کی باتیں بعد کی ہیں جب عرب اپنی آزادی کے لئے جنگ عظیم میں پوری طرح کود چکے تھے جب بھی یہ امور عربوں سے چھپا کر رکھے گئے!

حکومت برطانیہ کا اعلان اور حد بندی میں برطانوی ترمیمات

یہ اعلان حکومت برطانیہ کیطرف سے ہے مجھے یقین ہے کہ اس سے آپ کی تسلی ہوگی اور آپ اسے قبول فرمائیں گے مرسین اور اسکندرونہ کے اضلاع اور شام کے وہ حصے جو دمشق اور حمص، حما اور حلب کے اضلاع کے مغرب میں ہیں

(باقی آیندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے
زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۰

کانگریس کا سنسنی خیز اجلاس

تری پوری (۵۲) کانگریس کے اجلاس کی صدارت کے سلسلہ میں مسٹر سبھاش چندر بوس موجودہ صدر کانگریس اور ۱۳ آل انڈیا ورکنگ کانگریس کمیٹی کے ممبروں کے استعفوں کی وجہ سے جو حالات رونما ہوئے ہیں اس نے کانگریس کے موجودہ اجلاس کو ایک سنسنی خیز اجلاس بنا دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ کانگریس کے بائیں بازو والے برابر اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح وہ کانگریس پر قبضہ کرلیں. چنانچہ سبھاش چندر بوس کی صدارت کا مسئلہ بھی اسی کوشش کی ایک کڑی تھی. جسکو مہاتما گاندھی نے بجا طور پر محسوس کیا اور صدارت کے فیصلہ کو اپنی ہار سے منسوب کیا.

پنڈت جواہر لال نہرو نے اسکی کوشش کی تھی کہ دائیں اور بائیں بازو کے ممبران میں مصالحت ہو جائے اور انھوں نے اس کے لئے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سبھاش بابو اس بیان کو واپس لے لیں کہ جسمیں آل انڈیا ورکنگ کانگریس کمیٹی کے ممبران پر الزام عاید کیا گیا تھا مگر ملک کی بدقسمتی سے سبھاش بابو نے اس کو پسند نہیں کیا

پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو.پی نے جو رزولیوشن سبجکٹ کمیٹی میں پیش کیا ہے وہ کانگریس کی تاریخ میں بالکل ایک نئی بات ہے دراصل اس رزولیوشن کا مطلب سبھاش بابو کی عدم اعتماد کے تجویز کے ہم معنی ہے

پنت جی کے اس رزولیوشن پر سبجکٹ کمیٹی میں بڑی گرما گرم بحث رہی. بحث میں امداد کرنے اور ایک یا دو باتوں کو صاف کرنے کے لئے سبھاش بابو نے ایک بیان دیا جسمیں انھوں نے فرمایا کہ میں نے ورکنگ کمیٹی کے ممبران کی نیک نیتی پر کبھی شبہ نہیں کیا.

اس تجویز پر تقریباً ایک درجن ترمیمیں پیش کی گئیں جنپر مسٹر ایم. این. رائے مسٹر جے پرکاش. مسٹر اجیت پٹوردھن. سردار دول سنگھ کولیشر. مسٹر کے. ایف نریمان. لالہ ڈونی چند مولانا نورالدین بہاری. مسٹر گوری شنکر مصرا. مسٹر دت مزمدار مسٹر شمبھو سہائے ترپاٹھی وغیرہ نے تقریریں کیں.

رزولیوشن کی موافقت میں خود پنڈت پنت کے علاوہ مسٹر راجگوپال اچاریہ. مسز ستیہ مورتی. اور مسٹر منظر علی سوختہ وغیرہ نے نہایت مدلل اور زبردست تقریریں کیں.

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ۴۰۲ ممبروں میں سے ۳۸۰ ممبران. سبجکٹ کمیٹی میں شریک ہوئے. ۱۰ مارچ کا سبجکٹ کمیٹی کا اجلاس سبھاش بابو کی صدارت میں بوجہ انکی بیماری کے نہ ہو سکا بلکہ مولانا ابوالکلام آزاد کی صدارت میں ہوا اور اصل تجویز و ترمیموں پر گرما گرم بحثوں کے بعد پہلے ترمیموں پر ووٹ لئے گئے اور تمام ترمیمیں نامنظور ہو گئیں. اور پنڈت جی کا اصل رزولیشن بڑی کثرت رائے سے منظور ہو گیا جو حسب ذیل ہے کہ:-

صدر کانگریس کے انتخاب کے سلسلہ میں اختلافی بحث اور اس کے بعد ملک اور کانگریس کے اندر جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں ان کے پیش نظر نیز اپنی پوزیشن صاف کرنے اور اپنی عام پالیسی کا اعلان کرنے کے لئے کمیٹی یہ اعلان کرتی ہے کہ وہ ان بنیادی پالیسیوں اور پروگرام پر مضبوطی کے ساتھ قایم ہے. جن کے مطابق گذشتہ برسوں میں مہاتما گاندھی کی زیر رہنمائی اس کے پروگرام پر عمل ہوتا رہا ہے اور اس کی یہ پختہ رائے ہے کہ ان پالیسیوں میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہونا چاہئیے اور نہ ان کے خلاف کوئی کام ہونا چاہئیے. آئندہ بھی کانگریس کا پروگرام ان ہی پالیسیوں کے مطابق جاری رہے.

کمیٹی اس کانگریس ورکنگ کمیٹی کے کام میں اعتماد کا اظہار کرتی ہے. جس نے گذشتہ سال کام کیا ہے اور اسکو اس امر پر افسوس ہے کہ کمیٹی کے کسی ممبر کے خلاف کسی قسم کا بہتان لگایا گیا.

اس نازک صورت حالات کے پیش نظر جو کہ آنے والے سال میں پیدا ہو سکتی ہے اس واقعہ کے پیش نظر کہ اس قسم کی نازک صورت حالات میں مہاتما گاندھی ہی کانگریس اور ملک کی رہنمائی کر سکتے ہیں. کمیٹی کی رائے میں یہ لازمی ہے کہ کانگریس کی ایگزکیٹو کو ان کا مکمل اعتماد حاصل ہو اس لئے کمیٹی صدر کانگریس سے درخواست کرتی ہے کہ آنے والے سال کے لئے مہاتما گاندھی کی منشا کے مطابق ورکنگ کمیٹی مقرر کی جائے.

۱۰ مارچ کو سبھاش بابو نے آل انڈیا کانگریس کے ۵۲ ویں سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جو ایڈریس پڑھا ہے وہ اپنے مختصر ہونے کے اعتبار سے کانگریس کے تمام سابقہ صدارتی ایڈریسوں کے ریکارڈ کو مات کرتا ہے.

سبھاش بابو نے اپنے اڈریس کے شروع میں معاہدہ راجکوٹ اور مہاتما گاندھی کے برت کا ذکر کیا اس کے بعد آپ نے ان واقعات کا ذکر کیا جن کی بنا پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں نے استعفےٰ دیا اور مصر کی وفد پارٹی کے ڈیلیگیشن کا استقبال کرنے کے بعد آپ نے یورپ کے حالات کا ذکر کیا.

ہندوستانی سیاسیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جس بات پر میں کچھ عرصہ سے برابر زور دیتا رہا ہوں اس بارے میں مجھے اپنے خیالات کو صاف اور غیر مبہم طریقہ پر ظاہر کر دینا چاہئیے اب وہ وقت آ پہنچا ہے کہ سوراج کا مسئلہ اُٹھایا جائے اور برطانی حکومت کے سامنے قومی مطالبوں کو ایک الٹی میٹم کی صورت میں پیش کیا جائے. میرے خیال میں اب ہمارے سامنے مسئلہ یہ نہیں ہے کہ فیڈریشن ہمارے سر تھوپا جائے گا بلکہ سوال یہ ہے کہ اگر فیڈرل اسکیم کو خاموشی کے ساتھ بالائے طاق رکھ دیا گیا تو ہم کیا کریں گے. قومی مطالبوں کو الٹی میٹم کی صورت میں پیش کرتے ہوئے میعاد بھی معین کر دی جائے. جس کے اندر اندر جواب آنا چاہئیے

کانگریس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ برطانی سامراج پر زبردست حملہ کرنے کا ابھی تک وقت نہیں آیا. لیکن صورت حالات کو بغور اصل حالت میں دیکھنے پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس قسم کی خیالات کے لئے ذرا بھی گنجائش نہیں ہے.

آپ نے مزید فرمایا کہ صوبوں میں کانگریس کے برسراقتدار آنے سے ہماری قومی جماعت اور طاقت میں زبردست اضافہ ہو گیا ہے.

عوام کی تحریک تمام برطانی ہند میں بہت آگے بڑھ گئی ہے. اتنا ہی نہیں ہندوستانی ریاستوں میں بھی بیداری پیدا ہو گئی ہے سوراج کی جانب انقطاعی کوچ کرنے کے لئے ہمیں اس سے اچھا موقع اور کب مل سکتا ہے. خاصکر ایسی حالت میں جبکہ بین الاقوامی صورت حالات ہمارے موافق ہے کہ اگر ہم اپنے اختلافات مٹاکر قومی سنگرام اور متحد ہو کر لڑائیں تو برطانی سامراج پر ہمارا حملہ اس زور کا ہو گا کہ اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکے گا.

کیا ہم سیاسی دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے موجودہ موافق پوزیشن سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گے یا اس موقع کو ہاتھ سے کھو دیں گے جو کہ قوم کی زندگی میں شاذو نادر ہی آتا ہے.

پنڈت گوبند بلبھ پنت کے رزولیوشن کے پاس ہو جانے کے بعد بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں چونکہ رزولیوشن میں سبھاش بابو پر اعتماد کا کہیں ذکر نہیں آیا ہے. لہذا اگر یہ رزولیوشن کانگریس کے کھلے اجلاس سے بھی پاس ہو گیا تو اسی صورت میں سبھاش بابو کو ورکنگ کمیٹی کی نامزدگی ※

آئینۂ کانپور

شہر کی فضا کانپور کی فضا ہنوز اچھی ہو گئی تھی مگر ۳ مارچ کو کھویا بازار میں ایک شخص پر حملہ کی وجہ سے ہندو مسلم تصادم پھر شروع ہو گیا تھا. اگرچہ حکام نے دو گھنٹہ کے اندر اس تصادم پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا مگر اکے دکے حملے ہوتے رہے اور اس کا سلسلہ ۸ مارچ تک برابر قایم رہا.

پولیس کو اس سلسلہ میں کئی مرتبہ فائرنگ بھی کرنا پڑا. لاٹوش روڈ. اور گوالٹولی کی حالت اس تصادم کے سلسلہ میں زیادہ خراب رہی اور اسی سلسلہ میں ایک کانسٹبل بھی زخمی ہوا ہے.

اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس دوبارہ تصادم کے سلسلہ میں تقریباً ۳۰ آدمی زخمی اور ۱۰ فوت ہوئے ہیں. گذشتہ اور موجودہ زخمی و اموات کی تعداد تقریباً ڈھائی سو زخمی اور ۶۰ تک پہونچ جاتی ہے ۴ مارچ کو ۶ بجے شام سے ۷ بجے صبح تک کے لئے کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا تھا مگر بعد کو پھر ۷ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کے لئے ہو گیا.

کرفیو آرڈر کا نفاذ ۱۱ فروری سے اسوقت تک بدستور ہے اور دیکھئے کب تک ہے.

۷ مارچ کو گوالٹولی میں جو تصادم ہوا تھا اس سلسلہ میں حکام نے وہاں جاکر تقریباً ۵۰ گرفتاریاں کیں اور مکانوں کی تلاشی بھی لیکر قرولیاں برآمد کیں اس جھڑپ میں پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم. ایل. سی اور مسٹر گوپی ناتھ سنگھ وائس پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کے مکانات کی تلاشی بھی لی گئی اور پنڈت راجہ رام اوستھی ایم. ایل. اے. اور مسٹر گوپی ناتھ سنگھ وائس پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کو گرفتار بھی کر لیا گیا مگر بعد کو ان دونوں معززین کو فوراً چھوڑ دیا گیا.

۳ مارچ سے لیکر اس وقت تک تقریباً ایک سو لوگوں کی گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں.

بہر حال خدا کا شکر ہے کہ ۸ مارچ کے بعد سے کوئی ناخوشگوار واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوا اور بظاہر شہر میں امن وامان نظر آتا ہے. ہندو صاحبان نے اپنے بازار بند کر رکھے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ بازار بطور پروٹسٹ کے بند ہیں مگر بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ بازار بند ہونے کے اصلی وجہ یہ ہے کہ ہولی میں ملازمان ایک ہفتہ کی چھٹی لیا کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ اس موقع پر باہر یعنی اپنے مکانات جایا کرتے ہیں اور چونکہ جھولی کا میلہ اس مرتبہ جلد ہو گیا اسلئے بازار حسب معمول ہولی کے سلسلہ میں بند ہیں.

بہر حال جو کچھ بھی ہو خدا کی ذات سے امید ہے کہ بازار کھلنے پر شہر کی حالت جلد اپنی اصلی حالت پر لوٹنے لگے گی.

ہم اہل شہر سے یہ پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے شہر کی حالت زار پر نظر ڈالیں اور جو کچھ ناخوشگوار واقعات ہو چکے ہیں اس کو بھول کر اپنے کاروبار میں لگیں اور شہر کے امن وامان کو قایم اور اسکی خوشحالی کو پھر اصلی حالت میں لانے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کوشش کریں کیونکہ اس میں ہندو مسلمان دونوں کا فائدہ ہے.

ہولی ۵ مارچ کی رات کو ہولی جلائی گئی اس رات کو ہندو صاحبان پر مثل محرم کے کرفیو آرڈر کا نفاذ نہیں تھا مگر امسال معمول کے خلاف شور وغل زیادہ رہا. مگر حکام کی مستعدی سے کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا. کانپور میں ہولی کا اکھاڑا یعنی بازار ایک ہفتہ بند رہتے تھے مگر امسال غیر متوقع ۶ مارچ بروز منگل کو میلہ ہو گیا مگر دکانیں اسوقت تک نہیں کھلی ہیں.

بہر حال خدا کا شکر ہے کہ محرم اور ہولی کے تیوہار بخیریت ہو گئے اور ان تیوہاروں کے سلسلہ میں کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا.

آنریبل پنت جی کی تشریف آوری آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو.پی ۲ مارچ کو بنارس جاتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز کانپور تشریف لائے تھے اور کلکٹر صاحب سے ایک گھنٹہ تک گفتگو کرنے کے بعد آپ بنارس تشریف لے گئے اور بعد ازاں آپ ۷ مارچ ۲ بجے دن کو پھر کانپور تشریف لائے. اس موقع کے لئے مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہندو مسلمانوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جسمیں خود مسٹر اوون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر ایچ. سی مجل سپرنٹنڈنٹ پولیس کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی.

(۱) لالہ پدم پت سنگھانیہ (۲) مسٹر بی. پی سریواستو (۳) رائے بہادر بابو برجندر سروپ (۴) رائے بہادر لالہ ایشری پرشاد باگلہ (۵) لالہ رام رتن گپتا (۶) پنڈت بالکرشن شرما (۷) ڈاکٹر جواہر لال (۸) ڈاکٹر مراری لال (۹) مسٹر جی. جی جوگ (۱۰) پنڈت جگل بہاری کنتک (۱۱) لالہ پیارے لال گرول (۱۲) ڈاکٹر عبدالصمد (۱۳) خان بہادر شیخ محمد ابراہیم (۱۴) سید محمد رضا (۱۵) مسٹر محمد سمیع (۱۶) مسٹر وحید احمد (۱۷) سید محمد جامع (۱۸) حاجی محمد حمزہ صاحب (۱۹) مسٹر حسن احمد شاہ سکرٹری مسلم لیگ (۲۰) مسٹر ممتاز حسین لاری ایکٹنگ چیرمین مسلم لیگ.

آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم نے ان سب حضرات سے ملاقات کرنے کے بعد شہر کی حالت پر تقریباً دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا اور حاضرین نے مختلف خیالات اور تجویزوں کا اظہار کیا، آخر میں آپ نے فرمایا کہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ آپ ہندو مسلمان ملکر شہر کی فضا کو جلد سے جلد درست کرنے کی کوشش فرمائیں اور شہر کی حالت کو درست کرنے کے لئے آپ نے مندرجہ ذیل چار اصحاب یعنی ڈاکٹر جواہر لال ڈاکٹر عبدالصمد رائے بہادر بابو برجندر سروپ اور خان بہادر شیخ محمد ابراہیم کی ایک کمیٹی بنا کر کلکٹر صاحب سے یہ فرمایا کہ اس کمیٹی کی تجویزوں کو آپ عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں. کمیٹی نے بابو برجندر سروپ کو پریسیڈنٹ اور شیخ محمد ابراہیم صاحب کو سکرٹری منتخب کیا ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور شہر کا گشت لگا کر امن وامان قایم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کئی جلسے بھی کئے گئے ہیں اور شہر کی فضا کو درست کرنے کے لئے ایک سنٹرل کمیٹی بنائی گئی ہے جسمیں ہندو و مسلمان دونوں کے تقریباً ایک سو ممبر منتخب کئے گئے ہیں. علاوہ اس کے وارڈ کمیٹیاں بھی محلہ وار بنائی گئی ہیں اور ہر محلے سے ذمہ دار اصحاب کو اسپیشل پولیس بھی بنایا گیا ہے

بہر حال ہم اہل شہر سے شہری مفاد کی خاطر یہ پوری امید کرتے ہیں کہ یہ سب کارروائیاں فالیتی ہونگی بلکہ ہر شخص اپنے شہری فرض کو محسوس کرکے ذاتیات اور پارٹی بندی سے بالاتر ہو کر اپنے شہر کی بھلائی اور امن وامان کے قیام کے لئے نہایت ایمانداری کے ساتھ اپنا فرض ادا کرے گا.

شرارت انگیز رپورٹ نہ صرف سارا شہر بلکہ حکام کو بھی یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ اسپتال کے سامنے والی سڑک اور اس کے اندرونی محلوں میں ہندو آبادی نہایت اطمینان کے ساتھ بلوہ کے زمانہ میں بھی اور آج بھی اطمینان کے ساتھ نہ صرف موجود ہے بلکہ اپنا کاروبار بھی نہایت اطمینان کے ساتھ کر رہی ہے مگر ہماری حیرت اور تعجب کی کوئی حد نہ رہی جبکہ ہم نے ہمعصر ورتمان کی ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل خبر پڑھی کہ:-

"گجراج کاچھی یکہ والے نے کوتوالی میں یہ رپورٹ لکھوائی ہے کہ میں گاندھی نگر کا رہنے والا ہوں مجھے ایک مسلمان جو گاندھی ٹوپی اور کھدر کا کرتہ پہنکر میرے یکہ پر بیٹھکر اے. بی روڈ کے لئے لایا تھا لیکن یہاں آنے پر اس نے اسپتال کے سامنے والی گلی میں چلنے کو حکم دیا میں نے جانے سے انکار کیا اس پر اس نے کہا کہیں بھی ہندو ہوں اگر ملے جائیں گے تو دونوں مارے جائیں گے. آگے بڑھنے میں جوں ہی ۲۰-۲۵ قدم گلی میں بڑھا کہ ایک کھڑے ہوئے آدمی نے سیٹی بجائی اسی وقت کئی مسلمان لاٹھی اور چھری لے کر نکل پڑے میرے اوپر لاٹھیاں چلیں اور چھری سے حملہ ہوا جسے میں نے پکڑ لیا اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں اس سے کٹ گئیں. میرے پیر اور داہنے ہاتھ میں چوٹ ہے بدن پر لاٹھیوں کی چوٹ ہے گھائل اسپتال میں دکھا دیا گیا ہے."

اسی رپورٹ کو ہمعصر پرتاپ نے بھی اپنی ۱۰ مارچ کی اشاعت میں درج کیا ہے:-

معلوم ہوتا ہے کہ بعض شریر النفس لوگ اسکی کوشش کر رہے ہیں کہ مصنوعی خبروں سے اہل شہر کو مزید خطرہ میں ڈالا جائے اور جن محلوں نے بلوہ کے زمانہ میں دوسری قوموں کے ساتھ رواداری کا برتاؤ کیا ہے انکو بھی خوفزدہ کرکے انکے روادارانہ تعلقات کو کشیدہ بنا دیا جائے.

ہم کو ذاتی طور پر علم ہے کہ ارسلا ہاسپٹل اسپتال میں دو چار کیس ایسے لائے گئے جو کسی ذمہ دار آدمی کو نہیں لانا چاہئیے تھا ایک کیس میں تو یہاں تک نوبت آگئی کہ اس مجروح نے اسپتال میں آکر یہ قبول کیا کہ ہم کو...... نہیں مارا گیا.

معلوم یہ ہوتا ہے کہ ہمعصر ورتمان اور پرتاپ کی یہ خبر بھی اسی قسم کی رپورٹ سے تعلق رکھتی ہے.

حقیقت یہ ہے کہ یہ خبر نہ صرف جھوٹ بلکہ شرارت آمیز بھی ہے کیونکہ اس وقت جبکہ شہر کی فضا درست ہو رہی ہے اور کئی روز سے کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا ہے تو ایسی صورت میں اس قسم کی خبر سے اہل شہر میں مزید بدمزگی اور کشیدگی پیدا ہونے کا خوف ہے اسلئے ہمارا خیال ہے کہ حکام کا یہ فرض ہے کہ وہ اس قسم کی خبروں یا رپورٹوں پر فوری توجہ کرکے اس پر مناسب قانونی کارروائی کریں اور غلط ثابت ہونے پر فوراً اس کی معقول تردید کی جاوے تاکہ شہر کو اس قسم کی خبروں سے مزید نقصان نہ ہو پہنچنے پائے. اور غلط رپورٹ کرنے والوں کو قانونی گرفت میں لے لیا جائے تاکہ آئندہ اور لوگوں کو اس قسم کی غلط رپورٹیں کرکے شہر کی فضا کو خراب کرنے کا موقع نہ مل سکے.

سبد گل

ہمارے ناظرین یہ سنکر حیران ہوں گے کہ ہندوستان میں اخروٹ کی ایک ایسی بھی قسم ہے جسے دیکھنے کے بعد پیر صد سالہ کے منہ میں بھی پانی بھر آتا ہے۔ اور اگر من چلے نوجوانوں کو یہ عجیب و غریب اخروٹ مل جائے تو وہ صرف ایک عدد اخروٹ کے لئے اپنا دل۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ گردہ سب کچھ اس پر قربان کر دیں۔

یہ اخروٹ کیا ہے؟ بس خدا کی قدرت کا ایک نمونہ ہے۔ اس اخروٹ کی لانبی لانبی زلفیں ہوتی ہیں۔ مستی میں ڈوبی ہوئی آنکھیں ہوتی ہیں گلاب کی پتی کی طرح نازک لب ہوتے ہیں۔ سیم تن ہوتا ہے۔ نازک بدن ہوتا ہے۔ شاعروں کی جان ہوتا ہے۔ اور ماہروں کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے۔

آپ حیران ہوں گے کہ آخر یہ عجیب و غریب پیداوار کون سی ہے۔ جس نے اخروٹ ہونے کے باوجود پیکران جمال کو بھی مات کر دیا۔ لیجئے اس اخروٹ کی تفصیل سن لیجئے۔ حال ہی میں جبلپور کے سشن جج نے بعض ملازمین کو اس جرم میں سزا دی ہے کہ وہ خوبصورت لڑکیوں کو "اخروٹوں کا پارسل" بناکر فروخت کرتے تھے۔

ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ جہاں انہوں نے کسی لڑکی کو اغوا کر کے دوسرے مقام پر بھیجا فوراً حسن کی منڈی کے ٹھیکہ دار کو تار دیدیا کہ ایک عدد اخروٹ کا پارسل بھیجا جا رہا ہے۔ گاہک تیار رکھنا۔ جونہی یہ اخروٹ کا پارسل آڑھتی کو ملتا تھا وہ گاہکوں کو اطلاع دے دیتا تھا اور گاہک نہایت اطمینان کے ساتھ "اس اخروٹ کے پارسل" کا جائزہ لے کر سودا چکا لیتا تھا۔

ہندوستان میں اخروٹ کی تجارت کی طرح مدتوں یورپ میں خوبصورت کیکوں کی بھی تجارت ہوتی رہی۔ یورپ کے مختلف ڈاکخانوں سے تار روانہ کئے جاتے تھے۔ جن کا مضمون یہ ہوتا تھا: نہایت اعلیٰ درجہ کا فرانسیسی کیک بھیجا جا رہا ہے۔ ایک بے نظیر اسپینی کیک ہاتھ لگا ہے۔ جو ارسال ہے۔ بالکل تازہ جرمنی کیک بذریعہ پارسل بھیج دیا گیا ہے۔ وصول کرلو۔ آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے۔ کہ یہ فرانسیسی اسپینی اور جرمنی کیک کیا ہیں۔ یہ سب حسن و جمال کی چلتی پھرتی مورتیں ہیں۔ جن کو گرما گرم کیکوں کے نام سے ایک بردہ فروش پارٹی سالہا سال تک فروخت کرتی رہی ہے۔

خوبصورت اخروٹوں اور خوشجمال کیکوں کی اس لطیف تجارت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں حسن فروشی کسقدر اپٹوڈیٹ طریقہ پر ہو رہی ہے۔ لیکن برا ہو پولیس کا کہ اس نے اپنی بدمذاقی کا ثبوت دیتے ہوئے اخروٹوں اور کیکوں کی تجارت کو ممنوع قرار دیا ورنہ شاید کچھ کیک اور اخروٹ یاران زندہ دل کو بھی مل جاتے۔

دو سو سے زیادہ تار

راجکوٹ ۹ مارچ۔ مہاتما گاندھی کے پاس ہندوستان، سیلون، سنگاپور، نیوزی لینڈ اور سکاٹ لینڈ کے مختلف مقاموں سے ۲۰۰ سے زیادہ تار پہونچے ہیں۔ جن میں مہاتما گاندھی کے کاز سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی کامیابی کی دعا کی گئی ہے۔

اسپین میں برطانی سفیر

لندن ۴ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر موریس پیٹرسن سفیر بغداد اور سابق سفیر میڈرڈ کو اسپین میں سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

ادب لطیف

انتظار

از جناب ثمر صدیقی رودولوی

—— نیلگوں آسمان —— محبت کے مست نغموں سے معمور ہے —— موسم سرما کی ٹھنڈی ہوائیں، چاندنی رو پہلی کرنوں سے بہار کی رنگینیاں لوٹ رہی ہیں —— حسینہ فطرت، برافگندہ نقاب ہے —— موسم خزاں کا آخری پتہ اپنے —— عروج بہار —— کی داستان —— زبان حال سے دہرا رہا ہے —— جوانی —— وقت کی پیٹھی ہوئی چادریں —— منھ چھپائے لیتی ہے —— قرب، دوری کی دشوار گذار منزلیں ختم ہو جائیگی —— میرے محبوب —— آؤ! تاکہ اس مختصر زندگی میں زیادہ سے زیادہ —— لطف و مسرت حاصل کرنے کی کوشش کریں —— کیسا دیوانہ ہو —— جوانی کی ساری رنگینیاں —— غفلت کے خزاں بداماں جھونکوں کی نذر ہو جائیں اس لئے کہ —— وقت بھاگا جا رہا ہے —— رہرو —— اپنی منزل کی طرف سرعت سے گامزن ہیں —— شام محبت —— رنگ سحر میں حلول ہوتی جا رہی ہے —— کنول کے پھول مرجھا چکے ہیں —— جنگلی مکھیاں —— پھولوں کا رس چوس چوس کر —— اڑی جا رہی ہیں —— بہار کا زمانہ ختم ہو رہا ہے —— زندگی کی سحر قریب ہے۔ میرے محبوب! —— آؤ تاکہ ان مختصر لمحوں میں زیادہ سے زیادہ —— لطف و مسرت حاصل کرنے کی کوشش کریں، —— تاروں کا دلفریب رقص، چاند کا سر عود کن راگ ختم ہونے والا ہے —— تارنفس کی صدائیں —— ماضی کی گہرائیوں میں ڈوبی جا رہی ہیں —— مسرت و بہجت کی دلنشیں لے —— گوش فطرت سے روٹھی ہوئی ہے —— نمود سحر بالکل قریب ہے —— گلاب کی نازک پنکھڑیاں —— افسردہ مضمحل ہوتی جا رہی ہیں، —— شبنم —— تمہارے —— انتظار کی تاب نہ لاکر —— اشکیدہ ہے —— شمع محبت پگھل پگھل کر بجھنے پہ تلی ہوئی ہے؟ —— ہے؟ میرے دل کی رانی —— میری حلوت کا ذرہ ذرہ —— تمہارے انتظار میں —— دیدہ و دل فرش راہ ہے۔ آؤ اور جلد آؤ —— تاکہ اس مختصر حیات میں زیادہ سے زیادہ لطف و مسرت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

عالم نسواں

اولاد پیدا کرنے سے نفرت

یورپ میں یہ مرض نہایت تیزی کے ساتھ بڑھ رہا ہے کہ وہ ایسے افسوسناک ذرایع اختیار کرتی ہیں جن کے اختیار کرنے کے بعد اولاد پیدا نہیں ہوتی۔ ایک مغربی خاتون نے ایک انگریزی رسالہ میں ایسی عورتوں کے حالات پر کچھ روشنی ڈالی ہے ہم اس خاتون کے مضمون کے بعض حصے ناظرین اور ناظرات کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

آجکل عورتوں کا بچے پیدا کرنے سے نفرت کرنا فیشن میں داخل ہو گیا ہے۔ یورپ کی لاکھوں عورتیں اپنے اس وبا میں مبتلا ہیں۔ عورتوں کو اس غلطی سے باز رکھنے کے لئے اکثر یوروپین حکومتوں نے زیادہ بچے پیدا کرنے والی عورتوں کے لئے انعامات بھی مقرر کئے ہیں لیکن ان انعامات سے کوئی خاطرخواہ نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ جب یہ خطرناک بیماری سوسائٹی میں داخل ہو چکی ہے تو اس کا علاج آسان نہیں۔

میں ایسی بہت سی عورتوں سے ملی ہوں جو جوان ہیں تندرست ہیں اور اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ اولاد پیدا کرنے سے بچتی ہیں۔ اولاد پیدا کرنے سے بچنے کا سبب غریبی یا مجبوری نہیں ہے بلکہ وہ عجیب و غریب خیالات ہیں جو عورتوں کے دماغ میں پیوست ہو گئے ہیں۔

ایک خاتون سے جب میں نے پوچھا کہ وہ بچوں سے کیوں گھبراتی ہیں تو انہوں نے کہا کہ "ہم کو کیا ضرورت ہے کہ حکومت کی آبادی میں خواہ مخواہ اضافہ کریں۔ ہم کو اس اضافہ کا کوئی معاوضہ تو دیا نہیں جاتا۔ پھر ہم اولاد کی ذمہ داریاں اپنے سر کیوں لیں اولاد پیدا کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے یہ صرف ان بیوقوفوں کا حصہ ہے جو دوسروں کی خاطر تکلیفیں اٹھانے کے عادی ہیں۔"

ایک نوعمر لڑکی نے مجھے بتایا کہ وہ اولاد سے اس لئے متنفر ہو گئی ہے کیونکہ اس کی ایک سہیلی بچہ کی پیدائش کی حالت میں مرچکی ہے اس نے مجھ سے کہا کہ "سہیلی کی موت نے مجھے اس درجہ خوفزدہ کر دیا ہے کہ میں بچوں سے ڈرنے لگی ہوں کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ ہم ایک بچہ کی خاطر اپنی جان کو خطرہ میں ڈالدیں"

ایک دوسری خاتون نے مجھے بتایا کہ بچوں کی پیدائش سے کیونکہ جوانی جلدی ڈھل جاتی ہے اس لئے وہ بچوں کی پیدائش سے پرہیز کرتی ہے۔ اس نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "میں یہ نہیں کہتی کہ اولاد بُری چیز ہے۔ لیکن اولاد سے ہزار درجہ بہتر ہماری جوانی ہے۔ ہم اپنی جوانی کو اولاد پیدا کرنے سے کیوں برباد کریں؟"

بعض غریب عورتوں نے مجھے بتایا کہ ان کو اولاد سے بیحد رغبت ہے لیکن وہ صرف اس لئے اولاد سے اجتناب کرتی ہیں کیونکہ وہ اولاد کے اخراجات برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتیں۔

ایک عورت نے مجھ سے کہا کہ "میرا شوہر اولاد کا بے حد خواہشمند ہے۔ میں دیدہ دانستہ اسلئے اولاد پیدا کرنے سے اجتناب کرتی ہوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اولاد پیدا ہونے کے بعد میرے شوہر کو مجھ سے وہ دلچسپی باقی نہیں رہے گی جو آجتک ہے۔ جب اس کے اولاد ہو جائیگی تو وہ اولاد کی محبت میں پھنس جائے گا اور مجھے بھول جائیگا"

اس قسم کے ایک نہیں سیکڑوں عجیب و غریب خیالات کا عورتوں نے مجھ سے اظہار کیا ہے۔

لیکن میں نے ان سب کی دلیلوں کو قطعی بے وزن پایا ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ وہ عورت عورت ہی نہیں جو اولاد نہ رکھتی ہو کیونکہ عورت کے وجود کا منشا ہی یہ ہے کہ وہ نسل انسانی کو بڑھائے اور دنیا کی رونق اور ہنگامہ میں اضافہ کا موجب ہو۔

یہ خیال قطعی غلط ہے کہ اولاد کی پیدائش سے زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے کیونکہ دیگر امراض میں عورتوں کی جتنی اموات ہوتی ہیں ان کے مقابلہ میں سو میں سے ایک موت بھی بچہ کی پیدائش کی حالت میں نہیں ہوتی، میں سمجھتی ہوں کہ بچے پیدا نہ ہونے کی وجہ سے عورتیں زیادہ مرتی ہیں۔ کیونکہ قدرت سے جنگ کرنے کی بنا پر عورتوں کو طرح طرح کی نسوانی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اب رہا جوانی کا معاملہ تو اولاد کبھی جوانی پر اثرانداز نہیں ہوتی۔ بلکہ اولاد کے پیدا ہونے کے بعد عورت کی تندرستی جس کا دوسرا نام جوانی ہے اور زیادہ بہتر ہو جاتی ہے۔ میں حیران ہوں کہ موجودہ دور کی عورتیں کیوں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو بھول کر اپنی زندگی اور اس کے مقصد کو غارت کر رہی ہیں۔ (دین دنیا)

بچوں کی دنیا

راجہ اشوک

از مسز احسد صاحبہ

آؤ ہم تمہیں ایک نہایت رحمدل اور نیک بادشاہ کی کہانی سنائیں۔ یہ بادشاہ راجہ اشوک تھا، جو اب سے دو ہزار سال پہلے ہندوستان پر حکومت کرتا تھا۔

شروع میں دوسرے بادشاہوں کی طرح اُسے بھی سیر و شکار کا بہت شوق تھا بادشاہ ہونے کے، بارہ سال بعد اس نے ریاست کالنگ پر حملہ کیا۔ نقشے میں تمہیں ریاست کالنگ پورب میں دریائے مہا ندی اور گوداوری کے درمیان ملے گی۔ جہاں آجکل اڑیسہ واقع ہے اس لڑائی میں ہزاروں کٹ مرے اور خون کی ندیاں بہ گئیں۔ اس قدر خون دیکھکر اشوک کو رحم آیا اور اب جو سنبھلا تو آیندہ جنگ نہ کرنے کی قسم کھائی اور عمر بھر اس قسم کو قایم رکھا۔

اس لڑائی کے بعد اشوک نے بدھ مت اختیار کرلیا اور اس کے پھیلانے کی انتہائی کوشش کی اس دلچسپی کی وجہ سے ایک ایسا گروہ پیدا ہو گیا جس نے عمر بھر مذہبی کام کرنے اور اس کے پھیلانے کا بیڑا اٹھایا یہ لوگ بھکشو کہلاتے تھے۔

بدھ مت کو پھیلانے کے لئے راجہ اشوک نے ایسے مذہبی لوگوں کو دور دور روانہ کیا۔ اس کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ بدھ مت نے اس زمانے میں بڑی ترقی کی اور ہندوستان سے نکل کر چین تبت۔ اور سیلون تک پھیل گیا۔

راجہ اشوک نے ایسے عہدیدار بھی مقرر کئے جو لوگوں کو نیکی کا راستہ بتلاتے تھے ان کا کام یہ تھا کہ لوگوں کو سچ بولنے، بڑوں کا ادب کرنے، کسی جاندار کو تکلیف نہ پہنچانے اور دنیا کی تمام برائیوں سے بچنے کی ہدایت کرتے تھے، ایسے عہدیدار دھرم مہاماترا کہلاتے تھے۔ راجہ کو اپنی رعایا کا ہمیشہ خیال رہتا تھا۔ غریب کی مدد کرنے اور بیواؤں کی فریاد سننے پر وہ ہمیشہ تیار رہتا تھا۔ ان ہی باتوں سے تاریخ میں وہ نیک راجہ مشہور ہے۔ (پیام تعلیم)

انڈو برٹش تجارتی معاہدہ

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کی لابی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ انڈو برٹش تجارتی معاہدہ غالباً ۱۱ مارچ کو شایع ہوگا۔ اور ۲۵ مارچ کو اسے منظور کرنے کی تحریک مرکزی اسمبلی میں پیش ہوگی۔ خیال ہے کہ مرکزی اسمبلی کے ممبروں کو اس طرح پر کافی موقع دیا جائیگا۔ کہ وہ اس معاہدہ کی شرطوں کا مطالعہ کرلیں جیسا کہ سر محمد ظفر اللہ خاں کامرس ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وعدہ کیا تھا

جاپان کے پاس فوج کی کمی پڑ گئی

دوجو۔ یہ ثابت کرنے کے لئے بہت شہادت موجود ہے کہ جاپان نے فارموسا کی ریزرو فوجوں کو طلب کر لیا ہے جو کینٹن شنگ ٹی ریلوے کے ساتھ ساتھ ڈیوٹی پر تعینات کی جائیں گی۔ اس سے اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ جاپان کے پاس چین میں آدمیوں کی کمی ہو گئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آدمیوں کی کمی کی وجہ سے چینی مورچوں پر لڑائی اس وقت بند ہے۔

پردۂ فلم

بڑے لوگوں کا فلمی ذوق

از جناب دبیر صاحب

مسٹر ونڈربلٹ امریکہ کے ممتاز کروڑپتی ہیں جنہوں نے دنیا سے واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے فن صحافت سے دلچسپی لے لی ہے۔ چنانچہ دوران سیاحت میں صاحب موصوف کو دنیا کے بعض بڑے لوگوں کے فلمی رجحانات محسوس کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔ پس آپ نے ان چند جدید مشاہدات کو واقفیت عامہ کے لئے مشتہر کر دیا ہے۔

بڑے لوگوں کے ان رجحانات کو دیکھکر اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ بظاہر خشک اور شے لطیف سے بالکل معرا نظر آتے ہیں انکی خانگی زندگی اور مخفی محسوسات کسقدر رنگین اور لطیف ہوتے ہیں کوئی نہ کوئی فلم اسٹار ان کا مرکز توجہ بنتا ہے جس سے اگر عام طور پر میل جول نہیں رکھ سکتے تو کم از کم سلسلہ خط و کتابت ہی قایم کر لیتے ہیں اور گاہے گاہے پردہ سیمیں کے بادشاہ ملکہ کو ایوان شاہی میں ما حضر تناول فرمانے کی تکلیف بھی دیدی جاتی ہے۔

مسٹر موصوف بیان کرتے ہیں کہ بادشاہ سویڈن اپنے گذشتہ یوروپی سفر میں سب سے زیادہ گریٹا گاربو سے ملاقات کا متمنی تھا۔ کنگ گستاؤ بہت سے فرانسیسی اداکاروں کا پرجوش ثناخواں ہے۔ فلمی تصاویر کی نمائش اسٹاک ہوم کے محل شاہی میں ہفتہ میں چار بار ہوتی ہے لیکن اس ریکارڈ کو نہایت آسانی کے ساتھ ناروے کے بادشاہ ہاکن نے خود یہ بیان دے کر توڑ دیا کہ میں ہر ہفتہ کم سے کم آٹھ تصاویر دیکھتا ہوں۔

بادشاہ ڈنمارک اکثر تصاویر نہیں دیکھتا لیکن جو تصویر اُسے پسند آجاتی ہے اُسے بار بار دیکھتا ہے چنانچہ گرے کوپر کی تصویر "مسٹر ڈیڈز شہر گئے" کو تین بار دیکھ چکا ہے۔

بلجیم کا بادشاہ البرٹ، ولیم پاؤل کی اداکاری کا بہت مداح تھا، لیکن اس کا بیٹا کنگ لیوپولڈ کو مارلن ڈائی ٹرچ کی تصاویر بے حد پسند ہیں۔

ہر چہارشنبہ کو الیزی میں فلمی نمایش ہوتی تھی اور ایم لبرن اپنے دور صدارت میں پابندی کے ساتھ آیا کرتا تھا۔ چنانچہ صدر جمہوریہ فرانس کے ساتھ متعدد وزرا اور اعلیٰ حکام بھی نظر آتے تھے لیکن ایم این ویلبو کو شرلی ٹمپل کی تصاویر بیحد پسند تھیں، اور ایم ہیریٹ چارلی چپلن پر مائل تھے۔

یہی حال جوزف اسٹالین کا ہے وہ چپلن کا کوئی کھیل چھوڑتا ہی نہیں حال ہی میں اسے "عصر جدید" کا روسی چربہ دکھایا گیا، اسٹالین کا ذوق اور فلمی بصیرت بہت اعلیٰ ہے لیکن خرابی یہ ہے کہ بیرونی تصاویر روس میں بہت کم آنے کی وجہ سے اس کے ذوق کی تسکین نہیں ہوتی، روسی فلموں میں اُسے "ٹریجا پائیو" پر بہت فخر ہے۔ مسٹر ونڈربلٹ نے اس سے پوچھا کہ امریکی تصاویر اور اداکاروں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں چپلن کے بعد پال مونی کو پسند کرتا ہوں۔"

جرمنی تصاویر میں ہٹلر کو "وکٹیر" بہت پسند ہے جس میں ایمل جننگز نے کام کیا ہے بیرونی تصاویر میں فرانسیسی فلم "لاگرانڈ الیوزن" کا مداح ہے اس نے اس تصویر کو متعدد بار پرائیوٹ نمایش کرا کے دیکھا ہے اور ذوق کی تسکین نہ ہوئی سابق مسولینی "وہائٹ اسکاڈرن" دیکھ کر بہت محظوظ ہوا، اور اداروں پر اپنی خوشنودی کا اظہار بھی کیا لیکن وہ خبروں کی فلمیں اور حالات حاضرہ کی تصاویر زیادہ پسند کرتا ہے یا امریکن اسکرین جنرل "رفتار زمانہ" اطالوی "ڈکٹیٹر" کا محبوب اداکار ولی فورسٹ ہے لیکن کچھ عرصہ سے بیرونی تصاویر کی اٹلی میں روک ہو گئی ہے۔ جب مسولینی کو بہت زیادہ اشتیاق ہوتا ہے تو وہ پرائیوٹ نمایش کرا لیتا ہے۔

اقوال زریں

دنیا میں بڑا آدمی بننے کے لئے ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔

صبر وہ مرہم ہے جو دل کے سب زخموں کو مندمل کر دیتا ہے۔

نفس کی راحت گناہوں کی کمی اور دل کی راحت فکروں کی کمی ہے۔

بھلا انسان وہی ہو سکتا ہے جو دوسروں کے لئے کوئی بھلا کام کرے۔

دور رہنے کے بعد ہی قربت کا لطف آتا ہے

ہر دوست کو دوست سمجھنا غلطی ہے۔ کیونکہ آجکل سچے دوست مفقود ہیں۔

عمدہ اخلاق کے سب مداح ہوتے ہیں

دنیا کا سب سے بڑا روگ جلنا اور مرنا ہے۔

چال چلن کی مضبوطی سب سے بڑی طاقت ہے۔

اپنے کو ادنیٰ جو سمجھے وہ اعلیٰ ہے۔

اپنے کو اعلیٰ جو سمجھے وہ ادنیٰ ہے۔

موج تبسم

ڈاکٹر:۔ (مریض سے) "کیسے آئے ہو؟"
مریض:۔ سرکار ہمارے بھائی کی آنکھیں آ گئی ہیں؛
ڈاکٹر:۔ "شیشی لائے ہو؟"
مریض:۔ ہاں سرکار" کوئی ایسی دوا دید یجئے کہ جس سے جلدی چلی جائیں۔

بتو:۔ چاچا! مجھے ایک ڈھول لا دو میں اسے بجا بجا کر کھیلوں گا۔
پتا:۔ نہیں بیٹا۔ مجھے ڈر ہے کہ تم اُسے میرے کانوں کے پاس بجا بجا کر مجھے حیران کروگے۔
بتو:۔ نہیں چاچا! میں ایسا نہ کرونگا۔ میں اسے اس وقت بجایا کروں گا جب آپ سو جایا کرینگے۔

لڑکا:۔ میں نے آج اخبار میں پڑھا ہے کہ دو انکم ٹیکس انسپکٹر آسٹریا جا رہے ہیں۔
امیر والد:۔ کاش کہ سارے ہی چلے جائیں اور پھر کبھی نہ آئیں۔

والد:۔ میں نہیں سمجھتا کہ کیا کروں۔ تم بہت جھوٹ بولتے ہو، جب میں تمہاری عمر کا تھا تو کبھی جھوٹ نہ بولتا تھا۔
لڑکا:۔ تو مجھے براۓ مہربانی یہ بتا دیجئے کہ آپ نے کس عمر میں جھوٹ بولنا شروع کیا تھا۔

جیک:۔ تمہارا کتا کہاں ہے؟
برٹی:۔ میرا کتا بہت اچھا ہے۔ اگر رات کو کسی کی آہٹ آنے پر اسے جگا دو تو یہ بھونکنے لگتا ہے۔

دلچسپ معلومات

حبشی کیوں کالے ہوتے ہیں؟

اگرچہ ابھی تک اس بات کا تو علم نہیں ہو سکا ہے کہ حبشی (وغیرہ) لوگ کالے کیوں ہوتے ہیں لیکن عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر وقت تیز سورج کے سامنے کھلے رہنے کے باعث ان کی جلد سیاہ پڑ جاتی ہے، سفید فام لوگ ان مقامات پہ جہاں حبشی لوگ رہتے ہیں رہ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ کالی جلد میں بیماری بھگانے اور برداشت کرنے کی جس قدر قوت پائی جاتی ہے وہ سفید لوگوں میں ہوتی ہی نہیں۔ کالی جلدیں چونکہ لوہے کے اجزا اور ذرات خون میں زیادہ دورہ کرتے ہیں اسلئے جسم طاقتور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اور بیماری کو زیادہ آسانی کے ساتھ روک سکتا ہے۔

چھتری کس نے ایجاد کی؟

کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ چھتری کی ایجاد کا سہرا کس کے سر ہے کیونکہ چینیوں میں اس کا استعمال ہزارہا سال سے پایا جاتا ہے۔ لیکن انگلستان میں چھتری کا پہلا استعمال کرنے والا" جونا سس ہینوے کو بتایا جاتا ہے۔ جو ۱۷۸۶ء میں بمقام لندن فوت ہوا۔ پہلی مرتبہ جب وہ چھتری لگا کر لندن کی سڑکوں پہ ظاہر ہوا تو ہر شخص نے اس کو دیکھ کر مذاق اڑایا اور تالیاں بجائیں۔

افسانہ

ایشور کی لیلا

(افسانہ)

از جناب ملک سلطان الرشید فاروقی جرنلسٹ

بدھو کے لئے یہ کیا کم خوشی کی بات تھی کہ اس کا بیٹا شہر میں پڑھتا تھا اور اب مڈل جیسی ڈگری لے کر میٹرک میں پڑھ رہا تھا۔ جب بدھو گاؤں کی چوپال میں بیٹھا تو وہ گاؤں کے دوسرے کاشتکاروں سے کہا کرتا تھا کہ میں رمو کو ایم اے کراؤنگا اور پھر وہ رائے بہادر کے لڑکے کی طرح سے تحصیلدار ہو جائے گا۔ اور گاؤں گاؤں دورہ کیا کرے گا۔ اور یہاں بھی آیا کریگا اس پر دوسرے کاشتکار مرعوب ہو کر کہتے۔ بدھو دادا تب تو رمو ہماری مالگذاری کم کرا دیگا اور ہم کو آئندہ اور شانتی ہو جائے گی۔ بدھو ہمیشہ اُن سے وعدہ کر لیتا کہ وہ ضرور ایسا کریگا۔

وہ اپنے کو دوسرے کاشتکاروں سے زیادہ خوش نصیب خیال کرتا تھا۔ اور رمیش کی ترقی کے خواب دیکھ کر اپنے مستقبل سے لطف اندوز ہوتا تھا اور سوچا کرتا تھا کہ پھر وہ تحصیلدار کا پتا کہلائے گا۔ آج جو سپاہی اس کو ڈانٹتے ہیں کل اس کا حکم بجا لانے میں اپنی خوش قسمتی خیال کریں گے۔ کلو لوہار، منگو تیلی، جن سے کہ اس کی لڑائی ہے اُس سے آ کر معافی مانگیں گے اور وہ انکو ضرور معاف کر دے گا۔ اگر وہ ایسا نہیں کریگا تو لوگ اس کو مغرور کہیں گے۔

تعطیلات میں جب رمیش گھر آیا تو بدھو نے اس کو لے جا کر ناظم صاحب سے ملا دیا جو اس زمانہ میں دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر رمیش ایم۔ اے پاس کر لے گا تو وہ اس کو ضرور تحصیلدار کرا دیں گے۔

بدھو نے شروع ہی سے یہ خیال رمیش کے ذہن میں جما دیا تھا کہ جیسے ہی وہ ایم اے پاس کرے گا۔ وہ تحصیلدار ہو جائے گا۔

چنانچہ رمیش میٹرک پاس کرتے ہی اپنے کو تحصیلدار سمجھنے لگا، اسی زمانہ میں ماں کی ضد سے مجبور ہو کر اس نے شہر کی ایک تعلیم یافتہ دوشیزہ سے شادی کر لی۔ بدھو نے اس شادی میں اپنی تمام عمر کا سرمایہ لگا دیا۔ اور لوگ مدت تک اس شادی کو فراموش نہ کر سکے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب رمیش فیس بھی ادا کرنے سے مجبور ہو گیا۔ بدھو نے اپنی عمر بھر کے اصول کے خلاف اپنی زمین لالہ گوردھاری لال کے پاس دو ہزار میں گروی رکھ دی۔ مگر اس سرمایہ نے رمیش کو بی۔ اے تو کرا دیا لیکن ایم اے کے لئے پھر روپے کی ضرورت ہوئی۔

سوشیلا ایک شریف خاندان کی سپتری تھی وہ جانتی تھی کہ رمیش کی زندگی اس کی زندگی تھی، چنانچہ اس نے اپنے تمام زیورات یہ کہتے ہوئے رمیش کے آگے رکھ دیئے۔

"ناتھ مجھے یہ جیون اب آپ کے ساتھ گذارنا ہے۔ اسلئے میری یہ آشا ہے کہ آپ ایم۔ اے ضرور پاس کر لیں اور اسی لئے یہ حاضر ہے۔ کرپا کر کے انکار نہ کریں ورنہ میرے ہردے کو بڑا کشٹ ہوگا"۔

رمیش کے لئے اب انکار کی گنجائش نہ تھی۔ آخر وہ دن آ گیا جس کے لئے سوشیلا نے یہ بلیدان دیا تھا یعنی کہ رمیش ایم۔ اے گولڈ میڈلسٹ ہو گیا

رمیش ایم۔ اے ہو گیا مگر جس روز وہ گھر واپس آیا اس روز گھر میں فاقہ تھا۔ اگر اس کے پاس کچھ روپے نہ ہوتے تو شاید اسکو بھی فاقہ کرنا پڑتا۔ گھر کا ہر فرد ایک نازک دور سے گذر رہا تھا۔ اب رمیش کے لئے ضروری تھا کہ وہ فوراً نوکر ہو جائے۔ ناظم صاحب جنھوں نے بدھو سے رمیش کے لئے وعدہ کیا تھا وہ سور گباش ہو چکے تھے۔ اب لے دے کر بدھو کو ضلع کے مجسٹریٹ جانتے تھے، کیونکہ وہ کسی زمانہ میں ان کے یہاں نوکری کر چکا تھا۔ وہ رمیش کو لیکر ان کے پاس گیا، مکان پر پہونچکر بدھو نے رمیش سے ایک دہلیز پر بیٹھنے کو کہا اور خود چپراسی کی خوشامد کر کے اندر داخل ہوا۔ رمیش نے جب باپ کو اس طرح سے خوشامد کر کے اندر جاتے دیکھا تو وہ غیرت کے مارے کٹ گیا۔ اسی اثنا میں بدھو واپس ہوا۔ اور رمیش کو لے کر اندر داخل ہوا۔ کمرہ میں قدم رکھتے ہی بدھو نے صاحب کو ایک فرشی سلام کیا اور تیزی سے رمیش کا ہاتھ دبایا کہ وہ بھی ایسا کرے لیکن رمیش نے صرف گڈ مارننگ کہنے پر اکتفا کی، بدھو زمین پر ایک طرف بیٹھ گیا، لیکن رمیش کسی کے کہے بغیر ایک آرام کرسی پر دراز ہو گیا۔ بدھو نے کہا حضور غلام زادہ حاضر ہے۔ ایم۔ اے کر چکا ہے اس کے متعلق اگر وزیر صاحب کو چٹھی لکھدی جائے۔ تو شاید ایشور کی کرپا سے بھوجن جیم سکے۔

صاحب نے رمیش سے کچھ سوالات کئے۔ رمیش نے ان کا جواب دیا۔ صاحب نے سفارشی خطوط لکھ دیا۔ بدھو نے جھک کر سلام کیا اور لیکر ہزاروں دعائیں دیں۔ رمیش کو یہ علم نہ تھا کہ اس کا باپ لوگوں سے اس ذلت سے ملتا ہے۔

شہر جاتے ہوئے راستہ میں بدھو نے رمیش سے ناصحانہ لہجہ میں کہا۔ رمو بڑے لوگوں کو اس طرح سے سلام کرنا خودسری کی علامت ہے۔ یہ تو ایشور کی لیلا ہے کہ آج تم ایم اے ہو۔ رمیش نے لاری کی کھڑکی میں سے منہ نکالتے ہوئے کہا"کیا پرانے خیالات ہیں۔ ایشور کی لیلا، ارے محنت کا نتیجہ ہے۔ بدھو نے کہا "رمیش یہ کہنا پاپ ہے؛ رمیش نے جواب دیا پاپ! پاپ کسے کہتے ہیں"؛ بدھو خاموش ہو گیا۔

بہت مشکلات کے بعد وزیر مال تک رسائی ہوئی مگر انھوں نے خط پڑھکر کہا۔ میرے محکمہ میں فی الحال کوئی جگہ نہیں ہے، یہ خط لے جاؤ پھر کبھی آنا مگر رمیش نے کہا: میں ایم۔ اے ہوں اور اوّل آیا ہوں"۔

وزیر مال نے طنز سے مسکرا کر کہا تو کیا؟ میں مستعفی ہو جاؤں اور آپ اس جگہ آ جایئے، کہیئے کیا ارادہ ہے؟"

اس ناکامی سے بدھو کو سخت صدمہ ہوا اس کے تمام ہوائی قلعے آن کی آن میں ہوا ہو گئے۔ اس کا اُمید سے بھرا ہوا دل ٹوٹ گیا۔ وہ پاگل سا ہو گیا اسکی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کرے۔

"رمو خط تو پڑھو کیا لکھا تھا۔ بدھو نے گلوگیر آواز سے کہا۔ رمیش نے خط پڑھا:۔

محترمی۔ تسلیم۔

بدھو ایک غریب کسان ہے جس نے اپنی زمین رہن رکھ کر اپنے لڑکے کو تعلیم دلوائی ہے مگر صاحبزادے پڑھ کر اپنے آپ کو نہ معلوم کیا سمجھنے لگے ہیں۔ اگر کوئی جگہ خالی ہو تو میں اس کے باپ کی وجہ سے اس کی سفارش کرتا ہوں"!

ایل کشور۔ آئی۔ سی۔ ایس

بدھو نے خط سنکر کہا۔ اس میں تو سفارش کے بجائے بُرائی کی گئی ہے۔

رمیش نے بات کو کاٹتے ہوئے کہا" بلکہ سخت

تو ہین کی گئی ہے۔ اس طرح سے خط کی وقعت بجائے بڑھنے کے گھٹ جاتی ہے کیوں ؟ کیا ؟ یہ بھی ایشور کی لیلا ہے !

بدھو نے صاحب کو ہزاروں بددعائیں دیں ، اور رمیش نے بھی انگریزی میں بُرا بھلا کہا ۔

اس کے بعد سے بدھو سخت بیمار ہو گیا ۔ جو کوئی اس کو دیکھنے آتا اس سے کہتا کہ اگر میں ایسا جانتا تو ہرگز رمو کو نہ پڑھاتا ۔ لوگوں نے ہر چند سمجھایا کہ تحصیلداری پر کیا موقوف ہے ، ہزاروں نوکریاں مل جائیں گی لیکن بدھو پہلی سی ناکامی سے ایسا بددل ہوا کہ اب اس کو یہ بھی اُمید نہ رہی کہ رمیش کو معمولی سے معمولی نوکری بھی مل سکے بہت علاج معالجہ کے بعد بدھو صحتیاب ہوا ۔ اسی زمانہ میں لالہ گردھاری لال نے اس کی تمام زمین قرق کر لی ۔ اب بدھو کے پاس کل پانچ روپے تھے ، اور یہی کل کائنات تھی اور پندرہ دن کے بعد فاقہ ضروری تھا ۔ رمیش حیران تھا کہ کیا کرے ۔ تمام دفاتر کی اس نے خاک چھانی متعدد بار کئی دکانوں پر گیا ۔ مگر گوہر مقصود کہیں بھی حاصل نہ ہوا ۔ جہاں جاتا تھا ٹکا سا جواب ملتا تھا ۔ اب نہ وہ سوٹ تھا ، نہ وہ ٹائی ، ہز در تو نام کو بھی نہیں پایا جاتا تھا ۔ قمیض پاجامہ تک کا ٹھکانہ نہ تھا ، باہر نکلتے شرم آتی تھی ۔ اب اس کی امید لے دے کر صرف ایک محکمہ سے وابستہ تھی وہ ڈاک خانہ تھا ۔ جہاں آخری بار قسمت آزمائی کرنا تھی ؛

بدھو ضلع کے ایک مشہور پوسٹل خط لے کر گیا ۔ پوسٹ ماسٹر کو خط دے کر بڈھے نے اپنے سر کا رومال پوسٹ ماسٹر کے قدموں میں ڈال دیا اور گڑگڑا کر رونے لگا ۔

رمیش کھڑا ہوا یہ منظر دیکھ رہا تھا ، اس کا کلیجہ فرطِ غم سے منہ کو آ گیا ، وہ باپ کی اس بیکسی کو برداشت نہ کر سکا اور فوراً ہی وہاں سے باہر چلا آیا ۔ پوسٹ ماسٹر نے بدھو کی حالت کو کمال ہمدردی سے دیکھا لیکن اس نے بھی نہایت افسوس کے ساتھ جواب دیا کہ :-

" اس وقت معمولی سے معمولی جگہ بھی میرے یہاں خالی نہیں ہے درخواست رکھ جائیے صدر آفس کو روانہ کر دی جائیگی ۔ اگر کوئی جگہ خالی ہوئی تو میں کوشش کرونگا " ؛

بدھو نے ایک آہ بھری اور سلام کر کے واپس ہوا ۔ رمیش باپ کی صورت دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہاں بھی ناکامی ہے ۔

اس ناکامی کے بعد سے رمیش کو بخار رہنے لگا لیکن پھر بھی وہ ہر تیسرے روز دس میل جا کر پوسٹ ماسٹر کو سلام کر آتا ۔ ایک ماہ کی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کو ایک خالی جگہ کے لئے مقابلہ کے امتحان میں شرکت کی اجازت مل گئی ، بارش شروع ہو چکی تھی ۔ مگر رمیش اس بارش میں پیدل امتحان دینے جاتا تھا ۔ جس روز وہ آخری پرچہ کر کے گھر آ رہا تھا وہ بارش میں حد سے زیادہ بھیگ گیا ۔ اور بخار تیز ہو گیا اور یہ بخار خوفناک صورت اختیار کرنے لگا ۔ دوسری طرف سوشیلا کے یہاں بچہ کی پیدائش کے دن بہت ہی قریب آ گئے ۔

رمیش کی حالت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور سوشیلا کے یہاں آج ایک نیا مہمان آنے والا تھا اور گھر میں ایک پیسہ نہ تھا ۔ رمیش کی چھوٹی بہن جسکو اپنے کڑوں سے بے حد محبت تھی وہ اس سے لے کر بدھو دس روپے لایا ۔ دائی بلائی گئی اور سوشیلا کے یہاں لڑکی پیدا ہوئی ۔ اس کو نہلا دھلا کر ماں کی گود میں دیا ہی گیا تھا کہ باہر سے پوسٹ مین نے رمیش کے نام ایک خط دیا ۔ ۔ ۔ ۔

رمیش بخار میں بھُن رہا تھا اس کی ماں نے بدھو کو لڑکی کی خوشخبری سُنائی ۔ بدھو نے منہ بنا کر کہا ـــــ لڑکی !

" یہ بھی ایشور کی لیلا ہے " ۔ رمیش کی ماں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

اس گفتگو سے رمیش کی آنکھ کھل گئی کیا ہے ؟ اماں !

کچھ نہیں بیٹا ۔ تیرے یہاں تیری ہوئی ہے لڑکی ہاں بیٹا ۔ اور لے ابھی یہ خط ڈاکیہ دے گیا ہے ۔

رمیش نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے خط کھولا جو صوبہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل کی طرف سے تھا :

میں آپ کو یہ خوشخبری دینے کی مسرت حاصل کر رہا ہوں کہ آپ مقابلہ کے امتحان میں تین سو اُمیدواروں میں اعلیٰ نمبروں سے اول آئے ہیں اسلئے آپ کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس بمشاہرہ دو سو پچاس روپیہ مقرر کیا جاتا ہے ۔

مخلص ۔ ہیڈ ۔ A. بی . بہار

خط پڑھ کر رمیش مسکرایا اور بیوی کے پاس گیا اور کہا سوشیلا میں دو سو پچاس کا نوکر ہو گیا ہوں " ؛

دو سو پچاس ؟ " بدھو کی زبان سے نکلا جی ہاں پتا جی " !

محلے کی عورتوں نے ملکر کہا " بہو تیری لڑکی بڑی بھاگیہ ہے " ؛ سوشیلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا " سب ایشور کی لیلا ہے " ۔

رمیش کا سر عقیدت سے کرشن جی کی مورتی کے سامنے جھک گیا اور کہنے لگا ۔

" سب ایشور کی لیلا ہے " ۔

خان عبدالغفار خاں !

پشاور ۹ مارچ ۔ خان عبدالغفار خاں اتمانزئی سے کل یہاں پہنچے ۔ جب آپ کو مہاتما گاندھی کے برت کی خبر سُنائی گئی تو آپ نے بڑے تعجب دکھ اور تشویش کا اظہار کیا ۔ آپ نے مزید فرمایا کہ خدا سے میری دعا ہے کہ مہاتما گاندھی کو اتنی قوت عطا کرے کہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہوں تاکہ اپنے مشن کو پورا کریں ۔

مہر بند لفافہ

راجکوٹ ۶ مارچ ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح مسٹر گبسن ریذیڈنٹ کے اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر پیٹرسن نے مہاتما جی سے دو دفعہ ملاقات کی ۱۱ بجے وہ ایک مہر بند لفافہ لائے اور اپنے ہاتھ سے مہاتما جی کو دے گئے ۔ وہ تھوڑی دیر راشٹریہ شالا میں رہے ۔ دوبارہ آدھ گھنٹہ کے بعد آئے اور ایک اور چٹھی لائے جو فوراً مہاتما جی کو دیدی گئی ۔ نامہ و پیام اس سلسلہ کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے اور اس تمام سرگرمی سے یہ نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ سمجھوتہ کی بات چیت واضح شکل اختیار کرتی جا رہی ہے اور اس سلسلہ میں ترقی کی رفتار خاصی تیز ہے ۔

راجکوٹ ۶ مارچ ۔ ریذیڈنٹ ریاستہائے کاٹھیاوار کے نائب سکرٹری مسٹر پیٹرسن نے ریذیڈنٹ کی ایک خفیہ چٹھی کے ہمراہ آج صبح ۱۱ بجے مہاتما گاندھی سے ملاقات کی ۔ مہاتما جی کو چٹھی دینے کے بعد مسٹر پیٹرسن راشٹریہ شالا سے چلے گئے ۔

دربار پیرا والا نے صبح کو تقریباً ایک گھنٹہ تک ریذیڈنٹ سے تنہائی میں بات چیت کی ۔

مسٹر گبسن کی دوسری ملاقات

راجکوٹ ۶ مارچ ۔ راشٹریہ شالا سے مسٹر پیٹرسن کے لوٹنے کے آدھ گھنٹہ کے بعد مسٹر گبسن ریذیڈنٹ نے مہاتما جی سے طویل گفتگو کی ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سمجھوتہ کی بات چیت آخری اور نازک مرحلوں تک پہنچ چکی ہے ۔ مہاتما جی کے کیمپ میں اُمید کی فضا ہے ۔

مہاتما جی کے نام ٹھاکر صاحب کی ایک اور چٹھی

راجکوٹ ۶ مارچ ۔ مسٹر گبسن ریذیڈنٹ ریاستہائے کاٹھیاوار کی کار آج بعد دوپہر دو بجکر ۱۰ منٹ پر پھر ایک شوفر کے ہمراہ جو کہ ٹھاکر صاحب کی ایک چٹھی لایا تھا راشٹریہ شالا (مہاتما جی کی قیام گاہ) پہنچی ۔

چٹھی فوراً مہاتما جی کے حوالہ کر دی گئی وہ چٹھی کو لیتے ہوئے مسکرائے مہاتما جی اب اپنا برت کھول دیں گے ۔

راجکوٹ دربار اور مہاتما گاندھی کے بیانات

راجکوٹ دربار کا بیان

راجکوٹ ۹ مارچ ۔ ریاست راجکوٹ کی مشاورتی کونسل نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ٹھاکر صاحب کے نام مہاتما گاندھی کا خط ایک الٹی میٹم کے مترادف ہے اور اس میں غیر مناسب مطالبات درج ہیں جن کو منظور کرنے کے یہ معنی ہیں کہ بیرونی دباؤ کے زیر اثر ٹھاکر صاحب بہ حیثیت ایک راجہ کے اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں ۔

بیان میں مزید لکھا ہے کہ ٹھاکر صاحب اس قسم کا مطالبہ کسی صورت میں بھی منظور کرنے میں حق بجانب نہیں ہونگے ۔ کسی وقت بھی انہوں نے یہ فیصلہ کرنے کے اپنے مسلمہ حق کو ترک کرنے کا ارادہ نہیں کیا کہ اس کمیٹی کے کون کون ممبر ہونگے جو کہ آئین میں تبدیلی کے متعلق سفارش کریگی ۔ یہ تجویز کرنا قطعی غیر معقولیت ہے کہ کوئی بھی والئے ریاست اس طریقہ پر اپنی ذمہ داریوں کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا ۔

برت کے متعلق دربار نے لکھا ہے کہ اس کے لئے دربار ذمہ دار نہیں ہے ۔ اس کی ذمہ داری خود مہاتما گاندھی پر ہے ۔

دربار نے مہاتما گاندھی کی جانب سے لگائے گئے الزاموں کی تردید کی ہے اس کے بعد دربار نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دربار پرجا کی شکایتوں کو دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

سردار پٹیل اور دربار راجکوٹ کے درمیان جو معاہدہ ہوا تھا اس کے بارے میں دربار راجکوٹ نے یہ لکھا ہے کہ ۲۵ دسمبر کو سردار پٹیل راجکوٹ آئے [illegible] اور طویل بحث کے بعد ایک سمجھوتہ قرار پایا جو کہ ۲۶ دسمبر کے اعلان میں درج ہے ۔ اس معاہدہ کی رو سے یہ قرار پایا کہ ایک سدھار کمیٹی مقرر کی جائیگی جو دس ممبروں پر مشتمل ہوگی ۔ جنمیں سے سات ممبر غیر سرکاری ہونگے ۔ جنکی سفارش سردار پٹیل کریں گے ۔ سردار پٹیل نے ناموں کی سفارش کی لیکن ٹھاکر صاحب نے انکو نامنظور کرنا مناسب خیال نہیں کیا ۔ اس کے بجائے ٹھاکر صاحب نے اپنی طرف سے نام تجویز کئے ۔ جنکو سردار پٹیل نے منظور نہیں کیا ۔ اسلئے معاہدہ پر عمل نہ ہو سکا اور ریاست میں پھر ایجی ٹیشن شروع ہو گیا ۔

اس کے بعد مہاتما گاندھی حالات کا چشمدید مطالعہ کرنے کے لئے راجکوٹ آئے ۔ جہاں انہوں نے تمام حالات کا گہرا مطالعہ کیا ۔ ٹھاکر صاحب سے بھی ان کی بات چیت ہوئی ۔ مگر معاملہ طے نہ ہو سکا ۔

مہاتما گاندھی کا جواب

راجکوٹ نے اپنے ایک کمیونک میں مہاتما گاندھی پر خلاف ورزی کا جو الزام لگایا ہے اس پر مہاتما جی تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ریاست کا یہ ایک بیرحمانہ حملہ ہے اور برت میرے مشن کا ایک حصہ ہے ۔

مہاتما جی مزید فرماتے ہیں کہ مجھے راجکوٹ دربار کا کمیونک پڑھ کر تکلیف پہونچی ہے ۔ جن اصحاب نے ان بیانوں کا مطالعہ کیا ہے جو حال ہی میں شایع ہوئے ہیں انہیں اس امر میں میرے ساتھ اتفاق کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہوگا کہ کمیونک فریب اور حقیقی واقعات کو غلط بیانی سے پُر ہے ۔ کمیونک کا تفصیلی مطالعہ کرنے کی نہ تو مجھ میں طاقت ہے اور نہ ہی میری خواہش ہے لیکن ٹھاکر صاحب کے نام خط لکھنے میں اور اخبارات کو بیانات دینے میں جو مجھے فروگذاشت ہوئی ہے اس کی یہاں تشریح کی ضرورت ہے ۔ اس کا تعلق ان مظالم سے ہے جن کا حوالہ میں نے اپنے تاروں میں دیا اور جن کی وجہ سے میں راجکوٹ آیا ۔ یہ فروگذاشت میری اس خواہش کی وجہ سے ہوئی جس کے ماتحت میں خانصاحب اور ان کے ماتحتوں کے لئے انصاف کرنا چاہتا ہوں جو کہ سول نافرمانی کرنے والوں کی کارروائیوں کے سلسلہ میں ذمہ دار ہیں ۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس فروگذاشت کے بجائے قدر کرنے کے اُلٹا مجھ پر ہی وار کیا گیا ہے ۔ جس سے میں پبلک کے سامنے حقیقی حالات پیش کرنے کے لئے مجبور ہوں ۔

میں نے دونوں جیلوں کو دیکھنے کے بعد خانصاحب کو بتایا کہ میں قیدیوں کے بیانوں سے بہت متاثر ہوا ہوں میں نے انھیں بتایا کہ قیدیوں نے جو الزامات لگائے تھے ۔ انہیں ماننے کے لئے تیار ہوں ، کیونکہ ان میں سے بہت سوں کا سوسائٹی میں اونچا درجہ تھا جن کی بنا پر وہ اس بات کے مستحق تھے کہ ان کی بات کا اس وقت تک یقین کیا جائے جب تک کہ وہ غلط ثابت نہ ہو جائیں ۔ اسلئے میں نے خانصاحب کو بتایا کہ الزامات بہت خطرناک ہیں ، ان کی نوعیت بہت وسیع تھی اور وہ بہت لوگوں پر اثر انداز ہوتے تھے انصاف کے ساتھ انصاف کرنے کا میں یہی راستہ نکال سکا کہ الزامات کی غیر جانبدارانہ ٹربیونل کے ذریعہ جوڈیشیل تحقیقات کرائی جائے ۔ جہاں تک ان کی ذات کا تعلق ہے انہوں نے اس تجویز کو فوراً منظور کر لیا اور میری درخواست پر جوڈیشیل تحقیقات کے لئے بعض انگریز افسروں کے نام بھی ظاہر کئے ۔ اور ہمارے درمیان یہ طے ہوا کہ میں (مہاتما جی) الزامات کی فہرست تیار کروں گا اور اسکی وہ جانچ کر کے جواب دیں گے ۔ اس طریقہ کار کے طے ہو جانے کے بعد متفقہ الزامات واپس لے لئے گئے اور اگر اس کے بعد کوئی الزام باقی رہ جائے تو اسے تحقیقات کے لئے ٹربیونل کے سپرد کر دیا جائے ۔

خانصاحب نے مجھ سے یہ بھی دریافت کیا کہ اگر سول نافرمانی کرنے والوں کے خلاف جھوٹ کے مجوزہ الزامات صحیح ثابت ہو گئے ۔ تو آپ کیا طریقہ اختیار کریں گے ۔ میں نے کہا کہ اگر سول نافرمانی کرنے والوں کا نمایندہ جھوٹ کا مجرم ثابت ہوا تو میں اس جدوجہد سے بالکل دستبردار ہو جاؤنگا ۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی طرف سے ذمہ دار حکومت کا مطالبہ جو جھوٹ کے مرتکب ہوں قایم ہی نہیں رہ سکتا ۔ میں نے بلا کسی پس و پیش کے جو پیشکش کی اس پر خانصاحب پہلے کے مقابلہ میں زیادہ خوش ہوئے ہیں جس آزمائش میں ہوں اگر اس سے نکل آیا تو مجھے امید ہے کہ میں اس وعدہ کو ضرور پورا کرونگا جو خانصاحب سے کیا تھا میرے پاس اب تک جو شہادتیں آ چکی ہیں میں انھیں جمع کر رہا ہوں اور ان میں سلسلہ پیدا کر رہا ہوں میرے پاس مصیبت زدوں اور دوسرے لوگوں کے تقریباً ۱۷۵ بیانات ہیں ۔

میرے خلاف ورزی کا الزام ایک بے رحمانہ حملہ ہے میں نے برت کو اپنے مشن کا ایک حصہ سمجھتا ہوں آخر میں خواہ کچھ بھی ہو مگر امن اور سکون ہوگا گفت و شنید منقطع ہونے کا نتیجہ یہی ہو سکتا تھا کہ جدوجہد زیادہ

سبھاش بابو تری پوری پہنچ گئے

تری پوری ۷ مارچ۔ شری یت سبھاش چندر بوس صدر کانگریس بمبئی میل کے ذریعہ آج شام کو ۴ بجے جبل پور اسٹیشن پہنچے۔ جہاں سیٹھ گوونداس چیرمین مسٹر کنجولال دوبے و مسٹر ایم۔ ایل بھور سکریٹری استقبالیہ کمیٹی و ٹھاکر چھیدی لال جنرل آمیر کمانڈنگ والنٹیر کور و دیگر ممبران استقبالیہ کمیٹی نے ان کا استقبال کیا۔ ہجوم کو روکنے کی غرض سے والنٹیر پلیٹ فارم سے لے کر سبھاش بابو کے ڈبے تک قطار باندھ کر کھڑے ہوئے تھے۔ سبھاش بابو خاموشی کے ساتھ ایک خاص درواز ے کے راستے اسٹریچر کے ذریعہ ایمبولینس کار تک پہنچا دیا گیا۔ ایمبولینس کار میں برف کا ایک بکس بھی رکھا گیا۔ راشٹرپتی کے ہمراہ ان کے بھائی ڈاکٹر سنیل بوس اور کچھ اصحاب نے بھی ایمبولینس کار میں سفر کیا۔

راشٹرپتی کی بوڑھی ماتا ان کے خاندان کے دیگر آدمی۔ ان کے دو سکریٹری مسٹر امولیہ مکرجی اور پربھتداس گپتا بھی ٹرین سے پہنچے۔

آج دوپہر کو ٹرین میں سبھاش بابو کا درجہ حرارت ۱۰۱ تھا۔ رات کو انھیں تین بجے تک نیند نہیں آئی۔ وہ تھکے ہوئے نظر آ رہے تھے لیکن ماسوائے تکان کے باقی حالات سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر کو خوب اچھی طرح طے کر سکے۔ اگر سبھاش بابو کی طبیعت اچھی رہی تو کل صبح ۸ بجے انکا جلوس نکالا جائے گا۔

مہاتما جی کو وائسرائے کا جواب

راجکوٹ ۷ مارچ۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ راجکوٹ ریذیڈنسی سے مسٹر فرانسس ہیرسن ایک اہم دستاویز ریذیڈنٹ کی طرف سے لائے۔ اور انہوں نے وہ دستاویز اپنے ہاتھ سے آج صبح ۱۱½ بجے مہاتما جی کو دی۔ مہاتما جی ہفتہ وار مون برت کی وجہ سے بول نہیں سکتے ہیں۔ اسلئے انہوں نے مسٹر ہیرسن کا اشاروں سے شکریہ ادا کیا۔ اس دستاویز میں کیا ہے۔ یہ معلوم ہے مگر خیال یہ ہے کہ یہ دستاویز غالباً وائسرائے کی طرف سے مہاتما جی کی چٹھی کا جواب ہے جو مسٹر گبسن کی معرفت بھیجا گیا۔

وزیر اعظم یو پی بنارس پہنچ گئے

بنارس ۵ مارچ۔ بنارس کے فرقہ وارانہ فسادات میں زخمیوں اور ہلاک شدگان کی مقدار برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ اگرچہ ابھی تک سرکاری طور پر تعداد کا علم نہیں ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ اب تک ۱۲۹ اشخاص ہلاک اور دو سو زخمی ہو چکے ہیں۔ صورت حالات ابھی تک خطرناک خیال کی جاتی ہے۔ حملوں لوٹ مار۔ مکانوں اور دکانوں میں آگ لگانے کی بیشمار خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ الہ آباد سے فوج آ گئی ہے۔ اور آس پاس کے ضلعوں سے مزید پولیس طلب کر لی گئی ہے کرفیو آرڈر پر سختی کے ساتھ عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ پولیس اور فوج سختی کے ساتھ گشت کر رہی ہے۔

پنڈت گووند ولبھ پنتھ وزیر اعظم یو پی کی توجہ صورت حالات کی طرف دلائی گئی ہے۔ ہلاک شدگان میں ایک سرکردہ شہری مسٹر رادھا کرشن سیٹھ اور اسکول کا ایک طالب علم بھی شامل ہے۔

مہاتما جی کی برت پر ٹائمز آف انڈیا

معاصر ٹائمز آف انڈیا اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں رقمطراز ہے:-

ستر سال کی عمر میں مہاتما جی کا لمبا برت ان کی زندگی کو خطرے میں ڈالا گیا۔ ایک مصیبت۔ راجکوٹ کے ذمہ دار حکام کے رویہ کی وجہ سے نازل ہوئی۔ ٹھاکر صاحب اور ان کے سابق دیوان ویروالا ہی ان نازک حالات کے ذمہ دار ہیں جس کی بنا پر یہ تحریک جاری کی گئی۔ دربار پی مرد کے لئے سر پیٹرک کیڈل کو ولایت سے بلایا اور انہوں نے آتے ہی ویروالا کی علیحدگی پر زور دیا۔ جن کے خلاف عوام کی بڑی زبردست شکایتیں تھیں۔ مگر آخر کار سر پیٹرک کو ہی جانا پڑا اور ان کے جانے کے بعد ویروالا ایک غیر سرکاری مشیر کی حیثیت سے پھر راجکوٹ آ گیا۔ مہاتما گاندھی نے بھی اس کے رویہ پر نکتہ چینی کی ہے۔ اور ہم مہاتما جی سے اس معاملہ پر بالکل متفق ہیں۔

اسٹیٹسمین

معاصر اسٹیٹسمین نے اپنے تین کالموں کے ایڈیٹوریل میں نہایت پر زور الفاظ میں ٹھاکر صاحب کو ایک ناکارہ حاکم قرار دیا ہے اور راجکوٹ کے حالات کو شروع سے بیان کیا ہے اور رائے ظاہر کی ہے کہ مہاتما جی فضول برت کر رہے ہیں کیونکہ ٹھاکر صاحب ناقابل آدمی ہے۔

وائسرائے سمجھوتہ کے حق میں

راجکوٹ ۷ مارچ۔ یونائیٹڈ پریس کے خاص نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسیلنسی وائسرائے نے مسٹر گبسن ریذیڈنٹ ریاستہائے کاٹھیاوار کے نام جو چٹھی بھیجی ہے وہ بہت ہی متین لہجہ میں بھیجی گئی ہے۔ اور اس میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ مہاتما گاندھی کے ساتھ جلد ہی سمجھوتہ کر لیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ ہز اکسیلنسی اخبارات کو بھی اس مطلب کا جواب موصول ہونے کی توقع کرتے تھے۔

کر سمجھوتہ ہو گیا تاکہ وہ اپنے راجپوتانہ کے دورہ کو پھر شروع کر سکیں۔

تری پوری میں صنعتی نمائش کا افتتاح

تری پوری ۷ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے تری پوری میں آل انڈیا نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے مستقبل قریب میں آنے والے انقلاب کی پیشنگوئی کی آپ نے ظاہر کیا کہ گذشتہ ۵۲ سال میں کانگریس بہت سی مشکلات پر حاوی ہو چکی ہے اور مستقبل میں وہ بہت سی دشواریوں پر حاوی آ جائے گی۔

استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین سیٹھ گووند داس نے اور دوسرے ممبروں نے پنڈت جی کو نمائش کے مختلف اسٹال دکھائے۔ اور اسی طرح اسٹال وغیرہ دیکھنے میں آیا تقریباً ایک گھنٹہ صرف ہوا۔ آپ نمائشی چیزوں اور خاص کر صناعوں کے فنی مذاق کو دیکھ کر بہت متاثر ہوئے سیٹھ گووند داس چیرمین استقبالیہ کمیٹی اور مسٹر شنکر لال بینکر جنرل سکریٹری آل انڈیا ویلیج انڈسٹریز نے اپنی مختصر تقریروں میں پنڈت جواہر لال نہرو کا استقبال کیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے نمائش کے باہر زندہ چوک میں ایک عظیم الشان مجمع کے سامنے اپنی تقریر شروع کی جس مقام پر جلسہ ہو رہا تھا اس کے اوپر ایک ہوائی جہاز چکر کاٹ رہا تھا جس کی وجہ سے جلسہ میں کچھ بے چینی پیدا ہو گئی۔ پنڈت جی نے سیٹھ گووند داس سے دریافت کیا کہ آیا ہوائی جہاز کی یہ لعنت دور ہو سکتی ہے۔

مولانا عبید اللہ سندھی ہندوستان آ گئے

کراچی ۷ مارچ۔ مولانا عبید اللہ سندھی جنہیں ۲۵ سال کا عرصہ ہوا۔ ہندوستان سے جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ وہ آج سندھیا کمپنی کے جہاز کے ذریعہ ہندوستان واپس آ گئے۔

کانگریسیوں جمعیۃ العلماء اور مسلم لیگ کے ممبروں کے ساحل سمندر پر آپ کا استقبال کیا۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ بھی ساحل پر موجود تھے۔ ہندوستان میں داخلہ پر سے مولانا موصوف پر جو پابندی تھی اسے اٹھانے کے لئے مولانا نے وزیر اعظم کا شکریہ ادا کیا۔

استعفے دینے والے لیڈروں کی میٹنگ

تری پوری ۷ مارچ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی سے جن ۱۳ لیڈروں نے استعفے دیئے ہیں ان سب کی آج صبح سردار پٹیل کی کٹیا میں میٹنگ ہوئی اور تقریباً تین گھنٹہ تک بحث و تمحیص جاری رہی۔ ان کی بات چیت کو یہاں تک صیغہ راز میں رکھنے کی کوشش کی گئی کہ ڈیلیگیٹوں اور جرنلسٹوں کو اس جگہ کے احاطہ تک میں داخل نہیں ہونے دیا گیا جو کہ لیڈروں کے ٹھہرنے کے لئے خاص طور سے مخصوص کیا گیا تھا تاہم یہ معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی لیڈروں نے آپس میں اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا کہ انھیں سبجکٹ کمیٹی کی میٹنگ میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیئے اور اگر صدر کانگریس اپنی علالت کے پیش نظر سبجکٹ کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت نہ فرما سکیں تو کون صدر کے فرائض سر انجام دے۔

متحدہ محاذ پیش کرو

تری پوری ۷ مارچ۔ اب جبکہ گاندھی جی جاں بلب ہیں تو کیا ہم جھگڑتے ہی رہیں گے؟ اگر ہم اپنے جھگڑے کو طے نہ کر سکے اور متحدہ محاذ نہ پیش کر سکے تو ہمارے لئے یہ امر شرم اور ذلت کا باعث ہوگا، یہ ہے وہ اہم ریمارک جو کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا جبکہ نمائندگان پریس نے ان سے اندرونی جمود کے مسئلہ پر تبادلہ خیالات کیا۔ یہاں یہ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ بعین اغلب ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو موجودہ جمود کا حل تلاش کرنے کے معاملہ میں پیشقدمی کریں۔ کہا جاتا ہے کہ کانگریس کے اجلاس میں بحث و تمحیص کے دوران میں مہاتما جی کے برت کو خاص جگہ حاصل ہوگی اور پروگرام اور پالیسیوں کو ثانوی پوزیشن۔

ریاست بھوپال میں آئینی ریفارم

جھانسی ۷ مارچ۔ بھوپال سے اطلاع ملی ہے کہ سرکار نواب صاحب بھوپال نے آئینی ریفارم کے لئے جو مشاورتی کمیٹی ۲۰ ممبروں کی بنائی ہے۔ اس کی تیسری میٹنگ کل منعقد ہوئی۔ نواب صاحب نے قانونی ممبر سے شری میتر نارائن مالوی کی اس تجویز پر رائے طلب کی ہے کہ رائے دہی کے حق میں اضافہ کیا جائے کونسل کے منتخب شدہ ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور کونسل کے ضابطہ میں ترمیمیں کی جائیں۔ شری جیر نارائن مالوی نے نواب صاحب سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ پریس ایکٹ اور بھوپال پولیس ایکٹ کے ان دفعات کو منسوخ کر دیا جائے۔ دفعہ ۱۶ کی رو سے مذہبی اور غیر مذہبی دونوں قسم کی تقریروں کے لئے اجازت لینے کی ضرورت ہے اور پولیس ایکٹ کی رو سے ہر جلوس کے لئے اجازت لازمی ہے۔ نیز کسٹم ایکٹ کی منسوخی کا مطالبہ کیا ہے جس کی رو سے باہر سے آئے ہوئے لٹریچر کو ریاست میں ضبط کیا جا سکتا ہے نواب صاحب نے وعدہ کر لیا ہے کہ ان مطالبوں پر غور کیا جائے گا۔

وائسرائے دہلی واپس آ گئے

نئی دہلی ۷ مارچ۔ وائسرائے راجپوتانہ کا دورہ ادھورا چھوڑ کر آج صبح راجدھانی میں واپس آ گئے۔ ان کی واپسی کے ساتھ سب کی نگاہیں نئی دہلی پر مرکوز ہو گئی ہیں اور آج رات کو یا کل صبح تک اہم اعلان کی توقع کی جا رہی ہے جس سے راجکوٹ کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور مہاتما جی کا برت باعزت طور پر ختم ہو سکیگا۔

تقریباً تمام کانگریسی حکومتیں گورنروں کی معرفت وائسرائے سے نمائندگی کر چکی ہیں جو کہ الٹی میٹم کی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ بہت جلد مداخلت کر کے معاملہ سلجھائیں اور مہاتما جی کی جان بچائیں ورنہ ہمارے استعفے تیار رہیں۔

صدر کانگریس کے حکم کے مطابق سارے ملک میں راجکوٹ ڈے منایا گیا اور ہر جگہ تقریروں میں بالادست حکومت سے مداخلت کے لئے اصرار کیا گیا ہے۔ ہمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کی کانگریس پارٹیاں فیڈریشن آف چیمبرس آف کامرس کی ایگزیکٹیو کمیٹی سندھ کی غیر کانگریسی ملک کے بڑے بڑے لیڈر۔ تاجر اور بڑی بڑی سیاسی اور تجارتی انسٹی ٹیوشن وائسرائے سے مداخلت کی درخواست کر چکی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک طرف راجکوٹ کا حقیر اور غیر معروف راجہ اور اسکی عہد شکنی ہے اور دوسری طرف دیش کے سب سے بڑے نیتا مہاتما گاندھی اور ان کا برت ہے اور اس برت کے پیچھے سارے ملک کی طاقت ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو کے لفظوں میں راجکوٹ تمام قوم کے لئے ایک چیلنج ہے اس لئے وائسرائے کے سامنے اب سیدھا سوال یہ ہے کہ کیا ایک راجکوٹ کے پیچھے سارے ملک بھر میں ڈالنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ نئی دہلی کے اعلی سرکاری حلقوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ کسی ایک نااہل راجہ یا اس کے کوتاہ اندیش مشیروں کی ضد پر ملک کو ابتری کے حوالہ نہیں کیا جا سکتا۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست انسالونسی

بحکم جناب مسٹر محمد احد انصاری صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳۸ سنہ ۱۹۳۸ء

بمقدمہ کالو رام ولد امچرن قوم دلیش ساکن موضع بازار کچھوسی پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مشتہر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکور کے سماعت کے لئے تاریخ ۱۷ مارچ سنہ ۳۹ء مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲۲ فروری سنہ ۳۹ء

بحکم گرگا سرپ نگم عدالت جج خفیفہ کانپور۔ مہر عدالت

راجکوٹ کے فائلیں وائسرائے کے سامنے ہیں معاملہ کا پہلا حل یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹھاکر صاحب کو گدی سے اتارا جائے گا۔ مگر باخبر حلقوں کا خیال ہے اور مہاتما جی کے پرائیوٹ سکریٹری شری مہادیو ڈیسائی کے تازہ بیان سے امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ٹھاکر صاحب کا گدی سے اتارا جانا بالادست حکومت کی رائے میں کبھی ضروری ہو کیونکہ یہ بات صاف ہے کہ ٹھاکر صاحب اور سردار پٹیل کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا وہ انگریز ریذیڈنٹ اور انگریز دیوان کی مرضی کے خلاف تھا۔ گو راجہ کی معزولی سے فوری مسئلہ حل نہ ہوگا۔ یعنی یہ کہ اس سے مہاتما جی کا برت ختم نہ ہو سکیگا وہ تو اسی وقت ختم ہوگا۔ جب اصل سمجھوتہ بحال ہو جائیگا اس سلسلہ میں شری ڈیسائی جی کا یہ خیال قابل غور ہے کہ مہاتما جی نے برت کو ختم کرنے کی جو شرطیں پیش کی ہیں۔ وہ اٹل نہیں ہیں۔ مطلب تو اس بات سے ہے کہ معقولیت اور انصاف کا جو تقاضا ہے اسے پورا کیا جائے۔ اگرچہ مہاتما جی کی شرطیں کچھ کٹھن نہیں ہیں مگر ڈیسائی جی کی اس تشریح سے معاملہ اور آسان ہو جاتا ہے۔

بحکم جناب بوامبکا پرشاد صاحب منصف بہادر کانپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵۔ قاعدہ ۵ (د ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۳۱ سنہ ۱۹۳۸ء

عدالت منصفی شہر کانپور

ایم۔ یکس۔ دی سرونا اینڈ سنس واقع مال روڈ کانپور بذریعہ ڈبلیو سی دی سرونا ساکن بنگلہ نمبر ۱۷/۹ مال روڈ کانپور

بنام

اصغر حسین ولد چودھری امجد حسین قوم مسلمان ساکن ۱۴/۸۹ پریڈ شہر کانپور

ہرگاہ مدعیاں نے آپکے نام ایک نالش بابت تخلیہ مکان و بقایا کرایہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ مارچ سنہ ۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

۱۶ مارچ سنہ ۳۹ء کو اپنا بیان تحریری داخل کرو

بحکم بسنت لال منصرم

عدالت منصفی سٹی کانپور :مہر عدالت

لکھنؤ ۷ مارچ۔ پنڈت گووند بلبھ پنت نے فرمایا کہ میں فرقہ وارانہ فسادوں کو بہت تشویش کی نظر سے دیکھتا ہوں، آپ نے یہ بھی خیال ظاہر کیا کہ غنڈوں اور ان کے حامیوں کی سرکوبی کرنے کے لئے سخت تدبیریں اختیار کی جائینگی۔

پنڈت جی کے اس ساکت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت یوپی کا پیمانہ صبر چھلک چکا ہے۔ پنڈت مدن موہن مالویہ کا تار موصول ہوا ہے۔ پنڈت گووند بلبھ پنت بذریعہ ہوائی جہاز بنارس تشریف لے گئے۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے دو طالب علم اس فساد میں ہلاک ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے پنڈت مدن موہن مالویہ کو بہت تشویش ہے۔ وزیر اعظم یوپی کانپور ہوتے ہوئے بنارس تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے صورت حالات کے متعلق افسروں سے بات چیت کی۔ یہ یقینی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت بنارس اور کانپور میں تعزیری پولیس ٹیکس عاید کریگی۔ حکام کا یہ بھی خیال ہے کہ غنڈوں کو گرفتار کرلیا جائے۔ بنارس میں تعزیری پولیس تعینات کی جائے گی۔ اور ان محلوں سے جہاں آتشزدگی، لوٹ مار۔ اور چھرے گھونپنے کی وارداتیں پیش آئی ہیں۔ جرمانے وصول کئے جائیں گے۔ جن علاقوں میں اکثریت والی قوم نے اقلیت والی قوم کو نقصان پہنچایا ہے وہاں کثرت پر جرمانے کئے جائیں گے۔ اور جن علاقوں میں دونوں قوموں کو نقصان پہنچا ہے وہاں حکام مناسبت سے ٹیکس لگائیں گے۔ اور چھرا گھونپنے کے معاملات میں ٹیکس لگانے پر کلکٹر غور کرے گا۔ ان محلوں میں جہاں اکثریت والی قوم نے اقلیتوں پر زیادتیاں کی ہیں۔ ان کے متعلق کلکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد اکثریت والی قوم کے سرکردہ لوگوں کو اقلیت کی جان و مال کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔

اُمید ہے کہ ان تدبیروں کے اختیار کئے جانے سے یہ بلوے بند ہو جائیں گے جو کہ خود غرض فرقہ پرست لیڈروں کے پیدا کردہ ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت یوپی نے غنڈوں کی طرف سے جو رویہ اختیار کیا ہے اس کے خلاف کانگریسی حلقوں میں بھی تلخی کے جذبات موجود ہیں۔ ان حلقوں میں یہ امید کی جارہی ہے کہ حکومت غنڈوں اور ان کی حوصلہ افزائی کرنے والوں کی آسانی کے ساتھ سرکوبی کردے گی۔

سمجھوتہ کا امکان نہیں

تری پوری ۷ مارچ۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے مستعفی شدہ ممبروں اور صدر کانگریس کے درمیان سمجھوتہ نہیں ہوسکا لیکن آج سہ پہر کو راجندر بابو اور مولانا ابوالکلام آزاد سبھاش بابو سے پھر ملیں گے معلوم ہوا ہے کہ کانگریسی لیڈر یہ چاہتے ہیں کہ اگر انہیں ورکنگ کمیٹی میں رکھنا ہے تو سبھاش بابو ان کے خلاف بیانات غیر مشروط طریقہ پر واپس لے لیں اور ان کی تعداد ورکنگ کمیٹی میں دس کی ہو جس میں پنڈت جواہر لال نہرو اور گاندھی جی بھی شامل ہوں اور پہلے کی طرح وہ کانگریس پالیسی کی رہنمائی کرتے رہیں۔ سبھاش بابو نے یہ باتیں منظور نہیں کیں۔ انہوں نے اپنے حامیوں سے جن میں سرت بابو اور مسٹر ایم۔ این راے بھی شامل تھے۔ بات چیت کی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کانگریسی لیڈروں کے مطالبات کے حق میں ہیں۔

لکھنؤ میں مدح صحابہ ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۷ مارچ۔ مدح صحابہ کے ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ۱۳ اشخاص اور آج ۲۰ اشخاص گرفتار ہوئے احراری جتھے بھی گرفتار ہوئے۔ سید جلیل حسن احراری ڈکٹیٹر مقرر ہوئے ہیں۔ احراری بیان کرتے ہیں کہ ہمارے جتھے جسٹس امیر علی کی کتاب کے اقتباسات پڑھتے ہیں۔

تری پوری ۷ مارچ۔ تامل ناد کے ۴۴ ڈیلیگیٹوں نے ۱۰ مارچ کو ہونے والے کانگریس کے کھلے اجلاس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے:-

"کانگریس اپنے اس رزولیوشن کا جو اس نے فیڈریشن اقلیتوں کے حقوق اور دیسی ریاستوں کے متعلق ہری پورہ اجلاس میں پاس کیا تھا۔ اعادہ کرتی ہے اور تمام دنیا اور ہندوستان میں موجودہ حالات کے پیش نظر یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مہاتما گاندھی سے درخواست کی جائے کہ وہ مندرجہ بالا رزولیوشن (اور دیگر تازہ واقعات جو پیدا ہو سکتے ہیں) کی روشنی میں کانگریس کے آئندہ سال پروگرام مرتب کرنے کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لیں۔ اور تمام ملک سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس پروگرام کا تہ دل سے ساتھ دے"۔

کانگریس نگر میں آج صبح سے ہی حالات کی تیز رفتاری ہے۔ اس تحریک کے چلانے والے بھی زیادہ تر سوشلسٹ ہیں جن کو اس بات کی بڑی فکر ہے کہ سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں ضروری معاملات پر کوئی تنازعہ نہ ہو۔

تری پوری ۷ مارچ۔ موجودہ بخار کی وجہ سے سبھاش چندر بوس آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہ ہوسکے۔ ورکنگ کمیٹی کے سب سے سینئر مولانا ابوالکلام آزاد نے صدارت فرمائی اور تقریباً پندرہ منٹ تک ضابطہ کی کارروائی کی گئی

تری پوری ۷ مارچ۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ سبھاش بابو کی بیماری کی وجہ سے استقبالیہ کمیٹی کو آج کا اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آج کوئی ضروری کارروائی نہیں کرینگے۔ صرف جنرل سکرٹری کی رپورٹ اور سالانہ حساب ہی پیش کریں گے مولانا صاحب نے فرمایا کہ عام طور پر اس رپورٹ کو ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں جو وردھا میں ہونا تھا پیش کردینا چاہیے تھا۔ مگر سبھاش بابو کی مرضی کے مطابق کہ ان کی غیر حاضری میں کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ آج اس اجلاس میں پیش کی جارہی ہے۔

کسان کونسل کا اجلاس

تری پوری ۷ مارچ۔ آج صبح آل انڈیا کسان کونسل کا اجلاس سوامی سہجا نند کی صدارت میں ہوا۔ کونسل میں دس رزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں زمینداری سسٹم کے انسداد کی سفارش کی گئی اور بہار حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ بکشت کی زمین کسانوں کو دیدے۔ مدراس حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ زمینداری تحقیقاتی کمیٹی کی سفارشوں کو منظور کرے اور اڑیسہ میں لینڈ امینڈمنٹ بل کی نامنظوری پر اظہار افسوس کیا گیا مالابار میں کسانوں کی تحریک کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور مدراس حکومت پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ بار بار ٹیننسی ایکٹ میں فوراً ترمیم کرے۔

سبھاش بابو پر عدم اعتماد

تری پوری ۷ مارچ۔ شری۔ ایس۔ ڈی۔ مصرا اور چند اور اشخاص کے سبھاش بابو پر عدم اعتماد کے رزولیوشن کی بحث میں حصہ لینے سے ہر شخص قدرتی طور پر دلچسپی ہے۔ یہ رزولیوشن ساتویں نمبر پر ہے کیا یہ رزولیوشن ضرور پیش ہوگا؟ یہ سوال ہر شخص کے دل و دماغ میں چکر لگا رہا ہے اور عام رائے یہ ہے کہ صدر کے خلاف عدم اعتماد کے ووٹ کو ٹالا جائے جو کانگریس کی تاریخ میں پہلا ہی واقعہ ہوگا۔ لیکن اگر یہ رزولیوشن پیش ہوتا ہے تو زبردست مقابلہ کی اُمید ہے۔

برٹش حکومت کو الٹی میٹم

تری پوری ۷ مارچ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بائیں بازو والوں نے فیڈریشن کے متعلق رزولیوشن کا مسودہ جس میں سے انگریزی حکومت کو الٹی میٹم دینے کے الفاظ نکال دیئے گئے ہیں۔

جو عدم اعتمادی ظاہر کی گئی تھی۔ اسے بھی دور کردیا گیا ہے۔

برت کھولنے کے بعد پہلا بیان

راجکوٹ ۷ مارچ۔ مہاتما گاندھی نے اپنا برت کھولنے کے کچھ دیر بعد ہی ایک طویل بیان جاری کیا جس کے دوران میں انہوں نے ہز اکسیلنسی وائسرائے کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ سمجھوتہ کرانے کے لئے ہز اکسیلنسی ہی ذمہ دار ہیں۔

مہاتما جی نے اپنے اس بیان میں عام والیان ریاست کو ایک مشورہ دیا ہے۔ راجکوٹ کے مسلمانوں کو ان کے حقوق کے بارے میں یقین دلایا ہے اور آخر میں تری پوری کانگریس میں اپنی شرکت سے معذوری پر اظہار افسوس کرتے ہوئے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ خواہ کوئی اور پالیسی ہی کیوں نہ موضع کی جائے۔ لیکن کسی قسم کی تلخی کا مظاہرہ نہ کیا جائے گا۔ اور قول فعل اور خیالات غرضیکہ کسی طرح بھی ہنسا کو پاس آنے نہ دیا جائے گا۔

مہاتما جی دہلی بلایا گیا ہے

راجکوٹ ۷ مارچ۔ وائسرائے نے مہاتما گاندھی کے نام آج جو چٹھی لکھی ہے اور جو کہ مسٹر گبسن ریذیڈنٹ ریاستہائے کاٹھیاوار کی معرفت ان کے پاس بھیجی گئی ہے اس کے مطابق ہز اکسیلنسی نے وعدہ خلافی کے الزام کو جس کے متعلق مہاتما جی نے شکایت کی ہے۔ ویز کسی ایسے تنازعہ کو جو کہ کمیٹی اصلاحات کی سفارش کے متعلق آئندہ پیدا ہو۔ ہندوستان (فیڈرل کورٹ) چیف جسٹس کے سپرد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ مہاتما جی نے وائسرائے کی اس پیشکش کو اس شرط پر قبول کرلیا ہے۔ کہ ان کی اس چٹھی میں جو کہ انہوں نے ٹھاکر صاحب کے نام بھیجی تھی جو دیگر شرائط ہیں ان کو نظر انداز کیا جائے۔

وائسرائے نے مہاتما جی کو لکھا ہے کہ جوں ہی ان کی طبیعت ٹھیک ہوجائے وہ دہلی تشریف لائیں اور ان سے ملاقات کریں تاکہ وہ ذاتی طور پر تبادلہ خیالات کرکے معاملہ کو طے کرسکیں۔ وائسرائے نے مہاتما جی کو یہ بھی یقین دلایا ہے کہ وہ یہ دیکھتے رہیں گے کہ ٹھاکر صاحب سمجھوتہ کی شرائط کو عملی جامہ پہنائیں۔

مہاتما گاندھی کے پانچ برت

گاندھی جی کا یہ برت پانچواں برت تھا جو ۷ مارچ کو ختم ہوا ہے۔ اس سے پہلے آپ ۴ برت رکھ چکے ہیں۔

پہلا برت۔ انہوں نے سنہ ۱۹۲۲ء میں فساد چوراچوری کے سلسلہ میں رکھا تھا۔

دوسرا برت۔ جو سنہ ۱۹۳۲ء میں پونہ پیکٹ کے سلسلہ میں رکھا اور سات دن کے بعد ختم ہوا۔

تیسرا برت۔ صوبہ مدراس کے گوروویور مندر کو ہریجنوں پر کھولنے کے متعلق تھا۔

چوتھا برت۔ بھی سات دن کا تھا جو قدامت پسند ورکر سعامی لال ناتھ پر اجمیر میں حملہ کے سلسلہ میں تھا

پانچواں برت۔ راجکوٹ کا برت تھا جو ۷ مارچ کو ختم ہوا یہ برت انہوں نے ٹھاکر صاحب کی وعدہ خلافی کے خلاف رکھا تھا۔

سندھ کی وزارت بھی مستعفی ہونے کو تیار تھی

کراچی ۷ مارچ۔ مہاتما جی کے برت کھولنے سے پہلے خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے تری پوری میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکرٹری سردار پٹیل اور آچاریہ کرپلانی کو ایک تار بھیجا تھا کہ مہاتما گاندھی کے برت سے پیدا شدہ صورت حالات کی وجہ سے اگر کانگریسی وزارتیں مستعفی ہوں تو میری وزارت بھی ساتھ دینے کو تیار ہے۔

لندن ۷ مارچ۔ برطانی پارلیمنٹ میں جب یہ دریافت کیا گیا کہ کیا راجکوٹ کے حالات پر کوئی آئندہ بیان شایع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اور کیا ان کے پاس دربار راجکوٹ کی جانب سے وعدہ خلافی کرنے کے متعلق کوئی اطلاع براہ راست دربار سے موصول ہوئی ہے تو کرنل میور ہیڈ نائب وزیر ہند نے وہ واقعات پیش کئے۔ جن کے پیش نظر مہاتما جی کو برت رکھنا پڑا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ دربار راجکوٹ نے مہاتما جی کے الٹی میٹم کو ٹھکرا دیا اور انہوں نے ۳ مارچ سے برت شروع کردیا۔ دربار راجکوٹ نے اصلاح کمیٹی کے متعلق کسی طرح کی وعدہ خلافی کرنے سے انکار کیا ہے۔ وائسرائے نے بھی اس پر وچار نہیں کیا ہے۔ کہ اس کے خلاف کوئی بات ہوئی ہو۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس معاملہ پر دربار راجکوٹ سے کوئی خاص خط وکتابت کی گئی ہو جس سے کہ ریذیڈنٹ کا براہ راست تعلق ہے۔ مسٹر ولسر (لیبر) نے دریافت کیا۔ کیا مسٹر میور ہیڈ کی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے کہ ہندوستان کے دو انگریزی اخباروں نے جن پر انگریزوں کا کنٹرول ہے یہ لکھا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ اس معاملہ پر تحقیقات کی جائے کہ کیا ہوا؟

کرنل میور ہیڈ نے جواب دیا۔ میں نے ان اخباروں کے آرٹیکل پڑھے ہیں۔

مسٹر لکنس نے دریافت کیا۔ کیا وہ ان صورت حالات کے پیش نظر کہ اگر مہاتما جی کو کچھ ہوگیا تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وائسرائے کے عام رواجی کے رویہ کے بموجب کارروائی کریں گے۔

مسٹر لکنس:- کیا اس عام رواج کا حشر بعض مرتبہ جم خیز نہیں رہا ہے اور کیا اس معاملہ پر نئے طریقہ غور کرنا بہتر نہ ہوگا؟

کرنل میور ہیڈ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا۔ میرے خیال سے کئی مرتبہ بیان کیا جا چکا ہے کہ وائسرائے کسی ریاست کے راجہ سے جس طرح کارروائی شروع کرتا ہے۔ ان سب میں یہی رواج قایم رکھا گیا ہے۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہاں

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی نمبر ۸ سنہ ۱۹۳۷ء
بمقدمہ اے۔ ای۔ گلینڈننگ (A. E. Gleadowing)
ولد ڈبلو آر۔ گلینڈننگ (W. R. Gleadowing) یوروپین برٹش سبجکٹ ساکن پریم نگر کانپور انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ سترہ ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲۲ فروری سنہ ۳۹ء

بحکم گنگا سروپ مفرم
عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

چائے کی عمدہ پیالی

اخبار ٹائمس لندن کے نامہ نگار نے ایک چٹھی شایع کی جس کی وجہ سے چائے کی پیالی میں طوفان برپا ہوگیا. نامہ نگار نے شکایت کی ہے کہ آجکل انگریز چائے کے انتخاب میں باریک بینی سے کام نہیں لیتے. اور نہ وہ اس بات کا خیال کرتے ہیں کہ ان کی چائے کیسے تیار کی جاتی ہے انگریز قوم جو چائے کو اپنا قومی طریقہ خیال کرتی ہے. وہ اس طرح کی دروغ بیانیوں کا جواب دیئے بغیر خاموش نہیں رہ سکتی تھی لہذا چائے فروخت کرنے والے ایک بہت بڑے تاجر نے جس کا تعلق انگلستان میں چائے مہیا کرنے والے بڑے بڑے کارخانوں کے ساتھ ہے اس کا جواب دیا اور انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ چائے پینے والے لوگ اس قدر نازک پسند ہوگئے ہیں کہ وہ چائے کے خوشبو اور ذائقہ میں ذرا سے فرق کو بھی معلوم کرلیتے ہیں. نیز انہوں نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ان کا کارخانہ ساڑھے بارہ لاکھ پاکٹ گھروں میں استعمال کے لئے فروخت کرتا ہے اور وہ پاکٹ بنانے کے قبل چائے کا انتخاب بڑی چھان بین سے کرتے ہیں. اس کے بارے میں جو احتیاط کی جاتی ہے ذیل کے بیان سے پتہ چل سکتا ہے.

ہم لوگوں نے ۱۵ آدمی محض اسی غرض سے رکھے ہوئے ہیں کہ وہ روزانہ مختلف قسم کی چائے بنا کر اس کا ذائقہ چکھتے رہیں، روزانہ ایک ہزار قسم کی چائے بنائی جاتی ہے اور اسکا خیال کیا جاتا ہے کہ کس طرح کی چائے خوش ذائقہ اور نفیس ہو سکتی ہے. بعض ہوٹلوں اور چائے خانوں میں تو چائے دانی کے مختلف سائزوں کے لحاظ سے پتیوں کی صحیح مقدار ایک لفافہ کے اندر بند کرکے رکھی جاتی ہے تاکہ غلطی کا احتمال نہ رہے.

چائے کی بری پیالی پتیوں کی برائی کا سبب نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے تیار کرنے کے وقت صحیح طریقہ استعمال نہ کرے اور غفلت سے کام لیا ہے اور یہی سبب کہ ہمارے گھروں میں لاپرواہی برتی جارہی ہے. اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام اچھی خانہ دار بیویاں چائے تیار کرنے کے طریقہ کو سیکھ لیں حالانکہ یہ بہت آسان طریقہ ہے.

چائے کی عمدہ پیالی بنانے کی جو چند ضروری باتیں ہیں وہ ہندوستان بذریعہ اشتہار انڈین ٹی مارکیٹ اکسپینشن بورڈ شایع کررہا ہے. پہلی بات یہ ہے کہ سب سے عمدہ قسم کی چائے استعمال کی جائے. عمدہ قسم کی ایک پونڈ ہندوستانی چائے کم از کم دو سو چالیس پیالیاں خوش ذائقہ چائے تیار کرتی ہے. دوئم پانی ہمیشہ تازہ ہو اور صحیح پیمانہ پر ابالا جائے. چائے دانی میں پتی ڈالنے کے قبل گرم پانی سے گرم کرلینا چاہیئے اور کھولتا ہوا پانی چائے دانی کے اندر خشک پتیوں پر ڈالنا چاہیئے. چائے پتیوں کا ایک چمچہ دو پیالی چائے کے لئے کافی ہے اور ایک چمچہ فاضل چائے دانی کے اندر ڈال دینا چاہیئے. پانچ منٹ تک چائے کو اسی طرح رہنے دیا جائے. پھر استعمال کرتے وقت چائے کو چمچے سے ہلالیا جائے. اس طریقہ پر تیار کی ہوئی چائے کا ایک پیالہ آپ کو انتہائی مسرت اور فائدہ پہونچائے گا.

والنٹریوں کو ہدایت

آجکل ہمارے شہر میں جو فرقہ وارانہ زہریلی فضا پیدا ہوگئی ہے. اس کا فائدہ اٹھانے کے لئے کئی نئی نئی فرقہ وارانہ جماعتیں دنگے کے بعد قایم ہوکر مختلف فرقوں کے مفاد کو محفوظ رکھنے کے ارادہ کو آگے رکھکر پبلک کو دھوکہ میں ڈالنے کی کوشش کررہی ہیں "کانگریس قومی سینا" کے والنٹیریوں کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس طرح کی جماعتوں کے نہ ممبر بنیں اور نہ ان کے کاموں میں مدد ہی دیں. ہر ایک والنٹیر کو اپنا طرز عمل قومیت پسند رکھنا چاہیئے. کسی خاص فرقہ کے فائدے کے لئے کام کرنا قومیت کے بالکل خلاف ہے. ہر ایک ہندوستانی کو ایک نظر سے دیکھنے کا جو عہد والنٹیریوں نے جھنڈے کے نیچے کیا ہے اس کو وہ ہمیشہ خیال میں رکھیں.

رام سنگھ (کپتان)

کانگریس قومی سینا تلک ہال کانپور

تبلیغ

رپورٹ تنقیح حسابات جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر بابت سنہ ۳۷-۱۹۳۸ء

میں نے حساب آمد و خرچ جمعیت تبلیغ مرکزیہ انبالہ یکم جنوری سنہ ۱۹۳۷ء لغایۃ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء اڈٹ کیا. آمدنی کو رسید بہیوں سے مقابلہ کیا. اور خرچ کو واؤچروں سے ملایا، میزان لگا کر اطمنان کرلیا. کوئی بات قابل اعتراض، یا گرفت نہ ملی. مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہے کہ جمعیۃ کے اہلکار متعلقہ نے حساب نہایت صاف اور باقاعدہ رکھا ہے جس کے جانچ میں مجھے ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی.

(مولانا) حسن الدین خاموش.

ریٹائرڈ انسپکٹر ڈاکخانہ جات واڈیٹر اوقاف مسلمانان ضلع فتح پور ہسوہ

بلوہ کے زمانہ میں نیک دلی کا ثبوت

جناب من تفصیل حسب ذیل اشخاص ہنود کے نام جنکی جگا بخش ٹھیکیدار گورنمنٹ نے اپنے محلہ قاسم گنج کانپور میں بلوے کی حالت میں کامل حفاظت جان و مال کی کرکے حق ہمسایگی ادا کیا بعض کو بحفاظت انکے مقامات پر جہاں جانا چاہتے تھے پہونچادیا اور بہت سے لوگوں کو جو تقریبا ڈیڑھ سو معہ بچے عورتوں کے تھے اپنے مکان میں پناہ دی. حتی کہ ان کے کھانے پینے کی خبر گیری بھی کرتے رہے. دوران بلوہ میں بیس آدمیوں کو میونسپلٹی، اسپیشل پولس اور کانگریس کے آدمیوں کے آنے پر ساتھ خیریت کے انکو اپنے یہاں سے رخصت کیا اور بلوہ فرو ہونے کے بعد امن کی حالت میں بقیہ آدمیوں نے اپنی اپنی دستخطیں اور نشان انگوٹھا بطور سند دیدیا ہے کہ ٹھیکیدار موصوف نے ہم لوگوں کی جان و مال کی ایسی حفاظت کی جس کا ہم لوگ کامل شکریہ ادا نہیں کرسکتے.

کلو ٹھیکیدار

(۱) رام گوپال (۲) نرائن بورش والا (۳) منولال (۴) اپتی لال موچی (۵) کلو ٹھیکیدار بڑھئی (۶) چھوٹے بوریا (۷) بچم دھوبی (۸) کلو دھوبی (۹) ابہو خلیفہ (۱۰) جیالال بیداس (۱۱) انندکرشن کایستھہ (۱۲) گنگا دین کوری (۱۳) مرلی بیداس (۱۴) سنگلی (۱۵) پراگی (۱۶) بریہ (۱۷) جید د (۱۸) ستی کی ماں کوری (۱۹) کمو کوری (۲۰) بدلو کی ماں کوری (۲۱) سلو کوری (۲۲) گور چرن کوری (۲۳) گنگا دین کوری (۲۴) صمیر کوری (۲۵) بلو کوری (۲۶) للتو مستری پاسی (۲۷) ہوری کوری (۲۸) النو کہا کوری (۲۹) دیبی دیال دھوبی (۳۰) بلو دسلو کوری (۳۱) گودین بیداس (۳۲) برمار بیداس (۳۳) مصری لال کوری (۳۴) دولارے کوری (۳۵) مٹھو کوری (۳۶) گنگا پرشاد کوری (۳۷) چھوٹے بڑھئی (۳۸) پربھو (۳۹) مرادی (۴۰) لالہ نرائن حلوائی (۴۱) بھگوا مدین کوری (۴۲) بھیکا کھیٹے لودی (۴۳) بابو گوبردھن داس (۴۴) جیالال چمار (۴۵) پورن چمار (۴۶) میونسپل بورڈ کے انسپکٹر ۲۰ آدمی لے گئے

مانچسٹر گارڈین مہاتما جی کے برت پر

لندن ۴ مارچ. معاصر مانچسٹر گارڈین مہاتما گاندھی کے برت پر اپنے اڈیٹوریل کالموں میں اظہار خیال کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ سول نافرمانی اور ستیاگرہ ہی وہ ہتھیار ہیں. جن کو ہندوستانی سیاستداں موثر اور حق بجانب خیال کرتے ہیں. انہوں نے انکو اکثر استعمال کیا ہے اور بعض مرتبہ نمایاں کامیابی کے ساتھ عوام کی تحریکیں انفرادی کمزوریوں کی وجہ سے درمیان میں ہی بند ہوسکتی ہیں. اور اسی وجہ سے راجکوٹ کے جھگڑے پر مہاتما گاندھی کا مون کا برت وہاں کی رعایا کی گذشتہ جدوجہد سے کہیں زیادہ تشویشناک ہے. مہاتما گاندھی اس سے پہلے بھی ایک سے زاید بار ایسا ہی غیر مصالحانہ فیصلہ کرچکے ہیں. اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب وہ یہ فیصلہ کرلیتے ہیں کہ کسی خاص مقصد کے لئے انہیں اپنی زندگی کی بازی لگا دینی چاہیئے تو وہ اس کے لئے اپنی زندگی قربان کردینے کے لئے بہت مشتاق ہوتے ہیں. اس سے پہلے موقع پر تقریبا ایسا ہی ہوا ہے. ان کی برت کی دہمکی حکومت ہند کے لئے اتنا ہی تشویشناک ہے الٹی میٹم ہے جتنا کہ لسے آج مل سکتا تھا. کیونکہ آج مہاتما جی کی خودکی تلاش کی ہوئی موت صحیح سے صحیح کا ذکر بھی فوت کردے گی.

یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ مہاتما جی کو اپنی جدوجہد کی صداقت پر ہر طرح یقین ہے.

تری پوری کانگریس کے نام مہاتما جی کا پیغام

راجکوٹ ۴ مارچ. مہاتما گاندھی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں کانگریسمینوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تری پوری کانگریس کو نہ بھولیں. مہاتما جی لکھتے ہیں کہ مجھ میں ابھی تک طاقت ہے میں ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے میرے پاس پیغاموں کی بھرمار کررکھی ہے. مجھے علم ہے کہ بہت سے لوگ تہ دل سے یہ پرارتھنا کررہے ہیں کہ حالات راہ راست پر آجائیں. ایشور جس کے نام پر برت شروع کیا گیا ہے. ہندوستان اور حکومت بالادست کی رہنمائی کرے گا. اور انکو صحیح راستہ دکھلائے گا میں یہ خبر اس لئے لکھ رہا ہوں کہ کانگریسی کاریہ کرتا تری پوری کانگریس کو نہ بھول جائیں میں نے تری پوری جانے کی انتہائی کوشش کی جتنا کہ میرے لئے ممکن تھا لیکن ایشور کی مرضی ہی کچھ اور تھی ان سب لوگوں کو جن کا تری پوری جانا فرض ہے بلاکسی پس وپیش کے کانگریس کے اجلاس میں شریک ہونا چاہیئے اور مشترکہ کوششوں سے تمام مشکلوں پر عبور حاصل کرنا چاہیئے. جو وہاں پہنچ آئیں میں نے سبھاش بابو کو لکھا ہے کہ وہ ڈاکٹری مشورہ کے خلاف کوئی کام نہ کریں بلکہ اسی کے مطابق عمل کریں اور کلکیہ سے ہی اجلاس کی کارروائی کو ترتیب دیں. میری رائے ہیں کانگریس کے روبرو ایک کام نہایت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ کانگریس کے گھر کو ہر قسم کی بدعنوانیوں اور غلاظت سے پاک کرنے کی انتہائی کوشش کرے. خواہ کانگریس کتنا ہی سخت سے سخت رزولیوشن پاس کرے وہ اسوقت تک بیکار ہے جب تک اسکو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک پاک و صاف آرگنائیزیشن نہ ہو. میں لیٹے لیٹے ایشور سے پرارتھنا کرونگا کہ وہ کانگریسمین کو اتنی قوت دے. کہ وہ اس نام اور شہرت کی پوری طرح حفاظت کریں جو کہ گذشتہ ۵۲ سال کے دوران میں کانگریس نے حاصل کی ہے.

زبان کی بنا پر صوبوں کا حدود اربعہ

کلکتہ ۲ مارچ. تری پوری کانگریس کی سبجیکٹ کمیٹی کی میٹنگ میں اس مطلب کا ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا ہے کہ بہار آسام اور مدراس کی کانگریسی وزارتیں زبان کی بنا پر اپنے اپنے صوبوں کی حدود مقرر کرنے کے لئے جلد از جلد حدود اربعہ کمیٹیں مقرر کریں.

معلوم ہوا ہے کہ اس رزولیوشن کو پیش کرنے کا منشا یہ ہے کہ بہار کے مسلم ضلع منبھوم. سنگ بھوم اور سنتھال پرگنہ کو اور آسام کے ضلع سلہٹ اور کچھار کو جہاں بنگلہ زبان بولی جاتی ہے. بنگال کے ساتھ شامل کیا جائے اور اندھرا جہاں کا تمدن اور جہاں کی زبان بالکل جداگانہ ہے مدراس سے علیحدہ کرکے ایک علیحدہ صوبہ بنایا جائے

دوسرے رزولیوشن میں جو کہ سبجکٹس کمیٹی کی ٹ[...]
پیش ہوگا انڈین نیشنل کانگریس سے یہ [...]
گئی ہے کہ ریاستوں کے اندرونی نظم ونسق میں [...]
کی جو اس نے پالیسی اختیار کی ہے اس پر [...]
کی جائے اور اسے ترک کیا جائے ویز صاف [...]
الفاظ میں اپنے اس بنیادی حق کا اعادہ [...]
کہ وہ ریاستوں کے اندر کانگریس کمیٹیاں [...]
اور آئینی اصلاحات کے لئے ایجی ٹیشن کر[...]
ریاستی باشندے انڈین نیشنل کانگریس [...]
اور مقاصد کے عین مطابق ہندوستان کی [...]
کا لازمی جزو بن سکیں. دونوں رزولیو[...]
مظہر کا لی پاد اگرجی اسسٹنٹ سکریٹری بنگا[...]
کانگریس کمیٹی نے دیا ہے.

وزارتوں کا استعفے. مولانا آزا[...]

دہلی ۴ مارچ. آج شام کو ۷ بجے [...]
مولانا ابوالکلام آزاد کا بیان موصول [...]
مذکور ہے کہ وائسرائے نے راجکوٹ کے [...]
دخل نہ دیا تو کانگریس کا پارلمنٹری بو[...]
مولانا صاحب مزید فرماتے ہیں:-
یہ بالکل ناممکن ہے کہ مہاتما جی [...]
بدستور جاری رہے اور کانگریسی وزار[...]
دیکھتی رہیں.

اسٹیٹسمین راجکوٹ دربار کی گمراک[...]

مشہور اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین [...]
سرکاری آرگن خیال کیا جاتا ہے مندرجہ ذ[...]
راجکوٹ کی مشاورتی کونسل نے ٹھاکر [...]
سے جو بیان شایع کیا ہے وہ قطعی غیر [...]
اور ایک واضح اعتماد شکنی پر پردہ ڈا[...]
شایع کیا گیا ہے. نومبر اور دسمبر میں [...]
کینڈل کا ستارہ گردش میں تھا او[...]
اور دربار ویراوالا اپنی اسکیم کے مطا[...]
کر رہے تھے اسوقت کے واقعات کی [...]
دسمبر کی میٹنگ عمل میں آئی. یہ کہنا قط[...]
کہ ۵ ہر دسمبر کو مسٹر ولبھ بھائی پٹیل راجکو[...]
اور ٹھاکر صاحب سے ملاقات چاہی ا[...]
کی اجازت دیدی گئی.
سردار پٹیل بلانے پر آئے تھے [...]
والا کی ڈپلومیسی کا نتیجہ تھا کہ سردار [...]
پھنس گئے.

ریورینڈ اینڈریو[...]

آپ نے فرمایا مہاتما جی کے بر[...]
ہی تشویشناک ہے. اس نے میرے [...]
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکام راجکوٹ [...]
کو ہر صورت قایم رکھنے پر مصر ہیں. [...]
طرز عمل پر مہاتما جی کو سوفی صدی [...]
اسی لئے وہ ایسا قدم اٹھانے پر مجبور [...]
تار کے ذریعہ پہلے ہی یہ لکھ دیکا ہوں [...]
میری دعائیں ان کے ساتھ ہیں.

وائسرائے کو پریمیر اللہ بخ[...]

کراچی ۴ مارچ. خان بہادر ا[...]
سندھ نے وائسرائے کو مندرجہ ذیل [...]
راجکوٹ کے حالات سے [...]
پہونچی ہے. تہ دل سے امید کرتا ہو[...]
ہندوستان کی پرسکون ترقی [...]
کریں گے. اور کوئی اطمینان بخ[...]
ہو جائے گا.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۴۷

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۲۶ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

پیغامِ بیداری

از جناب نولکشور سریواستو صاحب احمر کانپوری

دلِ آزاری کب کسی کی روا ہے ہندو مسلمانو — لڑو حق پر مگر ناحق کوئی جھگڑا نہ تم ٹھانو

تمہین مذہب تمہارا کیا نہیں ایسا سکھاتا ہے — کہاں آرام اوسکو جو کسی کا دل دکھاتا ہے

اکڑتے ہو خدا جانے کہ دل میں شرم کھاتی ہو — سب ہی تیوہار سنگینوں کے پر دیمیں کراتے ہو

یہی تلقین ہے ہر ایک کو کیا اپنے مذہب کی — نہیں بندہ پرستی پھر بھی لازم تھی خدا ترسی

ستم ہے اپنے بھائی ہی پہ جب ہو وار بھائی کا — نہیں کچھ خوف آتا ہے خدا کی بھی خدائی کا

لڑے مرتے ہو آپس میں اور آزادی کا رونا ہی — کہو فرصت کسے داغ لہو دامن سے دھونا ہی

ذرا سوچو تو دل مین کیا یہ مذہب کی لڑائی ہے — یہی تعلیم کیا قرآن اور گیتا سے پائی ہے

تمہین جھگڑون سے ہی دیر و حرم کی جب نہیں فرصت — تو پھر اپنی غلامی پر تمہین کیا آئے گی غیرت

کبھی باجہ کبھی جھگڑے کی ہے بنیاد قربانی — مشیخت سے انہیں پر قومیت ہوتی ہی دیوانی

کہتا مولود پر قانون نافذ جبکہ ہو جائے — خدا کی شان ہے پھر بھی نہ تمکو شرم کچھ آئے

بتاؤ تو اِسی کا نام کیا مذہب پرستی ہے — کہ مجبوری و ناچاری ہی دونوں پر برستی ہے

خدا کا گھر ہی مسجد ہے خدا کا گھر ہی مندر ہے — گوارا آج کیوں تخریب اِن دونوں کی پھر ہے

کریں تعبیر اسکو کفر سے ہم یا کہ ایماں سے — خدا کا گھر گرانا وید سے سیکھا کہ قرآن سے

صدف کی طرح تم پانی میں پانی کو ترستے ہو — فقط کافی ہین دو آنسو تمھارے ڈوب مرنیکو

بہت سوئے۔ اوٹھو۔ آگے بڑھو۔ دیکھو زمانیکو — کھڑی ہے مادرِ ہندوستان تمکو جگانیکو

نہ دونوں بھائیون کو اب جدا وہ دیکھ سکتی ہے — وہ دیکھو اوسکے چہرے پر اوداسی سی برستی ہے

وہ جو کچھ کہہ رہی ہے اوسکو کانوں سے ذرا سُن لو — نہ سمجھو خار یہ ہیں پھول دامن مین اُنہین چن لو

بہم کرنے لگو اک دوسرے کی گر رواداری — سمجھ لو سب سے بہتر ہے یہی پیغام بیداری

جو بھولا صبح کا آجائے واپس شام تک گھر پر
نہیں بھولا ہوا کہتے اوسے۔ سنتے ہین یہ احمر

دنیائے اسلام

ترکی کا فوجی استحکام
ایک امریکن سیّاح کے تاثرات

واشنگٹن (ڈاک کے ذریعہ) جریدہ "کانسٹی ٹیوشن" میں ایک امریکن اخبار نویس جو سیاحت ترکی سے ابھی حال میں واپس آئے ہیں کی نہایت دلچسپ تصریحات شائع ہوئی ہیں ذیل میں اُنکا خلاصہ درج کیا جاتا ہے:۔

ترکی اب پرانا ترکی نہیں رہا اُنیسویں صدی میں انحطاط کے جو آثار وہاں نمودار ہو گئے تھے اُن کا اب نام و نشان بھی نہیں رہا۔ مرد بیمار نے نہ صرف صحت کلی حاصل کرلی ہے بلکہ وہ جواں مرد اور پہلوان بن رہا ہے۔

ترکی کی صنعت و حرفت نے غیر معمولی ترقی کرلی ہے یہاں تک کہ اب جہاز سازی کے معاملہ میں بھی ترک غیروں کے محتاج نہیں ہیں۔ گذشتہ زمانہ میں ترسانہ جہاز سازی کے لئے مشہور تھا اب اس جگہ خیریہ کمپنی نے عظیم الشان کارخانے جاری کورکھے ہیں جہاں اعلیٰ درجے کے جہاز تعمیر ہو رہے ہیں۔

خیریہ کمپنی کے علاوہ دوسری ترکی کمپنیاں بھی اس مقصد کے لئے قائم ہو رہی ہیں جہاز سازی کے کارخانوں میں ملک کا سرمایہ لگ رہا ہے اور فائدہ حاصل کر رہا ہے ترکی مزدوروں، کاریگروں اور دوسرے لوگوں کے لئے کاروبار کا وسیع میدان پیدا ہو گیا ہے ترسانہ میں ترکوں نے پانچ جہاز تیار کئے جب انہیں پانی میں اتارا گیا تو ایک بہت ہی شاندار جشن منایا گیا۔

ترکوں کی توجہ بحری قوت کے اضافہ کی طرف خاص طور پر مبذول ہے ترکوں نے عہد کر لیا ہے کہ پانچ سال کے اندر اندر ترکی کو اول درجہ کی بحری طاقت بنا دیا جائے گا۔ جرمن کارخانوں سے جو آبدوز کشتیاں تیار کرائی گئی تھیں وہ ترکی سمندروں میں موجود اور بحری بیڑے میں شامل ہو چکی ہیں ترکی بحری فوج کے جو مظاہرے حال ہی میں ہوئے ہیں اُن سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ یورپ کی تمام بحری قوتیں ترکی سمندروں میں سمٹ آئی ہیں۔

ترکی افواج جدید ترین کلدار ہتھیاروں سے مسلح ہیں۔ ترکی سپاہی کا حوصلہ جرات اور حربی قابلیت تو صدیوں سے مسلمہ ہے مگر حب وطن کے جدید جوش نے اس میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ اسلحہ بندی میں یوماً فیوماً اضافہ ہو رہا ہے۔ مونٹ ریو کانفرنس میں ترکوں نے آبناؤں کو دشمنوں کے علی الرغم آزاد کرا لیا تھا۔ اس کے بعد کروڑوں پونڈ کے خرچ سے انھیں اس درجہ قلعہ بند کر دیا ہے کہ اب متعدد دولتوں کی متحدہ لشکر کشی بھی اس طرف رُخ نہیں کر سکتی۔ لیکن مستقبل قریب میں جب استحکام کا پروگرام مکمل ہو جائیگا تو جنگی اہمیت کے یہ عدیم النظیر مقامات اس شان کے حامل ہو جائینگے جس کا تصور بھی مشکل بلکہ ناممکن ہے اگر بحری ڈاکوؤں نے کسی ایسے ویسے اقدام کا ارادہ کیا تو ترکی اس کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ غیر ممالک کے ساتھ ترکی نے جو معاہدے حال ہی میں کئے ہیں اُن سے ترکی کی پوزیشن بہت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے:۔

قضیۂ فلسطین کے حل کیلئے برطانیہ کی اسکیم

فلسطین کانفرنس کو شروع ہوئے ہفتے ہو گئے لیکن ابھی تک قضیۂ فلسطین کا کوئی حل دریافت نہیں ہو سکا۔ عربوں نے گذشتہ جمعہ کو صاف اور واضح طور سے بیان کر دیا ہے کہ فلسطین میں آزاد سلطنت کا قیام انتداب کا خاتمہ اور یہودیوں کی ہجرت پر پابندی عربوں کے بنیادی مطالبات ہیں اور اُن کے بغیر وہ کسی چیز سے مطمئن نہیں ہو سکتے تھے لیکن اس کے برعکس یہودی یہ چاہتے ہیں کہ انتداب بدستور قایم رہے اور اُنکو فلسطین میں توطن پذیری کی وسیع پیمانہ پر اجازت دی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے عرب اور یہودی مندوبین کے سامنے ایک اسکیم پیش کی ہے جس کی تفصیلات ابھی تک پوری طرح معلوم نہیں ہوئی ہیں لیکن باور کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ایسی فلسطینی ریاست کے قیام کی بنیاد ہوگی جس میں سب شہریوں کو مساوی حقوق دئے جائیں گے اور یہودی اقلیت کا تحفظ ہوگا۔ ایک عبوری کارروائی کے طور پر ممکن ہے ایک کونسل یہودی اور برطانوی اراکین پر مشتمل قائم کی جائے اور یہودیوں اور عربوں کو ملک کی انتظامی نگرانی میں حصہ لینے کی دعوت دیجائے۔

برطانیہ نے قضیۂ فلسطین کے حل کے لئے جو تجویز پیش کی ہے اس پر ۲۸ فروری کو برطانیہ مندوبین نے عرب اور یہودی نمائندوں کے ساتھ علیحدہ علیحدہ تبادلہ خیالات کیا لیکن اس سے کوئی انقطاعی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ عربوں نے برطانوی تجویز پر الگ غور کرنے کے لئے دو روز کی مہلت طلب کی ہے۔ اور یہودیوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ وہ برطانیہ کی تجویز منظور کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ یہودی کانفرنس کی کمیٹی نے ۲ گھنٹے کے غور کے بعد یہ طے کیا ہے کہ اس تجویز کی بنا پر مزید بحث نہیں کیجا سکتی۔ ان کا خیال یہ ہے کہ اس تجویز کے ذریعہ اول تو اعلان بالفور کو خاموشی کے ساتھ نظر انداز کر دیا گیا ہے اور دوم فلسطین کو قومی وطن قرار دینے کے لئے کوئی دفعہ نہیں رکھی گئی ہے۔ انکا کہنا یہ ہے کہ یہودیوں کے ساتھ برطانیہ نے جو معاہدے کئے تھے وہ نیست و نابود کر دیئے گئے ہیں۔

فلسطین کانفرنس کے مایوس کن حالات کا فلسطین پر بہت گہرا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ وہاں سے متعدد حملوں اور ہنگاموں کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ حیفہ میں دو بم پھٹنے کی وجہ سے ۲۱ اشخاص ہلاک اور ۴۲ زخمی ہو گئے۔ ہلاک شدگان اور زخمیوں میں صرف دو عرب ہیں تمام شہر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ یروشلم میں بم پھٹنے سے تین عرب شہید اور ۶ زخمی ہو گئے ہیں۔ تل ابیب میں ٹرین گذرنے کے وقت ایک زمین دوز سرنگ پھٹ گئی لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔ ایک عرب محلہ کے قریب ایک یہودی کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ برطانوی فوجیں بدستور عربوں کو کچلنے میں مصروف ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹے کے اندر فوجی دستوں نے یروشلم، سمریا اور گلیلی کے دیہاتوں کی تلاشی لی اور ۴۰ عرب گرفتار کر لئے گئے اور اُن کے اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق ہو مستقل میں رہے زباں پر بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱

زیکوسلاویکیہ پر جرمنی کا قبضہ

سوڈیٹن لینڈ پر قبضہ کئے ہوئے ابھی پورے چھ مہینے بھی نہ گذرے ہونگے کہ ہر ہٹلر نے زیکوسلاویکیہ پر خاموشی اور اطمینان کے ساتھ بلا ایک انسانی جان ضایع کئے ہوئے قبضہ کر کے تمام دنیا کو ایک دفعہ پھر حیرت و استعجاب میں ڈال دیا ہے۔

ہر ہٹلر نے سلاویکیہ پر قبضہ کرنے سے بیشتر حکومت سلاویکیہ سے ایک معاہدہ کیا تھا جس پر ہٹلر ہر وان رابن ٹروپ جرمن وزیر خارجہ ڈاکٹر ہرجا پریسیڈنٹ زیکوسلاویکیہ اور ڈاکٹر سلاوسکی وزیر خارجہ جرمنی کے دستخط ہیں۔ اس معاہدہ میں جرمنی نے زیکوں کی داخلی آزادی کی گارنٹی کی ہے اور حکومت سلاویکیہ نے اس امر پر رضامندی کا اظہار کیا کہ سلاویکیہ کو جرمنی کے حوالہ کر دیا جائے اور جرمنی فوجوں کے داخلہ کے وقت انکی فوجیں انکا مقابلہ نہ کریں بلکہ انکے سامنے ہتھیار ڈالدیں، چنانچہ اسی معاہدہ کے مطابق جرمنی فوجیں ۱۵ مارچ کو زیکوسلاویکیہ میں داخل ہوئیں زیکو فوجوں نے ان سے بجائے مقابلہ کرنے کے ہتھیار ڈالدیئے اور جرمنی فوجوں نے زیکوسلاویکیہ میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کرلیا۔ ہر ہٹلر نے ۱۵ مارچ ۸ بجے رات کو زیکوسلاویکیہ کے پایہ تخت برگ میں داخل ہو کر قلعہ پہونچے اور وہاں سرکاری حیثیت سے ٹھہرے اور قلعہ پر جرمنی جھنڈا لہرا دیا گیا۔

ڈاکٹر گوبلز وزیر جرمن نے براڈ کاسٹ کے ذریعہ یہ اعلان کیا ہے کہ

"زیکوسلاویکیہ کا اب وجود باقی نہیں رہا"۔ آگے چلکر آپ نے کہا ہے کہ جرمنوں کے ساتھ بہت سے علاقوں میں بہت زیادتی ہوتی تھی جسکی وجہ سے وہ زیکوسلاویکیہ چھوڑ چلے ہیں اور وہاں کا امن و قانون تباہ ہو گیا تھا جس سے جرمنی کو خاص دلچسپی تھی۔ اس کے بعد ڈاکٹر گوبلز نے ہر ہٹلر کا ایک خاص حکم کا اعلان کیا جو جرمن فوجوں کو دیا گیا تھا جسمیں لکھا تھا کہ جرمن فوج وہاں پہونچکر لوگوں کی جان و مال کی حفاظت کریگی اور وہ وہاں کے عوام کے ساتھ دشمن جیسا سلوک نہیں بلکہ دوستوں کا سا سلوک کریگی۔

پریسیڈنٹ زیکوسلاویکیہ نے قبضہ ہونیکے بعد مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے کہ:۔

ملک میں امن و اماں قایم ہونے کے خیال سے اہل زیکوسلاویکیہ کی قسمت ہر ہٹلر کے حوالہ کر کے ان سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ ہم کو اپنے زیر سایہ لے لیں چنانچہ انہوں نے اسکی درخواست کو منظور کرلیا ہے۔

۱۵ مارچ کے بعد سے زیکوسلاویکیہ کا آزاد وجود ۲۰ سال کے بعد ختم ہو گیا اور اب زیکوسلاویکیہ جرمنی کے ماتحت ایک ریاست ہوگی۔

زیکوسلاویکیہ پر جرمن کے قبضہ کے متعلق برطانوی پارلیمنٹ میں بحث ہوئی جسمیں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے فرمایا کہ اس وقت حکومت جرمنی نے زیکوسلاویکیہ پر قبضہ کر کے معاہدہ میونک کے خلاف ورزی کی ہے جس سے ایک دفعہ پھر بین الاقوامی فضا خراب ہو گئی ہے اور اس واقعہ سے یورپ میں کھلبلی مچ گئی ہے اور جرمن کے قریب تمام چھوٹی چھوٹی حکومتوں کی آزادی خطرہ میں پڑ گئی ہے۔

ہنگری رتھونیا پر قبضہ کر کے اپنے میں ملانا چاہتا ہے جسکی تکمیل غالباً آج ہی کل میں ہو جائے گی۔ جو پولینڈ کے لئے نہایت تشویشناک ہے۔

میونک پیکٹ کا جو افسوسناک حشر ہوا اس سے سارا یورپ ہل گیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی کی موجودہ سلطنت معاہدوں کی پابندی سے نہیں بلکہ معاہدہ شکنی سے بن رہی ہے ہر ہٹلر کو اپنی مسلسل کامیابیوں سے یہ یقین ہو گیا ہے کہ فرانس اور برطانیہ کے ساتھ معاہدے حسب مرضی بنائے اور بگاڑے جاسکتے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے اس واقعہ پر بڑی تشویش اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ میونک پیکٹ دفن ہو گیا مگر اصل سوال یہ ہے کہ محض افسوس و اظہار غم سے جرمنی کے حوصلے کیسے پست ہوسکتے ہیں۔ اور فرانس و برطانیہ جیسی جمہوریتوں کے ہوتے یورپ کی چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتوں کا جو حشر ہو رہا ہے انکو تباہی و بربادی سے کون بچا سکتا ہے یہ چھوٹی چھوٹی آزاد حکومتیں اپنے کو بے یار و مددگار پاکر مثل سلاویکیہ کے جرمنی سے درخواست کرینگی کہ انکو بھی مثل سلاویکیہ کے اپنے زیر سایہ لے لیا جائے اور ہر ہٹلر از راہ کرم انکی اس درخواست کو منظور کرلیگا۔

نہایت خاموشی کے ساتھ جرمنی آسٹریا اور زیکوسلاویکیہ پر تو قبضہ کر ہی چکا ہے اب اس کے بعد ہنگری اور رومانیا کی درخواستیں بھی ہر ہٹلر کو موصول ہونگی اور اس کی تکمیل ہو کر رہیگی۔ برطانیہ اور فرانس کی خاموشی کا بظاہر تو نتیجہ یہی نکلتا نظر آرہا ہے کہ وسط یورپ کے تمام چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو جرمنی ایک ایک کر کے ہضم کر جائے گا اور وسط یورپ کا وہ تنہا مالک بن جائے گا اور اس کے بعد روس اور فرانس سے دو دو ہاتھ لڑنے کے منصوبے ہوں گے۔

بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ جمہوریت کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کا یہ طرز عمل غداری کے ہم معنی ہے اور اس کا نتیجہ ایک روز ان کے لئے بھی اچھا نہ ہوگا جسکو بعض مدبران برطانیہ بھی محسوس کر رہے ہیں۔

ایوان والیان ریاست

ہز اکسیلنسی وایسرائے ہند لارڈ لنلتھگو نے ۱۳ مارچ کو ایوان والیان ریاست میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے والیان ریاست کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی رعایا کی شکایات دور کرنے کی کوشش کریں کیونکہ موجودہ زمانہ میں جب حالات بدل رہے ہیں والیان ریاست کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی رعایا کی شکایتوں کا پتہ لگانا اور انھیں دور کرنا اپنا فرض سمجھیں اور والیان ریاست کو اپنی اپنی ریاستوں میں ایسے محکمے قایم کرنے چاہئیں جو ان مشکلات کو دور کرسکیں۔

وایسرائے نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آئینی اصلاحات کا فیصلہ کرنا حکمرانوں کا معاملہ ہے اس سلسلہ میں حکومت بالا قطعی دباؤ نہ ڈالے گی اور نہ آئینی اصلاحات کے نفاذ میں وہ کسی قسم کے روڑے اٹکائیگی۔ آپ نے فرمایا کہ جن ریاستوں کی آمدنی کم ہے وہ ریاستیں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ملکر کام چلائیں حکومت ہند انھیں ہر طرح کی امداد دے گی۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آمدنی کا زیادہ حصہ والیان ریاست کے اپنے ذاتی خرچ میں نہ آنا چاہیئے آپ نے مزید فرمایا کہ ضرورت ہے سچی باتیں خاص طور پر شایع کردی جائیں اور حکومتوں کے کارناموں کو ہر سال شایع کرنا چاہیئے۔

وایسرائے کی اس تقریر کے جواب میں جام صاحب نوانگر چانسلر ایوان والیان ریاست نے جو تقریر کی ہے اس کے دوران میں آپ نے فرماتے ہیں کہ یہ حق صرف والیان ریاست ہی کو ہے کہ اسکی ریاست کے اندر کس قسم کے اصلاحات کا نفاذ ہونا چاہیئے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ باہر کے کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ آئینی اصلاحات کے معاملہ میں والیان ریاست کے نام کوئی فرمان جاری کرے یا ان پر دباؤ ڈالے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ تاج برطانیہ ان تمام معاہدوں کو جو کہ والیان ریاست کے ساتھ کئے جاچکے ہیں اسکی پوری پابندی کی ہم کو امید ہے۔

مہاتما گاندھی کی وایسرائے سے ملاقات

راجکوٹ کے برت کے بعد ہز اکسیلنسی وایسرائے نے مہاتما گاندھی کو ملاقات کے لئے دہلی بلایا تھا۔ چنانچہ مہاتما گاندھی نے ۱۵ مارچ کو دہلی میں ہز اکسیلنسی وایسرائے سے ملاقات کی ملاقات کا حال صیغہ راز میں ہے مگر معلوم ہوا ہے کہ ملاقات کے دوران میں راجکوٹ کے سمجھوتہ سے پیدا شدہ مختلف نکات پر غور کیا گیا جو تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مہاتما گاندھی شاید پھر دوبارہ وایسرائے سے ملاقات کرینگے۔

کانگریس کا اجلاس

تری پوری کانگریس کا ۵۲ واں اجلاس ۱۳ مارچ کو ختم ہو گیا اس اجلاس کی صدارت سبھاش بابو بوجہ بیماری کے نہ کرسکے اور انکی ہدایت کے مطابق مولانا ابوالکلام آزاد نے صدارت کی۔

اس اجلاس کی ابتدا اس ہنگامہ خیزی کے ساتھ شروع ہوئی تھی اس نے ۱۹۰۷ء کی یاد تازہ کردی مگر مولانا ابوالکلام آزاد کی بردباری اور سنجیدگی اور پنڈت جواہر لال نہرو کی پرجوش اپیل نے غلط رو ڈیلی گیٹوں کو راہ راست پر لگا دیا اور آخری روز کی کارروائی نہایت پرسکون حالت میں ہوئی۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت کا رزولیوشن جو سبجکٹ کمیٹی و کھلے اجلاس میں کثرت آرا سے پاس ہوا ہے جو کہیں اور جگہ درج ہے اس کا پاس ہونا ملک کے مفاد کے لئے نہایت ضروری تھا چنانچہ اسکی اہمیت کو محسوس کر کے ڈیلی گیٹوں نے اس قدر

آئینۂ کانپور

شہر کی فضا ۱۳ مارچ سے جو بازار بند ہوا تھا وہ ۱۴ مارچ کو کھل گیا اور حالات حسب معمول آنے لگے تھے کہ شہر کی بدقسمتی سے ۱۶ مارچ کو ۱۲ بجے دن کے قریب گوربرشاہ کے مندر کے قریب ریل بازار والی گلی میں ایک شخص کو زخمی کیا گیا جسکی خبر شہر میں فوراً مشہور ہوئی اور تمام بازار فوراً بند ہونا شروع ہوگئے اور سارے شہر میں سنسنی پیدا ہوگئی۔ کہا جاتا ہے کہ کوتوال صاحب و اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس عین موقع پر پہونچے مگر کسی شخص کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

دوسرے دن یعنی ۱۷ مارچ کو ساڑھے چھ بجے صبح کے قریب اسپتال والی سڑک پر ایک شخص کو زخمی کیا گیا جسکو پولیس نے فوراً اسپتال پہونچا دیا اس سلسلہ میں کوتوال صاحب اور کلکٹر صاحب خود موقع کی تحقیقات کے لئے تشریف لائے اور توپخانہ بازار سے چند آدمیوں کو گرفتار کرلیا بظاہر ان لوگوں کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ محض احتیاطاً یہ لوگ گرفتار کئے گئے ہیں۔

آج اس حلقہ کے لئے کرفیو آرڈر ۶ بجے شام سے ۷ بجے صبح تک کے لئے کر دیا گیا ہے بعد کو یہ معلوم ہوا کہ محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جانے کی ممانعت نہیں ہے۔

آج شہر میں کافی سنسنی رہی مگر بازار بند نہیں ہوئے اور خدا کی ذات سے یہ پوری امید کی جاتی ہے کہ کل سے تمام کاروبار پھر اپنی حالت پر ہو کر شروع ہو جائیں گے۔

ہم اہل شہر سے نہایت پر زور الفاظ میں یہ عرض کرینگے کہ وہ گذشتہ واقعات کو فراموش کر کے شہر کے امن و اماں و خوشحالی کو بحال کرنے کے لئے متحد ہو کر کوشش کریں کیونکہ اسی میں دونوں قوموں کا فائدہ ہے۔

امن کمیٹی ۷ مارچ کو وزیر اعظم صاحب کا بنود تشریف لاکر یہ اصحاب کی ایک امن کمیٹی بنائی تھی جسمیں رائے بہادر بابو برجندر سروپ ڈاکٹر جواہر لال ڈاکٹر عبدالصمد اور خان بہادر حافظ محمد ابراہیم صاحب شامل تھے کہا جاتا ہے کہ اس کمیٹی نے متعدد جلسے کر کے اسپیشل پولیس کے لئے، وارڈ کمیٹیوں کے لئے اسپیشل کمیٹی کے لئے ہندو مسلمانوں کی فہرست تیار کی ہے اور اپنے دفتر کے لئے گیا پرشاد لائبریری کا اوپر کا حصہ تجویز کیا ہے دو کلرک اور دو چپراسیوں کو نوکر کرنا تجویز کیا ہے۔ گورنمنٹ سے پانچ سو روپیہ اخراجات کے لئے طلب کئے ہیں مگر یہ سب کارروائی صرف کاغذات اور اخبارات تک ہی محدود نظر آتی ہے اس کا عملی پہلو بالکل نظر نہیں آرہا ہے شہر میں ہر شخص یہ دریافت کرتا ہے کہ آخر یہ کمیٹی کیا کررہی ہے، کیا ہم اس کمیٹی کے ارکان سے یہ دریافت کرسکتے ہیں کہ اس نے شہر میں امن و اماں قایم رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات پیدا کرنے کے لئے کیا عملی قدم اٹھایا ہے؟

گوردوارہ کیلئے وقف چمن گنج میں مسٹر ہنداری لال ورما نے اپنے مکان کا ایک حصہ گوردوارہ بنانے کے لئے وقف کیا ہے ہم مسٹر ہنداری لال ورما سے ذاتی طور سے واقف ہیں وہ ایک نیک دل اور صاحب حوصلہ انسان ہیں مگر جن حالات میں یہ وقف کیا گیا ہے وہ غالباً اس وقت موزوں نہیں کہا جاسکتا کسی معبد گاہ کے بننے پر کسی دوسرے شخص کو کوئی اعتراض کا حق نہ ہونا چاہیئے مگر بدقسمتی سے کچھ حالات ایسے پیدا ہوگئے ہیں کہ ایک دوسرے کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے۔

مسلمانوں کو اس پر یہ بھی اعتراض ہے کہ مسجد سوگز کے اندر یہ گوردوارہ ہوگا اور موجودہ حالات میں اس رقبہ میں ہندو مسلم تعلقات اس سے زیادہ کشیدہ ہونے کا خوف ہے۔

اس سلسلہ میں حکام نے ہندو مسلمان اور سکھوں سے گفتگو کی ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر سکھ حضرات اس حلقہ میں گوردوارہ بنانا چاہتے ہیں تو حکومت کو چاہیئے کہ اس سے آگے بڑھ کر انکو برائے نام قیمت پر زمین دیدے اس صورت میں یہ قصہ حل ہوسکتا ہے۔

مولانا مظہر الدین کا ماتم ۱۵ مارچ کو مولانا مظہر الدین صاحب کا قتل جس طرح دن دہاڑے اور وحشیانہ طریقہ سے کیا گیا ہے اس پر ہر طبقہ کی طرف سے غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

مولانا موصوف وحدت اور سہ روزہ الامان کے مالک تھے اور اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے۔ اسی کمرہ میں آپ کے ایڈیٹوریل اسٹاف کے رکن اور کاتب وغیرہ بھی بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے کہ دو اوباش مسلمان آئے اور انھوں نے آکر مولانا موصوف پر قرولی سے حملہ کیا اور آپ اس قاتلانہ حملہ سے جانبر نہ ہوسکے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ دونوں کمینہ حملہ آور فرار ہوگئے اور ان کو لوگ گرفتار نہ کرسکے مگر بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ دو آدمی گرفتار ہوئے ہیں کہ جن پر قاتل ہونے کا شبہ ہے۔ اور شاید انھوں نے اقبال

مولانا موصوف نے مدرسہ الٰہیات کانپور میں بھی تعلیم حاصل کی ہے اور اس کے بعد آپ تکمیل کے لئے دیوبند تشریف لے گئے تھے۔

ہم اس جانکاہ حادثہ میں مولانا موصوف کے پسماندگان کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مولانا موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اظہار غم ۱۵ مارچ کو مولانا مظہر الدین کے افسوسناک قتل کی خبر نے مسلمانان کانپور کو بے چین کر دیا اور انھوں نے اظہار غم کے طور پر اپنا تمام کاروبار کو بند کر دیا۔ شام کو ایک عام جلسہ مسلم لیگ کے دفتر میں جناب حکیم نواب علی صاحب نائب صدر مسلم لیگ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں آپ کے قتل پر اظہار غم کی تجویز پاس کی گئی۔

مسٹر اودون مسٹر اودون سی۔ آئی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۵ مارچ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج مسٹر ایل۔ ایف نبلاکس آئی۔ سی۔ ایس کو دیکر ۱۶ مارچ کو بمبئی میل سے انگلستان جانے کے لئے روانہ ہوگئے اسٹیشن پر ہر طبقہ و ہر خیال کے لوگ بکثرت الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ موصوف ۱۹۱۲ء میں انڈین سول سروس میں داخل ہوئے تھے آپ نے مختلف شہروں میں کلکٹری کے فرائض ادا کرنے کے علاوہ سنٹرل اسمبلی میں آپ کو نامزد کیا گیا تھا۔

مسٹر اودون نہایت خلیق بیدار مغز اور مشہور افسر تھے آپ دو سال کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں اور غالباً رخصت کے بعد آپ ریٹائر ہو جائینگے

ایک لاکھ تعزیری ٹیکس کہا جاتا ہے کہ فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں جو اہل شہر پر تعزیری ٹیکس لگایا جائیگا اسکی مجموعی رقم ایک لاکھ روپیہ کے قریب ہوگی۔

ارسلا اسپتال ارسلا ہارسمین اسپتال میں بلوہ کے مجروحین کے ساتھ اسپتال کے ڈاکٹر صاحبان سسٹر اور کمپونڈر صاحبان نے جس محنت شفقت اور ہمدردی کے ساتھ ان مجروحین کی دیکھ بھال کی ہے اس کا ہم کو ذاتی علم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان نیک دل ڈاکٹر صاحبان اور اسپتال کے اسٹاف کی ہمدردی اور قابلیت نے بہت سے لوگوں کو ہلاکت سے بچا لیا ہے جس کا اجر انکو خدا تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ ہم اہل شہر کی طرف سے ڈاکٹر صاحبان اور اسپتال کے اسٹاف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انکی ڈاکٹری قابلیت اور ہمدردی کا اعتراف کرتے ہیں اور ایک بار ان کا پھر شکریہ ادا کرتے ہیں۔

سبد گل

یوں تو وائسرائے ہند والیان ریاست کے علاقہ میں جب کبھی جاتے تھے تو رسمی طور پر یہی ہوتا تھا کہ:۔

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو۔

ادھر راجہ مہاراجہ یا نواب صاحب یہ فرماتے تھے کہ صاحب آپ خوب آئے ہم تو آپ کے کئے ہمہ تن انتظار تھے۔ آپ اس عظیم الشان حکومت کے نمائندے ہیں جسکی سلطنت میں کبھی سورج نہیں ڈوبتا، اور جس کے زیر سایہ ہم سب نچنت اپنی رعایا پر راج کر رہے ہیں۔ اور وائسرائے ہند اس کے جواب میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ جناب آپ نے تو بڑی ہی مہمان نوازی دکھائی ہے۔ ہز ور میری کا میم صاحبہ اس کے لئے بہت شکر گذار ہیں کیوں نہ ہو آپ پرانے شاہی خاندان سے ہیں اور خاطر مدارات کرنا آپ کے حصہ میں آیا ہے مشرق کی مہمان نوازی کی اسپرٹ آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

مگر زمانہ بدلا اور خوب بدلا یا یوں کہئے کہ بری طرح بدلا۔ اس کے ساتھ ساتھ وائسرائے ہند کے لب لہجہ میں بھی فرق آیا والیان ریاست تو قریب قریب ویسے ہی کے وہیں رہے مگر وائسرائے صاحب کا انداز گفتگو اور کا اور ہو گیا اس بار جو انھوں نے راجپوتانہ کا دورہ کیا اور جے پور، جودھپور میں تقریریں فرمائیں ان میں اس جانب اشارا تھا کہ بھائی اب وقت بدل گیا ہے اب ذرا اپنی رعایا کی بھی باتیں سنو اور جہاں تک ممکن ہو ان کی تکالیف دور کرو، ورنہ اس کا نتیجہ تمہارے لئے اچھا نہ ہوگا۔

وہاں تو کچھ وائسرائے موصوف نے کہا وہ کہا ہی مگر جناب دہلی میں تو وہ بالکل ہی کھل کھیلے ایوان والیان ریاست ہوف پرنسز چیمبر میں اس بار جو تقریر انھوں نے فرمائی اسیں تو صاف صاف یہ نظر آتا ہے کہ اب پرانی بیل منڈھے نہ چڑھے گی۔

مگر اس بار وائسرائے صاحب نے اپنی تقریر میں یہ فرما دیا ہے کہ حضرت یہ آئے دن کی سیر و سیاحت چھوڑ کے زیادہ تر اپنے دیس میں رہیے اور اپنی رعایا سے براہ راست واسطہ پیدا کیجئے۔

وائسرائے صاحب اس سے بھی کچھ آگے بڑھ گئے اور یہ فرمایا کہ اپنی رعایا کو شکائتیں پیش کرنے کے موقعے دیجئے اور جہاں کہیں وہ شکائتیں جائز ہوں انھیں دور کیجئے راجہ صاحب ہوں یا نواب صاحب اکثر وہ اپنی زندگی یا کم از کم بالغ زندگی کا نصف حصہ ولایت میں صرف کیا کرتے تھے اس میں کئی مصلحتیں تھیں ایک تو انتظام کے جھگڑوں سے فرصت مل جاتی تھی اور بے کھٹکے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ ملتا تھا اپنی ریاست کے محل میں وہ کتنے ہی دروازے بند کرکے رہیں مگر کبھی کبھی رعایا کی آواز سننے میں آ جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ جب وائسرائے صاحب اپنی تقریر کر رہے تھے، والیان ریاست کے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک رنگ جاتا تھا اور جب وائسرائے صاحب کی تقریر کے بعد بقیہ کارروائی ہوئی اور یہ لوگ چیمبر سے باہر نکلے تو آپس میں یہ بات چیت ہو رہی تھی کہ بھئی یہ تو بڑا غضب ہوا ہے کہ ہم جو ہمیشہ سے حکومت کے وفادار رہے ہیں وہ تو کچھ نہ ہوئے اور کانگریس والے سب کچھ ہوئے یہاں تک کہ وائسرائے انھیں کے شرتیں بولنے لگے، یہ حال تو گاندھی صاحب سے ملاقات کرنے سے پہلے ہے ملاقات ہو چکنے کے بعد تو نہ جانے کیا حال ہوگا۔

ادب لطیف

مُحبّت

رابندر ہیگرڈ کا ایک شاہکار

مُحبت ایک ریگستانی پھول ہے یہ عوڈ کی طرح ہے، جو صرف ایک مرتبہ پھولتا ہے اور مرجھا جاتا ہے۔ یہ پھول زندگی کے ریگستانی ویرانے میں کھلتا ہے اور اُس کے حسن کی طلعت اس ریگستان میں ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے ایک ستارہ آندھی میں، اسکے اوپر روحانیت کا سورج سحر اور اس کے گرد اس کے تقدس کی ہوا چلتی ہے ایک قدم کی گونج سے محبت کا پھول کھل جاتا ہے ہاں محبت کا پھول کھل جاتا ہے اور اپنے حسن کی رعنائیوں کے ساتھ اپنا رُخ قریب سے گزرنے والے کی طرف کر دیتا ہے۔ وہ اسے توڑ لیتا ہے۔ ہاں وہ اس سُرخ کٹوری کو توڑ لیتا ہے جو شہد سے پُر ہوتی ہے اور اسے اپنے ساتھ بہت دور لے جاتا ہے، دور ریگستانوں کو پار کرتا ہوا، یہاں تک کہ پھول مرجھا جاتا ہے، یہاں تک کہ ریگستان ختم ہو جاتا ہے۔ زندگی کے ویرانے میں صرف ایک مکمل پھول ہے وہ پھول محبت ہے، ہماری زندگی کے دھندلکے میں صرف ایک مستحکم روشنی ہے وہ روشنی محبت ہے۔

اس کے علاوہ سب باطل ہے اس کے علاوہ سب نقش بر آب ہے اس کے علاوہ سب ہوا ہے

ص لاس انجیلز سے روانہ ہونے کے بعد سب سے پہلے ابیذہ ہوٹل کی عالیشان عمارت ہے جس کے گرد نہایت عمدہ باغات بنے ہوئے ہیں اس کے بعد کچھ سٹوڈیو ہیں بے تار برقی کا اسٹیشن ہے بے شمار دوکانیں ہیں، دونوں طرف بارہ بارہ منزل کے مکانات ہیں، یہاں تک کہ ہالی وڈ بولواڈ اور وائن طرف اسٹریٹ کا مقام اتصال آ جاتا ہے۔ یہ چوک فی الحقیقت ہالی وڈ کا قلب ہے اس چوک کے ایک نکڑ پر ایک بڑی بارہ منزل کی عمارت ہے جس کی نچلی منزل پر دواؤں کی ایک دوکان ہے۔ اس کو ٹافٹ بلڈنگ کہتے ہیں یہ ہالی وڈ کی بہترین عمارتوں میں ہے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہالی وڈ میں بارہ منزل سے زیادہ اونچا مکان بنانے کی اجازت نہیں ورنہ یہاں کی عمارتیں نیویارک کے فلک بوس مکانوں کو بھی مات کر دیتیں، ٹافٹ بلڈنگ میں پانچ لفٹیں لگی ہوئی ہیں جو دن رات اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر جاتی رہتی ہیں ان میں بہت سے دفاتر ہیں جن میں ایک سنٹرل کاسٹنگ آفس بھی ہے جہاں فلم ایکٹروں کے سوا تمام فالتو کام کرنے والے اشخاص کو بھی اپنے نام درج کرانے پڑتے ہیں، یہاں تقریباً ۱۵ ہزار مردوں عورتوں اور بچوں کے نام درج ہو چکے ہیں جو فلم گاہوں میں اپنی روزی کما رہے ہیں۔ اس دفتر میں فلم کے کام کے متعلق ہزارہا سوالات و استفسارات کے جوابات دیئے جاتے ہیں اور ملازمت کے امیدواروں کی قطاریں ہر وقت منتظر کھڑی رہتی ہیں۔

ہ آپ کن فتح کرینگے افسوس ہر کہیں زندگی میں آپ کو نہ دیکھ سکا میری ایک صبت ہے اور وہ یہ کہ میری بچی روپا لاوارث ہے اسے آپ اپنے سایہ میں لیجئے؟

بادشاہ دونوں ماں بیٹیوں کو محل میں لے آئے بادشاہ بیگم نور جہاں بھی روپا کو بہت چاہنے لگیں۔ بادشاہ نے روپا کا بیاہ تالی کوٹا کے ایک معزز خوبصورت اور نوجوان برہمن سے کر دیا

عالم نسواں

سیاسیات عالم میں عورتوں کا حصّہ

از سجاد فاطمہ صاحبہ لکھنوی

عورتوں کے متعلق یہ کہنا کہ وہ صرف گھر کی چہار دیواری کے اندر مقید رہنے کے لئے ہیں اور ان کو سیاسی کاموں میں ہرگز حصہ نہ لینا چاہیئے۔ یہ عورتوں کے حق میں ایک طرح کا ظلم ہے۔ میں یہ بات تسلیم کرتی ہوں کہ عورتوں کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت کریں اور بچوں کی تربیت کا خیال رکھیں لیکن اس کے ساتھ ہی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ بعض مواقع پر عورتوں نے سیاسی کاموں میں بھی سرگرم حصہ لیا ہے۔

زندگی کے مختلف اعمال و فرائض میں شاید ہی کوئی ایسا فرض ہو جسے عورت نے انجام نہ دیا ہو۔ اگر آپ عالم نسواں کی تاریخ کا مطالعہ فرمائیں گے۔ تو یہ بات ظاہر ہوگی کہ رزم بزم کی تمام ہنگامہ آرائیوں میں عورت پیش پیش رہی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ عورت نے میدان جنگ میں تلوار چلائی ہے۔ فنون جنگ میں کامل مہارت حاصل کی ہے خود زخم کھائے ہیں اور دوسروں کو زخمی کیا ہے۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کے فرائض بھی انجام دیئے ہیں، مجاہدین کے لئے کھانا بھی تیار کیا ہے۔ یہ سب کام عورت نے انجام دیئے ہیں۔ اس فہرست رزم کے ساتھ ہی بزم علم ادب میں بھی اس کے کارنامے نظر آتے ہیں۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ شعر و سخن اس میں سے کوئی فن ایسا نہیں ہے جس میں عورتوں نے کمال نہ حاصل کیا ہو۔ حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلیمؓ حضرت اسماءؓ، حضرت رابعہؒ یہ وہ مشہور خواتین ہیں، جن کے علم و فضل کو بڑے بڑے محدثین و مفسرین نے تسلیم کیا ہے۔

یہ گزشتہ زمانے کی خواتین کے حالات تھے اگر آپ عہد حاضر کی سیاسی تحریکات پر ایک نظر ڈالیں گے تو اس میدان میں بھی عورتیں مردوں کے دوش بدوش نظر آئیں گی۔ محترمہ خالدہ ادیب خانم۔ تاجیہ خانم۔ بدیٰ خانم۔ شعراوی۔ بیگم سعد زاغلول پاشا۔ یہ دنیائے اسلام کی مشہور خواتین ہیں۔ جن کے علمی و ادبی اور سیاسی کارنامے محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ہندوستانی عورتوں میں سروجنی بیگم شاہنواز، مسز وجے لکشمی، اور دیگر خواتین کی علمی و سیاسی خدمات محتاج بیان نہیں ہیں

خلاصہ کلام یہ کہ عورتیں بھی اگر اطمینان و سکون اور احتیاط کے ساتھ قوم کی خدمات انجام دینا چاہیں تو قدرت نے ان کو کام کرنے کی قابلیت دی ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ سیاسی میدان میں ہو نکیر عورتیں اپنے معاشرتی فرایض سے غافل ہو جائیں اور سیاسی ہنگامہ آرائیوں میں پھنس کر وہ اپنے گھر اور اپنے شوہر کی طرف توجہ نہ کریں۔ میں ایسی سیاسی مصروفیت کو بدترین گمراہی اور بدترین گناہ سمجھتی ہوں میرا مطلب صرف یہ ہے کہ جن بہنوں کو آسودگی خاطر حاصل ہو اور جن کے پاس کافی وقت ہے اگر وہ اپنے وقت کا کچھ حصہ ملک و قوم کی نذر کر سکیں تو یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔

شادی بہت دھوم دھام سے ہوئی، خود بادشاہ اس شادی میں شریک تھے۔ جہیز میں لاکھوں روپے کے سامان کے علاوہ تالی کوٹا کی ریاست اور سولہ لاکھ کی جائداد بھی دی گئی، یاقوت کی انگوٹھی ۔×۔

بچوں کی دُنیا

رُوپ سنگارا

از مرزا بشیر احمد صاحب، حیدرآباد دکن

ایک بار بادشاہ جہانگیر شکار کو نکلے۔ تھوڑی سی فوج بھی ساتھ تھی، شکار کی تلاش میں دور نکل گئے۔ دھوپ بہت تیز پڑ رہی تھی۔ بادشاہ کو پیاس معلوم ہوئی، ادھر اُدھر دیکھا۔ دور بہت دور درختوں کا جھنڈ نظر آیا۔ وہاں پہنچے تو ایک چھوٹا سا مندر تھا اور سامنے چھوٹا سا باغ اس میں چشمہ بہ رہا تھا، ایک برگد کے نیچے جھونپڑی پڑی تھی۔

جھونپڑی میں ایک خوبصورت سی لڑکی تھی اس کا نام روپ سنگارا تھا، پیار میں لوگ اسے روپا روپا کہتے تھے۔ جہانگیر نے روپا سے کہا "بیٹی بھولا بھٹکا مسافر ہوں پیاس لگ رہی ہے تھوڑا سا پانی پلا دے"۔ لڑکی نے کہا آپ مسافر ہیں تو گھوڑے سے اتر آیئے اور تھوڑی دیر آرام کیجئے" یہ کہکر جلدی سے جھونپڑی میں جا، جو کی دو روٹیاں تھوڑی سی چٹنی اور پینے کا پانی لے آئی۔ اور بولی" آپ باسی منھ پانی نہ پیجئے۔ تھوڑی سی روٹی بھی کھا لیجئے۔ لڑکی مسافر کو غور سے دیکھ رہی تھی کہ اس کی نظر جہانگیر کی انگلی پر پڑی۔ اس میں یاقوت کی انگوٹھی تھی، بھاگی بھاگی جھونپڑی میں گئی، اور کاغذ کا ساسبتہ اٹھا لائی۔ اور کچھ لکھنے لگی۔ پھر اُس نے جہانگیر کا داہنا ہاتھ دیکھا اور ایک کاغذ نکالا جس پر زائچہ بنا ہوا تھا۔ یہ زائچہ اُس نے بادشاہ کے چہرے ملایا اور مندر کی طرف منھ کر کے کسی کو پکارا۔ مندر سے ایک بڑھیا نکلی اور پوچھنے لگی۔ یہ مسافر کون ہے جہانگیر نے آگے بڑھ کر کہا "میں دہلی کا رہنے والا سپاہی ہوں، لشکر سے الگ ہو گیا ہوں اس لڑکی نے مجھے روٹی کھلائی اور پانی پلایا" روپا بولی" جی نہیں میں پہچان گئی۔ میرے پتا جی نے جو کچھ بتایا تھا سچ نکلا۔ یہ دیکھئے ان کا زائچہ آپ ہمارے شہنشاہ ہیں" جہانگیر ہنس کر کہنے لگا "تم لوگ یہاں جنگل میں کیوں رہتے ہو۔ اور کھانے پینے کو کہاں سے آتا ہے"۔ بڑھیا نے جواب دیا" گاؤں کے لوگ مندر میں آتے ہیں تو کچھ کھانے کو دے جاتے ہیں۔ کبھی ہم بھی مالدار تھے، پنڈت گیانی بیاس میرے شوہر بیجاپور کے بڑے رئیس تھے وہ کسی بات سے ناخوش ہو کر وہاں سے چلے آئے اور اس مندر میں رہنے لگے۔ انھوں نے اپنی بیٹی کو خوب پڑھایا لکھایا۔ ایک دن اس سے زائچہ بنوایا اور خود بھی بنایا۔ دونوں زائچہ ایک سے تھے۔ یہ دیکھکر پنڈت جی یہ کہنے لگے"۔ بیٹی تیری قسمت اچھی ہے تو میرا نام زندہ رکھے گی، ایک دن تیرا مہمان دہلی کا بادشاہ ہوگا، اس کے ہاتھ میں اصلی یاقوت کی انگوٹھی ہوگی"۔ لبس ان ہی باتوں سے روپا نے آپ کو پہچانا۔ اب میں کیسے یقین کروں"۔ کہ آپ سپاہی ہیں آپ تو ہمارے شہنشاہ ہیں"۔ بڑھیا کی باتوں کا جہانگیر پر بہت اثر ہوا اور کہنے لگا" میں چاہے کچھ بھی ہوں" آج سے تم میری ماں اور روپا میری بیٹی ہے"۔ جہانگیر نے یہ یاقوت کی انگوٹھی روپا کو دیدی۔ اتنے میں فوج بھی ڈھونڈتی ڈھانڈتی ادھر آ نکلی اور بادشاہ کو پا کر بہت خوش ہوئی۔ اب بادشاہ نے کہا "ہاں میں بادشاہ جہانگیر ہوں" یہ سنکر روپا جھونپڑی سے ایک لفافہ لائی جہانگیر نے کھولا تو فارسی زبان میں یہ عبارت تھی،

ہندوستان کے بادشاہ سلامت رہیں ہندوستان کا راج مبارک ہو میں پیشنگوئی کرتا ہوں کہ ہ

پردۂ فلم

ہالی وڈ کے دلچسپ حالات

از جناب بھیم سنگھ گورنمنٹ ہائی اسکول اُناوہ

کیلوفورنیا میں بحر الکاہل کے سرسبز و شاداب ساحل پر دنیا کا سب سے بڑا فلمستان یعنی ہالی وڈ واقع ہے، جہاں فلمی دنیا کے ہر طبقہ کے لوگ سکونت پذیر ہیں، ڈائرکٹر، تصویر کش، مستری، بجلی والے، منظر نویس معاون، ماہرین لباس، ٹائپسٹ اور سب سے بڑھکر ہزارہا ایکٹر اور ایکٹرسیں جنہیں آسمان فلم کے تابناک ستارے بھی شامل ہیں ہزاروں کی تعداد میں روزانہ فلم گاہوں میں کام کرتے ہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہالی وڈ ایک چھوٹا سا گاؤں یا قصبہ ہے، ان کا یہ خیال غلط ہے، ہالی وڈ ایک عظیم الشان شہر ہے، اگرچہ اس کا کوئی اپنا ریلوے اسٹیشن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس کی وسعت کے سامنے لندن کو بھی شرمانا پڑتا ہے۔ کیونکہ یہ شہر ۲۶ مربع میل کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اگرچہ اس شہر کی شہرت زیادہ تر فلموں کی وجہ سے ہے لیکن اس شہر میں کم و بیش چالیس میل لمبی ریلوے لائن ہے کوئی تین درجن بینک ہیں۔ دو درجن کے قریب تھیٹر ہیں، بیس ہوٹل ہیں۔ اور دو نہایت اچھے روزانہ اخبارات بھی نکلتے ہیں، یہاں پر ایک بے مثل تھیٹر بھی موجود ہے جسے "ہالی وڈ باؤل" کہتے ہیں اس تھیٹر میں بیس ہزار نشستوں کا انتظام ہے لطف یہ ہے کہ اس شہر کی تمام تر وسعت صرف گزشتہ ۱۵ سال کی پیداوار ہے اور روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے۔

آج سے ۲۵ سال پیشتر ہالی وڈ سچ مچ ایک گاؤں تھا وادی میں جا بجا درختوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھے آس پاس دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے، اچھی سڑکوں کا نام و نشان تک نہ تھا۔ گذرگاہوں کے دائیں بائیں درختوں کی قطاریں ہوا کرتی تھیں، جنہیں سے چھوٹے چھوٹے گرجوں کی عمارتیں جھانکتی ہوئی دکھائی دیا کرتی تھیں، نارنگیوں کے باغ تھے، سبز گھاس سے ڈھکے ہوئے میدان تھے شبنم آلودہ کھیت تھے۔ فلفل کے درختوں پر پرند چہچہاتے تھے اور بہت سی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیاں بنی ہوتی تھیں جنہیں گلاب کے پھولوں کی کثرت نے جوش بہار کی کیفیت پیدا کر رکھی تھی، لیکن آج وہی ہالی وڈ ہے کہ جنگل سے گلزار بن گیا ہے، صدہا عالی شان محل بنگلے، اور بارہ بارہ منزل کے مکانات اور عالیشان فلم گاہیں بن گئی ہیں، نہایت صاف ستھری اور خوشنما سڑکوں پر موٹر کاریں اور ٹرام گاڑیاں چکر لگا رہی ہیں۔ دنیا بھر کے بہترین اہل فن یہاں جمع ہو رہے ہیں اور کاروبار کی مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ یہ شہر بڑے بڑے امریکن شہروں کو مات کر رہا ہے

قدرتی مناظر کی دلفریبیاں

ہالی وڈ میں پہنچنے کے لئے لاس انجیلز کا ٹکٹ لینا پڑتا ہے یہ مقام کیلوفورنیا ہی میں نہیں بلکہ دنیا بھر میں اپنی گوناگوں دلفریبیوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس ریلوے اسٹیشن سے دس میل کا فاصلہ موٹر کاروں اور لاریوں پر طے کر کے لوگ ہالی وڈ پہنچتے ہیں۔

میری یکفرڈ لکھتی ہے کہ میں نے بہت طویل سیاحت کی ہے اور دنیا کے بہترین مقامات دیکھے ہیں۔ میں نے اٹلی اور اسکی جھیلوں سے لطف اٹھایا ہے، میں نے فرنچ ریویرا دیکھا ہے میں ویانا، سوئزر لینڈ، جنوبی فرانس، ہسپانیہ اور انگلستان بھی گئی ہوں، بلاشبہ یہ سب ممالک اور ان کے منظر دلکش و دلفریب ہیں لیکن ہالی وڈ کی دلفریبیوں نے ہمیشہ میرے دامن کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ سچ یہ ہے کہ قدرت کی فیاضی اور انسان کی جانکاہی نے ساری دنیا کے دلفریب مقامات کا حسن یکجا جمع کر دیا ہے۔ ص

اقوالِ زرّیں

جو شخص کسی شے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اسی سے اپنی حاجت پوری کرتا ہے۔

عاقل آدمی اپنی دادرسی بادشاہ ازل و ابد کے سوا کسی سے نہیں کرتے۔

مصیبت کی بلا سے محتاط کھلم کھلا بادشاہ کے راز کا انکشاف نہیں کرتا۔

اگر دشمنی کی امداد قدیمی نہیں ہے تو عداوت غدر سے بدل جائے گی۔

مکار حاکم فرمانروائی نہیں کرسکتا

حریص کی حرص تمام دنیا پاکر بھی کم نہ ہوگی۔

عارف مصیبت کے وقت شکر گذاری کرتے ہیں۔

یہ اچھی طرح سمجھ لے کہ مظلوم کی آہ و زاری آسمان کے کان بہرے کر دیتی ہے۔

عادل اور ظالم کبھی مردہ نہیں ہوتے ایک نیک اطواری کی وجہ سے دوسرا بدنامی کی وجہ سے

گناہ سے انکار کرنا دوسرا گناہ ہے۔

موجِ تبسّم

مجسٹریٹ:- (ملزم سے) یہ پانچواں شخص ہے جسے تم نے اپنی موٹر سے کچلا ہے۔
ملزم:- حضور پانچواں نہیں بلکہ چوتھا شخص ہے کیونکہ ایک شخص میری موٹر سے دو مرتبہ کچلا ہے

لال:- کل میری بیوی مجھ سے بہت لڑی۔
سنگھ:- کیوں؟
لال:- میں نے اسکی بہن کو بندریا کہدیا تھا۔
سنگھ:- تو اس میں لڑائی کی کیا بات تھی۔
لال:- میری بیوی بھی تو بالکل اپنی بہن کی صورت ہے

مسافر:- کیوں بابو جی اجمیر گاڑی کب جاوے گی مجھے دیر تو نہیں ہوئی۔
اسٹیشن ماسٹر:- جی نہیں صاحب آپ تو بہت جلد آگئے۔
مسافر:- اسوقت ۹ بجے ہیں۔ اب گاڑی کب آوے گی۔
اسٹیشن ماسٹر:- کل تین بجے سہ پہر کو۔

موہن:- تم نے اپنا گراموفون فروخت کردیا۔
حامد:- ہاں میں نے کل اپنے پڑوسی کو پستول خریدتے ہوئے دیکھا تھا۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

یورپ میں ایک ایسی گھڑی بنائی گئی ہے جو صرف لکڑی کی بنی ہوئی ہے اس میں ۱۸ ڈائل ہیں جنمیں دنیا کے مشہور مشہور ۸۰ شہروں کا وقت بتلایا جاتا ہے۔ اس گھڑی کو بنانے میں ۲۴ برس لگے ہیں۔

فرانس کے کرسٹل پیلیس میں ایک ایسا تالا ہے جسمیں سب ملاکر ۳۶ لاکھ ۴۹ ہزار ۳ سو ۵۰ پرزے ہیں اس تالے کو بند کرنے میں لیوٹ کو ۴ ماہ لگے تھے ہنری نے اسکو ۱۲۰ دنوں میں کھولا تھا!

واٹرلو چیمبر (انگلینڈ) کے ونڈسر کیسل میں جو دری بچھی ہوئی ہے اس کا وزن ۵۴ ½ من ہے وہ ۸۰ فٹ لمبی اور ۴۰ فٹ چوڑی ہے۔ یہ دری آگرہ میں بنی گئی تھی اور اس کے بننے میں سات سال لگے تھے اسے بچھا کر جھاڑنے میں ۶۰ آدمیوں کی ضرورت ہے۔

برٹش راج میں سب سے بڑی گھڑی لندن کے کلائیڈ بنک کے گھنٹہ گھر میں ہے اور اس گھڑی کا قطر (چوڑائی) ۸ گز ۲ فٹ ہے۔

افسانہ

غریب کی دنیا

از جناب محمد امین شرقپوری، نواب گنج دہلی

اُسے دمہ کا عارضہ تھا، دم گھٹ گھٹ کر آتا، کھانستے کھانستے چہرہ سُرخ ہو جاتا، بدن کی کھال ہڈیوں کے ساتھ چپک گئی، گلے پچکے ہوئے تھے اور گلے کی ہڈی باہر نکل آئی تھی، خشک چہرہ پر صرف دو موٹی موٹی آنکھیں دکھائی دیتی تھیں۔ وہ برسوں کا مریض تھا۔ جب ٹھوں ٹھوں کرتا۔ تو معلوم ہوتا کہ ابھی زندہ ہے، وہ غریب تھا، اُس کے پلے دولت نہ تھی، کوئی جائداد نہ تھی، جسے بیچ کر علاج معالجہ کرتا۔ ایک ٹوٹا پھوٹا جھونپڑا تھا، مٹی کے چند برتن، تھے، ایک معمر بیوی تھی، اور دس برس کا لڑکا بس یہ اس کی اوقات تھی، جوانی کے دنوں میں اُس نے مکروفریب سے دولت نہیں جمع کی تھی، جو بڑھاپے کے تلخ ایام میں اسے سہارا دیتی۔ مصیبت کے وقت کام آتی، اس موذی مرض سے اُسے نجات دلاتی، آخر ایک دن وہ گھڑی آگئی جس نے اسے ہمیشہ کے لئے پاک کردیا۔ اس نے آخری کروٹ لیتے ہوئے بیوی کو پکارا، جو سہمی ہوئی اس کے سرہانے بیٹھی تھی "سکھیا" اس نے کھانستے ہوئے کہا، بیوی نے غمگین لہجہ میں کہا "کہو کیا کہتے ہو؟ میرا "بیٹا کہاں ہے؟" وہ اکھڑی ہوئی آواز میں بولا۔ گوپال باہر لوگوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، دس برس کا لڑکا اس پیش آنے والے حادثہ کو کیا جانے، جس کی گرفت اور سنگینی ہونے والی تھی، اس کی معصوم زندگی پر مصائب و آلام کے بادل منڈلا رہے تھے، جن کی بھیانک تاریکیوں میں اُسے عمر بھر ٹھوکریں کھانی پڑینگی ماں نے آواز دی۔ بیٹا مسکراتا ہوا، دوڑ کر آیا، باپ نے اُسے حسرت بھری نظروں سے دیکھا اور چھاتی سے لگا کر کہا۔

"بیٹا اب تم اس دنیا میں اکیلے رہ جاؤ گے تمہیں کون پیار کریگا، کون چھاتی سے لگائے گا، تمہارے کھانے پہننے کی فکر کسے ہوگی، اس دھرتی پر غریب ہمیشہ دکھی رہتا ہے، تمہاری ماں"۔ وہ کہتے کہتے رُک گیا، زور زور سے کھانسنے لگا، اور خاموش ہوگیا! سکھیا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، ماں کو روتے ہوئے دیکھکر بیٹا بلک بلک کر رونے لگا، غم و اندوہ کے مرکز سے رونے چیخنے کی صدائیں بلند ہوئیں، آس پاس کے پڑوسیوں نے سُنا تو دوڑ کر آئے۔ بوڑھا رام پت مردہ پڑا تھا، اس کی بیوی اور بچہ رو رو کر ہلکان ہو رہے تھے، اس کے کریا کرم کے سامان کے لئے بھی گھر میں کوئی چیز نہ تھی چند مٹی کے برتن اُندھے سیدھے پڑے مصیبت زدوں کی بے بسی کا ماتم کر رہے تھے۔ اُن کی قیمت ہی کیا؟ سکھیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے" جانے ان لوگوں کو کیسے رحم آگیا۔ شمشان بھومی کے ٹھیکیدار بغیر کچھ لئے کیونکر مان گئے۔ رام پت کی لاش کو سپرد خاک کیا گیا۔

رام پت کے مرنے کے ایک سال بعد بوڑھی سکھیا بھی چل بسی، ماں کے مرنے سے گوپال کی مصیبتوں کا نیا دور شروع ہوا۔ اب وہ اس دنیا میں اکیلا تھا، بے یار و مددگار، اُس کا کوئی رشتہ دار نہ تھا، غریبوں کے رشتہ دار ہی کہاں ہوتے ہیں، دنیا کے تمام رشتے دولت سے وابستہ ہیں، جہاں یہ نہ ہو وہاں رشتہ داروں کا کیا کام؟ گوپال کے پاس دھرا کیا تھا، ماں کے ماتم کے لئے اس کے پاس چند آنسو تھے، جو اُس نے روتے روتے ختم کردیئے، اُس کی آنکھیں سُرخ ہوگئیں، گلا بیٹھ گیا، سر اور پاؤں سے ننگا دن بھر گلیوں میں پھرتا، دنیا کو دکھانے کے لئے، دولتمندوں کو خواب خرگوش سے بیدار کرنے کے لئے، جو دولت کے نشہ میں مدہوش پڑے ہیں اُس کا گریہ پیہم پکار رہا تھا کہ اے دنیا کے اجارہ دارو دیکھو تو ایک مصیبت زدہ مصیبت کے ہاتھوں غربت کے سیلاب میں بہہ رہا ہے، اُس کے بدن پر کپڑے نہیں ہیں، فاقوں نے اس کا حلیہ بگاڑ دیا ہے، اس کے جسم میں چلنے کی طاقت نہیں، زبان خشک ہوگئی ہے، غریبوں کا خون چوسنے والو! مصائب و آلام کی مورتی کو دیکھ لو، اسے موت کے ہاتھ سے بچالو، خون کا ایک قطرہ اُس کے منہ میں بھی ڈالدو، دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑے اسے دیدو تاکہ یہ زندہ رہ سکے۔ مصائب کو برداشت کرسکے۔ بیکسی کا ماتم کرسکے، یہ تمہارا نام اچھالے گا، تمہاری دولتمندی کا شہرہ ہوگا۔ مگر اس دنیا میں غریبوں کی پکار کون سنتا ہے، کتنے ایسے لوگ ہیں جو کسی کی مصیبت میں کام آتے ہیں، دنیا کی نفسی نفسی کی دھن میں مست ہے، دولت کے نشہ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے، خود غرضی نے اُن کے کانوں میں روئی بھر دی ہے، زاہد نے کہا کہ دنیا میں اُس کا وجود زہد و عبادت کے لئے ہے۔ دولت کے پرستار نے طمع و لالچ کی آگ سے جل بھن کر کہا کہ وہ دھن اکٹھا کرنے کے لئے پیدا ہوا ہے، عیاش جھومتے ہوئے بولا کہ دنیا عیش و عشرت کا نام ہے، ہمیں پیالہ شراب اور رنگ رلیوں سے کام ہے، دنیا دار چین بجبیں ہوکر بولا کہ اپنے بال بچوں سے فرصت ہو تو دوسرے کی خبر لیں، غریب نے اسے دیکھا تو دل پکڑ کر کہنے لگا کہ غریب اس دنیا میں محض اس لئے ہوتے ہیں کہ درد کی ٹھوکریں کھائیں۔ کسی کے پاس مصیبت زدہ کے لئے ہمدردی نہ تھی، سب کے خون سفید تھے۔

جنگل سے بھاگے ہوئے ہرن کی طرح گوپال بازاروں میں ہر ایک کی صورت تک رہا تھا" میں دو روز سے بھوکا ہوں، بابو ایک پیسہ دیدو"، اس نے ایک کے آگے ہاتھ پھیلا کر کہا۔

"لڑکے تمہارا سن ہی کیا ہے ابھی سے بھیک مانگو گے تو بڑے ہوکر کیا کروگے؟" اُس نے روکھائی سے کہا۔

"ایک روٹی دیدو"۔ اس نے نہایت عاجزی سے کہا ایک دوکاندار سے کہا:-

دن بھر روٹی! روٹی! یہ بھی کوئی وقت ہے روٹی کا، تمہارا پیٹ ہے یا تنور، چل بھاگ یہاں سے" وہ جھڑک کر بولا اُسے کیا معلوم کہ غریبوں کو جب ہاتھ آجائے، وہی اُن کے کھانے کا وقت ہے۔

"اجی یہ لونڈے لاڑے ایسے ہی تو بگڑتے ہیں، آج یہ بھیک مانگنے نکلا ہے، کل اسے چوری کی لت پڑے گی۔ کسی پولیس والے سے کہکر اسے ریفارمیٹری اسکول میں بھجواؤ۔ ورنہ یہ ملک کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوگا"۔ ایک ایٹو ویٹ جنٹلمین نے آگے بڑھ کر کہا۔

اگر اس کا لڑکا آج بازار میں ایک سوکھی روٹی کے لئے چکر کاٹ رہا ہوتا، تو دیکھتے کیسے اسے جیلخانہ

بھیجدیتا، ان کا بس چلے تو غریبوں سے جیل خانے بھر دیں، جن کی نظروں میں ایک مفلس قلاش اور بدکاری اور چور ہے جسکے پاس دولت نہیں اسکا ٹھکانہ جیل خانہ ہے، سچ پوچھو تو وہ بھی غریبوں کی جگہ ہے، مالدار وہاں جاتے ہی کہاں ہیں، دولت تمام عیوب کو ڈھانپ لیتی ہے، وہ دن بھر بازاروں میں گھومتا. لوگوں کی طرح طرح کی باتیں سنتا، کسی کو رحم آجاتا تو بچا کھچا ٹکڑا اُسے دیدیتا، وہ شام کو گھر لوٹ آتا، رونے اور آہیں بھرنے کے لئے مصیبتوں پر غور کرنے کے لئے، جو عمر کے ساتھ ساتھ جوان ہو رہی تھیں، مجبوریاں اُسے صبر استقلال کی تلقین کر رہی تھی، مصائب میں گھرے ہوئے انسان کا چارہ ہی کیا ہے؟

دُکھ کے دن پہاڑ کی طرح گذر رہے تھے، رنج و آلام نے اُسکی بڑھتی ہوئی کونپلوں کو کاٹ کر رکھ دیا. مصیبتوں کا پروردہ گوپال ۱۹ برس کا تھا، کسی مالدار کا چشم و چراغ ہوتا تو جوانی کی سُرخیاں چہرے پر جھلکتیں، مگر فاقوں کا پلا ہوا چہرہ مصائب کا مرقع معلوم ہوتا تھا، رنج و آلام کا حامل کمزور جسم خزاں رسیدہ شاخ کی طرح خشک تھا. جسکی پتیاں و رعنائی خزاں کی نذر ہو چکی تھیں. ہڈیوں کا ڈھانچہ بدن اُسکی بے بسی کی تصویر تھی، کیونکہ لاڈ پیار اور ناز نعم کی گود اسے نصیب نہیں ہوئی! دولت کی ٹھنڈی چھاؤں تلے یہ مُرجھایا ہوا پودہ پروان نہیں چڑھا، ماں باپ کی بے بہا نعمت اسے میسر نہ تھی. وہ مصیبتوں کی گود میں کھیلا تھا، غربت کے فاقوں نے اُس نے پرورش پائی تھی، مصیبتوں نے اسے جوان بنا کر کبھی نہ ختم ہونے والی مصیبتوں کی دنیا میں ڈھکیل دیا، جیون بھر دھکے کھانے کے لئے!

جوان ہو کر اس نے محنت مزدوری سے پیٹ بھرنے کی ٹھانی، اُس نے ایک جگہ دیکھا کہ کسی دھن وان کی عمارت تعمیر ہو رہی تھی". مجھے مزدوری پر لگا لو، آپ کی بڑی دیا ہوگی"! اس نے ایک سے نہایت عاجزی سے کہا:-

"تم مزدوری کیا خاک کرو گے؟ وہ سر سے پاؤں تک اس کا جائزہ لے کر بولا"، کیا سر پر پتھر اُٹھاؤ گے، اس سیڑھی پر صبح سے شام تک بیسیوں مرتبہ چڑھنا ہوگا. یہ کیونکر برداشت کرو گے؟

"میں سب برداشت کر لونگا. اس پیٹ کی خاطر جو میرا دم نکال رہا ہے"

"نہیں نہیں! ہمیں ایسے کمزور آدمی کی ضرورت نہیں میاں کہیں بھیک مانگو بھیک!

مجھے کوئی بھیک بھی نہیں دیتا" اُس نے افسردہ ہو کر کہا اور چلا آیا.

"چوری کی نیت سے آئے ہو"

"نہیں مہاراج! نوکری کی تلاش میں ہوں، مجھے روٹی کپڑے پر رکھ لو، میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں چاہتا"

"مگر کام کیا کرو گے"؟ سیٹھ نے مُسکرا کر کہا.

"آپ کے ہاں سیلیوں نوکر ہیں، ایک غریب کو فاقوں سے بچا لو، ساری عمر تمہارا جس گاؤں گا، جو خدمت مجھ سے ہو سکیگی، کرونگا"

"مگر تم جیسے چلتے پھرتے آدمی کا کیا اعتبار"

"مہاراج آپ مجھ پر وشواش کیجئے آپ کو کبھی شکایت نہ ہو گی"

"دامودر"! دامودر". سیٹھ جی نے ایک نوکر کو آواز دی: دامودر دوڑ کر آیا،

"اسے رات چوکیداری پر ساتھ رکھنا، باہر کے پھاٹک پر اس سے پہرہ لو. دیکھو کیسا کام کرتا ہے"

سیٹھ ہر پرشاد کے ہاں گوپال کو چوکیداری مل گئی، نا اُمیدی کے غار میں پڑی ہوئی اُمید پھر ایک مرتبہ چمک اُٹھی، پیٹ بھر کے کھانے کا سامان ہو گیا. ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ملگیا،

گوپال کو چوکیدارہ کرتے کرتے دو ماہ گزر گئے. وہ تمام رات پھاٹک کے آگے جاگ کر کاٹتا، سچ پوچھو تو پھاٹک پر سیٹھ جی کا رکھا ہی کیا تھا؟

خالی چوکیداری تھی!

شومی قسمت سے ایک دن کسی ملازم کی بددیانتی سے سیٹھ جی کی کوٹھی سے دن دھاڑے کچھ سامان چوری چلا گیا. سیٹھ جی نے تمام ملازمین کو طلب کیا، گوپال جو رات بھر جاگنے سے اونگھ رہا تھا اسے بھی بلوایا گیا" کیوں تمہیں کچھ چوری کا علم ہے"؟ سیٹھ جی نے گوپال سے مخاطب ہو کر کہا"

"مہاراج میں کیا جانوں؟ میری رات کی نوکری ہے" اس نے ہاتھ جوڑ کر کہا.

سیٹھ جی نے ایک نظر دوسرے ملازمین کو دیکھا جو جی ہی جی میں کھیا رہے تھے، ان کی مردم شناس نگاہ گوپال کے چہرہ پر آکر رک گئی،

"سچ سچ بتاؤ مجھے تم پر شبہ ہے"؟ گوپال خاموش سر جھکائے کھڑا تھا، ایک معصوم مجرم کی طرح جو اتنے بڑے جرم کے نام سے جس کا وہ مرتکب نہ تھا، پشیمان ہو رہا تھا،

بتاتے ہو، یا پولیس کو بلاؤں"

"پولیس" اس نے کانپ کر کہا:

"مہاراج میں بے قصور ہوں" اُسکی جھکی ہوئی نظریں رحم کی درخواست کر رہی تھیں. سیٹھ جی نے اسے تڑ سے ایک طمانچہ دیا اور ہانپتے ہوئے بولے "تمہاری نوکری آج سے ختم، خبردار آیندہ کبھی یہاں مت آنا، ورنہ حوالات میں دیدونگا"

"مہاراج دیا کرو". اُس نے روتے ہوئے کہا

"جاتے ہو یا نہیں" سیٹھ گرج کر بولا"

گوپال آنسو بہاتا ہوا نکل گیا.

وہ دو روز سے بھوک سے تڑپ رہا تھا، جی میں آیا کہ چلو کہیں اور قسمت آزمائی کرے، ایک ناکام کوشش کرتے ہوئے گھر سے نکلا: نقاہت سے بدن کانپ رہا تھا، پاؤں ڈگمگا رہے تھے ص

کانگریس کے کھلے اجلاس میں طوفانی منظر

تری پوری ۱۱ مارچ. کانگریس کے عظیم الشان پنڈال کے قریب پہاڑی پر آج کھدر پوش والنٹیر نمایاں طور پر نظر آرہے تھے اور وہاں کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے کل ہزاروں اشخاص اس جگہ بیٹھ گئے تھے اور کانگریسی کارروائی دیکھ رہے تھے.

آج چھ بجے اجلاس شروع ہوا کانگریس پنڈال کو مختلف احاطوں میں تقسیم کیا گیا تھا احاطوں میں صوبہ وار ڈیلی گیٹ بیٹھے ہوئے تھے مولانا ابوالکلام آزاد مائکروفون پر پہنچے اور فرمایا کہ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم مقررہ پروگرام کے مطابق سبجکٹ کمیٹی اور کھلے اجلاس کی کارروائی نہیں کر سکے. آپ نے یہ بھی بتایا کہ کسطرح پریسیڈنٹ بیماری کی وجہ سے سبجکٹ کمیٹی کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکے. پریسیڈنٹ نے آج شام کھلے اجلاس میں شریک ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر آج دوپہر سے ان کی حالت بد سے بدتر ہوگئی ہے اور ڈاکٹروں نے انکو اجلاس میں شریک ہونے سے روکا ہے اسلئے یہ ضروری ہے کہ کوئی ایسا کام نہیں کرتا جس سے پریسیڈنٹ کی صحت پر کسی قسم کا اثر پڑے پنڈت جواہر لال نہرو نے مسٹر بوس کی حالت کے متعلق ڈاکٹروں کی رپورٹ پڑھی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے نام مسٹر بوس کا خط بھی پڑھا، اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مسٹر ایم. ایس اینے نے اس معاملہ کے بارے میں ایک تحریک پیش کی ہے وہ آپ کے روبرو پیش کریں گے.

مسٹر اینے کی تحریک

بعد ازاں مسٹر اینے نے اپنی تحریک پیش کی کہ پریسیڈنٹ کی صحت سے تشویشناک حالت کے پیش نظر اس رزولیوشن کو جو کہ صدارتی انتخاب کے سلسلہ میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دور کرنے کے متعلق ہے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے جو آیندہ کسی وقت اس کا فیصلہ کریگی. اسپر کچھ ڈیلی گیٹوں نے "نہیں" "نہیں" کے نعروں بلند کرنا شروع کر دیئے اور چند منٹ کے لئے کارروائی بند رہی.

مسٹر اینے کی تجویز کے وقت متواتر مداخلت کی جاتی رہی، مسٹر اینے نے فرمایا کہ اس موقعہ پر مجھے تقریر کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ پریسیڈنٹ کی صحت کا حال سُن چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ میری تحریک کو اتفاق رائے سے منظور کریں گے کچھ ڈیلی گیٹوں نے شور مچانا شروع کیا" ہرگز نہیں" رزولیوشن واپس لو.

پنڈت پنت کی تقریر

آپ کے بعد پنڈت پنت نے تقریر کی آپنے فرمایا کہ مسٹر اینے کے رزولیوشن کا یہ مقصد ہے کہ سبجکٹ کمیٹی میں جو رزولیوشن پاس ہوا ہے وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ڈیلی گیٹوں کو یاد ہوگا کہ یہ رزولیوشن ان بیانوں کے متعلق ہے جو کہ صدارتی انتخاب کے وقت دیئے گئے تھے. ڈیلیگیٹوں کو یہ فیصلہ کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے آیا اس معاملہ پر کھلے اجلاس میں بحث کی جائے یا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے. جہاں تک میرا تعلق ہے مجھے مسٹر اینے کی تجویز سے اتفاق ہے. اسوقت ہر ایک شخص کو پریسیڈنٹ کی صحت کے متعلق تشویش ہے اور ہر ایک شخص کی خواہش ہے کہ وہ جلد از جلد تندرست ہو جائیں. اگر مسٹر اینے کی تجویز منظور کر لیجائے تو پھر پریسیڈنٹ کو جلد از جلد ہسپتال میں پہنچا دیا جائے گا. کچھ ڈیلیگیٹوں نے پھر" نہیں نہیں" کے نعرے بلند کرنا شروع کر دیئے، تمام لیڈروں کی یہ رائے ہے کہ رزولیوشن آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور اسپر کھلے اجلاس میں بحث نہ ہو.

اس کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد نے تجویز ہاؤس کے روبرو رکھی اور دو مرتبہ ہاتھ اُٹھوائے گئے، اور اس کے بعد آپ نے اعلان کیا کہ مسٹر اینے کی تجویز بھاری کثرت سے منظور کر لی گئی. بس پھر کیا تھا ہنگامہ برپا ہوگیا.

پنڈت نہرو کی کوششیں

مسٹر اینے کی تجویز پر رائے شماری کے نتیجہ کا اعلان ہونے کے بعد" نہیں نہیں" "واپس لو" کے نعرے بلند ہونے لگے. اس قسم کا نعرہ لگانے والوں میں صرف بنگال کے ڈیلی گیٹ ہی شامل تھے اور ڈیلی گیٹ بہت کم تھے، چند منٹ میں ہنگامہ بہت بڑھ گیا اور کچھ ڈیلیگیٹ اور وزیٹر ڈائس کے قریب ہی پہونچ گئے اور "انقلاب زندہ باد" "سبھاش بابو کی جے" کے نعرے بلند ہونے لگے بالآخر پنڈت جواہر لال کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر آپ لوگ مسٹر اینے کی تجویز پر پرچی کے ذریعہ ووٹ دینا چاہتے ہیں تو وہ کل ہی سبجکٹ کمیٹی کے پنڈال میں ہو سکتا ہے. لیکن اسوقت اس قدر شور برپا تھا کہ ان کی آواز شور ہی میں غائب ہوگئی. لیکن پنڈت جی پھر بھی بولتے ہی رہے دیگر لیڈر ڈائس پر پہونچ گئے اور آپس میں صلاح و مشورہ ہونے لگا. لیکن پنڈال میں شور متواتر جاری رہا، جب پنڈت جواہر لال نہرو کچھ کہتے شور اور زیادہ زور سے بڑھتا. اور پنڈت جی کے لئے بولنا ناممکن ہو گیا، جو لوگ ڈائس کے سامنے جمع ہوئے تھے اور شور مچا رہے تھے ان کے سوائے باقی تمام ڈیلی گیٹ اور وزیٹر شانتی کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے. تقریباً ایک گھنٹہ تک ہنگامہ جاری رہا. پنڈت جواہر لال نہرو متواتر مائکروفون ہی پر کھڑے رہے. پنڈت جواہر لال نہرو نے ان لوگوں سے شانت رہنے کے لئے بار بار استدعا کی مگر ان لوگوں نے ایک نہ سنی اور متواتر شور مچاتے رہے اور پلیٹ فارم کے آگے ہی کھڑے رہے اور کئی ڈیلی گیٹوں نے تو پنڈت جی پر گھونسہ تان لیا. بالآخر مسٹر سرت چندر بوس ڈائس پر آئے اور ہجوم سے شانت رہنے کی اپیل کی. اس پر یہ لوگ جو شور مچا رہے تھے سب بنگالی ہی تھے خاموش ہوگئے. اور اپنے احاطہ میں واپس چلے گئے. پنڈت جواہر لال نہرو پھر مائکروفون پر آئے مگر پھر ہنگامہ شروع ہو گیا پنڈت جواہر لال نہرو جن کے صبر کا پیالہ لبریز ہو چکا تھا مسٹر سرت چندر بوس کے ساتھ بڑے جوش و خروش کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے دیکھے گئے. پنڈت جواہر لال نہرو نے بالآخر صورت حالات پر کنٹرول حاصل کر لیا اور آہستہ آہستہ ہنگامہ کم ہو گیا. اور شانتی قایم ہوگئی. مکمل خاموشی کی حالت میں پنڈت جواہر لال نہرو نے جن کی آواز کانپ رہی تھی اور جو جذبات سے لبریز نظر آتے تھے، ایک نہایت پر جوش اور جذبات سے پر تقریر کی. پنڈت جی نے ڈسپلن کے لئے زبردست اپیل کی. اور جو ڈیلی گیٹ ہنگامہ برپا کر رہے تھے، ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے کانگریس کو زبردست نقصان پہونچایا ہے

نئی دہلی ۱۵ مارچ. معلوم ہوا ہے کہ دہلی سے مہاتما گاندھی سرحد نہیں جائینگے بلکہ دہاں سے راجکوٹ جائینگے

اٹلی میں ہندوستانی مال کی کھپت

نئی دہلی ۱۱ مارچ. بلحاظ قیمت ماہ نومبر کے مقابلہ میں ماہ دسمبر میں ہندوستان (جسمیں برما بھی شامل ہے)، سے اٹلی زیادہ مال گیا اگرچہ ہندوستان میں اٹلی کے مال کی درآمد میں بھی اضافہ ہوا تاہم توازن ہندوستان کے ہی حق میں رہا.

برطانیہ میں ہوائی جنگ کی تیاریاں

لندن ۱۱ مارچ. جو تازہ تخمینہ لگایا گیا ہے اس کے مطابق آیندہ سال میں ہوائی طاقت پر ۲۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ صرف ہوں گے.

ص ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی تھیں، وہ گرتا سنبھلتا سڑک پر پہنچا. شام کی تاریکی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی، سڑک پر کہیں کہیں بجلی کے قمقمے مشعل کا کام دے رہے تھے، دفعتاً کانوں میں موٹر کے ہارن کی آواز آئی، وہ گھبرا کر تیزی سے قدم اٹھانے لگا، مگر بھوک کی شدت سے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا وہ لڑکھڑا کر گرا، موٹر تلے آکر پس گیا، موٹر دندناتی ہوئی نکل گئی. زندگی کا عقیدہ موت نے حل کر دیا.

سڑک پر خون میں لتھڑی ہوئی لاش پڑی تھی، جسپر کوئی رونے والا نہ تھا. بیکسی کی موت پر کسی کی آنکھ میں آنسو نہ تھے اُس کے پاس دھن نہ تھا، اس لئے دنیا میں اس کا کوئی وارث نہ تھا، کسی دھن وان کی لاش ہوتی تو موٹر کا تعاقب ہوتا، پولیس کو فون کئے جاتے، اخباری حلقہ میں ایک سنسناہٹ دوڑ جاتی، اخبارات میں اس کی موت کی خبر جلی حرف میں شایع کی جاتی، کاروبار بند کئے جاتے، بازاروں میں ہرتال ہوتی. مگر اس دنیا میں غریب کا پرسان حال ہی کون ہے (دین دنیا)

نوٹس ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

حسب دفعہ ۱۱۵ (۳) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ممالک متحدہ ۱۹۲۲ء

ضلع کانپور کے دیہاتی رقبہ کے باشندگان کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے ذریعہ اسپشل رزولیوشن نمبر ۸ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۳۸ء قواعد متعلقہ تشخیص ٹیکس حیثیت و جائداد میں (جو بذریعہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر (۱۹) 185/IX/1276 مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۵ء منظور ہو کر شایع ہو چکے ہیں) مندرجہ ذیل ترمیمات کرنا طے کیا ہے۔ ہر باشندہ دیہاتی رقبہ جسکو ان ترمیمات سے اعتراض ہو تاریخ نوٹس ہذا سے ۳۰ دن کے اندر اپنی تحریری تجویز سکریٹری صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس زیر غور ڈسٹرکٹ بورڈ بھیج سکتا ہے۔

ترمیمات

کم سے کم تعداد آمدنی قابل تشخیص ٹیکس حیثیت و جائداد بجائے ایکہزار Rs. /1000/ روپیہ کے پانچسو /500 Rs. روپے کر دی جائے گی۔ ایک ہزار /1000/ Rs. روپیہ تک کی سالانہ آمدنی پر شرح ٹیکس مذکور بجائے تین پائی فی روپیہ کے ۲ پائی فی روپیہ۔ ایک ہزار /1000/ Rs. روپیہ سے دو ہزار /2000/ Rs. روپیہ تک کی سالانہ آمدنی پر ۳ پائی فی روپیہ اور دو ہزار /2000/ Rs. روپیہ سالانہ آمدنی سے زائد پر ۴ پائی فی روپیہ ہوگی۔

مورخہ ۲۲/ دسمبر ۱۹۳۸ء
مورخہ ۱۴/ مارچ ۱۹۳۹ء
چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

تری پوری کانگریس کا اجلاس ختم

تری پوری ۱۲/ مارچ۔ آج صبح ۹ بجے سبجکٹ کمیٹی کے پنڈال میں کانگریس کا کھلا اجلاس پھر شروع ہوا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے صدارت فرمائی۔ اجلاس میں شرکت کے لئے صرف ڈیلیگٹوں اور نمائندگان پریس کو اجازت دیدی گئی۔ کل رات کے ہنگامے کے پیش نظر آج ہر قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کی گئیں۔ پنڈال کے اندر چاروں طرف مضبوط والنٹیروں کے دستے تعینات تھے۔ ڈیلیگٹ صوبہ وار علیحدہ علیحدہ احاطوں میں بیٹھے تھے۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے رسمی طور پر اپنا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا کہ کل جو کچھ واقعہ ہوا اس کی وجہ سے اب مجھ میں اتنی ہمت نہیں رہی کہ میں کچھ کہوں اسلئے میں ہاؤس سے محض یہی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس رزولیوشن کو منظور کرلے۔

مسٹر گڈگل نے بھی بلا کسی تقریر کے رزولیوشن کی تائید کی۔

مسٹر نریمان نے یہ تجویز پیش کی کہ صدر کانگریس کی تشویشناک کی حالت کے پیش نظر پنڈت پنت کے رزولیوشن پر غور و خوض اسوقت تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے جب تک کہ وہ اس قابل نہ ہو جائیں کہ وہ میٹنگ میں شریک ہو سکیں (نہیں نہیں کی آوازیں)

مسٹر نریمان نے ڈیلیگیٹوں سے درخواست کی کہ وہ سیاسی خیالات یا پارٹی کے خیالات کی رو میں نہ بہیں۔ آپنے ڈیلیگیٹوں سے اپیل کی کہ انسانیت کے تقاضہ کے پیش نظر صدر کانگریس کی موجودگی میں وہ رزولیوشن پر غور کریں۔ کیونکہ رزولیوشن براہ راست طور پر ان ہی سے تعلق رکھتا ہے اور ان کی عدم موجودگی اور بالخصوص ان کی تشویشناک حالت کے ہوتے ہوئے اس پر غور کرنا قطعی نامناسب ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا۔ میں نے مسٹر نریمان کی تجویز کو منظور کرلیا ہے اور میں اس کے متعلق ہاؤس کی رائے بھی معلوم کرونگا لیکن میں یہ ضروری نہیں سمجھتا کہ اس پر کسی قسم کی بحث ہو۔

پنڈت پنت نے کہا کچھ لوگوں نے مجھ سے یہ دریافت کیا ہے کہ مسٹر نریمان کی تجویز کے بارے میں میری کیا رائے ہے۔ لہذا میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں ان کی تجویز کے قطعی خلاف ہوں کیونکہ اس سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد مسٹر نریمان کی تجویز پر ووٹ لئے گئے اور وہ نامنظور ہو گئی۔

سوشلسٹ پارٹی میں پھوٹ

تری پوری ۱۲/ مارچ۔ جب پنت جی کے رزولیوشن پر ووٹ لینے کا وقت آیا تو سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے اعلان کیا کہ سنیچر کے روز کانگریس کے اجلاس میں ڈیلیگیٹوں کی طرف سے جس بدنظمی اور بدعنوانی کا مظاہرہ کیا گیا۔ اس کی وجہ سے ہم نے اب غیر جانبدار رہنے

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
نوٹس

سنہ ۱۹۳۸-۳۹ء میں جن لوگوں پر ٹیکس حیثیت جائداد ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور تشخیص کیا گیا ہے وہی ٹیکس ۱۹۳۹-۴۰ء میں بھی قایم رہے گا۔ لہذا جملہ ٹیکس دہندگان ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جن لوگوں کو کسی قسم کا کوئی عذر ہو وہ اپنی عذرداری تاریخ ۳۱/ مارچ ۱۹۳۹ء تک اسسٹنگ آفیسر صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس بھیجدیں اس کے بعد کوئی درخواست قابل سماعت نہوگی

دستخط ماتورام
سکریٹری
ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
۱۴/ مارچ ۱۹۳۹ء

نوٹس ثبوت قرضہ بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

مقدمہ انسالونسی ۲۳ سنہ ۱۹۳۸ء

بمقدمہ چندولال ولد ٹیکراج قوم ویش ساکن رائے پوروہ کانپور قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا عدالت ہذا سے بتاریخ ۲۳ جنوری ۱۹۳۹ء دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اسکو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج کی ایک سال کی عطا ہوئی ہے اور اب عدالت ہذا نے تاریخ ۱۴/ اپریل ۱۹۳۹ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۹/ مارچ ۳۹ء

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ اعلان پارٹی کے انتہا پسند طبقہ کو ناگوار گذرا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یوپی اور خاصکر بنگال کے بہت سے ممبروں نے سوشلسٹ پارٹی سے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سیاسی قیدیوں کی کانفرنس کے رزولیوشن

تری پوری ۱۱/ مارچ۔ آج بابو راجندر پرشاد کی زیر صدارت سیاسی قیدیوں کی کانفرنس کی میٹنگ ہوئی جسمیں کئی رزولیوشن پاس کئے گئے کانفرنس نے یہ مطالبہ کیا کہ ریگولیشن نمبر ۳ کے ان قیدیوں کو فوراً رہا کیا جائے جو کہ آجکل دہلی میں محبوس ہیں اور جو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں بنگال پنجاب اور ہندوستان کی ریاستوں کے سیاسی قیدیوں کی بھی رہائی کا مطالبہ کیا گیا

بابو موہن لال سکسینہ ممبر مرکزی اسمبلی نے اپنی تقریر کے دوران میں پبلک کے احتجاج کے باوجود ان قیدیوں کو حکومت ہند کے رہا نہ کرنے پر سخت نکتہ چینی کی جو کہ آجکل دہلی جیل میں محبوس ہیں۔

مصر برطانیہ کے تسلط سے بالکل آزاد ہے

تری پوری۔ ۱۱/ مارچ۔ جب مصر کی وفد پارٹی کے لیڈر سے نمائندہ پریس نے دریافت کیا کہ کیا کہ ہر مصر برطانوی تسلط سے بالکل آزاد ہے تو انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ وہاں برطانیہ کا بالکل تسلط نہیں رہا۔ ان چند انگریز افسروں کو جو اسوقت حکومت مصر کے ماتحت ملازم ہیں۔ معاہدہ کے ماتحت آئندہ تین سال کے عرصہ میں ریٹائر ہونا ہوگا۔

ہماری اپنی فوج ہے جو خالص مصری ہے ہنگامی صورت حالات اور تعاونی کاموں کے لئے انگریزوں کا ایک مشن موجود ہے۔ جس کا مقصد فوج کی تنظیم میں امداد اور ہدایت دینا ہے انھیں کوئی حاکمانہ طاقت بالکل حاصل نہیں ہے جب ان سے دریافت کیا گیا کہ گاندھی اور ان کے طریقوں کے متعلق آپکا کیا خیال ہے تو انھوں نے فرمایا کہ ہم مصر والے مہاتما گاندھی کو ایک سنت خیال کرتے ہیں۔ اور وہ تاریخ کی ایک سب سے بڑی ہستی ہے۔ وہ ایک بہت دور اندیش مدبر ہیں اور ہندوستان کو ایک صحیح راستہ پر لے جا رہے ہیں۔

چین کی فتح امن پسندوں کی فتح

تری پوری۔ ۱۰/ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو کو پروفیسر شیلی وانگ کے پاس سے جو کہ چیانگ کے دفتر امور خارجہ سے تعلق رکھتے ہیں اور جن کو کانگریس میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا تھا ایک طویل تار موصول ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ چین کے فتح کے معنی ہندوستان اور ان تمام کی فتح کے بھی ہیں جو کہ امن و اماں کے حامی ہیں میں کانگریس کی کامیابی ہندوستانی قوم کے شاندار مستقبل اور مہاتما گاندھی۔ پنڈت نہرو۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور اور دیگر کانگریسی لیڈروں کی اچھی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

نوٹس ثبوت قرضہ

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲۴ سنہ ۳۸ء

بمقدمہ گنگا پرشاد ولد چھیدی لال قوم تیلی ساکن داناخوری محال کانپور قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا عدالت ہذا سے بتاریخ ۴ جنوری ۱۹۳۹ء دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اسکو مہلت بنا بر ادخال درخواست ڈسچارج ایک سال کی عطا ہوئی ہے اور اب عدالت ہذا نے تاریخ ۱۴/ اپریل ۱۹۳۹ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۴/ مارچ ۱۹۳۹ء

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور
مہر عدالت

فرانس کے صدر کا انتخاب

فرانس کے صدر کا انتخاب ۵/ اپریل کو ہوگا۔

مصری وفد کا مہاتما گاندھی کو خراج تحسین

بمبئی ۱۰/ مارچ مصری وفد پارٹی کا ڈیلیگیشن جو تری پوری کے اجلاس میں شرکت کے لئے آیا ہے اس کے نمائندہ مسٹر عبدالفتح نے تری پوری روانہ ہونے سے قبل نمائندہ یونائیٹڈ پریس کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ ہندوستان میں ایسے لیڈر موجود ہیں جو دنیا کے بہت سے ملکوں کو سبق دے سکتے ہیں۔ ہندوستان کو اقلیت جیسے مسئلوں کو حل کرنے کے لئے کسی دوسرے کی امداد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا ڈیلیگیشن محض دوستانہ طریقہ پر آیا ہے

مسٹر عبدالفتح نے مہاتما گاندھی اور ہندوستان کی قومی تحریک کے لئے ان کی لیڈر شپ کو گرمجوشی کے ساتھ خراج تحسین دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تمام مصر میں مہاتما گاندھی کی حوصلہ افزا حب الوطنی۔ نفس کشی ملک کی بے غرضانہ خدمت کا مجسمہ سمجھ کر ان کی عزت اور احترام کیا جاتا ہے ہمیں مصر ہندوستان کی تحریک کے ساتھ بہت گہری ہمدردی ہے جسکی ہم بڑی دلچسپی کے ساتھ تعقیب کر رہے ہیں۔ انہوں نے اس خیال کو بھی پیش کیا ہے کہ اس طرح آپس کے تعلقات کو بڑھانے کے لئے دوستانہ ڈیلیگیشنوں کے ذریعہ ملکوں کے درمیان تبادلۂ خیالات ہونا چاہیئے۔

آئندہ اجلاس

تری پوری ۱۲/ مارچ۔ کانگریس کے آئندہ اجلاس کا فیصلہ معمولی حالت میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کیا کرتی ہے مگر اب کی مرتبہ اجلاس دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوگا جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف ۹ مہینے درمیان میں باقی ہیں۔ اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس ابھی دیر میں ہوگا۔ اسلئے اب کی مرتبہ ڈیلیگیٹوں نے ہی آئندہ اجلاس کا فیصلہ کر دیا۔ انکل اور تامل ناد کی طرف سے بھی دعوت دی گئی تھی مگر بہار کی دعوت قبول کی گئی اور کسی صوبے نے دعوت نہیں دی۔

گورنر نے ۱۵۲ ۱۸۱ پونڈ ترکہ چھوڑا

لندن ۱۲/ مارچ۔ سر میوانی ہنڈ نے ۱۸۱۵۲ پونڈ کا ترکہ چھوڑا ہے آپ آسام اور برما کے گورنر رہ چکے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ کانپور نے بعد منظوری گورنمنٹ ہاؤس ٹیکس اور واٹر ٹیکس کی ادائیگی میں سوا چھ فیصدی کی رعایت (ربیٹ) دینا منظور کیا ہے بشرطیکہ ٹیکس مذکور یکم اپریل ۱۹۳۹ء اور یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء سے چھ ہفتہ کے اندر ادا کر دیئے جائیں۔

ٹیکس دہندگان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس رعایت (ربیٹ) سے فائدہ اٹھائیں گے ٹیکس واجب الادا کی رقم وہی ہوگی جو سال رواں میں ادا کی گئی ہے لیکن اگر اس کے متعلق کوئی شبہ ہو تو ٹیکس دہندگان سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ڈویژن کے ٹیکس سپرنٹنڈنٹ سے دفتر میونسپل بورڈ میں یا تو خود ملکر یا بذریعہ تحریر وقت سے پہلے ضروری معلومات حاصل کرلیں۔

ایس۔ این۔ تیواری
اکزیکیٹو آفیسر۔ میونسپل بورڈ۔ کانپور
مورخہ ۱۱/ مارچ ۱۹۳۹ء

مولانا مظہرالدین کا قتل

دہلی ۱۴ مارچ ۔ آج ۳ بجے کمان گیٹ کے علاقہ میں ایک ام سنسنی پھیل گئی ۔ جب کہ روز روشن میں الامان و وحدت اخبار کے مالک مولانا مظہرالدین صاحب کو جب کہ وہ اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے ۔ چھرا گھونپ کر قتل کر دیا گیا ۔ اور حملہ آور جو دونوں مسلمان معلوم ہوتے تھے ، فرار ہو گئے قتل کی اس دلیرانہ اور ہولناک واردات پر بڑے تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے کیونکہ جس کمرہ میں مولانا صاحب کو قتل کیا گیا ہے وہاں ان کے ایڈیٹوریل اسٹاف کے کارکن اور کاتب وغیرہ کام کر رہے تھے ، اور مبینہ حملہ آور ان سب اشخاص کی موجودگی میں فرار ہو گئے ۔

مولانا صاحب نے چھرے کا وار ہوتے ہی حملہ آوروں کو پکڑنے کی کوشش کی ۔ لیکن وہ تیق گر جانے پر وہ گر پڑے اور وہیں ان کا کام تمام ہو گیا ۔ دفتر کے کمرے اور برآمدے میں خون کا فوارہ چھوٹا ہوا تھا اور یہ ایک بہت ہی رقت انگیز منظر تھا ۔ پولیس فوراً موقعہ پر پہونچ گئی اور تفتیش شروع کر دی ، خواجہ محمد عمر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی موقعہ پر پہونچ کر معائنہ کیا ۔

دہلی ۱۵ مارچ ۔ آج پولیس نے نہایت حیرت انگیز اور ڈرامٹک حالات کے ماتحت مولانا مظہرالدین کے قتل کے سلسلہ میں ایک شخص مسمی محمدؐ کو حویلی کلو حومن میں ایک ڈولی میں سے گرفتار کر لیا جب کہ وہ ایک عورت کے بھیس میں ڈولی میں جا رہا تھا ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شبہ ہونے پر ڈولی کو روک لیا گیا اور جب پوچھا کہ اس کے اندر کون ہے تو کہا گیا کہ اس کے اندر عورت ہے کسی کو مداخلت کا حق نہیں ہے ۔ لیکن بالآخر ڈولی کا پردہ اتارا گیا تو عورت کے بھیس میں ملزم نکلا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے کپڑے بھی خون آلودہ تھے ۔ دوسرا ملزم جس کا نام شفیق ہے سوئی والان میں سے پکڑا گیا ہے اور پولیس اس سلسلہ میں بہت سی تلاشیاں لے رہی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسمی محمدؐ نامی ملزم نے اقبال جرم کر لیا ہے ۔

بقیہ آئینہ کانپور

ریلیف کمیٹی

ارسلا ہارسمین اسپتال کا بیان

ہم ممبران ریلیف کمیٹی نے اخبار خیاط مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء میں " مسلمانوں کے ساتھ اسپتال میں بیجا رویہ " کے عنوان سے ایک مقالہ پڑھا ہمیں اس کے " عملہ اسپتال کی بے توجہی " والے جملہ سے اختلاف ہے ۔ ہم اپنے تجربہ اور ذاتی معلومات کی بنا پر جو ہمیں اسپتال میں خدمت مجروحین کے سلسلہ میں شب و روز اتنک رہ کر اور کام کر کے حاصل ہوا ہے ۔ کہہ سکتے ہیں کہ اخبار خیاط کو اسپتال کے حالات کا صحیح علم نہیں ۔ اس کا یہ اعتراض کہ مجروحین کی کوئی غور و پرداخت نہیں ہوتی ۔ اسکی کمی معلومات کی دلیل ہے ۔ ہمیں اس کے اس بے بنیاد الزام کی اشاعت پر بیحد صدمہ ہوا ۔

ایک ماہ سے زاید ہمیں اسپتال میں رہ کر کام کرتے ہو گیا ۔ ہم نے بچشم خود تمام ڈاکٹران کمپاونڈر صاحبان و نرسوں کو نیز باہر سے گورنمنٹ کے ۶ ڈاکٹران و ۱۱ کمپاونڈر صاحبان کو جنہوں نے اپنی اعزازی خدمات کثرت کار کے باوجود تمام مجروحین بلوہ کے لئے اسپتال میں وقف کر دی تھیں اور ہر ہر مجروح کو بلاتخصیص مذہب و ملت دیکھ بھال کرتے دیکھا ہے ۔

اسپتال میں ایک مثال بھی ایسی پیش نہیں کی جا سکتی کہ کسی کی غور و پرداخت نہ کی گئی ہو مجروحین میں تو بہتوں نے حقیقتاً دوبارہ زندگی پائی ہے ۔ جو عملہ اسپتال کی مخصوص دیکھ بھال کا نتیجہ ہے ۔

ہم نے بھی اس ہولناک بلوہ کے مجروحین کی تکالیف و مصائب کو دور کرنے اور شفایابی کے لئے علاج و معالجہ انجکشن غرضکہ ہر انسانی کوشش جو ہمارے امکان میں تھی اٹھا نہ رکھی ۔ اور ہر مریض کی بلا قید مذہب و ملت پوری پوری توجہ کے ساتھ خدمت و تیمارداری کی ۔ ان حالات کے ماتحت ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ اخبار مذکور نے جو مقالہ " مسلمانوں کے ساتھ اسپتال میں بیجا رویہ " ۱۳ مارچ کو شایع کیا ہے ۔ اسکی نسبت معلومات پر مبنی نہیں ۔ ہمارے خیال میں اس نے اس غلط خبر کی اشاعت سے عملہ اسپتال کے احساسات کو مجروح کیا ہے لہذا وہ اپنی آیندہ اشاعت میں معافی مانگ کر اسکی تلافی کر دے ۔

ارکان ریلیف کمیٹی ارسلا ہارسمین اسپتال
اقبال کرشن کپور ، خواجہ عبدالسلام (شیخ) مبارک علی (نواب) محمد ابراہیم (شیخ) یوسف علی

جرمن فوجوں کا قبضہ

برگ ۱۵ مارچ ۔ سرکاری حلقوں میں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ جرمن فوجوں نے مورا اسکو سکوا میں شہر مورا دس پر قبضہ کر لیا ہے جرمن فوجیں شہر سٹنگ تک بڑھ گئی ہے ۔

، ہنگری کی فوجوں نے رتھونیا کی راجدھانی جسٹ پر قبضہ کر لیا ہے ۔

بلوۂ کانپور کے زمانہ میں

مسلمانوں کا ہندوؤں کے ساتھ ہمدردانہ رویّہ

از دفتر مسلم لیگ کانپور

مندرجہ ذیل اشخاص جنکی زندگی اور مال کی حفاظت مسلمانان کانپور نے دوران بلوہ میں کی اور جنکی تصدیق ان ہندوؤں نے خود کی ہے انکے دستخط یا نشان انگوٹھا کی اصلی کاپی دفتر میں موجود ہے ان ہندوؤں اور مسلمانوں کے نام یہ ہیں:-

عبدالستار صاحب پراہ تکیہ بیکن گنج نے مندرجہ ذیل ہندوؤں کی حفاظت کی:-

(۱) تین پسر درگا (۲) ورما پسر ہلا (۳) بھورے پسر چندھی (۴) بابو رام (۵) جگناتھ (۶) سنی عورت (۷) بابو سندر رام (۸) سنی کے بچے

بیکن گنج کے مسلمانوں نے حفاظت کی:-
مساۃ دلاتا بیوہ سرجو پرشاد معہ دوکان کے مال کے۔

گودام حاجی فضل حسین بیج باغ میں حفاظت کی گئی۔
(۱) بابو لال مالی معہ اپنے بیوی بچہ کے اور گانے بھی۔

عبدالرحمٰن شاہ محمد ہمایوں کرنیل گنج میں حفاظت کی گئی
(۱) سیوا رام (۲) شیو راج (۳) بلر معہ بیوی کے
سراج الحق 91/181 بیرہ واہیر امن میں حفاظت کیگئی۔
(۱) ہر لال پسر کیم چند (۲) کیم چند (۳) بابو (۴) مساۃ نتھوالی (۵) ٹیکا پسر کیم چند (۶) مساۃ جبا بیوی گنگا رام (۷) رام سہائے

اکبر حسین صاحب کرسواں میں حفاظت کی گئی:-

(۱) ہیوب کوری (۲) معہ دو عورتوں اور بچوں کے (۳) بیتیم چمار معہ ایک عورت اور چار بچوں کے (۴) بہاری کوری معہ تین عورتوں اور دو لڑکوں کے

مسلمانان پورہ ہیرامن نے حفاظت کی:-
(۱) پسی چمار معہ بیوی، ایک لڑکا، کالی چمار، اور دوسرے کہاروں کے (۲) چندلی بھگت معہ اپنی ماں کے۔ (۳) جنگی لیکی (۴) جہادیو پسر بھولا (۵) مساۃ جنگی معہ دو لڑکوں اور ایک عورت کے (۶) ۱۶ ہندو جو دوسرے ہندو آکر لے گئے۔

جگا بخش ٹھیکیدار محلہ قاسم گنج نے حفاظت کی:-
(۱) رام گوپال بنیا (۲) نرائن (۳) منا لال (۴) تیجی لال موچی (۵) کلو بڑھئی ٹھیکیدار (۶) چھوٹے لوریا (۷) پنچم دھوبی (۸) کلو دھوبی (۹) الپو خلیفہ (۱۰) جے لال (۱۱) انند کشور کاتیہ (۱۲) گنگا دین کوری (۱۳) مرادی (۱۴) برما کوری (۱۵) گوردین کوری (۱۶) منگلی (۱۷) پرگی (۱۸) پریدا (۱۹) چیدد (۲۰) متی کوری کی ماں (۲۱) کریموا (۲۲) بدلو کوری کی ماں (۲۳) سلو کوری (۲۴) گورچرن کوری (۲۵) گنگا دین کوری (۲۶) شمبھر کوری (۲۷) بلو کوری (۲۸) بھورے کوری (۲۹) اللہ کھا کوری (۳۰) ملو کوری (۳۱) معرادیال کوری (۳۲) دولارے کوری۔ (۳۳) مٹھو کوری (۳۴) گنگا پرشاد کوری (۳۵) بھگوان دین کوری (۳۶) بھیکا وگھیٹے کوری (۳۷) شیو مستری پاسی (۳۸) دیبی دیال دھوبی (۳۹) چھوٹے بڑھئی (۴۰) پربھو (۴۱) مرادی (۴۲) لالہ نرائن حلوائی (۴۳) بابو گوبردھن (۴۴) جیالال جمار (۴۵) پورن چمار (۴۶) بیس اشخاص انسپکٹر میونسپل بورڈ کے حوالے کر گئے۔

شیخ محمد موسیٰ آڑھتدار بیج باغ نے حفاظت کی
(۱) موہن (۲) بھو بو (۳) تمکا (۴) بھورے (۵) ہوری (۶) جھنگا (۷) نیتا (۸) بھیکا (۹) حورن (۱۰) شیکر (۱۱) زوجہ موہن معہ دو دختران

(۱۲) ہوپ کی ماں۔

شیخ دین محمد لال محمد نورانی مسجد گودام انور حسین آڑھتدار حامد حسین اینڈ سنس نے حفاظت کی:-
(۱) گنگا دھر (۲) لیلا (۳) جواہر (۴) بچو لال (۵) اکندھی (۶) ننہ بوبی۔
(۱) بابو لال گونڈ (۲) چیدی سیتا پور (۳) ڈلا سیتا پور

حاجی فضل حسین غلام رسول نے حفاظت کی:-
(۱) منشی شیام نرائن (۲) دوبر چار (۳) لوٹن (۴) بدو لکھن پور (۵) جواہر گونڈا (۶) رام دین (۷) متھرا (۸) ہری کہنگانا (۹) اتو بھوگا ؤں (۱۰) رام دین مالی۔

۶۰ اشخاص غلام حسین بلڈنگ سے نکالکر مسٹر ہادی اور مسٹر تھامس کے حوالے کر گئے۔

احاطہ فضل حسین ہیرامن کا پورہ میں حفاظت کی۔
(۱) گرین بابو (بنگالی) اپنے خاندان اور ۹ دیگر اشخاص (۲) لانن معہ اپنے خاندان (۳) تلسی معہ خاندان (۴) کوجوان معہ خاندان اور ۴ دوسرے گمیاروں کے (۵) راما معہ خاندان

احاطہ نادر حسین میں حفاظت کی:-
(۱) منشی (۲) للئی (۳) امبر (۴) بہاؤ (۵) سنکٹ (۶) سکھا دین (۷) رام ہرک۔ یہ سب اتکاب اپنے محفوظ مکانوں میں رہ رہے ہیں۔

مصطفےٰ علی لاری نمبر ۳۴۵۴
(۱) رامیشور (۲) نہتو (۳) رام اوتار (۴) اودیا کاچی (۵) ملائم (۶) منگلی (۷) چیدامی (۸) کلو (۹) بدھو (۱۰) میکو (۱۱) فقیرے

عبدالحامد لاری ۲۳۳۲
(۱) لادو (۲) موہیا (۳) ملاری (۴) چھدا (۵) منکاؤ (۶) جکھا (۷) سردار (۸) انگن (۹) مہابیر۔

حاجی عبدالحامد خاں اینڈ سنس گودام و احاطہ جمیل احمد خاں نور محمد خاں نے حفاظت کی۔
(۱) جیون (۲) زوجہ جیون (۳) نہتو رام (۴) زوجہ نہتو رام (۵) دختر نہتو رام (۶) رتنا (۷) جیورا لکھن (۸) جے رام (۹) بیب چند (۱۰) بلاتی (۱۱) زوجہ للائن (۱۲) جگن رام (۱۳) منگلی (۱۴) زوجہ نجھیں (۱۵) جگناتھ (۱۶) زوجہ جگناتھ معہ دو لڑکوں کے (۱۷) اناجو دھیور (۱۸) بھولا اجیر (۱۹) دارد اسا کا ٹھیا وار (۲۰) دیوا بے پور۔

احاطہ عبدالحامد خاں اینڈ سنس نے حفاظت کی۔
(۱) ماتا دین معہ خاندان (۲) کالو معہ خاندان (۳) ابیدین معہ خاندان (۴) کالو خورد معہ خاندان چینو معہ خاندان (۶) بھورے معہ خاندان کلو معہ خاندان۔

سید مشرف علی ردجی ناظر باغ میں حفاظت کی گئی۔
(۱) بنواری مہتر
بابو رسول بخش (۱) اُدّ معہ خاندان

نور الحسن وارڈ منزل ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور نے حفاظت کی:-
(۱) بھائی دین (۲) سوامی دین (۳) کالی دین (۴) ملکھنڈ (۵) جیورا لکھن (۶) دینا جیورا لکھن (۷) کیشیا زوجہ ملو (۸) مُرتی زوجہ بھوانی (۹) زوجہ ملکھنڈ (۱۰) زوجہ سوامی دین (۱۱) گردہاری (۱۲) چرن (۱۳) پرشاد (۱۴) بھورے (۱۵) میکو (۱۶) بھیگنا زوجہ میکو (۱۷) ملیا زوجہ گردہاری (۱۸) کملا و دلریا دختران گردہاری (۱۹) زوجہ میکو مرحوم (۲۰) رادھے (۲۱) نہنوا (۲۲) بابو لال (۲۳) بھیگنا زوجہ نہنوا (۲۴) لچھمنیا زوجہ الو دہلے (۲۵) تتشیا (۲۶) سکھیا زوجہ میکو مرحوم (۲۷) سرنا بلی (۲۸) منیا (۲۹) سرجو نت نہتو (۳۰) سرستی بنت ربودھے (۳۱) رام سروپ (۳۲) چیدن (۳۳) بھگوا ندین چمار (۳۴) منگل دین چمار (۳۵) زوجہ بھگواندین (۳۶) پرشاد (۳۷) زوجہ پرشاد (۳۸) لکھی (۳۹) کنیشیا دھنیا دختران ملو (۴۰) سندر زوجہ مکو (۴۱) کالو دونی پسران منگلی (۴۲) پردیسی (۴۳) منگلی (۴۴) نیتی زوجہ منگلی

میاں شبراتی وغیرہ طلاق محل کانپور نے حفاظت کی
(۱) بیت سنگھ پسر چرنی (۲) جھری پسر لوکئی

انور حسین آڑھتدار نے حفاظت کی:-
(۱) جگناتھ (۲) جوہری (۳) لالہ (۴) بچو لال (۵) ہیرول (۶) بھگوتی۔

فاروق احمد و بیر منزل کرنل گنج نے حفاظت کی:-
(۱) چیدی لال معہ زوجہ (۲) بھو معہ بھائی، ماں جی، زوجہ اور لڑکے کے۔

سید عاشق حسین تکیہ بیگن گنج نے حفاظت کی۔
(۱) لبیت ناتھ عرف منا۔ (۲) رام لکھن (۳) کملا پرشاد (۴) رام جیون (۵) جے منگل۔

مسٹر زاہد حسین عابد حسین کرنیل گنج نے حفاظت کی۔
(۱) نرائن پسر حلوائی (۲) للو ولد درگا (۳) بالو رام (۴) بابو سندر رام (۵) بھورے ولد جودھا۔

رمضان علی ماسٹر چمن گنج نے حفاظت کی (۱) ۹ کہار منگل مسلمان چمن گنج نے حفاظت کی۔ ۸ دھوبی اور ایک لڑکا۔

شبیر حسن شفیع آباد نے حفاظت کی:- (۱) درگا کہار (۲) زوجہ درگا کہار معہ بہن اور لڑکی کے۔

عبدالحکیم ہمایوں باغ نے حفاظت کی۔ (۱) ۷ نفر معہ ایک لڑکے کے۔

علی احمد صاحب نے حفاظت کی۔ ۲۰ نفر

شیر محمد خاں صاحب ایبولینس افسر نے حفاظت کی ایک کالستھ

لیاقت حسین صاحب نے حفاظت کی:- ۹ یا ۱۰ نفر جنکی فہرست انکے پاس موجود ہے۔

عبدالسلام نئی سڑک نے حفاظت کی۔ اسّی نفر جنکی فہرست دفتر میں موجود ہے۔

عبدالحکیم خاں ولد حاجی عبدالرحیم خاں چمن گنج نے حفاظت کی
(۱) گیا دین (۲) لالتا پرشاد (۳) منے لال (۴) گجھو لال (۵) ہیرو لال (۶) زوجہ منے لال معہ اپنے لڑکوں کے۔

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج
بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میران ضلع فرخ آباد
مقدمہ دیوانی نمبر ۱۲۹ بابتہ ۱۹۳۲ء
متفرقہ نمبر ۳۵ بابتہ ۱۹۳۹ء
لکھن لال ولد رام چرن قوم کھتری ساکن فرخ آباد

بنام

طفیل احمد و جمال احمد پسران مساۃ ساجدہ و مساۃ شاکرہ دختران سبحان احمد قوم شیخ ساکن کانپور برمکان مدعا علیہ نمبرا ملازم میونسپل بورڈ کانپور
بنام طفیل احمد جمال احمد۔ مساۃ ساجدہ مساۃ شاکرہ
چونکہ سائل نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ تجویز ثانی منظور کی جاوے۔
لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیرحاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں تجویز ثانی ڈگری قطعی منظور کئے جانے پر رضامند ہیں۔
آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم احمد یار خاں منفرم
عدالت منصفی قنوج
مہر عدالت

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بحکم جناب سید محمد احسن کاظمی صاحب بہادر منصف قنوج

محمد یعقوب خاں صاحب کرنیل گنج نے حفاظت کی:-
(۱) رام ناتھ (۲) رام کمار (۳) کندھئی (۴) مساۃ جوہی معہ اپنے لڑکے و لڑکی کے۔

حاجی عابد حسین و زاہد حسین صاحب کرنیل گنج نے حفاظت کی۔
۲۰ نفر جنکی فہرست دفتر میں موجود ہے۔

منے ولد شکر اللہ چمن گنج نے حفاظت کی:- (۱) جودھا۔

عطاء اللہ گوالٹولی نے حفاظت کی۔ (۱) جگر ولد سرجو

محمد شفیع دیگر طلاق محل نے حفاظت کی:- پندرہ نفر جنکی فہرست دفتر میں موجود ہے۔

حاجی عبدالکریم فراش خانہ نے حفاظت کی:(۱) بلدیو (۲) سمیر (۳) چھین (۴) بھگوڑے۔

نور محمد گمو خاں کا احاطہ نے حفاظت کی:- (۱) بیت ولد نرائن جیواڑہ۔

علی احمد ٹھیکیدار محمد علی پارک نے حفاظت کی:- تیس نفر جسمیں عورت و بچے شامل ہیں۔

مسلمانان محمد علی پارک نے حفاظت کی:- (۱) چیدی لال (۲) سرلال داس (۳) موہن چند ولد درگا (۴) بادل جیواڑہ (۵) الگو جیواڑہ۔

عبدالرزاق چمن گنج نے حفاظت کی:- (۱) لالتا پرشاد (۲) للو سنگھ (۳) کلو مستری (۴) شیو بھال بھرجی (۵) دھرم سنگھ (۶) نیو (۷) رام دلارے (۸) رام چرن

گلاب گوسی بیج باغ نے حفاظت کی۔ (۱) بابو مالی (۲) ہیرالال ولد بابو لال مالی (۳) زوجہ بابو مالی (۴) اور دیگر ہندو جن کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔

عطاء اللہ خاں نقیر محمد پیران مام بخش نے حفاظت کی:-
(۱) سو کہار (۲) پیارے لال (۳) ہزاری لال (۴) رام دلارے

97/132 بیکن گنج نے حفاظت کی:- (۱) گوبند پرشاد۔

عبدالستار نے حفاظت کی۔ (۱) سرجو پرشاد

حکیم نظیر احمد بیج باغ نے حفاظت کی۔ (۱) شرنالی (۲) چھیدی (۳) لالہ ماد ہو پرشاد معہ سامان (باقی آئندہ)

بعدالت منصفی قنوج مقام سرائے میران ضلع فرخ آباد
مقدمہ دیوانی نمبر ۱۲۹ بابتہ ۱۹۳۲ء
متفرقہ نمبر ۳۵ بابتہ ۱۹۳۹ء
لکھن لال ولد رام چرن قوم کھتری ساکن فرخ آباد

بنام

طفیل احمد و جمال احمد پسران و مساۃ ساجدہ و مساۃ شاکرہ دختران سبحان احمد قوم شیخ ساکن کانپور برمکان مدعا علیہ نمبرا ملازم میونسپل بورڈ کانپور
بنام طفیل احمد جمال احمد مساۃ ساجدہ۔ مساۃ شاکرہ
چونکہ سائل نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ سبحان احمد فوت ہوگئے ہیں آپ لوگ انکے وارث قرار دیئے جاویں لہٰذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہوکر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیرحاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی اور یہ قیاس کیا جائیگا کہ آپ اس مقدمہ میں وارث مقرر کئے جانے پر رضامند ہیں۔
آج بتاریخ ۸ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم احمد یار خاں منفرم
عدالت منصفی قنوج
مہر عدالت

راجکوٹ ۱۲ مارچ۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی کاٹھیاواڑ کی ریاستوں کے پولیٹیکل ایجنٹ کرنل ڈیلی اپنے موجودہ فرایض سرانجام دینے کے علاوہ راجکوٹ کے دیوان کے بھی فرایض سرانجام دیں گے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے ⁕ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ شش ماہی ۱۲/
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ شش ماہی ۲/۸

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۲

ادبیات

کانپور میں ہندو مسلم کشیدگی اور بلوے

(جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری ا ز کانپور)

سلام و صلح کی ہو رسم و راہ دونوں طرف
تو کیوں ہو امن کی دنیا تباہ دونوں طرف

قلوب صاف اگر ہوں برنگ آئینہ
دلوں میں کیوں ہیں پھر اشتباہ دونوں طرف

ہے قتل جنس بشر جب شعائر مذہب
تو خوں کس لئے پھر ہے گناہ دونوں طرف

جو یہ نہیں ہے تو خونریزیاں ہیں کیوں باہم
عمل کی فرد ہے پھر کیوں سیاہ دونوں طرف

اسی کا نام اہنسا ہے؟ کیا یہی ہے خلق
کھلی ہے ظلم کی ہر ایک راہ دونوں طرف

ہو آجکل حق و باطل کا فیصلہ کیوں کر
وکیل دونوں طرف ہیں گواہ دونوں طرف

کئے ہیں تیغ ستم نے ہزار گھر ویراں
بکا ہے نالہ ہے شیون ہے آہ دونوں طرف

جدال و قتل کہاں گھر بہ گھر کیوں ہیں؟
بنی ہے کس لئے پھر رزمگاہ دونوں طرف

ہلاکت اور فلاکت ہے بلوہ کا انجام
ہے روزگار کی حالت تباہ دونوں طرف

جنون نے ایسا کیا ہے عوام پر قبضہ
ہے مجرموں میں اک خیر خواہ دونوں طرف

خیال بدلے ہوئے ہوں تو اعتماد ہو خاک
پھری ہوئی نظر آئی نگاہ دونوں طرف

یتیم بچے ہوئے عورتیں ہوئیں بیوہ
چلی ہے تیغ ستم بے پناہ دونوں طرف

نہیں ہے کیا کوئی انساں جو فتنہ بند کرے
خموش بیٹھے ہیں کیوں صلح خواہ دونوں طرف

ہے کیسی شرم! کہ تیوہار ہوں حراست میں
محیط آج ہے گوری سپاہ دونوں طرف

زمیں ایک ہے سب ہی کو جسپہ رہنا ہے
یہیں پہ کرتا ہے سبکو تباہ دونوں طرف

فساد و فتنہ میں نقصانِ ملک ہے بزمی
ہمارا آج ہے یہ انتباہ دونوں طرف

دنیائے اسلام

ترکی میں ایک نئے دور کا آغاز

سابق و جدید صدر کے ذہنی اختلافات

جو لوگ جدید ترکی کے حالات کا بغور مطالعہ کرتے رہتے ہیں اُن پر حقیقت منکشف ہوتی جا رہی ہے کہ اتاترک مرحوم کے بعد اب عصمت انونو کا زمانہ کسی قدر مختلف ہے اور حکومت کی حکمت عملی کا رخ کسی قدر بدلا ہوا ہے۔ اتاترک مرحوم نے مذہب کو سیاست سے بالکل جدا کر دیا تھا۔ لیکن عصمت انونو کے انتخاب کے بعد سے ملک میں قدیم مذہبیت پھر کسی قدر متحرک نظر آ رہی ہے اتاترک کے زمانہ میں اگر مساجد میں عربی زبان استعمال کی جاتی تھی تو نوجوانوں کی طرف سے احتجاج کیا جاتا تھا حتی کہ بعض اوقات فساد اور بلوہ تک نوبت پہونچ جاتی تھی۔ مگر اب نماز و خطبہ میں عربی زبان پھر نمایاں ہوتی جا رہی ہے اور ترقی پسند جماعتوں میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ اتاترک کے شرکاء کار کا یکے بعد دیگرے نئی تشکیل حکومت سے علیحدہ ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ عصمت انونو اتاترک کی اصلاحات کا رخ اعتدال کی طرف پھیر رہے ہیں۔ خارجی سیاست میں بھی ہوا کا رُخ بدلا ہوا نظر آتا ہے اور نوجوانوں کے حلقوں میں سابق وزیر اعظم جلال بیار کی علیحدگی کے یہ معنی سمجھے جا رہے ہیں کہ ترکی کی سیاست کا رجحان جمہوریتوں سے ہٹ کر فاشزم کی طرف جا رہا ہے۔ سابق وزیر اعظم جمہوریت کے حامی تھے لیکن نئے وزیر اعظم کے متعلق یہ گمان ہے کہ وہ اور (عصمت انونو بھی) فاشی اور نازی سیاست کی طرف زیادہ مائل ہیں۔

بحر روم کے متعلق ٹرکی کا اندیشہ

استنبول۔ ٹرکی کے جرائد "اطالوی خطرہ" کے متعلق مسلسل مضامین لکھ رہے ہیں۔ سُنا جاتا ہے کہ سرکاری حلقوں میں جرائد کی یہ پالیسی پسند نہیں کی گئی ہے لیکن ترکی باشندوں کا عام احساس یہی ہے کہ اٹلی کی طرف سے ایشیائے کوچک کے لئے خطرہ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ جب اٹلی فرانس کے مقبوضات پر دعوی کرنے کی جرات کر سکتا ہے تو کیا تعجب ہے کہ وہ ایک چھوٹے ملک کی طرف بھی ہاتھ بڑھائے اور جب وہ کسی بڑے ملک کی مقبوضات پر حملہ نہ کر سکے تو اپنی جوع الارض کو چھوٹے ملکوں میں تسکین دینا چاہئے۔

یمن کے اٹلی کے اثرات

ایک اینگلو انڈین معاصر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اٹلی کی سیاست کے بہت گہرے اثرات یمن پر پڑ رہے ہیں، دوستی کا عہد نامہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے اب اٹلی بہت بڑی مقدار میں یمن کے لئے سامانِ جنگ مہیا کر رہا ہے کہا جاتا ہے کہ یہ تمام سامان جنگ امام یحیی کو قرض دیا جا رہا ہے اور اس طرح یمن کو اٹلی کا مقروض بنا کر قابو میں لایا جا رہا ہے۔

اٹلی کے اثرات کے ساتھ ہی ساتھ جرمن اثرات بھی تجارت کے ذریعہ سے یمن پر مسلط ہوتے جا رہے ہیں۔ جرمن تاجر بہ تعداد کثیر یمن میں آ رہے ہیں اور اہل یمن سے تجارتی تعلقات قائم کر رہے ہیں یہ تجار درحقیقت نازی حکمت عملی کے دست و بازو ہیں اور ان ہی کے ذریعہ سے یمن میں جرمنی اپنا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔

قضیۂ فلسطین کا اثر عراق پر

لندن ۱۷ فروری۔ اس وقت قلمرو عراق میں تقریباً دو لاکھ قدیم یہود آباد ہیں فلسطین کی موجودہ نازک صورت حال نے مسلمانوں کے قلوب میں جو غم و غصہ کی لہر پیدا کر دی ہے اس کی وجہ سے حکومت عراق کو ان یہودیوں کی حفاظت کے سلسلہ میں بڑی دقتیں پیدا ہو گئی ہیں۔ اب تک حکومت مسلمانوں کو گول میز کانفرنس کے فیصلہ کا انتظار کرنے کی تلقین کرتی رہی ہے۔ لیکن الاہرام کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ نوری پاشا السعید وزیر اعظم عراق اور مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ سے جو گفتگو ہوئی اس میں عراق کی موجودہ صورت کو واضح کرتے ہوئے نوری پاشا نے صاف کہہ دیا کہ اگر مسلمانوں کے حسب منشاء تصفیہ نہ ہو سکا تو حکومت عراق کے لئے بالکل ناممکن ہو گا کہ عراقی یہود کی جان و مال کی حفاظت کے لئے ضمانت دے سکے۔ ایسی صورت میں یہود کو قلمرو عراق سے ہجرت کرنا پڑے گا کیونکہ رائے عامۃ المسلمین میں اتنا شدید ہیجان ہے کہ حکومت عراق اپنے اوپر یہود کی سلامتی کے لئے کوئی ذمہ داری نہیں لے سکتی۔

عراق ایک یہودی کو قبول نہیں کریگا

بغداد ۱۷ فروری۔ کچھ دنوں سے اخبارات نے یہ خبر پھیلا رکھی تھی کہ عراق تین لاکھ یہود کو بعض شرائط کے ساتھ عراق میں آنے اور آباد ہونے کی اجازت دینے کو تیار ہے۔ آج سرکاری طور پر اس خبر کی پر زور تردید شائع کی گئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومتِ عراق کسی شرط پر ایک یہودی کو بھی عراق میں داخلہ کی اجازت دینے کو تیار نہیں ہے۔

اٹلی کو ایک ترکی اخبار کی تنبیہ

استنبول۔ الاہرام کا نامہ نگار خاص اطلاع دیتا ہے کہ حال میں بعض ایطالوی جرائد نے جغرافیائی نقشے شائع کئے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی پر ایطالیہ کی للچائی ہوئی نظریں پڑ رہی ہیں ترکی اخبارات بڑی سخت تنقید کر رہے ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ ترکی اب "مرد بیمار" نہیں رہا ہے۔ ایطالیہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ حبشہ اور ترکی میں بڑا فرق ہے۔

مصر اور ایران کے تعلقات

"گریٹ برٹن اینڈ نیر ایسٹ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایران اور مصر کے سیاسی تعلقات میں اب اتنی ترقی ہو گئی ہے کہ طہران اور قاہرہ میں بجائے قنصل خانوں کے فریقین کے سفارت خانے قایم کر دیئے گئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۵ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۲

میمل پر جرمنی کا قبضہ

ہر ہٹلر نے اپنے اردگرد کی تمام چھوٹی چھوٹی جمہوریتوں پر قبضہ کرنا تقریباً طے کرلیا ہے اور وہ اپنے پروگرام کے مطابق اس پر عملدرآمد کر رہا ہے چنانچہ اسی پروگرام کے مطابق ۱۵ مارچ کو زیکوسلاویکیہ پر جرمن فوجوں نے قبضہ کرلیا اور ایک ہفتہ کے اندر یعنی ۲۲ مارچ کو میمل پر جرمنی فوجوں نے قبضہ کرلیا۔ جرمنی کے پروگرام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکے فتوحات میں ایک قطرہ خون گرے بغیر فتوحات ہو رہی ہیں اور جن جمہوریتوں پر قبضہ کیا جاتا ہے اسکی فوجیں اسکے سامنے ہتھیار ڈالدیتی ہیں۔

میمل کی پوزیشن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسکی آبادی ۱۵۰۸۹۳ ہے جنگ عظیم سے پہلے یہ علاقہ جرمنی کے قبضہ میں تھا مگر معاہدہ ورسل کی رو سے اسکو جرمنی سے علیٰحدہ کر کے سفیروں کی ایک کانفرنس کے سپرد کیا گیا مگر تین سال کے بعد لتھونیا کے ماتحت کر کے اسکو ایک ایسی حکومت بنایا گیا جسمیں فرانسیسی حکومت کو بھی دخل تھا مگر لتھونیا کو یہ طریقہ پسند نہ آیا لہذا لتھونیا نے ۱۵ جنوری ۱۹۲۳ء کو میمل پر یکایک حملہ کردیا اور جو فرانسیسی فوج وہاں تعینات تھی اسکو اطاعت قبول کرنے پر مجبور کر کے وہاں سے اسکو نکالدیا اس طریقہ سے لتھونیا کا میمل پر پورا قبضہ ہوگیا۔

۸ فروری ۱۹۲۴ء کو میمل کے متعلق ایک کنونشن بنایا گیا تھا جس پر ایک طرف لتھونیا کے دستخط تھے اور دوسری طرف برطانیہ، فرانس، اٹلی اور جاپان کے دستخط تھے۔

علاقہ میمل ایک خودمختار علاقہ حکومت لتھونیا کے ماتحت سمجھا جاتا تھا اس کا بندرگاہ بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے۔

۲۳ مارچ کو میمل میں ہر ہٹلر نے مندرجہ ذیل پرجوش تقریر کی ہے کہ:۔

مجھے آج دلی مسرت ہے کہ میں آج اس قابل ہوگیا ہوں کہ آپ کو پھر میں پیدائشی وطن میں شامل کرسکا ہوں آپ لوگ اپنے وطن کو نہیں بھولے تھے اور آپ کے وطن کو بھی آپکی یاد بے چین کر رہی تھی ایک کمزور جرمنی نے آپ کو چھوڑ دیا تھا لیکن آج آپ ایک ایسے جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ جو اتنا مضبوط ہے کہ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کرسکتا ہے خواہ دنیا اس کو پسند کرے یا نہ کرے اس وقت نئے جرمن میں ۸ کروڑ افراد شامل ہیں ہمارا اتحاد کبھی ختم نہ ہوگا اور نہ کوئی طاقت اس کو مٹا سکتی ہے۔

مندرجہ بالا الفاظ کے ساتھ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے دنیا کی طاقتوں کو چیلنج دیا جبکہ تمام دنیا نہایت بے چینی کے ساتھ میمل میں ہر ہٹلر کی تقریر کی منتظر تھی۔

تمام یورپ اور خصوصاً برطانیہ عظمیٰ میں ہر ہٹلر کے ان ارادوں سے سخت تردد اور پریشانی پیدا ہوگئی ہے اور جرمنی کے فتوحات کو روکنے کے لئے اس کے خلاف متحدہ محاذ قایم کیا جا رہا ہے جسمیں برطانیہ۔ فرانس۔ روس اور پولینڈ

کہ جلد کوئی متفقہ اعلان شایع ہونے والا ہے۔ ہر ہٹلر ایک مضبوط ارادے کا انسان ہے اسکے پاس طاقت ہے وہ موت کو زندگی پر ترجیح دینے والا انسان ہے وہ سنٹرل یورپ پر پورے قبضہ اور جرمنی عظمیٰ کا خواب دیکھ رہا ہے اس کے ارادے اسکی ہمت کی بدولت کامیاب ہو رہے ہیں اور وہ روز بروز طاقتور ہو رہا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یورپ کی کوئی حکومت اس کے مقابلہ کے لئے تیار نہیں ہے اسلئے وہ محض گیدڑ بھبکیوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

ہر ہٹلر جرمنی کے اردگرد کی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو ہضم کر رہا ہے مگر برطانیہ میں سر جان سائمن اور لارڈ ہیلی فیکس کے درمیان ابھی یہ اختلاف بھی طے نہیں ہوا کہ ڈفنس لائن کہاں قایم کی جائے سر جان سائمن کی رائے ہے کہ جنوب مشرقی یورپ کو ہر ہٹلر کے رحم پر چھوڑ دیا جائے اور اپنی ڈیفنس لائن خلیج فاسفورس کے ساتھ قایم کی جائے بخلاف اس کے لارڈ ہیلی فیکس کی رائے ہے کہ ہمیں اپنی لائن رومانیہ اور پولینڈ کی سرحد پر قایم کرنا چاہیئے۔ تاکہ جرمنی کی طاقت میں مزید اضافہ نہ ہوسکے مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ اور دوسری حکومتیں یہ سوچتی رہیں گی کہ کس طرح جرمنی کی طاقت میں اضافہ نہ ہونے دیا جائے اور کس سرحد سے اس کا مقابلہ کیا جائے اور جرمنی اپنے پروگرام کو پورا کرتا ہوا اپنی طاقت میں اضافہ کرتا جائیگا حقیقت یہ ہے کہ جرمنی کا مقابلہ کرنے کا کسی میں دم خم نہیں ہے اور یہ ایک حقیقت ہو کر رہیگی کہ سنٹرل یورپ کا جرمنی واحد مالک بن جائیگا اور پھر افسوس کرنا ایک فضول سی بات ہے۔

پوسٹ کارڈ دو پیسہ میں

مرکزی اسمبلی میں ۲۴ مارچ کو فنانس بل میں جو یہ ترمیم کی گئی تھی کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت تین پیسہ سے گھٹا کر دو پیسہ کردی جاوے وہ ۴۲ ووٹوں کے مقابلہ ۶۷ ووٹوں سے پاس ہوگئی مسلم لیگ پارٹی فائنانس بل کے سلسلہ میں اپنی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق رائے شماری میں غیر جانبدار رہی۔

مولانا قطب الدین

مولانا قطب الدین عبد الوالی جنہیں دہلی میں دفعہ ۳۰۲/۱۱۴ ماتحت کے گرفتار کیا گیا ہے انکی درخواست ضمانت عدالت سشن جج میں چودھری نعمت اللہ صاحب نے پیش کی اور عدالت نے مولانا کو دس دس ہزار کی دو ضمانتوں پر رہا کردینا منظور کرلیا ضمانت کی رہائی اس شرط پر ہوئی ہے کہ مولانا مقدمہ کی سماعت کے دوران میں کوئی پبلک تقریر نہیں کرینگے۔ مولانا موصوف کا مقدمہ ۲۴ مارچ کو مسٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہو کر ملتوی ہوگیا۔ آیندہ پیشی ۲۸ مارچ کو ہوگی۔

مولانا مظہر الدین مرحوم

مولانا مظہر الدین مرحوم کے قتل کے سلسلہ میں جو ملزم گرفتار ہوئے تھے انمیں سے محمد احمد نے اقبالی بیان مجسٹریٹ کے سامنے دیا ہے اور اس سلسلہ میں

آئینۂ کانپور

شہر کی فضا

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ہفتہ شہر کی فضا بالکل درست رہی۔ تمام بازار کھلے ہوئے ہیں اور کاروبار نہایت اطمینان کے ساتھ ہو رہا ہے اور ہندو مسلمانوں نے ایک دوسرے کے محلوں میں جانا بھی شروع کردیا ہے مگر ابھی لوگوں کے دلوں میں کسی قدر خوف ہے جو رفتہ رفتہ جاتا رہے گا۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جو ہندو یا مسلمان ایک دوسرے کے محلوں سے چلے گئے ہیں وہ اپنی اپنی جگہوں پر واپس آجائیں اور اسکے لئے محلہ والوں کو ایک دوسرے سے استدعا کرنا چاہیئے کہ وہ پھر اپنے اپنے مکانات میں تشریف لے آویں۔

اس سلسلہ میں امن کمیٹی بہت کچھ خدمات انجام دے سکتی ہے کیا ارکان امن کمیٹی اسپر توجہ فرمائیں گے۔

میونسپل بورڈ کا بجٹ

امسال بورڈ کا بجٹ شہریوں کی خدمات کا ایک شاندار ریکارڈ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے چنانچہ بورڈ نے کئی نئی اور مفید اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت کو محسوس کیا ہے اور اس کے لئے بجٹ میں گنجائش نکالی ہے۔

گرمیوں میں پانی کی سخت تکلیف ہوتی ہے لہذا واٹر ورکس کو وسیع کرنے کے لئے ۳½ لاکھ روپیہ خرچ کر کے اس تکلیف کو دور کیا جائے گا۔ بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ سارے شہر میں جبریہ تعلیم کی اسکیم کو رایج کیا جائے، چنانچہ اس کے لئے دو لاکھ روپیہ تو گورنمنٹ سے قرض لینا طے کیا ہے اور جو اسکولوں اور کالجوں کو امداد دی جاتی ہے اس میں بقدر تہائی رقم کم کرنے کی تجویز منظور کی ہے، بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ بورڈ کے اسکولوں کے لئے موزوں مکانات بطور خود بنائے جاویں اسکے لئے کافی روپیہ بجٹ میں رکھا گیا ہے۔

شہر میں مزید روشنی بڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور اسکے لئے بھی بقدر ۳۱ ہزار روپیہ زیادہ رکھا گیا ہے جن سڑکوں پر روشنی کا خاص انتظام ہوگا ان میں سے لاٹوش روڈ۔ ہالسی روڈ مال روڈ۔ اور سرسیا گھاٹ کی سڑکیں ہیں۔

مرض دق وسل جیسے موذی مرض کے روزافزوں اضافہ کو محسوس کرتے ہوئے بورڈ نے امسال یہ طے کردیا ہے کہ ایک دق وسل کا اسپتال بنایا جائے اور اسکے لئے بجٹ میں رقم رکھی گئی ہے۔

بہرحال بجٹ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۴۰-۱۹۳۹ء کے بجٹ میں شہری ضروریات پر کافی توجہ دی گئی ہے جسکے لئے ہم مسٹر بی۔ سی۔ سر یواستوا چیرمین میونسپل بورڈ اور ڈاکٹر ایس این تواری ایگزیکیٹو آفیسر کو مبارکباد دیتے ہیں۔

بجٹ ۴۰-۱۹۳۹ء کی آمد و خرچ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں کہ:۔

کانپور میونسپل بورڈ کے آیندہ سال یعنی ۴۰-۱۹۳۹ء کی آمدنی کا اندازہ ۳۶ لاکھ ۸۱ ہزار روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۳۹ لاکھ ۳۸ ہزار روپیہ کیا گیا ہے سال تمام یعنی ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء میں ۴ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کے بچنے کی امید کی گئی ہے اس طرح آمدنی ۴۱ لاکھ ۳۱ ہزار روپیہ ہوجائیگی اور خرچ کرنے کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء میں بورڈ کے پاس ایک لاکھ ۹۳ ہزار روپیہ بچنے کی امید کی جاتی ہے۔

آمدنی میں ٹرمنل ٹیکس سے ۸ لاکھ ۹۱ ہزار چنگی سے ایک لاکھ ۶۱ ہزار واٹر ٹیکس سے ۴ لاکھ ۲۵ ہزار پانی کی فروخت سے ۲ لاکھ دس ہزار عمارتوں اور زمینوں کی قیمتوں سے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار کلکٹر گنج کے شفاخانہ کی عمارت کی فروخت سے ۴۱ ہزار سرکاری قرضہ جات سے ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار روپیہ کی آمدنی کا تخمینہ ہے۔

اخراجات میں واٹر سپلائی پر ۳ لاکھ ۵۰ ہزار محکمہ صفائی پر ۲ لاکھ ۱۰ ہزار نالے اور نالیوں پر ۹۰ ہزار، کالجوں اور اسکولوں پر ۵ لاکھ ۱۰ ہزار

بنانے کے لئے، روشنی پر ایک لاکھ ۴۰ ہزار اسپتال اور شفاخانوں کے لئے ایک لاکھ، ۶ ہزار پبلک باغات اور پارکوں کے لئے ۸۰ ہزار۔ سڑکوں پر ایک لاکھ ۵۸ ہزار، بورڈ کے اسٹاف پر ۳۰ ہزار اور ٹیکسوں کی وصولیابی کے لئے ۸۶ ہزار روپیہ صرف ہونے کا تخمینہ ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو ہونے والا تھا مگر بوجہ کورم نہ ہونے کے جلسہ ملتوی کردیا گیا اور اب آیندہ جلسہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء ۱۲ بجے دن کو دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ میں منعقد ہوگا۔ کام ختم نہ ہونے کی صورت میں دوسرے دن بھی جلسہ ہوگا بہرحال اس سال کے آخری اجنڈے کو ختم کردیا جائیگا۔

اخبارات کیلئے احکامات

مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۱۸ مارچ کو زیر دفعہ ۱۴۴ یہ حکم نافذ کیا ہے کہ چونکہ کانپور میں فرقہ وارانہ جذبات کشیدہ ہیں اور ہر وقت نقض امن کا اندیشہ ہے اسلئے حکم امتناعی جاری کیا جاتا ہے کہ اندر حدود میونسپلٹی کانپور جوہی نوٹیفائڈ ایریا یا کنٹونمنٹ کے علاقہ میں کوئی شخص ایسا آرٹیکل، اشتہار یا پمفلٹ وغیرہ شایع نہ کرے جس سے ہندو مسلم جذبات میں کشیدگی بڑھنے یا نقض امن کا اندیشہ ہو یہ حکم تاحکم ثانی دو ماہ تک جاری رہے گا۔

اسی طرح مندرجہ بالا حدود میں اخبار فروشوں کو ایسی سرخیاں پکارنے یا آواز لگانے کی بھی ممانعت کی گئی ہے۔ جس سے اشتعال پیدا ہونے یا نقض امن کا خوف ہے۔

کرفیو آرڈر

شہر کی فضا چونکہ اب اصلی حالت پر آرہی ہے اسلئے حکام نے ۱۸ مارچ کو بجائے، بجے کے ۸ بجے رات سے کرفیو آرڈر کا نفاذ کیا تھا چونکہ خدا کے فضل سے اس تبدیلی کی وجہ سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی اس لئے اب حکام نے ۲۴ مارچ سے ۱۰ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ اس ماہ کے آخر تک کرفیو آرڈر کا بالکل خاتمہ ہوجائے گا۔ اور اہل شہر گذشتہ واقعات کو بھول کر بھائیوں کی طرح رہنے سہنے لگیں گے۔

اسپیشل پولیس

بلوہ کے سلسلہ میں فوری ضرورت کے مطابق اسپیشل پولیس جو بنائی گئی تھی وہ توڑ دی گئی ہے امن کمیٹی کی تجویز شدہ نام اسپیشل پولیس کے لئے کلکٹر صاحب کے پاس موجود ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان لوگوں کو اسپیشل پولیس بنا دیا جائے۔

نواب محمد اسمٰعیل

۲۲ مارچ کو نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب صدر پراونشل مسلم لیگ نے کانپور تشریف لاکر مسلم لیگ کے دفتر میں مسلم لیگ کے ذمہ دار عہدہ داروں سے تبادلہ خیالات کیا اور گوالٹولی۔ نواب گنج۔ چمن گنج وغیرہ کا مسلم لیگ کے عہدہ داران کے ساتھ دورہ کیا اور ڈاکٹر عبد الصمد کے بنگلہ پر آپنے کھانا کھایا اور شام کو آپ تشریف لے گئے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

۲۱ مارچ کی رات کو پنڈت جواہر لال نہرو دہلی سے الہ آباد جاتے ہوئے کانپور سے گذرے مقامی کانگریس لیڈروں نے آپ سے ملاقات کی اور شہر کی فرقہ وارانہ فضا سے آپکو مطلع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے کانپور جلد تشریف لانے کا وعدہ فرمایا ہے

تعزیری ٹیکس

کہا جاتا ہے کہ کانپور کے بلوہ کے سلسلہ میں حکام نے شہر سے ایک لاکھ روپیہ وصول کرنیکی اسکیم مرتب کر کے صوبہ کی حکومت کو منظوری کیلئے بھیجدی ہے۔

مولانا حسرت موہانی

۲۲ مارچ کو مولانا حسرت موہانی جو

آئے اسٹیشن پر آپکا شاندار استقبال کیا گیا۔ مولانا اس سلسلہ میں بیروت بھی تشریف لے گئے تھے۔ فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں مولانا عنقریب ہی انگلستان تشریف لے جانے والے ہیں۔

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش مسلمان ڈاکٹر عبد الصمد صاحب کو بلاوجہ مختلف طریقوں سے بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں حالانکہ ڈاکٹر صاحب ایک پرخلوص کام کرنے والے بزرگ ہیں، اور اس بلوہ کے سلسلہ میں آپ نے کافی اہل شہر کی خدمات بھی انجام دیں۔

رہائی

توپخانہ بازار سے جو لوگ گرفتار ہوئے تھے وہ مسٹر پی سی مہراسٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ۲۱ مارچ کو ضمانت پر رہا کردیئے گئے قابل مجسٹریٹ نے جس ہمدردی کے ساتھ ان لوگوں کی اول ہی وقت ضمانت کی منظوری دیدی اس کے لئے اہل محلہ آپ کے ممنون ہیں

آنجہانی ودیارتھی جی

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی نے ۱۹۳۱ء کے بلوہ میں جو اہل شہر کی خدمات انجام دی ہیں انکو اہل شہر کبھی فراموش نہیں کرسکتے حتی کہ انکی جان عزیز بھی لوگوں کو بچانے کے سلسلہ میں ضایع ہوئی۔ اس شہید قوم کی برسی کا جلسہ ۲۵ مارچ ۵½ بجے تلک ہال میں منعقد ہوگا۔ ہم کو اہل شہر سے پوری امید ہے کہ وہ زائد سے زاید اس جلسہ میں شریک ہوکر اپنا فرض ادا کریں گے۔

علیحدگی کی انتہا

ہم کو یہ دیکھکر از حد افسوس ہوا کہ ان یکوں پر کہ جن کے چلانے والے ہندو ہیں انکے اکوں پر سرخ سیاہی سے موٹے حرفوں میں لفظ "ہندو" کی تختیاں لگی ہوئی ہیں۔

ہندو سنگ نے اسکی تردید کی ہے کہ یہ تختیاں اسکی طرف سے لگائی گئی ہیں۔

بہرحال معلوم یہ ہوتا ہے کہ یہ تختیاں کسی منظم جماعت کی طرف سے لگائی گئی ہیں جو سخت قابل اعتراض اور ہندو مسلم تعلقات میں مزید خلیج پیدا کرنے کا باعث ہوسکتی ہیں لہذا ہم یہ استدعا کرینگے کہ جس جماعت کی طرف سے بھی یہ تختیاں لگائی گئی ہیں وہ براہ کرم ہندو مسلم تعلقات کو خوشگوار بنانے کے لئے یہ تختیاں اتروالیں۔

مس کجن

مس کجن کا تھیٹر کانپور آیا ہوا تھا کہ کانپور میں بلوہ ہوگیا۔ اس سلسلہ میں وہ کانپور سے باہر چلی گئیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ان کے تھیٹر کے چند ایکٹروں نے مس کجن۔ ان کی والدہ اور انکی نانی اور مسٹر حسنو خاں کے خلاف زیر دفعہ ۴۱۷، ۴۰۳ ایک مقدمہ دائر کیا ہے جسکی پیشی ۲۳ مارچ کو تھی مگر چونکہ سمن تعمیل ہو کر نہیں آئے اسلئے پیشی کی کوئی اور تاریخ مقرر کی گئی ہے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا بجٹ

۱۵ مارچ کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ایک جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایم۔ ایل سی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں ممبران ٹرسٹ نے نئے چیرمین صاحب کا خیر مقدم کیا اور مسٹر اودن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کی خدمات کا اعتراف کیا بعد ازاں آیندہ سال یعنی ۴۰-۱۹۳۹ء کے بجٹ پر غور ہوا۔

ٹرسٹ کی آیندہ سال کی آمدنی کا تخمینہ ۱۷ لاکھ ۱۸ ہزار ۵۵۵ روپیہ کیا گیا اور خرچ کا تخمینہ ۱۶ لاکھ ۹۲ ہزار ۳۰۰ روپیہ کیا گیا یعنی آمدنی سے خرچ بقدر ۲۶ ہزار ۲۵۵ روپیہ کم ہے۔

اس بجٹ میں سب سے بڑی رقم انجینیرنگ محکمہ کے لئے ہے یعنی ۹ لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ رکھی گئی ہے۔

خرچ کی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

ایک لاکھ ۳۲ ہزار ۸۵۰ روپیہ فیکٹری کے رقبہ کے لئے ۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۵۸۳ روپیہ جنوبی شہر کی توسیع کے لئے ۱۶ ہزار ۵۳۰ روپیہ خلاصی لائن اسکیم کے لئے ایک لاکھ ۶ ہزار ۹۸۹ روپیہ سیسہ مئو اسکیم کے لئے ایک لاکھ ۱۷ ہزار ۲۵۴ روپیہ گھٹیا اسکیم کے لئے ۶ سو روپیہ سول لائن اسکیم کے لئے ۲۰ ہزار ۷ سو روپیہ بیچ باغ اور دلیل پوروہ اسکیم کے لئے ۸۸ ہزار ۳۸۵

ایک مشہور قصہ ہے کہ چوہوں نے بلی کے ظلم و ستم سے تنگ آکر آپس میں ایک کانفرنس کی کہ یہ کمبخت بغیر اطلاع دبے پاؤں کمرے میں داخل ہو جاتی ہے۔ اندھیری رات میں پتہ بھی نہیں چلتا اور یہ ایک دم سے جھپٹ کر ہمیں چٹ کر جاتی ہے۔ بڑے جوش و خروش کا نفرنس تھی۔ لیکن اس قسم کا رزولیوشن تو کسی کو پیش کرنے کی ہمت نہ ہوئی کہ بلی پر ملکر حملہ کر دیا جائے۔ اس کی جگہ یہ قرار پایا کہ بلی کے گلے میں گھنٹی باندھ دی جائے تاکہ جب کبھی وہ اندھیرے کمرے یا کوٹھری میں داخل ہو تو اس گھنٹی کے بجنے سے یہ معلوم ہو جائے کہ بلی صاحبہ آرہی ہیں۔ جیسے سپرنٹنڈنٹ جیل کے جیلخانہ میں داخل ہوتے وقت گھنٹی بجائی جاتی ہے، اور سب قیدی ہوشیار ہو جاتے ہیں، ایسے ہی بلی کے داخل ہونے پر چوہے ہوشیار ہو جائیں۔ یہ بات سب چوہوں کو پسند آئی اور سب نے اپنی اپنی دمیں اٹھا کر اس کی تائید کی لیکن ایک بوڑھے چوہے کی دم نہ اٹھی بلکہ انھوں نے اپنے دو پنجے اٹھا کر بھرائی آواز میں یہ کہا کہ صاحبان آپ نے بلی کے گلے میں گھنٹی باندھنے کی تجویز تو پاس کر دی لیکن یہ بتایئے کہ آخر گھنٹی باندھے گا کون؟ یہ بات سنتے ہی تمام چوہے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے اور کانفرنس ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی اور آجتک بلی چوہوں کو ہڑپ کر جاتی ہے۔

یہی کیفیت یورپ میں دیکھنے میں آرہی ہے فسسٹ طاقتوں کے خلاف جمہوری حکومتوں میں یا یہ کہیئے کہ جمہوری سمجھی یا کہی جانے والی سلطنتوں میں بہت جذبہ پایا جاتا ہے لیکن مشکل یہی ہے کہ ان قوموں میں یہ دم خم نہیں ہے کہ بلی کے گلے میں گھنٹی باندھیں اور فیسزم کی بلی کو بھی اپنی طاقت کا اسی طرح احساس ہے جیسے ان چوہوں کو اپنی کمزوری کا احساس ہے۔

مگر گذشتہ ایک ہفتہ سے کچھ رنگ بدلا ہوا نظر آتا ہے بعض موٹے موٹے چوہے اس بات پر آمادہ ہو گئے ہیں کہ نہ صرف بلی کے گلے میں گھنٹی باندھی جائے بلکہ اس سے مقابلہ بھی کیا جائے اس میں شبہ نہیں کہ اتحاد بڑی طاقت ہے اگر ان سب چوہوں نے ملکر اس بلی یا بلوٹے کا مقابلہ کیا تو بہت ممکن ہے کہ چوہوں کی فتح ہو جائے لیکن ان چوہوں نے ایک بڑی غلطی کی کہ پہلے اس بلی کی پرورش کی اور اب وہ کمزور چوہوں کو کھا کھا کر بہت موٹی ہو گئی ہے۔

سنا ہے کہ لارڈ ہاوے والی لومڑی کو بہت جوش آرہا ہے اور انھوں نے جرمنی کی شرارتوں پر ایک شاندار تقریر کی ہے کوئی انھیں بیدست نہ سمجھے موقعہ آنے پر یہ خوب ہاتھ دکھا سکتے ہیں۔

لارڈ ہمرے کی تالی کا بھی لے لہجہ بدل گیا ہے انھوں نے پہلے تو ہر ہٹلر کی میٹھی میٹھی باتوں کو اپنے بھولے بھالے انداز میں صحیح سمجھ لیا تھا مگر اب انھیں یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ہر ہٹلر نے انھیں دھوکے میں رکھا یا زیادہ صاف لفظوں میں یوں سمجھ لیجئے کہ بیوقوف بنایا۔

یہ تو خیر مذاق کی باتیں تھیں مگر درحقیقت یہ ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس نے حال میں جو تقریر کی ہے اس میں ہر ہٹلر اور جرمنوں کو جواب بہت مدلل طریقہ پر دیا ہے مثلاً آپ نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ برطانی راج لوٹ مار یا دغابازی سے قایم ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر جگہ آزادی اور جمہوریت کے نشان چھوڑے ہیں۔

واقعی لاٹ صاحب کا فرمانا بالکل درست ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں تو اس آزادی کا اتنا زور رہا کہ وہاں کے اصل باشندوں کی تمام نسل اپنے جسم سے آزاد ہو کر عالم بالا میں پہنچ گئی

ہندوستان میں آزادی کو ہمارا دسمبر جانی گئی ص

یاد

از جناب ملک سلمان الارشد فاروقی

دل کے شکستہ ساز سے نغمے ابل پڑے
پوچھا کسی نے حال تو آنسو نکل پڑے

جب رات کو خوشنما دلفریب ستارے آب و تاب سے چمکتے ہیں اور اپنی دلکشی سے سب کے دلوں کو موہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اس وقت میں ان کی طرف دیکھنے لگتا ہوں اور حسرت سے سر جھکا لیتا ہوں کیونکہ تمہاری آنکھوں کی چمک ان سے شاید انکی دلکشی دیکھکر

تم یاد آنے لگتی ہو ریحانہ!!

برسات کی کالی رات ہے پانی جھم جھم برس رہا ہے۔ بجلی اس طرح سے چمک کر غائب ہو جاتی ہے جس طرح کہ تم جلوہ دکھا کر روپوش ہو گئیں حالانکہ بجلی اکثر چمکتی ہے اس کی روشنی دیکھکر جو تمہارے رخساروں سے ملتی جلتی ہے میرے محبت کے دریا میں تلاطم برپا ہو جاتا ہے اور اس تلاطم کا سبب۔

ریحانہ! تمہاری یاد ہوتی ہے،

تمہاری سکھیاں جب اکٹھا ہوتی ہیں اور اپنی شرارتیں شروع کرتی ہیں تو سب انکی معصوم شرارتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں مگر مجھکو ان سادہ شوخیوں میں بالکل ایسی کمی محسوس ہوتی ہے جیسے قالب بغیر روح کے۔ وہ مسکراتی ہیں مگر اس کی مسکراہٹ میں وہ کشش نہیں پاتا جو مجھکو تڑپا دیا کرتی تھی وہ چہل کرتی ہوئی چلی جاتی ہیں اور...... میں... تسکین دیتا ہوں۔ اپنے مضطر دل کو جو تمہاری یاد میں تڑپ رہا ہے۔

ص فلموں کو دیکھ کر اولمپک کھیل کا لطف اٹھا سکتے ہیں
نارنڈس فولک یعنی خانہ بدوش مخلوق۔

خانہ بدوش مخلوق اس فلم کا نام ہے جسکو ٹوبس سینما نے تیار کیا ہے اور عنقریب ہندوستان میں دکھایا جانے والا ہے اس فلم میں سرکس کی زندگی کو نہایت عمدگی سے دکھایا گیا ہے اگر انسان فلم کو دیکھے تو فوراً معلوم ہو جائے گا کہ بہترین فلم ایکٹر اس فلم میں کام کر رہے ہیں۔ جرمنی کا اسوقت سب سے زیادہ مشہور فلم ایکٹر ہنس البرس ہے جس نے اس فلم میں پارٹ کیا ہے جب وقت ایسے مشہور ترین فلم ایکٹر کسی فلم میں کھیلیں تو ضروری بات ہے کہ فلم کی وقعت بہت زیادہ ہو جاتی ہے اول تو اس فلم کا ڈائرکٹر وہ مشہور آدمی ہے جسکو فرانڈر کہتے ہیں اور جو ایک بین الاقوامی مشہور ہستی ہے۔ اب اگر اس کا تذکرہ کیا جائے کہ فلم ایکٹر کون ہیں تو ان میں اکثر ایسی ہستیاں موجود ہیں جو فلمی دنیا میں بہت زیادہ مشہور ہیں مثلاً عورت جو کام کر رہی ہے وہ ایک فرانسیسی خاتون ہے۔ اس ایکٹر کا نام فرانسے روز ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سے مشہور ترین ایکٹر اس فارنڈس فولک میں کام کر رہے ہیں جس وقت یہ فلم برلن میں دکھایا گیا تو بڑی زبردست کامیابی کا باعث یہ فلم ہوا کیونکہ اس سرکس کی زندگی اس طرح یہ فلم میں دکھائی گئی کہ جس کے متعلق یہ کہنا کہ بہت زیادہ حقیقت پر مبنی مبالغہ نہ ہوگا۔ سرکس کے بہترین سے بہترین سین دکھائے گئے۔ اور ساتھ کے ساتھ فلم کا فلم میں دکھایا جا رہا تھا ایک ہندو کاج کا مضمون ہوا۔ ہندوستانی مذاق کے نظریہ سے اگر اس فلم کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں اس فلم کو بہت زیادہ پسند کیا جائے گا کیونکہ ہندوستان کو ایسے فلموں سے بہت زیادہ دلچسپی ہے۔

متفرقات ۔ اس وقت ٹوبس سینما کمپنی اپنی اسٹڈیو میں ایک فلم تیار کر رہی ہے جس کا نام روبرٹ ×

شوہر کی اطاعت

از محترمہ رشید بیگم صاحبہ رانی گنج

آجکل ہماری اکثر آزاد خیال بہنوں کے دل و دماغ میں یہ بات سختی کے ساتھ پیوست ہو گئی ہے کہ مرد اور عورت کے حقوق یکساں ہیں اور ان کے مراتب میں کوئی فرق نہیں۔ اس خیال کے ماتحت وہ اپنے شوہر کو اپنا بے تکلف دوست اور اپنا ایک ہم مرتبہ شخص خیال کرتی ہیں اور اسی جذبہ اور احساس کے ماتحت ان کا طرز عمل کسی حد تک گستاخانہ اور تمرد آمیز ہوتا ہے۔ مجھے دوسرے خاندانوں کا تو حال معلوم نہیں۔ لیکن جہاں تک میرے گرد و پیش کے تمام مشاہدات کا تعلق ہے میں یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتی ہوں کہ زن و شوہر کے تعلقات میں پچاس فیصدی ناگواری اسی خیال اور جذبہ کی وجہ سے رونما ہوتی ہے۔ خود میرے خاندان کی چند عورتیں اسی وجہ سے تکلیفوں میں مبتلا ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کو اپنا ایک بے تکلف دوست اور اپنے برابر کا رفیق سمجھ لیتی ہیں اور سمجھتی تھیں۔ اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری کو ایک دقیانوسی خیال قرار دیتی تھیں۔

یورپ میں جو آجکل کثرت سے طلاق کے واقعات رونما ہو رہے ہیں انمیں بھی زیادہ تر اسی خیال، احساس اور جذبہ کو دخل ہے بات دراصل یہ ہے کہ قدرتی طور پر مرد کے اندر ایک حاکمانہ جذبہ ہوتا ہے اور وہ اس امر کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اس واسطے مذہب اور سوسائٹی نے بھی اسے گھر کی سلطنت کا پریسیڈنٹ قرار دیا ہے اب جو عورتیں کسی خاص مضمون یا تقریر سے متاثر ہو کر اپنے آپ کو شوہر کا ہم مرتبہ اور برابر کا ہمنشیں و دوست سمجھ لیتی ہیں وہ اپنے اطمینان و سکون کو اعلان جنگ دیتی ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرد کو قدرت نے اعلیٰ صفات، اعلیٰ قابلیت اور بہترین طاقت عطا کی ہے اور ظاہری طور پر بھی وہ عورت سے زیادہ قوی، دانشمند زیادہ دوراندیش اور زیادہ محنتی ہوتا ہے۔ اس لئے اسے گھر کی حکومت کا صدر قرار دیا گیا ہے اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو آرام پہنچانے اپنے بچوں کو پرورش کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے کافی سعی و محنت کرتا ہے ان خدمات کے بعد اگر وہ اس بات کا آرزومند ہوتا ہے کہ اسکی بیوی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے تو یہ اس کا ایک جائز مطالبہ ہے اور اس مطالبہ کا احترام نہ کرنا نہ صرف اخلاقاً بلکہ مذہباً بھی سخت گناہ ہے۔ میں اپنی تمام بہنوں سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ اگر وہ عیش و آرام اطمینان و سکون اور نیکنامی و نیک بختی کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہتی ہوں تو اپنے شوہر کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی خدمت کو اپنا فرض اولین سمجھیں۔

× روبرٹ رام ہے اس فلم کا ڈائرکٹر ہنس سرلٹ ہے اور ایکٹر کارلا رسٹ، روڈی گوڈن کرسٹ ہربرٹ ہوسر فرٹش کامپرسن قطرہ قطرہ میں اس فلم کا مواد ہنس سرلٹ نے کتاب کی صورت میں لکھا ڈائرکٹر شنا ئڈر ایڈن نے اپنا سال نو روز کی رات" کا فلم تیار کر رہا ہے اور اب دوسرے فلم تیار کرنے میں معروف ہیں۔ اس نئے فلم کا نام "دارالحکومت کی گلیاں" ہوگا اس فلم کی ابتدائی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

ایک اور ٹوبس فلم شروع کیا جانے والا ہے ×

بسنت

از جناب احسن عثمانی صاحب

جاڑا رخصت ہو رہا ہے۔ بسنت رُت آئی ہے، کیسا دل لبھانے والا موسم ہے، سرسوں پھولی، کھیتوں میں بسنتی رنگ کا دریا لہرانے لگا۔ یہ سرسوں کے ہرے بھرے کھیت اور یہ زرد زرد رنگ کے پھول کیسے بھلے معلوم ہوتے ہیں انگریزی کا نیا سال شروع ہے۔ پوس کے آخر مہینہ میں بسنت کی بہار رہتی ہے۔ انھیں دنوں بسنت پنچمی منائی جاتی ہے۔ بسنت کا تیوہار سبھی ہندوستانی مناتے ہیں بسنت کے دنوں میں اچھے موسم کی خوشی ہوتی ہے۔ اس خوشی میں ہندو مسلمان سب کا حصہ ہے۔ یہ ہمارے دیس کا قومی تیوہار ہے۔ امیر خسرو ہمارے دیس کے بہت بڑے عالم فقیر اور ہندی فارسی کے بڑے اچھے شاعر گذرے ہیں۔ ایک دن امیر خسرو کے پیر حضرت نظام الدین اولیا کسی فکر میں بیٹھے تھے۔ بسنت پنچمی کا دن تھا ہندو سرسوں کے پھول لئے گاتے بجاتے کالکاجی کے مندر میں جا رہے تھے۔ امیر خسرو نے بھی کھیت سے سرسوں کے پھول توڑے اور ایک ہندی دوہا گاتے ہوئے اپنے پیر کے سامنے پہنچے اور جھومنے لگے۔ یہ دیکھکر ان کے پیر کو ہنسی آگئی۔ انھوں نے کہہ دیا کہ آج سے مسلمانوں میں بھی بسنت ہوا کرے۔ اس وقت سے مسلمان بھی بسنت سے دلچسپی لینے لگے۔

پنڈت رتن ناتھ سرشار نے اپنی کتاب "فسانہ آزاد" میں لکھنؤ کے بسنت کا حال بھی لکھا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اودھ کے نوابی زمانے میں ہندو مسلمان دونوں بڑی دھوم سے بسنت مناتے تھے۔ شاہ مینا کی درگاہ میں بھی بسنت کا جماؤ ہوتا تھا، ہر چیز کو زرد رنگ دیا جاتا تھا کئی دن تک بسنت پنچمی کی دھوم دھام رہتی تھی۔

دیکھو بسنت کی بہار دلوں میں خوشی کی اُمنگ ہے لڑکیاں بسنتی ساڑی اوڑھے سرسوں کے پھولوں کا تحفہ پیش کر رہی ہیں چھوٹے بڑے سب بسنتی لباس پہنے ہیں گھروں میں چہل پہل ہے۔ لوگ بسنت کی خوشیاں منا رہے ہیں۔ ہندو مندروں میں سرسوں کے پھول چڑھائیں گے، دوست ایک دوسرے کو زرد رنگ کے پھولوں کا تحفہ دے رہے ہیں دعوتیں ہو رہی ہیں لوگ مل مل کے گا رہے ہیں۔

"آئی بسنت کی بہار"

× جسکا نام ہمدردی جھوٹ اردو میں ہوگا اور جرمن زبان میں اس کا نام بارم ہر سنگے لیوگے ہوگا۔ اس فلم کے تیار کرنے کا ڈائرکٹر آن ٹون اپنے ذمہ لے گا۔

میں گرفتار شدہ مشکلات جسکو جرمن زبان میں فریبٹس آبند لوئیز جس کا حال ہی میں جرمنی میں افتتاح ہوا بڑی زبردست کامیابی ہوئی ایک ٹوبس سینما کا فلم نفرت ہونیکا والا فلم ابتدائے فروری میں برلن میں دکھایا جانے والا ہے۔ اس فلم کا ڈائرکٹر نائٹ ہارلان ہے اور فلم کا چیف ایکٹر ہائنرش گے اورگ ہے۔ جو اپنا پارٹ بہتر سے بہترین کھیلتا چلا آرہا ہے۔ علاوہ ازیں اور جرمن مشہور ترین ایکٹر اس فلم میں کھیل رہے ہیں مثال کے طور پر پاؤل ویگنر جو باوجود اپنی عمر بڑھنے کے ابتک بہترین جرمن ایکٹر ہے جرمنی کا مشہور گویا شائبل یونین اپنے راگ سے مخلوق کو خوش کریگا۔

اُولمپک کھیل کا فلم

ہمارے خاص نامہ نگار برلن کے قلم سے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ برلن میں ۱۹۳۶ء میں بین الاقوامی کھیل کا ابتدا ہوا جسمیں تمام دنیا کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا جس وقت انسان ۱۹۳۶ء کا تذکرہ سنتا ہے تو خواہ مخواہ اولمپک کھیل کا خیال آجاتا ہے اسی وجہ سے یہ سال دنیا میں ہمیشہ کے واسطے مشہور رہے گا۔ لیکن باوجود ان باتوں کے جرمنی کی مشہور ترین فلم کمپنی نے تمام اولمپک واقعات کا اس طریقہ سے فلم لیا ہے کہ ہمیشہ کے واسطے ایک یادگار موجود رہے گی۔ اگر یہ بھی مان لیا جاتا کہ صرف تمام قسم کے کھیلوں کا فلم لیا گیا ہے تو یہ کوئی زیادہ نمایاں بات نہیں لیکن اس اولمپک فلم میں جس کی دو فصلیں ہیں خوبی یہ ہے کہ ان کھیلوں نے ابتدا سے لگا کر ابتک پوری تاریخی وجوہات اور تاریخی اولمپک کھیل کا فلم لیا گیا ہے اسی کی خاص وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں اولمپک فلم یعنی حصہ اول اور دوم نہایت ہی دلچسپ ہیں ابتدائے فلم میں تمام ایسے آثارات دکھائے گئے ہیں کہ جن سے پتہ چلتا ہے کہ اہل یونان کسی زمانہ میں کھیل کے نہایت ہی شوقین تھے دنیا نے اسی وجہ سے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس روایت کو ہمیشہ کے واسطے زندہ رکھے گی۔

جس وقت برلن میں ان دونوں اولمپک فلم کا افتتاح ہوا تو اس وقت نائب اعظم ہٹلر بذات خود ان فلموں کے دیکھنے کے واسطے تشریف لائے اور فلم کی بہت زیادہ تعریف کی اور حقیقت میں جس وقت یہ خیال کر لیا جائے کہ یہ دونوں فلم دکھائے جا رہے ہیں تو یہ معلوم ہوگا کہ انسان فلم نہیں دیکھ رہا بلکہ خود حقیقت لیں ان تمام چیزوں کا مشاہدہ کر رہا ہے، نہایت دلچسپ بین الاقوامی قیامگاہ تھی جسمیں تمام دنیا کے کھلاڑی اپنی اپنی قوم کی لاج رکھنے کو مقیم تھے اسی قیامگاہ میں ہندوستانی بھی موجود تھے۔ نہایت دلچسپ اس فلم میں وہ سین ہے جبکہ ہندوستان کے مشہور ترین دوڑانے والے سردار جی اپنی روزانہ مشق میں مشغول تھے اور وہ کس طرح کود پھاند رہے تھے اسی کے ساتھ فوراً ہی وہ باغ کا قطعہ دکھایا گیا جہاں نہریں بہ رہی تھیں۔ اور کونگرو کود رہے تھے۔ صرف ہندوستانی حضرات کو ہی نہیں دکھایا گیا بلکہ تقریباً تمام دنیا کی اقوام کو تقریباً اسی طریقہ سے اس فلم میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ جن کے دیکھنے میں لطف آتا ہے۔

اولمپک فلم کا دوسرا حصہ :- یہ دونوں حصے ٹوبس سینما نے تیار کئے ہیں۔ نہایت ہی دلچسپ ہیں کیونکہ اس حصے میں تمام کھیل دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ کس طرح کھلاڑیوں نے نقرئی تمغے حاصل کئے ہیں اور کس طرح سے انکو تمغے تقسیم کئے ہیں۔ جہاں کسی قوم نے تمغہ جیتا اسی وقت اس قوم کا قومی گیت گایا اور بذریعہ موسیقی بجایا گیا۔ لیکن اولمپک فلم میں ہندوستان کو زیادہ کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ صرف ہوکی کھیل میں ہندوستانی کھلاڑیوں کو تمغہ ملا۔ خاص طور پر ہندوستانی ہوکی کھیل کو نہایت مفصل اور نہایت عمدگی سے دکھایا گیا ہے اور دوسرے کھیلوں میں ہندوستان کو کامیابی نہیں ہوئی۔

جس وقت اولمپک فلم کے دونوں حصے ہندوستان میں دکھائے جائیں گے اسوقت ناظرین کرام ان تمام باتوں کا لطف اٹھا سکتے ہیں گو کہ آپ لوگ جرمنی اولمپک کے زمانہ میں تشریف نہیں لائے لیکن باوجود اس کے آپ دونوں ص

اقوال زریں

بغیر محنت اور کوشش کئے انسان اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہوسکتا

بغض. حسد. کینہ. یہ تین خصلتیں والے خدا کے نزدیک مجرم ہوتے ہیں۔

ہمیشہ خوش وخرم رہو، خوش رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیک خیالات کی اپنے دل میں پرورش کرو۔

دنیا میں جہانتک ہوسکے نیک کام اور بھلائی کرو، یہ ہی تمہارے ساتھ جائے گا۔

سخی حاکم کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کرلینا ہی دانائی ہے۔

گناہ اور خطا کا معاف کرنا فضل ہے اور سزا دینا عدل ہے لیکن عقلمند فضل کو چھوڑ کر عدل کی طرف رغبت نہیں کرتا۔

دشمن کو دوست اور دوست کو اور زیادہ دوست بنانا ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔

مظلوم کی آہ کا تیر کبھی خطا نہیں کرتا۔

از خود رفتہ عاشق کے گناہوں سے غفور الرحیم چشم پوشی کرتا ہے۔

موج تبسم

مکان کا مالک: (فقیر سے) تم شراب تو نہیں پیتے ہو؟
فقیر:- جناب عالی! پہلے آپ مجھے یہ بتائیے کہ آپ شراب پلانا چاہتے ہیں یا یونہی سوال کرتے ہیں۔ اس کے بعد جواب دونگا۔

خوبصورت کیشیر:- مجھے دو ماہ کی چھٹی دیجیے میں آرام کرنا چاہتی ہوں، کیونکہ میری خوبصورتی زائل ہو رہی ہے۔
منیجر:- تمہارے دل میں یہ خیال کس طرح آیا
کیشیر:- اب میں دیکھتی ہوں کہ خریدار اب ریزگاری اور روپے شمار کرنے لگے ہیں۔

پہلا دوست:- پانچ سال پیشتر تو تم بہت غریب تھے اب لدار کیسے ہوگئے۔
دوسرا دوست:- میں نے ایک شخص سے شرکت کی تھی۔ میرے پاس تجربہ تھا اور اس کے پاس دولت لیکن چند برسوں کے بعد جب شرکت ختم ہوئی تو میرے پاس دولت تھی اور اس کے پاس تجربہ۔

موہن:- ارے بھائی سوہن یہ تم کھڑکی سے کیوں کود رہے ہو۔
سوہن:- اسلیئے کہ حکیم صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں دن بھر اپنے دروازے سے باہر نہ جاؤں اور میری بیوی اس حکم کی تعمیل کرانیکو دروازہ پر پہرہ دے رہی ہے

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

بنگلہ کا سب سے پہلا اخبار "سمپ کودی" ہے جو کہ ۴ دسمبر ۱۸۲۱ء کو کلکتہ سے زیر ادارت راجہ رام موہن رائے شایع ہوا۔

فارسی کا سب سے پہلا اخبار راجہ رام موہن رائے کی ادارت میں "مرات الاخبار" کے نام سے ۱۲ اپریل ۱۸۲۲ء میں کلکتہ سے شایع ہوا۔

سونے کا وزن پانی سے انیس گنا زیادہ ہوتا ہے،

پارے کا وزن پانی سے پندرہ گنا زیادہ ہوتا ہے،

چاندی کا وزن پانی سے پندرہ گنا زیادہ ہوتا ہے،

اگر پانی میں نمک ملا دیا جائے تو انڈا سطح آب پر تیرتا رہے گا۔

ڈھاکے کا ململ اتنا مہین ہوتا تھا کہ چالیس گز کپڑا ایک ہاتھ کو کھلا انگشتری میں سما جاتا تھا

ہندوستان کی پیمائش ۱۴ لاکھ چھتیس ہزار دو سو اٹھاسی مربع میل ہے۔

افسانہ

بسنت کی رانی

از جناب گھونندن لال وصلی

بسنت کا خوشگوار موسم اور صبح کا سہانا وقت تھا نسیم سحر پھولوں سے اٹکھیلیاں کر رہی تھی آفتاب رات کی تاریکی کو چیرتا ہوا شفق کی جانب نمودار ہو رہا تھا اس کی سنہری کرنیں تمام چیزوں کو سنہری لباس میں ملبوس کر رہی تھیں۔ باغوں کی طرف دیکھنے سے آنکھوں کو طراوت و تازگی حاصل ہوتی تھی۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا تھا اور اس پر شبنم کے قطرے موتی سے بکھرے ہوئے معلوم ہوتے تھے لیکن یہ بہار اور کیفیت زیادہ دیر اکٹھی نہ رہی۔ چند لمحوں کے بعد یہ خوشنما موتی گھاس کے سبز فرش پر پانی کی صورت میں تبدیل ہو کر فنا ہوگئے

میں بھی اسی وقت اپنے تصورات میں غلطاں پیچاں سیر کو چلا جا رہا تھا، اچانک میری نگاہ ایک سبزہ زار پر پڑی جو نرگس اور گلاب کے پھولوں سے رنگین ہو رہا تھا۔ بھونرے خوشی کا ترانہ گا کر لوگوں کے دلوں کو مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچ رہے تھے اور پھولوں کی خوشبو سے دماغ معطر ہوا جاتا تھا۔

میں نے دیکھا وہ تمام پھول ایک نازنین مہ جبین کے گرد حلقہ کئے ہوئے ہیں۔ گویا وہ نازنین وہ ان تمام پھولوں کی رانی ہے۔ اسی دن میں نے تہیہ کیا کہ ایک دن میں اس بسنت کی رانی کو ضرور اپنی رانی بناؤں گا۔

میں اس حسن وجمال کی دیوی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا اتنے میں اس نے میری طرف دیکھا اور حجاب آمیز تبسم سے مسکراہٹ کی بجلی لبوں پر دوڑ گئی۔ بعد کو اس نازنین کی پیشانی پر بل پڑے ہوئے نظر آئے۔ جو شاید میری اس گستاخانہ نگاہ کا نتیجہ تھے۔

بعد ازاں میرے دل کی دنیا میں پریم و محبت کے طوفان موجزن ہونے لگے اس کی محبت کا جادو میرے دل پر تھا۔ میرے دل کی دسعتوں پر اس کے حسن وجمال نے قبضہ کرلیا۔ اس روز میں عشق و محبت کی دولت سے مالا مال ہو کر گھر واپس آیا۔ مگر محبت کی خلش میرے دل کو بیقرار کئے دیتی تھی۔ اور ایک گھڑی چین سے نہ بیٹھنے دیتی تھی۔

میرا معمول [illegible] میں ہر [illegible] اسی وقت جاتا اور اس کے دیدار سے اپنے دل کو تسلی دیتا۔ میں یہ معلوم کرنے کے لئے بہت بے چین تھا کہ اس حسن وجمال کی دیوی کا کیا نام ہے۔ آخر بڑی مشکلوں سے مجھے معلوم ہوا کہ اسکا پیارا نام "موہنی" ہے اور روز برا سٹریٹ (Roses Street) میں جو کہ باغ کی پشت پر ہی واقع ہے ایک عالیشان مکان میں رہتی ہے۔

میں یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے دل میں میری کوئی جگہ ہے یا نہیں لیکن میں اسے موہنی کے بجائے رانی کے نام سے پکارنا چاہتا تھا، کیونکہ رانی کا نام مجھے بہت پسند تھا، یہاں تک کہ میں ہر وقت "رانی رانی" کے نام کی مالا جپتا تھا۔ غرضکہ میں اسے اپنے دل وجان کی رانی تصور کرچکا تھا اور میں اس کا ایک معمولی پجاری بن گیا تھا۔

کچھ عرصہ وحشت وجنوں میں گذر گیا لیکن قدرت کے کھیل نیارے ہوتے ہیں، یہ معلوم کرکے مجھے سخت حیرت ہوئی کہ میری "رانی" وہی لڑکی ہے جس کے والد میرے پتا جی سے میرے ساتھ اس کی شادی کی بات چیت کر رہے ہیں۔ دنیا میں ایسا بہت کم ہوتا ہے لیکن میرے بسنت نے یہ نادر تحفہ چھپا رکھا تھا۔ ایک ماہ بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ ہم دونوں میں شادی ہوگئی، اور میں نے آخر کار "بسنت" کی رانی کو اپنی رانی بنا لیا۔

برطانیہ، فرانس امریکہ اور روس

لندن، ۲۰ مارچ۔ ڈیکوسلاویکیہ پر جرمنی کے قبضہ اور رومانیہ کو جرمن الٹی میٹم سے یوروپ میں جو خوفناک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے اس سے تمام یورپ میں تہلکہ مچا ہوا ہے، تمام یوروپین ملکوں کو اپنی اپنی فکر لگی ہوئی ہے۔ اور فوجی تیاریاں بڑے زور سے شروع ہوگئی ہیں، حکومت برطانیہ اس بارہ خاص طور پر گھبرائی ہوئی ہے۔ برطانی کیبنٹ کے روزانہ اجلاس منعقد ہو رہے ہیں اور وزیروں میں مشورہ جاری ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کل برطانی کیبنٹ کے اجلاس میں صورت حالات پر غور کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے دنیا کے امن چاہنے والے تمام ملکوں اور برطانیہ کے درمیان قریبی واسطہ قایم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں بیان کیا جارہا ہے کہ برطانیہ، فرانس، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور سوویٹ روس کے درمیان اتحاد قایم کیا جائے۔ اور پولینڈ، رومانیہ، یونان، ترکی، اور یوگوسلاویکیہ بھی ان کے ساتھ شامل ہوں گے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ چار بڑی بڑی طاقتوں یعنی برطانیہ۔ فرانس ریاستہائے متحدہ امریکہ اور روس کی ایک کانفرنس ہونے والی ہے جسمیں ایک مشترکہ پالیسی تیار کی جائیگی۔ ادھر جرمنی مشرق کی جانب بڑھتا چلا جارہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں مشرق کی جانب بڑھ رہی ہیں ان کے منزل مقصود کا کسی کو کوئی علم نہیں ہے ہر ہٹلر اور ان کے خاص مشیروں کے سوائے ابھی کسی کو معلوم نہیں کہ اب جرمنی کا کیا ارادہ ہے، بہرحال رومانیہ کو وہ الٹی میٹم دے چکا ہے۔

پولینڈ میں تیاریاں

رومانیہ کو جرمنی کے الٹی میٹم سے پولینڈ کو بھی خطرہ لاحق ہوگیا ہے معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ اور پولینڈ کے فوجی افسروں میں گفتگو شروع ہوگئی ہے پولینڈ اور ہنگری کی اب مشترکہ سرحد ہوگئی ہے اور اگر جرمن فوجیں رومانیہ میں داخل ہوئیں تو انکو ان کی سرحد پار کرکے جانا ہوگا۔ اس سے بھی ایک نئی صورت پیدا ہوگئی ہے۔

اخبار سنڈے ٹائمز کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ رومانیہ کے سفیر موسیو ٹلائی نے لارڈ ہیلی فیکس سے یہ کہا کہ جرمنی فوجوں کے ۴۰ ڈویژن مشرق کی جانب کوچ کرنے والے ہیں، رومانیہ کے حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر جرمنی رومانیہ پر حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے تو اسکو اسمیں کم سے کم دس روز لگیں گے۔

زیکوسلوویکیہ کی حکومت امریکہ میں قایم ہوگی

لاس اینجلس، ۲۰ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ ڈاکٹر بینس ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک عارضی زیکوسلوویکیہ گورنمنٹ قایم کرینگے ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ڈاکٹر بینس زیکوسلوویکیہ کے سابق پریزیڈنٹ ہیں۔

ملک معظم سے وزیر اعظم کی ملاقات

لندن ۱۹ر مارچ۔ یورپ میں حسب طریقہ پر تشویشناک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔ برطانیہ کی رائے عامہ کو اس کا پوری طرح احساس ہوگیا ہے اور ایک مشہور مدبر نے فرمایا کہ ملک کے روبرو ایک نہایت خوفناک صورت پیش ہے جیسا کہ جنگ عظیم کے تاریک سے تاریک دنوں میں بھی نہیں آیا ہوگا۔ کل سہ پہر برطانی کیبنٹ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہو جہیں لارڈ ونسی مین کے علاوہ جو کہ سفر میں ہیں اور سر سیموئل ہور کے جو کہ بیمار ہیں باقی سب وزرا شریک ہوئے۔ اجلاس میں شرکت کے لئے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برمنگھم سے واپس آئے۔ اجلاس شام کے ۵ بجے شروع ہوا اور ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ پر ختم ہوا معلوم ہوا ہے کہ وزیروں نے عام صورت حالات پر غور کیا۔ عوام کو صورت حالات سے کسقدر گہری دلچسپی ہے اسکا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہے کہ ڈاؤننگ اسٹریٹ کے سامنے سیکڑوں اشخاص جمع ہوگئے۔ اور ان پر کنٹرول کرنے کے لئے مزید پولیس کا انتظام کرنا پڑا۔ لندن واپس آنے پر مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ مجھے اب کچھ نہیں کہنا ہے اور جو کچھ کہنا تھا گذشتہ رات کہہ چکا ہوں کیبنٹ کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ نے تقریباً ۲۰ منٹ تک لارڈ ہیلی فیکس سے بات چیت کی۔ لارڈ ہیلی فیکس نے فرانس، امریکہ، روس اور جرمنی کے سفیروں نے بھی ملاقات کی۔ رومانیہ کے وزیر موسیو ٹلائی نے بھی لارڈ ہیلی فیکس سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے جرمنی کے مطالبات کے متعلق لارڈ ہیلی فیکس کو اطلاع دی۔ جرمن سفیر مقیم لندن کو برلن کو اسس بلایا گیا ہے۔ اور آج سہ پہر برلن کو روانہ ہوگئے ہیں۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے برطانی فرانسیسی سفیروں کو مطلع کیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کا پروٹسٹ مسترد کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ سیاسی قانونی اور اخلاقی کیفیت سے خارج ہیں، مسٹر چیمبرلین نے ملک معظم سے ملاقات کی اور یورپ کی صورت حالات سے مطلع کیا۔

مولانا قطب الدین کی گرفتاری

دہلی ۱۹ر مارچ۔ کل شام ۶½ کے قریب فتحپوری میں پولیس کی آمد سے ایکدم بہت سنسنی پھیل گئی جبکہ پولیس کی ایک جمعیت نے شیخ ظہور علی صاحب سب انسپکٹر تھانہ فیض بازار کی سرکردگی میں کورونیشن ہوٹل میں چھاپہ مارکر مولانا قطب الدین صاحب عبدالوالی فرنگی محلی کو دفعہ ۳۰۲/۱۱۵ تعزیرات ہند کے ماتحت گرفتار کر لیا اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ مولانا قطب الدین کی یہ گرفتاری اس مبینہ اشتعال انگیز تقریر کی بنا پر کی گئی اور جس میں مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء اور لیڈروں کے قتل کے لئے اشتعال دلایا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل شام کو ۶ بجے سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک سپاہی کورونیشن ہوٹل میں گیا۔ اور معلوم کیا کہ مولانا کس کمرے میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اتفاق سے مولانا کل اسی وقت ہوٹل سے رخصت ہونے والے تھے۔ چنانچہ سی۔ آئی۔ ڈی کا سپاہی فوراً پہنچ گیا۔ اور ایک ہی منٹ کے بعد پولیس کی جمعیت ہوٹل میں اوپر چلی گئی۔ اور کمرہ نمبر ۳ میں جاکر جہاں مولانا ٹھہرے ہوئے تھے انھیں دفعہ ۳۰۲/۱۱۵ کے ماتحت گرفتار کر لیا اور ہتھکڑی لگا کر حوالات میں لے گئی۔

رانی صاحبہ سدھولی کی پراسرار موت

رانی صاحبہ کوی سدھولی کو آج بعد دوپہر لنگی ال مشری راج ماتا جی رام نگر کی جائے رہائش سٹیشن روڈ پر مرا ہوا پایا گیا۔ آپ کنہانی راجہ سرامیال سنگھ جی کے لڑکے کی بیوی تھیں۔

کانگریس ہی ملک کی سب سے بڑی جماعت ہے

مسلم لیگ کانفرنس میں نواب محمد اسمٰعیل کی تقریر

گورکھپور ۱۹ر مارچ۔ نواب محمد اسمٰعیل نے کل شام یو پی مسلم لیگ کانفرنس میں اپنا خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے یہ دعویٰ کیا ہے کہ مسلم لیگ اب چند مٹھی بھر مالدار آدمیوں کے قبضہ میں نہیں ہے اور نہ وہ کسی ایک طبقہ کی انجمن ہے بلکہ تمام مسلمانوں کی نمایندہ ہے ہوبجاتی آزادی نافذ ہونے کے بعد سے مسلم لیگ کا آئین بالکل تبدیل ہوگیا ہے کہ وہ اب ایک جمہوری انجمن ہے اور مکمل آزادی اس کا نصب العین ہے۔

اس الزام کا حوالہ دیتے ہوئے کہ مسلم لیگ برطانی ملوکیت پرستی کی حامی ہے۔ آپ نے کہا ان لوگوں کو ایسے الزامات لگانا زیب نہیں دیتا جو کہ اپنے اصولوں کے برخلاف اندھا دھند ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہیں جو کہ کانگریس کا ۴ آنہ کا بھی ممبر نہیں ہے۔ کیا اس شخص نے حال ہی میں کانگریس کو بھی حکومت برطانیہ کا دوست نہیں بتایا ہے۔ اس وقت کانگریس سب سے بڑی جماعت ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اس کے سوائے اور کسی کی پرواہی نہیں کرتی۔

نواب محمد اسمٰعیل خاں نے فیڈرل سکیم کی جانب اپنی مخالفت کا اعادہ کیا۔ اور کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے مطالبہ کی بھی مخالفت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ جب تک ہندو مسلم مسئلہ اطمینان بخش طور پر حل نہ ہوجائے اس وقت تک کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی طلب کرنا ممکن نہیں ہے۔

آپ نے مسلم لیگ کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ریاستوں میں کانگریس کے ایجی ٹیشن کے پیش نظر ریاستی مسلمانوں کے حقوق کی نگرانی کرتی رہے۔

فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ صرف سیاسی بے چینی ہی اس کے لئے ذمہ دار نہیں ہے۔ سخت گیری کی پالیسی سے فرقہ وارانہ فسادات ختم نہیں ہوسکتے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ شکوک اور خدشات کو دور کیا جائے اور مختلف فرقوں کے لیڈروں سے مشورہ کرنے کے بعد مذہبی حقوق کے متعلق ایک واضح پالیسی بنائی جائے۔

سر تیج بہادر سپرو کی صدارتی تقریر

دہلی ۲۰ر مارچ۔ پرسوں رات کو ۹½ بجے سے آل انڈیا مشاعرہ (ہارڈنگ لائبریری دہلی) کا سالانہ مشاعرہ ٹاؤن ہال میں زیر صدارت عالی جناب رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو شروع ہوا۔ اور سر تیج بہادر سپرو نے مشاعرہ کے منتظموں کا شکریہ ادا کیا۔

اُردو زبان کے متعلق سر تیج بہادر سپرو نے کہا کہ اس بارے میں میں اپنے خیالات صفائی سے ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک اُردو کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہے۔ اُردو زبان ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی طرف سے زد میں ہے۔ ایک جانب اُس زبان میں غیر مانوس الفاظ بھرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ دوسری جانب مانوس الفاظ نکالے جارہے ہیں۔ اُردو زبان ہندوؤں اور مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے دہلی لٹ چکی، دہلی کا خزانہ لٹ چکا مگر یہ زبان دہلی کا قیمتی سرمایہ ہے، آپ اُسے نہ لٹنے دیں۔

ہندوستانی زبان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ میں اُردو زبان کو سمجھ سکتا ہوں میں ہندی زبان کو سمجھ سکتا ہوں لیکن یہ مخلوط لفظ ہندوستانی میری سمجھ میں نہیں آتا۔ مجھے دو برس پہلے اس لفظ سے اتنی الجھن نہ ہوتی تھی جتنی اب ہوتی ہے یہ لفظ ہی نیا ہے۔ پہلے ادب میں یہ لفظ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ ممکن ہے کہ اب سے دو برس بعد کوئی ایسی زبان بن جائے لیکن اس عرصہ میں آپ اپنا موجودہ سرمایہ کھو بیٹھیں گے۔ زبان کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو قانون کے ذریعہ بنائی جاسکے۔ لیجسلیٹو اسمبلیاں ایکٹ بنا سکتی ہیں زبان نہیں بنا سکتیں۔ زبان بنانے والے تو ہم آپ ہیں۔

فرانس اور رومانیا کی فوج

پیرس ۲۰ر مارچ۔ افواہ ہے کہ تین کلاسوں سے فوجی ماہروں کو طلب کیا ہے ابھی تک اسکی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے لیکن اتنا ضرور بیان کیا جاتا ہے کہ فوج ضرور طلب کی گئی ہے

بخارسٹ اور رومانیہ سے اطلاع ملی ہے کہ بہت سے شہریوں کو فوج میں طلب کیا گیا ہے۔ کچھ کو بارکوں میں رکھا گیا ہے اور کچھ کو مشرق اور کچھ کو جنوب مشرق کی جانب بھیجا گیا ہے۔

مصری ڈیلیگیشن سے جرنلسٹوں کا اہم انٹرویو

دہلی ۱۹ مارچ۔ مقامی جرنلسٹوں کو مصری ڈیلیگیشن نے انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہندوستان دوستانہ مشن پر آئے ہیں۔ ہمارے مشن کا یہ مقصد نہیں ہے۔ کہ ہم جماعتی پالٹکس میں مداخلت کریں۔ ان مسئلوں کو خود ہندوستانی حل کرینگے۔ حالات خود بخود انہیں کامیابی کی طرف لے جائیں گے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان کے لیڈر خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں، اپنے مفادوں کو قومی مفادوں پر ترجیح نہیں دیں گے ہم یہاں مشورہ دینے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ ہم مشورہ نہیں دے سکتے۔ ہمارے لئے یہ حد سے باہر قدم رکھنا ہوگا۔

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے ڈیلیگیشن نے کہا کہ ہندوستان کی مختلف جماعتوں کا مقصد ملک کی آزادی حاصل کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستانیوں میں سوائے چند معمولی باتوں کے مقاصد میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے جس کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ چیزیں طے ہو سکتی ہیں، اور طے ہو جائینگی۔ ہمارا پختہ یقین ہے کہ سب کا مقصد قریب قریب ایک ہی ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اتحاد عمل سے اپنا مقصد حاصل کر سکیں گے۔ تہ دل کے ساتھ ہماری یہ خواہش ہے کہ جلد سے جلد کوئی حل نکل آئے تاکہ ملک میں کام کرنے والی مختلف جماعتیں ایک ہو جائیں۔

مسلمانوں کے لئے علیحدہ فیڈریشن قایم کرنے کی جو نئی تحریک کی گئی ہے جب اس کے متعلق رائے دریافت کی گئی تو ڈیلیگیشن نے فرمایا کہ "یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا کیونکہ مصر میں اس قسم کا سوال کبھی نہیں اٹھایا گیا۔ ہم یہاں اس قسم کے سوالوں کے جواب دینے نہیں آئے ہیں، ہم تو صرف یہی کہہ سکتے ہیں کہ فرقہ وارانہ جذبات نہیں ہیں۔ ہم سب اپنے آپ کو مصری سمجھتے ہیں ہم پہلے مصری ہیں۔ اور بعد میں مسلمان ہیں۔ ہندوستان میں اس وقت جو مختلف جماعتیں قایم ہیں ان کے وجود سے ملک کی بھلائی نہیں ہے۔

جب حکومت برطانیہ کی خوش کرنے والی پالیسی کے متعلق دریافت کیا گیا تو ڈیلیگیشن نے جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ رعایتیں دینے اور خوش کرنے کی پالیسی خراب ہے، اس پالیسی میں ہمارا اعتماد نہیں ہے کیونکہ ہمیں کسی نو آبادی کے مفاد کی حفاظت نہیں کرنی ہے۔ ہمارے حالات اس وقت جنگ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ جمہوریت میں ہمارا اعتقاد ہے اور ہر جگہ ہم جمہوریت کو محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں۔

ڈیلیگیشن نے ہندوستان کے متعلق اپنے تاثرات ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ "ہم نے ہندوستان کو اپنی توقع سے کہیں زیادہ پایا۔ ہم نے یہاں تمام جوانوں اور بوڑھوں میں قومی جذبات موجزن پائے۔ ہم نے آپ کے حوصلہ افزا لیڈر مہاتما گاندھی جی سے ملاقات کی اور تری پوری میں پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر بوس۔ سردار پٹیل، خان عبدالغفار خاں۔ مولانا آزاد اور شاعرہ سروجنی نائیڈو سے ملے ہم سمجھتے ہیں ان لیڈروں کے ہاتھوں میں ہندوستان کا مستقبل محفوظ ہے۔

ہمارے ملک کے لوگ ہندوستان کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ ہمیں جو کچھ تھوڑا بہت معلوم ہے وہ محض انگریزوں کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ ہم آپ کے ملک سے محض سیاسی تعلقات ہی قایم کرنا پسند نہیں کریں گے بلکہ ہم تمدنی اور دوسرے تعلقات بھی قایم کریں گے۔ تاکہ ان دونوں ملکوں کے باشندوں میں براہ راست میل جول ہو سکے۔

ایک لاکھ سپاہ کا اجتماع

بوڈاپسٹ۔ ۲۰ مارچ معلوم ہوا ہے کہ ہنگری کے ہوائی جہاز نے جو رومانیہ اور اتھونیا کے درمیان سرحد پر گشت لگا رہا تھا۔ رومانیہ کے علاقہ پر پرواز کیا۔ اس کے بعد ہنگری کے کمانڈر نے اس سلسلہ میں رومانیہ کے کمانڈر انچیف سے معافی مانگی۔

رومانیا اور ہنگری نے دونوں نے فوجوں کو طلب کر لیا ہے اور ایک بہت بڑی تعداد میں فوجیں اتھونیا کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ تقریباً ایک لاکھ مزید سپاہ، رومانیا اور اتھونیا کی سرحد پر بھیجی جا رہی ہے۔

سبھاش بابو کو نہرو جی کا تار

نئی دہلی ۲۰ مارچ۔ لابی حلقوں کی بات چیت سے یونائیٹڈ پریس کو یہ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے سبھاش چندر بوس صدر کانگریس کے پاس ایک تار بھیجا ہے جس میں ان کی توجہ اس جمود کی جانب مبذول کرائی گئی ہے جو کہ ورکنگ کمیٹی کے نہ ہونے کی وجہ سے اس وقت کانگریسی تحریک میں درپیش ہے۔ پنڈت جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے صدر کانگریس پر اس بات کے لئے زور دیا ہے کہ وہ نئی ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے نام طے کرنے کے لئے جلد از جلد مہاتما گاندھی سے ملاقات کریں۔

نواب صاحب رامپور گوالیار میں

گوالیار ۱۹ مارچ۔ آج صبح نواب صاحب رامپور یہاں پہنچے اور مہاراجہ سندھیا نے ان کا استقبال کیا۔ فوج نے نواب صاحب رامپور کو گارڈ آف آنر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب کل تک محل میں قیام کریں گے۔

لتھونیا کو جرمنوں کا الٹی میٹم

میل ۲۱ مارچ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی جلد ہی کوئی نیا گل کھلانے والا ہے اور کوئی ...

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
نوٹس

۳۹-۱۹۳۸ء میں جن لوگوں پر ٹیکس حیثیت جائداد ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور تشخیص کیا گیا ہے وہی ٹیکس ۴۰-۱۹۳۹ء میں بھی قایم رہے گا۔ لہذا جملہ ٹیکس دہندگان ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو ...

برخاست شدہ افسروں کو پھر سے تعینات کیا جائے اور جتنے عرصہ وہ برخاست رہے ہیں ان کی تنخواہیں ادا کی جائیں۔ لتھونیا کی فوج اور سرحدی پولیس کو میمل سے واپس بلا لیا جائے۔ میمل کے جرمنوں کے لیڈر ڈاکٹر نیومن نے اعلان کیا ہے کہ ہم جرمنی میں واپس جانا چاہتے ہیں (جنگ عظیم سے پہلے میمل جرمنی میں شامل تھا) حکومت لتھونیا کے وزیر خارجہ سے آج جرمن وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔

پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ لتھونیا اور پرشیا کی سرحد پر جرمن فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ برطانی پارلیمنٹ میں نائب وزیر خارجہ مسٹر بٹلر نے بیان کیا کہ حکومت برطانیہ میمل کی صورت حالات کا گہرا مطالعہ کر رہی ہے۔

جاپان کا نیا قدم

شنگھائی ۲۱ مارچ۔ اب جبکہ یورپ میں کشیدگی بڑھی ہوئی ہے اور ہر ایک ملک کو اپنی اپنی فکر پڑی ہے۔ جاپان نے اس موقع کو غنیمت جانکر شنگھائی کی بین الاقوامی بستی کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس بستی میں تمام ملک کے باشندے رہتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان اسکو اپنے کنٹرول میں لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ اب تک اس علاقہ پر بین الاقوامی کنٹرول ہے۔ ستمبر میں بھی کنٹرول نے اس قسم کے مطالبات پیش کئے تھے۔

یوپی میں تحقیقات شروع ہو گئی

الہ آباد ۲۱ مارچ۔ یوپی کے ڈیلیگیٹوں میں اس تحقیقات کی وجہ سے بڑی سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو کے ایما پر ان ڈیلیگیٹوں کے خلاف شروع ہوئی ہے۔ جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انھوں نے تری پوری میں کانگریس کے اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو کے خلاف مظاہرہ میں شرکت کی تھی۔ مسٹر سری کرشن کو اس تحقیقات کا انچارج بنایا گیا ہے۔ اور انھوں نے بغیر دیر کئے تری پوری کانگریس کے یوپی ڈیلیگیٹوں کے نام سرکلر جاری کر دیئے ہیں کہ وہ ان ڈیلیگیٹوں کے نام بتائیں جنھوں نے نہرو جی کے خلاف مظاہرہ کیا۔

یوروپین ملکوں کی کانفرنس

ماسکو ۲۱ مارچ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس نے برطانیہ کی اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ یورپ کی صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس بلائی جائے معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ۔ فرانس۔ رومانیہ۔ پولینڈ اور ترکی کے درمیان ایک کانفرنس ہوگی۔

خواجہ حسن نظامی اور امام صاحب جامع مسجد

دہلی ۲۱ مارچ۔ مولانا مظہر الدین صاحب کے قتل کے بعد دہلی کے مسلمانوں کی آپس میں کشیدگی فرید طول پکڑتی جا رہی ہے۔ اور اب مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب کی گرفتاری کے بعد معلوم ہوا ہے کہ خواجہ حسن نظامی صاحب اور شاہی امام صاحب جامع مسجد کو دھمکی کی چٹھیاں ملی ہیں جنمیں لکھا گیا ہے کہ وہ اپنا رویہ بدل لیں ورنہ انھیں قتل کر دیا جائے گا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یہ چٹھی ایک پارٹی کی طرف سے آئی ہے جس نے اسی خط میں اپنے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ دہلی اور آس پاس کے ضلعوں میں کام کرتی ہے یہ دونوں چٹھیاں پولیس کے حوالہ کر دی گئیں اور پولیس نے دفعہ ۵۰۶ تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

مہاتما جی کی تنبیہ

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ مہاتما گاندھی نے ٹراونکور کی صورت حالات کے بارے میں آج رات ایک بیان شایع کیا جسمیں انھوں نے ٹراونکور کے باشندگان کو حسب ذیل تلقین کی ہے:۔

اگر مجھے مشورہ دینا ہے تو مجھے صورت حالات کا مطالعہ کر لینے دیا جائے اور باشندگان ریاست کو دوبارہ سول نافرمانی کرنے سے پہلے میری رائے کا انتظار کرنا چاہیئے۔

بحکم جناب مسٹر امبکا پرشاد سریواستو منصف صاحب بہادر شہر کانپور

اطلاعنامہ واسطے ظاہر کرنے وجہ اس امر کے کہ حکم نیلام قطعی کیوں نہ صادر کیا جائے

بعدالت منصفی شہر کانپور

کانپور میونسپل بورڈ — ڈگریدار سائل

بنام مسماۃ بادشاہی خانم — مدیون ڈگری فریق ثانی

بنام مسماۃ بادشاہی خانم زوجہ امیر خاں قوم مسلمان ساکن محلہ انور گنج کانپور

ہرگاہ مدعی ڈگریدار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۳۴۴ سنہ ۱۹۳۶ء کہ جو بتاریخ ۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ مابعہ -/۱۰/۱۶۶ گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۵ ماہ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہو پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم
مسفرم
عدالت شہر منصفی کانپور
مہر عدالت

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ میونسپل بورڈ کانپور نے بعد منظوری گورنمنٹ ہاؤس ٹیکس اور واٹر ٹیکس کی ادائیگی میں سوا چھ فیصدی کی رعایت (ریبیٹ) دینا منظور کیا ہے بشرطیکہ ٹیکس مذکور یکم اپریل ۱۹۳۹ء اور یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء سے چھ ہفتہ کے اندر ادا کر دیئے جائیں۔

ٹیکس دہندگان کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس رعایت (ریبیٹ) سے فائدہ اٹھائیں گے ٹیکس واجب الادا کی رقم وہی ہوگی جو سال رواں میں ادا کی گئی ہے۔ لیکن اگر اس کے متعلق کوئی شبہ ہو تو ٹیکس دہندگان سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے ڈویژن کے ٹیکس سپرنٹنڈنٹ سے دفتر میونسپل بورڈ میں یا تو خود ملکر یا بذریعہ تحریر وقت سے پہلے ضروری معلومات حاصل کر لیں۔

ایس۔ این۔ تیواری
اکزیکیٹو آفیسر میونسپل بورڈ کانپور
مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۳۹ء

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ ہر خاص و عام کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے "رام موہن کے احاطہ" میں پبلک گلی اعلان (ڈکلیر) کرنا تجویز کیا ہے۔

نوٹس کی تاریخ اشاعت سے دو ماہ کے اندر جو اعتراض دستخط شدہ وصول ہونگے ان پر بورڈ غور کریگا۔

اس کا نقشہ آفس سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں کام کے دنوں میں کسی دن ۱۱ بجے دوپہر سے ۴ بجے شام تک دیکھا جا سکتا ہے۔

دستخط۔ ایس۔ این۔ تواری۔
ایگزیکیٹو آفیسر
میونسپل بورڈ کانپور

اورچھا فائرنگ کی تحقیقات

لکھنؤ ۲۱ مارچ۔ یوپی کے علاقہ میں ریاست اورچھا کی پولیس نے جو گولی چلائی تھی اس سلسلہ میں حکومت یوپی نے مسٹر آئی پی بھلہ کو جو یوپی حکومت کے انسداد رشوت ستانی کے افسر ہیں تحقیقات کرنے اور جانسنی جالے شہادتیں لینے کے لئے مقرر کیا ہے انھیں یہ بھی ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ ریاستی افسروں اور ریاستی رعایا کی بھی شہادتیں لے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ شہادت دینے کے لئے تیار ہوں حکومت اس رپورٹ کے آنے ...

درخواست ضمانت نامنظور

دہلی ۱۷ مارچ ہٹر لوئیس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مولانا قطب الدین عبدالوالی فرنگی محلی (جنکو جامع مسجد میں اشتعال انگیز تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے) کی درخواست ضمانت پیش ہوئی۔ مولانا کی جانب سے سید محمد حسین ممبر کونسل آف سٹیٹ وکیل الہ آباد اور استغاثہ کی جانب سے مسٹر مہتہ ملکی چیف ڈپٹی پراسکیوٹنگ سپرنٹنڈنٹ پیش ہوئے۔

مسٹر لوئیس ایڈیشنل مجسٹریٹ نے مولانا قطب الدین عبدالوالی کی ضمانت کی درخواست نامنظور کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ جرم نوعیت کے لحاظ سے قابل ضمانت نہیں ہے اور ضمانت کی منظوری کے لئے کوئی معقول وجہ پیش نہیں کی گئی تقریر جیسے کہ اسکی رپورٹ آئی ہے بہت آگ لگانے والی اور تشدد پر بھڑکانے والی ہے جسمیں انتقامی طور پر قتل بھی شامل ہے اس بات کی گارنٹی نہیں کہ ملزم آیندہ پھر ایسی تقریریں نہیں کریگا۔ ان کا زبردست اثر ورسوخ انصاف کی راہ میں مداخلت کر سکتا ہے اسلئے ضمانت کی درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔

برطانی کینبٹ کا اجلاس

لندن ۲۰ مارچ۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے روس۔ پولینڈ۔ رومانیہ یوگوسلاویہ ترکی اور بلغاریہ کی حکومتوں سے سنٹرل یورپ کی صورت حالات کے بارے میں مراسلت شروع کر دی ہے۔ دریں اثنا احتیاطی تدبیریں شروع ہوگئی ہیں۔ آج برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس پھر منعقد ہوا جو ۱۰½ بجے سے ½۱۲ بجے تک جاری رہا۔ اس میں سر نیوائل ہنڈرسن برطانی سفیر مقیم برلن کی رپورٹ پر غور کیا گیا جو انہوں نے جرمنی کے حالات کے بارے میں پیش کی ہے۔ جب کینبٹ کا اجلاس ہو رہا تھا مخالف پارٹیوں کے لیڈر، سر ایٹلی، مسٹر گرین ووڈ اور سر آرچیبالڈ وزیراعظم کے بنگلہ پر آئے اور ان کو تازہ حالات سے مطلع کیا گیا۔ کینبٹ کے اجلاس سے پہلے لارڈ ہیلی فیکس نے ماک معظم سے ملاقات کی۔ امریکہ۔ پولینڈ۔ رومانیہ اور جرمنی کے سفیروں نے وزیر خارجہ سے ملاقات کی امن چاہنے والے ملکوں کے درمیان رابطہ اور کانفرنس منعقد کرنے کے متعلق جن کو پیرس کے سیاسی حلقوں میں گہری دلچسپی سے سنا گیا ہے متحدہ محاذ قایم کرنے کی ضرورت کو محسوس کیا جارہا ہے۔

ہرہٹلر کے چھ مطالبے

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ہرہٹلر نے اپنے غیر ملکی سفیروں کو اطلاع دی ہے کہ جرمنی کے ۶ مطالبے حسب ذیل ہیں

(۱) برطانیہ جبرالٹر کا علاقہ جنرل فرانکو کے سپرد کرے

(۲) برطانیہ تمام سابقہ جرمن نوآبادیاں جرمنی کو واپس کردے۔

(۳) فرانس سائنور مولینی کے اس مطالبے کو منظور کرے جو جبوتی کی واپسی کے بارے میں ہے۔

(۴) لتھونیا میمل کا علاقہ جرمنی کے سپرد کردے۔

(۵) ڈنمارک جنوبی افریقہ کے علاقے میں جرمنی کے سپرد کردے۔

(۶) رومانیہ صنعتی ملک نہ رہے بلکہ خالص زراعت پیشہ ملک ہو جائے۔

اس میں سے چوتھا مطالبہ کل پورا ہوگیا

میمل پر قبضہ یقینی ہے

لندن ۲۲ مارچ۔ ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ لتھونیا میں جرمنوں کی بغاوت بڑھتی جارہی ہے اور خیال ہے کہ میمل پر جرمنی کا قبضہ یقینی ہے کیونکہ لتھونیا میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔ البتہ پولینڈ صورت حالات کو بڑی

بقیہ آئینہ کانپور

روپیہ رائے پوروہ اسکیم کے لئے۔ ۱۱ ہزار ۴ سو روپیہ بنی روڈ کی اسکیم کے لئے۔ ۵۶ ہزار روپیہ روپیہ ناج گھر برہانہ اسکیم کے لئے۔ اور ایک لاکھ ۷ ہزار ۸۵۰ روپیہ مندرجہ بالا اسکیم پر صرف کیا جائے گا۔ پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم ایل سی کی تجویز پر ٹرسٹ نے ۱۵ ہزار روپیہ اسلئے منظور کیا ہے کہ دوسرے شہروں کے ٹرسٹوں کا معائنہ کیا جائے۔

انسانیت کی اپیل

ہم انسانیت کو بھولکر پھر ویسی ہی ایک دوسرے کی گردن ناپ رہے ہیں

آٹھ برس گذر گئے لیکن شیطانیت کا چکر ہمارے سروں پر برابر گھوم رہا ہے، ہمارے کانپور کے بہترین محبت کے شہید پنڈت گنیش شنکر صاحب ودیارتھی کی روح ہم کو ذلت کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ ۲۵ مارچ بروز سنیچر اس بزرگ ہستی نے اپنی جانی قربانی دیکر ہم کو ہندو مسلم اتفاق اور محبت کا سبق سکھایا تھا۔

آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہندو مسلم ملکر شرکت فرمایئے۔ شام کو ۵½ بجے تلک ہال میں ہونے والے جلسہ میں اسکی یاد میں اپنی عقیدت اور خلوص اور محبت کے پھول چڑھایئے۔ ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی ۲۵ مارچ بروز سنیچر ہندو مسلم اتحاد اور اتفاق کے اسٹیج پر قربان ہونے والے ہمارے کانپور کے قومی وطنی شہید پنڈت گنیش شنکر صاحب ودیارتھی کا یوم شہادت جو کانگریس کمیٹی کانپور کی طرف سے منایا جارہا ہے، اس مرتبہ یہ یوم شہادت اپنی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس قدر زمانہ گذر جانے پر بھی ہم نے اس بزرگ ہستی کے آخری پیغام کو نہیں سنا۔ اور نہ مانا۔ اندھے ہوکر آج بھی بھائی بھائی کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ کام کررہے ہیں جو بھیڑیئے اور کتے بھی نہیں کرسکتے۔

اسلئے شہر کے باشندگان سے وقت مقررہ پر آنے اور شرکت کرنے، اس شہید محبت کی روح کو اپنے عقیدت کے پھول چڑھانے کی اپیل کیجاتی ہے۔

شہیدوں کے مزاروں پہ جڑینگے ہر برس میلے
وطن پر مرنے والوں کا یہی باقی نشاں ہوگا

۲ ملتھر۔ بالکرشن شرما۔ سکریٹری چھیل بہاری دیکشت کنٹک
شہر کانگریس کمیٹی کانپور

ٹوکیو ۲۲ مارچ۔ جاپان کے مسلمانوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے مذہب کو سرکاری طور پر تسلیم کر لیا جائے۔ جاپان کی پارلیمنٹ نے گرما گرم بحث کے بعد یہ مطالبہ نامنظور کردیا ہے۔ وزیر اعظم جاپان نے اعلان کیا کہ حکومت مذہب اسلام کا احترام کرے گی۔

میمل پر قبضہ

کوناس ۲۳ مارچ۔ میمل جرمنوں کے لیڈر ڈاکٹر نیومن نے گذشتہ رات ڈائٹ (پارلیمنٹ) میں اس امر کا اعلان کردیا کہ میمل جرمنی میں شامل ہوگیا ہے۔

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ نوٹس

ضرورت ہے،

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو حیثیت اور جائداد کے ٹیکس کے واسطے ایک اسسینگ آفسر کی ضرورت ہے بشرح تنخواہ ۷۵-۵-۱۰۰ ماہوار ہوگی۔

درخواستیں ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء تک چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پتہ پر آنا چاہیئے۔

دستخط چیرمین
ڈسٹرکٹ بورڈ۔ کانپور

بلوہ کانپور کے زمانہ میں

مسلمانوں کا ہندوں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ

از دفتر مسلم لیگ کانپور
گذشتہ سے پیوستہ

مندرجہ ذیل اشخاص جنکی زندگی اور مال کی حفاظت مسلمانان کانپور نے دوران بلوہ میں کی اور جنکی تصدیق ان ہندوؤں نے خود کی ہے انکے دستخط یا نشان انگوٹھا کی اصلی کاپی دفتر میں موجود ہے

ان ہندوؤں اور مسلمانوں کے نام یہ ہیں:-

سراج الدین احمد اسٹنٹ ہالسی روڈ نے حفاظت کی (۱) بابولال (۲) جگل کشور ولد جگا (۳) لچھمی نرائن (۴) سری کشن (۵) بدری پرشاد (۶) رام لال (۷) دین دیال

محمد ظہور صاحب نے حفاظت کی (۱) کندھئی ولد اودھی کوری معہ لڑکا اور لڑکی کے

مرتضی حسین صاحب نے حفاظت کی (۱) بدا، (۲) بینی (۳) ننکو۔

ماسٹر غلام محمد فنا آدیس پل نے حفاظت کی۔ (۱) پراگ لودھی (۲) بینی حجام (۳) کنجی ٹھاکر (۴) بینی دھر (۵) رام کشن (۶) مسماۃ کنجی۔

گودام شہاب الدین ذاکر حسین نے حفاظت کی (۱) ہینور ولد گجا (۲) امر ولد تیجو (۳) لشٹی ولد دھنی (۴) بھاؤ ولد کھرٹی۔

شیخ محبت حسین نے حفاظت کی (۱) رام ہرک (۲) شنکر ولد پنچو (۳) سکھنندن ولد شیو منگل (۴) زوجہ شنکر۔

حسین بخش عرف جو نے حفاظت کی (۱) بابولال ولد بہنے

شیخ مقبول حسین بریانت حسین نے حفاظت کی (۱) کندھئی ولد ڈلو (۲) گینت ولد لکھو چمار

مسلمانان گوالٹولی نے حفاظت کی (۱) منگل (۲) پندوسی (۳) جے پال (۴) تربینی (۵) مہاراجی

بشیر محمد بنگن گنج نے حفاظت کی۔ (۱) زوجہ دیبی معہ ایک عورت، دو لڑکیاں اور ایک لڑکے

حاجی تفضل حسین آڑھتدار چرم نے حفاظت کی (۱) سات نفر معہ سامان۔

مسلمانان کرنیل گنج ۶ نفر معہ سامان

نفیس الدین کنوینر نیشنل گارڈ چمن گنج ۱۴ نفر

حنگا شاہ صاحب ۶ نفر

کلو گھوسی۔ تین نفر دو کہار = ۵ نفر

مسلمانان کرنیل گنج (۱) جگموہن دیال معہ سامان (۲) ہیرینوری دیال، گنگا پرشاد معہ سامان، رام بھروسے ولد رام پرشاد۔

۹۸/۲۱ چمن گنج (۱) لڈناتھ معہ سامان

سید ابن علی رضوی کرنیل گنج (۱) منوا سنگھ ولد گوکل سنگھ

سید عوض علی بیکن گنج (۱) بہاری ولد جواہر تیلی (۲) نرائن ولد جواہر تیلی مسماۃ پھول متی زوجہ بہاری معہ دو لڑکے کے اور دو لڑکیوں کے (۴) اوسان ولد ہری موچی

منے ولد شکر اللہ (۱) نرائن ولد کالی دین

افتخار ... سیکرٹری مسلم لیگ ... گنج۔ (۱) پیارے لال (۲) مسماۃ دہر جیا زوجہ سمپت (۳) گنگا لودہ حمنا پاری (۴) امراؤ لودھ (۵) ٹیٹا لودھ (۶) گنگا دین (۷) لوچن (۸) سمپت (۹) کلن (۱۰) سری پال کلو (۱۲) بنجور تن (۱۳) لکھو (۱۴) جودھا دین مالی (۱۵) سکھو (۱۶) جینو (۱۷) امراؤ (۱۸) کلو (۱۹) ادم شنکر

رمضان علی ماسٹر چمن گنج ۸ دھوبی اور ایک لڑکا

سید حسن صاحب ریٹائرڈ شفیع آباد (۱) درگا کہار (۲) زوجہ درگا معہ بہن اور لڑکی۔

عبدالحلیم ہمایوں باغ ایک نفر معہ اپنے بچے کے

علی احمد صاحب بیس نفر

محمد یعقوب صاحب ہیڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول (۱) بلدیو چمار معہ بیوی اور دو لڑکیوں کے (۲) منگوا چمار معہ بیوی اور ماں کے (۳) بھگا چمار معہ بیوی (۴) للو چمار معہ دو لڑکے کے ایک لڑکی کے (۵) جگو چمار معہ بیوی اور دادی کے (۶) بجرائی چمار معہ بیوی، دو لڑکی اور ایک لڑکے کی (۷) سوبھا چمار (۸) چیدوا چمار (۹) سنتوا چمار (۱۰) کلوا نائی خورد معہ خاندان (۱۱) کلوا نائی (کلاں) معہ خاندان (۱۲) متھرا نائی (۱۳) ہیرا چمار معہ بیوی۔ دو لڑکے بہنوئی اور اسکی بیوی کے (۱۴) لکھی چمار معہ بیوی اور ایک لڑکی کے (۱۵) شکنو پاسی معہ بیوی تین لڑکیاں، ایک لڑکا اور اس کی بیوی کے (۱۶) ہنگو چمار معہ بیوی، دو لڑکیوں اور دو لڑکوں کے (۱۷) منا چمار معہ بیوی اور لڑکی کے (۱۸) بھوکل چمار معہ بیوی اور لڑکے کے (۱۹) لوچن چمار معہ بیوی اور لڑکی کے (۲۰) گھسو دھوبی معہ بیوی اور پوتے کے (۲۱) متھریا چمار معہ بیوی (۲۲) نوجیا چمار معہ بیوی اور لڑکی کے (۲۳) شیو چرن چمار معہ بیوی اور لڑکی کے (۲۴) مداری چمار معہ بیوی اور چار لڑکیاں (۲۵) جگناتھ تنبولی معہ بیوی ایک لڑکی، اس کا سٹو ہر اور اس کے کرایہ دار وغیرہ (۲۶) بیلی داس میونسپل کمشنر و پرس گلاس معہ خاندان (۲۷) سوبھا چرن چمار (۲۸) نوکرائن چمار (۲۹) بابو چمار (۳۰) بندی داس (۳۱) کالی چرن چمار (۳۲) کھیالی چمار (۳۳) دھنا چمار (۳۴) دھنی رام چمار (۳۵) مداری بھگت چمار معہ خاندان (۳۶) دیبی چمار ولد سوبائی (۳۷) رادھے لال بنیا معہ بیوی اور لڑکے کے۔

مولانا مظہر الدین کا ماتم

آج بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء ۴ بجے دن کو حادثہ شہادت مولانا مظہر الدین صاحب پر منجانب سٹی مسلم لیگ کا پنور ایک عظیم الشان جلسہ عام دفتر ہذا میں منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت جناب حکیم سید نواب علی صاحب نائب صدر سٹی مسلم لیگ کا پنور نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ مختلف حضرات نے مختصر مگر جامع تقاریر کیں۔ حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا۔

مسلمانان کانپور کا یہ جلسہ عام مولانا مظہر الدین صاحب مالک اخبار وحدت و "الامان" کے سانحہ شہادت پر اپنے انتہائی رنج و ملال اور قاتلوں کی بزدلانہ اور کمینہ حرکت پر شدید غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ مولانا مرحوم کی خدمات مسلمانوں کے لئے ناقابل فراموش ہیں اور انکی وفات سے جو نقصان مسلمانوں اور اخباری دنیا کو پہونچا ہے۔ یہ جلسہ اسکو ناقابل تلافی تصور کرتا ہے۔

اور جلسہ کا پرزور مطالبہ ہے کہ گورنمنٹ قاتل کو جلد از جلد تلاش کر کے سخت سے سخت سزا دے۔

جلسہ ہذا مولانا کے تمام پسماندگان سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیے۔

حکومت جنوبی افریقہ کو جرمنی کی دہمکی

جوہانسبرگ ۱۷ مارچ۔ جرمن وزیر مقیم جنوبی افریقہ نے یونین گورنمنٹ کو پروٹسٹ کا ایک خط لکھا ہے جس میں صاف الفاظ میں یہ دہمکی دی گئی ہے کہ اگر یونین گورنمنٹ نے ملک میں غیر ملکیوں کے آباد ہونے کے متعلق موجودہ پالیسی جاری رکھی تو یونین گورنمنٹ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ خط حکومت جرمنی کی منظوری سے بھیجا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یونین گورنمنٹ آج اپنے اجلاس میں اس کا جواب تیار کریگی۔

آج اسمبلی میں جنرل ہرٹ ذوگ نے بیان کیا کہ جرمنی کی جانب سے ایک عرضداشت موصول ہوئی ہے جو جنوبی افریقہ میں غیر ملکوں سے نووار دوں کے آباد ہونے کے متعلق ہے

نوٹس ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

حسب دفعہ ۱۱۵ (۳) ایکٹ ڈسٹرکٹ بورڈ ممالک متحدہ ۱۹۲۲ء

ضلع کانپور کے دیہاتی رقبہ کے باشندگان کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے ذریعہ اسپیشل رزولیوشن نمبر ۸ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۸ء قواعد متعلقہ تشخیص ٹیکس حیثیت و جائداد میں (جو بذریعہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 1276/IX/85(19) مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۵ء منظور ہو کر شایع ہو چکے ہیں) مندرجہ ذیل ترمیمات کرنا طے کیا ہے۔ ہر باشندہ دیہاتی رقبہ جسکو ان ترمیمات سے اعتراض ہو تاریخ نوٹس ہذا سے ۴۰ دن کے اندر اپنی تحریری تجویز سکریٹری صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے پاس زیر غور ڈسٹرکٹ بورڈ بھیج سکتا ہے۔

ترمیمات

کم سے کم تعداد آمدنی قابل تشخیص ٹیکس حیثیت و جائداد بجائے ایکہزار Rs 1000/- روپیہ کے پانچسو Rs 500/- روپے کردی جائیگی۔ ایکہزار Rs 1000/- روپیہ تک کی سالانہ آمدنی پر شرح ٹیکس مذکور بجائے تین پائی فی روپیہ کے ۲ پائی فی روپیہ۔ ایکہزار Rs 1000/- روپیہ سے دو ہزار Rs 2000/- روپیہ تک کی سالانہ آمدنی پر ۳ پائی فی روپیہ اور دو ہزار Rs 2000/- روپیہ سالانہ آمدنی سے زائد پر ۴ پائی فی روپیہ ہوگی۔

مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۳۸ء

مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۹ء

چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

اہل برطانیہ کیوں مغالطہ میں ہیں

لندن ۱۷ مارچ۔ اخبار یارک شایر پوسٹ لکھتا ہے کہ ملک کی اصل صورت حالات کا علم عوام کو اس واقعہ کی وجہ سے نہیں ہونے پایا کہ زیادہ تر بڑے اخبارات ان لوگوں کی ملکیت ہیں جن کے ان ہر برون کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں جو مغالطہ کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ اگر اس قسم کے سیاسی اور ذاتی تعلقات راستہ میں مانع نہ ہوتے تو حقیقت اب تک آشکارا ہوگئی ہوتی اور امن نہ ہوتے ہوئے بھی جو امن کا ڈھونگ رچ رہے ہیں انکی پول کھلگئی ہوتی۔

مولانا مظہر الدین کے قتل کا مقدمہ

دہلی ۳۰ مارچ۔ مولانا مظہر الدین کے قتل کے مقدمہ کے سلسلہ میں شفیق اور محمد ملزمان کی شناخت پریڈ کی کارروائی تکمیل ہو چکی ہے۔ آج ملزموں کو شیخ محمد افضل مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں پیش کیا گیا اور پولیس نے درخواست دی کہ ملزموں کو ہماری تحویل میں دیدیا جائے کیونکہ ابھی مقدمہ کے سلسلہ میں کچھ تفتیش باقی ہے۔ ملزموں نے اس پر عدالت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ انھیں پولیس کی تحویل میں نہ دیا جائے کیونکہ انھیں ڈر ہے کہ پولیس انھیں ماریگی لیکن عدالت نے ملزموں کو پولیس کی تحویل میں دیدیا کہ اور حکم دیا کہ ملزموں کو ۲۶ مارچ کو پھر عدالت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ ملزم پولیس کی تحویل میں دیدیئے گئے۔

مشرقی یورپ میں جرمنی کا ہوائی بیڑہ

برلن ۱۹ مارچ۔ جرمنی نے ایک نیا ہوائی کمانڈ قایم کیا ہے جو آسٹریا، بوہیما، مراویا، سوڈیٹن لینڈ اور سلیسیا پر مشتمل ہے۔ اس کے کمانڈر میجر جنرل لیوہر ہونگے جنہوں نے آسٹریا کی ہوائی فوج قایم کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے جرمنی کی ہوائی طاقت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔

سفارتخانہ کا چارج دینے سے انکار

واشنگٹن ۱۹ مارچ۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ سٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے جرمن سفیر کو زیکوسلاویکیہ کے سفارت خانہ کا قبضہ دلانے سے انکار کر دیا ہے معلوم ہوا ہے کہ امریکہ سفارتخانہ پر جرمن قبضہ کو روکنے کے لئے موسیو ہر لن زیکوسلاویکیہ کے سفیر کی امداد کریگی۔

فرانسیسی سفیر کی دہمکی

برلن ۲۰ مارچ۔ فرانس کے سفیر کو پیرس واپس بلالیا گیا ہے وہ آج رات کو روانہ ہو جائینگے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

سبھی — ہفتہ وار — احسن

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۷ ششماہی ۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ یکم اپریل سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۳

ادبیات

”پریم پجارن“

(از شمشاد نجمہ صاحبہ بی اے بی ٹی)

میں پریم پجارن ہوں - الفت کی بھکارن ہوں
وارفتۂ قسمت ہوں
ناکام محبت ہوں
دل سوز حکایت ہوں
اک پیکر حسرت ہوں ...... ہاں میں غم الفت ہوں

میں پریم پجارن ہوں - الفت کی بھکارن ہوں
گم کردہ منزل ہوں
انجام سے غافل ہوں
بیتاب ہوں بسمل ہوں
دکھ سہنے کے قابل ہوں ...... مجروح سا اک دل ہوں

میں پریم پجارن ہوں - الفت کی بھکارن ہوں
اک غم کی کہانی ہوں
اک سوز نہانی ہوں
اشکوں کی روانی ہوں
بیکار ہوں، فانی ہوں ...... کھوئی سی جوانی ہوں

میں پریم پجارن ہوں - الفت کی بھکارن ہوں
اک قلب پریشاں ہوں
اک اجڑا گلستاں ہوں
میں چاک گریباں ہوں
اور خاک بداماں ہوں ...... اک سوختہ ساماں ہوں

میں پریم پجارن ہوں - الفت کی بھکارن ہوں
امیدوں کا مدفن ہوں
پامال سا گلشن ہوں
ایک سوختہ خرمن ہوں

تاراج نشیمن ہوں ...... تم سمجھے ہو ”دشمن“ ہوں
میں پریم پجارن ہوں - الفت کی بھکارن ہوں

دنیائے اسلام

اعلان بالفور اور انتداب قانونی نقطۂ نگاہ سے لغو و ناقابل تسلیم ہیں

فلسطین کانفرنس میں سید جمال الحسینی کی ہنگامہ خیز تقریر

فلسطین کانفرنس لندن میں مفتی اعظم فلسطین کے نمائندہ اور فلسطینی وفد کے قائد سید جمال الحسینی نے جو تقریر کی تھی اسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسئلہ فلسطین میں نہ تو یہود سے نفرت پوشیدہ ہے اور نہ برطانیہ یا کسی دوسری قوم سے عداوت و دشمنی کے جذبات مضمر ہیں بلکہ یہ حق و انصاف کی ایک قدرتی آواز ہے یہ مسئلہ صرف اپنی عزت اور اپنے وطن کو بچانے کا ہے دوسروں پر مظالم کا تو یہاں شائبہ تک نہیں ہے۔ عرب اپنے فطری حق کے طالب ہیں ان کا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ ان کو اپنے وطن میں عزت اور اطمینان کے ساتھ رہنے دیا جائے اور اس میں دوسرے کچھ مداخلت نہ کریں۔

اعلان بالفور

اعلان بالفور سے پہلے کسی کو کچھ شکایت نہ تھی جیسی آج ہے اس وقت اقلیت کو کثریت سے کوئی خطرہ نہ تھا۔ جب سے کہ اعلان بالفور ہوا اور عربوں کو یہود کی صیہونی تحریک کا پتہ چلا اور دوسری طرف سنہ ۱۹۱۸ء میں برطانیہ کی تباہ کن پالیسی سے عرب آگاہ ہوئے اُس وقت سے یہ سب ہنگامہ اور شکوے، شکایتیں پیدا ہوئیں۔

برطانیہ نے سنہ ۱۹۱۵ء میں جو عربوں سے سیاسی استقلال کا وعدہ کیا تھا اس کو پورا کرنے میں پس و پیش کرنے لگی۔ بجائے استقلال کے فلسطین میں ایک ایسی مطلق العنان اور سخت گیر حکومت عربوں پر قایم کردی گئی کہ جس کی وجہ سے وہ اس آزادی سے بھی محروم ہوگئے جو برطانیہ سے وابستگی سے پہلے ان کو حاصل تھی۔ عربوں سے مشورہ کئے بغیر برطانیہ نے یہود سے سازش کرکے عربوں کے ملک اور ان کی قومیت کو خطرے میں ڈال دیا۔ عربوں کے سخت احتجاج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برطانیہ نے صیہونی یہود کی موافقت میں ایسے قوانین جاری کئے ہیں جن کی رو سے یہود کو آراضی خریدنے اور توطن پذیری میں مدد ملی۔

اس سازش کا نتیجہ یہ کہ گذشتہ ۲۰ سال کی مدت میں یہود کی تعداد ۷ فیصدی سے بڑھ کر ۲۹ فیصدی تک پہنچ گئی ہے۔ یعنی ایک ایسے ملک میں جس کی کل تعداد ۱۴ لاکھ سے زائد نہیں ہے بیس ۲۰ سال کی مدت میں یہود کی کل تعداد ۵۳ ہزار سے ترقی کرکے ۴ لاکھ ہوگئی ہے۔

عربوں پر مظالم

سنہ ۱۹۱۸ء میں یہود ایک لاکھ ۵۰ ہزار فدان آراضی کے مالک تھے۔ لیکن اب تین لاکھ فدان آراضی ان کے قبضہ میں ہیں اتنی وسیع آراضیات یہود کے پاس چلے جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں عرب ذریعہ معاش سے محروم ہوگئے۔ یہود کی بدسلوکی کی وجہ سے ان کو اپنی سکونت گاہوں سے دست بردار ہونا پڑا

اب حال یہ ہے کہ یہود نے ان کے گاؤں کے نام بدل دئے ہیں۔ ان مقامات سے عربی ثقافت کی نشانیاں مٹائی جارہی ہیں عربوں کی مذہبی یادگاروں کو نیست و نابود کرکے ان مقامات میں صیہونی تہذیب پھیلائی جارہی ہے حالانکہ یہ وہ مقامات اور رقبے ہیں جہاں ۱۳۰۰ سو سال سے اب تک عربوں کا قبضہ تھا اور یہاں کا چپہ چپہ عربی رنگ میں رنگا ہوا تھا۔

اعلان بالفور اور عرب

عربوں نے انتداب اور اعلان بالفور کو کبھی تسلیم نہیں کیا۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ انتداب غیر قانونی حکم ہے خصوصاً جبکہ جمیعتہ الاقوام کے دستور کا دفعہ (۲۲) انتداب کے بالکل برعکس ہے۔ یہی حال اعلان بالفور کا ہے کہ وہ برطانیہ کے سابقہ وعدوں کے منافی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس معاہدے میں برطانیہ میں عربوں سے کوئی مشورہ نہیں لیا ایسے حالات میں عرب کیونکر اس کو تسلیم کرسکتے ہیں۔ وفد فلسطین کا دعویٰ کہتا ہے اور وہ اس کو ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے کہ انتداب اور اعلان بالفور دونوں قانونی نقطۂ نگاہ سے محض لغو اور ناقابل تسلیم ہیں۔

عربوں کے مطالبات

عربوں کی شکایات اور مطالبات کی حقیقی فہرست بہت طویل ہے۔ لیکن اس وقت جو بنیادی شکایات ہم پیش کرنا چاہتے ہیں وہ صرف تین ہیں۔

(۱) جنگ عظیم کے وقت عربوں سے استقلال کا وہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار کیا گیا۔ اس وعدے کو اب تک پورا نہیں کیا گیا جنگ کے بعد فلسطین پر مطلق العنان اور غیر ذمہ دار حکومت مسلط کردی گئی جو یہود کی تائید کرکے فلسطین کو صیہونیت کا مرکز بنانا چاہتی ہے اور عربوں کے تیرہ سو سال کے حقوق کو پامال کررہی ہے۔

(۲) یہود پناہ گزینوں کی ایک بڑی تعداد کو فلسطین میں سکونت اختیار کرنیکی اجازت دی گئی ہے۔ حالانکہ یہ لوگ زبان، تہذیب اور عادات و خصائل کے اعتبار سے بالکل جدا ہیں۔ اس چیز کا لحاظ نہیں رکھا گیا کہ اس اجنبی قوم کو فلسطین میں ٹھونسنے کا عربوں کے اجتماعی نظام اور ردت قومی پر کیسا مضر اثر پڑے گا۔ اور اب ان اجنبی لوگوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے اور ان کو ایسے امتیازات دئے گئے ہیں کہ ان کی وجہ سے عربوں پر قافیہ حیات تنگ ہوگیا ہے اور اب عرب محسوس کرتے ہیں کہ زندگی کے ہر شعبہ، تجارت، صنعت و حرفت، ملازمت اور سرکاری عہدوں تک میں ان کے فطری اور قانونی حقوق محفوظ نہیں رہے۔

(باقی بر صفحہ ۷، کالم ایک کے نیچے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق ہو سر ست نکل بیں رہے — زبان پہ تیری ہی ہو جو تیرے دل میں رہیگا

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۹	کانپور شنبہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۳

یو۔پی اسمبلی اور فرقہ دارانہ فساد

مسٹر محمد اسحاق خاں (مسلم لیگ) نے اس امر کے صورت حال پر بحث کرنے کے لئے جو کہ حکومت کے امن وامان قایم رکھنے میں ناکام رہنے سے پیدا ہوگئی ہے تخفیف کی ایک تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے اپنے فرایض کو ادا کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے اور کانپور و بنارس جیسے بڑے بڑے شہروں میں امن وامان کو غنڈوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسی سلسلہ میں مسلمان ممبروں نے کانگریس کے خلاف یہ الزام عائد کیا کہ وہ ہندوؤں کی طرفدار ہے اور دوسری جانب ہندو ممبران نے یہ شکایت کی کہ کانگریس ہندوؤں کے خلاف تعصب کرتی ہے۔

اس بحث میں حصہ لیتے ہوئے لالہ اب چھقاری نے کہا کہ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوتا ہے کہ عوام کے نمایندے اپنے فرایض کو سرانجام دینے میں ناکام رہے ہیں جہاں تک فرقہ وارانہ فساد کا تعلق ہے میرا سر شرم کے مارے نیچا ہو جاتا ہے فرقہ وارانہ مسئلہ صرف نیک اعتمادی سے ہی حل ہو سکتا ہے۔

پنڈت دوارکا ناتھ مصر (کانگریس) نے اس خیال کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان لوگوں کو بہت ڈھیل دیتی ہے جو اشتعال انگیز تقریریں کر کے اشتہار شایع کر کے فرقہ پرستی پھیلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ مناسب وقت ہے کہ حکومت سختی کے ساتھ اس قسم کے پروپگنڈے کو دبائے۔

سر جوالا پرشاد سریواستوا نے بحث میں حصہ لیتے ہوئے فرمایا کہ میرے خیال میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایک چھوٹے پیمانہ پر خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے۔

مسٹر تیاگی (کانگریس) نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے غیر ذمہ دار اخبارات کی تحریروں کے خلاف نوٹس لینے کے لئے حکومت کو مشورہ دیا۔ بعض ممبروں نے یو۔پی میں نیشنل کولیشن گورنمنٹ بنانے کا بھی مشورہ دیا۔

بہر حال مسلم ممبران نے کانگریس اور ہندو ممبروں نے مسلم لیگ کو فرقہ وارانہ فساد کا ذمہ دار قرار دیا مگر مسٹر علی ظہیر نے تقریر کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ فسادات پر بحث کرنا فضول ہے کیونکہ فساد کے لئے دونوں فریق ذمہ دار ہیں۔ فساد کی اصلی وجہ یہ ہے کہ جب یو۔پی میں کانگریس حکومت قایم کی گئی تو مسلم لیگ کے کسی ممبر کو وزارت میں شامل نہیں کیا گیا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ وہ ہندوؤں سے لڑ کر اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائینگے تو مجھے کہنا پڑیگا کہ یہ خیال ان کا قطعی غلط ہے کیونکہ صوبہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے۔ مسلم لیگ کو چاہئیے کہ وہ کانگریس [illegible] کانگریس ایک غیر فرقہ وارانہ جماعت ہے جس کے متعلق

ہندو فرقہ پرست بھی شکایت کرتے ہیں۔

مسٹر والعوبرڈ (اینگلو انڈین) نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندو و مسلمان دونوں جانب سے جو ہڑاس نکالی گئی ہے اس پر مجھے افسوس ہے اور اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی سلف گورنمنٹ کے اہل نہیں ہیں۔

آنریبل ڈاکٹر کاٹجو نے سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ کی تقریر کا ذکر کیا جنہیں انہوں نے مذہبی بنا پر ہندوستان کی تقسیم کی تجویز پیش کی تھی اور فرمایا کہ اگر مسلم فرقہ کے ممبروں کی اس قسم کی رائے ہے اور وہ ہندوستان کو اس طرح تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو یہ تجویز ہندوستانی قوم کی ترقی کے لئے ایک خودکشی ہوگی۔ ایسے حالات میں فرقہ وارانہ خوشگوار تعلقات قایم ہونا مشکل ہے آپ نے مسلمانوں کو متنبہ کیا کہ وہ لوگ اس قسم کا رویہ اختیار کر کے ہندوؤں کو فرقہ پرستی کے لئے اشتعال دیتے ہیں۔

آخر میں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم نے بحث کا جواب دیتے ہوئے چند ممبروں کے لب ولہجہ پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ ہمیں کسی ہندو یا مسلمان کی جان کا یکساں افسوس ہونا چاہیئے اگر ہم اس معاملہ میں کسی قسم کا امتیاز کریں گے تو پھر ملاپ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ دو روز کی بحث (۲۸ و ۲۹ مارچ) اس کئے کرائے کام پر پانی پھیر دیگی جو کہ اخباروں نے کیا ہے جن سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ فرقہ وارانہ فساد کے متعلق محتاط رویہ رکھیں آپ نے دریافت کیا کہ جہاں کہیں فرقہ وارانہ فساد ہوا ہے وہاں کیوں مسلم لیگ کا زور ہے اور کانگریس کا زور نہیں ہے۔ کیا اس سے یہ پتہ نہیں چلتا۔ کہ مسئلہ کو کس طرح پر حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیا جس تحریک پر ہم بحث کر رہے ہیں اس میں فرقہ وارانہ انتخاب کی لہر نظر نہیں آرہی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں نے بیشمار تقریریں اور اشتہار پڑھے ہیں جن سے صاف ظاہر ہے کہ فرقہ وارانہ پروپگنڈا زور وشور سے کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت ایک ہندو سرکار ہے مسلمانوں کے مفاد کچلے جا رہے ہیں مسلمانوں کو اپنی حفاظت کرنا چاہیئے اور کرپان یاد رکھنا چاہیئے

آپ نے فرمایا کہ غلط خبروں کو ٹھونسا جاتا ہے اور حقیقت کو خاک میں ملایا جا رہا ہے میں تعاون کے لئے بارہا اپیل کر چکا ہوں مگر کوئی سنتا نہیں میری گردن شرم سے جھک گئی جبکہ مسٹر والعوبرڈ نے کہا کہ ہندوستانی حکومت خود اختیاری کے لایق نہیں۔

آپ نے فرمایا کہ حکومت کا منشا [illegible] کی کوشش کرنیکی مگر سب لوگ پاگل ہو گئے تو امن کس طرح قایم ہو سکا امن تو باہمی رواداری سے ہی قایم ہو سکتا ہے۔ صوبہ میں فسادات روکنے کے متعلق حکومت زیر غور جو تجویزیں ہیں وزیر اعظم نے ان کی وضاحت کی آپ نے فرمایا کہ میں ضلع کے حکام کو یہ ہدایت کر دونگا کہ وہ اشتہاروں اور اخباروں کے خلاف جو بھڑکانے والی خبریں شایع کرتے ہیں بلا کسی خوف کے سخت کارروائی کریں۔ خواہ وہ اخبار یا پمفلٹ صوبہ سے تعلق رکھتے ہوں یا غیر صوبہ سے اور اگر کسی شخص سے امن وامان میں خلل پڑنے کا خطرہ ہو تو اس کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت کارروائی کی جائے خواہ اس شخص کی حیثیت کچھ ہی کیوں نہ ہو جہاں جھگڑا فرو کرنے کی ضرورت ہو وہاں معزز طبقوں میں سے اسپیشل پولیس بھرتی کی جائے اور اگر باوجود ان احتیاطوں کے فساد ہو تو فوراً گرفتاریاں عمل میں لائی جاویں جہاں قتل کرنے یا آگ لگانے کے واقعات ہوں وہاں قرب جوار کے لوگوں کو گرفتار کیا جائے بعد میں تفتیش کی جائے کہ اصلی مجرم کون ہے جب علاقہ میں جھگڑے ہوں گے اس کے قرب جوار کے مکانوں کی تلاشی لی جائیگی۔ تمام اشتعال انگیز خبروں کو ختم کرنے کے لئے بغیر کسی شرط کے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی جائیگی عجلت کے ساتھ تفتیش کی جائیگی۔ اور بلا کسی تاخیر کے سزا دی جائیگی اور اگر جھگڑا فرو نہ ہوا تو تعزیری پولیس لگائی جائیگی امن قایم رکھنے کے لئے ساہی کمیٹیاں بنائی جائیگی جنمیں معزز لوگ شامل ہونگے وزیر اعظم صاحب نے فرمایا کہ مخلوط انتخاب کی صورت ہی میں مستقل امن حاصل ہو سکتا ہے اس سوال کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے۔

آخر میں آپ نے یہ امید کی کہ ہاؤس کے ممبر ساتھ تعاون کرینگے۔

امن وامان قایم رکھنے کے لئے وزیر اعظم صاحب نے جن تجویزوں کا ذکر کیا ہے وہ سب درست اور ٹھیک ہیں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ان تجویزوں پر جلد سے جلد عملدرآمد کیا جائے کیونکہ سارے صوبہ میں فرقہ وارانہ زہر بری طرح پھیل گیا ہے اور بقول وزیر اعظم صاحب سب لوگ پاگل ہو رہے ہیں ضرورت تو اسکی تھی کہ آج سے بہت پیشتر ان تدابیر پر عمل درآمد کیا جاتا مگر خیر اب بھی کچھ نہیں گیا ہے ان تدابیر پر فوراً عمل درآمد کرنے کی ضرورت ہے اور اگر اب بھی تساہلی سے کام لیا گیا تو صوبہ کے امن وامان کا خدا ہی مالک ہے۔

مدح صحابہ کا فیصلہ ہوگیا

لکھنؤ میں مدح صحابہ کے سلسلہ میں جو سنی مسلمانوں کی طرف سے سول نافرمانی ہو رہی تھی اور جسمیں تقریباً ڈہائی ہزار سنی گرفتار ہو چکے تھے اس سول نافرمانی کے روکنے کے لئے حکومت یو۔پی کی طرف سے ۳۰ مارچ کو ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا ہے جسمیں اعلان ہے کہ حکومت نے گذشتہ نومبر میں اپنے بیان کے دوران میں کہا تھا کہ سنی اپنے گھروں مسجدوں اور میلاد شریف کے موقع پر مدح صحابہ بغیر کسی مداخلت کے پڑھ سکتے ہیں۔ جو کچھ طے ہونا باقی رہ گیا تھا وہ یہ تھا کہ حکومت سنیوں کو کسی عام جلسہ یا جلوس میں مدح صحابہ پڑھنے کی اجازت دے لہذا گذشتہ نومبر میں حکومت نے جو بیان شایع کیا تھا اس سلسلہ میں حکومت اعلان کرتی ہے کہ سنیوں کو بارہ وفات کے روز ہر سال ایک عام جلسہ میں درجلوس میں مدح صحابہ پڑھنے کا موقع دیا جائیگا لیکن اس کے ساتھ شرط یہ ہوگی کہ وقت جگہ اور راستہ حکام ضلع مقرر کرینگے بجلو ازارت حکومت نے اس اعلان کو منظور کر کے سول نافرمانی موقوف کرانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

لکھنؤ کے شیعہ سنیوں میں تصادم حکومت کا

آئینہ کانپور

شہر کی فضا شہر کی حالت خدا کا شکر ہے کہ اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے تمام کاروبار نہایت اطمینان کے ساتھ ہو رہا ہے البتہ ابھی لوگوں کے دلوں میں خوف وہراس باقی ہے کرفیو آرڈر ۱۰ بجے سے لگا ہوا ہے مگر لوگ بلا ضرورت گھر سے باہر نہیں جاتے ہیں اور ۱۰ بجے سے پیشتر ہی اپنے اپنے مکانوں میں چلے آتے ہیں۔

۲۴ مارچ کو قریب ۶ بجے شام کے جوتہ بازار میں ایک ٹھیلے سے ایک بچہ کچل گیا تھا اس کو بچانے کے لئے مقامی پولیس آگے بڑھی داخل ہو جانے کے بعد مسٹن روڈ اور مول گنج میں ایک بھگدڑ سی مچ گئی اور دکانیں بند ہونا شروع ہوگئیں مگر فوراً مسٹر انوار حسین نائب کوتوال شہر اور مسٹر سورج پرشاد کنگر انچارج کوتوال موقع پر پہونچے تو کچھ بھی نہ تھا مگر اس واقعہ سے بلا وجہ کافی سنسنی پیدا ہوگئی مگر بعد کو مسٹن روڈ کی دکانیں فوراً ہی کھل گئیں اور کسی قسم کا بھی کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ گذشتہ واقعات سے نہایت خوفزدہ ہوگئے ہیں مگر اب پُرامن رہنے کے خواہشمند ہیں جو بہت امید افزا ہے اور جس سے یہ پوری توقع ہے کہ اب اہل شہر امن وامان کے ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھے تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں جو شہر کے امن وامان کے لئے نہایت مفید ہے

ہمارا خیال ہے کہ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ کرفیو آرڈر کو قطعی موقوف کر دیا جائے تاکہ لوگ حسب معمول زیادہ رات گئے تک کاروبار کر سکیں اور دکانیں کھلی رہیں تاکہ شہر کی رونق اور چہل پہل میں مزید اضافہ ہو۔ اور اہل شہر کے دماغوں سے گذشتہ بلوہ کے واقعات فراموش ہونے لگیں۔

ہم کو امید ہے کہ مسٹر منکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اس طرف توجہ فرمانے کی زحمت گوارا فرمائینگے

کانگریسیوں کا ڈیپوٹیشن ۲۵ مارچ کو کانپور کانگریس کے نمایندوں کا ایک ڈیپوٹیشن وزیر اعظم صاحب یو۔پی کی خدمت میں لکھنؤ میں ملاقات کے لئے گیا۔ ملاقات کے وقت علاوہ وزیر اعظم صاحب کے آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو آنریبل مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت اور آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب بھی تشریف رکھتے تھے۔ ڈیپوٹیشن میں پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کے علاوہ پنڈت سری شنکر دینا ودیارتھی۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ لالہ بدھو لال مہروترا۔ پنڈت جیل بہاری کنک سکریٹری کانگریس کمیٹی اور مسٹر حمید خاں شامل تھے ڈیپوٹیشن نے کانپور کی صورت حال پر اپنا نظریہ پیش کرتے ہوئے ملازمان سرکاری کی اصلاح پر زور دیا اور کہا کہ جو پبلک کے آدمی فرقہ وارانہ منافرت پھیلاتے ہیں ان کے خلاف شدید کارروائی کی جائے اور جن مقامی اخباروں نے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کیا ہے ان سے بھی بازپرس کی جائے۔

ڈیپوٹیشن نے شہری گارڈ کے قیام اور احتیاطی تدابیر کے اختیار کئے جانے کی صلاح دی۔ کانپور میں تعزیری ٹیکس لگائے جانے کے متعلق وفد نے اس شرط کے ساتھ اسکو پسند کیا کہ جتنا جتنا ہندو و مسلمانوں نے فسادات میں حصہ لیا ہے اسی تناسب سے ان پر ٹیکس بھی لگایا جائے تاکہ دونوں کو اپنے افعال کی حقیقت معلوم ہو جائے ڈیپوٹیشن نے ہندو مہاسبھا و مسلم لیگ پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت صاحب وزیر اعظم نے ڈیپوٹیشن کو امن کا یقین دلایا

کہ شہر میں امن وامان پوری طرح قایم کر لیا جائیگا لیکن مستقل امن وامان اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ لیڈران دونوں قوموں کے تعلقات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کریں ملازمان کی اصلاح کے متعلق وزیر اعظم صاحب نے فرمایا کہ یہ معاملہ آل انڈیا حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس معاملہ میں دوسرے صوبوں سے بھی صلاح ومشورہ کیا جائے گا۔

تعلیمی کمیٹی میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے چیرمین پنڈت برہما نند مصرا ایڈوکیٹ ہیں۔ تعلیمی کمیٹی کے سکریٹری مسٹر مصطفیٰ حسین میرزا ایڈوکیٹ منتخب کئے گئے ہیں اور ممبران حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔ مسز سوشیلا سریواستوا۔ پنڈت ہری ہرناتھ شاستری۔ ڈاکٹر پریم نرائن۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ۔ پنڈت سورج پرشاد اوستھی۔ مسٹر رام نرائن اگروال مسٹر تلک چند گریل۔ حاجی قمر الدین۔ مسٹر عبد الصمد۔

ڈاکٹر عبد الصمد کا استعفیٰ کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے سٹی مسلم لیگ کانپور کی جنرل کونسل کی ممبری سے استعفیٰ دیدیا ہے مگر آپ مسلم لیگ کے معمولی ممبر رہیں گے۔

نیشنل گارڈ کے کنوینر معلوم ہوا ہے کہ احمد نبی خاں صاحب کنوینر نیشنل گارڈ نے بھی کنوینر شپ سے استعفیٰ دیدیا ہے آپ کی جگہ عارضی طور پر مسٹر واجد حسین صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کی سالانہ کانفرنس بمقام سنی تھانہ بھوگنی پور ۲۹ و ۳۰ اپریل کو نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر پراونشل مسلم لیگ کی صدارت میں منعقد ہوگی۔

مڈیکل کانفرنس دوسری سالانہ کانفرنس یو۔پی ڈسٹرکٹ بورڈ مڈیکل آفیسرس ایسوسی ایشن کانپور میں ڈاکٹر مراری لال ایم۔ ایل۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں متعدد ریزولیوشن منظور کئے گئے اور مڈیکل آفسران کے تقرریوں پر حکومت کو توجہ دلائی گئی۔

میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا کی صدارت میں یکم اپریل کو منعقد ہوگا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کا ایک جلسہ ۳۰ مارچ ۳۹ء کو ہوا جسمیں اسسٹنٹ افسری کے تقرر پر غور کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ اس جگہ کے لئے ایک بورڈ کے ممبر صاحب بھی امیدوار ہیں مگر بعض ممبران اس امیدواری کے خلاف ہیں۔ لہذا اس جگہ کے تقرر نے ایک خاص اہمیت حاصل کر لی ہے۔

برٹش انڈیا کارپوریشن برٹش انڈیا کارپوریشن کی ۱۹ویں معمولی سالانہ میٹنگ ۲۵ مارچ ۳۹ء کو منعقد ہوئی جسمیں مسٹر آر مینزی منیجنگ ڈائرکٹر و چیرمین نے تقریر کرتے ہوئے فرم کے حالات پر تبصرہ کیا اس کے بعد گذشتہ سال کی رپورٹ پیش کی گئی۔ گذشتہ سال فرم کو ۱۵ لاکھ ۸۰ ہزار ۸ سو روپیہ کا منافع ہوا ہے اس میں ۲ لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ مشینوں وغیرہ کے لئے علیحدہ کر کے پرفرنس حصہ داروں کو ۶ لاکھ ۴۸ ہزار اور آرڈینری حصہ داروں کو ۵ لاکھ ۱۵ ہزار ۸۷۵ روپیہ تقسیم کیا گیا ہے

آخر میں لیڈر نا آر۔ ڈبلو میکرایٹ۔ اور مسٹر ڈی دیسٹ کو آیندہ کے لئے دوبارہ ڈائرکٹر منتخب کیا گیا۔

بلوہ کے مقدمات مسٹر اے۔ او۔ ای ایرسن گذشتہ فساد کانپور کے مقدمات فیصل کرنے کے لئے مقرر ہوئے ہیں اور غالباً بہت جلد مقدمات کی کارروائی شروع ہونے والی ہے۔

اسمبلیاں محض قانون سازی ہی کی جگہ نہیں بلکہ ان میں اکثر پھبتیاں بھی ہوتی رہتی ہیں ایک دوسرے پر چھینٹے بھی چھوڑے جاتے ہیں۔ نوک جھونک بھی ہوتی ہے۔ تو تکار بھی ہو جاتی ہے اور گالی گلوچ تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ یہ ہندوستان کی نئی بات ہے تو یہ سراسر غلط ہے کیونکہ برطانی پارلیمنٹ میں جو تمام پارلیمنٹوں کی اماں جان کہی جاتی ہے جوتم بازی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ آیئے چند اسمبلیوں کی سیر کرائیں۔

سب سے پہلے سرحد چلئے یہاں کے رہنے والے پٹھان ہیں اور اسمبلی میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اسلئے اکثر جوش میں آجاتے ہیں۔ حال ہی میں ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم نے فقیرانی کو کافر کہہ دیا۔ بس کیا تھا بہت سے ممبر بگڑ گئے۔ اور بہت گرما گرمی پیدا ہو گئی۔

پنجاب میں آیئے تو یہاں آئے دن ہنگامہ ہوتا رہتا ہے۔ جہاں کے وزیر کی یہ حالت ہو کہ وہ اسمبلی کے ممبر سے یہ کہہ دے کہ تو بیوقوف ہے وہاں کے ایوان کا تو خدا ہی حافظ ہے۔ مخالف پارٹی بھی ضرورت سے زیادہ جوش میں آجاتی ہے اور وزیروں پر نکتہ چینی کرتے وقت توازن کو ہاتھ سے کھو بیٹھتی ہے۔ یہاں بھی پولیس بڑی کارگذار ہے اسمبلی کے باہر ہی ممبروں کو ٹھونک پیٹ دیتی ہے۔ ابھی یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ اسکے صلہ میں یونینسٹ حکومت کی طرف سے اسے شاباشی ہی ملتی ہے یا کوئی اور بھی صلہ ملتا ہے۔

دہلی میں آئے تو یہاں اللہ کی عنایت سے صوبائی اسمبلی تو کوئی ہے نہیں مگر مرکزی اسمبلی موجود ہے۔ سرکاری ممبروں میں سب سے تیز سر جیمز گرگ ہیں جن کا نظریہ تقریباً ہر معاملہ میں یہی ہے کہ ہندوستانی نالایق ہوتے ہیں غیر سرکاری ممبروں میں سب سے تیز مسٹر ستیہ مورتی ہیں آئے دن ان سے اور سرکاری ممبروں سے جھڑپ ہوتی رہتی ہے مسٹر جناح کا رویہ سب سے دلچسپ ہے، کانگریس سے بھی ناراض ہیں اور حکومت سے بھی اسلئے اب انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا ہے کہ جاؤ تم دونوں سے کٹی کر لی ان کی پارٹی بھی اسی رویہ پر عامل نظر آتی ہے گویا وہ اسمبلی میں رائے دینے نہیں جاتے بلکہ صرف تقریریں کرنے جاتے ہیں۔

بہر حال اسمبلی کا لاؤڈ سپیکر تو سبھی کو ملتا ہے کوئی رائے دے یا نہ دے اس لئے ایک نئی بات ہی سہی۔

یوپی اسمبلی میں وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت اور وزیر قانون ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو پھبتیاں کہنے میں خاص طور پر ماہر نظر آتے ہیں یہ پھبتیاں مخالف پارٹی پر ہی نہیں بلکہ اکثر آپس میں بھی ہو جاتی ہیں۔ مثلاً شری ستیہ مہابیر تیاگی نے جو خود ایک اچھے پھبتیاں کہنے والے ہیں ایک بار یہ فرمایا کہ کیا حکومت اپنے آپ کو بے اولاد تسلیم کرتی ہے ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے فوراً جواب دیا۔ کہ جب تک آپ یہاں موجود ہیں اس وقت تک حکومت یہ کیسے خیال کر سکتی ہے۔

فلسطین میں عربوں کی گرفتاری

یروشلم ۹ مارچ۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹہ سے فوج ایک بڑے وسیع پیمانہ پر تلاشی لینے میں لگی ہوئی ہے جس کے نتیجے کے طور پر بہت سے عرب گرفتار کئے گئے۔

میں کیا ہوتی؟

از شفیق بانو صاحبہ

کاش کہ میں پہاڑوں کے اُڑتے ہوئے بادل بن جاتی اور جھوم جھوم کر گھٹائیں بنکر شاعر کے دل میں جذبات ہو جاتی مگر آہ پھر میں کیا کرتی۔

لمبے پہاڑ کی خوشنما چوٹی ہوتی تم ہی جیسا ایک پتھر ہوتی۔ جہاں راہگیر گذرتے ہوئے میری بناوٹ پر اظہار مسرت کرتے —— اور روز یوں ہی لوگ میرے وجود سے قدرت کی صناعی کو سمجھتے لیکن آہ یہ کچھ بھی نہیں۔

میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر خوشنما درخت بن کر جلوہ گر ہوتی —— لوگ گذرتے ہوئے میرے خوبصورت پتوں، میرے دلفریب پھولوں سے مسحور ہو کر خدا کی شان کا اقرار کرتے اور سر جھکا کر میرے خدا کی پرستش میں کھو جاتے۔

اس سے بھی اچھا ہوتا کہ میں دریا کی بے پناہ موجیں یا دریا کا بے چین طلاطم بن جاتی اور انسان صبح سے شام تک کشتی میں بیٹھ کر میرے جوش و خروش کو دیکھ کر زندگی کے مدوجزر کا سبق سیکھتے اور میرے تلاطم کو دیکھکر اپنے دلوں میں نئی روح پھونک لیتے اور پیکر درد بن کر اپنے کو وقف ہمدردی کر دیتے مگر آہ یہ بھی نہ ہوا

ص اس فلم کے تیار کرنے میں مشغول رہی ہیں۔

وہ حضرات جنہوں نے اس فلم میں پارٹ کھیلا ہے وہ ایسے ہیں جن کا نام دنیا میں مشہور ہے برمن بڑاؤن اور ہربرٹ ہوبز وہ دو مرد ہیں جنہوں نے نہایت خوبی سے اپنا پارٹ اس فلم میں کھیلا ہے۔ قصہ یہ ہوتا ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے سے بہت محبت کرتی ہے وہ عورت پولا نیگری ہے۔ یہ صاحبزادہ نہایت لاڈلے اور عیاش واقع ہوئے ہیں لیکن کبھی اس بات کا خیال تک نہیں کہ اسکی ماں کہاں سے انکے واسطے روپیہ فراہم کرے تاکہ وہ عیش و آرام کرے اسکی ماں یعنی پولا نیگری نہایت عمدہ اور بہترین گانے والی عورت ہے لیکن اپنے لڑکے کو ایک مصیبت سے بچانے کو تیار ہو جاتی ہے اسمیں انکی آواز کو بڑا زبردست صدمہ پہنچتا ہے اور وہ اس قابل نہیں رہتی کہ وہ گا سکے لیکن باوجود اسکے اسکے لڑکے کو روپے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ روپیہ کسطرح سے فراہم کیا جائے روپیہ بہم پہنچانے کے واسطے پولا نیگری امریکہ کی ایک فرم سے گانے کا ٹھیکہ کرتی ہے گو کہ اسکو معلوم ہے کہ وہ گا نہیں سکتی۔ معاملہ بہت نازک ہوتا ہے یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ کو پوشیدہ رکھا جائے جو وقت انکے صاحبزادہ کو معلوم ہوتا ہے وہ اپنی ماں کا ساتھ نہیں دیتا بلکہ ایکدم غائب ہو جاتا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ یہ لڑکا حرام کا ہے لیکن اس کا علم بہت ہی کم تھا کہ پولا نیگری کا یہ لڑکا حرام کا ہے۔

جو وقت پولا نیگری کا لڑکا اس سے غائب ہو جاتا ہے تو اسوقت کے سین دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں کہ ایک ماں کا کیا حال ہوگا کہ جس کا لڑکا جس سے وہ اسقدر محبت کرتی تھی غائب ہو جائے دل ہلا دینے والے سین ہیں جنکا بیان کرنا ممکن نہیں انسان صرف اسی وقت ان باتوں کا لطف اٹھا سکتا ہے جبکہ وہ اس فلم کو دیکھے اسی دوران میں ایک شخص آتا ہے اور پولا نیگری کی اس مصیبت میں ایسا انتظام کرتا ہے کہ اسکی مالی مشکلات دور ہو جاتی ہیں یہ وہ پوشیدہ شخص ہے جس سے ہمیشہ سے پولا نیگری نے محبت کی ہے۔

اس فلم کو دیکھنے سے پتہ چل جاتا ہے کہ دنیا میں بہت سے طاقتور جو طاقت ہے اسکو محبت کہتے ہیں جفیقت میں نہایت ہی مشہور مضمون محبت کا ہے جسکا انسان ہر روز مشاہدہ کرتا ہے لیکن اس فلم میں تمام باتیں اس طرح دکھائی گئی ہیں کہ جس ×

ہم اپنا مستقبل کیونکر شاندار بنا سکتی ہیں

از جناب مس زلیخا لکھنوی

آجکل مستورات میں سیاسی خدمت کا بڑا جوش ہے۔ ہر تعلیم یافتہ خاتون کی یہی خواہش ہے کہ وہ قومی اسٹیج پر پہونچکر اپنی دانشوری اور تدبر سلطنت کا سکہ جمائے لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ ہم ہر کسے راہبر کارے ساختند عورتوں کا دائرہ عمل مردوں سے جداگانہ ہے اگر وہ مردوں کے فرائض ادا کرنا چاہیں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ ولایت کی بات دوسری ہے، وہاں کی معاشرت اور یہاں کی معاشرت میں زمین و آسمان کا فرق ہے، لوگ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ قومی تعمیر کا سنگ بنیاد تربیت اطفال ہے آج کے لڑکے کل کے کارگذار بنیں گے اور والدین جیسی اٹھان انکو اٹھائیں گے وہ ویسے ہی نکلیں گے آپ اگر شکایت کرتی ہیں کہ مسلمانوں میں جفاکشی ایثار و قربانی کا مادہ نہیں اور میں بھی اسکو تسلیم کرتی ہوں لیکن یہ خطا ان کے والدین کی ہے اگر بچپن میں انکو جفاکشی اور چستی و چالاکی کا عادی بنایا جاتا تو جوان ہو کر وہ ایسے مستعد چست و چالاک نکلتے کہ کوئی انکا مقابلہ نہ کر سکتا۔ ان دنوں میں تو بچپن سے بزدلی کا تخم بویا جاتا ہے وہ باہر نکلتے ہیں تو ایک محافظ انکے ساتھ ہوتا ہے غرضکہ مردانگی کے خلاف عمل کیا جاتا ہے۔ پھر ان میں ہمت و جرات اور شجاعت کیونکر پیدا ہو، جن بچوں کی ابتدا لہو و لعب سے ہو ان میں قوم پروری اور وطن پرستی کا جذبہ کیونکر ہو مسلمانوں کو افلاس کی بڑی شکایت ہے۔ مگر اس افلاس کے باوجود ان سے زیادہ فضول خرچ اور بے ہنر شاید ہی کوئی ہو۔ ہم نے سادہ قدیم معاشرت کو چھوڑ کر انگریزوں کی دیکھا دیکھی وہ گراں معاشرت اختیار کی جو ہماری آمدنی سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے، ایک متوسط درجہ کے مسلمان کا جو خرچ ہے وہ کسی بڑے ہندو کا بھی نہ ہوگا۔ سودیشی کی تحریک مسلمانوں میں چلنی چاہیئے کیونکہ دستکار اور جولاہے زیادہ تر مسلمان ہیں مگر یہ کس عبرتناک حقیقت ہے کہ مسلمان سودیشی کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ کسی نانی محفل میں جا کر دیکھا جائے کہ مستورات کس طرح بیش قیمت غیر ملکی پارچہ پہنکر اپنے ملک کی دولت کی نکاسی میں مدد دیتی ہیں۔ یہی حال رسوم کا ہے کہ جس کے پاس کھانے کو نہیں ہوتا وہ بھی جب تقریبات کا موقع آئے تو قرض لیکر امیری کے چوچلے دکھاتے ہیں۔ چند روز کا ذکر ہے کہ میرے محلہ میں ایک غریب آدمی کے یہاں شادی ہوئی، غریب کے پاس روپیہ نہ تھا اپنا مکان گروی رکھ دیا اور اس دھوم سے شادی کی کہ محلہ والوں نے تعریف کی۔ مگر کسی نے اس پر افسوس نہیں کیا کہ وہ گھر سے بے گھر ہو گیا ٹیم ٹام کے معاوضہ میں اس کے رہنے کی جگہ بھی باقی نہیں رہی۔ یہ تو ایک مثال ہے جو بر وقت یاد آ گئی، اس طرح کی مثالیں تو ہر روز اور ہر جگہ نظر آتی ہیں۔ کون تقریب ایسی ہوتی ہے جس کا سرانجام مہاجن کے روپیہ سے نہیں ہوتا۔ اس فضول خرچی کے ہاتھوں مسلمان کسطرح تباہ ہیں انکو کون نہیں جانتا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ چادر دیکھکر پاؤں نہیں پھیلاتے بلکہ قرض کے ذریعہ اخراجات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

×۔ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان خود عملی کام کر رہا ہے مانچہ یعنی ایک ٹوبس سرکس فلم۔

سرکس کے فلم دنیا میں بہت مقبول ہیں اسکی وجہ ×

جاپانی بچے

از جناب پنڈت آنندی پرشاد مصرا

جاپان میں بچوں کو چھوٹی ہی عمر سے ادب اور فرمانبرداری سکھائی جاتی ہے۔ جب کوئی شخص انھیں کچھ دیتا ہے تو وہ پہلے اپنی ماں سے اجازت مانگتے ہیں، اجازت ملنے پر مسکرا کر سلام کرتے ہیں اور پھر وہ چیز لے لیتے ہیں۔

اس ملک میں مختلف کھیلوں مثلاً تاش لٹو پھرانا کنکوا اڑانا۔ اور آنکھ مچولی کا بہت رواج ہے اور بچے چھوٹی سی عمر میں ہی کھیلوں کے طریقے سیکھ لیتے ہیں۔ یہاں بہت سے کھلونے ایسے ہوتے ہیں جن کے پہیے پانی سے چکر کھا کر پھرنے لگتے ہیں۔

جاپانی بچوں کا دلچسپ کھیل ریت پر تصویریں بنانا ہے، تھوڑی سی سفید ریت لے کر زمین پر اس کی تہ جماتے ہیں پھر اس پر گہرے اور خوشنما رنگوں سے پھولوں اور جانوروں کی نہایت عمدہ تصویریں بناتے ہیں۔ جاپانی خوبصورت چیزوں کے بہت شوقین ہوتے ہیں اپنے کمروں میں اور میزوں پر پھولوں کو نہایت خوبی سے سجاتے ہیں، ہماری طرح گلدستہ نہیں بناتے بلکہ ایک ایک پھول اور پھول کی ایک ایک پتی کو عجیب طرح سے سجاتے ہیں۔

بانس اور کاغذ سے اچھی اچھی چیزیں بنا لینا جاپانیوں کا ہی کام ہے۔ وہ بانس کی میزیں کرسیاں اور الماریاں بہت خوبصورت بناتے ہیں۔ پانی کے نل بھی زیادہ تر بانس ہی سے بناتے ہیں۔ کاغذ کے لئے تو لئے بستروں کی چادریں اور رومال وغیرہ اس قدر خوبصورت بناتے ہیں کہ ریشم کے رومال ان کے سامنے کوئی چیز نہیں، وہ لوگ کاغذ کے بنے ہوئے کپڑوں کو دھوتے نہیں ہیں بلکہ میلے ہونے پر پھینک دیتے ہیں۔

جاپانی اپنے بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں انھیں تمام میلوں، جلسوں، تماشوں اور دعوتوں میں اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے مٹھائیاں اور کھلونے وغیرہ بنا کر دیتے ہیں غرض وہ ان سے بہت محبت کرتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ بچے اتنے لاڈ پیار پر بھی نہیں بگڑتے۔ جاپان میں ایک عجیب دستور ہے کہ میزبان مہمانوں کے لئے جو کھانا لاتا ہے۔ وہ سب کا سب مہمانوں کو کھانا پڑتا ہے۔ اگر کچھ بچ رہے تو ساتھ لے جاتے ہیں جھوٹا نہیں چھوڑتے۔

× ایک ہندو دو کا نچ کا مضمون ہے یعنی انسان فلم کا فلم دیکھے اور سرکس کا سرکس یہی معاملہ اس فلم کے ساتھ ہے اس ٹوبس فلم میں بہترین سے بہترین فلم ایکٹر اور ایکٹرس نے کام کیا ہے۔ البرٹ مارٹنگ وہ ایکٹر ہے جو اس فلم میں چیف پارٹ کھیل رہا ہے ماسٹر ٹنگ نے اس فلم میں اپنا پارٹ نہایت عمدگی سے کھیلا ہے کیونکہ سرکس میں کام کرنا کوئی آسان بات نہیں عورت کا پارٹ ماریا مورل نے کھیلا ہے۔ دوسری عورت جو مذاقیہ فلم میں ہمیشہ کام کرتی ہے اس نے اس فلم میں کام کیا ہے۔ فیتا بکلف وہ عورت ہے جو اس معاملہ میں بہت مشہور ہے۔

قصہ اس طرح ہوتا ہے کہ دو بھائی جنکو ارسن کہتے ہیں سرکس اور ورایٹی میں بہت مشہور ہیں ہر طرح سے یہ دونوں ملکر ہر جگہ کام کرتے ہیں۔ پیرس کی مشہور ورایٹی میں وہ کام کر رہے ہیں کہ ایکدم سے ایک بھائی کو اس کا پتہ چلتا ہے کہ ایک بھائی نے اسکی بیوی کو اپنے ساتھ لے کر کہیں غائب ہو گیا جس وقت اس کا پتہ ایک بھائی کو چلتا ہے تو (باقی صفحہ ۹ کالم ۲)

پانچ ملین سرمایہ اپنے وارث کی تلاش میں

ہمارے خاص نامہ نگار برلن کے قلم سے

یہ ایک ٹوبس فلم کا نام ہے جسکو جرمن زبان میں "فنف ملیون زوخن آئنین اربن" کہتے ہیں۔ وہ فلم ہے کہ جو وقت اسکو برلن میں دکھایا گیا تو اس وقت اس قدر دلچسپی پبلک میں پیدا ہوئی کہ ٹکٹوں کا ملنا نہایت دشوار معاملہ ہو گیا کیونکہ اس فلم کو اتنی زبردست کامیابی ہوئی اسکی بہت سی وجوہات ہیں یعنی سب سے بڑی ایک وجہ یہ ہے کہ اس فلم کا چیف ایکٹر ہائنس روہمن ہے ہائنس روہمن جرمنی کا مشہور ترین فلم ایکٹر ہے جو مذاقیہ فلم میں نہایت کامیابی کے ساتھ کام کرتا ہے جسوقت انسان ہنس روہمن کو دیکھے تو مارے ہنسی کے پیٹ میں بل پڑ جائے۔ چنانچہ اس ٹوبس فلم "پانچ ملین سرمایہ اپنے وارث کی تلاش میں" نے ہائنس روہمن نے اتنا زبردست پارٹ کھیلا ہے کہ جو شخص سینما دیکھنے گیا اسکے پیسے وصول ہو گئے صرف یہی نہیں بلکہ ہائنس روہمن نے اس فلم میں ڈبل رول کھیلا ہے۔

اس فلم کا مواد اسطرح بنایا گیا کہ یہ تو مشہور ہے کہ امریکہ میں تمام دنیا کی اقوام آباد ہیں جو کسی زمانہ میں امریکہ میں جا کر آباد ہو گئیں اب جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو وہ اپنا ورثہ اپنے کسی رشتہ دار کے نام پر کر دیتا ہے جو امریکہ میں نہ ہو بلکہ کسی دوسرے ملک میں مقیم ہو بذات خود قصہ ہی نہایت دلچسپ ہے اس مواد کو اس فلم کے ڈائرکٹر کارل لوسے نے لیکر نہایت عمدہ فلم تیار کر دیا علاوہ ازیں نقد کو بطور فلمی مواد کے اس طرح ترتیب دی گئی ہے کہ شروع سے لگا کر آخر تک فلم نہایت ہی دلچسپ رہا ہے یہ بھی ضروری بات ہے کہ اور ایکٹر مرد اور عورت جنہوں نے اس فلم میں کام کیا ہے اس خوبی سے اپنا پارٹ کھیلے ہیں کہ تمام فلم کو ایک زندگی دیدی عورت کا پارٹ لینی مارتینلہ نے ادا کیا ہے، ہر ایک فلم میں تقریباً ایک آدمی ایسا ہوتا ہے جو بدمعاش کا کام کرتا ہے چنانچہ بدمعاش کا پارٹ اوسکار سیمانے کیا ہے۔ اس فلم "پانچ ملین سرمایہ اپنے وارث کی تلاش میں" کا قصہ نہایت ہی دلچسپ ہے کہ ایک غریب شخص بنام پیٹر پیٹے (ہائنس روہمن) تازہ شادی شدہ ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ نہایت محبت کرتا ہے لیکن مالی حالت بہت خراب ہے۔ دن کو متفرق اشیاء فروخت کرتا ہے شام کو ایک کابارے میں کام کر کے اپنا گذر کرتا ہے، اسی دوران میں امریکہ میں اسکے ایک رشتہ دار کا انتقال ہوتا ہے اور "پانچ ملین ڈالر کا ورثہ ہائنس روہمن کے نام پر کرتا ہے" یہ اس بدمعاش اوسکار سیما کو معلوم ہو جاتا ہے وہ کوشش کرتا ہے کہ یہ رقم اسکے ہاتھ آ جائے اسکے واسطے یہ بدمعاش ایک عورت کو لیتا ہے اور وکیل تو نیویارک میں بتاتا ہے کہ مرحوم کا پوتا پیٹر پیٹے شادی شدہ ہے اور اسکو اپنی بیوی سے بہت محبت ہے کیونکہ یہ شرط وارثنامہ میں موجود تھی قصہ مختصر یہ بدمعاش کو اس میں کامیابی نہیں ہوتی اور پانچ ملین کا سرمایہ پیٹر پیٹے کو ملتا ہے کیونکہ اسی دوران میں اسکی بیوی نیویارک پہنچ گئی تھی۔

ایک فلم ٹیرا فلم کمپنی نے تیار کیا ہے اور ٹوبس نے تمام ممالک غیر کی تجارت اپنے ہاتھ میں لے لی ہے، نہایت پر مذاق اور دلچسپ فلم ہے نہایت مذاقیہ کہ ہنسی کے مارے پیٹ میں درد ہونے لگے۔

دی فروے لیو گے یعنی وہ جھوٹ اسکی اجازت ہے۔

اس نام کا فلم ٹیرا کمپنی نے تیار کیا ہے لیکن اس ٹوبس فلم کمپنی نے ممالک غیر میں اس فلم کو چلانے کا انتظام کیا ہے اس فلم کی چیف ایکٹرس پولا نیگری ہے جو ہندوستان میں بھی بہت مشہور ہے یہ تو مشہور امر ہے کہ پولا نیگری رنجیدہ سین میں بہترین پارٹ کھیلتی ہے۔ بلکہ فلم دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولا نیگری فلم میں کام نہیں کر رہی ہے بلکہ وہ اصلی زندگی میں اور اپنی روزانہ زندگی میں اپنا پارٹ کھیل رہی ہے "دی فروے لیو گے" کے ڈائرکٹر کا نام نیسوم الانزو ما ان مشہور آدمیوں میں سے ہے جو اپنا ہنر نہایت عمدگی سے جانتے ہیں قصہ تحریر کرنے والے فلپ لوہارے رنگ اور ہیبر سن ہیں اس کے علاوہ اور بہت سی ماہر فن ہستیاں بھی

اقوال زریں

خوشی کا لطف اُٹھانے کے لئے کام کرنا بھی ضروری ہے۔

دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح اور سب سے سہل دوسروں پر نکتہ چینی کرنا۔

موت ایک خوشگوار نیند ہے لیکن جو سوتا ہے وہ بیدار نہیں ہوتا۔

دنیا میں کوئی ثواب اس سے زیادہ نہیں کہ آدمی دوسروں کو سکھ دے اور کوئی گناہ اور عذاب اسکی برابر نہیں کہ اوروں کو دکھ پہنچائے۔

دوسروں کی غلطیاں بھول جاؤ مگر اپنی ایک غلطی بھی نہ بھولو

ناپائدار اور بیوفا دنیا کو دوست مت بنا کیونکہ یہ بے وفا دنیا دوستی کے قابل نہیں ہے۔

جو شخص اپنے کھیت کی کچی بالیں کھالے گا تو کھلیان کے وقت محتاج رہے گا۔

دو چیزیں عقل کی سبکی اور خفت (کی علامت) ہیں اول یہ کہ خاموش رہنا بولنے کے وقت اور دوسرے بولنا چپ رہنے کے وقت۔

موج تبسم

وزیر (اپنے بیٹے سے) بتاؤ تم بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہو؟

لڑکا:۔ جو اپنے والد کے ڈسپلن سے تنگ آگیا تھا۔ کہا "یتیم"

خاوند:۔ دیکھو باہر کون ہے

بیوی:۔ جلدی کرو سیٹھ آیا ہے یہ نئے کپڑے اتار کر پھٹے ہوئے پہن لو۔

مسٹر اے:۔ (ٹیلیفون پر) مجھے پچاس روپے قرض چاہئیں

مسٹر بی:۔ ٹیلیفون کچھ خراب ہے آواز ٹھیک نہیں سنائی دیتی زور سے بولو۔

مسٹر اے:۔ (اونچی آواز میں) میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے پچاس روپے بطور قرض درکار ہیں۔

مسٹر بی:۔ اب بھی تو آواز صاف سنائی نہ دی

ٹیلیفون آپریٹر:۔ مگر میں تو ٹھیک طرح سن رہا ہوں۔ تم غلط کہتے ہو کہ آواز صاف سنائی نہیں دیتی۔

مسٹر بی:۔ اگر آپ نے سن لیا ہے تو پچاس روپے آپ ہی قرض دے دیجئے۔

مسٹر ایکس:۔ ٹام اس شہر کے تمام بڑے آدمیوں کو جانتا ہے

جونز:۔ مگر وہ ان سے کیوں واقفیت پیدا نہیں کر لیتا۔

مسٹر ایکس:۔ اسلئے کہ وہ بھی اسے جانتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

دنیا میں سب سے زیادہ سن بنگال میں ہوتا ہے

دنیا میں سب سے زیادہ شکر جاوا میں ہوتی ہے

دنیا میں سب سے زیادہ پٹرول یاست ہائے متحدہ میں ہوتا ہے

دنیا میں سب سے زیادہ ریشم اٹلی میں ہوتا ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ کاگ پرتگال میں ہوتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ کپاس کی تجارت نیویارک میں ہوتی ہے۔

دنیا میں سب سے زیادہ زلزلے جاپان میں آتے ہیں۔

سلہٹ بنگال میں ایک بڑھیا کے ۱۰۲ برس کی عمر میں نئے دانت نکلے ہیں۔

سانپ بغیر کھائے پئے مہینوں زندہ رہ سکتا ہے

آسمان سے جب تارا ٹوٹتا ہے تو وہ ۴۰ میل فی سکنڈ کی تیز رفتار سے زمین پر گرتا ہے۔

پردہ فلم

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۲

تو فوراً ہی اس کے پیچھے روانہ ہوتا ہے لیکن اسی عرصہ میں ایک ریل گاڑی کا حادثہ ہوتا ہے جس میں اس کی بیوی مر جاتی ہے لیکن ان دونوں بھائیوں کی دشمنی میں کوئی فرق نہیں آتا مگر باوجود اس کے وہ اسمیں ویرائٹی میں ملکر کام کرتے ہیں۔ پانچ سال کے بعد آرلن کا ایک بھائی ایک عورت سے دوستی کرتا ہے کیونکہ اسکی بیوی غائب ہوگئی تھی اور بعد میں مرگئی تھی اس لڑکی کا نام انالیبرجا اولش ہے اس کا یہ کام ہے کہ وہ ایک صرس میں کام کرے جو زندگی کے مد نظر نہایت ہی خطرناک ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ اس کا سوتیلا باپ اس کو اس کام پر مجبور کرتا ہے۔ بہت کوشش کی گئی کہ یہ سوتیلا باپ اپنی لڑکی کو اس پر مجبور نہ کرے لیکن باوجود اس کے وہ کسی کی نہیں سنتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مارٹرسنگ کا بھائی جس نے اس کی بیوی کو بھگایا تھا اپنے بھائی کی امداد کرتا ہے اور سوتیلے باپ کو مارا لیکن پولیس نے نعش کو جو سوتیلے باپ کی تھی دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ پستول سے مارا گیا ہے۔ جبکہ پولیس نے لقوس جو مارٹرسنگ کا بھائی تھا گرفتار کر لیا مقدمہ ہوتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ سوتیلے باپ اور تو ورینکہ کی بیوی نے اسکو پستول سے مارا تھا کیونکہ وہ اپنی سوتیلی بیٹی پر بہت زیادہ ظلم کرتا تھا تمام آزاد ہو جاتے ہیں اور شادی ہو جاتی ہے۔

چینی عدالت کا فیصلہ قانوناً ناجائز ہوگا

شنگھائی ۳۰ مارچ۔ شنگھائی میں جاپانی علاقہ کے میئر نے مختلف ملکوں کے قنصلوں اور میونسپل حکام کو مطلع کر دیا ہے کہ بین الاقوامی علاقہ میں چین کی جو اسپیشل ڈسٹرکٹ کورٹ ہے اسے نانکنگ گورنمنٹ کو منتقل کیا جا رہا ہے جس کہ جاپان کا کنٹرول ہے یہ بھی کنٹرول کر دیا گیا ہے کہ یکم اپریل کے بعد چینی عدالت کے فیصلوں کی پابندی قانوناً لازمی نہ ہوگی اس قسم کا یہ مطلب سمجھنا چاہئے کہ بین الاقوامی علاقہ میں چین کے اقتدار کی آخری علامت مٹ رہی ہے۔

افسانہ

انوکھا جوہری

از جناب پرشوتم لال صفا بی اے

دوکان کی روپہلی محراب سے آویزاں سائن بورڈ پر لکھا تھا:

"سیٹھ ریودمن جوہری" شیشے کے بیرونی شوکیس ایک خاص اسلوب سے مرتب تھے اور ان میں سجے ہوئے زیورات نہایت دلکش منظر پیش کر رہے تھے، دوکان کے اندر ریودمن ایک معزز خریدار سے تاجرانہ گفتگو کر رہا تھا۔ دفعتہً اسکی گھڑی کی وزنی زنجیر میز پر پڑے ہوئے گلدستہ سے ٹکرائی خریدار اور دوکاندار دونوں کی توجہ اس کی طرف مبذول ہوگئی۔ خریدار نے جھجکتے ہوئے دریافت کیا۔ "کیا میں اسے دیکھ سکتا ہوں جناب"

"ریودمن کی پھرتیلی اور لمبی لمبی انگلیاں تھرا گئیں جب اس نے لاکٹ کو کھولکر خریدار کو پیش کیا۔ کچھ دیر سے غور سے دیکھنے کے بعد خریدار نے پوچھا کیا یہ لاکٹ بھی فروخت کے لئے ہے مسٹر دمن؟"

کیا فرمایا؟ یہ لاکٹ! میں اسے جدا نہیں کرونگا جناب" ریودمن نے ایک آہ سرد بھر کر نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

یکایک خریدار نے چونک کر کہا: یہ کیا؛ اس سے تو کچھ بال چپٹے ہوئے ہیں اور پھر بال بھی اس قدر سیاہ اور لطیف!"

دمن مسکرا دیا: میں خوب جانتا ہوں اسے" یہ کہتے ہوئے اس نے بیتابی سے لاکٹ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

"اگر میں یہ دریافت کروں کہ آپ کو اسے بیچنے سے انکار کیوں ہے تو آپ برا تو نہ مانیں گے" خریدار نے نرم لہجہ میں سوال کیا۔

دمن کے شانوں کو جنبش ہوئی "یہ داستان بہت پرانی ہے صاحب۔ جب میں عہد شباب میں کلکتہ کے ایک کالج میں تعلیم حاصل کرتا تھا"

سنجیدہ تاجر نے جھجکتے ہوئے اپنی عینک اتار کر میز پر رکھ دی۔ لاکٹ سیاہ مخمل کے پیڈ پر چمک رہا تھا۔

میں نے ایک بار گرمیوں کی چھٹیوں میں یہ فیصلہ کیا" دمن نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا "اسلئے مہاراشٹر کے ساتھ ساتھ امر کنٹک اکیل دھارا اور ہندھیاچل کی رومان انگیز وادیوں کی سیر کی جائے۔ پھر کیا تھا چوتھے ہی روز میں نے اپنے آپ کو ممینی بالا کے مشہور ہوٹل میں ایک سیاح کی حیثیت سے مقیم پایا۔ یہ ہوٹل ایک قلعہ میں واقع تھا۔ رات کے وقت میرے کمرے میں کوئی مصنوعی روشنی تو تھی نہیں البتہ مشرقی کھڑکی سے چاند کی کرنوں کا ایک سیلاب سا امڈا چلا آرہا تھا۔ مجھ پر خوشگوار غنودگی کا عالم طاری ہونے لگا اور میں بستر خواب پر لیٹ گیا ابھی چند ہی منٹ گذرے ہونگے کہ میری نگاہوں میں ایک سایہ سا گھوم گیا۔ مجھے اٹھ کر بیٹھ جانا پڑا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک مست شباب نوخیز حسینہ بڑے دروازہ میں کھڑی چاند کی مسکراتی ہوئی کرنوں کو اپنے سحر پاش تبسم سے شرمانے میں مشغول ہے"۔

خریدار کی نظریں فوراً لاکٹ سے جدا ہو کر دمن کے چہرے پر جم گئیں۔

"میں ایک نامعلوم جذبۂ بے اختیار کے زیر اثر اس سراپا جمال کی طرف بڑھا" دمن کا سانس تیز ہوگیا" لیکن وہ جلدی سے کمرے کو چھوڑ کر چلی گئی۔ صبح ہوتے ہی میں نے ممینی بالا سے اس غیر معمولی مشاہدے کا ذکر کیا تو وہ ہنس کر بولی: "آپ نے صرف خواب دیکھا ہوگا۔

خداوند۔ میرے یہاں صنف نازک کا کام ہے؟ اس جگہ تو صرف آپ ایسے چند مسافر یا دو ایک مصور قیام پذیر ہیں اور بس" اس غیر متوقع جواب سے میری تسلی نہ ہوئی۔ دوپہر کو میں ہندھیاچل کی سیر کے لئے نکل گیا لیکن میرا دل اس نازنین زہرہ جبین کی تلاش میں تھا میری بیقراری اس درجہ بڑھ گئی کہ شام ہونے سے پہلے ہی مجھے قلعہ کی جانب لوٹنا پڑا۔ میری نظر ایک چھوٹے سے کمرے کی دیوار پر پڑی۔ جھٹ پٹے کی مدھم روشنی میں مجھے ایک سنہری فریم میں اسی ملکہ لطافت کی غیر مکمل روغنی تصویر دکھائی دی۔ یقیناً وہ کسی مصور کے لئے ماڈل ہوگی۔ میرے دل نے کہا جو اسے ایسے دور افتادہ اور پُرسکون قلعہ میں لا کر اپنی زندگی کا عدیم المثال شاہکار تیار کر رہا ہے:

کھانا کھا چکنے کے بعد میں اپنے کمرے سے چہل قدمی کے خیال سے برآمدے میں نکل آیا۔ کمرے میں واپس جانے پر میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ میرا لیمپ بجھ چکا ہے اور کرسی بھی اپنی ٹھیک جگہ پر نہیں۔ یکایک مجھے محسوس ہوا کہ میں اپنے کمرے میں اکیلا نہیں ہوں۔ اسی تذبذب میں مجھ پر ایک گونہ بیخودی چھانے لگی۔ مجھ پر عطر بار سانسوں کا جادو چل گیا تھا۔ چند ہی لمحوں میں خاموشی کا یہ طلسم ٹوٹ گیا۔ وہ نظارہ سوز جلوہ ایک لطیف سی سرسراہٹ کے ساتھ بڑے دروازہ کی سمت بڑھا اور مجھے لرزہ براندام چھوڑ کر غائب ہوگیا۔ خریدار کا ہاتھ لاکٹ پر تھا اور اس کی آنکھیں دوکاندار پر" جیسا کہ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں میں نے یہ تمام ماجرا ممینی بالا سے بیان کر دیا جس نے مجھے ہنسی ہنسی میں صرف یہی کہہ کر ٹال دیا معاف کیجئے گا۔ آپ بہت خوفزدہ سے نظر آرہے ہیں میں امید و بیم کی حالت میں اپنے کمرے میں واپس آکر لیٹ گیا۔ ابھی کوئی زیادہ دیر نہ گذری ہوگی کہ میری بیقراری کی دیوی کمال نزاکت سے اس کمرے میں داخل ہوئی اور میرے نزدیک آبیٹھی میں دیوانہ سا ہوا جا رہا تھا۔ میرے خون میں فرط محبت سے ایک لہر دوڑ گئی۔ یک لخت وہ میرے نقدی والے رومال پر جھپٹی اور تیزی سے اٹھ بیٹھی۔ چند لمحے پیشتر کی سرور پاش رنگینی کے بعد یہ تلخ تجربہ میری بیخودی کے لئے زہر قاتل ثابت ہوا۔ آن واحد میں میرا ہاتھ اس کے سیاہ اور لطیف بالوں میں الجھ گیا۔ میں اپنی گرفت کو اور زیادہ مضبوط کرنے ہی والا تھا کہ وہ مجھے جھٹکا دیکر نکل گئی۔ چند منٹ تک تو مجھ پر نہ جانے کیسی کیفیت طاری رہی، جب ذرا ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں کچھ بال ہیں۔ انھیں سلجھانے پر مجھے معلوم ہوا کہ بالوں کے ساتھ اس ستم شعار حسینہ کا طلائی لاکٹ بھی میرے پاس آگیا ہے اور وہ لاکٹ یہی ہے جس پر اس وقت ہم دونوں کی نگاہیں جمی ہوئی ہیں"

ریودمن نے بڑی ملائم آواز میں کہا

"لیکن وہ تھی کون! آپ نے معلوم کیا؟" خریدار کی دلچسپی بڑھ گئی" معلوم کیوں نہ کرتا" ریودمن نے مدبرانہ انداز میں جواب دیا "اسی صبح میں نے یہ تمام حقیقت نہایت سخت لہجہ میں ممینی بالا سے کہی" جس پر وہ سہم کر بولی" وہ تھی میری لڑکی موہنی بالا۔ جو آج سے دس سال پہلے انتقال کر چکی ہے۔ شاہزادہ نرادنکور کو اسی قلعہ میں اس سے محبت ہوگئی تھی۔ لیکن بعد میں شہزادے کی بیوفائی سے موہنی کا دل ٹوٹ گیا۔ اسی یاس کے عالم میں وہ چٹان سے کود پڑی اسوقت سے

آج تک ہر سال اسکی روح اس حادثہ مہلک کے دن قلعہ میں آیا کرتی ہے اتفاق سے آپ کے قیام ہی میں وہ تاریخی دن آگیا ہے "
"لیکن جوا ہراتکے خریدار نے ومن سے سوال کیا آپ بالوں اور لاکٹ کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں ؟"
" میں سمجھتا ہوں " ربودمن نے مسکرا کر کہا " ہمینتی نے موسینی کی روح کا قصہ صرف لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے گھڑ رکھا تھا۔ مقصد اس کا ہوٹل کے مسافروں کو موسینی کے ذریعہ سے لوٹنا تھا بہر حال کچھ بھی ہو موسینی کے زہد شکن حسن کی یاد کا تقاضا ہے کہ اس رومان پرور ساحرہ کے بالوں اور لاکٹ کو ہر وقت اپنے پاس رکھوں "!
نوجوان خریدار نے لاکٹ کو میز سے اٹھایا اور محبت بھرے الفاظ میں کہا:
" تو کیا آپ اس کے بیس پونڈ نہیں لے سکتے ؟ "
" مگر یہ اس کی قیمت نہیں ہو سکتی ، ربودمن نے انکار کرتے ہوئے کہا " کسی محبوبہ یادگار کی قیمت ۲۰ پونڈ نہیں ہوا کرتی ؟
یادگار ہی کے لئے تو میں بیس پونڈ پیش کر رہا ہوں ، ورنہ زیور تو کوئی صرف پانچ پونڈ کا ہوگا " خریدار نے التجا کی " موسینی کی یاد کا واسطہ دیتا ہوں ، یہ خوبصورت لاکٹ میرے حوالے کیجئے جناب !
" بالکل نہیں جناب ! آپ مجھے خواہ مخواہ مجبور فرما رہے ہیں "
" ربودمن نے احسان کی نظریں گاڑتے ہوئے کہا خیر آپ اگر واقعی ———— "
لاکٹ کے نئے مالک نے لاکٹ کو جیب میں کمال حفاظت سے رکھ لیا اور ومن سے ہاتھ ملا کر دوکان سے باہر نکل گیا ،
شام کو سیٹھ ربودمن گھر پہنچے تو ان کی بیوی نے بڑے فخر سے کہا ، دیکھئے ! میں کیا اچھا کھانا تیار کر سکتی ہوں " !
" واقعی " ومن نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن یہ بھی تو خیال فرمائیں کہ میں کیسی لو کی تجارت کر سکتا ہوں ، ابھی آج ہی ایک لاکٹ بیس پونڈ کو فروخت کیا گیا ہے "
" دیکھئے میرے حال پر رحم کیجئے " بیوی نے درد بھری آواز میں کہا ،
" آپ کب تک نوجوانوں کو یہ رومان انگیز افسانے سنا سنا کر دھوکا دیتے رہیں گے ؟ ہر روز میرے بالوں کو کاٹنے کے بجائے اب انھیں سفید ہونے کے لئے چھوڑ دیجئے ۔

سن لائف انشورنس کمپنی آف کناڈا

آٹھ کروڑ تیس لاکھ ڈالر بیمہ شدہ لوگوں کو بطور منافع بانٹے گئے ہیں ، اون میں سے دو کروڑ اسی لاکھ بطور معاوضہ موت واقع ہونے کے دیئے گئے ہیں اور دو کروڑ چالیس لاکھ بطور بونس اور مکمل شدہ پالیسیوں کو دیئے گئے ہیں ، اس کے علاوہ ایک کروڑ تیس لاکھ بیمہ شدہ لوگوں کو بطور ڈیویڈنڈ دیا گیا ہے ۔ چونکہ اس کمپنی کی پہلی پالیسی ۱۸۷۱ میں جاری کی گئی تھی اس لحاظ سے آج تک ایک لاکھ دو سو عرب بانٹے گئے ہیں ۔
۶۸ سال پبلک سروس انجام دینے کے بعد ، کمپنی جس کے دس لاکھ بیمہ شدہ لوگ ہیں اس مطلب کی سب سے بہتر کمپنی ہے اور اس کا شمار آبر شمالی امریکہ برے اعظم کی تین سو کمپنیوں میں سے پہلی دس کمپنیوں میں ہے ۔ حالانکہ اس کا کاروبار کناڈا ، یونائیٹڈ اسٹیٹس گریٹ برٹن اور سلطنت برطانیہ میں محفوظ ہے ۔ پھر بھی اس کمپنی کے اتنے دفاتر ہیں کہ وہ دنیا کے کل دائرہ میں اپنی خدمات انجام دے سکتے ہیں ۔
آج کے سالانہ اجلاس میں کمپنی کے پریسیڈنٹ مسٹر اوڈ نے اس کمپنی کی ۱۹۳۸ کی کارگذاری کا خاکہ کھینچتے ہوئے یہ بتلایا ہے کہ زندگی کے بیمہ کرانے میں قوم کی مالی حالت سے کتنا گہرا تعلق ہے سود کے مسئلہ کو لیتے ہوئے یہ بھی بتلایا ہے کہ بیمہ کرانے والوں کی رقم تجارت کے بیمہ کو کس طرح گھمائے رکھتی ہے ۔ آگے چلکر مسٹر اوڈ نے کہا ہے کہ سن لائف انشورنس کمپنی نے کسطرح سے اپنے دس کروڑ ڈالر مختلف مسئلوں کو حل کرنے میں لگائے ہیں جس میں سے کہ پانچ کروڑ کی رقم حاصل کی ہے ۔
ان بچت کی رقموں کو معقول سود کی شرح سے موضوع کاروبار میں لگانا آسان کام نہیں ہے آج نئے سرمایہ کی مانگ کم اور فنڈ زیادہ ہونے کی وجہ سے لگائی ہوئی رقم کا معاوضہ بھی کم ملتا ہے ۔ اس مسئلہ کو بھی سن لائف نے اپنا فالتو فنڈ گورنمنٹ سیکیورٹیز میں لگا کر خوب حل کیا ہے ۔ سن لائف نے ثابت کر دیا ہے کہ بیمہ کو عوام سے کتنا فائدہ ہو سکتا ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ آگاہ بھی کر دیا ہے کہ اگر قاعدہ سے رقم کا استعمال نہ کیا جاوے تو بیمہ کتنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے ۔
مسٹر اوڈ نہیں چاہتے ہیں کہ کوئی بیمہ کرانے والا اپنی رقم صرف کرکے قانونی اصلاح حاصل کرے اس کے لئے اون کا کہنا ہے کہ سن لائف کمپنی کی کسی شاخ بڑے دفتر یا اوس کے مالک کارکنان سے مفت صلاح لے سکتے ہیں ۔ ڈائرکٹر کی رپورٹ جو سرکار میں داخل کی گئی ہے اس سے ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ سن لائف نے اپنے ریزرو کو کتنا پختہ بنالیا ہے ۔ بیمہ کرانے والوں کو دیئے جانے والے ڈیویڈنڈ کی رقم نکال کر کسی کے پاس قریب قریب ۳ کروڑ ڈالر ریزرو ہیں ۱۹۳۸ء میں سن لائف کمپنی کا سرمایہ ۵ کروڑ ۴۶ لاکھ تھا اور اب ۸ کروڑ ۷۵ لاکھ ہے ۔ یہ سرمایہ کمپنی کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے ۔ کمپنی کی لگی ہوئی رقموں پر گذشتہ سال کی آمدنی ۳ کرور دس لاکھ ڈالر تھی ۔ جبکہ مختلف ذرائیوں کی کل آمدنی ۱۷ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ ہے اور اس کے برعکس خرچ صرف دس کروڑ ۱۱ لاکھ ڈالر ہے ہوتے ہیں ۔ کمپنی کے کاروبار پر نگاہ ڈالتے ہوئے مسٹر اوڈ کہتے ہیں کہ اس کی حالت ۱۹۳۸ میں نہایت اچھی رہی اور آیندہ سال کے لئے بھی یہ اُمید کی جاتی ہے کہ ۱۹۳۹ء میں گذشتہ سال سے بھی کہیں زیادہ کام ہوگا ۔
سن لائف کی سلسلہ وار ترقی ذیل کے شجرے سے ظاہر ہے ۔

سال	جاری بیمہ ڈالرس	بیمہ کرانیوالوں کو دیا گیا ڈالرس	سرمایہ ڈالرس
۱۹۰۸	۱۱۹۵۱۷۷۴۰	۲۹۲۶۲۲۶۷/۶۵	۲۹۲۳۸۵۲۵/۵۱
۱۹۱۸	۳۴۱۹۹۲۷۸۲	۱۰۲۸۴۰۴۷/۲۱	۹۷۶۲۰۳۷۸/۸۵
۱۹۲۸	۱۹۵۷۲۱۱۴۰۰	۴۹۹۲۰۷۹۰/۰۱	۴۸۸۹۵۸۷۰۶/۸۱
۱۹۳۸	۲۹۰۵۳۸۰۲۸۶	۸۳۴۰۰۰۴۸/۸۲	۸۷۵۸۹۴۲۷۲/۲۲

اسمبلی نے انڈو برٹش تجارتی معاہدہ ٹھکرادیا

نئی دہلی ۲۸ مارچ ۔ آج مرکزی اسمبلی نے ۴۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۳ ووٹوں سے یورپین گروپ کی اس ترمیم کو نامنظور کر دیا جس میں یہ تجویز کیا گیا تھا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی سمجھوتہ پر غور دخوض کو شملہ سیشن تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے تاکہ اس بارہ میں کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں غور کیا جاسکے جو کہ ہاؤس کے ممبروں پر مشتمل ہوگی ۔ ۔ ۔ ہندوستان کی زرعی اور صنعتی و تجارتی مفادوں پر سمجھوتہ کے امکانی اثرات پر غور کریگی ۔
مسلم لیگ پارٹی غیر جانبدار رہی ۔ کانگریس نشنلسٹ پارٹی کے کچھ ممبروں نے ترمیم کی مخالفت کی ووٹ دیئے اور کچھ غیر جانبدار رہے ۔
اسمبلی نے کامرس ممبر سر محمد ظفر اللہ کی اس تحریک کو بھی ، ۴۶ ووٹوں کے مقابلہ میں ۵۹ ووٹوں سے نامنظور کر دیا جس میں ہاؤس سے یہ سفارش کی گئی تھی کہ وہ ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی سمجھوتہ کو منظور کرلے ۔

عرب کمانڈر انچیف ہلاک کر دیا گیا

یروشلم ۲۸ مارچ ۔ باغی عربوں کا کمانڈر انچیف عبدالرحیم کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جب کہ اس نے شہر نیلبس کے قریب ایک گاؤں کے گرد حلقہ کو توڑنے کی کوشش کی ۔
چند ہفتہ سے یہاں خاموشی تھی اور کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا تھا ۔ مگر گذشتہ رات ایک یہودی کو گولی مار کر شدید زخمی کر دیا ۔ اس علاقہ میں ۴۸ گھنٹہ کے لئے ایک حکم جاری کر دیا گیا ہے جس کے ذریعہ گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔ ایک اور یہودی طبریہ میں ہلاک کر دیا گیا ہے وہاں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے ۔ حیفہ میں ایک یہودی کانسٹبل کو ہلاک کر دیا گیا اور ڈاک گاڑی پر فائر کئے گئے ۔

میڈرڈ جنرل فرانکو کی حوالہ کر دیا گیا

لندن ۲۸ مارچ ۔ اسپین کی لڑائی کا بھی قصہ تمام ہو گیا جبکہ اسپین دارالسلطنت میڈرڈ کو جنرل فرانکو کے حوالہ کر دیا گیا ۔ ریپبلکن فوجوں نے کسی قسم کا مقابلہ نہیں کیا ۔ میڈرڈ میں سب جگہ جنرل فرانکو کا جھنڈا لہرا رہا ہے ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا آیا ریپبلکن فوجوں کا کمانڈر جنرل کساڈو کہاں بھاگ گیا ہے لیکن یہ ضرور معلوم ہوا ہے کہ وہ اسوقت میڈرڈ میں نہیں ہے ۔ نشنلسٹ فوجوں کے داخلہ سے تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ۔

موجودہ پارلیمنٹ ٹوٹنے والی ہے

لندن ۲۹ مارچ ۔ نیم سرکاری تردیدوں کے باوجود یہ خیال تقویت حاصل کر رہا ہے کہ مسٹر نیوائل چیمبرلین کی موجودہ خارجہ پالیسی پر برطانی کیبنٹ میں زبردست انقلاب ہوا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ مسٹر ہور بلیشا لارڈ ہیلفاکس اور لارڈ ہیلی فیکس یہ چاہتے ہیں کہ بلا تاخیر فوجی کاروائیاں شروع کر دی جائیں ۔ مگر وزیر اعظم اس کے خلاف ہیں ۔ کیبنٹ میں استعفوں کا ہر وقت احتمال ہے انکے ساتھ ہی پارلیمنٹ کو ٹوٹنے اور عام انتخاب ہونے کا بھی امکان ہے ۔
باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ مسٹر ہٹلر عنقریب دوسری مہم شروع کرنے والا ہے ۔

اب کس کی باری ہے ؟

لندن ۲۹ مارچ ۔ معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے عملی طور پر رومانیا کے تیل کے چشموں پر اور گیہوں کی برآمد پر قبضہ جما لیا ہے اور اس کا آیندہ قدم یا تو لتھونیا کے خلاف ہوگا یا بلقان کے خلاف ہوگا ۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ ڈھیلی پالیسی سے ہٹلر کے حوصلہ بڑھتے جا رہے ہیں ۔

جرمنی کے سرکاری بنک کے سابق پریسیڈنٹ ڈاکٹر شخت ۔ بدعنوانی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں ۔

پولینڈ کو جرمنی کی دھمکی !

برلن ۲۹ مارچ ۔ پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک ۳ اپریل کو لندن جانے والے ہیں ۔ جہاں کہ جرمنی کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کے متعلق مختلف جمہوری حکومتوں کے درمیان صلاح و مشورہ ہوگا جبکہ اس موقعہ پر جرمنی کے اخبار " ڈاپلینیک کاریسپونڈنس " نے پولینڈ کی توجہ جرمنی کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی جانب مبذول کرائی گئی ہے اور سخت الفاظ میں اس دوستی کی یاد دہانی کراتے ہوئے پولینڈ کو دھمکی دی ہے کہ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے اگر اس سے ہٹنے کی دھمکی دی گئی تو نتیجہ خطرناک ہوگا ۔ اخبار نے پولینڈ کو مزید تنبیہ کیا ہے کہ اسکو کسی کے جال میں نہیں آنا چاہیئے ۔ جرمن اخباروں نے پولینڈ کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دیا ہے اور پولینڈ کے خلاف الزامات لگانے کی مہم شروع ہو گئی ہے جیسی کہ اسوقت شروع کی گئی تھی جبکہ زیکوسلاویکیہ وغیرہ پر قبضہ کیا گیا تھا ۔
فیلڈ مارشل گورنگ کے اخبار " نیشنل زیٹنگ " نے پولینڈ میں آباد جرمنوں کی آڑ لے کر پولینڈ کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دیا ہے ۔ جرمنی اور پولینڈ کی دوستی پر ایک ناقابل برداشت بار کے عنوان سے اخبار مذا لکھتا ہے کہ یہ خیال تقویتاً حاصل کرتا جا رہا ہے کہ حکام پولینڈ کو صورت حالات پر قابو نہیں ہے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ پولینڈ میں جرمن مردوں اور عورتوں اور بچوں پر متواتر حملے ہو رہے ہیں ، اندھیرے میں جرمن فارموں اور مکانوں کو برباد کیا جا رہا ہے اور جرمن دوکانوں کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے اخبار مزید لکھتا ہے کہ اب تک جرمنی کی رائے عامہ خاموش تھی اور اسکو خیال تھا کہ یہ محض اکے دکے واقعات ہیں لیکن ان واقعات میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے اور حکام پولینڈ حالات پر قابو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں اسلئے اب خاموش رہنا ممکن نہیں ہے ۔ گیلور سے اطلاع ملی ہے کہ اپر سلیشیا میں جرمن مزدوروں کو نہ تو کام مل رہا ہے اور نہ روٹی ۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد ۲۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جو اجلاس کلکتہ میں ہونے والا ہے اگر سبھاش بابو نے صحت کی بنا پر یا اور کسی وجہ سے اسکی صدارت نہ کی تو مولانا ابوالکلام آزاد صدارت فرمائیں گے ۔

فرقہ دارانہ مفاد علیحدہ نہیں ہو سکتے

مسٹر جناح کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے سر ظفر اللہ نے کہا میں یہ تسلیم کرنے سے معذور ہوں کہ ان معاملات میں مختلف فرقوں کے مفادوں کو علیحدہ علیحدہ کیا جا سکتا ہے ۔ مجھے یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ مسٹر جناح جیسے تجربہ کار اور قابل لیڈر نے یہ نظریہ پیش کیا ہندوستان کی برآمدی تجارت کو جن چیزوں سے امداد ملتی ہے وہ ہر ایک کو یکساں طور پر فائدہ پہنچاتی ہے ۔

آل انڈیا پرنٹرس کانفرنس

پٹنہ ۲۸ مارچ ۔ آل انڈیا پرنٹرس کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۸ اپریل کو پٹنہ میں ہوگا مسٹر تشار کانتی گھوش ایڈیٹر امرت بازار پتریکا صدارت کریں گے ۔

سلاویکیہ میں لڑائی

برٹی سلاوا ۲۸ مارچ ۔ خبر ملی ہے کہ ہنگری کی فوجیں سلاویکیہ کے علاقہ میں داخل ہو گئی ہیں اور سرحدی مورچوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں
شرقی سرحد پر لڑائی بند ہو رہی ہے اور سمجھوتہ کی بات چیت شروع ہو گئی ہے ۔

تروندم ۲۸ مارچ ۔ حکومت ٹراونکور نے آل انڈیا چرخہ سنگھ کیلئے ایکہزار روپیہ سالانہ گرانٹ دینا منظور کیا ہے ۔

مسولینی کے مطالبے پورے کرلئے جائینگے

لندن ۲۸ مارچ ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر کی مہم ختم ہو گئے ہیں اب سائنیور مسولینی اپنی مہم شروع کرنے والا ہے ۔ اور فرانس کے روبرو جو مطالبات پیش کئے گئے ہیں ، انکو جلد ہی دھمکی کے ذریعہ پورا کرنے کی کوشش کی جانے گی ۔
اس سلسلہ میں اخبار " ڈیلی ٹیلیگراف " کا نامہ نگار مقیم جنیوا لکھتا ہے کہ قصبہ کانسٹنس کے قریب علاقہ میں اور روایٹبرگ ۔ ورال برگ اور جنوبی باویریا میں جرمن فوجیں بڑی بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں ۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ درہ برینر (یہ درہ جرمنی اور اٹلی کے درمیان واقع ہے) ایک ہفتہ سے عام آدمیوں کے لئے بند ہے ۔ تاکہ فوج اور سامان جنگ کی آمد و رفت میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پڑے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس درہ کے ذریعہ جرمن فوجیں اٹلی میں دھڑا دھڑ داخل ہو رہی ہیں ۔
بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں سے یہ فوجیں لائبیا (جنوبی افریقہ) جا رہی ہیں ۔ اس سلسلہ میں قارئین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اٹلی نے فرانس سے ٹیونس اور دیگر علاقے طلب کئے ہیں جو کہ شرقی افریقہ میں فرانس کے قبضہ میں ہیں ۔ لائبیا اٹلی کے قبضہ میں ہے اور ٹیونس کے قریب ہے ۔

سوشلسٹ پارٹی اور ورکنگ کمیٹی

دہلی ۲۹ مارچ ۔ نمایندہ پریس کے دریافت کرنے پر جے پرکاش نرائن جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی نے فرمایا کہ اگرچہ اس معاملہ کے متعلق سوشلسٹ پارٹی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ۔ کیونکہ ایسا موقع پیدا نہیں ہوا لیکن میری اور میرے ساتھیوں کی یہ رائے ہے کہ اس سال بھی سوشلسٹ پارٹی کا کوئی ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی میں نہیں ہونا چاہیئے ۔

جنوبی افریقہ میں امتیازی وبا

کیپ ٹاؤن ۲۸ مارچ ۔ چار ہزار غیر سفید باشندوں کا ایک جلوس جس کے ساتھ باجہ تھا اور جو جلتی ہوئی مشعلیں لئے ہوئے تھا ۔ پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوا ۔ اور اندر داخل ہونے کی کوشش کی پولیس نے انکو روکا ۔ ان کے ساتھ زبردست لڑائی ہو گئی ۔ پولیس بڑی مشکل سے پارلیمنٹ ہاؤس کے دروازہ بند کر سکی چار پولیس مین زخمی ہو گئے ان لوگوں نے اس قانون کے خلاف مظاہرہ کیا ہے جس کے ذریعہ سفید اقوام کو سفید اقوام سے علیحدہ کر دیا گیا ہے اس قانون کا ہندوستان پر اطلاق نہیں ہوتا ۔

موجودہ حکومت کو تبدیل کرنے کا مطالبہ

لندن ۲۹ مارچ ۔ مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ مسٹر دف کوپر سابق وزیر جنگ ، مسٹر چرچل مسٹر امری اور سرکاری پارٹی کے تیس دوسرے ممبروں نے پارلیمنٹ میں مندرجہ ذیل تحریک پیش کی ہے ۔
یورپ میں متواتر جارحانہ سرگرمیوں اور چھوٹی چھوٹی حکومتوں کے خطرہ میں پڑنے سے برطانیہ اور سلطنت کو جو شدید خطرے پیدا ہو گئے ہیں ، ان کے پیش نظر اس ہاؤس کی رائے ہے کہ اس قسم کی بدعتوں کا کامیابی کے ساتھ اسی حالت میں مقابلہ کیا جا سکتا ہے جبکہ وزیر خارجہ کی بیان کردہ پالیسی پر زور و شور کے ساتھ عملدرآمد کیا جائے ۔ ہاؤس کی یہ بھی رائے ہے کہ زیادہ سے زیادہ وسیع بنا پر ایک نیشنل گورنمنٹ قایم کی جائے جسکو قوم کی صنعت و حرفت ، دولت آدمیوں پر پورا اختیار حاصل ہو جس سے وہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ حفاظتی سامان پیدا کر سکے ۔
تحریک کا یہ مطلب لیا جا رہا ہے کہ یہ فوج میں جبریہ بھرتی اور کارخانوں میں سرکاری قبضہ کے لئے ہے چونکہ یہ سب کچھ معلوم ہے کہ حکومت نیز مخالف پارٹی دونوں امن کے وقت جبریہ بھرتی کے خلاف ہیں اسلئے خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ تحریک ظاہر کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے کہ حکومت کے حامیوں میں اس کی غیر [illegible]

پراونشل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبہ متحدہ کا پندرھواں اجلاس علی گڑھ میں

آپ کو اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا کہ صوبہ کی مسلم تعلیمی کانفرنس کا پندرھواں اجلاس ۹ و ۱۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو بمقام علی گڑھ منعقد ہوگا۔ مجلس استقبالیہ مرتب ہوگئی ہے جس کے صدر خان بہادر مولوی عبیدالرحمٰن خانصاحب شروانی ایم۔ ایل۔ اے ہیں اور آنریری سکریٹری پروفیسر مولوی عبدالمجید قریشی ہیں آنریری جوائنٹ سکریٹری صاحبزادہ شہزاد احمد خاں صاحب منتخب ہوئے ہیں۔

اس کانفرنس نے گزشتہ چند سالوں میں جو کام مسلمانوں کی تعلیم کے متعلق کیا ہے غالباً آپ اس سے ناواقف نہ ہوں گے۔ جو تجاویز کانفرنس نے مسلمانوں کے تعلیمی مطالبات کے متعلق وقتاً فوقتاً منظور کیں۔ وہ اپنے وقت پر سرشتہ تعلیم اور سکریٹری تعلیم گورنمنٹ صوبہ متحدہ کو بھیجی جاتی رہی ہیں۔ ان میں بہت سی کامیاب بھی ہوئیں۔ جو تجاویز اہم اور غیر معمولی تھیں ان کو فروری ۱۹۳۳ء میں مسلم نمائندگان نے وزیر صاحب تعلیم اور ڈائرکٹر صاحب کی موجودگی میں بمقام لکھنؤ پیش کیا اور ہماری وہ سب تجاویز بحث و مباحثہ کے بعد چالیس مسلم تعلیمی مطالبات کی صورت میں مرتب کرکے گورنمنٹ کو بھیجی گئیں ان چالیس مطالبات کی تاریخ طول ہے جو اکثر اخبارات کے ذریعہ سے پبلک کے سامنے آچکی ہے۔ اس کے بعد اپریل گزشتہ میں خان بہادر مولوی فصیح الدین مرحوم ایم ایل اے نے جو ہماری ورکنگ کمیٹی کے سرگرم رکن تھے اسمبلی میں ایک رزولیوشن پیش کرکے حکومت کی توجہ کانفرنس کے ان ۴۰ مطالبات پر عملدرآمد کرنے کے لئے مبذول کرائی جس پر موجودہ وزیر صاحب تعلیم نے ۱۴ اپریل کو ایک لمبی چوڑی تقریر کی تھی اور اس میں بہت سی تجاویز سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا جس پر محرک نے اپنا رزولیوشن واپس لے لیا تھا اور امید کی جاتی تھی کہ اب ان تجاویز پر بڑی حد تک عملدرآمد ہو جائے گا لیکن اسی دوران میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم کی جدید تنظیم کے لئے سرکاری کمیٹی بن گئی اور غالباً اسی کے نتیجہ کے انتظار میں وزیر صاحب تعلیم کے ان وعدوں کا جو ۱۴ اپریل کی تقریر کے ذریعہ سے پیش کئے گئے تھے ایفاء نہ ہوسکا اب معلوم ہوا ہے کہ تعلیم کی جدید تنظیم کی یہ کمیٹی اپنا کام ختم کر چکی ہے اور یہ رپورٹ غالباً بہت جلد شایع ہو جائے گی۔ اس لئے ضرورت تھی کہ صوبہ کی مسلم تعلیمی کانفرنس کا اجلاس اس پر غور کرنے کے لئے جلد منعقد ہو اس کے علاوہ تعلیم کے متعلق دیگر تجاویز اس اجلاس میں پیش ہونگی۔

ان حالات میں یہ اجلاس ایک اہم اجلاس ہوگا۔ سرکاری کمیٹی میں مذہبی تعلیم لڑکے اور لڑکیوں کی مشترک تعلیم موجودہ اسلامیہ مکاتب اور مدارس کو قائم رکھنے کا مسئلہ خاص طور پر زیر بحث رہا تھا کمیٹی کی رپورٹ ہنوز صیغہ راز میں ہے لیکن اُمید کی جاتی ہے کہ اس ماہ کے آخر تک یہ رپورٹ سامنے آجائیگی۔ اور کانفرنس کے ہونے والے اجلاس میں اس پر بحث کا موقع ملے گا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں۔ اپنے تشریف لانے کی تاریخ اور وقت سے جناب صاحبزادہ شہزاد احمد خانصاحب آنریری جائنٹ سکریٹری مجلس استقبالیہ علیگڈھ کو براہ کرم پیشتر سے اطلاع دیجئے۔ اگر کوئی رزولیوشن آپ بھیجنا چاہیں اسے بھی پہلے سے ارسال فرمادیں۔ والسلام

نیازمند نظام الدین حسن نظامی عفی عنہ
آنریری جائنٹ سکریٹری

نوٹ:۔ فیس ممبری تین روپے اور فیس وزیٹری ایک روپیہ ہے باہر سے آنے والے ممبران کے قیام و طعام کا انتظام مجلس استقبالیہ کریگی۔

نوٹ:۔ اجلاس کی صدارت نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے منظور فرمائی۔

یو۔ پی ملازمین کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ

۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء کو یو پی ملازمین کانفرنس کا دوسرا سالانہ جلسہ لکھنؤ میں زیر صدارت کامریڈ سجاد ظہیر ہوگا۔ کانفرنس کی اوپننگ صوبہ کے وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت کریں گے۔ آچاریہ نریندر دیو۔ ڈاکٹر اشرف۔ محترمہ وجے لکشمی پنڈت۔ جناب رفیع احمد قدوائی۔ ڈاکٹر مراری لال، پنڈت بالکرشن شرما۔ کامریڈ احمد وصوبہ کے اور لیڈران اس کانفرنس میں تقریریں کریں گے۔ اس کانفرنس میں یوپی کے تمام ڈیلیگیٹس تشریف لارہے ہیں۔ اس کانفرنس میں ملازمین کی گری ہوئی حالت سدھارنے۔ اُن کے کام کے گھنٹے طے کرنے و مع تنخواہ کی چھٹی ملنے پراویڈنٹ فنڈ وغیرہ کی مانگ پر کئی اہم رزولیوشن پاس ہونگے۔

نوٹس

ممبران یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ جلسہ سالانہ برائے انتخاب عہدہ داران و ممبران مجلس انتظامیہ و منظوری بجٹ بابت سال ۴۰-۱۹۳۹ء بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۵۸ھ یوم اتوار بوقت ٹھیک ۹ بجے صبح بمقام یتیم خانہ اسلامیہ پریڈ کانپور منعقد ہوگا۔ استدعا ہے کہ وقت معینہ پر ضرور بالعزور تشریف لاکر شریک جلسہ ہوں۔

نمبر ۱۔ ہر ایسے ممبر کو جس کے ذمہ متواتر تین ماہ کا چندہ باقی ہوگا رائے دینے کا حق نہ ہوگا۔

نمبر ۲۔ ہر ایسے شخص کو جو مبلغ تین روپے یکمشت ادا کرے رائے دینے کا حق ہوگا۔

نمبر ۳۔ ہر ایسے شخص کو جو ممبر نہ ہو یا ان کے ذمہ تین ماہ کا چندہ بقایا ہو رائے دینے کا حق نہ ہوگا۔

نمبر ۴۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ کارڈ ہمراہ لائیے

سید احمد حسن بی اے (علیگ)
آنریری جنرل سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

حکومت کی پیشکش

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ کامرس ممبر سر محمد ظفر اللہ نے بحث کے دوران میں جو تقریر کی اس کے دوران میں انہوں نے صرف ایک اہم پیشکش کی وہ یہ کہ عین اغلب ہے کہ مالک معظم کی حکومت کو روئی کے خرید کے سلسلہ میں کوئی گارنٹی کرنے پر راضی کیا جاسکے۔

کامرس ممبر کی باقی تقریر محض جواب کی نوعیت کی تھی۔

مجلس اتحاد ملت کانپور کا سالانہ جلسہ انتخاب

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب ہفتہ وار اخبار صداقت کانپور تسلیم۔ براہ کرم حسب ذیل روداد اپنے معزز اخبار میں شایع کرکے مشکور فرمایئے

محمد ظہور صدیقی مہتمم جلسہ انتخاب مجلس اتحاد ملت کانپور

۲۶ مارچ ۱۹۳۹ء ۸ بجے دفتر مجلس اتحاد ملت مسٹن روڈ میں مجلس اتحاد ملت کانپور کا سالانہ جلسہ انتخاب زیر صدارت مولوی عبداللہ شاہ صاحب کے منعقد ہوا شیخ شبراتی انصاری نے تلاوت قرآن کریم سے کارروائی جلسہ شروع کی محمد فاروق صاحب صدیقی سکریٹری اتحاد ملت نے۔ اتحاد ملت کی تاریخ کا ذکر فرمایا آپ کے بعد حسب ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا۔ عالی جناب فخر قوم سید امجد علی صاحب وکیل بی اے ایل ایل بی صدر۔ نائب صدر عالی جناب حکیم صاحب عباسی دہلوی۔ خدا محمد خانصاحب فخر الدین صاحب مولوی عبداللہ شاہ صاحب جنرل سکریٹری۔ محمد فاروق صاحب صدیقی جوائنٹ سکریٹریاں۔ اتفاق احمد۔ سلطان احمد اسرار احمد محمد علی صاحبان۔ خادم محمد شاہ صاحب۔ علمبردار۔ محمد ابراہیم صاحب افغانی۔ انتخاب کے بعد حسب ذیل تجویزیں بالاتفاق پاس ہوئیں نمبرا میں علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال غازی اعظم مصطفےٰ کمال۔ مولانا شوکت علی۔ رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پر ملال اور مولانا محمد مظہرالدین کی بے دردانہ شہادت پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور پسماندگان سے ہمدردی کی گئی اور مرحومین کو ایصال ثواب کیا گیا۔

نمبر ۲۔ فرقہ وارانہ فسادات یوپی کے مسلمان شہدا کے لئے دعا مغفرت کی گئی اور حکومت یوپی سے مطالبہ کیا گیا کہ فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کی کوشش کرے اور مجروحین و شہدا کے اعزا کو طوبنہا اور لوٹے ہوئے حضرات کو معاوضہ دیا جائے اور کانپور میں ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کرکے ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء کی مصنوعی بارات اٹھانے والے اور فساد کرانے والوں کا پتہ لگا کر عبرت ناک سزا دیجائے۔

نمبر ۳۔ حضرت مولانا قطب الدین صاحب علیہ الولی فرنگی محل کی گرفتاری پر مبارکباد اور حکومت دہلی کے اس جابرانہ رویے کے خلاف سخت غم و غصہ کا ظاہر کیا گیا جس نے حضرت مولانا کو ہتھکڑیاں پہنا کر گرفتار کیا اور حکومت دہلی سے مطالبہ کیا گیا کہ حضرت مولانا پر سے مقدمہ اٹھالیا جائے۔

نمبر ۴۔ حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ حضور نظام الملک کے خلاف مکروہ اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرنے والے ہندوؤں کو روکے اور رآنے والے نتایج بد کی ذمہ داری حکومت پر عاید کی گئی۔ اور قائد اعظم نیلی پوشان ہند حضرات مولانا ظفر علی خانصاحب قبلہ صدر آل انڈیا اتحاد ملت و ڈکٹیٹر محفظ حیدرآباد کو یقین دلایا گیا کہ آپ کے ادنی اشارہ پر مسلمانان کانپور عموماً اور غیوران نیلی پوش خصوصاً اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۵۔ حکومت یو پی سے مطالبہ کیا گیا کہ اسیران مدح صحابہ کو جلد سے جلد رہا کیا جائے اور مدح صحابہ پر سے پابندیاں اٹھالی جائیں۔ اور اس کی تمام ذمہ داری حکومت پر عاید کی گئی۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر محترم مسٹر محمد علی جناح سے اپیل کی گئی کہ لکھنؤ میں جلد تشریف لاکر اس قضیہ کو ختم کرائیں۔

نمبر ۶۔ مجاہد ملت مسٹر محمد فاروق صاحب صدیقی سکریٹری اتحاد ملت کی خدمات کا اعتراف اور تمام نیلی پوش مجاہدین کی خدمات کا اعتراف کرکے مبارکباد دی گئی۔ اس کے سید امجد علی صاحب وکیل نے اپنی تقریر میں نیلی پوش مجاہدین کی خدمات کو سراہتے ہوئے خلوص اور محبت سے بغیر کسی مذہب ملت کے خدمت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ جلسہ جناب صدر کے شکریہ کے بعد ختم ہوا۔

ریڈیو کی لائسنس فیس میں اضافہ ہوگا؟

نئی دہلی ۲۸ مارچ: سرٹامس اسٹوارٹ نے مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ موجودہ مالی سال کے اندر جو کہ ۲۸ فروری کو ختم ہوا ۴۲۵،۲۴۲ براڈ کاسٹ ریسیورس کے لائسنس یا تو جاری کئے گئے۔ یا ان کی تجدید کی گئی اور ان لائسنسوں سے ۵۸۹۲۶۲ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔

سر اسٹوارٹ نے مزید فرمایا ابھی تک ۲۶۲ پبلک مقامات پر ریڈیو سیٹ لگانے کے لئے منظوری دی گئی ہے لیکن اس قسم کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا گیا کہ واقعی کتنے سیٹ لگائے گئے۔ اور ان سے کتنی آمدنی ہوئی۔ جہاں تک ان کی لائسنس فیس اضافہ کرنے کے سوال کا تعلق ہے حکومت اس پر غور کر رہی ہے اور بہت ممکن ہے کہ جلد ہی وہ فیصلہ کرلے۔

روس کی آبادی

۱۹۳۹ء کی مردم شماری کے مطابق روس کی آبادی ۱۷۰،۱۲۶،۰۰۰ ہے۔

پولینڈ کی فوجی طاقت

وارسا ۲۸ مارچ۔ سرکاری پارٹی کے لیڈر جنرل سکوارسکی نے فوجی اخراجات کے لئے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ قرض کے لئے فیاضی کے ساتھ چندہ دینے کی اپیل کرتے ہوئے فرمایا کہ پولینڈ کو جنگ کا خطرہ ہے اور امید ہے کہ وہ اسمیں ضرور کامیاب ہوگا کیونکہ ہماری فوج ناقابل فتح ہے۔

برطانی فوج میں زیکو نکی بھرتی

زیکوسلاویکیہ کے سپاہی اپنے ملک کو چھوڑ کر برطانیہ آگئے ہیں۔ انہوں نے برطانی فوج میں بھرتی کے لئے درخواست دی ہے۔ پارلیمنٹ میں وزیر جنگ نے فرمایا کہ غیر ملکی لوگوں کو اپنی فوج بھرتی کرنا ہماری پالیسی نہیں ہے۔

وزیر ہند کی تقریر

لندن ۲۸ مارچ۔ وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے کنزرویٹیو انڈیا کمیٹی کے جلسہ میں تقریر کی۔ اس کمیٹی میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے کنزرویٹیو ممبران پر مشتمل ہے۔ وزیر ہند نے ہندوستان کی موجودہ صورت حالات پر روشنی ڈالی۔ میٹنگ پرائیوٹ تھی۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A1424

جمال پر تو ہی عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ... ششماہی ...
ممالک غیر سے
سالانہ ... ششماہی ...

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۸ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۱۷ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۴

ادبیات

وہ دشمن ہیں جو تمکو بہکا رہے ہیں

از جناب مولوی عبدالحمید خانصاحب زیبا

جو ہندو مسلمان کو لڑوا رہے ہیں | غلط راہ پر وہ چلے جا رہے ہین
جو بھٹکے نہیں انکو بھٹکا رہے ہین | بلائیں نئی سر پہ خود لا رہے ہین
غریبوں پہ ناحق ستم ڈھا رہے ہین | عداوت کی اک آگ بھڑکا رہے ہین

قیامت کا ہنگامہ پھیلا رہے ہین

پتہ راستے میں نہیں راستی کا | ہوا خواہ ہر شخص ہے دشمنی کا
نہیں نام لیتا کوئی آشتی کا | عجب حال ہے قوم کی زندگی کا
نشان اب نہیں ہے کہیں روشنی کا | یہ عالم ہوا پھوٹ کی تیرگی کا

ہمیں دن کو تارے نظر آ رہے ہیں

نہ اب وہ حمیّت نہ صدق و صفا ہے | نہ عفو و ترحم نہ مہر و وفا ہے
نہ دینی اخوت نہ خوف خدا ہے | زمانہ ہے ناراض دنیا خفا ہے
نزاعون کا ہنگامہ پھیلا ہوا ہے | ذرا یہ تو دیکھو کہ اب حال کیا ہے

گذشتہ زمانے میں ہم کیا رہے ہیں

زمانے سے کھو دیگی دونوں کو ان بن | نہیں یہ حصول مقاصد کے لچھن
دکھاتے ہیں عیاریاں اپنی پُرفن | ہمیں پر ستم کر کے کرتے ہیں شیون
کہاں پاک رکھتے ہیں یہ اپنا دامن | لگا کر ہمارا لہو آج دشمن

شہیدوں میں نام اپنا لکھوا رہے ہین

وہ پنڈت ہو کوئی کہ ہو کوئی فاضل | سکھائے جو لڑنا وہ ہے فرد باطل
نہ کچھ ہو گا آپس کے جھگڑوں سے حاصل | بچو ان نزاعون سے گر تم ہو عاقل
یہ سمجھو کہ ہے پھوٹ کا زہر قاتل | ہمیشہ رہو صلح پر دل سے مائل

وہ دشمن ہیں جو تم کو بہکا رہے ہین

دکھا دو زمانے کو اپنی شرافت | یہی ہے جلالت یہی شان و شوکت
تحمل کرو سب سے کر لو محبت | رہو دل سے پابندِ حکم شریعت
اسے یاد رکھو کہ رکھ پت رکھا پت | وہ اخلاقِ قومی تھا جس کی بدولت

زمانہ میں ہم سب سے یکتا رہے ہین

دنیائے اسلام

قضیہ فلسطین اور برطانیہ

اخبار المقطم سے امیر شکیب ارسلان کا اہم انٹرویو

قضیہ فلسطین کے سلسلہ میں ایڈیٹر اخبار المقطم کے سوال پر امیر شکیب ارسلان نے حسب ذیل انٹرویو دیا ہے :-

مجملاً میری رائے یہ ہے کہ فلسطین کا مسئلہ ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ گیا ہے جو خود انگریزوں کے خیال میں بھی نہیں تھا۔ گذشتہ بیس سال سے انگریزوں کا جو طرز عمل رہا ہے اس سے یہ بات بالکل ظاہر تھی کہ انھوں نے فلسطین کو یہودیوں کے قبضہ میں دیدینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ جنرل واکہوب سابق ہائی کمشنر فلسطین نے قدس میں ایک مسلمان امیر سے کہہ بھی دیا تھا کہ عرب مجھے ملامت کرتے ہیں اور مجھ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ میں یہودیوں کی طرفداری کرتا ہوں لیکن میں کروں کیا؟ میری حکومت مجھ سے یہ کہتی ہے کہ فلسطین یہودیوں کا ہونا چاہئے۔ جس طرح انگلستان انگریزوں کا ہے) لیکن اس قول کے بعد جس کے اثرات برطانیہ کی بعد کی تمام کارروائیوں میں بھی نمایاں رہے اب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ انگلستان چند قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا ہے اور اس کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہے کہ عرب جب لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں تو اب پہلے کی طرح ان کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں ہے برطانیہ نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ فلسطین یہودیوں کے سپرد کر دیا جائے اور اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ عربی قوم کی اس کی نظروں میں کچھ اہمیت نہیں تھی۔ اس کا خیال تھا کہ عرب کوئی تاریخی چیز ہو کر رہ گئے ہیں اس لئے وہ فلسطین میں اپنا پروگرام بغیر کسی روک ٹوک اور پیچیدگی کے نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ چھوٹی چھوٹی رکاوٹوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن بالآخر اس کے سامنے حقیقی جنگ کا نقشہ آگیا اور اس کے تصور سے کہیں زیادہ مشکلات نظر آنے لگیں جس سے مجبور ہو کر اسے فلسطین کی مسلح فوج و پولیس کی امداد کے لئے تین ہزار مزید سپاہ بھیجنا پڑی۔ اور احتیاطی رقم کے علاوہ ۹ کروڑ پونڈ مزید اسے فلسطین میں اپنے اور فلسطین کے خزانے سے صرف کرنا پڑا۔

مختصر یہ کہ برطانوی مدبرین یہ نہیں سمجھتے تھے کہ فلسطین کا مسئلہ اتنی نازک صورت اختیار کرلے گا جتنی کہ اب اُس نے اختیار کر لی ہے اور وہ نہ یہ سمجھتے تھے کہ حقیقتاً عربی اتحاد کا دنیا میں کوئی وجود ہے لیکن اب وہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور اس کی گونج اُن کے کانوں کو سنائی دینے لگی ہے۔

برطانوی اخبارات کسی زمانہ میں یہ کہا کرتے تھے کہ بیرونی عربوں کو فلسطین کے مسائل میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے اور وہ برطانیہ کو مشورہ دیا کرتے تھے کہ فلسطین کے معاملہ میں اُن کو مداخلت کا موقع نہ دے۔ لیکن اب یہی اخبارات صر[illegible]

ترکی ہر ممکن موقعہ پر اسلامی حکومتوں کی مدد کریگا

انقرہ (بذریعہ ڈاک) الجمعیۃ کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ غازی عصمت پاشا کے برسر اقتدار آنے کے بعد سے اسلامی ممالک کی طرف سے ترکیہ کے محسوسات میں تیزی کے ساتھ ایک خوشگوار تبدیلی ہوتی جا رہی ہے۔

کمال پاشا کے دور حکومت میں بھی ترکیہ اپنی اسلامی بھائیوں کی طرف سے ایک حد تک ذمہ داری محسوس کرتی تھی جب کہ کمال پاشا کی تقریریں جو موصوف نے جنگ حبشہ کے دوران میں اور مسائل فلسطین پر ترکی پارلیمنٹ میں کی ہیں ترکیہ کے اس رجحان کی شاہد ہیں۔

معاہدہ سعد آباد بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جو کمال مرحوم کی کاوشوں کا رہین منت ہے بایں ہمہ حکومت ترکیہ کے بعض اقدامات اور ترکی اخبارات کے مقالوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ترک قوم کے اسلامی رجحانات اور احساسات میں ایک خوشگوار ترقی ہوتی جا رہی ہے۔

استنبول کے اخبار "جمہوریت" نے فلسطین کے عربوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فلسطین عربوں کا فطری حق ہے یہود اس معاملہ میں کسی طرح حق بجانب نہیں ہیں واقعہ یہ ہے کہ تمام دنیا میں یہود پر مظالم ہوئے ہیں لیکن اس کا دانشمندانہ علاج یہ نہیں ہے کہ تمام دنیا کے یہود کو فلسطین میں جمع کر دیا جائے یہود کی خاطر عربوں پر مظالم توڑے جائیں یہود کے لئے کچھ اور انتظام کیا جا سکتا ہے افریقہ اور امریکہ میں ایسے بہت سے وسیع خطے ہیں جہاں یہود کو پناہ دی جا سکتی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ موتمر لندن میں عربوں کے حقوق کا منصفانہ فیصلہ کیا جائے گا۔

> انقرہ ۶ اپریل۔ ترکی کا نیا کابینہ مرتب ہو گیا ہے اس کابینہ میں دو نئے وزراء لئے گئے ہیں ترکی کے وزیر اعظم نے غازی عصمت پاشا انونو کے دوبارہ صدر منتخب ہونے پر استعفے دیدیا ہے۔

[illegible] لندن کانفرنس میں عرب حکومتوں کی نمائندگی پر اظہار مسرت کر رہے ہیں اور یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں کہ ممکن ہے ان کی موجودگی سے فلسطین کا مسئلہ اطمینان بخش طور سے حل ہو سکے۔

انگریزوں کے رویہ میں یہ تبدیلی اس بات کے پیش نظر کہ انگلستان کو اپنی عظمت کا بہت گھمنڈ ہے اور یہودیوں کو یہ اعتماد تھا کہ وہ جو چاہیں کر سکتے ہیں، بہت بڑی چیز ہے میں آخری انجام کے متعلق کوئی انقطاعی بات تو نہیں کہہ سکتا اور نہ مجھے پوری تفصیلات معلوم ہیں کہ لندن کانفرنس میں فلسطین کا مسئلہ کس مرحلہ پر ہے۔ لیکن اجمالی طور پر میں بہت پر امید ہوں اور میرا خیال ہے کہ انگریزوں نے کچھ بہت قدم پیچھے ہٹائے ہیں ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہیگا

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۹	کانپور سہ شنبہ ۸ر اپریل سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۴

ہندوستان کو تباہ کر دینے والی اسکیم

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ غیر ملکی حکومت کی وجہ سے دانستہ یا نادانستہ طور پر جو ہندو مسلمانوں کے تعلقات کا حشر ہونا چاہیئے تھا وہی ہو کر رہا۔

نئے آئین کے نفاذ کے بعد سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں جس حد تک کشیدگی پیدا ہو گئی ہے اس سے یہ خوف ہوتا تھا کہ دیکھیئے اس کا حشر کیا ہوتا ہے چنانچہ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب نے میرٹھ میں مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے سامنے ایک اسکیم پیش کی ہے جسمیں انھوں نے ہندوستان کے ڈو ٹکڑے کرکے ہندو اور مسلمانوں کے علیحٰدہ علیحٰدہ علاقہ بنا دیئے ہیں۔

اس اسکیم پر غور کرنے کے لئے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک کمیٹی بنا دی ہے جس میں مندرجہ ذیل اصحاب شریک ہیں:—

مسٹر محمد علی جناح، سر سکندر حیات خاں۔ خواجہ سر ناظم الدین خاں (وزیر بنگال) سر عبداللہ ہارون (وزیر سندھ) سردار اورنگ زیب خاں (سرحد) نواب زادہ لیاقت علیخاں (جنرل سکریٹری مسلم لیگ) اس اسکیم کے ذریعہ ہندوستان کو دو ٹکڑوں پر تقسیم کرکے مسلمانوں کے لئے چار مندرجہ ذیل علاقہ بنائے گئے ہیں کہ:—

(۱) شمال مغربی علاقہ جسمیں سندھ، بلوچستان پنجاب، سرحد، ریاست کشمیر، ریاست خیرپور، اور ریاست بہاولپور شامل ہیں۔

ان صوبوں میں ۳ کروڑ مسلمان آباد ہیں اور مجموعی طور پر ہندوؤں کے مقابلہ میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت میں مسلمان ہیں۔

(۲) شمالی مشرقی علاقہ اسمیں مشرقی بنگال اور صوبہ آسام شامل ہے جسمیں مسلمانوں کی تعداد ۳ کروڑ ہے جسمیں کل آبادی کے مقابلہ میں مسلمان تقریباً تین چوتھائی ہیں۔

(۳) دہلی اور لکھنؤ علاقہ یہ حلقہ دہلی سے شروع ہو کر رام پور اور لکھنؤ تک ہوگا جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں لیکن چونکہ یہ حلقہ مسلمانوں کی تہذیب کا گہوارہ ہے اسلیئے اسے مسلم حلقہ بنایا گیا ہے اور اس علاقہ میں صوبہ یوپی کے مشرقی حصہ کے نیز صوبہ بہار کے کل مسلمان جنکی تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے، ہجرت کرکے یہاں آکر آباد ہو جانے پر انکی اکثریت ہو جائے گی۔

اس علاقہ میں متھرا بنارس، ہردوار، اور الہ آباد چونکہ ہندوؤں کے مذہبی مرکز ہیں۔ اسلیئے ان شہروں کو اس علاقہ سے خارج کرکے انکو ہندو علاقہ قرار دیدیا جائے گا۔

(۴) دکھن کا علاقہ، وندھیاچل ورست پڑا پہاڑوں کے جنوب میں جو مسلمان منتشر طور سے مختلف مقاموں پر آباد ہیں انکی کل تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے اسلیئے ان سب مسلمانوں کیلئے، حیدرآباد و برار کا علاقہ مخصوص کر دیا جائے۔ ان علاقوں کے علاوہ بقیہ ہندوستان کو ہندو علاقہ قرار دیا گیا ہے اور پھر سارے ہندو صوبوں اور ہندو ریاستوں اور مسلم صوبوں اور مسلم ریاستوں کا ایک فیڈریشن بنایا جائیگا ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کی پوری اسکیم ہم ابھی اخبار میں کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں اس تجویز میں ہندوستان کے مستقبل کی جو تصویر پیش کی گئی ہے اسکا تصور کرکے بھی رنج ہوتا ہے کون وطن پرست انسان ہوگا جو ہندوستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرکے ہندو مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا کرنے کو منظور کرے گا۔

ہندو مسلمان سیکڑوں سال سے ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو رہتے چلے آئے ہیں جو ہمیشہ سے ایک دوسرے کے پڑوسی دوست اور غمخوار بنے ہوئے ہیں اور جنکے میل ملاپ کی ہزاروں جیتی جاگتی تصویریں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

آج ہماری معاشرت، زبان، اور علم و ادب ایک ہے اور یہ سیکڑوں برس سے پہلو بہ پہلو رہنے کے بعد ایک مخلوط تہذیب معاشرت اور زبان کے ہم مالک ہیں مگر اسکیم کے مطابق ہندو مسلمان ایک دوسرے کو الوداع کہکے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھے اور ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کا پڑوس چھوڑ کر اپنے اپنے مخصوص علاقہ میں چلا جائے۔

یہ جدائی کا تصور کتنا الم انگیز ہے اس خیال ہی سے ہمارے خیالات میں ایک تلاطم پیدا ہوتا ہے ہم کو امید ہے کہ جس کمیٹی کے سپرد یہ اسکیم کی گئی ہے وہ اس اندوہناک اور تباہ کن اسکیم کو ہرگز اپنی منظوری نہیں دیگی۔

اب وقت آگیا ہے کہ ہر ایک محب وطن تمام اختلافات کو ترک کرکے ہندو مسلمانوں میں بہترین تعلقات پیدا کرنے میں منہمک ہو جائے اور اسمیں ہندوستان کا فائدہ مضمر ہے۔

جائیں۔ مقدمات کے چلنے اور نہ چلنے کے متعلق موافق اور مخالف دونوں راؤں میں وزن ہے۔ مگر مقدمات کے چلنے کی صورت میں بقول ڈاکٹر جواہرلال صاحب یہ خوف بھی ہو سکتا ہے کہ اگر گواہوں کے بیانات شایع ہوئے تو شہر میں مزید کشیدگی پیدا ہونے کا خوف ہے۔ بہرحال اگر گوالٹولی کے باشندوں نے نیک نیتی کے ساتھ صلح کی ہے اور یہ صلح محض مقدمات کے لئے نہیں کی جا رہی ہے تو ہم اسکو اس شہر کے لئے ایک فال نیک سمجھتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ حکام اس درخواست کو منظور کرکے ایک اچھے اقدام کی ہمت افزائی کریں گے۔

چمن ٹریننگ اسکول چمن گنج ٹریننگ اسکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر نورالحسن صاحب سے ہم ذاتی طور پر واقف ہیں وہ ایک آزاد خیال مسلمان ہیں۔ ہم کو یہ معلوم ✻

آئینۂ کانپور

شہر کی فضا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شہر کی حالت اب بالکل اپنی اصلی حالت پر آگئی ہے تمام کاروبار نہایت اطمینان کے ساتھ ہو رہا ہے اور شہر میں کسی قسم کی کوئی افواہ اور پریشانی نظر نہیں آرہی ہے البتہ کرفیو آرڈر ابھی ضرور ۱۰ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کے لئے لگا ہوا ہے جسکو لوگ اب بلا ضرورت سمجھتے ہیں ممکن ہے کہ حکام جہلم کی وجہ سے ابھی کرفیو آرڈر کو نہ ختم کر رہے ہوں۔ بہرحال جہلم بھی ۱۱ اپریل کو ہو جائیگا ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے بعد کرفیو آرڈر کو بالکل ختم کر دینا چاہیئے تاکہ کاروبار حسب معمول زیادہ رات تک ہوتا رہے اس سے شہر کی رونق اور لوگوں کے خیالات میں بھی بڑا فرق آئیگا۔ یہ خیال بطور خود بھی تکلیف دہ اور گذشتہ واقعات کو یاد دلانے والا ہے کہ ابھی سے کرفیو آرڈر کا نفاذ ہے۔

بہرحال ہم کو امید ہے کہ اہل شہر امن وامان کے ساتھ رہنے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ بہترین تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں گے کیونکہ اس میل جول میں ہندو مسلمانوں اور شہر کا فائدہ ہے۔

صلح کمیٹی اور اخبارات وزیر اعظم صاحب یوپی نے جو بلوہ کے زمانہ میں کانپور کے شہریوں کے لئے ایک صلح کمیٹی (سٹیزن کمیٹی) مقرر کی تھی جسمیں رائے بہادر بابو برجندر سروپ ڈاکٹر جواہرلال، ڈاکٹر عبدالصمد صاحب اور خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب شامل ہیں اور جس کا دفتر گیا پرشاد لائبریری کے ایک کمرے ہے اس نے ۶ر اپریل ۴½ بجے شام کو مقامی اخبارات کے اڈیٹر صاحبان اور اخبار کے نمائندوں کا ایک جلسہ کیا جسکی صدارت رائے بہادر بابو برجندر سروپ صاحب نے کی جسمیں امن قائم رکھنے کی تجویزوں پر غور کیا گیا۔

جناب صدر نے مقامی حالات پر حاضرین کی توجہ مبذول کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب لوگوں کا فرض ہے کہ حتی الامکان شہر میں امن وامان قائم رکھنے کی کوشش کریں اس کے بعد ڈاکٹر جواہرلال صاحب نے فرمایا کہ فسادات کے مقدمات شروع ہونے والے ہیں شہر کی ضرورت کا تقاضا یہ ہے کہ گواہوں کے رقت آمیز بیانات اخبارات میں نہ شایع کئے جائیں، ڈاکٹر عبدالصمد صاحب، خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب نے بھی اس پر زور دیا کہ اشتعال انگیز واقعات کی اشاعت سے اخبارات کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ مقامی اخبارات کے اڈیٹران و نمائندگان میں سے پنڈت بالکرشن شرما، مسٹر ہری شنکر ودیارتھی، مسٹر گوپی ناتھ سنگھ، منشی دیانرائن نگم حکیم بشیر علی، مسٹر سنتوش چندر اور خواجہ عبدالسلام نے بھی اپنی اپنی تجویز دل ودماغ کو حاضرین کے سامنے پیش کیا، ان خیالات کا بھی اظہار کیا گیا کہ جو اخبارات اشتعال انگیز اور فساد برپا کرنے والی خبریں شایع کریں انھیں سرکاری اور لوکل باڈیز کے اشتہارات کے شایع کرنے سے محروم کر دیا جائے بالآخر یہ طے ہوا کہ سب سے پہلے سٹیزن کمیٹی تمام اخباروں سے یہ استدعا کرے کہ وہ اشتعال انگیز تحریروں کی اشاعت سے باز رہیں اور اگر اس درخواست کا نتیجہ مفید ثابت نہ ہو تو حکومت کو توجہ دلا کر ان کے خلاف جوڈیشل اور اکزیکیٹو کارروائی کرائی جائے۔

ہندو مسلمانوں میں صلح ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی خوشی ہوئی کہ گوالٹولی کے ہندو مسلمانوں نے گذشتہ واقعات کو بھولکر اپنے محلہ کے آیندہ مفاد کو پیش نظر رکھکر آپس میں صلح کر لی ہے اور تقریباً ایک سو ہندو مسلمانوں کے دستخطوں سے کلکٹر صاحب کو ایک درخواست دیکر یہ استدعا کی ہے کہ بلوہ کے سلسلہ میں چلنے والے مقدمات اٹھالئے ✻

ارسلا ہارسمین اسپتال

ارسلا ہارسمین اسپتال کے متعلق ہمعصر خیاط مورخہ ۲ر اپریل سنہ ۱۹۳۹ء میں ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جسمیں مراسلہ نگار صاحب نے لکھا ہے کہ:—

"جمن نامی شخص جو کہ مول گنج میں گولی سے زخمی ہوا تھا ڈیڑھ ماہ کے بعد ۳۰ر مارچ ۴ بجے دن کو انتقال کر گیا جس کا واحد سبب اسپتال اسٹاف کی عدم توجہی ہے۔ دوران بلوہ میں ۱۲ر فروری سے برابر اس وقت تک کہ شہر میں قتل وخون کا سلسلہ جاری رہا میری ڈیوٹی مسلم لیگ کی جانب سے اسپتال میں رہی میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس دوران میں مسلمانوں کے ساتھ نہایت غفلت اور عدم توجہی برتی گئی آج جمن مجروح کی موت بھی اسپتال کی عدم توجہی کا باعث ہے۔"

اس مراسلہ کو پڑھکر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہی کیونکہ ۱۲ر فروری سے خاکسار اڈیٹر خود اسپتال میں برابر موجود رہا اور ۱۳ر فروری سے حکیم نواب علی صاحب وائس پریسیڈنٹ مسلم لیگ مسلم لیگ کی طرف سے اسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے انچارج ہو کر تشریف لائے تھے، حکیم صاحب موصوف کے مشورہ کے بعد ایک مشترکہ ریلیف کمیٹی جسمیں پانچ ہندو اور پانچ مسلمان شریک تھے بنائی گئی، جس میں مسلمانوں میں حکیم نواب علی صاحب نائب صدر مسلم لیگ اور خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب بھی شامل تھے ہم لوگ (ریلیف کمیٹی) تقریباً ۲۰ر مارچ تک برابر اسپتال میں رہے اور ہمارے علم ویقین میں مریضوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی طرفدارانہ سلوک نہیں ہوا کل سامان خورد ونوش اور کل ادویات ہم لوگ خود تمام مریضوں کے لئے مہیا کرتے تھے۔ مریضوں کے پاس علاوہ ہندو جماعتوں کے والنٹیروں کے مسلم لیگ اور ہلال احمر کے والنٹیر شب وروز رہتے تھے اور مریضوں کی دیکھ بھال کرتے تھے، خفیف سی خفیف ضروریات پر ہم لوگ ڈاکٹر صاحب کو متوجہ کرتے تھے "ایمانداری کی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر گگر صاحب انچارج اسپتال، ڈاکٹر متھرا پرشاد ورما ڈاکٹر ناتھ صاحب اور دیگر اسپتال کے ڈاکٹر صاحبان کے علاوہ مسٹر مشتاق صاحب انچارج وارڈ اور دیگر کمپونڈروں سسٹروں اور برادرس نے مجروحین کی خدمت بلا تفریق مذہب وملت جس مستعدی جفاکشی اور ہمدردی کے ساتھ ادا کی ہے وہ تعریف سے مستغنی ہے۔

ریلیف کمیٹی نے جس فیاضی اور سیر چشمی کے ساتھ مریضوں کے خورد ونوش اور دواؤں کا انتظام کیا تھا اسکی تعریف کچھ ڈاکٹر صاحبان ہی کر سکتے ہیں۔ انہوں نے جسقدر قیمتی انجکشن بھی مریضوں کے لئے تجویز کئے وہ فوراً حاضر کیئے گئے

اس خبر میں بھی کوئی حقیقت نہیں کہ جمن نامی شخص ۳۰ر مارچ کو انتقال کر گیا، حقیقت میں اس نام کا کوئی شخص اسپتال میں داخل ہی نہیں ہوا بلکہ عظیم اللہ نامی شخص داخل ہوا تھا جو ۳۰ مارچ کو انتقال کر گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحوم کے پیر کے جوڑ میں زخم تھا۔ مرحوم کے علاج میں کافی سے زیادہ کوشش کی گئی اور بیش قیمت سے بیش قیمت دوائیں استعمال کرائی گئیں اگر یقین نہ ہو تو اسپتال کے ریکارڈ میں دیکھا جا سکتا ہے کامیابی اس وجہ سے حاصل نہیں ہوئی کہ عظیم اللہ مرحوم کو شدید قسم کا گنگرین ہو گیا تھا اور اس کمبخت منحوس مرض نے کامیاب نہیں ہونے دیا۔ موت وزندگی پر کسی کو اختیار نہیں کیا کوئی شخص دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ عظیم اللہ مرحوم کو ظالم موت کے پنجہ سے چھڑا سکتا تھا، شاید مراسلہ نگار صاحب کو اس بات کا علم نہیں کہ اسپتال میں اگر مسلمانوں کے مقابلہ میں ہندو زیادہ مرے ہیں اور اگر ان کو اس بات کا یقین نہ ہو تو اسپتال کے ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں ایسی صورت میں مراسلہ نگار صاحب کیا کہیں گے۔

مراسلہ نگار صاحب نے اپنے نام کے اظہار کی جرأت نہیں کی ہے ورنہ ہم خود حاضر ہو کر ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے اور اسپتال کے ریکارڈ سے بھی انکے اطمینان کرانے کی کوشش کرتے۔

ابتک ہم کو صرف یہ علم تھا کہ مسلم لیگ کی طرف سے حکیم نواب علی صاحب نائب صدر اسپتال کے انچارج بنائے گئے ہیں۔ چنانچہ حکیم صاحب اسپتال کے کل انتظامات سے مطمئن ہیں اور ریلیف کمیٹی کی طرف سے جو بیان شایع ہوا تھا وہ بھی حکیم صاحب کے مشورہ اور دستخطوں سے شایع ہوا تھا جسمیں اسپتال کے انتظامات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

جہاں تک ہم کو علم ہے کہ مسلم لیگ کو بھی اسپتال کے انتظامات کے متعلق کوئی شکایت نہیں ہے۔

ہم کو افسوس ہے کہ نامہ نگار صاحب (نام معلوم نہیں) خواہ مخواہ اور بلا وجہ اسپتال کے انتظامات اور ڈاکٹر صاحبان اور اسپتال کے اسٹاف پر کہ جنہوں نے بلا تفریق مذہب وملت نہایت جانفشانی اور ہمدردی کے ساتھ مجروحین کی خدمت کی ہے انکی حوصلہ افزائی اور شکریہ کے بجائے انکو دلوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں جو کسی ذمہ دار اور سمجھدار انسان کا کام نہیں ہو سکتا، ہم سوائے اسکے اور کیا کہہ سکتے ہیں: کہ خدا ہر قوم کو نادان دوستوں سے محفوظ رکھے"

ہم ریلیف کمیٹی اور اپنی ذاتی دونوں حیثیتوں سے ایک دفعہ پھر ڈاکٹر گگر صاحب انچارج اسپتال ڈاکٹر متھرا پرشاد صاحب ڈاکٹر ناتھ صاحب مسٹر محمد مشتاق صاحب کمپونڈر انچارج اسپتال کے جملہ سسٹر اور برادرس صاحبان کی محنت، جفاکشی اور ہمدردی کا جو کہ انھوں نے بلا تفریق مذہب وملت بلوے کے مجروحین کے ساتھ کی ہیں اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ ان حضرات کی اس ہمدردی اور خدمات کا صلہ خدا تعالیٰ عطا فرمائے۔

وارڈ وار کمیٹیاں سٹیزن کمیٹی نے شہر کو ۳۰ وارڈ پر تقسیم کرکے ہر ایک وارڈ میں ایک مشترکہ وارڈ کمیٹی بنا دی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کمیٹیاں اپنے اپنے وارڈ میں نیک نیتی کے ساتھ ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کریگی اور اسی کے ساتھ اسکی بھی کوشش کریگی کہ جن جن محلوں سے ہندو یا مسلمان چلے گئے ہیں وہ پھر واپس آجائیں اور کشیدہ تعلقات ایک دفعہ پھر بہترین تعلقات سے بدل جائیں۔

لاؤڈ اسپیکر لاری سٹی کانگریس کمیٹی نے ۱۰ر اپریل سے ایک لاؤڈ اسپیکر لاری کا انتظام کیا ہے جو سارے شہر میں گشت لگا رہی ہے اور جسمیں ہندو مسلمانوں کو امن وامان کے ساتھ رہنے اور اچھے تعلقات پیدا کرنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کانگریس کمیٹی کی یہ کوشش شہر کیلئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

بورڈ کی طرف سے ٹیلیفون کانپور میونسپل بورڈ نے اپنے ایک جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ ہر ایک ممبر بورڈ کے مکان پر میونسپل بورڈ کی طرف سے ٹیلی فون لگوا دیا جاوے۔

بورڈ نے ٹیلیفون کے محکمہ سے یہ بھی استدعا کی ہے کہ وہ پبلک جگہوں پر بھی ٹیلیفون لگائے جو لوگ اس کو استعمال کریں ان سے ایک آنہ چارج کیا جائے

بچوں کی مردم شماری میونسپل بورڈ کے محکمہ لازمی تعلیم کی طرف سے ۱۴ر و ۱۵ر اپریل کو ان بچوں کی مردم شماری ہوگی کہ جن کی عمر ۶ و ۱۱ سال کے درمیان ہوگی۔ پبلک کو چاہیئے کہ مردم شماری کرنے والوں کو صحیح جوابات دیں کیونکہ اس کی خلاف ورزی قانوناً جرم ہے

سکریٹری ایجوکیشن مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر وکیل میونسپل بورڈ ایجوکیشن کمیٹی کے سکریٹری منتخب ہوئے ہیں ہندو سنگھ کی طرف سے انکے خلاف جس قسم کا پروپگنڈا کیا جا رہا ہے وہ شہر کی فضا کو دیکھتے ہوئے کسی طرح بھی موزوں

سبد گُل

بیسویں صدی کے لیلیٰ اور مجنوں نے عشق و محبت کے ایسے ایسے انوکھے طریقے دریافت کر لئے ہیں جو آپ ہی اپنی نظیر ہیں۔

یورپ کے ایک مجنوں پر جو عشق کا دورہ پڑا تو وہ اپنی لیلیٰ کو ہوائی جہاز میں بٹھا۔ آسمان سے باتیں کرنے لگا۔ اس جدت پسند مجنوں نے سوچا کہ زمین پر تو ساری دنیا عشق کرتی ہے چلو تم آسمان پر چل کر عشق کرو۔ کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ فضائے آسمانی میں عشق و محبت کا یہ ڈرامہ کتنی دیر تک جاری رہا اس ڈرامہ کے ڈراپ سین کا پتہ اسوقت چلا جب لاسکا کے لوگوں نے ایک شکستہ ہوائی جہاز اور دو زخمیوں کو اٹھایا۔ ہوا یہ کہ نئی روشنی کے یہ لیلیٰ مجنوں محبت میں ایسے بیخود ہوئے کہ ان کو یہ خبر ہی نہیں رہی کہ وہ زمین پر ہیں یا آسمان پر۔ ان کی بے خبری میں جہاز ایک پہاڑ سے ٹکرا گیا۔ ملاحظہ فرمائی جناب نے بیسویں صدی کے لیلیٰ اور مجنوں کی جدت پسندی

ہمبرگ کے لیلیٰ مجنوں کی داستان بھی کچھ کم پُر لطف نہیں ہے۔ ایک روز ہمبرگ میں لوگوں نے دیکھا کہ نئی روشنی کے ایک مجنوں اپنی لیلیٰ کی گردن میں باہیں حائل کئے ہوئے موٹر چلا رہے تھے۔ ایک طرف موٹر جا رہی تھی اور دوسری جانب عشق و محبت کا پارٹ ادا ہو رہا تھا۔

عشق و محبت کے ڈرامہ کے اس دوران میں حضرت مجنوں یہ بھول گئے کہ وہ کسی صحرا میں ہیں یا گنجان شہر میں۔ چنانچہ ہوا یہ کہ موٹر ایک دوسری موٹر سے ٹکرا گئی۔ دوسری موٹر والا نہایت ہوشیار تھا۔ اس نے اس طرح موٹر بچائی کہ دونوں موٹروں کو زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

معاملہ عدالت میں گیا۔ عدالت میں وکلاء میں بحث چھڑی کہ آیا کسی عاشق کو موٹر چلاتے وقت عشق کرنا چاہیئے۔ یا نہیں عاشق مزاج مجنوں کے وکیل نے کہا کہ عشق ہر انسان کا پیدائشی حق ہے۔ وہ موٹر میں۔ ریل میں۔ راستہ چلتے ہوئے ہر جگہ عشق کر سکتا ہے۔ وکیل سرکار نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ موٹر میں عشق کرنا سرتاپا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف عشق کرنے والے کی زندگی خطرہ میں پڑتی ہے بلکہ راہگیروں کے لئے بھی یہ خطرناک ہے۔

عدالت عاشق مزاج مجنوں کے وکیل اور سرکاری وکیل کی بحث کو بغور سنتی رہی۔ اس کے بعد عدالت نے فیصلہ دیا کہ "موٹر چلانے والے کو اپنی محبوبہ کو بغل میں لے کر ہرگز موٹر نہیں چلانی چاہیئے۔ جس طرح شراب پی کر موٹر چلانا خطرناک ہے۔ اسی طرح محبوبہ کو بغل میں لے کر بھی موٹر چلانا خطرناک ہے۔ لہٰذا اس جرم میں دو ماہ قید کا حکم دیا جاتا ہے"۔

دیکھا آپ نے کہ آجکل کا مجنوں صرف عشق میں جدت پیدا کرنے کے لئے جیل تک چلا جاتا ہے۔ یہ ہے بیسویں صدی کے مجنوں کی شان۔

یونان میں کمیونسٹوں کی سازش

ایتھنس ۵؍اپریل۔ یونان کی پولیس نے سیلونکا میں ایک بہت بڑی کمیونسٹ آرگنائزیشن کا سراغ لگایا ہے جس کی تمام ملک میں شاخیں ہیں۔ بہت سے اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں جنمیں ۳۰۷ یہودی اور ۲۰ امریکن ہیں۔ ؟ پرنٹنگ مشین اور حکومت کے خلاف ہزاروں اشتہار برآمد ہوئے ہیں۔

ادبِ لطیف

پھولوں کی سرگذشت

از شفیق بانو صاحبہ

میرے ہاتھ میں پھول ہیں، ایک دھاگے ہیں پروکر ان کی حقیقت پر غور کر رہی ہوں، غور کرکے مسحور ہو کر کھوئی سی گئی ہوں، ظالم مالی نے ٹہنی اور پتوں سے جدا کر دیا، میرے ہاتھ سے ہر پھول دھاگے میں گوندھا گیا۔ رات بھر یہ ہار کسی نیند کے ماتی کے گلے میں پڑا ہوگا صبح کو بستر پر اس کی پنکھڑیاں بکھری پڑی ہونگی میں دیکھکر ان کی بے ثباتی پر ایک آہ بھر کر خاموش ہو جاؤں گی! " دلسوز آہ " " بس،

میری پژمردگی پر نظر کرکے پھولوں نے مجھ سے یوں خطاب کیا کہ اے ہماری ہمدرد سرگذشت لکھنے والی تجھے کیا معلوم کہ ہماری زندگی کا مقصد حیات صرف دوسروں کی خوشی خاطر کے لئے برباد ہو جانا ہی ہے۔

ہم سے یہ سبق سیکھو ہماری زندگی صرف رات بھر ہی کی ہوتی ہے لیکن کسقدر فرحت آمیز، تمام رات ہم گلے کا ہار بنکر ہم کسی بے وفا پر نثار ہو کر وفا کا ثبوت پیش کرتے ہیں، ہماری خصلت میں بوئے وفا بھری ہوئی ہے۔

ہم پھول ہیں ہم شہید وفا ہیں کسی بے نیاز کے قدموں پر ہم نیاز کا سجدہ کرکے اپنی ہر پنکھڑی کو تصدق کر دیتے ہیں یہی ہمارا سب سے بڑا گناہ ہے یہی ہماری سرشت ہے یہی ہماری حسرت ہے کہ دوسروں کے لئے پامال ہو جائیں۔

کیا شاہ غازی کو کسی انگریز نے قتل کیا؟

شہر موصل میں مارشل لا کا نفاذ

بغداد ۴؍اپریل۔ شاہ غازی کے انتقال کے بعد عراق میں بڑی سنسنی خیز واقعات رونما ہوگئے۔ موصل کے عراقی حلقوں میں یہ افواہ گرم ہوگئی کہ شاہ غازی کو کسی انگریز نے قتل کیا ہے۔ چنانچہ لوگوں میں جوش و خروش بڑھ گیا اور انگریزوں کے خلاف غصہ کا جذبہ بھڑک اٹھا۔ ایک بہت بڑی تعداد میں لوگ برطانی سفارت خانے کے قریب جمع ہوگئے اور برطانی قنصل مسٹر جی۔ ای۔ اے۔ سی مونک میسن کو ریوالور مار کر ہلاک کر دیا۔ سفارت خانہ کو آگ لگا دی گئی۔ کئی گھنٹہ تک بڑا زبردست مظاہرہ رہا۔ اور بدامنی پھیل گئی۔ بڑی مشکل سے حالات پر قابو حاصل کیا گیا۔ شہر موصل میں مارشل لا کا نفاذ کرنا پڑا۔

مسٹر مونک میسن کو قتل کرنے کے الزام میں چار اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں جن کے خلاف مقدمہ کی سماعت ایک سپیشل کورٹ میں ہوگی۔ عراق کے وزیراعظم بغداد کے برطانی سفارت خانہ میں گئے۔ اور حکومت عراق کی طرف سے برطانی قنصل کے قتل پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ اس واقعہ سے مجھے بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ عراق کے تخت پر آنجہانی شاہ غازی کے تین سالہ لڑکے امیر فیصل کو بٹھایا گیا ہے اور ان کے چچا امیر عبداللہ کو ریجنٹ مقرر کیا گیا ہے۔

آنجہانی شاہ غازی مارچ ۱۹۱۵ء میں مکہ میں پیدا ہوئے ان کے والد کچھ دنوں تک سیریا کے بادشاہ بنے رہے مگر ۱۹۲۰ء میں انکو فرانسیسیوں نے تخت سے اتار دیا لیکن ایک سال کے بعد ہی انکو انگریزوں نے عراق کا بادشاہ بنا دیا۔

شاہ غازی نے مذہبی تعلیم کے علاوہ انگریزی تعلیم بھی پائی تھی۔

ستمبر ۱۹۳۳ء میں آپ تخت پر بیٹھے۔ آپ کو موٹر ڈرائیوری کا بڑا شوق تھا اور بے تحاشا موٹر چلانے کے عادی تھے ان کی شادی انکے چچا کی لڑکی سے ہوئی تھی۔

تخت پر بیٹھنے کے بعد سب سے پہلا جھگڑا جو ان کے روبرو پیش ہوا وہ اسیریا کے عیسائیوں کی شکایت تھی جنہوں نے کہا تھا کہ عراق کی فوج نے بہت سے عیسائیوں کو قتل کر دیا۔

اسکے بعد شاہ غازی کو سیاسی جھگڑوں اور قتل و غارت گری کے بہت سے واقعات نے بہت پریشان کیا۔ اگست ۱۹۳۷ء میں جنرل

سٹاف کا چیف جنرل صدقی جس نے اکتوبر میں بغاوت کی تھی۔ ہوائی مستقر میں قتل کیا گیا پھر ایک نئی کیبنٹ بنائی گئی۔ مگر وہ گذشتہ دسمبر میں مستعفی ہوگئی۔

گذشتہ ماہ ۴۰ اور دو فوجی افسروں کو قتل کرنے کی سازش کا انکشاف ہوا۔

یہ قتل شاہ غازی کے چچازاد بھائی عبداللہ کے مکان پر دعوت کے وقت ہوتے کیونکہ سازش کرنے والوں کو یہ معلوم تھا کہ عبداللہ انکا حامی ہے۔ مگر وہ دراصل ان کے خلاف تھا اس نے تمام سرغنوں کو گرفتار کرا دیا۔

عالمِ نسواں

عورتیں بھی مردوں کی طرح فطری قابلیت رکھتی ہیں

از مسز ایف۔ ای۔ بی صاحبہ

یہ غلط خیال عام طور پر دنیا میں پھیل گیا ہے کہ عورت مرد سے کمزور ہے اس کی وجہ کچھ تو مردوں کی جابرانہ ذہنیت ہے کہ انہوں نے عورتوں کے جذبات کو کچلنے کے لئے ان کی کمزوری کا پروپگنڈا کر رکھا ہے اور کچھ ہم عورتوں کی بھی غلطی ہے کہ ہم خود اپنی کمزوری کا اعتراف کرتی رہتی ہیں۔ اگر جنس لطیف میں کچھ عورتیں بیوقوف ہوتی ہیں تو مردوں کی جماعت بھی بیوقوفوں سے خالی نہیں ہے۔ اور اگر مردوں میں اعلیٰ قابلیت کے لوگ ہوتے ہیں تو جنس لطیف بھی دماغی و ذہنی نشوونما کے بہترین نمونے پیش کر سکتی ہے اگر ایک عورت مارگریٹ جون فیلڈ برطانیہ کیبنٹ کی ایک رکن ہو سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ عورتیں اپنے دماغی اور ذہنی برتری کا ثبوت نہ دیں حالانکہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر اور مدبر عورت ہی کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر عورت فطری طور پر بد دماغ اور کمزور اور بیوقوف ہوتی تو اُس کے بطن سے بڑے بڑے مدبران عالم اور بڑے بڑے سپہ سالار ہرگز پیدا نہ ہوتے۔ خدا نے عورت کو باعتبار تخلیق مرد سے پست درجہ عطا نہیں کیا ہے۔ بلکہ عورت نے خواہ مخواہ پستی گوارا کر لی ہے۔ اور مردوں کے پروپگنڈے سے متاثر ہو کر اپنی کمزوری کا اعتراف کرتی ہیں جو شخص اپنے کو خود حقیر سمجھے اسے بھلا کون عزت کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے اگر عورتیں چاہتی ہیں کہ وہ دین و دنیا میں ذلیل نہ سمجھی جائیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ خود اپنے کو ذلیل نہ سمجھیں۔ اگر کوئی عورت کسی خاص مسئلہ سے ناواقف ہوتی ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ اس میں سمجھنے کی قابلیت ہی نہیں ہے بلکہ وہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی۔ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی قدرت نے وہ تمام قدرتیں دی ہیں جس پر مرد بجا طور پر فخر کرتا ہے۔ جن آزاد ممالک میں عورتوں کو اپنی قوتوں کے اظہار کا موقعہ ملا ہے انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی مردوں سے کم نہیں ہیں۔ بعض حالات میں تو تعلیم سیاست۔ تجارت اور تمام معاملات میں نہ صرف مردوں کی ہمسری کا ثبوت دیا ہے بلکہ وہ مردوں سے گوئے سبقت لے گئیں۔ نازک قانونی سیاسی معاملات کو جس خوبی کے ساتھ عورت کا نازک دماغ سمجھتا ہے اس طرح مرد نہیں سمجھ سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ میں عام رجحان اس جانب ہے کہ عورتوں کو مجسٹریٹ اور جج زیادہ تعداد میں مقرر کیا جائے۔ رہا عورت کی جسمانی کمزوری کا معاملہ تو وہ بھی بڑی حد تک مردوں کی جابرانہ ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ اس زمانے میں عورتوں نے چلتی موٹریں روک روک کر اپنے سینوں پر بڑے بڑے پتھر ہتھوڑوں سے تڑوا کر، طوفانی سمندروں میں تیز گھوڑوں کی پشت پر سیکڑوں میل کی مسافت کرکے ہوائی جہازوں کو لندن سے ملبورن تک اڑا کر جنگ کے میدانوں میں شاندار خدمات انجام دے کر اس غلط خیال کی پرزور تردید کی ہے کہ عورت مرد سے کمزور ہوتی ہے۔

بچوں کی دُنیا

غُبّارہ

از جناب پنڈت آنندی پرشاد معصر مُرادآبادی

بچوں نے ربڑ کے ننھے غبارے اکثر اڑائے ہونگے ان غباروں میں ایک طرح کی بہت ہلکی ہوا بھری ہوتی ہے جسکو ہائیڈروجن گیس کہتے ہیں چونکہ یہ گیس معمولی ہوا سے ہلکی ہوتی ہے۔ اسی لئے اگر ان غباروں کو ہوا میں چھوڑا جائے تو بہت ہلکے ہونے کے سبب بھاری ہوا سے اوپر جانا چاہتے ہیں اسلئے اوپر کو اٹھتے اور ہوا میں اڑنے لگتے ہیں۔ جب ہائیڈروجن گیس معلوم نہ تھی تو لوگ غباروں میں بھاپ بھرا کرتے تھے لیکن جب اس سے بھی زیادہ ہلکی چیز گیس معلوم ہو گئی تو بھاپ بھرنی چھوڑ دی۔

جب ہوائی جہاز نہیں بنے تھے تو لوگ اڑنے کے لئے اسی طرح کے بہت بڑے بڑے غبارے بنایا کرتے تھے اس کے دو حصے ہوتے تھے۔ ایک تو اصل غبارہ جو کسی مضبوط کپڑے کا بنا ہوتا تھا اور دوسرے ایک ٹوکری۔ جو اسکے نیچے بیٹھنے کے لئے لگی رہتی تھی جسے سوار ہونا ہوتا تھا وہ اس ٹوکری میں بیٹھ جاتا تھا۔

غبارے کے پھولے ہوئے حصے سے بہت سی رسیاں بندھی ہوئی نیچے کو لٹکتی رہتی تھیں اور زمین پر ریت سے بھرے ہوئے بورے رکھے جاتے تھے ان رسیوں کو ان سے باندھ دیا جاتا تھا کہ کہیں غبارہ خود اوپر ہوا میں نہ اڑ جائے۔ جب لوگ سوار ہو چکتے تھے تو ان رسیوں کو بوروں سے کھول دیا جاتا تھا اور غبارہ ہوا میں اٹھنے لگتا تھا۔

احتیاط کے طور پر سوار بھی ریت کے چند بورے اپنے ساتھ رکھ لیا کرتے تھے کہ غبارہ ہلکا ہونے کی وجہ سے بہت اوپر نہ چلا جائے اور اگر اوپر جا کر معلوم ہوتا تھا کہ غبارے میں بوجھ زیادہ ہے تو ان بوروں کی ریت کو نیچے پھینک دیتے تھے جس طرح موٹر کو موڑنے کے لئے اس میں کلیں ہوتی ہیں، اسی طرح ان غباروں کو موڑنے کے لئے سواری کی ٹوکری میں کلیں لگی رہتی تھیں زمین سے کچھ فاصلہ تک ہوا زیادہ بھاری ہے وہاں تک غبارہ اڑایا جاتا تھا لیکن جہاں ہوا ہلکی ہونی شروع ہوتی ہے اس کے اوپر غبارہ نہیں جا سکتا تھا۔ نیچے اترتے وقت غبارہ کی ٹونٹی کھولکر ہوا آہستہ آہستہ نکالی جاتی تھی اس سے غبارہ نیچے آکر زمین سے آلگتا تھا۔

گاندھی بوس خط و کتابت

جھریا ۴؍اپریل۔ آج مسٹر سبھاش چندر بوس نے نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے اور مہاتما گاندھی کے درمیان جو خط و کتابت ہو رہی ہے اسکے متعلق قطعی قیاس آرائیاں نہیں کرنی چاہئیں یہ خط و کتابت صیغہ راز میں ہے اور ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔

پردۂ فلم

موشن پکچرس کانگریس کا پروگرام

بمبئی میں ۲۳؍اپریل سے انڈین موشن پکچرس کانگریس کا جو اجلاس ہونے والا ہے۔ اس کے لئے نہایت وسیع پیمانے پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس کانگریس کا پروگرام حسب ذیل ہے:-

۲۳؍اپریل انڈین فلم جرنلسٹ کانفرنس اور ایجوکیشنل فلم کانفرنس۔

۲۴؍اپریل۔ ڈسٹری بیوٹرس کانفرنس۔ اگزیبیٹرس کانفرنس

۲۵؍اپریل۔ سینیگ؟ کانفرنس سینے آرٹسٹ کانفرنس

۲۶؍اپریل۔ سبجکیٹس کمیٹی کی میٹنگ

۲۷؍اپریل سبجکیٹس کمیٹی کی میٹنگ

۲۸؍اپریل۔ سلور جوبلی ڈے۔ نمائش کا افتتاح

۲۹؍اپریل، کانگریس ڈے۔

۳۰؍اپریل۔ جلوس اور گارڈن پارٹی

امید کی جا رہی ہے کہ فلم انڈسٹری سے دلچسپی رکھنے والے ہزار ہا حضرات اس کانگریس میں شرکت کے لئے ہندوستان کے ہر حصہ سے آئیں گے۔

ڈسٹری بیوٹروں کی ایسوسی ایشن

شمالی ہندوستان کے ڈسٹری بیوٹروں کی اس وقت تک کوئی انجمن نہ تھی، ہم کو یہ معلوم کرکے مسرت ہوئی کہ دہلی میں باقاعدہ شمالی ہند کی ڈسٹری بیوٹروں کی ایک ایسوسی ایشن بن گئی ہے جس کے عہدہ دار حسب ذیل منتخب ہوئے ہیں۔

پریزیڈنٹ لالہ جگت نرائن۔ پروپرائٹر جگت ٹاکیز

وائس پریزیڈنٹ لالہ اوپی پرشاد اور مسٹر قاضی

سکریٹری۔ لالہ ہرشچندر

جائنٹ سکریٹری۔ مسٹر چاند بہادر سکسینہ

خزانچی۔ سردار جین سنگھ۔ پروپرائٹر بیسٹ فلمز

ہم کو امید ہے کہ یہ ایسوسی ایشن محض تجارتی اغراض ہی کو اپنے سامنے نہیں رکھے گی بلکہ اس کی کوشش یہ بھی ہوگی کہ ہندوستان کی فلموں کا معیار زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے۔

اکزیبیٹرس ایسوسی ایشن

اکزیبیٹرس یعنی سینما ہاؤس والوں کی اسوقت تک کوئی انجمن نہیں ہے جسکی وجہ سے ہمارا خیال ہے کہ ان لوگوں کو بعض اوقات کافی پریشانی اور مالی دقتوں کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شمالی ہندوستان کے اکزیبیٹرس کی ایک انجمن بنائی جائے تاکہ وہ اپنی دقتوں اور پریشانیوں کو اکزیبیٹرس کی انجمن کے سامنے پیش کر سکیں۔ علاوہ اس کے گورنمنٹ کی وجہ سے بعض اوقات جن پریشانیوں کا ان لوگوں کو سامنا کرنا پڑتا ہے ان تکالیف کو یہ گورنمنٹ کے سامنے بھی پیش کر سکیں گے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ شمالی ہندوستان کے اکزیبیٹرس انجمن بنا کر ان تکالیف کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

سی پی کی ایک میونسپلٹی توڑ دی گئی

جبلپور ۳؍اپریل۔ گورنر سی پی و برار نے یہ ہدایت کی ہے کہ دہتری میونسپل کمیٹی (ضلع رائے پور) کو توڑ دیا جائے۔ اور نیا انتخاب کیا جائے۔ اس کے توڑے جانے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کمیٹی اپنے فرائض کی انجام دہی میں برابر کوتاہی کرتی رہی ہے۔

مہاتما گاندھی اور وائسرائے ہند

نئی دہلی ۴؍اپریل۔ آج سہ پہر کے وقت مہاتما گاندھی نے وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ مہاتما گاندھی ڈھائی بجے تشریف لے گئے تھے اور چار بجکر ۲۴ منٹ پر واپس ہوئے ملاقات ۲ گھنٹہ تک رہی مہاتما جی جب برلا ہاؤس میں موٹر کار سے اترے ہیں تو بہت خوش نظر آتے تھے۔

اقوال زریں

اگر آتش پرست سو سال تک آگ روشن کرے گا لیکن جس وقت اس میں گر پڑے گا ضرور جل جائے گا۔

سچائی خدا کی خوشنودی اور رضامندی کا سبب ہے۔

زمانہ کی گردش سے اور زمانہ کے اُلٹ پھیر سے رنجیدہ مت بیٹھ، کیونکہ ایلوا اگرچہ کڑوا ہے لیکن پھول میٹھا ہے۔

اپنے دشمن کے ساتھ صلاح کر اور اگر کسی دن وہ تیری پیٹھ پیچھے بُرائی کرے تو اسکے سامنے تعریف کر۔

کسی بُرائی کا بدلہ بُرائی کرنا آسان ہے۔ اگر تو مرد ہے تو اس شخص کے ساتھ نیکی کر جس نے تیرے ساتھ بُرائی کی ہو۔

عاجزوں کا دل توڑنا نہیں چاہیئے ایسا نہ ہو کہ ایک دن تو بھی عاجز اور محتاج ہو جائے۔

علم دنیا کی خدمت کے لئے ہے نہ کہ دنیا حاصل کرنے کے واسطے۔

جو شخص طاقتوری کے زمانہ میں بھلائی نہیں کرتا ہے وہ کمزوری کے وقت تکلیف اُٹھاتا ہے۔

موج تبسم

نوجوان:۔ (آہ سرد بھر کر) کاش میں ستارہ ہوتا تاکہ تمہیں ہر شب دل بھر کر دیکھ سکتا۔
محبوبہ:۔ ہاں ستارہ تو تم ہوتے لیکن کاش دمدار ستارہ ہوتے تاکہ عرصہ دراز کے بعد تمہاری صورت نظر آیا کرتی۔

مجسٹریٹ (جھلاکر) تم پھر چوری کے الزام میں ماخوذ ہوئے ہو تمہیں شرم نہیں آتی کہ لوگ تمہیں بار بار کمرۂ عدالت میں دیکھتے ہیں۔
ملزم:۔ حضور جس بات سے آپ نہیں شرماتے میں کیوں شرماؤں۔

خریدار:۔ انڈوں کی کیا قیمت ہے؟
دوکاندار:۔ اچھے انڈے بارہ آنہ درجن ٹوٹے ہوئے تین آنہ درجن۔
خریدار:۔ اچھا تو میں برتن لے آتا ہوں تم مجھے بارہ انڈے توڑ کر دے دو۔

ایک شخص ایک دکان میں گھڑی خریدنے گیا۔ دوکاندار نے اسے ایک گھڑی دکھا کر کہا: "یہ ہشت روزہ گھڑی ہے بغیر چابی دیئے ۸ دن تک چلے گی۔" خریدار نے حیرت سے اسکی صورت دیکھکر کہا "اور اگر روزانہ چابی دی جائے تو کتنے دن چلے گی۔"

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں؟

لندن کے ایک مکان میں ... ... شیشے لگے ہوئے ہیں ان سب شیشوں کی لمبائی ملاکر ۲۴۲ میل ہوتی ہے اگر یہ سب شیشے کھیتوں میں بچھائے جائیں تو ۱۲۵ ایکڑ زمین میں شیشے کا فرش ہو جائے گا۔

فولاد کی ایک ایسی پوشاک تیار ہوئی ہے جس پر گولی اثر نہیں کرتی اس پر گولی لگ کر چپٹی ہو جاتی ہے اسکی موٹائی صرف $\frac{1}{2}$ انچ ہے اور وزن میں یہ فولاد کی بنی ہونے پر بھی صرف پونے دو سیر ہے۔

برٹش ہندوستان میں گائے بیل اور بھینسوں کی تعداد ۱۵ کروڑ ۹ لاکھ ۳۵ ہزار ہے اور بھیڑ بکریوں کی ۹ کروڑ ۱۱ لاکھ ۵۰ ہزار ہے۔ گھوڑوں خچروں، گدھوں اور اونٹوں وغیرہ کی ۳۸ لاکھ ایک ہزار ہے۔

امریکہ کی فورڈ موٹر کار کمپنی نے اب تک $2\frac{1}{2}$ کروڑ موٹریں تیار کی ہیں۔

جاپان میں کسی بھی سرکاری افسر کو ۵۰۰ روپے ماہوار سے زیادہ تنخواہ نہیں ملتی۔

افسانہ

آہ! وہ رات

از ڈاکٹر رابندرا ناتھ ٹیگور

ہم دونوں ایک ہی اسکول میں پڑھا کرتے تھے بچپن کے ان معصوم دنوں میں ہم بیاہ رچاتے سوشیلا دولہن بنتی اور میں دولہا بنتا۔ جب میں اس کے گھر جاتا۔ تو اس کی ماں مجھے پیار کرتی۔ اور اس کے پاس بٹھا کر کہتی "دیکھو کیسی سندر جوڑی ہے"۔

میں ان دنوں نادان بچہ تھا۔ تاہم ان الفاظ کا مطلب اچھی طرح سمجھ لیتا تھا۔ میرے دل میں یہ بات گھر کر گئی تھی۔ مجھے دوسرے لوگوں سے سوشیلا پر زیادہ حق ہے، سوشیلا کو میں اپنی سمجھنے لگا تھا اسی وجہ سے میں اسے کبھی جھڑک دیتا اور کبھی تو اس پر ہاتھ چلانے سے بھی دریغ نہ کرتا تھا۔ وہ نہایت خاموشی سے ان تمام چیزوں کو برداشت کر جاتی اور اگر میں کبھی روٹھ جاتا تو وہ ہاتھ پاؤں جوڑ کر منا لیتی۔ آہ! اب یاد جب آتے ہیں پہروں ہی رلاتے ہیں۔

اے خندہ جبیں تیرے وہ ابروئے پیوستہ

ہمارے گاؤں میں سوشیلا کی خوبصورتی کی دھوم تھی۔ لیکن مجھ جیسے اکھڑ نوجوان پر اسکی خوبصورتی کا کوئی گہرا اثر نہ تھا۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ سوشیلا اپنے باپ کے گھر صرف اسی لئے پیدا ہوئی ہے کہ میری خدمت کرے کیونکہ میں ایک بڑے زمیندار کا لڑکا تھا اور میرے والد گاؤں کے چودھری تھے۔

میرے والد کا یہ خیال تھا کہ جب میں اچھی طرح لکھنا پڑھنا سیکھ جاؤں تو وہ مجھے کاروباری معاملات کی تعلیم دلوائیں تاکہ بڑا ہوکر میں کسی جاگیر وغیرہ کا منیجر بن سکوں۔ لیکن مجھ کو ایسی نوکری سے بڑی نفرت تھی۔

ہمارے گاؤں کا تیلی رتن گھر سے بھاگ کر کلکتہ چلا گیا تھا وہاں اس نے انگریزی پڑھی اور ضلع مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک اچھے عہدہ پر قائم بھی ہوگیا۔ میری دلی آرزو تھی کہ میں بھی انگریزی پڑھ لوں۔ اور کسی ہائیکورٹ کا ہیڈ کلرک بن جاؤں۔ اس خواہش کی وجہ یہ تھی کہ میرے والد اور گاؤں کے دوسرے آدمی عدالت والوں کی بڑی آؤ بھگت کرتے تھے ان سے خوف کھاتے اور اُن سے جھک جھک کر سلام کرتے تھے میرے دل میں ابتک ان کچہری والوں کی عزت ہے دیہاتی لوگ تو انکو دیوی دیوتاؤں کی طرح پوجتے ہیں۔

تیلی رتن کی دیکھا دیکھی میں بھی ایک روز موقع پاکر کلکتہ بھاگا۔ وہاں جاتے ہی اپنے ایک گاؤں والے کے مکان پر ٹھہرا۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد میرے والد صاحب خرچ بھیجنے لگے۔

میں اکثر سیاسی جلسوں میں بھی حصہ لیا کرتا تھا۔ میں فیصلہ کر چکا تھا کہ مجھے اپنی زندگی مادر وطن کی خدمت میں گذار دینی چاہیئے۔ مگر اس وقت مجھے اس بات کا دھیان نہ تھا کہ ملک کی خدمت کی راہ ایسی کٹھن ہوتی ہے مجھے کوئی اسناد بھی نہیں ملا تھا۔ پھر بھی میرے دل میں خدمت وطن کی آگ سلگ چکی تھی۔ ہر لیڈر کی تقریر سننے جاتا در بدر چندے مانگتا پھرتا۔ گلی کوچوں میں جلسوں کے اشتہار تقسیم کرتا اور کبھی جلسہ گاہ میں سر پر کرسیاں در دیگر چیزوں کی صفائی کرتا۔ لوگوں کے لئے مناسب جگہ بیٹھنے بٹھانے کا انتظام کرتا۔ کبھی کوئی ہمارے دیس کے لیڈر کو برا کہتا تو ہم دیہاتی لڑکے مارنے مرنے پر تیار ہو جاتے۔ اس پر شہر کے رضا کار ہمارا مذاق اڑاتے اور ہمیں برا بھلا کہا کرتے۔

کلکتہ میں میں آیا تھا تو ہیڈ کلرک بننے گر

اب میرے دماغ میں منیجری اور گیری بالڈی بننے کی دھن سمائی میں ادہر اور کسی جال میں تھا اور ادہر میرے اور سوشیلا کے والد یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ وہ ہم دونوں کی شادی رچائیں گے۔

جب میں کلکتہ آیا تھا تو میری عمر پندرہ سال تھی اور سوشیلا کی بارہ سال۔ اب میری عمر ۱۸ سال کی ہو چکی تھی، اور والد صاحب چاہتے تھے کہ جتنی جلد ہمارا بیاہ ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے، لیکن اب میں یہ عہد کر چکا تھا کہ عمر بھر کنوارا ہی رہوں گا۔

میں نے اپنے والد کو بتا دیا کہ جب تک تعلیم پوری نہ ہوگی میں بیاہ نہ کرونگا۔

تین ماہ کے بعد مجھے یہ اطلاع ملی کہ سوشیلا کا بیاہ رام لال وکیل سے کر دیا گیا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب میں کانگریس کے سالانہ اجلاس کے لئے چندہ جمع کر رہا تھا۔

اس خبر کا مجھ پر کوئی اثر نہ پڑا۔ اس وقت میں میٹرک پاس کر کے ایف اے کے امتحان میں بیٹھنے کے لئے تیاری کر رہا تھا۔

اچانک والد صاحب کے انتقال کی خبر ملی۔ اب مجھ کو مجبوراً تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے ملازمت کی تلاش کرنی پڑی اور ایشور کی کرپا سے جلدی ہی ایک مڈل اسکول میں سکنڈ ماسٹری مل گئی۔

مجھے اسکول کی ملازمت بہت پسند آئی۔ کیونکہ میں اپنے شاگردوں کو مادر وطن کی تعلیم دونگا۔ چنانچہ میں نے کام شروع کر دیا۔ لیکن مجھے جلدی ہی یہ معلوم ہو گیا کہ خدمت وطن سے پہلے بچوں کو مناسب تعلیم دینا زیادہ ضروری ہے کچھ عرصہ کے بعد میرا جوش بھی ٹھنڈا پڑ گیا۔

اسکول کے قواعد کے مطابق ایک استاد کو اسکول میں سونا پڑتا تھا تاکہ طلبا کی نگرانی ہوتی رہے میں کنوارا تھا اسلئے بدقسمتی سے یہ بلا میرے ہی سر پڑی میری کٹیا اسکول کے قریب ہی تھی۔ سامنے ایک تالاب تھا، اور تالاب کے چاروں طرف ناریل کے درخت لگے ہوئے تھے۔ مکان کے احاطہ میں نیم کے دو تین درخت بھی تھے۔ جن کی چھاؤں گرمی کے دنوں میں بڑی ہی خوشگوار اور سہانی ہوتی تھی۔

ہاں ایک بات تو میں لکھنا بھول ہی گیا۔ رام لال وکیل کا مکان بھی میرے مکان کے قریب ہی تھا۔ اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ ان کی بیوی میرے بچپن کی ساتھی سوشیلا بھی وہیں رہتی ہے۔ رام لال بابو سے میری جان پہچان ہو گئی۔ انکو یہ معلوم نہ تھا کہ انکی بیوی میری لڑکپن کی دلہن ہے، میں نے بھی انکو یہ بات بتانی مناسب نہ سمجھی۔

درحقیقت اب میں قریب قریب بھول بھی چکا تھا کہ سوشیلا میری تھی۔

ایک روز اسکول کی چھٹی تھی۔ میں رام لال بابو کے مکان پر گیا مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ ہم دونوں میں کیا بات چیت ہوئی، شاید ہندوستان کے مستقبل پر گفتگو ہو رہی تھی ——— اتنے میں مجھے چوڑیوں کی جھنکار، ریشمی ساڑھی کی سرسراہٹ اور نازک پیروں کی آواز سنائی دی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے کی ایک دراز میں سے دو آنکھیں مجھے دیکھ رہی ہیں، اس وقت بجلی کی طرح میرے دل میں ایک ان دو سندر اور چمکیلی آنکھوں کا نقشہ کھنچ گیا جن سے کبھی پریم کی شعاعیں نکل کر مجھے دیکھنے کے لئے بے اختیار ہی رہا کرتی تھیں۔ یکایک مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے میرا دل مسل دیا ہے اور دل میں میٹھا میٹھا درد پیدا ہو گیا۔

میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ میرے دل میں ایک قسم کی آگ جل رہی تھی۔ میں لکھنے پڑھنے میں دھیان بٹا کر سوشیلا کا خیال اپنے دل سے بھلا دینا چاہتا تھا لیکن وائے ناکامی!

آکھی تو تک محبت میں کیسا محبت ہے؟
بھلاتے ہیں یعنی وہ یاد آئے جاتے ہیں
رات کو سوتے وقت میں نے دل کو تسلی دی اور پوچھا ———— "تجھے کیا تکلیف ہے؟"
دل نے اُلٹا مجھ ہی سے سوال کیا —— بتاؤ تمہاری سوشیلا کہاں ہے؟" میں نے جواب دیا "میں نے سوشیلا کو اپنی خوشی سے چھوڑا ہے کیا وہ اب تک میرا انتظار کر سکتی تھی۔

دل پھر بولا "اب تم بھی کچھ کرو۔ اس کو نظر بھر کر دیکھنے کی اب تمہیں اجازت نہیں۔ تم نے اپنے بچپن کی ساتھی سوشیلا کی چوڑیوں کی جھنکار سنی۔ اس کی ریشمیں ساڑھی کی سرسراہٹ اور نازک قدموں کی چاپ تمہارے کانوں تک پہنچی۔ تم نے اس فضا میں سانس لی جہیں سوشیلا سانس لیتی ہے۔ لیکن اب تمہارے اور اس کے درمیان ایک بڑی دیوار حائل ہے۔"

میں نے کہا: "اگر ایسا ہے تو مجھے اسکی کیا پرواہ؟ سوشیلا میری کون ہوتی ہے؟"

دل نے کہا "یہ ٹھیک ہے کہ سوشیلا آج تمہاری کوئی نہیں ہے لیکن کیا وہ تمہاری نہیں ہو سکتی تھی؟"

ہاں یہ سب سچ ہے۔ وہ میرے دکھ سکھ کی ساتھی ہو جاتی جان سے عزیز اور دل سے پیاری ہوتی لیکن اب وہ میرے لئے غیر ہے۔ ایک اجنبی ہے اسے دیکھنا میرے لئے پاپ ہے اور اس کا خیال کرنا گناہ لیکن کیا کروں پھر بھی اس کا خیال ستا رہا ہے کسی کام میں جی نہیں لگتا۔ دوپہر کی چھٹی میں جب اسکول کے لڑکے شور مچاتے۔ نیم کے درخت کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سینے کو خنک کرتی تو میرے دل میں ایک نامعلوم خواہش سر اٹھاتی۔

میں جانتا کہ وہ کیا خواہش تھی لیکن اتنا سمجھ چکا تھا کہ صرف لڑکوں کی کاپیاں درست کرنے اور ہندوستان کا مستقبل سوچنے سے میری زندگی نہیں گزر سکتی۔

اسکول کا وقت گزر جانے پر گھر میں رہنا میرے لئے دشوار تھا اور میں بار بار یہی سوچا کرتا تھا "ہمارے موجودہ سماج میں کوئی چیز بھی فطرت کے مطابق نہیں ہے"

آدمی بھی کیا مورکھ ہے وہ اپنی ساری زندگی اس کام میں کھو دیتا ہے جسے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر میں چاہتا تو سوشیلا سے بیاہ کر کے یہ دن چین اور آرام سے گزار سکتا تھا۔ لیکن میرے سر پر تو ہندوستان کا سب سے بڑا لیڈر بننے کا جنون سوار تھا۔

کہاں وہ —— کہاں یہ؟ میں ایک اسکول میں ماسٹر ہوں اور وہ رام لال بابو جیسے ایک گمنام وکیل کی بیوی۔

سوشیلا اس لئے کوئی خاص لگاؤ نہیں رکھتی، اس کے نزدیک سوشیلا میں اور ایک عام لڑکی میں کیا فرق ہے؟

وہ روپیہ پیدا کرتا تھا سوشیلا اس کے لئے کھانا پکاتی تھی اگر کسی روز کھانا پکانے میں کوئی غلطی ہو جاتی تو وہ اسے جھڑک دیتا اور جب کبھی خوش ہوتا تو چوڑیاں بنوا دیتا۔

رام لال بابو کسی خاص مقدمے کے لئے باہر گئے ہوئے تھے اور بیچاری سوشیلا اپنے گھر میں میری طرح اکیلی تھی۔

مجھے یاد ہے کہ وہ پیر کا دن تھا صبح ہی سے مطلع ابر آلود تھا۔ دس بجے سے بارش شروع ہو گئی۔ موسم خراب دیکھ کر ہیڈ ماسٹر نے اسکول بند کر دیا تمام دن اور رات بارش ہوتی رہی دوسرے دن بھی بارش بہت زور سے ہونے لگی۔ اس کے ساتھ ہی زور دار طوفان آیا۔ جوں جوں رات ہوتی گئی بارش اور طوفان بڑھتے گئے۔ ایسے وقت نیند کا آنا تو ناممکن تھا۔ یکایک مجھے یاد آیا کہ اس ڈراؤنی رات میں سوشیلا اکیلی ہوگی۔ ہمارے اسکول کی عمارت اس کے بنگلے سے اونچی اور بہت زیادہ مضبوط تھی، بار بار دل چاہتا تھا کہ باہر نکلوں اور سوشیلا کا حال معلوم کروں۔

لیکن میری ہمت نہیں ہوتی تھی۔ رات کے تقریباً ڈیڑھ بجے مجھے ندی کی لہروں کی آواز سنائی دی ندی کا پانی بہ کر تیزی سے گاؤں کی طرف آ رہا تھا، میں اپنے گھر سے نکل کر سوشیلا کے مکان کی طرف بھاگا۔ جب میں سکول کی طرف پہنچا تو اسکول کی سڑک نے ندی کی صورت اختیار کر لی تھی۔ پانی تیزی سے چڑھ رہا تھا۔ میں دوسرے کنارے کی طرف دوڑ گیا اور جب قریب پہنچا تو میں نے دیکھا کہ کوئی میری طرف آ رہا ہے، میں سر سے پیر تک کانپ رہا تھا۔ میری روح بیدار ہو چکی تھی، مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اس نے مجھے پہچان لیا ہے۔

ہم دونوں ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہوئے تھے۔ ہمارے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ اس وقت ساری دنیا پر تاریکی چھائی ہوئی تھی، ہم دونوں چپ چاپ کھڑے تھے، بغیر بات کئے۔

ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ موت طوفان کی طرح چاروں طرف سے گھیرے کھڑی تھی آج ساری دنیا کو چھوڑ کر سوشیلا میرے پاس کھڑی تھی اس وقت میرے سوا اس کا کوئی بھی نہ تھا

آج میرے بچپن کی ساتھی سوشیلا جس کے ساتھ کبھی میں دولہا دولہن کے کھیل کھیلا کرتا تھا مدت کے بعد مجھ سے ملی۔ اگرچہ یہاں کی رسمی پابندیوں نے مجھے اس سے علیحدہ کر دیا تھا لیکن طوفان کی ہلاکت خیز لہروں نے اسے میرے پہلو میں لا کھڑا کیا۔

ہم اس وقت دو الگ الگ انسان تھے مگر طوفان کی ایک اور لہر ہم دونوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتی تھی۔ میرا دل کہہ رہا تھا کہ ایشور کرے وہ لہر نہ آئے۔ سوشیلا اپنے شوہر کے ساتھ سکھ چین سے زندگی گزارے میں نے اس طوفانی رات میں سوشیلا سے ملکر بے حد مسرت حاصل کر لی تھی۔

رات ختم ہو گئی، طوفان بھی ختم ہو گیا ہم دونوں ایک دوسرے سے بات چیت کئے بغیر ہی جدا ہو گئے۔

یہ صحیح ہے کہ میں ہیڈ کلرک یا گیری بالڈی نہیں بن سکا اور اس وقت ایک اسکول ماسٹر ہوں، لیکن اس رات نے میری زندگی کو مسرت سے معمور کر دیا۔ درحقیقت وہ رات میری پوری زندگی کے دن اور راتوں سے زیادہ مسرت کی رات تھی آہ۔ وہ رات۔

ص اس کے یہاں ملوکیت پرستی کا غلبہ ہے صرف یہ ہی خیال کر سکتا ہے کہ ملوکیت پرستی کے خلاف مزاحمت پیش کی جائے صرف آزادی و مکمل آزادی ہی ہمیں حکومت برطانیہ کی نیک نیتی کا یقین دلا سکتا ہے۔ صرف یہی مشترکہ خطرہ پیدا ہونے کی صورت میں باہمی تعاون کی شرائط ہو سکتی ہیں۔

سودا کا کوئی سوال نہیں

حکومت برطانیہ کی جانب سے ہمیں حال میں یہ بتایا گیا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بدستور قایم ہے اور قایم رہے گا۔ اگر یہی ہمارے لئے برطانیہ کا جواب ہے تو ہمارا راستہ صاف ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم برطانی ملوکیت پرستی کے خلاف مزاحمت پیش کریں گے۔ خواہ اس کے نتائج کچھ بھی ہوں۔ یہ بھی کانا پھوسی کی جا رہی ہے کہ جنگ چھڑنے کی صورت میں اور صوبجاتی حکومتوں کے اختیارات کو کم کرنے کی کوشش کی جائیگی، اور مرکزی حکومت کو ایگزیکیٹو اختیارات دیدیئے جائیں گے۔ اگر واقعی یہ کوشش کی گئی تو اس کا تمام طاقت کے ساتھ مقابلہ کیا جائے گا۔

حکومت برطانیہ کی آمدنی و خرچہ

لنڈن یکم اپریل۔ حکومت برطانیہ کے مالی سال کے اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ سال میں ۱۲،۰۴ ہزار پونڈ گھاٹا رہا۔ آمدنی ۱۲ کروڑ ۷۰ لاکھ روپیہ ہوئی جو پچھلے سال کی نسبت ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ زیادہ تھی۔ یہ آمدنی اندازہ کی نسبت ایک کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ کم تھی۔ خرچہ ۹۳ کروڑ ۹۹ لاکھ اور ۹۹ ہزار پونڈ ہوا جو اندازہ سے ۳۴ لاکھ ۹۹ ہزار پونڈ کم تھا۔

ہندوستان برطانیہ سے تعاون کرسکتا ہے

پنڈت جواہر لال نہرو کی اہم پیشکش

لکھنؤ ۳۱ مارچ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے ایک دستخطی آرٹیکل میں جو کہ انہوں نے بعنوان "صوبجاتی حکومتوں بیدار ہو جاؤ" لکھا ہے فرماتے ہیں ہماری صوبجاتی حکومتیں بہت ہی مصروف کار ہیں انہوں نے ہندوستان کے لئے وینز اس کاز کے لئے جس کے لئے کانگریس جدوجہد کرتی رہی ہے وفاداری کے ساتھ اور انتھک طور پر کام کیا اگر وہ کامیابی جو کہ انہیں حاصل ہوئی ہے اسقدر عظیم ثابت نہیں ہوئی جسقدر کہ ہمیں امید تھی تو اس کے لئے ہمیں حکومت کو قصور وار ٹھہرانا اپنی حماقت اور غیر منافی کا ثبوت پیش کرنے کے مترادف ہوگا۔ بلاشبہ انکا کارنامہ عظیم ہے اور قابل فخر ہے

صوبجاتی آزادی

کہا جاتا ہے کہ صوبجاتی آزادی کے امکانات سرعت کے ساتھ ختم ہوتے جا رہے ہیں اور اب خواہ قومی نقطہ نظر سے اور خواہ بین الاقوامی نقطہ نظر سے وقت آ پہنچا ہے کہ آگے بڑھنے کے لئے کوئی بڑا قدم اٹھایا جائے اگر ہمارے وزیر و صوبجاتی حکومتیں وغیرہ کانگریسی انجمن معدنی حالات اور ہمارے ہموطنوں کے مزاج کی اس تبدیلی کو محسوس کر لیں۔ اور اس کے مطابق چلیں تو ان کے لئے یہ اچھا ہوگا ورنہ قابو انکے ہاتھ سے جاتا رہے گا وہ روز بروز بادہ بیخبر ہوتی جائینگی اور وہ اپنے چھوٹے چھوٹے مسئلوں اور مشکلات میں منہمک ہو جائینگی۔

فرقہ وارانہ مسئلہ یا سیاسی مسئلہ

فرقہ وارانہ مسئلہ ڈراؤنی شکل میں ہمارے روبرو پیش ہے تاہم یہ امر روز بروز صاف ہوتا جا رہا ہے کہ وہ دراصل ایک سیاسی مسئلہ ہے نہ کہ فرقہ وارانہ خونیں بلوؤں نے ہمارے صوبہ کی پیشانی پر ایک بدنما دھبہ لگا دیا ہے اور کھلم کھلا اور بلا کسی شرم کے قتل اور تشدد کے لئے اشتعال دلایا جاتا ہے۔ تا ہلیت شرانگیزی اور اس قسم کے تشدد کو گوارا کرنے کے متعلق عجیب غریب قصے سننے میں آتے ہیں لیکن ہمیں چند بلوؤں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اس بات کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم لوگوں کی ایک بڑی آبادی پرامن طریقہ پر اپنی زندگی بسر کرتی ہے اور اس پر ان تھوڑے سے آدمیوں کی شرارت کا کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن ایسا ہوتے ہوئے بھی ہمیں ان وجوہ کا پتہ لگانا چاہیئے۔ جو کہ ان فسادوں کے لئے ذمہ دار ہوتی ہیں اور اس بڑھتے ہوئے تشدد اور دہشت انگیزی کو ختم کرنے کے لئے مناسب تدبیریں اختیار کرنا چاہیئے۔

لیٹر ایبن

ہمارے مسئلے تمارے دماغوں پر چھائے ہوئے ہیں لیکن اس وقت خاص مرکز جس کے سامنے دیگر مسائل کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ تیسرے پن کی ترقی اور اس کی فتح ہے جو کہ اسے بین الاقوامی سیاسیات میں حاصل ہو رہی ہے۔

سائنیور مسولینی فرماتے ہیں کہ بھائی چارہ دو فیصلے پن کی بات ہے، ان کے نزدیک صرف "تلوار ہی سب کچھ اہمیت رکھتی ہے اور وہ تلوار ایسی جو کہ آزادی اور جمہوریت کو کچلنے اور قدیم زمانہ کی تہذیب تمدن کا خاتمہ کرے۔ ریپبلکن اور آزاد اسپین کا جواب کوئی وجود نہیں رہا۔ اب صرف اس کی شاندار جدوجہد کی درخشاں اور ناقابل فنا یاد باقی ہے۔ ایک زمانہ تھا جبکہ زیکوسلاویکیہ بھی یورپ کے نقشہ میں ہوا کرتا تھا لیکن اب وہ نظر نہیں آتا۔ اُس کے بہادر فرزند مظلر کے سپاہیوں کے پیروں تلے کچل گئے۔ انگلینڈ اور فرانس نے اسکا ساتھ بے شرمانہ دغا کی۔ ہم روز بروز اسی انتظار میں رہتے ہیں کہ دیکھیں آج یہ ڈکٹیٹر کیا کہتا ہے۔ ہم تعداد تشویش کے ساتھ یہ دیکھتے رہتے ہیں کہ اب کسکی باری شکار ہونے کی ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ یہ سب واقعات ہندوستان پر کس طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ کیا ہم یورپ کے ان عظیم واقعات کو نظر انداز کرنے کی جرات کر سکتے ہیں۔ اگر فسیزم اور نازی ازم کا تمام دنیا پر غلبہ ہو گیا تو ہندوستان کی آزادی زیادہ دنوں تک قایم نہ رہ سکے گی۔ کیونکہ ہمارا وجود دنیا کی آزادی اور جمہوریت کی قسمت سے وابستہ ہے۔ صرف آزادی پسند قوموں کا اتحاد اور ان کا باہمی اشتراک عمل ہی مشترکہ خطرہ کو ٹال سکتا ہے ایسے اتحاد کی ہندوستان کو حمایت کرنی چاہیئے۔

جمہوریتیں

لیکن ہمیں حال کی تواریخ کو بھول نہیں جانا چاہیئے یہ ہٹلر اور مسولینی نہیں ہیں جنہوں نے یورپ میں نازک صورت حالات پیدا کی ہے بلکہ اس کے لئے حکومت برطانیہ کی پالیسی ذمہ دار ہے جسے حکومت فرانس کی بھی حمایت حاصل ہے آجکل اس بات کا بہت چرچا ہے کہ جمہوریتوں کو فسیزم کے حملہ سے اپنی آزادی کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ لیکن مغربی یورپ کی نام نہاد جمہوریتیں ہی ہیں جنہوں نے فسیزم اور نازی ازم کو امداد دیتو پہنچائی ان کی حوصلہ افزائی کی اور اسپین ریپبلک اور زیکوسلاویکیہ کے گلے پر چھری چلوا دی اگر اس کے لئے یورپ میں کسی شخص کو ذمہ دار کہا جا سکتا ہے تو وہ مسٹر نیوائل چمبرلین ہیں۔ لہذا ہمیں مسٹر چمبرلین کی حکومت کو یا موسیو ڈالڈیر یا پیرونٹ کی حکومت کو جمہوری نہیں کہنا چاہیئے اور جب تک یہ حکومتیں یا ان جیسی حکومتیں قایم رہیں اس وقت تک ہمیں جمہوریت کا علمبردار نہیں سمجھنا چاہیئے ان کے ہاتھ آزاد قوموں کے خون سے رنگ چکے ہیں وہ بہتوں کے ساتھ دغا کر چکی ہیں۔

وہ جمہوری یا آزادی پسند ہونے کا دعوی نہیں کر سکتیں اگر وہ فسیزم کے خلاف لڑنے پر مجبور بھی ہو گئیں تو بھی کوئی شخص ان کی نیک نیتی یا ان کے مقصد پر اعتبار نہیں کریگا اور پھر وہ اس کاز کے ساتھ دغا کریں گی۔ جس کا وہ آج بہت زور و شور کے ساتھ دم بھرتی ہیں۔

ہندوستان اور جنگ

یقیناً ہندوستان خواہ امن وامان کے وقت اور خواہ جنگ کے وقت مسٹر نیوائل چمبرلین کی پالیسی کو قبول نہیں کریگا وہ اس کی مخالفت کریگا اور اس کے خلاف مزاحمت پیش کریگا کیونکہ وہ ملوکیت پرستی اور فسیزم کا مجسمہ ہے جس سے وہ نفرت کرتا ہے لیکن انگلینڈ اور فرانس میں جمہوریت کی سفیدی اب بھی قایم ہے خواہ چمبرلین جیسے لوگ اسے چھپا نہیں سکیں ان کے اہل وطن اب بھی آزادی سے محبت رکھتے ہیں اگر اس منودرتی کا مناسب طریقہ پر اظہار کیا گیا۔ اور اگر جمہوریت کو واقعی بچانے کی کوشش کی گئی تو بیشک ہندوستان اسپر غور کریگا اور امداد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائے گا لیکن ہندوستان خود اپنے باشندوں کے لئے جمہوریت حاصل کئے بغیر دیگر ملکوں کی جمہوریت کی امداد نہیں کر سکتا۔ ہندوستان بحالت موجودہ جبکہ ص

ذریعہ اگر ایک زیادہ نہیں تو ہماری غیر ملکی پالیسی میں ایک نیا پوائنٹ ضرور پیدا ہو گیا ہے۔

ہم اپنے روایتی اصولوں سے ہٹ گئے ہیں اس اعلان کا کسی ایک سرحدی حادثہ سے تعلق نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ان بڑے بڑے واقعات سے تعلق ہے جو اس سرحدی حادثہ کی تہ میں چھپے ہوئے ہیں۔ اگر پولینڈ پر حملہ کیا گیا تو مجھے شبہ نہیں کہ اہل پولینڈ مقابلہ کریں گے۔ اس حالت میں اعلان کے مطابق ہم (برطانیہ و فرانس) پولینڈ کی امداد کریں گے۔

جرمنی کے وعدے اب ہوا ہوئے۔ اب ہمیں جرمن پر کوئی اعتبار نہیں رہا۔ یہ ایک نیا واقعہ ہے جس نے اعتبار کا ناش کر دیا ہے اور حکومت برطانیہ کو مجبور کیا ہے کہ وہ اپنی روایت کو چھوڑ دے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ سرکاری طور پر جرمنی نے کوئی چیلنج دیا ہے لیکن یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ تمام دنیا میں رائے عامہ کو سخت دھکا لگا ہے اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس بارے میں یہ ملک اس سرے سے لے کر اس سرے تک متفق ہے

کانپور الیکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

نوٹس

چونکہ کمپنی کے پاس کرنٹ لینے کے لئے ایسی درخواستیں آرہی ہیں جن میں کہ کمپنی کو بہت تھوڑا وقت دیا جاتا ہے اس لئے عوام کو اس امر کی اطلاع دیجاتی ہے کہ شہر میں ان مقامات پر جہاں کہ بجلی کا تار موجود ہے، کارپوریشن بجلی کا کرنٹ مکانوں میں مہیا کرنے کے لئے ان درخواستوں پر جن میں کہ کمپنی کو ایک ماہ سے کم مدت دی گئی ہو کوئی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتی ہے بلا اس لحاظ کے کہ یہ درخواستیں عارضی یا مستقل سپلائی کے واسطے ہوں۔

یہ نوٹس بموجب دفعہ ٦ شیڈول انڈین الیکٹرک ایکٹ سنہ ۱۹۱۰ء کے ہے جس میں کہ کمپنی کو ایسے اختیارات دیئے گئے ہیں۔

المشتہر

بیگ سدرلینڈ اینڈ کمپنی لمیٹڈ

ایجنٹ:۔ دی کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن لمیٹڈ

راجکوٹ کے معاملہ کا فیصلہ

نئی دہلی ۳ اپریل۔ فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس سر ارلین گائیر نے راجکوٹ کے معاملہ میں جو فیصلہ صادر کیا ہے وہ اب ظاہر ہو گیا ہے۔ چیف جسٹس نے فیصلہ میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ میری رائے میں سمجھوتہ سے متعلق دستاویزوں کا مفہوم یہ ہے کہ ٹھاکر صاحب ان ۷ اشخاص کو مقرر کر دینگے جن کے نام سردار ولبھ بھائی پٹیل تجویز کرینگے۔ ٹھاکر صاحب نے اپنے لئے یہ استحقاق باقی نہیں رکھا ہے کہ وہ سردار پٹیل کے تجویز کردہ ناموں میں جنکو ناپسند کریں۔ انھیں نامنظور کر دیں۔ البتہ ایسے ناموں کو نامنظور کرنے کا اخیر اختیار حاصل ہے جن کے متعلق وہ یہ ثابت کر سکیں کہ وہ نہ ریاست کے باشندے ہیں اور نہ ریاست کے سرکاری ملازم ہیں۔ چیف جسٹس نے فیصلہ میں مزید لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے کہ کمیٹی کے تمام ممبروں کا تقرر ٹھاکر صاحب کے ہاتھ میں ہے جا ہے ان کی سفارش کا اختیار سردار پٹیل کو ہی کیوں نہ ہو۔ کسی دوسرے ڈھنگ سے اس قسم کی کمیٹی کا تقرر نہیں ہو سکتا۔ اور ان دونوں باتوں میں کوئی عدم مطابقت نہیں ہے کہ ٹھاکر صاحب کو ہی ممبروں کے تقرر کا اختیار حاصل ہے مگر وہ اس وعدے کے پابند بھی ہیں کہ جلد ایسے اشخاص کو مقرر کر دیں جن کے ناموں کی سفارش کوئی دوسرا شخص کرے

چیرمین چونکہ کمیٹی کے چیرمین کے تقرر کے متعلق بھی سوال پیدا ہو گیا ہے اسلیے میں یہ کہدینا مناسب سمجھتا ہوں کہ ۲٦ دسمبر کے دوسرے نوٹیفکیشن (اعلان) میں کمیٹی کے ممبروں کی تعداد ۱۰ تک محدود کر دی گئی ہے اور اسلیے چیرمین کے تقرر کا اختیار ٹھاکر صاحب کو ہی حاصل ہے یہ فیصلہ کرنا میری تحقیقات کے دائرہ میں شامل نہیں ہے کہ آیا ٹھاکر صاحب نے اس بات پر اصرار کر کے کہ ۲٦ دسمبر کے اعلان کا جو مفہوم وہ سمجھتے ہیں وہی صحیح ہے۔ عہد شکنی کی ہے اسلیے میں اس پر کوئی رائے ظاہر کرنا نہیں چاہتا۔

اب ہمیں جرمنی پر کوئی اعتبار نہیں رہا

جرمنی کے وعدے اب ہوا ہوئے۔ اب ہمیں جرمنی پر کوئی اعتبار نہیں رہا۔ حال کے واقعات نے اعتبار کا بالکل ناش کر دیا ہے۔ یہ کھویا ہوا اعتبار آسانی سے بحال ہونے والا نہیں۔ جرمنی سے ہمیں بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھا تھا ان پر اب پانی پھر گیا" ان الفاظ میں برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے ہر ہٹلر کے اعتبار کھات کا گلا گیا۔ جب آپ نے پارلیمنٹ میں پولینڈ کو امداد کرنے کے اعلان کی وضاحت کی۔

مسٹر چیمبرلین نے اپنی پوزیشن واضح کرنے کے ساتھ ساتھ جرمنی کو ایک بار پھر متنبہ کیا کہ اگر جرمنی نے اس بار کوئی حملہ کیا تو برطانیہ خاموش نہیں رہے گا۔

مسٹر چیمبرلین کا اظہار ناراضگی

لندن ۳ اپریل۔ دار العوام میں غیر ملکی معاملات پر بحث شروع کرتے ہوئے مسٹر آرتھر گرین وڈ نے فرمایا کہ مجھے پورا یقین ہے کہ جب اجلاس ختم ہوگا دنیا پر یہ بات روشن ہو جائیگی کہ حال ہی میں یورپ میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں (زیکوسلاویکیہ وغیرہ پر جرمنی کا قبضہ) ان کو برطانیہ زبردست نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور برطانیہ ان تمام دوسرے ملکوں کے ساتھ [illegible] کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جو اس قسم کی جارحانہ حرکتوں کے خلاف ایک مضبوط اور ناقابل شکست محاذ قائم کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مسٹر گرین وڈ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ لیبر پارٹی نیشنل گورنمنٹ کی ہر ایک بات میں ہاں میں ہاں ملانے کو تیار نہیں ہے۔ لیبر پارٹی شخصوں کی نسبت اصولوں اور پالیسیوں کی زیادہ قدر کرتی ہے۔ جب تک حکومت ایسی اسکیم پر عمل کرتی رہے گی۔ جو لیبر پارٹی کے نظریہ کے مطابق ہوگی۔ وہ اس کی حمایت کرے گی۔

مسٹر چیمبرلین کی تقریر

وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ جمعہ کو حکومت کی جانب سے جو اعلان کیا گیا تھا اس کے ذریعہ پولینڈ کو امداد کا وعدہ دلایا تھا اس کے ذریعہ ملک اپنی اس روایت سے بالکل علیحدہ ہو گیا ہے جس پر کہ یہ ملک عمل پیرا رہا ہے اور اس کے ذریعہ

اٹلی البانیہ پر قبضہ کریگا

روم ۳ اپریل۔ تقریباً دس روز ہوئے یہ افواہ گرم ہوئی تھی کہ اٹلی کی فوجیں البانیا بھیجنے کی تیاریاں کر رہی ہیں اس افواہ کی تصدیق اس خبر سے ہوتی ہے جو گذشتہ رات ملی ہے کہ فوج کو لے جانے کے لئے جہاز باری اور برنڈزی میں تیار کھڑے ہیں اور تقریباً ۲۰ ہزار فوجی سپاہی اس علاقہ میں جمع ہیں۔ اس خبر کا لب لباب یہ ہے کہ البانیہ اٹلی کے پروٹکٹوریٹ میں آنا منظور کرے گا۔

باخبر حلقوں میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی جو کچھ بھی کارروائی کرے گا وہ شاہ زوگ کی رضامندی سے کرے گا۔ آج چند اخباروں اور ریڈیو اسٹیشنوں سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ البانیہ اٹلی کی زیر سرپرستی آنے والا ہے اس سلسلہ میں نیم سرکاری بیان منظر ہے کہ یہ خبر غلط ہے۔ البانیہ اپنی آزادی نہیں کھوئے گا: اس خبر کے ساتھ ساتھ اٹلی کے ایک اخبار نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں برطانیہ اور فرانس کے خلاف الزام لگاتے ہوئے لکھا ہے کہ انھوں نے اٹلی کو تین کانٹوں سے گھائل کرنے کی کوشش کی۔ یہ تین کانٹے یونان اور البانیہ اور یوگوسلاویہ ہیں۔ برطانیہ اور فرانس نے اول لڑ کر دونوں ملکوں کو اٹلی کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی لیکن سانیور مسولینی کی بدولت انکو منہ کی کھانا پڑی۔ لندن سے خبر ملی ہے کہ اٹلی میں فوجی سرگرمیوں کی خبر کی تردید نہیں کی جارہی ہے لندن کے برطانی سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ اٹلی کی فوجیں البانیا کے بالمقابل بندرگاہ پر جمع ہو رہی ہیں: بیان کیا جاتا ہے کہ اگر اٹلی نے البانیا پر قبضہ جمایا تو وہ برطانیہ اور اٹلی کے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی۔

ممبران پارلیمنٹ میں کھلبلی

لندن ۳ اپریل۔ لندن کے مشہور اخبار ٹائمز جسکو حکومت کا آرگن خیال کیا جاتا ہے نے اپنے یکم اپریل کے لیڈنگ آرٹیکل میں اور ڈپلومیٹک کارسپانڈنٹ نے اپنی ۳۱ مارچ کی خبر میں پولینڈ کے ساتھ برطانیہ کی گارنٹی کے متعلق اس طریقہ پر تبصرہ کیا کہ جس سے یہ شبہ ہوتا تھا کہ حکومت برطانیہ نے پولینڈ کے ساتھ جو معاہدہ کیا ہے وہ حقیقی نہیں ہے۔ اس سے ممبران پارلیمنٹ میں کھلبلی مچ گئی۔ کل پارلیمنٹ میں بحث کے دوران میں اس رویہ کی مذمت کی گئی۔ مسٹر چرچل مسٹر لائڈ جارج۔ اور دیگر ممبران پارلیمنٹ نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ٹائمز نے جو کچھ لکھا ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے حکومت کو پوزیشن واضح کرنا چاہیئے۔

جواب میں سر جان سائمن نے کہا کہ حکومت نے جو اعلان کیا ہے وہ بالکل صاف ہے۔ اس سے اور کوئی معنی اخذ کرنا غلط ہیں۔ دفتر خارجہ یا حکومت کی جانب سے ٹائمز یا اسٹر کو رسی کوئی بات نہیں کہی گئی جس کی بنا پر وہ وزیر اعظم کے بیان کی اہمیت کم کر سکیں۔ اخبار مذکور اور نیوز ایجنسی نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی ذمہ داری پر لکھا ہے۔

افغانستان میں بغاوت

کوئٹہ ۴ اپریل۔ یہاں اطلاع ملی ہے کہ افغانستان کے صوبہ قندھار میں قبیلہ والوں نے زبردست بغاوت کر دی جبکہ لڑکوں کے لئے لازمی تعلیم جاری کی گئی۔ اس بغاوت کو فوجی امداد سے پسپا کیا گیا۔ ہوائی جہازوں نے قبیلہ والوں پر بم برسائے۔ ہلاک شدگان اور زخمیوں کی تعداد کے بارے میں متضاد خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ایک بیان ہے کہ ۵۰ اشخاص ہلاک ہوئے اور دوسرا بیان ہے کہ ہلاک شدگان کی تعداد پانچسو تک پہنچ گئی ہے لیکن ۲۰۰ ہلاک ہونے کی خبر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ زخمیوں سے بھری ہوئی لاریاں قندھار پہنچی ہیں، فوج کو بھی نقصان پہنچا۔ فوج کے ۵۰ اشخاص ہلاک ہوئے۔

سبھاش بابو کا ایک دوسرا بیان

جھریا ۵ اپریل۔ سبھاش چندر بوس نے ایک اور بیان شایع کیا ہے اور یہ بیان اپنے ہی سابقہ بیان مورخہ ۲۵ مارچ کے متعلق غلط فہمی دور کرنے کے بارے میں ہے کیونکہ آپ لوگ اس سے یہ سمجھنے لگے تھے کہ سبھاش بابو تری پوری کانگریس میں پاس شدہ پنڈت گووند بلبھ پنت کے رزولیوشن کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اسلئے اس غلط فہمی دور کرنے کے لئے بیان میں سبھاش بابو فرماتے ہیں۔

ایک ایسے وقت میں جبکہ فضا پراشوب اور غلط فہمیوں سے پر ہے۔ بیانوں کا غلط سمجھا جانا عام حالات کے مقابلہ میں زیادہ آسان ہو گیا ہے۔ میرے ۲۵ مارچ کے بیان کے متعلق بھی ایسا ہی ہوا۔ کم سے کم اس کے ایک حصہ کے متعلق تو ایسا ضرور ہوا۔ اس بیان میں میں نے یہ کہا تھا کہ پنڈت گووند بلبھ پنت کے رزولیوشن کا ایک حصہ صرف صاف خلاف آئین اور بے ضابطہ ہے۔ اس پر بہت سے دوستوں نے یہ قیاس قائم کر لیا کہ میں نے آپ کو اس رزولیوشن کا پابند نہیں سمجھتا۔ غالباً لوگ یہ بھول گئے۔

برطانیہ کی ہوائی طاقت

لندن ۴ اپریل۔ گزشتہ رات لورپول میں تقریر کرتے ہوئے ہوائی بیڑہ کے وزیر سر کنگسلے ووڈ نے بتایا کہ حکومت اپنی ہوائی طاقت کو بڑھانے کی زبردست کوشش کر رہی ہے۔ ہوائی جہاز تیار کرنے والے کارخانوں کی تعداد میں زبردست اضافہ کر دیا گیا ہے، تمام کارخانے پوری طاقت سے کام لے رہے ہیں اسوقت ۳۵۰۰۰ قریب ہوائی جہازوں کے پرزے تیار کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ مزدوروں کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اس وقت برطانیہ کی ہوائی طاقت ہی مضبوط ہے جتنی کہ دنیا میں اور کسی ملک کی ہے۔ اسوقت ہوائی ڈیفنس کے لئے زیادہ سکواڈرن قایم ہو چکے ہیں سامان رسد کا معقول انتظام کیا جا رہا ہے۔

عراق کے شاہ غازی ہلاک

پیرس ۴ اپریل۔ شاہ بغداد کو جو موٹر کا مہلک حادثہ پیش آیا ہے اس کے سلسلہ میں مزید اطلاع ملی ہے کہ شاہ غازی اپنی کار میں جسکو وہ خود چلا رہے تھے محل واپس آرہے تھے۔ بجلی کے کھمبے سے کار کی ٹکر ہوگئی جبکی رفتار بہت تیز تھی۔ شاہ فوراً ہی بیہوش ہوگئے۔ اور ۲۰ منٹ کے بعد ہسپتال میں فوت ہوگئے۔ ان کے سر کی کھوپڑی پھٹ گئی۔ جس بلیٹن کے ذریعہ ان کی وفات کی خبر شایع کی گئی ہے اس پر پانچ ڈاکٹروں کے دستخط ہیں۔ شاہ غازی سنہ ۳۳ء میں ۲۱ سال کی عمر میں تخت پر بیٹھے تھے۔ آپ کے والد شاہ فیصل سوئٹزرلینڈ میں اچانک فوت ہو گئے تھے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ

نئی دہلی ۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ کلکتہ میں ۲۸ اپریل کو رکھی گئی ہے

کانپور۔ مسرس محمد حنیف، محمد نصیر سنا گنج کانپور

ہندو مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے جدا کرنے کا افسوسناک مشورہ

ہندوستان کے دو ٹکڑے کرنے کی تجویز

ہندو مسلم اختلافات کی بنا پر ہندوستان کو دو فیڈریشنوں میں تقسیم کر دینے کی جو اسکیم مسلم لیگ کے گذشتہ اجلاس خصوصی (کراچی) میں مجمل طور پر پیش کی گئی تھی اب وہ تفصیل کے ساتھ تیار کرکے شایع کر دی گئی ہے جنوری کے آخر میں لاہور میں مسلم لیگ کی آئینی سب کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا تھا جس نے اس اسکیم کو مفصل طور پر تیار کرنے کا کام ڈاکٹر عبداللطیف کے سپرد کیا تھا. چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ اسکیم تیار کرکے پچھلے ہفتہ لیگ کی مجلس عاملہ کے روبرو میرٹھ میں پیش کر دی ہے. اس اسکیم کے علاوہ بعض اور اسکیمیں بھی اس سلسلہ میں پیش کی گئی ہیں لیکن ابھی ان کے چہرے سے نقاب نہیں اٹھایا گیا ہے ان تمام اسکیموں پر غور کرنے کے لئے لیگ کی مسلم عاملہ نے ایک کمیٹی بنادی ہے جسمیں مندرجہ ذیل افراد شامل ہیں. مسٹر محمد علی جناح. سر سکندر حیات خان. خواجہ سر ناظم الدین (وزیر بنگال) سر عبداللہ ہارون (سندھ) سردار اورنگ زیب خاں (سرحد) نواب زادہ لیاقت علی خاں جنرل سکریٹری مسلم لیگ.

اس اسکیم کو بنانے کی وجہ مسلم لیگ کی تجویز نمبر (۸) کے الفاظ میں یہ ہے کہ آئین جدید کے صوبائی خود اختیاری کے حصہ کو جسطرح چلایا جا رہا ہے اس نے مسلمانوں اور مسلمانوں کے علاوہ دوسری اقلیتوں کے دل میں نے مستقبل کے متعلق بیشمار اندیشے پیدا کر دیے ہیں اس نئے آئین مختلف صوبوں میں مسلمانوں کے بالکل ابتدائی اور بنیادی حقوق کی حفاظت کرنے میں بھی ناکام رہا ہے۔"

ڈاکٹر عبداللطیف نے اپنی اسکیم کے شروع میں یہ ظاہر کیا ہے کہ:-

ہندوستان کے مسلمان برطانوی حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ۱۹۳۵ء کے آئین جدید کو منسوخ کرکے اس کے بجائے ایک نیا آئین نافذ کرے جسکی رو سے ہندوستان میں ہر قوم اپنی اپنی تہذیب معاشرت کے بموجب اپنی خود مختار حکومت قایم کر سکے. اسوقت جو آئین ہندوستان کو دیا گیا ہے اسے مسلمان کسی طرح قبول نہیں کر سکتے کیونکہ اس آئین کو بنانے والوں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ ہندوستان میں ایک متحد قوم بستی ہے حالانکہ نہ ایسا ہے اور نہ مستقبل قریب میں ایسا ہونے کی کوئی توقع ہے. ہندوستان میں ہندو مسلمان دو ایسی قومیں بستی ہیں جو تہذیب معاشرت کے لحاظ سے ایک دوسرے کی بالکل ضد ہیں اور اس لئے وہ جمہوری حکومت جو آجکل صوبوں میں نافذ ہے نیز وہ حکومت جو فیڈریشن کے نام سے عنقریب مرکز میں نافذ ہونا چاہتی ہے، حقیقت میں صرف اکثریت رکھنے والی قوم یعنی ہندوؤں ہی کی حکومت ہے. دوسری تمام قومیں ہندو قوم کے رحم وکرم پر چھوڑ دی گئی ہیں. بنابریں ضرورت ہے کہ ان دونوں قوموں (ہندو مسلمان) کو اپنے اپنے تہذیبی حلقوں میں مکمل خود مختار بنانے کا حق دیا جائے اور اسی چیز کو سامنے رکھتے ہوئے ہندوستان کے صوبے نئے سرے سے بنائے جائیں تاکہ ہر قوم اپنے اپنے تہذیبی حلقہ میں دوسروں کی لوٹ کھسوٹ سے محفوظ رہے اور پھر ان تمام مختلف تہذیبی حلقوں کی ایک مرکزی انجمن (کانفی ڈریسی) بنادی جائے.

اسکیم کیا ہے؟

اس اسکیم کے آغاز میں کہا جاتا ہے کہ (۱) موجودہ آئین میں ہم خالص اسلامی بنیادوں پر اپنی معاشی معاشرتی اور تہذیبی ترقی نہیں کر سکتی (۲) یہ آئین اس ملک میں مسلمانوں کی تاریخی اہمیت کو زائل کرکے ہماری امتیازی حیثیت کا خاتمہ کرتا ہے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے ناقابل التفات بنا کر ملکی نظم و نسق میں ہمارے دیرپا اثر و نفوذ کو فنا کرتا ہے اور (۳) ہندو مسلمانوں کے درمیان مذہبی معاشرتی اور معاشی تصادم کے امکانات کو قوی تر بناتا ہے اور پھر یہ سب باتیں ملکر ہندوستان کی آزادی کے مقصد کو ایک غیر معین مدت کے لئے پیچھے ڈال دیتی ہیں. اسلئے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار کو سامنے رکھکر ہندوستان میں ہندو مسلم تہذیب کے ایسے ہم آہنگ صوبے بنائے جائیں جنمیں یہ دونوں قومیں آزادی کے ساتھ اپنی اپنی تہذیبی روایات کے زیر سایہ ترقی کر سکیں. صوبوں کی اس حد بندی کا کام ایک شاہی کمیشن کے سپرد کیا جائے جو بطور خود ہندوستان کے حالات کا معائنہ کرکے اس سلسلہ میں ایک رپورٹ تیار کرے.

اس اسکیم کی رو سے مندرجہ ذیل چار علاقے مسلم علاقے قرار دیئے گئے ہیں.

(۱) شمال مغربی علاقہ جسمیں سندھ. بلوچستان پنجاب. صوبہ سرحد اریاست کشمیر. ریاست خیرپور اور ریاست بہاولپور داخل ہیں. یہاں تین کروڑ مسلمان بستے ہیں اور مجموعی طور پر ہندوؤں کے مقابلہ میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت رکھتے ہیں. اس علاقہ میں بعض ہندو اور سکھ ریاستیں بھی ہیں جہاں سکھ اور ہندو جو تہذیبی اعتبار سے باہم کوئی خاص فرق نہیں رکھتے اکٹھے ہو کر رہ سکتے ہیں. البتہ کشمیر کے حدود میں تھوڑا سا ردو بدل کرنا پڑیگا. جس کی صورت ہو سکتی ہے کہ پنجاب کا ضلع کانگڑہ (جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے) پنجاب سے نکالکر کشمیر کو دیدیا جائے اور اس کے بدلے میں کشمیر کا مسلم اکثریت والا علاقہ پنجاب میں شامل کر دیا جائے. یا اس کے علاوہ اسی قسم کی کوئی اور مناسب صورت اختیار کی جائے.

امرتسر چونکہ سکھوں کا مقدس مقام ہے اسلئے اگرچہ وہ اس حلقہ میں شامل ہو جائے لیکن اس حلقہ سے خارج کرکے سکھوں کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور انھیں اجازت دی جائے کہ یہاں وہ اپنی آزاد و خود مختار حکومت قایم کریں.

(۲) شمال مشرقی علاقہ اس میں مشرقی بنگال اور آسام کا خطہ شامل ہے جہاں مسلمانوں کی تعداد ۳ کروڑ ہے. یعنی کل آبادی کا تقریباً تین چوتھائی.

(۳) دہلی لکھنؤ علاقہ. یہ حلقہ دہلی سے شروع ہو کر رام پور اور لکھنؤ تک ہوگا. یہاں آجکل مسلمانوں کی اکثریت نہیں ہے لیکن چونکہ یہ حلقہ مسلمانوں کی تہذیب کا گہوارہ ہے اسلئے اسے مسلم حلقہ بنا دیا جائے تاکہ صوبہ یو پی کے مشرقی حصہ کے نیز صوبہ بہار کے کل مسلمان جنکی تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے نقل وطن کرکے اس علاقہ میں آباد ہو جائیں.

اس طرح کچھ دنوں میں یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو جائیگی اس علاقہ میں متھرا. بنارس. ہردوار. اور الہ آباد کے شہر واقع ہیں چونکہ یہ شہر ہندوؤں کے مذہبی مرکز ہیں اسلئے انکو اس علاقہ سے خارج کرکے ہندو علاقہ کے حوالہ کر دیا جائے.

(۴) دکن کا علاقہ. وندھیا چل اور ست پڑا پہاڑوں کے جنوب میں جو مسلمان منتشر طور سے مختلف مقاموں پر آباد ہیں انکی کل تعداد ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے اسلئے ان سب مسلمانوں کے لئے حیدرآباد و برار کا علاقہ مخصوص کیا جا سکتا ہے. تاکہ جنوبی ہند کے سارے مسلمان نقل وطن کرکے اس علاقہ میں آباد ہو جائیں. اس علاقہ کی رسائی سمندر تک کرنے کے لئے (جو تجارتی لحاظ سے بے انتہا ضروری ہے) مشرق میں کرنول و کڈاپہ کے راستہ سے مدراس تک یا مغرب میں بیجاپور کے راستہ سے بحر عرب تک ایک لمبی پٹی دیدی جائے اس طرح کرنے سے کاروومنڈل اور ملابار کے ساحلی علاقہ میں مسلمانوں کا جو تجارت پیشہ اور اہم تر طبقہ ایک عرصہ سے آباد ہے وہ بھی مسلم تہذیبی علاقہ میں شامل ہو جائے گا.

اب رہ گئے ہندوستان کے وہ مسلمان جو راجپوتانہ گجرات، مالوہ اور مغربی ہندوستان کی ہندو ریاستوں میں بستے ہیں، سو وہ اس علاقہ کی مسلم ریاستوں (مثلاً بھوپال، ٹونک، جوناگڈھ وغیرہ) میں آباد ہو جائینگے یا اجمیر میں آکر بس جائیں گے. جسے اس اسکیم کی رو سے مسلمانوں کا ایک آزاد شہر بنا دیا جائیگا.

ان علاقوں کے علاوہ بقیہ ہندوستان کو ہندو علاقہ قرار دیا جائیگا. اور پھر سارے ہندو صوبوں اور ہندو ریاستوں اور مسلم صوبوں اور مسلم ریاستوں کی ایک مرکزی انجمن (کانفی ڈریسی) بنادی جائیگی جو موجودہ فیڈریشن کے قایم مقام ہوگی.

مرکزی حکومت کا آئین

ہندوستان کی وہ مرکزی حکومت جو مذکورہ بالا اصول پر قایم ہوگی. (۱) ایک ایسا قانون نافذ کریگی جسکی رو سے مخصوص اغراض کے لئے مسلمان اور ہندو دونوں مجاز ہونگے کہ وہ اپنے تہذیبی علاقہ کو چھوڑ کر دوسرے "تہذیبی علاقہ" میں رہ سکیں (۲) ہندو علاقہ میں مسلمانوں کی اور مسلم علاقہ میں ہندوؤں کی جو عبادت گاہیں اور قبرستان و مزارات وغیرہ ہیں انکی حفاظت کی جائیگی (۳) عیسائی پارسی اور بدھ وغیرہ چھوٹی چھوٹی قوموں کو مذہبی و تہذیبی تحفظات دیئے جائینگے. اور اگر وہ چاہیں گے تو جن شہروں میں انکی اکثریت ہوگی. وہاں سوئیٹزرلینڈ کی طرح انکے خود مختار گروپ (کینٹن) بنا کر انکو مقامی طور پر سیاسی خود اختیاری دیدی جائیگی (۴) اچھوتوں کی چونکہ کوئی متوازی تہذیب نہیں ہے اسلئے انکو کامل اختیار ہوگا کہ وہ چاہیں تو مسلم علاقہ کو اپنی سکونت کے لئے منتخب کریں اور چاہیں تو ہندو علاقہ کو.

تغیر و تبدل کا درمیانی زمانہ

لیکن جب تک اس قسم کا آئین تیار ہو کر ہندوستان میں نافذ ہو اس وقت تک کے لئے اس اسکیم میں صوبوں اور مرکز دونوں جگہ مندرجہ ذیل طرز عمل اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے.

(۱) ہر جماعت میں مسلمان جداگانہ انتخاب کے ذریعہ منتخب کئے جائیں.

(۲) فیڈریشن میں ہندوستانی ریاستوں سے جو نمایندے لئے جائیں ان میں مسلمان نمایندوں کی ایک مناسب تعداد مخصوص کر دی جائے.

(۳) تمام ایسے قانون جو مسلمانوں کی شریعت (پرسنل لا) اور تہذیب پر اثر انداز ہوں ان کی ترتیب صرف مسلمان ممبروں کی کمیٹی کے اختیار میں ہو اس کمیٹی کو اختیار ہو کہ وہ اسمبلی کے باہر سے مسلم علما کو بھی شامل کر سکے. اگر اس کمیٹی کے ممبروں سے کسی عالم کے لئے جانے پر اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ قرعہ اندازی سے ہو.

(۴) وزارتوں کی ترتیب ہندو مسلمانوں کے مشورہ سے ہو اور وزارتی پالیسی بھی ہندو مسلمانوں کے مشورہ سے بنائی جائے صرف ہندو اکثریت سے کوئی پالیسی طے نہ ہو.

(۵) وزارتیں اسمبلی سے بالکل بے تعلق ہوں ان کی حیثیت انگلستان کی وزارت کی طرح نہ ہو بلکہ امریکہ کی وزارت کی طرح ہو جو ایوان سے بے تعلق ہوتی ہے.

(۶) وزیر اعظم کا انتخاب اسمبلی کے ممبر کریں براہ راست عوام سے اس کا انتخاب عمل میں آئے

(۷) ہر وزیر اعظم مجبور ہوگا کہ اپنی وزارت میں مسلمان وزیر مسلمانوں کے مشورہ کے مطابق شامل کرے.

(۸) یو پی میں دہلی سے لکھنؤ تک کے علاقہ کو فوراً مسلم علاقہ بنا دیا جائے اور جنتک بہار وغیرہ سے مسلمان نقل وطن کرکے اپنی اکثریت بنائیں اس صوبہ کا وزیر اعظم لازمی طور سے مسلمان ہو.

(۹) امن عامہ اور تعلیم کی وزارت کے لئے وزیر کے علاوہ ایک معاون وزیر بھی ہو اور ان دونوں میں سے ایک لازمی طور سے مسلمان ہو.

(۱۰) مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کے لئے مسلم تعلیمی اور معاشی بورڈ بنائے جائیں.

(۱۱) مسلمان ممبروں کو اختیار ہو کہ اگر وہ چاہیں تو زکوٰۃ کی قسم کی کوئی ٹیکس تا ہوتا مسلمانوں پر نافذ کر سکیں.

(۱۲) ہندو علاقوں کے مسلمانوں کو مسلم علاقہ میں اور مسلم علاقہ کے ہندوؤں کو ہندو علاقہ میں نقل وطن کرنے کی آسانیاں فراہم کی جائیں.

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا بیان

لندن ۱۳ اپریل. برطانی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک پولینڈ کے ساتھ معاہدہ پر غور کیا گیا. رائٹر لکھتا ہے کہ آج کی میٹنگ کے بعد وزیر اعظم ایک ایسے مرحلہ پر پہنچ گئے ہیں کہ وہ کل دارالعوام میں ایک مکمل بیان دے سکیں. پوزیشن واضح کر سکیں. ممکن ہے کہ کرنل بیک سے ابھی سلسلہ ملاقات جاری رہے

لندن ۱۴ اپریل. پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک اور برطانی وزیروں کے درمیان آج بہت دیر تک تبادلہ خیالات ہوا. کرنل بیک نے لارڈ ہیلی فیکس اور مسٹر چیمبرلین سے بہت دیر تک ملاقاتیں کی. معلوم ہوا ہے کہ بات چیت تسلی بخش رہی اور بہت سے معاملات طے پا گئے بات چیت کے بارے میں ابھی تک سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں مل سکی ہے. باختیار حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ "سلامتی کا پردہ پڑ گیا ہے اور کام کرتے وقت درمیان میں نہیں اٹھایا جائے گا".

لندن میں کرنل بیک کی آمد پر تبصرہ کرتے ہوئے "ٹائمز" کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ بات چیت سے پتہ چلے گا. کہ حکومت پولینڈ ڈنزگ کے معاملہ کے متعلق حکومت جرمنی سے کس حد تک بحث کرنے کو تیار ہے. جب برطانیہ پولینڈ کی پشت پر ہوگا. تو پولینڈ جرمنی سے مساوی شرطوں پر بات چیت کریگا.

رومانیہ نے جواب نہیں دیا

برطانیہ حکومت نے حکومت رومانیہ کی امداد کرنے کی جو پیشکش کی تھی. حکومت رومانیا کی طرف سے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا گیا. خیال ہے کہ وہ ریاستہائے بلقان سے اس معاملہ کے متعلق مشورہ کر رہی ہے.

روسی اخباروں کا بیان ہے کہ حکومت روس یورپ کے مختلف ملکوں کے ساتھ برطانیہ کی دوستی کو شبہ کی نظر سے دیکھ رہی ہے. ان کا کہنا ہے کہ حکومت روس سے اس معاملہ میں کافی مشورہ نہیں کیا گیا. اس کے جواب میں حکومت برطانیہ کا کہنا ہے کہ روسی سفیر مقیم لندن سے برطانی وزیر خارجہ نے متعدد مرتبہ تبادلہ خیالات کیا. اس کے علاوہ برطانی سفیر مقیم ماسکو نے حکومت روس سے کئی مرتبہ مشورہ کیا.

بم پھٹے۔ انگلینڈ میں سنسنی

لندن ۵ اپریل. انگلینڈ میں بم پھٹنے کی وبا ابھی تک جاری ہے. گزشتہ رات بم پھٹنے کے پانچ واقعات ہوئے ان میں سے تین بم برمنگھم میں پھٹے. جب برمنگھم کے خاص خاص علاقوں میں تین بم پھٹ چکے اس کے بعد لورپول اور کونٹری میں بم پھٹے. ان کے ذریعہ ٹراموے سروس کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی گئی. کوئی شخص زخمی نہیں ہوا لیکن بہت سے اشخاص بال بال بچ گئے. برمنگھم میں تین بم رات کے وقت پھٹے جس سے بڑی سنسنی پھیل گئی. بم کوڑہ خانہ میں رکھے ہوئے تھے.

ایک بم گریٹ ویسٹرن اسٹیشن کے قریب پھٹا جس سے دو کانوں کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں ایک پولیس افسر بال بال بچ گیا. اس نے کوڑہ گھر میں سے دھواں نکلتے دیکھا جو دیکھنے میں بم معلوم پڑتا تھا. بم فوراً ہی پھٹ گیا. اس سلسلہ میں آئرلینڈ کی دہشت انگیز پارٹی کا

البانیہ پر حملہ

۷ اپریل کو اٹلی نے ۵۰ ہزار فوج سے البانیہ پر حملہ کر دیا جسمیں ہوائی جہاز اور بحری بیڑہ بھی شامل ہے. البانیہ کے بندرگاہ ویلونا پر شدید بم باری کی گئی ہے. البانیہ کے پاس صرف ۱۲ ہزار فوجی طاقت ہے.

البانیہ کا ایک ڈپوٹیشن دارنہ روانہ ہوگیا ہے تاکہ اٹلی کی جارحانہ اقدام کو روکا جاسکے

۱۴۱ کسان ستیاگرہی گرفتار ایک ہفتہ کی قید کاٹنے کے بعد چھوڑے گئے. ضلع کے مختلف گاؤں سے ستیاگرہ مورچہ میں شریک ہونے کے لئے کسان دھڑادھڑ چلے آرہے ہیں.

شملہ جانے والے اسٹاف میں کمی

نئی دہلی ۵ اپریل. لابی حلقوں میں جو قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ صرف حکومت ہند کے دفتروں کے شملہ جانے والے اسٹاف کی تعداد میں ہی بڑی کمی کی جائیگی بلکہ وہاں انکے رہنے کی مدت میں بہت کافی کمی کردی جانے گی معلوم ہوا ہے کہ ۱۹۴۰ء سے صرف وائیسرائے کا اسٹاف گورنمنٹ سکریٹری ایٹ کے ملازم دوسرے افسر جن کی حیثیت سکریٹریوں کے برابر ہے بعض محکموں اور محکمہ فوج کے اعلےٰ افسر اور ان کے ساتھ کام کرنے کے لئے ضروری اسٹاف شملہ جائیگا. یہ لوگ ہر سال اگست کے پہلے ہفتہ میں دہلی واپس آجایا کرتے ہیں. اگر اس قسم کے انتظامات ہوگئے تو ۱۹۴۲ء سے مرکزی اسمبلی کا شملہ سشن نہیں ہوا کریگا. معلوم ہوا ہے کہ اس ماہ میں وائسرائے کے شملہ جانے سے پہلے اس شملہ میں ایک کمیونک شایع ہوگا.

تاریخ سے نکال دیا جائے گا

لاہور ۱۴ اپریل. کل پنجاب اسمبلی میں چودھری عبدالرحمٰن نے وزیر تعلیم سے دریافت کیا کہ آیا حکومت نے مقررہ نصاب تاریخ میں سے بلیک ہول کلکتہ سے حادثہ کے حصہ کو خارج کرنے کے سوال پر غور کیا ہے. وزیر تعلیم نے جواب دیا کہ سکولوں میں پڑھائی جانے والی کتابوں سے قابل اعتراض چیزیں خارج کرنے کے سوال پر حکومت غور کر رہی ہے. اور بلیک ہول کے حادثہ کے متعلق حصہ کو بھی تاریخ سے نکال دیا جائے گا.

لکھنؤ میں شیعوں کا ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۱۴ اپریل. لکھنؤ میں مدح صحابہ کا ایجی ٹیشن تو سنیوں نے بند کر دیا لیکن اب شیعوں نے تبرا کہنا شروع کر دیا ہے. چنانچہ اس سلسلہ میں ایک سو پندرہ شیعہ گرفتار ہوئے. ۸ بجے رات سے صبح ۶ بجے تک کے لئے کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے لیکن پرامن محلے اس سے مستثنیٰ ہیں.

لکھنؤ میں تین کانفرنسیں

لکھنؤ میں تین کانفرنسیں بھی ہونے والی ہیں احرار کانفرنس کے صدر مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ہوں گے. مدح صحابہ کانفرنس کے صدر مولانا حسین احمد صدر ہونگے. اور جمعیۃ العلما کانفرنس کے صدر مولانا عبیداللہ سندھی ہونگے.

کابل میں حکومت ہند کا ایجنٹ

سر آبرے میٹکاف سکریٹری صیغہ امور خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ کامرس ڈیپارٹمنٹ کے مسٹر محمد نصراللہ کو جو کہ حال میں ٹیرف بورڈ کے اسسٹنٹ سکریٹری کی حیثیت سے کام کر رہے تھے کابل میں ہندوستان کی جانب سے تجارتی ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے اور وہ افغانستان کو روانہ بھی ہو گئے ہیں.

آپ نے مزید فرمایا، تجارتی ایجنٹ کا فرض یہ ہے کہ وہ افغانستان کے تجارتی حالات سے حکومت کو باخبر رکھے اور تحقیقاتوں کا جواب دیکر نیز دکھا کر اور عام اطلاع بہم پہونچا کر دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو فروغ دے

یو۔ پی میں تنخواہوں اور اجرتوں پر نئے ٹیکس کی تفصیلات

صوبہ یو۔ پی کی حکومت نے ملازمت ٹیکس کے نام سے جو نیا ٹیکس لگایا ہے وہ یکم اپریل سے نافذ ہو گیا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

ملازمت کی تعریف میں تمام سرکاری ملازمان مقامی حکام و کمپنی کے ملازمان اور کلی یا جزوی وقت کے لئے سبھی ملازمان لئے گئے ہیں لیکن اس میں ملک معظم کے فوجی بحری اور بری فوج کے ملازمان شامل نہیں ہیں۔

تنخواہ کی تعریف میں وہ تمام تنخواہیں مزدوریاں یا کسی قسم کی فیس یا کمیشن۔ بالائی۔ بانٹ۔ تنخواہوں اور مزدوریوں کے سوا یا ان کے بدلے میں کوئی منافع خواہ وہ کسی خاص وقت پر یا کبھی کبھی ملتی ہوں اور صوبہ یو۔ پی میں وصول کئے جاتے ہوں شامل ہیں خواہ یہ روپیہ صوبہ یو۔ پی سے۔ یا اس کے باہر سے موصول ہوتا ہو۔ لیکن اس میں پنشن سفر خرچ پیشہ ورانہ آمدنی وغیرہ شامل نہیں ہیں۔

ملازم کے معنی وہ شخص ہیں جو ملازمت میں ہوں ڈائرکٹران مینجنگ۔ ایجنٹس۔ سلنگ۔ ایجنٹس و ڈبوئنگ ایجنٹس اس ایکٹ کے تحت میں کسی کمپنی کے ملازمان تصور کئے جائیں گے۔

"شخص" میں ہندو خاندان مشترکہ اور رجسٹرڈ سوسائٹی شامل ہیں صوبجاتی حکومت اس ٹیکس کی ادائیگی سے کسی شخص یا اشخاص کو کلی طور پر یا جزوی طور پر مستثنیٰ کر سکتی ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

تعداد تنخواہ سالانہ	تا تعداد تنخواہ سالانہ	ادائیگی تعداد سالانہ
۲۵۰۰ سے	۳۵۰۰ تک	۹۰
۳۵۰۰ "	۴۵۰۰ "	۱۵۰
۴۵۰۰ "	۵۵۰۰ "	۲۲۵
۵۵۰۰ "	۷۵۰۰ "	۳۲۵
۱۰۰۰۰ "	۱۲۵۰۰ "	۶۵۰
۱۲۵۰۰ "	۱۵۰۰۰ "	۸۵۰
۱۵۰۰۰ "	۱۷۵۰۰ "	۱۱۰۰
۱۷۵۰۰ "	۲۰۰۰۰ "	۱۴۰۰
۲۰۰۰۰ "	۲۲۵۰۰ "	۱۷۲۵
۲۲۵۰۰ "	۲۵۰۰۰ "	۲۱۰۰
۲۵۰۰۰ "	۳۰۰۰۰ "	۲۵۰۰
۳۰۰۰۰ "	۳۵۰۰۰ "	۳۰۰۰
۳۵۰۰۰ "	۴۰۰۰۰ "	۳۶۰۰
۴۰۰۰۰ "	۴۵۰۰۰ "	۴۳۰۰
۴۵۰۰۰ "	۵۰۰۰۰ "	۵۱۰۰
۵۰۰۰۰ "	۶۰۰۰۰ "	۶۰۰۰
۶۰۰۰۰ "	۷۰۰۰۰ "	۷۰۰۰
۷۰۰۰۰ "	۸۵۰۰۰ "	۸۲۰۰
۸۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰ "	۹۵۰۰
۱۰۰۰۰۰ "	۱۲۵۰۰۰ "	۱۱۰۰۰
۱۲۵۰۰۰ "	۱۵۰۰۰۰ "	۱۳۰۰۰
۱۷۵۰۰۰ "	۲۰۰۰۰۰ "	۳۴۰۰۰
۲۰۰۰۰۰ "	۲۵۰۰۰۰ "	۲۵۰۰۰
۲۵۰۰۰۰ "	۳۰۰۰۰۰ "	۳۰۰۰۰
۳۰۰۰۰۰ "	"	۳۲۰۰۰

ہندوستان کی آبادی کی تفصیلات

مختلف ممالک سے ہندوستان کی آبادی کا تناسب حسب ذیل ہے کہ:۔

ہندوستان کا رقبہ ۱۸ لاکھ مربع میل اور آبادی ۳۵ کروڑ ہے ریاستہائے متحدہ (امریکہ) کا رقبہ ۳۵ لاکھ مربع میل ہے، گویا ہندوستان سے دو چند ہے، لیکن آبادی صرف ایک کروڑ ہے آسٹریلیا کا رقبہ ۳۰ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی صرف ۵۵ لاکھ کنیڈا کا رقبہ بھی ہندوستان سے دوچند یعنی ۳۶ لاکھ مربع میل ہے اور آبادی صرف ۸۰ لاکھ۔ چین کا رقبہ ۴۳ لاکھ مربع میل ہے اور آبادی ۴۲ کروڑ ہے یعنی بلحاظ رقبہ سب سے زیادہ آبادی ہندوستان کی ہے۔

ہندوستان کی آبادی سنہ ۱۸۷۲ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۱ء تک تفصیلات حسب ذیل ہیں کہ:۔

سنہ	آبادی
سنہ ۱۸۷۲ء	۲۰ کروڑ ۱۶ لاکھ
سنہ ۱۸۸۱ء	۲۵ " ۲۸ "
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۸ " ۷۳ "
سنہ ۱۹۰۱ء	۲۹ " ۴۳ "
سنہ ۱۹۱۱ء	۳۱ " ۵۱ "
سنہ ۱۹۲۱ء	۳۱ " ۸۹ "
سنہ ۱۹۳۱ء	۳۵ " ۱۵ "

ہندوستان کی وسعت ۱۸۰۵۳۲۲ میل ہے بڑے بڑے شہر ۲۳۱۶ اور دیہات ۶۸۵۶۶۵ ہیں ہندوستان کی زیادہ تر آبادی دیہات میں ہے شہری اور دیہاتی باشندوں کی تعداد حسب ذیل ہے کہ:۔

شہروں میں رہائشی مکانات	۶۷ لاکھ
گاؤں کے رہائشی مکان	۵ کروڑ ۸ "
شہروں کے باشندے	۳ کروڑ ۲۴ "
دیہاتوں کے باشندے	۲۸ کروڑ ۲۴ "
مرد باشندگان شہر	۱ " ۶۸ "
دیہاتی مردوں کی تعداد	۱۱ " ۶۱ "
شہروں میں عورتیں	۱ " ۶ "
دیہات میں عورتیں	۱۴ " ۱۳ "

تمام دنیا کی آبادی کا اعداد و شمار

دنیا کی مردم شماری ۱۹۵ کروڑ بتائی جاتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

براعظم	رقبہ	آبادی
ایشیا	۶۰ لاکھ مربع میل	۸۵ کروڑ
امریکہ	۶۰ لاکھ مربع میل	۱۵ کروڑ
افریقہ	۱۲۰ " " "	۲۰ "
یورپ	۱۴۰ " " "	۴۰ "
آسٹریلیا	۴۰ " " "	۵۰ "

مصر کا ڈیلی گیشن

دہلی ۴ اپریل۔ مصر کے ڈیلی گیشن نے مہاتما گاندھی کو مصر روانہ ہونے سے پیشتر ایک پیغام بھیجا ہے کہ اس شاندار سرزمین میں ہماری اقامت کے دوران میں آپ کی طرف سے ہمارے استقبال کے لئے جس مہربانی اور شفقت کا اظہار کیا گیا ہے اس کے لئے ہم ہندوستان کے عظیم اور صاحب دل لیڈر (گاندھی) کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں ہم اپنے دلوں میں یہ عقیدہ لے کر واپس جا رہے ہیں کہ ہندوستان کی قومی تحریک کو جو آپ جیسے لیڈر کی رہنمائی میں فروغ پا رہی ہے بہت جلد کامیاب ہوگی۔

یو۔ پی میں قرضوں کے چار قانون

اسمبلی میں مسٹر قدوائی کا اعلان

لکھنؤ ۴ اپریل۔ بس یو۔ پی اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی غیر دلچسپ اور سست رفتاری مخالف پارٹی کے ممبروں نے بل مزارعہ کی ایک ترمیم پر بحث کرتے ہوئے کہا کہ جب کبھی کاشتکار اور مہاجن کے مفادوں میں تصادم ہوتا ہے تو حکومت کی ہمدردی مہاجن کی طرف جاتی ہے۔ مسلمان ممبروں نے بیان کیا کہ آزادانہ طور پر یہ کہا جا رہا ہے کہ ایوان بالا کے ممبروں کو انفرادی طور پر حکومت یہ ترغیب دے رہی ہے کہ وہ بل مزارعہ کی حمایت کریں۔ اور اس بل کو اس وعدہ پر پاس کر دیں کہ دیہاتی قرضہ کے قانون کے متعلق بل یجسلیچر میں کبھی پیش نہیں کیا جائے گا۔

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی ریونیو منسٹر نے الزام کو غلط ثابت کرتے ہوئے ہاؤس کو تلایا کہ قرضے کے چار قانونوں کے مسودے تیار کئے جا رہے ہیں اور خیال ہے کہ بل مزارعہ کی تیسری خواندگی ختم ہونے سے پہلے ۱۲ اپریل کو پیش کر دیئے جائیں گے۔

کارروائی میں غیر دلچسپی اور سست رفتاری۔

اس بات سے ظاہر تھی کہ کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے تین مرتبہ کارروائی بند کرنا پڑی۔ اسپیکر نے یہ تنبیہ کی کہ اگر کورم میں پھر کمی باقی رہی تو میں اجلاس ملتوی کر دوں گا۔ آپ نے مزید فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس لاپرواہی کا محض علاج یہی ہے کہ ممبروں کو ہاؤس میں ہی سگرٹ پینے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ بہرحال بل مزارعہ پر بڑی تیزی کے ساتھ بحث کی جا رہی ہے۔ ہاؤس نے ۱۹ کلازیں ختم کر دیں۔

سبھاش بابو اپنی پوزیشن کی صفائی میں

کلکتہ ۲ اپریل۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے کلکتہ کے رسالے "ماڈرن ریویو" میں ایک طویل آرٹیکل بعنوان "میری عجیب و غریب بیماری" سپرد قلم کیا ہے جس میں یہ تفصیل بتایا گیا ہے کہ صدارتی انتخاب کے معاملہ میں واردھا میں مہاتما گاندھی سے ان کی ملاقات ہونے کے بعد ان کی بیماری نے کیا صورت اختیار کی ہے۔

سبھاش بابو لکھتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ تجویز کیا تھا کہ ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ تری پوری کانگریس تک کے لئے ملتوی کر دیا جائے تو انھیں اس بات کا بالکل خیال نہ تھا کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی اکثریت استعفے دیدیگی، آپ لکھتے ہیں میری اس تجویز کے سلسلہ میں بہت کچھ شور مچایا گیا ہے۔ میں نے ورکنگ کمیٹی کو حسب معمول کام تک کی اجازت نہیں دی یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے۔

سبھاش بابو مزید فرماتے ہیں میرے خیالات قدرتی طور پر اس جانب مبذول ہوئے جس سے کہ مجھے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ محبت ہے اور وہ ہمالیہ کی ادنیٰ پکار رہے، اکثر یہ پکار مضبوطی کے ساتھ سنائی دی میں کئی دن اور کئی رات اخلاقی شکوک اور غیر یقینی حالات میں غور کرتا رہا۔ پھر رفتہ رفتہ ایک نئی روشنی مجھے نظر آئی اور میرا دماغی توازن و نیز انسان اور اپنے ہم وطنوں میں میرا یقین بحال ہوتا گیا۔

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی معاہدہ

نیویارک ۱۴ مارچ۔ سردار جے سنگھ پریذیڈنٹ انڈین چیمبر آف کامرس امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان تجارتی گفت و شنید کا مسودہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے اور وہ جلد ہی حکومت ہند کے پاس بھیجدیا جائے گا۔

راجاؤں میں کھلبلی

نئی دہلی ۲ اپریل۔ راجکوٹ کے معاملہ میں چیف جسٹس کے ایوارڈ سے راجاؤں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جام صاحب نوانگر جو کہ والیان ریاست کے چانسلر ہیں جلد ہی انگلینڈ جانے والے ہیں جہاں آپ وزیر ہند سے ملاقات کریں گے۔ آپ کامن فیڈریشن کے متعلق راجاؤں کے شکوک دور کرنے اور ریاستوں میں ذمہ دار حکومتیں قایم کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے والیان ریاست کو فیڈریشن میں شرکت کے بارے میں کوئی سرکلر بھیجا ہے۔

مولانا مظہر الدین کے قتل کا مقدمہ

دہلی ۴ اپریل۔ مولانا مظہر الدین کے قتل کے سلسلہ میں تحقیق۔ محمد نواب مرزا یعقوب جرمن ابراہیم حمید۔ اسمٰعیل اور منشی عبدالقدیر ۶ ملزموں کے خلاف مقدمہ آج پیر چودہری محمد افضل صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں پیش ہوا ملزموں کی طرف سے مسٹر رادھا کانت مسٹر تارا چند بابو بشن دیال و مسٹر بینا لال وکیل پیروکار تھے۔ پولیس نے آج ملزموں کا چالان پیش کر دیا اور عدالت نے استغاثہ کی شہادتوں کے لئے ۱۰ اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔

جرمنی کا بجٹ

برلن ۳ اپریل۔ سنہ ۳۹ء کے بجٹ کا خاص پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعہ مختلف شعبوں کی امداد کی گارنٹی کرنے کے لئے ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم مخصوص کی گئی ہے جس میں سے ۰۰۰۰۰۰ ۴ پونڈ برآمدی تجارت کی حوصلہ افزائی کے لئے ہے۔

پولینڈ کے سابق وزیراعظم کی خودکشی

وارسا ۳ اپریل۔ کرنل سلاوک جو پولینڈ کے تین مرتبہ وزیراعظم رہ چکے ہیں گذشتہ رات مردہ پائے گئے۔ ان کو گولی لگی ہوئی تھی اور ریوالور ان کے پاس پڑا ہوا تھا۔ ان کو تشویشناک حالت میں ہسپتال میں لے جایا گیا اور آج صبح مر گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے خودکشی کی ہے

ترکی سے امداد

بخارسٹ ۳ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ رومانیہ کے وزیر خارجہ ترکی جانے والے ہیں جہاں ترکی سے یہ وعدہ حاصل کریں گے کہ وہ لڑائی کے وقت غیر ملکی جہازوں کو درہ دانیال سے گزرنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ رومانیا کے بندرگاہ تک پہونچ سکیں۔

رومانیہ کی ہوائی طاقت

بخارسٹ ۳ اپریل۔ رومانیا کے اول درجہ کے ہوائی جہازوں کی تعداد تین سو سے زیادہ نہیں ہے اور ان کو ہوائی جہاز چلانے والے ہوا بازوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ رومانیا اپنی ہوائی طاقت بڑھانے کے لئے قرض لے گا۔

ضروری اطلاع

مسٹر دیو کرشن استھی ہیڈ ماسٹر مڈل میونسپل اسکول کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

تمام طلبائے درجہ پنجم و ششم پریڈ مڈل اسکول کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اب بلوہ کی مسموم فضا بالکل دور ہو گئی ہے۔ لیکن ہنوز اسکول کی حاضری رو باصلاح نہیں ہے! چونکہ اب طلبائے مذکورہ کا سالانہ امتحان بھی اسی ماہ ۲۰ اپریل سے شروع ہوگا۔

لہذا تمام طلبائے مذکور کو چاہیئے کہ فیس ماہ فروری لغایت ماہ جون سنہ ۱۹۳۹ء و امتحان سالانہ کی فیس جلد از جلد داخل کر کے شریک امتحان ہوں۔ بصورت دیگر طلبائے مذکور کا سال برباد ہو جائے گا۔

مہاراجہ بنارس کا انتقال

کلکتہ ۵ اپریل۔ یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ ہز ہائینس مہاراجہ بنارس کا آج انتقال ہو گیا اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۷۴ سال کی تھی۔ آپ نے خاص طور پر فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی تھی اور کھیلوں سے بھی بہت شوق تھا اور آپ اپنے والد کی طرح پولو کھیلنے میں بہت مشہور تھے اور بڑے ماہر شکاری تھے مہاراج کمار بیبھوتی نرائن سنگھ بہادر جانشین گدی پر بیٹھے ہیں اس وقت ان کی عمر تقریباً ۱۱ سال کی ہے اور ۴ جون سنہ ۳۴ء کو آنجہانی مہاراجہ نے انھیں گود لے لیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ آنجہانی مہاراجہ نے اپنی ریاست میں اصلاحات نافذ کرنے کی غرض سے حال ہی میں ایک ریفارم کمیٹی مقرر کی تھی اس کمیٹی کا کام ابھی

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خان صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالوینسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالوینسی نمبر ۲۹ سنہ ۱۹۳۸ء

مقدمہ محمد ذکریا ولد تجمل حسین قوم شیخ ساکن نواب گنج کانپور — انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان و ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۵ مئی سنہ ۱۹۳۹ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲۷ مارچ سنہ ۳۹ء

بحکم کونسل کنندہ بہار گو

انچارج سرزم عدالت جج خفیفہ کانپور — مہر عدالت

کلکتہ ۳۱ مارچ۔ چیف جسٹس کلکتہ ہائیکورٹ نے بنگال کے کاشتکاروں کے قرضہ ریلیف قانون کو خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔

THE SADAQAT

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۲۲

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۲ے ششماہی ۱۲ؔ
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ے ششماہی ۱ؔ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۲۴ صفر المظفر ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۵

ادبیات

اتحاد ملکی پر

اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

از جناب مختار احمد صاحب مختار کانپور

کیا دیش کے بادل دیش میں اب امڈ نہ کبھی سا آئیں گے
کیا دھان ہماری آس کے پھر کھیتوں میں اب لہرائیں گے
کیا سرخ گلاب کی شاخوں میں وہ پیارے پھول نہ آئیں گے
کیا بلبل فصل بہاری میں وہ پریم کے گیت نہ گائیں گے
کیا دل کے اجڑے پردوں کو ان نغموں سے نہ بسائیں گے
اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

اللہ اللہ وہ دن کیا تھے جب سکھ کی ہوائیں آتی تھیں
الفت کی گھٹائیں گھر گھر کر ہر سمت سے جب چھا جاتی تھیں
جب کوئل کی دلدوز صدائیں سینے کو برماتی تھیں
تانیں غمگین پپیہوں کی بسمل کی طرح تڑپاتی تھیں
ان بھولی بسری باتوں کو ہم کب تک یاد دلائیں گے
اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

الفت کے معطر پھولوں سے لبریز ہر ایک کے دامن تھے
کانٹوں کی کھٹک سے پاک ہمارے ملک کے سارے گلشن تھے
یوں دام نہ ڈالی ڈالی تھے، دانے ہی خرمن خرمن تھے
جنت کی طرح معمور طرب سب گھر تھے سارے مسکن تھے
ہم لاکھ بھلائیں دل سے انھیں یہ یاد آتے ہی جائیں گے
اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

اب بحث زباں اور بولی کی ہر ایک زباں پر جاری ہے
ناقوس واذاں پر لڑنے کی ہر ایک جگہ تیاری ہے
ہر طرح سے ملک و ملت کی خود اپنے ہاتھوں خواری ہے
ضد اور تعصب کی ہر جا اب عام ہوئی بیماری ہے
اس طرح سے بھائی بھائی کا سب کب تک خون بہائیں گے
اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

آئینہ دل سے کب اپنے تفریق کا زنگ چھڑائیں گے
پسماندۂ ملک و ملت کی کب ڈھارس جا کے بندھائیں گے
جو بھائی بھائی بچھڑے ہیں کب انکے دل کو ملائیں گے
کب عشق و محبت کے نغمے سب باہم ملکر گائیں گے
کب اپنے دیش کی جنت کو ہم اپنے ہاتھ سجائیں گے
اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

کیوں بغض و حسد کے انگارے سینوں میں آج دہکتے ہیں
کیوں پریم کی سیدھی راہوں سے اب اپنے پاؤں بھٹکتے ہیں
کیوں آج نہیں ان شاخوں پر وہ رنگیں پھول لہکتے ہیں
پہلے کی طرح سے کب بلبل گلزار میں آج چہکتے ہیں
ہم کب تک کانٹے بن بن کر آپس میں کھٹکتے جائیں گے
اے دیش کے یتیم پردیسی کیا پھر سے نہ وہ دن آئیں گے

دیکھو تو چمن میں اوروں کے کیا تازہ بہاریں آئی ہیں
تہذیب و تمدن کی بیلیں ہر اک روش پر چھائی ہیں
رحمت کی گھٹائیں عالم میں گیسو بن کر لہرائی ہیں
افسوس ہمارے گلشن کی پھر سب کلیاں مرجھائی ہیں
تفرق کے قعر مذلت میں ہم کب تک گرتے جائیں گے
مختار پہلے دن دیش کے بھی کیا جلد نہ پھر سے آئیں گے

دنیائے اسلام

اعلان بالفور

"فلسطین کا مسئلہ اسوقت مشرق وسطی کا اہم سیاسی مسئلہ ہے جس کی بنیاد دو چیزیں ہیں (۱) میکموہن شریف حسین خط وکتابت جس میں آزادی عرب کا وعدہ کیا گیا تھا (۲) اعلان بالفور برطانیہ کی اب راہ گریز یہ ہے کہ فلسطین ان وعدوں میں ملحوظ نہیں تھا یہ اصل سوال کہ آیا فلسطین اس ضمانت سے خارج رکھا گیا جو برطانوی ہائی کمشنر مصر نے شریف حسین کو ۱۹۱۰ء میں دی تھی فلسطین کانفرنس کے سامنے آیا۔ اگرچہ برطانوی حکومت کو سالہا سال کے انکار کے بعد آخر کار عرب وفد نے اس کی اس کی اشاعت پر راضی ہونے پر مجبور کر دیا تاہم ان حالات وواقعات کا علم ضروری ہے جن کے تحت وہ قول دیا گیا نیز یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اس قول کا مطلب بین الاقوامی قانون میں کیا ہے تاکہ سارے معاملہ کی صحیح تشریح وتعبیر ہو سکے عرب شروع ہی سے مطالبہ کر رہے تھے کہ میکموہن مراسلت کو ماہران قانون کی ایک عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔

سر مائیکل ایف۔ میکڈانل سابق چیف جسٹس فلسطین نے اس موضوع پر لندن کے جریدہ "ویکلی ریویو" میں ایک بصیرت افروز مضمون لکھا ہے۔ چونکہ یہ مضمون ایک اعلی اور ممتاز قانون داں کے قلم سے نکلا ہے اس لئے اس اعلان کی روشنی میں عربوں کا مقدمہ ناقابل تردید بن جاتا ہے۔

سر مائیکل میکڈانل کے نتائج مختصراً ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہیں:۔

(۱) "الفاظ بجز فلسطین کے اپنے قواعد کے یا معمولی مفہوم میں فلسطین کو صاف طور پر اس رقبہ میں بتاتے ہیں۔ جن کو عرب آزادی دیجانے والی تھی"

(۲) "شریف حسین کے نام ان چاروں مراسلات میں سے ہر ایک جو برطانوی حکومت نے سر ہنری میکموہن کے دستخط کیساتھ ۱۹۱۵ء میں پیش کیں۔ یہ ظاہر کرنیکے بجائے کہ فلسطین عرب آزادی کے دائرے سے خارج کیا جانے والا تھا۔ یہ مقصد رکھتی تھی۔ کہ اس سے گریز کیا جائے کہ فلسطین کا کوئی مسئلہ در پیش تھا"

(۳) "نومبر ۱۹۱۷ء میں اعلان بالفور جاری کر کے جس میں یہودیوں سے ایک قومی وطن فلسطین میں دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ برطانوی حکومت صاف طور پر عربوں کیساتھ بدعہدی کی مجرم ہوئی"

(۴) "کوئی شخص صرف یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ یکے بعد دیگرے برطانوی حکومتوں نے پوری مراسلت کو اس بنا پر شائع کرنے سے جو انکار کیا۔ کہ وہ مفاد عامہ کے منافی ہے وہ دراصل اس اندیشہ کی وجہ سے تھا۔ کہ اگر پورے واقعات دنیا پر ظاہر کر دئے جاتے تو انکی کارروائی پر ناگوار روشنی پڑے گی۔

(۵) "یہ قصہ بے ڈھنگے فریب کا ہے۔ اور ہم اس نفرین ملامت سے بچنے کی توقع نہیں رکھتے۔ جو اس کا موزوں نتیجہ ہے"

فلسطین سے

لندن کے "عربی مرکز" سے ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے "فلسطین میں امن کا طریقہ"۔ اس پمفلٹ میں فلسطین کے حالات ماضی وحال پر حقایق کی روشنی میں بحث کی گئی ہے۔ ضرورت ہے کہ برطانیہ سے حسن ظن رکھنے والے مجلس اقوام کے ضابطہ انتداب اعلان بالفور اور برطانوی وعدوں کی روشنی میں اسے ملاحظہ فرمائیں۔

جنگ عظیم سے بھی کئی برس پہلے عربوں میں متحدہ قومیت کا جذبہ فروغ پانے لگا تھا۔ عربوں کے اس جذبہ اور جوش کا مقصد و مدعا یہ تھا کہ مکمل اور غیر مقطوع آزادی حاصل کیجائے یہ آزادی بالکل خود مختارانہ نہ ہو بلکہ دولت عثمانیہ کے دستور وآئین کے ماتحت ہو عربوں کو بھی وہی حقوق ومراعات عطا ہوں جو ترکوں کو حاصل ہیں۔ ان دونوں میں کسی قسم کی تفریق یا امتیاز نہ روا رکھا جائے۔

جنگ عظیم شروع ہوئی تو شریف حسین والی حجاز نے شام میں (جس میں فلسطین اور شرق اردن بھی شامل تھے) عراق اور دول عربیہ کے عربوں کی طرف سے برطانوی ارباب حل وعقد سے خط وکتابت شروع کی۔ یہ خط وکتابت ۱۶-۱۹۱۵ء میں جاری ہوئی جس کا مقصد یہ تھا کہ برطانیہ سے پیمان اتحاد استوار کیا جائے۔

عربوں کا تعاون، ان کی حمایت اور ان کی ہمدردی حاصل کرنے کیلئے برطانیہ نے چند مخصوص حد بندیوں کے ساتھ مذکورہ بالا ممالک کی متحدہ عربی حکومت کے تسلیم کرنے کی ضمانت کی کچھ عرصہ کے بعد عراق اور عربیہ کی آزادی برطانیہ عظمی نے تسلیم کر لی۔ اب آجکل جو چیز مابہ النزاع بنی ہوئی ہے وہ شام سے متعلق ہے۔ عہد قائم سے اور آخر میں دولت عثمانیہ کے عہد حکومت میں بھی فلسطین، شام کا ایک جزو رہا ہے اور آجکل بھی مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ آیا فلسطین شام میں شامل ہے یا اس سے خارج ہے۔

عربوں کا یہ دعوی ہے کہ شریف حسین سے حکومت برطانیہ نے جن ممالک عربیہ کی آزادی کامل تسلیم کرنے کا وعدہ کیا تھا ان میں فلسطین شامل تھا لیکن برطانوی حکومت اس خیال پر مصر ہے کہ شام میں فلسطین کا رقبہ شامل نہیں کیا گیا تھا۔

قاہرہ میں بات چیت

قاہرہ ۱۱ اپریل فلسطین کی مجوزہ پالیسی میں ترمیم کے متعلق چند تجویزیں لے کر مصر کے سفیر مقیم لندن یہاں آئے ہیں جو انھوں نے وزیر اعظم کے روبرو پیش کی ہیں۔

یہودی لیڈر ڈاکٹر ویزمین بذریعہ ہوائی جہاز یہاں آئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک مصر کے وزیر اعظم محمد پاشا سے تبادلہ خیالات کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۵

یونان اور رومانیہ کی امداد کا اعلان

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

جب ایک مرتبہ کسی پر سے اعتبار اُٹھ جاتا ہے تو پھر وہ آسانی سے قایم نہیں ہو سکتا اٹلی نے البانیہ پر قبضہ کر کے اپنا اعتبار کھو دیا ہے۔ حالانکہ سائینور مسولینی نے یونان کی آزادی کا احترام کرنے کا وعدہ کیا ہے مگر اب ہمیں اعتبار نہیں آرہا ہے اسلئے ہم اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر یونان یا رومانیہ کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو برطانیہ پوری طاقت سے انکی امداد کریگا

یہ ہے وہ اعلان جو برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم صاحب نے کیا ہے بالکل اسی قسم کا اعلان فرانس کی پارلیمنٹ میں بھی کیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ کے ممبروں نے وزیر اعظم صاحب کے اعلان کا خیر مقدم کیا مگر چند ممبروں نے مطالبہ کیا کہ مسٹر چیمبرلین کو اور زیادہ سخت رویہ اختیار کرنا چاہیئے تھا اور روس کو متحدہ محاذ میں شامل کرنے کے لئے زور دیا جا رہا ہے۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو ڈلاڈیر نے اعلان کیا ہے کہ فرانس نے لڑائی کے لئے اپنی تیاریاں مکمل کر لی ہیں اور اگر اس مرتبہ کوئی اچانک حملہ کیا گیا تو وہ مقابلہ کے لئے کمربستہ ہے۔

اس امر کا بھی انکشاف ہوا ہے کہ اٹلی کرفو پر قبضہ کرنا چاہتا ہے یہ ایک ایسا بندرگاہ ہے جو کہ اٹلی اور البانیہ کے درمیان میں واقع ہے اور جو برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔

بہرحال وزیر اعظم برطانیہ کا یہ ایک تاریخی اعلان ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ:-

۱۳ اپریل کو برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے اعلان کیا کہ یونان اور رومانیہ پر اگر حملہ کیا گیا تو برطانیہ ان کی امداد کریگا۔ فرانس نے بھی اسی قسم کا اعلان کیا ہے۔ وزیر اعظم نے یہ بھی فرمایا کہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ سردست ختم نہیں کیا جائے گا۔

ہاؤس کی فضا بہت مکدر معلوم ہوتی تھی جبکہ مسٹر چیمبرلین یورپ کی صورت حالات پر بیان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسٹر کی تعطیلات ادھوری چھوڑ کر ہاؤس کا اجلاس طلب کرنے سے زبردست بے چینی پھیل گئی ہے اس کے بعد آپ نے تمام حالات بیان کئے آپ نے فرمایا کہ البانیہ کے بارے میں جو واقعات بیان کئے جا رہے ہیں وہ متضاد ہیں اور بعض صورت میں یکطرفہ ہیں البانیہ اور اٹلی کے ذریعوں سے جو متضاد خبریں ملی ہیں آپ نے ان کو پڑھکر سنایا۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ۸ اپریل کو البانیہ کے وزیر نے حکومت برطانیہ سے درخواست کی کہ ایک چھوٹی سی قوم برباد ہو رہی ہے۔ اسکی امداد کیجئے۔ اس میں شک نہیں کہ البانیہ نے اٹلی نے جو کچھ کیا ہے۔ اسکی تمام دنیا پر گہرا اثر پڑا ہے۔ طاقت کے استعمال کے اس تازہ مظاہرے سے دنیا کی رائے عامہ کو سخت صدمہ ہو پہونچا ہے۔ البانیہ میں اٹلی والوں پر مظالم کرنے کے جو قصے بیان کئے گئے خواہ وہ صحیح تھے یا غلط مگر انکو شبہ کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا۔ ایک طاقتور قوم نے اپنی طاقت کی دھمکی دیکر ایک بے پناہ قوم پر اپنی حکومت ٹھونس دی ہے مسٹر چیمبرلین نے یہ بھی بتلایا کہ:-

حکومت برطانیہ نے حکومت اٹلی کے اس کے ارادے معلوم کرنے کی بار بار کوشش کی ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ہمارے ملک میں ایک سوال ہے جسکا دریافت کیا جانا لازمی ہے اور وہ یہ ہے کہ البانیہ میں جو کچھ ہوا ہے وہ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان کہاں تک مطابق ہے۔

معاہدہ کے دیباچہ کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا "مجھے یقین ہے کہ اس ملک میں اور دنیا میں یہ محسوس کیا جائیگا کہ البانیہ میں اٹلی نے جو کچھ کیا ہے اس سے دنیا کے امن اور تحفظ کو امداد ملنا تو درکنار دنیا میں زبردست بے چینی اور کشیدگی بڑھ گئی ہے۔

چیمبرلین نے مزید کہا کہ معاہدہ میں بحیرہ روم میں موجودہ صورت حالات برقرار رکھنا قرار پایا تھا۔ بحرہ ایڈریاٹک بحیرہ روم کا حصہ ہے اور حکومت اٹلی یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ ۷ اپریل کو کاونٹ کیانو نے بیان کیا تھا کہ حکومت اٹلی البانیہ کی آزادی کا احترام کرنا اور بحیرہ روم میں موجودہ پوزیشن برقرار رکھنے کا پورا پورا ارادہ رکھتی ہے۔ ۹ اپریل کو حکومت اٹلی کو مطلع کیا گیا کہ گو برطانیہ اٹلی کے وعدوں پر یقین کرتا ہے مگر اس کو ان اطلاعات سے بڑی تشویش ہو رہی ہے کہ اٹلی نے البانیہ پر حملہ کر دیا ہے۔ اور یقین کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک طرف البانیہ پر حملہ اور دوسری طرف البانیہ کی آزادی برقرار رکھنے کا اعلان کس طرح ان کے درمیان مطابقت قائم کیجا سکتی ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید کہا کہ تازہ ترین اطلاع سے یہ صاف ظاہر ہے کہ البانیہ کی عارضی ایڈمنسٹریٹو کونسل نے شاہ اٹلی کو البانیہ کا تاج پیش کر دیا ہے۔ اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اس پیشکش کا حکومت اٹلی کیا جواب دیتی ہے۔ خواہ کچھ بھی نتیجہ نکلے۔ ملک معظم کی حکومت کے لئے یہ مشکل ہے کہ البانیہ میں جو کچھ اٹلی نے کیا ہے اس کو اٹلی اور برطانیہ کے معاہدہ کے مطابق قرار دیدیا جائے۔

صرف البانیہ کا مستقبل ہی خطرہ میں نہیں ہے۔ نہ صرف البانیہ کے قریب واقع ملکوں کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے، بلکہ بحیرہ روم کی سرحد اور جزیرہ نما بلقان کی ریاستوں کو بھی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ میں تفصیلات میں پڑ کر اپنا وقت نہیں بیٹنا چاہتا بلکہ واقعات سے اس کو ثابت کر دینا چاہتا ہوں۔ ۸ اپریل کو جب اٹلی کے سفیر نے لارڈ ہیلی فیکس سے اٹلی کے سفیر کو مطلع کیا کہ حکومت برطانیہ کرفو پر قبضہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی لیکن اگر اور کسی ملک نے اس پر قبضہ کیا تو وہ اس کو بڑی تشویش کی نظر سے دیکھیگی بعد ازاں برطانی وزیر مقیم ایتھنز کے ذریعہ معلوم ہوا کہ حکومت یونان کو اطلاع ملی ہے کہ حکومت اٹلی کرفو پر قبضہ کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے اس معاملہ کو اٹلی کے سفیر کے روبرو پیش کیا۔ سفیر موصوف نے جواب دیا کہ اٹلی کا ایسا ارادہ نہیں ہے۔ سائنور مسولینی نے یقین دلایا ہے کہ حکومت اٹلی یونان کی آزادی کا احترام کرنیکا ارادہ رکھتی ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید کہا کہ جب ایک مرتبہ اعتبار اُٹھ جاتا ہے وہ آسانی سے قائم نہیں ہوتا۔ اس لئے ملک معظم کی حکومت اب کسی کو اپنی پوزیشن کے بارے میں دھوکہ میں نہیں رکھنا چاہتی۔ اس لئے میں یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ حکومت برطانیہ اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ اگر یونان یا رومانیا کی آزادی کو تباہ کرنے کے لئے کوئی کارروائی کیگئی اور حکومت یونان اور حکومت رومانیا نے اپنی قومی طاقت کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا تو حکومت برطانیہ اپنی پوری طاقت سے ان کی امداد کرے گی۔ ہم اپنے فیصلہ کو تمام حکومتوں کے پاس نیز اُن حکومتوں کے پاس جنکا اس سے براہ راست تعلق ہے بھیج رہے ہیں حکومت فرانس بھی اس قسم کا اعلان کر رہی ہے۔ ان تمام واقعات کی اطلاع ڈومینین حکومتوں کو بھی دیدی گئی ہے۔

حکومت مصر کو خطرہ

البانیہ پر اٹلی کا قبضہ ہو جانے سے حکومت مصر کو ایک بہت بڑی تشویش لاحق ہو گئی ہے اور اٹلیوں کے خلاف مصریوں کے جذبات اُبھر آئے ہیں اور جو کیفیت عرب ملکوں میں ہے وہی مصر میں بھی پائی جاتی ہے مصری وزیروں کا فوری اجلاس طلب کیا گیا ہے جسمیں تمام حالات پر بہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر کے یہ طے کیا گیا ہے کہ احتیاطاً تمام ریزرو فوج کو بلا لیا جائے اور وزارت نے اس کام کے لئے ۶۰ ہزار پونڈ منظور کئے ہیں اور فلسطین کو قاہرہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر سے ملانے کے لئے ایک سڑک تیار کرنے کا ارادہ کیا ہے اور قاہرہ کے جنگی دفتر سے خاص ضرورت ہونے پر قاہرہ اور اسکندریہ کے عورتوں اور بچوں کو محفوظ خندقوں میں بھیجنے کا انتظام کیا ہے مصری حکومت نے اٹلی کے خلاف جامعہ ازہر اور دوسری یونیورسیٹوں کے طالب علموں کے مظاہرہ کو منع کر دیا ہے تاکہ مصر کے رہنے والے اطالیوں سے کوئی جھگڑا نہ ہو جن کی تعداد تقریباً ۶۰ ہزار ہے۔ ضرورت پڑنے پر سرکاری دفتر بھی ایک محفوظ علاقہ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ مصر کے دفتر خارجہ نے ان غیر ملکیوں کی دیکھ بھال شروع کر دی ہے جو مصر میں رہتے ہیں اور ان سے کہا گیا ہے کہ حاضری دیں دفتر میں لکھا ہیں۔

صو ایک جلسہ ہوا جسمیں لکھنؤ کے مدح صحابہ کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ اس تحریک پر اظہار افسوس کیا گیا اور کانپور کے شیعہ و سنی حضرات سے استدعا کی گئی کہ وہ ایسی تحریک سے اپنے آپ کو علیحدہ رکھیں

سول گارڈ مسٹر جی۔ جی جوگ نے سول گارڈ قایم کرنے کے لئے ایک اسکیم بنا کر وزیر اعظم یو پی کی خدمت میں بھیجی ہے۔ اس گارڈ میں شامل ہونے کے لئے شہر کا ہر شخص درخواست کر سکتا ہے اور ان کو وہی اختیارات حاصل ہونگے جو پولیس کی دفعہ ۸ میں بیان کی گئی ہیں۔

گرفتاری گیتا یتیم خانہ سیہ مئو کے چار ملازمان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ یہ گرفتاری اس سلسلہ میں ہوئی ہے کہ جسمیں ہندو یتیم خانہ کے دو لڑکے کو زخمی کیا ہے...

نمایندہ حضرات کی دلچسپی

عام طور پر لوکل بورڈوں اور کونسلوں کی ممبری کا لوگوں کو بڑا شوق ہوتا ہے اور اس کے حصول کے لئے وہ بیدریغ روپیہ بھی صرف کرتے ہیں مگر اس کے حاصل کرنے کے بعد ان حضرات کی بورڈوں اور کونسلوں سے کسقدر دلچسپی باقی رہتی ہے اس سے اخبار بین طبقہ ناواقف نہیں مگر بمبئی اسمبلی میں ممبران کی حاضری کے سلسلہ میں جو دلچسپ مباحثہ ہوا ہے وہ ہم ناظرین کے تفنن طبع کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں کہ:-

"۱۲ اپریل۔ کو بمبئی اسمبلی کے اجلاس میں اس دلچسپ سوال پر بحث ہوئی کہ ایسی کونسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ جس سے ممبر کافی تعداد میں اور باقاعدہ طور پر مجلس آئین ساز کے اجلاس میں آتے رہیں۔ ایک غیر سرکاری رزولیوشن میں یہ تجویز کیا گیا کہ ممبروں کی تنخواہوں اور الاؤنس کے قانون میں ایسی ترمیم کی جائے کہ ممبران کے لئے دوران سشن میں کم سے کم تین یا چار روز اجلاس میں شریک ہونا ضروری ہو جائے اور اس کی خلاف ورزی کی صورت میں انکی تنخواہیں یا الاؤنس نہ دیئے جائیں۔

مخالف پارٹی کے لیڈر نے اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ اس سے ممبروں میں احساس فرض پیدا ہو جائے گا۔

اس تجویز کی ایک صاحب نے مخالفت کی اور کہا کہ جس طرح ممبروں کو حاضر ہونے کا حق حاصل ہے اسی طرح انکو غیر حاضر ہونے کا بھی حق حاصل ہے اس تجویز کے خلاف دوسرا اعتراض یہ کیا گیا کہ اس تجویز میں آنریبل ممبروں کے ساتھ ایسا برتاؤ تجویز کیا گیا ہے جیسا کہ شریر لڑکوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے"۔

اگرچہ آخر میں یہ دلچسپ تجویز واپس لے لی گئی مگر اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ممبری کے عاشق زاروں کو حقیقت میں ممبری سے کس حد تک رغبت ہے اور وہ ممبری کو قومی خدمت کے لئے نہیں بلکہ اپنے ذاتی مفاد کے حصول کے لئے حاصل کرتے ہیں اور انہی مصنوعی نمایندوں کی بدولت آج سارا ملک تباہی و بربادی سے دوچار ہو رہا ہے۔ دیکھئے ملک کو ان مصنوعی نمایندوں سے کب چھٹکارا ملتا ہے۔

ریاستوں میں آئینی اصلاحات

نواب صاحب ٹونک نے اپنی سالگرہ کے موقع پر چند اہم آئینی اصلاحات کے نافذ کرنے کا اعلان کیا ہے جسمیں ریاست کے انتظامی معاملات میں رعایا کو کافی دخل دینے کا اور جمہوری انسٹیٹیوشنوں میں کام کرنے کا موقع حاصل ہوگا۔ ان اصلاحات کی اسکیم غالباً نومبر تک تیار ہو جائیگی اور جس کا نفاذ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے ہوگا۔

اسی طرح راجہ صاحب منڈی نے بھی ایک نئی سڑک کا افتتاح کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ میں تو اپنی رعایا کو مکمل ذمہ داری دینے کو تیار ہوں مگر چونکہ ابھی رعایا میں تعلیم بہت کم ہے اسلئے یہ کارروائی تدریجی ہوگی۔

ان اعلانات سے پتہ چلتا ہے کہ ہز ایکسلینسی وایسرائے کی نصیحت کا اثر والیان ریاست پر بہت اچھا ہوا ہے اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ تمام چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے والیان ریاست آہستہ آہستہ اپنی اپنی ریاستوں میں آئینی اصلاحات نافذ کر کے رعایا کو انتظامی معاملات میں کافی دخل دینے کا موقع دیں گے۔

مرکزی اسمبلی میں دو سوشل بل

مرکزی اسمبلی میں ہندوؤں کے سماجی اصلاح کے لئے دو بل پیش ہوئے جسمیں سے ایک بل تو ڈاکٹر دیش مکھ نے ہندو عورتوں کی طلاق کے متعلق پیش کیا ہے ڈاکٹر صاحب اور سر این این سرکار گورنمنٹ لا ممبر میں اس بل پر خوب گرما گرم بحث ہوئی۔ سرکار صاحب کا بیان ہے کہ اس بل میں قانونی حیثیت سے کافی نقایص موجود ہیں۔

اس سے قبل سر ہری سنگھ گور بھی طلاق بل کو مرکزی اسمبلی میں پیش کر چکے ہیں مگر اس وقت وہ ہندوؤں کی رائے عامہ کو اس بل کے لئے تیار نہ کر سکے مگر اس وقت سے اب تک ہندو رائے عامہ میں کافی تبدیلی ہو چکی ہے لیکن ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس اصلاحی بل کو ہندو رائے عامہ منظور کر لیگی یا نہیں۔ بہرحال یہ بل شملہ کے اجلاس میں پیش ہوگا

دوسرا بل مسٹر ہیج نے ہندو عورتوں کے حقوق کی تحقیقات کے لئے پیش کیا تھا جو ڈاکٹر دیش مکھ کی ترمیم کے ساتھ منظور ہو گیا ہے۔ اور ہندو عورتوں کے گذارہ اور رہایش کے معاملہ میں قانونی حیثیت سے تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائیگی جسمیں غیر سرکاری ممبروں کی اکثریت ہوگی اور اسکی ممبری صرف اسمبلی کے ممبروں تک ہی محدود رہیگی اور ایک لیڈی بھی اس کمیٹی کی ممبر ہوگی۔

بقیہ آئینہ کانپور

واٹر سپلائی اسکیم کانپور میونسپل بورڈ نے اپنی واٹر سپلائی اسکیم کے متعلق جو ٹنڈر جرمن فرم کا منظور کیا ہے۔ اس نے کافی سے زیادہ اہمیت حاصل کر لی ہے۔ گذشتہ بورڈ میں جرمن فرم "ٹنڈر" کے مخالفین نے نئے "ٹنڈر" منگوانے کی اسکیم پیش کی تھی لیکن چیرمین صاحب بورڈ نے فرمایا کہ جب تک گورنمنٹ کا جواب بورڈ کے گذشتہ رزولیوشن کے متعلق موصول نہ ہو جائے اور جرمن فرم کا ٹنڈر منسوخ نہ ہو جائے اس وقت تک نئے ٹنڈر نہیں منگوائے جا سکتے۔ نیز واٹر ٹیوب کا مسئلہ ہنوز یو پی گورنمنٹ کے سپرنٹنڈنگ انجنیر کے زیر غور ہے ایسی حالت میں نئے ٹنڈر منگوانے کی تجویز پیش نہیں ہو سکتی۔

اسکاوٹس ایسوسی ایشن اسکاوٹس ایسوسی ایشن کے ایک جلسہ میں عہدہ داران کا انتخاب ہوا اور اتفاق رائے سے لیڈی کیلاش سریواستوا کو اس کا صدر منتخب کیا گیا

مسلم پریس ایسوسی ایشن ۱۴ اپریل ۵ بجے شام کو دفتر اخبار اسلام واقع ناظر باغ کانپور میں مولانا حاجی عابد علی صاحب کی صدارت میں مسلم اخبار نویسوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کانپور میں ایک مسلم پریس ایسوسی ایشن کی ضرورت محسوس کر کے یہ طے کیا گیا کہ مسلم پریس ایسوسی ایشن قایم کی جائے اور اس انجمن کے قواعد و ضوابط بنانے کا کام مسٹر ہاردی اور مسٹر درانی کے سپرد کیا گیا۔ کانپور میں چونکہ جرنلسٹ ایسوسی ایشن قایم ہے اسلئے مسلم اخبار نویسوں کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ ذاتی طور پر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے بھی ممبر ہو سکتے ہیں۔

ایک رزولیوشن اس مضمون کا بھی منظور کیا گیا ہے کہ مسلم اخبار نویسوں کو چاہیئے کہ وہ اختلاف رائے کو اختلاف رائے تک رکھیں اور اس اختلاف کے سلسلہ میں ذاتی حملے ایک دوسرے پر نہ کریں۔ کیونکہ یہ امر پریس کی شان کے منافی ہے۔

آخر میں جناب صدر نے حاضرین کی خاطر مدارات چائے اور فواکہات سے کی اور شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

تبادلہ مسٹر شاہ نذیر عالم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کا تبادلہ مرزاپور کو ہوا ہے۔ آپ کی جگہ مسٹر وی۔ پی۔ کو ہلی کام کریں گے اور مسٹر بلیوا الہ آباد سے تشریف لاکر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے فرایض انجام دیں گے۔

مسلم نوجوانوں کی تعلیم نوجوان مسلمانوں میں تعلیم رایج کرنے کی اسکیم بنانے کے لئے مندرجہ ذیل پانچ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔

ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے، مسٹر ایم مظفر، شیخ محمد قادر۔ حامد اختر صاحب و احمد حسن خاں صاحب۔ یہ کمیٹی اسکیم بنا کر اسکو کامیاب بنانے کے ذرایع اختیار کرے گی۔

شیعہ سنیوں میں اتحاد ۱۴ اپریل کو نواب سید خاقان حسین صاحب کی صدارت میں موصوف کے دولتکدہ پر...

آئینۂ کانپور

شہر کی فضا

کانپور شہر کی یہ بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ باوجود اس کے کہ دو ماہ سے زاید ہو چکے ہیں مگر حالت ابھی اسقدر قابل اطمینان نہیں ہوئی کہ کرفیو آرڈر ہٹا لیا جائے اگرچہ تمام کاروبار نہایت اطمینان کے ساتھ ہو رہا ہے مگر ہر ہفتہ کوئی نہ کوئی ایسا ناگوار واقعہ ہو جاتا ہے کہ جس سے شہر کے پرسکون فضا میں ایک ہلچل سی پیدا ہو جاتی ہے جو اہل شہر کے لئے باعث فکر ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ شہر کے سنجیدہ اور با اثر حضرات کو اب اس طرف متوجہ ہونے کی اشد ضرورت ہے اگر اب بھی ہم نے غفلت اور سہل انگاری سے کام لیا تو شہر اقتصادی حیثیت سے بالکل تباہ و برباد ہو جائے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ سٹیزن کمیٹی کو اس طرف ایک اور قدم آگے بڑھا کر معززین اور با اثر باشندگان شہر کی ایک کانفرنس مدعو کرنا چاہئیے اور آل انڈیا اور پراونشل معاملات سے الگ دونوں فرقے مقامی تکالیف اور شکایات کو ایک دوسرے کے سامنے نہایت صفائی قلب کے ساتھ پیش کر کے انکا قابل عمل حل تلاش کریں۔ ہندو مسلمان دونوں کو اسی شہر میں رہنا ہے اور شہر کی ترقی اور خوشحالی سے انکے مفاد وابستہ ہیں لہذا دونوں قوموں کا فرض ہے کہ شہر کی خوشحالی کو بحال کرنے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات اور خیالات کا لحاظ رکھیں اور کوئی بات ایسی نہ کریں کہ جس سے کسی فریق کو تکلیف اور شکایت پیدا ہو۔ فساد اور مٹ سے دونوں کا نقصان اور شہر کی تباہی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہ لگے گا۔

بہرحال ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر اور سٹیزن کمیٹی کے ارکان ہماری معروضات پر غور فرمانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

مقامی اخبارات کے متعلق اسمبلی میں مباحثہ

۱۳ اپریل کو یوپی اسمبلی میں ٹھاکر حکم سنگھ پارلیمنٹری سکریٹری نے ڈاکٹر عبدالصمد کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ کانپور کے حال کے فساد کے موقع پر مقامی اخباروں نے اکثر غلط اور مبالغہ آمیز خبریں شایع کیں گذشتہ ۱۷ مارچ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم نافذ کر کے یہ ہدایت کی تھی کہ کوئی اب آرٹیکل یا اشتہار یا پمفلٹ شایع نہ کیا جاوے جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھنے یا فرقہ وارانہ فساد پھیلنے یا امن وامان میں خلل پڑنے کا امکان ہو اخبار اسلام میں ایک آرٹیکل لکھنے والے کے خلاف و نیز اخبار مذکور کے اڈیٹر و پرنٹر کے خلاف اس آرٹیکل کے سلسلہ میں تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت استغاثہ دائر کیا گیا ہے دیگر اخباروں کے خلاف استغاثہ دائر کرنے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے دریافت کیا کہ ۱۷ مارچ سے پہلے کیوں نہیں کوئی کارروائی کی گئی۔ سر کنور مہاراج سنگھ نے کہا کہ کیا حکومت اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے کہ ایسے اخباروں کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جانے جو کہ فرقہ وارانہ منافرت پھیلاتے ہوں۔ اور کیا حکومت نے اس سوال پر بھی کبھی غور کیا ہے کہ فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے والے اخباروں سے پریس ایکٹ کے ماتحت ضمانت طلب کی جائے۔ ریونیو منسٹر نے سر کنور مہاراج سنگھ کے سوالات کے جوابات میں فرمایا کہ اب حکومت کی یہی پالیسی ہے اور کیا اخباروں کے معاملہ حکومت کے زیر غور ہیں آور میں امید کرتا ہوں کہ آج انکے متعلق فیصلہ ہو جائے گا۔

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی

۱۴ اپریل کو مسٹر ای۔ ایرسن فساد کے مقدمات کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ کی عدالت سے ۵۰ اشخاص کے خلاف کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے الزام میں سرسری سماعت ہوئی اور سب ملزموں کو تین تین روپیہ جرمانہ کی سزا دیکر رہا کیا گیا۔

پولیٹیکل کانفرنس

کانپور ضلع پولیٹیکل کانفرنس میں پنڈت جواہرلال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کانگریس کے داخلی جھگڑوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ کچھ لوگ چونکہ ذاتی اغراض اور ذاتی مقصد لیکر کانگریس میں داخل ہو گئے ہیں اسلئے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں اور یہ جھگڑے اب چھوٹی چھوٹی کمیٹیوں تک ہی محدود نہیں بلکہ اوپر کی منزل تک پہنچ چکے ہیں

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۹ اپریل کو ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں منعقد ہوگا۔

زہر دیکر ہلاک کیا گیا

موضع کلما سودیرہ پورسرکل سے ایک نعش ڈاکٹری معائنہ کے لئے لائی گئی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اسکو زہر دیکر مارا گیا ہے۔

سٹی کانگریس

سٹی کانگریس کمیٹی نے پولیس کانسٹبل کے گولی چلا کے کھٹک لڑکے کو مارنے کی کارروائی کی مذمت اور لڑکے کے خاندان سے ہمدردی کا رزولیوشن پاس کیا ہے۔

ٹینری کی مزدوروں کا جلسہ

باجپوئی ٹینری کے مزدوروں کا ایک جلسہ مسٹر جوہر بی۔ اے کی صدارت میں ہوا جسمیں مزدوروں کے اتحاد ہندو مسلم اتحاد اور مزدور سبھا کے ممبر بننے کی انکو ترغیب دی گئی۔

سشن سپرد

بیگ سدرلینڈ کمپنی کی طرف سے حصوں کی چوری کا جو مقدمہ مسٹر جی۔ ٹی۔ ڈکس اور درپتی سنگھ کے خلاف چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اور ملزمان کو سشن سپرد کر دیا گیا۔

آتشزدگی

گذشتہ ہفتہ کانپور میں دو آتشزدگی کے واقعات ہوئے۔ بیناجھابر میں اون کے گودام میں آگ لگ گئی اور مچھلی ٹولہ میں ایک مکان میں آگ لگ گئی۔ فائر بریگیڈ نے پہونچکر آگ کو فوراً بجھا دیا۔

سنگ بنیاد

۱۴ اپریل کو لوئیس لائنڈ ریاں دریبہ متصل ہند و یتیم خانہ ایک گوردوارہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا اس رسم کو ادا کرنے کے لئے کیرت گرتن کے شانتی مہاراج تشریف لائے تھے۔ سردار اندر سنگھ پریسیڈنٹ گوردوارہ نے مختصر واقعات تبلائے بعد ازاں گوروناننک جی کی تعلیم پر لکچر ہونے اس موقع پر دو سو ہندو سکھ بنائے گئے۔ اس عمارت پر پچاس ہزار روپیہ صرف ہوگا۔

عورتوں کی فروخت

۱۱ اپریل کو سنٹرل اسٹیشن پر پولیس نے ایک سندھی کو اس جرم میں گرفتار کیا ہے کہ وہ ایک ہندو عورت کو زبردستی اپنے ہمراہ لے جانا چاہتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس عورت کو سندھی نے ہند و یتیم خانہ سے ایک سو ایک روپیہ میں خریدا تھا مگر یہ عورت اس کے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی۔ عورت کو ایک دوسرے ہند و یتیم خانہ میں بھیجد یا گیا ہے اور یہ معاملہ پولیس کے زیر تحقیقات ہے۔

ایک عورت کے دو دعویدار

ایک عورت ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کر کے کوتوالی لائی گئی ہے جو ایک مسلمان کے ساتھ جا رہی تھی، اس عورت کے دو دعویدار ہیں ایک مسلمان اور ایک ہندو دونوں اسکو اپنی بیوی بتلاتے ہیں۔

مسٹر پی بی سی مصرا مجسٹریٹ درجہ اول نے اس عورت سے ضمانت طلب کی چونکہ وہ ضمانت نہیں دے سکی اسلئے اس عورت کو جیل بھیجد یا گیا ہے۔ دونوں مردوں کو اس کے شوہر ہونے کا دعویٰ ہے جس کا فیصلہ عدالت سے ہوگا۔

ایک کانسٹبل کی فائرنگ

۹ اپریل کو سیسہ مئو کے چوراہے پر ایک پولیس کانسٹبل کے فائرنگ سے کیلاش کھٹک ایک ۲۳ سالہ نوجوان فوراً مر گیا۔ کانسٹبل مذکور اور ایک یکہ والا زخمی ہو کر اسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔

کانی تحقیقات کے بعد بھی فائرنگ کی اصلی وجہ اسوقت تک معلوم نہ ہو سکی اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے جو تحقیقات کی ہے وہ ابھی پریس کو نہیں دی گئی ہے۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ آنجہانی کیلاش نوجوان کا کانسٹبل کی گولی سے مرنے کا واقعہ ایک افسوسناک واقعہ ہے جس سے ہر ایک شہری کو ہمدردی ہونا چاہئیے۔

کرفیو آرڈر میں توسیع

شہر کی فضا کو دیکھتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ مزید دو ماہ کے لئے کر دیا ہے جسکی مدت ۱۱ اپریل سے شروع ہو گی۔ کرفیو آرڈر کا نفاذ ۱۰ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کیلئے ہے

سٹیزن کمیٹی

۱۱ اپریل کو گیا پرشاد لائبریری میں سٹیزن کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں رائے بہادر بابو برجندر سروپ خان بہادر شیخ محمد ابراہیم ڈاکٹر جواہرلال اور ڈاکٹر عبدالصمد ممبران سٹیزن کمیٹی کی موجودگی میں وارڈ کمیٹی کے ممبران کا ایک جلسہ ہوا جسمیں شہر میں پرامن فضا قائم کرنے کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا آخر میں رائے بہادر بابو برجندر سروپ پریسیڈنٹ سٹیزن کمیٹی نے اہل شہر سے پرامن رہنے کی تلقین کی

سٹیزن کمیٹی کے سپرد

معلوم ہوا ہے کہ مول گنج کے مسلمانوں نے نماز کے وقت کیلاش ہوٹل میں گراموفون بجانے کے معاملہ میں عدالت سے حکم امتناعی کلوانے کے بجائے یہ طے کیا ہے کہ اس معاملہ کو سٹیزن کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور اس کا فیصلہ اس کے متعلق حاصل کیا جائے۔

ہندو سنگھ

کہا جاتا ہے کہ ہندو سنگھ نے یہ طے کیا ہے کہ کانپور کے ہندو مسلم فساد کے سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن پنڈت جواہرلال نہرو کی خدمت میں بھیجا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ ڈیپوٹیشن ۱۴ اپریل کو پنڈت جواہرلال نہرو سے ملاقات کرے گا۔

ہندو سنگھ کی مجلس عاملہ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی ہے کہ سیسہ مئو میں فائرنگ کے معاملہ میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کا انتظام کیا جائے۔

ہندو سنگھ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ ہندو کانپور میں اپنی شادیوں کے موقع پر احتیاط سے کام لیں اور ہندو سنگھ کے والنٹیروں کے ذریعہ بارات کی حفاظت کی جائے۔

ملازمان بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کے ملازمان میں اس بات پر عرصہ سے بے چینی پھیلی ہوئی ہے کہ بڑے عہدوں پر باہر کے آدمی رکھ لئے جاتے ہیں اور بورڈ نے ملازمان بورڈ کو ترقی سے محروم کر دیا جاتا ہے ہمارے خیال میں اس مسئلہ پر بورڈ کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ورتمان پریس پر دھرنا

ورتمان پریس پر کئی روز سے پریس یونین کی طرف سے دھرنا ہو رہا تھا ورتمان پریس کے ملازمان نے پریس یونین میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے اگر باوجود دھرنے کے پریس چالو ہے۔ اور اخبار چھپ رہا ہے۔ پریس یونین ورتمان پریس کے ملازمان سے یونین میں شریک ہونے کی استدعا

کر رہی ہے۔

مقامی کانگریس کمیٹی نے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے، جسمیں مسٹر سی ترائن پرشاد اروڑا۔ جی۔ جی جوگ حمید خاں۔ راجکمار سنہا۔ اور دھرمیندر درما شامل ہیں۔ ان لوگوں کی درخواست پر پریس یونین نے دھرنا اٹھا لیا ہے اور یہ کمیٹی معاملات کو طے کرنے کی کوشش کریگی۔

سیسہ مئو فائرنگ

سیسہ مئو میں ایک پولیس کانسٹبل کی گولی سے جو ایک کھٹک لڑکا ہلاک ہو گیا تھا اسکی تحقیقات مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کی اور اس سلسلہ میں کانسٹبل اور نیز دوسرے آدمیوں کی شہادت لی گئی۔

جہلم بخیریت گذر گیا

۱۱ اپریل کو جہلم کانپور میں بخیر و عافیت گذر گیا اور کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا۔

ناجائز مطالبہ

مسٹر حمید خاں سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی نے مول گنج کے مسلمانوں کے اس مطالبہ کو کہ نماز کے وقت کیلاش ہوٹل میں گراموفون نہ بجایا جائے ایک ناجائز مطالبہ سے تعبیر کیا ہے۔

سنی ٹوریم

کانپور میونسپل بورڈ نے دو لاکھ روپیہ سے ایک سنی ٹوریم (دق وسل کے اسپتال) بنانا طے کیا ہے جسمیں ۵۰ مریضوں کے رہنے کا انتظام ہوگا اس کا صرفہ میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ برداشت کریگا لیڈی لنلتھگو وایسرائے ہند نے اس کام کے لئے چیرمین و ممبران بورڈ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی جو گذشتہ ماہ حج بیت اللہ سے واپس تشریف لائے تھے گذشتہ ہفتہ براہ کراچی انگلستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں جہاں آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے جلسہ میں شرکت کریں گے آپ کی یہ بھی کوشش ہوگی کہ فلسطین کے قضیہ کو باہمی مصالحت سے طے کرانے کے لئے ہے۔

رشوت ستانی

کہا جاتا ہے کہ مسٹر نی بہی پنڈت وارڈ ورکس انسپکٹر کو رشوت ستانی کے الزام میں گرفتار کر کے رہا کیا گیا ہے۔ موصوف کو بورڈ نے معطل کر دیا ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

سرد بازاری

ہنو وکٹوریہ مل کانپور نے ایک نوٹس کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ ہفتہ میں صرف تین دن کام ہوگا کیونکہ تجارت کی سرد بازاری سے مال بھرا ہوا ہے۔

دو یتیم خانوں کی جنگ

۱۳ اپریل کو چمن گنج کے دو یتیم خانوں (ہندو) میں آپس میں جھگڑا ہو گیا اور اینٹ پتھر پھینکے گئے۔ جس کی وجہ سے دو لڑکے زخمی ہوئے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں کہ ورشن پوروہ کے یتیم خانہ کے کارکنوں نے دوسرے یتیم خانہ کے لڑکے اپنے یہاں لے لئے اور واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ دونوں پارٹیوں میں خشت باری شروع ہو گئی۔ سیسہ مئو پولیس نے مجمع کو منتشر کر دیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

تعزیتی جلسہ

کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ سید بشیر الدین احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں لالہ سردیال کی زندگی کے مختصر حالات بیان کئے گئے اور آپکی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۵ اپریل کو منعقد ہوگا۔

جہاں تک معلوم ہوا ہے کہ ان دونوں مقامات پر کوئی آدمی زخمی نہیں ہوا ہے۔

یہ درخواست کی جاتی ہے کہ پبلک کا کوئی آدمی جو ان واقعات کا چشم دید گواہ ہو وہ کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر اس تاریخ کو حاضر ہو کر اپنا بیان دے۔

۱۴ اپریل ۳۹ء ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجہ اول کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ بروز جمعہ بتاریخ ۳۱ مارچ ۳۹ء بصدارت رائے بہادر بابو برجندر سروپ صاحب ایم۔ ایل اے۔ منعقد ہوا۔ چیرمین صاحب اور ٹرسٹیوں نے مسٹر ایل۔ پی ہنکاکس او بی۔ ای۔ آئی سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کو دلی خوش آمدید پیش کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ ٹرسٹ کے معاملہ کا ان کا گذشتہ زمانہ کا تجربہ بڑا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ مسٹر ہنکاکس نے چیرمین صاحب اور ٹرسٹیوں کا اس خوش آمدید کے لئے شکریہ ادا کیا۔

ٹرسٹ کے مختلف رقبوں میں سڑکیں، گلیاں اور نالیاں بنانے اور فیکٹری ورکمین رقبہ کے جی بلاک میں ایک پارک بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے۔

فیکٹری رقبہ اسکیم میں ۲۰ و ۵۰ فٹ کی سڑکوں رائے بہادر بابو برجندر سروپ پارک کوارٹروں و رٹرسٹ کے رقبہ کی سڑکوں کی سطح کی رنگائی کے واسطے ٹنڈر منظور ہوئے۔

ناظر باغ گھیانہ میں ۶۰ فٹ کی سڑک پر لے بلاک کے پلاٹوں کی پورانی قیمت کی شرح کے مقابلہ میں کم کر کے ترمیم شدہ شرح مقرر کی گئی۔ ماہ مارچ ۳۹ء میں ۲۳۲۸۶ روپے کی قیمت کے پلاٹوں کے فروخت کی منظوری ہوئی جسکو ملا کر اس وقت تک کی زمین کی فروخت کی کل میزان ۶۹۹۶۰۰ روپیہ ہوئی۔

سٹی کانگریس کمیٹی کا بیان

مسٹر چھیل بہاری کنٹک سکریٹری کانگریس کمیٹی کانپور نے مندرجہ ذیل بیان بغرض اشاعت بھیجا ہے:-

اپنے پرجوش و سرگرم مسلم ساتھی کارکن مسٹر عوض علی کے فرضی استعفے کی خبر کو میں نے دوبارہ پڑھا۔ کچھ دن پہلے اسی قسم کی خبر مسٹر صہبائی اور دوسروں کی بابت شایع ہوئی تھی۔ پہلے معاملہ کی طرح اس بار بھی کوئی استعفاء مجھکو اور نہ میرے دفتر کو موصول ہوا ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ یہ ریمارک کرنا پڑتا ہے کہ اخبارات کے کارکن ایسی بے بنیاد اور ارادتاً گڑھی ہوئی خبریں بلا اونکی ذمہ داری کی جانچ کے شایع کر دیتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کانگریس کی مخالفت کی ذہنیت کے گروہ نے اس طریقہ پر سربرآوردہ مسلم کانگریس کارکنوں کے خلاف گندہ پروپیگنڈا کرنا اختیار کر لیا ہے۔ اور اخبارات میں ان کے استعفوں کی بابت شایع ہو جانے کے بعد اونکے پیرو کاروں کے اعتقاد کو ڈگمگا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اپنے ہم خیال بھائیوں کو تھوڑی دیر کے لئے خوش کر دیتے ہیں کیونکہ کانگریس کے مخالفین کو یہ اعلان کرنے کا موقعہ ملتا ہے کہ فلاں فلاں بدنصیب نے کانگریس کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمارے ساتھ آگیا ہے۔ لیکن ان لوگوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ ایسی چالبازیوں سے اونکا مطلب زیادہ دنوں تک حل نہیں ہو سکتا ہے۔ حقیقت میں ان کانگریسی اصحاب کے بہادرانہ گذشتہ زمانہ کی تردید ہی ایسے کوتاہ اندیشوں کے لئے دندان شکن جواب ہیں لیکن پھر بھی اس قدر اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ کسی اہم کے مسلم کانگریسی ممبر کا کوئی استعفا اوان حال کے چند مہینوں میں نہیں وصول ہوا ہے۔ ایسے معتدد کارکنوں کے استعفا کا ذکر ہی کیا ہے۔

فائرنگ کی تحقیقات

سرکاری نوٹس

۱۷ اپریل ۱۹۳۹ء کو ۱۰½ بجے دن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کانپور اپنے بنگلہ پر پولیس کے گولی چلانے کے دو مندرجہ ذیل واقعات کی تحقیقات کریں گے۔

(۱) ۱۲ فروری ۱۹۳۹ء کو ۱۱½ بجے کے قریب دلیل پوروہ میں ایک کانسٹبل نے گولی چلائی تھی۔

(۲) ۱۴ فروری ۳۹ء کو شراب کی گدی کے وہاں ۸ و ۹ بجے دن کے درمیان ایک کانسٹبل نے گولی چلائی تھی۔

سبد گل

یورپ میں ایک شخص جتنی چاہے داشتہ عورتیں رکھ سکتا ہے۔ چنانچہ یورپ کے ہزاروں بے فکرے داشتہ عورتوں کے طفیل میں بہاریوں سے اچھے رہتے ہیں۔ ان شوقین مزاجوں کو نہ بچوں کی فکر ہے اور نہ گھر کے جھگڑوں سے کوئی واسطہ بڑے سے عارضی بیوی کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں جہاں ذرا آپس میں ان بن ہوئی فوراً داشتہ کو بدل ڈالا۔ کوئی دوسری اچھی لڑکی پلک والی تلاش کر لی۔ غرضکہ آج اسکی بغل میں ہے تو کل اسکی بغل میں۔

عیش پرست طبقہ تو اس طرح آرام سے گذارتا ہے لیکن وہ طبقہ جو نکاح اور شادی کرنے کا شوقین ہے بڑی دقت میں ہے کیونکہ یورپ میں نکاح کرنے والے شخص کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے کہ ساری عمر ایک ہی سانپ کو گلے میں ڈالے ہوئے پھرے۔ اور کبھی بھولکر بھی دوسری شادی کا نام نہ لے۔ اگر کوئی شخص ایک بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری بیوی کر لینے کے جرم کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے جیل میں چکی پیسنا پڑتی ہے۔

ان قانونی پابندیوں کے باوجود یارلوگ کب اپنی حرکتوں سے چوکتے ہیں۔ روزانہ شادیوں پر شادیاں ہو رہی ہیں جیل جا رہے ہیں۔ مگر بیوی بازی سے کنارہ کش نہیں ہوتے۔

بیوی بازی کا ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ لندن کا ایک تاجر ولیم لوش بڑا دل پھینک واقع ہوا تھا، جب کوئی اچھی صورت والی نظر آجاتی جٹ اس سے شادی کر لیتا۔ چنانچہ اسے ایک ہی وقت میں متعدد بیویوں کا شوہر رہنے کا فخر حاصل ہو رہا ہے۔

۱۹۱۷ء میں ایک حسین لڑکی مس لیزا اس شخص کی نظر پڑ گئی دیکھتے ہی دل دے بیٹھا، اور اسی سال اس حسینہ سے شادی کر ڈالی۔ چار سال تک یہ دونوں نہایت عیش کے ساتھ زندگی گذارتے رہے۔ چار سال کے بعد ایک اور لڑکی مس میری کو دیکھکر لٹو ہو گیا۔ اور اس دوشیزہ کو اس طرح شیشہ میں اتارا کہ وہ بھی اس سے محبت کرنے لگی یہاں تک کہ ۱۹۲۳ء میں اس کے ساتھ بھی شادی کر لی۔

آدمی تھا نہایت چالاک نئی اور پرانی دونوں ہی کو خوش رکھتا تھا۔ اور دونوں میں سے ایک کو بھی اپنی دوسری شادی کی حرکت سے باخبر نہیں ہونے دیتا۔ اور ہر ایک بیوی یہی سمجھتی رہی کہ میں ہی بلا شرکت غیرے شوہر کی مالک ہوں۔ غرضکہ مسلسل ۹ سال تک یہ حضرت نہایت بے تکلفی کے ساتھ دونوں بیویوں کو الو بناتے رہے ۱۹۳۱ء میں ایک اور حادثہ پیش آگیا کہ ایک حسینہ مس کوئن ان حضرت کا دل اچک کر لے گئی یہ حضرت بڑے پریشان ہوئے آخر یہی سوچا کہ جہاں دو ہیں وہاں تیسری ہی سہی، چنانچہ ۱۹۳۱ء میں دو کے بجائے تین بیویوں کے شوہر بنگئے۔

تینوں بیویاں اپنی اپنی جگہ خوش تھیں۔ تینوں میں سے ایک کو بھی میاں کے کرتوتوں کا علم نہ تھا کہ یکایک تینوں بیویوں کو اطلاع ملی کہ میاں کو گرفتار کر کے پولیس لے گئی ہے۔ تینوں دوڑی ہوئی عدالت میں گئیں۔ اب تینوں کو پتہ چلا کہ میاں کی کیا حرکتیں تھیں لیکن پھر بھی تینوں نے عدالت سے رو رو کر کہنا شروع کیا کہ ہمارا میاں بڑا نیک ہے۔ یہ ہم تینوں کو خوش رکھتا ہے اسے کوئی سزا نہ دی جائے مگر عدالت نہ مانی اور انکو صرف تین مہینہ کے لئے تین بیویاں رکھنے کے جرم میں جیل کی ہوا کھانے کے لئے بھیجدیا۔

ادب لطیف

احساس غلامی

از ملک سلمان الارشد فاروقی جرنلسٹ

ہوا کی سرسراہٹ میں ایک غصہ کی لہر تھی۔

خس و خاشاک باغی ہو گئے تھے۔

پھولوں کا رنگ خون کی طرح لال ہو گیا تھا کیونکہ انھوں نے دیکھا — ان کا — مالی — جو ان کو پانی دیتا ہے۔

جو ان کی نشوونما میں مدد دیتا ہے۔

اس کو ایک مغربی انسان نے زدوکوب کیا۔

ظالم نے ایک ہندوستانی پر ہاتھ اٹھایا۔

دوسرے لوگ کھڑے تماشہ دیکھتے رہے۔ ان کی حمیت و غیرت۔

ان سے رخصت ہو چکی تھی وہ اپنے ہندوستانی بھائی کو پٹتا ہوا دیکھتے رہے مگر اُف تک نہیں کی لیکن — اس منظر کو دیکھکر

تمام باغ باغی ہو چکا تھا۔ اور باغ کے ہر ذرہ سے انتقام! انتقام!

کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ جوش و خروش نے اپنا رنگ جما لیا تھا۔

مگر اس وقت — ایک دم سے! — یکایک —

ان کو احساس ہوا — کہ — وہ غلام ہیں اور غلام انتقام نہیں لے سکتا۔

(ص کر فلم کے نام سے پتہ ملتا ہے یہ ایک کرمنل فلم ہے جو ہر اپنے سین میں پبلک کو اس طرح بے ساختہ بنا دیا ہے کہ ہر لمحہ انتظار میں رہتی ہے کہ اب کیا ہوگا اور آیندہ کیا ہونے والا ہے۔ ایسے فلم تیار کرنے میں ٹوبس سینما کو کمال حاصل ہے کیونکہ ایسے فلموں کے واسطے اس فلم کمپنی کے پاس بہت زیادہ مواد موجود ہے چنانچہ اس فلم "چوتھا جو نہیں آیا" کا پلاٹ نہایت عمدہ ہے۔ لطف اس پر یہ ہے کہ اس فلم "ویرفیرٹے کومٹ نشٹ" میں کھیلنے والے بہت مشہور ہیں۔ اور علاوہ اس کے انہوں نے اپنا پارٹ بہت اچھا کھیلا ہے۔ فلم ایکٹرس جس نے اس فلم میں کام کیا ہے وہ ہندوستان میں بھی کافی مشہور ہے یعنی "ڈورو تھیا ویک" اس کا نام ہے جس نے اس فلم میں اس خوبی سے کام کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ تمام فلم کا سہرا انہی کے سر ہے تو کسی طرح بے جا نہ ہوگا۔ کیونکہ جو پارٹ اس فلم میں ڈورو تھیا ویک نے کھیلا ہے وہ بہت مشکل ہے لیکن باوجود اس کے اس خاتون نے کھیلنے میں کمال کر دیا۔

اگر اس فلم کے پلاٹ پر سرسری نظر ڈالی جائے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سکاٹ ہوم جو جاسوسی کے واسطے دنیا میں مشہور ہے ایک سب سے بڑے بنک کی خزانچی غائب ہو گئی یعنی اس کا اغوا کر لیا گیا اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ آخر وہ غائب کہاں ہو گئی۔ چار دوست ہمیشہ ایک موسیقی استاد کے پاس جایا کرتے تھے لیکن جس وقت یہ معاملہ ہوا تو اس دن صرف تین دوست آئے اور چوتھا غائب تھا۔ لیکن یہ چوتھا ایک گھنٹہ بعد ایک مکان میں بذریعہ پستول مار ڈالا گیا۔ انسان کا یہ خیال تھا کہ اس نے خودکشی کر لی ہے، لیکن ان وجوہات کا پتہ نہیں چلا کہ اس نے کیوں خودکشی کی جس وقت یہ معلوم نہ ہو سکا تو لوگوں نے یہ خیال کیا کہ اس نے خودکشی نہیں کی بلکہ اس کو کسی نے مارا ہے۔ اب قاتل کی تلاش کی جاتی ہے بشبہ اجتک کسی پر نہیں یہ تمام سین وہ بہترین ہیں کہ جن کے مشاہدہ سے لطف آتا ہے۔ کیونکہ تمام باتیں ایسی پوشیدہ

(باقی صفحہ ۷، کالم ۴ پر)

عالم نسواں

شوہر کے دلمیں بیوی کی محبت کیونکر پیدا ہو سکتی ہے؟

عقیلہ خاتون از شاہجہانپور

یہ بات عورتوں کی دانائی اور طبیعت شناسی میں داخل ہے کہ وہ ہر بات میں شوہروں کی مرضی کے مطابق عمل پیرا ہو سکیں، اپنی مرضی، اپنے شوق اور اپنی خواہش کو مردوں کے تابع رکھیں۔ جو عورتیں اس اصول پر کاربند رہتی ہیں، وہ نہایت آسانی سے اپنے شوہروں کے دل موہ لیتی ہیں۔ یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے اس میں کسی خاص چھوٹے بڑے طبقہ کی تخصیص نہیں ہے۔ عورت خواہ بادشاہزادی یا ملکہ بیگم ہی کیوں نہ ہو وہ بھی اسی طرح سے اپنے شوہر کی محبت حاصل کر سکتی ہے۔

ملکہ میری جو شاہ جارج پنجم کی چہیتی بیوی ہیں ان کی باہمی محبت و الفت شادی ہو جانے کے بعد جب تک شاہ جارج پنجم زندہ رہے روز بروز بڑھتی رہی اور وہ ملکہ کو اپنی آنکھوں کا تارا سمجھتے تھے۔ اس کی وجہ جہاں تک معلوم ہو سکی ہے یہ ہے کہ ملکہ میری ہمیشہ اپنی مرضی و خواہش پر شوہر نامدار کی پسند و مرضی کو مقدم رکھتی تھیں۔ چنانچہ وہ ایک خاص قسم کا ہیٹ ہمیشہ زیب سر فرمائے رہتی تھیں جو شاہ جارج کو اس وجہ سے پسند تھا کہ اس میں سے ملکہ کے سر کے بال نظر آتے تھے۔ اور وہ انکو بہت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ حالانکہ ملکہ میری ذاتی طور پر کنار دار بڑی ٹوپی کو پسند کرتی تھیں جس کو وہ صرف اس وقت پہنا کرتی تھیں جبکہ وہ معروف سیر گلگشت ہوں۔ وہ اونچی ایڑی کا جوتہ بھی اس خیال سے نہیں استعمال کرتی تھیں کہ یہ گورگابی پہنکر اپنے شوہر ذیوقار سے بلند نظر آنے لگیں۔ کہا جاتا ہے کہ جس وقت جارج پنجم اور ملکہ میری دونوں موزے پہنکر اکٹھے ہوتے تو دونوں کے قدوں میں بال برابر بھی فرق نظر آتا تھا۔ اپنے شوہر کے ادب احترام کے پیش نظر ان کے بوٹ با شوز کی ½ انچ سے اونچی ایڑی نہیں ہوتی تھی۔

ملکہ معظمہ کے اس قابل تقلید عمل سے ہر عورت اپنے شوہر کی آنکھ کا تارا اور آرام جان بن سکتی ہے۔

البانیہ کا تاج شاہ اٹلی کو پیش کر دیا

ٹرانا ۱۲ اپریل۔ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں شاہ اٹلی کی خدمت میں البانیہ کا تاج پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اسمبلی نے جو فیصلہ کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ البانیہ کی موجودہ حکومت ختم ہوئی۔ اب نئی حکومت قایم ہو گئی ہے جس نے البانیہ کی قسمت اٹلی کے ساتھ وابستہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اٹلی اور البانیہ کے استحکام کے متعلق ایک معاہدہ بعد کو ہوگا۔ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو اجلاس میں شریک تھے

البانیہ میں گھمسان لڑائی

پیرس ۱۳ اپریل۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آج صبح مانی ڈیرا، آدگیرا کرزہ اور ایلباسن میں گھمسان لڑائی ہوئی۔ جہاں پہاڑی قبیلوں اور البانیہ کے فوجی افسروں نے شہزادہ سیلی ادجین کی زیر کمان اٹلی کی فوجوں سے زبردست لڑائی ہوئی۔

اٹلی کی فوجوں کا کہنا ہے کہ انھوں نے آرگیسرا، کرزہ اور الباسن پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹرانہ سے خبر ملی ہے کہ اٹلی کی فوجوں نے شہر بیلنٹ پر قبضہ کر لیا ہے اس شہر کے سرحد یونان شروع ہو جاتی ہے

بچوں کی دنیا

جیسی کرنی ویسی بھرنی

از جناب محسن محی الدین عباسی الہ آباد

کشمیر کے ہرے بھرے درختوں کے قریب ایک بہت بڑا تالاب تھا، اسی کے قریب ایک چراگاہ تھی، وہیں ایک بڑا کائیاں مینڈک بھی رہا کرتا تھا۔ ایک معصوم بھولے بھالے چوہے سے اسکی دوستی تھی۔ ان دونوں میں خوب گاڑھی چھنتی تھی۔ چوہے کا دل مینڈک کی چکنی چپڑی باتوں پر ریجھ چکا تھا۔ اور وہ دونوں روزانہ ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرتے تھے

ایک روز اسی چراگاہ میں بھالو کا ناچ ہو رہا تھا۔ محلہ ٹولے کے لڑکے ناچ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ مینڈک نے جب یہ مجمع دیکھا تو اسے چوہے کی یاد آئی اور غاؤں غاؤں کرنے لگا۔ جب مینڈک کی آواز چوہے کے کان میں پہنچی تو اس کی ملاقات کے لئے اپنے سوراخ سے نکل پڑا۔

دونوں ملکر بہت خوش ہوئے۔ مینڈک اس کو دیکھکر خوشی کا گیت گانے لگا۔ اور چوہے سے کہنے لگا "دوست آج تم ہمارے گھر آؤ تمہاری دعوت کریں خوب دریا کی سیر ہوگی"۔ چوہے نے پانی میں جانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگا ہماری ننھی سی جان دریا کے بہاؤ کی تاب نہ لاسکے گی اب معاف کرو۔ پھر جب کسی دن بہاؤ کا زور کم ہوگا تو دیکھا جائے گا۔

مگر مینڈک برابر اصرار کرتا رہا اور کہنے لگا دوست میری تمنا ہے کہ ہم بھی بھالو کی طرح ناچیں، اچھلیں اور خوب خوشیاں منائیں لوگ ہمیں بھی دیکھکر تالیاں بجائیں، کیا مزے کی بات ہو کہ تم ناچو اور میں گاؤں"۔ چوہا کہنے لگا دوست مجھے ناچنا بالکل ہی نہیں آتا۔ مینڈک نے کہا کہ مشق کرنے سے کیا نہیں آجاتا۔ بس اپنی دُم اوپر اٹھا لو اور اپنے ننھے ننھے پنجوں سے زمین پر ایکبار گھوم جاؤ۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں ناچ نہ ہوگا۔

تھوڑی دیر موج رہے گی، دونوں کا دل بہل جائے گا آخرا تنے دنوں کی محبت کی لاج رکھو ہماری تو آرزو نہ ٹالو۔

یہ کہتے ہی مینڈک نے رسی کا ایک سرا اپنی ٹانگ میں دوسرا اسکی دُم میں باندھ دیا۔ اور جھٹ تالاب میں چھلانگ مار دی۔ چوہا پانی میں غوطہ کھانے لگا تب تو مینڈک منھ بناتے ہوئے بولا "کیوں دوست، کیا حال ہے"، چوہا اس دھوکے کو سمجھ گیا کہنے لگا کہ "ہائے ہائے تم سے تو ایسی امید نہ تھی"؟

اس کے بعد چوہا پوری طاقت سے تالاب کے کنارے کی طرف اور مینڈک اسے اپنی پوری طاقت سے پانی کی طرف کھینچنے لگا۔ دونوں کی جان پر بن آئی۔ اس دوران میں ایک باز اوپر کھینچا تانی کو ایک باز دور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ فوراً جھپٹ کر آیا، اور رسی کو چونچ سے پکڑ کر اوپر اڑا۔ چوہے کی دُم جھٹکے میں پھنس کر نکل گئی۔ اور وہ پانی کے ریلے میں بہکر تالاب کے کنارے آلگا مگر مینڈک نہ بچ سکا وہ اپنے کئے پر پچھتانے لگا مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ دیکھتے دیکھتے باز نے اس کا کام تمام کر دیا۔

---

۳۲ اشخاص ہلاک۔ ۳۰۰ زخمی

قاہرہ ۱۲ اپریل۔ اطلاع ملی ہے کہ ۳۲ اشخاص ہلاک اور تین سو زخمی ہو گئے۔ جبکہ محلہ کبیر کے قریب بیات میں آگ لگ گئی۔

پردہ فلم

جرمنی فلم

ٹوبس سینما نے حال ہی میں ایک فلم تیار کیا ہے جس میں جرمنی کا بہترین فلم ایکٹر ہنس البرس کام کر رہا ہے جس وقت یہ فلم برلن میں دکھایا گیا تو فوراً یہی معلوم ہو گیا کہ ٹوبس نے اس فلم کو تیار کر کے ایسے مذاق کا ثبوت پیش کیا ہے کہ جسکو دنیا کا مذاق کہنا کسی طرح مبالغہ نہیں۔ کیونکہ ایسے پلوٹ کی بہت زیادہ قدر کی جاتی ہے جو امریکی طریقہ پر تیار کیا گیا ہو۔ بالکل یہی کیفیت اس فلم کی ہے۔ کیونکہ اس فلم سرجنٹ بیری میں ایسے ہی سین اور سینری دکھائے گئے ہیں جیسا کہ کسی زمانہ میں ہندوستان میں امریکن فلم دکھایا کرتے تھے۔ بہترین سے بہترین سینری اس فلم میں موجود ہیں اور جس وقت انسان فلم دیکھ رہا ہو تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ کے جنگل میں یہ تمام باتیں ہو رہی ہیں اور وہ ان کا مشاہدہ کر رہا ہے جیسا کہ کسی زمانہ میں ہندوستان میں ایڈی پولو کے فلم دکھائے جاتے تھے اسی طریقہ پر ٹوبس نے یہ فلم سرجنٹ بیری تیار کیا ہے جس وقت اس فلم میں لڑائی ہوتی ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان خود ان باتوں میں شامل ہے اور خود لطف اٹھا رہا ہے کیونکہ اس فلم کا پلوٹ نہایت ہی عمدہ ہے ایک معمولی سپاہی کی صورت میں سرجنٹ بیری جو اس فلم میں ہنس البرس ہے ایک زبردست ڈاکوؤں کے گروہ کا پتہ چلاتا ہے کیونکہ اس گروہ نے دنیا کو پریشان کر رکھا تھا فوراً عہدہ بڑھا دیا جاتا ہے اور سرجنٹ بیری کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ میکسیکو میں جاکر ایک گروہ کو گرفتار کرائے جو کوکین کا کام کرتا ہے۔ سرجنٹ بیری کس طرح میکسیکو پہنچتا ہے اور کس طرح اس کی اس مخدوش گروہ سے ملاقات ہوتی ہے وہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس وقت معاملہ زیادہ طول ہوتا ہے اسوقت اور بہت سے لوگ فلم میں بطور ایکٹر کام کر رہے ہیں جو بین الاقوامی دنیا میں بہت زیادہ مشہور ہیں جس وقت سرجنٹ بیری کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ گروہ مخدوش کام میں معروف ہے اور اسی وقت اس گروہ والے کو جوان کا سرغنہ ہے پتہ چل جاتا ہے اور اب ایک نہایت دلچسپ لڑائی اور کشمکش جاری ہوتی ہے سرجنٹ بیری کی موٹر جس وہ بھاگنا چاہتا ہے چھید کر دئیے جاتے ہیں تاکہ راستے میں تمام تیل غائب ہو جائے۔ چنانچہ یہی ہوتا ہے جس وقت موٹر میں تیل ہو چکتا ہے تو سرجنٹ گاڑی چھوڑ کر تیراکی میں معروف ہوتا ہے۔ وہاں پر اسکی ایک لڑکی سے ملاقات ہوتی ہے جس کا باپ زبردستی اسکی شادی ایک لڑکے سے کرنا چاہتا ہے۔ ہر مارلین وہ لڑکی ہے جس کی شادی اس کا باپ ہربرٹ ہوبزایک لڑکے سے کرنا چاہتا ہے لیکن لڑکا ڈاکوؤں سے ملا ہوا ہے الغرض کہ اب نہایت زبردست کشمکش جاری ہوتی ہے۔ سرجنٹ بیری ایک سے لڑتا ہے اور اسکو ہر فتح ہوتی ہے لیکن ایک دفعہ وہ پولیس میں رپورٹ کراتا ہے چونکہ پولیس ڈاکوؤں سے ملی ہوئی تھی اس وجہ سے وہ سرجنٹ بیری کو گرفتار کر لیتے ہیں اور جیل میں ڈالدیتے ہیں۔ سرجنٹ بیری کو کسقدر رہا کرایا جاتا ہے اور اس درمیان میں کیا کیا کشمکش ہوتی ہے۔ وہ صرف دیکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ ان تمام باتوں کے بعد کسطرح سرجنٹ بیری آزاد ہوتا ہے اور پھر ہرمارلین کو شادی سے بچاتا ہے نہایت ہی پر لطف سین ہے ہر بار سرجنٹ بیری نئی سے نئی وردی پہنتا ہے اور اپنا کام نہایت خوش اسلوبی سے کرتا ہے تمام گروہ کو گرفتار کر لیتا ہے اور اسکی شادی لڑکی سے ہو جاتی ہے۔ سرجنٹ بیری یعنی ہنس البرس کا عہدہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ نہایت ہی پر مذاق اور نہایت ہی پر لطف ٹوبس نے یہ فلم سرجنٹ بیری تیار کیا ہے۔ یعنی چوتھا جو نہیں آیا اردو میں اس فلم کے نام کا ترجمہ ہے جو حال ہی میں ٹوبس سینما نے نکالا ہے جیسا

اقوال زریں

سچا دوست بہترین دولت ہے۔

بہترین گورنمنٹ وہ ہے جو ہمیں اپنے اوپر حکومت کرنا سکھائے۔

عقلمند آدمی کا امتحان غیظ و غضب کے وقت ہوتا ہے

بزرگی کی نشانی یہ ہے کہ لوگ اسے بزرگ سمجھیں مگر وہ اپنے آپ کو بزرگ خیال نہ کرے۔

کم گو۔ کم خور۔ اور کم آزار، ہمیشہ سلامت خوش اور مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔

احتیاط حفاظت کی ماں ہے۔

وہی غریب ہے جس کے پاس علم نہیں۔

جس نے ظالم کی مدد کی۔ اس نے غضب الٰہی سر پر لیا۔

تندرستی راحت ہے اور راحت حقیقی زندگی۔

انعام سے انکار کرنا بدبختی کی نشانی ہے۔

مرنے والے سے لوگ پوچھتے ہیں۔ دوسروں کے لئے کیا چھوڑا۔ فرشتے پوچھتے ہیں تو اپنے لئے کیا لایا۔

کسی کے بیوقوف ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہوشیار سمجھتا ہے۔

موج تبسم

ایک صاحب کو پاگل انسانوں کی دماغی کیفیت جاننے کا بڑا شوق تھا۔ اکثر پاگل خانوں میں آتے جاتے تھے اور زیر علاج مریضوں سے گفتگو کرکے اپنی معلومات میں اضافہ کرتے تھے ایک دن انہوں نے دیکھا کہ ایک پاگل بڑے انہماک کے ساتھ کچھ لکھ رہا ہے انھوں نے اس کے قریب پہونچکر پوچھا:-

"تم کیا کر رہے ہو؟"

جواب ملا:- خط لکھ رہا ہوں"۔

کس کو؟

"خود کو"۔

"کیا لکھا ہے"۔

"جب کل صبح خط کھولکر پڑھوں گا تو معلوم ہوگا"۔

باپ:- تم میری بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو لیکن تمہاری مالی حالت کیسی ہے۔

نوجوان:- جناب والا۔ میں آپ کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں اسے خریدنا نہیں چاہتا۔

ایک شخص ہوٹل کے کھانے کے کمرے میں جہاں مکھیاں زیادہ تعداد میں تھیں کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے ہوٹل کے منیجر سے کہا کہ اگر وہ اس کے کھانے کے دام نہ لیں تو وہ سب مکھیوں کو مار ڈالے اور پھر ان سے تکلیف نہ ہو۔

ہوٹل کا منیجر راضی ہوگیا اور جب وہ شخص کھانے سے فارغ ہو چکا تو ہوٹل کے دروازے کے باہر کھڑا ہو کر بولا۔

"منیجر صاحب مکھیوں کو ایک ایک کرکے باہر بھیجئے تاکہ میں مار ڈالوں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

سائنس دانوں نے معلوم کیا ہے کہ مچھر کے ۲۲ دانت ہوتے ہیں۔

چڑیا ایک وقت میں اندازاً صرف ۶ قطرہ پانی پی سکتی ہے۔

تیز سے تیز آندھی درختوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیتی ہے لیکن مکڑی کے جالے کا تار نہیں توڑ سکتی۔

ستارۂ زحل کا قطر ۹۰ ہزار میل ہے یہ آفتاب سے ۹۰ کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے۔

۳۶۵ دن کا ایک سال اہل مصر نے رائج کیا۔

۶۰ منٹ کا ایک گھنٹہ اہل بابل نے رائج کیا۔

شاہ اٹلی کا جیب خرچ ۳۲ لاکھ روپے سالانہ ہے

آرمینیا کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ آرمینین فوج کا ایک ۱۸ سالہ نوجوان رفتہ رفتہ عورت بنتا چلا جا رہا ہے۔ گذشتہ تین ماہ کے اندر اندر اس کے اعضائے صنفی میں بڑی حد تک تبدیلی ہو چکی ہے۔

ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ اسے مکمل عورت بننے میں تین مہینہ اور صرف ہوں گے تین ماہ کے بعد یہ مکمل عورت بن جائے گا۔

افسانہ

ایک مزاحیہ افسانہ

ایڈیٹر

از مارک ٹوین

یہ افسانہ اگرچہ مزاحیہ انداز میں لکھا گیا ہے مگر اس میں اس حقیقت کی جھلک نظر آرہی ہے کہ موجودہ زمانہ میں وہ لوگ رہنمائی کے مدعی ہیں جو اصولی منازل سے بھی واقف نہیں اور انکے پیش نظر اگر کوئی چیز ہے تو وہ جلب منفعت اس سے انکو کوئی غرض نہیں کہ ناظرین کے دل و دماغ کو وہ کس طرف لے جا رہے ہیں اور اس کا مستقبل پر کیا اثر ہوگا امید ہے کہ ناظرین افسانہ کو دلچسپی سے پڑھیں گے۔ (ایڈیٹر)

میں نے ایک زراعتی اخبار کی عارضی طور پر ایڈیٹری منظور کرلی۔ میری حالت اس وقت بالکل ویسی تھی جیسی اس شخص کی ہوسکتی ہے جو زندگی بھر کشتی میں نہ بیٹھا ہو اور اچانک اسے جہاز کا ناخدا بنا دیا جائے۔ لیکن میں مجبور تھا سخت تنگی میں تھا۔ بے روزگار تھا۔ معقول تنخواہ سامنے تھی مجھے خدمت قبول کرلینا پڑی۔ اصلی ایڈیٹر کو تبدیل آب و ہوا کے لئے جانا تھا۔ اس نے مجھ سے درخواست کی کہ واپسی تک اسکی جگہ پر کام کروں میں نے کسی قدر کانپتی ہوئی آواز میں کہا "بہتر"

مدت سے میں بیکار تھا، اس لئے کام میں ایک خاص مسرت محسوس ہوئی۔ بڑی ہی چستی و چالاکی بیدار مغزی اور ہمت سے میں نے قلم اٹھایا اور اخبار لکھ ڈالا، ایک ہفتہ گذر گیا۔ اب مجھے اپنی تحریر کا نتیجہ معلوم کرنے کا بے چینی سے انتظار تھا۔ مجھے یقین تھا۔ کہ ملک میرے پُرمغز اور بلیغ مضامین پر ضرور عش عش کر رہی ہوگی۔ ہر کوئی میری تعریف میں رطب اللسان ہوگا۔

ایک دن میں مغرب کے قریب دفتر سے اُتر رہا تھا سیڑھیوں پر مجھے آدمیوں کی ایک بھیڑ دکھائی دی مجھے دیکھتے ہی یہ لوگ دائیں بائیں ہوگئے اور راستہ صاف کردیا۔ میرے لبوں پر خفیف سا تبسم تھا، نگاہیں نیچی کئے اُترا چلا گیا۔ میرے آگے بڑھتے ہی بھیڑ میں سے ایک آواز سنائی دی "یہی صاحب ہیں"! اس ریمارک پر میرا دل مسرت سے لبریز ہوگیا۔ رات بھر میں تنہائی خوشی کے ساتھ اس جملے کی معانی پر غور کر رہا تھا۔

دوسرے دن جب میں دفتر پہونچا تو کل سے بھی زیادہ بھیڑ نظر آئی۔ سراسر ہجوم تھا جوق جوق آدمی کھڑے تھے۔ کچھ سڑک پر، کچھ دروازہ پر۔ کچھ سیڑھیوں پر۔ سب کی نظریں مجھ پر جمی تھیں، ہر کوئی اشارے کرتا تھا، میرے پہنچتے ہی ان میں کھلبلی پڑ گئی۔ فوراً رستہ صاف ہوگیا میں فخر سے پھولا ہوا مضبوط قدموں سے سیڑھیوں پر چڑھنے لگا۔ اتنے میں ایک آواز میرے کان میں آئی "یہی صاحب ہیں"۔ "تم نے صورت دیکھی"؟ میں اس نمانہ سے بدستور چڑھتا رہا۔ گویا میں نے کچھ سنا ہی نہیں۔ لیکن اس صدا نے میرے دل کی عجیب حرکت کردی تھی۔ مارے خوشی کے جامے سے باہر ہوا جا رہا تھا اُسی وقت میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ اپنی بوڑھی پھوپی کو آج ہی خط لکھونگا اور اپنی شاندار کامیابی کی پوری فخر و مباہات سے اطلاع دونگا۔ اس خیال سے مجھے دونی مسرت تھی کہ میری پھوپی اپنے حلقے میں بیٹھکر میرا ذکر کریگی اور سب کو بتائیگی میری تحریریں کسقدر مقبول خاص و عام ہوئی ہیں اور قوم میں میری کسطرح شہرت پھیل رہی ہے!

جونہی میں بالائی منزل پر پہنچا، بلند قہقہوں کی آواز سنی۔ دفتر کے کمرے میں داخل ہوا تو دو شخص اندر سے ہنستے نکلے اور تیزی سے بھاگ گئے۔ مجھے تعجب ہوا، لیکن فرط مسرت سے میرا دماغ اس قابل نہیں رہا تھا کہ ان لوگوں کی حرکت پر غور کرتا، میں خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور ٹیک لگا کر دم لینے لگا۔

مشکل سے ایک آدھ منٹ اور گذرے ہوں گے کہ ایک شخص اندر داخل ہوا۔ قیمتی پوشاک پہنے تھا۔ گھنی داڑھی منہ پر تھی۔ بال سفید تھے۔ میں نے اُسے بیٹھ جانے کو کہا، وہ بیٹھ گیا۔ بالکل چپ تھا اُسکی خاموشی بتا رہی تھی کہ کچھ کہنا چاہتا ہے مگر ہمت نہیں پڑتی میں نے خیال کیا غریب مجھ سے مرعوب ہے، ڈرتا ہے کہ اتنے بڑے ایڈیٹر سے کیسے باتیں کرے۔

دیر کے بعد اُس نے اپنی ٹوپی اتار کر زمین پر ڈال دی، ٹوپی کے اندر سے رومال نکلا اور پیشانی پر سے پسینہ پونچھا۔ پھر اپنے گنجے سر پر اُسے زور سے رگڑا اور پہلو بدلکر جیب میں ہاتھ ڈالا میں نے دیکھا کہ اُس نے وہی اخبار نکالا ہے جس کا میں عارضی ایڈیٹر مقرر ہوا تھا۔ پھر اُس نے اخبار اپنے زانو پر کھول کے بچھا لیا اور رومال کے کونے سے عینک صاف کرنے لگا۔

"جناب ہی نئے ایڈیٹر ہیں"؟ اس نے بڑی سنجیدگی سے سوال کیا۔

جی ہاں! میں نے ایک حد تک نمایاں افتخار سے جواب دیا۔

"اس سے پہلے بھی آپ کو زراعتی اخبار یا رسالہ لکھنے کا اتفاق ہوا ہے"؟ اُس نے پہلو بدلتے ہوئے سوال کیا۔

"نہیں" میں نے جواب دیا "یہ پہلا موقع ہے کہ ایک زراعتی اخبار کی ادارت کے فرائض انجام دینے پر مجبور ہوا ہوں"

"یہی میرا بھی خیال تھا" اس نے غور سے مجھے دیکھکر کہا "کیا جناب کو زراعت کے فن میں کوئی عملی تجربہ ہے"؟

"غالباً نہیں" میں نے سادگی سے کہا۔

"میں نے بھی خیال کیا تھا" اس نے عینک آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا۔ پھر عینک کے اوپر سے مجھے متوجہ نگر تیز نگاہوں سے دیکھکر کہنے لگا "میں آپ کو ایک عجیب چیز سنانے آیا ہوں کیا یہ تحریر آپ ہی نے لکھی ہے؟

یہ کہکر اُس نے اخبار میں سے حسب ذیل عبارت پڑھی

"گاجر کو اُس کی شاخیں پکڑ کر نہیں اکھاڑنا چاہئے بلکہ کسی آدمی کو درخت پر چڑھا دینا چاہئے کہ شاخیں ہلا دے، اس طرح گاجریں خود بخود گر پڑیں گی"!

اتنا پڑھ کر وہ چپ ہوا اور عینک کے اوپر سے مجھے دیکھنے لگا۔

"جناب!" کچھ دیر کے بعد اُس نے کہا "آپ اس عبارت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ضرور یہ پُرمغز تحریر آپ ہی کے قلم سے نکلی ہوگی"۔

ہاں! میں نے کسی قدر غصے سے کہا "آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس میں رائے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟ عبارت نہایت بامعنی اور معقول ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سالانہ لاکھوں گاجروں کی بربادی صرف اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ شاخیں پکڑ کر انھیں اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر ہم اس طریقہ کو چھوڑ دیں اور درخت پر آدمی چڑھا کر اس کی شاخیں ہلوالیں۔۔"

"سبحان اللہ"! وہ میرا قطع کلام کرکے چلایا۔ "خدا آپ پر رحم کرے، کیا گاجر کوئی تناور درخت ہے"؟ میں نے برہمی کے ساتھ جواب دیا "حضرت، یہ صرف ایک استعارہ ہے۔ آپ تشبیہ اور کنایہ کی اصطلاحوں سے ناواقف؟ جس آدمی کے سر میں عقل کا ایک ذرہ بھی موجود ہے وہ عبارت پڑھتے ہی سمجھ جائے گا کہ شاخیں ہلانے سے مقصود گاجر کی جڑ آہستہ سے ہلا کر نکال لینا ہے"۔

یہ سنتے ہی آدمی غصے سے بے خود ہو کر کھڑا ہوگیا اخبار پھاڑ کر زمین پر دے مارا اور یہ کہتا چلا گیا "خدا تمہاری جڑ ہلا ڈالے! احمق کندۂ ناتراش"

وارد ھا تعلیمی اسکیم پر مسلم لیگ کی پیرپور سب کمیٹی کی رپورٹ

دہلی ۱۰ اپریل۔ وارد ھا تعلیمی اسکیم کے متعلق مسلم لیگ نے راجہ پیرپور کی صدارت میں جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کی رپورٹ چھپ گئی ہے۔ اور اس میں لکھا ہے کہ جہاں وارد ھا اسکیم اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ اس میں سے مختلف ہندوستانی فرقوں کی مذہبی تعلیم خارج کردی جائے وہاں اس کا مقصد حقیقت میں دوسرے مذہبوں کو مٹا کر ان کی جگہ ایک نیا مذہب گاندھی ازم قایم کرنا ہے۔ مسلمان خواہ وہ ہندوستان میں رہتے ہوں یا کسی اور جگہ ان کی اپنی قومیت ہے۔ ہندوستان کے حالات کے مطابق ہندوستان کے مسلمانوں کی تعلیم لازمی طور سے خود ان کے ہاتھوں میں ہونی چاہئے۔ اور تعلیم کی کسی اسکیم کی بنیاد کسی سیاسی پارٹی کے لیڈر کے اصول پا کر بڈھ پر رکھنے کا مقصد اس قسم کی تعلیم دینا ہے جو فیسٹ ملکوں میں راس آسکتی ہے لیکن تعلیم کے مضبوط اصولوں کے برعکس ہے۔

اس کمیٹی کو مسلم لیگ کی کونسل نے اس بات کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا تھا آیا وہ وارد ھا اسکیم کا اثر اردو زبان یا اردو رسم الخط کی ترقی کو روکنے کی صورت میں پڑے گا۔ اور آیا یہ ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی روایتوں اور تمدن کو کمزور کردے گا تاکہ وہ اپنی جداگانہ قومی ہستی کو مٹائیں اور کانگریس کے سیاسی اغراض کے مطابق انھیں جس طرح چاہے سانچے میں ڈھالا جا سکے۔

کمیٹی کے ذمہ یہ بھی کام سپرد کیا گیا تھا کہ وہ معلوم کرے آیا مسلمانوں کی تعلیم کے لئے کوئی اپنی جداگانہ جماعت ہونی چاہئے۔ جو ان کے قبضہ میں ہو۔ اور اگر ایسا ہو تو اسے کیسے عملی جامہ پہنایا جائے۔

اپنی تحقیقات کے بعد یہ کمیٹی اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ وارد ھا اسکیم اردو کی ترقی میں رکاوٹ ڈالے گی۔ اور مسلمانوں کی مذہبی روایتوں اور تمدن کو کمزور کردے گی۔ اسلئے مسلمانوں کو پالیسی، نصاب اور نگرانی وغیرہ کے لحاظ سے اپنی تعلیم پر پورا پورا قبضہ ہو جانا چاہئے۔ ہندوستان جیسے ملک میں جہاں بہت سی قومیں آباد ہیں صرف اسی قسم کا طریقہ تعلیم کامیاب ہوسکتا ہے۔ جو انسان کو اس سوسائٹی کے متعلق سمجھنے کی اہلیت دے جس کا وہ جزو ہے۔ جو طریقہ تعلیم ایک سیاسی طریقہ کی دوسری سیاسی عقیدہ پر برتری پر زور دیتا ہے وہ غیر رواداری کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

اس کمیٹی نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے ہر صوبہ میں تعلیمی فنڈ کھولے جائیں اور صوبجاتی حکومتیں اس میں امداد دیں، اس فنڈ کا انتظام کرنے کے لئے ایک آل انڈیا جماعت ہو اور ایک مرکزی تعلیمی مشاورتی بورڈ اس کی مدد کرے۔

ذاتی خرچ میں کمی

انبالہ ۹ اپریل، ریاست کلسیا کے دربار نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں اعلان کیا گیا ہے کہ کلسیا کے حکمران نے اپنے ذاتی خرچ میں نمایاں کمی کردی ہے وہ پہلے ۵۰۲۲۵ روپیہ اپنے ذاتی خرچ کے لئے لیتے تھے لیکن آئندہ ذاتی اخراج کے لئے صرف ۴۰ ہزار روپے لیں گے۔

فرانس کی کیبنٹ کے اہم فیصلے

لندن ۱۳ اپریل۔ یورپ کی سیاسی فضا ابھی تک مکدر ہے۔ آج برطانی پارلیمنٹ کا اسپیشل اجلاس ہونے والا ہے جس میں وزیراعظم برطانیہ نہایت اہم اعلان کریں گے۔ "رائٹر لکھتا ہے کہ نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر چیمبرلین برطانی پارلیمنٹ میں اور موسیو ڈلاڈیر فرانسیسی چیمبر میں ایک بیان کے ذریعہ ڈکٹیٹروں پر یہ واضح کردیں گے۔ کہ یورپ میں رومانیہ پولینڈ۔ یونان یا ترکی کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کی گئی تو برطانیہ اور فرانس جنگ میں کود پڑیں گے۔

حکومت فرانس اور حکومت برطانیہ نے احتیاط کے طور پر بحیرۂ روم میں فوجی تدبیریں اختیار کرنا شروع کردی ہیں۔ لڑائی چھڑنے کی صورت میں بحیرہ روم میں فرانس اور برطانیہ کے بحری بیڑہ کا طرز تعاون کیا ہوگا۔ اس کے متعلق اسکیم تیار کرلی گئی ہے۔ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کو اپنی احتیاطی تدبیروں سے مطلع کر رہی ہیں۔

فرانس کی کیبنٹ کا کل ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں چند اہم فیصلے کئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لڑائی چھڑنے کی صورت میں دشمن کا کس طرح مقابلہ کیا جائے گا۔ اس بارے میں تدبیریں اختیار کی گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانس کا بحری بیڑہ بالکل تیار ہے اور ساحل پر تمام توپیں پورے طور پر مسلح تیار کھڑی ہیں جو فوجی سپاہی چھٹی پر گئے ہوئے تھے۔ انکو واپس بلا لیا گیا ہے۔

شیعہ ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۱۲ اپریل۔ آج صبح لکھنؤ میں سرعام تبرا کہنے کے الزام میں ۱۰۰ شیعہ گرفتار ہوئے۔ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں ان میں مولانا سبط حسین جونپوری کے صاحبزادے محمد محسن، راجہ صاحب سلیم پور کے بھتیجے اکبر علی اور محمد حسین اور ڈسٹرکٹ شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کے سکریٹری شہنشاہ حسین بھی شامل ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ حسین نے اپنی گرفتاری سے پہلے ایک تقریر کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ جو شخص ثابت کرے گا کہ تبرا کہنے کے معنی برا کہنے کے ہیں تو میں اسے پانچ ہزار روپیہ دوں گا۔

اس عجیب انسان سے چھٹکارا ملا ہی تھا کہ دروازے پر ایک اور الو کی مخلوق نظر آئی۔ ایک لمبا دُبلا تیلا آدمی کھڑا تھا ایسا دُبلا تھا کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ معلوم ہوتا ہے، برہنہ سر، بال الجھے ہوئے۔ گویا ابھی جنگل سے لایا گیا ہے۔ پھر اسمیں جنبش ہوئی اور دیوانہ وار کمرے میں گھس آیا۔ مجھ سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوگیا۔ دانتوں میں انگلی دبا کر، سر جھکا کر، کمر خم کرکے اسی طرح میرے سامنے کھڑا ہوگیا گویا کوئی سحر مارا نہ سُننا یا سُنانا چاہتا ہے۔ دیر تک چپ کھڑا رہا، پھر سر اُٹھایا۔ خوفناک نگاہوں سے مجھے دیکھا چند انچ اور آگے بڑھا اور جیب سے وہی اخبار باہر نکالا۔ میں متحیر تھا کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے؟ بلکہ سچ پوچھئے تو اس شخص کی صورت نے مجھے مرعوب کر دیا تھا۔

تم ہی نے یہ لکھا ہے؟ اُس نے دیوانوں کی سی آواز میں کہا؛ یہ مجھے پڑھ کر سُنا دُ جلدی کرو! جلدی کرو۔ ہاں! ہاں پڑھو! پڑھو قریب ہے میں گر پڑوں گا میرا دماغ پھٹا جا رہا ہے۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔

میں گھبرا گیا جلدی سے اخبار اُس کے ہاتھ سے لے لیا اور جس عبارت کی طرف اُس نے اشارہ کیا تھا اُسے پڑھنے لگا۔ میں نے دیکھا کہ میرے ہر جملے پر اُس کا چہرہ روشن ہوتا جاتا ہے۔ ایک عجیب فرحت اس پر طاری ہوتی جاتی ہے۔ عبارت یہ تھی:۔

. . . . کدو کا درخت شہ توت کے مشابہ ہوتا ہے دیہات کے باشندے اس کے پھل اُبال کر اور پیس کر اپنی روغنی روٹیوں میں بھرتے اور کھاتے ہیں۔ شہری باشندے اپنے مویشیوں کو اس کے پھل کھلاتے ہیں۔ کدو کے پھل کھانے سے گائے بھینس کا دودھ زیادہ اور گاڑھا ہو جاتا ہے، قدیم زمانہ سے دستور چلا آرہا ہے کہ کدو کا درخت گھر کے پچھواڑے نصب کرتے ہیں کیونکہ یہ درخت نہایت گھنا، تناور اور سایہ دار ہوتا ہے . . . . .

میں یہاں تک پڑھنے پایا تھا کہ وہ شخص دیوانہ وار لپکا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بہت زور سے مصافحہ کیا:۔

"میں، بس" اس نے چلا کر کہا "اب مجھے یقین آگیا کہ الحمد للہ میرا دماغ درست ہے۔ میں پاگل نہیں ہوا ہوں کیونکہ تم نے بھی یہ عبارت بالکل اسی طرح پڑھی ہے جس طرح آج صبح میں نے پڑھی تھی اور مجھے اپنی عقل پر شبہ ہوگیا تھا اور فرط اضطراب سے مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوگئی تھی، میرے گھر والوں کو یقین ہوگیا تھا کہ میں دیوانہ ہوگیا ہوں اسلئے وہ میری حرکات وسکنات کی نگرانی کرنے لگے تھے لیکن میں گھر سے بھاگ نکلا اور سڑک پر کھڑے ہوکر پھر یہ عبارت پڑھی میرا جوش اور بھی زیادہ بڑھ گیا۔ میں بے تحاشا دوڑنے لگا۔ کئی آدمی ٹکر کھا کر گر پڑے اور کئی آدمیوں کو میں نے بدحواسی میں مار پیٹا بھی۔ خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے ہاتھ سے کوئی قتل نہیں ہوگیا۔ میرا شکریہ قبول کیجئے جزاک اللہ آپ نے بھی وہی پڑھ دیا۔ جو میں نے پڑھا تھا۔ میرے سر سے ایک بڑی بلا ٹل گئی۔ اچھا خدا حافظ۔

میں مبہوت ہوکر اپنی کرسی پر بیٹھا تھا اور اس دیوانے کے سیڑھیوں پر اُترنے کی کھٹ پٹ سن رہا تھا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس کا جنون یہاں آتے آتے ذرا کم ہوگیا تھا ورنہ نہیں معلوم میری کیا حالت کر دیتا۔ یہ غور ہی کر رہا تھا کہ خلاف توقع اصلی ایڈیٹر کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔ نہایت اُداس پیشانی پر بل پڑے ہوئے غصہ سے سُرخ لال۔ اس نے علیک سلیک کچھ نہیں کی بلکہ ہانپتے ہوئے کہنے لگا۔

"الحمد للہ کہ میں سفر پر روانہ نہیں ہوا تھا ورنہ قیامت ہی برپا ہو جاتی۔ اخبار کی شہرت برباد ہوگئی۔ میں سمجھتا ہوں ہمیشہ کے لئے برباد ہوگئی۔ بلاشبہ اخبار کی فروخت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ کبھی اتنے پرچے نہیں بکے تھے جتنے اس ہفتہ بکے ہیں۔ لیکن کیا کوئی آدمی بھی اسے گوارا کرسکتا ہے کہ دیوانہ بن کر شہرت حاصل کرے اور پاگلوں کی سی بڑ ہانک کر روپیہ پیدا کرے؟ خدا را مجھ بتاؤ کس شیطان نے تمہیں میرے اخبار کی ادارت قبول کرنے پر آمادہ کیا تھا؟ تم نے پہلے کیوں نہ بتایا کہ زراعت کی الف، ب، تم نے نہیں پڑھی ہے: تمہیں یہ تک معلوم نہیں کہ گاجر کا پودا کیسا ہوتا ہے اور کدو کس جگہ بویا جاتا ہے؟ اس منحوس ساعت پر ہزار لعنت۔ جب تم سے میں نے یہ کام قبول کرنے کی درخواست کی تھی! براہ عنایت آپ ابھی تشریف لے جائیے۔ میں نے سفر ملتوی کر دیا۔ سفر پر اور سفر کرنے والے پر لعنت! لیکن تم نے پہلے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ زراعت سے اس درجہ جاہل ہو؟"

قارئین کرام! میں آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ ایڈیٹر کے اس آخری جملے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ میں غصہ سے بدحواس ہوگیا اور بڑی تلخی سے کہنے لگا۔

"کرم کلا کے چچا! تم مجھ سے کیا جواب چاہتے ہو؟ ساری عمر میں آج پہلی مرتبہ ایسی نامعقول گفتگو میرے کانوں نے سُنی ہے۔ بینگن اور لوبیئے پر لمبے چوڑے مضمون لکھنے والے! کیا تجھے نہیں معلوم کہ اخبار نویسی کی دنیا میں چودہ برس سے کام کر رہا ہوں؟

اس تمام مدت میں آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں سُنا کہ اخبار نویسی کے لئے بھی کسی علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اخبار نویسی کے لئے اتنی قابلیت کافی سے زیادہ ہے کہ کاغذ پر قلم گھسیٹنا آ جائے۔"

تمہارے اخبار کی حقیقت ہی کیا ہے؟ کیا بدی اور کیا بدی کا شوربہ! دنیا کے بڑے بڑے اخبارات ورسائل کو ذرا آنکھ کھولکر دیکھو۔ ان میں مختلف اہم موضوعوں پر کون مضامین لکھتے ہیں؟ ناٹک اور ڈراموں پر تنقید کن قلموں سے نکلتی ہے؟ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اس فن میں اتنی بھی واقفیت نہیں ہوتی جتنی مجھے فن زراعت میں حاصل ہے۔ کتابوں پر ریویو رسالہ تصنیف یا تالیف نہیں کیا تجارتی واقتصادی معاملات پر لمبی چوڑی بحثیں وہ لوگ لکھتے ہیں۔ جو یا تو دیوالئے ہوکر مفلس وقلاش ہو چکے ہیں یا مسرف وفضول خرچ ہوتے ہیں۔ عقلمند! تم جانتے ہو شراب کے خلاف اخلاقی مضامین کون لوگ لکھتے ہیں؟ یہ وہ ہوتے ہیں۔ جن کے منھ سے کبھی شیشہ جدا نہیں ہوتا جنہیں ایک سطر لکھنے کے لئے ایک گلاس چڑھانے کی پہلے ضرورت ہوتی ہے۔

پھر زراعتی اخبار ورسائل کی ایڈیٹری کون کرتے ہیں؟ معاف کیجئے گا۔ آپ جیسے حضرات تم اب مجھے اخبار نویسی کے گُر سکھانے آئے ہو حالانکہ میں نے مدتوں اس راہ میں پاپڑ بیلے ہیں مجھ پر اس کا کوئی راز بھی مخفی نہیں۔

مجھے معلوم ہے کہ جو اخبار نویس جتنا زیادہ جاہل اور لغو نویس ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ شہرت حاصل کرتا ہے، روپیہ کماتا ہے عزت پیدا کرتا ہے۔

قسم خدا کی اگر میں عالم کے بجائے جاہل ہوتا باحیا ہونے کے بجائے بے حیا ہوتا۔ خاکسار ہونے کے بجائے مختار دولتستان ہوتا تو میرے لئے اس سے زیادہ آسان کوئی بات نہ تھی کہ اس ملک میں لازوال شہرت اور عظیم دولت حاصل کر لیتا لیکن ہر کسی کو الگ طبیعت ملی ہے۔ چونکہ تم نے مجھ سے یہ توہین آمیز برتاؤ کیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے کام سے ابھی دست بردار ہوا جاتا ہوں لیکن تم پر یہ واضح ہو جانا چاہیئے کہ میں نے اپنا فرض باحسن وجوہ انجام دیا ہے۔ خود تمہیں اعتراف ہے کہ اخبار کی اشاعت اس دفعہ بہت زیادہ ہوگئی ہے اگر ایک ہفتہ میں اور رہ جاتا تو بیس ہزار تک ضرور پہنچ جاتی تم ہی نے اپنا نقصان کیا ہے میرا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔ اچھا خدا حافظ!

یہ کہکر میں نے اپنی چھڑی اُٹھائی اور دفتر سے رخصت ہوگیا۔

البانیہ کا کس طرح خاتمہ ہوا!

لندن ۸ اپریل۔ آج صبح البانیہ کے ساحل پر تین مقامات پر اٹلی کی فوجیں اتریں۔ البانیہ کے فوجی سپاہی اور والنٹیریوں نے جن کی تعداد بہت تھوڑی تھی ان کا مقابلہ کیا۔ اٹلی کی فوجوں کے آگے ان کی کوئی پیش نہ چل سکی۔ اٹلی کی فوجیں بڑھتی چلی گئیں۔ اٹلی کے ہوائی جہازوں سے اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ جن کے ذریعہ اہل البانیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اٹلی کی شرن میں آجائیں۔ ورنہ اٹلی کی فوجوں کے مظالم کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت البانیہ سے اٹلی نے مطالبہ کیا تھا کہ اٹلی اور البانیہ کے درمیان فوجی معاہدہ قائم ہوا ہے اس میں ترمیم کر دی جائیگی اور البانیہ میں اٹلی کو فوج رکھنے یا اٹلی والوں کی تعداد بڑھانے کی اجازت دی جائے حکومت البانیہ نے ان تجویزوں کو منظور نہیں کیا۔

فرانس سے اپیل

البانیہ کے ریڈیو کے ذریعہ اہل فرانس سے درد بھری اپیل کی گئی کہ وہ اس چھوٹی سی قوم کی رکشا کریں جو مشکل سے دس لاکھ افراد پر مشتمل ہے

فوجوں کا دھاوا

اٹلی کی فوجوں نے اترتے ہی دلونا اور ڈرازو کے بندرگاہوں پر بمباری شروع کر دی۔ دن نکلنے سے پہلے ہی اٹلی کی ۳۰ ہزار سپاہ دالونا، ڈرازو اور سان گوویا ڈامیڈو کے بندرگاہوں پر پہونچ گئی۔ اور تقریباً چار سو ہوائی جہازوں نے البانیہ پر چکر لگانا شروع کر دیا۔

اٹلی نے البانیہ پر یہ الزام لگایا ہے کہ جب اٹلی اور البانیہ کے درمیان معاہدہ میں ترمیم کرنے کے متعلق بات چیت ہو رہی تھی تو اہل البانیہ نے مسلح ہوکر اٹلی کے خلاف مظاہرے کئے جس سے البانیہ میں آباد اٹلی والوں کا جان ومال خطرہ میں پڑ گیا۔

معلوم ہوا ہے کہ پہلے حملہ میں تو البانیہ کی فوج مقابلہ پر ڈٹی رہی مگر ان کی تعداد بہت تھوڑی تھی وہ مقابلہ کی تاب نہ لا سکیں۔ بندرگاہ ڈرازو پر اٹلی کی فوجیں غالب آگئیں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔ البانیہ والوں کا کہنا ہے کہ شروع میں البانیہ کی فوجوں نے اٹلی کی فوجوں کو سمندر میں ڈھکیل دیا۔ ڈرازو کے بازاروں میں دست بدست لڑائی ہوئی۔ بندرگاہ والونا پر مقابلہ کا زور نہیں بڑھا اور اٹلی کی فوجیں شہر میں داخل ہوگئیں۔

رائٹر لکھتا ہے کہ دوپہر کے وقت اٹلی نے البانیہ کی جوابی تجویزیں منظور کرلیں۔

البانیہ کا ایک ڈیلیگیشن ڈرازو گیا تاکہ لڑائی بند کرنے کی درخواست کی جائے۔

البانیہ کے بادشاہ زوگ نے ایلچیوں کا ایک ڈیپوٹیشن جنرل گوزین کی خدمت میں بھیجا اور اپنی تجویزیں پیش کیں۔ وہ تجویزیں حکومت اٹلی کے پاس روم بھیجدی گئیں۔

اٹلی کا بیان

اٹلی کے سفارت خانے سے سہ پہر کے وقت ایک بیان شایع کیا گیا جسمیں لکھا ہے کہ اٹلی کی فوجیں البانیہ کے اندر بڑھ رہی ہیں۔ البانیہ کی فوجوں نے کہیں مقابلہ نہیں کیا صرف کہیں کہیں کچھ لوگوں کے گروہ نے معمولی مقابلہ کیا۔ اٹلی کے ہوائی جہازوں نے ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات پھینکے ہیں جن کے ذریعہ اہل البانیہ کو مطلع کیا ہے کہ فساد جو کہ چند روز سے بپا ہو رہا ہے فرو ہوتے ہی ان کی فوجیں واپس چلی جائینگی۔ اعلان میں مزید لکھا ہے کہ اہل شہر پر کوئی بم نہیں گرایا گیا۔

سہ پہر کے وقت روم میں ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا کہ شہر سانٹی، کوارنٹا، دالونا، ڈرازو اور گوانی ڈی میڈوا پر مکمل قبضہ کر لیا گیا ہے۔

۱۶۰ جہازوں سے محاصرہ

البانیہ کے ریڈیو سے یہ خبر براڈکاسٹ کی گئی کہ اٹلی کے ۱۶۰ جنگی جہازوں نے البانیہ کا محاصرہ کیا جسمیں ۵۰ سانٹی کوارنٹا، ۲۰ دالونا ۳۰ ڈرازو اور ۲۸ گوانی امیڈو میں تعینات کئے گئے۔ شہر ڈرازو پر چار مرتبہ گولہ باری کی گئی اور شہر سان جیووانی ڈمیڈو کو بالکل برباد کر دیا گیا ہے۔ اٹلی نے ایک لاکھ سپاہ حملہ کیلئے بھیجی شہر اسکنی میں گھمسان لڑائی ہوئی وہاں کا خون کا دریا بہ رہا ہے

یوگوسلاویہ کا امداد کرنے سے انکار

بلگریڈ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ البانیہ نے یوگوسلاویہ سے امداد کا مطالبہ کیا تھا مگر یوگوسلاویہ نے انکار کر دیا اور لکھدیا کہ اٹلی سے ہماری دوستی ہے۔

سنہ ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان میں البانیہ میں ایک آزاد حکومت قائم ہوگئی تھی جنگ عظیم میں البانیہ اٹلی کے کنٹرول میں آگیا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں آزادی کی تحریک شروع ہوگئی اور یوروپین ملکوں نے اس آزادی کو تسلیم کر لی۔ سنہ ۲۰ء میں یہاں ریپبلک حکومت قائم ہوگئی سنہ ۱۹۲۸ء میں پریزیڈنٹ احمد بیگ زوگ نے بادشاہ کا لقب اختیار کر لیا۔

اس کا رقبہ ۱۰۶۲۹ مربع میل ہے اور آبادی تقریباً دس لاکھ ہے نصف سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ ملک میں جبریہ بھرتی ہوتی ہے

برطانیہ کو جاپان کی تنبیہ

ٹوکیو، ۱۰ اپریل۔ اگر برطانیہ نے نئی نانکنگ گورنمنٹ تسلیم کر لی تو وہ مشرقی ایشیا میں اپنا بیوپار برقرار رکھ سکے گا۔ ورنہ نہیں! ان الفاظ میں چین کی جاپانی حکومت نے وزیر خارجہ مسٹر ہینوان جون نے برطانیہ کو متنبہ کیا۔ وزیر خارجہ نے مزید فرمایا کہ جب سے نانکنگ گورنمنٹ قایم ہوئی ہے برطانیہ حکومت چین کی امداد کر رہا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ وہ اس طریقہ پر اپنے مفاد محفوظ کر سکے گا۔ مگر اس کا یہ خیال غلط ہے۔ جب تک مشرقی ایشیا میں امن قایم نہیں ہوگا۔ بیوپار کے لئے موزوں فضا پیدا نہیں ہو سکیگی۔ حکومت چین کی امداد کرکے برطانیہ سخت غلطی کر رہا ہے۔

ترکی اور رومانیہ کا معاہدہ

استنبول، ۱۰ مارچ۔ جرمنی اور اٹلی کی تازہ مہم نے ریاست ہائے بلقان میں زبردست تشویش کی لہر پیدا کر دی ہے جسکے نتیجہ کے طور پر ریاستہائے بلقان متحدہ ہونے کی کوشش کر رہی ہے۔ رومانیہ کے وزیر خارجہ موسیو گرانچو نے ترکی وزیر خارجہ مسٹر سراج گلو سے بات چیت کی جس بعد ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا جسمیں لکھا ہے کہ دونوں ملکوں نے ریاستہائے بلقان کی طاقت مضبوط بنانے کی پالیسی پر عمل جاری رکھنے کا فیصلہ کیا اور جولائی سنہ ۳۸ء میں سالونکا میں جو معاہدہ ہوا تھا اسکی اسپرٹ کے پیش نظر پڑوس کی ریاستوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور آپس میں جو تنازعات ہونگے انکو طاقت کے بجائے بات چیت کے ذریعہ طے کرنے کی کوشش کی جائیگی۔

شاہ غازی کو جرمنی نے ہلاک کرایا

ماسکو، ۱۱ اپریل۔ روس کا مشہور اخبار "پراودا" لکھتا ہے کہ البانیہ پر اٹلی کا حملہ یوگوسلاویہ کو ہڑپ کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اخبار یہ بھی لکھتا ہے کہ عراق کے بادشاہ غازی کی ہلاکت اور بغدادی قنصل کے قتل میں بلاشبہ جرمنی اور اٹلی کے ایجنٹوں کا ہاتھ تھا۔

پولینڈ میں فوج کی طلبی

وارسا ۱۲ اپریل۔ آج مزید ریزرو فوج طلب کیگئی ہے

نیشنل انشورنس کمپنی کی مزید ترقی!

نیشنل انشورنس کمپنی روزافزوں ترقی کر رہی ہے چنانچہ حال میں اس نے اپنی ذاتی بلڈنگ کی رسم افتتاح بمبئی میں ادا کی جسمیں دیگر معززین کے علاوہ مندرجہ ذیل معزز صاحبان بھی موجود تھے:۔

مسٹر ایس مہرانی۔ میر انشیم ڈائرکٹر اوریئنٹل لائف پی کسی رائے پریسیڈنٹ انڈین لائف اسوسئیشن کارڈ ماسٹر ٹو انڈیا۔ کوور گلبر و بمبئی۔ میہ چونل کے۔ ... انشورنس کے سی ٹو ینا ئی انڈین انڈسٹریل ڈی کیہ لکشمی انشورنس وغیرہ۔

اس موقع پر بلڈنگ اتنی شان وشوکت سے سجائی وہ دلہن کی گئی تھی کہ بازنی روڈ پر وہ ایک دلچسپ نظارہ بن گئی تھی۔ بلڈنگ کے افتتاح کا اظہار کرتے ہوئے سر چمن لال اسٹیل والے نے کمپنی کی اتنے تھوڑے عرصہ ایسی عظیم الشان کامیابی پر شکریہ ادا کیا۔

ڈائرکٹر بورڈ کے چیرمین سیٹھ وٹھل داس ٹھاکر گوبندجی نے سر چمن لال کا خیرمقدم کرتے ہوئے مبارکبادی کے وہ خطوط پڑھے جو ملک کے معزز لوگوں نے بھیجے تھے۔ مندرجہ ذیل نام قابل تحریر ہیں۔

آنریبل مسٹر بی۔ جے کھیر وزیر بمبئی۔ آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر پنجاب۔ آنریبل مسٹر ایم بی ملک منسٹر بنگال۔ آنریبل پیر الہٰی بخش۔ منسٹر سندھ۔ آنریبل مسٹر دی۔ دی گری منسٹر مدراس شری حب سلطان چنائے بمبئی۔ سی ٹی ایم جواہرم جیٹی مدراس مسٹر ستیہ مورتی ایم۔ ایل۔ بی۔ ایس۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ بی بی ورما۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر ایم داتی موری منسٹر بمبئی۔ سرپی۔ سی رائے۔ سر جیو بھائی مادھو لال۔ پروفیسر مادھو کنور بھائی۔ لال بھائی سیٹھ امبالال سارا بھائی وغیرہ وغیرہ

اٹلی کا آئندہ قدم

بخارسٹ، ۱۰ اپریل۔ بہت سے حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ البانیہ پر حملہ کے بعد جرمنی اور اٹلی بہت جلد کوئی نیا قدم اٹھانے والے ہیں۔ جرمنی اور اٹلی کے حامی حلقوں تک میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ۲۰ اپریل کو ہر ہٹلر اپنے جنم کے دن کے موقع پر ایک اسکیم پیش کریں گے۔ جو جزیرہ نما بلقان میں ایک نیشنل اقتصادی سسٹم قایم کرنے کے متعلق ہوگی۔ صوفیہ کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ بلغاریہ امن اور آزادی برقرار رکھنے کے لئے بلقان کی دوسری ریاستوں کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہے۔ بلغاریہ اس افواہ سے بہت پریشان ہے کہ اٹلی اپنے ماتحت مقدونیہ کی ایک خود مختار ریاست قایم کریگا

وزیرستان کا علاقہ

پشاور، ۱۱ اپریل۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت نے یہ احکام جاری کئے ہیں کہ وزیرستان کا انتظام جو دو سال ہوئے جنرل افسر کمانڈنگ کے سپرد کیا گیا تھا وہ اب پھر سر جارج کننگھم گورنر صوبہ سرحد کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یہ علاقہ بحیثیت ایجنٹ گورنر جنرل ان کے ماتحت ہوگا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گورنر موصوف کو اس قسم کے احکام موصول ہوگئے ہیں پشاور کے باا‌ثر حلقوں میں اس انتظام پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے اور امید ہے کہ اس طرح پر وزیرستان میں امن قایم ہو جائے گا۔ اور سرحد میں ایک نئی پالیسی کا آغاز ہو جائے گا۔

فلسطین کا مسئلہ

لندن ۱۲ اپریل۔ لندن میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ فلسطین کے بارے میں برطانیہ کی تجویزوں کو لیکر مصری سفیر مصر گیا ہے، یہاں کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ تجویزیں ابھی تک زیر غور ہیں۔ مسٹر میکڈانلڈ کی علالت کی وجہ سے ابھی تک قطعی مسودہ تیار نہیں ہو سکا۔

آل انڈیا زمیندار کانفرنس میں مہاراجہ دربھنگہ کا صدارتی ایڈریس

نواب چھتاری کا استقبالیہ ایڈریس

لکھنؤ ۱۰ اپریل ۔ آل انڈیا زمیندار کانفرنس کا اجلاس آج شام کو مہاراجہ دربھنگہ کی صدارت میں لکھنؤ میں شروع ہوا ۔ نواب صاحب چھتاری نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا ۔ جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ۔

اگر حکومت یہ چاہتی ہے کہ بالآخر کسانوں کا فائدہ ہو تو اُسے چاہئے کہ کسانوں کو زمینداروں کے خلاف حرکت کرانے کی تمام کوششوں کو ختم کرے ورنہ جوں جوں کشیدگی بڑھے گی ۔ بلوے اور جھگڑے ہوں گے اور ان کا نتیجہ حکومت ہی کے لئے خراب ہوگا نواب صاحب نے شکایت کی کہ کچھ لوگ قانون اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں ؟ اور عدالتی ذریعوں سے کام نہیں لیتے اُس سے حالات اور زیادہ خراب ہوتے جاتے ہیں لوگ سیدھے وزیروں کے پاس پہنچ جاتے ہیں ۔ حالانکہ وزیروں کے پاس بہت خاص حالات میں جانا چاہیئے ۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ آج آپ لکھنؤ میں جو کچھ رونق دیکھ رہے ہیں وہ ہمیں زمینداروں کی بدولت ہے آرٹ کلچر اور شاعری کی ترقی میں بہت کچھ زمینداروں کا ہاتھ ہے آپ نے فرمایا کہ زمیندار ہی قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں میرا لفس کی بدولت بڑے بڑے سپتال تعلیم گاہیں اور دوسری انسٹی ٹیوشن قایم ہیں ۔

زمینداروں کا مقصد دیہاتی علاقوں میں امن قایم رکھنا ہے لیکن انھیں بدنام کرنا ایک فیشن ہوگیا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جسم قوم میں عضو ناقص ہیں جسے جلد از جلد الگ کر دینا چاہئے آخر میں آپ نے اس انجمن کا یہ مقصد ظاہر کیا کہ زمیندار متحد ہو کر اور موثر طریقہ پر اپنی آواز بلند کر سکیں آپ نے کہا کہ انصاف کا تقاضہ تو یہ ہے کہ جیسے کاشتکاروں کو زمینداروں کی زیادتیوں سے بچایا جاتا ہے ویسے ہی جہاں کاشتکار زمینداروں پر زیادتی کر رہے ہوں انکو بھی روکا جائے ۔ دیہات میں زمینداروں کے خلاف اس شدت سے پروپگنڈا کیا گیا ہے ۔ کہ قانون کی عزت ہی جاتی رہی ہے اس کے بعد نواب صاحب نے نئے قانون لگان پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ یہ بل بالآخر قومی دولت کے لئے غیر مفید ثابت ہوگا

مہاراجہ دربھنگہ کی صدارتی تقریر

مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی تقریر میں شروع میں استقبالیہ کمیٹی کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آل انڈیا زمیندار ایسوسی ایشن بنانے کی تجویز پہلے پہل مئی ۱۹۳۶ء میں لکھنؤ میں اودھ زمیندار کانفرنس میں ہی پیش کی گئی تھی جس کا بعد میں ہی تھا اور یہ خیال دسمبر کے مہینہ میں پختہ ہوا ۔ جبکہ دربھنگہ میں اس سکیم کو عملی صورت دی گئی ۔ اس کے بعد آپ نے ان اعتراضات کا جواب دیا جو اس ایسوسی ایشن بنانے کے خلاف استعمال کئے جاتے ہیں آپ نے زمینداروں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنی روش میں ایسی تبدیلی پیدا کریں کہ جدید حالات سے مطابقت پیدا ہو سکے ۔

آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج دنیا میں دونوں قسم کے طبقوں میں ایک مقابلہ جاری ہے ایک وہ جن کے پاس کچھ ہے اور ایک وہ جن کے پاس کچھ نہیں ہے کچھ لوگ جو سرمایہ داری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں اور ان کی نظر میں سب سے پہلے زمینداروں پر پڑتی ہیں لیکن کیا زمینداروں کو تباہ کر کے ملک زیادہ خوشحال ہو جائے گا ۔ میں کہتا ہوں کہ پہلے خود روس کی حالت دیکھو ۲۰ سال سے وہاں سرمایہ داری کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن آج خود روس جنگ عظیم کے خطرے سے سرمایہ دار حکومتوں سے اتحاد عمل کرنے کو تیار ہے ۔

لیکن ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیئے کہ ہم دنیا کی رفتار سے الگ نہیں رہ سکتے بالخصوص ایک ایسے دور میں جبکہ قومی یکجہتی اور قومی آزادی کی کوشش کی جا رہی ہے آج ہمیں یہ چیلنج دیا ہے کہ تم دیہاتی ہندوستان کے قدرتی لیڈر نہیں ہو ۔ کیا ہمیں اس کا جواب دینا ہے اگر جواب دینا ہے تو ہمیں دیہات سے گہرا تعلق قایم رکھنا ہوگا اور کسانوں کو محسوس کرانا ہوگا ۔ ہمارا اور ان کا مفاد ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہے ۔

آخر ہم کسانوں سے کیا لیتے ہیں کیا اُن سے لگان لینے کے یہ معنی ہیں کہ ہم ان سے ناجائز نفع اٹھاتے ہیں ۔ کیا وہ لوگ ناجائز نفع اٹھانے والے ہیں ۔ جو ان کی چیزیں کم تولتے ہیں ۔ ان پر قرض کا بوجھ ڈالتے ہیں ۔ اور اقتصادی اعتبار سے زندگی بھر کے لئے انھیں غلام بنا لیتے ہیں ان لوگوں کے شکار صرف کسان ہی نہیں ہیں بلکہ ہم لوگ بھی ہیں ہمیں اور کسانوں کو ملکر انکی بداعمالیوں کو روکنا چاہیئے میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ زمیندار اور کاشتکار کے درمیان تنازعہ سے ملک کو نقصان پہنچتا ہے زمیندار کو سوچنا چاہئے کہ ہم لیا ہے ہیں اور کاشتکاروں کو سوچنا چاہئیے کہ ہم کیا دیتے ہیں ۔ دونوں کو ملکر یہ سوچیں کہ ہماری مشترکہ بہبودی کس طریقے سے ہو سکتی ہے ملکر رہنے سے یا نفاق پیدا کرنے سے اگر کسانوں اور زمینداروں میں جھگڑا رہا تو اس سے زراعت پیشہ طبقہ کو بہت نقصان پہونچے گا ۔

اب یہ باتیں ہو رہی ہیں کہ زمینداروں کو قومی ملکیت قرار دیدیا جائے اگر ایسا کیا گیا تو کاشتکار براہ راست حکومت کو لگان ادا کیا کریں گے تو کیا اس سے آمدنی کی مساوی تقسیم ہو جائیگی لیکن زمینداروں کے سہارے جو وکیل پر مٹ تاجر اور پیشہ ور لوگ پلتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا کیا اس سے موجودہ اقتصادی حالت بہتر ہو جائیگی ۔ کیا اس سے مستقبل خطرہ میں پڑ جائے گا یہ سوچنے کی بات ہے ۔

اس کے بعد آپ نے یہ ثابت کر دیا کی کوشش کی کہ زمینداروں کا وجود ضروری ہے آپ نے یہ شکایت کی کہ صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ کے بعد سے جا بجا جھگڑے پیدا ہو گئے ہیں ۔ معیشت عام طور پر غیر ذمہ دار لوگوں کی بدولت ہے ورنہ زیادہ تر جو لوگ کانگریسی حکومتوں میں بر سر اقتدار ہیں وہ امن وامان ہی چاہتے ہیں دوسرے معاملوں میں ہمارے انکے خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر اس معاملہ میں ہم شریک ہیں ہم بھی صلح اور شانتی چاہتے ہیں اور ہماری تعداد چونکہ اقلیت میں ہے اسلئے ہم تو یہ حالت مجبوری ہی لڑنے کو تیار ہونگے اگر کانگریس میں مہاتما گاندھی کی پالیسی برقرار رہی اور سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں کی روک تھام کی گئی تو پھر ہماری لڑائی کی نوبت نہ آئیگی لیکن اس بارے میں بہت سے کانگریسی حکومتیں کمزوری دکھا رہی ہیں ۔ زمینداروں کی جائداد برابر تباہ کی جا رہی ہے ۔ لوٹ مار اور قتل کے واقعات ہو رہے ہیں اور کسان سنگھ کے نام پر ظلم کر رہے ہیں حکومتوں کو انھیں روکنا چاہیئے آپ نے کانگریسی لیڈروں کی توجہ اس جانب دلائی کہ کسان تحریک کے ان بے ڈھنگے پن کو روکا جائے اور دباؤ ڈالنے اور دھمکی کی جگہ کسانوں اور زمینداروں کے تعلقات میں مصالحت سے کام لیا جائے ۔ زمینداروں کے تباہ کرنے کا خیال سوشلزم سے کم خطرناک نہیں ہے میرا خیال ہے کہ اگر ملک کا وسیع مفاد ہمارے سامنے ہے تو مصالحت ہونے میں چنداں دشواری نہ ہوگی آخر میں آپ نے زمینداروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی طاقت بڑھائیں اور آپس میں تنظیم پیدا کریں

اور کوششیں ان میں پھوٹ ڈالنے کی ہو رہی ہیں ان سے ہوشیار رہیں ۔ زمینداروں کی سبھائیں ایک ہی جگہ میں گھلا کی بیٹھیں ۔

راجکوٹ کے مسئلہ میں پھر جمود پیدا ہوگیا

راجکوٹ ۱۱ اپریل ۔ راجکوٹ میں ریفارم کمیٹی کے ممبروں کی نامزدگی کے بارے میں ایک بار پھر جمود پیدا ہوگیا ہے ۔ سر ماریس گائر کے فیصلہ کی رو سے ٹھاکر صاحب کو سردار پٹیل کے سفارش کئے ہوئے سات نام منظور ہیں لیکن اس وقت دشواری مسلمانوں اور بھیاتوں کی نامزدگی کے متعلق ہے کیونکہ پرجا پریشد کی اکثریت بھی قایم رکھنا ہے ۔ ابھی تک کوئی راہ نہیں نکلی ہے ۔ مہاتما گاندھی نے ٹھاکر صاحب راجکوٹ کو لکھا تھا کہ ریفارم کمیٹی کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے لیکن ٹھاکر صاحب نے یہ جواب دیا ہے کہ میں ۲۶ دسمبر ۳۸ء کے نوٹیفکیشن میں تبدیلی کرنے کو تیار نہیں ہوں ۔ نہ تو ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جا سکتا ہے اور نہ سرکاری ممبروں کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کیا جا سکتا ہے ۔ گاندھی جی یہ چاہتے تھے کہ بینڈ کی کمیٹی کر دی جائے جس میں ۱۰ اشخاص پرجا پریشد کے ہوں اور سات دوسرے ممبر ہوں لیکن اس خبر کے موصول ہوتے وقت ۱۰½ بجے دن تک کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا ہے ۔ سردار پٹیل نامزدگیوں کے متعلق مقامی کارکنوں سے بات چیت کر رہے ہیں ۔

برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس

لندن ۱۰ اپریل ۔ عوام کے مفاد کے پیش نظر پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤزوں کا اسپشل اجلاس ۱۳ اپریل کو طلب کیا گیا ہے ۔ آجکل ایسٹر کی تعطیلات ہیں پروگرام کے مطابق اجلاس ۱۸ اپریل کو منعقد ہوتا مگر سیاسی صورت حالات حد درجہ خراب ہونے کے کارن اجلاس تعطیل ہی میں بلانا مناسب خیال کیا گیا ۔

آج ۱۱ بجے صبح برطانی کیبنٹ کا اجلاس منعقد ہوا ۔ بہت برسوں کے بعد آج پہلا موقعہ تھا کہ تعطیل کے روز کیبنٹ کا اجلاس منعقد کرنا پڑا ۔ آج کے اجلاس میں کیبنٹ کے تمام وزرا ماسوا لارڈ سٹینلی اور مسٹر میکڈانلڈ کے شریک ہوئے : اجلاس کی صدارت مسٹر چمبرلین نے فرمائی ۔ لارڈ ہیلی فیکس نے تمام غیر ملکی واقعات پر روشنی ڈالی اور پارلیمنٹ کا جلد از جلد اجلاس بلانے پر غور کیا گیا ۔ اجلاس ۲½ گھنٹہ تک جاری رہا ۔

۴ بجے سہ پہر کو وزیروں کی میٹنگ ہوئی مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر ایٹلی نے مسٹر چمبرلین سے ملاقات کی اور صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا ۔ ملاقات تقریباً ۴ منٹ تک جاری رہی ۔ یونان اور رومانیہ کے وزیروں نے کیبنٹ کے میٹنگ سے پہلے وزیر خارجہ سے ملاقات کی ۔ اٹلی کا سفیر بھی آیا ۔

جرمنی لیڈر کی ہندوستان میں آمد

بمبئی ۱۰ اپریل ۔ ڈاکٹر سچٹ سابق پریزیڈنٹ رائخ بنک بذریعہ بحری جہاز جرمنی سے ہندوستان تشریف لائے ۔ بمبئی کے ساحل پر لیڈر نازی پارٹی مقیم ہندوستان مسٹر ای ۔ سی ریلش صدر جرمن کلب بمبئی ۔ جرمن قونصل جنرل اور دیگر حضرات نے آپکا استقبال کیا ۔

ڈاکٹر سچٹ نے نمائندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ میں کسی تجارتی مقصد سے ہندوستان نہیں آیا ہوں بلکہ آنے کا مقصد صرف سیاحی ہے ۔ آپ چار روز بمبئی میں قیام کریں گے ۔ اس کے بعد ملک کے دوسرے حصوں میں جائیں گے ۔

جاپانی فوج برطانی علاقہ کے قریب

ہانگ کانگ ۱۱ اپریل معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجیں برطانی علاقہ سے ۴ میل کے فاصلہ پر ساحل پر اتریں ۔

پردۂ فلم

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲

ہیں اور کسی کا پتہ نہیں چلتا کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے پبلک جو تھیٹر میں اس پولیس فلم کو دیکھ رہی ہے وہ عجیب وغریب خیالات کرتی ہے اور کبھی کسی پر اور کبھی دوسرے پر شبہ کیا جاتا ہے کہ آخر یوں ہو سکتا ہے جس نے اس "چوتھے" کو قتل کیا ۔ اور کون ایسا ہے جو خزانہ کو اٹھا کر لے گیا ۔ الغرض کہ ان تمام باتوں کی اطلاع پولیس کو دیدی گئی تاکہ پولیس تفتیش کرکے اور پتہ چلائے کہ آخر کون اس "چوتھے" کا قاتل ہے اور کون خزانہ کو اٹھا کر لے گیا جاسوس ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر چکر لگا رہے ہیں اور ہر ممکن کوشش میں مصروف ہیں کہ کسی نہ کسی طرح پتہ لگایا جائے کہ آخر کون ایسا ہے جس نے یہ تمام باتیں کی ہیں "تین دوست" بھی اس کوشش میں ہیں کہ آخر کب تک انکو یہ برداشت کرنا ہوگا ۔ کہ ان کے چوتھے دوست پر خودکشی کا دھبہ لگایا جا رہا ہے ۔ متفرق طریقوں سے جاسوسی کے کام کو کیا گیا ۔ یہ تمام باتیں ایسی ہیں کہ جن کا صرف دیکھنے سے تعلق ہے چاہے انسان ہزار کوشش کرے لیکن یہ ناممکن ہے کہ ان تمام باتوں کا تذکرہ اس طرح کیا جائے کہ بغیر فلم دیکھے لطف آ جائے ۔ حقیقت میں ایسے فلموں کو بہت زیادہ کامیابی ہوتی ہے کیونکہ اس فلم کا ڈائرکٹر کمشنر ہے اور فلم ایکٹر فرڈیننڈ ماری آن ۔ وہرینس ڈاکٹر اسٹل وغیرہ وغیرہ ہیں جنہوں نے اپنی انتھک کوششوں سے اس فلم کو اس قدر کامیاب بنایا ہے ۔

وہ فلم جو بہت جلد ہندوستان میں دکھائے جانے والے ہیں ۔

ٹوبس سینما نے حال ہی میں دو فلم ہندوستان روانہ کئے ہیں جو بہت ہی قریب ترین وقت میں ہندوستانی تھیٹروں میں دکھا دیئے جانے والے ہیں ۔ ایک فلم تو خانہ بدوش مخلوق یعنی نارنڈس فولک ہے ۔ جس کے بارے میں حال ہی میں تحریر کیا جا چکا ہے ۔ اس فلم میں جرمنی کا مشہور ترین ایکٹر ہنس البرس کام کر رہا ہے جو اپنے فلمی کام کا ماہر فن ہے ۔ بڑی زبردست خوبی اس فلم کی یہ ہے کہ اس فلم کا ڈائرکٹر ہاکس فیڈر ہے جو اپنے فن میں یکتا ہے ۔ علاوہ انکے ہربرٹ ہوبز اور ایرک مانڈ وف فرانسیس روزے تو بہت ہی مشہور ایکٹر ہے ۔ علاوہ ازیں خاتون کا میلا ہورن ان میں سے ہیں جو اپنے فن میں بہت مشہور ہیں ۔

دوسرا فلم اولمپک کھیل کا فلم ہے جس کے دو حصے ہیں حصہ اول اور دوم دونوں گرا اولمپک کھیل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ یہ ہندوستان کے واسطے بہت ہی ضروری فلم ہے کیونکہ اس فلم میں ہندوستانی حضرات موجود ہیں اور ہندوستانی ہوکی کا کھیل نہایت مفصل دکھایا گیا ہے ۔ اس فلم کو دیکھنے سے اب ہندوستانی حضرات لطف اٹھائیں گے نہایت ہی نایاب فلم ہے یہ واضح رہے کہ اس فلم کے دو حصے ہیں پہلے حصہ میں تاریخی واقعات دکھائے گئے ہیں کہ کس طرح یہ تمام کھیل کا طریقہ پیدا ہو دوسرے حصہ میں تمام اولمپک کھیل جو برلن میں ہوا دکھایا گیا ہے

برطانی جہاز اٹلی کی بندرگاہ سے روانہ ہوگئے

لندن ۱۰ اپریل ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بحیرہ روم کے بیڑہ کے تمام جہاز جو اٹلی کے بندرگاہوں پر تھے ۔ ۹ اپریل کو وہاں سے روانہ ہوگئے ۔ ان میں کمانڈر انچیف کا جنگی جہاز بھی شامل ہے ۔ جہاز کہاں گئے ہیں ۔ اس کے بارے میں سرکاری طور پر کوئی اطلاع نہیں ملی لیکن یہ بیان کیا جاتا ہے کہ البانیہ میں اس وقت جو خراب صورت حالات پیش ہے ۔ ان کی وجہ سے تمام جہازوں کو واپس بلایا گیا ہے ۔ تاکہ کسی قسم کی پیچیدگی نہ ہونے پائے ۔

نیٹن کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانی جہاز "ملایا" نامعلوم مقام کو روانہ ہوگیا ہے ۔ بحری بیڑہ کی جانب سے اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ کورفو پر بحری جہاز جمع ہیں ۔

اٹلی یونان کی سرحد پر

روم ۱۰ اپریل ۔ اٹلی کی فوجیں البانیہ میں بڑھتی جا رہی ہیں اور اب وہ سرحد یونان سے چند میل کے فاصلہ پر ہیں ۔ اٹلی کی فوجوں نے یونان کی سرحد کے قریب کوانژد پر قبضہ کر لیا ہے ۔

سپاہیوں کے پینے کی چیز

متحدہ امریکہ کی فوج کے ایک کپتان کارل رجان نے چند سال ہوئے اخبار لانسٹ میں ایک مضمون شایع کیا۔ انگوریہ کی جنگ میں ہمنے دیکھا کہ دو قومیں آپس میں جنگ کر رہی تھیں۔ دونوں چائے پینے والی تھیں۔ جس زور طاقت کے ساتھ وہ لڑے اُسکی تعریف سوائے دیکھنے والوں کے کوئی نہیں کرسکتا۔ موسم گرما میں گرمی اور سانس گھونٹنے والی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ موسلادھار بارش بھی تھی۔ تمام راستے اور سڑکیں کیچڑ سے بھرے ہوئے تھے۔ ان پر چلنا دشوار تھا اور تھکا دینے والا تھا۔ بڑی بڑی لڑائیوں میں فوج ہر روز بڑھتی اور رات دن لڑتی اور ہمیشہ گولیوں کی بارش کا شکار ہوتی۔ کھانے کو بہت کم ملتا اور آرام وغیرہ کا موقع نہیں ملتا۔ سپاہی بہت تھکے ماندے تھے مگر جب تک وہ چائے کی پیالی پیتے اور آگے بڑھے چلے جاتے کپتان رجان کا بیان ہے کہ دن کی گرمی میں ایک گلاس چائے سے بڑھ کر اور کوئی شے پیاس نہیں بجھا سکتی۔ معدہ کو درست کرتی ہے۔ سردی سے اکڑتے ہوئے جسم کو حرارت پہنچاتی ہے۔ گھوڑے کی سواری میں ۹ – ۳ گھنٹے یا اس سے زیادہ بغیر خوراک کے چائے کا ایک گلاس بھوک کو دور کرکے قوت جسمانی میں تیزی پیدا کرتا ہے اور اپنے کیمپ میں پہنچتے ہی سب سے پہلے میرا کام چائے کی پتیلی کو بھرتا ہوا کرتا تھا۔

امریکہ کی فوج کے کرنل دی ہارڈ اسسٹنٹ سرجن جنرل کا خیال ہے کہ میدان جنگ میں سپاہیوں کے لئے چائے کا پینا نہایت عمدہ ہے چائے کی سرگزشت کا حوالہ دیتے ہوئے کرنل ہارڈ کا بیان ہے کہ سب سے زیادہ خوش ذائقہ اور بے ضرر پینے کی شے ہے یہی وجہ ہے کہ انگوریہ کی لڑائی میں جاپانی اور روسی سپاہی پانی کی جگہ چائے استعمال کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ انھیں سخت بخار اور پیچش نہیں ہوتی۔

اخبار لانسٹ میں سرجن جنرل ڈی زینیری برطانی فوج کے افسر نے لکھا ہے کہ لمبے سفر یا جہاں فوج کو بہت دشواریوں کا سامنا ہو۔ سپاہیوں کو تر و تازہ رکھنے کے لئے چائے کی ایک پیالی سب سے عمدہ اور طاقت بخشنے والی شے ہے۔

جنرل سر آئن ہملٹن نے نیولنڈز میں لکھا ہے کہ درہ دانیال کی لڑائی میں وہ اکثر چائے بسکٹ اور مربہ کھایا کرتے تھے۔

مکتوب برلن

یورپ میں اسوقت زندگی نہایت ہی دلچسپ ہے، کیونکہ ہر لمحہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے خاص طور پر اس وقت تو زندگی بہت ہی پُر لطف ہوگئی۔ کہ جب سے زیکوسلاویکیہ کا جرمنی سے الحاق ہوگیا ہے۔ یورپی اقوام کے بارے میں تو یہ کوئی نئی بات نہیں کیونکہ ایک نہ ایک دن ایسے معاملات ضرور پیش آتے رہتے ہیں اگر کسی کو ناگوار گذرتا تو صرف وہی قوم ہو سکتی ہے کہ جس کو یہ باتیں ناپسند ہوں اور جس قوم نے اب تک کسی کو غلام نہ بنایا ہو لیکن خدا کی قدرت مہاتما انگریز جرمنی کی اس حرکت پر بہت ہی ناراض ہیں اور اس قدر شور و غل مچا رکھا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کچھ رانڈ عورتیں ملکر بیٹھ گئی ہیں اور ماتم کر رہی ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ بتا دینا بہتر ہوگا کہ اگر جرمنی نے چیک اقوام کو اپنے میں ملالیا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ چیک قوم کی خود ہی مرضی تھی لیکن انگریز جرمنی پر حملے کرتے ہیں کہ تم نے تمام وعدے توڑ دیئے لیکن اگر کوئی انگریزوں سے دریافت کرے تو پتہ چلتا ہے کہ انکی ساری تاریخ ایسی باتوں سے پر ہے انگریزوں نے جتنے وعدے کئے ان کو سب کو توڑ دیا۔ صرف وعدے ہی اسی واسطے کئے گئے کہ انکو بعد میں توڑا جائے کیا کچھ انگریزوں نے ہندوستان سے دوران جنگ میں وعدے نہیں کئے۔ جنگ ختم ہوتے ہی رولٹ ایکٹ جاری کرکے ہزاروں ہندوستانیوں کی جان لیکر اپنے ہاتھ وعدوں سے جان ہی دھولئے۔ جلیان والا باغ اب تک اسکی شہادت دے رہا ہے۔ اگر یہ ماضی کا معاملہ تھا تو زمانہ حال میں انگریز فلسطین میں کیا کر رہے ہیں۔ غریب عربوں کو شہید کیا جا رہا ہے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی کوئی انگریز تو دریافت کرے کہ وہ وعدے کہاں ہیں جو تم نے دوران جنگ میں عربوں سے کئے تھے۔ دوران کانفرنس میں عربوں نے کئی مرتبہ لندن میں ان خط و کتابت کو شایع کیا جو انگریزوں نے جنگ کے زمانہ میں شریف حسین سے کی تھی جسمیں انگریزوں نے وعدے کئے۔ کہ اگر عرب ہمارا ساتھ دیں تو انکو بعد میں آزادی دے دی جائیگی۔ آج بذریعہ بم اور بندوق عربوں کو آزادی دی جا رہی ہے۔ تو اب دنیا خود بتائے کہ وعدے انگریزوں نے توڑے یا جرمنی نے۔

اب سوال یہ ہوتا ہے کہ آخر انگریز اتنے ناراض کیوں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ انگریز ہر وقت کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو جائیں لیکن ابتک وہ تیار نہیں ہوئے جرمنی اس وقت بہت زیادہ طاقتور ہے اب سونے پر سہاگا اور ہو گیا کیونکہ جبوقت چیکوسلاویکیہ جرمنی کے ساتھ مل گیا تو تمام جنگی سامان کی فیکٹریاں جرمنی کے تحت میں آگئیں تو اس کے معنی یہ کہ جرمنی ایک لمحہ میں بدرجہا طاقتور ہوگیا دوسرے یہ کہ اتحادیوں نے چیکوسلاویکیہ کی ایجاد اسی وجہ سے کی تھا کہ جرمنی کی جان پر ایک ناگ بٹھا رہے اور اتحادی چیکوسلاویکیہ کے ذریعہ جرمنی کو ہر وقت پریشان کرتے رہیں۔ لیکن نہ نو من تیل ہوگا اور نہ رادھا ناچے گی۔ کی مثال جرمنی نے کردی۔ یہ تمام وجوہات ہیں لیکن انگریز دنیا کے سامنے اپنے آپ کو معصوم کی صورت میں پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ معصوم اسوقت ایک چوتھائی دنیا پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ چونکہ جرمنی اپنی تجارت جنوبی مشرقی یورپ سے بڑھانی چاہتا ہے تو انگریز پریشان ہو جاتا ہے۔ اب اس بات کی کوشش کی جارہی ہے۔ کہ انگریزی جرمنی کا بائیکاٹ کریں۔ الغرض چیکوسلاویکیہ کے جرمنی میں مل جانے سے انگریز کی بڑی زبردست شکست ہوئی ہے۔ کھسیانی بلی اپنا منھ چھپانے کی مثل اب انگریزوں کی ہے۔ ہم ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ ہم ان کشمکش سے اپنے واسطے فائدہ اٹھائیں۔

ضلع مسلم لیگ کانپور کی دوسری
سیاسی و اقتصادی کانفرنس
بمقام اول ائمہ عرف سٹی تحصیل بکھرایاں

جناب فخر ملت راجہ صاحب محمود آباد۔ عالیجناب راجہ صاحب پیرپور۔ سید الاحرار حضرت مولانا حسرت موہانی صاحب۔ ظفر الملت جناب مولانا ظفر علی خانصاحب۔ جناب مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی۔ مسٹر احسان الرحمٰن صاحب قدوائی (اسکریٹری مسلم لیگ یو پی) جناب مولانا مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی۔ جناب مولانا جمال میاں صاحب۔ مسٹر رشید شاہد حسین صاحب (سالار اعظم یو پی مسلم لیگ) شیخ نفیس الحسن صاحب رئیس اٹاوہ۔ مسٹر ظہیر الحسن صاحب لاری۔ مسٹر محمد فاروق صاحب دیوانہ و دیگر مشہور و معروف علمائے کرام و رہنمایان ملت مسلم ممبران اسمبلی و کونسل وغیرہ وغیرہ شرکت فرمائیں گے اور اپنی ولولہ انگیز تقاریر سے سیاست حاضرہ پر بصیرت افروز روشنی ڈالیں گے۔ اور مزدور و کاشتکاروں کی مذہبی تعلیمی و اقتصادی حالت کو درست کرنے اور انکی مالی مشکلات کی حل کا عملی پروگرام پیش کرینگے۔

نمائش اسی سلسلہ میں دستکاروں کی ایک نمائش بھی ہوگی جسمیں ملکی و قومی صنعت و حرفت کے بہترین نمونے پیش کئے جائینگے اور دستکار فن سپہ گری کے اعلیٰ جوہر دکھائینگے

نوٹ: (۱) فیس ممبری مجلس استقبالیہ عام عمومی ۲ اور ۵ یا اس سے زاید خصوصی (۲) صرف ڈیوٹی انجام دینے والے رضاکاروں کے طعام و قیام کا انتظام کیا جائے گا۔ (۳) تمامی سرکل و تحصیل کمیٹی کے رضاکار موقعہ کانفرنس پر ۲۸ اپریل سنہ ۳۹ء کی شام تک پہونچ جائیں (۴) بیرونجات سے آنے والے حضرات سکریٹری مجلس استقبالیہ مسٹر احمد یار خاں صاحب (ہر دلی شیخ) ڈاکخانہ بکھرایاں ضلع کانپور کو اپنی تشریف آوری سے دو یوم قبل مطلع فرمائیں (۵) جملہ سرکل اور تحصیل کمیٹیوں سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مجلس استقبالیہ کے ممبر بنانے کی کوشش کریں اور اپنے یہاں کے رضاکاروں کو کانفرنس میں شریک کریں (۶) بہترین کام کرنے والے رضاکار انعام کے مستحق ہونگے

پروگرام

۲۹ اپریل سنہ ۳۹ء نوعیت عمل	وقت کارروائی
جلوس جناب صدر صاحب	۱۱½ بجے دن
سبجکٹ کمیٹی	۲ بجے سہ پہر

پہلا اجلاس

خطبہ صدارت صدر مجلس استقبالیہ	۶ بجے شام
خطبہ صدارت صدر کانفرنس	۷½ بجے شام

دوسرا اجلاس

رپورٹ سکریٹری	۹ بجے شب
تقاریر و تجاویز	۹½ بجے شب

۳۰ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

نمائش دستکاران فن سپہ گری	۸ بجے تا ۱۱½ بجے صبح
قومی مشاعرہ۔ عنوان نظم "شاعر کا قلم نوجوان سے خطاب"۔	۱۲ بجے سے ۲ بجے تک

تیسرا اجلاس

تقاریر و تجاویز	۴½ بجے تا ۶½ بجے شام
تقاریر و تجاویز	۸½ بجے تا ۱۰½ بجے شب

المشتہر

مصطفےٰ حسین نیر (میونسپل کمشنر) صدر۔
سید علی زیدی (میونسپل کمشنر) سکریٹری۔

کینیا کے آرڈران کونسل کیخلاف پروٹسٹ

بمبئی۔ امپیریل سٹی زن ایسوسی ایشن کی کونسل نے کینیا کے حال کے آرڈران کونسل کے سلسلہ میں حکومت ہند کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے جسمیں کونسل نے لکھا ہے کہ ایسوسی ایشن کی کونسل کی رائے میں آرڈران کونسل نے نسلی امتیاز کی پالیسی کو ایک مستقل شکل دیدی ہے یہ ہندوستان کی ایک ایسی توہین ہے جسے کوئی بھی خود دار ہندوستانی گوارا نہیں کر سکتا۔

مالٹا میں زبردست احتیاطی تدبیریں

لندن میں ۱۱ اپریل۔ یورپ کی سیاسی صورت حالات روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔ البانیہ پر اٹلی کے قبضہ کے بعد بلقان کی ریاستوں کا وجود خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ برطانیہ اور فرانس بھی گھبرائے ہوئے ہیں احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔ روم سے اطلاع ملی ہے کہ اٹلی نے البانیہ کو جو فوج بھیجی ہے اسکی جگہ پر کرنے کے لئے ریزرو فوج طلب کی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۲ لاکھ ریزرو فوج طلب کی گئی ہے اس خبر کے بارے میں کہ حکومت برطانیہ نے البانیہ کے متعلق فیصلہ پارلیمنٹ پر چھوڑ دیا ہے۔ اٹلی کے سیاسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ برطانیہ زیادہ سے زیادہ یہ کریگا کہ اٹلی گورنمنٹ کا مراسلہ بھیجدیگا۔ کورفو کے بارے میں جو کچھ کہا جارہا ہے اٹلی اس کا بڑے غور سے مطالعہ کر رہا ہے۔ چند حلقوں میں یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ اٹلی کے خلاف کورفو پر قبضہ کیا گیا تو اٹلی سلونیکا پر چڑھائی کردیگا۔ مالٹا ابرطانی جزیرہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔ ساحل پر ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے والی توپیں کھڑی کردی گئی ہیں

یونان کو خطرہ

رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس قسم کی جو افواہیں گرم ہیں کہ برطانیہ یونان کی مدد کرنے کی گارنٹی کریگا وہ واقعات کے مطابق نہیں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج کیبنٹ کے اجلاس میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا کہ ایسی تدبیریں اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے البانیہ پر اٹلی کے قبضہ سے یونان کی پوزیشن خطرہ میں نہ پڑنے پائے۔

وزیروں کی یہ رائے ہے کہ مشرقی بحیرہ روم میں موجودہ پوزیشن میں الٹ پلٹ نہیں ہونا چاہیئے اٹلی کو اس سے مطلع کردیا گیا ہے۔ اس بارے میں فرانس اور برطانیہ کے درمیان اتفاق رائے ہے کیبنٹ کا اجلاس دو روز کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انقطاعی فیصلہ کرنے سے پہلے ایک زبردست سلسلہ مراسلت رکھنا پڑیگا

مسلمانوں میں ناراضگی

قاہرہ ۵ اپریل۔ البانیہ پر اٹلی کے قبضہ سے مسلمانوں میں زبردست اظہار ناراضگی بعلی ہوئی ہے اور اٹلی کے اس فعل کی مذمت کی جارہی ہے الازہر یونیورسٹی کے طلباء نے اٹلی کے خلاف مظاہرہ کرنے گئے تھے آج ہڑتال کرنے کی کوشش کی۔ مصری اخباروں میں اٹلی کے اس فعل کی مذمت کی گئی ہے۔ سیریا اور فلسطین میں اٹلی کے اس فعل کی مذمت کی جارہی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵ ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۶

ادبیات

شاعر ہندوستان سے خطاب

از جناب ڈاکٹر سید نادم رضوی سیتاپوری

تاجدار نکتہ رس اے شاعر ہندوستان
تو نے بیشک درہم و برہم کئے کون و مکان

ہیں خم و ساغر کی تخیلات تیری کائنات
تو نے لکھ ڈالی گل و بلبل کی فرضی داستاں

دم کے دم میں کر دئے آباد ویرانے بہت
سیکڑوں تو نے بنا ڈالے خیالی آشیاں

صبح ناکامی کو تو نے شام وصلت کر دیا
شادکامی میں نظر آئیں تجھے ناکامیاں

دوریٔ منزل تجھے نزدیکیٔ منزل ہوئی
وہم سے بھی بڑھ گیا تیرا خیالی کارواں

مانتا ہوں میں تری اس دور رس تخئیل کو
سچ ہے تو نے کر دی قائم اک زمیں پر آسماں

ہاں مگر اس فکر رنگیں سے تری کیا فائدہ
جب اسی انداز پر ہیں قوم کی بربادیاں

فکر تیری جب نہ بن پائی دوائے درد قوم
مشکلوں میں جب نہ پیدا کر سکا آسانیاں

جب پلٹ آئیں غریبوں کی دعائیں نامراد
عرش تک پہنچا تو کیا ہی تیری آہوں کا دھواں

بھوک کی شدت سے جب تڑپے وطن کے نونہال
لخت دل کھانے میں تیرے پھر بھلا لذت کہاں

عمر بھر قید غلامی میں اگر جکڑے رہے
پھر بھلا کس کام آئیں گی تری آزادیاں

قلب پر اس کا اثر جب تک نہ ہو بیکار ہے
درد اگر ہوتا ہے تو ہو دل میں تیرے میہماں

علم تیرا بے عمل اور بے نتیجہ تیری بات
تو نے سوچا بھی کبھی اے شاعر جادو بیاں

اب خدارا چونک راہ قوم میں ایثار کر
اے وفا کے نام لیوا دے وفا کا امتحاں

یوں نہ رہتی سعیٔ لاتحصیل کی دنیا تری
کاش بنجاتی عمل تخئیل کی دنیا تری

دنیائے اسلام

قضیہ فلسطین اور لندن کانفرنس
صدر مجلس فلسطین کا اہم بیان

قاہرہ ۱۹ مارچ۔ مجلس دفاع فلسطین کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ کل محمد علی علوبہ پاشا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں فلسطین گول میز کانفرنس کی ناکامی سے پیدا شدہ حالات پر غور کیا گیا اور ایک بیان مرتب کر کے بذریعہ ٹیلیفون اسکی اطلاع فارس خوری صدر پارلیمنٹ شام اور مولود مخلص صدر پارلیمنٹ عراق کو دی گئی اور ان دونوں ارکان نے جب اس بیان سے اتفاق کر لیا تو اسے شائع کیا گیا ہے بیان حسب ذیل ہے۔

جب سے قاہرہ میں عالم اسلامی کی موتمر کا اجلاس ہوا اس وقت سے اب تک مجلس عاملہ اپنا کام چستی و تندہی سے کرتی رہی۔ اس سے ایک بڑا فائدہ تو یہ مرتب ہوا کہ تمام عالم اسلامی کے مابین ایک رابطۂ اتحاد قائم ہو گیا اور اسی رابطۂ اتحاد کا نتیجہ تھا کہ حکومت برطانیہ نے تمام ممالک عربیہ سے اس مسئلہ پر مشورہ کرنے کے لئے وفود طلب کئے۔

ہم نے برطانیہ سے گفت و شنید کرتے وقت نہایت صاف اور بڑے وسیع امید کے ساتھ کام شروع کیا تھا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ چھ ہفتہ کے بحث و مباحثہ کے بعد بھی برطانیہ نے ایسی نامعقول تجاویز ہمارے سامنے رکھیں جو اساسی طور پر ہماری پاس شدہ تجاویز سے مختلف تھیں ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں گول میز کانفرنس کو ناکام ہونا چاہئے تھا اور ہو گئی۔

مسرت کا مقام ہے کہ ہماری سارے عالم اسلامی کی یکجہتی و یک زبانی نے برطانی تجاویز کو ٹھکرا دیا۔ اور ہمارا معقولیت پر مبنی مطالبہ بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھائے اس امتحان سے کامیاب نکل آیا۔ یہی وہ یکجہتی ہے جسکی بنا پر ہمیں کامیابی کا سو فیصدی یقین ہے اور جس کے لئے ہم قاہرہ میں پچھلے دنوں جمع ہوئے تھے۔

مجلس عاملہ اعلان کرتی ہے کہ جب تک قضیہ فلسطین باقی ہے وہ اس وقت تک برابر کام کرتی رہے گی جب تک کہ فلسطین کے مطالبات منظور نہ کر لئے جائیں۔

عنقریب سارے عالم اسلامی کے مشورہ سے ہم جدید لائحہ عمل شروع کرنے والے ہیں یاد رکھئے کہ مسئلہ فلسطین فلسطین کا نہیں بلکہ ساری امت اسلامیہ و ساری عرب قوم کا مسئلہ ہے۔ اگر ہماری یکجہتی قایم ہے تو ہر نمرود و جبروتی کو ہمارے سامنے جلد یا بدیر جھکنا ہی پڑیگا۔

ےعہ فائدہ اٹھانے کی تدابیر اور عملی وقتوں کا تفصیلی خاکہ کھینچا گیا ہے اور ان اخراجات کی تفصیلات درج کیگئی ہیں جو زیر نظر تجویز کو بروئے کار لانے میں عاید ہوں گے۔

شاہ غازی کی تدفین غیر ملکی نمائندوں کی شرکت

بغداد ۵ اپریل۔ آج شاہ غازی والیٔ عراق کو شاہی قبرستان میں ان کے والد مرحوم شاہ فیصل کے بازو میں آرام کرنے کیلئے لٹا دیا گیا۔

پارلیمنٹ کا اجلاس بہت جلد ہوگا کہ جس میں اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ مستقل طور پر کسے نائب حکومت مقرر کیا جائے۔ جنازہ میں تمام اعلیٰ حکام فوجی افسران اور قریبی ممالک کے نمایندے شامل تھے جنازہ چار گھنٹہ تک شاہی عدالت میں رکھا رہا اور لوگ جوق در جوق اپنے محبوب حکمراں کا آخری دیدار کر رہے تھے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے جنازہ میں شرکت کی برطانوی سفیر مسٹر مانک سین کا جنازہ ۷ اپریل کو فوجی اعزاز سے اٹھیگا

ایران کی طرف سے تعزیت

طہران کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ شہنشاہ ایران اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے حکم جاری کیا ہے کہ ایران میں ایک ہفتہ تک ماتم رہے تمام انتظامی اور فوجی عمارتوں کے جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے شاہ ایران اور ان کی بیگم نے عراق کے کمسن بادشاہ اور بیوہ ملکہ کو تعزیتی تار بھیجے ہیں۔

وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین نے دارالعوام میں مسٹر مانک سین کی افسوسناک موت پر اظہار افسوس کیا انھوں نے شاہ غازی کی موت پر بھی رنج و غم کا اظہار کیا۔ آج لندن میں بھی تمام سرکاری عمارتوں کے جھنڈے شاہ غازی کے غم میں سرنگوں کر دئے گئے۔ حکومت عراق نے برطانوی سفیر کے قتل پر علانیہ اظہار افسوس کر دیا ہے۔

موت کا سبب صرف حادثہ تھا

بغداد ۵ اپریل ایک منصف کو شاہ غازی کی موت کے اسباب کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا اس نے تحقیقات کے بعد اپنا فیصلہ دیدیا وہ لکھتا ہے کہ موٹر کا حادثہ بالکل ناگہانی تھا اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس مقدمہ کو ختم کر دیا جائے کیونکہ اس جرم میں ہرگز کسی کا دخل نہیں ہے۔ مجسٹریٹ نے ان دس آدمیوں کی شہادتیں لیں جو اس وقت کار میں موجود تھے اور اب ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

مصر میں لوہے کی کان

قاہرہ ۱۸ مارچ۔ علاقہ اسوان کی پہاڑیوں سے لوہا برآمد کرنے کے امکانات پر حکومت مصر پچھلے سال سے غور کر رہی ہے اس کام کیلئے وزارت مال نے ماہرین فن کی ایک جماعت کو مقرر کیا تھا۔ اس جماعت نے اپنا کام ختم کر کے اب تفصیلی رپورٹ و تجاویز وزارت کے سامنے پیش کر دی ہیں، وزارت اسوقت اس رپورٹ و تجاویز پر غور کر رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ میں ان علاقوں کی تحدید کی گئی ہے جہاں لوہا پایا جاتا ہے پھر اسکے نکالنے کام میں لانے اور اس سے منظم ےعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۶

یورپ کی تشویشناک حالت

اٹلی نے البانیہ پر قبضہ کرنے کے بعد بلقان ٹرکی بحر جبرالٹر. مالٹا پر مشکوک نظریں ڈالنا شروع کردی ہیں جس سے سارے یورپ میں تشویش پیدا ہوگئی ہے. جرمنی و اٹلی کی سرگرمیوں کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ بحرہ روم میں جرمنی بیڑہ جس میں جنگی جہاز تباہ کن جہاز. کروزر. اور آبدوز کشتیاں شامل ہیں. اسپین. پرتگال ہسپانی مراکش وغیرہ میں جہل قدمی کر رہا ہے اور یہ ارشاد ہوتا ہے کہ ہمارے بیڑہ کا بحری پروگرام ایک ماہ کے لئے طے ہوا ہے جو اس طرح چہل قدمی کر کے بحر روم کی آب و ہوا سے اپنے دل و دماغ کو تازہ کرے گا.

ڈوڈ یکنیز یونان کے قریب ۱۲ جزیروں کا ایک گروپ ہے جس پر سنہ ۱۹۱۲ء میں اٹلی کا قبضہ تھا مگر سنہ ۱۹۲۰ء میں اس گروپ پر یونان کا قبضہ ہو گیا ہے اسی کے قریب اٹلی کی فوجیں کثیر تعداد میں جمع ہو رہی ہیں. اسپین کے شمالی مغربی ساحل کے بندرگاہوں اور ہوائی مستقروں پر جرمنی سے بڑی کثیر تعداد میں سامان حرب آرہا ہے.

اسپین میں اٹلی کی فوجیں پہلے ہی سے موجود ہیں اور علاوہ اس کے جنرل فرانکو اس کا اعلان کر ہی چکا ہے کہ وہ اٹلی اور جرمنی کے مفاد کا مقدم خیال رکھے گا. برطانیہ اٹلی سے متعدد بار یہ استدعا کر چکا ہے کہ وہ اپنی فوجیں اٹلی سے ہٹائے مگر اس استدعا کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اٹلی کی فوجیں بدستور اسپین میں موجود ہیں.

اٹلی و جرمنی کے جواب میں فرانس و برطانیہ نے بھی تیاری شروع کردی ہے. فرانس نے اپنے جنگی جہاز جبرالٹر کی حفاظت کے لئے بھیجدیئے ہیں اور برطانیہ نے اپنے بحری روم کا کل بیڑہ مالٹا کے قریب جمع کر دیا ہے اور فلسطین سے فوجیں ہٹا کر مصر کو بھیجدی ہیں جاپان کی نقل و حرکت کی نگرانی امریکہ بحر الکاہل میں کر رہا ہے.

چونکہ اسپین میں جرمنی و اٹلی کے جنگی جہازوں کی موجودگی نے بحر روم کو خطرہ میں ڈالدیا ہے اسلئے برطانوی بندرگاہوں سے جو سوداگری کے جہاز ہندوستان آسٹریلیا اور مشرق بعید بذریعہ نہر سوئز جایا کرتے تھے وہ اب اس راستہ کے بجائے جنوبی افریقہ ہو کر یعنی راس امید ہوتے ہوئے جایا کریں گے.

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بحر روم کسقدر زبردست خطرہ کی حالت میں ہے.

جرمنی اٹلی. اور جاپان کا اتحاد ہے اس کے مقابلہ کے لئے فرانس و برطانیہ ہے اور روس کو شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے. یہ ان حالات سے کافی سے زیادہ پریشان ہے. چنانچہ پریسیڈنٹ روزولٹ نے انہی حالات سے متاثر ہو کر ہر ہٹلر اور سینیور مسولینی سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی جارحانہ سرگرمیوں کو بند کردیں اور کسی ملک کی آزادی کو ختم نہ کریں اور دنیا کو امن و اماں سے بسر کرنے کا موقع دیں؟

مگر پریسیڈنٹ روزولٹ کی اس اپیل کا اٹلی و جرمنی میں مذاق اڑایا جا رہا ہے اور انکی دس سال کی گارنٹی کو احمقانہ تجویز سے تعبیر کیا جا رہا ہے.

ہر ہٹلر نے تو اس اپیل کا سرکاری جواب ابھی تک نہیں دیا ہے. البتہ سینیور مسولینی نے ۲۰ اپریل کو ایک نمائش میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"ہم کسی پر حملہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ اپنا کام جاری رکھنا چاہتے ہیں اس لئے یہ کوشش کہ ہمیں ملزموں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے دس سال کے لئے امن و اماں کی گارنٹی طلب کرنا نہ صرف غیر مناسب بلکہ عین حماقت ہے."

غالباً ہر ہٹلر کے خیالات بھی اسی قسم کے ہونگے اور آجکل میں وہ بھی گوہر افشانی کرنے والے ہیں.

حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ کی غلط اور مشکوک پالیسی کی بدولت حبش. اسپین اور البانیہ کا خاتمہ ہوا اور چین سسک رہا ہے اور سنٹرل یورپ میں چھوٹی چھوٹی جمہوریتوں کا خاتمہ ہوا اس کے نتائج وہی نکلے جو قدرتاً نکلنا چاہیئے تھے. اسی تذبذب کی پالیسی کی بدولت آج جرمنی و اٹلی اس قدر زبردست و طاقتور بن گئے ہیں کہ وہ معمولی قسم کی گیدڑ بھبکیوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے یہ دونوں ڈکٹیٹر سمجھتے ہیں کہ اب تک برطانیہ اور فرانس نے ہمارا کیا کر لیا جو اب ہم ان سے ڈریں یہ ٹھیک ہے کہ اب تک تو فرانس اور برطانیہ پر براہ راست ضرب نہیں آئی ہے بلکہ دوسری کمزور حکومتوں پر زوال آرہا تھا مگر اب خود برطانیہ اور فرانس پر براہ راست زد ہے اور اس موقع کے لئے یہ دونوں طاقتیں جو حقیقت میں عظیم الشان طاقتیں ہیں سب کچھ کرنے کو تیار ہو جائیںگی مگر اٹلی و جرمنی تو جان پر کھیل کر میدان میں کودے ہیں.

بہر حال یورپ کی حالت اس وقت بڑی خطرناک ہے اور فضا میں جنگ کے خوفناک بادل منڈلا رہے ہیں دیکھئے کس وقت دنیا خوفناک و عظیم الشان جنگ میں مبتلا ہو جائے ہمارا خیال ہے کہ اگر جرمنی و اٹلی نے یہ محسوس کر لیا کہ روس بھی برطانیہ اور فرانس کے شریک کار ہو جائے گا اور ہماری معمولی مزید پیشقدمی سے یہ تینوں طاقتیں اعلان جنگ کر دینگی تو یہ دونوں ڈکٹیٹر خاموش ہو جائینگے. اور اپنی مزید فتوحات کو کسی آئندہ موقع کے لئے اٹھا رکھیں گے مگر بخلاف اس کے اگر انکو یہ یقین ہوا کہ روس برطانیہ اور فرانس کے ساتھ شریک نہ ہوگا اور بلقان یا پولینڈ پر حملہ کرنے سے پھر برطانیہ محض ظاہری گیدڑ بھبکی سے آگے نہ بڑھے گا تو ایسی حالت میں اٹلی یقینی طور کا فو پر قبضہ کریگا جو کہ البانیہ اور اٹلی کے درمیان میں ہے اور جرمنی پولینڈ پر قبضہ کرنے کی کوشش کریگا.

بہر حال اگر جنگ عظیم ہو گی تو دنیا ایسے مصائب میں مبتلا ہوگی کہ جس کے خیال سے بھی انسانی عقل چکراتی ہے.

ملازمت ٹیکس بل کے خلاف جلسہ

یو. پی کے ملازمت ٹیکس کے خلاف ۱۶ اپریل کو قیصر باغ بارہ دری میں ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس کا نفرنس نے حکومت یو. پی کی مالی پالیسی پر اتفاق رائے سے تشویش کا اظہار کیا اور ٹیکس دہندوں کے مفاد کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک کمیٹی بھی بنائی گئی ہے جو مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے.

سر تیج بہادر سپرو (پریسیڈنٹ) سر جوالا پرشاد سریواستوا (ڈپٹی پریسیڈنٹ) کیپٹن یو کاک (سکریٹری) نواب چھتاری. نواب سید محمد یوسف مسٹر آر. میزیز. مسٹر ڈنکن. راجہ بہادر آف تلوئی راجہ صاحب جہانگیر آباد. کنور سر مہاراج سنگھ مسٹر خیامنی. نواب محمد اسمٰعیل خاں. رائے بہادر وکرما جیت سنگھ. راجہ میسور دیال سیٹھ.

سر سپرو نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران میں فرمایا کہ حکومت یو. پی ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کا جو ارادہ رکھتی ہے وہ درحقیقت انکم ٹیکس ہے اور اس کا اختیار صوبجاتی لیجسلیچر کو حاصل نہیں ہے آپ نے مزید فرمایا کہ انگلینڈ کے سرکردہ قانون داں بھی اتفاق رائے سے اس بل کو خلاف قانون اور ناجائز قرار دے چکے ہیں اس کا قانونی جواز معلوم کرنے کے لئے پریوی کونسل تک پہونچایا جائے گا. اگرچہ صوبجاتی آزادی کے نافذ ہونے کے بعد پبلک معاملات کے سلسلہ میں میں نے بالکل خاموشی اختیار کر لی تھی لیکن اس معاملہ میں مجھے اپنی خاموشی ترک کرنا پڑی اور وہ نہ صرف اسلئے کہ یہ بل بالکل غیر آئینی ہے بلکہ اس لئے ہے کہ متوسط طبقہ پر یہ بہلا وار ہے. آپ نے نشہ بندی کی پالیسی کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومت ایک کو لوٹ کر دوسرے کا پیٹ بھرنے کی کوشش کر رہی ہے جس جس ملک نے نشہ بندی کی کوشش کی اسے ناکامی ہوئی اگر حکومت یو. پی کو کامیابی بھی ہوگئی تو خزانہ بالکل خالی ہو جائیگا آپ نے فرمایا کہ حکومت مالیات پر قابو پانے اور قانون اور امن و اماں قائم رکھنے میں ناکام رہی ہے اور زمینداروں متوسط طبقہ ہندو اور مسلمانوں کی ہمدردی کھو بیٹھی ہے اور اس کا اخلاقی وقار بالکل جا رہا ہے آپ نے حکومت کو یہ تنبیہ کی کہ اگر وہ اسی طرح کام کرتی رہی تو اس پر جلد ہی تباہی آجائے گی اور صوبہ کو شدید خطروں کا سامنا کرنا ہوگا.

سر سپرو ان بزرگوں میں ہیں کہ وہ کانگریس حکومت کی مذمت کے سوا تعریف کر ہی نہیں سکتے ٹیکس کا دینا ہر شخص کو برا معلوم ہوتا ہے مگر اصل سوال یہ ہے کہ غریب ٹیکس ادا کریں یا امیر اور کون ٹیکس کے ادا کرنے کے لئے زیادہ موزوں ہے. نشہ بندی کے خلاف سر سپرو کا اظہار خیال نہ صرف تعجب انگیز بلکہ افسوسناک ہے.

ہمدردی کھو بیٹھنے کے متعلق صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ ان حضرات کو ہمدردی کب تھی جو وہ کھو بیٹھے.

ریاست راجکوٹ

معلوم نہیں کہ سردار پٹیل نے کس منحوس گھڑی سے ریاست راجکوٹ کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں لیا تھا کہ انتہائی دقتوں کا سامنا ہو رہا ہے.

اس چھوٹے اور حقیر سے مسئلہ کے لئے مہاتما گاندھی کو اپنی جان کی بازی لگانا پڑی اس میں کامیابی ہوئی تو اقلیتوں کا سوال سامنے آگیا ہے. مہاتما گاندھی کا راجکوٹ میں قیام ہے اقلیتوں نے جس طرح گاندھی جی کے خلاف پرارتھنا کے وقت مظاہرہ کیا ہے وہ نہ صرف افسوسناک بلکہ شرمناک بھی ہے.

گاندھی جی کو اس مظاہرہ سے جسقدر تکلیف ہوئی ہے وہ انکے بیان سے ظاہر ہے.

مسلمانوں. گراسیوں. بھاٹیوں اور اچھوتوں کو یہ شکایت ہے کہ انکی نمائندگی ریفارم کمیٹی میں نہیں رکھی گئی ہے.

اس میں شک نہیں کہ سردار پٹیل نے بھی غضب کیا کہ انھوں نے ساتوں نام پرجا پریشد کے بھیجے اور اقلیتوں کا ایک نام بھی نہیں رکھا اسی بنیاد پر ٹھاکر صاحب نے ناموں پر اعتراض کرتے ہوئے چار نام اقلیتوں کو بھیجے. چونکہ اعتراض نہایت معقول تھا اسلئے مہاتما گاندھی نے اس کو محسوس کیا اور وہ اس پر تیار ہوگئے کہ ان چار میں سے تین ناموں کو سردار پٹیل کی فہرست میں داخل کر لیا جائے مگر گاندھی جی نے ان سے یہ چاہا کہ وہ سردار پٹیل کی ٹیم کی حیثیت سے کام کریں مگر اس مطالبہ کو اقلیتوں نے نامنظور کر دیا. ہمارے خیال میں بھی اس قسم کا وعدہ اصولی حیثیت سے بالکل غلط ہے البتہ اقلیتوں میں سے ان لوگوں کو منتخب کیا جاتا جن پر کہ یہ یقین ہوتا کہ وہ پبلک مفاد کے خلاف نہیں جائینگے. حقیقت میں سردار پٹیل سے شروع ہی میں غلطی ہوگئی انکو اقلیتوں کا خیال ہی نہیں آیا اور وہ یہ سمجھے کہ سات آدمی ان کے اور ۳ آدمی ریاست کے اس طرح بحال ہی انکی پارٹی کی رہے گی. اب اقلیتوں کے سوال کے آنے کے بعد سردار پٹیل کی پارٹی اقلیت میں ہوئی جاتی ہے اور علاوہ اس کے ٹھاکر صاحب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ جو ساتوں نام سردار پٹیل نے پیش کئے ہیں ان میں سے چھ نام ریاست کے باشندے نہیں ہیں.

اقلیتوں کے سلسلہ میں ٹھاکر صاحب نے وعدہ کا سوال بھی اٹھایا ہے اور ان کا یہ مطالبہ ہے کہ اس کا فیصلہ بھی چیف جسٹس صاحب سے کرایا جائے. مہاتما گاندھی اس پر تیار ہوگئے ہیں

بہر حال راجکوٹ کا مسئلہ ایک ایسا پریشان کن مسئلہ بن گیا ہے کہ جس نے گونا گوں مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے. اور مہاتما گاندھی کا بیش قیمت وقت ایک بہت معمولی مسئلہ کے حل کرنے میں خرچ ہو رہا ہے جو انکے لئے سوہان روح سے کم نہیں لہذا موجودہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ مہاتما گاندھی کو چاہیئے کہ اس مسئلہ کو معمولی حالات میں چالو کر کے اور کسی دوسرے کے سپرد کر کے خود وہاں سے تشریف لے آویں. کیونکہ اس وقت اہم واقعات کے پیش نظر بہت غور و فکر کی ضرورت ہے.

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

کانگریس ورکنگ کمیٹی و آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس ۲۸ و ۲۹ اپریل کو کلکتہ میں بالترتیب ہونے والے ہیں.

ورکنگ کمیٹی کی ترتیب مہاتما گاندھی کے مشورہ سے ہوگی. مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان جلسوں میں بڑا ہنگامہ ہوگا کیونکہ پنجاب کے لالہ شیام لال نے سبھاش بابو اور سردار سردول سنگھ کو لیشر نے مہاتما گاندھی اور ۱۳ ارکان مستعفی شدہ کے خلاف عدم اعتماد کے رزولیوشن بھیجے ہیں.

اس وقت جبکہ دنیا کا نقشہ بدل رہا ہے اور حالات کا تقاضا یہ تھا کہ ان کا بغور مطالعہ کیا جائے مگر کانگریس کے لیڈروں میں خود جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے جس سے ملک کی بدقسمتی ظاہر ہوتی ہے دیکھئے یہ ذاتیات کی جنگ ملک کو کس تباہی کے غار میں ڈالتی ہے.

آئینہ کانپور

شہر کی فضا

نہ معلوم کانپور کی قسمت میں کیا بدا ہے کہ تقریباً ڈھائی ماہ ہوگئے مگر یہاں کے ہندو مسلمانوں کی دیوانگی ختم نہیں ہونے آتی اگرچہ ہندو مسلمان اپنے اپنے کاروبار کر رہے ہیں. اور کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا مگر شہر کی فضا ابھی تک درست نہیں ہوئی ہے کبھی باجے کا سوال ہے تو کبھی سنگھ کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے. کیا ہندو مسلمان روادارانہ تعلقات کے ساتھ شہر میں رہنا بھول گئے ہیں کیا کانپور کے حالات میں کوئی خاص تبدیلی پیدا ہوگئی ہے. اگر کانپور کے زمین و آسمان وہی ہیں یہاں کی آبادی وہی ہے یہاں کے تمام مذہبی اور سوشل مسائل وہی ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہندو مسلمانوں کے تعلقات میں اسقدر کشیدگی پیدا ہوگئی ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ روادارانہ تعلقات قایم نہیں رکھ سکتے. خدا کے لئے ذرا اپنی عقل سے کام لے کر غور کرو کہ ان روزمرہ کے جھگڑوں سے شہر کے کاروبار اور اسکی عزت و وقار میں کیسا بٹہ لگ رہا ہے اور شہر کی تباہی و بربادی سے باشندگان شہر کو چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان کسقدر عظیم الشان نقصان پہونچے گا.

خدا کے لئے ہندو مسلمانوں ذرا اپنی عقل سے کام لیکر یہ سوچو کہ تم کس طرف اور کس تاریکی میں جا رہے ہو اور اس کا حشر کتنا عبرتناک ہوگا. خدا کے لئے تمام گذشتہ باتوں کو بھول جاؤ اور اپنے شہری فرائض اور ہمدردانہ اور روادارانہ تعلقات کو پھر از سر نو قایم کر کے ایک پُرامن شہری ہونے کا ثبوت دو.

مسلم لیگ کا دانشمندانہ فیصلہ

گذشتہ ہفتہ کیلاش ہوٹل میں مول گنج میں نماز مغرب کے وقت گراموفون بجانے کے سلسلہ میں جو ہندو مسلم تصادم ہونے کا خوف تھا. اس کو حکام نے نہایت حکمت عملی کے ساتھ ۱۵ اپریل تک کے لئے ٹالدیا تھا مگر ۱۶ اپریل کو پھر اس تصادم کا خوف تھا لیکن اس موقع کو ارکان مسلم لیگ نے اپنے دانشمندانہ اقدام سے نہ صرف ٹالدیا بلکہ اس قضیہ کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا اور پبلک کو ہر ایک قسم کے تصادم سے محفوظ کر دیا اور وہ اس طرح کہ انھوں نے ایک اشتہار کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ ہدایت کردی کہ مسلمانوں کو کیلاش ہوٹل سے نماز مغرب کے وقت گراموفون بجنے پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے لہذا انکو چاہیئے کہ وہ اپنی نماز سکون قلب کے ساتھ پڑھیں اور اس موقع پر ارکان مسلم لیگ نے والنٹیریوں کے ساتھ خود آکر مسلمانوں کو پرسکون بنادیا.

ہم سکے لئے ہم سید حسن احمد شاہ سکریٹری مسلم لیگ اور دیگر عہدہ داروں کے دانشمندانہ فیصلہ کی نہ صرف تعریف کریں گے بلکہ انکو مبارکباد دیں گے کہ انھوں نے مسلمانوں کے برافروختہ جذبات پر نہایت حکمت عملی کے ساتھ قابو حاصل کر لیا اس میں کوئی شک نہیں کہ عام طور پر مسلمانوں نے اس مطالبہ کو پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا اور اسلئے مسلم لیگ کے ارکان نے بھی مسلمانوں کو اس پر اعتراض نہ کرنے کی نصیحت کی جو مسلمانوں نے منظور کرلی.

مگر ہم کو اس کے کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ اس موقع پر کیلاش ہوٹل کے مالک یا انکے پس پشت جو جماعت بھی ہو اس نے ایک بہترین رواداری کا موقع ہاتھ سے کھو دیا. کیونکہ مسلمانوں کے اس اعلان کے بعد کہ مسلمانوں کو کیلاش ہوٹل سے گراموفون بجانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے تمام قضیہ کا خاتمہ ہوگیا اور اگر وہ اس موقع پر گراموفون نہ بجاتے تو مسلمانوں کے قلوب میں انکی طرف سے ایک بڑی گنجائش پیدا ہو جاتی اور بہت ممکن ہے کہ یہی رواداری کانپور کے ہندو مسلم تعلقات میں ایک نہایت خوشگوار فضا پیدا کر دیتی. چنانچہ انہیں خیالات کو سامنے رکھکر کام مزید

کیا مزدوروں کی عام ہڑتال پھر ہوگی؟

۱۶ اپریل کو تلک ہال میں مزدور سبھا کی مل کمیٹیوں کی ایک نمائندہ کانفرنس زیر صدارت کامریڈ ایل ایس یوسف منعقد ہوئی شہر کی مل کمیٹیوں کے تقریباً تین سو ممبران کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کانفرنس میں دوسرے رزولیوشنوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا کہ:-

کانپور مزدور سبھا کی مل کمیٹیوں کی یہ کانفرنس اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ مالکان مل نے مزدوروں کی رہائشی زندگی اور انکی جماعت کے خلاف جو چڑھائی کی ہے نہایت استقلال کے ساتھ وہ اسکی مدافعت کرینگے یہ کانفرنس مزدور سبھا کے کارکنوں پر غنڈوں کے حملے کارکنوں کے جلسوں میں خلل ڈالنے کی کوششوں اور بلوے کے بعد عام برطرفی کی شدید مذمت کرتی ہے۔ کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ مزدور اپنی جماعت کی حفاظت کے لئے عام ہڑتال کا عنقریب اعلان کرینگے اسلئے یہ کانفرنس تمام مزدوروں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ۱۹۳۸ء کی شاندار ہڑتال کی سالگرہ کے دن یعنی ۱۵ امئی تک سرخ فوج کے ۲½ ہزار والنٹیر بھرتی کریں، مزدور سبھا کے ۲۰ ہزار ممبر بنائیں اور ایک ہڑتال فنڈ قایم کریں۔

بعض مالکان مزدوروں میں جو کاٹ چھانٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مزدور سبھا کی مل کمیٹیوں کی یہ کانفرنس ان کی شدید مخالفت کرتی ہے اور اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ پارچہ بافی کی صنعت بہت خوشحال کے دور سے گذر رہی ہے مزدوروں میں کاٹ چھانٹ کرنا افسوسناک اور غیر منصفانہ ہے۔

ملازمت ٹیکس بل کیخلاف میموریل

یو پی کی (اکا نپور) سات تجارتی انجمنوں یعنی اپر انڈیا چیمبر آف کامرس۔ یو پی چیمبر آف کامرس مرچنٹس چیمبر آف یونائیٹڈ پراونسیز کانپور۔ انڈین شوگر پروڈیوسرس ایسوسی ایشن ٹی امپلائرس ایسوسی ایشن۔ شوگر مرچنٹس ایسوسی ایشن۔ اور کانپور شوگر بروکرس ایسوسی ایشن نے ہز اکسیلنسی وایسرائے کے پاس ایک میموریل بھیجا ہے جسمیں انکی توجہ حکومت یو پی کے ملازمت ٹیکس بل کی دفعات کی جانب مبذول کرائی گئی ہے اور ان سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ انھیں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۲۱۳ کے ماتحت جو اختیارات حاصل ہیں انکے رو سے وہ مجوزہ ٹیکس کو فیڈرل کورٹ کے حوالہ کریں تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ آیا وہ قانوناً جائز ہے یا نہیں۔

ہندو سنگھ اور نہرو جی

گزشتہ ہفتہ کانپور ہندو سنگھ کا ایک ڈپوٹیشن جسمیں مسٹر رام رتن گپتا۔ بدھو لال مہروترا۔ مدن پرشاد نگم اور رام بہرو سے شامل تھے الہ آباد جاکر پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا۔ اس ڈپوٹیشن نے تقریباً ۳ گھنٹہ نہرو جی سے ملاقات کرکے کانپور کے بلوہ کے حالات اور ہندوؤں پر مظالم کی داستان بیان کی۔ مسجد کے سامنے باجہ کا مسئلہ بھی دوران گفتگو میں آیا کہا جاتا ہے کہ یہ بھی کہا گیا کہ آپ اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر کانگریسی حکومت کو اس طرف متوجہ کریں کہ کسی کے شہری حقوق پامال نہ ہونے پائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے اس ڈپوٹیشن کے خیالات کو نہایت توجہ کے ساتھ سنا مگر معلوم ہوا ہے کہ نہرو جی نے کوئی خاص جواب نہیں دیا۔

ڈاکٹر عبدالصمد کا استعفیٰ منظور مسلم لیگ

کی ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر عبدالصمد ایم۔ ایل۔ اے کا استعفیٰ ورکنگ کمیٹی اور جنرل کونسل کی رکنیت سے منظور کر لیا اب ڈاکٹر صاحب صرف ۲ ر کے مسلم لیگ کے ممبر رہ گئے ہیں۔

ورکنگ کمیٹی کی رکنیت سے مسٹر شیخ محمد قاسم حامد اختر۔ حکیم مختار احمد۔ چودھری محمد ابراہیم اور ڈاکٹر بشیر الدین کے استعفیٰ بھی منظور کر لئے گئے۔ مندرجہ بالا پانچوں حضرات جنرل کونسل کے ممبر رہیں گے۔

مسٹر احمد تقی خاں کا استعفیٰ مسلم نیشنل گارڈ کی کنوینر شپ سے اور مسٹر انور محمد کا استعفیٰ نیشنل گارڈ کی کمیٹی کی کنوینر شپ سے منظور کیا گیا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا ایک جلسہ رائے صاحب مسٹر رام ادھین چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں اسیسنگ آفسر کے نئی جگہ قایم کرنے یا نہ کرنے پر مباحثہ ہوا اور بعد ازاں یہ طے کیا گیا کہ اس جگہ کو نہ قایم کیا جائے اور یہ کام سکریٹری صاحب کے سپرد کر دیا جائے کہ وہ اپنے دیگر کاموں کے ساتھ اس اسیسنگ افسر کے فرائض کو بھی انجام دیں۔

اس جگہ کے لئے ۴۴ درخواستیں آئی تھیں اور کہا جاتا ہے کہ ایک ممبر بورڈ کی بھی درخواست امیدواروں کی فہرست میں تھی۔

موٹر یونین کانگریس

یو۔ پی پراونشل موٹر یونین کانگریس کا پہلا اجلاس ۲۲ اپریل سے ۲۴ اپریل تک تلک ہال میں شیخ حسام الدین میونسپل کمشنر امرتسر و صدر آل انڈیا موٹر یونین کا صدارت میں ہوگا استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مسٹر مدن گوپال ایڈوکیٹ ہیں۔

مسٹر کارنیگی

مسٹر اے۔ ال۔ کارنیگی مینیجنگ ڈائرکٹر مسرس کوپر ایلن ۳۴ سال ہندوستان میں رہنے کے بعد ریٹائر ہوئے ہیں اور انگلستان جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر الوداع کہنے کے لئے معززین شہر کا کافی مجمع تھا۔

زراعتی انجمن

یو۔ پی زراعتی افسران نے ایک انجمن قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسکی منظوری کے لئے حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔

فائرنگ کی تحقیقات

مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۰ اپریل کو دلیل پوروہ اور شراب کی گدی کا پولیس فائرنگ کی تحقیقات کی جس سے یہ ثابت ہوا کہ دونوں جگہوں کی فائرنگ حق بجانب تھی اور پولیس نے حفاظت خود اختیاری کی حیثیت سے فائرنگ کیا تھا۔

چیتے کو لاٹھیوں سے مار ڈالا

گاٹم گاؤں تھانہ موسیٰ نگر کے لوگوں نے ایک چیتے کو لاٹھیوں سے مار مار کر ختم کر دیا۔ اس سلسلہ میں ایک آدمی زخمی ہو کر اسپتال میں داخل ہوا ہے۔ کلکٹر صاحب نے ان لوگوں کو بہادری کے صلہ میں انعام دیا ہے۔

اسکاوٹ عہدہ داران

۱۶ اپریل کو ضلع کانپور ہندوستان اسکاوٹ ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مسٹر جے۔ او۔ این شوکلا بحیثیت ڈسٹرکٹ اسکاوٹس کمشنر اور مسز شکلا بحیثیت گرل گائڈ ڈسٹرکٹ کمشنر منتخب ہوئے ہیں اس موقع پر لیڈی کیلاش سریواستوا پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن نے اسکاوٹ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے یہ اپیل کی کہ اس کے مقاصد کو زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اگریکلچرل مارکیٹ

یو۔ پی گورنمنٹ کی طرف سے اگریکلچرل پراڈیوسرس مارکیٹ بل پیش ہوا ہے اسکی عام طور پر تائید ہو رہی ہے اور مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے بھی اسکی تائید کی ہے۔

کیلاش ہوٹل میں نماز کے وقت باجہ

مول گنج میں کیلاش ہوٹل ہے اور اس کے سامنے سے ذرا ہٹکر ایک مسجد ہے جہاں گذشتہ ہفتہ کیلاش ہوٹل میں عین نماز مغرب کے وقت گراموفون بجانے پر وہاں کے قرب و جوار کے مسلمانوں نے اس پر اعتراض کیا تھا اور بالآخر تصادم کی نوبت آنے والی تھی کہ فوراً حکام پہنچ گئے اور قضیہ اس طرح ختم ہو گیا کہ کلکٹر صاحب نے مسلمانوں سے تو یہ کہا کہ وہ ایک ہفتہ کے اندر عدالت سے حکم امتناعی لاکر باجے کو رکوا سکتے ہیں اور کیلاش ہوٹل کے مالک سے یہ کہا کہ تا حکم امتناعی لانے کے تم باجہ نہ بجاؤ۔

مسلمانوں نے عدالت سے رجوع کرنے کے بجائے سٹیزن کمیٹی سے رجوع کی اور یہ چاہا کہ اس کا فیصلہ سٹیزن کمیٹی سے حاصل کیا جائے مگر اس درمیان میں مدت مقررہ ختم ہو گئی اور ۱۶ اپریل آگئی اور اس دن کیلاش ہوٹل سے نماز مغرب کے وقت باجہ بجنے کا دوبارہ سوال آگیا۔

عام طور پر مسلمانوں کے اس مطالبہ کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا جا رہا تھا اور مسلم لیگ نے بھی اس مطالبہ کو پسند نہیں کیا تھا چنانچہ مسلم لیگ نے نہایت دانشمندی سے کام لے کر اور ہونیوالے ہندو مسلم تصادم کو بڑی خوبصورتی سے ٹالنے کی ایک عاقلانہ کوشش کی اور وہ اس طرح کہ سید حسن احمد شاہ صاحب سکریٹری مسلم لیگ نے ایک نوٹس شایع کیا جسمیں مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ نہایت سکون کے ساتھ نماز ادا کریں اور کیلاش ہوٹل کے گراموفون بجنے پر ہرگز مشتعل نہ ہوں۔ علاوہ اس کے نماز مغرب سے پیشتر تمام عہدہ داران مسلم لیگ مع والنٹیروں کے موقع پر آگئے مسلمانوں نے بھی مسلم لیگ کے حکم کی پوری پوری پابندی کی۔

کامریڈ سنتوش چندر کپور جنرل سکریٹری مزدور سبھا بھی اس موقع پر آگئے تھے اور وہ کیلاش ہوٹل گئے اور انہوں نے وہاں جاکر یہ کہا کہ چونکہ مسلمانوں نے کیلاش ہوٹل سے گراموفون بجنے کے اعتراض کو واپس لے لیا ہے۔ لہذا اب تمہارا اخلاقی فرض یہ ہے کہ تم باجہ نہ بجاؤ مگر مسٹر سنتوش چندر کے اس شریفانہ اور رواداراۃ رویہ کی ان لوگوں نے کچھ پرواہ نہ کی بلکہ اس کے خلاف نہایت غیر معقول برتاؤ کیا اور عین نماز مغرب کے وقت گراموفون بجایا۔

اس موقع پر مسلم لیگ کے عہدیداروں میں سید حسن احمد شاہ سکریٹری مسلم لیگ مسٹر ممتاز احمد لاری ایکٹنگ چیرمین مسٹر شریف الدین وائس پریسیڈنٹ مسٹر منظر مسٹر زیدی میونسپل کمشنر اور دیگر ممتاز لیگرس موجود تھے۔ حکام میں مسٹر انور حسین خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کوتوال شہر مسٹر گکر انچارج کوتوالی اور مسٹر سی۔ ای۔ ایس۔ بل مجسٹریٹ بھی موجود تھے۔

اس سلسلہ میں مسلم لیگ اور مسٹر سنتوش چندر کپور جنرل سکریٹری مزدور سبھا نے جو اشتہار اور بیان شایع کیا ہے وہ درج ذیل ہے:-

مسلم لیگ کا نوٹس

حال کے فسادات میں جو افسوسناک صورت حال پیدا ہوئی اور بالخصوص مسلمانوں کو جو کثیر مالی اور جانی نقصانات برداشت کرنا پڑے اور اس کے بعد بیچارگی کی حالت میں جن مصائب اور پریشانیوں کا غریب مسلمانوں کو مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے اسکا تقاضا ہے کہ ذی فہم قوم اور ملک کا بہی خواہ ان ذرایع کی طرف نہایت سنجیدگی اور ایمانداری سے غور کریں کہ جن سے ان اسباب کے اعادہ کا حتی الامکان سد باب ہو سکے جو وقتی تلاطم اور ہیجانی کیفیت کے محرک ہوا کرتے ہیں۔

مسلمان اور انکی نمایندہ جماعت شہری مسلم لیگ نے ان محرکات کو غیر معمولی حالات میں بھی قابو میں رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے اور عملی ثبوت بھی پیش کیا ہے۔ مسلمانان کانپور اس معاملہ میں قابل مبارکباد ہیں۔

مسلمان اگر یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ قیام امن کی پوری اور تنہا ذمہ داری ان پر نہیں ہے اور نہ یہ ممکن العمل ہے لیکن امن و سلامتی کے مخصوص پیغامبر ہونیکی حیثیت سے انکی مخصوص ذمہ داریاں سر دور ہیں۔ کسی مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے حالات کے اعتبار سے متعدد مواقع ضبط اور تحمل کی آزمایش کے پیدا ہوتے رہتے ہیں جن سے سیاسی شعور بیدار ہوتے ہیں ایسی آزمایشوں میں پورے اترتے ہیں۔ اور مقصد میں بالآخر کامیاب ہوتے ہیں۔

اسوقت ہمارے سامنے کیلاش ہوٹل میں باجہ گراموفون بجنے کا سوال ہے ہم بحیثیت مسلمان جہاں مسلمانوں کے جذبات سے واقف ہوں وہاں صحیح جذبات کو نشوونما دینا قومی فرض بھی سمجھتا ہوں اور اگر ہم اپنے حقوق کا تحفظ ضروری سمجھتے ہیں اور اس سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اسکے حصول کے لئے پوری جد و جہد کے ساتھ ایثار اور قربانیاں پیش کرنیکو آمادہ ہیں تو ہمکو دوسروں کے حقوق کے تسلیم کرنے میں بھی تامل نکرنا چاہیے۔ شہری اور مذہبی حقوق ہر شخص کا فطری اور قانونی حق ہے لیکن اخلاق اور رواداری بھی فرائض انسانی میں داخل ہے۔

اپنے مکان میں باجہ گراموفون بجانا اگرچہ درست ہے اور مالک مکان کا شہری حق ہے لیکن جس صورت سے اسکی ابتدا کیلاش ہوٹل میں عین نماز مغرب و عشا کے وقت موجودہ مکدر شہری فضا میں کی گئی وہ یقینی طور پر اخلاقاً سخت قابل اعتراض اور ناروا ہے۔ اور اس اشتعال آمیز تفریح سے متفق ہر مسلمانوں کے احساسات اور ادائیگی فریضہ عبادت کا کوئی لحاظ نہ کرتے ہوئے اصرار نہایت قابل افسوس اور خلاف منشاء قیام امن ہے۔

اراکین مسلم لیگ نے اس معاملہ کو اخلاقی طور پر باہمی تصفیہ کے لئے حکام و کانگریس کمیٹی و شہری امن کمیٹی و نیز مقامی محلہ کے حضرات کی توجہات مبذول کرا کرا اخلاقی ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کی ہے۔

بالآخر مجلس انتظامیہ شہری مسلم لیگ نے حالات اور اصول مذکورہ کے ماتحت پورے غور و فکر کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ اگر کسی کو اپنی بداخلاقی کے مظاہرے پر شہری حقوق کی آڑ میں اصرار ہے تو مسلمانوں کے لئے شایاں نہیں ہے کہ وہ اس شغل کو اپنے روایتی اخلاق سے دست بردار ہونے کے لئے دلیل بنائے بلکہ مسلمانوں کے مطالبہ شہری و مذہبی حقوق کے لئے تقویت کا باعث ہے۔

مجلس انتظامیہ نے اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہ ناصلہ سے مکان میں گراموفونوں کا بجنا اور کسی سڑک یا عام گذرگاہ پر سنگیت یا باجوں کے گذرنے میں بین فرق ہے یہ تجویز کیا ہے کہ مسلمانان کانپور کیلاش ہوٹل کے گراموفون باجہ سے ہرگز مشتعل نہ ہوں وہ نہایت پرسکون طریقہ پر اپنی نمازیں ادا کریں اور ہر قسم کی براہ راست یا بلا واسطہ متشددانہ کارروائیوں سے قطعی احتراز کریں۔

مسلمانان کانپور سے پوری امید ہے کہ وہ اپنے خادموں کی اپیل پر نہایت سنجیدگی سے غور کرکے پورا اشتراک عمل کرینگے اور اپنی یکجہتی کا بدستور ثبوت دیں گے۔

(کامریڈ سنتوش چندر کپور کا بیان صفحہ ۷ پر ملاحظہ کیجئے)

سنگھ بجایا گیا

خدا خدا کرکے کیلاش ہوٹل مول گنج میں گراموفون بجنے کا مسئلہ ختم ہوا ہی تھا کہ ۱۹ اپریل کو مول گنج کی مسجد کے سامنے والی گلی سے منا مہاراج نامی ایک شخص نے نماز عشا کے وقت سنگھ بجایا جسکی وجہ سے مسلمانوں میں زبردست ہیجان پیدا ہو گیا۔ مگر فوراً ہی سید حسن احمد شاہ سکریٹری مسلم لیگ اور حکام نے تحقیقات کرکے یہ معلوم کر لیا کہ یہ شخص بطور کھیل تماشے کے کچھ پڑھ رہا تھا اور اس کے درمیان میں سنگھ بھی بجا تا تھا مسٹر بی۔ سی معراستی مجسٹریٹ مسٹر آفریدی پی کوملی انچارج۔ اسٹینٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر انور حسن خاں ڈی۔ ایس۔ پی اور مسٹر ایس۔ بی گکر انچارج کوتوالی موقع پر پہونچے اور اس شخص کو سنگھ بجانے سے فوراً روک دیا اور اسکو حکم دیا کہ آیندہ نماز کے وقت ہرگز سنگھ نہ بجانا ورنہ قانونی کارروائی کی جاویگی۔

خدا کا شکر ہے کہ مندرجہ بالا افسران کی مستعدی اور دور اندیشی کی بدولت یہ نیا قضیہ فوراً ختم ہو گیا اور اس سلسلہ میں کوئی ناگوار واقعہ وقوع پذیر نہ ہونے پایا۔

کانپور سٹیزن کمیٹی کا جلسہ

سکریٹری صاحب کانپور سٹیزن کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ کانپور سٹیزن کمیٹی کے جلسے ۱۱ اپریل ۱۹۳۹ء کی کارروائی حسب ذیل ہے کہ:-

"۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء کے جلسے میں کیلاش ہوٹل میں گراموفون بجانے کا مسئلہ پیش ہوا اور اس کو خان بہادر شیخ محمد ابراہیم اور ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے سپرد تحقیقات کے لئے کیا گیا۔

ان لوگوں نے اس جلسہ میں (۱۷ اپریل) بیان کیا کہ سیٹھ خدا بخش صاحب متولی مسجد سے ملاقات کرنے پر یہ معلوم ہوا کہ متولی مذکور کو ہوٹل میں گراموفون بجانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا وہ خط بھی جلسہ میں پیش ہوا کہ جو جلسے کے ایک روز پہلے موصول ہوا تھا اس خط میں کمیٹی کو یہ اطلاع دی گئی تھی کہ متولی مذکورہ بالا نے انکے سامنے (کلکٹر صاحب) بیان کیا ہے کہ انکو مذکورہ بالا ہوٹل میں گراموفون بجانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے جلسہ میں یہ بھی فرمایا کہ سکریٹری مول گنج وارڈ کمیٹی مسلم لیگ نے بھی اسی مطلب کا ایک نوٹس شایع کیا ہے کہ پرائیوٹ مکانات یا ہوٹلوں میں گراموفون بجانے پر کوئی معقول اعتراض نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس جلسہ نے یہ طے کیا کہ مذکورہ بالا صاف صاف واقعات اور حالات کا خیال کرتے ہوئے اس معاملہ میں سٹیزن کمیٹی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے۔

کمیٹی کو امید ہے کہ یہ معاملہ ختم سمجھا جائے گا اور دونوں قوموں کے معمولی تعلقات میں کوئی الجھن نہ پیدا ہوگی۔

ایک غلط فہمی کی تردید

محمد اسحاق خاں ہیڈ کانسٹبل کرنیل گنج کے متعلق ایک مسلمان سوداگر نے سخت گیری کی شکایت کی ہے۔ ہم کو محلہ کرنیل گنج کے معزز باشندگان سے یہ تحقیق معلوم ہوا ہے کہ ہیڈ کانسٹبل مذکور کی یہ شکایت بعض ذاتی عداوت پر مبنی ہے۔ کیونکہ یہ ہیڈ کانسٹبل مذکور نہایت اچھے چال چلن اور تمام طبقوں کا یکساں خیال رکھنے والا اور اپنے فرایض نہایت ایمانداری کے ساتھ ادا کرنے والا شخص ہے۔ ہم کو امید ہے کہ ایسے پولیسمین کی جو کہ ہر طبقہ میں مقبول ہو اپنے فرایض نہایت ایمانداری کے ساتھ ادا کرتا ہو اسکے متعلق اس قسم کی معمولی شکایتوں پر حکام بالا توجہ نہ دیکر اس کو اپنے فرایض ادا کرنے کا پورا پورا موقع دیں گے۔

جیل وزیٹرس

صوبہ کی حکومت نے مسٹر بی۔ ڈی۔ سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ رائے صاحب رام ادھین چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ اور سکریٹری ڈسٹرکٹ کمیٹی پر بز مرس کو بحیثیت سرکاری وزیٹرس کے کانپور ڈسٹرکٹ جیل کے معائنہ کے لئے مقرر کیا ہے۔

علاوہ اس کے مسرس بینی سنگھ گنگا سہائے چوبے اور محمد رفیق صبائی کو غیر سرکاری وزیٹرس کی حیثیت سے ایک سال کے لئے مقرر کیا ہے۔

غلط خبروں سے بے چینی

لچھمن پوروہ میں ایک لڑکے کا زخمی ہونے کا واقعہ اور ایک یکہ والے کی گمشدگی یہ دونوں واقعہ ایسے غلط طریقہ سے مشہور ہوئے کہ جس سے مسلمانوں میں کافی بے چینی پیدا ہو گئی حالانکہ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ لچھمن پوروہ کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپس کی تکرار میں ایک نے دوسرے پر بالٹی کھینچ ماری جس سے وہ زخمی ہوا اور جسکو ہندو مسلم واقعہ سے کوئی واسطہ نہیں اور اسی طرح یکہ والا ابھی جس کا ٹانگہ معہ دیگر تھا وہ اکیلا چھوڑ کر کہیں باہر چلا گیا ہے۔

سبد گل

کوئی ۲۵ سال ہوئے کہ بیٹھے بیٹھے قیصر ولیم کے جی میں یہ سمائی کہ تمام دنیا پر حکومت کی جائے۔ اور جیسے اب میں جرمنی کا شہنشاہ کہلاتا ہوں ویسے ہی دنیا کا شہنشاہ کہلاؤں اسلئے انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فرانس پر حملہ بول دیا۔ لکزمبرگ اور بلجیم نے راستہ روکا۔ لکزمبرگ تو ایک ہی دن میں چور ہوگیا۔ البتہ بلجم نے مقابلہ کیا اور خوب کیا۔ اسی اثنا میں، فرانس، برطانیہ اور روس سے بھی جرمنی کی چھڑ گئی۔ ہوتے ہوتے یہ نوبت پہنچی کہ فرانس۔ برطانیہ، روس۔ جاپان۔ امریکہ۔ اٹلی سرویا۔ مانٹگرو۔ ایک طرف اور جرمنی، آسٹریا۔ ہنگری ترکی وغیرہ ایک طرف چار سال سے کچھ زیادہ عرصہ تک خوب گھمسان لڑائی ہوئی۔ آخر جرمنی اور اس کے دوستوں کی ہار ہوئی اور جیتنے والوں نے جرمنی پر خوب کس کر تاوان لگایا۔ اس کے تمام غیر ملکی مقبوضات چھین لئے۔ اور اس کی تجارت کو زبردست دھکا پہنچایا۔

لڑائی کے بعد حالات نے پلٹا کھایا۔ روس میں تو لڑائی کے دوران ہی انقلاب ہوگیا تھا جرمنی میں لڑائی کے بعد ہوا۔ قیصر ولیم تخت کو چھوڑ بھاگے اور انکی جگہ وان ہنڈنبرگ صدر سلطنت جرمنی بنائے گئے۔ تھوڑے دنوں بعد ہر ہٹلر کا زور بندھا ہٹلر کی خوش قسمتی سے ہنڈنبرگ صاحب مرگئے اور ہٹلر کا راج ہوگیا۔ اٹلی میں بادشاہ تو تخت سے نہیں اترا لیکن وہ شطرنج کا بادشاہ ہوکر رہ گیا اور حکومت کی باگ ڈور سانیور مسولینی کے ہاتھ میں آگئی۔ ہٹلر اور مسولینی کی پہلے آنکھیں ملیں پھر ہاتھ ملے اور پھر دل مل گئے۔ اٹلی کو یہ شکایت تھی کہ ہمیں مال غنیمت میں کافی حصہ نہیں ملا۔ اور جرمنی کے لئے تو خیر دولے کا سامنا تھا ہی۔ دونوں نے ملکر یہ طے کیا کہ لڑائی کے بعد جو کچھ طے ہوا ہے ہم اسے نہیں مانتے کیسے معاہدے اور کیسے صلحنامے یہ سب ڈھونگ ہیں جنکے ذریعہ ہمیں لوٹا گیا ہے۔

اٹلی نے حبش پر ہاتھ مارا اور اس کا صفایا کردیا لیگ آف نیشنز نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے... دکھائے۔ مگر کچھ نہ ہوا تعزیری پابندیاں بھی لگائی گئی تھیں، مگر سانیور مسولینی نے ایسی بھبکی بتائی کہ وہ پابندیاں بھی ہٹالی گئیں اور وزیر اعظم برطانیہ کو یہی کہتے بنا کہ بھئی ہم کیا کریں چاہیئے تو یہی کہ حبش کی مدد کیجائے مگر لڑائی کون مول لے۔

ادھر جرمنی نے ہاتھ پاؤں نکالنا شروع کئے۔ اور پہلے تو ممنوعہ علاقہ میں اپنی فوجیں داخل کرکے معاہدہ رسل ورسائل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے۔ اس کے بعد آسٹریا سے لفظ ورڈائی تو آسٹریا سب سے قریب نظر آیا اسی پر چھاپہ مارا۔ نہ گولی چلی نہ لڑائی ہوئی ایک ہی مطالبہ میں آسٹریا کے چھکے چھوٹ گئے اور ڈاکٹر ششنگ نے یہ کہکر حکومت حوالہ کردی کہ ہم طاقت کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔

آسٹریا کی فتح کو ابھی چند ہی ماہ گذرے تھے کہ زیکو سلاویکیہ کی باری آئی۔ وہاں کے جرمنوں کو ابھارا گیا۔ ہر ہنلین ہر ہٹلر سے ملے آپس میں کھچڑی پکی اور ہر ہٹلر نے اعلان کردیا کہ پہلی اکتوبر کو سوڈٹین لینڈ پر قبضہ کرلیا جائے گا۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر آخر کار قبضہ ہوکر رہا۔

سوڈٹین لینڈ کی فتح کو ابھی چند ہی ماہ گذرے تھے کہ زیکوسلاویکیہ پر بھی آفت آگئی اور تمام علاقہ ہر ہٹلر نے اپنی حکومت میں لے لیا۔ سوڈٹین لینڈ کو قبضہ میں لیتے وقت ہر ہٹلر نے کہا تھا کہ بس اب آگے قدم نہ بڑھاؤنگا مگر جب طاقت ہوتی ہے تو وعدہ اکثر بھول جایا کرتے ہیں۔ ص

ادب لطیف

رہنما، رہنما ہو جا!

از جناب آغا سید رفیق شاہ بلند شہر

رہنمائی کر اے مہربان روشنی میں ایک تاریک بھنور میں ہوں، رات کتنی تاریک ہے اور میں اپنے مکان سے بہت دُور ہوں۔ میں تجھ سے یہ نہیں کہتا تو منزل مقصود تک میری رہنمائی کر، نہیں بلکہ جہاں سے میرا راستہ شروع ہے۔ وہاں میرا ایک قدم رکھدے، یہ ایک قدم کی رہنمائی میرے لئے بہت کافی ہوگی۔

"اے مہربان روشنی! مجھے یاد ہے کہ میں نے اب تک تجھ سے نہیں کہا کہ میری رہبری کر" "میں اپنا راستہ خود پسند کرتا تھا اور اس پر چلتا تھا، مگر اب اے روشن ضیاء، تو مجھے اپنی روشنی دکھا، اور میری راہبری کر"

"مجھے صرف دنیا کے عیش و آرام پسند تھے، اور میں اپنی زندگی تمام لہو و لعب میں گذارتا تھا۔ مگر مجھے یاد آتا ہے کہ اس زمانہ میں بھی تیرا خوف مجھ پر طاری ہوتا تھا"۔ "ایک مادہ خود پسندی کا جو مجھ میں تھا وہ مجھے پھر تجھ سے بیگانہ کردیتا تھا، اور میں تجھے بھول جاتا تھا، یہ تمام باتیں ہوتے ہوئے بھی تو نے مجھ میں بہت اصلاحات کیں، اور میری رہبری کی، مجھے امید ہے کہ تو اب بھی میری راہبری کریگا"

"میں ایک پُرخطر سفر پر جارہا ہوں راستہ میں مجھے کھائیاں ملیں گی، سمندر پار کرنے ہوں گے۔ اور شاید کسی پہاڑی علاقہ سے بھی گزرنا پڑے، یہ سفر میرا تا حیات قایم رہیگا اور رات کی تاریکی دور ہونے کی بھی کوئی امید نہیں ہے میری زندگی کی تاریکی اور رات کا اندھیرا ایک سا ہے، رات کی تاریکی اس وقت دُور ہوگی جب اے روشنی تو چمکے گی، اور میری زندگی کا اندھیرا اُس وقت ختم ہوگا، جب میں دوسری دنیا میں پہنچ جاؤنگا، میں وہاں فرشتوں سے ملوں گا، میں بھی فرشتوں میں سے ایک ہوں، وہیں سے آیا تھا اور وہیں جانا چاہتا ہوں، وہ فرشتے مجھے جلد مسکرا کر اپنی آغوش میں لیں گے، اے مہربان روشنی مجھے بہت جلد اب وہاں پہنچادے"

س بیوقوف عورتیں دنیا میں نہیں ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جب کوئی نوجوان کسی خوبصورت لڑکی سے اظہار محبت کرتا ہے تو ۹۹ فیصدی اس کا مدعا اسے بیوقوف بنانا ہوتا ہے، دوسری طرف لڑکی یہ سمجھتی ہے کہ اس کا ہروار کامیاب ہے۔

آپ پارک میں ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے کسی آنے والی دوشیزہ کو نہایت غور سے دیکھ رہے ہیں، ادھر سے آنے والی لڑکی اتراتی ہوئی آپ کے پاس سے گذر جاتی ہے اور سمجھتی ہے کہ میری نگاہوں میں جادو ہے اور جاتے ہوئے ایک خاص ادا سے آپ کو مڑ مڑ کر دیکھتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ حربہ کامیاب نہیں اس کے چلے جانے پر آپ ایک مضحکہ خیز انداز سے قہقہہ لگاتے ہیں۔ اور چند وقفوں کے بعد آپ کسی دوسرے خیال میں محو ہوجاتے ہیں۔

عام نوجوان کسی لڑکی کو اسلئے نہیں دیکھتے کہ انھیں اس سے عشق ہوجاتا ہے بلکہ لڑکیوں کو بیوقوف بنانے کا ایک نہایت کارآمد ذریعہ ہے۔

عام نوجوان اس چمک دمک سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں، حسن کے معاملے میں کپڑے اور کریم غازہ انکی مدد نہیں کرتے، زیادہ سے زیادہ وہ چند وقفوں کے لئے کسی کو اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہوجاتی ہیں لیکن یہ تمام کھیل تھوڑے عرصہ کے بعد ختم ہوجاتا ہے (باقی صفحہ ۷ کالم ایک)

عالم نسواں

نئے زمانہ کی لڑکیاں

از قلم شوق سرام پوری

آیئے آج میں موجودہ دور کی ترقی یافتہ لڑکیوں سے آپ کی ملاقات کراتا ہوں، وہ دیکھئے ابھی تک کالج کا گھنٹہ نہیں بجا، بہت سی لڑکیاں باہر احاطہ میں پھولوں کی روش پر گشت کر رہی ہیں آپ جانتے ہیں وہ چند لڑکیاں اس طرف کھڑی ہوئی کیا باتیں کر رہی ہیں؟ اس گروہ میں بعض لڑکیاں بہت زیادہ شوخ اور طرار نظر آتی ہیں۔ بعض قدرے سنجیدہ نظر آتی ہیں لیکن ایک نظر دیکھئے تو فوراً معلوم ہوجاتا ہے کہ ان کی لغت میں خاموشی اور سنجیدگی کے الفاظ نہیں ہیں زیادہ بولنا خوب ہنسنا اور مذاق کرنا ان کی خاص عادت ہے ایک سکینڈ کے لئے بھی ایک جگہ مستقلاً کھڑا رہنا ان کے لئے بہت مشکل ہے، بار بار مڑتی ہیں اور اس قدر زور سے ہنستی ہیں جس سے بعض محنتی اور غریب لڑکیوں کے مطالعہ میں رخنہ اندازی ہوجاتی ہے۔ یہ وہ لڑکیاں ہیں۔ جو آپ کو کالج کی چاردیواری میں بہت زیادہ نظر آتی ہیں۔ یہ لڑکیاں اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند سمجھتی ہیں اور یہی نہیں بلکہ انھیں اپنے حسن و جمال پر جس قدر غرور ہو کم ہے۔ بار بار ترچھی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتی ہیں۔ پاس سے اگر کوئی نوجوان آہستہ آہستہ گذر رہا ہے تو وہ اسے بیوقوف بنانا چاہتی ہے۔ بہت جلد اپنی گفتگو کا رُخ بدلکر وہ اُسے غور سے دیکھنے لگتی ہیں اور پھر اس زور سے ہنستی ہیں جس سے بیچارہ شرمندہ ہوکر مُنھ پھیر لیتا ہے۔

زیادہ باتیں کرنا بھی ایک فن ہے بہت کم افراد اس فن میں ماہر ہوتے ہیں لیکن عموماً کالج کے تعلیم یافتہ لڑکے اس فن میں قدرے دسترس رکھتے ہیں۔ لڑکیاں بہت جلد ایسے نوجوان کی گرویدہ ہوجاتی ہیں جو ان کی ضروریات کو پورا کرنے کا اہل نظر آئے یا جو بات بنانے میں کامیاب ہو۔

موجودہ زمانہ میں کالج کی تعلیم یافتہ لڑکیوں کی فطرت میں فیشن پرستی اور بے حیائی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے، اگر آپ کی اہلیہ محترمہ خدا نہ کرے کالج کی چاردیواری میں ہوتے ہوئے عمر سامنے لے چکی ہیں تو اس میں شک نہیں کہ جسقدر آپ کی زندگی بیوی کی ہوشیاری اور چالاکی سے خوشگوار اور امید افزا ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر اس کی بیجا ضروریات کی وجہ سے اور انتہا درجہ کی فیشن پرستی کے سبب بہت سے حد تک تلخ اور نامرغوب ہوجاتی ہے اس ترقی یافتہ دور میں لڑکیوں میں فیشن پرستی اور ظاہری چمک دمک کی اتنی کثرت ہے کہ ان سے گریز کرنا ناممکنات میں داخل ہوچکا ہے اگر آپ کسی کالج کی لڑکی کو بھڑکیلے ملبوسات سے ہٹاکر سادگی کی راہ پر لگا سکیں تو میں سمجھونگا کہ آپ نے ایک مستحکم قلعہ فتح کرلیا یہی نہیں کہ اس فیشن کی انتہا کی وجہ سے لڑکیوں کے اخلاق میں حیرت انگیز تبدیلی ہوجاتی ہے۔ بلکہ اس سے کہیں بڑھ کر یہ روا ج قوم کے حق میں تباہ کن ہے۔

یہ لڑکیاں خاص طور پر پارکوں، ہوٹلوں اور کالج کے دروازے پر بتعداد زائد آپ کو نظر آئیں گی، بعض عورتوں میں آپ دیکھیں گے کہ ایک خاص قسم کی عادت پائی جاتی ہے یعنی جب وہ آپ سے باتیں کرینگی تو کنایۃً ادھر ادھر کی گفتگو میں ٹالتی رہیں گی اس میں وہ اپنے آپ کو بہت زیادہ عقلمند سمجھتی ہیں حالانکہ انھیں یہ معلوم نہیں کہ ان سے زیادہ س

بچوں کی دنیا

پیارا دیس!

از حضرت تاجور نجیب آبادی

ہمارا دیس دیوتاؤں کی سرزمین، پیغمبروں کی جنم بھومی اور گوروؤں، رشیوں کا استھان ہے۔ ہمارے دیس کے پوتر دریاؤں گنگا اور جمنا کا امرت جل زندگی بخشتا ہے۔

ہمارا سب سے اونچا پربت ہمالہ ہے ہمالیہ ہمارے دیس کا مینار روشنی ہے۔ اس کی بلند چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ آکاش سے باتیں کرتی ہے۔ بلندیوں کو ناپنے والے ہوائی جہاز بھی اس چوٹی پر نہ پہنچ سکے۔ ہمالیہ پربت ہمارے ملک کی فصیل یا شہر پناہ ہے۔ ہمارے دیس کی عظمت اور بلندی کے گیت آسمان کے ستارے بھی گاتے ہیں، ہمارے جنگل بن۔ مہابن، اور بندرابن قام پیداوار کے خزانے ہیں۔ ساری دنیا ان خزانوں سے جھولیاں بھرتی ہے مگر ان میں کسی طرح کی کمی نہیں آتی۔

ہمارا دیس کسانوں کا دیس ہے جس میں ساڑھے سات لاکھ دیہات آباد ہیں۔ ان دیہات میں دیس کے ۳۵ کروڑ باشندے بستے ہیں۔

ہمارے دیس کا کسان ساری دنیا کا ان داتا ہے۔ بھارت ورش کا اناج ملکوں ملکوں جہاز میں بھر کر بھیجا جاتا ہے۔

ہمارا دیس دھرتی کا سورگ ہے۔ اسے ہندوستانی جنت نشان کہتے ہیں۔ کشمیر ہمارے دیس کا لہلہاتا ہوا باغ ہے۔ رنگ رنگ کے پھولوں کی پھلواری کشمیر کے نت نئے پھل دنیا کے کسی اور حصہ میں نہیں ہوتے۔ ہم ہندوستانی ہیں اور ہم ہندوستانی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔

بولو بھارت ورش کی جے۔

ص تعداد نمایاں ہے جو پہلے اخبار نویس تھے۔ بلکہ اب بھی کئی فلم ساز اور دوسرے فلمی کام کرنے والے کئی آدمی اخبار نویس ہیں اور فرانس کی انڈسٹری کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اسے اخبار نویسوں کے تجربہ کا فائدہ پہونچ رہا ہے۔

فرانس کی تمام فلم کمپنیوں نے ملکر ایک مرکزی فنڈ جاری کر رکھا ہے۔ اس فنڈ کا استعمال محض ضرورت کے وقت ہی ہوتا ہے اور یہ فنڈ صحیح معنوں میں انڈسٹری کی امداد کررہا ہے۔ اگر کبھی ایسی ضرورت آ پڑنے کہ یہ فنڈ ختم ہوجائے اور پھر بھی فلم سازوں کو روپے کی ضرورت رہے تو پھر حکومت ان کی امداد کرتی ہے۔

ص اب جرمنی نے پولینڈ کی طرف توجہ کی تو ایک بار پھر اتحادیوں کے کان کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ بس اب تک جو ہوا سو ہوا اب آگے قدم نہ بڑھانا نہیں تو جہاد ہوگا۔ پولینڈ بارومانیہ پر تم نے نظر ڈالی اور بس لڑائی ہوئی۔ ہر ہٹلر نے سوچا کہ اب گرمی زیادہ پیدا ہوگئی ہے ذرا دم لے لینا چاہیئے اسلئے سانیور مسولینی کو اشارہ کردیا کہ بھئی میں ذرا آرام کرلوں جب تم اپنے کرتب دکھاؤ۔

سانیور مسولینی افریقہ میں تو حبش پر ہاتھ مار ہی چکے تھے یوروپ میں جو نظر ڈالی تو البانیہ سب سے آسان شکار نظر آیا بس جھٹ کیا تھا ایکدم سے ہوائی جہاز توپیں اور فوجیں بھیجدیں اور آناً فاناً فیصلہ ہوگیا بادشاہ صاحب تخت چھوڑ بھاگے اور اب شاہ اٹلی کا لقب شہنشاہ اٹلی و حبش و البانیہ ہوگیا ہے۔

پردۂ فلم

فرانس کی فلمیں

از مسٹر ڈی۔ وی امرچند

زمانہ تبدیل ہورہا ہے اور اُس کے ساتھ ہی فلم انڈسٹری دن بدن ترقی کرتی جارہی ہے۔ ہر ایک ملک کی یہی حالت ہے، ہر ایک ملک کی فلم انڈسٹری ترقی کررہی ہے، مگر فرانس میں جسقدر سرعت سے ترقی ہورہی ہے اتنی اور کسی ملک میں دیکھنے میں نہیں آتی۔ دنیا کی فلم سازی میں فرانس تیسرے درجہ تک پہنچ گیا ہے، اول نمبر ہالی ووڈ کا ہے، یہاں پوری لمبائی کی اوسطاً ۵۰۰ فلمیں ایک سال میں تیار ہوتی ہیں۔ انگلستان میں یہ تعداد ۲۲۵ ہے اس میں سٹنٹ فلمیں بھی شامل ہیں۔ فرانس کے گذشتہ دس ماہ میں ۱۴۰ ایسی تیار کی ہیں، ۱۹۳۷ء میں اس نے ۱۲۴ اور ۱۹۳۶ء میں ۱۱۶ فلمیں تیار کی تھیں۔ فرانس میں تیار ہونے والے فلموں کی تعداد ثابت کرتی ہے۔ کہ فلم انڈسٹری کس سرعت کے ساتھ ترقی کررہی ہے اور اس کے ساتھ ہی فرانسیسی فلموں کے لئے بین الاقوامی مارکٹ دن بدن بڑھتی جارہی ہے، پیرس کے تمام سنیما گھروں میں عام طور پر فرانسیسی فلمیں ہی چلا کرتی ہیں۔ پیرس میں دنیا کے ہر حصہ سے لوگ آتے ہیں اور وہ یہ فلمیں دیکھتے ہیں۔ چونکہ یہ فلمیں اچھی ہونے کی وجہ سے پسند کی جاتی ہیں اس لئے ان کے دل میں فرانسیسی فلموں کے لئے شوق بڑھتا جاتا ہے۔

وینس میں بھی ہر سال فلموں کی جو بین الاقوامی نمایش ہوتی ہے ان میں فرانس کی فلموں کو ہر سال میڈل ملتے ہیں اور ایسی فلموں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ کوئی بھی سال ایسا نہیں گذرا جب کہ دنیا کی سال رواں کی بہترین فلموں میں فرانس کی فلموں کا نام نہ ہو۔

حکومت کی امداد

مغربی ممالک کی بہت سی حکومتیں فلم انڈسٹری کی مدد کرتی ہیں، مگر حکومت کی طرف سے جس قدر امداد فرانس کی اس صنعت کو حاصل ہے اس قدر امداد کسی اور ملک کی اس صنعت کو حاصل نہیں، وہاں کی فلم کمپنیوں میں باقاعدہ طور پر حکومت کی طرف سے کافی روپیہ لگایا گیا ہے اور حکومت اس وجہ سے کہ ان کا سرمایہ لگا ہوتا ہے ان کی نگرانی بھی خود کرتی ہے۔

اس وقت فرانس میں چار ہزار سنیما گھر موجود ہیں، ان سنیما گھروں میں ...... ۲۲ آدمی بیک وقت سنیما دیکھ سکتے ہیں۔ فرانس کے سنیما گھروں کے ٹکٹ تمام یوروپین ممالک سے کم رکھے گئے ہیں۔ اس کے باوجود اب ...... ایک کروڑ پونڈ سالانہ باکس آفس سے آمدنی ہے۔

فرانس کے بہت سے دیہات میں ۴۰۰ دیہاتی سنیما گھر ہیں۔ وہ مختلف دیہات میں پھر کر اچھی اچھی فلموں کی نمائش کرتے ہیں۔ ان سفری سنیما گھروں کا مفید نتیجہ نکل رہا ہے اور عوام کے دل میں فلمیں دیکھنے کا شوق پیدا ہورہا ہے اور قصبوں میں بھی سنیما گھر کھلنے لگے ہیں۔

ایک تو یہ حالت تھی کہ فرانس کی فلمی صنعت دیوالیہ ہورہی تھی اور ایک وقت ایسا آگیا تھا جبکہ سارے فرانس میں ایک بھی فلم کمپنی نہ رہی تھی۔ مگر اب یہ ملک اس صنعت میں دنیا میں تیسرے درجہ پر ہوگیا ہے اس وقت وہاں کی فلموں میں صرف ۲۰۰۰۰ پونڈ سرمایہ لگایا ہے مگر اس کے باوجود صنعت دن بدن ترقی کرتی جارہی ہے۔ انگلستان کی فلم انڈسٹری میں اتنا روپیہ تو فضولیات پر ہی ضایع کردیا جاتا ہے مگر فرانس میں اس سرمایہ سے صنعت اب تک قایم ہے اور اس سے فائدہ زیادہ سے زیادہ اٹھایا جارہا ہے۔

فلم سازوں نے اور اس صنعت سے تعلق رکھنے والے دوسرے اصحاب میں ایسے اشخاص کی ص

اقوالِ زرّیں

صحت کیلئے چند ہدایتیں

جب سے غذا کی تدبیر سے کام چل جائے. دوا کا نام نہ لیں.

چھینک آنا صحت کی علامت ہے. لیکن اس کی کثرت تکلیف ہے.

سیاہ رنگ کا کپڑا آفتاب کی شعاعوں کو پورے طور پر اپنے اندر جذب کر لیتا ہے. اس لئے گرمی میں کالے رنگ کا کپڑا نہیں پہننا چاہیئے.

نشہ آور اشیا کا استعمال وبال جان ہے اور عادی ہونا اپنی عمر کو کم کرنا ہے.

بھوک کے وقت پانی پی لینا اور پیاس کے وقت کھانا کھانا مضر صحت ہے.

حقیقی آتشک زدہ مریض مار سیاہ کی طرح سر سے پاؤں تک زہریلا ہوتا ہے.

کھانے کے ساتھ کثرت سے پانی پینا بدہضمی کرتا ہے،

بکثرت سونا کاہل اور کند ذہن کر دیتا ہے.

موجِ تبسّم

تاریخ داں:۔ تواریخی کتابوں کی ریسرچ سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ پہلے آدمی درباروں میں جاتے وقت چہروں پر زرد رنگ مل لیا کرتے تھے

سائنسداں:۔ اسی لئے کہ ڈر کے مارے جب چہرہ زرد ہو جائے تو کوئی بھانپ نہ سکے.

دو دیہاتی بمبئی کی سیر کو گئے. شام کے وقت سڑکوں پر چھڑکاؤ والی موٹر نکلی. ان بیچاروں نے ایسی گاڑی بھلا پہلے کب دیکھی تھی.

ایک نے کہا اے بدھو! دیکھا گاڑی کا سارا پانی بہا جا رہا ہے، ذرا ٹھہرنا، میں گاڑی والے سے جا کر کہدوں:

بدھو تھا ذرا ہوشیار جھٹ بول اٹھا واہ یار سدھو! تو بھی عقل کا پورا ہی نکلا یہ پانی پیچھے سے اسلئے بہ رہا ہے کہ کوئی شریر لڑکا پیچھے سے چڑھنے کی کوشش نہ کرے۔ اب سمجھے!

نئی روشنی کی تعلیم یافتہ بیوی نے شادی کے چند روز بعد اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر اپنے خاوند کے سامنے رکھا.

خاوند روٹی کا ٹکڑا منہ میں ڈالتے ہوئے اور پھر تھوکتے ہوئے بولا.

اس کا ذائقہ تو عجیب و غریب ہے"

بیوی:۔ ذرا روٹی جل گئی تھی اس پر میں نے زمبک لگا دیا ہے.

دلچسپ معلومات

فوری ضرورتوں کیلئے فصل کی تیاری

جنگ کی صورت میں برطانیہ نے اپنے رفاہ اور حفاظت کا جو پروگرام تیار کیا ہے اس میں بہم رسانی خوراک کا بھی ہے، اس مطلب کے لئے سائنسدانوں نے جو تجربات کئے ہیں وہ کامیاب ہوئے ہیں، بڑے بڑے طشتوں میں مٹی ڈالکر اس میں بیج دبا دیئے جاتے ہیں جو کہ کھاد کا کام دیتے ہیں یعنی ان کے اوپر بعض قسم کے نمک چھڑک دیئے جاتے ہیں. فصل کو فوراً لگ آتی ہے. اور آٹھ دس دن کے اندر فصل تیار ہو جاتی ہے. جو کہ سورج کی روشنی کے بغیر پک جاتی ہے اور اسی طرح ہنگامی ضرورت کے لئے سبزیاں پھل، اور غلہ پیدا کیا جا سکتا ہے

مکئی کے ڈنٹھلوں سے کپڑا

حال ہی میں کوشش کی گئی ہے کہ سائنس کے بعض اصولوں سے کام لیکر مکئی کے ڈنٹھلوں سے کپڑا تیار کیا جائے اب ایک حد تک کامیابی حاصل کر لی گئی ہے.

قریب ترین ستارہ

الفلنٹوری وہ ستارہ ہے جو زمین سے سب ستاروں سے زیادہ قریب ہے، مگر اس کی روشنی بھی چار برس ۵ ماہ میں ہم تک پہنچتی ہے.

افسانہ

سسرال

مزاحیہ

از جناب رام سروپ بھٹناگر ماسٹر مڈل اسکول چندوسی

یہ ایک عجیب غریب مقام ہے کہ آدمی اس کے نام سے جسقدر خوش ہوتا ہے. عورت اسی قدر اس کے نام سے شرماتی ہے. عورت کو سسرال جزائر انڈمان کے جیل خانہ سے کم نہیں، لیکن مرد کی نگاہ میں اسی مقام کی وقعت کشمیر یا سوئٹزرلینڈ سے بھی زیادہ ہے. وہ پیرس کے بازاروں میں سیر کرنے کے مقابلہ میں سسرال کی گلیوں میں چکر لگانا پسند کرے گا. شاید کسی شاعر نے اسی خیال کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ادا کیا ہے.

لاؤں خاطر میں نہ میں سلطنت ہفت اقلیم
اس گلی کی جو میسر ہو گدائی مجھکو

سسرال کے مقابلہ میں متبرک مقامات کی زیارت بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی. اس کی بھی کوئی خاص وجہ ہوگی.

ظاہرا تو صرف یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ ان مقدس متبرک مقامات کی سیر کرنے کا جو ثواب ہوتا ہے وہ بعد وفات ہوتا ہے اور ہر شخص یہ کہکر یقین دلاتا ہے کہ تمہاری نجات ہو جائیگی اور بعد مرنے کے جنت میں جاؤ گے.

یہ کس نے دیکھا، اور کس نے برتا. ہم کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ جنت کس سمت کو ہے اور وہاں تک کا راستہ بذریعہ ریل یا موٹر لاری. یا ہوائی جہاز یا پیادہ یا کس طرح طے ہوتا ہے. کیا کوئی یہ بتا سکتا ہے کہ وہاں کو واپسی ٹکٹ ملتا ہے یا نہیں. کرسمس ڈے کی تعطیل میں وہاں جانے کو کنسیشن بھی ملتا ہے یا نہیں. نیز جو اصحاب وہاں سکونت پذیر ہیں ان کو کس کس قسم کے آرام نصیب ہیں، ناشتہ میں دوپہر کے کھانے میں، نیز سہ پہر کے وقت میں، شام کے ٹائم میں کیا کھانا ملتا ہے، وہاں کا منتظم کون ہے اور وہاں پر ان لوگوں سے وہ کس قسم کا کام لیتا ہے یا مفت ہی میں یہ غذائیں کھانے کو ملتی ہیں نیز وہاں رہنے کی مدت تا ابد ہے. یا کسی دھرم شالہ کی طرح پانچ یا سات یوم کی مدت مقرر ہے. وہاں کے داخلے کی فیس کیا ہے.

الغرض جتنی باتیں ہیں سب پردۂ راز میں ہیں. اور ہم کو اس کی معلومات حاصل نہیں. البتہ مذہبی لوگوں سے اس کی مدح سرائی سنتے سنتے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ کوئی پر فضا مقام ہے لیکن وہ جان دے کر ملتا ہے. ہمارا بدن جو ہمارے ہر ایک کام کا آتا ہے اور جس کو راحت و آرام پہنچانا ہماری خوشی کا باعث ہے. وہ اس کے لطف اٹھانے سے محروم ہے. چنانچہ غالب نے فرمایا ہے.

ہمکو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

لیکن سسرال جس کو بہشت کا خطاب قدیم زمانہ سے مل چکا ہے وہ عظیم الشان مقام ہے کہ یہاں ہم ہمیشہ آرام اٹھا سکتے ہیں اور ایک لحاظ سے یہ مقام جنت سے بھی بڑھا ہوا ہے. کیونکہ ہم کو اس کی سمت کرایہ. فاصلہ، نیز واپسی ٹکٹ کی معیاد اور وقت وغیرہ تمام امور سے آگاہی ہے اور اس سے ہم اپنی زندگی میں متعدد بار لطف اندوز ہو سکتے ہیں. جنت کی نسبت تو صرف سننے میں ہی آتا ہے کہ وہاں کچھ کام کرنا نہیں پڑتا لیکن یہاں پر یہ اصلی صورت میں موجود ہے. کہ بجز کھانے سونے کی یا ہضم کرنے کے یا چارپائی پر دراز ہو جانے کے کوئی کام ہی نہیں.

چار وقت تو معمولی طور سے کھانا ملتا ہے اور اگر کسی کے دروازے پر چہل قدمی کرتے ہوئے پہنچ جاؤ تو چاء اور پان وغیرہ سے وہ بھی باہر نہ ہوگا. اس کے علاوہ جنت میں تو لاتعداد آدمی جمع ہوں گے. اکیلے ہندوستان میں تیس کروڑ کی آبادی ہے تو کیا اس میں ایک کروڑ بھی نیک بندے نہ ہونگے. جب ایک کروڑ آدمی ہندوستان سے جانے کے مستحق ہوگئے تو چین ریاستہائے متحدہ یورپ کا مغربی حصہ. نیز افریقہ کے حبشی غرب الہند کے ریڈ انڈین. ٹنڈرا کے ساموئیڈی اور اسکیمو اسٹیپ کے خرگیز. نیوزی لینڈ کے ماؤری وغیرہ وغیرہ انسان بھی تو یہاں جانے کے مستحق ہونگے.

الغرض خیال کو وسعت دی جائے تو وہاں کی آبادی کسی جنگ عظیم کی چھاؤنیوں سے کم نہ ہوگی اس میں اول دوم سوم. چہارم کے مدارج میں خود کو بڑی کشمکش ہوگی. لیکن سسرال ان تمام صورتوں سے مبرا ہے. وہاں پر اکیلے. صرف تنہا. فقط ہم ہوتے ہیں. کوئی رقیب نہیں چاہے جتنا کھاؤ، چاہے جتنا سوؤ چاہے کتنی ہی شیخی بگھارو. فرعون زماں بنو. کوئی مزاحمت کرنے والا ہی نہیں سچ ہے اس مقام پر انسان اپنی اصلی حالت میں نہیں رہتا، بلکہ وہ اپنی ہستی سے ہزاروں میل آگے بڑھ جاتا ہے، یہاں جا کر وہ محکوم سے حاکم. نوکر سے آقا. آدمی سے فرشتہ. مفلس سے دولتمند. جاہل سے عالم بدصورت سے خوبصورت، مختی اور جفاکش سے نازک بدن بن جاتا ہے. ہزاروں کوس پیادہ سفر کرتا ہو لیکن یہاں بلا سواری ایک قدم چلنا گوارا نہ کرے گا. یہی مقام اس کو بڈھے سے نوجوان اور نوجوان سے شیرخوار معصوم بچہ بنا دالتا ہے. ہاتھوں میں رعشہ. بدن پر جھریاں الغرض تمام اعضا جواب دیکر رخصت ہونے کی تیاریاں کر چکے ہوں اور بڑھاپے کی آمد آمد ہو. مگر یہاں اسکا شمار بائیس سالہ نوجوان میں ہے. جب وہ شرارت کے مجموں یعنی اپنی سالیوں میں جن کے ایک ایک روئیں سے شرارت کی شعاعیں نکلتی ہیں جا کر بیٹھتا ہے تو خود کو راجہ اندر سے کم نہیں سمجھتا: اور اسوقت وہ جنت کے تمام سکھوں کو اس پر صدقہ کرتا ہے. اور زبان پر حسب ذیل شعر ہوتا ہے.

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

لیکن یہ تمام راحتیں. یہ تمام صورتیں. یہ تمام سامان عشرت جس متبرک ہستی کی وجہ سے ہیں. وہ بیوی یا اہلیہ محترمہ کے نام سے موسوم ہے ان کی موجودگی گویا سسرال کو جنت سے کئی گنا زیادہ بڑھا دیتی ہے انکے روبرو سسرال کے قصیدے پڑھے جاؤ اور وہاں کے ایک ایک بشر کو مع مناسب القاب آداب کے یاد کئے جاؤ اور وہاں کی ایک ایک بات میں مبالغہ سے کام لئے جاؤ گویا تمام عمر نوجوان بنکر وہاں کے لطف سے مستفید ہو سکتے ہیں، لیکن اگر شامت اعمال سے انکی زیست کا پیمانہ لبریز ہو جائے اور وہ خلاف امید قبل از وقت ملک عدم کا سفر اختیار فرمائیں تو یہی باعصمت مقام دوزخ کا نمونہ بن جاتا ہے اور یہاں کا ایک ایک چپہ مخالفت پر آمادہ ہو جاتا ہے. یہاں کا ایک ایک مکین نگاہ میں خار کیطرح کھٹکتا ہے. وہ شرارت کی چلتی پھرتی مورتیں جو پہلے کن انکھیوں سے دیکھ دیکھ کر تبسم کرتی تھیں. آنکھوں میں آنسو بہا کر غم و الم کی داستان کو از سر نو دہراتی ہیں. اس وقت سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں کہ اہلیہ مرحومہ کی ذات و صفات میں ایک مرثیہ لکھکر انکے روبرو پڑھکر خود بھی آہ بکا کیجیئے. اسی وجہ سے دور اندیش ہستیاں چند روزہ عیش کو

راجکوٹ میں مہاتما گاندھی کیخلاف مظاہرہ

راجکوٹ ۱۶ر اپریل۔ آج تقریباً ۵۰۰ مظاہرہ کرنے والوں کے ایک گروہ نے جس میں گراسیا اور مسلمان شامل تھے مہاتما گاندھی کو گھیر لیا جبکہ وہ شام کی پرارتھنا کے بعد راشٹریہ شالہ سے جا رہے تھے ہجوم کے گھیرنے سے قبل مہاتما جی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پرارتھنا میں شریک ہونے کے لئے راشٹریہ شالہ پہنچے۔ مظاہرہ کرنے والے سیاہ جھنڈے ہلاتے ہوئے اور "جاگیرداری ہے" جیسے نعرے لگاتے ہوئے جلوس کی شکل میں روانہ ہوئے اور راشٹریہ شالہ کے قریب پہنچے۔ پھر وہ اس باڑ کے قریب قطار باندھ کر کھڑے ہوگئے۔ جو کہ راشٹریہ شالہ کے گرد لگی ہوئی تھی۔ وہ برابر نعرے لگاتے رہے جبکہ پرارتھنا ہو رہی تھی لیکن ہجوم کے شور و غل مچانے کے باوجود پرارتھنا جاری رہی۔

پرارتھنا کے بعد مہاتما گاندھی نے اس کار میں بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ جو کہ ڈاس کے قریب ہی ان کے انتظار میں کھڑی ہوئی تھی اور وہ مظاہرہ کرنے والوں کے پاس تشریف لے گئے۔ پرجا پریشد کے کارکنوں نے وینز کچھ اور آدمیوں نے مہاتما جی کے گرد گھیرا ڈال دیا لیکن پھر بھی گڑبڑ ہوئے بغیر نہیں رہ سکی۔ مظاہرہ کرنے والے مہاتما جی کی جانب بڑھتے ہی گئے۔ اور اس تنگ پھاٹک کا راستہ بند ہوگیا۔ جہاں مہاتما جی کھڑے تھے۔ مظاہرہ کرنے والوں میں سے کچھ لوگ تشدد پر آمادہ نظر آتے تھے اس لئے مہاتما جی کی سلامتی کی جانب سے کسی قدر تشویش پیدا ہوئی ہزاروں آدمیوں کے چلنے پھرنے سے جو گرد و غبار اڑا اس سے مہاتما جی کو بڑی پریشانی ہوئی۔ جب تک مہاتما جی سڑک تک پہنچے مظاہرہ کرنے والوں نے انکو چاروں طرف سے بالکل گھیر لیا۔ چند منٹ کے لئے مہاتما جی نے اپنی آنکھیں بند کر لیں فوراً ایک گلاس پانی ان کے لئے منگوایا گیا۔

کچھ منٹ کے بعد مہاتما جی کار کی جانب بڑھے ان لوگوں کی جانب مخاطب ہوتے ہوئے جنہوں نے مہاتما جی کو مظاہرہ کرنے والوں سے بچانے کے لئے ان کے گرد گھیرا ڈال رکھا تھا۔ مہاتما جی نے کہا۔ میں اس کے مقابلہ میں دشمن کی زیر حفاظت جانا پسند کرونگا۔

اس کے بعد مہاتما جی مسکراتے ہوئے کار میں بیٹھ گئے۔ جو کہ خاص سڑک پر کھڑی ہوئی تھی۔ کار مہاتما جی کی قیام گاہ کی جانب روانہ ہوئی اس کے بعد مظاہرہ کرنے والے منتشر ہوگئے۔

مہاتما جی کا بیان

راجکوٹ ۱۶ر اپریل۔ ہجوم کی ہلڑ بازی کے سلسلہ میں مہاتما جی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے،

آج شام کے مظاہرہ کے سلسلہ میں میرے دل کو جس بات سے بہت زیادہ تکلیف ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ مظاہرہ کرنے والوں نے مظاہرہ کے لئے ایک ایسا وقت منتخب کیا جو کہ میرے لئے دن کا ایک گمبھیر کے تھا تمام ہندوستان کو یہ معلوم ہے کہ سالہا سال سے میں شام کے وقت ہجوم کی موجودگی میں پرارتھنا کرتا رہا ہوں اور اس میں کبھی کوئی دن خالی نہیں گیا۔ انھوں نے مجھے پریشان کرنے کے لئے میرے پرارتھنا کا ہی وقت کیوں منتخب کیا۔ پھر ان بیشمار مردوں عورتوں اور بچوں نے جو کہ دن کے ختم ہونے پر پرماتما سے پرارتھنا کرنے آئے تھے کیا قصور کیا تھا کہ ان کی پرارتھنا میں اس طرح خلل ڈالا گیا۔ جب انھوں نے یہ دیکھ لیا کہ میں پرارتھنا کے سوائے اور کسی کام کے لئے باہر نہیں جاتا تو انہوں نے صرف اس وقت سیاہ جھنڈے ہلانا اور نعرے لگانا کافی کیوں نہیں سمجھا جبکہ میں اس جگہ داخل ہوا جہاں پرارتھنا ہو رہی تھی۔ اگرچہ اسے بھی اچھا سلوک نہیں کہا جا سکتا تھا لیکن مظاہرہ کرنے والے برابر خوب زور و شور سے نعرے لگاتے رہے جب تک کہ پرارتھنا ہوتی رہی اور یہ سب لوگ میرے ہی ہم وطن تھے میں تو پرارتھنا کے لفظوں کی جانب اپنا دل لگانا چاہتا تھا لیکن ان مظاہرہ کرنے والوں کے شور و غل کی آوازیں تیروں کی طرح میرے دل میں چبھ رہی تھیں۔ مجھے ایسی شکتی حاصل نہیں ہے کہ میں بیرونی شور و غل کی پرواہ کئے بغیر سوچ سکوں۔ مظاہرہ کرنے والے یہ جانتے تھے کہ اگر انھوں نے اپنا مخالفانہ مظاہرہ اور اپنی ناراضگی دکھانے کے لئے مجھے اپنے جلسہ میں شرکت کے لئے بلایا ہوتا تو میں وہاں ضرور جاتا اور انھیں مطمئن کرنے کی کوشش کرتا۔

میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے کوئی وعدہ خلافی نہیں کی۔ جہاں تک مجھے علم ہے میں نے اپنی تمام پبلک اور پرائیوٹ زندگی کے اندر کبھی وعدہ شکنی نہیں کی۔ اور اس معاملہ میں تو وعدہ خلافی کے لئے کوئی وجہ ہی موجود نہیں ہے۔

ٹھاکر صاحب کے نام مہاتما جی کی چٹھی

مہاتما گاندھی نے۔ ریفارمس کمیٹی کے لئے پرجا پریشد کے سات نمائندوں کے نام پیش کرتے ہوئے ٹھاکر صاحب راجکوٹ کو گجراتی میں ایک چٹھی بھیجی ہے جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

نامدار ٹھاکر صاحب! آپ کی ۱۰ر اپریل کی انگریزی کی چٹھی کے جواب میں مجھے آج لکھنے کی فرصت ہوئی ہے۔ مجھے یہ دیکھکر افسوس ہوا کہ آپ نے اپنے سر سے ذمہ داری کو اتار دیا آپ نے مسلمانوں اور بھیاتوں کے جن ناموں کے متعلق لکھا تھا۔ وہ آپ ہی کے غور کئے ہوئے تھے میرے وعدہ کے صرف ایک ہی معنی تھے اور ایک ہی ہو بھی سکتے تھے۔ وہ یہ کہ میں اس طریقہ سے آپ کی امداد کرونگا۔ کہ چیف جسٹس کا آپ کے خلاف فیصلہ دینے کے باوجود آپ کا وعدہ قایم رہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ میرے الفاظ سے یہ معنی کیونکر اخذ کئے جا سکتے ہیں۔ میں نے ایک ایسی چیز دینے کا وعدہ کر دیا۔ جسے دینے کا مجھے اختیار نہیں۔ میں سردار پٹیل اور پرجا پریشد کے پرستی کی حیثیت سے کام کر رہا ہوں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھتا کہ جس سے ان کا مجھپر بھروسہ نہ رہے۔ لہذا میرے وعدے کے صرف ایک ہی معنے تھے اور ایک ہی ہو بھی سکتے تھے۔ وہ یہ کہ اگر آپ ان لوگوں کے نام رکھنا چاہتے ہیں تو میں اس شرط پر سردار پٹیل کی جانب سے آپ کو امداد پہونچاؤنگا۔ کہ سردار پٹیل کے نامزد کئے ہوئے آدمی اکثریت میں ہیں گے میرے خیال میں اس کے سوا اور کوئی معنی اس سے اخذ نہیں کئے جا سکتے۔

بدقسمتی سے آپ نے ایک عجیب غریب قدم اٹھایا ہے آپ نے مجھ پر یہ ذمہ داری ڈالدی ہے کہ میں آپ کے نامزد کئے ہوئے آدمیوں کو بھی سردار پٹیل کے نامزد کئے ہوئے آدمیوں کی فہرست میں شامل کردوں۔ آپ میرے وعدے سے ایسے معنی اخذ کر رہے ہیں جو کہ بالکل غلط ہیں اور جو اس حق کو بالکل بیکار بنا دیں گے جسے سردار پٹیل نے حاصل کیا ہے۔ یہ دھوکہ کی بات ہے۔ اگرچہ آپ کی چٹھی ملنے سے میرے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کہ میں سردار پٹیل کی جانب سے آپ کے روبرو نام پیش کر دیتا۔ تاہم میں نے آپ کے نامزد کئے ہوئے چار اصحاب میں سے تین سے یہ درخواست کی کہ اگر وہ سردار پٹیل کے نامزد کئے ہوئے آدمیوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرانا چاہتے ہوں۔ تو وہ ایک ٹیم کی حیثیت سے کام کرنا قبول کریں مجھے اس معاملہ میں ناکامی ہوئی۔ آپ کی نامزدگیوں کا میں جسقدر احترام کر سکتا تھا میں نے کیا۔

آپ نے اپنی چٹھی میں چوتھا نام بھی درج کیا ہے میں نے مدن موہن کو یہاں آنے اور مجھ سے تبادلہ خیالات کرنے کی تکلیف دینا پسند نہیں کیا کیونکہ وہ خود بھی ہریجن نہیں ہیں۔

اس امر سے کہ آپ کے نامزد کئے ہوئے چار آدمیوں کو سردار پٹیل کے نامزد کئے ہوئے آدمیوں کی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہ مطلب اخذ نہیں کرنا چاہئے۔ کہ سردار پٹیل کے نامزد کئے ہوئے آدمی مسلمانوں، بھیاتوں، ہریجنوں اور دیگر آدمیوں کے مخصوص اور جائز حقوق کی حفاظت نہیں کریں گے۔ جہاں تک اس کمیٹی کا اور پبلک خدمت کا تعلق ہے۔ ان کے دل میں کسی خاص فرقہ یا طبقہ کا خیال نہیں ہے ان کے سامنے صرف راجکوٹ کی تمام آبادی کی بہبودی کا خیال در پیش ہے۔ ان ہی کو صرف کمیٹی میں اسلئے شامل کیا گیا ہے کہ ان کی انجمن نے عوام کو ان کے حقوق دلانے کے لئے جدوجہد کی

پرجا پریشد کے نمائندوں کے نام

اسی بات کو مدنظر رکھکر آپ نے سردار پٹیل یا پرجا پریشد کو یہ حق دیا کہ وہ ریفارمس کمیٹی کے لئے ۷ آدمیوں کو نامزد کریں۔ جو لوگ نامزد کئے گئے ہیں ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) شری جیت پوت لال پرشوتم آنند ایم ایل اے۔ ایل بی (۲) شری جیت پوت لال دھنجی بھائی مالویہ (۳) شری جمنا داس خوشحال چند گاندھی۔ (۴) شری بیچر دا لا داد ہیرا (۵) شری ورا جی لال مایا شنکر شکلا (۶) شری جیٹھا لال ہری کرشنا جوشی (۷) شری گجانن بھوانی شنکر جوشی بی اے۔ ایل ایل بی۔

اگر آپ منظور کریں تو میں پھر ایک آپ سے درخواست کرونگا۔ آپ نے یہ لکھا ہے کہ آپ کمیٹی کے ممبروں کے ناموں میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ چیف جسٹس کے فیصلہ نے اس قسم کی کوئی پابندی عاید نہیں کی ہے کہ ریفارمس کمیٹی کے ممبروں کی تعداد دس ہی ہو۔ فریقین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ باہمی رضامندی سے کوئی بھی تبدیلی کر سکتے ہیں۔ سردار پٹیل کی اب بھی یہی خواہش ہے کہ وہ آپ کی امداد کریں تاکہ آپ کے نامزد کئے ہوئے آدمیوں کے ناموں میں کوئی تبدیلی ہو۔ صرف ضروری شرط یہ ہے کہ اگر کمیٹی کے ممبروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے گا تو اس میں پریشد کو اکثریت حاصل ہو۔ چیف جسٹس کے فیصلہ کے مطابق اسے چار کی اکثریت حاصل ہے آپ کے خاطر دینز جھگڑوں میں پڑنے سے بچنے کے لئے سردار پٹیل پرجا پریشد کی اکثریت کو چار سے گھٹا کے ایک تک ہی رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ اس سے زیادہ توقع نہیں کر سکتے۔ اب آپ کو تین آدمی مقرر کرنے ہیں جنمیں پریذیڈنٹ بھی شامل ہے

پریزیڈنٹ روزولٹ کی اپیل

لندن ۱۶ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ نے ہر ہٹلر اور سائنیور مولینی کو اپنی طرف سے ایک ذاتی پیغام بھیجا ہے جس کے ذریعہ ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ کسی آزاد ملک پر حملہ نہ کریں۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے اپنے تار کے ذریعہ یہ بھی دریافت کیا ہے کہ کیا آپ یہ یقین دلانے کے لئے تیار ہیں کہ آپ کی مسلح فوجیں کسی آزاد علاقہ پر حملہ نہیں کرینگی۔ تار میں مزید لکھا ہے کہ اس قسم کا وعدہ نہ صرف موجودہ وقت کے لئے ہونا چاہئے بلکہ آئندہ طویل مدت کے لئے ہونا چاہئے جس سے پرامن طریقہ پر کام کرنے کا موقعہ مل سکے۔ میری رائے ہے کہ آئندہ مدت کا مطلب کم سے کم دس سال اور ۲۵ سال کے قریب ہونا چاہئے۔

پریزیڈنٹ روزولٹ نے مزید لکھا ہے کہ اگر آپ کی حکومت نے اس قسم کا یقین دلایا تو میں آپ کو جواب کو دوسری حکومتوں کے پاس بھیجدونگا۔ اور ان سے دریافت کرونگا آیا وہ بھی اس قسم کا وعدہ کرنے کے لئے تیار ہیں پریزیڈنٹ روزولٹ نے فنلینڈ، استھونیہ، لٹویا، لتھوانیہ، سویڈن، ناروے۔ ڈنمارک۔ اسپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ لکسمبرگ۔ پولینڈ، ہنگری۔ رومانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ روس، بلغاریہ، یونان، ٹرکی۔ عراق، سیریا۔ فلسطین۔ مصر، ایران۔ ہالینڈ، بلجیم۔ برطانیہ۔ فرانس آئرلینڈ اور پرتگال کا نام لیا ہے۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے مزید فرمایا کہ میں امن کے متعلق وعدوں کو ایک دوسرے کے پاس بھیجنے میں ایک بچولیا کی حیثیت سے کام کرونگا۔ اور اگر اس طریقہ پر امن قایم ہوگیا تو پھر سامان جنگ میں تخفیف کے مسئلہ پر بحث کی جا سکتی ہے اور تجارتی معاملہ پر غور ہو سکتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ بھی اس قسم کی کانفرنس میں شریک ہوگا۔

پریزیڈنٹ روزولٹ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ اسوقت تمام دنیا میں جنگ چھڑنے کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے اور اگر لڑائی چھڑ گئی خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ میں کیوں نہ چھڑے ریاستہائے متحدہ امریکہ پر اس کا اثر پڑے بغیر نہیں رہ سکتا۔

روس. برطانیہ، اور فرانس

لندن ۱۶ر اپریل۔ نہایت معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور حکومت روس کے درمیان جمعہ سے نہایت اہم تبادلہ خیالات شروع ہوا ہے اور امید ہے کہ اس کے نتیجہ کے طور پر روس بھی برطانیہ کے ساتھ متحدہ محاذ میں شریک ہو جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ رومانیہ اور پولینڈ کو برطانیہ اور فرانس کی امداد کا یقین دلائے جانے کے بعد روس کو یہ اطمینان حاصل ہوگیا ہے کہ اب اس کی مغربی سرحد محفوظ ہے اب تک روس برطانیہ کی پالیسی کو شبہ کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔

فلسطین کا معاملہ طے ہونیوالا ہے

لندن ۱۷ر اپریل۔ مصر کے سفیر حسن نشاط پاشا قاہرہ میں عرب ڈیلی گیٹوں کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد آج لندن واپس آگئے ہیں اور آپ جلد ہی لارڈ ہیلی فیکس اور مسٹر میکڈانلڈ کے روبرو عرب ڈیلی گیٹوں کے ساتھ اپنی بات چیت کا لب لباب پیش کریں گے۔ برطانیہ کا دفتر خارجہ فلسطین کے معاملہ میں براہ راست حصہ لے رہا ہے۔ اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر حکومت برطانیہ فلسطین کے عربوں کے مطالبوں کو منظور کرلے گی۔ اور فلسطین کا معاملہ جلد ہی طے ہو جائے گا۔

یوپی اسمبلی میں ایک نئی پارٹی

لکھنؤ ۱۷ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے اس رزولیوشن کے پیش نظر کہ مسلم لیگ کے تمام ممبر لیجسلیچر کی مسلم لیگ پارٹیوں میں شامل ہوں انڈیپنڈنٹ پارٹی (جس کے لیڈر نواب چھتاری ہیں) کے مسلم ممبروں سے بھی لیگ پارٹی میں شامل ہونے کے لئے کہا گیا ہے اور انھوں نے شامل ہونا منظور کر لیا ہے ایک جانب تو اس کے نتیجہ کے طور پر انڈیپنڈنٹ پارٹی کا وجود ختم ہو جائے گا۔ اور دوسری جانب ممکن اغلب ہے۔ سر جے پی سریواستو کی سرکردگی میں ایک ہندو پارٹی بن جائے۔

خبر پارکر سے اطلاع ملی ہے کہ اس ہفتہ کے آخر میں بڑی خوفناک آندھی آئی جس میں کم سے کم ۱۴۰ اشخاص ہلاک ہوگئے

۲۰ کروڑ بوریاں برطانیہ جائینگی

کلکتہ ۱۷ر اپریل۔ یورپ میں جنگ کے خطرہ کے پیش نظر برطانیہ نے زبردست احتیاطی تدبیریں اختیار کرنا شروع کر دی ہیں۔ برطانیہ نے کلکتہ سے بیس کروڑ بوریاں منگائی ہیں جو ریت بھرنے کے لئے استعمال کی جائیں گی۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

جلپائیگوڑی ۱۷ر اپریل۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاسوں کی تاریخ تبدیل کر کے بالترتیب ۲۸ر اپریل اور ۲۹ر اپریل کر دی گئی ہیں۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ ہر ایک کے سامنے لکھے ہوئے رقبہ کے مطابق تلاق محل کی مندرجہ ذیل گلیوں کو پبلک گلی ڈکلیر کرنا تجویز کرتا ہے۔

مزید اطلاعات و نقشہ کا معائنہ کسی کام کے دن میں ۱۱ بجے صبح سے ۴ بجے شام کے دوران میں آفس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کے دفتر میں ہو سکتا ہے۔

کوئی اعتراض جو دستخط شدہ اس تجویز کے خلاف اس نوٹس کی تاریخ مشتہری سے دو ماہ کے اندر وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

۱- ۷۰ فٹ	سڑک تلاق محل روڈ	لمبائی ۹۸۰	چوڑائی ۷۰	رقبہ مربع گز ۷۶۲۲٫۲۲
۲- ۶۰ فٹ	" "	" ۲۵۹٫۵	" ۶۰	" ۳۰۶۳٫۳۳
۳- ۴۰ فٹ	" "	" ۱۵۷	" ۴۰	" ۶۹۷٫۷۸
۴- ۳۰ فٹ	" "	" ۳۹٫۵	" ۳۰	" ۲۴۶۵٫۰۰
				۱۳۸۴۸٫۳۳

۵- ۲۵ فٹ عمر روڈ تلاق محل
۶- ۲۵ فٹ سڑک تلاق محل روڈ
۷- ۲۵ فٹ رحیم بخش روڈ تلاق محل

۱۴ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء

دستخط - ایس۔ این۔ تواری (ڈی۔ پی۔ ایچ)
ایگزیکٹیو افیسر، کانپور میونسپل بورڈ

کامریڈ سنتوش چندر کپور کا بیان

سے کیلاش ہوٹل کے معاملہ میں ہندو اور مسلمانوں میں بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ شہر کا امن و امان حطرہ میں تھا۔ آخر میں حالت آ گئی تھی کہ ۱۶ تاریخ کو باجہ بجے بجیگا اور اسوقت بجے گا جبکہ مسلمانوں کے نماز کا وقت ہوگا۔ مسلم لیگ کی طرف سے ایک پرچہ چھپوا کر پبلک میں بٹوایا گیا جسمیں اعلان کیا گیا کہ گھروں کے اندر باجہ بجانے کا حق ہر ایک کو ہے اسلئے مسلمانوں کو اسکی مخالفت نہ کرنی چاہیئے۔ ہوٹل میں باجہ نماز کے وقت بھی ہندو کا جانے لیکن انکے سامنے یہ مصیبت مزدور ہتی کہ بھڑکی ہوئی پبلک کو صرف پرچہ نکالنے ہی ہیں روکا جا سکتا۔ برسوں کی تناتنی اور نا اتفاقی کو ایک دن ہیں پرچوں کے ذریعہ دور نہیں کیا جا سکتا ۱۶ تاریخ کو شام کے وقت مسلم لیگ کے والنٹیر مسجد اور ہوٹل کے قریب جوار میں آ کر انتظام کا جسمیں کہ کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہ ہو سکے اور بھڑکی ہوئی پبلک کو پُرامن رہنے کی کوشش کرتے رہے لیکن پھر بھی جوش میں آئی ہوئی پبلک کسی وقت بھی بے قابو ہو سکتی اور اکثر ایسا ہوا بھی ہے۔ بہت کچھ خطرہ تھا اور شہر میں اسکی بہت زوروں سے افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ شاید آج جھگڑا ہو شام سے ہی بازار بند ہونا شروع ہو گئے تھے۔ لوگ ٹولیوں میں ادھر ادھر جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے باجہ بجانے کا حق منظور کر لینے کے بعد رواداری و اخلاق کا تقاضہ یہی تھا کہ ہوٹل کے مالک و رسنہر دھنگہ بھی اپنی ضد کو چھوڑ دیتے۔ انکا فرض تھا کہ شہر میں امن قایم رکھنے کے لئے اس موقع پر سمجھداری سے کام لیتے اسی خیال سے میں نے ہوٹل کے منیجر کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی کہ وہ بجائے ہوٹل کے جنوبی حصہ کے شمالی حصے کے کنارے میں باجہ بجائیں مگر اس تجویز کو بھی ٹھکرا دیا گیا۔ باجا بجانا شروع کیا گیا اور ریکارڈ بھی مذہبی خیال کے لگائے گئے۔ مسجد کی طرف منہ کر کے زوروں کے ساتھ باجا بجایا گیا۔ دیوانہ پن اتنا زور پکڑ چکا ہے کہ طرح طرح کے انتظام کئے گئے تھے۔ نماز کے شروع ہونے کے قبل میرے سامنے صرف دو ہی راستے تھے میں کھڑے کھڑے دیکھتا کہ ہمارے ملک کے رہنے والے عوام کو برباد کرنے والا آیسں دنگا شروع ہو گیا گرام موقع کو بھی روک دیا جانے۔ میں نے یہی ٹھیک سمجھا کہ کچھ دوستوں کے جوش کا شکار ہو جانا ہی بہتر ہوگا تاکہ شہر خونریزی سے بچ جائے اور میں نے ایسا ہی کیا پھر کیا تھا وہاں کے کھڑے ہوئے کچھ لوگوں نے مجھے پکڑ کر اپنی مذہبی جوش کا مظاہرہ کرنا شروع کیا مجھے ذرا بھی افسوس نہیں ہے۔ رنج اور افسوس انکی ناسمجھی پر ہے انکی کم عقلی پر جنہی لعدہ ہم دونوں ہی آتا ہے۔ ہماری قوم میں ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے ہمارا ملک صدیوں سے غلام ہے۔ شہر کی ۱۶ اپریل کی بلا تو ٹل گئی لیکن فضا کو دیکھتے ہوئے ابھی خطرے سے خالی نہیں ہے اسلئے آخر میں مجھے تمام ہندو اور مسلم جماعات و فکر عزیب ہندو اور مسلم جو کہ امن پسند ہیں یہ التجا ہے کہ اگر واقعی وہ سمجھتے ہیں کہ ایک انسان دوسرے انسان کو مار کر بھی کسی مذہب کو نہیں بچا سکتا تو انکو چاہیئے کہ دیانتداری اور ایمانداری کے ساتھ ایک دوسرے کے دھرم و مذہب کا احترام کرتے ہوئے امن و امان قایم رکھنے کے لئے جان توڑ کوشش کریں تب ہی ہندو و مسلمان ایک دوسرے کے قریب آ سکتے ہیں دونوں فرقوں میں صلح و یکجہتی پیدا ہو سکتی ہے کیا ہی اچھا ہو کہ ہندو اس بات کے لئے نکل پڑے کہ وہ مسلمانوں کے مذہب کی حفاظت کرینگے۔ اور اس طرح مسلمان بھی ہندو مذہب کی۔ چاہے انکے لئے اپنی ہی مذہبی دیوانوں کے ہاتھوں کیوں نہ مرنا پڑیں۔ جبتک یہ چیز شروع ہوگی اسوقت تک تنی کی آڑ میں شکار کھیلنے والے اپنی ناپاک حرکتوں سے باز نہ آئینگے اور بھولی بھالی پبلک کے خون سے ہاتھ رنگتے جائیں گے ان فرقہ پرستوں سے پوچھے کیا اتنی خونریزیوں کے بعد بھی تمہارے کلیجے ٹھنڈے نہیں ہوئے کیا تم اپنے ملک کی غلامی کی زنجیر و نکو مضبوط نہیں کر رہے ہو۔ ہندو مسلمان پبلک کے نام پر پبلک میں پھوٹ ڈالکر دوسرونکو یہ موقع نہیں دے رہے ہو کہ وہ دنوں تک زیادہ ہم پر حکومت کرے ہمارے ملک کی غریبی بھوک افلاس دن بدن کس طرح سے بڑھتی جائے اور آپ ایسی ہی جہالت کی زندگی بسر کرتے رہیں۔ ان مذہبی جھگڑوں کے پیچھے بڑی بڑی طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ ان دنگوں سے مذہبی لیڈروں کا تو کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اس سے ہندوستان کے ۹۰ فیصدی غریب عوام کی حالت روز بروز دردناک ہوتی جاتی ہے اسلئے اگر عام پبلک بھلا چاہتی ہے تو اسے آج ان فرقہ پرستی کے بدبخت نے میں نہ آنا چاہیئے اور فضا کو سمجھکر ہوشیاری سے کام لینا چاہیئے اسی میں قوم اور ملک کی بھلائی ہے۔ آج (ورتمان) اخبار کا ہیڈنگ دیکھکر مجھے بڑا تعجب ہوا۔ ایسے پست خیالات جو کہ مذمت کے قابل ہیں اور ایک قومی پرچہ کو اسطرح سے دوسرا رنگ دیکر چھاپنا مناسب نہیں، کانگریس کے متعلق یہ صاف ہے کہ مجھے کانگریس کی طرف سے کوئی

گرگ اور سر اسٹینلے بھی شامل ہیں۔

امریکہ میں اہم کانفرنس

واشنگٹن ۱۸ اپریل۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے اپنے خاص اقتصادی اور مالی مشیروں کو طلب کیا ہے جنہیں مسٹر مارگنتھو، مسٹر ایچ اے والیس سکریٹری محکمہ زراعت، مسٹر ایکلس چیرمین فیڈرل ریزرو بورڈ اور مسٹر جیسی جانس چیرمین فائینس کارپوریشن بھی شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ انکے ساتھ اس مسئلہ پر غور کریں گے کہ لڑائی چھڑنے پر دنیا کی تجارت پر کیا اثر پڑے گا۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یورپ میں لڑائی چھڑنے پر امریکن مارکٹ کے تحفظ کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسبارے میں اسکیم تیار کر لی گئی ہے۔

جرمنی کے بحری بیڑہ کا مظاہرہ

برلن ۱۸ اپریل۔ جرمنی کے ۲۵ جنگی جہاز دوسرے امدادی جہازوں کے ساتھ آج ہیلی گولینڈ سے کچھ فاصلہ پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ جنگی جہاز اور آبدوز کشتیاں آج کیل کے بحری مرکز سے رات کے وقت روانہ ہو گئیں اور باقی دستے ڈینیوں سے صبح کے وقت روانہ ہو گئے۔

سرکاری بیان ہے کہ یہ جنگی مظاہرہ بحرہ اٹلانٹک میں اسپین کے قریب تقریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا۔ غیر سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن بیڑے کا منزل مقصود اٹلی کے بندرگاہ ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن بیڑہ ۲۸ اپریل کو لسبن جائے گا۔

افغانستان میں جرمن توپیں

پشاور ۱۹ اپریل۔ کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ افغانستان کی حکومت نے پچھلے ماہ جرمنی کی بنی ہوئی ۶۰ توپیں۔ بہت سی رائفلیں کچھ ہوائی جہاز اور ہوائی جہازوں پر پرواز کرنے والی توپیں خریدی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کابل میں ہز مجسٹی ظاہر شاہ کے سامنے توپوں کا مظاہرہ کیا گیا۔

یو پی ملازمت ٹیکس

الہ آباد ۱۹ اپریل۔ سر تیج بہادر سپرو کی ان دھمکیوں کا کہ ملازمت ٹیکس کا معاملہ پریوی کونسل تک پہونچایا جائے گا۔ یو پی گورنمنٹ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ نے پنڈت ہری ناتھ متورہ ٹائر ڈائم ٹیکس ان کو اس ٹیکس کے لگانے اور وصول کرنے کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جونہی گورنر جنرل اس بل کی منظوری دیدیں گے۔ سر تیج بہادر سپرو اس قانون کے جواز کا معاملہ فیڈرل کورٹ میں پیش کریں گے۔

ہندوستان میں جنگی تیاریاں

کراچی ۱۸ اپریل۔ ایک مقامی اخبار میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ سٹی آف نانٹ نامی جہاز کے ذریعہ چالیس فٹ لمبے اور بیس فٹ چوڑے بکسوں میں جنگی ہوائی جہاز آئے ہیں۔ یہ اپنی قسم کا پہلا پارسل ہے۔

ڈاکٹر ٹیگور کی اپیل

کلکتہ ۱۴ اپریل۔ ملک الشعرا ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور نے مہاتما گاندھی کے پاس راجکوٹ مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔ میں خاص دل سے آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ فوراً سبھاش بابو سے ملیں اور صورت حالات کو افسوسناک تباہی سے بچائیں۔ ڈاکٹر ٹیگور نے سبھاش بابو کو بھی اس مطلب کا ایک تار بھیجا ہے۔

ترکی اور برطانیہ

(۴) معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ترکی اور برطانیہ

کے درمیان متحدہ محاذ قایم کرنے کے متعلق بات چیت جاری ہے اور اس کے متعلق سرکاری اعلان جلد ہی کر دیا جائے گا۔ روس کے ساتھ بھی سلسلہ گفتگو جاری ہے اور اسی ہفتہ اعلان ہونے کی امید ہے۔

چانگ کائی شک کا اعلان

لندن ۱۸ اپریل۔ چینی سفیر کو سرکاری تار ملا ہے جسمیں لکھا ہے کہ چینی فوجیں کینٹن کے قریب واقع شہر لسٹینگ اور ہوسٹین میں داخل ہو رہی ہیں۔ یہاں پر تین روز سے گھمسان لڑائی جاری ہے۔ جس میں تقریباً ایکہزار جاپانی ہلاک ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانیوں کا کینٹن کولون ریلوے پر تعاقب کیا جا رہا ہے۔ جہاں سے شہر سنگ چنگ بہت قریب ہے اور کینٹن صرف ۲۰ میل کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اپریل کے شروع دو ہفتہ میں کوانشگ سے چہار تک ۱۱ مختلف مقامات پر ۳۴ لڑائیاں ہوئیں جنمیں تقریباً دوہزار جاپانی ہلاک ہو گئے۔ چنگ چنگ سے اطلاع ملی ہے کہ چین کی ہوائی فوج اس وقت بڑا سرگرم ہے۔ ہانکو میں جاپان کے ہوائی مرکز پر چینی نوجوں نے حملہ کیا۔

ترکی بھی محاذ میں شامل ہو گیا!

پیرس ۲۲ اپریل۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ترکی بھی فرانس اور برطانیہ کے ساتھ متحدہ محاذ میں شامل ہو گیا ہے اس سلسلہ میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

نوٹس

قطعات آراضی نمبری ۳ لغایۃ ۱۰ واقعہ یوپاک گوٹھیا بروز سنیچر بتاریخ ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۱ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ قواعد فروختگی و نقشہ آراضیات دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے اوقات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

نوٹس منسوخی حکم دیوالیہ)

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ انسالونٹی ۱۳ سنہ ۳۷ء

درجن سنگھ ولد للی رام قوم حجام احاطہ اسپنیرس گیس کمپنی پورا نااہی۔ آئی۔ آر۔ اسٹیشن شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مذکورۃ الصدر میں ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ مذکورہ بالا نے درخواست ڈسچارج داخل عدالت نہیں کی ہے اور میعاد مقررہ منقضی ہو گئی ہے لہذا عدالت نے بتاریخ ۳ فروری سنہ ۳۹ء حکم دیوالیہ انسالونٹ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۷ء منسوخ کر دیا ہے۔ مرقوم ۱۲ اپریل سنہ ۳۹ء

بحکم کونسل کیشور بہار گومفصرم
عدالت خفیفہ کانپور

مہر عدالت

جرمنی اخبارات کی رائے

جرمنی کے سرکاری حلقے بالکل خاموش ہیں۔ لیکن نیم سرکاری اخباروں نے جو رائے ظاہر کی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی میں اس کا خیر مقدم نہیں کیا گیا ہے۔ نیم سرکاری اخبار "ڈی جی ڈسنٹ" لکھتا ہے کہ پریزیڈنٹ روزولٹ نے غلط پتہ پر اپنا پیغام بھیجا۔ اہل جرمنی اب بہت ہوشیار اور زیادہ مضبوط ہوگئے ہیں۔ اس لئے پریزیڈنٹ ولسن کی کامیابی پھرہنوز ہرائی جائیگی۔

نیم سرکاری اخبار "فرانکفرٹر" نے جو تبصرہ کیا ہے وہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ جرمنی اور اٹلی نے درسائل کی غلطیوں کی اصلاح ابھی تک ختم نہیں کی۔ اٹلی اور جرمنی کو یقین ہے کہ طاقت کے ذریعہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ "نیشنل زنگ" لکھتا ہے کہ انگلینڈ میں جرمنوں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے اخبار نے اس عنوان سے کہ لندن میں اہل جرمنی کے خلاف دہشت انگیزی آرٹیکل لکھا ہے۔

برطانی مدبروں کی رائے

لندن ۱۶ اپریل۔ مسٹر لائڈ جارج اور میجر ایٹلی نے پریزیڈنٹ روزولٹ کی اپیل کی تہ دل سے تائید کی۔ اور فرمایا کہ یہ انصاف پسندی کے نام پر ایک نہایت ہی معقول اور شاندار اپیل ہے اور ایک نہایت اہم کام کے لئے پہل کی گئی ہے

فرانس کے اخبارات

فرانس کے اخباروں نے مشروط طریقہ پر اپیل کا خیر مقدم کیا ہے۔ اخباروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اگر ہر ہٹلر اور مسولینی اپیل پر کوئی دھیان نہ دیں تو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو جمہوریتوں کی امداد کرنا چاہیئے

کانگریسی رکنوں سے سبھاش بابو کی اپیل

جمدوبہ ۱۴ اپریل سبھاش بابو نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک بیان برائے اشاعت دیا ہے جسمیں انھوں نے اس رائے سے اپنی نااتفاقی کا اظہار کیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی آیندہ میٹنگ کے موقعہ پر جو کہ کلکتہ میں ہو رہی ہے۔ وزیٹروں کو اس بنا پر داخل ہونے کی اجازت نہ دیجائے کہ ان کے بداخلاقی سے پیش آنے کا خدشہ ہے۔

عالم لنسواں

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۲

ایک اور گروہ لڑکیوں کا عام طور پر تمام ہندوستان میں ہر جگہ نظر آتا ہے یہ غیر تعلیم یافتہ اور کم عقل ہوتی ہیں ان میں سوچنے اور کسی بات کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ یہ عورتیں کالج کی لڑکیوں کی نسبت بہت جلد بیوقوف بنائی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان میں شوخی نازوادا نہیں پائی جاتی، بہت سادگی پسند اور کم گو ہوتی ہیں از حد قدامت پسند اور متعصب ہوتی ہیں۔

اس قسم کی عورتوں کے خیالات ایک مخصوص دائرہ تک محدود ہوتے ہیں دنیا کی کسی بات سے واقفیت نہیں ہوتی ایک حالت غیر شعوری میں تمام زندگی گذار دیتی ہیں، اور تعجب ہے کہ اسے اپنی نااہلی اور ناگفتہ بہ حالت کا کبھی اندازہ نہیں ہوتا، ایسی عورتیں آپ کو ہر جگہ اور ہر گھر میں نظر آتی ہیں ہندوستانی عورتوں کی یہ ایک خاص خصوصیت ہے کہ انتہا پسند ہوتی ہیں مگر ترقی کرینگی تو اس کے اُلٹے معنی ہو جائیں گے جیسا کہ آپ نے ابھی کالج کے دروازے پر دیکھا ہے اور اگر تاریکی میں ہیں تو اس حد تک کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ یہ انتہا پسندی قوم اور ملک کے حق میں نقصان دہ ہے۔

آیئے ایک اور جماعت کو بھی دیکھ لیں یہ جماعت خوبصورت بردبار اور نیک عورتوں کی ہے جو ملک میں ایک نہایت قلیل مقدار میں پائی جاتی ہیں۔ عقلمندی اور فراست ان کا خاص جوہر ہے۔ یہ عورتیں انشاپردازی مقرری اور مصوری وغیرہ میں نام پیدا کرتی ہیں جن کے وجوہ سے ملک اور قوم کو حقدر فائدہ پہنچ سکتے تھے۔ پہنچ رہے ہیں، جس کام کو وہ کرتی ہیں نہایت خوش اسلوبی اور حسن و خوبی سے سرانجام دیتی ہیں وہ جب آپ سے ملتی ہیں آپ پر نازو ادا کے وار کرنے کی بجائے نہایت سنجیدگی سے گفتگو کرتی ہیں۔

جبرالٹر خطرہ میں

جبرالٹر ۱۵ اپریل۔ جبرالٹر جو کہ برطانیہ کے قبضہ میں ہے اور ایک خاص بندرگاہ ہے جانکہ برطانیہ کا خاص بحری بیڑہ رکھا جاتا ہے خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے قریب جرمنی اور اٹلی کے ابنائے ابراس میں فوجی مرکز قایم کرلئے ہیں۔ جرمن انجینیروں نے اس کے قریب کئی مقامات پر ہوائی مرکز قایم کرلئے ہیں اور اٹلی نے بھی کیڈز، نیونان اور موسیلا وغیرہ میں ہوائی مرکز قایم کئے ہیں۔ جبرالٹر کے پیچھے جو نیا مورچہ تیار کیا گیا ہے اس کو توپوں وغیرہ سے مکمل طور پر مسلح کردیا گیا ہے۔ قریب کے تمام بندرگاہ مسلح کردیئے گئے ہیں۔ جبرالٹر کے قریب علاقوں میں فوجی سرگرمیاں نظر آرہی ہیں۔ جرمنی اور اٹلی کی ان تدبیروں سے گھبرا کر برطانیہ نے بھی احتیاطی تدبیریں اختیار کرنا شروع کردی ہیں۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جبرالٹر کے شمالی حصہ میں مین روڈ پر ناکہ بندی کی تعمیر میں سو سے زیادہ شاہی انجینیر لگے ہوئے ہیں دن چھپنے کے بعد کسی موٹر کار یا بس کو قلعہ کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ حفاظت کے لئے زبردست فوجی تدبیریں اختیار کی ہیں۔

شاہ اٹلی نے تاج البانیہ منظور کرلیا

روم ۱۴ اپریل۔ شاہ اٹلی نے البانیہ کا تاج منظور کرلیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شاہ وکٹر امانیول "اٹلی اور البانیہ کے بادشاہ اور حبش کے شہنشاہ" کا لقب اختیار کرینگے۔ البانیہ میں اٹلی کا ایک نمائندہ دارالسلطنت ٹیرانا میں رہا کریگا وہ نمائندہ لفٹنٹ جنرل ہوگا۔ ... ۳۰۰ اشخاص کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے سائنور مسولینی نے فرمایا کہ حال ہی کے واقعات نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اہل اٹلی کو اپنی طاقت پر یقین ہے۔ دنیا سے ہماری یہی پرارتھنا ہے کہ وہ ہمارے روزمرہ کے اہم کاموں میں مداخلت نہ کرے۔ ان الفاظ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حاضرین نے "ٹیونس" اور "کارسکا" کی واپسی کے نعرے بلند کئے۔

گورنر سرحد چھٹی پر

دہلی ۱۴ اپریل۔ صوبہ سرحد کے گورنر سر جارج کنگھم کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای ۱۱ اگست سنہ ۳۹ء سے چار ماہ کی رخصت پر جارہے ہیں آپ کی غیر موجودگی میں قایم مقام گورنر کی حیثیت سے کام کرنے کے لئے ملک معظم نے آنریبل لفٹنٹ کرنل سر آرتھر پارسن کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ ای ڈی۔ ایس۔ او کو مقرر کیا ہے۔

ڈنزگ اخبار "نیوز کرانیکل" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے کہ ڈنزگ کی قسمت کا فیصلہ چند روز میں ہی ہو جائے گا۔

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں دعا

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۔ ششماہی ۔
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی ۔

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۷

ادبیات

عید میلاد النبی

(از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری کانپور)

جہاں میں آج ہر سو مژدہ خوشتر زبان پر ہے
سحر ہے بارہویں کی عید میلاد پیمبر ہے

جوان و پیر سب ہی ملکے اب خوشیاں مناتے ہیں
کہیں صلوات کا غل ہے کہیں اللہ اکبر ہے

نعت محمدی

مئے وحدت سے ہی بھرپور خمخانہ محمد کا
ہے اہل بزم میں ہر ایک مستانہ محمد کا

مدینہ والوں سے کہدو کہ تم کیا فخر کرتے ہو
دل مسلم کا ہر گوشہ ہے کاشانہ محمد کا

مری آنکھوں کا کیا کہنا۔ مرے دلکی نہ کچھ پوچھو
وہ شایق ہیں محمد کی، یہ دیوانہ محمد کا

ہوا حسن رواداری سے گرویدہ جہاں انکا
زباں پر آجتک جاری ہے افسانہ محمد کا

گدائے بینوا رہ کر گذاری زندگی ساری
مگر تھا حوصلہ ہر وقت شاہانہ محمد کا

سلجھ جائیگی ہر گتھی الجھتے کیوں ہیں ہم باہم
ہے ہر زلف پریشاں کیلئے شانہ محمد کا

پیاسے کب رہیں گے کوثر و تسنیم کے میکش
رہے گا دور میں تا حشر پیمانہ محمد کا

فدائی ہیں محمد کے نہیں مرنے کا غم ہمکو
ہماری جان ہے ہر وقت نذرانہ محمد کا

ہمیں حب نبی لیجائیگی جنت میں اے بزمی
ہمارے پاس ہے موجود پروانہ محمد کا

دنیائے اسلام

فلسطین کانفرنس کا آخری اجلاس

(نامہ نگار الشباب کے قلم سے)

لندن۔ ۱۷ مارچ۔ الشباب کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے:۔ آج کم و بیش چھ ہفتوں کے بعد فلسطین کانفرنس ناکامی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ صبح تک بعض عربی حلقے اس خیالی امید میں تھے کہ ممکن ہے حکومت برطانیہ آخر وقت میں اپنا رویہ تبدیل کر دے اور اس طرح گفت و شنید ناکام ہونے سے بچ جائے۔ لیکن ظہر کے بعد مسٹر میکڈانلڈ نے اپنے وعدہ کے مطابق علی ماہر پاشا سے بذریعہ ٹیلیفون گفتگو کی اس کے بعد اس امید کا بھی خاتمہ ہو گیا اور مسٹر ماہر نے طے کر لیا کہ اب ان کے پروگرام منسوخ کرنے اور لندن میں مزید اقامت اختیار کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے جب مسٹر میکڈانلڈ اور مسٹر ماہر کی گفتگو کا حال دوسرے مندوبین کو معلوم ہوا تو انہوں نے بھی یہ سمجھ لیا کہ اب کانفرنس آخری مرحلہ پر پہونچ گئی اور مزید گفت و شنید بالکل فضول اور بے نتیجہ ہے۔

ماہر پاشا اور مسٹر میکڈانلڈ کی گفتگو

علی ماہر پاشا نے لندن میں اپنے مزید قیام کے لئے یہ شرط پیش کی تھی کہ حکومت برطانیہ فلسطین میں آزاد حکومت کے قیام کے لئے کوئی واضح اور متعین مدت مقرر کر دے۔ لیکن مسٹر میکڈانلڈ آج ظہر بعد کی گفتگو میں اس سے زیادہ اعلان کرنے پر آمادہ نہیں ہوئے۔ کہ اگر عبوری دور کے اثناء میں یہودی برطانوی تجویز کے قواعد کے مطابق تعاون کرنے پر تیار نہ ہوئے تو حکومت برطانیہ ان کی پروا کئے بغیر اپنی کارروائی جاری رکھے گی۔ اس وعدے کے بعد بھی عربوں کا یہ اعتراض جوں کا توں باقی رہا کہ برطانوی اسکیم کے مطابق پانچ سال کے بعد جس آزاد حکومت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے قیام میں یہودیوں کو رکاوٹیں ڈالنے کا اختیار حاصل ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ جب تک عرب یہودیوں کے مطالبات بالخصوص ہجرت کے متعلق منظور نہیں کر لئے جائینگے۔ یہود آزاد حکومت کے قیام کی مخالفت کرتے رہیں گے۔

عربی وفود کا خوشکن اتحاد

ظہر بعد تین بجے تمام عربی نمایندے جان جیمز محل میں تشریف لے گئے۔ جاتے وقت ہر شخص یہی سمجھ رہا تھا کہ یہ انکی قصر جان جیمز کی آخری زیارت ہے۔ اس اجتماع میں سب سے زیادہ نمایاں چیز جو نظر آئی وہ عربی وفود کے اتحاد و تعاون کا خوشکن منظر تھا۔ توفیق سویدی۔ امیر فیصل۔ امیر سیف الاسلام الحسین۔ علی ماہر پاشا اور توفیق ابو الہدیٰ پاشا ہر ایک نے باری باری تقریریں کیں جن میں ایک طرف تو برطانیہ کے دوستی اور مودت کا اظہار کیا گیا اور دوسری طرف برطانوی تجویزوں کو مسترد کرنے میں عرب فلسطین کی پوری پوری اور واضح تائید کی گئی۔

عربوں کا اعتراض

برطانوی تجویزوں پر عربوں کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ فلسطین میں آزاد حکومت کا قیام تمام تر یہودیوں کی مرضی پر منحصر رکھا گیا ہے اور ان کے لئے کوئی مقررہ مدت متعین نہیں کی گئی ہے۔ عرب نمائندوں نے اپنی تقریروں میں نہایت واضح طور سے اعلان کر دیا۔ کہ جب تک اس رکاوٹ کو دور نہیں کیا جائے گا اسکیم کی تفصیلات پر غور کرنا بالکل فضول ہو گا۔ عرب نمایندوں کی تقریروں کے بعد مسٹر میکڈانلڈ جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے ان کی تقریر بھی دوستانہ قسم کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت برطانیہ کے لئے اس وقت دنیا کے بہت سے گوشوں میں مختلف قسم کی مشکلات پائی جاتی ہیں جنکے حل کرنے میں وہ مصروف ہے اور توقع ہے کہ فلسطین کا مسئلہ حل کرنے کی بھی کوئی راہ نکل آئے گی۔ اس کے بعد حکومت برطانیہ کی ضیافت کے رسمی شکریہ کے بعد کانفرنس ختم ہو گئی۔

شام میں یوم آزادی

گذشتہ ہفتہ شام میں یوم آزادی بہت دھوم دھام اور جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ دمشق میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد مقررین نے حکومت فرانس کی موجودہ سیاست پر نہایت سخت حملے کئے۔ نبیہہ بک العظمہ نے اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ طرابلس شام اور لبنان سے ملحق چار علاقوں کو جمہوریہ شام کے ساتھ وابستہ کر دیا جائے۔ طرابلس کے کچھ سرکردہ اشخاص نے موسیو ہیو ہائی کمشنر فرانس کے پاس تار ارسال کئے ہیں۔ جن میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ طرابلس کا شام کے ساتھ الحاق کر دیا جائے۔

عربی مجلس قانون ساز کا افتتاح

قاہرہ ۱۱ اپریل۔ دار الحکومت نجد ریاض کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حال ہی میں اعلیٰ حضرت جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے مملکت عربیہ سعودیہ کی مجلس تشریع (لیجسلیٹو اسمبلی) کا افتتاح فرمایا وزرائے حکومت اور دوسرے عمائد اکابر مملکت شریک تقریب تھے۔ اس موقع پر اعلیٰ حضرت نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس میں مجلس تشریع کے قیام کی ضرورت و اہمیت اور فرائض ارکان پر روشنی ڈالی۔

برطانوی چھاؤنی پر عربوں کا کامیاب حملہ

بیت المقدس۔ (ڈاک) البلاغ کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ ۱۴۳ عرب یافا میں۔ ۸۰، نابلس میں، ۱۲ قریۃ الفقراء میں گرفتار کر لئے گئے قریہ برانا میں برطانوی فوج اور مجاہدین کی جھڑپ ہوئی۔ مجاہدین نے معان کی چھاؤنی پر جو شرق اردن کی برطانیہ کے ماتحت چھاؤنی ہے اس قدر سخت حملہ کیا کہ فوج مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ گئی مجاہدین کو مال غنیمت میں بہت سے آتشیں اسلحہ ملے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷

کانگریس کمیٹی کا اجلاس

آل انڈیا کانگریس تری پوری کے اجلاس میں یہ طے ہوا تھا کہ ورکنگ کمیٹی گاندھی جی کے مشورہ سے مرتب کی جائے اور چونکہ سبھاش بابو کو یہ بات پسند نہیں تھی اس لئے ورکنگ کمیٹی کی ترتیب میں بڑی دقت کا سامنا ہو رہا ہے۔ ابھی تک تو یہ بھی طے نہیں ہونے پایا تھا کہ دونوں بزرگوں کے مشورہ کے لئے کیا صورت اختیار کی جائے لیکن اب پنڈت جواہر لال نہرو کی کوششوں کی بدولت کلکتہ میں ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس ۲۸ و ۲۹ اپریل کو ہو رہے ہیں چنانچہ سردار پٹیل کے علاوہ اور سب لیڈران کلکتہ پہونچ گئے ہیں اور ۲۸ اپریل کو سودی پور میں تقریباً چھ گھنٹہ سبھاش بابو اور گاندھی جی سے ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے متعلق بات چیت ہوئی مگر معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک ۲۸ اپریل کی رات تک ورکنگ کمیٹی کے بنانے کے متعلق سمجھوتہ کی کوئی صورت نہیں نکل سکی ہے کیونکہ سبھاش بابو اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ ورکنگ کمیٹی کو کانگریس کی مختلف سیاسی نظریہ رکھنے والی جماعتوں کا نمائندہ ہونا چاہیئے لیکن بخلاف اس کے مہاتما گاندھی کی رائے یہ ہے کہ کانگریس کی ورکنگ کمیٹی یکرنگ ہونا چاہیئے۔

سبھاش بابو اور گاندھی جی دونوں اپنی اپنی رائے پر قایم ہیں اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بزرگ اپنے اپنے نکتہ نظر میں تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

مشکل یہ ہے کہ تری پوری کانگریس کی تجویز کے مطابق سبھاش بابو بلا گاندھی جی کے مشورہ کے ورکنگ کمیٹی نہیں بنا سکتے ہیں ایسی صورت میں سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ یا تو سبھاش بابو کانگریس کی صدارت سے مستعفی ہو جائیں اور گاندھی جی کے مشورہ سے ورکنگ کمیٹی مرتب ہو جائے اور کسی دوسرے کو کانگریس کا صدر منتخب کر لیا جائے یا گاندھی جی اپنے اس اختیار سے دست بردار ہو جائیں اور سبھاش بابو کو اپنی رائے کے مطابق ورکنگ کمیٹی مرتب کرنے دیں۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی اس کے لئے تیار ہیں کہ سبھاش بابو اپنی رائے سے ورکنگ کمیٹی مرتب کر لیں مگر ایسی صورت میں گاندھی جی یا انکے ساتھی ورکنگ کمیٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔ اور کانگریس کی تمام ذمہ داری سبھاش بابو اور انکی پارٹی پر ہوگی اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ گاندھی جی اپنی رائے پر قایم رہیں گے۔ اور سبھاش بابو کو یکرنگ ورکنگ کمیٹی بنانے کا موقع دیں گے۔

مگر ہمارے خیال میں ایسی صورت میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی اس کے لئے تیار نہ ہوگی اور دونوں پارٹیوں کی طرف سے وہ رزولیوشن جو کہ سبھاش بابو اور گاندھی جی کے خلاف بطور عدم اعتماد کے آئے ہوئے ہیں وہ پیش ہو نگے اور ان رزولیوشنوں کے پیش ہونے کی صورت میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں زبردست جنگ و جدل ہوگی۔

ہمارا خیال ہے کہ اگر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ میں عدم اعتماد کے رزولیوشن پیش ہوئے تو سبھاش بابو کی پارٹی کی شکست اور گاندھی جی کی پارٹی کو فتح ہوگی اور ایسی صورت میں سبھاش بابو کو مستعفی ہونا پڑیگا۔ جو کہ کانگریس کی تاریخ میں ایک نئی بات ہوگی۔ اور کانگریس کی یہ جنگ و جدل سورت کانگریس اور آنجہانی لوکمانیہ تلک کی یاد کو تازہ کر دیگی۔ اس آپس کی خانہ جنگی سے ملک کو کسقدر عظیم نقصان ہوگا یہ ظاہر ہے۔

اسوقت دنیا کی حالت یہ ہے کہ اس کے سر پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں اور تمام دنیا کی قوموں کی موت و زندگی کا سوال درپیش ہے یہ وقت یقینی طور پر ہندوستان کے لئے بھی بڑا نازک وقت ہے اور ضرورت اس بات کی تھی کہ یہاں کے رہنما متحد و متفق ہو کر نہایت سنجیدگی اور غور کے ساتھ دنیا کے تغیرات کا مطالعہ کرتے مگر یہ ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ ایسے نازک وقت میں ہندوستان کی ہر پارٹی آپس میں برسر پیکار ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ انکی کوتاہ اندیشی انکو دنیا کی طرف نظر اٹھانے کا موقع نہیں دیتی بلکہ یہ کوئیں کے مینڈک کی طرح اپنے ماحول میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی تنگ نظری اور کوتاہ بینی کا دنیا کو ثبوت دینا چاہتے ہیں اور یہی چیزیں غلام قوموں کی نشانی ہے۔ افسوس!

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ سبھاش بابو اور گاندھی جی جیسی مایہ ناز ہستیاں کانگریس کو ایسے منجدھار سے نکالنے کی انتہائی کوشش کریں گے اور ملک کو نقصان عظیم میں مبتلا نہ ہونے دیں گے۔

جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں

برطانیہ کا جبریہ فوجی بھرتی پر تیار ہو جانے کے معنی یہ ہیں کہ یورپ انتہائی تشویشناک حالت سے گذر رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ وزراسل اپنا اصلی دشمن جرمنی کو نہیں بلکہ اٹلی کو سمجھتے ہیں اسلئے یہ خیال ہو رہا ہے کہ اگر ڈنزگ پر جرمنی کے

لکھنؤ کے شیعہ سنی

اس میں کوئی شک نہیں کہ مدح صحابہ پڑھنا سنیوں کا مذہبی حق ہے اور اسی اصول کو مدنظر رکھکر حکومت یو پی نے سنیوں کا یہ حق تسلیم کرکے انکو مدح صحابہ پڑھنے کا پورا حق بارہ وفات کے دن دیدیا ہے لیکن موجودہ حالات میں جبکہ تبرا بازی کے باعث شیعہ سنی مناقشات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ہم کو نہایت دوراندیشی کے ساتھ اس پر غور کرنا ہے کہ ہم کوئی ایسا طرز عمل اختیار نہ کریں جس سے تبرا بازی کی آگ اور زیادہ مشتعل ہو، اور شیعہ سنیوں کے دلوں میں ضرورت سے زیادہ کدورت پیدا ہو جائے۔ لہذا اس حق کے استعمال پر مصلحت اندیشی کے ساتھ غور کرنے اور مدح صحابہ پڑھنے کے عزم اور ارادہ پر اخوت کی روشنی میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔

حقیقت میں حکومت یو پی کے اس حق کے تسلیم کر لینے کے بعد کہ سنی مدح صحابہ پڑھ سکتے ہیں اس قضیہ کا خاتمہ ہو گیا، ہمارے خیال میں سنیوں کی بلند نظری اسی میں ہے کہ وہ اعلان کر دیں کہ وہ شیعہ بھائیوں کی دل آزاری کی خاطر اپنے اس حق کو نہیں استعمال کریں گے۔ اس دوراندیشی کے اعلان میں بہت سے فوائد مضمر ہیں اول تو یہ کہ مسلمانوں کے دو طبقوں میں جو خوفناک تصادم ہونے والا ہے اس سے ملت اسلامیہ محفوظ ہو جائیگی۔ دوسرے یہ ہے کہ شیعہ حضرات کے دلوں میں بھی سنیوں کی طرف سے بہت کچھ گنجائش پیدا ہو جائے گی۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ سنی صلح جوئی کی اسپرٹ اپنے میں کافی رکھتے ہیں اور وہ محض اصول کی جنگ کیا کرتے ہیں۔

بہر حال ہم امید کرتے ہیں کہ لکھنؤ کے سنی حضرات ہماری اس معروضات پر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے۔

ہم کو افسوس ہے کہ اس نازک ترین موقع پر مسلم لیگ جو کہ اپنے کو ۸ کروڑ مسلمانوں کا نمائندہ کہتی ہے اس نے اس موقع پر نہایت مجرمانہ خاموشی سے کام لیا اور ملت اسلامیہ کی تباہی کو نہایت سکون قلب کے ساتھ دیکھ رہی ہے جسپر جسقدر بھی افسوس کیا جائے وہ کم ہے۔

ایک شرمناک مظاہرہ

۲۴ اپریل کو تقریباً پانچ ہزار سنیوں کا ایک جم غفیر یو پی اسمبلی کے سامنے اسلئے مظاہرہ کرنے کے لئے گیا تھا کہ یا تو حکومت شیعوں سے تبرا بازی رکوادے یا انکو بھی اجازت دے کہ وہ بند کرا دیں۔

آخر میں کچھ لوگ ڈیوٹی کے سپاہیوں کو ڈھکیل کر عمارت کے اندر داخل ہو گئے اور مجنونانہ طریقہ پر مختلف دفتروں میں گھس گئے، بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آوروں نے کچھ ضروری دستاویزوں کو جو بجٹ کے متعلق تھیں تباہ کر دیا اور سکریٹریٹ کے معاملات کے متعلق دوسرے کاغذات کو بھی برباد کر دیا ہے اور یہ جب یہ حملہ آور وہاں سے لوٹے تو اپنے پیچھے ہاؤس میں ٹوٹے ہوئے پھولوں کے گملے اور پھٹی ہوئی سرکاری کتابیں چھوڑ گئے ہیں۔

سنیوں نے ایوان اسمبلی کے اندر داخل ہو کر جن جن مجنونانہ حرکات کا مظاہرہ کیا ہے وہ یقینی طور پر شرمناک ہے اور اس شرمناک مظاہرہ پر جسقدر بھی نفریں کی جائے وہ کم ہے

اس موقع پر آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اگر چاہتے تو فوراً سب کو گرفتار کر سکتے تھے مگر آپ نے نہایت نرمی کا برتاؤ کرتے ہوئے اس مجمع سے صرف اس قدر کہا کہ آپ کا رویہ نہایت شرمناک اور افسوسناک ہے اگر آپ کو کچھ شکایات ہیں تو حکومت کے سامنے اپنے نقطہ نظر کی نمائندگی کرنے کے لئے آپ کو اپنے لیڈروں کو بھیجنا چاہیئے"۔

آپ نے سنیوں کے ایک ڈیپوٹیشن سے دوران ملاقات میں فرمایا ہے کہ حکومت کا کوئی نیا ارادہ نہیں ہے کہ وہ اپنے حکم کو واپس لے لے جس میں سنیوں کو بارہ وفات کے دن سرعام مدح صحابہ پڑھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

سردار پٹیل کا فیصلہ

سردار پٹیل کا یہ فیصلہ لوگوں کو تعجب انگیز معلوم ہوگا کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کلکتہ کے اجلاس میں شریک نہیں ہونگے اس کے متعلق مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے کہ:-

سردار پٹیل اور میرے درمیان پوری بحث و تمحیص اور مشورہ کے بعد ہم دونوں اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ ملک کا بہترین مفاد اسی میں ہے کہ سردار پٹیل آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں جو کلکتہ میں ہونے والا ہے شریک نہ ہوں"۔

حقیقت یہ ہے کہ سردار پٹیل اور سبھاش بابو کے اختلافات حد سے زیادہ تجاوز کر گئے ہیں، اور انکو دیکھتے ہوئے سردار پٹیل کا یہ فیصلہ کچھ زیادہ تعجب انگیز نہ ہونا چاہیئے" اور مہاتما گاندھی کا یہ کہنا بھی بالکل ٹھیک ہے کہ ملک کے بہترین مفاد کو ملحوظ رکھ کر یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔

مگر کانگریس کی سیاست میں یہ پہلا موقع ہے اور نہایت افسوسناک ہے کہ اختلافات اس حد تک بڑھ جائیں کہ اس میں حصہ نہ لینا ہی ملک کا بہترین مفاد خیال کیا جائے افسوس!

ریاست راجکوٹ اور گاندھی جی

ہم نے گذشتہ ہفتہ لکھا تھا کہ مہاتما گاندھی بُری طرح ریاست راجکوٹ کی دلدل میں پھنس گئے ہیں اور ملک کے بہت سے اہم اور ضروری کاموں کا اسکی وجہ سے سخت نقصان ہو رہا ہے۔

مہاتما گاندھی کو ریاست راجکوٹ میں جس روحانی تکلیف کا سامنا ہوا ہے وہ ان لفظوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ" میرا شریر چکنا چور ہو گیا اور میری امیدیں دفن ہو گئیں"۔

بہر حال مہاتما گاندھی نے بالآخر راجکوٹ چھوڑ دیا اور اس کے بعد آپ نے جو بیان دیا ہے وہ حسب ذیل ہے کہ:-

راجکوٹ جانے سے پہلے مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ امید کیوں چھوڑ دی جاتی لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راجکوٹ میں میری تمام امیدیں دفن ہو گئیں وہاں میری اہنسا کو ایسی آزمائش سے گذرنا پڑا جس کا اسے کبھی تجربہ نہیں ہوا۔ ہندوستان کے چیف جسٹس کے فیصلہ کے مطابق کمیٹی مرتب کرنے میں میں نے وہ بیش قیمت دن صرف کر دیئے لیکن میں اب بھی اس سے اسی قدر دور ہوں جسقدر کہ پہلے تھا۔ مجھ پر وعدہ خلافی کی تہمت لگانے کے لئے اسے میرے خلاف موثر طریق پر استعمال کیا گیا میں نے جو کچھ کہا تھا اس کے صرف ایک ہی معنی تھے جو کہ بالکل صاف تھے وہ یہ ہیں۔ کہ میں ٹھاکر صاحب کو ان کے وعدہ پورا کرنے میں امداد پہنچاؤں، اگرچہ چیف جسٹس کے فیصلہ کے ماتحت ضرورت تو نہیں تھی۔ خواہ وجہ کچھ بھی ہو مسلمانوں اور بھیاتوں دونوں نے ٹھاکر صاحب کو اس زحمت سے بچا دیا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کریں جب میں ان دونوں کو مطمئن نہ کر سکا تو میں نے پریشد کے سات نمائندوں کے نام ٹھاکر صاحب کے پاس بھیجدیئے۔ اس کے جواب میں مجھے یہ حکم ملا کہ میں یہ ثابت کروں کہ جن سات آدمیوں کی سفارش کی گئی ہے ان میں سے ۶ ریاست کے باشندے ہیں اور اب ذرا یہ سوچنے کی بات ہے کہ اگر ان میں سے ہر ایک کے متعلق تحقیقات کی جاتی تو ایک سال لگ جاتا لیکن میرے پاس تو ضروری ثبوت ہی نہیں تھا۔ جب میری عقل بالکل ہار گئی اور میں تنگ آگیا تو میں نے رزیڈنٹ اور حکومت بالا دست کے مقامی نمائندہ کے پاس ایک چٹھی بھیجی اور انکو میں نے یہ لکھا کہ وہ وائسرائے کے وعدہ کے مطابق میری مدد کریں پر جا پریشد کے کارکن مجھے ایک سے زائد بار یہ بتا چکے تھے دربار ویروالا ہی ساری خرابیوں کی جڑ ہے اور اگر وہ ریاست سے علیحدہ ہو جائے تو انکو پورن سوراجیہ حاصل ہو جائے

میں نے انکو ہمیشہ یہی تلقین کی کہ شکایتوں کو دور کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ دربار ویروالا کو علیحدہ کر دیا جائے بلکہ یہ ہے کہ اس کے قلب کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جائے میں نے انکو یہ بتایا کہ سچی اہنسا کی تعریف یہی ہے کہ وہ منافع کے مقابلہ میں کامیاب ثابت ہو کاٹھیاواڑ کی دل آزار سیاسیات سے میرا دل تنگ آگیا ہے آخر کار میں نے ویروالا سے یہی کہہ دیا کہ میں ہار گیا اور پرماتما کرے تمہاری جیت ہو۔

اگرچہ مہاتما گاندھی ناامید ہو کر چلے آئے ہیں مگر ویروالا کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ مہاتما گاندھی کی ناخوشی کوئی معمولی ناخوشی نہیں ہے لہذا انکو ریفارمس کمیٹی کو جلد سے جلد ترتیب دیکر کام شروع کر دینا چاہیئے کیونکہ اسی میں انکی اور ریاست دونوں کی بہبودی ہے۔

حکومت یو پی کو مستعفی ہونے کا مشورہ

پنڈت بالکرشن شرما پریسیڈنٹ سٹی کانگریس کمیٹی کانپور کا ایک مضمون روزانہ پرتاب کانپور میں ایڈیٹوریل کی شکل میں شایع ہوا ہے۔

شرما جی کو سنیوں کے اسمبلی ہال پر دھاوا بولنے پر بہت غصہ آیا ہے اور انہی جذبات سے متاثر ہو کر انھوں نے یہ مضمون لکھا ہے جس میں انھوں نے حکومت یو پی کی کمزوری اور ڈھیلے پن کی بہت مذمت کی ہے اور یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اگر پنت گورنمنٹ ٹھیک کام نہیں چلا سکتی تو اسے مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

شرما جی ہمارے معزز دوست ہیں اور ہم انکی بہت سی خوبیوں کے قائل ہونے کے باوجود اُن کے متعلق یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ ایک جذباتی انسان ہیں اور وہ جذبات کے ماتحت وہ سب کچھ کہہ سکتے ہیں جو ان کے جیسے لیڈر کے لئے موزوں نہیں۔

ہم بھی ان لوگوں میں ہیں کہ جو پنت گورنمنٹ کو کمزور سمجھتے ہیں اور ہم خود بارہا لکھ چکے ہیں کہ پنت گورنمنٹ کو ذرا سختی سے کام لینے کی ضرورت ہے مگر وہ کچھ ایسے نیک اور فرشتہ خصلت انسان واقع ہوئے ہیں کہ ان سے سختی ہو ہی نہیں سکتی وہ بار بار سختی کرنے کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔

مگر ہم کو شرما جی کی اس رائے سے ہرگز اتفاق نہیں کہ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت کی حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔

کیا شرما جی یہ کہہ سکتے ہیں کہ پنت حکومت کے مستعفی ہو جانے کے بعد صوبہ کی حالت اس سے بہتر ہو جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک قومی حکومت کو جسقدر بھی دشواریاں اور مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے وہ سب کی سب پنت حکومت کی راہ میں سد راہ ہو رہی ہیں اور پنت حکومت ہر طرف سے ایک نرغہ میں گھری ہوئی ہے۔ لیکن ان حالات کے باوجود پنت حکومت نے جسقدر کام کیا ہے وہ تعریف کے قابل ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ اس قسم کے شرمناک مظاہرہ یا بلوے وغیرہ تو یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ اپنی پارٹی کے آدمی ہی ایسے طریقے اختیار کریں جن سے مخالفوں کو تقویت پہونچے اور ان کے گھر میں گھی کے چراغ جلیں۔

صوبہ کی حکومت جتنی زبردست پارٹیوں اور سازشوں کے درمیان میں گھری ہوئی ہے

آئینہ کانپور

شہر کی فضا کیوں درست نہیں ہوتی؟

پونے تین ماہ کے قریب ہوئے کہ شہر کی فضا اپنی اصلی حالت پر نہیں آنے پاتی یہ ایک سوال ہے جو رہ رہ کر لوگوں کے دلوں میں آتا ہے؟

حالانکہ تمام بازار کھلے ہوئے ہیں. کاروبار ہو رہا ہے ہندو مسلمان ایک دوسرے کے محلوں میں جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ کاروباری تعلقات بھی شروع ہوگئے ہیں، مگر باوجود ان تمام خوشگوار اور کاروباری تعلقات پیدا ہو جانے کے بھی اچھی اور خوشگوار فضا نہ پیدا ہونا ضرور تکلیف دہ اور باعث افسوس ہے.

حقیقت یہ ہے کہ شہر کے ہندو مسلمان اس بلوہ کی طوالت کی وجہ سے تقریباً چکنا چور اور تھک گئے ہیں اور وہ ہرگز اب تصادم نہیں چاہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پاتا مگر آخر میں پھر یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر آخر ابھی فضا کیوں نہیں پیدا ہوتی؟

ہمارے خیال میں شہر کی اچھی فضا نہ پیدا ہونے کا باعث صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ روزانہ شام کے وقت کیلاش ہوٹل میں گراموفون بجنے کے سلسلہ میں حفظ امن کے خیال سے پولیس کا مظاہرہ ہوتا ہے، اور پولیس کے مظاہرہ کی وجہ سے اہل شہر یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس مقام پر کوئی خطرہ ہے اور چونکہ یہ ایک مرکزی مقام ہے اور تقریباً ہر شخص کا گذر اسی طرف سے ہوتا ہے اسلئے لوگ خواہ مخواہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہاں کی فضا ابھی درست نہیں ہوئی ہے اور یہی خیال شہر کی فضا کو درست نہیں ہونے دیتا ہم سمجھتے ہیں کہ حکام کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور اگر انھوں نے اس طرف اپنی توجہ مبذول کی تو ہمارے خیال میں ایک ہفتہ کے اندر اندر شہر کی فضا بالکل درست ہو جائیگی اور کرفیو آرڈر کے نفاذ کی ضرورت بھی نہ رہے گی.

ہم امید کرتے ہیں کہ مقامی حکام ہماری معروضات پر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائینگے

مل مالکان کی حکومت سے درخواست

مل مالکان کی انجمن نے حکومت یوپی کی توجہ اس طرف مبذول کی ہے کہ ہندوستان کی انقلاب پسند جماعت نے انگریزوں کے خلاف پمفلٹ بازی پھر شروع کر دی ہے چنانچہ کانپور میں سرخ پمفلٹ اور پوسٹر شایع ہوئے ہیں جنہیں یہ لکھا ہے کہ گاندھی ازم ناکامیاب ہا اور ہم کو صرف تشدد اور سختی ہی کے ذریعہ سوراج حاصل ہو سکتا ہے. ان اشتہاروں میں نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس پارٹی میں شریک ہو کر خون کی ہولی کھیلیں اور جو انگریز ہندوستان میں آباد ہیں انکو تباہ و برباد کر دیں.

انجمن مذکورہ نے یہ اشتہارات جو انکو حاصل ہو سکے ہیں درخواست کے ساتھ بھیجے ہیں ان اشتہاروں پر کسی کا نام نہیں ہے. انجمن مذکورہ نے حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ اس طرف توجہ دے. تاکہ ناگوار واقعات وقوع پذیر نہ ہونے پائیں.

شادی آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی کی دوسری صاحبزادی اور مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اڈیٹر پرتاپ کی ہمشیرہ شریمتی کماری ہملا کی شادی مسٹر مکند بہاری ایم اے ...

ڈاکٹر مراری لال صاحب کو صدمہ

ہم نے نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سُنی کہ کانپور کے مشہور ڈاکٹر اور بزرگ لیڈر ڈاکٹر مراری لال ممبر اسمبلی ۲۴ اپریل کو اپنے دواخانہ سے بنگلے جا رہے تھے کہ ایک پاگل نے آپ کے قریب آکر ایک پتھر آپ پر کھینچ مارا جو آپ کی عینک پر پڑا اور عینک کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے عینک کے شیشہ کا ایک ٹکڑا آپکی آنکھ کے اندر چلا گیا. جسکی وجہ سے آنکھ کو سخت صدمہ ہوا شیشہ کے ٹکڑے کو نکالنے کے لئے آنکھ کا آپریشن کیا گیا ہے مگر ڈاکٹروں کو یہ خوف ہے کہ شاید آنکھ کا صحیح و سلامت رہنا مشکل ہے.

پاگل کو فوراً گرفتار کرکے جیل بھیجدیا گیا ہے.

کانپور میں ایسے متعدد پاگل ہیں جنسے پبلک کو ہر وقت خطرہ ہو سکتا ہے لہذا ہم حکام سے درخواست کریں گے کہ وہ ان پاگلوں کو فوراً گرفتار کرکے پاگل خانہ بھیجدیں، تاکہ عوام ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں.

مسلم لیگ کانفرنس

ضلع مسلم لیگ کانفرنس موضع ستی میں ۲۹ اپریل کو نواب محمد اسمعیل خانصاحب کی صدارت میں منعقد ہوگی.

مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر ایڈوکیٹ و ممبر میونسپل بورڈ ہیں.

مل مزدوروں کا جلسہ

کانپور کے مل مزدوروں کا ایک جلسہ گوالٹولی میں منعقد ہوا جسمیں مزدور سبھا کے حساب کتاب شایع کرنے کا مطالبہ کیا گیا. اسی جلسہ میں مزدور سبھا کی طرف سے عام ہڑتال کی تجویز کی بھی مخالفت کی گئی. اور پنڈت ہرہر ناتھ شاستری اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی سے اس امر کے لئے جواب طلب کیا گیا کہ انھوں نے بورڈ میں تعلیمی کمیٹی کے سکریٹری کے انتخاب میں فرقہ وارانہ پالیسی کیوں اختیار کی جبکہ وہ دونوں فرقوں کے مزدوروں کے نمائندے ہیں.

ہندو سنگھ اور تعزیری ٹیکس

کہا جاتا ہے کہ ہندو سنگھ نے ایسے محلوں کی ایک فہرست حکومت کے پاس بھیجی ہے کہ جہاں بلوہ کے دوران میں ہندوؤں کے جان و مال کا نقصان ہوا ہے. یہ فہرست تعزیری ٹیکس کے سلسلہ میں بھیجی گئی ہے.

اخبارات کو تنبیہ

کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بعض مقامی اخبارات کو وارننگ دی ہے کہ وہ آیندہ اشتعال انگیز مضامین لکھنے سے پرہیز کریں.

لیبر افسر

کانپور میں لیبر ویلفیر کا کام اسقدر بڑھ گیا ہے کہ اس جگہ کے لئے ایک مستقل افسر کی ضرورت محسوس کی جارہی ہے جیسا پتہ معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی پورے وقت کے لئے ایک افسر مقرر کرنا چاہتی ہے.

مشہور تیجا سنگھ ڈاکو

اناؤ کا مشہور ڈاکو تیجا سنگھ جو دو سال سے فرار تھا اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ سادھو کے بھیس میں گرفتار کیا گیا ہے.

دوکانوں کے ملازمان

مسرس پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ایم ایل سی. پنڈت راجہ رام شاستری ایم. ایل. اے. پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم. ایل. اے اور مسٹر پی کے بنرجی نے آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سے دوکانوں کے ملازموں کے قانون کے متعلق ملاقات کی ان حضرات نے وزیر موصوف پر اس بات کا ...

ٹیچرز کانفرنس

۲۴ اپریل کو یو. پی. اے. وی. سی ٹیچرز کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ممبر یوپی کونسل مقامی کرائسٹ چرچ کالج لائبریری روم میں منعقد ہوا. پنڈت راجہ رام شاستری ممبر یوپی اسمبلی نے اپنی استقبالیہ تقریر میں ڈیلیگیٹوں کا شکریہ ادا کرنے کے بعد ایک مختصر تقریر کے دوران میں کہا کہ کانگرس گورنمنٹ ٹیچرز کی جائز شکایت دور کرنے کی ضرور کوشش کریگی مگر اس میں کچھ وقت لگے گا.

پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری نے اپنے صدارتی ایڈریس میں کہا کہ ٹیچرز کا پیشہ نہایت متبرک اور مقدس ہے آزاد ہندوستان کا بنانا اور بگاڑنا بہت کچھ ٹیچرز کے ہاتھ میں ہے اس میں شک نہیں کہ ہمارے ملک میں عموماً اور ہمارے صوبہ میں خصوصاً ٹیچروں کی حالت خراب ہے غلامی و مفلسی کی وجہ سے ہم انکی زیادہ خدمت نہیں کرسکتا. مگر انھیں ہراساں نہیں ہونا چاہیئے. اس وقت یوپی میں کانگرسی حکومت ہے یہ حکومت بہت جلد ٹیچرز کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کریگی اس لئے ٹیچرز کو چاہیئے کہ صبر سے کام لیں اور اپنے سنگٹھن کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں اس کے بعد کانفرنس میں کئی رزولیوشن پیش ہوئے وارد ھا تعلیمی اسکیم کا تجربہ کرنے کے لئے کانفرنس نے یوپی گورنمنٹ کو مبارکباد دی اور ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ یو پی اے وی سی ٹیچرز نے آنریبل وزیر تعلیم کی خدمت میں صوبہ سے ناخواندگی دور کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں یوپی کے نئے ڈائرکٹر مسٹر پاول پرایس ڈاکٹر عبدالرحمٰن خاں پرنسپل بنکبہ ٹریننگ کالج کو ان کے نئے عہدوں پر مبارکباد کے رزولیوشن بھی پاس کئے گئے ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ جسکی کچھ مخالفت ہوئی کانفرنس نے یہ پاس کیا کہ یوپی اے. وی. سی ٹیچرز کی شکایات کو حکام کے سامنے رکھنے کے لئے ایک ڈپوٹیشن بنایا جائے جو وزیر تعلیم و ڈائرکٹر تعلیم یو پی سے درخواست کرے کہ ایسوسی ایشن کے جائز مطالبات کو جلد پورا کیا جائے.

موٹر یونین کانفرنس

۲۴ اپریل کو یہی یوپی پراونشل موٹر یونین کانفرنس شیخ حسام الدین میونسپل کمشنر امرتسر کی صدارت میں منعقد ہوئی. ڈرائیوروں کے درمیان بڑا جوش و خروش پایا جاتا ہے. اسٹیشن پر صدر کا شاندار استقبال کیا گیا. کانفرنس شروع ہونے سے پہلے شہر میں صدر کا جلوس نکالا گیا کانفرنس تلک ہال میں منعقد ہوئی تھی جو جھنڈیوں وغیرہ سے سجایا گیا تھا یوپی کے تمام ضلعوں کے تقریباً دو سو ڈیلیگیٹوں نے شرکت کی. دوسرے صوبوں کے بھی ۱۷ ڈیلیگیٹ شریک ہوئے.

مسٹر مدن موہن سرداینو صدر استقبالیہ نے آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر العدالت یوپی آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ یوپی اور مسٹر جے. ایف. نریمان (بمبئی) کے خط پڑھ کر سنائے جن میں بعض اہم مصروفیات کی وجہ سے کانفرنس میں شریک ہونے سے معذرت کا اظہار کیا گیا تھا اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے خواہش ظاہر کی گئی تھی.

پنڈت بالکرشن شرما نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ موٹر ڈرائیوروں اور ان کے مالکوں کے درمیان تنازعہ کی وجہ لایعنی نہیں ہے جو مل مالکوں کے اور مزدوروں کے درمیان ہے زیادہ جد و جہد کے بغیر ہی ان کا معاملہ آسانی کے ساتھ طے ہو سکتا ہے. آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ڈرائیوروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی جماعت کو مضبوط بنائیں تاکہ انھیں پولیس کی غیر ضروری اور بے وجہ کارروائیوں سے نجات مل سکے آپ نے حاضرین کے سامنے ہندو مسلم ...

خطروں کی وضاحت کی.

ڈاکٹر سلیمان الانصاری پارلیمنٹری سکریٹری وزیر اعظم یوپی نے اپنی تقریر میں آزادی کے راستے میں جماعت کی اہمیت کی وضاحت کی ڈرائیوروں کو صرف اپنی بہتری کا ہی خیال نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ انھیں اس بات کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ انھیں اپنی جماعت کو مضبوط کرکے ایکدن ایک دن آزادی حاصل کرنی ہے اسلئے انھیں اپنے درمیان سے امتیاز کو مٹا دینا چاہیئے اور اتحاد کے ساتھ کام کرنا چاہیئے ڈاکٹر انصاری نے فرمایا کہ مجھے یہ دیکھکر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ کانپور جیسے شہر میں جو کہ حال میں فرقہ وارانہ فسادوں کا مرکز رہا ہے. ہندو مسلمانوں اور سکھوں کی مشترکہ جماعت کا اجلاس ہو رہا ہے آخر میں آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ دیکھکر انتہائی خوشی ہوگی. جب کہ یہ اتحاد نہ صرف یوپی بلکہ سارے ملک اور ساری دنیا میں پھیل جائے گا.

وزیر اعظم کے دوسرے سکریٹری مسٹر وینکٹیش نرائن تیواڑی نے اپنی تقریر میں کہا اور پیٹرول ٹیکس بل کی وضاحت کی اور متعلقہ لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کی رضامندی پر مناسب غور کریگی. آخر میں مسٹر تیواری نے. ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیا اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ آزادی حاصل کرنے کے لئے اپنی جماعت کو مضبوط کریں.

شیخ حسام الدین صدر یوپی موٹر یونین کانگریس نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ سوسائٹی میں موٹر ڈرائیوری کا درجہ بہت نیچا ہے. اسلئے ان دشواریوں کو دور کرنے کے لئے منظم ہو جانا چاہیئے اور سوسائٹی سے ان خرابیوں کو نکال پھینکنے کے لئے متحد ہو کر جوش و خروش کے ساتھ کام کرنا چاہیئے.

بلوؤں کی تحقیقاتی کمیٹی

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے بلوؤں کی تحقیقات کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کرنے کا جو اعلان کیا ہے اس میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہونگے.

مسٹر ڈی. ایس. مہتہ آئی. سی. ایس. مسٹر سی ڈبلیو گوین. آئی. سی. ایس چیف سکریٹری. مسٹر آر. اے. ہارڈن انسپکٹر جنرل پولیس اور مسٹر وجاہت حسین آئی. سی. ایس.

معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی تین ہفتوں میں اپنا کام ختم کر دیگی: اس کے بعد حکومت کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گی.

فسادوں کے متعلق وزیر اعظم کا بیان

۲۴ اپریل کو یوپی اسمبلی میں سر جے پی سریواستو نے حکومت سے کانپور اور بنارس کے فسادوں میں علیحدہ علیحدہ ہندو اور مسلمان زخمیوں اور ہلاک شدگان کی تعداد کے متعلق ایک مفصل بیان دینے کی درخواست کی وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں ہندو اور مسلمان زخمیوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد بتانا امن و امان کے لئے مفید نہیں سمجھتا. آپ نے فرمایا کہ بنارس میں کل ۱۱ آدمی قتل اور ۲۱۰ آدمی زخمی ہوئے کانپور میں ۹۶ آدمی قتل اور ۲۴۰ آدمی زخمی ہوئے. بنارس اور کانپور میں فساد کے سلسلہ میں علی الترتیب ۹۰۵، اور ۱۹۱۵ آدمی گرفتار ہوئے ہیں.

وزیر اعظم نے مزید فرمایا کہ میں اپنی ایک پچھلی تقریر میں فساد کی وجوہات مفصل بتا چکا ہوں فوری اسباب یقین کے ساتھ نہیں بتائے جاسکتے لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ جب آپس میں کشیدگی بڑھی ہوئی ہوتی ہے تو معمولی سا واقعہ فساد کرنے کے لئے کافی ہوتا ہے آپ نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں فرمایا کہ فساد میں زیادہ تر غریب لوگ مرے ہیں. حکومت ہندو اور مسلمانوں کی جانوں کی ایک قیمت سمجھتی ہے اور حکومت یہ بھی سمجھتی ہے کہ جو لوگ مرے ہیں ان کے وارث معاوضہ کے مستحق ہیں.

اخبار اسلام

مقامی اخبار اسلام پر دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ورزی کے سلسلہ میں جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا اور مولوی سیف اللہ خانصاحب قائمقام اڈیٹر اور مولوی حشمت اللہ صاحب پرنٹر کو سو سو روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ دو دو ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے.

موضع مہولی میں تصادم

موضع مہولی تھانہ مہاراج گنج بنیوں اور ٹھاکروں میں زبردست تصادم ہو گیا جسمیں کہا جاتا ہے کہ ایک شخص مر گیا اور پانچ آدمی بری طرح زخمی ہوئے ہیں، اس سلسلہ میں متعدد آدمی گرفتار ہوئے ہیں.

دو سو من غلہ جل گیا

موضع ادوری تھانہ سکندرہ میں ایک کھلیان میں آگ لگ جانے کی وجہ سے دو سو من غلہ جلکر خاک ہو گیا پولیس تحقیقات کر رہی ہے.

کانپور ہندو سنگھ اور بنارس

کانپور ہندو سنگھ نے اپنی ورکنگ کمیٹی کے ایک جلسہ میں بنارس میں ہندوؤں پر ۲۲ گھنٹہ کے کرفیو آرڈر لگانے کے حکم کے خلاف نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سخت گیری کو مارشل لا کے مترادف بتایا ہے اور اس سخت گیری پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے تعجب کیا ہے

یوم میلاد النبی صلعم کو یاد رکھیے

۱۲ ربیع الاول کی وہ تاریخ سعید جبکہ آقا و مولا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے معزز خاندان میں ایسے وقت پیدا ہو کر جبکہ انسانی خون کی دنیا میں کوئی قدر نہ تھی اور مظلوموں کی فریاد کا کوئی سننے والا نہ تھا. غریبوں کو زبردستی غلام بنا کر حیوانوں کا سا سلوک کیا جاتا تھا. چھوٹی چھوٹی بچیوں کو زندہ درگور کرنا فخر سمجھا جاتا تھا. غرضکہ کوئی کسی کا ہمدرد و معاون نہ تھا.

آپ نے سب سے پہلے ایسے بدترین اور پر آشوب وقت میں آزادی کامل کی تعلیم دیتے ہوئے خونریزیوں کی سختی سے ممانعت کرکے غلاموں کو آقاؤں کے پاس بٹھا کر بھائی بھائی بنا دیا اور بچیوں کے دفن کرنے کی مانعت کرکے مردوں کے ساتھ حصہ دار مقرر فرمایا.

آؤ اے دنیا کے لینے والو اپنے محسن اعظم کی یادگار منانا اپنا فرض سمجھو جس نے ہم سب پر ہزارہا احسانات کئے ہیں. لہذا امسال گذشتہ سالوں کی طرح ۱۲ ربیع الاول مطابق ۳ مئی ۱۹۳۹ء بروز بدھ کو بہ یادگار ولادت حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانان کانپور کا عظیم الشان جلوس پریڈ گراؤنڈ سے ٹھیک ۹ بجے اٹھیگا جسے کامیاب بنانے کے لئے ہر کلمہ گو مسلمان کو عموماً اور انجمن ہائے اسلامیہ کو خصوصاً کوشش کرنا چاہیئے

محمد فاروق صدیقی جنرل سکریٹری مجلس اتحاد ملت کانپور

بزم مشاعرہ

منجانب جمعیۃ الشعرا کانپور کیشنبہ (اتوار) ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء، ۷ بجے صبح بمقام محلہ کرنیل گنج متصل رفاہ عام کلب مصرع طرح یہ "جب کہ عہد شباب ہوتا ہے" قوافی شباب ثواب وغیرہ ردیف ہوتا ہے.

بعد ادب التماس ہے کہ قدم رنجہ فرما کر اپنے افکار ندرت کار سے حاضرین کو محظوظ کیجئے، اور اراکین مشاعرہ کو رہین منت بے پایاں فرمائیے مطرح میں ۱۱ اشعار سے زاید پڑھنے کی زحمت نہ فرمادیں.

ناظم مشاعرہ محمد ابراہیم آتش کانپوری

اتحاد

اپنی نوعیت کا پہلا ہفتہ وار اخبار اتحاد کانپور. جو مشہور نوجوان ادیب حکیم عباسی صاحب جونپوری کی ادارت میں آسمان صحافت پر عنقریب طلوع ہونے والا ہے اتحاد کا نصب العین بنا انقلاب اور شریعت مطہرہ کا قیام ہوگا (۲) اس دور اتحاد میں ملت کو صحیح راہ بتائے گا. (۳) اعلیٰ ترین معیاری مذہبی سیاسی مضامین شایع کریگا (۴) ممالک اسلامیہ کی خاص خبریں شایع کریگا. (۵) تمام انسانی برادریوں میں یکجہتی پیدا کریگا (۶) تمام پارٹی پالٹکس سے علیحدہ رہیگا نمبر (۷) ہندوستان کی عام سیاست پر بے لاگ تبصرہ کرے گا.

سبد گل

بیچارے مردوں کا ستارہ آجکل بُری طرح گردش میں ہے۔ دنیا کے ہر حصہ میں عورتوں کے ہاتھوں ان غریبوں کی بُری طرح مٹی پلید ہو رہی ہے، مردوں کی اس بیتی اور بے بسی کا اندازہ اس سے لگا لیجئے۔ کہ پیرس کی ایک بازاری حسینہ نے کسی ترکیب سے پہلے تو اپنے عاشق زار کو مادر زاد برہنہ کر لیا اور اس کے بعد ہنٹر لے کر اس بُری طرح مارا کہ عاشق صاحب حواس باختہ ہو کر بھاگ گئے، آگے آگے یہ ننگ دھڑنگ عاشق نوکدم چلا جا رہا تھا اور پیچھے پیچھے یہ حسینہ ہنٹر لئے ہوئے دوڑ رہی تھی اور تماشہ میں تماشائیوں کا پورا مجمع باراتی بنا ہوا تھا۔

آخر پولیس نے ان حضرت مجنوں کو بھی گرفتار کر لیا اور ان کی تند مزاج لیلیٰ کو بھی مقدمہ دائر ہو گیا ہے دیکھئے کس کے حق میں فیصلہ ہوتا ہے۔ خیال ہے کہ غریب مرد ہی مجرم قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ یہ عورتوں کی حکومت کا زمانہ ہے۔

یہ تو ایک بازاری حسینہ کی کارگذاری تھی اب لندن کی ایک شریف النفس بیوی کی بھی سرگذشت سن لیجئے۔ اس نیک بخت نے چپکے سے جا کر شوہر کے خلاف طلاق کی درخواست دیدی مقدمہ کی تاریخ آئی بیوی کا بیان ہوا، بیوی نے فرمایا میں اس مجنون و رخبط الحواس انسان سے بیزار ہوں بیچارہ شوہر حیران تھا کہ اس سے کونسی ایسی مجنونانہ حرکت سرزد ہو گئی کہ بیوی صاحبہ آپے سے باہر ہیں۔

عدالت نے پوچھا کہ تم کو شکایت کیا ہے بیوی نے فرمایا کہ یہ دیوانہ جب بوسے لینے پر آتا ہے تو لگاتار بوسے لئے جاتا ہے یہاں تک کہ میں تنگ آ جاتی ہوں۔ یا تو میرا شوہر بوسوں کی تعداد مقرر کرے ورنہ مجھے طلاق دلائی جائے شوہر نے کہا بیوی میں تم سے باز آیا مجھے ایک سرے سے ایسی بے حیا بیوی کی ضرورت ہی نہیں جو نجی معاملات کو عدالت میں لاتے ہوئے غیرت نہ محسوس کرتی ہو اور جو بوسوں کی تعداد کا اگریمنٹ لکھاتی ہو۔

یہ تو پیرس اور لندن کی عورتوں کے کارنامے ہیں اب ایک ہندوستان کی عورت کی بھی داستان سن لیجئے ایک غریب شوہر اپنی بیوی کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ گاڑی تبدیل کرنے کے لئے جب یہ دونوں بیتو گی کے اسٹیشن پر اترے۔ تو بیوی صاحبہ میاں سے منہ موڑ کر ایک طرف کو جانے لگیں، میاں نے پوچھا کہاں جا رہی ہو، بیوی نے کہا تم کون اور یہ کہکر شور مچا دیا کہ یہ بدمعاش مجھے چھیڑتا ہے۔

اسٹیشن پر سینکڑوں آدمیوں کی بھیڑ لگ گئی میاں نہایت منت و سماجت کے ساتھ بیوی سے کہہ رہا تھا کہ بیوی مجھے پہچانو میں تمہارا شوہر ہوں۔ بیوی نے صلواتیں سناتے ہوئے کہا آیا کہیں کا شوہر بننے والا میں تو تیری صورت سے بھی آشنا نہیں۔ آخر پتہ چلا کہ یہ عورت درحقیقت اس شخص کی بیوی ہے۔ کسی بات پر خفا ہو گئی ہے۔ لوگوں نے بیچ میں پڑ کر بڑی مشکل سے میل کرایا۔

دیکھا آپ نے آجکل عورتوں کا دماغی توازن کس قدر بگڑا ہوا ہے۔ یہ ہے جدید تہذیب۔ اور عورتوں کی اندھی آزادی کی کرشمہ سازیاں۔ بس اب مردوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

اٹلی جرمنی سے بدظن ہونے لگا

روم ۳ ہ اپریل۔ گو بظاہر تو جرمنی اٹلی کے درمیان اتحاد بڑھتا جا رہا ہے مگر اندری

ادب لطیف

ڈھونڈتی ہوں

از جناب شباب گوالیاری

بے تاب ہوں، بیقرار ہوں مضطرب ہوں، پریشان ہوں، تڑپتی ہوں، مگر تجھے نہیں پاتی۔۔۔ بولو۔۔۔ بتاؤ تم کہاں ہو؟ دیکھو میں تمہاری تلاش میں سرگرداں ہوں۔۔۔ ڈھونڈتی ہوں کوئل کی کوک میں، چاند کی روشنی میں، ستاروں کی چھاؤں میں، غروب ہوتے ہوئے سورج میں، شب کی تاریکیوں میں، بہار کی دلفریب راتوں میں، بہتے ہوئے دریاؤں میں، کھلے ہوئے غنچوں میں، لیکن آہ! تمہیں نہیں پاتی۔

ڈھونڈتی ہوں دوشیزاؤں کے حسن میں، جوانی کی اُمنگوں میں، گل و بلبل کی محبت میں، سنبل کی نیم باز آنکھوں میں، خاروں کی نوکوں میں، شبنم کے قطروں میں، مغنیہ کی لے میں، محبت کی چنگاریوں میں، گداگروں کی صداؤں میں، غریبوں کی جھونپڑیوں میں، پہاڑوں کی بلندیوں میں، دنیا کی پستی میں، ادیب کے قلم میں، لیکن تم نہیں ملتے دور میرے شکستہ دل سے بہت دور لیکن میں تجھے اپنے دل بیقرار میں دیکھتی ہوں، آؤ میرے دل کے مالک آؤ، مجھے تم سے بے لوث اور سچا پریم ہے۔

جان و دل کے مالک شیام میں تیرے حضور میں صدق دل سے عہد وفا باندھتی ہوں، کہ میں تیری یاد میں کبھی بے نیازی اور غفلت سے کام نہ لونگی، اے پیکر حیات ایک بار پھر کاشانہ دل میں آ کہ جس سے میرے خانۂ دل کی تاریکی روشنی کی صورت اختیار کرے۔

ﻢ شادی کر رکھی تھی۔ ان چار میں سے دو عورتیں بے حد دولتمند تھیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس چالاک شوہر نے دو تین سال کے اندر ان دولتمند بیویوں سے تقریباً ۳ لاکھ ڈالر وصول کر لئے تھے عورتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ نہ بدمزاج شوہر خطرناک ہے نہ شرابی اور نہ مفلس شوہر سے کوئی خطرہ ہے۔ اصل خطرہ سب سے زیادہ خطرناک چالاک شوہر ہیں جو باقاعدہ بیویوں کا شکار کھیلتے ہیں۔ اور اسی شکار پر انکی زندگی کا دار و مدار ہے۔

ﺺ ہو جائے گی۔ پبلک کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ زندگی کی اصل شکل دیکھنے کے لئے زندہ رہنے کی ضرورت ہے زندگی تفریح و مزاح میں ہی ہے ٹریجڈی میں نہیں

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

ﺍلبتہ دونوں ملکوں کے درمیان نفرت کی خلیج وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ البانیہ پر قبضہ کے بعد جرمنوں سے نفرت اور بھی بڑھ گئی ہے، جسکی وجہ یہ ہے کہ اس سال اہل اٹلی کو ہٹلر کی تعطیلات میں زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ اور سال برطانیہ اور امریکہ سے ایک بہت بڑی تعداد میں سیاح سیر کو آیا کرتے تھے مگر اس سال نہیں آئے ان کی جگہ جرمن لوگ آئے جنہوں نے یہاں آ کر اودھم مچا دیا۔ دکانیں لوٹ لیں۔ اب اہل اٹلی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ جرمنی اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے اٹلی کو برطانیہ اور فرانس کے خلاف آلۂ کار بنا رہے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن ہی نے اٹلی کو البانیہ پر قبضہ کرنے کے لئے مجبور کیا۔

عالم نسواں

بعض شوہر بڑے خطرناک ہوتے ہیں

ویسٹرن اسپین میں ایک خاتون کا شوہروں کے متعلق ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون شایع ہوا ہے ہم اس مضمون کے کچھ اقتباسات ناظرین اور ناظرات کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں،

عورتیں بڑی سیدھی اور بڑی بیوقوف ہیں تعلیمیافتہ ہونے کے باوجود ابھی ان میں اچھے اور بُرے شوہر میں تمیز کا سلیقہ نہیں پیدا ہوا۔ ایک خاتون گذشتہ سال مجھ سے ملیں اور انھوں نے اپنے شوہر کی بدمزاجی کی شکایت کرتے ہوئے شوہر سے طلاق لینے کے لئے مجھ سے مشورہ طلب کیا۔ اسی طرح ایک خاتون صرف اسلئے اپنے شوہر سے ناراض تھی کیونکہ وہ شرابی تھا اور شراب کے نشہ میں ایسی ناشائستہ حرکتیں کرتا تھا جس سے اس غریب کو بے حد تکلیف ہوتی تھی۔ یہ خاتون بھی شرابی شوہر سے طلاق لینے کی فکر میں تھی۔

ان سیدھی سادھی عورتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ بدمزاج شرابی شوہر اتنے خطرناک نہیں ہوتے جتنے کہ خطرناک سیاسی شوہر ہوتے ہیں۔ آپ حیران ہونگی کہ سیاسی شوہروں کی یہ نئی قسم کہاں سے پیدا ہو گئی۔ میں ابھی آپ کو بتاتی ہوں کہ یہ سیاسی شوہر کون ہوتے ہیں۔ اور عورتوں کی زندگیوں کو کسطرح برباد کرتے ہیں۔

سیاسی شوہر وہ ہوتے ہیں جو کسی خاص غرض اور مقصد کے لئے شادی کرتے ہیں۔ جب ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ یہ بیوی کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ لیورپول کی عدالت میں پچھلے دنوں ایک خاتون نے اپنے شوہر کے خلاف دعویٰ کیا تھا۔ اس دعوی کی کہانی یہ ہے کہ اس دولتمند خاتون کی کوٹھی کی برابر ولیم جونس نامی ایک نوجوان نے کوٹھی کرایہ پر لی۔ ولیم جونس بڑی شان سے رہتا تھا، دولتمند خاتون سے ولیم نے کسی نہ کسی طرح تعلقات پیدا کر لئے اور ان تعلقات نے بعد میں شادی کی صورت اختیار کر لی ان دونوں کی شادی ہو گئی۔ ولیم رفتہ رفتہ اس خاتون پر حاوی ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے اس خاتون کی ساری املاک و جائداد بھی اپنے قبضہ میں لے لی، جس کو اس نے نہایت عیاری کے ساتھ چند ہی روز میں فروخت کرا دیا، اور تمام روپیہ لے کر چلتا بنا۔ آپ نے دیکھا کہ اس شخص کی شادی کا کیا مقصد تھا اس قسم کے سیاسی شوہر بے حد خطرناک ہوتے ہیں۔

بعض شوہر ایسے بھی ہیں جو روپیہ کے لئے نہیں بلکہ عورتوں کی نوجوانی اور خوبصورتی سے وقتی فائدہ اُٹھانے کے لئے شادی کر لیتے ہیں۔ لیکن جوں ہی ان کی بیویوں کی جوانی ڈھلنے لگتی ہے یہ لڑائی کا بہانہ تلاش کرتے ہیں اور آخر ایک روز اسے چھوڑ دیتے ہیں۔

سیاسی شوہر ضرورت سے زیادہ لسان ہوتے ہیں۔ عورتوں کی فطرت کو خوب سمجھتے ہیں۔ محبت کے جال میں نہایت خوبی کے ساتھ عورتوں کو پھانستے ہیں۔ عشق کے جھوٹے دعووں سے اس وقت تک بیوی کو فریب دیتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ انکا کام نہ نکل جائے۔

جب کوئی شوہر اپنی بیوی سے عشق و محبت کی ضرورت سے زیادہ باتیں کرتا ہو۔ اسے مستقبل کے سنہری باغ دکھاتا ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ خطرناک قسم کا شوہر ہے۔ کیونکہ سیدھے اور سچے شوہر نہ زیادہ باتیں کرتے ہیں اور نہ بیویوں کو سبز باغ دکھاتے ہیں۔

سبز باغ دکھانے والے شوہر اپنی بیویوں کو سالہا سال تک مغالطہ میں رکھ سکتے ہیں، پچھلے دنوں میں فرانس میں ایک ایسے شوہر کو گرفتار کیا گیا جس نے ایک وقت میں چار عورتوں سے

بچوں کی دنیا

آسٹریلیا کے موتی

از جناب ماسٹر رام سروپ بھٹناگر چندوسی

براعظم آسٹریلیا دنیا کے تمام براعظموں میں بلحاظ رقبہ سب سے چھوٹا ہے لیکن چند امور میں دیگر تمام براعظموں میں سب سے سبقت لے گیا ہے یعنی یہاں کے پرند عجیب غریب ہیں، پرندوں پر ہی منحصر نہیں، یہاں پر کچھ درخت ایسے پائے جاتے ہیں کہ انکا پت جھڑ نہیں ہوتا، بلکہ ہر سال چھال گر جاتی ہے، ایک جانور یہاں گنگارو ملتا ہے جو کہ آدمی کی طرح وہ دو پاؤں سے چلتا ہے اور اپنے پیٹ میں ایک تھیلی رکھتا ہے۔ جسمیں دوڑتے وقت بچے کو ڈال لیتا ہے۔ کچھ جانور یہاں ایسے ملتے ہیں کہ انڈے دیتے ہیں اور چھاتی سے دودھ پلاتے ہیں۔ اس کے شمالی حصہ میں جنگلات ہیں جہاں چیڑ اور دیودار کے گھنے پیڑ موجود ہیں مشرقی حصہ میں بارش کافی ہوتی ہے لہذا یہاں پر چاول اور ہر قسم کا غلہ بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے لیکن جیوں جیوں ہم مشرق سے مغرب کو چلتے جاتے ہیں۔ بارش میں کمی ہوتی جاتی ہے وسطی حصہ میں جو کہ جھیل ایری کے پاس کا خطہ ہے اور کوہ اسٹریلین آلپس کے مغرب میں ہے، بہت کم بارش ہوتی ہے۔ لہذا یہاں پر گھاس پیدا ہوتی ہے اور بھیڑیں پائی جاتی ہیں، یہاں کا ہر ایک کسان اپنے پاس بھیڑوں کا ایک گلہ رکھتا ہے مگر مغربی حصہ بالکل خشک ہے اور ریگستان ہے لیکن خوش قسمتی سے یہاں پر دو مقامات پر جن کا نام کال گورلی اور کول گارڈی ہے۔ بکثرت سونا ملتا ہے۔ جب تک سونے کا پتہ نہ تھا اس وقت تک یہ حصہ بالکل ویران تھا مگر یورپ کی اقوام جو سونا حاصل کرنے میں تحت الثریٰ تک کا سفر کرنے سے نہیں گھبراتیں پتہ معلوم ہونے کے بعد یہاں پر بکثرت آباد ہو گئی ہیں اور ایک ریل بھی سڈنی سے پرتھ تک نکالدی ہے جو کہ ان کانوں میں ہوتی ہوئی جاتی ہے۔ اس براعظم کا جنوبی حصہ پھلوں کے واسطے بے حد مشہور ہے۔ ہر قسم کے انگور سیب سنترہ وغیرہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ جنسے یہاں پر شراب، اچار، مربے۔ بنائے جاتے ہیں۔ یہ تمام اشیاء ملبورن اور ہوبرٹ کے بندرگاہ سے باہر جاتی ہیں۔ لیکن آسٹریلیا کے پاس کے سمندروں میں سب سے زیادہ قیمتی چیز ملتی ہے وہ موتی ہے۔ ویسے تو موتی خلیج منار واقع جنوبی ہندوستان و خلیج فارس واقع جنوبی فارس میں بھی ملتا ہے لیکن جس کثرت سے یہاں پر ملتا ہے۔ ہر دو متذکرہ بالا مقامات پر نہیں ملتا۔ موتی نکلنے کا خاص حصہ شمالی مغربی ہے۔۔

اس حصہ میں کافی تعداد میں موتی نکالا جاتا ہے۔ ذیل میں اس کے متعلق کچھ تحریر کیا جاتا ہے کہ یہاں کے غوطہ خور کس طرح اس گوہر نایاب کو عمیق سمندر سے نکالکر دوسروں کی زیبائش کا سامان مہیا کرتے ہیں، شمالی مغربی آسٹریلیا میں موتی نکالنے کا کام فروری مہینہ سے شروع ہوتا ہے۔ طوفان کی آمد و رفت اس سے قبل ہی بند ہو جاتی ہے۔ بدیں وجہ چھوٹی چھوٹی کشتیاں بآسانی چل سکتی ہیں نصف دسمبر سے نصف فروری تک غوطہ خور اشخاص آرام کرتے ہیں۔ کشتیاں بروم شہر کے پاس رُک جاتی ہیں، وہاں کی مرمت اور رنگائی کا کام ہوتا ہے۔

اسی درمیان میں ہوشیار ملاح کو پانگ یا دوسرے جزائر کو جاتے ہیں۔ یہاں سے یہ لوگ دوسرے نئے ملاح بھرتی کر لاتے ہیں۔

(باقی بر صفحہ، کالم ۲)

پردۂ فلم

مزاحیہ فلموں کی ضرورت

از مسٹر دھرم دیر

فلمیں پراپگنڈا کا بہترین ذریعہ ہیں اور جو بات بار بار فلموں کے ذریعہ پبلک میں پیش کی جاتی ہے۔ وہ عوام کے دلوں پر گہرا اثر کرتی ہے اور یہ پروپگنڈا بڑے بڑے لیڈروں کی تقریروں اور اخبارات سے زیادہ موثر ہوتا ہے اسی وجہ سے دوسرے ممالک کی حکومتیں سرکاری طور پر ایسی فلمیں تیار کراتی ہیں جنہیں ان کے حق میں پروپگنڈا ہو اور جرمنی و اطالیہ میں اب ایسی فلموں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

ہندوستان میں اب تک جو بھی فلمیں تیار ہوئی ہیں، ان میں نمایاں کثرت ٹریجک فلموں کی ہے۔ نیز فلم میں ایسے موقع پیش کرنے کی خاص طور پر کوشش کی جاتی ہے جس سے سنسنی پیدا ہو اور دیکھنے والا یہ سوچ سکے کہ اب کیا ہوگا نیز

"بالم آئے بسو میرے من میں"

کی قسم کے گانے پیش کئے جاتے ہیں جنہیں رنج و فراق و ہجر کے علاوہ کچھ نہ ہو،

ایسی ایسی فلمیں بنا کر فلم کمپنیوں نے عوام کے مذاق کو ایک ہی رنگ میں رنگ دیا ہے اور اس بات کا پبلک میں زبردست پروپگنڈا ہو گیا ہے اور ان میں مزاحیہ فلمیں پسند کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رہی۔

دوسرے ممالک میں مبنی مذاق کی فلمیں (عریاں و اخلاق سوز نہیں) بہت پسند کی جاتی ہیں مگر ہندوستان میں حالت اس سے برعکس ہے۔

بدقسمتی سے یہاں کے لٹریچر میں مزاحیہ عنصر تقریباً تقریباً بالکل مفقود ہے اور اگر بھولے سے کوئی فلم کمپنی مزاحیہ فلم تیار کر لیتی ہے تو بجائے اس کے کہ اسے نمایاں کامیابی ہو فلم کی کامیابی مشکوک ہو جاتی ہے ٹریجک فلمیں دیکھنے و پسند کرنے کا جو افسوسناک پروپگنڈا پبلک میں ہو چکا ہے اسکی وجہ سے مزاحیہ و نیم مزاحیہ فلمیں خواہ وہ کتنی ہی بلند کیوں نہ ہوں ٹھہر نہیں سکتیں اور ملک کے لٹریچر کی طرح فلمی تاریخ بھی اس عنصر سے بالکل محروم ہو رہی ہے۔

ہندوستانیوں کی زندگی بذات خود ایک ٹریجڈی ہے مالی مشکلات و اقتصادی بدحالی و معاش کی فکر سے شاید ہی کوئی بچا ہو، دوسرے آزاد ممالک کی خوشیاں انکے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتیں، ان کی زندگی سراسر ٹریجڈی بن چکی ہے۔ کاروباری مشکلات کی وجہ سے یہ دن بھر میں شاید ہی کبھی ہنستے ہوں، ان کو انکی صحت کے لئے ایک ایسی لطیف شے کی ضرورت ہے جو بے تحاشا ہنسنے و قہقہے لگانے پر مجبور کرے اور ایسا مذاق مزاحیہ فلموں ہی سے ہو سکتا ہے،

فلمیں ایسی ہونی چاہئیں جو انسان کو کم از کم دو ڈھائی گھنٹے دنیا کے تفکرات کی جو ہر وقت انکی جان کھاتے رہتے ہیں یاد بھلا دے۔

ایک مدت سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ملک کو جو مسرت تفریح و خوشی کا نام آہستہ آہستہ بھولتا جا رہا ہے زندگی کی اصلی لذت سے روشناس کرایا جائے۔ اور ایسا کرنے کی بہترین ترکیب مزاحیہ فلمیں سمجھی گئیں مگر پبلک جو ٹریجک فلمیں دیکھ دیکھ کر ان ہی سے مانوس ہو چکی ہے ابھی اس قابل نہیں ہوئی کہ ایسی مزاحیہ فلمیں پسند کر سکے اس کا نتیجہ مالی لحاظ سے افسوسناک نکلتا ہے اور یہ ملک کی بدقسمتی کی دلیل ہے۔

اسوقت ملک کی فلم کمپنیوں کی حالت ریلے لائن کی سی ہے اور ایک کوشش میں ناکامیاب ہو کر اس راستہ کو ترک کر دینا کسی عقلمند و دانشمند کے شایاں شان نہیں جس طرح دردناک مناظر کی فلمیں پیش کر کے ان فلم کمپنیوں نے عوام کے مذاق کو بگاڑا ہے انہیں کا فرض ہے کہ لگاتار مزاحیہ فلمیں بنائیں اور عوام کے دماغ میں تفریح کا اصل مطلب سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں ممکن ہے کہ شروع شروع میں انہیں ناکامی ہو مگر بہت جلد اسکی تلافی ہو

اقوال زرین

کمالات دینوی کے واسطے تقناسب سے بڑا ذریعہ تجارت ہے. جو انسان کے دل کو ہر قسم کے کسب کمال کی جانب راغب اور ملکی رونق کو دو چند کر دیتا ہے. سیر و سیاحت کی عادت اور آباد ملکوں کی سیر اور عجائبات روزگار کا مشاہدہ بے شک اس تجارت کی بدولت ہے اور انسان کے دل میں عالی حوصلگی کا جوش جس پر تمام ترقیوں کا مدار ہے بلاشبہ اسی تجارت سے پیدا ہوتا ہے.

عالم اسباب کتنا ہی ناپائدار ہے تو ہوئے دو. اس سے بیزار رہنا غلطی ہے. اس کا لطف ہی اسکی ناپائداری میں ہے. دریا کی خوبی روانی میں ہے اور زمانہ کا انحصار گردش پر ہے.

ملکی دولت اوّل درجہ میں اناج دوسرے درجہ میں دستکاری ہی ہے جس کی بدولت یورپ کو آج سب طرح کے بھاگ لگ رہے ہیں.

غرور کرنا بڑی بے حیائی ہے. مغرور بڑا بے حیا ہوتا ہے. مغرور اپنی نخوت کے زور سے مصیبتوں کا مقابلہ عبث کرتا ہے، وہ اپنے دگنے زور سے اپنے سرکش دل کے ٹکڑے کرتا ہے.

پہاڑوں میں بعض مقام ایسے صحت افزا اور دلکشا ہوتے ہیں کہ وہاں جانے سے سیر و تفریح کے علاوہ تندرستی بحال ہوتی ہے جیسے کشمیر شملہ. نینی تال.

موج تبسم

اُستاد:- تمہیں کس نے پیدا کیا؟
ایک لڑکا:- ماسٹر جی میں نہیں جانتا
دوسرا لڑکا:- خدا نے
اُستاد (پہلے لڑکے سے) دیکھو تم سے چھوٹا اس بات کو جانتا ہے. مگر تم نہیں جانتے.
پہلا لڑکا:- ماسٹر جی وہ چھوٹا ہے اسے یاد ہے مگر میں بھول گیا.

باپ:- تمہارے نئے اُستاد کیسے ہیں.
بیٹا:- جی ہیں تو اچھے مگر مجھے قابل اعتبار نہیں معلوم ہوتے.
باپ:- وہ کیسے.
بیٹا:- کل کہتے تھے پانچ پانچ دس ہوتے ہیں مگر آج کہتے ہیں کہ چھ اور چار دس ہوتے ہیں.

سلیم:- میں نے ایک دوست کو سو روپے قرض دئیے مگر رسید نہیں لی اب کیا کرنا چاہیئے.
فہیم:- تم اس کو خط لکھو کہ تم نے دو سو روپے مجھ سے قرض لئے تھے مہربانی کرکے جلد واپس کرو اس جھوٹ سے وہ فوراً چڑ کر جواب دے گا کہ میں نے تو صرف ایک سو روپے قرض لیا تھا بس رسید ہو گئی.

مالک مکان:- تم نے یہ عجب سی وردی پہن رکھی ہے. یہ دیکھکر مجھے ہنسی آرہی ہے.
تار کا چپراسی. جناب عالی عام لوگ تار کا نام سُنکر گھبرا جاتے ہیں. اسی لئے تو ایسی وردی بنائی گئی ہے کہ وہ ہنس دیں.

دلچسپ معلومات

رُوحوں کی شبیہ

روحوں سے بات چیت کرنا وہ مسئلہ ہے جو نیویارک کی دی اسپرچل سوسائٹی نے ثابت کر دیا ہے اور اس میں انکار کی گنجائش نہیں رہی یہ جماعت عرصہ دراز سے نہایت سرگرمی کے ساتھ روحوں کی دنیا کے ساتھ رابطۂ اتحاد قایم کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور ان سے گفتگو کو عینی مشاہدہ سے ثابت کر دیا یعنی ابراہم لنکن کی روح سے بات چیت ہوئی اور لوگوں نے تعجب کے ساتھ سُنا. یہی کمپنی اب اس عقدہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ روحوں کی شبیہ اور تصویر لی جائے اور اس طرح مُردوں اور زندوں میں ایک مضبوط رشتہ اور تعلق پیدا کر دیا جائے مگر ابھی تک اس نے عملی جامہ نہیں پہنا

مصنوعی دل اور آنکھیں

فرانس کے ایک ڈاکٹر نے تجربات میں استعمال کرنے کے لئے ایک مصنوعی دل اختراع کیا ہے یہ ریسرچ کے کاموں میں قدرتی انسانی دل کی جگہ کام دیگا اسی کے ساتھ ایک برقی آنکھ بھی ہے جب دباؤ کے زور سے ہواخون کو مصنوعی دل میں دوڑاتی ہے تو برقی آنکھ سے شعاعیں بھی پھوٹنے لگتی ہیں جو دوڑتے ہوئے خون سے بلحاظ منقطع ہوتی رہتی ہیں اسی عمل سے دوران خون کی رفتار معلوم کرنی مقصود ہے.

افسانہ

"وہ" اور "آوارہ"

از جناب رامجی لال سریواستو بیجر

(وہ)

وہ دونوں ایک ہی کیاری کے دو پودے تھے، پریم ان کا ساتھی اور بھولا پن ان کا زیور تھا وہ اسے کہتا ستو، لیکن وہ اسے کئی نام سے پکارا کرتی تھی، بغیر کسی خوف کے اپنے بچپن کے سنہری دن بسر کر رہے تھے، انھیں کسی بات کی پرواہ نہ تھی.

وہ راجہ بنتا اور وہ رانی. بڑی دھوم دھام سے دونوں شادی کرتے، محلہ کے لڑکے لڑکیوں میں سے کوئی پنڈت بنتا کوئی کچھ کوئی کچھ! غرضیکہ کھیل کھیلا جاتا، بعض اوقات ان کے ساتھیوں میں سے کچھ بگڑ جاتے اور کہتے "رامو بار بار ستو کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا، اس مرتبہ شانتی اسکی رانی بنے گی. اسپر ستو غصہ میں بھر کر جواب دیتی:-

"یہ نہیں ہو سکتا"! وہ کہتے "تو پھر کھیل نہ ہوگا" وہ پہلے کی طرح بولتی "نہ ہو نہ سہی، رامو میرے ساتھ ہی راجہ بنے گا." حالانکہ رامو کہتا بھی "ستو! آج اور ہی کوئی رانی بن لے تم کیوں اعتراض کرتی ہو؟" اس پر وہ چڑھ کر جواب دیتی. "تم کیوں ڈرتے ہو! زیادہ سے زیادہ آج کھیل نہ ہوگا ہی نا" درحقیقت اس دن کھیل نہ ہوگا.

اس طرح سے وہ اس سنہرے زمانے کو بے فکری سے گذار رہے تھے.

بارہ مرتبہ موسموں نے کروٹ لی یعنی جاڑا گرمی برسات، بار بار آئے اور چلے گئے بڑی بڑی تبدیلیاں ہوگئیں. اس بنا پر ان دونوں میں بھی بہت کچھ انقلاب ہو گیا وہ کہلاتا تھا بیس سال کا خوبصورت نوجوان، اور وہ سترہ سال کی خوابیدہ دوشیزہ" اب دونوں پہلے کی طرح آزادی سے نہ ملتے تھے. ستو سے اس کا پردہ کرایا جاتا، ہاں ملنے کا موقع مہینہ میں ایک یا دو بار مل جاتا تب دونوں اپنے اپنے دلوں کا غبار نکالتے. رامو گلے شکوے کرتا اور ستو دل بھر کر روتی، پھر دونوں کچھ دنوں کے لئے جدا ہو جاتے.

ستو کے والد رگھبیر پرشاد ستو کی شادی کے لئے نہ جانے کتنے گھر کے دروازے جھانکتے مگر ناکامیاب واپس ہوتے، اس پر ادرگرد کے لوگ اپنی اپنی سی کہتے "ارے یار ستو سیانی ہوگئی. شادی کی فکر نہیں، کیسے لوگ ہیں، ابھی کچھ کا کچھ ہو جائے تو لالہ کو پتہ چل جائے"! اور ستو! وہ دل میں ہمت کرتی کہ صاف صاف کہہ دے".

"پتاجی! میری شادی رامو سے ہو گئی ہے".

آخر ایک دن کہہ ہی تو دیا. پتاجی آپ بیکار ہی در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں شادی تو میری ہو چکی ہے".

کس سے"! رگھبیر جی نے حیرت سے پوچھا

"رامو سے".

"کب"؟

"جب ہم دونوں بچے تھے" یقین ہو تو اس کا گواہ باغ کا پیپل ہے".

"کیسے"؟

"کھیل کھیل میں"!

ارے میں نے اسی طرح کھیل کھیل میں نہ جانے کتنی شادیاں کر ڈالیں مگر وہ اصلی شادی کب تھی"!

"پتاجی! میں تو مانتی ہوں".

"بڑی آئی ماننے والی تجھے تو میری مرضی پر چلنا ہوگا." وہ خفا ہو کر بولے.

ستو خاموش ہو گئی آگے اُس کی زبان نے ساتھ نہ دیا.

ادہر جب رامو سے لوگ شادی کے لئے کہتے تو وہ بھی جواب دیتا" میں مجبور ہوں میں نے شادی ستو سے کر لی ہے".

"رامو تم بدنام ہو جاؤ گے"!

"ہو جانے دو مگر جو بات ہے وہ کیوں نہ کہوں"!

"دیوانے ہوئے ہو ارے خوبصورت بیوی لاکر گھر کا انتظام کرو".

میں نے جو کہہ دیا وہ بالکل ٹھیک ہے". وہ اپنا سا منہ لے کر رہ جاتے".

(اور)

اس دن رگھبیر جی کے یہاں بنارس کی شہنائی کی آواز سُنائی دے رہی تھی. مہمانوں کا تانتا بندھا ہوا تھا کیوں؟ ستو کی اس دن شادی ہونے والی تھی، سب لوگ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے مگر اس کا دو شخصوں کو از حد رنج تھا وہ تھے رامو اور ستو، نقارے کی ڈھم ڈھم کی چوٹ ان کے دلوں پر زخم لگا رہی تھی وہ اپنے کمرے میں پڑی ہوئی سسک سسک کر رو رہی تھی اور وہ اپنی پریتا کی مورتی بنانے میں مشغول تھا شاید اسی لئے کہ آج وہ دوسرے کی ہو جائیگی.

ستو اپنی سسرال چلی گئی رامو صبح و شام اپنی پریتا ستو کی مورتی کے سامنے بیٹھا جانے کیا کیا کہتا، اور روتا مگر اسے کوئی تسکین دینے نہ آتا دن کو وہ دیوانوں کی طرح پھرتا اور غریب اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتا، اس کی اس حرکت کو دیکھکر لوگوں نے اُسے "آوارہ" کہنا شروع کیا مگر اس نے اس کی ذرا بھی پرواہ نہ کی، ایسے موقع پر اس کے نوکروں کی بن آئی تھی وہ اپنی من مانی کرتے تھے.

شادی کے ایک ہفتہ بعد

ستو کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا وہ اپنے گھر آئی. رامو کے نام ایک خط لکھا اپنے ماں باپ سے چھپا کر کہ وہ اس شام کو جس طرح ہو باغ میں ملے اپنی پریتا کا خط پاکر رامو کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا اس نے اسے بار بار پڑھا، دن میں کہیں نہ گیا، بیتابی سے شام کا انتظار کرنے لگا. اسی مورتی کے سامنے بیٹھ کر شام ہوئی وہ جلتے ہوئے دل کے ساتھ چل پڑا، اپنے دل کی رانی کے پاس، اور وہ! وہ بھی باغ میں اس کی راہ دیکھ رہی تھی، دونوں ایک دوسرے سے ملے آنکھیں چار ہوئیں، اس نے چونک کر پوچھا ستو تم اجڑی سی کیوں دیکھ پڑتی ہو؟ طبیعت تو ٹھیک ہے نا.

تمہیں معلوم نہیں، وہ نہیں رہے "! اور آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہ نکلا.

چھی چھی ستو تم روتی ہو" بھلا ایسا بھی کوئی کرتا ہے یہ تو دنیا میں لگا ہی رہتا ہے، مجھے دیکھو کہ میرے والدین کب کے راہی ملک عدم ہو چکے ہیں مگر میں نے کبھی افسوس نہ کیا".

رامو تمہیں بتاؤ اب میں کیا کروں"؟

میں تو ہوں تمہیں جب کبھی کسی چیز کی ضرورت ہو بلا پس و پیش مجھ سے کہدو میں حتی الامکان اس کو پوری کرنے کی کوشش کرونگا".

مگر تمہاری یہ حالت کیسی"!

ستو! میں بڑا خوش ہوں لوگ ہی نہیں بلکہ دنیا مجھے ایسا دیکھ کر "آوارہ" کہتی ہے تمہیں قسم معلوم نہیں میں نے تمہاری مورتی بنائی ہے صبح و شام اس کی پوجا کرتا ہوں".

"رامو تم مجھے بھول جانے کی کوشش کرو، شادی کرکے گھر آباد کرو"!

ستو تم مجھ سے ایسا کہو گی، مجھے ایسی امید نہ تھی، گھر آباد کرنے کی رہی، وہ تو آباد ہی اس کے ان الفاظ میں درد بھرا تھا

"تم کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہو"!

میں ٹھیک کہتا ہوں میں نے شادی کرلی ہے بیوی ساتھ ہی رہتی ہے".

"یعنی"!

"تمہاری مورتی ہر وقت میرے گھر میں موجود ہے"

بھلا تمہیں بتاؤ ہماری شادی نہیں ہوئی"!

"گذری ہوئی باتوں کو یاد نہ دلاؤ رامو اسکی آنکھوں میں بھر آنسو آگئے".

"اچھا" اس کے اس لہجہ میں درد بھرا تھا.

"اب تمہاری کیا منشا ہے رامو"؟

"جیسا کہو"

اتنے میں اندر سے آواز آئی ستیا کہاں ہو جلدی چلو"!

رامو اب تم جاؤ پھر کبھی ملونگی" یہ کہکر وہ گھر کے اندر جلدی اور وہ، وہ بیچارہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھکر اپنے گھر کی طرف چلا گیا.

(آوارہ)

اُسی شب کو،

گیارہ بج چکے تھے، چاروں طرف خاموشی کا عالم طاری تھا، ساری دنیا خراٹے لے رہی تھی صرف پہرہ والوں کی "جاگتے رہو" اور "ہو" کی آواز سنائی دیتی تھی، کبھی کبھی بیچ بیچ میں کتوں کی بھوں بھوں بھی اس خاموشی کو منتشر بہتر کر دیتی تھی، اس وقت ستو (ستیا) اپنے بستر پر بے چینی سے کروٹیں لے رہی تھی. اس کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی جس میں وہ اور اُس کا رامو تھا. اُسے دیکھکر اُسے ایسا محسوس ہوتا تھا گویا شیامو (اس کا ساتھی) مسکرا کر کہتا ہے. رامو اس کے پاس بیٹھا ہے وہ (شیامو) اس سے کہتا ہے، ہاں رامو تیار ہو جاؤ تمہاری اور ستو کی ایک ہی ساتھ فوٹو کھینچوں گا" اس پر وہ تنک کر کہتی ہے". یہ نہیں ہو سکتا میری الگ کھینچو" یہ نہیں ہو سکتا ایک ساتھ کھینچے گی" کہکر رامو ستو کی گردن پر ہاتھ رکھ دیتا ہے اس عرصہ میں شیامو فوٹو لے کر چلا جاتا ہے. دوسرے دن رامو وہی فوٹو ستو کے سامنے رکھکر کہتا ہے" وہ گئیں نہ ستو کھنچ گئی نہ ہم دونوں کی فوٹو ایک ساتھ، الگ کرو. تو دیکھیں" اس پر وہ تنک کر اسے دو ٹکڑے کر دیتی ہے، رامو ناراض ہو کر چلا جاتا ہے وہ اسے گوند سے جوڑ کر اپنے صندوق میں رکھ لیتی ہے، اسی جڑے ہوئے فوٹو کو آج وہ بڑے چاؤ سے دیکھ رہی ہے.

اسے دیکھتے دیکھتے وہ کب سو گئی اس کا احساس وہ نہ کر سکی.

اس کے دوسرے دن.

صبح کے ۸ بج چکے تھے دنیا اپنے اپنے کام میں مشغول ہو چکی تھی، مگر ستو ابھی نیند سے بیدار نہ ہوئی تھی اس کی والدہ اسے جگانے چلیں اس کے کمرے میں داخل ہو کر دیکھا کہ وہ پڑی سو رہی تھی. اس کے سینہ پر ایک تصویر پڑی تھی، انھوں نے فوراً اسے اُٹھا کر دیکھا آگ بگولہ ہو گئیں غصہ سے چلا کر بولیں.

"اری او ستو اُٹھتی ہے کہ نہیں"!

"لے دھوپ نکل آئی، آپ نے مجھے جگایا بھی نہیں" انگڑائی لیتے ہوئے وہ بولی.

"ابھی چل تیرے بابو جی کو تیرے گن بتلاتی ہوں" یہ کہکر اس کا ہاتھ پکڑا اور رگھبیر جی کے پاس لیجا کر اسے کھڑا کر دیا اور فوٹو انکے سامنے پھینک کر بولیں،

دیکھو اپنی بیٹی کے کرتوت رامو کا فوٹو اپنے سینہ سے لگائے سو رہی تھی".

ستیا کیا میں یہ سچ سُن رہا ہوں" وہ بھی آنکھیں چڑھا کر بولے.

"پتا جی میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میری شادی رامو کے ساتھ ہو چکی ہے" وہ دھیمے لہجہ میں بولی.

سُنتے ہو اسکی بات، ہائے رام میں یہ سُننے کے لئے کیوں جی رہی ہوں، اپنے سر پہ دونوں نے ہاتھ مارے"!

ستیا تم جانتی ہو تم بیوہ ہو، تمہیں سادگی سے زندگی بسر کرنا چاہیئے. اگر ایسا نہیں کر سکتیں تو کالا منہ کرو کہیں چلی جاؤ. میرے گھر میں ایسی لڑکی کے لئے جگہ نہیں".

اس نے کہا میں کوشش کرونگی".

کوشش کی بات نہیں، میں اپنی بدنامی نہیں سُن سکتا".

اس کی ذمہ دار میں نہیں".

"یہ تو نے کیا کہا؟ ذمہ دار تو نہیں تو اور کون ہے وہ لال لال آنکھیں کرکے اُٹھ کھڑے ہوئے.

"پتاجی اس کے گنہگار آپ ہیں".

"میں اور گنہگار"؟

"جی میری شادی رامو کے ساتھ کیوں نہ کر دی گئی"؟

میں تیری ایسی باتیں گوارا نہیں کر سکتا چل نکل میرے گھر سے، جا اپنے رامو کے پاس. اس آوارہ کا ساتھ دے" یہ کہکر غصہ میں اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچکر گھر سے باہر کر دیا اسکی والدہ روتی ہوئی رہ گئیں

اس وقت رامو مورتی کے سامنے بیٹھا گا رہا تھا

بسی گئی من مندر میں.
پریم کرن کو پاپ بتائیں
کیسی ہیں یہ پریم کتھائیں.
کچھ لابھ نہیں سمرن میں. سجنی بس گئی".

ستو اسی مورتی کے پاس بیٹھ گئی. رامو نے چونک کر اُسے دیکھا. بولا، ایں ستو! تم یہاں اس وقت"؟

"ہاں" اور سسکیاں لیکر رونے لگی"!

"بات کیا ہے" اس نے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے پوچھا"

"پتا جی نے کہا میں بیوہ ہوں مجھے کسی سے پریم کرنے کا اختیار نہیں"

بالکل غلط تم بیوہ کب ہو میں تو زندہ ہوں، تم سیندور لگاؤ، سب قسم کے رنگ برنگے کپڑے زیورات پہنو" یہ گھر تمہارا ہی ہے"!

"اپنا ہی جانکر تو میں یہاں آئی ہوں".

"تو رونی کیوں ہو میں تو ابھی زندہ ہوں".

"ایسی باتیں نہ کرو رامو" باقی بر صفحہ ۶ کالم ایک)

راجکوٹ سے روانگی کے وقت مہاتما جی کا یاس انگیز بیان

احمد آباد ۲۴ر اپریل ۔ "یہ اہنسا صرف ان ہی لوگوں کے حصہ میں آئی ہے جو کہ باہمت ہیں میں تو خالی ہاتھ چلا آیا ہوں ۔ میرا شریر چکنا چور ہو گیا ہے ۔ اور میری امیدیں دفن ہو گئی ہیں"

یہ ہے وہ بیان جو کہ مہاتما گاندھی جی نے راجکوٹ کی گتھی کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کو دیا ہے ۔ راجکوٹ میں مہاتما جی کے ٹرین میں سوار ہونے کے بعد بہت سے لوگ اُن کے ڈبہ کے قریب جمع ہو گئے ۔ اور انہوں نے مہاتما جی کو خوب چیرز دیے ۔ مہاتما جی نے جن کا آج مون برت کا دن تھا ہاتھ جوڑ کر ہر اسٹیشن پر ہجوم کے چیرز کو قبول کیا اور چلتی گاڑی میں ہی اپنے بیان کا مسودہ تیار کر لیا ۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے

راجکوٹ میرے لئے ایک بیش قیمت لیبوریٹری (وہ جگہ جہاں سائنس کے تجربے کئے جاتے ہیں) ثابت ہوا ہے کاٹھیاوار کی دل آزار سیاسیات سے میں تنگ آ گیا" مہاتما جی نے اپنے بیان پر اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ اہنسا پر کاربند رہنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے لکھا ہے ۔ میں نے ویروالا سے یہ کہدیا ہے کہ میری ہار ہو گئی اور پرماتما کرے تمہاری جیت ہو ۔ جہاں تک ہو سکے رعایا کو زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کرو ۔ اور مجھے تار کے ذریعہ مطلع کر دو تاکہ وہ امید بحال ہو سکے جو کہ فی الحال ختم سی معلوم ہوتی ہے ۔

دربار ویروالا سے مہاتما جی کی کیا گفتگو ہوئی

راجکوٹ ۲۴ر اپریل ۔ گذشتہ سنیچر کو مہاتما گاندھی اور دربار ویروالا سے جو بات چیت ہوئی تھی اس کی تفصیلات اب معلوم ہو گئی ہیں ۔

مسٹر گبس ریذیڈنٹ نے مہاتما جی کی ایک چھٹی جانے کے بعد جس میں کچھ نئی تجویز پیش کی گئی ۔ دربار ویروالا اور مہاتما جی کی ملاقات کا انتظام کیا

کہا جاتا ہے کہ مہاتما جی نے دربار ویروالا پر یہ واضح کر دیا کہ وہ ریذیڈنٹ کو یہ لکھ چکے ہیں کہ حالات جس طریقہ سے آگے بڑھ رہے ہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کمیٹی کبھی وجود میں آ ہی نہیں سکتی مہاتما گاندھی نے یہ تجویز کیا کہ حکومت بالادست اس معاملہ میں مداخلت کرے تاکہ ریفارمس کمیٹی کے بننے میں زیادہ دیر نہ ہونے پائے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دربار راجکوٹ کی جانب سے مسٹر ویروالا نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ ریفارمس کمیٹی کو انقطاعی رپورٹ پیش کر دینے کے بعد ٹھاکر صاحب کو یہ حق ہونا چاہیئے کہ وہ اس پر غور کریں تاکہ اسے عملی جامہ پہنایا جا سکے اگر ریزیڈنٹ نہ ہو تو تاج برطانیہ کا نمائندہ سیاسی طور پر مشورہ دے ۔ کہا جاتا ہے کہ مہاتما جی نے یہ کہا کہ ٹھاکر صاحب کے پاس سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ رپورٹ کو منظور کریں ۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما جی اس صورت حالات میں ایک بیان شائع کر رہے ہیں ۔

دربار ویروالا سے مہاتما جی کی خط و کتابت

مہاتما گاندھی نے دربار ویروالا کو ایک چھٹی میں لکھا ہے کہ انہوں نے جو تجویز پیش کی ہے اس کی بنا پر وہ ریفارمس کمیٹی مرتب کرنے کے لئے تیار نہیں ہے ۔ مہاتما جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر سات نشستوں میں سے چار چند فرقوں کے لئے مخصوص کر دی گئیں تو اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی ۔

مسٹر ویروالا نے بھی آج ٹھاکر صاحب کی جانب سے مہاتما جی کو ایک چھٹی بھیجی جس میں انہوں نے لکھا ہے ۔

آپ کی آج کی چھٹی موصول ہوئی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کل رات جس تجویز پر بحث ہوئی تھی اور جو کہ اس اصول پر مبنی تھا کہ ریفارمس کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب ہو وہ آپ کو منظور نہیں ہے ٹھاکر صاحب اب محسوس کرتے ہیں کہ دوسری تجویز کو منظور کرنا ممکن نہیں ہے جس پر کہ ہمارے درمیان بحث ہوئی تھی یہ کہ ٹھاکر صاحب اپنی کمیٹی علیحدہ نامزد کریں اور پرجا پریشد کے نمائندوں کو ہندوستان کے چیف جسٹس کے سامنے اختلافی رپورٹ پیش کرنے کا اختیار ہو ۔ لہذا اب صرف چیف جسٹس کے فیصلہ کے مطابق ریفارمس کمیٹی بنانے کا سوال باقی رہ جاتا ہے

ٹھاکر صاحب کو وہ بیان موصول ہو گیا ہے جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مجوزہ چھ آدمی نامزدگی کے کیوں اہل ہیں ۔ ہز ہائینس نے اس بیان کو اپنے افسروں کے پاس غور کرنے کے لئے بھیجدیا ہے اگر اس پر غور کرنے کے بعد بھی شک و شبہ باقی رہا تو مغربی ہند کی ریاستوں کی ایجنسی کے جوڈیشنل کمشنر کے روبرو معاملہ کو پیش کیا جائے گا ۔

چھٹی کے آخر میں مسٹر ویروالا نے لکھا ہے ۔ ٹھاکر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں اور بھیاتوں کی نمائندگی کے متعلق جو تنازعہ درپیش ہے اس کے متعلق جلد ہی چیف جسٹس سے فیصلہ کرایا جائے تاکہ کمیٹی فوراً کام شروع کر سکے ۔

ہندوستان سے غلبہ ہٹانے کا مشورہ

دہلی ۲۵ر اپریل ۔ شری بت دنائک دامودر ساورکر پردھان اکھل بھارتیہ ہندو مہاسبھا نے مسٹر روزولٹ صدر جمہوریہ امریکہ کو ایک بحری تار بھیجا ہے کہ آپ نے ہر ہٹلر کو جو نوٹ بھیجا ہے اگر وہ جمہوریتوں اور آزاد ملکوں کو فوجی جارحانہ کارروائیوں سے بچانے کے لئے بے غرض تشویش پر مبنی ہے تو آپ سے استدعا ہے کہ آپ برطانیہ سے بھی کہیں کہ وہ ہندوستان پر سے اپنی مسلح فوجیں اور غلبہ ہٹا لے اور اسے خود مختارانہ اصول پر مبنی آئین بنانے دے ۔ ہندوستان جیسی عظیم قوم یقیناً اتنا مطالبہ ضرور کر سکتی ہے کہ اس سے کم از کم چھوٹی قوموں کی طرح بین الاقوامی انصاف کیا جائے ۔

اسمبلی چیمبر پر سنیوں کا دھاوا

لکھنؤ ۲۴ر اپریل ۔ آج صبح یوپی اسمبلی چیمبر میں انتہائی شور و غل کا منظر دیکھنے میں آیا ۔ جبکہ تقریباً ۵ سنی مسلمانوں کے بے قابو مجمع نے چیمبر پر دھاوا بول دیا ۔ ممبروں سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ۔ کواڑوں کو زور زور سے کھٹکھٹایا اور کسی طرح کا مشورہ سننے سے انکار کر دیا ۔ پنڈت گووند بلبھ پنت کی بات بہت مشکل سے لوگ سننے کے لئے تیار ہوئے پنت جی نے اس ہجوم کو بتایا کہ آپ کا رویہ بہت شرمناک اور افسوسناک ہے ۔ اور اگر آپ کو کچھ شکایات ہیں تو حکومت کے سامنے اپنے نقطہ نظر کی نمائندگی کرنے کے لئے آپ کو اپنے لیڈروں کو بھیجنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ یا تو پر امن طریقہ پر منتشر ہو جاؤ ورنہ پولیس گرفتار کر لے گی ۔ مخالف پارٹی کے قائم مقام لیڈر نواب اسمٰعیل خاں نے بھی ہجوم سے وابستہ چلے جانے کی اپیل کی چنانچہ یہ لوگ چیمبر سے واپس چلے گئے سنی ہڑتال منا رہے ہیں اور اسمبلی چیمبر کے سامنے جمع ہو رہے ہیں ان کا مطالبہ ہے کہ بارہ وفات کو ہمارے شارع عام پر مدح صحابہ پڑھنے کے حق میں مداخلت نہ کی جائے ان کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ شیعوں کو شارع عام پر تبرّہ پڑھنے کی اجازت نہ دی جائے اس ہنگامہ کی وجہ سے یوپی اسمبلی کا اجلاس آج ۱۲ بجے دوپہر کو ہی ختم ہو گیا ۔ اسمبلی میں پولیس کا کافی پہرہ ہے ۔ آج یوپی اسمبلی میں ٹننسی بل کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی

لکھنؤ ۲۴ر اپریل ۔ یوپی چیمبر پر سنیوں کے حملہ کی مزید تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس کے جو سپاہی ڈیوٹی پر کھڑے تھے انہیں دھاوا بولنے والے نے ایک طرف دھکیل دیا اور خود عمارت کے اندر داخل ہو گئے پولیس کے کئی سپاہی زخمی ہوئے حملہ آور مجنونانہ طریقہ پر مختلف دفتروں میں گھس گئے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے کچھ لوگ وزیر اعظم کے دفتر میں بھی گئے مگر وزیر اعظم اپنے دفتر میں تشریف نہیں رکھتے تھے ۔ مقامی حکام فوراً موقعہ پر پہونچ گئے ۔ اور تمام لوگوں کو ہاؤس سے باہر نکال دیا ۔ معلوم ہوا ہے کہ حملہ آوروں نے کچھ ضروری دستاویزوں کو جو بجٹ کے متعلق ہیں تباہ کر دیا اور سکریٹریٹ کے معاملات کے متعلق دوسرے کاغذات کو بھی خراب کیا ۔ بعد میں حملہ آور منتشر ہو گئے اور اپنے پیچھے ہاؤس میں ٹوٹے ہوئے پھولوں کے گملے اور پھٹی ہوئی سرکاری کتابیں چھوڑ گئے ۔ جب پولیس کے سپاہیوں نے حملہ آوروں کی جیرہ دستیوں کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے پولیس والوں کے چہروں پر سرکاری کتابیں پھینک ماریں

بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً پانچ ہزار سنیوں پر مشتمل ہجوم چیمبر کی طرف بڑھا پولیس کے سپاہی جو ڈیوٹی پر تعینات تھے انہوں نے فوراً دروازے بند کر دیے مگر چند حملہ آور کسی طرح اندر گھس گئے کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگ پچھلے دروازے سے اندر داخل ہو گئے اور اسمبلی ڈپارٹمنٹ کے کلرکوں اور چپراسیوں کو بری طرح دھکے دیے ۔

ہاؤس کی حفاظت کا سوال

ہاؤس کے بہت سے ممبروں نے اس موضوع پر تقریریں کیں اور دریافت کیا کہ ان حملہ آوروں سے ہاؤس اور ہاؤس میں موجود لوگوں کی حفاظت کون کرے گا ۔ حکومت یا سپیکر مسٹر مہابیر تیاگی نے فرمایا کہ اس وقت تک ہاؤس ملتوی نہیں ہونا چاہیئے جب تک کہ ہمیں ہماری حفاظت کا یقین نہ دلا دیا جائے ۔ دوسرے کانگریسی ممبروں نے اس تحریک کی مخالفت کی ۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو نے مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہاؤس کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن ہاؤس کو اطمینان کے ساتھ اپنا کام جاری رکھنا چاہیئے ۔ ہاؤس کو اپنی پوری آزادی کو کام میں لانا چاہیئے اور اس قسم کے لغو واقعات روکنے کی کوشش کرنا چاہیئے آپ نے فرمایا کہ اسپیکر کو پورا حق ہے کہ وہ حملہ آوروں سے ممبروں کو بچائے ۔ ڈپٹی اسپیکر نے اس تحریک کو دانشمندانہ خیال نہیں کیا اور اسپرز ور نہیں دیا گیا ۔ ہاؤس کے تمام طبقوں نے اس حادثہ کی مذمت کی ۔ مخالف پارٹی کے لیڈر نواب اسمٰعیل خاں نے فرمایا کہ جن لیڈروں نے مظاہرہ کو منظم کیا ہے ان کا یہ بہت قابل ملامت فعل ہے کہ وہ خود تو پیچھے چھپے ہوئے رہے اور چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو اندر بھیجدیا جنہیں یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ وہ چاہتے کیا ہیں ۔

ڈپٹی اسپیکر کا وعدہ

لنچ کے لئے ہاؤس ملتوی ہونے سے پہلے ڈپٹی اسپیکر نے اس معاملہ کی تحقیقات کرنے کا وعدہ کیا ۔ آپنے یہ بھی فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ ہال میں ہیں ان کے خلاف کارروائی کرنے کا اختیار نہیں ہے یہ معاملہ طے کرنے کا ہے آپنے مزید فرمایا کہ میں پولیس کے ان افسروں سے جو ڈیوٹی پر تعینات تھے بیانات طلب کروں گا کہ انہوں نے حملہ آوروں کو عمارت میں کیوں داخل ہونے دیا ۔

انگریزوں کو جرمنی سے نکالدیا گیا

برلن ۲۴ر اپریل ۔ اطلاع ملی ہے کہ حکام برطانیہ نے تین مشہور انگریز تاجروں کی جانب سے جن کو حکومت جرمنی نے ۱۰ اپریل تک جرمنی چھوڑنے کا حکم دیا ہے حکومت جرمنی کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ان تین جرمنوں کا انتقام لینے کے لئے انگریزوں کو نکالا ہے جن کو حکومت برطانیہ نے حال میں برطانیہ سے نکال دیا تھا ۔

کانگریس کا آیندہ اجلاس

پٹنہ ۲۵ر اپریل ۔ بہار پراونشل کانگریس کمیٹی نے انڈین نیشنل کانگریس کا آیندہ اجلاس پھلواری شریف میں منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ مقام پٹنہ سے تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ اجلاس کے لئے کیمپ جیل کے آس پاس کا میدان منتخب کیا گیا ہے پھلواری شریف میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے اور عرصہ سے یہاں مسلم علما کی گدی رہی ہے

جرمنی افریقہ پر حملہ نہیں کرے گا

ہامبرگ ۲۴ر اپریل ۔ نئے جرمن قنصل جنرل ہر لیاد نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے جنوب مغرب افریقہ کے جرمنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کریں ۔ آپنے یہ بھی کہا کہ جنوب مغربی افریقہ میں کسی قسم کے جھگڑے کا اندیشہ نہیں ہے اور جرمنی کسی قسم کے حملہ کا ارادہ نہیں رکھتا ۔

بحیرہ روم میں برطانی جہازوں کا مظاہرہ

مالٹا ۲۴ر فروری ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ بحیرہ روم کے بیڑہ کی نئی یونٹ بدھوار کو مشرقی بحیرہ روم میں مظاہرہ کرنے کے لئے روانہ ہو گی ۔

بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانی بیڑہ ۲۸ ۔ اور ۲۹ر اپریل پورٹلینڈ میں جمع ہو گا ۔

کلکتہ کارپوریشن کے میئر کا انتخاب

کلکتہ ۲۴ر اپریل ۔ آج کلکتہ میونسپل ایسوسی ایشن کی میٹنگ میں ایلڈرمین سبھاش چندر بوس کو جو کہ ایسوسی ایشن کے لیڈر بھی ہیں ، ۷ ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۲ ووٹوں کی حمایت سے یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کلکتہ کارپوریشن کے میئر اور ڈپٹی میئر کے عہدوں کے لئے کانگریس کی جانب سے امیدوار منتخب کریں ۔ ایسوسی ایشن کے ۷۰ ممبروں میں سے ۶۲ ممبر اس میٹنگ میں موجود تھے ۔ میٹنگ نے سبھاش بابو کو یہ بھی اختیار دیا کہ وہ مختلف اسٹینڈنگ کمیٹیوں کے ممبر ، چیرمین اور وائس چیرمین منتخب کریں ۔

جبرالٹر سے کھانے کی چیزوں کی برآمد بند

جبرالٹر ۲۴ر اپریل ۔ سرکاری گزٹ میں گورنر کا اعلان شائع ہوا ہے جس کے ذریعہ کھانے کی چند چیزوں کی بلا اجازت برآمد بند کر دی گئی ہے اس سے یہ مقصد ہے کہ جبرالٹر میں ہر وقت کھانے کا کافی اسٹاک جمع رہے ۔

پرجا پریشد کے نمائندوں کی طلبی

راجکوٹ ۲۴ر اپریل ۔ آج صبح حکام ریاست نے ان آدمیوں کو طلب کیا جن کو سردار پٹیل نے ریفارمس کمیٹی کا ممبر نامزد کرنے کی سفارش کی ہے ۔

وہ سب پرجا کی تحریک کے لیڈر مسٹر ڈھیبر کی سرکردگی میں وہاں پہونچے حکام نے ان سے کہا کہ وہ وجوہات بتائیں جن کی بنا پر وہ اپنے کو کمیٹی کا ممبر بننے کی اہل سمجھتے ہیں

معلوم ہوا ہے کہ ان کے بیانات پیش کر دینے کے بعد حکام ان کے بیانوں پر غور کریں گے اور یہ دیکھیں گے آیا ان کی اہلیت میں کوئی شک و شبہ تو نہیں ہے کہا جاتا ہے کہ بیانات بہت جلد پیش کئے جائینگے ۔

فرقہ وارانہ جھگڑے کس طرح بند کئے جائیں

لکھنؤ ۲۳ر اپریل ۔ کل یو ۔ پی کیبنٹ کا پھر اجلاس منعقد ہوا ۔ معلوم ہوا ہے کہ ان معاملات کے بارے میں پالیسی پر غور کیا گیا ۔ جن سے فرقہ وارانہ جھگڑے ہوتے ہیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ جو پالیسی اختیار کی گئی ہے اس میں شہری آزادی کا اصول پیش نظر رکھا گیا ہے ۔ پالیسی کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جائے یہ کام بہت مشکل معلوم ہوتا ہے

پنڈت جواہر لال نہرو نے ثالثی منظور کر لی

پٹنہ ۲۳ر اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس ثالثی کمیٹی میں کام کرنا منظور کر لیا ہے جو کہ جمشید پور کے مزدوروں اور ٹاٹا اسٹیل کمپنی کے منتظموں کے تنازعہ کو طے کرنے کے لئے مقرر کی جاتی ہے ۔ یہ کمیٹی دوسرے ہفتہ سے کام شروع کر دے گی ۔

بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے

کلکتہ ۲۴ر اپریل ۔ شری بت سبھاش چندر بوس اتفاق رائے سے بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی کے صدر ہو گئے جبکہ آج شام کمیٹی کا اجلاس منعقد ہو گا ۔ کمیٹی نے سبھاش بابو کو اگزیکٹو کونسل مقرر کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے

ریاست کوروائی میں اصلاحات

ریاست کوروائی میں ۱۹۱۲ء سے میونسپلٹی قائم ہے ۔ جس میں پبلک اور ملازمان ریاست کے نامزد شدہ ممبر ہوتے تھے اور ایک افسر ریاست پریسیڈنٹ ہوتا تھا یہ کمیٹی قابل اطمینان کام کرتی رہی مگر اب بخیال حوصلہ افزائی پبلک اور ضروریات زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے دربار کوروائی نے میونسپلٹی کو خالص پبلک ادارہ بنا دیا ہے اب ممبران پبلک میں سے بذریعہ ووٹ منتخب ہوں گے اور وہی اپنا ایک غیر سرکاری پریسیڈنٹ منتخب کریں گے کمیٹی کو بجٹ پر پورا اختیار ہو گا اور اپنے کام میں پورے اختیارات کا استعمال کر سکیں گے

لیجسلیٹو اسمبلی قائم کئے جانے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے قواعد و ضوابط مرتب کئے جا رہے ہیں جو عنقریب نفاذ پذیر ہونے والے ہیں

نواب صاحب بہادر ریاست کوروائی کی دلی منشا ہے کہ پبلک کو بھی انتظامات ریاست میں شریک ہونے کا پورا موقعہ دیا جائے ۔

—— ہاور ۲۳ر اپریل حکام کو گمنام طریقہ پر آگاہ کیا ہے کہ بندرگاہ پر جہازوں اور پیٹرول کی ٹنکیوں کو نقصان پہونچانے کی کوشش کی جائیگی چنانچہ حکام نے احتیاط کے طور پر بندرگاہ پر بلا اجازت کسی شخص کو داخل ہونے کی ممانعت کر دی ہے ناظرین کو یاد ہو گا اس بندرگاہ پر فرانس کے آسائشی جہاز کو ڈبو دیا گیا ۔

افسانہ

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳)

"تو رومت"

وہ اپنے آنسوؤں کے دریا روک کر بولی "اب کیا کرنا ہوگا؟"

کیا کرنا ہوگا، موج سے زندگی بسر کرو مجال ہے کسی کی کچھ نقصان پہونچا سکے لیکن ہاں میں دن میں غریب اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنے جاتا ہوں"۔

"میں بھی تمہارا ساتھ دونگی"۔

"تم کو اس میں بڑی تکلیف اٹھانی پڑیگی"۔

"میں برداشت کرلونگی"۔

لیکن اس وقت تم اپنی ماں بہنوں کی امداد کرو وہ آجکل برے راستہ پر جا رہی ہیں"۔

"جو آگیا آپ کی"۔

"اُس دن سے رامو کا گھر آباد ہوگیا، وہ اپنے بھائیوں کی مدد کرتا اور اپنی ماں بہنوں کی مدد کرتی۔ اور دنیا ان دونوں پر انگلیاں اُٹھاتی، طعنہ زنی کرتی، مگر ان کو اس کی کب پرواہ تھی وہ اپنے راستہ میں قدم جمائے رہے۔

چھ مہینے بعد

سیتا کو رامو کے یہاں رہتے چھ مہینے ہوچکے تھے، اس کے والدین نے بھی یہی سمجھ لیا تھا گویا ان کے کوئی بیٹی تھی ہی نہیں، اس دن رامو کے پاس کی جھونپڑی میں آگ لگی اس میں مہتر کا چھوٹا سا خاندان رہتا تھا، لوگ صرف شور مچا رہے تھے، مہتر چلا رہا تھا۔ ارے کوئی میرے لال کو نکال دے میں اس کا زندگی بھر احسان نہ بھولونگا؛

سب لوگ اسکی درد بھری آواز سُن رہے تھے مگر مدد کرنے کی ہمت ان میں نہ تھی سیتا بھی وہیں تھی، دیکھتے دیکھتے ایک نوجوان بھیڑ چیر کر جلتی ہوئی جھونپڑی میں گھس گیا، چند لمحوں میں وہ اس مہتر کے لال کو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے لپٹوں سے باہر آیا اور بیہوش ہوکر سیتا کے سامنے گر پڑا مہتر نے لپک کر اپنے بچے کو لے لیا اور سیتا نے اس بیہوش نوجوان کے منہ پر پانی کے چھینٹے دینا شروع کئے۔ تھوڑی دیر میں اسے ہوش آیا۔ رک رک کر بولا سنو میرا کام تمام ہوا اب تم اپنا خیال رکھنا میں تو چلا اور ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کرلیں، سیتا نے لوگوں کو مخاطب کرکے کہا یہ وہی رامو ہے جسے تم آوارہ کہتے ہو۔ تمہارا انصاف کہاں تک ٹھیک ہے کیا کسی کی سیوا کرنا یا کسی سے پریم کرنا آوارگی ہے، پھر رامو سے بولی آتی ہوں ناتھ! میں بھی سنسار میں میرا کام پورا ہی کرچکی، اور جلتی ہوئی آگ میں اسے لے کر ہمیشہ کے لئے غائب ہوگئی؛ اب ایک گھنا پیپل کا درخت تھا۔ اس کے نیچے دو بت رکھے تھے، سیتا اور رامو کے جو لوگ ادھر سے گذرتے وہ ضرور اس کی طرف ایک نگاہ ڈالتے، اور کہتے رامو ایک مہان آتما تھی۔

درخواست انسالونسی کے سماعت کی تاریخ کی اطلاع قرضخواہوں کو دفعہ ۱۹

بعدالت سول جج بستی مقام بستی ضلع بستی

درخواست دیوالیہ نمبر ۱ سنہ ۱۹۳۹ء

مقدمہ فرم رام توجیت بھگوتی پرشاد ساکن بازار لوگدہ پٹہ نزدنی پرگنہ باسی پورب مستغیث انسی دیوالیہ سائل۔

ہرگاہ کہ مسمی بھگوتی پرشاد نے بذریعہ درخواست مورخہ ۱۹ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء اس عدالت سے حسب منشا پراونشل انسالونسی ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۹۲۰ء انسالونٹ قرار دیئے جانے کی درخواست کی ہے اور آپ کا نام فہرست قرضخواہان مدعا قرضدار مذکور میں درج ہے لہذا بذریعہ اس نوٹس کے آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عدالت نے تاریخ ۸ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء درخواست مذکور کی سماعت اور قرضدار مذکور کے بیان لینے کے لئے مقرر کی ہے۔ اگر آپ اس معاملہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں تو آپ کو بذات خاص یا بذریعہ وکیل مجاز کے حاضر ہونا چاہیئے۔ درخواست میں جو قرض آپکا واجب الادا اظاہر کیا گیا ہے اسکی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ فرم پرسوتم داس بنارسی لال ساکن سرے بازار پٹہ سرونی پرگنہ باسی پورب واقعہ بہی کھاتہ مبلغ صہ للعہ ۵

(۲) فرم بدری داس ہر بزائن ساکن بازار سرے پٹہ بیرونی پرگنہ باسی پورب واقعہ بہی کھاتہ مبلغ 3/11/724

(۳) فرم لکھمی چند بنارسی لال ساکن سرے بازار سرونی پرگنہ باسی پورب مبلغ مالعہ ۵ ۱۲/۹

(۴) فرم پورن مل گھنشیام داس ساکن سرے بازار پٹہ نزدنی پرگنہ باسی پورب ذریعہ بہی کھاتہ مبلغ لعہ

(۵) فرم تن سکھ رائے سورج مل ساکن سرے بازار پٹہ نزدنی پرگنہ باسی پورب ذریعہ بہی کھاتہ مبلغ عسہ ۱۴/۳

مورخہ ۱۳ ماہ فروری سنہ ۳۹ء

بحکم رام داس منصرم سول ججی کورٹ بستی

مہر عدالت

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۴

اسی وقت میں سیپ کو الگ کرنے والے گورے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں، انکی تنخواہ تقریباً ۴۰ روپیہ فی ہفتہ ہوتی ہے۔ اور اس کے علاوہ بعض بعض گوروں کو اس آمدنی کا، جو اس کے ذریعہ ہوتی ہے ۱۵ فیصدی حصہ ملتا ہے۔

موتی نکالنے والے علاوہ اُن موتیوں کے جو سیپی سے برآمد ہوتے ہیں ان سیپیوں سے بھی کافی منفعت حاصل کرتے ہیں۔ یہ سیپیاں فی ٹن ۳۰ ہزار روپے کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ موتی نکالنے والوں میں اکثر کچھ جاپانی غوطہ خور جزیرہ کو پانگ کے ملاح نیز ایک گورا رہتا ہے اسی طرح ناؤ پر کافی مجمع رہتا ہے۔

یہ ناویں ۴۰ فٹ لمبی ہوتی ہیں اور ان اشخاص کا جو اس پر رہتے ہیں، لباس نہایت صاف ہوتا ہے۔ یہ لوگ خوب نہاتے اور کپڑے دھوتے ہیں، یہ اپنے کپڑوں کو شام کے وقت دھوکر ناؤ پر پھیلا دیتے ہیں اور صبح تک وہ بخوبی خشک ہو جاتے ہیں اور یہیں پر کھانا کھا لیتے ہیں۔ گاہے گاہے کچھ آدمی مچھلیاں بھی پکڑ کر کھاتے رہتے ہیں۔

یہ لوگ اپنا کام صبح ہی شروع کردیتے ہیں، غوطہ خوری کی پوشاک پہننے سے قبل غوطہ خور فلالین کے کپڑے ضرور پہن لیتے ہیں۔ فلالین کا پاجامہ ایڑی کے پاس مضبوط بندھا رہتا ہے یہ لوگ صبح کو گرم گرم قہوہ پیتے ہیں۔ جب غوطہ خور مقررہ وقت تک پانی کے اندر رہ چکتے ہیں تو اوپر کے لوگ اوپر آؤ۔ اوپر آؤ کی آواز لگاتے ہیں۔ اور رسی ہلاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد ہی غوطہ خور کی ٹوپی اوپر دکھائی دینے لگتی ہے وہ رسی کے اس تھیلے کو ناؤ پر ڈال دیتے ہیں، جسمیں یہ سیپیں بھر کر لاتے ہیں، اس کے بعد گورا افسر چھری سے سیپ کو کاٹتا ہے۔ کسی کسی سیپ کی چوڑائی دس بارہ انچ ہوتی ہے۔ اس کے بعد غوطہ خور پھر ڈبکی لگاتے ہیں، شام کو چھٹی ہوتی ہے۔ ایک موتی کا دام دو ہزار پانچسو روپیہ ہوتا ہے لیکن بعض بعض موتی تیس ہزار روپیہ میں فروخت ہوتا ہے۔

اجلاس جناب مرزا کاظم علی خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۲۸

بعدالت مال مقام تحصیل کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش لالہ رامچندر بنام آپ پتیم وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ ۱۳۴۵ف بتاریخ ۷ فروری سنہ ۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ بجواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴	۱۲	.
خرچہ نالش رشش	۳	.	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ تا	-	.	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۶	۷	.
میزان	۱۴	۴	.

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے آپ پتیم ولد ھوا و بھکھو ولد عظمہ بال قوم چمار ساکن آف مرد کھیڑہ مزرعہ ہوسی پرگنہ کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ آپ زر مذکورہ یعنی مبلغ للعہ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کردو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ آپ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
کانپور	ہوسی	قانونگہی	۳۳۴	بکھہ
			۳۳۴/۳	بکھہ
			۳۳۵	۱۹
			۳۳۶/۳	۱
			۳۴۸/۱	۱۴
			۱۵ قطعہ	للعہ ۳

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۰۸ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

لالہ جے نرائن ولد لالہ گنیت نرائن قوم ویش اگروال ساکن محلہ نیا گنج شہر کانپور مکان نمبر ۹۷/۱۲ کانپور مدعی۔

بنام بنجم ولد کلو قوم دھوبی ساکن محلہ دھنکٹی شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت مالیہ ۳ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۵ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا پرشاد سریواستوا منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۸۱

بعدالت اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوئم مقام پکھرایاں ضلع کانپور

محمد عیسیٰ خاں مدعی بنام رام تحشکر وغیرہ مدعا علیہ

بنام پتی لال ولد جیکہ قوم اہیر ساکن موضع پوربی پرگنہ بھوگنی پور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت بقایا آبپاشی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کلکٹری کانپور اجلاس جناب مرزا بہٹ ناگر صاحب اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ اپریل سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس واسطے پیش کرنے تردید وجوہ تجویز ثانی

آرڈر ۴۸۔ قاعدہ ۱۴

بعدالت خفیفہ کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۳۸۰۲ بابتہ سنہ ۱۹۳۷ء

متفرقات نمبر ۹۳ بابتہ سنہ ۱۹۳۸ء

شریمتی بجے رانی کنور، نابالغہ بولایت واحصیتی شوہر دولی سارٹیفکیٹ یافتہ ولد ظالم سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع پواری پرگنہ ماہرہ ضلع ایٹہ مدعیہ

بنام جانکی بیوہ رام چرن قوم بعیبا سکنہ موضع گرس پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدعا علیہ فریق ثانی

مطلع ہو کہ سائلہ نے اس عدالت میں واسطے تجویز ثانی ڈگری صادرہ تاریخ ۱۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء مقدمہ مرقومہ بالا کے درخواست گذرانی ہے تم کو چاہیئے کہ بتاریخ ۸ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء جو اسکیلئے مقرر ہوئی ہے تم عذرات پیش کرو کہ اس مقدمہ میں ڈگری کی تجویز ثانی کیوں منظور ہونی نہ چاہیئے۔

آج بتاریخ ۲۷ ماہ اپریل سنہ ۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا پرشاد سریواستوا منصرم عدالت

حکومت بنگال کی عمارت پروری

یکم اپریل ۱۹۳۰ء سے پرانا پبلک ورکس اور اریگیشن ڈپارٹمنٹ کو ملاکر ایک محکمہ بنا لیا گیا تھا جس کا نام "ڈپارٹمنٹ" آف کمیونیکیشن اینڈ ورکس" تجویز ہوا اور وہ آنریبل مہاراجہ سرنیش چندر نندی آف قاسم بازار کے ماتحت کردیا گیا۔

روڈ فنڈ کی کارگزاری کو اور روڈ ڈیولپمنٹ پروگرامس، بنگال کی رفتار کو مزید ترقی دینے کے لئے دو خاص آفیسر مقرر کئے گئے۔ ۱۹۳۸ - ۷ میں وہ کام کرتے رہے۔ اس سال کے دوران میں دو عارضی الیکٹریکل سب ڈویژن نارتھ اور ایسٹرن بنائے گئے۔ جن کے ہیڈ کوارٹر راجشاہی میں تھے۔ ایک اور الیکٹریکل سیکشن کھولا گیا۔ جس کا صدر مقام ہوڑہ تھا باقر گنج اور جیسور سب ڈویژن کو کھولنے کے لئے حکومت سوچ رہی ہے۔ ٹیکس ہاؤس علی پور میں ایسٹرن اسٹیٹ دمشرقی ریاستوں کے ریزیڈنٹ کے دفاتر کھولے گئے۔

دیگر کام جو کئے جارہے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) نیا کسٹم ہاؤس کلکتہ میں بنانے کے خرچ کا تخمینہ (۲) ہرنا میں نئی بلڈنگ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف آفس کے لئے (۳) چنسورہ میں نیا ڈاک خانہ جس کے ساتھ پوسٹ ماسٹر کا کوارٹر بھی ہوگا۔ (۴) نیا جیل بردوان میں (۵) دولت پور میں زراعتی انسٹیٹیوٹ (۶) بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کی عمارت میں اضافہ اور ردوبدل (۷) بنگال لیجسلیٹو اسمبلی چیمبر کی نشستوں میں توسیع اور تبدیلی (۸) بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے ملحقہ میدان میں دو عارضی دفتروں کی عمارت کی تیاری (۹) تپ دق اور خناق وارڈ، میڈیکل کالج، کلکتہ میں ترقی (۱۰) جل پائیگوڑی میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے رہنے کا مکان۔ (۱۱) ڈھاکہ سنٹرل جیل میں اہم کوٹھریاں ڈویژن دوئم کے قیدیوں کے لئے سال کے اختتام پر جو کام جاری تھے (۱۲) علی پور میں سرکاری دفاتر کی جوینر لے عمارت (۱۳) رنگ پور کے کلکٹر کے لئے مکان رہایش (۱۴) رنگ پور پولیس لائن میں (۱۵) شادی شدہ کانسٹبل کی رہایش کے لئے مکان (۱۶) مانی پور سنٹرل فارم کے لئے ایک اور لیبروٹری اور جوٹ ریسرچ لیبروٹری (۱۷) سنٹرل فارم مانی پور میں ڈیری کے لئے عمارت (۱۸) ڈرج بیرتی چنسورہ میں ہگلی مدرسہ کے لئے گنجایش اور انسپکٹرا اسکول کا دفتر وغیرہ وغیرہ

صوبہ بنگال میں ابتدائی تعلیم مفت

آنریبل وزیر اعظم کا اعلان

ایجوکیشن بجٹ پر بحث کے دوران میں وزیر اعظم بنگال نے فرمایا کہ:۔

(۱) ڈسٹرکٹ سکول بورڈز ۱۴ ضلعوں میں کام کررہے ہیں (۲) ان میں سے ۵ ضلعوں پر تعلیمی ٹیکس لگایا گیا ہے اور ایکٹ نافذ ہے۔ (۳) حکومت نے تین ضلعوں میمن سنگھ، ڈھاکہ اور بیترا، جہاں یہ اسکیم بہت حد تک کامیاب ہوچکی ہے ۵ لاکھ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ تاکہ پرائمری تعلیم مفت دی جائے۔ (۴) عنقریب احکام واپس لے لئے جائیں گے۔ اور ان ۹ ضلعوں میں تعلیمی ٹیکس از سر نو لگایا جائیگا (۵) بقیہ ۱۱ اضلاع میں جہاں ڈسٹرکٹ بورڈ نہیں ہیں۔ ان کے قیام کے لئے احکام جاری کئے جائیں گے۔ (۶) بارہ سے ۱۸ ماہ کی مدت میں پرائمری ایجوکیشن ایکٹ صوبہ بھر میں عاید ہو جائے گا۔

موجودہ صورت حال ۱۴ اضلاع میں ایکٹ کے ماتحت سکول بورڈز موجود ہیں۔ ان میں سے ۵ پر تعلیمی ٹیکس لگایا گیا ہے اور یہ ایکٹ اپنا کام بخوبی کررہا ہے۔ ۹ دیگر اضلاع میں ٹیکس عاید کیا گیا تھا لیکن کچھ وقتوں کی آمد سے ملتوی کردیا گیا تھا۔ ۵ اضلاع میں سے ۳ یعنی میمن سنگھ، ڈھاکہ اور بیترا ابتدائی اسکول کے قیام کے سلسلہ میں سبقت لے گئے ہیں۔ اور آج میں نے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم کے مشورے سے ان کے لئے ۵ لاکھ روپے وقف کردیئے ہیں۔ ان اضلاع نے تعلیمی ٹیکس کی ادائیگی اپنے ذمے لی ہے اور اب ۳ یا ۴ ماہ میں ابتدائی تعلیم مفت دینے کے لئے مدرسے قایم ہوجائیں گے۔ ان اضلاع کے باشندوں کو میں اس خوشخبری اور نیک کام پر مبارکباد دیتا ہوں۔ بقیہ ۹ اضلاع سے میں التوا کے احکام واپس لے رہا ہوں۔ اب وہاں بھی تعلیمی ٹیکس لگایا جارہا ہے۔ دیگر ۱۱ اضلاع کے لئے ڈسٹرکٹ سکول بورڈز کے قیام کے میں نے احکام جاری کردیئے ہیں۔ اور پہلی فرصت میں وہاں ٹیکس عاید کروں گا۔ آج میں بیان علان کررہا ہوں اور میرے حساب کے مطابق ۱۲ یا ۱۸ ماہ کی مدت میں بنگال بھر میں ابتدائی تعلیم مفت ہوجائے گی۔ اور یہ ایکٹ اپنا کام کریگا۔ حضرات یہ ایک کامیابی ہوگی جس پر حکومت بجا طور پر فخر کرسکے گی۔ آج میں خوش ہوں اور سبکدوش، اس ہاؤس کو اور اسکی وساطت سے عام پبلک کے کانوں تک یہ خبر پہنچ جائے گی کہ ہم نے تعلیم مفت کے بہین مسئلہ کو حل کرلیا ہے۔ میں کولیشن پارٹی کے ممبران کو ان متحدہ مساعی پر تہنیت پیش کرتا ہوں، میں شکرگذار ہوں ان کی اس حمایت پیہم کا جو وہ مجھے دیتے رہے۔ اور اس مسئلہ میں جو حوصلہ افزائی انھوں نے فرمائی اور ساتھ ہی ساتھ میں ان کمینہ حرکات کو جو اس تمام مدت میں میری کوشش کو لنگڑا کرنے کے لئے کی گئیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور ان رخنہ اندازیوں پر حقارت کی نظر کرتا ہوں، جو مفت ابتدائی تعلیم کی اشاعت میں ناحق ڈالی گئیں۔

پٹنہ ۲۴ر اپریل۔ بابو راجندر پرشاد آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں شریک ہونے کے لئے ۲۶ر اپریل کو کلکتہ جائیں گے۔

احرار کانفرنس صوبہ بمبئی

ہندوستان کے مشاہیر علما قائدین ملت کا اجتماع مئی کے دوسرے ہفتہ میں عروس البلاد بمبئی میں ہندوستان کے مختلف صوبوں سے مشاہیر علمائے کرام اور قائدین ملت کا اجتماع ہوگا۔ اس نازک دور میں مسلمانوں کو جس پیام کی ضرورت ہے وہ احرار کانفرنس سے ملے گا! جن علمائے کرام و زعمایان محترم کی آمد آمد ہے جن کے نام درج ہیں۔

شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد مدنی۔ حضرت مولانا احمد سعید۔ حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی۔ حضرت مولانا عبیداللہ سندھی۔ چودہری افضل حق۔ حضرت مولانا داؤد غزنوی۔ شیخ حسام الدین۔ مولانا مظہر علی اظہر۔ مولانا محمد قاسم شاہجہانپوری۔ خواجہ احمد دین۔ مولانا عبدالغفار غزنوی۔ علامہ انور صابری (دیوبند) آغا عبدالکریم مولانا ابوالقاسم۔ ماسٹر تاج دین سہارنپوری وغیرہ وغیرہ۔

ان اکابر کی نسبت تو اطلاع آچکی ہے۔ لیکن دعوت آنریبل محمد ابراہیم۔ آنریبل ڈاکٹر سید محمود۔ خان عبدالغفار۔ اور متعدد دیگر ممتاز ہستیوں کو بھیجی گئی ہے۔ صوبہ بمبئی کے ہر شہر سے خطوط آچکے ہیں جن سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ڈیلیگیٹ کافی تعداد میں تشریف لائیں گے۔ مجلس استقبالیہ کے ارکان بننے کے لئے ہر طرف سے مستعدی کا اظہار ہورہا ہے کانفرنس کا دفتر نمبر ۲، مور لینڈر روڈ پوسٹ نمبر ۸ میں دفتر ہلال سے ملحق کھول دیا گیا ہے یہ کانفرنس بمبئی میں یادگار رہے گی۔

جنرل سکریٹری

حکومت بنگال کی رحم دلی

حکومت نے مندرجہ ذیل نظربندوں کے مقامات پر علیحدہ علیحدہ غور کرکے اور مشاورتی کمیٹی کی سفارشات پر توجہ کرکے، رہائی کا حکم دے دیا ہے۔

(۱) بنیادہ س (۲) سروج کانتی گوہا (۳) جتیندرا چندرا دلے مجمدار (۴) سریندرا ناتھ (۵) مرتیج ابجے بنرجی۔

بمبئی میں صوبہ احرار پولیٹیکل کانفرنس

۶ر ۷ ۸ مئی کو زعماء احرار کا اجتماع ہے آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے پروگرام کے مطابق ۶۔ ۷۔ ۸ مئی کو بمبئی میں صوبہ احرار کانفرنس کا اجلاس منعقد ہورہا ہے اس کانفرنس میں پراونشل مجلس احرار اسلام بمبئی کی باقاعدہ تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔ اور اس کے بعد اضلاع و مضافات میں ماتحت مجالس کا قیام عمل میں آئے گا۔ حافظ علی بہادر خانصاحب ایم ایل اے صدر مجلس احرار اسلام بمبئی۔ ایڈیٹر روزانہ ہلال نہایت سرگرمی سے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں کوشاں ہیں۔

مجلس مرکزیہ احرار اسلام ہند کی طرف سے اس کانفرنس کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں تمام سرکردہ زعماء شرکت کریں گے۔

محمد اسمٰعیل ذبیح آفس سکریٹری مجلس احرار اسلام ہند لاہور

امرتسر کا آیندہ انتخاب

عنقریب امرتسر کے شہری حلقے سے جس کا پچھلا انتخاب ناجائز قرار دیدیا گیا ہے۔ نیا انتخاب عمل میں آنے والا ہے۔ اس حلقے سے زعیم احرار چودہری افضل حق صاحب کھڑے ہونگے۔ اور ہماری اطلاع کے مطابق ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو صدر کانگریس کمیٹی پنجاب بھی ایک مرتبہ پھر یہاں قسمت آزمائی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ان دو آزاد خیال بزرگوں کا مقابلہ ملکی مفاد کے لئے نہایت مضر رساں ثابت ہوگا

مجلس احرار اسلام ہند کا جدید انتخاب

اور ممبران ورکنگ کمیٹی کا اعلان

حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی سال آیندہ کے لئے مجلس احرار اسلام ہند کے صدر منتخب کئے گئے ہیں آپ نے عہدیداران اور ورکنگ کمیٹی کے ممبران کا حسب ذیل اعلان کیا ہے۔

صدر۔ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی

نائبین صدر { چودہری افضل حق صاحب / مولانا غلام غوث صاحب }

جنرل سکریٹری۔ مولانا مظہر علی صاحب اظہر

آفس سکریٹری۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح

خزانچی۔ میاں قمرالدین صاحب

سالار اعظم۔ سردار محمد شفیع صاحب

ورکنگ کمیٹی

(۱) صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب آلو مہار ضلع سیالکوٹ (۲) خواجہ احمد دین صاحب سیالکوٹ (۳) حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری امرتسر (۴) شیخ حسام الدین صاحب امرتسری (۵) چودہری افضل حق صاحب لاہور (۶) مولانا سید محمد داؤد غزنوی صاحب (۷) مہر علم الدین صاحب (۸) مولانا عبدالحنان لاہور (۹) مولانا مظہر علی اظہر لاہور (۱۰) میاں قمرالدین صاحب اچھرہ (۱۱) سردار محمد شفیع صاحب درسلے گنج ضلع لاہور (۱۲) میر عبدالقیوم صاحب وکیل لائل پور (۱۳) مولانا محمد علی صاحب جالندھر (۱۴) مولانا عبدالرحمن صاحب نکودر (۱۵) مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانہ (۱۶) ماسٹر تاج الدین صاحب لدھیانہ (۱۷) مولانا غلام غوث صاحب بفہ ہزارہ (۱۸) ڈاکٹر محمد عمر صاحب سکھر سندھ (۱۹) چودہری عبدالعزیز صاحب بیگووال ریاست کپورتھلہ (۲۰) خان محمود علی خان صاحب سہارنپور (۲۱) مولانا محمد قاسم شاہجہانپور۔

افغانی باغی مطیع ہوگیا

پشاور ۲۳ر اپریل مشہور باغی محمد افضل خان شنواری سے حکومت افغانستان نے گزشتہ تمام بغاوتی سرگرمیوں کو معاف کرنے اور ضبط شدہ جائداد واپس کرنے کا وعدہ کیا ہے اسلئے محمد افضل خان نے حکومت افغانستان کی اطاعت قبول کرلی ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ۱۴۲۴

جہاں پر توحق عزم مستقل میں ہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳؎ ششماہی ۲؎
ممالک غیر ۵؎
سالانہ ۳؎ ششماہی ۲؎

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۶ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

پریت کا گیت

از جناب انعام الولی خان درانی مطرب

سنسار کے پتہ پتہ پر   جب رین اندھیرا چھاتا ہے
جب چاند ستاروں کو لیکر   آکاش پہ پھول بچھاتا ہے
کوئی پریت کے گیت سناتا ہے   کوئی پریت کے گیت سناتا ہے

وہ نیند کے متوالے پنچھی   جب رین بسیرا لیتے ہیں
جب ممتا کے مارے راگی   بچوں کو لوری دیتے ہیں
کوئی دور کہیں کچھ گاتا ہے   کوئی پریت کے گیت سناتا ہے

جب مندر چھوڑ پجاری بھی   آکاش تلے سو جاتے ہیں
جب گیان دھیان کی مستی سے   من مندر میں کھو جاتے ہیں
کوئی پریم کی بین بجاتا ہے   کوئی پریت کے گیت سناتا ہے

پریت کی سندر گھاٹی میں   جیسے جھرنا کوئی بہتا ہو
جیسے کوئی میٹھی بانی میں   ساجن کی باتیں کہتا ہو
یوں گیت کی تان اٹھاتا ہے   کوئی پریت کے گیت سناتا ہے

جیسے کوئی برہن دکھیاری   نینن سے نیر بہاتی ہو
یا موج ہوائے گلشن کی   ہر بند کلی چٹکاتی ہو
کوئی سوئی ریت جگاتا ہے
کوئی پریت کے گیت سناتا ہے

بیگم عصمت انونو کی سرگرمیاں

استنبول۔ جدید ترکی کی تاریخ میں پہلی دفعہ جمہوریہ صدر کی بیگم صاحبہ نے سرکاری تقاریب میں اپنے شوہر کے ساتھ شریک ہونا شروع کیا ہے۔ غازی اتاترک کے زمانہ تک سرکاری تقاریب میں میزبان کی حیثیت تنہا صدر جمہوریہ کی ہوتی تھی مگر اب ان تقاریب میں غازی عصمت انونو کی خانگی زندگی میاں بیوی کے تعلقات کی ایک قابل تقلید مثال سمجھی جاتی ہے۔

طہران میں وزرائے خارجہ ممالک اسلامیہ کی کانفرنس

طہران (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ سعد آباد میں شامل ہونیوالی اسلامی حکومتوں کے نمایندوں کا ایک اجلاس ماہ اپریل کے اواخر میں منعقد ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں شرکت کے لئے وزیر خارجہ افغانستان سردار علی محمد خاں کابل سے روانہ ہوگئے ہیں۔

دنیائے اسلام

عربی ممالک کا تجارتی تعاون

عربی ممالک کے درمیان مکمل اقتصادی تعلقات قائم کرنے کی تجویز عربی اہل الرائے اور مفکرین کے حلقوں میں ایک عرصہ سے زیر غور تھی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کے عملی ظہور کا وقت اب بالکل قریب آگیا ہے۔ عربی اخبارات کی اطلاع ہے کہ گذشتہ دنوں عراق کی وزارت مال نے بغداد کے تجارتی چیمبر سے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اس تجویز کو جامۂ عمل پہنانے کے لئے مناسب کارروائیاں شروع کر دے۔ چنانچہ چیمبر نے اس تجویز پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی تھی جس نے اپنی رپورٹ مکمل کر کے وزارت مال کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ سالانہ یا ہر دوسرے سال عربی حکومتوں کے عربی ممالک کے پایہ تختوں یعنی بغداد۔ قاہرہ اور دمشق وغیرہ میں باری باری کانفرنسیں منعقد ہوتی جاہئیں جن میں ان تمام مسائل پر غور کیا جائے جن کا عربی ممالک کے درمیان تجارتی مبادلہ اور تعاون سے تعلق ہے۔ اس کانفرنس کا پروگرام اور وقت اور جگہ وغیرہ کا تعین تمام متعلقہ حکومتوں کے مشورہ اور اتفاق سے کیا جایا کرے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کمیٹی کی اس تجویز کا تمام عربی ممالک میں پرجوش خیر مقدم کیا جائے گا۔ اور اس سفارش کو عملی جامہ پہنانے کی کوششیں عنقریب شروع ہو جائیں گی۔

طرابلس میں بغاوت کی تیاریاں

لندن ۔ ۱۲ اپریل۔ بافاس ایجنسی کے تار کے بموجب ٹونس سے آنے والے مسافروں کا بیان ہے کہ طرابلس کے مسلم حلقوں میں بے چینی روز افزوں ہے۔ سرکاری اور احتیاطی تدابیر کے باوجود طرابلس میں سنوسیوں کی بغاوت کی افواہیں پھیل رہی ہیں اور اطالیہ کے خلاف دشمنی کی ایک لہر پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اطالیہ نے اعلان کیا تھا کہ جو عرب اطالوی شہریت حاصل کرنا چاہیں وہ درخواست کریں مگر بہت کم لوگوں نے ایسی درخواست کی ہے۔

الجریا کے تقریباً ہر شہر اور قصبہ میں مسلمان عام جلسے منعقد کر رہے ہیں اور البانیہ پر اٹلی کے حملہ کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے ان جلسوں میں مسلمان حلف اٹھا رہے ہیں کہ جلد یا بدیر اسلام کی اس توہین کا انتقام لیا جائے گا۔

قاہرہ اور طہران میں ریڈیو

قاہرہ۔ عنقریب طہران میں ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کر کے اسے قاہرہ کے ساتھ ملحق کر دیا جائے گا اور اس میں رات کے وقت براڈ کاسٹ ہوگا۔ اس ضرورت کے ماتحت ایران میں ریڈیو سرعت کے ساتھ فروخت ہو رہے ہیں۔ اور وہ اصلی قیمت سے پانچ یا چھ گنا زیادہ قیمت پر بک رہے ہیں۔

* وزیر خارجہ عراق اور وزیر خارجہ ترکی بھی طہران پہنچ رہے ہیں۔

فلسطین میں ظلم وستم کی انتہا ہوگئی

القدس (بذریعہ ڈاک) اخبار الدستور کی اطلاع ہے کہ ماہ مارچ کے گذشتہ ہفتہ میں فلسطین کے اندر جس قدر عرب شہید ہوئے ان کی تعداد ۱۲۰ ہے۔ ایک ہفتہ میں اس قدر قتلوں کی نظیر ملنی ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء تک محال ہے۔ اسی مہینہ میں کثرت سے عربوں کی گرفتاری عمل میں آئی اور ان کے قبضہ سے اس قدر اسلحہ برآمد ہوئے ہیں کہ ان کو دیکھکر حیرت ہوتی ہے سوائے ہوائی جہازوں اور مشین گنوں کے ہر قسم کے اسلحہ عربوں کے پاس موجود ہیں، چنانچہ بندوقوں، رائفلوں، بم کے گولوں اور چھوٹی توپوں کی کافی مقدار برطانی فوج کے قبضہ میں آئی ہے۔ اس وقت فلسطین کے چپہ چپہ میں تلاشیاں لیجا رہی ہیں اور اس قدر عرب گرفتار کئے گئے ہیں کہ ہر جگہ کے قید خانے بھر گئے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی تعجب کے ساتھ سنی جائے گی کہ عربوں کے حوصلے اس دار وگیر سے پست نہیں ہوئے ہیں اور وہ برابر چھاپے مار رہے ہیں۔

ہماری زندگی کا مقصد قیام امن اور اتحاد انسانی ہے

استنبول (بذریعہ ڈاک) چار بلقانی ریاستوں کا جو اجتماع گذشتہ ماہ بخارسٹ میں ہوا تھا اور جس میں بحر اسود کے معاہدہ پر تبادلۂ خیال کیا گیا تھا اسکے متعلق اٹلی کے بعض اخبارات نے یہ افواہ اڑائی تھی کہ اس اجتماع کا مقصد اٹلی اور برلن کے اتحاد کی مخالفت ہے اور چونکہ روس سے بھی اس میں مشورہ لیا گیا ہے لہذا سوویٹ روس ہی کے اشاروں پر ترکی نے یہ نقل وحرکت کی ہے۔

بلقانی اور ترکی اخبارات نے یک زبان ہو کر اس خبر کو بے بنیاد قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری تیاریاں کسی کے خلاف نہیں ہیں لیکن اگر کسی نے ہمیں ٹیڑھی نظروں سے دیکھا تو ہم اس کی آنکھیں نکال لیں گے۔

ارض مقدس پر یہودیوں کا قبضہ

فلسطین ۱۴ اپریل۔ عربوں کی مخالفت کے باوجود فلسطین کی زمین نہایت تیز رفتاری سے یہودیوں کے ہاتھوں میں جا رہی ہے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۳۸ء تک ۸۳۰۰۰ رقبہ دونم یہودی اپنے قومی چندے سے خرید چکے ہیں یہودیوں نے گلیلی کے اوپر کے حصہ میں ۲۷۰۰۰ ہزار اور بیت اللحم ۱۰۰۰۰ اور سامریہ میں ۱۶۰۰۰ ہزار اور دوسرے مقامات پر ۷۰۰۰ دونم زمین خریدی۔

جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے سب سے زیادہ حصہ گلیلی میں خریدا گیا ہے یہ ۱۹۳۷ء میں خریدا گیا تھا۔ جب یہودی لیڈروں نے تقسیم فلسطین منظور کر لی تھی۔ اس تقسیم پر گلیلی سے دو لاکھ عربوں کو نکالا گیا تھا۔

شہزادہ یمن ترکی فوج میں

امام یمن کے بڑے لڑکے امیر طلیل ترکی جمہوریہ فوج میں عارضی طور پر فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں جب تک وہ ترکی فوج میں شامل رہیں گے صدر جمہوریہ کے اعزازی ایڈی کانگ سمجھے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو شوق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۶ر مئی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۸

کانگریس کا جمود ختم ہو گیا!

جیسا کہ ہم نے گذشتہ ہفتہ لکھا تھا بالآخر وہی ہوا کہ سبھاش بابو کو کانگریس کی صدارت سے استعفیٰ دینا پڑا اور اس طرح کانگریس میں جو جمود پیدا ہو گیا تھا وہ بالآخر ختم ہو گیا کانگریس کی صدارت کے انتخاب کے سلسلہ میں جو دائیں اور بائیں بازو کا جھگڑا شروع ہوا تھا اس نے یہ صورت اختیار کر لی تھی کہ سبھاش بابو اور انکے بھائی سرت بابو کے علاوہ بقیہ ۱۳ ورکنگ کمیٹی کے ممبران نے استعفیٰ دیدیا تھا اور سبھاش بابو کے صدر منتخب ہونے کو مہاتما گاندھی نے اپنی شکست سے تعبیر کیا تھا۔

تری پوری کانگریس کے اجلاس میں پنت جی کے رزولیوشن نے جسمیں کہ مہاتما گاندھی کو یہ حق دیا گیا تھا کہ انکے مشورہ سے صدر کانگریس ورکنگ کمیٹی بنائے بائیں بازو والوں کو بڑی تکلیف ہوئی اور اس رزولیوشن کے متعلق اکثر حضرات کی یہ رائے ہے کہ یہ رزولیوشن جمہوریت کی اسپرٹ کے خلاف ہے مگر چونکہ رزولیوشن کانگریس سے پاس ہو چکا تھا۔ اسلئے صدر کانگریس اسکی پابندی کیلئے مجبور تھا اگرچہ سبھاش بابو بیمار تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ اسی رزولیوشن کی وجہ سے کانگریس میں جمود پیدا ہوا تھا اور ورکنگ کمیٹی ۲۹ اپریل سے پہلے نہ بن سکی۔

مہاتما گاندھی کی رائے یہ تھی کہ ورکنگ کمیٹی یک رنگ بنائی جائے یعنی سابقہ ورکنگ کمیٹی کے ممبران کو دوبارہ منتخب کر لیا جائے لیکن بخلاف اسکے سبھاش بابو کی یہ رائے تھی کہ چونکہ کانگریس میں مختلف خیالات کے لوگ شامل ہیں اس لئے کم از کم تین اصحاب دوسرے خیالات کے بھی ورکنگ کمیٹی میں لے لئے جائیں

چونکہ دونوں بزرگ ہستیاں اپنی اپنی رائے میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہ تھیں اسلئے پنت جی کے رزولیوشن کے مطابق سبھاش بابو اسکے لئے بھی مجبور تھے کہ یا تو وہ مہاتما گاندھی کے مشورہ پر عمل کریں اور یا مستعفی ہو جائیں۔ چنانچہ سبھاش بابو نے اس رائے کو ترجیح دی اور وہ بالآخر مستعفی ہو گئے۔

ہمارے خیال میں سبھاش بابو نے استعفیٰ دیکر دور اندیشی سے کام لیا ہے کیونکہ موجودہ حالات میں ورکنگ کمیٹی کے ممبران سے ان کا اتحاد عمل ہونا دشوار تھا اور ایسی صورت میں یا تو انکو شاہ شطرنج ہو کر رہنا پڑتا یا کانگریس کے کاموں میں بڑی دقتوں کا سامنا ہوتا۔

بہرحال ہم سبھاش بابو کی تعریف کرینگے کہ انھوں نے کانگریس کی صدارت سے مستعفی ہو کر اپنی ضمیر کی آواز کو لبیک کہا۔

انھوں نے استعفیٰ دینے کے بعد ایک بیان میں فرمایا ہے کہ وہ کانگریس کے ایک سپاہی کی حیثیت سے ہمیشہ کام کرتے رہیں گے جو جذبہ قابل تعریف ہے۔

راجندر بابو کانگریس کے صدر ہوئے ہیں اور انہوں نے مندرجہ ذیل ورکنگ کمیٹی کا اعلان کیا ہے کہ:-

(۱) بابو راجندر پرشاد (۲) مولانا ابوالکلام آزاد (۳) مسز سروجنی نیڈو (۴) خان عبدالغفار خاں (۵) سیٹھ جمنا لال بزاز (۶) جے رام دولت رام (۷) اچاریہ کرپلانی (۸) ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ (۹) بھولا بھائی ڈیسائی (۱۰) شنکر راؤ دیو جی (۱۱) ہری کشن مہتاب (۱۲) ڈاکٹر بدھان چندر رائے (۱۳) ڈاکٹر پرافل چندر گھوش (۱۴) سردار پٹیل۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے ورکنگ کمیٹی میں آنے سے انکار کیا ہے۔ نہرو جی نے کانگریس کے جمود کے ختم کرنے کے سلسلہ میں جسقدر محنت سے کام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اگرچہ انہوں نے بڑی کوشش سمجھوتہ کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ نہرو جی کا ورکنگ کمیٹی میں نہ شامل ہونے کے معنی یہ ہیں کہ غالباً وہ بھی اس رائے کے حق میں تھے کہ ورکنگ کمیٹی میں دوسرے دل کے دو تین آدمیوں کو شامل کر لیا جائے بہرحال انہوں نے اعلان کیا ہے کہ انکی ہمدردی ہمیشہ کانگریس کے ساتھ رہے گی۔

سبھاش بابو کے ایک تازہ بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ کانگریس کے اندر ایک فارورڈ بلاک بنا سکینگے۔ جو کانگریس کے لازمی جزو کی حیثیت سے کام کریگا کانگریس کے آئین اور کریڈ پالیسی اور پروگرام اسے منظور ہوگا مہاتما گاندھی کی شخصیت پر اسکو پورا بھروسہ ہوگا اور یہ بلاک لازمی طور پر کانگریس کے موجودہ ہائی کمانڈ پر یقین رکھے گا۔

کلکتہ کے ایک جلسہ میں ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور ڈاکٹر پرفل چندر گھوش جو کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں ان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ چونکہ ورکنگ کمیٹی میں شمولیت بنگال کے عوام کی خواہش کے خلاف ہے اسلئے انکو مستعفی ہو جانا چاہیئے

بنگال کے اخبارات اور خصوصاً ہندوستان اسٹینڈرڈ کا جو لب و لہجہ صدارت کے قضیہ کے سلسلہ میں رہا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید بنگال اس ذاتی معاملہ کو صوبہ بنگال کا معاملہ بنانا چاہتا ہے جو ملک کے مفاد کے لئے سخت مضر ہے۔ علاوہ اس کے کلکتہ کی پبلک کا جو طرز عمل راجندر بابو وغیرہ کے ساتھ رہا ہے وہ بھی بنگال کے لئے ایک شرمناک بات ہے۔

اگرچہ ہم بھی اسکو تسلیم کرتے ہیں کہ پنت جی کے رزولیوشن کے ذریعہ پریسیڈنٹ کو

لکھنؤ کے شیعہ و سنی

ہم کو نہایت افسوس ہے کہ لکھنؤ کے شیعہ سنیوں کا قضیہ اسوقت تک طے نہ ہو سکا سید رضا علی اور سر سلطان احمد، مولانا حسین احمد اور مولانا عبدالشکور وغیرہ نے ایک ایسا فارمولا بنانے کی کوشش کی کہ جو دونوں فرقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ مگر یہ حضرات کامیاب نہیں ہوئے۔

آخر وقت تک باعزت سمجھوتہ کی کوشش ہوئی مگر وہ کامیاب نہیں ہوئی بالآخر ۱۲ ربیع الاول (۳ر مئی) آ گئی اور مدح صحابہ کے جلوس کا انتظام شروع ہو گیا جلوس کا راستہ عیش باغ روڈ۔ ناکہ ہنڈولہ۔ ایبٹ روڈ حسین گنج ہوتا ہوا چار باغ اسٹیشن کے قریب ریلوے گراؤنڈ پر ختم ہونے کا پروگرام تھا ۳ بجے کے قریب عیدگاہ میں تقریباً پچاس ہزار سنیوں کا مجمع ہو گیا مجلس تحفظ ناموس صحابہ اور دیگر سنی انجمنوں کا ارادہ تھا کہ چونکہ جلوس کا راستہ بالکل غیر آباد مقامات میں رکھا گیا ہے اسلئے وہ جلوس میں شامل نہ ہوں مگر مجلس احرار نے جلوس نکالنے کی ضد کی اسلئے دوسری جماعتیں بھی شریک ہو گئیں اور جلوس اٹھایا گیا۔ اور بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو گیا اس موقع پر حکومت نے نہایت زبردست انتظامات کئے تھے حکام نے لاریوں پر گشت کر کے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یہ منادی کرا دی کہ مدح صحابہ کے جلوس سے نصف میل تک کوئی شیعہ راستہ یا سڑک پر نہ نکلے جلوس کے لئے پولیس کے انتظامات نہایت مکمل تھے سوار مسلح اور معمولی پولیس کی بہت بڑی جمعیت کے علاوہ گورہ فوج بھی تعینات کی گئی تھی، ہنڈولہ ناکہ پر جہاں امین آباد روڈ اور کنگ روڈ ملتی ہے اور حسین گنج وغیرہ کے چوراہوں پر تار خاردار لگا کر راستہ روک دیا گیا تھا حسین گنج کے چوراہہ کے پاس ایک مشین گن بھی لگائی گئی تھی۔ بہرحال ان انتظامات کے ساتھ مدح صحابہ کا جلوس اٹھایا گیا جو بخیر و عافیت اٹھ گیا اور کسی قسم کا کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہونے پایا۔

دوسری طرف کا نظارہ ملاحظہ کیجیے کہ آصف الدولہ کے امام باڑہ میں تقریباً پانچ ہزار شیعہ جمع ہوئے اور ٹولیاں کی ٹولیاں تبرا کہتی ہوئی نکلیں اور گرفتار ہوئیں جنکی تعداد ۱۱۹ بتائی جاتی ہے بہل شیعہ تبرا ایجی ٹیشن کے ذریعہ قریب سو کے اسوقت تک گرفتار ہو چکے ہیں۔

ہم اس سے پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ سنیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ فوراً اس امر کا اعلان کریں کہ اگرچہ ہم کو مدح صحابہ پڑھنے کا حق حکومت نے دیدیا ہے مگر ہم اپنے اس حق کو آیندہ سے شیعہ بھائیوں کی دل آزاری کی خاطر کبھی استعمال نہ کرینگے۔

یہی ایک صورت ہے کہ مسلمانوں کے دونوں فرقوں میں پھر برادرانہ تعلقات قایم ہو جائیں ہم امید کرتے ہیں کہ لکھنؤ کے سنی حضرات تدبر سے کام لیکر اس تنازعہ کو جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

ریاست راجکوٹ کا مسئلہ

مہاتما گاندھی نے راجکوٹ سے روانہ ہوتے وقت یہ فرمایا تھا کہ میں ہار گیا اور دربار ویرالا تم جیت گئے۔ راجکوٹ کی سیاست نے بقول مہاتما گاندھی انکے شریر کو چور چور کر دیا تھا۔ آپ نے پرجا پرشد پارٹی سے یہ کہا تھا کہ تم مجھکو اور سردار پٹیل کو بھولکر براہ راست ریاست سے اپنا معاملہ طے کرو۔

معلوم ہوا ہے کہ دربار ویرالا اگرچہ ریفارم کی تیاریاں کر رہے ہیں مگر ایک ریاست کے وزیر سے جن اصلاحات کی امید ہو سکتی ہے اس سے زاید دربار ویرالا سے امید رکھنا فضول ہے۔

اب ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوتا ہے کہ بعض ناعاقبت اندیش لوگ پھر مہاتما گاندھی کو راجکوٹ بھیجکر وہاں کی سیاست میں الجھانا چاہتے ہیں۔ ہم کروڑوں کی آبادی میں ایک لاکھ آبادی اور ساڑھے چھ سو ریاستوں میں ایک چھوٹی سی ریاست کی وقعت ہی کیا ہو سکتی ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ تمام دنیا کے واقعات پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہے اور جہاں مہاتما گاندھی کو اطمینان قلب کی ضرورت ہے وہاں الجھانے کی از سر نو کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مہاتما گاندھی اس نازک وقت میں جبکہ انکا ایک ایک منٹ از حد بیش قیمت ہے اپنے کو راجکوٹ سیاست سے علیحدہ رکھنے کی کوشش کریں گے۔

کینیا کے ہندوستانی

جنوبی افریقہ کی حکومت نے ایک آرڈر ان کونسل پاس کر کے کینیا کے بالائی حصوں سے ہندوستانیوں کو محروم کر دیا ہے۔ اس قانون کی رو سے کوئی ہندوستانی کینیا کے بالائی حصوں کی زمین کو خرید نہیں سکتا بخلاف اس کے کہ یوروپین چاہے وہ کسی نسل و ذات سے تعلق رکھتا ہو وہ انکو خرید سکتا ہے محض رنگ و نسل کی بنیاد پر ایک غیر ملکی و برطانوی رعایا کے درمیان جو امتیاز اس قانون میں روا رکھا گیا ہے وہ حد درجہ قابل افسوس ہے اس سلسلہ میں کینیا کی ایگزیکیٹو کونسل اور لیجسلیٹو کونسل کے ممبر آنریبل جے۔ بی پانڈیا نے ایک بیان شایع کیا ہے اور وہ خود بھی ہندوستان تشریف لائے ہیں آپ کانگریس سے بھی اس کے لئے امداد کے طالب ہیں

ہمارا خیال ہے کہ ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے ہموطن مشرقی افریقہ کینیا کے ہندوستانیوں کے ساتھ ہمدردی کریں اور انکی اس ذلت کو اپنی ذلت محسوس کر کے انکو اس قانون سے چھٹکارا دلانے کی انتہائی کوشش کریں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مہاتما گاندھی اس طرف خاص طور پر متوجہ ہونگے کیونکہ انھوں نے ایک زمانہ میں مشرقی افریقہ میں طرح طرح کی مصیبتیں جھیل کر وہاں کی ہندوستانی آبادی کی زندگی کو قابل برداشت زندگی بنا دیا تھا

ایجوکیشنل فلم کانفرنس

۲ر مئی کو موشن پکچر کانگریس کے سلسلہ میں ایجوکیشنل فلم کانفرنس ہوئی۔

بمبئی یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر آر۔ پی مسانی نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ عوام میں بیداری ملک کی سیاسی تاریخ میں ایک اہم خصوصیت ہے آپ نے مزید فرمایا کہ تعلیم یافتہ بھائیوں کا فرض ہے کہ وہ ان پڑھ لوگوں کے پڑھانے میں امداد کریں اس کام کے پورا ہونے میں کافی دقت لگے گا۔

آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ کانفرنس اسکولوں میں فلموں کے ذریعہ ہمدردانہ تعلیم کی ایک اسکیم تیار کرے گی۔

مسز لیلاوتی منشی نے اپنی صدارتی ایڈریس میں فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک آدمی بھی ان پڑھ باقی نہ رہے معمولی طور پر اس مقصد کے حاصل کرنے میں ایک سو سال صرف ہونگے ہمارا ملک غریب ہے۔ اور ہماری حکومت بھی زیادہ مالدار نہیں ہے اتنے برسوں کی کوششوں کے بعد ہم ۱۴۰۳ فی صدی مردوں ۴۰۲ فیصدی عورتوں کو تعلیم یافتہ بنا سکے ہیں۔ جب ہم اس مسئلہ کی وسعت پر غور کرتے ہیں تو ہمیں مایوسی ہوتی ہے اگرچہ ہم نے عوام کی حالت معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے بہت کام کیا ہے تو ہمیں تعلیمی معاملات میں فلم سے کیوں امداد نہ لینی چاہیئے۔

کانفرنس میں ایک رزولیوشن منظور کیا گیا ہے جسمیں صوبجاتی حکومتوں سے سفارش کی گئی ہے کہ وہ سارے ملک میں اصول کے طور پر تعلیم میں فلم کو استعمال کریں۔

جہانتک ہمارا خیال ہے کہ ساری دنیا فلم کی صنعت سے بہت مفید کام لے رہی ہے مگر ہندوستان میں اس وقت تک فلم سازی محض لہو و لعب کا ذریعہ بنا ہوا ہے صوبجاتی حکومتوں کو اس طرف توجہ کر کے اس کے ذریعہ سے حفظان صحت بچوں کی تعلیم اور سیاسی پروپیگنڈا وغیرہ کا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

یوروپ کی حالت

ہر ہٹلر کی تقریر کے بعد پولینڈ میں ایک گونہ حرارت پیدا ہو گئی ہے اور وہاں کے اخبارات ذرا گرمی کے ساتھ یہ لکھ رہے ہیں کہ اب جرمنی کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ ڈنزگ کے متعلق پولینڈ سے سمجھوتہ کر لے یا لڑنے کے لئے تیار ہو جائے ایک نیم سرکاری اخبار لکھتا ہے کہ جرمنی نے میمل پر قبضہ کر لینے کے بعد ڈنزگ پر قبضہ کرنے کا ارادہ کر کے پولینڈ کو بحر بالٹک سے کانٹے کی طرح نکال دینا چاہتا ہے اس کے جواب میں جرمنی اخبارات بھی پولینڈ کو دھمکی دے رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں کہ پولینڈ کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ اس کا پڑوسی بہت طاقتور ہے اور اسکو برطانیہ کے بھروسہ پر اپنی طاقت کا ضرورت سے زیادہ مغالطہ نہ ہونا چاہیئے

روس و برطانیہ کے سمجھوتہ میں موسیو لٹوف وزیر خارجہ روس حارج ہو رہے تھے انکے مستعفی ہو جانے کے بعد عام خیال یہ ہے کہ روس کی غیر ملکی پالیسی میں تبدیلی ہوگی جو جرمنی کے خلاف ثابت ہوگی اور اب یہ امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ اور روس میں بہت جلد ایک سمجھوتہ ہو جائیگا اگرچہ روس اس تجویز کا تو حامی تھا کہ جارحانہ سرگرمیوں کو روکا جائے مگر روس کی رائے میں اجتماعی تحفظ کی بنیاد زیادہ سے زیادہ وسیع ہونا چاہیے تھی لیکن برطانیہ اس وسعت کے خلاف تھا کیونکہ برطانیہ یوروپ کو دو مخالف بلاکوں میں تقسیم کرنا نہیں چاہتا سوائے لڑائی چھڑ جانے کے موقع کے۔

یہی واقعات ہیں کہ جنکی وجہ سے جرمنی ڈنزگ پر حملے کرنے اور اٹلی بلقان کی طرف بڑھنے سے گھبراتے ہیں کیونکہ انکو خوف ہے کہ کہیں آگے قدم بڑھ جانے سے جنگ عظیم کا سامنا نہ کرنا پڑے جسکے لئے یہ دونوں فی الحال تیار نہیں ہیں:

ان ہی حالات پر نظر کرنے کے بعد یہ معلوم

ضم کانگریس کو مہاتما گاندھی کے مشورہ کے لئے جو مجبور کیا گیا ہے وہ حقیقت میں جمہوری اسپرٹ کے سخت منافی ہے مگر مجبوری یہ ہے کہ مہاتما گاندھی پر عوام کو جو عقیدت اور بھروسہ ہے وہ ہندوستان کے کسی دوسرے آدمی پر نہیں ہے اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ کانگریس مہاتما گاندھی کی نگرانی میں نہایت اچھا کام کر رہی ہے۔ ان حالات میں بہت سی غیر جمہوری باتوں کو برداشت کرنے کے سوا اور کیا چارہ ہے۔

بہرحال یہ بات یقینی ہے کہ سبھاش بابو کا استعفیٰ اور صدر کانگریس کو ایک رزولیوشن کے ذریعہ مجبور کرنے کا واقعہ کانگریس کی تاریخ میں ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ مگر اسوقت اسکے خلاف آواز اٹھانے کے معنی یہ ہیں کہ کانگریس کے چلتے کام میں روڑا اٹکانے کی کوشش کی جائے جو کسی صورت میں بھی محمود نہیں اور اس کو کوئی محب وطن برداشت نہیں کر سکتا۔

بہرحال ہم سبھاش بابو سے یہ استدعا کریں گے کہ وہ اپنے ذاتی معاملہ کو صوبہ بنگال کا معاملہ نہ بننے دیں اور انہوں نے استعفیٰ دے کر جو ایثار کیا ہے اسکو رائیگاں نہ ہونے دیں کیونکہ اس وقت کی دنیا کی سیاست کا تقاضہ یہ ہے کہ ہندوستان کو یکدل ہو کر دنیا کے واقعات پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اسی میں ہندوستان کا فائدہ مضمر ہے۔

ہوتا ہے کہ جنگ کے بادل جو دنیا پر منڈلا رہے تھے وہ اب رفتہ رفتہ کچھ ہٹ رہے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے دنیا جنگ عظیم کی تباہیوں

آئینۂ کانپور

ڈسٹرکٹ مُسلم لیگ

۲۹ اپریل کو ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس جناب نواب محمد اسمٰعیل صاحب کی صدارت میں موضع ستی ضلع کانپور میں ایک شاندار پنڈال میں منعقد ہوئی۔ جناب صدر کا استقبال جوڑہ اسٹیشن پر کیا گیا اور وہاں سے جائے قیام تک آپ کو ایک شاندار جلوس کے ساتھ لایا گیا۔ جو تقریباً ۴ میل تھا۔

جلسہ شروع ہونے کی ابتدائی کارروائی کے بعد مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر صدر مجلس استقبالیہ نے اپنے خطبہ کے درمیان میں مسلمانوں کے متعلق موجودہ مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے اُن پر تبصرہ کیا اور کانگرس حکومت کے گرام سدھار، انسداد منشیات، انسداد ناخواندگی اور مزدوروں کی فلاح و بہبودی کی اسکیموں کو حکومت کی خود غرضی پر محمول کیا۔ آپ نے شیعہ و سنی تنازعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کے لیڈروں کو اس قضیہ کو طے کرانے کی کوشش کرنا چاہیئے آپ نے اس خوف کا اظہار کیا کہ اگر اس کا تصفیہ نہ ہوا تو مسلم لیگ میں کمزوری پیدا ہو جائے گی۔

نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر کانفرنس نے اپنے خطبۂ صدارت کے دوران میں لکھنؤ کے شیعہ و سنی کے تنازعہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس قضیہ کا ذمہ دار انھوں نے مجلس احرار اور کانگرس کو قرار دیا آپ نے فرمایا کہ یہ تمام قضیہ احرار کا پیدا کیا ہوا ہے اور اس کا تصفیہ جسطرح حکومت نے کیا ہے اس سے مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو جائے گا۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کانگریسی حکومت پر نکتہ چینی کی جو صوبہ میں امن و قانون کو بحال کرنے میں قاصر رہی آپ نے محکمۂ گرام سدھار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے صوبہ کی زراعت پیشہ لوگوں کو بہت کم نفع ہوگا بظاہر تو یہ اسکیم بہت دلفریب معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت میں اس کا مقصد سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ کسانوں میں کانگرس کے ساتھ ہمدردی پیدا کی جائے۔

گرام سدھار، انسداد منشیات، انسداد ناخواندگی اور مزدوروں کے فلاح و بہبود کو حکومت کی خود غرضی پر محمول کر کے جناب بیرسٹر صاحب نے اپنی جس ذہنیت کا اظہار کیا ہے وہ افسوسناک ہے۔ اگر یہ عام نفع بخش اور ضروری اصلاحات بھی اگر خود غرضی پر مبنی کہے جا سکتے ہیں تو وہ پھر کون سے کام حکومت کو کرنا چاہیئے کہ جناب کے نزدیک خود غرضی پر مبنی ہوں اور بیرسٹر صاحب کو انکی تفصیلات بھی بیان کر دینا چاہیئے تھیں۔

بیرسٹر صاحب کا یہ مشورہ نہایت مناسب تھا کہ مسلم لیگ کے لیڈروں کو درمیان میں پڑ کر شیعہ سنی کے قضیہ کو ختم کرا دینا چاہیئے تھا مگر افسوس کہ مسلم لیگ کے لیڈران نے اس پر توجہ نہیں کی۔

جناب نواب محمد اسمٰعیل صاحب صدر مجلس استقبالیہ کے شیعہ و سنی کے قضیہ پر افسوس کا اظہار کر کے اور اسکی تمام ذمہ داری احرار اور حکومت پر ڈالدینے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

جناب صدر کا یہ خیال بھی تعجب انگیز ہے کہ حکومت نے اس کا تصفیہ جس طرح کیا ہے اس سے مسلمانوں میں افتراق پیدا ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ و سنی کا قضیہ مسلمانوں کے آپس کا قضیہ تھا حکومت کے بجائے قضیہ خود مسلم لیڈروں کے طے کرنے کا تھا اور چونکہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمایندہ جماعت بنتی ہے اسلئے سب سے پہلے یہ اس کا فرض تھا کہ وہ اس مسئلہ کو طے کرانے کی کوشش کرتی مگر افسوس ہے کہ مسلم لیگ نے اس معاملہ میں نہایت خاموشی برتی ہے۔ مدح صحابہ ایجی ٹیشن میں گرفتاریاں ہوتی رہیں اور بعد ازاں تبرا ایجی ٹیشن میں گرفتاریاں شروع ہوئیں آخر میں جاکر مسٹر محمد علی جناح اور راجہ صاحب محمود آباد نے کروٹ بدلی مگر وہ بھی ایک ہلکی سی۔ مسئلہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے مسٹر جناح کو فوراً لکھنؤ آنا تھا اور مسلمانوں کی ایک کانفرنس کر کے فوری طور پر اس قضیہ کو آپس میں طے کرلینے پر زور دینے کی ضرورت تھی۔

مگر ہم کو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ مسئلہ جس قدر اہمیت دئیے جانے اور مسلم لیگ کی توجہ کے قابل تھا اس کے خلاف مسلم لیگ نے اس مسئلہ کو مطلق اہمیت نہیں دی جو افسوسناک ہے۔

میونسپل بورڈ کی رشوت ستانی

کانپور میونسپل بورڈ کے عملہ کی رشوت ستانی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ خود میونسپل بورڈ نے حکومت سے یہ استدعا کی کہ بورڈ کے عملہ پر پولیس کی تحقیقات قایم کی جائے چنانچہ حکومت نے بورڈ کی اس استدعا کو منظور کر کے رائے صاحب سورج پرشاد پولیس انسپکٹر کو معہ ایک عملہ کے تحقیقات کیلئے مقرر کر دیا۔ چنانچہ پہلے تو یہ خیال تھا کہ بورڈ کی رشوت ستانی کا ثبوت ملنا دشوار ہے مگر رائے صاحب کی سرگرم جد و جہد بیکار نہیں ثابت ہوئی۔ بلکہ اس کا نتیجہ نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک ایک اوورسیر ایک انسپکٹر اور دو دوسرے کلرک رشوت ستانی کے معاملہ میں گرفتار ہو چکے ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ رائے صاحب کچھ ممبران کے متعلق بھی تحقیقات کر رہے ہیں مگر بورڈ کے افسران بالا کا بیان ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ بعض ممبران بورڈ کا بھی کسی تحقیقات سے تعلق ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو کہ اس قسم کی تحقیقات کو کسی ممبر بورڈ سے تعلق نہو کیونکہ اگر ایسا ہے تو یہ بات بورڈ کے لئے بڑی شرمناک ہے۔

رائے صاحب سورج پرشاد کی سرگرم کوششیں مبارکباد کی مستحق ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ رائے صاحب کی یہ جد و جہد بورڈ سے رشوت ستانی کو بڑی حد تک فنا کر دیگی۔

تحقیقاتی کمیٹی

کچھ عرصہ ہوا کہ حکومت یوپی نے صوبہ میں متعدد مقامات پر ہندو مسلم فسادات کے وجوہات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی اس کمیٹی کے صدر مسٹر وی۔ این مہتہ اور ممبران کانپور تشریف لائے ہوئے ہیں جنھوں نے سرکٹ ہاؤس میں سرکاری اور غیر سرکاری افسران سے ملاقات کی اور کانپور میں بلوہ کے وجوہات پر بحث کی اور اس پر خاص طور سے توجہ دی گئی کہ فسادات کے سلسلہ میں انتظامات میں کوئی نقص تو نہیں پایا گیا۔

کمیٹی کی ملاقات ہندو سنگھ مل مالکان مسلم لیگ کے اور مزدور لیڈروں سے ہو چکی ہے کمیٹی نے ان محلوں کا بھی معائنہ کیا جہاں فسادات ہوئے تھے ممبران کمیٹی نے کانپور میں دو تین روز قیام کر کے کانپور کے بلوہ کے متعلق اپنی رپورٹ مرتب کی ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کمیٹی صوبہ میں فسادات کو روکنے کی ضروری تجاویز پر گورنمنٹ کو مشورہ دیگی یہ کمیٹی یہاں کے بعد الہ آباد اور اس کے بعد بنارس جائیگی۔

اتھرٹن ویسٹ ملز

کے تقریباً دو ہزار مزدوروں نے بارہ وفات اور حاجیوں کی خیمتوں کے نہ ملنے ...

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۸ اپریل ۱۹۳۹ء کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایم ایل سی منعقد ہوا۔ سیسہ مئو نالا اسکیم میں ۴۰ و ۵۰ فیٹ کی سڑکوں کے بنانے اور بی بلاک گوٹھیا میں اوپری سطحی نالیوں کے ساتھ ۵۰ فیٹ کی سڑک بنانے کے لئے تخمینے منظور ہوئے۔ فیکٹری ورکس رقبہ کے جی بلاک میں ایک پارک بنانے اور سیسہ مئو ڈیل پوروہ اسکیموں میں ۴۰ و ۵۰ فیٹ کی سڑکیں بنانے کے واسطے ٹنڈر منظور ہوئے۔ ٹرسٹ کی ترمیم شدہ لوگنج اسکیم کی منظوری کی بابت میونسپل بورڈ کے پاس شدہ رزولیوشن پر غور ہوا اور یہ فیصلہ ہوا کہ اس اسکیم کی کارروائی شروع کی جائے۔ سیسہ مئو نالا اسکیم میں مزدوروں کے لئے کوارٹر کے بنانے کے نقشہ پر غور ہوا، اور پاس ہوا، اے بلاک سیسہ مئو کے بعض پلاٹوں کے نقشے منظور ہوئے۔ میونسپل بورڈ کی خواہش کے مطابق کرنیل گنج پولیس اسٹیشن کانپور کے پیچھے جدید میونسپل دفتر بنانے کی پھر کارروائی کرنے کا فیصلہ ہوا۔ فیکٹری رقبہ اور فیکٹری ورکس میں قیہ سنکنگ شبلو کنوئیں بنانے کی اجازت کے معاملہ پر غور ہوا۔ طے ہوا کہ وبائی بیماری کے زمانہ میں پبلک ہیلتھ کے خطرہ کو مدنظر رکھکر ایسے چاہات بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔

۱۱۴۸۴ روپیہ کی قیمت کی زمین کی فروخت منظور ہوئی۔

وکٹوریہ مل میں ہڑتال

یکم مئی کو وکٹوریہ مل کے تین ہزار پانچسو مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتال کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مل منتظان نے جدید انتظامات کے حیلہ سے ۱۵ مزدوروں کو علیحدہ کر دیا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اسی سلسلہ میں ایک ناگوار واقعہ یہ بھی ہو گیا کہ ایک مزدور نے مل کے چیف انجینیر پر حملہ کر کے شدید طور پر انکو زخمی کیا ہے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر بھاٹک سی۔ آئی۔ ڈی انسپکٹر پولیس پر بھی ایک مزدور نے حملہ کیا مگر وہ بال بال بچ گئے۔

چونکہ مل کی عام حالت ناقابل اطمینان ہے اسلئے مل منتظان نے غیر معینہ وقت کے لئے مل کو بند کر دیا ہے۔

مزدوروں نے اسی سلسلہ میں ایک جلسہ تلک ہال میں مسٹر ارجن اروڑا کی صدارت میں کیا جسمیں تجویز کیا گیا کہ مل مالکان نے جن مزدوروں کو تخفیف کے سلسلہ میں نکالا ہے وہ قطعاً نامناسب ہے اور مزدوروں سے اپیل کی کہ وہ ہڑتال جاری رکھیں جب تک انکے مطالبات پورے نہ ہو جائیں تمام معاملات کی اطلاع لیبر کمشنر کو کر دی گئی ہے۔

فاقہ اسٹرائک

خبر ہے کہ کانپور کی مشہور شاعرہ نواب سردار بیگم صاحبہ اختر حیدرآبادی صوبہ سے ایک سو عورتیں لیکر لکھنؤ بھوک ہڑتال کرنے گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان مستورات نے اس وقت تک فاقہ کشی کرنے کا ارادہ کر لیا ہے جب تک کہ مسلمانوں کے دونوں فرقوں شیعہ سنیوں کے تعلقات بدستور دوستانہ قایم نہ ہو جائیں اختر صاحبہ نے مسلم لیڈروں سے بھی اس معاملہ میں فوری کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے تاکہ مسلمان بربادی سے بچ جاویں اور آپس کا نفاق دور ہو جائے۔

مشاعرہ بزم حیات اردو

بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۳۹ء بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے صبح بمقام خانقاہ شریف بر دولتکدہ سید ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری ایک بزم مشاعرہ بہ طرح ذیل ہوگا امید ہے کہ شعرائے کرام صحیح وقت پر شرکت فرمائینگے طرح۔ ہر دل کے آئینہ میں تیرا جمال ہوگا قافیہ جمال۔ کمال۔ ردیف ہوگا۔

تعزیری پولیس اور معاوضہ کیلئے دو لاکھ روپیہ

کانپور کے گذشتہ بلوہ کی وجہ سے ہز ایکسلینسی گورنر صوبہ نے پولیس ایکٹ کے مطابق کانپور کے میونسپل رقبہ میں مندرجہ ذیل زاید پولیس تعینات کرنے کا حکم صادر فرمادیا ہے۔

ایک انسپکٹر۔ تین سب انسپکٹران ۸ ہیڈ کانسٹبل ۵۰ نائک اور ۲۵۶ مسلح پولیس کانسٹبلان

کہا جاتا ہے کہ اس پولیس کی تعیناتی ایک سال کے لئے ہوگی مگر حکومت نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا ہے کہ کس تاریخ سے تعزیری پولیس تعینات کی جائے لیکن اس درمیان میں باہر کے تھانوں کے تین سو کانسٹبل یہاں تعینات رہیں گے تعزیری پولیس سابق ملازمتوں میں سے بھرتی کی جائے گی۔

کہا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک حکم صادر فرمایا ہے کہ جسکی رو سے ہدایت کی گئی ہے کہ کانپور کے فسادمیں جن لوگوں کو نقصان ہوا ہے وہ ۳ جون تک درخواستیں بھیجدیں درخواستوں کی سماعت کرنے کے لئے تین مجسٹریٹ مقرر کئے گئے ہیں، درخواست کی سماعت کے بعد ان لوگوں کو مناسب معاوضہ دیا جائے گا جو تعزیری پولیس کے خرچ کی طرح عوام سے وصول کیا جائے گا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ تعزیری پولیس اور معاوضہ کے لئے تقریباً دو لاکھ روپیہ کانپور کے ہندو مسلمانوں سے وصول کیا جائے گا۔

مزدوروں کی عام ہڑتال کا خطرہ

مزدوروں کی عام ہڑتال کا خطرہ پھر محسوس کیا جا رہا ہے گذشتہ ۲ سال میں مزدور سبھا اور مل مالکوں میں مزدوروں کی برطرفی کا جھگڑا رہا ہے، مزدور سبھا کا بیان ہے کہ مل مالکان مزدوروں کو پھر علیحدہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ سودیشی کاٹن ملس سے مزدور سبھا کے ایک سرکردہ کارکن کو علیحدہ کر دیا گیا ہے جس کے خلاف بطور احتجاج تلک ہال میں جلسہ بھی کیا گیا ان حالات کا جو نتیجہ محسوس کیا جا رہا تھا بالآخر وہ ہوکر رہا یعنی ۳ مئی کو بیوہ وکٹوریہ مل میں تین ہزار مزدوروں نے کارخانہ کے اندر جاکر دھرنا دیکر بیٹھ رہے اور کام نہیں کیا ان مزدوروں کو اس امر کی شکایت ہے کہ مل مذکور کے منتظموں نے اہم مسلسلہ ۱۵ آدمیوں کو الگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہندو سنگھ کا خط وزیر اعظم کے نام

حکومت یوپی نے چند روز ہوئے ایک پمفلٹ شایع کیا تھا جسمیں لکھا گیا تھا کہ حکومت نے ہندوؤں کے مذہبی اور سوشل تہواروں پر صوبہ کے مختلف حصوں میں وقتاً فوقتاً پابندیاں لگائی ہیں۔

اسی پمفلٹ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہندو سنگھ نے وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے جسمیں اس پمفلٹ پر سخت نکتہ چینی کر کے یہ کہا گیا ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان لیڈروں نے کانگرسی حکومت پر مسلمانوں کے مذہب سے ہمدردی نہ ہونے کے جو الزامات لگائے ہیں انکی تردید کے لئے حکومت بے چین ہے۔

ہندو سنگھ نے حکومت کے اس اقدام کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے اور یہ ظاہر کیا ہے کہ عوام کی حکومت کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ ایک قوم کے حقوق کو قربان کر کے دوسری قوم کے ساتھ ہمدردی کرے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور نے امسال یعنی ۴۰-۱۹۳۹ء کے بجٹ کے پاس کرنے میں غیر معمولی تاخیر سے کام لیا مگر اب بورڈ نے بجٹ پاس کر کے بغرض منظوری گورنمنٹ کے پاس بھیجدیا ہے جسمیں آمدنی کا اندازہ ۴ لاکھ ۴۲ ہزار ۶ سو روپیہ اور خرچ کا اندازہ ۴ لاکھ ۵۸ ہزار ۵ سو ۹۶ روپیہ کیا گیا ہے جسمیں ۱۴ ہزار روپیہ کے قریب خسارہ ہے مگر امید کی جاتی ہے کہ یہ خسارہ آخر سال تک پورا ہو جائے گا۔

سٹی مسلم لیگ

معلوم ہوا ہے کہ کانپور سٹی مسلم لیگ نے مختلف فرموں کے نام ایک خط لکھکر یہ دریافت کیا ہے کہ انکے فرم میں مسلمان ملازمین کی تعداد کیا ہے اور انکو جمعہ کے دن نماز کے لئے چھٹی دی جاتی ہے یا نہیں۔

جمہوری خیالات

مسٹر امین حیدری کی صدارت میں مسلمانوں کا ایک جلسہ گزشتہ ہفتہ ہوا تھا جسمیں مسلمانوں میں جمہوری خیالات کی اشاعت کے لئے ایک دار المطالعہ قایم کرنے کی تجویز منظور کی گئی۔

مزدور سبھا کا ڈیپوٹیشن

مزدور سبھا کا ایک ڈیپوٹیشن لکھنؤ گیا تھا جس نے آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اور آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت سے ملکر اپنی موجودہ تکالیف کو ان کے سامنے رکھکر انکو دور کرنے کی خواہش ظاہر کی جس کا جواب ان لوگوں نے ہمدردانہ دیا۔

جعلی ٹکسال کی گرفتاری

جاجمؤ تینری کے نزدیک ایک مکان میں پولیس نے چھاپہ مارکر جعلی سکے ڈھالنے کے تمام ساز و سامان اور دو آدمیوں کو گرفتار کیا ہے انکے پاس سے ۴ روپیہ کی دونیاں اور ۴ روپیہ برآمد ہوئے۔ علاوہ اس کے ایک ٹھپہ بھی نکلا ہے جس کے ایک طرف ۱۹۰۴ کا سنہ اور دوسری طرف ایڈورڈ ہفتم کی تصویر تھی۔

پراونشل کانگریس کمیٹی

پراونشل کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۲۰، ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء کو کانپور میں ہونا طے پایا ہے کہا جاتا ہے کہ اس جلسہ میں کانگریسی حکومت پر تنقید کی جائیگی اور پراونشل کانگریس کمیٹی کی پالیسی طے کی جائے گی۔ اور صوبہ میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات پر بھی روشنی ڈالی جائیگی

مزدور لیڈر

کہا جاتا ہے کہ مسٹر یونس نائب صدر مزدور سبھا کو ایک خط ملا ہے جسمیں لکھا ہے کہ اگر وہ مزدور سبھا کے متعلق تحریکوں میں حصہ لینے سے باز نہ آئے تو انکو قتل کر دیا جائے گا۔ خط بغرض تحقیقات مقامی حکام کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

یوم ہڑتال

کانپور مزدور سبھا نے ۱۵ مئی کو ہڑتال ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ ۱۹۳۸ء کی عام ہڑتال کی یادگار کو تازہ کیا جائے۔

حیدرآباد ڈے

ہندو سنگھ نے طے کیا ہے کہ ۲ مئی کو کانپور میں سنگھ کی طرف سے حیدرآباد ڈے منایا جائے

ہمعصر خیاط پر مقدمہ

مقامی ہمعصر خیاط پر زیر دفعہ ۱۰۸ التعزیرات ہند مقدمہ چلایا گیا ہے ہمعصر مذکور پر الزام یہ ہے کہ اس نے دفعہ ۱۵۳ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے چار مضامین ایسے شایع کئے ہیں جن سے ہندو مسلم کشیدگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

بارہ وفات کا جلوس

۱۲ ربیع الاول مطابق ۳ مئی کو حسب معمول بارہ وفات کا جلوس پریڈ گراؤنڈ سے ۳ بجے دن کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ اٹھا جسمیں شہر کے مختلف انجمنوں کے والنٹیر مزدور سبھا کے والنٹیر بعض مسلم میونسپل ممبران اور مسلم لیگ کے لیڈران شامل تھے۔

جلوس امسال غیر معمولی شان و شوکت کے ساتھ اٹھایا گیا اور مجمع بھی امسال دیگر سالوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھا۔ یہ جلوس حسب معمول قدیم راستوں سے ہوتا ہوا ۵ بجے شام کو پھول باغ پہونچا۔ اور وہاں نماز عصر ادا کرنے کے بعد بازار رام نرائن۔ چوڑی محال۔ جوگی بزازہ مشن روڈ ہوتا ہوا پریڈ گراؤنڈ تقریباً ۷ بجے واپس آیا۔

مسٹر انوار حسین خانصاحب ڈی۔ ایس۔ پی کوتوال شہر مسٹر گرانچارج کوتوال اور دیگر افسران اور ایک پولیس لاری جلوس کی ابتدا میں تھی پولیس بھی کافی تعداد میں جلوس کے ساتھ تھی اور

سبدِ گل

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا ہنگامہ خیز اجلاس پرسوں ختم ہوگیا۔ اہل کلکتہ نے مہمان نوازی کی بری اسپرٹ دکھائی لیڈروں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ شاید ہی کسی دوسرے مقام پر کیا گیا ہو یہ معلوم ہوا کہ سبھاش بابو کے حامی کانگریس لیڈروں کی اہنسا کا امتحان لے رہے تھے۔ خیر یہ بھی غنیمت ہوا کہ بہت سے لیڈر اپنی جان صحیح و سلامت لے کر کلکتہ سے چلے گئے۔

سبھاش بابو نے ان واقعات کے متعلق بھی ایک بیان شایع کیا ہے۔ یہ بیان اس قابل ہے کہ اس پر ان کالموں میں تبصرہ کیا جائے۔

سبھاش بابو اپنے بیان میں لکھتے ہیں کہ راجندر بابو کے ساتھ جو بداخلاقی کی گئی ہے اس پر مجھے خاص طور پر افسوس ہے مگر میرے لئے یہ کہنا لازمی ہے کہ اگر چہ تمام کلکتہ میں نہایت اضطراب تھا لیکن مقابلتاً ایک بہت تھوڑے مجمع نے اپنے توازن اور خود ضبطی کو خیرباد کہا۔

کیا خوب فرمایا ہے گویا آپ کے نزدیک ہنگامہ اس سے زیادہ ہونا چاہئیے تھا۔ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ تمام کلکتہ میں سبھاش بابو کے گدی سے اتر جانے پر بہت اضطراب تھا۔ مسٹر فضل الحق بہت جوش میں تھے۔ سر ناظم الدین بہت گھبرائے ہوئے پھر رہے تھے۔ مسٹر کمنی رنجن سرکار نے کھانا نہیں کھایا۔ تمام دوکانداروں نے اپنی دوکانیں بند کردیں۔ نوکری پیشہ لوگ اپنی ملازمتوں پر نہیں گئے۔ مزدوروں نے مزدوری چھوڑ دی۔ مل مالک اپنے محلوں میں تڑپ رہے تھے مگر یہ لوگ مظاہروں میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ کام صرف بنگالی طالب علموں کے حصہ میں آیا۔

آگے چلکر سبھاش بابو فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی پوری کوشش کی کہ ہنگامہ کو قابو میں رکھیں لیکن اس میں پوری کامیابی نہیں ہوئی۔

آپکی کوشش کی کیا داد دی جاسکتی ہے۔ اسی کوشش میں مصروف رہنے کی وجہ سے تو آپ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں تشریف نہیں لے گئے۔ غالباً آپکا یہ عقیدہ ہے کہ عمل کے مقابلہ میں دعائیں زیادہ کارگر ہوا کرتی ہیں۔

گذشتہ ۱۹ سال میں میں نے پبلک کو ایسے اضطراب کی حالت میں کبھی نہیں دیکھا۔

یہ گویا ان بدمعاشوں کو داد دی جارہی ہے جنہوں نے اپنی بدتمیزی کا مظاہرہ کیا۔

آخری روز تو ان والنٹیروں کو بھی پیٹا گیا اور بری طرح زخمی کیا گیا جو عوام کے شورش پسند طبقہ کو روک رہے تھے۔ اسی سے تو آپکی عقلمندی ظاہر ہے کہ آپ جلاس میں تشریف نہیں لے گئے۔

آخری عبارت سب سے زیادہ پُرلطف اور مزیدار ہے ملاحظہ ہو "میں یہ بھی کہنا پسند کرونگا کہ بابو راجندر پرشاد کے خلاف جو مظاہرہ کیا گیا وہ ذاتی طور پر انکے خلاف نہ تھا بلکہ خالی صدارتی کرسی کو پُر کرنے والے کے خلاف تھا ورنہ تمام بنگال میں لوگ راجندر بابو کو جانتے ہیں اور انکی خوب عزت اور محبت کرتے ہیں"

سیاسیات کو برطرف کرکے اسکے یہ معنی ہیں کہ راجندر بابو کو اس قصور کی سزا دی گئی کہ وہ میری خالی کی ہوئی گدی پر کیوں بیٹھے۔ قصور تو واقعی بہت بڑا تھا مگر ایک بات سمجھ میں نہ آئی کہ راجندر بابو سے جو مار پیٹ کی گئی اس میں حیثیت کا امتیاز کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا سبھاش بابو تری پوری میں ذاتی طور پر بیمار ہوئے تھے یا بہ حیثیت صدر امتیاز اتنا باریک ہے کہ اپنی موٹی عقل میں آنا مشکل ہے ص

ادبِ لطیف

ٹوٹے ہوئے دل کی صدا

میں نہ کسی کی محبت ہوں اور نہ بادۂ شباب کا وہ لبریز ساغر جسے پی کر انسان متوالا ہو جائے میں کسی کی کرشمہ چکاں نگاہ سرگیں بھی نہیں۔ ہوں جو خرمن صبر و قرار پر بجلی بنکر گرے میں جذبۂ شوق کی تمنا نہیں۔ آرزوئے وصال کی خلش بھی نہیں ہوں، میں اجڑے ہوئے معبد کا ٹمٹماتا ہوا چراغ ہوں۔

میں دو فور شوق کی تصویر ہوں اور نہ عہد شباب کی ولولہ خیزی۔ میں نہ غنچوں کا تبسم ہوں اور نہ پھولوں کی مہک ہیں۔ میں نہ خزاں رسیدہ گلشن آرزو کی مرجھائی ہوئی کلی ہوں جسے غم و انکار کی باد سموم نے جھلس کر مسل دیا۔

میں نہ سمندر کی متلاطم لہر ہوں، نہ سورج کی ضیا پاش روشنی میں کسی بادہ گلرنگ کا خمار بھی نہیں ہوں۔ میں نہ قمری کی کوک ہوں اور نہ کبوتر کا زمزمہ، میرا دل ایک ٹوٹا ہوا ساز ہے اور میں اسکی آواز۔

ظالم آسمان مجھے اس طرح بار بار مٹانے کی کوشش کرتا ہے گویا میں اس دنیا پر اس کی روسیاہیوں کا ایک داغ ہوں۔ زمین کی گردش مجھے یوں حرف غلط کی طرح مٹانا چاہتی ہے گویا میرا وجود اس کی پشت پر ایک ناقابل برداشت بار ہے۔

اے ساکنان عالم مجھے نظر حقارت سے نہ دیکھو میں کسی تقریب جڑی ہوئی محفل کا نشان ہوں تمہاری مسرتیں تم کو مبارک رہیں۔ میں تمہاری مسرتوں میں شریک ہونا نہیں چاہتا۔

میری تم سے صرف اتنی درخواست ہے کہ مجھے گمنام زندگی بسر کرنے دو۔ مجھے مٹا دو نہیں میں مٹانے کی چیز نہیں۔ میری حالت تمہارے لئے سامان عبرت پیدا کرتی ہے۔

عیش و نشاط کے متوالو! خدا تمہارے بادۂ نشاط کا نشہ تیز کرے۔ تم کو تمہارے عالیشان محل مبارک رہیں، تمہاری آرزوؤں کے بار پر رات دن کیف و مسرت کی بارش ہو تم اپنے حال میں خوش ہو۔ خوش رہو، میں بھی اپنے حال میں خوش ہوں، مجھے بھی خوش رہنے دو۔

اچھا تم مجھے فقیر سمجھتے ہو۔ سمجھو، تم مجھے نگاہ حقارت سے دیکھتے ہو دیکھو۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تم کو حقیقی مسرت کی تعریف معلوم ہے۔

سنو اور مجھ سے سنو، مسرت بلند اور عالیشان محلوں کی مرصع کاری و گلکاری نہیں ہے مسرت بادۂ گلگوں کے ساغر زرنگار کا دوسرا نام نہیں ہے۔ مسرت باغ آسائش کی رنگین کلی کو نہیں کہتے ہیں۔

ص چندر موہن:۔ ہاں جانتا ہوں، ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی ۲۹۰۰۲ فٹ اونچی ہے۔

باپ:۔ تو ویسی ویسی اونچی اونچی ۴۴۸۲ چوٹیاں اگر نیچے اوپر کو دی جائیں تو شاید ان پیسوں کی مالا کی لمبائی کی برابری کرسکیں سمجھے پیسے کی کرامات۔

اس دن سے چندر موہن کو پیسے کا بڑا خیال رہتا ہے اور وہ اپنے جیب خرچ کے پیسوں کو فضول خرچ نہیں کرتا۔ روز کچھ نہ کچھ جمع کرتا رہتا ہے۔ اب دیکھو تو موہن کے صندوق میں پیسوں کا ڈھیر لگا ہے۔

اگر تم بھی موہن کی طرح پیسے کی کرامات کا خیال کرکے پیسوں کو بے کار نہ اڑاؤ گے تو ایک دن تمہارا صندوق بھی پیسوں سے منہ تک بھرا ہوا نظر آئے گا۔

عالمِ نسواں

عہد نبوی کی ایک شیردل خاتون

از محترمہ خدیجہ بیگم لکھنوی

حضرت خنسا رضی اللہ عنہا ایک مشہور شاعرہ ہیں جب وہ اپنے قبیلہ کے چند آدمیوں کے ساتھ بارگاہ رسالت میں مشرف باسلام ہوئیں تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دیر تک اشعار سناتی رہیں۔ آپ نے انکی فصاحت بلاغت پر تعجب فرمایا۔ ۱۶ھ میں جب حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے زمانہ میں قادسیہ میں ایرانیوں کی طاقت سے مسلمانوں کا زبردست مقابلہ ہوا تو حضرت خنسا معہ اپنے بیٹوں کے جنگ میں موجود تھیں رات کے وقت جوانوں نے ایک موثر اور پُردرد تقریر بیٹوں کے سامنے کی تھی وہ ہر مسلمان عورت کے پڑھنے کے لئے ایک خاص چیز ہے۔

اے میرے پیارے بیٹو! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اور اپنی رضامندی سے تم نے ہجرت کی، اور قسم ہے اس خدائے لایزال کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس طرح تم اپنی ماں کے شکم سے پیدا ہوئے اسی طرح تم اپنے باپ کے سچے فرزند ہوا اور نہ میں نے تمہارے باپ سے خیانت کی اور نہ تمہارے ماموں کو میں نے ذلیل و رسوا کیا۔ تم جانتے ہو کہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے کفار سے جہاد کرنے میں کتنا بڑا ثواب ہے۔ تم اس کو غور سے سمجھ لو کہ عالم جاودانی کے مقابلہ میں دنیائے فانی ہیچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مسلمانو! ان تکلیفوں کو جو خدا کی راہ میں تم کو پیش آئیں برداشت کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تعلیم دو اور آپس میں مل جل کر رہو، اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ آخرکار تم اپنی مراد کو پہونچو۔ جب تم دیکھ لو کہ لڑائی جوش پر آگئی۔ اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے تو لڑائی میں گھس جاؤ۔ اور خوب لڑو اور خدا سے نصرت و فتح کے امیدوار رہو۔ انشاء اللہ عالم آخرت کی بزرگی و فضیلت پر کامیاب ہو جاؤ گے"۔

جب صبح ہوئی تو نونہالان اسلام رجز یہ شعر پڑھتے ہوئے تلواریں ہاتھ میں لے کر میدان جنگ میں جا گھسے، اور شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ لوگوں کے دلوں پر اس کا سکہ بیٹھ گیا۔ لڑتے لڑتے آخر شہید ہوگئے۔ جب خنسا کو دونوں بیٹوں کی شہادت کی خبر پہونچی شکر الٰہی ادا کیا اور کہا انشاء اللہ ان بچوں کو خدا کے سایہ رحمت میں جگہ ملے گی۔

ایک وہ بہادر عورتیں تھیں۔ جن پر اسلام کو فخر تھا ایک ہم ہیں کہ اپنی افسوسناک حالت پر جسقدر آنسو بہائیں کم ہے۔ آج ہندوستان کے مسلمان مردوں اور عورتوں میں اس قدر بزدلی کیوں بڑھ گئی ہے۔ وہ کیوں اس قدر کمزور اور سست ہوگئے ہیں؟ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کو دنیا کی محبت حد سے زیادہ ہوگئی ہے، موت سے ڈرنے لگے اگر آج ہم موت سے نڈر ہو جائیں تو انشاء اللہ ہماری ہی فتح ہے۔

پنڈت پنت نے استعفےٰ واپس لے لیا

کلکتہ ہجم مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گوبند بلبھ پنت نے کلکتہ تشریف لے جانے سے پہلے صدر کانگریس کے پاس اپنا استعفےٰ بھیجدیا تھا۔ اب انہیں استعفےٰ واپس لینے کے لئے مطمئن کر لیا گیا ہے۔ یو پی کانگریس میں جمود پیدا ہو جانیکا جو خوف تھا وہ اب دور ہوگیا ہے۔ یو پی کے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبر پنڈت پنت کے اس فیصلہ پر خوشی کا اظہار کررہے ہیں۔

بچوں کی دنیا

پیسے کی کرامات

از جناب پنڈت آنندی پرشاد معظم مرادآبادی

ایک مہاجن کے لڑکے کا نام تھا چندر موہن اس کا باپ دیسی کپڑے کی دوکان کرتا تھا، چندر موہن بھی کبھی کبھی دوکان پر جایا کرتا تھا۔ اور سوچتا تھا کہ پڑھ لکھ کر ہوشیار ہو کر میں بھی باپ کی طرح اس دوکان پر کپڑا بیچا کروں گا۔ ایک دن جب وہ دوکان پر بیٹھا تھا ایک آدمی نے آکر اس سے ساڑیاں دکھانے کو کہا۔

چندر موہن کے والد نے انھیں کئی طرح کی اچھی اچھی ساڑیاں دکھلائیں۔ خریدار کو وہ ساڑیاں بہت پسند آئیں۔ لیکن قیمت طے نہ ہونے کے سبب وہ بغیر مال لئے ہوئے ہی لوٹ گیا۔

چندر موہن کو اس بات کا بہت رنج ہوا کہ اس کے باپ کی دوکان سے ایک بھلا آدمی بغیر کچھ لئے ہوئے ہی ناراض ہو کر لوٹ گیا۔

اس نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ نے ان کو ساڑیاں کیوں نہ دیں کیا وہ قیمت کچھ کم لگاتے تھے۔

باپ:۔ ہاں قیمت میں ایک پیسہ کا فرق تھا۔

چندر موہن:۔ ایک پیسہ کا فرق۔

باپ:۔ ہاں ایک پیسہ کا فرق تھا۔

چندر موہن:۔ تو آپ نے صرف ایک پیسہ کیلئے ہی اس بھلے آدمی کو ناراض کردیا۔

باپ:۔ ہاں ایک پیسے ہی کے لئے موہن تم ایک پیسہ کی خوبی نہیں جانتے۔ یہ مال جو اب میرے سامنے موجود ہے، اگر ایک ایک پیسہ کم کرکے بیچا جائے تو مجھے سیکڑوں روپیہ کا گھاٹا اٹھانا پڑے گا۔ بیٹا تم سمجھتے نہیں ہو کہ پیسہ کتنی بڑی چیز ہے۔ سنو تمہیں ایک پیسہ کی کرامات بتاتا ہوں۔ یہ تو شاید تم جانتے ہی ہو کہ ہمارے ملک ہندوستان میں کتنے آباد ہیں۔

چندر موہن:۔ کیوں نہیں۔ ہندوستان میں تقریباً سینتیس کروڑ آدمی آباد ہیں۔

باپ:۔ تو وہ تیس کروڑ آدمی اگر ایک ہفتہ میں ایک ایک پیسہ رکھ چھوڑا کریں تو ایک سال میں پندرہ ارب ساٹھ کروڑ پیسے جمع ہوسکتے ہیں ان پیسوں کے چوبیس کروڑ ۳۷ لاکھ ۵۰ ہزار روپے بنتے ہیں۔ جو ایک کروڑ باسٹھ لاکھ پچاس ہزار اشرفیوں کے برابر ہیں۔ ان اشرفیوں کو اگر ایک ایک کرکے پاس پاس بچھا دیا جائے تو یہ ۲۳۰ میل در ۱۴۵۰ گز تک بچھ جائیں گی۔ ریل گاڑی میں سوار ہو کر اگر تم ان اشرفیوں کی سڑک پر چلو تو یہ راستہ تقریباً ۶ گھنٹے میں طے کرسکو گے۔ اشرفی اور روپے کی بات جانے دو۔ اگر ان پندرہ ارب ساٹھ کروڑ پیسوں کا کاغذ کے لمبے تختوں پر برابر برابر گوند سے چپکا کر مالا کی طرح بنا لو تو یہ مالا زمین کے چاروں طرف گھوم کر بھی ہندوستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچائی جاسکتی ہے، موہن تم یہ بھی بتا سکتے ہو کہ چاند اس زمین سے کتنی دور ہے اور اس کا محیط کیا ہے؟

چندر موہن۔ ہاں بتا سکتا ہوں چاند اس زمین سے قریب دو لاکھ اڑتیس ہزار میل دور ہے اور اس کا محیط چھ ہزار ۸۰۰ میل ہے۔

باپ:۔ اچھا تو ان پیسوں کی مالا کو اگر ہم سیدھے اوپر کی طرف اٹھا دیں تو وہ چاند تک پہونچکر اس کے چاروں طرف بھی گھوم کرسکتی ہے۔

موہن تمہیں معلوم ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی زمین سے کتنی اونچی ہے ص

پردۂ فلم

صنعت فلمسازی کی اہم ضروریات

از مسٹر دہرم دیر

ہندوستان کی صنعت فلمسازی ابھی اپنے ابتدائی مراحل پر ہے گو اب اس ملک میں بھی اچھی اچھی فلمیں بننی شروع ہوگئی ہیں مگر اس بات میں ذرا بھی شک نہیں کہ ابھی وہ وقت بہت دور ہے جبکہ ہمارے فلم ساز ایسی فلمیں تیار کرسکیں گے جو غیر ممالک کی فلموں کے مقابلہ میں پیش کیجاسکیں

غیر ملکی فلم ساز یہ کوشش کرتے ہیں کہ انکے فلم کا ایک ایک سین نرالا ہو اور کسی دوسری فلم کی نقل نہ کہا جائے۔ وہاں ہندوستانی فلم ساز کئی سین دوسری فلموں سے لے کر لگا لیتے ہیں اور ایسا کرنے میں ہندی و انگریزی فلموں کی تمیز نہیں کی جاتی۔

ہندوستانی فلموں میں جو طوفان کے سین نظر آتے ہیں ان میں سے ۹۰ فی صدی انگریزی فلموں کی نقل کئے ہوتے ہیں۔ گاڑیوں و موٹروں کی ٹکریں نیز شیروں کے ساتھ انسانوں کی لڑائی کے مختصر منظر غیر ملکی فلموں سے نقل کرلئے جاتے ہیں اور ہمارے ڈائرکٹر خود یہ سین فلمبند کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھتے۔

ہمارے ڈائرکٹروں کے راستہ میں ایک بڑی رکاوٹ سرمایہ کی کمی بھی ہے۔ ہندوستان کی صنعت فلم سازی میں بدقسمتی سے کافی سرمایہ ابھی تو نہیں لگا۔ کہ ہمارے فلم ساز اس قدر خرچ کرسکیں جس قدر کہ غیر ممالک میں ہوتا ہے روپیہ کی ان کے پاس فراوانی نہیں ہوتی اور غیر ملکی فلموں کی طرح عدیم المثال سٹ بنانے کا تجربہ اس کا نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ اس فلم مکمل کرنے کے لئے ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہیں اور جو سین غیر ملکی فلموں میں انکی مرضی کے مطابق پاتے ہیں اپنی فلم میں لگا لیتے ہیں۔

غیر ممالک میں فلموں کی تیاری پر روپیہ کسقدر پانی کی طرح بہایا جاتا ہے اس کا اندازہ لگانے کے لئے ذرا فلم "SUEZ" دیکھئے۔

اس فلم میں صحرا کا ایک طوفان پیش کیا گیا ہے بہت سی فلموں میں ایسے طوفان اب تک پیش ہوچکے ہیں اگر "سوئیز" کے فلم ساز ہندوستانی فلمسازوں کی طرح ہوتے تو فوراً کہیں سے سین کاٹ کر لگا لیتے۔ مگر ان کی غیرت نے یہ بات گوارا نہ کی اور انھوں نے خود سارے انتظامات کرکے فلم بنائی، ہالی وڈ کی تاریخ میں پہلی بار ایک صحرا بنایا گیا۔

ایک اسکول ۶ جھنڈے

پٹنہ ۲۷ اپریل۔ چھ مختلف سیاسی اور فرقہ وارانہ جھنڈے سیارم میں ہائی انگلش اسکول کی عمارت پر لہرا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں تمام تنازعہ ختم ہوچکے ہیں۔

سب سے پہلے اسکول کی عمارت پر کانگریس کا ترنگا جھنڈا لہرایا گیا۔ اسے دیکھ کر مسلم لیگ نے اپنا جھنڈا لہرانے کا مطالبہ کیا۔ اور اسی طرح سکھوں آریہ سماجیوں۔ عیسائیوں اور دلت جاتیوں نے بھی اپنے اپنے جھنڈے لہرانے کا مطالبہ کردیا ان سب مطالبوں کو منظور کرلیا گیا اور اسکول پر جھنڈے لہرانے کی اجازت دے دی گئی۔ آخری جھنڈا ارمبدھی نوجوانوں نے لگایا ہے۔

ص ہے۔ ایک انسان کی مختلف حیثیتیں قوم نے ابتک سنی تھیں مگر یہ نئی بات معلوم ہوئی کہ ایک ہی وقت میں ایک حیثیت سے اس سے محبت بھی کی جاسکتی ہے اور دوسری حیثیت سے پیٹا بھی جاسکتا ہے کیوں نہ ہو آخر مسٹر سبھاش چندر بوس آئی۔ سی۔ ایس ہیں۔

اقوال زریں

پہلے تو علم لفاظی اور خیالی مفروضات کا نام تھا لیکن اب اس علم کی شان بدل گئی ہے اسکا دائرہ نہایت وسیع ہوگیا ہے۔

سالگرہ سے ماں باپ تو یوں خوش ہوتے ہیں کہ بچے کی عمر میں ایک سال بڑھ گیا مگر سمجھنے والے جانتے ہیں کہ روز ازل سے جو عمر کاتب تقدیر نے لکھدی اس میں ایک سال گھٹ گیا۔

عالم اسباب میں کمال کی قدر نقص سے ہے اور ہنر کی قدر عیب سے۔ بیداری کی قدر غفلت سے اور زندگی کی قدر موت سے ہے۔

سکھ، دکھ، نفع نقصان، فتح شکست ان سب کو یکساں سمجھ کر کام کرو۔ اس سے تم کو گناہ نہ ہوگا

جس نے خود اپنے کو جیت لیا ہے وہ خود اپنا دوست ہے اور جس نے اپنے کو نہیں جیتا وہ اپنا دشمن آپ ہے۔

جو خدا کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور سب کو خدا میں دیکھتا ہے۔ خدا اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ خدا سے پوشیدہ نہیں۔

تمہارا فرض کام کرنا ہے۔ پھل بھوگنا نہیں۔

موج تبسم

ملازم:۔ ہمارے ہوٹل میں ایک موٹر ۸۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہے۔

مسافر:۔ آخر آپ نے یہ کیسے خرید کر کھچوڑی ہے

ملازم:۔ ہمارا ہوٹل اسٹیشن سے ۲۰ میل دور ہے اور ہم اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ہوٹل اسٹیشن سے صرف پندرہ منٹ کے راستہ پر ہے

ایک چور کی بیوی:۔ تمہارا لڑکا بڑا ہوکر کیا کریگا

دوسرے چور کی بیوی:۔ تم نے نہیں سنا کہ کتابوں میں لکھا ہے کہ بزرگوں کے نقش قدم پر چلنا چاہئیے

بیوی کچھ چیزیں خریدنا چاہتی تھی خاوند سے بولی میرے پاس کیسی کیسی عجیب چیزیں ہیں۔ مگر سینٹ کی شیشی ہے لیکن خالی ہے۔ ساڑھی ہے مگر اس پر پاؤڈر نہیں۔

خاوند:۔ اور میرے پاس بھی ایک نہایت دلچسپ چیز ہے۔ جیب ہے مگر اس میں پیسے نہیں۔

ایک پادری صاحب (جو گرجہ کے لئے چندہ جمع کر رہے تھے) ایک پہلوان کے پاس گئے۔ پہلوان نے نوکر سے کہلا بھیجا کہ وہ نہیں مل سکتے کیونکہ ان کی پیٹھ میں جھٹکا آگیا ہے۔

پادری صاحب نے جواب بھیجا کہ میں پہلوان سے کشتی لڑنے نہیں آیا ہوں بلکہ کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

دلچسپ معلومات

زن مریدوں کی انجمن

انگلستان کے ایک زن مرید نے حال ہی میں ایسے شوہروں کی انجمن بنائی ہے جو بیوی کے ہر جائز و ناجائز حکم کو آسمانی حکم سمجھتے ہیں۔ اس انجمن کے مردوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں کام دھندے میں انکا ہاتھ بٹائیں اور جو کچھ کما کر لائیں ایک ایک پائی بیویوں کو دیدیں، اور اگر بیوی جان دینے کے لئے کہے تو جان بھی دے دیں۔

کہا جاتا ہے کہ زن مریدوں کی اس انجمن کے اس وقت تک ۲۰ ممبر بن چکے ہیں۔ یہ سب کے سب ممبر بیویوں کے پورے غلام ہیں۔

شرابیوں کو دلچسپ سزا

ڈبرن (برطانیہ) کا میئر نہایت دلچسپ آدمی ہے اور وہ شہر والوں کے فائدہ کی عجیب عجیب ترکیبیں سوچتا رہتا ہے۔

گزشتہ دنوں میں اس نے مقامی چڑیا گھر سے شیر رکھنے کا ایک بڑا پنجرہ منگایا اور ان شرابیوں کو جو شراب پی کر سڑکوں پر گر پڑے تھے یا آوارہ پھر رہے تھے بند کر دیا اور شہر میں انکا جلوس نکالا۔

افسانہ

ستی

از مسٹر عبدالواحد صاحب ممبر سنٹرل اسمبلی

پرانی وضع کی ایک کوٹھی، باہر دیوان خانہ ایک طرف کو زنانہ مکان کے دروازے پر ٹاٹ کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ سامنے دالان میں تخت پر گاؤ تکیہ لگا ہوا ہے، ایک معمر خاتون بیٹھی چھالیہ کتر رہی ہے۔ ایک دس گیارہ سال کی بچی پاس بیٹھی ہوئی کاغذ کاٹ رہی ہے، دروازہ پر لڑکے نے آواز دی رحیماً! رحیماً! خط لے جاؤ، رحیماً نے خط لاکر دیا۔

خاتون:۔ (خط دیکھ کر لڑکی سے) نسیمہ! ذرا یہ خط تو اپنی بھابی جان کو دے آؤ۔

نسیمہ خط لے کر دوڑتی ہوئی کوٹھے پر پہنچی یہاں ایک کمرہ کچھ نئے رنگ میں آراستہ ہے ایک مسہری پر ایک بیس بائیس سال کی لڑکی بیٹھی ہوئی کچھ کاڑھ رہی ہے۔

نسیمہ نے خط دکھا کر کہا " دیکھئے بھابی جان میرے پاس کیا ہے؟"

رقیہ نے خط لینے کو ہاتھ بڑھایا۔

نسیمہ:۔ نہیں بھابی جان، میں بھائی جان کا خط جب تک نہیں دونگی جب تک آپ میری گڑیا کا سوئٹر بننے کا وعدہ نہ کریں گی"

رقیہ (مسکرا کر) تمہیں کیسے خبر ہوئی کہ یہ تمہارے بھائی جان کا خط ہے، کیا اور کوئی مجھے خط نہیں بھیجتا؟"

نسیمہ:۔ بھابی جان آپ مجھے دھوکہ دینا چاہتی ہیں دیکھئے ٹکٹ۔ اور کیا آپ سمجھتی ہیں کہ مجھکو خبر نہیں کہ آج بھائی جان کے خط کا دن ہے

رقیہ:۔ اچھا بھائی لاؤ خط دیدو۔ ہم تمہاری گڑیا کا سوئٹر بن دونگی۔

نسیمہ:۔ (خط دیتے ہوئے) دو رنگ کا بننے گا، بہت اچھا ہو۔

نسیمہ خط دیکر کودتی ہوئی نیچے چلی گئی رقیہ نے خط کھولا اور پڑھنا شروع کیا۔ یکایک اس کے ہاتھ کانپنے لگے، چہرے پر مردنی چھاگئی اور خط ہاتھ سے چھوٹ پڑا، دو منٹ تک وہ اسی حالت میں بیٹھی رہی، پھر اٹھی کمرہ کا دروازہ بند کیا اور خط اٹھا کر پھر پڑھا خط کا مضمون یہ تھا۔

رقیہ پیاری!

سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں کیونکر لکھوں کہ میں اپنے عہد پر قائم نہ رہ سکا۔ الزبتھ کی محبت نے مجبور کر دیا۔ میں نے سوچا تھا کہ اس گناہ کی پاداش میں باقی عمر جلا وطنی میں گذار دونگا لیکن اباجان کی بیماری کی خبر نے بے چین کر دیا، اب فیصلہ تمہارے ہاتھ ہے جو چاہو سزا دو۔ میں اس کے لئے بالکل تیار ہوں،

میں نے الزبتھ سے تمہارا ذکر کر دیا تھا وہ خوشی سے تمہارے ساتھ رہنے پر تیار ہے

تمہارا بدنصیب مجرم

"سلیم"

رقیہ نے دو تین مرتبہ خط پڑھا لیکن اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا لکھا ہے، دماغ کام کرنے سے انکار کر رہا تھا، دل یہ کسی طرح ماننے کے لئے تیار نہ تھا کہ اس کی دنیا ذرا دیر میں کچھ سے کچھ ہوگئی، زمانہ ماضی کے نقشے ایک ایک کر کے آنکھوں میں پھرنے لگے، سلیم کا کالج سے آنا اس کا انتظار میں بیٹھے رہنا، سلیم کا جلد جانا، تین چار سال کی پہلی زندگی ایک ساتھ آنکھوں میں پھرنے لگی، کیا وہ سب ایک خواب تھا؟ جس کی تعبیر اس قدر بھیانک ہوئی۔ اس نے سلیم کو کیوں ولایت جانے دیا۔ اس برے وقت میں امید نے مدد دی، دل نے دھوکہ دیا کہ شاید یہ کوئی مذاق ہے۔ پھر ایک دفعہ خط کو غور سے دیکھا اب اس کو واقعات کی اہمیت کا احساس ہوا اس کو اپنے دل کے خلاف یہ ماننا پڑا کہ سلیم دوسری بیوی لانا چاہتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی وہ بلا ارادہ یہ چیخ اٹھی، نہیں! وہ یہ کبھی نہیں برداشت کریگی۔ وہ اس کمبخت کو جس نے اس کے سلیم کو اس سے چھین لیا ہے کیسے دیکھے گی وہ اس سے قبل مر جائیگی اسی حالت میں یکایک اسکی نظر سلیم کی تصویر پر پڑی کا مجذوبانہ انداز سے تصویر اتار لائی اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگی، سلیم تو اتنا بے وفا اور ظالم تو معلوم نہیں ہوتا۔ ہائے اب میں کیا کر سکتی ہوں؟

رقیہ کو معلوم تھا کہ اسے جو کچھ کرنا ہے، جلدی کرنا ہے۔ مگر یہ سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیا کرنا چاہئیے واقعات پر پھر غور کرنا شروع کیا۔ آخر سلیم نے کیا خطا کی ہے اگر وہ اپنے دل سے مجبور ہے تو کیا سلیم اپنے دل سے مجبور نہیں ہوسکتا۔ کیا اس کی محبت سلیم سے مشروط تھی، کیا وہ اپنی خوشی پر سلیم کی خوشی کو قربان کردیگی، نہیں ہرگز نہیں!!

سلیم کو باپ کو مرتے وقت نہ دیکھنے کا کتنا صدمہ ہوگا۔ اس کی قسمت میں جو تھا ہوا۔ سلیم کی خوشی کے لئے سب کچھ برداشت کر سکتی ہے۔ وہ جان رہی تھی کہ اس کو قربانی کرنا ہے، اور ایسی قربانی جس سے بڑھ کر عورت کے لئے اور کوئی قربانی ہو ہی نہیں سکتی۔ مگر اب وہ ہر طرح کی قربانی کرنے کے لئے قربان گاہ میں تیار کھڑی تھی۔ لیکن یہ سمجھ سے معذور تھی کہ کیونکر قربانی کرے۔

ایک ساتھ وہ آپ ہی آپ کہہ اٹھی ہائے اللہ میں کیا کروں؟ سلیم میرا نہیں رہا۔"

وہ خود اپنے الفاظ سے چونک پڑی، ہاں تو سلیم اس کا نہیں رہا۔ اور وہ بیوہ ہوگئی۔ بیوہ عورتیں کیا کرتی تھیں ستی ہو جاتی تھیں۔ وہ بھی ستی ہو جائے گی۔ وہ چتا کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ستی ہوتی تھیں اسکو جلانے کی سلگتی ہوئی آگ میں ستی ہونا ہے۔

اس فیصلہ پر پہونچنے کے بعد اس کو ایک گونہ سکون اور اطمینان ہوا۔ وہ سکون جو ایک قتل کے مجرم کو پھانسی کا حکم سن کر امید و بیم سے چھٹکارا پاکر ہوتا ہے۔ وہ اطمینان جو ایک بہادر سپاہی کو میدان جنگ میں جاتے وقت ہوتا ہے۔

وہ اٹھی اور سلیم کو اس طرح جواب لکھنا شروع کیا۔

پیارے سلیم

تمہارا خط پہونچا تم نے ذرا سی بات کو بیکار اسقدر اہمیت دی۔ اباجان کی حالت نازک ہے جسقدر جلد ممکن ہو آجاؤ، وہ تم کو بہت یاد کرتے ہیں۔

"تمہاری رقیہ"

اگلی ڈاک سے سلیم نے باپ کو لکھ دیا کہ وہ مع الزبتھ کے آرہا ہے۔ اس خبر سے گھر میں ایک کہرام مچ گیا۔ بیٹے کے آنے کی خوشی سے زیادہ ہوسے زیادہ شرمندگی کا رنج تھا۔

سارے گھر میں ایک رقیہ ہی ایسی تھی جس پر اس خبر کا کوئی اثر نہ تھا، بلکہ وہ اوروں کو سمجھاتی تھی کہ انکو سلیم کی خوشی کے لئے الزبتھ کو رکھنا چاہئیے

آخر کار سلیم مع الزبتھ آپہونچا۔ رقیہ نے اوپر کا کمرہ الزبتھ کے لئے بغیر کسی کے کہے خالی کر دیا اور خود نسیمہ کے کمرہ میں اپنا انتظام کر لیا۔

سلیم نے رقیہ سے اوپر رہنے کو کہا لیکن ہ

ہ اس نے یہ کہکر کہ اسکا ارادہ بہت دنوں سے نیچے آنے کا تھا، اس کو چڑھنے اترنے میں بار بار تکلیف ہوتی ہے، اوپر رہنے سے انکار کر دیا۔

ماں باپ کو بیٹے کی خاطر الزبتھ کو بہو تسلیم کرنا پڑا، اور کچھ دنوں میں یہ خیال بھی جاتا رہا کہ سلیم نے کوئی خاص بات کی تھی۔

سلیم کا سلوک رقیہ کے ساتھ برا نہ تھا اس نے ایک خطا ضرور کی تھی۔ لیکن وہ اس پر خود نادم تھا اور حتی الامکانی کوشش اسکی دلجوئی کی کرتا تھا۔ الزبتھ کے لئے اگر کوئی چیز لاتا تو پہلے رقیہ کے لئے لاتا کہیں جاتا تو رقیہ سے ساتھ چلنے کو کہتا۔

برعکس اس کے رقیہ تنہائی میں سلیم سے اجنبیوں کا سا برتاؤ کرتی۔ وہ حتی الامکان بہت کم ایسا موقع دیتی کہ سلیم تنہا اس سے بات کر سکے۔ سلیم کی محبت کا جواب وہ بے اعتنائی سے دیتی، وہ جو چیز اس کے لئے لاتا لے لیتی لیکن کبھی استعمال نہ کرتی۔

سلیم اسکو بار بار منانے کی کوشش میں ناکامیاب رہا۔ الزبتھ کے ساتھ اس کا برتاؤ غیر معمولی محبت کا تھا وہ اس کو چپ دیکھتی تو سنبھالتی۔ صلاح کی ضرورت ہوتی۔ تو صلاح دیتی غرضکہ وہ سب کچھ کرتی جو ایک محبت والی سہیلی کر سکتی ہے۔

رقیہ کا زیادہ وقت اب گھر کے کام کاج میں گذرتا۔ وہ سلیم کی پسند کے کھانے نہایت اہتمام سے خود اپنے ہاتھ سے پکاتی وہ اس کے کپڑے خود رکھتی نکالتی۔ اور جو سلائی ہوتی وہ خود کرتی۔ اس کو ان کاموں میں وہ لطف آتا جو لوگوں کو اپنے مرحوم عزیزوں کی فاتحہ میں آتا ہے۔

وہ ان درختوں کو جو سلیم نے اور اس نے کبھی لگائے تھے آپ سینچتی، وہ اس کو متبرک معلوم ہوتے۔ وہ سلیم کے کتے کو پیار کرتی۔ محض اس خیال سے کہ وہ سلیم کا کتا ہے۔ اس کو ہر شے میں سلیم ہی نظر آتا تھا۔ وہ سلیم نہیں جواب بھی اس کے پاس تھا، بلکہ وہ سلیم جو کبھی اس کا تھا اور جس کی محبت کی لاش کے ساتھ وہ ستی ہو رہی تھی۔

رقیہ کی تندرستی روز بروز خراب ہونے لگی، سلیم نے اسکو علاج کے لئے آمادہ کرنے میں کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی۔ سارے گھر نے اصرار کیا لیکن وہ ہمیشہ ٹال دیتی (بقیہ صفحہ، کالم ایک پر)

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳)

ٹال دیتی اور کہتی کہ "مجھے وہم کا مرض نہیں ہے میں اتنی بیکار تو ہوں نہیں کہ آپ لوگ میرے لئے مشغلہ ڈھونڈھ رہے ہیں"۔

رقیہ کی ان باتوں کو سنکر سلیم خاموش ہو رہتا اور کر ہی کیا کرسکتا تھا۔

جاڑے کا موسم تھا گھر گھر انفلوئنزا پھیلا ہوا تھا، رقیہ کو بھی انفلوئنزا ہوا۔ اس میں خیال ہے کہ اس نے دیدہ دانستہ بے احتیاطی کی نتیجہ یہ ہوا کہ انفلوئنزا نے نمونیہ کی شکل اختیار کرلی سلیم نے علاج اور خدمت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ دن اور رات تیمارداری میں ایک کردیا ہر مشہور ڈاکٹر کو بلایا لیکن رقیہ جانبر نہ ہوسکی؛

چتا سلگ گئی اور راکھ رہ گئی۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

کلکتہ ۲۹ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کل آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں جنگ کے متعلق رزولیوشن پیش کیا تھا۔ اس سلسلے ذیل کا انٹرویو جو انہوں نے ٹائمز آف انڈیا کے اسپیشل نامہ نگار کو دیا ہے بہت اہم ہے۔

پنڈت جی نے اپنے اس انٹرویو میں اس ہلکت بڑے مسئلہ کو حل کردیا ہے۔ جب کہ ہندوستان برطانی سامراج نازی ازم اور فسطیزم سب کے خلاف ہے تو پھر برطانیہ اور جرمنی میں جنگ چھڑ جانے میں اس کی کیا پوزیشن ہوگی۔ پنڈت جی نے برطانی حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ عالمگیر جنگ میں ہندوستان کی حقیقی امداد لے کر جمہوریت اور آزادی کے حق میں لڑنا چاہتی ہے تو پہلے اسے ہندوستان کو آزاد کردینا چاہیئے۔ ہندوستان کو محکوم رکھتے ہوئے عالمگیر جنگ جمہوریت میں اس کی شرکت کا مطالبہ کرنا مضحکہ خیز ہے۔

سردار پٹیل کا اہم بیان

الہ آباد ۲ مئی۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل آج بندرابن ضلع چپارن جاتے ہوئے الہ آباد سے گذرے۔ جہاں نمائندہ نے ان سے انٹرویو کیا سردار موصوف نے فرمایا کہ میں کلکتہ میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں اس وجہ سے شریک نہیں ہوا کہ تری پوری کانگریس کے زمانہ سے اور اس سے پہلے سے میرے خلاف زبردست پروپگنڈا ہو رہا تھا جو کچھ مہاتما گاندھی نے کیا ہے اسے بھی میری ذات سے وابستہ کرنا سراسر پاگل پن ہے۔ گویا میں پیام داعظم ہوں کہ مہاتما گاندھی ایسی ہستیوں کی بھی رہنمائی کرسکتا ہوں یا انھیں مغالطہ دے سکتا ہوں۔ اسی پروپیگنڈے کی وجہ سے میں نے طے کیا کہ میٹنگ میں شریک نہ ہوں۔ سردار پٹیل خوش نظر آتے تھے اور انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میری عدم موجودگی سے کلکتہ میں نتیجوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ لیکن اگر میں موجود ہوتا تو یہی کہا جاتا کہ یہ میرے اثر سے ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سردار پٹیل اور مہاتما گاندھی ایک ہفتہ کے قریب بندرابن میں ٹھہریں گے اور ۷ مئی کے بعد وہ راجکوٹ جائیں گے۔

آچاریہ کرپلانی پھر سکریٹری ہوگئے

کلکتہ ۲ مئی۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں تحقیقات کرنے پر یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ آچاریہ کرپلانی کو سکریٹری اور سیٹھ جمنا لال بجاج کو خزانچی مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر ڈی کا رسنگ سکریٹری کے عہدے سے پھر اپنی سکریٹری کے عہدے پر جارہے ہیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر جو اجلاس ہونے کی وجہ سے یہاں کھلا تھا آج بند ہوگیا۔

بابو راجندر پرشاد کا بیان

کلکتہ یکم مئی۔ پریسیڈنٹ بابو راجندر پرشاد نے آج شام نمائندہ پریس کو مندرجہ ذیل انٹرویو دیا ہے:۔

آپ نے فرمایا کہ میرا کانگریس کا صدر منتخب ہونا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ کانگریس کی پالیسی یا پروگرام میں تبدیلی ہوگئی ہے۔ کانگریس کی پالیسی اور پروگرام وقتاً فوقتاً کانگریس اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ذریعہ طے ہوتا ہے صدر کانگریس کا کام صرف یہ دیکھنا ہے کہ کانگریس کے پروگرام پر عمل ہو رہا ہے۔

تری پوری کانگریس نے موجودہ اہم مسائل کے بارے میں پروگرام بنا دیا تھا۔ اور اب میرا یہ کام ہوگا کہ میں اب اس کو عملی جامہ پہناؤں۔ میرا ایسا خیال ہرگز نہیں ہے کہ میرے خیال میں انتخاب کے یہ معنی ہیں کہ کانگریس یا ورکنگ کمیٹی میں جو کہ اب بنائی گئی ہیں کوئی پھوٹ پڑگئی ہے۔ میں کانگریس کے کسی آدمی یا گروپ کو یہ محسوس کرنے کا موقع نہیں دونگا کہ ہم ایک نفاق کی سپرٹ میں کام کررہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے اُبھرے ہوئے جذبات جلد ہی دب جائینگے۔ اور جب کوئی دقت پیش آئے گی۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم سب ایک ہونگے۔

لڑائی کے متعلق کانگریس کی پالیسی کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ ہماری خواہش ہے اور ہمارا عزم ہے کہ ہم کسی ایسی لڑائی میں شریک نہ ہوں گے۔ جس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں یا جو سامراجی مقصد کے لئے لڑی جائے گی۔ کانگریس نے طے کیا ہے کہ ہندوستان کو اس قسم کی لڑائی میں پھنسانے کی جو بھی کوشش کی جائیگی اسکی مخالفت کی جائے گی۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کے ذریعہ یہ کوشش کی جارہی ہے کہ جو تھوڑی بہت آزادی صوبوں کو دی گئی ہے۔ جنگ کے وقت وہ بھی واپس لے لی جائے ہم اس قسم کی ترمیم منظور نہیں کرسکتے۔ اور ہم اس کی مخالفت کرینگے۔

گو ہماری پالیسی یہ رہی ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔ ہم کسی خاص موقع پر اور کس ذریعہ پر اس کا مقابلہ کریں گے۔ اس کا انحصار ان حالات پر ہے جو پیش ہوں گے اور اس مرحلہ پر میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا جو رزولیوشن میں لکھا ہے:۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ذریعہ جس قسم کی نیڈریشن تجویز کی گئی ہے اس کے بارے میں ہماری واضح اور صاف پالیسی یہ ہے کہ اس کی پوری پوری مخالفت کی جائے اور جب وقت آئے گا۔ ورکنگ کمیٹی یا آل انڈیا کانگریس اس مخالفت کو موثر بنانے کے لئے ہر ممکن تدبیر اختیار کریگی۔ ہم کانگریس کو اندرونی طور پر اتنا مضبوط بنانے کی کوشش کررہے ہیں کہ وہ اس قابل بن جائے کہ وہ کانگریس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنا سکے اور ملک کو مکمل سوراج کی منزل مقصود تک پہنچا دے۔

اسٹیٹسمین کا تبصرہ

دہلی ۲ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کل آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں جنگ کے متعلق جو رزولیوشن پیش کیا تھا اس پر معاصر اسٹیٹسمین لکھتا ہے:۔

جنگ کے وقت میں دوستوں کے لئے وہ باتیں کی جاتی ہیں جن کا امن کے وقت میں گمان بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح لڑائی کے وقت میں مخالفوں کو جانی دشمن سمجھا جاتا ہے بہول بسری کو لازمی طور پر کچلا جاتا ہے۔ اور اکثر سخت کارروائیاں کرنی پڑتی ہیں، جو لوگ حقیقت داں ہیں۔ وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ موقع جلد آرہا ہے جبکہ زیادہ طاقت حاصل کی جاسکتی ہے اور اس کے غلط استعمال سے طاقت کھوئی بھی جاسکتی ہے انڈیا ایکٹ کا ترمیمی بل جو برطانوی

پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہے اس کی جنگ چھڑ جانے کی صورت میں ہنگامی اختیارات والی دفعہ پر پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی تقریر میں قدرتی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاسی ہنداور برطانیہ کے درمیان مناسب سمجھوتہ ہوجائے تاکہ جو کچھ حاصل ہوچکا ہے اسے واپس لینے کے لئے اس قسم کے اختیارات استعمال نہ کئے جائیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جو رزولیوشن پیش کیا ہے اس سے ہمیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے باشندوں کی رضامندی کے بغیر جنگ کو اپنے تھوپنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہمیں اس بات سے اتفاق ہے کانگریس و مسلم لیگ سیاسی ہندوستان میں انتہا پسندوں کے نظریہ کو پیش کرتی ہے۔ ان دونوں جماعتوں کی رضامندی حاصل کرنی چاہیئے۔

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا تبصرہ

لندن یکم مئی۔ مشہور اخبار ٹیلیگراف نے کانگریس کی صدارت سے شری یت سوبھاش چندر بوس کے استعفے اور بابو راجندر پرشاد کے انتخاب پر مہاتما گاندھی کی فتح کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے جس میں مذکور ہے کہ اگرچہ مہاتما گاندھی گذشتہ پانچ سال سے سیاسیات سے اصولاً علیحدہ ہیں لیکن کانگریس کی پالیسی ان کی عام ہدایتوں کے ماتحت چل رہی ہے اور ۱۵ برس پہلے کے مقابلہ میں جب کہ مسٹر سی۔ آر۔ داس نے ان کے اثر کے خلاف کامیاب بغاوت کی تھی آج ان کی سیاسی بغاوت عزت اور مذہبی نظریہ کا احترام زیادہ مستحکم ہے، مسٹر بوس اس طرح کی کوشش میں ناکامیاب ہوگئے۔

یورپ میں لڑائی چھڑ جانے کے زمانہ میں کانگریس کی پالیسی کے سوال کا حوالہ دیتے ہوئے ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے، مسٹر بوس اس بات کے حق میں ہیں کہ ہندوستان پر برطانیہ کی طرف سے جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں انہیں دور کرنے کی فوری کوشش کی جائے جنگ کے زمانہ میں کانگریس کے لئے سودا کرنے کے جو موقع ہیں ان سے مہاتما گاندھی اور بابو راجندر پرشاد باخبر ہیں اس کے ساتھ ہی ساتھ اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ اگر ہندوستان نے برطانیہ کا ساتھ نہ دیا اور برطانیہ کو شکست ہوگئی تو ہندوستان کسی دوسری ظالم طاقت کے پنجہ میں آجائے گا۔

روس کا اعلان

ماسکو یکم مئی۔ "سرخ فوج بڑی سے بڑی لڑائی لڑنے کو تیار ہے"۔ یہ ہے وہ اعلان جو موسیو وروشیلوف نے نوجوں کے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ جلسہ یوم مئی منانے کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ موسیو سٹالن نے ۱۵۰۰۰۰ سپاہ کا معائنہ کیا، پریڈ میں فوج کے علاوہ سیکڑوں ٹینک توپوں اور مشین گنوں نے بھی مظاہرہ کیا۔

موجودہ ہندوستان

اگر ہم محکوم ہندوستان کا خیال کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ہم برطانی سامراج کے غلبہ کی تائید نہیں کرسکتے یہ تنازعہ تو اسی صورت میں ختم ہوسکتا ہے کہ ہماری محکومی دور ہوجائے۔ جنگ اور صلح اور دوسرے اہم معاملوں کے متعلق پالیسی آزاد ہندوستان میں ہی طے ہوسکتی ہے۔ (جواہر لال نہرو)

موجودہ برطانی حکومت

موجودہ برطانی حکومت پر مسٹر چیمبرلین کا غلبہ ہے۔ جہاں تک دنیا کی آزادی اور جمہوریت کا تعلق ہے اس حکومت کا پچھلا ریکارڈ سیاہ سے سیاہ ہے مرکزی یورپ اور اس میں جمہوریت اور آزادی کا جو ناش ہوا ہے اس کی ذمہ داری بنیادی طور پر مسٹر چیمبرلین پر ہے۔

(جواہر لال نہرو)

امریکہ کی ہوائی طاقت میں اضافہ

واشنگٹن ۲ مئی۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے کانگریس سے مطالبہ کیا ہے کہ فوج میں اضافہ کے متعلق نئے پروگرام کے لئے ۱۸۵۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم منظور کی جائے۔ نئے پروگرام کے مطابق اول درجہ کے ہوائی جہازوں کی تعداد ۶۰۰۰ ہوجائے گی۔

وزیر اعظم سندھ کی خان قلات سے ملاقات

کراچی ۳۰ اپریل۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ کوئٹہ کے سفر کے بعد آج کراچی واپس آگئے ہیں۔ وہاں آپ نے قلات ریاست کا دورہ کیا اور ہز ہائی نس خان سے ملاقات فرمائی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ کی گفتگو سندھ قلات کی سرحد کے سلسلہ میں ہوئی تھی، اور اغوا اکرہ زنی اور محصول وغیرہ کی لوٹ پر غور کیا گیا۔

ایک انار سو بیمار

جھانسی ۳۰ اپریل۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں گارڈ کی چھ آسامیوں کے لئے جو بیشمار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے تعلیم یافتہ بیروزگاروں کی تعداد کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے معلوم ہوا ہے کہ ان ۶ آسامیوں کے لئے ۱۷ ہزار اشخاص نے درخواستیں بھیجی ہیں۔ بہت سے درخواست دہندہ بی۔ اے ایل ایل بی ہیں۔ ہر امیدوار کو ایک روپے کا درخواست کا فارم خریدنا پڑا ہے۔

سی پی کو ریاستی علاقہ بنا دیا جائے

ناگپور۔ برطانی حکومت نے ۱۸۵۳ء میں راجہ راگھوجی سوئم سے صوبہ متوسط کا جو علاقہ لیا تھا اسے ان کے وارثوں کو واپس کیا جائے اور اسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ماتحت ریاستی شکل میں تبدیل کردیا جائے۔

غیر ملکوں کی سیر مفت

اس طرح ہوسکتی ہے

کہ

آپ غیر ملکوں کے ڈاک یونیشیح اسٹامپ نئے یا استعمالی جمع کیجئے اس کا شوق پیدا کیجئے یا ہمارے یہاں آکر ملاحظہ فرمائیے۔ یہی استعمالی ٹکٹ بعض اوقات ۳۰۔ ۴۰۔ اور ۵۰ ہزار روپیہ فی ٹکٹ کی قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔ بڑا دلچسپ اور پُراسرار شوق ہے۔ سکریٹری فری سروس کلب چمن گنج متصل محمد علی پارک کانپور سے ملکر یا بذریعہ خط وکتابت تمام حالات معلوم کیجئے۔

یہ ہے وہ دلچسپ رزولیوشن جو مسٹر ایس ڈبلیو اے رضوی صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ رائے پور ممبر سی۔ پی اسمبلی اور سابق صدر سی پی لیجسلیٹو کونسل صوبجاتی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں گے سی۔ پی کو ریاستی علاقہ میں منتقل کرنے کی جو یہ دلچسپ اور حیرت انگیز تجویز پیش کی جارہی ہے اس پر تمام حلقوں میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا جارہا ہے۔

ہندوستان میں شیعہ آبادی

میرٹھ یکم مئی۔ اوروں کا تو کیا ذکر خود شیعہ حضرات کو ہندوستان میں اپنی تعداد کے متعلق مغالطہ ہے کوئی صاحب دو کروڑ بتلاتے ہیں کوئی ڈیڑھ کروڑ مگر واقعہ یہ ہے کہ سنہ ۱۸۸۱ء کی رپورٹ مردم شماری جلد دوم صفحہ ۳۲ پر شیعہ صاحبان کی تعداد ۲ لاکھ ۹ ہزار پانچ سو اکسٹھ درج ہے۔

سنی مسلمانوں کی تعداد سنہ ۱۸۸۱ء کی رپورٹ مردم شماری جلد دوم صفحہ ۳۲ پر چار کروڑ سٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار جو بڑھ کر سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں سات کروڑ ۶۷ لاکھ ۷۷ ہزار ۵۴۵ ہوگئی۔ اگر اسی حساب سے شیعہ حضرات کی آبادی کو بڑھایا جائے تو وہ تیرہ لاکھ ۵۰ ہزار ہوتی ہے۔ یہ کچھ سرکاری مصلحت ہوگی کہ سنہ ۱۸۸۱ء کے بعد کی مردم شماری میں شیعہ حضرات کی تعداد علیحدہ نہیں دکھائی گئی اگر آنے والی مردم شماری میں شیعہ

کانگریس کی صدارت سے سبھاش بابو کا استعفیٰ

کلکتہ ۲۹ر اپریل۔ بندے ماترم کا گیت ختم ہونے کے بعد سبھاش بابو نے حسب ذیل بیان دیا:-

دوستو آپ کو معلوم ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کے سالانہ اجلاس واقعہ تری پوری میں کانگریس ورکنگ کمیٹی بنانے کے متعلق جو رزولیوشن پاس ہوا تھا۔ اس کے مطابق اب تک نئی کمیٹی کے ممبروں کے ناموں کا اعلان نہیں کر سکا۔ لیکن اسکی وجہ میرے قابو سے باہر تھی۔ اپنی بیماری کی وجہ سے میں مہاتما گاندھی کے پاس نہیں جا سکا۔ اسکے بجائے میں نے مہاتما گاندھی سے خط و کتابت شروع کر دی۔ اس کے ذریعہ ہمارے خیالوں اور نظریوں کی وضاحت ہو گئی لیکن ہم میں سمجھوتہ پھر بھی نہ ہو سکا مجھے یہ محسوس ہوا کہ یہ خط و کتابت بے اثر رہی ہیں لئے مہاتما جی سے دہلی میں ملنے کی والہانہ کوشش کی۔ لیکن یہ کوشش بھی ناکام رہی۔

مہاتما جی کے کلکتہ آنے کے بعد ہم میں بہت طویل بات چیت ہوئی لیکن بدقسمتی سے ان سے کوئی حل نہیں نکلا مہاتما جی کا مجھکو یہ مشورہ ہے کہ میں خود نئی ورکنگ کمیٹی بناؤں اور ان ممبروں کو نہ لوں جو پہلی ورکنگ کمیٹی میں تھے۔ اس مشورہ پر میں لئے کئی وجہوں سے عملدرآمد نہیں کر سکتا میں ان میں دو خاص وجوہ بیان کرتا ہوں ایک تو یہ کہ ایسا طریقہ کار پنت جی کے رزولیوشن کی ہدایتوں کے خلاف ہوگا جس میں پیچ میں یہ درج ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی مہاتما گاندھی کی منشا کے بموجب بنے اور اس پران کا پورا یقین ہو اگر میں اس مشورہ کے بموجب ورکنگ کمیٹی بنا ہی لوں تو میں آپ سے یہ رپورٹ نہ کر سکوں گا کہ کمیٹی پر ان کا پورا یقین ہے علاوہ ازیں میرے ذاتی خیال یہ ہے کہ ہندوستان میں اور ہندوستان کے باہر واقعات جس نازک مرحلے سے گذر رہے ہیں۔ ہمیں ایک میا مشترکہ کیبنٹ بنانا چاہیئے جس پر زیادہ سے زیادہ کانگریسیوں کا یقین ہو اور جسمیں کانگریس کی عام جماعت کی نمائندگی ہو۔

چونکہ میں مہاتما گاندھی کے مشورہ پر عملدرآمد نہیں کر سکا اسلئے میرا اپنی اس درخواست کو میں دہرا سکا مہربانی کر کے آپ ہی ان ذمہ داریوں کو اپنے کندھوں پر لیجئے جو تری پوری کانگریس نے ڈالی ہیں اور ورکنگ کمیٹی کو نامزد کیجئے میں نے ان سے یہ بھی کہہ دیا کہ آپ جو کمیٹی بنا دیں گے وہ میرے لئے قابل عزت ہوگی۔ چونکہ یہ پورا منشا ہے کہ میں پنڈت پنت کے رزولیوشن کی تعمیل کروں۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ مہاتما جی خود ہی ورکنگ کمیٹی نہ بنا سکے۔ ایک آخری قدم کے طور پر میں نے اس مسئلہ کا ایک ہی حل نکالنے کی کوشش کی۔ مہاتما جی نے مجھ سے کہا تھا آپ اس سرکردہ کانگریسی لیڈروں سے مشورہ کر کے کوئی راہ نکالئے میں اس پر رضامند ہو گیا اور اس کے لئے کوشش بھی کی۔ اگر ہم کسی سمجھوتہ پر پہنچ جاتے تو ہم آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں اسے پیش کرتے اور اس کی تصدیق طلب کرتے بدقسمتی سے ہم نے اگرچہ اس معاملہ میں کئی گھنٹہ صرف کئے لیکن ہم کسی سمجھوتہ پر نہ پہنچ سکے اسلئے میں آپ کو نہایت دکھ کے ساتھ یہ اطلاع دیتا ہوں کہ میں نئی ورکنگ کمیٹی کے نام پیش کرنے سے قاصر ہوں۔

میں نے اس معاملہ میں بہت غور کیا کہ ہر آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو اس مسئلہ پر امداد دینے کے لئے کیا طریقہ اختیار کر سکتا ہوں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس مرحلہ پر بحیثیت صدر اور میری موجودگی ایک طرح پر رکاوٹ یا سنگ راہ ثابت ہوگی۔ یہ ممکن ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی ایک ایسی ورکنگ کمیٹی نامزد کرے جس کے لئے میں موزوں ہوں میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ اگر اس کمیٹی کا نیا صدر ہو تو شاید اسے کام پر چلانے میں زیادہ سہولت حاصل ہو۔ اسلئے بہت سوچ بچار کرنے میں بالکل امدادی اسپرٹ میں اپنا استعفیٰ آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میں دو بیٹروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بالکل پُرسکون رہیں اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی کارروائی نہایت شائستگی کے ساتھ ہونے دیں وزیٹروں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں موجود ہیں۔

ہر ہٹلر نے برطانیہ اور جرمنی کے درمیان بحری معاہدہ ختم کر دیا

برلن ۲۸ر اپریل۔ ہر ہٹلر نے آج جرمن پارلیمنٹ میں برطانیہ اور جرمنی کے درمیان بحری معاہدہ اور پولینڈ اور جرمنی کے درمیان سمجھوتہ منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔ جبکہ آپ نے اپنی وہ معرکۃ الآرا تقریر کی جس کا تمام دنیا میں بڑی بیتابی کے ساتھ انتظار کیا جا رہا تھا۔ ہر ہٹلر نے پریزیڈنٹ روزویلٹ کی ایک ایک بات کا جواب دیا۔ اور یہ یقین دلانے کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی اپیل میں جن جن ملکوں کا نام لیا ہے انکو ہم یہ یقین دلانے کے لئے تیار ہیں کہ ہم ان پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے بشرطیکہ وہ بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی سلوک کریں۔ اور بشرطیکہ ہم سے اس قسم کا یقین دلانے کی درخواست کریں اور اس کے ساتھ معقول تجویز پیش کریں۔ ہر ہٹلر نے مزید کہا کہ ان ملکوں میں سے جن ملکوں سے میرے سوالات کا جواب دیا ہے انھوں نے اس سے قطعی انکار کیا ہے کہ انکو جرمنی کے حملہ کا ڈر ہے۔

نو آبادیوں کا مطالبہ ہر ہٹلر نے ایک بار یہ پھر واضح کر دیا کہ برطانیہ سے میرا ایک مطالبہ ہے اور وہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک پورا نہ ہو جائے اور وہ یہ مطالبہ ہے کہ جرمن نو آبادیات واپس کر دی جائیں لیکن یہ مسئلہ لڑائی کا سبب ہرگز نہیں بنے گا۔ چونکہ برطانیہ نے یہ طے کر دیا ہے کہ ہر حالت میں جرمنی کی مخالفت کی جائے۔ اور اس کو چاروں طرف سے گھیر کر گھونٹنے کی پالیسی اختیار کی جائے۔ اسلئے بحری معاہدہ کی بنیاد ہی مٹ گئی ہے۔ ماہ مارچ کے اہم تاریخی واقعات نے مجھے اپنی زندگی کا واحد مشن پورا کرنے کا اہل بنا دیا ہے یعنی میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ اہل جرمنی کو شکست سے اوپر اٹھا سکوں۔ اور انکو ہمیشہ کے لئے جبریہ معاہدہ سے آزاد کرا سکوں۔ ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ جس چیز کے دوسروں نے اپنی طاقت کے زعم میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں انکو پھر زندہ کر دوں۔ یا یوں کہیئے کہ جس چیز کو خود غرضی اور نامعقولیت کے ساتھ تباہ اور برباد کر دیا گیا ہے اس کو درست کر دوں۔ میں نے اب تک کوئی ایسا کام نہیں کیا۔ جس سے دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہو۔ میں نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس کے ذریعہ ان حقوق کو بحال کیا ہے جو کہ ۲۰ سال ہوئے پامال کر دیئے گئے تھے جرمنی کے اندر اس وقت ایک بھی علاقہ ایسا شامل نہیں ہے جو کہ پہلے جرمنی کا نہیں تھا یا جس عرصہ تک اسکی حکومت نہیں رہ چکی ہے

پولینڈ کو شکست ہر ہٹلر نے یہ بھی انکشاف کیا کہ میں نے پولینڈ سے ڈنزگ واپس کرنے کا انتہائی مطالبہ پیش کیا تھا مگر اس نے میرا مطالبہ نامنظور کر دیا۔ ہر ہٹلر نے پریزیڈنٹ روزویلٹ کی اپیل کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ نے میرے پاس ایک تار بھیجا تھا جسکی عبارت آپ سب لوگوں کو معلوم ہے لیکن اس سے قبل یہ تار مجھے ملتا تمام دنیا میں ریڈیو اور پریس کے ذریعہ مشتہر ہو گیا۔ مزید برآں جمہوری اخباروں کے ہمیں تبصرے بھی موصول ہوئے جن میں اس تار پر اظہار مسرت کیا گیا تھا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ ریشاگ کا اجلاس بلا کر اس تار کا جواب دوں۔ جس طریقہ پر پریزیڈنٹ روزویلٹ نے میرے سے اپیل کی۔ اسی طریقہ میں انکو جواب دینا چاہتا ہوں

ہر ہٹلر نے خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اس پروردگار نے لڑائی کے ایک ادنیٰ اور نامعلوم سپاہی کو اس قدر بلند رتبہ عطا کیا۔ کہ وہ اپنی پیاری قوم کا لیڈر بن گیا۔

جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز

شملہ ۲۷ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ کی رو سے کام کرنے والے مزدوروں کی اسکیم کے متعلق جنوبی افریقہ کی یونین گورنمنٹ اور حکومت ہند کے درمیان سمجھوتہ کی جو بات چیت ہو رہی تھی اس کے نتیجہ کا جلد ہی اعلان کر دیا جائے گا۔ اس اسکیم کے ماتحت ہندوستانیوں کو کسی بھی حصہ سے نکالا جا سکیگا۔ اگر اس علاقہ کے ۷۵ سفیدی باشندوں نے ان کے وہاں رہنے یا تجارت کرنے پر اعتراض کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر گول میز کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے قبل از وقت ہے۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند کسی ایسے سمجھوتہ کو ہرگز منظور نہیں کریگی۔ جس کے ماتحت ہندوستانیوں کو نکالا جا سکے۔

عجائب خانہ میں چوری

پٹنہ ۲۸ر اپریل۔ آج علی الصباح پٹنہ کے عجائب خانہ سے ۲۰ ہزار روپیہ کی قیمت کے سونے کے سکے چوری ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے کچھ بہت ہی پرانے تھے اور کمیاب تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چور تالا توڑ کر عجائب خانہ میں داخل ہو گئے۔

نازی گورنمنٹ کا انتقام

برلن ۴ مئی۔ حکومت جرمنی نے جرمنی میں آباد ۶ انگریزوں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ ان ۶ جرمنوں کا بدلہ لیا گیا ہے جن کو حکومت برطانیہ نے انگلینڈ سے نکال دیا تھا۔ انکو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۲۴ مئی سے پہلے ملک چھوڑ دیں۔ جن لوگوں کو نکالا گیا ہے ان میں اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا چیف رپورٹر اور کئی بیوپاری شامل ہیں۔

برطانیہ کی بحری طاقت

لندن ۳ر مئی۔ اس وقت برطانیہ کا بحری بیڑہ اتنا مضبوط ہے کہ دشمنوں کی مجموعی طاقت کا بخوبی مقابلہ کر سکتا ہے"۔ یہ ہے وہ اعلان جو بحری بیڑہ کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر شیکسپیئر نے لورپول میں تقریر کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب اس سال کے پروگرام کے متعلق آرڈر دے دیا جائے گا۔ اس وقت ۹ جنگی جہاز، ۶ ایرکرافٹ کیریر، ۱۱ کروزر، ۱۰۰ تباہ کن جہاز، ۶۲ آبدوز کشتیاں اور بہت سے امدادی جہاز زیر تعمیر ہوں گے۔ مسٹر شیکسپیئر نے یہ بھی کہا کہ اسوقت جہاز تیار کرنے والی کمپنیاں کے پاس بہت کام ہے تقریباً ۱۰ لاکھ ٹن وزن کے جہاز تیار ہو رہے ہیں۔

بوس کو ڈاکٹر کھرے کا پیغام

پونہ ۳ر مئی۔ ڈاکٹر این بی کھرے سابق وزیر اعظم سی پی نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ مجھے آپ کی قسمت سے جو مجھ سے ہی ملتی جلتی ہے گہری ہمدردی ہے۔

اخبار مدینہ کی سلور جوبلی

بجنور ۳ر مئی۔ پچھلے ہفتہ بجنور کے مشہور سہ روزہ اخبار مدینہ کی سلور جوبلی مدینہ منزل میں بڑی شان و شوکت سے منائی گئی۔ اس موقع پر مولوی مجید حسن صاحب مالک اخبار مدینہ نے معززین کو جلسے کی دعوت دی۔ سرکاری اور غیر سرکاری حضرات بکثرت تعداد میں موجود تھے۔ ایڈیٹر صاحب مدینہ نے مختصر الفاظ میں مدینہ کے عروج و ترقی کی تاریخ بیان کی۔ بار بہت سے مسلم اور ایڈوکیٹ اور کانگریسی لیڈر بھی مدینہ کی ترقی اور اس کی پالیسی پر تقریریں کیں

فلموں کا معیار بلند کرنیکی ضرورت

بمبئی ۳ر مئی۔ ہم آئندہ ۳ سال کے اندر اندر دس ہزار گنیز چاہتے ہیں"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو انڈین موشن پکچر کانگریس کے ذریعہ کے پیچھے دیوار پر نہایت بڑے بڑے حرفوں میں کپڑے پر لکھے ہوئے لگے ہیں۔ کانفرنس میں آج فلموں کی نمائش کے متعلق ۴۰ تجویزوں پر غور کیا گیا کانفرنس میں ایک خاتون نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ فلموں کا معیار بلند ہونا چاہئے کیونکہ فلم پبلک کے رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ موجودہ کانفرنس اس سلسلہ میں کچھ انقلابی اور موثر تجویزیں پیش کرے گی۔

جرمنی اور لتھویا میں معاہدہ ہو گیا

برلن ۵ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی اور لتھویا کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا وعدہ ہو گیا ہے۔ اسٹونیا کے ساتھ بھی اس سلسلہ میں بات چیت ہو رہی ہے۔ حکومت جرمنی نے سوئیڈن۔ ڈنمارک ناروے اور فنلینڈ سے اس قسم کی تجویز کی ہے۔ اس طریقہ پر جرمنی اپنا ایک بلاک قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حکومت ناروے غیر جانب رہنا چاہتی ہے۔

ہنگری کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی

بوڈاپسٹ ۵ مئی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے نئی پارلیمنٹ کا اجلاس عام انتخابات کے بعد ۱۰ر جون کو ہوگا۔

ایک لاکھ کی اپیل

کلکتہ ۳ر مئی جلسہ میں ہندوستان کے تمام باشندوں سے اپیل کی گئی کہ وہ مسٹر بوس کی تمام امکانی امداد کریں تاکہ وہ اپنا پروگرام چلا سکیں بسہا ہی سرمایہ نہیں خرچ کرنے کے لئے ایک لاکھ روپے جمع کرنے کو خاص طور پر اپیل کی گئی

جگت گرو شنکر آچاریہ حیدرآباد میں

حیدرآباد ۳ر مئی۔ آجکل جگت گرو شنکر آچاریہ حیدرآباد آئے ہوئے ہیں اور سرکاری افسروں نیز غیر سرکاری اصحاب سے ملاقات کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست کی جانب سے کبیر حیدری نے روداد انکی خدمت میں ایک قیمتی شال اور ۱۱۶ روپیہ نذر کئے۔ خیال ہے کہ جگت گرو سر اکبر حیدری کے یہاں جائیں گے۔

تین لاکھ کو پڑھا دیا

پٹنہ۔ حکومت بہار نے بالغوں کو تعلیم دینے کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ اب تک تین لاکھ آدمی اس اسکیم کی رو سے فوائد ہو چکے ہیں۔

روس اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ

لندن ۲۹ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت روس سے درخواست کی ہو کہ وہ جلد از جلد اس بارے میں اپنے رویہ کا اظہار کر دے کہ اگر اس کے پڑوسی پر حملہ کر دیا گیا آیا وہ امداد کے لئے تیار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت برطانیہ جواب کے لئے بہت بیتاب ہے۔ حکومت روس نے معاہدہ کے بدلے میں جو تجویزیں بھیجی تھیں اپنر حکومت برطانیہ نے خوب اچھی طرح غور کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانوی سفیر متعینہ ماسکو کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ برطانیہ کے رویہ کو اچھی طرح واضح کر دے اور جلد از جلد جواب طلب کیا ہے۔ روسی سفیر ماسکو سے آج لندن واپس آ جائے گا۔ اسکی واپسی پر معاملہ اور بھی صاف ہو جائے گا باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان معاہدہ قرار پا جائیگا کیونکہ صورت حالات اس قسم کی ہو گئی ہے کہ دونوں ملک خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔

جرمنی کو اب خبردار رہنا چاہیئے برطانیہ کی دھمکی

لندن ۲۹ر اپریل۔ رائل البرٹ ہال میں تقریر کرتے ہوئے سر جان سائمن وزیر خزانہ برطانیہ نے جرمنی کو متنبہ کیا کہ اسکو سمجھ لینا چاہئے کہ اب برطانیہ کی پالیسی بدل گئی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ مسٹر چیمبرلین نے یورپ میں کس طرح دوستانہ طریقہ پر سمجھوتہ کرنے کا سسٹم جاری کیا تھا۔ اور انھوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اگر سمجھوتے ناکام رہے تو اس میں برطانیہ کا کوئی قصور نہیں ہے اب برطانیہ نے پولینڈ۔ یونان اور رومانیہ سے معاہدہ کر کے نئی ذمہ داریاں اپنے اوپر لے لی ہیں۔ برطانیہ نے اپنی پالیسی کیوں تبدیل کی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جرمنی نے ایسے کام کئے جس سے برطانیہ کو تشویش پیدا ہو گئی ۹ اب وعدہ میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ جرمنی کی پالیسی جرمنوں کو ریش میں ملانے تک محدود رہے، جرمنی نے زیکوسلاویکیہ پر قبضہ کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ تمام یورپ پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ ایسی کوشش ہے جس کا برطانیہ مقابلہ کرے گا۔

کانگریس کی نئی ورکنگ کمیٹی

بابو راجندر پرشاد، مولانا ابوالکلام آزاد۔ مسز سروجنی نائیڈو۔ سردار پٹیل۔ سیٹھ جمنا لال بجاج۔ شری بھولا بھائی ڈیسائی۔ شری دولت رام۔ خان عبدالغفار خاں۔ آچاریہ کرپلانی۔ ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ۔ شری سیٹھ شنکر راؤ دیوجی۔ مسٹر ہری کرشن مہتاب۔ ڈاکٹر بدھان چندر رائے۔ ڈاکٹر پرافل چندر گھوش۔

جواہر لال جی کا انکار

بابو راجندر پرشاد نے اعلان کیا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے مختلف اسباب کے باعث ورکنگ کمیٹی میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے مگر آپ نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

حج فلم کی نمائش پر ہنگامہ

دہلی یکم مئی۔ کل شام کو جب ویسٹ اینڈ ٹاکیز صدر بازار میں فلم حج کی نمائش شروع کی گئی تو مسلمانوں کے ایک بہت بڑے ہجوم نے سینما ہال پر دھاوا بول دیا۔ اور پکٹنگ شروع کر دی۔ سینما کے دروازے پر پولیس کی ایک بہت بڑی جمعیت پہرہ دے رہی تھی لیکن اس کے باوجود کچھ مسلمان سینما ہال میں داخل ہو گئے اور پردہ پھاڑ دیا نیز پردہ پر تیزاب پھینکا۔ جسکی وجہ سے کئی کانسٹبل زخمی ہوئے۔ پکٹنگ کرنے کے الزام میں ایک درجن کے قریب اشخاص گرفتار کئے گئے۔ کچھ آدمیوں نے پتھر بھی پھینکے۔

محکمہ اطلاعات عامہ حکومت بہار

کلکتہ کے ایک اخبار نے حکومت بہار پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس کے وٹیزی ڈپارٹمنٹ (محکمہ علاج جانوراں) بھی مسلمان گویا بالکل ہی بیلں لئے جاتے ہیں۔ یہ اعتراض اخبار مذکور کی لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ محکمہ مذکور کے ہر شعبے میں آج بھی چند مسلمان موجود ہیں محکمے کی متعلقہ ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب

حسب ذیل ہے:۔
صوبائی سول سروس۔ ۱۲ فیصدی سے کچھ زیادہ
ماتحت صوبائی سول سروس۔ ۲۸ فیصدی سے کچھ زیادہ
ماتحت دفتری ملازمتیں۔ ۲۶ فیصدی سے کچھ زیادہ

لیکن مذکورہ بالا اعداد وشمار کو بھی قابل اطمینان نہیں سمجھتی اور یہ تسلیم کرتی ہے کہ مسلمانوں کو اس سے زیادہ ملازمتیں اس محکمہ میں ملنی چاہئیں لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمان اس قسم کی ٹیکنیکل شاخوں میں آتے نہیں ہیں اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ باوجود حکومت کی خواہش کے اس قسم کی ملازمتوں میں ان کا تناسب معقول نہیں ہوتا۔ اگر صاحب صلاحیت مسلمان ماہرین دستیاب ہوں تو حکومت آج بھی انکے لئے ان ملازمتوں میں بہترین سہولتیں مہیا کرنے کا وعدہ کرتی ہے۔

پٹنہ میوزیم کے تازہ ترین فتوحات

شعبہ اکتشاف کی تازہ ترین رپورٹ کی روشنی میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ دو تین سالوں کے اندر عجائب خانہ پٹنہ کے تاریخی ذخیرے میں امید افزا اضافے ہوئے ہیں۔

فروری ۱۹۳۷ء میں موضع موہانی ضلع مظفرپور میں دو چینی مجسمے برآمد ہوئے، قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں بت چینی تیرتھنکروں (دیوتاؤں) کے ہیں جنہیں موریا کی عہد پالش ہے۔ ان کے تحقیقی مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ مجسمے تقریباً ۲ ہزار برس قبل مسیح کے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ اکتشاف نے بھی بہت سی قیمتی اشیا عجائب خانہ کو ہدیتاً دی ہیں۔ ان میں کی بعض قدیم مہروں اور سکوں سے اسکی گنگا بیٹوں کی کہنہ ترین تہذیب کا سراغ ملتا ہے۔

اسلامی عہد کے تاریخی تبرکات میں شاہنامہ اور مثنوی یوسف زلیخا کے بہت ہی پرانے نسخے عجائب خانے نے حاصل کئے ہیں۔ شاہنامہ کا نسخہ ۱۵۹۹ء کا لکھا ہوا ہے۔ یوسف زلیخا کے نسخہ میں انیسویں صدی کی مغل مصوری کے

گیارہ نادر نمونے بھی ہیں انکے علاوہ منڈوعہد کا ایک قدیم ترین قلمی نسخہ ہندی زبان میں لکھا ہوا تقریباً نو سو سال کا پرانا عجائب خانہ کو موصول ہوا ہے۔

تعلیمیافتہ مسلم نوجوانان توجہ کریں

حکومت بنگال کے مشیر ملازمت مسلم والدین اور تعلیم یافتہ نوجوانان بنگال کو یہ اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ ایسٹرن بنگال ریلوے میں نوجوانوں کے اعلے ملازمتیں ملنے کا موقع ہے۔

حکومت بنگال اور ایسٹرن بنگال ریلوے کی متحدہ اسکیم کے ماتحت ہر سال کی بہت زیادہ تعداد کام سکھانے کے لئے لی جاتی ہے۔ جنہیں واقع کھڑا پاڑہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔ ان میں سے ۲۰ ۰ آسامیاں مسلمانوں سے پُر کی جاتی ہیں لیکن ریلوے کو موزوں تعلیم یافتہ مسلم نوجوانوں کو حاصل کرنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ ان آسامیوں کے لئے سرٹیفکیٹ ہونا چاہئیے۔ بی اے۔ اے۔ ٹی۔ امتحان کے لئے عمر ۱۶ سے ۱۹ تک ہونی ضرور ہے۔ یہ امتحان کلکتہ میں ان مراکز میں ہوتا ہے۔ کھڑگ پور کلم پونگ۔ یہ سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے مزید تفصیلات درج ذیل پتہ سے معلوم کریں۔ یہ ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ ٹریننگ کے بعد جونیئر چارج میں کی اسامی مثلاً یک صد روپیہ (۱۰۰-۱۰/۲-۱۲۰) یا لوئر گریڈ ۶۵-۵/۲-۸۵ میں بھرتی کرائے جاتے ہیں۔ اور یہ اسامی ۳۰۰ سے ۴۰۰ روپے ماہوار تک ترقی کرتے کرتے پہنچی ہے۔ امید ہے کہ مسلمان طلبا اس سنہری موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے۔

اڑیسہ کے وزیر آبکاری کی تردید

حکومت بنگال کی توجہ اڑیسہ کے وزیر آبکاری کی اس تقریر کی طرف منعطف کروائی گئی ہے جو تقریر انہوں نے اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں کی، اور فرمایا حکومت بنگال دانستہ طور پر افیوں کا بھاؤ کم کر رہی ہے۔ اور بالاسور کے نواحی اضلاع میں قیمت آدھی کر دی گئی ہے تاکہ قرب جوار کے باشندے وہاں چلے آئیں حالانکہ حکومت اڑیسہ نے نشہ بندی کی مصلحت عملی سے کام لیا ہے۔

حکومت بنگال کے وزیر مالیات نے اس بیان کی تردید ۲۴ مارچ کو بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں کردی تھی۔ اگر ایسوسی ایٹیڈ پریس کی خبر رسانی پر کچھ بھی یقین کیا جائے تو ہمیں کہنا پڑے گا کہ ۱۰ اپریل کی شائع شدہ خبر مظہر ہے کہ آنریبل مسٹر بودھ رام دوبے نے فنڈ مالیات بنگال کی تردید کی صحت کو چیلنج کیا ہے۔ اس بارے میں حسب ذیل نکات لائق ہیں جو آنریبل مسٹر دوبے کی مخالفت میں چیلنج کرتے ہوئے پیش کئے (۱) مدنا پور اور بالاسور ضلع کی بعض دکانوں میں افیوں کا بھاؤ ایک روپے چودہ آنہ سے ایک روپیہ بارہ ۱۹۳۶ء میں کیا گیا۔ محض اس وجہ سے کہ ان ضلعوں کے باشندے بہار اور اڑیسہ سے افیوں لاتے ہیں جہاں اس کا بھاؤ فی تولہ ایک روپے بارہ اور ایک روپیہ چار آنہ ہے۔ ملاحظہ ہو پیرا ۵۵ ایڈمنسٹریشن رپورٹ بہار اور اڑیسہ ۱۹۳۶-۳۷ء (ب) حکومت اڑیسہ کی نشہ بندی کی خبر پر حکومت بنگال نے یہ کیا کہ (۱) ۱۹۳۹-۴۰ء کے لئے مدنا پور کے لائسنس دینے والے اور ان سے دریافت کیا کہ سرحد کے ۵ میل کے علاقہ کی جملہ افیوں کی دکانیں بند کردی جائیں؟ ادارہ نے بند کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے اس علاقہ میں کوئی افیون کی دوکان نہیں ہے (۲) یکم اپریل سے سرحد کی دوکانوں کی کم قیمت کو منسوخ کر دیا گیا۔ اب بنگال بھر میں ایک ہی بھاؤ ہے (۳) مدنا پور کی مقامی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے سپلائی محدود کر دی گئی (د ج) کنٹائی سب ڈویژن میں ۱۹۳۶-۳۷ء میں سپلائی پہلی جیسی رہی۔

مجدیہ حادثہ ٹرین

مجدیہ حادثہ ریل میں دس ایسے اشخاص لقمہ اجل بن گئے ہیں جن کی شناخت ابھی تک نہیں ہو سکی۔ ان کی تصاویر ایسٹرن بنگال ریلوے پولیس کے پاس محفوظ ہیں۔ جن کے رشتہ دار یا احباب ابھی تک لاپتہ ہوں اور جن کے متعلق یہ گمان کیا جا سکتا ہو کہ وہ ممکن ہے اس حادثہ میں موجود ہوں وہ حضرات ان تصاویر کی شناخت کریں۔ یہ تصاویر مذکورہ پولیس کے دفتر میں واقع سیالدہ میں یا ۵ اسپلینیڈ رو ویسٹ میں ۲۴-۱۰ بجے سے ۵ بجے شام تک کسی وقت آ کر مشاہدہ کریں۔

بھوکوں مر گیا

حکومت بنگال کی توجہ کلکتہ کے چند اخبارات کی اس خبر کی طرف مبذول کروائی گئی ہے جو مظہر ہے کہ باسودیو پوخین تھانہ بنی مگر کے ایک گاؤں کا باشندہ مسمی محرم علی بھوکوں مر گیا۔ حکومت کو تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص بخار اور دست کی وجہ سے فوت ہوا ہے ماہ کار تک کے اواخر میں دست کی شکایت ہوئی مارچ کے وسط میں بخار کے حملے سے انتقال کر گیا۔

خدمت خلق خدا اور دیہات سُدھار

حکومت نے ضلع ہگلی اور یوگرو کے لئے ۲۰۰/۵ روپے کی کثیر رقم منظور فرمائی ہے۔ جس سے وہاں کے دیہاتوں کو سدھارا جائے گا دیہاتی سڑکیں بنائی جائیں گی۔ پاخانہ عوام الناس کے لئے تیار کئے جائیں گے۔ دیہات سدھار کمیٹیوں کو مالی اعانت دی جائے گی۔ شبینہ سکولوں کو امداد ملے گی۔ لڑکیوں کی تعلیم پر صرف ہوگا۔ کتب خانوں میں مفید کتب خرید کرنے کے لئے رقم تقسیم کی جائے گی اور پل بنائے جائیں گے۔

چند اخباروں کی غلط بیانیاں

"زمیندار" لاہور "شہباز" لاہور۔ "بندے ماترم" لاہور "انقلاب" بمبئی نے بھی ۲۲ اپریل کی اشاعتوں میں حق وزارت کے متعلق غلط بیانی سے کام لیا اور نوٹ لکھے جو محض بے بنیاد ہیں

فرانس اٹلی کے آگے جھک گیا

لندن ۲ مئی معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور اٹلی کے درمیان جلد ہی تعلقات کے بارے میں گفت و شنید شروع ہونے والی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی نے مطالبہ کیا ہے کہ نہر سویز کی کمپنی کے بورڈ میں اٹلی کو دو نشستیں دی جائیں۔ جبوتی میں ایک آزاد علاقہ دیا جائے۔ جبوتی اور ادیس ابابا ریلوے پر کنٹرول دیا جائے کیونکہ اس کے علاقہ سے ہو کر گذرتی ہے۔ مزید برآں ۱۹۳۵ء کا کنونشن بحال کیا جائے جسکی رو سے ٹیونس میں رہنے والے اطالیوں کو اطالوی شہریت کے حقوق اور مراعات حاصل ہوں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس ٹیونس کے متعلق مطالبوں کو مکمل طور پر ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ البتہ مفاہمت سے انکار نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ نہر سویز کے بورڈ میں وہ اٹلی کو ایک نشست دینے کے لئے تیار ہے۔ باقی مطالبات ایسے ہیں جن کے بارے میں بہ آسانی سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

اخبار مانچسٹر گارڈین کا تبصرہ

لندن یکم مئی۔ برطانیہ کا مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے کہ مسٹر بوس کے استعفے سے ناقابل برداشت صورت حالات ختم ہو گئی ہے۔ مہاتما گاندھی جو برائے نام مارے گئے تھے مسٹر بوس کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوئے جسطرح کہ شیکسپیر کے ڈرامہ میں ایک قصہ آیا ہے کہ بینکو جسکو میکبتھ نے قتل کرا دیا تھا۔ قتل کے بعد بھی بینکو پریشان کرتا رہا۔ اخبار نے امید ظاہر کی ہے کہ اب کانگریس متحد ہو کر کام کریگی کیونکہ یہ سال ہندوستان کے لئے بہت اہم ہوگا اور کانگریس کو برطانیہ، والیان ریاست اور مسلمانوں سے اہم گفت و شنید کرنا پڑیگی جس کے لئے مہاتما گاندھی مسٹر بوس کی بہ نسبت کہیں زیادہ موزوں ثابت ہوئے ہیں اور نئے صدر کو مہاتما گاندھی کا اعتماد حاصل ہوگا۔

کلکتہ یکم مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شری سبھاش چندر بوس نے حامیوں نے کانگریس کے اندر ایک علیحدہ پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے اس پارٹی کے نام اور پروگرام کا عنقریب فیصلہ کیا جائے گا۔

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۳۲۲

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ سہ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۱۹

ادبیات

انتخاب سالانہ مشاعرہ نعتیہ جامعہ ادبیہ کانپور

جو ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ (۳ مئی ۱۹۳۹ء) کو ۷ بجے صبح جناب شاکر صاحب ناطقی کی جانب سے منعقد ہوا

جناب نصیر صاحب کانپوری

ہوا ہوں جب سے پیدا آرزو یہ دل میں رکھتا ہوں — کہ دیکھوں اک نظر دربار شاہانہ محمد کا
درِ اقدس سے سائل آج تک خالی نہیں پھرتا — عجب بافیض ہے واللہ کاشانہ محمد کا

جناب خلیل انصاری کانپوری تلمیذ جناب شاکر صاحب

یہ برحق ہے نبی آتے رہے ہر اک زمانے میں — مگر انداز تھا سب سے جداگانہ محمد کا
چلو طیبہ چلیں آؤ خلیل اب ہند کو چھوڑیں — کہ جائے امن ہے عالم میں کاشانہ محمد کا

جناب انصار حسین صاحب الضاف ناطقی

بنا دے یارب ایسا مجکو مستانہ محمد کا — کہ جو دیکھے مجھے ہو جائے دیوانہ محمد کا
پلائی ہے ازل میں جسکو ساقی نے مئے وحدت — وہی دنیا میں کہلاتا ہے دیوانہ محمد کا

جناب خالد انصاری تلمیذ جناب شاکر صاحب

عرب کیا سارے عالم کیلئے وہ ذات رحمت تھی — کہ یکساں سب پہ تھا لطف کریمانہ محمد کا
گریباں چاک میں محشر میں پہونچا تو صدا آئی — جگہ دیدو کہ وہ آتا ہے دیوانہ محمد کا

جناب مضطر ناطقی کانپوری

خوشا قسمت نظر آئے جو کاشانہ محمد کا — تصدق شمع پر ہو جائے پروانہ محمد کا
نہیں بیوجہ گروش میں ہیں یہ شمس و قمر مضطر — بنایا ہے انہیں بھی حق نے دیوانہ محمد کا

جناب عاصی انصاری تلمیذ جناب شاکر صاحب

مئے وحدت سے ہے لبریز میخانہ محمد کا — لئے ہے دولت کونین مستانہ محمد کا
کسی صورت بہلتا ہی نہیں ہے یہ دل مضطر — ذرا کوئی سنا دے مجکو افسانہ محمد کا

جناب حافظ ناطقی کانپوری

ازل سے سن رہے ہیں ہم یہ افسانہ محمد کا — کہ عالم ہے فدائی اور دیوانہ محمد کا
اُسے کیا واسطہ حافظ شراب ارغوانی سے — جو سرشار الفت ہے مستانہ محمد کا

جناب شمیم تلمیذ جناب تنہا شاہجہانپوری

لیا بیتاب ہو کر رحمتوں نے اپنے دامن میں — جو پہونچا عرصۂ محشر میں دیوانہ محمد کا
ملک بھی رشک کرتے ہیں شمیم اپنے تصور پر — نظر آتا ہے جلوا بے حجابانہ محمد کا

جناب گلاب صاحب

شہنشاہ مدینہ کا کوئی مجھ سے پتہ پوچھے — مرے سینے میں دل ہے دلمیں کاشانہ محمد کا
بشر کی کیا حقیقت ہے گلاب اسوقت گلشن میں — زباں پر بلبلوں کے بھی ہے افسانہ محمد کا

جناب عتیق مانکپوری تلمیذ حضرت جلیل بینائی مدظلہ

وہی دانا وہی ذی ہوش ہے بزم دو عالم میں — زمانہ جسکو کہدے ہے یہ دیوانہ محمد کا
کرامت ساقی حسن ازل کی ہے یہ محفل میں — چھلکنے پر بھی ہے لبریز پیمانہ محمد کا

دنیائے اسلام

مصر کی جنگی تیاریاں

مصر کے مشہور اخبار الاہرام نے اپنی اشاعت ۱۰ اپریل میں حسب ذیل شذرہ شائع کیا ہے۔

کل شام کو یہ افواہ اُڑی تھی کہ ہندوستانی فوج کے کمانڈر انچیف نے مصر کی مدافعت کے سلسلہ میں پچاس ہزار سپاہیوں کو مصر روانہ ہونے کا حکم دیدیا ہے لیکن تحقیقات کرنے پر ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ مصری محکمہ جنگ در حکومت برطانیہ کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ جنگ شروع ہو جانے کی صورت میں مصر کی مدافعت کے لئے ہندوستان کی فوج سے کام لیا جائے گا کیونکہ ہندوستان سے فوجیں صرف ایک ہفتہ کے اندر مصر پہنچ سکتی ہیں۔

یہاں کے ذمہ دار حلقوں کا خیال یہ ہے کہ مصر و برطانیہ کی موجودہ مصری مدافعت کے لئے بہت کافی ہیں اس لئے کہ اسوقت مصر میں ۹۰ ہزار سپاہی موجود ہیں جن میں ۶۰ ہزار برطانوی اور ۳۰ ہزار مصری ہیں اسکے علاوہ ہوائی جہاز مشین گنیں اور دوسرے اسلحہ جنگ اتنی وافر مقدار میں موجود ہیں کہ وہ ایک طویل عرصہ تک کے لئے جنگ میں کام آسکتے ہیں۔

وزیر جنگ نے رزرو فوج میں بھرتی بھی شروع کردی ہے چنانچہ ریٹائر شدہ فوجیوں کی خدمات حاصل کیجارہی ہیں ملک کے اہم اداروں اور اہم مقامات کی حفاظت کا کام اسی فوج کے سپرد کیا جائے گا۔

یافا کے ایک بازار میں پولیس نے ایک عرب کو گولی چلاکر زخمی کردیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس تین عربوں کو مشتبہ خیال کرکے انھیں گرفتار کرنا چاہتی تھی وہ پولیس کا ارادہ معلوم کرتے ہی بھاگ نکلے۔ یہ دیکھکر پولیس نے ان پر گولی چلادی جس سے ایک عرب بری طرح مجروح ہو گیا اور گرفتار کرلیا گیا۔

شام میں فرانس کیخلاف مظاہرے

دمشق ۲۰ اپریل۔ شام کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ہی ہڑتال کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ بازار ویران پڑے ہوئے ہیں اور بازاروں میں فرانسیسی فوج اور پولیس مسلح کاروں، ٹینکوں اور مشین گنوں کی نمائش کررہی ہے۔ حلب میں شامیوں کی ایک مسلح پارٹی نے سرکاری عمارات پر دھاوا بول دیا۔ اور عمارات کو آگ لگادی۔ تین فوجی افسروں کو ہلاک کردیا۔ فوج نے ہجوم پر تین دفعہ مشین گنوں سے حملہ کیا جسکی وجہ سے پچاس کے قریب شامی مجاہد شہید اور اسی زخمی ہوئے۔ عربوں نے فوج سے ایک مشین گن چھین لی۔ حلب میں مارشل لا نافذ کردیا گیا ہے۔ سید نصوح النجاری وزیر اعظم شام کے مکان کو انبوہ نے محصور کرلیا اور پتھر پھینکے لیکن فوج نے مشتعل ہجوم کو گولی چلاکر منتشر کردیا۔

دواسازی کے کارخانوں پر قبضہ

قاہرہ۔ یکم مئی، حکومت مصر نے ڈاکٹر عمر توفیق بک کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی ہے جو جنگی ضروریات کے پیش نظر اس امر پر غور کرے گی کہ مصر کے دواسازی کے کارخانے کو حکومت اپنی تحویل میں لے لے اور حکومت اس مسئلہ پر بھی غور کررہی ہے کہ جنگی ضروریات کے پیش نظر دواسازی کے مزید کارخانے قائم کئے جائیں۔

حکومت حجاز کی جنگی تیاریاں

جدہ۔ یکم مئی۔ حکومت حجاز جنگ کے خطرہ کو شدت سے محسوس کررہی ہے۔ چنانچہ اسوقت تک جرمنی، انگلستان اور جاپان سے اسلحہ کے بھرے ہوئے چودہ جہاز جدہ پہنچ چکے ہیں۔ حکومت حجاز نے امریکہ اور روس کو بھی چند ٹینکوں اور طیارہ شکن توپوں کا آرڈر دیا ہے۔

جناب سلیم ناطقی کانپوری

تصوّر میں رہا کرتا ہے کاشانہ محمد کا — قریب شمع آپہونچا ہے پروانہ محمد کا
زمیں کا ذرہ ذرہ انکشاف راز کرتا ہے — قدم رکھتا ہے صحرا میں جو دیوانہ محمد کا
بقدر ذوق لطف زندگانی سب کو حاصل ہے — ہزاروں رند ہیں اور ایک پیمانہ محمد کا
گدائے بینوا ہے اور خلوص دل کا نذرانہ — نظر آئے کہیں دربار شاہانہ محمد کا
سلیم اُجڑا ہوا نظروں میں ہے میخانہ ہستی — نہ بادہ ہے نہ شیشہ ہے نہ پیمانہ محمد کا

جناب شاکر ناطقی کانپوری

زمانے سے جدا یہ شان ہے شمع رسالت کی — کبھی جلتے ہوئے دیکھا نہ پروانہ محمد کا
ہزاروں خم کے خم میں بانٹتا پھرتا ہوں دنیا میں — پیا ہے جب سے میں نے ایک پیمانہ محمد کا
یہی میری تمنا ہے یہی ہے آرزو دل کی — سنائے جا مرے ہمدرد افسانہ محمد کا

مرے مشق تصور کا یہ اک اعجاز ہے شاکر
کہ آخر بن گیا یہ قلب کاشانہ محمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو ہے جوش عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۹	کانپور شنبہ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۹

ہٹلر کو مسٹر چیمبرلین کی تنبیہ

رائل البرٹ ہال میں ۱۱ مئی کو خواتین کے جلسہ میں مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ نے گذشتہ بارہ ماہ کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنی طاقت پر پورا بھروسہ ہے۔ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اسکے متعلق ہمارا ضمیر بالکل صاف ہے، ہم دوسروں کی بات اور خیالات سننے کے لئے ہمیشہ کی طرح اب بھی تیار ہیں لیکن ہم کسی کے جبریہ حکم کے سامنے نہیں جھک سکتے ہیں کوئی چیز لڑائی پر آمادہ نہیں کر سکتی تا وقتیکہ ہمیں اس امر کا پورا یقین نہ ہو جائے کہ لڑائی ہماری آزادی اور نیک نامی کو قربان کئے بغیر نہیں ٹل سکتی۔

جہاں تک جرمنی کا کارگذاریوں کا تعلق ہے ہم کو اس سے اسوقت تک کوئی سروکار نہیں جب تک غیر جرمنی ملکوں کو نقصان پہونچائے بغیر وہ اپنی ترقی کرے۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ میں اتنا کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم نہ اسلحہ بندی میں اور نہ اقتصادی معاملات میں جرمنی کے ساتھ کسی مقابلہ میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن ہم باہمی تجارت کو فروغ دینے یا اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لئے گفت وشنید کرنے سے انکار نہیں کر سکتے لیکن یہ اسوقت ہو سکتا ہے جبکہ ہمیں ایسی علامتیں نظر آئیں جس سے کہ ہمارا اعتماد جو ایک بڑی حد تک اٹھ گیا ہے بحال ہو جائے۔

میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اب اس کے لئے تیار نہیں ہیں کہ یکے بعد دیگرے ملکوں کی آزادی فنا ہوتی رہے اور ہم کھڑے دیکھتے رہیں یہ اسلئے کہ یورپ میں اسوقت تک امن وامان اور تحفظ کی فضا قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ مختلف ملکوں کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ انکی آزادی خطرہ میں نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم نے پولینڈ رومانیہ اور یونان سے ساتھ گارنٹی کی ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ صورت حالات کو پر امن بنانے اور مستحکم کرنے کے ارادے سے ہی ہم روس ترکی وغیرہ ملکوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ یہ گفت وشنید کامیابی سے ساتھ ختم ہوگی۔

آپ نے کہا کہ اس وقت بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ "ڈینزگ" خطرہ میں ہے اس کے بارے میں ہم نے پولینڈ کے ساتھ جو گارنٹی کی ہے وہ صاف اور واضح ہے گو ہمیں اس سے مسرت حاصل ہوگی کہ پولینڈ اور جرمنی کے اختلافات بات چیت کے ذریعہ دور ہو جائیں اور ہمارا خیال ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اگر طاقت کے ذریعہ صورت حالات کو اس طریقہ پر تبدیل کرنے کی کوشش کی گئی جس سے پولینڈ کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے تو لازمی طور پر ایک زبردست آگ بھڑک اٹھیگی جسمیں برطانیہ بھی شامل ہوگا۔

مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ اگرچہ برطانیہ روس اور فرانس کے درمیان معاہدہ ہونے میں اب تک کچھ اختلاف رائے ہے لیکن بنیادی معاملات اور امن کی حفاظت کی ضرورت کے بارے میں پورا اتفاق ہے، آپ نے کہا کہ مشرق بحیرۂ روم میں امن برقرار رکھنے کے لئے فرانس ترکی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

مسٹر چیمبرلین کی یہ تقریر اگرچہ نہایت نرم ہے مگر اپنے مفہوم کو اچھی طرح واضح کرتی ہے۔

یہ بات اب یقینی ہے کہ برطانیہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ اب اپنے وقار کو مزید نقصان پہونچانے کے معنے یہ ہونگے کہ برطانیہ کا نہ صرف وقار کم ہو جائیگا بلکہ اسکی سلطنت کی حدود میں بھی نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ اور یہی مضبوط ارادہ اور عزم ہے کہ جس نے جرمنی واٹلی کے حوصلوں کو پست کر دیا اور یورپ میں جو جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے۔ وہ کچھ دنوں کے لئے بظاہر رک گئے اگر جرمنی و اٹلی نے یہ محسوس کر لیا کہ برطانیہ کا ارادہ مضبوط اور غیر متزلزل ہے اور انہیں کسی پالیسی کو دخل نہیں ہے تو ہم کو یقین ہے کہ دنیا کا امن وامان ایک دفعہ پھر خطرہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

شیعوں اور سنیوں کی مصالحت

ہم کو افسوس ہے کہ باوجود انتہائی کوششوں کے اس وقت تک شیعوں اور سنیوں میں مصالحت نہ ہو سکی۔

آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب وزیر مواصلات نے بالآخر اس ضرورت کو محسوس کر کے شیعوں اور سنیوں میں مصالحت کی کوشش شروع کی جسمیں آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم اور پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی کافی حصہ لیا اگرچہ تمام کارروائی اس گفتگوئے مصالحت کی صیغہ راز میں ہے مگر معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ گفتگوئے مصالحت کی بنیاد یہ ہے کہ چونکہ سنیوں کا حق مدح صحابہ اب علانیہ کیا جا چکا ہے اس لئے وہ اپنے شیعہ بھائیوں کے جذبات کا خیال کرتے ہوئے اپنے اس حق سے دستبردار ہو جائیں یہ گفتگوئے مصالحت ۱۱ مئی کو ختم ہو گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ اس گفتگوئے مصالحت میں جن باتوں پر سمجھوتہ ہونا تجویز کیا گیا ہے اسکے متعلق بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ اس پر مولانا ظفر الملک کا مشورہ بھی ضروری ہے اور اگر انہوں نے بھی یہ تجاویز منظور کر لیں تو ان تجاویز سے شیعہ لیڈروں کو مطلع کر دیا جائیگا۔

چنانچہ حکومت نے مولانا ظفر الملک کو رہا کر کے لکھنؤ لانے کا حکم جاری فرما دیا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مولانا ظفر الملک صاحب دور اندیشی سے کام لیکر ان طے شدہ تجاویز کو منظور کر کے اس تکلیف دہ اور ناگوار تصفیہ کو جلد سے جلد ختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

جگت گرو شنکر آچاریہ

جگت گرو شنکر اچاریہ آجکل حیدرآباد میں موجود ہیں اور وہ آریہ سماجیوں کے ستیہ گرہ کی تحقیقات کے سلسلہ میں تشریف لے گئے تھے۔ مگر انکی طرف سے ابتک کوئی بیان اس قسم کا شایع نہیں ہوا کہ جس سے یہ معلوم ہوتا کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کے مذہب پر کیا پابندیاں عاید ہوئی ہیں۔

اب ایک خبر کے ذریعہ یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نظام نے جگت گرو شنکر آچاریہ کو ترستھ کے دورہ کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ریاست حیدرآباد کے اندر ستیہ گرہ اندولن کا کچھ زیادہ چرچا نہیں ہے بلکہ یہ سب پروپیگنڈا ریاست حیدرآباد کے باہری حصہ میں زور وشور سے ہو رہا ہے

مسٹر جناح اور مہاتما گاندھی

ایسوسی ایٹیڈ پریس امریکہ کے توسل سے لندن کے مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین نے یہ خبر شایع کی ہے کہ:-

مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح ۱۲ مئی کو "امرت برت" رکھنے کے لئے راجکوٹ جا رہے ہیں

مانچسٹر گارڈین نے اس خبر کے سلسلہ میں اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا ہے کہ اس قسم کے اقدام کرنے سے پہلے معاملہ ایک مرتبہ پھر چیف جسٹس کے سپرد کرنا چاہیئے"

ہم لوگوں کے لئے یہ خبر نہ صرف حیرت انگیز بلکہ تعجب میں ڈالنے والی ہے کہ مسٹر جناح "امرن برت" رکھنے کے ارادہ سے راجکوٹ جا رہے ہیں" امرن برت" سے مسٹر جناح کو کیا واسطہ علاوہ اس کے اسلام میں" امرن برت" خودکشی کے مترادف ہے جو کوئی مسلمان نہیں رکھ سکتا اس میں بھی کوئی حقیقت نہیں کہ مہاتما گاندھی "امرن برت" کا ارادہ رکھتے ہیں۔

معلوم نہیں کہ یہ دلچسپ اور مضحکہ انگیز خبر کس طرح گڑھی گئی اور اسکو اسقدر وقعت دیدی گئی بہر حال یہ خبر ایک دلچسپ خبر سے زیادہ کوئی وقعت نہیں رکھتی ہے۔

مہاراجہ اندور کی یورپین مہارانی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ اندور نے ایک پبلک دربار کے موقع پر مس مارجیٹ لاولیٹ سے شادی کرنے کا اعلان کیا تھا معلوم ہوا ہے کہ اس شادی کے اعلان کے سلسلہ میں ۴ مئی کو مسٹر فیئر پریسیڈنٹ نے حکومت ہند کی جانب سے مہاراجہ موصوف سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا کہ آیا انھیں اپنی شادی کے متعلق سرعام اعلان کرنے اور نہ صرف اعلان ہی کرنے بلکہ مس موصوفہ کو مہارانی قرار دینے کے لئے کوئی اختیار حاصل تھا۔

مہاراجہ صاحب کو اس سوال کے جواب دینے کے لئے کچھ مہلت دی گئی ہے۔ سیاسی حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ اگر مہاراجہ صاحب نے اپنی یورپین بیوی کو سلامیہ طور پر مہارانی کہنا ترک نہیں کیا تو اس معاملہ کو فیڈرل کورٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ آیا مہاراجہ صاحب کو مہارانی کا خطاب دینے کا حق حاصل بھی ہے یا نہیں۔

بہر حال یہ ایک دلچسپ سوال ہے جس کا کہ پبلک بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔

مہاتما گاندھی راجکوٹ کو

ہمکو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ مہاتما گاندھی نے بالآخر یہ فیصلہ پھر کر لیا کہ وہ ۱۱ مئی کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۱۲ مئی کو راجکوٹ پہونچ جایئں گے۔

ہمارا خیال تھا کہ مہاتما گاندھی نے جو بیان راجکوٹ سے چلتے وقت دیا تھا اور وہ جسقدر دکھ بھرا بیان تھا اس کے بعد وہ راجکوٹ کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے مگر نہ معلوم کس کے مشورہ اور کن حالات میں انھوں نے دوبارہ راجکوٹ جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

مہاتما جی اپنے ایک تار میں فرماتے ہیں کہ "میں اپنی نئی روشنی کو تمام متعلقہ لوگوں کے فائدہ کے لئے استعمال کرونگا۔"

معلوم نہیں کہ مہاتما گاندھی کی مراد انکی نئی روشنی سے کیا ہے اور اس میں کیا حقیقت ہے*

آسام میں جمود کا خوف

خیال کیا جاتا ہے کہ آسام کی کانگریسی وزارت یہ محسوس کر رہی ہے کہ عرصہ سے صوبہ کے بڑے بڑے افسران وزارت کے احکاموں کی ادائگی اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ خلاف ورزی کر رہے ہیں اور وزارت کے احکاموں کی تعمیل سے گریز کرنے کے پہلو نکالکر حکومت کے نظم ونسق کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ آسام کی وزارت کا یہ خیال ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس سازش کا خاتمہ کر کے یہ سارا معاملہ گورنر صاحب کے سامنے رکھ دیا جائے اور اگر گورنر نے ان افسروں کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کے لئے قدم نہ اٹھایا اور وزارت کو یہ یقین نہ دلایا کہ اعلی سرکاری ملازم وزارت کے احکام کی ایمانداری اور نیک نیتی سے تعمیل کرینگے تو یہ مشترکہ وزارت مستعفی ہو جائے گی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آسام کی صورت حال سے کانگریس کے ہائی کمانڈ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ آسام کی وزارت کو جو کچھ پریشانیاں لاحق ہو رہی ہیں یہ مشترکہ وزارت کی وجہ سے ہے اگر آسام کی خالص وزارت ہوتی تو شاید اس قسم کی دقتوں کا سامنا نہ ہوتا

ہم اس خیال سے متفق نہیں کہ آسام کی مشترکہ وزارت کو اگر مستعفی ہونا پڑے تو اس مسئلہ کو سارے ہندوستان کا مسئلہ بنایا جائے کیونکہ مشترکہ وزارت اور کانگریس وزارت میں بڑا فرق ہے البتہ اگر کسی اور صوبہ میں مشترکہ وزارت ہو تو وہاں ایسا ممکن ہو سکتا تھا۔

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ گورنر صاحب ان دقتوں کو حل کر دیں گے اور اگر کسی وجہ سے آسام وزارت کی دقتیں حل نہ ہوں اور وزارت کو مستعفی ہونا پڑے تو اس استعفی کا اثر کانگریس کے صوبوں کی وزارتوں پر پڑنے کی کوئی خاص وجہ نظر نہیں آتی ہے۔

انڈین موشن پکچر کانگریس

مسٹر ایس ستیہ مورتی ممبر مرکزی اسمبلی پریسیڈنٹ انڈین موشن پکچر کانگریس نے اپنے ایک بیان کے دوران میں فرمایا کہ انڈین موشن پکچر کانگریس کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی اور وہ تمام صوبوں کے طبقوں کی حمایت کی مستحق ہے آپ نے صنعت کے مختلف اداروں سے اپیل کی کہ وہ کانگریس کے بنائے ہوئے سینٹرل بورڈ آف گورنرز کے ساتھ تعاون کریں جو صنعت کے مفادوں کی نگرانی کے لئے بنایا گیا ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ یہ صنعت مستقبل قریب میں صنعتی دنیا میں اپنا مناسب درجہ حاصل کرلیگی اور اس سلسلہ میں سینٹرل بورڈ ایک اہم خدمت انجام دے گا۔

لوکل بورڈوں کے انتخابات

یو. پی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں مسٹر کیسر پارلیمنٹری سکرٹری لوکل سلف گورنمنٹ نے فرمایا کہ میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈوں کے آیندہ انتخابات کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے اور آیندہ ہفتہ اس امر کا اعلان کر دیا جائیگا کہ موجودہ بورڈوں کی میعاد میں توسیع کی جائے گی یا آیندہ عام انتخابات کب ہونگے مگر خیال کیا جا رہا ہے کہ موجودہ بورڈوں کی میعاد میں کم سے کم ۶ ماہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کی مزید توسیع کی جائیگی۔

جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ کا مسئلہ اس وقت ایک خاص مسئلہ بنتا جا رہا ہے اور وہاں کے آباد ہندوستانیوں کے ساتھ جو امتیازی سلوک ہو رہا ہے اُس نے وہاں کے ہندوستانیوں کو انتہائی پریشان کر دیا ہے، بالآخر انھوں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ اپنے حقوق کے لئے ستیاگرہ سے کام لیں۔

جنوبی افریقہ کی حکومت کے امتیازی سلوک کو مشہور اینگلو انڈین اخبار اسٹیٹسمین نے بھی پسند نہیں کیا ہے چنانچہ وہ اپنے ایک آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ:-

ٹرانسوال میں ستیاگرہ شروع کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں جن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جنوبی افریقہ میں آباد ہندوستانی طویل عرصہ سے مصیبتیں برداشت کرتے کرتے تنگ آگئے ہیں اور ممکن ہے کہ موسم گرما بذا میں ایشیاٹک بل پر جس کے ذریعہ انکو آراضی سے محروم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ایک بھاری پریشانی پیدا ہو جائے۔ وزیر داخلہ کے لئے خود کو ایک ایسے ستم رسیدہ فریق کی حیثیت میں پیش کرنا نہایت مضحکہ خیز ہے جسکی ہندوستانیوں کے ساتھ تعاون کرنے کی کوششوں کو ناکارہ کر دیا گیا ہو۔ وزیر موصوف کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انکی حکومت اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کر رہی ہے اور یونین گورنمنٹ نے معاہدہ کیپ ٹاؤن کی خاص طور پر دھجیاں اڑادی ہیں اور فیتھم کمیشن کی سفارشوں کو ٹھکرا دیا ہے۔

ہندوستانیوں پر وہ اسی قسم کی پابندی لگا رہی ہے جیسی کہ جرمنی میں یہودیوں پر لگا کر ہر ہٹلر دنیا میں بدنام ہو چکا ہے۔ حکومت ہند اس قسم کے قوانین کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ اس میں ضرور کامیاب ہوگی۔

سر ہٹین نکولس جو کہ ہندوستانی بستی کی تحقیقات کمیٹی (سنہ ۱۹۳۳ء) کے ممبر رہ چکے ہیں بڑے زور پیرایہ میں فرما چکے ہیں کہ ہندوستانیوں کی تعداد محدود کرنا یونین گورنمنٹ کی پالیسی کا نچوڑ ہے۔ یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے لیکن ہندوستانیوں پر معاہدوں کی خلاف ورزی کا الزام کسی حالت میں ثابت نہیں ہو سکتا۔

سوال یہ ہے کہ جو لوگ جنوبی افریقہ میں پیدا ہوئے وہاں پرورش پائی اور اس کی ترقی کے لئے جنوں نے محنت کی وہ اس ملک سے اس طریقہ پر کیوں نکال دیئے جائیں اسٹر نکولس کے بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب یونین گورنمنٹ ہندوستانیوں کو ہندوستان واپس بھیجنے یا اور کہیں آباد کرنے کی اسکیم میں ناکام رہی تو اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اب من مانی کارروائی کرے اور کوئی اس کے کام میں مداخلت نہ کرے۔

معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ میں ایشیاٹک بل کی دوسری خواندگی پاس ہو گئی ہے اور ووٹوں کے شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری خواندگی بھی بغیر کسی دشواری کے پاس ہو جائے گی۔

اس پر ستم ظریفی یہ ہے کہ وزیر داخلہ صاحب نے جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں سے انکا دعوی کی اپیل کی ہے اس سلسلہ میں ہندوستانیوں سے یہ کہا جا رہا ہے کہ یونین گورنمنٹ جو کچھ کر رہی ہے وہ صرف دو سال کے لئے کر رہی ہے۔

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہندوستانیوں کو بے وقوف بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

یہ بل سراسر نسلی امتیاز پر مبنی ہے اور علاوہ اس کے سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ نہ صرف اُن ہندوستانیوں کو اپنے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے جو حال میں ہندوستان سے جنوبی افریقہ گئے ہیں بلکہ ان ہندوستانیوں پر بھی ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔ جو وہیں پیدا ہوئے اور وہیں پرورش پائی اور جنھیں پورے شہری حقوق حاصل ہیں۔

ان حالات میں معلوم نہیں کہ وزیر داخلہ صاحب ہندوستانیوں سے کس بارے میں تعاون چاہتے ہیں۔ بقول معاصر اسٹیٹسمین نسلی قانون ویسا ہی ہے جیسا کہ ہر ہٹلر نے جرمنی میں یہودیوں کے لئے نافذ کیا تھا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت ہند اس نسلی امتیاز کے قانون کو منسوخ کر کے ہندوستانیوں

آئینۂ کانپور

مسلم لیگ کے دفتر کی تلاشی

۹ مئی کی صبح کو مسلم لیگ کے دفتر مصطفےٰ کمال نیشنل مسلم گارڈ اور مومن اسکاوٹ کے دفتروں کی تلاشی لی گئی۔

مسٹرس ای. ایس. بل. آئی. سی. ایس. مسٹر جے. او. ان بنٹو کلا مجسٹریٹ. مسٹر الوالحسن خاں ڈی. ایس. پی. کوتوال شہر اور مسٹر ایس ان. بگرا انچارج کوتوالی معہ زبردست پولیس فورس کے ان تینوں دفتروں کی تلاشی لینے گئے لیکن کوئی چیز قابل اعتراض برآمد نہیں ہوئی۔

مسلم لیگ کے دفتر کی تلاشی لینے کے بعد رجسٹر اور کاغذات وغیرہ دفتر سے پولیس اپنے ہمراہ لیگئی لیکن بعد کو یہ کاغذات و رجسٹر واپس کردیئے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ مسلم لیگ کے دفتر میں پولیس، بلا کسی دفتر کے آدمی کی موجودگی کے پہونچ گئی تھی بعد کو مسلم لیگ کے ذمہ دار عہدہ داران آئے۔

اگر واقعی یہ بات صحیح ہے کہ بلا کسی کی موجودگی کے پولیس مسلم لیگ کے دفتر میں پہونچ گئی تو واقعی یہ غلطی ہے اور اپنے اختیارات سے تجاوز کیا گیا ہے۔ جس کے لئے مقامی حکام کو معذرت کرنے کی ضرورت ہے۔

ہڑتال

۹ مئی کو مسلم لیگ کے دفتر میں تلاشی لینے پر بطور احتجاج کے مسلم لیگ نے ہڑتال کا اعلان کردیا۔ چنانچہ فوراً تمام مسلم کاروبار بند کردیا گیا اور شہر میں تمام مسلمانوں نے مکمل ہڑتال منائی۔

احتجاجی جلسہ

۹ مئی کو ۸ بجے شام کو مسلمانان شہر کا ایک عظیم الشان جلسہ حلیم مسلم ہائی اسکول کے میدان میں زیر صدارت مسٹر ممتاز احمد لاری ایکٹنگ پریسیڈنٹ مسلم لیگ کی صدارت میں منعقد ہوا جو دو گھنٹوں میں ختم ہوا۔

مسٹر مصطفےٰ حسین نیئر وکیل و میونسپل کمشنر نے اپنی تقریر کے دوران میں تلاشی کے مفصل واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حکام کو قانوناً بغیر وارنٹ تلاشی اور اطلاع دیئے ہوئے تلاشی نہ لینا چاہیئے تھی اور بغیر کسی ذمہ دار آدمی کے خبر کئے ہوئے دفتر کی پشت کا دروازہ کھولکر تلاشی لی گئی، جب عہدہ داران مسلم لیگ کو اطلاع ہوئی اور انہوں نے موقع پر پہونچکر تلاشی کی وجہ دریافت کرنا چاہی تو اس کا کوئی معقول اور اطمینان بخش جواب نہیں دیا گیا ایک شکایتی درخواست لکھکر اون کے حوالہ کی گئی جسکی رسید بھی طلب کرنے کے باوجود نہیں دی گئی۔

تقریر کے بعد نیئر صاحب نے ایک رزولیوشن پیش کیا جس کا مفہوم یہ تھا کہ:-

"مسلمانان کانپور مقامی حکام کے اس رویہ کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس واقعہ کو اپنی بدترین ذلت اور توہین خیال کرتے ہیں۔" اسکی تائید میں سید احمد شاہ مسٹر شریف الدین اور مسٹر مظفر وغیرہ نے تقریریں کیں اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ جلسہ میں دس بارہ ہزار مسلمانوں نے شرکت کی۔

سرکاری کمیونک

مسٹر ال. ایف. ہنکاکس. آئی. سی. ایس. او. بی. ای ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے کمیونک نمبری ۳۸۰۔۳۴ مورخہ ۹ مئی سنہ ۳۹ ہم کو بغرض اشاعت بھیجا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

کل ایک لڑکے نے ایسی شکایتیں بیان کیں کہ جسکی تحقیقات کے لئے مجسٹریٹ اور افسران پولیس نے جو کہ ڈیوٹی پر تھے. شہر میں بعض مکانات اور دفاتر کی تلاشی کا لیا جانا ضروری خیال کیا۔

اس تلاشی نے ایک عجیب قسم کی غلط فہمی پیدا کردی ہے اور مفروضہ فرقہ وارانہ اعزا کی سازش کے متعلق طرح طرح کی بے بنیاد افواہیں پھیلائی جارہی ہیں اور لغو اور بے بنیاد بیانات دیئے جارہے ہیں۔ یہ افواہیں و بیانات قطعی غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اور خواہ مخواہ پبلک میں ہیجان پیدا کرنے کا باعث ہو رہے ہیں۔

میونسپل بورڈ

۶ مئی کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر وحید احمد سینئر وائس چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر بی. پی. سریواستوا چیرمین بوجہ ناسازی طبیعت کے بورڈ کے جلسہ میں شریک نہ ہوسکے۔

اجنڈا شروع ہونے سے پہلے چیرمین صاحب کی توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی کہ رام لیلا گراؤنڈ پر بڑے پھاٹک پر جو "رام لیلا گراؤنڈ" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے انکو کسی نامعلوم شخص نے ہٹا کر اس جگہ "رحیمی میدان" کے حروف لگادیئے ہیں۔ جو نامناسب ہے اسکو بدلکر بدستور سابق رام لیلا گراؤنڈ لگوادیا جائے اور ایسا کرنے والے کو سزا دی جاوے اور آیندہ کے لئے ایسی کارروائی کی جاوے تاکہ اس قسم کی کارروائی دوبارہ نہ ہوسکے۔

اس معاملہ پر بہت دیر تک بحث رہی مسٹر وحید احمد چیرمین نے یقین دلایا کہ اس معاملہ پر مناسب کارروائی کی جائے گی۔ اور ایگزیکیٹو افسر اس غلطی کو دور کرنے کیلئے مناسب کارروائی کریں گے۔

مسٹر گور پرشاد کپور اور دیگر ہندو ممبران نے فوری کارروائی پر زور دیا۔ مباحثہ میں ہندو مسلم ممبران نے کافی حصہ لیا۔

بالآخر پنڈت سری رام تن شکل کی تحریک پر یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ:-

بورڈ اس کارروائی پر افسوس کرتا ہے۔ اور ایگزیکیٹو افسر صاحب کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ پلیٹ کو بدلوا کر مثل سابق کے کرادیں اور ایسا انتظام کریں کہ پھر اس قسم کی کارروائی نہ ہوسکے۔

اس کے بعد پانی کی شہر میں قلت کی طرف بورڈ کی توجہ دلائی گئی اور واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی گئی۔

اس کے بعد بابو گور پرشاد کپور نے متعدد ممبران کا دستخط شدہ اس مطلب کا رزولیوشن پیش کرنا چاہا کہ برسات سے پہلے گنیش شنکر ودیارتھی پارک محلہ فیل خانہ کا کام مکمل کردیا جائے۔

بورڈ نے اس پارک میں لڑکیوں کا اسکول بنانا منظور کیا ہے، پبلک کی درخواست پر کمشنر صاحب نے اسکول کی عمارت بنانے کی منظوری دینے سے انکار کردیا ہے یہ رزولیوشن بورڈ کے آیندہ جلسہ میں پیش ہونے کی امید ہے۔

پولیس کانفرنس

۸ مئی کو کوتوالی میں مسٹر ایچ. سی. میچل سپرنٹنڈنٹ پولیس کی صدارت میں کانپور اور ضلع کانپور کے عہدہ داران پولیس کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ضلع کانپور میں ڈکیتیوں کی وارداتوں پر قابو پانے کے مسئلہ پر غور ہوا۔

کانفرنس کی کارروائی صیغہ راز میں ہے لیکن ڈکیتیوں کو روکنے اور بدمعاشوں کو شناخت کرنے وغیرہ کے متعلق کچھ باتیں طے ہوئی ہیں جو کہ مفید ثابت ہونگی۔ ضرورت کے وقت امداد دینے کے لئے ڈیفنس فورس بھی ترتیب دی جائیگی اور گاؤں کے مکھیا اور دیگر ذمہ دار اشخاص کو بندوقیں بھی دی جاوینگی۔

ہندو ڈپوٹیشن

کانپور ہندو سنگھ کا ایک ڈپوٹیشن ۹ مئی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور سے ملا جسمیں رائے بہادر بابو برجندر سروپ مسٹر بی. پی. سریواستوا. مسٹر نرائن پرشاد نگم مسٹر رام نرائن گرگ. مسٹر بالکرشن بھیتوری اور مسٹر ہیوو ٹوشرما تھے اس ڈپوٹیشن نے مسلم انسٹی ٹیوشنوں کے دفتروں کی تلاشی کی متعلق بات چیت کی۔

ڈپوٹیشن نے اس ہندو باارات کا بھی ذکر کیا کہ جسکو ایک پولیس کانسٹبل نے مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتے ہوئے جانے سے روک دیا تھا اور اس معاملہ کے متعلق شہر کے حکام کی پالیسی جاننا چاہیئے۔

لیبر کمشنر کا فیصلہ

لیبر کمشنر صاحب نے نیو وکٹوریہ ملس کی ہڑتال کی تحقیقات کرنے کے بعد یہ بیان دیا ہے کہ ہڑتال اس طرح کی گئی ہے کہ سمجھوتہ وغیرہ کے متعلق گفت و شنید کرنا دشوار ہے اور اس طرح کی ہڑتال کرنے کی مذمت کرنا لازمی ہے ایسی صورت میں ہڑتال کے مسئلہ کو اپنی خواہشات کے مطابق حل کرنے کیلئے دونوں پارٹیوں پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

ایمپلائرس ایسوسی ایشن کا مشورہ

لیبر کمشنر کی تحقیقات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایمپلائرس ایسوسی ایشن نے نیو وکٹوریہ ملس کو یہ صلاح دی کہ ۸ مئی کو مل کھول دیا جائے اور مزدوروں کو ہڑتال سے قبل کی شرائط و حالات کے مطابق کام پر آنے کا موقع دیا جائے اور اگر مزدور کام شروع کردیں تو انکی شکایات پر غور کرنے کا یقین دلایا جائے۔

نیو وکٹوریہ ملس

نیو وکٹوریہ ملس کے منتظمان نے ایمپلائرس ایسوسی ایشن کے مشورہ کے مطابق ایک بیان شایع کرکے مزدوروں کو کام کرنے کی ترغیب دی اور ۸ مئی کو مل کھول دیا لیکن پکیٹنگ کی وجہ سے کام نہیں جاری کیا جاسکا۔ کہا جاتا ہے کہ مزدور کافی تعداد میں کام کرنے کیلئے آئے تھے مگر پہلے تو والنٹیروں نے معمولی طریقہ سے مزدوروں کو کام پر جانے سے روکا مگر بعد کو وہ پھاٹک کے سامنے لیٹ گئے جسکی وجہ سے صرف تھوڑے مزدور اندر جاسکے اور مل چالو نہ ہوسکا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مزدوروں کو سوشل بائیکاٹ کی بھی دھمکی دی گئی تھی،

مسٹر پی. سی. سعد اسٹی مجسٹریٹ اور مسٹر ٹامس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس معہ کافی پولیس کے موقع پر موجود تھے۔ آج ہڑتال کا بارھواں دن ہے۔

مہیشوری جوٹ ملس

مہیشوری دیوی جوٹ ملس کے مزدوروں نے بھی بغیر کسی نوٹس کے ہڑتال کردی تھی مگر دوسرے دن ہڑتالی مزدور واپس آگئے۔ اور اپنے طرز عمل پر افسوس کا اظہار کیا۔

مزدور سبھا

۸ مئی کو مزدور سبھا کی ایگزیکیٹو کمیٹی کے ایک جلسہ میں ہڑتال کو جاری رکھنا طے کیا گیا جب تک کہ منتظمان مزدور سبھا کے ذمہ دار لوگوں سے سمجھوتہ نہ کریں۔

لیبر کمشنر الہ آباد کو

مسٹر وشنو سہائے لیبر کمشنر الہ آباد گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ الہ آباد جانا نیو وکٹوریہ ملس کی ہڑتال کے سلسلہ میں ہے۔

ٹینرن کمیٹی سے استعفیٰ

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ایم. ال. اے نے ٹینرن کمیٹی سے اسلئے استعفیٰ دیدیا ہے کہ وہ دو ماہ کے لئے منصوری جارہے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ آپکی جگہ مشہور تاجر چرم حاجی محمد حمزہ صاحب منتخب کئے جائیں گے۔

خودکشی

۸ مئی کی رات کو گیا پرشاد لائبریری کے چپراسی شیو راج سنگھ نے پھانسی لگا کر خودکشی کرلی ہے۔

ہڑتال ڈے کی تیاریاں

مزدور سبھا ہڑتال ڈے منانے کی زبردست تیاریاں کررہی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ۳۰ ہزار ممبر اور ڈھائی ہزار والنٹیر بھرتی ہو جائینگے۔ انتظامات کے لئے چندہ بھی فراہم کیا جارہا ہے پروگرام حسب ذیل ہے کہ:- ۱۴ مئی صبح کو ریلی ...

تبصرہ

دہلی کا سنبھالا

دلی کا سنبھالا کا عنوان خود اپنے اندر ایک جاذبیت اور کشش رکھتا ہے، اس پر طرہ یہ کہ خواجہ محمد شفیع صاحب کے پُر درد اور رقت انگیز بیان نے اس کتاب کو واقعی دلی کا سنبھالا بنادیا ہے۔

کتاب کے شروع میں دلی کی ابتدا سے لیکر غدر تک کے حالات بہت مختصر مگر جامع اور خاص انداز میں تحریر کرنے کے بعد ایک غم انضیب جوگن کا دربار سجایا گیا ہے جس میں دلی کے سب صاحبان کمال جمع ہوتے ہیں اور جوگن نے اپنے درباریوں کے ساتھ مختلف مقامات کی سیر کی ہے۔

کتاب ہر حیثیت سے مطالعہ کے قابل ہے چھوٹی تقطیع پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ شایع کی گئی ہے۔ مصنف کے فوٹو کے علاوہ اور حضرت کے بھی فوٹو دیئے گئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

بنی اسرائیل کا چاند

حضرت موسیٰ، فرعون، اور قوم بنی اسرائیل کا قصہ مشہور ہے اگر پوری تفصیلات سے غالباً بہت کم لوگ واقف ہوں گے۔

فرعون کے زمانہ میں قوم بنی اسرائیل پر اس کے ہاتھوں جو شدید مظالم ہورہے تھے۔ اور جو بالآخر حضرت موسیٰ کے ذریعہ اختتام پذیر ہوئے اسکی پوری تفصیلات بطور ناول سر رائڈر ہیگرڈ ایک مشہور انگریز مصنف نے لکھی ہے اس انگریزی ناول کا ترجمہ مولوی عبدالحمید صاحب نے نہایت کامیابی کے ساتھ کیا ہے۔ جو اپنی تاریخی خوبیوں کے لحاظ سے دیکھنے کے قابل ہے، چھوٹی تقطیع پر دیدہ زیب قیمت دو روپیہ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

سبد چیں

مرزا غالب کے نایاب فارسی کلام کا یہ مجموعہ ہے جسمیں قصائد قطعات مثنویاں، ترکیب بند ترجیع بند، غزلیات اور رباعیات شامل ہیں جس کے ساتھ مختصر طور پر غالب کے زندگی کے حالات بھی درج ہیں، چھوٹی تقطیع پر دیدہ زیب قیمت ۱۲ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

لطائف غالب

مرزا اسداللہ غالب اپنی شوخی بیان کے لئے بھی مشہور ہیں: چنانچہ مسٹر ایم. اے شاہ بی. ایس. سی. ایف. پی. اے. نے مرزا صاحب کی شوخی بیان، خوش طبعی اور ظرافت کے کچھ نمونے جمع کرکے شایع کئے ہیں۔ چھوٹی تقطیع قیمت ۳ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

دہلی

دلی کی عمارتوں اور اسکی مختصر تاریخ نہایت مختصر مگر جامع حیثیت سے اس کتاب میں بیان کیگئی ہے۔ قیمت ۴ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

بیوہ

مشہور ناول نویس آنجہانی منشی پریم چند کا یہ معرکۃ الآرا ناول ہے جس کا دوسرا اڈیشن نہایت خوبصورتی کے ساتھ مکتبہ جامعہ نئی دہلی نے شایع کیا ہے۔

منشی پریم چند بیواؤں کی حالت زار سے ناواقف نہ تھے پھر کیسے ممکن تھا کہ وہ اس مضمون پر قلم نہ اٹھاتے، چنانچہ انہوں نے بیواؤں کی حالت زار پر ترس کھا کر اس طرف توجہ کی اور بیوہ نامی ناول میں بیوہ کی افسوسناک اور قابل رحم زندگی کا خاکہ کھینچکر لوگوں کو عقد بیوگان کی طرف متوجہ کیا۔ منشی پریم چند نے جس موثر اور درد انگیز طرز بیان میں بیوہ عورتوں کی زندگی کے حالات بیان کئے ہیں وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے چھوٹی تقطیع پر نہایت دیدہ زیب قیمت ایک روپیہ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

ذکر غالب

مرزا اسداللہ خاں غالب کے حالات اور انکی شاعری پر جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اتنی کتابیں کسی شاعر کیا بلکہ کسی نثار پر بھی نہ لکھی گئی ہونگی۔

مسٹر مالک رام صاحب ایم. اے. نے نہایت تحقیق و تدقیق مگر نہایت اختصار کے ساتھ تمام ممکن ذرایع سے معلومات حاصل کرکے مرزا غالب کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ چھوٹی تقطیع قیمت ۸ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی۔

قرآن پاک

مولانا عبدالواحد سندھی صاحب نے بچوں کے لئے یہ کتاب لکھی ہے جسمیں نہایت سلیس اور سادہ اردو میں یہ دکھایا گیا ہے کہ قرآن پاک کیا ہے؟ اور قرآن پاک سے پہلے دنیا کی حالت کیا تھی؛ علاوہ اس کے یہ بھی دکھایا گیا ہے کہ قرآن پاک کتنے دنوں میں اُترا اور اس کے لکھنے والے کون تھے۔ اور قرآن پاک میں کیا کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا نے دریا کو کوزہ میں بند کردیا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہر ایک مسلمان بچے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ قیمت ۲ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی۔

دلی کی دو سو برس کی تاریخ

اس کتاب میں دلی کی دو سو برس کی تاریخ سے بحث کرکے اس کے موجودہ اور نابود شدہ آثارات کو دکھایا گیا ہے۔ قیمت ۵ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

ضرب الامثال

خواجہ عبدالمجید دہلوی نے پورانی امثال کو اس خوبی کے ساتھ لکھا ہے کہ اس میں ایک نئی جدت پیدا ہوگئی ہے۔ جہانتک ہمارا خیال ہے کہ یہ اپنے رنگ کی پہلی کتاب ہے اور خواجہ صاحب نے پرانی امثال کو جو کہ مرور زمانہ کی وجہ سے فنا کے گھاٹ اترنے والی تھیں شایع کرکے ایک بہت بڑی ادبی خدمت انجام دی ہے۔ کتاب بڑی دلچسپ اور دیکھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۸ ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

بچوں کیلئے کتابیں

مکتبہ جامعہ کی مندرجہ ذیل کتابیں بچے نہایت ذوق و شوق کے ساتھ پڑھیں گے:-

- جنگ جو بلی قیمت ۲ انعامی مقابلہ قیمت ۱
- پوری جو کڑھائی سے نکل بھاگی قیمت ۲

ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی

مسلمان میلاد نمبر

روزنامہ مسلمان مدراس کا میلاد نمبر اس وقت ہمارے پیش نظر ہے جس کے اڈیٹر مسٹر نذیر احمد شاکر بی. اے ہیں۔

مدراس جیسے دور دراز حصہ سے اردو کی جو خدمت شاکر صاحب کررہے ہیں اسکو ہم بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ میلاد نمبر ۴۸ بڑے صفحوں پر شایع کیا گیا ہے جسمیں بہترین نظم و نثر کے مضامین ہیں علاوہ اس کے متعدد رنگین اور دلچسپ تصاویر بھی دی گئی ہیں۔

بہر حال یہ میلاد نمبر صوری اور معنوی دونوں حیثیتوں سے قابل تعریف ہے۔ جس کے لئے ہم شاکر صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے انکی اردو نوازی کی تعریف کرینگے۔

سبد گل

قدیم ہندوستان میں ہندو راجاؤں میں "سوئمبر" کی دلچسپ رسم جاری تھی، راجکماریاں اپنے شوہر خود منتخب کیا کرتی تھیں اور اس سلسلہ میں نہایت شاندار تقریبات منعقد کی جاتی تھیں. اس کے متعلق آپ نے کئی افسانے سنے ہونگے، لیکن غالباً آپ نے یہ کبھی نہ سُنا ہوگا کہ سوئمبر کی تقریب دور حاضر کی کسی عدالت میں منعقد ہوئی یہ حکایت بھی سُن لیجئے.

جالستی میں ایک ہندو رکی پری تمثال لڑکی سے شادی کرنے کی غرض سے دو مختلف مقامات سے دو عدد دولہا مع دو عدد باراتوں کے نازل ہوگئے. یہ دیکھکر لڑکی کے باپ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے. اس نے کوشش کی کہ ان میں سے کوئی ایک امیدواری شوہریت سے دست بردار ہو جائے لیکن وہ دونوں اس حسینہ کے دام محبت میں گرفتار ہو چکے تھے. لہٰذا ان میں سے کسی نے بھی یہ تجویز قبول نہ کی، نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں دولہا لاٹھیاں لے کر ڈول لڑنے کے لئے طیار ہوگئے. اور انکی باراتیں بھی لاٹھیوں اور بالنوں سے مسلح ہوکر ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہو گئیں. قریب تھا کہ یہ دونوں رنگین فوجیں ایک دوسرے پر جھپٹ پڑیں اور دلہن کے کوچے میں خون کی ندیاں بہ جائیں لیکن کسی طرح پولیس کو خبر ہوگئی. اور اس نے دونوں دولہاؤں اور براتیوں کو گرفتار کرکے خونریزی کو روک دیا.

دولہاؤں کا چالان سشن جج کی عدالت میں پیش ہوا، اور اس نے ہندو کے نام حکم جاری کر دیا کہ جب تک اس مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو. وہ اپنی لڑکی کی شادی کسی شخص سے بھی نہ کرے. ؛ ؛ ؛ بعد، مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی. عدالت کا کمرہ تماشائیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا. سشن جج نے فریقین کے بیانات سننے کے بعد لڑکی سے کہا کہ تم ان دونوں "دولہاؤں" میں سے اپنا شوہر خود منتخب کرلو، چنانچہ دولہن نے شرماتے اور لجاتے ہوئے ان میں سے ایک کو شوہریت کے لئے منتخب کرلیا. ازاں بعد جج نے حکم دیا کہ لڑکی کی شادی منتخب شدہ نوجوان سے کر دی جائے اور دوسرا نوجوان اپنی "فوج" لے کر واپس چلا جائے.

ڈینزگ کو ہڑپ کرنے کی اسکیم

لندن ۱۰ مئی. ایک طرف برطانیہ روس کے ساتھ جرمنی کے خلاف محاذ قایم کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے. دوسری طرف جرمنی اور اٹلی پھر ایک مرتبہ دنیا کو حیرت میں ڈالنے والی حرکت کرنے پر غور کر رہے ہیں. یہ خفیہ غور و خوض ملان میں ہو رہا ہے. خیال یہ ہے کہ ہٹلر پولینڈ کو الٹی میٹم دینے والا ہے جس کی مدت ۱۴ دن کی ہوگی. پولینڈ سے کہا جائے گا کہ اپنا رویہ بدلو ورنہ مصیبت میں ڈالا جائے گا. یہ بھی خیال ہے کہ ایسی صورت پیدا کی جائے گی کہ ڈینزگ سینیٹ جرمنی میں شامل ہونے کا اعلان کرے گی اگر ایسا ہوا تو پولینڈ کچھ بھی نہ کر سکے گا. ڈینزگ کے مسئلہ کے حل کا ایک طریقہ یہ بتایا جاتا ہے کہ برطانیہ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان تصفیہ کرانے کی کوشش کرے گا.

گاندھی بوس خط و کتابت

کلکتہ ۹ مئی. تری پوری کانگریس میں پنڈت گووند بلبھ پنت کا رزولیوشن منظور ہونے کے بعد ورکنگ کمیٹی کی ترتیب کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی اور مسٹر سبھاش چندر بوس کے درمیان جو طویل خط و کتابت ہوئی تھی وہ ۱۳ مئی کو شایع

ادب لطیف

بادل کی کہانی

از جناب مسٹر جے چند نیر

بادل پہلے پہل پانی کی شکل میں سمندروں. دریاؤں، تالابوں جھیلوں، اور چھوٹی چھوٹی ندیوں کی آغوش میں اپنی زندگی بسر کرتا تھا. موسم گرما کی آمد پر خورشید منور کی حسین و جمیل سنہری کرنوں نے اپنے نازک کاندھوں پر بٹھا کر اسے بزم عرش میں حاضر کیا. مسرت و انبساط کے اظہار کے ساتھ ہی ایسی بادل پر پھبتیاں اڑائی جانے لگیں، آہستہ آہستہ اس کے شیرازہ کو بکھیر کر حیران و ششدر کر دیا. مضطرب ہواؤں نے پرتپاک خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے دامن میں پناہ دی. پہلے کی طرح در بدر پھرنے لگیں. وہ بھی تھا ساتھ. اب اسے بادل کا نام بھی دے دیا گیا.

خیر، ہواؤں نے پاگلوں کی طرح ادھر ادھر بہت چکر کاٹے اور آخر کار بہت اونچی چڑھنے لگیں پردیسی بادل گھبرایا ہوا انکا ساتھ دیا جا رہا تھا آہستہ آہستہ اسے ٹھنڈک سی محسوس ہونے لگی. اور جب اسے برداشت نہ کرسکا. تو اسے اپنے اوصاف حمیدہ کی جھلک دیکھ پڑی. بس علم روحانی کے بڑھتے ہی اسے اپنی پہلی شکل یاد آگئی، ہواؤں نے بھی اب سے اپنے سے جدا کر دینا مناسب سمجھا. وہ بھی تڑپ اٹھیں. چھوٹے ہوئے وطن کی یاد نے بیقرار کر دیا.

بادل اپنے پیارے وطن کی یاد میں چلا جارہا تھا کہ اسکی ڈبڈباتی ہوئی آنکھیں نے فرش زمین پر ایک کسان کو آسمان کی طرف ہاتھ اٹھاکر دعا کرتے دیکھا. اس سے رہا نہ گیا. مدت کا بچھڑا ہوا وطن آنکھوں کے سامنے تھا. تڑپ اٹھا. آپے سے باہر ہوگیا، دل میں رحم تھا. درد تھا، درد میں گرمی تھی، ہم وطن کسان لے ہر طرح سے عزیز تھا. ہواؤں وغیرہ سے منہ موڑ کر زمین پر آبرسا. دیکھا دیکھی اس کے ساتھیوں نے اسکی پیروی کرنی شروع کر دی اس کے محترم ہم وطن نے دل کھول کر خوشیاں منائیں.

کر دی جائے گی. اور ۱۴ مئی سنہ ۱۹۳۹ء کو اتوار کے دن ہندوستان کے تمام اخبارات میں شایع ہو جائے گی.

برطانیہ میں رزرو فوج

لندن ۹ مئی. آج دارالعوام میں رزرو اور امدادی فوج کے بل کی دوسری خواندگی پیش کرتے ہوئے وزیر جنگ مسٹر ہوربلیشا نے فرمایا کہ اسوقت ہم دائمی کشیدگی کے دورہ میں رہ رہے ہیں. لڑائی بغیر کسی اطلاع کے چھڑ جاتی ہے اور یورپ کی فوجوں کا ایک بڑا حصہ لڑائی کے لئے ہر وقت تیار رکھا جاتا ہے. اس لئے ضرورت ہے کہ ہم بھی اپنی فوجی تیاری مکمل کرلیں اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ رزرو فوج کے دستوں کو موجودہ زمانہ کے ہتھیاروں کا استعمال سکھانے کے لئے طلب کیا جائے تاکہ وہ اس قابل ہو جائیں کہ اگر لڑائی میں انکی ضرورت پڑے تو وہ کم از کم وقت کے اندر طلب کئے جاسکیں.

ہندوستانیوں سے تعاون کی اپیل

کیپ ٹاؤن ۹ مئی. آج یونین اسمبلی میں ایشیاٹک بل میں مسٹر لان کی یہ ترمیم کہ بل ایک سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے جو اس کو بہتر صورت میں پیش کرے ۲۰ ووٹوں کے مقابلہ میں ۹۰ ووٹوں سے مسترد ہو گئی.

عالم نسواں

عورتوں کے جنگی کارنامے

از مسز عثمانی صاحبہ دہلوی

ایک وہ بھی زمانہ تھا، جبکہ عورتوں نے وہ بیش بہا جنگی خدمات انجام دیں. جو قیامت تک تاریخ کے صفحات میں عورتوں کا نام روشن رکھیں گی. ایک اس زمانہ کی عورتیں تھیں جنہوں نے اپنے بہادرانہ کارناموں سے میدان جنگ میں نمایاں نام پیدا کیا. ایک ہم ہیں کہ اوہام و توہمات کی دنیا میں غوطہ زن ہیں. نہ ہم میں وہ پرانا مذہبی جوش ہے نہ ہماری ہمتیں بلند ہیں نہ اولالعزمی ہے. پیاری بہنو آج جبکہ دنیا میں طبقہ نسواں ایک نہایت ہی ذلیل طبقہ سمجھا جاتا ہے. اگر ہم باعزت زندگی بسر کرنا چاہتی ہیں تو ہم پر لازم ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں. غزوہ خیبر میں متعدد صحابیات مجروح مجاہدین کی مرہم پٹی، پیاسوں کو پانی. اور بھوکوں کو ستو گھول کر پلایا کرتی تھیں. غزوہ خندق میں سرکار رسالت نے تمام عورتوں کو قلعہ کے اندر لے لیا تھا. مشرکین کا ایک جاسوس قلعہ کے اطراف میں گشت لگا رہا تھا، حضرت صفیہؓ نے حسان بن ثابت سے کہا کہ یہ جاسوس دشمن اسلام ہے لہٰذا اس کو قتل کر دینا چاہئے، چنانچہ حضرت صفیہؓ اپنے ہاتھ میں لوہے کی ایک بھاری میخ لے کر قلعہ سے باہر آئیں اور موقع پاکر اس جاسوس کے سر میں اس زور سے ماری کہ وہ گر گیا اور پھر وہیں اس کا خاتمہ کر دیا.

حضرت ام عطیہؓ آنحضرت کے ہمراہ سات مرتبہ جنگ میں شریک ہوئیں. رسد رسانی کے علاوہ زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کرتی ہیں. غزوہ احد میں حضرت عائشہ صدیقہؓ، ام سلیمؓ ربیع بنت معوذؓ اپنی پیٹھ پر پانی کی مشکیں بھر بھر کر لاتیں اور مجاہدین کو پلاتی تھیں. گھمسان کی لڑائی میں گھس گھس کر زخمیوں اور شہدا کی لاشوں کو اٹھا اٹھا کر لاتی تھیں. خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظمؓ کی عہد خلافت میں بھی عورتوں نے جنگی شفاخانوں میں مجروح مجاہدین کی تیمارداری کی خدمات انجام دی ہیں، چنانچہ جنگ قادسیہ میں جب حضرت سعدؓ شہید ہوگئے اور انکو فجر کی نماز کے بعد دفن کر دیا تو زخمیوں کو عورتوں کے سپرد کر دیا. قرطبہ میں خاتون لبانا خلیفہ الحاکم بامرہ کی پرائیوٹ سکریٹری تھیں. اشبلیہ میں یعقوب انصاری کی دختر مریم جامعہ ہسپانیہ میں علم ادب کی معلمہ تھیں. ہارون رشید کے زمانہ میں بھی عرب عورتیں گھوڑوں پر سوار ہو کر جنگ کے لئے جایا کرتی تھیں. منصور کے زمانہ میں دو شاہی بیگمات جو خلیفہ کی بھتیجیاں تھیں زرہ بکتر پہنکر بازنطین کی لڑائی پر گئیں. مقتدر کی والدہ عدالت العالیہ کی صدر تھیں. وہ نہ صرف درخواستیں سنتیں بلکہ سفیروں اور غیر ممالک کے معززین کو شرف ملاقات بخشتیں. خلیفہ متوکل کے زمانہ تک عورتیں اپنی علمی اور سیاسی مجالس منعقد کرتیں. رشید اور مامون کے عہد حکومت میں عورتیں علم و حکمت میں مردوں کا مقابلہ کرتیں.

چھٹی صدی عیسوی میں زینب ام الموید ایک مشہور مصنفہ گذری ہیں. علم و قانون کی زبردست ماہر تھیں. اور قانون پڑھانے کے لئے حکومت سے لائسنس بھی لے لیا تھا. سلطان رضیہ بیگم ہندوستان کی ایک مشہور ملکہ خاتون ہیں جو گھوڑے سواری اور نیزہ بازی میں کمال رکھتی تھیں. شہنشاہ جہانگیر نے حکومت کا بار نورجہاں پر رکھ دیا تھا. مغلیہ خاندان میں بہت سی ایسی باکمال خواتین گذری ہیں. ان تمام تاریخی واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ سابقہ میں عورت نے زندگی کے ہر کام میں مرد کی مانند شاندار خدمات انجام دی ہیں. خدا ہمیں بھی توفیق دے.

بچوں کی دنیا

جیک کورن ویل

از ملک سلمان الارشد فاروقی بھوپال

بچو! ادائیگی فرض اور بہادری کے تم نے بہت سے قصّے سنے ہوں گے. آج تم کو ایک بہادر لڑکے کے حالات سُناتے ہیں سُنو:-

جیک کورن ویل ایک سپاہی کا لڑکا تھا ۱۶ سال کی عمر میں یہ بحری ملازمت میں داخل ہوگیا. یہ زمانہ جنگ عظیم کا تھا، چنانچہ اس کو بھی جٹ لینڈ کی لڑائی پر بھیجا گیا اور چیسٹر نامی جہاز پر اس کو مامور کر دیا گیا. لڑائی شروع ہونے پر کپتان نے اس کو ایک توپ کے پاس کھڑے رہنے کا حکم دیا کہ اتنے میں گولے توپ کے پاس آ آ کر گرنے لگے. جتنے سپاہی اس جگہ کے لئے تھے وہ یا تو مر گئے یا سمندر میں کود گئے اور چند نے اس جگہ کو فوراً چھوڑ دیا، مگر جیک اپنی جگہ سے بالکل نہ ہلا، اسی حالت میں ایک بم گرا جس سے وہ زخمی ہوگیا لیکن پھر بھی مستقل مزاجی سے وہ وہیں پر کھڑا رہا اور یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ مارا گیا اگرچہ وہ امیر یا مشہور لڑکا نہ تھا لیکن اس کی اس شجاعت نے اس کا نام دلیران قوم و شہیدان وطن قوم کی فہرست میں سنہری لفظوں سے لکھ دیا.

امیر البحر بی ٹی نے اس کی سفارش کی ملک کے تمام اخبارات نے اس کا ذکر کیا. اہل ملک نے نہایت تزک و احتشام سے اس کی نعش کا استقبال کیا اور فوجی و قومی اعزاز کے ساتھ اسکی نعش دفن کی گئی. تمام سلطنت میں نہایت شد و مد سے اسکی تعریفیں ہوئیں، بادشاہ وقت سے اس کی بوڑھی ماں کو "وکٹوریہ کراس" کا تمغہ دیا گیا. ماں تمغہ لینے قصر شاہی میں گئی. جس پر لکھا تھا "بہادری کے لئے" اس کی قبر پر آج بھی لکھا تھا.

"جیک کورن ویل" قوم کا ننھا سپاہی جس نے اپنی قیمتی جان ۳۱ مئی کو چیسٹر نامی جہاز پر ملک و قوم کے لئے نثار کی.

ملک معظم کینڈا کو روانہ ہوگئے

لندن ۶ مئی. ملک معظم شاہ جارج پنجم ملکہ معظم ایلزبتھ کے ساتھ کل سہ پہر کینڈا کے تاریخی دورہ پر روانہ ہوگئے. ٹھیک ۳ بجے "ایمپریس آف آسٹریلیا" نامی جہاز ملک معظم کو لے کر پورٹس متھ سے روانہ ہوگیا جب جہاز روانہ ہوا ایک بڑے ہجوم نے تالیاں بجا کر ملک معظم کو الوداع کہا.

روانگی سے قبل وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین اور کیبنٹ کے دیگر ممبروں نے ملک معظم سے ملاقات کی.

ملک معظم نے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس سے بہت دیر تک گفتگو کی.

گیا میں امن و اماں!

پٹنہ ۸ مئی. ۶ مئی کو گیا میں فرقہ وارانہ فساد ہوگیا تھا وہ اب بالکل ختم ہوگیا ہے اور صورت حالات معمول پر آگئی ہے. دکانیں کھلنی شروع ہوگئی ہیں، کل سے کسی قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا.

کانگریس کا آیندہ اجلاس

بندرابن ۸ مئی. چونکہ مہاتما گاندھی نے ہیلواری شریف کو جسے کانگریس کے آیندہ اجلاس کے لئے منتخب کیا گیا تھا. اس بنا پر پسند نہ کیا کہ وہ دیہاتی علاقہ نہیں ہے. لہٰذا دوسری جگہ کا انتخاب کرنے کے لئے ۱۰ مئی کو بہار صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی.

پردۂ فلم

نیو تھیٹرس اور بمبئی ٹاکیز

نیو تھیٹرس اور بمبئی ٹاکیز کے فلم پبلک میں ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں، حال میں ان دونوں کمپنیوں نے جو فلم تیار کئے ہیں. وہ عنقریب کانپور کے کسی سینما ہاؤس میں دکھلائے جائیں گے.

نیو تھیٹرس کے جدید فلم حسب ذیل ہیں کہ:-

دشمن

ڈائرکٹر	نیتن بوس
گانے	حضرت آرزو لکھنوی
مکالمے	پنڈت سدرشن

اداکار. سہگل. لیلا ڈیسائی. پرتھوی راج. نجم. ہنو. جگدیش. وید. الیاس. بکرم کپور. سراج

بڑی دیدی

ڈائرکٹر	امر ملک
گانے و مکالمے	پنڈت کدار شرما

اداکار. ملینہ. چندرا. پہاڑی سنیال. جگدیش. نواب. بکرم کپور. ہنو. الیاس. وید. سراج. چمن. شریف.

سپیرا

ڈائرکٹر	دیوکی بوس
مکالمے و گانے	پنڈت کدار شرما

اداکار. کانن بالا. مینکا دیوی. نواب. پرتھوی راج. پہاڑی سنیال کے. سی. ڈے. آغا. الیاس.

کپال کنڈلا

ڈائرکٹر	فونی مجمدار
گانے	حضرت آرزو لکھنوی
مکالمے	حضرت شور لکھنوی
اداکار	لیلا ڈیسائی کملیش کماری. جگدیش

نجم. کپور. الیاس

بمبئی ٹاکیز کے جدید فلم حسب ذیل ہیں.

بھابی

ڈائرکٹر	مسٹر فرانز آسٹن
موزک ڈائرکٹر	سرستی دیوی
ڈائلاگ ڈائرکٹر	ایس. آئی حسن
ڈانس	مسٹر ممتاز علی

اداکار. رینوکا دیوی. میرا دیوی. مایا دیوی وملا دیوی. رانی بالا. للتا. پی جے راج. مسٹر نذیر پیٹھاوالا. گیان چند. راما شکل. آغا جانی کاشمیری

یہ فلم ۱۱ فروری کو صرف ایک شو میں چلا ہے اور گذشتہ بلوہ کانپور کی وجہ سے نہ چل سکا اب یہ فلم پھر کانپور آئے گا، جسکے لئے پبلک بے چین ہے

نو جیون

اداکار. مس سنیا. راما شکل. ممتاز علی. سروج دی. ایچ. ڈیسائی. بی. ایف. پیٹھاوالا. رائے موہن. رانی بالا.

جنوبی افریقہ میں بھرتی شروع ہوگئی

کیپ ٹاؤن ۸ مئی. اسوقت بڑا جوش و خروش دیکھنے میں آیا جبکہ رزرو فوج میں رضا کارانہ بھرتی شروع ہوئی. سب سے پہلے یونین کیبنٹ کے وزیروں نے اپنے نام درج کرائے. جنرل ہرزوگ اور جنرل سمٹس نے جنکی عمر ۶۰ سال سے اوپر ہے ایک اسپیشل افسر میں اپنا نام درج کرایا.

جن لوگوں نے اپنے نام لکھائے ہیں ان میں سے بہت سے وہ لوگ ہیں جو جنگ عظیم میں جرمن فوج میں

اقوال زریں

انکساری ایک جوہر ہے جسکو لیکر ہم خدا کے پاس بہ صحیح حالت میں پہنچ سکتے ہیں۔

نام وہ ہے جو انسان خود پیدا کرتا ہے۔ ماں باپ کا رکھا ہوا نام فرضی ہوتا ہے۔

گھر آئے ہوئے دشمن کے ساتھ نیک سلوک کرو درخت اس شخص کو بھی سایہ دیتا ہے جو اسکو کاٹنے آتا ہے۔

رات کو سونے سے پہلے اپنے کئے ہوئے کاموں کی پڑتال کرنا تمہیں مزید گناہوں سے بچائے گا۔

سب سے زیادہ روشن وہ دل ہے جس میں جلوۂ خدا ہو۔

سب سے زیادہ حلال وہ لقمہ ہے جو اپنی کوشش سے حاصل ہو۔

انسان جقدر اپنی خواہشات پوری کرے گا اسکی مصیبتوں میں اضافہ ہو جائے گا۔

جب تک انسان زندہ ہے دنیا کو اسکی ضرورت ہے۔

محنت کی راہ کٹھن اور دشوار دکھائی دیتی ہے مگر کام شروع کرنے پر وہ قریب اور دلکش نظر آتی ہے۔

خوشی کا لطف اٹھانے کے لئے کام کرنا بھی ضروری ہے۔

موج تبسم

مجسٹریٹ:۔ (ملزم سے) کیا تمہیں پہلے بھی جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔
ملزم:۔ جی ہاں، ایک ن پبلک لائبریری کی ایک کتاب دیر سے دی تھی، تب جرمانہ ہوا تھا۔

ڈائرکٹر:۔ (ایکٹریس سے) تمہیں اس سین میں رونا چاہیے تھا۔ آخر تم اس سین میں روئیں کیوں نہیں؟
ایکٹریس:۔ مجھے اسوقت تمہارے ڈائرکشن پر ہنسی آرہی تھی۔

مجسٹریٹ:۔ آخر تم نے چوری کسطرح کی۔
چور:۔ اس سے مطلب۔ کیا حضور بھی میرا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔

انگریز منیجر:۔ اگر تم آدمی کا بچہ بن کر کام کرتا تو ٹھیک کام بنتا معلوم
مزدور:۔ اچھا ہی ہوا حضور کہ بچہ نہ بنا ورنہ تمام وقت کھیل کود میں ہی گنوا دیتا۔

مریض:۔ (نیم حکیم سے) حضور آپ "دق" غلط بیان کر رہے ہیں سول سرجن نے مجھے سل کا عارضہ بتایا ہے۔
حکیم:۔ (ذرا خفا ہوکر) بتاؤ ڈاکٹر میں ہوں یا تم۔
مریض:۔ ہم دونوں میں سے کوئی نہیں۔

اسکول ماسٹر:۔ بے موقع بارش کسے کہتے ہیں۔
لڑکا:۔ بے موقع بارش اسے کہتے ہیں جو اتوار کے دن ۸ بجے شروع ہوا ور ۸ بجے رات تک ہو

دلچسپ معلومات

سیاہ فام لڑکی حسن کی ملکہ

دنیا میں ایک خطہ ایسا ہے جہاں سیاہ فام عورتوں کو حسن کی ملکہ کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اس خطہ کے مرد سیاہ فام عورتوں کے بے حد شیدائی ہیں اور وہ سیاہ فام عورتوں پر اسی طرح جان دیتے ہیں جس طرح دنیا کے دوسرے حصوں میں سُرخ و سفید رنگ کی عورتوں کو پسند کیا جاتا ہے۔

یہ خطہ افریقہ کا جنوبی علاقہ ہے۔ یہاں کے قدیمی باشندے سیاہ فام عورتوں کے بیحد شیدائی ہیں۔ یہاں کا یہ قاعدہ ہے کہ لڑکی کو بچپن سے تیل ملکر دھوپ میں لٹا دیا جاتا ہے تاکہ اس کا رنگ زیادہ سے زیادہ سیاہ ہو جائے انکے نقطۂ نظر سے سب سے حسین لڑکی وہ ہے جس کا رنگ سیاہ چمکدار ہو، آنکھیں چھوٹی ہوں، ہونٹ موٹے ہوں، پیشانی ابھری ہوئی ہو، اگر یہ حسینہ کسی ہندوستانی گھر میں آجائے تو اسے دیکھکر بچے ڈر جائیں۔

خلاف قانون کتابیں

برطانیہ کے سب سے بڑے پادری آرچ بشپ آف کنٹربری کی لائبریری کے ایک حصہ میں دنیا بھر کی خلاف قانون کتابیں موجود ہیں، گذشتہ تین سو سال میں جو بھی کتاب ضبط ہوتی ہے۔ اس کی کاپی اس لائبریری میں موجود ہے عوام کو اس لائبریری کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔

مصنف ہونا چاہتے ہو تو پہلے طالب علم بنو۔

افسانہ

اخبار والا

از جناب محمد امین صاحب شرقپوری

آج کا تازہ اخبار۔ گاندھی اور جناح میں صلح ہوگئی، کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ ہوگیا"، گھسیٹا چلاتے ہوئے دوڑ کر آیا، سوشیل جو آلتی پالتی مارے دان کر رہے تھے، دھوتی سنبھال کر اٹھے، اخبار گھسیٹا کے ہاتھ سے لے کر تیزی سے سرورق پر نظر دوڑانے لگے "صلح ہوگئی! بہت ٹھیک! اب ہندو مسلمان میں جھگڑا نہیں ہوگا شیلا! شیلا! سنتی ہو شیلا! کانگریس اور مسلم لیگ میں صلح ہوگئی، ہندوستان کی دو بڑی سیاسی جماعتیں باہم مل گئی ہیں"۔

"آگ لگے تمہارے اخبار کو" وہ چلاتی ہوئی باورچی خانہ سے نکلی "صبح اخبار، شام اخبار، جب دیکھو اخبار ہاتھ میں، چائے پڑے پڑے برف ہوگئی ہے، یہ اخبار کے گیت گا رہے ہیں نو بجے تک اخبار بینی ہوتی ہے، پھر کھانا کھانے کی رٹ لگائی جاتی ہے، پانچ بجے دفتر سے پلٹ کر آتے ہو، پھر اخبار سے چپک جاتے ہو گویا گھر میں اخبار کے سوا کوئی ہے ہی نہیں، انھیں کیا؟ کوئی مرے یا جئے؟ سوشیل بغور اخبار دیکھ رہے تھے، شیلا کی باتیں ایک کان میں پڑیں، دوسرے سے نکل گئیں "آج کا اخبار بہت خوب ہے گھسیٹا! سب پرچے بک گئے کیا؟ وہ مسکرا کر بولے"

"جی ہاں سو پرچوں میں سے ایک بھی نہیں بچا، یہ ایک آپ کے لئے بڑی مشکل سے بچا کر لایا ہوں"۔

بہت خوب! ملک میں روز روز کے جھگڑے ختم ہوگئے، آج سے ہندو مسلم بھائی بھائی! آزادی کی دیوی ہمارے قدم چومے گی، پریم کی لکشمی کا راج ہوگا، کیا سمجھے گھسیٹا؟ گھسیٹا ان کی باتیں دلچسپی سے سُن رہا تھا، سوشیل بابو کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا تھا، شیلا مارے غصہ کے لال پیلی ہو رہی تھی، سوشیل بابو کو گھور رہی تھی، جو مزے لے کر اخبار پڑھ رہے تھے خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے، غیر معمولی خوشی کا اظہار کر رہے گا ہے گھسیٹا سے بھی ہو رہا تھا، مگر شیلا کے دل پر انکی باتیں جلتے پتنگ کا کام کر رہی تھیں۔

گھسیٹا کان کھول کر سُنلو" وہ جھنجھلا کر بولی "میں تمہیں پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ اخبار لے کر ہمارے گھر مت آیا کرو"۔

گھسیٹا خاموش کھڑا تھا سوشیل بابو نے آنکھیں اٹھا کر ایک نظر بیوی کو دیکھا جو بوکھلا رہی تھی۔

"اخبار سے تمہیں کیا چڑ ہے؟ جو آپے سے باہر ہو رہی ہو یہ اخبار لائے گا اور ضرور لائے گا، اخبار میں منگاتا ہوں، تم کون ہو، اسے منع کرنے والی"؟

شیلا اور جل کر "میں کب کہتی ہوں کہ میں کچھ ہوں"، میرا اس گھر میں کیا ہے؟ تم جانو یا گھسیٹا یا تمہارا اخبار!

"کسقدر احمق ہو تم! کچھ سوچ سمجھکر بات کرو، اخبار سے تمہیں کچھ دشمنی ہے کیا؟"

"دشمنی! مجھ سے پوچھ رہے ہو"

"اور کیا دیواروں سے! سوشیل سنجیدہ ہو کر بولے۔

سوشیل بابو کی بات پر گھسیٹا ہنس پڑا، شیلا بگڑ کر بولی" بدتمیز دانت نکال رہا ہے! میں پھر کہتی ہوں، اگر اخبار لے کر اس گھر میں گھسے تو بنڈل چولہے میں ڈال دونگی، اور یہ سائیکل جسپر دوڑتے پھرتے ہو توڑ مروڑ کر رکھ دونگی

گھسیٹا سہم گیا مگر منہ سے کچھ نہ بولا، گھنٹہ نے نو بجائے سوشیل بابو چونک کر اٹھے۔ مسکراتے ہوئے غسل خانہ میں گئے، غسل کیا، کھانا کھا کر دفتر چلے گئے۔

گھسیٹا سوشیل بابو کا ملازم تھا، صبح کے وقت اخبار بیچتا تھا، اور دن بھر ان کے ہاں کام کاج کرتا۔ وہ معمولی پڑھا لکھا بھی تھا، گھنٹہ دو گھنٹہ کی دوڑ دھوپ سے چند پیسہ کما لیتا، جن سے انکا بالائی خرچ نکل آتا دونوں وقت کا کھانا سوشیل بابو کے ذمے تھا، جب سے سوشیل بابو نے یہ دھندا گھسیٹا کے گلے میں ڈالا، بیوی سے ہمیشہ ان بن رہتی جس کے ساتھ ساتھ بیچارہ گھسیٹا بھی گھسیٹا جا رہا تھا، دن بھر بہو جی کے عتاب کا شکار رہتا۔ ان کی جلی کٹی باتیں سُنتا، دھمکیاں سہتا، اسلئے نہیں کہ وہ کام چور تھا، بلکہ سوشیل بابو کو اخبار بینی کی عادت پڑ گئی تھی اور اس لت کا موجب گھسیٹا تھا۔ پہلے وہ کبھی کبھار بازار سے خرید کر اخبار پڑھتے تھے، چھٹی کے روز لائبریری چلے جاتے مگر جب سے گھر میں یہ کاروبار ہونے لگا، تو یہ دقت بھی جاتی رہی، بڑھتے ہوئے شوق نے مستقل صورت اختیار کر لی۔ سوشیل بابو موجودہ روشنی کے آزاد خیال نوجوان تھے، دفتر کے اکثر ملازمین کی طرح ان کا فرصت کا وقت بچوں سے مغز مارنے اور بیوی کی چاپلوسی میں نہیں گذرتا تھا، ان کی آنکھیں کور نہ تھیں، وہ کئی سال تک کانگریس کے ساتھ بھی کام کر چکے تھے، شہر کی اکثر سوسائٹیوں کے سرگرم کارکن تھے، ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے، وہ تعصب دل آزاری اور باہمی کشمکش کے سخت مخالف تھے، اس قسم کے واقعات سے انھیں دلی صدمہ ہوتا، جی ہی جی میں کڑھتے آجکل کے نوجوان کی کم عقلی کا رونا روتے، مولوی اور پنڈتوں کی ریاکاری پر جھنجھلاتے، مذہب اور اور اسکی تعلیم ان لوگوں کی باتوں سے کہیں بلند ہے۔ مذہب کبھی اجازت نہیں دیتا کہ دیگر مذاہب کو بُری نظر سے دیکھا جائے ابیری بن کر ظلم کیا جائے معمولی باتوں کو مذہبی رنگ دیکر خون کی ندیاں بہا دی جائیں، ہندو مسلم اتحاد کی خبر پڑھ کر انھیں بے حد خوشی ہوئی، دفتر پہنچے جب خوشی خوشی گھر واپس آئے دروازہ کھولا، ٹھٹک کر رہ گئے۔ شیلا آستین چڑھائے گھسیٹا پر پل رہی تھی، گھسیٹا سہما ہوا پٹ رہا تھا، سسک سسک کر رو رہا تھا۔ گھر میں معرکہ آرائی ہو رہی تھی "تمہیں کچھ جنون تو نہیں شیلا" وہ تیز ہو کر بولے۔

جنون مجھے ہے یا تمہیں" شیلا نے ہانپتے ہوئے کہا

"آخر بات کیا ہے؟

"بات اس سے پوچھو! ایک گھر سے نکلا دوسرے نے اخبار سنبھالا، یہ گھر ہے یا ریڈنگ روم، تمہارا بازار جانے کے لئے مچل رہا ہے، اور یہ اخبار کھولے تصویریں دیکھ رہا ہے، اب بھی تم کہو کہ میں اکیلی کیا کیا کروں؟

سوشیل نے کوٹ اتارا، کرسی پر بیٹھ گئے، کمار دوڑ کر گود میں چلا آیا اخبار کے پھٹے ہوئے ورق زمین پر بکھر رہے تھے، سوشیل نے چاروں طرف نظر دوڑائی "ہیں یہ کس نے پھاڑا؟"

"بہو جی نے" گھسیٹا ڈرتے ڈرتے بولا۔

میرا نام لے رہے ہو، جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی؟ "شیلا! اسے کچھ مت کہو، تم اسے بہت کچھ کہہ چکی ہو! میں خاموشی سے تمہاری باتوں کو برداشت کر رہا ہوں، اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ایک بیگناہ کو کوستی رہو، مار مار کر کچومر نکال دو۔ تمہاری طرح اس کے بھی ہاتھ پاؤں ہیں

غریب ہے تو کیا؟ یہ بھی انسان ہے۔ میں نے ان آنکھوں سے نہیں دیکھتا ہوں، جن سے تم دیکھتی ہو، تم اُسے نوکر سمجھ کر ظلم کر رہی ہو۔ مگر یاد رکھو ظلم کا راج سدا نہیں رہتا"۔

سوشیل کی تقریر پر شیلا کا غصہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھنڈا ہو گیا۔ گھسیٹا نے دوڑ کر سوشیل بابو کے پاؤں پکڑ لئے۔

آج صلح کی خوشی میں جلسہ تھا وقت معینہ پر لوگ جلسہ گاہ میں پہنچ گئے۔ صلح و آشتی کے حامی جوق در جوق آنے لگے۔ سوشیل بابو بھی ایک غیر معمولی اشتیاق کے ساتھ گھر سے نکلے، میدان میں تل رکھنے کو جگہ نہ تھی، دھواں دھار تقاریر ہونے لگیں، لاؤڈ اسپیکر گونجنے لگے۔ جادو بیانی کے جوہر لٹ رہے تھے آخر کو جلوس کی تیاریاں ہوئیں، طغیانی پر آئے ہوئے دریا کی طرح بازاروں میں سیلاب اُمنڈ آیا "انقلاب زندہ باد ہندو مسلم اتحاد زندہ باد" کے نعرے بلند ہوئے، خوشی کے گیت گائے جانے لگے، شرارت پسند لوگوں نے دیکھا تو آنکھوں میں کھٹک پیدا ہوئی۔ خود غرضی انگڑائیاں لینے لگی۔ لوگوں کو بھڑکایا۔ شیطانیت کی رگ پھڑکنے لگی، ہجوم پر اینٹ پتھروں کی بارش ہونے لگی، بلوہ مچ گیا، بازاروں میں سناٹا چھا گیا۔ پولیس کے گھوڑے دوڑنے لگے۔ لاٹھیاں برسنے لگیں، عوام میں چیخ و پکار ہونے لگی، شیلا نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا گھسیٹا کو بلا کر بابو جی کو ڈھونڈھ کر لاؤ گھسیٹا تیزی سے نیچے اترا، بہتے ہوئے پانی میں ڈُبہ مفقود کی تلاش ہونے لگی۔ ایک طوفان بے تمیزی بپا تھا۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی، وہ ہجوم کو چیرتا ہوا، پٹتا ہوا بابو جی بابو جی پکار رہا تھا، سوشیل بابو نے اسے دیکھا آگے بڑھ کر گھسیٹا کا ہاتھ تھاما، ایک سنسناتا ہوا پتھر تڑاخ سے سر پر آ لگا، سوشیل گھبرا کر گر پڑے گھسیٹا نے سہارا دیا، بمشکل تمام کھینچ کر باہر

لایا۔ سر سے خون بہہ رہا تھا، دونوں گرتے پڑتے گھر پہنچے، شیلا چیخ مار کر گر پڑی۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا، سوشیل پلنگ پر لیٹے ہوئے تھے گھسیٹا پٹی باندھ رہا تھا۔

"طبیعت کیسی ہے؟" شیلا بولی

"میں بہت اچھا ہوں شیلا، معمولی چوٹ آئی ہے آج نہیں کل ٹھیک ہو جائے گی۔

رات بھر بازاروں میں سناٹا رہا، پولیس گشت لگا رہی تھی۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی۔ پو پھٹتے ہی گھسیٹا کی آنکھ کھلی سائیکل سنبھالی اخبار کے دفتر پہنچا۔ فرقہ وارانہ فساد کی دلخراش خبروں سے پرچہ پُر تھا، وہ مری ہوئی آواز سے "شہر میں ہولناک فساد، غنڈوں کی شرارت" پکارتا ہوا بھاگ رہا تھا، پرچہ ہاتھوں ہاتھ بک رہا تھا۔ بازار میں ہڑتال تھی، اکّے دُکے بدمعاش بازاروں میں گھوم رہے تھے۔ گھسیٹا اخبار بیچتا ہوا ایک گلی سے نکلا، ایک نے پکڑ کر دو چار ہاتھ دیئے، اخبار چھین لئے۔ اسے بُری طرح زدو کوب کیا۔ عوام میں کھلبلی مچ گئی۔ پولیس والے دوڑ کر آئے، ہنگامہ آرائی کی صف بچھ گئی، لوگ باہم دست و گریباں ہو رہے تھے پولیس نے سسکتے ہوئے گھسیٹا کو اسپتال پہنچا دیا

سوشیل بابو بے چینی سے کروٹ بدل رہے تھے گھنٹہ نے بارہ بجائے شیلا مغموم سرہانے بیٹھی ہوئی تھی "شیلا!" وہ بولے! شیلا نے جھک کر سوشیل بابو کو دیکھا "گھسیٹا ابھی تک نہیں آیا؟

"کہیں آتا ہی ہوگا" وہ بولی سوشیل خاموش ہوگئے۔ کانوں میں دلخراش صدائیں آنے لگیں، فساد کی بھڑکتی ہوئی آگ گلی کوچوں میں پھیل گئی۔ لوگ کواڑ بند کئے گھروں میں دبک رہے تھے۔

سوشیل ایک انگڑائی لے کر اٹھے "میں اسے لیکر آؤنگا"؛

ہائے اس حال میں جا رہے ہو" شیلا نے کہا "تو کیا ہوا، سر زخمی ہے، ہاتھ پاؤں تندرست ہیں، جانے بیچارے پر کیا بیت رہی ہوگی"۔ وہ لڑکھڑاتے ہوئے نیچے اترے، کیواڑ کھول کر چاروں طرف دیکھا، ایک جست لگا کر ہجوم میں گھس گئے۔ کھوئی نظروں سے گھسیٹا کو تلاش کر رہے تھے انھیں کیا معلوم کہ گھسیٹا کہاں ہے ۲ گھنٹہ کی مسلسل جستجو کے بعد وہ بے نیل مرام گرتے ہوئے گھر آئے۔ مایوس ہو کر کھاٹ پر لیٹ گئے۔ زخمی سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا، بدن ٹوٹ رہا تھا۔

پہاڑ سا دن کٹا، شام ہوئی، شہر کی حالت قدرے سنبھل گئی، لوگ اطمینان کا سانس لینے لگے۔ سوشیل گھسیٹے کا انتظار بے صبری سے کر رہے تھے، رات اسی بے چینی میں کٹی علی الصبح اٹھے، پولیس کو اطلاع دی۔ اسپتال پہنچے، وارڈ زخمیوں سے پٹا ہوا تھا۔ فساد کی صدائے بازگشت اسپتال میں گونج رہی تھی، آنکھوں میں بے اختیار آنسو امنڈ آئے، ایک ایک مریض کو بغور دیکھتے ہوئے گھسیٹا کے پلنگ پر آئے۔ بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی، گھسیٹا نے بیمار نظریں اٹھا کر سوشیل بابو کو دیکھا جن کی آنکھوں میں آنسو کھیل رہے تھے۔

"آپ کا زخم کیسا ہے" گھسیٹا نے دھیمی آواز سے کہا۔

"تم میری تکلیف کی فکر نہ کرو تمہیں مصیبت میں دیکھکر مجھے بڑا دکھ ہوا ہے سوشیل نے کہا اور شہر کی حالت؟ "شہر میں اب امن ہے" وہ بولے "امن ہے"؟ وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا مردہ چہرے پر مسرت جھلکنے لگی، آنکھوں میں چمک کوند ہو گئی، تھوڑی دیر کے لئے درد کا احساس جاتا رہا۔

چار روز کے بعد سوشیل گھسیٹا کو گھر لے آئے، اب وہ تندرست تھا (باقی بر صفحہ ۶ کالم ۵)

امتیازی قانون کے خلاف ہندوستانیوں کا پروٹسٹ

جوہنسبرگ ۹ مئی۔ جنوبی افریقہ میں آباد ہندوستانیوں کے خلاف جو نئے نئے قوانین بنائے جا رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ انکو امداد سے محروم کیا جا رہا ہے اور انکو یوروپینوں سے الگ رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے خلاف ہندوستانیوں نے ستیاگرہ تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے لئے دھڑا دھڑ والنٹیر بھرتی ہو رہے ہیں ستیاگرہ تحریک کے لیڈر ڈاکٹر داؤد نے فرمایا کہ والنٹیروں کا کام یہ ہوگا کہ جیل جائیں۔ اور امید ہے کہ ایک یا دو روز میں اندولن شروع ہو جائے گا۔ شری ست منی لال گاندھی نے ٹرانسوال کے لیڈروں کو مطلع کیا کہ ڈربن میں بھی ستیاگرہ تحریک شروع کیا جانے والا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۹۱۳ء میں مہاتما گاندھی نے بھی جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں پر پابندیوں کے خلاف ستیاگرہ شروع کیا تھا۔ اور ان کو اس میں زبردست کامیابی حاصل ہوئی تھی۔

یونین اسمبلی میں ایشیاٹک بل پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر ملیکاویل نے کہا کہ جنرل سمٹس کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مہاتما گاندھی جی نے اپنے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ مشرقی ممالک کے باشندے داخلہ کے متعلق قوانین کے آگے ہرگز نہیں جھکیں گے۔ یہ بل ایسے وقت میں پیش کیا جا رہا ہے جب کہ لڑائی سر پر ہے اور جب کہ سلطنت کے تمام ملکوں کو ایک ساتھ ملنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے وزیر داخلہ سے درخواست کی کہ وہ بل کی پہلی دفعہ کے سوائے باقی تمام دفعات کو بل سے خارج کر دیں۔

گاندھی جی راجکوٹ جائیں گے

ہندرابن ۸ مئی۔ ایسوسی اینڈ پریس کی اطلاع ہے کہ مہاتما گاندھی نے دربار ویروالا کو تار دیا ہے جس میں اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ دربار ویروالا نے مہاتما جی کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے اور یہ درخواست کی ہے کہ وہ راجکوٹ نہ آئیں۔ مہاتما گاندھی نے راجکوٹ میں اپنی موجودگی پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ۱۲ مئی کو راجکوٹ پہنچیں گے۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر بھاگ نہیں سکتا۔ اور میرا آئندہ طریق عمل اس نئی روشنی کے مطابق ہوگا جس کو میں حاصل کرونگا۔ معلوم ہوا ہے کہ شری ڈھیبر بھائی ان دونوں ناموں کے بجائے اور ناموں پر غور کر رہے ہیں جنہیں سردار پٹیل نے پیش کیا اور جو چیف جسٹس گوئر کے فیصلہ کی رو سے رد ہو گئے۔ اسی اثنا میں راجکوٹ میں پھر تشدد کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے اور ۸ دیہاتیوں کی زمینیں ضبط کر لی گئی ہیں۔ جنپر اندولن میں حصہ لینے کا الزام تھا۔

امن کیلئے سابق شاہ انگلستان کی اپیل

ورڈن ۸ مئی۔ آج میں خود اپنی عاید کردہ خاموشی کو اسلئے توڑ رہا ہوں، مجھے یہ خطرہ صاف نظر آ رہا ہے کہ ہم ان خوفناک واقعات کو پھر دہرانے کے در پے ہیں جو کہ ۲۵ سال گذرے دیکھنے میں آتے تھے۔"

یہ ہے وہ تقریر جو ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ انگلستان نے براڈ کاسٹ کی۔ ڈیوک موصوف نے مزید فرمایا کہ میں اس وقت جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ گذشتہ جنگ کے ایک سپاہی کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں اور میری خواہش اور دعا ہے کہ بنی نوع انسان کو اس قسم کے بے رحمانہ اور تباہ کن پاگل پن کا منھ دیکھنا پڑے۔ امن ایک ایسا اہم معاملہ ہے جسکو سیاسی مسئلہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ موجودہ زمانہ کی جنگ میں قوت بدی کی فتح ہوگی۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ جگہ جگہ ہنگامہ اور فتنہ و فساد برپا ہونگے۔ جس سے سب کو پریشانی ہوگی۔ آخر میں آپ نے اپیل کی کہ اس قسم کے مکروہ پروپیگنڈا کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے۔ جس سے لوگوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

لڑائی میں امداد کرنے کا وعدہ

لندن ۸ مئی۔ مسٹر ولیم سیڈس برطانی سفیر مقیم ماسکو نے آج سہ پہر روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹو سے ملاقات کی۔ اور برطانیہ، فرانس اور روس کے درمیان متحدہ محاذ کے متعلق روس کی تجویزوں کا جواب انکے حوالہ کیا۔ ان کے درمیان تقریباً ۴۰ منٹ تک بات چیت ہوئی۔ یہاں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ نے مندرجہ ذیل جوابی تجویزیں پیش کی ہیں (۱) روس اپنی سرحد پر واقع تمام ریاستوں کے ساتھ انفرادی حیثیت سے گارنٹی کرے (۲) اگر گارنٹی کے اعلان کرنے سے لڑائی چھڑ جائے تو برطانیہ روس کی امداد کرے گا۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ کو حکومت روس نے یقین دلایا ہے کہ موسیو لٹوف کے استعفیٰ دینے سے روس کی غیر ملکی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اخبار ٹائمز کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ گذشتہ چند روز میں حکومت روس کے رویہ میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ اتحاد کی تجویز کو ٹھکرایا نہیں جا رہا ہے لیکن حکومت روس کا کہنا ہے کہ اول ضرورت کا کام ہونا چاہیئے۔ حکومت روس کے خیال میں اول ضرورت کا کام مشرقی یورپ کا تحفظ ہے۔ برطانیہ اور فرانس بیشتر ہی یہ اعلان کر چکے ہیں کہ اگر پولینڈ، رومانیہ اور یونان کی آزادی کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہوا تو وہ فوراً ہی اسکی امداد کے لئے کود پڑیں گے۔ ترکی کے ساتھ بھی ان کا سمجھوتہ ہو چکا ہے اب سوال یہ ہے آیا روس بھی یہ اعلان کرنے کو تیار ہے کہ وہ پولینڈ اور رومانیہ کی امداد کرے گا جبکہ اس سے درخواست کی جائے گی۔ اگر روس نے اس قسم کا وعدہ کر لیا تو برطانیہ اور فرانس واضح الفاظ میں یہ اعلان کر دیں گے کہ روس کو تنہا نہیں چھوڑا جائیگا

پولینڈ سے جرمنوں کی ہجرت

برلن ۸ مئی۔ جرمن خبر رساں ایجنسیوں کا بیان ہے کہ پولینڈ میں جرمنوں پر مظالم بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جسکی وجہ سے جرمن لوگ پولینڈ سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، حکومت پولینڈ کے خلاف سنگین الزامات لگائے جا رہے ہیں۔

ایک جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ میرالزوارڈ کے قریب ایک کیمپ کھول دیا گیا ہے۔ جہاں ان لوگوں کو پناہ دی جائے گی۔ تاوقتیکہ پرشیا میں ان کے لئے روزگار کا کوئی ٹھکانہ نہ کیا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ ماہ اپریل میں پولینڈ سے ۲۶۱ اشخاص میرالزوارڈ پہنچ چکے ہیں اور ۲۸ اپریل کو جب کہ ہٹلر نے تقریر کی تھی مزید ۱۰۰ اشخاص اور بچے پولینڈ سے جرمنی آ چکے ہیں۔ جرمن اخباروں کا بیان ہے کہ پولینڈ کے مسلح باشندے جرمنوں پر حملے کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جرمنی جب کبھی کسی ملک پر قبضہ یا حملہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو جرمن اخبارات پیشبندی کے طور پر اس کے خلاف پروپگنڈا شروع کر دیتے ہیں۔

اسپین نے لیگ کو خیرباد کہہ دیا

برگوس ۹ مئی۔ اسپین بین الاقوامی لیگ سے علیحدہ ہو گیا ہے۔

دلتوں کیلئے حکومت یوپی کی کوشش

لکھنؤ ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔ پی گورنمنٹ دلت جاتیوں کی بہتری کے لئے ایک اسپیشل افسر مقرر کرنے والی ہے۔ وزیر اعظم نے گذشتہ بجٹ کی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ ۲ ہزار روپیہ کی رقم دلت جاتیوں کی بہتری کے لئے رکھی گئی ہے۔ یہ رقم ان کی تعلیم اور صحت صفائی کی سہولتوں کے لئے صرف ہوگی یہ افسر دلتوں کی شکایتوں کا جائزہ لے گا اور انھیں جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کرے گا۔

حکومت ہند اور حکومت برما میں خط و کتابت

رنگون ۷ مئی۔ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ہندوستانیوں کے برما میں آباد ہونے کے متعلق حکومت برما سے خط و کتابت کر رہی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ سب سے پہلے یہ طے کیا جائے گا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جائے۔ اس کے بعد ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے گی۔

گرجہ گھروں کی جائداد پر قبضہ

لندن ۸ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت جرمنی نے تمام گرجہ گھروں کی جائداد اپنے قبضہ میں لے لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر اس کے لئے جرمنی کے لاٹ پادری کی منظوری حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر منظوری مل گئی تو بہتر ہے ورنہ بغیر منظوری کے ہی قبضہ کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ہر ہٹلر سے لارڈ پادری سے ملاقات کی۔

سلاوکیا کی تقسیم

لندن ۶ مئی۔ جرمنی کے وزیر خارجہ ہر وان ربن ٹروپ اور اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو کے درمیان سلاوکیہ کو جرمنی اور ہنگری میں تقسیم کرنے کے بارے میں غور ہوگا۔

برطانیہ سے نکال دیا گیا

لندن ۵ مئی۔ جن نازی لیڈروں کو حال میں برطانیہ سے نکال دیا گیا ہے۔ ان میں جرمن وائس قنصل مقیم مانچسٹر ہر ارنسٹ ہرلین شامل ہیں۔ دارالعوام میں سر سیموئل نے بیان کیا اب تک ۹ جرمنوں کو نکالا جا چکا ہے۔

برلن سے اطلاع ملی ہے کہ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کی سکریٹری مس بربراہمن کو ۱۴ روز کے اندر جرمنی سے نکل جانے کا حکم دیدیا گیا ہے کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی۔ یہ پہلی عورت ہے جسکو نکالا گیا ہے۔

ڈاکٹر کاٹجو قایمقام وزیر اعظم ہونگے

الہ آباد ۵ مئی۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف یوپی قایم مقام وزیر اعظم ہونگے جبکہ خرابی صحت کی وجہ سے رخصت پر جائیں گے۔ پنت جی کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور آپ کو ڈاکٹروں نے طویل عرصہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ خیال ہے کہ پنت جی چار ماہ کی رخصت لیں گے۔

تقریروں کی رپورٹ لی جائیگی

غازی آباد ۵ مئی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالآخر فرقہ پرست لیڈروں کی مجنونانہ تقریروں نے حکومت یوپی کو یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اس قسم کے لیڈر پبلک کے روبرو جو تقریر کریں۔ انکی رپورٹ لی جائے۔ تاکہ شر انگیزوں کو سزا دی جا سکے۔ کہا جاتا ہے کہ صوبہ کے امن وامان کی خاطر حکومت زائد خرچہ برداشت کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔

نو خاندانوں کا صفایا

لاہور۔ موضع گوپال پور کے ۹ خاندانوں کا ڈاکوؤں نے صفایا کر دیا اور مال و اسباب لیکر فرار ہو گئے۔ ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے پولیس نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کا انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

مہاتما جی پھر راجکوٹ کی موجہ کو

راجکوٹ ۹ مئی۔ دربار ویروالا کو اپنے تار کے جواب میں مہاتما گاندھی کا مندرجہ ذیل تار موصول ہوا ہے "آپ کا تار موصول ہوا۔ میں نے اپنے ریاستی پرشد کے کارکنوں کے متعلق آپ کے بیانات پر مبنی کہے تھے۔ مگر یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ آپ نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ میں ہز ہائینس کے بانے بغیر راجکوٹ نہ آئیں۔ اس سے مجھے حقیقتاً تکلیف پہونچی ہے میں اپنے ساتھیوں کو تنہا نہیں چھوڑ سکتا۔ آپ مجھ سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ میں اپنی نئی روشنی کو تمام متعلقہ لوگوں کے فائدہ کے لئے استعمال کرونگا۔ میں ۱۲ مئی کو ضرور راجکوٹ پہونچ جاؤنگا۔ یہ تار پروپگنڈے کے لئے نہیں بلکہ دوستانہ طریق پر بھیجا جا رہا ہے۔

کانگریس کے پاس کوئی فوج نہیں

بنارس ۱۰ مئی۔ کل شام کو سردار پٹیل نے ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے تقریر کی جس میں آپ نے کہا کہ موجودہ فضا حکومت کو الٹی میٹم دینے کی نہیں ہے۔ کانگریس کے پاس کوئی فوج نہیں ہے اسکی طاقت ستیہ اور اہنسا میں ہے اور کانگریسی انسٹی ٹیوشن میں جھگڑے بے قاعدگیاں اور بدعنوانیاں ہیں۔ ملک میں تشدد بڑھ گیا ہے۔ برطانی ہند میں بھی اور دیسی ریاستوں میں بھی ہر جگہ ہندو مسلم بلوے ہو رہے ہیں۔ ایسی حالت اور ایسی فضا میں یہ نادانی کی انتہا ہے کہ حکومت کو الٹی میٹم دینے کی بات کی جائے۔ یہ وقت ستیاگرہ کے چلانے کا نہیں ہے۔ اگر اس وقت ستیاگرہ اندولن شروع کیا گیا تو ملک میں بدنظمی پھیل جائیگی ہم کمزور ہیں اگر ہم نے الٹی میٹم دیدیا۔ اور ناکامیاب رہے تو یہ ہماری بے عزتی ہوگی۔ سردار موصوف نے کہا کہ کانگریسی انسٹی ٹیوشنوں کو پاک کیا جائے اور کانگریسی آئین میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں کہ کانگریسی انسٹی ٹیوشنوں میں صرف اچھے سے اچھے کارکن کے نوی[?] رہ سکیں۔ اسی سے کانگریس کو تقویت حاصل ہوگی۔

سائنیور مسولینی کی تقریر

روم ۹ مئی۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ سپریم کونسل کا اجلاس پلازو ونزیا میں زیر صدارت سائنیور مسولینی منعقد ہوا جس میں ان تدبیروں پر غور کیا گیا۔ جس سے فوج کو بالکل تیار کیا جا سکے۔ آج کی میٹنگ میں پرنس آف پیڈمونٹ۔ مارشل بڈرگ لیو۔ مارشل گزیانی اور جنرل لیبرانی چیف آف جنرل اسٹاف بھی موجود تھے۔

آج کی فوجی پریڈ کے بعد اپنے محل کے بارجہ پر سے تقریر کرتے ہوئے سائنیور مسولینی نے کہا کہ اس میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ ہمارے ہتھیاروں کی طاقت بہت بڑی ہے لیکن اُس سے مضبوط ہمارے عزم کی طاقت ہے اور جب وقت آئیگا ہم ثابت بھی کر دیں گے۔

آج پریڈ میں ۲۵ ہزار اشخاص نے حصہ لیا۔ شاہ اٹلی سائنیور مسولینی اور جنرل ون براچش بھی موجود تھے۔

لکھنؤ میں شیعہ سُنی تصادم

لکھنؤ ۹ مئی۔ تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں آج ۷۵ شیعہ گرفتار ہوئے ہیں۔ ان میں سید وزیر حسن بھی شامل ہیں۔ گرفتاریوں سے پہلے سید وزیر حسن کی صدارت میں شیعہ اسٹوڈنٹ فیڈریشن کا ایک جلسہ ہوا جس میں ستیاگرہ کرنیکا فیصلہ کیا گیا۔ سر وزیر حسن نے طالب علموں کو مشورہ دیا کہ وہ سچ اور انصاف کی خاطر عدم تشدد کی پابندی کرکے جنگ کریں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ شیعہ حسین آباد کے امام باڑے سے تبرا پھینکتے ہوئے نکلے سنیوں نے اس پر ...

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳

دوسرے روز اخبار لینے چلا تو شیلا نے کہا،

"کہاں جا رہے ہو"؟

"اخبار بیچنے"

"اخبار بیچو گے"؟

"ہاں ہو جی"؟

"پہلے کچھ کسر رہ گئی ہے جو اب پوری کرنے جا رہے ہو۔ بھول گئے ہو پہلے واقعات، اخباروں نے کیا گل کھلایا ہزاروں کا خون بہا۔ خود بیٹے، دوسروں کو جو کھوں میں ڈالا، چولہے میں جائیں یہ اخبار! ہو جی اس میں اخبارات کا کیا قصور، دنیا احمق ہے جو ایک دوسرے کی دوکھی ہے"۔

"یہ ساری آگ اخباروں کی لگائی ہوئی ہے"؟

"آپ غلطی پر ہیں اخبار ہماری رہنمائی کرتا ہے ملک کی سب سے بڑی خدمت سرانجام دیتا ہے۔ ملک کی سیوا کے لئے اگر جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑے تو کم ہے۔ ہمارا خون رائیگاں نہیں جائیگا ہم ایک دن متحد ہونگے، دنیا ہماری یگانگت پر رشک کریگی وہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا۔

سوشیل بابو مسکرا رہے تھے، شیلا حیران کھڑی تھی، اسکی نظریں گھیسٹا کا تعاقب کر رہی تھیں

سری گورو سنگھ سبھا کانپور کا سالانہ انتخاب

سری گورو سنگھ سبھا کانپور کا سالانہ انتخاب مورخہ ۵ مئی کو انجام پایا۔ اور حسب ذیل عہدیداران اتفاق رائے سے منتخب کئے گئے۔

(۱) سردار امانند سنگھ صاحب بل اوز صدر

(۲) سردار نرنجن سنگھ صاحب نائب صدر

(۳) سردار تیجا سنگھ صاحب جنرل سکرٹری

(۴) سردار سرن سنگھ صاحب اسسٹنٹ سکرٹری

(۵) بابو ہربلاس رلنے صاحب خزانچی

روپل سنگھ پبلسٹی انچارج

اتحاد ملت اور مزدور

مجلس اتحاد ملت کانپور حسب طرح گذشتہ ملہ ہڑتالوں میں اپنے نصب العین دفعہ نمبر ۱۰ کسانوں مزدوروں کی پست حالت کو بلند کرنا اور ان میں بیداری پیدا کرنا کے بموجب نیلی پوش مجاہدین کے ہمراہ شب و روز کوشش کرکے مزدوروں کی ہرممکن مدد کی تھی اسی طرح اس دفعہ بھی وکٹوریہ مل مزدوروں کی ہرممکن مدد کرنے کو تیار ہے لہذا تمام نیلی پوش کو مزدوروں کو کامیاب بنانے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے اور جنرل کے حکم ملتے ہی اپنے سرداروں کی سرکردگی میں پرامن ڈیوٹی کو انجام دینا چاہیئے۔ ڈیوٹی پر رہنے والے سرداروں اور رضاکاروں کو جنرل کرنل دفتر سے بیج ملیں گے۔

سولہ ہوائی جہاز ہندوستان میں

کراچی ۹ مئی۔ انگلستان سے ہوائی جہاز کی ۱۶ مشین بذریعہ اسٹیمر (بحری جہاز) کراچی بندرگاہ پر پہنچی ہیں۔ رائل ایر فورس ڈپو میں ان مشینوں کو کمل جہازوں کی شکل میں تعمیر کیا جائے گا۔ یہ جہاز لڑائی کے زمانہ میں ہندوستان میں کام کریں گے اور سرحد پر بھی استعمال کئے جائیں گے۔ یہ معلوم نہیں کہ آیا اس طرح کی اور بھی مشینیں منگائی گئی ہیں۔

بہار کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کا تقرر

پٹنہ ۱۰ مئی۔ راجندر پرشاد نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی آئندہ میٹنگ تک کے لئے بہار پارلیمنٹری کمیٹی کا تقرر کر دیا ہے تاکہ وہ ضروری کارروائی کرے

ترکی اور برطانیہ کا سمجھوتہ

استنبول ۶ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ اور ترکی کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ مکمل اتفاق کے بعد ختم ہو گئی ہے۔

سردار پٹیل کی تقریر

بندرابن وچمپارن۔ ۸ مئی "لوگ مجھے ہٹلر کہتے ہیں لیکن میں آپ لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے گاندھی جی سے بڑا ہٹلر آج تک نہیں دیکھا"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جن میں سردار پٹیل نے کل آل انڈیا سیوا سنگھ کے اجلاس کے آخری دن تقریر کی۔ انہوں نے حال کے اُن واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے جو کہ کانگریس میں ہوئے ہیں اپنی پوزیشن کی وضاحت کی اور مختلف نکتہ چینیوں کا جواب دیا جو اخباروں میں یا اخباروں کے باہر کی گئی ہیں۔ انھوں نے راجکوٹ کے حالات کا بھی ذکر کیا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا "لیکن میں مہاتما گاندھی کو اثر رسوخ اپنے اتقاء پریم اور صبر کی وجہ سے حاصل ہے یہی ان کے اور جرمنی کے ہٹلر کے درمیان فرق ہے۔ مہاتما گاندھی اور دیگر آدمیوں میں اتنا زیادہ فرق ہے کہ مہاتما گاندھی عوام کے واحد لیڈر ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں آیا ہم ان کے ساتھ کام کرنے کے اہل ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے ان کا اعتماد حاصل کر لیا ہے اور نکتہ چینیوں کی شکل میں انھیں جو کچھ بھی گوارا کرنا پڑا ہے وہ دراصل ہماری کوتاہیوں کی وجہ ہے لیکن ملک میں اور کوئی لیڈر ایسا نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی سرکردہ کیوں نہ ہو جو کہ ان کے بغیر اپنا کام چلا سکے بڑے سے بڑا لیڈر بھی ان کے اشتراک عمل کا خواہشمند رہتا ہے

کانگریس کے تمام طبقوں کو متحد ہونے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے سردار پٹیل نے کہا۔ کانگریس کو ایک مضبوط جماعت بنانے کے لئے تمام طبقوں میں اتحاد ہونا ضروری ہے لیکن مجھے اسوقت اتحاد نظر نہیں آرہا ہے یہی وجہ ہے کہ بابو راجندر پرشاد تک اپنے کو اتنا مضبوط نہیں سمجھتے کہ وہ کانگریس کی صدارت کے بار کو اٹھا سکیں۔ خود اپنے صوبہ میں بھی وہ اپنے کو اتنا مضبوط نہیں خیال کرتے جتنا کہ وہ پہلے خیال کرتے تھے۔ ان سب کی وجہ صرف ایک ہی ہے وہ یہ کہ ہمارے درمیان آپس میں تفرقہ بڑا ہوا ہے

فارورڈ بلاک کانگریس میں انقلاب پسند ذہنیت پیدا کریگا

سبھاش بابو اپنی پارٹی کے پروگرام کی وضاحت میں

کلکتہ ۸ مئی۔ سبھاش بابو نے آج شام کو ہوڑہ میں ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ بتایا کہ فارورڈ بلاک میں اور کانگریس کے دفتری بلاک میں یا کسی اور گروہ میں جو کہ کانگریس کے اندر ہو کیا فرق ہے۔ آپ نے کہا۔ ان میں دو طرح کا فرق ہے۔ اول تو یہ کہ فارورڈ بلاک اصلاح پسند یا اعتدال پسند ذہنیت کے ساتھ نہیں بلکہ انقلاب پسند ذہنیت کے ساتھ موجودہ کانگریس کے پروگرام پر عملدرآمد کرنا چاہتا ہے۔ دوم یہ کہ وہ اپنا علیحدہ ترقی پسند پروگرام رکھتا ہے جسے وہ آزمائے گا۔ اور کانگریس کو یہ بھی ترغیب دے گا! کہ وہ بھی اُسے قبول کرلے۔ اس ترقی پسند پروگرام کا مقصد یہ ہوگا کہ ہندوستان کے لئے جلد آزادی حاصل کی جائے۔

موجودہ پوزیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے سبھاش بابو نے کہا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ کچھ دنوں سے ہمارے اندر آئین پسندی کا رجحان پیدا ہو گیا ہے اور جب سے کانگریسی کارکنوں نے کئی صوبوں میں وزارت قبول کی ہے تب سے یہ رجحان اور بھی ترقی کر گیا ہے۔

فارورڈ بلاک کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ اول تو کانگریس کے موجودہ پروگرام کو زندہ اور انقلاب پسند بنانے کی کوشش کرے گا۔ اور دوئم وہ ہمہ گیری ایجی ٹیشن اور ترقی پسند اور انتہا پسند پروگرام کے ذریعہ ملک کو آزادانہ جدوجہد کے لئے تیار کرے گا۔ اس پروگرام کو کانگریس کے روبرو دسمبر میں پیش کیا جائیگا۔ اگر ابھی سے ضروری پروپیگنڈا اور ایجی ٹیشن شروع ہو گیا اور یہ محسوس کیا گیا کہ ہماری پارلیمنٹری منسٹری مزید ترقی کرنے یا آگے قدم بڑھانے کے نااہل ہے تو ممکن ہے کہ ہمیں اُسے توڑ دینا پڑے اور ہم پھر تحریک عامہ اور اجتماعی ستیہ آگرہ کا طریقہ اختیار کریں۔ ہمیں آئندہ جدوجہد کے لئے تیار رہنا چاہئے اور اپنی تیاری گو ابھی سے شروع کر دینا چاہئے۔ ہمیں اسی خیال کو پیش نظر رکھ کر کام کرنا چاہئے۔

بدقسمتی سے کانگریس ہائی کمانڈ اور اس کے ساتھی اس معاملہ میں ہم سے اتفاق نہیں رکھتے تری پوری کانگریس کے موقعہ پر انھیں جنگ کے خطرہ اور آزادی کی جدوجہد کے لئے تیاری کرنے کی ضرورت کا اسقدر خیال نہیں تھا۔ جتنا کہ اس کلاز کو پاس کرانے کا جو کہ پنت پر حملہ سے تعلق رکھتا تھا۔ انھیں اپنے ذاتی وقار کو بڑھانے کی زیادہ فکر تھی۔ بہرحال ہمیں اس کی فکر نہیں کرنا چاہیے اور اس کے لئے تیار رہنا چاہیے

سبھاش بابو کی تقریر ختم ہونے کے بعد چیرمین ہاوڑہ میونسپلٹی نے یہ اعلان کیا کہ ہاوڑہ کے باشندوں نے ۲۵۰۰ روپیہ سبھاش بابو کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے جمع کئے ہیں تاکہ وہ اپنے پروگرام کو آگے بڑھا سکیں۔

افسر محکمہ دیہات سدھار یوپی

دیرہ دون میں نمائش کا معائنہ

دیرہ دون ۸ مئی۔ کل شام کو محکمہ دیہات سدھار گورنمنٹ یوپی کے افسر اعلیٰ مسٹر این بی چترویدی یہاں تشریف لائے۔ شام کے وقت انھوں نے مسٹر خورشید لال۔ مسٹر ایس۔ داس اور مسٹر بی پرشاد ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ محکمہ دیہات سدھار کے ہمراہ سودیشی نمائش کا جو پریڈ گراؤنڈ میں ہو رہی ہے معائنہ کیا۔ آپ نمائش کی کامیابی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ محکمہ دیہات سدھار اور صنعتی اسٹالوں کے گرد وہ بہت بھیڑ بھاڑ رہتی ہے۔ محکمہ حفظان صحت بھی بہت اچھا اور مفید کار کر رہا ہے۔ شام کے وقت میجک لینٹرن اور فلم کے ذریعہ نیز لیکچروں کے ذریعہ بہت مفید معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

روس کی گارنٹی

بخارسٹ ۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ جس قسم کی گارنٹی برطانیہ نے اور فرانس نے رومانیہ اور یونان سے کی ہے۔ اسی قسم کی گارنٹی روس نے اپنی مغربی سرحد پر واقع تمام چھوٹے چھوٹے ملکوں سے کرنے کی پیش کش کی ہے۔

شہنشاہ جاپان سے مہاراجہ کپور تھلہ کی ملاقات

ٹوکیو ۸ مئی۔ آج شہنشاہ جاپان نے مہاراجہ کپور تھلہ اور اُن کے صاحبزادے کو شرف ملاقات بخشا۔ سر رابرٹ کریگی بھی ان کے ہمراہ تھے۔

ہر ہٹلر کو دنداں شکن جواب

وارسا ۵ مئی۔ پولینڈ کے وزیر خارجہ کرنل بیک نے آج صبح پارلیمنٹ میں ہر ہٹلر کی اس تقریر کا جواب دیا جس کے ذریعہ ہر ہٹلر نے پولینڈ کے روبرو چند مطالبات پیش کئے تھے کرنل بیک کی اس تقریر کا تمام دنیا میں بڑی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ کرنل بیک نے فرمایا کہ گذشتہ چند ماہ کے اندر بین الاقوامی صورت حالات مجموعی طور پر اتنی کمزور ہوگئی ہے کہ اس کے اثرات پولینڈ کی سرحد تک پہونچ گئے ہیں آپ نے مزید فرمایا کہ بہت اہم واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ اس سے میرا مطلب پولینڈ اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ سے ہے۔ برطانیہ اور پولینڈ کسی قسم کا جارحانہ ارادہ نہیں رکھتے۔ لیکن دونوں ممالک بین الاقوامی زندگی کے چند اصولوں کی رکشا کرنے کے لئے تہیہ کر چکے ہیں۔ ہر ہٹلر نے برطانیہ اور پولینڈ کے درمیان معاہدہ کو ایک بہانہ قرار دیکر پولینڈ کے ساتھ جرمنی کا غیر جارحانہ معاہدہ اپنی مرضی سے ترک کر دیا ہے، چونکہ اس معاہدہ کے ذریعہ ہماری پالیسی کی آزادی پر پابندی لگانے اور یک طرفہ مراعات طلب کرنے کے رجحانات پیدا ہو گئے تھے۔ اس لئے اس کی اصل نوعیت تو پہلے ہی ختم ہو چکی تھی جرمنی نے اس معاہدہ کو برطانیہ یا پولینڈ سے مشورہ کئے بغیر ہی ترک کر دیا ہے۔ آپنے مزید کہا کہ لندن سے واپس آنے پر میں نے جرمنی سفیر کو مدعو کیا تھا مگر وہ آج تک نہیں آیا۔ اگر پولینڈ کے ساتھ معاہدہ سے جرمنی کا یہ مطلب تھا کہ پولینڈ کو الگ تھلگ کر کے رکھا جائے تو پولینڈ اس کے مقصد کو کبھی منظور کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ ڈینزگ کا جہاں تک تعلق ہے وہاں جرمنوں کی اکثریت ہے لیکن اسکو فارغ البالی اور ذریعہ معاش کا دارومدار پولینڈ پر ہے۔ ہم ڈینزگ میں اپنی بحری پالیسی اور بحری غیر ملکی تجارت کے حقوق پر مضبوطی سے اٹل ہیں۔ اور جہاں تک کوریڈر (وہ خطہ جہاں جرمنی ریلوے لائن نکالنا چاہتا ہے) کا تعلق ہے ہم نے سڑک کے ذریعہ باربرداری کی سہولت دینا تجویز کیا تھا لیکن اس علاقہ پر اپنی بالادستی میں کمی کرنے کی ہم کوئی وجہ نہیں سمجھتے۔ جرمنی ان معاملات میں یک طرفہ مطالبات مانگ رہا ہے۔

میری اسکیم سے مستقل اتحاد قائم ہوجائے گا

ڈاکٹر سید عبد اللطیف کا بیان

ڈاکٹر سید عبد اللطیف نے جو کہ ہندوستان کو ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں تقسیم کرنے اور پھر اُن کا علیحدہ علیحدہ فیڈریشن قائم کرنے کی اسکیم پیش کر چکے ہیں اور جس پر کہ مسلم لیگ کی ایک اسپشل کمیٹی مسٹر جناح کی زیر صدارت غور کر رہی ہے۔ مندرجہ ذیل بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں اُن نکتہ چینیوں میں سے خاص خاص کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جو کہ اسکیم کے خلاف کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر عبد اللطیف فرماتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر نکتہ چینیاں اسکیم کی خاص دفعات کا غلط مطلب سمجھنے یا اُن کے متعلق غلط فہمی ہونے کی وجہ سے کی گئی ہیں۔ ہندو نیشنلسٹ پریس نے یہ چلانا شروع کر دیا ہے کہ اس اسکیم کے ذریعہ ہندوستان کو تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یہ حقیقت سے کہیں دور ہے اسکیم کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہندوستان کے اتحاد کی بنیادوں کو حقیقی بنا کر اسے مستقل صورت دی جائے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ بابتہ ۱۹۳۵ء میں درج شدہ آئین کی بجائے ایک ایسے آئین کا مسودہ تجویز کیا گیا ہے کہ تمام ملک کو اور زیادہ جلسہ سیاسی آزادی کے قریب پہونچا دے گا لیکن بحث میں اس خاص مقصد کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اس اسکیم کا آدرش پاکستانی اسکیم کے آدرش سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ جو کہ کسی حد تک سر محمد اقبال مرحوم کے نام سے وابستہ تھی اور جسے لیگی حلقوں میں اس بنا پر نامنظور کیا جا چکا ہے کہ وہ بہت زیادہ خطرناک ہے اور اس کے نتیجے کے طور پر ملک دو آزادانہ علاقوں میں تقسیم ہو جائیگا۔ دوسری جانب میری اسکیم ملک کو متحد رکھے گی۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ فرانس یا انگلینڈ جیسی یک رنگ قوم پیدا کی جائے جو کہ ناممکن ہے بلکہ ایک ایسی قوم پیدا کی جائے جس کا مقابلہ کناڈا یا سوئزرلینڈ کی قوم سے کیا جا سکے جہاں مختلف قومیں اور مختلف زبانیں تمدنی اعتبار سے علیحدہ یک رنگ علاقوں میں نشوونما پاتی ہیں۔ قوم پرست ہندوؤں کو تمدنی علاقوں میں ہندوستان کو منقسم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ کانگریس کا بھی آدرش ہے۔ کانگریس کے آدرش میں اس اسکیم میں صرف اتنا سا فرق ہے کہ کانگریس تو مسلمانوں کو تمدنی آزادی نہیں دیتی۔ اور اس اسکیم کے ماتحت ہر ایک تمدنی عنصر کو خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان آزادی دی گئی ہے علاوہ بریں۔ وہ ہندو مسلم مسئلہ کو مستقل طور پر حل کرتی ہے۔ اور ایسے حالات پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کے تحت نہ ہندوؤں کو مسلمانوں پر نہ مسلمانوں کو ہندوؤں پر غلبہ حاصل ہو سکے گا۔ اس اسکیم کی محض اس لئے مذمت نہیں کرنی چاہئے کہ اُسے مسلم لیگ کے کہنے سے بنایا گیا ہے لہذا میں ملک کے ہر ایک لیڈر سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس اسکیم کے خاص خاص دفعات پر غور کرے۔

نو خاندانوں کا صفایا

لاہور ۶ مئی۔ موضع گوپال پور کے ۹ خاندانوں کا ڈاکوؤں نے صفایا کر دیا اور مال و اسباب لے کر فرار ہو گئے ڈاکوؤں کی گرفتاری کے لئے پولیس نے ڈیڑھ ہزار روپیہ کا انعام دینے کا اعلان کیا ہے۔

ڈاکٹر کاٹجو وزیر اعظم ہونگے

الہ آباد ۵ مئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف یو۔پی قائمقام وزیر اعظم ہونگے جبکہ خرابی صحت کی وجہ سے رخصت پر جائیں گے۔ پنت جی کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور آپ کو ڈاکٹروں نے طویل عرصہ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ خیال ہے کہ پنت جی چار ماہ کی رخصت لینگے۔

متحدہ قومیت کا نشان

کلکتہ (بذریعہ ڈاک) کانگریس کا جھنڈا ہندوستان کے تمام فرقوں اور تمام شدنوں کا نشان ہے۔ اور اس کی عزت برقرار رکھنے کے لئے ہمیں جتنی بھی قربانی کرنی پڑے تھوڑی ہے" وہ موثر الفاظ میں اس تقریر کی تمہید میں جو ڈاکٹر سیف الدین کچلو صدر پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی نے کل صبح آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پنڈال میں قومی جھنڈا لہراتے ہوئے کی۔

ریڈیو اسٹیشن کے ڈائرکٹروں کی کانفرنس

بمبئی ۴ مئی۔ آج یہاں براڈکاسٹنگ کے کنٹرولر مسٹر فیلڈن کی زیر صدارت آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن کے ڈائرکٹروں کی آٹھویں سہ ماہی میٹنگ ہوئی۔ جس میں علاوہ دیگر خانگی معاملات کے ہندوستان کے لئے ایک مشترکہ جھنڈا اپنانے کے سوال پر غور کیا گیا۔

توقع کی جاتی ہے کہ کانفرنس تقریباً ایک ہفتہ تک جاری رہے گی۔ اس کے ایجنڈا میں ۱۳۲ مدیں درج ہیں محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل بھی کل کانفرنس میں شریک ہونگے جبکہ ہوا چوروں کے سوال پر غور کیا جائیگا۔

۴۸۷ دیہات کے نمائندوں کی کانفرنس

راجپورہ ۴ مئی۔ ریاست پٹیالہ کے ۴۸۷ دیہات کے کاشتکاروں کے نمائندگان کی کانفرنس میں متعدد تجویزیں پاس کی گئیں۔ اور مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے پرزور درخواست کی گئی کہ وہ مذکورہ بالا دیہات کے ان کاشتکاروں کو مالک زمین قرار دیدیں جن کا زمین پر قبضہ ہے علاوہ اس ریاست کے مجوزہ لیجسلیٹو اسمبلی میں کاشتکاروں کے حقوق سے کی گئی لاپرائی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور قلعہ حکمان کے فائرنگ کے سلسلہ میں سزایاب مجرمان کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

مسٹر جیکل پریوی کونسل میں

لندن ۵ مئی۔ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے نئے ممبر مسٹر جیکل نے آج صبح پریوی کونسل کی میٹنگ میں حلف وفاداری اٹھایا ہے

ملک معظم کنیڈا روانہ ہوگئے

لندن ۷ مئی۔ ملک معظم شاہ جارج ملکہ معظم الزبتھ کے ساتھ کل سہ پہر کنیڈا کے تاریخی دورہ پر روانہ ہو گئے۔ ٹھیک دو بجے "ایمپرس آف آسٹریلیا" نامی جہاز ملک معظم کو لیکر پورٹس متھ سے روانہ ہو گیا۔ جب جہاز روانہ ہوا ایک بڑے ہجوم نے تالیاں بجا کر ملک معظم کو الوداع کہا۔

روانگی سے قبل وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین اور کیبنٹ کے دیگر ممبروں نے ملک معظم سے ملاقات کی

ملک معظم نے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس سے بہت دیر تک گفتگو کی۔

ملک معظم کی روانگی کو محل اور والڈرطلوبیں بذریعہ ٹیلی فون دیکھا گیا۔

فلم ایکٹرس کیلئے دیوانگی

بتر پور ۴ مئی۔ آج عدالت میں ایک نوجوان شخص کی زہر کھا کر خودکشی کرنے کی کوشش کا جب مقدمہ پیش ہوا تو صفائی کے وکیل نے بیان کیا۔ کہ ملزم مقامی سینما میں ایک فلم ایکٹرس کی تصویر دیکھکر اس پر فریفتہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے عشق میں دیوانہ وار اس قسم کی حرکتیں کی تھیں۔ صفائی کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی کہ ملزم نے بہت تھوڑی مقدار میں زہر کھایا تھا جو ہلاک کر دینے کے لئے کافی نہ تھا اور اس کا محض مقصد یہ تھا کہ وہ والدین پر اپنے جذبات ظاہر کر سکے تاکہ ایکٹرس کے مقابلہ کی دوسری حسین و جمیل دوشیزہ سے اس کی شادی کر دی جائے۔ کافی شہادت نہ ملنے کی وجہ سے عدالت نے ملزم کو بری کر دیا۔

—— استنبول ۴ مئی اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ اور ترکی کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی وہ مکمل اتفاق کے بعد ختم ہو گئی ہے۔

صوبہ بنگال کی خبریں

محکمہ صنعت وحرفت

تعلیم یافتہ نوجوانان بنگال کی بیکاری اور بیروزگاری کو دور کرنے کے لئے محکمہ صنعت وحرفت بنگال میں دھاتی برتن بنانے کی تعلیم ومشق مفت دی جائے گی. مختلف دھاتوں کو ملاکر برتن بنانا. جدید اصول صنعت کی روشنی میں اور کا درس دیا جائے گا.

اس کے لئے ایک نئی جماعت تیار کی جائیگی اس کا کورس ۸ ماہ میں ختم ہوگا. انڈسٹریل ریسرچ لیبارٹوری. کنال ساوتھ روڈ، انٹالی، کلکتہ میں جماعت ہوا کرے گی.

۸ مئی سے قبل اس جماعت میں داخل ہونے کے لئے عرضداشت ڈائرکٹر آف انڈسٹریز بنگال کونسل ہاؤس سٹریٹ کلکتہ کو بھیج جائیں, محض وہ امیدوار درخواست کریں جو تعلیم ختم ہوجانے پر اس فن کو ذریعہ معاش بنانا چاہیں.

تشدد پسند نظر بند

۷ اپریل کے امرت بازار پتر کا میں کچھ رہا شدہ تشدد پسند نظر بندوں کی جانب سے ایک گمراہ کن بیان شایع ہوا ہے. اس میں دیدہ دانستہ لوگوں کو بہکایا گیا ہے. چنانچہ لکھا گیا ہے کہ "چند ایک چھوڑ کر باقی جسقدر تشدد پسند نظر بند حکومت بنگال نے رہا کئے ان کی میعاد قید قریب الختم تھی، حقیقت یہ ہے کہ اس وقت تک حکومت نے ۱۳۱ کو رہا کر دیا ہے. جن کی میعاد رہائی میں ابھی ایک سال کی طویل مدت باقی تھی اور ۲۰۰ آدمیوں کو رہا کیا ہے. جنہیں ابھی دو سال اور قید کاٹنی تھی. دو نظر بندوں کے متعلق کہا گیا ہے. کہ وہ پاگل ہوگئے ہیں اور تیسرا بینائی کھو بیٹھا ہے. یہ سب غلط ہے. یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابھی تک ۵۰۰ نظر بند ہیں اور انکی قید کی مدت بھی بہت کم ہے. حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ۱۳۰ نظر بند قید ہیں. اور انکی میعاد قید ابھی طویل ہے.

حکومت ایک بار پھر تنبیہ کئے دیتی ہے کہ قبل از وقت رہا شدہ نظر بندوں اور اخبارات کی جانب سے اس قسم کے غلط بیانات کا شیوع لازماً غیر مفید نتائج پیش کرے گا.

آلہ عمل تنفس

میں یہ آلہ عمل تنفس لارڈ موصوف کی جانب سے ہندوستانی ہسپتالوں کو بھی مفت دیا جائے گا. یہ آلہ مصنوعی تنفس پیدا کرنے کے لئے از بس مفید ہے اور بجلی سے چلتا ہے. ضرورت کے وقت ہاتھ سے بھی چلایا جا سکتا ہے. لیکن اس صورت میں سخت محنت اور طاقت درکار ہوگی. وہاں سے منگوانے کا خرچ ہسپتالوں کو خود برداشت کرنا ہوگا. اس کا وزن ۳ ہنڈرویٹ ہے اور لمبائی ایک چارپائی جتنی. ایسے وہی ہسپتال حاصل کر سکیں گے جو راہ اللہ خدمت خلق میں مصروف ہیں. لایف بوٹ انسٹی ٹیوشن بڑے فرسٹ ایڈ مراکز بھی درخواست بھیج سکتے ہیں. حکومت بنگال وہاں سے منگوانے کو تیار ہے. لہذا جو ادارے مراکز، ہسپتال اسے منگوانا چاہیں وہ حکومت بنگال کے سرجن جنرل کو عرضداشت کرے اور یہ لکھیں.

(۱) جو ہسپتال وغیرہ منگوانا چاہتا ہے اس کا نام

(۲) کیا اس کے استعمال کے لئے جملہ سامان مہیا ہے

(۳) الیکٹرک سرکوایٹ وال پیچ. اے. سی یا ڈی سی وغیرہ

(۴) آیا (۵) منگوانے کا اخراجات برداشت کر سکتے ہیں.

آمد ورفت

آمد ورفت کی مد میں جو اخراجات ۳۷-۱۹۳۶ء میں ہوئے ۳۴۲۰۱۱۴ روپے

اس میں سے جو رقم حکومت ہند نے سکیم کے ذرایع آمد ورفت پر صرف کی ۱۴۶۱۶۰ "

بقیہ رقم حسب ذیل خرچ ہوئی

(۱) مرمت پر ۱۷۸۷۵۱۴ روپیہ

(۲) صوبے کے جدید تعمیرات پر ۳۶۹۹۶۰ "

(۳) روڈ فنڈ پر ۱۱۱۷۸۰ "

بنگال میں پختہ سڑک کی لمبائی ۲۰۹۱۰۸ میل ہے جس میں سے ۹۴۹.۵ میل صوبے کی ہے جو محکمہ صدر کے ماتحت ہے. باقی ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ماتحت ہے.

سڑکیں

روڈ فنڈ ورکس کی مد میں ۳۷-۱۹۳۶ء میں خرچ ہوئے ۱۱۱۶۷۸۰ روپے

اس میں سے محکمہ رسل ورسائل نے خرچ کئے ۳۵۰۶۹۴ روپے

ڈسٹرکٹ بورڈوں نے خرچ کئے ۷۶۲۳۲۴ روپے

اس سال کے دوران میں یہ کام ہوئے

(۱) گھوس پاڑا روڈ کی مرمت اور اچھاپور میں ایک پل.

(۲) کلکتہ جیسور روڈ کی مرمت (لمبائی ۵ میل ۳۲۰ میل)

بمبئی میں احرار اور جمعیۃ العلماء کا اجتماع

اب اس بات کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہے کہ بمبئی احرار کانفرنس اور جمعیۃ العلماء ہند کا نفرنس کا بمبئی میں ۱۹، ۲۰، ۲۱ جنی ۱۹۳۹ء کو ہوگا. مولانا حسین احمد مدنی. مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری. مولانا احمد سعید ناظم جمعیۃ العلمائے ہند (مرکزی) مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی صدر آل انڈیا مجلس احرار. مولانا کفایت اللہ صدر جمعیۃ العلمائے ہند. چودھری افضل حق. مولانا مظہر علی اظہر ایم. ایل. اے پنجاب، مولانا عبید اللہ سندھی مولانا داؤد غزنوی. مولانا قاسم شاہجہانپوری خواجہ احمد دین. مولانا عبد الغفار غزنوی، علامہ انور صابری. آغا عبد الکریم شورش. مولانا ابو القاسم وغیرہ کی شرکت یقینی ہے.

اس کے علاوہ مولانا بشیر احمد، حافظ محمد ابراہیم وزیر حکومت یوپی. ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم حکومت بہار. مولانا بشیر احمد، خان عبد الغفار خاں، شیخ عبد العزیز صدر آل انڈیا مومن کانفرنس کو بھی دعوت دی گئی ہے.

ان رہنمایان قوم کی فہرست پر نظر کرتے ہوئے جنہوں نے اس کانفرنس میں شرکت کا وعدہ کر لیا ہے. امید ہے کہ یہ کانفرنس گذشتہ ربع صدی میں اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس ہوگا. دیگر اضلاع بمبئی کے ڈیلی گیٹ حضرات کو بمبئی احرار کے دفتر روزنامہ ہلال مور ینڈ روڈ بمبئی ۸ کی معرفت خط وکتابت کریں.

نصرت اللہ عباسی، جنرل سکریٹری مجلس احرار بمبئی

حاجیوں کیلئے ہدایات

حکومت ہند نے یہ طے کیا ہے کہ حاجیوں کی رہنائی کے لئے ہدایات" کے دسویں پیراگراف کے پہلے کے پہلے جملہ کے بجائے مندرجہ ذیل جملہ پڑھا جائے.

" حاجیوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ جس جہاز سے وہ سفر کرنا چاہتے ہیں اس میں جگہ حاصل کرنے کے لئے انکو چاہیئے کہ یا گھر چھوڑنے سے بیشتر وہ جہازراں کمپنیوں سے ٹکٹ خرید لیں. ٹکٹ یا تو خود جہازراں کمپنیوں سے خریدیں یا صوبہ کی حج کمیٹی. یا پورٹ حج کمیٹی یا ضلع کی حج کمیٹی کے ذریعہ سے خریدیں یا اس شخص کے ذریعہ سے خریدیں. جسکو صوبہ کی حج کمیٹی یا پورٹ حج کمیٹی نے اختیار دیا ہو. حاجیوں کو خاص طور سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اس وقت تک اس شخص کے ذریعہ سے ٹکٹ نہ خریدیں جو کہ اپنے آپ کو جہازراں کمپنی کا نمائندہ بتلائے جب تک کہ وہ پورٹ حج کمیٹی یا صوبہ کی حج کمیٹی سے اس بات کا یقین نہ کرلیں کہ وہ شخص جہازراں کمپنی کی طرف سے ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے.

گیا میں فرقہ وارانہ فساد!

پٹنہ ۸ مئی. کل شام گیا میں فرقہ وارانہ فساد ہوگیا جسمیں سات اشخاص ہلاک اور ۷۰ سے زاید زخمی ہوگئے.

حکومت بہار نے مندرجہ ذیل پریس نوٹ شایع کیا ہے:-

کل شام ۵ بجے کے بعد گیا میں فرقہ وارانہ فساد ہوگیا اور جلد ہی دو تین محلوں میں پھیل گیا. بہت سے مقامات پر حملے ہوئے ہنگامی پولیس اسکیم پر فوراً عملدرآمد کیا گیا اور کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا. تمام رات پولیس اور مجسٹریٹ شہر میں گشت لگاتے رہے! آج صبح تک ۶ آدمیوں کے ہلاک ہونے اور ۷۰ کے زخمی ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہے آج صبح کے بعد سے حملہ کی صرف ایک واردات ہوئی.

گھوڑ سوار ملٹری پولیس کا ایک دستہ اور مسلح پولیس کل رات گیا بھیج دیئے گئے. ملٹری پولیس کے ۵۰ اور آدمی آج صبح گیا پہنچ گئے. اب وہاں پولیس کا کافی انتظام ہے اور صورت حالات قابو میں ہے

فساد کی وجہ

مکان کے بالائی حصہ میں ایک مسلمان رہتا تھا اس کی بیوی سے کسی بات پر تکرار ہوگئی. اس تکرار میں گرم گوشت کی ایک دیگچی اوپر کی منزل سے پھینکی گئی. جو کہ ایک نابالغ ہندو لڑکی پر جا گری جو کہ نیچے کھیل رہی تھی. لڑکی جھلس گئی. فساد کی اطلاع ملتے ہی ایک پولیس افسر جائے وقوعہ پر پہنچا اور اس نے اس محلہ کے ہندوؤں کو یہ شکایت کرتے ہوئے سنا کہ ہندو لڑکی پر گائے کا گوشت پھینکا گیا ہے. مزید پولیس کے وہاں پہنچ جانے پر ہجوم منتشر ہوگیا. لیکن پولیس پارٹی نے واپس ہوتے وقت یہ دیکھا کہ اس واقعہ کے متعلق مبالغہ آمیز افواہیں پھیل جانے کی وجہ سے جھتہ مسجد کے قریب فساد پہلے ہی شروع ہو چکا تھا اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ جنوری میں بھی اس مسجد کے قریب فساد ہوا تھا وہاں فساد فوراً فرد کر دیا گیا. اور پولیس کے ٹکڑوں کو فوراً خطرناک مقامات پر تعینات کر دیا گیا لیکن ان کے تعینات ہونے سے پہلے ہی شہر کے شمالی حصہ کے کئی محلوں میں بیک وقت فساد شروع ہو چکا تھا.

کمونک مزید مظہر ہے کہ چار پولیس افسر بلوائیوں کو منتشر کرتے وقت زخمی ہوگئے. ایک جگہ آگ بھی لگائی گئی. پولیس نے فوراً ہی اسے بجھا دیا.

کیا برطانیہ پھر دھوکہ دے گا

لندن ۵ مئی. اخبار "ٹائمز" اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھتا ہے کہ ڈنزگ ایسا مقام نہیں ہے جس کے لئے لڑائی کی جائے. اخبار مزید لکھتا ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میرا خیال نہیں ہے یہ لڑائی باقی تمام دنیا کے لئے تباہ کن ثابت ہوگی" لیکن اسوقت جو کشیدگی بڑھی ہوئی ہے اس کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اگر جرمنی اور پولینڈ کے درمیان لڑائی چھڑ گئی تو وہ ایک عام صورت اختیار کرے گی.

مسٹر ایڈن نے دار العوام میں ذکر کرتے ہوئے ٹائمز کے لیڈر کا حوالہ دیا اور کہا کہ اس سے غلط فہمی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے. آپ نے امید ظاہر کی کہ حکومت ہاؤس کو یقین دلائے گی. کہ پولینڈ کے ساتھ جو گارنٹی کی گئی ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی

ہندوستان میں ماہر تعلیم کی آمد

مدراس ۵ مئی مشہور ماہر تعلیم ڈاکٹر مراموں ٹیسری آیندہ موسم سرما میں ہندوستان کا دورہ کرینگے اور یہاں ۶ ماہ قیام کریں گے. اس دورہ کا انتظام ڈاکٹر جی. ایس رنڈسے نے کیا ہے تاکہ ان سے ہندوستان کے بچوں کی تعلیم کے متعلق مشورہ کیا جا سکے ڈاکٹر موں ٹیسری آیندہ اکتوبر میں ہندوستان تشریف لائیں گے.

جرمنی کے جنگی جہازوں کا مظاہرہ

کوپن ہیگن ۸ مئی. جرمنی کے جنگی جہاز ساحل جٹلینڈ سے تھوڑی دور فاصلہ پر سکاگ رگ میں مظاہرہ کر رہے ہیں. جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا مظاہرہ ہے اس مظاہرہ میں ۴۲ جنگی جہاز شامل ہیں.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ سے ششماہی عہ ممالک غیر سالانہ ... ششماہی ...

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۰

ادبیات

تغافل کیش سے خطاب

از جنابہ شمشاد نجمہ صاحبہ بی۔ اے، بی۔ ٹی۔

میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

صاف اور پاکیزہ شبنم سے، کلیاں اپنا منھ دھوتی ہیں
بیگانۂ عیش و طرب لیکن، گلشن کی ہوائیں ہوتی ہیں
باغوں میں چڑیاں آتی ہیں کچھ گاتی ہیں کچھ روتی ہیں
میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

اُتر پربت کی جانب سے، پژمردہ ہوائیں آتی ہیں
دریا کی لہریں مجبوراً، بل کھاتی ہیں بہ جاتی ہیں
کلیاں بھی چٹک کر اے پیارے تیری ہی یاد دلاتی ہیں
میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

جب یاد تمہاری آن بسے، دل ہو نہ اگر بیتاب تو کیوں؟
میں تو اک "پریم پجارن" ہوں ہو تمکو مجھ سے حجاب تو کیوں؟
دیکھا ہے ان سے جمال ترا آنکھیں ہوں محو خواب تو کیوں؟
میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

گنگا کے کنارے بیٹھی ہوں، کاندھے پر گیلی دھوتی ہے
ہے رات بہت ہی اندھیاری دنیا غفلت میں سوتی ہے
"پریتم پیارے"! تم کیا جانو جو حالت دل کی ہوتی ہے
میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

تم بھول گئے پچھلی باتیں، سب پریم کتھائیں خاک ہوئیں
چھیڑا کرتی ہیں شام و سحر سکھیاں کتنی بیباک ہوئیں
شمشاد کا دل بے قابو ہے دونوں آنکھیں نمناک ہوئیں
میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

پھر بن کے شباب تو آ پیارے پھر دولتِ دل ہستی کر دے
سرگرم زندہ دلی ہو جا ویرانوں کو بستی کر دے
اک آگ جگر میں لگا پیارے! پامال مری ہستی کر دے
میں سچ کہتی ہوں من موہن، تجھ بن یہ دنیا سونی ہے

دنیائے اسلام

ترکی پارلیمنٹ میں انگریزی ترکی معاہدے کی توثیق کا اعلان ہو گیا

انقرہ۔ ۱۲ مئی۔ ترکی وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق سیدام نے آج مجلس ملیہ کبیر (ترکی پارلیمنٹ) میں اعلان کیا کہ انگریزوں اور ترکوں کے درمیان میثاق کی تکمیل ہو گئی ہے۔ مبعوثین نے اس اعلان کا خیر مقدم تالیوں اور مکرر تالیوں سے کیا سارے ایوان نے جوش و خروش کے ساتھ میثاق کی تصدیق کر دی۔

ڈاکٹر سیدام نے ان رشتہ ہائے مودت اور مخلصانہ تعلقات کا ذکر کیا جو ترکی انگلستان اور محب امن ممالک کے درمیان قائم ہو چکے ہیں۔

ترکی وزیر اعظم نے کہا اس معاہدہ کا مطلب یہ ہے کہ امن و امان کو بحال رکھا جائے ہمارا مقصد کسی کو دھمکی دینا یا کسی سے جنگ مول لینا نہیں ہے، فریقین کی حقیقی خواہش یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کو غصب کر لینے کی وارداتوں کا آئندہ انسداد ہوتا رہے۔ وزیر اعظم کی اس تقریر نے وطنیت کی روح کو بیدار کر دیا۔ اور قومیت کا جذبہ غیر معمولی طور پر نمایاں نظر آنے لگا۔

فتحی اوکیار نے جو کسی زمانہ میں ترکوں کے سفیر متعینہ لندن تھے اپنی تقریر میں یورپین صورت حالات پر تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ ایک ملک کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر نقشے سے محو کر دیا گیا ہے رومانیہ کو ایک قسم کا الٹی میٹم مل چکا ہے البانیہ کی خود مختاری اٹلی نے چھین لی ہے۔ ترکی کے قریبی جزیروں پر اٹلی کا قبضہ ہے۔ اور وہ وہاں سامان جنگ اور فوجیں جمع کر رہا ہے۔

دیگر مبعوثین نے برطانیہ کی ان کوششوں کو سراہا جو دوسرے ممالک کی آزادی کو محفوظ رکھنے کے لئے ہو رہی ہیں۔

انقرہ میں مجلس ملیہ کبیر کا اجلاس کل شام کو ہوا۔ لندن میں اس کی جو مفصل روداد موصول ہوئی ہے اس پر زندہ دلانہ اطمینان کا اظہار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر رفیق سیدام نے معاہدہ کی شرائط کو پڑھ کر سنایا اور حاضرین سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ایوان میں روح پرور تقریر کی۔ اس تقریر میں آپ نے برطانیہ کی دوستی پر اظہار طمانیت کیا۔ آپ کے بعد دیگر ارکان نے بھی اسی قسم کی تقریریں ارشاد فرمائیں۔

اپنی تقریر کے شروع میں وزیر اعظم نے اس میثاق کی تاریخی اہمیت بیان کی جو ترکی کے حق میں موجب برکت ہو سکتی ہے آپ نے کہا حال ہی میں اہم واقعات برق رفتار کے ساتھ معرض ظہور میں آ چکے ہیں۔ حکومت کی اصلی پالیسی یہ ہے کہ غیر جانبدارانہ رہا جائے لیکن جب واقعات کا اثر بلقان پر پڑیگا اور بحر روم کے مشرقی حصے کی حفاظت کا سوال زیر بحث آگیا تو ترکی کو خطرہ محسوس ہونے لگا۔ ان حالات میں غیر جانبدار رہنا ناممکن ہو گیا۔

یہ ضروری ہے کہ بحر روم کو جملہ اقوام کے لئے آزاد سمندر کی حیثیت حاصل ہو۔ اور یہاں مساوات کو اصول کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ اس آزادی کی راہ میں جو مزاحمت بھی حائل ہوگی وہ ترکی کو خطرے میں ڈال دے گی جو طاقتیں ترکی کی طرح قیام امن کے لئے بے قرار ہیں۔ ترکی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ انکے ساتھ اشتراک عمل کیا جائے اور ان کے دوش بدوش مشترکہ دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔

ڈاکٹر رفیق سیدام نے پرجوش انداز میں کہا میں اس مجلس کے اکابر سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ انگریزوں کے پہلو بہ پہلو یلغار کریں، انگلستان کا معاہدہ کا مقصد وحید یہ ہے کہ دنیا کو ہولناک جنگ کے تباہ کن نتائج سے محفوظ رکھا جائے، انہوں نے اعلان کیا کہ ترکوں کی بری فوج اور ترکی بحری بیڑا بحر روم میں قیام امن کی کافی ضمانت ہے جو برطانیہ کی مسلح قوت کے ساتھ مل کر معاملات کا قوام درست رکھ سکتا ہے۔

اسمبلی نے حکومت پر کامل اعتماد کی قرارداد منظور کی اور برطانیہ کے ساتھ گہرے تعلقات کی تصدیق کر دی۔

برطانی پارلیمنٹ کے ممبروں نے ترکی پارلیمنٹ کا روائی کو سن کر اطمینان کا سانس لیا۔ اور ہفتہ کی تعطیل گذارنے کے لئے وسٹرکٹ منسٹر سے رخصت ہو گئے۔

اخبارات نے اس معاہدہ اور ترکوں کے رویہ کی بے حد تعریف کی ہے۔

ریوٹر کا سفارتی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اینگلو ٹرکش میثاق نے بلقان کی صورت حالات میں مکمل انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس کا اثر یگو سلاویہ پر خوشگوار پڑیگا اور بلغاریہ میں بھی نمایاں تبدیلی پیدا کر دے گا۔ بلغاریہ کو بحر ایجین تک علاقہ حاصل کر لینے کا جو خیال پیدا ہو گیا تھا اس میثاق نے اس کا عملی طور پر خاتمہ کر دیا ہے۔ برلن کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر چیمبرلین کے اعلان پر ایک جرمن مدیر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ترکی نے جو کچھ کیا ہے اپنی تاریخی روایات کے خلاف کیا ہے اسے اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

برطانوی پالیسی کا ہر جگہ کامیاب ہو جانا امن عالم کے لئے جدید خطرات کا موجب ہو رہا ہے۔

جرمنی کا اخبار "ہیم برگر فرہیم ڈن بلاٹ" رقمطراز ہے کہ برطانیہ نے یونان اور رومانیہ کو تحفظ کی جو ضمانت دی تھی اسے عملی صورت اسی صورت میں مل سکتی ہے جبکہ درۂ دانیال میں انگریزی دل اور فرانسیسوں کی آمد و رفت ممکن ہو۔ شمالی شام کے جو حصے ترکی کے حوالے ہو رہے ہیں ان کی قیمت خریدیہ ہے کہ وہ گھیرے میں لے لینے والے اتحاد میں شامل ہو گیا ہے۔

"نیشنل زیٹنگ" رقمطراز ہے کہ ترکی اس امر پر غور کرنے کے قابل بہت جلد ہو جائیگا کہ یہ سودا اسے بہت مہنگا پڑا ہے۔

فرانس میں اس معاہدہ کا خیر مقدم جوش و خروش سے کیا گیا ہے۔

برطانی ترکی معاہدہ اور جرمن اخبارات

لندن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برطانیہ اور ترکی میں جو فوجی امداد کا معاہدہ طے پایا ہے اس پر جرمن اخبارات نے زبردست نکتہ چینی کی ہے اور ترکی کو متنبہ کیا ہے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں کے پردہ شن ہم مستقل میں رہے — زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۰

حکومت برطانیہ کا وائٹ پیپر شایع ہو گیا

فلسطین کو فوری آزادی دینے سے انکار

فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ کا وائٹ پیپر ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۹ء کو شایع ہو گیا، اس وائٹ پیپر میں تجویز کیا گیا ہے کہ فلسطین میں دس سال کے اندر آزاد حکومت قایم ہو جائیگی اور پانچ سال کے اندر ۷۵ ہزار یہودیوں کو داخلہ کی اجازت ہو گی۔ اس کے بعد ان کا داخلہ بند ہو جائے گا، فلسطین میں جو آزاد مملکت قایم ہو گی اس کے اور برطانیہ کے دوستانہ تعلقات کی بنا پر معاہدہ ہو گا۔ جس کے ذریعہ دونوں ملکوں کی تجارتی اور اقتصادی ضرورتوں کو تسلی بخش طریقہ پر پورا کیا جائے گا۔

مینڈیٹ (مینڈیٹ ایک فرمان ہے جس کے ذریعہ لیگ نے برطانیہ کو فلسطین پر حکومت کرنے کا اختیار دیا تھا) کو ختم کرنے کے لئے بین الاقوامی لیگ سے مشورہ کرنا ضروری ہو گا۔

آزاد اسٹیٹ میں عربوں اور یہودیوں دونوں کا حصہ ہو گا اور وہ حصہ اس طرح آپس میں تقسیم ہو گا جس سے دونوں فرقوں کے ضروری مفاد کی حفاظت ہو سکے۔

جب تک آزاد اسٹیٹ قایم ہو اس کے درمیانی حصہ میں حکومت برطانیہ فلسطین کے نظم و نسق کی ذمہ دار ہو گی اس درمیانی عرصہ میں اہل فلسطین کو حکومت میں زیادہ حصہ دیا جائے گا۔ اس طریقہ کار پر عمل کیا جائیگا خواہ یہودی اور عرب اس سے فائدہ اٹھائیں یا نہیں۔

وائٹ پیپر حسب ذیل ہے کہ:۔

جب فلسطین میں امن قایم ہو جائے گا حکومت میں اہل فلسطین کا حصہ بڑھا دیا جائے گا۔ منزل مقصود یہ ہو گی کہ حکومت کے تمام محکمہ جات اہل فلسطین کے سپرد کر دیئے جائینگے۔ جن کی امداد کے لئے برطانی مشیر ہونگے لیکن تمام محکمے ہائی کمشنر کے کنٹرول میں ہوں گے۔ تمام محکموں کے فلسطین کے رکن اعلیٰ ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر ہوں گے۔ جو ہائی کمشنر کو مشورہ دیگی۔ ایگزیکیٹو کونسل میں یہودی اور عرب آبادی کے تناسب سے شامل ہونگے جب تمام محکموں کے ارکان اعلیٰ فلسطینی ہوں گے پھر ایگزیکیٹو کونسل کو وزیروں کی کونسل میں تبدیل کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

اس مرحلہ پر حکومت نے کوئی منتخب شدہ مجلس آئین ساز قایم کرنے کے متعلق تجویز نہیں کی ہے لیکن حکومت اس کو ایک آئینی ترقی خیال کریگی اور اگر رائے عامہ اس کے حق میں رہی تو حکومت لیجسلیچر قایم کر دے گی۔

امن بحال ہونے کے پانچ سال بعد ایک موزوں کمیٹی قایم کی جائیگی جسمیں فلسطین کے نیز ملک معظم کی حکومت کے نمایندے شامل ہوں گے یہ کمیٹی آئینی انتظامات کی حالت پر غور کریگی اور آزاد فلسطین کے آئین کے متعلق سفارش کریگی۔

تمام اسکیم کے لئے لیگ کی منظوری لی جائے گی اور مستقل مینڈیٹ کمیشن اس پر جون میں غور کریگا اور اسکے بعد لیگ کونسل کے پاس بھیجدی جائے گی۔

ملک معظم کی حکومت اس بارے میں پورا اطمینان کرے گی کہ تمام متبرک مقامات تک پہونچنے کی آزادی اور تحفظ اور فلسطین کے مختلف فرقوں کی مذہبی جماعتوں کے مفاد اور جائداد کے تحفظ کے معقول انتظام کر لئے گئے ہیں اسکے علاوہ فلسطین میں چند غیر ملکیوں کے مفاد کا بھی مناسب تحفظ ہونا چاہیئے۔

ملک معظم کی حکومت اس بات کی پوری کوشش کریگی کہ ایسی حالت پیدا کی جائے کہ دس سال کے اندر آزاد سٹیٹ قایم ہو جائے لیکن اگر التوا کی ضرورت پڑیگی تو حکومت اہل فلسطین بین الاقوامی لیگ اور قریب کی عرب ریاستوں سے مشورہ کریگی اگر التوا لابدی ہوا تو ملک معظم کی حکومت ان پارٹیوں (اہل فلسطین، لیگ اور قریب کی عرب ریاستوں) کا تعاون حاصل کرکے اسکیم تیار کریگی جس کے ذریعہ جلد از جلد منزل مقصود حاصل کی جاسکے۔

پانچ سال کے اندر یہودیوں کو اس حساب سے داخلہ کی اجازت دی جائیگی کہ یہودی آبادی کا ⅓ حصہ ہو جائیں اس کے معنی یہ ہونگے کہ آیندہ سال کے اپریل سے پانچ سال کے اندر ۷۵۰۰۰ یہودیوں کو داخلہ کی اجازت ملے گی۔ پانچ سال کے بعد کسی یہودی کو عربوں کی اجازت کے بغیر داخلہ کی اجازت نہیں ہو گی۔ ہائی کمشنر کو آراضی منتقل کرنے کے متعلق قاعدے قانون بنانے کا اختیار دیا گیا ہے

حکومت میکڈانلڈ خط و کتابت کی بنا پر عربوں کے مطالبہ کو نامنظور کرتی ہے۔ حکومت نہ تو عربوں کے اس مطالبہ کو مانتی ہے کہ فلسطین کو عرب سٹیٹ بنایا جائے اور نہ یہودیوں کے اس مطالبہ کو منظور کرتی ہے کہ فلسطین کو یہودی سٹیٹ بنایا جائے۔

فلسطین کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرنے سے حکومت کی خاص غرض یہ ہے کہ غیر یقینی فضا دور ہو جائے کیونکہ غیر یقینی فضا ہی فلسطین میں جھگڑے کی جڑ ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ دونوں فریق اس کے خلاف نکتہ چینی کرینگے۔

فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ نے جو وائٹ پیپر شایع کیا ہے اس پر یہودی اور عرب دونوں حلقوں میں اظہار بے اطمینانی کیا جا رہا ہے۔

اس وائٹ پیپر کے متعلق یہودیوں کے ایجنسی نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں وہ کہتے ہیں کہ برطانیہ نے یہودیوں کو اکثریت کے رحم پر چھوڑ دیا ہے اور وہ وحشت انگیزی کے سامنے جھک گئی ہے لیکن یہودی اس کے آگے نہیں جھکیں گے۔

لندن کے عرب حلقوں میں بھی وائٹ پیپر پر اظہار مایوسی کیا جا رہا ہے اور یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ عبوری دور (درمیانی فاصلہ) زیادہ سے زیادہ تین سال ہونا چاہیئے تھا آزادی دینے میں تاخیر نہ صرف عرب مفاد کے خلاف ہے بلکہ عام قومی مفاد کے لئے خلاف ہے اور اس طریقہ پر فلسطین عرب فیڈریشن کے متعلق اپنا منزل مقصود حاصل نہ کر سکے گا۔

اس وقت تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ فلسطین کے عربوں کی رائے اس وائٹ پیپر کے متعلق کیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی جو آجکل لندن میں ہیں انھوں نے اس وائٹ پیپر کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ درمیانی فاصلہ بہت طویل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دس سال کے اندر آزاد اسٹیٹ قایم کرنے کا خیال ایک حد تک مضحکہ انگیز ہے، دس سال کی مدت اسقدر طویل ہوتی ہے کہ اس میں نہ معلوم کیا کیا انقلابات دنیا میں رونما ہو جائیں۔

زائد سے زاید ۳ سال کی مدت بھی بہت زیادہ ہے، بہر حال دیکھنا یہ ہے کہ فلسطین کے عرب اس وائٹ پیپر کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔

مہاتما گاندھی کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا

ہم ان ہی کالموں میں ان خیالات کا اظہار کر چکے ہیں کہ مہاتما گاندھی کو موجودہ حالات میں راجکوٹ کے مسئلہ میں نہ پڑنا چاہیئے تھا اور اب انکا راجکوٹ جانا ایک اہم غلطی کے مترادف ہو گا۔

یہ بات باعث مسرت ہے کہ مہاتما گاندھی نے بھی اپنی اس غلطی کو محسوس کر لیا اور یہ بات انکے ذہن نشین ہو گئی کہ چیف جسٹس کے ذریعہ جو رعایتیں انکو ملی ہیں ان پر عملدرآمد کا ہونا تقریباً محال ہے لہذا انھوں نے ان رعایتوں کو چھوڑ دیا ہے اور اب وہ بطور خود دربار دیرہ والا سے گفت و شنید کر رہے ہیں جس کے متعلق ہم خیال کرتے ہیں کہ شاید یہ گفت و شنید کامیاب ہو جائیگی۔ اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی نے جو بیان دیا ہے وہ بہت اہم ہے اور جو حسب ذیل ہے کہ:۔

میرے راستہ کو ہموار کرنے کے بجائے میرے خلاف مسلمانوں اور بھیاتوں کے غصہ کی شدید وجہ بن گیا فیصلہ سے پہلے ہم دوستانہ طریقہ پر ملے تھے اب مجھ پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ میں نے اور لوگوں کے جذبات کا خیال رکھے بغیر دیدہ دانستہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ معاملہ فیصلہ کے لئے چیف جسٹس کے پاس جاتا ہے کہ آیا میں نے وعدہ کی خلاف ورزی کا مجرم ہوں۔ مسلم کونسل اور گراسیہ ایسوسی ایشن کے بیانات میرے سامنے ہیں کیونکہ میں اب ان رعایتوں کو ترک کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ جو چیف جسٹس کے فیصلہ سے حاصل ہوئی تھیں، اس لئے ان بیانات کا جواب دینے کا یہاں کوئی موقع نہیں ہے جہاں تک میرا تعلق ہے مسلمان اور بھیات ٹھاکر صاحب سے وہ سب کچھ لے سکتے ہیں جو وہ دینے کے لئے راضی ہوں میں نے انکو اپنے اپنے معاملے تیار کرنے کیلئے جو پریشانی میں ڈالا ہے۔ اسکی میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔ میں نے وائسرائے پر اپنی کمزوری میں جو غیر ضروری زور ڈالا اس کے لئے میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔ چیف جسٹس پر جو محنت پڑی ہے۔ اس کے لئے میں ان سے معافی چاہتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ انھیں اس محنت کے برداشت کرنے کی ضرورت نہ تھی، سب سے زیادہ میں ٹھاکر صاحب اور دربار شری ویروالا سے معافی چاہتا ہوں

جہاں تک دربار شری ویروالا کا تعلق ہے مجھے یہ ماننا چاہیئے کہ میں نے اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ ان کے متعلق غلط خیالات کو جگہ دی۔ میں یہاں اس بات پر غور نہیں کرنا چاہتا کہ انکے خلاف جو الزامات لگائے گئے تھے آیا وہ صحیح تھے یا غلط اپنر بحث کرنے کا یہ موقع نہیں ہے بس یہ کہنا ہی کافی ہے کہ رہنمائی کا طریقہ استعمال نہیں کیا گیا اور ابھی تک اپنر اس کا اطلاق نہیں ہوا۔ مجھے ایمانداراً حیثیت سے یہ بات کہنی چاہیئے کہ میں نے دو طرفہ کھیل کھیلا۔ ایک طرف تو ان کے سر پر فیصلے کی تلوار لٹکا دی اور دوسری طرف انھیں اس بات کے لئے تیار کرنے کی کوشش کی کہ وہ ٹھاکر صاحب کو اپنی آزادرائے دیکر ٹھاکر صاحب کو فیاضانہ اصلاحات دینے کے لئے تیار کریں۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ طریقہ اہنسا سے بالکل مطابقت نہیں کرتا۔ جب میں نے مسٹر گبن کو ۱۹ اپریل کو کہلا بھیجا کہ میں ان کی ایک پیشکش کی اسوقت میں نے یہ محسوس کیا کہ مجھ میں کمزوری ہے لیکن اسوقت میری یہ ہمت نہ ہوئی کہ میں صاف صاف کہہ دوں کہ میں آوارڈ سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا اس کی بجائے میں نے یہ کہا کہ ٹھاکر صاحب کو اپنی کمیٹی مقرر کرنے دو۔ اور تب پریشد پارٹی اس کی جانچ اوارڈ کی روشنی میں کریگی۔ اور اگر نقص نظر آئیگا تو معاملہ چیف جسٹس کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ دربار ویروالا نے ایک نقص نکالا اور انہوں نے نہایت صحیح طریقہ پر اس پیشکش کو ٹھکراتے ہوئے کہا کہ آپ تو اب تک آوارڈ کو ہمارے سروں پر لٹکائے ہوئے ہیں اور ٹھاکر صاحب کی کمیٹی کی سفارشات کے لئے عدالت اپیل بننا چاہتے ہیں اگر ایسی صورت ہے تو آپ قانون کی رو سے انگریزی محاورہ کے بموجب ہمارے جسم کا آدھ سیر گوشت لے سکتے ہیں، اس سے زیادہ نہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے اعتراض میں زور ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ مجھ میں یہ ہمت نہیں ہے۔ کہ میں آوارڈ کو بیچ ادہر میں پھینکدوں، لیکن میں نے ان سے یہی وکالت کی کہ وہ رعایا سے اس طرح پر سمجھوتہ کر لیں گویا اوارڈ ہوا ہی نہیں ہے اور گویا میں نے اور سردار پٹیل نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ انہوں نے کوشش کا وعدہ کیا۔ انہوں نے اپنے طریقہ پر کوشش بھی کی مگر فراخدلی کے ساتھ نہیں۔ میں ان پر الزام نہیں لگاتا۔ اس میں فراخ دلی کیسے ہو سکتی تھی جبکہ وہ جانتے تھے کہ گاندھی سنگدلی کے ساتھ اوارڈ سے چمٹا ہوا ہے اعتبار ہی سے اعتبار پیدا ہوتا ہے مجھ میں تو خود یقین کی کمی تھی۔

لیکن آخر کار میں نے اپنی کھوئی ہوئی ہمت حاصل کر لی ہے۔ اہنسا کی اعلیٰ طاقت میں میرا یقین چمک اٹھا ہے اب میں اپنی غلطی کو تسلیم اور کفارہ کر سکتا ہوں مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے انصافی نہ کرنا چاہیئے ان میں سے بہتوں کو شبہ ہے انکے خیال میں ایک بڑا موقع کھو رہا ہوں جو کہ مجھے اوارڈ کے ذریعہ ہاتھ آ گیا تھا۔ وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے ۷۵ ہزار آدمیوں کی قسمتوں سے من مانا کھیل کرنے کا مختار نہیں ہوں۔ ممکن ہے کہ اس کا تعلق تمام اہل کاٹھیاوار سے ہو میں نے ان سے کہہ دیا ہے کہ آپکا خوف حق بجانب نہیں ہے اور یہ نیک اور پاک کام عوام کے کاز کی طاقت میں اضافہ کرتی ہے جن کا تعلق سیتہ گرہ اندولن سے ہوتا ہے۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ اگر آپ مجھے سیتاگرہ کا جرنیل اور ایکسپرٹ خیال کرتے ہیں تو پھر انھیں میری باتوں پر بھی قایم رہنا ہو گا جو انکی نظر میں میرے توہمات ہیں۔

اب میں نے ٹھاکر صاحب اور ان کے مشیر کو اوارڈ کی سخت گیری سے آزاد کر دیا ہے۔ مجھے ان سے یہ اپیل کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہے کہ وہ راجکوٹ کی پبلک کو مطمئن کریں ان کی امیدیں پوری کریں اور ان کی شکایتیں دور کریں۔

خراج تحسین

ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے اپنے ایک بیان میں مہاتما گاندھی کو خراج تحسین ادا کیا ہے کہ انھوں نے نہایت حوصلہ مندی کے ساتھ اپنی غلطی تسلیم کر لی ہے۔ بیان کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:۔

ہز ہائینس ٹھاکر صاحب نے مہاتما گاندھی کے بیان کو بہت زیادہ پسند کیا ہے جس سے ہندوستانی ریاستوں کے معاملات کا ایک بالکل نیا پہلو پیدا ہو گیا ہے کیونکہ اس میں باہر جا کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں سے براہ راست بات چیت کر کے اختلافات کو طے کریں اس بیان میں انھوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ایک بلند حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے جس کے بہت کم لوگ اہل ہیں اس سے عوام کو ان سے زیادہ عقیدت اور محبت ہو جائیگی یہ اہنسا کے متعلق ایک اہم دستاویز ہے اور خصوصیت کے ساتھ ان لوگوں کو اس کا مطالعہ کرنا اور اس پر غور کرنا چاہیئے جنکو عوام کی حکومت قایم کرنے میں زیادہ مشکل مسئلوں سے واسطہ پڑ رہا ہے۔

سبھاش بابو یوتھ کانفرنس میں

اُوناؤ موضع مسان میں چوتھی پراونشل یوتھ کانفرنس میں سبھاش بابو نے شرکت کی، آپ آجکل کانگریس کے رویہ سے ناخوش اور فارورڈ بلاک بنانے میں منہمک ہیں، اگرچہ نوجوان اور جوشیلا طبقہ آپ کے ارادہ کا خیر مقدم کر رہا ہے۔ مگر دیکھئے آپ کے فارورڈ بلاک کیا کرتا ہے۔ بہر حال آپ نے کانفرنس واناؤ کے ڈیلی گیٹوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فارورڈ بلاک اور گاندھی ازم کی پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں کانگریس کے پروگرام کی پیروی کروں گا مگر اس کے لئے گاندھی پالیسی کی پابندی کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ نے یہ بھی ظاہر کی کہ اگر کانگریس سوشلسٹ پارٹی فارورڈ بلاک میں شریک نہیں ہوتی تو اسے اپنے ممبران کو بلاک میں شامل ہونے کی اجازت دے دینی چاہیئے۔ اگر سوشلسٹ پارٹی نے ایسا نہیں کیا تو وہ کمزور ہو جائے گی۔ کیونکہ اس پارٹی کے کچھ ممبر میرے بلاک میں ضرور شامل ہو گئے ہیں سبھاش بابو نے مہاتما جی کو جو خط لکھے تھے اس کے متعلق کچھ امور کی وضاحت کی اس کے بعد آپ نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کانگریسی لیڈروں کے پرانے گروپ کی بے عملی رجحان کا حوالہ دیا، نکتہ چینیوں کو جواب دیتے ہوئے سبھاش بابو نے فرمایا کہ ہمارے مخالفین نے کہا ہے کہ اسوقت عدم تعاون اور براہ راست اقدام کرنے کی فضا نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس فوجی طاقت موجود نہیں ہے۔ ہمارے اندر اختلافات ہیں کانگریس کمیٹیوں میں بدعنوانیاں ہیں اور ڈسپلن موجود نہیں ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں تشدد بڑھ گیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے انقلابی ذہنیت کو کھو دیا ہے۔ جو ان میں اب تک اعلیٰ پیمانہ پر پائی جاتی تھی، دو سال کی آئینی جد و جہد کے بعد وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آئینی ایجی ٹیشن کے پامال راستہ پر چلیں جس کا بے اثر پن پریس اور پلیٹ فارم سے ظاہر ہو چکا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ نئے خون کا داخلہ ایک خوشگوار خیال ہی نہیں رہے گا بلکہ یہ ایک حقیقت ہو گی۔ نیا خون تو یہ چاہتا ہے کہ پرانے لوگ یا تو وقت کے ساتھ چلیں یا ان لوگوں کے لئے جگہ خالی کر دیں جو صحیح رہنمائی کرنا چاہتے ہیں سبھاش بابو نے فرمایا کہ مسلم لیگ نے حال ہی میں کافی طاقت حاصل کر لی ہے اگرچہ وہ فرقہ وارانہ ہے مگر اس نے عوام میں بیداری پیدا کر کے ملک کی حقیقی خدمت کی ہے اگر کانگریس برطانوی سامراج کے خلاف اصلی اقتصادی اور سیاسی جنگ کرنے کا یقین دلا دے تو وہ اس بیداری سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ سبھاش بابو نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ عہدوں کو قبول کرنے کے بعد دو سال کے اندر اندر ہماری انقلاب پسند ذہنیت تبدیل ہو گئی ہے اور ہمیں ایسی جماعت بنانے کی ضرورت پڑی ہے جو وقت کی رفتار کے ساتھ چلے۔

فیڈریشن کے متعلق اہم اعلان

معلوم ہوا ہے کہ آیندہ ستمبر میں مرکزی لیجسلیچر کے دونوں ایوانوں یعنی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کا مشترکہ اجلاس منعقد ہو گا جسمیں ہز ایکسلینسی وائسرائے تقریر فرمائیں گے۔ وائسرائے کو لیجسلیچر میں تقریر کئے دو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے، اس لئے انکی آیندہ تقریر کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ فیڈریشن کے متعلق اہم اعلان کرینگے۔ امید ہے کہ اسوقت تک والیان ریاست فیڈریشن میں شرکت کی نئی شرطوں پر غور کرنے کے بعد اپنا آخری جواب بھیجدینگے۔ اور اسکی روشنی میں وائسرائے کو فیڈریشن کے نفاذ کے متعلق کوئی واضح اعلان کرنے کا موقع ملے گا۔ یہ بھی خیال ہے کہ اگر فیڈریشن نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو بھی اس کے نفاذ میں کچھ نہ کچھ دیر ضرور

آئینۂ کانپور

سوبھاش بابو

۹ مئی کی رات کو پریڈ گراؤنڈ میں سوبھاش بابو سابق پریسیڈنٹ کانگریس نے ایک عام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اپنی صدارت اور استعفیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:- ہر تحریک کی تاریخ میں ایسے اکثر مواقع آتے ہیں کہ جب اختلاف ہو جاتا ہے، چنانچہ بعض ایسے ہی واقعات سے مجبور ہو کر انھوں نے اپنی پارٹی "فارورڈ بلاک" کے نام سے بنائی ہے۔

جس سے بظاہر تو کانگریس میں پھوٹ معلوم ہوتی ہے لیکن درحقیقت پھوٹ نہیں ہے کیونکہ ان کی پارٹی کانگریس کے اندر رہ کر کام کریگی اور تمام اصول پسند دل و دماغ مخالفین سامراج کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم پیش کرے گی۔ اسلئے آپ کی نئی پارٹی سے کانگریس میں ضعف پیدا نہیں ہوگا بلکہ اس پارٹی کی مدد سے کامل آزادی کی منزل بہت زیادہ قریب ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ نئی پارٹی کانگریس کی پالیسی اور پروگرام میں کامل تغیر و تبدل کی خواہاں نہیں ہے بلکہ وہ کانگریس کی پالیسی اور پروگرام میں نیا زور اور نئی زندگی پیدا کرنا چاہتی ہے جس سے انقلاب پسندانہ ذہنیت میں ترقی ہوگی۔ آپ نے مزید فرمایا کہ کانگریس کے پورانے ممبر کہتے ہیں کہ ملک لڑنے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ جو لوگ پورانے کانگریسیوں کے ہم خیال نہیں ہیں وہ نئی پارٹی میں شامل ہو کر ثابت کردیں کہ بڈھوں کا یہ خیال غلط ہے۔ نئی پارٹی کا نعرہ یہ ہے کہ "آنے والی جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

آپ نے کہا کہ یہ بات بڑی خوشی کی ہے کہ کانگریس کے اندر اور باہر کے مسلمانوں نے "فارورڈ بلاک" کا خیر مقدم کیا ہے، بہت ممکن ہے کہ یہ نئی پارٹی مسلمانوں کو کانگریس کے اندر لے آئے۔

التوا کا نوٹس

دفتر سٹی مسلم لیگ کانپور کی تلاشی کے سلسلہ میں تحریک التوا کے دو نوٹس اسمبلی میں بھیجے گئے تھے چنانچہ ۷ مئی کو اسمبلی میں ڈپٹی اسپیکر نے کہا کہ انکو دو نوٹس تحریک التوائے اجلاس کے موصول ہوئے ہیں ایک مسٹر محمد فاروق لاری صاحب کی طرف سے اور دوسرا مسٹر محمد عزیز احمد صاحب کی طرف سے اور یہ دونوں نوٹس دفتر سٹی مسلم لیگ کانپور کی تلاشی کے متعلق ہیں۔

ڈپٹی اسپیکر صاحب نے کہا کہ انکو ایک اور نوٹس نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب کی طرف سے موصول ہوا ہے جو کہ حکومت کے غیر اطمینان بخش جواب کے متعلق ہے۔ چونکہ مسٹر لاری غیر حاضر تھے اسلئے انکی تحریک پیش نہ ہو سکی، مسٹر عزیز احمد نے کانپور مسلم لیگ کی تلاشی اور اسکی بے ضابطگی پر بحث کی بعد ازاں ڈپٹی اسپیکر نے کہا کہ یہ معاملہ اس قدر اہم نہیں ہے جسقدر آپ تبلا رہے ہیں دفتر مسلم لیگ کی تلاشی ہو چکی ہے اور جیسا کہ تبلایا گیا ہے کہ تلاشی باضابطہ اور باقاعدہ نہیں لی گئی۔ اور یہ ضروری بھی نہیں ہے ایسی تلاشیاں اکثر ہوتی رہتی ہیں۔ آخر میں چودھری خلیق الزماں نے مختصر تقریر کی اور ڈپٹی اسپیکر کو مخاطب کر کے کہا کہ حکومت نے ہمارے تمام جائز مطالبات کو مسترد کر دیا ہے تو ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں رہتا کہ ہم بطور احتجاج "واک آوٹ" کر جائیں اور اس کے بعد تمام مسلم ممبران اسمبلی ہال چھوڑ کر باہر چلے گئے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ ۱۰ مئی کو ہوا جسمیں بورڈ کی سالانہ بجٹ ۴۰-۱۹۳۹ء پورے دو گھنٹے کے بحث و مباحثہ کے بعد پاس کی گئی اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی خدمات کی تعریف و توصیف کی گئی۔ اور ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ سید محمد رضا

نیو وکٹوریہ ملس کی ہڑتال

نیو وکٹوریا ملس کی ہڑتال کی صورت حالات میں کوئی بہتری کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ مل کے مزدوروں نے اسوقت تک کام جاری نہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے جب تک کچھ مزدوروں کی برطرفی کا وہ نوٹس واپس نہ لے لیا جائے جسکی وجہ سے ہڑتال کی گئی ہے منتظمان نے اپنی پوزیشن واضح کردی ہے کہ وہ اسوقت تک مزدوروں کی مطالبوں پر غور نہ کرینگے جب تک ہڑتال ختم نہ کردی جائے گی۔

مل کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مل منتظمان پر سمجھوتہ کرنے کے لئے اثر ڈالنے کے متعلق نیا قدم اٹھانے پر مندرجہ ذیل تجاویز پر غور ہوا کہ مل کے کلرکوں و دیگر اسٹاف کو اندر نہ جانے دیا جائے گاڑی اور ٹھیلہ وغیرہ کو بھی اندر نہ جانے دیا جائے اور کانپور و دیگر مقامات کی پبلک سے نیو وکٹوریہ ملس کے سامان کا بائیکاٹ کرنے کی اپیل کی جائے۔ ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا اور معاملہ مزدور سبھا کے پاس منظوری کے لئے گیا ہے۔

سیٹھ پدم پت سنگھانیہ اور جنوبی افریقہ

سیٹھ پدم پت سنگھانیہ پریسیڈنٹ انڈین سینٹرل اوسپیز ایسوسی ایشن نے جنوبی افریقہ کے مسئلہ پر ایک بیان دیا ہے:-

میں نے جنوبی افریقہ کی اس تحریک کا بغور مطالعہ کیا ہے جسکے ذریعہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو محض سرخ و سفید نہ ہونے کی وجہ سے ان علاقوں سے علاحدہ کیا جا رہا ہے جہیں قابض رہنے کا ان کو حق ہے۔ ایک غیر ترقی شدہ ملک کو ترقی دینے والے مزدوروں سے کبھی بھی اس بیدردی کا برتاؤ نہیں کیا گیا۔ مسٹر اسٹنٹ فورڈ کو یہ واضح ہونا چاہیئے کہ موجودہ دور سیاست میں اس طرح غیر منصفانہ برتاؤ کو برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ آپ اس تجویز سے پورے طور پر اتفاق کرتے ہیں کہ وایسرائے کو مرکزی مجلس کا فوری اجلاس بلا کر دونوں ایوانوں کا فیصلہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ کو بھیجدیں۔

حیدرآباد ڈے

ہندو سنگھ کے زیر انتظام ۱۴ مئی اتوار کے دن حیدرآباد ڈے منایا جائے گا سنگھ کے سکریٹری نے شہر کے ہندو سوداگران سے اس دن ہڑتال منانے کی درخواست کی ہے اور مقامی آریہ سماج کے پروگرام کے ساتھ اشتراک عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔

مزدوروں کو میڈیکل ریلیف

مسٹر شو سہائے آئی۔ سی۔ ایس لیبر کمشنر کی صدارت میں لیبر ویلفیر کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا اور مزدوروں کو میڈیکل ریلیف آسانی سے بہم پہنچانے کے متعلق جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی اسکی رپورٹ پر غور ہوا۔

ویلفیر سنٹرس کے لئے ٹرینڈ دائیاں مقرر کرنے کی تجویز ملتوی کر دی گئی اور ایک مڈوایف کی جگہ جو کہ خالی ہے اسکو بھی سردست ملتوی کر دیا گیا یہ طے ہوا کہ میونسپل میڈیکل آفسر کے ذریعہ چائلڈ ویلفیر لیگ کے پاس ویلفیر سنٹروں کے ڈاکٹروں کی سفارش پر امداد وغیرہ دینے کے لئے بھیجا جائے۔

یہ بھی تجویز پیش کی گئی کہ مزدوروں میں میٹرنٹی اور چائلڈ ویلفیر کے لئے پورے طور پر تعاون کیا جائے ویلفیر مرکزوں کے دواخانوں پر امتحان کے طور پر ۶ مہینوں کے لئے خیرات کے لئے صندوق لگائے جائیں۔

کمیٹی نے میڈیکل سب کمیٹی کی اس رائے سے اتفاق کیا کہ ویلفیر فنڈ غریب مزدوروں کو مفت دودھ تقسیم کرنے کے لئے ناکافی ہے اسلئے اس معاملہ پر

سوبھاش بابو

۱۵ مئی کی صبح کو سوبھاش بابو کلکتہ سے کانپور پہونچے اسٹیشن پر ایک کثیر مجمع نے آپکا استقبال کیا اور قومی نعرے لگائے سبھاش بابو کانپور سے اوناؤ یوتھ کانفرنس کے لئے بذریعہ کار تشریف لے گئے۔

لالہ پدم پت سنگھانیا کا بیان

۱۵ مئی کو سبھاش بابو کی تشریف آوری کے سلسلہ میں سرخ پوش والنٹیر اسٹیشن کے پھاٹک پر حلقہ کئے ہوئے تھے کہ لالہ پدم پت سنگھانیہ آئے اور انھوں نے والنٹیریوں کا حلقہ توڑ کر اندر جانا چاہا تو والنٹیریوں نے منع کیا اس پر کچھ ردوکد بھی ہوئی گروہ بالآخر اندر چلے گئے، مسٹر ارجن اروڑا نے والنٹیریوں کو سمجھا کر خاموش کر دیا۔

تعزیری پولیس چوکیاں

مسٹر جیل سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ڈی پی کولی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر انوار حسین خاں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ڈکوتوال شہر کا شہر کا دورہ کر کے ان مقامات کو تجویز کیا جہاں تعزیری پولیس کی چوکیاں قائم ہونا چاہئیں۔

مسلم لیگ کی تحقیقاتی کمیٹی

کہا جاتا ہے کہ سٹی مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں بعض ممبروں کے طرز عمل پر نکتہ چینی کی گئی جنھوں نے بلوہ کے مقدمات کے سلسلہ میں سیسہ مؤ کے مقدمہ میں گواہوں کو یہ صلاح دی کر وہ ملزمان کو شناخت نہ کریں۔ اس طرز عمل کی تحقیقات کے لئے مسلم لیگ نے ایک کمیٹی تین آدمیوں پر مشتمل بنائی ہے جو تحقیقات کر کے اسکی رپورٹ لیگ کونسل میں پیش کریگی۔

دو شرابیوں کو سزا

مسٹر محمد اور منگل شرابیوں نے نشہ میں ۲۱ اپریل کو مول گنج میں لڑے تھے جسکی وجہ سے قرب و جوار کے لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا تھا۔

۱۶ مئی کو مسٹر پی بسی مصرا کی عدالت سے ان دونوں شخصوں کو زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند ایک ایک ماہ قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

فاضل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ میں ان دونوں کو اسلئے سخت سزا دے رہا ہوں کہ انکی لڑائی کی وجہ سے قرب و جوار میں سنسنی پھیل گئی تھی، اسلئے دوسروں کی تنبیہ کے لئے سزا ضروری ہے۔

کمال نیشنل گارڈ

۱۵ مئی کو مسٹر مطلوب حسین کلرک دفتر کمال نیشنل گارڈ کو پولیس نے اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ انھوں نے ۹ مئی کو دیبی پرشاد عرف دین محمد کو اغوا کیا تھا۔

رہائی

مسٹر امیرسن کی عدالت میں اسلمانوں پر اشتعال انگیز اشتہارات شایع کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۱۸۸ مقدمہ قایم تھا مگر چونکہ یہ اشتہارات مجسٹریٹ کے حکم امتناعی سے پہلے کے چھپے ہوئے تھے اس لئے لایق مجسٹریٹ نے ان سب ملزموں کو بری کر دیا۔

ہریجنوں کا مطالبہ

بھارتیہ دلت سنگھ کا ایک جلسہ مسٹر بابولال کوبر نیتی کی صدارت میں ہوا جسمیں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ یوپی کی وزارت میں ایک اچھوت وزیر کو بھی شامل کیا جائے۔ اسی جلسہ میں مسٹر ایم۔ سی راجہ ممبر سنٹرل اسمبلی پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے

۶ ہزار کی چوری

مسٹر تارا چند سریواستوا کے بنگلہ واقع سول لائن میں ۱۶ مئی کی رات کو چوروں نے گھس کر تقریباً ۱۳ صندوق توڑ کر ۶ ہزار روپیہ کی چوری کی جسمیں ایک چور گرفتار ہوا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پنشن یافتہ پولیس کانسٹبل ہے۔

کرفیو آرڈر ہٹا لیا گیا

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر کی حالت بدستور حالات پر آجانے کی وجہ

اموات

گوالٹولی میں ایک سات سالہ بچہ دیا سلائی کے بکس سے کھیل رہا تھا کہ یکایک آگ لگ جانے کی وجہ سے وہ بُری طرح زخمی ہوا اور اسپتال آکر فوراً مرگیا۔

ایک سات سالہ ہترانی کی لڑکی کے کوڑے کی لاری سے یکایک گر گئی اور لاری میں کچلکر فوراً مرگئی

واقعات

الفنگنج کے ایک شخص مسمی نیلبا چار کو اپنی بیوی کے چال چلن پر شبہ کر کے اور اس سے متاثر ہو کر اس نے اپنی بیوی کی ناک کاٹ لی۔

مسمی لکھو سنار کو پولیس نے ایک ۱۲ سالہ لڑکی کے اغوا کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔

متورات پریس کی تلاشی

۸ مئی ۵ بجے شام کو پولیس نے متورات پریس کی تلاشی ایک کتاب جو نوزائی پریس کے آرڈر دینے پر شایع کی گئی تھی لے گئی، کتاب کی تمام کاپیاں پولیس کے حوالہ کر دی گئیں۔

انتخاب

سول لائن وارڈ کی طرف سے صوبہ کی کانگریس کی ممبری کے لئے پنڈت ہری ہرناتھ شاستری کا انتخاب بلا مقابلہ ہو گیا ہے

لالہ کیلاش پت سنگھانیا

لالہ کیلاش پت سنگھانیا لالہ رام گوپال گپتا اور لالہ پرشوتم داس سنگھانیا کانپور سے بمبئی پہنچ گئے ہیں اور ۲۴ مئی کو بمبئی سے انگلینڈ روانہ ہوں گے۔

افسوسناک موت

مولوی ضیاء الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ کانپور کی صاحبزادی جو عرصہ سے بیمار تھیں، ۱۰ مئی اا بجے رات کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہم کو اس جانکاہ سانحہ میں مولوی صاحب سے دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو صبر جمیل عطا فرمایئے۔

ایک ضروری اطلاع

جن مسلمانوں کا نقصان جان و مال یا جسمانی بلوہ میں ہوا ہے ضرورت ہے کہ وہ دفتر مسلم ریلیف کمیٹی واقع تبیح باغ میں آکر تفصیلات لکھوا دیں کیونکہ بعد انقضا تاریخ یکم جون سنہ ۱۹۳۹ء کوئی دعویٰ قابل سماعت نہ ہوگا۔

اسسٹنٹ سکریٹری مسلم ریلیف کمیٹی
کانپور

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۰۰ لگان

بعدالت ال بلہور، مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور

مہاراجہ درگا نرائن سنگھ — مدعی

بنام لکھروا — مدعا علیہ

بنام مساۃ جی دیوی مادر ولیہ جواں نابالغ و ل. گوبردھن ساکن کاشتکار موضع اول پرگنہ بلہور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۰ مئی سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر روز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — (مہر عدالت)

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

اس تحریر کے ذریعہ اعلان کیا جاتا ہے کہ کانپور میونسپلٹی کے حدود کے اندر ٹرمینل ٹیکس کی تشخیص اور وصول کرنے کے قواعد میں مندرجہ ذیل ترمیم کرنا تجویز کیا جاتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے مورخہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۲۲ء کے نوٹیفکیشن نمبر ۲۹۶۹-۱۱-۲۵۷ ای کے ماتحت منظور ہوئے تھے۔

اس نوٹس کی تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر جو اعتراض یا جو تجاویز دستخط کنندہ کو وصول ہونگے ان پر بورڈ غور کرے گا۔

ٹرمینل ٹیکس کے قواعد کے (۳- اے) جو زیر غور ہے اور (۴) کے درمیان ۳- بی سکشن بڑھایا جائے۔

۳- بی

اگر کوئی شخص جو کہ ٹیکس کے قابل سامان سے لدی ہوئی موٹر لاری کا انچارج ہو اور چونگی گھر کے پاس تحریری بیان دے کہ جو سامان کانپور میونسپلٹی کے اندر وہ داخل کرنا چاہتا ہے وہ فوراً ہی بغیر چھانٹے یا تبدیل کئے ہوئے میونسپلٹی کی حدود سے باہر لے جانے کے لئے ہے۔

تو ایسی صورت میں محرر اس شخص کو اے فارم کا ایک روانگی کا پاس جو کہ ان قواعد کے ساتھ لگا ہوا ہے دیدے گا اور ایک چپراسی کی نگرانی میں سامان کو باہر جانے کے لئے بھیج دے گا۔ اور وہاں کی چنگی گھر کے محرر کو یہ پاس دیدیا جائیگا ہر ایک ایسے روانگی کے پاس کی فیس ۶ (چھ آنہ) ہوگی۔

ایسا داخل کیا ہوا سامان میونسپلٹی کی حدود سے ۲ گھنٹہ کے اندر باہر چلا جانا چاہیئے۔

قاعدہ نمبر ۹ میں "قاعدہ نمبر ۲ کی خلاف ورزی" اور "یا ۴ .... پچاس روپیہ" کے درمیان ۳- بی بڑھا دیا جائے۔

۱۳ مئی سنہ ۱۹۳۹ء — ایس۔ ان۔ تواری (ڈی۔ پی۔ ایچ)

سبد گل

گزشتہ زمانہ میں شاعرانہ دل و دماغ رکھنے والے اپنے دلوں کو حسین و جمیل عورتوں سے چھپاتے پھرتے تھے کیونکہ یہ حسین و جمیل عورتیں آنکھ ملاتے ہی دل کو اُچک لیتی ہیں لیکن اس تہذیب اور شائستگی کے دور میں لوگوں کو دل سے زیادہ جیب کی فکر رہتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حسینان عالم نے دل چرانے کا دقیانوسی پیشہ چھوڑ کر جیب تراشی کا مشغلہ اختیار کر لیا ہے۔

لیورپول کے اسٹیشن کے قریب کا ایک نہایت ہی دلچسپ واقعہ ہے ایک صاحب بہادر ٹرین میں سفر کر رہے تھے جس ڈبہ میں صاحب بہادر تھے اسی میں ایک پرکالۂ حسن بھی تھی، صاحب بہادر کو غسل خانہ میں جانے کی ضرورت پیش آئی۔ جوں ہی یہ غسل خانہ میں داخل ہوئے اس مہ پارہ نے صاحب بہادر کے کوٹ کا جو ٹنگا ہوا تھا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ ابھی یہ مہ پارہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی نہیں ہوئی تھی کہ صاحب بہادر غسل خانہ سے نکل آئے اور انہوں نے للکار کر مہ پارہ سے پوچھا کہ یہ تم کیا کر رہی ہو، مہ پارہ مسکرا دی، اور اس طرح مسکرا دی جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ صاحب بہادر تھے بڑے بدمذاق انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جوں ہی گاڑی رکی، اس مہ پارہ کو پولیس کے حوالہ کر دیا۔ دیکھی آپ نے آجکل کے حسینوں کی چابک دستی اور آجکل کے مردوں کی بدمذاقی اگر کوئی دوسرا صاحب ذوق فرد ہوتا تو وہ اس مہ پارہ پر جیب کی رقم تو کیا اپنا سب کچھ قربان کر دیتا۔

حسینوں کی یہ دست درازیاں اور چابک دستیاں صرف یورپ ہی تک محدود نہیں ہیں۔ ہندوستان میں بھی یہی ہو رہا ہے۔ ابھی ایک ہفتہ کا ذکر ہے، دہلی میں ایک من چلا نوجوان کمپنی باغ سے گزر رہا تھا کہ ایک نہایت حسین و جمیل ایرانی لڑکی نے مستانہ انداز سے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔ اور لگی ناز و ادا کے ساتھ باتیں کرنے۔ نوجوان نے بھی موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے لیلیٰ مجنوں کی پرانی داستان دہرانی شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی لڑکی کو للچانے کے لئے پانچ روپیہ کا نوٹ نکال کر لڑکی کی زیارت کرانے لگا۔

لڑکی تھی بڑی ہوشیار۔ نوٹ چھین کر یہ جا وہ جا۔ لڑکی آگے آگے تھی اور نوجوان پیچھے پیچھے۔ لڑکی چند ہی منٹ میں نظروں سے غائب ہو گئی اور یہ حضرت تکتے رہ گئے۔

دیکھا آپ نے زمانہ کا انقلاب اس زمانہ میں پیکران جمال کس طرح دل کے بجائے جیب کی فکر میں رہتی ہیں، سب کچھ جاننے کے باوجود بہت سے بے فکرے یہ چاہتے ہیں کہ کوئی پرکالۂ حسن ان کی جیب میں ڈاکہ ڈالے مگر یہ سعادت ہر کس و ناکس کو حاصل نہیں ہوتی۔

بہت سے نوجوانوں کی حالت تو یہ ہے کہ وہ اس تمنا میں رہتے ہیں کہ کوئی حسینہ زبردستی ان کی جیب میں ہاتھ ڈالے اور یہ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے گلے سے لگا لیں۔ اسی کا نام اس زمانہ میں تہذیب اور شائستگی ہے

اندور میں میونسپل اصلاحات

جوالینی ۱۲ مئی۔ مہاراجہ اندور نے حال ہی میں جن میونسپل اصلاحات کا اعلان کیا تھا ان

ادبِ لطیف

خزاں

دھبی

خزاں آگئی

نیم مردہ پتیوں کے ڈھیر درختوں کے نیچے سسک رہے ہیں، ننگی ٹہنیاں آسمان کی طرف سر اٹھائے نئی زندگی میں نہا رہی ہیں۔ کہیں کہیں ملایم ہرے پتے نکل آئے ہیں۔

جو دنیا کی ہوائیں جھول رہے ہیں اور گہری سبزی پی رہے ہیں۔
پُرانی آخور گئی۔
زندگی نے کیچل اتار ڈالی۔

میری زندگی خزاں مانگتی ہے۔
ایسی خزاں جو پرانی آخور سمیٹ لے جائے۔

ہر بیتے پن کے سکھائے تجربے
پار تک اڑ چلنے کی سکت بازوؤں میں نہ پانا۔
اپنی طبیعت کی روانی سے مایوسی
نئے آشیانے کی تلاش سے ہمت ہارنا
یہ سب آخور ہے، پرانا آخور ہے
زندگی ہمیشہ جوان ہے۔
زندگی کی ہر منزل پر نئی جوانی ہے۔
اور ہر نئی جوانی کے لئے نیا میدان ہے۔
وہ دیکھ اس پار سنہرا دیس ہے۔
وہ دیکھ نئے آشیانوں کی بستی ہے
وہ دیکھ نئے سبزہ زار ہیں
اس دیس کے آگے اور بھی سنہرے دیس ہیں
ان آشیانوں کی بستی کے آگے اور بھی بستیاں ہیں
ان سبزہ زاروں کے آگے اور بھی سبزہ زار ہیں
اپنے بازوؤں سے پرانے پروں کو جھاڑ
ایک سپاٹا۔ اور اس ویرانی دنیا کو چھوڑ
ایک سپاٹا اور
اور پھر ایک اور نئی دنیا

ریاست دیواس میں اصلاحات

اندور ۱۳ مئی۔ ہز ہائینس مہاراجہ دیواس (سینیر) نے اپنی ریاست کے لئے ایک نئے اعلان کیا ہے۔ جس کی رو سے ریاست میں ایک لجسلیٹو اسمبلی قایم ہوگی۔ اس سبھا میں ۱۶ ممبر منتخب اور ۸ نامزد کردہ ہوں گے۔ نامزد کردہ میں سے ۲ ممبر سرکاری ہوں گے۔ مہاراجہ کو پریزیڈنٹ اور ڈپٹی پریزیڈنٹ نامزد کرنے کا اختیار رہے گا۔ ڈپٹی پریزیڈنٹ منتخب ممبروں میں سے نامزد کیا جائے گا۔ شہری اور دیہاتی حلقے میونسپل بورڈ و دیں اور پنچایتوں کے ذریعہ ممبر بھیجیں گے۔ اسمبلی کو ریزولیوشن پیش کرنے اس پر بحث کرنا اور بلوں کو پاس کرنے کا حقوق ہوں گے اطلاع کے لئے مالیاتی بل بھی اسمبلی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ہز ہائینس نے یہ بھی اعلان کیا کہ مڈل کی جماعتوں تک تعلیم مفت کر دی جائیگی۔

الہ آباد کے ہندوؤں کی شکایتیں

لکھنؤ ۱۲ مئی۔ الہ آباد کے ہندوؤں کے ایک ڈیپوٹیشن نے زیر سرکردگی رائے امرناتھ اگروال ممبر کونسل آج شام وزیر اعظم پنڈت پنت سے ملاقات کی۔ ڈیپوٹیشن نے بہت سی مثالیں پیش کر کے بتلایا کہ کس طرح الہ آباد کے حکام ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے میں ناکام رہے جنہوں نے شہر میں اودھم مچا رکھا ہے اور

عالمِ نسواں

عورت کی تصویر کے دو رُخ

از شاہدہ خاتون علیگڈھ

عورت اگر اپنے مقصد تخلیق کو ملحوظ رکھے یعنی اگر وہ ان فرائض کو جن کے لئے قدرت نے اسکو پیدا کیا ہے کماحقہ پوری پوری طرح ادا کرے۔ تو یہ فطرت کا شاہکار، کائنات کی عجیب ترین ہستی باغ عالم کا بہترین پھول۔ عالم آب و گل کی رعنائی۔ بزم انسانی کی نورانی شمع، ابن آدم کی معلمہ، اقوام و ملل کا گہوارۂ تہذیب اخلاق، شوہر کی بہترین رفیق حیات، والدین کی مخلص شکستہ دلوں کا مرہم، ایثار و خلوص کا پیکر اور گھر کی ملکہ ہے۔

لیکن جب یہ اپنی منشائے تخلیق کو نظر انداز کر کے اپنی زندگی کی صحیح راہ عمل کو چھوڑ کر اپنے فرائض کی ادائیگی سے غفلت برتنے اور قدرت کی مقرر کی ہوئی حدود سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے تو یہ کائنات کی بدترین ہستی عالم کی مرجھائی ہوئی کلی۔ عالم آب و گل کی بدنمائی بزم انسانی کی تاریکی، ابن آدم کو گمراہ کرنے والی اقوام و ملل کا گہوارۂ بدتہذیبی و بداخلاقی، شوہر کے لئے وبال جان۔ والدین کے لئے باعث ننگ و عار دلوں کے لئے نشتر۔ بیوفائی اور خودغرضی کا مجسمہ اور گھر کے لئے مستقل عذاب بن جاتی ہے۔ قوموں کے بننے بگڑنے اور کامیابی و خوشحالی کا راز اس نازک اور حسین و جمیل پیکر میں موجود ہے۔ ملکوں کی ترقی و تنزل، عروج و زوال کا بڑی حد تک انحصار عورت کے اخلاق و عادات پر منحصر ہے، مبارک ہیں وہ ملک اور قومیں جنکی عورتیں اپنے فرائض کی ادائیگی سے کبھی پہلو تہی نہیں کرتیں۔ اور بدبخت ہیں وہ قومیں اور وہ ملک جہاں کی عورتیں بجائے اپنے فرائض کے ادا کرنے کے دوسروں کی فضول رسمیں اور نقالی اختیار کرتی ہیں

پنجاب ہندو مہاسبھا کی صدارت سے استعفےٰ

لاہور ۱۲ مئی۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ نے پنجاب ہندو مہاسبھا کی صدارت سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ ڈاکٹر نارنگ نے اس رپورٹ کی تردید کی کہ انھوں نے اپنے اور سبھا کے ایگزیکیوٹیو کمیٹی کے دوسرے ممبروں کے درمیان اختلافات کی بنا پر استعفےٰ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیونکہ میں غیر زراعت پیشہ لوگوں کی ایسوسی ایشن کا صدر بھی ہوں اسلئے میں ہندو مہاسبھا کو زیادہ وقت نہیں دیسکتا اسلئے میں نے سبھا میں کسی دوسرے شخص کے کام کرنے کے لئے جگہ خالی کر دی ہے۔

آسام کونسل

شیلانگ ۱۲ مئی۔ آج آسام کونسل میں میونسپل ترمیمی بل بابتہ ۱۹۳۹ء لوہڑوں اور چکنائی کی فروخت پر ٹیکس کا بل۔ موٹر لاریوں پر ٹیکس کا ترمیمی بل اور آبکاری کا بل ۱۹۳۱ء پاس ہوگیا حکومت نے موجودہ سیشن میں ہی فائننس بل پر بحث کرنے کا فیصلہ کیا ہے نشہ بندی کا بل بابتہ ۱۹۳۹ء جو کونسل کے اجلاس کے پہلے دن پیش کیا گیا تھا وہ بھی پاس ہوگیا۔ حکومت نے اس میں چند ترمیمیں منظور کیں۔

جرمنی اور اسپین میں تجارتی بات چیت

برلن ۱۲ مئی۔ ہیروانٹ جس نے جرمنی اور رومانیہ

بچوں کی دُنیا

شریر بندر

نادو ایک گاؤں کا موچی تھا۔ اس کی دوکان گاؤں کے کنارے پر تھی۔ اس کی دوکان کے آس پاس بہت سے گھنے درخت تھے، جن پر بڑے موٹے موٹے بندر رہا کرتے تھے ان میں سے ایک بہت موٹا بندر تھا جو نادو کو بہت تکلیف دیتا تھا۔

بندر سامنے کے پیڑ پر ایک ڈال پر جو بہت اونچی تھی بیٹھ جاتا تھا اور موچی کو ستایا کرتا تھا۔ اس کو منہ چڑھاتا۔ پیروں کے تلوے دکھاتا اور اس کے کام کی نقلیں اور طرح طرح کی ہنسانے اور جلانے والی باتیں کرتا شروع شروع میں تو بندر صرف دیکھا کرتا تھا مگر اب وہ ذراسمت سے کام لینے لگا، جہاں نادو کی آنکھ بچی وہ پیڑ پر سے اتر کر آیا۔ دوکان میں گھسا اور لگا اس کے اوزاروں کو ٹٹولنے اور اسی طرح کام کرنے جیسا نادو کیا کرتا تھا۔ مگر بھلا بندر نادو کی طرح موچی کا کام کیا کر سکتا تھا۔ جہاں نادو نے مڑ کر دیکھا اور یہ قیں قیں کرتا ہوا بھاگا، اس طرح وہ روز ستایا کرتا تھا ایک روز بندر نے ایک بہت عمدہ تیز اوزار کو خراب اور کھونڈا کر دیا، اس پر نادو کو بہت غصہ آیا، مگر کیا کر سکتا تھا۔ بندر پر غصہ ہونا لاحاصل تھا۔

اب بندر نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا کہ آنکھ بچا کر وہ پیڑ سے نیچے اترتا اور کوئی نہ کوئی اوزار آکر خراب کر جاتا یا چمڑے کو خراب کر جاتا۔

ایک دن نادو کو یہ خیال آیا۔ بہت اچھا خیال آیا۔ دوکان میں اندر گیا اور وہاں سے ایک بہت تیز اور نیا استرا نکال کر لایا۔ اسے معلوم تھا کہ بندر میری نقل ضرور کرے گا۔ خواہ میں کچھ بھی کام کروں۔ چنانچہ وہ دوکان کے سامنے بیٹھ گیا اور استرے کو کھول کر پہلے تو کئی بار دیکھا، اس کے بعد اسے بہت آہستہ سے اپنے گلے پر پھیرا۔ بندر یہ سب حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

نادو نے استرا کھول کر چبوترے پر رکھا اور خود گاؤں چلا گیا۔

جب واپس لوٹا تو معلوم ہوا کہ شریر بندر بہت "ہوشیار نکلا" وہ مردہ پڑا ہوا تھا۔

پردۂ فلم

اصلاحی فلمیں کیوں کامیاب نہیں ہوتیں

از جناب دھرم دیر

ملک کی سیاسی و اقتصادی بدحالی کسی سے پنہاں نہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ آج ہر وہ شخص جو ملک کی ترقی کا خواہاں ہے محسوس کرتا ہے کہ اصلاحی فلمیں تیار کی جائیں یہ درست ہے کہ فلمیں پروپیگنڈا کا بہترین ذریعہ ہوتی ہیں اور فلمی پروپیگنڈا دیگر اقسام کے پروپیگنڈے سے زیادہ موثر ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اصلاحی فلمیں تیار کرنے کی آواز بلند ہے اور عوام دیکھنا چاہتے ہیں کہ فلم سازوں کی طرف سے اس سوال کا کیا جواب دیا جاتا ہے۔

فلمیں دراصل تفریح کے لئے ہی ہوتی ہیں اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا سو فیصدی اصلاحی فلمیں کامیاب بھی ہو سکیں گی، یہ درست ہے کہ جو انھیں دیکھیگا اس پر ان فلموں کا مفید اثر ہوگا مگر کیا ایک دو اصلاحی فلمیں بنانے کے بعد پروڈیوسر مزید اصلاحی فلمیں بنانے کی جرأت کر سکیں گی؟ یہ مسئلہ غور طلب ہے اور جب تک کہ اس کا حل نہیں ہوتا اصلاحی فلموں کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

اصلاحی فلموں کی ضرورت کا احساس نیا نہیں بلکہ ایک مدت سے اس کے متعلق آواز بلند ہو رہی ہے اور چند ایک فلم کمپنیوں نے سو فیصدی اصلاحی فلمیں تیار بھی کی ہیں مگر وہ تفریحی فلموں کی طرح کامیاب نہیں ہو سکیں اور رفتہ رفتہ فلم سازوں نے اس طرف سے توجہ ہٹا لی۔

فلم سازوں کو اصلاحی فلموں کے متعلق جو تلخ تجربہ اس سے قبل ہو چکا ہے، خطرہ ہے کہ کہیں وہی پھر دہرایا نہ جائے۔

یہ درست ہے کہ ملک کو اصلاحی فلموں کی ضرورت ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ فلمیں بہترین اصلاحی پروپیگنڈا کر سکتی ہیں مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ ہمارے فلم سازوں نے غلط مطلب سمجھا ہے اگر وہ تفریحی فلمیں بناتے ہیں تو وہ سو فیصدی تفریحی ہوتی ہیں اور جب وہ اصلاحی فلمیں بناتے ہیں تو پھر وہ سو فیصدی اصلاحی ہوتی ہیں اور تفریح جو کہ فلموں کا اصل مقصد ہوتا ہے بالکل مفقود ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عوام میں ایسی فلمیں پسند نہیں کرتے، مالی لحاظ سے بھی یہ فلمیں کامیاب نہیں ہوتیں، اور ان سے اصلاحی پروپیگنڈا بھی نہیں ہو سکتا۔

فلمیں دراصل تفریح کے لئے ہوتی ہیں اور فلموں سے تفریحی عنصر کسی حالت میں بھی نابود نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اصلاحی پلاٹ اس طرح شامل کیا جائے کہ تفریح میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔

تفریحی پہلو کی وجہ سے لوگ انھیں دیکھیں گے مالی اعتبار سے یہ فلمیں کامیاب رہینگی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اصلاحی پروپیگنڈا بھی کامیاب طور پر کر سکیں گی۔

سو فیصدی تفریحی فلمیں تو کامیاب ہو سکتی ہیں مگر سو فیصدی پراپیگنڈا اور اصلاحی فلمیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

ضرورت ہے کہ ہمارے فلم ساز اس طرف توجہ دیں اور فلموں کا تفریحی پہلو برقرار رکھتے ہوئے ان سے اصلاح میں مدد لیں۔

مجھے بار بار کہنا پڑتا ہے کہ ایسا کرنے کے لئے فلم انڈسٹری کو نئے دماغوں کی ضرورت ہے اول تو اس صنعت میں زمانہ کی روش تاڑنے والے ہی کم ہیں اور جو ہیں بھی وہ بار بار ایک ہی بات دہرا کر نیز محدود ماحول میں رہ کر اب اس قابل نہیں رہے آخر ایک دماغ کب تک کام دے سکتا ہے اس کا عقک جاناقدرتی ہے

فلم پسند کا بھی خیال رکھیں، اسوقت تک ان فلمسازوں کو اصلاحی پراپیگنڈا فلمیں تیار کرنے کیلئے کتنا ناکام فلمیں تیار کرنے کے لئے اکسانا ہے۔

فلم سازوں کے اس طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سبھاش بابو کی رولنگ کے خلاف اپیل

دہلی ۱۶ مئی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ پراونشل کانگریس کمیٹی کے انتخاب کے متعلق سبھاش بابو نے اپنی صدارت کے زمانہ میں جو رولنگ دیدیا تھا اس کے خلاف ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش ہوگی۔ اس سلسلہ میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس مرتبہ پرانے قاعدہ کے خلاف صرف ۹ ڈیلی گیٹوں نے (باقی ۲۶ ڈیلی گیٹوں کی مرضی کے خلاف اور پرانی پراونشل کانگریس کمیٹی کے مرضی کے خلاف) نئی پراونشل کانگریس کمیٹی کے بقیہ ۲۵ ممبروں کا انتخاب کر لیا تھا اور سبھاش بابو نے ایسے انتخاب کو جائز قرار

خدا اور دشمن کو کسی حالت میں بھی نہ بھولو۔

اپنی بدی پر افسوس کرو اور نیکی کو بھول جاؤ۔

کسی کو رنج اور مصیبت میں ڈالکر اپنی آسائش اور راحت کے سامان مہیا مت کرو۔

دانا دشمن بیوقوف دوست سے ہزار درجے اچھا ہے۔

اگر تمہارا دشمن معمولی ہے تو اسے معمولی نہ جانو۔

محنت کرو۔ محنت دولت کی کنجی ہے۔

جو شخص تمہارے پاس کوئی اُمید لے کر آئے اسے نا اُمید مت کرو۔

اس شخص کو زخم نہ دو جس کے پاس مرہم نہ ہو۔

کسی کو تکلیف دینے والا خود بھی چین نہیں پاتا۔

خوشامدی کی نظروں میں دوست کا وہی درجہ ہوتا ہے۔ جو کمہار کی نظروں میں مٹی کا۔

اپنی کمزوریوں کو اپنی طاقت پر غلبہ نہ کرنے دو۔

ملاقاتی :۔ تم اپنے ہاتھ میں وہ اینٹ کہاں لئے جاتے ہو؟

رہرو :۔ جناب میں اپنا گھر بیچنا چاہتا ہوں یہ اس کا نمونہ ہے۔

ایک شخص دنیا سے رخصت ہو رہا تھا، چلتے چلتے اُس نے اپنی بیوی کو چند ہدایتیں دینا ضروری سمجھا، کہنے لگا دیکھو جھنو کی طرف میرے دو سو روپے نکلتے ہیں، وہ ضرور لے لینا۔

اس شخص کے بڑے لڑکے نے روتے ہوئے کہا اپنے چھوٹے بھائی سے کہا کہ دیکھو والد صاحب کو ہمارا کتنا خیال ہے"۔

پھر وہ شخص بولا دیکھو لال کے تین سو روپے میری طرف نکلتے ہیں وہ دے دینا"۔

بڑے بیٹے نے کہا اب پھر بہکنے لگے۔

سہیلی :۔ جب تم باہر جاتی ہو تو اپنے شوہر کی نگہداشت نہ کر سکتی ہوگی۔

"اسکو چھوٹا لڑکا دیکر تب کہیں جاتی ہوں"!

مجسٹریٹ :۔ تم خود قبول کرتے ہو کہ تم نے چوری کی لہذا تم کو ایک سال کی سزا کا حکم ہوتا ہے۔

مجرم :۔ غریب پرور سلامت پیٹ کے لئے اگر لوگ ایسے ہی ہاتھ پاؤں ماریں تو ملک کی بیکاری بہت جلد دور ہو جائے۔

چلنے والی سڑکیں

مغرب کی آرام پسندیاں اور عیش پرستیاں بھی نئی ایجادوں کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتی ہیں۔ راہ چلنے کے لئے موٹریں وغیرہ ایجاد کرنے کے بعد اہل امریکہ کو دو قدم پیدل چلنا بھی ناگوار ہوا اور ان کے موجدوں کو ایسا کوئی طریقہ دریافت کرنے کی فکر دامنگیر ہوئی کہ لوگوں کو چند قدم بھی چلنا پڑے اور سڑکیں انھیں خود بخود جہاں وہ چاہیں پہنچا دیں۔

چنانچہ چند برسوں کی کوشش کے بعد ایک امریکن موجد کو اس میں کامیابی ہوگئی ہے اور نیویارک میں چند ایسی سڑکیں تیار کرلی ہیں جنپر لوگوں کو چلنے کی تکلیف نہیں گوارا کرنی پڑتی بلکہ فٹ پاتھ انھیں گھر تک پہنچا دیتا ہے۔

چلنے والے چار فٹ پاتھ ہوتے ہیں پہلا پاتھ نہیں چلتا دوسرا تین میل کی رفتار سے چلتا ہے فرض کیجئے کہ آپ کو کہیں جانا ہے آپ پہلے ساکن فٹ پاتھ پر کھڑے ہو جائیں، اس کے بعد آہستہ آہستہ سے تین میل کی رفتار سے چلنے والے فٹ پاتھ پر قدم رکھیئے اگر اس سے زیادہ تیز رفتاری منظور ہو تو نو میل کی رفتار سے چلنے والے فٹ پاتھ پر چلے جائیں، یہاں آپ کو بیٹھنے کے لئے کرسیاں بھی مل جائینگی ان فٹ پاتھوں کے ذریعہ نہایت آسانی سے قطع راہ ہو جاتی ہے۔

مُصوّر کا انجام

از جناب محمد امین شر قیوری

جمال ایک ان نگار خانہ میں بیٹھا ہوا مصروف کار تھا کسی نامعلوم جذبہ کے ماتحت کاغذ پر جھکا ہوا تیزی سے ہاتھ چلا رہا تھا۔ زیر نظر ایک ایسی تصویر تھی، جو اس نے ایک ہفتہ کی لگاتار محنت کے بعد تیار کی تھی کھلے ہوئے پھول پر بیٹھا ہوا بھونرا بے کھٹکے رس پی رہا تھا۔ یہی منظر اس کے پیش نظر تھا۔ جسے اس نے نہایت کامیابی کے ساتھ کاغذ پر قلمبند کیا تھا۔ اس نے آخری ٹچ لگانے کے بعد برش کو پیالی میں ڈال دیا۔ ایک انگڑائی لی، تصویر پر تنقیدی نگاہ ڈالی۔

"ہاں اب یہ مکمل ہے" اس نے آہستہ سے کہا اور ..." بے ساختہ اسکی زبان سے نکلا

"اور یہ بہت اچھی تصویر ہے" ایک باریک آواز نے اسکی محویت کو توڑ دیا، اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ ایک نوجوان لڑکی ایک ادائے جانانہ کے ساتھ متبسم نگاہوں سے تصویر کو دیکھ رہی تھی۔

"یہ تصویر آپ کو پسند ہے"؟ جمال نے مسکرا کر کہا:۔

"جی ہاں اچھی چیز ہر ایک کو پسند ہوتی ہے" وہ بولی۔

اس نے ایک نظر تصویر کو دیکھا اور پھر مصور کو۔ جس کی کوشش کی وہ مرہون منت تھی۔ ایک تیز فہم بیوپاری کی طرح جو مال کی عمدگی کے ساتھ کاریگر کا بھی معترف ہوتا ہے۔

"آپ نے یہ فن کس سے حاصل کیا ہے"۔ اس نے کہا۔

"پیٹ نے سکھلا دیا"۔ جمال نے سنجیدگی سے کہا:۔

وہ بے اختیار ہنس پڑی اور مسکراتی ہوئی چلی گئی۔

آج وہ صبح سو کر اٹھا تو اس کا چہرہ بشاش تھا۔ وہ مسکراتا ہوا نگار خانے میں داخل ہوا آنکھیں تازہ شاہکار پر جمی ہوئی تھیں، اس نے ایک سرسری نظر دوسری تصویروں پر ڈالی جو پبلک کی ناپسندیدگی کے بعد اس کے نگار خانہ کی زینت تھیں، وہ جی ہی جی میں ان کی بے قدری کا شکوہ کر رہا تھا، فنی لحاظ سے وہ بالکل کامیاب تھیں، اگر عوام کو ان میں کوئی دلچسپی نظر آتی تھی، دیہات کے روکھے پھیکے مناظر ان کے لئے فرسودہ تھے، مگر ایک مصور کا نظریہ عوام سے مختلف ہوتا ہے، وہ قدرت کی ہر چیز کو بغور دیکھتا ہے۔ دماغ کے اندر رازہائے سربستہ کو منتقل کر لیتا ہے۔ جنہیں کاغذ پر نقوش کی صورت میں منتقل کر دیتا ہے،

"لوگ اس تصویر کو پسند کریں گے"۔ اس نے پھر ایک مرتبہ تصویر کو دیکھکر کہا

"معاف کیجئے گا آرٹسٹ صاحب میں نے دوبارہ آپ کو تکلیف دی ہے"۔

وہ فورًا بے چور آنکھیں حسن کے رازہائے سربستہ کو بے نقاب کر رہی تھیں۔ جمال نے اپنی استعداد سے بڑھ کر مختلف رنگوں کی آمیزش سے تصویر کو چار چاند لگا دیئے تھے، مرقع حسن تیار کرنے کے بعد جمال نے اسے نمائش میں بھیج دیا نقادان حسن کی داد لینے کے لئے نمائش میں اسے مناسب جگہ دی گئی۔ تماشائیوں کا جم غفیر اس کے گرد ہالہ کئے ہوئے تھا، حسن کے جوہری اُسے خوبصورتی کی کسوٹی پر پرکھ رہے تھے۔ اس بے بہا تصویر کے لئے دام لگائے جا رہے تھے ہر ایک اسے خریدنے کی کوشش کر رہا تھا۔

دوسرے دن زرینہ نمائش گاہ میں داخل ہوئی، اپنی تصویر کو دیکھکر ٹھٹھک کر رہ گئی، ایک مسکراہٹ کی لہر اس کے چہرہ پر کھیل رہی تھی، وہ جمال کی محنت کی داد دے رہی تھی، میں اسے ضرور خریدونگی"۔ اس نے کہا اور سکریٹری کے کمرہ میں داخل ہوئی۔

"کیا آپ مجھے اس تصویر کی قیمت بتائینگے"۔

"اس کی قیمت مقرر نہیں ہے۔ لوگوں نے مختلف قیمتیں پیش کی ہیں آپ بھی فرما دیجئے۔ مگر اس کی فروخت کا فیصلہ آرٹسٹ کے ہاتھ ہے"۔

"میں اُسے ذاتی طور پر جانتی ہوں، وہ یقینًا میری پیشکش منظور کرے گا۔ میں اس سے آج ہی ملوں گی"۔ اس نے سکریٹری کی میز پر ملاقاتی کارڈ ڈالتے ہوئے کہا۔

زرینہ کے جانے کے بعد جمال سکریٹری کے کمرہ میں داخل ہوا "ہیلو مسٹر جمال" سکریٹری نے شیک ہینڈ کرتے ہوئے کہا "آپ کی تصویر بہت مقبول ہو رہی ہے"۔ اس نے مختلف لوگوں کی قیمتوں کے کارڈ جمال کے آگے ڈال دیئے۔ جمال ہر ایک کارڈ کو بغور دیکھ رہا تھا اور لوگوں کے

"کیا یہ لوگوں کو پسند نہیں ...
کاٹ کر کہا:۔
"پسند اپنی اپنی" وہ رکتے ...
"آپ کی ہر تصویر حقائق کا ...
اس قابل ہے کہ اس کی قدر ...
عوام کو پسند نہ آئیگی"؟
اُس نے تصویر کی طرف اٹھ ...
"آپ کا اس کے متعلق کیا خ ...
"رومان کے منظر کو آپ ...
سے بیان کیا ہے معلوم ہوتا ہے ک ...
کو بھانپ لیا ہے"۔ زرینہ نے آ ...
کشش پیدا کرتے ہوئے کہا۔
"گویا آپ کو یہ تصویر بہت ...
"جی ہاں" اس نے مسکرا کر ...
وہ اگلے روز اس تصویر کو ...

رومان ایک طلسم ہے جس ...
طور پر متاثر ہوتے ہیں" جمال ...
"مجھے اسکی طرف متوجہ ہو ...
خیال میں ڈوبا ہوا مختلف تصا ...
تھا، ایک محقق کی طرح جو ہر ...
ڈالتا ہے۔
"دنیا کا رجحان حسن و عشق ...
مائل ہے اور ان لطافتوں سے ...
ایک مولوی کا مذہب کے موض ...
نظروں میں خشک اور بے لطف ...
کالموں میں کی نگاہیں نہایت تیز ...
سے بھرپور افسانے ڈھونڈھتی ...
عورتوں کی تصاویر پر جان دیت ...
چونک کر کہا۔ زرینہ کا متبسم چہرہ ...
آگے دوڑ رہا تھا، دل پر ہاتھ ...
دھڑک رہا تھا جو اسکی شکست ...
تھی، ایک لمحہ پہلے جو دنیا کے مذ ...
خود اس رو میں بہہ نکلا "کہ ...
وہ زرینہ کے تصور کو لئے ...
دیکھ رہا تھا ایک بھونرے کی طر ...
کو دیکھ کر اس کی زبان پیچ و تا ...
مسکراہٹ میں بجلیاں پوشید ...
ہوائی کی سرتا کے پر کیف پیما ...
ہونٹ، اور ماہتابی چہرہ، ایک ...
ہوئے تھے"۔ وہ زرینہ کے تصو ...
دیر کے بعد گھبرا کر اٹھا۔ حسن کے ...
پر تک جا کرنے کے لئے اس کی ...
محو ہو گیا۔

مسلسل پندرہ روز کی محنت ...
زرینہ کی تصویر تیار کرلی۔ اُس ک ...
کی سوجن اور بکھرے ہوئے بال ...
کہ اس نے کس در انتہائی محنت ...
ہے۔ یوں تو اسکی ہر تصویر اُسکی ...
شہرت مقرر مگر زرینہ کی تصویر ...

مسولینی کا جمہوریتوں کو چیلنج

ٹیورن ١٤ مئی. لاکھوں اشخاص دریافت کرتے ہیں - ہم امن کی جانب جا رہے ہیں یا جنگ کی جانب بڑھ رہے ہیں؟ صورت حالات پر خوب اچھی طرح غور کرنے کے بعد اسکے جواب میں کہ دینا چاہتا ہوں کہ اسوقت یورپ میں کوئی ایسا پیچیدہ اور نازک مسئلہ درپیش نہیں ہے جسکی وجہ سے لڑائی چھڑ جائے اور جو ایک عالمگیر جنگ کی صورت اختیار کرے" یہ ہے وہ رائے جو اٹلی کے "ڈکٹیٹر سائنیور مسولینی نے ظاہر کی. جبکہ آپ نے اقتصادی نمائش کا افتتاح کیا. حاضرین میں ٢٠ ہزار کے قریب بچے شامل تھے. جب سائنیور مسولینی تقریر کرنے کے لئے تالیاں بجا کر آپ کا استقبال کیا گیا. یہ امر قابل ذکر ہے کہ اپنی اس تقریر میں سائنیور مسولینی نے ڈنزگ. پولینڈ یا برطانیہ اور ترکی کے درمیان معاہدہ کا کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ ہی فرانس کے روبرو اپنے مطالبات پیش کئے.

سائنیور مسولینی نے مزید فرمایا کہ یورپ کی سیاسیات میں گانٹھیں لگی ہوئی ہیں لیکن ان گانٹھوں کو کھولنے کے لئے تلوار استعمال کرنے کی شاید ضرورت پیش نہیں آئے گی. اس میں شک نہیں کہ ان گانٹھوں کو کھولنا ضرور پڑے گا. کیونکہ بعض اوقات طویل غیر یقینی حالت پر بھی حقیقت کو ترجیح دینا پڑتی ہے. صرف اٹلی کا ہی ایسا یقین نہیں ہے بلکہ جرمنی کا بھی ہے. اور اس لئے کل محور کا ہے. دونوں ملکوں میں ساتھ ساتھ انقلاب ہونے کے بعد محور ملان کے فوجی معاہدہ کے نزدیک ایک ٹوٹ رشتہ میں منسلک ہو گیا ہے جو لوگ جرمنی اور اٹلی کے تعلقات سے منقطع ہو جانے کا خواب دیکھ رہے ہیں یا اسکو منقطع کرنا چاہتے ہیں. انکو ذلیل ہونا پڑے گا کسی شخص کو مضحکہ خیز دھوکہ میں نہیں آنا چاہیے کیونکہ فسٹیزم کا اصول بالکل واضح ہے اور میرا عزم اٹل ہے. ہم جرمنی کے ساتھ آگے بڑھیں گے تاکہ انصاف کے ساتھ یورپ میں امن کر سکیں.

جرمنی ڈنزگ پر قبضہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا

لنڈن ١٧ مئی. وارسا میں بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ شام ڈنزگ میں پولینڈ والوں کے قہوہ خانوں اور دوکانوں اور مکانوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں. اخباروں میں ڈنزگ کی سینٹ کے خلاف نکتہ چینی کی جا رہی ہے اور لکھا جا رہا ہے کہ سینٹ کا رویہ اشتعال انگیز ہے اور کہ وہ صورت حالات پر قابو حاصل نہیں کر سکتی.

"گزٹ پوسکا" لکھتا ہے کہ اہل پولینڈ کو سینٹ کے رویہ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ وہ پولینڈ والوں اور ڈنزگ والوں کے درمیان تصادم کرا کر صورت حالات کو خراب کر رہی ہے. کل پولینڈ سے ڈنزگ میں آنے والے تمام اخباروں کو ضبط کر لیا گیا جن میں سرکاری اخبار پوسکا بھی شامل ہے. چند غیر ملکی اخباروں میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ حکومت پولینڈ نے سرکاری طور پر جرمنی کو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر ڈنزگ میں حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کی کوشش کی تو پولینڈ کی فوج اس کا مقابلہ کرے گی لیکن ڈنزگ میں اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے.

ڈنزگ کے متعلق اخبار "زٹننگ" لکھتا ہے کہ جرمنی اور برطانیہ کے درمیان صرف اسی حالت میں سمجھوتہ ممکن ہے جب کہ دونوں کے حلقہ الگ الگ تقسیم کر دیئے جائیں. برطانیہ کی ڈپلامیسی کے خلاف جرمنی ڈنزگ پر اپنا حق حاصل کرے گا. اس مسئلہ کے تصفیہ میں تاخیر ہو سکتی ہے مگر اس کو روکا نہیں جا سکتا.

اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ جب ڈنزگ میں ہر ہٹلر کی سالگرہ منائی گئی تو پولینڈ والوں کی طرف سے لاکھوں پوسٹر تقسیم کئے گئے جنمیں ہٹلر مردہ باد وغیرہ عبارت لکھی تھی ادھر نازیوں نے پولینڈ والوں کی دوکانوں کی کھڑکیاں توڑ ڈالیں اور اسکول کی دیوار پر لکھ دیا "پولینڈ والے یہاں سے نکل جائیں"؟

ریاست چرکھاری میں ریفارم

جھانسی ١٧ مئی. ریاست چرکھاری کی خبر ہے کہ راجہ صاحب نے اپنی ریاست میں اصلاحات کا نفاذ شروع کر دیا ہے اور غیر سرکاری ممبروں کی اکثریت کی ایک میونسپلٹی قایم کر دی ہے جسکو اپنا چیرمین منتخب کرنے کا اختیار ہوگا. ایک چیف کورٹ مقرر کی گئی ہے جو عدالت ماتحت کے فیصلہ کے خلاف اپیلوں کی سماعت کرے گی. اب تک یہ اختیار دیوان ریاست کو تھا. دیہات میں فوجداری اور دیوانی اختیارات کی پنچایتیں بھی قایم ہو گئی ہیں. نئی اصلاحات کے خرچ پورے کرنے کے لئے راجہ صاحب نے خرچ پورا کر دیا ہے. راجہ صاحب نے اپنے دورے بھی کئے. اس کے علاوہ خان بہادر عین الدین دیوان ریاست نے مالگذاری اور لگان کی نظر ثانی کے احکام جاری کر دیئے ہیں ہسپتال اور مویشیوں کا ہسپتال اور سڑکیں بنوانے اور تقاوی تقسیم کرنے کے لئے بڑی بڑی رقمیں منظور ہوئی ہیں. بعض اخباروں میں یہ خبریں شایع ہوئی تھیں کہ دیوان ریاست اور والی ریاست کے درمیان اختلاف پیدا ہو گئے ہیں جن کی بنا پر والی ریاست کے اختیارات میں پولیٹکل ڈپارٹمنٹ کی جانب سے کمی کی جا رہی ہے. نمائندہ نے خان بہادر عین الدین سے انٹرویو کیا تو انھوں نے اس خبر کو غلط اور بے بنیاد بتایا اور کہا کہ ہمارے تعلقات بہت اچھے ہیں. ہم نے جو کچھ کیا. راجہ صاحب کی پوری منظوری سے کیا ہے.

سر مارس گوئر کی اُمیدیں

دہلی ١٧ مئی. ہندوستان کے چیف جسٹس سر مارس گوئر نے نمائندہ ٹریبون سے ایک خاص انٹرویو کے دوران میں جو کہ ان سے انٹرویو کرنے کے لئے لاہور سے دہلی آیا. فرمایا. میں بڑی امید کے ساتھ اس دن کا انتظار کر رہا ہوں. اگرچہ ممکن ہے وہ میری زندگی میں نہ آئے، جب کہ فیڈرل کورٹ تمام ہندوستان بھر کی اپیلوں کی سماعت کرنے والی بنے گی. میرے خیال میں ہندوستان کی سیاسی ترقی کا یہ ایک قدرتی اور ناگزیر نتیجہ ہے.

جو کام فیڈرل کورٹ ابھی تک کر چکی ہے. اس کے متعلق سر مارس گوئر نے اپنے تاثرات بتاتے ہوئے کہا ہمارے سامنے کچھ اہم مقدمے پیش ہو چکے ہیں. اگرچہ ان کی تعداد زیادہ نہیں ہے. خواہ فیڈریشن قایم ہو یا نہ ہو، یہ امر یقینی ہے کہ ہمارا کام بڑھ جائیگا. اور اگر فیڈریشن قایم ہو گیا خواہ اس کی کچھ بھی شکل ہو تو فیڈرل کورٹ کا کام بلا کسی شک و شبہ کے اور زیادہ بڑھ جائے گا"

آپ نے مزید فرمایا اگر فیڈرل کورٹ کے احاطہ اختیارات میں توسیع کرنی ہے تو یہ ضروری ہے کہ پہلے وہ پبلک و نیز وکالت پیشہ اصحاب کا اعتماد حاصل کرے.

آخر میں آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ وہ اعتماد حاصل کرتی رہے گی. اور حاصل کرے گی.

بابو گوپی ناتھ سریواستوا کی اپیل

پریس مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ میں تقریر

لکھنؤ ١٧ مئی. مسٹر گوپی ناتھ سریواستو پارلیمنٹری سکریٹری حکومت یو پی نے آج بعد دوپہر پریس مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہمیں پریس ایکٹ سے کوئی محبت نہیں ہے. کچھ غیر ذمہ دار اخباروں نے ہمیں ہماری مرضی کے خلاف اسے استعمال کرنے پر مجبور کر دیا ہے. ہمیں جن حالات پر افسوس ہے جن کے تحت ایکٹ کو استعمال کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی اسی قدر ہمیں ایکٹ کو استعمال کرنے پر بھی افسوس ہے. جب تک موجودہ صورت حالات قایم رہے گی. اسوقت تک مجھے پریس کے اس طبقہ پر قابو پانے کا کوئی اور طریقہ نظر نہیں آتا.

پریس کی جانب حکومت کی پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ فرقہ وارانہ منافرت کو ترقی پہنچانے کے اسکے باقی تمام معاملوں میں پریس کو پوری آزادی ہے. آپ نے یہ بھی بتایا کہ حکومت نے برسر اقتدار آنے کے بعد پریس کو حکومت کے ساتھ تعلقات قایم کرنے کے لئے کیا کیا کوششیں کیں. آپ نے یہ بھی بتایا کہ پریس مشاورتی کمیٹی کو جو پہلی بار ہندوستان میں قایم کی گئی وسیع اختیارات حاصل ہیں.

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے اس خیال کی تردید کی کہ ہندوستانی پریس داخلی طور پر اس قدر نااہل ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کر سکے.

آپ نے فرقہ وارانہ منافرت کا حوالہ دیتے ہوئے یہ بتایا کہ کچھ اخباروں کے ایڈیٹروں کو تنبیہ کی جا چکی ہے اور کچھ سے ضمانتیں طلب کی جا چکی ہیں لیکن آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی اخبار ہیں جو کہ صوبہ کے باہر اور بالخصوص دہلی اور میرٹھ سے نکلتے ہیں اور شرارت کرنے پر تلے ہوئے ہیں. اگرچہ حکومت کی تو یہی خواہش ہے کہ وہ خیالات ظاہر کرنے کی زیادہ سے زیادہ آزادی دے خواہ وہ ناخوشگوار ہی کیوں نہ ہو تاہم اس کی بھی کوئی حد ہے. محکمہ اطلاعات نے حکومت سے یہ سفارش کی تھی کہ اس قسم کے اخباروں کو کورٹ فیس اور اشتہار ہرگز نہ دیئے جائیں و نیز پبلک و نیم پبلک انسٹی ٹیوشنوں سے یہ اپیل کی جائے کہ وہ ان اخباروں کی سرپرستی نہ کریں.

مسٹر سریواستو نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے پریس سے یہ اپیل کی کہ وہ اپنے حقوق سے ناجائز فائدہ اٹھانا بند کر کے حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کرے.

برطانیہ کو روس کا جواب

لنڈن ١٤ مئی. اخبار "آبزرور" کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت روس برطانی تجویزوں کے جواب میں اپنی تجویزیں جلد ہی بھیجنے والی ہے اور وہ اس کے لئے جنیوا میں لارڈ ہیلی فیکس" موسیو لونٹ اور موسیو بونکن کی کانفرنس کا انتظار نہیں کرے گی. خیال ہے کہ اس ہفتہ کے شروع میں روس کا جواب لنڈن پہنچ جائے گا. روسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے سمجھوتہ میں تاخیر سے دونوں کو نقصان پہونچے گا.

مولانا قطب الدین کا مقدمہ

دہلی ١٥ مئی. مولانا قطب الدین صاحب عبد الوالی فرنگی محلی کے مقدمے کا فیصلہ آج سنایا جانا تھا لیکن چونکہ فیصلہ تیار نہیں ہو سکا اسلئے اب فیصلہ سنانے کی تاریخ ٣١ مئی مقرر کی گئی ہے

فلسطین کے مسئلہ کا فیصلہ

لکھنؤ ١٤ مئی. مسلم لیگ کی طرف سے جو دو نمائندے فلسطین کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے گئے تھے. ان میں ایک صاحب چودھری خلیق الزماں آج واپس لکھنؤ تشریف لے آئے اسٹیشن پر استقبال کے لئے جو حضرات موجود تھے. ان میں آنریبل رفیع احمد قدوائی. مسٹر جی این سریواستو راجہ صاحب محمود آباد اور راجہ صاحب پیرپور کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں.

چودھری خلیق الزماں نے اسٹیشن پر ایک مختصر تقریر میں فلسطین کی پوزیشن کی اور فلسطین کانفرنس کی ناکامی کے مختلف اسباب کی وضاحت کی آپ نے امید ظاہر کی کہ مصری کانفرنس کے بعد سمجھوتہ کے لئے جو آخری شرطیں بھیجی گئی ہیں. نامنظور کر لی جائیں گی اور اگلے ہفتہ اس کا نتیجہ معلوم ہو جائے گا. آپ نے فرمایا کہ یہ امید اسلئے کی جا رہی ہے کہ جنگ ضرور ہوگی اور اس میں برطانیہ کو ترکی اور مصر کی حمایت حاصل کرنی ہوگی.

میرٹھ ١٥ مئی. سردار عظیم خاں اور شاہزادہ سردار رحمٰن خاں کو میرٹھ ریلوے اسٹیشن پر گرفتار کر لیا وہ ایک شاہی نظر بند ہیں جو احکام کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں.

سابق شہنشاہ حبش

بمبئی ١٤ مئی. بمبئی کی لنکا انسٹی ٹیوٹ کو لنکا سے مسٹر دیانند پریہ درشن کے پاس سے ایک چٹھی موصول ہوئی ہے جس سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حبش کے سابق شہنشاہ ہیل سلاسی لنکا میں آباد ہونے اور یوگ ودیا کا مطالعہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں.

چٹھی میں مزید درج ہے کہ سابق شہنشاہ جنہیں کولمبو میں ایشیائیوں کی امن کانفرنس کی صدارت کرنی ہے لنکا کو اپنا گھر بنائیں گے انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ یوگ انسٹی ٹیوٹ کسی ایسے آدمی کو لنکا بھیجے جو کہ انہیں یوگ سادھن سکھا سکے.

لیگ سے شاہ زوگ کی اپیل

جنیوا ١٦ مئی. البانیہ کے سابق بادشاہ زوگ نے بین الاقوامی لیگ کے سکریٹری کو ایک طویل خط لکھا ہے جس میں اٹلی کے قبضہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے سکریٹری اس پر غور کر رہے ہیں کہ کیا کارروائی کی جائے.

امریکہ کے اخبار و رسالوں کی اشاعت

اخبارات	اشاعت	اجرت اشتہار
ٹریبون شکاگو	دس لاکھ ٥٠ ہزار	٩٣ روپیہ فی انچ
ورلڈ ٹیلیگرام	چار لاکھ	٢٧ روپیہ "
ان کوایر	٤ لاکھ ٥٨ ہزار	٢٩ روپیہ "
پوسٹ	تین لاکھ ٥ ہزار	٢٣ روپیہ "
اسٹار	تین لاکھ ١٣ ہزار	١٠ روپیہ "
رسالے	**اشاعت**	**اجرت اشتہار**
فارم جرنیل زراعتی	١٥ لاکھ	سوا روپیہ فی لفظ
جنٹل وومن نیویارک	١٢ لاکھ ١٠ ہزار	١٨ روپیہ فی لائن
ہوم فرینڈ	١٠ لاکھ ١٠ ہزار	دو روپیہ فی لفظ
کنٹری ہوم	١٥ لاکھ	١½ روپیہ فی لفظ
امریکن پولٹری جرنیل	٤ لاکھ	١٢ ر فی لفظ
ڈیٹیکٹو گروپ	٥ لاکھ ٤٠ ہزار	ایک روپیہ فی لفظ
فاسٹ وومن گروپ	١٣ لاکھ	٤½ روپیہ فی لفظ
گڈ اسٹوریز	١٠ لاکھ	١٢ روپیہ فی لائن
وومنز ورلڈ نیو	١١ لاکھ	١٢ روپیہ فی لائن
عورتوں کی دنیا	١١ لاکھ	١٥ روپیہ فی لائن

ہزاروں اخباروں اور رسالوں میں سے چند کے نام بطور نمونہ یہاں پر درج کئے گئے ہیں.

قاہرہ پر زبردست ہوائی حملہ

قاہرہ ١٥ مئی. مصر میں جنگ کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں. ایک نقلی جنگ کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے اس سلسلہ میں ملک کے اندر ٣٦ گھنٹہ تک لڑائی کا عالم رہے گا. آج صبح شہر پر ایک زبردست ہوائی حملہ کیا گیا جس میں مصر اور برطانیہ کی فوجوں نے حصہ لیا. شہر کے خاص خاص حصوں میں ساز و سامان سے مسلح فوجیں تعینات ہیں. ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے والی توپیں تیار کھڑی ہیں. پرائیوٹ مکانوں کی چھتوں پر مشین گنیں رکھی ہوئی ہیں. آج رات کو تمام شہر میں اندھیرا کیا جائے گا.

سلاویکہ میں جرمنی کیخلاف مظاہرے

لنڈن ١٥ مئی. اخبار "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار متعین پراگ لکھتا ہے کہ بوہیمیا اور سلوواکیا کے مختلف حصوں میں جرمنی کے خلاف مظاہرے جاری ہیں. خبروں پر سنسر ہونے کی وجہ سے پراگ میں بڑی دیر کے بعد خبر پہنچتی ہے. معلوم ہوا ہے کہ یکم مئی کو برنو میں زبردست بلوہ ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ جرمن سپاہیوں کو مسلح ہجوم کا مقابلہ کرنا پڑا.

دنیا میں مسلمانوں کی تعداد

ملک	مسلم آبادی	سیاسی نوعیت
۱. ہندوستان	۸ کروڑ	محکوم (برطانیہ)
۲. سعودی عرب	۳۰۰۰۰۰۰	نیم آزاد (برطانیہ)
۳. یمن	۵۰۰۰۰۰	نیم آزاد (برطانیہ)
۴. کویت	۵۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۵. شیوخ عرب	۱۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۶. قطار	۲۵۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۷. بحرین وغیرہ	۱۲۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۸. مصر	۱۲۹۲۹۲۶۰	نیم آزاد (برطانیہ)
۹. کینیا	۱۵۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۰. زنجبار	۵۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۱. برطانی سومالی لینڈ	۳۴۴۷۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۲. جنوبی افریقہ	۵۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۳. نائجیریا	۱ کروڑ	محکوم (برطانیہ)
۱۴. اشانتی	۱۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۵. سوڈان	۵۰۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۶. ٹنگن یکا	۲۵۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۷. برطانوی بورنیو	۵۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۱۸. قبرص	۶۴۲۳۸	محکوم (برطانیہ)
۱۹. ملایا وفاقی ریاستیں (مسلم حکمراں)	۱۰۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۲۰. ملایا غیر وفاقی ریاستیں (۵ مسلم حکمراں)	۱۰۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۲۱. فلسطین	۸۵۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۲۲. شرق یردن	۲۶۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۲۳. عدن حضرموت	۵۰۰۰۰۰	محکوم (برطانیہ)
۲۴. عراق	۲۸۰۰۰۰۰	نیم آزاد (برطانیہ)
۲۵. زانجستن	۳۶۵۰۰	محکوم (برطانیہ و فرانس)
۲۶. افغانستان	۱ کروڑ	آزاد
۲۷. ایران	۱۸۳۵۰۰۰۰	آزاد
۲۸. البانیہ	۶۸۸۲۸۰	نیم آزاد (اطالیہ)
۲۹. حبش	۴۰۰۰۰۰۰	محکوم (اطالیہ)
۳۰. چین	۳ کروڑ	آزاد (جاپانی ہنر)
۳۱. شام وغیرہ	۱۵۱۴۰۵۵	محکوم (فرانس)
۳۲. الجزائر	۶۳۰۰۰۰۰	محکوم (فرانس)
۳۳. ٹیونس	۲۱۶۰۰۰۰	محکوم (فرانس)
۳۴. فرانسیسی سمالی لینڈ	۱۰۰۰۰	محکوم (فرانس)
۳۵. فرانسیسی مغربی افریقہ	۵۰۰۰۰۰۰	محکوم (فرانس)
۳۶. اطالوی اریٹیریا	۲۵۰۰۰۰۰	محکوم (اطالیہ)
۳۷. اطالوی سمالی لینڈ	۵۰۰۰۰۰	محکوم (اطالیہ)
۳۸. طرابلس	۶۲۵۰۰۰	محکوم (اطالیہ)
۳۹. مراقش	۵۸۴۳۸۸۸	محکوم (فرانس)
۴۰. مراقش	۷۲۵۰۰۰	محکوم (اسپین)
۴۱. جاوہ سوماترہ بورنیو فلپینز وغیرہ	۳۰½ کروڑ	محکوم (ڈچ)
۴۲. ترکی	۱۴۳۰۰۰۰۰	آزاد
۴۳. یوگوسلاویہ	۱۵۶۱۰۰۰	آزاد
۴۴. رومانیہ	۲۶۰۰۰۰	آزاد
۴۵. سیام	۵۰۰۰۰۰	آزاد
۴۶. روس	۱¾ کروڑ	آزاد

کلکتہ ۱۹ مئی۔ سبھاش بابو آج صبح یو۔ پی۔ سے کلکتہ واپس پہنچ گئے۔

کانپور ایجنٹ: مسرس محمد حفیظ محمد نصیر نیا گنج کانپور

افریقہ میں بغاوت کرانیکی کوشش

برلن ۱۵ مئی۔ جرمنی میں نوآبادیوں کی واپسی کیلئے زبردست پروپگنڈا شروع ہو گیا ہے۔ جرمن لیڈر اپنی تقریروں میں اور نازی اخبار اپنے آرٹیکلوں کے ذریعہ نوآبادیوں کی مانگ بڑے زور شور کے ساتھ پیش کر رہے ہیں، اس سلسلہ میں نوآبادیوں کے متعلق نازی کانگریس کا اجلاس بھی ہونے والا ہے۔ یہ اعلانیہ طور پر کہا جا رہا ہے کہ محور میں شامل حکومتیں (جرمنی اور اٹلی) اس چیز کو حاصل کرنے میں ایک دوسرے کی امداد کرینگی جسکو وہ اپنا خاص حق خیال کرتی ہیں۔ سابینور مسولینی کی ٹیورن والی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے اخباروں نے جو رائے ظاہر کی ہے اس میں بھی خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ اخبار "مونگس پوسٹ" لکھتا ہے کہ اٹلی کو معلوم ہے کہ جرمنی ان حقوق کو حاصل کرنے میں پوری امداد کرے گا۔

میونک میں اٹلی اور جرمنی کے نمایندوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں نوآبادیوں کی واپسی کے عزم کا اعادہ کیا گیا اور کہا کہ جب تک نوآبادیاں واپس نہیں ملیں گی ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جرمن لیڈر ہر فرانک نے فرمایا کہ جسطرح ہر سیاسی معاملہ میں جرمنی اور اٹلی متحد ہیں نوآبادیوں کی واپسی کے معاملہ میں بھی انکی پالیسی ایک ہے اور اپنے اہم حقوق اور رہنے کے لئے جگہ کے مطالبہ میں متحد ہیں اٹلی کے نمائندے نے اس رائے کی تائید کی۔

بغاوت کرانیکی کوشش

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم ممباسہ لکھتا ہے کہ ٹانگانیکا اور یوگانڈا میں زبردست فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نازی پروپگنڈا بھی زور پکڑتا جا رہا ہے۔ ممباسہ کے اخباروں کا بیان ہے کہ جنوب مغربی افریقہ میں جرمنوں نے حکومت کے خلاف جو گہری سازش کی تھی اس کا علم ہونے پر ٹانگانیکا میں خفیہ طور پر احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں، بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ جرمنی اپنی تمام سابقہ نوآبادیوں میں نازیوں کی بغاوت کرانے کی کوشش کر رہا ہے اسلئے اخفیائی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔

برطانیہ سے حکومت روس کا مطالبہ

لندن ۱۵ مئی۔ حکومت روس نے برطانیہ کی جوابی تجویزوں کا جواب دے دیا ہے جو کہ آج روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے برطانوی سفیر سر ولیم سیڈس کے حوالہ کر دیا۔ یہ جواب لندن بھیج دیا گیا ہے۔ سر ولیم سیڈس نے موسیو مولوٹوف کے ساتھ تقریباً نصف گھنٹہ تک تبادلہ خیالات کیا۔ روس نے کیا جواب بھیجا ہے۔ اس بارے میں برطانیہ کے سرکاری حلقے بالکل خاموش ہیں لیکن معلوم ہوا ہے کہ روس ان تجویزوں کو غیر تسلی بخش خیال کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے خیال میں برطانوی تجویزیں بہت وسیع نہیں ہیں اور ان کے ذریعہ روسی علاقہ کی حفاظت کرنے تک کی بھی گارنٹی نہیں کی گئی ہے۔ مزید برآں پولینڈ اور فنلینڈ کے درمیان ایک ضلع رہ گیا ہے جہاں کہ سرحدی ریاستوں کے ساتھ کوئی گارنٹی نہیں کی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے یہ تجویز کیا ہے کہ باہمی امداد کا معاہدہ کیا جائے جسمیں وعدہ کیا جائے کہ نہ صرف گارنٹی کی ہوئی ریاستوں پر بالواسطہ یا بلاواسطہ حملہ کی صورت میں بلکہ معاہدہ میں شامل ہونے والی ریاستوں پر حملہ کی صورت میں بھی امداد کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس اور دفتر خارجہ کے ماہرین اس جواب پر سنگل کو غور کرینگے۔ اور بدھ وار کو یہ معاملہ کیبنٹ کے روبرو پیش ہوگا

ڈینزگ میں نازی فوجوں کا گشت

برلن ۱۶ مئی۔ ڈینزگ طوفانی فوج کے تمام دستوں نے دوشنبہ کو شہر میں گشت لگایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عوام نے ان کا پر جوش خیر مقدم کیا۔

جرمن ہوائی جہاز ہالینڈ میں پکڑے گئے

ایمسٹرڈم ۱۵ مئی۔ جرمنی کے دو فوجی ہوائی جہازوں کو مجبوری کی حالت میں ہالینڈ کے شہر نجم اور بود ڈوق میں اترنا پڑا۔ ہوابازوں نے کہا کہ ہم راستہ بھول گئے تھے انکو گرفتار کر لیا گیا اور انکے ہوائی جہازوں پر قبضہ کر لیا گیا۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵. قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ضلع کانپور

لالہ رام نرائن ولد درگا پرشاد قوم ولیش ساکن بنگالی محال شہر کانپور — مدعی

بنام میاں خاں وغیرہ

بنام نادر و یونس پسران حکیم پیارے صاحب قوم سید ساکنان ٹپکاپور شہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابتہ ۱۱ لعہ ۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ مئی سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور — مہر عدالت

جرمنی کے ساتھ صلح کی کوشش

لندن ۱۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ پھر دبنے کی پالیسی اختیار کرنے والی ہے اور جرمنی کے ساتھ صلح کن...

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳

"زرینہ شادی شدہ ہے"۔ اس نے کہا "میری امیدوں کی دنیا مسمار ہو گئی، میں اسے حاصل نہیں کر سکتا، وہ ابھی تصویر خریدنے کے لئے آئے گی"۔ میری زرینہ! وہ میری نہیں ہو سکتی، یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے، وہ لڑکھڑا کر گرا، زہر کی شیشی اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے بیتابی کے ساتھ غٹ غٹ پی لیا "اب میں مصائب کو برداشت کر سکوں گا"۔ اس نے اکھڑی ہوئی آواز میں کہا اور دھڑام سے گر پڑا۔ ٹھیک اسی وقت زرینہ شوہر کے ساتھ جمال کے نگارخانہ میں داخل ہوئی۔

"مسٹر جمال" اس نے شیریں انداز میں کہا "جمال" کھوئی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا "جمال، جمال" وہ چلا کر بولی، جمال بے حس و حرکت تھا اس کی کھلی ہوئی آنکھیں زرینہ کو گھور رہی تھیں زرینہ اور خالد تصویر حیرت بنے ہوئے تھے چاروں طرف ٹنگی ہوئی تصویریں، حسرت و یاس کا مرقع بنی ہوئی تھیں، ان کا بنانے والا موت سے ہمکنار ہو چکا تھا۔

جمال کے مردہ ہاتھ میں زہر کی خالی شیشی اس کی موت کا راز عیاں کر رہی تھی۔

ٹرانسوال میں ستیہ گرہ کی تیاریاں

جوہنسبرگ ۱۴ مئی۔ ٹرانسوال کی ستیہ گرہ کونسل کا آج تمام دن اجلاس جاری رہا اور صورت حالات کے متعلق مشورہ ہوتے رہے۔

مہاتما گاندھی کے سابق پیرو مسٹر ای۔ آئی۔ آسوت ایگزیکٹو کے صدر اور ڈاکٹر دادا وغیرہ اس کے ... چنے گئے۔ ستیہ گرہ کے لئے والنٹیروں کی بھرتی جاری ہے۔

قومی تعمیر کیلئے حکومت بنگال کی زر افشانی

رفاقت اللہ خاں، ناظم شعبہ اردو، محکمہ نشر و اشاعت

ضلع باکوڑا کے لئے حکومت نے ۱۴۷۵/ روپے کی منظوری دی ہے جس سے کھیل کود کے میدان

مقام	رقم	
(۱) باکادہا	۲۰۰	روپے
(۲) اندامس	۱۵۰	″
(۳) گوراباڑی	۵۰	″
(۴) چھاگوریا	۱۰۰	″
(۵) بیٹالا	۱۰۰	″

مقامات پر بنائے جائیں گے

زراعتی نمائش فارمین بنائے گئے

مقام	رقم	
(۱) بھوجرا	۵۰	روپے
(۲) بلدکتانی	۵۰	″
(۳) گوراباڑی	۵۰	″

دیہاتی کتب خانے کھولے گئے

مقام	رقم	
(۱) نکہد کتانی	۲۵	روپے
(۲) بھوجرا	۲۵	″
(۳) ہیر بندہ	۲۵	″
(۴) سوسونیا	۲۵	″
(۵) چھاگوریا	۲۵	″
(۶) بلوط	۲۵	″

سنتھال لوگوں کے لئے دیہات سدھار انجمنیں

مقام	رقم	
(۱) جہاہارا	۶۰	روپے
(۲) طلاسیڈ	۳۰	″
(۳) نمریدہ	۲۵	″
(۴) جامور دیہا	۳۰	″
(۵) پیر دیہا	۳۰	″

شبینہ مدرسے

مقام	رقم	
(۱) دھاپانی	۱۵	روپے
(۲) نیم ڈانگرا	۱۵	روپے
(۳) ستال پور	۱۵	روپے
(۴) کل دیہا	۱۵	″
(۵) سازنگا	″	″
(۶) گونڈاپور	″	″
(۷) کمار دیہا	″	″
(۸) ہال ڈنگرا	″	″
(۹) باراجیا	″	″
(۱۰) دھاباٹی	″	″
(۱۱) پاکور دیہا	۱۵	روپے
(۱۲) انکامیتا	″	″
(۱۳) نکاسوری	″	″
(۱۴) مجوری	″	″
(۱۵) مدینی پور	″	″
(۱۶) اندار مقول	″	″
(۱۷) دھاین	″	″
(۱۸) سوسونیا	″	″
(۱۹) تیتول جتا	″	″
(۲۰) مورلو	″	″

(۲) جارپور کے ڈوبوں کو بھرنا اور نالیاں نکالنا ۱۰۰ روپے
(۳) بڑالا کے ″ ″ ″ ۱۰۰ ″
(۴) غازی نگر ″ ″ ″ ۱۵۰ ″
(۵) اگیاپور کے گندے نالے کی کھدائی اور صفائی ۲۰۰ ″
(۶) نکندا پور ″ ″ ″ ۲۰۰ ″
(۷) نبکلار بلین ″ ″ ″ ۲۰۰ ″
(۸) دیوکندا ″ ″ ″ ۱۰۰ ″
(۹) چندامیل ″ ″ ″ ۷۵ ″
(۱۰) کونی بیل کی صفائی ۵۰ ″
(۱۱) کتابیں اور دیگر سامان پھنیا گرلز اسکول ۲۵ ″
(۱۲) ″ ″ ″ ڈوملو شبینہ اسکول بالغان ۲۵ ″
(۱۳) ″ ″ ″ رامشور پور ″ سکول ۲۰ ″
(۱۴) ″ ″ ″ جھبکا ″ ۲۰ ″
(۱۵) ″ ″ ″ شنکر پاڑہ ″ ۲۰ ″
(۱۶) لونکندا ″ ″ ۲۰ ″
(۱۷) بلیند ادیہاتی کتب خانے کے لئے کتب ۲۰ ″
(۱۸) بلیند اشبینہ اسکول بالغان ۲۰ ″
(۱۹) بلدنگا اتر پاڑہ شبینہ اسکول ″ ۲۵ ″
(۲۰) کرم پور شبینہ اسکول ″ ۲۰ ″
(۲۱) بڑالا کے ڈوبے کو بھرنا اور نالیاں نکالنا ۱۵۰ ″

ہن کی بارش

صوبہ بنگال کی حکومت نے مرشد آباد کھلنا اور نادیا کی قومی تعمیر کے لئے ۵۵ ۴۳ روپے کی گرانقدر رقم منظور فرمائی ہے۔ جو حسب ذیل امور پر صرف ہوگی۔

نادیا

(۱) منھوا ڈیہاری کتب خانہ کونی کتب کیلئے ۵۰ روپے
(۲) عین الدین ایل۔ پی سکول عمارت سکول کی تعمیر ۴۰ ″
(۳) بان پور شبینہ سکول، جملہ اسباب کے لئے ۲۵ ″
(۴) دھور ہودا شبینہ سکول کتب اور دیگر ساما ن کیلئے ۲۰ ″
(۵) جشید پور گرلز اسکول اکتب اور فرنیچر ۵۰ ″
(۶) دھوراده گرلز اسکول کتب وغیرہ ۵۰ ″
(۷) سمیس پور دیہاتی لڑکیوں کا اسکول مرمت کیلئے ۱۰۰ ″
(۸) آسپس پور اسوتوش ویونگ اسکول مشین وغیرہ کیلئے ۱۰۰ ″
(۹) اشیتن ہری پور چاند میموریل لائبریری الماری اور کتابوں کے لئے ۵۰ ″
(۱۰) گوسائیں درگاپور لڑکوں کی کلب لائبریری الماری اور کتابیں ۴۰ ″
(۱۱) بھیرامارا خیراتی دواخانہ آنکھوں کے لئے آلات ۴۰ ″
(۱۲) بھیرامارا چاندی پور جے کے انسٹی ٹیوشن فرنیچر وغیرہ ۵۰ ″
(۱۳) فلپ نگر جے آر بور کتابوں کیلئے ۲۰ ″
(۱۴) دھرم پور ایم۔ ای۔ اسکول کتابوں کیلئے ۲۰ ″

کھلنا

(۱) چتراکھال کی اندسر لوکھدائی ۵۰۰ ″
(۲) نواپاڑہ بلیا کھاکھال ″ ″ ۴۰۰ ″
(۳) ہلوت علی مکند بہاری کے لئے کتابیں اور سامان ۳۰۰ ″

مرشد آباد

(۱) جارپور کے تالابوں میں سے مضرت رساں گھانس دور کرنا ۵۰ ″

جبرالٹر کے قریب خندقیں

جبرالٹر ۵ ارمئی۔ آج صبح ۷ بجے سے اسپین کے سو سپاہی سرحد جبرالٹر سے تقریباً نصف میل کے فاصلہ پر خندقیں کھودنے میں لگے ہوئے ہیں۔

دنیا کی لڑنے والی قوتیں

	مشین گن	بڑے دہانے کی توپیں	ٹینک	بمبار ہوائی جہاز	فوج
سوویٹ روس	۳۰۰۰۰ ہزار	۱۱۰۰۰ ہزار	۶۰۰۰ ہزار	۹۰۰۰ ہزار	۱۸۰۰۰۰۰ لاکھ
پولینڈ	۷۰۰۰ ہزار	۱۳۵۰	۷۰۰	۱۶۰۰	۳۰۲۰۰۰
فرانس	۱۶۰۰۰ ہزار	۲۰۰۰ ہزار	۴۵۰۰	۵۰۰۰	۷۶۰۰۰۰
برطانیہ	۱۰۰۰۰ ہزار	۱۹۰۰	۶۰۰	۵۰۰۰	۵۲۹۲۰۰
اطالیہ	۱۴۰۰۰ ہزار	۱۹۰۰	۱۱۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰۰۰
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۲۵۰۰۰ ہزار	۳۳۰۰	۴۰۰	۳۷۰۰	۳۸۴۰۰۰
جاپان	۶۰۰۰ ہزار	۶۰۰	۲۷۰	۲۷۰۰	۳۲۸۰۰۰

ہمارے وزراء کے اخراجات

ہندوستان کے مختلف صوبوں کے وزراء کو ماہوار جو تنخواہ اور الاؤنس ملتا ہے اس کا نقشہ صوبہ وار ذیل میں درج ہے جو قارئین کی خدمت میں صرف اسلئے پیش کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے وزیروں کے متعلق کوئی رائے قائم کر سکیں۔

نام صوبہ	تعداد وزراء	مشاہرہ	میزان	سفری الاؤنس	موٹر کار الاؤنس	متفرق مصارف	سالانہ رقم جو ہر وزیر کو حاصل ہوتی ہے
بنگال	۱۲	۲۵۰۰ / ۳۰۰۰	۳۶۶۰۰۰	۶۰۰۰	۰۰	۲۴۰۰۰	۳۷۵۰۸ — ۵ — ۴
پنجاب	۶	۳۰۰۰ / ۵۰۰۰	۲۲۲۰۰۰	۳۴۲۰۰	۱۵۶۰۰	۲۸۵۰	۴۹۷۷۵ — ۰ — ۰
مدراس	۱۰	۵۰۰	۶۰۰۰	...	۳۰۰۰۰	۹۵۰۰	۱۳۴۵۰ — ۰ — ۰
آسام	۸	۵۰۰	۴۸۰۰۰	۱۶۰۰۰	۱۹۲۰۰	۹۹۵۰	۱۱۶۴۳ — ۱۲ — ۰
بمبئی	۵	۵۰۰	۴۲۰۰۰	۲۱۶۰۰	۱۸۷۰۰	۳۰۰۰	۱۲۱۸۵ — ۱۱ — ۰
سندھ	۶	۵۰۰	۳۶۰۰۰	۲۰۳۰۰	۹۰۰۰	۱۵۴۰۰۰	۱۳۴۵۰ — ۰ — ۰
یو۔پی	۶	۵۰۰	۳۶۰۰۰	۲۵۰۰۰	۱۰۸۰۰	۲۵۰۰	۱۲۳۸۳ — ۵ — ۴
سی۔پی و برار	۷	۵۰۰	۴۲۰۰۰	۱۰۰۰	۱۲۹۰۰	۱۵۰۰	۹۴۴۲ — ۱۳ — ۰
بہار	۸	۵۰۰	۲۴۰۰۰	۱۵۰۰۰	۷۲۰۰	۱۰۰۰۰	۱۴۰۵۰ — ۰ — ۰
اڑیسہ	۳	۵۰۰	۱۸۰۰۰	۶۵۰۰	...	۷۸۲۷	۱۰۷۷۵ — ۱۰ — ۸

افسران ضلع کو حکومت یوپی کی ہدایتیں

الہ آباد ۱۲ ارمئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی نے حکام ضلع کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں انہیں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فرقہ دارانہ فسادات کو کس طرح فرو کریں۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت نے انکو اس معاملہ میں اختیار تیزی سے کام لینے کی پوری اجازت دیدی ہے اور انھیں یقین دلایا گیا ہے کہ وہ جو معقول تدابیر اختیار کریں گے۔ انکی حمایت کی جائے گی۔

بنارس سے جو لوگ یہاں آئے ہیں ان میں سے کچھ کا یہ کہنا ہے کہ جو کمیٹی جسے حکومت یوپی نے فرقہ دارانہ فسادات کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ امن و اماں قائم رکھنے کے لئے واچ اور وارڈ ڈپارٹمنٹ قائم کیا جائے۔ اس اسکیم کے ماتحت ہر ایک محلہ کے ہر ایک فرقہ کے کچھ آدمیوں کو اپنے اپنے محلہ میں امن و اماں قائم رکھنے کی ذمہ داری سونپ دی جائے گی۔

افغانستان میں یوم آزادی کی تیاریاں

شملہ ۱۱ رمئی۔ کابل کی اطلاع مظہر ہے کہ یوم آزادی افغانستان میں منانے کے لئے وہاں خوب زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ افغانستان کو آزادی ۱۹۲۹ء میں حاصل ہوئی تھی وہاں یوم آزادی ۲۹ رمئی کو منایا جاتا ہے

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ ے

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے ٭ زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

سیمیٰ — احسن

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

مستانہ بنادے

از جناب سیّد صفدر رضا صاحب زیدی ادیبؔ دہلوی

مدہوش مئے نرگسِ مستانہ بنادے
آ دونوں جہاں سے مجھے بیگانہ بنادے

اے عارضِ پُرنور تجھے حسن کا صدقہ
ہر شمعِ جاں سوز کو پروانہ بنادے

اُس مہرِ جہاں تاب کرائے جذبۂ اُلفت
منت کشِ داغِ دلِ دیوانہ بنادے

ٹکڑے ہیں سرِ راہ جو ٹوٹے ہوئے دل کے
ساقی کی یہ ضد ہے انہیں پیمانہ بنادے

مدت سے ہی پھیلا ہوا دامانِ تمنا
شاہانہ بنادے یا گدایانہ بنادے

ہے دیدۂ تر میں رُخِ زیبا کا تصور
بہہ کر یہ کہیں اشکوں کی گنگانہ بنادے

زاہد تجھے پھر قدر ہو ان شعلہ رُخوں کی
اُلفت ترے دل کو بھی جو بتخانہ بنادے

برباد نہ کر اس دلِ صد چاک کے ٹکڑے
بکھری ہوئی زلفوں کیلئے شانہ بنادے

ہے کوئی جو مجھ رند کے ٹوٹے ہوئے دل کا
پُرکیف چھلکتا ہوا پیمانہ بنادے

اُس چاند سے عارض کو ترستی ہیں نگاہیں
مدہوش مجھے جلوۂ جانانہ بنادے

مجھ رندِ بلانوش کی ہر لغزشِ مستی
کعبہ کے مقابل میں صنم خانہ بنادے

نشہ میں ہیں ڈوبی ہوئی شرمیلی نگاہیں
اے ساقی مہ وش انہیں میخانہ بنادے

---

۲ وسیع بنیادوں پر تجارتی و اقتصادی تعلقات قائم ہو جائیں تو یہ چیز ان کے لئے گوناگوں اعتبار سے بہت مفید ثابت ہوگی شال کے طور پر چنگی، چنگی کے علی اور وسائل نقل وحرکت وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ اگر اشتراک و تعاون سے کام لیا جائے تو ان کے انتظامات اس طرح کئے جا سکتے ہیں کہ ہر ملک کو علاوہ دیگر فوائد کے بیش بہا اقتصادی فوائد پہنچ سکیں۔

یادداشت میں مزید بیان کیا گیا ہے کہ اس غرض کو حاصل کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ عربی ممالک کے ذمہ داروں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں ان ماہرینِ فن کو بھی طلب کیا جائے جن کی رائیں مذکورۂ بالا مسائل کے بارے میں ضروری خیال کی جائیں اور اگر ضرورت محسوس ہو تو اس قسم کی کانفرنسیں ہر سال یا ہر دو سال کے بعد عربی ممالک کے پایۂ تختوں میں باری باری منعقد ہو اور اس میں تجارتی اور اقتصادی مسائل زیرِ بحث لائے جائیں

معلوم ہوا ہے کہ مصر کے ذمے دار حلقے اس یادداشت پر بڑی اہمیت اور توجہ کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔

عرب نمائندوں کی بیروت میں آمد

بیروت یکم مئی۔ عرب ہائی کمیٹی کے ممبران جو گذشتہ ہفتہ قضیہ فلسطین کے متعلق گفت و شنید میں حصہ لینے کے لئے مصر گئے تھے کل شام بیروت واپس آ گئے۔ آج ان لوگوں نے مفتی اعظم الحاج امین الحسینی سے ملاقات کی اور گفت و شنید کی تفصیلات و نتائج سے انہیں آگاہ کیا۔

دنیائے اسلام

ہر ترک ایک بہترین سپاہی ہے

جب اتاترک کا نومبر میں انتقال ہوا تو سیاسی مبصرین خیال کر رہے تھے کہ اب ترکی میں آمریت کو دھکا پہونچیگا لیکن ان کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ اسلئے چوبیس گھنٹوں کے اندر ہی غازی مرحوم کے رفیق و شریک کار عصمت انونو نے اعلان کیا کہ وہ اپنے پیش رو کے پروگرام کو روبہ عمل لائیں گے۔ چند دنوں تک فنوطیوں کا یہ خیال رہا کہ اتاترک کے عظیم الشان کاموں کا توسیع کرنا عصمت انونو کے بس کی بات نہیں۔ اس قسم کے اشخاص ان دونوں شخصیتوں [illegible] پیش کرتے رہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ترکی کو اب بھی غازی مرحوم کے سخت گیر طریقوں کی ضرورت ہے۔ ترکی عصمت انونو کے ملائم اور اعتدال پسند طریقوں کو نباہ نہیں سکتا۔ ابھی پورا سال ختم نہ ہونے پایا تھا کہ ان قنوطیت پسندوں کو اعتراف کرنا پڑا کہ انونو کا اختیار کردہ راستہ ترکی کے موافق و سازگار ہو چکا ہے۔ اور اب بھی ترکی کی آمریت اسی طرح قائم و برقرار ہے۔ ممکن ہے ہر آمری حکومت میں اچانک تغیر و تبدل سازگار ثابت نہ ہو لیکن ترکی کی آمریت جداگانہ نوعیت کی ہے۔ دیگر آمری حکومتوں کے مقابلہ میں یہاں کی آمری حکومت کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کی رعایا کو اس نصب العین سے بخوبی واقف کرایا جاتا ہے جو آمر کے پیش نظر ہوتا ہے۔ اتاترک کی پالیسی یہ تھی کہ اپنے ملک کو خود بنایا جائے، اس طریقہ سے کہ صنعت و حرفت کو ترقی دیجائے اتاترک کا طویل المدت تعمیری پروگرام رعایا کے دلوں پر اثر کر گیا۔ رعایا کو اتاترک کے نصب العین پر اعتماد ہو گیا اسلئے مستقبل کے متعلق کوئی خوف و خطرہ رعایا کے دلوں میں موجود نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ترکوں نے اتاترک کے جانشین عصمت انونو کا ساتھ دیا اس لئے کہ ترک اور خود عصمت انونو جانتے تھے کہ آگے کام کرنا ہے۔

حکومتِ مصر کو انجمن نوجوانان کا الٹی میٹم

قاہرہ کا ایک مشہور اخبار الفتح اپنی تازہ اشاعت میں لکھتا ہے کہ حکام مصر نے انجمن نوجوانان مصر کے صدر مسٹر احمد حسین کو دوبارہ گرفتار کر لیا ہے۔ مسٹر احمد حسین نے اپنے اخبار میں ایک مقالہ لکھا تھا جس میں حکومت مصر کو متنبہ کیا تھا کہ "میں اور میری انجمن بدکاری اور شراب نوشی کے خلاف مصر کے طول و عرض میں جہاد شروع کرے گی"۔ اس مقالہ میں وزیر اعظم مصر وزیر داخلیہ اور وزیر مالیات کو مخاطب کیا گیا تھا کہ "میں اپنی جان خطرہ میں ڈال کر مصر میں برائیوں" فحش کاری اور شراب نوشی کے خلاف جہاد کروں گا۔ میں قانون خداوندی نافذ کروں گا اور ہر ایسی حکومت کا تختہ اُلٹ دونگا جو ان برائیوں کی حامی ہوگی؟

مسٹر احمد حسین کو عدالت میں پیشی تک زیر حراست رکھا گیا ہے ان کا اخبار اور دفتر بند ہو گئے ہیں۔ آج سے ۲ سال قبل مسٹر احمد حسین اور ان کی انجمن نے امتناع مسکرات کے سلسلہ میں غیر معمولی جدوجہد کا اظہار کیا تھا۔ نیز قاہرہ، اسکندریہ، پورٹ سعید اور سوئز میں مسکرات کا کاروبار کرنے والے لوگوں کو تہدید آمیز خطوط بھیجے گئے تھے کہ وہ مسکرات کی تجارت بند کر دیں۔ اس سلسلہ میں شراب کی کئی دوکانیں تباہ کر دی گئی تھیں مسٹر احمد حسین اور ان کے ساتھی گرفتار کر لئے گئے تھے جنھیں عدالت سے تین تین ماہ قید بامشقت اور بھاری جرمانوں کی سزائیں ہوئی تھیں۔

حکومت افغانستان کے احکام

معلوم ہوا ہے کہ حال میں دفتر پولیس کمانڈنٹ افغانستان کے ٹریفک سیکشن نے سفر اور باربرداری کی نگرانی کی غرض سے وسائل نقل وحمل پر بعض پابندیاں عاید کی ہیں۔ اس سلسلے میں حسب ذیل احکام صادر کئے گئے ہیں جنکا مطالعہ عام لوگوں کے لئے دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

۱۔ بائیسکل کے علاوہ تمام دوسری سواری گاڑیوں کے مالکوں کو گاڑیوں کی مرمت یا ان کے کسی حصہ کی تبدیلی کے متعلق ٹریفک سیکشن کو پہلے سے اطلاع کرنی چاہئے۔

۲۔ اگر کوئی ڈرائیور کسی مالک کی نوکری چھوڑ کر دوسرے کی ملازمت اختیار کرے تو مالک یا ڈرائیور کو اس کی اطلاع ٹریفک سیکشن میں کر دینی چاہئے۔

۳۔ ہر سواری گاڑی کی خرید و فروخت کی اطلاع متعلقہ خریدار یا اس کے ڈرائیور یا کسی دوسرے ملازم کے ذریعہ ٹریفک سیکشن میں ہونی چاہئے۔

۴۔ سواری گاڑی کے نمبر پلیٹ صرف ایک سال کے لئے کام میں لائے جا سکتے ہیں۔ جن گاڑیوں کے نمبر پلیٹوں کی میعاد ختم ہو جائے ان کے مالکوں کو دوسرے نمبر پلیٹ حاصل کرنے کے لئے ٹریفک سیکشن میں گاڑی کا معائنہ کرانا چاہئے۔

(۵) مرمت کے لئے بھیجنے سے پہلے گاڑی کا نمبر پلیٹ ٹریفک سیکشن کے سپرد کرنا چاہئے

(۶) اگر کوئی مالک اپنی گاڑی کسی دوسرے علاقے میں فروخت کرے تو اسے کابل واپس آتے ہی اس کی اطلاع ٹریفک سیکشن کو دینی چاہئے۔

حکومت عراق کی ایک اہم یادداشت

الاہرام رقمطراز ہے کہ وزارت خارجہ مصر کو حکومت عراق کی طرف سے ایک اہم یادداشت موصول ہوئی ہے جس میں عربی ممالک کے باہمی تجارتی و اقتصادی تعلقات کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر ان حکومتوں کے درمیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زمانہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے
ہفتہ وار
صداقت کانپور
جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۱

ڈکٹیٹروں کی حکومت کی صورت میں تمہاری کیا حالت ہوتی؟

ایمپائر ڈے (۲۴ مئی) کے ڈنر کے موقع پر وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ اس قسم کے موقع پر برطانوی شہنشاہیت اور اس کی کامیابی کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش کئے بغیر تقریر کی جا سکتی ہے کیونکہ برطانوی شہنشاہیت کی خوبیاں بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں اس واقعہ کی وجہ سے ایسا کرنے پر مجبور ہوا ہوں کہ سلطنت برطانیہ کے اس حصہ میں جس کے لئے میں خاص طور پر ذمہ دار ہوں یعنی ہندوستان میں سیاسی لیڈروں میں یہ خیال تقویت حاصل کرتا جا رہا ہے کہ برطانوی شہنشاہیت ایک بدعت ہے اور وہ ایک ایسی بدعت ہے جس کے خلاف لڑا جائے اور ممکن ہو سکے تو اسکو تباہ و برباد کر دیا جائے میں بعض دفعہ یہ خیال کرتا ہوں کہ ہندوستان کے ان لوگوں کے لئے جو برطانوی حکومت کی اس قدر مخالفت کر رہے ہیں اس بارے میں قیاس آرائی کرنا اور خیال دوڑانا بڑا دلچسپ اور منفعت بخش ہوگا۔ کہ اس وقت ان کی کیا حالت ہوتی اگر وہ کسی اور ملک کی شہنشاہیت کے ماتحت ہوتے۔ موجودہ دور میں جنگی سیاست "جسکی لاٹھی اسی کی بھینس" پر مبنی ہے۔ انکو چاہئیے کہ اسوقت انکی جو حالت ہوتی اس کا وہ اپنی موجودہ حالت سے مقابلہ کریں جو کہ سلطنت برطانیہ کے ایک شہری ہونے کی حیثیت سے انکو حاصل ہے جہاں تک ہم سمجھتے ہیں کہ اسوقت ملک کی جسقدر ذمہ دار جماعتیں ہیں اس میں سے کسی جماعت کا بھی یہ اس وقت خیال نہیں ہے کہ برطانیہ حکومت کو تباہ و برباد کر دیا جائے"۔

پھر نہ معلوم کیوں اس وقت لارڈ زٹلینڈ صاحب کو بے وقت کی راگنی الاپنے کا شوق پیدا ہوا، اور خواہ مخواہ انھوں نے ہندوستانیوں کو یہ طعنہ دیدیا کہ اگر کہیں آج ہندوستان بجائے برطانیہ کے ڈکٹیٹروں کے حکومت میں ہوتا تو پھر اسکی کیا درگت ہوتی۔

معلوم یہ ہوتا ہے کہ لارڈ زٹلینڈ صاحب کے نزدیک ہندوستان ہمیشہ غلام ہی رہے گا۔ اور اگر برطانیہ کی زیر حکومت نہیں تو ڈکٹیٹروں کی حکومت میں ہوگا اور اس صورت میں ہندوستان کی جو حالت ہوگی اسکو ہندوستانیوں کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

ہمارے خیال میں لارڈ زٹلینڈ صاحب اس سے زیادہ ہندوستانیوں کو اور کیا ذلیل و خوار کر سکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ طعنہ بجا ہے کیونکہ غلاموں اور محکوموں کی نہ کوئی وقعت ہے اور نہ عزت انکو جسقدر بھی ذلیل و خوار کیا جائے وہ کم ہے۔

کیا اہل ہند اپنی اس حالت زار پر کبھی توجہ کرنے کی ضرورت محسوس کریں گے؟

آگے چلکر لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند صاحب ہندوستانیوں کو تسکین دینے کے لئے فرماتے ہیں کہ ہندوستان کا منزل مقصود برطانی کامن ویلتھ کے اندر درجہ نوآبادیات حاصل کرنا ہے وزیر ہند نے مزید فرمایا کہ یہ امر موجب اطمینان ہے کہ کانگریس ہندوستان کے ۱۱ صوبوں میں سے ۸ صوبوں پر برسر اقتدار ہے اور وہ برطانوی شہنشاہیت کے ایجنٹوں کے ساتھ بھی تعاون کر رہی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا کہ یہ بات سب پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جانا چاہئیے کہ جن لوگوں کو حکومت کا بار منتقل کیا گیا ہے ان کے لئے یہ ایک امتحان کا وقت ہے مختلف فرقوں خاصکر ہندو اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف دور کرنے کی ذمہ داری اب خود ہندوستان پر ہے مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسکی بنا پر ہندوستان کی موجودہ نسل اپنے ملک کی قسمت بگاڑ یا بنا سکتی ہے۔

ہم منزل مقصود کی طرف یقینی اور تیز رفتاری کے ساتھ بڑھنے کی اس حالت میں امید کر سکتے ہیں جبکہ اقلیتوں کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ برابری کے حصہ دار کی حیثیت سے اپنے حقوق محفوظ رکھتے ہوئے مشترکہ مقصد میں حصہ لے سکتے ہیں۔

وزیر ہند صاحب نے اپنی تقریر کے آخری حصہ میں ہندوستانیوں کو یہ تسلی دی ہے کہ انکو ایک دن نوآبادیات کے درجہ کی حکومت ملکر رہے گی"۔

جس کے لئے اہل ہند وزیر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

آخر میں وزیر ہند صاحب نے ہندوستانیوں کو اس سے متنبہ کیا ہے کہ اب ہندو مسلمانوں کے درمیان اختلافات دور کرنے کی ذمہ داری خود ہندوستانیوں پر ہے۔

وزیر ہند صاحب کے اس کہنے میں اب ایک حقیقت ہے اور چاہے کتنی تاویلیں کی جائیں مگر موجودہ ہندو مسلمانوں کے اختلافات کی ذمہ داری اب بڑی حد تک خود ہندو اور مسلمانوں پر عاید ہوتی ہے اور موجودہ اختلافات کی ذمہ داری اب کسی تیسرے پارٹی پر نہیں ڈالی جا سکتی، بلکہ اسکی ذمہ داری خود ہندو اور مسلمانوں پر عاید ہوتی ہے۔

بالکل آخر میں لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند صاحب نے فرمایا کہ:-

"ہندوستانیوں کی موجودہ نسل اپنے ملک کی قسمت بگاڑ یا بنا سکتی ہے"۔

یہ حقیقت ہے کہ نئے ریفارم کے بعد اگر ہندو مسلمان چاہتے تو بہت کچھ ہندوستان کی قسمت کو بنا سکتے تھے مگر یہ ملک کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ جدید ریفارم کے بعد ہندو مسلمانوں کے تعلقات خراب سے خراب تر ہوگئے اور وہ اس حد تک جا رہے ہیں کہ جس کا کنارا یا منزل مقصود کا پتہ نہیں اور جس کے بعد تباہی و بربادی لازمی ہے کیا ہندو مسلمان لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند صاحب کے اس جملہ پر غور کرنے کی زحمت گوارا فرمائینگے کہ "ہندو اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف دور کرنے کی ذمہ داری اب خود ہندوستان پر ہے جسکی بنا پر ہندوستان کی موجودہ نسل اپنے ملک کی قسمت بگاڑ یا بنا سکتی ہے"۔

یہ ایک حقیقت ہے ہندو مسلمانوں کو سب کچھ قربان کرکے اپنے ملک کی قسمت کو بنا لینا چاہئیے۔ کیا ہم ملک کے لیڈروں سے یہ امید کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے ذاتی اختلافات کو پس پشت ڈالکر ملک کی قسمت کو بنانے کی کوشش کریں گے؟ کیونکہ اسی میں ملک کی نجات ہے اور ہندو مسلمانوں کا فائدہ بھی اسی میں مضمر ہے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی

جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس قانون کے خلاف جو ہندوستانیوں کے خلاف بن رہا ہے ستیہ گرہ کرینگے۔ اس سلسلہ میں مہاتما گاندھی نے ایک پیغام شایع کیا ہے جس میں انہوں نے وہاں کے باشندوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ مختلف فرقوں میں تقسیم ہونے کے بجائے آپس میں اتحاد پیدا کریں کیونکہ بلا اسکے سول نافرمانی کامیاب نہیں ہو سکتی۔

اگرچہ کہا تو یہ جا رہا ہے کہ یہ قانون ایشیا کے خلاف ہے مگر اس کے خاص شکار ہندوستانی ہونگے کیونکہ جنوبی افریقہ میں زیادہ تر انھیں کا کاروبار ہے۔ اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ قانون عارضی ہے مگر بعد کو اس قسم کے قانون مستقل ہو جاتے ہیں۔

ہمارے خیال میں اس قانون کی مخالفت کرنے میں نہ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے درمیان کوئی اختلاف ہے اور نہ ہندوستان میں، مسٹر محمد علی جناح اور سر رضا علی کے جو بیانات اس سلسلہ میں شایع ہوئے ہیں انمیں بھی اس قانون کی خلاف آواز اٹھائی گئی ہے۔

اگر حکومت ہند پر پورا دباؤ ڈالا جائے تو بہت ممکن ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت راہ راست پر آ جائے

شیعہ و سنیوں کی مصالحت

آنریبل حافظ محمد ابراہیم صاحب نے شیعہ و سنیوں کی مصالحت کے سلسلہ میں جو دلچسپی لینا شروع کی تھی اس سے یہ پوری امید ہو چلی تھی کہ شیعہ سنیوں میں مصالحت ہو جائیگی مگر نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مصالحت کی جسقدر بھی تدبیریں سوچی گئیں وہ سب بیکار ثابت ہوئیں اور دونوں پارٹیوں میں سے کوئی پارٹی بھی اس سے مطمئن نہیں ہوئی اور بالآخر یہ گفتگوئے مصالحت ختم ہوگئی۔

چودھری خلیق الزماں صاحب بھی ولایت سے تشریف لے آئے ہیں اور ہم سمجھتے تھے کہ شاید انکے آنے پر مسلم لیگ اپنی خاموشی کو ختم کرکے اس قضیہ کو ختم کرانے کی کوشش کریگی۔ مگر افسوس ہے کہ مسلم لیگ جوں کی توں خاموش ہے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بالآخر اس افسوسناک کشمکش کا نتیجہ کیا ہوگا۔

ریلوے مسافروں کا تحفظ

حال میں ریلوے پٹری کے ہٹانے وغیرہ کے سلسلہ میں جو حادثات رونما ہوئے ہیں وہ بڑے خوفناک اور تکلیف دہ ہیں اور ان حادثات کی وجہ سے عام طور پر لوگ ریلوے سفر کو اب خطرہ سے خالی نہیں سمجھتے تھے مگر ریلوے حکام بھی ان واقعات اور حالات کو ٹھنڈے دل سے نہیں برداشت کر رہے تھے اور وہ اس کوشش میں منہمک تھے کہ کس طرح ان خطرات و حادثات کو دور کرکے ریلوے سفر کو بے خطر بنا دیا جائے۔

یورپ و امریکہ میں بھی آج سے دس سال پہلے اس قسم کی پٹری ہٹانے وغیرہ کے حادثات رونما ہونے لگے تھے مگر انہوں نے اس کے لئے ایک نیا تجربہ کیا اور وہ یہ کہ ریل کی پٹریوں کو گرم کرکے جوڑ دیا جائے۔ عام طور پر پٹری کے ایک ٹکڑے کی لمبائی ۳۶ یا ۴۲ فٹ ہوتی ہے لیکن اگر کئی ٹکڑوں کو آپس میں جوڑ دیا جائے تو یہ لمبائی بڑھ کر ۱۲۰ فٹ ہو جائیگی اور ایسی صورت میں پٹری کو آسانی کے ساتھ اپنی جگہ سے ہٹایا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ یہ تجربہ یورپ و امریکہ میں کامیاب ہوا اور اس تجربہ کے بعد وہاں اس قسم کے واقعات کا تقریباً انسداد ہوگیا۔

حال کے واقعات نے یہاں کے ریلوں کے حکام کو بھی تشویش میں ڈالدیا تھا اور انکی توجہ یورپ و امریکہ کے تجربہ کی طرف منعطف ہوئی چنانچہ مسرز نرگٹ کمپن اینڈ ولمیس کلکتہ نے فرانس سے ایک ماہر فن کو اس تجربہ کے لئے بلایا تھا اور اس ماہر فن کی رائے کے مطابق پٹری گرم کرکے جوڑنے کا تجربہ یہاں بھی کیا جانا طے کیا گیا ہے چنانچہ اب پبلک کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوگی کہ:-

ایسٹ انڈین ریلوے۔ ان۔ ڈبلو ریلوے اور جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے ان تجربات کو کرنا طے کیا ہے اور تجربہ شروع کر دیا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس تجربہ سے جس طرح یورپ و امریکہ کی پبلک ان حادثات اور خطرات سے محفوظ ہوگئی اسی طرح ہندوستان کی پبلک بھی محفوظ ہو جائے گی۔

کانگریس کے اندر بے عنوانیاں

مسٹر آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے صوبہ کے کانگریس کمیٹیوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جسمیں ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ کانگریس کے اندر بے عنوانیوں کی عام طور پر شکایت ہے اسلئے ممبران کے رجسٹروں کی اچھی طرح جانچ پڑتال ہونی چاہئیے اور اگر ضرورت محسوس کی گئی تو اس کام کے لئے انسپکٹر بھی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔

ہم مسٹر آچاریہ کرپلانی کے اس سرکلر کو نہایت امید افزا سمجھتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ عام طور پر کانگریس کے اندر جو بے عنوانیاں ہو رہی ہیں انکی طرف توجہ کرنے سے اس میں یقینی طور پر کمی ہوگی۔

مگر اس کے ساتھ ہم مسٹر آچاریہ کرپلانی سے یہ عرض کرنے کی جرات کرینگے کہ کانگریس کے اندر اب اس حد تک بے عنوانیاں بڑھ گئی ہیں کہ وہ محض سرکلر نکال دینے سے دور نہیں ہو سکتیں کیونکہ بے عنوانیاں محض معمولی ممبروں تک ہی محدود نہیں رہیں بلکہ ان بے عنوانیوں کا شکار خود وہ لوگ بھی ہو رہے ہیں جن کو ہم ذمہ دار یا عہدہ دار کہہ سکتے ہیں۔

اسلئے ہم خوف کرتے ہیں کہ محض رجسٹروں کے جانچ پڑتال سے کانگریس کے اندر جو بے عنوانیاں پیدا ہوگئی ہیں وہ دور نہیں ہو سکتیں اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ خود مسٹر آچاریہ کرپلانی یا انکے مقررہ کردہ ذمہ دار اشخاص تمام ہندوستان کے معائنہ کے لئے گشت کریں اور اس پر نظر کریں کہ خود کانگریس کمیٹیوں کے ذمہ دار حضرات کن حالات میں

راجکوٹ اور گاندھی جی

مہاتما گاندھی نے راج کوٹ میں ۲۳ مئی کو ایک پبلک جلسہ میں راجکوٹ کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

میں یہاں اپنی جوابدہی کے لئے آیا ہوں۔ میں صرف پریشد کو ہی نہیں بلکہ راجکوٹ کے تمام باشندوں کو خواہ وہ کسی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں جواب دینا چاہتا ہوں، میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں راجکوٹ میں دربار ویرا والا کے متعلق اچھے خیالات لے کر نہیں آیا تھا۔ میرا یہ خیال تھا کہ ٹھاکر صاحب اپنے وعدے سے پھر گئے ہیں، اس لئے مجھے اپنے دل کے اندر سے یہ آواز سنائی دی کہ میں برت رکھوں، برت رکھنے کے بعد دماغ کمزور ہوگیا اور دوسرے روز میں نے وائسرائے کو یہ لکھا کہ وہ مداخلت کریں۔ لیکن اب میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ وائسرائے کو مداخلت کے لئے لکھنا ایک پاپ کرنے کے مترادف تھا۔ وائسرائے کے مداخلت کرنے پر ہندوستان کے چیف جسٹس نے اپنا فیصلہ دیدیا۔ اور اس کے نتایج سے آپ سب لوگ واقف ہی ہیں۔ جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوتا گیا۔ لہذا میں نے فوراً ان رعائتوں کو چھوڑ دیا جو چیف جسٹس کے فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر حاصل ہیں۔

مہاتما جی نے کہا اگر آپ میری تقلید کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو یہ یقین رکھنا چاہیئے کہ آپ اپنے دشمن کے دل میں اہنسا کے ہی ذریعہ داخل ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ سچے ہیں اور آپ کو اپنے اوپر بھروسہ ہے تو آپ کو دربار ویرا والا کی جانب سے اپنے دل میں برا خیال نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر آپ برا خیال رکھیں گے۔ تو آپ کی اہنسا مکمل نہیں ہوگی۔ میں آپ لوگوں سے یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھ پر یقین رکھیں، میں ۵۰ سال سے زاید سے اہنسا کا پجاری ہوں۔

دربار راجکوٹ کے اس نوٹیفکیشن کا بھی ذکر کیا کہ اخباروں پر پابندی جاری رہیگی، آپ نے اس پابندی کو خلاف قانون قرار دیا اور باشندگان راجکوٹ کے لئے اسے رنجدہ بتایا لیکن آپ نے حاضرین کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اس قسم کے معاملات کی وجہ سے ہمت نہ ہاریں بلکہ وہ اس قسم کے اخبار پڑھنا چھوڑ دیں جو تشدد آمیز زبان استعمال کرتے ہوں۔ وہ ان کا بائیکاٹ بھی کر دیں اگر وہ اس قسم کی زبان استعمال کرکے کاز کو نقصان پہونچاتے ہوں۔ آپ نے اخباروں سے یہ اپیل کی کہ وہ ایسی چیز لکھنے سے احتراز کریں جس سے تلخی پھیلنے کا امکان ہو۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مہاتما جی نے کہا میری یہی دعا ہے کہ ٹھاکر صاحب اور ان کی رعایا کے درمیان سمجھوتہ ہو جائے اور وہ خوش رہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ریاست کا نظم و نسق بہترین بن جائے ریفارمس کمیٹی کی جانب پریشد کے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے مہاتما جی نے کہا میں توقع کرتا ہوں کہ کمیٹی گذشتہ دسمبر کے ۵۰ ویں نوٹیفکیشن کی بنا پر کام کریگی۔ جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میں نے سب اپنے ہتھیار رکھدئے ہیں۔ لہذا میں صرف درخواست ہی کر سکتا ہوں۔ میں پریشد کے کارکنوں کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ کمیٹی کے ساتھ پوری طرح اشتراک عمل کریں اور اس کے روبرو تمام شہادتیں پیش کریں نیز اسے اپنی خواہشات سے آگاہ کر دیں۔

جہاں تک جدوجہد کا تعلق ہے۔ میں اب بھی اندھیرے میں ہوں ابھی تک مجھے کافی روشنی حاصل نہیں ہو سکی ہے جب مجھے پوری روشنی حاصل ہو جائیگی۔ تو میں نے پروگرام کو آپ لوگوں کے روبرو پیش کر دوں گا۔ اور آپ کی رہنمائی کرونگا۔ اور آپ کو میری رہنمائی کی ضرورت ہوگی۔ ورنہ میں اپنے غریب خانہ میں ہی پڑا رہونگا۔ اس جلسہ میں کچھ مسلمان اور کچھ بھیاٹ بھی ضرور ہونگے، وہ میرے متعلق بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ انہوں نے میرے متعلق تلخ باتیں بھی کہی ہیں تاہم میں تو یہی چاہوں گا کہ وہ میرا پیغام لے جائیں۔

اس کے بعد مہاتما جی نے خود ہی اپنے لئے یہ سوال کیا، تم راجکوٹ میں صلح کرانے کے لئے کیوں آئے۔ خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے مہاتما جی نے اس امر کی یاد دہانی کرائی کہ راجکوٹ اور اس کے حکمراں کے خاندان سے انکا گہرا واسطہ رہا ہے۔ میرے پتا راجکوٹ

آئینۂ کانپور

پراونشل کانگریس کمیٹی

پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں پراونشل کانگریس کمیٹی کا اجلاس ۲۰ مئی کو تلک ہال کانپور میں منعقد ہوا جسمیں مسٹر لال بہادر شاستری نے گزشتہ جلسہ کی کارروائی پیش کی جو منظور کی گئی، اور سال رواں کے بجٹ کے ساتھ گزشتہ تین ماہ کا حساب پیش کیا گیا۔

بجٹ کا تخمینہ ۹۵ ہزار ۱۶۵۱ روپیہ اور خرچ ۶۲ ہزار ۴۲۸ روپیہ ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کے منظور کئے ہوئے ان رزولیوشنوں کی وضاحت کی جنمیں پہلا رزولیوشن ان عہدہ داروں و ممبران کمیٹی اور معمولی ممبران کے خلاف تادیبی کی کارروائی کرنے کے متعلق تھا جنہوں نے گزشتہ انتخاب میں کانگریسی امیدواران کی مخالفت کی تھی، دوسرا رزولیوشن ان ممبران کی بابت تھا جنہوں نے گزشتہ الکشن میں کانگریسی امیدوار کا مقابلہ کیا تھا۔

جنہیں ان خلاف ورزی کرنے والوں کو کانگریس کی کسی جماعت کی عہدہ داری کے لئے امیدوار ہونے یا مرکزی یا صوبہ کی لیجسلیٹو اسمبلی کی امیدواری سے علیحدہ کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔

بحث و مباحثہ کے بعد مندرجہ بالا دونوں رزولیوشن منظور کر لئے گئے۔

اچاریہ نرندر دیو نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کے جنگ کے متعلق رزولیوشن اور لڑائی کے موقعہ پر عدم تعاون کی پالیسی اختیار کرنے کی تحریک کی جو پاس ہوئی۔

مل مالکان کے رویہ اور مزدوروں کے حالت درست کرنے کی غرض سے قانون بنانے اور لیبر اکسچینج قایم کرنے کے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا جو جلسہ ۱۹ مئی کو مسٹر بی۔ پی سریواستو کی صدارت میں منعقد ہوا تھا اس میں واٹر ورکس کے چند ملازمان کے معاملات کی تحقیقات اور انکو پراویڈنٹ فنڈ دینے کے متعلق لیبر کمشنر کی تجویز اور ایگزیکٹیو آفیسر صاحب کی رپورٹ پیش ہوئی جسپر عملدرآمد کرنے سے بورڈ کا ۶۰ ہزار روپیہ زیادہ خرچ ہوگا۔

حاجی قمرالدین صاحب نے اس تجویز کو بورڈ کی مالی کمیٹی میں بھیجنے کی تجویز پیش کی اور پنڈت سری رتن شکلا نے کہا کہ لیبر کمشنر کی سفارشات کو یکم اپریل سے عملی جامہ پہنایا جائے اور واٹر ورکس کے دیگر ملازمان کے معاملہ کے طے ہونے تک اس کو ملتوی نہ کیا جائے۔ چنانچہ بورڈ نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔

بورڈ نے اپنے اسکولوں کی عمارتوں کو بورڈ کی طرف سے تعمیر کرنا طے کیا۔

پنڈت سری رتن شکلا نے چیرمین صاحب کو گورنمنٹ سے اسکول کی عمارتوں کی تعمیر کے لئے روپیہ قرض طلب کرنے پر مبارکباد دی۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ کی یہ تجویز کہ واٹر ورکس پبلک ہیلتھ اور دیگر محکموں کے معمولی تنخواہ پانے والے ملازمان کے لئے جدید قواعد کو نافذ کیا جائے۔ اس کو بورڈ نے اصولاً تسلیم کر لیا اور ایگزیکٹیو افسر صاحب کو اس کے متعلق رپورٹ پیش ہونے کی ہدایت کی گئی۔

حاجی قمرالدین صاحب نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ تحریک کی کہ بورڈ تمام امدادی دواخانوں کی امداد بند کر دے اور بورڈ مقامی حالات کو مدنظر رکھکر اپنے دواخانے خود قایم کرے۔ اس رزولیوشن پر کافی بحث و مباحثہ ہوا بالآخر اس معاملہ پر رپورٹ کرنے کے لئے سات ممبران کی ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی۔

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

حکومت یوپی نے بلووں کی تحقیقات کرنے کے لئے جو کمیٹی مقرر کی تھی اس نے مختلف شہروں میں بلووں کے متعلق شہادت ختم کر لی ہے اور اب اس شہادت کی بنا پر اپنی رپورٹ تیار کرنے میں لگ جائیگی۔ تمام مقاموں پر جہاں شہادت قلمبند کی گئی۔ یہ ثابت ہو گیا کہ بلووں کی ابتدائی نوعیت سیاسی تھی۔ فرقہ دارانہ تناسب پر مبنی میونسپل ٹیکس سے بھی فرقہ وارانہ فضا کو تقویت پہنچی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ تحقیقاتی کمیٹی حکومت سے سفارش کریگی کہ لوکل باڈیز میں مشترکہ انتخاب جاری کیا جائے۔ تمام شہروں میں شہری گارڈ تعینات کی جائے۔ خفیہ پولیس کی جائے۔ جس کا کام یہ ہو کہ فرقہ وارانہ لیڈروں اور اخباروں کی سرگرمیوں کی نگرانی کرے۔ بلوہ کے دوران میں جن پولیس افسروں کا رویہ فرقہ وارانہ تعصب سے رنگا ہوا پایا جائے اسے سزا دی جائے۔ صوبہ کے دونوں فرقوں کے بچوں اور نوجوانوں میں ایسا لٹریچر تقسیم کیا جائے جسمیں مختلف فرقوں کے مذاہب کے مشترکہ پہلو لئے گئے ہوں۔ بلووں کو روکنے کے متعلق یہ سفارش کی جائے گی۔ کہ پولیس اور مجسٹریٹوں کو چاہئیے کہ ان لوگوں کے خلاف جو فرقہ وارانہ منافرت پھیلاتے ہیں سخت کارروائی کریں۔ اور جن لوگوں سے نقض امن کا اندیشہ ہو انکے مچلکے لئے جائیں۔

حیدرآباد ڈے

۱۷ مئی کو کانپور میں حیدرآباد ڈے منایا گیا جس کا مشترکہ طور پر انتظام مقامی ہندو سنگھ اور آریہ سماج سوسائٹی نے کیا۔ ہندو دکانداروں نے اپنا کاروبار بند رکھا، اور شام کو آریہ سماج ہال میں رائے بہادر بابو برجیندر سروپ صاحب ایم۔ ایل۔ سی۔ کی صدارت میں جلسہ ہوا جسمیں ایک رزولیوشن پاس کر کے ریاست حیدرآباد دکن کی حکومت کو ان زیادتیوں کی طرف توجہ دلائی گئی جو ستیہ گرہ کرنے والے ہندوؤں پر جیل خانے میں روا رکھی جاتی ہیں۔ رزولیوشن میں ان پانچ والنٹیروں کا بھی ذکر کیا گیا جو حیدرآباد جیل میں مر گئے ہیں۔

ایک دوسرا رزولیوشن میں ہز اکسیلنسی وائسرائے سے اپیل کی گئی کہ وہ جلد اس معاملہ میں مداخلت کریں۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ پروفیسر کالکا پرشاد بھٹناگر اور منشی دیارام وغیرہ نے اپنی تقریروں میں حیدرآباد کی زیادتیوں کا ذکر کیا۔

حیدرآباد ستیہ گرہ کے لئے ایک آنہ فنڈ جاری کیا گیا ہے۔ پریسیڈنٹ نے ہندو پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں مدد دیں۔

حکام

مسٹر ال۔ بی۔ ہنکاک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۱۴ یوم کی رخصت لیکر نینی تال تشریف لے گئے ہیں اور ۵ جون کو واپس آئینگے آپکی قایمقامی مسٹر خوب چند آئی۔ سی۔ ایس کر رہے ہیں۔

مسٹر پی۔ سی معرا ۴ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ موصوف نے کانپور میں اپنے فرائض نہایت قابلیت ایمانداری اور بے لوثی کے ساتھ انجام دیئے ہیں۔

بورڈ کے چپراسی کی گرفتاری

رائے صاحب لالہ سورج پرشاد نے بورڈ کے ایک چپراسی مسمی میوہ لال کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے اس پر الزام یہ ہے کہ اس نے ایک ٹھیکیدار کی چیک غلط طریقہ سے کسی دوسرے کو دیدی تھی

کانگریس الکشن

سٹی کانگریس کمیٹی کا الکشن اس سال ملتوی کر دیا گیا ہے موجودہ کانگریس کمیٹی مزید ایک سال تک کام کریگی ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا سیاسی تبصرہ

۱۷ فروری کو سیاسی قیدیوں کے یوم کے سلسلہ میں پھول باغ میں ایک عظیم الشان جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک معنی خیز تقریر میں موجودہ سیاسی حالات پر بصیرت افروز تبصرہ کیا۔

آپ نے سیاسی قیدیوں کے رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں گزشتہ مرتبہ جو کانپور آیا تھا اس وقت سے اب تک ملک میں اور بین الاقوامی حالات میں بہت سی تبدیلیاں ہو چکی ہیں۔ میں نے اسپین کے ایک شہر پر مسلسل بمباری ہوتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے انگلستان میں سیاستدانوں اور وزیروں کو دوسرے آزاد ملکوں کو دھوکہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان تمام حالات کا میرے دماغ پر جو اثر ہوا ہے اس سے اب میں پہلے کا سا جوش و خروش محسوس نہیں کرتا۔ اور اب میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں پڑتا نہیں جانتا۔

میں سیکڑوں باتیں کہکر حاضرین کو خوش کر سکتا ہوں جو انکی امیدوں کو بڑھا دینگی مگر میں اس کا دوسرا رخ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ ملک کے لئے میں نے بہت سی اچھی باتیں کی ہیں مگر میں بڑی باتوں کی ذمہ داری سے بھی سبکدوش نہیں ہو سکتا۔

میرے سامنے دنیا کی تصویر موجود ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی برائیاں اور خرابیاں دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ کانگریس کے اندر اور باہر ایسی باتیں موجود ہیں جو یقینی طور پر کانگریس اور دیس کو کمزور کر رہی ہیں۔ کانگریس ممبروں اور کانگریس وزارتوں کے خلاف بہت سی اصلی شکایات کی جا سکتی ہیں۔ میں بھی اچھی طرح نکتہ چینی کر سکتا ہوں کیونکہ میں کمزوریوں سے اچھی طرح واقف ہوں، آپ نے کانگریس ممبروں کو مشورہ دیا کہ حقیقتوں کے خلاف شکایات کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ انھیں ان کا مقابلہ کرنا ہے اور حتی الامکان ان ناخوشگوار حقیقتوں کو دور کرنا ہے۔

سبھاش بابو کی کانپور کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کانگریس کے اندر جو نیا گروپ (فارورڈ بلاک) بنایا جا رہا ہے اسے میں کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا کیونکہ ملک کے سامنے اس سے زائد اہمیت کے مسائل درپیش ہیں اگرچہ سبھاش بابو اور ان کے پیروؤں کو نیا گروپ بنانے کا حق ہے مجھے اور سبھاش بابو دونوں کو مہاتما گاندھی سے اختلافات ہیں۔ مگر میری یہ عادت ہے کہ میں معاملات کو کبھی دباتا نہیں بلکہ اپنا نقطہ نظر صفائی کے لئے پیش کر دیتا ہوں مگر میں ان اختلافات کو اس حد تک نہیں لے جاتا جس سے کانگریس کا اتحاد اور استحکام خطرہ میں پڑ جائے۔

آپ نے فرمایا کہ بنیادی معاملات کی حد تک تو اختلافات کا ہونا ٹھیک ہے لیکن جب ان میں ذاتیات شامل ہو جاتی ہیں تو یہ جماعت کی کمزوری کا باعث ہو جاتا ہے۔ عوام کی قومی بیداری سے بہت سے اچھے اور بہت سے برے نتایج برآمد ہوتے ہیں مگر نئے بیدار شدہ لوگوں نے غلط طریقہ عمل اختیار کر لیا ہے۔

آپ نے مسلم لیگ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مسلم عوام میں بیداری تو ضرور پیدا ہو گئی ہے لیکن وہ ان مسائل کو نہیں سمجھتے جو ملک کے سامنے پیش ہیں اور وہ اپنی طاقت کو غلط طریقہ پر استعمال کر رہے ہیں۔

یہ بات قابل افسوس ہے کہ آجکل عموماً ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کانگریس میں ویسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے شرافت کو فراموش کر دیا ہے۔ اور وہ بہت زیادہ شکی اور بے صبر ہو گئے ہیں۔ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق جو کچھ کہا جائے وہ اس کا آسانی سے یقین کر لیتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس میں

کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ

کانپور میونسپل بورڈ کی ۳۸-۱۹۳۷ء کی بابت جو رپورٹ شایع ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال زیر ریویو میں مسٹر بی پی سریواستوا کانپور میونسپل بورڈ کے چیرمین رہے۔

آغاز سال مبلغ ۳ لاکھ ۷۰ ہزار ۱۰۴ روپیہ کی بچت سے شروع ہوا تھا اور مبلغ ۱ لاکھ ۷۰ ہزار ۷۴۵ روپے کی بچت کے ساتھ ختم ہوا۔

جسمیں ۹۹ ہزار ۲۵۹ روپے کی ضمانتوں کی رقوم شامل نہیں ہیں۔

گورنمنٹ سیکیوریٹیز میں مبلغ ایک لاکھ ۲ ہزار ۵۰۰ روپیہ لگا ہوا ہے کلوزنگ بیلنس (آخری بقایا) ۵ لاکھ روپیہ ہے جو گورنمنٹ سے واٹر ورکس کی اسکیم کے لئے قرض لیا گیا تھا اس میں شامل ہے کیونکہ یہ رقم خرچ نہیں ہو سکی۔

دوران سال زیر ریویو میں بورڈ کی کل آمدنی مبلغ ۲۴ لاکھ ۱۲ ہزار ۶۸ روپیہ اور خرچ ۲۵ لاکھ ۲۰ ہزار ۲۳۶ روپیہ بمقابلہ گزشتہ سال کے مبلغ ۲۳ لاکھ ۷۰ ہزار ۱۰۴ روپے کی آمدنی اور مبلغ ۲۴ لاکھ ۷۴ ہزار ۷ سو ۷ روپیہ خرچ کی تھی۔ اس طرح آمدنی میں مبلغ ۵۸ ہزار ۳۲۳ روپیہ کی کمی اور خرچہ میں مبلغ ۲ ہزار ۹۰۷ روپے کا اضافہ ہوا۔

پبلک ورکس کے لئے بجٹ میں مبلغ ۱۱ لاکھ ۸۶ ہزار ۱۴۰ روپے کا انتظام تھا جسمیں مبلغ ۴ لاکھ ۱۵ ہزار ۵۰۰ روپیہ واٹر ورکس کی اسکیم کے لئے بھی شامل تھا۔

سال زیر ریویو میں مبلغ ۶ لاکھ ۲۷ ہزار ۵۰۴ روپیہ نئے کاموں پر صرف ہوا۔

مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ کی رقم جو زمین کی خریداری مکانات بنانے کی تعمیر کے لئے بجٹ میں رکھی گئی تھی خرچ نہیں کی جا سکی۔

واٹر سپلائی کے انتظام کی دوبارہ تکمیل اور پانی کی سپلائی کو بہتر بنانے پر خاص طور پر کوشش و عمل ہوا اور تمام کام ۱۹۴۰ء تک پورا ہو جانے کی امید ہے۔

واٹر سپلائی:- سال زیر ریویو میں روزانہ فلٹرڈ (صاف) کئے ہوئے پانی کی سپلائی ایک کروڑ ایک لاکھ ۳ ۹ ہزار ۴۰۰ گیلن بمقابلہ سالگزشتہ ایک کروڑ ۶ ہزار ۴۵۳ گیلن تھی۔

واٹر ورکس کے عملے کے صرف ٹیکس کی وصولی وغیرہ اور دیگر کاموں پر مبلغ ۳ لاکھ ۶ ہزار ۶۲۹ روپیہ خرچ ہوا۔

پبلک ہیلتھ۔ پیدائش کی تعداد ۱۲ ہزار ۸۳۰ بمقابلہ سالگزشتہ ۱۲ ہزار ۲۳۸ تھی اور اموات کی تعداد ۱۳ ہزار ۲۶۹ بمقابلہ سالگزشتہ ۱۲ ہزار ۸۲۰ تھی۔

شرح اموات کی زیادتی کی وجہ شہر میں شدت گرمی بتلائی گئی ہے۔

وضع حمل کی وجہ سے اموات کی تعداد ۱۱۶ بمقابلہ سالگزشتہ ۱۱۲ تھی۔

۲ لاکھ روپے سے ایک دق کے مریضوں کے لئے سینی ٹوریم شہر میں بنانا بورڈ نے طے کیا ہے

ایجوکیشن۔ بورڈ کے فنڈ سے پرائمری اور سکنڈری تعلیم میں مبلغ ۳ لاکھ ۴۰ ہزار ۵۴۰ روپیہ خرچ ہوا جو بورڈ کی آمدنی ۶۳ر۱۴ فی صدی ہے۔ امداد کے طور پر مبلغ ۴۰ ہزار ۹۹۵ روپیہ بمقابلہ سالگزشتہ کے ۴۱ ہزار ۱۵۰ روپیہ کے خرچ ہوا

بورڈ نے مبلغ ۶۵ ہزار روپیہ کئی اسکولوں اور کالجوں کو عمارت بنانے کے لئے امداد دی۔

سال کے آخر میں لڑکیوں کے اسکولوں کی تعداد ۵۰ تھی مسز سوشیلا سریواستوا کو لڑکیوں کی تعلیم کے لئے چیرمین اور سکریٹری کے اختیارات دوبارہ دیئے گئے۔

سڑکوں وغیرہ پر سے خوانچہ والوں کو ہٹانے کا کام جن کا ذکر کمشنر صاحب نے گزشتہ سال کی رپورٹ میں کیا تھا پولیس کی امداد کے بغیر نہیں ہو سکتا ہے اسلئے پولیس کے افسران سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کی گئی۔ احاطوں کی گندگی دور کرنے اور صفائی وغیرہ کے لئے میونسپل بورڈ اور

امپروومنٹ ٹرسٹ کی ایک جوائنٹ کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جس نے اس کے متعلق کارروائی کی۔

محتاج خانہ۔ مسز جوالا پرشاد سریواستو نے شہر کے محتاجوں اور اپاہجوں کے لئے ایک محتاج خانہ تعمیر کرنے کے لئے ایک عطیہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ اور اس کو بورڈ نے منظور کر لیا ہے اور آیندہ سال تک محتاج خانہ کے تعمیر ہو جانے کی امید کی جاتی ہے

آنٹی کرپشن ڈپارٹمنٹ۔ بورڈ نے امسال قایم کیا ہے جو لالہ صاحب لالہ سورج پرشاد پولیس انسپکٹر کے چارج میں ہے جو نہایت سرگرمی کے ساتھ جانچ پڑتال اور کارروائی کر رہا ہے۔

دوران سال زیر ریویو میں شہر کو اور مصیبتوں سے سامنا ہوا اور شہر دردناک حالات سے گذرا۔

پہلی آفت مزدوروں کی مئی جون۔ اور جولائی کی ہڑتال تھی۔

اور دوسرا سانحہ فروری کا فرقہ وارانہ فساد تھا

سال زیر ریویو میں بورڈ کے ۴۱ جلسے بمقابلہ سال گزشتہ ۴۳ جلسوں کے ہوئے ممبران کی حاضری کی شرح ۲۲ر۷۰ بمقابلہ سالگزشتہ کے ۶۹ر۰۲ کے تھی۔

میں بہت غیر پسندیدہ لوگ شامل ہو گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ گزشتہ عام ہڑتال میں مزدوروں کی فتح پر مل مالکان بہت ناخوش ہیں اس لئے وہ مزدوروں پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا یہ رویہ کانگریسی وزارت کی پریشانی کا باعث ہوگا جسے وہ مزدوروں کا ہمدرد خیال کرتے ہیں۔

آپ نے کہا کہ مزدوروں میں فتح کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے، اور اب وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی قوت صرف کرنے لگے ہیں جسکی آپ نے مذمت کی اور کہا کہ اگر مزدور ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھتے رہے تو آیندہ وہ بڑی بڑی باتوں میں کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ایسا کام نہ کرنا چاہیئے کہ جس سے کانپور کی تجارت کو خطرہ لاحق ہو جائے کیونکہ اس سے مزدوروں کی بہبودی پر بھی اثر پڑے گا۔

آپ نے فرمایا کہ یوپی کانگریس کمیٹی نے والنٹیر کور کا نام بدلنے کا فیصلہ کیا ہے جو صحیح ہے سینا کا نام موزوں نہیں ہے اس پر ناخوش ہونے کا کوئی موقع نہیں ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ والنٹیر سمجھتے ہیں کہ ہم کو پیر جوڑ کر چلنا آگیا ہم سب کچھ سیکھ گئے۔ حالانکہ انکو بہت کچھ سیکھنا ابھی باقی ہے۔ لیکن کانگریس والنٹیر کور جو موجودہ الفاظ استعمال کرتی ہے وہ گمراہ کن ہیں۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے پریسیڈنٹ بابو راجندر پرشاد نے ایجی ٹیشن دوبارہ شروع کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس پر نہرو جی نے مبارکباد پیش کی۔

آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ ہماری کمزوری کے باوجود جو شخص کانگریس کو کمزور کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ملک کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہا ہے کیونکہ صرف کانگریس ہی ایسی جماعت ہے جو ہندوستان کو آزاد کر سکتی ہے۔

ڈاکٹر موبجے

کانپور میونسپل بورڈ نے پنڈت منی لال بینوتیا کی تحریک پر طے کیا ہے کہ ڈاکٹر موبجے کے کانپور آنے پر انکی خدمت میں اڈریس پیش کیا جائے۔

میونسپل بورڈ کے دفتر کا وقت

کانپور میونسپل بورڈ نے گزشتہ ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء سے اپنے دفتر کا وقت تبدیل کر کے ۷ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک کا کر دیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

مسٹر بنا لال کمشنر الہ آباد ڈویژن نے کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ پر ریویو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بورڈ کی مالی حالت بہت خراب ہے جسمیں آمدنی تھی اس سے بقدر ۲۰ ہزار ۳۴۳ روپیہ زیادہ خرچ ہوا۔ بورڈ نے گورنمنٹ سے قرض کی درخواست کی ہے۔

سبدِ گل

ولایتی بسکٹ آپنے بھی کھائے ہونگے اور کبھی کبھی ہم بھی اگر مفت مل جائیں تو کھالیتے ہیں۔ لیکن یورپ میں ایک ایسا عجیب غریب بسکٹ بک رہا ہے کہ اچھے خاصے انسان کو گھن چکر بنا دیتا ہے۔ لیجئے ہم آپ کو اس بسکٹ کی خصوصیات بتائے دیتے ہیں۔ یہ بسکٹ غنچہ لب ہے۔ نازک دہن ہے سیم تن ہے اور سرتاپا ایک معشوق کی حیثیت رکھتا ہے۔

اب آپ پریشان ہونگے کہ بسکٹ میں یہ زندگی کیونکر پڑ گئی۔ اس کی بھی سرگذشت سن لیجئے۔ لیورپول کے ایک ہوٹل میں ہفتہ میں دو تین تار یورپ کے مختلف حصوں سے وصول ہوتے تھے جن کی عبارت ہوتی تھی "ایک تازہ بسکٹ کا بنڈل بھیجا جا رہا ہے اسکو سودا کر لو۔"

مدتوں یہ تار آتے رہے اور بسکٹ بکتے رہے خدا جانے کیوں کسی من چلے پولیس والے کو شبہ ہوا کہ اس نے ہوٹل کی نگرانی شروع کر دی۔ نگرانی کرنے کے بعد پتہ چلا کہ اس ہوٹل کے مالکان کی لغت میں "بسکٹ" خوبصورت لڑکی کو کہتے ہیں۔ ہوٹل کے مالکان نے یورپ میں اپنے ایجنٹ چھوڑ رکھے ہیں جنکا کام یہ ہے کہ وہ مختلف ممالک سے لڑکیوں کو خریدنے کے بعد لیورپول بھیجدیتے ہیں، جہاں انکا اچھے داموں سودا ہو جاتا ہے۔

ادھر حسین پارسل وصول ہوتا ہے۔ ادھر گاہک آنے لگتے ہیں بسکٹوں کو اچھی طرح سے جانچتے ہیں اس کے بعد سو دو سو پونڈ میں ایک عدد بسکٹ ناشتہ کے لئے لے جاتے ہیں سب سے زیادہ دلچسپ چیز یہ ہے کہ ان حسین و جمیل بسکٹوں کے خریدار نوجوانوں سے زیادہ وہ بوڑھے ہیں۔ جن کے منہ میں نہ دانت ہے اور نہ پیٹ میں آنت۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان حسین و جمیل بسکٹوں کا ناشتہ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔

لیورپول کی پولیس نے ان حسین و جمیل بسکٹوں کے گودام پر جب چھاپا مارا تو پتہ چلا کہ اللہ کے فضل سے اس وقت بھی ہوٹل میں کافی مال موجود ہے، دیکھا آپ نے یورپ میں حسن فروشی کسقدر باقاعدہ طریقہ پر ہورہی ہے۔ اگر ہندوستان میں بھی اس بسکٹ کمپنی کی کوئی شاخ کھل جائے تو امید کی جاتی ہے کہ اس شاخ کو والیان ریاست کی سرپرستی نہایت آسانی کے ساتھ میسر آسکتی ہے

کشمیر کے مسلم لیڈرونکی زبان بندی

سری نگر ۲۲ مئی۔ دیہاتوں کے دورہ سے واپس آنے کے بعد مسٹر غلام محمد نقوی پر جو کہ کشمیر کے مسلم لیڈر مسٹر عبداللہ کے ساتھی کارکنوں میں سے ہیں، قانون ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۸ کے ماتحت ایک نوٹس تعمیل کرایا گیا جسمیں انہیں یہ ہدایت کی گئی۔ کہ ۲ ماہ تک پبلک جلسوں میں تقریر کرنے سے احتراز کریں۔

کہا جاتا ہے کہ یہ نوٹس کہ مسٹر غلام محمد کی ایک قابل اعتراض تقریر کے سلسلہ میں تعمیل کردیا گیا ہے جو کہ انھوں نے حال ہی میں ایک گاؤں میں کی ہے۔

مسلم کانفرنس کے تین اور کارکنوں کے خلاف قابل اعتراض تقریر کرنے کے سلسلہ میں سماعت ہو رہی ہے محمد یاسین (دسیوک) اور غلام محمد (بانڈہ پورہ) سے نیک چلنی کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں اور اعظیم امن وامان قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ادبِ لطیف

جستجو

ازجناب صائب زیدی فتحپوری

صبح کو...... موسم بہار میں، تختہ چمن میں، شاخ سرد پر، کنار گل میں، رنگینی خیابان میں، غنچوں کی کھلکھلاہٹ اور...... پنکھڑیوں میں...... برکھا رت میں... لب نہر... تختہ ساحل پر بادل کی گرج میں، بجلیوں کی کڑک میں۔ ننھی ننھی بوندوں میں، ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکوں میں.... صحرا میں.... شادابی کوہسار میں، رنگینی لالہ زار میں، بادلوں کے خیموں میں، صحرا کی خاموش فضا میں، کلیوں کے پرناز تبسم میں، شاخوں کی لچک میں، نغمہ آبشار میں جاری چشموں میں، بیکنار سمندروں میں، متلاطم موجوں میں، تاروں بھری رات میں تجھے تلاش کرتا ہوں، میری آنکھیں تیرے دیدار کے لئے تڑپ رہی ہیں، میں تیری جستجو میں حیران ہوں۔

مدبرین برطانیہ کی رائیں

مسٹر چیمبرلین:- میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری پالیسی یہ نہیں ہے کہ یورپ میں مخالف طاقتوں کے بلاک دشمنی کے ارادہ کی بنا پر یہ تصور کر کے قائم کئے جائیں کہ جنگ لابدی ہے، میں جنگ کو اس وقت تک لابدی خیال نہیں کرتا۔ جب تک کہ وہ شروع نہ ہو جائے۔

مسٹر لائڈ جارج:- ہمیں جنگ کے بجائے امن کو لابدی کر دینا چاہئے۔ روس نے مہینوں گذرے پیشکش کی تھی اور ہم اس عظیم تحفہ کا منہ تک رہے ہیں۔

مسٹر اٹیلی:- امن کے لئے کوئی ٹھوس کوشش نہیں کی جارہی ہے بلکہ آئندہ حملہ کا گھبراہٹ کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں!

مسٹر چرچل:- اگر حکومت نے روس کی لازمی اور ضروری امداد کی پیشکش کی ٹھکرادیا تو وہ اعتماد اور رضامندی کا خدمت نہ کرے گی جو کہ اس کو اب تک اہل ملک کا حاصل رہا ہے۔

مسٹر ایڈن:- میں یہ سمجھنے سے قطعی قاصر رہا ہوں کہ یہاں یا روئے زمین کے کسی حصہ پر سلطنت برطانیہ اور روس کے مفاد کیوں ٹکرائیں۔

جاپانی مال کی درآمد پر پابندی

چندر نگر ۱۸ مئی۔ بحری تار کے ذریعہ یہاں حکومت فرانس کے پاس سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۱۰ مئی ۱۹۳۹ء سے فرانس اور اسکی تمام نوآبادیوں میں جسمیں فرانسیسی ہند بھی شامل ہے، ماسوائے قدرتی صاف کا خوار اور ریشم کے باقی تمام جاپانی مال کی درآمد کی ممانعت کر دی گئی ہے جو مال ۱۰ مئی سے پہلے ہی چل چکا ہے۔ اس پر امن فرمان کا اطلاق نہیں ہو سکے گا۔

ریل گاڑی کو گرانے کی کوشش

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ یہاں ایک غیر مصدقہ اطلاع آتی ہے کہ صفی پور اسٹیشن کے قریب جو کہ ضلع اناؤ میں واقع ہے، ٹرین کو پٹری سے گرانے کی کوشش کی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ ڈرائیور کو جب شدید جھٹکے لگے تو اس نے گاڑی کو رکوا دیا۔ ریلوے لائن کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ لائن کو خراب کر دیا گیا ہے اور راستہ میں پتھر بچھا دیئے گئے ہیں۔

راجکوٹ ۲۳ مئی۔ لکھنؤ سے شیعہ حضرات کا ایک ڈیپوٹیشن آج صبح یہاں پہنچا۔ اور شیعہ سنی قضیہ کے سلسلہ میں مہاتما جی سے ملاقات کی ڈیپوٹیشن مسٹر اصغر حسین صدر تنظیم مرزا ماجد علی جان سکریٹری تنظیم اور مولانا مرزا یوسف حسین ممبر ایگزیکیٹو کمیٹی تنظیم پر مشتمل ہے۔

عالمِ نسواں

عورتونکو کھلونے دیکر بہلانے والے

مغربی رسائل میں عورتوں کے نہایت ہی عجیب و غریب مضامین شایع ہو رہے ہیں۔ جن کے اقتباسات ہم برابر ناظرین اور ناظرات دین و دنیا کی دلچسپی کے لئے درج کرتے رہتے ہیں۔ ذیل میں ہم ایک مغربی خاتون کے مضمون کے بعض حصے درج کرتے ہیں جنسے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ مغربی عورت کے خیالات آجکل کیا ہیں۔

مرد بڑے ہوشیار ہوتے ہیں۔ وہ عورتوں کی کمزوریوں سے پورا پورا فایدہ اٹھانے کے عادی ہیں۔ مردوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ عورت محبت کی بھوکی ہوتی ہے۔ اس کمزوری کے معلوم ہونے کے بعد مردوں نے عورتوں کو محبت کا فریب دینے کا ایک مستقل پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ ایک دو نہیں اس وقت تک لاکھوں لڑکیوں کی زندگیوں کو نوجوانوں نے محبت کا فریب دیکر برباد کر دیا ہے۔

مرد جس عورت کو دھوکہ دینا چاہتا ہے سب سے پہلے اس کا عاشق بن جاتا ہے۔ وہ نہایت بیتابی کے ساتھ اپنے شکار کا ہاتھ دباتے ہوئے کہتا ہے "مجھے تم سے محبت ہے"۔ وہ صرف زبان ہی سے محبت کا اظہار نہیں کرتا۔ بلکہ محبت کرنے والے کا پارٹ اس قدر حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیتا ہے کہ سمجھدار سے سمجھدار عورت بھی دھوکہ کھا جاتی ہے۔

دو سال ہوئے ایک معمولی کلرک نے فرم کے مالک کی بیٹی کو محبت کا فریب دیا۔ لڑکی اس فریب میں مبتلا ہوگئی۔ اور اس نے اپنے درجہ کی پرواہ کئے بغیر معمولی کلرک کے ساتھ شادی کرنے کا اقرار کر لیا۔ لڑکی کے باپ نے ہرچند لڑکی کو روکنا چاہا مگر وہ نہ مانی آخر دونوں کی شادی ہوگئی۔

اس شادی کو چھ ماہ بھی نہیں گذرے تھے کہ یہ عقدہ کھل گیا کہ کلرک مذکور کو لڑکی سے محبت نہیں تھی بلکہ اس نے روپیہ کی خاطر شادی کی تھی۔ کلرک مذکور ایک شادی شدہ نوجوان تھا اس نے اپنے آپ کو کنوارا ظاہر کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کلرک مذکور کو دھوکہ دہی کے جرم میں سزا ہوئی۔

میں یہ تو نہیں کہتی کہ سب ہی مرد فریبی اور دھوکہ باز ہوتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اکثریت ایسے ہی مردوں کی ہے۔ انکی محبت کی تہ میں یا تو نفسانی خواہشات ہوتی ہیں یا روپیہ کی تمنا۔ اس سے زیادہ ان کا مقصد اور کچھ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں اگر عورتیں مردوں کو لڑکیوں کا شکاری کہتی ہیں تو کیا تعجب ہے۔

اس قسم کے دھوکہ باز اور پست کیرکٹر مردوں کو چھوڑ کر اعلیٰ طبقہ کے وہ مرد جو اپنی بیویوں کے ساتھ زندگی گذار رہے ہیں وہ بھی اپنی بیویوں کو باتوں میں بہلانا خوب جانتے ہیں۔ وہ عورتوں کی خواہشات اور جذبات کو باتوں سے پورا کرنے کے عادی ہیں۔

ان لوگوں کی حالت یہ ہے کہ بیوی کی ضرورت جب پیش آتی ہے تو ہزاروں مجبوریاں ظاہر کر دیتے ہیں لیکن جب انکو کوئی ضرورت پیش آئے تو کوئی مجبوری باقی نہیں رہتی۔

کہا جاتا ہے کہ عورتوں کا طبقہ بہت ہوشیار ہوگیا ہے مگر میرا خیال ہے کہ عورتیں ابھی تک نہایت سیدھی سادھی اور نیک ہیں۔ ان کو ایک مرد نہایت آسانی کے ساتھ فریب دے سکتا ہے۔ وہ مرد روپے کے مقابلہ میں بیوی کو باتوں سے خوش کرنے کا فن خوب ص

بچوں کی دُنیا

تم کتنا جانتے ہو؟

جانوروں کی دنیا میں سب سے زیادہ تعجب والی جو چیز ہے وہ یہ ہے کہ بہت سی مائیں اپنے بچوں سے جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے بہت ہی محبت کرتی ہیں۔ لاکھوں تیتریاں ابھریں۔ تلیاں، جب وہ چھلکے میں ہوتی ہیں مر جاتی ہیں اور اپنے بچوں کی شکل دیکھنے نہیں پاتیں۔ مگر موقع آنے پر بچے نکلتے ہیں اور کیڑوں کی نسل چلتی رہتی ہے۔

اسی طرح ایک مکھی ہوتی ہے جسے بڑھئی مکھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا کام بڑھئی کی طرح شروع ہوتا ہے، وہ اس کام کے لئے درخت کے تنے میں مکان نما کمرہ بناتی ہے۔ اس کمرہ میں وہ انڈے دیتی ہے اور انڈے کے ساتھ وہ کھانے کے لئے بھی کچھ رکھ دیتی ہے تاکہ جب بچے انڈے میں سے نکلیں تو ان کو خوراک بھی مل سکے۔

ص جانتے ہیں کیونکہ قدرت نے ان کو ضرورت سے زیادہ لسان بنایا ہے۔

عورتوں کی اس بے بسی اور سادگی کو دیکھتے ہوئے میں اپنی بہنوں سے کہونگی کہ وہ کب تک مردوں کی باتوں سے جی بہلاتی رہینگی حقیقت یہ ہے کہ ہماری سادگی اور بھولے پن ہی نے مردوں کو ہمیں تختہ مشق بنانے کا موقع دیدیا ہے۔ اگر ہم ذرا عقل سے کام لیں تو اس طرح بیوقوف نہیں بن سکتیں۔

حکومت ہند اور جنگ

شملہ، ۲۰ مئی۔ بیتج کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ہندوستان کی سب صنعتی فرموں کو ایک سرکلر بھیجا ہے کہ اگر ان کے رشتہ دار غیر ملکوں میں گئے ہوں تو ان کے نام و پتہ سے حکومت کو مطلع کیا جائے تاکہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ جائے تو انھیں بڑی حفاظت کے ساتھ ہندوستان واپس بھیجدیا جائے۔

شیعہ قیدیوں کو سہولتیں

لکھنؤ ۲۱ مئی۔ باوثوق ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت نے شیعہ قیدیوں کے سلسلہ میں جو تبرا ایجیٹیشن میں مختلف جیلوں میں اسوقت موجود ہیں، ان کے متعلق یہ احکامات جاری کئے ہیں کہ ان قیدیوں کو اخبارات اور رسالے پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ وہ اپنا جوتہ پہن سکتے ہیں اور ان کو مناسب تعداد میں بیڑی سگریٹ اور تمباکو مہیا کیا جائے۔ انکو اس بات کی بھی اجازت دی گئی ہے کہ وہ رات کو باہر سو سکیں۔ باوثوق ذرایع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ احکامات بھی حکومت نے جاری کئے ہیں کہ ان قیدیوں سے سخت محنت نہ لی جائے جیسے چکی چلانا پانی کھینچنا وغیرہ۔

یہودیوں نے ٹیکس دینا بند کردیا

یروشلم ۲۰ مئی۔ یہودی زمیندار ایسوسی ایشن نے سرکاری ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ کے فیصلہ کے خلاف ہے۔

ضمانت طلبی

لکھنؤ ۱۹ مئی۔ حکومت یوپی نے سرفراز قومی پریس اور الواعظ پریس سے ۳۰۳ ہزار روپیہ کی ضمانت مانگی ہے جو ۲ مئی تک داخل ہو جانی چاہئے۔

پردۂ فلم

ہالی ووڈ اصل میں کیا ہے اور نقل میں کیا

ازمسٹر رابرٹ ڈیل

ہالی ووڈ حقیقت میں اور فضا میں کیا ہے اس کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ ہالی ووڈ کے بارے میں طرح طرح کے جو قصے مشہور ہیں وہ حقیقت میں کہیں نہیں پائے جاتے۔ خاص شہر ہالی ووڈ کو لیجئے، زیادہ تر لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ ہالی ووڈ فلم سازی کا سب سے بڑا مرکز ہے، وہاں عالیشان محلوں میں فلم کے ایکٹر اور ایکٹرسیس رہتی ہیں، دن رات عیش ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ فلم میں کام کرنے والے زیادہ تر "لی ورلی ہلز" نامی مقام پر رہتے ہیں اور خاص ہالی ووڈ میں کم رہتے ہیں ہالی ووڈ کے سارے باشندے فلمی کارکن نہیں ہوتے بلکہ زیادہ تر وہ ریٹائرشدہ سوداگر اور دیگر اصحاب ہیں۔ جو عمر کا بقیہ حصہ گذارنے کے لئے امریکہ کی متفرق ریاستوں سے یہاں آکر آباد ہو جاتے ہیں۔

لاس انجلز، اس شہر کا نام ہے جو فلمی تفریحات و مصنوعات کا مرکز عظیم ہے، یہ جنوبی کیلیفورنیا میں واقع ہے، جنوبی کیلیفورنیا کا یہ مقام آجکل انسانی کوششوں کی مدد سے رشک جنت بنا ہوا ہے۔

ہالی ووڈ کی خوبصورت "بلیوارڈ سٹرک" کی لوگ بہت تعریف کرتے ہیں۔ میں نے اسے دیکھا امریکہ کے بہت سے شہروں میں ایسی ہی سڑکیں ہیں۔ اس میں کوئی خاص بات نہیں، ہالی ووڈ کی اصل آبادی یعنی فلم ایکٹریس اس سٹرک پر کم نظر آئینگی غیر متعلق لڑکیاں اور عورتیں بے شک آپ بکثرت دیکھیں گے۔

لوگ سمجھتے ہیں کہ ہالی ووڈ صرف کھیل تماشہ اور عیش و مسرت کا مرکز ہے میں نے دیکھا کہ فلمی کام کرنے والوں کو صبح ۵ ½ بجے اٹھنا پڑتا ہے اور نگار خانوں میں ۷ ½ بجے کام شروع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی گھنٹوں تک مسلسل کام ہوتا رہتا ہے۔ مجھے انکی پارٹیوں میں بھی شریک ہونے کا اتفاق ہوا ہے ایکٹر اور ایکٹرسیس بالکل معمولی حالت میں دیکھے ہیں شراب نوشی میں بھی میں نے انھیں اعتدال سے آگے بڑھتے نہیں دیکھا۔

نگار خانوں میں اگر آپ داخل ہوں تو سب سے زیادہ جس چیز سے آپ کو متحیر ہونا پڑیگا وہ "مستقل مناظر" ہیں یعنی ابھی آپ فرانس کی کسی سٹرک کے منظر سے گذر رہے ہیں، ابھی اٹلی کے قدیم بتوں کے سامنے ہیں ذراسی دیر میں نیویارک کی ایک خوبصورت روش ہے اور ابھی انگلستان کے ایک دیہات میں آپ پہنچ گئے۔ یہ سب لکڑی اور سیمنٹ کے بنائے ہوئے مستقل منظر ہیں۔ جو فلموں میں استعمال کرنے کے لئے ہر وقت بہت رقم خرچ کر کے تیار رکھے گئے ہیں اور برقرار رکھے جاتے ہیں۔

لتھونیا اور جرمنی کے درمیان تجارتی سمجھوتہ

برلن ۲۰ مئی۔ لتھونیا اور جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ مکمل ہو گیا۔ اور اس پر آج لتھونیا کے وزیر خارجہ نے اپنی حکومت کی طرف سے اور ہر ربن ٹراپ نے حکومت جرمنی کی طرف سے دستخط کر دیئے ہیں۔

سپین کی از سر نو تعمیر

میڈرڈ ۲۰ مئی۔ فتح کی پریڈ کے بعد جنرل فرینکو نے ایک تقریر براڈکاسٹ کی جسمیں اسپین کی از سر نو تعمیر کے لئے اپیل کی، جنرل موصوف نے کہا کہ اسپین اپنی عزت اور آزادی برقرار رکھے گا۔

راجکوٹ ۲۳ مئی۔ مہاتما گاندھی نے اخبارون پر پابندیاں ہٹانے کے متعلق کل دربار ویرداللا کو ایک چٹھی بھیجی تھی معلوم ہوا ہے کہ دربار ویرداللا نے مہاتما جی کی چٹھی کے جواب

اقوال زریں

شیخ سعدی کا قول ہے کہ خوشی جلد ہی غمی میں تبدیل ہو جاتی ہے اس واسطے بے عقلوں کی طرح خوشی کے پیچھے پیچھے مت دوڑو بلکہ غم کھاؤ کیونکہ غم کے بعد مسرت حاصل ہوتی ہے۔

جو شخص تمہارے ساتھ سختی کرے اس کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ وہ تمہارا برتاؤ دیکھ کر تمہارا غلام ہو جائے گا۔

ہر انسان اس وقت تک ایماندار ہے جب تک کہ تم اسکی بے ایمانی سے واقف نہ ہو جاؤ۔

تمہارے دشمن کی واحد طاقت کیا ہے صرف تمہاری کمزوری۔

جسقدر تمہاری ضرورتیں کم ہونگی اسی قدر تم کو زیادہ ملے گا۔

اگر خدا دل میں نہیں ہے تو وہ مندر یا مسجد میں نہیں ہے۔

موج تبسم

انسپکٹر پولیس:۔ (ملزم سے) تم پر یہ الزام ہے کہ تم نے راہ چلتے ہوئے ایک حسین عورت کو گھورا۔
ملزم:۔ جی ہاں! درست ہے لیکن وہ تھی ہی اسی قابل کہ اسے گھورا جائے پھر میری کیا خطا۔

انگریز منیجر:۔ اگر تم آدمی کا بچہ بن کر کام کرتا تو ٹھیک کام بنتا معلوم۔
مزدور اچھا ہی ہوا حضور کہ بچہ نہ بنا ورنہ تمام وقت کھیل کود ہی میں گنوا دیتا۔

گنوار:۔ (پوسٹ ماسٹر سے) حضور میرے نام کا کفت تو نہیں آیا ہے۔
پوسٹ ماسٹر۔ تمہارا نام؟
گنوار:۔ حضور ہم سے کیا پوچھتے ہو نام تو خط پر لکھا ہوگا۔ پڑھ لو۔

ایک جواری:۔ (دوسرے سے) میرے پاس تین یکے ہیں
دوسرا:۔ میرے پاس پستول ہے۔
پہلا: تم جیتے میں ہارا

ڈاکٹر:۔ پھل کھاتے وقت چھلکے اتارو۔ بدہضمی بہت جلد دور ہو جائیگی۔
مریض:۔ میں تو کیلے چھلکے سمیت کھاتا ہوں لیکن ناریل تو کھایا نہ جائے گا۔

دلچسپ معلومات

کمرہ کی فضا

کمرہ کی فضا کو نیند کے ساتھ بڑا لگاؤ ہے۔ اسی طرح جسم کے درجہ حرارت کو بھی اس بات میں نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ اگر کسی کو یہ کہے کہ کمرہ کی فضا اس حد تک سرد ہونا چاہیئے کہ لحاف یا بھاری کمبل وغیرہ اوڑھنے کی حاجت ہو تو اس کا یہ کہنا بڑی جہالت کی دلیل ہے کیونکہ اوڑھنے کی یہ چیز میں سونے میں عضلات کے اچھی طرح پھیلنے میں مزاحم ہوتی ہیں اور بدن پوری طرح ڈھیلا ہونے اور کافی آرام پانے سے قاصر رہتا ہے اس طرح اگر کمرہ سرد ہو اور اوڑھنے کے لئے اتنی ہلکی پوشش سے کام لیا جائے کہ جسم میں متعدد گرمی تو جسم ضرور مناسب درجہ حرارت قایم رکھنے کے لئے غیر معمولی جد وجہد کرے گا اور جب آدمی سو کر اٹھے گا اور اسے سردی محسوس ہوتی ہوگی تو اسے خود معلوم ہو جائیگا کہ وہ آرام کی نیند نہیں سویا۔

ایک عورت ریچھ کی محبوبہ

گڑھوال کے پہاڑی علاقہ میں کچھ شکاریوں نے ایک جنگلی ریچھ کا شکار کیا۔ یہ جنگلی ریچھ اپنے غار سے کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جوں ہی ریچھ گولی کھا کر گرا لوگوں نے دیکھا کہ ایک مادرزاد برہنہ عورت غار سے دیوانہ وار نکلی اور ریچھ کی لاش پر گر کر جانوروں ہ

ہ کی طرح چیخنے چلانے لگی شکاری اس عورت کو پکڑ کر آبادی میں لائے عورت جانوروں کی طرح بولتی تھی اور ریچھ کی موت پر بیحد غمگین تھی یہاں تک کہ ایک ہفتہ کے بعد ریچھ کی موت کے غم میں اس عورت نے بھی جان دیدی۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کے نام سے ایک نہایت ہی دلچسپ کتاب مصر میں شایع ہوئی ہے۔ کتاب ڈرامے کے انداز میں ہے توفیق الحکیم اس کے مولف ہیں، نمونے کے طور پر اس کے مقدمہ کا ترجمہ قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

منظر اول

یثرب (مدینہ) کی ایک پہاڑی پر رات کے وقت۔
یہودی، آواز بلند چلاتا ہے۔
اے قوم یہود!
یہودیوں کا ایک گروہ آواز سنکر جمع ہوتا ہے
یہودی جماعت۔ ارے کیا ہوا؟ تجھے موت آئے
یہودی۔ آسمان کی طرف اشارہ کرکے دیکھو! دیکھو!
جماعت۔ آسمان کو تاکتے ہوئے، کیا ہے؟
یہودی۔ آسمان کی طرف اشارہ کرکے، دیکھو احمدؐ کا ستارہ آج طلوع ہو گیا ہے۔

منظر دوم

عبدالمطلب، کعبہ کے جوار میں،
ایک عورت۔ چلاتی اور دوڑتی آتی ہے۔
عبدالمطلب۔ مبارک ہو، مبارک ہو،
عبدالمطلب۔ کیا ہوا؟
عورت۔ آمنہ کے لڑکا ہوا، اور لڑکا بھی کیسا!
عبدالمطلب، لڑکا؟
عورت، اور لڑکا جب پیدا ہو رہا تھا تو آمنہ نے دیکھا کہ ایک نور انکے اندر سے نکلا ہے، اور سرزمین شام کے شہر، بصرے کے محل نظر آ رہے ہیں
عبدالمطلب (خوشی سے) واللہ یہ وہی خواب ہے جو میں نے دیکھا تھا، چلو چلیں!
عورت۔ کون خواب؟
عبدالمطلب۔ میں نے خواب دیکھا کہ میری پیٹھ میں سے چاندی کی ایک زنجیر نکلی ہے جس کا ایک سرا آسمان پر ہے اور دوسرا سرا زمین پر۔ تیسرا مشرق میں۔ چوتھا مغرب میں۔ پھر یہ زنجیر درخت بن گئی اور درخت کا ہر پتہ نور ہے، اور مشرق و مغرب کے سب بسنے والے اس درخت سے چمٹے ہوئے ہیں اور اسکی حمد وثنا کرتے ہیں۔
عورت۔ تو پھر بچہ کا نام محمدؐ رکھ دیجئے۔
عبدالمطلب۔ ہاں بیشک اور میں اس کے لئے انائیں تلاش کروں گا۔
عورت۔ اچھا، اب جاکر پوتے کو دیکھ لیجئے۔ دونوں تیزی سے روانہ ہو جاتے ہیں۔

منظر سوم

بازار عکاظ۔ حلیمہ محمدؐ کی انا دودھ پلائی چند عورتوں کے ساتھ ہے، محمدؐ کو چھاتی سے لگائے ہے قریب ہی حلیمہ کی گدھی اور بکری بھی موجود ہے۔
ایک عورت۔ یہ کون لڑکا ہے؟
حلیمہ:۔ یہ ایک یتیم، اس کا باپ نہیں، اور اس کا کوئی مال بھی نہیں۔
عورت۔ خدا کرے مبارک ثابت ہو۔
حلیمہ۔ اور یہ ہے بھی۔ ہم نے اسکی برکت دیکھی ہے
عورت۔ یہ کیسے؟
حلیمہ۔ پہلے میرا دودھ اس قدر کم تھا کہ میرے بچہ کا بھی پیٹ نہ بھرتا تھا۔ مگر اب یہ حال ہے کہ وہ بھی سیر ہو جاتا ہے اور یہ بھی، کوئی تیسرا بچہ بھی ہوتا تو وہ بھی بھوکا نہ رہتا۔ اسکی ماں نے مجھ سے کہا ہے کہ کسی کاہن کو اسے دکھاؤں۔
عورت۔ یہاں میلے میں قبیلہ ہذیل کا ایک کاہن موجود ہے جسے لوگ اپنے بچے دکھاتے ہیں۔
حلیمہ۔ میں بھی اسی کاہن کو دکھاؤنگی اور محمدؐ کے بارے میں سوال کرونگی۔
عورت۔ بازار میں ایک طرف اشارہ کرکے، تو آؤ چلیں، کاہن اپنی جگہ بیٹھا ہے۔
حلیمہ اے کاہن۔ اس بچہ کو دیکھ اور کوئی خبر دے۔
کاہن۔ یہ کس کا لڑکا ہے؟
حلیمہ۔ یہ بے باپ کا یتیم ہے۔
کاہن۔ (چلاتا ہے) اے قوم ہذیل!! اے قوم عرب
لوگ۔ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟
کاہن۔ اس بچے کو مار ڈالو!
حلیمہ۔ محمدؐ کو سینے سے داب کر بھاگتی ہوئی آہ! میرا بچہ
لوگ متوجہ ہوتے ہیں مگر کسی بچہ کو دیکھتے نہیں،
کیسا بچہ؟ کون بچہ!
کاہن ہر طرف حلیمہ کو تلاش کرتے ہوئے اس بچہ کو مار ڈالو! مار ڈالو!
لوگ وہاں کسی کو بھی نہیں پاتے۔

منظر چہارم

بحیرا راہب کا ایک شام کے شہر بصری میں
بحیرا۔ ایک قافلہ آتا دیکھکر، یہ قریشی تاجروں کا قافلہ ہے۔ عجیب، اس سال یہ کیسا بدل گیا ہے! بارہا میں نے یہ قافلہ دیکھا مگر یہ چیز کبھی نہ دیکھی جواب دیکھ رہا ہوں۔
نسطاس۔ آپ کیا دیکھتے ہیں؟
بحیرا۔ قافلے پر وہ بادل کا ٹکڑا تو دیکھو جو اپنے سایہ میں لئے ہوئے ہے۔
نسطاس۔ (دیکھتا ہے) ہاں بادل اس قافلہ میں ایک لڑکے پر سایہ کئے ہوئے ہے۔
بحیرا۔ بادل صرف نبی پر ہی سایہ کر سکتا ہے۔
نسطاس۔ نبی وہی نبی تو نہیں جس کا آپ مجھ سے ذکر کر چکے ہیں؟
بحیرا۔ میرا خیال تو یہی ہے اس نبی کے ظاہر ہونے کا وقت آ چکا ہے۔
نسطاس (دیکھ کر) یہ لڑکا۔
بحیرا۔ ہم جانچ کرینگے، نسطاس ان لوگوں کے لئے کھانا تیار کراؤ۔
نسطاس۔ حکم بجا لانے کے لئے جلدی سے جاتا ہے بہت اچھا۔
بحیرا۔ (پکارتا ہے) اے قوم قریش میں نے تمہاری دعوت کی ہے تم سب کے سب کھانے آؤ۔ بڑے اور چھوٹے، آزاد اور غلام، سب ہی،
ابوطالب۔ (قافلہ والوں میں سے)
بحیرا۔ واللہ آج تو تمہارا معاملہ نرا ہے، ہم بارہا ادھر سے گذرے مگر تم نے کبھی دعوت نہیں کی، پھر آج یہ بات کیوں۔
بحیرا۔ تم سچ کہتے ہو، لیکن تم مہمان ہو، میرا جی چاہا کہ تمہاری خاطر کروں اس کھانے کو تم سب کھاؤ (سب قریش ڈیرہ میں آ جاتے ہیں بجز کم سن محمدؐ کے)
ابوطالب (بحیرا سے جو سب پر متجسسانہ نظر ڈال رہا تھا)
بحیرا۔ یہ تم ہمیں اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو۔
بحیرا۔ اے قوم قریش تم میں سے کوئی ایک بھی میرے کھانے سے باز نہ رہے۔
سب، اے بحیرا، ہم سب یہاں موجود ہیں۔ صرف ایک لڑکا قافلہ میں رہ گیا ہے، وہ سب لوگوں سے کمسن ہے۔
بحیرا۔ ایسا نہ کرو اس لڑکے کو بھی بلا لو تا کہ تمہارے ساتھ کھائے۔
ایک قریشی، قسم ہے لات اور عزیٰ کی، یہ ہمارا کمینہ پن ہے کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کا لڑکا ہمارے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہو۔
(وہ اٹھتا ہے، محمدؐ کو گلے لگاتا اور لاکر سب کے ساتھ بٹھا دیتا ہے)
بحیرا (محمدؐ کو بہت غور سے دیکھ کر) میرے قریب آؤ! تم سے کچھ کہنا ہے۔
(پھر بحیرا، محمدؐ کو لوگوں سے دور ایک طرف ہ

ہ لے جاتا ہے)
بحیرا۔ (محمدؐ سے)
لڑکے، لات اور عزیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو کچھ پوچھوں، ٹھیک ٹھیک بتا دینا۔
محمدؐ۔ لات اور عزیٰ کے واسطے سے کچھ مجھ سے نہ پوچھو کیونکہ بخدا مجھے ان دونوں سے اتنا بغض ہے جتنا کبھی کسی چیز سے نہ ہوا۔
بحیرا۔ اچھا تو خدا کے واسطے مجھے سب کچھ بتانا
محمدؐ۔ جو چاہو پوچھو۔
بحیرا۔ کیا تمہیں تنہائی پسند ہے۔
محمدؐ۔ ہاں
بحیرا۔ کیا تم آسمان کو اور ستاروں کو دیکھکر غور کیا کرتے ہو؟
— ہاں۔
بحیرا۔ کیا تم لڑکوں کے ساتھ انکے کھیل کھیلا کرتے ہو
محمدؐ۔ نہیں بالکل نہیں۔
بحیرا۔ کیا تم سوتے میں ایسے خواب دیکھتے ہو جو جاگنے کے بعد سچے نکلتے ہیں۔
محمدؐ۔ ہاں
بحیرا۔ (ابوطالب کی طرف چلاتا ہوا آکر)
ابوطالب! ابوطالب!
ابوطالب (حیرت زدہ ہو کر)
بحیرا کیا ہوا؟
بحیرا (محمدؐ کی طرف اشارہ کرکے) بتاؤ یہ لڑکا تمہارا کون ہے؟
ابوطالب۔ میرا بیٹا ہے۔
بحیرا۔ تمہارا بیٹا نہیں ہے۔ اس لڑکے کے باپ کو زندہ نہیں ہونا چاہیئے۔
ابوطالب۔ یہ میرا بھتیجا ہے۔
بحیرا۔ اور اس کا باپ کیا ہوا؟
ابوطالب۔ مر گیا جبکہ یہ اپنی ماں کے پیٹ ہی میں تھا۔
بحیرا۔ (سرگوشی کے طور پر) سچ کہتے ہو۔ اپنے بھتیجے کو وطن واپس لے جاؤ اور یہودیوں سے ہشیار رہو کیونکہ اگر وہ اسے دیکھیں گے اور وہی جان جائیں گے۔ جو میں جان چکا ہوں تو واللہ اسے نقصان پہونچائیں گے۔ تمہارے اس بھتیجہ کو بڑا عروج ہوگا۔ اس کا ذکر ہم کتابوں اور بزرگوں کی روایتوں میں پاتے ہیں۔
ابوطالب (متعجب ہو کر) بڑا عروج ہے؟ میرے اس بھتیجہ کا؟

(باقی آئندہ)

ریاست راجکوٹ کے ڈرامہ کا ڈراپ سین ریفارم کمیٹی کا تقرر

دربار میں ٹھاکر صاحب کا اعلان ۔ گاندھی جی کی دربار میں شمولیت

راجکوٹ ۲۰ مئی۔ گذشتہ شام ایک دربار کے موقعہ پر سٹیٹ کونسل کے پہلے ممبر نے ٹھاکر صاحب راجکوٹ کی طرف سے ریاست میں آئینی اصلاحات کا مسودہ مرتب کرنے کے لئے دس آدمیوں کی ایک کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا۔ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اندر ٹھاکر صاحب کو اپنی رپورٹ پیش کردیگی پرجا پریشد اس سلسلہ میں بالکل غیر جانبدار رہے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شروع میں تو ریاست کے لئے اصلاحات کا ہی اعلان کیا جانے والا تھا مگر بعد میں فیصلہ کیا گیا کہ ایک کمیٹی اس کے تقرر کے لئے مقرر کردی جائے۔

کمیٹی ان حضرات پر مشتمل ہے۔

دربار ویروالا پریذیڈنٹ۔ میسرز مہم شنکر مرارجی پانڈیا۔ دولت رائے وکیل۔ جادیجا جیون سنگھ کالیداس۔ موتی چند پارکھ۔ حاجی داوا حاجی ولی محمد۔ موہن لال ایم سنگ۔ ستو بھائی عبدالعلی حاکم چند لکشمی چند درشی۔ گوکل داس پابھائی پرجا پریشد کے لیڈر دربار میں شریک نہیں ہوئے

دربار کے انعقاد کا وقت ساڑھے سات بجے شام مقرر کیا گیا تھا۔ مگر ٹھاکر صاحب ساڑھے آٹھ بجے تشریف لائے۔ محل کے باغ میں ایک اونچے پلیٹ فارم پر ٹھاکر صاحب چاندی کے تخت پر بیٹھے۔ دربار ویروالا آپ کے دائیں جانب اور شری پرومن سنگھ ٹھاکر صاحب کے بھائی آپ کے بائیں جانب بیٹھے ڈھائی سو کے قریب شہری اور افسران ٹھاکر صاحب کے دونوں طرف کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے بھیات اور مسلمانوں کے لیڈر بھی دربار میں موجود تھے۔ ٹھاکر صاحب کی آمد کے بعد مسٹر ڈھیبر ج لال مودی ممبر ہانگ ٹھامن کونسل نے ٹھاکر صاحب کی فراخدلی کے لئے انہیں خراج تحسین ادا کیا اور گاندھی جی کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے راجکوٹ والوں کی صحیح رہنمائی فرمائی۔ بھیاتوں کی طرف سے مسٹر جیون سنگھ نے ٹھاکر صاحب سے اپیل کی کہ اس گروپ کے مفاد کی خاطر پوری طرح حفاظت کی جائے۔ نو بجے شب کو گاندھی جی ماتا کستوربا گاندھی۔ شریمتی مہادیو ڈیسائی اور گاندھی جی کے میزبان مسٹر بیچر لال جبانی دربار ہال میں تشریف لائے۔ ٹھاکر صاحب اور ان کے بھائی نے گاندھی جی کا استقبال کیا۔

گاندھی جی ہاتھ جوڑے ہوئے اور مسکراتے ہوئے دربار میں داخل ہوئے تمام حاضرین نے کھڑے ہوکر آپکا استقبال کیا۔ گاندھی جی کو ٹھاکر صاحب کے دائیں جانب بٹھایا گیا۔ اس کے بعد تمام سرکردہ شہریوں اور افسروں کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد کئی تقریروں میں گاندھی جی کو خراج تحسین ادا کیا گیا۔

آج شام کو ٹھاکر صاحب کے دستخطوں سے مندرجہ ذیل اعلان کیا گیا۔

ریاست کی صورت حالات معمول پر آجانے کے باعث اور گاندھی جی کے ۱۸ مئی کے بیان کے بعد جس میں آپ نے ریاست کے باشندوں کو ہم سے درخواست کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور مستقبل میں کوئی ایجی ٹیشن نہ ہونے کے پیش نظر ہم مندرجہ ذیل اعلان کرتے ہیں۔

۱۔ یکم اگست ۱۹۳۸ء سے ایجی ٹیشن سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جو احکامات اور آرڈیننس جاری کئے گئے تھے وہ سب واپس لئے جاتے ہیں۔

۲۔ تمام جرمانے جو وصول کئے گئے ہیں تمام وہ جائدادیں جو ضبط کی گئی ہیں واپس کردی جائیں گی۔ جو جرمانے اب تک وصول نہیں ہوئے ہیں وہ معاف کردیئے گئے۔

۳۔ اس کے بعد سے ریاست کے تمام باشندوں کو پوری طرح اپنے شہری حقوق کا استعمال کرنے کی آزادی ہوگی۔ بشرطیکہ وہ کسی قانون کی خلاف ورزی نہ کریں۔

برطانیہ کا فیصلہ ٹھکرا دیا

قاہرہ ۱۸ مئی۔ حکومت مصر نے سرکاری طور پر برطانیہ کو مطلع کردیا ہے کہ وہ فلسطین کے عربوں کو وائٹ پیپر منظور کرنے کی سفارش نہیں کرسکتی سعودی عرب اور عراق نے بھی برطانی اسکیم نامنظور کردی ہے۔

اخبار البلاغ لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ نے اس قسم کی پالیسی اختیار کرکے اپنی دانشمندی کا ثبوت نہیں دیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ فلسطین کو یہودیوں کی نو آبادی بنانا مقصود ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ایسے آزاد خیال انگریز مل جائینگے جو عربوں

پولینڈ اور جرمن کے مابین تصادم

ڈینزگ ۲۱ مئی۔ جرمن باشندوں کے ایک مستقل مجمع نے کلنقاف میں پولینڈ کے کسٹم ہاؤس پر حملہ کردیا جس کی وجہ سے آپس میں سخت کشمکش پیدا ہوگئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عمارت پر گولیاں بھی چلائیں۔ یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ پولش کسٹم کے انسپکٹران نے پولیس کی ہدایت کے بموجب شہر کو خالی کردیا۔ اس کے بعد مشتعل مجمع نے عمارت کو مسمار کردیا۔ اس واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈینزگ کے پولیس کمشنر نے ڈالیس کمشنر کو واقعات کی تحقیقات کی غرض سے روانہ کیا۔ مگر پولیس نے ان کی حفاظت کرنے سے انکار کردیا۔ ایک دوسری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ موقع واردات کا معائنہ کرنے کی غرض سے جب وہ موٹر پر روانہ ہورہے تھے تو ایک مجمع نے موٹر ڈرائیور پر حملہ کردیا۔

چنانچہ اس نے اپنی حفاظت کی غرض سے گولی چلائی جس میں ایک شخص مجروح ہوا۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ موٹر ڈرائیور نے ایک جرمن کو اپنی گولی سے ہلاک کیا۔ اس کے علاوہ دوسرے مقامات پر بھی تصادم ہوئے۔ پکلی کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی کسٹم ہاؤس پر باوردی فوجی سپاہیوں نے حملہ کیا۔ ان واقعات کی وجہ سے سخت کشمکش پیدا ہوگئی ہے اور فوجوں کو تیاری کا حکم دیدیا گیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ہر گریزر پریسیڈنٹ ڈینزگ سینیٹ کا بیان ہے کہ ایک بے قصور شخص کو پولیس نے قتل کردیا۔ چنانچہ اس نے پولینڈ کے کمشنر کو اس واقعہ کی اطلاع دی اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ نقصانات کو پورا کریں۔ پولینڈ نے بھی اس قسم کا مطالبہ کیا ہے نیز اس نے یہ خواہش کی ہے کہ واقعات کی تحقیقات کی غرض سے غیر جانبدار کمیٹی مقرر کی جائے۔

اسپین سے فوجیں کب واپس آئینگی

میڈرڈ ۲۲ مئی۔ اٹلی اور جرمنی کے ہولوگ میڈرڈ کی فاتحانہ پریڈ میں شریک ہوئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کا مغربی دستہ ۲۴ مئی کو یہاں سے روانہ ہوگا۔ اور اٹلی کی فوجیں جون کے شروع میں یہاں سے روانہ ہوجائینگی۔ ۵ لاکھ اشخاص پریڈ دیکھنے کے لئے آئے۔

جنرل فرانکو نے ہر ہٹلر کو تار بھیجا ہے جس میں ان کی امداد کے لئے شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

سے کاز کی حمایت کریں گے:

فوجی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

لنڈن ۲۲ مئی۔ جرمن وزیر خارجہ ہر وان ڈربن ٹروپ اور اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو نے آج برلن کی چانسلری میں اٹلی اور برطانیہ کے درمیان فوجی معاہدہ پر دستخط کردیئے جس کے بعد دونوں نے تقریر براڈکاسٹ کی جس میں جرمنی اور اٹلی کی یکجہتی پر زور دیا گیا۔ معاہدہ میں تین دفعہ ہیں (۱) دونوں فریق ایک دوسرے کے ساتھ مستقل طور پر رابطہ قایم رکھیں گے تاکہ ان تمام مسائل پر اتفاق رائے برقرار رکھا جاسکے جن کا ان کے مفاد پر اثر پڑتا ہے۔ (۲) اگر بین الاقوامی واقعات کی وجہ سے فریقین کے مشترک مفاد خطرہ میں پڑ جائیں تو ان دونوں فریق کے درمیان فوراً ہی مشورہ شروع ہوجائے گا۔ تاکہ اپنے مفاد کی حفاظت کے ذرایع اختیار کئے جاسکیں (۳) اگر کسی بیرونی طاقت کے ذریعہ فریقین میں سے کسی کے اہم مفاد کو دھمکی دی جائے تو دونوں فریق سیاسی اور سفارتی ذرایع سے ایک دوسرے کی امداد کریں گے۔ اگر فریق میں سے کوئی کسی طاقت کے ساتھ لڑائی کے ساتھ پھنس جائے تو دوسرا فریق بری۔ بحری۔ اور ہوائی طاقت کے ساتھ اس کی امداد کریگا۔ یہ معاہدہ دس سال تک برقرار رہے گا۔ سائنیور مسولینی کے دست راست سائنیور گائیڈا نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ معاہدہ میں خفیہ دفعات بھی ہیں۔

ہر ہٹلر کو امریکہ کا جواب

واشنگٹن ۲۲ مئی مسٹر کارڈل ہل سکریٹری آف سٹیٹ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ایک تقریر کی جسکو حکومت امریکہ کی جانب سے ہر ہٹلر کی اس تقریر کا جواب خیال کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ ہر ہٹلر نے پریذیڈنٹ روزولٹ کی اپیل نامنظور کردی تھی۔ مسٹر کارڈل ہل نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ چار مقصد ہیں۔ جن کے لئے حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کام کررہی ہے۔

(۱) اس بات کا تہیہ کرلینا چاہیے کہ شکائتیں رفع کرنے کے لئے لڑائی کا حربہ استعمال نہیں کیا جائے گا۔

(۲) معاملہ کو گفت وشنید کے ذریعہ طے کرنے کے لئے طاقت کی دھمکی کا خاتمہ ہوجانا چاہئے۔

(۳) اس بارے میں سمجھوتہ ہوجانا چاہیئے کہ اسلحہ جات میں کمی کی جائے۔

(۴) اس کے ساتھ ساتھ مختلف قوموں کے درمیان تجارتی اور اقتصادی معاہدے ہونا چاہئیں۔

چین لڑائی میں ضرور فتح پائے گا

چنگ کنگ ۲۲ مئی چین اب جنگ کے نازک ترین دور سے گذر چکا ہے اور چند سال کے اندر یقینی طور پر فتح حاصل کریگا "یہ ہے وہ رائے جو مارشل چانگ کائی شک کے قابل ترین کمانڈر جنرل چن چن نے ظاہر کی۔ جنرل موصوف نے مزید فرمایا کہ چین فتح ضرور پائے گا۔ صرف وقت کا سوال ہے۔ جنرل چن چن نے اس امر کا انکشاف کیا کہ جاپان کی فوجی صف کے عقب میں گوریلا لڑائی لڑنے والے چینیوں کے علاوہ چین کی فوج کے ساتھ دو ڈویژن جاپانی فوجی صف کے پیچھے تعینات ہیں۔

ریفارمس کمیٹی کی ممبر کی مہاتما جی سے گفتگو

راجکوٹ ۲۳ مئی۔ راجکوٹ ریفارمس کمیٹی جس کے اراکین کے ناموں کا حال ہی میں اعلان ہوچکا ہے کا ایک سرکردہ رکن مسٹر کالیداس پاریکھ آج صبح آنند بھون پہنچے۔ اور انہوں نے تقریباً ایک گھنٹہ تک مہاتما گاندھی سے بات چیت کی۔ ان کے درمیان آج کے پبلک جلسہ کے سلسلہ میں خاص طور سے گفتگو ہوئی جس کے لئے شاندار تیاریاں کی جارہی ہیں۔ کیونکہ عوام کے ایک بڑی تعداد کے شریک ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

دہلی ۲۳ مئی۔ شاہدرہ کے پاس ایک ۴۰ سال کی عمر کے عیسائی تھامسن کی لو لگنے سے موت کی اطلاع ملی ہے۔

فرقہ وارانہ نفرت پھیلانیوالے حصے تاریخ میں سے خارج!

لکھنؤ ۱۸ مئی۔ آج جب یوپی کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو ایک رزولیوشن پاس ہوا جس میں سفارش کی گئی ہے کہ:-

۱۔ ہندوستان کی تاریخ کے نصاب تعلیم پر نظر ثانی کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ تاکہ نصاب میں سے ایسے حصے خارج کردیئے جائیں جن سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اور جن سے ہندوستان کے نوجوانوں پر یہ اثر پڑے کہ ہندوستانی کسی دوسری قوم یا قوموں سے کم تر ہیں۔ اور نصاب کو دوبارہ اس طرح مرتب کیا جائے۔ جس سے ملک کے نوجوانوں میں بھائی چارہ رواداری اور حب الوطنی کے جذبات پیدا ہوں۔

۲۔ آگرہ کے لئے امپرومنٹ ٹرسٹ مقرر کیا جائے

۳۔ آگرہ ویمن میڈیکل سکول کے توڑنے کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے۔ اور اب تک جس طرح کام جاری تھا اسی طرح کام کرنے کی اسے اجازت دی جائے۔

شریمتی لکشمی منائن پارلیمنٹری سکریٹری نے ہندوستان کی تاریخ کے نصاب پر نظر ثانی کرنے کے متعلق رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ انگریز تاریخ دانوں نے تاریخ لکھتے وقت اس خیال کو اپنے ذہن میں رکھا ہے کہ ہندوستان پر ہمیشہ غیر ملکی حکمرانی کس طرح قایم رہ سکتی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ تصویر کا ایک رخ دکھایا ہے۔ اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ ایک قوم نے دوسری قوم کے ساتھ ظالمانہ سلوک کیا۔

حکومت یوپی تمام صوبہ میں تعلیمی سسٹم کو دوبارہ ترتیب دے رہی ہے اور ایک ٹیکسٹ بک کمیٹی مقرر کریگی۔ رزولیوشن کی تحریک مسٹر کلب عباس نے بحث کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جو کچھ تجویز کیا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ تاریخ میں ہندوستانیوں میں خانہ جنگی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے دیدہ دانستہ جو مبالغہ حصے شامل کئے گئے ہیں انھیں خارج کردیا جائے۔

آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر انصاف نے فرمایا کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے۔ اس نے رزولیوشن کو منظور کرلیا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ غیر ملکوں کی لکھی ہوئی کتابیں تاریخ نہیں ہیں۔ بلکہ محض پروپگنڈا ہے۔ آپ نے اس بات سے اتفاق کیا کہ تاریخ ہندوستانی نقطہ خیال کے ماتحت لکھی جانی چاہیئے۔ اور اس میں گذشتہ زمانہ کے غیر جانبدار حالات ہونے چاہئیں۔

چین کا شاہی تخت چوری

نیویارک (بذریعہ ہوائی ڈاک) چین کا شاہی تخت جسکی قیمت ۶ لاکھ پونڈ ہے۔ غائب ہوگیا۔ غالباً یہ تخت ایمسٹرڈم اور نیویارک کے درمیان غائب ہوا ہوا۔ اس کی اطلاع پولیس کو صدر امریکہ کے بھائی کی بیوی نے دی ہے۔ یہ تخت ہالینڈ کے جہاز سانڈم پر آنے والا تھا مگر جب یہ جہاز پہنچا تو وہ تخت جہاز پر نہ تھا حالانکہ نمائش کی دوسری چیزیں (یعنی ۸ فٹ کا نیلے پتھر کا بنا ہوا ایک پگوڈا) محفوظ تھی۔ اس نمائش کی آمدنی میڈم چیانگ کائی شک کے یتیم فنڈ میں جائے گی اور اسکی منتظمہ مزبوز وٹ ہیں۔ جہاز کے مالک یہ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی علم نہ تھا کہ اس جہاز میں شاہی تخت بھی ہے اور یہ کتنا مضحکہ خیز ہے کہ تخت جہاز میں چوری ہوگیا

پیرس ۲۳ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس، برطانیہ اور روس کے درمیان سمجھوتہ کے مسئلہ کو مندرجہ ذیل طریقہ پر حل کرنا

کونسل چیمبر میں ہنگامہ

لکھنؤ ۲۲ مئی۔ آج یوپی کونسل کی لابی میں دو ممبران کے درمیان بہت ہی گرم گفتگو ہوگئی۔ جس کے نتیجہ میں ایک سخت جھگڑے کی صورت پیدا ہوگئی۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ لیڈی وزیر حسن صبح کونسل کے ممبران سے ایک کاغذ پر دستخط لے رہی تھیں کہ سنی اپنے حق جلوس مدح صحابہ سے دستبردار ہو جائیں اور شیعہ اپنے ایجی ٹیشن کو بند کر دیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک ممبر نے اس پر دستخط کئے۔ اور ایک دوسرے ممبر صاحب نے ان سے کہا کہ وہ بغیر سوچے سمجھے دستخط کرنے پر تیار نہیں۔ چنانچہ اس بات پر دونوں میں بہت ہی تلخ گفتگو ہوئی اور گفتگو نے یہاں تک طول کھینچا کہ ایک ہنگامہ کی صورت پیدا ہوگئی اور یکبارگی لابی میں شور و غل برپا ہوگیا لیکن چند ممبران نے مداخلت کر کے اس ہنگامہ کو رفع دفع کر دیا۔

قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی تردید

حیدرآباد ۱۲ مئی۔ بعض اخباروں میں شولاپور سے نکلی ہوئی یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ لالہ گیان چند اور پنڈت دید درنا تھ وپرستی کے ساتھ اس بنا پر "بدسلوکی کی گئی، کہ انہوں نے ستیہ گرہیوں پر ماٹھیوں سے اندھا دھند حملے" کرنے کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ یہ خبر سراسر غلط ہے۔ ان قیدیوں سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کسی بدسلوکی یا لاٹھی کے حملے کے متعلق اپنی لاعلمی ظاہر کی۔ یہ صحیح ہے کہ تھوڑے سے وقفہ کے لئے اور کافی وجوہ کی بنا پر لالہ گیان چند کو ایک علیحدہ کھلی ہوئی کوٹھڑی میں یا کمرے میں رکھا گیا لیکن جیسا کہ بیان کیا گیا ہے وہ "بیہوش" نہیں ہوئے اور جوں ہی انہوں نے یہ شکایت کی کہ انھیں چکر سا محسوس ہوتا ہے تو انھیں فوراً طبی امداد پہنچائی گئی۔

گورنر بنگال اور ہندو

کلکتہ ۲۲ مئی۔ حکومت بنگال نے سرکاری ملازمتوں میں جو فرقہ وارانہ تناسب مقرر کیا ہے اس کے خلاف بنگال کے ہندوؤں کی طرف سے ہز اکسیلنسی گورنر ایک برقیہ بھی روانہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ ہز اکسیلنسی نے ہندوؤں کو اطلاع دی ہے کہ وہ ان کے مطالبات سننے کی غرض سے ۲۷ مئی کو دارجلنگ میں ہندوؤں کے ایک وفد سے ملاقات کر سکتے ہیں۔

شولاپور میں ہندو مسلم فساد

شولاپور ۲۲ مئی۔ کل شب کو شولاپور میں ہندو مسلم فساد ہوگیا جس میں ۲ اشخاص ہلاک اور تقریباً ایک درجن مجروح ہوئے۔ اس فساد کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ۲۶ آریہ سماجیوں کا ایک جتھا نعرے لگاتا ہوا مسجد کے سامنے سے گذرا۔ جب وہ وہاں پہونچا تو مسلمانوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ خاموش ہو جائے۔ کیونکہ نماز ہو رہی ہے مگر آریہ سماجیوں نے اس درخواست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت زیادہ جوش و خروش پیدا ہوگیا اور آپس میں تصادم ہوگیا مجروحین کو فوراً اسپتال پہونچا دیا گیا اور صورت حال پر قابو حاصل کر لیا گیا۔

ہائیکورٹ میں ستیہ گرہ

حیدرآباد دکن۔ ۱۲ مئی۔ آج عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں ایک سنسنی خیز واقعہ پیش آیا جس کی تفصیلات یوں بیان کی جاتی ہیں۔ کہ ایک مقامی وکیل مسٹر گوپالا تیسرا میں ہندو مہاسبھا کا جھنڈا لئے اور نعرے لگاتا ہوا کمرہ عدالت میں گھس آیا۔ اور ستیہ گرہ شروع کر دی جنانچہ اس کو فوراً گرفتار کر لیا گیا جو وقت یہ واقعہ رونما ہوا تھا۔ مسٹر جسٹس نا ظر یار جنگ اور مسٹر جسٹس ابوسعید مرزا ایک مقدمہ کی سماعت کر رہے تھے چونکہ ستیہ گرہ کی وجہ سے ایک انتشاری کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ اس لئے عدالت کی کارروائی ملتوی کر دی گئی۔

سوشلسٹ لیڈر کی گرفتاری

بمبئی ۲۲ جون۔ بمبئی کے مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر ڈیس باٹلی والا کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے جاری کردہ وارنٹ کی بنا پر آج گرفتار کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی گرفتاری ایک مغویانہ تقریر کے سلسلہ میں عمل میں آئی ہے۔ یہ تقریر انہوں نے گذشتہ اپریل میں کی تھی گرفتاری کے بعد مسٹر باٹلی والا کو پانچسو روپے کی ضمانت اور پانچسو روپے کے ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیا گیا۔ ان کے مقدمہ کی سماعت ۵ جون کو کلکتہ میں ہوگی۔

باجہ اور مسجد کا قضیہ

آگرہ ۲۲ مئی۔ کل شب کو جمعہ مسجد کے قریب ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین تصادم ہوگیا جس میں سات آٹھ اشخاص مجروح ہوئے اس ہنگامہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک ہندو بارات مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتی ہوئی جا رہی تھی۔ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اور شہر میں امن و سکون ہے

ایڈیٹر اخبار اسد کی گرفتاری

لکھنؤ ۱۲ مئی۔ آج امام باڑہ آصفی میں شیعان لکھنؤ کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور مختلف لوگوں کی تقریروں کے بعد تبرہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں تقریباً ۶۰ گرفتاریاں عمل میں لائیں۔ ایک دوسری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ آج پولیس نے خواجہ اسد ایڈیٹر الاسد کو حسب دفعہ ۱۰۷ گرفتار کر لیا ہے۔

پبلک ملازمتوں میں فرقہ وارانہ نمائندگی

مسٹر نلنی رنجن سرکار کا بیان

کلکتہ ۱۲ مئی۔ آنریبل مسٹر نلنی رنجن سرکار فائنینس منسٹر حکومت بنگال نے ایک بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ ملازمتوں میں فرقہ وارانہ تناسب کے تقرر کی جانب اعلیٰ ذات کے ہندو وزیروں کا کیا رویہ ہے۔

مسٹر سرکار فرماتے ہیں، ہندوؤں میں اس سوال کے سلسلہ میں بڑی بے چینی سی پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیبنٹ کے ہندو وزیروں سے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ ان کے مفادوں کو محفوظ رکھیں گے میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس سوال کا اطمینان بخش حل حاصل کرنے کے لئے ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے وہ کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں اس سوال کی حال کی تواریخ سے محض آگاہ کر دینا چاہتا ہوں جو کہ حسب ذیل ہیں:-

پچھلے سال وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریکیں پیش ہونے کے بعد میاں عبدالحفیظ نے اس مطلب کا ایک رزولیوشن پیش کیا کہ پبلک ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۶۰ فیصدی دلتوں کو ۲۰ فیصدی اور باقی فرقوں کو بھی ۲۰ فیصدی نمائندگی دی جائے۔ کرشک پرجا پارٹی کے ایک ممبر نے جو کہ کانگریس کے ساتھ تعاون کرتی ہے یہ ترمیم پیش کی کہ مسلمانوں کو ۷۰ فیصدی اور دلتوں اور باقی فرقوں کو پندرہ پندرہ فیصدی نمائندگی دی جائے لیکن ترمیم نامنظور ہوگئی۔ اور رزولیوشن بلا کسی مخالفت کے پاس ہوگیا۔ کانگریس پارٹی غیر جانبدار رہی۔ اس کے علاوہ زیادہ تر سرکردہ غیر کانگریسی ہندو بھی غیر جانبدار رہے۔ اس لئے اسمبلی نے اسے منظور کر لیا پبلک کو یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ اس رزولیوشن کو تبدیل کرانا اب کس قدر مشکل ہے تاہم ہم اسے تبدیل کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش کر رہے ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کی پوزیشن خطرہ میں

لندن ۲۳ مئی۔ جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوگئے ہیں اور سوئٹزرلینڈ کو ایک نازک صورت حالات پیش ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر دالٹر کنگ پریذیڈنٹ دلیش بنک وزیر اقتصادیات جب برن گئے تو آپ نے سوئٹزرلینڈ کے وزیر اقتصادیات سے کہا کہ یا تو جرمن مال کی درآمد میں اضافہ کرو، ورنہ ہم [illegible] کی ادائگی ہے ادا نہ کرینگے۔ جرمنی نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ اگر سوئٹزرلینڈ نے جرمن مال کے درآمد میں اضافہ نہ کیا تو آسٹریا کی جانب واجب الادا ۵۴۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم اور زیکوسلاویکیہ کی جانب سے واجب الادا ۵۲۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم کی ادائگی بھی بند کر دے گا۔ ڈاکٹر شاک نے مزید فرمایا کہ اہل سوئٹزرلینڈ کو جرمنی میں لگا ہوا ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا سرمایہ اور آسٹریا میں لگا ہوا ۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا سرمایہ محفوظ رکھنے کی بھی ضرورت پڑے گی۔

برطانی جہاز پر گولی

ہانگ کانگ ۲۲ مئی۔ آج صبح جاپان کے ایک جنگی جہاز نے ہانگ کانگ کے پھاٹک کے باہر برطانی جہاز "رینوره" پر گولی چلا دی۔ جاپانی جہاز نے دو فائر کئے۔ جاپانی جہاز نے برطانی جہاز کو رکنے کے لئے سگنل دیا۔ مگر برطانی جہاز اپنی پوری رفتار کے ساتھ بڑھتا چلا گیا۔ تاکہ جلد از جلد برطانی سمندر میں پہنچ جائے۔ جاپانی جہاز نے اس کا تعاقب کیا۔ اور اس کو پکڑ لیا۔ تین جاپانی افسر برطانی کپتان کے پروٹسٹ کے باوجود برطانی جہاز پر چڑھ گئے اور تمام کاغذات کی تلاشی لی۔ اور دیکھ بھال کی۔ دوسرا برطانی جہاز وہاں پہنچ گیا۔ اور جاپانیوں کو وہاں سے ہرگا دیا۔ مسافروں کا بیان ہے کہ ایک جاپانی ہوائی جہاز منڈلا رہا تھا۔

ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ گرفتار

کلکتہ ۲۲ مئی۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ سابق سکریٹری دفتر خارجہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند تقریر کرنے کے الزام میں آج رات گرفتار کر لیا ہے۔ آپ نے آج شام جنوبی کلکتہ میں وارڈ کانگریس کمیٹی کی میٹنگ میں "کانگریس اور آج ہمارا امتحان" کے اوپر تقریر فرمائی تھی۔

پولینڈ سے ڈنیزگ کا مطالبہ

وارسا ۲۵ مئی۔ ڈنیزگ میں پولینڈ کا کسٹم ہاؤس مسمار کرنے پر نازیوں اور پولوں کے درمیان جو جھگڑا ہوگیا تھا۔ جس کے خلاف حکومت پولینڈ نے پروٹسٹ کیا تھا اور معاوضہ طلب کیا تھا۔ اس کے جواب میں ڈنیزگ کی سینٹ نے حکومت پولینڈ کو دوسرا ایلچی بھیجے ہیں ایک مراسلہ کے ذریعہ مطالبہ کیا ہے کہ ڈپٹی پولیس کمشنر اور اس کے اسٹاف کے ممبروں کو واپس بلا لیا جائے۔

شیعہ اخباروں کی اشاعت بند

لکھنؤ ۲۰ مئی۔ کئی شیعہ اخبارات نے اپنی اشاعت معطل کر دی ہے اور کئی چھاپہ خانوں نے آج سے کام بند کر دیا ہے کیونکہ وہ حکومت کے حکم کے مطابق ضمانتیں داخل نہیں کر سکے۔

بہار کونسل میں مسٹر نقی امام کی تقریر

فرقہ وارانہ شورش پھیلانیوالوں کیلئے سزائے موت کی تجویز

فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں حکومت بہار کی غیر جانبدارانہ پالیسی پر اظہار اعتماد کرتے ہوئے مسٹر نقی امام بیرسٹر نے بہار کونسل میں جو پر مغز خطبہ ارشاد فرمایا ہے اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

مقرر موصوف نے حکومت بہار کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کا لقب اس حکومت کے لئے زیبا ہے جو لا اینڈ آرڈر کا وقار قایم رکھنے کے لئے سلسلہ میں کسی بات کا لحاظ نہ کرے لیکن اگر کوئی حکومت امن عامہ کی ذمہ داری کو محسوس نہیں کرتی ۔ اور اس مقدس فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتی تو اسے اپنے کو حکومت کہلانے کا کوئی حق حاصل نہیں ۔ ہماری حکومت نے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں اپنے رویہ کو ہمیشہ غیر جانبدارانہ رکھا ۔ میں جذبات تشکر کے ساتھ اس امر کا اعادہ کرتا ہوں کہ ہمارے صوبہ کی وزارت نے جو اعلان فرقہ وارانہ فسادات کے استیصال کی غرض سے شایع کیا ہے اس سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ صوبے کی تمام جماعتوں کو اس قسم کے فسادات سے پناہ دینے کا عزم بالجزم ہے اور اب وہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ ایک جماعت دوسری جماعت کا خون بہائے اور صوبے کے امن کو غارت کرے ۔

گیا کے فرقہ وارانہ فسادات کا حوالہ دیتے ہوئے مقرر موصوف نے فرمایا کہ ہم بہاری کیونکر اپنے کو مہذب کہہ سکتے ہیں جبکہ ہمارے صوبہ میں یہ صورت حال ہے کہ دو زن و شو کی خانگی نزاع بھی دیکھتے دیکھتے ایک بلوہ کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور ہمارے بھائی تمام نتائج و عواقب سے بے خبر ہو کر ایک دوسرے کا گلا اس سرعت کے ساتھ کاٹنا شروع کر دیتے ہیں کہ شہر کا ہر باشندہ اپنی زندگی کا خطرہ محسوس کرنے لگتا ہے ۔ ہمارا اگر یہی حال رہا تو ہندوستان کا وقار غیر قوموں کی نظر میں کیا رہ جائے گا ۔ فرقہ وارانہ فسادات کے نفسیاتی اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے ممدوح نے فرمایا کہ فساد کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ دونوں جماعتوں میں ایسے لوگوں کی کثرت ہے جن کے دل فرقہ وارانہ جذبات سے لبریز ہیں جب ذہنیتیں اس درجہ بگڑ گئی ہوں تو حکومت کہاں تک اس پر قابو پا سکتی ہے ۔ دنیا کی کوئی گورنمنٹ زمین کے ہر ہر چپے پر پولیس کا پہرہ نہیں بٹھلا سکتی ۔ بس ضرورت ہے دلوں کو بدلنے کی ۔ ذہنیتوں کی اصلاح کی ۔ گورنمنٹ ایک نہیں پچاس ہزار کمیونک شایع کر دے لیکن جب تک جماعتوں کے دل نہیں بدلیں گے ۔ اسوقت تک اس قسم کے اعلانات سے کچھ نہ ہوگا وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ ہم مسائل کو فرقہ وارانہ نقطہ نگاہ سے دیکھنا ترک کر دیں اور صرف ہندوستانی بن جائیں کیونکہ بغیر اس کے ہم فرقہ وارانہ فساد کی لعنت سے نجات نہیں پا سکتے ۔ آخر میں موصوف نے فرقہ پرستی کی بڑھتی ہوئی تبلیغ کو ان فسادات کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگ جو آج صوبہ کی آبادی میں قلم اور زبان کے زور سے فرقہ وارانہ فسادات پھیلا رہے ہیں ۔ وطن اور انسانیت کے دشمن اور حکومت وقت کے باغی ہیں ۔ حکومت نے ان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا جو اعلان کیا ہے ۔ وہ بہت ہی مناسب ہے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس سلسلہ میں بڑے سے بڑے آدمی کا گریبان پکڑنے میں بھی تامل نہیں کریگی ۔ حالات اس درجہ خراب ہیں کہ بغیر اس قسم کے شدید اور موثر اقدام کے صوبہ کی فضا پر امن نہیں ہو سکتی ۔ کسی ملک کے امن کو دیدہ و دانستہ درہم برہم کرنا ایک اتنا بڑا قومی جرم ہے کہ میری نظر میں اسکی سزا پھانسی سے کم نہیں ہونی چاہئے ۔ ظاہر ہے کہ جب افراد کے قتل کے جرم میں عدالت کا فیصلہ سزائے موت تجویز کرتا ہے تو ایک ایسا شخص جو اپنی قوم کو قتل کر رہا ہو ۔ اور ایک جماعت کی جماعت کا قاتل ہو کیا سزائے موت کا مستحق نہیں ہے ۔

روس اور برطانیہ

لندن ۲۲ مئی ۔ حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے روس اور برطانیہ کے درمیان اس ہفتہ کے اندر سمجھوتہ ہونے کا امکان ہے ۔ برطانی اخباروں کا بیان ہے کہ بنا سمجھوتہ تیار ہو چکی ہے ۔ لیکن سمجھوتہ کا اعلان لارڈ ہیلی فیکس کے جنیوا سے واپس آنے کے بعد ہی ہو سکے گا ۔

مزدوروں کے نادان دوستوں کی حرکات

بنگال میں مزدور تنازعات

ناظم شعبہ اردو حکومت بنگال

(۱) چھاتا (چھتری) فیکٹریوں کی ہڑتال کا حشر ۔ بید کی چھڑی والی چھتریوں کو چھوڑ کر باقی جملہ اقسام کی چھتریوں کے بنانے کے ریٹ بڑھا دیئے گئے ۔ نتیجہ ۔ جزوی کامیابی ، ہڑتال کا خاتمہ ۲۶ اپریل کو ہو گیا ۔

۲- ہوزری ورکرز ہوڑہ ۔ ہمت ہوزاری فیکٹری ہوڑہ (گنجی فیکٹری ۔ بنیان فیکٹری) ہڑتال ختم ہو چکی ہے ۔

۳- ردیپ نرائن رائس مل ۔ مدنا پور میں ہڑتال
۴- کھلنا الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے کارکنوں کی ہڑتال
۵- آگر پاڑہ جوٹ مل ۲۴ پرگنہ کی ہڑتال
(تفصیلات کا انتظار ہے)

۶- پائپ فونڈری (انڈین آئرن اینڈ کمپنی لمیٹڈ) کانٹی ، بردوان میں ہڑتال ۔

۲۵ کارکنوں نے ۱۵ اپریل کو فونڈری کے احاطہ میں دھرنا مار کر بیٹھنے کا تہیہ کر لیا ۔ نتیجے کے طور پر ۵۰۵ مزدوروں نے اس دھرنا مارنے میں حصہ لیا ۔ مالکان نے وجہ پرخاش کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے تنخواہ بڑھانے کے مسئلہ پر جلد غور کرنے کا وعدہ دیا ۔ مالکان اور مزدوروں نے خود ہی یہ بات چیت کی اور ۱۰ اپریل کو سب نے کام شروع کر دیا ۔ نتیجہ معلوم نہیں ۔

۷- لکشمی نرائن جوٹ مل ۔ نرائن گنج میں ہڑتال ۲۰ اپریل کو ایک ہزار مزدوروں نے کام بند کر دیا ۔ مزدور زیادہ تنخواہ اور باقاعدہ ادائیگی پر زور دے رہے تھے ۔ چنانچہ آپس میں بات چیت ہوئی ۲۴ اپریل کو کام دوبارہ شروع ہو گیا ۔ مالکان نے جلد ان کی مانگوں پر غور کرنے کا وعدہ کیا ۔

مدناپور ۔ جیسور ۔ ڈھاکہ اور کھلنا کی قسمت جاگ اٹھی ۔

حکومت بنگال کے گرانقدر عطیہ

۱۴۳۲۵/ روپے کی منظوری

۱- جیسور ایم ۔ ای ۔ اسکول بانڈیلوبہ کی عمارت کی تکمیل کے لئے ۵۰۰ روپے

۲- ڈھاکہ ۔ آرائیل بیل (واقع تھانہ سری نگر) کے ارد گرد باندھنے کے لئے ۳۰۰۰ روپے

۳- کھلنا ۔ دھانو کھال کی کھدائی (واقع تھانہ دولت پور) کے لئے ۲۰۰۰/ روپے

۴- چنکھولا تھانہ مولا اٹ میں نالہ لگانے کے لئے ۱۰۰/ ”

۵- جلترا پور مرڈلی یو پی سکول میں ” ” ۱۰۰ ”

۶- سلور جیلی یو پی سکول (سلت کھرا) کی مرمت کیلئے ۵۰ ”

۷- سانے ہٹی سے چمپا پھول تک دیہاتی سڑک (تھانہ کالی گنج) ۲۰۰/ ”

۸- مدناپور ۔ بالیا بیڑیا (تھانہ گوپی بلبھ پور) میں دیہاتی تفریح کا ہال ۵۰۰/ ”

۹- دریاچاک میں دیہاتی ہال ۵۰ روپے

۱۰- دریاچاک میں اجناس بنک کے لئے خرمن ۲۰۰ ”

۱۱- اس بیج خانہ بنانے کے لئے (کیھدنی بیج خانہ) ۱۰۰۰ ”

۱۲- ۲۰ گاؤں کی انجمن کو بہترین بیج خریدنے کیلئے ۵۰۰ ”

۱۳- ہڈی کو کھاد میں تبدیل کرنیکی مشین ۶۰۰/ روپے

۱۴- بھیب نگر (تھانہ گھاٹال) میں خیراتی دواخانہ
۱۵- گوراد (تھانہ راس پور) ” ” ” ۸۰۰ ”

۱۶- کنٹائی میل انٹر اسکول اسپورٹس ایسوسی ایشن کو ۳۰۰/ ”

۱۷- پانس کوڑا یو پی گرلز اسکول میں نئی عمارت ۱۰۰/ ”

۱۸- سندھو بالا گرلز یو پی اسکول کو شیائے اسباق کے لئے ۱۰۰/ روپے

۱۹- بیر سنگھا میں ودیا ساگر میموریل ہال سے متعلقہ عام دار المطالعہ اور پارک ۱۵۰۰/ ”

۲۰- تعلیم بالغان کے لئے ۔ الائبریریوں کو کتابیں ۱۰۰۰

۲۱- بودا کڈنگہ موضع میں ایک بند ۷۵۰ ”

۲۲- تملوک خیراتی ڈسپنسری کے لئے ۴۰۰ ”

۲۳- بھیم پور سنتھال ایچ ۔ ای ۔ اسکول میں صنعتی جماعتوں کے اضافہ کے لئے ۲۰۰ ”

تعمیرات

سال کے اختتام پر حسب ذیل عمارات معرض تعمیر میں تھیں یا (۱) کلکتہ جیسور روڈ کی ۳۲ میل ۴ فرلانگ کی درستی (۲) بردوان ارم باغ روڈ کی مرمت (۳) بردوان ارم باغ سڑک کی درستی ۔ (۴) اکمٹی پل کی دوبارہ تعمیر (۵) پرانی گرینڈ ٹرنک روڈ کے رخ کو پھیرنا ۔ ہنگنگ جوٹ مل کے قریب (۶) جی ٹی روڈ کو سیدھا کرنا (۷) اسیووک ۔ باگرا کوٹ روڈ پر کارونیشن پل (۸) ہمین سنگھ ٹیلیگا ٹل سڑک پر پل (۹) کلائی پور پل کی تعمیر (۱۰) ٹانکا بانی پل کی تعمیر (۱۱) والوپل چیتا گام اراکان روڈ پر (۱۲) سات کھیرا لوڑا لونال سڑک ضلع جیسور کی تعمیر (۱۳) آگورا ۔ جھنیدا سڑک ۹۔ ۴۔ ۰ میل سے ۱۷ میل تک (۱۴) کیلا داؤد کنڈی سڑک واقع پارکیتا اور ٹولا کنڈی کے درمیان (۱۵) اسیووک سے باگرا کوٹ تک سڑک (۱۶) بینا اشردی سڑک کی بہتری (۱۷) لوڑ سایل بنانے کے لئے موقعہ کا جائزہ جلپائی گوڑی میں ۔

آمد و رفت

(۱) چندماری پل (ہوڑہ) میں فٹ پاتھ اور پائنٹ سڑک (۲) سلیگوڑی صفائی اسکیم کے ماتحت کچھ سڑکیں شمالی حلقہ میں (۳) بعض سڑکوں پر سطحی رنگ کے لئے ۔

موٹر وہیکل ٹیکس کی آمدنی سے جو سڑکیں پل وغیرہ بنے ۔

(۱) انگرام میں دوارکا دریا کا پل ۔ (۲) اس سال میں ڈسٹرکٹ بورڈز اور میونسپلٹیوں کو سڑکیں سدھارنے کے لئے ۱۰۱۹۸۶۴ روپے تقسیم کئے گئے ۔ (۳) ہوڑہ کا نیا پل ۔ دریائے ہگلی پر ۔ جو کہ ہوڑہ کو کلکتہ سے ملحق کر دے گا ۔ معرض تعمیر میں ہے ۔ اس کے اخراجات ہوڑہ برج ایکٹ ۱۹۲۶ء کی آمدنی سے پورے کئے جا رہے ہیں ۔

بارہ گھنٹے کے اندر شولا پور خالی کردو

شولا پور ۲۲ مئی ۔ شولا پور کی خونریز بلوا کی وجہ سے ان آریہ سماجی لیڈران پر جو کہ مملکت نظام کے حدود کے قریب ستیہ گرہ کرنے یا ستیہ گرہی رضا کاروں کی بھرتی کرنے کی غرض سے آجکل شولا پور میں مقیم ہیں ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ قریب ترین راستے سے بارہ گھنٹہ کے اندر شولا پور خالی کر دیں ۔ یہ احکام بمبئی پولیس ایکٹ کے ماتحت جاری کئے گئے ہیں اور انھیں یہ بتایا گیا ہے کہ شولا پور کی فرقہ وارانہ کشیدگی کا سبب وہ تحریک ہے کہ نظام گورنمنٹ کے خلاف آریہ سماجیوں نے شروع کی ہے ۔ اس کے بعد لکھا گیا ہے کہ چونکہ ستیہ گرہ کرنے والے رضا کاروں کا قیام زبردست خطرات پیدا کر رہا ہے اس لئے ہر رضا کار کو فوراً ضلع شولا پور کے حدود سے نکل جانا چاہئے ۔ اور بارہ گھنٹہ کے اندر اندر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے ۔ ورنہ ان احکام کی خلاف ورزی کے جرم میں انہیں سزا دی جائیگی

دو پریسوں سے ضمانت طلبی

لکھنؤ ۲۲ مئی ۔ پریس امرجنسی پاورس ایکٹ کے ماتحت سرفراز قومی پریس اور الواعظ پریس پر ضمانت طلبی کے نوٹس تعمیل ہوئے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں پریسوں کو تین ہزار روپیہ کی ضمانت داخل کرنیکا حکم دیا گیا ہے ۔

جمالِ پرتوِ حق غم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ شششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار
صداقت

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۳ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

نغمۂ نو

از جناب دورؔ ہاشمی کانپوری

رنگ کبھی لائیگا میرے جگر کا لہو
نقش میرے دل پہ ہے آیۂ لاتقنطوا

عقل جہاں سر بجیب عشق جہاں سرخرد
میری نگاہوں میں ہیں یہ بھی مقامات ہو

عشق سے خالی نہ میں عشق سے خالی نہ تو
روزِ ازل تو نے کی خود ہی مری آرزو

ہیں ہوں کلید حیات مجھ سے ہے سب کائنات
سب کو مری آرزو مجھکو تری جستجو

میری نواؤں میں ہے خاصیت زندگی
اور میری زندگی! ایک تری آرزو

کیا نہیں تجھکو ہے یاد وہ مرا عہد مراد؟
رہتی تھی آٹھوں پہر دل سے تری گفتگو

میرے ہر اک اشک میں یوں ہی تصور ترا
لالۂ رنگیں قبا جیسے لب آبجو

ہے مری غم کی گواہ انجمنِ مہر و ماہ
دن میں ترا تذکرہ شب میں تری گفتگو

میرا ہر اک سانس ہے حاصلِ صد بندگی
عشق مرا با ادب، شوق مرا با وضو

کس کو خبر آہ دورؔ؟ پرورشِ عشق میں
صرف ہوا کس قدر میرے جگر کا لہو

کلامِ فرحت

از جناب گنگا دھر ناتھ فرحتؔ کانپوری بی۔ اے ایل ایل بی وکیل

گلہائے تمنا سے آرائشِ ہستی ہے
دل یوں تو ہی اک صحرا بس جائے تو بستی ہے

کیا گورِ غریباں پر حسرت سی برستی ہے
معلوم ہے سب ہمکو ہستی کی جو ہستی ہے

دنیا سے جداگانہ عاشق کی بھی ہستی ہے
کچھ ہوش کی باتیں ہیں کچھ شورشِ مستی ہے

گلہائے تخیل سے رنگینیٔ ہستی ہے
ورنہ کہیں دنیا میں صحرا ہے نہ بستی ہے

نایاب ہے دنیا سے اب جنسِ محبت بھی
مہنگی ہے حقیقت میں ملجائے تو سستی ہے

مستی ہی عجب مستی اس مستی کے میں صدقے
اب میری نگاہوں میں ہر سو مری ہستی ہے

ہے بات کچھ ایسی ہی مٹ کر جو نہیں مٹتا
ہر چند شکنجے میں دنیا مجھے کستی ہے

ہر حال میں خوش رہنا خوش ہو کے الم سہنا
اک چیز زمانے میں فرحتؔ کی بھی ہستی ہے

دنیائے اسلام

وزارت عراق میں اہم تبدیلی

بیروت ۳۰ اپریل۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ آج سید ناجی شوکت بک سابق وزیر داخلہ عراق انگورہ سے واپسی میں بیروت تشریف لائے۔ آپ نے وزارت داخلہ سے اپنا استعفا بذریعہ تار ارسال کر دیا ہے۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے استعفے کی وجہ یہ ہے کہ سید نوری پاشا السعید وزیر اعظم عراق نے ان سے مشورہ کئے بغیر وزارت خارجہ کا قلمدان ایک نئے شخص کو سپرد کر دیا ہے حالانکہ وہ اس وقت انگورہ میں ایک نہایت اہم سیاسی گفت و شنید میں مصروف تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ نوری پاشا نے آپ سے بذریعہ ٹیلی فون بات چیت کی اور صورت حالات سے مطلع کر کے آپ سے استعفا واپس لے لینے کی درخواست کی لیکن وہ اس پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے ان کے سامنے انگورہ میں عراق کی سفارت کا عہدہ پیش کیا جس پر وہ اس سے پہلے فائز تھے لیکن اب تک اس کے رد و قبول کے بارے میں سید ناجی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے آپ نے اس کے بارے میں کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا معلوم ہوا ہے کہ ناجی شوکت بک کل عراق تشریف لے جائیں گے۔

وزارت خارجہ کا عہدہ علی جودت بک ایوبی کے سپرد کیا گیا ہے جو عراق کے ایک نہایت سربرآوردہ ہستی ہیں۔ آپ نے جنگ آزادی میں نہایت نمایاں پارٹ ادا کیا تھا اور اس کے بعد آپ حکومت کے ممتاز عہدوں پر متمکن ہو کر ملک کی خدمات انجام دیتے رہے ۱۹۳۵ء میں آپنے وزارت بھی بنائی تھی لیکن ضلع دیوانیہ کے قبائل کی بغاوت کے دوران میں آپنے استعفا دیدیا تھا۔ بعد ازاں جب یاسین پاشا ہاشمی نے وزارت مرتب فرمائی تو آپ لندن میں عراق کے سفیر مقرر ہوئے پھر پیرس کی سفارت کے عہدہ پر آپ کو منتقل کر دیا گیا۔ جہاں سے آپ نے مدفعی بک کی اخیر وزارت کے زمانہ میں استعفا دیدیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ وزارت خارجہ کے عہدہ پر علی جودت پاشا کا تقرر ان کوششوں کی ایک نہایت اہم کڑی ہے جو جمیل مدفعی بک سابق وزیر اعظم عراق اور نوری پاشا سعید موجودہ وزیر اعظم کی باہمی مفاہمت و اتحاد کے سلسلہ میں عمل میں لائی جا رہی ہیں یہ دونوں ہستیاں عراق میں بے انتہا اثر و رسوخ رکھتی ہیں اس لئے دونوں کا باہمی اختلاف ملک کے لئے بہت بدقسمتی کا باعث ثابت ہو رہا ہے بنا بریں یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ موجودہ بین الاقوامی خطرناک صورت حالات کے پیش نظر یہ دونوں ہستیاں متحد ہو کر کام کریں۔ امید ہے کہ وزارت میں یہ جدید تبدیلی ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیگی اور اس کے بعد ممکن ہے اور ایسی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں جن سے انکے درمیان کامل اتحاد و اتفاق پیدا ہو جائے۔

شاہ ایران اور قضیہ فلسطین

لندن ۳۰ اپریل۔ اخبار سنڈے ٹیلیگراف میں ایک انگریز خاتون "روزیٹا فوربس" کا ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں اس نے اپنی اس گفت و شنید کا حال درج کیا ہے جو ابھی حال میں اس کے اور رضا شاہ پہلوی کے درمیان اس کی سیاحت طہران کے موقع پر ہوئی ہے۔ خاتون مذکور رقمطراز ہے:۔

رضا شاہ پہلوی نہایت پر رعب اور با اثر آدمی ہیں وہ اپنی رعایا پر ایسا قابو رکھتے ہیں جسکی مثال مشکل سے کہیں مل سکے گی۔ وہ ایک نہایت روشن خیال مسلمان ہیں اور اکثر حالات و معاملات میں ان کی روشن خیالی نمایاں ہے۔ انکا خیال ہے کہ اسلام کو دنیا میں پھیلنا چاہئیے۔ اور مسلمانوں کو یہ غلط اور فرسودہ عقیدہ چھوڑ کر کہ "ہر نئی چیز اور نئی تبدیلی گناہ ہے" ترقی عروج کی راہ میں تمام دنیا کا پیشرو اور رہبر بننا چاہئیے۔

آپ نے فرمایا کہ حکومت برطانیہ کی حدود میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد آباد ہے جسکی بنا پر مسلمانوں پر اس کا بے انتہا اثر و اقتدار ہے لیکن اگر تم نے فلسطین کے سلسلہ میں اپنی سیاست میں خوشگوار تبدیلی پیدا نہیں کی تو یہ اثر و اقتدار زائل ہو جائے گا۔ تمہارے موجودہ رویہ کی وجہ سے ہندوستان کے ۸ ملین مسلمان متنفر ہیں اس لئے جنگ میں تم کو حیدرآباد اور بھوپال جیسی اسلامی ریاستوں کی امداد حاصل نہیں ہو سکیگی جیسا کہ جنگ عظیم میں حاصل ہوئی تھی۔ ایران و افغانستان اور ٹرکی کو بھی اپنے دینی بھائیوں کی حمایت و مدافعت کے لئے متفقہ قدم اٹھانا پڑے گا یہ خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ تم اپنی حماقتوں سے ایشیا اور افریقہ کی نصف آبادی کو اپنا دشمن بنا رہے ہو۔ دراں حالیکہ ان حماقتوں سے کسی کو بھی ذرہ برابر فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔ تم کو معلوم ہے کہ دنیا میں یہودیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ایسی صورت میں تم ان کے لئے فلسطین کے چھوٹے سے علاقہ میں کہاں سے سمائی پیدا کر سکتے ہو۔

عراق میں اٹلی کے خلاف احتجاج

البانیہ پر اٹلی کے قبضہ کی خبر عراق میں سخت ناراضی اور بہت افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ عراقی جرائد نے اس کے خلاف بہت ہی سخت لب و لہجہ میں مقالات سپرد قلم کئے۔ بعض جرائد نے اطالیہ کے عزائم کی یوں تعبیر کی کہ مشرقی یورپ کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اطالیہ اسلئے تباہ کر رہا ہے کہ وہاں سے فرصت پا کر ترکی اور اسکے بعد شام و عراق کا گلا گھونٹ سکے۔

فلسطین میں برطانی مظالم اور شام میں فرانسیسی وعدہ خلافیوں کے خلاف عام جذبات نفرت کے ساتھ ساتھ اب مغربی حکومتوں کے خلاف بھی شدید جذبات نفرت پیدا ہو گئے ہیں عراقی نوجوانوں سے جو رشتہ جرمنی نے قائم کیا ہے وہ اب ٹوٹنا ہی چاہتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تک ہو حق عرصہ مستقل میں ہے — زبان بر بھی ہی ہو جو تیرے دل بر ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۳ جون ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲

آزاد خیال لیڈروں کی کانفرنس

اقلیتوں کے حقوق کا چارٹر

معلوم ہوا ہے کہ شیعہ وسنی قضیہ کے سلسلہ میں جن مسلمان لیڈروں نے پنڈت جواہر لال نہرو سے بات چیت کی تھی اسی درمیان میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا تذکرہ بھی آیا چنانچہ اسی گفتگو کی بنیاد پر ایک بار پھر اقلیتوں کے سمجھوتہ پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ گفتگو شروع ہونے والی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ سمجھوتہ کی نئی اسکیم ایک ایسے فارمولا پر مبنی ہے کہ جس میں اس بات کے قریب جانے سے احتراز کیا جائے گا جس سے کانگریس اور مسلم لیگ کی سمجھوتہ کی بات چیت ناکامیاب ہو گئی تھی۔ اس اسکیم کے ماتحت مسلمانوں سے یہ کہنا نہیں پڑیگا کہ وہ فرقہ وارانہ اتحاد کے متعلق اس تجویز کو منظور کریں جو کانگریس یا ہندوؤں کی طرف سے پیش کی جائیگی بلکہ یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ دونوں فرقوں کے چار یا چھ آزاد خیال لیڈروں کی کانفرنس کی جائے جسمیں کنور جگدیش پرشاد سر این۔ این سرکار۔ سر سلطان احمد۔ سر وزیر حسن یا سر علی رضا یا سر ظفر اللہ خاں شامل ہوں اور اس گفتگوئے مصالحت میں مسلم لیگ۔ کانگریس اور ہندو مہاسبھا کو کوئی واسطہ نہ ہو۔

معلوم ہوا ہے کہ سمجھوتہ کی اس نئی تحریک کے پس پشت سر سلطان احمد اور سر وزیر حسن کا ہاتھ ہے اور پنڈت جواہر لال نہرو دیگر سرکردہ سوشلسٹ لیڈروں کی اسے حمایت حاصل ہے۔ ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ سر سلطان احمد۔ سر وزیر حسن اور سر محمد ظفر اللہ اور سر رضا علی ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنکو سر آغا خاں نے سرکلر بھیجا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس سرکلر کو مہاتما جی کی منظوری حاصل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سرکلر کے آنے کے بعد سے یہ لیڈر فرقہ وارانہ اتحاد کی اسکیم بنانے میں برابر مصروف ہیں۔ ناظرین کو غالباً یہ بھی یاد ہوگا کہ حال میں سر سلطان احمد اور سر وزیر حسن نے جب پنڈت جواہر لال نہرو سے لکھنؤ میں شیعہ سنی تنازعہ کے متعلق بات چیت کی تھی تو انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے سوال پر بھی ان سے تبادلہ خیالات کیا تھا۔

بہر حال سمجھوتہ کی نئی اسکیم حسب ذیل ہے کہ:۔

پہل مسلمانوں کے لئے چھوڑ دی جائے جنہیں صاف اور واضح طور پر لیجسلیچروں۔ لوکل باڈیز اور ملازمتوں میں اپنی نمائندگی کے متعلق اپنے مطالبات پیش کر دینا چاہیئے لیکن ان مطالبات کو اسی بنا پر مرتب کرنا چاہیئے جس بنا پر کہ وہ بنگال اور پنجاب۔ سندھ اور سرحد میں اکثریت فرقہ کی حیثیت سے اقلیتوں کو دینے کو تیار ہوں۔ اسی بنا پر انہیں ان صوبوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں اکثریت فرقہ سے توقع رکھنا چاہیئے۔ جہاں ہندو اکثریت میں ہیں وہاں ان سے یہ کہا جائے گا کہ وہ اپنے اپنے صوبوں میں اقلیتوں کو وہی حقوق دیں جو کہ مسلمان اپنی اکثریت کے صوبوں میں اقلیتوں کو دینے کے لئے تیار رہیں۔ جہاں تک مذہبی اور شہری آزادی کا تعلق ہے بنیادی حقوق کا ایک چارٹر تیار کیا جائے گا جو کہ امریکن یا برطانی میگنا چارٹر پر مبنی ہوگا۔ اس چارٹر کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں شامل کر دیا جائے گا۔ اور سمجھوتہ ہو جانے کے بعد تمام صوبجاتی حکومتوں سے یہ کہا جائے گا کہ وہ اپنے اپنے یہاں کی لیجسلیچروں میں رزولیوشن پاس کریں اور سمجھوتہ پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کریں۔ علاوہ بریں حکومت ہند سے یہ بھی کہا جائے گا کہ وہ اسے منظور کرے یا اسے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں شامل کرے اگر کوئی صوبجاتی حکومت یا مرکزی حکومت سمجھوتہ کی شرائط کی خلاف ورزی کریگی تو اس کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کی جا سکیگی۔ جو لوگ اس وقت سمجھوتہ کی تحریک میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ اگر لیجسلیچروں لوکل باڈیز اور ملازمتوں میں نمائندگی ایک بار صاف اور غیر مبہم طور پر مقرر ہو گئی تو گئوکشی اور مسجد کے سامنے باجہ بجانے کا سوال جیسے مسئلہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ انکا یہ بھی خیال ہے کہ جب سے حکومت بنگال کے ملازمتوں میں فرقہ وارانہ نمائندگی مقرر کرنا تجویز کیا ہے تب ہی سے اس بارے میں مسلم رائے عامہ جو کہ پہلے پہل دھندلی سی معلوم ہوتی تھی اب صاف ہوتی جا رہی ہے جہاں تک بنگال پنجاب سندھ اور سرحد کے مسلمانوں کے حقوق کا تعلق ہے خواجہ سر نظام الدین سر سکندر حیات خاں۔ خان بہادر اللہ بخش اور ڈاکٹر خانصاحب سے مشورہ کیا جائے گا۔

سمجھوتہ کی گفتگو نہایت مبارک ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہندو مسلم سمجھوتہ کے اندر ہی ملک اور قوم کا فائدہ مضمر ہے مگر ہمارا خیال یہ ہے کہ مسلمانوں پر مسلم لیگ نے جو اقتدار حاصل کر لیا ہے اسکو دیکھتے ہوئے یہ بات ناممکن ہے کہ بلا مسلم لیگ کے مشورہ کے کوئی سمجھوتہ بالا بالا ہو سکے اور علاوہ اس کے شیعہ و سنی قضیہ نے جو حالات پیدا کر دیئے ہیں اس کے دیکھتے ہوئے بھی سر سلطان احمد، سر وزیر حسن یا سر علی رضا کے مشورہ پر کوئی سمجھوتہ ہو سکے ذرا مشکل نظر آتا ہے۔ سر ظفر اللہ خاں کی شمولیت سے بھی کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

اتحاد کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو ہر شخص محسوس کرتا ہے مگر اس کا یہ راستہ نہیں ہے جو کہ صلح کے لئے تجویز کیا گیا ہے بلکہ ہم کو خوف ہے کہ اس گفتگوئے مصالحت کو مسلم لیگ نہایت مشکوک نظروں سے دیکھے گی۔

ہمارا خیال ہے کہ مسلمانوں میں صلح کے لئے صرف مسٹر محمد علی جناح، مسٹر فضل الحق، ھ

فرقہ وارانہ پروپیگنڈا

فرقہ وارانہ پروپیگنڈا سے تمام ہندوستان میں ایک قسم کی بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے ہر ایک محب وطن کو سخت تکلیف ہے۔ چنانچہ مختلف صوبوں کے ہوم ممبروں کی جو کانفرنس بمبئی میں ہوئی ہے اس نے فرقہ وارانہ تحریروں اور پروپیگنڈہ پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے جو رزولیوشن منظور کئے ہیں ان کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ:۔

(۱) تمام صوبجاتی حکومتوں سے سفارش کی گئی ہے کہ فرقہ وارانہ پروپیگنڈے اور کسی قسم کے تشدد پر آمادہ کرنے کے خلاف متحدہ مہم شروع کریں۔

(۲) اس قسم کے پروپیگنڈے پر اور بھڑکانیوالی باتوں پر کنٹرول کرنے کے لئے صوبجاتی حکومتیں باہمی امداد کا امکان پیدا کریں اور صوبجاتی حکومتیں ایک دوسرے کی امداد سے بھڑکانے والی باتوں اور اس قسم کے پروپیگنڈے کو دبا کر اخبارات کے ناپسندیدہ طبقہ پر سخت کنٹرول کریں۔

(۳) یہ سفارش کی جاتی ہے کہ صوبجاتی حکومتوں نے فسادزدہ علاقوں کے لئے یا ان علاقوں کے لئے جہاں فساد ہونے کا امکان ہو بلووں کی جو اسکیمیں تیار ہوں اس کی تفصیلات ایک دوسرے کو بتائیں۔

(۴) یہ سفارش کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت کی مشکلات کی ان واضح مثالوں کی روشنی میں جن کے متعلق صوبے ہر ممکن مواد بہم ہونچائینگے تعزیرات ہند کی عملدرآمد دفعہ ۱۵۳ (الف) پر نظر ثانی کرے اگر ممکن ہو تو مرکزی حکومت اپنے قانونی مشیروں کی امداد سے تعزیرات ہند کی ایک دفعہ میں کسی ترمیم کی تجویز پیش کرے جس سے وہ مشکلات دور ہو جائیں جو تجربہ میں آچکی ہیں اور اس قسم کی جو تجویزیں پیش کی جائیں انہیں غور کے بعد مزید کارروائی کرنے سے پہلے صوبوں کے پاس بھیجا جائے۔

(۵) اس امر کی سفارش کی گئی ہے کہ مرکزی حکومت اس طرح اپنے قانونی مشیروں کے ساتھ اس بات پر غور کرے کہ آیا انڈین پریس امرجنسی پاورس ایکٹ کی دفعہ ۴ (۱) ج اکو اس امر کی تشریح کرنے کے بعد زیادہ معقول بنایا جا سکتا ہے کہ مختلف فرقوں کے علاقوں کے درمیان دشمنی کے جذبات پیدا کرنا ماتحت دفعہ کی زد میں آتا ہو۔

(۶) اس امر کی سفارش کی گئی ہے کہ پبلک پلیٹ فارموں اور اخبارات کے ذریعہ حکومت کے افسروں کو جو گالیاں دی جاتی ہیں اس کے علاج کے لئے قانون ضابطہ فوجداری میں ترمیم کرنے پر غور کیا جائے گا تاکہ اس قسم کے جرائم قابل سماعت ہو سکیں۔ غور کرنے کے بعد جو تجویزیں مرتب کی جائیں انہیں صوبجاتی حکومتوں کے پاس بھیجدیا جائے۔ بہر حال کانفرنس کی یہ رائے ہے کہ حکومت کے افسروں کی اس طریقہ پر حفاظت کی جائے کہ ان کے خلاف غلط بیانی نہ کی جا سکے تاکہ کوئی شخص غیر دیانتدار افسروں کی حفاظت کرنے کا کوئی شبہ نہ کر سکے۔

(۷) اس بات کی سفارش کی گئی ہے کہ صوبجاتی حکومتیں جب ایسے اکزیکٹو احکام جاری کریں جس کا تعلق قانون اور نظم سے ہو تو انہیں معلوم کرنا چاہیئے کہ اس بارے باہمی تعاون حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فیڈریشن کے وزیر اعظم نہرو جی

ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد وائس چانسلر علیگڈھ یونیورسٹی نے لیڈر، الہ آباد میں ایک مضمون شائع کر کے کانگریس کے اختلافات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ یہ ہیں کہ:۔

کانگریس ڈیموکریٹک جماعت نہیں ہے بلکہ جب انگریزی نوکر شاہی کی وہ مذمت کرتی ہے اسی کے قدم بقدم چلتی ہے اسی لئے مسٹر جناح اور مولانا محمد علی جیسے لیڈر اس سے الگ ہو گئے۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے جمہوریت کی حمایت کی اور انہیں صدارت سے الگ ہونا پڑا اسلئے کہ وہ ڈکٹیٹری اور سامراج کے خلاف تھے اور کانگریس میں جمہوریت کے نام پر اسی کا دور دورہ ہے۔ کانگریس جرمنی کی ڈکٹیٹری کی تو مذمت کرتی ہے اور ہندوستان میں اسکی حامی ہے۔

فیڈریشن کے مسئلہ پر ڈاکٹر ضیاء الدین نے لکھا ہے کہ کانگریس زبان سے تو فیڈریشن کی مخالفت کرتی ہے مگر دل میں اس کے موافق ہے سبھاش بابو دل سے بھی فیڈریشن کے خلاف ہیں اور ڈاکٹر کھرے نے تو اپنے بیان میں صاف کہہ دیا ہے کہ گاندھی جی نے فیڈریشن کو نہ صرف اصولاً بلکہ تشریحات کے ساتھ قبول کر لیا تھا یہ بھی اب خوب ظاہر ہو چکا ہے کہ جواہر لال کو فیڈریشن کے وزیر اعظم کا عہدہ پیش کیا گیا اور انہوں نے اسے قبول بھی کر لیا اسی لئے وہ کمیونسٹ سے امن پرست بن گئے اور غیر ذمہ داری سے بیدار مغزی کی طرف آ گئے ہیں اور یہی بیدار مغزی اس افواہ کی حقیقت کی دلیل ہے۔ راجکوٹ کا تمام ڈرامہ محض اس لئے ہے کہ مبصروں کی نظر اصل معاملہ سے ہٹکر چھوٹی چھوٹی باتوں پر چلی جائے اور یہ بھی ارادہ ہے کہ من مانی اکثریت حاصل کرنے کے لئے والیان ریاست سے اپنے پسند کے آدمی فیڈریشن کے لئے نامزد کرائیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے سر ضیاء الدین احمد کے بیان کی پرزور تردید کی اور کہا کہ یہ ایک شرارت آمیز جھوٹ ہے کہ مجھے فیڈریشن کے وزیر اعظم کا عہدہ پیش کیا گیا اور میں نے اسے قبول کیا میں سر ضیاء الدین سے پوچھتا ہوں کہ انہوں نے مجھ پر یہ الزام کس بنیاد پر لگایا ہے۔ سر ضیاء الدین احمد کا پبلک زندگی کا یہ معیار ہو سکتا ہے کہ عزت اور سچائی اور اصولوں کی خرید و فروخت اور سودا کیا جائے لیکن کیا میں ان سے التجا کر سکتا ہوں کہ وہ اس تخیل کو انہیں لوگوں تک محدود رکھیں جن سے انہوں نے ایسی سیاسیات سیکھی ہے اور ایسے لوگوں تک اسے نہ پھیلائیں جنہیں وہ نہیں جانتے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے سر ضیاء الدین احمد کے بیان کے دوسرے حصوں کو بھی بے تکی قیاس آرائی بتایا ہے لیکن فی الحال ان باتوں کے متعلق طویل اظہار رائے سے انہوں نے گریز کیا ہے۔

حکومت پنجاب کی اخباروں سے اپیل

آنریبل سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے حیدرآباد ستیہ گرہ کے متعلق اخبارات سے جو اپیل کمیونک کی صورت میں کی ہے وہ اپنی جگہ پر نہایت موزوں ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ پنجاب کے اخبارات صوبہ کے مفاد کے خیال سے اس اپیل پر لبیک کہیں گے۔ وہ اپیل حسب ذیل ہے کہ:۔

پنجاب کے اخباروں میں آریہ ستیہ گرہ حیدرآباد کی موافقت اور مخالفت میں لکھنے والوں کی جو جنگ جاری ہے اس کا اس صوبے کے فرقوں کے باہمی تعلقات پر نہایت ناخوشگوار اثر پڑ رہا ہے۔ اس پروپیگنڈے کی مخالفت اور موافقت کی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں میں امن شکنی ہو چکی ہے۔ پنجاب بھی ان نامبارک حادثوں سے بری نہ رہ سکا۔ خوف یہ ہے کہ اس سلسلہ میں پروپیگنڈا کی کارروائی نہ روکی گئی تو پنجاب میں حالات اور بدتر ہو جائیں گے۔ اور حکومت کو اخباروں کے خلاف اور پروپیگنڈے کے دوسرے ذریعوں کے خلاف قانونی کارروائی اختیار کرنے کی ضرورت ہوگی۔ جیسا کہ دوسری حکومتوں کو بھی بعض اوقات ضروری معلوم ہوا۔ حکومت پنجاب قدرتی طور پر صوبہ کے امن و امان کو اس خطرہ سے محفوظ رکھنا چاہتی ہے۔ اور نہیں چاہتی کہ اخباروں کے خلاف قانونی کارروائی کی ضرورت پیش آئے۔ اس لئے اس صوبہ کے تمام اخباروں سے صدق دلانہ اپیل ہے کہ وہ اس تحریک کے متعلق خبریں اور رائیں شائع کرنے کے معاملہ میں اپنے اوپر آپ پابندی عاید کر لیں۔

ریاست رامپور میں تعلیمی مہم

ہز ہائینس نواب صاحب رامپور ایک روشن خیال رئیس ہیں۔ آپ نے منظوری جاتے ہوئے ریاست کے سرکاری اور غیر سرکاری جماعتوں کے نمائندوں اور سرکردہ شہریوں کا ایک جلسہ بلایا۔ نواب صاحب نے اپنی زبانی تقریر میں ان تمام سہولتوں کا ذکر کیا جو حکومت رامپور نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے فراہم کی ہیں۔ ہز ہائینس نے گزشتہ چند سالوں کی تعلیمی ترقی پر اطمینان کا اظہار کیا لیکن آپ نے فرمایا کہ بالغوں کی تعلیم اور ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا۔ ہز ہائینس نے مزید فرمایا کہ بلا لحاظ قوم و مذہب میری تمام رعایا کو بالغوں کی تعلیم کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہم میں سے جو لوگ تعلیم کی دولت سے مالا مال ہیں۔ انھیں اپنی خدمات ان پڑھ لوگوں کے حوالہ کر دینا چاہئیں۔ مجھے یقین ہے کہ کچھ دن کے بعد رامپور میں بہت کم ایسے لوگ رہ جائیں گے جو بے پڑھے ہونگے۔

پڑھائی کی مہم رضاکارانہ کوششوں اور میری تمام رعایا کے تعاون سے شروع ہونی چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے طور پر تو ذاتی ملازموں کو تعلیم دے کر اس مہم کا آج ہی سے آغاز کرونگا مجھے امید ہے کہ جو اصحاب یہاں اسوقت تشریف رکھتے ہیں وہ میری مثال کی تقلید کریں گے۔

شیعہ سنی مسلمانوں کی کانفرنس

مولانا ابوالکلام آزاد نے لکھنؤ کے شیعہ سنی قضیے کے متعلق حسب ذیل بیان ایسوسی ایٹڈ پریس کو دیا ہے:۔

یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لکھنؤ میں روز بروز شیعہ سنی تنازعہ بڑھتا جا رہا ہے اور دونوں فرقے ایک دوسرے کے خلاف ہوتے جا رہے ہیں حکومت نے باہمی سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی کیونکہ اس نے یہ محسوس کیا کہ ایسا سمجھوتہ مستقل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ دونوں پارٹیوں کی نیک نیتی حاصل کی جائے لیکن فرقہ پرستی کی افسوسناک حالت کی وجہ سے کوئی معقول نتیجہ نہیں نکلا۔

یہ مسلمانوں کے دو فرقوں کا باہمی تنازعہ ہے۔ لہذا بہ حیثیت مسلمان ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اسے باہمی طور پر طے کریں اس میں حکومت کی مداخلت کی کوئی وجہ نہیں کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور اس مسئلہ کا سامنا کرنے کی جرات رکھتے ہوں تو پھر یہ مسئلہ کیوں حل نہ ہو جائے۔ یہ میری صدق دلانہ خواہش ہے کہ اس بارے میں میں جو کچھ کر سکوں وہ کروں لیکن یہ ضروری ہے کہ صلح کی فضا پیدا کرنے کے لئے تمام ذمہ دار اصحاب میرے ساتھ تعاون کریں پہلے میں شیعہ ایجی ٹیشن کے تمام لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سول نافرمانی کی تحریک معطل کر دیں۔ مسئلہ کو حل کرنے کی کوئی کوشش اسوقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک صلح کی فضا پیدا نہ ہو جائے۔

سول نافرمانی کی تحریک معطل ہو جانے کے بعد میں شیعوں اور سنیوں کی ایک نمائندہ کانفرنس طلب کرونگا اور پوری کوشش کرونگا کہ ہم باہمی مصالحت کے کسی تصفیہ پر پہنچیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ آخری

ھ اور سر سکندر حیات خاں سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہے اگر پنڈت جواہر لال نہرو یا مہاتما گاندھی ان تینوں بزرگوں کو کسی نہ کسی طرح راضی کر لیں تو آج صلح ہو سکتی ہے۔ ورنہ دیگر ذرایع سے گفتگوئے مصالحت کی تمام کوششیں بیکار ثابت ہونگی۔

اگر واقعی مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو ہندو مسلم سمجھوتہ کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ تو پھر انکو سیدھا راستہ اختیار کر کے مسٹر جناح سے گفتگو کرنا چاہیئے ورنہ اس قسم کی کوششوں سے سوائے نقصان کے اور کوئی فائدہ متصور نہیں ہو سکتا۔

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا جو جلسہ ۳ جون کو ہونے والا ہے اس میں بعض اہم معاملات طے ہونے کو ہیں جیسا ۵۵ سال کے عمر میں میونسپل ملازمان کی سبکدوشی کا مسئلہ کا بھی فیصلہ ہونے والا ہے کہ آیا ۶۰ سال کی عمر میں ریٹائر کئے جائیں یا ۵۵ سال میں جیسا کہ موجودہ دستور ہے۔ امپروومنٹ ٹرسٹ کے لئے ایک ممبر کا بھی انتخاب اسی جلسہ میں ہوگا ڈاکٹر ایس۔ این تواری ایگزیکیٹو آفیسر کی ۴ ماہ کی رخصت کی درخواست بھی اسی بورڈ میں پیش ہوگی۔

مسٹر ملائن کی واٹر ورکس کمیٹی کی چیرمینی اور اسکی ممبری سے استعفیٰ پر بھی اسی بورڈ میں غور ہوگا۔ اسی طرح ورکشاپ اور ہسٹو پر چیز کے افسر کے نام سے بورڈ میں ایک دوسرے عہدے مقرر کرنے کا معاملہ بھی درپیش ہے۔

ایجوکیشن کمیٹی کے سابق چیرمین اور موجودہ سکریٹری کے درمیان جو افسوسناک مقدمہ بازی ہوئی تھی اور جس کا صرفہ بورڈ نے اٹھایا تھا اس پر بھی اڈیٹر کے اعتراضات بورڈ میں پیش ہونگے۔ آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی پارک میں انکا مجسمہ دکھانے کا معاملہ بھی اسی بورڈ میں پیش ہوگا آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی پارک میں اسکول کی عمارتیں تعمیر کرنے کے معاملہ کا قطعی فیصلہ بھی اسی بورڈ میں ہونے والا ہے۔

کثیر تعداد میں بورڈ کی طرف سے لیڈران کو ایڈریس دینے کا معاملہ بھی اسی بورڈ میں ہوگا۔ کچھ ملازمان کی ترقیوں کے معاملہ بھی اسی بورڈ میں طے ہونگے۔

ان تمام مندرجہ بالا معاملات پر غور کرتے ہوئے اس جلسہ بورڈ کو اہم ترین بورڈ کا جلسہ [illegible] اور اس کے فیصلے عرصہ دراز تک اثر [illegible] رہیں گے۔

اس وقت مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ ملک میں ہیں اور سینیر وائس چیرمین مسٹر وحید احمد چیرمینی کے فرائض ادا کرینگے۔

دیکھئے یہ بورڈ ان اہم مسائل کو پبلک مفاد کے نقطہ نظر سے طے کرتا ہے یا کہ ذاتی مفاد کے لحاظ سے۔

امپروومنٹ ٹرسٹ

۲۷ مئی ۱۹۳۹ء کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا جلسہ [illegible] بابو برجیندر سروپ ایم ایل۔ سی۔ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں نئے ایگزیکیٹو افسر صاحب کے تقرر پر غور ہوا۔ کچھ بحث و مباحثہ کے بعد اتفاق رائے سے طے ہوا کہ یہ عہدہ توڑ دیا جائے اور اسکی جگہ پر سکریٹری مقرر کیا جائے۔

اور اسی وقت ٹرسٹ کے موجودہ ریونیو افسر مسٹر ایس۔ این۔ سانڈہ کو ٹرسٹ کا سکریٹری مقرر کیا گیا اور مسٹر صابر حسین نقوی ایگزیکیٹو افسر کے پرسنل اسسٹنٹ کو اسسٹنٹ سکریٹری مقرر کر دیا گیا مگر یہ تقرر صرف ۹ ماہ کے لئے عمل میں لائے گئے ہیں۔

ٹرسٹ کے رقبہ کی جگہوں میں روشنی کرنے کی اسکیم بنائی جانے کے لئے ایک عارضی الیکٹریکل انجنیر کا تقرر ۶ ماہ کے لئے ہوا۔ ٹرسٹ کی فیکٹری رقبہ رائے پوروہ سیسہ مئو نالا اسکیم میں سیور نالیاں گلیاں بنانے کے واسطے مختلف تخمینہ پیش ہوئے۔

۱۰ مئی ۱۹۳۹ء میں ۸۰۶ ۲۸ روپیہ کی قیمت کی زمین فروخت ہوئی۔

مسلم لیگ کا پروٹسٹ

کانپور سٹی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کرکے ٹرسٹ کے ۲۷ مئی والی کارروائی پر اظہار ناخوشی کیا ہے جو اس نے ایگزیکیٹو افسر کے عہدہ کو توڑ کر سکریٹری کا عہدہ قایم کیا ہے۔

لیگ نے اس پر زور دیا ہے کہ از سر نو ایگزیکیٹو افسر کا عہدہ قایم کرکے اس جگہ پر کسی مسلمان کو مقرر کیا جائے اور اگر کسی صورت میں بھی ایگزیکیٹو افسری کی جگہ دوبارہ قایم نہ کی جائے تو سکریٹری کے عہدہ پر کسی مسلمان کا تقرر کیا جائے۔

مل کمیٹی کانفرنس

۲۸ مئی کو مزدور سبھا کی دوسری کانفرنس مسٹر ایس۔ ایس یوسف کی صدارت میں ہوئی جسمیں پنڈت راجہ رام شاستری کا مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا کہ:-

کانپور کی مل کمیٹیوں کی یہ کانفرنس اس بات کی سخت مذمت کرتی ہے کہ ایک سال ہو جانے پر بھی مل مالکوں نے ابھی تک مزدور سبھا کو تسلیم کرنے مزدوروں کی معیاری تنخواہ کے تقرر اور بھرتی کے دفتر کے قیام وغیرہ مطالبات کو اب تک منظور نہیں کیا ہے بلکہ اس کے برخلاف تنخواہیں کاٹ کر کام بڑھا کر اور مزدوروں کو کام سے نکال کر مزدوروں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ چونکہ ہندو مسلم فساد کے بعد سرمایہ دار سمجھ بیٹھے ہیں کہ مزدوروں میں کمزوری آگئی ہے۔ اسلئے ان پر ظلم اور حملے ہو رہے ہیں۔ ان حالات کا انسداد کرنے کے لئے یہ کانفرنس طے کرتی ہے کہ مل کمیٹیوں کو مضبوط اور انکی تنظیم کو ٹھوس بنا کر کم سے کم ۳۰ ہزار ممبر بنا کر اور ہزاروں لال والنٹیر بھرتی کرکے ہمیں تیاری کرنا چاہیئے جس سے مل مالکوں کے یہ حملے ختم کئے جا سکیں۔ اور مطالبات جو اب تک انہوں نے تسلیم نہیں کئے ہیں اس کو پورا کیا جا سکے۔ ہر مل کمیٹی کو یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ اس پروگرام کو کامیاب بنائے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں وکٹوریہ مل کے مزدوروں کو مبارکباد پیش کی گئی ہے کہ انہوں نے بہادرانہ جنگ کرکے اپنی تنظیم اور اتحاد کا بہترین ثبوت پیش کیا ہے اور ان مل مالکوں سے مورچہ لیا ہے جنہوں نے غیر قانونی طور سے مزدوروں کے ساتھ برتاؤ کیا ہے۔

قماربازی کو ختم کرنیکی کوشش

مسٹر انور حسین خاں سٹی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (کوتوال شہر) آجکل اس کوشش میں منہمک ہیں کہ شہر کانپور سے قماربازی کا قطعی خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ایک بہت بڑا جوا گرفتار کیا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ کانپور کے مشہور قمارباز گرفتار ہوئے ہیں۔

گزشتہ ہفتہ کوتوال صاحب نے قماربازی کے انسداد کے لئے سب انسپکٹران اور ہیڈ کانسٹبلوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جسمیں آپ نے مندرجہ بالا پولیس افسران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ قماربازی کے اڈوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے ان کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے تاکہ شہر کو بدمعاشوں سے نجات مل جائے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سلسلہ میں جو افسران پولیس سرگرمی سے کام کرینگے انکو حکومت کی طرف سے انعامات دیئے جائینگے۔

کانپور میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کوتوال شہر کی طرف سے قماربازی کے انسداد کے لئے اس قسم کا مضبوط قدم اٹھایا گیا ہے۔

ہم کوتوال صاحب کو ان کے اس نیک اقدام پر مبارکباد دیتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس نیک کوشش میں کامیاب ہوں۔

عیسائیوں کا ستیہ گرہ

سول لائن میں جو گرجا ہے اسکی زمین کچھ تو فروخت ہو چکی ہے اور کچھ گزشتہ ہفتہ فروخت ہونے والی تھی کہ عیسائی مرد اور عورتوں نے پکٹنگ کیا اور فی الحال اسکی فروخت ملتوی ہو گئی۔ اس سلسلہ میں پانچ عیسائیوں نے جو مون برت رکھا تھا وہ ابھی تک جاری ہے۔ اور اس سلسلہ میں جو سمجھوتہ کی کوشش کی گئیں وہ سب کی سب ناکامیاب ہوئیں۔

چرچ کمیٹی کے ۱۱ ارکان میں سے ۷ ارکان نے فروخت کے معاملہ کو جولائی تک ملتوی کرنے پر اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے۔

مزدور سبھا کا مطالبہ

کانپور مزدور سبھا کے سکریٹری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ گنجز فلاور ملز نے جنہیں مزدوروں کو برطرف کیا گیا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ وہ تینوں کمیٹی کے ممبر تھے۔ لہٰذا مزدور سبھا کی یہ درخواست ہے کہ تینوں کو فوراً پھر رکھ لیا جائے۔

ایک عورت کی گرفتاری

رام نرائن بازار کا مشہور کوکین فروش بشیر جو کہ کوکین فروشی کے الزام میں سزا کاٹ رہا ہے گزشتہ ہفتہ کے اس کی بیوی مسمیٰ امراؤ بیگم کو کوکین فروشی کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اسکی مکان کی تلاشی لینے پر کافی مقدار میں کوکین برآمد ہوئی۔

۲ لاکھ کا نقصان

گنیش فلاور ملز میں آتشزدگی کے واقعہ سے سخت نقصان ہوا ہے ۴ گھنٹے کے بعد آگ قابو میں آئی، نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ روپے کا کیا جاتا ہے۔

گرفتاری

پنڈت لکشمی کانت شکل دہلی کے ایک وارنٹ پر ایک کتاب موسومہ "بھارتیہ اتنک وادیا کا اتہاس" کی اشاعت کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے بعد کو ضمانت پر رہا کر دیئے گئے۔

انتقال

ہم کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ مسٹر ڈی۔ پی مہرونترا وائس پرنسپل سناتن دھرم کالج نے مختصر علالت کے بعد انتقال کیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

کسانوں کی کانفرنس

اکبر پور کے کسانوں کی ایک کانفرنس ۱۱ و ۱۲ جون کو اکبرپور میں ہوگی۔ جس کے صدر مسٹر ایس۔ ایس یوسف پریسیڈنٹ مزدور سبھا ہونگے۔ ڈسٹرکٹ کسان سنگھ نے صوبہ کے تمام کسان لیڈروں کو بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔

فیکٹری کے قواعد

یو۔پی مرچنٹس چیمبر آف کامرس نے حکومت یو۔پی کو ایک خط کے ذریعہ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ۱۹۳۵ء کے یو۔پی فیکٹری قواعد میں ترمیم کی ضرورت ہے خط میں بہت سی ترمیمات تجویز کی گئی ہیں جسمیں خاص ترمیم یہ ہے کہ:-

کارخانہ میں مزدوروں کے لئے ایسے کمرہ بنائے جائیں کہ جسمیں وہ تھوڑی دیر آرام کر سکیں۔

خوفناک ڈاکہ

خبر ہے کہ موضع تواری پور تھانہ مہاراجپور کے زمیندار مسماۃ رانی کنور کے مکان پر ۲۵ ڈاکوؤں نے حملہ کرکے انکو تیر و بھالے سے کاٹ ڈالا اور ان کی چھوٹی بہن کو بھی بندوق کا نشانہ بنا دیا اور اس کے بعد یہ ڈاکو تمام زیورات اور بندوق لے کر رفوچکر ہو گئے۔

ایک مزدور پاگل ہو گیا

کہا جاتا ہے کہ یکم جون کو ٹکسٹائل مل کے ایک مزدور نے اچانک مزدوروں کو مارنا شروع کر دیا جس سے تین مزدور بری طرح زخمی ہو کر اسپتال میں داخل کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مزدور کا دماغ گرمی کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے اسکو پولیس کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

ڈفینس کی تیاری

دیہاتوں میں ڈکیتیوں کے روز افزوں اضافہ کے انسداد کے لئے دیہاتوں میں ڈفینس کی تیاریاں کی جا رہی ہیں تاکہ دیہاتی ڈاکوؤں کا مقابلہ کر سکیں۔

سڑک کے نیچے زیورات

کہا جاتا ہے کہ یکم جون کو خلاصی لین میں کچھ مزدور سڑک کا ایک حصہ کھود رہے تھے کہ انکو زمین کے اندر زیورات نظر آئے۔ زیادہ زمین کھودنے پر زیادہ تعداد میں زیورات نکلنے لگے فوراً خبر پاتے ہی کرنل گنج کے تھانہ کے انچارج موقع پر پہونچ گئے اور انہوں نے اس زمین کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔

سمجھوتہ ہو گیا

سول لائن کے گرجا کی زمین کی فروخت کا مسئلہ طے ہو گیا امریکن چرچ کے پادری مسٹر ولکی اور دیگر پانچ عیسائی نوجوانوں نے جو مون برت رکھا تھا وہ ختم کر دیا۔

وکٹوریہ ملس کی ہڑتال

ہندو وکٹوریہ مل کی ہڑتال ابھی تک بدستور قایم ہے مگر چند روز ہوئے یہ افواہ مشہور ہو گئی تھی کہ یکم جون کو مل کھل جائے گا جس کی وجہ سے مزدوروں میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ اور انہوں نے اس کے خلاف سخت جد و جہد شروع کر دی۔ بہرحال معلوم ہوا ہے کہ مل مالکان کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوئی اور مل میں بدستور ہڑتال قایم ہے۔

مولانا حسرت موہانی

خبر ہے کہ مولانا حسرت موہانی جو آجکل فلسطین کے سلسلہ میں لندن میں ہیں ان کو لندن کے حکام نے روس جانے کی اجازت دے دی ہے۔ آپ روس سے واپسی میں سمرقند، تاشقند، بخارا اور کاشغر ہوتے ہندوستان واپس آئیں گے۔

کسان سبھا

کانپور ضلع کسان سبھا نے ضلع میں کسانوں کو کسان سبھا کا ممبر بنانے کی زبردست کوشش شروع کر دی ہے

وائٹ پیپر کو ٹھکرا دیا

بیروت ۳۱ مئی۔ عرب ہائی کمیٹی (یعنی مفتی اعظم کے۔ میوں کی پارٹی) نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں مبہم الفاظ میں حکومت برطانیہ کے اس وائٹ پیپر کو نامنظور کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جو کہ اس نے فلسطین کے متعلق شایع کیا تھا۔ کمیٹی نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ ذرا بھی اشتراک عمل کرنے کو تیار نہیں ہے۔

بیان میں مزید کہا ہے کہ وائٹ پیپر سے عربوں کے حوصلے پورے نہیں ہوتے۔ حکومت کی پالیسی مبہم ہے اور مجوزہ آزادی محض ایک دھوکہ رہ گئی ہے۔

بیان میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو بالکل بند کیا جائے اور ان کے ساتھ کوئی اراضی وغیرہ فروخت نہ کی جائے۔

پہاڑی راجاؤں کی کانفرنس

شملہ ۳۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شملہ کی پہاڑیوں کے راجاؤں کی کانفرنس شملہ میں ۵ و ۶ جون کو ہوگی۔ تاکہ وائسرائے ہند کے اس ایڈریس کی روشنی میں جو امسال نرندر منڈل کے سالانہ اجلاس میں پڑھا گیا تھا۔ مشترکہ انتظام کی اسکیم پر غور کریں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ جون کو ایک اور کانفرنس ہوگی جسمیں ریذیڈنٹ یا پولیٹیکل ایجنٹ بھی موجود ہوگا۔

روس نے برطانیہ کی تجویزوں کو ٹھکرا دیا

ماسکو ۳۱ مئی۔ سوویٹ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹو نے فرمایا کہ برطانیہ اور فرانس نے سمجھوتہ کے متعلق جو تجویزیں پیش کی ہیں ان میں چند تجویزیں ایسی پیچیدہ ہیں جو سمجھوتہ کو ناکارہ بنا سکتی ہیں۔ اس کے برعکس روس نے ایک ایسے سمجھوتہ کے لئے اصرار کیا تھا جو حفاظتی نوعیت کا ہوتا اور جس کے ذریعہ روس کے تمام پڑوسیوں کو امداد کی گارنٹی دی گئی ہو نیز اس کے ذریعہ یہ قرار پایا ہے کہ اگر معاہدہ میں شریک ہونے والے کسی ملک پر حملہ کر دیا گیا تو ایک دوسرے کی امداد کرینگے۔ موسیو مولوٹو نے مزید فرمایا کہ روس کی یہ دلی خواہش ہے کہ امن کے خواہاں تمام ممالک آپس میں مل جائیں تاکہ حملہ آور کا سر کچل سکیں لیکن ہمیں موسیو سٹالن کی تنبیہ کو یاد رکھتے ہوئے پرائی آگ میں نہیں کودنا چاہیئے۔ موسیو سٹالن مارشل وارشلوا اور کینٹ کے دیگر ممبروں نے بڑے زور سے تالیاں بجائیں جبکہ موسیو مولوٹو نے فرمایا کہ روس برابری کا حق چاہتا ہے۔ موسیو مولوٹو نے مزید فرمایا کہ روس کا شمار اول درجہ کی حکومتوں میں ہے برطانیہ اور فرانس نے جو تجویزیں پیش کی ہیں ان میں روس کے ساتھ حق مبادلہ تسلیم کیا گیا ہے جو کہ ایک قدم آگے ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ بلقانی ممالک کے ساتھ ابھی تک گارنٹی نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے روس ان ملکوں کے متعلق ذمہ داری نہیں لے سکتا۔ جو غیر جانبدار ہیں لیکن جو اپنی غیر جانبداری برقرار نہیں رکھ سکتیں موسیو مولوٹو نے مزید فرمایا کہ برطانیہ کے ساتھ ہماری گفت و شنید جاری ہے لیکن ہم اپنی بات پر اڑے ہوئے ہیں جنکے بارے میں ہمیں کسی سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حملہ آور بہت عرصہ ہوا یہ تسلیم کر چکے ہیں کہ روس کی غیر ملکی پالیسی حملہ کے خلاف ہے لیکن جمہوریتوں نے بہت دیر بعد یہ تسلیم کیا۔ برطانیہ کے رویہ میں حال ہی میں تبدیلی ہو گئی ہے [illegible]

مراسلات

اتحاد سبھا کا انعقاد

از قلم جناب پنڈت دیو نرائن پانڈے صاحب

اتحاد سبھا کا انعقاد کانپور کے محلہ گوالٹولی میں ہو گیا ہے۔ سردار ہیرا سنگھ کے مکان کی سامنے والی گلی میں اس سبھا کا دفتر کھل گیا ہے۔ اتحاد سبھا کے بانی پنڈت دیو نرائن جی پانڈے کی رائے میں اسوقت نہ تو کوئی ایسی سیاسی جماعت ہے نہ کوئی مشہور لیڈروں میں کوئی ایسا لیڈر ہے جس سے ہندوستان کو مکمل آزادی کی امید کرنی چاہیئے۔ اتحاد سبھا کا یہ یقین ہے کہ آزادی کے لئے ملک اور قوم کے اندر بہت سے ایسے افراد ہیں جو درحقیقت آزادی کے جویاں و خواہاں ہیں مگر لیڈروں کی بزدلی اور نافہمی کی وجہ سے ہندوستان کی سیاست اس طرح الجھی ہے کہ نزدیک مستقبل میں اس کا کوئی حل نہیں پایا جاتا ہے۔ اتحاد ایک ایسی شے ہے جو آزادی کامل کے لئے سب سے ضروری ہے مگر افسوس کہ کسی لیڈر کی توجہ اس طرف مائل نہیں ہو رہی ہے۔ کانگریسی گورنمنٹ کے زمانہ میں فرقہ وارانہ ذہنیت نے تو وہ رنگ دکھلایا جس سے ہر قومی آدمی کی گردن شرم سے نیچی ہو جاتی ہے۔ اتحاد سبھا کا نصب العین وہی ہے جو کانگریس کا ہے۔ طریقہ حصول میں اتحاد سبھا بالکل کانگریس کے اصول سے مختلف ہے۔ اتحاد سبھا ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرکے ان جملہ ذرایع سے مکمل آزادی حاصل کرنا چاہتی ہے جن سے اور ممالک نے آزادی حاصل کی ہے۔ اتحاد سبھا نہ تو ہندو مسلمانوں کے درمیان مذہبی کشیدگی دیکھنا پسند کرتی ہے نہ دولت کے نام پر امیر و غریب کی لڑائی کو نظر تحسین سے دیکھتی ہے۔ یہ ہر فرقہ اور طبقہ میں ایک دوسرے کے لئے رواداری اور جذبہ وطنیت اور انسانیت پیدا کرنے کی کوشش کریگی۔ اتحاد سبھا بذریعہ تحریر ہذا اہل شہر سے اپیل کرتی ہے کہ لوگ قومی کاموں میں شریک ہونے سے پہلے اپنے ذاتی مفاد کو کچھ کچھ قربان کرنا سیکھیں۔ قومی کاموں میں شریک ہو کر اس سے اپنا ذاتی فائدہ اٹھانا حد درجہ کی غداری ہوگی۔ ایسے لوگ دنیا میں بہت پائے گئے ہیں مگر وے محبان وطن کی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکتے اور انکا حشر بھی وہی ہوگا جو ان غداروں کا ہوا ہے جو محض ذاتی مفاد کے لئے قومی پلیٹ فارم پر آگئے تھے۔

سبد گل

برطانی دارالعوام اپنی لفظی لڑائیوں اور غیر منطقی بحث و مباحثہ کے لئے دنیا کی تمام پارلیمنٹوں اور بڑی انجمنوں سے زیادہ مشہور ہے اس کے ساتھ بہت سی قدیم و جدید روایات وابستہ ہیں۔ لیکن انھیں روایات میں ارکان پارلیمنٹ کے وہ مزاحیہ فقرے اور اشارات بھی ہیں جو بحث کے دوران میں مخالفوں پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ آج اس طرح کے چند مزاحیہ اشارات ہمارے سامنے آگئے ہیں جن سے اپنے ناظرین کو محروم رکھنا ہم ناانصافی سمجھتے ہیں چند مثالیں ذیل میں درج ہیں ان چبھتے ہوئے فقروں کو ملاحظہ فرما کر لطف اٹھایئے۔

مسٹر ریمزے میکڈانلڈ (آنجہانی) کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ وہ اپنا پارٹی لیبل ترک کر کے یعنی لیبر جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے برطانیہ کی نیشنل گورنمنٹ میں شریک ہوگئے تھے اور پھر اسی گورنمنٹ کے وزیر اعظم بھی بن گئے تھے۔ برطانی پارلیمنٹ کے ارکان میں مسٹر چرچل اپنے بے پناہ مزاحیہ فقروں کے لئے مشہور ہیں وہ مسٹر میکڈانلڈ کے مخالفین میں تھے اور ایک بحث کے دوران میں انھوں نے مسٹر میکڈانلڈ کو "بے ہڈی کا عجوبہ" کہا تھا ذرا غور کیجئے کہ کیا اس سے بہتر کوئی تعریف مسٹر میکڈانلڈ یا ان کی نیشنل حکومت کی ہوسکتی تھی؟ امید ہے کہ آپ اس حملہ آور اشارہ کا مطلب سمجھ گئے ہونگے یعنی مسٹر چرچل کے خیال میں مسٹر میکڈانلڈ بھی عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ تھے اور وہ عجوبہ ایک ایسے جاندار کی صورت میں نمایاں ہوا تھا جس کے جسم میں کوئی ہڈی نہ تھی۔ اس لئے وہ ہر طرف بہ آسانی پھیر لیا جاسکتا تھا ہمارے یہاں ایسے شخص کو "بے پیندے کا لوٹا" کہتے ہیں جو ہر طرف لڑھک جاتا ہے۔

مسٹر چرچل ہی نے پچھلے دنوں سر جان سائمن کے بے اصولانہ طریق کار کو "انڈے کا ناچ" کہا تھا یہ کتنا لاجواب فقرہ ہے انڈا ایک گول چیز ہے اگر وہ ناچنے لگے تو اس کا رقص ہر پہلو سے ایک ہی طرح کا نظر آئیگا۔ مسٹر چیمبرلین کی موجودہ کیبنٹ کے متعلق مسٹر لائڈ جارج نے جو فقرہ ارشاد کیا ہے اس کا جواب مزاحیہ دنیا میں نہیں مل سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ موجودہ برطانی کیبنٹ "شلغموں کا ایک ڈھیر ہے"۔ اس لچر تشبیہ پر تو شاعروں کو بھی عش عش کرنا چاہیئے۔ شلغم سرخ بھی ہوتے ہیں اور سفید بھی اور اسی لئے ہوتے ہیں کہ دوسرے کے ہاتھوں کٹنے اور پکلے جائیں" چیمبرلین وزارت کی بے عملی اور ہٹلر اور موسولینی کی جیتی ہوئی چھریوں کی طرف یہ بہترین اشارہ ہے۔

لندن کے مشہور اخبار "مانچسٹر گارڈین" میں "لوبو" نے ایک ایسے دلچسپ حملوں کی ایک طویل فہرست پیش کی ہے۔ مسٹر ڈزرائیلی نے جب وہ مخالف بنچوں پر تھے اپنی وقتی حکومت کے ارکان کو جو سامنے والی نشستوں پر جلوہ افروز تھے "مردہ اور بجھے ہوئے جوالا مکھی پہاڑوں کی قطار" سے تشبیہ دی تھی اور مشہور مقرر گلیڈسٹون نے ایک وزیر اعظم کے بارے میں کہا تھا کہ اسکو بہ یک وقت چھ شاندار گھوڑوں (ارکان کیبنٹ) پر سواری کرنے کا شوق تھا لیکن قدرت نے اسے چھ خچر عطا کردیئے "ارکان گورنمنٹ کی تشبیہ خچروں سے اور وزیر اعظم کی تشبیہ ان خچروں پر سواری کرنے والوں سے کسقدر دلچسپ اور پرمعنی ہے۔

برطانی پارلیمنٹ کے مقروں میں ایڈمنڈ برک صف اول کا مقرر تھا اسی نے برطانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے گورنر وارن ہسٹینگز کے کارناموں کی شدید مخالفت کی تھی۔ برک نے اپنے وقت کی حکومت کو "گینز فٹ باغ" کہا تھا جس کا مطلب ہوا کہ اس پر سے تمام راہگیر گزر جاتے ہیں اور یہ رستہ خود بھی درست رہتا ہے۔ مدیر اشارات کے خیال میں موجودہ *

ادب لطیف

حسین موت

(ترجمہ سرہنری نیٹو بولٹ)

آہ، مغرب کی طرف تیز چلنے والی ہوا! آج کی کوئی خبر تو بتا، اس بڑے کمرے میں آگ کیوں روشن تھی؟ اور کیا تقریب ہو رہی تھی؟

ہوا " " " اس کمرے کی کھڑکی میں ایک بہت ضعیف آدمی کھڑا تھا اس کا سر غرور کی وجہ سے اونچا اور آنکھیں چمک رہی تھیں، وہ اپنے ہاتھ میں ایک فہرست لئے ہوئے تھا جو اس کے ہاتھوں میں کانپ رہی تھی۔" "

" اے نسیم وہاں چرچا کیا تھا؟ لوگ خوش تھے یا غمزدہ؟" " " ہوا "

" اس کا کچھ علم نہیں، مگر وہاں وہ بوڑھا یہ کہہ رہا تھا کہ ایک زبردست جنگ! ایک حسین موت!!

اے ہوا! کیونکر تو ہر جگہ چلتی ہے اسلئے تجھے اس تاریک کمرے کا بھی علم ہوگا جہاں ایک عورت لیٹی ہوئی تھی اور زندگی اس کے لئے بالکل ختم ہوگئی تھی" " "

ہوا " وہ عورت اپنے دل کے گہوارہ میں ایک بچے کو جھولا جھلا رہی تھی، اور یہ کہہ رہی تھی، میرے بچے! میرے پیارے بچے!

سرحد منچوکو پر لڑائی

ٹوکیو ۲۹ مئی۔ جاپان کے فوجی ہیڈکوارٹر کی جانب سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ منچوکو کی سرحد پر ہوائی جہازوں کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں جاپانی ہوابازوں نے اوٹر منگولیا کے ۴۴ ہوائی جہاز نیچے گرادیئے منچوکو کی سرحد پر تقریباً ایک سو ہوائی جہاز چکر کاٹ رہے تھے۔ جاپان کا ایک جہاز تباہ ہوگیا۔ جاپانیوں کا کہنا ہے کہ گزشتہ ہفتہ انھوں نے اوٹر منگولیا کے ۹۵ ہوائی جہاز تباہ کئے۔ اوٹر منگولیا کے تقریباً ایک ہزار سپاہی سرحد منچوکو پار کر گئے تھے انکو واپس کئے۔

مسئلہ فلسطین کے متعلق سمجھوتہ کی شرط

یروشلم ۲۹ مئی۔ نشاشبی ڈفینس پارٹی نے جو کہ مفتی اعظم کی پارٹی کی مخالفت میں بنائی گئی ہے اور نرم دل کے لوگوں کی نمائندہ ہے اپنی ایک میٹنگ میں جو کہ فخری نشاشبی کی جائے رہائش پر ہوئی تھی۔ ایک رزولیوشن اس مطلب کا پاس کیا کہ کمیٹی فلسطین وائٹ پیپر کی بنا پر برطانیہ کے ساتھ سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کو تیار ہے۔ دوسرے رزولیوشن میں کمیٹی نے دہشت انگیزی کی مذمت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ دہشت انگیزی کی تحریک کچھ باہری طاقتوں کی مالی امداد سے اور مفتی کے اشتراک عمل سے چلائی جارہی ہے۔

اڑیسہ کی ریاستوں کا معاملہ

شملہ ۲۹ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آنریبل مسٹر وشوناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے سر برٹ اینڈ گلینی اور وائسرائے سے اڑیسہ کی ریاستوں کی صورت حالات کے متعلق طویل ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ سر برٹ اینڈ گلینی نے حالات پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

---

* چیمبرلین گورنمنٹ" کی حالت بھی کچھ اسی سے ملتی جلتی ہے ایک زمانہ میں برطانیہ کی قدامت پسند (ٹوری) گورنمنٹ کو کسی ممبر پارلیمنٹ نے "گورنمنٹ آف انڈرٹیکرز" کہا تھا۔ انگریزی میں اس شخص کو کہتے *

عالم نسواں

موجودہ تعلیم نسواں کے نقائص

محترمہ بیگم شاہ نواز صاحبہ ایم۔ ایل۔ اے پارلیمنٹری سکریٹری حکومت پنجاب نے انجمن خدام الاعیان کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

" میں اس چیز کو پسند نہیں کرتی کہ لڑکیاں بی اے۔ اور ایم۔ اے بنیں۔ بلکہ یہ چاہتی ہوں کہ وہ اچھی مائیں بننا سیکھیں۔ تاکہ گھر کا بندوبست اچھی طرح کرسکیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم تمام فضول خرچیاں ترک کردیں۔ کفایت شعاری سیکھیں اور اس طرح آگے بڑھیں"۔

محترمہ بیگم صاحبہ ایک روشن خیال، اعلی تعلیم یافتہ اور ضروریات زمانہ سے باخبر خاتون ہیں۔ بیجا قدامت پسندی کا ان کے متعلق کوئی گمان تک نہیں کرسکتا۔ ان کے مندرجہ بالا ارشادات مسلمانوں کے عام حلقوں بالخصوص نئی روشنی کی خواتین و اصحاب کے لئے قابل توجہ ہے۔ کوئی صحیح الخیال آدمی تعلیم نسواں کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ ایک حقیقت ہے کہ موجودہ تعلیم ہماری لڑکیوں کے لئے غیر موزوں اور بڑی حد تک نقصان رساں ہے۔ دنیوی اور دینی دونوں لحاظ سے اس تعلیم سے ہماری قوم کی لڑکیوں کے اندر اچھی بیویاں اور اچھی مائیں بننے کی صلاحیت روز بروز کم ہورہی ہے۔ فضول خرچی اور فیشن پرستی کا مرض زیادہ تر موجودہ تعلیم کے ذریعہ ہی بڑھ رہا ہے۔ خوش سلیقگی اور کفایت شعاری کے ساتھ گھر کا بندوبست کرنے کی قابلیت ان سے مفقود ہورہی ہے۔ اسی طرح قوم اور آیندہ نسل کے لئے ایک زبردست معاشرتی اور اقتصادی خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ ہم لڑکیوں کی اعلی تعلیم کے مخالف نہیں۔ وہ بڑے شوق سے بی۔ اے اور ایم۔ اے بنیں لیکن ہمارے نزدیک موجودہ تعلیم کے یہ نتائج بے حد مضر اور منحوس ہیں۔ انھیں کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے کی چند ڈگریاں تو اس نقصان کے مقابلہ میں بالکل بے حقیقت شے ہیں۔ (خاتون)

سفیروں اور کمانڈروں کی کانفرنس

شنگھائی ۳۰ مئی۔ برطانی سفیر سر کلارک کیر اور ایڈمرل سر پرسی انوبل اموئی سے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کئی ماہ کے بعد یہ پہلا موقع ہے جب کہ برطانیہ، فرانس اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سفیر اور بحری کمانڈر شنگھائی میں جمع ہوئے ہیں امید ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاکر جزیرہ کالنگسو کی صورت حالات پر غور کیا جائے گا۔ اور جہازوں کی آمدورفت میں جاپانیوں کی مداخلت کے مسئلہ پر بحث ہوگی۔

جزیرہ کالنگسو میں اس وقت برطانیہ کے متعدد جنگی جہاز اور امریکہ کے دو جنگی جہاز موجود ہیں جو صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

برطانیہ میں فوجی بھرتی

لندن ۳۰ مئی۔ سکاٹ لینڈ میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ پریوی سیل نے بتلایا کہ ملکی حفاظت کے لئے قومی خدمت کی مہم میں بھرتی کی اپیل کا نہایت حوصلہ افزا جواب ملا ہے۔ اب تک دس لاکھ سے زیادہ والنٹیر بھرتی ہوچکے ہیں اور ریت بھرنے کے لئے کروڑوں بورے اور کروڑ گیس کے برقع جمع کرلئے گئے ہیں۔ ہوائی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ کی پوزیشن اب گزشتہ چند ماہ کے مقابلہ میں بہت بہتر ہے اور بہتر ہوتی جارہی ہے۔

---

* ہیں جو مردوں کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرتا ہے گویا یہ حکومت اس ممبر کے خیال میں جنازہ ڈھونے والوں اور قبر کھودنے والوں کی حکومت تھی۔

بچوں کی دنیا

بہادر ہرکلس کی کہانی

(از ایم عمران الارشد فاروقی بھوپال)

کچھ عرصہ ہوا ایک شہر میں ایک عجیب و غریب لڑکا رہتا تھا۔ اس کا نام ہرکلس تھا۔ وہ عجیب طاقت کا مالک تھا۔ وہ کسی کام کے کرنے سے نہیں ڈرتا تھا اور جو وہ چاہتا کر لیتا تھا۔

ایک مرتبہ اپنی اس عجیب طاقت کے ذریعہ ایک دیو کو جو اتنا اونچا تھا کہ اس کا سر بادلوں میں چھپ جاتا تھا اسکی کمر پکڑ کر زمین پر دے مارا اور وہ مرگیا۔ اسی طرح اس نے ایک سانپ کو مار ڈالا جس کے دو سر تھے۔ اور اگر کوئی اس کے سر کو کاٹ ڈالتا تو اس کی جگہ دو سر پیدا ہوجاتے اور پہلے سر بھی اپنا کام کرتے رہتے۔

اب ہرکلس نے تین سونے کے سیبوں کو حاصل کرنے کا ارادہ کیا اور انکو حاصل کرنے کے لئے روانہ ہوگیا۔ راستہ میں وہ ایک مکان پر رک گیا۔ اور اس مکان میں جاکر وہاں کا راستہ پوچھا جہاں کہ سونے کے سیب تھے۔ اس مکان میں تین لڑکیاں رہتی تھیں انھوں نے اس کو منع کیا کہ وہاں نہ جائے۔ کیونکہ ان سیبوں کی حفاظت ایک ایسا سانپ کرتا ہے جس کے سو سر ہیں لیکن ہرکلس نہ مانا آخر کار لڑکیوں نے اس کو ایک پیالہ دیا۔ اور کہا کہ تم اس کو سمندر میں ڈالدینا اور اس میں لیٹ جانا۔ یہ پیالہ خود تم کو اس جزیرہ میں پہونچا دیگا۔ ہرکلس نے پیالہ سمندر میں ڈال دیا۔ اور اس پر سوار ہوکر چل دیا۔ سمندر میں ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ اس وجہ سے اس کو نیند آگئی۔ اب جو اسکی آنکھ کھلی تو پیالہ ایک سمندر کے کنارے لگا۔ ہرکلس اتر کر چل دیا۔ تھوڑی دور پر اس کو ایک دیو نظر پڑا اس کے پیروں پر بہت گھنے جنگل لگے تھے۔ یہ دیو کے پاس گیا یہ دیو اپنے کندھوں پر آسمان روکے ہوئے تھا ہرکلس نے دیو سے پوچھا وہ تین سونے کے سیب کہاں ہیں۔ دیو نے کہا کہ میں وہ سیب لادونگا۔ تم آسمان اپنے کندھوں پر رکھ لو۔ ہرکلس نہ مانا۔ دیو نے کہا میں اسے صدیوں سے روکے ہوئے ہوں۔ میری ذرا تفریح بھی ہوجائیگی۔ ہرکلس کو اس پر رحم آگیا اور وہ آسمان کو روکنے کے لئے آمادہ ہوگیا۔ دیو اس کو ایک پہاڑی پر لے گیا تب وہ اس قابل ہوگیا کہ آسمان روک سکے۔ دیو چلا گیا اور تھوڑی دیر میں وہ سیب ہرکلس کو لاکر دیدیئے اور دیو نے کہا میں جارہا ہوں ہرکلس نے کہا آسمان تو لے لو۔ دیو نے جواب دیا میں نے آسمان واپس لینے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ ہرکلس کو بہت رنج ہوا اب مجھے صدیوں تک آسمان لئے رہنا پڑیگا۔ آخر اس نے ایک تدبیر سوچی، اور اس نے دیو سے کہا کہ اچھا میرے کندھے دکھ گئے ہیں۔ میں اپنا پوستین کندھوں پر رکھ لوں تو پھر آسمان لے لونگا، دیو اس کے جھکمہ میں آگیا اور اس نے آسمان اپنے کندھوں پر لے لیا۔ تب ہرکلس سیب اور پوستین لے کر وہاں سے چلا تو دیو بہت چیخا چلایا کہ تم نے مجھے دھوکہ دیا۔ لیکن ہرکلس سیدھا پیالہ میں بیٹھ کر اپنے وطن واپس آگیا۔ جب یہ آسمان پر گھڑگھڑاہٹ ہوتی ہے تو یہی دیو چیختا ہے۔

۲۳ کروڑ روپے کا عطیہ

لندن ۳۰ مئی۔ لارڈ نوفیلڈ گذشتہ ۱۲ سال کے اندر مفاد عامہ کے لئے تقریباً ۰۰۰۰۰ ۱۵ پونڈ خیرات کرچکے ہیں آپ نے چند روز ہوئے ۰۰۰۰۰ ۱۵ پونڈ کا عطیہ فوجی تفریحات کے لئے کیا ہے۔

پردۂ فلم

منروا موویٹون۔ رنجیت موویٹون اور ساگر موویٹون۔ ان فلم کمپنیوں میں ہیں جو پبلک میں کافی قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ حال میں ان فلم کمپنیوں نے جو فلم تیار کئے ہیں وہ عنقریب کانپور آنے والے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ:۔

منروا موویٹون

طلاق

ڈائرکٹر سہراب مودی

اداکار۔ سہراب مودی۔ پری چہرہ نسیم۔ جاگیردار شیلا۔ نوین۔ پریم۔ صابر۔ وملا۔ شانتا دت

پکار

ڈائرکٹر سہراب مودی

اداکار۔ سہراب مودی۔ پری چہرہ نسیم۔ سردار اختر شیلا۔ صادق علی۔ چندرا موہن۔

رنجیت موویٹون

سکریٹری

ڈائرکٹر چترا بھج دوشی

اداکار۔ مادھوری۔ راج کماری۔ بیگ چارلی۔ ترلوک کپور۔

ٹھوکر

ڈائرکٹر کاردار

اداکار۔ مادھوری۔ وحیدن۔ کمار۔ چارلی دکشت۔ ایشور لال۔ لال یعقوب۔ رام مراٹھے مرزا مشرف۔ واسطی۔ سرلیش۔

پروفیسر ورمن۔

اداکار۔ ای بلیموریا۔ سنیتا۔ مظہر خاں ستارہ بیگ۔ وحیدن۔ بھگوانداس۔ کیسری۔

تلسی داس

اداکار۔ لیلا چٹنس۔ واسنتی۔ رام آپٹے۔ رام مراٹھے۔ کیشوراؤ داتے وسبونپت۔ پاگنیش

بازی گر۔

اداکار۔ انیس خاتون۔ چارلی۔ خاتون۔ بیگ ایلا دیوی۔ کپور

ساگر موویٹون

لیڈیز اونلی

ڈائرکٹر۔ سروتم بادامی

اداکار۔ سبیتا دیوی۔ پربھا۔ ببو۔ کوشلیا سریندر۔ اوڈانی۔ پانڈے۔ گلزار۔ ہریش۔

ایک ہی راستہ

ڈائرکٹر محبوب

اداکار۔ ارونا۔ الوزادھا۔ دیوی۔ جیوتی شیخ مختار۔ موہن۔ ہریش۔ غنی۔ غازی۔ جگدیش راٹ۔

اس کی تمنا۔

ڈائرکٹر۔ یعقوب

اداکار۔ مایا بنرجی۔ یعقوب۔ جیوتی۔ سنکھٹا۔ اوڈانی۔ ستیش۔

کوئٹہ کے میگزین میں خوفناک دھماکا

کوئٹہ ۲۹ مئی۔ گزشتہ رات ایک بجے کوئٹہ کے میگزین میں نہایت شدید اور زوردار دھماکا ہوا جس کے نتیجہ میں دس آدمی ہلاک اور دس بری طرح زخمی ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ شدید اور جھلتی ہوئی گرمی میں بارود پھٹنے کی وجہ سے یہ خوفناک حادثہ پیش آیا ہے۔ متعدد مکانات کھب سے ہوگئے۔ کھدائی کا کام مکمل ہونے کے بعد ہلاک شدوں اور زخمیوں کی صحیح تعداد معلوم ہوگی۔ مصیبت زدوں کو امداد پہونچانے کی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں۔

برطانیہ روس کی تجویزیں منظور کرنے کو تیار ہوگیا

لندن ۲۵ رمئی ۔ رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اپنے سفیر سر ولیم سیڈس کی معرفت حکومت روس کو بہت جلد جواب بھیجنے والی ہے جس میں سمجھوتہ کے لئے روس کی بنیادی تجویز منظور کرلی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدہ کے ذریعہ یہ قرار پاجائے گا کہ اگر فریقین میں سے کوئی بھی لڑائی میں شریک ہوگیا اور کسی ایسے ملک کی امداد کی جس پر حملہ کیا گیا ہو تو معاہدہ میں شریک ہونے والے باقی ممالک بھی فوراً ہی اپنی امداد بھیجدیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ جن معمولی معمولی باتوں کے بارے میں سمجھوتہ ہونا باقی رہ گیا ہے ان کے بارے میں موسیو میسکی کی جنیوا سے واپسی پر سمجھوتہ ہوجائے گا۔

پیرس سے اطلاع ملی ہے کہ برطانیہ، فرانس اور روس کے درمیان سمجھوتہ کے متعلق لندن فارمولا بہت جلد فرانس کے پاس بھیجدیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس ہفتہ کے آخر یا دوسرے ہفتہ کے شروع میں اس پر دستخط ہوجائیں گے۔ حکومت برطانیہ نے حکومت روس کو جو جواب بھیجا ہے۔ اس میں کیا تجویزیں پیش کی ہیں۔ اس کے بارے میں سرکاری حلقے خاموش ہیں مگر رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ سمجھوتہ کی مندرجہ ذیل شرطیں ہونگی :-

(۱) اگر تینوں ملکوں میں سے کسی ملک کے یورپین علاقہ پر حملہ ہوگیا تو تینوں ایک دوسرے کی امداد کرینگے۔ (۲) اگر ان ملکوں میں سے کسی پر حملہ ہوگیا جن کے ساتھ انہوں نے امداد کا وعدہ کیا ہوا ہے تو باہمی مشورہ کیا جائے گا۔ اور اسکی امداد کی جائیگی (۳) تینوں ملکوں کے فوجی افسروں کے درمیان مشورہ ہونا چاہیئے۔

جاپان کا برطانیہ۔ امریکہ اور فرانس سے مقابلہ

لندن ۲۵ رمئی ۔ ہانگ کانگ سے اطلاع ملی ہے کہ حال کے واقعات سے مشرق بعید میں نازک صورت حالات اور زیادہ نازک ہوگئی ہے۔

جزیرہ کالانگسو میں گفت وشنید منقطع ہوگئی۔ جبکہ برطانیہ، فرانس، امریکہ اور جاپان کے بحری کمانڈروں نے جزیرہ سے اپنی اپنی بحری سپاہ واپس بلانے سے انکار کردیا۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی کمانڈر نے جسکو فرانس اور امریکہ کے کمانڈروں کی حمایت حاصل ہے۔ مزید بحث کرنے کی یہ شرط پیش کی ہے کہ جاپانی سپاہ جزیرہ کو خالی کردے۔ بمعاصر "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ برطانی کمانڈر نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جاپان جزیرہ کی ناکہ بندی کرے گا۔ جزیرہ اموئی میں جنگی جہازوں کی آمد جاری ہے۔ اس وقت وہاں ۵ برطانی۔ دو امریکن تین فرانسیسی اور ۲ جاپانی جہاز موجود ہیں۔

کانگریس کے آئین میں تبدیلی

الہ آباد ۲۴ رمئی ۔ جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے مختلف صوبوں اور افراد سے ایک سرکلر کے ذریعہ موجودہ کانگریسی آئین میں تبدیلیوں کے متعلق رائیں طلب کی تھیں۔ تاکہ ۳ رجون کو بمبئی میں کانسٹی ٹیوشن کمیٹی ان پر غور کرے۔ اس سلسلہ میں بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی نے ۱۳ تجویزیں بھیجی ہیں۔ جس میں سے ایک یہ ہے کہ کانگریس کے اندر پارٹیاں اور گروہ نہ بن سکیں۔ بمبئی صوبہ کانگریس کمیٹی نے یہ بھی تجویز کی ہے کہ ڈیلیگیٹوں کا انتخاب براہ راست ہی رہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں نمایندگی [illegible] ہو۔ آزاد الکشن بورڈ قائم کئے جائیں۔ اور ایک انسپکٹروں کا بورڈ قائم کیا جائے۔ جو ابتدائی ممبروں کے رجسٹروں کا معائنہ کرتا رہے اور بدعنوانیوں کی روک تھام کرتا رہے۔

مہاکوشل کانگریس کمیٹی اور سبھا کانگریس کمیٹی سکریٹری سوشلسٹ پارٹی رائے پور جنرل سکریٹری بمبئی پراونشل لیگ آف ریڈیکل کانگریسمین مسٹر جارج ڈی سلوا اور سردار سردول سنگھ کولیشر وغیرہ نے بھی تجویزیں بھیجی ہیں۔

میسور میں وزیروں کی کیبنٹ

بنگلور ۲۳ رمئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ میسور کی آئینی اصلاحات کمیٹی نے جسے مہاراجہ نے پچھلے ماہ کے وسط میں مقرر کیا تھا۔ اپنی رپورٹ میں حسب ذیل سفارشات کی ہیں۔ غالباً آئندہ ماہ کے وسط میں کمیٹی اپنی رپورٹ حکومت کے روبرو پیش کردے گی۔

(۱) ایگزیکیٹو کونسل مقرر کی جائے۔ جو کہ دیوان اور چار وزیروں پر مشتمل ہو (۲) لیجسلیٹو کونسل میں منتخب شدہ ممبروں کی اکثریت ہو (۳) آئین میں شہریوں کے بنیادی حقوق کے متعلق اعلان کیا جائے۔ (۴) حق رائے دہی میں توسیع کی جائے (۵) لوکل سلیف گورننگ باڈیز کی دیکھ بھال رکھنے کے لئے ایک اسپیشل افسر مقرر کیا جائے۔ جسے کافی اختیارات حاصل ہوں (۶) پبلک سروس کمیٹی مقرر کی جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی اسمبلی اور کونسل میں مسلمانوں عیسائیوں اور یورپینوں کے واسطے جداگانہ انتخاب کی سفارش کریگی۔ جہاں تک دلت اقوام کا تعلق ہے۔ ان کے لئے مشترکہ حلقہ ہائے انتخاب میں نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔

زرعی بل کے متعلق حکومت سے سمجھوتہ

لکھنؤ ۲۹ رمئی ۔ آج یوپی کونسل کا اجلاس ۲۰ منٹ جاری رہنے کے بعد ۳ رجولائی تک کے لئے ملتوی ہوگیا۔ آئندہ اجلاس بھی لکھنؤ میں ہی ہوگا۔ رائے بہادر موہن لال کی تحریک پر زرعی بل پر غور وخوض ملتوی کردیا گیا تاکہ اس اثنا میں حکومت سے سمجھوتہ کرنے کے لئے پھر کوشش کی جائے۔ اس سلسلہ میں آج لیڈر وہ مخالف پارٹی کے نمائندے وزیراعظم سے ملاقات کریں گے۔ اور یہ طے کریں گے کہ سمجھوتہ کی بات چیت کب اور کہاں شروع کی جائے معلوم ہوا ہے کہ بات چیت غالباً ۱۵ رجون سے نینی تال میں شروع ہوگی یا ممکن ہے کہ اس جگہ ہو جہاں وزیراعظم آج رات جارہے ہیں۔ کونسل کے مخالف گروہوں نے حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کی بات چیت کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو کہ مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔ بیگم اعزاز رسول۔ چودھری اختر حسین۔ لالہ سری رام۔ مسٹر موہن لال۔ مسٹر لطف اللہ۔ مسٹر مسعود الزماں۔ مسٹر جتاردھن سروپ اور ڈاکٹر رام اوگرہ سنگھ۔ کونسل کی میٹنگ ختم ہونے کے بعد ہی سب لوگ نواب چھتاری کی جائے رہائش پر جمع ہوئے۔ نواب چھتاری صاحب۔ نواب محمد یوسف۔ راجہ بیشور دیال سیٹھ سمجھوتہ کی گفت وشنید کے معاملہ میں کمیٹی کی رہنمائی کریں گے۔

برما کیبنٹ میں جمود

رنگون ۲۸ رمئی ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ برما کی کیبنٹ ایک یا دو روز میں مستعفی ہوجائیگی۔ وزیراعظم یو پانے کامرس منسٹر یوٹن سے مستعفی ہوجانے کے لئے کہا تھا۔ مگر انہوں نے استعفےٰ دینے سے انکار کردیا اس بنا پر موجودہ جمود پیدا ہوا ہے اور ہر وقت کیبنٹ کے ٹوٹ جانے کا خطرہ محسوس کیا جارہا ہے۔ یوٹن کامرس منسٹر نے کل گورنر کو ایک چٹھی لکھی ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ میرے اوپر استعفےٰ دینے کے لئے جو زور ڈالا جارہا ہے۔ پبلک میں ہونے کی حیثیت سے اور شہرت کو قایم رکھنے کے لئے اس میں مداخلت کرنا ضروری ہے۔ وزیراعظم کل گورنر سے ملاقات کرکے ان سے صورت حالات کے متعلق بات چیت کرینگے۔ کل یہ معلوم ہوا تھا کہ اگر کیبنٹ نے استعفےٰ دیدیا تو یوٹن اور ان کے حامی مخالف پارٹی میں شامل ہوجائیں گے۔

جیلوں میں اصلاحات کی نئی اسکیم

لکھنؤ ۲۸ رمئی ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت یوپی کی تجویز ہے کہ صوبہ کے نوجوان قیدیوں کے لئے لکھنؤ میں ایک بورسٹل انسٹی ٹیوٹ کھولا جائے۔ یہ تجویز جیلوں کی اس پالیسی کا نتیجہ ہے جس کا حکومت یوپی اعلان کرچکی ہے۔ اس انسٹی ٹیوٹ میں تمام جدید ضروریات کا انتظام ہوگا۔ اور نوجوان قیدیوں کو مفید شہری بنانے کے لئے۔ جرائم کے متعلق تازہ ترین تحقیقات اور جیل کے انتظام سے فائدہ اٹھایا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ آجکل جس عمارت میں نارمل سکول ہے اس عمارت میں یہ انسٹی ٹیوٹ قایم ہوگا۔ اور عمارت کو نئے جیل کی ضروریات کے موافق بنایا جائے گا۔

قبائلی لوگوں کی بغاوت ختم

شملہ ۲۹ رمئی ۔ معاصر "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ میں نے صوبہ سرحد کے ایک بڑے حلقہ کا بذریعہ ہوائی جہاز اور بذریعہ موٹرکار دورہ کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وزیرستان کے قبائلی لوگوں کے ساتھ حکومت ہند نے جو سمجھوتہ کیا تھا اس کے نتیجہ کے طور پر وزیرستان کے اس حصہ میں امن بحال ہوگیا ہے جہاں گزشتہ ۲½ سال کے اندر فوج کشی پر ایک کثیر رقم صرف ہوچکی ہے۔

پراونشل خلافت کانفرنس

بمبئی ۲۹ رمئی ۔ کل رات کو بمبئی پراونشل خلافت کانفرنس کے اجلاس میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے جنمیں سے ایک برطانی سلطنت کے بعض حصوں میں ایشیائیوں کے ساتھ بیجا سلوک کے بارے میں تھا۔ (جنمیں مسلمان بھی شامل ہیں) رزولیوشن میں یہ درج ہے کہ بعض جگہ شرعی شادیاں بھی تسلیم نہیں کی جاتیں۔ اسلئے حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتیں ان ملکوں کے باشندوں سے ہندوستان میں جوابی سلوک کریں۔ دوسرے رزولیوشن کی رو سے فیڈریشن کی مخالفت کی گئی۔ اور مسٹر جناح کے مشورہ سے درس لینا طے کیا گیا۔ ایک اور رزولیوشن کے ذریعہ وقف کی جائداد کو ٹیکسوں سے مستثنےٰ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ یونانی طریق پر علاج کی حوصلہ افزائی کا بھی حکومت بمبئی سے مطالبہ کیا گیا۔ کانفرنس نے حکومت یوپی سے اپیل کی کہ شیعہ سنی قضیہ کو جلد طے کرے۔ حیدرآباد کے اندولن کی مذمت کی گئی۔

ہنگری میں عام انتخاب

بوڈاپسٹ ۲۹ رمئی ۔ عام انتخاب کے نتائج سے جس کے لئے گذشتہ اتوار کو پولنگ ہوا تھا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کو بھاری اکثریت حاصل ہوئی ہے ۴۳ حلقہ ہائے انتخاب میں ۲۹ میں حکومت کی فتح ہوئی۔ بہت سے حلقوں میں آج ووٹ شمار کئے جارہے ہیں۔

ایکٹریس کیخلاف چوری کا الزام

لاہور ۲۹ رمئی ۔ ایک ایکٹریس سے جس نے پنجابی فلم "سوہنی کمہارن" میں کام کیا ہے ایک ساتھی کا سوٹ کیس چرانے کے الزام میں نیک چلنی کی ضمانت طلب کی ہے۔

ایکٹریس موصوفہ نے اپنا بیان دیتے ہوئے کہا کہ وہ غلطی سے اپنے ساتھی مسافر کا سوٹ کیس لے گئی۔

لکھنؤ ۳۱ رمئی آج صبح شیعوں کے کیمپ جیل میں دو دفعہ آگ لگ گئی۔ آگ بجھانے والے انجن تیزی سے موقعہ پر پہنچے۔ ۹ جھونپڑے جل گئے۔

بحکم جناب سی۔ آئی۔ ڈیوڈ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ سوئم اکبرپور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۹۹

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

پنڈت سورج نرائن نمبردار موضع ٹھیا مئو پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور　　مدعی

بنام گوردھن ولد جیالال قوم چمار ساکن دیاکا پورہ متصل لالپور اسٹیشن و شیام لال ولد بہاری لال کالیتہ وحیدن النساء زوجہ محمود خاں قوم مسلمان ساکنان ٹھیا مئو پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ جون ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے مقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوےٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت

مہر عدالت

شیعہ خاتون اور تبرا کی جد وجہد

بریلی ۱۴ رمئی ۔ مسماۃ زبیدہ خاتون صدر شیعہ خاتون انجمن امروہہ نے مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ مسٹر محمد علی جناح اور گورنر یوپی کے نام تار بھیجے ہیں۔ جس میں بیان کیا ہے کہ شیعہ عورتیں "تبرا" کی جد وجہد میں حصہ لینے کے لئے بہت بے چین ہیں۔ اگر اس مسئلہ میں بہت جلد کوئی فیصلہ نہ ہوگا تو شیعہ عورتیں جد وجہد مذکور میں حصہ لینے کے لئے مجبور ہونگی"۔

اٹلی اور جرمنی کی ہوائی افسروں کی کانفرنس

روم ۲۵ رمئی ۔ اٹلی اور جرمنی کے درمیان فوجی معاہدہ کو عملی شکل دینے کے لئے جرمنی اور اٹلی کے فوجی افسروں کے درمیان کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔ فیلڈ مارشل گورنگ کے حکم سے جرمنی کی ہوائی فوج کے انسپکٹر جنرل ملچ یہاں پہنچ گئے ہیں اور اٹلی کی ہوائی فوج کے وزیر سے ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت کی۔

کیا وزارت ایگزیکیٹو گورنمنٹ ہے

کلکتہ ۲۴ رمئی ۔ کلکتہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس نسیم علی اور مسٹر جسٹس راؤ نے ان دونوں مقدموں میں اپنے فیصلہ کو محفوظ رکھا۔ جنکو چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور ایڈیشنل چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے ان کے پاس اس غرض سے بھیجا تھا کہ وہ ۱۵ اہم قانونی نکتہ کے بارے میں اپنا فیصلہ دیں۔ آیا بنگال کے وزیروں کی کونسل صوبہ کی ایگزیکیٹو گورنمنٹ کا جز ہے اس نکتہ کے متعلق ہائیکورٹ سے مشورہ کرنے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ کلکتہ کے ایک روزانہ وریکل اخبار "بسومتی" کے خلاف بغاوت کے الزام میں دو مقدمے درج کئے گئے ہیں۔

برما کی پرانی وزارت کا پھر تقرر

رنگون ۳۰ رمئی ۔ برما کی پرانی وزارت آج صبح دوبارہ مقرر ہوگئی۔ وزارت میں سابق کامرس منسٹر یوٹن کو نہیں لیا [illegible]

اقوال زریں

کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو بائیں ہاتھ سے مت دو۔ لینی ہو تو بائیں ہاتھ سے نہ لو۔

عورتوں یا بچوں پر کہیں حملہ ہو یا وہ کسی طرح کی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں تو تمہارا فرض ہے کہ انکی مدد کرو۔

جس کمرہ میں کوئی عورت اکیلی ہو، یا کپڑا پہنتی ہو یا سو رہی ہو اس کمرے کے اندر نہیں جانا چاہیئے۔

چھوٹے بچوں کو پیسہ نہیں دینا چاہیئے۔ انکو پیسہ مانگنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔

اگر تم کسی شخص سے بات چیت کر رہے ہو اور اس وقت کوئی چھوٹا بچہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو پہلے اس کی بات سن لو۔

گاڑی۔ ناؤ۔ پالکی اور سواری میں بچوں کو پہلے چڑھنے دو، تب آپ بیٹھو۔

بچوں، عورتوں، اور نوکروں کو کبھی مت مارو۔ انکی کمزوری سب کے سامنے مت تبلاؤ۔

موج تبسم

کنوارہ :- دوست تم کہا کرتے تھے کہ شادی ایک خوشنما گیت ہے۔

شادی شدہ :- ہاں! مگر ایک ہی گیت ہوتا ہے اور ایک گیت سے تو آدمی لازمی طور پر بہت جلد اکتا جاتا ہے۔

ایک مسافر ایک بڑے ہوٹل میں اپنا کمرہ بھول گیا وہ کمرے کی تلاش میں ادھر ادھر پھر رہا تھا کہ ہوٹل کے ایک نوکر نے دریافت کیا۔

آپ کیا تلاش کر رہے ہیں۔

مسافر :- (شرمندگی سے بچنے کے لئے) میں ذرا چہل قدمی کر رہا ہوں تاکہ میرا کھانا ہضم ہو جائے۔

نوکر :- تو آپ باغ تشریف لے جا سکتے ہیں۔

مسافر :- میں ہوٹل سے باہر اس لئے نہیں جاتا کہ میرا ٹیلیفون آنے والا ہے۔ تم مجھے کہاں تلاش کرتے پھروگے۔

کرنل نے سپاہی سے کہا :- میں یہ میڈل تمہارے سینہ پر لگاتا ہوں اور بنک میں تمہارے نام سے پانچ پونڈ جمع کرائے گئے ہیں۔

سپاہی نے کہا جناب کا بہت شکریہ، لیکن بڑی عنایت ہوتی اگر پانچ پونڈ میرے سینہ پر لگا دیئے جاتے اور میڈل میرے نام سے بنک میں جمع کر دیا جاتا۔

دلچسپ معلومات

ٹیلی فون کے ذریعہ تعلیم

ٹیلی فون اب پہلے سے بھی زیادہ کارآمد ثابت ہونے لگا ہے۔ اب اس کے ذریعہ مختلف زبانوں کی تعلیم دینے کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا ہے مختلف ملکوں کے طلبا بغیر کسی دقت کے ایک دوسرے کی زبان پر عبور حاصل کر سکیں گے۔ یہ طریقہ تعلیم نیویارک میں رائج ہو رہا ہے۔ طالب علم مختلف کمروں سے بلکہ مختلف سکولوں سے ایک دوسرے سے ٹیلیفون پر گفتگو کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی حرکات اور اشارات کے دیکھنے کے بغیر اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انگلستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسم کی انگریزی بولی جاتی ہے۔ اس طرح سے تمام انگلستان کی انگریزی ایک ہو جائیگی۔ اور زبان کے اختلافات دور ہو جائینگے

ڈیڑھ فٹ کا آدمی

چلّی میں ایک آدمی ہے جس کا قد ۱½ فٹ ہے اسکی عمر اسوقت بیس سال کی ہے یہ چلّی میں ایک قابل ترین انجنیئر سمجھا جاتا ہے۔ اسکی آمدنی روزانہ دس پونڈ ہے کئی عورتوں نے اس سے شادی کی درخواست کی ہے۔ لیکن وہ ہمیشہ انکار کر دیتا ہے۔ وہ ایک ایسی عورت کی تلاش میں ہے جس کا قد اس کے برابر ہو لیکن ایسی عورت کا ملنا مشکل ہے اس نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک اسے ہم قد عورت نہ ملیگی وہ شادی نہیں کرے گا۔

ریاست اوندھ کا نیا وزیر اعظم

کرلوسکر وادی۔ ۲۷ مئی۔ راجہ صاحب ریاست اوندھ نے نئے آئین کے مطابق شہزادہ اپا صاحب پنتھ کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے نئے آئین کے مطابق شہزادہ اپا صاحب اسٹیٹ اسمبلی کے منتخب شدہ ممبر ہیں آپ اپنے وزیروں کو منتخب کر کے راجہ صاحب کے روبرو برائے منظوری پیش کریں گے۔

مسٹر ہوف میئر یونائیٹیڈ پارٹی سے علیحدہ ہو گئے

کیپ ٹاؤن ۲۴ مئی۔ سابق وزیر مسٹر ہوف میئر اور مسٹر بلیکویل نے جنہوں نے حکومت کی اس بل کی مخالفت کی تھی۔ جو کہ ایشیائیوں پر رہائش کی پابندیاں عاید کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ یونائیٹڈ پارٹی سے استعفےٰ دیدیا ہے۔ ان کے مستعفی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی پارٹی نے بل مذکور میں ان کی ترمیمیں پیش کرنے پر اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔

ترکی اور دنیا کا امن

انقرہ ۲۶ مئی۔ ترکی پریزیڈنٹ انونو نے ریپبلکن پیپلز پارٹی کی پانچویں کانگرس کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ہرگز بڑی بڑی حکومتوں کے اس حق کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ کہ وہ متحدہ ہو کر چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو ہڑپ کر جائیں۔ جنہیں سے ہر ایک کو آزاد رہنے کا حق حاصل ہے۔ ترکی مکمل طور پر بیدار ہو چکا ہے۔ ترکی صرف اپنی آزادی کو محفوظ رکھنے پر اکتفا نہ کرے گا بلکہ دنیا کے امن کی خاطر لڑے گا۔ اور اگر جنگ دوبارہ ہو گئی تو اس میں اپنا حصہ ادا کرے گا۔

اٹلی کا اثر زائل کرنیکی کوشش

دمشق ۲۶ مئی۔ اطلاع ملی ہے کہ البانیہ کے سابق بادشاہ زوغ کو سیریا کا بادشاہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسوقت سیریا فرانس کے ماتحت ہے لیکن قریب مستقبل میں آزاد ہو جائے گا۔ ترکی کی یہ کوشش ہے کہ شاہ زوغ کو سیریا کے تخت پر بٹھا دیا جائے تاکہ مشرق قریب میں اٹلی کا اثر زائل ہو جائے۔ اٹلی کی ہی وجہ سے شاہ زوغ کو یہ دن دیکھنے پڑے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں چار اور امیدوار ہیں ایک امیدوار عبدالمجید ہیں جنکو حکومت ☆

☆ فرانس کی حمایت حاصل ہے۔ ایسرزیہ کو نازیوں کی حمایت حاصل ہے شہزادہ عبدالمومن کو برطانیہ کی حمایت

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ سے پیوستہ

بحیرا۔ ہاں اس کا چہرہ، نبی کا چہرہ ہے، اور آنکھیں نبی کی آنکھیں ہیں۔

ابوطالب۔ نبی؛ اور یہ نبی کیا ہوتا ہے۔

بحیرا۔ جس پر آسمان سے وحی آتی ہے اور جو زمین والوں کو اس کی خبر دیتا ہے۔

منظر پنجم

(کعبہ کے پاس قبائل قریش جمع ہیں ان کے قریب ہی ایک چرواہا ہے اور چرواہا اپنی بھیڑیں چرا رہا ہے۔

بدو (مجمع کی طرف اشارہ کر کے) یہ کون لوگ ہیں؟

چرواہا۔ یہ قبائل قریش ہیں اور آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔

بدو۔ جھگڑا کس بات کا ہے؟

چرواہا۔ کعبہ کی عمارت کا۔ ہر قبیلہ وہی چاہتا ہے کہ حجر اسود وہی اٹھا کر نصب کرے۔

بدو۔ لات کی قسم، میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ مجلسیں کر رہے ہیں، جتھے بنا رہے ہیں جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔

چرواہا۔ بے شک یہی بات ہے۔ ابھی میں بھیڑیں لئے ہوئے انکی طرف سے گذر رہا تھا، میں نے دیکھا کہ اولاد عبدالدار نے خون سے لبریز ایک پیالہ سامنے رکھ لیا ہے اور خاندان عدی کے ساتھ مرنے مر جانے کی قسم کھا سب نے خون کے پیالہ میں اپنے ہاتھ ڈال دیئے ہیں۔

بدو۔ (جلدی اُٹھتے ہوئے) جلدی چلو! ابھی کمان سے تیر نکلا نہیں ہے۔

(ابوامیہ قریش کے بیچ میں کھڑا ہو جاتا ہے)

ابوامیہ۔ قوم قریش، اپنا خون نہ بہاؤ۔ کسی کو اپنا حکم بنا لو۔ جو کوئی اس مسجد کے دروازے سے پہلے اندر آئے۔ وہی تمہارا فیصلہ کر دے۔

قریش۔ ہم راضی ہیں۔

ابوامیہ (گھوم کر دیکھتا ہے) ایک لڑکے کو میں آتا دیکھ رہا ہوں۔

قریش۔ (چلا کر) امین ہے! امین ہے! یہ محمدؐ ہے

ابوامیہ۔ تو کیا محمدؐ کو اپنا حکم بناتے ہو؟

قریش۔ بے شک۔

ابوامیہ۔ چلا کر۔ محمدؐ! محمدؐ! ادھر آؤ۔ تم جانتے ہو کہ ہم نے کعبہ کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ قبیلوں نے پتھر جمع کئے۔ ہر قبیلے نے الگ الگ عمارت بننے لگی اور "رکن" کی جگہ تک کھڑی ہو گئی۔ اب ہم میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ ہر قبیلہ چاہتا ہے کہ اکیلا وہی حجر اسود کو نصب کرے۔ قریب تھا ہم لڑنے مرنے لگتے لیکن اب ہم نے تمہیں اپنا حکم بنا لیا ہے تم کوئی فیصلہ کر دو۔

محمدؐ۔ ایک چادر منگا لو۔

ابوامیہ۔ چادر لاؤ (چادر آ جاتی ہے اور محمدؐ اسے زمین پر بچھا دیتے ہیں۔ پھر حجر اسود ہاتھ سے اٹھا کر اس میں رکھ دیتے ہیں۔

محمدؐ۔ اب ہر قبیلہ، چادر کا ایک ایک حصہ پکڑ لے پھر سب ملکر اسے اونچا کریں۔

ابوامیہ (خوشی سے جھوم کر) شاباش! شاباش!

(ایک اجنبی بوڑھا سامنے آتا ہے اور چلاتا ہے)

قوم قریش! کعبہ کا یہ رکن تمہارے لئے کتنا بڑا شرف و اعزاز ہے۔ تم نے یہ کیسے گوارا کر لیا کہ حجر اسود کو اس کی جگہ ایک یتیم لڑکا بٹھا دے اور بوڑھے منہ تکتے رہ جائیں!

ابوامیہ (غصہ سے) یہ کون آدمی ہے؟

قریش۔ یہ نجد کا ایک بوڑھا ہے۔

ابوامیہ۔ بلکہ یہ شیطان ہے، دور ہو جا اے شخص۔ تجھے ہم سے کیا کام۔ یہ یتیم لڑکا اہلیت رکھتا ہے کہ آئندہ تمام عربوں اور انسانوں کو متحد کر دے۔

منظر ششم

(ابوطالب کا گھر)

ابوطالب (محمدؐ سے) بھتیجے میں مفلس و قلاش ہوں۔ غربت نے مجھے بری طرح ستا ڈالا۔ تیری قوم کا یہ قافلہ تیار ہے۔ اور ملک شام جا رہا ہے۔ خدیجہ بنت خویلد تیرے خاندان کے آدمیوں کو اپنا روپیہ دے کر سوداگری کے لئے بھیجا کرتی ہے۔ اگر تو بھی خدیجہ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کریگا تو وہ ضرور تجھے قبول کریگی۔ آپ کی رائے ہے۔

ابوطالب۔ (دروازے کی طرف دیکھکر) یہ دیکھ خدیجہ کا غلام میسرہ آیا ہوا ہے۔

میسرہ (اندر آتا ہے) میری آقا نے مجھے محمدؐ امین کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہے کہ محمدؐ اس کا تجارتی قافلہ لے کر شام جائے، اور میری آقا محمدؐ کو دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں دوگنا معاوضہ دیگی۔

ابوطالب۔ (میسرہ سے)

خدیجہ نے یہ خیال کیوں کیا؟

میسرہ۔ میری بیگم محمدؐ کی امانت اور حسن اخلاق کو سن چکی ہے۔

ابوطالب۔ (خوشی سے محمدؐ کی طرف دیکھکر) محمدؐ یہ رزق ہے جو اللہ نے تجھے بھیجا ہے

منظر ہفتم

(خدیجہ بنت خویلد کے مکان میں جبکہ خدیجہ نفیسہ منیہ اور میسرہ کے ساتھ تھی)

میسرہ (خدیجہ سے) آقا بیگم! آپ کی اس تجارت نے ہمیشہ سے زیادہ دوگنا نفع ہوا ہے۔

نفیسہ۔ وہ تو امین ہے۔ کیا سب اسے امین نہیں کہتے۔

میسرہ۔ بلکہ وہ نبی ہے۔

خدیجہ۔ نبی کیا ہوا؟

میسرہ۔ ہاں۔ سنئے، محمدؐ نے مال بیچا تو ایک آدمی سے بحث آ پڑی، آدمی نے کہا لات اور عزیٰ کی قسم کھاؤ۔ تو مان لونگا۔ محمدؐ نے جواب دیا میں نے ان بتوں کی کبھی قسم نہیں کھائی ہے اور جب میں ان بتوں کو دیکھتا ہوں تو منہ پھیر لیتا ہوں۔ اس پر آدمی نے کہا تم پھر تمہیں سچے ہو۔ یہ کہکر آدمی نے میرے کان میں کہا، واللہ یہ نبی ہے، ہمارے احبار اپنی کتابوں میں اس کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

خدیجہ (اپنے آپ سے) ہاں ہاں نبی بے شک میرا دل بھی یہی کہتا ہے۔

نفیسہ (خدیجہ سے) یہ تمہیں کیا ہو گیا؟

خدیجہ (متفکر ہو کر) نفیسہ! نفیسہ!! کہو، کہو،

خدیجہ۔ محمدؐ کے پاس جاؤ اور میرا پیام دو!

نفیسہ (حیرت سے) تمہارا؟ ارے! تم تو حسب نسب میں اعلیٰ قریشی ہو اور سب سے زیادہ مال دولت رکھتی ہو تمہاری قوم کا ہر آدمی آرزومند ہو رہا ہے کہ اگر بس چلے تو تم سے شادی کرتے۔ قریش کے کتنے بڑے بڑے آدمیوں نے تمہیں پیام دیئے۔ مال و ثروت کے انبار بھی پیش کئے۔ مگر تم نے کسی کو بھی منظور نہ کیا

خدیجہ۔ بس تم محمدؐ کے پاس جاؤ اور بسر اوقات کرو۔

منظر ہشتم

(محمدؐ کے ہاں)

نفیسہ (محمدؐ سے) اے محمدؐ تم کو شادی سے کون چیز روک رہی ہے؟

محمدؐ۔ میرے پاس روپیہ نہیں کہ شادی کروں۔

نفیسہ۔ اگر روپے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور حسن، دولت، شرافت، عزت والی مل سکے تو تم قبول کر لوگے

محمدؐ۔ وہ کون ہو سکتی ہے۔؟

نفیسہ۔ وہ خدیجہ ہے۔

محمدؐ۔ (حیرت زدہ ہو کر) خدیجہ؛ خویلد کی دختر

نفیسہ۔ ہاں۔

محمدؐ (مسرت سے) مگر یہ کیسے ممکن ہے۔

نفیسہ (مسکرا کر) یہ میرا ذمہ ہے۔

محمدؐ۔ (خوشی سے بغیر کسی پس و پیش کے اسے منظور کرتا ہوں۔

پنجاب پولیس کی بدسلوکی

لکھنؤ ۳۱ مئی۔ شری ماڈنکش نرائن تیواری جب ہوم منسٹروں کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے شملہ جا رہے تھے تو ان کے ساتھ جو بدسلوکی ہوئی اس پر ذمہ دار حلقوں میں بہت ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تیواری جی کو پنجاب کی خفیہ پولیس نے بہت پریشان کیا۔ طرح طرح کے سوالات کئے گئے اور کالکا اسٹیشن سے ان کے ڈبہ میں داخل ہو کر برابر جرح کرتے چلے گئے۔ سولن اور تارا دیوی میں بھی ایسا ہی ہوا۔ ظاہر ہے کہ کسی کے سر پر گاندھی ٹوپی ہونا پنجاب پولیس کو اب تک ایسے ہی گراں گزرتا ہے جیسے سانڈ کو سرخ کپڑا۔ سر سکندر کے تمام دعووں کے باوجود صوبہ میں پولیس کا ہی راج ہے اسے بہت شرم کی بات خیال کیا جاتا ہے کہ یو۔ پی کی صوبجاتی حکومت کے ایک پارلیمنٹری سکریٹری اور کانگریس پارٹی کے چیف وہپ کے ساتھ پنجاب کی پولیس ایسا نازیبا سلوک کرے۔ معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خاں نے اس بارے میں تفتیش کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن اگر خود ان کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا تو وہ کیا محسوس کرتے۔ اگر وہ یو پی میں آئیں اور پولیس والے انہیں گھیر لیں اور جرح کے سوالات کریں تو کیسی رہے۔ بہت سے ذمہ دار اشخاص معاملہ کو اس پہلو سے سوچ رہے ہیں۔

جرمنی اور ڈنمارک کے درمیان معاہدہ

برلن یکم جون۔ جرمنی اور ڈنمارک کے درمیان ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے متعلق معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اس معاہدہ پر جرمنی کی جانب سے ہر وان ربن ٹروپ اور ڈنمارک کی جانب سے موسیو زاہل نے دستخط کئے ہیں۔ سمجھوتہ کی شرطیں ابھی تک شایع نہیں ہوئی ہیں لیکن سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ معاہدہ یورپ میں امن قائم کرنے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔

مولانا قطب الدین عبد الوالی

مسٹر لوینس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج صبح اس سنسنی خیز مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جس میں لکھنؤ کے مشہور فرنگی محلی عالم مولانا قطب الدین صاحب عبد الوالی دفعہ ۳۰۲/۱۱۷ تعزیرات ہند کے ماتحت ماخوذ تھے فاضل جج نے مولانا صاحب کو مجرم گردانتے ہوئے عدالت برخاست ہونے تک قید اور پانچسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور یہ بھی حکم دیا کہ اگر وہ جرمانہ ادا نہ کریں تو وہ ۳ ماہ قید کاٹیں۔ یہ فیصلہ بارہ فلسکیپ صفحات پر مشتمل ہے۔ عدالت کے برخاست ہونے پر مولانا صاحب رہا کر دیئے گئے اور آپ نے جرمانہ داخل کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مولانا صاحب کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف سشن میں اپیل کیا جائیگا۔

سبھاش بابو صدارت کرینگے

لاہور ۲۹ مئی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سبھاش بابو نے آل انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس کی جو منعقد ہونے والی ہے صدارت فرمانی منظور کر لی ہے۔

سبھاش بابو کی آسانی کے لئے ۱۴ اور ۱۵ جون کانفرنس منعقد کرنے کے لئے مقرر کر دی گئی ہیں۔ امید ہے کہ کانفرنس میں شرکت کے لئے ہر صوبے کے نمائندے تشریف لائیں گے۔ کانفرنس کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ صدر کانفرنس کا جلوس بھی نکالا جائے گا۔

اسلام نہیں بلکہ لیڈری خطرہ میں

کانگرہ ۳۰ مئی۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو صدر پنجاب پراونشل کانگریس کمیٹی نے یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے کہا کہ مسلم لیگ اور ہندو سبھا تقسیم کرو اور حکومت کرو کی پالیسی کا ورثہ ہیں مسلم لیگ والے "اسلام خطرہ میں" کا نعرہ لگاتے ہیں لیکن اسلام تو ایک سائنٹفک اور سچا مذہب ہے۔ کہ اسے کوئی خطرہ ہو ہی نہیں سکتا البتہ کچھ فرقہ پرستوں کی لیڈری خطرہ میں ہے میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ فرقہ پرستوں کے چکر میں نہ آئیں اور کثیر تعداد میں کانگریس میں شریک ہوں اگر وہ ایسا کرینگے تو وہ استقلال پر قابض ہو سکتے ہیں۔ جھوٹے نعرے لگانے اور باہر رہنے سے بات نہ بنے گی۔ ڈاکٹر کچلو کا ایک شاندار جلوس نکالا گیا جو جلسہ گاہ میں ختم ہوا۔

فلسطین میں دہشت انگیزی

یروشلم ۳۰ مئی۔ فلسطین کی اعتدال پسند عرب پارٹی کے سرکردہ لیڈر خلیل شاہرینا کو آج ان کے مکان واقع بیت اللحم پر گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ پارٹی عربوں کے اس گروہ سے تعلق رکھتی ہے جو مفتی اعظم کی پارٹی کے مخالف ہے اور جس نے حکومت برطانیہ کے وائٹ پیپر کو بنانے گفت و شنید کے طور پر منظور کر لیا ہے کل اس پارٹی کی میٹنگ ہوئی تھی جس میں برطانوی تجویزوں کو بنیاد بحث کے طور پر منظور کیا گیا۔ دو عرب زخمی ہو گئے۔ جبکہ ایک بس یہودی محلہ پر فائر کئے گئے۔ اس کے ساتھ ہی

برطانیہ میں فوجی تیاری

لندن ۳۱ مئی۔ انسپکٹر جنرل جنگلات کی دو آسامیاں جو جنگ عظیم سے پہلے موجود تھیں بحال کر دی گئی ہیں۔ جنرل سر ایڈمنڈ آئرن سائڈ جو جبرالٹر کے کمانڈر انچیف اور گورنر کے عہدہ سے ریٹائر ہو رہے ہیں بیرونی جنگلات کے انسپکٹر جنرل اور جنرل سر والٹر مفاجی جنگلات کے انسپکٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔

دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ انسپکٹر جنرل کی آسامیوں کو اس لئے بحال کیا گیا ہے کہ فوج کی تیاری کی رفتار اور تیز ہو سکے۔ فوج کی طاقت بڑھتی جا رہی ہے۔

سینٹرل اسمبلی میں توسیع

شملہ ۳۱ مئی۔ یہاں بڑے زور کی افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ موجودہ سینٹرل اسمبلی کی میعاد میں جو کہ اکتوبر میں ختم ہونے والی ہے کم سے کم ۶ ماہ کا اضافہ کیا جائے گا۔ تاکہ ۱۹۴۰-۴۱ء کے متعلق بجٹ اسمبلی کے اجلاس میں پاس ہو سکے۔ آئندہ سال اسمبلی کا موسم خزاں کا اجلاس بلانے کا ارادہ نہیں ہے کیونکہ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جنوری ۱۹۴۰ء میں فیڈریشن کا افتتاح ہو جائے۔ گو ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیاں فیڈریشن کے خلاف ہیں لیکن شملہ کے افسران اسکیم کو عملی جامہ پہنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسمبلی کی میعاد میں دو مرتبہ توسیع ہو چکی ہے۔

نازیوں کو شکست

بوڈاپسٹ ۳۱ مئی۔ ہنگری کی پارلیمنٹ کے عام انتخابات کے نتیجہ کے طور پر نازی پارٹی کی قوت مخالف پارٹی میں سب سے زیادہ ہو گئی ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد بڑھ کر ۵ سے ۴۵ ہو گئی ہے۔ سرکاری پارٹی کے ۱۹۹ امیدوار کامیاب ہوئے۔ یعنی ۳۰ نشستوں کا اضافہ ہوا۔ نازی پارٹی نے ۱۲۰۰ امیدوار کھڑے کئے تھے مگر ان میں سے کل ۱۲۵ امیدوار کامیاب ہو سکے۔

مزید جاپانی فوج کی آمد

اموئی یکم جون۔ جاپان کی مزید بحری فوج یہاں پہنچ گئی۔ اور بازار کا گشت لگایا جس کے بعد جاپانی بیڑہ کے کمانڈر نے جاپانی فوج کا معائنہ کیا۔

کانگریس کمیٹی کے انتخاب میں بدعنوانیاں

الہ آباد ۲۹ مئی۔ بذریعہ تار شریمان دیوی پرشاد نے پچھلے الہ آباد کانگریس انتخابات کے سلسلہ میں اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ آپ نے انتخاب کے سلسلے کی ہر خرابی بالترتیب بیان کی ہے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ کانگریس میں بہت بدعنوانیاں پھیل گئی ہیں اور بڑھتی جا رہی ہیں۔ آپ نے مزید بیان کیا ہے کہ رجسٹر تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ انتخاب کے کاغذوں میں جعلی دستخط کئے جاتے ہیں۔ غلط آدمیوں کا نام پیش کیا جاتا ہے اور انتخاب کے وقت بھی لوگ جھوٹ بولنے سے نہیں ہچکچاتے کانگریس پارٹی بھی پارٹی بازی سے خالی نہیں ہے۔ ان سب چیزوں کی وجہ سوائے اس کے کہ فرض کی ادائیگی میں کوتاہی ہے اور کوئی نظر نہیں آتی۔ اگر فوراً ہی ان پر قابو پانے کی کوشش نہ کی جائیگی۔ تو آیندہ ان پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔ شریمان دیوی پرشاد بہت جلد جواہر لال نہرو سے اس سلسلہ میں گفتگو کریں گے۔

بنگال اور آسام میں زلزلہ

کلکتہ ۲۹ مئی۔ شیلانگ سے زلزلہ کی خبر آنے کے بعد یہ اطلاع موصول ہوئی کہ ۲۷ مئی کو صبح ۱۰ بجے جورہاٹ (آسام) میں بھی زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا جو کہ تقریباً ۴ سکنڈ تک جاری رہا اور اس کے ساتھ ہی گھبراہٹ کی آواز بھی پیدا ہوئی۔ نقصان کی کوئی اطلاع ابھی تک موصول نہیں ہوئی ہے۔

سلچر اور بارپیٹا میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ یہ دونوں مقام بھی آسام میں واقع ہیں کہا جاتا ہے کہ سلچر میں تقریباً ایک منٹ تک جھٹکا جاری رہا۔ بنگال میں جمال پور میں زلزلہ آیا جو کہ ضلع میمن سنگھ میں واقع ہے لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

ہر ماہ میں ایک ہزار ہوائی جہاز

لندن ۲۸ مئی۔ معاصر "سنڈے ٹائمز" لکھتا ہے کہ ہوائی جہاز تیار کرنے کے متعلق محکمہ پرواز نے جو اسکیم بنائی تھی وہ اس قدر کامیاب ثابت ہوئی ہے کہ ہوائی جہاز تیار کرنے کی رفتار جو اسکیم کے مطابق سال کے آخر تک پہنچنا چاہیئے تھی وہ رفتار اب ہو گئی ہے۔ یعنی اس وقت ایک ہزار ماہانہ کی رفتار سے ہوائی جہاز تیار ہونے لگے ہیں۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ لڑائی کے وقت سے ہوائی جہازوں کی تیاری کی رفتار ۳۵۰۰۰ اور ۴۰۰۰۰ سالانہ پہنچ گئی تھی کیونکہ محکمہ پرواز کا خیال ہے کہ موجودہ رفتار کو بڑی سہولت سے تین اور چار گنا کیا جا سکتا ہے۔ ایک اور حوصلہ افزا بات یہ ہے کہ اسوقت جدید ترین قسم کے ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ اس وقت برطانیہ میں بہت سے ایسے ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں جن کی رفتار جرمنی ہوائی جہاز سے ۲۰ میل فی گھنٹہ زیادہ ہے

ہوم منسٹروں کی کانفرنس میں اہم فیصلہ

شملہ ۲۹ مئی۔ شملہ میں کئی دن سے مختلف صوبوں کے ہوم منسٹروں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی اس میں فرقہ پرست اخبارات پر کنٹرول رکھنے کا ایک اہم فیصلہ ہوا ہے۔ اس قسم کے اخبارات پر کڑی نگاہ رکھنے اور کنٹرول کے لئے صوبجاتی حکومتوں کی متحدہ کارروائی کی تجویز سے کامل اتفاق کیا گیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آج ایک سرکاری کمیونک میں اس مطلب کا ایک روئیداد شائع ہوگا۔

کانفرنس میں اس بات سے اتفاق کیا گیا۔ کہ طبقہ وارانہ نفرت پھیلانا مثلاً بنگالی بہاری اور گجراتی مرہٹی سوال کھڑا کرنا بھی امن عامہ میں خلل پڑنے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ ابھی تک یہ شبہ ہی ہے کہ آیا اس قسم کی سرگرمیاں طبقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے قانون کے حدود میں آتی بھی ہیں یا نہیں بہرحال کانفرنس میں مجموعی طور پر اس امر کا اتفاق ہے کہ پوزیشن کو واضح اور صاف کر دیا جائے۔ کانفرنس کئی روز جاری رہنے کے بعد آج ختم ہو گئی۔

اسلامی ممالک میں معاہدہ

شملہ ۲ مئی۔ یہاں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان چار ملکوں (یعنی ترکی، ایران، عراق اور افغانستان) کے نمائندوں کی کونسل نے جن کے درمیان آپس میں اس مطلب کا سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے۔ ۲۸ اور ۲۹ اپریل کو طہران میں اپنا سیشن کیا۔ ایران کے وزیر خارجہ نے اس کی صدارت فرمائی۔

کونسل نے مشترکہ مفاد کے کئی معاملات پر غور کیا اور ان سب کے بارے میں آپس میں اتفاق رائے پایا۔

کونسل کی آیندہ میٹنگ کابل میں ہوگی تاریخ بعد کو مقرر کی جائے گی۔

ہوائی طاقت کو بڑھانے کی ضرورت

شملہ ۲۷ مئی۔ سانڈہرسٹ کمیٹی کے ممبر سر محمد یعقوب سے جب نمائندہ پریس نے انٹرویو کیا تو انہوں نے کہا ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ ہماری ہوائی طاقت دنیا میں سب سے زیادہ کمزور ہے اور جنگ ہونے پر شہری آبادی کو تنہا ہوائی حملوں سے نقصان پہنچے گا۔ اتنا اور کسی ذریعہ سے نہیں پہنچے گا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستان کی ہوائی طاقت کو مضبوط بنایا جائے اور اس رقم کا کافی حصہ اسپر صرف کیا جائے۔ جو کہ چند برطانی رجمنٹوں کے انتظام کو حکومت برطانیہ کے سپرد کر دینے سے بچے۔ آپ نے مزید فرمایا ہمارے پاس کوئی بحری بیڑا نہیں ہے۔ نام نہاد رائل انڈین نیوی تو کیا ہے محض اس کی ایک نقل ہے۔ اس نے بحری طاقت کو بھی مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ بالخصوص اس امر کے پیش نظر کہ جاپان کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ نہیں رہ سکتے۔ اور ہمیں اپنی مشرقی سرحد کے ڈیفنس کا بھی انتظام کرنا ہے۔ آخر میں آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ چونکہ جنگ ہونے کی صورت میں ہندوستان کو برطانی بحری فوج پر ہی بھروسہ کرنا ہوگا۔ اسواسطے برطانیہ کے لئے یہ ممکن نہ ہوگا کہ وہ اپنے جہاز ہندوستان کو دے سکے۔ پس ڈیفنس کے معاملہ میں ہندوستان کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہیئے۔

ریاست اوندھ میں نئی اصلاحات

گرلوسکرواڈی ۲۷ مئی۔ ریاست اوندھ کے راجہ صاحب نے اپنی ریاست کے نئے آئین کے ماتحت شہزادہ اپا صاحب پنت کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ سابق دیوان راؤ صاحب ایس بی درشنے جن کی ملازمت کے تیس سال پورے ہو چکے ہیں۔ ریٹائر ہو رہے ہیں۔ وہ ریاست کے پہلے ہر دلعزیز وزیر اعظم ہوں گے وہ اپنے وزیروں کو منتخب کرنے کے بعد ان کے نام کی فہرست راجہ صاحب کے روبرو ان کی منظوری کے لئے پیش کر دیں گے۔

فلسطین میں ۴ اشخاص ہلاک

یروشلم یکم جون۔ مئی میں فلسطین کے اندر ۴ اشخاص ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان میں تین ...

صوبہ بنگال اور بہار کی خبریں

سیاسی قیدیوں کے ساتھ حکومت بہار کا سلوک!

محکمہ اطلاعات عامہ حکومت بہار

حکومت بہار کی نظر میں سیاسی قیدیوں کی اپنی تعریف کیلئے وزارت اس سوال پر غور کر رہی ہے اور عنقریب اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کن بیان شایع کیا جائے گا۔ لیکن حکومت نے سیاسی قیدیوں کی عافیت اور رہایش کے لئے جو عارضی انتظامات کئے ہیں وہ حکام کو جو واضح ہدایتیں اس سلسلہ میں بھیجی ہیں۔ انکی روشنی میں عوام آج بھی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حکومت کی نظر میں سیاسی قیدیوں کا پوزیشن کیا ہے کسانوں کے مشہور لیڈر راہل جی جو اپنے رفقا کے ساتھ امواری ضلع سارن کی شورش کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔ حکومت نے جیل میں انکے اور ان کے رفقا کے ساتھ حسب ذیل مراعات کی ہدایت کی ہے۔ راہل جی کو کلاس اے میں رکھا گیا۔ اور ان کے دوسرے رفقا کو کلاس بی میں اور اس کے ساتھ انھیں باہر سے اپنی پسند کی غذا اور اپنی پسند کا لباس منگوانے کی بھی اجازت دی گئی۔ اول دوم درجہ کے قیدی ہونے کی حیثیت سے جو مراعات قانوناً انکے لئے لازم تھیں ان کے علاوہ انکے ساتھ حسب ذیل رعایتوں کی ہدایت کی گئی۔

(۱) ایک دری اور ایک کمبل کھانے کا دیا جائے۔

(۲) ہر کھانے کے ساتھ دو چھٹانک ترکاری کا مزید اضافہ کیا جائے۔

(۳) ہر ہفتہ انھیں ایک ایک ملاقات اور ایک خط لکھنے کی اجازت دی جائے ان کے خطوط فوراً انکے پاس پہونچا دیئے جائیں۔

(۴) گورنمنٹ کے صرف سے انھیں مندرجہ ذیل اخبارات روزانہ پڑھنے کے لئے دیئے جائیں۔ (۱) انڈین نیشنل ہیرلڈ (۲) بسومتر (۳) ہند روزانہ کلکتہ۔ مذکورہ بالا مراعات کلاس اے اور کلاس بی کے قیدیوں کے لئے ہیں۔ لیکن کلاس سی کے قیدیوں کے ساتھ بھی حکومت نے جس قسم کے سلوک کی ہدایت کی ہے اسکی تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت نے عملی طور پر انکے طرز رہایش کو بھی درجہ اول و دوم کے قیدیوں کے طرز رہایش سے قریب تر کر دیا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

(۱) صبح و شام ۴ چھٹانک ترکاری۔

(۲) دودھ ۴ چھٹانک روزانہ

(۳) گھی آدھ چھٹانک روزانہ

(۴) پڑھنے کے لئے ایک ہندی یا اُردو کا اخبار

(۵) بستر کے لئے ایک دری اور ایک چادر

(۶) دس بجے رات تک مطالعہ کے لئے ہر قیدی کو ایک روشنی۔

(۷) ناشتے میں کھچڑی یا تلا ہوا چوڑا اور دو چھٹانک گڑ۔

(۸) ہر ہفتہ حجامت وغیرہ کی اجازت۔

(۹) کپڑا وغیرہ دھونے کے لئے ہر ہفتہ صابن اور غسل کے لئے سرد پانی وغیرہ کا اہتمام

(۱۰) غذا لیکر اپنا کھانا آپ پکانے کی اجازت

(۱۱) انکے استعمال کے پاخانوں کی خاص طور پر صفائی کا اہتمام۔

(۱۲) ہر ہفتہ ملاقات اور خط و کتابت کی اجازت

اس کے علاوہ ہر درجہ کے قیدی کو اپنے صرف سے کتابیں اور قلم و دوات وغیرہ منگوانے کی عام اجازت ہے۔

صوبہ بنگال کی لڑکیوں اور مستورات کی تعلیم

صوبہ بنگال میں تعلیم نسواں کی نویں پنج سالہ رپورٹ ۳۷-۱۹۳۲ء میں لکھا ہے:۔

"ہندوؤں اور مسلمانوں میں لڑکیوں کی تعلیم کی ضرورت کو بوجوہ احسن محسوس کیا جا رہا ہے دیہاتی لڑکیوں کی تعلیم شہری لڑکیوں کی بہ نسبت کم ہے۔ مسلمان لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم میں معتد بہ ترقی حوصلہ افزا ہے۔

زیر بحث مدت میں زنانہ کالج (آرٹس اور عرفی) کی تعداد میں اور ۴ کا اضافہ ہوا۔ ہائی اسکولوں میں ۲۵ کا اور مڈل اسکولوں میں ۱۴ کا۔ علاوہ ازیں ۵ "خاص اسکول" بھی ہیں لڑکیوں کی تعداد ان درسگاہوں میں بہت بڑھ گئی۔ لیکن پرائمری اسکولوں میں بچیوں کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہوا۔

ترقی تعلیم نسواں میں سنگ راہ

۱۔ عوام کی قدامت پسندی، تعلیم نسواں سے نفرت

۲۔ اسکولوں وغیرہ میں مسلم بچیوں کی مذہبی تعلیم کا فقدان

۳۔ پردہ کا رواج۔ جو بتدریج اٹھتا جا رہا ہے۔

۴۔ کمسنی کی شادی۔

صوبہ بنگال میں جونیر مدرسے کھولے گئے جہاں بچوں کے لئے اسلامی تعلیم کا انتظام کیا گیا۔ شاردا ایکٹ کا ایک اثر یہ ہوا کہ سکولوں میں زیادہ لڑکیاں نظر آنے لگیں۔

عملہ مشاورت نسواں

لیکن عمر یافتہ مستورات کی تعلیم بہت غیر معقول طریقہ پر چل رہی ہے۔ ان سکول لڑکوں کے سکول کے عکس ہی ہیں بلکہ ناقص بھی ہیں حکومت بنگال نے ایک عملہ مشاورت تعلیم نسواں مرتب کیا تاکہ موجودہ حالت سدھر سکے اور عمر یافتہ مستورات کو صحیح تعلیمی مشورہ بہم پہنچ سکے۔ اس سلسلہ میں دی بنگال ویمنز ایجوکیشن لیگ کی مساعی قابل تحسین ہیں۔ تعلیم نسواں کی ترویج اور ترقی کے لئے لیگ نے مینا بازار اور نمایش قایم کرکے کافی دلچسپی پیدا کر دی۔

پرائمری تعلیم

مس بینکاک، انسپکٹرس آف سکولز ڈھاکہ، نے اپنی رپورٹ میں ابتدائی اسکولوں کا قیام اعلیٰ تعلیم کے لئے لابد قرار دیا ہے۔ بنیاد ہی عمارت کی جان ہے۔ ۱۷۳۹۶ پرائمری اسکول میں سے ۳۷-۱۹۳۶ء میں صرف ۱۹۷۹ پرائمری سکول ہیں۔

لڑکیوں کے اسکولوں کا نصاب بھی وہی ہے جو لڑکوں کے اسکولوں کا۔ محض سلائی اور امور خانہ داری کا اضافہ ہے۔ لیکن ان اسکولوں کی تعداد استاد کا ۲ تہائی حصہ قومی ہے۔ چنانچہ یہ دو مضامین بھی شاید ہی توجہ سے پڑھے جاتے ہیں بالخصوص دیہاتوں میں۔

ان پرائمری اسکولوں کی تعداد کا زیادہ حصہ عوام کے انتظام میں ہے۔ صرف ۲۴ کی حکومت نگراں ہے اور ۳۰۵ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے زیر اثر ہیں۔ ۱۳۳۰۱ اسکولوں کو رعایت زر دی جا رہی ہے۔ مشن کے ماتحت جو اسکول ہیں وہ اچھے انتظام سے چل رہے ہیں۔ یہاں اشیائے اسباق سے جدید اصول تعلیم سے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔

دیہاتی لڑکیوں کی تعلیم میں ترقی اور ترویج ملی بہت ہی کم امید ہے جب تک وہاں کے سکولوں کو خاص طور پر کاوش سے سدھارا نہ جائے ٹرینڈ استانیوں کی قلت ایک اور مصیبت ہے۔

تعلیم ثانوی

وقت مذکورہ میں ۱۹ تعلیم ثانوی کے مدارس تھے۔ ۳۲-۱۹۳۱ء میں ۳۶۔ ان میں سے ۶ کا انتظام حکومت سے متعلق ہے۔

باوجودیکہ یونیورسٹی نے لڑکے اور لڑکیوں کی مشترکہ اور یکجائی تعلیم کو نامنظور کیا ہے۔ پھر بھی لڑکیاں لڑکوں کے سکولوں میں بھرتی چلی جا رہی ہیں۔ ۳۲-۱۹۳۱ء میں ایسی لڑکیوں کی تعداد ۱۵۲۴ تھی ۱۹۳۶ء میں ۳۰۰۳ ہوگئی والدین یکجا تعلیم کو پسند کرتے ہیں بنگال کے اسکولوں میں لڑکیوں کے لئے انتظامات صحت و ضروریات کا انتظام شاذ ہے۔ ان حالات میں ہائی اسکولوں میں یکجا تعلیم کو نظر استحسان دیکھنا مہلک ہے۔

ہائی اسکولوں میں لڑکیاں کا مقصد اعلیٰ محض انٹرنس کا امتحان پاس کرنا رہا ہے۔ ۲۱-۱۹۲۰ء میں ۱۰۲ لڑکیوں نے ٹریک کیا۔ ۳۱-۱۹۳۰ء میں ۴ ۳۹ نے اور ۱۹۳۱ء ۹۰۴۹ ۔ انے

لڑکیوں کا مستقبل

عام طور پر لڑکیوں کا مطمح نظر شادی ہے اور بس چونکہ اب حالات بدلتے جا رہے ہیں اور لڑکیوں کے لئے شادی کی امید دھندلی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بالخصوص متوسط طبقہ ہندوؤں میں اسلئے آگے چلکر لڑکیاں نرسس گیری، طبی خدمات وغیرہ انجام دینا۔ اپنا مستقبل بنالیں گے۔ اور یہ استانی بننے سے زیادہ منفعت بخش ہے اسلئے لڑکیوں کے لئے سائنس پڑھنا ضرور ہو جاتا ہے لیکن اکثر اسکولوں میں اس کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ لہٰذا اس کمی کو جلد از جلد پورا کیا جائے۔ ان اسکولوں میں ہائجین کے علاوہ باغبانی۔ امور خانہ داری۔ سوزن کاری کے مضامین کا اضافہ اشد ضروری ہے۔

کالج کی تعلیم

لڑکیوں کو کالج کی تعلیم دلانے کے لئے والدین بہت قربانیاں کر رہے ہیں۔ ہندوؤں میں اب تو لڑکی کا ڈگری یافتہ ہونا شادی کی شرایطوں میں سے ہوتا جا رہا ہے ۳۷-۱۹۳۶ء میں ۳۸۲ لڑکیوں نے ایف اے ۲۵۸ نے بی۔ اے ۱۴ نے ایم اے کیا۔

رفاقت اللہ خاں۔ ناظم شعبہ اردو

باجلاس جناب مرزا کاظم علی خانصاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت تحصیلدار صاحب کانپور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۲۱۳

چونکہ مقدمہ نالش اندرپال سنگھ بنام مسماۃ بھکھا بیوہ بدھیاں قوم اہیر ساکن سرائے میتا فرعہ بنکی گنگا گنج پرگنہ کانپور بمکان رام لال اہیر کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۸ ۴ ۹ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۴	۰	-
خرچہ نالش	۴	۵	.
سوبانہ نزرانہ خرچہ	—	۲	-
خرچہ اجرائے ڈگری	۹	۱۱	۹
میزان	۲۸	۴	۹

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے آپ مسماۃ بھکھا مذکورہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ زر مذکور یعنی مبلغ ۲۸ ۴ ۹ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں۔ اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کر دو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	حقوق	نمبر کھیت	کا رقبہ	کھیت کا لگان
کانپور	بسنتیاں	دولم	سنگھ	۱	۱۵	ما۔ لعہ ۳/ ۱۲/

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

مولانا عبید اللہ سندھی کی تقریر

مرادآباد ۲۸ مئی۔ آگرہ پراونشل جمعیۃ العلماء کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مولانا عبید اللہ سندھی نے ہندوستان کی آزادی کے لئے ہندو مسلم اتحاد کی اہمیت کی وضاحت کی۔ آپ نے مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونے کا مشورہ دیا۔

مولانا حفظ الرحمٰن نے مسلم لیگ اور اسکی پالیسی کی مذمت کی اور فرمایا کہ ہندوستان میں جمعیۃ العلماء مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت ہے۔ آپ نے مسلمانوں سے غیر مشروط طور پر کانگریس میں شریک ہونے کی اپیل کی۔

جاورہ میں والیان ریاست کانفرنس

بمبئی ۲۸ مئی۔ جاورہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ہز ہائینس نواب صاحب جاورہ کی دعوت پر ۳۰ مئی کو مالوہ اور بھوپال ایجنسی کے والیان ریاست کی ایک کانفرنس ہوگی۔ اس کانفرنس میں ریاستوں کے نظم و نسق کو مضبوط کرنے کے لئے تعاون کی تدبیروں پر غور کیا جائے گا۔ امید ہے کہ دیواس (دوسیرا) نرسنگڑھ، علی راجپور، سیلانہ اور پلکی پور کے حکمراں ۲۹ مئی کو جاورہ پہونچ جائیں گے۔

البانیہ کی فوج اٹلی کی فوج میں شامل ہوگئی

کرانا ۲۹ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کیبنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ البانیہ کی مسلح فوجوں کو اٹلی کی فوج میں شامل کر لیا جائے اب تک دونوں فوجیں الگ الگ تھیں۔

کابل میں یاقوت کی کان

پشاور ۹ مئی۔ سلطنت کابل میں جگدلک نامی مقام پر جو پشاور کابل روڈ پر واقع ہے یاقوت کی کان کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ شاہ نادر خاں مرحوم کے عہد میں اس مقام پر ایک یاقوت کی کان کا پتہ لگا تھا کچھ عرصہ تک کھدائی کا کام بھی جاری رہا لیکن چونکہ آمدنی اور خرچ برابر تھے اسلئے یہ کام چھوڑ دیا گیا اور وہ کان یاقوت لاپتہ ہوگئی اب پھر اس کے پتہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

بحکم اجلاس جناب پنڈت سورج نرائن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم اکبرپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۶۱

بعدالت مال تحصیل اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش بابو رام کمار بالغ و تیج کمار نابالغ بولایت بابو رام کمار پسران متبنی لشن نرائن بہار گوڑ زمیندار ڈگریدار موضع ہیرامن سینولی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور بنام تم شیو پرشاد ولد بندی کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۳/۱۱ جو اب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ		آنہ		پائی
اصل	۱۳	-	۲	-	۶
خرچہ نالش	۲	-	۰	-	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	-	۲	-	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۶	-	۱۲	-	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۱	-	۹	-	۳
میزان	۲۳	-	۱۱	-	۰

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔
لہٰذا بذریعہ اس تحریر کے تم شیو پرشاد ولد بندی قوم اہیر ساکن کیسری تیواڑہ مزرعہ موضع ہیرامن شیولی پرگنہ اکبرپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۲۳/۱۱ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۹ جون سنہ ۱۹۳۹ء مقرر ہے۔

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	لگان
اکبرپور	ہیرامن شیولی	۲۶۹۲/۱	۱۳/۹	۵/-
		۲۶۹۷/۲	۱۳/۱۰	۵/-
		۲	۱۹	

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ روپے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ روپے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

نمبر ۲۳	کانپور شنبہ ۱۰ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۹

ادبیات

شیعہ سنی افتراق

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب ابزمی بلند شہری

برہمن کہتے ہیں شیخو مناب پگڑی اُچھلتی ہے
سُنا ہے لکھنؤ میں آجکل تلوار چلتی ہے

ہے اُنتالیس ۳۹ کا یہ سال کیا کیا ہونیوالا ہے
نہ جانے اور دُنیا کس طرف کروٹ بدلتی ہے

بلائے فتنہ ساماں ہے مسلط ایک عالم پر
ہر دل پر چھائی ہے ایسی کہ ہٹتی ہے نہ ٹلتی ہے

اُدھر ہیں جنگ کے ساماں یہاں شورش وہاں فتنے
ہیں ایسے مشتعل ہر دل میں جیسے آگ جلتی ہے

بھنور میں پھنس گئے ہیں ہم اُنہیں روئیں کہ قسمت کو
کہ جنکے ہاتھ کی حرکت سے اپنی ناؤ چلتی ہے

تنِ انسان جھونکا جاتا ہے مطلب کے چولھے میں
کسی کا گوشت بُھنتا ہے کسی کی دال گلتی ہے

تمسخر جنکا شیوہ ہے نہیں وہ بیٹھتے خالی
بغیر اس شغل کے اُنکی طبیعت کب بہلتی ہے

تعصب پیدا کر دیتا ہے جوش فتنہ گر دلمیں
کہاں روکے سے رُکتی ہے جو یہ ہانڈی اُبلتی ہے

خلافت ہی نہیں باقی تو پھر کیوں یہ خصومت ہے
حمیت کی یہ رگ کس کی حمایت میں اُچھلتی ہے

خدا کو چھوڑ کر حلقہ بگوشِ غیر ہو جانا
ہماری شمع محفل آج غیرت سے پگھلتی ہے

سمجھ ہی میں نہیں آتا کہ منظورِ نظر کیا ہے
نہیں آگاہ ملت آج کس سانچے میں ڈھلتی ہے

خدا نا کردہ پچھتانا پڑے گا ایک دن ہم کو
ہماری حالت قومی کف افسوس ملتی ہے

نہیں پامالیٔ اسلام اب اغیار سے بزمی
ہماری عظمتِ دیں خود ہماری ضد کچلتی ہے

دنیائے اسلام

افغان پارلیمنٹ میں شاہ افغانستان کی تقریر

یورپ کی موجودہ حالت پر تبصرہ

مجلس شورائے ملی (افغان پارلیمان) کے تیسرے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت تاجدار دولت آزاد افغانستان المتوکل علی اللہ کنگ ظاہر شاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہٗ نے ایک ولولہ آفریں تقریر ارشاد فرمائی جس کے دوران میں اعلیٰ حضرت ممدوح نے ان مساعی حسنہ پر اطمینان ومسرت کا اظہار فرمایا جو باشندگان سلطنت افغانستان اور حکومت کی طرف سے فلاح وبہبود ملک کی ترقی کے لئے مشترکہ اور متحدہ طور پر عمل میں آرہی ہیں۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ملک میں قیام امن وسکون کی وجہ سے حکومت افغانستان کو قومی تعمیری سرگرمیوں میں بیش از بیش حصہ لینے کا موقع مل گیا ہے۔ حکومت کے پروگرام میں مسئلہ تعلیم کو مقدم ترین اہمیت حاصل ہے۔ گذشتہ چند برسوں کے دوران میں حکومت افغانستان نے ملک میں تعلیم ومعارف کو ترقی دینے کی پوری پوری سعی کی ہے۔ متعدد جدید اسکول قائم کئے گئے ہیں۔ کئی ایک اسکول ملک کے بعید ترین گوشوں میں جاری کئے گئے ہیں۔ تعلیم کے بعد حکومت نے فوجی تعلیم پر زور دیا ہے اس لئے تعلیم کی تنظیم جدید کی خاص کوشش کی ہے اور اس بارہ میں اس کے آیندہ ارادے بہت بلند ہیں۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ معیار تعلیم بلند سے بلند تر کر دیا جائے۔ اور افغان بچوں کی تعلیم کو جدید ترین اسلحہ سے لیس کیا جائے تاکہ تعلیم سے بہترین فوائد حاصل ہو سکیں۔ ملک کے قدرتی ذرائع کو کام میں لاکر ملکی آمدنی کو بڑھانے کی فکر سے حکومت غافل نہیں۔ چنانچہ متعدد اعلیٰ اسکیمیں مرتب کی گئی ہیں جن پر آج کل حکومت پوری توجہ اور انہماک سے غور وخوض کر رہا ہے جب ان اسکیموں کو لباس عمل پہنایا جائے گا تو ملک کو ان سے بے حد فائدہ پہنچے گا۔

یورپ کی موجودہ سیاسی بین الاقوامی صورت حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت کنگ ظاہر شاہ نے ارشاد فرمایا کہ یورپ کا موجودہ سیاسی بحران دنیا کے تمام محبان امن کے لئے شدید اضطراب وبے چینی کا باعث ہو رہا ہے یہ امر بیحد مسرت کا موجب ہے کہ دولت خداداد افغانستان کے تعلقات اپنے ہمسایہ ممالک اور دنیا کی دوسری طاقتوں کے ساتھ بدستور سابق مخلصانہ اور دوستانہ ہیں۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے فرمایا:۔ ہمارا ارادہ مخلصانہ اور دوستانہ تعلقات کے قیام کی پالیسی کو جاری رکھنے کا ارادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ اس حکمت عملی پر کاربند ہونے سے افغانستان کی خوشحالی میں معتدبہ اضافہ ہوگا۔

کنگ ظاہر شاہ نے ایران میں منعقد شدہ اس کانفرنس کے نتائج پر اظہار اطمینان کیا جسمیں میثاق سعدآباد کے دستخط کنندہ ممالک شامل ہوئے تھے اور جسمیں افغانستان کا وزیر خارجہ بھی شرکت کر رہا تھا

اعلیٰ حضرت ممدوح نے اپنی تقریر میں مسئلہ فلسطین وشام سے اپنی اور ملت افاغنہ کی عمیق دلچسپی کا اظہار فرمایا اور امید ظاہر کی کہ جلد تر دوستانہ تصفیہ ہو جائے گا۔ خاتمہ تقریر پر اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے افغان ارکان پارلیمان سے فرمایا کہ وہ اپنے قومی مسائل کے تصفیہ کی سرگرم سعی عمل میں لائیں۔ یہ تصفیہ ایسے طریق پر کیا جائے کہ دولت خداداد افغانستان کی خوشحالی اور فلاح وبہبود میں روزافزوں ترقی ہو۔

ترکی اور فرانس میں معاہدہ کا اعلان

لندن ۳۰ رمئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اعلےٰ حضرت غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ نے انقرہ میں ایک ہنگامہ خیز تقریر ارشاد فرمائی جس کے دوران میں آپ نے اعلان فرمایا کہ فرانس اور ترکی کے مابین امداد کا معاہدہ اصولاً طے پا گیا ہے۔ سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔ ترکی نے جو معاہدہ برطانیہ سے کیا ہے وہ کسی پر حملہ کی نیت سے نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسکا مقصد باہم انسانوں میں میل جول کو ترقی دینا ہے۔ ترکی دنیا کا امن قائم کرنے میں پوری مدد کریگا تاکہ بڑی قومیں مل کر چھوٹی قوموں کو ہڑپ نہ کر جائیں۔ جب تک ملکوں کا آپس میں بگاڑ رہا ہے۔ اس کا انسداد نہایت ضروری۔ یہ حالت دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ روس کے ساتھ تعلقات کا تذکرہ کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت نے فرمایا۔ سوویٹ روس کے ساتھ ترکی کے تعلقات پہلے سے بھی زیادہ مخلصانہ ہیں۔

عربی ممالک کے درمیان تجارتی معاہدہ

وزیر خارجہ عراق نے ایک اسکیم مرتب کی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ عربی ممالک کے درمیان اقتصادی روابط قائم کئے جائیں اور اس مقصد کو وجود میں لانے کے لئے ان کی ایک کانفرنس منعقد کیجائے۔ اس سلسلہ میں وزارت خارجہ نے اپنے عربی ممالک کے سفراء کو ہدایت کی تھی کہ وہ ان ممالک کی حکومتوں سے ملکر اس اسکیم کے متعلق ان کی رائے معلوم کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ سفیر عراق نے اس ہدایت کے بموجب مصر کے ذمہ داران حکومت سے گفت وشنید کی تھی اور انھوں نے اس اسکیم کی پوری طرح ہمت افزائی فرمائی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ فلسطین کی میونسپلٹیوں، یافا، حیفا اور شام وغیرہ اسلامی ملکوں سے وزارت خارجیہ عراق کے پاس بہت سے مراسلے آئے ہیں جن میں اس اسکیم پر اظہار پسندیدگی کیا گیا ہے اور اسے جلد از جلد جامہ عمل پہنانے پر زور دیا گیا ہے۔

اسلامی حکومتوں کی اہم کانفرنس

طہران ۳۰ رمئی۔ ۲۸ و ۲۹ ر اپریل کو طہران میں اسلامی حکومتوں عراق، افغانستان ترکی، اور ایران کے نمائندوں کی ایک اہم کانفرنس جناب آقائے مظفر اعلم وزیر خارجیہ ایران کی صدارت میں منعقد ہوئی جسمیں مختلف اہم مسائل پر غور وخوض کیا گیا۔ کانفرنس کے خاتمہ پر ایک کمیونک شایع ہوا ہے جسمیں بتایا گیا ہے کہ میثاق سعدآباد میں شریک حکومتوں کے نمائندے بین الاقوامی اور اپنے مخصوص مسائل پر تبادلۂ خیالات کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان مسائل کے درمیان کامل اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ ان حکومتوں کی آیندہ کانفرنس کابل میں منعقد ہوگی۔ تاریخ کا تعین بعد میں باہمی مشورے سے ہوگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہے عزم مستقل میں ہے
زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۰ر جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۳

جمہوریت روس کی موجودہ پوزیشن

آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے دول یورپ روس کی طاقت کو نفرت و حقارت سے دیکھتی تھیں تمام دنیا کی نظریں انگلستان، فرانس، جاپان، اور امریکہ پر پڑتی تھیں اور تقریباً ان تمام حکومتوں کا یہ نقطہ نظر تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو وقت آنے پر اس کا تختہ الٹ دیا جائے اور اس کو آہنی اور مضبوط گرفت میں لیا جائے۔

خود اندرون مملکت میں حکومت روس کی یہ حالت تھی کہ رعایا بیرونی امداد اور کمک پر شورشوں اور بغاوتوں پر تیار کبھی اس علاقہ نے شورش اور بدنظمی پیدا کردی اور کبھی کسی دوسرے علاقہ نے۔

روس کے پاس ان شورشوں کے ختم کرنے کا بظاہر کوئی معقول ذریعہ نہ تھا کیونکہ اس کے پاس نہ کافی فوج تھی نہ روپیہ تھا اور نہ کسی قسم کی صنعتی و حرفتی وسائل تھے۔

مایوسیوں کا ایک طوفان تھا جو روس کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھا۔

جنگ یورپ میں شکست کھا جانے کی وجہ سے اسکے ملک میں بغاوت پیدا ہوگئی تھی اور رعایا میں ایک دوسرے کا دشمن ہو رہا تھا۔

اس کسمپرسی میں روس اپنی زندگی کے آخری دن گذار رہا تھا اور اسکے مخالفین اس تاک میں لگے ہوئے تھے کہ موقع آئے کہ وہ اس مال غنیمت پر قبضہ کریں۔

مخالفوں کا تو کہنا ہی کیا خود اسکے دوست اور ہمدرد بھی اس جاں بلب مریض کی زندگی سے مایوس ہوکر یہ سمجھ چکے تھے کہ اب اس قالب بے جاں میں روح پھونکنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

لیکن ان تمام کمزوریوں اور پالیسیوں کے بعد بھی روس نہ صرف زندہ رہا بلکہ اس نے اسقدر ترقی کی کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک معجزہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ روس کی زندگی اور موجودہ طاقت اس عظیم الشان انسان کی زبردست جرأت اور قوت ارادی کا کرشمہ ہے کہ جس نے اس قالب بے جاں میں نئی زندگی پیدا کردی۔

اسکو اپنے اس تعمیری پروگرام میں جن جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہوگا۔

اسکا اندازہ کرنا ہر شخص کا کام نہیں کیونکہ دنیا کی تمام قوتیں اس کے ہر تعمیری پروگرام کو حقارت و نفرت کی نظروں سے دیکھتی تھیں اور اس کا مذاق اڑایا جاتا تھا لیکن ان تمام مضحکہ اڑانے والوں کو وہ نظر انداز کرتے ہوئے اپنے آہنی عزم پر قایم رہا اور ہر وہ کوشش جو دوسروں کی طرف سے اسکو متزلزل کرنے کے لئے کی گئی وہ اسکے پائے ثبات کو اور مضبوط و قوی بناتی گئی اور وہ اپنے خیالات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں دیوانگی کے ساتھ مصروف رہا جس کا نتیجہ آج دنیا کے سامنے ہے۔

دنیا دیکھ رہی ہے کہ آج سے ۲۰ سال قبل کے روس میں اور آج کے روس میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ آج سے ۲۰ سال قبل روس ضعیف العمر اور کمزور تھا مگر آج اسکے جسم میں نوجوانوں کی طاقت اور ولولے پیدا ہو گئے ہیں وہ ملک جہاں کہ صنعت و حرفت کا کال تھا، آج صنعت و حرفت کا گہوارہ بنا ہوا ہے۔

روس میں ہر طرف مسرتوں اور خوشیوں کا دور دورہ ہے ہر طرف زراعت تجارت صنعت و حرفت۔ تعلیم و تمدن کی کرشمہ سازیاں نظر آتی ہیں۔ سائنس کی ترقیاں اور اسکی برکتیں گوشہ گوشہ پر چھائی ہوئی ہیں۔ بیکاری اور بیروزگاری کا وہاں کہیں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اور ہر طرف فارغ البالی اور خوشحالی کا دور دورہ نظر آرہا ہے

روس آج ایک زبردست بری و بحری و فضائی فوج کا مالک ہے جس کا ہر سپاہی بہترین آلات حرب سے آراستہ ہے۔

خلاصہ یہ کہ جس روس کو نفرت و حقارت کی نظروں سے دنیا دیکھ رہی تھی اور جس کا تمسخر اڑایا جاتا تھا آج اسی روس پر تمام دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں اور ہر حکومت روس کو اپنا طرفدار بنانے کی فکر میں منہمک ہے۔

ہر ہٹلر جسکو کہ کمیونزم کا سب سے بڑا دشمن بتایا جاتا ہے وہ بھی آج اس کا نام نہایت ادب و احترام کے ساتھ لیتا ہے اور اس کی یہ دلی خواہش ہے کہ کسی طرح روس کو اپنے ساتھ ملالے۔ برطانیہ اور فرانس بھی روس کو اپنے ساتھ ملانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے اگر دنیا یہ سمجھ رہی ہے کہ بین الاقوامی مسائل کی کنجی اس وقت روس کے ہاتھ میں ہے اور جس کے ہاں، اور نہیں پر یورپ کا امن داماں اور فتح و شکست کا دارومدار ہے۔

اس وقت اگر سوویٹ روس فرانس و برطانیہ کا ساتھ نہ دے تو نہیں کہا جا سکتا کہ یورپ کے مغربی شمالی۔ اور جنوب مشرقی ممالک کا جنگ کی حالت میں کیا حشر ہو۔

یورپ میں نازیوں کے جارحانہ اقدام کو اگر کوئی طاقت روک سکتی ہے اور اس کا جواب دے سکتی ہے تو وہ صرف سوویٹ روس ہے۔ اور اگر سوویٹ روس خاموشی اور غیر طرفداری اختیار کرلے تو نہ معلوم کتنی حکومتیں بلا جنگ کے نازیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

اس وقت دنیا میں صرف دو ہی طاقتیں ایسی ہیں کہ جنکو خاص اہمیت حاصل ہے ایک تو ممالک متحدہ امریکہ ہے اور دوسری سوویٹ روس۔

امریکہ جغرافیائی حیثیت سے بالکل الگ تھلگ ہے اور اس کے وسائل اس قدر لامحدود ہیں کہ معلوم کرکے رشک ہوتا ہے، اب رہا روس

ص تو اس کو اگرچہ ایسی عمدہ جغرافیائی پوزیشن حاصل نہیں ہے اور وہ بھی مختلف قوتوں سے گھرا ہوا ہے مگر اس کو شکست دینے کا خیال ایک موہوم خیال سے زیادہ نہیں اگرچہ تقریباً یہ طے ہے کہ سوویٹ روس برطانیہ اور فرانس کے ساتھ جائے گا مگر جب تک انقطاعی طور پر یہ طے نہ ہو جائے اس وقت تک تمام دول یورپ اور امریکہ کی نظریں اسکی طرف لگی ہوئی ہیں۔

ملک معظم کی پیدائش کے اعزاز میں خطابات

۸ر جون کو ملک معظم کی پیدائش کا دن ہے اور اس موقع پر حکومت کی جانب سے لوگوں کو خطابات سے سرفراز کیا جاتا ہے چنانچہ حسب معمول اس موقع پر جن لوگوں کو خطابات عطا کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بیشتر حکومت ہند اور صوباتی حکومتوں کے ملازم ہیں مہاراجہ سکم کو کے سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب ملا ہے رنگونک کے گورنر سر جمیز ٹیلر اور سر جمیز ٹیکسٹیلی کو جو کہ حال میں انڈین اسٹورس ڈپارٹمنٹ کے چیف کنٹرولر تھے کے۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب دیا گیا ہے۔

جن لوگوں کو سر کا خطاب ملا ہے ان میں مندرجہ ذیل اصحاب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں:۔

مسٹر سی۔ وائی۔ چنتامنی ایڈیٹر لیڈر۔ مسٹر اے جی کلوا اور مسٹر ریسیں (وائسرائے کی ایکزیکٹو کونسل کے ممبر) مسٹر جی۔ وی بیوہ ڈائرکٹر جنرل محکمہ ڈاک وتار۔ مسٹر بی راما راؤ ایجنٹ جنرل ہند مقیم جنوبی افریقہ اور مسٹر اسپنس سکریٹری لیجسلیٹو ڈپارٹمنٹ حکومت ہند ہمارے صوبہ کے جن دیگر لوگوں کو خطابات سے سرفراز کیا گیا ہے انکی مختصر فہرست حسب ذیل ہے کہ:

نواب منشی محمد عاشق حسین خاں رئیس اور زمیندار چیرمین سنبھل میونسپل بورڈ مرادآباد ڈسٹرکٹ

خان بہادر خانصاحب سید آل علی نقوی انسپکٹر محمڈن اسکول یوپی۔ خانصاحب سید وحید علی جیلر مبل لکھنؤ۔

رائے بہادر مسٹر کیدار ناتھ گوئل سول سرجن بلندشہر یوپی۔ مسٹر درگا پرشاد روہتگی۔ ایکزیکٹو انجنیر محکمہ آبپاشی یوپی ٹیکچراج سنگھ میڈیکل افسران انچارج ہسپتال کچہری یوپی۔ رائے صاحب کوشل کشور رجسٹرار ڈپارٹمنٹ۔ امتحانات یوپی مسٹر الفت رائے اسسٹنٹ انجنیر پبلک ہیلتھ انجنیرنگ ڈپارٹمنٹ یوپی۔ مسٹر رام سرن نگم ڈپٹی کلکٹر بنارس یوپی۔ کنور گورنراین تعلقدار اناؤ ڈسٹرکٹ۔ پنڈت پریم بلبھ بلوال لینڈ رولز انیڈ چیرمین ڈسٹرکٹ رولرڈ ڈپارٹمنٹ ایسوسی ایشن نینی تال۔

خان صاحب شیخ انعام اللہ کبریائی تحصیلدار یوپی حاجی عبدالعزیز سرکل انسپکٹر پولیس لکھنؤ یوپی۔ سید محمد زکی اسسٹنٹ انسپکٹر اسکول الہ آباد یوپی۔ سید لطف احمد میڈیکل افسران چارج پولیس ہسپتال مرادآباد یوپی۔ شیخ محمد شفیع بلوچپور چوک لکھنؤ۔ منشی محمد محسن جعفری سرکل انسپکٹر پولیس ایٹہ یوپی۔ منشی محمد عسکری ڈپٹی کلکٹر مقام بدایوں یوپی۔

او۔ بی۔ ای پنڈت سورج دین باجپئی ڈپٹی سکریٹری فائننس ڈپارٹمنٹ حکومت یوپی۔

ایم۔ بی۔ ای مس اینا فرانس میری موہن پرنسپل ویمنس میڈیکل اسکول آگرہ

آئی۔ ایس۔ او۔ مسٹر باب اسٹنوگرافر گورنر یوپی۔

قیصر ہند کا تمغہ (سکنڈ کلاس) مسز گپتا ممبر لجسلیٹو کونسل۔ یوپی

بقیہ آئینہ کانپور

رگھوناتھ ٹاکیز کا افتتاح

۱۰ر جون سوا چھ بجے شام کو سابق گوپال ٹاکیز بلڈنگ واقعہ سیسہ مئو میں رگھوناتھ ٹاکیز کا افتتاح ہوگا اس موقع پر مسٹر منشی منیجر ٹاکیز مذکور نے معززین شہر اور حکام کو مدعو کیا ہے۔ ٹاکیز کا افتتاح "چھوٹے سرکار" ناحی ڈرامہ سے ہوگا۔

جمعیۃ العلمائے ہند کے قواعد

جمعیۃ العلمائے ہند کی جمعیت مرکزیہ کا جو اجلاس ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ر مئی کو صوبہ یوپی کے مشہور شہر مرادآباد میں ہوا تھا۔ اس اجلاس میں علاوہ دیگر مفید تجاویز کے متواتر تین دن تک جمعیۃ العلماء ہند کے اصول اساسی پر غور کیا گیا اور پوری بحث و مباحثہ کے بعد اس اصول میں اس قسم کی ترمیم کردی گئی ہے۔ جس سے عام مسلمانوں کو جمعیۃ العلماء ہند کے ساتھ پوری دلچسپی ہو سکتی ہے۔ ارکان جمعیۃ العلماء ہند کے طریقہ انتخاب میں ایک خاص قسم کی تبدیلی کردی گئی ہے۔ براہ راست ارکان کو منتخب کرنے کے بجائے ان کے انتخاب کا حق عام ارکان کو دیدیا گیا ہے۔ اس قسم کی ترمیمات کا منشا اور مقصد صرف یہ ہے کہ اصول اساسی میں اس قدر لچک پیدا کردی جائے جس سے عام مسلمان جمعیۃ العلماء کے رکن بن سکیں۔ جمعیۃ مرکزیہ اور جمعیۃ عاملہ میں دو تہائی علما۔ اور ایک تہائی غیر علما کی شرط قایم رکھی گئی ہے۔ تاکہ جمعیۃ العلماء ہند کی حقیقی تشکیل بحال باقی رہے۔ البتہ اضلاع اور صوبائی جمعیتوں کی شرائط میں کافی تبدیلی کردی گئی ہے۔ جدید دستور اساسی کی بنا پر ایک عاقل و بالغ مسلمان دو آنے سال چندہ دے کر جمعیۃ علماء ہند کا رکن ہو سکتا ہے۔ اور اپنے ضلع کی جمعیۃ منتظمہ کے ارکان کو منتخب کر سکتا ہے۔

قواعد و ضوابط کی یہ تبدیلی جن وجوہ کے ماتحت عمل میں آئی ہے وہ ان حضرات سے مخفی نہیں ہے جو جمعیۃ العلماء ہند کے کاموں سے دلچسپی لیتے رہتے ہیں اور ہمیشہ جنکی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جمعیۃ العلماء ہند کا اصلاحی اور تبلیغی پروگرام ہندوستان کے ہر قصبے اور ضلع میں وسعت پذیر ہو۔ جمعیۃ علماء کے تبلیغی اور اصلاحی پروگرام کی ہمہ گیری اس پر موقوف ہے کہ عام مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جمعیۃ کا رکن بنایا جائے۔ اور ہر ایک مسلمان کو جمعیۃ العلماء ہند کے ساتھ وابستہ کیا جائے

جسمانی تربیت کے کالج کا افتتاح

طوطے کی طرح رٹنا یا گھونٹنا۔ جو ہندوستان کی لعنت ہے ـــــ نہ صرف بیکار ہے بلکہ خطرناک ہے اس طریقہ پر ہمارے اسکولوں اور کالجوں سے نوجوانوں کا جو بے کنار دریا نکلتا ہے اس سے ملک کے اندر زبردست انتشار پیدا ہو رہا ہے۔ ہر سال بیشمار کلرک اور مختلف پیشوں میں نااہل لوگ بیکاری کی فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں: ان الفاظ میں سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے تقریر شروع کی جبکہ آپ نے مونٹ مولن لاہور میں جسمانی تربیت اور اسکاؤٹنگ کے پنجاب کالج کا سنگ بنیاد رکھا۔

چیف جسٹس نے مزید فرمایا کہ ہم یہاں ایک، نہایت اہم کام کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں بہت سے کالج ہیں اور بعض لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ ضرورت سے کہیں زیادہ ہیں یا یہ کہئے کہ غلط قسم کے بہت زیادہ کالج ہیں۔ اس قسم کے کالج کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے مجھے خوشی حاصل نہ ہوگی۔ لیکن اس کالج کی سنگ بنیاد میں مجھے خوشی حاصل ہو رہی ہے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں تعلیم کا یہ مقصد ہے کہ اعلی کیرکٹر کے آدمی پیدا کئے جائیں جو صحیح اور غلط کے درمیان امتیاز کر سکیں جو قابل ہوں اور اپنے علم کو اپنے بھائیوں کی بہبودی کے لئے استعمال کرنے کو تیار ہوں، نیز اپنی ترقی کر سکیں شاید سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ ایسے اشخاص پیدا کئے جائیں جو اپنے مقصد اور خواہشات پر عمل کرنے میں خطرہ لینے کو تیار ہوں۔ ایسی تربیت دینا ہے جس سے انسان اور لوگوں کی رہنمائی کرسکے

جو شخص حقیقی تعلیم حاصل کرلیتا ہے وہ کیرکٹر بنانے اور جدت طرازی کی صلاحیت پیدا کرلیتا ہے اسکو کسی کی ملازمت کا منہ نہیں تکنا پڑتا تعلیم دماغ اور جسم کے ڈسپلن پر مبنی ہونا چاہیئے ہندوستان کے اسکول کالج اور یونیورسٹیاں حقیقی تعلیم کی کمی کی وجہ سے ناکام رہی ہیں

امید ہے کہ یہ کالج آنے والی نسلوں کے لئے ایک مضبوط بنیاد کا کام دیگا۔ ہمیں یقین ہے کہ جن لوگوں کو یہاں تربیت دی جائیگی وہ ڈسپلن سیکھیں گے جدت طرازی کی عادت ڈالیں گے۔ اور کیرکٹر بنائینگے وہ اپنے بھائیوں کی سیوا کرنا سیکھیں گے۔ اور انکو معلوم ہوگا کہ مختلف مذہب ملت اور فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ سب ایک ہیں اور بھائی ہیں۔

آپ نے دیہاتوں کی ضرورت کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ دیہات ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈیاں ہیں۔ ہمارے گریجویٹوں کو ہر ایک وہ بات سکھائی جائے گی جس سے وہ دیہات کی فارغ البالی میں اضافہ کر سکیں۔

ہندو مہاسبھا کانفرنس

ہر ایک بات پر ہندو قوم کے مفاد کو پیش نظر رکھکر غور کرو اگر ایسا ہی کیا گیا تو دس سال کے اندر ہندوؤں کی شکایتیں دور ہو جائینگی۔ یہ ہیں وہ الفاظ جنہیں شری یت ونائک دامودر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے ۴ر جون کو جبل پور میں مہاکوشل صوباتی ہندو مہاسبھا کانفرنس میں صدارتی تقریر کی

آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں ہندو مہزدہ اسحان کو پامال شدہ ہندوؤں کی حالت کی بہتری کی ایک یقینی علامت بتایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوؤں پر جو ظلم ہو رہے ہیں ان کے پیش نظر ہندوؤں میں بیداری پیدا کرنا حق بجانب ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ آج بھی قبیلے والے ہندوؤں کے خلاف منافرت رکھتے اور مسلم لیگ کے پاکستانی اسکیم بنانے کے پیش نظر حملے کر رہے ہیں۔ آپ نے بیان کیا الہ آباد۔ بریلی۔ بنارس اور متعدد دیگر شہروں میں کانگریسی حکومتیں ہندوؤں کو بنیادی شہری حقوق دینے سے انکار کر رہی ہیں۔

آپ نے ہندوؤں سے یہ اپیل کی کہ وہ آپس میں متحد ہو جائیں اور متحد ہو کر یہ ثابت کردیں کہ ہندوستان ہندوؤں کے لئے ہے۔

ریاستوں میں سول نافرمانی بند کردیجائے

۴ر جون کو مہاتما گاندھی نے ریاست راجکوٹ کے متعلق ایک بیان شایع کیا ہے جس میں آپ نے اپنی "نئی روشنی" کے مطابق ہندوستانی ریاستوں کے متعلق ایک نیا طریقہ پیش کیا ہے آپ اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ عام سول نافرمانی غیر معینہ عرصہ کے لئے بند کردینی چاہیئے۔ جو ستیہ گرہی جیل میں ہیں یا جو نئے جانے والے ہیں۔ ان کے متعلق کوئی تشویش نہیں ہونی چاہیئے۔ انقلابی مقصد کی طرف رفتار کو تیز کرنے کی غرض سے اگر ضروری ہو تو فوری مطالبات کے معیار کو کم کردینا چاہیئے۔ اور اگر سول نافرمانی شروع کی جائے تو اس کے لئے یہ شرط ہے کہ عوام آزمائشی طور پر تعمیری پروگرام کو پورا کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم اسٹیٹ کانگریس کے ڈسپلن کا پاس کریں۔

سیوا سماج

ساگر موویٹون ان فلم کمپنیوں میں ہے جو کہ تصویر تیار کرتے وقت ہمیشہ پبلک کی اصلاح کی طرف توجہ رکھتی ہے چنانچہ سروس لیڈیز یعنی سیوا سماج بچر اسی اصول کے مطابق تیار کی گئی ہے۔

اس فلم کا خلاصہ یہ ہے کہ سوبھنا دیوی کا باپ مرتے وقت سوبھنا کے لئے کافی روپیہ اور جائداد چھوڑ گیا تھا اور اسکے انتظام کے لئے شہر کے تین رئیسوں کو ٹرسٹی بنا دیا تھا جسکی سکریٹری خود سوبھنا ہی تھی اسی چار آدمیوں کا نام "سیوا سماج" ہے۔

سوبھنا دیوی عوام کی خدمت کرنا چاہتی ہے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتی ہے کہ عدالت اور پولیس مظلوم کی مدد اس وقت کرتی ہے جبکہ مظلوم پر ظلم ہو چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ سیوا سماج مظلوموں کی مدد کرتی ہے۔ اسی سلسلہ میں سوبھنا دیوی کو کن کن تکالیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کو جس خوبی کے ساتھ ساگر کے اداکاروں نے ادا کیا ہے، قابل تعریف ہے۔ اس پکچر کا دوسرا ہفتہ نشاط ٹاکیز کانپور میں آج سے شروع

آئینۂ کانپور

پبلک ہال مسٹر ایم۔ اے۔ جمد میونسپل کمشنر کانپور نے آئندہ جلسہ میں پیش کرنے کے لئے مندرجہ ذیل رزولیوشن بورڈ میں بھیجا ہے کہ:

"یہ بورڈ بی پی سریواستوا مارکیٹ کو بدلکر اس کا نام بابی سریواستوا پبلک ہال رکھتا ہے اور ساتھ ہی عمارت میں جلد حسب ضرورت ترمیم و تنسیخ کئے جانے کی درخواست کرتا ہے"

یہ مارکیٹ کچھ اس ڈھنگ سے بنائی گئی ہے کہ وہ نہ آباد ہوتی ہے اور نہ غالباً آئندہ آباد ہو۔ اور یہ اتنی بڑی عمارت جس پر لاکھوں روپیہ صرف ہوئے ہیں بیکار پڑی ہوئی ہے۔

کانپور میں ایک پبلک ہال کی اشد ضرورت ہے اور یہ جگہ چونکہ شہر کا صدر مقام ہے اس لئے یہاں یہ پبلک ہال بہت مفید ثابت ہوگا بڑے جلسے پریڈ گراؤنڈ میں ہوتے ہیں مگر برسات میں بڑی دقت ہوتی ہے یہ پبلک ہال ان تمام تکالیف کو دور کردیگا۔ ہم مسٹر صمد کے مشکور ہیں کہ انھوں نے ایک پبلک کی نہایت ضروری اور مفید تجویز کو بورڈ کے سامنے پیش کیا ہے جس کے لئے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔ لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ بورڈ اس پبلک ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس مارکٹ کو پبلک ہال کی صورت میں تبدیل کردینے کو فوراً منظور کرے گا۔ اور بورڈ ہال کو اس قابل بنا دیگا کہ وہ ہر فصل میں پبلک کے لئے آرام دہ ثابت ہو سکے۔

میونسپل بورڈ ۵ جون کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی بی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں منعقد ہوا بورڈ نے کسی گذشتہ جلسہ میں ملازمان بورڈ کے اردلیوں کو برطرف کرنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن اس جلسہ میں بورڈ نے اس رزولیوشن کو منسوخ کرکے اردلیوں کو برقرار رکھنے کا رزولیوشن منظور کردیا۔ پنڈت برہمانند مصرا کثرت رائے سے بابو بخت نرائن سریواستوا کے مقابلہ میں کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کے ٹربیونل مقرر ہوگئے۔

کنگھی محال پارک کا نام بھائی کرورہی مل پارک رکھنا بورڈ نے منظور کیا ہے مگر مسلمان ممبروں نے مخالفت کی ہے۔

بورڈ نے آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی پارک فیل خانہ میں ۵ ہزار روپے کے صرفہ سے ودیارتھی جی کا نصف سائز کا مجسمہ بنوانا اور آپ کے نام پر ایک اسپتال کھولنا منظور کیا ہے۔

چند ملازمان بورڈ کی ترقیوں کا معاملہ بھی بورڈ کے سامنے تھا جنمیں سے کچھ ملتوی ہوئے کچھ آوٹ آف آرڈر ہوئے، اور کچھ ایگزیکیٹو افسر کی سفارش کے لئے ملتوی کئے گئے۔

امپروومنٹ ٹرسٹ ۳ جون کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں موتی محل کے احاطہ کے حاصل کرنے کی اسکیم منظور ہوئی۔ سیسہ مئو نالہ اسکیم کے سلسلہ میں جن مہتروں کے مکانات حاصل کئے گئے ہیں، انکے لئے کوارٹر بنانے کے واسطے میونسپل بورڈ کو ۳ء۱۵ ایکڑ زمین مفت دینا ٹرسٹ نے منظور کیا۔

گھوسی مئو کے ڈی بلاک کے پلاٹوں کی قیمت مقرر ہوئی۔ یہ پلاٹ ٹرسٹ کے دیئے ہوئے نمونہ کے مطابق مکانات بنانے کے لئے۔ فروخت کئے جائیں گے۔

فضل گنج کے نزدیک کالپی روڈ پر فیکٹری رقبہ میں سیور بنانے کے واسطے ۳۲،۶۰۶ روپے کا تخمینہ منظور رہا۔

لیبر کمشنر یوپی کی منظوری کے مطابق سیسہ مئو نالہ اسکیم میں مزدوروں کے لئے ۷۰ کوارٹر بنانے کیلئے ۴۴۴۳۲ روپیہ کا تخمینہ منظور ہوا

ایگزیکیٹو افیسر صاحب رائے بہادر ڈاکٹر ایس۔ این تواری ایگزیکیٹو افسر کانپور میونسپل بورڈ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کو بورڈ کی ملازمت سے ریٹائر ہونے والے ہیں، حال میں آپ ۴ ماہ کی رخصت بورڈ سے لینا چاہتے تھے۔ آپ کی رخصت کی درخواست پر بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو فی الحال رخصت نہ دی جاوے۔ اور ریٹائر ہونے کے وقت آپ کو اس کا معاوضہ دیدیا جائے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ بورڈ کا یہ فیصلہ نہایت موزوں ہے کیونکہ آپ کے جیسے تجربہ کار اور ایماندار افسر کی بورڈ کو ہر وقت ضرورت ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کے ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ کا مشورہ بورڈ کو کسی نہ کسی صورت میں ضرور حاصل کرتے رہنا چاہیئے۔

حکام مسٹر ایل۔ بی۔ ہنکاکس آئی سی ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۵ روز کی رخصت سے واپس آکر مسٹر خوب حیدر آئی۔ سی ایس۔ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کا چارج لے لیا ہے

مسٹر ایچ۔ سی مجیل سپرنٹنڈنٹ پولیس ۱۵ دن کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں اور آپ کی جگہ کی قائمقامی کے فرائض مسٹر کوہلی اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس ادا کریںگے۔

مسٹر بی۔ سی مصرا اسسٹنٹ مجسٹریٹ ۴ ماہ کی طویل رخصت پر تشریف لے جارہے ہیں۔ آپ کانپور سے ۱۰ جون کی رات کی ٹرین سے کشمیر کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

آپ نے اپنے فرائض جس بے لوثی ایمانداری اور محنت کے ساتھ انجام دیئے ہیں اس کے لئے آپ اہل شہر کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔

وکٹوریہ مل کی ہڑتال ختم بالآخر ۳۵ روز کے بعد وکٹوریہ مل کی ہڑتال ۵ جون کو ختم ہوگئی۔

چھاؤنی بورڈ چھاؤنی بورڈ نے کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر ضروری عہدوں کو توڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کانگریس کمیٹی کے انتخابات سٹی کانگریس کمیٹی کے عہدہ داران کے انتخابات کے لئے ۱۱ جون کو ایک جلسہ تلک ہال میں بلایا گیا ہے جسمیں سالانہ رپورٹ اور حساب پیش ہوگا۔ اور عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیگا

فوجی تعلیم کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے بورڈ کے اسکولوں میں فوجی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے جسمیں ۳۷ ماسٹروں کو اس تعلیم کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اسکولوں میں فوجی تعلیم کے کلاس کھولیں گے۔

ایک بزرگ کا انتقال صوبہ کے مشہور بزرگ مولانا شاہ نجم الدین صاحب منگھوری کا انتقال ۷ جون کی شام کو ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون: دوسرے دن ۸ جون کو آپکی تجہیز و تکفین کی گئی جسمیں کثرت سے لوگ باہر سے آکر شریک ہوئے۔

امسال کانپور کے ہائی اسکول کے کامیاب طالب علموں کی تعداد

نمبر شمار	نام اسکول	فرسٹ ڈویژن	سکنڈ	تھرڈ	کمپارٹمنٹل	میزان	تعداد شرکاء امتحان	اوسط فیصدی	
۱	گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور	۳	۲۸	۲۰	۰	۵۱	۷۰	۷۲	۶/۷
۲	حلیم مسلم انٹر کالج	۲	۱۶	۱۹	۱	۳۸	۵۵	۶۹	۱/۱۱
۳	کرائسٹ چرچ ہائی اسکول	۱	۱۸	۹	۲	۳۰	۳۳	۹۰	۱۰/۱۱
۴	اے وی میونسپل ہائی اسکول نواب گنج	۱	۱۳	۱۴	۲	۳۰	۳۹	۷۶	۱۲/۱۳
۵	اے۔ پی وِدیالیہ	۰	۱۰	۸	۰	۱۸	۱۹	۹۴	۱۴/۱۹
۶	پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول	۱	۱۱	۱۱	۱	۲۴	۵۹	۴۰	۴۰/۵۹
۷	کانپور ہائی اسکول	۱	۱۸	۱۷	۳	۳۹	۵۹	۶۶	۶/۵۹
۸	ڈی۔ اے۔ وی ہائی اسکول	۷	۴۷	۲۱	۰	۷۵	۸۰	۹۳	۳/۴
۹	ہرسہائے جگدمبا سہائے ہائی اسکول	۱	۱۰	۶	۱	۱۸	۱۹	۹۴	۱۴/۱۹
۱۰	بشمبھر ناتھ سناتن دھرم انٹر کالج	۱۰	۴۱	۲۷	۱	۷۹	۱۰۱	۷۸	۲۲/۱۰۱
۱۱	ایس۔ ایم۔ ودیالہ انٹر کالج	۲	۳۱	۱۱	۰	۴۴	۶۳	۶۹	۵۳/۶۳
۱۲	گورنرائن کھتری اسکول	۷	۲۵	۱	۰	۳۳	۳۳	۱۰۰	x
۱۳	بالکا ودیالیہ انٹر کالج	۲	۱۰	۳	۰	۱۵	۱۹	۷۸	۱۸/۱۹
۱۴	محمڈن جبلی گرلز ہائی اسکول	۰	۲	۲	۱	۵	۱۰	۵۰	x
	پرائیوٹ امیدواران								
۱	گورنمنٹ ہائی اسکول سنٹر	۰	۸	۱۴	۳۱	۵۳	۱۵۲	۳۴	۳۳/۳۸
۲	بالکا ودیالیہ سنٹر	۲	۵	۸	۲	۱۷	۵۴	۳۱	۱۳/۲۷
	میزان کل پاس شدہ طلباء	۴۰	۲۹۲	۱۹۱	۴۶	۵۶۹	۸۶۵	۶۵	۱۳۵/۱۷۳

کانپور سے
ہائی اسکول کے کامیاب مسلمان طلبا

کانپور کے ہائی اسکولوں سے مندرجہ ذیل مسلمان طالب علم کامیاب ہوئے ہیں۔

حلیم مسلم انٹر کالج

فرسٹ ڈویژن:- ایم۔ آئی خاں۔

سکنڈ ڈویژن:- اے۔ جی۔ عراقی عبدالجلیل اے۔ ایس صدیقی۔ اسلام الدین۔ ایم حسین ایم۔ ایم صدیقی۔ محمد رشید الدین۔ ایس آئی علی۔ ایس۔ ایم۔ اے۔ حسن۔ ایس۔ ایس اے ہاشمی۔ ایس۔ ایف۔ ایچ ہاشمی۔ ایس۔ اے سبحی۔ ایس۔ اے۔ عراقی۔ ڈبلو خاں۔

تھرڈ ڈویژن:- عبدالعزیز۔ اے۔ ایچ صدیقی۔ عبدالمغنی۔ اے۔ ڈی۔ خاں۔ اے حسن۔ بی۔ اے۔ صدیقی۔ حبیب احمد کے۔ ایم یو فاروقی۔ خلیل احمد۔ خلیل الزماں۔ ایم۔ اے ایچ۔ خاں۔ ایم۔ اے صدیقی۔ ایم۔ ایم۔ اے خاں۔ ایم۔ زیڈ علی۔ ایس۔ ایم۔ علی ایس۔ بی قریشی۔ ایس۔ اے۔ ایس ادیبا ایس۔ ایم۔ اے۔ کاظمی۔ ایس۔ ایم۔ ایم۔ اے کاظمی۔

پاس:- محمد یامین

گورنمنٹ ہائی اسکول

فرسٹ ڈویژن:- ایم۔ اے۔ ہاشمی

سکنڈ ڈویژن:- اے ڈبلو عباسی۔ اے۔ ایم۔ خاں۔ ایچ۔ بی۔ کاظمی۔ کمال الدین ایم۔ اے۔ رؤف۔ ایم احسن۔ ایم۔ ایچ۔ صدیقی ایم۔ آئی۔ صدیقی۔ ایم اسحاق۔ ایس۔ ایم ایس۔ ایچ۔ ہاشمی۔ زاہد حسین۔

تھرڈ ڈویژن:- اے۔ ایچ۔ رضوی۔ ایف آئی۔ صدیقی۔ حمید عالم۔ خواجہ محمد نعیم۔ کیو ایچ۔ انصاری۔ صاحبزادہ سرور عالم۔ ایس اے رحمان۔ ایس۔ ایچ۔ اے۔ اشرفی

کرائسٹ چرچ ہائی اسکول

سکنڈ ڈویژن:- ایچ۔ اے۔ صدیقی۔ ایم ڈی صدیقی۔ ایس۔ ایم۔ بی علی۔ ایس۔ ایم۔ یو گردیزی۔

تھرڈ ڈویژن:- ایس۔ ایم۔ یو۔ احمد۔ ایس آر۔ علی۔

ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی اسکول

فرسٹ ڈویژن:- کے۔ احمد

بشمبھر ناتھ سناتن دھرم انٹر کالج

سکنڈ ڈویژن:- ایس۔ ایم۔ آلِ نبی

تھرڈ ڈویژن:- اے۔ آر۔ خاں۔

گورنرائن کھتری ہائی اسکول

فرسٹ ڈویژن:- ایس۔ اے۔ بسیج

محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول

سکنڈ ڈویژن:- مقیمہ جہاں۔

تھرڈ ڈویژن:- عائشہ بانو۔ زبیدہ بیگم۔

کمپارٹمنٹل:- عصمت آرا بیگم۔

پنڈت پرتھی ناتھ ہائی اسکول

تھرڈ ڈویژن:- ایس۔ ایم۔ اے۔ صمد

کانپور ہائی اسکول

تھرڈ ڈویژن:- ایم۔ اے۔ علی۔ ایم۔ یوسف۔

اے۔ وی میونسپل ہائی اسکول نواب گنج

سکنڈ ڈویژن:- عزیز الملک۔ ایم۔ اے۔ انصاری۔ **سکنڈ ڈویژن:** ظفر الملک۔

پرائیوٹ کنڈیڈیٹ
گورنمنٹ ہائی اسکول

محمد طاہر (سکنڈ ڈویژن) ۵

کانپور کے کالجوں کے امتحان کا نتیجہ

بی۔ ایس۔ سی
ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج

فرسٹ ڈویژن:- ہولی مہر نوش جی۔ جوالا پرشاد اگر کرشنا مراری سکسینہ۔ نانک سرن۔

سکنڈ ڈویژن:- لکشمی ناتھ۔ مدھوسولا پورکار مدن موہن مصرا۔ رادھے شیام نگم۔ رادھے شیام بردھن۔ راج کرشنا مہروترا۔ رام راؤ گووند کھیر

تھرڈ ڈویژن۔ اننت نرائن شکل۔ اننت لال سریواستو۔ مہیش پرشاد سریواستوا۔

کمپارٹمنٹل:- بٹو ناتھ سریواستو۔ رگھوراج پرشاد سریواستو۔ سری کرشن شرما۔

بی۔ اے
ڈی۔ اے۔ وی۔ کالج

فرسٹ ڈویژن:- اونکار شنکر ودیارتھی۔

سکنڈ ڈویژن:- میں ۲۶ اسٹوڈنٹ کامیاب ہوئے ہیں

تھرڈ ڈویژن:- میں ۴۷ اسٹوڈنٹ کامیاب ہوئے ہیں

ٹیچر کنڈیڈیٹ (تھرڈ ڈویژن)

چھوٹے لال شرما۔ آدمانا تھ پانڈے

وومن کنڈیڈیٹ:- مس لالہ سریواستوا (سکنڈ ڈویژن) مس دروپتی گنیش (سکنڈ ڈویژن) مس سرلا رانی (تھرڈ ڈویژن)

کمپارٹمنٹل:- پالکرشن مصرا۔ اونکار سنگھ سچدانند

پرائیوٹ کنڈیڈیٹ:- جگدیش پرشاد۔ رام ادھین اگنی ہوتری۔ رام سروپ سکسینہ

ایس۔ ڈی۔ کالج

فرسٹ ڈویژن۔ دین دیال اپادھیا۔ رگھوراج پرشاد دویدی۔

سکنڈ ڈویژن۔ اودھیش چندر سکسینہ۔ بابو رام شکل۔ بھگوت دت گور۔ گوپی چند گپتا۔ جوتی پرشاد کرپا نرائن استھانہ۔ انک چندر ترویدی۔ نند کشور شرما۔ برجمو دیال شکل۔ رادھے شیام ٹنڈن۔ شیو چرن شرما۔ سری رام جلوتری۔ تربھون کمار چترویدی

تھرڈ ڈویژن۔ نواب علی قریشی۔ سید احمد فاروقی اور علاوہ ان کے ۱۷ اور اسٹوڈنٹ کامیاب ہوئے ہیں

کرائسٹ چرچ کالج کانپور

سکنڈ ڈویژن:- ایونی کمار گھوسال۔ آفتاب احمد خاں۔ مس امیتا گنگولی۔ بشیر احمد قریشی۔ باسل دی ویان پول۔ گوپال ناتھ ٹنڈن۔ جگناتھ سنگھ خواجہ عبدالاحد۔ مس لیلا سریواستوا۔ مس مرجوری۔ دیرا صادق۔ پریاگ نرائن ٹنڈن۔ مس رومولا امریتا چیٹر جی۔

تھرڈ ڈویژن۔ اظہر علی فاروقی۔ ہری ہرسرن نگم۔ کالی بدورائے۔ محمد عمر۔ پرتاب نرائن مصرا۔ راجندر بہادر سنگھ۔ شیورتن لال گپتا راجیشوری پرشاد نگم۔ لبشوناتھ ڈکشت۔ سری نرائن نگم

کمپارٹمنٹل:- چندر دسے سرکار۔ متھرا پرشاد سریواستوا۔

۵ **تھرڈ ڈویژن:-** جی۔ ڈی۔ انصاری۔ ایم۔ اے۔ قریشی۔ ان۔ اے۔ صدیقی۔ کیو۔ اے حسن۔ ایس اے۔ آر۔ نقوی۔

پاس:- اے۔ ال۔ رضوی۔ ایم۔ زیڈ۔ صدیقی۔ ایس۔ ایم حسین۔

۶ ماہ قید سخت کی سزا مسٹر اے۔ ایرسن مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک شخص کو ۶ ماہ قید سخت کی سزا ایک جوڑی چپل چرانے کے جرم میں دی ہے۔ ملزم نے چوری مذکور فرقہ وارانہ فساد کے دنوں میں کی تھی۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ملزم نے دہانگی بود و باش کا ناجائز فائدہ اٹھایا اور پروس کے فرائض ادا نہیں کئے

پولیسمین کی برخاستگی مسمی اشتنکر پولیسمین اناؤ کو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے

سید گل

یورپ کی حسین وجمیل اور نازک اندام مہ جبینوں کی نزاکت کا یہ عالم ہے کہ دنیا میں ایک مہ جبین نے ایک ایسی موٹر کو اپنے اوپر سے اتار دیا۔ جسمیں بٹے کٹے۔ ایک دو نہیں پانچ مرد دیئے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور کمال یہ ہے کہ اس مشقت شاقہ کے باوجود اس مہ جبین کو خراش تک نہ آئی۔

زمانہ کا تغیر ملاحظہ ہو کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ یہ نازک اندام خواتین جب مخملی فرش پر چلتی تھیں تو فرماتی تھیں "فرش مخمل پہ مرے پاؤں چھلے جاتے ہیں" یا آج یہ عالم ہے کہ معمولی سی موٹر تو کیا دو درجن سے بھری ہوئی لاری کو بھی اپنے اوپر سے اتار دینا بچوں کا ایک کھیل سمجھتی ہیں۔

اسی قسم کی آیرلینڈ کی ایک نازک اندام خاتون کا ایک واقعہ چند ماہ ہوئے اخبارات میں چھپا تھا۔ اس مہ پارہ نے آئرلینڈ کے مردوں کو چیلنج دیدیا کہ جس کی ہمت ہو مجھ سے کشتی لڑے۔

آئرلینڈ کے پہلوان اس چیلنج سے بڑے گھبرائے کیونکہ اگر چیلنج قبول کرتے ہیں تو عورت سے لڑنا کوئی بہادری نہیں، اور اگر خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں تو یہ انتہائی نامردی اور بزدلی ہے غرضکہ کئی روز تک پہلوانوں میں کھچڑی پکتی رہی، آخر یہ طے ہوا کہ ایک نوجوان پٹھے کو اس مہ پارہ کے مقابلہ پر اکھاڑے میں اتارا جائے۔

کشتی ہوئی مہ پارہ اور نوجوان میں تقریباً پون گھنٹہ تک دھکا پیل رہی اور آخر نتیجہ وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ نوجوان صاحب پاروں خانے چت تھے۔ دیکھا آپ نے کہ اس زمانہ کی نازک اندام خواتین کس طرح رستم اور سہراب کی نانی بنی ہوئی ہیں۔

یورپ اور آئرلینڈ کو چھوڑیئے خود ہندوستان میں ایسی مرد مار عورتوں کی کمی نہیں ہے، چنانچہ جہانسی کا واقعہ ہے کہ جہانسی میں ایک خاتون پر قتل کا مقدمہ چل رہا ہے۔ خاتون کا کہنا یہ ہے کہ اس نے مسٹنڈے مردوں کو اس لئے جان سے مار دیا کہ وہ اس کی عصمت برباد کرنا چاہتا تھا۔

پولیس انسپکٹر صاحب جو استغاثہ کی جانب سے پیروی کر رہے تھے انکو مساۃ کی بہادری پر شک ہوا۔ چنانچہ انسپکٹر صاحب کی جو شامت آئی تو وہ بھری عدالت میں اعتراض کر بیٹھے۔

انسپکٹر صاحب کا اعتراض سنتے ہی یہ مہ پارہ آپے سے باہر ہو گئی۔ اور اس نے فوراً برسر عدالت انسپکٹر صاحب کو کشتی لڑنے کا چیلنج دیتے ہوئے کہا: "آؤ میدان میں آ کر میری طاقت کا اندازہ کر لو۔ کشتی لڑنے کے بعد تمہیں خود ہی حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ میں کسقدر ماہر پہلوان ہوں"۔ بیچارے انسپکٹر صاحب اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

نازنینوں اور حسینوں کے ان دلچسپ واقعات سے اندازہ لگایئے کہ اس زمانہ کی نازنین کس طرح آفت جان بن گئی ہیں۔

عورتوں کے اس جسمانی تغیر کو دیکھتے ہوئے اب شاعروں کو اپنی شاعری میں تبدیلی کرنی پڑیگی کیونکہ اب حسن کی مورتیاں نزاکت کو چھوڑ کر سینڈو کی مرید ہوتی جا رہی ہیں۔ اور سینڈو کی یہ مریدنیاں، اب مژگاں ابرو اور تبسم سے عاشقوں کے دلوں کو زخمی نہیں کیا کریں گی بلکہ بازو کی طاقت سے عاشق کا کچومر نکال کر رکھ دیا کرینگی۔

صداقت میں اپنا اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے!

ادب لطیف

مانجھی

قاضی نذیر الاسلام کا ایک شاہکار

خطرناک پہاڑ، گھاٹی، سمندر اور ریگستان سے آج کی کالی اور گہری رات کو پار کرنا ہے۔ مسافرو خبردار،

ناؤ ڈگمگا رہی ہے، پانی بھول رہا ہے اور مانجھی بھٹک رہے ہیں۔

اور پال ٹوٹ چکی ہے، ایسے میں پتوار چلانے والے کی ہمت کا امتحان ہے۔

نوجوانو! آنے والا زمانہ پکار رہا ہے کہ آگے بڑھو ان طوفانی موجوں میں ناؤ کو کنارے لگانا ہے۔

اس سنسان کالی رات میں ماں کے سچے بیٹو! ہوشیار ہو جاؤ۔

برسوں سے جمع ہو جانے والے دکھ درد نے بغاوت کا جھنڈا لہرا دیا ہے۔

سینوں میں لاج اور غیرت مچل رہی ہے۔ اسے ساتھی بنانا اور اس کا حق دلوانا ہے۔

بیکس تیرنا نہیں جانتے اور ڈوب رہے ہیں میرے مانجھی! آج تیری قسم کا امتحان ہے جو تو نے آزادی کے لئے کھائی ہے۔

ہندو مسلم سوال آج کون اٹھا رہا ہے! مانجھی! کہہ دے کہ آج میرے بھائیوں کی ناؤ منجدھار میں ڈگمگا رہی ہے اور اب ڈوبے اور اب ڈوبے!

سامنے پہاڑ کی روک ہے، بجلی چمک رہی ہے اور مسافر بزدل ہیں۔

جو پیچھے ہیں انکے دل شک اور شبہ سے جہنم بنے ہوئے ہیں۔

اے مانجھی! کیا تو بھی راستہ بھول جائے گا کیا ہمیں بیچ منجدھار میں ڈوبنے دیگا؟

موجوں کی اس اتھل پتھل میں ہمت سے آگے بڑھو! تیرے سر پر ذمہ داری ہے۔

مانجھی! آگے سامنے پلاسی کا میدان نظر آ رہا ہے جہاں بنگالیوں کے خون سے کلایو کی تلوار لال ہوئی تھی، آہ! یہی گنگا ہے، جہاں ہندوستان کا سورج ڈوب رہا ہے۔ پھر اسی خونی ندی میں ہنا کر لال لال ہو کر ابھرے گا۔

پھانسی کے تختوں پر جو لوگ زندگی کے راگ سنا گئے وہ آج آ کر پردے میں کھڑے ہیں۔ کیا تم قربانی پیش کرو گے؟ آج تمہارا امتحان ہے تم اپنی زندگی چاہتے ہو یا قوم کی؟ ناؤ ڈگمگا رہی ہے۔ پانی بھول رہا ہے۔ اے مانجھی خبردار۔

اسپیکروں کی کانفرنس

شملہ ۲ جون۔ ہندوستان کی مجالس آئین ساز کے اسپیکروں اور پریزیڈنٹوں کی دوسری کانفرنس کے ۱۷، اور ۱۸، ۱۹ جولائی کو ہونے کی توقع کی جاتی ہے مرکزی اسمبلی کے پریزیڈنٹ سر عبدالرحیم کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ پہلی کانفرنس ۱۹۳۸ء میں دہلی میں ہوئی تھی۔

مسٹر گبسن کا تقرر

اجکوٹ ۵ جون۔ آنریبل مسٹر گبسن قائم مقام ریزیڈنٹ مغربی ہند کی ریاستوں کے ریزیڈنٹ مقرر ہو گئے ہیں۔

بنگلور ۷ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ ۱۴ جون کو میسور کانگریس کا ایک ڈیپوٹیشن مہاتما گاندھی سے سیگاؤں میں ملے گا۔

عالم نسواں

صبیحہ خانم

ترکی کی مشہور طیارہ ران خاتون

آج سے دس سال قبل انقرہ کے گلی کوچوں میں وہ آوارہ پھرا کرتی تھی۔ انقرہ والوں نے اکثر اسے میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑوں میں افسردہ وملول بارونق بازاروں اور گنجان آبادیوں میں دیکھا۔ پتلی دبلی بھوری آنکھوں والی صبیحہ خانم ترک ہوا باز خاتون۔ اتاترک کی منہ بولتی لڑکی کون جانتا تھا اور کسے معلوم تھا کہ آج جو لڑکی انقرہ کے گلی کوچوں میں ایک قرص نان جویں کے لئے ترس رہی ہے۔ کل شہرت کے آسمان پر آفتاب بن کر چمکے گی۔ اور دنیا کے خال خال طیارہ ران اس کا مقابلہ کر سکیں گے۔

اس کا باپ جنگ استقلال وطن میں یونانیوں کے مقابل داد شجاعت دیتا ہوا جام شہادت نوش کر چکا تھا۔ داغ یتیمی اور باپ کی مفارقت کا صدمہ اس کے لئے کچھ کم نہ تھا کہ دست اجل نے اس کی والدہ کو بھی اس سے چھین لیا۔ رشتہ داروں نے اس گیارہ بارہ سال کی معصوم لڑکی کو گھر سے نکال دیا۔ یتیمی، ماں باپ کی موت اور رشتہ داروں کی بے رحمی نے صبیحہ خانم کو غم سے بالکل نڈھال کر دیا۔

صبیحہ خانم غازی مصطفےٰ کمال اتاترک کا جلوس دیکھنے کے لئے تماشائیوں کی صف میں کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد بگل کی آواز نے عوام کو چونکا دیا۔ فوجی سپاہیوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں نے فضا میں گونج پیدا کر دی۔ اور فوجی دستے ایک ایک کر کے گزرنے لگے۔

صبیحہ تماشائیوں کی صفوں کو چیرتی ہوئی آگے بڑھی اور فوجی دستوں کے درمیان جا کھڑی ہوئی۔ سپاہیوں نے اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس کشمکش میں وہ زمین پر گر پڑی، قریب تھا کہ وہ فوجی گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے آ کر کچل جائے کہ ایک گرجدار آواز نے سب فوجیوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا گھوڑوں کے رکتے ہی ایک بھورے رنگ کی نیلی آنکھوں والے بارعب افسر نے صبیحہ کو اٹھا لیا اس کے بعد فوجی افسر نے جو دراصل غازی مصطفےٰ کمال اتاترک تھا۔ اسے حصول تعلیم کے لئے ایک اسکول میں داخل کرا دیا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد اس نے انقرہ یونیورسٹی سے ریاضیات قانون اور جنرل نالج کے امتحانات پاس کئے۔ غازی مصطفےٰ کمال اتاترک نے اس کی ذہانت سے خوش ہو کر اسے حربی کالج میں طیارہ رانی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے داخل کرا دیا۔ اس کالج میں اس نے متواتر دو سال کی جدوجہد کے بعد فن پرواز میں کافی دسترس حاصل کر لی۔ اور ترکی فوجوں کی مصنوعی جنگ میں فن طیارہ رانی کے شاندار کرتب دکھائے، جس پر غازی اتاترک مرحوم نے اسے لفٹننٹ کے عہدہ پر مامور کر دیا۔ اس وقت وہ دنیا کے فوجی ہوا بازوں میں بہت کم ہوا بازوں کو اپنا مدمقابل سمجھتی ہے۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ بہت تھوڑے فوجی ہوا باز ہی اس کا مقابلہ کر سکیں گے۔

ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگریس

بمبئی ۳ جون۔ شری یت آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۲ جون اور بعد کی تاریخوں میں بمبئی میں ہوگا اور ۲۴ جون سے بمبئی میں ہی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس شروع ہوگا۔ اور بعد کی تاریخوں میں جاری رہیگا

بچوں کی دنیا

جاماگاٹا

جاماگاٹا جاپان کا رہنے والا تھا جب اس کی عمر دس برس کی تھی تو وہ ایک اسکول میں پڑھتا تھا، جاپان میں لوگ کاغذ کا چھاتا لگاتے ہیں۔ جاماگاٹا بھی ایک دن ہاتھ میں کاغذ کا چھاتا اور ایک ہاتھ میں کچھ کتابیں لئے ہوئے کہیں جا رہا تھا۔

سڑک پر شور وغل تو تھا ہی لیکن ایکا ایکی اور زیادہ ہو گیا۔ ایک سوار ایک تیز رفتار گھوڑے پر بے تحاشا دوڑا چلا آ رہا تھا۔ لگام ٹوٹ گئی تھی اور دائیں بائیں لٹک رہی تھی اور سوار کے بار بار کوشش کرنے پر ہاتھ نہ آتی تھی۔ اس لئے وہ چیخ چیخ کر لوگوں کو خبردار کر رہا تھا کہ لوگ راستہ سے ہٹ جائیں۔

اب وہ سوار قریب آ پہنچا، سڑک پر صرف ایک دس برس کا بچہ تھا۔ جاماگاٹا۔ سوار چیخ کر کہنے لگا۔ "بچے" "ہٹو بھاگو"۔

لیکن جاماگاٹا وہاں سے نہ ہٹا اور اپنی کتابیں سڑک کے کنارے رکھ کر اور چھاتا ہاتھ میں لیکر کھڑا ہو گیا۔

سوار کو تعجب ہوا کہ یہ کون دیوانہ لڑکا ہے جو اپنی جان دینے پر آمادہ ہے۔ وہ سوار ایک فوجی افسر تھا، اسے گھوڑے کی سواری میں کمال حاصل تھا، اس نے سیکڑوں گھوڑے سیدھے کئے تھے، لیکن اس وقت اسی کے گھوڑے سے ایک لڑکے کی جان جا رہی تھی۔ سوار نے ایک بار اور پکار کر کہا، "جلدی بھاگو" ورنہ مر جاؤ گے"۔ لیکن جاماگاٹا پھر بھی نہ ٹلا۔ اور مسکرانے لگا۔ اب سوار بالکل قریب آ پہنچا۔ جاماگاٹا اگر چاہتا تو اب بھی راستہ سے ہٹ جاتا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ وہ چھاتا سنبھال کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے میدان جنگ میں کوئی سپاہی بندوق سنبھال کر کھڑا ہوتا ہے۔ گھوڑا اب جاماگاٹا سے ایک گز کے فاصلہ پر تھا کہ جاماگاٹا نے اپنے کاغذ کے چھاتے کو یک بیک کھول دیا، وہ گھوڑا جو بجلی کی طرح دوڑا چلا آ رہا تھا فوراً کھڑا ہو گیا۔ فوجی ایک جست لگا کر زمین پر اتر پڑا اور لگام تھام لی۔

وہ فوجی جاماگاٹا سے کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن جاماگاٹا نے کہا کہ ابھی آپ کچھ دیر سستا لیجئے اور گھوڑے کو بھی سستانے دیجئے۔ پھر جو کچھ کہنا ہو گا کہیئے گا"۔

تھوڑی دیر کے بعد جب گھوڑا اور فوجی افسر سستا چکا تو اس نے جاماگاٹا کو سینہ سے لگا کر کہا۔

"تم جوان ہو کر بڑے آدمی ہو گے۔ تم پر جاپان ناز کریگا"۔ اس فوجی افسر کا کہنا صحیح ثابت ہوا۔ وہی لڑکا جنگ روس اور جاپان میں جو ۱۹۰۵ء میں ہوئی، پوری جاپانی فوج کا سپہ سالار تھا۔

اس کی جوانمردی اور عقلمندی سے روس کی عظیم الشان سلطنت کو شکست فاش ہوئی۔

جنگ روس اور جاپان کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ جاماگاٹا اپنے تین چار ہزار سپاہیوں کے ساتھ روسیوں کی دس ہزار کی فوج کے درمیان گھر گیا لیکن اس نے اس خوبی سے اپنے سپاہیوں کو نکال کر روسیوں کو ایک دلدل کے بیچوں بیچ گھیر لیا کہ ان میں کا ایک سپاہی بھی وہاں سے نکل نہ سکا اور سب کو جاپانیوں نے چن چن کر بندوق کا نشانہ بنا دیا۔

(پیام تعلیم)

کونسل جنرل افغانستان

شملہ ۲ جون کونسل جنرل افغانستان کابل کے لئے روانہ ہو چکے ہیں آپ مرکزی کابل کا دورہ کر کے پندرہ دن کے بعد تشریف لائیں گے۔

پردۂ فلم

مختلف فلم کمپنیوں کے نئے تماشے جو دیکھنے کے قابل ہیں اور جلد کا بہو ر آنے والے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

دیکھا جائے گا (دہرہ پکچرز)

اداکار:۔ مس خورشید۔ مرزا مشرف۔ مس دھوریکا ماسٹر شیراز۔

پتی بھگتی (جنرل فلمز لمیٹیڈ)

اداکار:۔ سوبھنا سمرتھ۔ آر و اسلی۔ امینہ۔ کے۔ این سنگھ۔ لال یعقوب۔

دو دوست (روبی پکچرز)

اداکار:۔ سلوچنا۔ ڈی بلیموریا۔ گیکی بادا۔ جال مرچنٹ، جمنا دیوی۔ راجکماری

تیری مرضی (شردا پکچرز)

اداکار:۔ سبیتا دیوی۔ موتی۔ مظہر خاں، خورشید کے۔ این۔ سنگھ۔

کون کسی کا (ہندوستان سنے ٹون)

اداکار:۔ سوبھنا سمرتھ۔ نذیر۔ سنگھ۔ پدما دیوی۔

ستارہ (ڈائرکٹر) عبدامیر

اداکار:۔ رتن بائی۔ خورشید۔ سنگھ۔ دالملٹ گیر مرزا مشرف۔

مل مزدور (اجنتا سنے ٹون)

اداکار:۔ بیو۔ جیراج۔ اوڈانی۔ تارا بائی۔

جنگل کنگ (واڈیا موویٹون)

اداکار:۔ جان کاوس۔ مس پرمیلا۔ آغا ظریف۔ احمد دلاور

زمبو کا بیٹا (بھونانی پروڈکشن)

اداکار:۔ ببلاکماری۔ نام پلی۔ نوین۔ گیانی

مدر انڈیا (انڈیا سنے پکچرز)

اداکار:۔ مس شریفہ۔ بوشیلا۔ پرمیلا۔ غلام محمد اننت مراٹھے۔

تمہاری جیت (فلم کارپوریشن)

اداکار:۔ چھایا دیوی۔ رمولا دیوی۔ کپور۔

فرزند وطن (پرکاش پکچرز)

اداکار:۔ جیراج۔ مہتاب۔ بشیر بانو۔ للو بھائی

رن سنگرام (موہن پکچرز)

اداکار:۔ کاننا کماری۔ چندر کانت۔ مسٹر خاں صادق

پریم ساگر (مہالکشمی اسٹوڈیو)

اداکار:۔ رام پیاری۔ کوکیلا۔ اندو بالا۔ ہرشن نیرجی

جرمنی کے ساتھ معاہدہ

برلن ۴ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حلہ نہ کرنے کے متعلق جرمنی لٹویا اور ہسٹونیا میں جو معاہدہ ہوا ہے اس پر ۷ جون کو برلن میں دستخط ہونگے۔

انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن کا صدر

کلکتہ ۴ جون۔ انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی سالانہ میٹنگ میں مسٹر کانتی گھوش ایڈیٹر امرت بازار پتریکا ایسوسی ایشن مذکور کا صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔

آل انڈیا فارورڈ بلاک ریڈیکل کانفرنس

بمبئی ۴ جون۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک ریڈیکل کی پہلی کانفرنس بمبئی میں ۱۷، ۱۸ جون کو منعقد ہوگی۔

اقوال زریں

کسی دوست یا رشتہ دار کے گھر جاؤ تو بچوں کو اپنے پیار کا ثبوت دو۔

نوکر حجام دھوبی۔ وغیرہ سے فضول باتیں مت کرو۔ ان سے دوسرے گھروں کی باتیں مت پوچھو اور اگر وہ ایسی باتیں کریں تو مت سنو۔

مہذب سوسائٹی میں ڈکار لینا۔ کھلکھلانا۔ زبان نکالنا۔ ناک میں انگلی ڈالنا۔ انگڑائی لینا۔ پاؤں پھیلانا یا ہلاتے رہنا۔ انگلی بجانا۔ دانت سے ناخن کاٹنا۔ کپڑا چبانا۔ کانا پھوسی کرنا۔ کان میں انگلی یا قلم ڈالنا وغیرہ برا سمجھا جاتا ہے۔

اگر محفل میں جمائی، کھانسی یا چھینک آئے تو منھ پر ہاتھ یا رومال رکھ لینا چاہیئے۔ ناک بہتی ہو تو رومال سے صاف کر لینا چاہیئے۔ ہچکی آئے تو مجلس سے اٹھ جانا چاہیئے اور پانی پی کر یا کسی اور طریقہ سے اس کو روکنا چاہیئے۔

سڑک پر کسی کے گلے میں باز و ڈالکر چلنا اچھا نہیں ہے۔

دوسرے کی چیز کہیں پہنچانی ہو تو جس حالت میں لے اس حالت میں پہنچا دو۔

والیان ریاست کی کانفرنس

بمبئی ۵ جون۔ ۸ جون کے بعد تاج محل ہوٹل بمبئی میں وزیروں کی اسٹینڈنگ کمیٹی والیان ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی اور درمیان ریاست اور ان کے وزیروں کے اہم مشترکہ جلسے ہونگے نریندر منڈل نے وثیقہ شرکت فیڈریشن کے متعلق اقتصادی اور قانونی ماہروں کی جو رائے حاصل کی ہے اس کی روشنی میں آخری مسودہ پر غور و خوض ہوگا۔

اکالی اخبار سے طلبی ضمانت

لاہور ۸ جون۔ حکومت پنجاب نے مقامی گورمکھی اخبار "اکالی" سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ ضمانت ڈاکٹر کچلو پریذیڈنٹ پنجاب صوباتی کانگریس کمیٹی کے اس تقریرہ کو شایع کرنے کے سلسلہ میں طلب کی گئی ہے جو کہ انھوں نے جہلم پولیٹیکل کانفرنس کے موقع پر فوج کی بھرتی کے متعلق حکومت پنجاب کی پالیسی پر کیا تھا۔

جگجیت پریس سے بھی جہاں یہ اخبار مذکور چھپتا ہے ضمانت طلب کی گئی ہے۔

بلوہ ٹانڈہ کا فیصلہ

فیض آباد ۶ جون۔ ٹانڈہ میں جو چوبیس مسلمان بلوہ کے الزام میں زیر دفعات ۳۴۱ و ۱۴۷ و ۳۲۳ و ۱۴۵ تعزیرات ہند گرفتار ہوئے تھے انھیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیض آباد کے اجلاس سے طویل سماعت کے بعد ایک سال قید سخت کی سزا ہوگئی مقدمہ کی سماعت گذشتہ دسمبر میں شروع ہوئی تھی چودہ مسلمان اس معاملہ میں ماخوذ تھے انھیں بری کر دیا گیا۔

لنکا میں آباد ہندوستانی

کولمبو۔ معلوم ہوا ہے کہ لنکا میں آباد ہندوستانیوں کے پبلک جلسہ کی ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے سے یہ درخواست کی ہے کہ سیلون اسٹیٹ کونسل کے اس فیصلہ کے سلسلہ میں جس کے تحت روزانہ اجرت پر کام کرنے والے ہندوستانی مزدوروں کو فوراً واپس بھیجنے کی تجویز کی ہے لنکا میں آباد ہندوستانی کے ایک ڈیپوٹیشن کے جلد لینے کی اجازت دی جائے۔

موج تبسم

ایک نیا لڑکا ملازم رکھا گیا گھر کی مالکہ نے اسے کام سمجھاتے ہوئے کہا، جب کوئی دروازے پر دستک دے تو چاندی کی یہ طشتری اسے پیش کرو تاکہ وہ اپنا کارڈ اس میں رکھ دے۔

ملازم نے ادب سے کہا بہت اچھا۔

دوسرے روز کسی نے دروازہ کی گھنٹی بجائی خادم دوڑا ہوا دروازے پر پہنچا۔ جب وہ واپس آیا تو گھر کی مالکہ نے اس سے پوچھا۔

"کون آیا تھا؟"

خادم نے جواب دیا جی ہاں!

مالکہ نے دریافت کیا تم نے چاندی کی طشتری پیش کی تھی، خادم نے کہا جی ہاں وہ لیکر چلا بھی گیا۔

نوجوان:۔ کیا تمہارے باپ ہماری شادی سے خوش ہیں۔

محبوبہ:۔ بالکل نہیں، ہم دونوں میں اختلاف رائے بہت کم ہوتا ہے۔

ماسٹر نے بچوں کو پڑھاتے ہوئے کہا۔

"گمنام" کے معنی ہیں جس کا نام نہ معلوم ہو۔ یا وہ اپنا نام نہ ظاہر کرنا چاہتے ہو۔

ایک طرف سے ہنسنے کی آواز آئی۔

ماسٹر:۔ یہ کون لڑکا ہے۔

ایک لڑکا۔ "گمنام"

بمبئی میں والیان ریاست یا ان کے وزیروں کی اہم میٹنگ

بمبئی ۸ جون۔ وثیقہ شرکت فیڈریشن کے انتظامی مسودہ پر اس قانونی اور مالی مشورہ کی روشنی میں غور کرنے کے لئے جو کہ نریندر منڈل نے حاصل کیا ہے بمبئی کے تاج محل ہوٹل میں ریاستی وزیروں کی اسٹینڈنگ کمیٹی، والیان ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی اور والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی مشترکہ میٹنگ ہوگی۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان کمیٹیوں کی کارروائی کے نتیجہ کے طور پر فیڈریشن کی جانب والیان ریاست کا رویہ انتظامی صورت اختیار کریگا وزیروں کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ ۸ جون کو ہوگی اور والیان ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ اس کے دوسرے روز یعنی ۹ جون کو ۱۰ جون کو والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی مشترکہ کانفرنس ہوگی۔

نریندر منڈل کے سکریٹری مسٹر مقبول محمود اپنے سکریٹری کے ہمراہ آج بمبئی تشریف لے آئے وہ ایک ہفتہ یہاں قیام کریں گے۔ نریندر منڈل کے چانسلر جام صاحب نوانگر کے ۸ جون کو یہاں پہنچنے کی توقع کی جاتی ہے۔ مہاراجہ بیکانیر اور چند والیان ریاست پہلے ہی سے یہاں موجود ہیں۔

ٹاٹا کمپنی میں مزدوروں کا تنازعہ

بمبئی ۶ جون۔ مسٹر آر۔ ڈی ٹاٹا، مسٹر دلال اور مسٹر جے آر۔ ڈی ٹاٹا (ٹاٹا سنز لمیٹڈ) نے آج صبح ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل ورکس جمشید پور کے مزدوروں کے تنازعہ کے سلسلہ میں راشٹرپتی راجندر پرشاد سے ملاقات کی تقریباً ایک گھنٹہ تک یہ ملاقات جاری رہی معلوم ہوا ہے کہ اس بات چیت میں سمجھوتہ کے لئے مزید قدم بڑھایا گیا ہے۔ اس ملاقات میں سردار ولبھ بھائی پٹیل بھی شریک تھے۔

کلکتہ میں مسلم لڑکیوں کا کالج

کلکتہ ۶ جون۔ کلکتہ میں لڑکیوں کے لئے ایک اور کالج کھلنے والا ہے اس کا نام لیڈی برابورن کالج ہوگا۔ یہ کالج مسلم لڑکیوں کے لئے ہوگا۔ مگر خالی جگہ ہونے پر غیر مسلم لڑکیاں بھی داخل ہوسکینگی۔

لندن ۷ جون۔ پولینڈ کے سفیر نے کل مسٹر چیمبرلین اور لارڈ ہیلی فیکس سے ملاقات کی۔

دلچسپ معلومات

کیا آپکو معلوم ہے

ریل گاڑی کا موجد جارج اسٹفنسن ہے۔

کپڑا دھونے کی مشین مسٹر شفلیڈر نے ایجاد کی۔

چین میں اعلیٰ درجہ کی چائے کی قیمت ۳۰ پاؤنڈ فی پونڈ ہے

ہندوستان میں ہر سال تقریباً بیس ہزار آدمی سانپ کے کاٹنے سے ہلاک ہوتے ہیں۔

آسٹریلیا کا انیسویں صدی کا بہترین کرکٹ کھلاڑی ہرٹ نامی ایک شخص ہے۔

روس میں دولہن زرق برق لباس پہنے ہوئے سردی کے موسم میں دن کے وقت باہر نہیں نکلتی تمام رسوم شادی گرجے ہی کے اندر ادا کی جاتی ہیں اور تاریکی دور کرنے کے لئے موم بتیاں جلائی جاتی ہیں۔

چین کے دریاؤں پر جو ملاح کام کرتے ہیں۔ انکی ماہانہ تنخواہ ۱۲۵ شلنگ ۶ پینس ہوتی ہے۔

افسانہ

دینا

از جناب مجیب الدین صاحب بڑاگاؤں ضلع بارہ بنکی

ہٹلر کو اپنی بہادری پر ناز ہو تو ہو مسولینی فتح حبش پر فخر کریں تو کریں لیکن ہمارے میاں دینا سے اُن سے کوئی نسبت نہیں۔ ہٹلر میدان جنگ میں کامیاب ہوسکتے ہیں لیکن محفل بزم میں وہ پچھلی صفوں میں بیٹھے ہوں گے۔ مسولینی سیاسی چالوں سے عقل کو دنگ کرسکتے ہیں پرشوخی تقریر سے فتح کی روح نہیں پھونک سکتے۔ کمال اتاترک کو بانی قوم کا خطاب مل سکتا ہے۔ فلسفہ داں کا نہیں۔ لیکن میاں دینا بہادروں کی صف میں بھی لنگوٹ باندھے پیش پیش ہیں اور شاعری کی بزم میں بھی مسند نشین۔ سیاست میں ان کا وزیر آگے چلتا ہے۔ مقرری ان کا مشغلہ اور باریکی پیدا کرنا انکا کام ہے۔ پھر ہٹلر کا اُن سے کیا مقابلہ۔ مسولینی کو ان سے کیا نسبت۔ مجھے ہٹلر سے لڑائی منظور نہیں اور نہ میں مسولینی ہی کو ناخوش کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں حق گوئی سے تو باز نہیں آسکتا۔ دینا کو ان ڈکٹیٹروں پر ترجیح ضرور دیتا ہوں۔

پھر صفت یہ کہ میاں دینا اپنا ہیں۔ انکی حلیہ بھی دلکش اور ادائیں بھی دلفریب ہیں۔ ایک پائجامہ خواہ الٹا ہو یا سیدھا، اونچا ہو یا نیچا، رنگین ہو یا سفید۔ پہلے ایک کرتہ کبھی سادہ کبھی پٹی دار زیب تن کئے۔ بڑے بڑے سیاہ بال رکھائے سڑکوں پر گھومتے نظر آتے ہیں۔ فطرت کی رنگینیاں معشوق کی کج ادائیاں دیکھنا ہو تو شام کے وقت جہاں دینا کو سرخ پائجامہ پہنے چمکدار کرتہ زیب تن کئے دیکھ لیجئے۔ ہٹلر کی پوشاک کا نقشہ دماغ میں لانا چاہتے ہیں تو دوپہر کو میاں دینا کے مکان پر جائیے۔ یہ خالی الٹا کرتہ اونچا خاکی پائجامہ پہنے ملیں گے یہی ہٹلر کی پوشاک ہے..... ممکن ہے کہ آپ کو بھوتوں پر اعتقاد نہ ہو لیکن دوپہر کے وقت گرم لوؤں کے ساتھ آپ کو ایک وحشی انسان سر گھٹا، نصف برہنہ۔ گرد آلود، اچھلتا کودتا نظر آئے گا۔ یہ بھوت نہیں لیکن آپ اس سے بھوت کی ہیئت سمجھ سکتے ہیں۔

یہ تو میاں دینا کی جسمانی شکل تھی اب ذرا ان کے ظاہری اوصاف پر نظر کیجئے.... خوش گلوئی، ترنم ان کے نمایاں اوصاف ہیں جھنجھناہٹ جھنجھناہٹ ان کے کلام کی خاص پہچان ہے۔ حد کرنا۔ لڑ بیٹھنا۔ ذرا سی بات پر دست و گریباں ہونا ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ گو عمر پچاس سال سے زیادہ ہے مگر خیالات ابھی بچوں سے بھی گرے ہوئے ہیں۔ بچوں کی سی ضدیں۔ رونا گالی دینا۔ انکی خاص صفت ہے۔

انکا نام ایک نہیں۔ کوئی انکو ڈرنی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ کوئی بوٹ کہکر پکارتا ہے کبھی کبھی مولوی ٹنڈا کا پ نہ ٹنڈا کی صدائیں بھی ان کے لئے بلند ہوتی ہیں۔ کوئی ایسی محفل نہیں جہاں انکا گذر نہ ہو۔ کوئی ایسا معاملہ نہیں جس میں انکا دخل نہیں۔ آپ اقلیدس کا قاعدہ حل بیان کر رہے ہوں یا ارسطو کے اصول پڑھ رہے ہیں، میاں دینا آپ کو ضرور ٹوک دینگے آپ منطق میں بحث کر رہے ہیں یا فلسفہ سمجھا رہے ہیں۔ ممکن نہیں میاں دینا دخل نہ دیں آپکی ذاتی باتیں ہوں ان سے رائے لے لیجئے۔ لیکن جو یہ فرمائیں اسے سر تسلیم کرکے مان لیجئے ورنہ اگر زخمی ہوگئے سر پھٹ گیا۔ یا ٹانگ ٹوٹ گئی تو میں ذمہ دار نہیں۔ قریب کھڑے ہوکر گفتگو کرنے میں بھی خطرات ہیں۔ کیونکہ نشانہ خطا نہیں کرتا..... اگر میاں دینا رقص کی محفل میں پہونچ گئے تو سمجھ لیجئے کہ ظرافت کی پڑیا کھل گئی، اگر رزم کے میدان میں پہونچ گئے تو گویا دوسرے ارجن زندہ ہوگئے۔

یہی نہیں یہ ماشاء اللہ شاعر بھی ہیں۔ غالب کی قافیہ بندی۔ میر کی درد انگیز شاعری اگر آپ کے سمجھ میں نہیں آتی تو آپ دینا کا کلام پڑھیئے۔ اگر آپ غالب کا کلام سمجھتے ہیں تو ممکن نہیں کہ انکا کلام سنکر آپکی زبان سے بے ساختہ کبھی آہ اور کبھی واہ نہ نکل جائے۔

شام کو آپ انکی جھونپڑی کے سامنے سو جائیے رات کے سناٹے میں آپ کو ہارمونیم کے سروں کی سی آوازیں سنائی پڑینگی۔ یہ آوازیں تیز ہوتی جائیں گی۔ تھوڑی دیر میں ایک دھن سی بندھ جائیگی آپ سمجھیں گے کہ کوئی ہارمونیم بجا رہا ہے۔ یا کوئی نفی پر ترنم بجا رہا ہے، جب آپ یہ خیال کریں گے کہ آپ دینا کی جھونپڑی کے پاس سوتے ہیں تو فوراً یہ خیال آپ کے دماغ سے نکل جائیں گے۔ آپ سمجھیں گے کہ میاں دینا شاعری کر رہے ہیں۔ اب آپ اُٹھ کر دیکھیئے آپ اپنے خیال کو غلط پائیں گے آپ دیکھیں گے کہ میاں دینا منھ کھولے خراٹے لے رہے ہیں۔

گرگٹ کو تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ابھی سبز جامہ زیب تن کئے ہے تھوڑی دیر میں سیاہ سوٹ پہنے گھوم رہا ہے۔ کبھی مہندی کے درختوں پر سرخ پوشاک پہنے ٹہل رہا ہے کبھی پرانے درختوں پر کالی دوپٹہ اوڑھے شاخوں کی آڑ میں مسکراتا ہے اب میاں دینا کے رُخ کی تبدیلی دیکھ لیجئے۔ کام سے دو گھنٹہ قبل یہ متفکر معلوم ہوتے ہیں۔ جوں جوں وقت قریب آتا جاتا ہے رنگت بدلتی رہتی ہے۔ کام سے ایک گھنٹہ قبل چہرہ کا رنگ سبز معلوم ہوتا ہے۔ پھر سیاہی مائل ہوتی جاتی ہے اور کچھ دیر کے بعد چہرہ دور سے پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ کبھی پیٹ کھجاتے ہیں کبھی ناک سہلاتے ہیں اور بڑبڑاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کئی روز سے قبض ہے۔ پھر شکی اتنے ہیں کہ جس بات پر شبہ ہوگیا اسے اصلیت تصور کر لیتے ہیں۔

شامت اعمال سے کل صبح میں انکی جھونپڑی کے پاس سے گذرا۔ یہ بیٹھے مدارہی حقہ گڑگڑا رہے تھے میں نے انھیں سلام کر لیا..... دوپہر کے وقت یہ میرے گھر پر آموجود ہوئے۔ مجھے آواز دی۔ میں باہر آیا۔ اس وقت انکی حلیہ ہٹلر سے بہت مشابہ تھی یعنی یہ ایک الٹا کرتہ جس میں خدا جانے ہزاروں سوراخ تھے یا جیبیں اور خاکی اونچا پائجامہ پہنے تھے۔ چہرہ پر سیاہی مائل تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بھوکا شیر ہے۔ میری آواز سنتے ہی گرج کر کہا "میرا ڈنڈا لاؤ، ڈنڈا۔ نہیں.. ابھی اسی وقت ورنہ خیر نہیں۔ مجھے سب معلوم ہے تم صبح آئے تھے۔ ڈنڈا دیدو اسی میں خیر ہے۔ میں عدالت میں دعوی کرسکتا ہوں۔ گواہ بھی مجھے مل جائینگے"۔ میں نے ہزار بار سمجھایا کہ میں نے ڈنڈا نہیں لیا پھر بھی انھیں یقین نہ آیا۔ میں نے انھیں اپنی چھڑی دی۔ یہ بھی انھوں نے قبول نہ کیا۔ ڈنڈے کی قیمت دینا چاہی لیکن یہ بھی انھوں نے منظور نہ کی اور برافروختہ ہوکر بڑبڑاتے چلے گئے۔

.... اب ذرا اسکے ڈنڈے کی بھی حلیہ سن لیجئے وہ لکڑی کا تھا۔ کس لکڑی کا تھا یہ میں نہیں بتا سکتا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ لکڑی بازاروں میں نہیں آتی۔ بخدا میں نے جنگلوں میں بھی نہیں دیکھی۔ ممکن ہے کہ اُس وقت کی موجب کو وہ ص

ص ہمالیہ سمند تھا۔ یا بابا آدم سے ورثہ میں ملی ہو کیونکہ یہ اوپر سے سیاہ اور چمکدار بیچ میں چکنی اور خاکی اور نیچے کھُردری اور سبز تھی۔ ہاں اس میں بانکپن تھا۔ ایک کجی۔ جب میاں دینا اس ڈنڈے کو لے کر چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی عاشق اپنے باوفا معشوق کے ساتھ سیر کر رہا ہے۔

شام کے وقت میں اپنے ایک دوست سے ملنے گیا انھوں نے مجھ سے پہلے یہی سوال کیا کہ تم دینا کا ڈنڈا کیوں نہیں دیتے۔ میں نے انھیں صورت حال بتلائی تو انھوں نے دینا کو ملا کر سمجھایا کہ ڈنڈا انہوں نے نہیں لیا۔ میاں دینا کو یقین نہ آیا کیونکہ انکا چہرہ سبز تھا۔ شک نے انکا دامن پکڑ لیا تھا۔

پنجاب کے ایک اخبار سے طلبی ضمانت

لاہور ۸ جون۔ حکومت پنجاب نے اردو کے ہفتہ وار اخبار "رہنا کار" سے لکھنؤ کے مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں ایک قابل اعتراض آرٹیکل شایع کرنے کی بنا پر ۵۰۰ روپے کی ضمانت طلب کی ہے۔

آج اخبار مذکور کے اڈیٹر پر اس مطلب کا ایک نوٹس تعمیل کرایا گیا۔

ہوائی جہازوں کا اجتماع

ٹوکیو ۵ جون۔ ایک جاپانی مراسلہ موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ منچوکو روس کی سرحد پر جاپان اور روس کی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ اور اس وقت روس کے چار سو ہوائی جہاز منچوکو اور والر منگولیا کی سرحد پر جمع ہیں۔ جاپانیوں کا بیان ہے کہ چانگ کیونگ کے قریب سینچر کو جاپانی اور روسی سپاہیوں کے درمیان لڑائی ہوگئی جس میں ۶ روسی سپاہی ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوگئے۔ اور جاپان کے ۵ سپاہی زخمی ہوئے۔

چین میں چنڈو پینے کی ممانعت

چنکنگ ۵ جون۔ جنرل ہوکون مسٹر شہر نے اعلان کیا ہے کہ چنڈو پینے والوں کو یہ عادت یکم جولائی سے پہلے ترک کر دینا پڑیگی۔ نئے قانون کے مطابق کسی بھی مقدار میں افیون رکھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ایک سال کے اندر تمام ملک میں چنڈو پینا بند کر دیا جائیگا

پنڈت جواہر لال نہرو کی یوپی کے کانگریسیوں سے اپیل

الہ آباد ۳ر جون - پنڈت جواہر لال نہرو نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

گذشتہ سال ہمارے صوبہ کو کانگریس کے ۵ لاکھ ممبر بھرتی کرنے کا فخر حاصل تھا۔ اس معاملہ میں دوسرے صوبوں سے بازی لے گئے تھے۔ اب ممبروں کی بھرتی کا وقت پھر آگیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ کانگریس کمیٹیاں اور کانگریسی کارکنان پوری توجہ اور سرگرمی کے ساتھ اس کام کو کریں گے ہمارے پاس بہت کم وقت ہے۔ موسم برسات عنقریب شروع ہو جائیگا۔ اور ممبر بھرتی کرنے کی آخری تاریخ غالباً اگست میں پڑیگی۔ اس لیئے ہم ذرا سا وقت بھی ضایع نہیں کر سکتے۔

ہم زیادہ سے زیادہ جسقدر ممکن ہو سکے ممبر بھرتی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ناقص ممبر نہیں چاہتے۔ گذشتہ دنوں اس کے متعلق بہت سی شکایات رہی ہیں۔ اس لئے نہایت سختی کے ساتھ ناقص ممبروں کی بھرتی سے گریز کرنا چاہیئے۔ ناقص ممبر بھرتی کرنے سے بہت بہتر یہ ہے کہ ہمارے ساتھ کانگریس کے اچھے اور سچے ممبروں کی تھوڑی تعداد ہو۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے جو نئے قوانین بنائے ہیں۔ ان سے ہر ایک کانگریسی کارکن کو واقف ہونا چاہیئے۔ اور ان پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہونا چاہیئے۔

ہندوستانی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے گا

نینی تال ۲ر جون "یونیورسٹیوں میں ہندوستانیوں کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے" یہ ہے وہ فیصلہ جو یونیورسٹی تنظیمی کمیٹی نے کیا ہے جس کا اجلاس نینی تال میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس فیصلہ پر دس یا بارہ سال کے بعد عملدرآمد ہو سکیگا۔ کیونکہ اس حد تک ابتدائی کالجوں کا پہلا گروپ یونیورسٹیوں میں داخل ہوگا۔ کمیٹی نے اور بھی فیصلے کئے ہیں۔ جنمیں ایک فیصلہ یہ بھی شامل ہے کہ یونیورسٹی کی پہلی ڈگری حاصل کرنے کے لئے ۵ سال کے بجائے تین سال مقرر کئے جائیں۔ اس کے بعد لازمی طور پر آنرز کے نصاب کو ختم کر دیا جائے گا۔ اور پہلی ڈگری حاصل کرنے کے لئے ایک سال کے بعد ایم اے یا ایم ایس سی کی ڈگری منظور کرنی پڑیگی۔ یہ کہ مجوزہ ابتدائی کالج کا ڈپلوما یونیورسٹی میں داخلے کی اہلیت کے طور پر ہوگا۔

یوپی میں پھر جمود کے آثار پیدا ہوگئے

لکھنؤ ۳ر جون۔ نامندہ خاص مقیم لکھنؤ کو معلوم ہوا ہے کہ مندر بدری ناتھ کے بل کے سلسلہ میں جسے گورنر نے وائسرائے کے پاس بھیجا ہے۔ وائسرائے کی منظوری آنے میں دیر ہونے کے پیش نظر آئینی جمود پیدا ہوگیا۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر کیبنٹ کے استعفے دینے کا امکان پیدا ہوگیا ہے۔

ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ یہ بل مجلس کے دونوں ایوانات میں قریب قریب اتفاق رائے سے پاس ہو چکا ہے اور حکومت اسی بل کو منظوری کے مطابق باقاعدہ طور پر انتظامیہ کمیٹی مقرر ہونے تک کے لئے ایک اسپیشل افسر مندر کے نظم و نسق کی دیکھ بھال کرنے کے لئے مقرر کر چکی ہے۔ حکومت کے لئے ایسا کرنا ضروری تھا کیونکہ مندر کی یاترا شروع ہو جانے کے پیش نظر وقت بہت تھوڑا رہ گیا تھا درمیانی اثنا گورنر نے اس خیال سے بل کو وائسرائے کے پاس بھیجدیا کہ اس میں ریاست ٹہری گڑھوال کے تعلقات کا بھی معاملہ ماخوذ تھا۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت اس بل کو پیش کرنے سے پہلے دربار ٹہری گڑھوال سے مشورہ کر چکی تھی۔ اور اس کے کہنے پر بل میں کئی ترمیمیں کر چکی تھی۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ دربار ٹہری مرکزی حکومت پر زور ڈال رہی ہے تاکہ مندر کے انتظام میں اس کا نمایاں ہاتھ رہے جس سے کہ وہ اس بل کی وجہ سے محروم ہوگیا ہے۔ کانگریسی وزارت کے مجلسی اصلاح کے قانون کو اس طریقہ سے ناکارہ بنانے کی کوشش بڑے امکانات سے پرمعلوم ہوتی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اس بل کے لئے منظوری نہ دی گئی۔ تو شدید جمود پیدا ہو جائیگا اسپیشل افسر کو لکھنؤ واپس بلا لیا گیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا بیان

بمبئی ۳ر جون - پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صبح نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنے ان خیالات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ منتخب کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اصول کے سخت مخالف ہیں۔ آپ نے اس بات کو تسلیم کیا کہ گاندھی جی نے راجکوٹ میں جو طریقہ اختیار کیا تھا وہ جامع نہیں تھا۔ آپ نے سیاسی وجوہات کی بنا پر برت رکھنے کی حکمت عملی کے خلاف خیال ظاہر کیا۔ اور کانگریس سے اپیل کی کہ آیندہ جد وجہد کے لئے عوام کو تنظیمی طور پر تیار کرنے کی رفتار کو اور تیز کرے۔

کانگریس کے آیندہ کام کے پروگرام کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ اس وقت اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ کیونکہ تمام پروگرام کا دار و مدار فوری حالات پر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان اب اس درجہ پر پہونچ گیا ہے جہاں کہ بڑے بڑے مسئلوں کا آپس میں تعلق پیدا ہوگیا ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق کہ آیا کانگریس ہندوستان کے آدمیوں اور روپیہ کو جنگ کے حالات میں صرف ہونے سے روکنے کے لئے کوئی کام کر رہی ہے۔ پنڈت جی نے فرمایا کہ اس مسئلہ کو تین مدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اول جنگ کے خلاف مادی صورت حالات پیدا کرنے کے لئے ملک میں عام پروپگنڈا کیا جائے۔ دوسرے وہ اقدامات جو صوبجاتی حکومتوں کو اٹھانے چاہئیں۔ تیسرے کانگریس کی اگزیکیٹو کا فرض ہے کہ اس بات کی ہدایات جاری کرے کہ جنگ کے حالات میں ہندوستان کو کیا کرنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ کانگریس ان باتوں کو نظر انداز نہیں کریگی۔

پنڈت جواہر لال کی اہم تجویزیں

بمبئی ۳ر جون - پنڈت جواہر لال نہرو نے آج صبح ایک پریس کانفرنس میں یہ تجویز کیا کہ "کانگریس سول سروس" قایم کی جائے اور انتخابی تنازعات کا فیصلہ کرنے کے لئے صوبجاتی ٹریبونل مقرر کئے جائیں اپنے نقطہ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے پنڈت جی نے فرمایا۔ اس وقت کانگریس میں جو سب سے بڑا نقص نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ کانگریس کے کسی کام کی محض تنظیم ہی تنظیم کرنے میں بہت زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ عہدوں کے لئے زبردست رسہ کشی ہوتی ہے اور انتخابات بہت ہی پیچیدہ ہوگئے ہیں۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر کا بھی کافی وقت اس قسم کی کارروائیوں پر ضایع جاتا ہے۔ اس وجہ سے کانگریس کے حسب معمول کام میں ہرج ہوتا ہے۔ یوپی میں گذشتہ چار ماہ سے اگزیکٹو کونسل کے فرایض میں ایک قسم کی علیحدگی سی ہوگئی ہے۔ ایک علیحدہ ٹریبونل جو کہ تین آدمیوں پر مشتمل ہے اور جسے صوبہ عدالت کہتے ہیں انتخابی عذر داریوں اور ضابطہ کی کارروائی سے تعلق رکھنے والے معاملات طے کرتا ہے۔

بمبئی میں کانگریس آئینی سب کمیٹی کا اجلاس

بمبئی ۴ر جون - آئینی سب کمیٹی کے اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں۔ مہاتما گاندھی کارروائی میں آخر تک شریک رہے۔ ابھی تک کمیٹی کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ صورت حالات پر قابو پانے کے لئے کمیٹی کی رپورٹ کچھ ترمیم کے بعد ہری پورہ کانگریس کی مقرر کردہ آئینی سب کمیٹی کی سفارشات پر مشتمل ہوگی۔

پچھلی سب کمیٹی نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ کانگریس کے ابتدائی ممبر بہت بڑھ گئے ہیں اور وہ براہ راست جو انتخاب کرتے ہیں۔ اس میں بہت خرچ آتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ڈیلی گیٹوں کا بلاواسطہ انتخاب کیا جائے۔ اس کمیٹی نے اس امر کی سفارش کی تھی کہ ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے ممبر ڈیلی گیٹوں کا انتخاب کریں جو اس انتخاب کے لئے انتخابی کالج بنا سکیں۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے انتخابات ہر سال ہوں گے۔ اور ابتدائی ممبر اپنے میں سے براہ راست انتخاب کے ذریعہ ہر ممبر منتخب کریں گے۔ کانگریس کے لئے ڈیلی گیٹوں کا انتخاب بھی سالانہ ہوگا۔ ہر ابتدائی ممبر ڈیلی گیٹوں کے انتخاب میں امیدوار کی حیثیت سے حصہ لے سکیگا۔

کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی تھی کہ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کو ممبروں کی بھرتی کے انتظام کے اور چندہ جمع کرنے کا ذمہ دار بنا دیا جائے۔ انتخابی فہرست کی تیاری کے متعلق کمیٹی نے اس بات کی تائید کی تھی کہ ہر سال ممبروں کو بھرتی کیا جائے اور ہر حلقے کے ابتدائی ممبروں کی فہرست ہر سال تیار کی جائے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تجویز کے مطابق نئی کمیٹی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ ایک مستقل رجسٹر رکھا جائے۔ ایک مرتبہ جو ممبر بن جائے گا وہ ہمیشہ ممبر رہے گا۔ بشرطیکہ وہ اپنے چار آنہ سالانہ چندہ دیتا رہے اور انتخاب کے دوران میں رجسٹر پر سال میں ایک مرتبہ دستخط کرے۔ پہلی کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی میں موجودہ حلقہ وارانہ نمائندگی کو کافی خیال کیا تھا لیکن آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے انتخابات میں واحد قابل انتقال ووٹ کے ذریعہ تناسبی نمایندگی کے موجودہ طریقہ کی تائید نہیں کی تھی کیونکہ اس سے چھوٹے چھوٹے گروپ بن جاتے ہیں اور اکثر آپس میں تنازعہ اور مخالفت پیدا ہو جاتی ہے کمیٹی ابھی تک متعدد تجویزوں پر غور کر رہی ہے اور خیال ہے کہ اس کی رپورٹ منگل کی سہ پہر تک ختم ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے یہ تجویز پیش کی کہ جب تک کانگریس کے اندرونی بدعنوانیوں کو دور نہیں کیا جائے گا۔ اس وقت تک کانگریس کی حالت خراب ہی رہے گی۔

قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی

بمبئی ۳ر جون - پنڈت جواہر لال نہرو نے بحیثیت صدر قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی حسب ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

آج دو بجے سے کمیٹی کی میٹنگ سکریٹریٹ میں ہوئی۔ ممبروں کی حاضری کثیر تھی۔ حیدر آباد۔ میسور۔ بڑودہ۔ اور بھوپال کی ریاستوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ مختلف صوبجاتی حکومتوں کے نمائندے بھی تھے اور بمبئی مدراس اور بہار کے صنعتی وزیر یعنی مسٹر ایل۔ ایم۔ پاٹل مسٹر دی۔ دی گری۔ اور ڈاکٹر سید محمود بھی شریک ہوئے صدر کانگریس بابو راجندر پرشاد کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ وہ ایک گھنٹہ کے لئے میٹنگ میں شریک ہوئے۔ جلسہ میں اخباری نمائندوں کو شرکت کی اجازت نہیں تھی۔

کمیٹی نے چند بنیادی اصولوں پر چیرمین کے نوٹ پر غور کیا۔ اسکیم کی تنظیم کے متعلق عام اتفاق تھا لیکن ابھی التفاصیل اور غور ہوگا۔ گھریلو صنعتوں اور کارخانہ کی صنعتوں کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ کئی سب کمیٹیاں بھی بنائی گئیں۔

(۱) دفتری سب کمیٹی جس کے ممبر مسٹر وی۔ وی گری۔ مسٹر ایل۔ ایم۔ پاٹل ڈاکٹر سید محمود اور پنڈت رام چندر راؤ ہوں گے۔ اس کمیٹی کے کنوینر مسٹر گری ہوں گے۔

(۲) اسجکٹ سب کمیٹی۔ یہ سب کمیٹی پروفیسر کے۔ ٹی شاہ۔ مسٹر ایم۔ شاہ مسٹر امبالال سارابھائی۔ مسٹر شیخ قریشی اور مسٹر دی۔ دی گری آخر الذکر کمیٹی کے کنوینر ہیں۔

(۳) وہ کمیٹی جو صنعتی تنظیم کے متعلق سوالات جاری کریگی اور جواب حاصل کریگی۔ اس کمیٹی کے ممبر پروفیسر رادھا کمل مکرجی۔ پروفیسر گھوش۔ پروفیسر کے۔ ٹی شاہ مسٹر راجندر راؤ۔ مسٹر بی۔ پی اوڈانی مسٹر پیلے ایڈووکیٹ) پروفیسر رادھا کمل مکرجی اس کے کنوینر ہیں۔

(۴) گھریلو صنعتوں کی کمیٹی۔ اس کے ممبر شری جے۔ سی کمارپا۔ حیدر آباد کے مسٹر محی الدین۔ مسٹر امبالال سارابھائی۔ ڈاکٹر مہتہ اور پروفیسر دوبے۔

جو کمیٹی کھیتی کے متعلق بنی تھی وہ ۶ بجے شام کو ختم ہوئی۔ گھریلو صنعتوں کی کمیٹی کی میٹنگ بدھ کو ہوگی۔ اور اس کمیٹی کی میٹنگ سوموار کو ہوگی۔

کانگریس کے نئے آئین کا مسودہ تیار ہوگیا

بمبئی ۵ر جون۔ تین روز تک اجلاس اور ۱۵ گھنٹے تک بحث و تمحیص ہونے کے بعد کانگریس کی آئینی سب کمیٹی کی میٹنگ آج ملتوی ہوگئی۔ اس نے اپنا بہت سا کام ختم کر دیا۔ آج کمیٹی نے کلازبہ کلاز آئین پر غور کیا اور جہاں کہیں ضروری سمجھا چند ترمیمیں کیں۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے جن کے سپرد یہ کام کیا گیا تھا کہ وہ اس طرح سے نئے آئین کا مسودہ مرتب کریں کہ اس میں کمیٹی کی تجویز کی ہوئی تمام ترمیمیں آجائیں اپنا ابتدائی مسودہ مرتب کر لیا ہے۔

کل صبح کی میٹنگ میں مہاتما گاندھی ان مشکوک نکات کے بارے میں اپنی رائے ظاہر کرینگے جن کے متعلق فیصلہ کل صبح تک ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ آج مہاتما جی کے مون برت کا دن ہے۔ مہاتما جی کے مشورہ دینے کے بعد آئین کا مسودہ بالکل مکمل ہو جائے گا اور پھر اسے برائے اشاعت پریس کو دیدیا جائے گا۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بدعنوانیوں و جعلی ممبروں کی روک تھام کرنے کے خیال سے ۱۹۳۴ء کے آئین کو بالکل تبدیل کر دیا جائے گا۔

ہندوستانیوں کی قابل رحم حالت

بمبئی ۵ر جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے جنوبی افریقہ کے اس بل کے سلسلہ میں جو کہ ایشیائیوں کے رہنے اور ان کے تجارت کرنے کے متعلق بنایا گیا ہے نیٹال انڈین کانگریس کے پریذیڈنٹ سوامی بھوانی دیال کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ وہ ذلت برداشت کرنے کے مقابلہ میں مرنے کو ترجیح دیں گے۔

پنڈت جی لکھتے ہیں کہ میں اپنے ان ہموطنوں کو جو کہ جنوبی افریقہ میں آباد ہیں پیغام بھیجنے میں کسقدر مشکل محسوس کرتا ہوں۔ ایک پیغام کا لکھنا اور پھر اس بات پر خوش ہونا کہ ایک فرض ادا ہو گیا بہت آسان کام ہے لیکن ہمارے بھائیوں کو پیغامات کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پیغامات سے کچھ زیادہ چاہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سمندر پار رہنے والے اور بالخصوص آزاد برطانی نوآبادیات و نیز نوآبادیات میں رہنے والے ہندوستانیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر وہاں کے لوگ آگے بڑھ گئے ہیں۔

ایک کتاب کی ضبطی

بمبئی ۵ر جون۔ ایک آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وزیر اعظم کشمیر نے انگریزی کتاب موسومہ کشمیر کو جو آل انڈیا ریاستی پرجا منڈل کے جنرل سکریٹری مسٹر بلونت رائے مہتا نے چھپوایا ہے۔ اور کسی اور ایسی دستاویز کو جسمیں اسکی نقل یا ترجمہ درج ہو ضبط شدہ قرار دیدیا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کے خیالات

بمبئی ۵ جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو صدر قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی نے ہندوستان کی قومی ترقی کے لئے ایک بیان دیا ہے۔ آپ نے ایک نوٹ تیار کیا ہے جسمیں آپ نے انڈین نیشنل کانگریس کے لئے اصول پیش کئے ہیں۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کا خیال ہے کہ آزاد ہندوستان کے لئے قومی ترقی کی تجویز مرتب کی جائے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ پہلے ہندوستان کی آزادی کا انتظار کیا جائے اور اس کے بعد قومی ترقی کے لئے کچھ کام کیا جائے اس وقت ملک میں جو ذرایع موجود ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے تمام کوششیں کی جائیں اور عوام کے معیار کو بلند کیا جائے۔ کانگریس کا آدرش یہ ہے کہ ہندوستان کو آزاد کرایا جائے۔ اور جمہوریت کی جائے جسمیں ہر ایک آدمی کو مساوی طور پر اظہار خیال کا حق دیا جائے۔ یہ ہیں وہ اہم نکتے جو پنڈت جواہر لال نہرو کے خیال میں تجویز کی بنیاد ہو سکتے ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ کراچی کانگریس کے بنیادی حق کے رزولیوشن کے مطابق بڑی بڑی صنعتوں، ملازمتوں، معدنیاتی ذریعوں، خون، پانی کے رستوں، جہازرانی اور عام رسل و رسائل کے دوسرے ذریعوں پر ریاست کا کنٹرول ہونا چاہیئے لاٹ میں مذکور ہے کہ یہ امور تجویز کی بنیاد ہونے چاہئیں

گول میز کانفرنس ہوگی

لندن ۶ جون۔ کل دارالعوام میں مسٹر گراہم نے نائب وزیر ہند کرنل سور ہیڈ سے دریافت کیا کہ آیا لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کی حرفت اس قسم کی کوئی تجویز پیش کی گئی ہے کہ جنوبی افریقہ میں نسلی تفریق کے قانون کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک گول میز کانفرنس منعقد کی جائے اور آیا اس قسم کی کوئی کانفرنس ہونے والی ہے کرنل سور ہیڈ نے جواب دیا کہ حکومت ہند اور یونین گورنمنٹ کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔

ٹراونکور کے دیوان کو مہاتما جی کا تار

ٹریونڈرم ۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے سر سی پی راماسوامی آئر دیوان ٹراونکور کو ایک تار بھیجا ہے جسمیں امید ظاہر کی ہے کہ میں نے (مہاتما جی نے) ٹراونکور کے متعلق آج جو مضمون شایع کیا ہے اگر ٹراونکور اسٹیٹ کانگریس نے اسے منظور کر لیا تو ٹراونکور کے حکام کی طرف سے اس کا فوراً فیاضانہ جواب ملے گا۔

روس نے جواب بھیجدیا

لندن ۵ جون۔ باہمی سمجھوتہ کے متعلق برطانیہ اور فرانس کی تجویزوں کا روس نے جو جواب بھیجا ہے اسپر دفتر خارجہ میں غور کیا جارہا ہے روس نے برطانی تجویزوں کے مسودہ کو کلاز در کلاز مرتب کیا ہے چند کلازوں میں بہت کم ترمیم کی گئی اور کچھ کو اپنے نقطہ نظر کے مطابق بالکل تبدیل کر دیا ہے۔ اس طریقہ پر جہاں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ دونوں فریق حملہ کا مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاہم چند باتوں کے بارے میں اختلاف رائے موجود ہے جس کے بارے میں روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹو اپنے خیالات تقریر کے ذریعہ ظاہر کر چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس نے مطالبہ کیا ہے کہ روس کی شمال مغربی سرحد پر واقع ریاستوں کے ساتھ بھی امداد کی گارنٹی ہونا چاہیئے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ روس کا جواب دوستانہ ہے۔

فوجی افسر پر جنون سوار

پشاور ۶ جون۔ کابل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ سردار عبداللہ خاں سرحدی افسر ڈکہ (پشاور کابل روڈ) پر یکایک جنون سوار ہوگیا اور اس نے پاسپورٹ افسر ایک ڈاکٹر۔ ایک کلرک اور ایک اردلی کو مار ڈالا اس کے بعد اس نے بچ کر بھاگنے کی کوشش کی لیکن اس سے ہتھیار چھین لئے گئے اور وہ گرفتار کر لیا گیا اور کابل پہنچا دیا گیا۔

بندیلکھنڈ کے والیان ریاست

جھانسی ۶ جون۔ بندیلکھنڈ کی ریاستوں کے حکمرانوں اور وزیروں کی جو کانفرنس اتوار کے روز ٹیکم گڑھ میں ہونے والی تھی وہ حاضرین کم ہونے کی وجہ سے باضابطہ طور پر نہیں ہوسکتی ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اور رائے بہادر شیام بہاری مصرا۔ خانبہادر سید حسین الدین اور ریاستوں کے دوسرے نمایندوں کے درمیان نجی بات چیت ہوئی اگرچہ اس بات چیت کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ سب لوگوں کی توجہ ریاستوں میں اصلاحات نافذ کرنے کے مسئلہ کی جانب مرکوز رہی۔

شملہ کی پہاڑی ریاستیں

شملہ ۶ جون۔ شملہ کی پہاڑی ریاستوں کے حکمرانوں کی کانفرنس ختم ہوگئی ہے۔ کانفرنس میں یہ تجویز منظور کی گئی ہے کہ پولیس حفظان صحت اور تعلیم کا مشترکہ ایڈمنسٹریشن ہونا چاہیئے۔ اسکیم کی تفصیل طے کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے

زنانہ مسلم لیگ

شملہ ۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اس مہینہ کے آخر میں لیڈی سکندر حیات خاں کی صدارت میں زنانہ مسلم لیگ کی ایک میٹنگ ہوگی۔ جسمیں کام کا پروگرام طے ہوگا۔

آئرش ریپبلکن فوج کا لیڈر

ڈیٹرائٹ ۶ جون۔ فیڈرل ایجنٹوں نے آئرش ریپبلکن فوج کے مشہور لیڈر رسین رسل کو گرفتار کر لیا ہے کیوں گرفتار کیا گیا اس کے بارے میں پولیس خاموش ہے۔

ملک معظم کا جواب

ملک معظم نے پریزیڈنٹ روزولٹ کے دعوت نامے کا شکریہ ادا کیا۔ ملک معظم نے فرمایا کہ جس شاندار طریقہ پر واشنگٹن میں ہمارا استقبال کیا گیا۔ اسکے ہمارے دل میں گہرا اثر ہوا ہے۔

یوگوسلاویہ جرمنی کے ساتھ

برلن ۶ جون۔ ہر ہٹلر الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے جبکہ یوگوسلاویہ کے شہزادہ اور شہزادی برلن کا دورہ ختم کرکے واپس روانہ ہوئے۔ جرمن کے سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ دورہ کے اندر جرمنی اور یوگوسلاویہ کے درمیان کوئی سیاسی معاہدہ نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قسم کی خبریں کہ یوگوسلاویہ اور جرمنی کے درمیان اور زیادہ نزدیکی تعلقات قایم ہوجائیں گے۔ یا یوگوسلاویہ اینٹی کمنٹرن پیکٹ میں شامل ہوجائے گا بے بنیاد بتلائی جاتی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کالا کین میں جرمنی اور یوگوسلاویہ کے درمیان اقتصادی گفت و شنید جاری ہے۔

پرنس پال کی روانگی کے بعد برلن سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ پرنس پال اور جرمن افسران کے درمیان دوستانہ طریقہ پر بات چیت ہوئی جس کے دوران میں ان تمام مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا جن کا دونوں ملکوں پر اثر پڑتا ہے۔ دونوں ملکوں کو خواہش ہے کہ دوستی اور اشتراک عمل سے جو یوگوسلاویہ کو جرمنی اور اٹلی کے ساتھ متحد کرتے ہیں یورپ میں امن قایم ہونے میں امداد ملے گی۔ دونوں حکومتیں اپنے تعلقات کو زیادہ مضبوط کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں اور سیاسی اقتصادی اور تمدنی معاملات میں گہرے تعلقات پیدا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ حکومت اٹلی کے ساتھ اتفاق رکھتے ہوئے دونوں حکومتوں کو یقین ہے کہ اس قسم کی پالیسی کے ذریعہ سیاسی کشیدگی دور ہونے میں امداد ملے گی۔

وزیرستان کی تاریخ میں پہلا واقعہ

پشاور ۵ جون۔ وزیرستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کل موضع شاہدان (ضلع کوہاٹ) کے قریب سے ایک پولیس کانسٹبل کا اغوا کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گاؤں کے قریب جو وزیرستان کی سرحد پر واقع ہے دو پولیس کانسٹبل گشت کی ڈیوٹی پر تعینات تھے۔ ان میں لفر اللہ نامی ایک کانسٹبل کو مخالف وزیریوں کا ایک گروہ قبائلی حدود میں زبردستی اٹھا کر لے گیا۔ دوسرا کانسٹبل فوراً پولیس اسٹیشن آیا اور اس واقعہ کی رپورٹ درج کرائی چنانچہ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسلح فوج کے ساتھ فوراً موقع واردات پر پہنچے لیکن وزیریوں کا گروہ قبائلی علاقہ میں داخل ہوچکا تھا۔

نواب سردار بیگم اختر حیدرآبادی کا بیان

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ تنظیم ہے یا تقسیم زندہ باد پرستی کا شرمناک مظاہرہ

روز نامہ حق مورخہ ۴ جون میں نائب صدر بستی نے ایک مراسلہ شایع کیا ہے جس میں انہوں نے میری ذات پر چند بے بنیاد الزامات لگا کر کوشش کی ہے کہ میں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے کنارہ کش ہو جاؤں۔ میں پوچھتی ہوں کہ یہ مسلمانوں کی تنظیم کا جذبہ ہے یا تقسیم کا، مجھے مسلم لیگ سے علیحدہ ہونے کے لئے مجبور کرتے ہوئے غائبانہ طور پر کانگرس کے کنٹکٹ کا کام شروع کیا گیا ہے مگر یہ غرض پرست حضرات جو عوام کو اپنے محبوب رہنماؤں سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں اطمینان رکھیں کہ میں مسلمانوں کی ایک ادنی خادمہ ہوں اور میرا سیاہ جھنڈوں سے استقبال کیا جائے یا اس سے زیادہ ظلم و ستم سے مگر نہ میرا جذبہ خدمت فنا ہو سکتا ہے نہ جوش ایمانی۔

بات دراصل یہ ہے کہ جو لوگ عوام کو فریب دے کر اقتدار حاصل کرنا اور زندہ باد کے نعروں میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی بے غرض رہنما مسلمانوں میں اثر و رسوخ حاصل کرے۔

یہ قطعی فریب ہے کہ میں نے کسی تقریر میں قائد اعظم مسٹر جناح کے خلاف کچھ کہا جن کی ذات پر مجھے کامل اعتماد ہے ہاں مجھ سے اتنا قصور ضرور ہوا کہ بھوکے ننگے مصیبت زدہ اور پریشان حال مہاجرین جے پور کی مصیبت مجھ سے نہ دیکھی گئی اور میں نے مہاراجہ جے پور سے ملکران خانماں برباد مسلمانوں کی مصیبت دور کرنے کے لئے قدم اٹھایا تھا اگر یہ بھی کوئی گناہ ہے — تو

کاش دیتے وہ سزا مجھکو باندازہ جرم
جسم سے قطع نہ کیوں روح کا پیوند کیا

خادم قوم
اختر حیدرآبادی

مسلمانان کانپور کی خدمت میں ضروری گذارش

جناب مولانا مولوی نبی اللہ صاحب الٰہی کی خدمات مستقل طور پر شہر میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے حاصل کر لی گئی ہیں اور موصوف نے شہر میں وعظ و تقریر کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

مسلمانان کانپور سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں عام جلسوں کا انتظام کرائیں اور مولانا موصوف کی تا حد امکان اخلاقی اعانت فرمائیں۔

مجالس وعظ و محافل میلاد میں اگر ضرورت ہو تو کم از کم تین یوم قبل دفتر جمعیتہ ہذا کو مطلع کر دیں تاکہ مولانا موصوف کی شرکت یقینی ہو جائے۔

جمعیتہ ہذا شہر میں تعلیم بالغان کے سلسلہ میں مدارس شبینہ قایم کرنا چاہتی ہے اور عام مسلمانوں کو اس کام پر آمادہ کرنے کی غرض سے مولانا کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

مسلمانان شہر کانپور اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

المعلن۔ محمد عبدالحی ناظم جمعیتہ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور ۳ جون ۱۹۳۹ء

جنوبی افریقہ میں فساد

جوہنسبرگ۔ ۵ جون۔ ٹرانسوال انڈین کانگریس کا اجلاس شروع ہونے سے چند گھنٹہ پہلے آپس میں اس بات پر بحث چھڑ گئی کہ ستیاگرہ شروع کیا جائے اس پر شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ جھگڑے میں پانچ ہندوستانی شدید زخمی ہوئے پولیس نے بڑی مشکل سے ان پر کنٹرول حاصل کیا۔ جلسہ ممنوع کر دیا گیا۔ کانگریس نے ہندوستانیوں سے اپیل کی کہ وہ اس نازک موقع پر پرامن رہیں۔

ہندوستان کی بحری مدافعت

شملہ ۳ جون۔ رائل انڈین والنٹیر ریزرو کی بھرتی کی منظوری سے ہندوستان کی بحری مدافعت میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کام کی ابتدا چھوٹے پیمانہ سے کی جا رہی ہے مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان کی بحری مدافعت کے سلسلہ میں یہ کام نہایت ضروری ہے۔

مختصراً نیول والنٹیر ریزرو کے قیام کا منشا یہ ہے کہ افسروں کی ایک ایسی تربیت یافتہ جماعت تیار ہو جائے جو لڑائی کے زمانہ میں ہندوستان کے بندرگاہوں یا دیگر ساحلی مقامات کی حفاظت کے سلسلہ میں مختلف فرائض انجام دینے کے قابل ہو۔

روس کی آبادی میں زبردست اضافہ

لندن ۴ جون ۱۹۲۶ء سے روس کی آبادی میں ۱۵٫۹ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے اور اب روس کی آبادی ۱۷۰٫۵...... ہے۔ اس عرصہ میں ریاستہائے متحدہ امریکہ، اٹلی، جرمنی، برطانیہ اور فرانس کی آبادی میں بالترتیب ۱۱، ۹٫۵ اور ۲٫۷ فیصدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ تمام یورپ کی آبادی میں ...... ۴۴ کا اضافہ ہو گیا ہے۔

ہر ہٹلر کی تقریر

برلن ۴ جون۔ میں نے اس بات کا پورا دھیان رکھا ہے کہ تمام بڑے بڑے عہدوں پر سو فیصدی نوجی سپاہی تعینات کئے جائیں۔ اگر میں کسی کو اس توقع سے کم پاؤں گا تو میں اس کو علیحدہ کر دونگا۔" یہ ہے وہ اعلان جو ہر ہٹلر نے کاسیل میں منعقدہ سابق فوجی سپاہیوں کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جلسہ میں جرمن فوج کے سردار اٹلی، اسپین، فنلینڈ، بلغاریہ اور ہنگری کے جنرل اور جاپان کا سفیر بھی موجود تھا۔

ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ ورسائل میں اس امر کا انکشاف ہوا تھا کہ اتحادی قوموں کا مقصد جنگ کرنے سے یہ تھا کہ جرمنی سے اسکی نو آبادیاں چھین لی جائیں اور جرمنی کی بحری طاقت اور تجارت کو فنا کر دیا جائے۔ لندن اور پیرس کے سیاست داں اب پھر اسی فکر میں ہیں اور اب انہوں نے جرمنی کے خلاف گھر گھوٹ کی پالیسی شروع کر دی ہے لیکن ہم آج کسی سے کم نہیں ہیں ہم اپنے حقوق کی بحث کرنے کے لئے کمربستہ ہیں اب جرمنی کی باگ ڈور کسی سولین کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ایک سپاہی کے ہاتھ میں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اپنے بچاؤ کی تدبیریں معقول کرنے کے لئے ہم نے جو پالیسی اختیار کی ہے اس کو سب کی حمایت حاصل ہے۔

فرقہ وارانہ اتحاد پیدا کرنیوالی زبان

میسور ۲ جون۔ ڈاکٹر راجن وزیر محکمہ حفظان صحت مدراس نے کل شام رنگا چرالو ہال میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی سے واقفیت پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

ڈاکٹر راجن نے فرمایا کہ ہندوستانی ہی ہندوستان کی نئی سیاسی تشکیل میں نمایاں حصہ لے گی۔ اور اگر فیڈریشن کا نفاذ ایک امر مسلمہ ہے تو ہندوستانی دفتری زبان بن جائے گی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہندوستانی ہی ایک ایسی زبان ہے جو کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بہترین تعلقات قایم کر سکتی ہے اور اتحاد پیدا کر سکتی ہے جس کی اشد ضرورت ہے۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۱۰۷ ۱۹۳۸ء

بعدالت خفیفہ بنارس ضلع بنارس

بابو بھولاناتھ مدعی بنام عبدالوکیل خاں وغیرہ مدعا علیہم

بنام مسماۃ فریدن بی بی بعمر ۴۰ سال زوجہ عبدالجلیل خاں خود و ولیہ مسماۃ بچی بعمر تخمیناً ۳ سال نابالغہ دختر خود ساکنہ محلہ ککاک ٹولہ شہر بنارس و حال زوجہ تقی بیگ عرف جوکھن بیگ مستری ادلین مل نمبر ۸ اشہر کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالیتی ۹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے حضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ جون ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
جج خفیفہ بنارس
مہر عدالت

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ قاعدہ ۲۵)

بعدالت خفیفہ بنارس مقام بنارس ضلع بنارس

مقدمہ نمبر ۲۱۰۷ بابتہ ۱۹۳۸ء

بابو بھولاناتھ مدعی

بنام عبدالوکیل خاں وغیرہ

بنام مسماۃ بچی عمر ۳ سال مدعا علیہا نابالغہ دختر عبدالجلیل خاں و مسماۃ فریدن بی بی زوجہ عبدالجلیل خاں ولی قدرتی مدعا علیہا نابالغ مذکور ساکنہ محلہ ککاک ٹولہ شہر بنارس حال زوجہ تقی بیگ عرف جوکھن بیگ مستری اولین مل نمبر ۱۸ شہر کانپور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہا نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے۔ لہذا آپ نابالغ مذکور کو اور آپ مسماۃ فریدن ولی کو اس کی رو سے اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۶ جولائی ۱۹۳۹ء یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کئے جانے کی نسبت نہ گذرانیں گے تو عدالت اغراض مقدمہ ہذا کے لئے کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کرے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ جون ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم
عدالت جج خفیفہ بنارس
مہر عدالت

شملہ ۳ جون۔ ہندوستان کی حفاظت کے لئے بحری طاقت کو مضبوط کرنے کی رفتار تیز کی جائیگی۔ بحری ریزرو فوج کے چار سیکشن قایم کئے جائیں گے۔ انڈین نول ریزرو فورس ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴ ۔ اے

جمال پر تو حُسنِ عزم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ شششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۱۷ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۴

ادبیات

فرقہ پرستی

از جناب مسعود اختر جمال

دوست یہ فرقہ پرستی کی وبا
زہر ہے اس کی شراب تند خو
نفرتوں کی آگ بھڑکاتی ہے یہ
ظلم کا طوفان اس کے ساتھ ہے
وسعتیں دل کی یہاں محدود ہیں
یہ تباہی کی وہ خندق ہے جہاں
اس کا دل ہے خود فریبی کا شکار
لیکے نکلی ہے یہ کج بیں، کج نظر
خانقاہوں میں ہے اس کی سلطنت
مندروں میں جاکے یہ کرتی ہے راج

گھونٹ دیتی ہے شرافت کا گلا
اس کے شیشوں سے اُبلتا ہے لہو
جہل کی تاریخ دُہراتی ہے یہ
موت کا میدان اس کے ہاتھ ہے
عقل کی راہیں یہاں مسدود ہیں
گھُٹ رہا ہے تنگ نظری کا دھواں
اس کی آنکھیں موت کا تاریک غار
آدمیت کا جنازہ دوش پر
بیچتی ہے یہ خدا کی تمکنت
دیوتاؤں سے یہ لیتی ہے خراج

توڑتی ہے دم یہاں انسانیت
سانس لیتی ہے یہاں حیوانیت

قوم پر ادبار چھا جاتا ہے جب
جہل کی تاریکیاں بڑھتی ہیں جب
جب سیہ مستی میں اہل انجمن
تلخیوں میں ڈوب جاتی ہے فضا
عرصۂ وحشت میں بجتے ہیں بگل
ہوتی رہتی ہے اسی تقریب سے

پرچم افلاس لہراتا ہے جب
معصیت کی ندیاں چڑھتی ہیں جب
بھول جاتے ہیں روایاتِ کہن
وحشیانہ رقص کرتی ہے ہوا
علم کے فانوس ہو جاتے ہیں گل
حرص کی تعمیر بھی تخریب سے

یک بیک خاموشیوں کے ساز سے
گونج اُٹھتے ہیں جنوں کے زمزمے

پا برہنہ پھر نکل آتی ہے یہ
پھونک دیتی ہے یہ بزم علم و فن
امن کو پامال کر دیتی ہے یہ
چین لیتی ہے یہ بدخو، بدگماں
بستیوں میں یہ لگا دیتی ہے آگ
زہر میں نشتر بجھا دیتی ہے یہ
ہاں مگر اس عہد میں اس دور میں
آنے والا ہے وہ طوفانِ حیات

ظلم کے سانچے میں ڈھل جاتی ہے یہ
اس سے جلتا ہے چراغ اہرمن
خون تصویروں میں بھر دیتی ہے یہ
شیر خواروں کی چبا کر ہڈیاں
چھین لیتی ہے سہاگن کا سہاگ
راہ میں کانٹے بچھا دیتی ہے یہ
ٹوٹنے والی ہیں اس کی بندشیں
جو دلائے گا غلامی سے نجات

جس کی شورش میں یہ حسن اتفاق
جذب ہو جائیگا آپس کا نفاق

دنیائے اسلام

شرق اردن

حکومت برطانیہ کے ساتھ گفت وشنید اور اسکے نتائج

القدس ۱۴ ر مئی ۔ عمان کے یہودی اخبارات راوی ہیں کہ وزیر اعظم حکومت شرق اردن نے اپنے حالیہ سفر لندن کے موقع پر ذمہ داران حکومت برطانیہ سے جو گفت وشنید کی تھی اس کے نتیجہ کے طور پر یہ طے ہوا ہے کہ شرق اردن کی عربی فوج میں آیندہ پانچ سال میں تدریجی اضافہ کیا جائے گا تاکہ اس کی تعداد ۵ ہزار تک پہنچ جائے ۔ اور شرق اردن کے جرنیلوں کا ایک وفد ہوا بازی کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مصر روانہ کیا جائے گا ۔

خیال کیا جاتا ہے کہ گفت وشنید کے دوران میں جن مسائل پر غور وخوض کیا گیا ہے ان میں حسب ذیل تین مسئلے بھی داخل تھے ۔

(۱) عراقی پٹرول پر جس کی نالیاں شرق اردن سے گذرتی ہیں ٹیکس لگایا جائے

(۲) بحر میت سے جو نمک نکالے جاتے ہیں اُن پر بھی ٹیکس لگایا جائے ۔

(۳) حکومت برطانیہ ایک لاکھ پونڈ کی جو رقم حکومت شرق اردن کو بطور امداد دیتی ہے وہ کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے زرعی اسکیموں پر صرف کیجائے ۔

اخبارات مزید رقمطراز ہیں کہ حکومت برطانیہ حکومت شرق اردن کو عربی ممالک میں اپنے سیاسی سفراء مقرر کرنے اور مجلس قانون ساز مشرق اردن کو آزادانہ طور سے قوانین وضع کرنے کی بھی اجازت دیگی ۔

بغداد میں شاہ غازی کا ماتم

عربی ممالک کے وفود کی شرکت

بغداد ۱۴ ر مئی ۔ الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے ۔ حمد الباسل پاشا اپنے رفقاء کے ساتھ آج بغداد پہنچ گئے آپ کی تشریف آوری کا مقصد ایک تو مرحوم شاہ غازی کے ماتمی جلسہ میں شرکت ہے اور دوسرا مقصد عراق کے بعض بدوی قبائل میں صلح وصفائی کرانا ہے ۔

وفد نے استقبال وغیرہ کے مراسم سے فراغت پاکر شاہ مرحوم کی قبر کی زیارت کی اور دو گلدستے ایک مصر کے نام سے اور دوسرا اپنی طرف سے پیش فرمائے ۔

حمد الباسل پاشا نے ایک بیان میں اپنے سفر کی غرض وغایت واضح کرتے ہوئے اہل عراق کے شاندار استقبال کا شکریہ ادا کیا ۔ اور مصر وعراق کے دوستانہ اور برادرانہ تعلقات پر اظہار مسرت فرمایا ۔

جلسہ

شاہ عراق کے ماتم کا جلسہ ایک وسیع عمارت میں شروع ہوا جسمیں وزراء اور حکام سلطنت کے علاوہ ممالک عربیہ کے وفود اور یورپین ممالک کے سفراء وغیرہ نے بھی شرکت کی سب سے پہلے نوری پاشا السعید نے ایک غم انگیز تقریر ارشاد فرمائی ۔ اس کے بعد سید لطفی الحفار ۔ حمد الباسل پاشا سید جمال الحسینی شیخ یوسف اور فواد الخطیب نے بالترتیب شام، مصر، فلسطین لبنان اور شرق اردن کی نمایندگی کرتے ہوئے تقریریں کیں جو عام طور سے پسند کی گئیں ۔

تقریروں کے بعد بیانات پڑھکر سُنائے گئے اور متعدد ماتمی نظمیں پڑھی گئیں جن کو سنکر حاضرین اپنے محبوب بادشاہ کی یاد میں سراپا حزن وغم بن گئے ۔ اس جلسہ نے یہ بات اچھی طرح روشن کردی کہ عربی ممالک کے درمیان کس قدر گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں ۔

عربی وفود کی دعوت

الاستاذ عبد الرحمن عزام بک سفیر عراق مقیم مصر کل رات کو عربی ممالک کے وفود کے اعزاز میں ایک دعوت دیں گے ۔

ہائی کمشنر فرانس کی تقریر کے اثرات

فرانس سے واپسی پر ہائی کمشنر فرانس نے شام وفرانس کے آیندہ سیاسی تعلقات کے متعلق جو تقریر براڈ کاسٹ کی ہے اس کا ایک اثر تو یہی ہوا ہے کہ وزارت شام نے استعفیٰ دیدیا ہے اس کے علاوہ اس تقریر سے شام کے گوشہ گوشہ میں اضطراب وہیجان کی ایک نہایت سخت لہر دوڑ گئی ہے اور عام طور سے اس کے متعلق شدید بے اطمینانی اور ناگواری کا اظہار کیا جارہا ہے الاستاذ فارس الخوری صدر پارلیمنٹ شام نے ایک بیان شائع فرمایا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں ۔

سفیر فرانس کا بیان ہماری توقعات کے بالکل برعکس ہے ہمارا خیال یہ تھا کہ اس بیان میں معاہدہ ۱۹۳۶ء کے نفاذ کا اعلان کیا جائے گا ۔ لیکن ایسا نہیں ہوا ۔ یہ بیان اہل شام کی خواہشات اور فرانس کے سابقہ وعدوں کے سراسر خلاف ہے اور اس سے نہایت شدید حالات رونما ہونے کا اندیشہ ہے

سید شکری قوتلی کا بیان

سید شکری قوتلی نائب صدر پارلیمنٹ نے سفیر فرانس کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ فرانس نے ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کو کالعدم قرار دیدیا ہے اور وہ شام کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی پالیسی پر نہایت شدت کے ساتھ عمل کرنا چاہتا ہے ۔

جن حضرات کے ذمہ صداقت کا چندہ واجب الادا ہے وہ براہ کرم جلد ارسال فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۲۹ کانپور شنبہ، ۱۰ جون ۱۹۳۹ء نمبر ۲۴

برطانیہ اور جاپان میں کشمکش

یورپین سیاسیات میں عرصہ سے ایک ہیجان برپا ہے، لیکن جب سے روس اور برطانیہ میں معاہدہ کی گفت وشنید شروع ہوئی ہے اس وقت سے حالات نے زبردست پلٹا کھایا ہے۔

ابھی تک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ روس اور برطانیہ میں معاہدہ ہوگا یا نہیں لیکن اس گفت وشنید سے ہی جرمنی اٹلی اور جاپان میں ناراضگی کی لہر دوڑ گئی ہے زیکوسلوویکیا اور اس سے قبل آسٹریا پر جرمنی کا قبضہ ہوتے وقت برطانوی حکومت کا جو رویہ رہا تھا اور البانیہ پر اٹلی کا قبضہ ہوتے وقت مسٹر چیمبرلین اور ان کے رفقا کار نے جو رویہ رکھا اس سے اٹلی جرمنی اور جاپان کو یہ یقین ہوگیا تھا کہ برطانیہ اور روس میں باہمی معاہدہ نہیں ہوسکتا لیکن جب ڈینزگ کی باری آئی اور برطانیہ نے یہ دیکھا کہ بحر روم میں تو پہلے ہی خطرہ پیدا ہوچکا اب اٹلانٹک میں بھی وہی کیفیت ہونے والی ہے تو برطانی مدبروں نے اپنا رویہ تبدیل کیا اور مسٹر چیمبرلین نے یہ ظاہر کیا کہ ہر ہٹلر نے میرے ساتھ دھوکا کیا میں ان کی باتوں میں آگیا آیندہ احتیاط رکھی جائے گی، پالیسی کی اس تبدیلی کے ساتھ ساتھ روس سے معاہدہ کی گفت وشنید شروع ہوئی جو اب تک برابر جاری ہے۔

روس اور جاپان میں ۴۵ سال کی دشمنی چلی آتی ہے اور سوویٹ حکومت قائم ہونے کے بعد اس میں اور بھی زیادہ اضافہ ہوگیا کیونکہ جاپان ایک سامراجی ملک ہے اور روس کا نظام حکومت سامراج کے بالکل خلاف ہے۔ جاپان کی حکومت یہ کب گوارا کرسکتی ہے کہ روس اور برطانیہ میں معاہدہ ہو بظاہر تو جاپان یورپ کی سیاسیات میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا لیکن اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو جرمنی، اٹلی اور جاپان ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں، چنانچہ جس وقت سے برطانیہ فرانس اور روس میں معاہدہ کی بات چیت شروع ہوئی اسی زمانے سے جاپان کا رویہ مشرق بعید میں برطانیہ اور فرانس کے زیادہ تر خلاف ہونے لگا اور اب پچھلے ہفتہ کے واقعات کو دیکھتے ہوئے تو صاف نظر آتا ہے کہ یہ اختلاف تنازعہ بلکہ کشمکش کی حد تک پہونچ گیا ہے۔

جاپان نے چین کے جو علاقے فتح کئے ہیں ان میں غیر ملکی محفوظ علاقے بھی شامل ہیں جاپان نے ان علاقوں سے اپنی تمام کمپنیاں کارخانے اور بنک وغیرہ ہٹالئے ہیں اور ٹینسٹن کے علاقہ کی ناکہ بندی کردی گئی ہے اس ناکہ بندی کے مفصل حالات ابھی تک نہیں آئے ہیں، لیکن اس کی اہمیت کا اندازہ انگلستان کے نیم سرکاری اخبار ٹائمز کے ان الفاظ سے کیا جاسکتا ہے۔

جب سے چین اور جاپان کی جنگ شروع ہوئی ہے اس وقت سے اب تک حالات نے کبھی اتنی بدنما صورت اختیار نہیں، جتنی کہ اس وقت موجود ہے۔

اس ناکہ بندی کی رو سے جاپانی علاقہ چینی کوارٹر اور برطانی اور فرانسیسی علاقوں کے درمیان پیدل مسافروں اور گاڑیوں تک کی آمد ورفت بند کردی جائے گی۔ جو غیر ملکی جہاز اس وقت جاپانی علاقہ میں دریا سے پانی میں موجود ہیں انھیں واپس آنا پڑے گا اور پلوں پر سے یا دریا کے ذریعہ بھی ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جانے کی ممانعت ہوگی، حکومت جاپان نے اس کی وجہ یہ ظاہر کی ہے کہ ان علاقوں میں جاپان کیخلاف کیمولسٹ عنصر کی سرگرمیاں جاری ہیں لیکن یہ ظاہر ہے کہ برطانیہ اور فرانس بجائے خود کیمولسٹ حکومتیں نہیں ہیں فرانس کی حکومت کو تو سوشلزم سے کسی قدر لگاؤ ہے بھی لیکن برطانیہ کی حکومت تو کنسرویٹو حکومت ہے جو خود کیمونزم اور کیمونسٹوں سے اسی قدر خائف ہے جتنی جاپانی حکومت پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں کیمونزم کی نشو ونما کا موقعہ دے لیکن اس چال سے جاپان نے برطانیہ اور فرانس کے خلاف اپنے اس غصہ کا اظہار کیا ہے کہ وہ روس سے معاہدہ کی بات چیت کیوں کررہے ہیں اس ناکہ بندی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان موقعوں کی غیر ملکی تجارت قریب قریب ختم ہوجائیگی اور جہاں تک فرانس کے علاقہ کا تعلق ہے وہ تو بالکل ہی الگ ہوجائے گا۔

اس ناکہ بندی کے بعد کیا ہوگا یہ کہنا بہت مشکل ہوگا معلوم ہوتا ہے کہ برطانی علاقہ کی ناکہ بندی کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے، حالات کو تشویشناک ضرور خیال کیا جاتا ہے لیکن کوئی بہت زیادہ اندیشہ خیال نہیں کیا جاتا یہ برطانی مدبروں کی زبان ہے۔

بالفاظ دیگر اس کے یہ معنی سمجھ لینا چاہئے کہ ان واقعات کی بنا پر جاپان اور برطانیہ میں جنگ چھڑنے کا کوئی امکان نہیں ہے لیکن لارڈ ہیلی فیکس نے بہ حیثیت وزیر خارجہ برطانی پارلیمنٹ میں اس بارے میں جو بیان دیا ہے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ ان حالات کو بہت تشویش کی نظر سے دیکھ رہی ہے مسٹر بٹلر نائب وزیر خارجہ نے دارالعوام میں یہ بیان کیا کہ ٹینٹسن میں صورت حالات نازک ضرور ہے لیکن ابھی تک یہ امید پائی جاتی ہے کہ تصفیہ ہوجائے گا۔ برطانی مدبروں کے دل میں اکثر کچھ اور ہوتا ہے اور زبان پر کچھ اور اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ مسٹر بٹلر کے ان الفاظ کو کیا اہمیت دی جائے۔ (ماخوذ)

بیگم انصاری کا انتقال

ناظرین کو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوگا کہ بیگم انصاری (واثقہ مولوی محمد احمد صاحب انصاری سشن جج رگورکھپور) جو کہ عرصہ سے علیل تھیں۔ اور بمبئی میں بغرض علاج تشریف لے گئی تھیں ۱۱ و ۱۲ جون کی رات کو تقریباً ۲ و ۴ بجے کے درمیان حرکت قلب کے یکایک بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا "انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

مرحومہ کا نام جمیلہ بیگم تھا اور آپ مولوی سید زین الدین صاحب ریٹائرڈ کلکٹر کی صاحبزادی اور صوبہ کے مشہور ہستی مجسٹریٹ خان بہادر سید عین الدین صاحب کی بھتیجی تھیں۔

آپ صوبہ کی مشہور ادیبہ اور افسانہ نویس تھیں۔ مولانا حسرت موہانی اور رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو جیسے بلند پایہ ادیب آپ کی انشا پردازی، سادگی زبان اور سلاست کے مداح تھے۔

فلمی افسانوں کی کسمپرسی اور نقائص کو دیکھتے ہوئے آپ نے حال میں فلمی افسانہ نویسی پر توجہ کی تھی اور متعدد افسانے آپ نے لکھے تھے جو زبان کی سادگی بسلاست۔ خیالات اخلاق اور ہر پہلو سے ملک کے اخلاق اور سوشل لائف کو بڑھانے والے تھے چنانچہ ان ڈراموں کے متعلق مولانا حسرت موہانی رائٹ آنریبل ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں۔ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی۔ آنریبل حافظ محمد ابراہیم وزیر یو پی آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر یو۔ پی اور بہت سی دیگر ممتاز ہستیوں نے ان ڈراموں کو ملاحظہ فرماکر آپ کے متعلق اپنے بہترین خیالات کا اظہار کرچکے ہیں۔

آپ نے ایک اسٹوری باغباں کے نام سے لکھی تھی جو گذشتہ سال تیار ہوئی تھی اور جسکو ناظرین ملاحظہ کرچکے ہیں اس فلم نے ہندوستانی فلمی دنیا میں ایک تہلکہ مچادیا تھا اس فلم کو چونکہ ناظرین خود دیکھ چکے ہیں لہذا اسکے متعلق کچھ زیادہ لکھنا بیکار ہے البتہ صرف اسقدر عرض کیا جاسکتا ہے کہ فلمی دنیا نے آپکی ذات سے جو امیدیں وابستہ کی تھیں وہ آپ کی بے وقت وفات سے خواب خیال ہوگئیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فلمی دنیا نے یہ محسوس کرلیا تھا کہ آپکی بدولت اس صنعت کے وہ تمام نقائص جوکہ عام طور پر فلموں میں نظر آتے ہیں دور ہوجائینگے کیونکہ آپ کے فلموں کی اسٹوری اس اونچے معیار پر تھی۔ جو یورپ وامریکہ کا حصہ ہورہا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ "باغبان" کا افسانہ جس خوبی کے ساتھ مسز انصاری مرحومہ نے لکھا تھا اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپکو زبان، خیالات معاشرت اور انسانی جذبات پر کسقدر قدرت حاصل تھی مگر افسوس قدرت کو یہ منظور نہیں تھا کہ آپ کی ذات سے فلمی صنعت زیادہ دن تک مستفید ہوسکے۔

آپ کے متعدد افسانہ تیار ہیں مگر آپکی بیماری کی وجہ سے وہ ابتک فلم کی صورت میں نظر نہ آسکے مگر ہم کو امید ہے کہ وہ تمام افسانہ فلمی صورت میں ناظرین ملاحظہ فرمائیں گے۔

مرحومہ کی عمر ابھی کچھ زیادہ نہ تھی صرف ۳۹ و ۴۰ سال کے درمیان تھا یکا سن تھا آپ کو عرصہ سے قلب کی شکایت تھی مگر اب حالت بہتر ہوگئی تھی۔ ۱۱ جون کی رات کو ۱۰ بجے تک مسٹر کاردار ڈائرکٹر باغباں آپ سے فلمی صنعت پر گفتگو کرتے رہے اسکے بعد آپ نے آرام فرمایا ۲ بجے رات تک آپ کے نگراں تیمارداروں کا یہ کہنا ہے کہ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ آرام کررہی تھیں مگر صبح آپ کو مردہ پایا گیا اسلئے خیال کیا جاتا ہے کہ ۴ بجے کے قریب آپکا یکایک حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے انتقال ہوگیا اور اس طرح آپ کی انتقال کی کسی کو خبر بھی نہ ہوئی

آپکی موت دنیائے ادب کے لئے ایک سانحہ عظیم ہے اور یہ وہ کمی ہے جو پوری ہوتی بظاہر نظر نہیں آتی۔

ہمکو اس سانحہ عظیم میں مولوی محمد احمد صاحب انصاری مسٹر جمیل احمد صاحب انصاری خان بہادر سید صاحب زین الدین اور خان بہادر سید عین الدین صاحبان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالے مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین۔

مرحومہ نے اپنی یادگار میں ایک صاحبزادے ×

فیڈرل اسکیم کو مسترد کردیا

بمبئی میں والیان ریاست اور ریاستوں کے وزرا کی جو کانفرنس ہورہی تھی وہ ۱۲ جون تین بجے دن تک اہم مسائل پر غور وخوص اور بحث وتمحیص کے بعد ختم ہوگئی۔ کل کے آخری اجلاس میں ایک رزولیوشن منظور کیا گیا جس میں موجودہ فیڈرل اسکیم کو جو نظر ثانی کئے ہوئے وثیقہ شرکت فیڈریشن میں درج ہے قطعی طور پر مسترد کردیا گیا۔ چند مہینے ہوئے وثیقہ فیڈریشن منظوری کے لئے والیان ریاست کے پاس بھیجا گیا تھا امید کی جاتی ہے کہ مختلف ریاستیں ۱۵ جون تک انفرادی طور پر اپنے اپنے جوابات وائسرائے کے ذریعہ ملک معظم کی حکومت کے پاس بھیجینگی حیدری کمیٹی کی رپورٹ گوالیار کے وزیروں کی کانفرنس اور وثیقہ شرکت فیڈریشن کے ماتحت قانونی اور اقتصادی ماہرین کی رائے کو بنیاد قرار دیکر آج والیان ریاست نے یہ اہم فیصلہ کیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ والیان ریاست کی کانفرنس کا رزولیوشن حیدری کمیٹی کی رپورٹ کی اہم سفارشات پر مبنی ہے اور اس میں وہی مطالبے کئے گئے ہیں۔ جو والیان ریاست گول میز کانفرنس سے کرتے چلے آئے تھے جبکہ فیڈریشن کی ترتیب کا خیال پیدا ہوا تھا مزید بتایا جاتا ہے کہ پہلی گول میز کانفرنس میں والیان ریاست فیڈریشن میں اس شرط پر شریک ہونے کے لئے راضی ہوئے تھے کہ انکے لئے کافی تحفظات رکھے جائیں اور ان کے حقوق بروئے معاہدہ اور شہنشاہیت کی حفاظت کی جائے۔ کل کی کانفرنس میں والیان نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ جن تحفظات کا مطالبہ کیا گیا تھا وہ وثیقہ شرکت فیڈریشن کے مسودہ میں موجود نہیں ہیں اس لئے انہوں نے ایک رزولیوشن پاس کرکے وثیقہ فیڈریشن کو بنیادی طور پر غیر اطمینان بخش اور ناقابل قبول قرار دیدیا ہے۔

ریاست گوالیار میں اصلاحات

۱۴ جون کو ہز ہائینس مہاراجہ سندھیا گوالیار نے ایک اعلان شایع کیا۔ جس میں رعایا کی بنیادی حقوق منظور کئے ہیں۔ اس اعلان کے ماتحت ریاست میں نیا آئین نافذ ہوگا اور رعایا کو سول لیبرٹی کے پورے پورے حقوق دیئے جائینگے نئے آئین کے ماتحت مجلس کے دو ایوان ہونگے جن کا نام دارالعوام اور دارالخواص دارالعوام میں اکثریت منتخب ممبروں کی ہوگی۔ اور دارالخواص میں نامزد کردہ اور منتخب کردہ ممبروں کی تعداد برابر برابر ہوگی۔ ان دونوں ایوانوں کو سوالات کرنے۔ رزولیوشن پاس کرنے۔ قانون پیش کرنے اور بجٹ پر بحث کرنے کا اختیار ہوگا! اعلان میں یہ بھی وعدہ کیا گیا ہے کہ حال ہی میں ایک وزیر کو بھی مقرر کیا جائے گا

کشمیر میں آئینی اصلاحات

آیندہ ستمبر میں جب کشمیر اسمبلی کا اجلاس ہوگا تو پہلی بار اس میں منتخب شدہ ممبروں کی اکثریت ہوگی۔ اس بار بجائے ۳۳ منتخب شدہ اور ۴۲ غیر منتخب شدہ ممبروں کے ۴۰ منتخب شدہ او ۳۰ غیر منتخب شدہ ممبر ہونگے۔

ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ مہاراجہ کشمیر نے اپنے ۱۱ فروری ۱۹۳۹ء کے اعلان میں ریاست میں مزید آئینی اصلاحات نافذ کرنا منظور کرلیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ ان ۱۶ نشستوں میں سے جو کہ "ریاست کے کونسلروں" کے لئے مخصوص کی جاتی ہیں۔ ۱۰ نشستیں انتخاب کے ذریعہ پر کی جائیں اور ان کے انتخاب میں ان اہم مفادوں سے تعلق رکھنے والے کو حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ جنکو اسوقت کوئی نمائندگی حاصل نہیں ہے۔

حکومت نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کے حلقہ ہائے انتخاب کو خاص حلقہ ہائے انتخاب کے نام سے پکارا جائے اور انکو تنظیمی سرداروں۔ جاگیرداروں، معافی داروں۔ مقرری داروں زمینداروں اور پنشن پانے والوں کے انتخاب کے لئے مخصوص رکھا جائے۔

حکومت یوپی کا سرکلر

حکومت یوپی نے تمام افسران ضلع کمشنروں ڈپٹی کمشنروں اور خفیہ پولیس کے اعلے افسران کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے کہ فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے اور فرقہ وارانہ پروپگنڈہ کرنے والوں کے خلاف سختی سے کارروائی کی جائے۔ اس سرکلر کا اطلاق کمیونسٹوں پر بھی ہوگا۔ جو کہ کارخانوں میں ہڑتالیں کراتے رہتے ہیں یوپین مل مالکوں کے خلاف یا عام یورپینوں کے خلاف نسلی منافرت پھیلاتے ہیں حکومت مل مالکوں اور مزدوروں کے کشیدہ تعلقات کو اور کارخانوں کی ہڑتالوں کو سبب تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس نے یہ ہدایت کی ہے کہ زیر دفعات ۱۰۷ یا ۱۰۸ یا ۱۴۴ قانون ضابطہ فوجداری یا زیر دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند کارروائی کی جائے۔ فرقہ وارانہ یا نسلی جذبات بھڑکانے والی تقریروں کی مفصل رپورٹ لی جائے اور حکومت کو بھیجی جائے اور حکومت کے احکام آنے تک دفعہ ۱۰۷ اور دفعہ ۱۰۸ قانون ضابطہ فوجداری کی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ افسران ضلع کو دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں جھجکنا نہ چاہئے اور اگر انکی خلاف ورزی کی جائے تو ملزموں پر زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند مجسٹریٹ کی حکم عدولی کا مقدمہ چلایا جائے اور سرسری سماعت کے بعد سزا دیدی جائے حکومت نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ جارحانہ تحریروں والے اخباروں کے پرنٹر پبلشر اور ایڈیٹروں پر فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے کے مقدمے چلائے جائیں ان کی کاپیاں فوراً ضبط کی جائیں اور دفعہ ۱۴۴ کی تعمیل کیا جائے۔ حکومت کی اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ فوری کارروائی کی جائے۔ خیال ہے کہ کانپور میں کمیونسٹوں سے خاص طور پر بازپرس شروع ہوگی۔

ریاست جے پور اور گاندھی جی

مہاتما گاندھی ہریجن اخبار کی تازہ ترین اشاعت میں لکھتے ہیں۔ جے پور میں حالات بہت ہی سست رفتار کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اخبارات کی یہ اطلاع تھی کہ دربار اور رعایا کے درمیان سمجھوتہ ہونے والا ہے اور سیٹھ جمنالال جی وغیرہ ان کے ساتھی کارکنوں کو رہا کیا جائے گا۔ جن معاملات کے متعلق تنازعہ ہے وہ بہت ہی سیدھے سادے ہیں۔ سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ محض شہری آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اور اسے شروع اس وقت کیا گیا تھا جبکہ پرجا منڈل کے اس حق تک کو لوگوں کے ذمہ دار حکومت کے واسطے ایجی ٹیشن کرنے کی آئینی طریق پر تربیت دے۔ اعتراض کیا گیا تھا کچھ عرصہ گذرا جبکہ دربار نے ایک کمیونک شایع کیا تھا اور اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ دربار کن شرایط پر پرجا منڈل کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ یقیناً دربار باسانی شرایط کو ایسا بناسکتا تھا کہ وہ تحریک سول نافرمانی کے لیڈروں کے لئے قابل قبول ثابت ہوتیں۔ مثلاً دربار کی یہ شرط کہ متعلقہ ایسوسی ایشن کا کوئی عہدیدار ریاست کے باہر کی کسی ایسوسی ایشن کا عہدیدار نہیں ہوگا تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے۔ سیٹھ جمنالال جی کو محض اس بنا پر کہ وہ انڈین نیشنل کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں پرجا منڈل کے پریزیڈنٹ ہونے کے نااہل کیوں سمجھا جاتا ہے۔ کیا یہ شرط خاص طور سے انہیں کے لئے تجویز کی گئی ہے اس معاملہ کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ دیگر شرایط بھی تشریح کی محتاج ہیں آخری دو شرایط حسب ذیل ہیں:- (۱) ایسوسی ایشن یہ وعدہ کرے کہ ریاست جے پور کے باشندوں کے حوصلوں اور شکایتوں کی نمائندگی جس شکل میں کہ وہ مہاراجہ کے نافذ کئے ہوئے آئین کے ماتحت وقتاً فوقتاً پیش آئیں مناسب ذرایع سے کیجائیگی (۲) ایسوسی ایشن کا ممبر صرف انھیں لوگوں کو بنایا جائے گا جو کہ ریاست جے پور کے مستقل رہنے والے ہونگے۔ یہ دونوں شرایط مبہم ہیں۔ لوگوں کو اس بات کی آزادی کیوں نہیں ہونی چاہیے۔ کہ وہ پہلے سے ایسی اصلاحات کے لئے پیروی کریں جنکو دینے کے لئے دربار تیار ہو لیکن مذکورہ بالا شرایط میں سے پہلی شرط کے معنی یہی معلوم ہوتے ہیں کہ اس قدرتی حق پر پابندی عاید کی جائے لفظ "مستقل

آئینۂ کانپور

کانگریس الکشن

۱۱ جون کو سٹی کانگریس کے عہدہ داران کے انتخاب کے لئے تلک ہال میں جلسہ ہوا۔ سوائے ڈاکٹر مراری لال صاحب کے جو کہ نینی تال گئے ہوئے ہیں، باقی کل ممبران (۳۹) اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ جنرل سکریٹری شپ کے لئے کانگریس پارٹی کی طرف سے مسٹر حمید خاں اور سوشلسٹ پارٹی کی طرف سے مسٹر گوپی ناتھ سنگھ امیدوار تھے مسٹر حمید خاں کو ۲۰ ووٹ اور مسٹر گوپی ناتھ سنگھ کو ۱۸ ووٹ ملے۔ مسٹر رام رتن گپتا (ایل اونرس) ناحاضر رہ گئے۔ اور اس طرح مسٹر حمید خاں منتخب ہو گئے۔ مسٹر بہاری لال اگروال بلا مقابلہ پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

بہرحال آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا ہے:۔

پریسیڈنٹ:۔ بابو پیارے لال اگروال

وائس پریسیڈنٹ:۔ ڈاکٹر مراری لال۔ ڈاکٹر جواہر لال مسٹر نرائن پرشاد اورا۔ مسٹر چھیل بہاری کنٹک اور مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری۔

جنرل سکریٹری:۔ مسٹر حمید خاں

سکریٹری:۔ مسٹر برجا دت ذکیشت منشی بھگوتی پرشاد

خزانچی:۔ مسٹر رام ناتھ ٹنڈن

مندرجہ ذیل ۱۲ اصحاب ضلع کانگریس کمیٹی کے لئے منتخب کئے گئے ہیں:۔

پنڈت بالکرشن شرما۔ مسٹر پیارے لال اگروال مسٹر راج کمار سنہا۔ مسٹر وجے کمار سنہا۔ مسٹر راجندر دت نگم۔ مسٹر رام دولارے ترویدی۔ مسٹر سوری لال ورما۔ مسٹر رام سنگھ۔ مسٹر حمید خاں۔ منشی بھگوتی پرشاد۔ مسٹر بہاری لال بھارتی اور مسٹر تیکیشور دت

کانپور شوگر ایکسچنج

۹ جون کو مسٹر ایل۔ پی۔ ہینکاکس۔ آئی سی۔ ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور سے کانپور شوگر ایکسچنج لیمیٹڈ کا افتتاح باگلا بلڈنگس نیا گنج میں کیا۔

مسٹر سورج نرائن کپور چیرمین بورڈ آف ڈائرکٹرز کمپنی نے کلکٹر اور دیگر اصحاب کو خوش آمدید کہتے ہوئے ہندوستانی صنعت شکر سازی کی تاریخ پر روشنی ڈالی مسٹر ہینکاکس نے شوگر ایکسچنج کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے شوگر کے کاروبار کو کافی فائدہ پہونچے گا۔

لڑکیاں داخل نہ کیجائینگی

کرائسٹ چرچ کالج کے منتظمان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ سال سے کالج میں کوئی لڑکی طالب علم داخل نہیں کی جائیگی۔ کیونکہ اس کے لئے انکے پاس کوئی خاص انتظام نہیں ہے جس سے لڑکیوں میں ایک خاص قسم کی بے چینی پیدا ہو گئی ہے اور وہ ایک میموریل ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن یوپی کی خدمت میں لے جا کر یہ استدعا کرینگی کہ اس فیصلہ کو منسوخ کیا جائے

مسلح ڈکیتی

موضع کرنیدپور تھانہ بھوگنی پور میں ڈاکوؤں کا ایک گروہ بندوق بھالوں اور دوسرے اسلحہ جات سے مسلح ہو کر گاؤں میں داخل ہوئے اور فائر کرنا شروع کر دیئے۔ فائر کی آواز کی وجہ سے موضع کے باشندے ایک جگہ جمع ہو گئے۔ اور ڈاکوؤں نے نہایت اطمینان کے ساتھ ایک کوری کے مکان کے اندر داخل ہو کر اور وہاں کا سب سامان لیکر فرار ہو گئے۔ فائر کی وجہ سے ۵ آدمی زخمی ہو گئے ہیں

مسلم لیگ کا جلسہ

۱۱ جون کی رات کو حلیم انٹر کالج میں مسلمانان کانپور کا ایک جلسہ مسٹر ممتاز احمد لاری کی صدارت میں ہوا جس میں مقررین صاحبان کے متعلق لیگ کی پالیسی کی وضاحت کی گئی۔ اور کہا گیا کہ لیگ اس قسم کے تحریک کی ہمت افزائی نہیں کر سکتی۔

دوسروں کا بچہ

کہا جاتا ہے کہ کچھیانہ میں ایک عورت کے یہاں دوسروں کا ایک بچہ پیدا ہوا جو فوراً مر گیا۔

چاقو رکھنے کی ممانعت

چونکہ گورنر کے پاس یہ یقین کرنے کی کافی وجوہ ہیں کہ ضلع کانپور میں چاقو بنانے کا منشا صنعتی و زرعی یا اقتصادی نہیں بلکہ چاقو کو جرائم پیشہ تشدد کے لئے استعمال کرتے ہیں اس لئے یہ بہتر خیال کیا گیا ہے کہ ضلع کانپور میں چاقو بنانے۔ فروخت کرنے اور پاس رکھنے کی اجازت ممنوع قرار دی جائے لیکن وہ اصحاب مذکورہ بالا شرائط سے مستثنیٰ ہونگے کہ جن کے پاس لائسنس ہوگا۔

حیدرآباد ستیہ گرہ

۱۱ جون کو کانپور کے آریہ سماجیوں کی طرف سے ایک جتھا جس میں ۸ آدمی شامل ہیں ممتاز کو روانہ کیا گیا ہے۔

مجلس احرار

گذشتہ اتوار کو مجلس احرار کی طرف سے مدح صحابہ کے جلوس نکالنے کی اجازت طلب کی گئی تھی لیکن ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے موجودہ حالات کی وجوہ پر جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی۔

اپنے حکم میں مجسٹریٹ نے تحریر فرمایا ہے کہ کانپور شہر میں اس قسم کا جلوس بالکل ایک نئی بات ہے اور چونکہ اس سے مسلمانوں کے ہر دو فریقوں میں کشیدگی بڑھنے کا احتمال ہے لہذا اس جلوس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

۸ سنٹر توڑ دیئے

معلوم ہوا ہے کہ ضلع کانپور میں گرام سدھار کے ۸ سنٹر توڑے جا رہے ہیں کیونکہ یہ مقامات سڑک اور اسٹیشن سے دور ہیں اور وہاں کی نگرانی ٹھیک طور پر نہیں ہو سکتی۔ اب ضلع میں ۲۴ سنٹروں کے بجائے صرف ۱۶ سنٹر رہ جائیں گے۔

برہمن اور ٹھاکر

تھانہ رسول آباد سے یہ اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے ٹھاکروں اور برہمنوں میں ایک مقدمہ کے سلسلہ میں تصادم ہو گیا جسکی وجہ سے ایک شخص زخمی ہو کر کانپور کے اسپتال آتے آتے مر گیا۔

پراونشیل ٹریڈ یونین کانفرنس

۲۰ جولائی کو پراونشل ٹریڈ یونین کانفرنس کانپور میں ہوگی۔ مقامی لیبر لیڈروں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے اپیل کی ہے۔

کملا ہوزری فیکٹری

جگی لال کملا پت ہوزری فیکٹری کے منیجر اور فیتر نے ملازمت سے استعفے دیدیا تھا جو منظور کر لیا گیا اس کی وجہ سے تقریباً ۴۰ سو مزدور کام چھوڑ کر باہر چلے آئے۔ مگر بعد کو لیبر افسر کے سمجھانے سے مزدوروں کی بڑی تعداد کام پر چلی گئی۔ کچھ مزدور ابھی باقی ہیں جنکو مالکان مل کی طرف سے جلد کام پر واپس آنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کام پر نہ آنے کی صورت میں انکے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جاویگی۔

نارائن کاٹن مل

نارائن کاٹن ملس کی ہڑتال ختم ہو گئی اور تقریباً تمام مزدور کام پر واپس آ گئے ہیں

تین مزدوروں کو سزا

نارائن کاٹن ملس کے ہڑتال کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ورزی کے جرم میں مل کے تین مزدوروں مسمی اوما شنکر۔ الیشور دین اور عبد الغفور کو اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ایک ایک ماہ قید محض کی سزا دی گئی ہے۔

لیبر لیڈر اور حکام

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گورنمنٹ کمیونک کے سلسلہ میں لیبر لیڈروں کو ایک کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی کہ مزدوروں اور سرمایہ داروں میں بہترین تعلقات پیدا کئے جائیں۔ کہا جاتا ہے کہ لیبر لیڈروں کا رویہ ہمدردانہ رہا اور انہوں نے اسکی کوشش کا وعدہ کیا ہے۔

ڈنر

کانپور کے مشہور و معروف ہومیوپیتھک ڈاکٹر شمبھو دیال سریواستو اپنے پوتے کی پیدایش کی خوشی میں معززین شہر کو ایک پرتکلف ڈنر ۱۷ جون ۱۹۳۹ء، ۹ بجے رات کو دے رہے ہیں۔

حکام

مسٹر خوب چند آئی۔ سی۔ ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دو ہفتہ کی رخصت لیکر شملہ گئے ہیں

مسٹر اے۔ ای۔ ایمرسن اسپیشل ڈیوٹی پر بلوہ کے مقدمات کے سلسلہ میں تعینات کئے گئے ہیں۔

مسٹر ڈی۔ جی۔ پی انتھونی اڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کا تبادلہ آگرہ کو ہوا ہے۔

مسٹر جے۔ او۔ ان بسوکلاس ڈویزنل مجسٹریٹ اڈیشنل سٹی مجسٹریٹی کا چارج لیں گے۔

مسٹر ایچ۔ ایس۔ ماتھر ڈپٹی کلکٹر کانپور تبدیل ہو کر آ رہے ہیں۔ آپ سب ڈویزنل مجسٹریٹ کا چارج لیں گے۔

مسٹر پی۔ سی۔ مصرا سٹی مجسٹریٹ ۱۷ جون سے ۴ ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔

رائے صاحب راما کانت ڈپٹی کلکٹر کانپور تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ آپ سٹی مجسٹریٹ کا چارج لیں گے۔

ڈنر و ٹی پارٹیاں

مسٹر پی۔ سی۔ مصرا سٹی مجسٹریٹ کو الوداعی پارٹیاں کثرت سے دی جا رہی ہیں۔ منجملہ انکے رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ اور مسٹر لاے ہنومان بیرسٹر ایٹ لا نے شاندار ڈنر اور ٹی پارٹی دی۔

شادی

مسٹر ناتھو رام صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کی صاحبزادی کی شادی لالہ رام سرن جی بکھریاں ضلع کانپور کے صاحبزادے لالہ بابو رام اگروال بی۔ اے۔ کے ساتھ ۱۱ جون کو ہوئی۔ جس میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین اور ممبران کے علاوہ ضلع کے زمیندار صاحبان اور معززین شہر نے بھی شرکت کی۔

ہندو سنگھ کا دفتر اسٹیشن پر

کانپور ہندو سنگھ کی طرف سے ریلوے اسٹیشن پر ایک کیمپ دفتر ہندو مسافروں کی سہولت و آرام کے لئے قائم کیا ہے۔ جہاں دن رات والنٹیر موجود رہتے ہیں۔

صد سالہ برسی

ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کی صدارت میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی صد سالہ برسی کا جلسہ ۲۵ و ۲۶ ۲۸ جون ہونا طے پایا ہے کوئی کمیٹی اور مشاعرہ کے علاوہ اس سلسلہ میں ایک کتاب شائع کی جاویگی جس میں کل کارروائی شائع کی جائیگی۔

غرقابی

۷ جون ۱۹۳۹ء کو سرسیا گھاٹ پر ایک لڑکا گنگا جی میں ڈوب کر مر گیا۔ اس لڑکے نے امسال انٹرنس پاس کیا تھا اور اسی سال اسکی شادی بھی ہوئی تھی۔

وفات

جگناتھ بابا ستر سالہ کانگریس ممبر نے انتقال کیا۔ آپکا جنازہ بڑی دھوم سے اٹھایا گیا

انجمن نوجوانان اسلام

۱۲ جون کو سید مسعود علی صوفی صاحب کی صدارت میں ایک جلسہ میں یہ طے کیا گیا کہ ایک انجمن نوجوانان اسلام کے نام سے قائم کی جائے جسکی ترتیب دینے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

مزدور سبھا کا اعلان

کانپور مزدور سبھا نے نارائن کاٹن ملس کی ہڑتال کو بلا وجہ ہڑتال قرار دیا تھا اور اس سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کیا تھا۔ اسی وجہ سے ہڑتال جلد ختم ہو گئی۔

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

کہا جاتا ہے کہ ایک مسلم والنٹیر جو کہ اسپتال سے تندرست ہو کر آیا تھا اس کا جلوس نکالا گیا اور اس کے لئے مقامی حکام سے اجازت نہیں لیگئی لہذا اسکی خلاف ورزی کا الزام چار مسلمانوں پر لگایا گیا ہے اور انکے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

مسلم والنٹیر حیدرآباد

کہا جاتا ہے کہ مجلس اتحاد ملت نے یہ طے کیا ہے کہ حیدرآباد کے لئے کانپور سے پہلا جتھا یکم جولائی کو روانہ کیا جائے گا۔ اور ۲۳ جون کو کانپور میں حیدرآباد ڈے منایا جائے گا۔

میونسپل بورڈ کے وقت میں تبدیلی

آنس ۵

چیرمین میونسپل بورڈ صاحب نے ۱۹ جون ۱۹۳۹ء بروز دوشنبہ سے میونسپل بورڈ کے دفتر کا وقت ۱۰ بجے صبح سے ۵ بجے شام تک کر دیا [illegible] ہے۔

دنیا کا سفر سائیکل پر

کلکتہ کے دو تعلیم یافتہ باحوصلہ اور پرجوش نوجوان مسمی مسٹر اشفاق احمد چانتا اور محمد امین صاحب نے سائیکل کے ذریعہ دنیا کا سفر کرنا طے کیا ہے چنانچہ وہ ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء کو کلکتہ سے بذریعہ سائیکل اپنے مقررہ سفر کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور بردوان۔ ہزاری باغ۔ گیا۔ پٹنہ۔ سہسرام۔ بنارس الہ آباد ہوتے ہوئے ۱۵ جون کو کانپور پہونچے ہیں۔ کانپور سے آپ لوگ علیگڈھ۔ آگرہ۔ دہلی۔ بھوپال۔ اندور۔ بمبئی جائیں گے۔ بمبئی سے بذریعہ جہاز کراچی۔ اور کراچی سے کوئٹہ بذریعہ ریل جائینگے اس کے بعد پھر اپنی سائیکل کے ذریعہ کوئٹہ سے زہدان (سرحد) ایران۔ عراق۔ سیریا۔ ٹرکی یمن۔ زیکوسلاویکیہ۔ اٹلی۔ سوزرلینڈ۔ اور فرانس جائیں گے۔

فرانس سے بذریعہ جہاز انگلستان امریکہ اور جاپان جائیں گے۔ اس کے بعد پھر بذریعہ سائیکل سفر شروع ہوگا۔ اور چائنا۔ سیام۔ آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ کولمبو ہوتے ہوئے ہندوستان واپس آ جائیں گے۔

یہ دونوں باہمت تعلیم یافتہ نوجوان دہلی کے باشندے ہیں اور کلکتہ میں انکے سرپرستوں کا کاروبار ہے۔ یہ دونوں نوجوان بین الاقوامی اور اعلیٰ خیالات و جذبات کے حامل ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ یہ دنیا کا سفر ان نوجوانوں کی آئندہ نشو و نما کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

بستی اور کھاگا کے درمیان ان دونوں نوجوانوں کو چند ڈاکوؤں نے گھیر کر جو کچھ انکے پاس نقدی تھا وہ لے لیا اور بڑی مشکل سے انکی سائیکلیں بچ سکیں جو ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ خداتعالےٰ ان باہمت نوجوانوں کا یہ سفر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو۔ اور انکی آئندہ زندگی ملک و قوم کی خدمت میں مفید ثابت ہو سکے۔ (اڈیٹر)

ایسٹ انڈین ریلوے کی کفایتی اسکیم

ایسٹ انڈین ریلوے ان ریلوں میں ہے جو کہ اپنے مسافروں کے لئے کفایت اور آرام پہونچانے کی اسکیمیں غور کرتی رہتی ہے۔ چنانچہ حال میں ریلوے مذکور نے ایک نئی کفایتی اسکیم ہوڑہ اور بمبئی بائیکلا اور دادر کے درمیان سفر کرنے والے مسافروں کے لئے جدید رعایت کا اعلان کیا ہے جو یکم جون ۱۹۳۹ء سے نافذ ہے۔ اسی رعایت کے مطابق فرسٹ کلاس کا ٹکٹ 6/8/203 سکنڈ کلاس کا ٹکٹ 6/3/101 اور انٹر کلاس کا ٹکٹ 6/8/61 ہوگا۔

یہ ٹکٹ اجرا کی تاریخ کی آدھی رات سے ۳۰ دن تک سفر سے واپسی کی تکمیل کے لئے دستیاب ہو سکیں گے جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے حصہ پر درمیان میں اترنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور ان ٹکٹوں کی بابت کسی واپسی کا مطالبہ نہیں ہو سکتا ہے۔

کلکتہ اور بمبئی کے درمیان میں سفر کرنے والے مسافر یقینی طور پر اس رعایت کی تعریف کرینگے جو طویل سفر کے لئے ایسٹ انڈین ریلوے نے پیش کی ہے۔

موسم گرما کا سفر

ہم کو یقین ہے کہ اس تکلیف دہ موسم گرما میں سفر کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کو ایسی بات معلوم ہونے سے خوشی ہوگی کہ ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنے فرسٹ کلاس اور سکنڈ کلاس کے مسافروں کے دل و دماغ کو تازہ اور خوش رکھنے کے لئے چار آنہ فی عدد کے حساب سے آئس کنٹینرس (ICE-CONTAINERS) جاری کئے ہیں جنہیں برف بھرا رہتا ہے جو بڑے بڑے اسٹیشنوں پر دستیاب ہو سکتے ہیں جنکو جب پنکھے کے نیچے رکھ دیا جاتا ہے تو وہ کل کمرہ کو ٹھنڈا رکھتے ہیں۔

ایسٹ انڈین ریلوے نے اپنے مسافروں کے دوران سفر میں جو یہ مزید آسائش بہم پہونچانے کا ۵

بچوں کی پرورش کیلئے بہترین غذا

آسٹر ملک پاوڈر

ہم میں سے بہتوں کے لئے بچہ ٹھیک ایک لاچار چھوٹا بنڈل ہے جو اپنی نگرانی پرورش اور صحیح و سلامتی کے لئے صرف اپنی ماں پر انحصار رکھتا ہے مگر بچہ کی پرورش کا ایک دوسرا پہلو بھی ہے جو غذا سے تعلق رکھتا ہے اور جس کو برطانیہ کے اوسٹر ملک (OSTERMILK) بنانے والی کمپنی نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔

برطانیہ کی رپورٹ واقعات اور اعداد و شمار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ برطانیہ کے ۔۔۔۔ ہم بچوں کی پرورش اور نشو و نما بالکل صحیح طریقہ سے اوسٹر ملک کے ذریعہ سے ہوئی ہے اسی طرح ایک دوسری رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ کے ۲۰۰۰ ویلفیر سنٹروں میں اوسٹر ملک بہترین بچوں کی غذا کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار کے علاوہ بیشمار سارٹیفکٹ اور سندیں اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اوسٹر ملک بچوں کے لئے ایک بہترین غذا ہے اور اوسٹر ملک نے جو اعلیٰ پوزیشن حاصل کر لی ہے وہ اب اُس کے لئے تابندہ نشانہ ہو گئی ہے۔ اور برطانیہ کے ڈاکٹروں، بچوں کے ماہرین فن اور بچوں کی ماؤں کی بیشمار تعداد اوسٹر ملک کی دلدادہ ہو گئی ہیں۔ جس سے اوسٹر ملک کی ہر دلعزیزی ثابت ہوتی ہے۔

سب سے پہلے جو سوال دماغ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ آخر خشک کئے ہوئے دودھ میں کیا ایسی بات ہے جس سے اس قدر کامیابی ہوئی ہے مگر آپ کے اس سوال کا جواب بیشمار خوش قسمت مائیں دے سکتی ہیں وہ یہ بتائیں گی کہ "آسٹر ملک" صرف ایک خشک کیا ہوا دودھ نہیں ہے،

اسکی تیاری میں بہت زیادہ نگرانی صبر اور احتیاط کے ساتھ سائنس کے اصولوں کے مطابق کام لیا جاتا ہے جس کے مفصل بیان کرنے میں اچھی خاصی ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائیگی۔ مگر مختصر طور پر یہ بیان کیا جا سکتا ہے کہ سب سے پہلے دودھ کے بہترین ہونے کی ضرورت ہے جو کہ برطانیہ کے بہترین چراگاہوں کے جانوروں سے حاصل کیا جاتا ہے اس کے بعد "ہائی جین" یعنی صحت کے اصولوں کا خیال کرنا ضروری ہے

"اوسٹر ملک" تمام مضر نقصانات کے اثرات سے ایک خاص طریقہ سے محفوظ کیا جاتا ہے اور تیاری کے ہر درجہ پر "ہاتھ سے نہ چھونے کے اصول" پر نہایت سختی کے ساتھ عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

اب آپ یہ خیال کرینگے کہ آپ کو بچوں کی بہترین غذا مہیا ہے لیکن ڈاکٹروں اور ویلفیر مرکزوں کے ماہرین کا یہ قول ہے کہ صرف قدرتی اچھائی ناکافی ہے غذا کو نازک بچوں کے ہاضمہ کے قابل بنانے کی ضرورت ہے۔ خود دودھ ہی کو وٹامن ڈی (VITAMIN D-) کے مرکب سے زود ہضم بنانے کی ضرورت ہے۔ جو ہڈیوں اور اعضا کو مضبوط بنانے کے لئے بے مثل ہے۔ اور آخری طور پر خفیف لوہے کا مرکب بچوں کو بہتر اور قوی خون پہونچاتا ہے جو انیمیا (ANAEMIA) سے محفوظ رکھتا ہے۔

ان تمام باتوں کے بعد ہی یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ آپ کو بچوں کی مکمل اور پتی تولی غذا دستیاب ہے جو ماں کی چھاتی میں دودھ نہ ہونے کی صورت میں بالکل محفوظ اور کامیاب بچوں کی غذا ہے۔

---

۵ انتظام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اور ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس سے کافی لوگ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

سبد گل

ہٹلر (ٹیلیفون اٹھا کر) ہیلو! ہیلو! کیا یہ بنیٹو (مسولینی) بات کر رہے ہیں؟

مسولینی:۔ (مسکرا کر) ہاں، کیا تم اڈولف (ہٹلر ہو)

ہٹلر:۔ ہاں میں ہی ہوں، کیا تم نے روزویلٹ کی بھی باتیں سنی ہیں جس نے پھر عالمگیر کانفرنس امن کا پروگرام اور گارنٹی کے متعلق بکواس کرنی شروع کر دی ہے۔

مسولینی:۔ بھائی ہٹلر، میں تو اس شخص کی مہمل باتوں سے تنگ آ گیا ہوں۔ وہ تو بین الاقوامی سیاست میں ایک اچھی خاصی لعنت بن گیا ہے وہ ہر دم بے سُرا راگ الاپتا رہتا ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ اس کے سروں کو ٹھیک کیا کریں۔ ذرا غور تو کرو بھائی وہ کتنا بڑا احمق ہے کہ ٹوٹی پھوٹی اور بوسیدہ اینگلو سکسن قوم اور دہشت زدہ فرانسیسیوں کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ بھلا اب ان لوگوں میں کیا رکھا ہے؟ رہا دنیا کے امن کا مسئلہ تو ہم دونوں خود اس کام کے لئے تیار ہیں کہ نہ صرف یورپین ممالک بلکہ ساری دنیا کے امن و خوشحالی کو محفوظ کر دیں۔

ہٹلر:۔ سچ ہے بالکل سچ ہے۔ ہم اور تم اس وقت دنیا کے نجات دہندہ ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ بیوقوف روزویلٹ اس بات کو یقین کرتا۔ اس کے جاسوس ہر ملک میں موجود ہیں۔ وہ بہت موٹا ہے بہت دولتمند ہے۔ اس نے بہت سے بدمعاشوں کو لگا رکھا ہے جو ہماری اسلحہ سازی کی فیکٹریوں کے تمام راز اس کو لکھ بھیجتے ہیں۔ وہ ہم سے دس کی گارنٹی طلب کرتا ہے۔ اگر ہم یہ گارنٹی کسی کاغذ پر لکھ بھی دیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ وہی جو اور معاہدوں کا ہوا۔ ہم تو پہلے موقع پر اس کو آگ کے حوالہ کر دیں گے۔

مسولینی:۔ بھئی کیا بات کہی۔ یہ تو تمہارے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ اس کام میں تو تمہیں ساری دنیا استاد مانتی ہے۔ اچھا اب بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ کیا ہم لوگ روزویلٹ سے کہہ دیں گے کہ ہم دس سال تک گھر سے باہر قدم نہیں نکالیں گے؟

ہٹلر:۔ نہیں نہیں ایسی کیا جلدی پڑی ہے کہ اس کی بات مان لیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ صرف باتیں ہی باتیں ہیں۔ وہ اسی طرح ہمیشہ بولتا رہے گا۔ اگر ہم اس کی بات پر ہاں کر دینگے تو وہ فوراً تخفیف اسلحہ کا مطالبہ پیش کریگا اور سب سے پہلے جمہوریت پرست بیوقوفوں کا جتھہ اس کے ساتھ ہو جائیگا۔ یار میں تو ایسی باتوں کو پسند ہی نہیں کرتا جو کبھی ختم نہ ہوں۔ انکی پارلیمنٹوں کا تماشا تو تم بھی اچھی طرح دیکھ رہے ہو۔ بڑی بکواس سی بکواس ہوتی ہے جو وقت ہم اور تم دوسروں کی ملکیتیں حاصل کرنے اور فوجوں کو جارحانہ حملوں پر بھیجنے کے مفید کاموں میں مشغول تھے۔ یہ لوگ لا محدود بحث و مباحثہ کر رہے تھے ان لغالیوں سے انکو اب تک نہ تو فرصت ملی ہے اور نہ کبھی ملنے والی ہے۔ ایسے فضول گو لوگوں کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہونا بھی ہماری شان کے خلاف ہے۔ تمہاری کیا رائے ہے؟

مسولینی:۔ وہی جو تمہاری رائے ہے۔ ہم اور تم تو ایک ہی تھیلی کے دو چٹے بٹے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان چند کروں کو جواب کے ذریعہ کچھ تسلی دے دینی چاہئے تاکہ وہ ہماری کارروائیوں کی طرف سے غافل ہو جائیں۔

ہٹلر:۔ یہ کوئی مشکل بات ہے! ہم ان سے کہ دینگے کہ ہم امن کے خواہشمند ہیں اور تمام ذرائع سے امن ہی کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مسولینی:۔ بس بس یہی ٹھیک ہوگا اور یہ بھی کہ دینا کہ نازی اور فسسٹ قومیں جب اپنے پورے سپیس تک پہنچ جائینگی تو دنیا کا امن خود بخود محفوظ ہو جائیگا

ہٹلر:۔ صرف اتنا ہی نہیں میں تو یونان اور ایشیائے کوچک کی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں سے پر جوش معافی کرونگا۔ فلسطین اور ہندوستان کی غلامی و محکومی پر آنسو بھی بہاؤں گا۔ میں ہمدردی کے جوش میں آ کر چند پیالے چند پلیٹیں اور چند شیشے کے گلاس بھی توڑ دونگا۔ یہ کوئی بیش قیمت چیزیں ٭

ادب لطیف

کامیابی

از جناب رام سروپ بھٹنا۔ چندوسی

اے نورانی چہرہ والی تیرا مسکن کہاں ہے؟ کیونکہ میں دیکھتا ہوں طالب علم تجھ کو گزٹ کے اندر۔ امیدوار تجھکو دفتر کے اندر یا پوسٹ مین کے جھونے کے اندر۔ کسان ہرے بھرے کھیتوں میں، علم معدنیات کا ماہر تجھکو زمین کے اندر۔ سپہ سالار تجھکو خونخوار فوج میں، غوطہ خور تجھکو عمیق سمندر کی تہ میں۔ ہوا پر پرواز کرنے والے کرۂ باد میں معصوم بچہ آغوش مادر میں، پرہیزگار تجھکو مندر اور مسجد اور کلیسا کے اندر۔ دنیادار مال و دولت کے حریص تجھکو سیم و زر کے ڈھیر میں، چور اور ڈاکو تجھکو مالداروں کے خزانوں میں اور بدبخت مضمون نگار تجھکو اخباروں کے صفحہ پر تلاش کرتا ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ مگر تیرا پتہ نہیں ملتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ دنیا کا ذرہ ذرہ تیری تلاش میں سرگرداں ہے۔ تخم اپنی ہستی کو فنا کر دیتا ہے تو پھل لانے کو غوطہ خور اپنی جان کو معرض خطر میں ڈالتا ہے تو دُر نایاب حاصل کرنے کو۔ طالب علم چراغوں کے دھوئیں سے دماغ پراگندہ کرتا ہے تو کامیاب ہونے کو کسان دھوپ کی تپش سے بدن سیاہ کرتا ہے تو پیداوار سے فیضیاب ہونے کو معدنیات کا ماہر تحت الثریٰ تک سفر کرتا ہے تو ہیرے جواہرات حاصل کرنے کو ہندوستان اگر غلامی میں زندگی بسر کرتا ہے تو کانگریس اور مسلم لیگ کے جھگڑوں سے نجات پانے کو وغیرہ وغیرہ ہر صورت دنیا کی ہر ایک چیز تیری پُر جلال صورت دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ اے کامیابی کیا تو مجھ ناکامیاب کے جھونپڑے کو اپنی نورانی شعاعوں سے منور کریگی یا کبھی میرے بیتاب دل کو تسکین دے گی۔

لیکن کیا مجھکو اس وقت ابدی آرام حاصل ہوگا؟ کیا میں تفکرات سے نجات پا جاؤنگا؟ میرے قلب کو ہمیشگی کا آرام حاصل ہو جائے گا؟ نہیں اس وقت تو کسی اور صورت سے جلوہ دکھا کر اپنا خواہشمند بنانے گی کیونکہ تونے جس باغ میں پرورش پائی ہے اس میں خزاں کا عمل دخل نہیں۔ پھر اطمینان کب حاصل ہو۔ ابدی آرام کب میسر ہو جبکہ ہم تیری تلاش میں سرگرداں ہو کر اپنی عمر کا خیال کریں۔ موت کا تصور کریں۔ اپنی ہستی کو ناپائدار سمجھیں ورنہ اس چکر میں پڑ کر ساری عمر خراب ہو جائے گی اور انجام یہ ہوگا۔ "کوہ کندن کاہ برآوردن"۔

٭ نہیں ہیں، لیکن ان کے ٹوٹنے کی جھنکار سے ان بیوقوف کو میری ہمدردی اور خلوص کا یقین ہو جائے گا۔

مسولینی:۔ بھئی بہت ہی خوب۔ کیسی لاجواب ترکیبیں تمہیں معلوم ہیں۔ ابھی ابھی تم نے ہندوستان کا نام لیا یہ تو بتلاؤ کہ گاندھی کی تحریک کا کیا حشر ہوگا؟

ہٹلر:۔ اس شخص کا تو نام ہی نہ لو۔ وہ ہمیں ہر ہفتہ برا بھلا کہتا ہے اور اپنے ملک پر کامل تر ہی رکھتا ہے وہ جرمن یہودیوں کو تعلیم دیتا ہے کہ میرے طرز عمل کے خلاف ستیاگرہ کریں۔

مسولینی:۔ ستیاگرہ! ہا ہا ہا! بھلا ہم جیسے تشدد پسندوں میں ستیاگرہ سے کیا فائدہ ہوگا؟ ہم تو تلوار بندوق اور مار دھاڑ کے حامی ہیں۔ ہم اور تم اس دنیا میں سختی اور تشدد اور ملک گیری کے علمبردار ہیں۔

ہٹلر:۔ بالکل ٹھیک! لیکن ہندوستان والے بھی بیوقوف ہی نکلے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہماری اور تمہاری مخالفت کر کے وہ اپنے حکمرانوں کا ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔

مسولینی:۔ اچھا اب ان باتوں کو جانے دو یہ تو ✕

عالم نسواں

گھر کے باہر عورت کی کوئی پوزیشن نہیں

ایک مشہور ماہر معاشیات کا مقولہ ہے کہ ایک ملک کی معاشرتی حالت کا اندازہ اس ملک کی عورتوں کی حیثیت کو دیکھ کر لگانا چاہیئے۔ اس لحاظ سے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فاسزم کی سرزمین میں عورت کو کسطرح اس کے حقوق سے محروم کر دیا گیا ہے تو ہمیں فاسسٹوں کی ترقی کی اہمیت معلوم ہو جاتی ہے۔ جاپان کو چھوڑ کر باقی سب فاسسٹ ملکوں میں اور اٹلی اور جرمنی میں فاسسٹ نظام حکومت نے عورتوں کی اس آزادی اور ان کی اس ترقی کو جو بہیا برس کی کشمکش کے بعد عورتوں نے حاصل کی تھی کالعدم کر دیا ہے

جرمنی میں عورتوں کو انتخاب میں ووٹ ڈالنے کا حق برائے نام ہی ملا ہے۔ نیشنل سوشلسٹوں (واتبدا میں نازی پارٹی نیشنل سوشلسٹ پارٹی کہلاتی ہے) نے جرمنی کی حکومت کی باگ ڈور ہاتھ میں لیتے ہی صفائی کے ساتھ کہ دیا کہ عورتوں کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ عورتوں کو اسی پوزیشن میں رہنا چاہیئے جو انھیں اب سے صدیوں پہلے از منہ وسطی میں حاصل تھی ۱۹۳۴ء کے موسم خزاں میں فاسسٹ عورتوں کی آرگنائزیشنوں کی کانگریس میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا عورت کی دنیا اس کا خاوند اور خاندان ہے اور انکے سوا کچھ نہیں:

ہٹلر کے نزدیک وہ تاریخی تحریک نسواں جو سوشل اَہناک تعلقات کی بنا پر شروع ہوئی تھی کوئی معنی نہیں رکھتی وہ کہتا ہے یہ تحریک یہودیوں کی ایجاد تھی۔ ہٹلر نے سچ سچ یہ کہا ہے کہ "آزادی نسواں" کی ترکیب یہودیوں کی ذہانت کی ایجاد تھی، اگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مرد کی دنیا اس کی حکومت ہے اور اسے مستعدی کے ساتھ اپنی معاشرت کا تحفظ کرنا چاہیئے تو دوسری طرف یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ عورت کی دنیا اس کا خاوند اس کی اولاد اور اس کا گھر ہے جو مرد کی دنیا سے بہت چھوٹی ہے۔

✕ تبلاؤ کہ رومانیہ کو کب تک ہڑپ کر لینے کا ارادہ ہے،

ہٹلر:۔ تم تو میرا پروگرام جانتے ہی ہو ستمبر یا اس کے لگ بھگ تک میں نے اس کام کو ملتوی کر دیا ہے۔ ذرا جمہوریتوں کی موجودہ بے چینی کو کم ہونے دو۔ ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ کبھی شور و غوغا مچاتے ہیں اور کبھی سو جاتے ہیں، مجھے ذرا اس نیند کا انتظار ہے۔

مسولینی:۔ بھائی تمہیں ان باتوں میں کمال حاصل ہے اچھا اب رخصت ہوتا ہوں۔ اسپین سے فرینکو ٹیلیفون کر رہا ہے۔ ذرا اس سے بھی دو باتیں کروں

ہٹلر: شوق سے۔ میرا بھی سلام کہ دینا۔ گڈ نائٹ

فرانس کی سرحد پر سرنگ

پیرس ۱۲ جون۔ پولیس نے ایک مکان سے جس میں اسپین کی ایک ۲۰ سالہ خوبصورت لڑکی رہتی تھی کچھ کاغذات برآمد کئے ہیں جو ملک کی حفاظتی تدبیروں کے متعلق ہیں اور وہاں ایک ۶۰ فٹ لمبی سرنگ بھی ملی ہے جو کہ فرانس اور بلجیم کے سرحد کے نیچے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک اسپین کی لڑکی اور ایک اٹلی کی لڑکی اور ایک فرانسیسی جو کہ ایک کار میں گھومتے جا رہے تھے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ یہ سرنگ بن کر مکمل ہو چکی تھی بلکی فٹ کی جا رہی تھی۔ پولیس اس کا سراغ لگا رہی ہے۔ آیا سرنگ جاسوسی کے لئے بنائی جا رہی تھی یا ناجائز طریقہ پر مال درآمد کرنے کے لئے۔

بچوں کی دنیا

جانوروں کے ساتھ مہربانی کرو

(۱) اس بات کو دیکھتے رہو کہ تمہاری گائے کتا، گھوڑا، بلی اور دیگر پالتو جانور اور مویشی وغیرہ جو تمہارے آرام اور سہارے کے لئے ہیں اپنی غذا کھانا پینا وقت پر پوری طرح پالیتے ہیں یا نہیں۔

(۲) گھاس پوس اُدھ ڈالنے ڈالکر کچھ پرندوں کو اپنے گھر مہمان بلا کر رکھا کرو۔

(۳) جانوروں اور پرندوں کو پارٹیاں دیا کرو وہ تمہارے دوست ہو جائیں گے۔

(۴) پرندوں جانوروں کو ستانا۔ چھیڑنا مارنا۔ انکا پیچھا کرنا نہیں چاہیئے۔ جو جانور بول نہیں سکتے۔ انھیں مارنے سے پہلے ذرا سوچ لو کہ آیا ایسا کرنا ٹھیک بھی ہے یا نہیں

(۵) ایسی جگہ پانی رکھو جہاں دن رات پیاسے پرند اور جانور اگر گذریں تو آسانی سے پانی پی سکیں۔

(۶) پنجروں میں بند جتنے پرندہوں انھیں کھول دو۔ انکی خوبصورتی کو خراب مت کرو۔

(۷) جانوروں اور پرندوں پر اگر ظلم ہو رہا ہو تو اسے روکنے کی کوشش کرو۔

(۸) اگر جانور یا پرند بیمار ہے یا کمزور اور بوڑھے ہو گئے ہوں تو انھیں نکال باہر کرنا انکی پرانی سیوا کو سوچ کر ایک بڑا پاپ ہوگا۔

(۹) جو جانور بولتے ہیں ان سے پیار سے باتیں کرو۔ تھپکو اور مہربانی کا برتاؤ کرو اور ان کی حفاظت کرو۔

راجکوٹ کی ریفارم کمیٹی کا جلسہ

راجکوٹ ۱۲ جون۔ اپنے گاؤں نوانگر میں تقریباً دو ہفتہ قیام کرنے کے بعد دربار ویروالا نے سینچر کے روز راجکوٹ میں ریفارم کمیٹی کے پہلے جلسے کی صدارت کی۔ یہ کمیٹی ریاست کے لئے نیا آئین تجویز کرنے کی غرض سے ریاست کے لئے مقرر ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس جلسہ میں سوالات کی ایک فہرست تیار کی گئی ہے جو زیر غور ہے۔ اسکیم کے متعلق عوام کے حاصل کرنے کے لئے پبلک میں تقسیم کی جائے گی۔

کرنیل سٹرگس ریذیڈنٹ راجکوٹ پورٹ ارکھا کو روانہ ہو گئے ہیں جہاں ایک ہفتہ قیام کریں گے۔

میرٹھ میں کانگریس کی عدالت

میرٹھ ۱۱ جون سٹی اور ڈسٹرکٹ کانگریس ورکنگ کمیٹیوں کی مشترکہ میٹنگ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کے ممبروں اور ڈیلیگیٹوں کے انتخاب کے سلسلہ میں جو عذرداریاں پیش کی جاتی ہیں انکی سماعت کرنے کے لئے ضلع عدالت قائم کی جائے۔ چنانچہ تین ممبروں پر مشتمل ایک ٹریبونل مقرر کیا گیا یہ مقصد صوبائی کانگریس کمیٹی کے ہدایت کے مطابق کیا گیا ہے۔

پنڈت پیارے لال شرما ممبر مرکزی اسمبلی اور حکیم میاں محمد دلال کرتی) ٹریبونل کے ممبروں میں سے ہیں تیسرے ممبر کو بعد میں نامزد کیا جائے گا۔

لکھنؤ میں عام گرفتاریاں

لکھنؤ ۱۲ جون۔ کل شیعہ سنیوں میں جو تصادم ہوا تھا اور جس کے نتیجہ میں ایک شیعہ ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کے بعد پولیس نے احتیاطی تدبیریں اختیار کی ہیں اور عام گرفتاریاں کر رہی ہے اس سلسلہ میں اب تک ۷۰ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔

پردہ فلم

سمندری دنیا

از جناب سُنت رام بی۔ اے

ہمارے ملک میں عموماً لوگ وہی فلم دیکھنے اور پسند کرتے ہیں جن میں شادی بیاہ۔ ناچ گانا۔ یا رونا ہنسنا ہوتا ہے لیکن یورپ میں اب ایسے فلم پسند کئے جاتے ہیں۔ جن میں بہادری اور خطرناک کام دکھلائے گئے ہوں جنھیں دیکھکر رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔

ایسے فلم تیار کرتے وقت بڑی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ کیمرہ لے کر خوفناک جنگلوں میں شیر چیتے اور ریچھ وغیرہ خونخوار درندوں کی روزمرہ کی زندگی کی تصویر لینی پڑتی ہے۔ ہوائی جہاز میں بیٹھ کر میلوں اوپر آسمان میں جانا پڑتا ہے اور ہتھیلی پر جان رکھکر بے پایاں سمندر کی تہوں تک پہنچنا ہوتا ہے تب کہیں سنسنی خیز مناظر اور خوفناک وحشی درندوں کی تصویریں حاصل ہوتی ہیں۔

ولایت میں کیپٹن میں جان۔ ڈی۔ گریگ نامی ایک بڑے ہی ہمت ور شخص ہیں انھوں نے بحر اٹلانٹک اور بحر الکاہل میں غوطہ لگا کر اس قسم کے متعدد سنسنی خیز فلم تیار کئے۔ ان میں سے ایک کا نام "سمندر کے مارنے والے" دوسرے کا "سمندر کے آدم خور" تیسرے کا "تلوار مچھلی کے ساتھ کشتی" چوتھے کا "خزانہ کا جزیرہ" اور پانچویں کا "آدم خور شارک مچھلی ہے"۔

پانی میں سیکڑوں فٹ نیچے اتر کر خوفناک جانوروں کی تصویریں لینے میں جان جانے کا بڑا خطرہ رہتا ہے۔ وہاں سترسترفیٹ وہیل شارک، ماسٹر یعنی بحری چمگادڑ یا ۸ بازوؤں والا آکٹوپس نامی خوفناک آبی درندہ ہمیں کھا جانے کے لئے منہ لاتا ملے گا۔

کیپٹن گریگ نے سمندر کی گہرائی میں غوطے لگانا جاپان کے بحری کسانوں سے سیکھا ہے۔ یہ کسان سمندر کی تہ پر سارگوسا نامی ایک پودے کی کھیتی کرتے ہیں۔ یہ پودا دوا کے کام میں آتا ہے ان کسانوں کو نقصان دہ گھاس نکالکر کھیتی کے لئے سمندر کی تہ تیار کرنے میں ۴ سال سے ۶ سال تک لگ جاتے ہیں۔ ان کا استقلال قابل تعریف ہے۔ اس کھیتی سے انھیں فائدہ تو بہت ہوتا ہے لیکن ان کے بہت سے افراد آبی جانوروں کے شکار ہو جاتے ہیں۔

مرچنٹس چیمبر کی کمیٹی کی اپیل

بمبئی ۹ جون۔ جب تک کینیا کے آرڈنینس کونسل کو واپس نہیں لیا جائے گا۔ اس وقت تک ہندوستان اور دوسری نوآبادیات میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے وہ اہم اعلان جو کہ انڈین مرچنٹس چیمبر بمبئی کی کمیٹی نے ایک بیان کے دوران میں کیا ہے۔ جو کہ غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کی ناقابل رحم حالت کے متعلق شائع کیا گیا ہے۔ بیان میں درج ہے کہ غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں کی پوزیشن برابر بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ ملک معظم کی حکومت کی سرد مہری اور انکو امداد پہنچانے سے حکومت ہند کی معذوری نے غیر ملکی حکومتوں کی انتہائی حوصلہ افزائی کی۔ ہر کہ وہ ہندوستانیوں کے جائز حقوق کو چھیننے کے لئے بلا کسی روک ٹوک کے قوانین بنا رہی جا رہی ہیں۔

آئندہ جہازوں کی تلاشی نہیں لیجائیگی

ٹوکیو ۹ جون۔ ایک جاپانی افسر نے بیان کیا کہ آئندہ جاپان کے خشکی جہاز مشہور و معروف جہازوں کو نہ تو روکا کرینگے۔ اور نہ انکی تلاشی لیا کرینگے۔ افسر مذکور نے مزید کہا کہ جاپان کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

اقوال زریں

موسیقی جو کام سُروں سے کر سکتی ہے وہی کام خطوط سے مصوّر اور لفظوں سے شاعر کرتا ہے۔

اگر انسان اپنے دماغ سے کام نہ لے تو وہ بھی بیکار ہو جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسے آرام کی سخت ضرورت ہے۔

کاہل لوگوں نے ناحق پیدا ہوکر اس زمین کی پشت کا بوجھ بڑھایا۔

وہ جو کہ اپنی روزانہ محنت سے اپنی بسر اوقات کا سامان مہیا کرتے ہیں بہت کم کاہل ہوتے ہیں۔

سچی خیرات تو وہی کہی جا سکتی ہے جو نام کے لئے نہ کی جائے۔

عقلمند آدمی بچوں کی چال ڈھال، بات چیت کھیل کود اور چھوٹے موٹے کام کاج دیکھکر تاڑ جاتے ہیں کہ کونسا بچہ بڑا ہوکر نام پیدا کریگا۔

بچوں اور جانوروں کے دماغ بعینہٖ اسی اصول پر بنائے گئے ہیں جنپر ہمارے دماغ کی بناوٹ ہی ہے اس کے حواس بھی حالات و واقعات سے اسی طرح متاثر ہوتے ہیں جسطرح ہمارے حواس ہیں

موج تبسّم

بیوی:۔ اگر خدانخواستہ گھر میں چور آ جائیں تو تم کیا کرو۔

میاں:۔ جو وہ کہیں گے میں وہی کرونگا کیونکہ اب تک مجھے اس گھر میں شادی کے بعد سے اپنی مرضی سے کچھ کرنا نصیب نہیں ہوا۔

نئی دلہن:۔ میں اپنے کنوارپنے کی ساری عادتیں تو ایکدم نہیں چھوڑ سکتی۔

شوہر:۔ بے شک۔ مگر اپنے ابا سے جیب خرچ لینا تو تم نے ایکدم ہی چھوڑ دیا۔

ایک چور مسجد میں چوری کرنے کے الزام میں گرفتار ہوگیا۔ عدالت نے پوچھا۔

عدالت:۔ تم نے چوری کیوں کی۔

ملزم:۔ حضور میں نے چیز اٹھائی ہے۔ چوری خدا کے گھر میں نہیں ہو سکتی۔

جیک:۔ ہماری کرکٹ کی ٹیم عرصہ تین ماہ سے ایک ہی بال سے کھیل رہی تھی۔

ولیم:۔ معمولی بات ہے اور ہماری ٹیم تو عرصہ دس سال سے ایک ہی کھلاڑی کو کیپٹن بنا رہی ہے۔

پہلا:۔ آپس میں جھگڑنے کی بہترین جگہ کونسی ہے۔

دوسرا:۔ ہوائی جہاز میں سوار ہوکر۔

دلچسپ معلومات

موٹوں کی انجمن

فیلاڈلفیا میں موٹوں کی انجمن بنائی گئی ہے اس میں جتنے بھی ممبر ہیں وہ اس قدر موٹے ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ کدھر سے شروع ہوتے ہیں۔ اور کہاں جاکر ختم ہوتے ہیں۔ جو بھی ہے بس ایک گولہ معلوم ہوتا ہے اس انجمن میں جس ممبر کا کم از کم وزن ہے وہ صرف ۳۰۰ پونڈ ہے۔ ایک خاندان کو اس انجمن میں امتیازی درجہ حاصل ہے کیونکہ اس میں ایک ہی خاندان کے پانچ ممبر ہیں اور وہ سب کے سب موٹے ہونے کے لحاظ سے ساری دنیا میں جواب نہیں رکھتے۔ اس خاندان کو دنیا کا سب سے موٹا خاندان تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس خاندان میں دو میاں بیوی ہیں اور تین ان کی اولادیں ہیں میاں کا وزن ۴۱۶ پونڈ ہے، بیوی میاں سے بھی بازی لے گئی ہیں ان کا وزن ۴۲۴ پونڈ ہے۔ بڑے صاحبزادے جنکی عمر ۱۲ سال ہے انہوں نے ماں باپ دونوں ہی کو نیچا دکھا دیا ہے کیونکہ ان کا وزن ۴۰۴ پونڈ ہے۔ اب رہیں دو صاحبزادیاں ان میں سے ۱۸ سالہ صاحبزادی کا وزن صرف ۳۰۴ پونڈ ہے، اور چھوٹی صاحبزادی جو ابھی پندرہ یا سولہ کے سن میں ہیں انکا وزن ۴۰۵ پونڈ ہے

ہم یاد ہے تیرا ذکر ہے۔ میرے لئے تسکین روح اور آرام دل ہے۔ تیرا بار بار ذکر تیرے نام کی تکرار میرے لئے سرمایہ حیات اور باعث زندگی ہے۔ میں آلام اور مصائب جھیلونگا تاکہ تو آزاد رہے اور دکھ سہونگا تاکہ خوشگوار سرسبز و شاداب رہے میں اپنے کو تجھ پر نچھاور کرونگا تاکہ تو زندہ رہے لیکن کیا ہماری محبت کی یہی حد ہے نہیں؟ یہ تو کچھ بھی نہیں تیری محبت تیرے جذبات الفت کے بجلی کی یہ ایک چمک تیرے درد کی یہ ایک تڑپ ہے۔ تیری عزت و رفعت کے شیریں چشموں سے سیراب ہونے والے تیرے فرزند ہمیشہ تجھپر قربان ہونے کو تیار رہیں۔ تیری پکار پر لبیک کہیں۔ تیری آواز پر سر تسلیم خم کر دیں تیرے حکم پر اپنے کو تیری نذر کر دیں یہی وہ رہگذر ہے جس پر ہمارے بیشتر روح چلے۔ ہم اسی منزل سے گذر رہے ہیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں ہمارے نقش قدم پر چلیں۔ اے فرزندان وطن۔ مادر وطن غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اسکی گردن میں محکومیت کا آہنی طوق پڑا ہوا ہے۔ سامراج شاہی نے اسکو کہیں کا بھی نہیں رکھا ہے وہ خستہ تن بے بس ہے مجبور ہے اپنی بیکسی و بیچارگی کا ماتم کر رہی ہے وہ پژمردہ اور اس کا چہرہ پریشان ہے سر کے لمبے اور سفید بال دوش ناتواں پر بکھرے ہوئے ہیں۔ اپنی خستہ حالی اور درماندگی پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہی ہے اپنی شوم طالعی اور بدبختی پر نوحہ کناں ہے آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہے اپنے کپکپائے ہوئے ہونٹ لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے بلبلا کر آواز دے رہی ہے کہ کوئی ہے جو میری حفاظت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دے۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس کی اس دردبھری آواز کو سنکر لبیک کہے اور مردانہ وار بڑھکر آزادی کی دیوی کے قدموں پر اپنا سر رکھ دے۔

فرزندان وطن، وطن بیکسی اور بے بسی کے عالم میں کھنچتا ہے، وطن جاں بلب ہے نزع کا عالم ہے۔ مسیحی نفس، آب حیات کی ضرورت ہے۔ کیا اس کے لئے تم تیار رہو؟ تمہارا وطن تم سے اس چیز کا مطالبہ کر رہا ہے بسوز اور گوش حقیقت نیوش سے سنو کہ کیا کہہ رہا ہے میرے پیارے بچو! آنکھیں کھولو کب تک سوؤ گے

افسانہ

میرا پیارا وطن

از جناب محمد امین شیدائی صاحب اصلاحی

وطن کی محبت نے میرے دل میں اسطرح اپنا گھر بنا لیا ہے کہ جب اسکی بیکسی و ناچارگی کا دردناک منظر میری آنکھیں دیکھتی ہیں تو میری محفل سرور میں صف ماتم بچھ جاتی ہے اور تارہائے اشک ٹوٹ ٹوٹ کر فرش زمین پر گرنے لگتے ہیں۔ میرا دل محبت کا ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس میں ساحل کا پتہ نہیں۔ موجیں اٹھتی ہیں اور اپنے دامن گلہائے مراد سے بھر بھر کر خوشی و مسرت کے ہوتی تھی اس کی گہرائیوں میں گم ہو جاتی ہیں نسیم محبت کی عنبر افشانی مشام جاں کو معطر کرتی رہتی ہے۔ اسکی جادو بھری محبت میرے قلب میں اس طرح جاگزیں ہے کہ کبھی نکل نہیں سکتی۔ غرضیکہ محبت کی غیر معمولی تاثیر، غیر کیف اثر میرے دل میں موجود ہے۔ جو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میری آرزو ہے کہ صفحۂ قرطاس پر اپنے دلی جذبات اور قلبی کیفیات کا نقشہ کھینچ دوں لیکن حیران ہوں کہ یہ کس طرح ہوگا۔ اپنا درد دل آپ کو دکھانا چاہتا ہوں لیکن حسرت ہے کہ کسطرح دکھاؤں؟ وہ سوز نہانی جس سے میرا دل آتشکدہ بنکر بھڑک رہا ہے۔ میری تمنا ہے کہ اسے ظاہر کر کے آپ کے اندر بھی سوز و گداز کا ایک گرم تنور پیدا کر دوں مگر افسوس کس طرح اسے ظاہر کروں؟ وہ زخمہائے دل جو اندر ہی اندر میرے جسم کو کھوکھلا کر رہے ہیں چاہتا ہوں کہ اسے دکھا کر آپ کے دل میں بھی سوزش و تپش پیدا کر دوں لیکن افسوس کسطرح انھیں سامنے لاؤں وہ سوز دل جو دھواں بنکر اٹھنا چاہتا ہے اس سے آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں مگر واحسرتا کس طرح اسکی بیتابی بیقراری سے آپ کو آگاہ کروں؟ میرے پاس وہ الفاظ ہی نہیں جو میرے دل دردآشنا کی حقیقی ترجمانی کر سکیں کاغذ کے صفحات پر میرے دل کی حقیقی تڑپ کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ شاید الفاظ کے اس ہنگامہ زار میں میرے سوز و گداز کی کوئی جھلک آپ کو نظر آ جائے مگر افسوس کہ۔

اس گلستان میں مگر دیکھنے والے ہی نہیں
داغ جو سینہ میں رکھتے ہیں وہ لالے ہی نہیں

وطن کے ساتھ مجھے محبت نہیں بلکہ عشق ہے میری شیفتگی اور وارفتگی تمام جذبات محبت بڑھی ہوئی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ٹھنڈی ہوا چمن کی دلفریب فضا تاروں بھری رات۔ نسیم بہار کے جھونکے غنچوں کی چٹک۔ پھولوں کی مہک، لہلہاتے ہوئے سبزہ زار دلکش مرغزار بھلے نہیں معلوم ہوتے؟ لیکن میرے دل میں اس کی کچھ وقعت نہیں؟ میرے دل و دماغ میں اگر کوئی خیال ہے تو وطن کا۔ آنکھوں میں کوئی صورت بسی ہوئی ہے تو وطن کی۔ میرے سامنے اگر کسی کا نقش ہے تو وطن کا۔ اسی کی محبت میں سرشار اور اسی کی بادہ الفت سے مست و مخمور ہوں۔

مادر وطن جسطرح تو میرے ماں باپ کا مولد مسکن ہے اسی طرح میرا بھی ہے جسطرح ان کی تربیت و پرداخت تونے کی، اسی طرح میری بھی ہم چھوٹے تھے۔ تجھ پر پلے۔ تیری پیداوار سے ہماری نشو و نما ہوئی تیری ہی محبت بھری گودوں میں ہم پلے جوان ہوئے اور چلنے پھرنے لگے۔ ماں باپ نے اپنے فرائض کو تجھ سے پورا کیا۔ سفر و حضر، اقامت و رحلت میں تیری طرف نسبت باعث صد عزت و صد افتخار رہی۔ اگر ماں محبت کرتی ہے تو یہی محبت ہے جو تیری محبت سے حاصل کی گئی ہے اس نے ہم کو خون جگر پلایا۔ اپنے دودھ سے ہم کو سیراب کیا اور سینچا۔ یہ دودھ کیا تھا؟ تیرے جود و کرم کی ایک نہر، یا تیرے عطایہ اور بخشش کی ایک سبیل جس سے پہلے وہ خود سیراب ہو چکی ہے اس نے ہماری پرورش کی کیوں اسلئے کہ ہم بڑے ہوں اور اغیار و اجانب کے ظلم و ستم سے تجھے محفوظ رکھیں۔ اگر ماں کے دل میں تیری محبت نہ ہوتی تو کبھی اس کے شجر لطف و عنایت میں نشو و نما نہ ہوتی، تیری ہی محبت سے اصل محبت میں کونپلیں نکلیں شاخ اور پتیاں پیدا ہوئیں۔ برگ و ثمر آنے اور بار آور ہوئے۔ تو ہی ان جذبات محبت کا منبع اور حقیقی سرچشمہ ہے۔ ماں کی محبت بھری گودوں میں ہم سوئے۔ ہماری حفاظت کے لئے پلکیں جھپکنے نہ پائیں۔ تمام رات بیداری اور اختر شماری میں گذار دی۔ تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ وطن کی صیانت و حفاظت اور آزادی حریت کے لئے اس قدر اور اس طرح مصائب برداشت کرنے پڑیں گے اغیار سے تجھے محفوظ رکھنے میں اس طرح شب بیداری اور نگرانی و حفاظت کرنی ہوگی مادر وطن۔ مجھے اگر بھائی سے محبت ہے تو اسلئے اور صرف اسلئے کہ وہ میرا برابر کا شریک ہے جب تیری طرف غیروں کا دست ظلم بڑھتا ہے تو وہ مونس و غمخوار ہوتا ہے وہ میرا دست و بازو بن جاتا ہے جس سے تجھ پر آنے والی مصیبتوں کو دور کرتا ہوں جب میں تیری خدمت کے لئے دشوار گذار گھاٹیاں فلک نما پہاڑیاں تکلیف دہ اور پرخطر راستے طے کرتا ہوں تو وہ میرا رفیق اور ساتھی ہوتا ہے ہم اور میرا بھائی تیرے قصر عالی کے ستون ہیں۔ باہمی محبت اور ایک مضبوط و مستحکم بنیادوں پر قایم۔ وہ بنیاد کیا ہے؟ تیری طبعی اور دائمی محبت۔ پیارے وطن! تو ہی میرا خوشگوار مسکن ہے۔ وطن سے دور ہو کر انسان خواہ فرش حریر پر چلے یا تخت زمرد پر جلوہ افروز ہو اور ہر قسم کے آرام و آسائش کے اسباب بہم ہوں لیکن یہ سب اسکی نظروں میں خار معلوم ہوتے ہیں اور سچ تو یہ ہے سے

تیری اک مشت خاک کے بدلے
لوں نہ ہرگز اگر بہشت ملے

میں تو تیرے ہی آسمان سے سایہ کا طلبگار رہوں مجھے ہر چیز اسوقت بھلی معلوم ہوتی ہے میں خوش کن چیزوں سے اسی وقت لطف اندوز ہوتا ہوں۔ جبکہ تو سرسبز و شاداب ہوں۔ انسان وطن سے دور ہوتا ہے سفر میں دوسرے مسافروں کے ساتھ سوافات اور دوستی قایم کر لیتا ہے لیکن جب کبھی اس کا کوئی ہموطن اسے مل جاتا ہے تو گلے سے لپٹ جاتا ہے اور حقیقی بھائیوں سے زیادہ محبت ہو جاتی ہے۔ یہ محبت کیوں ہے؟ صرف اسلئے کہ وہ تیری سرسبز زمین میں پیدا ہوئے اور تیری ہی عزت و رفعت کے سینے سے انھیں نے دودھ پیا اور پرورش پائی ایک فقیر کو تونگری سے جاں بلب مریض کو آب حیات سے مایوس اور ناامید کو کامیابی سے قحط اور خشک سالی کے بعد ارزانی اور شادابی سے کسقدر فرحت اور کسقدر مسرت حاصل ہوتی ہے کیا وہ لفظوں میں بیان کی جا سکتی ہے۔ کیا کاغذ کے ٹکڑے اس کے تجلی کے متحمل ہو سکتے ہیں لیکن تیری شادابی تیری حریت سے مجھے اس سے کہیں زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔ زندگی کے آخری گھنٹوں تک جب تک جسم میں جان باقی ہے منہ میں زبان اور زبان میں قوت نطق ہے تجھے یاد کرتا

ریاست گوالیار میں جاگیرداروں کی کانفرنس

گوالیار ۹ جون۔ گوالیار اسٹیٹ جاگیری پرجا کانفرنس میں ذمہ دار حکومت اور رعایا کا تحفظ حاصل کرنے کے رزولیوشن پاس کئے گئے۔ کانفرنس شری شو شنکر اول ممبر ورکنگ کمیٹی سنٹرل انڈیا ریاستی کانفرنس کی صدارت میں ہوئی جس میں دو ہزار اشخاص شریک تھے مسٹر سا نگرام منیم چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنا ایڈریس پڑھا اس کے بعد صدر اجلاس نے جاگیروں کے باشندوں پر مظالم کا ذکر کرتے ہوئے حکومت گوالیار سے درخواست کی کہ وہ ان کا تحفظ کرے شری کنہیا لال وید جنرل سکریٹری سنٹرل انڈیا اسٹیٹ پیپل کانفرنس و ممبر اسٹنڈنگ کمیٹی آل انڈیا ریاستی پرجا منڈل نے جاگیروں کے باشندوں سے اپیل کی کہ وہ انڈین نیشنل کانگریس اور ریاستی پرجا کے فیصلوں کے مطابق عملدرآمد کریں آپ نے فرمایا کہ جاگیروں کو براہ راست ریاستوں کے نظم و نسق میں لے لینا چاہیئے۔ اور جاگیرداروں کو انکی زندگی بھر کے لئے پنشن دے دینا چاہیئے۔

صنعتی و تنظیمی کمیٹی کا اجلاس

بمبئی ۹ جون۔ آج صبح ½ ۸ بجے صنعتی و تنظیمی کمیٹی کا اجلاس پھر شروع ہوا۔ سبجکٹ کمیٹیوں کی رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل ہدایات منظور کی گئیں (۱) قومی اقتصادیات کی تنظیم کا اصولاً مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے توم کو خود کفیل بنایا جائے اور اس سے غیر ملکی بازاروں کی ابتدائی مقاصد پورے نہ ہوں اس سے بین الاقوامی تجارت خارج نہیں ہوتی جس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے لیکن محض اقتصادی سامراج سے بچنے کے خیال سے سب سے پہلا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ملک کی زرعی اور صنعتی پیداوار سے ہندوستان کی ضرورتیں پوری ہو جائیں۔

ہندوستان کی اقتصادیات منظم ہو جانے کی صورت میں یہاں سے آبادی کا باہر جانا اس ہمہ گیر پالیسی پر مبنی ہوگا۔ کہ آبادی کو اسی لحاظ سے بڑھایا جائے کہ اس کا فاضل حصہ دوسرے ملکوں میں آباد ہو بلکہ دوسرے ملکوں کے ساتھ حقوق کے متعلق دوسرے ملکوں سے معاہدہ کرکے آبادی کو باہر جانے کی اجازت ہوگی۔ اس کے بعد گھریلو صنعتوں پر بحث ہوئی جسمیں متعدد ممبروں نے حصہ لیا۔ کمیٹی نے سب کمیٹیوں کے دائرہ تحقیقات پر بھی غور کیا۔

بمبئی میں حج فلم کی نمائش

بمبئی ۹ جون۔ حکومت بمبئی نے حج فلم کی نمائش کی اجازت دینے کے لئے فلم سنسرز کے بورڈ کو اختیار دیدیا ہے۔ یہ فلم مصر کی ایک کمپنی نے تیار کیا ہے اس فلم میں حج کے زمانہ کے کچھ مناظر دکھائے گئے ہیں اور خاص طور پر محمل شریف کے جلوس کا منظر دکھایا گیا ہے۔ فلم کا ایک خفیہ شو دکھایا گیا۔ جسمیں سر علی محمد خاں دہلوی لیڈر مسلم لیگ پارٹی، مسلم فیض طبی ڈاکٹر کے۔ اے حامد ایم۔ ایل سی، مسٹر محمد علی اللہ بخش اور مسٹر ایم۔ ایم بھائی جی ایم۔ ایل۔ اے۔ شریک تھے۔ ان حضرات نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی کہ مسلمانوں کے نقطہ خیال سے اس فلم میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ ان لوگوں کی خواہش کے مطابق حکومت بمبئی نے فلم سنسر بورڈ کو ہدایت کی ہے کہ اس فلم کا نام تبدیل کرکے رکھ دیا جائے۔ اور سلطان ابن سعود کی تقریر کے حصہ کو نکال دیا جائے کیونکہ یہ غیر موزوں خیال کی جاتی ہے

اسپین کی لڑائی میں اٹلی کی لڑائی کا حصہ

روم ۱۱ جون۔ اسپین کی لڑائی میں اٹلی کی ہوائی فوج کی شمولیت کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ۱۷۵ ہوا باز ہلاک اور ۱۹۲ زخمی ہوئے۔ ہوائی جہازوں نے ۵۳۱۸ مرتبہ بمباری کی ۲۷۰۰۰ ٹن بم برسائے ۹۰۳ ہوائی جہازوں کو نیچے گرادیا۔ ان کے ۸۶ ہوائی جہاز تباہ ہوئے ہوا میں ۷۶۶ لڑائیاں لڑیں۔

ملک معظم کی کینڈا سے واپسی

ہائڈ پارک (نیویارک) ۱۲ جون۔ ملک معظم معہ ملکہ معظمہ کے ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دورہ کرنے کے بعد آج کینڈا کو واپس روانہ ہوگئے۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ آپکی کار میں سوار ہوکر انکو اسپیشل ٹرین تک پہونچا کر آئے۔ آپ چار روز تک کینیڈا میں قیام کرنے کے بعد انگلینڈ کو واپس روانہ ہو جائینگے

بابو سمپورنا نند میرٹھ میں

میرٹھ ۱۱ جون۔ آنریبل بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم یوپی نے ڈاکٹر عبادالرحمٰن خان انچارج بنیادی تعلیم کی معیت میں مقامی گورنمنٹ اسکول کا معائنہ کیا جہاں کہ یکم مئی سے بنیادی تعلیم کا مرکز کھولا گیا ہے۔ وزیر تعلیم نے یہاں کے طریقہ تعلیم پر اطمینان کا اظہار کیا۔

الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ ضمانت مانگی گئی

دہلی ۱۲ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ دہلی سرکار نے مقامی سہ روزہ اخبار الجمعیۃ سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ یہ ضمانت ایک مضمون کی بنا پر طلب کی گئی ہے جو الجمعیۃ کے ۱۳ مئی کے اخبار میں شایع ہوا تھا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ یہ مضمون جرمنی سے آئے ہوئے ایک خط کی صورت میں تھا۔ جس میں جرمنی کے اخباروں کا ترجمہ تھا اور اس میں حکومت کی غیر ملکی پالیسی پر بیجا حملہ کیا گیا تھا۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳

و ناز کی بستروں سے اٹھو۔ خواب استراحت چھوڑ دو شب کی ظلمت سپیدہ سحر سے کافور ہو چکی ہے اور آفتاب جہاں تاب اپنی زرپاش کرنوں سے تھپکی دیکر تمہیں تمہارے بستروں سے اٹھا چکا ہے۔ اب دماغوں سے غفلت کا نشہ نہ پیدا ہونا چاہیئے۔ اور غفلتوں کے خمار سے تمہاری چشم نیم باز جو جھپکی لے رہی ہے اسے اب بالکل وا ہوکر زمانہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ زاد راہ لو اور چل نکلو۔ آرام و آسایش کو الوداع کہو۔ تن آسانیوں و عشرت سامانیوں کا خیال دل سے دور کردو۔ شیش محل و پر تکلف عمارتوں کو خیرباد کہکر کٹھن منزلوں اور دشوار گذار راہوں کے بادہ گلگوں سے اپنے کام و دہن کی ذوق آشنا کرو۔ اور جفاکشی و جانکاہی کے انوار سرمدی سے اپنے نہاں خانہ دل کو بقعہ نور بنا دو کیا تم اب بھی سوتے رہوگے۔ دیکھو دیکھو چشم دل سے دیکھو، زمانہ پکار پکار کر تمہیں کیا سبق دے رہا ہے۔

سرحد کا قانون قبضہ آراضی

پشاور ۹ جون۔ آجکل سرحد کا قانون آراضی ترمیمی بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد ہے جس نے اس بل پر یہ ترمیم کی ہے کہ خود خیلکار کاشتکار رہنوں سے بیگار اور ابوابیں لئے جائیں اس بل کے ذریعہ خیلکار کاشتکاروں کی وراثت کے سسٹم میں بھی تبدیلی کی جارہی ہے۔ فی الحال یہ وراثت رواج پر مبنی ہے لیکن اب مسلم کاشتکاروں کے لئے شریعت کی رو سے اور ہندوؤں کے لئے ہندو لا کی رو سے وراثت رکھی جائیگی۔

اٹلی اور جرمنی کی ہوائی فوج

روم ۷ جون۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں جرمنی اور اٹلی کے ہوائی افسروں کی جو کانفرنس ہوئی تھی اس میں جرمنی اور اٹلی کی ہوائی فوجوں کو ایک ساتھ ملانے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

جزیرہ کالنگسو کی ناکہ بندی،

اموئی ۱۵ جون جاپانی اخباروں نے اعلان کیا ہے کہ لکڑی کوئلہ اور سبزیاں وغیرہ کالنگسو میں جانے کی اجازت نہیں دیجائیگی تاکہ وہاں کے میونسپل حکام کی عقل درست ہو جائے۔

جاپان میں سرکردہ لیڈروں کا اعلان

شنگھائی ۹ جون۔ چین میں برطانیہ اور جاپان کے تعلقات کے درمیان کشیدگی بڑھتی جارہی ہے برطانوی قنصل جنرل سر ہربرٹ فلپس نے ٹونٹسنگ کی صورت حالات کے بارے میں جاپانی قنصل جنرل کو ایک سخت چٹھی لکھی ہے جسمیں جاپانی حکام کے الٹی میٹم کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے جو کہ انہوں نے برطانوی بستی کے حکام کو دیدیا ہے جسمیں چار چینی مجرموں کو دو روز کے اندر جاپانی حکام کے حوالہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سر ہربرٹ فلپس نے درخواست کی ہے کہ ٹونٹسنگ میں برطانوی جان و مال کی حفاظت کرنے کی تدبیریں اختیار کی جائیں۔ برطانیہ کے خلاف ایجی ٹیشن بند کیا جائے اور برطانوی کارخانوں میں چینی مزدوروں کو کسی قسم کی دھمکی نہ دی جائے۔

ٹوکیو کی اطلاع مظہر ہے کہ چونکہ برطانوی حکام نے ٹینسن میں چار مشتبہ چینیوں کو جاپانی حکام کے حوالہ کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے جاپانی حکام نے جاپان کے خلاف دہشت انگیزی کو ختم کرنے اور امن و قانون برقرار رکھنے کے لئے آزادانہ اور بے روک ٹوک کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ٹینس کی میونسپل کمیٹیوں کے سو حکام جو جاپان کے ماتحت ہیں معہ اپنے اہل و عیال کے شہر چھوڑ کر چلے گئے ہیں، آجکل جاپان میں برطانیہ کے خلاف زبردست پروپگنڈا ہو رہا ہے۔ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ جاپان کے سرکردہ لوگ یہ اعلان کر رہے ہیں کہ برطانیہ کو جاپان کا دشمن سمجھو۔

بند کمرہ میں والیان ریاست کی اہم کانفرنس

بمبئی ۹ جون۔ آج صبح تاج محل ہوٹل میں والیان ریاست کی اسٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا جسمیں وثیقہ شرکت فیڈریشن اور حیدری کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض ہوا۔ اس رپورٹ میں اقتصادی قانونی اور سیاسی مضمرات کی وضاحت کی گئی ہے۔ کل والیان ریاست اور وزیروں کی جو مشترکہ کانفرنس ہوگی۔ اس کے ایجنڈے پر بھی غور ہوا۔ بعد دوپہر بند کمرے میں ایک جلسہ ہوا جسمیں سوائے والیان ریاست کے کسی اور شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد یہ تھا کہ فیڈریشن کے مسئلہ کے متعلق نہایت آزادانہ اور کھلم کھلا بحث کی جائے اور کل والیان ریاست اور وزیروں کی جو مشترکہ کانفرنس ہونے والی ہے اس کے متعلق کوئی قطعی رویہ طے کر لیا جائے۔ ہز ہائینس جام صاحب چانسلر ایوان والیان ریاست نے جلسہ کی صدارت کی۔ جس میں ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بیکانیر اور تقریباً ایک درجن دوسرے والیان ریاست شامل تھے۔ کل کی مشترکہ کانفرنس کے سلسلہ میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے جو تقریباً ایک سو وزیر آئے ہیں۔ ان کی ایک علیحدہ کانفرنس ہوئی جسمیں مشترکہ مفاد کے مسئلوں پر بحث کی گئی۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس حسب دفعہ ۳۶

نوٹس حسب دفعہ ۳۶ یو۔ پی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک عام ترقی (سلم کلیرنس) کی اسکیم نمبری ۱۳۱ طیار کی ہے جس کا نام "موتی محل اسکیم" رکھا گیا ہے۔

اس اسکیم کے حدود ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

سڑک نمبری ۵ و ۱۰۲ کے چوراہے سے چلکر جانب مشرق سڑک نمبری ۱۰۲ کے کنارے کنارے سڑک نمبری ۱۰۲ و سڑک نمبری ۶ کے چوراہا تک اور تب جانب شمال مغرب سڑک نمبری ۶ کے کنارے کنارے سڑک نمبری ۶ اور سڑک نمبری ۱۰۴ کے چوراہا تک اور تب جانب جنوب مغرب سڑک نمبری ۱۰۴ کے کنارے کنارے سڑک نمبری ۱۰۴ اور سڑک نمبری ۵ کے چوراہا تک اور تب جانب جنوب مشرق سڑک نمبری ۵ کے کنارے کنارے سڑک نمبری ۵ اور سڑک نمبری ۱۰۲ کے چوراہا تک سڑک نمبری ۱۰۲ و ۵ و ۶ و ۱۰۴ اندر حدود اسکیم ہیں۔

اس اسکیم کے نقشے و دیگر حالات دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں اور دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

اس اسکیم کے متعلق عذرداری اس نوٹس سے ۶۰ یوم کے اندر دفتر امپروومنٹ ٹرسٹ میں داخل ہو سکتی ہیں۔

رائے بہادر برجندر سروپ ایم۔ ایل سی
چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۴۰ (۳) امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی تجویز کی ہوئی جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۲۹ جس کا نام "نارہ دالا احاطہ" اسکیم ہے اور جو گورنمنٹ گزٹ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۸ء میں مشتہر ہو چکی ہے حسب منشاء دفعہ ۴۰ (۱) یو پی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ ۱۹۱۹ء بنابر منظوری لوکل گورنمنٹ بھیجدی گئی ہے۔

رائے بہادر برجندر سروپ ایم۔ ایل سی
چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ کانپور

بہ اجلاس جناب مسٹر مہیش چندر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بھوگنی پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال بھوگنی پور مقام پکھرایاں ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۶۷

چونکہ مقدمہ نالش رام لال بنام تم مسماۃ مند بالسنی دیوی مدیونہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان نمبری ۱۳۴۶ بتاریخ ۷ جولائی ۱۹۳۸ء صادر ہوئی اور مبلغ ۴۰ جو بابت ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳۰	۸	۰
خرچہ نالش	۴	۵	۶
سود بابت ذر اصل خرچہ نالش	۰	۱۱	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۱	۱۵	۶
درخواست مشتہری اخبار	۳	۴	۰
میزان	۴۰	۱۲	۳

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ادا ہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ مند بالسنی دیوی زوجہ بیجناتھ قوم برہمن ساکن حال جوہی خورد متصل نمبر بر مکان بابو رام باجپئی پرگنہ و ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۴۰ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کردو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تفصیل آراضی

پرگنہ موضع محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت	لگان
بھوگنی پور۔ لبدے رام پرشاد	۳۹۵	اسی	[illegible]
″	۴۹۰	و ر	″
″	۵۹۷	بگہ	″
″	۵۵۷	[illegible]	″
″	۵۶۸	[illegible]	″
″	۶۰۴	[illegible]	″
″	۶۰۶	[illegible]	″
″	۶۱۷	[illegible]	″
″	۱۷۰	[illegible]	″
″	۶۳۴	[illegible]	″
″	۶۶۴	[illegible]	″
″	۹۱۱	[illegible]	″

دستخط حاکم عدالت

والیان ریاست کا فیصلہ

تاج محل ہوٹل بمبئی میں والیان ریاست اور وزیروں کی جو کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس میں جام صاحب نوانگر نے بہ حیثیت چانسلر نریندر منڈل ایک طویل تقریر کی جس میں فیڈریشن میں ریاستوں کی شرکت اور اندرونی نظم و نسق کی بہتری کا ریاستی اندرونی رد کرنے کی تدبیروں اور چھوٹی چھوٹی ریاستوں کا نظم و نسق ایک کرنے کا ذکر آیا ہے۔ یہ تقریر اسلئے خاص طور پر اہم ہے کہ اسی اجلاس میں فیڈریشن میں شرکت کے مسئلہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ جام صاحب نے فرمایا کہ فیڈریشن میں شرکت یا عدم شرکت کے متعلق والیان ریاست کا فیصلہ متفقہ ہوگا۔ اندرونی نظم و نسق میں بہتری کرنے کے لئے والیان ریاست کو مشورہ دیا گیا ہے اور حکومت بالا دست سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ وہ ریاستوں کو برطانوی ہند کے عنصروں سے مرتب شدہ اندولنوں سے محفوظ رکھے۔ تقریر میں مہاتما گاندھی کے تازہ ترین بیان پر اظہار پسندیدگی کیا گیا ہے جو دیسی ریاستوں میں سول نافرمانی کی تحریک غیر معینہ عرصہ کے لئے بند کرنے کے متعلق ہے۔

جرمنی اور پولینڈ کے درمیان کشیدگی

وارسا ۱۱ جون۔ حکومت پولینڈ نے ڈینزگ میں پولش کسٹم افسروں کی تعداد کم کرنے کے متعلق ڈینزگ کی سینٹ کا مطالبہ ٹھکرا دیا ہے۔ حکومت پولینڈ نے جواب میں لکھا ہے کہ سینٹ کا مطالبہ قطعی بے بنیاد ہے اور ڈینزگ میں کسٹم افسروں کی تعداد ناکافی ہے۔ حکومت پولینڈ نے مزید لکھا ہے کہ ڈینزگ سینٹ نے کالتھ کے حادثہ کے بارے میں کسٹم افسروں کو جو ہدایات جاری کی ہیں وہ پولش کسٹم افسروں کے احکام کی پابندی نہ کریں یہ ہدایتیں قطعی غیر مناسب ہیں۔ اگر انکی وجہ سے کوئی جھگڑا ہو گیا تو سینٹ ذمہ دار ہوگی اگر پولینڈ کے کنٹرول میں کسی قسم کی کمی کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہوگی۔

برلن سے اطلاع ملی ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان تصفیہ کرانے کی کوشش کی گئی۔ کسی کے ایما پر ایک بیان شایع ہوا ہے جسمیں منجملہ دیگر باتوں کے لکھا ہے کہ پولینڈ کی وجہ سے مسئلہ ڈینزگ کے بارے میں جو سیاسی کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ اس میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ وارسا سے اطلاع ملی ہے کہ کل ڈینزگ کا دن خیریت سے گذر گیا جہاں کہ جرمنی سے فوج کھیل میں شریک ہوئی تھی۔ حکام پولینڈ صورت حالات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔

واردھا تعلیمی کمیٹی کی میٹنگ

شملہ ۱۲ جون۔ آج آنریبل مسٹر بی۔ جی کھیر وزیر اعظم و وزیر تعلیم بمبئی کی زیر صدارت واردھا تعلیمی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی۔ مسٹر کھیر اپنی پارلیمنٹری سکریٹری مسز ہنسا مہتہ کے ہمراہ آج صبح یہاں تشریف لائے ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اصحاب میٹنگ میں موجود تھے۔

آنریبل قاضی عطاءاللہ خاں وزیر تعلیم سرحد راجکماری دت سور۔ ڈاکٹر ذاکر حسین پرنسپل جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔ مسٹر سی۔ جے۔ ورکے وزیر تعلیم مدراس۔ پنڈت امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی۔ ڈاکٹر جنکنس ڈائرکٹر محکمہ تعلیم بنگال۔ مسٹر آرمسٹرانگ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم پنجاب حکومت ہند کے کمشنر محکمہ تعلیم اور مسٹر ایل۔ پاول پرائس ڈائرکٹر محکمہ تعلیم یو۔ پی۔

کمیٹی کو جن معاملات پر غور کرنا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ آیا جبریہ تعلیم ۷ سال کی عمر سے ۱۱ سال کی عمر تک دینا چاہئے یا ۔ سال کی عمر سے ۱۴ سال کی عمر تک۔

۲۔ ۱۱ سال کی عمر ختم ہونے کے بعد بچوں کو بنیادی سکولوں سے دیگر اسکولوں میں بھیجنا۔

۳۔ آیا بنیادی اسکولوں کو پرائمری اور اپر پرائمری اسکولوں کے مدارج میں تقسیم کیا جائے۔

۴۔ واردھا اسکیم کا خرچہ چلانے کے لئے کیا ذرایع اختیار کئے جائیں۔

ریاست سرائے قلعہ میں سیاسی اصلاحات

سرائے قلعہ ۱۰ جون۔ پچھلے ہفتہ ریاست سرائے قلعہ کے راجہ صاحب آدتیہ پرتاب سنگھ دیو نے ایک دربار کے موقعہ پر جسمیں کثیر تعداد میں لوگ شریک ہوئے چند اہم سیاسی اصلاحات دینے کا اعلان کیا۔ مثلاً دیہات میں پنچائتیں قایم کرنا۔ (یعنی مخصوص علاقوں کے لئے لوکل بورڈ بنانا یہ جاری) قایم کرنا (یعنی مرکزی نمائندہ باڈی) اور ریاست کی آمدنی کے ایک بڑے حصہ کو ریاست کے نظم و نسق پر خرچ کرنا۔

ڈاکٹر مونجے یو۔ پی کا دورہ کرینگے

دہلی ۱۱ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی پراونشل ہندو مہاسبھا کی دعوت پر ڈاکٹر بی ایس مونجے عنقریب یو۔ پی کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کرینگے۔ ڈاکٹر صاحب اسوقت شملہ میں اس کمیٹی میں کام کر رہے ہیں جو فوج کو ہندوستانی بنانے کے متعلق ہے خیال ہے کہ اس دورہ کے سلسلہ میں آپ کا کم از کم ایک ماہ لگ جائے گا۔ کانپور میونسپل بورڈ نے ایک رزولیوشن پاس کیا ہے کہ ڈاکٹر مونجے جب کانپور تشریف لائیں تو انکی سیوا میں ایڈریس پیش کیا جائے۔

وزارتیں اور صوبجاتی کانگریس کمیٹیاں

بمبئی ۱۱ جون۔ یو پی اور اڑیسہ کی صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں اور وزارتوں کے درمیان جو تنازعہ ہے اس کے متعلق ڈاکٹر پٹابی سیتارامیہ نے نمایندہ یونائیٹڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ خیال غلط ہے کہ وزارتوں کو صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں سے احکام حاصل کرنے چاہئیں بہترین بات یہی ہے کہ دونوں کے درمیان تعاون اور اتحاد عمل ہو۔ نمایندہ پریس نے سیلون کے ہندوستانیوں کے متعلق دریافت کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ہندوستان اور کانگریس سیلون کے ہندوستانیوں کی امداد کرنے کی بہت زیادہ خواہشمند ہے۔ اس وقت ہم انکی تکالیف کو دور کرنے کے لئے کچھ کرنے کو بالکل معذور اور بے یار و مددگار ہیں۔

ہندوستان کے بیرونی علاقوں مثلاً گوا کاریکل وغیرہ کی جد و جہد آزادی کا حوالہ دیتے ہوئے اور کانگریس کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر پٹابھی سیتارامیہ نے فرمایا کہ کانگریس اسوقت ہندوستان کی آزادی کی جد و جہد میں مصروف ہے۔ جب ہندوستان آزاد ہو جائے گا تو ان علاقوں پر حوصلہ شکن اثر پڑے گا۔

علیگڈھ پولیٹیکل کانفرنس

لکھنؤ ۔ جون۔ باوثوق ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ امسال علیگڈھ ضلع پولیٹیکل کانفرنس ۱۸ اور ۱۹ جون کو سکندرا راؤ میں منعقد ہوگی اور اسکی صدارت ... بندر دیو کرینگے معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں دوسرے صوبجات کے نمایندے بھی شرکت کرینگے۔ اور اس موقعہ پر کانگریس کمیٹی سیوادل کا مظاہرہ بھی کیا جائیگا

پچاس ہزار جاپانی دعا و ابولیں گے

ٹوکیو ۱۵ جون ایک اطلاع ملی ہے کہ سنیچر دار کو ٹینس کے برطانوی علاقہ پر تقریباً ۵۰ ہزار جاپانی پر امن دعا و ابولیں گے۔

یہ لوگ جاپانی بستی کے رہنے والے ہیں انھوں نے ہلاک شدہ جاپانی سپاہیوں کی قبر کی زیارت کرنے کا فیصلہ کیا ہے، سنیچر وار کو دو ہزار جاپانی سپاہی بھی پریڈ کریں گے۔

ملک معظم کا دَورہ

نیو کاسل ۱۳ جون ملک معظم کا دورہ ختم ہونے والا ہے، ملک معظم مع ملکہ معظمہ فریڈرک کینیڈا سے روانہ ہو گئے ہیں، اور نیو برنسوک کے راستہ نیو کاسل جا رہے ہیں۔

ملک معظم نے پریذیڈنٹ روزویلٹ کو ایک تار بھیجا ہے جس میں مہمان نوازی کے لئے پریذیڈنٹ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

اپنا قنصل واپس بلا لیجئے

لندن ۱۴ جون آج دار العوام میں مسٹر چیمبرلین نے بیان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت جرمنی سے درخواست کی ہے کہ جرمن مقیم لورپول ہر این برٹ کو واپس بلا لیا جائے وزیر اعظم نے بتلایا ہے کہ حال ہی میں مانچسٹر میں جوزف کیگلے نامی ایک شخص کو اس الزام میں دس سال قید سخت کی سزا دی گئی تھی کہ اس نے لنکا شائر کے ایک سرکاری کارخانہ کے متعلق اسکیم ایک جرمن ایجنٹ کے ہاتھ فروخت کر دی، عدالت میں بیان کیا گیا کہ اس معاملہ میں جرمن قنصل کا ہاتھ ہے اس لئے اسکو واپس بلانے کی درخواست کی گئی ہے۔

کانگریس کی آئینی سب کمیٹی کی سفارش

بمبئی ۷ جون۔ آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے آج شام کو کانگریس کی آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ برائے اشاعت پریس کو دیدی۔ جس نے کانگریس کے آئین میں جو ترمیمیں تجویز کی ہیں۔ ان میں سے اہم ترین وہ ہے جو کہ پانچویں کلاز میں کی گئی ہے اور جسمیں یہ سفارش کی گئی ہے کہ فرقہ وارانہ انجمنوں کی طرح دیگر انجمنوں پر بھی پابندی عاید کی جائے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اس ترمیم کے ساتھ اپنا ایک نوٹ منسلک کیا ہے جسمیں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ اس پابندی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اگرچہ پنڈت جی اس امر سے متفق ہیں کہ ہندوستان میں بہت سی ایسی انتشار پیدا کرنے والی طاقتیں موجود ہیں جنکو آگے بڑھنے سے روکا نہ گیا تو ممکن ہے وہ کانگریس کو کمزور بنا دیں لیکن اس کے ساتھ ہی پنڈت جی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ موجودہ فضا کے پیش نظر تبدیلی سے غلط مطلب اخذ کئے جانے والے اور اس سے غلط نتایج کے برآمد ہونے کا امکان ہے۔

پنڈت جی نے یہ تجویز کیا ہے کہ غلطی کرنے والے لوگوں کے خلاف بلا کسی پس و پیش کے کارروائی کی جائے لیکن انجمنوں کے خلاف جہاں تک ہو سکے کارروائی کرنے سے احتراز کیا جائے۔

آچاریہ نریندر دیو نے بھی اسی قسم کا نوٹ منسلک کیا ہے۔

شیعوں کا ڈیپوٹیشن کلکتہ کو

لکھنؤ ۱۱ جون۔ شیعوں کا ایک ڈیپوٹیشن جو کہ سید اصغر حسین پریزیڈنٹ تنظیم المومنین اور متعدد دیگر اصحاب پر مشتمل تھا سکریٹریوں اور ممبران ایکزیکٹو کمیٹی کے ہمراہ کل شام کلکتہ کو روانہ ہو گیا معلوم ہوا ہے کہ ڈیپوٹیشن مولانا ابو الکلام آزاد سے ملاقات کرے گا۔ اور مدح صحابہ تبرا کے تنازعہ کے سلسلہ میں انکی رائے لے گا۔

ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا

پشاور ۹ جون۔ آج اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ نے آنریبل ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد کے صاحبزادہ مسٹر عبید اللہ خاں کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۴۵ کے ماتحت ڈیڑھ سال قید بامشقت کی سزا دی ہے

خاں عبید اللہ خاں ضلع آباد کے کسان ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں دو ہفتے پہلے گرفتار ہوئے تھے۔ مزید اطلاع مظہر ہے کہ خاں عبید اللہ خاں کو دو ایک روز میں ضلع ہزارہ کی کسی جیل میں منتقل کر دیا جائے گا مفتی آباد کا کسان ایجی ٹیشن پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری ہے کسانوں کے جتھے برابر گرفتار ہو رہے ہیں اس سلسلہ میں ابتک ۲۰۰ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔

تعلیم میں بھی نسلی تفریق

شملہ ۔ جون۔ نیٹال میں تعلیمی ضابطہ میں بھی تبدیلی کی جا رہی ہے تاکہ یورپین اور غیر یورپین ایک ساتھ تعلیم نہ پا سکیں۔ اس کا اعلان جنرل ہجے پیرا ایڈمنسٹریٹر نے صوبہ کی کونسل میں کیا ہے۔

جوٹ کے کارخانوں میں ہڑتال ختم

کلکتہ ۱۲ جون۔ سیرام پور علاقہ کے جوٹ کے چار کارخانوں کی ہڑتال آج صبح ختم ہو گئی۔ یہ اس جلسہ کا نتیجہ ہوا جو کل رات کو ہڑتالیوں میں ہوا تھا معلوم ہوا ہے کہ لیڈروں کے ذریعہ مل مالکوں اور مزدوروں میں تصفیہ ہو گیا۔ ہڑتال میں شریک ہونے والے مزدوروں سے کوئی بدلہ نہ لیا جائیگا

ایشیاٹک بل پاس ہو گیا

کیپ ٹاؤن ۱۲ جون۔ جنرل ہرٹزوگ کے پر زور پروٹسٹ کے بعد ایشیاٹک بل کی جو کہ ہندوستان کے لئے ایک کالا قانون ہے، تیسری خواندگی آج سینٹ میں منظور ہو گئی۔

آئینی کمیٹی کی رپورٹ

بمبئی ۱۲ جون۔ مسٹر کے۔ ایف۔ نریمان نے کانگریس کی آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ پر اظہار رائے کرتے ہوئے مایوسی ظاہر کی ہے۔ انکے نزدیک کمیٹی کی تجویز میں اس

صوبہ بنگال کی خبریں

مسلمان لڑکیوں کے لئے نیا پردہ کالج

یہ کالج مسلمان لڑکیوں کے لئے نیا کھولا گیا ہے جو ۳ جولائی سے شروع ہو جانے گا گنجائش کے مطابق غیر مسلم طلبات بھی داخل کی جا سکتی ہیں۔ سردست یہ کالج۔ کلکتہ یونیورسٹی کے آئی۔ اے۔ الیف۔ اے) درجہ تک منظور شدہ ہے ۱۰۶ A پارک اسٹریٹ، کلکتہ میں واقع ہے گورنمنٹ کے امرنٹ کالج میں غربا کی اعانت کے لئے وظائف بھی دیئے جائیں گے۔ مسلمان لڑکیوں کے لئے ۱۵ وظائف ہوں گے۔ جو ہر ایک ۱۵ ۱۰ روپے کے ہیں۔ اور دو سال تک دیئے جائینگے کالج کے ساتھ ہوسٹل بھی ہے۔ جہاں رہائش کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔ داخلے کے فارم وغیرہ پرنسپل صاحبہ سے اوپر کے پتہ سے حاصل کریں

حکومت بنگال کی علم نوازی

ڈاکٹری تعلیم کی تحصیل کے لئے گذشتہ سال حکومت نے مسلمان اور اچھوت طلبا کے لئے جو نادار اور قابل ہوں مختلف وظائف دے رکھے تھے جو ڈاکٹری کے کورس پورا کرنے تک دئے جاتے رہے۔ ان وظائف کا مقصد یہ تھا کہ سررشتہ ڈاکٹری میں اقلیت اور اکثریت کی پوری پوری نمایندگی ہو سکے۔ ڈاکٹری کے کورس کی طویل مدت نے اکثر قابل اور نادار طلبا کو اس تحصیل سے محروم کر رکھا تھا۔

اس حکمت عملی کے پیش نظر حکومت نے پھر ۳۵۰۰۰ روپے کی رقم مسلمان طلبا کے لئے وقف کر دی۔ اور پسماندہ اقوام کے لیے ۱/۱۶۵۰۷ روپے کی گرانٹ ۱۷۲۸۰ روپے پہنچ گیا ہے۔

حکومت امید کرتی ہے کہ پسماندہ اقوام اور مسلمان طلبا، جو اب تک محروم رہے ہوں ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے کے لئے ان وظائف سے مستفید ہوں گے۔

ڈاکٹری میں پسماندہ اقوام کیلئے گنجائش اور سہولتیں

جسطرح حکومت بنگال نے مسلمانوں کے لئے میڈیکل کالج کلکتہ میں ۲۵ فیصدی جگہیں مسلمان طلباء کے لئے کر دی تھیں اور ان طلباء کو بھی داخل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا جو آئی ایس سی (ایف ایس سی) سکنڈ ڈویزن پاس ہوں مقابلہ میں آنے والے مسلمان طلباء کے علاوہ یہ سہولتیں سکنڈ ڈویزن پاس طلبا کو مہیا کی گئی تھیں۔

یہ مراعات خاص طور پر مفید ثابت ہوئیں جو طلبا داخل کئے گئے اور دوسرے کے ہم پایہ ثابت ہوئے۔ اس طرح حکومت اچھوت طلبا کو یہ تمام سہولتیں، گنجائشیں اور مراعات مرحمت کر رہی ہے۔ نہ صرف یہی بلکہ ان میں سے نادار اور قابل طلبا کو ڈاکٹری کے پورے کورس تک وظائف دیئے جائیں گے۔ سلیکشن کمیٹی ۵ طلبا، ہر سال انتخاب کیا کریگی، اگر مقابلہ میں اچھوت طلباء کی تعداد ۵ نہ ہو سکی تو سکنڈ ڈویزن پاس طلبا کے لئے جایا کریں گے تاکہ ان کی تعداد ۵ تک پہنچ جائے

امید ہے کہ امسال یہ وظائف سود بخش ثابت ہونگے اور اچھوت طلبا ڈاکٹری میں مناسب حصہ لیں گے۔

ہیئر ۲۱ میں حکومت نے سروے اسکول کھول رکھا ہے تاکہ اس فن میں طلباء دسترس حاصل کریں۔ چنانچہ فرسٹ ایئر کا داخلہ شروع ہو گیا ہے۔ داخلے کے فارم اور دیگر اصول متعلقہ پرنسپل صاحب سے حاصل کریں۔ داخلے کے فارم کے ساتھ رجسٹریشن کے لئے ۳ روپے ادا کرنے ہوں گے۔ ۱۴ تک داخلہ کھلا ہے۔

ہندوستان کا آیندہ وائسرائے کون ہوگا

لندن ۸ جون۔ آج اخبار ڈیلی ایکسپریس نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ سر پرسی لارین کو جو کہ اٹلی میں برطانیہ کے سفیر کے عہدہ پر مامور ہیں، ہندوستان کا آیندہ وائسرائے مقرر کیا جائے گا۔ بشرطیکہ انہوں نے انکارہ کی طرح روم میں بھی اپنے کام کا اچھا ریکارڈ پیش کیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اخبار مذکور نے انڈیا آفس سے اس کے بارے میں کوئی مشورہ نہیں کیا۔ انڈیا آفس پر زور الفاظ میں یہ اعلان کر چکا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے اور ہندوستان کی وائسرائلٹی کو ریٹائر ہونے والے ممبروں کے لئے انعام نہیں بنایا جا سکتا۔

به اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۵۳

چونکہ بمقدمہ نالش چودھری رام سہائے ولد چرنجی لال کوری ساکن پھیری ہیپال پور بنام تم رام نرائن وغیرہ کے جو عدالت میں منفصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بتاریخ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۳۸ء صادر ہوئی اور مبلغ ۶/۵/۲۳ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ۶/۵ کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۵	۱۲	۰
خرچہ نالش	۸	۸	۳
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۱	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۰	۰
خرچہ	۱	۱۱	۹
صرفہ مشتری	۵	۴	۰
میزان	۲۳	۵	۶

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم سورج پرشاد ولد گجودھر پرشاد و شیوا دھار سیر دولت مہادیو معقود الخبر ساکنان منور پور رسول آباد مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۶/۵/۲۳ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۳ جون سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت	رقبہ کھیت کا
بلہور	منور پور رسول آباد	۳۶۶	۱۷
		۴۴۷	۱۰
		۳۰۰	۱
		۳۲۱/۱	۵
		۴ قطعہ	۱۴ / ۸

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اعلان

اردو اکادمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ذیل کے ہر مضمون پر مبلغ دوسو روپے انعام دینا تجویز کیا ہے۔ جن صاحب کا مقالہ سب سے بہتر ہوگا انھیں مذکورہ بالا انعام دیا جائے گا۔ اکادمی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اس کے علاوہ اکادمی منتخب مقالات کے حقوق اشاعت اپنے ذمہ رکھے گی۔ مقالہ میں تقریباً پچاس ہزار الفاظ ہونے چاہئیں اور تمام مقالے سکریٹری اردو اکادمی کے پاس ۵ ستمبر تک پہونچ جانا چاہیئے جو صاحب اس مقابلہ میں شرکت پسند کریں اپنے مضمون کے انتخاب سے سکریٹری کو مطلع کر دیں۔ ازطرف

سکریٹری اردو اکادمی

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

فہرست مضامین

اشتراکیت۔ فاسزم۔ نازی ازم۔ سامراج۔ وطنیت۔ سرمایہ داری بحیرہ روم کی سیاست۔ بحرالکاہل کی سیاست۔ امریکہ اور سیاست عالم یورپ کی سیاست۔ نوآبادیوں کی تقسیم ممالک اسلامی کی سیاست۔

برطانیہ سے جرمنی کا مطالبہ

برلن ۹ جون۔ جرمنی کے سرکاری حلقوں اور پریس میں لارڈ ہیلی فیکس اور مسٹر چیمبرلین کی تقریروں پر زبردست شکوک اور بدگمانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ تقریروں سے یہ مطلب نکالا جا رہا ہے کہ ان کے ذریعہ جو رائے ظاہر کی گئی ہے۔ وہ روس اور برطانیہ کے درمیان گفت وشنید ہی کے زیر اثر ہے۔ سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر برطانیہ دنیا میں جرمنی کا حصہ تسلیم کرنے کو طیار ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اسکی نوآبادیوں کو واپس کر دے جو کہ جنگ عظیم کے بعد اس نے ہڑپ کر لی تھیں۔

وائس پریذیڈنٹ کی گرفتاری کا وارنٹ

چنگنگ ۹ جون۔ حکومت نے مسٹر وانگ چنگ وائی سابق وائس پریذیڈنٹ کومنٹنگ کی گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری کر دیئے ہیں۔ اس کے خلاف یہ الزام ہے کہ وہ ٹوکیو گیا اور وہاں حکومت جاپان سے ساز باز کی۔

لنکا کے ہندوستانیوں کا ڈیپوٹیشن

دہلی ۹ جون۔ انڈین اور سینٹرل ایوسی ایشن نئی دہلی کو ایک اطلاع ملی ہے کہ سیلون کے ہندوستانیوں کے ایک ڈیپوٹیشن نے ہزاکسیلنسی وائسرائے صاحب سے انٹرویو کرنے کے لئے درخواست کی ہے اور یہ وفد عنقریب ہی ہندوستان آئے گا اور اپنی شکایتیں ہزاکسیلنسی کے سامنے رکھے گا۔

بادشاہ اور پریزیڈنٹ

واشنگٹن ۹ جون پریزیڈنٹ روزویلٹ نے پریس کانفرنس کو مطلع کیا کہ میرا خیال ہے کہ میں ملک معظم سے بین الاقوامی صورت حالات پر نجی طور پر تبادلہ خیالات کرونگا۔ پریزیڈنٹ نے کہا کہ ملک معظم اور ملکہ معظمہ بہت خوش مزاج ہیں۔

ملک معظم پر حملہ کی دھمکی

نیاگرا (امریکہ) ۹ جون۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی پولیس نے پال کارسو نامی ایک ۱۸ سالہ نوجوان کو گرفتار کیا ہے جو کہ نیویارک اسٹیٹ کا رہنے والا ہے اس کے خلاف

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ے / ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ے / ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۴ر جون ۱۹۳۹ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۵

ادبیات

افکارِ حرماں

از جناب حرماں خیرآبادی

جاں فرسا سکوں سے دو بھر ہے اے دل کی تڑپ اک وار تو ہو
یہ کیا ہے نفس کی آمد و شد جلتی سی کوئی تلوار تو ہو؟

گر برق نہیں اے رشک تجلی سر رسا اک شعلہ ہی سہی
اس منکرِ عشق زمانے کی آنکھوں کو ترا دیدار تو ہو

یہ کیسے تماشے ہیں کہ حدِ ادراک تک آئے اور چلے
اے شعبدہ گران جلووں میں رفتار تو ہو گفتار تو ہو

کیوں تلخیٔ زیست پہ مائل ہے تا چند یہ غدر مری غافل
ساقی کے مبارک ہاتھوں سے اک جام تو لی ہشیار تو ہو

ہستی کو کہاں تک سمجھے گا پستی ہی بنائے ہستی ہے
جینے کی ہوس کرنے والے مرنے کیلئے تیار تو ہو

یہ کونسی ہے شانِ مستی خاموش ہے گل سازِ ہستی
اتنا تو ہو کوئی تارِ نفس آواز تو دے جھنکار تو ہو

آخر یہ کہاں تک خاموشی کب تک یہ جمود و بے خبری
کچھ شکل تو نکلے جینے کی راحت نہ سہی آزار تو ہو

اے تیری سکوت بیجا سے اب دامنِ صبر کے ہیں پرزے
للہ لبوں کو جنبش دے اقرار نہیں انکار تو ہو

حرماں کو جنونِ الفت میں کیا فکر حصولِ راحت کی
تسکین بھی مل جائیگی کبھی قابو میں دلِ بیمار تو ہو

تخیلِ پریشاں

سید محمد احمد جلال علیمی قنوجی

خدا سرسبز رکھے زخمِ دل کو داغِ حرماں کو
کیا ہے پرورش خونِ جگر سے اس گلستاں کو

مبارک فتنہ سامانی جنونِ فتنہ ساماں کو
اٹھا رکھا ہے سر پر تیرے دیوانے نے زنداں کو

حرم سے دیر میں لائی کشش تیری عقیدت کی
کیا کافر ترے حسنِ تصور نے مسلماں کو

عجب وارفتگی ہے بیخودیٔ عشق میں اپنی
بیاباں سے ملاتا ہوں میں تصویر بیاباں کو

دہائی ہے جنونِ فتنہ ساماں کی دہائی ہے
رفو کرتا ہے اک دیوانہ پھر چاک گریباں کو

تصور ہی میں تیرے زندگی اپنی گذر جاتی
زہے قسمت جو عمرِ خضر ملتی شامِ ہجراں کو

بٹھایا تو نے اے حسنِ تصور سامنے اپنے
قیامت تک نہ بھولے گا جلال اس تیرے احساں کو

دُنیائے اسلام

جنگِ آزادی میں چینی مسلمانوں کا حصہ

کروڑوں مسلمان میدانِ کارزار میں

چین میں کروڑوں مسلمان آباد ہیں جو جذبۂ اسلامیت کے لحاظ سے دنیا کے دوسرے مسلمانوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں وہ شریعت اسلامی کے پوری طرح پابند ہیں موجودہ جنگ آزادی میں وہ اپنے ہموطنوں کے دوش بدوش مصروف پیکار ہیں اور تہیہ کر چکے ہیں کہ جاپان کے جارحانہ اقدام کا ایسا دنداں شکن جواب دیں کہ آیندہ اسے کسی کمزور ملک کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہ ہو۔

چینی مسلمان قومی سیاسیات میں ہمیشہ سرگرم عمل رہتے ہیں چین میں یہ چار کروڑ اسی لاکھ مسلمان آج بھی اسی تہذیب وتمدن کے مبلغ اعظم ہیں جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے لائے تھے۔

مسلمانوں کا حملہ جب حجاج بن یوسف کے عہد میں عرب جرنیل وہب بن کعب نے چین پر حملہ کیا تو شہنشاہ فنت کاؤسنگ جو قبیلہ ٹنگ سے تعلق رکھتا تھا اطاعت قبول کر کے خلافت اسلامیہ کا باجگزار بنا چند ہی سال میں ہزارہا مسلمان بحری اور بری راستوں سے آکر چین میں آباد ہوگئے اور ان میں سے بیشتر تعداد نے چینی ترکستان میں سکونت اختیار کی خلیفہ ابو جعفر کے زمانے میں جب چین میں بغاوت ہوئی تو خاقان چین کی درخواست پر خلیفۂ وقت نے بغاوت کی آگ کو فرو کرنے کے لئے چار ہزار عرب مجاہد بھیجے چنانچہ یہ مسلمان بھی وہیں آباد ہوگئے اور آج چین میں جو مسلمان نظر آتے ہیں وہ انھیں کی اولاد میں سے ہیں۔

جنگ میں مسلمانوں کا حصہ آج جبکہ جاپان چین کو کچل دینے پر تلا ہوا ہے اور چینی آزادی وطن کیلئے مصروف پیکار ہیں، چینی مسلمان وطن کی آزادی کے لئے سب سے زیادہ قربانیاں پیش کر رہے ہیں مسلمانوں کی زیادہ آبادی کانسو، لنگشیا، سنگیانگ کے شمالی مغربی صوبوں میں ہے اور یہ وہ صوبے ہیں جن کی جغرافیائی پوزیشن نے موجودہ جنگ میں مسلمانوں کی اہمیت کو فروغ دیا ہے۔

یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کئی سال تک جاپان اس کوشش میں رہا ہے کہ مسلمانوں کو ورغلا کر ان صوبوں میں اسلامی حکومت قایم کرائے تاکہ ان صوبوں کے علیحدہ ہوجانے سے چین کی مرکزی طاقت کمزور ہو جائے اور یہ دونوں سلطنتیں آپس میں ہی لڑ کر کمزور سے کمزور تر ہوتی رہیں چنانچہ یہی وجہ تھی کہ جب ۳۴-۱۹۳۱ء میں سنکیانگ (چینی ترکستان) میں بغاوت ہوئی تو جاپان نے اس بغاوت کے مسلمان رہنما ماچنگ نیگ کی مدد کی اور یہ ایک خاص بات ہے کہ جنرل موصوف کی ناکامی اور اس کے روس کے فرار ہو جانے سے جاپان اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکا۔

جاپان کا خوف وہراس اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین کے اہم مقام پاؤٹو کو فتح کر لینے کے بعد جاپان نے مغرب کی طرف مزید بڑھنے کی کوشش نہیں کی اس کی کئی وجوہات ہوں گی لیکن ایمں سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جاپان چین کے جنگجو مسلمانوں سے مقابلہ کرنے سے گھبراتا ہے، حکومت چین نے گذشتہ چند سال سے ایسی حکمت عملی اختیار کی ہے جس نے مسلمانوں کو حکومت کا حامی بنا دیا ہے، دراصل یہ بات ہے کہ چینی مسلمان نفاق کے تباہ کن نتائج سے اچھی طرح آگاہ ہیں اور وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کرینگے تو اس سے نہ صرف حکومت کی طاقت مضبوط ہوگی بلکہ وہ خود بھی دوسروں کی غلامی سے بچے رہیں گے چنانچہ وہ قومی حکومت سے تعاون کر کے موجودہ جنگ آزادی میں بیش بیش حصہ لے رہے ہیں۔

ان شمالی مغربی صوبوں کے مسلمانوں کی جنگی تنظیم اعلیٰ پایہ کی ہے صوبہ سنگشیا میں مسلمانوں کا جرنل ایم ہنگوائی ہے جو ایک راسخ الاعتقاد مسلمان اور تجربہ کار سپاہی ہے جنرل ایم روفنڈ افواج کا سپہ سالار ہے، ہر چینی مسلمان کے نام کیساتھ "ما" کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے لغوی معنے برق رفتار ہیں قبیلہ "ما" شمالی مغربی اسلامی صوبوں کا سب سے مقتدر قبیلہ ہے اور وہ حکومت سے تعاون رکھتا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ چین کے سب مسلمان جو آبادی کا ½ حصہ ہیں باقی اقوام کے دوش بدوش جنگ آزادی میں حصہ لے رہے ہیں۔

دُوَل اسلامیہ کے نمایندوں کا آیندہ اجلاس

کابل، کابل سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر جارحانہ اقدامات سے خلاف معاہدہ میں شامل ہونے والے چار ملکوں یعنے ٹرکی، ایران، عراق اور افغانستان کے نمایندوں کا تیسرا اجلاس طہران میں منعقد ہوگا جسکی صدارت ایران کے وزیر خارجہ نے کی کونسل نے مشترکہ مفاد کے مختلف مسائل پر غور کیا اور مسئلہ میں متفقہ رائے کا اظہار کیا کونسل کا آیندہ اجلاس کابل میں ہوگا جسکی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے	زمانہ پر بھی ہو جو تیرے دل پہ بیتا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۲۹ | کانپور شنبہ ۲۴ر جون سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵

کانگریس سے بے عنوانیاں دور کرنیکا سوال
ورکنگ کمیٹی کے سامنے اہم تجاویز

کانسٹی ٹیوشن سب کمیٹی جسے آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے کلکتہ سشن کے موقعہ پر مقرر کیا تھا اپنی رپورٹ پہلے ہی ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش کرچکی ہے اس رپورٹ میں کئی سخت تجویزوں اور ترمیموں کی سفارش کی گئی ہے جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان پر عمل درآمد ہونے پر ان کا دور دور تک اثر پڑے گا۔

کچھ ترمیموں کی کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے ممبر اور متعدد دیگر اصحاب جو کہ کانگریس کے دائیں بازو سے تعلق رکھتے ہیں پہلے ہی مخالفت کرچکے ہیں اور پنڈت جواہر لال نہرو اور آچاریہ نریندر دیو جو کہ آئینی سب کمیٹی کے ممبر ہیں اس تجویز کے سلسلہ میں اپنے اختلافی نوٹ پیش کرچکے ہیں کہ کانگریس کمیٹیوں کے ممبروں کو کسی اور انجمن کا ممبر بننے کی اجازت نہ دی جائے۔

اب ورکنگ کمیٹی کو رائے عامہ اور ان رائوں کی روشنی میں جو کہ آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق صوبہ جاتی کانگریس کمیٹی کے پاس سے موصول ہوتی ہیں صورت حالات پر نظر ثانی کرنی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے شروع کے دو روز آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرتے ہیں ہی صرف ہو جائیں گے، آل انڈیا کانگریس کمیٹی بھی جس کا اجلاس ۲۴ر جون سے شروع ہوگا سب سے پہلے اس رپورٹ پر غور کرے گی۔

اس رپورٹ پر غور وخوض ہونے کے نتیجے کے طور پر صوبجاتی وزارتوں اور صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے تعلقات کا سوال پیدا ہوگا، ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ حال میں کئی کانگریسی کارکن اس قسم کی تجویزیں پیش کرچکے ہیں کہ کانگریسی وزارتوں کو متعلقہ کانگریس کمیٹیوں کے مشورہ اور ان کے اشتراک عمل سے کام کرنا چاہئے لہذا ورکنگ کمیٹی کو اس سوال پر غور کرنا ہوگا کہ وزارتوں کے روز مرہ کے کام کے سلسلہ میں اس تجویز پر کس حد تک عمل درآمد ہوسکتا ہے، کمیٹی کو وزارتوں کی اس دلیل پر بھی غور کرنا ہوگا کہ ہر معاملہ میں اور ہر صورت میں صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں سے مشورہ کرکے اور ان سے مل کر کام کرنا ناممکن ہے۔

وزارتوں کا کہنا یہ ہے کہ ان کے لئے عام پالیسی آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور ورکنگ کمیٹی جو وقتاً فوقتاً وضع کرتی رہتی ہے اور وزارتوں سے جہاں تک ہوسکتا ہے وہ صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں کے مشورہ اور اشتراک عمل سے اس پالیسی کو عملی جامہ پہنایا کرتی ہیں لیکن انتظام کی تفصیلات کے معاملہ میں وزارتوں کے لئے صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں سے ہمیشہ مشورہ کرنا ممکن نہیں ہے لہذا ورکنگ کمیٹی کو اب ہمیشہ کے لئے یہ طے کرنا ہوگا کہ وزارتوں کو کس حد تک صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں سے کس طرح مشورہ کرنا چاہئے۔

ورکنگ کمیٹی کی جنگ کے موقع پر کانگریسی صوبوں کے وزرائے اعظم کی بھی کانفرنس ہوگی جس میں وہ اپنے اپنے صوبہ کی وزارت کے کام پر نظر ثانی کریں گے اس سے ورکنگ کمیٹی کو اسباب کا موقعہ مل جائیگا کہ وہ اس بارے میں اپنی تجویزیں پیش کرے کہ ان کے پروگرام اور پارٹیوں میں کس حد تک مطابقت پیدا ہوسکتی ہے۔

دوسرا اہم سوال جسپر ورکنگ کمیٹی غور کریگی اور جسکے متعلق وہ ریزولیوشن پاس کرے گی غیر ممالک میں آباد ہندوستانیوں ویز اس سلوک کا ہے جو کہ ان کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے کمیٹی لنکا میں آباد ہندوستانیوں کی پوزیشن پر خاص طور سے غور کرے گی۔

عین اغلب ہے کہ بین الاقوامی صورت حالات میں تازہ ترین تبدیلیوں کی روشنی میں جنگ کے متعلق ریزولیوشن پر نظر ثانی کی جائے اور اس میمورنڈم پر غور کیا جائے، جسے ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے تیار کیا ہے اور جس میں یہ بتایا ہے کہ جنگ کے متعلق کانگریس کے ریزولیوشن کو کس طرح عملی جامہ پہنایا جاسکتا ہے

ایجنڈا کی دیگر مدوں میں دکھن کے حالات اور شیعہ سنی تنازعہ بھی شامل ہے۔

ریاستوں کا مسئلہ بھی جس پر مہاتماجی کی نئی اصطلاح کی روشنی میں غور کیا جائے گا ایک اہم مسئلہ ہوگا جو کہ ورکنگ کمیٹی کے روبرو پیش ہوگا عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ورکنگ کمیٹی مہاتما گاندھی کے تازہ ترین بیان کی تائید کرے گی اور ریاستی باشندوں کو یہ مشورہ دے گی کہ وہ مہاتماجی کے بیان کے مطابق عمل کریں۔

کمیٹی ہندوستان اور برطانیہ کے تجارتی سمجھوتہ کے متعلق ایک ریزولیوشن کے مسودہ پر غور کرے گی، جسے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مٹنگ میں پیش کیا جائے گا، اس کے بعد کمیٹی کو بہت سے غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر بھی غور کرنا ہے جس کا آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی مٹنگ میں پیش کرنے کے لئے نوٹس دیا گیا ہے کمیٹی غیر ضروری ریزولیوشنوں کو خارج کرکے یہ دیکھے گی کہ کن ریزولیوشنوں کو قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے۔

ماسوائے سیٹھ جمنالال بجاج کے جو کہ ریاست جے پور کی جیل میں آج کل قید ہیں باقی تمام ممبران کی ورکنگ کمیٹی کی مٹنگ میں شریک ہونے کی امید کی جاتی ہے۔

مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو خاص طور پر مدعو کئے جانے پر ورکنگ کمیٹی کی مٹنگ میں شریک ہوں گے۔

والیان ریاست اور فیڈریشن

سرکاری حلقوں میں والیان ریاست کی بمبئی کی کانفرنس کے ریزولیوشن سے پیدا شدہ پوزیشن کے بارے میں کوئی ناامیدی کا اظہار نہیں کیا جارہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ارادہ یہ ہے کہ اس وقت تک انتظار کیا جائے جب تک کہ والیان ریاست کے پاس سے فرداً فرداً جواب موصول نہ ہوجائیں اور آیندہ طریق کار کے متعلق فیصلہ کرنے سے قبل ان کے صحیح مضمرات پر غور نہ کرلیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ ہر ایک ریاست کو ان شرائط کو پیش نظر رکھ کر جو کہ ہر ایک کو علحدہ علحدہ پیش کی گئیں علحدہ ہی علحدہ تاج برطانیہ کے نمایندہ کے پاس اپنے جواب بھیجتے ہیں۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ چونکہ کئی ریاستوں کے نمایندے بمبئی کی کانفرنس میں موجود نہ تھے جو کہ بے ضابطہ تھی اس لئے ان کا رویہ ان کے جواب موصول ہوجانے اور ان پر اچھی طرح غور وخوض ہونے کے بعد ہی معلوم ہوسکتا ہے، بمبئی کانفرنس کے ریزولیوشن سے یہاں یہ مطلب اخذ کیا جارہا ہے کہ ریاستیں فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے تو تیار ہیں لیکن وہ وثیقہ شرکت فیڈریشن میں مزید ترمیمیں چاہتی ہیں لیکن اس امر کو یہاں اغلب نہیں خیال کیا جاتا ہے کہ وثیقہ شرکت فیڈریشن کے تمام مسودہ میں کوئی اور خاص تبدیلی کیجاویگی البتہ یہ کہا جاتا ہے کہ غالباً پوزیشن پر اس وقت مکمل طور پر دوبارہ غور کیا جائے گا، جبکہ ریاستوں کے وزیر القطاعی گفت وشنید کرنے کے لئے آیندہ ماہ شملہ آئیں گے۔

اگر بمبئی کانفرنس کا یہ مطالبہ القطاعی طور پر نامنظور ہوگیا کہ وثیقہ شرکت فیڈریشن میں مزید ترمیم کی جائے تو والیان ریاست کو یہ طے کرنا ہوگا کہ وہ القطاعی طور پر فیڈریشن میں شامل ہونے سے انکار کریں یا کہ پیش کردہ شرائط کو قبول کرلیں سرکاری حلقوں میں اب بھی یہ امید ظاہر کی جارہی ہے کہ کافی تعداد میں والیان ریاست فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے تیار ہوجائیں گے لیکن اگر کافی تعداد میں والیان ریاست شامل ہونے کے لئے تیار نہ ہوئے تو یہ معاملہ پارلیمنٹ کے روبرو پیش ہوگا جیسا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں درج ہے۔

آل انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس

نرپا بھٹی ممبر یو۔پی اسمبلی نے انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس کے پہلے سشن کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ مہاتما گاندھی کی کامیابی کے امکانات اب ختم ہوچکے ہیں اور اب ہمیں اپنی آزادی کی جدوجہد کو چلانے کیواسطے موثر طریقوں کی تلاش میں کسی اور جگہ اپنی نظر ڈالنی ہے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے پنڈت لیتمبر دیال نے کہا کہ گاندھی پارٹی سمجھوتوں اور اصلاحات کے حامی ہیں خواہ وقتاً فوقتاً اس کے لئے براہ راست کارروائی ہی کیوں نہ کرنی پڑے تاکہ مخالف کو سمجھوتہ کرنے پر مجبور کیا جاسکے آئین پرستی کی موجودہ ذہنیت جو کہ قبول وزارت کے نتیجے کے طور پر پیدا ہوئی ہے اس پالیسی کا ایک لازمی جزو ہے کانگریس کے دائیں اور بائیں بازوؤں کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کانگریسی وزارتوں کے کام پر سخت نکتہ چینی کی اور اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ابھی تک کسی بھی کانگریسی وزارت نے ان وعدوں کو پورا نہیں کیا جو کہ کانگریس کی جانب سے کئے گئے تھے۔

وہ نظم ونسق کی معمولی باتوں میں اس قدر منہمک ہوگئی کہ وہ نہ صرف آئین کو تباہ کرنا ہی بھول گئی ہیں بلکہ انھوں نے اس امر کو بھی فراموش کردیا ہے کہ انقلاب پسند اسپرٹ میں آئین پر عملدرآمد ہونا چاہئے لہذا یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یا تو لیجسلیٹو پروگرام کو فوراً اس طریقہ سے عملی جامہ پہنایا جائے کہ قوم مضبوط ہوسکے اور وزارتوں کو استعفےٰ دیدینا چاہئے اگر ایسا نہ کیا گیا تو کانگریس کا وقار جلد ہی جاتا رہے گا۔

جاپان کا الٹی میٹم ٹھکرا دیا گیا

چین کے مشہور بندرگاہ سواٹو میں جس پر جاپانی فوجوں نے قبضہ کرلیا ہے بہت خوفناک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے جاپانیوں نے غیر ملکی جنگی جہازوں کو بندرگاہ خالی کرنے کا جو الٹی میٹم دیا ہے برطانی جنگی جہاز "تھینٹ" الٹی میٹم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے، بندرگاہ پر ہی لنگر انداز ہے اور اس نے اس طریقہ پر الٹی میٹم کو ٹھکرا دیا ہے برطانیہ کے بحری افسروں نے اعلان کیا ہے کہ ہمارا جنگی جہاز "تھینٹ" بندرگاہ ہی میں رہے گا یہاں سے ہرگز نہیں ہٹایا جائیگا سواٹو میں آباد انگریزوں کے مفاد کی نگرانی کریگا ریاستہائے متحدہ امریکہ کا جنگی جہاز "تلیسبری" بھی سواٹو ہی میں ہے اور ریڈ میرل یارنل نے جاپان کا الٹی میٹم ٹھکرا دیا ہے۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا ذخائی جہاز اسکاوٹ جو اس وقت سواٹو سے باہر ہے سواٹو جانے کو تیار کھڑا ہے برطانی عورتوں اور بچوں کو سواٹو سے نکالا جارہا ہے اور ان کو لے کر دو جہاز آج سہ پہر کو روانہ ہوجائیں گے بیان کیا جاتا ہے کہ چینی فوجیں سواٹو پر جوابی حملہ کرنے والی ہیں اس کی وجہ سے شہر میں بڑی خوفناک لڑائی ہونیکا خطرہ ہے

شنگھائی سے اطلاع ملی ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ایڈمیرل یارنل نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی امریکن کی جان و مال کو نقصان پہنچا تو امریکہ اس کے لئے جاپان کو ذمہ دار قرار دیگا

سنگاپور سے اطلاع ملی ہے کہ مشرق بعید میں برطانی اور فرانسیسی مفاد کے بچاؤ کے لئے تدبیروں پر غور کرنے کے لئے آج صبح کانفرنس شروع ہوگئی جس میں دونوں ملکوں کے ۴۴ بحری اور فوجی افسران شریک ہوئے، سواٹو کے تازہ ترین حالات سے کانفرنس کو مطلع کیا گیا۔

کانفرنس میں ٹنٹسن اور چین کی بڑھتی ہوئی کشیدگی پر غور کیا گیا۔

انسداد بدعنوانی کمیٹی کی سفارش

یوپی گورنمنٹ ڈکنور سر مہاراج سنگھ کی صدارت میں جو کمیٹی مقرر کی تھی اس کی چند اہم سفارشیں منظور کرلی گئیں ہیں اور حکم دیدیا ہے کہ اس پر عملدرآمد کیا جائے۔

جو حسب ذیل ہیں کہ :-

(۱) سرکاری ملازم سے نوکری دیتے وقت اس کی جائداد منقولہ کی صحیح فہرست اور ان لوگوں کی ٹھیک تعداد طلب کی جائے گی جو کسی طریقہ پر اس کے سہارے ہیں۔

(۲) کوئی سرکاری ملازم خواہ دورے پر ہو یا نہ ہو اس کو ان تمام چیزوں کی قیمت فوراً ادا کرنی پڑے گی جنہیں وہ خرید یگا اور کوئی چیز ماتحت ملازمین کے ذریعہ نہ خریدی جائے۔

(۳) کرایہ گاڑی پر بغیر کرایہ ادا کئے سرکاری ملازموں کے سفر کرنے کی ممانعت۔

(۴) سرکاری ملازم قواعد کی پوری پابندی کریں بالخصوص وہ قاعدے جو پبلک مظاہروں اور قرض لینے دینے یا جائیداد کی خرید وفروخت کے متعلق ہیں پانچ سے سات نمبر تک کے قاعدے معمولی ہیں۔

(۸) اعلےٰ افسر اپنے ماتحتوں کو جو تیس روپیہ یا اس سے زیادہ تنخواہ پاتے ہیں ہر سال دیانتداری کا سارٹیفکٹ دیا کریں۔

(۹) تمام تقرر ترقیاں وغیرہ ذاتی طور پر دفتروں کے افسران بالا کے ہاتھوں ہوں اسی طرح مقدموں کی تاریخ سماعت خود افسر عدالت مقرر کرے۔

(۱۰) مقامی بار ایسوسی ایشن بدعنوانیاں روکنے میں عدالتوں کو مدد دے اور عدالتیں ایسوسی ایشن کے کام کی حوصلہ افزائی کریں وکلا اپنے محرروں کے نام درج کرائیں۔

(۱۱) سرکاری ملازموں کی سروس بکوں کی جانچ کی جائے اور اگر ان کا ریکارڈ ناقابل اطمینان ہو تو خاص نگرانی کی جائے۔

(۱۲) ماتحت افسروں پر سخت نگرانی رکھی جائے کہ وہ رشوت ستانی نہ کرنے پائیں، جہاں کہیں کسی افسر اعلےٰ کو معلوم ہو کہ کوئی ماتحت افسر اس نگرانی کا کام پورا کرنے سے قاصر رہا ہے تو وہ اس کی سروس بک میں درج کردے اسی طرح اچھے کام کا بھی اندراج کیا جائے اور اس کا انعام دیا جائے۔

(۱۳) ڈالیاں وغیرہ قبول نہ کی جائیں تقرر کے لئے زبانی یا تحریری سفارش منظور نہ کی جائے۔

(۱۴) جن عہدوں کے لئے قابلیت کی جو شرطیں ہیں ان کو پورا کئے بغیر کوئی عہدے پر نہ پہنچ سکے۔

(۱۵) ایک یا دو ضلعوں میں تجربہ کے طور پر افسران محکمہ کے پاس شکایتیں ڈالنے کیلئے بکس رکھے جائیں

سوبھاش بابو کی صدارتی تقریر

۲۲ر جون کو بمبئی میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے سرکاوس جی جہانگیر ہال میں پہلی فارورڈ بلاک کانفرنس کی صدارت فرماتے ہوئے فارورڈ بلاک کے پروگرام اور پالیسی کی وضاحت کی اور کہا ہم کانگریس کے اندر مطلق العنانی نہیں رہنے دیں گے ہم مطلق العنانی میں اعتقاد نہیں رکھتے یکرنگ کیبنٹ بنانے کی تجویز وہی لوگ کرسکتے ہیں جو کہ مطلق العنانی میں پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔

سوبھاش بابو نے اپنے خطبۂ صدارت کے ایک بڑے حصہ میں کانگریس پر نکتہ چینیاں کرتے ہوئے کہا کہ آئرلینڈ اور ہندوستان اس بات کی مثالیں ہیں کہ دو طرح کے لوگ ایک ہی آئین پر کس طرح عملدرآمد کرسکتے ہیں اور ان سے مختلف نتائج پیدا کرسکتے ہیں

فارورڈ بلاک قائم کرنے کی حمایت کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ بلاک ذاتی وجوہات کے نتیجہ کے طور پر نہیں بلکہ تواریخی وجوہات کی بنا پر وجود میں آیا ہے آپ نے اس الزام کی پرزور الفاظ میں تردید کی کہ فارورڈ بلاک تشدد پر مبنی ہے اور اسے باہر سے مالی امداد مل رہی ہے۔

فارورڈ بلاک کے پروگرام کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہمارا فوری مقصد تو یہ ہے کہ بائیں بازو کے مختلف گروہوں کو یکجا کیا جائے جس کے لئے ہم نے یہ تہیہ کرلیا ہے کہ ہم بمبئی سے اسوقت روانہ ہوں گے جب کہ ہم انھیں یکجا کرلیں گے ہمارے دیگر مقاصد میں مذہب کو سیاسیات سے علیحدہ کرنا صوبہ پرستی کے خلاف جہاد کرنا پارلیمنٹری پروگرام پر اس طریقہ سے عمل کرنا کہ مقابلہ کی حکومت قایم ہوسکے ریاستی باشندوں کو اپنے ساتھ ملا کر متحدہ محاذ قائم کرنا اور صحیح وقت پر جارحانہ تحریک شروع کرنا شامل ہوگا۔

کانگریس کے آئین میں مجوزہ ترمیموں اور بالخصوص اس ترمیم کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو پارٹیاں کانگریس کے اندر قائم کی جائیں ان پر پابندی لگائی جائے، آپ نے کہا اس قسم کی کوشش ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتی اگر ایسا ممکن ہوتا تو حکومت برطانیہ قومی تحریک کو کبھی کی کچل چکتی۔

ریاستی پرجا منڈل کا جلسہ

۲۲ر جون کو پنڈت جواہر لال نہرو کی زیر صدارت ریاستی پرجا منڈل کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی مٹنگ ہوئی جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے مختلف ریاستوں کے حالات پر بتفصیل تبصرہ کیا انھوں نے ریاستوں کے متعلق مہاتما گاندھی کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے ان کی نئی اصطلاح کا ذکر کیا اس کے بعد کمیٹی نے مہاتماجی کے تازہ ترین بیان کی روشنی میں آیندہ طریق پر غور کیا۔

ایک اور سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی تاکہ وہ ریاستوں کے موجودہ حالات کیمتعلق ایک مصدقہ کتاب لکھنے کیلئے ضروری مسالہ فراہم کرسکے اس کتاب میں ریاستوں کی تواریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا جائیگا کہ انکی ابتدا کسطرح ہوگی علاوہ بریں اسمیں بالادستی کے اصول ریاستوں اور حکومت بالادست کے تعلقات ریاستوں کے سیاسی اور اقتصادی ڈھانچہ اسکے نشو ونما ریاستی باشندوں کی حصول آزادی کے لئے جد وجہد مزدوروں

آئینۂ کانپور

افسوسناک ہندو مُسلم فساد

شہر کانپور کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ کچھ دنوں امن وامان رہنے کے بعد ۱۹ جون سوا سات بجے شام کو ہندو مسلم فساد ہوگیا. جس کے نتیجہ میں دس انسانوں کی جانیں ہلاک ہوئیں اور تقریباً ۵۰ آدمی زخمی ہوئے ہیں.

فساد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ۱۹ جون کو رتھ جاترا کا جلوس بنگلہ محال سے ہوکر مول گنج کی مسجد کے پاس سے گذر رہا تھا اور اس جلوس کا بڑا حصہ گذر چکا تھا کہ نماز مغرب کا وقت آگیا اس موقع پر چند مسلمانوں نے موقع پر جو پولیس موجود تھی اس سے استدعا کی کہ باجہ بند کرادیا جائے، یہ گفتگو پولیس اور چند مسلمانوں کے درمیان ہو ہی رہی تھی کہ کسی نامعلوم شخص نے ایک ڈھیلا پھینکدیا اس ڈھیلے کے آتے ہی ایک طوفان برپا ہوگیا اور دم زدن میں ہندو مسلمان دونوں طرف سے بڑی شدومد کے ساتھ خشت باری ہونے لگی. تھوڑے ہی توقف کے بعد پولیس نے مسلمانوں کی طرف فائرنگ شروع کردی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے بیان کے مطابق پولیس نے تین بار گولی چلائی.

اسی درمیان میں ٹھٹھرائی اور چوک صرافہ کے مسلمان دوکانداروں کی دوکانیں بھی لوٹی گئیں.

اس کے بعد دوبارہ جلوس مرتب ہوا اور پولیس کی حفاظت میں بورا اپنا گشت پورا کیا.

دوسرے دن ۲۰ جون کو پھر رتھ جاترا کا جلوس نکلا. خود مسٹر سنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پولیس کی ایک پارٹی کے ہمراہ جلوس کے ساتھ ساتھ تھے. مکانوں کی چھتوں اور بالخصوص مول گنج کی مسجد کے قریب جہاں کل فساد ہوا تھا مسلح پولیس بٹھادی گئی تھی.

آج جب پھر یہ رتھ جاترا کا جلوس مسجد مول گنج کے پاس نماز کے وقت پہونچا تو سابق روایات کے مطابق حکام نے جلوس کو مسجد کے قریب روکنا چاہا مگر جلوس والوں نے اس حکم کو یا حکم تھا کر اس حکم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی خلاف ورزی کی اور آگے بڑھتے چلے گئے. اور حکام نے بھی اپنے حکم کی خلاف ورزی پر کوئی نوٹس نہیں لیا اور آج کا جلوس بخیروعافیت گذر گیا.

مختلف محلوں میں اکا دکا حملے بھی ہوئے ہیں مگر دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کے سختی سے نفاذ ہونے کی وجہ سے یہ سلسلہ دو ہی روز میں بند ہوگیا اور ۲۲ جون سے کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا ہندوؤں کی دوکانیں دوسرے ہی دن کھل گئی تھیں مگر مسلمانوں کی دوکانیں دو روز بطور احتجاج کے بند رہیں.

تقریباً ایک سو کے قریب گرفتاریاں بھی عمل میں آچکی ہیں.

۱۹ جون کو ملٹری بھی طلب کرلی گئی تھی مگر وہ دوسرے دن واپس کردی گئی.

مسلم لیگ کی طرف سے ہز اکسیلنسی گورنر اور وزیراعظم کے پاس تار بھیجا گیا ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے کہ مقامی روایات کے خلاف رتھ جاترا کے جلوس نے مول گنج کی مسجد کے سامنے نماز کے وقت باجہ بجایا اور مسلمانوں کی دوکانیں لوٹی گئیں. اور صرف مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں چنانچہ مسلمان دوکانداروں نے احتجاجاً ہڑتال کردی ہے اور ہز اکسیلنسی گورنر اور وزیراعظم سے مداخلت کی استدعا کی گئی ہے.

ہندو سنگھ کی طرف سے بھی ایک تار بھیجا گیا ہے جس میں پولیس پر سستی اور لاپرواہی کا الزام لگایا گیا ہے. سنگھ کا بیان ہے کہ ہندوؤں کی جان ومال بالکل غیر محفوظ ہیں.

جو زاید پولیس ۲۵۰ آئی ہے اسکو شہر کے چار حلقوں میں تقسیم کردیا گیا ہے یعنی کوتوالی کلکٹر گنج. کرنیل گنج. اور سیسہ مئو اور ہر حلقہ کا انچارج ایک مجسٹریٹ کو بنادیا گیا ہے.

کلکٹر صاحب نے امن سبھا کے ممبروں سے بھی گفتگو کی ہے جس میں اسپیشل پولیس کی بھرتی کرنے اور کرفیو آرڈر کے بڑھانے کے مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا ہے.

اہل شہر کے سمجھنے کی بات

ہمارا خیال تھا کہ گذشتہ فسادکی خونریزیوں اور تباہ کن اثرات سے اہل شہر اس قدر متاثر ہوچکے ہیں کہ وہ اب عرصہ تک امن وامان کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کرینگے. مگر نہایت افسوس ہے کہ ابھی گذشتہ خوفناک اور تباہ کن اثرات اچھی طرح زائل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ایک دوسرا خوفناک ہندو مسلم تصادم ہوگیا. جو اہل شہر کے لئے انتہائی باعث شرم ہے

ان روزمرہ کے فسادات سے شہر کی تجارت رونق اور آپس میں تعلقات کو کسقدر نقصان پہونچے گا. اس سے تقریباً ہر شہری بطور خود واقف ہے اور اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اہل شہر آخر کب اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرینگے. کسقدر شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ ہندوستان کو متحد ہوکر اپنی قوت کے مظاہرہ کی ضرورت تھی ہندو مسلمان آپس میں بلاوجہ خانہ جنگی کرکے اپنے کو کمزور اور دوسروں کی نظروں میں ذلیل وخوار کررہے ہیں.

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت ہندوستان پر جنگ کا بھوت سوار ہے اور نہ صرف ہندو مسلمان آپس میں دست وگریباں ہوکر اپنا مضحکہ اڑا رہے ہیں. ملکہ مسلمان تو چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں منقسم ہوکر اپنے کو اور زیادہ کمزور بنارہے ہیں. ایک طرف اگر شیعہ سنی برسرپیکار ہیں تو دوسری طرف احراری اور لیگی قوت آزمائی کرتے نظر آتے ہیں. تیسری طرف احراری اور خاکساروں میں قوت آزمائی ہورہی ہے.

غرضکہ ہندو اور مسلمانوں نے دوسروں کے خلاف محاذ قایم کرنے کے بجائے آپس ہی میں محاذ قایم کرلیا ہے اور اس طرح نہ صرف اپنے کو کمزور اور ذلیل کررہے ہیں بلکہ اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کررہے ہیں کہ وہ سوراج یا حکومت اختیاری کے قطعی نااہل ہیں اور وہ اس قابل ہیں کہ ہمیشہ غلامی کی لعنت میں مبتلا رکھے جائیں.

حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہندو مسلمان میں تنگ نظری دور ہوکر بلند نظری نہ پیدا ہوگی اس وقت تک ان کا آزادی کامل کا خواب دیکھنا نہ صرف دشوار بلکہ محال ہے. وہی قومیں ترقی کرسکتی ہیں جو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو چھوڑکر اور منافرتی کے حقوق ومفاد کا مقدم خیال کرکے اپنی بلند نظری اور فراخ حوصلگی کا ثبوت دیتی ہیں کیا ہندو اور مسلمان سچے دل کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان میں یہ صفات پیدا ہوگئے اور اگر نہیں تو پھر آزادی کا خواب دیکھنا نہ صرف بیکار بلکہ بے معنی ہے.

اہل شہر سے امن سبھا کی اپیل

رائے بہادر بابو برجندر سروپ. ڈاکٹر جواہر لال. خان بہادر شیخ محمد ابراہیم اور حاجی محمد حمزہ صاحب ممبران امن سبھا نے اہل شہر سے مندرجہ ذیل اپیل کی ہے کہ:-

ہر امن پسند شریف اور ہندو مسلمان کے لئے یہ امر باعث افسوس اور شرم ہے کہ کانپور میں فرقہ وارانہ جھگڑے اور فساد آئے دن ہوتے رہتے ہیں اس سے نہ کوئی نفع ہندوؤں کا ہے اور نہ مسلمانوں کا بلکہ خلاف اس کے کاروبار تباہ وبرباد ہورہا ہے. لہذا یہ انجمن ہر امن پسند شہری سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ وہ شہر کی فضا کو درست کرنے میں انتہائی کوشش ک

دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ

شہر میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے کلکٹر صاحب نے سکشن ۱۴۴ سی. آر. پی. سی کے ماتحت ۱۹ جون سنہ ۱۹۳۹ء سے حدود میونسپلٹی. چھاؤنی. اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں اسلحہ کو لیجانے یا فروخت کرنے. ڈھیلے یا دوسری پھینکنے والی چیزوں کے جمع کرنے یا پانچ سے زاید آدمی جمع ہونے. غلط افواہیں پھیلانے. لڑائی. جھگڑے کے نعرے لگانے رات میں شور وغل مچانے کی دو ماہ کیلئے ممانعت کردی ہے.

اور پولیس کو یہ اختیار دیدیا ہے کہ وہ خلاف ورزی کی صورت میں دروازے توڑ کر خلاف ورزی کرنے والوں کو گرفتار کرلیں.

فرقہ وارانہ کشیدگی کو پھیلانے والے مضامین یا اس قسم کے اشتہارات شایع کرنے یا ایکروں کو اس قسم کے سرخیاں پکارنے کی ممانعت کردی گئی ہے.

۷ بجے شام سے ۵ بجے صبح تک کے درمیان مکان سے نکلنے کی ممانعت کردی گئی ہے.

ہالسی روڈ پر اچانک حملوں کی وجہ سے اور لوگوں کو محفوظ کرنے کی غرض سے پریڈ سے بادشاہی ناکہ تک ۷ بجے شام سے ۶ بجے صبح تک کسی مجسٹریٹ کے دستخطی اجازت کے بغیر مکان سے نکلنے کی ممانعت کردی گئی ہے. یورپین. اینگلوانڈین پارسی اور ہندوستانی عیسائیوں کو کلکٹر صاحب نے کرفیو آرڈر کے اثر سے مستثنیٰ کردیا ہے.

ہڑتالی مزدوروں کو تنبیہ

لیبر کمشنر صاحب نے مسمیٰ وشونا تھ کو جسے میور ملس نے غیر حاضری کے جرم میں برخاست کردیا تھا ایک حکم کے ذریعہ تنبیہ کی ہے کہ وہ باقاعدگی سے کام کرے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے بھی اس کو تنبیہ کی جاچکی ہے.

میونسپلٹی

۱۷ جون سنہ ۱۹۳۹ء کو کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی. پی سریواستوا منعقد ہوا. دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء تک کے لئے انٹی کرپشن افسر کے محکمہ کے لئے چارسو روپیہ مستقل اور پانچویں پھیر کا صرفہ منظور کرنے کے سلسلہ میں بورڈ کے جلسہ میں ایک سرگرم مباحثہ ہوا اور اخراجات منظور ہوئے، مہاراجہ رنجیت سنگھ کی صدسالہ جوبلی منانے کے لئے بورڈ نے دوسو روپیہ کی رقم کی امداد دینا منظور کیا ہے. پنڈت رگھوبر دیال بھٹ کی تحریک پر شہر میں ایک پبلک ہال بنانے کے لئے زمین اور نقشہ وغیرہ تیار کرنے کے لئے ۱۱ ممبران کی ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہے.

مقدمہ

جن ۱۲ مسلم کارکنوں پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی میں جلوس نکالنے کے سلسلہ میں مقدمہ چلانے کا نوٹس دیا گیا تھا ان میں سے دو حاضر عدالت ہوئے اور دو پر سمن کی تعمیل نہیں ہوئی تھی، ان دونوں سے ۱۰۰ روپیہ کی ضمانت آیندہ پیشی پر حاضری کے لئے مانگی گئی. مقدمہ آیندہ کسی تاریخ کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے.

عورت کیلئے مقابلہ

ایک عورت کے دو خواہشمندوں نے آپس میں زور آزمائی کرکے اپنی برتری کا فیصلہ کرنا طے کیا ہے لڑائی میں ایک شخص زخمی ہوا اور ہسپتال میں داخل ہوا.

کرائیسٹ چرچ کالج

کرائیسٹ چرچ کالج کی طالب علم لڑکیوں کی طرف سے وزیر تعلیم، وائس چانسلر آگرہ یونیورسٹی اور ڈائرکٹر آف پبلک انسٹی ٹیوشن کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا گیا ہے. اور لڑکیوں نے داخلہ کی بندش کی مخالفت کی گئی ہے.

میونسپل لسنوال انٹر کالج

میونسپل بورڈ کی ایجوکیشنل کمیٹی نے لڑکیوں کے لئے ایک انٹرمیجیٹ کالج کھولنے کی سفارش کی ہے. یہ امید کی جاتی ہے کہ بورڈ اسکو منظور کرلے گا اور کالج جولائی سے جاری ہوجائیگا کالج میں انگلش. اکنامکس. تواریخ. جاگرافی. سائکالوجی. اردو اور ہندی کے مضامین میں تعلیم دی جائیگی اور میتھمیٹکس کے پڑھائے جانے کی کوشش کی جارہی ہے. داخلہ کے لئے ۸ جولائی تک درخواستیں چیرمین ایجوکیشن کمیٹی کے پاس پہنچنا چاہیئے.

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی نے انگلستان سے روس جانا ملتوی کردیا. آپ براستہ بغداد ہندوستان تشریف لائینگے. امید ہے کہ ۸ جولائی تک آپ ہندوستان پہنچ جائیں گے.

شرما جی اور مالکان ملس

پنڈت بالکرشن شرما سابق پریسیڈنٹ کانگریس کمیٹی نے اپنے ایک بیان میں کانپور کے مزدوروں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ گذشتہ عام ہڑتال کے موقعہ پر جو معاہدہ ہوا تھا اسکی شرائط کو نہ تو مل مالکان نے اور نہ حکومت نے عملی جامہ پہنایا.

اس کے جواب میں مسٹر انڈل سکریٹری مل مالکان ایسوسی ایشن نے ایک تردیدی بیان شایع کرایا ہے اس کا جواب دیتے ہوئے شرما جی فرماتے ہیں کہ انکی ہر بات لغو اور بے بنیاد خیال کرنا ہی مل مالکان کی ہٹ دھرمی کی سب سے بڑی دلیل ہے جو بات کانگریس کی طرف سے کی جاتی ہے وہ مل مالکان کو بُری معلوم ہوتی ہے.

مزدور سبھا کا جلسہ

گورنمنٹ کی نئی پالیسی جو صوبہ میں ہڑتالوں کے متعلق مرتب کیگئی ہے. اس پر غور کرنے کے لئے مقامی مزدور سبھا کا ایک جلسہ ہوا اس جلسہ میں گورنمنٹ کے کیمونک پر غور کیا گیا اور مزدور لیڈران نے اس پر شدید نکتہ چینی کی، بیان کیا جاتا ہے کہ مزدور لیڈران نے اپنی تقریروں میں گورنمنٹ کی تبدیل شدہ پالیسی پر اظہار کا افسوس کیا اور یہ خوف ظاہر کیا کہ اس سے مزدور حلقوں میں سخت ناراضگی اور بے چینی پھیل جائے گی. مزدور سبھا کی طرف سے گورنمنٹ کو اس امر کے متعلق ایک عرضداشت بھیجی جائیگی.

کانپور اور لکھنؤ کے درمیان ریلوے

چیمبر آف کامرس نے ایسٹ انڈین ریلوے کی توجہ اس امر کی طرف دلائی ہے کہ کانپور اور لکھنؤ کے درمیان ریلوے سروس میں تقریباً دو گھنٹہ کا وقت صرف ہوجاتا ہے چونکہ دونوں شہروں کے تجارتی تعلقات بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے مسافروں کی کثیر تعداد کی آمدورفت رہتی ہے اسلیئے ضروری ہے کہ ریلوے کی رفتار کو بڑھاکر سفر کے وقت میں اور کمی کردی جائے.

معلوم ہوا ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے کی ایڈوائزری کمیٹی اس مشورہ پر غور کررہی ہے.

دیہاتی ڈفنس فورس

ضلع کانپور میں جرایم کی زیادتی کو دیکھتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے یو.پی گورنمنٹ کی دیہاتی ڈفنس فورس کی اسکیم کو ضلع کانپور میں نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے.

اس اسکیم کے ماتحت دیہاتی علاقوں میں حسب ضرورت ہتھیاروں کے لائسنس مفت دیئے جائینگے اور ہتھیار بھی مفت تقسیم کئے جائیں گے.

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا انتخاب

ضلع کانگریس کمیٹی کے ایک جلسہ میں آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا کہ:- ٹھاکر بینی سنگھ (پریسیڈنٹ) مسٹر جنگ بہادر سنگھ (جنرل سکریٹری) مسٹر پیارے لال اگروال (خزانچی)

کانسٹبل سشن سپرد

مسٹر ارسن مجسٹریٹ درجہ اول نے مسمیٰ نیاز احمد کانسٹبل کو ایک کھٹک نوجوان مسمیٰ کیلاش کو ہلاک کرنے کے جرم میں زیر دفعہ ۳۰۲ سشن سپرد کردیا ہے.

پولیس افسران کیخلاف پوسٹر

سول لائن میں کچھ پوسٹر لگے ہوئے پائے گئے ہیں جس میں کانسٹبلوں کو پولیس افسران کی زیادتی کے خلاف متحد ہوجانے کی تلقین کی گئی ہے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ آئندہ پوسٹر میں مفصل ہدایت جاری کی جائے گی سپرنٹنڈنٹ پولیس اس معاملہ کی خود تحقیقات کررہے ہیں.

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا کیمونک

کانپور ۲۰ جون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۱۹ جون کے فساد کے متعلق مندرجہ ذیل کیمونک شایع کیا ہے:-

مجھے بہت ہی افسوس ہے کہ کل شام کو سوا سات بجے کے قریب سسن روڈ پر فساد ہوگیا جب کہ شری جگناتھ جی کے جلوس پر پتھر پھینکے گئے. پولیس کو تین بار گولی چلانی پڑی جس جگہ فساد ہوا وہاں سے پولیس بھی جلوس کے ہمراہ گئی. مکانوں کی تلاشی لی گئی. اور کئی آدمیوں کو گرفتار کیا گیا. اگرچہ فساد صرف اسی علاقہ تک محدود تھا لیکن کچھ اور محلوں میں بھی جو کہ جائے وقوع سے کافی دور تھے حملے ہوئے. رات کو ۱۰ بجے کے بعد فساد کی کوئی اطلاع نہیں ملی صورت حالات پر قابو حاصل ہے. فساد کے نتیجہ کے طور پر ۳ آدمی ہلاک اور ۴۳ زخمی ہوئے. ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کہ پولیس کی گولی چلانے سے زخمی ہوئے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت یہ حکم نافذ کردیا گیا ہے کہ کسی مقام پر پانچ آدمی سے زیادہ جمع نہوں ہتھیار لیکر نکلنے یا ہتھیار فروخت کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے. رات کے وقت ساڑھے ۷ بجے سے صبح کے ۵ بجے تک کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کردیا گیا ہے.

پبلک کو یہ تنبیہ کردی گئی ہے کہ ملٹری پولیس کو بلوائیوں پر گولی چلانے کا اختیار دیدیا ہے یہ کیمونک شایع ہونے کے بعد دو آدمی اور مرگئے اور اس طریقہ سے ہلاک شدگان کی تعداد چھ تک پہنچ گئی ہے. (دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو آرڈر کا نفاذ دو ماہ کے لئے کیا گیا ہے)

وزیر اعظم کی تشریف آوری

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یوپی ۲۳ جون کو بذریعہ کار لکھنؤ سے کانپور تشریف لائے اور تقریباً ۲ گھنٹہ قیام کرکے بمبئی روانہ ہوگئے. اس درمیان میں آپ نے مقامی حکام کی کانفرنس طلب کی جس میں مسٹر ال. پی مینکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ. مسٹر ایچ. سی. مچل سپرنٹنڈنٹ پولیس. مسٹر دی. پی. کوہلی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شرکت کی اور کانپور کی فضا کے متعلق تبادلہ خیالات کیا. وزیراعظم صاحب نے حکام کو مشورہ دیا ہے کہ انتظامات کے سلسلہ میں سختی سے کام لیا جائے. امن کمیٹی کے ممبران میں سے رائے بہادر بابو برجندر سروپ ڈاکٹر جواہر لال اور خان بہادر شیخ محمد ابراہیم صاحب نے بھی وزیراعظم صاحب سے ملاقات کی. اس موقع پر وزیراعظم صاحب نے فرمایا کہ وہ امن وامان قایم کرنے میں مقامی حکام سے تعاون کریں آپ نے کہا کہ بلوہ کے روکنے کے سخت اقدامات کی حکومت تائید کرے گی. اگر ضرورت محسوس ہوئی تو ۲، گھنٹہ پنڈت بالکرشن شرما اور مسٹر پیارے لال اگروال نے بھی وزیراعظم صاحب سے ملاقات کی.

ہندو سنگھ کے ایک وفد نے بھی وزیراعظم صاحب سے ملاقات کرکے موصوف کی توجہ کلکٹر صاحب کے ان پابندیوں کی جانب مبذول کرائی جس کے مطابق بارات میں ۲۰ سے زاید آدمی شامل نہیں ہوسکتے. کہا جاتا ہے کہ کلکٹر صاحب نے برات کے احکامات میں کچھ تبدیلی کردی ہے اور باراتیوں کی تعداد ۲۰ سے ۴۰ تک کردی ہے.

کلکٹر صاحب نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ موجودہ بلوہ میں جن علاقوں میں واقعات ہوئے ہیں ان کو گزشتہ بلوہ کے علاوہ اس زاید پولیس کے لئے جو وہاں لگائی گئی ہے تعزیری ٹیکس دینا ہوگا. اور مجروحین ومقتولین کے ورثا کے نقصان کی تلافی بھی کرنا پڑے گی.

ہالسی روڈ کے قریب ۶۰ اشخاص کو اسپیشل پولیس کے بلے دیکر انکے فرایض انکو بتلادیئے گئے ہیں

مہتر کانفرنس کا اہل شہر کو نوٹس

مہتر کانفرنس نے سارے شہر کو یہ عام نوٹس دینے کا فیصلہ کیا ہے کہ جن محلوں میں کوئی قتل. حملہ. یا لوٹ وغیرہ کا واقعہ ہوگا اس محلہ میں وہ کام کرنا بند کردیں گے اور ایک ہفتہ تک اسٹرائک رکھیں گے.

ہ کرے اور ایسے ذرائع اختیار کئے جائیں کہ دونوں قومیں ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد پھر سے قایم ہو. اور ایک دوسرے

سبد گل

تہذیب کی جدید ترین اور بہت دلچسپ ایجادات میں سے مقابلۂ حسن بھی ہے، اس قسم کے مقابلے اکثر ممالک میں ہوتے ہیں جن میں سیکڑوں پری وش اور شوخ و شنگ دوشیزہ لڑکیاں حصہ لیتی ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جو لڑکیاں ملکہ جمال منتخب ہو جاتی ہیں کچھ عرصہ ان کی بڑی آؤ بھگت ہوتی ہے اور ان کا ستارہ اقبال خوب چمکتا ہے لیکن ان میں سے اکثر بہت جلد گردش روزگار کی زد میں آجاتی ہیں اور لوگ انھیں بالکل بھلا دیتے ہیں اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ "مملکت حسن" میں تقریباً ہر سال انقلاب رو نما ہو جاتا ہے اور جدید انقلاب کے بعد ایک دوسری ملکہ برسر اقتدار آجاتی ہے لوگ اس کے بہار حسن کی جادہ آرائیوں سے اس قدر مسحور ہو جاتے ہیں کہ سابقہ ملکہ جمال کی یاد ان کے دلوں سے یکسر محو ہو جاتی ہے اور وہ اس کے عاشق دجمال کی گل چینی شروع کر دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ کُلّ جَدِیدٍ لَذِیذ

اب اس سلسلہ میں ایک اور دلچسپ انکشاف ہوا ہے یہ ضروری نہیں کہ جو لڑکی کسی ملک کی ملکہ جمال منتخب ہو وہ حقیقتاً اس ملک کی حسین ترین لڑکی ہو۔

مقابلہ میں ساری لڑکیاں تو شریک ہوتی ہی نہیں کہ کوئی اصلی مقابلہ ہو جو لڑکیاں مقابلہ میں شامل ہوتی ہیں ان ہی میں سے کسی ایک کے سر پر ملکہ جمال کا درخشاں تاج رکھدیا جاتا ہے بڑے بڑے دولتمند اشخاص اس قسم کے مقابلے کراتے ہیں اور عام طور پر وہ ہی ایک آدھ سیدھی سادی گمنام حسین لڑکی کو پکڑ لاتے ہیں اور اسی کو ملکہ بنوا دیتے ہیں نیز اس کے ذریعہ سے ہزاروں پونڈ کماتے ہیں وہ بہت خوش ہوتی ہے کیونکہ وہ ایک ہی زقند میں معراج کمال پر پہونچ جاتی ہے اور اسے ہر قسم کا سامان عیش وعشرت میسر آجاتا ہے یہ دوسری بات ہے کہ اکثر صورتوں میں ان کی مصیبت کی گھڑیاں جلد ہی شروع ہو جاتی ہیں اور انھیں کف افسوس ملکر کہنا ہی پڑتا ہے۔ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مغرب زدہ ہندوستانی اہل مغرب کے نقش قدم پر چلنے کے لئے بے تاب ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی حسن کے مقابلے شروع کر دیئے جائیں۔

اگر ہندوستانیوں کا ذوق حسن پرستی اسی طرح ترقی پذیر رہا تو وہ دن بھی کچھ دور نہیں جب ہندوستان میں بھی علانیہ حسن کے مقابلے شروع ہو جائیں گے اور اہل عالم ملکہ کشمیر، ملکہ پنجاب، ملکہ اودھ، ملکہ بنگال، ملکہ مدراس، ملکہ بمبئی، ملکہ سندھ، ملکہ راجپوتانہ، اور ملکہ مہاراشٹر کی جلوہ آرائیاں اور برق پاشیاں بھی دیکھ لیں گے

ہمارے ایک مغرب زدہ دوست کا خیال ہے جو ہالی ووڈ کی سیر بھی کر چکے ہیں اور بعض مغربی مقابلہ ہائے حسن بھی دیکھ چکے ہیں، کہ ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا تا وقتیکہ ہندوستانی عورتیں کم از کم اتنی ترقی نہ کرلیں کہ انھیں نیم برہنہ لباس میں غیر مردوں کے ساتھ ناچنے اور لباس غسل زیب تن کر کے مقابلہ ہائے حسن میں حصہ لینے میں کوئی شرم نہ ہو ہم نے ان کی خدمت میں عرض کیا اچھا اگر ہندوستان میں یہ سب کچھ ہونا ہے تو پھر جلد ہی ہو جائے، اگر ہمارے بعد ہوا تو ہمارے لئے بالکل فضول ہوگا۔

یہ تو ہمارے مغرب زدہ بھائیوں کی رائے ہے لیکن اب ذرا دنیا کے بیدار مغز اور مصلحت پر ستوں کی رائے کا اندازہ لگایئے ؎

ادب لطیف

دوشیزہ سے

ایک بنگالی نظم کا آزاد ترجمہ

از جناب اوم پرکاش شرما شفق

اے حسن وجمال کے مجسمے!
تو اسی طرح میرے پاس آجا۔
تیری سادگی پر دنیا کا حسن قربان ہے، تو محو آرائش نہ ہو۔

اگر تیرے گیسو بکھرے ہوتے ہیں۔
تیری آنکھوں کا کاجل پھیکا ہو گیا ہے۔
تیرے جسم نازنیں پر قیمتی پوشاک نہیں۔
تو مضائقہ کیا ہے تو مجسمہ آرائش ہے۔
حسن بے پرواہ خود بیں وخود آرا کیوں ہے؟
تو اسی طرح آجا محو آرائش نہ ہو۔

کیا شبنم تیرے قدموں کو تر کر رہی ہے؟
کیا تیری چھاگل کے گھنگرو بولتے ہیں۔؟
اگر تو نے پھولوں کا ہار ابھی تک نہیں گوندھا۔
...... تو کیا فکر ہے؟ ....
اگر تیری کردھنی کی زنجیر ٹوٹ گئی ہے۔ . . .
تو پرواہ کیا؟ . . . .
اگر تیرے ہونٹوں پر دلفریب ہنسی نہیں ہے
تو رہنے دے، تو اسی طرح میرے پاس آجا!
محو آرائش نہ ہو۔

ص م :- اور ہر ایک کے سامنے مشکلیں تھیں خاکی قمیضوں، اور سیاہ نیکروں، میں وہ اکثر بارہ بارہ گھنٹے اپنی ڈیوٹی پر کھڑی رہتی تھیں وہ اسپتالوں میں کام کرتیں ہزاروں زخمی سپاہیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ اٹھا کر لے جاتیں اور ان کی مرہم پٹی کرتیں، اور وقت ضرورت ڈاکٹروں اور نرسوں کا کام دیتیں اور ان کا ہاتھ بٹاتیں۔

نانتاؤ شنگھائی میں جب جاپانیوں نے جنوبی اسٹیشن پر بمباری کی تو اسکاؤٹ لڑکیوں نے بڑا کام کیا اب بھی اس منظر کی خوفناکی سیکڑوں ڈاکٹروں کے ذہن میں محفوظ ہے مگر ان لڑکیوں نے بڑی ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا، خود ان کے جذبات میں ہیجان تھا مگر انھوں نے اپنے جذبات پر قابو رکھا اور وہاں جاکر قومی خدمت انجام دی، جہاں دوسرے لوگ ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کر سکتے تھے۔

ترکی میں ابھی ایک ہی لڑکی نے ملکہ حسن بننے کا شرف حاصل کیا تھا کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے اس نمائش کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا۔

جرمن، اور آسٹریا میں بھی اس قسم کے مقابلے ممنوع قرار دیئے گئے ہیں، اطالیہ بھی ان کے خلاف ہے اور مسولینی کی یہ رائے ہے کہ یہ مقابلے نہایت حیا سوز ہیں اور ان کی وجہ سے عورتوں کے دلوں میں ماں بننے کا شوق کم ہو رہا ہے۔

آل انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس

اناؤ ۱۵ ر جون آل انڈیا ریڈیکل یوتھ کانفرنس لاہور میں ۱۶ ر ۱۷ ر جون ۱۹۳۹ء کو زیر صدارت مسٹر بشمبر دیال ترپاٹی منعقد ہوگی مسٹر سبھاش چندر بوس کانفرنس میں تقریر فرمائیں گے، سبھاش بابو کانپور اسٹیشن سے ۱۵ ر جون ۱۹۳۹ء کو دہلی میں گذریں گے۔

جہاں سے مسٹر بشمبر دیال اور متعدد دیگر کانفرنس کے نمائندے بھی آپ کے ساتھ ہونگے

عالم نسواں

چینی خواتین میدان جنگ میں

ابھی تک عورت تھکے ہوئے سپاہی کیلئے سامان راحت سمجھی جاتی تھی مگر چینی عورتوں نے اس تصویر کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے وہ مردوں کے دوش بدوش جاپانی فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں ان کے پیروں میں اونچی ایڑی کے جوتوں کی جگہ فوجی بوٹ ہیں، پنڈلیوں پر ریشمی موزوں کی جگہ اونی پیٹیاں ہیں اور خوبصورت اور پھولدار لباس کی جگہ وردیاں جسموں کی زینت ہیں اب ان جسموں سے دوشیزگی کی مہک اور عطر کی خوشبو نہیں آتی۔

ان کی زلفوں کے پیچ وخم باقی نہیں، چہرے غازے سے بے نیاز ہیں ان پر حب الوطنی کی دمک ہے جو آج کل ہر چینی لڑکی کے رخساروں پر نظر آتی ہیں ان کے خوبصورت بدن فوجی لباس میں اتنے مضبوط معلوم ہوتے ہیں جیسے ان پر کسی تکلیف کا اثر نہ ہوگا۔

چینی لڑکیاں میدان جنگ میں آنے سے پہلے بھی قومی زندگی کی نئی تشکیل میں پیش پیش رہی ہیں اور گذشتہ دس سال میں جو خدمات انھوں نے انجام دی ہیں وہ ایسی ہیں جن کی تعریف چین میں اور چین سے باہر ہر جگہ کی جاتی ہے۔ ایک نئی سیاسی بیداری اور قومی غرور کے ساتھ جس نے ہر شخص کو حیرت میں ڈالدیا ہے چینی چینی اسکاؤٹ لڑکیوں نے ہر وہ کام انجام دیا جو ان کے سپرد کر دیا گیا بلکہ بعض موقعوں پر تو اپنے مرد ساتھیوں سے آگے نکل گئیں ایک ایسے مقصد کے لئے کام کر کے جس کی کامیابی کا انھیں یقین ہے انھوں نے دوسرے ملکوں کی لڑکیوں کے لئے ایک مثال قایم کر دی ہے۔

قومی بیداری کی وہ لہر جو ۱۹۱۱ء کے انقلاب کے وقت پیدا ہوئی تھی ہانگ کانگ میں ایک تحریک کی صورت میں شروع ہوئی لیکن انقلاب کی رفتار سست پڑ جانے کی وجہ سے یہ تحریک بھی مدھم پڑ گئی البتہ اب اس نے ایک قومی تحریک کی صورت اختیار کرلی ہے۔

۱۹۱۱ء کے بعد ۱۹۲۷ء میں دوسری بار یہ تحریک نئے جوش وخروش اور تازہ ولولہ کے ساتھ بڑھی اس کے بعد دس برسوں کے اندر اس تحریک نے حکومت کی مدد سے بڑی ترقی کی اکتوبر ۱۹۳۷ء میں نانکنگ میں قومی اسکاؤٹ اجتماع کے موقعہ پر اسکاؤٹ لڑکیاں چین کے ہر صوبہ سے آئیں اور ان کی تعداد قریب قریب اسکاؤٹ لڑکوں کے برابر تھی۔

۱۹۳۲ء کے ہنگامے میں شنگھائی گرل گائڈ اور اسکاؤٹ لڑکیوں نے اپنی ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا انھوں نے بہت سے ضروری کام انجام دئے اور مردوں کے فرائض انتہائی تندہی کیساتھ ادا کئے۔

ہنگامی پولیس اور خبر رسانی کے سلسلہ میں وہ ہر طرف مشغول نظر آتی تھیں ۱۹۳۷ء میں جنگ شنگھائی اپنی تمام خوفناکیوں کے ساتھ آئی بندوق کی پہلی آواز پر اسکاؤٹ لڑکیاں منظم ہو کر کام میں مشغول ہو گئیں، ان کی عمریں بارہ سے لیکر بیس برس تک ہیں انھیں کام کرنے کی اجازت اس وقت دی جاتی ہے جب وہ تیس سال کی ٹریننگ حاصل کرلیتی ہیں جو کسی طرح اس ٹریننگ سے کچھ کم سخت نہیں ہے جو لڑکوں کو دی جاتی ہے۔

شنگھائی کے ہنگامے کے ابتدائی ہفتوں میں چودہ برس سے زیادہ کی عمر کی تمام اسکاؤٹ لڑکیاں ہنگامی ضرورت کے لئے فوج میں بھرتی ہوگئیں وہ سخت دن تھے۔ ص م

بچوں کی دنیا

ٹکٹوں کی خبریں

برلن کی موٹر اور سائیکل کی نمائش کا ڈاک کے ٹکٹوں سے پروپیگنڈا کیا گیا تھا؛ یہ ٹکٹ ان پر چھپی ہوئی قیمتوں سے زیادہ قیمت پر نمائش گاہ میں فروخت ہوتے تھے، ان میں سے ایک ٹکٹ پر پرانی تین اور چار پہیوں والی موٹر کی تصویر ہے اور دوسرے پر جدید ترین موٹر دوڑتی ہوئی دکھائی گئی ہے۔

جون ۱۹۳۹ء میں شاہ انگلستان اور ملکہ نیو فاونڈ لینڈ کا دورہ کریں گے، اس خوشی میں وہاں ۵ سینٹ قیمت کے ہنگامی ٹکٹ جاری کئے جاویں گے۔

سنا جارہا ہے کہ برطانیہ سے شمالی امریکہ تک ہوائی ڈاک کا سلسلہ قائم کیا جانے والا ہے اور خطوں کے آدھ آؤنس وزن پر صرف ایک شلنگ قیمت لی جائے گی۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ نہر پناما کی پچیسویں سالگرہ کے موقع پر ۱۲ ڈاک کے اور ۷ ہوائی میل کے ٹکٹ جاری کرے گی ان ۲۲ ٹکٹوں کی مجموعی قیمت چار شلنگ سے کچھ ہی کم رکھی جائے گی۔

گلبرٹ اور الیس لیس جزیروں سے حال ہی میں ایسے باتصویر ٹکٹ جاری ہوئے ہیں جن کا رنگ اور ڈیزائن نہایت خوبصورت ہے۔

فرانس میں اپریل میں ایک ٹکٹ شائع ہوا ہے جس سے (CLEMENCEA) نامی نئے بحری جہاز کے چلنے کی اطلاع دیجائیگی

سیلون میں جارج ششم کے نئے ٹکٹوں میں ایک غلطی ہوگئی ہے، بیس روپیہ کے ٹکٹ پر دس روپیہ چھپ گیا ہے اس قسم کے ٹکٹ جمع کرنے والے کے لئے خاص چیز ہیں۔

برملنے اپنے کم قیمت ٹکٹ دفتری معاملات میں استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں ان پر SERVICE چھپا ہے، ہندوستان میں ایسے ٹکٹوں کے بجائے جن پر SERVICE دوبارہ چھپتا ہے، خاص ٹکٹوں کے جاری کرنے کی تجویز ہے۔ (پیام تعلیم)

سلاویکیہ کی سرحد پر جرمن فوجیں

پریگ ۱۹ر جون۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ سلاویکیا کی سرحد پر جرمن فوجوں کی نقل وحرکت متواتر جاری ہے، ایک بہت بڑی تعداد میں ٹینک، مسلح کاریں اور سامان جنگ لے جانے والی گاڑیاں مشرق کی طرف جارہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سرحد پر خاص طور پر اسٹر کے قریب جرمن فوجوں کے دس ڈویزن جمع ہیں۔

پاپائے روم ڈینزگ کا معاملہ طے کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انکے کہنے پر پاپل سائمور کو ریٹس نے پولینڈ کے پریزیڈنٹ سے وارسا میں دو روز تک ملاقات کی۔ اور ڈینزگ کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ آپ نے مسٹر ماڑکو کرینل بیک سے بات چیت کی۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ڈینزگ کے مسئلہ کو پرامن طریقہ پر طے کرانے کے لئے چند تجویزیں پیش کیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر پاپائے روم وارسا کی گفت وشنید سے مطمئن ہوگئے تو حکومت جرمنی سے م

پردۂ فلم

فلموں میں تفریح کی ضرورت

ازمسٹر ولیپ جرنلسٹ گاڈھو

گذشتہ دنوں ہماری فلم انڈسٹری اس اجلاس میں شامل ہوئے اور انھوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے فلم سازوں کو مستفید کیا اس اجلاس میں جو قرار دادیں پاس ہوئی ہیں ان کا کیا نتیجہ نکلے گا اور ان پر کس حد تک عمل کیا جاتا ہے یہ آنے والا وقت خود بتا دے گا۔

اس وقت ہندوستان میں نیو تھیٹرز، ساگر، پربھات، منروا، رنجیت، اور بمبئی ٹاکیز، کا شمار بہترین فلم کمپنیوں میں ہے یہ تعمیری فلموں کی تیاری کی طرف زیادہ دھیان دے رہی ہیں ہمیں امید کامل ہے کہ ہر ایک صاحب الرائے شخص اسبات میں ہم سے متفق ہوگا کہ ایسی تعمیری فلمیں جو تفریح کا پہلو لئے ہوئے ہوں دوسری فلم کمپنیوں کے فلموں کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب ہو سکتی ہیں۔

ہمارا ملک آج کل مالی پریشانیوں مبتلا ہے بیکاری کا دور دورہ ہے تعلیم نے ہمیں اس قابل نہیں رکھا کہ مزدوری کر کے ہی اپنا پیٹ بھر سکیں ہر روز خودکشی کی کوئی نہ کوئی خبر اخبارات میں پڑھنے میں آتی ہے لیکن ہمارے فلمساز حضرات اس مسئلہ کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں کیا ان کا یہ فرض نہیں کہ ایسی فلمیں تیار کریں جو ہمارے ان تعلیمیافتہ بیکار بھائیوں کو سیدھی راہ پر ڈالنے میں مشعل راہ کا کام دیں ہم یہ جانتے ہیں کہ اس مضمون پر ایک دو فلمیں تیار کی جاچکی ہیں لیکن ان کو ناکامی اور نامرادی کا منھ دیکھنا پڑا اس میں قصور کس کا ہے سراسر فلم سازوں کا۔

تعمیری فلمیں اگر تفریح کا پہلو لئے ہوتے ہوں تو زیادہ کامیاب ہو سکتی ہیں لیکن ان تصویروں میں تفریح کے پہلو کو یا تو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے اور جو تھوڑا بہت ہے وہ اس قابل نہیں کہ اسے تفریح کا نام دیا جاسکے۔

ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اگر ان ہی فلموں کو نئے سرے سے تفریح کا پہلو دے کر تیار کیا جاوے تو وہ مقابلتاً دیگر خاص تفریحی فلموں سے زیادہ کامیاب ہوا گی۔

ہندوستان میں ان دنوں گرام سدھار تحریک زوروں پر ہے چند ایک فلم کمپنیوں نے اس موضوع پر بھی فلمیں تیار کی گئیں ہیں مگر ابھی ایسی فلموں کی بہت ضرورت ہے ایسی فلمیں دیہاتوں کے سدھار کے کام میں بھی سہولت پیدا کر دیں گی۔

گرام سدھار کا مسئلہ ایسا مسئلہ ہے جس پر ہندوستان کی آیندہ جد وجہد آزادی کا دار و مدار ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس وقت تمام ملکی جماعتیں اور تمام صوبائی گورنمنٹ اس اہم مسئلہ کی طرف توجہ دے رہی ہیں کیونکہ انھیں معلوم ہے کہ کسان ریڑھ کی ہڈی کے مشابہ ہیں جس طرح ریڑھ کی ہڈی کے بغیر انسان نامکمل ہے۔

اسی طرح ہر ایسی ملکی جماعت اور ہر ایسی گورنمنٹ جس کی پشت پر ان ان پڑھ دیہاتیوں کی حمایت نہ ہو کبھی اپنے پروگرام اور پالیسی کے چلانے میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

لہذا فلم ساز حضرات کا فرض اولین ہے کہ وہ ان دو مدوں پر خاص طور سے توجہ دیں اور ایسی ایسی اسکیمیں پردۂ فلم پر پیش کریں اور صرف پیش ہی نہیں بلکہ ان کا حل بھی ساتھ ہی پیش کریں جن سے ان دو اہم مسئلوں کے حل میں مدد مل سکے اور لاکھوں پڑھے لکھے بیکاروں اور لاکھوں ان پڑھ دیہاتیوں کی دعائیں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے ہاتھ سونے چاندی سے بھر لیں۔

م اس معاملہ میں مداخلت کریں گے جرمن وزیر ڈاکٹر گوبلز بھی ڈینزگ جانے والے ہیں۔

اقوال زرّین

سچ بولنا بہادری کی نشانی ہے اور جھوٹ بولنا بزدلی کی علامت ہے۔

زندگی کا سنہرا اصول یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرنا چاہئے جیساکہ تو دوسروں سے کرانا چاہتا ہے۔

انسان علم سے کمال حاصل کرتا ہے نہ کہ مرتبہ وشوکت اور دولت و اسباب سے۔

دراصل دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آوے۔

جو شخص توانائی کے زمانے میں نیکی نہیں کرتا وہ مفلسی کے وقت میں مصیبت اٹھاتا ہے۔

جس نے جھوٹ کو اپنا بنالیا اس کے دل کا چراغ کبھی بھی روشن نہ ہوگا۔

جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور وہ اس پر عمل نہیں کرتا وہ مانند اس احمق کے ہے جو زمین پر ہل تو برابر چلاتا ہے لیکن اس میں بیج نہیں ڈالتا۔

دانا وہ ہے جو غصہ آنے پر بھی خاموش رہے۔ ص

موجِ تبسّم

مجسٹریٹ:۔ تو کیا یہ الزام درست ہے، کہ تم نے اپنے خاوند کے سر پر ایک چھتری مار کر توڑ لی

بیوی:۔ یہ محض اتفاق ہے۔

مجسٹریٹ:۔ اتفاق کس طرح۔

بیوی:۔ میں چھتری توڑنا نہیں چاہتی

حلوائی (خفا ہوکر) ارے اندھے ایک پیسے میں دودھ کا اتنا بڑا لوٹا بھر دیا۔

نوکر:۔ مجھ ہی کو گالیاں دے رہے ہو گاہک سے کچھ نہیں کہتے کہ ایک پیسے کے دودھ کیلئے اتنا بڑا لوٹا کیوں اٹھا لایا۔

جیمز:۔ سناؤ یہ فلم کیسی تھی۔

جیک:۔ مجھے تو بالکل پسند نہیں اس برے طریقہ پر اچانک ہی اس کا خاتمہ ہوگیا کہ مجھے جوتے پہننے کا بھی موقعہ نہ ملا۔

ڈاکٹر:۔ تم نے مریض کے منہ میں دس تھرمامیٹر کیوں دے رکھے ہیں۔

نرس:۔ ڈاکٹر صاحب اس کا ٹمپریچر بہت کافی ہے میں نے خیال کیا کہ لاؤ آج میں تمام تھرمامیٹروں کی ٹرائی لے لوں۔

ص جس انسان میں عقل وشعور کا مادہ نہ ہو وہ کبھی اپنے آپ کو انسان کہلانیکا مستحق نہیں۔

دلچسپ معلومات

محیّر العقول دستِ شفا

آج کل پیرس میں لیڈی کلارک صاحبہ کی کرامتوں کا چرچا ہو رہا ہے، سنا گیا ہے کہ آپ جس مریض پر ہاتھ پھیر دیتی ہیں اس کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

پیرس میں آپ نے پانسو مریضوں کا کامیابی کے ساتھ علاج کیا جن میں اکثریت بچوں کی تھی آپ سر جارج کلارک کی بیوی ہیں جو مختلف ممالک میں برطانی سفیر کی حیثیت سے متعین رہ چکے ہیں جب ۱۹۲۰ء میں آپ پراگ میں تھے تو آپ کی بیوی نے روحانی مدارج طے کرکے یہ کمال حاصل کیا چیکوسلاویکیا کے بڑے بڑے اسپتالوں میں آپ نے مایوس العلاج مریضوں پر ہاتھ پھیرا اور وہ اچھے ہوگئے؛ جو مریض اعصابی امراض میں مبتلا ہو لیڈی صاحبہ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دیکھتی ہیں اس عمل کے بعد وہ روبصحت ہونے لگتا ہے اس معجزہ نمائی نے فرنچ ماہرین فن کو حیران کردیا ہے۔

شہرۂ آفاق ڈاکٹر شرمولیر یہاں تک متاثر ہوچکا ہے کہ وہ پیچیدہ بیماریوں کے ہر مریض کے لئے لیڈی موصوفہ سے استفادہ ضروری سمجھتا ہے اس نے علی الاعلان کہہ دیا ہے۔ کہ یہاں میڈیکل سائنس فیل ہوگئی ہے۔

افسانہ

بابوجی

از مسٹر حشمت علی صاحب جرنلسٹ پرتاب گڈھ

وہ کنوئیں کی جگت پر بیٹھی اپنی نازک انگلیوں سے گردآلود منڈیر پر کچھ نشان بنارہی تھی۔ دائیں ہاتھ کی جانب کچھ بکریاں چر رہی تھیں۔ اس کا چھریرا جسم بڑی بڑی سیاہ آنکھیں۔ کشادہ پیشانی اور اس پیشانی پر آفتاب کی طرح چمکتا ہوا سنہرا لٹو گوری گوری کلائیوں میں سرخ سرخ چوڑیاں، ہاتھوں کی مہندی۔ جوڑے میں آم کے بور کا سہنا ہوا گچھا۔ ان تمام چیزوں کے یکجا اجتماع سے معلوم ہوتا تھا یہ دیہاتی لڑکی نہیں بلکہ کوئی جل پری ابھی ابھی کنوئیں سے نکل کر سطح ارضی پر آئی ہے۔ وہ اسی طرح مشغول تھی کہ میں چپکے سے قریب پہونچا۔

دیوی جی:۔ یہاں پانی ملے گا؟ میں نے کنوئیں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں" اس نے سر کو ایک دلکش جنبش دیتے ہوئے کہا، "یہ لوٹا لو اور ڈور سے پانی نکال لو"

"مگر... مگر دیوی جی میں تو مسلمان ہوں!"

"تو کیا ہوا" اس کے لبوں پر ہلکا سا تبسم تھا، "اچھا تو میں ہی بھرے دیتی ہوں"۔

اس نے پیتل کا لوٹا کنوئیں میں ڈال دیا، معاً نا وہ پانی کی سطح دیکھنے کے لئے جھکی، میں نے بھی جھانک کر دیکھا تاریکی میں پانی گول آئینہ کی طرح چمک رہا تھا۔ کنواں بہت گہرا تھا۔ "دیوی جی آپ سو اتنے گہرے کنوئیں میں جھانکتے ہوئے ڈر نہیں معلوم ہوتا"

"ڈرا!" اور وہ کھلکھلا کر ہنس دی بلکہ پانی کا لوٹا جو سطح آب سے غالباً دو تین فٹ اونچا ہو چکا تھا پھر ایک آواز کے ساتھ پانی میں جا پڑا!

"ہم دیہاتی ہیں بابوجی" اس نے سنجیدگی سے کہا اور چمکتی ہوئی آنکھوں سے میری طرف دیکھا۔ ان میں معصومیت کی ایک دنیا تھی میرا بے اختیار دل چاہا کہ ابھی اسکی پیشانی چوم لوں مجھے پسینہ آگیا۔

"لیجئے بابوجی دیکھئے کتنا ٹھنڈا جل ہے"

میں نے ہاتھ کا کٹورا بنایا جسے عام اصطلاح میں چلو کہتے ہیں اور اس نے پانی گرانا شروع کیا۔ بھلا میں پانی اس طرح کیونکر پی سکتا تھا۔ کبھی چلو شاہ کی شاگردی تو کی نہ تھی غرض یہ کہ بارہ آنے پانی نیچے گرا اور چار آنے پیٹ میں پہونچا۔ میں نے دیکھا کہ اس پر وہ زیرلب مسکرا رہی تھی بلکہ ہنسی پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔ جب میں لوٹے کا آخری گھونٹ بھی پی چکا تھا تو اس نے سوالیہ نظروں سے میری طرف دیکھا گویا "اور تو نہیں چاہیئے" اور میں "آبادرہے ساقی تو اور ترا میخانہ" کہتا ہوا اٹھ بیٹھا۔

"اور بابوجی آپ کو گانا بھی آتا ہے۔ بابوجی مجھے شہری گانے سننے کا بہت شوق ہے"۔

"تم نے شہری گانے سنے ہیں؟"

"ہاں" اس نے اسی دلفریب انداز سے کہا "ایک دفعہ ایک مسافر آکر ہمارے یہاں ٹھہرا۔ بابوجی اس کے پاس پھونوگرام تھا اس نے مجھے خوب سنایا۔ مگر...... بابوجی...."

وہ کچھ سوچکر خاموش ہوگئی۔

"مگر پھر کیا ہوا؟"

"مگر بابوجی وہ آدمی بہت خراب تھا"

"آدمی خراب تھا۔ کیوں؟"

"بابوجی اس نے ایک روز مجھے اکیلا پاکر میرا منہ چوم لیا۔ اور میں چلانے کو جو ہوئی تو بولا پھونوگرام سنایا جاتا ہے میں نے پھر گانا نہیں سنا"۔

"تمہارا منہ چوم لیا۔ واقعی وہ بہت خراب تھا"

اس نے شرما کر نظریں نیچی کرلیں۔

"تو دیوی جی تم ہمارا گانا سنوگی"۔

"ہاں" اس نے پھر اسی سریلی آواز میں کہا۔

میں نے اسے پوری ایک غزل سنادی

"تم کو پسند ہے دیوی جی"؟

"ہاں" اس نے سیاہ سیاہ آنکھوں سے مجھے تکتے ہوئے کہا۔

"اور دیوی جی تم بھی گانا جانتی ہو"؟

"ہاں" وہ پھول کی طرح کھل گئی۔

"تو پھر ہم کو بھی سناؤ نا" وہ شرما گئی اور منہ پھیر کر ہنسنے لگی پھر اس نے گانا شروع کیا۔

"پردیسی پریت کیا جانے"! کہیں سے کوئل نے بھی کوک لگائی۔ وہ گا نہیں رہی تھی بلکہ اسکی راگنی کا نہر دل کی دیوار کو توڑ کر ایک نیا راستہ اختیار کرنا چاہتی تھی، اس میں کتنا کیف تھا۔ جب وہ خاموش ہوگئی تو گویا میں چونک سا گیا۔ ایک خواب کا شبہ ہوا۔ وہ بیحد مسرور تھی اور اسکی سیاہ آنکھیں نشیلی ہوگئی تھیں۔

"دیوی جی" ——"

اس نے میری طرف مڑ کر دیکھا —— وہ شاید زیرلب مسکرا رہی تھی۔

"دیوی جی تو یہ گانا آپ نے کہاں سے سیکھا" مجھے اور کوئی بات نہ ملی تو یہی سوال کر بیٹھا۔

"بابوجی اسی پھونوگرام سے"۔

"تم تو بہت اچھا گاتی ہو"۔

"سچ" اس نے سر کو ایک دلکش جنبش دیتے ہوئے کہا۔ اسی وقت ایک کوا گویا سر پر چلایا۔ کائیں کائیں کاؤں! میں نے سر اونچا کرکے ادھر ادھر دیکھا اور جی میں آیا اس ظالم کو گولی ماردوں۔ میں ابھی کوے ہی کو دیکھ رہا تھا کہ لڑکی کے منہ سے ایک باٹ دار آواز نکلی "ہرر" ہررر" وھت" اب خدا جانے یہ کوئی سرتال ہے یا بکریوں کی لغت میں کوئی خاص لفظ۔ "بابوجی دودھ پیجئے گا۔ اب تو شام ہورہی ہے"

"بھوک تو ہمیں ضرور لگی ہے۔ دیوی جی" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چولی، چولی۔ آؤ" اور اس جھنڈ میں سے ایک سفید خوبصورت بکری دوڑتی ہوئی آئی اور گردن جھکا کر کھڑی ہوگئی گویا اپنی مالکہ کو سلام کر رہی ہے۔ پھر اس نے لڑکی کی طرف دیکھا "تھوڑا دودھ دیگی" کہتے ہوئے وہ نیچے بیٹھ گئی۔ اور دودھ دوہنے لگی۔ تین چار منٹ میں لوٹا بھر گیا اور اس نے مجھے دے دیا میں نے اسکی طرف دیکھا اور اس نے میری طرف "پی لیجئے نا" کہتے ہوئے اس نے گردن موڑ لی میں نے دودھ پی لیا۔ اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس کوئی الفاظ نہ تھے البتہ میری نظریں میرے جذبات کی ترجمانی کر رہی تھیں:

اس نے پھر مڑ کر بکریوں کی طرف دیکھا۔ چولی قریب ہی چر رہی تھی۔ اس نے اسے پھر بلایا۔ وہ آگئی۔ لڑکی نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر پھیرا اور وہ اسکی آغوش میں آگئی۔

"بڑی اچھی بکری ہے"۔

"ہاں بابوجی مجھ سے بہت ہلی ہے"۔

"آ۔ آ۔ آؤ" میں نے چمکار کر بکری کو بلایا مگر اس نے اسے زور سے کھینچ لیا۔

"بابوجی آپ کے کپڑے خراب ہوجائینگے"۔

"تو کیا ہوا"۔

"بابوجی آپ شہر کے باسی ان کا ناج دیتا نہ ا.... ص

ص:۔ اٹھانا کیا جانیں!

"ہنہ دیوی جی، تو وہی کی بات ہے جو چیز اچھی معلوم ہوتی ہے اسے تو دل چاہتا ہے۔

"سچ ہے" اس نے ایک دلفریب انداز سے پوچھا

"ہاں دیوی جی۔ جب تمہارے دل میں بھی پریم پیدا ہوگا——"

"تب کیا ہوگا بابوجی، اس نے بات کاٹ کر پوچھا۔

"تب تمہیں بھی ناز اٹھانا پڑے گا" میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آپکو پریم ہے" اس نے زیرلب مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں دیوی جی"

"ہوگا"

وہ اٹھکر چلدی۔ اور کچھ دور جاکر بغیر میری طرف دیکھے ہوئے "یہی پھونوگرام والا بھی کہتا تھا" کہکر اٹھلاتی ہوئی چلدی۔ میرے چاروں طرف خاموشی تھی۔ اس کی باتیں یکے بعد دیگرے خیال میں آکر فضا ہو رہی تھیں میں اٹھا۔ دور افق کے پاس "اسٹارٹر" کراہ رہا تھا۔ میں گویا کسی خواب سے بیدار ہوکر گاڑی کی طرف بھاگا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔ خیریت یہ ہوئی کہ "اسٹارٹر" کو گرے ہوئے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی۔

اس کے بعد میں پھر کئی مرتبہ اسی اسٹیشن پہ گاڑی لایا اور لائین نہ ملنے کی وجہ سے گھنٹوں اسٹیشن پر پڑے رہنے کے بجائے اس کنوئیں کے اردگرد خاک چھانتا رہا مگر وہ دیوی پھر کبھی نظر نہ آئی۔

انڈین سول سروس

چار مسلمان امیدواروں کی نامزدگی

شملہ ۱۰ر جون۔ گزشتہ جنوری میں دہلی میں انڈین سول سروس کا کھلا ہوا امتحان ہوا تھا اس کے کامیاب امیدواروں کے نام یکم جون ۱۹۳۹ء کے پریس کمیونک میں شایع ہو چکے تھے۔ اب عام اطلاع کے لئے اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر شمس الاسلام خاں، شیخ انوار الحق، مسٹر اکرام احمد خاں اور مسٹر مسعود کو وزیر ہند نے چار آسامیوں پر مقرر کیا ہے جو مسلمان امیدواروں کے لئے مخصوص ہیں اگر ڈاکٹری معائنہ کے بعد ان امیدواروں کو جسمانی صحت درست پائی گئی تو انھیں عارضی طور پر انڈین سول سروس کا ممبر مقرر کیا جائے گا۔

قومی اقتصادیات کے اہم پہلوؤں پر غور و خوض

بمبئی ۱۶ جون۔ پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں کچھ دن سے صنعتی قومی تنظیمی کمیٹی کا جو اجلاس ہو رہا ہے اس میں قومی اقتصادیات کے متعلق پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے ۲۴ سب کمیٹیاں مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ سب کمیٹیاں مندرجہ ذیل بڑی بڑی مدوں میں تقسیم کی گئی ہیں (۱) زراعت (۲) صنعت (۳) ڈیموگریفک تعلقات (۴) تجارت اور مالیات (۵) باربرداری اور رسل و رسائل (۶) عوام کی بہبودی اور (۷) تعلیم۔

زراعت کے عنوان کے ماتحت ۸ کمیٹیاں ہونگی یعنی (۱) دیہات کے بازار اور مالیات (۲) دیہاتی سرمایت اور آبپاشی (۳) مٹی کی نگہبانی اور حفاظت (۴) آراضی کے متعلق پالیسی۔ زرعی محنت اور زرعی بیمہ (۵) جانوروں کا رکھ رکھاؤ اور دودھ (۶) انسانوں کی تنظیم اور پیداوار (۷) سبز باغبانی اور (۸) ماہی گیری۔ سات سب کمیٹیاں صنعتی معاملات کی تحقیقات کریں گی۔ اور ان کا حلقہ تحقیقات ہوگا (۱) گھریلو اور دیہاتی صنعتیں (جس میں بازار کے متعلق معاملات اور مالیات بھی شامل ہوں گے (۲) بجلی اور ایندھن (۳) کیمیکل (۴) کان کنی۔ دھات سے تیار ہونے والی مصنوعات (۵) ایسی صنعتیں جن میں انجینیری کو دخل ہو مشین آلات وغیرہ (۶) مینوفیکچرنگ صنعتیں جن کا پبلک کی خدمات سے تعلق ہے۔ مثلاً تعلیم صفائی اور سائنس کی مدد سے آلات بنانا۔

تمام ہندوستان میں واردھا اسکیم کے نفاذ پر ۳۰ کروڑ روپیہ صرف ہوگا

شملہ ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ تمام ہندوستان میں واردھا اسکیم کا نفاذ کرنے میں تیس کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ ایک غیر کانگریسی صوبہ کا ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اس اسکیم کے دلدادہ ہیں اور ہندوستان کی آیندہ ترقی کے لئے اتنا مفید سمجھتے ہیں کہ انہوں نے واردھا اسکیم کی سب کمیٹی کی میٹنگ میں پرجوش اپیل کی کہ کسی طرح یہ رقم حاصل کی جائے کمیٹی نے تین گھنٹہ تک اسکیم کے مختلف مالی پہلوؤں پر غور کیا صوبہ کی دستور ریسیش آخر میں ممبروں نے مشترکہ طور پر یہ اپیل کی کہ مرکزی حکومت اس بارے میں صوبوں کی امداد کرے۔ ایک تجویز یہ تھی کہ ملک پر ٹیکس عائد کیا جائے جس کے خلاف مہاتما گاندھی کی سرکردگی میں کانگریس پروگرام تیار کر چکی ہے دوسری تجویز یہ تھی کہ کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ کیا جائے لیکن میٹنگ میں شریک ہونے والے بعض حضرات کا خیال ہے کہ واردھا اسکیم کے متعلق مالی امداد کی اپیل کا مرکزی حکومت کی جانب سے حوصلہ افزا جواب نہ دیا جائے گا۔

حکومت جاپان محاصرہ کی حمایت میں

ٹینٹسن ۱۶ جون۔ جاپانیوں نے برطانی علاقہ پر ناکہ بندی اور زیادہ سخت کر دی ہے، صرف چند چینیوں کو ناکہ بند علاقوں سے باہر نکلنے یا اندر جانے کی اجازت دی گئی۔ مزدوروں کو فرانسیسی اور برطانی علاقوں کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ انکو لاریوں میں بھر کر اور کسی جگہ کام پر پہنچایا گیا۔ علی الصباح برطانی علاقہ کے باشندوں کی نیند کھل گئی جبکہ انہوں نے ناکہ بندی کے قریب جاپانی علاقہ میں گولیوں کی آواز سنی۔ جوش و خروش حد سے زیادہ بڑھ گیا اور اسکی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ دو چینیوں کو جو کہ سبزی کی ٹوکریاں لئے ہوئے تھے اور ناکہ کو پار کر رہے تھے گولی ماردی گئی تاکہ دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔ ٹوکیو سے اطلاع ملی ہے کہ ٹینٹسن میں جو کچھ سخت تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں انکو حکومت جاپان کی پوری حمایت حاصل ہے۔

محاصرہ اٹھانے کیلئے جاپان کی کڑی شرطیں

لندن ۱۶ جون۔ معاصر "ٹائمز" کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ حکومت برطانیہ ٹینٹسن میں جاپانی محاصرہ کا جواب دینے کی تیاری کر رہی ہے۔ حکومت برطانیہ کا خیال ہے کہ جاپان نے ایسے مطالبات پیش کئے ہیں جن کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلا یہ سوال ہے کیا چین میں آزادی کے ساتھ داخلہ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا؟ دوم یہ سوال ہے کیا جاپان چین اور غیر ملکی مفاد پر غلبہ حاصل کرے۔ اور چینی غیر ملکی تجارت کے متعلق من مانی کارروائی کرنے میں آزاد ہوگا مختلف سرکاری محکموں کے ماہروں میں جنمیں بورڈ آف ٹریڈ کے بھی ماہر تھے انتقام لینے اور متنبہ کرنے کے بہترین ذرایع معلوم کرنے میں تمام دن صرف کیا۔ حکومت آج تدبیروں پر غور کریگی اور جب اسکو یہ امید ہو جائے گی۔ کہ عہد اور دلیل سے معاملے سمجھنے کی کوئی امید نہیں تو وہ ان تدبیروں کے متعلق اعلان کر دے گی اگر جاپانی حکام رک جائیں گے تو حکومت تحقیقاتی کمیشن کی تجویز پر عمل کرنے کو تیار ہو جائے گی۔

ٹوکیو سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت جاپان نے ان تدبیروں کی حمایت کی ہے جو کہ فوجی حکام نے ٹینٹسن میں اختیار کی ہیں۔ حکومت نے اس معاملہ میں ایک مضبوط قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے یہ فیصلہ جنرل ٹرنگا کی رپورٹ سننے کے بعد کیا۔ جنرل مذکور نے بتایا کہ ٹینٹسن میں فوجی حکام نے نہایت معقول تدبیریں اختیار کی ہیں۔ مسٹر اریٹا نے کیبنٹ کو بتلایا کہ ٹینٹسن میں جو کچھ ہوا ہے حکومت برطانیہ نے اسپر اظہار افسوس کیا ہے اور ناکہ بندی کے متعلق فوجی کمانڈر کے حکم کی وضاحت چاہی ہے۔ میں نے جواب دیا ہے۔ کہ ٹینٹسن کے جاپانی حکام سے کوئی سرکاری رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔

فلسطین میں حکومت برطانیہ کس قسم کی آزادی چاہتی ہے

جنیوا ۱۶ جون مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے مینڈیٹ کمیشن کے روبرو فلسطین کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی بیان کی۔ آپ نے کہا کہ اسوقت آئینی خاکہ تیار کرنا قبل از وقت ہوگا۔ خواہ ملک کے اندر کسی قسم کی حکومت قایم کی جائے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ یہودی اور عرب دونوں کو اپنے رسم و رواج اور اعتقاد کے مطابق آزادی کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی اجازت ہو۔ اس قسم کی آزادی کے ذریعہ سے پائیدار امن، دوستانہ تعلقات اور خوشحالی کا دور دورہ ہو سکتا ہے۔ حکومت برطانیہ یہ دعوی نہیں کرتی کہ قریب مستقبل میں اس کی پالیسی سے یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ حکومت برطانیہ نے اپنی ذمہ داری پورا کرنے میں ایک زر کثیر صرف کر دیا ہے اور بہت سے نوجوانوں کی جان کھپا دی ہے۔ اس کے بعد آپ نے بتلایا کہ حکومت برطانیہ نے لندن میں کانفرنس کرکے کسطرح یہودیوں اور عربوں کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی کوشش کی مگر سب کوششیں

ججوں کے عہدوں کو توڑا جائیگا

شملہ ۱۴ جون۔ حکومت پنجاب کی مقرر کردہ تخفیف کمیٹی کا شملہ میں جو اجلاس ملتوی ہو رہا تھا وہ آج ملتوی ہو گیا۔ جو ۹ جولائی کو شروع ہوگا اور اس اجلاس میں انتہائی رپورٹ مرتب کیجائیگی۔

حکومت یو۔پی کی بلوہ کمیٹی

نینی تال ۱۵ جون۔ حکومت یو پی کی بلوہ کمیٹی کے اجلاس روزانہ سکریٹریٹ میں ہو رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ کمیٹی ستمبر یا اسوقت تک اپنا کام ختم کر دیگی۔ اخبارات میں اس سلسلہ میں مختلف قسم کی خبریں شایع ہو چکی ہیں لیکن ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔

سولہ بلاٹکٹ مسافروں کو سزا

مسٹر ویدپرکاش گوتم مجسٹریٹ درجہ اول نے سولہ اشخاص کو جو ریلوے میں بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے عدالت برخاست ہونے تک سزا دی۔ اسی عدالت سے ایک شخص بجراج کو قانون آبکاری کے ماتحت ناجائز افیون کے خلاف قانونی طور پر قبضہ میں رکھنے کے الزام میں سزا ہوئی۔

ڈائرکٹر سہراب مودی کی آگرہ کو روانگی!

ڈائرکٹر سہراب مودی "پکار" کے بیرونی مناظر کی شوٹنگ کے لئے جمعہ ۹ جون کی شب نسیم۔ بشیلا۔ چندر موہن۔ صادق علی و دیگر ایک سو آرٹسٹ مع ٹکنیکل اسٹاف بذریعہ اسپشل ٹرین آگرہ روانہ ہو گئے ہیں۔

مسٹر مودی اور انکی پارٹی کو خدا حافظ کہنے کے لئے منروا اسٹاف اور بمبئی کے تقریباً تمام اخبارات کے نمایندے و دیگر معززین کے علاوہ تماشائیوں کا کثیر مجمع تھا۔

مسٹر مودی عہد مغلیہ کے سنہرے دور کو اصلی روپ میں پیش کرنے کے لئے بیرونی مناظر کی فلمبندی انھیں مقامات (مثلاً۔ آگرہ۔ فتحپور سیکری۔ لال قلعہ۔ گوالیار وغیرہ) پر کر رہے ہیں۔ جہاں یہ واقعات وقوع پذیر ہوئے تھے۔

"پکار" کی تیاری میں ایک سال کا عرصہ ہو چکا ہے اور اخراجات تین لاکھ تک پہنچ چکے ہیں۔ پبلک "پکار" کے لئے بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔

لیڈروں کی کانفرنس طلب کی جائیگی

لکھنؤ ۱۶ر جون۔ شیعوں کا ڈیپوٹیشن جو کہ مولانا ابوالکلام آزاد سے اس غرض سے ملنے کے لئے کلکتہ گیا تھا کہ وہ مدح صحابہ اور تبرے کے تنازعہ کو طے کر دیں آج صبح واپس آگیا۔

معتبر طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابوالکلام آزاد سے بات چیت کے دوران میں یہ تجویز کیا گیا کہ سمجھوتہ ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایجی ٹیشن کو معطل کر دیا جائے۔ ایسا ہونے پر مولانا آزاد شیعہ اور سنیوں کے نمایندوں کی ایک کانفرنس کلکتہ میں طلب کریں۔ اور اگر کانفرنس اس نتیجے پر پہنچے کہ حکومت یوپی کو اپنے ان دونوں کمیونکوں کو واپس لے لینا چاہیے۔ جو کہ اس نے مدح صحابہ کے متعلق شایع کئے تھے۔ تو مولانا آزاد انکی واپسی کے لئے ضروری تدابیر اختیار کریں۔ لیکن اگر کانفرنس یہ فیصلہ نہ کرے کہ کمیونکوں کو واپس لیا جائے تو مولانا آزاد سمجھوتہ کرانے کے لئے دیگر ذرایع تلاش کریں۔

معلوم ہوا ہے کہ شیعہ سنی تنازعہ طے کرنے کے لئے ایک بار پھر خلوص دل سے کوشش کی جائیگی تازہ ترین واقعات کی روشنی میں آئندہ طریق کار کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے آج شام تنظیم المومنین کی انتظامیہ کمیٹی اور دیگر سر کردہ لیڈروں کی ایک میٹنگ ہو رہی ہے۔

ممنوعہ کتابوں پر سے پابندی اُٹھالی جائیگی

نینی تال ۱۲ر جون۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے جن مشہور کتابوں پر پابندی عاید کر رکھی ہے۔ ان پر سے اس پابندی کو اٹھا لیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند ممنوعہ کتابوں اور بحری کسٹم ایکٹ کے ماتحت احکامات پر نظر ثانی کر رہی ہے بہتر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ نظر ثانی ہوئی کتابوں کی فہرست عنقریب شایع ہونے والی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ لٹریچر پر بھی نظر ثانی کی جا رہی ہے اور جن کتابوں پر پابندی لگائی گئی ہے ان میں شری یت سبھاش چندر بوس کی بھی ایک کتاب شامل ہے۔

جاپان کی طرف سے انگریزوں کی تلاشی

ٹینٹسن ۱۹ر جون۔ جاپانی جنرل نے برطانی قنصل جنرل کی یہ درخواست نامنظور کر دی ہے کہ برطانی علاقہ میں جانے والی اشیاء خوردنی کی تلاشی اور دیکھ بھال میں نرمی برتی جائے۔ کسی قسم کی نرمی برتنے کے بجائے ناکہ بندی اور زیادہ مضبوط کر دی گئی ہے تازہ اشیاء خوردنی کی سپلائی قطعی بند کر دی گئی ہے جو دخانی کشتیاں سامان خوردنی لا رہی تھیں انکو واپس کر دیا گیا مسٹر پیٹر چیرمین برٹش میونسپل کارپوریشن نے رائٹر کو مطلع کیا کہ دریا کی ناکہ بندی بہت موثر ثابت ہوئی۔ جاپانی حکام نے اعلان کیا ہے کہ برطانی علاقہ کے چاروں طرف تاروں کی جو باڑہ لگائی گئی ہے اس میں آج رات سے بجلی کا اثر پیدا کیا جائے گا۔ تاکہ اسکو کوئی شخص پار نہ کر سکے۔ ٹینٹسن کے جاپانی حکام نے بیان شایع کیا ہے جسمیں لکھا ہے کہ ناکہ بندی صرف برطانی علاقہ کے خلاف ہے کیونکہ یہ علاقہ دہشت انگیزوں کا گڑھ ہے۔ اس بیان میں برطانیہ کے اس الزام کی تردید کی گئی ہے کہ جاپانیوں کے مطالبوں سے ان تمام حکومتوں کے حقوق پر اثر پڑیگا جو کہ چین میں معاہدہ کی رو سے حقوق رکھتے ہیں۔ بیان میں لکھا ہے کہ برطانیہ نے اس قسم کا الزام لگا کر ریاستہائے متحدہ کو بلا وجہ آگ میں گھسیٹنے کی کوشش کی ہے۔ ناکہ بندی برطانی علاقہ کے سوائے اور کسی کے خلاف نہیں ہے اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

الہ آباد میں رتھ یاترا کا جلوس اور باجہ و مسجد کا قضیہ

الہ آباد ۱۹ر جون۔ آج شام کو پولیس کی حکمت عملی اور ہوشیاری سے خطرناک صورت حالات ٹل گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج شام کو جب رتھ یاترا کا جلوس گذر رہا تھا تو راستے میں دو مسجدیں پڑیں۔ جہاں سے جلوس بغیر کسی حادثہ کے باسانی گذر گیا جب جلوس تیسری مسجد کے قریب پہنچنے والا تھا تو نماز کا وقت آگیا اس وقت اس بات کا امکان تھا کہ اگر نماز کے وقت مسجد کے سامنے باجا بجتا رہا تو مسلمان اعتراض کرینگے اور اس طرح فرقہ وارانہ بلوہ ہو جائے گا۔ اس سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اڈیشنل مجسٹریٹ نے جلوس کے منتظموں سے درخواست کی کہ رفتار کو کچھ دھیما کر دیا جائے تاکہ نماز کا وقت گذر جانے کے بعد جلوس مسجد کے سامنے سے گذرے۔ اس پر جلوس واپس پیچھے لوٹ گئے۔ اور آگے جانے سے انکار کر دیا شہر میں کچھ خوف و ہراس پیدا کر دیا مسٹر جی ڈبلیو ایم۔ ڈپٹی کلکٹر اور مسٹر جیلین سپرنٹنڈنٹ پولیس کو فوراً موقع پر بلایا گیا فوراً دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی جسکی رو سے ایک جگہ پانچ آدمیوں سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتے۔

رتھ جاترا کے جلوس کی وجہ سے کل دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا گیا ہے جسکی رو سے لاٹھیاں لے کر چلنے کی ممانعت ہے۔

آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ پر بحث

بمبئی ۲۰ر جون۔ آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے اور اسے منظور کرنے کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ شام کو ۶½ بجے ملتوی ہو گئی۔ اب یہ رپورٹ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے روبرو پیش کی جائے گی۔ جب کہ آیندہ سنیچر کو بعد دوپہر دو بجے اس کا اجلاس ہوگا۔ کمیٹی نے اس حساب کو بھی منظور کر لیا جو کہ کانگریس کی آمدنی اور اس کے خرچہ کے متعلق پیش کیا گیا۔ کل صبح ۸½ بجے پھر ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ہوگی۔ کہا جاتا ہے کہ آج کی بحث و تمحیص میں مہاتما گاندھی شریک نہ ہوئے کیونکہ انکی شرکت کے لئے کوئی ضرورت ہی پیش نہ آئی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ترمیمیں جو کہ کانگریس کے آئین کے پانچویں اور ساتویں دفعات کے سلسلہ میں تجویز کی گئی ہیں۔ خاص طور پر ورکنگ کمیٹی کی بحث و تمحیص کا موضوع بنیں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بنگال کے کانگریسی کارکنوں نے مسٹر کرن شنکر رائے کی معرفت ایک عرضداشت پیش کی تھی جسمیں انہوں نے مجوزہ ترمیموں کے خلاف اپنے اعتراضات درج کئے تھے اور کچھ تبدیلیاں تجویز کی تھیں۔ عرضداشت میں ورکنگ کمیٹی کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی گئی تھی کہ مستقل انتخابی ٹریبونلوں کے تقرر کی تجویز کا ان کے مفاد پر برا اثر پڑے گا اور یہ بتایا گیا تھا کہ اسی لئے بنگال کی جانب سے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس شخص کو ٹریبونل کا رکن نامزد نہ کیا جائے۔ جسے صوبجاتی کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی کل تعداد کا ⅓ حصہ پسند نہ کرے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تجویز کیا گیا کہ ۲۵۰ بھرتی شدہ ممبروں کے ایک نشست مقرر کر کے ممبروں کی بھرتی کو بڑھانے کے رجحان کو بھی روکا جائے۔

کمیٹی نے آئینی سب کمیٹی کی رپورٹ منظور کر لی ہے لیکن کچھ تفصیلات باقی رہ گئی ہیں جن پر کل غور کیا جائے گا۔

روس اور جاپان کے ہوائی جہازوں میں مقابلہ۔ ٹوکیو ۲۲ر جون۔ منچوکو کی راجدھانی سنکنگ مقیم جاپانی فوج کا ایک اعلان شایع ہوا ہے جسمیں ظاہر ہوتا ہے کہ منچوکو کی سرحد پر جاپان اور روس کے ہوائی جہازوں میں زبردست مڈبھیڑ ہوگئی۔ جاپانی رپورٹ میں مذکور ہے کہ ڈیڑھ سو روسی ہوائی جہاز کل بر نوقبل پر منچوکو کی سرحد پار کر کے آگئے ...

ہر ہٹلر اور سفیر ابن سعود میں بات چیت

برلن ۲۰ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود کے ایلچی خالد الاحد گذشتہ تین ہفتہ سے جرمنی ہی میں تھے۔ انکو ہر ہٹلر نے کل ملاقات کے لئے مدعو کیا۔ تین گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی جس سے قدرتی طور پر غیر ملکی سیاسی حلقوں میں زبردست دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ جرمنی کے سیاسی حلقوں میں کھلے بندوں یہ کہا جا رہا ہے کہ عرب بیا کے روبرو جو مسائل درپیش ہیں ان پر غور کیا گیا۔ خالد الاحد اسوقت برلن ہی میں ہیں۔

شیعہ سنی لیڈر اور علامہ مشرقی

لکھنؤ ۱۹ر جون۔ اگر ۳۰ر جون تک تبرا اور مدح صحابہ ایجی ٹیشن بند نہیں ہوا تو شیعہ اور سنیوں کے خلاف شدید کارروائی کرنے کے لئے ... ۸۴ خاکسار بھیجے جائیں گے، یہ ہے وہ الٹیمیٹم جو خاکسار جماعت کے کمانڈر انچیف علامہ مشرقی صاحب نے اپنے دستخط سے اخبار اصلاح میں شایع کیا ہے۔ علامہ مشرقی صاحب فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے ایک فرقہ کا دوسرے فرقہ کے خلاف لڑنا قرآن کے احکام کے منافی ہے۔ اگر وہ تبرا اور مدح صحابہ پڑھنے کا حق چھوڑ دیں تو ان کا کوئی ہرج نہ ہوگا۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ میرا خطاب شیعہ اور سنی لیڈروں سے ہے جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے ایجی ٹیشن چلا رہے ہیں اگر یہ لیڈر جن کی تعداد ۲ ہے ۳۰ر جون تک باز نہ آئے تو ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

ڈاکٹر خان صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کا انتقال

پشاور ۱۸ر جون۔ آج صبح ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد کے چھوٹے صاحبزادے جان خان صاحب بیرسٹر ۲۶ سال کا انتقال ہو گیا۔ آپ چند روز سے میعادی بخار میں مبتلا تھے جان صاحب نے انگلستان میں اسکول اور کالج کی تعلیم پائی تھی اور وہاں ۱۶ سال مقیم رہنے کے بعد گذشتہ سال ہندوستان واپس تشریف لائے تھے سوبھاش چندر بوس پشاور پہنچنے کے بعد فوراً تعزیت کے لئے ڈاکٹر خان صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ جان خان صاحب کے انتقال کی وجہ سے مسٹر بوس کے پروگرام میں بہت کاٹ چھانٹ کر دی گئی ہے۔

مہاراجہ کے محل میں آگ لگ گئی

بنارس ۲۰ر جون۔ وزیانگرم محل بنارس میں آگ لگ جانے سے ½ لاکھ روپیہ کا نقصان ہو گیا محل کی بالائی منزل میں نقصان زیادہ ہوا ہے۔ فائر بریگیڈ کو فوراً اطلاع دی گئی جس نے کافی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا۔ کہا جاتا ہے کہ آگ بجلی سے لگی جو بڑھتے بڑھتے سارے محل میں پھیل گئی۔

برطانیہ اور فرانس کی فوجی کانفرنس

سنگاپور ۲۱ر جون۔ انڈوچائنا کی فرانسیسی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل مارٹن فرانسیسی ڈیلی گیشن کے ممبروں کے ہمراہ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہاں کل سے برطانیہ اور فرانس کے فوجی حکام کی کانفرنس شروع ہو جائے گی۔ جسمیں ڈیفنس کے متعلق غور ہوگا۔

جرمن قنصل جنرل واپس بلا لیا گیا

لندن ۲۱ر جون۔ جرمن قنصل جنرل مقیم لورپول کو جرمن واپس آنے کی ہدایت موصول ہو گئی ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت برطانیہ نے جرمن قنصل جنرل مذکور کے خلاف یہ الزام لگایا تھا کہ وہ برطانیہ کے خلاف سازش میں شریک تھا۔

قیدیوں کے سر منڈانے کی ممانعت

مدراس ۱۹ر جون۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے قواعد جیل کے ۲۰۰ ویں قاعدہ میں ترمیم کرنے کے لئے احکام جاری کر دیئے گئے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ قاعدہ مذکور کی بنا پر "سی کلاس" کے قیدیوں کے سر منڈانے جاتے ہیں۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

ہر خاص و عام کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ نے بالسمنڈی روڈ اور کانپور ملس کے سامنے کی سڑک کو ملانے والی گلی کو پبلک اعلان کرنا تجویز کیا ہے جس کا نقشہ کام کے دنوں میں کسی دن آفس سپرنٹنڈنٹ کے پاس دفتر کے اوقات میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کوئی اعتراض جو نوٹس کی تاریخ اشاعت سے دو ماہ کے اندر دستخط کنندہ کو وصول ہوگا اس پر بورڈ غور کرے گا۔

۱۶ر جون سنہ ۱۹۳۹ء

ایس۔ این۔ تواری
ایگزیکٹیو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

برطانیہ روس اور فرانس کے درمیان سمجھوتہ

لندن ۲۰ر جون۔ ٹائمز کا ڈپلومیٹک نامہ نگار لکھتا ہے کہ باخبر حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ برطانیہ روس اور فرانس کے درمیان گفت و شنید کی رفتار ترقی پر ہے۔ روس کے آخری میمورنڈم پر غور کیا جا رہا ہے اور دونوں فریقوں کے درمیان اختلافات قریب قریب دور ہو چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ برطانی اور فرانسیسی سفیروں مسٹر سیڈز اور موسیو مولوٹوف وزیر خارجہ روس کے درمیان آئندہ میٹنگ ہوگی اسمیں باقی متنازعہ معاملات بھی طے ہو جائینگے۔ اگر سمجھوتہ ہو گیا تو معاہدہ کا مسودہ تیار کرنے کا کام شروع ہو جائے گا۔ اسمیں کچھ وقت لگے گا لیکن باخبر حلقوں میں امید بندھی ہوئی ہے۔ مسٹر سٹرنگ مسٹر ولیم سیڈز اور برطانی اور فرانسیسی سفیروں کے درمیان آج پھر مشورہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت ماسکو میں جو بات چیت ہو رہی ہے۔ وہ یورپ کے متعلق ہے اس میں مشرق بعید کا معاملہ شامل نہیں ہے۔

بحکم اجلاس پنڈت سورج نرائن صاحب تواری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم اکبرپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۹۷۸

بعدالت مال جناب تحصیلدار صاحب پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور
سکندن سنگھ ولد رستم سنگھ ٹھاکر زمیندار موضع دیو کلی ساکن موضع دنیجا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

بنام

لشمبر سنگھ ولد کامتا سنگھ ٹھاکر کاشتکار دیو کلی وساکن درشن پوروہ متصل جریب کی چوکی کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۹ ماہ جون سنہ ۱۹۳۹ء وقت دس بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر اور نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ جون سنہ ۱۹۳۹ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

مجلس احرار کا قیام

کیرانہ میں مولانا عبدالقیوم صاحب کانپوری کی آمد سے مجلس احرار قایم ہو گئی ہے جسکے ۱۰۰ کے قریب ممبر بن گئے ہیں

غیر ملکی جنگی جہازوں کو جاپان کا الٹی میٹم

سواٹو ۲۲ر جون۔ جاپان کے بحری افسران نے غیر ملکی جنگی جہازوں کو الٹی میٹم دیا ہے کہ آج مقامی وقت کے مطابق ۳ بجے تک بندرگاہ سواٹو کو خالی کر دو۔ الٹی میٹم میں مزید لکھا ہے کہ اس الٹی میٹم کی میعاد ختم ہونے کے بعد جاپانی حکام ساحل پر غیر ملکی لوگوں کی صحیح و سلامتی کی کوئی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتے اس وقت برطانیہ کا جنگی جہاز تھینٹ اور امریکہ کا جنگی جہاز "پلیسبری" بندرگاہ ہوں میں ہیں۔

لندن ۲۱ر جون۔ جاپانی فوجوں نے بندرگاہ سواٹو پر قبضہ کر لیا ہے۔ ٹوکیو سے اطلاع ملی ہے کہ فوجی حلقوں میں سواٹو پر قبضہ کو اس وجہ سے بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہ کینٹن پر جاپانی فوجوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد سے مارشل چیانگ کائی شک کی حکومت ہانگ کانگ کے بجائے سواٹو ہی کے ذریعہ باہر سے سامان جنگ منگاتی تھی اور اسی کے ذریعہ مال برآمد کرتی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سواٹو کی غیر ملکی تجارت ترقی پر ہے شنگھائی اور ٹینٹسن کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملک کے اندرونی حصہ میں جو سامان جنگ بھیجا گیا ہے وہ ہانگ کانگ سے سواٹو اور ہینان بھیجا گیا جہاں سے غیر ملکی جہازوں میں اس کو لے جایا گیا ہے۔

جاپانی فوجوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا اور ریلوے کا سلسلہ منقطع کر دیا۔ جاپانی فوجوں نے اس کے قریب کے تمام جزیروں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

پریزیڈنٹ روزولٹ کا بیان

واشنگٹن ۲۱ر جون۔ پریزیڈنٹ روزولٹ نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ موجودہ اجلاس ختم ہونے سے پہلے کانگریس جنگ میں غیر جانبداری کے متعلق قانون پر غور کرے گی۔

پریزیڈنٹ روزولٹ نے مزید فرمایا کہ اس وقت ہاؤس کے روبرو جو بل ہے جس کے ذریعہ جنگ میں شامل ہونے والے ملکوں کو ہتھیاروں کی سپلائی پر سے پابندی اٹھانا مقصود ہے۔ اس سے امن کے کاز کو بہت تقویت پہنچے گی۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ اتنی جلدی کیوں کر رہے ہیں پریزیڈنٹ روزولیٹ نے کہا کہ اگر کانگریس کا اجلاس ختم ہونے کے بعد لڑائی چھڑ گئی۔ تو پھر مشکل ہو جائیگی

ماسکو ۲۲ر جون۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے برطانیہ اور فرانس کے نمائندوں کو مطلع کر دیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے ترمیم کے بعد بھی جو نئی تحریکیں پیش کی ہیں وہ بھی روس کو ناقابل منظور ہیں۔ غیر سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے جو نئی تجویزیں پیش کی ہیں وہ اس حد تک نہیں گئی ہیں کہ بالٹک ریاستوں

پیرپور رپورٹ کے جواب میں

محکمہ اطلاعات عامہ حکومت بہار کا بیان

کچھ عرصہ ہوا کہ آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک کمیٹی راجہ صاحب پیرپور کی صدارت میں اس غرض سے مقرر کی تھی کہ وہ کانگریسی صوبوں کا دورہ کر کے مسلمانوں کی جائز شکایات کی تحقیق کرے کمیٹی مذکور نے اس سلسلے میں صوبہ بہار کے متعلق جن شکایتوں کو دریافت کیا ہے۔ وہ حسب ذیل عنوانات کے ماتحت تقسیم کی جا سکتی ہیں۔

(۱) گاؤکشی کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات اور وزارت کی پالیسی۔

(۲) مسجد کے سامنے باجہ اور مسلمانوں کا عذر

(۳) بندے ماترم اور کانگریسی جھنڈے کے سلسلہ میں مسلمانوں کی شکایات۔

(۴) لوکل باڈیز میں مسلمانوں کے حق نمایندگی کا سوال۔

(۵) اردو زبان سے حکومت کی بدسلوکی۔

مذکورہ بالا شکائتیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے گورنمنٹ کے لئے نئی نہیں ہیں۔ ملک کے اسلامی اخبارات انھیں مجاہدانہ جوش و خروش کے ساتھ برابر اچھالتے رہتے ہیں۔ اور بہار کا محکمہ اطلاعات عامہ پابندی کے ساتھ ان کا جواب بھی دیتا رہتا ہے لیکن شکایتیں تو ناواقف عوام تک پہنچ کر ان کے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کر دیتی ہیں۔ مگر ان کے جوابات عام طور پر ان کی آنکھوں سے نہیں گذرتے۔ اس کا سبب بظاہر ان اخبارات کا وہ ملبہ اور اچھوتا صحافتی اخلاق ہے، جس کے ماتحت وہ شکایتوں کو تو لمبی لمبی سرخیوں کے ساتھ شایع کر دیتے ہیں لیکن گورنمنٹ کی طرف سے جو جواب دیئے جاتے ہیں انھیں شایع کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

ان تلخ تجربات اور تلخ حالات کے ماتحت گورنمنٹ یہ ضروری سمجھتی ہے کہ پیرپور کمیٹی کی رپورٹ پر ایک تنقیدی نظر ڈالتے ہوئے ناواقف عوام کو ایک بار پھر صحیح حالات صحیح واقعات سے آگاہ کر دے۔

ذبیحہ گاؤ کا مسئلہ

کمیٹی مذکور نے وزارت بہار پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اور عمرانی حقوق کو پامال کرنے میں برطانوی حکومت سے بھی زیادہ دلیر ثابت ہوئی ہے۔ شکایات کے سلسلہ میں اہم ترین شکایات یہ ہے کہ گورنمنٹ اور اس کے ذمہ دار حکام نے مسلمانوں کو قانونی حیلوں کے ماتحت متعدد مقامات پر گاؤکشی سے باز رکھا۔ ایسے مقامات پر بھی جہاں گائے کی قربانی ہمیشہ ہوتی آئی ہے۔ انکو گائے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی۔ حالانکہ پریوی کونسل کے فیصلہ کے رو سے ان کا یہ فطری اور عمرانی حق مسلم تھا۔

جہاں تک گائے کی قربانی کا سوال ہے۔ گورنمنٹ اس سلسلہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ اپنے نقطہ نگاہ کی شرح کر چکی ہے۔ بہار کی صوبائی حکومت قربانی کے مسئلے میں ہمیشہ سے جس اصول کی پابند چلی آ رہی تھی۔ کانگریسی وزارت دیانتداری کے ساتھ اسی اصول پر چلتی رہی۔ وہ اصول یہ ہے کہ جہاں گائے کی قربانی کا رواج مسلم ہو چکا ہو۔ وہاں اگر ہندو آمادہ فساد ہوں اور مسلمانوں کو ان کے اس عمرانی حق سے روکنا چاہیں، تو پولیس کی نگرانی میں ان کا یہ عمرانی حق دلوا دیا جائے اور قربانی بہرحال کر دی جائے۔

لیکن جہاں گائے کبھی ذبح نہ ہوتی ہو، وہاں اگر مسلمان، مفسدوں کے بھڑکانے سے گائے ذبح کرنا چاہیں، تو انھیں قانوناً ایسا کرنے سے باز رکھا جائے۔ یہی وہ غیر جانبدارانہ پالیسی ہے، جس پر کانگریسی وزارت ادھر ڈیڑھ سال سے عامل ہے۔ لیکن مسلم لیگ کا مطالبہ یہ ہے کہ گورنمنٹ ہر طرف سے آنکھیں بند کر کے گاؤکشی کا عمرانی حق مسلمانوں کو دیدے، اور ایسا کرنے سے صوبہ کا امن بھی اگر خطرہ میں پڑ جائے تو اس کی پرواہ نہ کرے کاش مسلم لیگ کے ارباب حل و عقد یہ سمجھنے کی کوشش کرتے کہ ایک ایسی ذمہ دار حکومت جو اپنے کو ہر جماعت کا نمائندہ سمجھتی ہو، اس راہ میں نتایج و عواقب کی طرف سے آنکھیں موند کر نہیں چل سکتی۔ کانگریسی وزارت اس قسم کے فرقہ وارانہ معاملات میں ایک غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرنا چاہتی ہے۔ اور مسلم لیگ کا اصرار یہ ہوتا ہے کہ وہ مسائل کے تمام علمی پہلوؤں کو نظرانداز کر کے صرف مسلمانوں کے فرقہ وارانہ جذبات کا احترام کیا کرے۔ اور اس کا یہ اصرار کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ اس نے ان مسائل کو علمی نقطہ نظر سے دیکھنے کی کبھی ضرورت ہی نہیں سمجھی؟ پورے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اگر آج صوبہ کا نظام مسلم لیگ کے ہاتھوں میں ہوتا تو گاؤکشی کے مسئلہ میں اس کی پالیسی بھی وہی ہوتی۔ جو آج کانگریسی وزارت کی ہے۔ اس لئے کہ ملک کی اس فرقہ وارانہ فضا میں اس مسئلے کا اگر کوئی تشفی بخش حل ہو سکتا ہے، تو بس یہی ہے کہ رواج کو پیش نظر رکھ کر دونوں جماعتوں کے جذبات کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی جائے۔

وزارت مسلمانوں کے اس عمرانی اور مذہبی حق کی اہمیت کو سمجھتی اور تسلیم کرتی ہے۔ اس کا اگر کوئی گناہ ہے تو صرف اس قدر کہ امن کی اہمیت اور امن کی وقعت اس کی نظر میں جماعت کے مطالبات سے کم نہیں ہے۔ یہ اگر گناہ ہے تو ایک ایسا گناہ ہے، جس کو دنیا کی تمام ذمہ دار حکومتیں کرتی آئی ہیں اور کرتی رہیں گی۔ انصاف کی نظر میں اس پالیسی کی حقیقت کیا ہے؟ یہ ہم مسٹر جسٹس رولینڈ جج ہائیکورٹ پٹنہ کے اس خاص فیصلہ کی روشنی میں دیکھ سکتے ہیں جسے موصوف نے مہنگا نواں ضلع دربھنگہ کے ایک فرقہ وارانہ مقدمے کے سلسلہ میں دیا ہے فاضل جج نے مقدمے کے تمام پہلوؤں کو نمایاں کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ "جماعت اور اس کے افراد کے عمرانی حقوق کا اسی وقت تک احترام کیا جا سکتا ہے۔ جب تک کہ ملک کا امن اور عوام کا اجتماعی عافیت خطرہ میں نہ ہو۔" موصوف نے ایک قانونی نظیر پیش کرتے ہوئے کھلے لفظوں میں یہ اعلان کیا ہے کہ حکومت اور نظام حکومت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ تمام باتوں سے پہلے رعایا کی جان و مال کی عافیت اور امن کی حفاظت کرے۔ موصوف کے خیال میں اسی غرض سے ماتحت حکام کو مناسب اختیارات دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ خطرے کے وقت اگر ضرورت پڑے تو وہ افراد کے معمولی حقوق میں بھی مداخلت کر سکیں۔ اس سلسلے میں حکام کا فرض بالکل نمایاں اور واضح ہے۔ جہاں تک ممکن ہو انہیں جماعت اور افراد جماعت کے عمرانی حقوق کا لحاظ کرنا چاہیئے۔ لیکن جب یہ حقوق کسی وقت میں عافیت عامہ سے متصادم ہوں؛ تو اس وقت بجز اس کے کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ امن کی اہمیت کو بہرحال ہر چیز پر مقدم رکھا جائے یہ فیصلہ ایک ایسے جج کا ہے، جس کے متعلق ایک لمحہ کے لئے یہ تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کا قلم کانگریسی وزارت کے اشاروں پر گردش کرتا ہے۔ یا اس کا دماغ کسی سیاسی یا مذہبی عصبیت سے متاثر ہے۔ رپورٹ مذکور میں یہ بھی شکایت کی گئی ہے کہ قربانی ایسے مقامات پر بھی روک دی گئی۔ جہاں ہمیشہ سے اس کا رواج چلا آتا تھا۔ اور تھالے کی کاغذی شہادتیں ثبوت میں موجود تھیں۔ لیکن ہندو حکام نے انھیں نظرانداز کر دیا۔ گورنمنٹ کے علم میں کوئی مقام ایسا نہیں ہے۔ جہاں اس قسم کی زیادتی ہوئی ہو۔ رپورٹ کے مصنفین اگر ثبوت کے ساتھ اس مقام کا صحیح پتہ دیں تو وزارت وعدہ کرتی ہے کہ اس سلسلے میں مناسب کارروائی کرے گی۔ گورنمنٹ۔ پولیس کی اس فہرست کا جس میں ان مقامات کے نام درج ہوتے ہیں۔ جہاں گائے کی قربانی کا رواج ہے پوری طرح جائزہ لے چکی ہے۔ اور اس نتیجہ پر پہنچ چکی ہے کہ حکام ضلع اور افسران پولیس نے ان فہرست کی ترتیب میں ہرگز خیانت نہیں کی ہے۔ لیکن مزید تحقیقات سے اگر کوئی مثال اس کے خلاف معلوم ہوگی تو گورنمنٹ کا انصاف کسی حال میں بھی اس کی طرف سے چشم پوشی نہیں کرے گا۔

رپورٹ میں یہ بھی شکایت کی گئی ہے کہ گزشتہ بقرعید کے موقع پر صوبے کے طول و عرض میں گورنمنٹ نے نہایت آزادی کے ساتھ دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا۔ لیکن یہ شکایت بھی سراسر مبالغہ ہے۔ اس لئے کہ گزشتہ ۱۹۳۸ء کی بقرعید میں صرف پانچ مقامات پر ایسا کیا گیا۔ بہار گورنمنٹ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کوئی نئی چیز نہ تھی۔ گزشتہ آٹھ برسوں میں بقرعید کے موقع پر اکثر و بیشتر یہی پالیسی اختیار کی گئی کانگریسی وزارت نے اس سلسلہ میں ہرگز کوئی نیا اقدام نہیں کیا ہے۔

۱۹۳۴ء میں سات (۷) اور ۱۹۳۷ء میں ۶ مثالیں ایسی ہیں، جبکہ بقرعید کے موقع پر پچھلی حکومت نے دفعہ ۱۴۴ کا نہایت آزادی سے نفاذ کیا۔ اس راہ میں کانگریسی وزارت ہرگز اپنے پیش روؤں سے زیادہ تیز رفتار نہیں ہے۔ عوام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کانگریسی حکومت ہو یا برطانوی۔ اسلامی وزارت ہو یا غیر اسلامی۔ ناگہانی طور پر جہاں بھی نقص امن کا اندیشہ ہوتا ہے یہی کیا جاتا ہے اور یہی کیا جائے گا۔ دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت اگر مسلمانوں کے عمرانی حقوق پر قانون کا پہرہ بٹھلایا گیا تو اسے کانگریسی وزارت کے عہد میں ہندوؤں کے عمرانی حقوق کے ساتھ بھی یہی سلوک روا رکھا گیا۔

اگر مسلمانوں کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی چند مثالیں کانگریسی وزارت کی یکسالہ تاریخ میں ملتی ہیں تو اس کے ساتھ بہت سے واقعات ایسے بھی ہیں، جبکہ ہندوؤں کی آبادی میں ہندو پولیس کی نگرانی میں مسلمانوں کا یہ عمرانی حق انھیں دلوایا گیا۔

(۱) مثال کے طور پر موضع خانپور تھانہ کٹرہ ضلع مظفرپور کا واقعہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جہاں گذشتہ بقرعید ۱۹۳۸ء کے موقع پر ۶ ہزار ہندو مسلح ہو کر قربانی کو روک رہے تھے۔ حاکم ضلع نے خبر پا کر فوراً پولیس کا ایک دستہ انسپکٹر کی ماتحتی میں روانہ کیا۔ انسپکٹر نے بدشواری مجمع کو منتشر کیا، اور پولیس کی نگرانی میں بستی کے مسلمانوں سے گائے کی قربانی کرائی۔

(۲) موضع کیٹر تھانہ منیر ضلع پٹنہ میں بھی ٹھیک اسی طرح ہندوؤں کی ایک جماعت آمادہ فساد تھی۔ سب ڈویژنل افسر نے فوراً بستی میں پہنچ کر مسلمانوں کو قربانی کا موقع دیا۔ قربانی ہوئی اور قربانی کے ساتھ ہندوؤں کے جذبات بھی مشتعل ہوئے، ہر طرف لوٹ مار ہونے لگی۔ ہندو غنڈوں نے مسلمانوں کی کھیتی اور ملکیتوں کو برباد کرنا شروع کر دیا۔ موقع کی نزاکت دیکھ کر خود حاکم ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ وہاں پہنچے۔ حالات بڑی مشکل سے قابو میں آئے۔

(۳) موضع کیولا مہوری تھانہ ڈمری ضلع گیا میں بقرعید کا تہوار بخیر و خوبی گذر گیا۔ اس بستی میں تقریباً دو سال سے فتنہ و فساد کا مواد تیار ہو رہا تھا لیکن پولیس کے ایک مسلح دستہ کی موجودگی نے مفسدوں کی تمنا پوری نہ ہونے دی۔

(۴) اس سال بقرعید کے موقع پر موضع باوہ ضلع دربھنگہ کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی چیرہ دستی سے پوری پناہ دیگئی۔ چونکہ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی تھی کہ اس بستی میں قربانی کا رواج ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ اس لئے حکام نے احساس فرض کے ماتحت مناسب کارروائی کی۔ جب ہندوؤں کے ایک مسلح گروہ نے بستی کو گھیر کر مسلمانوں کو قربانی سے باز رکھنا چاہا تو ہندوؤں کے خلاف امتناعی احکام فوراً جاری کئے گئے۔ جب اس پر بھی مجمع منتشر نہیں ہوا تو مجمع کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔ اس کے باوجود بھی ہندوؤں نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہیں کی اور لوٹ مار کے ارادے سے مسلمانوں کے مکانوں کی طرف بڑھنے لگے تو مجسٹریٹ نے مجبور ہو کر گولی چلانے کا حکم دیا۔ ایک ہندو مارا گیا اور دو زخمی ہوئے مجمع وہاں سے ہٹ کر کچھ دور جا کھڑا ہوا، اور اسوقت تک منتشر نہیں ہوا۔ جب تک کہ مجسٹریٹ کی کمک کے لئے پولیس کا دوسرا دستہ بھی نہ آ گیا۔ پولیس نے دفعات ۱۴۸ - ۳۶ - ۴ - ۳۰۷ - ۳۵۳ کے ماتحت ۷۰ ہندوؤں پر مقدمہ قایم کیا۔

(۵) موضع برہنہ تھانہ رجولی ضلع گیا میں تقریباً ۱۵۰۰ ہندوؤں نے مسلمانوں کو قربانی سے باز رکھنا چاہا۔ حکام ضلع نے پولیس کے ذریعہ سے ہندوؤں کو منتشر کیا۔ اور مسلمانوں سے قربانی کرائی۔ اور ۱۴۲ ہندوؤں کے خلاف دفعات ۱۴۳ اور ۱۴۴ کے ماتحت مقدمہ چلایا۔

(۶) موضع سنگ سہولی تھانہ سوہ ضلع گیا کے ۱۲۱ ہندوؤں کو اس الزام میں ماخوذ کیا گیا ہے کہ انھوں نے مسلمانوں کو گائے کی قربانی سے زبردستی روکنا چاہا چنانچہ ۱۴۸ اور ۳۷۹ کے ماتحت ملزمین پر مقدمہ چل رہا ہے۔

(۷) موضع کردواں تھانہ خضر سرائے ضلع گیا میں چند ہندوؤں کے خلاف دفعہ ۱۴۳ اور ۵۰۴ کے ماتحت مراسم قربانی میں مداخلت کرنے کے الزام پر مقدمہ چلایا گیا ہے۔

(۸) موضع شائستہ آباد تھانہ گھوسی ضلع گیا میں تقریباً سو ہندو لاٹھی اور برچھوں سے مسلح ہو کر گائے کی قربانی روک رہے تھے لیکن پولیس نے بروقت پہنچ کر مجمع کو منتشر کیا اور دفعہ ۱۴۴ جاری کر دی (باقی آیندہ)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جہاں پہ ترقی عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی ع
ممالک غیر سے
سالانہ سے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ یکم جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۶

ادبیات

پھر وہی کانپور اور ہندو مسلم فساد

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی بلند شہری از کانپور

شہر میں پیدا ہوئی ہے آج وحشت پھر وہی
آہ! قایم ہو گئی بلوہ کی صورت پھر وہی

خون سے ہونے لگے رنگین انسانوں کے ہاتھ
بیخطا جانوں پہ اب نازل ہے آفت پھر وہی

مرکزِ فتنہ ہوا ثابت ہمیشہ مول گنج
شہریت کے حق نے ڈھائی ہے قیامت پھر وہی

بچ سکا اس سے تصادم کب؟ حقیقت حال ہے
موردِ الزام ہوتی ہے حکومت پھر وہی

آ نہیں سکتا زباں پر گرچہ بعض اسباب سے
ورنہ دل میں رہ گئے ہیں جذب ملامت پھر وہی

پھر وہی باجہ وہی مسجد وہی شہری حقوق
امن قرباں ہوتا ہے بیقدر و قیمت پھر وہی

آہ کیا باجہ کی گت نے کی ہے درگت شہر کی
ہو رہی ہے ملک کی کیا خوب خدمت پھر وہی

دو مہینے بھی نہ گذرے تھے سکونِ شہر کو
ہو گئی رخصت یہاں سے آدمیت پھر وہی

شہریوں پر پھر وہی جاری ہوئے احکام سخت
پھر وہی پابندیاں ہیں اور حراست پھر وہی

بیخطا دونوں کے دونوں پھر گلہ دونوں کو ہے
ایک کو ہے دوسرے سے اب شکایت پھر وہی

مطمئن ہوں اقلیت کے دل اگر اس دور میں
غیر ممکن ہے کہ ہو فتنہ کی صورت پھر وہی

واہ رے تہذیب نو، خونی بنا علمِ جدید
جس میں ہم لڑتے تھے آئی جہالت پھر وہی؟

کیئے کیا بزمی کہ ہے اس حال میں کیا دل کا حال
ہو رہی ہے قلب کو میرے اذیت پھر وہی

دنیائے اسلام

ترکی میں آئینی ترقیات

صدر جمہوریہ غازی عصمت انونو کی اہم تصریحات

انقرہ (بذریعہ ڈاک) حزب شعب نے اپنی سالانہ موتمر کے اجلاس شروع کیے۔ اس موتمر میں صدر جمہوریہ ترکیہ جنرل عصمت انونو نے ایک بہت مہتمم بالشان تقریر کی جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح حکومت کے نظم و نسق میں قدم کو زیادہ سے زیادہ حد تک شریک کیا جا سکے اور کس طرح صحیح جمہوری اصول پر حکومتی ادارہ جات کو وسیع کیا جائیگا صدر جمہوریہ ترکیہ نے تصریح کی کہ آیندہ سے مجلس کبیر ترکیہ میں ایک حزب الاختلاف بنائی جائیگی، حزب شعب سے ۲۱ نمایندے حزب الاختلاف بنائیں اس طرح صحیح اور بے لاگ تنقید ہوگی اور حکومت کا کام زیادہ درست صورت میں انجام پا سکے گا اور یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ترکوں میں جمہوری اصول پر کام کرنے کی اہلیت ترقی کرے گی۔

مرحوم و مغفور غازی مصطفےٰ کمال اتاترک کے عہد میں بھی اسی طرح حزب الاختلاف بنانے کا تجربہ کیا گیا تھا مگر اسلئے تجربہ ناکام رہا کہ باہمی اختلاف اس قدر شدید تھا کہ اسے اختلاف رائے نہیں کہا سکتا تھا سیاسی مظاہروں نے فساد کی شکل اختیار کر لی اور مجبوراً اتاترک کو حزب الاختلاف کا قصہ ختم کر دینا پڑا مرحوم نے اس وقت جبکہ اس قصہ کا خاتمہ کیا تھا تو فرمایا تھا کہ حزب الاختلاف کی اجازت دینا بالکل صحیح اور درست فعل تھا مگر اس لئے ضروری ہے کہ آیندہ میں مزید دس سال تک ملک پر حکمرانی کرتا رہوں تاکہ ترکوں میں بغیر جھگڑے کے اختلاف کرنے کی عادت پیدا ہو جائے۔

جنرل عصمت انونو کا خیال ہے کہ مرحوم اتاترک جس وقت کا انتظار کر رہے تھے وہ آگیا، اس لئے اب پھر اسکا تجربہ کرنا چاہیے

بین الاقوامی چپقلش:۔ عصمت انونو نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے موجودہ بین الاقوامی چپقلش اور ترکی میں دماغی تدابیر کی تفصیلات بیان کیں اور فرمایا کہ موجودہ خطرناک بین الاقوامی صورت حال بہت دیر تک قایم نہیں رہ سکتی یقینی طور پر اس کے دو ہی نتیجہ ہو سکتے ہیں ہمیں ہراساں ہونے کی کوئی ضرورت نہیں بہر حال ہم ہر طرح تیار ہیں یا تو اس چپقلش کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بے عقل عوام کو دوسری قوموں کے خلاف خاک و خون سے کھیلنے کا موقعہ دیدیا جائے گا یا رہنماؤں میں عقل و فکر کی روشنی پیدا ہوکر انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت یعنی امن حقیقی قائم ہو جائیگا۔

ہم ان بڑی سلطنتوں کو جن سے ہمارا معاہدہ و تحالف ہے ہرگز یہ حق نہیں دے سکتے کہ دوسرے چھوٹے چھوٹے ملکوں کا گلا گھونٹ دیں ہر ملک کو آزاد اور غیر محکوم زندگی بسر کرنیکا حق حاصل ہے ہم نے اسی اصول و ضرورت کے لئے ”میثاق بلقان“ بنایا ہے ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جو ضرب دوسروں پر پڑ رہی ہے وہ ہمپر بھی پڑ سکتی ہے اس لئے ہم نے اپنے کو خطرہ مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار کر لیا شکر ہے کہ ہم نے جو کچھ تدابیر اختیار کیں وہ بالکل بروقت اور برمحل اختیار کیں۔

انگریزوں سے معاہدہ:۔ ہم نے جو انگریزوں سے معاہدہ کیا وہ انسانیت اور آدمیت کا تقاضا تھا اگر کوئی دوسری سلطنت اس قسم کا معاہدہ ہم سے کرنا چاہے تو اسکے ساتھ بھی ایسا ہی معاہدہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

روسی تعلقات:۔ جنرل عصمت انونو نے اس کے بعد ترکی روسی تعلقات پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم یقین و مسرت کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے تعلقات روس کے ساتھ ہمیشہ سے زیادہ استوار اور ہمیشہ سے زیادہ دوستانہ ہیں۔

مسئلہ اسکندرونہ:۔ صدر جمہوریہ نے فرانس سے ترکی تعلقات پر بحث کرتے ہوئے فرمایا، فرانس بھی ویسا ہی معاہدہ کرنا چاہتا ہے جیسا کہ انگریزوں سے ہوا ہے یہ معاہدہ تقریباً تکمیل پا چکا ہے، بلاشبہ مسئلہ اسکندرونہ کے ختم ہو جانے کے بعد جو معاہدہ فرانس و ترکی کے مابین ہوگا وہ ایسا ہوگا جسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں توڑ سکے گی۔

امن کی ذمہ داری:۔ صدر نے فرمایا کہ ترکی پوری طرح جاگ رہے ہیں اب کچھ نیند میں نہیں ترکی کے لئے یہ کافی نہیں کہ خود اس کی سلامتی اور بقا کی ضمانت دیدی جائے، وہ بتا دیا ہے اور چاہتا ہے کہ دنیا میں امن قایم کرنے کے لئے ہر کوشش میں شریک رہے اگر کوئی قتل گاہ بنائی گئی تو ترکی پر ذمہ داری امن کی آتی ہے اس کے ماتحت ترکی بغیر کسی خوف و ہراس کے اپنا فرض انجام دینے کے لئے ضرور قدم بڑھائے گا۔

اسکندرونہ ایک اہم فوجی مرکز:۔ انقرہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکی نے ایک اسکیم مرتب کی ہے کہ جب فرانس سے اسکندرونہ کا علاقہ واپس کر دے تو اسے ایک ایک اہم فوجی مرکز بنایا جائے حکومت ترکی کی اسکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ بندرگاہ کو کشادہ کرنے کے علاوہ اسے دنیا کی جدید بندرگاہوں کیطرح بنا دیا جائے، حکومت ترکی کا خیال ہے کہ موجودہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر اسکندرونہ ایک اہم فوجی مرکز ہونا چاہیئے، اور یہ امر ظاہر ہی ہے کہ بحر روم میں یہ فوجی مرکز فرانس اور برطانیہ کے لئے بھی مفید رہیگا

جہاں ۔۔۔ ستقل میں ہے زباں پہ بھی ہو جو تیرے دل پر ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ یکم جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۶

ڈنزگ پر جرمنی کے حملہ کا خطرہ

تازہ ترین اطلاعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ "ڈنزگ" میں نہایت خوفناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے کیونکہ ۲۹ر جون کو ۲۴ گھنٹہ کے اندر چار ہزار جرمن افسر اور سپاہی شہر ڈنزگ میں پہنچ گئے ہیں۔

علاوہ اس کے نیم سرکاری طور پر جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی پرشیا سے "ڈنزگ" میں سامان جنگ اور فوج کی آمد برابر جاری ہے۔ ۲۹ر جون کی رات کو "ڈنزگ" کے مشرق میں ایک خلیج میں ۱۶ توپیں جہاز سے اتاری گئیں اور جرمنی فوجیں نہایت خاموشی کے ساتھ جنگ کی پوری پوری تیاریاں کر رہی ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی نازی ڈنزگ کو ہڑپ کرنے کی فکر میں ہے۔

پولینڈ بھی ان تیاریوں سے بے خبر نہیں ہے اور اس نے نازی ڈنزگ پر کنٹرول رکھنے کا عزم مصمم کر رکھا ہے۔

مسٹر چرچل سابق وزیر جنگ برطانیہ نے اپنی ایک تقریر میں جرمنی کو پر زور الفاظ میں تنبیہ کی ہے آپ نے کہا کہ میں دنیا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ پولینڈ پر حملہ فیصلہ کن ہوگا۔ پولینڈ کے خلاف طاقت کا استعمال خواہ وہ ڈنزگ سے شروع ہو یا اس کے باہر سے شروع ہو وہ عالمگیر اہمیت کا مسئلہ بنے بغیر نہیں رہ سکتا۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس صاف الفاظ میں اعلان کر چکے ہیں کہ طاقت کا مقابلہ طاقت سے کیا جائے گا۔

تازہ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کی جانب سے جو تازہ ترین تجویز پیش کی گئی ہیں انکے ذریعہ روس کے اس مطالبہ کو منظور کر لیا گیا ہے کہ فنلینڈ اسٹونیا اور لٹویا کے ساتھ حملے کے خلاف گارنٹی کی جائے گی۔

اگر واقعی روس و برطانیہ کا بھی سمجھوتہ ہو گیا تو اس کے بعد اگر جرمن نے پولینڈ پر حملہ کیا تو یقینی طور پر یہ جنگ عالمگیر جنگ حیثیت اختیار کرلیگی۔

مگر ہمارا خیال ہے کہ چونکہ روس و برطانیہ کا ابھی تک سمجھوتہ نہیں ہوا ہے اسی لئے جرمنی کو پولینڈ پر حملہ کرنے کی ہمت ہو رہی ہے اگر واقعی دل سے برطانیہ۔ فرانس اور روس پولینڈ کی حفاظت کرنا چاہیں تو پھر جرمنی کیا کوئی طاقت بھی پولینڈ پر نگاہ بد نہیں ڈال سکتی۔

بہرحال اگرچہ یورپ کے حالات خوفناک ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ جنگ نہیں ہو سکتی۔

یہ خوف ہو چلا تھا کہ برطانیہ اور جاپان میں کہیں جنگ نہ ہو جائے اور اسمیں شک نہیں کہ جاپان نے انگریزوں کی بڑی توہین کی مگر تدبر برطانیہ کے تدبر نے اس نازک موقع کو بڑی متانت کے ساتھ ٹال دیا اور اب صلح کی گفتگو ہو رہی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ صلح ہو جائے گی۔

اسکندرونہ ترکی کے حوالے

فرانس اور ترکی کے درمیان جو جنگی معاہدہ ہوا ہے اس کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسکی رو سے اسکندرونہ جو آجکل حکومت شام میں شامل ہے اسکو حکومت فرانس حکومت ترکیہ کے سپرد کر دے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ترکیہ اسکندرونہ پر قبضہ کرنے کے بعد بندرگاہ اسکندرونہ کی توسیع اور قلعہ بندی کرے گی۔

اسکندرونہ کے علاقہ کا رقبہ ۱۵۰۳ مربع میل ہے اور اسکی آبادی ایک لاکھ ۶۰ ہزار ہے جنمیں سے ۸۵ ہزار ترک اور ۲۵ ہزار ارمنی ہیں باقی ۶۷ ہزار آبادی میں عرب۔ کرد اور یہودی وغیرہ شامل ہیں۔

اسکندرونہ کا علاقہ ترکی کے لئے بہت زیادہ تقویت کا باعث ہے اور بندرگاہ اسکندرونہ خاص فوجی اہمیت رکھتا ہے اور یہ امید کی جاتی ہے کہ اسکندرونہ کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے بعد بحر روم میں ترکی کی پوزیشن اور زیادہ مستحکم ہو جائیگی اور وہ جرمنی و اٹلی سے ٹکر لینے کے قابل ہو جائیگا۔

ترکی اور مصر کا فوجی اتحاد

آجکل مصر کے وزیر خارجہ یحییٰ پاشا ترکی تشریف لے گئے ہیں یہاں ایک سرکاری دعوت میں آپ نے ترکی و مصر کی قدیم دوستی پر بہت زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ترکی اور مصر کا اتحاد نہ صرف بحر روم کے تحفظ کے سلسلہ میں نہایت ضروری ہے بلکہ اقتصادی اور تجارتی لحاظ سے بھی ان دونوں کا اتحاد نہایت ضروری ہے اور ایک دوسرے کے لئے نفع بخش ہے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ ترکی اور مصر کی فوجیں ملک گیری کی ہوس نہیں رکھتی ہیں بلکہ انہوں نے عالمگیر امن کے تحفظ کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یحییٰ پاشا کے سفر سے اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ مصر بھی ترکی کے ساتھ اتحاد کر کے ترکی۔ عراق۔ ایران۔ اور افغانستان کے میثاق سعد آباد کا رکن بن جائے گا۔ بلکہ بہت ممکن ہے کہ مصر اتحاد دریاہائے بلقان میں بھی شامل ہو جائے۔

بین الاقوامی سیاسیات نے جو صورت اختیار کی ہے اس کے پیش نظر یہ بات نہایت ضروری ہے کہ تمام مقتدر اسلامی حکومتیں آپس میں متحد ہو جائیں کیونکہ بغیر اس کے وہ اپنی آزادی قایم نہیں رکھ سکتیں۔

دہرہ دون ایکسپریس کا حادثہ

۲۸ر جون کو چاند پور اور بلدور کے درمیان ایک پلیا ٹوٹ جانے سے دہلی دہرہ دون ایکسپریس کو جو حادثہ پیش آیا تھا اسمیں گیارہ مسافر ہلاک اور ۲۴ زخمی ہوئے ہیں۔ مزید تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک انجن اور مال گاڑی کے تین ڈبے نیچے گر گئے۔ اور دو تیسرے درجے کے ڈبے اور ایک انٹر کلاس کا ڈبہ الٹ گیا تیسرے درجہ کا ایک ڈبہ بالکل ٹوٹ گیا۔ ڈاؤن دہرہ دون ایکسپریس کو بلدور سے واپس کر کے براستہ مراد آباد بھیجا گیا۔ چاندپور کی طرف سے بجنور کو کوئی ٹرین نہیں پہنچی۔ بہت سے زخمی ریلیف ٹرین کے ذریعہ مراد آباد پہنچا دیئے گئے ہیں۔ بجنور سے بھی لاریوں اور کاروں کے ذریعہ کچھ ریلیف پارٹیاں حادثہ کے موقع پر پہنچیں، ریلوے لائن بالکل رکی ہوئی ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس پولیس پارٹی کے ہمراہ موقع پر گئے ہیں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ ایسٹ انڈین ریلوے کلکتہ مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۸ر جون کی صبح کو چاندپور سیاؤ اور بلدور کے درمیان دہرہ دون ایکسپریس کو جو حادثہ پیش آیا تھا اس کے زخمیوں کو مراد آباد لایا گیا ہے جنمیں ۹ اشخاص شدید زخمی ہوئے ہیں۔ مراد آباد اسپتال میں انکا علاج ہو رہا ہے۔

...گھنٹہ تک بڑے پیمانے کی صنعتوں کے مقابلہ میں گھریلو صنعتوں اور کھدر کے سوال پر غور کیا یہ غور و خوض اسی قسم کی اس بحث و تمحیص کے سلسلہ میں کیا گیا جو کہ تین روز پیشتر مسٹر کمارپا کی ایک چٹھی کی بنا پر ہوا تھا جسے انھوں نے پریذیڈنٹ کے پاس بھیجا تھا اور جس میں یہ دریافت کیا گیا تھا کہ قومی اقتصادی بہبودی کے لحاظ سے بڑے پیمانے کی صنعتوں کے مقابلہ میں گھریلو صنعتوں اور کھدر کی کیا پوزیشن ہے۔

کہا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے قومی اقتصادی بہبودی اور قومی اقتصادی تنظیم کے متعلق اپنے نظریہ کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی، انھوں نے بتایا کہ ان کے نظریہ کے مطابق ملک کے ہر ایک آدمی کو کیونکر ۳۰ گز کپڑا پہننے کو مل سکے گا آپ نے یہ رائے ظاہر کی کہ چونکہ ہاتھ سے کاتنے اور بننے سے زیادہ کپڑا تیار نہ ہو سکے گا اس لئے ملوں کا ہونا ضروری ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ بھی بتایا ہے کہ قومی صنعتی تنظیم کے متعلق ان کے نظریہ کے مطابق ہندوستان کے باشندوں کی زندگی کا معیار کس طرح ہر شعبہ زندگی میں بہتر ہو جائے اگرچہ پنڈت جی گھریلو صنعتوں اور کھادی کی حوصلہ افزائی کے حق میں تھے تاہم انھوں نے ایک بڑے پیمانے پر ملک کے کارخانوں کی صنعتوں کو منظم کرنے پر زور دیا اور اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ اگر ملک واقعی زندگی کے معیار کو بہتر بنانا چاہتا ہے تو کارخانوں کی تنظیم ضروری ہے کیونکہ ان کو منظم کرنے پر ہی اہل وطن کو ضروری سامان مل سکیگا۔

...بھٹیٹہ کے مقام پر جو حادثہ پیش آیا تھا اس کے سلسلہ میں سر جان ٹام نے تحقیقات کے بعد سفارشات کی تھیں ان سفارشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تھی جس کی رپورٹ ۲۷ر جون کو شائع ہوئی ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ انجنوں کی وجہ سے ابتدا ہی سے ریل کی پٹریوں کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور پہونچتا رہا ہے چنانچہ انجنوں یا پٹریوں کی خرابی کی وجہ سے حادثات کا خطرہ برابر لاحق رہا ہے، انجنوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو دیکھتے ہوئے ریلوے بورڈ نے اکس کلاس پیسفک انجنوں کا انتخاب کیا اور جہاں تک اس وقت تک ان انجنوں کے متعلق معلومات بہم پہونچ سکی تھیں کوئی وجہ نہ تھی کہ پرانے انجنوں کے مقابلہ میں ان انجنوں سے پٹریوں کو زیادہ تر نقصان پہونچنے کا اندیشہ کیا جاتا یہ انجن ۱۹۳۰ء میں استعمال ہونے شروع ہوئے اسی زمانے میں اخراجات کی کفایت کا سوال بھی درپیش تھا اور پٹریوں کی مرمت کی مد میں بھی کمی کر دی گئی تھی مگر اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ انجنوں کی حفاظت پر اس کا کوئی اثر پڑا ہو اسی کے ساتھ بعض وجوہ سے ان پٹریوں پر جن پر اب تک ہلکے انجن چلائے گئے تھے زیادہ وزنی انجن چلانے پڑے جس کی وجہ سے پٹریوں پر زیادہ دباؤ پڑا۔

اس مسئلہ پر اس وقت تک غور نہیں کیا گیا ہے کیونکہ اس کی بابت ہندوستان سے باہر کے ملکوں میں بھی ۱۹۳۴ء سے قبل بہت زیادہ واقفیت نہیں تھی اور ریلوے بورڈ نے ۱۹۳۵ء میں جو تحقیقاتی کام شروع کیا تھا وہ اتنی ترقی نہ کر پایا تھا کہ اس کی بنا پر کوئی قطعی رائے قایم کی جاسکتی کہ اس عرصہ میں بھٹیٹہ کا حادثہ پیش آیا، اس اثنا میں ریلوے بورڈ نے وقتاً فوقتاً انجنوں میں تبدیلیاں کیں جو کسی حد تک مفید ثابت ہوئیں مگر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ خاص حالات میں ان سے حادثات کا بالکل مکمل اور پورا پورا بچاؤ ہو سکتا تھا۔

کمیٹی کے خیال میں ہندوستان میں پیسفک انجنوں کے رسم و رواج سے پہلے اور انگلستان میں اب تک پٹریوں کے پہلو کے دباؤ کے مسئلہ نے زیادہ اہمیت نہیں اختیار کی۔

ہندوستان میں بعض ایسے تجربات ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انجنوں میں کوئی تبدیلی کئے بغیر پٹریوں کی حفاظت پر زیادہ توجہ دینے سے پٹری کے دباؤ یا اس کے ٹیڑھے ہونے کا اندیشہ جاتا رہتا ہے مگر ان خاص قسم کے انجنوں کو دیکھتے ہوئے اس مد پر بہت زیادہ روپیہ خرچ کرنے کی ضرورت ہے چنانچہ کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں وہ انجنوں کی ڈیزائن کی تبدیلی اور پٹریوں کی حفاظت و مرمت دونوں سے متعلق ہیں یعنی کمیٹی کے خیال میں انجنوں میں ایسی تبدیلیاں ہونی چاہئیں جن سے پٹریاں ٹیڑھی ہونے کا اندیشہ جاتا رہے اس کے ساتھ ساتھ جہاں تک مالی حالات اجازت دیں ان پٹریوں کی مرمت و حفاظت پر جلد سے جلد توجہ دی جائے۔

کمیٹی کے خیال میں ہندوستان میں ریلیں قابل رشک حد تک کامیاب اور محفوظ ثابت ہوئی ہیں ۲۸۴ پیسفک انجنوں نے کم سے کم ۹ کروڑ ۔۔۔ میل کا طولانی فاصلہ طے کیا ہے اور پٹریوں سے اتر جانے کے حادثات صرف ابتدائی پانچ سال کی مدت تک محدود رہے ہے، اس کے باوجود کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ جب تک انجنوں میں ضروری تبدیلیاں نہ ہوں اور آگے کے ڈبوں میں اسپرنگ اور راستہ میں زیادہ سلیپر بچھانے کا انتظام نہ ہو انجن ۴۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیادہ نہ چلائے جائیں۔

پولیس مسٹر انوار حسین خاں کو توال شہر اور دیگر پانچ پولیس کے آدمیوں نے شہادت دی

مولانا ظفر علیخان کو ناکامی

لکھنؤ ۲۷ جون مولانا ظفر علی خاں ایم ایل اے مرکزی تبرا اور مدح صحابہ کے تنازعہ کو ختم کرانے کے لئے لکھنؤ تشریف لائے تھے لیکن وہ ناکامیابی...

آئینہ کانپور

کھلی چٹھی کا جواب

مول گنج وسٹن روڈ کے چند مسلمان دوکان داروں کے نام سے ایک اشتہار بعنوان "کھلی چٹھی" شائع کیا گیا ہے جو میری نظر سے گذرا، اس اشتہار میں میرے خلاف جو الزام عائد کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ:-

"اخبار پائنیر مورخہ ۲۱ر جون ۱۹۳۹ء میں میں نے ۱۹ر جون ۱۹۳۹ء کی فائرنگ جو غریب مسلمانوں پر کی گئی اس کو جائز قرار دیتے ہوئے پولیس کو مبارکباد دی ہے"

یہ مجھ پر بہتان عظیم ہے حاشا و کلا میں نے کبھی کسی بیان یا تحریر میں کسی شخص سے یہ نہیں کہا کہ مسلمانوں پر فائرنگ حق بجانب کی گئی، میں چیلنج کرتا ہوں کہ اگر میرا اس قسم کا کوئی بیان شائع ہوا ہو تو اوس کو مجھے دکھایا جائے۔

۱۹ر جون کو جو واقعات رونما ہوئے اس کا مجھے دلی افسوس ہے اور میں اس افسوس کا اظہار مختلف مواقع پر کر چکا ہوں لیکن بعض ناعاقبت و بداندیش حضرات اپنے ذاتی اغراض کے لئے اس قسم کے بے بنیاد الزامات لگا کر مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس پر آشوب زمانے میں مسلم قوم کے حق میں سم قاتل سے کم نہیں۔

(خان بہادر شیخ) راقم محمد ابراہیم (اسپیشل مجسٹریٹ کانپور) ۳۰ر جون ۱۹۳۹ء

بقیہ آئینہ کانپور

شاندار کامیابی ہم کو یہ معلوم کر کے انتہائی مسرت ہوئی کہ مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ کانپور کے صاحبزادے مسٹر شمس الاسلام خانصاحب جو کہ دو سال ہوئے بی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں کامیاب ہو چکے تھے امسال آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہم اس شاندار کامیابی پر مولوی ضمیر الاسلام خاں صاحب کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کرفیو آرڈر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۲۹ر جون سے سارے شہر کے لئے ۸½ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کے لئے کرفیو آرڈر کا وقت مقرر کر دیا ہے۔

گرفتاریاں ۲۹ر جون کو گذشتہ ۱۹ر جون کے بلوہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

مسرس درگا ناتھ کپور مالک کیلاش ہوٹل مول گنج۔ موہن بشمبر ناتھ ٹوپی مرچنٹ چوک۔ رگھو نندن۔ جواہر لال گپتا سیٹھی

مقامی اخبارات خیال کیا جاتا ہے کہ بعض مقامی روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات نے فرقہ وارانہ جذبات کے سلسلہ میں بعض ایسے مضامین لکھے ہیں جو مقامی حکام کے نزدیک اشتعال انگیز ہیں لہذا حکام نے انکو تنبیہ کی ہے اور سخت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہندو سنگھ کانپور ہندو سنگھ کا ایک جلسہ لالہ پدم پت سنگھانیا ایم۔ ال۔ اے کی صدارت میں منعقد ہوا اور تعزیری ٹیکس جسطرح کہ اہل شہر سے وصول کیا جائیگا اس پر غور کیا گیا۔

ڈیپوٹیشن کہا جاتا ہے کہ ۱۹ر جون کی فائرنگ کے سلسلہ میں ایک ڈیپوٹیشن نواب محمد اسمٰعیل صاحب پریذیڈنٹ یو پی پراونشل مسلم لیگ کی خدمت میں جائیگا جسمیں مضوبہ علی صوفی حسرتی مسٹر محمد فاروق آف اتحاد ملت بھی شامل ہونگے

پولیس تحقیقات ۲۹ر جون کو مسٹر ایرسن فرسٹ کلاس مجسٹریٹ نے ۱۹ر جون کو بساط خانہ کے چوراہے پر جو فائرنگ ہوئی تھی اس کی تحقیقات کی جسمیں مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر کوملی سپرنٹنڈنٹ ...

آئینہ کانپور

کانپور کی حالت

۱۹ر جون کے ہندو مسلم تصادم پر جسقدر بھی افسوس کیا جائے اور کانپور کے ہندو مسلمانوں پر ملامت بھیجی جائے وہ کم ہے۔ کیونکہ اس تصادم سے ۱۱۔انسانوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں اور کانپور جیسے کاروباری مرکز کو جو ابھی گذشتہ بلوہ کے اثرات سے اپنے کو سنبھال نہ سکا تھا ایک زبردست دھکا لگا ہے۔

مگر اس بُرائی میں بھی ایک امید کی جھلک نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ۱۹ر جون کے خونی ڈرامہ میں کل شہر نے حصہ نہیں لیا بلکہ شہر کے ایک محدود رقبہ نے اس خونی ڈرامہ کو کھیلکر اپنی گندہ اور وحشیانہ ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔

اس سے یہ امید ہوتی ہے کہ شاید اہل شہر کا بڑا حصہ مزید خونریزی کر کے کانپور جیسے کاروباری مرکز کو تباہ و برباد کرنا نہیں چاہتا ہے۔

اگر ہم اس نتیجہ پر صحیح پہونچے ہیں تو یہ بڑی امید افزا بات ہے اور شاید اب آئندہ ہندو مسلم تصادم نہ ہونے پائے اور شہر اس طرح تباہی و بربادی سے محفوظ ہو جائے۔

ہم یو۔پی چیمبر آف کامرس کی اس تجویز سے کلیتًا اتفاق کرتے ہیں کہ کرفیو آرڈر کا کل شہر میں لگانا قطعًا موزوں نہیں اور اس سے شہر کے کاروبار کو سخت نقصان پہونچتا ہے۔ علاوہ اس کے ہماری یہ بھی رائے ہے کہ کرفیو آرڈر کو زیادہ دنوں تک نافذ کرنا بالکل غلط طریقہ علاج ہے اس سے شہر کی فضا اچھی نہیں بلکہ اور خراب ہوتی ہے کرفیو آرڈر تو صرف چند دنوں کے لئے لگانا چاہیئے اور اس کو فورًا ختم کر دینا چاہیئے تاکہ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں لگ کر بلوہ کے واقعات کو بھول جائیں کیونکہ انسانی دماغی حالت کا یہی تقاضا ہے کہ جہاں اس کے سامنے دوسرے حالات آئے اور وہ گزشتہ واقعات کو بھول جاتا ہے۔

ہم مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ ہماری اس تجویز کو غور کرتے ہوئے جلد سے جلد کرفیو آرڈر کو دور کر کے اہل شہر کو اپنے اپنے کاروبار میں منہمک ہونے کا موقع دیں گے تاکہ اہل شہر گذشتہ بلوہ کے واقعات کو اپنے دماغوں سے فراموش کر سکیں۔

کرفیو آرڈر کے تباہ کن اثرات

یو۔پی چیمبر آف کامرس کانپور کا ایک ڈپوٹیشن سکریٹری ٹو گورنمنٹ پولیس ڈپارٹمنٹ آف یو۔پی سے ۲۸ر جون کو ملا جس نے چیمبر کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ کانپور میں مسلسل کرفیو آرڈر کی وجہ سے تجارت کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ ڈپوٹیشن نے حکومت کو یہ مشورہ دیا ہے کہ کرفیو آرڈر محض ان علاقوں میں لگایا جانا چاہیئے جن علاقوں میں جھگڑا ہو۔

ڈپوٹیشن نے یہ بھی تجویز پیش کی کہ ہندو مسلمانوں کے کاروباری اشخاص کی ایک مشترکہ کمیٹی بنائی جائے جو سب باتوں سے علیحدہ ہو کر محض کاروباری فوائد پر خیال رکھیں اور وہ دونوں پارٹیوں کے غنڈوں کی ایک فہرست حکومت کے سامنے پیش کر دیں تاکہ شہر غنڈہ پن سے محفوظ ہو جائے۔

رشوت ستانی میں گرفتاری

مسٹر انور حسین خان صاحب سٹی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جو قمار بازی، کوکین فروشی اور رشوت ستانی کو کانپور سے نیست و نابود کر دینا چاہتے ہیں انھوں نے دو کانسٹبلوں کو رشوت ستانی کے جرم میں گرفتار کیا ہے۔

مسٹر شریح الدین کی گرفتاری

مسٹر شریح الدین وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کو مسٹر مچل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے خود جا کر زیر دفعات ۱۵۳ الف اور ۵۰۵ تعزیرات ہند گرفتار کیا۔

وارنٹ یو۔پی گورنمنٹ کے حکم سے جاری کیا گیا تھا۔ موصوف پر الزام یہ ہے کہ انھوں نے ۲ر فروری ۳۹ء کو تحصیل اکبر پور ضلع کانپور میں ایک اشتعال انگیز تقریر کی تھی گرفتاری کے بعد ایک ایک ہزار کی دو ضمانتیں لیکر آپ کو رہا کیا گیا۔ مقدمہ کی سماعت یکم جولائی کو مسٹر خوب چند آئی۔سی۔ایس۔ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوگی۔

دو کانات لوٹنے والوں کی گرفتاری

۱۹ر جون کو رتھ جاترا کے جلوس کے سلسلہ میں جو ہندو مسلم تصادم ہوا تھا اور ٹھٹھرائی بازار میں مسلمانوں کی دوکانوں کو لوٹ لیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ۲۷ر جون کو پولیس نے ۸ ہندوؤں کو گرفتار کیا ہے، خیال کیا جاتا ہے کہ اس مقام کے بعض دیگر باشندوں کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری کئے گئے ہیں۔

تحقیقات کا بائیکاٹ

ورکنگ کمیٹی سٹی مسلم لیگ نے اپنے ۲۴ر جون کے فیصلہ کے مطابق کہ ۱۹ر جون کی پولیس فائرنگ کی جو تحقیقات کی جائے اس میں کوئی مسلمان شہادت نہ دے ۲۸ر جون کو بذریعہ ڈگی اعلان کرایا جو مسلم لیگ کے ۴ والنٹیر کر رہے تھے مگر حکام نے اس طرز عمل کو دفعہ ۱۴۴ کے منافی سمجھکر ان والنٹیریوں کو گرفتار کر لیا۔

مسٹر ممتاز احمد لاری پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ نے کلکٹر صاحب کے پاس جا کر ان گرفتار شدہ والنٹیریوں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے فرائض ادا کر رہے تھے ایسی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی حکم کی خلاف ورزی نہ تھی چنانچہ کلکٹر صاحب نے ان گرفتار شدہ والنٹیریوں کو رہا کر دیا۔ پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ نے کلکٹر صاحب کو مطلع کر دیا ہے کہ جب تک ۱۹ر جون کی پولیس فائرنگ تحقیقات کے لئے غیر سرکاری اور غیر جانبدار کمیشن مقرر نہ کیا جائے گا اس وقت تک وہ کوئی شہادت نہ دیں گے۔

گیارہ گرفتاریاں

۱۹ر جون کے ہندو مسلم تصادم کے سلسلہ میں پولیس نے ۲۸ر جون کو تین ہندو اور ۸ مسلمان گرفتار کئے ہیں جو اسی حلقہ کے ذمہ دار کاروباری حضرات ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

(۱) مسٹر رام ناتھ تاجر سٹن روڈ (۲) مسٹر چھنگامل (چوک) (۳) مسٹر ڈبلو۔ ال۔ اینے۔ بنیجر کیلاش ہوٹل مول گنج۔

(۱) حکیم مختار احمد ممبر ایگزیکٹو کونسل سٹی مسلم لیگ (۲) مسٹر ضیاء الحسن ممبر جنرل کونسل سٹی مسلم لیگ (۳) مسٹر زین الحسن کپتان جانباز نیشنل مسلم گارڈ (۴) پیر رحیم بخش مالک مسلم ہوٹل مول گنج (۵) مسٹر عجب شاہ (۶) مسٹر اللہ دیا (۷) مسٹر عبد الحسن (۸) مسٹر عبد الفیاض۔

کاغذ پر ڈیوٹی

پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے ایک رزولیوشن بورڈ میں پیش کیا تھا کہ کانپور میں چھپائی کے کاغذ پر ڈیوٹی نہ لی جائے چنانچہ اس پر غور کرنے کے لئے بورڈ نے ایک کمیٹی بنا دی تھی جس نے پچاس فیصدی ڈیوٹی کم کرنے کی سفارش کی ہے اب اس کمیٹی کی سفارشات

لڑکیوں کا داخلہ کیوں بند ہوا

مسٹر چٹرجی پرنسپل کرائیسٹ چرچ کالج نے کالج میں لڑکیوں کا داخلہ بند کر دینے کے خلاف جو تازہ بیان دیا ہے اس میں لکھا ہے کہ:۔

کانپور کے بدمعاشوں نے کالج میں لڑکیوں کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ مشکل بنا دیا تھا میں نے بہت سے گمنام خطوط لڑکیوں کے نام پکڑے ہیں جو نہایت گندہ اور فحش پیرایہ میں لکھے ہوئے ہیں۔

مجھے سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور سے بھی ایک خط ملا ہے جسمیں درج ہے کہ کمپنیوں کے مالکوں نے ان سے شکایتیں کی ہیں کہ کانپور کے دو کالجوں کے طالب علموں نے کمپنیوں کی لیڈی ٹائپسٹ کو ملازمت پر جاتے ہوئے راستہ میں چھیڑا اور انکی توہین کی۔

جان و مال کا معاوضہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اعلان کیا ہے کہ جن لوگوں کو ۱۹ر جون یا اسکے بعد بلوہ کے سلسلہ میں جان و مال کا نقصان ہوا ہے اور جو کانپور میونسپلٹی اور جو ہی نوٹیفائڈ ایریا کے اندر رہتے ہوں وہ اپنے اس تاوان کے لئے ۱۳ر جولائی تک درخواستیں بھیجدیں، اس مقصد کے لئے شہر کو حسب ذیل تین حلقوں میں تقسیم کر کے ایک ایک مجسٹریٹ کے ماتحت کر دیا گیا ہے جس علاقہ میں سائل رہتا ہو وہ اسی علاقہ کے مجسٹریٹ کو درخواست دے۔

حلقے اور مجسٹریٹ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) پولیس سرکل کوتوالی
مسٹر راما کانت صاحب

(۲) پولیس سرکل۔ کلکٹر گنج۔ انور گنج
مسٹر نذیر حسین صاحب

(۳) پولیس سرکل نواب گنج۔ سیسہ مئو۔ کرنیل گنج
مسٹر جے۔ او۔ ان۔ شوکلا صاحب

فائرنگ کی تحقیقات

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹ر جون ۳۹ء کو پولیس نے رمول گنج (پنجابی) والی مسجد کے قریب جو فائرنگ کی ہے اس کی تحقیقات ۹ر جون ۹½ بجے دن کو مجسٹریٹ صاحب خود اپنے بنگلہ پر کرینگے جن لوگوں نے یہ فائرنگ بچشم خود دیکھی ہو وہ کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر آکر شہادت دے سکتے ہیں۔

جبریہ تعلیم

کانپور میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ سول لائن۔ کلکٹر گنج۔ اور نیا گنج کے وارڈوں میں بھی لڑکیوں کے لئے جبریہ تعلیم نافذ کر دی جائے امید ہے کہ بورڈ اس فیصلہ کو منظور کر لیگا اور حکومت بھی اس فیصلہ کو منظور کر لے گی۔

باندہ کا ایک زمیندار

باندہ کے ایک زمیندار صاحب ریوالور لئے ہوئے مول گنج کی طرف سے جا رہے تھے اور اگرچہ ان کے پاس لیسنس تھا مگر پولیس نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت آپ کو گرفتار کر لیا۔ اور پانچ پانچسو روپیہ کی ضمانت اور مچلکے پر آپکو رہا کیا گیا۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی صد سالہ برسی

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی صد سالہ برسی ۲۵، ۲۶، و ۲۷ر جون کو کانپور میں منائی گئی جس کی صدارت ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں صاحب نے فرمائی۔

اسی برسی کے سلسلہ میں ایک جلوس بھی نکلنے والا تھا مگر کانپور کی موجودہ فضا کو دیکھتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس جلوس کے نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ اس پر مجلس استقبالیہ میں دو پارٹیاں ہو گئیں سکھ حضرات اور ہندو سنگھ کے ارکان تو یہ چاہتے تھے کہ چونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی ہے اسلئے طے کیا اور برسی منائی گئی، اس پر سکھ پارٹی اور ہندو سنگھ کے ممبران نے برسی میں شرکت کرنے سے انکار کر دیا اور سردار اندر سنگھ صدر مجلس استقبالیہ نے صدارت سے استعفیٰ دیدیا۔

ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں نے اپنے صدارتی ایڈریس میں فرمایا کہ اس جلسہ کے آرگنائزروں نے ایک ایسے شخص کی برسی منانے کی دانشمندانہ تحریک شروع کی ہے جس نے کہ اپنی نہ صرف خونخوار و مقانیت کی جارحانہ قوت عمل بلکہ ایک شہنشاہ کی سی حکومت عملی اور تدبر ایک ساتھ جمع کر لیا تھا یوروپین ممالک میں اہم ڈپلومیسی اور جنگی فتوحات کی یادگار شاندار طریقہ پر منائی جاتی ہے جس سے قوم میں ایک حرکت اور سنسنی پیدا ہو جاتی ہے لیکن ہندوستان کی یہ بدقسمتی ہے کہ بیش بہا میراث کو بھلا دیا گیا ہے، اور ہمیں اپنے آبا و اجداد کا دھندلا سا خیال ہے کہ جنھوں نے قوم کو ایک طاقتور فوج کی شکل میں پیش کیا تھا اور انھیں آزادی حاصل کرنے کے لئے آمادہ کیا تھا اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جیسی شخصیت کو مشترکہ طور پر خراج تحسین پیش نہ کریں۔

ڈاکٹر سر شفاعت احمد خاں نے مہارانہ رنجیت سنگھ کی فتوحات اور سکھوں کی ابتدائی تاریخ کا مفصل خاکہ کھینچا ہے۔

دوسری قوموں کے ساتھ مہارانا رنجیت سنگھ کے رویہ کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر موصوف نے فرمایا کہ وہ بالکل غیر جانبدارانہ طریقہ پر انتظام کرتے تھے اور سب کے ساتھ ان کا مساویانہ رویہ تھا ان کے ملازموں میں بہت سے سرکردہ مسلمانوں کے نام بھی مل سکتے ہیں جنہیں ان کا پورا پورا اعتماد حاصل تھا اور بڑی وفاداری کیساتھ ان کی خدمت کرتے تھے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے کہ کسی مذہب کے جذبات کو ٹھیس نہ لگنے پائے اور انھوں نے ہندو مسلمانوں اور عیسائیوں کو اجازت دے رکھی تھی کہ وہ اپنے اپنے طریقوں پر عبادت کریں۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ میں مختلف خصوصیات پائی جاتی ہیں، گھر میں، کیمپ میں، کونسل چیمبر میں ان کی بالکل ایک ہی سی حالت رہتی تھی اور وہ تصنع سے بالکل کام نہیں لیتے تھے، مہاراجہ موصوف ہندوستان کے بہت بڑے قومی معمار تھے۔

مسٹر نرائن پرشاد ارورا چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنے ایڈریس میں فرمایا کہ ملک میں سب سے بڑا بنیادی سوال فرقہ ورانہ مسئلہ کا ہے اس سلسلہ میں مہاراجہ رنجیت سنگھ نے مذہب اور رنگ و نسل میں کوئی تمیز نہیں کی، اور دوگوں کی خصوصیات کو سراہا، مسٹر سی آکرانڈ اور مسٹر لکشمی کانت ترپاٹھی نے مہاراجہ رنجیت سنگھ کی زندگی کے مخصوص پہلوؤں پر دو مقالے پڑھے بہت سے حضرات کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات موصول ہوئے جن میں سر سندر سنگھ مجیٹھا، مسٹر این سی مہتا، مسٹر نہال سنگھ، اور ڈاکٹر بی این کھرے کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

چھاؤنی میں ہاؤس ٹیکس

کانپور کنٹونمنٹ بورڈ نے یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے صفائی اور کنزرونسی ٹیکس جو کرایہ داروں سے وصول کیا جاتا تھا اسکو بند کر کے ہاؤس ٹیکس لگایا ہے جس کی شرح ایک آنہ فی روپیہ ہے اور جو مالکان مکانات سے وصول کیا جائے گا۔

مالکان مکان یہ ٹیکس کرایہ داروں سے وصول کرنا چاہتے ہیں اور کرایہ دار دینا نہیں چاہتے اس پر کرایہ دار ایجی ٹیشن کر رہے ہیں اور اسی سلسلہ میں ایک جلسہ بھی کیا گیا ہے۔

نظام ڈے

مجلس اتحاد ملت نے ۳۰ر جون کو نظام ڈے کے سلسلہ میں بعد نماز جمعہ مسجدوں میں جلسے کر کے اس ایجی ٹیشن کی مذمت کی جو ریاست حیدر آباد کے خلاف

فائرنگ کے خلاف احتجاج

۲۴ر جون کو کانپور سٹی مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے حسب ذیل تجویز حکام اور پولیس کے رویہ کے خلاف منظور کی ہے:۔

مجلس عاملہ کی رائے میں حکام اور پولیس نے ۱۹ر جون ۱۹۳۹ء کو پر امن اور نہتے مسلمانوں پر نماز کے وقت بسلسلہ جلوس رتھ جاترا بمقام مول گنج و سٹن روڈ پر جو یکطرفہ فائرنگ کی ہے وہ حد درجہ ناجائز اور زیادتی پر مبنی ہے، اور اس کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے گورنمنٹ سے تحقیقات کے لئے ایک غیر جانبدارانہ اور غیر سرکاری کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کرتی ہے اور حسب ذیل طریقہ احتجاج طے کرتی ہے۔

(۱) بتاریخ ۲۶ر جون ۱۹۳۹ء یوم دوشنبہ سے جملہ مسلمانان کانپور اپنے اپنے مکانوں اور دوکانوں پر سیاہ جھنڈے نصب کریں۔

(۲) ہر مہینہ کی ۱۹ر تاریخ کو جملہ مسلمانان کانپور اپنا اپنا کل کاروبار بند کر کے ہڑتال کریں۔

(۳) نہتے پر امن مسلمانوں پر بلا وجہ معقول فائرنگ کئے جانے کے خلاف مسلم ممبران میونسپل بورڈ بغرض تحقیقات ایک غیر سرکاری اور غیر جانبدار کمیشن کے تقرر کا مطالبہ پیش کر کے ایک ہفتہ کے اندر منظور کرا دیں اور بصورت تجویز مذکور کے کسی بنا پر بھی مسترد ہونے یا پیش کئے جانے کے جملہ ممبران میونسپل بورڈ امپرومنٹ ٹرسٹ ان اداروں کی کسی کارروائی میں شرکت نہ فرمائیں۔

مجلس عاملہ مزید یہ تجویز کرتی ہے کہ یہ احتجاج اس وقت تک جاری رہے جب تک کہ گورنمنٹ کی طرف سے غیر جانبدارانہ اور غیر سرکاری تحقیقات فائرنگ متعلقہ کی نہ ہو جائے اور حکام و پولیس کے وہ اشخاص جو خطاکار ہیں ان کو سزا نہ دی جائے

نیز مجلس عاملہ یہ بھی طے کرتی ہے کہ اگر مطالبہ مذکور تین ماہ کے اندر گورنمنٹ تسلیم نہ کرے تو مجلس عاملہ کی رائے میں وقت آگیا ہے کہ سول نافرمانی کرنے کی تدابیر پر غور کر کے عملی صورت اختیار کی جائے

مدرسہ فیض عام اسکول کانپور

فیض عام ایسوسی ایشن بالکل خالص اسلامی ادارہ ہے اس کے زیر انتظام فیض عام پرائمری اسکول اور فیض عام اینگلو ورناکیولر مڈل اسکول جاری ہیں۔ فیض عام پرائمری اسکول مکاتب اسلامیہ کے ماتحت گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے اور درجہ "الف" "ب" اول اور دوئم اوس کے زیر انتظام ہیں اور جاری ہیں جہیں ابتدائی تعلیم کا خاص لحاظ رکھکر ضروری دینی مسائل اور قرآن شریف بچوں کو ختم کرا دیئے جاتے ہیں۔ مسٹر بدر الحسن رضوی ہیڈ ماسٹر کمال خلوص اور محنت سے تعلیم کی نگرانی کرتے اور بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔

فیض عام اینگلو ورناکیولر مڈل اسکول درجہ سوئم سے مڈل کلاس یعنی آٹھویں درجہ تک جاری ہے، فیض عام اینگلو ورناکیولر مڈل اسکول کا اسٹاف تعلیم بہت قابل اور تجربہ کار ہے اور اصول تعلیم سے واقف ہے۔ ابو سعید خالق صاحب یوسفی ایم۔اے۔ بی ٹی ماہرین فن تعلیم اسکے ہیڈ ماسٹر ہیں اور دیگر گریجوایٹ استاد نائب مدرس ہیں۔ مسلمان بچوں کے لئے اس خالص اسلامی ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے۔ یہ اسکول بھی محکمہ تعلیم گورنمنٹ سے مصدقہ یعنی رکگنائزڈ ہے

ہم کو ذاتی طور پر علم ہے کہ مدرسہ فیض عام کی تعلیمی حیثیت نہایت بہتر ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان کانپور مدرسہ فیض عام میں اپنے بچوں کو بھیجکر اس تعلیمی ادارہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

پونے تین لاکھ تعزیری ٹیکس

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ بلوؤں کے سلسلہ میں شہر کے ہندو مسلم

سبدِ گل

ہم نے بہت دن ہوئے اپنی طالب علمی کے زمانے میں یہ پڑھا تھا کہ جس طرح برطانیہ ایک جزیرہ ہوتے ہوئے یورپ میں سب سے بڑی طاقت ہے اسی طرح جاپان بھی ایک جزیرہ ہوتے ہوئے ایشیا میں ایک بہت بڑی طاقت ہے! لیکن یہ کیا معلوم تھا کہ کوئی دن ایسا آئے گا کہ مشرقی جزیرہ والے مغربی جزیرہ والوں کا ناک میں دم کر دیں گے ۱۹۱۴ء میں جاپان اور برطانیہ ایک طرف تھے برطانیہ کی طرف جتنے حلیف تھے سب کو جنگ میں کچھ نہ کچھ نقصان اٹھانا پڑا۔

اگرچہ بعد کو اس کی قدرے تلافی بھی ہوئی مگر جاپان کی تو یہ کیفیت ہوئی کہ ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا یعنے اپنے قریب ہی کے جزیرہ کو دبا لیا جو جرمن مقبوضہ تھا، چلئے جاپان کے نزدیک جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔

جب سے چین پر جاپان کا دھاوا شروع ہوا اسی وقت سے جاپان کی قہر آلود نظریں برطانیہ پر پڑنے لگیں، یوں تو سبھی مغربی حکومتیں جو چین میں کاروبار کرتی تھیں، جاپان کی نظروں میں کھٹک رہی تھیں لیکن روس پر اور برطانیہ پر خاص نظرِ عتاب تھی کیونکہ شمالی چین کی سرحد روس سے اور جنوبی چین کی سرحد برطانیہ کے مقبوضہ برما سے ملی ہوئی تھی۔

ہوتے ہوتے یہ نوبت آئی کہ قریب قریب کے تمام شمالی چین کے حصہ جاپان نے ہڑپ کر لئے اب برطانی ماہرینِ جنگ نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہوشیار ہو خبردار ہو جاؤ اب جاپان کا دھاوا جنوبی چین اور جنوبی چین کے بعد برما اور برما کے بعد ہندوستان پر ہوگا اس آواز کا یہ نتیجہ ہوا کہ برما کے ذریعہ چین کو اسلحہ پہونچنے لگے۔

جاپان کب برداشت کر سکتا تھا لیکن وہ بھی موقعہ کی تاک میں تھا اور کاریہ موقع آیا کہ جاپان کے مفتوحہ علاقہ کے ریزرو بنک کا ایک افسر چینیوں کے ہاتھ قتل ہو گیا جاپان نے برطانیوں سے مطالبہ کیا کہ یہ چینی تمہارے علاقہ میں رہتے ہیں انھیں ہمارے سپرد کر دو برطانیوں نے اس کی پوری اہمیت نہ سمجھی اور معاملہ کو ٹال دیا یہ ٹالنا تھا کہ جاپان نے تمام برطانی علاقہ کی ناکہ بندی کر دی بلکہ یوں کہئے کہ ناطقہ بند کر دیا۔

جب سے یہ ناکہ بندی ہوئی ہے اس وقت سے برطانی علاقہ میں کھانے پینے کا سامان آنا بھی مشکل ہو گیا، دو چینیوں کو محض اس جرم میں گولی ماردی تھی کہ وہ برطانی علاقہ میں کھانے پینے کی چیزیں لائے تھے اور تمام برطانی علاقہ کے گرد جان لیوا تار لگا دیے گئے ہیں تاکہ کوئی بھی اس پار سے اُس پار کود پھاند کر آنے کی کوشش نہ کر سکے چنانچہ ایک صاحب نے یہ کوشش رات کے وقت کی اور صبح وہ بیجان تاریں لٹکے ہوئے پائے گئے۔

کھانا پینا تو درکنار رہا سب سے بڑی مصیبت تلاشیوں کی ہے یعنی جو برطانی جاپانی علاقہ سے برطانی علاقہ میں آنے لگتا ہے یا برطانی علاقہ سے جانے لگتا ہے اس کی تلاشی لی جاتی ہے اور تلاشی بھی اس بری طرح لی جاتی ہے کہ خدا کی پناہ یہ نہیں کہ کپڑے ٹٹولے اور چھوڑ دیا بلکہ ایک ایک کر کے تمام کپڑے اتروا لئے جاتے ہیں اس کے بعد جسم کی تلاشی لی جاتی ہے ہفر رساں

ادبِ لطیف

بکھری ہوئی پنکھڑیاں

عمر خیام اور زیب النساء کی رباعیات کے ترجمے

از صدیقہ بیگم صاحبہ سیوہاروی

آ ۔۔۔ اور میرے دل کی بجھی ہوئی شمع کو محبت کی چنگاری سے روشن کر ۔۔۔ اف یہ دل رنج ۔۔۔ ناامیدی ۔۔۔ اور حرماں نصیبی سے تاریک ہے کیا تو اس کو محبت کی روشنی سے ایک بار اور نہ چمکائیگا؟ ۔۔۔ دیکھ شمع کو پروانہ کی آنکھ سے دیکھ۔" کیونکہ صرف وہی جو محبت کی آگ میں جل کر خاکستر سیاہ ہو جائے ۔۔۔ اسکی حقیقت پہچان سکتا ہے۔

(۲)

اے ساقی! ۔۔۔ تیرے ایک جام کے سامنے میرے نزدیک کاؤس کی سلطنت ۔۔۔ طوس کی حکومت ۔۔۔ سب بے حقیقت ہیں ۔۔۔ اے زاہد! تمام عمر آہ و زاری کر اپنی پیشانی رگڑ ۔۔۔ مگر یاد رکھ کسی صبح ۔۔۔ یا تاریک رات میں محبت کی ایک ”آہ“ تیرے ان نالوں سے کہیں برتر ہے ۔۔۔

(۳)

صبح کا ستارہ چمکا سہانا وقت ہے۔ ۔۔۔ آفتاب اپنی سہیں رو پہلی کرنوں سے تاریک دنیا کو ۔۔۔ نورانی جامہ پہنا رہا ہے ۔۔۔ سبزہ پر اوس کے قطرے گوہر آبدار کی طرح چمک رہے ہیں ۔۔۔ دیکھ مرغ سحری بانگ دے رہا ہے لیکن کیا تم جانتے ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے ۔۔۔؟ وہ کہہ رہا ہے۔ ۔۔۔ اٹھو! اٹھو! اے نیند کے متوالو! ۔۔۔ اٹھو تمہاری زندگی کی ایک شب اور گذر گئی ۔۔۔ آہ! زندگی کی ایک شب اور گذر گئی اے دل تو اب تک سو رہا ہے اٹھ اور اپنا جام بھر تیری روح میں جو پر سوز نغمے گونج رہے ہیں ان کو سن اٹھ ۔۔۔ اٹھ ۔۔۔ اور خوب ہنس جبکہ دوسرے روئیں ۔۔۔

(۴)

جوانی کے چڑھتے ہوئے دور ہیں ۔۔۔ میری زندگی کی کھیتی محبت کے نہ تھمنے والے آنسوؤں سے سینچی جا رہی ہے وہ دیکھو ۔۔۔ میری زندگی کا باغ کس قدر سرسبز نظر آ رہا ہے ۔۔۔ درختوں کی ٹہنیاں ۔۔۔ ناامیدی حرماں نصیبی ۔۔۔ اور افسردگی کے پھولوں سے لدی ہوئی ہیں ۔۔۔ کیونکہ اے محبت کے دیوتا! میں نے اپنا دل تیری راہ میں قربان کر دیا ہے ۔۔۔

(۵)

میری کشتیٔ حیات آرزوؤں کے عمیق سمندر میں ناامیدی کے پہاڑ سے ٹکرا کر چکنا چور ہو گئی ۔۔۔ وہ ناخدا کہاں ہے ۔۔۔ اسکے ان چند بچے ہوئے ٹکڑوں کو ڈوبنے سے بچائے ذرا کوئی اسے آواز دو، جو اس عظیم تلاطم کو اپنے نرگسی آنکھ کے ایک اشارے سے بالکل خاموش کر دے ۔۔۔ اے محبت کے حسین دیوتا میں نے اپنا دل تیری راہ میں قربان کر دیا ۔۔۔

(۶)

اے خزاں! کیا یہ تیرے دستِ ستم کا ستایا ہوا سرسبز چمن اب کبھی نہ پھلے پھولے گا ۔۔۔ کیا بلبل کے یہ پُر سوز نغمے سن نے

عالمِ نسواں

عورتوں کے متعلق امیر عبداللہ کی رائے

میں کبھی اپنی عورتوں کو بے پردہ دیکھنے کے لئے تیار نہیں پردہ اتار دینے سے عورتوں کی ترقی نہیں ہوتی میں ان کی ترقی کے لئے ہر طرح کی امداد بہم پہونچانے کے لئے تیار ہوں میں نے اپنے ملک میں عورتوں کے واسطے اسکول کھول رکھے ہیں جہاں انھیں پڑھنا لکھنا اپنے ملک کی تواریخ نیز گھر کا کام کاج سکھایا جاتا ہے سب سے زیادہ مفید تعلیم ان کے واسطے امورِ خانہ داری کی تعلیم ہے۔

کیونکہ ہمارا گھر چھوٹا ہے اور ہمیں زیادہ بچوں کی ضرورت ہے یہ ہیں خیالات عورتوں کے متعلق جو کہ عرب سلطان نے اپنے شاہی محل میں بیٹھے ہوئے ظاہر کئے تھے۔

سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے عرب سلطان نے کہا دراصل ماں بننا دنیا میں بہت بڑی بات ہے ”ماں“ بچہ کو جیسا بناتی ہے ویسا ہی وہ بنتا ہے۔ اسے چاہئے کہ وہ نہایت احتیاط کے ساتھ بچوں کی پرورش کرے تاکہ وہ اپنی قوم کو بلندی کی طرف لے جا سکے۔

اس طرح سے عورت دنیا میں عظیم ترین کام سرانجام دیتی ہے۔

لیکن اپنے فرصت کے وقت میں ۔۔۔؟ میں کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا لیکن سلطان نے میرے خیالات بھانپ لئے اپنے خالی وقت میں اسے چاہئے آرام کرے اپنے حسن کی طرف توجہ دے، مردوں کو چاہئے کہ وہ ہر قسم کا کام کریں اور ہر طرح سے عورتوں کی حفاظت کریں اگر کوئی عورت مردانہ پیشہ اختیار کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ محبت نہیں چاہتی

※ یہاں تک کہ موت اس کی امیدوں کی جھلملاتی ہوئی شمع کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دے گی ۔۔۔

اے محبت کے دیوتا! کیا اس لئے کہ اس نے اپنا دل تیری راہ میں قربان کر دیا

ص رہتی بلکہ انگریز عورتیں بھی اس کا شکار ہوتی ہیں، لکھا ہے کہ ایک انگریز لڑکی کو ننگا کر کے تلاشی بھی لی گئی اور خلافِ اخلاق سلوک بھی کیا گیا

حال میں ایک انگریز جوڑے کی تلاشی اس طرح لی گئی کہ صاحب بہادر کو ایک کمرے میں اور میم صاحبہ کو دوسرے کمرے میں لے جایا گیا اور بالکل ننگا کر کے دونوں کی تلاشی لی گئی، لکھا ہے کہ میم صاحبہ کی تلاشی ہوتے وقت جاپانی سنتری خاص دلچسپی لے رہا تھا۔ اس دلچسپی کی تفصیل خبر میں درج نہیں

مگر برطانی مدبر بہت ٹھنڈے دل کے واقع ہوئے ہیں کیونکہ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چیمبرلین یہ تو کہتے ہیں کہ حالات ناقابل برداشت ہوتے جاتے ہیں لیکن جب ان سے یہ کہا گیا کہ کیا جاپان کے خلاف بدلہ لینے کی کارروائی کی جائیگی تو آپ نے فرمایا کہ ابھی حالات اس حد تک نہیں پہونچے ہیں اور مصالحت کے امکانات باقی ہیں پرسوں لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ برطانیہ اور جاپانی سفیر میں کچھ بات چیت ہوئی ہے۔

اور معلوم ہوا ہے کہ لارڈ ہیلی فیکس نے بہت سخت و کرخت لہجے میں معاملات پیش کئے ہیں لیکن جاپانی افسر برطانیہ کے سخت لہجہ کی قدر و قیمت خوب سمجھ گئے ہیں۔

بچوں کی دنیا

روپیہ کی زندگی

از جناب آنند شنکر کرل صاحب پانی پتی

روپیہ کتنے دنوں تک چلتا ہے اور بعد میں پھر کیا ہوتا ہے، ان سوالوں کے جواب بہت ہی زیادہ دلچسپ ہیں۔

اگر روپیہ کو اچانک کوئی نقصان نہ پہونچے تو وہ اکثر پچپن سال تک چلتا رہتا ہے اس کے بعد اس کا وزن کچھ کم ہو جاتا ہے، جب یہ کمی ۳۰۹ گرین تک پہونچ جاتی ہے تو روپیہ ٹکسال میں بھیجدیا جاتا ہے جہاں اسے گلا کر پھر دوبارہ ڈھال دیا جاتا ہے۔

جو روپیے زمین گڑھا کھود کر گاڑ دئے جاتے ہیں ان کے وزن میں تو کوئی کمی واقع نہیں ہوتی مگر کچھ زنگ آلود ضرور ہو جاتے ہیں جو آسانی صاف ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان میں برٹش حکومت میں سب سے پہلے ۱۸۷۰ء میں روپیہ بنایا گیا تھا جس پر کمپنی کی مہر تھی۔ اس سے قبل ہندوستان کے سکے لندن میں ڈھلتے تھے جن کے ایک طرف ملکہ ایلزبتھ کی تصویر اور دوسری طرف اسکے ہتھیاروں کا خاکہ ہوتا تھا۔

اندازہ کیا جاتا ہے ۱۸۳۵ء سے اب تک مختلف ٹکسالوں میں ۹۹۳ کروڑ روپیے ڈھالے گئے ہیں یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لوگ روپیوں کی مالا اور ہار وغیرہ بنا لیتے ہیں اور ان میں سوراخ کر کے انھیں بیکار کر دیتے ہیں نقلی سکہ بھی ہندوستان میں بہت زیادہ نظر آنے لگے ہیں اور نقلی کھوٹے سکوں نے تو ناک میں دم کر رکھا ہے، سکوں کی پہچان زیادہ تر ان کے بجانے سے کی جاتی ہے کچھ ماہر اور شناخت کرنے والے لوگ روپیہ کو بغیر بجائے سکہ دیکھ کر ہی بتا دیتے ہیں کہ کھوٹا ہے یا کھرا ہے نقلی ڈھلے ہوئے سکوں کے کنارے اکثر صاف نہیں ہوتے اس لئے سکوں کو پہچاننے میں اس کے کنارے بھی مدد دیتے ہیں۔

شہرِ بابل

شہر بابل کی فصیل ۳۵۰ فٹ اونچی اور ۸۷ فٹ چوڑی تھی اور اس کے اندر ایک اور دیوار پختہ اینٹوں کی ۹۰ فٹ بلند تھی اس میں پیتل کے ایک سو پھاٹک لگے ہوئے تھے جن کے راستہ سے شہر کے اندر داخلہ ہوتا تھا یہ قلعہ نما بستی ساٹھ میل کے دور میں آباد تھی اس میں ۶۷۶ محلے اور پچاس سڑکیں تھیں بڑے دیوتا بعل کا مندر تین میل کے دور میں بنا ہوا تھا ایک شاہی محل ۳½ میل اور دوسرا ۸ میل آراضی کو احاطہ میں لئے ہوئے تھا

امریکہ کے صبر کا پیالہ لبریز ہو چکا

لندن ۲۵ جون معاصر ”ٹائمز“ کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن لکھتا ہے کہ حکومت امریکہ اس وقت بڑے ضبط و تحمل سے کام لے رہی ہے مگر اس نے ابتک جسقدر اعلان کئے ہیں ان سب سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مشرق بعید میں اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے مستحکم ارادے کئے ہوئے ہے۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ جاپانی سفیر مقیم واشنگٹن کو اس بارے میں تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ جاپانی حکام جو مظالم ڈھا رہے ہیں اور امتیازی سلوک کر رہے ہیں اس سے حکومت

پردۂ فلم

جرائم کی فلمیں اور ان کا اثر!

از جناب سیٹھ کیکو بھائی ڈیسائی مالک پیرامونٹ فلم کمپنی

”یہ جرم ہے“ اس عنوان کے ماتحت مسٹر بابوراؤ پیٹل نے ۳ جون ۱۹۳۹ء کے بمبئی کرانیکل میں ایک مضمون شائع کرایا ہے چونکہ اس مضمون سے ایک خاص قسم کی ہندوستانی فلموں کے متعلق غلط فہمی پھیلنے کا اندیشہ ہے اس لئے میں اس کی تردید میں چند سطور لکھنے پر مجبور رہوں۔

جرائم کی فلمیں!

جرم کسے کہتے ہیں اس کی جانچ پڑتال ضروری ہے کم از کم یہ تو اشد ضروری ہے کہ جرائم سے متعلقہ فلموں کا صحیح مفہوم سمجھا جائے لیکن انھیں غلط نام دینا کیوں ضروری ہے کیوں نہ انھیں مخالف جرائم فلمیں کہا جائے

نیکی اور بدی کی جنگ

ایسی فلموں میں ہیرو یا ہیروین یا دونوں کا مجرم یا مجرموں کے جتھے کے خلاف بہادرانہ اقدام پیش کیا جاتا ہے گویا نیکی اور بدی کی جنگ میں بالآخر نیکی کی فتح ہی دکھائی جاتی ہے آخر اس میں کیا برائی ہے کسی مجرم یا مجرموں کے جتھے کے بد اعمال کو پیش کر کے انھیں کیفرِ کردار تک پہونچتے دکھانا کبھی قسم کے برے اثرات نہیں چھوڑ سکتا۔

آپ آگ، اور بجلی کا ذکر محض اس لئے ممنوع قرار نہیں دے سکتے کیونکہ ان کا کام جلانا ہے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ بچوں کو ان کے اچھے اور برے خواص سے آگاہ کریں خواہ یہ اندیشہ ہو کہ کوئی شرارت پسند دماغ برائی کی طرف جائیگا اور خود کو نقصان پہونچائے گا۔

اس بات سے قطع نظر کہ شاید متعدد معدودے چند بد باطن افراد فلموں سے چوری کرنے یا ڈاکہ ڈالنے کا اشارہ حاصل کر لیں میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے نوجوان اس قدر بد اخلاق ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوئے بھی کہ مجرم کو کڑی سزا ملتی ہیں جرم کرنے کی طرف راغب ہوں گے۔

میں مسٹر بابوراؤ سے اختلاف کرتا ہوں جب کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ مجرم لزماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوتے بہت لوگ جنھوں نے علم الجرائم کا مطالعہ کیا ہے وہ بھی یہ ہی فرماتے ہیں جس طرح دوسری باتیں سکھلائی جا سکتی ہیں اسی طرح جرائم پیشگی بھی سکھائی جا سکتی ہے لیکن یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ جرائم پیشگی جو ذہانت رکھتی ہو انسان کے دل و دماغ میں بنیادی نقص کے طور پر موجود ہوتی ہے۔

اصلاح کی ضرورت

ہم اسبات کو خوش آمدید کہیں گے کہ اگر مسٹر بابوراؤ پٹیل پروڈیوسروں سے مطالبہ کریں کہ وہ جرائم سے متعلقہ فلموں کو زیادہ تعلیمی، زیادہ اخلاقی اور زیادہ قرین عقل بنائیں بجائے اس کے کہ مسٹر پٹیل ان فلموں کی بدنامی کریں اور انھیں بے تحاشہ مطعون کرتے نظر آئیں۔

سکرین پر دیکھی گئی تصاویر کی یاد اس قدر قلیل ہوتی ہے کہ نارمل ذہنیت کے انسان کے لئے ناممکن ہے کہ ان سے کوئی برائی حاصل کرے خصوصاً ایسی حالت میں فلم سنسر ہر ایسے ٹکڑے کو سختی سے کاٹ ڈالتے ہیں جس سے کسی قسم کا ذم کا پہلو نکلے بمبئی میں سنسر ایسی فلموں کا جنکا تعلق جرائم پیشگی سے ہو بہت سختی سے اجتناب کرتے ہیں۔

سراغرسانی کے ناول!

مسٹر بابوراؤ پٹیل بہت محتاط رہنا

شراب انسان کے بدن کو کوئی فائدہ نہیں پہونچاتی، جب تک خون میں تیزی رہتی ہے اس وقت تک انسان بہکی بہکی باتیں کرتا ہے جب خون کی تیزی ختم ہو جاتی ہے اور نشہ اتر جاتا ہے اس وقت آدمی بیماروں کی طرح ہو جاتا ہے

خدا کو یاد کرنے اور اس کی طرف رجوع کرنے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ شکایت کرو اور اس سے ناراض ہو بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کی رحمت پر پورا بھروسہ اور اعتماد کرکے صمیم قلب سے یقین کرلو کہ جو کچھ ہوا بہتر ہوا۔

بس اسی کا نام صبر جمیل ہے۔

علم کو حصول مال وجاہ کا وسیلہ اپنے ہمسروں اور ہمعصروں پر فخر اور ناز کرنے کا ذریعہ یا مجادلہ اور مباحثہ میں فتحمندی حاصل کرنے کا آلہ تصور نہ کرو بلکہ علم کو خاص علم ہی کی غرض سے حاصل کرو اور اوس کو اپنے نفس کی تہذیب کا موجب اور آدمیت کا زیور سمجھو۔

خدا کا دوسرا نام محبت ہے (مشخصے)

خدا سب جگہ موجود ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے اور جو چاہتا ہے سو کرتا ہے

علم سے خدا ملتا ہے اور دولت سے فرعونیت

علم بے خطر ہے اور مال کو ہر وقت خطرہ ہے۔

علم ایک لازوال دولت ہے جسے خرچ کرنا ہی بہتر ہے

سیّاح:۔ جب ہم صحرائے اعظم میں پہونچے تو ہمارے موٹر کار کے پرزے خراب ہوگئے اور موٹر کھڑی ہوگئی لہذا ہمیں سورج کی سخت و کرخت دھوپ میں بہت دور تک پیدل چلنا پڑا۔

دوست:۔ کیا وہاں سایہ بالکل نہ تھا۔

سیّاح:۔ ہاں، تھا تو سہی۔

دوست:۔ تو پھر تم سایہ میں کیوں نہ چلے۔

سیّاح:۔ سایہ صرف ہمارا ہی تھا۔

لال:۔ ڈکٹیٹر کسے کہتے ہیں؟۔

موہن:۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو یہ کہے کہ میں فلاں چیز لے سکتا ہوں اور یہ نہ سوچے کہ وہ چیز کس کے پاس ہے اور کس ملک کی ہے۔

ڈاکٹر جون:۔ بھئی مجھے بدہضمی کی شکایت ہوگئی ہے کوئی دوا دیدیجئے۔

ڈاکٹر سمتھ:۔ تم خود ڈاکٹر ہو اپنا علاج آپ کرلو

ڈاکٹر جون:۔ سنو میری فیس ۱۶ روپیہ ہے اور تمہاری فیس کل آٹھ روپئے۔

ایک خاتون ٹوپیوں کی ایک دوکان میں گئی اور بہت سا وقت صرف کرنے کے بعد ایک ٹوپی پسند کی اور بولی، میں آیندہ ہفتہ یہ ٹوپی ضرور خرید کرلوں گی۔

دوکاندار:۔ آیندہ ہفتہ کیا مطلب۔

خاتون:۔ میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ واقعی یہ اچھی ہے یا نہیں، اگر آیندہ ہفتہ تک یہ بک گئی تو میں سمجھ لوں گی کہ یہ ٹوپی واقعی اچھی ہے اور اس قسم کوئی دوسری پسند کرلوں گی ورنہ پھر کوئی اور دیکھوں گی۔

عبرت آموز اعداد وشمار

صورت صحت اور خوبصورتی کو لگاڑنے کا جو سامان ولایت سے ہندوستان میں آتا ہے اسکی سبق آموز کیفیت ان اعداد وشمار سے ظاہر ہو جاتی ہے، جو ایک سال کے متعلق سرکار دولت مدار کی طرف سے ہم پہونچائے گئے ہیں:۔

شراب	دو کروڑ	۳۵ لاکھ	۵۶ ہزار	روپیہ
تمباکو وغیرہ	"	۸۱ لاکھ	۹۲ ہزار	"
سگریٹ	"	۲۲ لاکھ	۱۲ ہزار	"

غیر ملکی غذائیں

بسکٹ اور کیک:۔	۳ ۳۳۷ ۰۰۰
ٹین اور بوتلوں میں سبز غذا	۵ ۹۱۸ ۰۰۰
چاکلیٹ وغیرہ:۔	۱ ۷۹۳ ۰۰۰
پیٹنٹ غذائیں:۔	۷ ۰۸۶ ۰۰۰
منجمد غذائیں:۔	۴ ۸۳۷ ۰۰۰
متفرق اشیاء خورد ونوش	۵ ۹۴۹ ۰۰۰

مسکرات اور تمباکو

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں امتناع خمر کا قانون پاس ہونے سے پیشتر مسکرات اور تمباکو کی کھپت کے سالانہ اعداد وشمار یہ تھے:۔

شراب	۵۳ کروڑ	روپیہ
چرس	۷ کروڑ	روپیہ
افیون	۳ کروڑ	روپیہ
تمباکو	۲۲ کروڑ	روپیہ
سگریٹ	۸ کروڑ	روپیہ

اوقاف مذہبی

ہندوستان میں (مسجدوں) (مندروں) اور (گوردواروں) خانقاہوں) کی تعداد دو لاکھ ہے ان کی مجموعی آمدنی ساڑھے چھبیس کروڑ روپیہ سالانہ ہے فقط استھانوں میں بیٹھنے والے بھک منگوں کی تعداد ۵۲ لاکھ ہے اگر ان میں سے ہر ایک کی اوسط آمدنی تقریباً دو آنہ یومیہ ہو تو رقم ہر سال ۲۶ کروڑ روپیہ ہو جاتی ہے۔

بیچم صاحب کی گولی

بیچم صاحب کی گولی کا اشتہار مدت مدید سے ہندوستانی اخباروں میں چھپ رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سال بیچم صاحب کو اپنے کاروبار میں سوا سات لاکھ پاؤنڈ خالص منافع ہوا ہے۔

صحیح الجسم بچہ

مارگن ٹاؤن (امریکہ) میں تیرہ ماہ کے ایک بچہ کا وزن پانچ سٹون اور قد تین فٹ ہے پیدائش کے وقت اس کا وزن سوا پانچ سیر تھا اس کے بھائیوں اور بہنوں کا قد اور وزن عام انسانوں کی طرح ہے۔

پیاز

امریکہ میں پیاز کا تجربہ کتوں پر کیا گیا ہے جو کامیاب ثابت ہوا ہے، نیوجرسی کے ایک موٹر ڈرائیور کا بیان ہے کہ میں اپنے کتے کو سنہ ۱۹۲۴ء سے پیاز کھلا رہا ہوں اور دھوپ کے وقت اس کی آنکھوں پر رنگین چشمے لگا دیتا ہوں اسے کوئی بیماری نہیں ہوئی، اس کتے کی اکیسویں سالگرہ ۱۱ رمئی کو منائی گئی ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ پیاز کا استعمال طوالت عمر کا موجب ہو سکتا ہے

ریکارڈ توڑ دیا

سان فرانسسکو (امریکہ) کے سرکاری کالج کے ایک پروفیسر صاحب کا اسم گرامی مارشل ہیم ہے آپ کے متعلق اعلان ہوا ہے کہ آپ نے بھینچ بھینچ کر منھ چومنے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے اور آپ اس فن کے رستم تسلیم کرلئے گئے ہیں۔

اخبار رپورٹر رقمطراز ہے کہ آپ نے ایک محفل رقص میں پانچ منٹ کے اندر اندر چالیس لڑکیوں کو بھینچ بھینچ کر ان کے بوسے لئے اس کارروائی کو آپ نے اس مستعدی اور انہماک سے جاری رکھا کہ ایک استانی جو مشرف بہ بوسہ ہونیوالی لڑکیوں کی قطار میں کھڑی تھی آپ نے غلطی سے اسے بھی سرفراز فرما دیا۔

ص بادشاہ کا چہرہ یہ سن کر زرد ہو جاتا ہے

جنرل:۔ (ڈرتے ہوئے) حضور! یہ نعش کس کی ہے؟۔

نپولین:۔ میرے بہادر جنرل! یہ ایک جرمنی سپاہی ہے جس نے آج یہاں پر اپنی قوم کی بھلائی اور وطن کی محبت کی خاطر جان دیدی ہے۔

میں اس کی مرضی کے موافق اس سے وعدہ کر چکا ہوں کہ میں ضرور تجھ کو تیرے ہی وطن جرمنی میں دفن کراؤں گا۔

میرے پیارے جنرل اس نوجوان کو اس کے وطن جرمنی میں لے جاکر دفن کرانا اور صلح کا ڈنکا بجوا دو کہ ہم نے جرمنی کو آزاد کر دیا۔

جنرل (حیرت سے) اے جہاں پناہ! آج ایک مدت کے بعد تو جرمنی فتح ہوا ہے، اور آج ہی آزاد!۔

میرے بہادر! جاؤ میں تمکو حکم دیتا ہوں اس کی تعمیل کرو۔

بہت اچھا حضور (جنرل یہ کہکر چلا جاتا ہے)

روس اور چین کے درمیان تجارتی معاہدہ

ماسکو ۲۵ رجون آج اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ ۱۶ رجون کو روس اور چین کے درمیان ماسکو میں ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں

وطن کی محبت

از جناب سلامت علیخاں صاحب ضیا رامپوری

نپولین اعظم شہنشاہ فرانس اپنے کیمپ میں نہایت اطمینان سے بیٹھا ہوا ہے اس کی فوج جرمنی کا محاصرہ کئے ہوئے ہے، نپولین اس وقت دل میں سوچ رہا ہے کہ اتنے دن ہو چکے مگر جرمنی ابھی تک فتح نہیں ہوئی میں خود قتل و غارت کرنا پسند نہیں کرتا مگر جرمن لوگ مجھے جو د اس بات پر مجبور کرتے۔

دفعتاً آواز آتی۔

حضور کیا میں آسکتا ہوں؟"

نپولین (چونک کر)۔ " " " " آجاؤ " "

کپتان اندر داخل ہوتا ہے۔

کپتان:۔ حضور بہت جلد دس لاکھ کارتوس کی ضرورت ہے جرمنی فوجوں کے پیر اکھڑ گئے ہیں عنقریب جرمنی فتح ہو جائے گا لیکن اپنے پاس تو مکمل انتظام ہونا چاہئے۔

نپولین:۔ بہت اچھا پیارے بہادر تم اب چلے جاؤ میں ابھی اس کا کافی انتظام کرتا ہوں

کیپٹن چلا جاتا ہے، نپولین کچھ لکھ رہا ہے۔ کیمپ کے باہر سے شور وغل کی آواز آتی ہے لیکن نپولین بالکل اطمینان بیٹھا ہو کچھ لکھ رہا ہے دفعتاً ایک نوجوان شاہی کیمپ میں زبردستی اندر گھس آتا ہے وہ نہایت بوسیدہ فوجی لباس پہنے ہوئے ہے اس نے اپنی جیب سے ایک پستول نکالا اور شہنشاہ نپولین کی طرف اسکی نالی کا رخ کرکے کھڑا ہو جاتا ہے۔

نپولین:۔ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟

نوجوان:۔ (چیں بر جبیں ہو کر) تجھ کو معلوم نہیں کہ میں کون ہوں اور کیا چاہتا ہوں۔

کچھ سکوت کے بعد میں ایک جرمن سپاہی ہوں اور تیرا خون چاہتا ہوں کیونکہ تونے میرے ملک اور وطن کو برباد وتاراج کر دیا میں تجھ سے اس کا اس کا انتقام لوں گا تو جانتا ہے میرا انتقام کیا ہے؟

نپولین:۔ مسکراتے ہوئے میں نہیں جانتا کہ تمہارا انتقام کیا ہے۔

نوجوان:۔ اگر تو نہیں جانتا تو اب خوب سمجھ لے کہ میرا انتقام تیرا خون ہے۔

نپولین:۔ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟ "۔

نوجوان:۔ میں خوب جانتا ہوں کہ میں اس شہنشاہ وقت یعنے حکمران فرانس اور اپنے ملک کے بدترین دشمن سے ہم کلام ہوں۔

نپولین:۔ جسکو نوجوان کی باتوں پر مزہ آرہا ہے پوچھتا ہے کہ اے نوجوان! کیا تم مجھ کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ رکھتے ہو۔

نوجوان:۔ ارادہ کیا میں تجھ کو ابھی تیری زندگی سے ختم کئے دیتا ہوں کیونکہ تونے میرے آباد وطن میں بربادی پھیلا دی ہے " " " " آہ (جوان جوش میں آجاتا ہے اس کا چہرہ غصہ سے تمتما رہا ہے منھ لعاب اور کف گر رہا ہے)۔

میرے وطنی یتیم کیسے رو پیٹ رہے ہیں ان کی فغاں کو سن کر زمین لغزش کرتی ہے فلک کانپ اٹھتا ہے بڈھے اور ننھے بچے فاقہ سے تڑپ رہے ہیں بیوائیں دربدر ماری ماری پھر رہی ہیں ان کا کوئی بھی پرسان حال نہیں تو یہاں پر آرام سے بیٹھا ہوا ہے میں اپنے وطن کے ایسے بدترین دشمن کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا اور نپولین! تو اب اپنی موت کے لئے تیار ہو جا کیونکہ تو ابھی اپنے کئے کی سزا پانے والا ہے۔

نوجوان یہ کہکر اپنے پستول کو سنبھالتا ہے اور اسکی نالی کو دبانا ہی چاہتا ہے (کہ خود آہی) " "

نپولین:۔ اچھا تو تم ...
کے باہر سے ہوتا ہے، وہ نو...
طرح زمین پر گر پڑتا ہے ...
نپولین چونک کر کھڑا ...
اندر داخل ہوتا ہے۔ ...
کیپٹن کو دیکھ کر غصہ سے لا...
آواز سے کہتا ہے " " ...
کمبخت تونے یہ کیا کیا کہ ایک...
کپتان:۔ تعجب سے)" ...
میں نے تو (نپولین غصہ سے ...
چلا جا، ابھی نکل جا، کہیں ...
کپتان دانتوں میں انگلی ...
نوجوان جو گولی لگنے کی تکلیف ...
آواز میں آہستہ آہستہ کہتا ...
سینہ کو پاش پاش کر دیا ...
اپنے دشمن سے بدلہ لوں ...
پر قربان ہو جاؤں " " ...
اپنا ذاتی دشمن خیال کرنا ...
تم خود ہی بتاؤ کہ " " ...
ایسا نہیں کرتے جیسا کہ میں ...
فرد " " " جو اپنے د...
بھی محبت رکھتا ہوگا وہ ا...
تکلیف سے اف کرکے ایک ...
اچھا شہنشاہ فرانس! میں ...
آخری تمنا ہے " " " ...
بولو " " جلد بتاؤ ...
مجھ سے بولا بھی نہیں جاتا ...
نپولین اعظم جو آج تک ...
(بولا) بہادر نوجوان بتاؤ ...
جب تک میں زندہ ہوں ...
کروں گا " " جلد بولو ...
نوجوان:۔ آہ اب میں ...
اے شہنشاہ مجھے اس ...
میری روح تن کو آسانی ...
یقین کرتا ہوں کہ تم مجھے ...
کراؤ گے، میں نے آج تک ...
ملک کا ایک تار بھی نہیں ...
بتاؤ کیا تم میری اس ...
نپولین (روتے ہوئے ...
ہی کروں گا " " " ...
جرمن میں ہی دفن کراؤ ...
آج سے ہی میں نے تیرے ...
جرمن بہادر نے یہ سنا ...
کے ساتھ ہی اس کی جان ...
کے قریب کھڑا ہوا اس ...
کر رہا ہے اور اس کے ...
پاؤں کی آہٹ ہوتی ...
حضور کیا میں اندر آ...
نپولین آجاؤ۔
اس کا جنرل خوشی ...
اور نپولین کو آنسو بہاتا ...
کہ میں بڈھا ہو گیا لیکن ...
ہوتے ہوئے بھی نہ دیکھ ...
دفعتہً اس کی نظر ...
اور اس کے ہاتھ میں ...
اور کبھی حیرت زدہ ہو کر ...
اے جہاں پناہ کیا ...
اور میں ایک خوشخبر...
فتح ہو چکا ہے، اور ہما...
انتہے ہو گیا ہے۔

اپیل

حکومت ہند کی ہدایات کے بموجب اس صوبہ میں جو صوبجاتی حج کمیٹی مقرر کی گئی ہے وہ غالباً محتاج تعارف نہیں لیکن یہ کمیٹی جس طرح اپنے مختصر وسائل اور محدود ذرایع آمدنی کے باوجود اپنا کام گذشتہ کئی سال سے انجام دے رہی ہے۔ وہ ضرور آپ کی توجہ کی محتاج ہے۔ جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے وہ اپنے فرض سے کسی حد تک سبکدوش ہو چکی ہے۔ اب اس کو مفید اور کامیاب بنانے کی ذمہ داری کلیتاً مسلمانوں ہی پر عاید ہوتی ہے اور یہ کامیابی صرف اہل کرم کی توجہ پر موقوف ہے۔ کمیٹی کے فرائض کی اہمیت ظاہر ہے۔ اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ حجاج کو جو تکالیف اور دشواریاں پیش آتی ہیں ان کا ازالہ و نیز حجاج کے لئے سہولت اور ضروری معلومات بہم پہونچانا کمیٹی کے اولین فرائض ہیں اس کو ایک طرف اگر حجاج کو روانگی سے قبل تمام ضروری معلومات سے باخبر کرنا ہے تو دوسری طرف ان تمام تکالیف اور دشواریوں کو بھی دور کرنا ہے جو کسی حد تک حجاج کی ناواقفیت اور بیشتر متعلقہ عمال کے غیر ہمدردانہ رویہ کے باعث ان کو برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس اہم ذمہ داری کو انجام دینے کے لئے کافی سرمایہ کی ضرورت ہے جسکو چند افراد مہیا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان فرض شناسی سے کام لیتے ہوئے اس کمیٹی کے ساتھ عملی تعاون اور حتی الوسع مالی امداد کرے تاکہ حجاج کی خدمت مستقل طور پر کی جا سکے۔ امداد کی شکل ماہانہ بھی ہو سکتی ہے اور یکمشت بھی۔ کمیٹی کا اب تک قیام و قرار صرف آپ ہی کے ایسے اہل کرم کی توجہ کا مرہون منت رہا ہے اور آیندہ کے لئے میں یہ درخواست آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ آپ اس کار خیر کی انجام دہی میں حج کمیٹی کی مالی امداد فرما کر داخل حسنات ہونگے۔

نیاز مند (خان بہادر) محمد مشتاق علی خاں
سکریٹری پراونشل حج کمیٹی لکھنؤ

مہاتما گاندھی صوبہ سرحد کو

بمبئی ۲۷ جون۔ مہاتما گاندھی ۲ جولائی کو صوبہ سرحد کو روانہ ہو رہے ہیں، ابھی تک آپ کا مفصل پروگرام دستیاب نہیں ہو سکا ہے۔

سوشلسٹ پارٹی سے استعفے

بمبئی ۲۸ جون معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی نے دس گھنٹے کی بحث کے بعد مسٹر ایم ار مسانی جوائنٹ سکریٹری پارٹی مذکور مسٹر اشوک مہتہ، مسٹر اچیت پٹوردھن اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ کے استعفے منظور کر لئے ہیں ان کے استعفوں کی وجہ کے متعلق دفتری طور پر ایک بیان شائع ہوگا۔

شہر فوچو خالی کرا دیا گیا

چلنگ ۲۷ جون اطلاع ملی ہے کہ بندرگاہ فوچو سے کچھ اور فاصلہ پر ۱۸ جنگی جہازوں کا ایک بیڑا کھڑا ہوا ہے جس میں کروزر اور ٹرانسپورٹ جہاز بھی شامل ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوجیں یہاں پر اترنے والی ہیں تمام سرکاری دفاتر خالی کر دئے گئے ہیں، کیونکہ حملہ کا شدید خطرہ ہے۔

اسکول کی عمارت تباہ ہو گئی

دہرہ دون ۲۶ جون آگ لگنے کی وجہ سے ڈی اے وی ہائی اسکول کی عمارت بالکل تباہ ہو گئی ہے اس سلسلہ میں دس ہزار روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے

اخبار سے ضمانت طلبی

دیخ مرحمی ۲۶ جون، خام گاؤں سی پی کے "دہرہ"

ترقی کاشت نارنگی مملکت میسور

ہم خرما و ہم ثواب۔ نارنگی اس قدر مفید اور مزیدار میوہ ہے کہ اوس سے زیادہ شاید ہی کوئی اور میوہ اتنا استعمال کیا جاتا ہو۔ میسور کی تقریباً ستر لاکھ آبادی میں سالانہ ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ کی نارنگی باہر سے آکر فروخت ہوتی ہے۔ گورنمنٹ میسور نے سارے ملک میں اسکی کاشت کی ترغیب دلاکر حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ خصوصاً اضلاع ہاسن اور کڈور میں اس کے باغات کے لئے ساڑھے سات سو ایکڑ زمین مختص فرما دی گئی ہے۔ چند اشخاص نے ایک لمیٹڈ کمپنی قایم کر کے چار سو ایکڑ اراضی کڈور ضلع میں حاصل کی ہے۔ اور پچاس ایکڑ زمین پر نارنگی کے باغات لگا دئیے ہیں۔ یہی ڈوڈی ضلع مذکور میں نہایت خوشرنگ اور بڑی اور چاشنی دار نارنگی پیدا ہوتی ہے۔ جسکو بہت لوگ پسند کرتے ہیں۔ تجربہ سے پایا گیا کہ اچھے طاقتور نارنگی کے درخت میں ڈیڑھ ہزار سے دو ہزار تک عمدہ دانہ بار آور ہوتے ہیں اور معمولی درخت میں چار سے پانسو نارنگی کی فصل کا اوسط ہے اور قیمت فیصد نارنگی پانچ روپے سے چھ روپیہ تک ہے۔ اس لئے عنقریب تمام ملک میسور کی ضرورت کے لئے شیریں و شاداب نارنگیوں کی کافی فراہمی کے علاوہ تجارت برآمدہ کو نفع پہونچنے کی امید کی جاتی ہے۔

سابق انڈر سکریٹری بھوپال (از بنگلور)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۶۰۸

بعدالت بابو راج نرائن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم مقام ڈیرا پور ضلع کانپور

مسماۃ حمید النسا بنام رام نرائن وغیرہ

بنام رام نرائن ولد کشنی لال و رام سروپ ولد جگموہن لال کایستھ ساکن بلہور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام ڈیرا پور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ جون ۱۹۳۹ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت

مہر عدالت

بلقانی ریاستوں کے درمیان نیا معاہدہ

بخارسٹ ۲۵ جون۔ معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ بلقانی ریاستوں کے درمیان ڈیفنس کے متعلق نیا معاہدہ ہونے والا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے تمام بلقانی ریاستیں جنگ میں ایک دوسرے کی امداد کریں گی۔ ترکی اور یونان یوگوسلاویہ کی امداد کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی و اٹلی کی ہدایت کے خلاف یوگوسلاویہ نے بلقانی ریاستوں کے زمرہ میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی

بمبئی ۲۵ جون۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی آج کی کارروائی غیر متوقع طور پر نہایت آسانی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آئینی ترمیمیں جن پر کئی گھنٹے لگ جاتے جلد ہی پاس ہو گئیں۔ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ ورکنگ کمیٹی نے اس متنازعہ ترمیم کو پیش نہیں کیا جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ممبروں کے انتخاب کے طریق میں تبدیلی کی جائے اور دیہاتی ممبروں کو حلقہ وار انتخاب برواحد منتقل ووٹ کے ذریعہ منتخب کیا جائے۔ بائیں بازو والوں نے اس پر اعتراض کیا اور اسے بے انصافی قرار دیا۔ مسٹر نریمان نے یہ پرانا سوال اٹھایا کہ جو لوگ پارلیمنٹری عہدوں پر معمور ہیں انہیں کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹیوں کا ممبر منتخب کیا جائے لیکن پریزیڈنٹ نے اسے بے ضابطہ قرار دیدیا۔ بائیں بازو والوں کو اس سے غیر متوقع دھکا لگا کیونکہ وہ اس سوال پر دائیں بازو والوں سے طاقت آزمائی کرنے کی امید باندھے بیٹھے تھے۔

آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کئی عجیب فیصلے کئے۔ سب سے زیادہ اہم فیصلہ یہ ہے کہ جو لوگ شراب پینے اور شراب کی تجارت کرے۔ بدیسی کپڑا یا بدیسی مال بیچنے کے عادی ہیں وہ کانگریس کی ایگزیکٹیو کمیٹیوں کے ممبر یا ڈیلیگیٹ منتخب نہیں ہو سکیں گے۔ صرف ۲۸ ممبروں نے اس کی مخالفت کی۔ مخالفت کرنے والوں میں مسٹر ستیہ مورتی بھی شامل تھے۔ انہوں نے یہ دلیل پیش کی کہ اس قسم کی پابندی لگانا غیر ضروری ہے۔ کیونکہ کانگریس کارکنوں پر یہ بھروسہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ مناسب انتخاب کریں۔

یو۔ پی میں ڈپٹی کلکٹروں کا تقرر

لکھنؤ ۲۵ جون۔ یو۔پی گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل اصحاب کا بطور ڈپٹی کلکٹر تقرر یو پی سول (ایگزیکٹو) سروس میں مقابلہ کے امتحانات منعقدہ فروری ۱۹۳۹ء کے نتیجہ کے رو سے کر دیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اشخاص مذکورہ نے ڈاکٹری امتحان بھی پاس کر لیا ہے لیکن آپ کو مستقل جگہ ملے گی۔ جب کوئی صوبہ میں جگہ خالی ہوگی میسرز لچھمن داس بھارگوا۔ پرشوتم چندر۔ حیدر حسن۔ اوم پرکاش گپتا۔ سندر پرکاش واتل۔ انزحسن ترنی۔ سنتوش کمار چودھری۔ محمد اشفاق (کسان) امرت نرائن (کسان) اور کیلاش چندر چودھری (دولت اقوام)

سنگاپور میں فوجی افسروں کی کانفرنس

سنگاپور ۲۶ جون۔ برطانیہ اور فرانس کے فوجی افسروں کی کانفرنس کل ۹ گھنٹہ تک جاری رہی اور کل ختم ہو جائے گی۔ ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ پالیسی کے متعلق تمام معاملات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کانفرنس ختم ہوتے ہی ایڈمرل سرنوبل وال اپنے جہاز کینٹ کے ذریعہ بحر شمالی چین کو روانہ ہونگے

انگریزوں کے خلاف بغاوت کی ترغیب

ہانگ کانگ ۲۶ جون۔ جاپان اور برطانیہ کے درمیان کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ چین کے جس علاقہ پر جاپان نے قبضہ کیا ہے اس کے تمام بڑے بڑے شہروں میں برطانیہ کے خلاف عام جلسے کئے جا رہے ہیں۔ جن میں انگریزوں کے خلاف بہت کچھ کہا گیا۔ سنگناؤ میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستانی لیڈروں کو تار دئیے جائیں کہ وہ ہندوستانیوں کو انگریزوں کے خلاف بغاوت کرنے کی ترغیب دیں۔

ہم انگریزوں کی گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آ سکتے

کالگنی ۲۵ جون۔ جرمنی کے وزیر پروپگنڈا ڈاکٹر گوبلز نے نازی پارٹی کی میٹنگ میں مسٹر چمبرلین

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

نوٹس زیر دفعہ ۳۶ یو۔پی ٹاؤن امپروومنٹ ایکٹ نمبر ۸ ۱۹۱۹ء

۱۔ بغرض اطلاع عام یہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے ایک جنرل امپروومنٹ اسکیم نمبری ۲۸ جس کا نام موڈی فائیڈ (MODIFIED) لوگھرا اسکیم ہے طیار کی ہے۔

۲۔ اراضیات جو اس اسکیم میں شامل ہیں ان کا حدود دار لعہ ذیل میں درج ہے:۔ "ہالسی روڈ اور روڈ نمبری ۲۹ کی ملنے کی جگہ سے دکھن جانب ہالسی روڈ ہوتے ہوئے ہالسی روڈ اور سڑک نمبر ۱۷ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب پورب جانب سڑک نمبر ۱۷ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۶ تک۔ تب اتر جانب سڑک نمبر ۱۶ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۱۶ اور سڑک نمبر ۲۰ کے ملنے کی جگہ تک۔ تب پچھم جانب سڑک نمبر ۲۰ کے کنارے کنارے سڑک نمبر ۲۹ کی ملنے کی جگہ تک۔ تب دکھن جانب سڑک نمبر ۲۹ پر ہوتے ہوئے بادشاہی ناکہ کی طرف ہالسی روڈ تک۔

۳۔ اسکیم کی تفصیل اور نقشہ اراضیات جو اسکیم میں شامل ہیں ٹرسٹ کے دفتر میں دفتر کے وقت دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ اس نوٹس کی تاریخ سے ساٹھ یوم کے اندر اسکیم کے خلاف اعتراضات ٹرسٹ کے دفتر میں داخل کئے جا سکتے ہیں۔

رائے بہادر برجندر سروپ ایم۔ ایل سی۔
چیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

بحکم اجلاس جناب پنڈت سورج نرائن صاحب تواری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اکبر پور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال تحصیل اکبر پور مقام اکبر پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۱۶ ۱۹۳۹ء

چونکہ مقدمہ نالش رام اوتار بنام تم درگا پرشاد وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت لگان بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۵/۱۱/۵ عہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اس کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۳	۳	۱۱
خرچہ نالش	۷	۶	۶
سود بابتہ درحاصل و خرچہ نالش	.	—	.
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۵	۶
میزان	۱۲	۱۵	۱۱

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کندن لال ولد بلبھدر پرشاد و مسماۃ سکھرانی کنور زوجہ کندن لال قوم برہمن ساکن موضع بھوگنیا پور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مذکورہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زرمذکور یعنی مبلغ ۱۵/۱۱/۵ عہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہیں بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تفصیل اراضی

برگنہ موضع محال نمبر کھیت کا رقبہ کھیت کا
اکبر پور بھوگنیا پور۔ یارعلی ۷ ۵ ۱۰/۱۴ عہ ۹

دستخط حاکم
عدالت

مہر عدالت

میں کی تھی۔

ڈاکٹر گوبلز نے فرمایا کہ ہم لندن سے دعدے طلب نہیں کرتے بلکہ ہم عمل چاہتے ہیں اگر معاملات اس انتہا کو پہنچ جائیں کہ جھگڑا چھڑنے کی نوبت آجائے تو وہ خطرہ بھی اپنے اوپر لینے کو تیار ہیں اور اپنی حکومت کی ہدایت کے مطابق عمل کرنے کو کمربستہ ہیں۔ کیونکہ جو جوا نہیں کھیلتا وہ کیسے جیت سکتا ہے۔ اگر برطانی ازادہیں دہمکی میں لانا چاہتے ہیں تو اسکا ہم پر کوئی اثر

ہیں۔ اس کے پیچھے کوئی طاقت نہیں ہے انگریز تو یہاں تک ذلیل ہو گئے ہیں کہ جاپانی انکے مردوں اور عورتوں کو ننگا کر کے تلاشی لے رہے ہیں اور وہ کان تک نہیں ہلا سکتے۔

ایک وقت تھا جبکہ قیصر جرمنی نے فوج اور قوم کو ملیا میٹ کر دیا تھا، وہ وقت گذر چکا۔ اب وہ وقت پھر نہیں آ سکتا۔

بمبئی میں کانگریسی وزیر اعظموں کی کانفرنس

بمبئی ۲۶ جون۔ سات کانگریسی صوبوں کے وزیر اعظموں کی کانفرنس میں آج مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے مکان پر ہوئی۔ چیرمین کانگریس پارلیمنٹری سب کمیٹی سردار پٹیل نے صدارت فرمائی اس کانفرنس میں مشترکہ مفاد کے معاملوں پر غور کیا گیا سات وزراء اعظم کے علاوہ راشٹرپتی بابو راجندر پرشاد آچاریہ کرپلانی جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس کمیٹی پنڈت جواہر لال نہرو صدر قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی اور ممبران ورکنگ کمیٹی اور بہت سے کانگریسی وزیر جو آجکل بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں موجود تھے معلوم ہوا ہے کہ آج خاص طور پر مختلف صوبوں کی فرقہ وارانہ حالتوں پر غور کیا گیا۔ ہر ایک وزیر اعظم نے اپنے صوبہ کی حالت اور انسدادی تدبیروں کا ذکر کیا۔

لندن ۲۶ جون۔ دارالعوام میں نائب وزیر ہند کرنل موئر ہیڈ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ حکومت یہ یقین کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں رکھتی کہ حیدری کمیٹی کی رپورٹ راجاؤں کے فرداً فرداً جواب موصول ہونے سے پہلے شایع ہو جائیگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

قطعات آراضی مندرجہ ذیل واقعہ یو (بی ح) بلاک گوہٹیا بنابر فروخت خالی ہیں۔ یہ آراضیات شہر کے قریب بہنہ جھا بر روڈ پر واقع ہیں۔

پلاٹ نمبر ۳	پیمائشی ۳۵۲ مربع گز	بحساب للعہ/	فی مربع گز
پلاٹ نمبر ۴	″ ۳۳۴	″ للعہ/	″
پلاٹ نمبر ۸	″ ۳۳۷	″ ۱۲؍	″
پلاٹ نمبر ۹	″ ۳۴۳	″ ۱۲؍	″

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

انقلابی پارٹی کے عہد نامے اور ممبروں کی فہرست

الہ آباد ۲۷ر جون۔ یو۔پی کی خفیہ پولیس نے گورکھپور، اعظم گڈھ، غازی پور، بنارس اور گڈھ کے ضلعوں میں متعدد انقلاب پسندوں اور ڈاکوں کے مکانوں کی تلاشیاں لیں، معلوم ہوا ہے کہ بہت سے اہم کاغذات ملے ہیں۔ جن میں سات انقلابی عہد نامے بھی ہیں۔ غازی پور میں تلاشی کے دوران ایک کاغذ ملا ہے جس پر انقلابی پارٹی کے اسیں ممبروں کے نام درج ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ غازی پور میں ۸ اشخاص گرفتار ہوئے ہیں۔ جو نوجوان تعلیم یافتہ لوگ ہیں اور جن کا تعلق گورکھپور کے ڈاک کے ڈاکہ سے بتایا جاتا ہے۔ ابھی تک گرفتار شدگان کی کل تعداد معلوم نہ ہو سکی ہے۔

ٹیننسی بل پر سمجھوتہ کا امکان

لکھنؤ ۲۶ر جون۔ یو۔پی کے ٹیننسی بل کی وجہ سے صوبجاتی حکومت کو بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ حال ہی میں نینی تال میں تعلقہ داروں اور حکومت کے درمیان مفاہمی بات چیت ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس گفتگو کے نتیجہ میں زمینداروں کو معمولی رعایتیں دی گئی ہیں۔ یہ رعایتیں ضروری خیال کی گئیں۔ کیونکہ حکومت کو کانگریس اسمبلی پارٹی کی حمایت بھی قایم رکھنی ہے اور چھوٹے زمینداروں کا بھی خیال رکھنا ہے جنہوں نے ہمیشہ کانگریس حکومت کی حمایت کی ہے۔ اگر بنیادی اصولوں کے قایم رہتے ہوئے زمینداروں سے کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو حکومت اسے اسلیے بھی پسند کرتی ہے کہ کونسل میں کانگریس کی اقلیت ہے اگر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا تو کونسل بل کو دوبارہ سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دے گی۔ اور سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے میں کئی ماہ صرف ہو جائیں گے۔ اور یہ کمیٹی بل کو زمینداروں کے لئے قابل قبول بنانے کے واسطے اسکی بعض اہم کلازوں کی کاٹ چھانٹ کر دیگی۔ حکومت کو دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس بلا کر بل کو پاس کرانا پڑے گا۔ اور اس کارروائی میں بہت عرصہ لگ جائے گا۔ اس ۱۵ مہینہ کی تاخیر سے کسان تباہ ہو جائیں گے اور یہ تاخیر صوبہ میں ایجی ٹیشن کی ایک وجہ بن جائے گی۔

فرقہ وارانہ زہر کو روکنے کیلئے موثر تدبیریں

بمبئی ۲۶ر جون۔ آج کانگریسی صوبوں کے وزیروں اور پریمیروں کی بھی کانفرنس شروع ہو گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس نے جن معاملات پر غور کیا۔ ان سب میں اہم ترین مسئلہ یہ تھا کہ کانگریسی صوبوں میں موثر اور یکساں تدبیر اختیار کی جائیں تاکہ فرقہ وارانہ زہر کو کسی بھی شکل میں نہ پھیلایا جا سکے۔ کہا جاتا ہے کہ مختلف صوبوں کے وزیروں نے یہ رائے ظاہر کی کہ فرقہ وارانہ فسادات ان عناصر کی وجہ سے ہی ہوا کرتے ہیں جن کو کہ فساد سے فائدہ پہنچتا ہے۔

ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ کانگریسی صوبوں کے وزیروں اور پریمیروں کی پہلی کانفرنس جب بمبئی میں ہوئی تھی تب بھی اس مسئلہ پر غور کیا گیا تھا اور کانگریسی صوبوں کی رہنمائی کے لئے کچھ تدابیر تجویز کی گئی تھیں۔ آج کانفرنس نے ان تدابیر کے نتائج پر نظر ثانی کی اور اس نتیجہ پر پہونچی کہ اور زیادہ موثر تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ایسی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو کہ کانگریسی وزارتوں کو بدنام کرنا چاہتی ہیں اور جو کہ دیدہ و دانستہ فرقہ وارانہ فساد کرا کے ان کی پوزیشن کو خراب کرنے میں تلی ہوئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے بحث میں نمایاں حصہ لیا اور انہوں نے اپنے ان تجربوں کا ذکر کیا جو کہ انہیں یوپی میں دینز شیعہ سنی تنازعہ کے سلسلہ میں ہوئے ہیں۔ پنڈت جواہر لال کے علاوہ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی مسٹر منشی، مسٹر ... اور متعدد دیگر اصحاب نے بھی بحث میں سرگرم حصہ لیا۔

بمبئی میں راجندر بابو کی تقریر

بمبئی ۲۶ر جون۔ بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے آج صبح گوالیا ٹینک میدان میں کانگریسی کارکنوں کے ایک بڑے مجمع کی موجودگی میں قومی جھنڈا لہراتے ہوئے فرمایا اس جھنڈے کے ماتحت ہم سب حکومت برطانیہ کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہیں۔ لاکھوں آدمی اس جھنڈے کی عزت برقرار رکھنے کے لئے مصیبت اٹھا چکے ہیں کانگریس یہ چاہتی ہے کہ یہ جھنڈا ہمارے اتحاد، ہمارے سچے کام اور ہمارے عزم آزادی کی علامت ہے لیکن بدقسمتی سے کچھ لوگ یہ نہیں چاہتے۔ لوگ اس کے نیچے جمع تو ہوتے ہیں لیکن وہ آپس میں لڑنے لگے ہیں۔

سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے راجندر بابو نے کہا۔ ہم ابھی تک مکمل آزادی حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ خدا کرے یہ جھنڈا ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا کرے کہ ہم آزادی کی جد وجہد میں حصہ لیں ہمیں اپنے اختلافات کو بھول جانا چاہیئے اور متحد ہو جانا چاہیئے۔

وزیر اعظموں کی کانفرنس کا اہم فیصلہ

بمبئی ۲۷ر جون۔ کانگریسی صوبوں کے وزیر اعظموں کی کانفرنس آج ختم ہو گئی۔ ۱۰ اگست میں پونہ ...

ہم نے ان مختلف انتظامیہ تدابیر پر جو کہ مختلف صوبوں نے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں اختیار کیں اور بالخصوص اس امر پر خاص طور سے غور کیا کہ فرقہ پرست اخباروں کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔ عام طور پر یہ قرار پایا کہ فرقہ پرست اخباروں کے خلاف متحدہ کارروائی کر کے فرقہ پرستی کے زہر کو روکنے کے لئے مضبوط کارروائی کی جائے۔

ہم نے ان تدابیر پر بھی غور کیا جو کہ مختلف صوبہ نشہ بندی کی مہم کے سلسلہ میں دیتر مالی خسارہ کو پورا کرنے کے لئے اختیار کر رہے ہیں۔ علاوہ بریں ہم نے اس امر پر بھی غور کیا کہ ایک مقررہ مدت کے اندر پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے یکساں پالیسی اختیار کی جائے۔ یہ قرار پایا کہ ماہ اگست میں پونہ میں وزیر اعظموں کی پھر کانفرنس کی جائے جس میں مشترکہ پالیسی سے تعلق رکھنے والے معاملات پر غور کیا جائے۔

جاپانی کمانڈر کا اعلان

ٹینٹسن ۲۷ر جون۔ جاپانی کمانڈر جنرل ہوما نے آج صبح احکام جاری کر دیئے کہ کوئی جاپانی سپاہی کسی غیر ملکی باشندہ کی تذلیل نہ کرے۔ جنرل موصوف کا بیان ہے کہ میں نے اپنے آدمیوں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اپنے محدود طریقہ میں زیادہ محتاط رہیں کسی سپاہی کو ننگا کر کے تلاشی لینے کی کبھی ہدایت نہیں کی گئی۔ اور نہ اس بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ یہ پابندیاں اسوقت تک جاری رہیں گی جب تک کہ برطانیہ مشرق بعید میں اپنا رویہ تبدیل نہیں کرتا۔ اور مارشل چیانگ کائی شیک کی امداد کرنا بند نہیں کرتا۔ اور نیا نظام قایم کرنے میں جاپان کی امداد نہیں کرتا۔ اگر برطانیہ نے جوابی کارروائی کی بھی تو پابندیاں جاری رہیں گی۔ یہاں افواہ گرم ہے کہ ۳۰ر جون کے بعد ناکہ بندی اور سخت کی جائے گی۔ بعض کا کہنا ہے کہ ڈھیلی کر دی جائے گی۔

عدالت میں ٹوٹے ہوئے گملوں کا مظاہرہ

لکھنؤ، ۲ر جون۔ آج رائے بہادر جوتی پرشاد سٹی مجسٹریٹ کو عدالت میں ٹوٹے ہوئے گملے یوپی بجٹ کی پھٹی ہوئی نقلیں اور کچھ ٹوٹی ہوئی کرسیاں ایک ٹھیلا پر رکھ کر لائی گئیں۔ جبکہ کونسل چیمبر پر دھاوا بولنے کے مقدمہ کی سماعت شروع ہوئی۔ اس مقدمہ میں لکھنؤ کے دس سنی ماخوذ ہیں جنکا کہ بلوہ اور شرارت کرنے۔ نقصان پہنچانے اور دیدہ و دانستہ ایک پبلک ملازم کو زخمی کر کے اسے اپنے فرائض کی سرانجام دہی سے روکنے کے الزام میں چالان کیا گیا ہے۔

استغاثہ کی جانب سے بارہ کانسٹبلوں اور ایک ٹھیکہ دار کو بطور گواہ پیش کیا گیا۔ ناظرین کو غالباً یاد ہوگا کہ ۴ر اپریل کو سنیوں کے ایک ہجوم نے کونسل چیمبر پر دھاوا بولا تھا جسکی وجہ سے کچھ دیر کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کرنا پڑا تھا۔

ریاست بہاولپور میں سیاسی قیدیوں کی عام رہائی

بہاولپور ۲۶ر جون۔ نواب صاحب بہاولپور نے ان سیاسی قیدیوں کو عام معافی دیدی ہے۔ جو حال میں ریاستی اندولن کے سلسلہ میں گرفتار اور سزایاب ہوئے تھے جو سرکاری ملازم اس میں حصہ لینے کے سلسلہ میں الگ کئے گئے تھے وہ اگر معافی مانگ لیں اور یہ وعدہ کریں کہ آیندہ سیاسی تحریکوں میں حصہ نہیں لیں گے تو انہیں بحال کر دیا جائے گا۔ شخصی طور پر جن لوگوں کا اخراج ریاست سے کیا گیا تھا انکی واپسی کی اجازت کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ ریاست کے اندر ان کا معقول ذریعہ معاش موجود ہو وہ غیر مشروط طریقہ پر معافی مانگ لیں اور یہ وعدہ کرلیں کہ وہ ریاست میں کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہیں لیں گے سرکاری ملازموں کو سیاسی انجمنوں کے ممبر بننے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

چائے کے نمونے بھیجنے میں آسانیاں

دہلی ۲۶ر جون۔ ہندوستان کی چائے کی تجارت کے لئے محکمہ ڈاک و تار نے حال میں ایک بڑی آسانی مہیا کی ہے وہ یہ کہ چائے کے نمونوں کے پیکٹ معمولی نمونہ کی طرح ہوائی ڈاک سے بھیجے جا سکتے ہیں نیز انکی کسٹم کے محکمہ کی طرف سے کسی قسم کی دیکھ بھال نہیں کی جائے گی۔

چنانچہ نمونوں کے پیکٹوں پر "چائے" کا لفظ لکھ دینے کے بعد انہیں برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ بھیجا جا سکتا ہے ان پیکٹوں کا وزن ۸ اونس سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ ان پر وہی محصول لیا جائے گا جو زمین کی راہ سے خطوط بھیجنے کے لئے مقرر ہے۔

۸ اونس سے زیادہ مگر ایک پونڈ سے کم وزن کے نمونے کے پیکٹ بھی برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کو خطوط کے محصول کی شرح سے ہوائی ڈاک کے ذریعہ بھیجے جا سکتے ہیں مگر ان پر کسٹم کا سبز لیبل اور ان کے ہمراہ بھیجنے والے کی طرف سے کسٹم کا ڈکلریشن ہونا چاہیئے۔ یہ پیکٹ برطانیہ پہنچنے پر ڈیوٹی کے تعین کے لئے کسٹم کے حکام کے پاس بھیجے جائیں گے۔ کسٹم کی ڈیوٹی کے علاوہ مکتوب علیہ کو کسٹم کلیرنس کی مد میں ڈاک خانہ کو ۲ پنس اور دینے پڑیں گے۔

لوکل باڈیز میں مشترکہ انتخاب

کراچی ۲۶ر جون۔ حکومت سندھ اپنے صوبہ کی میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں وغیرہ میں مشترکہ انتخاب بالغ نمائندگی کے ساتھ جاری کرنے پر غور کر رہی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ پہلے یہ سسٹم کو کراچی میں جاری کیا جائے گا اور

بہ اجلاس جناب مرزا کاظم علی خانصاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۸۶۶

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب کانپور مقام کانپور

پنڈت بھوگی لال — مدعی

بنام سورج پرشاد و مدن گوپال پسران کالکا و جمنا پرشاد ولد رادھو پرشاد و گینڈا لال ولد ملی رام شوکل ساکن ٹھبور کلاں

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۸ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کانپور دعویٰ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور آپکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ر جون ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ
نوٹس

(۱) سیسہ مئو نالہ اسکیم میں مزدوروں کے لئے مکان بنانے اور فیکٹری ایریا میں سٹور بنانے کے لئے مہربند ٹنڈروں کی ضرورت ہے۔ ٹنڈر ٹرسٹ کے ٹنڈر فارم پر قیمت ایک روپیہ (قیمت Rs 1/-) فی فارم ہے۔ بھر کر ٹرسٹ میں مع مبلغ ۲ سو ۳۶ روپیہ Rs 236/- بطور ضمانت کام نمبر (۱) بتاریخ ۱۳ر جولائی ۱۹۳۹ء بوقت ڈھائی ۲½ بجے دن تک اور کام نمبر ۲ کے لئے مع مبلغ ۶ سو ۷ روپیہ 607/- Rs بطور ضمانت نقد بتاریخ ۱۴ر جولائی ۱۹۳۹ء بوقت ڈھائی بجے دن تک دفتر ٹرسٹ میں داخل ہو جانا چاہیئے۔

لاگت کام نمبر ۱ - ۲۳ ہزار ۶ سو ۴۶ روپیہ Rs. 23646/- ہے۔
اور لاگت کام نمبر ۲ - ۶۰ ہزار ۶ سو ۳۷ روپیہ Rs 60637/- ہے۔

ٹرسٹ انجینیر
کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

بڑودہ اسمبلی کا آئندہ اجلاس

بڑودہ ۲۶ر جون۔ بڑودہ کی ریاستی اسمبلی کا اجلاس دیوان ریاست سری وی کرشنا ماچاری کی صدارت میں ۳ر جولائی سے شروع ہونے والا ہے۔ اسے بہت اہمیت دی جا رہی ہے موجودہ مہاراجہ کے تخت پر بیٹھنے کے بعد اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوگا۔ اس جولائی کے آخر میں اسمبلی کے موجودہ ممبران کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ لہذا یہ اجلاس آخری اجلاس ہوگا جسمیں شرکت کریں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ دیوان ریاست اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے آئندہ اصلاحات کا ذکر کریں گے اور آئندہ سردی کے موسم میں جو اجلاس ہوگا۔ وہ اصلاحات پر عملدرآمد کرے گا۔

ای۔آئی۔آر پر ہولناک حادثہ

دہلی ۲۸ر جون۔ ۳۳ دہلی دہرہ دون ایکسپریس ریلوے ٹرین کے زبردست حادثہ کی خبریں پہنچی ہے۔ بلدور اور چاندپور کے درمیان ایک انجن اور تین ڈبے پل کے نیچے گر گئے۔ یہ حادثہ دو بجکر ۱۰ منٹ پر رات کے وقت ہوا۔ زخمیوں کو مرادآباد لانے کے لئے ایک ریلیف ٹرین موقع پر بھیجی گئی ہے۔ حکام ریلوے موقع پر پہنچ گئے ہیں تفصیلات کا انتظار ہے۔

برطانی جہازوں کو نکال دیا

ٹوکیو، ۲۷ر جون۔ اطلاع ملی ہے کہ تین برطانی جہاز بندرگاہ سواٹو میں داخل ہوئے مگر ان کو سامان اتارنے بغیر ہی وہاں سے مجبوراً واپس آنا پڑا۔

آج برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا کہ ہانگ کانگ سے اطلاع ملی ہے کہ جاپان بندرگاہ فوچو اور وینچو پر قبضہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ مسٹر گرین ووڈ نے دریافت کیا کہ آیا حکومت دوسری حکومتوں کا تعاون حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن کے جہازوں پر اس کا اثر پڑیگا۔ مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا کہ ان تمام معاملات پر غور کیا جائے گا۔

امریکہ کا بیڑہ مشرق بعید جائیگا

واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے کہ یہاں کے بحری حلقوں میں اسباب کا چرچا ہے کہ بحرالکاہل کے ...

پیر پور رپورٹ کے جواب میں

محکمہ اطلاعات عامہ حکومت بہار کا بیان

گذشتہ سے پیوستہ

اور ہندوؤں کے خلاف دفعہ ۳۴۹ اور دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمات قائم کئے۔

(۱۰) موضع کیتھا تھانہ رجوان ضلع بھاگلپور میں ہندوؤں نے مجتمع ہو کر مسلمانوں کو یہ دھمکی دی۔ کہ اگر گائے کی قربانی کرو گے تو تمہارے گھر اجاڑ دیئے جائیں گے۔ لیکن سب ڈویزنل افسر خبر پاتے ہی پہونچ گیا اور مراسم قربانی بخیر و خوبی انجام پائے

(۱۱) موضع تتواری تھانہ صدر اور موضع مہاجیون تھانہ بڑکا گاؤں ضلع ہزاری باغ کے مسلمانوں نے گائے کی قربانی علانیہ منظر عام پر کرنی چاہی۔ ہندو آمادہ فساد ہوئے۔ مقامی پولیس نے ہندوؤں کو منتشر کیا اور مسلمانوں کو سمجھا بجھا کر پوشیدہ مقام پر قربانی کرنے کے لئے راضی کیا۔

(۱۲) موضع بیدا ڈیہی تھانہ بگنا آباد ضلع ہزاری باغ میں گائے کی قربانی ہوا کرتی تھی لیکن ہندو صاحبان اس سال آمادہ فساد ہوئے پولیس اور حکام کی بروقت مداخلت سے معاملہ بحسن و خوبی انجام پا گیا۔

(۱۳) جمشید پور میں تقریباً ۱۰۰ اکالی سکھوں نے گائے کی قربانی کے متعلق عذر کیا۔ اور آمادہ فساد ہوئے۔ پولیس نے انکو ہدایت کی کہ وہ تھانہ میں جا کر اپنے اسلحے اتار دیں لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ اور پولیس پر حملہ کرنا چاہا۔ پولیس نے بدشواری حالات پر قابو پایا دفعات ۱۴۳، ۱۴۸، اور ۳۵۳ کے ماتحت ان پر مقدمہ چلایا گیا اور متعدد پنجابی گرفتار کئے گئے۔

پیر پور کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں پانچ ایسے مقامات کے نام گنوائے ہیں۔ جہاں ۱۹۳۸ء میں مسلمان امتناعی حکم کے ذریعہ گاؤ کشی سے روکے گئے۔ گورنمنٹ کا محکمہ اشاعت ان پانچوں مقامات پر جو واقعات رونما ہوئے۔ انہیں پبلک کے سامنے بے کم و کاست پیش کر دیتا ہے۔ پبلک خود فیصلہ کرے گی کہ ان حالات کے ماتحت دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ضروری تھا یا نہیں؟

مجھول ضلع بھاگلپور تقریباً مسلمانوں کی بستی ہے۔ اسی کے آس پاس ایک اور گاؤں شاہ پور نامی ہے۔ جہاں زیادہ تر ہندوؤں کی آبادی ہے۔ دونوں بستیوں کے باشندے ۱۹۳۷ء تک آپس میں شیر و شکر تھے۔ لیکن اپریل ۱۹۳۷ء میں مجھول کے ایک مسلمان باشندے نے کسی تقریب کے موقع پر ایک گائے ذبح کی۔ یہ اس ماحول کے لئے بالکل ایک نئی بات تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین میں کشیدگی بڑھنے لگی اور بڑھتے بڑھتے بقرعید میں فتنہ و فساد کی حد تک پہنچ گئی۔ بقرعید کے چند روز پہلے سب انسپکٹر نے سب ڈویژنل افسر کو آنے والے طوفان کی اطلاع دی اور دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کی ضرورت بتلائی۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معیت میں ان بستیوں کا معائنہ کیا۔ اور تحقیقات سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ اس تھانے کی کسی بستی میں سوائے موضع سہرسا کے گائے کی قربانی کا رواج نہیں ہے۔ گو زبانی شہادتیں ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ لیکن تھانے کی کاغذی شواہد سے یہ امر مسلم تھا کہ وہاں گائے کی قربانی کبھی نہیں ہوئی ۱۹۱۹ء اور ۱۹۳۲ء کی تحقیقاتی رپورٹوں کے دیکھنے سے بھی یہی نتیجہ اخذ کیا گیا۔ موضع مجھول کے چوکیدار اور دفعدار دونوں مسلمان تھے، اگر وہاں قربانی ہوئی ہوتی تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ وہ اس کی اطلاع تھانے میں نہ پہنچاتے۔ بہرحال سب ڈویژنل افیسر کی اس تحقیقات کے بعد بھی خود افسر ضلع سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ مجھول تشریف لے گئے اور تحقیقات شروع کی۔ بستی کے چند مسلمانوں نے ثبوت میں گائے کی ہڈیاں پیش کیں، جو ان کے گھروں کے صحن میں گڑی ہوئی تھیں اس کے علاوہ انہوں نے وہ رسیدیں بھی دکھلائیں جو انہوں نے تاجران چرم سے گائے کے چمڑے بیچ کر پائی تھیں۔ لیکن یہ بیان چونکہ متعدد زبانی اور کاغذی شواہد سے بالکل مختلف تھا۔ اس لئے حکام نے اس پر یقین نہیں کیا۔ ان کا خیال یہ تھا کہ ہڈیاں تحقیقات سے پہلے لا کر گاڑ دی گئی ہیں۔ رہی چرم فروشی کی رسیدیں، تو ان سے یہ کسی طرح ثابت نہ تھا کہ کھال جو بیچی گئی وہ اس گائے کی تھی جو بقرعید کے موقع پر اس گاؤں میں ذبح کی گئی۔ اس کے علاوہ تھانے کی سرکاری شہادتوں کو جھٹلانے کی بھی کوئی معقول وجہ نہ تھی۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۷ء تک متعدد سب انسپکٹر اور پولیس حکام تھانے میں آئے اور گئے مجسٹریٹ کیونکر ان سبھوں کو جھوٹا سمجھ سکتا تھا۔ مجسٹریٹ کے اس فیصلہ کے بعد فریقین کی کشیدگی اور بڑھنے لگی اور فساد کے آثار ایک ایک کر کے فراہم ہونے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۹ فروری کو دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دیا گیا۔ ۱۱ فروری کو ہندو کے ایک مسلح گروہ نے بستی کو گھیر لیا۔ ۱۲ فروری کو مسلمانوں نے مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ وہ قربانی کرنا چاہتے ہیں اس لئے ہندوؤں نے ان پر نرغہ کر دیا ہے۔ مجسٹریٹ نے پھر حکم بھیجا ہے۔ گائے ذبح نہیں ہو سکتی پولیس نے بستی میں پہنچ کر مجمع کو منتشر کیا۔ لیکن چند آدمیوں نے آگے جا کر گنے کے دو کھیتوں میں آگ لگا دی۔ پولیس چونکہ اس مقام پر موجود نہ تھی۔ اس لئے مجرموں کا سراغ نہ مل سکا، اور گرفتاریاں نہ ہو سکیں۔

چونکہ دونوں جماعتیں آمادہ فساد تھیں اسلئے سب ڈویژنل افیسر نے دونوں جماعتوں کے سرغنوں کے خلاف قانونی کارروائی شروع کر دی اور ہندوؤں کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت یہ امتناعی حکم جاری کیا کہ وہ مجھول کے آس پاس جمع نہیں ہو سکتے۔ آخر میں مسلمان سرغنوں نے لکھ دیا کہ وہ گائے ذبح نہیں کریں گے، معاملہ رفت گذشت ہوا۔ لیکن اس سال باوجود امتناعی حکم کے انہوں نے پوشیدہ طور پر گائے ذبح کر ہی ڈالی۔ مجسٹریٹ نے جو وہاں موجود تھا ۲۷ مسلمانوں کو اس الزام میں ماخوذ کیا۔ ان کے علاوہ ۱۲ ہندو بھی اس الزام میں ماخوذ کئے گئے کہ انہوں نے مسلمانوں کی زراعت میں آگ لگائی ہے۔

(۲) قصبہ سیوان ضلع سارن میں گائے کی قربانی کا رواج تھا لیکن سول کورٹ کے ایک فیصلے کے ماتحت قربانی کی جگہ متعین تھی۔ گزشتہ سال مسلمانوں نے عدالت کے فیصلہ کے بالکل خلاف اپنے اپنے گھروں میں قربانی کرنی چاہی۔ ہندو بگڑ کھڑے ہوئے اور فسادیوں کا ہجوم جمع ہونے لگا۔ ایک مسلمان نے مجمع میں مجسٹریٹ کے سامنے یہ اعلان کیا "ہاں میں نے گائے ذبح کی ہے اور اپنے گھر میں ذبح کی ہے" قریب تھا کہ بلوہ ہو جائے حکام نے بڑی مشکلوں سے ہندوؤں کو سمجھا بجھا کر منتشر کیا، اور یقین دلایا کہ رواج کے خلاف کسی نئی جگہ قربانی نہیں ہوگی۔ مسلمان چونکہ کسی طرح حسب رواج مقررہ مقام پر قربانی کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔ اس لئے مجبوراً ان کے خلاف دفعہ ۱۰۷ اور دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت قانونی کارروائی کرنی پڑی۔

(۳) موضع برسابانی اور موضع تارانی ضلع پورنیہ میں کبھی بھی قربانی کا رواج نہ تھا مسلمانوں نے بقرعید کے موقع پر زبردستی گائے ذبح کرنا چاہی۔ حکام نے مجبور ہو کر ۱۲ سرغنوں کے خلاف قانونی کارروائی کی۔

(۴) موضع بجور ضلع رانچی میں ایک مسلمان قصاب کے علانیہ جانور ذبح کرنے پر نقص امن کا اندیشہ ہوا۔ موضع مذکور میں ریاست گنگ پور کی سرحد پر ہے، جہاں، گائے کی قربانی ممنوع ہے۔ اس کے علاوہ قریب ہی میں ایک صنعتی مرکز ہے جو ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ ان حالات کے پیش نظر حکام نے اس قصاب کے خلاف امتناعی حکم جاری کر کے علانیہ شاہراہ عام پر گائے ذبح کرنے سے روک دیا۔

(۵) موضع مہاگواں ضلع دربھنگہ کے ہندو مسلمانوں میں ایک امام باڑے اور قبرستان کے سلسلے میں عرصہ سے نزاع تھی۔ گائے کی قربانی وہاں کبھی نہیں ہوئی تھی۔ لیکن تعلقات میں کشیدگی کی بنا پر مسلمانوں نے گذشتہ سال وہاں گائے ذبح کرنے پر اصرار کیا۔ پولیس کا ایک دستہ نگرانی کے لئے متعین کیا گیا۔ لیکن کوئی قابل اطمینان اثر پیدا نہیں ہوا اس لئے اس ڈی۔ او۔ نے مجبور ہو کر دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا۔ پانچ مسلمانوں نے حکام کی خلاف ورزی کی اور دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت گرفتار کئے گئے۔

کمیٹی مذکور کو یہ بھی شکایت ہے کہ بہار کی کانگریسی وزارت نے موضع آمن کے مسلمانوں پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے انہیں قربانی سے باز رکھا، اور اس حکم کی مدت میں چھ مہینے کی توسیع کی لیکن صورت حال یہ تھی کہ موضع آمن گدھور کی ریاست میں واقع ہے۔ اور ریاست مذکور میں مغلیہ عہد سے گائے کی قربانی ممنوع ہے۔ بستی کے مسلمان ایک قدیم مفاہمت کی بنا پر قریب کی ایک دوسری ہندو بستی اکایا نامی میں جو ریاست کے حدود سے باہر ہے مراسم قربانی بجا لاتے تھے۔ وہ خطہ جہاں زمیں قربانی ہوتی تھی ایک ہندو زمیندار کی تھی۔ ۱۹۳۸ء تک دونوں جماعتیں خوش دلی سے ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرتی رہیں۔ لیکن گذشتہ سال بقرعید سے کچھ پہلے یہ افواہ مشہور ہوئی کہ دوسری بستیوں کے مسلمان بھی اکایا میں آ کر قربانی کریں گے۔ وہاں کے ہندو باشندے یہ افواہ سنکر بہت برہم ہوئے۔

بہرحال پولیس کا ایک دستہ اس غرض سے تعینات کیا گیا کہ وہ بقرعید کے موقع پر مراسم قربانی ادا کرنے والے مسلمانوں کی حفاظت کرے بقرعید آئی اور مسلمانوں نے قربانی کی، اور کوئی فتنہ و فساد نہیں ہوا۔ لیکن اس کے بعد مسلمانوں نے یہ اصرار شروع کیا۔ علاوہ بقرعید کے بھی جب چاہیں گے، اسی قطعہ زمین پر گائے ذبح کیا کریں گے۔ کیونکہ یہ ان کا حق باشندگی ہے چنانچہ ۱۹ مارچ کو انہوں نے ایک گائے ذبح بھی کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ فساد کی آگ ہر طرح بھڑک اٹھی ہندوؤں نے متفق ہو کر یہ اعلان کیا کہ آئندہ سے وہ اپنی زمین پر گائے ذبح نہ ہونے دیں گے۔ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ انکی بستی ایک باقاعدہ مذبح بنائی جائے۔ سب ڈویزنل افیسر نے ہر چند کوشش کی کہ معاملہ پنچایت سے طے ہو جائے لیکن دونوں کے نمایندوں نے سمجھوتہ پر کسی شرط کے ساتھ رضامندی ظاہر نہیں کی۔ آخر کو مجسٹریٹ نے مجبور ہو کر یہ ہدایت کی کہ دونوں جماعتیں اس قضیہ کو سول کورٹ سے طے کرا لیں۔

ابھی اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی کہ مسلمانوں نے پھر گائے ذبح کرنے کی دھمکیاں دینی شروع کیں اور صورت حال بدتر سے بدتر ہونے لگی۔ گو پولیس کا ایک دستہ مستقل طور پر وہاں تعینات تھا لیکن فریقین کا جوش اس کے قابو سے باہر تھا۔ سب ڈیویزنل افسر نے مجبور ہو کر ۱۹ اپریل ۱۹۳۸ء کو کچھ مدت کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا۔ گورنمنٹ سمجھتی تھی کہ امتداد زمانہ کے ساتھ دونوں جماعتوں کا جوش بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا حکم کی مدت قریب ختم تھی کہ مسلمانوں نے پھر دھمکیاں دینی شروع کیں اور حالات پھر قابو سے باہر ہونے لگے۔ حکام کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ رہا کہ حکم کی مدت میں دوبارہ توسیع کر دیں ظاہر ہے کہ اس قضیہ میں مسلمانان آمن کے رویہ کو کسی طرح معقول نہیں کہا جا سکتا۔ ان کے حق قربانی کو گورنمنٹ نے تسلیم کیا، اور پولیس کی نگرانی میں ان سے قربانی کرائی۔ لیکن ان کا یہ مطالبہ کہ انھیں ہر وقت ہندوؤں کی زمین اور ہندوؤں کی آبادی میں گائے ذبح کرنے کا حق حاصل ہے، کسی طرح قابل غور نہ تھا۔ اس قسم کے مطالبہ عمرانی حقوق کے حدود سے باہر ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ گورنمنٹ نے فریقین کو ہدایت کی کہ وہ اس قضیہ کو عدالت دیوانی کے سپرد کر دیں اور ظاہر ہے کہ جب سمجھوتے اور مفاہمت کی تمام کوششیں ناکام رہی ہوں تو پھر سوائے اس کے کیا صورت تھی کہ معاملہ عدالت کے غیر جانبدار ہاتھوں میں دیدیا جائے۔ مسلم لیگ کمیٹی کی رپورٹ میں یہ بھی مذکور ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ عین بقرعید کے موقع پر کیا گیا، یہ صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ گزشتہ سال اور اس سال بھی مسلمانوں نے پولیس کی نگرانی میں قربانی کے مراسم انجام دیئے۔ (باقی آیندہ)

جاپان کا حملہ

شنگھائی ۲۷ جون۔ جاپان نے غیر ملکی افسران کو مطلع کیا ہے کہ فوچو اور وینچو پر حملہ کیا جانے والا ہے اور ان کے دونوں بندرگاہوں کو ۲۹ جون کو سہ پہر سے بند کر دیا جائے گا۔ اس لئے تمام غیر ملکی جہازوں کو وہاں سے ہٹا لینا چاہیئے۔ برطانی حکام نے جاپانیوں کی درخواست نامنظور کر دی ہے اور لکھا ہے کہ فوچو اور وینچو کے بندرگاہ مشترک بندرگاہ ہیں اور انگریزوں کو بغیر کسی پابندی کے انکو استعمال کرنے کا حق حاصل ہے اور ہم اپنے جہاز یہاں سے نہیں ہٹائینگے اور اگر کسی قسم کا نقصان پہنچا تو جاپان اس کے لئے ذمہ دار ہوگا۔

معلوم ہوا ہے کہ جاپانی فوجیں بندرگاہوں کے نزدیک اتر گئی ہیں۔

اڑیسہ اسمبلی کی ممبری سے استعفے

کٹک ۲۶ جون۔ ایک مقامی انگریزی اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ مسٹر جی مصر سکریٹری اتکل صوبہ کانگریس کمیٹی نے اڑیسہ اسمبلی کی ممبری سے استعفے دیدیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے ✻ زباں پہ بھی وہی ہو جو یہ دل میں رہے

صداقت — ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵ ششماہی ۳

رجسٹرڈ نمبر ا ے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۸ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۷

ادبیات

جگر پارے

از حضرت جگر مرادآبادی

کچھ اس ادا سے آج وہ پہلو نشیں رہے — جب تک ہمارے پاس رہے ہم نہیں رہے

میری زباں پہ شکوۂ درد آفریں رہے — شاید مرے حواس ٹھکانے نہیں رہے

جبتک الٰہی جسم میں جانِ حزیں رہے — نظریں مری جوان رہیں دل حسیں رہے

تا چند جوشِ عشق میں دل کی حفاظتیں — میری بلا سے اب وہ جنونی کہیں رہے

جا اور کوئی ضبط کی دنیا تلاش کر — اے عشق ہم تو اب ترے قابل نہیں رہے

مجھکو نہیں قبول دو عالم کی وسعتیں — قسمت میں کوئے یار کی دو گز زمیں رہے

اے عشق نالہ کش تری غیرت کو کیا ہوا؟ — ہے ہے، عرق عرق وہ تنِ نازنیں رہے

دردِ غمِ فراق کے یہ سخت مرحلے — حیراں ہوں میں کہ پھر بھی تم اتنے حسیں رہے

اللہ رے چشمِ یار کی معجز نمائیاں — ہر اک کو ہے گماں کہ مخاطب ہمیں رہے

کس درد سے کسی نے کہا آج بزم میں — "اچھا یہ ہے وہ ننگِ محبت یہیں رہے"

سر دادگانِ عشق و محبت کی کیا کمی — قاتل کی تیغ تیز، خدا کی زمیں رہے

اس عشق کی تلافیِ مافات دیکھنا

رونے کی حسرتیں ہیں جب آنسو نہیں رہے

دنیائے اسلام

لندن کی فلسطینی موتمر عرب اور یہودی مندوبین

کے مختصر زندگی کے حالات

حضرت مفتی اعظم:- الحاج امین آفندی الحسینی آج کل لبنان میں جلاوطنی کی زندگی گذار رہے ہیں، گذشتہ ایام میں فلسطین کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کے عربی مندوبین کی چابی آپ کے ہاتھ میں تھی آپکا سن شریف ۴۳ برس کا ہے آپنے قاہرہ یوروشلم اور قسطنطنیہ میں تعلیم حاصل کی اور اپنے بھائی کی جگہ مفتی اعظم مقرر ہوئے، جنگ عظیم میں ترکوں نے آپکو فوج میں بھرتی کرلیا لیکن آپ عربوں کی بغاوت میں شامل ہوگئے اور انگریزوں کی مدد کیلئے فوج جمع کرتے رہے جب تک اعلان بالفور نافذ العمل نہیں ہوا آپ انگریزوں کے دوست اور مداح تھے لیکن بعد میں انگریزوں نے آپ کو دس سال قید کی سزا کا حکم سنایا آپ استقلال فلسطین کے حامی اور یہود کے اس ملک میں درآمد کئے جانے کے مخالف ہیں انگریز انھیں فلسطین واپس آنے کی اجازت نہیں دیتے۔

جمال بے الحسینی:- جمال بے الحسینی فلسطین کی عربی پارٹی کے سردار حضرت مفتی اعظم کے عزیز اور دوست راست ہیں آپ لندن کی موتمر فلسطین کے رئیس مندوبین تھے جب ۱۹۳۷ء میں پانچ عرب رہنماؤں کو جلاوطن کیا گیا تو آپ بھاگ کر نکل گئے جنگ عظیم میں آپ ترکوں کے خلاف مصروف پیکار رہے اور بعد میں نابلوس اور رملہ میں عربوں اور انگریزی کمانداروں کے درمیان مشیر کی حیثیت سے کام کرتے رہے آپ یروشلم کے قومی عربی اخبار "اللوا" کے مدیر تھے آپ جمعیت عالیہ عربیہ کی رکن فلسطین کی عربی کمیٹی کی جماعت انتظاریہ کے سکریٹری رہ چکے ہیں

یعقوب حسین:- آپ نوجوان عربوں کی جماعت کے لیڈر عرب ہائی کمیٹی کے ممبر اور عرب یوتھ ۱۹۳۰ء کے صدر ہیں، رملہ میں آپ کی مزروعہ اراضی اور نارنگیوں کے باغات بھی ہیں آپ کی عمر ۴۲ رسال کی ہے عرب نوجوانوں کی جماعت ۱۹۲۹ء میں ہنگاموں کے بعد معرض وجود میں آئی ابتداً اس کا دائرہ عمل مجلسی دکھائی دیتا تھا مگر اس نے بعدہ جلد سیاسی نوعیت اختیار کرلی اس کے ممبروں نے ہڑتالوں، بلووں اور ہنگامہ خیز اقدامات میں حصہ لیا آپ کو ۱۹۳۷ء میں فلسطین سے جلاوطن کردیا گیا آج کل آپ قاہرہ میں سکونت پذیر ہیں۔

عونی بے عبدالہادی:- عونی بے عبدالہادی مجلس استقلال فلسطین کے رئیس اور ممتاز عرب لیڈر ہیں آپ نے ترکوں کے خلاف عربوں کی بغاوت میں نمایاں حصہ لیا اور لارنس کے گہرے دوست بنے رہے ایام جنگ میں آپ شریف حسین کے بیٹے امیر فیصل کے سکریٹری تھے میثاق ورسیلز کے کاغذ پر عرب نمایندہ کی حیثیت سے دستخط کئے آپ نے اعلان کردیا ہے کہ مسئلہ فلسطین کا واحد حل یہ ہے کہ یہاں عربوں کی خود مختار حکومت قایم ہو جو یہود کے حقوق کی حفاظت کا ذمہ اٹھائیں فلسطین کے برطانی حکام کے ساتھ آپ کے متعلق خوشگوار رہے ہیں مگر ۱۹۳۶ء میں انگریزوں نے آپ کو سیتافی میں قید کردیا اس وقت آپ عرب ہائی کمیٹی کے سکریٹری تھے آپ قانوندان اور رئیس ہیں آپ کے مورث اعلےٰ بارھویں صدی میں وارد فلسطین ہوئے۔

احمد حلمی پاشا:- احمد حلمی پاشا کے بہت بڑے ماہر مالیات ہیں آپ اب بہت ضعیف ہوچکے ہیں اس لئے کسی تحریک میں بھی کوئی نمایاں حصہ نہیں لیتے آپ ہی وہ بزرگ ہیں جنہوں نے عربوں کی قومی اور وطنی تحریک کو مالی امداد بہم پہنچائی آپ عرب ہائی کمیٹی کے خزانچی اور فلسطین کے عربی بینک کے منتظم اعلےٰ تھے آپ نے کرہ ارض کے طول وعرض سے عربوں کے لئے چندہ فراہم کیا جنگ سے پہلے آپ ترکی اور مصری حلقوں میں ماہر مالیات کی حیثیت سے بہت بڑی شہرت کے مالک تھے آپ تعلیم یافتہ متین اور کم گو ہیں فالج کے حملہ سے آپ کا دایاں بازو بیکار ہوچکا ہے آپ نے کسی جماعت کی وفاداری کا حلف کبھی نہیں اٹھایا۔

ڈاکٹر حسین خالدی:- آپ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۳۷ء تک یروشلم کے رئیس بلدیہ رہے ہیں ۱۹۳۷ء میں آپ کو جلاوطن کردیا گیا آپ بیروت اور فرانس سے طب کی ڈگریاں حاصل کرچکے ہیں جنگ کے بعد آپ سررشتہ حفظان صحت کے نائب ناظر تھے مگر آپ سرکاری ملازمت سے مستعفی ہوکر الیکشن لڑے اور نمایاں کامیابی حاصل کی

راغب بے نشاشیبی:- آپ کو فلسطین کے محبان وطن غدار اور انگریز پرست خیال کرتے ہیں آپ حضرت مفتی اعظم کی جماعت کے مخالف ہیں، آپ نے قسطنطنیہ میں فن عمارت کی تعلیم حاصل کی ترکی دور میں آپ یروشلم کی طرف سے ترکی پارلیمنٹ کے رکن تھے اور سرکاری عہدوں پر فائز رہے ارض مقدس پر انگریزی قبضہ ہوجانے کے بعد آپ سررشتہ تعمیرات عامہ کے انجینیر بنائے گئے ۱۹۲۰ء میں آپ یروشلم کے رئیس بلدیہ تھے۔

جارج انطونیوس:- عربوں کے یہ رہنما ایک قدیم انگریزی خاندان کے چشم وچراغ ہیں آپ اکسفورڈ کے تعلیم یافتہ ہیں اور قاہرہ میں برطانی ہائی کمشنر کے دفتر میں کام کرچکے ہیں آپ ۱۹۳۳ء میں حکومت فلسطین کے اسسٹنٹ سکریٹری تھے اور اس عہدہ سے مستعفی ہونے کے بعد سر گلبرٹ کلٹن کے رفیق کار بن گئے اور جلالتہ الملک سلطان ابن سعود کے ساتھ گفت وشنید کرتے رہے آپ نے بیداری عرب کے نام سے عربوں کے متعلق ایک بہترین کتاب لکھی ہے

الفریڈ آفندی راک:- آپ فرانس کے ان صلیبی نبرد آزماؤں کے خلف الصدق ہیں جنھوں نے فلسطین کو اپنا وطن بنا لیا تھا آپ عرب ہائی کمیٹی کے ممبر تھے آپ کلیسائے یونان سے تعلق رکھنے والے راسخ العقیدہ مسیحی ہیں اور فرانس میں تعلیم حاصل کرچکے ہیں آپ عربوں کی مجلس انتظامیہ کے پرانے رہبر ہیں اور متعدد وفود کے ممبر ہوکر ✻

✻ لندن جاچکے ہیں، آپ متمول مالک اراضی ہیں جافہ میں آپکے باغات ہیں جہاں نارنگیاں بکثرت پیدا ہوتی ہیں ۱۹۳۷ء میں جب دوسرے عرب لیڈر جلاوطن کئے گئے تو آپ جنیوا میں تھے، مراجعت فرمائے وطن ہونے پر آپ کو بھی جلاوطن کردیا گیا۔ (باقی آیندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحق عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۸ر جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷

بحر بالٹک کے ساحلی ملک

بحر بالٹک کے ساحلی ممالک لیتھونیہ لیٹوریہ اور استھونیہ اس وجہ سے اہمیت حاصل کر رہے ہیں کہ وہ سوڈیٹ روس اور جرمنی کے درمیان واقع ہیں، سوڈیٹ روس نے اینگلو سوڈیٹ نامہ و پیام کے سلسلہ میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ پولینڈ اور رومانیہ ترکی اور یونان کی آزادی کی ضمانت کے علاوہ لیتھونیہ لیٹویہ اور استھونیہ کی آزادی کی ضمانت بھی ضروری ہے۔ برطانیہ اس کے لئے تیار نہیں معلوم ہوتا ہے ذیل کے مضمون میں انھیں ملکوں کی سیاسی اہمیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔

بعض ملک بین الاقوامی سیاست میں اس وجہ سے اہمیت رکھتے ہیں کہ ان کی طاقت آبادی، رقبہ یا دولت دوسروں سے زیادہ ہوتی ہے، جیسے امریکہ روس برطانیہ، یا جرمنی، لیکن بعض ملک صرف اپنی جغرافیائی پوزیشن کی وجہ سے مشہور ہو جاتے ہیں اور دنیا کی نظریں ادھر اٹھنے لگتی ہیں مثلاً کہ فلسطین، مراقش، یا البانیہ، بورینو اور سماترا کے جزیرے فلسطین اور البانیہ سے کہیں زیادہ بڑے اور آباد ہیں لیکن کتنے آدمی ان جزیروں کا حال جانتے ہیں درآں حالیکہ اپنی جغرافیائی پوزیشن کی وجہ سے فلسطین اور البانیہ جیسے چھوٹے چھوٹے علاقوں کو آج بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ ہر ہٹلر کے بڑھتے ہوئے سامراجی حوصلوں نے بحر بالٹک کے ساحل کے گمنام ملکوں کو بھی دیکھتے ہی دیکھتے بین الاقوامی سیاست کے میدان میں لا کھڑا کیا ہے اور آج یورپ کے مستقبل اور امن اور جنگ کا انحصار ایک حد تک انھیں ساحلی ملکوں کی آزادی اور غلامی پر ہے۔

بحر بالٹک کے یہ ملک لیتھونیہ، لیٹویہ، اور استھونیہ، اٹھارھویں صدی تک پولینڈ اور سویڈن کے غلام رہے پھر زار روس کی سامراجی سیاست کی نذر ہوگئے انیسویں صدی کے آخر تک یہ ملک چپ چاپ غلامی کی زندگی بسر کرتے رہے لیکن ۱۹۰۵ء میں جب روسی مزدوروں اور کسانوں نے زار روس کی ظالم حکومت کے خلاف آواز بلند کی تو لیتھونیہ استھونیہ اور لیٹویہ والے بھی چونکے اور انھوں نے اپنی آزادی کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا ۱۹۰۵ء کے انقلاب میں انھیں ناکامی ہوئی لیکن جب ۱۹۱۷ء میں روس میں مزدوروں اور کسانوں کا انقلاب آیا تو لیٹویہ، استھونیہ، اور لیتھونیہ کی منھ مانگی مرادیں بر آئیں سوڈیٹ روس نے اعلان کر دیا کہ ہر اس ملک کو جسے زار نے زبردستی روسی سلطنت میں شامل کر لیا تھا چنانچہ ان ملکوں نے اپنی اپنی آزاد ریاستیں قائم کریں سب سے پہلے سوڈیٹ روس نے ان ملکوں کی آزاد حکومت کو تسلیم کیا اور صلح نامہ برسک، لٹوا سک پر دستخط کئے، سوڈیٹ روس نے ان ملکوں کیسا تھ غیر جارحانہ معاہدہ کیا اور انھیں یقین دلایا کہ وہ ہمیشہ ان کی آزادی کا احترام کرے گا اور ان کی محافظت کرے گا پچھلے سولہ سترہ سال میں سوڈیٹ روس نے اپنے ان پڑوسیوں کو ایک بار بھی شکایت کا موقعہ نہیں دیا اور نہ اس کی کوشش کی کہ ان ملکوں پر دباؤ ڈال کر انھیں اپنے ماتحت کرلے، یہ تینوں ملک بحر بالٹک کے دکھنی ساحل پر واقع ہیں ان کا مجموعی رقبہ ایک لاکھ مربع میل لیتھونیہ ۵۵ ہزار مربع میل اور استھونیہ ۱۸ ہزار مربع میل اور لیٹوریہ ۲۷ ہزار مربع میل ہے۔

یہ ملک دولتمند بھی نہیں ان کے صنعتی کارخانے سوئیڈن، امریکہ، اور برطانیہ کے سرمایہ داروں کے مقروض ہیں، ملک اس قدر خوشحال نہیں کہ اپنے آپ کو ان سرمایہ داروں کے پنجوں سے آزاد کر سکے ان ملکوں کی فوجی قوت بھی برائے نام ہے یعنے ڈیڑھ لاکھ سے کم ہے ان کے پاس نہ جنگی جہاز ہیں اور نہ آبدوز کشتیاں، تارپیڈو ہیں، اور نہ ہوائی جہاز کہ یہ حملہ کے وقت اپنے ملک کو دشمن سے بچا سکیں۔ آج جبکہ یورپ میں لوٹ مچی ہوئی ہے نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کس وقت انھیں اپنی آزادی سے ہاتھ دھونا پڑے ان کی آزادی صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ:۔

(۱) ان کے دیگر پڑوسی ملک (جرمنی اور پولینڈ) سوڈیٹ روس کی طرح ہر ملک کی آزادی اور عالمگیر امن کے قائل ہوں۔

(۲) یورپ میں سیاسی توازن قائم رکھنے کیلئے ان کی آزادی کی ضمانت کی جائے۔

(۳) یہ ممالک بحر بالٹک کے دوسرے ملکوں فن لینڈ وغیرہ کے ساتھ مل کر فیڈرل حکومت قائم کریں

پہلی صورت کا اس وقت کوئی امکان نہیں جب تک جرمنی میں جمہوری حکومت رہی اور جرمن حکومت نے شہنشاہیت کے خواب نہ دیکھے یہ ملک آزاد رہے لیکن ہر ہٹلر کی ڈکٹیٹری کے بعد اب ہر وقت خوف ہے کہ جرمن فوجیں ان ملکوں پر قبضہ کر لیں۔

بالٹک کے ساحل کے ملکوں کی فیڈرل (وفاقی) حکومت بھی فوراً ممکن نہیں افسوس ہے کہ ہٹلر کے خطرہ کے باوجود نسلی اور قومی اختلافات نہیں مٹائے جا سکتے اور اس کے بغیر فیڈرل حکومت قایم کرنا مشکل ہے تیسری صورت یہ ہی ہے کہ یورپ کی وہ حکومتیں جو سیاسی توازن چاہتی ہیں ان ملکوں سے وعدہ کریں کہ اگر ان کی آزادی خطرے میں پڑی تو ان کی مدد ضرور کی جائے گی۔

یہ ہر شخص جانتا ہے کہ ان چھوٹی ریاستوں کو اگر کسی کا ڈر ہے تو وہ جرمن فاشزم کا ہے فرانس اور برطانیہ کے سرمایہ دار سیاست داں کہتے ہیں کہ اگر ہر ہٹلر مغربی یورپ کی طرف نہ بڑھے تو اسے ان چھوٹی ریاستوں کو ہضم کر لینے کا موقعہ دینا چاہیے ان لوگوں کا خیال ہے کہ ہٹلر مشرقی یورپ پر قبضہ کر لینے کے بعد مطمئن ہو جائے گا۔

لیکن اصل سوال یہ ہے کہ، کیا لیتھونیہ، استھونیہ، اور لیٹوریہ پر قبضہ کر لینے کے بعد ہٹلر خاموش ہو جائیگا اور مغربی یورپ کی طرف نہ بڑھے گا اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اگر لیٹوریہ، استھونیہ، اور لیتھونیہ کو ان کی قسمت پر چھوڑ دیا گیا اور ہٹلر کو اس کی اجازت دیدی گئی ہے کہ وہ ان ملکوں پر قبضہ کرے تو یورپ کا سیاسی توازن بالکل خراب ہو جائے گا اور جنگ بالکل یقینی طور پر ہو جائے گی پھر نہ پولینڈ کی خیر ہوگی، نہ ڈنمارک، ناروے، اور سوئیڈن کی، اور نہ ہالینڈ، بلجیم کی۔

نقشہ پر نظر ڈالئے تو آپ کو ان ساحلی ملکوں کی فوجی اور جغرافیائی اہمیت کا اندازہ ہو جائیگا لیٹویہ استھونیہ، اور لیتھونیہ، ہالینڈ اور بلجیم سے ملتے جلتے ہیں جغرافیائی پوزیشن اور صورت شکل میں بھی اگر آج بلجیم اور ہالینڈ پر جرمنی کا قبضہ ہو جائے تو برطانیہ کی خیر نہ ہوگی اسی طرح اگر ان ملکوں پر جرمنی کا قبضہ ہو جائے تو پولینڈ اور سوڈیٹ روس سخت خطرہ میں مبتلا ہو جائیں گے اور جنگ عظیم یقینی طور پر ہو جائے گی۔

ان ملکوں پر قبضہ کر لینے کے بعد ہٹلر کو سوڈیٹ روس، اور پولینڈ پر حملہ کرنے میں سہولت ہو جائیگی خشکی کی راہ سے اور تری کی راہ سے بھی۔

پچھلے ڈیڑھ مہینہ سے سوڈیٹ روس اسی بات کی کوشش کر رہا کہ برطانیہ ان ملکوں کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت کو محسوس کرے اور جس طرح اس نے رومانیہ اور پولینڈ اور یونان کی آزادی کی ضمانت کی ہے اسی طرح فرانس اور سوڈیٹ روس کے ساتھ ملکر لیتھونیہ، لیٹوریہ اور استھونیہ کی آزادی کی ضمانت بھی کی جائے کیونکہ اس کے بغیر دنیا کو جنگ عظیم سے بچایا نہیں جا سکتا، ہٹلر اگر جنوب مشرقی یورپ کی طرف نہ بڑھنے پایا تو شمال مشرقی یورپ کی طرف بڑھیگا اس لئے ضرورت ہے کہ سوڈیٹ روس، برطانیہ اور فرانس یورپ کے دوسرے امن پرست اور آزادی پسند ملکوں کے ساتھ مل کر امن چاہنے والوں کا ایک متحدہ مورچہ بنائیں۔

بہر حال تازہ ترین خبروں سے یہ پتہ چلتا ہے کہ برطانیہ روس کے اس مطالبہ کو دیگر چھوٹی حکومتوں کے مانند لیتھونیہ، لیٹوریہ اور استھونیہ، کی ریاستوں کی حفاظت کا بھی معاہدہ کرے، لہذا اگر ایسا ہوگیا تو پھر ان کی آزادی کو جرمنی خطرہ میں نہیں ڈال سکتا اور یورپ کے امن و امان میں خلل نہیں پڑنے پائے گا۔

ڈینزگ!

جرمنی نے ڈینزگ پر ۴ ہزار فوجیں بھیجکر ایک دفعہ پھر دنیا کی نظریں اپنی طرف متوجہ کرلی ہیں اور یورپ کی حالت پھر خوفناک نظر آنے لگی، اور یہ خوف پیدا ہوگیا ہے کہ کہیں عالمگیر جنگ کی ابتدا نہ شروع ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس وقت "ڈینزگ" یورپ کے لئے ایک خطرہ کا باعث ہو رہا ہے لہذا یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کو یہ بتایا جائے کہ "ڈینزگ" کی موجودہ اور سابقہ پوزیشن کیا تھی۔

ڈینزگ دراصل وہ علاقہ ہے جو جنگ عظیم سے قبل جرمن سلطنت کا جزو تھا لیکن جنگ عظیم کے بعد ڈینزگ اور اس کے متصل علاقوں کو اتحادیوں نے معاہدہ وارسیلز کی دفعہ ۱۰۲ کے ذریعہ شہر آزاد کے نام سے موسوم کر کے انجمن اقوام کی حفاظت میں دیدیا پھر ۱۵ر نومبر ۱۹۲۰ء کو معاہدہ وارسیلز کی دفعہ ۱۰۴ کے مطابق پولینڈ اور ڈینزگ کے مابین ایک معاہدہ مرتب ہوا جس کی رو سے جہاں تک بحری محصولات کے نظم و نسق کا تعلق ہے ڈینزگ کو پولینڈ کا ایک یونٹ قرار دیا گیا شہر آزاد ڈینزگ کا رقبہ ۷۵۴ مربع میل ہے اور آبادی ۴ لاکھ ۷۰ ہزار ہے۔

شکست خوردہ جرمنی نے اپنی نوآبادیات کی طرح اس علاقہ کو بھی بلا چون و چرا اغیار کے حوالے کر دیا تھا لیکن ہٹلر کے اقتدار کے ساتھ ہی "ڈینزگ" کی واپسی کی خواہش پیدا ہوگئی جس کا اظہار وقتاً فوقتاً کیا جاتا رہا ڈینزگ میں جرمن اکثریت ہے اور اگر یہ کہدیا جائے کہ ڈینزگ جرمنوں ہی کی آبادی ہے تو غلط نہ ہوگا داخلی نظم و نسق کے اعتبار سے ڈینزگ آزاد ہے جس پر ہٹلر کے اقتدار سے قبل مختلف پارٹیاں مشترکہ طور پر قابض رہتی تھیں لیکن اب یہ صورت نہیں ہے "ڈینزگ کی ڈائٹ (پارلیمنٹ) کے کل ۷۲ ارکان میں ۷۰ ارکان نازی پارٹی کے ہیں گویا ڈینزگ باعتبار اقتدار و افر نازیوں کے ہاتھ میں ہے، چنانچہ ابھی ہر ہٹلر کے اشارے پر طوفانی دستوں، سیاہ پوش محافظوں اور ہٹلری نوجوانوں پر مشتمل آزاد فوج کے قیام کی مہم کا آغاز کیا گیا ہے۔ ۱۶ سے ۲۰ برس تک کی عمر کے نوجوانوں کو بھرتی کر کے مشرقی پروشیا اور جرمنی کے دیگر حصص میں پندرہ روزہ فوجی تربیت کے لئے بھیجا گیا ہے اور انتہائی کوشش کی جا رہی ہے کہ ان نوجوانوں کی تربیت گاہوں کا کسی کو علم نہ ہو سکے لیکن یہ توقع ضرور کی جاتی ہے کہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں یہ تربیت یافتہ نوجوان واپس آجائیں گے جن کے لئے ۱۶ بارکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر اور جرمن باشندے "ڈینزگ" پر قبضہ کرنے کے بے چین ہیں اور ڈینزگ کی جرمن آبادی کے ذریعہ مقصد برآری کے خواہشمند ہیں۔

اس وقت صورت حالات یہ ہیں کہ پولینڈ کی حکومت بظاہر یہ طے کر چکی ہے کہ "ڈینزگ" پر جرمنی کے قبضہ نہ کرنے دیا جائے گا گویا وہ جنگ کے لئے تیار ہے لیکن اس کے پاس اتنی قوت نہیں کہ وہ جرمنی کا مقابلہ کر سکے اور پولینڈ کے حلیف یعنی برطانیہ اور فرانس روس سے معاہدہ کئے بغیر پولینڈ کی کوئی خاص مدد نہیں کر سکتے اور چونکہ ابھی تک روس سے معاہدہ نہیں ہوا ہے اس لئے فرانس اور برطانیہ نے اپنے جنگی جہاز نہیں روانہ کئے ہیں۔ اور نہ کوئی دوسری فوجی کارروائی کی ہے بلکہ صرف زبانی احتجاج کیا گیا ہے۔

اگر جرمن افواج فوری طور پر ڈینزگ میں داخل ہو کر قبضہ کرلیں تو پولینڈ جرمنی کو روک نہیں سکتا اور اگر پولینڈ مزاحمت کرے تو خود پولینڈ کی ساری سلطنت کو خطرہ ہے۔

مگر جرمن ڈینزگ پر قبضہ کرنے سے اس لئے گھبراتا ہے کہ اسکو یہ خطرہ ہے کہ شاید روس اس کو گوارا نہیں کریگا اور بہت ممکن ہے کہ وہ مداخلت کرے اور اس صورت میں جنگ عظیم کا چھڑ جانا یقینی ہے جو خود جرمن بھی نہیں چاہتا اور یہی وجہ ہے کہ "ڈینزگ" ابھی تک محفوظ ہے ورنہ کب کا جرمن اس پر قبضہ کر چکا ہوتا۔

یوپی لیجس لیٹو اسمبلی

یوپی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں جو کہ ۱۲ر جولائی سے شروع ہوگا مندرجہ ذیل سرکاری کارروائی ہوگی:۔

(۱) ملازمتوں پر ٹیکس عائد کرنے کے متعلق بل جس شکل میں کہ یوپی کونسل نے اسے پاس کیا ہے۔

(۲) مقروض جاگیرداروں کا ترمیمی بل جس شکل میں کہ کونسل نے اسے پاس کیا ہے۔

(۳) کھیتوں کو یکجا کرنے کے متعلق بل جس شکل میں کہ کونسل نے اسے پاس کیا ہے۔

(۴) قوانین مزارعہ کا ترمیمی بل جس شکل میں کہ کونسل نے اسے پاس کیا ہے۔

وزیر تعلیم کی جگہ جنھوں نے استعفٰے دے دیا ہے الہ آباد یونیورسٹی کی کورٹ کے لئے ایک ممبر منتخب کرنا اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں مندرجہ ذیل سرکاری بل پیش کئے جائیں گے۔

(۱) صنعتی جھگڑوں کے متعلق مصالحتی بل بابت ۱۹۳۹ء اگر اس کا مسودہ اس وقت تک تیار ہوگیا

(۲) ایام زچگی میں سہولتیں پہونچانے کے متعلق ترمیمی بل بابت ۱۹۳۹ء۔

(۳) کسانوں اور مزدوروں کے قرضہ کی معافی کے بل کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا پیش ہونا، اس پر غور کرنا، اور اس کو پاس کرنا۔

(۴) زرعی پیداوار کی فروخت کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کا پیش ہونا، اس پر غور و خوض کرنا اور اسے پاس کرنا۔

(۵) بچوں کے متعلق بل جس شکل میں کہ وہ کونسل میں پاس ہوا ہے۔

(۶) لاٹھ کے ٹیکس کا بل بابت ۱۹۳۹ء اگر وہ اس وقت تک تیار ہوگیا۔

(۷) مالیانہ ترمیمی بل اگر وہ اس وقت تک تیار ہوگیا

(۸) لگان کی ادائے گی کے التوا کے متعلق بل اگر وہ اس وقت تک تیار ہوگیا۔

یوپی ترمیمی بل (۹) موٹروں پر ٹیکس عائد کرنے کے متعلق ترمیمی بل بابت ۱۹۳۹ء۔

دیہاتی پروگرام جس کا خرچہ قرضہ سے پورا کیا جائے گا

نئی گاڑیوں میں زیادہ سہولتیں

ایسٹ انڈین ریلوے ہاؤس کلکتہ میں ریلوے مذکور کی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ ہوئی چیرمین نے سفر کرنے والوں کی تعداد اور معدنیاتی آمدنی میں کمی ہونے کی جانب ممبروں کی توجہ مبذول کرائی اور یہ بتلایا کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال ابھی تک تقریباً ۱۱ لاکھ روپیہ کی آمدنی کم ہوئی ہے۔

گرمی کے دنوں میں ریلوے اسٹیشنوں پر پانی کا معقول انتظام کرنے کے سوال پر غور کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مشہور دھرم شالوں، اور مسافر خانوں کو مختصر ٹائم ٹیبل بہم پہونچایا جائے۔

میٹنگ میں یہ بتایا گیا کہ نئی قسم کی جو گاڑیاں بنائی گئی ہیں ان میں تیسرے درجہ کے مسافروں کو کیا کیا سہولتیں بہم پہونچائی گئی ہیں، نئی گاڑیوں میں ۹۲ مسافروں کے لئے جگہ رکھی گئی ہے اور اچھے پاخانے بنائے گئے ہیں۔

یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ٹائم ٹیبل سب کمیٹی کی میٹنگ ۱۴ر جولائی کو ہوگی۔

چیرمین نے بجنور برانچ کے حال کے افسوسناک حادثہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مفصل رپورٹ کا ہنوز انتظار ہے آپ نے ممبروں کو یہ یقین دلایا کہ زخمیوں کو ہر ممکن امداد پہونچائی جا رہی ہے، اور فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مانسون جلد اور غیر معمولی اور غیر متوقع طاقت کے ساتھ آگیا ہے۔

شیعہ ہجوم پر تین مرتبہ گولی چلائی گئی

۸ر جولائی کو لکھنؤ میں شیعہ مجتہد مولانا سید ناصر حسین صاحب کے صاحبزادے مولانا سید محمد شارع عام پر تبرا پڑھنے کے الزام میں گرفتار کرلئے گئے اس پر شیعہ ہجوم مشتعل ہوگیا اور اس نے پولیس پر پتھر پھینکے اور ٹیلہ مسجد پر دھاوا بولنے کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں آج شام کو امام باڑہ آصف الدولہ پر پولیس نے شیعہ ہجوم پر قابو پانے کے لئے تین بار گولی چلائی زخمیوں کو اسپتال پہونچا دیا گیا جن میں پولیس کے دو آدمی بھی شامل ہیں کہا جاتا ہے کہ سید محمد صاحب کو پولیس کی لاری میں لیجایا جا رہا تھا تو شیعہ ہجوم یکایک لاری کی طرف دوڑ پڑا اور ٹیلہ مسجد پر دھاوا بولنے کی کوشش کی۔

مسٹر جے، ای، اسمتھ، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر زنجنی پرشاد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ہجوم روکنے کی کوشش کی اس پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ایک شیعہ لپٹ گیا اس کے بعد ہجوم کی طرف سے پتھر سنگ باری شروع ہوگئی، پولیس نے اس صورت حالات پر قابو پانے کے لئے لاٹھی چارج کیا، لیکن چونکہ خراب ہی ہوتے گئے اس لئے پولیس کو تین مرتبہ گولی چلانی پڑی اور ہجوم فوراً منتشر ہوگیا، ریزرو پولیس طلب کرلی گئی اور ضلع کے اعلے حکام موقعہ پر پہونچ گئے امام باڑہ میں تقریباً ڈیڑھ ہزار شیعہ جمع ہوگئے جنھیں دو دو کر کے جانے کی اجازت دی گئی۔

سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ دو کانسٹبلوں کو اسپتال میں داخل کیا گیا ہے ان کے علاوہ ہجوم میں سے بہت سے اشخاص بھی زخمی ہوئے ہیں، بلوائیوں میں سے چھ اشخاص کو اسپتال میں داخل کیا گیا ہے اور ۲۵ اشخاص کو بیرونی مریضوں کی حیثیت سے علٰحدہ کیا جا رہا ہے فائرنگ کے متعلق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے ایک کمیونک شائع کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ آج امام باڑہ آصف الدولہ پر جب مولانا سید نصیر حسین کے صاحبزادے نے اپنے آپکو گرفتاری کیلئے پیش کرنیکا اعلان کیا تو بہت سی تقریریں کی گئیں جب مولانا صاحب گرفتار ہوگئے تو ہجوم نے پولیس کے حلقہ کو توڑ دیا اور مسجد ٹیلہ پر پھر دھاوا بولنے کی کوشش کی ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے روکنا چاہا لیکن ہجوم نے ان پر حملہ کر دیا پولیس نے لاٹھی چارج کیا، لیکن پولیس امام باڑہ پر تعینات تھی اس پر متواتر سنگ باری ہوتی رہی، اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے ہجوم پر گولی چلائی گئی، ۶ بلوائیوں اور ۲ پولیس کانسٹبلوں کو ابتک اسپتال میں داخل کیا گیا ہے اور ۲۵ اشخاص کا بیرونی مریضوں کی حیثیت سے علاج کیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں حسب معمول مجسٹریٹ تحقیقات کرے گا بیان کیا جاتا ہے کہ آج شام مولانا سید محمد صاحب جو گرفتار ہوئے ہیں ان کے بڑے بھائی مولانا ناظر صاحب زخمیوں میں شامل ہیں

آئینۂ کانپور

شہر کی فضا

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ شہر کی حالت بالکل درست ہے اور تمام لوگ اپنے اپنے کاروبار میں لگ گئے ہیں۔

ہم نے گزشتہ ہفتہ لکھا تھا کہ کرفیو آرڈر کو جلد سے جلد ختم کر دینے کی ضرورت ہے تاکہ لوگ آزادی کے ساتھ اپنے کاروبار میں معروف ہو کر گزشتہ واقعات کو بھول جائیں، چنانچہ حکام نے اس پر توجہ کی اور کرفیو آرڈر کے اثر سے چھاؤنی سیسہ مئو اور نواب گنج کے علاقوں کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ البتہ بقیہ تھانے یعنی کوتوالی کلکٹر گنج۔ انور گنج اور کرنیل گنج کے تھانوں کے ساتھ یہ رعایت کی گئی ہے کہ ۱۱ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کے لئے کرفیو آرڈر کر دیا گیا ہے۔

کوتوالی اور کلکٹر گنج کے علاقے ہی شہر کی جان ہے اور اب شہر کی حالت بھی خدا کے فضل سے بالکل اصلی حالت پر آ گئی ہے اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اب فوراً کرفیو آرڈر سے اہل شہر کو نجات دی جائے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکام اس پر توجہ فرما کر جلد سے جلد کرفیو آرڈر کو یک قلم موقوف کر کے اہل شہر کو گزشتہ واقعات بھول جانے کا موقع دینگے۔

مسٹر شریح الدین کا مقدمہ

یکم جولائی کو مسٹر خوب چند آئی۔ سی۔ ایس مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر شریح الدین وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کا مقدمہ پیش ہوا۔

موصوف نے ۶ فروری کو تحصیل اکبر پور میں ایک تقریر کی تھی اسی تقریر کے متعلق آپ پر یہ الزام ہے کہ آپس ہندو مسلمانوں کے جذبات بھڑکائے گئے تھے اور اس سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۵۳ الف اور ۵۰۵ آپ پر مقدمہ دائر ہے۔

استغاثہ کی طرف سے مسٹر مچل سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر امیر حیدر سی۔ آئی۔ ڈی رپورٹر اور دو پولیس کانسٹبل عبدالرشید خاں اور کیشو پرشاد کی شہادتیں ہوئیں۔

مسٹر مچل نے حکومت کی طرف سے موصوف پر مقدمہ چلانے کا حکم عدالت میں پیش کیا۔ مسٹر امیر حیدر نے موصوف کی تقریر کے شارٹ ہینڈ نوٹ عدالت میں پیش کئے اور یہ بیان کیا کہ اس سے حاضرین میں فرقہ وارانہ جوش ابھر رہا تھا۔ عبدالرشید کانسٹبل نے اپنی شہادت میں بیان کیا کہ ملزم نے اپنی تقریر میں یہ کہا تھا کہ کانگریس مسلمانوں پر بہت ظلم کر رہی ہے اور کانگریسی ہندوؤں نے لکھنؤ میں رات کے وقت ایک مسجد کو مسمار کر دیا تھا۔ ملزم نے یہ بھی کہا تھا کہ فساد کے موقع پر ہندو مسلمانوں کو لوٹتے ہیں اور مسلمان ہی گرفتار کئے جاتے ہیں۔ آخر میں ملزم نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر یوپی کانگریس کی موجودہ پالیسی جاری رہی تو ایک دن وزیر اعظم پنڈت پنت کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔

کانسٹبل کیشو پرشاد نے اس بیان کی تائید کی اور مزید کہا کہ ملزم نے یہ بھی کہا تھا کہ کانگریس گورنمنٹ کے شروع ہونے کے بعد سے صوبے میں بہت سی مسجدیں مسمار کر دی گئی ہیں۔ مقدمہ آیندہ تاریخ کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

الکشن ملتوی

ڈپٹی سکریٹری لوکل سلف گورنمنٹ یوپی نے صوبہ کی تمام لوکل باڈیز کے چیرمینوں کے نام اس امر کا ایک مراسلہ بھیجا ہے کہ چونکہ حکومت نے لوکل باڈیز کے انتخابات ایک سال کے لئے ملتوی کر دیئے ہیں اور وہ اب سنہ ۱۹۴۰ء کے آخر میں ہونگے

مسلم ممبران بورڈ کا رزولیوشن

دونوں سے پاس ہو چکا ہے

مسلم ممبران بورڈ کانپور نے مسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق یکم جولائی کے میونسپل بورڈ کے جلسہ میں اس امر کا ایک رزولیوشن پیش کیا کہ ۱۹ جون کو مول گنج کی مسجد اور رباط خانہ جتنی مسجد کے پاس پولیس نے جو پر امن مسلم ہجوم پر گولی چلائی تھی اس کے متعلق ایک آزاد و غیر سرکاری تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنے کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی جائے۔

چیرمین صاحب بورڈ نے اس رزولیوشن کو آیندہ بورڈ کے لئے ملتوی کر دیا۔ اس لئے اس پر بحث نہ ہو سکی۔

تپ دق کا اسپتال

کانپور میونسپل بورڈ نے شہر میں ایک تپ دق کا اسپتال کھولنے کی تجویز منظور کی ہے بورڈ اس کے متعلق ایک اسکیم میں تیار کر چکا ہے۔

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ نے بھی اس اسپتال کے لئے بورڈ کو ایک لاکھ روپے کی گرانٹ دینا منظور کیا ہے۔

میونسپل بورڈ نے اس شرط کے ساتھ اس گرانٹ کو لینا منظور کر لیا ہے کہ اسپتال کی انتظامیہ کمیٹی میں میونسپل بورڈ کے ممبران کی تعداد زیادہ ہوگی۔

میونسپل گرلز انٹر کالج

کانپور میونسپل بورڈ کے یکم جولائی کے جلسہ میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ میونسپل گرلز ہائی اسکول کو انٹر کالج بنا دیا جائے۔

کرائیسٹ چرچ کالج میں لڑکیوں کے نہ داخل کرنے کی وجہ سے جو انکی تعلیم میں دقت واقع ہوگئی ہے وہ اس کالج سے پوری ہو جائیگی جسکے لئے بورڈ مبارکباد کا مستحق ہے۔

کرفیو آرڈر

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۴ جولائی سے کرفیو آرڈر کے اثر سے نواب گنج سیسہ مئو اور چھاؤنی کے تھانوں کے علاقوں کو مستثنیٰ کر دیا ہے اور کوتوالی کلکٹر گنج۔ انور گنج اور کرنیل گنج کے تھانوں میں کرفیو آرڈر کا وقت ۱۱ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک کے لئے کر دیا ہے۔

پولیس فائرنگ ڈے

مجلس اتحاد ملت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۴ جولائی کو تمام صوبہ میں کانپور پولیس فائرنگ ڈے منایا جائے۔ اور گزشتہ ۱۹ جون کی فائرنگ کے خلاف احتجاجی جلسے کئے جائیں۔

اور اتحاد ملت نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ لیجسلیٹو اسمبلی کے مسلم ممبران سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ ۱۹ جون کے فائرنگ کے متعلق ایک غیر جانبدار و غیر سرکاری کمیشن مقرر کرنے کی تجویز پیش کریں اور اس میں ناکامیاب ہونے پر اسمبلی سے واک آؤٹ کریں۔

دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی

مسٹر ابوالفرح کمونیز نشنل گارڈ حکیم نواب علی وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ مسٹر محمد فاروق کپتان نیلی پوش اور مسٹر صوفی منصور علی حسرتی پر ایک جلوس کے سلسلہ میں زیر دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت مقدمہ قایم کیا گیا ہے جسکی سماعت ۱۴ جولائی کو مسٹر امرسن مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوئی۔ مسٹر ابوالفرح نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ محمد باسط والنیٹر کو اسپتال سے لانے کے لئے انہوں نے کوئی جلوس نہیں نکالا نہیں کیا اور سٹی مسلم لیگ نے اپنے کسی جلسہ میں دیا کیا جانا طے نہیں کیا تھا۔

حکیم نواب علی صاحب محمد فاروق صاحب اور صوفی منصور علی صاحب نے بھی اپنے بیان میں اسی بیان کی تائید کی، مقدمہ کی پیشی آیندہ ۱۴ جولائی کے

کا معمولی جلسہ بصدارت مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین منعقد ہوا۔ تعلیمی کمیٹی کی کارروائی میں ایک رزولیوشن درج تھا جسمیں مسٹر مصطفےٰ حسین نیر سکرٹری تعلیمی کمیٹی کی خدمات کی تعریف کی گئی تھی، اس رزولیوشن پر گرما گرم بحث رہی اور تعلیمی کمیٹی کے خلاف کچھ الزامات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی کے تقرر کا رزولیوشن پیش کیا گیا۔ لیکن چیرمین صاحب نے اس رزولیوشن پر غور آیندہ جلسہ بورڈ کے لئے ملتوی کر دیا۔ گزشتہ دسمبر ۱۹۳۸ء میں مسٹر کوریل نے ایجوکیشن کمیٹی میں یہ رزولیوشن پیش کیا تھا اور اتفاق رائے سے پاس ہوا تھا۔ لیکن کارروائی میں درج ہونے سے یہ رزولیوشن رہ گیا تھا۔ جب یہ کارروائی بورڈ کے سامنے آئی تھی تو یہ ملتوی کر دی گئی تھی، جب دوبارہ یہ کارروائی بورڈ کے سامنے آئی تو یہ رزولیوشن بھی شامل کر دیا گیا۔ بابو رام نرائن گرگ نے اس رزولیوشن کو شامل کرنے پر اعتراض کیا۔ آپ نے کہا کہ وہ جلسہ میں موجود تھے اور اس قسم کا کوئی رزولیوشن نہ پیش ہوا اور نہ پاس ہوا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ کارروائی ٹھیک ٹھیک نہیں لکھی گئی اور جلسہ باقاعدہ نہیں طلب ہوا تھا۔ آپ نے ان باتوں کی تحقیقات کے لئے چیرمین بورڈ۔ بابو رام نرائن حزاجی اور پنڈت رگھو بر دیال بھٹ کی ایک کمیٹی بنانے کا ایک رزولیوشن پیش کیا پنڈت شیو نرائن وید نے رزولیوشن پیش کیا کہ کل کارروائی خارج کر دی جائے۔ مسٹر وحید احمد نے اسکی مخالفت کی۔ مسٹر نیر نے کہا کہ یہ آئیٹم کارروائی سے خارج کر دیا جاوے کیونکہ وہ اپنے متعلق معاملہ میں طویل مباحثہ نہیں چاہتے ہیں بحث و مباحثہ کے بعد چیرمین صاحب نے یہ رولنگ دی کہ یہ رزولیوشن آیندہ بورڈ کے ایجنڈا میں لایا جاوے۔ اور مسٹر نیر کی تعریف کا رزولیوشن کارروائی سے خارج کر دیا جائے لیکن مخالف پارٹی اس سے مطمئن نہیں ہوئی اور پنڈت شیو نرائن وید نے اپنے رزولیوشن پر زور دیا۔ بورڈ نے لڑکیوں کے لئے انٹر میڈیٹ کالج کھولنے کے لئے کارروائی کا آئیٹم منظور کر لیا

مزدوروں کا تقرر

ایمپلائرس ایسوسی ایشن نارتھ انڈیا کانپور نے حکام کی درخواست پر اُن آدمیوں کو دوبارہ ملازم رکھنا منظور کر لیا ہے جو فروری سنہ ۱۹۳۹ء کے ہندو مسلم دنگہ کے بعد مقرر وقت کے اندر واپس نہیں آ سکے تھے۔ ان لوگوں کو عوضی کے کام پر لگایا جائے گا۔ کیونکہ جو لوگ کام کر رہے ہیں اور جنکی کوئی شکایت نہیں ہے اونکو ان لوگوں کو بھرتی کرنے کی غرض سے ہٹانا مناسب نہیں ہے۔

اسٹرائک

کانپور میونسپل بورڈ کے مہتروں نے جو اسٹرائک کر رکھی تھی اوسکا خاتمہ ہو گیا۔ مہتروں نے اپنے مطالبات کی فہرست بورڈ کے حکام کے پاس دیدی ہے اور ۱۳ جولائی تک اس کی تکمیل کے لئے میعاد دی ہے۔ اگر تکمیل نہ کی گئی تو ۱۴ جولائی سے پھر اسٹرائک کی جائے گی۔

کلب

یکم جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کو گنج۔ کلب کا افتتاحی جلسہ ہوا۔ یہ کلب تلک نگر میں مسٹر آر۔ سی سریواستوا ڈائرکٹر امپیریل انسٹی ٹیوٹ سوگر ٹیکنالاجیکل کانپور کی صدارت میں قایم ہوا ہے۔

کانگریس

کانپور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا جلسہ ۱۷ جولائی کو تلک ہال میں منعقد ہوگا اور اسی دن سٹی اور ڈسٹرکٹ کمیٹی کا مشترکہ جلسہ ڈسٹرکٹ ٹریبونل کے ممبروں کے انتخاب کے لئے بھی ہوگا۔

ہمعصر رئیس کا فیصلہ

ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ ہمعصر رئیس کے اڈیٹر، پرنٹر پبلشر پر جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۸۸ مسٹر ایمرسن مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں چل رہا تھا اس کا فیصلہ ۵ جولائی کو فاضل مجسٹریٹ نے سنا دیا کہ جرم ثابت نہ ہونے کی وجہ سے مقدمہ خارج کیا جاتا ہے۔

درجہ اول کی عدالت میں چل رہا تھا اس کا فیصلہ بھی ۵ جولائی کو سنا دیا گیا اور منجملہ ۹ مضامین کے ۴ مضامین قابل گرفت ثابت ہوئے جسمیں سے ۳ مقدموں میں ۵۰۔ ۵۰ روپیہ جرمانہ اور عدم ادائیگی کی صورت میں چھ چھ ہفتہ کی سزا اور چوتھے مقدمہ میں ایک سو روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی کی صورت میں چھ ہفتہ کی سزا کیگئی۔ مجموعی اڑھائی سو روپے کا جرمانہ یا عدم ادائیگی کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا۔ رقم جرمانہ ادا کرنے کے لئے مجسٹریٹ نے ۱۵ روز کی مہلت دی ہے۔

ہمعصر غریب اور ورتمان

ہم کو یہ معلوم کر کے افسوس ہوا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہمعصر غریب ہفتہ وار (اردو) اور ہمعصر ورتمان روزانہ (ہندی) پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کی بنا پر زیر دفعہ ۱۸۸ مقدمہ قایم کیا ہے۔

مسٹر ایمرسن کا تبادلہ

مسٹر اے۔ ای۔ ایمرسن ڈپٹی کلکٹر جو کربلا کانپور کے مقدمات کے فرائض ادا کر رہے تھے ان کا تبادلہ بطور کلکٹر فتحپور کو ہوا ہے۔

مسٹر ایمرسن کی جگہ مسٹر جے۔ او۔ این شکلا بلوہ کے مقدمات کے فرائض ادا کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالصمد

خبر ہے کہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نے لیجسلیٹو اسمبلی سے استعفیٰ دیدیا ہے مگر یہ خبر ابتک تحقیق طلب ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ ڈاکٹر صاحب کو اسمبلی سے استعفےٰ نہ دینا چاہئے اور اگر وہ کسی وجہ سے بددل ہو گئے ہوں تو اہل شہر کا یہ فرض ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کو مجبور کریں تاکہ وہ استعفےٰ نہ دے سکیں کیونکہ انکی جیسی شخصیت کا دوسرا شخص اہل شہر کی نمایندگی کے لئے نہیں دستیاب ہو سکے گا۔

ڈاکٹر صاحب نے جس قابلیت اور دیانت کے ساتھ اہل شہر کی خدمات انجام دی ہیں اسکی قدر نہ کرنا سخت ناانصافی کے مترادف ہے۔

پریڈ وارڈ کمیٹی کا جلسہ

پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی کا ایک ضروری جلسہ ۱۰ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کی شام کو ۸ بجے اپنے دفتر ذکا ہندوستان روڈ تلاق محل کانپور میں ہوگا ممبران سے گذارش ہے کہ وقت پر آنے کی مہربانی کریں۔

ایجنڈا: ۱۔ گذشتہ کارروائی کی منظوری
وارڈ کی موجودہ حالت
دیگر ضروری کام

فاتحہ خوانی

۴ جولائی کی رات کو رام نرائن کی بازار میں ہندوؤں نے شیو مندر میں کتھا وغیرہ کی اور اس کے قریب ہی ایک آراضی پر مسلمانوں نے فاتحہ وغیرہ پڑھی۔

اس موقع پر کلکٹر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب خود موجود تھے

میونسپل گرلز انٹر کالج

کانپور میونسپل بورڈ کا گرلس انٹر میڈیٹ کالج ۱۰ جولائی سے کھل جائیگا داخل ہونے والی لڑکیوں کو چاہیئے کہ وہ ۱۰ جولائی تک لیڈی پرنسپل میونسپل انٹر میڈیٹ گرلز کالج کے نام سے درخواستیں داخل کریں۔

گرجا کی آراضی فروخت

۴ جولائی کو مسٹر ڈی بی ولیم کی صدارت میں ہندوستانی عیسائیوں کا ایک جلسہ ہوا اور بحث و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ مسٹر ولیم کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ متعلقہ حضرات سے گفت و شنید کریں۔

ملک شریح الدین

۶ جولائی کو مسٹر خوب چند آئی سی۔ ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ملک شریح الدین منا وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کانپور کا مقدمہ پیش ہوا عدالت نے ۱۵۳ الف اور دفعہ ۵۰۵ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ملک شریح الدین صاحب پر لگا دی ہے۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی پریسیڈنٹ

یوپی کونسل کا اجلاس

لکھنؤ ۴ جولائی۔ آج جب یوپی کونسل کا اجلاس شروع ہوا تو حاضری بہت تھوڑی تھی۔ سر سیتارام پریسیڈنٹ کونسل نے مذاقیہ انداز میں اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ممبر کسی اور کام میں مصروف ہیں۔

سوالات کے بعد میڈیسنل بل (ادویات کے متعلق بل) پر مزید بحث شروع ہوئی مسٹر گگر نے ایک ترمیم کے ذریعہ یہ تجویز کیا کہ بورڈ آف میڈیسنس کے چیرمین کے عہدہ کی میعاد تین سال کے بجائے ۵ سال مقرر کی جائے تاکہ چیرمین کوئی مفید کام کر سکے مسٹر وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ صوبجاتی حکومت کی منظوری کے لئے مخصوص کر کے بورڈ کے تقرر کے اختیارات کو محدود کیا جائے۔

ترمیم کے مخالفوں کی جانب سے یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ اسے منظور کر لینے کے معنی بورڈ پر اعتماد نہ رکھنے کے ہوں گے بالآخر ترمیم واپس لے لی گئی۔

اس کے بعد ہاؤس نے کسی قدر جلدی کے ساتھ تمام کلاز پاس کر دیئے اور بل کی تیسری خواندگی بھی منظور کر لیا

سوالات کے وقت حکومت کی جانب سے یہ بتایا گیا کہ ابھی تک لکھنؤ کے ۱۴ مسلم اخباروں سے ۳۰ ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی جا چکی ہیں۔

پولینڈ کی فوج سرحد پر

ڈینزگ سے تازہ ترین اطلاع ملی ہے کہ تین سو نوجوانوں کا ایک فوجی دستہ تیار کیا گیا ہے جسکو مسلح ٹرین چلانے کی تربیت دی جائے گی۔ ڈینزگ کے ساحل پر فوجی تیاریوں کو از سر نو ترتیب دی جا رہی ہے۔ پچاس توپیں اہم مقامات پر رکھدی گئی ہیں سب سے بڑی توپ پہاڑی پر رکھی گئی ہے۔

پولس کمشنر نے دوران انٹرویو میں فرمایا کہ پولینڈ ہر قسم کی نازک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔

برطانیہ دھمکی میں نہیں آ سکتا

لندن ۷ جولائی۔ گزشتہ رات مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اسوقت تک بہتر تبدیلی کی توقع نہیں رکھ سکتے جب تک کہ تمام حکومتیں کو قطعی طور پر اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ اگر اس مرتبہ کسی نے کوئی جارحانہ کارروائی کی تو یورپ میں لڑائی چھڑ جائیگی۔ اس معاملہ پر لڑائی کا انحصار ہے۔ یورپ کا معاملہ اس طریقہ پر حل ہو سکتا ہے کہ یورپ کی ذمہ دار حکومتیں یہ سمجھ لیں کہ کسی ملک پر زبردستی قبضہ کرنے کا وقت جاتا رہا ہے اب تو گفت و شنید کے ذریعہ ہی معاملہ حل ہو سکتا ہے اس مرتبہ اگر کسی ملک پر حملہ کیا گیا تو لڑائی چھڑ جائے گی۔

روس اور جاپان میں لڑائی

ماسکو ۶ جولائی۔ حکومت روس کی جانب سے سرحد منچوکو پر لڑائی کے متعلق ایک بیان شایع ہوا ہے جسمیں لکھا ہے کہ روسی فوجوں نے جوابی حملہ کیا جس کے نتیجہ کے طور پر جاپانی فوجوں کو پسپا کر دیا گیا۔ جاپان کے ۵۰ ٹینک برباد کر دیئے گئے ۸ توپوں کو ناکارہ کر دیا گیا اور ۸۰۰ سپاہی ہلاک کر دیئے گئے، روس کی فوج کے ننانوے آدمی زخمی اور ہلاک ہوئے۔ ۲۵ ٹینک اور مسلح کاریں

نوٹس تاریخ سماعت درخواست ڈسچارج بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مسٹر منیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۹ سنہ ۱۹۳۶ء

بمقدمہ ایچ ولسن ولد جی۔ ایچ ولسن قوم اینگلو انڈین ساکن ۵ کنٹونمنٹ کانپور — انسالونٹ

بُدھ ڈل خاں پٹھان بنیڈر کرنیل گنج کانپور تعداد قرضہ /۵۰ ویرشنو ... رستوگی ڈرا لکھنؤ تعداد قرضہ /350 Rs — قرضخواہان

مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست

سبد گل

امتناع شراب کا آج کل بمبئی میں بہت زور ہے ٹائمز آف انڈیا نے اسی مسئلہ پر ایک مقالہ لکھا جس میں فرمایا کہ اگر آیندہ جنگ میں برطانیہ کو شکست ہوئی تو اس کا صرف اسی قدر نقصان ہوگا کہ وہ شکست خوردہ کہلائے گی اور ایک بڑی قوت کی جو حیثیت اسے حاصل ہے وہ باقی رہے گی، مگر ہندوستان کے لئے تو اس شکست کے معنی اقتصادی غلامی کے ہوں گے کیونکہ فاشسٹی اور نازی ممالک کا مقصد اشیائے خام کے ذریعوں اور اپنی مصنوعات کے لئے منڈیوں کو حاصل کرنا ہے، ہم اپنے معاصر سے دریافت کرتے ہیں کہ اب ہندوستان کا کیا حال ہو؟۔

مخالفت کا بھوت جب کسی پر سوار ہو جاتا ہے تو وہ آگا پیچھا کچھ نہیں دیکھتا بالکل یہ ہی حال بمبئی کے مسلم لیگیوں کا ہو رہا ہے ممانعت شراب فروشی و مینوشی کے احکام نافذ ہوتے ہی ان کی عقلیں چکرا گئیں ہیں ورنہ کسی مسلمان کو شراب کی حمایت سے کیا واسطہ؟ یہ سچ ہے کہ کچھ فاسق و فاجر مسلمان شراب نوشی کی عادت بد میں مبتلا ہیں لیکن اس ڈھٹائی کی توقع تو کسی کو بھی نہ تھی جس کا ثبوت بقول معاصر "ہلال" بمبئی کے مسلم لیگی دے رہے ہیں۔

مثلاً اسمبلی میں مسلم لیگی ممبر مسٹر جانو یکر نے شراب نوشی کی حمایت میں ایک تقریر کر ڈالی، سر محمد علیخاں دہلوی نے ایک ایسے جلسہ کی صدارت کی جو امتناع شراب کے احکام کے خلاف منعقد ہوا تھا منشی فتح محمد خاں نے پارسیوں کے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ امتناع شراب کی مخالفت میں مسلمان پارسیوں کے ساتھ ہیں مسٹر زاہد علے نے پارسیوں کے اخبار "جام جمشید" میں پارسیوں کو شراب کے خلاف بلا کسی خوف کے ایجی ٹیشن جاری رکھنے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنی امداد کا یقین دلا دیا غرضکہ یہ تمام باتیں ان دیکھی اور ان سنی ہوئیں خدا بہتر جانتا ہے کہ ان لوگوں کا دین و دنیا میں کیا کچھ حشر ہوگا۔

ایک عرصہ کے لیت و لعل کے بعد بالآخر فرانس کو ترکوں کا مطالبہ تسلیم کرنا پڑ گیا چنانچہ ۲۳ جولائی کو سنجق اسکندرونہ پر ترکی قبضہ ہو جائے گا اس فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جرمن اخبارات نے لکھا ہے کہ جنگ عظیم کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ چوری کا مال اصل مالک کو ملا ہے مگر اس حقیقت کا اظہار کرتے وقت جرمن اخبارات نے ان وارداتوں کا تذکرہ نہیں کیا جو جنگ عظیم کے بعد ہوئی ہیں، مثلاً منچوکو کو جاپان نے چرایا، زیکوسلاویکیا کو جرمنی نے چرایا، اور ابی سینیا کو اطالیہ نے۔

ڈاکٹر مونجے نے وائسرائے سے اپیل کی ہے کہ فیڈریشن کے معاملہ میں انھیں والیان ریاست کانگریس اور مسلم لیگ کی رہنمائی کرنی چاہئے دریافت کیا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے ہندو مہاسبھا کا تذکرہ نہیں کیا کیا گذشتہ انتخابات میں واقعی وہ مر گئی تھی؟۔

لیکن ہمارے نزدیک بات یہ ہے کہ ہندو مہاسبھا کی رہنمائی تو شروع ہی سے وائسرائے کر رہے ہیں اس لئے ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر ہندو مہاسبھا کا نام نہیں لیا۔

حکومت ہند کے زیر غور سوال

شملہ ۴ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کچھ صوبہ جاتی حکومتوں نے مرکزی حکومت سے یہ درخواست کی ہے کہ نوجوانوں کو صنعتوں کی تربیت دینے کی غرض سے ایک ایسا قانون بنایا جائے جس کے ماتحت ہندوستان کے مختلف کارخانوں میں بطور امیدوار کے کام سیکھنا ضروری قرار دیا جائے، معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند اب صوبجاتی حکومتوں سے اس بارے میں مشورہ کر رہی ہے کہ قانون کی شکل کیا ہونی چاہئے۔

ادب لطیف

بیداری کا راگ!

بنگال کے شاعر انقلاب قاضی نذر الاسلام کا ایک شاہکار

جو جاگتے ہوئے بھی غفلت کی چادر اوڑھے ہوتے ہیں ارے نادان ان کے دروازے پر کب تک دستک دیتا رہے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جو لوگ مخملی لحافوں میں لپٹے ہیں، ان کے لئے زندگی ایک لمبی رات ہے وہ ہمیشہ نیند کے ملتے رہیں گے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور تیری آواز انہیں کبھی نہیں جگا سکے گی جنھوں نے طوفان سے بچنے کے لئے ساحل پر مکان بنا لیا ہے اب ان کا شانہ ہلانا بیکار ہے۔

جس نے گھر کے اندر گھس کر دروازے کے ارگل کو سختی سے بند کر دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس سے کیوں التجا کریں کہ دم بھر کے لئے کواڑ کھول۔ ۔ ۔ ۔ مسافر! اس راہ کو بھول جا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

خواب میں بیداری کی شہنائی کون سنے گا لیکن اس موت کی خاموشی کو توڑ کر کبھی کبھی ایک فریاد بھی سنائی دیتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ اس کی پکار ہے جسے ہلاکت کی افیون کھلائی گئی ہے تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے سوتا رہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مغنی! اسے جگانے کے لئے تو نیا کوئی ساز اٹھا اور نئے انداز سے ترانہ چھیڑ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وہ نشہ میں ہے اسے نہیں معلوم کہ وہ کہاں پر پڑا ہوا ہے، اسے کیا خبر کہ کون اس کے جگر کا خون بوند بوند کر کے پی رہا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دور جدید کے نقیب! اس کے دل میں اپنا جادو جگا کیونکہ تیرے راگ کو کچھ یہ ہی خفتہ نصیب سمجھتا ہے، اور سمجھ سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

برطانی علاقہ کی ناکہ بندی

ٹینٹسن ۴ جولائی ٹینٹسن میں پھر خطرناک صورت حالات پیدا ہوگئی ہے برطانی علاقہ کی ناکہ بندی پھر زیادہ سخت کر دی گئی، دودھ، مکھن وغیرہ جلد خراب ہو جانے والی چیزیں اور کوئلہ وغیرہ بہت کم مقدار میں داخل ہونے دیا جاتا ہے اور ناکہ بندی جب بہت زوروں پر تھی اس وقت جتنی مقدار میں چیزیں آتی تھیں اتنی ہی مقدار میں اب آنے دیا جاتا ہے۔

جاپانی علاقہ میں ایک برطانی افسر گرفتار کر لیا گیا ہے چین کے جاپانی علاقہ میں برطانیہ کیخلاف زبردست پروپیگنڈا شروع ہو گیا ہے اور ٹینٹسن اور دیگر بڑے شہروں میں برطانیہ کیخلاف عام جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں، لڑائی چھڑنے کی دوسری سالگرہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

بنک آف ڈینزگ

برلن ۴ جولائی بنک آف ڈینزگ نے غیر ملکی قرضہ پر سود وغیرہ کی ادائیگی غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

حکومت سی، پی کا بل

ناگپور یکم جولائی حکومت سی پی نے کاشتکاروں کو اس قسم کی سہولتیں بہم پہونچانے کی غرض سے جس سے کہ وہ جنگلی جانوروں سے اپنی فصلوں کو محفوظ رکھ سکیں ایک قانون بنایا ہے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شکار کے قانون کی بابت سنہ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۱۰ میں یہ درج ہے کہ فصل کو محفوظ رکھنے کے لئے اگر کسی ایسے جانور کو گولی سے مارا جائیگا جو بوتے ہوئے کھیت کے قریب ملیگا اسپر قانونی اطلاق نہیں ہوگا یہ سخت دفعہ خیال کیجاتی ہے کہ اسکے ماتحت فصل تباہ کرنیوالے جانور کا اپنے کھیت کے باہر تعاقب کرنے کی اجازت نہیں ہو اسکو دور کرنے کیلئے وزیر اعظم سی پی اسمبلی میں بل پیش کریں گے۔

عالم نسواں

عورت کیمتعلق جارج برنارڈ شا کی رائے

میری ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ عورت مردوں کی نسبت زیادہ سخت جان ہے لیکن انھیں اپنی طاقت کا احساس نہیں بچہ جننے وقت جو تکلیف ہوتی ہے اسے عورت ہی برداشت کر سکتی ہے اور اس تکلیف کو برداشت کرنے کے بعد ہی ایک عورت کو احساس ہو سکتا ہے۔

کہ اس میں کتنی طاقت اور قوت برداشت ہے میں ہر ایک نوجوان عورت کو یہی مشورہ دوں گا کہ وہ بچہ کی ماں ضرور بنے ضروری نہیں کہ اس کی ساری عمر یا اس کا سارا وقت اسی جھنجھٹ ہی میں گذر رہے، آج کل تو بچے سات سال کی عمر میں ہی اسکول چلے جاتے ہیں اور اس کے بعد شاذو نادر ہی گھر میں رہتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں اپنے ایک ناولسٹ دوست سیموئیل بٹلر کے ساتھ اس قسم کی باتوں پر بحث کر رہا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ بچوں کی پرورش کرنے کا اہل ترین شخص کون ہے۔؟

کوئی بھی ہو ماسوا ان کے والدین کے

اس کی وجہ؟ میں نے پوچھا بولے وجہ یہ ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کے ساتھ بہت زیادہ پیار کرتے ہیں اور ان کو ہر ایک بری بات سے بچانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اس طرح وہ اپنے بچوں کو زندگی کی لڑائی لڑنے کے ناقابل بنا دیتے ہیں اور بڑے ہو کر یہ بچے سوسائٹی کے بالکل ناکارہ افراد ثابت ہوتے ہیں"۔

اپنے ایک ناول میں برنارڈ شا نے لکھا ہے کہ نوجوان لڑکیوں کی امائیں نہیں ہونی چاہئے اس بارے میں جب ان سے سوال کیا گیا تو اپنا مطلب واضح کرتے ہوئے انھوں نے کہا:۔

میرا مطلب یہ ہے کہ ان لڑکیوں کی مائیں ان کو کھلی چھٹی دے دیں ان کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے دیں کہا جا سکتا ہے کہ ہر ایک ماں اپنی اولاد کی طرف ذمہ داری محسوس کرتی ہے اور اس ذمہ داری کو پورا کرنا چاہتی ہے لیکن میرا جواب یہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہو جائے تو والدین کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد انھیں چاہئے کہ جب بچے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے لگیں تو انھیں کھلی ہوا میں زندگی بسر کرنے دیں، جس طرح کہ پرندوں کے بچے پر پیدا ہوتے ہی آزاد ہو کر اڑ جاتے ہیں اور جہاں چاہے علٰحدہ گھونسلا بنا لیتے ہیں، میں نے پوچھا۔

اس صورت میں ایک ماں کی زندگی کے باقی جو سال ہیں ان کو وہ کس کام میں لگائے رکھو برنارڈ شا نے جواب دیا

اسے چاہئے کہ دوسرے لوگوں کی بہتری اور بھلائی کے کاموں میں اپنا وقت صرف کرے۔

ایک سوال میں نے اس کی صحت کے متعلق کیا اس بڑھاپے میں بھی اس کی صحت نوجوانوں کیلئے قابل رشک ہے چھ فٹ لمبا قد اب بھی تاڑ کے درخت کی طرح سیدھا ہے۔

جب میں نے اس کی تندرستی کا راز پوچھا تو وہ مسکرائے گویا اپنی اس تندرستی پر فخر محسوس کر رہے تھے، کہنے لگے میں تو کچھ نہیں کرتا صرف موٹاپے کو نزدیک نہیں آنے دیتا۔

یہ ہی تو جادو ہے مسٹر شا! آپ موٹاپے کو دور رکھتے ہیں لیکن کسطرح؟ اگر آپ ہم عورتوں کو یہ راز سکھا دیں تو آپ ایک بھی سطر لکھے بغیر لاکھوں پاؤنڈ کما سکتے ہیں ہمیں یہ نسخہ دید و اچھا، برنارڈ شا بولے "میں تمہیں یہ جادو بھی بتا دیتا ہوں ہر روز صبح اٹھ کر میں چھ میل پیدل ہوں اور اس کے بعد صبح کا ناشتہ کرتا ہوں یہ ہی میری کامیابی کا راز ہے جاؤ اور سب عورتوں سے کہدو کہ میری تقلید کریں۔

بچوں کی دنیا

پھول جیسے جانور

بہت سے سمندروں کے کنارے کے جانور "لالہ" "نیلوفر" وغیرہ پھول سے بالکل مشابہ اور ملتے جلتے ہیں۔ اور انھیں "پھول جانور" کہا جاتا ہے بعض کی شکل بالکل گلاب کے پھول جیسی ہوتی ہے۔

لیکن اگر اسے ذرا بھی ہاتھ لگا دیا جائے تو وہ چھوئی موئی کی طرح سکڑ کر پژمردہ ہو جاتے ہیں اور بعضے گیند کی طرح گول مول ہو جاتے اور ان کا منہ سکڑ کر بیچ میں آ جاتا ہے، اگر یہ شے بڑی ہو جیسے ایک مچھلی کی مانند تو اور بہت سی پنکھڑیاں ادھر ادھر سے آ کر مل جاتی ہیں۔

اور اگر کوئی چیز کھانے کی اس شے نے اپنے منہ میں لے لی ہے تو سب مل کر اسے چٹ کر جائینگے اس عجیب و غریب مخلوق کو نہ تو ہم جانور ہی کہہ سکتے ہیں اور نہ نباتات ہی کہہ سکتے ہیں اس میں دونوں باتیں شامل ہیں۔

ایک عجائبات عالم جو نہ معلوم کیا بن رہا تھا کہ بنتے بنتے کچھ کا کچھ بن گیا اگرچہ اس میں کوئی چیز چمٹنے والی نہیں ہوتی مگر پھر بھی اس میں ایک قسم کی کشش ہوتی ہے، جو اور دگر کی ہلکی چیزوں کو کھینچ کر مقناطیس کی طرح اپنے ساتھ ملا لیتی ہے اس میں ایک طرح کا زہر بھی ہوتا ہے جو چھوٹے چھوٹے جانوروں کو کھا جاتا ہے۔

جنرل سکریٹری کانگریس کا سرکلر

الہ آباد ۳ جولائی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے سکریٹریوں کے نام مندرجہ ذیل سرکلر بھیجا ہے۔

یہ بات میرے دیکھنے میں آئی ہے کہ مختلف مقامات پر ماتحت کانگریس کمیٹیوں نے ایسے ریزولیشن پاس کئے ہیں جن میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں پر اعتراض کیا گیا ہے اور کئی کمیٹیوں نے تو ان فیصلوں کی مذمت کرنے کے لئے جو کہ واحد جمہوری طریقہ یعنی اکثریت کی رائے سے کئے گئے جلسوں کا بھی انتظام کیا یہ معلوم ہونا چاہئے کہ تمام کانگریس کمیٹیاں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ماتحت ہیں انھیں اسی کے ماتحت کام کرنا ہوتا ہے اور اس کی ہدایتوں کے مطابق چلنا ہوتا ہے اگر ماتحت انجمنوں نے اس افضل ترین انجمن کے اختیارات پر اعتراض کرنا شروع کر دیا جس کے ماتحت وہ کام کرتی ہیں، تو ہماری انجمن میں ڈسپلن باقی نہیں رہے گا اور ہم نے اگر اس قسم کی بے ضابطگیوں کو نہ روکا تو ہم اپنے مخالفوں کے خلاف کوئی موثر کارروائی کرنے کے لئے ملک کو منظم نہیں کر سکیں گے۔

لہذا میں تمام صوبہ جاتی کانگریس کمیٹیوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان تمام کانگریسی کمیٹیوں کو جو کہ ان کے ماتحت کام کرتی ہوں، اس قسم کی تمام ناپسندیدہ سرگرمیوں کے خلاف تنبیہ کر دیں اگر تنبیہ غیر موثر ثابت ہو تو ان کے خلاف کارروائی کی جائے، یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ کوئی درخواست یا تجویز آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سامنے پیش کی جا سکتی ہے۔

گوالیار میں مردم شماری

ریاست گوالیار ۲۹ جون سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کی تیاریاں شروع ہونے والی ہیں معلوم ہوا ہے کہ مردم شماری کے کمشنر کا دفتر آیندہ مالی سال میں قایم ہوگا۔

اور مردم شماری کا ابتدائی کام شروع کر دیا جائے گا۔

کانگریس مین پر نوٹس کی تعمیل

بنارس ۲۹ جون مولوی اصغر حسین سرکردہ کانگریس کارکن [illegible]

پردۂ فلم

فلموں میں اصلاح کی ضرورت

حال ہی میں فلمسازوں اور صنعت فلم سے دلچسپی رکھنے والوں کے ایک اجتماع میں مسٹر ایس ستیہ مورتی نے صدارتی تقریر ارشاد فرماتے ہوئے ہندوستان کی صنعت فلم پر جن قیمتی اور اہم خیالات کا اظہار فرمایا ہے وہ اس قابل ہیں کہ انھیں اس صنعت سے معمولی سی دلچسپی اور شوق رکھنے والے صاحبان بھی بڑے غور اور فکر کے ساتھ مطالعہ کریں۔

ہمیں یہ محسوس کر کے مسرت ہوتی ہے کہ اس معاملہ میں ہمارے اور مسٹر ستیہ مورتی کے خیالات بہت کچھ یکسانیت رکھتے ہیں اور جن اہم باتوں اور نقائص کی جانب ہم ارباب اختیار کو ایک عرصہ سے توجہ دلاتے رہے ہیں انھیں کی جانب مسٹر ستیہ مورتی نے بھی اپنی توجہ منعطف کرتے ہوئے فلمسازوں کو متوجہ کیا ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ہندوستانی فلموں اور تصویروں کی بیجا طوالت سے کوئی مفید مقصد حاصل نہیں ہوتا بلکہ ایک طرف تفریح میں فرق آتا ہے تو دوسری طرف وقت بھی ضائع ہوتا ہے نیز غیر ضروری اور بعض اوقات مضر اخلاق گانوں اور غزلوں کی شمولیت یا زیادتی کی وجہ سے اچھا خاصہ فلم خراب اور بے کیف ہو کر رہ جاتا ہے۔

آپ کا مشورہ ہے کہ صرف فلموں کی طوالت کم کر دی جائے بلکہ ان کی غزلوں، گانوں، اور مکالمے کی غیر ضروری خرچ، سنسنی پیدا کرنے والے ہیجان خیز غیر ضروری سین اور زائد مناظر بھی کم کر کے ہندوستان کی سماجی، اقتصادی، مجلسی، معاشرتی، اور تمدنی حالتیں بھی اور اصل حالت میں پیش کی جائیں، تاکہ اس ملک کے تیار کردہ فلم دوسرے ملکوں میں اور آیندہ زمانے میں تاریخی طور پر اپنی عظمت اور اس ملک کی برتری ثابت کریں۔

ہمیں بہت بڑی امید ہے کہ ملک ان قیمتی اور ضروری مشوروں پر عمل کر کے صنعت فلم کی ترقی کا باعث ہوگا۔ (نگارستان)

ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا

جبل پور ۴ جولائی مسٹر ایم وائی شریف سابق وزیر انصاف سی پی کے متعلق ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے کانگریسی حلقوں میں تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ انفصالی فیصلے کے لئے ان کا معاملہ مسٹر سرت چندر بوس کے سپرد کر دیا گیا ہے اور تمام تر کاغذات انھیں کے پاس ہیں، ابھی تک مسٹر سرت چندر بوس نے کوئی فیصلہ نہیں دیا ہے۔

مسٹر چرچل کو کیبنٹ میں شامل کرنیکا مشورہ

لندن ۵ جولائی مسٹر چرچل اور مسٹر ایڈن کو کیبنٹ میں شامل کرنے کے لئے آج کل برطانی مدبر اور برطانی اخبارات بہت زور لگا رہے ہیں۔

لارڈ وسمر نے اپنی تقریر میں مسٹر چرچل کو کیبنٹ میں شامل کرنے کی پرزور حمایت کی، معاصر "ڈیلی ٹیلیگراف"، "مانچسٹر گارڈین"، اور "نیوز کرانیکل" وغیرہ میں اس سلسلہ میں لیڈنگ آرٹیکل تحریر کئے ہیں۔

معاصر "مانچسٹر گارڈین" نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ کیبنٹ سے مردہ گھوڑوں کو نکال کر مسٹر چرچل، مسٹر ایڈن، مسٹر ڈف کوپر، کو ضرور شامل کیا جائے

تبرائی ایجی ٹیشن کے قیدی شیعہ طالبعلم

لکھنؤ ۴ جولائی یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ شیعوں نے حکومت کے پاس جو عرضداشت بھیجی تھی اس کے جواب میں حکومت نے احکام جاری کئے ہیں۔ کہ جسقدر شیعہ طلبا کو تبرائی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں سزائیں ہوئی ہیں اور اس وقت جیلوں میں ہیں انھیں فوراً رہا کر دیا جائے بشرطیکہ وہ سپرنٹنڈنٹ جیل سے تحریری درخواست کریں کہ وہ اپنی تعلیم جاری کرنا چاہتے ہیں اور رہائی کے بعد اسکولوں اور کالجوں میں اپنا داخلہ کرائیں گے (اے پ)۔

اقوال زریں

خدا کا خوف انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

جھوٹ گناہوں کا ایک بڑا مرکز ہے۔

دنیا میں سچ کی فتح اور جھوٹ کی شکست ہے۔

ایک خاموشی ہزار لاف گوئیوں کا جواب ہے

دوستی محبت سے خریدی جاتی ہے۔

بری صحبت دوزخ کا راستہ ہے۔

فریب سے پیدا کی ہوئی دولت کو کبھی قیام نہیں

دولت پر مغرور ہونا غربت کو دعوت دینا ہے۔

مصیبت ایک کسوٹی ہے جس میں کھرے کھوٹے کی پہچان کی جاتی ہے۔

دنیا میں سب سے بڑی دولت ایمان ہے۔

غریبی اور بے توقیری یہ دو چیزیں وہ ہیں جو انسان کو مرغوب نہیں، اگر انسان راست کرداری کے ذریعے ان کے پنجے سے رہائی حاصل نہیں کرسکتا ہے تو اسے دلیری اور مردانگی سے برداشت کرنا چاہئے۔

موج تبسم

مسٹر جون اپنے خاندان کے ہمراہ سمندر کے کنارے سیر کرنے گئے ہوئے تھے، وہاں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے، کافی تلاش کے بعد مسٹر جون نے ایک ملاح سے پوچھا۔

آج تم نے کسی کو ڈوبتے ہوئے تو نہیں دیکھا

ملاح:۔ آج کیا جب سے میں نے تمہیں ڈوبنے سے بچایا ہے اس کے بعد سے آج تک میں نے کسی کو ڈوبتے ہوئے نہیں دیکھا، تم بڑے منحوس ہو۔

لال:۔ تم رات کو سوتے وقت عینک کیوں لگاتے ہو

موہن:۔ اسلئے کہ خواب اچھی طرح سے دیکھ سکوں

باپ:۔ میں یہ بات برداشت نہیں کرسکتا کہ میرے لڑکے کا نام جماعت میں سب سے نیچے ہو۔

لڑکا:۔ نام نیچے ہو تو کیا میں سارے سارے دن بنچ پر کھڑا ہو کر سب سے اونچا رہتا ہوں۔

ملاقاتی:۔ اگر آپ کے پاس کوئی ایسا دوست آجائے جو فضول باتیں کرے تو آپ کیا کرتے ہیں

رمیش:۔ جب کوئی ملاقاتی میرے پاس آجاتا ہے تو میری بیوی پاس کے کمرے میں بیٹھ کر باتیں سنتی ہے اور جب دیکھتی ہے کہ ملاقاتی فضول باتیں کررہا ہے تو فوراً ملازم سے کہلا بھیجتی کہ جلدی آیئے ٹیلی فون آیا ہے۔

اتنے میں نوکر نے رمیش اطلاع دی کہ بیوی بلاتی ہیں ٹیلیفون آیا ہے۔

دلچسپ معلومات

ایکسرے سے سنتروں کی جانچ

امریکہ کے سنگتروں کے بیوپاریوں نے ایک ایسی ایکسرے کی مشین تیار کی ہے جس سے سنگترہ کو بغیر توڑے ہوئے اس کے اندر کی تھوڑی سی بھی خرابی معلوم کی جاسکتی ہے جب سنگترے کی کسی پھانک میں خرابی دکھائی پڑتی ہے تو ایک "لیور" دبا کر فوراً اسے باہر پھینکدیا جاتا ہے ابھی تک نمونے کے تھوڑے سے سنتروں کو کے خراب نکل جانے سے سیکڑوں من سنترے ردی کردئے جاتے تھے اب سنگتروں کی کاشت کرنے والے اس غیر ضروری نقصان سے بچ جائیں گے۔

پانی میں کھیتی!

ابھی تک کھیتی کا کام زمین پر ہی ہوتا تھا مگر اب پانی میں کھیتی کی جانے لگی ہے اس کے لئے گھر کے اندر ہی کسی تالاب میں پانی کی طرح سے کچھ اوپر تار کی جالی پر گھاس پھونس بچھا کر بیج بویا جاتا ہے تالاب میں کچھ کیمیاوی اجزا ڈال دئے جاتے ہیں اور پانی کو گرم رکھا جاتا ہے اس طرح پیداوار بہت جلد اور بہت زیادہ ہوتی ہے تجربہ کرنے سے پتہ چلا ہے کہ جہاں زمین میں ایک ایکڑ میں ۵۰ ہزار سیر آلو پیدا ہوتا ہے اس طرح کی کھیتی میں ۱۱ لاکھ سیر پیدا ہوسکتا ہے۔

مکھیوں کے لئے آرڈر!

امریکہ کی ایک مشہور کمپنی کو آرڈر دیا گیا ہے کہ وہ نیویارک کی بین الاقوامی نمائش میں چالیس لاکھ ... مکھیاں ہر روز سپلائی کرے۔

بات یہ ہے کہ بہت سی ایسی کمپنیاں جو مکھیاں بنانے کی مشین تیار کرتی ہیں اس نمائش میں ایسی مشینوں کی نمائش کرنا چاہتی ہیں اگر مکھیاں نہ ہوں گی تو انھیں اپنے مشن میں کامیابی حاصل نہ ہوسکے گی اور ایسا کرنے کے لئے ہی اتنی مکھیوں کا آرڈر دیا گیا ہے اور اب لیباریٹری میں انڈوں سے مکھیاں تیار کی جارہی ہیں۔

دنیا بھر میں برطانوی عجائب خانہ اور ملک معظم کا محل سب سے بڑے ہیں۔

افسانہ

جوش عشق

از سید اظہر حسن صاحب زاہدی بی اے۔

شیفتہ سحر خیزی کا عادی تھا وہ منھ اندھیرے مسجد جاتا اور وہاں صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا تھا اور جماعت کے وقت تک تسبیح وتہلیل میں مصروف رہتا تھا وہ نوجوان تھا حسین وشکیل اور ایک کامیاب تاجر تھا اور عنقریب اس کی شادی اس کے خاندان کی زہرہ جبیں لڑکی سے ہونے والی تھی جو اس کے ساتھ بچپن میں کھیلی تھی اور جس پر وہ ہزار جان سے فدا تھا آخر خدا نے اس کی سن لی اور صالحہ کے والدین اس کی شادی شیفتہ سے کرنے پر آمادہ ہوگئے آج وہ غیر معمولی طور پر خوش تھا اسکے بحر دل میں مسرت کی موجیں متلاطم تھیں۔

آج اسے کائنات کا ذرہ ذرہ خوشی سے رقصاں نظر آرہا تھا اور اس کے لئے تمام دنیا انوار مسرت بقعہ نور بنی ہوئی تھی، کیوں! اسلئے کہ آج اس کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل کا سامان ہونے والا تھا آج اس کی خواب محبت کی تعبیر نکلنے والی تھی آج اس کی نسبت پری تمثال وحور وش صالحہ سے ہونے والی تھی جس کی محبت اس کے لئے فردوس بریں سے کم نہ تھی۔

شیفتہ معمول سے کسی قدر سویرے بیدار ہوگیا اور تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد روانہ ہوگیا تین بجے کا وقت تھا اور ابھی اس گلی میں کافی اندھیرا تھا جس میں سے گزر کر وہ مسجد جایا کرتا تھا جو سڑک کے کنارے واقع تھی ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ کسی چیز کے ساتھ اس کی ٹھوکر لگی اور وہ گرتے گرتے بچا اس نے اپنی لالٹین کی بتی کو اونچا کرکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک نوجوان کی نعش ہے جس کے سینہ اور شکم پر کئی گہرے زخم ہیں اور جس کے کپڑے خون میں لت پت وہ یہ خوفناک منظر دیکھ کر سخت دہشت زدہ ہوا اس نے دیکھا کہ نعش کے قریب ایک بہت تیز چھری پڑی ہوئی ہے جس کی دھار پر خون لگا ہوا ہے اس نے اس چھری کو اٹھالیا اور اسے غور سے دیکھنا شروع کیا وہ سوچنے لگا کہ دنیا میں کیسے کیسے ظالم انسان موجود ہیں جس شخص نے اس نوجوان کو قتل کیا اسے اس کی جوانی پر بھی رحم نہ آیا، اس کے حسین چہرے سے بھولا پن ٹپک رہا ہے اس نے کسی کا ہرگز کچھ نہ بگاڑا ہوگا حقیقتاً وہ مظلوم اور بے گناہ ہے۔

اسے جس شخص نے ہلاک کیا ہے وہ ضرور کوئی حد سے زیادہ جفاکار اور بے ضمیر انسان ہوگا کوئی ڈاکو ہوگا جس نے اسے لوٹنے کے لئے اس کی زندگی کا خاتمہ کردیا کاش وہ اس کا روپیہ چھین لیتا لیکن اسے جان سے نہ مارتا کاش وہ صرف معمولی طور پر زخمی ہوجاتا لیکن آہ وہ تو بالکل مردہ ہوچکا ہے ابھی شفیق ان ہی خیالات میں مستغرق تھا کہ پولیس کے دو تین سپاہی گشت کرتے ہوئے ادھر آنکلے انھوں نے شفیق کو اس مشتبہ حالت میں دیکھ کر پکڑ لیا اور اسے تھانہ میں لیگئے تھانہ دار نے شفیق سے دریافت کیا۔

تھانہ دار:۔ کیا اس نوجوان کو تم نے قتل کیا ہے (کیوں)؟۔

شفیق:۔ نہیں جناب میرے فرشتوں کو بھی اس کا علم نہیں کہ اسے کس نے قتل کیا میرا قصور صرف یہ ہے کہ میں نماز کے لئے مسجد کی طرف جارہا تھا تو راستہ میں یہ لاش کو دیکھ کر اسکے پاس کھڑا ہوگیا اور خون آلود وہ چھری کو جو اسکے قریب پڑی ہوئی تھی ہاتھ سے اٹھاکر اسے دیکھا۔

تھانہ دار:۔ تم غلط کہتے ہو، سپاہی کہتے ہیں کہ تم نعش پر جھکے ہوئے تھے۔

شفیق:۔ یہ صحیح۔ میں نے جھک کر نعش کو دیکھا تھا لیکن محض ہمدردی کی وجہ سے اگر مجھے ہمدردی نہ ہوتی تو میں اس کے پاس کیوں کھڑا ہوتا۔

تھانہ دار:۔ اگر آپ نے اس شخص کو قتل نہیں کیا تو آپ کو اس کے پاس ٹھہرنا نہ چاہئے تھا، اب ہم مجبور ہیں اب تو ہر ایک کو یہی شبہ ہوگا کہ آپ نے ہی قتل کیا ہے

شفیق:۔ یہ درست ہے کہ قرائن سے یہ ہی ظاہر ہوتا ہے لیکن آخر حقیقت بھی کوئی چیز ہے؟۔

حقیقت یہ ہی ہے کہ میں نے اسے قتل نہیں کیا اگر میں نے اسے قتل کیا ہوتا تو اس کے پاس کیوں ٹھہرتا کیا دنیا میں کوئی ایسا بے وقوف آدمی ہوسکتا ہے جو مقتول کے پاس کھڑا رہے۔

تھانہ دار:۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا بیوقوف شخص ہوسکتا ہے جو کسی مقتول کی نعش کے پاس کھڑا ہوجائے اور چھری کو اپنے ہاتھ میں اٹھالے۔

شفیق:۔ جی ہاں ایسا بے وقوف آدمی ہوسکتا ہے اور وہ میں ہوں آپ محلہ والوں سے تحقیق کریں، میں تمام رات اپنے گھر میں سوتا رہا اور تین بجے نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلا محلہ والے اس کی شہادت دے سکتے ہیں اور وہ اس بات کی بھی تصدیق کرسکتے ہیں کہ میں ہمیشہ مسجد میں بہت سویرے جاتا ہوں۔

تھانہ دار:۔ ہم اس کی تفتیش نہایت احتیاط سے کریں گے لیکن یہ معاملہ نہایت نازک ہے لیکن بظاہر آپ کا بچنا بہت دشوار ہے۔

چنانچہ شفیق کو حوالات میں بند کردیا گیا۔

جب یہ خبر شفیق اور صالح کے گھر تک پہونچی تو وہاں ایک کہرام مچ گیا، سب بہت زیادہ پریشان ہوئے اور صالحہ کی حالت تو بیحد سقیم ہوگئی وہ ہر وقت زار وقطار روتی تھی پولیس نے تفتیش شروع کی تھانہ دار کا رویہ ہمدردانہ تھا لیکن وہ بدل گیا اور اس کی جگہ ایک متعصب غیر مسلم تھانہ دار آگیا وہ نہایت چالاک اور سخت دل آدمی تھا اس نے کئی جھوٹی شہادتیں بھی بنالیں اور مقدمہ کو مستحکم بنانے کے لئے شفیق کو قانونی شکنجہ میں بہت اچھی طرح جکڑ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ اسے پھانسی کی سزا کا حکم دیدیا گیا اس حکم کے خلاف سشن کورٹ میں اپیل کی گئی وہ بھی مسترد کردی گئی اس کے بعد عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی گئی اور دو ممتاز ترین وکلا کی خدمات حاصل کی گئیں اب صالحہ کی تمام امیدوں کا انحصار عدالت عالیہ کے فیصلہ پر تھا اور شب وروز دعا کرتی تھی کہ عدالت عالیہ شیفتہ کو بری کردے۔

اس دوران میں صالحہ نے اپنے والد سے کہا کہ ایک سراغرساں کی خدمات حاصل کیجئے جو اپنے طور پر قاتل کا سراغ لگائے۔

ساتھ ہی ساتھ اس نے ایک عرضداشت حکومت کی خدمت میں ارسال کی جس میں شیفتہ کی بے گناہی کو اچھی طرح ظاہر کیا گیا اور اس کی ایک نقل چیف جسٹس کو بھی بھیجدی، صالحہ کے والد محکمہ مال میں ایک ذمہ دار عہدہ پر فائز تھے انھوں نے انسپکٹر جنرل پولیس سے مل کر کوشش کی کہ اس مقدمہ کے متعلق خاص تفتیش کی جائے چنانچہ پولیس نے بھی ایک سراغرساں کو اس کام پر مامور کردیا۔

اس سراغرساں کے ساتھ صالحہ نے بھی کام شروع کردیا اور چند ہی روز میں انھوں نے معلوم کرلیا کہ اصل قاتل ایک دوسرا شخص سلیم نامی ہے۔

مقتول نوجوان حلیم اس کا دوست تھا، ان دونوں کے تعلقات بہت اچھے تھے وہ دونوں ایک مقامی کالج کی فورتھ ایر کلاس میں تعلیم حاصل کرتے تھے وہ دونوں اپنی ایک ہم جماعت لڑکی سے محبت کرتے تھے ایک روز سلیم حلیم کو سینما دکھلانے کے لئے لے گیا۔ (باقی صفحہ ہذا کالم کے نیچے)

افسانہ

بقیہ صفحہ ہذا کالم پانچ

اور واپسی پر اسے ایک گلی میں قتل کردیا یہ نوجوان بھاگ کر کلکتہ چلا گیا تھا لیکن کالج میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ ہمارے آخر سراغرسانوں کی کوشش سے وہ گرفتار ہوگیا اس سلسلہ میں صالحہ نے یہ ہی کوشش کی سلیم اور حلیم کو جس لڑکی سے محبت تھی اس کی ایک سہیلی سے صالحہ نے ربط وضبط پیدا کیا اور اس کے ذریعہ سے سلیم وحلیم کے کل حالات معلوم کرلئے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس لڑکی کی حلیم سے زیادہ محبت تھی اس لئے بالآخر وہ اس بات پر آمادہ ہوگئی کہ وہ سلیم کے خلاف گواہی دے۔

اس کے بعد سلیم گرفتار کرلیا گیا عدالت نے شیفتہ کو بری کرکے سلیم کو پھانسی کا حکم دے دیا صالحہ کو شیفتہ کی رہائی سے بیحد خوشی حاصل ہوئی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان دونوں کی شادی ہوگئی تمام راز ونیاز کی باتیں ہونے لگیں۔

دوران گفتگو میں صالحہ نے شیفتہ کو بتایا کہ اگر تمہاری پھانسی کی سزا عدالت عالیہ بھی بحال رکھتی تو بھی میں پھانسی پر نہ چڑھنے دیتی اور حکومت کو مجبور کردیتی کہ وہ مجھے بھی پھانسی پر لٹکا دے۔

یہ صالحہ کے جذبۂ عشق کا کرشمہ تھا کہ شیفتہ بچ گیا ورنہ وہ اپنی جان سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھتا تھا۔

روس نے برطانی تجویزوں کا جواب دیدیا

ماسکو ۳ جولائی برطانی سفیر سر ولیم سیڈس برطانی نمائندہ مسٹر سٹرنگ اور فرانسیسی سفیر موسیو نگیار نے آج سہ پہر کو روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹو سے ملاقات کی، یہ ملاقات تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی اس کے بعد فرانس اور برطانیہ کے نمائندوں نے برطانی شفارت خانہ میں باہمی مشورہ کیا، معلوم ہوا ہے کہ موسیو مولوٹو نے برطانیہ اور فرانس کی تازہ ترین تجویزوں کا جواب دیدیا ہے لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا کہ جواب میں کیا لکھا ہے، اس وقت دفتر خارجہ برطانیہ میں گفت وشنید کے متعلق رپورٹ پر کچھ غور ہو رہا ہے۔

دارالعوام میں روس کے ساتھ گفت وشنید کے متعلق مسٹر چیمبرلین وزیر برطانیہ نے فرمایا کہ حکومت روس کے ساتھ بات چیت کے متعلق رپورٹ پر غور کررہی ہے، اس سلسلہ میں بدھوار کو واضح جواب دیا جائیگا

ڈینزگ کے جرمن لیڈر کا اعلان

لندن ۳ جولائی دارالعوام میں ڈینزگ کے متعلق بیان دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ معتبر ذرائع سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ڈینزگ میں وسیع پیمانہ پر فوجی تیاریاں کی جارہی ہیں ایک بہت بڑی تعداد میں جرمن وہاں پہونچ گئے ہیں جو اپنے کو سیاح بتلاتے ہیں اور شہر میں فوجی کوریں قائم کی جارہی ہیں، حکومت پولینڈ کو حکومت جرمنی نے اطلاع دی ہے کہ ۲۵ اگست سے ۲۸ اگست تک جرمن جہاز "کیونگسبرگ" ڈینزگ کا دورہ کرے گا اور کہ حکومت پولینڈ نے حکومت جرمنی کو مطلع کیا ہے کہ ڈینزگ مینٹ کو کوئی اعتراض نہیں ہے، ڈینزگ کی صورت حالات کے بارے میں ملک معظم کی حکومت، حکومت پولینڈ اور حکومت فرانس کے ساتھ متواتر سلسلہ معلومات جاری رکھ رہی ہے ڈاکٹر ڈالٹن نے دریافت کیا آیا حکومت برطانیہ حکومت پولینڈ کو یہ لکھے گی کہ زبردست اشتعال کے باوجود اہل پولینڈ نے جس زبردست ضبط وتحمل سے کام لیا اس کی برطانیہ قدر کرتا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا کہ حکومت برطانیہ حکومت پولینڈ کے رویہ کی بہت تعریف کرتی ہے۔

مسٹر نیول بیکر نے دریافت کیا کہ آیا ڈینزگ کی حصار بندی قانون کی خلاف ورزی ہے، مسٹر چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس سال کے لئے نوٹس دیا جائے، دریافت کیا گیا آیا یہ ممکن ہے کہ بحر بالٹک میں گشت کے لئے برطانی بحری بیڑہ بھیجدیا جائے، نائب وزیر خارجہ نے جواب دیا کہ تجویز پر غور کیا جائے گا لیکن خیال ہے کہ قریب مستقبل میں یہ تجویز ممکن نہیں ہوسکے گی۔

شاہ ایران تخت وتاج سے دست بردار

دمشق ۴ جولائی، طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایران کے بادشاہ ہز مجسٹی رضا شاہ پہلوی نے اپنے ولیعہد محمد رضا شاہ کے حق میں تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

یہ اطلاع عراق کے اخباروں میں چھپ گئی ہے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ رضا شاہ نے اپنے وزیر خارجہ آغا سمیع کو استعفٰے دینے پر مجبور کردیا ہے، اور کچھ دوسرے سرکردہ سرکاری افسر برخاست کردئے گئے ہیں ان تمام باتوں کا سبب ہنوز دریافت نہیں ہوا۔

سی پی کا قانون جیل خانہ جات

ناگپور یکم جولائی حکومت سی پی کے گزٹ میں ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ گورنر نے سی پی وبرار کے جیلخانہ جات کے ترمیمی ایکٹ بابت ۱۹۳۹ء کیلئے منظوری دیدی ہے اس ایکٹ میں "لفظ سیاسی قیدی،" سیاسی جرم اور سرگرمیوں کے معنوں کی وضاحت کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ سیاسی جرم سے مطلب ایسے جرم سے ہے جو کہ سیاسی مقصد سے کیا جائے لیکن جس کے ارتکاب میں طاقت یا تشدد کو استعمال نہ کیا جائے ایکٹ میں درج ہے کہ ض

ملک کی غلامی کیلئے مسلمانوں کی قربانی

از امام الہند حضرت مولانا ابو الکلام صاحب آزاد

ہندو مسلمانوں کا سوال بھی ایک بازیگر کا کھیل ہے بدبختی سے ناچنے والے ناچ رہے ہیں فوج میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور غنیم مطمئن ہے یہ خیال ہے کہ تم نے ابھی تعلیم میں ترقی نہیں کی اس لئے تمہارا پالٹکس یہی ہے کہ پہلے ہندؤں سے اپنے غصب کردہ حقوق چھین لو غور کرو کہ حلیف شاطر کی کس قیامت کی چال تھی ۔

وہ رہزن اور پھر ایسے مکیں سے !

نو کروڑ انسانوں کی قوت کا نشانہ وہ خود کیوں بنو! جبکہ تم اس قوت کو کسی دوسری جگہ خروج کرنے کے لئے تیار ہو؟ یاد ہوگا کہ ہم نے ایک بار اس کی طرف اشارہ بھی کیا تھا کہ ہندوستان میں قدرتی طور پر برٹش گورنمنٹ کو اپنے فوائد کے استحکام کے لئے ایک بڑی قربانی کی ضرورت تھی کہ کوئی ایک قوم ملک کو چھوڑ کر اس کے ساتھ ہو جائے اور اپنے ملک کی امیدوں کی قربانی کے خون سے اس کے اغراض کے درختوں کو سینچے مسلمانوں نے خود اپنے تئیں اس قربانی کے لئے پیش کر دیا اور جس بوجھ کے اٹھانے سے ہندوستان کی تمام قوموں نے انکار کر دیا تھا اسکے واسطے اول روز خود ہی اپنی گردن پیش کر دی کہ ؎

بنشیں در دل ویرانہ ام اے گنج مراد
کہ من ایں خانہ بسودائے تو ویراں کردم

اَلَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسَاھُمْ اَنْفُسَھُمْ۔ اگر مسلمانوں کی آنکھوں کو لیڈروں کے عمل السحر نے بند کر دیا ہوتا تو وہ اس منظر کو دیکھتے اور خون کے آنسو روتے وہ دیکھتے کہ یہ کیا بدبختی ہے کہ ملک کی ترقی اور فلاح کا مسئلہ ہی سرے سے ہندو مسئلہ ہو گیا ہے ۔ اور مسلمانوں کو من حیث القوم اس سے کوئی تعلق نہیں رہا ۔

ہاؤس آف کامنس میں بحث آئے یا کانگریس کے اسٹیج پر مسئلہ چھڑے ہند کے معنے "ہندو مسئلہ" کے ہیں حالانکہ ملک کی ترقی و آزادی کی ذمہ داری اگر ہندوؤں پر ملک کی طرف سے تھی تو اسے بھولنے والو تمہارے سر تو خدائے ذوالجلال کی طرف سے تھی دنیا میں صداقت کیلئے جہاد اور انسانوں کو انسانی غلامی سے نجات دلانا تو اسلام کا قدرتی مشن ہے پس تم تھے کہ تمکو خدا آگے کرنا چاہتا تھا لیکن افسوس کہ تم نے پہلے خدا کو اور پھر اپنے آپ کو بھلا دیا ۔ نتیجہ یہ نکلا کہ پیچھے کی صفوں میں بھی تمہارے لئے جگہ نہیں رہی ۔

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْغٰفِلُوْنَ اور ان لوگوں کی طرح مت بنو جنھوں نے خدا کو بھلا دیا نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے ہی آپ کو بھول گئے وہ یقیناً فاسقوں میں سے تھے ۔

جمود حرکت نما

ممکن ہے کہ آپ فرمائیں یہ قصہ طویل اور یہ داستان بے وقت ہے کیونکہ دراصل تمام پچھلی باتیں بھلائی جا چکی ہیں غلطیوں کا اعتراف کیا جا رہا ہے موجودہ انقلاب کی ضرب محکم نے ان ہاتھوں کو بھی جو شل ہو گئے تھے بیٹھ تک پہونچا دیا ہے چوٹ سخت لگی ہے خود اب لیگ پچھلی غلطیوں کی تلافی اور آئندہ اصلاح پر ملتفت ہے مانا کہ اس کا سر برسوں بادۂ کبر و غرور سے سرشار رہا مگر اس عجز خمار کو بھی تو دیکھئے کہ اب قومی خواہشوں کے آگے ۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

آپ نے کہا تھا کہ اولین شے لیگ کے نظام کی تبدیلی ہے انھوں نے کہا (بہت بہتر)، آپ نے شکایت کی کہ اگر معاشیات کی فکر نہ کی تو پھر لیگ کس مرض کی دوا ہے؟ ۔ ارشاد ہوا کہ اب کے یہ بھی لیجئے! آپ کا بڑا رونا یہ تھا کہ سفر بے منزل اور سعی بے مقصود ہے انھوں نے کہا کہ اس سے بھی کوئی انکار نہیں اب نصب العین کی جستجو بھی مکمل ہو گئی پھر جب یہ حالت یہاں تک [illegible] اصلاح [illegible] تو اب [illegible] گلے

شکوے کا کون سا موقعہ ہے اب تو پرانی باتوں کو یاد نہ کیجئے اور امید دل کا دروازہ کھولئے کہ مدتوں کے دبے دبائے ارمانوں کے نکلنے کا وقت آگیا ؎

دیدار شد میسر و بوسہ و کنار ہم
از بخت شکر دارم و از روزگار ہم

لیکن عرض کروں گا کہ ذرا صبر کیجئے اور زبانوں کو نہ روکئے کہ دراصل شکوے شکایت کا وقت پہلے نہ تھا وقت تو اب آیا ہے ہم بھی اسی روز آزمائش کے منتظر تھے ۔

کچھ ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر ،

لیکن کہیں ایسا نہ ہو کہ ؎

حکم اخیر کی تھی توقع بروز حشر
باقی رہا نہ دن ہی جب اظہار ہو چکا

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

اول تو آج صورت حال یہ ہے کہ ۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

اور پھر یہ جو کچھ ہے صرف الفاظ ہیں جن میں معانی کا نزول باقی ہے محض جستجو کے ارادے سے منزل نہیں مل سکتی آپ سرخی اور چونہ مہیا بھی کر لیں پھر بھی مکان نہیں بن سکتا جب تک کہ معمار نہ ہوں شاید لیگ کی یہ نئی ادائیں تو یہ شکن ضرور ہیں لیکن ابھی ایسی نہیں ہیں کہ واپس لیا ہوا دل پھر اس کے حوالے کر دیں ۔

کھلے کیا دل در و دیوار کے آثار باقی ہیں
ہوا ہر چند گھر ویران صحرا پھر بھی صحرا ہے

البتہ بعض خام کاران ہوس پیشہ سے کھٹکا ضرور لگا ہوا ہے کہ کہیں ان صبر آزما اداؤں پر لوٹ نہ ہو جائیں ۔

وہ حلقہ ہائے زلف کمیں میں ہیں اے خدا
رکھ لیجو میرے دعوے وارفتگی کی شرم

نظام ترکیبی کی اصلاح اور نصب العین کا تعین یقیناً ازالہ مرض کے لئے اصلی علاج کی تلاش ہے مگر تلاش کا ہونا ہی صحیح تشخیص اور مفید نسخے کے مہیا ہو جانے کے لئے کافی نہیں ۔

ضرورت ہے کہ تشخیص کی جستجو صحیح راہ ہو اور نسخہ جو تجویز کیا جائے وہ رفع مرض کا اصلی علاج ہو لیگ اگر یہاں تک راضی ہو گئی ہے تو زہے نصیب ! لیکن ابھی یہ پوچھنا باقی ہے کہ ۔

کہئے کچھ بڑھ کے بھی ہمت ہو گی؟

اصل یہ ہے کہ لیگ کی طرف سے پوری پوری مایوسی تھی اور جب تک کہ وہ اپنے تئیں اب امید کا مستحق ثابت نہ کر دے ، قوم نے اچھی طرح دیکھ لیا ہے کہ نہ صرف اہم امور سیاسیہ کے لئے بلکہ ادنٰی درجہ کی سیاسی ضروریات کے لئے بھی لیگ بیکار رہے اور اس لحاظ سے سخت مضر کہ قوم کا آئندہ راستہ روک کر کھڑی ہے پس عین اس وقت جب کہ یہ بے انصافی ہو رہی ہے ۔

ہم لیگ کو کالعدم یقین کر کے اپنی راستہ ڈھونڈ چکے ہیں اور ڈھونڈھ رہے ہیں اور دل کے ایک نئے ٹھکانے کی فکر میں الحمد للہ کہ پہلے سے اچھی حالت میں ہیں مگر لیگ مکرر سامنے آتی ہے اور کہتی ہے کہ پچھلی باتوں کو بھول جا ۔

اور اب پھر مجھی کو دیکھو! اچھی بات ہے پہلی بہر خواہ کیسی ہی بے مزہ گزری ہو لیکن رات کا آخری حصہ تو ابھی باقی ہے اور گو مرغ سحر کی چیخیں چاروں طرف سے سنائی دے رہی ہیں ، مگر ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ جو کچھ گذر چکا ہے دن تھا اور دراصل شب وصل اب سے شروع ہوئی ہے ؎

وصال پر ہے جو وصل امتحان کر دیکھو
امیر یونہی سہی چند روز مر دیکھو

اگر لیگ پھر ہمارے دلوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم میں اور اس میں ایک راضی نامہ ہو جائے یہ ضرور ہے کہ ہم نے اسے طلاق دیدی تھی لیکن اب پھر وہ آنا چاہتی ہے تو عقد رجعت سے انکار نہیں البتہ اس کو تو اپنی غیرت کبھی گوارہ نہ کرے گی ۔ "حلالہ کر لیں"

ہمرہ غیری روی گوئی بیا عرفی تو ہم
لطف فرمودی بروکیں پائے رفتار نیست

یہ راضی نامہ بالکل ایک منصفانہ معاہدہ ہوگا اور شرائط میں کوئی مشکل اور کوئی پیچ و خم نہیں ہے لیگ پچھلی باتوں کو بھلا دے اپنے گھر کو صحبت اغیار سے خالی کرے اور ہم سے لگاؤ رکھنا ہے تو غیروں سے لگاوٹ چھوڑے اور ان سے قطع تعلق کرے پھر ہم بھی دوسرے ٹھکانوں کی فکر چھوڑ کر اسی کے ہو رہتے ہیں لیکن یاد رہے کہ یہ معاہدہ آخری ہوگا اگر پھر کبھی اغیار کا سایہ بھی نظر آیا تو ۔ ع

بس لیجئے اب سلام آخر
اپنا بھی وعدہ ہے کسی سے !

اس کو بھی کھول کر کہدیں کہ صحبت غیر سے کیا مطلب ہے ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے کہ آپ سے غیرت عشق کے انتہائی مطالبات کئے جائیں ہمیں اس سے کوئی چڑ نہیں کہ گورنمنٹ سے کچھ تعلقات رکھئے کانگریس کی موجودہ حالت کی نظر آپ کے سامنے ہے اب تو گورنمنٹ خود امیدوں کی جرات افزائی کر رہی ہے لیکن تعلقات سے یہ معنی سمجھئے کہ اچھے وقتوں میں اپنے وقار اور متانت کے تحفظ کیساتھ دو گھڑی ہنس بول لیا ۔ یہ نہیں کہ ع

ہمہ شب شراب خوردن ہمہ روز خواب کردن

سب سے مقدم ترین مسئلہ پولٹیکل جد و جہد کے لئے ایک نصب العین کی جستجو ہے اور اگر آپ کو زندہ رہنا ہے تو کسی مقصد بلند کی انگیٹھی سلگائیے جو ہر وقت آپ کے دل کو گرم رکھے یہ بار بار کہا جا چکا ہے کہ کوئی قوم اپنی جد و جہد میں اصلی سرگرمی اور جذبات و قوی کا ایثار نہیں کر سکتی جب تک اس کے سامنے ایک جاں طلب نصب العین نہ ہو اور اب آپ کو کیا سمجھائیں کہ آزادی تو وہ مقصود ہے جس کا تصور بھی دل کی زندگی کیلئے کافی ہے ؎

رہے پہلو میں وہ یا اس کا خنجر
غرض دل ٹھہرتا ہے ہمنشیں سے

لیگ تلاش میں نکلی ہے تو اس کو بھٹکنا نہیں چاہئے ہندوستان میں سیاسی نصب العین کا سوال ایک ہی ہے گو اس بارے میں ہمارا راہ عام شاہراہ سے الگ ہے اور ہم اس چیز کو دوسری طرف سے آکر لیتے ہیں لیکن لیگ سے اس کی امید لاحاصل ہوگی ، پس اس کو چاہئے کہ اب کہ وہ اس ایک ہی نصب العین آزادی کا اعلان کر چکی ہے تو اس کی طلب میں جاں سپاری کے کسی میدان سے دریغ نہ کرے ۔

انولہ کے بلوے کی گونج

بریلی ۵ ر جون ۔ چودھری توفیق سنگھ سب ڈویزنل مجسٹریٹ انولہ نے ۲۸ ہندوؤں میں سے ۲۲ ہندوؤں کو سشن سپرد کر دیا ۔ ان لوگوں پر بلوہ کرنے اور آگ لگانے اور مار پیٹ کرنے کا الزام ، یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مقدمہ میں استغاثہ کے گواہوں نے بیان کیا تھا کہ ایک معمولی جھگڑے نے بلوے کی شکل اختیار کر لی تھی کئی مسلمانوں کی دوکانیں لوٹ لی گئی ہیں ۔ اور متعدد مسلمانوں کو پیٹا گیا تھا اس واقعہ کے فوراً بعد مسٹر نثار حیدر زیدی جو اسوقت سب ڈویزنل مجسٹریٹ تھے موقع واردات پر پہونچ گئے ۔ اور ایک ماہ سے زیادہ وہاں قیام کیا ۔ اس دوران میں انہوں نے تمام دیہاتوں کا محاصرہ کر کے ان لوگوں کو گرفتار کیا جنکی شناخت کر لی گئی تھی ۔

جاپان اور مغربی قومیں

چنکنگ ۲۹ ر جون ۔ چین کے وزیر خارجہ مسٹر وانگ چنگ نے ایک براڈ کاسٹ تقریر کے ذریعہ مغربی قوموں کو چین میں اپنے مفاد اور حقوق کے متعلق کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کے خلاف متنبہ کیا ہے آپ نے مزید فرمایا کہ جاپان کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ وہ ایشیا کو خالص طور سے اپنے لئے رزرو رکھنا چاہتا ہے چین میں جاپان کی جنگ نے ایک نیا پہلو اختیار کر لیا ہے ۔ اور ای ۔ اس نے غیر ملکی علاقوں پر قبضہ [illegible] کر دی ہے ۔

بقیہ مضمون صفحہ ۸ کالم ۵

اس شکایت کا جواب دینے سے پہلے اس حقیقت کو واضح کر دینا ضروری ہے ۔ کہ ان اداروں میں مخلوط انتخاب کا اصول کانگریسی وزارت کا جاری کردہ نہیں ہے ۔ بلکہ اس کی آمد سے پہلے ہی رائج ہو چکا تھا ۔ موجودہ وزارت خود اس کی موجودہ شکل سے مطمئن نہیں ہے اور اس کے عملی نقائص کا اعتراف کرتی ہے ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ اس اعتراض کو تسلیم کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہے ۔ کہ مسلمانوں نے کانگریسی وزارت کے عہد میں اس طریقے کے ماتحت پہلے سے زیادہ گھاٹا اٹھایا ۔ صورت حال یہ ہے کہ مسلمانوں نے اگرچہ میونسپل الکشن کا ہر جگہ کھلم کھلا مقاطعہ کیا ۔ لیکن اس کے باوجود کانگریسی وزارت نے ان کے تناسب کو پورا کرنے کی ہر جگہ کوشش کی ۔ اور اکثر مقامات پر کامیاب بھی ہوئی ۔ اور اگر کسی جگہ کامیاب نہیں ہوئی تو اس کی ذمہ داری وزارت پر نہیں ۔ بلکہ ان جوشیلے کارکنوں پر ہے جنہوں نے مقاطعہ کی تحریک کو مجاہدانہ فروش کے ساتھ اٹھایا تھا ۔ وزارت نے نامزدگی کے ذریعہ مسلمانوں کی خالی جگہوں کو پر کرنے اور میونسپلٹی میں انکی تعداد کو پورا کرنے کی کوشش کی ۔ اور اس سلسلہ میں اس نتیجہ پر پہونچی کہ مخلوط انتخاب کی اس غلط طریقے کے ماتحت جس میں نشستوں کا تحفظ نہیں ہے مسلمان اسی طرح گھاٹا اٹھاتے رہیں گے ۔ چنانچہ اسی احساس کے ماتحت اس نے لوکل باڈیز الکشن کے متعلق ایک بل اسمبلی کے سامنے پیش کیا ہے جس میں تحفظ نشست کے ذریعے مسلمانوں کی صحیح نمائندگی کی صورت نکالی ہے ۔ یہ بل انشاء اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام جائز شکایات کو رفع کر دے گا ۔ یہ سچ ہے کہ مسلم لیگ اس قسم کے تمام جمہوری اداروں میں جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں ۔ لیکن کانگریسی وزارت بعض ناقابل ذکر حالات کی بنا پر جداگانہ انتخاب کے مسئلہ سے اتفاق نہیں کر سکتی ہر حال جو قانون اسمبلی کے سامنے لایا گیا ہے وہ ان تمام خامیوں اور نقائص کا استیصال کر دیگا ۔ جو پہلے طریقہ میں موجود تھیں ۔ اب رہا یہ سوال کہ موجودہ میونسپل بورڈوں میں مسلمانوں نے بری طرح نقصان اٹھایا تو اس کا جواب مندرجہ ذیل فہرستیں دینگی ۔ فہرست نمبر الف سے قارئین خود اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ باوجود مقاطعہ کے کانگریسی وزارت نے کسطرح مسلمانوں کی تعداد کو پورا کرنے کی کوشش کی ۔

پیر پور رپورٹ نے صوبہ میں چار ایسے مقامات کے نام گنوائے ہیں جہاں مسلمانوں کی [illegible] نمائندگی بہت ہی کم ہیں قارئین فہرست ب کے ملاحظہ کے بعد خود فیصلہ کریں کہ ان چاروں مقامات پر کانگریسی وزارت نے مسلمانوں کی تعداد کو پورا کرنے کی کوشش کی یا نہیں؟

ایک اور اعتراض

مسلم لیگ کے بعض کارکنوں نے اس فہرست کو دیکھکر یہ اعتراض کیا ہے کہ بعض مقامات پر مسلمانوں کی نمائندگی پہلے دور سے کم ہے ۔ یہ اعتراض کرنے سے پہلے انکو غور کر لینا چاہئے تھا کہ متعدد مقامات اس فہرست میں ایسے بھی ہیں جہاں مسلمانوں کی نمائندگی پہلے دور سے زیادہ ہے ۔ کانگریسی وزارت نے یہ کب دعوی کیا ہے کہ اس نے بغیر کسی استثنا کے ہر میونسپلٹی میں مسلمانوں کی تعداد پوری کر دی ہے ۔ وہ تو خود اس سلسلے میں ایک سے زیادہ مرتبہ اس کا اعتراف کر چکی ہے کہ الکشن کا یہ سسٹم بغیر تحفظ نشست کے مسلمانوں کے لئے نقصان رساں ہے ۔ وزارت نے حتی الوسع نامزدگی کے ذریعہ مسلمانوں کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کہ نامزدگی کی چند گنی ہوئی نشستیں سب کی سب کسی ایک جماعت کو دی نہیں جا سکتیں ، اور جہاں تک دی جا سکتی تھیں وہاں تک وزارت نے دریغ نہیں کیا ۔

بنگال کے نئے گورنر

دہلی ۳۰ ر جون ۔ مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا گیا ہے :۔

ملک معظم نے شروع نومبر میں سر جان ورڈ ہیڈ کے عہدہ کی میعاد ختم ہونے پر لفٹننٹ کرنل جان آرتھر ہربرٹ ممبر پارلیمنٹ کو بنگال کا گورنر مقرر کرنا منظور کر لیا ہے ۔

کرنل ہربرٹ ہندوستان کے لئے اجنبی نہیں ہیں وہ سنہ ۱۹۲۶ء سے سنہ ۱۹۲۸ء تک لارڈ اروِن کے اے ڈی کانگ رہ چکے ہیں ہندوستان میں اپنے قیام کے دوران میں وہ ایک کھلاڑی کی حیثیت سے بہت کافی مشہور تھے اور سور کا شکار کرنے سے بڑے ہشیار سمجھے جاتے تھے وہ کنزرویٹیو پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں ۔

حیدری کمیٹی کا معاملہ

شملہ ۲۹ ر جون ۔ سر اکبر حیدری وزیر اعظم حیدر آباد جولائی کے دوسرے ہفتہ میں شملہ پہونچیں گے ۔ جہاں وہ حیدری کمیٹی کی رپورٹ کے متعلق حکومت ہند کے پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ سے تبادلہ خیالات کریں گے ۔ اس رپورٹ کے چند نکتوں کو واضح کیا جائے گا معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے بہت سے والیان ریاست اس موقع پر اسی غرض کے لئے شملہ میں موجود رہیں گے ۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا ترمیمی بل

لندن ، ۳۰ر جون ۔ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ترمیمی بل کے اس کے حسن و قبح کی بنا پر خلاف ہوں کیونکہ میرا خیال یہ ہے کہ موجودہ جیسے وقت میں اگر کہیں بھی جگہ آزادی کی نشوونما کو روکنے کی کوشش کی جائے تو تمام ترقی پسند عناصر کو اس قسم کی کوششوں کے خلاف مزاحمت پیش کرنا چاہیئے ۔ ممکن ہے حکومت موجودہ سشن میں بل کو دارالعوام کے روبرو پیش نہ کر سکے ۔ لیکن جب کبھی بھی اسے پیش کیا جائے گا ۔ میری پارٹی اس کی سخت مخالفت کرے گی ۔ یہ ہے وہ اہم اعلان جو کہ مسٹر گرین ووڈ قایم مقام لیڈر مخالف پارٹی نے کل رات انڈیا لیگ کے ایک جلسہ میں کیا جو کہ شریمتی کملا دیوی چٹوپادھیاے کا استقبال کرنے کے لئے منعقد ہوا ۔ مسٹر گرین ووڈ نے اپنی تقریر کے دوران میں اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں رکاوٹ پیش کرنے کی غرض سے یہ بل اس لئے تیار کیا گیا ہے تاکہ جنگ کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھایا جائے اور موجودہ حکومت کی ذہنیت کا یہ ایک خاص پہلو ہے کہ وہ لوگوں کو انتخاب کا حق دینے سے انکار کر کے پہلے ہی سے انکی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ ہمیں اس طرح سے حقوق سلب کئے جانے کی ضرور مخالفت کرنا چاہیئے ۔

مشہور سیاسی مبصر مسٹر کے ذکیا کس نے جو کہ لیگ آف نیشنز (جمعیت اقوام) کے ایک افسر بھی رہ چکے ہیں ان تمام اصولوں کا مذاق اڑایا جنکی بنا پر بل بنایا گیا ہے انہوں نے کہا برطانیہ جنگ کے ایام میں یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ سلطنت کے کسی بھی حصہ میں کوئی فتنہ بپا ہو ۔ حکومت جو کہ امن و امان کے زمانہ میں برطانی عورتوں کو ننگا کئے جانے سے نہیں روک سکی جنگ کے ایام میں ہندوستان کو مجبور نہیں کر سکتی ۔

کیا مجسٹریٹ صحیح خبروں کی اشاعت کو روک سکتا ہے ؟

الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک اہم نکتہ پر بحث

الہ آباد ۲۸ر جون ۔ مسٹر جسٹس ٹامس نے ایک مقامی اخبار پنچ کے ایڈیٹر سری نرائن ورما اور منی لال پرنٹر اور پبلشر کی درخواست کی سماعت منظور کر لی ۔ معاملہ میں ایک اہم نکتہ پیدا ہو گیا کہ آیا تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت کسی مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اخبارات کو سچی خبریں بھی شایع کرنے کے لئے منع کر دے ۔ اگرچہ وہ خبریں خطرہ پیدا کرنے والی ہوں ۔ رائے صاحب این ۔ این شکلا مجسٹریٹ درجہ اول کے حکم کے خلاف ایڈیشنل ڈسٹرکٹ سشن جج کی عدالت سے نظر ثانی کی درخواست مسترد کر دی گئی ہے ۔ چنانچہ ملزموں نے اب عدالت سشن کے خلاف ہائیکورٹ میں نظر ثانی کی درخواست دی ہے ۔ دونوں درخواست دینے والوں پر مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں تیس تیس روپیہ جرمانہ ہوا تھا ۔ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت حکم دیا تھا کہ کوئی ایسی خبر شایع نہ کی جائے جس سے فرقہ وارانہ تلخی پیدا ہونے کا خطرہ ہو ۔ درخواست دہندوں پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے پنچ کی ایک اشاعت میں یہ خبر شایع کی تھی کہ کربلا باغ کا ایک مندر کھود کر گرا دیا گیا ہے ۔ درخواست دہندوں کے وکیل نے یہ دلیل پیش کی کہ سچی اور صحیح خبروں کی اشاعت کی کبھی ممانعت نہیں ہوئی اور جو خبر چھپی ہے وہ بالکل صحیح ہے ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو صحیح خبروں کی اشاعت کو روکنے کا کوئی اختیار نہیں ہے مزید بیان دفعہ ۱۴۴ کی رو سے بھی مجسٹریٹ کو یہ اختیارات حاصل نہیں ہوتے کہ وہ اخبارات کو ہدایت دے ۔ وکیل کی بحث سننے کے بعد فاضل جج نے درخواست کی سماعت کی اجازت دیدی ۔

کانفرنس میں مسٹر جے پرکاش نرائن کی تقریر

کانگریس کو نئے پروگرام کی ضرورت ہے

دہلی ۴ر جولائی ۔ دہلی کانگریس سوشلسٹ کانفرنس کے دوسرے دن کے کھلے اجلاس کی کارروائی کل شام میونسپل ٹاؤن ہال میں ہوئی ۔ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے پرکاش نرائن جنرل سکریٹری آل انڈیا کانگریس سوشلسٹ پارٹی نے پارٹی کے اغراض و مقاصد بتائے اور اس غلط خیال کی تردید کی جو بعض حلقوں میں پایا جاتا ہے کہ سوشلسٹ کانگریس میں پھوٹ پیدا کر کے اس عظیم سنستھا کو کمزور بنانا چاہتے ہیں ۔ آپ نے اعلان کیا کہ سوشلسٹوں کی کانگریس سے اس لئے کوئی لڑائی نہیں ہے وہ ایک عظیم سنستھا ہے ۔ بلکہ انھیں اس کے پروگرام سے کلی طور پر اتفاق نہیں ہے ۔ جس کے متعلق ہمارا یہ خیال ہے کہ وہ کافی ترقی پذیر نہیں ہے ۔ کانگریس میں میں بڑھتی ہوئی پارلیمنٹری ذہنیت کی رو کو بھی وہ روکنا چاہتے ہیں ۔

حملے سے بچانے کی تیاریاں

الہ آباد ۵ر جولائی ۔ سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہندوستان میں توپیں اور دیگر سامان جنگ تیار کرنے کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سامان جنگ تیار کرنے کے بہت سے ماہر جلد ہی ہندوستان پہنچنے والے ہیں اور ہندوستان سے بھی بہت سے ماہر بھرتی کئے جا رہے ہیں ۔ ہندوستان کے ساحل کی حفاظت کی جانب حکومت کی توجہ لگی ہوئی ہے حکومت ۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا پروگرام

بمبئی ۔ ۲۹ جون ۔ پنڈت جواہر لال نہرو بمبئی میں تقریباً چار ہفتہ کے لئے ٹھہرنے کے بعد آج رات الہ آباد کو روانہ ہو گئے وہ ۱۳ر جولائی کو پھر یہاں آنے کی امید رکھتے ہیں ۔ دوسرے روز ہوائی جہاز کے ذریعہ وہ کولمبو کو روانہ ہو جائیں گے ۔

دہلی اسٹیشن پر اچانک انتقال

دہلی ۳ر جولائی ۔ آج دہلی ریلوے اسٹیشن پر زبردست سنسنی پھیل گئی جب کہ مسٹر عبدالسلام خاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم حکومت ہند کا حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک انتقال ہو گیا ۔ آپ اپنی گیارہ سالہ لڑکی کے ساتھ شملہ سے دہلی تشریف لائے تھے ۔ مرحوم کی لاش پوسٹ مارٹم کے لئے بھیجی گئی اور لڑکی کو واپس شملہ بھیجدیا گیا ۔

سنسکرت اسکول کا سنگ بنیاد

غازی آباد ۴ر جولائی ۔ موضع الورتحصیل غازی آباد میں ایک سنسکرت اسکول ایک مندر ، تالاب اور ایک باغیچہ قایم ہو رہا ہے ۵ر جولائی کو عمارت کی نیو پڑیگی اور چندہ کھل رہا ہے صبح ۸ بجے سے شام کے ۴ بجے تک جلسہ رہے گا ۔ اور اس موقع پر سرکاری اور غیر سرکاری اشخاص شریک ہونگے ۔ کھانے پینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔

بیگناہ دیہاتیوں کو نہ ستاؤ

پشاور ۳۰ر جون ۔ اطلاع ملی ہے کہ فقیر ایپی نے اپنے ماتحتوں اور پیروؤں کو تنبیہ کر دی ہے (جنمیں مہردل اور گل نواز بھی شامل ہیں) کہ بیگناہ گاؤں والوں اور شہر والوں کو ستایا نہ جائے بلکہ صرف برطانی سامراج سے مقابلہ کیا جائے ۔

یو۔ پی میونسپلٹیز ایکٹ

لکھنؤ ۳ جولائی ۔ گورنر نے یو پی میونسپلیٹیز ایکٹ کے لئے اپنی منظوری دیدی ہے ۔ اس ایکٹ میں حکومت کو لوکل بورڈوں کی مدت میں توسیع کرنے کا اختیار دیدیا گیا ہے ۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۵۰۷

بعدالت جناب بابو مہیش چندر صاحب اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دویم مقام تحصیل بکھرایاں ضلع کانپور

شریمتی بجے رانی کنور بنام جھری سنگہ وغیرہ

بنام مساۃ بھگوانی کنور زوجہ جال سو گہر سنگہ قوم ٹھاکر ساکن موضع ترگائیں پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے بمقام بکھرایاں حاضر آؤ یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۰ر ماہ جون سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

ہوائی جہازوں کے اترنے کے اسٹیشن تعمیر کرانے کے بارے میں بھی غور کر رہی ہے ۔

ستیاگرہ بند نہیں ہو سکتا

پٹنہ ۲۸ر جون ۔ بہار صوبجاتی کسان سبھا کے سکریٹری مسٹر اے ۔ پی سنہا کے ایک بیان برائے اشاعت پریس کو دیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کی وجہ سے کسان اپنے اس ستیاگرہ کو بند نہیں کر سکتے ۔ جو کہ انہوں نے باکاشت آراضی کے سلسلہ میں صوبہ کے چند ضلعوں میں شروع کی ہے مسٹر سنہا مزید فرماتے ہیں ہم ایک دم اپنی تحریک بند نہیں کر سکتے ۔ اس کے معنی کسانوں و نیز اپنے ان بہادر ساتھیوں کے ساتھ دغا کرنے کے ہونگے ۔ جو کہ باکاشت ستیاگرہ میں حصہ لینے کی وجہ سے آجکل جیل میں ہیں ۔

کشمیر کے سیاحوں کو سہولت

سری نگر ۲۶ر جون ۔ مہاراجہ کشمیر کی طرف سے راولپنڈی ، بوہل ، سچیت گڈھ ، جموں ، گنڈربال اور پہلگاؤں میں سرکاری انفارمیشن بیورو کی شاخیں کھول دی گئی ہیں جن کے ذریعہ کشمیر جانے والوں کو وہاں کے قاعدے قانون اور دلچسپ مقامات بتائے جائیں گے ۔ ان مقامات پر تمام متعلقہ لٹریچر اور سرکاری ریویٹیں مل سکینگی کرایہ بار برداری ٹھہرنے کی جگہ گاڑی کی گنجائش وغیرہ کے متعلق و نیز دوسرے معاملوں کے بارے میں مسافروں کو یہاں سے اطلاعات مل جایا کریں گی ۔

نوابصاحب رامپور کو قتل کی دھمکی

لکھنؤ ۔ نواب صاحب رام پور کو جو آجکل منصوری میں ہیں قتل کی دھمکیوں کے کئی خطوط ملے ہیں پولیس انکی تحقیقات کر رہی ہے رام پور کے انسپکٹر جنرل پولیس کو منصوری میں طلب کیا گیا ہے ۔

فلم پھٹ گیا

نیویارک ۲۹ر جون ۔ پریزیڈنٹ روزولٹ کے لڑکے مسٹر جمیز اور مالک فلم ماسٹر سموئیل بال بال بچ گئے ، جبکہ ایک فلم پھٹ گیا ۔

بیس ہزار ہندوستانیوں کی واپسی

شملہ ۲۸ر جون معلوم ہوا ہے کہ حکومت سیلون کے فیصلہ کے مطابق بیس ہزار ہندوستانی مزدوروں کو ہندوستان واپس آنا پڑے گا ۔

ڈینزگ کے خوفناک حالات

لندن ۵ر جولائی ۔ یورپ کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ ڈینزگ میں اسوقت صورت حالات ایسی ہی نازک ہے جیسی کہ گذشتہ ستمبر میں پیدا ہو گئی تھی جبکہ زیکوسلاویکیہ پر جرمن قبضہ سے لڑائی کا فوری خطرہ پیدا ہو گیا تھا ان میں سب سے اہم حکومت جرمنی کا حکم ہے جس کے ذریعہ جرمنی کے اندر تمام پارٹی کی بنا پر پالٹکس کی ممانعت کر دی گئی ہے ۔ اسی قسم کا ایک حکم گزشتہ موسم گرما میں جاری کیا گیا تھا ۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ تردیدوں کے باوجود ڈینزگ ہر ہٹلر کے استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔ اب تک ہر ہٹلر کا یہ سیاسی اصول ہے کہ اسوقت تک اس سرزمین پر قدم نہیں رکھا جاتا جو کہ جرمنی کی نہیں ہے ۔ کیا قانونی طور پر ڈینزگ جرمنی کا ہو جائے گا جبکہ ہر ہٹلر وہاں داخل ہو جائے گا ؟ یہ ہے وہ سوال جو آج دنیا دریافت کر رہی ہے ۔

وقف ایکٹ میں ترمیم کی جائیگی

لکھنؤ ۲۹ر جون ۔ حکومت یو پی مسلم وقف ایکٹ میں ترمیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ ترمیمی بل کا مسودہ پہلے ہی تیار کیا جا چکا ہے اور اب وہ مختلف متعلقہ محکموں کے زیر غور ہے ۔

معلوم ہوا ہے کہ ترمیم کرنے کا فیصلہ مسلم وقف ایکٹ کے عملدرآمد پر نظر ثانی کرنے کے نتیجہ کے طور پر کیا گیا ہے ۔ یہ قانون سنہ ۳۶ء میں بنایا گیا ہے نظر ثانی کرنے پر چند نقایص کا پتہ چلا جنکو حکومت ترمیمی بل کے ذریعہ دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

یو پی میں بنیادی تعلیم کا پہلا اسکول

الموڑہ ۲۶ر جون معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ بنیادی تعلیم کے ۱۰۰ مجوزہ اسکولوں میں سے پہلا اگست کے ماہ میں الہ آباد میں کھلے گا ۔ آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم نے راشٹرپتی راجندر پرشاد سے اسکول کے افتتاح کرنے کی درخواست کی ہے آنریبل بابو سمپورنانند وزیر تعلیم یو ۔ پی الموڑہ میں ایک رات قیام کرنے کے بعد کوٹی کو روانہ ہو گئے

جینیز بل کو گورنر کی منظوری

کراچی ۴ر جولائی ۔ سندھ اسمبلی کا پاس کیا ہوا انسداد جینیز بل گورنر سندھ نے منظور کر لیا ۔

بہ اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم پرگنہ بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۱۲۵۲

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

پنڈت راج نرائن بنام سری نامان وغیرہ

بنام راجہ رام ولد سنجی شکل ساکن موضع بیٹری الی پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابتہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ر جون سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

بنگال کے نئے گورنر

لندن ۶ر جولائی ۔ بنگال کے نئے گورنر کرنل ہربرٹ اور لیڈی ہربرٹ کل ملک معظم کے پاس لنچ میں شریک ہوئے ۔

پیرپور رپورٹ کے جواب میں
محکمہ اطلاعات عامہ حکومت بہار کا بیان
(گذشتہ سے پیوستہ)

مسجد اور باجہ

اسی طرح جہاں تک جلوسوں اور مسجدوں کے سامنے باجے کا سوال ہے. گورنمنٹ کی پالیسی اس سلسلے میں بھی ہمیشہ صاف اور واضح رہی ہے ہر گورنمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ امن عامہ کی حفاظت کے لئے جلسوں اور جلوسوں کی نگرانی کرے. انہیں اپنے قابو سے باہر نہ ہونے دیا بہار کی گورنمنٹ عام طور پر جلسے اور جلوسوں کے سلسلے میں مداخلت نہیں کرتی. مگر اس قدر کہ اگر جلوس نکلیں تو لائسنس کے ساتھ نکلیں اور ہر حال میں لائسنس کے حدود اور ضابطے کا احترام کریں. جہاں تک ہندوؤں کے جلوس کا تعلق ہے, ہمیشہ یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ کسی مسجد کے سامنے گذرتے ہوئے باجہ نہ بجایا جائے. اور حتی الوسع لائسنس دیتے وقت یہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ جلوس کو ایسے راستے سے گذرنے کی اجازت دی جائے. جہاں مسجدیں نہ ہوں, لیکن ہر حال میں ایسا ممکن نہیں. اسلئے کہ اکثر جلوسوں کا راستہ زمانہ قدیم سے معین ہوتا ہے. ایسی حالت میں یہ ہدایت کر دی جاتی ہے کہ مسجد کے سامنے باجہ نہ بجے, بلکہ اکثر حالات میں, جہاں تک ممکن ہے جلوس کے نکلنے کے اوقات اس طرح معین کر دیئے جاتے ہیں کہ نماز کے پنجگانہ اوقات سے متصادم نہ ہوں. بلاشبہ بعض مواقع پر گورنمنٹ جلوسوں کے نکلنے کی قطعی ممانعت بھی کر دیتی ہے. لیکن صرف اس صورت میں جبکہ امن کے لئے خطرہ لاحق ہو اور فرقہ وارانہ جذبات قابو سے باہر ہوں, اگر کوئی خاص امر مانع نہ ہو تو گورنمنٹ عام طور پر قدیم اور جدید جلوسوں کے نکلنے کی اجازت دے دیتی ہے لیکن ہر حال میں یہ اختیار ضلع کے ماتحت حکام کے ہاتھوں میں ہوتا ہے کہ وہ وقتی اور ناگہانی حالات کا پوری طرح مطالعہ کر کے مناسب حال فیصلے کریں.

موضع سمواره تھانہ پاتیپور ضلع مظفر پور سے جنوری ۱۹۳۸ء کی تاریخوں میں مسلمانوں کی یہ شکایت موصول ہوئی کہ قریب کی بستی میں کچھ سادھو آکر ٹھہرے ہیں. اور عین نماز کے وقت اپنا سنکھ پھونکتے رہیں. خبر پاتے ہی مجسٹریٹ نے ارم پولیس کا ایک دستہ بھیجا. بقرعید کے موقع پر بھی موضع مذکور میں فساد کا اندیشہ تھا. لیکن پولیس کی بروقت موجودگی سے بقرعید بخیریت گزر گئی.

فرقہ وارانہ فسادات اور گورنمنٹ

کمیٹی مذکور نے اپنی رپورٹ میں صوبے کے اندر متعدد فرقہ وارانہ فسادات کا تذکرہ کرتے ہوئے وزارت پر یہ الزام لگایا ہے کہ صوبے کے طول و عرض میں مسلمانوں پر شدید ترین مظالم توڑے گئے. اور وزارت گویا خاموشی سے تماشہ دیکھتی رہی. اس الزام کی روشنی میں وزارت پبلک کے سامنے صحیح واقعات پیش کر کے فیصلہ اسی کے ہاتھوں میں چھوڑتی ہے. واقعات سے آگاہ ہونے کے بعد پبلک خود سمجھ لے گی کہ ماتحت حکام نے انصاف کیا یا نہیں. اور گورنمنٹ نے مظلوم جماعت کی پشت پناہی کا فرض ادا کیا یا نہیں.

(۱) فساد تلکوری. ۲۴ر اپریل ۱۹۳۸ء

موضع تلکوری کے ایک باشندے اکال میاں نے اپنے گھر میں ایک شادی کی تقریب رچائی کی اور دعوت ولیمہ کے لئے کسی دوسری جگہ سے کچھ گائے کا گوشت خرید لائے تھے. بستی کے چند شریر ہندوؤں نے انتہائی بزدلی سے ان کا مکان گھیر لیا. اور الزام یہ تراشا کہ اکال میاں نے ایک گائے چوری کر کے ذبح کی ہے. بدمعاشوں نے گھر میں گھس کر گھر والوں کی اچھی طرح زدوکوب کی, اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سور کا گوشت انکے منہ میں ٹھونسنے کی کوشش کی. اور ہر ممکن طریقے سے بیچاروں کو ذلیل کیا جہاں تک منہ میں سور کے گوشت ٹھونسنے کا الزام کا متعلق ہے شہادتیں ناقابل اعتبار ہیں بہر حال ان شہادتوں کے باوجود معاملے کی سنگینی اور مسلمانوں کی مظلومی اپنی جگہ پر مسلم ہے. گورنمنٹ افسران نے واقعہ کی تحقیق کے سلسلہ میں عاجلانہ اقدام کیا. پولیس فوراً موقع واردات پر پہنچ گئی. پیرپور رپورٹ کا یہ اعتراض کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ کی طرف توجہ کرنے میں جلدی نہیں کی. ہرگز صحیح نہیں, بات یہ تھی کہ ضلع کے صدر مقام پر رپورٹ دیر سے پہنچی, اور اس کی وجہ یہ تھی کہ قضیہ پنچائت سے طے ہو رہا تھا لیکن اس عذر کے باوجود گورنمنٹ نے انسپکٹر پولیس سے بازپرس کی, اور اس کے خلاف دفتری کارروائی کی. بہر حال خبر ملتے ہی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کو فوراً روانہ کیا. اور اس کے بعد خود بھی پہنچنے میں دیر نہیں کی. مقدمہ پوری تحقیقات کے بعد عدالت کے سپرد ہوا. ۳۴ ہندوؤں کا چالان کیا گیا. عدالت نے ۱۴ ہندوؤں کو دفعات ۱۴۷, ۳۴۲ - ۱۴۹ تعزیرات ہند کے ماتحت مختلف قسم کی سزائیں دیں. یہ ملحوظ رہے کہ عدالت کا حاکم ایک ایسا شخص تھا جو نہ ہندو تھا اور نہ مسلمان جس کے متعلق ہرگز یہ اندیشہ نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا فیصلہ کسی قسم کے فرقہ وارانہ تعصب سے متاثر ہے. گورنمنٹ مذکورہ بالا واقعات کی روشنی میں پوری دیانت داری کے ساتھ یہ اعلان کرتی ہے کہ اس نے اس قضیہ میں کسی قسم کی پہلوتہی نہیں کی. اور فوری اور موثر اقدام کیا.

گورنمنٹ پر اسی سلسلہ میں ایک اور الزام لگایا ہے, کہ پاس کی بستی کے ایک مقامی زمیندار اور کانگریس کے رضاکاروں میں جو نزاع ہوئی. اس میں گورنمنٹ نے کانگریسیوں کی جنبہ داری کی. معلوم ہونا چاہئے کہ گورنمنٹ کے پاس اس قسم کی نزاع کی کوئی اطلاع اب تک موصول نہیں ہوئی ہے.

(۲) فساد بھاگلپور. گورنمنٹ ہرگز یہ پسند نہیں کرتی ہے کہ اس افسوسناک نزاع کا دوبارہ اعادہ کرے. لیکن وہ کسی حالت میں اپنی خاموشی سے اس بیان کی تصدیق نہیں کر سکتی کہ اس فساد کی ذمہ داری کانگریسیوں پر ہے. صورت حال یہ تھی کہ ہندو مہاسبھا اور مسلم لیگ دونوں پارٹیوں کے مبلغین نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ طریقہ پر فرقہ پرستی کی تبلیغ کر رہے ہیں. دونوں جماعتوں کے جذبات مشتعل ہو رہے تھے اور فساد کا مواد اندر ہی اندر پک رہا تھا. رتھ جاترے کا بہانہ ملتے ہی دونوں میدان میں اتر آئیں. اور پھر وہ کچھ ہوا جس پر کانگریسی وزارت کی تاریخ ہمیشہ افسوس کرے گی. کہا جاتا ہے کہ حکام نے ہر جگہ ہندوؤں کی جنبہ داری کی اور مسلمانوں کی گزارشوں کو ٹھکرایا. اخبارات نے بھی اس سلسلے میں کافی شور مچایا ہے. گورنمنٹ کے محکمہ اشاعت نے ایک سے زیادہ مرتبہ ان اخبارات کو چیلنج دیا کہ وہ شہادتوں کے ساتھ ان حکام کے نام بتائیں جنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا, لیکن کسی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا.

(۳) دخیر نتیا ضلع سارن. کمیٹی کی رپورٹ میں اس فساد کے متعلق جو کچھ بیان کیا گیا ہے. اس میں شاعرانہ مبالغے کو بہت کچھ دخل ہے صحیح واقعات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں.

۱۹۳۷ء کی بقرعید میں کانگریسی وزارت سے پہلے موضع مذکور کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات گاؤکشی کے ایک قضیہ پر پہلی مرتبہ کشیدہ ہوئے. بستی کے مسلمانوں نے گاؤکشی کا حق حاصل کرنے کی غرض سے ہندوؤں کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا. مقدمہ چل رہا تھا کہ اس دوران میں فریقین کے تعلقات اس درجہ خراب ہوئے کہ سب ڈویزنل مجسٹریٹ کو دونوں جماعتوں کے سرغنوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنی پڑی. ۱۳ر نومبر کو دونوں پارٹیوں نے تحریری مچلکہ دیا کہ وہ آئندہ سے جھگڑا نہیں کریں گے. چنانچہ کارروائی ملتوی کر دی گئی. لیکن اس عہد نامے کے باوجود فریقین کے جذبات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی دونوں اپنی جگہ پر جنگ کے نقشے بناتے رہے. نتیجہ یہ ہوا کہ مچلکے کے اٹھارہویں دن ایک فرقہ وارانہ فساد پوری طاقت سے اٹھ کھڑا ہوا. دونوں جماعتوں کے چالیس چالیس اور پچاس پچاس پہلوانوں باقاعدہ دست بدست لاٹھیوں اور دوسرے اسلحوں سے جنگ کرتے رہے ہندو نے مسلمانوں پر غلبہ کیا. اور انکی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہونچایا. پولیس جب موقع واردات پر پہنچی تو اس نے مسجد میں کہیں کہیں خون کے دھبے اور ایک شخص کے ٹوٹے ہوئے دو دانت پائے. یہ بیان کہ مسجد میں خون کی ندیاں بہ رہی تھیں, بے حد مبالغہ آمیز ہے.

بہر حال واقعہ حد درجہ افسوسناک تھا. لیکن اس کی ذمہ داری تنہا ہندوؤں پر نہیں ہے اسلئے کہ دونوں جماعتیں ایک عرصے سے اس فرقہ وارانہ جہاد کی تیاری کر رہی تھیں. یہ بیان بھی صحیح نہیں ہے کہ ہزاروں ہندوؤں کی مسلح جماعت نے چند نہتے مسلمانوں کی آبادی کو گھیر کر تباہ و برباد کر دیا. یہ اور بات ہے کہ اس معرکہ میں ہندو غالب رہے اور مسلمان اپنی قلت تعداد یا کسی اور بنا پر مغلوب ہوئے پولیس نے ٹھیک وقت پر پہونچکر اپنا فرض ادا کیا. اور گورنمنٹ نے ایسی حالت میں جو کر سکتی تھی اس کے کرنے میں اس نے ہرگز دریغ نہیں کیا. ملک کی فرقہ وارانہ ذہنیت کا جب یہ عالم ہے تو اس قسم کے فرقہ وارانہ فسادات پر تعجب نہیں کیا جا سکتا. افسوس اس کا ہے کہ یہ بلوے ایک ذمہ دار حکومت کو بدنام اور رسوا کرنے کا حیلہ بنائے گئے ہیں. بلکہ اکثر حالتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس قسم کے فسادات کھڑے کر کے کانگریسی وزارت کی انصاف پروری اور رواداری کا امتحان لیا جاتا ہے. الا اللہ و انا الیہ راجعون.

واقعہ مدہ پورہ. یہ شکایت کہ مدہ پورہ کے ہندوؤں نے مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا غلط نہیں ہیں. خبر مشہور ہو گئی تھی کہ بستی کے مسلمانوں نے بقرعید میں پوشیدہ طور پر گائے ذبح کی. ہندو اس خبر کو سنتے ہی بھڑک اٹھے اور انہوں نے مسلمانوں کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کر لیا. بائیکاٹ زور و شور سے شروع ہوا یہاں تک کہ حجاموں, دھوبیوں تک نے مسلمانوں کی خدمت ترک کر دی, لیکن یہ سلسلہ بہت دنوں تک جاری نہ رہ سکا, اور فوراً ختم کر دیا گیا. گزشتہ جون سے بستی کی فضا پرامن ہے اور اس قسم کی کوئی کشمکش سنی نہیں گئی ہے.

(۸) واقعہ ڈمری. ڈمری کا واقعہ بھی کچھ عجیب نہیں ہے معمولی سی بات تھی چند قصاب کچھ گائے خرید کر گھر لئے جا رہے تھے اثنائے راہ میں موضع ڈمری کے تالاب پر چند متعصب ہندوؤں سے مڈبھیڑ ہو گئی. اور باتوں باتوں میں مار پیٹ کی نوبت آ گئی جس میں ایک مسلمان بری طرح زخمی ہوا. ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے ہیں. آج بھی ہو رہے ہیں. کل برطانوی حکومت کے عہد میں بھی ہوا کرتے تھے. لیکن ان میں وہ رنگ آمیزیاں نہیں کی جاتیں تو آج کی جا رہی ہیں. سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ ایک ذمہ دار سے ذمہ دار حکومت کسی ملک کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو سال بھر کے اندر کیونکر بدل سکتی ہے کانگریس یا کانگریسی وزارت نے یہ دعویٰ کب کیا تھا کہ وہ زمام حکومت کو ہاتھوں میں لیتے ہی ہندوستانیوں کی فطرت بدل دیگی.

گائے کے گوشت بیچنے کی ممانعت, رپورٹ میں یہ شکایت کی گئی ہے کہ اکثر شہروں میں گائے کا گوشت بیچنے کا لائسنس نہیں دیا جاتا. گورنمنٹ نے پوری تحقیق کی. لیکن سوائے حاجی پور کے ایک واقعہ کے کوئی واقعہ اس طرح کا نہیں ہوا. حاجی پور میونسپلٹی کے میونسپل کمشنروں نے البتہ ایک مذبح کے لائسنس کو منسوخ کر دیا تھا, اور اس کی وجہ یہ تھی کہ انکے خیال میں اس کا انتظام حفظان صحت کے اصولوں کے منافی تھا. اندیشہ تھا کہ محلے کی آب و ہوا خراب ہو جائے. ضلع کے حکام نے بھی میونسپلٹی کے اس فیصلہ سے اتفاق کیا. لیکن جب مذبح کے قصابوں نے گورنمنٹ سے فریاد کی تو گورنمنٹ نے اس مقام کا معائنہ کرانے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ کسی اور مناسب مقام پر ایک مذبح تعمیر کرایا جائے. اور جب تک مذبح تعمیر نہ ہو, پرانے مذبح کا لائسنس منسوخ نہ کیا جائے کیونکہ اس سے شہر کی مسلمان پبلک کو تکلیف ہوگی.

واقعہ سمون. شکایت کی گئی ہے سمون ضلع سارن کے ہندوؤں نے وہاں کے مسلمانوں کو اذان کہنے سے روکا. لیکن حکام ضلع سے جب اس کی بازپرس کی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس اس قسم کی کوئی شکایت کسی مقام سے نہیں پہنچی ہے

مسلمان اور لوکل باڈیز

پیرپور کمیٹی رپورٹ نے اپنی متعدد شکایات کے سلسلے میں ایک اہم ترین شکایت یہ بھی کی ہے کہ لوکل باڈیز میں مخلوط انتخاب کا طریقہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی ضرر رساں ہے. اس طریقے کے ماتحت لوکل باڈیز میں مسلمانوں کی نمائندگی قابل اطمینان نہیں ہو سکتی. اسی بنا پر گذشتہ میونسپل الکشن میں میونسپلٹیوں کے اندر مسلمان کافی تعداد میں داخل نہ ہو سکے.

(باقی بر صفحہ ۱۰ کالم ۲ ملاحظہ کریں)

ڈینزگ میں جبریہ بھرتی

ڈینزگ میں ایک قانون پاس کیا گیا ہے جس کے ذریعہ حکام کو فوج میں جبراً بھرتی کا اختیار دیا گیا ہے, یہ حکم اسی قسم کا ہے جو کہ فیلڈ مارشل گوئرنگ نے جرمنی کے لئے جاری کیا تھا.

پولینڈ کی دھمکی کا جواب

ڈینزگ ۳ر جولائی ڈینزگ کی نازی پارٹی کے لیڈر ہر فارسٹر نے پارٹی ڈے کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری خواہش ہے کہ ڈینزگ جرمنی میں مل جائے اور وہ ضرور جرمنی میں ملے گا, برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ہر فارسٹر نے فرمایا کہ ہم اپنے عزم میں بہت مضبوط ہیں ہم جرمنی میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور ہم جرمنی میں شامل ہونیوالے ہیں ہمارے لئے ہر ہٹلر کا ایک لفظ دنیا کی تمام لغو اشتعال انگیزیوں اور جنگ کے شور و شر کی نسبت دس ہزار گنا زیادہ اثر رکھتا ہے.

ڈینزگ میں کسی کو پریشانی میں پڑنے کی ضرورت نہیں, ڈینزگ پولینڈ کی دھمکیوں میں نہیں آ سکتا اگر ہر ہٹلر نے ڈینزگ آزاد کرا دیا تو ہم جرمن, ہٹلر اور جرمنی کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں گے.

ہم اس قربانی کے لئے تیار ہیں, جو ہر ہٹلر چاہیں گو ہم نہ صرف اپنا مال و اسباب بلکہ جان تک قربان کرنے کو تیار ہیں.

برلن میں خاموشی

برلن ۳ر جولائی گذشتہ رات برلن میں بالکل خاموشی رہی اخباروں میں بہت مختصر خبریں شائع ہو رہی ہیں ہر ہٹلر کے ڈپٹی ہر ہیس نے دنیا کو متنبہ کیا ہے کہ جرمنی کی مغربی حصار بندی کے بارے میں کسی کو شبہ میں نہیں رہنا چاہئے پیرس میں یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ جرمنی ڈینزگ میں بہت جلد کوئی فوجی کارروائی نہیں کرے گا.

آل انڈیا ریڈیو کے نئے ڈائرکٹر

لکھنؤ ۲ر جولائی مستند طریقہ پر معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کے انچارج مسٹر فیلڈن امسال اپنے عہدہ سے ریٹائر ہو جائیں گے. اور مسٹر پٹیل جو ہمبرگ میں ہندوستان کے ٹریڈ کمشنر ہیں غالباً ان کے جانشین مقرر ہوں گے مسٹر پٹیل انڈین سول سروس کے ممبر ہیں, معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن جائیں گے وہیں سے ان کو تقرر کیا جاویگا اور وہیں وہ برٹش براڈ کاسٹنگ میں ٹریننگ حاصل کریں گے.

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر ترے حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۵ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۸

ادبیات

سیہ مستی

ازجناب فرحت کانپوری بی۔ اے، ایل، ایل، بی

گھٹ نہ پائیں جب مری لاچاریاں
بڑھ گئیں ان کی غریب آزاریاں

کیوں نہ بھڑکیں شوق کی چنگاریاں
دل کو فرصت غم کی شیریں کاریاں

ہم کو جو غم دیجئے منظور ہے
بڑھ نہ جائیں آپ کی دشواریاں

موت دیکر قم باذنی کا ہو ورد
کون سمجھے حسن کی پرکاریاں

ظلم خود ہم پر ہوں، ہم دیکھا کریں
ہائے رے مجبوریاں، لاچاریاں

خود پئے اور درس توبہ ہکو دے
کوئی دیکھے شیخ کی مکاریاں

اپنے کشتوں کو لئے ہیں دوش دوش
اہل دنیا کی یہ دنیا داریاں

آج توبہ، کل ہیں بادہ مستیاں
ہائے رے معذوریاں، لاچاریاں

مفلسی میں بھی سیہ مستی وہی
دیکھ لیں فرحت کی بھی ناداریاں

آئینۂ جذبات

ازجناب ماسٹر علی حسین صاحب ساجد امیٹھوی

کیا چیز تھی نہاں ترے رنگ جلال میں
کچھ اور حسن بڑھ گیا شان جمال میں

معمور جلوہ ہے مری دنیائے آرزو
تم آرہے ہو کسلئے میرے خیال میں

کچھ تو لحاظ چاہئے اے بے نیاز حسن
پہلو نہاں ہے شرم کا میرے سوال میں

اس مرتبہ ہے دل کو مرے اضطراب کیوں
آئے ہو یوں تو تم مرے اکثر خیال میں

میری نظر میں حسن حقیقت ہے جلوہ گر
کچھ اور دیکھتا ہوں میں تیرے جمال میں

اپنی جفا و جور میں کرتا ہے کیوں کمی
اک لطف آرہا ہے مجھے اس ملال میں

جس نے مٹا دیا تھا دلوں سے غبار کفر
وہ کونسا تھا سوز اذان بلال میں

ہشیار کر رہے ہو اسے بیخودی سے کیوں
رہنے بھی دو کہ تم انکو اسی وجد حال میں

ساجد بفیض حضرت ثاقب ہے بہرہ ور
شک کر رہے ہو کسلئے اسکے کمال میں

دنیائے اسلام

لندن کی فلسطینی موتمر عرب اور یہودی مندوبین

کے مختصر زندگی کے حالات

گذشتہ سے پیوستہ

ڈاکٹر ویزمان:۔ ڈاکٹر چائم ویزمان یہودیوں کے نہایت ہی ممتاز رہنما ہیں آپ ۱۹۲۱ء سے صیہونی نظام کے صدر اور دنیا بھر کے اسرائیلیوں کے ترجمان ہیں، آپ نے ۱۹۰۶ء میں ارل بالفور کے ساتھ فلسطین کو وطن الیہود بنانے کے متعلق گفتگو کی جس کا نتیجہ ۱۹۱۷ء میں اعلان بالفور کی صورت میں رونما ہوا ان کی دلی تمنا یہ ہے کہ ارض مقدس فلسطین میں یہودیوں کی خود مختار مملکت ہو آپ نے تجربہ فلسطین کی تجویز کو جواب مسترد ہو چکی ہے قبول کر لیا تھا، لندن کی فلسطین کانفرنس میں آپ یہودی مندوبین کے رئیس تھے، آپ قرطاس ابیض کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے بایو کیمسٹ ڈاکٹر ہیں۔

لائڈ جارج نے جنگ عظیم کے زمانے میں آپ کی ذات سے نمایاں فوائد حاصل کئے۔

مینا حیم میڈیل یوشش کین:۔ یوشش کین ایک سن رسیدہ اور صاحب عزم یہودی لیڈر ہیں آپ کو فلسطین میں "فولادی انسان" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، آپ نے یہودیوں کے لئے عربوں سے اس ہوشیاری کے ساتھ زمینیں خریدیں کہ عربوں کو کافی عرصہ تک یہ احساس بھی نہ ہو سکا کہ ہماری جائدادیں چھینی جا رہی ہیں آپ عبرانی کلچر کی نشاۃ ثانیہ کے تمنائی اور قدامت پسند اسرائیلی ہیں آپ دنیا سے یہود سے چندہ فراہم کر کے عبرانی یونیورسٹی کی بنیاد رکھی آپ ۱۸۶۳ء میں بمقام ڈبراؤنہ (روس میں) پیدا ہوئے آپ روس میں صیہونی انجمنیں منظم کرتے رہے جنہیں بالشویکوں نے برسر اقتدار ہوتے ہی منتشر کر دیا۔

داؤد بن جوریان:۔ آپ لیبر اور ٹریڈ یونین تحریکوں کے علمبردار اور یہودیوں میں معزز ترین جماعتی آدمی مشہور ہیں۔ یہودی سرمایہ دار عرب مزدوروں کو محض اس وجہ سے کام پر لگا لیتے ہیں کہ وہ یہودی مزدوروں کی بہ نسبت اجرت بہت کم لیتے ہیں، آپ ایسے سرمایہ داروں کے سخت مخالف ہیں، ترکوں نے جنگ عظیم کے دور ابتدا میں انہیں سرزمین فلسطین سے نکال دیا تھا آپ یہودی رضاکاروں کے لشکر میں شامل ہو کر انگریزوں کی طرف سے لڑے اور ایک سپاہی کی حیثیت سے ارض مقدس میں داخل ہوئے۔

ولاڈی میر جابوٹن سکی:۔ آپ نیم فسطائی یہودی جماعت کے لیڈر ہیں اور آپ کا دعویٰ ہے کہ مشرقی یورپ میں پانچ لاکھ یہودی اس نظام میں شامل ہو چکے ہیں آپ نے ۱۹۲۵ء میں ڈاکٹر ویزمان کے ساتھ اظہار اختلاف کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ فلسطین میں یہودیوں کی نمایاں اکثریت ہو آپ نے لفظ ثانی کے طالبین کی جماعت بنائی آپ نے فلسطین میں عربوں کو دہشت زدہ کرنے کے لئے ایک مسلح جماعت تیار کی آپ کو ایک مقدمہ کے سلسلہ میں پندرہ سال قید کی سزا دی گئی۔ جسے بعد میں جلا وطنی سے بدل دیا گیا۔

ڈاکٹر اسحاق ہرزاگ:۔ آپ فلسطین کے اعلیٰ ربی ہیں آپ ہمیشہ اس امر کے لئے کوشاں رہے کہ فلسطین میں یہود کی تمام جماعتیں متحد و متفق ہو کر رہیں، آپ روس میں پیدا ہوئے اور پھر وہاں سے انگلستان پہنچے اور لیڈز یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی آپ مذہبیات کے عالم ہیں اور بارہ زبانوں میں گفتگو کر سکتے ہیں فلسطین آنے سے پہلے آپ ڈبلن کے ربی اعظم تھے اور چیف ربی آف آئرلینڈ کہلاتے تھے۔

اسحاق بن زدی:۔ آپ مجلس صیہونیہ کے صدر اور قابل منتظم ہیں آپ کو فلسطین کے یہودیوں نے مجلسی خدمات کی نگرانی کے لئے انتخاب کیا ہے آپ کی عمر ۴۳ سال کی ہے آپ نے ۱۹۲۰ء میں مزدوروں کے اصحاب الیمین کی جماعت قائم کی آپ پولٹاوا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۷ء میں جبکہ آپ کی عمر ۱۲ سال کی تھی وارد فلسطین ہوئے، جنگ عظیم کے آغاز میں ترکوں نے آپ کو جلا وطن کر دیا، برطانی ملک معظم کی تخت نشینی اور جشن تاجپوشی میں آپ یہودی نمایندہ کی حیثیت سے شامل ہوئے آپ اعلیٰ درجہ کے شہسوار ہیں۔

موشے شرٹوک:۔ آپ یروشلم میں یہودیوں کے رئیس سررشتہ سیاسیہ ہیں آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا بچپن ایک عربی گاؤں میں گذارا وہاں کوئی یہودی خاندان موجود نہ تھا میری تربیت وہیں ہوئی، آپ اس گاؤں کا چکر عموماً لگاتے ہیں وہاں آپ کے بہت سے دوست ہیں آپ کا خیال ہے کہ فلسطین میں عرب اور یہودی ملکر رہ سکتے ہیں۔

قسطنطنیہ سے قانون کی ڈگری حاصل کی اور لندن کے مکتب میں شباب میں فارغ التحصیل ہوئے آپ عبرانی کے علاوہ چھ زبانیں اور بھی بول سکتے ہیں۔

برل کاٹزنیلسن:۔ آپ کی عمر ۵۲ سال کی ہے آپ مزدوروں کے لیڈر یعنی مسٹر ایم اے خاں کے بھائی اور یہودی مزدوروں کے اخبار "دادا" کے ایڈیٹر ہیں آپ تیس سال سے ارض مقدس میں سکونت پذیر ہیں اور یہودیوں میں با اثر مانے جاتے ہیں آپ روسی ہیں اور سوشلسٹ سرگرمیوں میں نمایاں حصہ لے رہے ہیں مگر آپ کو جوابی انقلاب کی جدوجہد میں حصہ لینے کی بنا پر روس سے نکالدیا گیا، آپ برطانیہ کی یہودی رجمنٹ میں شامل تھے آپ بہت بڑے فلسفی ہیں۔

ڈاکٹر نحوم گولڈمن:۔ آپ جنیوا میں یہودیوں کے غیر سرکاری مندوب کی حیثیت سے مقیم ہیں اور جمعیت اقوام میں صیہونی قوم کی نمایندگی کرتے ہیں انتدابی کمیشن کی جو کاروائی فلسطین سے متعلق ہوتی ہے آپ اس کی نگرانی فرماتے ہیں آپکی عمر ۴۴ سال کی ہے آپ روس میں پیدا ہوئے اور چھ سال کی عمر میں جرمنی چلے گئے اور وہیں تعلیم حاصل کی اور صیہونی فیڈریشن کے سرکردہ ممبر ہو لیکن ہٹلر کے برسر اقتدار ہوتے ہی آپ وہاں سے نکل آئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
THE SADAQAT CAWNPORE
جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں ... زمانہ بھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے
ہفت وار
صداقت کانپور
جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۵ر جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۸

چین میں کیا ہو رہا ہے؟

چین میں دو تین سال سے جو کچھ ہو رہا ہے اُس کے متعلق عام طور سے لوگ یہی جانتے ہیں کہ وہاں جنگ ہو رہی ہے لیکن جنگ کے ان طریقوں کا علم بہت کم لوگوں کو ہے جو پنتالیس کروڑ انسانوں کی اس گھنی آبادی میں جاپان کی طرف سے اختیار کئے جا رہے ہیں افسانوں اور قصوں کی کتابوں میں ظلم و ستم کی بہت سی خیالی کہانیاں دنیا نے سنی ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ آج دنیائے تہذیب کا نام لے کر جو کچھ کر رہی ہے اُس کی صحیح تفصیلات اگر قلمبند کر لی جائیں تو خیالی افسانوں کا طلسم باندھنے والوں کی عقل بھی حیران و پریشان ہو کر رہ جائے۔ ابی سینیا اور اسپین کی جنگ میں جن ہولناک طریقوں سے عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو مارا گیا، شہروں کو اجاڑا گیا اور قصبات و دیہات کو برباد کیا گیا اس کی یاد ابھی تک لوگوں کے دماغوں سے محو نہیں ہوئی ہوگی لیکن آج چین میں جو کچھ ہو رہا ہے اُس کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ جب سے اس بابی دنیا میں انسانوں کا وجود ہوا ہے چشم فلک نے بھی اتنے بھیانک مظالم کا نظارہ کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

امریکہ کے بعض اخباروں کا بیان ہے کہ اُنکے نامہ نگاروں نے بہت سے ایسے فوٹو ان کے پاس بھیجے ہیں کہ اگر انکو شایع کر دیا جائے تو رقیق القلب انسان انھیں دیکھکر ہوش و حواس کھو بیٹھیں۔ امریکہ کے ایک اخباری نمایندہ فرنیک آلیور نے اپنی آنکھوں دیکھے واقعات کی تفصیل ایک اخبار میں اسطرح بیان کی ہے کہ

"ایک مقام پر صرف ایک مہینہ کے اندر اندر ۴۲ ہزار نہتے چینیوں کو نہایت بیدردی کے ساتھ موت کے گھاٹ اتارا گیا، دس ہزار عورتوں کو، جنہیں دس برس کی معصوم بچیوں سے لیکر ۷۰ برس کی بوڑھی عورتیں تک شامل تھیں بے رحمی کے ساتھ بے عصمت کیا گیا، شہر کے ایک وسیع رقبہ کو عمداً جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا اور پھر کھانے پینے کی چیزوں کا داخلہ شہر میں بند کر دیا گیا تاکہ وہ ہزاروں دہشت زدہ لوگ جو ان تمام مظالم کے بعد بھی بچ رہے تھے بھوک اور فاقہ سے تڑپ تڑپ کر جان دیدیں"

جاپانیوں کو چین میں جنگ کرتے ہوئے تین سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ اس دوران میں انھوں نے بیسیوں شہروں سینکڑوں قصبوں اور ہزاروں دیہاتوں میں "تہذیب" پھیلانے کا کام کیا ہے۔ بعض بعض جگہ تو یہ خدمت اتنی محنت سے انجام دی گئی ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ گئے۔ ایک شہر میں جنگ سے قبل ایک لاکھ آدمی بستے تھے لیکن ۱۹۳۸ء کے ماہ جنوری میں جب لوگوں نے اس شہر کو دیکھا تو اس کے بسنے والوں میں سے صرف پانچ بوڑھے چینی بچے تھے جنھوں نے شہر سے بھاگ کر قریب کے ایک فرانسیسی مشن میں پناہ لی تھی۔ شہر میں صرف کتے گھوم رہے تھے جن کے جبڑے انسانی لاشوں کے خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔

ایک امریکن نامہ نگار نے جو دوسروں کی طرح چھپ چھپا کر کچھ خبریں اُڑا لایا تھا بے دردی و بے رحمی کی ایک نئی ایجاد دستانی۔ اس نے کہا کہ جاپانی سپاہیوں کی آنکھوں میں خون اس طرح رچ گیا ہے کہ وہ فٹ بال اور ہاکی کھیلنے میں اتنا لطف محسوس نہیں کرتے جتنا انسانوں کو قتل کر کے ان کی کھوپڑیوں کو ٹھکرانے میں کرتے ہیں۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ چینی عورتوں کو بے آبرو کرنے کے بعد سنگینوں اور بھالوں سے ان کا پیٹ چاک کر کے اُن کی آنتیں باہر نکال دی جاتی ہیں اور جب مرنے والیاں زندگی کی آخری ہچکیاں لیتی ہیں تو سپاہیوں کے قہقہوں سے فضا گونج اٹھتی ہے۔

جب جاپان نے جولائی ۱۹۳۷ء میں چین پر پہلا حملہ کیا تھا تو اُس کا خیال تھا کہ اگر شمالی چین کے پایۂ تخت پیکن کو فتح کر لیا گیا تو پھر سارا چین اُس کے قدموں میں آ جائیگا لیکن جنرل چیانگ کائی شک کی بہادری اور استقلال پر آفریں ہے کہ وہ جاپان کی توقعات پر مسلسل پانی پھیرتا چلا جا رہا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کے پاس جاپان کا کامیاب مقابلہ کرنے کے لئے اسلحہ نہیں تھے لیکن اس کے باوجود اس نے ایک لمحہ کے لئے بھی مایوسی کو پاس نہ پھٹکنے دیا۔ جیسے جیسے جاپان شمالی چین میں گھستا گیا وہ جنوب کی طرف سمٹتا رہا اور اس طرح جاپانی فوجوں کو چین کے جنگلوں اور صحراؤں میں آنے کی دعوت دیتا رہا۔ جاپانی مجبور تھے۔ وہ تعاقب کرتے رہے۔ اور رفتہ میں شہروں کو اجاڑنا، بستیوں کو جلانا، گیس کی مدد سے بڑی بڑی آبادیوں کو ویرانوں میں تبدیل کرنا اُن کا مشغلہ رہا۔ انھوں نے شنگھائی کا محاصرہ کر کے اسے چھینا۔ نانکنگ پر قبضہ جمایا۔ ہانکاؤ پر اپنا جھنڈا گاڑا (کینٹن تک جس پر مسلسل ۱۶ روز تک بم برسائے گئے) فتوحات کا سیلاب پہنچا لیکن پھر بھی وہ چیانگ کائی شک کی سرگرمیوں کو ختم نہ کر سکا۔ پھر ایک عجیب مصیبت یہ ہوئی کہ ادھر جاپانی فتوحات کر کے آگے بڑھے اور ادھر اُن کی عدم موجودگی میں مفتوحہ علاقوں میں پھر چینیوں نے اپنا عمل دخل کر لیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۸ء کے اختتام تک اس جنگ پر جاپان کا ۵ء۴ کروڑ پونڈ (تقریباً ساڑھے ۶ ارب روپیہ) معمولی فوجی بجٹ کے علاوہ خرچ ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں جاپانی سپاہی بھی بہت کافی تعداد میں مقتول ہوئے ہیں۔ مقتولین سے زیادہ وہ ہیں جو ملیریا۔ انفلوئنزا اور ٹائیفائڈ کے امراض میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوئے۔ غرض جاپان کے لئے سخت مشکل کا سامنا ہے اور اس لئے چین کی یہ توقع کہ زیادہ سے زیادہ دو سال کے اندر اندر وہ جاپان کو پوری طرح شکست دیدیگا کچھ بعید از قیاس نہیں۔

لیکن پھر بھی چین کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس سے دنیا دلچسپی نہ لے۔ یہاں کی زمین ہندوستان کی طرح دنیا میں سب سے زیادہ سونا اُگلنے والی زمین ہے۔ اسلئے دنیا کی تمام طاقتوں کی للچائی ہوئی نظروں کا اس کی طرف بڑھنا بالکل یقینی ہے کم از کم اس چیز کو تو کوئی قوم بھی گوارا نہ کریگی کہ دولت کے اس خزانہ کا محافظ جاپان کو بنا دیا جائے اسلئے اگر ٹمینٹسن کا قضیہ طے بھی ہو گیا تب بھی معاملہ ختم نہیں ہو جائے گا۔

یوپی اسمبلی کی اہم کاروائی

۱۲ر جولائی کو صبح جب یوپی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو التوائے اجلاس کی ۵ تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس دیا گیا جن میں سے چار کان پور میں ۹ ا جون کو گولی چلنے سے تعلق رکھتی تھیں اور ایک لکھنؤ میں آصف الدولہ کے امام باڑے کے قریب پولیس کے گولی چلانے سے تعلق رکھتی تھی۔

مسٹر عبدالحکیم ڈپٹی اسپیکر نے اول الذکر دونوں تحریکوں پر بحث کیلئے ۱۴ر جولائی مقرر کی اور موخر الذکر پر بحث کیلئے آج شام ۴ بجے کا وقت بعد ازاں ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق بل اسی شکل میں پیش ہوا جس شکل میں کہ کونسل نے اسے بھیجا ہے، سوالات کے وقت مسٹر سلیمان انصاری پارلیمنٹری سکریٹری نے چودھری چرن سنگھ کے ایک سوال کے جواب میں ان کو مطلع کیا کہ دہلی سے نکلے ہوئے پانچ بدمعاشوں نے غازی آباد میں سکونت اختیار کی ہے، پولیس ان کی سخت نگرانی کر رہی ہے اور ان میں سے ایک کو قانون آبکاری کے ماتحت چھ ماہ قید سخت کی سزا بھی ہو چکی ہے، چودھری چرن سنگھ نے سہارن پور شاہدرہ لائٹ ریلوے کے متعلق بھی کئی سوالات دریافت کئے۔

یہ شکایت کی گئی کہ اس ریلوے کے ۸۰ فیصدی ڈبوں میں پاخانے نہیں ہوتے حکومت کی جانب سے یہ بتایا گیا ہے کہ میرٹھ، مظفر نگر، اور سہارن پور کی نمائندگی کرنے والے ممبر اس ریلوے لائن سے سفر کرنے والوں کی شکایتوں سے حکومت کو مطلع کر چکے اور حکومت ان کی جانب منتظمان ریلوے کی توجہ مبذول کرا چکی ہے، کمپنی کے موجودہ ٹھیکہ کی میعاد سنہ ۱۹۴۱ء میں ختم ہو جائیگی، وزیر تعلیم کے پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر کرن سنگھ گپت نے چودھری چرن سنگھ کو ان کے ایک سوال کے جواب میں مطلع کیا کہ حکومت نے ملازمت کیواسطے کاشی ودیاپیٹھ کی شاستری کی ڈگری کو جامعہ ملیہ دہلی کی بی اے کی سند کو تسلیم کر لیا ہے اور گورو کل کانگڑی اور گورو کل بندرابن کی ڈگریوں کو تسلیم کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۲ر جولائی کو یوپی اسمبلی میں سوالات کے بعد ڈپٹی اسپیکر نے ہاؤس کو مطلع کیا ہے کہ انھیں محمد اسحاق خاں لاری اور مسٹر ظہیر الدین فاروقی کے پاس سے التوائے اجلاس کی دو تحریکیں پیش کرنے کا نوٹس موصول ہوا ہے دونوں تحریکوں کا مقصد یہ ہے کہ کان پور میں ۱۹ جون کو جو گولی چلی اس کے سلسلہ میں حکومت کی پالیسی پر بحث کیجائے ان کے علاوہ مسٹر علی ظہیر نے بھی التوائے اجلاس کی ایک تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا جس کا مقصد یہ ہے کہ ۸ جولائی کو لکھنؤ میں جو گولی چلائی گئی اس پر بحث کی جائے مسٹر اسحاق خاں کی تحریک کو چیئر کے پیش لینے پر وزیر اعظم پنت نے کہا کہ یہ تحریک بے ضابطہ معلوم ہوتی ہے علاوہ بریں ہاؤس میں اس معاملہ پر بحث کرنا پبلک مفاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔

وزیر اعظم نے مزید فرمایا کہ تحریک ضابطہ کے مطابق اس لئے نہیں ہے کہ اس میں کہیں اس بات کا ذکر نہیں کیا گیا جو کہ حکومت سے تعلق رکھتی ہو۔ حکومت کو اس بات پر افسوس ہے کہ پولیس کو گولی چلانی پڑی اس معاملہ کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے اور رپورٹ موصول ہو جانے پر حکومت کچھ نہ کچھ فیصلہ کر سکے گی اس واقعہ کے سلسلہ میں کئی معاملے ایسے ہیں جن کے متعلق فیصلہ کرنا ہے اس قسم کے معاملے جوڈیشنل ٹریبونل کے روبرو پیش ہونگے اس لئے التوائے اجلاس کی تحریک نہیں پیش کی جا سکتی، ہاؤس کو محرک کے یہ یقین دلانے پر کہ وہ زیر سماعت معاملات پر نہیں بلکہ صرف حکومت کی پالیسی پر ہی بحث کرے گا چیئر نے تحریک کو ضابطہ کے مطابق قرار دیا اس کے بعد مسٹر لاری اور فاروقی نے اپنی تحریکوں کو واپس لے لیا۔

محمد اسحاق خاں کی تحریک پر بحث کیلئے ۱۴ر جولائی مقرر کی گئی جبکہ مجسٹریٹ کی رپورٹ بھی موصول ہو جائے گی،

مسٹر علی ظہیر کی تحریک التوا کی مخالفت کرتے ہوئے پنتھ جی نے کہا اس معاملہ پر کونسل میں پہلے ہی بحث ہو چکی ہے اور تمام واقعات پبلک کے روبرو پیش کئے جا چکے ہیں، آپ نے دریافت کیا کہ ایوان بالا میں جو بیان دیا گیا تھا اس پر اس ہاؤس میں کہاں تک بحث کی جا سکتی ہے۔

محرک نے یہ دلیل پیش کی کہ چونکہ اس قسم کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں اس لئے وہ حکومت کی پالیسی پر بحث کرنا چاہتا ہے۔

چیئر نے بحث کے لئے ۴ بجے شام کا وقت مقرر کیا

ڈپٹی اسپیکر نے یہ اعلان کیا ہے کہ گورنر جنرل نے پولیس کے ترمیمی بل کے لئے اپنی منظوری دیدی ہے اور گورنر نے موٹر اسپرٹ ٹیکس بل کے لئے جو کہ یوپی لیجسلیچر کے مشترکہ اجلاس میں پاس ہو چکا ہے ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ترمیمی بل ٹاؤن ایمپرومنٹ کے ترمیمی بل، میونسپلٹیوں کے ترمیمی بل و شکر کے کارخانوں کے کنٹرول ایکٹ کے ترمیمی بل کیلئے۔

ان ترمیموں کو پیش کرتے ہوئے جو کہ یوپی کونسل نے ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق بل میں کی ہیں وزیر اعظم پنتھ نے کہا کہ بل کے ڈھانچہ کی جو شکل پہلے تھی وہ ہی اب بھی ہے، کونسل نے اس میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی ہے، اسمبلی نے اس بل کو اتفاق رائے سے پاس کیا تھا اور کونسل نے حکومت کی رضامندی سے اس میں ترمیمیں کی ہیں اب یہ بل ایک قومی قانون بن گیا ہے کیونکہ اسے صوبہ کی تمام پارٹیوں اور تمام طبقوں کی حمایت حاصل ہے اسے کونسل کی حمایت بھی حاصل ہے جو کہ مخصوص مفادوں کی نمایندگی کرتی ہے اسے نہ صرف کانگریس نے ہی بلکہ مطلق العنان نے بھی قبول کر لیا ہے۔

مسٹر ای ایم ساؤٹر نے حکومت سے یہ اپیل کی ہے کہ یا تو بالکل ہی ترک کر دیا جائے اور یا جب تک کہ بل کے متعلق یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ خلاف قانون نہیں ہے اس وقت تک کے لئے بل پر غور و خوض ملتوی کر دیا جائے، آپ نے کہا حکومت ایوان بالا کو کسی نہ کسی طرح بل منظور کرنے کی ترغیب دینے میں کامیاب ہو گئی ہے، وہ خلاف قانون خلاف اخلاق اور ناممکن العمل ہے ہندوستان اور لندن کے ماہرین قانون یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں کہ حکومت کو اس قسم کا قانون بنانے کا اختیار نہیں اور لوکل گورنمنٹ چند ملازمتوں کے معاملہ میں مداخلت نہیں کر سکتی ان لوگوں پر اس طریقہ سے حملہ کرنا مناسب نہیں ہے جن کی خدمت پر صوبہ کے نظم و نسق کا دارومدار ہے۔

کپتین پوکاک نے فرمایا۔ یہ کہنا غلط ہے کہ بل کو تمام طبقوں کی حمایت حاصل ہے یہ ہو سکتا ہے کہ اسے اس ہاؤس کی منظوری حاصل ہو جو کہ ان لوگوں کی مناسب نمایندگی نہیں کرتا جن پر اس بل کا اثر پڑے گا، اس بل کے ذریعہ آمدنی پر ٹیکس لگایا گیا ہے اور وہ انکم ٹیکس سے بھی دوگنا ہے۔

آپ نے بل کو غیر منصفانہ بتایا اور کہا کہ اس کا دور تک اثر پڑے گا اس بل کو پاس کر کے حکومت نے ان لوگوں کے ساتھ ناشکر گذاری کا ثبوت پیش کیا ہے جو کہ ابھی تک وفاداری کے ساتھ اس کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر محکمہ انصاف نے کہا کچھ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ حکومت اس معاملہ میں فیڈرل کورٹ سے مشورہ کرے لیکن پہلے اس قسم کا طریق کار کبھی سننے میں نہیں آیا اس بل میں کچھ مخالفوں نے تنخواہوں میں تخفیف کرنے کی سفارش کی تو وہ اس بل کے خلاف کیوں ہیں۔

وزیر اعظم نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا حکومت کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اپنے بجٹ کو متوازن رکھے خسارہ تو کسی نہ کسی طرح پورا کرنا ہی ہوگا حکومت اس امر پر خراج تحسین کی مستحق ہے کہ اس نے دونوں متوازن بجٹ پیش کئے انھوں نے صوبہ کی ساکھ کو بڑھا دیا ہے آپ نے اس بات کا اظہار افسوس کیا کہ جو لوگ آج بل کی مخالفت کر رہے ہیں وہ سرکاری ملازموں کے ساتھ بطور ہمدردی جھوٹے آنسو بہا رہے ہیں آپ نے یہ تنبیہ کی کہ سرکاری ملازموں کو براہ راست طور پر بجٹ کا نامناسب نہیں ہے اور کہا سرکاری ملازم مالکان کارخانہ جات سے زیادہ فیاض ہیں اور انھیں پبلک کی بہبودی کا زیادہ خیال ہے ان کا پیشہ کوئی نفع بازی کا پیشہ نہیں ہے۔

اس کے بعد ہاؤس نے ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کے متعلق بل و نیز کھیتوں کو یکجا کرنے کے متعلق بل کو اسی شکل میں منظور کر لیا جس شکل میں کہ کونسل نے انھیں پاس کیا ہے۔

ہاؤس نے ایام زچگی کے الاؤنس کے متعلق ترمیمی بل اور قوانین اودھ کے ترمیمی بل کو بھی منظور کر لیا اور زرعی قرضہ بل پر غور و خوض ملتوی کر دیا۔

ریونیو منسٹر نے ملتوی شدہ لگان کی چھوٹ کا بل پیش کیا اور ڈاکٹر کاٹجو وزیر محکمہ انصاف نے زرعی پیداوار کی فروخت کے بل کے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔

ہاؤس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ فیڈرل لیجسلیچر جڑی بوٹیوں دواؤں اور چیر پھاڑ کے سامان کی تیاری تجارت اور تقسیم میں باقاعدگی پیدا کرے۔

اس کے بعد مسٹر علی ظہیر کی تحریک التوا پیش کرنے پر ۸ر جولائی کو شیعوں پر امام باڑہ آصف الدولہ کے قریب پولیس کے گولی چلانے پر بحث ہوئی۔

مسٹر علی ظہیر نے حکومت کے اس بیان کا حوالہ دیتے ہوئے جو کہ اس نے ایوان بالا میں اسی سلسلہ میں دیا ہے کہا اگرچہ پولیس رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ شیعوں نے پولیس کے گھیرے کو توڑ ڈالا لیکن یہ کبھی بھی نہیں بتایا گیا ہے کہ شیعوں نے کس جگہ گھیرے کو توڑا۔

شیعہ اور سنیوں کے تنازعہ کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے کہا آج کل لکھنؤ میں جس قسم کی زندگی بسر کی جا رہی ہے وہ نہ شیعوں ہی کو پسند ہے، اور نہ سنیوں کو، موجودہ صورت حالات کے لئے صرف حکومت ہی ذمہ دار ہے۔

آپ نے پولیس کے گولی چلانے کو ناجائز قرار دیا چودھری خلیق الزماں لیڈر مخالف پارٹی نے یہ اعلان کیا کہ ان کی پارٹی تحریک التوا کی حامی نہیں ہے کیونکہ اس سے تعلقات اور زیادہ تلخ ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم شیعہ سنیوں کے تنازعہ کے معاملہ میں اپنی عدم مداخلت کی پالیسی کو جاری رکھیں گے۔

قاضی عادل عباس نے کہا کہ موجودہ صورت حالات کے لئے نہ حکومت ہی ذمہ دار ہے اور نہ سنی بلکہ اس کی ذمہ داری شیعوں پر ہی ہے، آپ نے اسمبلی کے تمام سنی ممبروں کو یہ تلقین کی کہ وہ اسمبلی سے استعفےٰ دیدیں اور مدح صحابہ کے معاملہ پر دوبارہ انتخاب لڑیں، آپ نے مسلم لیگ پر اس بنا پر نکتہ چینی کی کہ اس نے اس معاملہ میں کوئی واضح پالیسی اختیار نہیں کی

حافظ محمد ابراہیم وزیر محکمہ رسل و رسائل نے اس امر کا اعادہ کیا کہ شیعوں نے ۸ جولائی کو خطرناک رویہ اختیار کیا تھا اور پولیس کے لئے گولی چلانا ضروری ہو گیا تھا

وزیر اعظم نے پولیس کے گولی چلانے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا دنیا کے ہر ملک میں اکثر ایسے مواقع پیش آ جاتے ہیں جبکہ حکومت کو بڑے خطروں کو روکنے کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنی پڑ جاتی ہیں۔ یہی پولیس کے گولی چلانے کے لئے جواز ہو سکتا ہے حکومت مجسٹریٹ کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہے۔ پولیس کو گولی چلانے میں کوئی خوشی نہیں ہوئی بہر حال انسانی جانوں کو بلا وجہ تلف کرنا کون پسند کرے گا

آپ نے صدق دلی کے ساتھ مسلمانوں سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ مدح صحابہ اور تبرا کے قضیہ کو ختم کر لیں آپ نے مزید فرمایا اگر لیجسلیچر شیعہ اور سنی ممبروں میں سے دو تہائی آپس میں سمجھوتہ کر سکتے ہیں تو میں انھیں یہ یقین دلاتا ہوں کہ حکومت اس سمجھوتہ کا زیادہ احترام کرے گی۔

پنتھ جی نے یہ بھی بتایا کہ وہ اس معاملہ پر تبادلہ خیالات کرنے کی غرض کل شام لیجسلیچر کے مسلم ممبروں سے ملاقات کریں گے۔

آپ نے کہا میرا یہ پختہ خیال ہے کہ جہاں تک لکھنؤ کے مسلمانوں کا تعلق ہے وہ موجودہ صورت حالات سے عاجز آ گئے ہیں لیکن پنجاب کے مسلمان ابھی مطمئن نہیں ہوتے ہیں۔

آپ نے آخر میں یہ توقع ظاہر کی کہ یہ ایجی ٹیشن جلد ہی ختم ہو جائے گا، اس کے بعد مسٹر علی ظہیر نے اپنی تحریک واپس لے لی۔

آئینۂ کانپور

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی انگلستان سے براہ کراچی ہوتے ہوئے ۸ جولائی کو کانپور تشریف لے آئے۔ آپ نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ میں نے دو ہفتہ کے قیام انگلستان کے دوران میں بہت سے سرکردہ سیاسی مدبروں سے ملاقات کی اور ان سے ہندوستان کے مسئلوں کے متعلق گفتگو کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں انگلستان میں ہندوستانی مسلمانوں کا ایک مرکز بھی قایم کر آیا ہوں تاکہ ہندوستان کے باہر بھی مسلمانوں کے نقطۂ خیال کی اشاعت ہو سکے۔

مولانا کا خیال ہے کہ وہ مسٹر ایم۔ این رائے سے ملاقات کر کے ان کے سامنے انتہا پسندوں کو مضبوط کرنے والی تجویزیں پیش کریں گے۔ مولانا کا خیال ہے کہ ہندوستان میں صرف سیاسی بنیاد پر پارٹیاں قایم ہونا چاہیئے۔

مولانا نے فلسطین کے مسئلہ کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ فلسطین کے مسئلہ کا واحد حل صرف یہ ہے کہ حکومت برطانیہ فلسطین میں آزاد اور جمہوری حکومت کے فوری قیام پر راضی ہو جائے جو کہ پبلک کے اصولوں پر قایم ہونی چاہیئے۔

مولانا حسرت موہانی ۱۳ جولائی کو بمبئی اور حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گئے ہیں جہاں آپ مسٹر جناح سے ملاقات کریں گے اور حیدرآباد ستیہ گرہ کا معائنہ کرینگے۔

آیندہ ماہ کے آخر تک آپ پھر انگلستان تشریف لے جائینگے اگلی مرتبہ آپ اسکو بھی تشریف لے جائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کا استعفیٰ

ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ ۱۱ جولائی کو منصوری سے کانپور تشریف لے آئے ہیں یہ خبر صحیح ہے کہ آپ نے یو۔ پی اسمبلی سے استعفیٰ دیدیا ہے اور آپ اب استعفیٰ واپس لینے کے لئے تیار نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ کانپور کے مسلمانوں نے صدر اسمبلی کے نام متعدد تار اس مضمون کے بھیجے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کا استعفیٰ منظور نہ کیا جائے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب استعفیٰ واپس لینے کے لئے تیار نہیں ہیں اسلئے استعفیٰ منظور ہو کر رہے گا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مسلمانان کانپور کی جو بیش قیمت خدمات انجام دی ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ آیندہ الکشن کے موقع پر کوئی صاحب نامزدگی نہ کرائیں اور ڈاکٹر صاحب کو مجبور کر کے انکو بلا مقابلہ اسمبلی میں بھیجیں تاکہ اور کام کرنے والوں کی ہمت افزائی ہو۔

انکم ٹیکس اور چیمبر آف کامرس

یو۔ پی چیمبر آف کامرس کانپور نے اس کارروائی کے خلاف جو مرکزی بورڈ مالگذاری نے انکم ٹیکس ایکٹ کی ترمیمات کے متعلق کی ہے احتجاج کیا ہے اسلئے کہ سنٹرل بورڈ آف مالگذاری کا یہ معمول ہے کہ وہ انکم ٹیکس میں جو ترمیمات ہوتی ہیں وہ گورنمنٹ گزٹ میں شایع کراتا ہے اور ان ترمیمات کو اعلان کی شکل دی جاتی ہے مگر بخلاف اس کے اس مرتبہ یہ صورت نہیں اختیار کی گئی جو تکلیف دہ اور باعث نقصان ہے۔

شاستری جی کا بیان

پنڈت راجہ رام شاستری ایم۔ ایل۔ سی جو کانگریس کے بائیں بازو والوں کے کنوینر ہیں کہتے ہیں کہ ۹ جولائی کو جو ایک جلسہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کی اپیل کے جواب میں کانپور میں کیا گیا تھا اس کے متعلق یہ شایع کرا دیا گیا ہے کہ کانگریس کے سوشلسٹ خیالات کے لوگوں نے اس جلسہ کا بائیکاٹ کیا یہ بالکل غلط ہے آپ نے لکھا ہے کہ حقیقت صرف یہ ہے کہ میں بوجہ بیماری کے شریک نہ ہو سکا لیکن میں نے ایک پیغام بھیجدیا تھا جس میں جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا مانگی گئی تھی۔ کانگریس سوشلسٹ پارٹی کے دوسرے ممبران نے اپنے عہدوں کے لحاظ سے جلسہ میں شرکت کی۔

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا ایک غیر معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا جس میں مسٹر جے۔ جی۔ رائن کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا بورڈ کے ممبران نے مسٹر رائن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ شہر میں واٹر ورکس کا بہترین انتظام مسٹر رائن ہی کی وجہ سے تھا کیونکہ وہ واٹر ورکس کمیٹی کے چیرمین تھے اور تقریباً تیس سال سے بورڈ کی خدمات انجام دے رہے تھے۔

چیرمین صاحب نے بھی اپنی تقریر میں آنجہانی کی وفات پر اظہار افسوس کیا اسکے بعد ایک ماتمی رزولیوشن پاس ہوا۔

مہتروں نے میونسپل بورڈ کو جو نوٹس دیا ہے ان کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے بورڈ کی ایک خاص میٹنگ ۱۲ جولائی کو ہونا قرار پائی تھی مگر کورم نہ ہونے کی وجہ سے میٹنگ ملتوی کر دی گئی۔ مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ نے ممبران کی آمد کا ۵۰ منٹ تک انتظار بھی کیا بالآخر مجبوراً چیرمین صاحب نے میٹنگ ملتوی کر دی۔

فارورڈ بلاک کا جلسہ

۹ جولائی کو مسٹر سوبھاش چندر بوس کے حکم کے مطابق آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے تلک ہال میں ایک جلسہ مسٹر راج کمار سنہا کی صدارت میں ہوا۔

کامریڈ ارجن اروڑا۔ مسٹر بہار دواج سنتوش چندر کپور۔ مسٹر یوسف اور پنڈت رام دولارے کی تقریریں ہوئیں جنمیں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دو رزولیوشن جنکی وجہ سے کانگریسی وزارتوں کی نکتہ چینی اور ستیہ گرہ شروع کرنا ممنوع قرار دیئے گئے تھے سخت مخالفت کی گئی۔ جلسہ میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ ان رزولیوشنوں کو دوبارہ غور کرنے کیلئے واپس لے لے۔

کہا جاتا ہے کہ کانگریس سوشلسٹ لیڈر جنہوں نے جلسہ بلانے کا نوٹس دیا تھا وہ غیر حاضر تھے۔

ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی

تلک ہال میں ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا ایک جلسہ پنڈت بینی سنگھ پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کی صدارت میں ہوا جسمیں یہ طے پایا کہ پراونشل کانگریس کمیٹی سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کو یہ مشورہ دے کہ وہ ستیہ گرہ بند کرنے والا رزولیوشن واپس لے لے اور اس پر غور کرے کمیٹی کی رائے میں یو۔ پی کے کسانوں کی حالت ابھی اسقدر تسلی بخش نہیں ہے کہ وہ ستیہ گرہ کرنے کے حق سے محروم کر دیئے جائیں کمیٹی میں اس پر بھی بحث کی گئی کہ آیا ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشن کی مخالفت کر سکتی ہے یا نہیں بحث و مباحثہ کے بعد بالآخر رزولیوشن پاس ہو گیا۔

مسٹر بخت نرائن کا رزولیوشن

مسٹر بخت نرائن سریواستوا میونسپل کمشنر نے بورڈ کے آیندہ جلسہ میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جسمیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے گزشتہ ۱۹ جون کے بلوہ کے انتظامات کی تعریف کی گئی ہے اور کہا ہے کہ اگر کلکٹر صاحب اپنے حسن انتظام سے خراب حالت پر قابو نہ پا لیتے تو جان و مال کا بہت نقصان ہوتا آپ نے بورڈ سے درخواست کی ہے کہ مسٹر منکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس صلہ میں ایک اڈریس دیا جائے جس کے لئے دو سو روپے کے خرچ کی منظوری بھی دی جائے۔

ہمعصر ہماری آواز۔ اور اتحاد

ہم کو معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا کہ ہمعصر ہماری آواز۔ اور ہمعصر اتحاد بھی دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں آگئے ہیں اور ان پر بھی مقدمہ قایم کیا گیا ہے۔

بار ایسوسی ایشن

آنجہانی سرجو پرشاد نگم وکیل کی وفات پر اظہار افسوس کرنے کے لئے مقامی بار ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں موصوف کی وفات پر ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔

جے۔ کے جوٹ مل

جگی لال کملاپت جوٹ مل کے منتظمان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۶ جولائی سے مل کے کچھ ڈپارٹمنٹ بند کر دیئے جائیں گے چنانچہ مل کے دروازہ پر اس سلسلہ میں نوٹس بھی لگا دیئے گئے ہیں اس جدید انتظام سے مل کے تقریباً اکیس ۲۱ سو مزدور بیکار ہو جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا نے جگی لال کملاپت جوٹ مل کے منتظمان کو تنبیہ کی ہے کہ اگر انہوں نے اپنے مل کے کچھ ڈپارٹمنٹ کو بند کر دیا جسکی وجہ سے ۲۱ سو مزدور بیکار ہو جائیں گے تو مل میں عام ہڑتال ہو جائے گی۔

وکٹوریہ مل

۱۱ جولائی کو وکٹوریہ مل کے تقریباً ایک سو مزدوروں نے جن کا تعلق بناوٹ ڈپارٹمنٹ سے ہے انہوں نے کام بند کر دیا ہے اور گورنمنٹ لیبر افسر و منتظمان مل کے کہنے کے باوجود بھی کام کرنے سے انکار کر دیا ہے منتظمین نے فیصلہ کیا ہے کہ سات زائد بنائی کی مشین مہیا کی جائیں اور جنکی اجرت مقرر کر دی جائے مگر کہا جاتا ہے کہ کاریگر ان کی نئی اجرتوں پر کام کرنے کے لئے راضی نہیں ہیں منتظمین نے سارے معاملہ کو لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا ہے۔

آزادی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ۹ جولائی سے کرفیو آرڈر کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔

مہتر یونین کا نوٹس

مہتروں کی یونین نے بورڈ کو نوٹس دیا ہے کہ اگر مہتروں کے مطالبات ۱۳ جولائی تک تسلیم نہ کر لئے گئے تو وہ ۱۴ جولائی سے ہڑتال شروع کر دیں گے، مطالبات میں بعض حسب ذیل ہیں کہ:۔ کسی مہتر کو ۸ گھنٹے سے زیادہ کام کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ مہتروں کی رہائش کے لئے کوارٹر بنائے جائیں۔ مہتروں پر جو جرمانہ کیا جائے اس کا تناسب ۲ پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہ ہونا چاہیئے اور ویجز ایکٹ پر پورا عمل کیا جائے۔

استعفیٰ منظور نہیں ہوا

کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب ممبر یو۔ پی اسمبلی کا استعفیٰ بعض قانونی وجوہات کی بناء پر پریسیڈنٹ یو۔ پی اسمبلی نے منظور نہیں کیا اور واپس کر دیا ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اس اتفاقی موقع سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور معززین شہر کو اس کی کوشش کرنا چاہیئے کہ ڈاکٹر صاحب دوبارہ استعفیٰ نہ بھیجنے پائیں۔

غنڈا ایکٹ میں سزا

ماہیر اور اونکار ناتھ کو غنڈا ایکٹ کے سلسلہ میں ۳ سال کے لئے کانپور ضلع سے باہر نکال دیا گیا ہے اور انکو ۲۲ جولائی تک ضلع کانپور چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

سیسہ مئو پولیس نے رام دیال نامی ایک شخص کو غنڈا ایکٹ میں گرفتار کیا ہے۔

مہتروں کی ہڑتال

مہتر یونین کے فیصلہ کے مطابق ۱۴ جولائی سے مہتروں کی ہڑتال ہونے والی تھی مگر چونکہ بوجہ کورم نہ ہونے کے بورڈ کا جلسہ ۱۲ جولائی کو نہ ہو سکا اسلیئے مہتر یونین نے بورڈ کے فیصلہ کے انتظار میں سردست ہڑتال کو چند دنوں کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

میونسپل اسکول کی لڑکیوں کیلئے دودھ

مسز ہنسو شیلا سریواستوا نے ایک رزولیوشن بورڈ میں بھیجا ہے کہ:۔

میونسپل بورڈ کی لڑکیوں کے اسکول میں جو لڑکیاں ۱۲ سال سے کم ہوں انکو اسکول کی طرف سے (کام کے دنوں میں) آدھ سیر دودھ روزانہ دیا جایا کرے۔ بورڈ نے اس تجویز پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی بنا دی ہے۔

مسز ہنسو شیلا سریواستوا کی تجویز نہایت مفید اور ضروری ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ سب کمیٹی اس تجویز پر ہمدردانہ نظر سے غور کرنے کی کوشش کرے گی اور اس تجویز کو منظور کر کے ایک بہترین مثال قایم کرے گی۔

مستورات پریس کی تلاشی

کہا جاتا ہے کہ ۱۲ جولائی کی رات کو مستورات پریس میں چھاپہ مار کر سی۔ آئی۔ ڈی انچارج پنڈت رام پرشاد اوستھی نے بلا ڈکلریشن منظور کرائے ہوئے چھپنے والے "انکشاف راز" نامی اخبار کو چھپتے ہوئے برآمد کیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ پہلے یہ اخبار لکھنؤ میں "سپاہی" کے نام سے نکلتا تھا ضمانت نہ دینے کی وجہ سے یہ اخبار وہاں بند ہو گیا۔

دوبارہ کانپور میں اسی اخبار نے "منچلا سپاہی" کے نام سے نکلنے کے لئے ڈکلریشن داخل کیا۔ لیکن ضمانت مانگے جانے کی وجہ سے یہ اخبار نہ نکل سکا۔ تیسری بار اسی اخبار نے پھر اپنا نام بدلکر "انکشاف راز" کے نام سے ہمیر پور گرام سدھار پریس میں ڈکلریشن داخل کیا جو منظور ہو گیا اور یہ اخبار وہاں چھپتا رہا۔

کہا جاتا ہے کہ یہ پرچہ اتفاقی طور پر صرف اسی روز یہاں چھپنے آیا تھا بہرحال جو کچھ بھی ہو تحقیقات ہو رہی ہے۔ دیکھئے کیا حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔

لیبر کمشنر کا فیصلہ

جے۔ جے۔ جوٹ مل کے منتظمان یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ زیادہ مزدوریاں ادا کرتے ہیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ کانپور کے دوسرے ملوں سے نسبتاً زیادہ اور بنگال کے ملوں سے بھی زیادہ وہ مزدوریاں دیتے ہیں وہ مزید کہتے ہیں کہ گذشتہ تین سال سے برابر انھیں نقصان ہو رہا ہے۔ اور وہ ان زائد مزدوریوں ہی کو کم کر کے اس نقصان کو پورا کر سکتے ہیں اسی وجہ سے بعض شعبوں کو انھوں نے بند بھی کر دیا ہے۔

مزدور سبھا نے ان بیانات کی مخالفت کی ہے اور انکو صحیح نہیں بتایا ہے۔

لیبر کمشنر نے تحقیقات کرنے کے بعد یہ بیان کیا ہے کہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی سخت قواعد مرتب کرنا نا ممکن ہے ایک تو اس وجہ سے کہ کسی کاروبار کو نقصان برداشت کرنے کے باوجود جاری رکھنے کے لئے نہیں کہا جا سکتا اور نہ وہ جاری رکھا جا سکتا ہے اور جہاں تک مزدوروں کی تخفیف اور اضافہ کا تعلق ہے اس میں ہر مل کے مسئلہ پر علیحدہ ہی علیحدہ غور کیا جا سکتا ہے۔

افسوسناک موت

کانپور کے مشہور تاجر چرم میاں محمد لطیف صاحب کی صاحبزادی جو عرصہ سے بیمار تھیں انکا ۱۲ جولائی کی رات کو انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون ہم کو اس سانحہ عظیم پر میاں محمد لطیف صاحب کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خداتعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۱۵ جولائی ۱۲ بجے دن کو ڈسٹرکٹ بورڈ کے ہال میں ہو گا۔

نقد و تبصرہ

فرہنگ عامرہ

کسی زبان کی تکمیل کے لئے قواعد صرف و نحو کے علاوہ ایک مکمل لغت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ اس ضرورت کو ہر دور کے فضلا پورا کرتے رہتے ہیں۔ زبان اُردو جو کہ مختلف زبانوں کا بے بہا خزینہ ہے اس کے لئے بھی ایک مکمل لغت کا ہونا نہایت ضروری ہے اگرچہ اکثر حضرات نے لغت کی کتابیں لکھی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کی روش اور دوسری زبانوں کو لغتوں کو دیکھتے ہوئے یہ کمی عرصہ سے محسوس کی جا رہی ہے کہ اُردو زبان میں لغت کی کتابوں کی بہت کمی ہے۔

مگر ہم کو "فرہنگ عامرہ" جو ایک لغت کی کتاب ہے دیکھکر نہایت خوشی ہوئی ہے جو اسوقت ہمارے پیش نظر ہے اور جسکو مولانا محمد عبداللہ صاحب خویشگی خورجوی نے بڑی قابلیت محنت اور جانفشانی کے ساتھ مرتب کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لغت بالکل نئے ڈھنگ اور انگریزی ڈکشنری کے اصول پر مرتب کی گئی ہے جو بالکل ضروریات کے مطابق ہے۔ اس کتاب میں قابل مولف نے عربی۔ فارسی۔ اور ترکی کے وہ الفاظ جو مختلف شکلوں میں ہماری زبان اُردو میں مستعمل ہیں جمع کر دیئے ہیں۔

فاضل مولف نے جس قابلیت محنت اور جانفشانی کے ساتھ "فرہنگ عامرہ" کو مرتب کیا ہے اس نے اُردو زبان کی اس کمی کو بڑی حد تک پورا کر دیا ہے۔ اور بلا مبالغہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ "فرہنگ عامرہ" کو اُردو زبان کی لغت میں وہی درجہ دیا جا سکتا ہے جو کسی اور زبان کی عمدہ سے عمدہ ڈکشنری کو دیا جا سکتا ہے" فرہنگ عامرہ" اپنی مخصوص خوبیوں کی بدولت اُردو کی دوسری لغتوں سے بالکل علیحدہ اور ممتاز ہے جو حسب ذیل ہیں کہ:۔

(۱) الفاظ کی ترتیب حروف تہجی کے لحاظ سے اس طرح رکھی گئی ہے کہ کسی لفظ کی جستجو میں دقت نہیں ہوتی

(۲) صحت تلفظ کے لئے یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ ہر لفظ کے آگے اس کے ٹکڑے کر دیئے گئے ہیں اور ہر ٹکڑے پر اعراب دیدیئے گئے ہیں۔ یہ وہی طریقہ ہے جو انگریزی زبان کی لغات میں رائج ہے۔

(۳) فارسی کے خلاف قیاس اور عربی کی مستعمل جمع اپنے صیغہ مفرد کے ذیل میں درج کر دی گئی ہیں۔ اور کثیر الاستعمال صیغہ ہائے جمع کو مستقل لغت کی حیثیت سے اس کی ہر جگہ پر پھر دوبارہ دیدیا گیا ہے

(۴) کثیر الاستعمال فارسی مصادر کے مضارعات اور سماعی و قیاسی مشتقات بھی دیئے گئے ہیں اسی کے ساتھ قلیل الاستعمال مصادر کی بڑی تعداد بھی شامل کر دی گئی ہے۔

(۵) فارسی میں اکثر حروف دوسرے حروف سے بدل جاتے ہیں اس کی صراحت بھی ہر حرف کی تقطیع کی ابتدا میں کر دی گئی ہے۔

(۶) دور حاضرہ کی بہت سی مفید اور تحقیق شدہ امثال اس میں شامل ہیں۔

(۷) اشیاء کی ماہیت و معانی بیان کرنے میں جدید تحقیقات کا خیال رکھا گیا ہے۔

(۸) اسماء للرجال کے سلسلہ میں مناقوی افراد اور تاریخی شخصیتوں کے درمیان حد فاصل قایم کر دی گئی ہے۔

یہ وہ خصوصیات ہیں جو یقینی طور پر کسی دوسری اردو لغت میں نہیں پائی جاتی اور جنکی اشد ضرورت تھی۔

بہرحال "فرہنگ عامرہ" کو دیکھکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ جامع بھی ہے۔ اور مختصر بھی اور جو اُردو زبان کی تقریباً تمام ضروریات کو اچھی طرح پورا کر سکتی ہے جسکے لئے ملک کو مولانا محمد عبداللہ صاحب خویشگی کا ممنون ہونا چاہیئے کہ ان کی بدولت اُردو زبان میں ایک بڑی کمی پوری ہو گئی۔

اس کتاب میں تقریباً چالیس ہزار الفاظ جمع کئے گئے ہیں جو چھوٹی سائز کے ۸۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ غرضکہ کتاب اپنی صوری و معنوی خوبیوں کے اعتبار سے بہت قابل تعریف اور مفید و کارآمد ہے۔ ہمارے خیال میں یہ لغت اُردو و فارسی زبان کے طلبا و معلمین دونوں کے لئے نہایت مفید ہے اور کتب خانوں ص درسگاہوں یا دیگر علم دوست حضرات کے الماریوں میں رہنے کے قابل ہے۔

مجلد کتاب کی قیمت صرف دو روپیہ ہے۔ اور پتہ ذیل سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

مولانا محمد عبداللہ صاحب خویشگی۔ فیروز منزل متصل جامع مسجد۔ خورجہ (یو۔ پی)

سبد گل

اس زمانے میں اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں شخص نے چالیس یا پچاس دن میں ساری دنیا کا چکر لگا لیا تو اس خبر سے کسی کو ذرا بھی حیرت نہ ہوگی اور اگر دنوں کے بجائے کوئی گھنٹوں کا ذکر کرے اور یہ کہدے کہ یہ گول سفر صرف چالیس یا پچاس گھنٹوں میں طے کیا گیا جب بھی کسی کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے گی، اس کا سبب یہ ہے کہ ایسے واقعات اب آئے دن ہوتے رہتے ہیں اور ہوائی جہازوں کی رفتار کی ترقی نے دنیا کے ایک گوشے سے دوسرے گوشہ کو ملا دیا ہے جیسے کوئی فاصلہ ہی باقی نہ رہا۔

لیکن انگلستان کا شاہی ماہر نجوم کہتا ہے کہ ہماری دنیا جو چوبیس گھنٹہ میں ایک مرتبہ اپنے محور پر گھوم جاتی ہے اب کچھ دنوں کے بعد سینتالیس گھنٹہ میں اس گردش کو پورا کرے گی، آپ جانتے ہیں کہ کرۂ زمین کی یہی گردش دن اور رات پیدا کرتی ہے، یعنی چوبیس گھنٹوں کی گردش کے دوران میں اس کا جو حصہ آفتاب کے روبرو رہتا ہے وہاں دن رہتا ہے اور باقی حصہ میں رات رہتی ہے، اسی طرح پھر یہ رات والا حصہ دن سے بدل جاتا ہے۔

بہرحال زمین کی گردش کے متعلق موصوف بالا ماہر نجوم کی دریافت یہ ہے کہ اس کی رفتار روز بروز سست ہوتی جارہی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے بند سمندروں میں بڑی بڑی موجوں کی باہمی ٹکروں کے باعث زمین کی انرجی یعنی طاقت عمل ضائع ہورہی ہے اور اسی طاقت میں کمی کا نتیجہ یہ ہے کہ زمین کی گردش میں سستی پیدا ہورہی ہے ماہر موصوف کے خیال میں بحیرہ آئرلینڈ اس وقت زمین کی تیز رفتاری میں ایک بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے اس سمندر میں بہت بڑی اور طاقتور لہریں اٹھتی ہیں اور آپس میں ٹکرا کر اپنی طاقت کو ضائع اور برباد کردیتی ہیں۔

اب غور کیجئے کہ اگر ایسا ہوا اور زمین بہت سست رفتار ہوگئی تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا، پہلی بات یہ ہوگی کہ دن اور رات دونوں بڑے ہوجائیں گے، مثلاً آفتاب کے سامنے اس کا جو حصہ سردست بارہ گھنٹے تک ٹھہرتا ہے کچھ دنوں کے بعد پانسو چونسٹھ گھنٹے تک ٹھہرا رہے گا یعنی آیندہ کا ایک دن موجودہ تئیس دنوں کے برابر ہوگا اور ظاہر ہے کہ جب دن اتنا لمبا ہوگا تو رات میں بھی اسی قدر طولانی ہوجائے گی یعنے ہر دن شاعری اصطلاح میں اگر روز محشر کے برابر ہوگا تو ہر رات کسی حسینہ کے کالے کالے گیسو کی طرح مزید برآں آیندہ زمانے میں اگر کسی شخص کی حیات اسی برس کی ہوگی تو اس وقت کے حساب سے دہ ہزاروں برس کا ہوکر مرے گا، غرض کہ زمین کی سست رفتاری درازعمری اور اعادہ شباب اور حیات جاوداں وغیرہ کے تمام مسائل حل کردے گی اور دنیا کو نہ ڈاکٹر وورونافؔ جیسے ماہر غدود کی ضرورت باقی رہے گی نہ امرت کی تلاش کی۔

اس وقت ٹریڈ یونینوں کے کارکن اور لیبر کے علمبردار یہ شور مچارہے ہیں کہ مزدوروں کے واسطے کام کرنے کا ہفتہ، صرف چالیس گھنٹہ کا ہونا چاہئے اگر موصوف ماہر نجوم کی دریافت صحیح نکلی تو آگے چل کر ان حضرات کے مطالبات کی قلعی بھی کھل جائے گی، اور جب آئندہ ہفتے موجودہ چند برس کے برابر ہوں گے، تو دیکھنے والے دیکھیں گے کہ ان کے چالیس گھنٹہ والے مطالبہ کا کیا حشر ہوگا پھر تو یہ حضرات بغلیں جھانکتے پھریں گے۔

لیکن زمین کی سست رفتاری اور ایک ایک برس کا ایک ایک دن ہوجانے کی سب سے بڑی خوشی آپ جانتے ہیں کس کو ہوگی؟

صرف ان لوگوں کو جو ملازمتوں میں رہ کر باتنخواہ رخصت لیا کرتے ہیں

۵

ادب لطیف

مسافر!

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا ایک جواہر ریزہ

میرا سفر بہت لمبا ہے اور میرا راستہ دور دراز۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں روشنی کی پہلی کرن کی رتھ پر سوار ہوکر آیا اور بہت سے جہانوں کے ویرانوں سے سفر کرتا ہوا گذرا، میرے قدموں کے نشان کئی سیاروں اور ستاروں پر باقی ہیں۔

اپنے آپ تک پہونچنے کے لئے مجھے بہت لمبا راستہ طے کرنا پڑے گا، اور ایک نہایت سیدھا سادا نغمہ نکالنے کی خاطر بہت سی پیچیدہ راگنیاں سیکھنی پڑیں گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسافر اپنے گھر پہونچنے کی کوشش میں ہر بیگانے کے دروازے پر دستک دیتا پھرتا ہے اور انسان کو اپنے اندرونی تیرتھ پر پہونچنے کے لئے تمام بیرونی دنیاؤں میں مارے مارے پھرنا پڑے گا۔ ۔ ۔ ۔

میری آنکھیں دور و نزدیک کے تمام مناظر دیکھ چکیں، جب جاکر میں نے اپنی آنکھیں بند کیں اور میں کہہ اٹھا:۔

"یہاں میں نے تجھے پالیا"

بچوں کی دنیا

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۴

بلکہ ذہنی تربیت کے سلسلہ میں بھی ہدایت دی جاتی ہے آپس میں مقابلہ ہوتا ہے چھ سال کی عمر سے لیکر آٹھ سال کی عمر تک سے بچے باقاعدہ کھیل کود میں شریک ہوتے ہیں، جونہی وہ اسکول جانیکے لائق ہوجاتا ہے اس کے ذہنی رجحان کے مطابق اس کی تعلیم کا سامان مہیا کیا جاتا ہے صرف اسکول میں پڑھانا ہی انکے لئے کافی نہیں سمجھا جاتا بلکہ مختلف شہروں، ضلعوں، اور بعض اوقات جمہوریتوں میں بچوں کے حلقوں کا ایک دوسرے سے مقابلہ کرایا جاتا ہے جس سے ان میں حوصلے پیدا ہوجاتے ہیں ان کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور دماغ میں وسعت پیدا ہوتی ہے ان کے دماغوں کو تعلیم کے بارے تھکنے نہیں دیا جاتا ان میں معلومات حاصل کرنے کی دلچسپی اندرونی طور پر پیدا ہوجاتی ہے، روس میں اس وقت بچوں کی نئی تربیت کے لئے وسیع پیمانے پر ایک سو بیس ادارے قائم ہیں۔

ماسکو اور لینن گراڈ میں دس سال کی عمر کے ان بچوں کے لئے جن کو گانے سے فطری مناسبت ہوتی ہے موسیقی کے اسکول کھول دئے گئے ہیں اسکول کے علاوہ اوقات میں بچوں کی دماغی تفریح وغیرہ کے لئے سوویٹ حکومت نے جگہ جگہ اور خاص طور پر ماسکو لینن گراڈ گیوٹے اور خلاکوف میں بڑے بڑے محل مقرر کردئے گئے ہیں لیکن گراڈ میں جو زار کا مشہور محل انکشن واقع ہے خاص طور پر کسرتی کھیلوں کا سامان فراہم کیا گیا ہے، دھوپ کھانے کے لئے معقول جگہیں بنائی گئی ہیں اور تیرنے کے لئے صاف و شفاف پختہ حوض تعمیر کئے گئے ہیں جو جغرافیہ کی تعلیم کے لئے ایک مخصوص کمرے میں تاریخ اور موسیقی کی تعلیم کے لئے الگ الگ معقول انتظام ہے تصویر بنانے اور مجسمہ تراشنے کے لئے اسٹوڈیو بنے ہوئے ہیں ان کے علاوہ ایک بڑا میوزک ہال ہے، کارخانوں کے نمونے الگ کمروں میں موجود ہیں جن کو دیکھ کر مشین وغیرہ چلانے کی ترکیبیں اور ان کا فعل صاف طور پر سمجھ میں آسکتا ہے کتب خانہ، اور اخبار بینی کے لئے علیحدہ کمرے مقرر ہیں اسی قسم کے تقریباً ایک ہزار کی تعداد میں ادارے ہیں جن میں ۸۹۴ تو دیہاتی علاقوں میں واقع ہیں بچے اپنے فطری رجحان کے مطابق مشاغل میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں ان کے ذوق و شوق کی نشو و نما کے لئے ماڈل بنانے کے لئے اور ان کی موجدانہ ذہنیت کی تربیت کے ٹکنیکل کلاس کھلے ہوئے ہیں اس طور کے ۵۰ ٹکنیکل اسٹیشن قایم ہیں اس کا اندازہ یوں ہوسکتا ہے کہ ہوائی جہاز کے ماڈل

ص ۲ ص

عالم نسواں

گھر کے باہر عورتوں کی کوئی پوزیشن نہیں

ایک مشہور ماہر معاشیات کا مقولہ ہے کہ ایک ملک کی معاشرتی حالت کا اندازہ اس ملک کی عورتوں کی حیثیت کو دیکھ کر لگانا چاہئے اس لحاظ سے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ فاسزم کی سرزمین میں عورت کو کس طرح اس کے حقوق سے محروم کردیا گیا ہے تو ہمیں فاسسٹوں کی ترقی کی ماہیت معلوم ہوجاتی ہے۔

جاپان کو چھوڑ کر باقی سب فاسسٹ ملکوں میں اور اٹلی اور جرمنی میں فاسسٹ نظام حکومت نے عورتوں کی اس آزادی اور ان کی اس ترقی کو جو برسہا برس کی کشمکش کے بعد عورتوں نے حاصل کی تھی کالعدم کردیا ہے۔

جرمنی میں عورتوں کو انتخاب میں ووٹ دینے کا حق برائے نام ہی ملا ہے نیشنل سوشلسٹوں کی ابتدا میں نازی پارٹی نیشنل سوشلسٹ پارٹی کہلاتی ہے، نے جرمنی کی حکومت کی باگ ڈور ہاتھ میں لیتے ہی صفائی کے ساتھ کہدیا کہ عورتوں کے بارے میں ان کا یہ خیال ہے کہ عورتوں کو اسی پوزیشن میں رہنا چاہئے جو انھیں اب سے صدیوں پہلے ازمنۂ وسطی میں حاصل تھی ۱۹۳۴ء کے موسم خزاں میں فاسسٹ عورتوں کی آرگنائزیشنوں کی کانگریس میں تقریر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا، عورت کی دنیا اس کا خاوند اور خاندان ہے، اور ان کے سوا کچھ نہیں۔

ہٹلر کے نزدیک وہ تاریخی تحریک نسواں جو سوشل اکنامک تعلقات کی بنا پر شروع ہوئی ہوئی تھی کوئی معنی نہیں رکھتی وہ کہتا ہے کہ یہ تحریک یہودیوں کی ایجاد تھی، ہٹلر نے سچ مچ یہ کہا ہے کہ آزادی نسواں کی ترکیب یہودیوں کی ذہانت کی ایجاد تھی۔

اگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ مرد کی دنیا اس کی حکومت ہے اور اسے مستعدی کے ساتھ اپنی معاشرت کا تحفظ کرنا چاہئے، تو دوسری طرف یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ عورت کی دنیا اس کا خاوند اس کی اولاد اور اس کا گھر ہے، جو مرد کی دنیا سے بہت چھوٹی ہے۔

۵

اب تو چھٹیاں اس طرح گذر جاتی ہیں جیسے کسی نے آنکھ جھپکائی اور پھر کھول دی۔

لیکن آیندہ زمانے میں باتنخواہ چھٹیاں تو اسطرح جم کر اپنی جگہ پر ٹھہری رہیں گی کہ کاہل سے کاہل یاران طریقت کی طبیعتیں سیر ہوجائیں گی۔

اب یہ بھی سن لیجئے کہ راتوں کا حال کیا ہوگا؟ کسی کمبخت اور بدنصیب عاشق کے لئے اگر یہ رات اپنی محبوبہ سے جدائی کی رات ہوگی تو غور کریجئے کہ پانچ سو چونسٹھ گھنٹوں میں اس کے سر اور سیہ خانے کی دیواروں کا کیا حال ہوگا؟۔

لیکن خوش نصیب ہوگا وہ عاشق جسے اتنی طویل رات میں وصل کی لذتیں حاصل ہوں گی غالباً اسے داغ کی طرح یہ کہنے کی ضرورت نہ ہوگی

ع مدت کے بعد آج تو آئی ہے شام وصل
دو چار سو برس تو الٰہی سحر نہ ہو

ماہر موصوف نے اس سلسلہ میں ایک دلچسپ بات یہ کہی ہے کہ آیندہ زمانے کی تمام راتیں چاندنی سے پرنور ہوں گی، صرف یہی نہیں بلکہ ہر رات ایک چودھویں کی رات ہوگی یعنی پورا چاند آپ کی دعوت نگاہ و دل کے لئے موجود ہوگا۔

جرمن فوج پولینڈ کی سرحد پر

وارسا ۱۰ر جولائی اطلاع ملی ہے کہ جرمن کے فوجی دستے سابق زیک پولش سرحد پہونچ گئے ہیں اور سرحد سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر ۲۰ اور ۳۰ گز کی چوڑائی تک کانٹے وائر لگائے جارہے ہیں۔

بچوں کی دنیا

روس میں بچوں کی تعلیم

سوویٹ روس نے بچوں کی تعلیم کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے، چنانچہ ہر چیز بچوں کے واسطے وہاں ایک عام نعرہ ہوگیا ہے اس میں صنعت و حرفت کے سلسلہ میں جس شد و مد سے اجتماعی کوششیں ہورہی ہیں اس کو دیکھ کر بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ بڑھتی ہوئی دولتمندی زندگی تعلیم کے فروغ میں حائل ہوتی ہے مگر یہ لوگ اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں کہ ان تمام کوششوں کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ عوام کے لئے کھانا کپڑا اور رہنے کے لئے مکانات مہیا کئے جائیں بلکہ زندگی کے اعلےٰ مقصد کی تکمیل کے لئے بھی فرصت اور آسانیاں مہیا کی جاتی ہیں، آرٹ ادب اور سائنس کی ترقی کے وسایل پیدا کئے جاتے ہیں۔

آج صرف یہی نہیں کہ روس میں صنعت و حرفت کو غیر معمولی فروغ حاصل ہوا ہے بلکہ مجموعی حیثیت سے ساری قوم کا معاشرتی، اور تمدنی معیار بلند کرنے کی ہر امکانی کوشش عمل میں لائی جارہی ہے، اسی سلسلہ میں بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔

جس وقت بھی بچے کی ماں اس قابل ہوجاتی ہے کہ اپنے کام کا سلسلہ پھر سے جاری کرسکے اسی وقت وہ اپنے بچے کو (بچہ گھر میں) داخل کردیتی ہے جہاں بچے کی نگہداشت کا معقول انتظام ہوتا ہے ماں جب چاہے اپنے بچہ سے جاکر مل سکتی ہے۔

بچہ گھر میں بچوں کے الگ الگ گروپ بنا دئے جاتے ہیں، ڈاکٹر اور تربیت یافتہ نرسیں ان کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔

یہاں ان بچوں کا قیام چار سال کی عمر تک رہتا ہے اس عرصہ میں ان میں سننے محسوس کرنے بات سمجھنے اور رنگوں کی شناخت کی سوجھ بوجھ کسی قدر پیدا ہوجاتی ہے ان کے آس پاس جو کھلونے رہتے ہیں اور جو موسیقی ان کے نازک دماغوں میں گونجتی ہے وہ ان سے بہت مانوس ہوتے ہیں، یہاں چار سال گذارنے کے بعد یہ ایک نئے ادارے میں داخل ہوجاتے ہیں جسے کنڈر گارٹن کہتے ہیں یہاں یہ آٹھ سال کی عمر تک رہتے ہیں داخل ہوتے وقت ان کے دماغوں کی بنیادی نشو و نما ہوچکی ہے اور جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے ان میں رنگوں وغیرہ کی سوجھ بوجھ پیدا ہوچکی ہوتی ہے، جو نقوش ان کے دماغوں میں مرتسم ہوچکے ہوتے ہیں اب یہاں کنڈر گارٹن میں ان کے اظہار کرنے کے ڈھنگ بتائے جاتے ہیں یہاں کی نرسیں جو اس فن میں مخصوص دستگاہ رکھتی ہیں بڑے سلیقہ سے بچوں کے دماغی ارتقا میں مدد دیتی ہیں بونا بات کرنا مل جل کر کھیلنا، کہانیاں کہنا گانا سننا، ناچنا، بھول پتی وغیرہ بنانا، رنگ بھرنا غرض یہ تمام چیزیں جو اس عمر کے بچوں کا دل لبھاتی ہیں انھیں بتدریج بتائی جاتی ہیں چھ سال کی عمر تک حرف پڑھنا یا لکھنا نہیں بتایا جاتا، کنزیری کے ڈین جو ایک ممتاز ماہر تعلیم ہیں، روس کے مدرسہ کے سلسلہ میں بیان دیتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ایک بار کنڈر گارٹن کے بچوں نے پھولوں کی نمائش سجائی اور اس میں انھیں بھی دعوت دی ان کے لئے بڑی اچھی اچھی رنگا رنگ تصویریں بنائیں اور ایک نقشہ بھی بنا کر بھیجا جس میں بتایا گیا تھا کہ کس طرح ماسکو کے قریب ان کی جائے قیام کا پتہ چلایا جاسکتا ہے ڈین صاحب اتفاق سے بیمار ہوگئے اور وہ وہاں نہ پہونچ سکے دوسرے دن انھیں بچوں کی طرف سے ایک خط ملا جس میں بڑی ناامیدی کا اظہار کیا گیا تھا اس میں لکھا تھا کہ انھیں ہندوستانی پھولوں اور جانوروں سے کسقدر دلچسپی ہے خصوصاً ہاتھی اور شیروں سے وہ ان جانوروں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے بہت بیتاب تھے کنڈر گارٹن میں نہ صرف ایک بچے کی فطری حوصلہ افزائی کی جاتی ہے

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

پردۂ فلم

جاپان کی فلمی سرگرمیاں

از جناب دھرم ویر صاحب

فلمی صنعت سے دلچسپی رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ دنیا میں فلم سازی کا سب سے بڑا مرکز ہالی ووڈ ہے مگر آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ اس سلسلہ میں دوسرا نمبر جاپان کا ہے، چین و جاپان کی جنگ سے قبل حکومت بھی ملک کی صنعت فلمسازی کی طرف خاص توجہ دیتی تھی مگر اب جنگ کی وجہ سے پیدا شدہ پیچیدگیوں کے باوجود بھی اس کی مضبوطی میں کوئی فرق نہیں پڑا اور سارا کام نہایت منظم طریق پر ہورہا ہے۔

جاپان میں سینما گھروں کے ٹکٹ دنیا کے سارے ممالک سے کم ہیں وہاں کم از کم ٹکٹ ڈیڑھ پنس اور بڑے سے بڑا ٹکٹ چھ پنس کا ہے۔

۱۹۳۷ء میں جاپان کے نگارخانوں نے ۵۲۰ بڑی فلمیں تیار کی تھیں عام طور پر جاپان کی فلمیں ہالی ووڈ کی فلموں سے زیادہ لمبی ہوتی ہیں اور ایک فلم کی نمائش کم و بیش تین گھنٹوں میں پوری ہوتی ہے۔

جاپان کے فلمساز سیاسی صوبوں کے مطابق فلمیں تیار کرتے ہیں وہ اس کوشش میں ہیں کہ ان کی فلمیں سارے ایشیا میں دیکھی جائیں اور مشرق میں ہالی ووڈ نے جو قبضہ جمالیا ہے یہ دور کرلیا جائے۔

جاپانی فلم ساز ایسی فلمیں بھی زیادہ تیار کرتے ہیں جن میں مغرب اور گوری نسل کے خلاف پروپیگنڈہ کیا گیا ہو اور ان فلموں کی نمائش سے جاپان اپنا سیاسی مقصد پورا کرتا ہے۔

صنعت فلمسازی میں روپیہ لگانے سے جاپانی فائنینشروں اور فلم سازوں نے کبھی دریغ نہیں کیا۔ ان کے اسٹڈیو اپ ٹو ڈیٹ مشینری سے مزین ہیں اور بہت سے غیر ملکی ماہر فن اشخاص ان میں کام کررہے ہیں اب تو جاپان میں فلم سازی کی مشینری بھی تیار ہونے لگی ہے اور ہالی ووڈ کی نقل میں ایسی مشینری تیار کرنے والے کئی ادارے قائم ہیں۔

جاپان کی صنعت فلمسازی کا مرکز یعنی دوسرے لفظوں میں جاپان کا ہالی ووڈ، جاپان کی صنعت کے صدر مقام ٹوکیو سے شمالی مغرب کی طرف ہے اور ٹوکیو سے موٹر گاڑیاں ایک گھنٹہ میں وہاں پہونچ جاتی ہیں یہ جگہ اپ فونا (OP FUNA) کہلاتی ہے اور یہاں مشرق کی سب سے بڑی فلم کمپنی شوکیکا (SHO KIKA) کا اسٹڈیو ہے اس اسٹڈیو میں اپ ٹو ڈیٹ مشینری سے فٹ چار ساؤنڈ اسٹیجیں ہیں جن میں بیک وقت کئی فلمیں تیار ہوسکتی ہیں اس کے تیس میل کے فاصلہ پر مشینری تیار کرنے کا ایک کارخانہ ہے، جس میں ہر قسم کی مشین تیار ہوتی ہے۔

بچوں کی دنیا، بقیہ کالم ۴

ص ۲ ص بنانے والے بچوں کی تعداد رجسٹر میں پانچ لاکھ تک ہوتی ہے، سوویٹ یونین میں بچوں کے لئے کوئی انتالیس ریلوے ٹرینیں موجود ہیں جو ایک لاکھ بچوں کے انتظام میں رہتی ہیں۔

سارا محکمہ بچوں کا ہے وہی گارڈ ہیں وہی ٹکٹ کلکٹر اور وہی اسٹیشن ماسٹر، اور وہی انجینیر، ان دنوں کیرو کے جزیرہ میں بچوں کیلئے ایک بندرگاہ کی اسکیم ہے، بچوں کے لئے پبلشنگ ہاؤس الگ ہیں تقریباً ۵۲ اخبارات صرف بچوں کے لئے شائع ہوتے ہیں "پائرسکایا" "پراودا" وغیرہ ہر دوسرے دن شائع ہوتے ہیں، ۱۹۳۸ء میں بچوں کے ادب کے سلسلہ میں جو کتابیں شائع ہوئی ہیں ان کی تعداد ۳۹۰ لاکھ تک پہونچتی ہے یہ سارا ذخیرہ بروقت تیار ہوچکا ہے اور اس کا سب سے بڑا ریڈیو اسٹیشن دن میں ۳ بار بچوں کا پروگرام براڈ کاسٹ کرتا ہے۔

ایک سو تیس تھیٹر صرف بچوں کے لئے ہیں ان کے لئے مخصوص ڈرامے تصنیف کئے جاتے ہیں ان کے علاوہ خود ماسکو ایک بہت بڑا اسٹڈیو ہے جس میں صرف بچوں کی دلچسپی کے فلم تیار ہوتے ہیں۔

اقوال زریں

ریگ رواں کے خشک بیابان میں پیاسے کے منھ میں موتی اور سیپ برابر ہے۔

بے توشہ آدمی جو کسی جنگل میں چلنے سے مجبور ہو گیا ہو اس کی کمر بند میں اشرفی اور ٹھیکری برابر ہے۔

وہ شخص جو یتیم بچوں کو خوش رکھے گا وہ بہشت کا دروازہ کھلا پائے گا۔

جو شخص مردان خدا کا طریقہ اختیار کرتا ہے وہ اپنی مراد کے پیچھے کبھی نہیں جاتا۔

جو نصیحت غرض سے خالی ہوتی ہے وہ ایک ایسی تلخ دوا ہے جو مرض کو فوراً دور کرنے والی ہے۔

جب تو دوست کے ساتھ برا سلوک کرے گا تو وہ تیرا عیش و آرام دیکھنا پسند نہیں کرے گا اور اگر تو دشمنوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرے گا تو زیادہ زمانہ نہیں گذرے گا کہ وہ دشمن تیرا سچا دوست اور رفیق بن جائے گا۔

دشمن کو مہربانیوں سے قبضہ میں کیا جا سکتا ہے یا اس کی گردن کو مہربانیوں سے باندھا جا سکتا ہے کیونکہ ان پھندوں کو تیز تلوار سے نہیں کاٹا جا سکتا۔

دولت پاس ہوتی ہے تو طبیعت میں عجب استغنا اور بے فکری کی کیفیت ہوتی ہے طبیعت کو بھی اطمینان ہوتا ہے کہ اولاد ہمارے پس انداختہ سے متمتع ہوگی دنیا میں جس قدر تہذیب پھیلی یہ کفایت شعاری اور انداختہ کی بدولت ہے۔

موج تبسم

پہلا دوست: زکام کے لئے بہترین اور مفید ترین چیز کون سی ہے؟
دوسرا دوست: ایک بڑا اسارومال۔

ایک امیر سے کسی فقیر نے راستہ چلتے پیسہ مانگا اس امیر نے فقیر سے کہا۔
تم پیسوں کے بدلے لوگوں سے لیاقت کیوں نہیں مانگتے؟

دو بہرے راستہ میں ملے، ایک نے کہا؟
کہو کیا گھومنے جا رہے ہو۔
دوسرا: نہیں ذرا گھومنے جا رہا ہوں۔
پہلا: میں سمجھا شاید گھومنے جا رہے ہو۔

راجہ: کیوں استاد جی یہ لڑکی جو ناچ رہی ہے وہ کس کی ہے۔
استاد جی: حضور آپ ہی کی ہے۔

لڑکی والا: (اپنے بڈھے داماد سے) لیجئے صاحب میں نے اپنی بارہ سالہ لڑکی کی شادی آپ کے ساتھ کر دی، اب آرام اور تکلیف دینا آپ کا کام ہے۔
بڈھا داماد: اجی کوئی فکر نہ کیجئے، جیسی آپ کی لڑکی، ویسی میری، اطمینان رکھئے۔

موہن: (احمد سے) چلو اسکول چلیں۔
احمد: آج تو چھٹی ہے۔
موہن: کیوں! بھئی کیوں؟
احمد: کل شام کو جناب ماسٹر صاحب کے گھر میں کچھ رونے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

دلچسپ معلومات

کیا تم جانتے ہو؟

دنیا کا سب سے اونچا اور بلند ترین پہاڑ کوہ ایورسٹ ہے اس کی اونچائی ۲۹۰۰۲ فٹ ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی لائبریری فرانس کے شہر پیرس میں ہے

دنیا کی سب سے اونچی عمارت ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سٹیٹ بلڈنگ ہے یہ ۱۲۵۰ فٹ اونچی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا محل اٹلی کے شہر روم میں "ویٹیکن" ہے اس میں عیسائیوں کے پوپ رہتے ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا بت نیویارک میں آزادی کا بت ہے یہ ۱۵۱ فٹ اونچا ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا برآمدہ جنوبی ہندوستان میں رامیشورم مندر ہے یہ ۴۰۰۰ فٹ لمبا ہے۔

دنیا کا سب سے لمبا ریلوے پلیٹ فارم صوبہ بہار میں سونپور اسٹیشن کا ہے۔

دنیا کی سب سے لمبی ریلوے لائن روس کے شہر ریگا سے ولاڈیو اسٹاک تک بنی ہوئی ہے یہ ۶۰۰۰ میل لمبی ہے

دنیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن گرانڈ سینٹرل ٹرمینس نیویارک کا ہے اس میں ۴۷ پلیٹ فارم ہیں

دنیا میں سب سے زیادہ آباد ملک ہندوستان ہے

افسانہ

خونِ تمنا

از جناب اظہر حسن صاحب زاہدی بی اے

ایک مقامی انجمن کے ماتحت ایک مباحثہ کا انتظام کیا گیا موضوع بحث یہ تھا:-

"شادی سے قبل محبت ہونی چاہئے یا شادی کے بعد" یہ موضوع نہایت دلچسپ تھا اس لئے حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اس میں اکثر کالجوں طلبہ اور طالبات نے حصہ لیا؛ اس میں مس سوشیلا کی تقریر بہت زوردار تھی، اس نے اپنی ساری فصاحت و بلاغت یہ ثابت کرنے پر صرف کر دی، کہ شادی سے پہلے محبت ہونی چاہئے" اور اس نے کہا "وقت آ گیا ہے" کہ اب پرانی جاہلانہ رسموں کی زنجیر کے ٹکڑے اڑا دئے جائیں، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں پر ان کے والدین جو ظلم و ستم کر رہے ہیں وہ حد سے زیادہ بڑھ چکے ہیں اس ترقی و روشنی کے زمانے میں انھیں ہرگز اس ظلم کو برداشت نہیں کرنا چاہئے، بھلا یہ کہاں کی انسانیت ہے کہ ایک لڑکی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی نوجوان سے شادی کرنے پر مجبور کیا جائے، بھلا یہ کون سی شرافت ہے کہ ایک نوجوان کے سر کسی ایسی لڑکی کو منڈھ دیا جائے جس سے وہ شادی کرنے پر رضامند نہ ہو یہ انمل بے جوڑ شادیاں ہندوستان کو تباہ و برباد کر رہی ہیں آج اسی فیصدی گھرانوں کی تباہی و بربادی کے لئے لغو اور بیہودہ رسم ذمہ دار ہے اہل مغرب کو دیکھئے وہ کس قدر عقلمند ہیں انھوں نے عورتوں کو شادی کے معاملہ میں کامل آزادی دے رکھی ہے وہ سوسائٹی میں شریک ہوتی ہیں اور جس نوجوان سے انھیں محبت ہوتی ہے اس سے شادی کرتی ہیں وہاں نوجوانوں کو بھی اپنی مرضی کے مطابق اپنی بیوی منتخب کرنے کا حق حاصل ہے شادی وہی کامیاب ثابت ہو سکتی ہے جو محبت پر مبنی ہو الہذا میں اس نقطہ نگاہ کی پر زور تائید کرتی ہوں کہ شادی سے قبل محبت ضروری ہے اور اس دقیانوسی خیال کی نہایت شد و مد سے مخالفت کرتی ہوں کہ شادی کے بعد محبت ہونی چاہئے۔

مس سوشیلا کی حمایت میں اور بھی نئی شوخ و شنگ لڑکیاں تقریریں کر چکی تھیں اور حاضرین میں زیادہ تعداد کالج کے نوجوان طلبہ کی تھی لہذا "ایوان" نے فیصلہ کر دیا کہ محبت شادی سے پہلے ہونی چاہئے۔

اس اجتماع میں ایک ہندو نوجوان پرکاش بھی موجود تھا وہ سوشیلا کے بے نظیر حسن اور بے مثال لیاقت، و دضاحت سے بحد متاثر ہوا چنانچہ اس نے سوشیلا سے تعارف پیدا کر لیا اور وہ ایک دوسرے سے ملنے جلنے لگے، سوشیلا بی اے میں پڑھتی تھی اور پرکاش ایم اے میں وہ دونوں امتحان میں پاس ہو گئے اور پرکاش نے فرسٹ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی اب، ان کا باہمی ربط و ضبط بہت بڑھ چکا تھا اور وہ محسوس کرنے لگے تھے وہ ایک دوسرے سے اتنی محبت کرنے لگے ہیں کہ اب سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ شادی کر لیں آخر کار پرکاش نے ایکدن سوشیلا سے شادی کی درخواست کر دی۔

باقی بر صفحہ ۶ کالم ۵ پر ملاحظہ کریں

بحر رُوم کی سیاسی اہمیت

یورپ کی لبساط سیاست میں بحر روم کو اس وقت سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور دنیا کی آنکھیں اسی کی جانب لگی ہوئی ہیں، ذیل کا مضمون سی، وی اسبورن کے اس مضمون سے لیا گیا ہے جو مئی کے "ورلڈ ریویو" میں شایع ہوا ہے وہ برطانیہ کے نائب امیر البحر سابق ناظم معارف بحریہ اور مدافعتی مسائل کے ماہر ہیں اس لئے ان کے خیالات خاص توجہ کے مستحق ہیں -

ہم اس مضمون کو معاصر پیام کے شکریہ کیساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں :-

سیاسی نقطۂ نظر سے بحر روم کو صرف مقامی اہمیت ہی حاصل نہیں کیونکہ اٹلی سے جنگ کے معنی جرمنی سے بھی لڑائی مول لینا ہے اور جنگ کے زمانے میں صرف اسی سمندر کے ذریعہ بحری بیڑہ کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کیا جا سکتا ہے یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی لبساط سیاست پر ایک سرسری نظر ڈالنے کے بعد بحر روم کے مسئلہ اور اس کی اہمیت پر غور کیا جائے تاکہ آغاز جنگ سے پہلے ہم وہ نتایج اخذ کر سکیں جن سے معلوم ہو کہ اس سمندر میں کیا ہونے والا ہے -

اطالوی افواج

حالات کے مدنظر اب دیکھنا یہ ہے کہ اٹلی کی فوجیں کہاں کہاں تعینات ہیں تاکہ ہم اطالوی نقشۂ جنگ اور مقاصد کو سمجھ سکیں کیونکہ اٹلی نے یقیناً آنے والی جنگ کے لئے ایک خاکہ تیار کر لیا ہے، اگر ہماری اطلاعات صحیح ہیں تو فی الحال شمالی اٹلی میں پانچ لاکھ ایبی سینیا میں دو لاکھ اسی ہزار اسپین میں ساٹھ ہزار البانیہ میں چالیس ہزار لیبیا میں اسی ہزار اور جزیرہ روڈس میں تیس ہزار مسلح فوج متعین ہے البانیہ میں فوج کی تعیناتی کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یونان کو ڈرانے اور یوگوسلاویہ کو غیر جانبدار رکھنے کے لئے اور روڈس میں ان جزائر کی حفاظت کے علاوہ مشرقی بحیرہ روم کا وقاع مقصود ہے -

اسپین کی متعینہ فوج کوہستان پیرانیز میں ایک بڑی فرانسیسی فوج کا مقابلہ کر سکے گی اور چونکہ فرانس کی شمالی سرحد پر جرمنی واقع ہے لہذا فرانس کو اس کا خیال بھی رکھنا ہوگا اور اس طرح وہ شمالی اٹلی پر حملہ نہ کر سکے گا۔

ایبی سینیا میں کثیر متعینہ فوج ممکن ہے کہ وہاں پوری طرح مصروف ہو - یا نہ ہو لیکن غالباً کچھ زیادہ وقت کے بغیر اس میں سے ایک حصہ سوڈان فتح کرنے کے لئے روانہ کر کے خرطوم پر حملہ کیا جا سکتا ہے -

لیبیا میں جو فوج تعینات کی گئی ہے اسکے متعلق کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ پوری طرح مسلح ہے اور اس کے پاس ہر چیز بہ افراط موجود ہے تاکہ مصر پر اچانک حملہ کر کے نہر سوئز پر قبضہ کر لیا جائے اگر اٹلی کو اپنے اس مقصد میں کامیابی ہو جاتے تو بلاشبہ اس کی یہ چال ایک نہایت شاطرانہ اور استادانہ ہوگی جس سے اوس کو بحر روم پر کلی اقتدار حاصل ہو جائے گا -

اطالوی فوجی ماہرین نے یقیناً رسل و رسائل کی مشکلات پر اچھی طرح غور کر لیا ہوگا کیونکہ اٹلی کی بہت فوجیں سمندر پار مقیم ہیں اور ان سے تعلقات باقی رکھنا از حد ضروری ہے خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ برطانیہ اور فرانس کو اس پر بحری تفوق حاصل ہے اور جو اس کے رسل و رسائل میں مداخلت کر سکتے ہیں اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ مصر پر قبضہ کر لینے کے لئے اٹلی کو ہر چیز کی بازی لگانے پر تیار رہنا چاہئے چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر افریقہ میں ضروری سامان فراہم کر لیا گیا ہے

اٹلی کے بمبار طیارے

اٹلی کے پاس کثیر تعداد میں بمبار طیارے موجود ہیں جو بحر روم کے کسی حصہ میں بھی بہ آسانی پہونچ سکتے ہیں اس کے علاوہ اس کے پاس سو سے زیادہ آبدوزیں موجود ہیں جو برطانوی جنگی بیڑے پر حملہ کر کے اسے معطل کر سکتی ہیں اس طرح اٹلی کے چار مسلح جنگی جہازوں کا بیڑہ بحر روم پر حاوی ہو جائیگا اور اس وقت نتیجۃً برطانیہ کے بجائے اٹلی کو بحری رسل و رسائل پر اقتدار حاصل ہوگا جس کے معنے یہ ہوں گے کہ اس سمندر میں برطانیہ کے تمام مقبوضات چھن جائیں گے اور ان تمام ممالک کو شکست کا منہ دیکھنا پڑے گا جو برطانیہ کے شریک ہونگے۔

میرا خیال ہے کہ اٹلی کے ارادے کچھ اسی قسم کے ہیں اور اگرچہ پرانے اصول جنگ کیخلاف ہے کہ اپنی فوجوں کو بحری اقتدار کے بغیر سمندر پار بھیجا جائے لیکن نئے اسلحہ جنگ کی وجہ سے حالات بدل گئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اٹلی کا ارادہ بہت جرات آزما ہے لیکن چونکہ برطانیہ نے اہم فوجی مقامات پر کافی فوجیں متعین نہیں کیں اور دفاعی انتظامات سے بے پروائی برتی ہے لہذا کوئی وجہ نہیں کہ نقشہ جنگ نہ بنایا جاتا اگرچہ جہانگیری کے لئے اٹلی کا یہ ایک بڑا اقدام ہے لیکن برطانیہ کو ناکامی کے خیال سے نہ گھبرانا چاہئے اور بالفرض اگر اسے ناکامیاں ہوں بھی تو کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ برطانیہ امن چاہتا ہے اور ملک کو آسانی سے مریخ کی خونریز تلوار سے بچایا جا سکتا ہے۔

بدل

اس میں شک نہیں کہ دشمن کی سیاسی چالوں کے متعلق خیال آرائی کر کے نتایج حاصل کرنا ضروری ہے لیکن ان پر کامل یقین نہ کرنا چاہئے کیونکہ ممکن ہے وہ مفروضے غلط ہوں اور ہم کو گمراہ کر دیں یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا مندرجہ بالا خیال کے علاوہ موجودہ فوجی تقسیم سے کوئی اور نقشہ بن سکتا ہے یا نہیں ممکن ہے کہ مصر کے بجائے ٹیونس پر حملہ کیا جائے لیکن ایسا ہونے پر ایبی سینیا کی فوج سے کیونکر رسل و رسائل کا سلسلہ برقرار رکھا جا سکتا ہے چونکہ شمالی افریقہ میں زبردست فرانسیسی فوج موجود ہے اس لئے مصر پر حملہ کرنے کے مقابلہ میں ٹیونس پر حملہ کیا جانا زیادہ قرین قیاس نہیں دوسری چیز یہ ہے کہ اگر اسپین میں اطالوی فوج ہو یا اسپینی بندرگاہ بشمول رجوبر کا جرمن یا اطالوی طیاروں اور آبدوزوں کے لئے کھل جائیں تو اسپین برطانیہ کے خلاف جنگ میں شامل ہو جائے گا اسپین ہمیشہ غیر جانبدار رہنے کی کوشش کرتا رہا ہے لیکن اب اسپینیوں کو جنگ کا چسکا لگ گیا ہے اور بڑے بڑے منافعوں اور کامیابی کی توقعات کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اسے بھی جنگ میں شریک کر دیں -

برطانیہ کی مُشکلات

اگر ہم یہاں پر یہ فرض کر لیں کہ جبل الطارق ناقابل تسخیر ہے پھر بھی اس جگہ جہازوں کی مرمت نہیں کی جا سکتی جبکہ الجزائر سے مسلسل آتشباری ہو رہی ہو اور بجائے اس کے کہ جہازوں کی مرمت کی جا سکے انھیں اور زیادہ نقصان پہونچے گا یہ ہی حال جنگ کی حالت میں مالٹا کا بھی ہوگا -

جس پر سسلی سے مسلسل بمباری کی جا سکتی ہے اسطرح بحر روم کے دونوں برطانوی بحری مرکز جہازوں کی مرمت کے لئے بیکار ثابت ہوں گے

یونان

یونان کا مسئلہ بھی قابل غور ہے، سوال یہ ہے کہ آیا یونان برطانیہ کی تائید میں ہے یا نہیں اور کیا اٹلی کے البانیہ پر قبضہ کر لینے سے اس پر اس قدر دہشت طاری ہو گئی ہے کہ وہ اپنے خلاق یعنی برطانیہ کو اپنے بندرگاہ استعمال کرنے سے رد کر دے گا اور اس سے تعاون نہ کرے گا، فی الحال اس کے متعلق یقین کیساتھ رائے زنی نہیں جا سکتی -

مصر و سوڈان!

ان حالات پر غور کرنے کے بعد برطانیہ اور فرانس کی عسکری قوت پر غور کرنا ضروری ہے لیکن بحری مسائل سے پہلے مصر و سوڈان کے متعلق اگر ممکن ہو تو غور کر لینا چاہئے، بدقسمتی سے اس مسئلہ پر عوام کو بالکل حکومت پر اعتماد کرنا پڑے گا -

اس نے مناسب انتظامات کر لئے ہیں لیبیا سے مصر تک ایک پختہ ساحلی سڑک جاتی ہے اور اس کے علاوہ میرا خیال ہے کہ ایک کچی اور سڑک بھی ہے جس پر سے بھاری موٹر گاڑیاں نہیں گذر سکیتں دو سو پچاس میل طویل صحرا جو بن غازی کو مصری علاقہ سے جدا کرتا ہے اس لائق نہیں کہ اسے بآسانی فوج عبور کر سکے، اس کے برخلاف قاہرہ اور اسکندریہ پر فضائی بمباری بہت خطرناک ہوگی خصوصاً فوجی چھاؤنیوں کے لئے لیکن اہم فوجی کامیابیاں بزدلی کی چالوں سے نہیں حاصل ہوتی ہیں -

مدافعتی فوج اگر حملہ آور فوج کا ایک ثلث بھی ہو تو مقابلہ کے لئے کافی ہے اور اسی لئے مصر میں صرف تیس ہزار برطانوی فوج مدافعت کے لئے کافی ہوگی فوج مصر میں موجود ہے یا نہیں اسکے متعلق سوا حکومت کے اور کوئی نہیں بتا سکتا -

بحری بیڑے

اب مسئلہ کے بحری رخ پر نظر ڈالنی چاہئے اگر جنگ چھڑ گئی تو اس بحث کا تصفیہ ہو جائے گا کہ بحری جنگی جہاز فضائی حملوں کا مقابلہ کامیابی سے کر سکتے ہیں یا نہیں، بحر روم میں برطانیہ کے چار جنگی جہاز ہیں اور وہ فضائی حملوں کی مدافعت کے لئے خاص طور پر ترمیم کر کے مسلح کئے گئے ہیں -

بحیرہ شمالی میں جرمن بیڑے کا مقابلہ کرنے کے لئے جس قدر جہازوں کی ضرورت ہے اس سے زیادہ تعداد موجود ہے اور نتیجۃً بحر روم کے بیڑے میں اضافہ کیا جا سکتا ہے، اطالوی جنگی جہاز بھی جن سے انجام کار برطانوی جہازوں کو مقابلہ کرنا ہوگا -

ترمیمات کے ساتھ تیار کیا گیا اور تیز رفتار ہے لیکن وہ برطانوی جہازوں کے مدمقابل نہیں جو خاص طور پر مسلح اور زرہ پوش ہیں -

اگرچہ فرانسیسی جنگی جہاز جبل الطارق پہونچ گئے ہیں لیکن دراصل برطانوی جہاز ہی بحر روم میں مرکزی قوت رکھتے ہیں مشرقی یا مغربی حصہ بحر میں ہم بہت سے بندرگاہوں میں سے جس کسی کو بھی استعمال کرنا چاہیں وہاں فضائی بمباری سے تحفظ کا انتظام ہونا چاہئے -

کیونکہ اطالوی طیارے لیروز سسلی اور سارڈینیا سے بآسانی ہر جگہ پہونچ سکتے ہیں، غالباً ابتدائی مدت جنگ کا ایک آزمائشی زمانہ ہوگا جس میں بندرگاہوں اور سمندر میں جہازوں پر فضائی حملوں کے اثرات کا اندازہ کیا جائے گا، میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ سمندر میں فضائی حملے کچھ زیادہ موثر نہ ہوں گے کیونکہ برطانوی شکن توپوں سے فضائی حملوں کا جواب کامیابی کے ساتھ دیا جا سکتا ہے -

اگرچہ بندرگاہوں میں یہ حملے خطرناک طور پر تکلیف دہ ثابت ہوں گے لیکن ایسے خطرناک نہیں کہ جنگی جہازوں کو بندرگاہوں میں رہنے پر مجبور اور سمندر میں جنگ کے لئے جانے کے ناقابل بنا دیں پھر بھی جس مقام پر بحیرہ متعین ہوں وہاں مرمت کرنیوالے جہازوں کی موجودگی ضروری ہے تاکہ جنگی اہلیت کو برقرار رکھا جا سکے -

اس وقت گذشتہ جنگ کے سے حالات نہونگے جبکہ بحری بیڑہ سوا بڑی جنگوں اور آبدوزی حملوں کے محفوظ رہتا تھا اس مرتبہ اسے متواتر لڑنا ہوگا اور خندقوں کی طرح ان جہازوں پر روزانہ جانی نقصانات ہوں گے لیکن اس کے تھوڑے ہی دنوں میں عادت ہو جائے گی چونکہ جنگ میں دونوں جانب سے بمباری کی جائے گی لہذا مجھے یقین ہے کہ بلاشبہ اطالوی مرکزوں کو بھی نقصانات کا مناسب حصہ ملیگا اگرچہ آغاز جنگ میں اطالیوں کو فضائی قوت میں برطانیہ پر تفوق حاصل رہے گا لیکن ہمیں یقین ہے کہ نہر سوئز یا آبنائے جبل الطارق سے کوئی اٹلی جانے کیلئے گذر نہ سکے گا :-

ناکہ بندی

بحر روم میں ناکہ بندی زیادہ تر آٹھ انچی دہانہ والی توپوں کے کروزروں کے ذریعہ کی جائے گی اور غالباً ان کی مدد کے لئے اطالیہ کے جنگی کروزر بھی موجود رہیں گے، فی الحال برطانیہ اور فرانس کی بحری قوت مجموعی طور پر مخالفوں کے مقابلہ میں ان سے زیادہ ہے۔

اطالوی آبدوزیں بحر روم میں ایک خاص تناسب سے تقسیم کی جا سکیں گی، فی الحال وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان کو خطرناک ثابت کرنے یا کامیابی حاصل کرنے کے لئے اطالیہ کون کون سے طریقہ اختیار کرے گا۔

مجھے یقین اور توقع ہے کہ ان آبدوزوں کا مقابلہ کرنے کے لئے برطانیہ نے کافی انتظام کر لیا ہے اور برطانیہ کے جہاز کامیابی کے ساتھ ناکہ بندی کے فرائض بلا غیر ضروری نقصان اٹھائے انجام دیں گے لیکن بہت ممکن ہے کہ میرا یہ قیاس غلط ہو کیونکہ بغیر آزمائے ہوئے کسی قسم کی رائے دینا ناممکن ہے، اب رہا یہ کہ دشمن اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو اور سوڈان و مصر فتح کرنے میں اسے ناکامی ہو اسپین حملہ نہ کرے اور برطانیہ کے جنگی جہاز آبدوزوں اور فضائی حملوں کا مقابلہ کر کے ناکہ بندی جاری رکھ سکیں، تو آہستہ آہستہ دشمن کی جارحانہ قوت کمزور ہو جائے گی -

کیونکہ اس وقت حریف کے پاس ہوابازوں کی کمی ہوگی اور پٹرول کی قلت لیبیا اور ایبی سینیا میں اٹلی کی متعینہ فوجیں ہمارے رحم و کرم پر ہوں گی اور اٹلی و جرمنی کے درمیان باقاعدہ اور منظم ریلوے کے باوجود اٹلی کو ناکہ بندی سے سخت تکلیف محسوس ہوگی، اس موقعہ پر اور بھی بہت سے بحث طلب مسائل سامنے آجاتے ہیں مثلاً یہ کہ جرمنی کیا کر رہا ہے کیا اس نے ہنگری پر کامل تسلط حاصل کر لیا ہے ؟ - کیا رومانیہ کی فتح مکمل ہے ؟ کیا ترکی اپنے مفادات کو سمجھتا ہے اور اس نے بحیرہ سیاہ کو برطانیہ کے لئے کھول دیا ہے ان سوالات کے جواب پر انحصار ہے اس امر کا کہ اٹلی کتنی مدت تک ناکہ بندی کا مقابلہ کر سکے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک وقت ضرور آئے گا جب اس کے پاس ایندھن بالکل ختم ہو جائے گا اور جنگ کرنے کی قوت صرف ہو جائیگی آخر انجام یہ ہوگا اس ملک کا جس سے ہم سب محبت کرتے ہیں اور جس سے دوستوں کیطرح تعاون کی خواہش رکھتے ہیں -

لیکن اگر اٹلی کو اپنے بلند ارادوں میں کامیابی ہو جائے تو کیا ہوگا ؟ -

اگر نہر سوئز اور مصر پر اس کا قبضہ ہو جائے اور ہمارے جہاز بحر روم سے گذر سکیں اور آبنائے جبل الطارق سے واپس آجائیں تو کیا انگلستان کا خاتمہ ہو جائے گا اور سلطنت برطانیہ کے ٹکڑے ہو جائیں گے ؟ -

میں ایسا کبھی تصور نہیں کرتا -

مجھے یقین ہے کہ برطانی حکومت اس شرمناک صلح کی اجازت نہ دے گی وہ نسل جس نے دولت اور افراط کا لطف اٹھایا ہے سنجیدگی سے کام پر آمادہ ہو جائے گی، اور سلطنت کا ہر ایک فرد متفقہ طور پر مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا رہنما اٹھیں گے اور کامیابی کا راستہ دکھائینگے بحر متوسط سے ناکہ بندی شروع کر کے جاری رکھی جائے گی، اور بجز فرانس کے سارے یورپ کا محاصرہ کر لیا جائے گا -

اگرچہ ابھی یہ امور تصفیہ طلب ہیں کہ روس کیا کرنے والا ہے یا جرمنی محاصرہ کو کتنے عرصہ تک برداشت کر سکے گا -

البتہ دو باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق اس وقت بھی وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ایک تو یہ کہ جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ناکہ بندی اب بھی ایک زبردست حربہ ہے اور دوسرے یہ کہ برطانی باشندوں کا جذبہ کامیابی سے چھوٹ نہ جائے گا -

پہلی چیز سے ہٹلر اور مسولینی بھی واقف ہیں رہا دوسری چیز تو اسے اگر آزمانا چاہیں تو آزما کر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵

اس نے کہا کہ یہ تمکو معلوم ہی ہے کہ مجھے تم سے کتنی محبت ہے لیکن میری زندگی پرسکون و پرمسرت صرف اسی طرح ہو سکتی ہے کہ تم مجھ سے شادی کر لو "

سوشیلا مسکرائی اور اس نے جواب دیا اوس میں کوئی شک نہیں کہ مجھے بھی تم سے دلی محبت ہے لیکن شادی کا معاملہ ذرا پیچیدہ ہے -

پرکاش :- جب تم کو مجھ سے محبت ہے تو پھر کوئی پیچیدگی نہیں ہو سکتی، کیا تم نے اپنا یہ نظریہ تبدیل کر دیا ہے کہ شادی کے لئے محبت ضروری ہے -

سوشیلا نہیں میرا نظریہ اب بھی یہ ہی ہے لیکن بہرکیف اس دنیا میں پیچیدگیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں اس کے متعلق میں تمہیں ایک مفصل خط لکھوں گی اس کے بعد یہ ملاقات ختم ہو گئی -

پرکاش ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتا تھا لیکن سوشیلا ایک نہایت دولتمند خاندان کی چشم و چراغ تھیں پرکاش سمجھ گیا کہ پیچیدگی یہ ہی ہے کہ میں دولتمند نہیں اس وجہ سے سوشیلا کے والدین اس بات پر رضامند نہیں ہوں گے کہ اپنی لڑکی کی مجھ سے شادی کریں لیکن اسے ابھی تک یہ امید تھی کہ سوشیلا اس بات کی پروا نہ کرے گی اور وہ مجھ سے اپنے والدین کو اس شادی پر رضامند کرلے گی مگر جب اسے سوشیلا کا موعودہ خط ملا تو اس کی تمام امیدوں کا خون ہو گیا اس نے لکھا تھا :-

ڈیر پرکاش - میں نے اس مسئلہ پر بہت غور کیا لیکن شادی میں بہت زبردست پیچیدگی ہے، پتاجی اور ماتاجی اس بات کو نہیں کرتے کہ میں تمہارے ساتھ شادی کروں اس کے علاوہ میں بھی یہ نہیں چاہتی کہ تم سے شادی کر کے تمہیں مصیبت میں مبتلا کر دوں تمہارے لئے بحالت موجودہ میرے لئے ایک ایسا ماحول پیدا کرنا دشوار ہے جس میں اس طرز سے زندگی بسر کر سکوں جس طرز سے کہ میں بچپن سے بسر کر رہی ہوں الہذا بہتر یہ ہوگا کہ تم شادی کا خیال ترک کر دو میں امید کرتی ہوں کہ تم میری اس صاف گوئی سے ناراض نہ ہوگے میں آخر میں پھر تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ مجھے تم سے دلی محبت ہے اور میں تمہارے متعلق بہت اچھی رائے رکھتی ہوں اور اگر والدین اور سوسائٹی کے اثرات مجھے مجبور نہ کر دیتے تو میں بڑی خوشی سے تمہارے ساتھ شادی کر لیتی،

(تمہاری خیرخواہ، سوشیلا)

اب پرکاش کی آنکھیں کھلیں اس کی تمناؤں کا خون ہو گیا اور اس نے تہیہ کر لیا کہ سوشیلا کو دولتمند بن دکھاؤں گا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اسے ایک کالج میں پروفیسری مل گئی یہاں اس نے چار سال ملازمت کی اور اس نے ساتھ ہی میں اپنے چھوٹے بھائی کو کپڑے کی دکان کھلوا دی دکان میں امید سے زیادہ ترقی ہوئی اور وہ چار سال کے بعد اس قابل ہو گیا کہ اس نے بیرسٹری کیلئے انگلستان جانے کا فیصلہ کر لیا وہاں بھی اس نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور بیرسٹری کے علاوہ ایل ایل ڈی کی ڈگری بھی حاصل کر لی جب ہندوستان واپس آیا تو کلکتہ میں پریکٹس شروع کی یہاں اسے کافی شہرت حاصل ہو گئی اور اس کا شمار اعلیٰ بیرسٹروں میں ہونے لگا لہذا اب وہ گورنمنٹ ایڈوکیٹ بن گیا اس اثنا میں اس کے بھائی کے کاروبار کو بھی فروغ حاصل ہوا اور اس نے بمبئی، کراچی، لکھنؤ میں اپنی شاخیں کھول دیں اب پرکاش کے والدین کو اسکی شادی کی فکر پیدا ہوئی اور انھوں نے پرکاش سے اصرار کیا کہ تم جلد شادی کر لو پرکاش کا دل بجھ چکا تھا بہرکیف والدین کے اصرار سے مجبور ہو کر اس نے کلکتہ کے ایک تاجر کی لڑکی کملا سے شادی کر لی وہ بہت حسین اور انٹلنس تھی اب اسکی زندگی نہایت اطمینان اور آرام سے گذرنے لگی لیکن اب بھی اسکے دل پر صدمہ تھا جو ایام جوانی میں ہوا تھا مدت کے بعد وہ وطن واپس آیا یہاں آکر معلوم ہوا کہ جس سے سوشیلا کی شادی ہوئی تھی اس سے کچھ ان بن ہو گئی اور وہ اپنے دو کمسن بچوں کے ساتھ وہ میکے ہی میں پڑی ہے پرکاش نے سوشیلا سے ملاقات کی وہ خوش ہوئی اور اپنے سابقہ طرز عمل کی بابت معذرت کی پرکاش نے کہا میں تمھے ناراض نہیں بلکہ تمہارا مشکور کاش تم میری درخواست کو نہ ٹھکراتیں تو مجھے اپنی ہستی کا اب تک کوئی احساس نہ ہوتا اور

انگریزوں کو ٹائرول سے نکال دیا

روم ۱۱ جولائی۔ پولیس نے تمام غیر ملکی باشندوں کو جن میں انگریزی، فرانسیسی، ڈچ اور سوئس شامل ہیں ۴۸ گھنٹہ کے اندر اطالوی ٹائرول چھوڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ اس حکم کا ۱۵ برطانی باشندوں پر اثر پڑیگا میعاد تو گذر گئی ہے لیکن چند روز کی رعایت دی جائے گی۔ وزیر پروپگنڈے نے یہ بتلانے سے انکار کر دیا کہ انکو کیوں یہاں سے نکالا جارہا ہے۔

برطانی اور فرانسیسی سفیر اپنی حکومتوں کی جانب سے ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں کہ حکم کے متعلق کیا کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ یہ دریافت کریں گے کہ انکو کیوں نکالا جارہا ہے۔ حکومت سوئٹزرلینڈ نے اپنے سفیر متعینہ روم سے اس خبر کی تصدیق کی ہے سوئس فیڈرل کونسل نے حکومت اٹلی کے اس فیصلہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

رائٹر کے ڈپلومیٹک نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے حکومت اٹلی سے دریافت کیا ہے کہ برطانی باشندوں کو وہاں سے کیوں نکالا جارہا ہے۔

مسلم لیگ کو سر شفاعت احمد کی تنبیہ

شملہ ۱۰ جولائی۔ ذمہ دار مسلم لیڈر آئینی اصلاحات کے متعلق سر سکندر کی اسکیم پر توجہ کے ساتھ غور کر رہے ہیں جس کے ڈھانچہ کا عام خاکہ انھوں نے بمبئی میں حال ہی میں پیش کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں سر شفاعت احمد خاں نے ایک بیان برائے اشاعت ایسوسی ایٹیڈ پریس کو دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ صوبجاتی آزادی پر عملدرآمد ہونے کے نتیجہ کے طور پر مختلف مدوں کے درجوں کی تخصیص کے بارے میں کئی نقص ظاہر ہوگئے ہیں۔ میرے خیال میں درجوں کی تخصیص پر بہت کچھ تبدیلی ہونے کی ضرورت ہے جہانتک صوبوں کو دوبارہ تقسیم کرنے کا تعلق ہے۔ سر سکندر کی اسکیم پر احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت ہے لیکن عام وجوہات کی بنا پر میری انقطاعی رائے یہ ہے کہ اگر ایک بار صوبوں کو دوبارہ تقسیم کرنے کا سوال شروع ہوگیا تو پھر کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ختم ہوگا، نام نہاد پاکستانی اسکیم خواہ کسی کو کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو تمام غیر جانبدار لوگ اسے ناممکن العمل کہکر ضرور ٹھکرا دیں گے۔ جہاں تک لطیف اسکیم کا تعلق ہے۔ میرے خیال میں وہ غیر منطقی خیالی اور ہوائی ہے میں امید کرتا ہوں کہ مسلم لیگ اس قسم کی اسکیموں میں نہیں پھنسے گی اور وہ اس قسم کی نیم پختہ اور کچی اسکیموں کو بلا کسی پس و پیش کے نامنظور کردیگی۔

نوٹس بابتہ تاریخ سماعت انسالوینسی

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کان پور باختیار انسالوینسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کان پور

نمبر انسالونسی ۱۸ سنہ ۱۹۳۹ء۔

بمقدمہ سکندر عمر تخمیناً ۳۰ سال ولد عبد القادر قوم مسلمان ساکن روٹی والی گلی مول گنج شہر کانپور

قرضخواہ سائل

بنام لکھن لال عمر تخمیناً ۲۲ سال ولد بھیروں پرشاد قوم نائی ساکن لاٹوش روڈ انور گنج شہر کان پور

قرضدار فریق ثانی

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سکندر سائل نے ایک درخواست نسبت اس امر کے عدالت ہذا میں گذرانی ہے کہ لکھن لال قرضدار فریق ثانی دیوالیہ قرار دیا جاوے، اور عدالت نے تاریخ پندرہ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۹ء بغرض سماعت درخواست مذکورہ بالا مقرر کی ہے مرقوم ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء

مسٹر بوس کو سبق لینا چاہیئے

معاصر اسٹیٹسمین لکھتا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس نے اتوار کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلوں کے خلاف یوم منانے کی جو درخواست کی تھی ملک میں اس کا بہت ہی مایوس کن جواب ملا۔ صرف کہیں کہیں اکے دکے جلسے ہوگئے۔ اگر بوس اس سے یہ آزمایش کرنا چاہتے تھے کہ وہ کانگریس کے داہنے بازو کے خلاف کس حد تک بغاوت کر سکتے ہیں تو انکو اس پر افسوس ہونا چاہیئے کہ انکی درخواست پر بہت کم لوگوں نے دھیان دیا۔ اور انکو اس سے سبق لینا چاہیئے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنے گذشتہ اجلاس میں طے کیا تھا کہ آئندہ کسی صوبہ میں پراونشل کانگریس کمیٹی کی اجازت کے بغیر ستیاگرہ نہ کیا جائے۔ اس کمیٹی نے یہ طے کیا تھا کہ ان کمیٹیوں کو پراونشل وزارتوں پر کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ دونوں فیصلے بھاری کثرت رائے سے کئے گئے تھے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ عام لوگ مسٹر بوس کے ساتھ نہیں ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر ایم۔ این۔ رائے جو انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ سے متفق ہیں مسٹر

مولانا احمد سعید صاحب کی غیر مشروط رہائی

دہلی ۱۲ جولائی۔ مجلس احرار اور آگرہ کے مقامی حکام کے درمیان مدح صحابہ کے متعلق جو جھگڑا چل رہا تھا وہ سیٹھ اچل سنگھ ایم۔ ایل۔ اے (یوپی) کی مداخلت سے باہمی طور پر طے ہوگیا ہے اور سرکاری افسران نے مدح صحابہ کے حق تسلیم کرتے ہوئے دفعہ ۱۴۴ واپس لے لی ہے اور حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند کو رہا کر دیا ہے جو سمجھوتہ کی گفت و شنید کے دوران میں گرفتار کئے گئے تھے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ زیر سماعت قیدیوں کو بھی غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے اور جو لوگ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے انھیں بھی مقامی حکومت کے احکام موصول ہونے کے بعد عنقریب رہا کر دیا جائے گا۔ مقامی مجلس احرار کے ماتحت ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں سات ہزار مسلمانوں نے شرکت کی حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ العلماء ہند اور مولانا عبد الحنان صاحب [illegible]

جلسہ میں تقریریں کیں جلسہ بہت رات گئے ختم ہوا علما نے مسلمانوں کو منظم ہونے کا مشورہ دیا۔

گورنر برما شملہ کو

رنگون ۱۱ جولائی۔ ہز اکسیلنسی گورنر برما اپنے فوجی سکریٹری اور ڈیفنس سکریٹری حکومت برما آج براستہ شملہ کلکتہ روانہ ہوگئے۔ آپ شملہ میں ہز اکسیلنسی وایسرائے سے برما کے ڈیفنس اور دوسرے مسئلوں کے بات چیت کریں گے۔ یہ لوگ ۱۵ جولائی کو شملہ پہنچیں گے۔

اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائیگا

علی گڈھ ۱۱ جولائی۔ مسلم یونیورسٹی اور اس کی ملحقہ انسٹی ٹیوشنوں نے اتوار کے بجائے جمعہ کو تعطیل منانے کا فیصلہ کرکے پرانی روایت کو توڑ دیا اب باقی دنوں کی طرح اتوار کو بھی کام ہوا کریگا۔

یہ بھی تجویز ہے کہ انگریزی کے بجائے اردو میں حساب رکھا جائے اور اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ موسم گرما کی طویل تعطیلات کے بعد ۱۵ جولائی کو دوبارہ یونیورسٹی کھلے گی۔

فارورڈ بلاک کا بائیکاٹ

بمبئی ۱۱ جولائی۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ ریڈیکل کانگریسمین کی لیگ کی ایک ہنگامی میٹنگ میں جو کہ مسٹر ایم۔ این۔ رائے کی زیر صدارت ہوئی یہ قرار پایا کہ رائے گروپ فارورڈ بلاک سے بالکل قطع تعلق کرلے۔ اس فیصلہ کے مطابق لیگ نے اپنے ان تین نمایندوں کو جو کہ بائیں بازو والوں کو یکجا کرنے والی کمیٹی میں شامل ہیں استعفے دینے کی ہدایت کی ہے۔

پولینڈ کے جہاز ونکو نرغہ میں لیا جائیگا

ڈینزگ ۱۱ جولائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جہازوں

کو نرغہ میں ڈالنے والے سات ٹرالر گذشتہ رات بندرگاہ میں تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ لڑائی چھڑنے پر پولینڈ کے تمام جہازوں کو ڈینزگ میں روک لیا جائے گا۔ بحری وردی آجکل نمایاں نظر آرہی ہے۔

پنجاب کی ریاستوں کی کونسل

شملہ ۱۱ جولائی۔ اس سب کمیٹی کی رپورٹ پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کرنے کے بعد جو کہ دراصل شرکت فیڈریشن کے چند بنیادی نکات کے بارے میں اپنی سفارشات پیش کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ پنجاب کی ریاستوں کی کونسل کا اجلاس آج ختم ہوگیا۔ مہاراجہ پٹیالہ نے سب کمیٹی کی میٹنگ کی صدارت فرمائی۔ سب کمیٹی جنرل کولا (جنید) مسٹر نبی بخش (بہاولپور) مسٹر ڈی کے سین (پٹیالہ) مسٹر سینڈی واس (کپورتھلہ) اور مسٹر شرما (ٹہری گڑھوال) پر مشتمل تھی سب کمیٹی کی رپورٹ جو کہ متفقہ تھی آج برطانیہ کے نمایندے کے پاس بھیجدی گئی ہے

اجلاس ختم ہونے سے پہلے کونسل نے مہاراجہ پٹیالہ کو اپنا پریذیڈنٹ منتخب کیا اور مسٹر ڈی کے سین کو سکریٹری۔

بنگال کونسل کی کارروائی

کلکتہ ۱۲ جولائی۔ آج صبح بنگال کونسل کا ایک مختصر اجلاس ہوا کیونکہ ممبروں نے کام کے قواعد کے متعلق آپس میں سمجھوتہ کر لینے کی غرض سے نجی طور پر بات چیت کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ غیر سرکاری کارروائی کے بارے میں یہ قرار پایا کہ بجلف گورنر کے پریزیڈنٹ ہاؤس کے لیڈر سے مشورہ کرکے غیر سرکاری کارروائی کے لئے دن مقرر کیا کرے۔

آج بنگال اسمبلی کے اسپیکر آنریبل مسٹر سجا معدنی نے بھی کونسل کی کارروائی دیکھی۔

یوپی کا محکمہ تعلیم

لکھنو ۱۳ جولائی

ڈسپلن تباہ نہ کرو - صدر کانگریس کی اپیل

دہلی ۹ جولائی - پریسیڈنٹ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے صدر قدر لازاپیل کی تھی کہ کانگریس کے ڈسپلن کو تباہ نہ کرو۔ لیکن اس کے باوجود مسٹر سبھاش چندر بوس کی رہنمائی میں بائیں بازو والوں کی تنظیمی کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشنوں کی مخالفت میں جلسے کئے جو انفرادی ستیاگرہ اور کانگریسی وزارتوں کے کام کے متعلق پاس کئے گئے ہیں۔ پروٹسٹ کے یہ جلسے بمبئی کلکتہ پونا اور دہلی میں ہوئے لیکن ان جلسوں میں حاضری بہت کم تھی۔ اور بالخصوص دہلی اور پونا میں تو حاضری برائے نام تھی۔ مسٹر رائے کی پارٹی والوں اور سوشلسٹوں نے جلسوں میں حصہ نہیں لیا۔ بمبئی کے جلسے میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے خود تقریر کی جس میں آپ نے اپنے عقیدہ کو دھرایا کہ اس نازک موقع پر کانگریس کو چاہیئے کہ وہ برطانوی حکومت کو الٹی میٹم دے دے۔ آپ نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دو رزولیوشنوں پر نکتہ چینی کی جن کے خلاف پروٹسٹ کے لئے جلسہ ہوا تھا۔ مسٹر بوس نے فرمایا کہ ان رزولیوشنوں کا مقصد یہ ہے کہ جن کی جماعت سے آئینی جماعت میں تبدیل کر دیا جائے۔

صدر کا تار

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشنوں کے خلاف پروٹسٹ کے جلسے منعقد کرنے کے متعلق پریسیڈنٹ ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو مندرجہ ذیل تار بھیجا تھا۔

"ماتحت کمیٹیوں اور عہدیداروں کے پورے غور وخوض کے بعد ایک اعلیٰ کمیٹی نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے خلاف پروٹسٹ آئینی حق کی رو سے جائز نہیں ہے اور توقع ہے کہ اس فیصلہ پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ جلسوں کے پروگرام کو منسوخ نہیں کر رہے ہیں میں صدق دلی کے ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ کانگریس کے ڈسپلن کو تباہ نہ کیجئے۔"

مسٹر بوس کا جواب

بمبئی کا ایک پیغام مظہر ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس نے ڈاکٹر راجندر پرشاد کے تار کے جواب میں رانچی سے مندرجہ ذیل تار بھیجا۔

"آپ کا دوسرا تار موصول ہوا۔ میں بیان اپنے خیالات پوری طرح ظاہر کر چکا ہوں مجھے افسوس ہے کہ آپ کا ڈسپلن کا خیال بنیادی اصولوں اور کانگریس کی روایات سے ٹکراتا ہے۔ آپ کے اس خیال سے جمہوریت اور کانگریس کی مقابلتی طاقت تباہ ہو جائے گی۔"

مسٹر جے پرکاش نارائن کا بیان

لاہور ۸ جولائی۔ فارورڈ بلاک کے متعلق آپ نے کہا کہ سبھاش بابو کے ساتھ ہمارے اختلاف ہیں۔ کانگریس میں پھوٹ کے متعلق وہ جو باتیں کرتے ہیں ہم انہیں بھی پسند نہیں کرتے۔ ہمیں اس امر سے بھی اتفاق نہیں کہ کانگریس کے اندر لیفٹ ونگ (انتہا پسند عناصر) کو بطور پارٹی آرگنائز کیا جائے لیکن یہ ضرور چاہتے ہیں کہ کانگریس میں جو انتہا پسند عناصر موجود ہیں ان میں اتحاد ہو اس مقصد کے لئے نہیں کہ رائٹ ونگ سے لڑائی کی جائے۔ بلکہ مشترکہ کام کے لئے۔ یقینی طور پر کئی ایسی خبریں فارورڈ بلاک کے لئے پلیٹ فارم سے کہی جا رہی ہیں جن کی میں اور میری پارٹی امید نہیں کرتی۔ ان باتوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ عوام کو فارورڈ بلاک کا ممبر بنایا جائے کئی ایک غیر کانگریسی اصحاب ایسے ہیں جنہیں فارورڈ بلاک سے وابستہ کر دیا گیا ہے میں اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کئی ایسے آدمیوں کو اس سے وابستہ کیا گیا ہے جن کا انتہا پسندوں سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ میں یہ بھی اچھا نہیں سمجھتا۔ کہ فارورڈ بلاک فرقہ وارانہ انجمنوں کی حوصلہ افزائی کرے۔

تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

شیلانگ ۹ جولائی۔ ایک سرکاری رزولیوشن جو کہ آج شایع کیا گیا ہے مظہر ہے کہ حکومت نے ڈگبوئی کی ہڑتال سے پیدا شدہ چند معاملات و نیز متعلقہ واقعات کے تحقیقات کرنے کے سر منمتھ ناتھ مکرجی کی صدارت میں ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر جی ڈی واکر کمشنر ڈگبوئی ڈویژن ممبر کی حیثیت سے کمیٹی میں کام کریں گے کمیٹی کا دائرہ تحقیقات حسب ذیل ہوگا۔

(۱) اُن واقعات کے متعلق تحقیقات کی جائے جنکی بنا پر گولی چلائی گئی اور گولی چلانے کے بعد جو واقعات رونما ہوئے۔

(۲) ان کارروائیوں و تدابیر کے متعلق تحقیقات کی جائے جو کہ مقامی حکام نے گولی چلنے سے پیشتر اور اس کے بعد اختیار کیا۔

(۳) ہڑتال کے وجوہات معلوم کرنا اور یہ تجویز کرنا کہ آیندہ اس قسم کی ہڑتالوں کو کیونکر روکا جا سکتا ہے۔

ترکی اور برطانیہ میں وعدہ

انقرہ ۹ جولائی۔ گرانڈ نیشنل اسمبلی میں وزیر خارجہ مسٹر سراج اوگلو نے اعلان کیا کہ ایک معاہدہ تیار کیا جا رہا ہے جس کے مطابق برطانیہ اور ترکی ہر معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں گے۔ فرانس کے ساتھ معاہدہ کی تفصیلات ابھی تیار کی جا رہی ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کے ساتھ معاہدہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ترکی کی بنیادی پالیسی (یعنی ملک اور غیر ملک میں امن) میں کسی قسم کا فرق آگیا ہے لیکن اگر جنگ سے زیادہ قیمت پر ہمیں ان فروخت کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم متحد رہیں گے کہ ہم بھی جانتے ہیں کہ کسطرح لڑنا چاہیئے اور فتح حاصل کرنا چاہیئے کہ ترکی۔ فرانس اور برطانیہ کے درمیان معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سیاسی واقعات نے ہمارے نظریہ اور مفاد میں جو اتحاد پیدا کر دیا ہے اس سے ہمارے تعلقات بہت زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ روس کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستانہ ہیں آپ نے مزید کہا کہ بلقانی ریاستوں کا اتحاد امن کے کاز کو پہلے کی طرح تقویت پہونچاتا رہے گا۔

وزارت پر نکتہ چینی جرم نہیں

کلکتہ ۱۰ جولائی۔ آج مسٹر آرگپتا۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ روزانہ بنگالی اخبار "بسومتی" کے مقدمہ میں مسٹر ہیمندر پرشاد گھوش اور مسٹر ششی بھوشن دت کی بریت کے احکام جاری کر دیئے گئے۔ جن کے خلاف اخبار مذکورہ کی ۱۲ اکتوبر ۳۸ء کی اشاعت میں ایک آرٹیکل بعنوان "کالی پوجا اینر محن" شایع کرنے کے سلسلہ میں بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔

مجسٹریٹ موصوف نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ہائی کورٹ جو رائے ظاہر کر چکی ہے اس کے پیش نظر یہ ضروری نہیں ہے کہ میں آرٹیکل کی خوبیوں پر بحث کروں۔ چونکہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ الف کا اطلاق وزارت پر نہیں ہوتا۔ اس لئے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وزارت پر حملے کرنے سے یہ مطلب اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ قانونا قایم شدہ حکومت پر حملہ کیا گیا ہے جیسا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۲۴ (الف) میں بتایا گیا ہے لیکن ملزموں کے خلاف جرم ثابت نہیں ہو سکا۔

آزادی کیلئے اخبارات کی جدوجہد

کلکتہ ۷ جولائی۔ گزشتہ ہفتہ لندن میں امپائر پریس یونین کی چوتھی سالانہ کانفرنس میں آزادی کے لئے ہندوستانی اخبارات کی جدوجہد کی مختصر تاریخ بیان کی گئی مسٹر گھوش نے فرمایا کہ ہندوستان کے اخبارات برطانوی حکومت کا نتیجہ ہیں لیکن جب سے برطانوی حکومت قایم ہوئی ہے ہندوستان کے اخبارات کو حکام کے مفید مطلب بنانے کے لئے لاقانونیت کے قانون اور آرڈیننس جاری کئے جاتے رہے ہیں۔ گذشتہ ۱۶۰ سال سے اخبارات پر کنٹرول کرنے کے لئے جو قواعد اور قانون نافذ کئے گئے ہیں ان کی مسٹر گھوش نے وضاحت کی۔ آپ نے ورنیکلر پریس ایکٹ کا حوالہ دیا جو ۱۸۷۸ء میں نافذ کیا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ قانون امرت بازار پترکا پر اثر ڈالنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا اسلئے اخبار کے مالکوں نے ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر اخبار کو انگریزی زبان میں تبدیل کر دیا گیا کہ موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر گھوش نے فرمایا کہ ان سب باتوں کے معنی یہ نہیں ہیں کہ بہتری کے لئے قابل قدر تبدیلیاں نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ ابھی ایسے حالات پیدا کرنے ہیں جس میں بے خطر ہو کر رائے ظاہر کر دی جائے اور اس میں ذاتیات کا کوئی شائبہ نہ ہو۔

کلکتہ میں اینٹی کمیونل اوارڈ کانفرنس

کلکتہ ۷ جولائی۔ کانگریس نیشنلسٹ پارٹی بنگال کے زیر اہتمام ماہ اگست میں کلکتہ میں شرکت لینے کی زیر صدارت آل انڈیا اینٹی کمیونل اوارڈ کانفرنس ہوگی اور آچاریہ پرفل چندر رائے اس کا افتتاح کریں گے۔ اور سر منمتھ ناتھ مکرجی استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین ہوں گے۔

زنجیر کھینچکر ٹرین روک لی

لکھنؤ ۹ جولائی۔ کل دن میں گونڈہ کے قریب چلتی ہوئی ٹرین کو کھینچکر روک لیا گیا اور اس کے سلسلہ میں ایک شخص رام اوتار کو مشتبہ حالت میں گرفتار کیا گیا ہے اس نے ابھی تک کوئی بیان نہیں دیا ہے۔ لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ملزم نے ارتکاب جرم کی نیت سے ایسا کیا ہے لیکن فوراً ہی موقعہ پر ملزم گرفتار کیا گیا اور سی۔ آئی۔ اے پولیس لکھنؤ اس کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ تحقیقات کے نتیجہ میں کوئی اہم انکشاف ہوگا۔

حیدرآباد ستیہ گرہ اور سر سکندر

لاہور ۸ جولائی۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب سے انٹرویو کرتے ہوئے نمائندہ اخبار نے دریافت کیا کہ آیا آپ اب بھی حیدرآباد ستیہ گرہ کے متعلق سمجھوتہ کرانے کے لئے بات چیت کر رہے ہیں۔ سر سکندر نے جواب دیا کہ "متعلقہ پارٹیوں سے میرا رابطہ قایم ہے مجھے امید ہے کہ بالآخر دونوں پارٹیوں کے لئے باعزت حل نکل آئے گا۔ آپ نے اس بات کی وضاحت کی کہ قانون تحفظ والیان ریاست کے نافذ کرنے کا محض منشا یہ ہے کہ حکام ضلع کو اختیارات دیدیئے جائیں تاکہ صوبہ میں اگر کسی جگہ ہنگامہ ہو جائے تو وہ اس پر قابو پا سکیں موجودہ حالات میں صرف یہی ایک صحیح قدم ہے آپ نے فرمایا کہ ریاستوں کے متعلق میری پالیسی یہ ہے کہ ہمیں ریاستوں کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔

سررشتہ تعلیم میں دلت لیڈی

الہ آباد ۷ جولائی۔ دلت لیڈی مس لکشمی تامنا جن کی حال ہی میں مسٹر بھی سرام ناگر ہنونہ اڈیٹر اخبار لیڈر سے شادی ہوئی تھی اسسٹنٹ انسپکٹرس گرلز اسکول یوپی مقرر کی گئی ہیں۔ انکو پہلے ایٹہ میں مقرر کیا گیا تھا لیکن اب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے پہلا حکم منسوخ کر کے الہ آباد میں تعینات کر دیا ہے۔ مس تامنا غالبا پہلی دلت لڑکی ہیں

جو محکمہ تعلیم میں بھرتی ہوئی ہیں انکو گرام سدھار اسکیم کے ماتحت دیہاتی علاقہ کا انچارج مقرر کیا گیا ہے حکومت کے اس فعل کی بہت تعریف کی جا رہی ہے۔

چین میں برطانیہ کے خلاف مہم

چنکنگ ۱۰ جولائی۔ چینیوں کا بیان ہے کہ صوبہ شانسی کے مختلف شہروں میں برطانیہ کے خلاف زبردست پروپگنڈا کیا جا رہا ہے اور وہاں برطانوی مال و اسباب کو آگ لگا دی گئی ہے۔ بہت سے چینی عیسائی گرفتار کر لئے گئے۔ اور انکو پھانسی دیدی گئی۔

یوپی اسمبلی میں بل پیش کئے جائینگے

لکھنؤ ۱۰ جولائی۔ مہاسوکار بل کی سلیکٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا لیکن ایک ہفتہ کے لئے ملتوی ہو گیا تاکہ حکومت تین بل پیش کر سکے جو قرضہ وغیرہ کے متعلق ہیں۔ ان بلوں سے نیز گذشتہ قرضہ کے متعلق بل سے حکومت کی پوزیشن بالکل واضح ہو جائے گی۔

ٹرانسوال کے ہندوستانیوں کا مطالبہ

جوہانسبرگ ۹ جولائی۔ جنوبی افریقہ کے ایشیائی بل کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ۲ ہزار ہندوستانیوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں اتفاق رائے سے طے ہوا کہ یکم اگست سے ٹرانسوال میں ستیاگرہ شروع کر دیا جائے۔ جبکہ یہ ایکٹ قانونی شکل میں نافذ ہوگا۔ جلسہ میں ایک رزولیوشن بھی پاس ہوا ہے کہ جس میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے

کہ ہندوستانی ایجنٹ کو جنوبی افریقہ سے واپس بلا لیا جائے کیونکہ اگر ایکٹ پاس ہونے کے بعد ہندوستانی ایجنٹ جنوبی افریقہ میں رہا تو یہ امر ہمارے لئے باعث توہین ہوگا۔ چند ہفتہ پہلے ہندوستانیوں نے یونین گورنمنٹ کو تنبیہ کی تھی۔ کہ جب تک ایکٹ کو واپس نہیں لیا جائے گا۔ ہم یہ اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈروں نے مہاتما گاندھی سے خط و کتابت کی تھی۔ اور اس سلسلہ میں ان کی ہدایات طلب کی تھیں۔ مہاتما جی نے مشورہ دیا ہے کہ "جو طریقہ بہتر سمجھیں وہ اختیار کریں۔"

جاپان آگ بگولا ہو گیا

لندن ۱۰ جولائی۔ چین میں جنرل چیانگ کائی شک کی حکومت کا تختہ الٹنے میں ناکامی پر جاپان کے فوجی حکام آگ بگولہ ہو رہے ہیں اور اپنی ناکامی کے لئے وہ غیر ملکی حکومتوں خاصکر برطانیہ کو ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں گو جاپان نے چین کا ایک وسیع علاقہ فتح کر لیا ہے۔ لیکن اسکا اصل قبضہ بڑے بڑے شہروں، بندرگاہوں اور ریلوں تک محدود ہے۔

شیعہ ہجوم پر فائرنگ

لکھنؤ ۹ جولائی۔ آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے بو محکمہ امن و اماں کے انچارج ہیں کل شام کو امام باڑہ اور اس جگہ کا معائنہ کیا جہاں کہ جمعرات کی شام کو پولیس نے شیعہ ہجوم پر گولی چلائی تھی۔ وزیر اعظم نے حکام ضلع سے بات چیت کی جنہوں نے چاروں طرف معائنہ کرایا اور پولیس و ہجوم کی پوزیشن بتلائی انہوں نے اس امر کی بھی وضاحت کی کہ بلوہ کسطرح ہوا اور پولیس

جہاں پہ چوٹ غم مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہی

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲؎ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی ۲؎

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۲۲ر جولائی سنہ ۱۹۳۹ء مطابق جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

وجدانیات

از جناب پروفیسر رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری ایم۔ اے

کچھ اٹھتے ہی وہ نگاہیں ٹھہر گئی ہوں گی
مگر دلوں میں بھی چھریاں اتر گئی ہوں گی

جھکی ہوئی وہ نگاہیں وہ شوخی پنہاں
ہر اک مزاج کو دیوانہ کر گئی ہوں گی

کہاں تھی دن کو یہ آشفتگی محبت کی
عروس شام کی زلفیں سنور گئی ہوں گی

دبا گئی تھی جنھیں دل میں تیری برق جمال
وہ آنچیں عشق کو اکسیر کر گئی ہوں گی

نہ تھیں چمن کی بہاریں بھی دیرپا لیکن
نسیم صبح کا دامن تو بھر گئی ہوں گی

اسی نمود کو معراج عشق کہتے ہیں
دبی ہوئی تھیں جو چوٹیں ابھر گئی ہوں گی

غم درازی شب ہائے ہجر بھی کب تک
گذرنے والی تھیں راتیں گذر گئی ہوں گی

حجاب صورت و معنی اٹھے، تری نظریں
نہ کچھ سہی مگر اتنا تو کر گئی ہوں گی

جنھیں جہاں کی خوشیاں شگفتہ کر نہ سکیں
وہ صورتیں ترے غم سے نکھر گئی ہوں گی

کہاں یہ خیرہ نگاہیں کہاں وہ جلوہ رخ
اسی طرف گئی ہونگی اگر گئی ہوں گی

تمام تشنہ لبی ہے تمام شبنم ہے
کہ سوز و ساز سے بوندیں بکھر گئی ہوں گی

کہاں ہر ایک سے بار نشاط اٹھتا ہے
بلائیں یہ محبت کے سر گئی ہوں گی

تری نگاہ کی ان مستیوں کو کیا کہیئے
جو نیتیں نہ بھری تھیں وہ بھر گئی ہوں گی

جو تیرے ملنے کے دن سے دبی ہوئی تھیں کہیں
خیال ہو کہ وہ چوٹیں ابھر گئی ہوں گی

گھی تو ہیں کہیں کچھ جھومتی گھٹائیں بھی
تری نگاہ کے زیر اثر گئی ہوں گی

طریق عشق میں گمراہیاں نہ پوچھ ان کی
جو ہستیاں سر منزل ٹھہر گئی ہوں گی

دلوں کی لو لگا کر بھی تیری مصلحتیں
ضرور انھیں نظر انداز کر گئی ہونگی

فراق ڈوبے ہوئے دل منڈ چکے ہونگے
وہ ندیاں جو چڑھی تھیں اتر گئی ہونگی

دنیائے اسلام

مصر کے فوجی لباس میں تبدیلی

"اخبار الاہرام" نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۷ر جون میں حسب ذیل اطلاع شایع کی ہے:۔

چند ہفتے ہوئے ہم نے یہ اطلاع دی تھی کہ یہ بات طے ہوگئی ہے کہ مصری فوج کے لباس سے ٹرکی ٹوپی کو خارج کر دیا جائے اور اس کی بجائے سر کے لئے کوئی ایسا لباس تجویز کیا جائے جس سے جنگی مظاہروں اور یومیہ پریڈ وغیرہ کے سلسلہ میں فوجی امور انجام دینے میں امداد مل سکے نیز ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اس غرض کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر عمل میں آیا ہے اب ہم اس سلسلہ میں مزید اطلاع شایع کرتے ہیں کہ کمیٹی مذکور نے اس بارے میں اپنی رپورٹ تیار کرلی ہے اور ٹوپیوں کے چند ایسے نمونے تیار کئے ہیں جو اس کے خیال کے مطابق پیش نظر مقصد کے لحاظ سے فوج کے لئے موزوں ثابت ہوں گے یہ رپورٹ ان نمونوں کے ساتھ جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش کی جائیگی اور توقع ہے کہ موسم گرما کے ختم ہونے سے پہلے ہی تمام پلٹنوں کے سر کے لباس میں تبدیلی وقوع پذیر ہو جائے گی ذمہ دار حضرات نہایت تاکید کے ساتھ فرما رہے ہیں کہ ٹرکی ٹوپی فوجی لباس سے بالکل خارج نہیں کی جائیگی بلکہ چھاؤنیوں سے باہر اور سرکاری جلسوں وغیرہ میں اس کا پہننا اب بھی پہلے ہی کی طرح ہوگا۔ ان کا بیان ہے کہ یہ تبدیلی فوجی سہولتوں کے پیش نظر عمل میں لائی جا رہی ہے، اس لئے چھاؤنیوں ہی تک محدود رکھی جائے گی

ٹرکی اور مصر کا معاہدہ پیرس ۲۵ جون مشہور مضمون نگار سان پرلیس نے اخبار "جرنل" میں ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں انھوں نے ٹرکی و مصر کے سمجھوتہ پر حسب ذیل خیال ظاہر کیا ہے ٹرکی اور مصر کے درمیان سمجھوتہ پر کسی شخص کو تعجب نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ وہ حالات کا قدرتی نتیجہ ہے ڈکٹیٹروں کی دراز دستیوں سے جتنا زیادہ مصر کو خطرہ ہوسکتا ہے اتنا کسی ملک کو نہیں ہوسکتا اس لئے کہ لوبیا میں ایسی تیاریاں ہو رہی ہیں جو سوئز اور سوڈان کے لئے براہ راست خطرناک بن سکتی ہیں حکومت اٹلی نے مارشل بالبو کو قاہرہ بھیجکر اہل مصر کے اضطراب کو رفع کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ مطمئن نہیں ہوسکے ان کا اضطراب بدستور باقی رہا چنانچہ انھوں نے اپنے وزیر خارجہ کو انگورہ بھیجا تاکہ مصر و ٹرکی کے درمیان ایک دوسرے کی امداد کا معاہدہ ہو جائے یہ معاہدہ ہوگیا ہے کہ اس لئے اب سنہ ۱۹۱۴ء کے حالات کے برعکس ٹرکی کی فوجیں نہر سوئز کی مدافعت ضرور کریں گی۔

عراق و فلسطین کے اقتصادی تعلقات القدس ۲۶ جون الاہرام کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے کہ گذشتہ دنوں سید عبدالحمید شومان مدیر "بنک عربیہ" بغداد تشریف لے گئے تھے تاکہ وہاں بھی اس بنک کی ایک شاخ قائم کی جائے آپ اس سلسلہ کی تمام ضروری کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد واپس آگئے ہیں اور توقع ہے کہ آیندہ موسم خزاں میں بغداد میں بنک عربی کی شاخ کا باقاعدہ افتتاح ہو جائے گا۔ سید عبدالحمید شومان بغداد کے سرکاری حکام بالخصوص نوری سعید پاشا وزیراعظم عراق اور سید رستم حیدر وزیر مالیات کے بہت مداح ہیں کہ انھوں نے ان کے کام کے سلسلہ میں ان کی پوری طرح ہمت افزائی فرمائی، آپ اپنی کامیابی پر بہت خوش ہیں اور توقع ظاہر فرما رہے ہیں کہ بغداد میں بنک کی شاخ قائم ہونے کے بعد عراق و فلسطین کے اقتصادی تعلقات بہت گہرے اور مستحکم ہو جائیں گے۔

بحیرہ روم میں ایران اور ٹرکی کا مشترکہ جنگی بیڑہ لندن ۱۷ر جولائی جریدہ "ڈیلی ہیرلڈ" رقمطراز ہے کہ حکومت ٹرکی اور ایران کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے ٹرکی نے ایران کو اسکندریہ کے نزدیک آزاد بندرگاہ تعمیر کرنے کی اجازت دیدی ہے اس بندرگاہ کی تعمیر سے بحیرہ روم میں ایران اور ترکی کا اثر و نفوذ بڑھ جائے گا ایران کی تجارت کو فائدہ پہونچے گا اور بحیرہ روم میں ایران اور ترکی کا ایک مشترکہ جنگی بیڑہ قائم کرنے کی جو تجویز مدتوں سے زیر غور تھی اس کی تکمیل ہو جائے گی۔

جدہ میں میڈیکل کانفرنس لندن (ہوائی ڈاک سے) سکریٹری جنرل میڈیکل ایسوسی ایشن قاہرہ مصر کا ایک برقیہ مظہر ہے جلالۃ الملک ابن سعود نے میڈیکل ایسوسی ایشن کی درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہمیں اپنی سالانہ کانفرنس جدہ میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے تمام عرب ممالک کی یہ تیسری کانفرنس ہے جو آیندہ موسم حج میں منعقد ہونے والی ہے جدہ کانفرنس میں نہ صرف مصر اور مشرق ادنے کے حکماء، اطباء اور ڈاکٹر شریک ہوں گے بلکہ ہندوستان اور چین، اور جزائر جاوا اور سماٹرا سے بھی مسلمان ڈاکٹر اور طبیب شامل ہوں گے میڈیکل ایسوسی ایشن قاہرہ کانفرنس کا مفصل پروگرام شائع کر رہی ہے۔

امام یمن اور برطانیہ لندن (ہوائی ڈاک سے) ایک اطلاع موصول ہے کہ وہاں فوجی تیاریاں عظیم الشان پیمانہ پر ہو رہی ہیں سپاہیوں کے لئے بارکیں تعمیر کی جا رہی ہیں جو کئی میلوں میں پھیلی ہوئی ہیں، پہاڑیوں کے نیچے سرنگیں کھود کر زمین دوز پناہ گاہیں تعمیر کی جا رہی ہیں برطانی فوج قبل ازیں دہلہ پہونچ چکی ہے جو یمن کے قریب ایک سرحدی بندرگاہ ہے معلوم ہوا ہے کہ یہ تمام اقدامات اس لئے ہیں کہ امام یمن نے اپنی افواج کی نقل و حرکت کے متعلق برطانی سوالات کا غیر اطمینان بخش جواب دیا ہے۔

مصر پر حملہ کی تیاریاں لندن ۱۳ر جولائی قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اطالیہ نے لیبیا میں ۳۲۵ طیارے جمع کئے ہیں، طیونس میں فرانس اور برطانیہ نے دریائے نیل پر جو ہوائی جہاز جمع کئے ہیں ان کی مجموعی تعداد لیبیا میں جمع شدہ اطالوی طیاروں سے زائد ہے لیبیا میں اطالوی فوج کی تعداد ۴۰ ہزار ہے، یقین کیا جاتا ہے کہ اطالیہ مصر پر حملہ کرنیکا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر توجوش عزم مستقل میں ہے
زباں بزم بھی ہو جو تیر سے دل میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۹

حیدرآباد میں اصلاحات کا نفاذ

ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست حیدرآباد نے بھی بالآخر اپنی ریاست میں اصلاحات کا نفاذ کر دیا۔ اس ریاست کی آبادی ڈیڑھ کروڑ کے قریب ہے۔ حضور نظام نے اصلاحات کی ترتیب کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جسمیں غیر سرکاری ممبروں کی اکثریت تھی اور جو عرصہ سے اس کی تدوین میں منہمک تھی اس کمیٹی کے ۸۰ اجلاس منعقد ہوئے جس نے مختلف مسائل پر غور کرنے کے لئے ۲۴۵ گھنٹہ صرف کئے۔ اب اس کمیٹی نے اپنی رپورٹ حضور نظام کے سامنے پیش کر دی اور حضور نظام نے اس رپورٹ کو منظور کر کے شایع کر دیا ہے۔

رپورٹ ۲۴ صفحات پر مشتمل ہے جو تین حصوں میں تقسیم کی گئی ہے رپورٹ کے پہلے حصہ میں ریاست کے حالات اور ضروریات بیان کی گئی ہیں دوسرے حصہ میں مختلف فرقوں کے درمیان موثر میل جول کے طریقے بیان کئے گئے ہیں اور تیسرے حصہ میں ان عرضداشتوں کا خلاصہ درج کیا گیا ہے۔ جو عوام کی جانب سے موصول ہوئی ہیں۔

اس نئے آئین کی رو سے ریاست حیدرآباد میں ایک لیجس لیچر قایم کیا جائے گا جس میں ۸۵ ممبران ہوں گے جسمیں غیر سرکاری نامزدہ ممبروں کی اکثریت ہوگی جسکو قانون بنانے سوالات کرنے اور وسیع پیمانے پر تمام امور زیر بحث پر غور کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ لوکل بورڈوں کو دوبارہ تشکیل کے ذریعہ لوکل سلف گورنمنٹ کے دائرہ میں وسعت دی جائے گی پنچایتیں قایم کی جائیں گی، میونسپل اور ٹاؤن کمیٹیاں قایم کی جائیں گی۔ تعلیم۔ مالیات۔ پبلک۔ ہیلتھ زراعت صنعت وحرفت وغیرہ اُمور کے متعلق مشورہ دینے کے لئے سنٹرل مشاورتی بورڈ اور کمیٹیاں قایم کی جائینگی ہندو اور مسلم اوقاف کے لئے علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں مقرر کی جائینگی۔ جنکے ذریعہ ایڈمنسٹریشن کے ساتھ عوام کا نزدیکی تعلق قایم ہو سکے گا عوام کی مذہبی شکایتوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو اپنی تحقیقات کی روشنی میں مؤثر علاج بھی تجویز کرے گا۔ سرکاری ملازمتوں کی صلاحیت اور معیار بلند کرنے کے لئے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ایجنسی مقرر کی جائیگی۔

اس آئین میں طریقہ انتخاب مخلوط رکھا گیا ہے جو ایک خالص جمہوری طریقہ انتخاب ہے۔

اس آئین میں سب سے اہم جو قدم اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ طریقہ انتخاب اقتصادی مفاد اور پیشے کی بنیاد پر قایم کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حیدرآباد کی اصلاحات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ریفارم کو مکمل جمہوری طریقہ سے مرتب کیا گیا ہے اور یہ آئین اپنی جمہوریت کے اعلیٰ اصولوں کے لحاظ سے برٹش انڈیا کے آئین سے بہت زیادہ بازی لے گیا ہے۔

برٹش انڈیا میں جداگانہ انتخاب رایج ہے اور مذہب کی بنیاد پر نمایندگی ہوتی ہے جس کا دنیا کے کسی ملک میں وجود تک نہیں ہے۔

علاوہ اس کے ریاست حیدرآباد میں جداگانہ انتخاب کے مذموم طریقہ کو ترک کر کے جمہوری اصول کے مطابق مخلوط انتخاب کا طریقہ رایج کیا گیا ہے۔

مذہب کے اصول پر طریقہ انتخاب بھی ایک بوسیدہ اور ناکارہ طریقہ انتخاب ہے اور جس کا وجود صرف ہندوستان جیسے غلام ملک کے سوا اور آپکو کہیں نہیں ملے گا۔ اس طریقہ انتخاب کی بدولت ایک ملک کے باشندوں میں جو نفاق وشقاق ہو سکتا ہے اس کی بہترین مثال آپکو ہندو مسلم تعلقات میں نظر آئے گی۔

ریاست حیدرآباد نے اسی نقص کو محسوس کر کے اقتصادی مفاد اور پیشہ کی بنیاد پر طریقہ انتخاب کو رایج کیا ہے جو ہندوستان کے لئے ایک بالکل نئی چیز ہے۔

اگر آج برٹش انڈیا میں اقتصادی مفاد اور پیشہ کی بنیاد پر طریقہ انتخاب کا رواج ہو جائے تو آپ یقین مانئے کہ ہندو مسلمانوں کے تمام قضیئے یک قلم دور ہو جائیں اور ہندو مسلمان آپس میں شیر وشکر ہو کر ملک کی فلاح وبہبود کی کوشش میں لگ جائیں۔

بہرحال اعلیٰحضرت نظام کا یہ فرمانا بالکل بجا ہے کہ آپ نے آئینگر کمیٹی یعنی اصلاحات کی کمیٹی کی سفارشوں سے بھی زیادہ آگے قدم بڑھا کر ریاست حیدرآباد کے رعایا کو ایک ایسا تحفہ عطا فرمایا ہے جو کہ وہاں کی رعایت کے لئے آب حیات ثابت ہوگا اور غیر ملکی باشندوں کی خود غرضیوں کی بدولت جو تھوڑا بہت وہاں ہندو مسلم سوال پیدا ہو گیا ہے وہ اس ریفارم کے بعد خود بخود کافور ہو جائے گا۔ اور ریاست کے ہندو مسلمان یکجہتی کے ساتھ ملکر اس ریفارم سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اپنے والی ملک کے اثر واقتدار کی ترقی کے لئے دست بدعا ہوں گے۔

ہم بھی اعلیٰحضرت نظام کی اس بلند نظری اور جمہوریت پرستی کی تعریف کرتے ہوئے کہ انہوں نے اپنی ریاست میں ایک ایسا آئین نافذ کیا ہے جو سارے ہندوستان کے لئے ایک نمونہ ثابت ہوگا ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کانگریس کی تادیبی کارروائی

آل انڈیا کانگریس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۰ اگست کو واردھا میں منعقد ہوگا جسمیں مہاتما گاندھی کی شرکت کی بھی امید کی جاتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس اجلاس میں اُن کانگریسیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائیگی کہ جنھوں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے حکم کے خلاف ورزی کرتے ہوئے مسٹر سبھاش چندر بوس کے مقررہ کردہ مظاہرہ کے جلسوں میں شرکت کی ہے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ مسٹر سوبھاش چندر بوس کے خلاف بھی تادیبی کارروائی کریگی جو اصولاً بالکل حق بجانب ہے اور اگر کانگریس نے ایسا نہ کیا تو اس صورت میں کانگریس کے احکامات کا وقار خاک میں ملجائیگا مگر غور کرنے کی بات یہ ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس جیسے ہر دلعزیز اور بارسوخ شخصیت کے خلاف تادیبی کارروائی سے کانگریس کو نقصان پہونچے گا یا فائدہ۔

سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ بنگال کانگریس کمیٹی اور صوبہ بنگال کے کانگریسی اس بات کو گوارا کر سکیں گے کہ انکے سب سے معزز شخص کے ساتھ تادیبی کارروائی کی جائے۔ اور اگر صوبہ بنگال نے اسکو پسند نہیں کیا تو ایسی صورت میں پورے صوبہ بنگال کو کانگریس سے علیٰحدہ ہونا پڑیگا اور اس صورت میں کانگریس کو کسقدر عظیم الشان نقصان پہونچے گا وہ ظاہر ہے علاوہ اس کے سوبھاش بابو سارے ہندوستان کا دورہ کر کے وہ کانگریس کے ہائی کمانڈ کے خلاف لوگوں کو ابھاریں گے جس سے ہر صوبہ کے کانگریس کمیٹیوں کو نقصان پہونچنے کا احتمال ہے۔ دوسری بات یہ بھی ہے کہ جو لوگ کانگریس کے خلاف ہیں وہ بھی اس موقع سے فائدہ اٹھا کر سوبھاش بابو کے ساتھ اتحاد عمل کریں گے۔

دوسری طرف یہ بات بھی اپنی جگہ پر مسلم ہے کہ اگر کوئی تادیبی کارروائی نہ کی گئی تو کانگریس کا وقار خاک میں مل جائے گا۔

ان تمام باتوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حالات نے نہایت نزاکت اختیار کر لی ہے۔

ہمارے خیال میں مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہاتما گاندھی خود ایک فریق نہ بنیں بلکہ وہ درمیان میں پڑکر کوئی ایسی صورت نکالیں جسمیں نہ تو کانگریس کے وقار کو صدمہ پہونچے اور سوبھاش بابو بھی مطمئن ہو جائیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ملک کے فوائد پر نظر رکھتے ہوئے سوبھاش بابو بھی اس کی کوشش کریں گے کہ نرم گرم سمجھوتہ کریں کیونکہ آپس کی پھوٹ میں سوائے نقصان کے فائدہ متصور نہیں ہے۔

اجمیر شریف کا عظیم الشان عُرس

اجمیر شریف جو آگرہ کی مغرب کی خوشنما گھاٹی میں تاراگڑھ کی پہاڑی کے زیر سایہ واقع ہے۔ اپنی ناہموار خوبصورتی اور بہت سے تاریخی مقامات کے لئے مشہور ہے۔

شہر کے جنوب مغربی گوشہ میں مشہور بزرگ خواجہ معین الدین چشتی رح کی درگاہ موجود ہے اس کے پاس ہی آپکی صاحبزادی کا مزار ہے۔

خواجہ معین الدین چشتی رح شہنشاہ غوری کے معصر تھے اور آپ کا انتقال سنہ ۱۲۳۶ء (اے۔ ڈی) میں ہوا ہے۔ آپ بڑے پایہ کے بزرگ تھے۔ اور آپ کی کرامات کا ہر شخص چاہے وہ کسی مذہب وملت سے تعلق رکھتا ہو قایل ہے۔

شہنشاہ التمش کو آپ کے مزار کی تعمیر کا خیال پیدا ہوا چنانچہ اسکی تعمیر شروع کر دی گئی جو شہنشاہ ہمایوں کے دور حکومت میں مکمل ہوئی۔

آپکا عرس ہر سال رجب کے پہلے ہفتہ میں اجمیر میں ہوتا ہے جسمیں شرکت کے لئے ہندوستان کے ہر حصہ سے ہزاروں آدمی شرکت کے لئے جاتے ہیں۔

حسب معمول امسال بھی عرس کے موقع پر بڑا ہجوم ہوگا اسلئے ایسٹ انڈین ریلوے نے عرس میں شرکت کرنے والے مسافروں کے آرام و آسایش کے لئے خاص انتظامات اور آسانیاں ورعائتیں کی ہیں کل حالات اسٹیشن یا شہر کے بکنگ آفسوں سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

کونسل کے انتخابات

کونسل میں جدید آئین کے مطابق تین قسم کے ممبر منتخب کئے جاتے ہیں جو کہ منتخب شدہ یا نامزد ہوتے ہیں (۱) تین سال کے لئے (۲) چھ سال کے لئے (۳) نو سال کے لئے۔

مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کے بعد ۱۹ ممبران جو کہ گروپ نمبر ایک (تین سال) سے تعلق رکھتے ہیں ممبر کونسل نہیں رہیں گے کیونکہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء میں تین سال کی میعاد ختم ہو جائے گی ان ممبران میں چار کانگریسی ہیں جن میں مسٹر لکشمی نرائن پارلیمنٹری سکریٹری بھی شامل ہیں اور ڈپٹی پریسیڈنٹ بیگم اعزاز رسول بھی ہیں ۱۷ حلقوں میں انتخابات بھی ہوں گے جن میں ۱۲ جنرل اور ۵ مسلمان حلقہ انتخابات ہیں بقیہ دو نشستیں نامزدگی کے ذریعہ پوری کی جائیں گی۔

حسب ذیل اشخاص جن کے حلقہ انتخابات انکے ناموں کے سامنے درج ہیں مارچ سنہ ۱۹۴۰ء میں ممبری سے علیٰحدہ ہو جائیں گے رائے بہادر بابو برجندر سروپ (جھانسی و فرخ آباد کے شہروں سے)، مسٹر چندر بھان (کانگریس) (بنارس شاہجہانپور اور بریلی کے شہروں سے) رائے بہادر لالہ متھرا داس (ضلع سہارنپور) لالہ جناردن سروپ (ضلع مظفر نگر) مسٹر لکشمی نرائن کانگریس (ضلع میرٹھ) لالہ ہر سہائے گپتا (ضلع مرادآباد) مسٹر رتن لال جین (کانگریس) (دہرہ دون اور بجنور کے ضلع سے) رائے صاحب لالہ روپ چند جین (ضلع کانپور) راجہ اسٹ بھج پرشاد (ضلع جھانسی) رائے بہادر ہنومان سنگھ (ضلع رائے بریلی) کنور دوار کا پرشاد سنگھ (ضلع سیتاپور) رائے بجرنگ بہادر سنگھ (کانگریس) (اضلاع سلطانپور و پرتابگڈھ) خان بہادر سید احمد حسین رضوی (لکھنؤ) خان بہادر سید اکبر علیخاں (ضلع بلند شہر) خان بہادر حاجی مولوی محمد ثناء اللہ ایم۔ اے (اضلاع گورکھپور اعظم گڈھ) بیگم اعزاز رسول ڈپٹی پریسیڈنٹ (اضلاع سیتاپور ہردوئی کھیری) مسٹر اظہار احمد فاروقی (ضلع بارہ بنکی) رسالدار میجر و آنریری کیپٹن امیر محمد خاں (نامزدہ) اور مسٹر رام سہائے (نامزد)

آنریبل پرشوتم داس ٹنڈن

یوپی اسمبلی کے صدر آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اپنی طویل علالت کے بعد پرسوں یوپی اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوئے اور یہ امر موجب اطمینان وخوشی ہے کہ ان کی صحت یابی پر ہر طبقہ نے خوشی کا اظہار کیا اور ان پر اعتماد ظاہر کیا جس کا جواب ٹنڈن جی نے نہایت خلوص کے ساتھ دیا ٹنڈن جی ایک ایسے اسپیکر ہیں جو اپنے موجودہ عہدہ پر آنے کے باوجود کانگریس پارٹی سے الگ نہیں ہوتے اگرچہ اس بارے میں اختلاف رائے تھا مگر وہ اپنے فیصلہ پر سختی کے ساتھ قایم رہے اس کے باوجود انھیں ایوان میں مخالف پارٹی کا اعتماد پوری طرح حاصل ہے ٹنڈن جی نے خود اپنی تقریر میں یہ واضح کر دیا کہ اگرچہ میرا تعلق کانگریس پارٹی سے ہے لیکن میں اس ایوان کے اندر بالکل غیر جانبدارانہ رویہ رکھتا ہوں اور آیندہ بھی رکھنے کی کوشش کروں گا انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ سیدھی سادی ایمانداری لمبی چوڑی علمیت سے زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے ہم ٹنڈن جی کو ان کی صحت یابی پر مبارکباد دیتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ انھیں بدستور ایوان کے ہر طبقہ کا اعتماد حاصل رہے گا۔

تعلیم اور حکومت بہار

جہالت کے خلاف جہاد عام کانگریس کے پروگرام کا اہم جزو ہے اسی بنا پر یہ کانگریسی حکومتیں اس وقت اپنی وسعت ومقدرت کے لحاظ سے اس جہاد میں مصروف ہیں لیکن ان حکومتوں کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ دینے سے پتہ چلتا ہے کہ اس سلسلہ میں جو کامیابی حکومت بہار کے حصہ میں آئی ہے اس سے دوسری تمام حکومتیں محروم ہیں گذشتہ جمعہ کو بہار میں جہالت کے خلاف جہاد کی پہلی سالگرہ منائی گئی ہے اس مناسبت سے حکومت بہار کی تعلیمی جہاد کی تفصیلات ونتائج کے متعلق جو رپورٹ شایع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ اپریل سے اب تک حکومت نے ساڑھے چار لاکھ بے پڑھے لکھے لوگوں کو تعلیم یافتہ بنا دیا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ اگر یہی رفتار قایم رہی تو آیندہ چند سال میں بہار سے جہالت کا بالکل خاتمہ ہو جائے گا۔

تعلیم کی نشر واشاعت میں حکومت بہار کی یہ کوشش اور کامیابیاں بہت دلخوش کن ہے جس کے لئے ہم آنریبل وزیر تعلیم ڈاکٹر سید محمود کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں اس لئے کہ یہ حقیقتاً آپ ہی کی قربانیوں اور اولوالعزمیوں کا نتیجہ ہے کہ تعلیم کی نشر واشاعت کے میدان میں صوبہ بہار تمام صوبوں پر بازی لیگیا ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ اپنی سرگرمیاں بدستور جاری رکھیں گے اور آپ کی تقلید میں دوسرے صوبے بھی اپنی تعلیمی جد وجہد کو نیا رنگ وروپ دیں گے، تعلیم ترقی کا حقیقی زینہ ہے جب تک ملک کی ۹۰ فی صدی آبادی ابتدائی حقوق وضروریات اور ان کے حصول کے وسائل وذرائع سے واقف نہیں ہوگی جس کا ذریعہ محض تعلیم ہے اس وقت تک ترقی کی کوئی کوشش موثر ثابت نہیں ہو سکتی۔

تعلیم کی اس اہمیت کے پیش نظر ہر کانگریسی حکومت کا فرض ہے کہ وہ تعلیم کو عام کرنے کے لئے اپنی ہر ممکن کوشش عمل میں لائے۔

ڈینزگ

ڈینزگ میں نازیوں کی جنگی تیاریاں پورے زور وشور کیساتھ جاری ہیں حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ ڈینزگ کے جن دو جرمن لیڈروں نے ابھی حال میں ہر ہٹلر سے ملاقات کی ہے ان کے ذریعہ اس نے ڈینزگ والوں کو جنگ کے لئے تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے یہ بھی غلط نہیں ہے کہ پولینڈ، فرانس اور برطانیہ مقابلہ کی کارروائیاں منظم کرنے میں پوری ہماہمی کیساتھ مصروف ہیں لیکن ان تمام باتوں کے باوجود بظاہر یہی قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ

بقیہ آئینہ کانپور

کانپور سٹی مسلم لیگ کا بلیٹن

کانپور سٹی مسلم لیگ کی طرف سے بلیٹن شایع ہونا شروع ہو گیا ہے جس کے دو نمبر ہمارے پیش نظر ہیں اسکی ترتیب مولوی سید حسن احمد شاہ صاحب وکیل وسکریٹری سٹی مسلم لیگ کانپور کے ذمہ ہے اور اس کی قیمت ایک پیسہ ہے۔

ہم اس بلیٹن کا خیر مقدم کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ اب مسلم لیگ کے حلقہ کی خبریں پبلک تک صحیح نقطہ نظر سے پہونچ سکیں گی اور پبلک کی بھی اس بلیٹن کی قدردانی کریگی۔

بلیٹن نمبر ایک میں پرنسپل چٹرجی کا شکریہ ادا کیا گیا ہے جنھوں نے فائرنگ کے سلسلہ میں کانپور میونسپل بورڈ سے مسلم ممبران کے ساتھ واک آؤٹ کیا تھا۔

انڈمان ساہتیہ مندر کی تلاشی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے حکم کے بموجب خفیہ پولیس کے افسران نے ایک وارنٹ کے ذریعہ انڈمان ساہتیہ مندر کی تلاشی لی، بیان کیا جاتا ہے کہ تلاشی مسٹر منمتھ ناتھ گپتا کی لکھی ہوئی ضبط شدہ کتاب "بھارت میں کرانتی چیشٹا کاروا نچکاری اتہاس" کے سلسلہ میں ہوئی مگر مندر سے کوئی قابل اعتراض کتاب برآمد نہیں ہوئی۔

جھوٹی افواہ پھیلانے کے جرم میں سزا

ایسٹ مجسٹریٹ نے مسمی بیراگی کو زیر دفعہ ۵۰۵ پچھتر روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی کی صورت میں ۲ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے ملزم کے خلاف جرم یہ ہے کہ اس نے موضع جھینجھک سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے نام اس امر کا تار دیا تھا کہ موضع مذکور میں ہندو مسلم بلوہ ہونے والا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مسٹر خوب چند آئی۔ سی۔ ایس کو تحقیقات کے لئے بھیجا تو معلوم ہوا کہ یہ خبر بالکل غلط تھی چنانچہ اسی جرم میں ملزم کو سزا دی گئی۔

آئینۂ کانپور

بورڈ سے مسلم ممبران کا واک آوٹ

۱۵ جولائی کو مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں میونسپل بورڈ کا ایک ہنگامی جلسہ ہوا۔ جلسہ میں ہنگامی کیفیت اس لئے پیدا ہونے والی تھی کہ ۱۹ جون کے فائرنگ کا معاملہ اور ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین اور سکریٹری کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن آنے والا تھا۔

چیرمین صاحب نے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹاؤن ہال کے اندر اور باہر کافی تعداد میں پولیس کا انتظام کرادیا تھا۔ وزیٹرس کو بھی بہت کم تعداد میں آنے کی اجازت دی گئی تھی۔

کل ۴۸ ممبران بورڈ میں ۴۵ ممبران موجود تھے۔ پنڈت سری رتن شوکلا اور پنڈت ہری ہرناتھ شاستری شہر میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے غیر حاضر تھے اور آنجہانی مسٹر رائن کی وفات ہو چکی ہے۔

جلسہ شروع ہوتے ہی مسٹر تلک چند کریل نے کہا کہ پہلے مہتروں کے مسئلہ پر غور کیا جائے اس پر بابو رام نرائن گرگ نے اعتراض کیا اور کہا کہ اجنڈے کے مطابق کام ہونا چاہیئے اور اگر مسلم ممبران اپنے رزولیوشن کو پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو وہ اس کو واپس لے سکتے ہیں۔

اس پر مسلم ممبران کی طرف سے کہا گیا کہ ان میں سے کسی نے بھی رزولیوشن کو واپس لینے یا ملتوی کرنے کی تجویز نہیں کی ہے۔ لہٰذا مسٹر گرگ کا یہ ریمارک بیکار ہے۔ اس کے بعد مسٹر سید علی زیدی نے مندرجہ ذیل مفہوم کا رزولیوشن پیش کیا کہ:-

"اس بورڈ کے خیال میں ۱۹ جون سنہ ۳۹ء کی بساط خانہ اور مول گنج کی مسجد کی فائرنگ جو پولیس نے پُرامن اور غیر مسلح مسلم مجمع پر کی اور جس سے کافی جانی نقصان ہوا جسکی تحقیقات مقامی حکام سے کرانا مناسب نہیں لہٰذا یہ بورڈ حکومت یو۔ پی سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کی تحقیقات کے لئے ایک غیر سرکاری اور غیر جانبدار کمیشن مقرر کرے"

مسٹر مصطفےٰ حسین ٹیر نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ رزولیوشن پر فرقہ وارانہ فضا سے الگ ہو کر غور کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کانگریسی اور مزدور سبھا کے ممبران سے اپیل کی کہ وہ اس رزولیوشن کو پاس کر کے مسلمانوں کا اعتماد حاصل کریں۔

چودہری مہیشری پرشاد نگم نے اپنی تقریر میں کہا کہ پولیس نے ہندو مسلمان دونوں فرقوں کے آدمیوں پر فائر کئے تھے۔ لیکن رزولیوشن میں صرف مسلمانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ رزولیوشن بورڈ کے سامنے فرقہ وارانہ اسپرٹ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ نے رزولیوشن میں اینٹیں پھینکنے والوں پر مذمت نہ کرنے کے ذکر پر افسوس کا اظہار کیا۔

پنڈت رگھبر دیال بھٹ لیڈر کانگریس پارٹی نے کہا کہ وہ تحریک کی تائید اسلئے نہیں کر سکتے کہ وہ قطعی طور پر فرقہ وارانہ نقطۂ نظر سے پیش کی جارہی ہے اور وہ انسانی جان ومال کے تحفظ کے پیش نظر جو اسوقت خطرہ میں پڑ گئی تھی فائرنگ کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مسلم ممبران نے اس سے پہلے کبھی فائرنگ کی مخالفت نہیں کی۔ لہٰذا آج اس رزولیوشن کو کس طرح غیر فرقہ وارانہ سمجھا جا سکتا ہے۔

مسٹر رام نرائن گرگ اس قسم کا ایک رزولیوشن پیش کرنا چاہتے تھے کہ جس کے متعلق انکا خیال تھا کہ وہ پورے بورڈ کو مطمئن کر دیگا اس کے بعد مسٹر ٹیر نے تجویز کیا کہ میٹنگ تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کر دی جائے تاکہ ایک متحدہ رزولیوشن لایا جا سکے مگر بدقسمتی سے یہ تجویز مسترد کر دی گئی۔

مسٹر وحید احمد نے رزولیوشن کی موافقت اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے مخالفت کی اور اصل رزولیوشن پر ووٹ لئے جانے پر موافقت میں ۱۱ اور مخالفت میں ۱۸ ووٹ آئے اور اس طرح یہ رزولیوشن مسترد کر دیا گیا اور اس کے بعد تمام ۱۱ مسلم ممبران واک آوٹ کر گئے (یعنی بورڈ سے اٹھ کر چلے گئے)

اس کے بعد مسٹر رام نرائن گرگ کا ایک رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہو گیا جسکے ذریعہ ایجوکیشن کمیٹی کے چیرمین و سکریٹری کے کاموں کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی جس کے ممبران میں مسٹر بی پی سریواستو چیرمین بورڈ، بابو رام نرائن گرگ۔ مسٹر ایس۔ ایم۔ رضا۔ بابو رام نرائن خزانچی اور پنڈت رگھبر دیال بھٹ شامل ہیں۔

یہ کمیٹی سرود عہدیداران کے کام کی مکمل تحقیقات کریگی اور ایک ماہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کریگی اس کے بعد مسٹر تلک چند کریل کا وہ رزولیوشن جسمیں گورنمنٹ سے یہ درخواست کی گئی تھی کہ وہ مسٹر رام نرائن گرگ کو میونسپل بورڈ کی ممبری سے علیحدہ کر دے۔ کیونکہ ان پر واٹر ٹیکس کی ایک بڑی رقم واجب ہے پیش ہوا۔ چیرمین صاحب نے کہا کہ مسٹر گرگ پر جو رقم واجب تھی وہ ایگزیکٹو افسر صاحب نے اپنے اختیارات سے معاف کر دی تھی لہٰذا ان پر کچھ باقی نہیں ہے۔ یہ تجویز بھاری کثرت آرا سے گر گئی۔

مہتر یونین کے مطالبات پر بھی غور کیا گیا کام کے وقت کے متعلق بورڈ نے یہ فیصلہ کیا کہ گورنمنٹ میونسپل کے مطابق جتنے گھنٹہ روزانہ کام مہتر وں کو کرنا چاہیئے اتنے ہی گھنٹہ اُن سے کام لیا جائے۔

دیگر معاملات کے متعلق بورڈ نے یہ طے کیا کہ پچھلے سال کے سمجھوتہ پر بورڈ کے احکام موجود ہیں اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی۔

فائرنگ ڈے کے متعلق ہڑتال و جلسہ

۱۹ جولائی کو کانپور کے مسلمانوں نے نہایت مکمل ہڑتال کی جو ۱۹ جون کو پولیس فائرنگ کی پہلی ماہوار یادگار تھی، تمام مسلم بازار اور دکانیں بند تھیں تمام شہر میں سیاہ جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ مسٹن روڈ جہانکہ فائرنگ ہوئی تھی یہاں سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ خاص طور پر کیا گیا تھا۔

تمام شہر میں پولیس کا معقول انتظام تھا مختلف علاقوں میں مجسٹریٹ تعینات کر دیئے گئے تھے۔ اور مسلح پولیس خاص خاص سڑکوں پر گشت لگا رہی تھی مسٹر ال۔ بی ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایچ۔ سی مل سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر کا گشت لگا کر انتظامات کی خود دیکھ بھال کر رہے تھے۔

شام کو ۷ بجے ایک عظیم الشان جلسہ حلیم انٹر کالج میں مسٹر ممتاز احمد لاری ایکٹنگ پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کی صدارت میں منعقد ہوا مسٹر لاری مسٹر عارف فاطمی مسٹر محمد فاروق کپتان نیلی پوش (اتحاد ملت) مسٹر سید علی زیدی مسٹر شریح الدین، مسٹر عبدالباری مسٹر انعام اللہ خاں دُرّانی مسٹر محمد مظفر سید احمد شاہ مختار وغیرہ نے مختلف رزولیوشن پر تقریریں کیں۔

ایک رزولیوشن میں ایک غیر سرکاری اور ایک غیر جانبدار کمیشن مقرر کئے جانے پر زور دیا گیا اور ایک دوسرے رزولیوشن میں کانپور میونسپل بورڈ کے ممبران کو بورڈ سے واک آوٹ کرنے پر مبارکباد دی گئی۔ ایک تیسرے رزولیوشن میں مسلم ممبران یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کو تحریک التوا پر مبارکباد دی گئی، ایک چوتھے رزولیوشن میں صوبے کے گورنروں کے طرز عمل پر شدید نکتہ چینی کی گئی کہ وہ اپنے اختیارات خصوصی کو کام میں نہیں لا رہے ہیں

یو۔ پی مسلم لیگ پارٹی کا تار

سٹی مسلم لیگ کانپور کو مندرجہ ذیل تار سکریٹری مسلم لیگ پارٹی یو۔ پی لیجسلیٹو اسمبلی کی طرف سے موصول ہوا ہے کہ:-

"اسمبلی کے مسلم ممبران کو کانپور کے مسلمانوں کے ساتھ انکی اس مصیبت میں پوری ہمدردی ہے اور وہ لوگ انکے مطالبات کے ساتھ پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔"

کانپور فائرنگ ڈے

ورکنگ کمیٹی یو۔ پی پراونشل مسلم لیگ نے طے کیا ہے کہ ۸ اگست سنہ ۳۹ء کو تمام صوبہ یو۔ پی میں "کانپور فائرنگ ڈے" منایا جائے اور اس نے تمام اضلاع کے دفاتر کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ فائرنگ ڈے کو کامیاب بنانے میں ہر امکانی کوشش کریں۔

سینٹوریم بلڈنگ کے نقشہ کا معائنہ

کانپور میونسپل بورڈ نے دو لاکھ روپے کے صرفہ سے دق وسل کے لئے ایک اسپتال کانپور میں بنانا طے کیا ہے چنانچہ اس عمارت کی جگہ ونقشہ وغیرہ کے معائنہ کرنے کی غرض سے ڈاکٹر فرموڈٹ مولر میڈیکل کمشنر ٹوبرکلوسس ایسوسی ایشن آف انڈیا ۲۰ جولائی کو کانپور تشریف لائے اور آپ نے نواب گنج میں سینٹوریم بنانے کے لئے زمین پسند کی۔

۷ بجے شام کو میڈیکل ایسوسی ایشن میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے سل ودق کے مرض پر ایک عالمانہ لکچر دیا۔

والیسرائے کا چیرمین بورڈ کو شکریہ

ہز ایکسیلنسی لارڈ لنلتھگو نے مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کانپور کو ایک خط لکھکر انکا شکریہ ادا کیا ہے کہ انکے بورڈ نے سل ودق جیسے منحوس مرض کے انسداد کے لئے ایک سنیٹوریم بنانا طے کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ ڈاکٹر مولر کو بھیج رہے ہیں وہ سنیٹوریم کی بلڈنگ وغیرہ کے متعلق مفید تجاویز دیں گے۔

ایٹ ہوم

مسٹر اور مسز بی۔ پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کانپور نے اپنے بنگلہ "ریوردیو" پر مٹی پر ڈاکٹر سی پر وموڈٹ مولیر کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا جسمیں مسٹر ال۔ پی۔ ہنکاکس، مسٹر ای سوٹر مسٹر جسکو بی، مسٹر شکلا، مسٹر لے ہون۔ پرنسپل چیٹرجی۔ حاجی محمد حمزہ اور دیگر معززین شہر شریک ہوئے۔

بابو برجندر سروپ کو ڈنر

ہمارے شہر کے مشہور شاعر مسٹر گنگا دھر ناتھ فرحت بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایڈوکیٹ ایم۔ ایل۔ سی چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو ۲۷ مارچ کو ایٹ ہوم دینے والے تھے مگر وہ اس وقت کانپور کی فضا کی وجہ سے نہ ہو سکا اب آپ ۲۲ جولائی کو ۸ بجے ایک شاندار ڈنر دے رہے ہیں جسمیں معززین شہر کو مدعو کیا گیا ہے

مسز پنڈت کا دورہ

آنریبل وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ ۲۵ جولائی سے ۲۷ جولائی تک ضلع کانپور کا دورہ کرینگی آپ کے ساتھ پنڈت وشنو کیش نرائن تواری اور مسٹر اے۔ جی کھیر۔ پارلیمنٹری سکریٹری بھی ہونگے۔

کانپور ضلع کانگریس کمیٹی نے اس موقع پر ۱۲ پبلک جلسوں کا انتظام کیا ہے۔

ارودرم آفیسر

مسٹر جے۔ کے بُرکھنیا ارودرم آفیسر کانپور کا تبادلہ کراچی کو ہوا ہے اور آپ کی جگہ مسٹر گوربخش سنگھ دہلی سے آرہے ہیں۔

سمعصر ورتمان

سمعصر ورتمان روزنامہ ہندی کا مقدمہ مسٹر جے۔ او۔ ان شکلا مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ۱۹ جولائی کو پیش ہوا۔ مسٹر برج بہاری اوستھی اڈیٹر اور مسٹر چھیدی لال اگنہوتری پرنٹر وپبلشر پر سکشن ۱۸ ۴۴ (؟) کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں پیش ہوا۔ اور آئندہ پیشی ۳ اگست کے لئے ملتوی کر دی گئی

لیبر کمشنر کا فیصلہ

مسٹر نگم آئی سی ایس لیبر کمشنر نے جے کے کاٹن مل کے راجکشور مزدور کی برخاستگی کو جائز قرار دیا ہے۔

کانگریس ملیوں کو تنبیہ

ضلع کانگریس کمیٹی ایک کمیونک کے ذریعہ افسوس کرتی ہے کہ بعض کانگریسی ڈسٹرکٹ بورڈ کے معلموں کے تبادلہ میں غیر معمولی دلچسپی لے رہے ہیں ایسے کانگریسیوں کی توجہ یو پی صوبجاتی کانگریس کے حال کے سرکلر کی طرف منذول کرائی جاتی ہے جس کے ذریعہ کانگریسیوں کو اس قسم کے مداخلت کی ممانعت کی گئی ہے۔

مہتروں کی ہڑتال ملتوی

میونسپل مہتروں کی ہڑتال جو ۲۱ جولائی سے ہونے والی تھی کلکٹر صاحب کی مداخلت سے کچھ دنوں کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے

۱۸ جولائی کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ایک میٹنگ ہوئی جسمیں مہتروں کی یونین کے نمائندوں بورڈ کے چیرمین کلکٹر صاحب اور گورنمنٹ لیبر افسر نے شرکت کی۔ کلکٹر صاحب نے یونین کے نمائندوں سے کہا کہ وہ معاملہ متعلقہ میں ہر سوال کو بذات خود سننے کو تیار ہیں اور ان پر اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے جائیں گے۔ اور وہ امید کرتے ہیں کہ بورڈ میں ان تاثرات پر عمل کرنے کو تیار ہو جائے گا لہٰذا امید کیجاتی ہے کہ اس طرح دونوں پارٹیوں میں سمجھوتہ ہو جائیگا

قتل کی دھمکی

جے۔ کے جوٹ مل کے کام کرنے والوں کو قتل کی دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ یا تو وہ ۲۶ جولائی کی ہڑتال میں شریک ہوں جس کے متعلق مزدور سبھا نے نوٹس دیا ہے ورنہ ان کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے گا۔

۱۹ جولائی کو ایک ہندی اشتہار جوٹ مل کے گرد و نواح کے بجلی کے کھمبوں میں چسپاں ملے ہیں جسکی سُرخی "خون کا دریا" ہے اس اشتہار میں غدار مزدوروں کو قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔

پرنس ہوٹل

مقامی حکام نے پرنس ہوٹل کے خلاف جو مقدمہ قایم کیا تھا وہ ہٹا لیا گیا ہے۔ ہوٹل کے مالک سے بھی دوسرے مقامی ہوٹلوں کی طرح ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کیگئی تھی پولیس نے مقدمہ کو اٹھانے کے لئے مجسٹریٹ سے اجازت طلب کی کہ مقدمہ ہٹا لیا جائے کیونکہ پبلک نقص امن کا اندیشہ نہیں ہے۔ مجسٹریٹ کے منظوری لینے پر مقدمہ خارج کر دیا گیا۔

ٹکسٹائل مل

ٹکسٹائل مل کے مالکان نے فیصلہ کیا ہے کہ مل کا ہوزری کا حصہ بند کر دیا جائے کیونکہ ہوزری کا مارکیٹ گر گیا ہے اور مال بہت جمع ہو گیا ہے لہٰذا ۷۰ مزدوروں کو ۱۵ دن کا نوٹس دیدیا گیا ہے۔

شوکلا جی کا بیان

پنڈت سری رتن شکلا ایم۔ ال۔ اے و میونسپل کمشنر ۱۵ جولائی کے بورڈ کے جلسہ میں اسلیئے شریک نہیں ہوئے تھے کہ آپ کلکتہ گئے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مجھے واپسی پر بورڈ کے رزولیوشن اور تقریروں کا علم ہوا اور یہ چیز ہی یہ یقین دلانے کیلئے کافی ہے کہ بورڈ کی فضا اب پھر خراب ہو چلی ہے لہٰذا اسوقت سب سے بڑی ضرورت اس کی ہے کہ اسوقت تمام اختلافات کو مٹا کر فضا صاف کی جائے تاکہ اطمینان کے ساتھ ضروری کام انجام پا سکیں

کانپور اسٹوڈنٹ یونین

کا ایک جلسہ ۲۱ جولائی کو ۷ بجے تلک ہال م

غیر ملکیوں کی رجسٹری

کانپور میں بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر فارنرز و غیر ملکی ایکٹ کا نفاذ شروع ہو گیا ہے ضلعوں کے سپرنٹنڈنٹ پولیس، رجسٹریشن افسر مقرر کر دیئے گئے ہیں جو دیگر ممالک کے باشندوں سے جن میں جرمنی، فرانس، امریکہ، چین اور جاپان وغیرہ ممالک کے لوگ شامل ہیں ان کے متعلق پوری تفصیلات دریافت کرتے ہیں ان کے ہندوستان آنے کی وجہ ان کی قیام کی مدت ان کے ٹھہرنے اور کام کرنے کی جگہ اور پاسپورٹ وغیرہ تمام باتوں کی نگرانی کی جاتی ہے، اور ان کا باقاعدہ ریکارڈ تیار کیا جا رہا ہے

چیک کی چوری پرسیشن سپرد

مسٹی لالا کو میونسپل بورڈ آفس سے بنک کے چیک چرانے کے جرم میں رائے صاحب امانت مجسٹریٹ نے سیشن سپرد کر دیا، فاضل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ جرم کی نوعیت نہایت سنگین قسم کی ہے اس لئے ملزم کو سخت سزا ملنی چاہیئے۔

وکٹوریہ ملز کی ہڑتال

نیو وکٹوریہ ملز میں جو ہڑتال شروع کی گئی تھی وہ لیبر آفیسر و لیبر کمشنر کی کوششوں سے ختم ہو گئی ہے، اجرت کے متعلق مل مالکان السوسی ایشن اور مزدور سبھا دونوں کو منظور ہے اسی کے پیش نظر ہڑتال ختم کر دی گئی ہے اور مل کا کام جاری ہو گیا۔

پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس

زیر صدارت مسٹر بی کے مکرجی ایم۔ ایل۔ اے یو پی پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس کی ورکنگ کمیٹی کی ایک میٹنگ کل رات کانپور میں ہوئی جس میں صنعتی امور کے متعلق گورنمنٹ کی نئی پالیسی پر غور کیا گیا کمیٹی نے گورنمنٹ کی نئی پالیسی سے اتفاق رائے سے مجبوری ظاہر کی اور یہ خیال ظاہر کیا کہ ہڑتالوں کی ذمہ داری مل مالکان کے اوپر ہے نہ کہ مزدوروں کے اوپر۔

پکیٹنگ کے متعلق کمیٹی نے گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ اس امر کا یقین دلائے کہ پکیٹنگ کو بند کرنے سے اس کا مدعا شہری حقوق کا خاتمہ کرنا نہیں ہے اور یہ ارادہ بھی نہیں ہے کہ مل مالکان کو نئی بھرتی کرنے کا موقعہ دیا جائے کمیٹی نے پُرزور الفاظ میں اس بات کی تردید کی ہے کہ ٹریڈ یونین کانگریس تشدد کا پرچار کرتی ہے۔

کمیٹی نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ مزدوروں کے معاملات کو دفعہ ۱۵۳۔ الف دفعہ ۱۰۷ کی زد میں نہ لے آئے اور اپنے سرکلر کو واپس لے لے۔

اسٹوڈنٹس یونین کی میٹنگ

کانپور اسٹوڈنٹس یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ اپنے تمام ممبران کو مبارکباد دی ہے جنھوں نے گرمیوں کی چھٹیوں میں صوبہ کے مختلف گاؤں میں خواندگی کا پروپگنڈا کیا ہے، کمیٹی نے شہر میں خواندگی کے سینٹر بھی مقرر کر دیئے ہیں جہاں برابر غیر تعلیم یافتہ بھائیوں کو پڑھایا جائے گا۔

سینٹروں میں زراعتی کالج، ستاتن دھرم کالج، ڈپٹی کا پڑاؤ، بنگالی شامل ہیں۔

چمن گنج، چتنی گنج، کلکٹر گنج، بہنا جہادور، اور کرسچن کالج میں بھی نئے سینٹر کھولے جائیں گے ایک سب کمیٹی کا تقرر کیا گیا جس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ نئے سیکھے ہوئے آدمیوں کے لئے مناسب کتابوں کا انتخاب کرے اور شراب نوشی کے خلاف و دیگر سوشل مضامین پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کرے

ریلوے قلیوں کا معاملہ

لیبر کمشنر صاحب کی مدد سے ریلوے کے قلیوں اور ان کے ٹھیکیدار کے درمیان تنازعہ ختم ہو گیا ہے تقریباً پچاس برخاست شدہ قلی کام پر واپس لے لئے گئے ہیں اور ٹھیکیدار کو یہ اختیار ہوگا کہ غیر حاضری و بدسلوکی کی وجوہات پر وہ آئندہ ان کے خلاف کارروائی کر سکے۔

قلیوں نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ وہ ہڑتال کرنے سے پہلے کم از کم پندرہ روز کا نوٹس دیں گے۔ قلیوں

سبد گل

دنیا میں جتنے مسائل ہے ان کو ایک ایک کرکے اگر ذہن میں لایا جائے اور ہر مسئلہ کی اہمیت پر غور و خوض کیا جائے تو ظاہر ہو جائے گا کہ ان تمام مسائل میں ایک ہی مسئلہ ایسا ہے جو آج تک کسی سے حل نہ ہو سکا اور یاروں نے جس قدر اس پر سر مارا اس کی پیچیدگی اور بھی بڑھتی چلی گئی وہ مسئلہ کون سا ہے، آپ ذرا سا غور کریں گے تو فوراً اعلوم کرلینگے کہ وہ شادی اور مرد و عورت کے جنسی رشتہ کا مسئلہ ہے اور لطف یہ ہے کہ جوں جوں دنیا بدلتی جاتی ہے اور لوگوں کے خیالات بدلتے جاتے ہیں اس مسئلہ کی نوعیت بھی بدلتی جاتی ہے لیکن ابھی تک اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکا ہے کہ پہلے شادی ہونا چاہئے اور بعد کو محبت ہونی چاہئے روایات کے اعتبار سے مغرب نے پہلا نمبر محبت کو دیا ہے اور مشرق نے پہلا نمبر شادی کو عطا کیا ہے۔

شادی کے متعلق مختلف وقتوں میں مختلف خیالات بھی ظاہر کئے گئے ہیں کبھی یہ کہا گیا ہے کہ شادی ایک مقدس مذہبی فعل ہے کبھی یہ کہ دنیا ایک ایسی گاڑی ہے جس کو چلانے کے لئے مرد اور عورت کے اشتراک عمل کی ضرورت ہے کسی نے یہ کہا ہے کہ شادی جنسی رشتہ کے سوا اور کوئی چیز نہیں کسی کا یہ خیال ہے کہ مرد اور عورت شادی کے رشتہ میں صرف اس لئے جڑ جاتے ہیں کہ اولاد پیدا ہو اور بنی نوع انسان کی تعداد میں اضافہ ہو، دوسری طرف "بربھ کنٹرول" کے علمبردار اس خیال کی مخالفت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کو جنسی رشتہ سے تو لذت اندوز ہونا چاہئے لیکن کثرت اولاد سے پرہیز کرنا چاہئے غرض یہ ہے کہ جتنے منہ ہیں اتنی باتیں نہ کسی کے خیال کی حد بندی کی جاسکتی ہے نہ کسی کی زبان روکی جاسکتی ہے۔

شادی اور جنسی رشتہ کے مسئلہ پر جدید ترین خیال انگلستان کے مشہور مورخ، مصنف، افسانہ نگار، اور مفکر، مسٹر ایچ جی ویلز نے ظاہر کیا ہے کہ آپ کی عمر اس وقت بہتر سال کی ہے اور آپ نے اپنے وسیع تجربات کی بنا پر جو باتیں دنیا کے سامنے پیش کی ہیں ان کو مختصر الفاظ میں ہم ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ شادی کا مسئلہ حسن و عشق کے عام مسئلہ کی ایک شاخ ہے اور شادی کرنے والا ہر مرد (خواہ اس کی تمنا کامیاب ہو یا نہ ہو) دل میں یہی خواہش رکھتا ہے کہ اس کی بیوی "خوبصورت ہو"

مسٹر ایچ جی ویلز کا خیال بالکل اس کے برعکس ہے آپ فرماتے ہیں حسین عورت سے کبھی شادی نہ کرو حسین عورت تمہاری آنکھوں کو چکا چوندھ لگا کر تم سے شادی کر لیتی ہے کچھ دن پرجوش مسرتوں میں گذر جاتے ہیں لوگ تم پر رشک کرتے ہیں لیکن چند روز کے بعد تم پر بیوی کی خامیاں اور کمزوریاں ظاہر ہونے لگتیں ہیں اور تم اپنے آپ کو بد نصیب محسوس کرنے لگتے ہو، یقین کرو کہ حسین سے حسین عورت بھی اپنے شوہر کے لئے حسین نہیں رہتی۔

مسٹر ویلز ایک فلسفی ہیں اور آخری فقرے میں انھوں نے ایک بہت بڑا انفسیاتی فلسفہ بیان کیا ہے بہر حال سر دست ہمیں اس پر بحث کرنا نہیں ہے حسین عورت سے شادی کرنے کے خلاف حکم امتناعی دے کر مسٹر ویلز یہ بتلاتے ہیں کہ کس کی عورت سے شادی کرنا چاہئے، آپ فرماتے ہیں، معمولی صورت رکھنے والی، سادگی پسند عورت سے شادی کرو اس سے تمہیں مستقل مسرت حاصل ہوگی بعد کو اس کے بہت سے پوشیدہ محاسن تم کو نظر آنے لگیں گے اس کی اچھی صفات اس کے چہرے کے حسن سے کہیں زیادہ تمہیں مسرور کریں گے، کچھ دنوں کے بعد اس کی سچی اور مخلصانہ مسکراہٹ اور اس کی محبت آمیز نگاہیں تم کو بہت اچھی معلوم ہوں گی اور سب سے بڑی خوشی کی بات یہ ہوگی کہ وہ بیوی تمہاری اپنی ملکیت ہوگی۔*

ادب لطیف

محبت!

از جناب ایم حنیف محمود صاحب امرتسری

محبت ایک جزو ہے روح کا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

روح کی طرح محبت بھی ایک شعلہ الوہیت ہے۔ ۔ ۔ ۔

نیز روح کی طرح محبت بھی غیر فانی اور نا قابل تجزیہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محبت ایک نقطہ آتشیں ہے، جو ہماری روح کی گہرائیوں میں موجود ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ غیر محدود اور غیر فانی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اسے کوئی چیز محدود نہیں کر سکتی

اور نہ یہ شعلوں کے بغیر جلتی ہوئی آگ بجھ سکتی ہے جسے ہم اپنے مغز استخواں کے اندر جلتی ہوئی محسوس کرتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور آسمان کی انتہائی گہرائیوں میں اس کی منور شعاعیں دیکھتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دل میں اگر محبت نہیں تو وہ ایک خالی سیپی کیطرح بے قیمت اور بے مایا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دل صدف ہے اور محبت موتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محبت میں مرجانا محبت کے ساتھ زندہ رہنا ہے اگر تم اذیت میں ہو اور تکلیفوں میں مبتلا ہو، اس لئے کہ تم محبت کرتے ہو تو اور زیادہ کرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بقیہ صفحہ ہذا کالم چہارم

کرنے کا حکم دیا ہے، اس نے کہا صرف صاحب کے لئے کھانا تیار کیا گیا ہے۔

یہ سنکر دوست سیدھا نیوٹن کے کمرہ میں گیا اور ان کی پیٹھ کی طرف ایک کرسی پر خاموش بیٹھ گیا نیوٹن صاحب اپنے کسی خیال میں ایسے غرق تھے کہ دوست کے آنے کی خبر نہ ہوئی، تھوڑی دیر میں خانسامہ کھانا لایا اور ایک میز پر رکھ کر چلا گیا دوست چپکے سے اٹھا اور کھانا خوب مزہ سے کھا کر اطمینان سے ایک کونے میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

جب نیوٹن کو بھوک لگی تو میز کے پاس آیا اور جھوٹے برتنوں کو دیکھ کر حیران سا رہ گیا اور پھر آپ ہی آپ کہنے لگا کہ:-

"آج میرا کھانا کون کھا گیا"؟

دوست نے قہقہہ لگایا اور کہا جس کی آپ نے کل دعوت کی تھی، آخر ۲۰ مارچ ۱۷۲۷ء کو حساب اور سائنس کا یہ مشہور عالم اس دنیا سے چل بسا۔

*وہ حسن جو ساری دنیا کے لئے ہو تمہیں اذیت میں مبتلا کر دے گا لیکن وہ بیوی جو صرف تمہاری بیوی ہوگی تمہارے لئے مسرتوں کا ایک محفوظ خزانہ ہوگی

ان فقروں میں بھی مسٹر ویلز نے ایک فلسفیانہ نقطۂ نگاہ پیش کیا ہے لیکن آپ کے اس خیال سے غالباً بہت کم لوگ اتفاق کریں گے کہ ہر وہ بیوی جو حسین ہوتی ہے صرف اپنے شوہر کی نہیں بلکہ دوسروں کی بھی ملکیت ہوتی ہے! یہ کیا ضرور ہے کہ ہر حسینہ جلوہ فروش ہو؟ ممکن ہے مغربی سوسائٹی میں یہ کلیہ صحیح ہو لیکن مشرق میں حسن اور حسن فروشی لازم و ملزوم چیزیں نہیں ہیں۔

اس سے آگے چل کر مسٹر ویلز کسی قدر بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہیں اور غالباً بڑے بڑے مصنفوں اور صاحب دماغوں کا طرۂ امتیاز بھی یہی ہے آپ فرماتے ہیں کہ شادی کرنے سے پہلے سب سے زیادہ سادہ اور قریب قریب بدصورت عورت کی تلاش کرو اور اسکا بھی خیال رکھو کہ وہ عمر میں تم سے کم نہ ہو بلکہ تم سے زیادہ سن رسیدہ ہو اسمیں کسی طرح کا کمال موجود نہ ہو وہ کسی قدر میلی کچیلی اور غریب ہو مسٹر ویلز کی یہ ہدایت غالباً مغربی سوسائٹی کی فیشن پرستی اور بناؤ سنگھار سے پیدا شدہ خطرات کا رد عمل ہے اور غالباً اہل مغرب ہی کی اصلاح کیلئے یہ باتیں لکھی بھی گئی ہیں ورنہ ہماری سمجھ میں تو یہ بات

عالم نسواں

قطرات اشک

از محترمہ شہر بانو صاحبہ لکھنوی

آج میں جس مسئلہ پر قلم اٹھا رہی ہوں یہ ایک نہایت ہی المناک داستان ہے جس کے لئے بہت سے دل بے قرار ہو چکے ہیں اور جس پر بہت سی آنکھیں آنسو بہا چکی ہیں۔

آپ کو انتظار ہوگا کہ آخر وہ کون سا مسئلہ ہے اس لئے میں اسے فوراً اظاہر کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ مسئلہ نوجوان کنواری لڑکیوں کی مظلومیت ہے

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض اعلے حیثیت اور تہذیب یافتہ گھرانوں میں نوجوان لڑکیاں اپنی جوانی پر ماتم کرتی رہتی ہیں اور اس انتظار میں ان کی شادی نہیں ہوتی کہ جب تک دس ہزار یا ۵ ہزار روپیہ کا مہر مقرر نہ ہوگا، اور جب تک شان و شوکت کے ساتھ شادی کا انتظام نہ ہوگا ہم ہرگز شادی نہ کریں گے۔

اسی انتظار میں بعض لڑکیاں دس دس برس تک یونہی بیٹھی رہتی ہیں اور اپنی جوانی پر ماتم کرتی رہتی ہیں، موسم بہار آتا ہے، برسات بھی آتی ہے آسمان پر گھٹائیں چھا جاتی ہیں، ننھی ننھی بوندیاں پڑتی ہیں، کنواری لڑکیوں کے دلوں میں بھی آرزوئیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ چاہتی ہیں کہ ان کا گھر آباد ہو لیکن عظیم الشان مہر اور شاندار جہیز کے انتظار میں ان کی تمام آرزوئیں پامال ہوتی رہتی ہیں، حسرتوں کا جنازہ نکلتا رہتا ہے، بہت سی راتیں اور بہت سے دن آہ و زاری اور اشکباری میں بسر ہوتے ہیں لیکن کوئی ان کی خاموش آہوں کے دھوئیں کو نہیں دیکھ سکتا جن کے دلوں میں بزرگوں کی لاج و عزت کا پاس، شرافت کا احترام، ان کی بدنامیوں کا خیال، اور خدا کا خوف ہوتا ہے وہ اپنی جوانی خاموشی کیساتھ گذار دیتی ہیں اور زبان سے اف تک نہیں کرتیں، اور جو آزاد خیال ہوتی ہیں وہ اغوا اور فرار کے سیلاب میں بہ جاتی ہیں اور باپ دادا کی عزت کو خاک میں ملا دیتی ہیں ان المناک حالات کو سامنے رکھ کر میں سمجھدار اور دانشمند حضرات کو مشورہ دیتی ہوں کہ وہ اس مصیبت کا خاتمہ کریں۔

ٹینٹسن کی صورت حالات پر غور

ٹوکیو ۱۵ ارجولائی ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ برطانی سفیر سر رابرٹ کریگائی اور مسٹر ارینا وزیر خارجہ جاپان کے درمیان آج بات چیت ہوئی جس میں ٹینٹسن کی صورت کے پس منظر کے متعلق غور کیا گیا، بحث سوموار کیلئے ملتوی کر دی گئی

جنگ میں اسپین غیر جانبدار رہیگا

لسبن ۱۴ ارجولائی، لڑائی میں اسپین غیر جانبدار رہے گا، بشرطیکہ اس کے علاقہ، اس کی عزت، اور اس کے اہم مفاد پر حملہ نہ کیا گیا یہ ہے وہ اعلان جو جنرل فرانکو ڈکٹیٹر اسپین نے کیا۔ جبکہ "ایڈیٹر ڈیاریو ڈی نوٹکس" سے انٹرویو کیا، آپ نے کہا کہ اسپین کی سلطنت نہ تو اٹلی کی ہے، اور نہ جرمنی کی۔

پنڈت نہرو اور سردار پٹیل میں مشورہ

بمبئی ۱۴ ارجولائی پنڈت جواہر لال نہرو نے آج بعد دوپہر سردار بلبھ بھائی پٹیل کی جائے رہائش پر ان سے ملاقات کی اور ایک گھنٹہ سے زائد دیر تک ان سے تنہائی میں بات چیت ہوتی رہی، بات چیت ختم ہونے کے بعد نمایندہ یونائیٹڈ پریس نے پنڈت جی سے انٹرویو کیا تو انھوں نے اپنی بات چیت کے متعلق کچھ بھی بتلانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ گفتگو پرائیویٹ تھی آپ قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کے دفتر بھی تشریف لے گئے اور وہاں انھوں نے کمیٹی کے کام کا بھی معائنہ کیا۔

بچوں کی دنیا

نیوٹن

از جناب پنڈت آنند پرشاد صاحب مصرا

نیوٹن جو یورپ کے تمام عالموں اور حکیموں کا سردار گذرا ہے ۲۵ دسمبر ۱۶۴۲ء کو پیدا ہوا تھا اس کا باپ تھوڑی زمین کا مالک تھا اور وہ اس میں کھیتی باڑی کیا کرتا تھا کچھ دنوں کے بعد اس کا باپ مرگیا اور ماں نے اسے بارہ سال کی عمر تک گھر میں ہی تعلیم دی پھر ایک مدرسہ میں داخل کرا دیا۔

شروع ہی سے اس کو طرح طرح کی کلیں بنانیکا بہت شوق تھا جب فرصت کے وقت مدرسہ کے لڑکے اپنے اپنے کھیل کھیلتے تو یہ ہوائی چکی اور دیگر چیزیں بنا کر اپنا دل بہلایا کرتا تھا چنانچہ ان ہی دنوں میں اس نے پانی کا گھنٹہ بنایا۔

جب وہ مدرسہ کی تعلیم سے فارغ ہو گیا تو اس کی ماں نے ارادہ کیا کہ اس کو اس کے باپ کے کام میں لگائے مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ نیوٹن زمینداری کا کام نہ کر سکے گا بعض دفعہ جب مزدوروں کی دیکھ بھال کا کام اس کے سپرد کیا جاتا تو وہ کسی درخت کے نیچے کتاب کھول کر بیٹھ جاتا اور پڑھنے لگتا۔

آخر کار ۵ جون ۱۶۶۰ء کو اس کی ماں نے اسے کیمبرج کے ایک مدرسہ میں داخل کرا دیا وہاں اس نے اپنی محنت اور کوشش سے استادوں کو خوش کر دیا نیوٹن نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ روشنی کی ہر سفید کرن اصل میں سرخ زرد اور نیلی ہوتی ہے اور اس سے سات مختلف رنگ نمایاں ہوتے ہیں اس طرح کہ اگر تین پہلوؤں والے شیشے کو ایک ایسے کمرے میں دکھا جاوے جہاں روشنی روزن کے ذریعہ سے پہونچ رہی ہو تو سامنے دیوار پر سات جدا جدا رنگ نظر آئیں گے۔

۱۶۶۵ء میں انگلستان میں ایک وبائی مرض پھیلا اور کیمبرج کے تمام مدرسوں میں چھٹیاں ہوگئیں نیوٹن کا اسکول بھی بند ہو گیا اور وہ اپنے گھر چلا آیا۔

ایکدن وہ کسی باغ میں ایک سیب کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اوپر سے ایک سیب زمین پر گرا اس نے سوچا کہ اس کے گرنے کی کیا وجہ ہے؟ تب اس نے کشش زمین کا اصول دریافت کیا کہ اس سیب کو زمین کی ایک خاص طاقت نے کھینچا ہے

جب ملک سے بیماری دور ہوگئی تو ۱۶۶۷ء میں وہ پھر مدرسہ میں داخل ہو گیا اور دو سال کے بعد اسی مدرسہ میں حساب کا استاد مقرر ہو گیا وہ ایسا عمدہ اور زوردار لکچر دیتا تھا کہ سننے والے کے منھ سے واہ واہ نکل جاتی تھی۔

نیوٹن بہت سیدھی سادی زندگی بسر کرتا تھا اس کی صحت بہت اچھی تھی وہ نہایت خوش اخلاق ملنسار اور دانا تھا کچھ عرصہ کے بعد وہ پارلیمنٹ کا ممبر اور شاہی ٹکسال کا داروغہ بن گیا۔

۱۷۰۳ء میں وہ شاہی علمی انجمن کا صدر مقرر ہو گیا ۱۷۰۵ء میں اسے نائٹ کا خطاب ملا۔

یہ اکثر سوالات کے حل کرنے میں ایسے محو ہو جاتے تھے کہ کھانا بھی بھول جاتے ایکبار کا ذکر ہے کہ انکا ایک بہت پرانا دوست مدت کے بعد ان سے ملنے کے لئے آیا نیوٹن نے اس سے کہا کہ دوست صبح کو کھانا ہمارے ساتھ کھانا دوست نے دعوت منظور کرلی اور چلا گیا۔

وہ دل ہی دل میں خیال کرنے لگا کہ اس نے مجھ سے کہہ تو دیا ہے کہ تم کھانا کھانے آجانا مگر اس کو اپنے حساب کے سوالات میں سب کچھ بھول جانے کی عادت ہے اس وجہ سے مجھے بھوکا ہی رہنے پڑیگا اتفاق سے ہوا بھی ایسا ہی۔

دوسرے دن صبح کو کھانے کے وقت وہ دوست آیا تو سیدھا باورچی خانہ کی طرف گیا اور پوچھا صاحب نے تمہیں کسی مہمان کے واسطے کھانا تیار

پردۂ فلم

ٹلرنٹ کا سفر

ٹلرنٹ کا سفر وہ مشہور رومان ہے جو جرمنی کے مشہور ترین ناول نویس زوڈا من نے تحریر کیا ہے، روڈا من اپنے ہنر میں یکتا ہے اور اب تک بہت زیادہ ناول تحریر کر چکا ہے اور برابر تحریر کرنے میں مصروف ہے اکثر ناولوں میں سے جو بہترین تھے اور خاص طور پر فلم کے واسطے نایاب تھے، بطور فلم کے تیار ہو چکے ہیں اور اب "ٹلرنٹ کا سفر" تیار ہو رہا ہے۔

اس فلم کے واسطے ٹوبس بڑی زبردست تیاریوں میں مشغول ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ فلم نہایت ہی عمدہ اپنے قسم کا فلم ہوگا کیونکہ اس فلم میں کام کرنیوالے ایکٹر اور ایکٹریس اپنے ہنر میں یکتا ہیں اور ہر ایک اپنے ہنر کو دکھانے میں مشغول ہے، دوسری خوبی جو اس فلم میں ہے وہ یہ ہے کہ یہ فلم حب الوطنی پر مشغول حضرات کو دکھاتا ہے، اس فلم کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ "وطن" کیا چیز ہے۔

اور حقیقت میں فلم دیکھنے سے وطن کی محبت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ ایسا ڈرامہ تیار اور تحریر کرنے میں "زوڈا من" بہت مشہور ہے اور وہ ایسے زندہ ناول لکھتا ہے کہ جس وقت انسان ایک دفعہ اس کی کتاب کو شروع کرے تو یہ ممکن نہیں کہ پھر وہ اس کو علحدہ رکھدے۔

یہی حالت اس فلم کی بھی ہوگی کیونکہ جس وقت انسان اس فلم کو دیکھنا شروع کرے تو تمام کیفیت کو اس جوش و خروش سے دیکھے گا کہ جب تک فلم ختم نہ ہو جائے گا اس وقت تک اسکو چین نہ آئیگا

روبرٹ کوخ کا فلم

اس کے متعلق ناظرین کرام کو اکثر مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا ہوگا کہ ایمل یانگس ایک زبردست فلم تیار کرنے میں مشغول ہے، جسکو "روبرٹ کوخ" کہتے ہیں اس کے متعلق بھی تحریر کیا جا چکا ہے کہ اس فلم کو تیار کرنے میں کیا کیا دقتیں ہیں لیکن ٹوبس سینما نے تمام باتوں کا نہایت خوش اسلوبی سے انتظام کرلیا ہے اور یہ فلم "روبرٹ کوخ" نہایت زور و شور سے تیار کیا جا رہا ہے کس طرح سے روبرٹ کوخ مطب کرتا ہے اور کس طرح سے مریض اس کے مطب میں رہتے ہیں وہ تو ایسی باتیں ہیں کہ جس کے متعلق تحریر کیا جا چکا ہے لیکن اب تک اس کے متعلق کچھ تحریر نہیں کیا گیا تھا کہ اس فلم میں جو باجہ یا موسیقی کا انتظام کیا گیا ہے اس کا کیا معاملہ ہے چنانچہ اس موقعہ پر اس شخص سے گفتگو کی گئی جس سے موسیقی کا کام اپنے ذمہ لیا ہے۔

یہ شخص کوئی معمولی شخصیت کا نہیں بلکہ اسکو ولفگان سیلر کہتے ہیں "ولفگان سیلر" وہ موسیقی کا ماہر ہے جس نے اب تک بہت زیادہ فلموں میں کام کیا ہے اور اب تک ان فلموں میں جن میں اس نے کام کیا ہے بہت زیادہ مشہور ہو چکے ہیں اور برابر مشہور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

خاص طور پر قابل ذکر اس کا وہ فلم ہے جو کسی زمانے میں ہمالیہ کے بارے میں تیار کیا گیا تھا اور جس کا نام "دیوتاؤں کا تخت" یا ہما چال تھا۔ اس میں ولفگان سیلر نے بہترین باجہ تیار کیا تھا جو ہندوستانی موسیقی سے بہت زیادہ تعلق اور مشابہت رکھتا تھا۔

ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس روبرٹ کوخ فلم کے واسطے ایسے آدمیوں کو لیا گیا ہے جو ہر طرح سے اپنے فن میں ماہر ہیں۔

پولینڈ کی مالی امداد

لندن، ۱۴ ارجولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو فوجی تیاری کے لئے ۰۰۰۰۰۵ پونڈ اور ۰۰۰۰۰۳ پونڈ کی رقم بطور قرض دینے کا اقرار کیا ہے اس کے علاوہ اشیاء خام کی خرید کے لئے برطانیہ پولینڈ کو ۰۰۰۰۰۸ پونڈ کا قرضہ دیگا

اقوال زرّیں

شاعر کے لئے نیچر کا خزانہ ہر وقت کھلا ہے اور قوت متخیلہ کے لئے اس کی اصلی غذا کی کچھ کمی نہیں پس بجائے اس کے کہ وہ گھر میں بیٹھ کر کاغذ کے پھول پنکھڑیاں بنائے، اس کو چاہئے کہ پہاڑوں اور جنگلوں میں اور خود اپنی ذات میں قدرت حق کا تماشہ دیکھے۔

کوئی قوم جو عورتوں کی تعلیم و تربیت سے غافل ہو کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی۔

یوں کہنے کو تو منھ سے سبھی کہتے ہیں کہ دنیا فانی ہے، چند روزہ ہے، خواب ہے، سراب ہے، سایہ ہے، سحاب ہے، برق بے تاب، مگر مصیبت کے وقت بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ زبان ہمارے دل کی سچی ترجمان نہیں۔

کوئی چیز دنیا میں اتنی نقصان دہ نہیں ہے جتنا کہ وقت کا ضائع کرنا۔ (حضرت لقمان ؒ)

علم وہ آئینہ ہے جس میں عیب اور ہنر دونوں کی تصویر نظر آتی ہے۔ (نتشے)

موت ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے انسان کو مرنے سے پہلے کوئی یادگار ضرور چھوڑنا چاہئے (ٹینی سن)

موت سے بچا لینا آسان ہے، لیکن گناہ سے بچنا بہت مشکل ہے۔ (سقراط)

موج تبسّم

ماسٹر جو شخص زیادہ لڑائی جھگڑا اور مار پیٹ کرے اس کے پاس ہرگز مت بیٹھو۔
شاگرد تو میں کل سے آپکے پاس ہرگز نہیں بیٹھونگا

مریض کا باپ ڈاکٹر صاحب میرا لڑکا جس کا علاج آپ کر رہے تھے وہ آج مر گیا۔
ڈاکٹر:۔ اس کی دوا کے مبلغ چار آنہ اور باقی رہ گئے ہیں وہ عنایت کیجئے۔

گاہک کیوں صاحب یہ دوا کے دونوں پیکٹ کتنے کے ہیں **ڈاکٹر** چھ روپیہ کے۔
گاہک اور یہ ایک کتنے کا ہے۔
ڈاکٹر:۔ یہ ایک، چار روپیہ کو ملے گا۔
گاہک:۔ تو مجھ کو دوسرا دیدیجئے۔

ماسٹر (لڑکے سے) تم ڈرائینگ کی کاپی کیوں نہیں خرید کر لیتے۔
لڑکا:۔ ماسٹر صاحب اماں پیسے نہیں دیتیں۔
ماسٹر:۔ تو تم اپنے بابو جی سے کیوں نہیں مانگتے؟۔
لڑکا:۔ اس لئے کہ بابو جی خود اماں ہی سے پیسہ لیتے ہیں۔

استاد:۔ اگر ایک عورت ایک مکان کو گھنٹہ بھر میں صاف کرتی ہے، تو دو عورتیں اسی مکان کو کتنے عرصہ میں صاف کریں گی؟ **شاگرد** ڈھائی گھنٹہ میں اس لئے کہ آدھا گھنٹہ باتوں کے لئے ہونا چاہئے

دلچسپ معلومات

دنیا کا سب سے بڑا ریلوے اسٹیشن گرانڈ سینٹرل ٹرمینس نیو یارک کا ہے اس میں ۲۰ فلیٹ فارم ہیں۔

دنیا کا سب سے بڑا گنبد بیجاپور میں گول گنبد ہے اس قطر ۱۴۴ افٹ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا شاہی محل اسپین کے شہر میڈرڈ میں بنا ہوا ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی سرنگ سوئزرلینڈ میں سمپلن ہے یہ بارہ میل اور ۴۵۸ گز لمبی ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ ہے اس کا رقبہ ۸ لاکھ، ۲۷ ہزار ۳ سو میل ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا جنگی جہاز برٹش جہاز ہوڈ ہے۔

دنیا کی سب سے بڑی فوج روس کے پاس ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا پل سان فرنسسکو میں اوکلینڈ پل ہے

دنیا کا سب سے بڑا گھنٹہ روس کے شہر ماسکو میں ہے یہ ۱۷۳۳ء میں ڈھالا گیا تھا یہ ۲۱ فٹ اونچا ہے اور اس کا قطر بھی ۲۱ فٹ ہے اس کا وزن ۲۰۰ ٹن ہے

دنیا کا سب سے بڑا اشتہ ملک روس میں ہے

افسانہ

مُرشدِ معصُوم

از جناب پنڈت ہری چند صاحب اختر ایم اے

تخلیق آدم کے متعلق ہر قوم اور ملک کا نظریہ جداگانہ ہے، افریقہ کے قدیم باشندے اس مسئلہ کے متعلق ایک قصہ بیان کرتے ہیں جو نہ صرف اپنی نوعیت کے اعتبار سے تمام دنیا کے نظریوں سے عجیب و غریب ہے بلکہ اپنی بناوٹ کے لحاظ سے ایک مکمل جدید افسانہ بھی ہے:۔

ہزاروں سال کا ذکر ہے جب اس عالم سفلی کو وجود میں آئے تھوڑی ہی مدت گذری تھی اور آرین لوگوں کے دل میں بام دنیا سے اتر کر روئے زمین پر پھیل جانے کا خیال بھی پیدا نہ ہوا تھا، بطریق کنتو اور اس کی بیوی اس پر فضا مقام کے قریب سے ہو کر گذرے جہاں دریائے نیل کی خواب آلود دھار کا منبع واقع تھا، میاں بیوی کے علاوہ اس قافلہ میں دو جاندار اور تھے، ایک بکری دوسری گائے، ان کے پاس صرف ایک کیلا اور ایک میٹھا آلو بھی تھا اس حالت میں کنتو اور اس کی ضعیف بیوی مہینوں بلکہ کئی سال سے متواتر سفر کر رہے تھے۔

دور تک پھیلی ہوئی دلدلوں میں سے لال اور مصری چڑیا کے چہچہانے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ نرسلوں میں چھپے ہوئے مگر مچھ گھبرا گھبرا کر سوسن سے ڈھکی ہوئی لہروں کے نیچے سر چھپاتے پھرتے تھو اوپر عجیب و غریب دریائی پرندے حلقہ بناتے اڑ رہے تھے اور ان کی آوازوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انسان کی صورت دیکھ کر سخت پریشان ہو رہے ہیں سامنے جنگل کا بادشاہ نو واردوں کے دخل در معقولات پر جز بز ہو رہا تھا اور اس طرح کھڑا تھا گویا ان کے لئے راستہ چھوڑنا کسر شان سمجھتا ہے لگڑ بگڑ ان کو آتے دیکھکر اپنے ڈھیلے ڈھالے پنجر کو گھسیٹتا ہوا پرے ہٹ جاتا تھا اور ساتھ ہی ساتھ چیخ چیخ کر اپنی برہمی کا اظہار کرتا تھا وسیع اور گھنے جنگل سے شب گرد افریقی لنگور کی اداس اور دردناک چیخ سنائی دیتی تھی یہ سنسان اور غیر آباد علاقہ خوبصورتی کے اعتبار سے بے نظیر تھا زنگار رنگ پھولوں اور قسم قسم کے میووں سے پٹا پڑا تھا لیکن آدم زاد کا وہاں نشان تک موجود نہ تھا۔

خشکی پر ہاتھی کا راج تھا، اور پانی میں دریائی گھوڑا کوس لمن الملکی بجا رہا تھا۔

ان حالات میں دن رات سفر کرتے کنتو اور اس کی بیوی اس مقام پر پہونچے جہاں جھیل وکٹوریہ نیانزا نے عرض البلد کے چار درجوں پر تسلط جما رکھا ہے اور اس میں تیرتے ہوئے درختوں کے جھنڈ ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے بہشت سے ارغوانی جزیرے زمین پر اتر آئے ہوں یہاں پہونچکر بطریق رک گیا اور کئی سال کے بعد پہلی مرتبہ اپنی لاٹھی زمین پر رکھی لاٹھی کا نشان وہاں ابھی تک موجود ہے چار گز لمبا نشان اس شاندار جھیل کے مغربی کنارے کی سیاہی مائل کنکریوں پر کسی بہت ہی گہرے زخم کا داغ معلوم ہوتا ہے۔

کنتو کی بیوی نے اپنا بوجھ یعنی ایک کیلا اور ایک آلو زمین پر رکھ دیا، بکری اور گائے بھی پاؤں پھیلا کر لیٹ گئیں کیونکہ نصف صدی کے متواتر سفر سے سب تھک کر چور ہو رہے تھے اس عرصہ میں انھوں نے دن کے وقت یا رات کو ایک لمحہ بھی آرام نہ کیا تھا جس علاقہ میں یہ آ کر ٹھہرے تھے اس کا نام انھوں نے ”یوگنڈا“ رکھا لیکن جس مقام سے آئے تھے اسکا نام کسی کو معلوم نہیں۔

اس کے بعد کنتو نے کیلے اور آلو کے بہت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلئے اور ان کو ایک دوسرے سے بیس بیس میل کے فاصلہ پر بو دیا یہ اس قدر جلد اگ پڑے کہ تھوڑی ہی دیر میں چھوٹے چھوٹے پودے زمین پر رینگتے لہلہاتے نظر آنے لگے، کنتو کی بیوی بے شمار لڑکوں اور لڑکیوں کی ماں بن گئی یہ سب کے سب جوان ہی پیدا ہوتے تھے ان کی آپس میں شادیاں کر دی گئیں اور اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں سارا علاقہ مردوں اور عورتوں سے بھر گیا بکری اور گائے نے بھی جوان ہی بچے دئے اور ان کی اولاد اس تیزی سے بڑھی کہ دوسری ہی پشت میں اس علاقہ کا ہر شخص ایک ہزار مویشیوں کا مالک بن گیا!

کنتو ان سب کا بادشاہ تھا اور اس کی رعیت اسے مرشد معصوم کے نام سے یاد کرتی تھی کیونکہ یہ کسی سے بھی بے انصافی یا ظلم روا نہ رکھتا تھا اس کی سلطنت میں کبھی خون کا قطرہ تک نہیں بہایا گیا، اگر کہیں گناہ کا ارتکاب ہو جاتا تو چند دوست مل کر مرد اور عورت کو ایک ہزار میل کے فاصلہ پرے جاتے اور وہاں ایک کیلہ اور ایک آلو دیکر چھوڑ آتے لیکن کسی کو بھی تنہا نہیں چھوڑتے تھے، کہ کہیں بیچارہ مر نہ جائے اور سال میں ایک مرتبہ فصل کٹ چکنے کے بعد کنتو ان جلاوطنوں کی خیر خیریت معلوم کرنے کے لئے آدمی بھیجتا تھا چنانچہ ملک میں امن و امان کا دور دورہ تھا اور ہر شخص خوش حال اور فارغ البال تھا بطریق کنتو سفید براق ملبوس میں اپنی رعیت سے مل جل کر رہتا تھا اور اس کے لئے بچے بچے کے دل میں محبت اور تعظیم کے جذبات موجزن تھے۔

لیکن مدتیں یونہی گذر جانے پر رفتہ رفتہ نوجوان مردوں اور عورتوں پر شیطان نے غلبہ حاصل کر لیا انھیں کیلے کی شراب بنانے اور کھجور سے منشی عرق کشید کرنے اور تاما کے بیجوں سے آب آتشیں تیار کرنے کا راز معلوم ہو گیا لوگ انھیں پی پی کر بدمست ہونے لگے اور اس بدمستی کے عالم میں یہ بھول بیٹھے کہ ہم سب بطریق کنتو کی اولاد ہیں۔ پہلے زرق برق اور رنگدار کپڑے پہننے لگے اور آخر میں ایک دن یوگنڈا کے ایک آدمی نے کھجور کی شراب کے نشہ میں اپنے قبیلہ کے ایک آدمی کو نیزے سے ہلاک کر ڈالا اب کیا تھا؟ ہر شخص نے نیزہ سنبھال لیا اور یوگنڈا کی سرزمین میں طوفان برپا ہو گیا لوگ اندھا دھند ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگے لیکن جب یہ طوفان فرو ہوا اور افق مشرق پر سورج کی کرنیں نمودار ہوئیں تو لوگوں نے دیکھا کہ تربوزوں کے کھیت لاشوں سے پٹے پڑے ہیں یہ دیکھ کر وہ سخت پریشان ہوئے کیونکہ اب تک انھوں نے کبھی مردے کی صورت نہ دیکھی تھی اور بیچاروں کو کچھ معلوم نہ تھا کہ ان نعشوں کا کیا کریں اس پریشانی کے عالم میں بوڑھا بطریق یاد آیا جسے اب تک بھلائے بیٹھے تھو۔

لیکن کنتو کہیں نظر نہ آیا اور کسی کو معلوم نہ تھا کہ وہ کدھر چلا گیا، آخر ایک کمسن لڑکی نے زبان کھولی کہنے لگی کہ میں کنتو اور اس کی بیوی کو صبح سویرے باہر جاتے دیکھا تھا ان کے ہمراہ ایک گائے اور ایک بکری تھی اور بوڑھیا کے پاس ایک کیلا اور ایک آلو بھی تھا کنتو کہتا تھا کہ اب یہ سرزمین خون سے ناپاک ہو چکی ہے میرے ساتھ میرا ننھا بھائی پوکینو تھا ہم دونوں انکے پیچھے دوڑے اور ہم نے کنتو اور اس کی بیوی کو جنگل کے راستہ اس دریا کی طرف جاتے دیکھا جو مغرب کی جانب سے آتا ہے لیس یہی لوگ تھے جنھیں آخری مرتبہ کنتو کی زیارت نصیب ہوئی ایک ایک سے پوچھا گیا لیکن گول آنکھوں والی سرمبا اور اس کے ننھے بھائی پوکینو کے سوا سب مرشد معصوم کی روانگی سے سب بے خبر تھے۔

اب تو لوگوں کی پریشانی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا سب کے سب بوڑھے بطریق کی تلاش میں ادھر ادھر بھاگ گئے، ملک کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن کنتو کہیں نہ ملا اور جب افسوس اور پشیمانی کا طوفان دھیما ہوا تو کنتو کے بڑے بیٹے ”چوا“ نے سب سرداروں کو بازار میں جمع کر کے پہلے اپنا نیزہ تین بار سر کے گرد گھمایا اور پھر اسے دو مرتبہ ڈھال پر مارا جس کا مطلب یہ تھا کہ اب کنتو کی جگہ میں تمہارا بادشاہ ہوں چوا نے ساری قوم کو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا اور ان میں سے دو فرقوں کو کنتو کی تلاش میں مامور کیا انھوں نے دور دور تک گمشدہ بطریق کو تلاش کیا راستہ میں بہت سے دریا عبور کئے اور کئی قبیلوں کو لڑ بھڑ کر زیر کیا، لیکن گوہر مقصود کہیں ہاتھ نہ آیا پھر جب چوا کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا اسی طرح سرداروں کے سامنے نیزہ گھما کر بادشاہ بن گیا وہ بھی عمر بھر کنتو کو تلاش کرتا رہا اور آخر ناکام مر گیا، اسی طرح یوگنڈا میں یکے بعد دیگرے اڑتیس بادشاہوں نے فرمانروائی کی لیکن گمشدہ بطریق کی تلاش میں کسی کو کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

اب حکومت کی باگ میانڈا کے ہاتھ میں آئی اب تک جتنے بادشاہ گذر چکے تھے میانڈا کی عادتیں ان سب سے مختلف تھیں یا بالکل سفید کپڑے پہنتا تھا اس کے محل سے ایک ایک میل کے فاصلہ تک خون کا ایک قطرہ بہانے کی بھی سخت ممانعت تھی، یوگنڈا کے لوگ اسے بزرگ شریف کہا کرتے تھے اس نے کنتو کی تلاش کا خیال ترک کر دیا تھا کیونکہ یہ جانتا تھا کہ اس میں کامیابی کی کوئی امید نہیں تاہم وہ سال میں ایک مرتبہ تمام سرداروں کو جمع کر کے تنبیہ کر دیا کرتا تھا کہ جب تک تم دوسرے قبیلوں سے لڑائی بھڑائی اور خانہ جنگی سے باز نہیں آتے وہ تمہیں مرشد معصوم کی زیارت نصیب نہیں ہوسکتی۔

اب سنئے ایک دن میانڈا نے بہت ہی عجیب و غریب خواب دیکھا وہ صبح سویرے پو پھٹنے سے پہلے اپنی ماں کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا:۔

آج رات میں نے خواب دیکھا ہے کہ جنگل کیطرف سے ایک دیہاتی آیا اور اس نے مجھے کچھ ایسی بات بتائی کہ میں خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا کہ وہ بات کیا تھی؟

میانڈا نے جواب دیا وہ عین اس وقت جب لگڑ بگڑ تیسری مرتبہ چیخ رہا تھا، ماں کہنے لگی لیکن ابھی اس کے تیسری مرتبہ چیخنے کا وقت ہی نہیں ہوا وہ ابھی یہ کہہ ہی رہی تھی کہ کھیتوں میں لگڑ بگڑ کے تیسری مرتبہ چیخنے کی آواز سنائی دی کیونکہ صبح ہو رہی تھی

ماں نے میانڈا سے کہا لو بیٹا فوراً تیار ہو جاؤ اور اپنا نیزہ اٹھالو کیونکہ مجھے دیہاتی کے پاؤں کی چاپ سنائی دے رہی ہے اور وہ تمہیں نہایت ہی عجیب و غریب بات بتلانے آیا ہے۔

میانڈا کو چاپ وغیرہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا لیکن وہ ایلچی سے ملاقات کے لئے تیار ہونے چلا گیا مگر ابھی دروازے تک ہی پہونچا کہ سامنے سے کاٹی کیرو یعنی محل کے داروغہ نے آ کر سلام کیا اور کہنے لگا حضور باہر ایک پاگل کھڑا ہے کہتا ہے کہ میں بادشاہ کے لئے کچھ پیغام لایا ہوں غریب سا دیہاتی ہے میں بہتیرا ٹالا لیکن وہ ٹلائے نہ ٹلا یہی کہے جاتا ہے کہ پیغام بہت ہی ضروری ہے اور میں اسے بادشاہ تک پہونچا کر رہوں گا۔

بادشاہ نے کہا: آنے دو اور دیہاتی اندر آگیا

میانڈا نے پوچھا کیا بات ہے؟

میں بادشاہ اور بادشاہ کی ماں کے سوا کسی کو نہیں بتا سکتا مجھے ان کی خدمت میں لے چلو چنانچہ میانڈا دیہاتی کو لیکر اپنی ماں کے محل میں پہونچا۔

دیہاتی نے نہایت غور سے ادھر ادھر دیکھا کہ کوئی سنتا نہ ہو پھر کہنے لگا۔

کل شام کے وقت میں جنگل میں لکڑیاں کاٹنے گیا کام کرتے کرتے اندھیرا ہو گیا اور میں وہیں لکڑیوں کے قریب پڑ کر سو رہا اتنے میں ایک شخص آیا اور مجھے جگا کر کہنے لگا میرے پیچھے چلے آؤ میں نے کلہاڑی اٹھائی اور اس کے ہمراہ ہو لیا چلتے چلتے جنگل میں ایک میدان آگیا اور وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڈھا آدمی درمیان میں بیٹھا ہے اور اس کے دونوں طرف بہت سے بڈھے ہاتھوں میں نیزے لئے کھڑے ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی بہت لمبے سفر کے بعد یہاں پہونچے ہیں، جنگل میں چاروں طرف اندھیر گھپ تھا لیکن جس جگہ یہ بڈھے تھو وہاں چاندنی کھلی ہوئی تھی وہ بڈھا جو درمیان میں بیٹھا تھا مجھ سے بولا بادشاہ میانڈا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اپنی ماں کو ساتھ لیکر میرے پاس آئے لیکن اس بات کا خیال رکھے کہ اس کے پیچھے اور کوئی نہ آنے پائے اپنے کتے کو بھی ساتھ نہ لائے کیونکہ میں ایک ایسی بات بتانا چاہتا ہوں جسے سنکر وہ بیحد خوش ہوگا اور ایک ایسی چیز دکھاؤں گا جس کی تلاش میں ابھی تک یوگنڈا کے کسی بادشاہ کو کامیابی نہیں ہوئی چنانچہ میں نے اپنی کلہاڑی اور چادر تو وہیں چھوڑی اور شہر کی طرف منھ کر کے خوف کے مارے بے تحاشا بھاگنا شروع کیا بس یہاں محل میں پہونچ کر دم لیا ہے عالیشان بادشاہ آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

میانڈا فوراً تیار ہو گیا کہنے لگا تم راستہ دکھاتے چلو ہم پیچھے پیچھے آتے ہیں، چنانچہ آگے آگے دیہاتی اور پیچھے پیچھے بادشاہ اور اس کی ماں ایک چور دروازے کے راستہ محل سے نکل کھڑے ہوئے ابھی سورج کی کرنیں نمودار ہوئی تھیں اور سب لوگ سوتے پڑے تھے یہ تینوں شخص چھپتے چھپاتے کھیتوں میں نکل آئے ان کا خیال تھا کہ ہمیں کسی نے نہیں دیکھا لیکن داروغہ ایک طرف چھپکر دور سے سب کچھ دیکھتا رہا تھا اب اس نے جو بادشاہ کو صرف اس دیہاتی اور اپنی ماں کے ساتھ اس طرح باہر جاتے دیکھا تو دل میں کہنے لگا، دال میں کچھ کالا معلوم ہوتا ہے، بادشاہ پر کوئی آفت نہ آئے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوں۔

بادشاہ اور اس کے ساتھی جنگل میں سے جلد جلد گذر رہے تھو، میانڈا بار بار پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا تھا کہ کہیں کوئی آ نہ رہا ہو لیکن بادشاہ کی نظر بڑھاپے کی باعث کمزور ہو چکی تھی اکثر اوقات داروغہ موقع بچا کر فوراً کسی درخت کی آڑ میں ہو جاتا تھا آخر میانڈا کو اطمینان ہو گیا کہ ہمارے پیچھے کوئی نہیں آتا اس لئے اب اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنا بند کر دیا اور تینوں جلد جلد راستہ طے کرنے لگے شام تک منزل پر پہونچ گئے، لیکن دیہاتی آگے جانے سے ڈرتا تھا اس نے انگلی کے اشارے سے بتا دیا کہ بڈھے اس طرف ہیں بادشاہ نے اس طرف بڑے غور سے دیکھا تو درختوں سے دھندلی سی روشنی نظر آئی اور ایسا معلوم ہوا کہ چند آدمی سفید لباس پہنے درختوں میں ادھر ادھر پھر رہے ہیں اب وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا جوں جوں آگے بڑھتا تھا روشنی تیز ہوتی جاتی تھی حتی کہ وہ میدان میں پہونچ گیا، اور وہاں کیا دیکھتا ہے کہ بڈھا اپنے جنگجو ساتھیوں کے درمیان میں بیٹھا ہے اور اس کے پاؤں کے قریب دیہاتی لکڑہارے کی کلہاڑی اور چادر پڑی ہے۔

(باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳ پر ملاحظہ کریں)

حکومت بہار کی پڑھائی کی مہم کی سالگرہ منائی گئی

پٹنہ ۱۴ر جولائی۔ کل شام سائینس کالج کے احاطہ میں بڑے جوش و خروش کے نظاروں کے درمیان پڑھائی کی مہم کی سالگرہ منائی گئی۔ ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم نے صدارت فرمائی۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم ایڈوکیٹ جنرل۔ پروفیسر طلبا۔ اور بہت سے سرکاری و غیر سرکاری اصحاب موجود تھے۔

صبح اور شام کو پربھات پھیریاں اور جلوس نکالے گئے۔ شام کو ایک جلسہ ہوا جسمیں ترکی کے مسٹر جے یوسف نے یہ بتایا کہ ترکی نے ۷ سال کے اندر جہالت کو کسطرح سے دور کر دیا

اس کے بعد ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ حکومت بہار ۵ سال کے اندر جہالت کو کیوں نہ دور کر دے۔ ایک سال کے تجربے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ کامیابی امکان کے اندر ہے۔ ۳ پ نے یہ توقع ظاہر کی کہ تمام افسر حتی کہ وزیر اعظم اور وزیر بھی ترکی کے کمال پاشا کی طرح کم سے کم ۲۰ بالغوں کو تعلیم دیں گے اور اس طریقہ سے اس تحریک کو کامیاب بنائیں گے۔

اس کے بعد وزیر اعظم نے ان لوگوں کو جنہوں نے تحریک کو کامیاب بنانے میں نمایاں حصہ لیا۔ تمغے تقسیم کئے بجتوں پر مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ بابو راجندر پرشاد اور متعدد دیگر سرکردہ اصحاب کی تصویریں بنی تھیں تمغہ پانے والوں میں کالجوں کے پروفیسر اور سرکاری افسر بھی شامل تھے۔

مبارکباد کے پیغامات

پڑھائی کی مہم کے سلسلہ میں ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم کو کئی سرکردہ اصحاب کے پاس سے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ پیغام بھیجنے والوں میں ملک الشعرا ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور۔ بابو راجندر پرشاد۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ ڈاکٹر سچدانند سنہا۔ وائیس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی، سر سنا مہتہ پارلیمنٹری سکریٹری حکومت بمبئی اور سر گنیش دت سنگھ سابق وزیر بہار کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

گورنر بمبئی کی بےسناکارانہ پیشکش

بمبئی ۱۵ر جولائی۔ یکم اگست کے بعد گورنمنٹ ہاؤس میں جو سرکاری دعوتیں ہونگی ان میں شراب نہیں استعمال کی جائے گی۔ پریس کے نمایندوں کے سوالات دریافت کرنے پر ہزایکسلنسی سرراجر لیوملے گورنر بمبئی نے نشہ بندی کرنے کے متعلق حکومت بمبئی کے فیصلے کے بارے میں ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ نشہ بندی کا نفاذ ہونے کے بعد سرکاری دعوتوں میں شراب استعمال نہیں کی جائیگی۔ میں نے اس وجہ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس قسم کی تمام دعوتیں حکومت کی پالیسی کے اہم مقصد کے مطابق ہونی چاہیئے۔ پرائیوٹ دعوتوں میں ایسے مہمانوں میں کوئی امتیاز نہیں کرونگا جو اجازت نامے حاصل کرنے کے مستحق نہ ہوں۔ اس لئے ایسے موقعوں پر کسی قسم کی شراب سے تواضع نہیں کی جائے گی۔ میں نے اور اپنے گورنمنٹ ہاؤس کے اسٹاف کے روزمرہ کے استعمال کے لئے اور پرائیوٹ دعوتوں میں ان مہمانوں کے لئے جو اجازت ناموں کے مستحق ہیں ان سہولتوں کے مطابق انتظام کرونگا جو اجازت حاصل کرنے والوں کے لئے رکھی گئی ہیں۔

ریاستیں اور فیڈریشن

دہلی ۱۶ر جولائی۔ اخبار سٹیل کال کا نامہ نگار مقیم شملہ لکھتا ہے۔ بمبئی میں والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی کانفرنس میں یہ فیصلہ ہونے کے بعد کہ وہ ترمیم شدہ وثیقہ شرکت فیڈریشن کی بنا پر فیڈریشن میں شامل نہیں ہو سکتے کئی اہم معاملہ کشیدگی کو پہنچ رہے ہیں اور بہت جلد ہی غیر متوقع صورت حالات کے پیدا ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کی بنا پر پولیٹکل ڈپارٹمنٹ یہ توقع کرتا ہے کہ والیان ریاست ضروری تعداد میں فیڈریشن میں شامل ہو جائینگے۔ بلکہ فیڈریشن میں شامل ہونے والی ریاستوں میں کچھ ایسی بھی ہونگی جنکی شمولیت تعجب کا باعث ہوگی۔ معلوم ہوا ہے کہ بمبئی کانفرنس کو نظام حیدرآباد کے مبارکباد دینے کے بعد انہوں نے بھی فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے اپنی رضامندی ظاہر کی ہے

ریاست حیدرآباد میں آئینی اصلاحات

کلکتہ ۱۶ر جولائی۔ معاصر امرت بازار پتریکا کے شادی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں آئینی اصلاحات ہونے والا ہے۔ نامہ نگار کا کہنا ہے کہ معلوم ایک لیجسلیٹو اسمبلی قائم کی جائیگی جسمیں منتخب شدہ ممبروں کی اکثریت ہوگی۔ اسمبلی کو بجٹ پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہوگا۔ لیجسلیچر کا نام مجلس مقننہ ہوگا۔ اور وہ ۸۶ ممبروں پر مشتمل ہوگی۔

نامہ نگار لکھتا ہے کہ نئے آئین کے مطابق مسلمانوں یا کسی اور اقلیت کے لئے جداگانہ انتخاب نہیں ہوگا۔ لیکن حلقہائے انتخاب اور اقتصادی بنا مشترکہ نیابت کے اصولوں پر قائم کئے جائینگے

مہاتما گاندھی

پشاور ۱۶ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی ایبٹ آباد اور نتھیا گلی میں اپنی مصروفیات ختم کرنے کے بعد بہترین خٹک (نوشہرہ) کے ڈاک بنگلہ میں قیام کریں گے۔

انگریزوں کو جاپانیوں کا حکم

پکینگ ۱۵ر جولائی۔ صوبہ ہونان میں برطانیہ کے خلاف تحریک کی اگیزیکیٹیو کمیٹی نے کینٹنگ میں رہنے والے انگریزوں کو حکم دیا ہے کہ وہ چار روز کے اندر شہر خالی کر دیں!

سابق شاہ البانیہ

استنبول ۱۶ر جولائی۔ البانیہ کے سابق بادشاہ زوگ معہ اپنی ملکہ اور لڑکے کے یہاں سے روانہ ہوگئے ہیں۔ یہاں سے سکندریہ جائیں گے۔ اور وہاں سے فرانس جائیںگے۔

آئندہ کے متعلق ان کا پروگرام کیا ہوگا۔ اس کے متعلق مختلف قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔ شروع جون میں یہ معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے وارسلز کے قریب ایک بنگلہ کرایہ پر لیا ہے جہاں کہ گذشتہ سال ڈیوک اور ڈچز آف ونڈسر نے قیام کیا تھا بعد کو معلوم ہوا کہ انہوں نے انگلینڈ میں قیام کرنے کے لئے اجازت طلب کی ہے۔ واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے کہ وہ امریکہ جائیں گے۔

شانتا آپٹے کی بھوک ہڑتال

بمبئی ۱۹ر جولائی۔ پربھات فلم کمپنی کی مشہور اداکارہ مس شانتا آپٹے نے جنہوں نے اپنی شکایتوں کو دور کرانے کی غرض سے گذشتہ سوموار کی شام سے بھوک ہڑتال شروع کی تھی۔ کل رات دو بجے کے قریب ڈاکٹر کے مشورہ پر غیر مشروط طور پر بھوک ہڑتال کھول دی۔ ان کی شکایتوں میں سے ایک شکایت یہ بھی تھی کہ انھیں ان دنوں کی تنخواہ دی جائے۔ جب کہ وہ رخصت پر تھیں۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳ سے آگے

یہ دیکھکر میانڈا بہت حیران ہوا۔ اور اپنا نیزہ معبود کا مقام کر دہیں بیٹھ گیا۔ لیکن اب اس کے کانوں میں کچھ آواز آئی۔ جو اس قدر نرم اور شیریں تھی کہ میانڈا کے تمام شکوک جاتے رہے اور وہ بے خوف ہو کر آگے بڑھ گیا۔

بڈھے نے پوچھا "تم کون ہو"؟

"میں بادشاہ میانڈا ہوں"۔

"یوگنڈا کا سب سے پہلا بادشاہ کون تھا؟"

"کنتو"

"تو پھر ذرا آگے آجاؤ۔ کیونکہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔ لیکن تم نے اپنی ماں اور دیہاتی لڑکوں کے علاوہ کسی اور کو کیوں اپنے ساتھ آنے دیا؟"

میانڈا نے جواب دیا۔ میرے ساتھ اور کوئی نہیں۔ میں راستے میں پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا رہا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے پیچھے کوئی نہیں آیا!

"بہت اچھا! تو آگے آجاؤ۔ اور میرے چہرے کی طرف غور سے دیکھو میں تمہیں کنتو کی طرف سے کچھ کہنا چاہتا ہوں اور آج تم خود بھی کنتو کو دیکھو گے۔ لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے کسی کو اپنے پیچھے کیوں آنے دیا؟"

میانڈا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا جھٹ بول اٹھا۔

"میرے پیچھے کوئی نہیں آیا"

لیکن ایک آدمی تمہارے پیچھے آیا تھا۔ وہ دیکھو یہ کہکر بڈھے نے داروغہ کی طرف اشارہ کیا۔ جو شوق تجسس سے بےتاب ہو کر اپنی کمیں گاہ سے باہر نکل آیا تھا۔ اب جو اس نے دیکھا کہ میرے آنے کا راز فاش ہو چکا ہے۔ تو آگے بڑھ کر بادشاہ کے پہلو میں آکھڑا ہوا۔

یوں سب کیا دھرا اکارت ہوتے دیکھکر میانڈا غصہ سے دیوانہ ہو گیا اور اس نے عمر بھر میں پہلی مرتبہ کسی کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ پلک جھپکنے میں اس کا نیزہ داروغہ کے سینے کے پار تھا۔ اور وہ وہیں اس کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا۔ یہ حالت اور اپنے کپڑوں پر خون کے دھبے دیکھکر میانڈا کے ہوش اڑ گئے گھبرا کے پیچھے ہٹ گیا۔ اور دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا۔

ایک لمحے کے بعد ہاتھ ہٹائے اور آنکھیں کھول کر دیکھا۔ تو جنگل میں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ بڈھے اور اس کے ساتھیوں کا کہیں نشان تک نظر نہ آتا تھا۔

اور اس روز سے آجتک یوگنڈا میں کسی انسان کو "مرشد معصوم" کی صورت نظر نہیں آئی

ڈینزگ میں فوجی تیاریاں

وارسا ۱۸ر جولائی۔ حکومت پولینڈ کی جانب سے ایک سرکاری بیان شایع ہوا ہے جس کے ذریعہ حکومت جرمنی کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ ڈینزگ کو کسی شکل میں جرمنی میں شامل کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ حکومت پولینڈ نے یہ بیان اس وجہ سے شایع کیا ہے کہ یہ چرچا سننے میں آرہا ہے کہ ہر ہٹلر کو ڈینزگ سینٹ کا صدر منتخب کیا جائیگا پولینڈ کے سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی خواہ کسی شکل میں ڈینزگ کو ریش میں ملانے کی کوشش کرے اس قسم کے الحاق ہی سے موجودہ سیاسی صورت حالات میں فرق آجائیگا

چیرمین میونسپل بورڈ مرادآباد کا استعفے منظور

مرادآباد ۱۸ر جولائی۔ منشی نورالحسن چیرمین میونسپل بورڈ کے خلاف بےاعتمادی کا رزولیوشن پاس کیا گیا تھا صدر مذکور نے اس سلسلہ میں اپنا مشروط استعفے داخل کیا تھا جس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے استعفے منظور کر لیا۔ اس جگہ کے لئے ابھی سے دوڑ دھوپ شروع ہو گئی ہے انتخاب اگست کے وسط میں ہوگا۔

زمینداروں کے سامنے دو صورتیں

الہ آباد ۱۸ر جولائی۔ رانی پریم کور ایک بیان کے دوران میں فرماتی ہیں:۔ ہم زمینداروں کے سامنے صرف دو ہی چارہ کار ہیں۔ یا تو ہم مجموعی طور پر کانگریس میں شامل ہو جائیں اور انتہا پسندوں کے نہایت ہی اشتعال انگیز کریڈ کے مقابلہ میں دائیں بازو والوں کے ہاتھ مضبوط کریں اس طریقہ سے ہم اندر ہی اندر اپنے حق میں کانگریس کی سیاسیات پر اثر ڈالیں یا دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم دیہاتی حلقوں کے روشن ضمیر اور ترقی پسند کسانوں کی حیثیت سے فوراً اپنی تنظیم کریں۔ اور عوام کی جانب اپنی بہترین توجہ دیں کیونکہ قوم مشتعل ہے۔

بحالت موجودہ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دائیں بازو والوں کی شکست کے معنی انتہا پسندوں کی فتح کے ہونگے جو کہ ملک میں انتشار اور بدامنی پھیلا دیں گے۔

الہ آباد میں بائیں بازو والوں کی کانفرنس

الہ آباد ۱۷ر جولائی۔ کل شام کو یہاں بائیں بازو والوں کی تمام انجمنوں کی ایک مشترکہ کانفرنس ہوئی اس کانفرنس میں جو اصحاب شریک ہوئے ان میں سے محمد شاہ فاخری پریزیڈنٹ سٹی کانگریس الہ آباد شاہ ابوالعیش سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی، مسٹر بھوپندر ناتھ سانیال ممبر آل انڈیا کانگریس کمیٹی۔ پنڈت پدم کانت مالویہ اور مسٹر سجاد ظہیر کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر منمتھ ناتھ گپتا نے کانفرنس کی صدارت فرمائی۔

بحث و تمحیص کے بعد کانفرنس میں یہ قرار پایا کہ بائیں بازو والوں کو یکجا کرنے کے لئے الہ آباد میں بھی ایک کمیٹی بنائی جائے۔

مقررین میں اس بارے میں اختلاف تھا کہ کانگریس کے موجودہ لیڈروں کو ہٹانا چاہیئے یا نہیں کچھ نے یہ مشورہ دیا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے کانگریس کے ڈسپلن کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ایجیٹیشن کیا جائے۔

پنجاب میں شیعوں کی کانفرنس

لکھنؤ ۱۸ر جولائی۔ جنرل سکریٹری پنجاب شیعہ پولیٹکل کانفرنس اطلاع دیتے ہیں کہ کانفرنس مذکور کا اجلاس اسی ماہ کے آخر میں تبرا ایجیٹیشن پر غور کرنے کے لئے مدعو کیا گیا ہے

روس کے تمام مطالبات منظور

پیرس ۱۲ر جولائی فرانسیسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس نے حکومت برطانیہ کو لکھا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کو چاہئے کہ وہ روس کو مزید مراعات دیدیں تاکہ جلد از جلد سمجھوتہ ہو جائے اور حملہ کے خلاف محاذ قایم ہو جائے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ میں اسلحہ جات کی سپلائی کا بل پاس نہ ہونے سے کشیدہ صورت حالات اور زیادہ خوفناک ہوگئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے فرانس نے برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ روس کے اس مطالبہ کو منظور کرلیں کہ بالٹک ریاستوں پر بالواسطہ حملہ کی صورت میں فوری امداد کی جائے گی۔

حیدرآباد کی اصلاحات

لندن ۱۷ر جولائی "اخبار نیوز کرانیکل" حیدرآباد کی اصلاحات کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اصلاحات نہ صرف بذات خود ہی اہم ہیں بلکہ وہ فیڈریشن کے لئے بھی بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں، اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ کانگریس کا یہ مطالبہ تھا کہ فیڈریشن قائم ہونیسے پہلے ہی اصلاحات نافذ کی جائیں یہ امر کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے حکمراں نے اس جانب قدم اٹھایا ہے فیڈریشن کے قیام کے امکانات کو

فیڈریشن کو قبول کرنے کے لئے مزید تحفظات

شملہ ۲۰ر جولائی، معلوم ہوا ہے کہ سر محمد یعقوب، سر یامین خاں، سر اے ایچ غزنوی، اور سر شفاعت احمد خاں ان مسلم لیڈروں کا ایک ڈیپوٹیشن وائسرائے کی خدمت میں لے جانیکا ارادہ کررہے ہیں جو کہ مسٹر جناح کی فیڈریشن کی مخالفت کی پالیسی سے متفق نہیں ہیں کہا جاتا ہے کہ اس ڈیپوٹیشن کو وائسرائے کی خدمت میں لیجانے کا مقصد یہ ہے کہ ہز ایکسیلینسی سے یہ درخواست کیجائے کہ وہ ایسے تحفظات دیدیں جس سے کہ مسلمان فیڈرل اسکیم کو قبول کرنے پر راضی ہو جائیں ڈیپوٹیشن کی تنظیم کرنیوالوں کا کہنا یہ ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں درج شدہ تحفظات کے علاوہ اور تحفظات طلب کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ ان صوبوں میں جہاں کانگریس کا راج ہے مسلم اقلیت کے مفادوں کو مناسب طریقہ پر

پہلے تھا یعنی استادوں طلبا سوشل ورکروں کا رہنمایانہ کام بعض حالات میں کارکنوں کو بطور وظیفہ کچھ رقم ادا کی جائے گی۔ تاکہ وہ زیادہ وقت دے سکیں۔ تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ عام خواندگی کی تحریک کے نتیجہ میں ۶ لاکھ ناخواندہ لوگ خواندہ بن چکے ہیں

پنڈت جواہر لال نہرو حیدرآباد میں

حیدرآباد۔ سیلون جاتے وقت جب پنڈت جواہر لال نہرو حیدرآباد تشریف لائے تو اسٹیشن سے آپ مسز سروجنی نیڈو کے مکان پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے آپ مسز نیڈو کے ہمراہ ایک اور جگہ گئے جہاں سے تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد واپس آئے۔ آپ کے اس دورہ کو خفیہ رکھا گیا ہے

پنڈت جی نے مسز نیڈو کے بنگلہ میں ایک درخت بھی لگایا اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مہاتما گاندھی چند سال پیشتر جب حیدرآباد تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے بھی مسز نیڈو کی درخواست پر آم کا ایک درخت لگایا تھا۔

سیلون سے معاہدہ نہیں کیا جائیگا

لکھنؤ ۱۷ر جولائی معاصر "پائنیر" کا نامہ نگار مقیم شملہ لکھتا ہے کہ حکومت ہند نے بذریعہ تار حکومت سیلون کو مطلع کردیا ہے کہ حکومت ہند سیلون کے ساتھ کسی تجارتی معاہدہ کے متعلق گفت و شنید نہیں کرسکتی، جب تک کہ حکومت سیلون سیلون سے ہندوستانیوں کی واپسی کے مسئلہ کے متعلق اپنے موجودہ رویہ میں تبدیلی نہ کرے گی۔

فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی روک تھام

ناگپور ۱۹ر جولائی حکومت سی پی نے ناگپور اور جبل پور کے دو پرنٹنگ پریسوں اور تین مسلم اخباروں کے پرنٹروں سے باغیانہ یا فرقہ وارانہ تلخی پھیلانے والے مضمون شائع کرنے کے الزام میں "پریس ایکٹ" کے ماتحت ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کرلی ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حال ہی میں حکومت نے ایک کمیونک کے ذریعہ حکام ضلع کو بعض مقامات پر فرقہ واریت بڑھنے کی طرف توجہ دلائی تھی فرقہ وارانہ لیڈروں اور اخبارات کی سرگرمیوں کو اگر قابل اعتراض سمجھا جائے تو ان کے خلاف موثر کارروائی کرنے کے لئے حکام ضلع کو مفصل ہدایات کی ہیں۔

یورپین ملکوں پر برطانی جہاز پرواز کرینگے

لندن ۲۰ر جولائی آج دارالعوام میں ہوائی وزیر سر کنگسلے وڈ سے دریافت کیا گیا کہ آیا ایسی کوئی تجویز ہے کہ پولینڈ، ترکی، رومانیا، اور دیگر ممالک تک پرواز کی مشق کی جائے، سر وڈ نے جواب دیا کہ مجھے امید ہے کہ ہم ایسا انتظام کرسکیں گے۔

حکومت ہند کو کوئی تعلق نہیں

دہلی ۱۸ر جولائی حکومت ہند کے محکمہ فنانس نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ اخبارات میں شائع شدہ ان بیانات کی تردید کی ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت ہند شہر بمبئی میں امتناع شراب کے سلسلہ میں حکومت بمبئی سے تعاون کررہی ہے نیز یہ کہ حکومت ہند نے بمبئی سے باہر تین میل کے سمندری علاقہ میں حکومت بمبئی کی توسیع منظور کرلی ہے۔

حکومت ہند کو نہیں معلوم کہ ان بیانات کی بنیاد کیا ہے نہ حکومت ہند کو حکومت بمبئی کی طرف سے اس قسم کے تعاون کی کوئی درخواست موصول ہوئی ہے اور نہ حکومت ہند کو اس قسم کی توسیع منظور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

مہاتما جی حکومت کشمیر کے مہمان ہونگے

ایبٹ آباد ۱۹ر جولائی یونائٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی سری نگر میں حکومت کشمیر کے مہمان کے بطور ٹھہریں گے، کہا جاتا ہے کہ مہاتما جی نے کل ریاست کشمیر کے وزیر اعظم سر گوپال سوامی آئینگر کے نام ایک تار بھیجا جس میں وزیر اعظم موصوف کو مطلع کیا گیا کہ انھیں ریاست کی مہمان نوازی قبول ہے۔

اسپیکر کے دوبارہ آنے پر خیر مقدم

لکھنؤ ۱۸ر جولائی۔ آج یوپی اسمبلی میں سوالات کے بعد وزیر اعظم پنڈت گوبند بلبھ پنت نے بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر کا تہ دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ ہاؤس کو اس بات سے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ پھر تشریف لے آئے۔ آپ کی غیر حاضری پر افسوس تھا لیکن اب یہ دیکھکر بڑا سکون حاصل ہوا ہے کہ آپ کی صحت نے کافی ترقی کرلی ہے۔ میرے خیال میں آپ کی صحت ابھی معمول پر نہیں آئی ہے۔ اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کرونگا کہ آپ کچھ دنوں اور آرام کریں اور ضرورت سے زیادہ کام نہ کریں۔

اسپیکر کی عدم موجودگی میں ڈپٹی اسپیکر نے قابلیت اور محنت کے ساتھ اور قابل تعریف طور پر اسپیکر کے فرائض سرانجام دینے پر پنت جی نے انھیں مبارکباد دی۔

نواب سر محمد یوسف نے کہا۔ ہم دل سے یہ دعا کرتے رہے ہیں کہ اسپیکر کی صحت بحال ہو جائے ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ وہ اپنے فرائض کو محنت اور وقار کے ساتھ سرانجام دینے کے لئے پھر اپنی جگہ آگئے ہیں۔ ان کی عدم موجودگی میں ڈپٹی اسپیکر نے قابلیت اور ہوشیاری کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ اگرچہ انکی ہوشیاری سے ہمیں اطمینان نہیں ہوا ہے۔

مسٹر ظہیر الدین فاروقی نے بھی اسپیکر کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور ان سے یہ درخواست کی کہ وہ بہت زیادہ کام نہ کریں۔ آپ نے فرمایا اگرچہ اسپیکر کی عدم موجودگی میں ہم ڈپٹی اسپیکر کے رولنگوں سے اتفاق نہیں کرسکے تاہم میں یہ ضرور کہوں گا کہ انھوں نے اپنی بہترین قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

چھ لاکھ ان پڑھوں کو پڑھا دیا گیا

پٹنہ ۱۸ر جولائی۔ عام خواندگی کی تحریک کو مستقل اور مستحکم بنیادوں پر قایم کرنے کے لئے حکومت نے دو لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ اس اسکیم کے ماتحت تعلیم دینے کا وہی ذریعہ رہے گا جو

حکومت بنگال کی خبریں

مقاطعہ جوعی

بعض اخبارات میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ سنٹرل جیل دمدم میں اسپیکا چکرورتی نے مقاطعہ جوعی کر رکھی ہے۔ یہ خبر سرے سے بے بنیاد ہے۔

حکومت کی رحمدلی

مندرجہ ذیل سیاسی قیدیوں کے انفرادی مقدمات اور مشاورتی کمیٹی کی سفارشات پر غور کر کے حکومت نے ان کو رہا کرنے کا فرمان جاری کر دیا ہے۔

(۱) رامندر ناتھ ساجدار (۲) ارابندے ڈے (۳) بینا رنجن چودہری (۴) جتندرا (جندرا) کمار داس گرن ڈے۔

بورڈ آف ٹریننگ

آیندہ امتحان دسمبر میں ہوگا جس کی تاریخ کا اعلان اکتوبر یا نومبر میں مختلف اخبارات میں کر دیا جائے گا۔ درخواستیں اسوقت ارسال کی جائیں۔ امیدواروں ۱۶-۱۹ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

تعلیم دباغت

محکمہ صنعت وحرفت بنگال نے ایک غیر مسلم اپرنٹس کو دباغت کی تعلیم دینے کا اعلان کیا ہے جو بنگال ٹیننگ انسٹی ٹیوٹ۔ پاگل ڈنگہ، کلکتہ دی جائے گی۔ امیدوار کو بیس روپے مشاہرہ دیا جائے گا۔ کم از کم انڈر گریجویٹ ہونا ضروری ہے۔ اور بنگال کا باشندہ ہونا ضروری ہے جدید اصول دباغت۔ اقسام چمڑہ اور رنگ کے مرکبات کی تعلیم عملی دی جائے گی۔

جیل سدھار

جیلوں کو سدھارنے اور مختلف پہلوؤں پر مشورت کرنے کے لئے ایک کانفرنس انسپکٹر جنرل جیل نے بڑے بڑے جیلوں کے سپرنٹنڈنٹ کی کلکتہ میں منعقد کی۔ آنریبل سر خواجہ ناظم الدین وزیر انچارج کی مجبوری غیر حاضری میں اس محکمہ کے سکریٹری نے ڈیلیگیٹوں کا استقبال کیا۔ یہ کانفرنس تین روز تک رہی

کاغذ کی کارخانوں میں گنجایش ملازمت

بنگال میں سولہ کاغذ بنانے کے کارخانے ہیں جہیں ۷ ہزار افراد کام کرتے ہیں ۲۵ فیصدی بنگالی ہیں۔ اگر بنگالی نوجوان اس طرف توجہ کریں تو وہ جلد روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۵۰ روپے ماہانہ سے ۲۵۰۰ روپے تک کی ساری اسامیاں یوروپینوں کے قبضہ میں ہیں ان کے لئے ولایت کی علمی تعلیم اور سائنس کا جاننا ازبس ضروری ہے اس پر کم از کم ۵ برس صرف ہوں گے۔

چکنگ اور اپرنٹس کی اسامیاں ۵۰ روپے سے ۵۰۰ روپے تک کی ہیں۔ یہاں ۵۲ فیصدی غیر بنگالی مسلط ہیں۔

نیچے کی اسامیاں ۱۰ روپے سے ۶۰ روپے تک یہاں ۸۰ فیصدی غیر بنگالی ہیں۔ دوسرے اور تیسرے درجے میں سائنس کی ڈگری یافتہ بنگالی نوجوانوں کو توجہ کرنا چاہیئے۔ افسوس ہے کہ پڑھے لکھے دستکاری سے بھاگتے ہیں محنت کرنا نہیں جانتے۔

صوبہ بنگال میں مزدور تنازعات

ان دنوں اخبارات میں جوٹ ملوں کی ہڑتالوں سے متعلق خبریں مختلف انداز میں شروع ہو رہی ہیں جو حقایق سے بہت کچھ مختلف ہیں صحیح واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

شام نگر ساؤتھ جوٹ مل۔ ۲۴ پرگنہ کی ہڑتال

منیجر صاحب نے اس عورت کو باہر چلے جانے کو کہا کیونکہ وہ بے تکی ہانک رہی تھی جب اس نے جانے سے انکار کر دیا تو منیجر صاحب نے خود اسے باہر کا راستہ دکھانا چاہا جبراس نے تمام مزدوروں کو سناتے ہوئے کام بند کرنے کو کہا۔ اس کا کہا مان لیا گیا۔ عورتیں اور مرد کام چھوڑ چھاڑ پرجوش نظر آنے لگے۔ مل کے افسران یہ حالت دیکھ کر تھے کہ انہوں نے مل کے دفتر اور غسل خانے میں پناہ لی۔ فسادی دفتر میں گھس آئے اور وہاں اشیاء اور فرنیچر کو سخت نقصان پہنچایا ٹیلیفون کی تار توڑ دی گئی۔ یہ فساد پولیس کی آمد پر مدھم پڑا۔ اور حالت کو قابو پایا گیا۔

اگلے روز مقامی تھانہ کا ۔۔۔۔ ہڑتالیوں نے محاصرہ کر لیا کیونکہ مل میں شور و فساد کرنے پر چند افراد کو زیر حراست لے لیا گیا تھا۔

اس مجمع کو متعدد بار منتشر ہونے کا مشورہ دیا گیا۔ تنبیہ کی گئی لیکن یہ ٹس سے مس نہ ہوئے انکی اس بے پرواہی اور خودسری کے پیش نظر تھانہ کو اس محاصرہ سے بچانے کے لئے اور انہیں منتشر کرنے کے لئے مجبوراً پولیس کو ہلکا لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ کچھ افراد زخمی ہوئے اور کچھ گرفتار کر لئے گئے۔

اس علاقہ میں جلسے جلوسوں کو روکنے کے لئے کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا۔

ہڑتال کی وجہ یہ۔ منیجمنٹ نے بد چلن عورت کو اصالتاً نوکری دینے سے انکار کر دیا تھا جس پر وہ عورت برافروختہ ہوگئی اور اس نے دوسرے مزدوروں کو اشتعال دلوایا۔

ہڑتال کا آغاز۔ اس ہڑتال کا آغاز ۳ جولائی کو ہوا۔ جس کا اثر ۲۰۰۰ مزدوروں پر پڑا۔ ہڑتال بدستور جاری ہے۔

وکٹوریہ جوٹ مل ہگلی۔ اوپر کے ہڑتالیوں کا اس ہڑتال میں زبردست ہاتھ ہے۔ اس علاقے میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ وجوہات مل نمبر ۲ کی ایک نکالی ہوئی عورت کو منیجر نے واپس لینے سے انکار کر دیا تھا۔ مزدور چاہتے تھے کہ اسی وقت اسکی تقرری کی تاریخ بتائی جائے۔ مل نمبر ۲ ہیڈ منیجر صاحب کے حکم کے برخلاف ایک برطرف شدہ مزدور نے نئے مزدور کے لئے جگہ خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ ۴۶۹۳ مزدور اس ہڑتال میں مبتلا ہیں اور یہ ۴ جولائی کو شروع ہوئی۔

کاٹن مل میں ملازمت کے امکانات اور گنجایش

صوبہ بنگال میں ۲۸ روئی کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ تحقیقات سے چند دلچسپ معلومات ہاتھ آئی ہیں۔

(۱) ۱۰۰۰۰ مزدور ان میں کام کر رہے ہیں جن میں سے ۵۰۰۰ بنگالی ہیں بقیہ غیر بنگالی۔ یا یوں کہئے کارکنوں میں سے ۵۰ فیصدی غیر صوبہ کے ہیں یا یورپ کے۔

بنگالی تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے سنہری موقع ہے۔ مالکان انھیں ملازم رکھنے کو تیار ہیں لیکن یہ کافی تعداد میں نہیں آتے۔ محنت کر کے روزی کماتے سے یہ نوجوان متنفر نظر آتے ہیں اور کلرکی کی جانب دوڑے چلے جا رہے ہیں۔

روئی کے کارخانے ۵ مختلف شعبوں پر منقسم ہوتے ہیں جنہیں سے اکثر میں کسی خاص ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بعض میں ٹریننگ کی ضرورت ہے۔

مضمون نویسی کا مقابلہ

ہندوستانی مستورات کے لئے بابو بسنت موہن دت کے انعامات ۱۹۳۹ء و ۱۹۴۰ء ۲/۵ روپے کے دو انعام ہیں مستورات کو دیئے جائیں گے جو بنگال کی باشندہ ہونگی۔ مضمون بنگالی یا سنسکرت میں ہو ۶ ماہ کے اندر اندر پراونشل کمیٹی کے ٹرانسفرز بلڈنگ کلکتہ کو پہنچ جائیں۔

فریدپور صدر ہسپتال کیلئے ۲۵ ہزار کی منظوری

حکومت نے متذکرہ بالا ہسپتال کو ترقی یافتہ بنانے اور جدید صورت اختیار کرنے کے لئے ۲۵ ہزار روپے کی منظوری دی ہے بشرطیکہ ۴۴۳۵۴ روپے جو اس پر خرچ ہوگا اس میں سے باقی رقم مقامی بورڈز مہیا کریں۔

متذکرہ ہسپتال کی ترقی دہندہ کمیٹی نے پر زور سفارش کی ہے کہ مقامی بورڈوں نے اپنی پوری کوششیں صرف کر دی ہیں لیکن پھر بھی ۰۰۰ ۷ روپے کی کمی ہے۔

حکومت نے اس خاص صورت میں ۰۰ روپے اور مرحمت کرنا منظور کر لیا ہے۔

دربار

ہز اکسیلنسی گورنر بنگال ۲۴ جولائی کو بمقام ڈھاکہ ایک دربار منعقد کریں گے جس میں ان حضرات کو اعزازات پیش کئے جائیں گے۔ جن کے اسمائے گرامی کا اعلان ہو چکا ہے۔

"انند بازار پتر کا" کی تردید

حکومت کی توجہ ۱۲ جون کے پرچہ کی جانب مبذول کروائی گئی ہے جسمیں "انند بازار پتر کا" نے حکومت کو قصوروار گردانا کہ رہا شدہ سیاسی نظربندوں کی چھاتا فیکٹریوں میں حکومت نے انکی تعداد مختلف رکھی ہے۔

کاروبار اور تحصیل صنعت کے لئے یہ لابدی ہے کہ شرکا کو پوری آزادی ہو تاکہ وہ اپنے ساتھی ایسے چن لیں جن کے ساتھ وہ ملکر مزے سے کام کر سکیں۔

چنانچہ حکومت نے ان رہا شدہ سیاسی نظربندوں کو پوری آزادی دی کہ وہ جسے جسے چاہیں ساتھ ملا کر یہ کام شروع کریں۔ کمائیں اور کھائیں۔ کم از کم تعداد ۴ رکھی گئی تھی لیکن زیادہ سے زیادہ کے لئے کوئی تخصیص نہیں کی گئی تھی۔ لہذا متذکرہ اخبار کا بیان حقایق پر مبنی نہیں ہے۔

رفاقت اللہ خاں ایم۔ اے۔ ناظم شعبۂ اردو کلکتہ

حکومت میسور کی مالی حالت

میسور کی مالی حالت۔ آمدنی و خرچ۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حساب کتاب کی صحیح داشت اور اسکی جانچ اور تنقیح سے کبھی کوئی سہو واقع نہیں ہوتا۔ خصوصاً ملک کے نظم و نسق اور مالی حالت کے اندازہ کرنے اور اقتصادی فضا کو ترقی دینے میں آمدنی اور خرچ کا موازنہ اور مقابلہ نہایت نتیجہ خیز ہے اور ملکی بہبود اور مالی افزایش کا یہی بہترین طریقہ اور مستند معیار ہے۔ میسور کے اعداد بجٹ کو ملحوظ رکھکر لیجسلیٹو کونسل میں ماہران مالیات اور تاجران و ساہوکاران نے بحیثیت ممبران غیر سرکاری بہت کچھ جانا ہے سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء کے اعداد و شمار میں نئی فکیٹن گورنمنٹ کی پالیسی جس کا مستحکم سنگ بنیاد ملکی بیش روی اور قومی ترقی پر رکھا گیا ہے نہایت مفید و مضبوط ثابت ہوئی۔ کل آمدنی پانچ کروڑ بیالیس لاکھ روپیہ ہوئی جسمیں ریلوے کی آمدنی پچھتر لاکھ۔ محکمہ برقی کی ستر لاکھ۔ کارخانہ آہن و فولاد کی اٹھالیس لاکھ اور محکمہ تعمیرات کی تقریباً انیس لاکھ روپیہ تھی۔ اس کے مقابلہ میں حسب رپورٹ وزیر دیوان صیغہ فنانس متذکرہ تصرف جس نے موجودہ عہد ہمایوں کو ہندوستان میں ایک نمونہ اور ہر نکتہ چیں کے لئے سکندر کا سا آئینہ بنا دیا ہے نہ صرف روز روشن کی طرح ممیز ہے بلکہ سرمایہ دوالبتہ پر سالانہ چار فیصدی کا مستقل نفع ہر دور اندیش اور سمجھدار کے لئے امید افزا و روح پرور ہے۔ گو بغور و معارف کے ملاحظت واضح ہوا کہ ریاست کی ہمہ جہت ترقی اور صیغہ کی اشد ضرورت کے علاوہ جامع طور پر ہر کام کے لئے پیش بندی اور ہر بات کے لئے جو دور اندیشی اختیار کیگئی اوسمیں سات کروڑ روپیہ لگایا گیا۔ میدان ترقی میں محکمہ برقی کو ایک کروڑ چونتیس لاکھ روپے کے صرف سے فوقیت حاصل ہوئی۔ اوس کے بعد محکمہ تعمیرات میں چوبیس لاکھ روپیہ۔ ریلوے میں نو لاکھ اور کارخانہ آہن و فولاد و متفرق میں تین لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہوگا۔ گویا ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے کا سرمایہ جسمیں ۴ فیصدی سالانہ نفع ظاہر ہے ملک میسور کی مالیات کا استحکام اور قومی مستمرات کا مژدہ ہے۔

سید اختر الدین از بنگلور
سابق انڈر سکریٹری بھوپال

والیان ریاست کو مشورہ

بمبئی ۱۵ جولائی۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ اگر بغیر منشا کے اختیارات والیان ریاست کے ہاتھ سے پرجا کے پاس آ گئے، اور اگر والیان ریاست کو اسی طرح رہنا ہے تو انھیں اپنے آپ کو حالات کے مطابق بنانا پڑیگا۔ آپ نے والیان ریاست کو مشورہ دیا ہے کہ انھیں کانگریس کو ملک میں ایک طاقت کی حیثیت سے کم قدر نہیں کرنا چاہئے۔ مہاتما جی کی رائے میں کم سے کم مطالبات جو کہ والیان ریاست کو فوراً منظور کر لینے چاہیئے شہری آزادی اپنے ذاتی خرچہ کو کم کرنا اور آزاد اور مستقل جوڈیشنری قایم کرنا ہیں۔ میں نے جو کم سے کم مطالبات پیش کئے ہیں ان میں سب سے زیادہ متنازعہ مطالبہ غالباً ہائی کورٹوں میں اپیل کرنے کا ہے۔ جب تک کوئی ایسا انتظام نہیں ہوا اس وقت تک ریاستوں میں خالص انصاف کی کوئی گارنٹی نہیں ہو سکتی خواہ اس کے خلاف کچھ ہی کہا جائے۔ یہی ایک ایسی انسٹی ٹیوشن ہے جسے برطانیہ نے بڑے صبر اور بڑی احتیاط کے ساتھ قایم کیا ہے۔ بلاشبہ ہائیکورٹ کا طریقہ کا خرچیلا ہو جائے

جاپان اور برطانیہ

ٹوکیو ۱۰ جولائی۔ برطانیہ اور جاپان کے درمیان صلح کی گفت و شنید بدو تک کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانی سفیر سر رابرٹ کریگی حکومت برطانیہ سے تازہ ہدایات کا انتظار کر رہے ہیں

وارسا میں فوجی افسروں کی کانفرنس

وارسا ۱۰ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ جنرل سر ایڈمنڈ آئرن سائڈ آج شام بذریعہ ہوائی جہاز گانڈ سیاسے جنرل سنگر پا کے ہمراہ یہاں آ رہے ہیں۔ اور وزیر جنگ اور فوجی افسروں سے مشورہ کرینگے۔

کیا سندھ میں کانگریسی وزارت بنجائیگی

کراچی ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے ٹیلیفون پر ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم سرحد اور مولانا ابو الکلام آزاد سے بات چیت کی۔ کہا جاتا ہے کہ علاوہ دیگر امور کے سندھ کی کانگریس پارٹی کے وزارت کی امداد کرنے کے سوال پر بھی گفتگو ہوئی لیکن وزارتی حلقوں میں اس افواہ کی تردید کی جا رہی ہے کہ سندھ میں کانگریس کے کولیشن (مشترکہ) وزارت بنانے کا امکان ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ سے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴
ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۰

ادبیات

ہندوستان کا فراموش کردہ اتحاد

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی ملبند شہری از کانپور

ولولہ پھر آج اٹھا ہے دلِ بیمار میں
ملک کی حالت سناتے ہیں تمہیں اشعار میں

سنہ ۱۸ اٹھارہ میں چلی ایسی نسیمِ خوشگوار
آگئی جس سے بہار اس ملک کے گلزار میں

پھول الفت کے کھلے ہر سمت ہر اک شاخ پر
پڑ گئی اک جان سی ہر عندلیبِ زار میں

ماترِ بھومی کیلئے تھا اتحاد و ارتباط
ہندو و مسلم تھے باہم متفق ہر کار میں

گونجتی تھی میل کی آواز سارے دیش میں
شہر میں قریہ میں دیہہ میں دشت میں کہسار میں

گا رہے تھے جوش میں انس و محبت کے بھجن
دیش کے ہر گھر میں ہر اک کوچہ و بازار میں

یہ فدا اُن پر تھے اور وہ اُن پہ بس قربان تھے
تذکرہ ہوتا تھا جس کا محفلِ اغیار میں

رہروانِ راہ تھے شانہ بہ شانہ سب رواں
سیکڑوں آسانیاں تھیں منزلِ دشوار میں

شملہ سے کرتے تھے باتیں جسکی جو ہائے خطاب
جا رہی تھیں روز خبریں ڈاک میں اور تار میں

مسجد اور باجہ کا قضیہ اڑ گئے کا سوال
وقت ضایع ہو رہا تھا کب کسی اصرار میں

خدمتیں ہر ایک کی اسوقت بے غرضانہ تھیں
کیف ہی باقی نہ تھا کوئی مئے پندار میں

چھوڑ کر تن زیب کو کھدر کیا تھا زیب تن
چھا گئی تھی ٹھنڈ انگلش مال کے بازار میں

برہمن اور شیخ میں تھا اک سیاسی اتحاد
ایک تھی آواز سارے ملک کی ہر کار میں

ہو گئی صد چند قوت دونوں قوموں کیلئے
گویا سودانے پڑے اک رشتۂ زنار میں

لیڈرانِ قوم نے اس کو اٹھا کر پھینکا دور
گر کوئی کنکر پڑا دیکھا رہِ ہموار میں

تالیوں کے شور سے تھا ایک ہنگامہ بپا
کانگریس اسٹیج پر تھا جوش ہر گفتار میں

بات کہنے کی نہیں کس نے کیا کیونکر ہوا
آگئی جس سے خزاں پھر ہند کے گلزار میں

آج صدیوں کیلئے جس سے ترقی رک گئی
آ گئے تحت الثریٰ پر باہمی تکرار میں

ناظرین اس سے سبق لیں کاش بزمی آجکل
ہم نے شایع کر دیا ہے اس لئے اخبار میں

دنیائے اسلام

جدید ٹرکی کے متعلق

ایک مصری متعلمہ کے تاثرات

الاہرام رقمطراز ہے. مس منیرہ درویش جو گزشتہ دو سال سے بسلسلہ تعلیم ٹرکی میں مقیم تھیں، گرمی کی تعطیل میں اپنے وطن تشریف لائی ہیں. آپ نے ہماری ایک خاتون نامہ نگار سے گفتگو کے دوران میں ٹرکی کے متعلق اپنے جن تاثرات کا اظہار فرمایا ہے وہ مختصراً درج ذیل ہیں :-

لڑکیوں کی تعلیم مس منیرہ درویش نے ٹرکی میں لڑکیوں کی تعلیم پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ لڑکیوں کے لئے جو نصاب تعلیم تیار کیا گیا ہے اس میں امور خانہ داری اور نسوانی تہذیب و ثقافت کو ہر چیز پر مقدم رکھا گیا ہے اس نصاب کا مقصد حقیقی یہ ہے کہ عورتیں جب تعلیم سے فارغ ہو کر نکلیں تو وہ نفع بخش عمل کی دلدادہ ہوں اور اپنی خانگی زندگی کو زیادہ سے زیادہ خوشگوار بنا سکیں. لڑکیوں کو بچوں کی پرورش، تدبیر منزل حفظان صحت، سینے پرونے اور ٹوپیاں وغیرہ بنانے کی تعلیم دی جاتی ہے. ساتھ ہی انھیں ترکی زبان اور کوئی اور مغربی زبان پڑھائی جاتی ہے اور انھیں کھیل کود کی بھی تعلیم دی جاتی ہے.

تعلیم کی مدت چار سال ہے. ابتدائی دو سالوں میں لڑکیاں مذکورہ بالا امور کی عمومی تعلیم حاصل کرتی ہیں اور بعد کے سالوں میں ان میں سے کسی ایک میں خصوصی مہارت پیدا کرتی ہیں اور جب یہ پوری مدت ختم ہو جاتی ہے تو انھیں عملی تجربہ کے لئے مزید ایک سال ٹھہرنا پڑتا ہے.

عورت اور گھر ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے موصوفہ نے فرمایا ٹرکی کی عورتوں کو عام زندگی میں جو درجہ احترام حاصل ہو گیا ہے اس پر وہ اچھی طرح مطمئن ہیں. وہ ملک کی ترقی کے لئے مردوں کے ساتھ نہایت گرانقدر خدمات انجام دے رہی ہیں اور اگرچہ حکومت کے بڑے بڑے عہدوں تک ان کی رسائی ہو گئی ہے لیکن انھوں نے اپنا سب سے بڑا وطنی فریضہ جو گھر سے متعلق ہے فراموش نہیں کیا ہے.

ترکی میں گھر صاف ستھرے ہوتے ہیں، ان میں سکون و اطمینان کی فضا پائی جاتی ہے اور راحت کے جملہ اسباب فراہم رہتے ہیں. ایک خاص چیز جو میں نے وہاں دیکھی ہے یہ ہے کہ گھروں میں خدمتگار بہت کم ہوتے ہیں عورتیں زیادہ تر کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتی ہیں خدم و حشم کی کثرت ان کے یہاں کوئی قابل فخر بات نہیں ہے بڑی سے بڑی عورت ایک یا دو ملازم سے زیادہ نہیں رکھتی. وہ خود تمام کام کی نگرانی کرتی ہے. ترک عورتیں نوکروں کو گھر کے جملہ امور میں دخیل بنانا پسند نہیں کرتیں اسی لئے وہ سونے کے کمرے خود اپنے ہاتھوں سے صاف کرتی ہیں اور نوکروں کو ان میں بہت کم گھسنے دیتی ہیں کفایت کے خیال سے وہ مستقل ملازم رکھنے کے لئے ماہ میں ایک دو دن کے لئے مزدوری پر کسی کو لگا لیتی ہیں جو گھر کی پوری طرح صفائی کر دیتا ہے اور اس کے بعد وہ معمولی صفائی خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی ہیں.

اجتماعی زندگی جب موصوفہ سے ٹرکی کی اجتماعی زندگی پر روشنی ڈالنے کی خواہش ظاہر کی گئی تو انھوں نے ٹرکی کے ترقی یافتہ اور مہذب نظام زندگی کا نہایت مدحیہ انداز میں تذکرہ فرمایا آپ نے کہا کہ قوم تعلیم کی دلدادہ ہے اور حکومت کی طرف سے ہر ایک کی تعلیم کے لئے مدارس کھلے ہوئے ہیں جہاں حکومت کے مصارف سے ان کی بہتر سے بہتر تعلیم و تہذیب کے اسباب فراہم کئے جاتے ہیں. طلبہ جب تعلیم پا کر نکلتے ہیں تو وہ کام پر جٹتے ہیں نوکریوں کے لئے در در ٹھوکریں کھاتے نہیں پھرتے. لوہار، بڑھئی، کسان مزدور ہر ایک تعلیم حاصل کرتا ہے اور پھر اپنے کاروبار میں مصروف ہو جاتا ہے اسی لئے ٹرکی میں بیکاری کا وجود بہت کم پایا جاتا ہے. قوم فی الجملہ "پیدا کرنے" میں مصروف رہتی ہے. بغاوت شورش یا جدل و جدال سے واسطہ نہیں رکھتی. ہر شخص نظام کی پابندی کرتا ہے اکام میں مصروف رہتا ہے اور اس طرح سب ملکر وطن کی خدمت انجام دے رہے ہیں.

قضیہ فلسطین اور حکومت حجاز

جرمنی کی ایک خبر رساں ایجنسی نے حسب ذیل برقیہ شایع کیا ہے. اخبار" جرنل ڈی اٹیالیا" کو قاہرہ سے یہ اطلاع ملی ہے کہ شاہزادہ امیر فیصل نائب سلطان حجاز نے اپنے والد محترم ملک ابن سعود کے نام سے وزیر نوآبادیات برطانیہ کے نام ایک تنبیہی پیغام ارسال کیا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ نے فلسطین کے مسئلہ کو جلد از جلد عربوں کی خواہش کے مطابق حل نہیں کیا تو حکومت حجاز اس سے اپنے ہر قسم کے تعلقات منقطع کرے گی. اس پیغام کے بعد حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر مقیم حجاز کو ہدایت کی ہے کہ وہ امیر فیصل سے ملاقات اور فلسطین بحر احمر اور خلیج فارس کے مسائل کے متعلق ان سے گفت و شنید کرے.

قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی عدن اور یمن میں بھی فوجی استحکام کے اقدامات اختیار کئے جا رہے ہیں. فوجی بارکیں بتعداد کثیر بنائی جا رہی ہیں پہاڑیوں کے نیچے سرنگیں کھود کر زمین دوز مکانات اور قلعہ تعمیر کئے جا رہے ہیں جہاں بیان کیا جاتا ہے کہ بوقت ضرورت فوج اور غیر مصافی آبادی پناہ لے سکیگی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے — زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفت وار

صداقت کانپور

جلد ۳۱ | کانپور شنبہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۰

اسکندرونہ کے تاریخی و جغرافیائی حالات

اسکندرونہ پر ترکی قبضہ کی خبر شایع ہو چکی ہے اب اس ولایت کے تاریخی اور جغرافیائی حالات بھی سن لیجئے۔

اسکندرونہ کو انگریزی اور فرانسیسی زبان میں الیگزینڈریٹہ کہتے ہیں۔

یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے ۳۶ درجہ ۳۵ دقیقہ عرض البلد شمالی اور ۳۶ درجہ طول البلد مشرقی پر واقع ہے یہ جس خلیج پر واقع ہے اسے اسی کے نام سے موسوم کر کے خلیج اسکندرونہ کہتے ہیں یہ انطاکیہ سے ۲۳ میل حلب سے ۷۴ میل اور اناطولیہ ترکی علاقہ سے صرف ۱۲ میل کے فاصلہ پر ہے قصبہ کی آبادی تقریباً ۸ ہزار نفوس پر مشتمل ہے جن میں دو تہائی مسلمان اور باقی عیسائی، یہودی ہیں، مسلمانوں میں اکثریت عربوں کی ہے پورا علاقہ تقریباً ۹۰۰ مربع میل کا ہے اس بندرگاہ کو قدیم سے تجارتی اہمیت حاصل رہی ہے شام، عراق، اور قریب کے تمام عرب ممالک کا مال یہیں سے بار کیا اور یہیں اتارا جاتا ہے، خصوصاً حلب کی ساری آبادی اور رونق اسکندرونہ سے قایم ہے عسکری نقطہ نظر سے بھی یہ بحر روم کی اہم ترین بندرگاہ ہے مگر یہاں کی آب و ہوا بہت ہی خراب ہے یہاں ملیریا کے جراثیم بہت پائے جاتے ہیں۔

جب اسکندر اعظم نے ۳۳۳ء میں مقام اسوس پر دارا سے ثالث شہنشاہ ایران کو شکست دی تو یہ مقام اس فتح کی یاد میں بسایا گیا تھا اسے قدیم جغرافیہ نویس اسکندریہ اسوم کے نام سے یاد کرتے ہیں بعضوں نے "ایگزنڈریہ ماٹز" بھی لکھا ہے جب تک نہر سوئز تیار نہیں ہوئی تھی ہندوستان اور فارس کا سامان تجارت یہاں سے گذرتا تھا بلکہ یہ کہئے کہ اسے وہی اہمیت حاصل تھی جو آج نہر سوئز کو حاصل ہے نہر کی تیاری کے بعد اس کی اہمیت اگرچہ کم ضرور ہو گئی مگر ختم نہ ہو سکی اراضی فرات و دجلہ نیز عراق، عجم، اور شام کا سامان تجارت اب بھی یہیں سے گزرتا ہے۔

۱۸۰۰ء میں نپولین نے اس پر قبضہ کر لیا تھا ورنہ یہ ہمیشہ سے یعنی جب سے کہ ترکان عثمانی کا دور شروع ہوا دولت عثمانیہ کا ایک حصہ رہا ہے ۱۸۲۳ء میں یہاں بہت سخت زلزلہ آیا تھا ۱۸۳۲ء میں مصری افواج نے عثمانی فوجوں کو اسی مقام پر شکست دی تھی ۱۸۶۰ء میں یہاں آگ لگ گئی تھی جس سے بہت سخت نقصان ہوا تھا ۱۹۱۳ء میں بغداد سے ریلوے لائن کی ایک شاخ یہاں پہونچائی گئی۔

خاص قصبہ اسکندرونہ تین طرف سے اونچے اونچے ٹیلوں اور ایک طرف سے خلیج اسکندرونہ سے گھرا ہوا ہے اسی وجہ سے یہاں نوبتی بخار کا حملہ ہمیشہ ہوتا رہتا ہے، آب و ہوا بہت خراب ہے اسکندرونہ کے شمالی عربی ٹیلوں میں پٹرول کا چشمہ دریافت کیا گیا ہے ماہرین کی رائے ہے کہ ان ٹیلوں میں پٹرول اور کرومیم بافراط موجود ہے۔

جنگ عظیم کے اختتام پر جب ترکوں کو شکست ہوئی تو ملک شام، عراق، اور فلسطین وغیرہ کی طرح یہ حصہ بھی ان کے قبضہ سے نکل گیا دول اتحاد نے اسے فرانسیسیوں کے حوالہ کیا ترکی باشندگان اسکندرونہ اس سے صرف ناخوش ہی نہیں تھے بلکہ وقتاً فوقتاً فرنچ حکومت کے خلاف ہنگامے بھی مچاتے رہتے تھے یہاں تک کہ ۱۹۲۱ء میں فرانسیسیوں نے ایک اعلان کے ذریعہ ترکی رعایا کے خصوصی حقوق تسلیم کر لئے اس وقت سے اسکندرونہ کا عصر حاضر شروع ہوتا ہے، ۱۹۲۱ء کے فرانسیسی اعلان کے باوجود ترک خوش نہیں ہوئے انھوں نے ہنگاموں اور احتجاجوں کا ایک سلسلہ دراز شروع کیا جو ۱۹۳۶ء تک اس قدر بڑھ گیا اور باشندگان علاقہ کے باہمی تعلقات اس قدر کشیدہ ہو گئے کہ کھلے بند ترکوں اور فرانسیسیوں میں مقابلے شروع ہو گئے چھوٹے چھوٹے مقابلوں کے بعد ۱۹۳۸ء کے اوائل میں زبردست خونی ہنگامہ ہو گیا۔

جب فرانس کی اس قدر سختیاں بڑھ گئیں کہ علاقہ فوج کے سپرد کر دیا گیا تو مرحوم اتاترک نے فوجیں حدود پر جمع کر دیں اور بزور شمشیر اس علاقہ پر قبضہ کر لینے کی ٹھان لی فرانس اور ترکی کے مابین جنگ چھڑا چاہتی تھی کہ عصمت انونو جو اس وقت وزیر اعظم تھے مصطفےٰ کمال اتاترک کے پاس پہونچے اور انھیں سمجھایا کہ مجلس کبیر ترکیہ کی بلا اجازت وہ جنگ شروع نہیں کر سکتے اور نہ خود اسے اس وقت مناسب سمجھتے ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ اتاترک سرحد سے واپس تو چلے آئے مگر عصمت انونو سے کہدیا کہ اب تمہارے ساتھ مل کر میرے لئے کام کرنا محال ہے عصمت انونو نے استعفےٰ دیدیا اور وزارت سے علیحدہ ہو گئے۔

حکومت برطانیہ نے دونوں طرف کمانیں کھنچی دیکھ کر ثالث بالخیر کی حیثیت اختیار کی اور ترکوں کے مقابلہ میں فرانس کو نرم پڑ جانے پر راضی کر لیا مجلس اقوام نے جو ہوا کے رخ پر اپنا رخ بدلتی رہتی ہے ایک جدید قسم کی حکومت وہاں قائم کرنے کی قرارداد منظور کی پارسال ۱۹۳۸ء کے ۲۸ جون کو بین الاقوامی کمیٹی نے بوریا بستر باندھا اور اسکندرونہ کے لئے ترکی حاکم کے ماتحت مقامی مجلس بنا دی ارمن لیڈروں اور عرب ہنگامہ پروروں نے حیال موسیٰ اور شام کا رخ کیا، اب علاقہ اسکندرونہ زیر سایہ ترکی و فرانس ایک نیم آزاد منطقہ قرار پایا۔

۵ جولائی ۱۹۳۸ء کو ترکی فوجیں علاقہ اسکندرونہ میں داخل ہو گئیں ترکی و فرانس کے مابین دس سال کے لئے ایک معاہدہ صداقت و مودت پر دستخط ہوئے اس معاہدہ میں طے پایا تھا کہ اسکندرونہ کا نظم و نسق ترکی و فرانس کے باہم اشتراک سے ہوگا لیکن ترکوں نے عملاً اس میں فرانس کی شرکت کو تسلیم نہیں کیا انھوں نے فوراً اسکندرونہ کا نام بدل کر "ہاتائی" کر دیا مملکت ترکیہ اور اسکندرونہ کے درمیان سے کروڑگیری کا ناکہ اٹھا دیا اس طرح کی کچھ اور تبدیلیاں بھی کیں جنھوں نے اسکندرونہ کو ترکی حکومت کا جزو حقیقی بنا دیا اسکندرونہ کے مستقبل کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ اب ترکی اسکو اعلیٰ درجہ کا فوجی بندرگاہ اور بحری ہوائی فوج کا مرکز بنا دے گا۔

یوپی کا وزارتی سانحہ

۱۳ جولائی کو ایک معمولی سی بات پر یوپی کی وزارت مستعفی ہوتے ہوتے رہ گئی، ٹامسن انجینئرنگ کالج رڑکی میں ایک انگریز کا تقرر کیا گیا۔ یوپی کی کانگریس اسمبلی پارٹی کی رائے میں اس جگہ ایک ہندوستانی کا تقرر ہونا چاہئے تھا جو اپنی قابلیت اور ملازمت کے درجہ کے اعتبار سے اس کا مستحق تھا، ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ آیا کانگریس اسمبلی پارٹی کا نظریہ صحیح تھا یا غلط بہرحال اس معاملہ نے اتنا طول کھینچا کہ آنریبل پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یوپی نے یہ فرما دیا کہ ہم اسے وزارت یوپی کے خلاف ملازمت کا ووٹ سمجھتے ہیں اور ہم استعفےٰ دینے کو تیار ہیں اس کا کانگریس اسمبلی پارٹی پر خاطر خواہ اثر ہوا اور ان الفاظ میں ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ ہمیں موجودہ وزارت پر تو کامل اعتماد ہے مگر اس خاص معاملہ میں ہم اپنا اختلاف ظاہر کرتے ہیں اس طرح پر ایک سیاسی سانحہ ٹل گیا اس واقعہ سے یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی پارٹی کو خواہ وہ کانگریس پارٹی ہی کیوں نہ ہو وزیروں کے روزمرہ کے انتظامات میں جزوی باتوں میں بھی دخل دینے کا حق ہے۔

ہمارے خیال میں کانگریس اسمبلی پارٹی نے اپنے جائز حدود سے تجاوز کیا ہے اگر اسی طرح وزیروں کے کام میں بات بات پر مداخلت ہوتی رہے تو حکومت کا کام چلنا بہت مشکل ہے مداخلت تو عام پالیسی کے معاملوں میں ہی کی جا سکتی ہے، ہمیں یہ معلوم کر کے تعجب اور افسوس ہوا ہے کہ کانگریس اسمبلی پارٹی کے کچھ ممبروں نے پارٹی کے سکریٹری کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں درج ہے کہ پارٹی کا ریزولیوشن سفارشی نہیں بلکہ حکمیہ حیثیت رکھتا ہے۔

ہمارے خیال میں کانگریس اسمبلی پارٹی کی عام رائے یہ نہیں ہو سکتی بلکہ اس پارٹی کے چند سرپھرے لوگوں کی یہ رائے ہوگی جو کسی نہ کسی طرح بوکھلا گئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کے اشاروں پر وزارت کام کرے در اصل بات یہ ہے کہ کانگریس اسمبلی پارٹی میں بعض ایسے حضرات ہیں کہ جن کا یہ خیال ہے کہ وزارت ہمارے ماتحت ہے اور جو ہم حکم دیں اسی پر وزارت سر تسلیم خم کر دے، اس خیالات کی بدولت رڑکی کا واقعہ پیش آیا ہے لہذا اس کی ضرورت ہے کہ ایک دفعہ یہ صاف کر دیا جائے کہ کانگریس اسمبلی پارٹی کو وزارت کے معاملوں میں دخل دینے کا حق حاصل ہے یا نہیں ورنہ بلا اسکے کام چلتا نظر نہیں آتا ہم امید کرتے ہیں کہ کانگریس ہائی کمانڈ اس طرف توجہ کر کے صوبہ کی وزارت کو اس کشمکش سے جلد نجات دلانے کی کوشش کرے گا

بنگال کے سیاسی قیدی

علی پور اور ڈمڈم جیلوں کے ۵۰ سیاسی قیدیوں نے قید و بند کے مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لئے بھوک ہڑتال کر دی تھی ان کی ہڑتال اب تک جاری ہے جسکو تین ہفتہ ہو چکے ہیں۔ اس اثنا میں گاندھی جی، صدر کانگریس اور ملک کی دیگر سربرآوردہ ہستیوں کی طرف سے بہت سے بیانات شایع ہو چکے ہیں جنمیں انھیں بھوک ہڑتال ترک کر دینے کا مشورہ دیا گیا ہے لیکن ان بیانات کا اب تک ان پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے وہ بدستور مصر ہیں کہ یا تو انھیں رہا کیا جائے ورنہ وہ بھوکے رہ کر اپنی زندگی ختم کر دیں گے۔ ان کے اس اصرار نے ملک کو ایک نہایت سخت مشکل سے دوچار کر دیا ہے۔ ایک طرف ان قیدیوں کی قیمتی جان کا سوال ہے جن کے طریق کار کو غلط کہا جا سکتا ہے لیکن ان کے جذبہ حب وطنی میں کسی کو شک و شبہ کی گنجایش نہیں ہے اور دوسری طرف حکومت بنگال کے عذرات ہیں جو وہ اپنے موجودہ سلوک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے پیش کر رہی ہے اور جن کو آسانی سے غیر معقول نہیں کہا جا سکتا ہے۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ مہاتما گاندھی اور صدر کانگریس یا اور دوسرے با اثر ہستیوں کو چاہیئے کہ وہ قیدیوں کی بھوک ہڑتال ختم کرانے کے لئے اپنا پورا اثر و رسوخ استعمال کریں معلوم ہوا ہے کہ راجندر بابو صدر کانگریس ۹ جولائی کو کلکتہ پہونچ رہے ہیں لہذا اب یہ امید کی جاتی ہے کہ آپ کے اثر و رسوخ سے سیاسی قیدی بھوک ہڑتال ترک کر دیں گے۔

فیڈریشن کا نفاذ

آئین جدید جس کے حصہ میں وفاقی نظام کی سکیم پیش کی گئی ہے۔ سالہا سال سے معرض التوا میں چلا آتا ہے لیکن اب حکومت برطانیہ اس بات کی آرزومند ہے کہ اسے ۱۹۴۱ء میں ضرور نافذ کر دے۔ چنانچہ اب عمال حکومت وفاقی نظام کے مختلف عناصر کو ہموار کرنے کے لئے پرزور کوششیں کر رہے ہیں۔ والیان ریاست اور ان کے وزراء کی جو مشترکہ کانفرنس پچھلے دنوں بمبئی میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں انھوں نے صاف و صریح الفاظ میں اعلان کر دیا تھا کہ فیڈرل سکیم کی موجودہ شکل ہمارے لئے ناقابل قبول ہے لیکن انھوں نے ساتھ ہی یہ امید ظاہر کی تھی کہ حکومت برطانیہ اس میں مزید ترمیمات کرے گی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست کو اس اہم مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک ماہ کی مزید مہلت دے دی گئی ہے۔ یعنی وہ اس کے متعلق قطعی فیصلہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء تک کر سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مہلت کی تجویز ریاستہائے پنجاب کی کونسل نے پیش کی تھی۔ اس سلسلہ میں بعض والیان ریاست کے چانسلر شملہ میں وائسرائے سے ملاقات کر چکے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ ایوان مذکور کی مجلس منتظمہ کا جلسہ منعقد ہوگا۔ بلکہ اب والیان ریاست کی ایک دوسری کانفرنس کے انعقاد کا امکان بھی پیدا ہو گیا ہے۔

گاندھی جی اور وائسرائے کے درمیان جو ملاقات اگست کے پہلے ہفتہ میں ہونے والی ہے اس کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں بھی فیڈریشن کے مسئلہ پر تبادلہ افکار ہوگا۔

مسلم لیگ کے بعض سابق کارکن سر عبد الحلیم غزنوی اور سر یامین وغیرہ بھی فیڈریشن کے متعلق وائسرائے کے پاس ایک وفد لیکر جانا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ فیڈرل سکیم کی موجودہ شکل سب متناقض ہے اور اس میں اہم ترمیمات کی ضرورت ہے جب تک اس میں اس کے مختلف عناصر کے حقوق کے کامل تحفظ کا بندوبست نہیں کیا جائیگا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگی۔ اس لئے محض والیان کو راضی کرنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ امر بھی ضروری ہے کہ ہندوستانیوں کے جائز مطالبات بھی پورے کئے جائیں۔

جرمنی اور برطانیہ

معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے حکومت جرمنی کے روبرو مصالحت کے لئے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ ان میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اگر جرمنی یورپ میں تشدد کے ذریعہ سے غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس کا مقابلہ طاقت سے کیا جائے گا لیکن اگر وہ اپنی معاندانہ و استعمار پرستارانہ ہنگامہ آرائیاں ترک کر دے اور تخفیف اسلحہ کی تجاویز پر عمل درآمد کرنے پر آمادہ ہو جائے تو اس صورت میں حکومت برطانیہ اور اس کے حلفا اس کی تجارت و صنعت کی ترقی و استحکام کے لئے ہر ممکن امداد دیں گے۔ بلکہ اس سلسلہ میں ایک اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ اسے ایک ارب پونڈ کی رقم خطیرہ بطور قرض دینے کے لئے تیار ہے لیکن مسٹر ہڈسن نے جو مسٹر وولٹاٹ جرمن وزیر اقتصادیات کے ساتھ گفت و شنید کر رہے ہیں۔ اس خبر کی تردید کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حکومت برطانیہ نے بصورت مصالحت امداد کی پیشکش کی ہے۔ لیکن اس نے یہ نہیں کہا کہ اس سے کس قدر رقم بطور قرض دی جا سکے گی۔

یہ امر نہایت عجیب ہے ایک طرف حکومت برطانیہ جرمنی کو تنبیہ کر رہی ہے کہ اگر اس نے ڈینزگ پر جبراً قبضہ کیا تو اس کے خلاف جنگ کی جائیگی اور دوسری طرف وہ اس کے ساتھ مصالحت کی فکر میں ہے۔ غالباً حکومت برطانیہ کی روش میں یہ تبدیلی اس وجہ سے واقع ہوئی ہے کہ روس کے ساتھ اس کی مصالحت ابھی تک نہیں ہو سکی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہٹلر کا یہ خیال کہ وہ ڈینزگ پر بغیر جنگ کے قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہر ہٹلر صرف ایک ہوشمند جرنیل ہی نہیں۔ بلکہ وہ ایک ہوشیار مدبر بھی ہے اس لئے اس کی ہر ایک پالیسی بلا کی ہوتی ہے اور آثار و واقعات سے پایا جاتا ہے کہ وہ اور اس کی چالیں کامیاب ہوں گی۔

اور وہ ایک دن ڈینزگ کو بلا ایک قطرہ خون بہائے ہضم کر لے گا۔

بقیہ آئینہ کانپور

ایک امید افزا خبر

کانپور اسوقت فرقہ وارانہ جذبات کے لئے سارے ہندوستان میں مشہور ہو رہا ہے مگر ناظرین یہ سنکر خوش ہونگے کہ اسی کانپور میں کراچی خانہ نواب کے احاطہ میں جہاں کہ ہندو مسلمان دونوں رہتے ہیں انکے تعلقات آپس میں نہایت خوشگوار اور برادرانہ ہیں۔ چنانچہ اسی احاطہ کا ایک شخص مسمی "نگر پینٹر" بیمار ہوا اور چونکہ وہ تنہا تھا اس لئے احاطہ کے کل ہندو مسلمانوں نے اس کی نگہداشت کی اور حتی کہ اس احاطہ کے بوڑھی ہندو مسلم عورتوں نے ماں کے فرائض انجام دیئے۔ مگر یہ بچارہ نہ بچ سکا اور گذشتہ جمعہ کو انتقال کر گیا۔ محلہ کے سب ہندو مسلمانوں نے انتظامات کئے اور اس کی ارتھی کے ساتھ احاطہ کے سب ہندو مسلمان گئے خاص طور پر بادل خاں۔ عبد الرحمن عرف بلو چنا خاں اور بشیر صاحبان نے بڑی ہمدردی کا اظہار کیا۔

ناظرین اس خبر کو پڑھ کر شاید یہ محسوس کریں گے کہ کیا یہ حصہ کانپور میں شامل نہیں ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس احاطہ کے ہندو مسلمان ہندوستانی برادری کے ممبر ہیں اور پنڈت متھرا پرشاد باجپئی (باجپئی موٹر کمپنی مال روڈ) جنکے مکان کی پشت پر یہ احاطہ ہے انھوں نے یہاں کے باشندوں کے دلوں میں اتحاد و اتفاق کے صحیح جذبات پیدا کر دیئے ہیں چنانچہ کانپور کے گذشتہ بلوہ میں بھی اس احاطہ کے لوگ نہایت اطمینان اور اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہے اور ان کے دلوں میں کسی وقت بھی ہندو مسلم سوال پیدا نہیں ہوا اگرچہ اس وقت اور محلہ کے لوگوں نے آکر یہ کوشش کی کہ ان میں بھی فرقہ وارانہ جذبات پیدا ہو جائیں مگر ان لوگوں نے یہ کہکر انکو ٹال دیا کہ ہم اس احاطہ کے ہندو مسلمان ایک ہیں اور ہم میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں ہے اور ہم یہاں بہت آرام سے رہتے ہیں۔

اس احاطہ کے ہندو مسلمان نہایت قابل قدر ہیں کہ وہ کانپور کے موجودہ فضا سے نہ صرف متاثر نہیں ہوئے بلکہ وہ اتحاد و اتفاق کا ایک بہترین نمونہ اہل شہر کے سامنے پیش کر رہے ہیں جس کے لئے اہل شہر کو انکا ممنون ہونا چاہیئے اس کے ساتھ ہم پنڈت متھرا پرشاد باجپئی کی بھی تعریف کرینگے کہ انھوں نے ہندوستانی برادری میں انکو شامل کر کے انکے خیالات میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شہر میں ہندوستانی برادری کے خیالات کی بڑے پیمانہ پر تبلیغ کی جائے۔

وکٹوریہ مل میں ہڑتال

خدا خدا کر کے وزیر اعظم لیبر کمشنر اور مزدور سبھا کی کوششوں سے جے کے جوٹ مل کی ہڑتال ختم ہوئی تھی تو ۲۷ جولائی کو وکٹوریہ مل کے ۳ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔

لیبر افسر کے سمجھانے کے باوجود مزدوروں نے کام کرنے سے انکار کر دیا منتظمین مل نے ایک نوٹس حسب ذیل شایع کیا ہے کہ:-

اگر واقعات اور حالات کی رفتار یہی رہی تو ایسی صورت میں مل میں اطمینان بخش طریقہ پر کام کا چالو کرنا بہت دشوار ہے لہذا اس بدنظمی سے مجبور ہو کر غیر معین عرصہ تک کے لئے مل بند کر دیا جائے گا۔ نوٹس میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ بہت عرصہ سے مل کے بعض حصوں کے مزدور مل کے ..

آئینۂ کانپور

مسٹر شریح الدین کا مقدمہ

۲۵ جولائی کو مسٹر شریح الدین ملک وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کا مقدمہ مسٹر خوب چند آئی سی ایس اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۵۳ الیف اور ۵۰۵ ضابطہ فوجداری پیش ہوا۔

مسٹر شریح الدین نے اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کیا جس میں لکھا ہے کہ ۵ فروری ۳۹ء کی تقریر جو کہ اکبر پور میں کی گئی تھی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

مسلمان مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں اور بعد میں موجودہ کانگریس حکومت کی نکتہ چینی کی گئی تھی اس تقریر میں صاف طور پر بیان کیا گیا تھا کہ مسلم لیگ کا اختلاف کانگریس کے ساتھ اصولی بنیادوں پر مبنی ہے۔

سی۔ آئی۔ ڈی۔ رپورٹر نے جو رپورٹ میری تقریر کی مرتب کی ہے وہ صحیح نہیں ہے اور اس رپورٹ میں ایسے پیراگراف ہیں جن کا مطلب غلط لے کر انکو مختلف رنگ دیدیا گیا ہے۔

اس تقریر میں میں نے ٹانڈہ فائرنگ کا ذکر کرتے ہوئے انہی واقعات کا ذکر کیا تھا جو کہ میں مختلف اخبارات میں پڑھ چکا تھا اور جسکو میں صحیح سمجھتا تھا۔

پنڈت پنت (وزیر اعظم) کے گولی مارنے کے متعلق اس بیان میں کہا گیا ہے کہ الفاظ کی غلط ترتیب اور جا بجا جملے حذف کرنے کی وجہ سے سی۔ آئی۔ ڈی رپورٹر نے تقریر کے اس حصہ کے غلط معنی نکالے ہیں میں نے یہ کہا تھا کہ موجودہ حکومت کا فرقہ وارانہ اور جانبدارانہ طرز عمل آزادی حاصل کرنے میں رہنمائی نہیں کر سکتا اور حکومت کی جانب سے آزادی کے حصول کے سلسلہ میں چاہے کتنا ہی تشدد کیا جائے مگر عوام اس سے باز نہیں آ سکتے چاہے پنڈت پنت ان لوگوں کو گولی کا نشانہ ہی کیوں نہ بنا دیں علاوہ اس کے میری مراد پنڈت پنت سے شخصی مراد نہ تھی بلکہ حکومت کے نمائندہ کے طور پر انکو مخاطب کیا گیا تھا۔

"آزادی کے لئے خون کی ندیاں بہائینگے"

اس جملہ کے متعلق بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ جملہ تاریخ ماسبق کے عام الفاظ ہیں اور اس جملہ کو انہوں نے بھی اسی رنگ میں بیان کیا اور دُہرایا تھا کہ "حصول آزادی میں خون کی ندیاں بہائی گئی ہیں"۔ میرا اس جملہ کو دُہرانے سے ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ لوگ بغاوت کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ اس جملہ کے بعد ہی یہ جملہ کہا گیا تھا کہ لاٹھی سے لڑنے یعنی تشدد کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔

آخر میں میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ سٹی مسلم لیگ کے وائس پریسیڈنٹ کی حیثیت سے وہ دوسروں کے جذبات کا لحاظ رکھنے کے بھی پابند ہیں کیونکہ اس کے خلاف کرنے سے دوسرے لوگ بھی مسلم لیگ کے ساتھ اسی اسپرٹ کے ساتھ برتاؤ کریں گے لیکن اگر مسلمانوں کے حقوق خطرہ میں ہوئے یا مسلمانوں پر یا ان کے حقوق پر کسی قسم کا حملہ کیا گیا یا ان کے ساتھ تذلیل کے ساتھ برتاؤ کیا گیا تو اس کے خلاف سخت احتجاج کرنا پڑے گا۔

میں نے اپنی اس تقریر میں مسلم لیگ کی پیروی کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کہا تھا۔

آخر میں اس بیان میں لکھا گیا ہے کہ میں اس قدر عدالت سے امید کرتا ہوں کہ عدالت میری تقریر پر صحیح روشنی میں غور کریگی لہذا اسکو واضح ہو جائیگا کہ میری اس تقریر سے فرقہ وارانہ اشتعال مقصود نہ تھا۔

مقدمہ آئندہ کسی تاریخ کیلئے ملتوی ہو گیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی ۲۵ جولائی کو بمبئی اور حیدرآباد کا دورہ کر کے کانپور واپس آ گئے ہیں۔

مشترکہ پلیٹ فارم

مولانا حسرت موہانی انگلستان سے واپس آنے کے بعد اس خیال میں منہمک ہیں کہ مسلم لیگ اور کانگریس کے انتہا پسندوں کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم تیار کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے مسٹر ایم۔ این رائے سے بھی گفتگو کی اور انکے اتفاق کرنے کے بعد مولانا نے یہ طے کیا کہ کانپور میں ایک آل انڈیا ریڈیکل کانفرنس منعقد کی جائے جس میں کانگریس اور مسلم لیگ کے انتہا پسندوں کو شریک ہونے کی دعوت دی جائے اور اس کانفرنس کی صدارت مسٹر رائے کو پیش کی گئی ہے جس کو انہوں نے منظور بھی کر لیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ بلا مشترکہ پلیٹ فارم کے ہندوستان کی کوئی صحیح خدمت انجام نہیں پا سکتی چنانچہ اس ضرورت کو محسوس کر کے مولانا حسرت موہانی ریڈیکل کانفرنس قایم کر رہے ہیں۔

جے پریس کی تلاشی

۲۵ جولائی کی صبح کو مقامی سی۔ آئی۔ ڈی پولیس نے جے پریس واقع لاٹھی محال میں چھاپہ مار کر "جھانسی کی رانی" نامی کتاب کی ایک ہزار جلدیں قبضہ میں کر لیں کتاب مذکور کے مصنف سدرشن چکر ہیں۔

علاوہ اس کے پولیس نے ڈیڑھ ہزار اشتہاروں پر بھی قبضہ کر لیا جو کہ بگی لال کملاپت جوٹ مل کے متعلق تھے جس میں ہڑتال کے سلسلہ میں دھمکی دی گئی تھی اور اس اشتہار کے بعض حصے قابل اعتراض تھے اور اگرچہ یہ اشتہار جے پریس میں چھاپے جا رہے تھے مگر اشتہار پر "کامگار پریس" کا نام لکھا ہوا تھا۔

۲۴ جولائی کو بھی سی۔ آئی۔ ڈی۔ پولیس نے بادشاہی ناکہ پر اروئی سنو ٹنگ کیس کے سابق ملزم مسٹر رمیش چندر گپتا کے مکان پر چھاپہ مار کر تلاشی لی۔ یہ تلاشی مسٹر منمتھ ناتھ کی ایک لکھی ہوئی کتاب کے متعلق تھی۔

مگر کوئی چیز قابل اعتراض دستیاب نہ ہو سکی۔

ہندو سبھا

کانپور ہندو سبھا کے آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا ہے کہ:-

پریسیڈنٹ:- لالہ پھنگا مل

وائس پریسیڈنٹ:- رائے بہادر بابو برجندر سروپ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ۔ پروفیسر کالکا پرشاد بھٹناگر لالہ دیبی داس بھگت لالہ جیون لال مہروترا۔

جنرل سکریٹری:- پنڈت رامیشر مصر ادیب

جائنٹ سکریٹری:- مسٹر راجندر مینی شاستری۔ مسٹر منوہر پرشاد مسٹر شیو گووند مصر اور مسٹر دولت رام

خزانچی:- مسٹر رامیشور پرشاد۔

یونائیٹڈ کلب

یونائیٹڈ کلب کے آئندہ سال کے لئے مسٹر مفتیلال پرشاد پریسیڈنٹ مسٹر رام رتن گپتا اور رائے بہادر لالہ رامیشر پرشاد باگلہ وائس پریسیڈنٹ اور مسٹر ان کے سکسینہ سکریٹری منتخب کئے گئے ہیں۔

لینن پارک کا استعمال

مزدور سبھا نے لینن پارک میں ایک جلسہ کرنے کی اجازت مقامی حکام سے طلب کی تھی یہ جلسہ جے۔ کے جوٹ مل کے مزدوروں کی شکایات کے متعلق کئے جانے والا تھا مگر حکام نے یہ کہکر کہ چونکہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ ہے۔ لہذا ایسی صورت میں کوئی جلسہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس پارک میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں دی۔

اس انکار پر غور کرنے کے لئے درشن پوروہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مقامی حکام کے اس طرز عمل کی کہ انہوں نے لینن پارک کے استعمال کی اجازت نہیں دی نکتہ چینی کی گئی اور حکومت سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ انھیں شہری آزادی کی منظوری دے۔

مسز وجے لکشمی کی تشریف آوری

۲۵ جولائی کی صبح کو بذریعہ ٹرین آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ دہلیتھ بمعیت پارلیمنٹری سکریٹری مسٹر اے۔ جی کیہر کانپور اسٹیشن پر تشریف لائیں جہاں آپکا استقبال کانگریس مینوں کے علاوہ مسٹر ال۔ بی ہنگا کس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر ایچ۔ سی مچل سپرنٹنڈنٹ پولیس نے بھی کیا۔

مسز پنڈت نے آج مہاراجپور۔ بدھنوں کے علاوہ دو اور مقاموں کے جلسوں میں بھی شرکت کی کر کے تقریریں کیں اور شام کو آپ نے کانپور واپس آ کر تلک ہال میں بنگال کے بھوک ہڑتالی کے قیدیوں کی ہمدردی میں تقریر ارشاد فرمائی۔

۲۶ جولائی کو بھی مسز وجے لکشمی ضلع کے دورہ میں معروف رہیں اور آپ نے راجپور۔ بروہ اکبر پور اور جھنجھک کے جلسوں میں تقریریں کیں۔

شیعہ اوقاف

۲۵ جولائی کو کانپور کے شیعہ حضرات کا ایک جلسہ نواب خاقان حسین صاحب اسپیشل مجسٹریٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حکومت یوپی سے مطالبہ کیا گیا کہ شیعہ اوقاف کی نگرانی کے لئے ایک شیعہ بورڈ مقرر کیا جائے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں حکومت سے یہ درخواست کی گئی کہ وہ یوپی وقف ایکٹ میں اس طور پر ترمیم کر دے کہ شاہ نجف حسین آباد اور کاظمین ٹرسٹ لکھنؤ اس ایکٹ کی زد میں نہ آئیں۔

بھوک ہڑتال کے قیدیوں سے ہمدردی

بنگال کے بھوک ہڑتال کے قیدیوں سے اظہار ہمدردی کے لئے ۲۵ جولائی ۸ بجے رات کو ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا جس میں آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ نے بھی تقریر کی۔

ہوٹلوں کیخلاف مقدمہ

۲۵ جولائی کو رائے صاحب بابو رما کانت سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں مسلم ہوٹل اور کیلاش ہوٹل کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷ مقدمہ کی پیشی ہوئی۔ مسٹر پیارے لال اگروال نے ثبوت کی طرف سے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ میں نے رتھ جاترا جلوس کے دن مسلم ہوٹل اور مسجد سے اینٹ پتھر آتے دیکھا انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے کیلاش ہوٹل کے متعلق کوئی شکایت نہیں سُنی۔

جے۔ کے جوٹ مل کی ہڑتال

جے۔ کے جوٹ مل کے منتظمان نے کام نہ ہونے کی وجہ سے مل مذکور کے ایک حصہ کو بند کرنے کا فیصلہ کیا تھا مگر لیبر کمشنر کے کہنے کی وجہ سے منتظمان مل نے بند کرنے کی مدت میں ایک دن کا اور اضافہ کر دیا۔

کہا جاتا ہے کہ ۲۵ جولائی کی رات کو مزدور سبھا کے کارکنان نے مزدوروں کے مکانات پر جا کر ان سے ہڑتال کرنے پر زور دیا۔ اور تقریباً ایک سو والنٹیروں نے ۲۶ جولائی کو مل کے قریب پکٹنگ کر کے مزدوروں کو کام پر جانے سے روکا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ۲۴ والنٹیر مزدور سبھا کے گرفتار کئے گئے ہیں۔

انسپکٹر صفائی معطل

کہا جاتا ہے کہ رائے صاحب سورج پرشاد افسر انچارج انسداد رشوت ستانی کانپور میونسپل بورڈ نے بہ ہمراہی میڈیکل افسر صاحب ۲۵ جولائی کو ایک انسپکٹر صفائی کے مکان پر چھاپہ مار کر مکان کی تلاشی لی۔ اور ان کے مکان سے ایسی چیزیں برآمد کیں جو میونسپل بورڈ کی ہیں اور انکو ان کے مکان پر نہ ہونا چاہیئے تھیں۔ میونسپل بورڈ کے دو اور ملازم بھی انسپکٹر صاحب کے مکان میں موجود تھے۔

کہا جاتا ہے کہ انسپکٹر مذکور کو مقدمہ کے فیصلہ تک معطل کر دیا گیا ہے۔

شوگر ایکسچینج

شکر کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے پانچ دن کے لئے اپر انڈیا شوگر ایکسچینج بند کر دیا گیا تھا وہ ۲۵ جولائی کو کھول دیا گیا ہے۔ بازار بدستور حالت پر ہے۔ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ شکر کے نرخ کم ہو جانے کی وجہ سے لاکھوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔

رام لیلا کمیٹی

اکتوبر کے دوسرے ہفتہ میں دسہرہ ہونے والا ہے اس کے انتظامات کے لئے دسہرہ کمیٹی اور ہندو سنگھ کمیٹی کا ایک مشترکہ جلسہ ہوا اور ایک مشترکہ کمیٹی بنائی گئی جس میں ۳۵ ممبران ہر نقطہ خیال کے شریک کئے گئے اب یہی کمیٹی آئندہ آنے والے دسہرہ کے انتظامات انجام دے گی۔

ایٹ ہوم

۲۳ جولائی کو کملا اسٹریٹ میں مسٹر پورنا نند نے لوکل جرنلسٹ کو ایک شاندار ایٹ ہوم دیا۔

مسٹر سکھ دیو پرشاد بسمل الہ آبادی بھی تشریف لائے ہوئے تھے آپکی پر کیف غزل خوانی نے لطف کو دوبالا کر دیا۔

تعزیری ٹیکس

ہندو سنگھ نے کلکٹر صاحب کو ایک خط لکھ کر کانپور میں تعزیری ٹیکس کے متعلق تجاویز اور مفصل حالات دریافت کئے تھے۔ کلکٹر صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ حکومت سے اس وقت تک مفصل تجاویز موصول نہیں ہوئی ہیں موصول ہونے پر پبلک کو اس سے مطلع کر دیا جائے گا۔

اڈیٹر جانچ حساب اوقاف

ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مسٹر ڈی بسی سنہا آئی سی۔ ایس ڈسٹرکٹ جج کانپور نے دو ہزار روپے تک کے اوقاف کے حسابات کی جانچ کے لئے کانپور کے نوجوان اور ہونہار وکیل یعنی شیخ یوسف علی صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل بی کو مقرر کیا ہے۔

یوپی مرچنٹ چیمبر کی تجویز

مرچنٹ چیمبر یوپی (کانپور) نے حکومت ہند کے محکمہ کامرس کے سکریٹری کے پاس ایک خط بھیجا ہے جس میں اس امر کی خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ صنعتوں کے تحفظ کے ایکٹ کے سکشن ۴ کی دفعات کے ماتحت کلپ کی برآمد پر مخصوص ڈیوٹی لگائی جائے۔ ہندوستان کی کلپ کی صنعت میں ۱۹۳۹ء سے ترقی ہوئی ہے جبکہ غیر ملکوں نے اور بالخصوص امریکہ نے ہندوستان کی صنعت کو بڑھتے پھلتے دیکھا تو انہوں نے بازار میں اپنے کلپ کے دام گھٹانے شروع کر دیئے۔ اس سے جوار باجرا وغیرہ پیدا کرنے والے کسانوں کے بھی اقتصادی مفادوں کو نقصان پہنچ رہا ہے

دیہاتی اسکول کا افتتاح

موضع نرائن پور میں گاؤں والوں کے ایک مجمع کے سامنے پنڈت چھیل بہاری کنٹک سابق سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی نے ایک دیہاتی اسکول کی افتتاحی رسم ادا کی طلباء کو اس موقع پر مفت کاغذ کتابیں پنسلیں تقسیم کی گئیں۔

جوٹ مل کی ہڑتال ختم

جے۔ کے جوٹ مل کے اس فیصلہ سے کہ مل کا ایک حصہ بند کر دیا جائے جس سے ۱۴ سو مزدور بیکار ہوتے تھے مل مذکور کے ۴۰۰ مزدوروں نے ہڑتال کر دی تھی اور پکٹنگ کی وجہ سے ۲۰ والنیٹر بھی گرفتار ہوئے تھے۔ ۲۷ جولائی کی شام کو مزدور سبھا نے ایک جلسہ کر کے یہ طے کر دیا کہ ہڑتال کو ختم کر دیا جائے اور کل سے مزدور کام پر چلے آئیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جو والنیٹر پکٹنگ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں ان کے خلاف مقدمات واپس لے لئے جاویں گے۔

مسز پنڈت کو ڈنر

مسٹر و مسز اے ہون بارایٹ لا نے آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ دہلیتھ کو ۲۸ جولائی کی رات کو ایک شاندار ڈنر اپنے بنگلہ واقع کنٹونمنٹ میں دیا جس میں شہر کے حکام اور معززین شہر شریک تھے۔

مسٹر مارگن

اپر انڈیا چیمبر آف کامرس نے آنجہانی مسٹر جے۔ جی۔ راٹن کی جگہ مسٹر ایچ۔ ڈبلیو مارگن سکریٹری آف دی چیمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کی ممبری کے لئے نامزد کیا ہے۔

مراسلات

از کانپور حمزہ منزل
مورخہ ۲۲ جولائی ۳۹ء

مکرمی۔ السلام علیکم

براہ عنایت مضمون مندرجہ ذیل اپنے معزز اخبار کی قریبی اشاعت میں شایع فرما کر ممنون فرمایئے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ کانپور کے مسلمان کسی نہ کسی طرح اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ میں نے پیس کمیٹی میں ۱۹ جون ۳۹ء کے فائرنگ کو جائز قرار دیا ہے یہ سراسر غلط اور میرے خلاف صریح بہتان ہے۔ میں نے پیس کمیٹی یا کسی موقع پر بھی ۱۹ جون ۱۹۳۹ء کے فائرنگ کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ پیس کمیٹی میں کوئی گفتگو اس کے متعلق مجھ سے ہوئی۔

ناچیز محمد حمزہ

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار "صداقت" کانپور زاد عنایتہ

تسلیم۔ براہ مہربانی حسب ذیل خبر اپنے معزز اخبار میں شایع کر کے کرم فرمایئے۔

بروز اتوار ۱۶ جولائی ۳۹ء بمقام دوہری بھگت کے دھرمشالہ واقع محلہ شتر خانہ محلہ صدر بازار کا مشترکہ جلسہ محلہ پیس کمیٹی صدر بازار وارڈ کے ماتحت زیر صدارت جناب رشید اللہ خاں صاحب بوقت ۷ بجے شام منعقد ہوا، کثیر تعداد میں لوگ شریک تھے اتفاق رائے سے حسب ذیل تجاویز منظور ہوئیں۔

تجویز نمبر ا۔ باشندگان صدر بازار کو تعزیری پولیس ٹیکس سے بری کیا جاوے کیونکہ محلہ صدر بازار میں کوئی جھگڑا مار پیٹ قتل خونریزی وغیرہ کی نہیں ہوئی ہے۔

تجویز نمبر ۲۔ یہ کہ محلہ دولت گنج و شتر خانہ میں پولیس چوکی کی کسی طرح پر بھی ضرورت نہیں ہے ان محلوں میں پولیس چوکی قایم کرنا بالکل ہی فضول و بیکار ہے اگر گورنمنٹ کو پولیس چوکی قایم ہی کرنا ہے تو موتی محال کا چوراہا متصل دوکان شراب و چرس قایم کی جائے کیونکہ چوراہے پر نشہ بازوں کا کافی مجمع رہتا ہے۔ جس سے نقص امن کا ہر وقت احتمال رہتا ہے۔

نیازمند منگیال ایڈوکیٹ
آنریری سکریٹری پیس کمیٹی صدر بازار کانپور

نوٹس

اس نوٹس کے ذریعہ مشتہر کیا جاتا ہے کہ صوبجات متحدہ کی کونسل کے الکشن کے لئے اسی ضلع سے تعلق رکھنے والے دو حلقوں کی ووٹر لسٹ تیار کی جا رہی ہیں ووٹ دہندوں کی قابلیت وہی ہوگی جو ۱۹۳۶ء میں تھی

جنرل شہری حلقہ جھانسی۔ کانپور شہر

(۱) جھانسی کی میونسپلٹی اور چھاؤنی اور گڑھیا چھاٹک کا نوٹیفائڈ ایریا۔

(۲) کانپور کی میونسپلٹی۔ اور چھاؤنی اور جوہی کا نوٹیفائڈ ایریا۔

(۳) جنرل دیہاتی حلقہ ضلع کانپور

کانپور میونسپلٹی۔ اور چھاؤنی اور جوہی کے نوٹیفائڈ ایریا کو چھوڑ کر

دستخط رائے صاحب الماکانت
ڈسٹرکٹ ریفارمس والکشن افسر کانپور

آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت

آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے ۲۷ جولائی کو اپنے دورہ کے تیسرے روز جگت پور۔ گگون۔ ملہور۔ اور رام نگر کے جلسوں میں تقریر کی۔ آپکے مسز پنڈت کے ساتھ مسٹر وشنو شنکر نرائن تواری اور مسٹر سلیمان انصاری پارلیمنٹری سکریٹری بھی تھے۔

۲۸ جولائی کی صبح کو مسز پنڈت نے سرکٹ ہاؤس میں گاندھی نگر وارڈ کے کانگریس کمیٹی کے ایک ڈیپوٹیشن سے ملاقات کی۔ ڈیپوٹیشن نے اس حلقہ کی پانی کی سپلائی۔ صفائی اور روشنی کے متعلق کچھ شکایات کیں یہ حلقہ جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے متعلق ہے۔

مسز پنڈت نے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسکے متعلق کلکٹر صاحب سے آپکو گفتگو کرنا چاہیئے۔

سبد گل

ہز ایکسیلینسی والیسرائے اور ایوان ریاست کے چانسلر کے درمیان جو گفتگو ہوئی اور اس کے علاوہ ریاستہائے پنجاب کے فرمانرواؤں میں اور وزیروں میں ایک "گول میز" کے چاروں طرف بیٹھ کر جو کچھ کہا اور سنا گیا اس کا نتیجہ صرف اتنا ہی ظاہر ہوا کہ پہاڑ کھودنے سے ایک چوہا نکلا یعنی والیان ریاست کو اتنا مزید وقت اور دیدیا گیا کہ وہ فیڈریشن میں شرکت کے متعلق ستمبر تک اپنے جوابات بھیجدیں لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ والیان ریاست کی طرف سے جواب لینے کے لئے اس قدر جلدی ہی کیا پڑی ہے، شملہ کے ذمہ دار حلقوں میں تو یہ کہا جا رہا ہے کہ فیڈریشن کے نافذ ہونے کا ۱۹۴۱ء تک بھی کوئی امکان نہیں ہے۔

بھوک ہڑتالوں کا سلسلہ ہندوستان میں اتنے زوروں پر پھیلتا جاتا ہے کہ آخر فلمی نگارخانوں تک بھی اس کی رسائی ہوگئی اور جب فلمی نگارخانے بھی اسی سرزمین پر ہیں تو یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ اس نعمت سے محروم رہتے چنانچہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پربھات فلم اسٹوڈیو کی مشہور اداکار مس شانتا آپٹے نے بھوک ہڑتال کردی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آپ رخصت کے دنوں کی تنخواہ مانگتی ہیں اور مالکان کمپنی آپ کو باتنخواہ رخصت دینا نہیں چاہتے تھے۔

ہمیں یہ تو معلوم نہیں ہے کہ ایسوسی انٹڈ پریس والوں میں کوئی صاحب شاعر بھی ہیں، لیکن جس نے یہ خبر بھیجی ہے اس نے مس شانتا آپٹے کی بھوک ہڑتال کا منظر پیش کرنے میں اچھی خاصی شاعری کی ہے۔ الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

اسٹوڈیو کے کمرے کے دروازے پر مس شانتا آپٹے ایک لکڑی کے بنچ پر ساٹن کا سفید پاجامہ پہنے ہوئے لیٹی ہیں اور چہرے سے زردی اور تھکاوٹ کے آثار نمایاں ہیں، کل شام سے انھوں نے پربھات نگر میں بھوک ہڑتال کی ہے اور یہ ارادہ کرلیا ہے کہ جب تک مالکان کمپنی ان کے مطالبات کو منظور نہیں کریں گے نہ تو وہ کھانا کھائینگی اور نہ اس جگہ سے ہٹیں گی ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مس آپٹے ایک جدید فلمی منظر پیش کررہی ہیں اس بھوک ہڑتال کے مناظر کی بھی فلم ضرور بننی چاہیئے:۔

لندن کے ایک ڈاکٹر صاحب جن کا نام نامی ایرسن ہے اپنے ایک مضمون میں فرماتے ہیں کہ میری عمر اس وقت ۷۵ سال ہے لیکن میں نے ۲۵ سال کی عمر سے ہر قسم کی غذا کو ترک کر رکھا ہے صرف گھاس کھاتا ہوں، گھاس کھانے کا خیال مجھے اس لئے پیدا ہوا کہ میں فوج کے محکمہ رسد رسانی میں نوکر تھا اور گھوڑوں کی گھاس فراہم کرنا میرا کام تھا ایک ن بیٹھے بیٹھے مجھے خیال آیا کہ جب گھوڑے کی طرح کا طاقتور جانور صرف گھاس پر زندہ رہ سکتا ہے تو انسان گھاس کھاکر کیوں نہیں جی سکتا۔

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ میں نے گھاس کھانے کا تجربہ شروع کیا اور رفتہ رفتہ اپنی مشق بڑھائی کہ ساری غذائیں ترک کرکے صرف اسی پر گذر کرنے لگا اس شخص کا دعویٰ ہے کہ پچاس سال سے میری یہی خوراک ہے اور میں کافی تندرست و توانا ہوں۔

لیکن مسٹر ایرسن کو شاید یہ معلوم نہیں کہ ہندوستان میں بھی ان کی طرح گھاس کھانے والوں کی کمی نہیں لیکن تجربہ بتلاتا ہے کہ گھاس کھانے سے آدمی گھوڑے کی طرح ہہنہاتا تو بہت ہے لیکن اس کی عقل بالکل جاتی رہتی ہے چنانچہ ہندوستان کے وہ لوگ جو گھاس کھاگئے ہیں ان کی اس صفت کا علم اخباروں کے کالموں سے اکثر ہوتا رہتا ہے۔

ادب لطیف

عزم!

اپنے مستقبل کی بنیاد تاسف کی بجائے عزم بالجزم پر رکھو گذشتہ گناہوں کے تاریک سایہ میں ہاتھ پاؤں نہ مار، بلکہ تیری روح کی چمک اندھیرے کو منتشر کردے گی اور تیری امید کی شاہراہ کو منور کردے گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

زمانہ ماضی کے پراگندہ دفتروں پر آنسو نہ بہا بلکہ ورق الٹ اور مسکرا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہاں! مسکرا کہ ابھی سفید اوراق تیرے لئے باقی پڑے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اپنی فروگذاشتوں کو یاد کرکے مغموم نہ ہو بلکہ دل سے مان کہ تجھ میں الوہیت کی کرن پنہاں ہے جو تیری کمزور روح کو مضبوط کرنے میں اسی طرح ہوں گی جس طرح سورج کی روشنی ذرا سے بیج کی نشو و نما کرکے اس کو شاہ بلوط کا درخت بنادیتی ہے تو صرف عزم کو پھر دیکھ کہ خدا کی زبردست قوت کس طرح تیری روح کو بلند کرتی ہے۔

ہندوستان میں نازی پروپیگنڈہ

لندن ۲۴ر جولائی دارالعوام میں کرنل مور ہیڈ نائب وزیر ہند سے دریافت کیا گیا، آیا وہ بتا سکتے ہیں کہ ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف بغاوت کو بڑھانے کے لئے نازی پروپیگنڈہ پر کسقدر رقم صرف کررہے ہیں۔

نائب وزیر ہند نے بتلایا کہ لارڈ زٹلینڈ اس قسم کے اخراجات کے متعلق کوئی بیان نہیں دینا چاہتے اور آنریبل کو یہ بات بخوبی معلوم ہو کہ اس قسم کے معاملات کے متعلق مفصل بیان نہیں دیا جاسکتا میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہندوستان میں غیر ملکی سرگرمیوں کی سخت نگرانی ہورہی ہے۔

برطانی وزیروں کی اہم مٹنگ

لندن ۲۵ر جولائی کل برطانی وزیروں کی ایک مٹنگ وزیر اعظم کی کوٹھی پر منعقد ہوئی مٹنگ میں وزیر اعظم، مسٹر چیمبرلین، امیر البحر لارڈ سٹینوپ، وزیر ڈیفنس، لارڈ چٹلینڈ، وزیر ہوائی صیغہ سر کنگسل ووڈ وزیر جنگ مسٹر ہوریلشیا وزیر سپلائی لیسل برگن بین آف امپیریل جنرل اسٹاف و سکاؤنٹ گورے ہوائی وزیر مرکزیل شریک ہوئے

بھوک ہڑتال ترک کردو

کلکتہ ۲۴ر جولائی سیاسی قیدی اننت ستھا جن کا چٹگاؤں کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ مارنے کے مقدمہ میں سزا ہوئی، کی بہن شریمتی اندو متی سہانے اپنے بھائی اوڈم اور علی پور جیل کے دیگر بھوک ہڑتالی قیدیوں کے نام مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے۔

میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ آپ بھوک ہڑتال ترک کردیں کیونکہ تمام ملک نے صدق دلی کے ساتھ آپکے کاز کو اپنا لیا ہے۔

۱۳۸ عرب گرفتار ہوگئے

یروشلم ۲۴ر جولائی حیفہ اور ایکرے میں فوج اور پولیس نے مختلف مقامات پر چھاپہ مارکر ۱۳۸ عربوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

ورکنگ کمیٹی پر غور

معلوم ہوا ہے کہ لنکا میں ہندوستانیوں کے خلاف قانون اس قسم کے دوسرے معاملات پر پنڈت جواہر لال نہرو کی رپورٹ پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں غور ہوگا۔ جو ۱۹ر اگست کو واردھا میں ہورہا ہے۔

عالم نسواں

پردہ کی خوبیاں

ازجنابہ مس لیلاوتی صاحبہ لکھنوی

یہ قدرتی بات ہے کہ حاکم اقوام کے رسم و رواج کا نہایت گہرا اثر محکوم رعایا پر ہوا کرتا ہے اسی اصول کے ماتحت ہندوستان بھی مغربی حکمراں قوم کے رسم و رواج سے متاثر ہورہا ہے۔

اس امر کا نتیجہ ہے کہ عیش و عشرت پسند نوجوان مردوں اور عورتوں میں پردہ دری کی خواہش پائی جاتی ہے جس کی تہہ میں چھپی ہوئی نفسانیت ہے نہ کہ انسانیت "شیکسپیر" کا اگر یہ مقولہ صحیح ہے اور بیشک درست ہے کہ شباب نیک و بد میں تمیز کرنے کا موقع نہیں دیتا۔

نوجوان عورتوں کے لئے پردہ نہایت ضروری اور لابدی ہے اس میں شک نہیں کہ مغربی تہذیب نے مشرقی عورت کو مساوات کا درجہ دلا دیا ہے کیونکہ عورت کا درجہ ہندو مذہب میں داسی کا ہے مغربی تہذیب نے ہمیں بتلایا کہ بیوی خاوند کا بہتر نصف BETTER HALF ہوتی ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ کہنے سے رک نہیں سکتی کہ حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہر ایک شے خراب ہو جاتی ہے۔

مغربی تہذیب میں حد اعتدال سے بڑھتی ہوئی آزادی موجب آزار اور باعث اسیری ہونے والی ہے جس کا تذکرہ مغربی اخباروں میں اکثر ہوتا رہتا ہے مغرب میں عصمت نسوانی کو مرکز تہذیب نہیں مانا جاتا یہی وجہ ہے کہ وہاں پردہ ضروری نہیں سمجھا جاتا اور یہی ایک قدرتی بات ہے کہ : یادتی دولت انسان کو عیش و عشرت میں ڈال دیتی ہے، مغربی ممالک کی بڑھی ہوئی دولت پردہ کے خلاف ہے یہ ایک تلخ سچائی ہے جو میری مغربی سہیلیوں نے خود بتلائی ہے کہ بےپردگی اور حد اعتدال سے تجاوز آزادی کی وجہ سے شاید کسی مغربی خاوند کو بھی شادی کے وقت حقیقی معنوں میں باکرہ لڑکی نہیں ملتی۔

میرے خیال میں حد سے زیادہ بےپردگی کسی سوسائٹی کی عصمت مآبی کے منافی ہے، پھر زینت کے مقامات، سر، منہ، چھاتی، اور ہاتھ وغیرہ کو جو خصوصًا باعث تحریک ہوتے ہیں غیر مردوں سے پردہ کیوں ضروری نہیں؟ ۔

یہ چہرہ ہے جسے دیکھکر مرد کے دل میں عورت کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اگر آپ بھی عورتوں پاکدامن اور عصمت پرست بنانا چاہتے ہیں تو اپنی بیٹیوں، اپنی بچیوں، اور اپنی عورتوں کو پردہ میں رہنا سکھائیں اور جوان مردوں، اور عورتوں کو ایک دوسرے کے دیکھنے اور ملنے کا موقعہ کبھی نہ دیں، بس یہی حقیقی پردہ ہے خواہ عورتوں کو گھر کی چہار دیواری کے اندر رکھو، خواہ برقعہ یا گھونگھٹ میں، جبکہ وہ گھر سے باہر نکلیں ہاں میں حد اعتدال سے بڑھے ہوئے پردہ کو بھی جس سے کہ عورتوں کو قیدی بناکر ان کی صحت بگڑنے کا احتمال ہو اتنا ہی برا سمجھتی ہوں جتنا کہ حد سے بڑھی ہوئی آزادی کو۔

البتہ باہر جاتے وقت عورتوں کو برقع اوڑھنا یا کم از کم گھونگھٹ نکالنا ازبس ضروری ہے۔ پردہ کی اصلی منشاء یہ ہے کہ مردوں کو غیر عورتوں کے دیکھنے کا موقعہ نہ ملے اور چونکہ عشق چہرہ دیکھنے سے پیدا ہوتا ہے لہذا عورتوں کا چہرہ چھپانا انتہائی ضروری ہے جتنا کہ باقی مقامات زینت، ورنہ یاد رکھو کہ ہندوستان میں بھی امریکہ وغیرہ کی مثل باکرہ عورتوں کا ملنا مشکل ہو جائے گا۔

بچوں کی دنیا

حضرت محمد صلعم

ازجناب مولوی محمد شفیع الدین صاحب نیر

تم نے ہجری سن کا نام تو سنا ہوگا، اس سال حضرت محمد اپنے وطن مکہ کو چھوڑکر مدینے گئے اسی سال سے مسلمانوں کا ہجری سنہ شروع ہوتا ہے اس واقعہ کو اب سے ساڑھے تیرہ سو برس کے قریب ہوگئے آج ہم تم کو حضرت محمد کا کچھ حال سنائیں گے:۔

آج سے تقریبًا چودہ سو برس پہلے حضرت محمد عرب کے ایک مشہور اور پاک شہر مکہ میں پیدا ہوئے آپ کی پیدائش ایک اونچے خاندان میں ہوئی یہ خاندان قریش کا خاندان کہلاتا ہے۔

آپ کے والد بزرگوار کا اسم مبارک عبداللہ اور آپ کی والدہ کا نام نامی بی بی آمنہ تھا، ابھی آپ پیدا ابھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے باپ عبداللہ اس دنیائے فانی سے راہئی ملک بقا ہوئے اور جب آپ کا سن مبارک چھ برس کا ہوا تو والدہ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا، آپکی پرورش آپ کے دادا عبدالمطلب، اور پھر آپ کے چچا ابو طالب نے کی آپ بچپن ہی سے بہت نیک، سچے، صادق، اور فیاض تھے، آپ کی نیکی اور سچائی کا یہ اثر تھا کہ مکے والے آپ کو "امین" یعنے سچا کہہ کر پکارتے تھے، جوان ہوئے تو آپ کی سچائی کا چرچا دور دور پھیل گیا۔

عرب کی ایک شریف اور دولت مند خاتون بی بی خدیجہ نے آپ کے ساتھ شادی کرلی آپ نے اپنی بیوی کی ساری دولت خیرات کردی اور اپنے کچھ باقی نہ رکھا آپ بچپن ہی سے سوچ بچار کیا کرتے تھے اور عرب کے ملک میں جو برائیاں اس زمانے میں پھیلی ہوئی تھیں ان کو دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے یہ برائیاں کیا تھیں؟ لوگ بات بات پر لڑنے لگ جاتے تھے، جہالت بھری ہوئی تھی، اپنی معصوم لڑکیوں کو بدنامی کے خوف سے پیدا ہوتے ہی زندہ زمین میں دفن کردیتے تھے شراب کثرت سے پیتے تھے، جوا کھیلتے تھے، اور اسیطرح دیگر بری رسموں میں گرفتار تھے آپ ہمیشہ سوچتے رہتے تھے کہ ان کی حالت کس طرح درست کی جائے اور وہ کیونکر راہ راست پر لائے جائیں، لہذا آپ ایک پہاڑ کے غار میں اسی فکر اور سوچ میں کئی کئی دن گذار دیتے اور وہیں خدا کی عبادت بھی کرتے آخر خدا نے وہ سب باتیں آپ کے دل میں ڈال دیں جن سے دنیا کی بھلائی ہوسکتی ہے۔

آپ چالیس کے ہوئے تو آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو اچھی باتوں پر چلنے اور بری باتوں سے بچنے کی نصیحت کی آپ نے فرمایا کہ ایک خدا کو ماننا چاہیئے اور سب انسانوں کو برابر سمجھنا چاہیئے آپ کی یہ سب باتیں لوگوں نے تو خوشی سے مان لیں مگر وہ لوگ جو اپنی پرانی رسمیں چھوڑنا نہیں چاہتے تھے آپ کے دشمن ہوگئے اور آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دینا شروع کیں، یہاں تک کہ ایک دن مکے کے سب سرداروں نے مل کر آپ کو قتل کردینے کا فیصلہ کیا، اس پر خدا کے حکم سے آپ مکہ چھوڑکر مدینہ چلے گئے۔

یہ ۶۲۲ء کی بات ہے اسی سال سے سنہ ہجری شروع ہوتا ہے

مدینہ میں آکر آپ کو کچھ اطمینان ہوا لوگ اسلام کی تعلیم کو پسند کرنے لگے اور مسلمانوں کی تعداد روز بروز بڑھنے لگی یہاں تک کہ آپ کے وفات پانے سے پہلے عرب کے قریب قریب سب رہنے والے مسلمان ہوگئے مکہ والوں نے بھی آپکی تعلیم کو قبول کرلیا اور اپنی خطاؤں کی معافی چاہی اب آپ طاقتور رہتے اور مکہ والے کمزور آپ ان سے آسانی کے ساتھ بدلہ لے سکتے تھے مگر آپ نے سبکو معاف کردیا اور کسی سے بھی بدلہ نہیں لیا۔

حضرت محمدؐ کی زندگی اور ان کی تعلیم کا یہ اثر ہوا کہ ص

ص چند ہی سال کے عرصہ میں عرب کی کایا پلٹ ہوگئی جو لوگ آپس میں لڑتے تھے وہ بھائی بھائی ہوگئے اور اپنی لڑکیوں کو بھی اچھی طرح چاہنے لگے، جوا بند ہوگیا شراب نوشی کا رواج جاتا رہا، آقا غلاموں پر مہربان ہوگئے سب نیک راہ پر چلنے لگے ہر طرف امن ہوگیا اب بھی

پردۂ فلم

ہمیں کیسی تصاویر

شہری زندگی میں اب سب...
سے ترقی کرکے ضروریات زندگی...
ایک معروف ترین شخص بھی ہفتہ...
جانا ضروری سمجھتا ہے گو ابھی تک بعض...
تفریح سمجھتے ہیں عوام کا فلمی معیار...
ہے وہ اب لیلہ مجنوں، اندرسبھا...
معاشی، تاریخی فلموں کے شایق نظر...
حالانکہ آج سے چند سال قبل...
یا جادو کے کھیل پسند کرتے تھے لیکن...
قصہ ہائے پارینہ سے نفرت سی ہو...
جدت چاہتے ہیں، وہ تصاویر...
نئے مضمون پسند کرتے ہیں کیونکہ...
فلمی مذاق بدل چکا ہے۔

اب ہمیں ایسی تصاویر کی...
معلومات کے خزانہ میں اضافہ...
کو چاہیئے کہ وہ تاریخ گذشتہ کے...
تاکہ فلم میں واقعات گذشتہ ...
اور لوگوں کی اخلاقی بلندی یا پستی...
توازن کرکے اپنی اصلاح کرسکیں...
کہ اس زمانے کے لوگ ایسے تھے...
سے لوگوں کو روشناس کرانے...
کی جائے ٹاپیکل فلم (اخباری تصاویر)...
تعداد میں بننے چاہئیں تاکہ وہ لوگ...
کو بچشم خود نہیں دیکھ سکے ایک فلم...
دیکھ اور سن سکیں مثلاً ایک پارٹی...
چڑھنے کی کوشش کرتی ہے لوگ...
سننے اور ان کے کارہائے نمایاں...
ہوتے ہیں اگر اس پارٹی کی کار...
نمائش کی جائے تو فلم بین حضرات...
کے قصہ پر ضرور ترجیح دیں گے...

ہندوستان میں بچوں...
ناقص طور پر ہوتی ہے ملا، پنڈت...
بچوں کی دماغی تربیت قدرتی طر...
کا خوف ان کے دماغ پر مسلط کر...
کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ...
مسلط ہو تو اس کی دماغی ترقی...
ممالک میں بچوں کی تعلیم کے لئے...
فلموں کے ذریعہ بھی انھیں تعلیم دی...
تیار کی جاتی ہے جو بچوں کے لئے...
ان کی تعلیم میں محمد و معاون ثا...
متکلم تصاویر کے ذریعہ زبان کا...
تعلیمی فلموں کے ذریعہ بچوں میں حب...
ایثار، اور قومیت کے پاکیزہ جذ...

ہمارے فلمساز اکثر ایسی...
میں ایک بدمعاش کو ہیرو کی...
ایسی فلموں کو جب نوعمر، نوجو...
دل میں ان جیسے بننے کی خواہش...
جس کا لازمی نتیجہ یہ...
میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ...

اس لئے ہمیں بجائے...
ہیروؤں کے افسانوں کو فلم...
غلام ملک میں بھی آزادی کی تڑ...

ہماری سماجی حالت نہایت...
کے ہر کمزور نقطہ کے متعلق ...
چاہیئے تاکہ ہم اپنی اصلاح کرسکیں...

اگر ہمارے فلم ساز...
ساتھ خود کو قوم کا ایک جز...
کے لئے ہاتھ بڑھائیں تو وہ...
کیونکہ دنیا میں آج کل فلمیں...
ذریعہ ہیں اگر فلم ساز اس...
ہندوستان کی سماجی،...
دنیا میں انقلاب پیدا کرتا ج...
مذاق کے مطابق مندرجہ بالا...

اقوال زرّیں

کسی کو رنج و مصیبت میں مبتلا کر کے اپنی آسائش اور راحت کے سامان مہیا مت کرو۔

حالانکہ تمہارا دشمن کمزور ہے لیکن تم اسکو کمزور نہ جانو۔

محنت کرو، محنت دولت کی کنجی ہے۔

کسی امیدوار سائل کو مایوس مت کرو۔

اس شخص کو زخم نہ دو جس کے پاس مرہم نہیں۔

خدا اور دشمن کو کبھی مت بھولو۔

دیوار کا ہر پتھر خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو؟ اپنی قیمت رکھتا ہے، اپنی ہستی کو ذلیل نہ سمجھو بلکہ اپنے کو اس قابل بناؤ کہ تمہاری اہمیت دیوار کے چھوٹے پتھر کی طرح لوگوں کی نظروں میں ہو۔

انکساری ایک جوہر ہے جس کو لیکر ہم خدا کے پاس صحیح حالت میں پہونچ سکتے ہیں۔

ہر بچہ اپنے ساتھ یہ پیغام لاتا ہے کہ خدا ابھی تک انسان سے مایوس نہیں ہوا ہے۔

ممکن ناممکن سے پوچھتا ہے بتا تیرا مسکن کدھر ہے جواب ملتا ہے نامراد کے خوابوں میں۔

موج تبسم

ماسٹر:۔ اگر ایک پیسہ میں دو آم آتے ہیں تو چار آنے میں کتنے آم آئیں گے؟۔

لڑکا:۔ (کچھ سوچکر) تقریباً چالیس۔

ماسٹر:۔ (تعجب سے) اتنے کیسے۔

لڑکا:۔ زیادہ خریدنے سے سستے ملیں گے

دوکاندار:۔ معمولی صابن دکھاکر) دیکھئے یہ بادشاہی صابن ہے اس کو بڑے بڑے بادشاہ اور شہزادے روزانہ استعمال کرتے ہیں کتنی اچھی مہلک آرہی ہے۔

خریدار:۔ لیکن میں تو ایک غریب آدمی ہوں اگر بادشاہ ہوتا تو ضرور یہ صابن خرید لیتا۔

صدر مشاعرہ:۔ اغلب صاحب سے کہئے کہ آپ نے بندوق اور صندوق "کے قافیہ میں کوئی غزل نہیں کہی۔

اغلب صاحب:۔ جناب والا اول تو قافیہ تنگ تھا، دویم یہ خیال تھا کہ کہیں آپ گولی کا نشانہ نہ بن جائیں۔

مجسٹریٹ:۔ تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اگر تو جھوٹ بولے گا تو تجھے کہاں جانا ہوگا۔

ملزم:۔ حضور معلوم ہے کہ اگر جھوٹ بولوں گا تو دوزخ میں جاؤں گا۔

مجسٹریٹ:۔ اور اگر سچ بولا تو۔

ملزم:۔ تو جیل جانا ہوگا۔

دلچسپ معلومات

کیا آپکو معلوم ہے؟

کولٹ نے ریوالور ۱۸۳۵ء میں ایجاد کیا گیا تھا

دنیا کی سب سے بڑی دوربین ولسن رصدگاہ امریکہ میں ہے جو ۱۰۰ انچ بلند ہے۔

۱۸۴۴ء میں سیموئل مورس نے برقی تار ایجاد کیا۔

دنیا کا سب سے بڑا گرجا سینٹ پیٹر روم میں ہے

دنیا کا سب سے بڑا آبشار سدرلینڈ نیوزی لینڈ میں ہے جس کی بلندی ۱۹۰۴ فٹ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا کتبخانہ لینن گراڈ روس میں ہے

سنگر مشین ایک انگریز مسمی تھیمونیل سینٹ نے ۱۸۳۰ء میں ایجاد کی اور ایک فرانسیسی نے ترقی دے کر اسے سینے کے قابل بنا دیا۔

دنیا کا سب سے بڑا ریگستان صحرائے اعظم افریقہ میں ہے۔

۱۴۸۴ء میں چھاپنے کی مشین کیکسٹن نامی نے ایجاد کی جو انگلینڈ کا رہنے والا تھا۔

افسانہ

مرد غیّور

ایک طبعزاد تمثیلی۔۔۔ افسانہ

از جناب بدر الدین صاحب بدؔر

وہ دولت مند تھا مگر دولت کا دلدادہ نہ تھا کوئی سایل اس کے در سے خالی نہ جاتا نوجوان تھا مگر حد درجہ کا بردبار، دنیا میں کوئی شخص نہ ہوگا جس کو اس سے وجہ شکایت ہو، محبت رکھتا تھا مگر محبت کو ہمیشہ ایک ہنگامی چیز تصور کرتا۔

اسے دنیا میں سب سے زیادہ عزیز اپنے دوست تھے، ان کی خوشی اپنی خوشی اور ان کا رنج اپنا رنج سمجھتا دولت کو ہمیشہ "ڈھلتی چھاؤں" کے نام سے تعبیر کیا کرتا اور اسے اس کے حصول میں اتنی خوشی حاصل نہ ہوتی جتنی دوستوں کو کھلاکر اور اگر وہ کبھی دولت کی خواہش بھی کرتا تو صرف اس لئے کہ اور فراخدلی سے اپنے دوستوں کی خاطر اور تواضع کرسکے۔

اس قدر حساس تھا کہ اس احساس کو بھی کہ وہ دوستوں پر کسی قسم کا احسان کر رہا ہے دل میں جگہ نہ دیتا اور جب کبھی کوئی شخص اسے اسراف سے منع کرتا تو وہ ہنسکر ٹال دیتا اور کہتا:۔

"تمہیں دولت کی صحیح قدر و قیمت معلوم نہیں!"

آخر ایک دن آیا جب زمانے نے اس کے ساتھ بیوفائی کی، دولت نے ساتھ چھوڑ دیا اور دوست بھی یکے بعد دیگرے رخصت ہوگئے اور وہ اس وسیع دنیا میں بے یار و مددگار رہ گیا مگر پھر بھی وہ اپنے آپ ہی کو برا بھلا کہتا اور ملامت کرتا اور یہی کہتا، میں کیوں اس قابل نہیں رہا کہ بحال سابق اپنے عزیزوں اور دوستوں کی تواضع کرسکوں آخر مجھ سے کونسا ایسا گناہ سرزد ہوگیا ہے؟"

آخر اس غیرت سے کہ کوئی شخص اس کی حالت کو دیکھ کر اس کی مدد پر آمادہ نہ ہوجائے اس نے "ملک خدا تنگ نیست" کہہ کر اپنی بستی کو خیرباد کہا اور قسمت کی آزمائش میں چل نکلا۔

آندھیاں اٹھیں، طوفان آئے، جنگل، پہاڑ، اور دریا، حائل ہوئے مگر اس نے اپنا سفر برابر جاری رکھا اور کچھ دنوں کے بعد ایک دن صبح جبکہ اس کا زادسفر ختم ہوچکا تھا اور وہ تھکن سے چور، اور بھوک سے نڈھال ہوکر زندگی سے قریباً مایوس ہوچکا تھا اسے دور افق پر ایک بہت بڑا عالیشان مینار نظر آیا اس کے دل میں امید کی ایک کرن چمکی، تھکے ماندے جسم میں از سر نو جان آئی پژمردہ دل کی تمام آرزوئیں دوبارہ زندہ ہوگئیں "صد شکر کہ آبادی کے آثار نمودار ہونے لگے میرا تو خیال تھا کہ اسی ویرانہ میں بے کسی ہی میں جان جائیگی، مگر معلوم ہوتا ہے کہ کارپردازان قضا و قدر کو میری موت اس طرح منظور نہیں"

اسی قسم کے خیالات لئے ہوئے اس نے تیزی سے قدم بڑھائے جیسے ہوا میں تیر رہا ہو اب وہ بستی کے بالکل قریب پہونچ گیا تھا عالیشان عمارات واضح طور پر نظر آرہی تھیں شہر کے پاس ایک چھوٹی سی ندی بہتی تھی اس ندی کے کنارے بیٹھ کر اس نے کچھ دیر دم لیا اور پھر نہایا بھوک کی شدت کو کم کرنے کے لئے قدرے پانی پیا، خدا کا شکر ادا کیا اور پل کے ذریعہ ندی کو عبور کر کے بستی میں داخل ہوا یہ ایک عالیشان شہر تھا جس کے سر بفلک مکانات سرخ و سفید پتھر کے بنے ہوئے تھے، بازار بہت فراخ اور پر رونق تھے دوکانیں بہت وسیع اور ہر قسم کے سامان تجارت سے آراستہ و پیراستہ تھیں۔

شہری لوگ بہت خوشحال معلوم ہوتے تھے در و دیوار سے امارت و ثروت ہویدا تھی۔

وہ ان تمام باتوں کو بغور دیکھتا ہوا ایک عالم بیخودی میں ان بازاروں میں سے گزرتا جا رہا تھا۔

اس نے کسی سے بات تک نہ کی آخر وہ ایک ایسی جگہ پہونچا جہاں محفل نشاط آراستہ تھی رقص و سرود نغمے دلوں کو مسحور کر رہے تھے عیش و عشرت کا ہر سامان موجود تھا روپیہ پانی کی طرح بہایا جا رہا تھا اس نے خیال کیا کہ مجھے یہاں ٹھہرنا چاہئے میرا کچھ نہ کچھ کام بن جائے گا۔ مگر جب وہ اس ماحول میں پہونچا تو وہ خود گزرے دلوں کی یاد میں اس قدر محو ہوگیا کہ اس نے دنیا کی ہر چیز کو یہاں تک کہ خود اپنے آپ کو بھی فراموش کر دیا۔

آخر محفل ختم ہوگئی سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور وہ اکیلا رہ گیا اب اسے ہوش آیا اور اس نے اپنے آپ کو کوسنا شروع کیا کہ اس نے ایسا سنہری موقعہ کیوں؟ ہاتھ سے کھویا آخر وہاں سے چل دیا اور کچھ دیر کے بعد شہر کے ایک ایسے حصہ میں پہنچا جہاں عمارات نسبتاً شاندار تھیں بازاروں میں بھی ویسی چہل پہل نہ تھی اور لوگ بھی کم خوشحال نظر آتے تھے۔

اس کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے شروع ہوئے اسی ادھیڑ بن میں وہ ایک چوک میں پہونچا اس نے دیکھا کہ ایک شخص ایک مکان کے دروازے پر کھڑا فقیروں کو خیرات تقسیم کر رہا ہے اس نے سوچا یہاں تو عام خیرات بٹتی ہے ضرور کچھ نہ کچھ مجھے مل جائیگا یہ سوچکر وہ بھی فقراء کے مجمع میں جا کھڑا ہوا مگر اس کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ ہاتھ بڑھاکر خیرات کرنے والے سے سوال کرے اس نے دل میں کہا جب یہ سب کو کچھ نہ کچھ دے رہا ہے تو مجھے بھی ضرور دے گا۔

اتنے میں سخی مرد نے کہا بابا لوگو! اب جاؤ میرے آقا نے جس قدر دیا تھا میں نے بانٹ دیا اب تم پھر آٹھویں روز اس وقت آنا یہ کہہ کر وہ مکان کے اندر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا فقیر ہنسی خوشی اپنی اپنی راہ لگے اور وہ دیکھتے کا دیکھتا رہ گیا۔

اب وہ شہر کے ایک ایسے حصہ میں پہنچا جہاں بے رونقی تھی بعض مکانات ذرا اچھی حالت میں اور اکثر شکستہ تھے غربت کے آثار ہر طرف نمایاں تھے وہ یہ حالت دیکھ کر اور بھی دل شکستہ ہوگیا آخر ایک جگہ اسے کچھ چہل پہل نظر آئی آگے بڑھ کر اسے معلوم ہوا کہ شہر میں قحط پڑا ہوا ہے غریب فاقوں مر رہے ہیں اور ان کی امداد کے لئے کسی نیک دل غریب پرور نے ایک لنگر لگا رکھا ہے، جہاں فقراء کو کھانا تقسیم ہوتا ہے یہ سنکر وہ آگے بڑھا فقیروں کا ایک بہت بڑا مجمع لگا ہوا تھا جو کھانا لینے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے وہ اس ہنگامے سے بچکر ایک طرف کھڑا ہوگیا مگر ابھی وہ کھڑا ہوا ہی تھا کہ ایک شخص نے جو کہ کھانا تقسیم کر رہا تھا نہ جانے کیا سمجھ کر اس سے کہا ادھر آنا بھائی بھیڑ بہت ہے اور ہم تقسیم کرنے والے صرف دو شخص ہیں اگر تم بھی ہمارا ہاتھ بٹا دو تو بڑی مہربانی ہوگی۔

اس نے بلا حیل و حجت اس کے حکم کی تعمیل کی مارے بھوک کے اس کا دم نکلا جا رہا تھا مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ کسی طرح اپنے اندرونی جذبات کا اظہار کر کے اپنے اس منصب کی جو کہ اس کے سپرد کیا گیا تھا توہین کرے لہذا اس نے یہ سمجھتے ہوئے کہ جب سب لوگوں کو تقسیم کرلوں گا تو خود بھی کھالوں گا فقراء میں کھانا تقسیم کرنا شروع کر دیا اور اسے اس کام میں اس قدر راحت حاصل ہوئی کہ وہ اپنی تمام تکالیف کو بھول گیا اس نے اپنے آپ کو اس کار خیر میں اس قدر منہمک کر دیا کہ اس نے تمام دنیا کو فراموش کر دیا، اور اسے اس وقت ہوش آیا جبکہ تمام کھانا تقسیم ہوچکا تھا۔

یہ تیسری بار تھی اب اس پر خوب ظاہر ہوگیا کہ دنیا کس قدر اندھی ہے حاجتمند اور غیر حاجتمند میں کوئی امتیاز نہیں، خدا کا خوف نہیں آخر اس نے فیصلہ کر لیا کہ یہ بستی رہنے کے قابل نہیں۔ ص

ص اسی قسم کے خیالات دوڑاتے ہوئے اس نے باہر کا رخ کیا۔

اب شام کا وقت قریب تھا رات اپنا تاریک آنچل پھیلا رہی تھی اور وہ دنیا سے دل برداشتہ اپنے خیالات میں غرق بستی سے کچھ دور ندی کے کنارے ایک وسیع میدان میں پہونچ گیا یہاں معلوم نہیں اس کے جی میں کیا آیا اس نے پھر ایک حسرت بھری نگاہ بستی پر ڈالی مگر اسے شام کے دھندلکے میں ایک بڑے سیاہ دھبہ کے علاوہ اور کچھ نظر نہ آیا۔

وہ پھر آگے بڑھا ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا ہوگا کہ اسے ایک سفید پوش سفید ریش فرشتہ صورت انسان نظر پڑا اس نے خیال کیا کہ دنیا والے تو بالکل اندھے اور ظاہر پرست ہیں مگر یہ بزرگ جو خدا رسیدہ معلوم ہوتا ہے ضرور میری ضروریات کو رفع کرے گا اور یہ سوچکر وہ اس بزرگ کی طرف گیا پیر مرد نے اسے اپنی طرف آنے کا اشارا کیا اور جب وہ اس کے نزدیک پہنچا تو اس نے ایک تھیلی میں سے کچھ نکالکر اسے دینا چاہا۔

سارا دن وہ بستی میں خیرات کی تلاش میں سرگرداں پھرتا رہا تھا اور ہر جگہ اسے مایوسی کا منھ دیکھنا پڑا تھا مگر اب جبکہ اسے کچھ ملنے کا موقعہ آیا اس کی غیرت نے اسے دست سوال دراز کرنے کی اجازت نہ دی، اس کی تمام گذشتہ زندگی کا نقشہ اس کی آنکھوں میں پھر گیا اس نے اپنے دل میں کہا۔۔۔۔۔ ایک وقت تھا جب میں شب و روز خیرات کرنے میں بسر کیا کرتا تھا میں نے اپنی تمام عمر دوسروں کو کھلانے میں خرچ کر دی اور کبھی اپنے خدا کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا اور کیا اب میری ذلت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ میں اپنی زندگی قائم رکھنے کے لئے دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کردوں۔

یہ خیال آتے ہی اس کا سر جھک گیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور اس نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا اور ایک لفظ کہے بغیر ندی کی طرف روانہ ہوگیا اور رات کی سیاہی نے اسے اپنے دامن میں چھپا لیا۔

کسی نے سچ کہا ہے۔

دست سوال سیکڑوں عیبوں کا عیب ہے
جس دست میں یہ عیب نہ ہو دست غیب ہے

حکم اجلاس جناب پنڈت سورج نرائن صاحب تواری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت ال مقام اکبر پور ضلع کانپور
نمبر مقدمہ ۶۸۶
پنڈت جودا ... ن لال زمیندار ڈگریدار
بنام تم سری نرائن وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ صادر ہوئی اور مبلغ عہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۴	۲	۱۰
خرچہ نالش	۹	۸	۹
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	۰	۲	۰
خرچہ اجرائے ڈگری	۳	۳	۶
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	۵	۲	۰
میزان	۴۲	۲	۱

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا الیقا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم سری نرائن و برجموہن و منگل پرشاد پسران متھولال برہمن ساکنان سگوان پرگنہ بھوگنی پور و مکند شیام و شیو بالک ولد جانکی و شمبھو و اجودھیا پرشاد و شیو ناتھ و متھرا پرشاد پسران رامیشور ساکنان پورواسوئن پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ عہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۸ اگست سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
اکبر پور	پرتاب	۲۰	۱۰ ایکڑ	عہ/۸
		۴۸/۱	۱۲ ایکڑ	″
		۴۸/۲	۱۰ ایکڑ	″
		۳	۳۴ ایکڑ	عہ/۸

دستخط حاکم عدالت
مہر عدالت

انجینرنگ کالج رڑکی کے متعلق فیصلہ

لکھنؤ ۲۳ رجولائی۔ یوپی کانگریس اسمبلی میں ٹامسن انجینرنگ کالج رڑکی کے معاملات کے سلسلہ میں جو دشواری پیدا ہوگئی تھی وہ دور ہوگئی۔ آج پھر وزیر اعظم کی کوٹھی پر کانگریس اسمبلی پارٹی کی میٹنگ تین گھنٹہ تک ہوئی جس میں اس معاملہ پر بحث کی گئی۔ پارٹی کی اکثریت نے اس رائے کا اظہار کیا کہ کل جو رزولیوشن پیش کیا گیا تھا اس سے ہمارا مقصد وزارت یا وزیر تعلیم کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کرنا نہیں تھا۔

کل ہی کانگریس اسمبلی کی پارٹی کی ایک میٹنگ ہوئی تھی جس میں خلاف معمول ایک رزولیوشن پیش کیا گیا۔ جس کے ذریعہ حکومت سے ٹامسن انجینرنگ کالج رڑکی کے متعلق فیصلہ کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۰۰ ممبروں میں سے ۶۰ ممبران رزولیوشن کے حق میں تھے رزولیوشن کے ذریعہ رڑکی کالج کے معاملات پر تشویش کا اظہار کیا گیا اور یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ کالج کے متعلق حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے۔ اس سے کانگریس پارٹی کے وقار میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ پروفیسر راجہ رام کو پھر سے کالج میں یا اور کسی جگہ ملازمت دی جائے۔ اس کے ذریعہ یہ بھی مطالبہ کیا گیا تھا کہ طالب علموں کو کرتہ اور دھوتی پہننے کی اجازت دی جائے اور کالج ہال میں مہاتما گاندھی کا مجسمہ لگانے کی اجازت دی جائے۔

آج یہ رزولیوشن پھر پارٹی کی میٹنگ میں پیش ہوا وزیر اعظم نے اپنے وزیر ساتھیوں کی جانب سے فرمایا کہ کل کا رزولیوشن ایک سنیڈ ڈیٹ کی حیثیت رکھتا ہے تو وزارت استعفے دینے کو تیار ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ اگر انتظامیہ کارروائیوں پر پارٹی کی طرف سے اعتراض کیا گیا تو سروس میں ڈسپلن برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

پارٹی کی اکثریت نے وزارت کو یقین دلایا کہ ہم کوئی دشواری پیدا کرنا نہیں چاہتے اور کہ وزارت پر ہمارا پورا اعتماد ہے اور کل جو رزولیوشن پاس کیا گیا ہے اس کا فیصلہ وزارت پر ہی چھوڑا جاتا ہے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی میں زرعی شعبہ

ڈھاکہ ۱۹ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت بنگال نے سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء میں ڈھاکہ یونیورسٹی میں صیغہ زراعت کی فیکلٹی (شعبہ تعلیم) قائم ہونے کی منظوری دیدی ہے۔

فیڈریشن میں شریک نہیں ہوگی

شملہ ۲۰ جولائی۔ باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ سر اکبر حیدری نے حکومت ہند کو مطلع کیا ہے۔ کہ بمبئی کی والیان ریاست اور وزیروں کی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق ریاست حیدر آباد فیڈریشن میں شریک نہیں ہوگی۔

ہندوستانی زبان کی لازمی تعلیم

شیلانگ ۲۰ جولائی۔ حکومت آسام کا ایک اعلان مظہر ہے کہ صوبہ کی سرکاری انسٹی ٹیوشنوں میں ہندوستانی زبان کی تعلیم آئندہ سیشن سے لازمی ہو جائے گی۔ ہندوستانی زبان کی تعلیم دینے والوں کو شیلانگ میں تربیت دی جائیگی

اسکولوں اور کالجوں کی تحقیقات

الہ آباد ۲۰ رجولائی۔ حکومت یوپی نے ایک کمیٹی اس غرض سے مرتب کی ہے کہ یوپی کے غیر سرکاری امدادی اسکولوں اور کالجوں کی تحقیقات کرے اور ان کی بہتری کے لئے تدبیریں پیش کرے اس کمیٹی کے صدر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اور سکریٹری نائب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ہیں۔ کمیٹی کے ۹ ممبر ہیں یہ کمیٹی مالی حالت نیز انتظامی کمیٹی تقرر کے طریقوں ملازمت کی شرطوں اور ملازمتوں کے استحکام کے متعلق تحقیقات کریگی اور ہیڈ ماسٹروں کو کم اور دیر سے تنخواہیں ملنے کا انسداد کرے گی۔

ہندوستان کا انگریز ایجنٹ

شملہ ۲۳ رجولائی ایک پریس کمیونک مظہر ہے کہ حکومت ہند نے مسٹر آر ایچ ہز چنگز سی آئی ای، آئی سی، ایس، کو ہندوستان کی طرف سے برما میں ایجنٹ مقرر کیا ہے۔

اخلاقی اسلحہ بندی!

کلکتہ ۲۴ رجولائی راشٹر پتی ڈاکٹر راجندر پرشاد اور ہندوستان کے لاٹ پادری کے نام عالمگیر اخلاقی اسلحہ بندی کے مینی فسٹو پر دستخط کنندہ کی حیثیت سے کیلی فورنیا بھیجے گئے جہاں کے تحریک کے حامیوں کی ریلی ہو رہی ہے کل ریلی کا افتتاح ہوا مینی فسٹو کے سرکردہ دستخط کنندوں میں آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ یوپی سر سنتھ ناتھ مکرجی سابق جج کلکتہ ہائی کورٹ ڈاکٹر بی سی رائے ممبر کانگریس ورکنگ کمیٹی سر جمیس ریڈ سابق صدر بنگال چیمبر آف کامرس، اور مسٹر امرناتھ جھا وائس چانسلر الہ آباد یونیورسٹی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

سر اے کے غزنوی کا انتقال

کلکتہ ۲۴ جولائی سر عبدالکریم غزنوی نواب دلادر آج سہ پہر کو کلکتہ میں اپنے مکان پر رحلت فرماگئے، آپ حکومت بنگال کے وزیر رہ چکے تھے

آگرہ کے زمیندار فیڈرل کورٹ میں

الہ آباد ۲۵ جولائی صوبہ آگرہ کے زمینداروں کی ایسوسی ایشن نے اپنے ایک جلسہ میں فیصلہ کیا ہے کہ یوپی اسمبلی میں ملتوی شدہ بقایا لگان کا جو بل پاس ہوا ہے اسکے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کرنیکے لئے قانونی رائے حاصل کیجائے ایسوسی ایشن سمجھتی ہے کہ یہ بل گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ سنہ ۱۹۳۵ء کی ماتحت اسمبلی کے اختیارات سے باہر ہے

شاہ زوگ کی جائداد ضبط

ٹرانا ۲۴ رجولائی سرکاری حکم کے ذریعہ سابق شاہ زوگ والیٔ البانیہ اور اس کے حامیوں کی جائداد ضبط کر لی گئی ہے، ناظرین کو یاد ہوگا کہ البانیہ پر اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے۔

بنگال کانگریس کمیٹی

کلکتہ ۲۶ رجولائی معلوم ہوا ہے کہ راشٹر پتی راجندر بابو نے سکریٹری بنگال صوبہ کانگریس کمیٹی سے کچھ تفصیلات طلب کی ہیں کیونکہ انھیں ایگزیکٹو کمیٹی کے کچھ ممبروں سے کل کے جلسہ کے متعلق شکایتیں موصول ہوئی ہیں

پولیس کا قبضہ

دمشق ۲۶ رجولائی متعدد اشخاص گرفتار کر لئے گئے جبکہ شام کے پریذیڈنٹ کو قتل کرنے کی کوشش کی گئی بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک سازش کی تھی پولیس نے بہت ہتھیاروں پر اپنا قبضہ کر لیا۔

جبل پور میونسپلٹی توڑ دیگئی

جبل پور ۲۶ رجولائی، جبل پور میونسپلٹی کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے آنریبل پنڈت دوارکا پرشاد مصر وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ سی پی نے اسے توڑ دینے کا حکم دیدیا ہے اس میونسپل کمیٹی کی جگہ غیر سرکاری چیرمین کی صدارت میں ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

یوپی میونسپلٹیوں کی کانفرنس

لکھنؤ بذریعہ ڈاک ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ اگست کو بندرابن میں یوپی کی تمام میونسپلٹیوں کی کانفرنس ہوگی جس کی صدارت شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ یوپی کریں گی، استقبالیہ کمیٹی کے صدر پر وفیسر

میں ہندو مسلم اتحاد کا پجاری ہوں

ایبٹ آباد ۔ ۲۳ر جولائی ۔ مہاتما گاندھی نے آج شام ایک کثیر الاجتماع جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان آزاد نہیں ہو سکتا ۔ کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر میں کوشش کروں تو میں مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد پیدا کر سکتا ہوں لیکن جن لوگوں کو میرے ساتھ کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ میری طاقت سے باہر ہے ۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا میری زندگی کا سب سے بڑا مشن یہی ہے کہ میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد قایم کروں ۔ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر مکمل آزادی حاصل کرنا ناممکن ہے ۔ میں کئی سال سے برابر اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک میری کوششیں بیکار ثابت ہوئیں ہر حال میں یہ امید کرتا ہوں کہ اگر پرماتما نے چاہا تو میں اپنے اس مقصد میں جو کہ ایک طویل مدت سے موجود ہے ضرور کامیاب ہونگا سول نافرمانی کا حوالہ دیتے ہوئے مہاتما جی نے فرمایا کہ اگر آپس میں اتحاد اور اتفاق ہو تو ہندوستان کے ۴۰ کروڑ باشندے اسے کامیاب بنا سکتے ہیں ۔ سرحدی کانگریس کمیٹی کے ممبروں کی نا چاقیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا مجھے یہ دیکھکر بڑا رنج ہوتا ہے کہ دیگر صوبوں کی طرح سرحد میں بھی نااتفاقی اور شک و شبہ کا زہر داخل ہو گیا ہے ۔ آپ نے سرحد کے کانگریسی کارکنوں کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اس مصیبت سے ہوشیار رہیں جو کہ ان پر نازل ہو جائیگی اگر انہوں نے ایک ساتھ ملکر کام نہیں کیا ۔ آپ نے خان عبدالغفار خاں کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے کہا ان کے سر لفظ کو سرحد کے کانگریسی کارکنوں کو قانون کی طرح سمجھنا چاہئے اگر کانگریسی کارکنوں نے خانصاحب کی عزت کی تو وہ ہندوستان کے دیگر صوبوں کے لئے خدمت اور سچائی کی ایک مثال قایم کر دیں گے ۔

اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے مہاتما جی نے اس افلاس کا ذکر کیا جو کہ صوبہ سرحد میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کی جانب کچھ کارکنوں نے ان کی توجہ مبذول کرائی ہے آپ نے لوگوں سے یہ اپیل کی کہ وہ اس تباہ کن مرض کو اپنے درمیان سے نکال دیں اور افلاس زدہ لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے میں امداد پہنچائیں ۔ آپ نے کہا کہ میں خان عبدالغفار خاں سے بھی اس بارے میں مشورہ کرونگا اور وزیروں سے بھی بات چیت کروں گا ۔ آج مہاتما جی کی خدمت میں ایک استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا جس میں ان سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ اس نازک وقت میں ملک کی رہنمائی کریں ۔ ایڈریس میں مہاتما جی کی ان قربانیوں کا بھی شاندار الفاظ میں ذکر کیا گیا ۔ جو کہ انہوں نے ملک کے کاز کی خاطر کی ہیں ، جلسہ میں جو اصحاب موجود تھے ان میں سے خان عبدالغفار خاں ماتا کستور بائی گاندھی اور پیر شہنشاہ پریزیڈنٹ سرحدی صوبجاتی کانگریس کمیٹی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

لنکا اور ہندوستان کے مفاد جدا نہیں

کانڈی ۲۳ر جولائی ۔ پرسوں شام بوگم باڑہ گرین میں پنڈت جواہر لال نہرو کا پبلک کی طرف سے شاندار استقبال کیا گیا ۔ قومی ہندوستان کی طرف سے لنکا والوں کے نام پنڈت جی کا پیغام سننے کے لئے ہزاروں لوگ جمع ہوئے ۔ کانڈی کے میر اور استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین سر کو دارتونے نے پنڈت جواہر لال نہرو کو خوش آمدید کہا ۔ پنڈت جی اور ان کی بہن مسز ہتی کرشنا ہتی سنگھ کی خدمت میں بہت سے ہار پیش کئے گئے ۔ باہر کی انجمنوں کی نمائیندوں نے بھی کئی ہار پیش کئے ۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنی پر جوش تقریر میں فرمایا کہ ان دونوں ملکوں کی ترقی اور خوشحالی بالآخر اسی وقت ہوگی ۔ جبکہ یہ اس حقیقت کو تسلیم کریں گے کہ دوستی اور باہمی اعتماد ہی ان کے موجودہ اور آیندہ مسئلوں کو حل کر سکتا ہے ۔ سامراجی طاقتیں آجکل دنیا کے لئے باعث تکلیف بنی ہوئی ہیں اور ہندوستان ان کا مخالف ہے اس لئے ہم نے مستقبل کے ہندوستان کے لئے قومی تنظیم میں ایسی پالیسی اور طریقے مرتب کئے ہیں جو سامراجی نوعیت کے نہیں ہیں ہم بطلے ناجائز فائدے اور مداخلت کو ختم کر دینا چاہتے ہیں ۔ یہ ہمارا قومی مقصد جو دوسرے ملکوں کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات پر اثر انداز ہونگے ان ملکوں میں خصوصیت کے ساتھ لنکا بھی ہے جو ہندوستان کا دوست ہے ۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ میں یہاں محض چند ہندوستانیوں کی بر طرفی اور ان کی وطن کی واپسی کے سلسلہ میں نہیں آیا ہوں جس سے کہ ہندوستان کی شان اور وقار کو صدمہ پہنچا ہے جسکو ہندوستانی بڑی شدت سے محسوس کر رہے ہیں ۔ میرے آنے کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ لنکا والوں اور ہندوستانیوں کے درمیان تعلقات کشیدہ ہوتے جا رہے ہیں ۔ اور ان کے درمیان رخنہ کی بندشیں بڑھ رہی ہیں اگر اس قسم کی بندشوں کو بڑھنے دیا تو یہ خطرناک ثابت ہونگی ۔ اس سے امداد نہیں ملے گی بلکہ دونوں ملک الگ الگ ہو جائینگے جن کے مفاد مختلف نہیں ہیں ۔ میں یہاں کے ہندوستانیوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اپنی پوزیشن کا جائزہ لیں ۔ ان میں سے بہت سے ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے مستقلاً لنکا میں سکونت اختیار کر لی ہے ۔ اس لئے انھیں اپنا ملک سمجھنا چاہئے اور ترقی کے راستہ میں یہاں کے باشندوں کا ہاتھ بٹانا چاہئے ۔ اور جو ہندوستانی یہاں عارضی طور پر آباد ہوئے ہیں انھیں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس ملک کے باشندوں کے مفاد مجروح نہ ہوں ۔ ان سے ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے ۔ یا دوسرے ملکوں کے ساتھ اپنے باہمی امداد اور نیک اعتمادی کے قومی مقصد کے خلاف کام نہیں کرنا چاہئے ۔ انہیں ہندوستان کی عزت کا تحفظ سختی کے ساتھ کرنا چاہئے جس سے کہ لنکا والوں کے دلوں میں ان کے خلاف جذبہ نہ پیدا ہو ۔

نومبر میں آل انڈیا شوگر کانفرنس

شملہ ۲۳ر جولائی ۔ زرعی ریسرچ کی شاہی کونسل کا اجلاس کل شروع ہوا ہے ۔ گورننگ باڈی کی اہم سفارشات میں یہ سفارشیں بھی شامل ہیں کہ آل انڈیا شوگر کانفرنس بلائی جائے ۔ اور ایک انڈین شوگر کمیٹی قایم کی جائے جلسہ نے حکومت ہند سے سفارش کی ہے کہ شوگر کی صنعت کو معقول اور مستحکم بنانے کی تجویزوں پر غور کرنے کے لئے نومبر کے ماہ میں ایک آل انڈیا کانفرنس بلائی جائے اس کے ساتھ ساتھ یہ تجویز پیش کی ہے کہ اس مقصد کے لئے صوبجاتی حکومتوں انجمنوں اور دوسری جماعتوں سے جو شوگر کے معاملات میں دلچسپی رکھتی ہوں ۔ درخواست کی جائے کہ وہ کانفرنس کے غور و خوض کے لئے ستمبر کے وسط تک زرعی ریسرچ کی شاہی کونسل کے پاس اپنی اپنی تجویزیں بھیجیں ۔ اور ان تجویزوں پر ایک کمیٹی غور کرے جو ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو ۔ سر چھوٹو رام ۔ ڈاکٹر سید محمود ۔ مسٹر ڈی ۔ پی کھیتان ۔ لالہ سری رام ۔ مسٹر حسن امام اور زرعی ریسرچ کی شاہی کونسل کے صدر مسٹر کھرے گھاٹ پر مشتمل ہو ۔ اس کمیٹی کا کام یہ ہونا چاہئے کہ وہ کانفرنس کے غور و خوض کے لئے رزولیوشنوں کے مسودے تیار کرے ۔

وزیر اعظم ریاست جے پور

جے پور ۲۳ر جولائی ۔ کل تقریباً ۰۰ کسان جنگل اور شکار کے قانون کے متعلق اپنی شکایات پیش کرنے کے لئے وزیر اعظم کے مکان کے سامنے جمع ہو گئے ۔ ان لوگوں کو مکان کے احاطہ میں داخل نہیں ہونے دیا گیا اس لئے یہ باہر ہی کھڑے رہے بالآخر انھیں وزیر اعظم کو دیکھنے کا موقع مل گیا جو موٹر کار میں بیٹھکر اپنے مکان سے باہر نکلے

سفتہ تک انتظار کرنے کا مشورہ دیا ۔

فیڈریشن ضرور قایم ہوگا

بمبئی ۲۲ر جولائی ۔ مسٹر ایس پی راجگوپال آچاریہ ریونیو ریاست گوالیار نے آج شام فیڈریشن پر بات چیت کی اور یہ رائے ظاہر کی کہ جلد ہی فیڈریشن قایم ہونے کے آثار بہت ہی نمایاں نظر آتے ہیں یہ میٹنگ پریس اور آرٹ کلب کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی ۔

مسٹر راجگوپال آچاریہ نے فرمایا کہ میں جو کچھ کہونگا اسکو میری ذاتی رائے سمجھنا چاہئے ۔ کسی ریاست کی رائے نہیں سمجھنا چاہئے ۔ ایسے بہت سے اسباب ہیں جن کی بنا پر میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ فیڈریشن کا قیام لابدی ہے ۔

کلکتہ یونیورسٹی میں لکچر دیگی

کلکتہ ۱۲ر جولائی ۔ کلکتہ یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سال اکتوبر میں جب ڈاکٹر ماریا مان ٹیسری ہندوستان تشریف لائیں تو ان سے یونیورسٹی میں لکچر کرائے جائیں ۔ آپ پڑھانے کے نئے طریقوں پر تقریر کرینگی ۔ ڈاکٹر ماریا ہندوستان میں ۶ ماہ قیام کریں گی ۔ اس دوران میں آپ یونیورسٹیوں اور دوسرے اداروں میں لکچر دیں گی ۔

ستیاگرہ ملتوی کی جائے

بمبئی ۱۲ر جولائی ۔ جنوبی افریقہ سے یہاں تار موصول ہوا ہے کہ جس میں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی نے جنوبی افریقہ کی انڈین کانگریس کو مشورہ دیا ہے کہ ستیاگرہ ۱ ار ولین کو اس وقت تک کے لئے ملتوی کر دیں ۔ جب تک کہ اس معاملہ پر مزید دلائے ظاہر کردں ۔ جنوبی افریقہ کانگریس نے مہاتما جی کی رائے طلب کی تھی ۔

مہاتما گاندھی کشمیر نہیں جائینگے

ایبٹ آباد ۲۱ر جولائی ۔ مزید تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے اپنے کشمیر کے دورہ کو انقطاعی طور پر منسوخ کرنے کے متعلق وزیر اعظم کشمیر کو تار سے اطلاع دے دی ہے ۔

ریاستوں کیلئے غور و خوض کا ایک اور موقع

شملہ ۲۱ر جولائی ۔ پنجاب کے بعض والیان ریاست کی درخواست پر ہز اکسیلنسی وایسرائے نے دستیقہ شرکت فیڈریشن کے متعلق ریاستوں کے جوابات کی وصول کی تاریخ میں ستمبر ۱۹۳۹ء تک کی توسیع کر دی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وقت میں توسیع ہو جانے کی وجہ سے ریاستوں کو مزید غور و خوض کا موقع مل گیا ہے ۔

معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ مدت میں توسیع کرنے سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ملک معظم کی حکومت یا تاج برطانیہ کے نمایندے کی طرف سے اصول کے سوال کو پھر اٹھانے کی رضامندی ظاہر ہوتی ہے ۔

پر اسرار ہوائی جہاز

شلانگ ۱۲ر جولائی ۔ چین اور تبت کے درمیان تجارت کرنے والے ہندو سوداگروں کا بیان ہے کہ دادی لوہت (سرحد آسام) سے آتے ہوئے انہوں نے ۲۳ر ہوائی جہاز دیکھے جو قلعہ ہرٹزر کے جنوب مشرق میں تین سو میل کے فاصلہ پر منڈلا رہے تھے ۔ یہ ہوائی جہاز بہت اونچے اڑ رہے تھے اور صاف نظر آتے تھے ۔ آسام اور برما کی درمیانی سرحد پر یہ دیر تک منڈلاتے رہے اور یونان کی طرف غائب ہو گئے ۔

کپڑے کی قیمت بڑھنے والی ہے

بمبئی ۱۲ر جولائی ۔ چونکہ حکومت بمبئی نے سیلز ٹیکس عاید کرنے کا فیصلہ کیا ہے اسلئے بمبئی کے پارچہ فروش یہ دھمکی دے رہے ہیں کہ وہ کپڑے کی قیمت دس سے پندرہ فی صدی تک بڑھا

بتاریخ ۱۹ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا ۔

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

بہ اجلاس جناب بو جگد مبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲۰۷۱

بعدالت مال مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور

منگلی پرشاد ولد باگو بندہ قوم کوری ساکن و زمیندار نمبردار موضع کھوری محال گیا دین خورد پرگنہ بلہور ضلع کانپور بنام فقیرے

بنام فقیرے ولد بھگوا دین قوم کوری ساکن اسنی پوروہ مزرعہ موضع کردم پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپکی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بنا پر اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب بہادر جج خفیفہ کانپور

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے (عام طور پر)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۶ / ۲۷ بابت ۱۹۳۵ء

متفرقہ نمبر صیغہ اجراء سارٹیفکیٹ انتقالی بابتہ ۱۹۳۹ء

جگناتھ ولد منی لال منیجر خاندان مشترکہ فرم کلومل جگناتھ جنرل گنج کانپور — ڈگریدار

بنام مہپال پرشاد وغیرہ

بنام مہابیر ولدیت نامعلوم قوم ویش مالک دوکان مہابیر رام اوتار ساکن کروی ضلع باندہ

چونکہ باسدیو پرشاد نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ بجائے جگناتھ ڈگریدار کے ان کا نام بزمرہ ڈگریدار قایم کر دیا جاوے ۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۲ اگست ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاویں ۔ اگر ایسا نہ کرینگے تو درخواست مذکور آپ کی غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہوگی ۔

آج بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ۔

بحکم گنگا سروپ منصرم

عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ال ۱۲۲۴

جمال پر تو حق عرم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۔ ششماہی

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۵ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۱

ادبیات

چنگاریاں رکھتا ہوں میں

از جناب سید لقوم مچھلی شہری

آسماں سے بھی بلند اک آسماں کہتا ہوں میں — اس زمیں سے جو الگ ہو وہ مکاں کہتا ہوں میں

خاک کا پتلا ہوں لیکن آسماں سے ہوں قریب — اپنی ہر آواز میں آہ و فغاں کہتا ہوں میں

ہیں زمانے سے الگ میرے خیالاتِ لطیف — ساری دنیا سے جدا رنگِ بیاں کہتا ہوں میں

وہ کہانی ہے مری سنکر کلیجہ تھام لو! — درد سے لبریز اپنی داستاں کہتا ہوں میں

جان میری روح میری کیوں نہ ہو ہندوستاں — ہاں چھپا کر دل میں اک ہندوستاں کہتا ہوں میں

کیوں نہ سوز درد قومی سے مرا دل گرم ہو — اپنے سینے میں نہاں چنگاریاں رکھتا ہوں میں

قوم کا شاعر ہوں میں ہوں سارے عالم سے بلند — یعنی اپنے ہاتھ میں قومی نشاں کہتا ہوں میں

میرا ہر پیغام اک بانگِ درا سے کم نہیں — اپنے ہر ہر شعر میں سنو بجلیاں کہتا ہوں میں

ہند کی بربادیوں پر جل رہا ہے دِل مرا — آہ میں شامل قیامت کا دھواں کہتا ہوں میں

زندگی کا راز پوشیدہ ہے میرے شعر میں — اسکے ہر ہر لفظ میں معنی نہاں رکھتا ہوں میں

یادگارِ داغ کا شاگرد ہوں اے قوم میں
سارے عالم سے الگ رنگِ بیاں کہتا ہوں میں

دنیائے اسلام

شام کے حالات پر فرانسیسی اخبارات کے تبصرے

پیرس ۹ جولائی الاہرام کا نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتا ہے کہ صدر جمہوریہ شام کے استعفیٰ اور نظم ونسق حکومت پر ہائی کمشنر کے فیصلہ کی خبر کو پیرس کے اخبارات نے بغیر کسی نقد وتبصرہ کے شائع کیا ہے، صرف دو اخبار "ہور" اور "اومانیٹیہ" نے اس پر تبصرے شائع کئے ہیں لیکن دونوں کے نظریہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

"ہور" کے مقالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ شام کی موجودہ سیاسی ابتری فرانس وٹرکی کے معاہدہ کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اس کا باعث ۱۹۳۶ء کا معاہدہ ہے، مضمون نگار کی رائے میں اس معاہدے کے ذریعہ عرب وطن پرستوں کو اقلیتوں پر زیادتیاں کرنے کے مواقعہ حاصل ہو سکتے تھے اس لئے اس کے التوا نے انھیں برافروختہ کر دیا ہے اور یہی چیز صدر جمہوریہ کے استعفیٰ کا باعث ہوئی ہے، مضمون نگار کے نزدیک شام کے متعلق موسیو بلوم کی پالیسی غلط تھی چنانچہ اس نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس پالیسی کی ناکامی واضح ہو جانے کے بعد شام کی آزادی کے لئے ایک جدید نظام جدید بنیادوں پر تیار کیا جائے گا جو عقل سے قریب تر ہوگا۔

"اومانیٹیہ" کے مقالہ میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ فرانس نے عربی اقوام کی دوستی کی جو بہت زیادہ قیمتی ہے کچھ پروا نہیں کی اور اپنے ہاتھوں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا آگے چلکر مضمون نگار نے میسو بیو (ہائی کمشنر فرانس) کی سیاست پر نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ خوف ظاہر کیا ہے کہ اس کی بنا پر ہٹلر کو مشرق ادنےٰ میں اپنے اغراض پورے کرنے کا موقع حاصل ہو جاتے گا اس سلسلہ میں اس نے خالد بک ابوالولید (نمایندہ ابن سعود) اور ہر ہٹلر کی ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ نازی لیڈر عالم عربی میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔

مضمون کے آخر میں افسوس کا اظہار کیا گیا ہے کہ فرانس شام کے ساتھ جمہوریت پسند حکومتوں کا مخلص دوست ہے اچھا سلوک نہیں کر رہا ہے۔

عراقی پارلیمنٹ میں بجٹ پر مباحثہ

بغداد (بذریعہ ڈاک) حکومت عراق کا سالانہ بجٹ بحث وتمحیص اور منظوری کے لئے عراقی پارلیمنٹ میں پیش کر دیا گیا ہے سید رستم حیدر وزیر مالیات نے بجٹ پیش کرتے ہوئے ایک طویل تقریر ارشاد فرمائی جس کے دوران میں انھوں نے ملک کے مالی مسائل و احوال پر بسط وتفصیل کے ساتھ تبصرہ کیا وزیر مالیات کی تقریر کے بعد متعدد ممبروں نے بحث میں حصہ لیا اور حکومت کی پالیسی پر سخت نکتہ چینیاں کیں۔

سید عبدالمہدی سابق وزیر تعلیمات نے تقریر کرتے ہوئے سیاسیات میں فوج کی مداخلت پر ناگواری کا اظہار کیا اور حکومت کو اس کے تدارک کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ فوج کا اصلی کام ملک کو خطرات اور بیرونی حملوں سے محفوظ رکھنا ہے صرف اسی مقصد کے لئے بجٹ کا بیش بہا حصہ فوجی مصارف پر صرف کیا جاتا ہے، اور اسی غرض کے پیش نظر قوم اپنے جگر کے ٹکڑوں کو فوج میں بھرتی کراتی ہے اس لئے یہ بالکل غیر مناسب بات ہے کہ فوج اس مقصد کو بھول بیٹھے اور سیاسیات میں مداخلت بیجا کرے پچھلے دنوں کچھ لوگوں نے اپنے نفسانی اور ذاتی اغراض کے لئے فوج سے نہایت ناجائز فائدے اٹھانے کی کوشش کی تھی اس کا آئینی دستور اور ملک کی ترقی پر جو تباہ کن اثر پڑا وہ ہمارے لئے عبرت انگیز ہونا چاہئے اور ہمیں یہ کوشش کرنا چاہئے کہ فوج اپنے اصلی فرائض انجام دے اور ان کی حدود سے آگے قدم نہ رکھے۔

فرانس اور ترکی کی تجارتی گفت وشنید

پیرس، ۷ جون کل فرانس اور ترکی کے درمیان تجارتی معاہدہ کی گفت وشنید شروع ہوگئی، موجودہ معاہدہ میں ترمیم اور اسکی مدت میں اضافہ کے مسئلہ پر بات چیت ہو رہی ہے، خیال کیا جاتا ہے کہ گفتگو ابھی آٹھ روز تک جاری رہے گی۔

بلغاریہ اور برلن کے تعلقات پر ترکی اخبارات کے تبصرے

استنبول سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وزیر خارجیہ بلغاریہ کے سفر برلن نے ترکی کے سیاسی حلقوں کی توجہ کافی حد تک اپنی طرف مبذول کر لی ہے اخبارات نے اس پر طویل تبصرے لکھے ہیں اور اکثر نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ چونکہ اٹلی اور جرمنی کو بلقانی اتحاد کو توڑنے کی کوششوں میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ہے اس لئے اب وہ بلقان میں نئی مشکلات پیدا کرنے کے لئے بلغاریہ کو آلہ کار بنانے کی فکر میں ہیں۔

لیکن ترکی میں عام طور سے یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ بلغاریہ پچھلے غم انگیز تجربات کی روشنی میں یہ اچھی طرح محسوس کرے گا کہ بلقانی ریاستوں کا بڑی بڑی حکومتوں آلہ کار بننا کس درجہ تباہی کا باعث ہوگا اور وہ اپنے ہمسایہ ملکوں کے ساتھ اپنے مضبوط رویہ کو برقرار رکھیگا اخبارات کا خیال یہ ہے کہ اگرچہ بلغاریہ کا اقتصادی نظام بہت حد تک جرمنی کے تابع ہے اور اس کا شاہی خاندان اٹلی کے رشتہ میں منسلک ہے لیکن وہ اسے کسی حال میں گوارا نہیں کر سکتا کہ بلقانی حکومتیں جن میں خود بلغاریہ بھی شامل ہے، اٹلی کی دراز دستیوں اور استعماری خواہشات کا ہدف بن جائیں۔ ۵

۵ - یہ خیال ضرور ہے کہ اٹلی بلقانی حکومتوں میں پھوٹ ڈال کر اپنے واسطے دردانیال اور بحر اسود کے سواحل تک پہونچنے کا راستہ پیدا کرنا چاہتا ہے لیکن اسی کے ساتھ یقین ہے کہ بلغاریہ کو ترکی کی قوت کا پورا پورا احساس ہے اور اسے اس بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہے کہ ترکی بلغاری سرحدوں پر ترکی کی قلعہ بندیاں بلغاریہ کے خلاف نہیں بلکہ ان حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہیں جنکی طرف سے بلقان میں حملوں کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

روسی اور برطانوی معاہدہ کی گفت وشنید کے متعلق ترکی کی رائے عامہ میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ معاہدے میں تاخیر کی ذمہ داری مسٹر چیمبرلین پر عائد ہوتی ہے جو انگلستان کو روس کے ساتھ وابستہ کئے بغیر امن قائم کرنے کی فکر میں ہیں اور بعض اسے روس کے پس وپیش کا نتیجہ قرار دیتے ہیں جو اسے اس لئے لاحق ہو گیا ہے کہ انگلستان بالٹک حکومتوں کو ضمانتیں دینے کے جواب میں روس سے ہالینڈ، سوئزرلینڈ اور ریاستہائے بلقان کی حفاظت کی ضمانت طلب کر رہا ہے درانحالیکہ روس ان حکومتوں کی ضمانت دینے کیخلاف ہے جن کا وجود اس نے سرکاری طور سے اب تک تسلیم نہیں کیا ہے، بہرحال سمجھوتہ میں تاخیر ترکوں کے لئے بہت ہی قلق افزا ثابت ہو رہی ہے اسلئے کہ روس و انگلستان دونوں کے ساتھ اس کے روابط ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جو شِ عزم مستقل میں رہے
زبان پہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۵ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۱

ہندوستان کو تقسیم کرنیکے خواب

سر سکندر کی اسکیم

یہ ملک کی بدقسمتی ہے کہ اب لوگ یہ سوچنے لگے ہیں کہ ہندوستان کو دو یا مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ لطیف صاحب کی اسکیم کے بعد اب ہمارے سامنے سر سکندر خانصاحب وزیر اعظم پنجاب کی اسکیم ہے جنہوں نے ایک نیا فیڈریشن کا مسودہ تیار کر کے ہندوستان کو سات علاقوں میں تقسیم کیا ہے۔ سر سکندر خاں صاحب نے اس اسکیم کے مرتب کرنے کے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے ہیں کہ:-

(۱) بجائے اس کے کہ برطانی ہند اور ریاستیں دو قطعی علیحدہ علاقوں کی حیثیت سے فیڈریشن میں داخل ہوں اس اسکیم کے ماتحت وہ علاقے وارانہ حیثیت سے ایک ساتھ ملکر فیڈریشن میں شامل ہو سکیں گے اور ملک کی یک جہتی اور مرکزی حکومت کے استحکام کو تقویت پہونچ سکیں گے۔

(۲) اس اسکیم سے برطانوی ہند کے صوبوں اور ان سے متعلقہ ریاستوں کے درمیان اشتراک عمل بڑھے گا اور باہمی کشیدگی کے امکانات کم ہو جائیں گے

۳۔ فیڈرل ایگزیکیٹو اور لیجسلیچر کے اختیارات چند معاملوں کے محدود کر دینے سے برطانوی ہند کے صوبے اور ریاستیں ایک ہی ڈھنگ سے فیڈریشن میں شامل ہو سکیں گی اور مرکزی مداخلت کے امکانات ختم ہو جانے سے صوبوں اور ریاستوں کی بدگمانیاں دور ہو جائیں گی۔

۴۔ اس اسکیم کے ماتحت فیڈرل مرکز اور صوبوں اور ریاستوں کے درمیان بخوشی تعاون ہو گا اور ایک دوسرے سے الگ رہنے کی خواہش دور ہو جائے گی۔

۵۔ اس اسکیم سے برطانی ہند اور ریاستوں کی خود مختاری کی پوری پوری حفاظت ہو سکے گی۔

۶۔ اس اسکیم سے اقلیتوں کو اپنی حفاظت کا بہتر احساس ہو جائے گا۔

علاقی بنیادوں پر آل انڈیا فیڈریشن قایم کرنے کے لئے ہندوستان کو ذیل کے سات علاقوں پر تقسیم کیا ہے کہ:-

پہلا علاقہ۔ آسام۔ بنگال۔ (علاقہ کا رقبہ کم کرنے کے لئے چند مغربی اضلاع نکال دیئے جائیں)

دوسرا علاقہ۔ بہار۔ اڑیسہ (اسمیں بنگال سے علیحدہ کیا ہوا حصہ شامل کر دیا جائے) اس سے اڑیسہ ان مشکلات سے نجات پائے گا جو اس کے محدود ذرایع و رقبہ کی وجہ سے پیدا ہیں۔

تیسرا علاقہ۔ یو۔ پی۔ یو پی کی ریاستیں

چوتھا علاقہ۔ مدراس۔ ٹراونکور۔ مدراس کی ریاستیں۔ کورگ۔

پانچواں علاقہ۔ بمبئی۔ حیدرآباد۔ مغربی ہند کی ریاستیں بمبئی کی ریاستیں۔ میسور۔ سی۔ پی کی ریاستیں

چھٹا علاقہ۔ راجپوتانہ کی ریاستیں (ان میں سے بکانیر جیسلمیر کو نکال دیا جائے) گوالیار۔ وسط ہند کی ریاستیں۔ بہار اور اڑیسہ کی ریاستیں اور برار۔

ساتواں علاقہ۔ پنجاب۔ سندھ۔ سرحد کشمیر پنجاب کی ریاستیں۔ بلوچستان۔ بکانیر۔ جیسلمیر

لطیفی اسکیم سے آنریبل سر سکندر خانصاحب وزیر اعظم پنجاب کی اسکیم اگرچہ بہت بہتر ہے مگر خیال کرنے کی بات یہ ہے کہ اس قسم کی اسکیموں کو سارا ہندوستان کیسے تسلیم کر سکتا ہے اور اس قسم کے اسکیموں سے ہندوستان کا کوئی خاص فائدہ بھی نہیں ہے۔

برطانی فیڈریشن ناقص ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں لہذا ضرورت ہے کہ اس فیڈریشن میں اس قسم کی اصلاح کی جائے۔ کہ اس کے نقایص دور ہو جائیں اور ہندوستان کے حصے بخرے بھی نہ ہونے پائیں۔

ہمارے خیال میں اس قسم کی اسکیموں سے سوائے اس کے اور کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کہ لوگوں کے خیالات میں انتشار پیدا ہوا اور بس!

بہر حال ضرورت اس امر کی ہے کہ ہندو مسلمان تمام ذاتیات اور خود غرضیوں سے بالاتر ہو کر اور اتحاد و اتفاق کے ساتھ ملکر بیٹھیں اور برطانوی فیڈریشن کو اول سے آخر تک پڑھ کر اور جو کچھ اس میں خامیاں ہیں انکو پیش نظر رکھ کر ایک ترمیمی مسودہ تیار کریں اور حکومت کے سامنے پیش کر دیں کہ اس ترمیم کے ساتھ اہل ہند اس فیڈریشن کو منظور کر سکتے ہیں ورنہ نہیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو فیڈریشن کا لفاذ ہو گا۔ اور ہندوستان کی اکثریت جسمیں ہندو مسلمان دونوں شامل ہونگے فیڈریشن کو قبول کریں گے اور موجودہ ریفارم کی طرح اس پر بھی عمل درآمد نہایت اطمینان کے ساتھ شروع ہو جائے گا۔ بہت سے بہت یہ ممکن ہے کہ ایک چھوٹی اقلیت اس کے خلاف آواز بلند کرے مگر آخر میں وہ بھی خاموش ہو جائے گی۔

بھوک ہڑتال ترک کر دی

سارے ملک میں یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ سبھاش چندر بوس کی کوششوں کی بدولت بنگال کے تقریباً اکیس سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال ۲ اگست کو ختم کر دی جو انہوں نے ۲۰ جولائی سنہ ۳۹ء کو شروع کی تھی بھوک ہڑتال شروع کرنے والے سیاسی قیدیوں کا یہ مطالبہ تھا کہ تمام سیاسی قیدیوں کو فوراً رہا کر دیا جائے بنگال کے سیاسی قیدیوں کے اس مطالبہ سے سارے ملک کو ہمدردی تھی اور اسی لئے اس مقصد کے لئے سارے ہندوستان میں جلسے ہوئے۔ مگر اس کے ساتھ مہاتما گاندھی اور پنڈت جواہر لال نہرو وغیرہ تمام قومی لیڈران نے ان سے یہ استدعا کی کہ وہ اس مطالبے کے لئے بھوک ہڑتال کو ختم کر دیں مگر انہوں نے ان لیڈران قوم کی اپیلوں پر توجہ نہیں کی مگر اب شکر ہے سبھاش بابو کی کوششوں سے

مسلم لیگ میں فارورڈ بلاک

مولانا حسرت موہانی نے لندن میں ہندوستانی طالب علموں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کانگریس اور مسلم لیگ پر نکتہ چینی کی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ وہ ہندوستان واپس جا کر ایک نئی پارٹی بنائیں گے جسمیں انتہا پسند طبقہ شامل ہو گا۔ چنانچہ موصوف نے ہندوستان واپس آکر مسٹر ایم۔ این۔ رائے سے تبادلہ خیالات کرنے کے بعد یہ رائے قایم کی تھی کہ مسٹر رائے کی صدارت میں ریڈیکل سوسائٹی قایم کی جائے جس میں کانگریس اور مسلم لیگ کے انتہا پسند حضرات شامل ہوں مگر شاید بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو اس میں کامیابی نظر نہیں آئی اس لئے آپ مسلم لیگ میں ایک بایاں بازو (یعنی فارورڈ بلاک) بنانے کی فکر میں ہیں۔ اور بمبئی کے نوجوان طبقہ میں آپ اس کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک کانفرنس بھی ہونے والی ہے مولانا نے اس کے متعلق حسب ذیل بیان دیا ہے کہ:-

ہمیں یقین ہے کہ آپ اس خیال میں شریک ہیں کہ مسلم عوام کی ترقی اور بہبودی برطانی سامراج سے اور ایسے ہی دوسرے دباؤ سے نجات حاصل کر کے ہی ہو سکتی ہے لیکن بدقسمتی سے مسلم لیگ کے بڑے بڑے لیڈروں کی رائے یہ نہیں معلوم ہوتی۔ وہ لوگ مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے تو فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن وہ ایسی پالیسی چلا رہے ہیں جس سے مسلم عوام کے لئے حقیقی سیاسی اور اقتصادی آزادی حاصل نہیں ہو سکتی۔ مسلم لیگ نے لکھنؤ میں جو رزولیوشن منظور کیا تھا اس کی رو سے وہ انقلابی پروگرام قبول کر چکی ہے لیکن اس کے بہت سے لیڈر وفادارانہ پالیسی پر عملدرآمد کر رہے ہیں۔ گویا یہ فرض کر لیا ہے کہ ہم اقلیت کا فرقہ ہیں اور ہندوستانی مسلمان برطانی سامراج کے تحفظ سے نکل نہیں سکتے۔ یہ پالیسی ان مسلم عوام کے لئے خطرناک ہے جو آج مسلم لیگ کے حامی ہیں۔ اس لئے لیگ کے بہت سے ممبر اس پالیسی کو پسند نہیں کرتے اور وہ مشتاق ہیں کہ مسلم عوام کو سیاسی اور اقتصادی آزادی کے لئے منظم کیا جائے۔

یو۔ پی ٹیننسی بل

معلوم ہوا ہے کہ ٹیننسی بل کے متعلق ان ترمیموں پر جو سلیکٹ کمیٹی کے ممبروں نے اتفاق رائے سے منظور کی ہیں زمیندار پارٹی میں زبردست اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ یو۔ پی کونسل کا جو اجلاس جولائی میں ہوا تھا۔ اس میں اس بل پر اس صورت میں غور کیا گیا تھا جیسا کہ وہ یو۔ پی اسمبلی سے نکلا تھا۔ اس کے بعد کونسل کے ۸ ممبر مصالحت کی گفتگو کے لئے وزیروں سے ملے تھے۔ زمینداروں نے ایک بورڈ بھی مقرر کیا تھا جو مخالف پارٹی کو بل کی جانب سے اس کے رویہ کے بارے میں ہدایت دینے کے لئے برابر اجلاس کرتا رہا۔ چنانچہ آٹھوں ممبروں کی جو بات چیت وزیروں سے ہوئی۔ اس کی اطلاع بھی اس زمیندار بورڈ کو دی گئی اور ان ممبروں نے اس بورڈ کی رائے مصالحتی صورت کے متعلق طلب کی۔ لیکن بورڈ کو اور معاملوں پر تو اتفاق تھا مگر بے دخلی کے متعلق دفعہ پر اختلاف رائے تھا۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تاکہ دفعہ پر مصالحت کی صورت نکل سکے۔ اس کے بعد حکومت یو۔ پی نے بیدخلی کے متعلق وہ دفعہ پیش کی جو سلیکٹ کمیٹی کے ممبروں کے لئے قابل قبول تھی۔ لیکن زمیندار پارٹی نے اس فارمولا کو نامنظور کر دیا۔ اب سلیکٹ کمیٹی کی میٹنگ ۷ اگست کو رپورٹ پر دستخط کرنے کے لئے ہو گی۔ اور معلوم ہوا ہے کہ ممبر برابر کی تعداد میں دونوں جانب ہونگے اگر مصالحت نہ ہوئی تو دو رپورٹیں ہونگی۔ زمیندار بورڈ میں بھی اختلاف ہے بعض ممبر تو اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ سرکاری

گاندھی جی کی مؤثر اپیل

مہاتما گاندھی جی نے بنگال کے سیاسی اسیروں کی بھوک ہڑتال پر حسب ذیل بیان شایع کیا ہے:

ڈمڈم جیل کے بھوک ہڑتالی اسیروں نے شری مہادیو ڈیسائی کے ذریعہ کچھ سوالات میرے پاس بھیجے ہیں اگر میں اس سوال کا ایک معمہ نما جواب دوں تو اس سے کاز کو زیادہ تقویت پہونچے گی مجھے افسوس ہے کہ میں ان کی رہائی کے لئے کوئی تاریخ مقرر نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دوسرا وعدہ کر سکتا ہوں میں ایسا کرتا بشرطیکہ مجھ میں ایسا کرنے کی طاقت ہوتی، مجھ میں صرف یہ سکت ہے کہ میں اپنی پوری طاقت سے ان کے کاز کی وکالت کروں، مگر بھوک ہڑتال جاری رکھ کر وہ مجھے اس کا موقعہ نہیں دے رہے ہیں، ہڑتال کا مقصد جہاں تک رائے عامہ کو ابھارنا تھا وہ پورا ہو گیا ہے اب بھوک ہڑتال کو جاری رکھنے سے اس مقصد کو نقصان پہونچے گا ملک میں بہت سے لوگ ہیں جو ان کی رہائی کے لئے سرگرمی سے کوشش کریں گے، مگر وہ اسی صورت میں کوشش کر سکتے ہیں جب بھوک ہڑتال ختم کر دی جائے۔

میں سختی کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ یہ بھوک ہڑتال جائز اور مناسب نہیں ہے بھوک ہڑتالی اسیران لوگوں کی بڑی رہنمائی کر رہے ہیں جو ان جیسے حالات میں ہیں اگر ان بھوک ہڑتالوں کی جگہ جگہ نقل ہونے لگی تو ان سے ڈسپلن درہم برہم ہو جائیگا اور پر امن حکومت ناممکن ہو جائے گی اسیروں کا کاز لازمی طور پر ٹھیک ہے مگر وہ اپنی ضد سے اسے کمزور کر رہے ہیں، میں ان سے کہوں گا کہ اپنی جان نہ گنواؤ اس شخص کی نصیحت سنو جو ہڑتال کا ماہر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور جو سیاسی اسیری کی سائنس بھی جاننے کا دعویٰ کرتا ہے انھیں اس شخص کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہیئے جسے وہ اپنا بہترین وکیل سمجھتے ہیں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اگر قسمت میرے اور ان کے خلاف نہ ہوتی تو وہ پچھلی تاریخ ۱۴ اپریل سے پہلے ضرور رہا ہو جاتے مگر میں ان پچھلی باتوں میں نہیں پڑنا چاہتا صرف اتنا کہدینا کافی ہے کہ اسیروں کا بھوک ہڑتال ترک کرنے سے انکار کرنا ان کوششوں میں رکاوٹ ڈالیگا جو ورکنگ کمیٹی رہائی کے لئے اختیار کرنا چاہی گی

برطانوی وزیر اعظم کا اعلان

دار العوام میں غیر ملکی سیاسیات کے بحث کا جواب دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے کہا کہ ہمارے طاقتور دشمنوں کو جب یہ معلوم ہو گا کہ عوام کے خیال میں وزیر اعظم وزیر خارجیہ کی لسنبت کمزور ہے تو ان کے لئے خوشی منانیکا اس سے زیادہ اور کیا موقع ہو گا، آپنے فرمایا کہ غیر ملکی معاملات کے متعلق گفت و شنید جاری رکھنے کا کام کوئی آسان نہیں ہر ممبروں کو تقریر کرتے وقت قدرے ذمہ داری سے کام لینا چاہئے، آپ نے مزید فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ برطانیہ، روس، اور فرانس کے درمیان سمجھوتہ میں تاخیر ہو گئی ہے۔

لیکن گفت و شنید تسلی بخش طریقہ پر جاری ہے عارضی سمجھوتہ کے متعلق آپ نے کہا کہ روس اس وقت تک کسی سمجھوتہ پر دستخط کرنے کو تیار نہیں ہے جب تک کہ سمجھوتہ مکمل نہ ہو جائے، روس، برطانیہ، اور فرانس کے درمیان فوجی گفت و شنید شروع ہو رہی ہے

ڈینزگ کے متعلق وزیر اعظم نے کہا کہ مقامی صورت حالات سے وہاں کے لوگوں کو تشویش ہو رہی ہے اور اس کی نگرانی کرنے کی ضرورت ہے سرحد پر کئی واقعات رونما ہوئے مگر حکومت پولینڈ نے بڑے صبر و تحمل سے کام لیا۔

ولایت متحدہ امریکہ کے اعلان کے بارے میں آپ نے کہا کہ برطانیہ اور امریکہ کا مقصد ایک ہی ہے ٹوکیو کی گفت و شنید کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حکومت نے جو فارمولا تیار کیا ہے بعض حلقوں میں اس کا غلط مفہوم لیا گیا ہے اسکی ذریعہ چین پر کسی قسم کی تباہی نہیں آئیگی حکومت کی پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔

بمبئی میں نشہ بندی

یکم اگست کو گوالیا میدان میں شراب پینے والوں کی نگرانی کرنے والوں کی ریلی ہوئی اور آنریبل مسٹر بی جی کھیر وزیر اعظم بمبئی نے سلامی لی۔ اس موقع پر تمام وزیر اور کانگریسی لیڈر موجود تھے۔ پندرہ ہزار سے زاید آدمیوں نے پریڈ دیکھی۔

مسٹر کھیر نے ایک پر زور تقریر کے دوران میں فرمایا۔ آج کا دن نہایت ہی مبارک اور قابل یادگار دن ہے کیونکہ نشہ بندی کا خیال اب محض ایک خیال نہیں رہا۔ بلکہ وہ خیال اب پورا ہو رہا ہے مجھے اس بارے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ تمام لوگ بلا لحاظ مذہب حکومت کے ساتھ اشتراک عمل کریں گے اور نشہ بندی کی اسکیم کو مکمل طور پر کامیاب بنانے میں امداد پہنچائیں گے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر کھیر نے کہا کہ نشہ بندی کے علاوہ ایک اور بھی نقطہ نظر سے آج کا دن اہمیت رکھتا ہے۔ آج ہی لوکمانیہ تلک کی برسی کا دن ہے لوکمانیہ تلک ہمیشہ نشہ بندی کی حمایت کرتے رہے تھے وہ یہ ضرور دیکھ رہے ہوں گے کہ ہمیں نشہ بندی کے معاملہ میں کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ نشہ بندی کی مہم کے آغاز کو شراب پینے کی بدعت کا خاتمہ سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ چونکہ نشہ بندی کی اسکیم امریکہ میں ناکام رہی اس لئے وہ یہاں بھی ناکام رہے گی۔ ہندوستان امریکہ نہیں ہے۔ یہاں کے حالات امریکہ سے مختلف ہیں۔ شراب پینے والوں کی نگرانی کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آج آپ لوگ ایک بھاری ذمہ داری اپنے سر لے رہے ہیں۔ آپ کو ہندوستان کو ایک خوشحال ملک بنانا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کے راستہ میں بہت سی مشکلات اور رکاوٹیں درپیش ہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ارادہ کو مضبوط رکھا تو آپ کو ضرور کامیابی ہو گی۔

مسٹر کھیر نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا میں امید کرتا ہوں کہ اس مشن میں آپکو ایک اور بھی کامیابی حاصل ہو گی۔ وہ یہ کہ نشہ بندی کے پروگرام کے ذریعہ ہندوؤں، مسلمانوں، عیسائیوں، پارسیوں اور دیگر فرقوں کے درمیان اتحاد قایم ہو جائے گا۔

بمبئی میں فساد کسطرح ہوا؟

حکومت بمبئی کے افسر محکمہ رابطہ عوام نے آج شہر کے ہنگامہ کے متعلق مندرجہ ذیل کمیونک شایع کیا ہے۔

پولیس کمشنر بمبئی نے سر کریم بھائی ابراہیم کو یہ تنبیہ کر دی تھی کہ فیشت ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے یکم اگست کو مسلمانان کا جلوس نکالنا مصلحت آمیز نہ ہو گا۔ کیونکہ حکومت نے اس روز نشہ بندی کی مہم شروع کرنے کے لئے اپنا پہلے ہی سے ایک شاندار پروگرام بنایا ہے۔ اور پروٹسٹ کسی اور دن کیا جا سکتا ہے۔ اس تنبیہ کے باوجود سر کریم بھائی نے منگل کو شام کو مسلمانوں کا جلوس نکالا۔ جلوس محمد علی روڈ، کرافورڈ مارکیٹ اور عبدالرحمٰن اسٹریٹ میں گشت لگاتا ہوا چھوٹے قبرستان پہنچا۔ تمام راستہ اہل جلوس حکومت اور کانگریس کے خلاف نعرے لگاتے رہے اہل جلوس میں سے کچھ نے راہگیروں کے سروں سے گاندھی ٹوپیاں اتارلیں اور انکو جلا دیا۔ جوں جوں جلوس آگے بڑھتا گیا۔ اہل جلوس نے پولیس اور حکومت کو گالیاں دیئے اور انکی شان میں توہین آمیز نعرے لگانے میں اور زیادہ جوش کا اظہار کرتے گئے۔ جب جلوس کم بھر دادا ہو گیا تو پتھر پھینکنا شروع کر دیا گیا اور جب پولیس نے اہل جلوس کو پتھر پھینکنے سے روکنے کی کوشش کی تو ان میں سے کچھ نے جو کہ چھوٹے قبرستان کے احاطہ میں پہلے ہی داخل ہو چکے تھے، پولیس پارٹی پر حملہ کر دیا جو کہ قبرستان کے پھاٹک کے باہر تعینات کی گئی تھی، اہل جلوس میں سے کچھ نے پولیس پر تھو کا بھی۔ پولیس نے بارہا مظاہرہ کرنے والوں کو تنبیہ کی کہ وہ تشدد آمیز سرگرمیوں سے احتراز کریں۔

۱۴ افسر اور ۱۵ پولیسین شدید زخمی ہو گئے اور بہتوں کے خفیف چوٹیں آئیں ڈپٹی کمشنر ولسن کے بھی ایک زخم آیا ہے۔ بارہا تنبیہ کئے جانے کے باوجود ہجوم اینٹ پتھر برابر پھینکتا رہا

آئینۂ کانپور

سٹی مسلم لیگ کا جلسہ

کانپور سٹی مسلم لیگ کی مجلس انتظامیہ کا جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ۲۷ ر جولائی کو منعقد ہوا جس میں منجملہ دیگر تجاویز کے حسب ذیل تجاویز منظور کی گئیں :-

تجویز نمبر ۱ مسلم لیگ کا یہ جلسہ حسب تجویز مجلس عاملہ کانپور میونسپل ممبران کانپور کے بالاتفاق واک آؤٹ کرنے اور آئندہ بھی بطور احتجاج میونسپل میٹنگوں میں شریک نہ ہونے کے متعلق آمادگی کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے لیکن اسمبلی میں بھی اس قسم کی تجویز پیش ہو جانے کے بعد چونکہ اس معاملہ نے مقامی حیثیت سے زیادہ صوبہ جاتی حیثیت حاصل کر لی ہے، اس لئے آئندہ کے لئے صوبہ مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق عمل کرنے کی غرض سے مجلس عاملہ کی تجویز کے آخری حصہ یعنی امپروومنٹ ٹرسٹ، اور میونسپل بورڈ کی کار روائیوں پر عمل کو فی الحال ملتوی کہنا مناسب قرار دیتا ہے۔

تجویز نمبر ۲ چونکہ اخبار "ہماری آواز" کا مقدمہ ایک اہم حیثیت رکھتا ہے اور خالص قومی مفاد پر حاوی ہے لہذا یہ مجلس طے کرتی ہے کہ اس کو باحسن لوجوہ لڑا جائے اور پورے طور پر دفاع کیا جائے ایک کمیٹی مقرر کی جائے جو ڈیفنس کے لئے چندہ جمع کرے اور پیروی کرے۔

تجویز نمبر ۳ مجلس انتظامیہ کا یہ جلسہ ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کے ان جذبات کو جن کے ماتحت انھوں نے بطور احتجاج یوپی اسمبلی میں استعفیٰ دیا ہے، بہ نظر استحسان دیکھتے ہوئے ان کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

تجویز نمبر ۴ ہر گاہ کہ کانپور میونسپل بورڈ میں تمام مسلم ممبران کا ایک ساتھ مل کر کام کرنا اور ان کے کام کی قومی نقطۂ نظر سے نگرانی کرنا مسلم لیگ اپنا اہم فرض تصور کرتی ہے لہذا یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ حسب ذیل ممبران پر مشتمل ایک کنٹرول بورڈ قائم کیا جاوے جس میں :-

حامد اختر صاحب، ممتاز احمد صاحب لاری، مولانا حسرت صاحب موہانی، اور سید محمد جامع صاحب کنوینر شامل ہوں۔

الف اور یہ بورڈ عام مسلم ممبران میونسپل بورڈ کو ایک پارٹی میں منسلک کر کے میونسپل بورڈ میں مسلم لیگ پارٹی قایم کرے۔

ب یہ بورڈ تمام قومی معاملات میں مسلم ممبران کی نگرانی کرے گا اور وقتاً فوقتاً ممبران کو میونسپل معاملات میں ہدایات دینے کے مجاز نہ ہوگا

تجویز نمبر ۵ یہ جلسہ ۱۹ ر جولائی کی فائرنگ کے متعلق جو تجویز پیس کمیٹی نے پاس کی ہے سخت مذمت کرتا ہے اور واضح کر دینا چاہتا ہے کہ موجودہ امن کمیٹی پر مسلمانان کانپور کو کوئی اعتماد حاصل نہیں ہے اور جملہ مسلمانان سے عموماً اور مسلم لیگ کے ممبران سے خصوصاً امید کرتا ہے کہ وہ موجودہ امن کمیٹی کے ہر شعبہ سے فوراً علیحدگی بوجوہات مذکورہ اختیار کریں گے۔

جوٹ مل میں دوبارہ ہڑتال

جگی لال کملاپت جوٹ مل جہاں مزدور سبھا کی طرف سے گورنمنٹ کے پیش کردہ سمجھوتہ کے پیش نظر ہڑتال ختم کر دینے کا اعلان کر دیا گیا تھا ابھی تک بند پڑا ہے، پکٹنگ جاری ہے لیکن مزدوروں کو زبردستی مل میں جانے سے نہیں روکا جاتا، عورتیں ابھی تک کام پر نہیں گئی ہیں کل تقریباً ۲۰ عورتوں کا ایک جلوس گورنمنٹ لیبر آفس کے دفتر میں پہونچا حالانکہ یہ جلوس دفعہ ۱۴۴ کے خلاف تھا جلوس میں سے کئی عورتوں نے لیبر آفس صاحب سے بات چیت کی اور کہا کہ وہ سمجھوتہ سے مطمئن نہیں ہیں کیونکہ اس کی رو سے ان میں ہفتہ میں تین دن بیکار رہنا پڑے گا انھوں نے یہ مطالبہ کیا کہ جس قدر جلدی ہو سکے مل کے متعلق جانچ کمیٹی کا تقرر ہو جانا چاہیے۔

لیبر افسر صاحب نے ان کے مطالبات سرکار تک پہونچانے کا وعدہ کیا اور ان کو مشورہ دیا کہ وہ جلد از جلد کام شروع کر دیں۔

مزدور سبھا کے لیڈران بھی سمجھوتہ کی پوری کوشش کر رہے ہیں کچھ مزدوروں نے مزدور سبھا وگورنمنٹ سے مایوس ہو کر مسلم لیگ سے امداد لینے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے، مسلم لیگ کے عہدیداران اس ہڑتال میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں

وکٹوریہ مل بند کر دیا گیا

وکٹوریہ مل میں ہڑتال ہونے کی وجہ سے منتظمان مل نے یہ طے کیا ہے کہ جب تک بے ضابطگی اور بدنظمی دور ہو جانے کی طرف سے اطمینان نہ ہو جائے اسوقت تک کے لئے مل کل بند کر دیا جائے چنانچہ مل بند کر کے تالے ڈال دیئے گئے ہیں۔ باوجود مل بند کر دینے کے ہڑتالیوں نے پکٹنگ بڑے زوروں کے ساتھ جاری رکھی ہے

دسہرہ کے انتظامات

۹ اگست کو ایک مشترکہ جلسہ ہندو سنگھ اور رام لیلا کمیٹی کا لالہ ہر پرشاد کی صدارت میں رام لیلا کے انتظامات کے لئے منعقد ہوا۔

چندہ جمع کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مندرجہ ذیل اشخاص پر مشتمل بنائی گئی۔ لالہ پدم پت سنگھانیہ لالہ ہر پرشاد. لالہ رام رتن گپتا. مسٹر نرائن پرشاد نگم. رائے بہادر رامیشر پرشاد باگلا مسٹر بالکرشن مہیشوری مسٹر گوربر شاد کپور. پنڈت بھو دیو شرما مسٹر رام بھروسے سیٹھ۔

ایک دوسری کمیٹی رام لیلا کے جلوس کے انتظامات کے لئے بنائی گئی جس میں مندرجہ ذیل حضرات شامل ہیں لالہ پدم پت سنگھانیہ. رائے بہادر بابو برجیندر سروپ. لالہ بدھو لال مہروترا. مسٹر گوربر شاد کپور پنڈت رگھبر دیال بھٹ مسٹر رام بھروسے سیٹھ۔

تلک ڈے

آنجہانی لوکمانیہ تلک کی برسی یکم اگست کو منائی گئی اور شام کو ۷ بجے تلک ہال میں مسٹر نرائن پرشاد اروڑا کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں متعدد حضرات نے آنجہانی لوکمانیہ تلک کی زندگی اور انکی سیاسی خدمات کا تذکرہ کیا اور ایک رزولیوشن پاس کیا گیا۔

کانپور فائرنگ ڈے

پراونشل مسلم لیگ کے ہدایت کے مطابق سٹی مسلم لیگ نے ۹ اگست کو کانپور فائرنگ ڈے منانے کا فیصلہ کیا ہے اور شام کو حلیم مسلم انٹر کالج میں جلسہ ہوگا۔

ضمانت طلب کی گئی

مسٹر محمد فاروق کیپٹن نیلی پوش وسکریٹری اتحاد ملت کانپور پر مقامی حکام نے ایک نوٹس زیر دفعہ ۱۰۷ تعمیل کرایا ہے جس کے ذریعہ موصوف سے بنگالی محال میں امن وامان قایم رکھنے کے لئے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ بنگالی محال کی مسجد کے سلسلہ میں یہ ضمانت طلب کی گئی ہے۔

زنانی پولیس

کانپور کی پولیس میں ۱۶ زنانہ پولیس (عورتیں) کو ہنگامی طور پر رکھا گیا ہے جو مل ہڑتال کے سلسلہ میں اپنی خدمات انجام دیں گی۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

خبر ہے کہ حکومت یوپی نے رائے صاحب لالہ رام ادھین چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو بورڈ کی چیرمینی سے برطرف کر دیا ہے کیونکہ وہ اپنے فرائض کی ادائیگی سے قاصر رہے ہیں مگر ابھی تک انکی علیحدگی کا حکم گزٹ میں شایع نہیں ہوا ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ اس ہفتہ کے گزٹ میں شایع ہو جائے گا۔

لیگ بلیٹن

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سٹی مسلم لیگ کے پریسیڈنٹ کو لکھا ہے کہ لیگ کے ماتحت جو نیوز بلیٹن نکل رہا ہے اُس کا نکالنا پریس ایکٹ کے خلاف ہے چنانچہ یہ بلیٹن بند کر دیا گیا ہے۔

یکہ وتانگہ یونین

معلوم ہوا ہے کہ یکہ وتانگہ یونین نے حال میں ایک خط چیرمین میونسپل بورڈ کے پاس بھیجا ہے جس میں اپنی مصیبتوں کا بیان اور مطالبات پیش کئے گئے ہیں خط میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات کا قرار واقعی فیصلہ نہیں کیا گیا تو عام ہڑتال کر دی جائے گی۔

۳۱ ر جولائی کو یونین کا ایک جلسہ تلک ہال میں ہوا جس میں یہ طے کیا گیا کہ ۲ ر اگست ۹ بجے دن کو تلک ہال میں ایک عام جلسہ کیا جائے اور اس کی شرکت کی ضرورت کے لئے ۱۲ بجے دن تک عام ہڑتال کر دی جائے. تاکہ سب یکہ وتانگہ والے جلسہ میں شریک ہو سکیں۔

دو کانگریس منیوں کا مقدمہ

مسٹر جگیشور پرشاد تواری ممبر یوپی کانگریس کمیٹی اور مسٹر جگدیش پرشاد پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے پر زیر دفعہ ۱۸۸ مقدمہ قایم ہوا ہے، چنانچہ اس کی پہلی پیشی مسٹر نذیر حسین ڈپٹی کلکٹر کی عدالت میں ۳۱ ر جولائی کو ہوئی۔

مزدور سبھا کے خلاف غصہ

وکٹوریہ مل کے ہڑتالی مزدور مزدور سبھا کے خلاف بہت زیادہ غم وغصہ کا اظہار کر رہے ہیں اور انہوں نے طے کیا ہے کہ وہ ایک ڈیپوٹیشن کانگریس کے پاس لے جائیں گے اور مزدور سبھا اور مل کمیٹی کے طرز عمل کو وہ کانگریس کمیٹی کے سامنے رکھیں گے۔

بھوک ہڑتالیوں کے ساتھ ہمدردی

۳۱ جولائی کو تلک ہال میں مسٹر بہاری لال اگروال کی صدارت میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں بنگال کے بھوک ہڑتال کے قیدیوں کے ساتھ ہمدردی کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن

۳۱ ر جولائی کو تلک ہال میں کانپور ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن کا چھٹا سالانہ جلسہ ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

پریسیڈنٹ۔ ڈاکٹر شمبھو دیال

وائس پریسیڈنٹ :- ڈاکٹر ایم. داس

سکریٹری :- ڈاکٹر دھیرندرا بنرجی

جائنٹ سکریٹری :- ڈاکٹر آل مصطفےٰ

خزانچی :- ڈاکٹر رام پرشاد

پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی

۳۱ ر جولائی کو پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی کا سالانہ جلسہ تلک ہال میں ہوا جس میں آئندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔

پریسیڈنٹ :- ڈاکٹر ہزاری لال شرما

وائس پریسیڈنٹ :- سید بشیر الدین احمد مسٹر رام ناتھ مسٹر بدری دادا۔

سکریٹری :- رائے سوم نرائن سنہا

خزانچی :- مسٹر نربدا پرشاد

ہڑتالیوں کو سزائیں

نیو وکٹوریہ مل کے تقریباً ۲۰ مزدوروں کو جو پکٹنگ کر کے کلرکوں اور مزدوروں کو مل میں جانے سے روک رہے تھے ایک ایک ماہ کی قید محض کی سزا دی ہے۔

جان و مال کے نقصان کا معاوضہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک حکم کے ذریعہ پبلک کو مطلع کیا ہے کہ ۱۹ ر جون کو ہونے والے بلوے میں جس کسی کے جان و مال کا کچھ نقصان ہوا ہو اسکو اپنے معاوضہ کا مطالبہ مجسٹریٹ صاحبان کے اجلاس میں سرکاری تحقیقات کے تین ماہ کے اندر اندر داخل کر دینا چاہیئے۔

معاوضہ کا مطالبہ سرکاری فارموں پر کیا جائیگا جو مجسٹریٹ صاحبان کے اجلاس سے مل سکیں گے جن کے علاقے حسب ذیل ہیں :-

کوتوالی :- رائے صاحب امانت صاحب مجسٹریٹ

کلکٹر گنج وانور گنج :- مسٹر نذیر حسین مجسٹریٹ

نواب گنج، سیسہ مئو :- مسٹر جے. او. ان شکلا مجسٹریٹ

کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ

۲۸ ر جون ۱۹۳۹ء کو کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ ایم. ایل سی کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں طلاق محل، لاٹوش روڈ، بیج باغ، ڈپٹی پڑاو، ان روڈ، اور جوہی، کوریانہ میں روشنی کے انتظام کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

کلیا پنور سے گٹیا گھر گوپل تک ایک سڑک بنانے کا تخمینہ منظور کیا گیا۔

فیکٹری ایریا اور جریب کی چوکی کی پختہ سڑکوں کو جو کہ کالپی روڈ اور گرانڈ ٹرنک روڈ کے درمیان میں ہیں ان کے بنانے کے لئے تخمینہ جات منظور کئے گئے۔ ۲۷ ۱۴۳ روپے کا تخمینہ. ایف. بلاک اور جی بلاک میں ۸۰ فٹ کی سڑک پر ہاؤس کنکشن کیلئے منظور کیا گیا۔ اور ٹرسٹ سیور سے کنکشن لینے کے لئے مالک مکان کو ۵ ۲ روپے فیس دینا ہوگی۔

رام باغ میں ایک پارک بنانے کے لئے ۱۰۰ مربع گز زمین کی منظوری دیگئی. زمینوں کی فروخت کی منظوری جو دی گئی ہے اسکی قیمت ۳۳۵۲۶ روپیہ ہے۔

اخبار ورتمان کا مقدمہ

پنڈت برج بہاری اوستھی اڈیٹر ورتمان اور پنڈت چھوٹے لال اگنہوتری پرنٹر پر زیر دفعہ ۱۸۸ مقدمہ قایم ہے اس کی پیشی ۳ اگست کو مسٹر جے. ان. اوستھی مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوئی جس میں مندرجہ ذیل لوگوں نے صفائی کے گواہوں کی حیثیت سے شہادت دی۔

پنڈت ہری ہرناتھ شاستری ایم. ایل. سی پنڈت بالکرشن شرما. لالہ بالکرشن مہیشوری رائے بہادر لالہ رامیشور پرشاد باگلا. لالہ رام رتن گپتا. بابو ادماشنکر مہروترا. اور مسٹر ہری شنکر ودیارتھی اڈیٹر پرتاپ۔

کورٹ انسپکٹر نے ان گواہوں سے جرح کی آیندہ پیشی ۱۹ اگست کو ہوگی۔

پریڈ کانگریس وارڈ کمیٹی

۳ ر جولائی ۳ بجے دن کو تلک ہال میں پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ہوگی

صنعتی عجائب گھر

یو. پی مرچنٹ چیمبر نے گورنمنٹ یوپی کو ایک خط کے ذریعہ یہ لکھا ہے کہ صوبہ یوپی میں ایک تجارتی وصنعتی عجائب گھر کی بہت سخت ضرورت ہے اور اس کے قایم کرنے کے لئے کانپور بہترین جگہ ہے۔

ریلوے فیڈریشن

۳ ر اگست کو آل انڈیا ریلوے فیڈریشن کی جنرل کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۱۲ اگست کو ریلوے مزدوروں کے مطالبات کی تائید میں آل انڈیا ڈے منایا جائے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ ماہ مئی میں فیڈریشن نے ریلوے کے سامنے مزدوروں کے مطالبات پیش کئے تھے جنمیں سے کچھ تو منظور کر لئے گئے ہیں اور بقایا مطالبات کے لئے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

لہذا فیڈریشن نے یہ طے کیا ہے کہ اگر ریلوے بورڈ نے ان کے بقیہ مطالبات منظور نہ کئے تو وہ تمام ریلوے لائینوں پر عام ہڑتال کر دینگے

گنیش شنکر ودیارتھی جی

آنجہانی گنیش شنکر ودیارتھی اُن ہستیوں میں ہیں جن پر نہ صرف کانپور ملکہ سارے صوبہ کو ناز ہے۔ آپ کی یادگار کے طور پر فیل خانہ میں گنیش شنکر ودیارتھی پارک بنانا میونسپل بورڈ نے طے کیا تھا مگر بعد کو اس پارک کے ایک حصہ میں لڑکیوں کے ایک اسکول بنانے کے طے کیا گیا جو کسی طرح بھی مناسب نہ تھا، اب معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے اس پارک میں اسکول بنانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جو اپنی جگہ پر نہایت موزوں اور مناسب ہے۔

میونسپل بورڈ کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے شہر کے ایک سب سے بڑے قومی کارکن اور شہید وطن کی یادگار بنانے میں اپنی حوصلہ مندی کا ثبوت دے۔

بلوہ کا مقدمہ

۲ ر اگست کو چوک صرافہ اور چوک ٹھٹھرائی کے ہندو دوکانداروں کو ۱۹ ر جون کے بلوہ کے سلسلہ میں مقدمہ تھا. انکی ہمدردی کے لئے چوک صرافہ اور چوک ٹھٹھرائی کے ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی۔

یہ مقدمہ مسٹر جے. او. ان شکلا. مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش ہوا ملزمان میں حسب ذیل لوگ تھے۔

مسرس رام ناتھ. چھنگا مل. جیون رام سیٹھ. شمبھو. گوری گنیش. جیل بہاری. رگھوا. ورندرا. رام نرائن. رام داس. گورکھ ناتھ. ان سب پر لوٹنے کا الزام لگایا گیا ہے۔

اس مقدمہ کی پیروی مسٹر ایل. جون. بار ایٹ لا مسٹر منالال ہوشش اور مسٹر جگدمبا پرشاد کر رہے ہیں۔

جبلی ٹاکیز کا افتتاح

سابق چترا ٹاکیز لاٹوش روڈ کی بلڈنگ میں جبلی ٹاکیز سینما ہاؤس کا افتتاح ۵ ر اگست ۱۹۳۹ء سے ہونے والا ہے۔

اُردو اکاڈمی

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

دوسو روپے کے بجائے ڈھائی سو روپے انعام

اُردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے ذیل کے ہر مضمون پر مبلغ دوسو روپے انعام دینا تجویز کیا تھا مگر اب اسے بڑھا کر ڈھائی سو کر دیا گیا ہے۔ جن صاحب کا مقالہ سب سے بہتر ہوگا انھیں مذکورہ بالا انعام دیا جائے گا۔ اکاڈمی کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ اس کے علاوہ اکاڈمی منتخب مقالہ جات کے حقوق واشاعت اپنے ذمہ رکھے گی۔ مقالہ میں تقریباً پچاس ہزار الفاظ ہونے چاہئیں۔ اور تمام مقالے سکریٹری اُردو اکاڈمی کے پاس ۳۰ ر ستمبر تک پہنچ جانا چاہئیں۔ جو صاحب اس مقالہ نویسی میں شرکت پسند کریں۔ وہ پہلے اپنے مضمون کے انتخاب سے سکریٹری کو مطلع کر دیں۔

۱۔ اشتراکیت. ۲۔ فاسزم ۳۔ نازی ازم ۔ ۴۔ سامراج، ۵، وطنیت، ۶، سرمایہ داری، ۷، بحیرۂ روم کی سیاست، ۸، بحر الکاہل کی سیاست، ۹ امریکہ اور سیاست عالم، ۱۰ وسطی یورپ کی سیاست، ۱۱ نو آبادیوں کی تقسیم، ۱۲ ممالک اسلامی کی سیاست۔

سکریٹری اُردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی۔

سبد گل

"شیر کا شکار" ہندوستانی ریاستوں میں قدیم روایات سے وابستہ ہے بڑے بڑے راجاؤں اور مہاراجاؤں نے بڑے بڑے شیر اور چیتے مار کر اپنی بہادری کا مظاہرہ کرنا اپنی شان حکمرانی کا ایک لازمہ سمجھا ہے۔

لیکن ریاستوں میں شیر کا شکار، صرف اظہار بہادری ہی کا ذریعہ نہیں بلکہ حکومت کے اعلیٰ ترین حکام کو دعوت دینے اور خوش کرنے کا بھی ایک کامیاب آلہ ہے، ہندوستان کے والیسراؤں سے لیکر ڈپٹی کمشنروں تک نے وقتاً فوقتاً ریاستوں میں "شیر کا شکار" کا دلچسپ مشغلہ فرمایا ہے۔

تو دو آنجہانی وزیر ہند مسٹر مانٹیگو ۔ بھی ہندوستانی والیان ریاست کے ساتھ شیروں اور چیتوں کے شکار میں تشریف لے گئے تھے، اور اگر ہم یہ کہیں تو بیجا نہ ہو گا کہ اس وقت سے شیر کے شکار نے ریاستوں کے لئے ایک دوسری صورت اور اہمیت اختیار کر لی ہے مجموعی حیثیت سے اس وقت تک والیان ریاست کے تین ہی مشغلے تھے۔ عیش پرستی، "شیر کا شکار" اور ولایت کی سیر۔

اب جدید آئین اور اس آئین کے سب سے بڑے علمبردار لارڈ لنلتھگو نے ان کے لئے ایک چوتھا مشغلہ بھی پیدا کر دیا ہے۔ یعنے فیڈریشن کے متعلق باتیں کرتے رہنا۔

"پنجاب لینڈ ریکارڈ ڈپارٹمنٹ" نے اس بات پر بڑے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اہل محکمہ کی تمام نگرانیوں کے باوجود اس کے کاغذات اور رجسٹروں کو کیڑے کھائے جاتے ہیں اردو کے محاورہ میں ہم کتاب کا کیڑا اس شخص کو کہتے ہیں جو دن رات کتاب پڑھنے میں مصروف رہتا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ زمانہ قدیم سے بعض حشرات الارض کو بھی کتابوں اور کاغذات سے بڑی دلچسپی ہے اگر یہ کیڑے صرف انھیں کتابوں کو چٹ کر جاتے ہیں جو بیکار ہیں تو ہم ان کو چیل کووں کی طرح "فطرت کا بھنگی" سمجھ لیتے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ کیڑے دوسرے اور تیسرے درجہ کے کاغذات اور کتابوں سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اور ان کی امتیازی نگاہیں انھیں کاغذات کو تباہی و بربادی کے لئے منتخب کر لیتی ہیں جو بہت زیادہ اہم اور بیش قیمت ہوتی ہیں جن لوگوں کی کتابیں اس طرح کیڑے مکوڑوں کی نذر ہو جاتی ہیں ان کے ساتھ ہم اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کی بھی عجیب کیفیت ہے کہ زبردست قوموں کی تو ہاں میں ہاں ملا لیتے ہیں اور جب برطانی پارلیمنٹ میں باز پرس ہوتی ہے تو یہ کہدیتے ہیں کہ آپ لوگ کیا جانیں آپ کیا مجھے بزدل سمجھتے ہیں میں بزدل نہیں ہوں میں تو صرف صلح جوئی سے کام لے رہا ہوں ورنہ جناب میں نے تو برطانیہ میں اتنی قوت پیدا کر دی ہے کہ کسی سے دبنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور اگر کوئی شخص جاپان سے یا روس سے کسی گفت و شنید کے متعلق کچھ دریافت کرے تو اس کا یہ پیٹنٹ جواب ہے کہ یہ معاملے رموز سلطنت کے ہیں ان کے بتانے سے سب معاملہ بگڑ جائے گا اس لئے ان معاملوں کو نہ چھیڑئے اور اگر کسی نے پھر بھی اصرار کیا تو کسی کلب کے بدو بانت خزانچی کی طرح یہ جواب دے دیا۔

جاؤ نہیں بتاتے میرا کیا کر لوگے اس کے آگے پھر کوئی اور سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ہم مسٹر چیمبرلین کو ان کی دلیری پر مبارکباد دیتے ہیں، اگر کوئی اور وزیر اعظم ہوتا تو اب تک یا تو وہ عہدہ چھوڑ کر بھاگ گیا ہوتا یا تو برطانیہ کو ✻ جنگ میں مبتلا کر دیتا، لیکن ان کی یہ کیفیت ہے کہ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

ادب لطیف

اُن کی باتیں

از جناب حشمت صاحب جرنلسٹ پرتابگڈھ

اے شوق تو حد سے نہ گزر۔ . . . . . . کہ تیری فضا محدود ہے۔ . . . . تجھے اپنے رنگین خوابوں کی قسم اب نہ بڑھ . . . . . تیرا شوق۔ . . . . میں سوگند کھا کر کہتا ہوں۔ میرے سینے کی پسلیاں توڑ دے گا۔ . . . . . آہ۔ . . میرے پیارے شوق۔ . . میرے اس دل میں سما جا! . . . . آکہ میں تجھے دل کے نازک ترین پردوں کی چھاؤں میں سلا دوں۔ . . . کاش تجھ میں سمجھ ہوتی . . . اور تو ضد نہ کرتا کیوں آج تجھے کیا ہوا۔ . . . آخر یہ تڑپ کیوں ہے۔ . . . کچھ تو بتا ظالم۔ . . . دیکھ . . . ذرا اس سفید بستر پر پڑی ہوئی شکنیں تو گن۔ . . . . . شرم نہیں آتی۔ . . . اس آسمان کی طرف تو دیکھ . . . . جس کی سیاہی پھیکی پڑ چکی ہے۔ . . . ارے یہ چکمتے ہوئے ستارے۔ . . . سہرے پھول۔ . . . دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گئے . . . نہیں یہ تو کسی پر نثار ہو رہے ہیں۔ . . میری آنکھوں میں بھی تو تارے ہیں۔ . . . آ۔ . میں انھیں تجھ پر نثار کر دوں۔ . . . اف ذرا ٹھہر۔ ٹھہر کہ میں تجھے اپنے ان دونوں ہاتھوں میں بھینچ کر چوم لوں۔ . . . تجھے اب بھی چین نصیب نہیں؟ کاش . . . . تم مسکراتے کیوں نہیں۔ . . یہ کبھی کی چمکتی ہوئی آنکھیں بے نور کیوں ہیں۔ . . . آخر یہ کس کا۔ . . سوگ ہے۔ . . نہیں تم ہنسو۔ . . کہ میری دنیا میں پھول برسیں۔ . . . . . یہ کیا راز ہے . . . کیا تم مجھے نہ بتاؤگے۔ . . . تم کیوں نہیں ہنستے۔ . . کیا تمہیں نہیں معلوم، تم انجان ہو نہیں پیارے۔ . . . میری جان تمہاری اس ہنسی ہی میں پنہاں ہے۔ . . . . . تم ہنسو . . . . . ہنسو۔ . . . . تو میں زندہ ہوں۔ کاش۔ . . تمہیں بھی اس کی خبر ہو گی۔ . . . . .

(ص) میں بڑی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ اور مردوں کے شانہ بشانہ تجارت، صنعت، حرفت اور دیگر پیشوں میں نکل آئی ہیں، یہاں تک کہ جرمن عورتیں اب فوج میں بھرتی کی جا رہی ہیں اور ان کو جبراً فوجی تربیت حاصل کرنی پڑتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا کہ ہالی ووڈ کی ایک کمپنی نے ایک ڈرامہ تیار کرنے کا فیصلہ کیا جس کا نام تھا "ہنچ بیک آف ناٹرڈیم" یعنی "ناٹرڈیم کا کبڑا"، ناٹرڈیم فرانس میں ایک تواریخی گرجا ہے کمپنی نے حکومت فرانس سے اس گرجا میں فلم تیار کرنے کی اجازت مانگی مگر حکومت نے گرجائے تقدس کے پیش نظر اجازت دینے سے انکار کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ کمپنی نے فرانس سے ہی معمار مہیا کئے جو اصل گرجا بنانے والے معماروں کی نسل سے تھے۔

ان کو امریکہ لاکر ان سے اسی شکل و نقشے کے مطابق لاکھوں پونڈ کے صرف سے گرجا گھر بنوایا اور پھر اس میں فلم کو مکمل کیا۔ کہیئے؟ آپ کے ہندوستان کی تمام کمپنیاں مل کر بھی ایسا کرنے کو تیار ہو سکتی ہیں؟ ۔ ہرگز نہیں امریکن کمپنیوں کے اس قسم کے ایک ہی نہیں بلکہ سیکڑوں ہزاروں واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں مگر ان واقعات کے پیش کرنے سے فائدہ کیا؟ نگارستان

عالم نسواں

مختلف ممالک کی عورتیں

امریکہ:۔ امریکہ فیشن کا گھر ہے جب ایک عورت کسی قسم کا فیشن کرتی ہے تو باقی سب اس کی نقل کرنا شروع کر دیتی ہیں یہ فیشن زیادہ مشہور فلم۔ ایکٹریسوں کی ہی ایجاد ہوتے ہیں ملک بڑا متمول ہے اس لئے لوگ عیش و عشرت کے عادی ہیں اگر امریکن لڑکیاں کالجوں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں تو تعلیم کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ کالج کی تعلیم بھی وہاں ایک فیشن بن گیا ہے کالج میں جا کر ان کو اپنی عمر کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے ملنے کا موقعہ ملتا ہے اور پھر وہ اپنی خواہش کے مطابق داد عیش دے سکتی ہیں اور بعض اوقات ان کو اپنی مرضی کے خاوند بھی مل جاتے ہیں جب امریکن کالج میں لیکچروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو پھر رقص و سرود کی محفلیں جم جاتی ہیں اور بعض اوقات کالج کے نزدیک ہی کسی ہوٹل میں یا کلب میں رقص شروع ہو جاتا ہے ان رقص کی محفلوں میں ہی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں طلباء کے درمیان شادیاں اکثر و بیشتر ہوتی رہتی ہیں کالج کی طالبات اپنے فیشن و لباس اور "میک اپ" کا، جس قدر خیال کرتی ہیں اس قدر انھیں تعلیم حاصل کرنے کی پرواہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے مرد دوستوں کے پاس مقررہ وقت پر پہونچنے کو زیادہ ضروری خیال کرتی ہیں بہ نسبت فزکس یا کیمسٹری کے لیکچروں کے کلاسز کے درمیان یہ لڑکیاں اٹھ کر اپنے مخصوص کمروں میں چلی جاتی ہیں اور فوراً لباس تبدیل کر کے آجاتی ہیں یا بالوں کو سنوار کر کلاس میں آبیٹھتی ہیں۔

انگلستان:۔ انگلستان کی عورتوں کے متعلق کچھ زیادہ تفصیل سے لکھنا غیر ضروری ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں انگریز کافی تعداد میں بستے ہیں اور انگریز عورتیں بڑی تعداد میں دیکھنے میں آتی ہیں ان کا طرز تمدن، شکل و شباہت، خوبیاں ہم سے پوشیدہ نہیں۔

انگلستان کی عورتیں شاید دنیا میں سب سے پہلے تعلیم کے میدان میں آگے بڑھیں، ساٹھ برس سے تو وہ یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور اب تو ان کے کئی اپنے کالج کھل گئے ہیں جس طرح ہندوستان میں شروع شروع میں تعلیم نسواں کی مخالفت کی گئی اسی طرح انگلستان میں بھی کی گئی چنانچہ سنہ ۱۹۲۰ء میں ہی آکسفورڈ یونیورسٹی نے انڈر گریجویٹ لڑکیوں کو ڈگریاں دینی شروع کیں کیمبرج یونیورسٹی میں وہی امتحان لڑکیاں بھی دیتی ہیں جو لڑکے دیتے ہیں۔ مگر ان کو ایم۔ اے۔ ال۔ اے کی ڈگریاں نہیں ملتیں بلکہ یونیورسٹی ان کو ڈپلوما یا سرٹیفکٹ دیتی ہیں

جرمنی:۔ جرمنی کی عورتوں کے متعلق دیگر ممالک کے لوگوں کو بہت سی غلط فہمیاں ہیں، "ہٹلر" نے عورتوں کو شادی کے لئے مجبور کر کے گھروں میں بند کر دیا ہے ورنہ اس سے پیشتر وہ زیادہ تر نوکریوں کی تلاش میں ماری ماری پھرا کرتی تھیں، نازی ازم کے اور کتنے ہی نقائص کیوں نہ ہوں لیکن یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اس نے جرمن کنبوں کا گرہست سنوار دیا ہے اس سے پہلے عورتوں کو زندگی کے لئے بڑی جد وجہد کرنی پڑتی تھی نیشنل سوشلزم نے جرمن عورتوں کو مکانات دئے فرنیچر دیا اور شادی کے اخراجات بھی برداشت کئے اسطرح جن مردوں کو شادی کرنے پر یہ اعتراض تھا کہ انکے پاس اخراجات نہیں۔ ان کا فرضی اعتراض دور ہو گیا اب وہ اپنا زیادہ تر وقت کھانا پکانے اور گھر گرہستی کا دوسرا کام کرنے میں صرف کرتی ہیں، جنگ عظیم سے قبل جرمن عورتوں میں اسقدر فیشن نہ تھا جتنا اب ترقی کر رہا ہے اسکے باوجود دیہات کی عورتوں کی حالت ہندوستان کی عورتوں سے ملتی جلتی ہے یعنے وہ گھر کی تو مالکہ ہیں مگر خاوند کی خادمہ جرمن مردوں کی طرح جرمن عورتیں بھی سیر و تفریح کی بہت شوقین اور دلدادہ ہیں۔

نیشنل سوشلزم رواج کے بعد اب جرمن عورتوں (ص)

بچوں کی دنیا

ڈر

کاکا کالیلکر کے ایک مضمون کا ترجمہ

بہت سے لڑکوں کو اندھیرے میں سونے یا جاگنے میں ڈر لگتا ہے، لیکن اس ڈر کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی یہ ڈر بے وجہ ہوتا ہے۔

بعض بچوں نے بھوتوں، شیروں، بھیڑیوں، سانپوں، بچھوؤں، ظالم ڈاکوؤں، کی عجیب و غریب کہانیاں سنی ہوئی ہیں جب دل یا جسم کمزور ہوتا ہے تو تصور ہماری آنکھوں کے سامنے طرح طرح کی شکلیں اور صورتیں آکھڑی ہوتی ہیں اور وہ سب چیزیں حقیقی معلوم ہوتی ہیں ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں ہوتی پھر بھی لگنے لگتا ہے۔

اگر وہ کہانیاں سنی ہوتیں تو کیسا اچھا ہوتا ایسی کہانیاں کہنے اور سننے والوں کو اس کے نتیجہ کا بالکل خیال نہیں ہوتا ورنہ اس سلسلہ میں کسی قسم کی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں جو بچے ایسی جھوٹی یا خیالی کہانیاں نہیں سنتے انھیں کسی قسم کا ڈر نہیں ہوتا، اگر ڈرنے والی باتیں نہ سنی ہوں تو بھی یہ قدرتی بات ہے کہ انسان کو لاعلمی کا خوف خوفزدہ کرتا رہتا ہے۔

اندھیرے میں انسان کی آنکھیں اپنا کام نہیں کر سکتیں، جب اس ہتھا کا یہ حال ہے تو دوسرے حواس کا پریشانی اور اندیشہ میں مبتلا ہو جانا کوئی تعجب خیز بات نہیں ہے، "اس تعجب نہیں" کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پریشانیوں اور اندیشوں قائم رہنا کوئی ضروری بات ہے، بیخوفی روح کی خالص صحت ہے اس کو ہماری زندگی کی بنیاد سمجھنا چاہئے وہ سر کے لئے ڈر ٹھہر نہیں سکتا بے خوفی علم سے حاصل ہوئی اگر کسی وقت کسی وجہ سے ڈر لگنے لگے تو ڈر کی وجہ معلوم کر کے ڈر کو اپنے دل سے نکال کر پھینک دینا چاہیئے اندھیرے میں اگر کوئی خیالی صورت نظر آجائے تو جوانمردوں کی طرح ہاتھ میں ڈنڈا لے کر اس کی طرف بڑھنا چاہئے اگر اندھیرے میں یہ مقابلہ کرنے کی ہمت نہ ہو تو دن میں اس جگہ پہونچکر ڈر کی وجہ معلوم کرنا چاہئے۔

اگر کچھ ڈر لگے تو آسانی سے اس کے قابو میں ہو جانا ٹھیک نہیں کسی پرانے واقعہ کو یاد کر کے جس میں تم بلا وجہ کوئی ڈر گئے تھے اپنی ہمت بڑھانا چاہئے۔

اگر وہ اندیشہ صحیح بھی ہو تو ایسے حادثوں میں جانے کا بہت کم امکان ہوتا ہے صرف اسی خیال سے تمہیں اپنی ہمت کو مضبوط کرنا چاہئے کہ تمہاری زندگی اور موت صرف خدا کے ہاتھ میں ہے کس طرح علم اور فرزانگی سے ڈر بھگایا جا سکتا ہے اسطرح بہادری اور آبرو کے خیال سے بھی ڈر کو دور کیا جا سکتا ہے۔

بچوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کم ہمتی اور بے غیرتی کی بات ہے جو انسان تکلیفوں کا مقابلہ کرتا رہے وہ فی الحقیقت بہادر ہے اور جو تکلیف سے ڈرتا ہے اور جان بچاتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اس کی آبرو گئی اس بات کو تم کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔

آخر میں ایک بات اور کہنا چاہتا ہوں کہ انسان جتنا مایوس رہتا ہے اتنا ڈر بوک بنتا رہتا اور وہ اپنی مایوسی سے اپنے ڈر اور خوف کو زیادہ کرتا ہے۔ کوشش کی جائے ڈر بالکل مٹ جاتا ہے بڑی بڑی عالموں کی یہی رے ہے۔

ہر ہٹلر علاقہ سار میں

برلن۔ سار جولائی اری کیونک شائع ہوا ہے کہ ہٹلر اور ہر وان رابنٹروپ نے کل غیر متوقع طور پر علاقہ

پردۂ فلم

صنعت فلمسازی اور ہندوستان

ہندوستان فلمی میدان میں اس وقت اترا جب تمام دنیا فلم کے اہم اور ضروری مدارج طے کر چکی تھی۔ آرٹ اور ٹیکنیک کی تمام دشواریوں پر اہل یورپ پوری طرح حاوی ہو چکے تھے جب ہندوستان کے صنعت فلمسازی کی ابتدائی تیاریاں شروع کیں نتیجہ یہ ہوا کہ ابتدا ہی سے خوش مذاق طبقہ نے دیسی فلموں کی تنقیص شروع کر دی اور پڑھا لکھا طبقہ ان فلموں سے یکسر متنفر ہو گیا اس تنفر کی حقیقی وجہ یہ تھی کہ انگریزی داں ہندوستانی امریکہ کے فلم دیکھ چکے تھے۔

انھوں نے ایڈی پولو اور ولیم ڈسمنڈ جیسے فلمی بہادروں کے سیریل دیکھے تھے اور پھر انھوں نے جون کرافورڈ میری پکفورڈ اور گرٹاگاربو کے ساتھ اچھے اچھے اور فنی استادوں کو کام کرتے دیکھا تھا وہ ہندوستانی ایکٹروں کو ایڈی پولو، سا مشاق ڈگلس، فیربنکس، سا ورزشی، لان چینی سا شکل تبدیل کرنے کا ماہر، ایمل جیننگ سا ظالم حکمراں، ولیس بیری سا اجڈ مگر بڑا زبردست اداکار، اور میونل اور جان بیری مد سے ماہرین فن دیکھنا چاہتے تھے۔

ان کا مذاق بہت اٹھ ہو چکا تھا اب انھیں پرانے زمانے کے طویل فلموں میں نقائص دکھائی دیتے تھے ایک بہت بڑے پہاڑ پر سے ایک آدمی کا چھلانگ لگا کر گھاس کی گاڑی میں گر پڑنا ان کے لئے اب بالکل بے معنی چیز تھی وہ زندگی کو اپنے اصلی رنگ میں دیکھنا چاہتے تھے وہ غیر قدرتی مناظر سے بددل ہو چکے تھے اب انھیں ہالی ووڈ کے فلم پسند آنا شروع ہوتے تھے انھوں نے یونیورسل اور پاتھے کے سیریل دیکھنا چھوڑ دئے تھے۔

امریکہ کی فلم ساز کمپنیوں نے نہ صرف ہندوستان کی فلمی مارکیٹ پر اپنا پورا قبضہ جما لیا تھا بلکہ ہندوستانیوں میں ایک فلمی معیار پیدا کر دیا تھا کہ ہندوستانیوں نے فلم بنانا شروع کر دیا یہاں فلمی ڈائرکٹروں کو ایک اہم ترین مشکل کا سامنا کرنا پڑا اور وہ مشکل یہ تھی کہ ہندوستان میں جس قدر ایکٹر بھی میسر آ سکتے تھے وہ تھیٹریکل کمپنی کے ماہرین تھے نتیجہ یہ ہوا کہ فلم اور تھیٹر کا ایک ہی لب لہجہ ہو گیا ایک آدمی گھر میں بیوی کے پاس بیٹھے کھانا کھاتے ہوئے نہایت راز دارانہ طریقہ سے بات چیت کرتا ہے مگر اس قدر اونچی آواز سے کہ کان کے پردے بھی پھٹ جاتے ہیں اس کے علاوہ رفتار میں غیر ضروری اکڑاہٹ، گفتار میں غیر ضروری لچک، اور کردار میں غیر ضروری اداکاری نے ہندوستانی فلموں کو معیار تک پہونچنے ہی نہیں دیا ہندوستانی لوگوں میں کام کرنے کی وجہ سے جو ایکٹر شہرت حاصل کر چکے ہیں وہ اپنی اداکاری پر ناز اں نہ ہوں بلکہ انھیں شکریہ ادا کرنا چاہئے اپنی سریلی اور رس بھری آواز کا جس کی وجہ سے عوام میں انھیں مقبولیت حاصل ہو گئی۔

یورپ نے جسقدر آج تک اداکار پیدا کئے ہیں وہ سب ایک خاص طرز کے موجد ہیں لیکن کل ہندوستان میں ایک ایکٹر بھی کوئی طرز خاص کا حامل نہیں، وجہ یہ ہے کہ جو ایکٹر اپنی طرز خاص کا موجد اور مالک ہو گا اسے کمپنی کے مالک کی بیجا غلامی یقینی اور لابدی طور پر عار معلوم ہو گی اور جو ایکٹر یہ نہ کرے گا وہ مالک کا منظور نظر نہیں ہو سکتا ہندوستان میں ایکٹروں کے لئے ایک صوبہ جاتی مصیبت بھی ہے اور یہ مصیبت ایک ایسی چیز ہے جس سے خلاصی پانا امر محال ہے، مثلاً جنوبی ہند کا ایکٹر جب بھی اردو فلم میں کام کرے گا تو تلفظ میں زبردست غلطیاں کرے گا، صاف ظاہر ہے کہ سمجھدار تماشائی اس کے ایکٹنگ پر تمسخر اڑائیں گے اور جب ایکٹنگ پر تمسخر اڑا تو سمجھئے فلم کا خاتمہ ہو گیا یورپ کی فلمساز کمپنیاں ڈر لے کے جائز اخراجات سے نہیں گھبراتیں لیکن ہندوستان کی کمپنیوں کے مالک بجا اخراجات سے گھبراتے ہیں اور بیجا اخراجات سے فلم پر انتہائی بوجھ ڈالدیتے ہیں۔ (ص)

اقوالِ زریں

انسان کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ دنیا کیلئے اس کا وجود زینت کا باعث ہو۔ (علامہ اقبال)

زندگی ہوا کا جھونکا، پانی کا بلبلہ آنکھ کی جھپک بجلی کی چمک یا ہستی کا خواب ہے (آغا حشر)

خدا کی رحمت خلوص رکھنے والوں سے بہت ہی قریب ہے۔ (ڈاکٹر نذیر احمد)

بیتاب ہوجا، تڑپ جا، یہ نہ پوچھ کون روتا ہے یہ دیکھ کوئی انسان روتا ہے۔ (جوش)

زندگی کا مقصد حرکت و اضطراب ہے؛ نہ کہ افسردگی اور مجہولیت ہے (مجنوں گورکھپوری)

زیادہ عرصہ تک دھوکا دینا ممکن نہیں کیونکہ جس بات کی تہ میں صداقت نہیں اسکی حقیقت جلد ظاہر ہو جائے گی۔ (الیشب ساؤتھ)

عقل کو حاکم بناؤ جس نے اپنی عقل کو خود اپنے پر حاکم بنا لیا اسکے قول و فعل میں ضرور استحکام ہوگا (امام غزالیؒ)

کمینوں کے آگے دست سوال دراز کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بھوکا مرجائے۔ (سقراط)

اتنی مختصر گفتگو نہ کرنی چاہئے کہ جس سے مطلب ہی فوت ہو جائے۔ (حضرت لقمانؑ)

رُوس چین کو قرض دیگا

سنگھائی ۳۰ جولائی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ رُوس چین کو ۵۰۰۰۰۰۰۷ طلائی روبل جو تقریباً ۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہوتے ہیں بطور قرض دینا منظور کر لیا ہے۔

والیسرائے کا دورہ اڑلیسہ

کٹک ۳۰ر جولائی یہاں کے سیاسی حلقوں میں اب یہ امر قریب یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ والیسرائے کا دورہ اڑلیسہ کے موقعہ پر جن مسائل پر بات چیت ہوگی، ان میں سے اہم ترین مسئلہ اڑلیسہ کی ریاستوں کا ہوگا۔

علاوہ مشرقی ریاستوں کی ایجنسی کے ریذیڈنٹ کے اڑلیسہ کی کئی ریاستوں کے والیان بھی جن کے یہاں عوام میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے والیسرائے سے ملاقات کریں گے۔

دوسرا اہم مسئلہ جس پر تبادلہ خیالات ہونے کا امکان ہے حکومت اڑلیسہ کی دارالسلطنت کا مسئلہ ہوگا دارالسلطنت بنانے کے لئے جو جگہیں منتخب کی گئی ہیں، ان میں چوہٹہ گھاٹ کا علاقہ بھی شامل ہے ہز ایکسیلینسی والیسرائے کے سواگت کی تیاریاں ہو رہی ہیں جو کہ پہلی بار اڑلیسہ آرہے ہیں۔

موجِ تبسم

جج (ملزم سے) تمہارے اور جرائم پیشہ ساتھی کہاں ہیں
ملزم:۔ حضور وہ سب میرے اور آپ کے سوا پھانسی پا چکے ہیں۔

ماسٹر (طالب علم سے خفا ہوکر) آیندہ اگر تم دیر سے آؤ تو اپنے بزرگوں کی طرف سے کوئی معقول عذر لکھوا کر لانا پڑے گا؟۔
طالب علم:۔ کس کی طرف سے لایا کروں؟
ماسٹر:۔ اپنے والد کی طرف سے۔
طالبعلم:۔ جناب والد صاحب خود دیر سے گھر آتے ہیں اور والدہ صاحبہ وجہ پوچھتی ہیں تو وہ خود کوئی معقول عذر نہیں پیش کر سکتے۔

ماسٹر (لڑکے سے) تمہاری زندگی کی سب سے بڑی اور دلی تمنا کیا ہے؟۔
لڑکا:۔ آپ مجھے گھر پر کرنے کے لئے کوئی کام نہ دیا کریں، یہی میری خواہش ہے۔

چور:۔ حضور میں چور سہی، بدمعاش سہی، گرہ کاٹ سہی لیکن آخر مجھ جیسے لوگوں کا ہونا بھی تو ضروری تھا۔
مجسٹریٹ:۔ وہ کیوں؟۔
چور:۔ حضور اگر ہم لوگ نہ ہوتے تو پھر آپکی کیا ضرورت تھی

مجسٹریٹ:۔ افسوس کہ میں نے غلطی سے تم کو ایک ہفتہ جیل میں زیادہ رکھا۔؟
ملزم:۔ خیر آیندہ کبھی ایک ہفتہ پیشتر رہا کر دیجئے گا

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

افریقہ میں وہ عورت نہایت حسین اور خوبصورت خیال کی جاتی ہے جس کی آنکھیں چھوٹی، ہونٹ موٹے، ناک بڑی پچکی اور رنگت غایت درجہ کی سیاہ ہو۔

چین اور ہندوستان کی مجموعی آبادی تمام دنیا کی آبادی کا تقریباً نصف حصّہ ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہر روز تمام دنیا میں ۹ لاکھ آدمی کے قریب مرجاتے ہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی سرنگ نیویارک کے قریب ہے جسکی لمبائی ساڑھے اٹھارہ میل ہے۔

افریقہ کا صحرائے اعظم دنیا کا سب سے بڑا صحرا ہے جسکی لمبائی شرقاً غرباً تین ہزار میل اور چوتھائی شمالاً جنوباً تقریباً نو سو میل ہے اس میں دس بیس سال کے بعد کبھی بارش ہو جاتی ہے۔

ایک ایسا شخص جو دس میل روزانہ کے حساب سے پیدل سیر کر سکتا ہو اگر لندن کے تمام گلی کوچوں اور سڑکوں، بازاروں کی سیر کرنا چاہے تو گیارہ سال میں یہ سیر ختم کر سکتا ہے۔

انگریزی سلطنت میں ایک ہزار جھیلیں دو ہزار دریا اور دس ہزار جزیرے ہیں

افسانہ

ایک مشہور روسی افسانہ

خاموشی کی عادت

از حضرت ناظمی ایم۔ اے کے قلم سے

" روشنوک " کی عام عادت ہے، کھانا دس کا ہوا اور سو آدمی بلالئے اب گھر میں کمرے تھوڑے سے خالی تھے اور پارٹی میں اتنے مہمان آئے تھے کہ مجھے بہتوں کے نام تک یاد نہیں شام کو دن بھر کے غل غپاڑے کے بعد جو سونے لگے تو آنکھیں کھلیں، میزبانہ، میرے پاس ایک مختصر سے آدمی کو لائی اور کہنے لگی " میکسم سیمینوچ " تمہارے کمرہ کا شریک ہوگا میں کمرے میں اکیلا سونا پسند کرتا ہوں، کم از کم مرد کے ساتھ شریک ہونا نہیں چاہتا لیکن مجبوری تھی اور اس مختصر سے اجنبی پر نظر ڈالنے پر دل نے یہی کہا کہ اتنی بلاؤں میں سے یہ چھوٹی بلا سب سے بہتر رہے گی۔
میں نے کہا، بہت اچھا "
" میکسم سیمینوچ " نے جھجکتے جھجکتے کہا، آپ برا تو نہیں مانیں گے؟ "
نہیں، بالکل نہیں "
میں کچھ دل خوش کن رفیق نہیں ہوں "
" کیسے "
" دیکھو نا! میں ٹھیرا عمر رسیدہ، چپ چاپ رہنے والا پر اسرار آدمی اور تم جوان ٹھیرے سونے سے پہلے تم غپ شپ کے عادی ہوگے؟ "
ہرگز نہیں میں بھی خاموشی پسند ہوں باتونی ہرگز نہیں "۔
یہ بات ہے تو سبحان اللہ " میکسم " نے امن کا سانس لیا " پھر خوب گذرے گی "
جب ہم کمرے میں پہونچے اور کپڑے اتارنے لگے تو وہ بولا تم تو جانتے ہوگے کہ بعض چاہیں بھی تو چپ نہیں رہ سکتے میں نے جب ہی تم سے پوچھا تھا بکثرت لوگ مجھے میری خاموشی کی عادت کی وجہ سے برا جانتے ہیں کہتے ہیں اسے کیا ہوگیا ہے بت بنا رہتا ہے، میں مسکرایا۔
گھبراؤ نہیں میں ان میں سے نہیں ہوں "
شکریہ۔۔۔۔ شکریہ تو پھر تم ہزار میں سے ایک ہو اس نے اب ایک بوٹ اتار لیا اور اسے بغل میں تھام کر کسی بڑی گہری فکر میں غوطہ زن ہوگیا اور پھر مسکراتے ہوئے میری طرف متوجہ ہوا۔
مجھے جوانی کا ایک واقعہ یاد ہے، میرے ساتھ کالج میں میرا ایک رفیق تھا ہم دونوں ایک کمرے میں رہتے تھے، اچھی گذرتی رہی میں کبھی نہیں بولتا تھا ایکدن دو دن ہمیشہ ہمیشہ چپ چاپ! پہلے پہل وہ مجھ پر ہنستا رہا کہتا رہا کوئی بڑا جرم کیا ہے تم نے؟۔
جو یوں خاموش ہر وقت ضمیر کی ملامتیں سنتے رہتے ہو لیکن پھر وہ تنگ آگیا، اکتا گیا، اور گالیاں دینے لگا دیکھو، کیا تم نے قسم کھا رکھی ہے؟ نہیں بولوگے آدمی ہو یا گھن چکر! یوں لاش کی طرح پڑے رہتے ہو۔
میں ٹال دیتا، گھبراؤ نہیں تمہیں کیا ہے مجھے چھوڑ دو میرے حال پر۔۔۔۔۔۔۔۔ "
میں گھبراتا نہیں مگر کچھ تو منہ سے پھوٹو "
کیا کہوں؟ "
پھر خاموشی ایک دن دو دن آخر ایک دن اس نے ایک خالی بوتل ہاتھ میں پکڑ لی اور کہنے لگا، " میں تمہارا سر توڑ دوں گا شاید جب کوئی انسانی آواز تم میں سے نکلے۔
میں نے کہا یہ شرط انصاف نہیں اور پھر تین دن تک ہم نہیں بولے " ایک رات جب ہم آج کیطرح کپڑے اتار کر سونے کی تیاریاں کر رہے تھے اس نے اس نے اپنا بوٹ مجھ پر دے مارا۔۔۔ لعنت لعنت تم پر خدا کی مار کوئی انسان یہ برداشت نہیں کر سکتا کمرہ ہے کہ قبر قید تنہائی میں پڑا ہوا ہوں کل صبح سویرے میں یہاں سے چلا جاؤں گا " بتاؤ کیا ہوا؟ وہ صبح سویرے ہی بھاگ نکلا مجھے خدا کی قسم، بس بھاگ ہی گیا سب کچھ بوریا بستر لپیٹ کر روانہ ہوگیا۔۔ "
بچارا جنونی ہوگا " میں یہ کہہ کر خوشی خوشی بستر پر جا کودا جنونی! پھر تو ہر کوئی جنونی ہوگا، تو کیا بیس سال کی جوان لڑکی بھی جنونی ہوتی ہے۔۔۔۔ میری ایک ایسی ہی منسوبہ تھی پہلے کہتی تھی تم مجھے اس لئے پسند ہو کہ تمہاری خاموشی کی عادت ہے باتونی نہیں ہو پھر جب اچھی طرح اس کے گھر میرا آنا جانا ہوگیا تو کہنے لگی تم ہر وقت چپ کیوں رہتے ہو؟ میں نے کہا تو کیا کہوں "۔
تمہیں کوئی بات بھی نہیں آتی مثلاً آج تم دن بھر کیا کرتے رہے ہو؟ "۔
میں نے بتا دیا، دفتر گیا تھا کام کیا اور اب تمہیں دیکھنے آگیا ہوں۔
مجھے تمہاری صحبت میں خوف آتا ہے ایک لفظ بھی تو منہ سے نہیں نکالتے، ہر وقت سکتہ کے عالم میں رہتے ہو میں نے کہا " میں جیسا ہوں سو ہوں محبت کی نظر سے دیکھو، مگر وہ بھلا کب ماننے والی تھی ایک دن شام کو جو میں گیا تو وہاں ایک اور بھلا مانس موجود تھا پہلو میں بیٹھا چڑ چڑ کر رہا تھا ایک ہی سانس ہزاروں باتیں کر ڈالیں، میں نے یہ دیکھا اور وہ دیکھا میں یہ ہوں اور وہ ہوں، سینما کا کھیل دیکھا، اور رقص کی کہو، مگر وہ زرد پھول زرد رہی تھا کہ سرخ تو بہ!۔۔۔ طوفان تھا لفظوں کا بے پناہ اور وہ کس توجہ سے اس کی طرف سے اس کی طرف جھکی تھی اور مزے لے لیکر سن رہی تھی خیر میں نے کچھ پرواہ نہ کی اور خاموش بیٹھا رہا اور کچھ دیر کے بعد گھر آگیا، مگر تم مانو گے نہیں!، بخدا جو کچھ میں کہتا ہوں حرف بحرف بالکل صحیح ہے، دو دن کے بعد جب میں وہاں گیا تو دیکھتا ہوں کہ وہی شخص وہاں پھر موجود ہے اور مجھے چھوٹتے ہی کہنے لگا تمہارا یہاں کیا کام ہے؟ میں نے کہا " مریم سے ملنے آیا ہوں " کہنے لگا فوراً چلے جاؤ ورنہ اٹھا کر باہر پھینک دوں گا میں جواب میں ایک دلیل قاطع پیش کرنے ہی کو تھا کہ پس پردہ ایک کھکھلانے کی آواز سنائی دی " چلائی میں تمہیں نہیں چاہتی "! نہیں چاہتی، تمہارے منہ میں دانت ہی نہیں جیسے سو برس کے بوڑھے ہو!۔۔۔۔۔۔۔
ظاہر ہے، میں چلا آیا، بیوقوف لڑکی! "
میں نیم خوابی میں مسکرایا " آ آ آں "۔۔۔ فو۔۔۔ فو۔ خوب کہانی ہے شب بخیر " شب بخیر خوب سوؤ " اصولاً مرد زیادہ معقول ہوتے ہیں مگر عورتیں کچھ عجیب ہی ہوتی ہیں مدت کی بات ہے میں تمہیں بتا ہی دیتا ہوں تم سے کیا راز چھپاؤں گا میں ایک شادی شدہ عورت کے ساتھ سیر و تماشے کو جایا کرتا تھا بھلا پوچھو وہ مجھ سے اتنی بے تکلف کیوں ہوئی تھی، تم ہنسو گے، نہیں مانو گے مگر وجہ محض یہ تھی کہ مجھ کو خاموشی کی عادت ہے اس لئے ان ملاقاتوں کا چرچا ہونے کا ڈر نہ تھا تین دن تو ہماری بنی رہی لیکن چوتھے دن وہ چلا اٹھی، کیا چپ سادھی ہے تم نے آدمی ہو کہ بدھو کا آدا، میں نے کئی معاشقے کئے مگر چلتی ہوئی لاش کے ساتھ ڈر کبھی نہیں کھایا بس دور ہو جاؤ شکل نہ دکھاؤ، اور سن لو اس نے خود اپنے خاوند سے جاکر سارا قصہ کہہ دیا اب کہو! "
میری آنکھیں بند ہو رہی تھیں میں نے بمشکل ہوں کہا اور یہ کہہ کر منہ پھیر لیا، " تین بجنے کو آئے ہیں اب سو رہو " واقعی سونے کا وقت ہو چکا ہے۔
اس نے جلدی جلدی دوسرا بوٹ اتارا اور بولا۔
ایک دفعہ ایک بالکل اجنبی مجھ سے تنگ آگیا ریل کا سفر تھا ہم کمرے میں دو ہی آدمی تھے، میں حسب معمول خاموش بیٹھا تھا "۔ میں نے آنکھیں زور سے بند کر لیں اور بہانے بہانے خراٹے لینے لگا زور زور سے ص ص

ص ص تاکہ یہ گفتگو بند ہو جائے۔
پہلے وہ کہنے لگا کیا تم دور تک جا رہے ہو "۔
میں نے کہا ہاں "۔
کہنے لگا کہاں تک؟ "
خرڑ، خرڑ، خرڑ، میں خراٹے لے رہا تھا۔
ہیں! سو رہا ہے! سو رہا ہے!! اے جوانی اے جوانی وہ میرا کالج کا رفیق بھی یہی کیا کرتا تھا بستر پر پڑتے ہی خراٹے لینے لگتا تھا اور آدھی رات کو جاگ اٹھتا اور اپنے آپ باتیں کرنے لگتا۔۔۔۔
کرتا بھی کیا، میری عادت ٹھیری خاموشی کی،،، چپ چاپ بت کی طرح آہا ہا وہ جو کہتی تھی لاش کی طرح اور وہ دوسری بدھو کے آدے کیطرح آہا ہا ہا
میں نے خراٹوں کا بہانہ چھوڑ دیا اور کہنیاں ٹیک چلایا، دیکھو تم کہے جاؤ کہ تم باتونی نہیں لیکن آج رات کوئی تمہیں سن تو کبھی باور نہ کرے، کیوں؟ "
کیوں؟ اے بندۂ خدا رات ختم ہونے کو آئی ہے اور تم ایک پل بھر بھی چپ نہیں ہوئے۔
مہربان من! میں تو محض تمہیں اپنی خاموشی کی چند مثالیں سنا رہا تھا کہ مجھے ایک اور مثال یاد آئی میں ایک وعظ میں شریک تھا "
میں بستر پر سے تاؤ کھا کر اٹھا اور چلایا:۔
دیکھو مجھے تمہاری باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تم جسقدر اپنی خاموشی کا ذکر کرتے ہو مجھے اتنا ہی یقین کم ہوتا جاتا ہے میرا رفیق " اطاق " واسکٹ کے بٹن کھولتا ہوا رنجیدہ ہوکر بولا " وہ کیوں۔ مجھے اپنی باتوں پر پورا اعتماد ہے مجھے اپنے دفتر میں بھی ایک دفعہ اسی خاموشی کی وجہ سے بدمزگی کا سامنا کرنا پڑا تھا ہمارا افسر ایک دن خوشی خوشی آیا اور مجھے اپنے میز کی طرف بلایا اور کہنے لگا کہو کوئی تازہ خبر؟ میں نے کہا کچھ بھی نہیں، کہنے لگا کچھ بھی نہیں کے کیا معنی؟۔
میں نے کہا کچھ ہو تو کہوں یونہی کیا۔۔۔۔۔ "
میں سو گیا ہوں، سویا ہوا ہوں میں چلا کر کہہ رہا تھا " شب بخیر " شب بخیر " میکسم سیمینوچ ٹائی کھول رہا تھا میرا افسر بولا مگر یہ کچھ بھی نہیں، کیا ہوا کچھ تو کہتے آخر اس خاموشی کی بھی حد ہوتی ہے میں نے کہا جب کچھ نہ ہو تو پھر کیا صفر میں سے صفر ہی نکلیگا جب کچھ نہ ہو تو پھر کچھ کس طرح ہوا؟ "۔
آہستہ آہستہ میں ایک گہرے غار میں گرنے لگا اور نیند نے مجھ کو روئی کے گالوں کی طرح ے

ے لپیٹ لیا، نرم نرم آغوش۔۔۔ "
کئی آدمیوں کے بڑبڑانے کی آواز سن کر میں نے پہلو بدلا اور دیکھا کہ " میکسم سیمینوچ " لیٹا ہوا ہے اور اس کی نظر چھت پر گڑی ہوئی تھی اور وہ بول رہا تھا بولتا چلا جا رہا تھا:۔
کہہ رہی تھی میں تم سے طلاق لوں گی میں نے زندہ آدمی سے شادی کی تھی خاموش لاش سے نہیں تمہارے منہ میں گنگنیاں بھر رکھی ہیں کبھی تو بولو، کبھی تو میں نے کہا پیاری! دیکھو! نا میں کیا بولوں، میں فطرتاً خاموش ہوں، خاموشی میری فطرت میں داخل ہے۔

مرکزی اسمبلی کی میعاد میں توسیع

شملہ ۲۱ر جولائی اس بارے میں عرصہ سے قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ موجودہ اسمبلی کی میعاد میں توسیع کی جائے گی یا نہیں، خیال ہے کہ والیسرائے ہند کٹک کے لئے روانہ ہونے سے قبل اس بارہ میں کوئی اعلان کریں گے، موجودہ اسمبلی کی میعاد ستمبر ۱۹۳۹ء کے آخر میں ختم ہوتی ہے لیکن چونکہ حکومت برطانیہ آیندہ سال فیڈریشن کے نفاذ کی ابتدائی تیاریاں کرنے والی ہے اس لئے موجودہ اسمبلی کی میعاد میں ایکسال کا مزید اضافہ ہونیکی امید ہے

سیاسی قیدی کون ہیں؟

رانچی ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے کہ حکومت بہار سیاسی قیدیوں کی تعریف کے متعلق اپنے خیالات کا عنقریب اعلان کرنیوالی ہے کہا جاتا ہے کہ اس قسم کے قیدیوں کو درجوں کی تقسیم کے متعلق کانگریس پارٹی کمانڈ سے مشورہ کیا گیا ہے

مسودہ قاضی بل

(بقیہ صفحہ ۸ کالم ۵)

دفعہ ۱۴:- (الف) اگر پنچایت کے صادر کردہ فیصلہ سے کوئی فریق ناخوش ہو تو وہ قاضی کے ہاں مسل کو بجج فیصلہ کے ہاں ضلع کے رائے کے حصول کے غرض سے بھیجنے کی درخواست پیش کرے گا۔

(ب) ایسی درخواست گذرنے پر قاضی کل مسل سو فیصلہ کے حصول کی غرض سے ڈسٹرکٹ جج کے ہاں روانہ کرے گا۔

(ج) مسل مذکور پر جج ضلع بعد اطلاع و سماعت فریقین حسب قواعد قواعد مندرجہ ضابطہ دیوانی اپنی رائے تحریر کرکے قاضی کے پاس روانہ کریگا۔ اور قاضی کو لازم ہوگا کہ وہ اس فیصلہ کو صادر کردے۔

بشرطیکہ جج ضلع کو اختیار ہوگا کہ وہ مسل کے واسطے رائے کسی اپنے ماتحت سول جج کے سپرد کردے جو اپیل ہائے دیوانی کی سماعت کے مجاز ہوں۔ عدالت مذکور کی رائے مسل رائے جج کے ہوگی۔

دفعہ ۱۵:- (الف) اگر کوئی فریق عدالت جج صاحب بہادر کی رائے سے مطمئن نہ ہوگا۔ تو اس کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ قاضی کے یہاں درخواست پیش کرے کہ وہ عدالت العالیہ ہائیکورٹ سے اس مسل کے متعلق استصواب رائے کرے۔

(ب) ایسی درخواست گذرنے پر قاضی مطبلہ خود بجج کو موسل عدالت العالیہ ہائیکورٹ بھی برائے حصول رائے ہوگا۔

(ج) عدالت العالیہ ہائیکورٹ جو ابدید خود بعض ان معاملات مسل کے متعلق رائے دے گی جن کی کہ وہ حسب دفعہ ۔ ا ضابطہ دیوانی اپیل دوم میں سماعت کرنے کی مجاز ہے۔

(د) سماعت اپیل روبرو ہائیکورٹ مسل اپیل دوم ہوگی۔ اور عدالت العالیہ کے فیصلہ کے مطابق قاضی کو ڈگری دینا ہوگی۔

دفعہ ۱۶:- مرحلہ کارروائی حسب ضابطہ دیوانی ہوگی اور پنچائت کارروائی سماعت مقدمہ کے لئے عدالت متصور ہوگی۔

وزیراعظم یو۔پی کا پروگرام

لکھنؤ ۳۰ جولائی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یو۔ پی ۸ اگست کو ان مرکزوں میں بنی ہوئی چیزوں کی نمائش کا افتتاح کرینگے جو کہ بنیادی اسکولوں میں پڑھنے والے مدرسوں کی تربیت کے لئے کھولے گئے ہیں۔

اس روز پنڈت ایک بنیادی اسکول کا بھی افتتاح کریں گے۔ جو کہ ضلع الہ آباد میں کھولا جائیگا

حکومت بہار کا احساس فرض

جنوری ۱۹۳۹ء میں جبکو حکومت بہار نے یہ فرمان نافذ کیا تھا کہ جن لوگوں نے گزشتہ تحریک ہائے آزادی کے سلسلے میں اپنی ملازمتوں سے استعفا دیدیا تھا انہیں پھر ان کی جگہ پر بحال کردیا جائے لیکن اس فرمان کے باوجود ان میں سے ہر ایک کے لئے جگہ نکالی نہ جا سکی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ سرکاری محکموں میں ایک تو جگہیں کم ملیں دوسرے یہ کہ ان میں سے بعض کا سن بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ ہر حال اب حکومت نے ان بیچاروں کی اعانت کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان کی مدت ملازمت کی بنا پر انھیں پنشن دی جائے۔ اور جنوں نے دس سال سے کم ملازمت کی ہے انھیں ایک امدادی رقم یکمشت بطور بخشش دیدی جائے۔ پنشن اور رقم اعانت کی مقدار وہی رکھی جائیگی مدت ملازمت کی بنا پر جس کے وہ مستحق ہو سکتے ہیں۔ یعنی یہ کہ میڈیکل سارٹیفکیٹ لے کر ریٹائر ہونے کی صورت میں جتنی پنشن ان کی مدت ملازمت پر کی بنا پر انھیں مل سکتی تھی۔ اتنی ہی آج بھی انھیں دی جا سکتی ہے جن لوگوں کو دوبارہ ملازمت مل چکی ہے وہ بھی اگر مذکورہ بالا اسکیم سے مستفیض ہونا چاہیں تو ہو سکتے ہیں۔ اور ملازمت کے عوض پنشن یا امدادی رقم قبول کر سکتے ہیں۔ لیکن انھیں اپنے اس ارادے کی اطلاع اپنے افسر محکمہ کے توسط یہ ۲۴ اگست تک گورنمنٹ کے پاس بھیجدینی چاہئے۔ ملازمت کے اہل ہونے کے باوجود جن لوگوں کو مناسب جگہ نہیں دی جا سکی ہے انھیں یہ بھی حق حاصل ہے کہ وہ ملازمت کا انتظار کریں یا پھر اس قسم کی کوئی اعانت قبول کرلیں۔

اخبار نویسوں میں مقدمہ بازی

دہلی ۳۱ جولائی۔ لالہ کرپا رام ایڈیٹر "مودرن" دہلی نے لالہ کرم چند ایڈیٹر اخبار پارس لاہور کے خلاف دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت ہتک عزت کا جو استغاثہ سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں دائر کیا ہے۔ اس میں آج لالہ کرم چند عدالت میں حاضر ہوئے۔ مقدمہ کی آیندہ پیشی ۱۶ اگست مقرر ہوئی ہے۔ جبکہ شہادتیں گزاری جائیں گی۔ مستغیث کا بیان یہ ہے کہ لالہ کرم چند بی اے نے اپنے اخبار پارس میں لالہ کرپا رام کے متعلق چند ایسی باتیں لکھیں جن سے ان کی عزت لوگوں کی نظر میں گر گئی۔

دو عہدیدار معطل ہو گئے

لکھنؤ ۲۰ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ رائے بریلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے دو عہدیداروں کو پراونشل کانگریس کمیٹی یوپی نے ان کے عہدوں سے معطل کردیا ہے۔ یہ معطلی اس معاملہ میں ہوئی جس کے متعلق بتایا جاتا ہے کہ ابھی چند روز ہوئے کہ وہاں کے حسابات کی جانچ کے لئے صوبہ کانگریس سے ایک ایڈیٹر روانہ کیا گیا تھا اور جب اس نے وہاں کاغذات حاصل کئے تو اس پر حملہ کرکے وہ کاغذات لوگ اٹھا لے گئے چنانچہ اس سلسلہ میں معاملہ زیر تحقیقات ہے اور اس سلسلہ میں صوبہ کانگریس کمیٹی نے دو افراد کو معطل کردیا ہے۔

مہاتما جی کو میر محمد عثمان کا خراج تحسین

مدراس ۳۰ جولائی سر محمد عثمان سابق قائم مقام گورنر مدراس نے اسٹینلے میڈیکل کالج ہندو ایسوسی ایشن کی صدارت فرماتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ ہندوستانی باشندوں جیسی مشترک زبان اس ملک میں رہنے والوں کے درمیان اتحاد پیدا کردے گی۔

آپ نے مہاتما گاندھی کو اس امر پر خراج تحسین ادا کیا کہ انہوں نے زبان کے اس پیچیدہ ترین مسئلہ کو نہایت ہی نیاضانہ اور مدبرانہ طریقہ پر حل کیا۔ آپ نے کہا کہ میرے خیال میں مہاتما گاندھی کے اثر و رسوخ کی بدولت ہی یہ فیصلہ ہو سکا ہے کہ ہندوستانی دیوناگری اور اردو رسم الخط دونوں میں لکھی جا سکتی ہے۔ آپ نے صدق دلی کے ساتھ یہ توقع ظاہر کی کہ اور بھی بہت سے مسائل جو کہ ہندوستان کے مدبرین پیش ہیں اسی طرح حل کئے جائیں گے۔

دیال باغ میں ایک اور خود کشی کا واقعہ

آگرہ ۳۰ جولائی۔ کل صبح ایک خوفناک واقعہ پیش ہوا جبکہ دیال باغ ڈیری فارم کے ایک ۴۴ سالہ ملازم سردار اجار سنگھ نے راجا منڈی ریلوے اسٹیشن کے قریب ریلوے ٹرین پر لیٹ کر خود کشی کرلی۔ اس واقعہ کی وجہ سے بڑی سنسنی پھیل گئی ہے کیونکہ یہ خودکشی کا آٹھواں واقعہ ہے۔ پولیس تحقیقات میں معروف ہے۔

بل مزارعہ میں سمجھوتہ ہوجانے کی توقع

لکھنؤ ۲۸ جولائی۔ بل مزارعہ کے متعلق سمجھوتہ کی بات چیت اب انقطاعی مرحلہ پر پہنچتی جا رہی ہے سرکردہ زمینداروں نے ریونیو منسٹر مسٹر رفیع احمد قدوائی کے اس مسودہ پر غور کیا۔ جس میں بیدخلی کے سوال کے متعلق دو نعم البدل تجویزیں پیش کی گئی ہیں۔ آج رات کو ان پر پھر غور کیا جائے گا۔ جبکہ یہ فیصلہ کیا جائے گا۔ کہ ان دونوں تجویزوں میں سے ان میں کونسی قبول ہے اب جبکہ ریونیو ڈپارٹمنٹ کی تجویز کی ہوئی ترمیموں کے مسودہ پر غور و خوض ہو چکا ہے۔ تو دو تین روز میں سلیکٹ کمیٹی کی بھی میٹنگ ہونے کی توقع کی جاتی ہے جبکہ وہ اپنی رپورٹ پر دستخط کرے گی۔

برطانیہ سے چینی چاندی کا مطالبہ

ٹوکیو ۲۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آج صبح جاپان اور برطانیہ کے درمیان کانفرنس میں جاپان کے مطالبوں پر غور کیا گیا۔ جاپان کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ٹینٹسن کے علاقہ میں چین کی چاندی کا ذخیرہ جاپانی حکام کے حوالے کردیا جائے گا۔ اخباروں کا بیان ہے کہ ان مطالبوں کے بارے میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔

فلسطین میں عربوں کا خلاف قانون داخلہ

لندن ۲۸ جولائی۔ دارالعوام میں مسٹر جانز نے دریافت کیا کہ گذشتہ تین سال میں کتنے عرب خلاف قانون طریقہ پر فلسطین میں داخل ہوئے اور ان کو روکنے کے لئے کیا کارروائی کی گئی۔ مسٹر میکڈانلڈ نے جواب دیا کہ اس بارے میں فلسطین کے ہائی کمشنر سے رپورٹ طلب کی ہے فلسطین کی سرحدوں پر گشتی فوج متعینات ہے۔

بمبئی میں مکمل نشہ بندی

بمبئی ۳۱ جولائی۔ بمبئی میں کل سے نشہ بندی کی اسکیم پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ اسکیم کے نفاذ کے لئے وسیع پیمانہ پر انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں کل کئی جلوس نکالے جائیں گے۔ ایک جلوس کی رہنمائی سردار ولبھ بھائی پٹیل کریں گے۔ نشہ بندی کے کارکنوں اور دیگر والنٹیروں کی ایک عظیم الشان ریلی ہوگی۔ اور شام کے وقت ایک بڑا بھاری جلسہ ہوگا۔ کل کے پروگرام میں وزیر لوگ نمایاں حصہ لیں گے۔ نشہ بندی کی اسکیم کے متعلق سرکردہ لیڈروں کے پیغامات موصول ہوئے ہیں جنمیں مہاتما گاندھی کا پیغام بھی شامل ہے۔ اس میں اسکیم کو کامیاب بنانے کی دعا کی گئی ہے۔ تمام مشترک اخباروں نے ان پیغاموں کو صفحہ اول پر نمایاں طور پر شایع کیا ہے۔ پارسی پنچایت بورڈ نے بمبئی کے پارسیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ نشہ کے حق میں یا خلاف مظاہرہ میں حصہ نہ لیں۔ تمام شہر میں۔ گھروں میں ٹرینوں میں غرضکہ ہر جگہ نشہ بندی کا چرچا ہے۔

نشہ بندی کی اسکیم کے نفاذ کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ۸ سو سے زیادہ شراب کی دوکانیں بند ہو جائینگی جہاں کہ ۲ کروڑ بوتل شراب اور ۹۰ لاکھ بوتل تاڑی سالانہ فروخت ہوتی تھی۔

جرمنی اور اٹلی کا فوجی مظاہرہ

برلن یکم اگست۔ جرمنی کی مسلح فوجیں ایک ایسی مہم کے لئے روانہ ہونے والی ہیں جسکو جرمن فوجوں کا سب سے بڑا مظاہرہ کہا جا سکتا ہے۔ شمال مغربی جرمنی میں ایک بہت بڑا علاقہ ۴۸ گھنٹہ کے لئے ہوائی آمد و رفت کے لئے بند کردیا گیا ہے۔ جبکہ ہوائی جہاز مظاہرہ کریں گے۔ غیر ملکی سفیروں کو مظاہرہ دیکھنے کے لئے مدعو نہیں کیا گیا ہو گو مظاہرہ کی مکمل تفصیلات ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہیں لیکن چونکہ ۱۵ ہزار مربع میل کا علاقہ ممنوع قرار دیا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مظاہرہ بہت وسیع پیمانہ پر ہوگا جو پیادہ اور سوار فوج بھی مظاہرہ کریگی۔ اور جرمن کے مختلف حصوں میں جنہیں سلیسیا۔ سوڈیٹن لینڈ اور بوہیمیا اور مراویا بھی شامل ہیں ان کے پڑاؤ پڑے ہوئے ہیں اور یہ جرمن فوج پولینڈ کی سرحد تک جا دبوچیں گی۔ رزرو فوجوں کو طلب کرلیا گیا ہے۔

روم کی اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی کی ہوائی فوجوں کے ساتھ اٹلی کی فوجیں بھی مظاہرہ کرینگی۔ تقریباً ۵۰ ہزار سپاہ اس میں حصہ لے گی اور اس طریقہ پر مقابلہ کیا جائے گا۔ گویا کہ دشمن فرانس کی جانب سے آرہا ہے

نینی تال میں پہاڑ ٹوٹ پڑا

نینی تال ۳۱ جولائی نینی تال کے میونسپل علاقہ میں پہاڑ ٹوٹنے کا آج صبح ایک نہایت شدید واقعہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۸۸۰ء کے بعد پہاڑ ٹوٹنے کا سب سے شدید واقعہ ہے۔ اس میں گو جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا لیکن دو بڑی بڑی سڑکوں کو زبردست نقصان پہنچا۔ ایڈ سگن روڈ کا کئی گز کا ٹکڑا ٹوٹ کر جھیل میں گر گیا۔ اور مال روڈ پر ایک بھاری تعداد میں ملبہ جمع ہو گیا۔

یہ واقعہ کارنی اسٹیٹ کے قریب ہوا ہے جسکو بدھوار کو ہی حکام نے غیر محفوظ قرار دیدیا تھا اور وہاں کے رہنے والوں نے اس کو خالی کردیا تھا۔

یہ حادثہ موسلادھار بارش کی وجہ سے ہوا ہے۔ پہاڑی کا ایک ٹکڑا ٹوٹ کر جھیل میں گر گیا پہاڑی ابھی تک گر رہی ہے۔

شملہ ۳۱ جولائی۔ لیگ آف نیشنز کا اجلاس ۱۱ ستمبر سے شروع ہوگا جس میں ہندوستان کے نمایندے آنریبل مسٹر منوہر لال وزیر مالیات پنجاب اور سر سلطان احمد ہیں تیسرے نام کی تلاش ہے۔

حکومت یو۔پی پر مقدمہ دائر کرینگے

بریلی ۳۰ جولائی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بریلی میونسپل بورڈ کے سابق چیرمین مولوی عبدالواحد ایم اے ایل ایل بی جنہیں حکومت یو پی نے حال ہی میں اپنے حکم سے بریلی میونسپل بورڈ کی چیرمین شپ سے ہٹایا ہے۔ حکومت یو پی پر ایک نوٹس کی تعمیل کر رہے ہیں۔ جسمیں نقصانات کا مطالبہ کرینگے بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ایوان عدالت میں نقصان کے لئے ایک دعویٰ دائر کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت کے احکام خلاف قانون ہیں اس سلسلہ میں مزید حالات پیدا ہونے کی توقع ہے۔

فرانس اور جرمنی کا تجارتی معاہدہ

برلن۔ فرانس اور جرمنی میں جو نیا تجارتی معاہدہ ہوا ہے اس کی مدت ۳۰ جون ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ اس معاہدہ کی رو سے زیکوسلاویکیہ کے دو کروڑ فرانک جو فرانس میں جمع تھے جرمنی کو مل گئے۔

شملہ یکم اگست۔ قاہرہ ہوتے ہوئے چار مزید ہوائی جہاز ہندوستان پہنچے ہیں۔ یہ مشینیں جو قاہرہ سے کراچی پہنچی ہیں اس سال کے شروع میں تیار ہوئی تھیں

ہندوستان میں برطانی فوج

لندن ۳۱ جولائی۔ دارالعوام میں سر الفریڈ ناکس نے دریافت کیا کہ آیا ہندوستان میں برطانی فوج کی تعداد میں مزید کمی کی گئی ہے۔ کرنل موئر ہیڈ نائب وزیر ہند نے اثبات میں جواب دیا اور کہا کہ ایک گھوڑ سوار رسالہ آئندہ سال تبدیل کیا جائے گا۔

یہ دریافت کرنے پر آیا پیدل پلٹن میں مزید کمی کی جائیگی کرنل موئر ہیڈ نے کہا کہ میں ایکدم اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

کرنل موئر ہیڈ نے بتلایا کہ یکم جولائی ۱۹۳۹ء کو ہندوستان میں ۳۰۲۲ فوجی افسر اور ۳۷۶۶۹ گورہ سپاہی تھے جبکہ ۱۹۳۷ء میں اسی تاریخ کو ان کی تعداد ۳۰۵۲ اور ۵۲۳۸۷ تھی۔

پارلیمنٹ میں نائب وزیر ہند کا بیان

لندن ۳۱ جولائی۔ ریاست حیدرآباد کے معاملات کے متعلق مسٹر ریچ ووڈبین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند کرنل موئر ہیڈ نے ان جوابوں کا ذکر کیا جو ۱۹ ۲۶ جون اور ۱۰ جولائی کو دیئے گئے تھے۔ آپ نے بتلایا کہ حیدرآباد میں ستیاگرہی قیدی کی تعداد ۸ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

نظام گورنمنٹ نے جو بیانات شایع کئے ہیں۔ آزاد اشخاص کے بیانوں سے اس کی تائید ہوتی ہے قیدیوں کے ساتھ سخت سلوک کی تردید کی گئی ہے۔ تاج کے نمایندے کو سرکاری بیانوں کے صحیح ہونے پر

وائسرائے اور حکومت برطانیہ سے مسٹر جناح کی اپیل

بمبئی ۳۰ جولائی۔ مسٹر جناح پریزیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان کے دوران میں فیڈرل اسکیم کی جانب مسلم لیگ کی مخالفت کا اعادہ کیا ہے اور لارڈ لنلتھگو اور ملک معظم کی حکومت سے یہ اپیل کی ہے کہ شدید مخالفت کی موجودگی میں فیڈرل آئین کو غیر رضامند ہندوستان کے سر تھوپنے کی کوشش نہ کی جائے۔

ذیل میں مسٹر جناح کے بیان کو بہ تمام وکمال درج کیا جاتا ہے:۔

مسٹر جناح فرماتے ہیں ہندوستان کے والیان ریاست کے اس فیصلہ کے پیش نظر جو کہ انہوں نے اپنی بمبئی کی میٹنگ میں کیا جس میں انہوں نے وثیقہ شرکت فیڈریشن کو بنیادی طور پر غیر اطمینان بخش اور ناقابل قبول قرار دیا یہ خیال کیا جاتا ہے کہ نہ ہی حکومت برطانیہ اور نہ لارڈ لنلتھگو اس کے نفاذ پر زور دیں گے۔ کیونکہ یہ میٹنگ والیان ریاست اور ان کے وزیروں کی سب سے زیادہ نمایندہ تھی۔ والیان ریاست نے یہ فیصلہ ایک سال سے زاید کی بحث و تحقیق کے بعد اور تمام صورت حالات و گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات وثیقہ شرکت فیڈریشن پر خوب اچھی طرح غور کرنے کے بعد کیا یہ دیکھکر قدرتی طور پر تعجب ہوتا ہے کہ آپ جبکہ والیان ریاست فیڈریشن میں شمولیت کے متعلق فیصلہ کر چکے ہیں تو مقررہ مدت میں یکم ستمبر تک کی توسیع کر کے انھیں مزید مہلت کیوں دی گئی۔

اخباروں میں جو تشویشناک اطلاعات شایع ہوئی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت بالادست اور اس کے ایجنٹ والیان ریاست پر ہر طرح سے زور ڈال رہے ہیں۔ کچھ اخباروں میں زبردست پروپگنڈا کیا جارہا ہے اور والیان ریاست کو یہ دھمکی دی جارہی ہے کہ اگر وہ فیڈریشن میں نہ شامل ہوئے تو انھیں خطرناک نتایج کا سامنا کرنا ہوگا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس سے بہتر شرائط وہ کبھی نہیں حاصل کر سکتے۔ اور جب تک وہ فیڈریشن میں شامل نہیں ہوں گے۔ اسوقت تک ان کی تباہی ایک یقینی امر ہے اور ان کا بہترین تحفظ لارڈ لنلتھگو اور حکومت بالادست کی نیک اعتمادی ہی ہو سکتی ہے۔ فیڈرل اسکیم کے بنیادی اصولوں و نیز اس کی بنیادی باتوں کو فراموش کر دیا جاتا ہے۔ بارہا بتایا جارہا ہے کہ فیڈرل اسکیم کے ماتحت لیجسلیچر کو کوئی حقیقی کنٹرول یا ذمہ داری نہ ملے گی۔ اور تمام سرکاری محکمے لیجسلیچر یا وزارت کے اختیارات کے دائرہ کے باہر ہوں گے اور چھوٹے چھوٹے محکموں میں بھی جو کہ وزارت کے چارج میں ہوں گے گورنر جنرل کو ہٹلر سے بھی زیادہ اختیارات حاصل ہوں گے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ والیان ریاست فیڈرل اسکیم کو اپنے مفاد کے لئے و نیز اپنی رعایا اور ریاست کے مفاد کے لئے نقصان دہ خیال کرتے ہیں اور یہ کہ ان سب سے بلا وجہ ایک عظیم قربانی کرنے کے لئے کہا جارہا ہے قدرتی طور پر وہ فیڈرل اسکیم کے نفاذ کے معاملہ میں حکومت بالادست کا مہرا نہیں بننا چاہیئے۔ وہ جانتے ہیں کہ کانگریس بھی اس کے خلاف ہے اور مسلم لیگ بھی پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس کے ساتھ فیڈریشن میں شامل ہوں۔ لہذا اگر وہ فیڈریشن میں شامل ہوگئے تو وہ خود اپنی موت کے وارنٹ پر اپنے دستخط کریں گے۔ لیکن سوال یہ بھی ہے کہ وہ فیڈریشن میں شامل ہوں تو کس لئے کیا وہ اس طریقہ سے ملک کو امداد پہنچا سکیں گے۔ یا کہ ہندؤوں اور مسلمانوں کو؟ مرکز میں دو فیصدی ذمہ داری نہیں دی گئی ہے میں امید کرتا ہوں کہ والیان ریاست قطع نظر اپنے مفادوں اور قربانیوں کے جنکو کرنے کے لئے ان سے کہا جارہا ہے۔ ہندوستان کے وسیع مفاد کے پیش نظر بھی اپنے اس فیصلہ پر قایم رہیں گے۔ جو کہ انہوں نے بمبئی میں کیا ہے اور وہ کسی بیرونی ایجنسی کے دباؤ میں نہیں آئیں گے جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے جو کہ ہندؤوں کی ایک معقول نمایندہ جماعت ہے۔ وہ صاف الفاظ میں یہ اعلان کر چکی ہے کہ وہ بنیادی طور پر فیڈرل اسکیم پر عملدرآمد کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی کیونکہ اسے ایسا کرنے کے لئے اس بنا پر زور دیا جارہا ہے ورنہ مسلمان اسے قبول کر لیں گے۔ وہ پاکستان کا پہلے ہی سے خیال کر رہے ہیں جس کے معنی آل انڈیا اتحاد کی تباہی کے ہیں۔ کیا کانگریس اس پر فیڈریشن کو قبول کریگی کہ مسلمانوں کے اس کے خلاف یہ خاص شکایت ہے کہ انکو فیڈرل اسکیم میں مناسب نمایندگی حاصل نہیں ہے۔ کیا وہ کچھ کانگریسی لیڈروں کے حوصلوں کو پورا کرے گی۔ جو کہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔ چونکہ فیڈرل لیجسلیچر میں کانگریس کو اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ اور وہ مسلمانوں پر غالب آسکے گی۔ اس لئے اسے چاہیئے۔ کہ وہ فیڈرل اسکیم کو قبول کرلے۔

یہ کھلم کھلا کہا جاتا ہے کہ راجکوٹ میں مہاتما گاندھی نے اپنے کچھ پیرؤوں سے یہ کہا کہ انھیں فیڈرل اسکیم کو قبول کرنا ہی ہوگا۔ جس شکل میں کہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں درج ہے۔ کہا جاتا ہے کہ چند روز ہوئے لاہور میں ان سے انٹرویو کے دوران میں جب فیڈریشن کے متعلق ایک سوال دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کوئی بیان دینے سے انکار کر دیا۔ کیا مہاتما گاندھی محض اس خیال سے فیڈریشن کے جال میں پھنس جائیں گے کہ فیڈرل اسکیم کے ماتحت کانگریس کو اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ کیا وہ مسلمانوں کے علیحدہ ہو جانے اور ہندوستان کی تقسیم ہونے کے خیال سے خوفزدہ ہو جائیں گے۔ کیا وہ محض اس وجہ سے ہندوستان کی گردن میں پھانسی کا پھندا ڈالنا منظور کر لیں گے۔ کہ فیڈریشن قبول کر لینے پر ہندو مسلمانوں پر غالب جائیں گے میں یہ ہرگز یقین نہیں کر سکتا اور میں یہ بھی نہیں مان سکتا کہ کانگریس ہندوستان کے اہم مفادوں کے ساتھ اس طریقہ سے دغا کریگی۔

جہاں تک مسلم لیگ کا تعلق ہے میں یہ دہرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ جس شکل میں فیڈرل اسکیم گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں درج ہے۔ ہم اس کے قطعی خلاف ہیں۔ میں ایک بار پھر لارڈ لنلتھگو اور ملک معظم کی حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ ملک کی ہر ایک ذمہ دار پارٹی کی شدید مخالفت کے باوجود غیر رضامند ہندوستان کے سر اس فیڈرل اسکیم کو تھوپنے کی کوشش نہ کی جائے۔ اور اس طریقہ سے برطانیہ کے نیک نام کو اپنے ذاتی وقار کو نیز آئندہ تواریخ اور ہندوستان میں اپنی شہرت کو بچایا جائے۔

سبھاش بابو کا بیان

کلکتہ، ۲۰ جولائی۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے ایک بیان شایع کیا ہے جسمیں آپ نے اظہار افسوس کیا ہے۔ پبلک اور پریس کے بعض طبقے فارورڈ بلاک کے خلاف مخالفانہ پروپگنڈا کر رہے ہیں۔ مسٹر بوس مزید فرماتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے لوگ غیر دوستانہ نکتہ چینی کرتے ہیں جو اس بات کا تو اعتراف کرتے ہیں کہ فارورڈ بلاک کو داہنے بازو والوں کا حقیقی استحکام کرنا چاہیئے۔ مگر وہ خود بلاک میں شامل نہیں ہوتے۔ جب سے آل انڈیا فارورڈ بلاک نے انقلابی پروگرام تیار کیا ہے اس وقت سے پروگرام کے واضح نہ ہونے کا اعتراض ختم ہوگیا ہے مسٹر بوس فرماتے ہیں:۔

فارورڈ بلاک کانگریس کے اندر ایک جماعت ہے اور وہی لوگ اس کے ممبر بن سکتے ہیں جو کانگریس کے ممبر ہیں۔

به اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۵۶۳

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

اجودھیا پرشاد ولد کدار ناتھ قوم کورمی ساکن بیری جھیال [illegible]

بنام سری نراین ولد کدار ناتھ کورمی ساکن بیری جھیال پور پرگنہ بلہور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ اگست سنہ ۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۱ جولائی سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

دفعہ ۱:۔ ہر ضلع میں لوکل گورنمنٹ نکاح خوانی ودیگر امور مذہبی کی ادائیگی کے لئے قاضی مقرر کریگی مقدمات نکاح وطلاق وخلع وغیرہ کے تصفیہ کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ پنچایت مقرر کریگی۔ اور قاضیوں اور پنچایت کے ممبران کی نامزدگی اور ان کے کاموں کی نامزدگی اور ان کے کاموں کی نگرانی وغیرہ کے لئے ہر ضلع میں ایک کمیٹی مقرر کرے گی۔ جو ضلع کمیٹی کے نام سے نامزد کیجاویگی

دفعہ ۲:۔ (الف) ضلع کمیٹی حسب ذیل اصحاب پر مشتمل ہوگی۔

ا:۔ جج ضلع جو کمیٹی کا صدر ہوگا

ا:۔ کلکٹر ضلع جو اس کمیٹی کا کنوینر ہوگا

ا:۔ مسلم وکیل جس کا انتخاب طبقہ وکلاء سے مسلمان وکلاء ضلع کریں گے۔

ا:۔ مسلم ممبر میونسپل بورڈ ہائے ضلع جس کا انتخاب مسلمان ممبران میونسپل بورڈ ہائے ضلع کریں گے۔

ا:۔ مسلم ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ جس کا انتخاب مسلمان ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کریں گے۔

۲:۔ علماء جن کو سند یافتہ علماء طبقہ علماء ہی سے منتخب کریں گے۔

جملہ ممبران لیجسلیٹو اسمبلی

(ب) ممبران کمیٹی کا انتخاب پانچ سال کے لئے ہوگا۔ اور اگر اس دوران میں کسی ممبر کی علیحدگی یا استعفار کی وجہ سے جگہ خالی ہو جاوے تو جس جماعت کا منتخب کردہ وہ ممبر تھا وہ جماعت دوسرا ممبر بقید مدت کے لئے منتخب کریگی۔

دفعہ ۳:۔ ضلع کمیٹی کے فرائض حسب ذیل ہونگے

(الف) ضلع میں قاضیوں کی حدود عمل اور تعداد قاضیوں کی لوکل گورنمنٹ کو سفارش کرنا۔

(ب) پنچایت یا پنچایت ہائے مقدمات نکاح وغیرہ کے حدود عمل اور ان کی تعداد مقرر کر کے لوکل گورنمنٹ کو اس کی سفارش کرنا۔

(ج) حسب قواعد مندرجہ قانون ہذا مختلف مقامات ضلع کے لئے قاضیوں اور ممبران پنچائت کی نامزدگی کر کے ان کی لوکل گورنمنٹ کو سفارش کرنا۔

(د) قاضیوں اور پنچائت یا پنچائتوں کے کام کی نگرانی اور اطمینان کر لینے کے بعد ان کے متعلق وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کو رپورٹ کرنا۔

عہدہ قاضی

تقرر دفعہ ۴:۔ عہدہ قاضی پر تقرر کئے جانے کے لئے حسب ذیل صفات کی ضرورت ہوگی۔

(۱) یہ کہ وہ دیانت دار اور پرہیز گار ہو تعلیم یافتہ اور مسائل نکاح سے بخوبی واقف ہو اور جو قاضی تصفیہ مقدمات نکاح وغیرہ مقرر کیا جائے اس کے لئے مزید شرط یہ ہوگی کہ وہ مستند مدارس اسلامیہ میں سے جن کی فہرست درج کی جاتی ہے کسی مدرسہ کا سند یافتہ ہو نیز ہدایہ عالمگیری کی کتاب النکاح وحیلہ حیلۃ الناجزہ میں امتحان دے کر مخصوص سند مدارس مذکور میں سے کسی مدرسہ کی حاصل کر چکا ہو۔

بشرطیکہ صفات مذکورہ بالا کے ساتھ اس شخص کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہ اس شہر، قصبہ یا پرگنہ کے مسلمانوں پر جس میں کہ وہ قاضی مقرر کیا جائے۔ خاندانی اعزاز کی وجہ سے خاص اثر رکھتا ہو۔ نیز بشرطیکہ ہر وہ شخص بھی قابل ترجیح ہوگا جو صفات مذکورہ کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے خاندان کا ہو جس میں عہدہ قضا نسلاً بعد نسلٍ چلا آرہا ہو۔

اختیارات وفرائض قاضی

دفعہ ۵:۔ قاضی کو حسب ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ نائبوں کا تقرر کا اختیار ہوگا۔ البتہ ضلع کمیٹی کی منظوری اس بارہ میں حاصل کرنا ہوگی۔ نائبوں کے مسائل نکاح سے بخوبی واقف ہونا اور نیک چلن ہونا ضروری ہوگا۔ قاضی کو ان کی علیحدگی کا اختیار ہوگا۔

دفعہ ۶:۔ (الف) قاضی خود اور اپنے نائبین کے ذریعہ اپنے حدود عمل میں منعقدہ نکاحوں کا باضابطہ ریکارڈ رکھے گا جس میں فریقین نکاح کے یا ان کے ولی یا ولیوں کے اور اگر کوئی ہو گواہان نکاح، وکیل نکاح (اگر کوئی ہو) ونکاح کے نام وپتہ دستخط ثبت کئے جائینگے فریقین کی عمر نکاح کا اول یا ثانی ہونا۔ تعداد دین مہر معہ تفصیل معجل وغیر معجل کا اندراج کیا جائے گا۔

(ب) ان قاضیوں کو جن کے سپرد طلاق، خلع وغیرہ مقدمات کا تصفیہ کرنا ہو۔ ان کے ایسے مقدمات کا باضابطہ ریکارڈ رکھنا ہوگا۔

ج۔ جو نکاح قاضی یا نائب قاضی خود نہ پڑھاوے اور بعد میں اس کا اندراج کرایا جائے تو تمام اندراجات متذکرہ (ضمن الف) کئے جائیں گے۔ لیکن دستخط یا نشانات انگوٹھا صرف فریقین نکاح یا ان کے ولی یا ولیوں کے لازمی ہوں گے۔ مگر اندراج سے قبل قاضی کو اطمینان کر لینا ہوگا کہ فی الواقع نکاح ہوا ہے یا اس میں شبہ ہے اور اس کی بابت اندراج رجسٹر میں کرنا ہوگا۔ اور اس غرض کے لئے قاضی ایسے گواہان کے دستخط بھی رجسٹر پر کر سکے گا جو نکاح میں شریک تھے۔

فیس نکاح

دفعہ ۷:۔ (الف) فیس ہر نکاح کی عہ روپیہ ہوگی جو لڑکے والے کے ذمہ ہوگی۔ البتہ نکاح پڑھوانے والوں کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی رضامندی سے اس سے زیادہ فیس قاضی یا نائب قاضی کو دیں۔

(ب) اگر باوجود بلانے کے کسی وجہ سے قاضی یا نائب قاضی نکاح میں شرکت کرنے سے معذور رہوں اور نکاح ان کی عدم موجودگی میں کیا جائے تو پندرہ روز کے بعد کرایا جائے گا تو فیس مبلغ عہ ادا کرنا ہوگی۔ لیکن یوم نکاح سے ۳۰ یوم گذر جانے کے بعد اندراج نکاح نہ کیا جائے گا۔ (ج) اگر کوئی شخص بدون اطلاع قاضی یا نائب قاضی کسی اور شخص سے نکاح پڑھوائے تو اس کا اندراج پندرہ روز کے اندر عہ فیس دیکر قاضی کے یہاں کرایا جا سکیگا اور اگر پندرہ روز کے بعد کرایا جاویگا تو فیس مبلغ صہ ہوگی لیکن اندراج ۳۰ یوم کے بعد نہ کیا جاوے گا۔

(د) اس قانون کے نفاذ کے بعد اگر کسی عدالت میں کسی ایسے نکاح کی بابت شہادت دی جائے۔ یا اس پر استدلال کیا جائے جس کا اندراج قاضی کے رجسٹر میں کرایا گیا ہے تو قبل شہادت واستدلال مبلغ عصہ روپیہ بطور تاوان ادا کرنا لازمی ہوگا۔

علیحدگی قاضی

دفعہ ۸:۔ (الف) قاضی کا تقرر ضلع کمیٹی کی سفارش پر صوبجاتی گورنمنٹ حسب بدید خود کرے گی قاضی اس عہدے سے بار اس صورت کے علیحدہ نہ کیا جاوے گا۔ کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں

مقامی انگریزی اور بنگلہ اخبارات نے گذشتہ چند ماہ میں جو "اختراعات" "ہوائی اطلاعات" یا در ہوا حقائق "شیوع کر کے وزارت بنگال کے خلاف گمراہ کن پروپگنڈا کیا اور کابینہ کو بدنام کرنے کی مساعی کام میں لائیں۔ ان دروغ بے فروغ میں سے چند ایک پیش کئے جارہے ہیں تاکہ عوام الناس آگاہ رہیں کہ یہ ماہر فن اس صنعت مخصوص میں کتنا ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ (ناظم شعبار دو)

اختراعات

(۱) بنگال کے ہندوؤں میں بعض مسلمانوں کے پروپگنڈا سے جو کہ وہ ہندوؤں کے خلاف کر رہے ہیں خوف وہراس پیدا ہو گیا ہے۔
(یہ خبر متعدد اخبارات میں شایع ہوئی)

(۲) یوروپین گروہ نے "تحفظ امن عامہ" کی دفعات کی توسیع کی درخواست کی ہے جو کسی بل یا آرڈیننس کی صورت میں ہوگا۔ لیکن پرو جا پارٹی کی زبردست مخالفت پر کوشش پارٹی نے یوروپین گروہ کی یہ درخواست حکومت کو قبول نہ کرنے کو کہا۔ (ایڈوانس جنوری ۱۹۳۹ء)

(۳) ڈھاکہ مجسٹریٹ کے دفتر کے ایک کلرک کی پنشن اس لئے بند کر دی گئی کہ اس کا بیٹا سیاسیات میں حصہ لیتا تھا (استقلال)

(۴) حکومت حسب پبلک سروس کمیشن کی سفارشات کو ہمیشہ ٹھکراتی چلی آئی ہے۔
(ہندوستان اسٹینڈرڈ)

(۵) سراج گنج کے افراد کو بندوق کے لائسنس کی تجدید کے وقت ایک یا دو روپے دینے پڑتے ہیں۔ (آنند بازار پتر کا)

(۶) بنگال بک بائنڈر کا ایک وفد آنریبل وزیر سے ملنے گیا لیکن شرف باریابی سے محروم رہا (امرت بازار پتر کا)

(۷) حکومت نے ایک مسلم مخالف کو سرکاری وکیل بنانے کا لالچ دے کر اپنی طرف کر لیا ہے۔
(امرتا بازار پتر کا)

(۸) بینہ کے گاؤں کے ایک مندر میں سے مورتی مع زیورات کے چرالی گئی یہ فرقہ وارانہ فسادات کی ایک صورت ہے۔
(باسومتی)

(۹) حالانکہ گورنادی تھانہ میں پریشان حالی تھی حکومت نے بھوکوں اور نادار کسانوں کی کوئی اعانت نہ کی۔ (کرشک)

(۱۰) چٹا گانگ کلکٹری میں سے ایک عارضی کارک کو بلا خاص وجہ اور معقول اسباب کے ملازمت سے الگ کر دیا گیا۔ صرف اسکی گذشتہ دہشت پسند اقدامات کی بنا پر۔
(ہندوستان اسٹینڈرڈ)

(۱۱) ۹ میں سے کل ۲ وظائف حکومت نے ہندوؤں کو دیئے۔ (نت بادی)

(۱۲) ڈائرکٹر اطلاعات اور نائب ڈائرکٹر پبلک سروس کمیشن کے مشورہ کے بغیر تعینات کئے گئے اسی طرح بہت سی آسامیاں پبلک سروس کمیشن سے دور رکھی گئی ہیں۔
(ایک کانگریسی ایم۔ ایل۔ اے کا بیان)

حقایق

(۱) بنگال میں اس قسم کا کوئی خوف وہراس رونما نہیں ہوا۔ نہ ہی کسی مقامی سرکاری آفیسر کو کسی نے اس کی رپورٹ کی۔

(۲) نہ تو یوروپین گروپ کی جانب سے کوئی ایسی عرضداشت موصول ہوئی نہ ہی حکومت نے کسی دباؤ کے تحت قانون تحفظ امن عامہ کو فوت ہونے دیا۔ بلکہ اس قانون کو حکومت نے اپنی حکمت عملی کرسول لبرٹی میں پوری توسیع ہو ختم کر دیا۔

(۳) اخبار نے جو نام لکھا ہے اس نام کا وہاں کوئی کلرک نہ تھا اور نہ ہی کسی کلرک کے خلاف متذکرہ بنا پر کوئی کارروائی کی گئی۔

(۴) حکومت نے اس بارے میں طویل پریس نوٹ نشر کیا تھا جس میں اس اتہام کو جھوٹ ثابت کر دیا ہے۔

(۵) کسی کو مجبور نہیں کیا جاتا۔

(۶) اس قسم کے کسی وفد نے ملاقات کی درخواست نہیں کی۔ اجازت نہ ملنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۷) نہ ہی اس قسم کا لالچ کسی کو دیا گیا اور نہ ہی کسی مخالف کو اس ذریعہ سے اپنی طرف کیا گیا۔

(۸) تحقیقات سے معلوم ہوا کہ کوئی مورتی چرائی نہیں گئی بلکہ ایک بیادر، ایک لوٹا کسی شخص نے چرا لیا۔ یہ محض کسی چور کی کارستانی تھی۔ فرقہ وارانہ جذبات کو اس سے تعلق نہیں۔

(۹) محض اس ایک تھانہ میں ۵۵۹۰۰/ روپے زرعی قرضہ کے طور پر ۲۵۰۰ روپے مفت خوراک کی تقسیم کے لئے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ڈسٹرکٹ ریلیف کے طور پر ۱۲۰۰۰/ روپے تقسیم کئے جا چکے ہیں مزید ۲۰۰۰/ روپے کی خرید کنٹرول تقسیم کی جارہی تھی جب کہ یہ بہتان تراشا گیا۔

(۱۰) یہ عارضی کلرک ایک رہا شدہ (قبل از وقت) دہشت پسند انقلابی تھا جس نے دیدہ ودانستہ حکومت کے مروجہ کی خلاف ورزی کی۔ چنانچہ برطرف کر دیا گیا۔ اس پر کسی قسم کی کارروائی نہیں کی گئی۔

(۱۱) ۴ عام وظائف میں سے ۲ ہندوؤں کو دیئے گئے۔ بقیہ وظائف غیر سرکاری فنڈ سے تھا اور مسلمانوں کے لئے مخصوص تھے۔

(۱۲) ۲۴ مارچ کو ایک پریس نوٹ اس معاملہ میں شایع کیا گیا جس میں یہ الزامات بے بنیاد ثابت کئے گئے۔

(ب) ضلع کمیٹی کو جب کسی ایسے عمل کی اطلاع ملے جس کا ذکر ضمن (الف) میں ہوا ہے تو وہ اس کی بابت اطمینان کر کے لوکل گورنمنٹ کو اطلاع دے گی۔ اور لوکل گورنمنٹ حسب صوابدید خود خواہ بعد تحقیقات یا بلا تحقیقات قاضی کو علیحدہ کرنے کی مجاز ہوگی۔

پنچایت

دفعہ ۹:۔ (الف) پنچایت جو تصفیہ مقدمات نکاح وطلاق وفسخ نکاح کے لئے مقرر کی گئی۔ اس کے ممبران حسب ذیل ہوں گے جنکی ضلع کمیٹی انکی نامزدگی مذکور پر ان کا تقرر حسب صوابدید خود کرے گی۔

۱:۔ قاضی منجملہ قاضی ہائے ضلع کے

۲:۔ وکلاء طبقہ مسلم وکلاء ضلع میں سے

۳:۔ عالم طبقہ سند یافتہ علماء میں سے

(ب) پنچائت جملہ مقدمات نکاح وطلاق ورفع وفسخ نکاح جو ان کے دائرہ اختیار سماعت میں ہوں ان کی سماعت کرے گی۔ پنچائت کی کارروائی کا کورم تین کا ہوگا اور جو تین ممبران مقدمہ کی سماعت شروع کریں گے۔ ان کی موجودگی تا اختتام سماعت ہر حالت میں ضروری ہوگی۔

(ج) فیصلہ مقدمات کثرت رائے ممبران پنچائت سے ہوگا۔ اور اگر آراء کی تعداد برابر ہو تو قاضی کو ایک رائے مزید دینے کا اختیار ہوگا۔ اور اس رائے سے مقدمہ فیصل ہوگا۔

(د) ممبران جنکی اکثریت مسودہ فیصلہ قابل نفاذ تحریر کریں گے اور اس پر اپنے دستخط کرینگے۔ لیکن آخری حکم پر صرف ایک ممبر کے دستخط ہوں گے۔

دفعہ ۱۰:۔ (الف) ہر شخص جو انفاخ نکاح کا مدعی ہو وہ قاضی یا پنچایت کے مقرر کردہ شخص کے سامنے درخواست پیش کر سکے گا۔ اس درخواست کی سماعت پنچائت بطور مقدمہ کرے گی۔

(ب) ہر درخواست کے ساتھ مبلغ عہ تعداد اخراجات پنچائت کے لئے داخل کرنا ہوگا۔

(ج) طلبی فریق ثانی گواہان وغیرہ معرفت عدالت دیوانی کئے جائیں گے۔ اور اس کے قواعد کے متعلق طلبانہ خوراک دینی جاوے گی۔

دفعہ ۱۱:۔ پنچائت کے ممبران آنریری طور پر کام کریں گے اور ان کا تقرر پانچ سال کے لئے ہوگا البتہ اختتام میعاد کے بعد وہ پھر بھی نامزد کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ اگر دوران سماعت کسی مقدمہ میں پنچائت کے ممبران کی میعاد گذر جائے۔ تب بھی انکو مقدمہ کی سماعت کا حق تا اختتام مقدمہ ہوگا۔

دفعہ ۱۲:۔ دین مہر یا دیگر مقالات کے متعلق پنچائت کو کسی فیصلہ دینے کا حق نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۳:۔ پنچائت کے ممبران اپنے عہدے سے استعفےٰ دے کر علیحدہ ہو سکتے ہیں اور کسی ممبر کی وفات یا علیحدگی سے جگہ خالی ہونے پر لوکل گورنمنٹ اس کی جگہ اسی طبقہ سے کسی دوسرے شخص کو نامزد کر دیگی۔ بشرطیکہ جب تک کہ ممبران پنچائت کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ ان کی کوئی کارروائی محض اس وجہ سے ناجائز نہ قرار دی جائے گی کہ کسی وقت پنچوں کی تعداد پوری پانچ نہ تھی۔ (باقی صفحہ ۲ کالم اول پر)

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ ۳ روپے، ششماہی ۲؎ — ممالک غیر سے: سالانہ ۵ روپے، ششماہی ۳؎

ایڈیٹر: خواجہ عبد السلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۲

ادبیات

کوئی کعبہ میں رہے کوئی صنم خانہ میں

از حضرت سلیم ناطقی کانپوری

باتیں ہی باتیں ہیں منصور کے افسانے میں
مے بھی جو کچھ وہ کھنچ آئی مرے پیمانے میں

کوئی کعبے میں رہے کوئی صنم خانے میں
خوش ہے دیوانہ ترا عشق کے ویرانے میں

سانس رک جائیگی میری وہیں کہتے کہتے
آپکا نام جہاں آئے گا افسانے میں

خلد و کوثر نہ ملیں شیخ کو قسمت اُس کی
ورنہ کس شے کی کمی ہے مرے میخانے میں

یا تو اب قید قفس ختم ہے یا قید حیات
کوئی تو راز ہے صیاد کے گھبرانے میں

خاک ڈالی نہ سر بزم کسی نے اُٹھ کر
شمع کی آگ بھڑکتی رہی پروانے میں

چھوٹنے والا ہے وحشی ترا زنداں سے ضرور
ورنہ کیوں خاک اُڑا کرتی ہے ویرانے میں

آپ کی بات کہاں اور کہاں غیر کی بات
فرق ہے اپنے پرائے کے بھی سمجھانے میں

سانس ڈر ڈر کے اسیرانِ قفس لیتے ہیں
کتنے دن اور ہیں صیاد بہار آنے میں

کم نہیں ہے وہ حیاتِ ابدی سے ساقی
ایک لمحہ جو بسر ہو ترے میخانے میں

ایک دل ہے کہ نہیں سینۂ عاشق میں سلیم
قطرہ دریا میں ہے ذرّہ بھی ہے ویرانے میں

کیفِ مترنم

از جناب ساغر نظامی

سُنا ہے یہ جب سے کہ وہ آ رہے ہیں
دل و جاں دِوانے ہوئے جا رہے ہیں

خراماں خراماں، معطر معطر
نسیم آ رہی ہے کہ وہ آ رہے ہیں

نگاہیں گلابی، ادائیں شرابی
جھکے جا رہے ہیں گرے جا رہے ہیں

فلک بن گیا میرا دوشِ تخیل
سہارا لئے وہ چلے آ رہے ہیں

بجھی جا رہی ہیں ستاروں کی شمعیں
تبسم کے جگنو وہ چمکا رہے ہیں

نظر اُن کی جلوؤں کے طوفاں میں گم ہے
ہجوم نظر سے وہ گھبرا رہے ہیں

اُنھیں بڑھ کے کیا نذر دیں یا الٰہی
متاعِ دل و جاں یہ شرما رہے ہیں

ابھی کھلیاں تھیں، ابھی لالہ و گل
ابھی ہنس رہے تھے ابھی گا رہے ہیں

کرم کی یہ مجبوریاں اللہ اللہ
نظر سے دعا سے دیئے جا رہے ہیں

مری روح میں چھپ کے ہر وقت ساغر
وہ اک نغمۂ جاوداں گا رہے ہیں

دنیائے اسلام

وزیر خارجیہ مصر کا دورہ بلقان

ایک اخبار نویس سے اہم انٹرویو وزیر خارجیہ مصر عبد الفتاح یحییٰ پاشا نے ایک اخبار نویس سے گفت وشنید کے دوران میں اپنے سفر ٹرکی اور سیاحت دول بلقان کے متعلق حسب ذیل تاثرات وخیالات کا اظہار فرمایا ہے:۔

وزیر خارجیہ ٹرکی نے گذشتہ دنوں میں مصر کی سیاحت فرمائی تھی اس کے جواب میں میں ٹرکی گیا تھا میرے اس ارادہ کا علم ہوتے ہی بلقان کی حکومتوں نے مجھے اپنے یہاں آنے کی دعوت دی اور میں نے بھی یہ خیال کرتے ہوئے کہ ان حکومتوں [illegible] سے براہ راست واقفیت حاصل کرنے کا اچھا موقع ہے ان کے دعوت ناموں کو قبول کر لیا، حقیقت یہ ہے کہ اس سیاحت سے بہت بڑا فائدہ پہونچا ہے اس لئے کہ اس کے دوران میں مجھے ان حکومتوں کے سرکردہ و ذمہ دار اشخاص سے ملاقات کرنے اور ان کے اقتصادی وتجارتی حالات وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنے کا بہت بہترین موقع مل گیا۔

میں اپنی اس سیاحت کے دوران میں جہاں کہیں بھی گیا مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی حاصل ہوئی کہ مصر کی ہر جگہ بے انتہا عزت ہے جسکا ایک بڑا ثبوت وہ مظاہرے ہیں جو مصر کے نمایندہ کی حیثیت سے میرے استقبال کے موقعہ پر کئے گئے مجھے توقع ہے کہ میری اس سیاحت کے نتیجہ کے طور پر مصر اور ان حکومتوں کے درمیان اقتصادی، تجارتی، اور دوستانہ، تعلقات بہت مستحکم ہو جائیں گے خصوصًا اس لئے کہ ہمنے اپنی گفتگو میں اس مسئلہ کو پوری اہمیت کے ساتھ سامنے رکھا تھا۔

وزیر موصوف سے دریافت کیا گیا کہ کیا ٹرکی اور مصر کے درمیان کوئی معاہدہ عمل میں آیا ہے یا عنقریب آنے والا ہے اس سوال کا جواب دینے میں آپ نے قدرے تامل سے کام لیا اور پھر فرمایا:۔

اس قسم کی اطلاعات صحیح نہیں ہیں آپ نے مزید فرمایا:۔

اور میرا خیال ہے کہ مصر وٹرکی کے درمیان جو مستحکم تعلقات مودت پائے جاتے ہیں اور تجارتی اور اقتصادی تعاون کے بارے میں جو خواہشات ان دونوں کے قلب میں موجزن ہیں وہ کسی معاہدے سے کم نہیں ہیں آپ نے اپنے اس خیال کی تائید میں ٹرکی کی ذمہ دار ہستیوں کی اس مودت اور یگانگت کا تذکرہ فرمایا جس کا گفتگو اور ملاقاتوں کے دوران میں ان کی طرف سے کافی سے زیادہ ثبوت پیش کیا گیا۔

سوال کیا گیا کہ کیا تجارتی یا غیر تجارتی مسائل کے متعلق بلقانی حکومتوں کے ساتھ معاہدہ ابھی طے نہیں پایا ہے، وزیر خارجیہ نے اسکے جواب میں فرمایا ہے کہ ہماری گفت وشنید کا اہم مرکز تجارتی تعلقات کی توفیق ہی کا مسئلہ تھا اور مجھے پوری امید ہے کہ ہم کسی ایسے نتیجہ پر پہونچ جائیں گے جو فریقین کے مصالح کیلئے مفید ثابت ہو کل عبد الفتاح پاشا وزیر اعظم مصر سے ملاقات کریں گے اور اپنی سیاحت کی تمام تفصیلات سے انھیں آگاہ کریں گے مصر کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ اس سفر میں اگرچہ گفت وشنید زیادہ تر تجارتی اور اقتصادی مسائل تک محدود رہی لیکن اس کے دوران میں سیاسی امور بھی زیر بحث آئے تھے بلکہ ان حلقوں کا خیال یہ ہے کہ وزیر مالیات اور وزیر تجارت کے مشوروں کے بعد جب دول بلقان کے ساتھ تجارتی معاہدوں کی تجویز زیر عمل آجائے گی تو اس کے بعد سیاسی مسائل زیر غور آئیں گے جس کے نتیجہ کے طور پر ممکن ہے مصر وٹرکی کے سیاسی تعلقات کے متعدد پہلوؤں پر از سر نو بحث شروع ہو۔

بحر سفید کے جزیروں کی واپسی کا مطالبہ

استنبول سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج کل ٹرکی کے اخبارات نے اٹلی کے خلاف قلمی جہاد شروع کر دیا ہے اور وہ بحر سفید کے بارہ جزیروں کی واپسی کا نہایت زور دار لب ولہجہ میں مطالبہ کر رہے ہیں ان اخبارات کا کہنا یہ ہے کہ اٹلی ہمیشہ بحر متوسط کے جزیروں کی غیر عادلانہ تقسیم پر ناک بھوں چڑھایا کرتا ہے اس لئے اس کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے خود ان جزیروں کو ترکی کے حوالے کر دے جو نہ صرف تاریخی اور عنصری اعتبار سے ترکی کے قبضہ میں ہونا چاہئیں، بلکہ ترکی کے اقتصادی مصالح بھی ان کے ساتھ وابستہ ہیں اس سلسلہ میں انگورہ کے مشہور اخبار "اولوس" نے یہ لکھا ہے کہ امن پسند حکومتوں نے اب تک اپنی ایک زبردست غلطی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انھوں نے ڈکٹیٹروں کو ہر بات میں پیش پیش رکھا ہے اب وقت آگیا ہے کہ ان کے مطالبات کے جواب میں ان کی طرف سے بھی مطالبات پیش کئے جائیں چنانچہ ترکی اس سلسلہ میں سب سے پہلے قدم اٹھا رہا ہے اور بحر سفید کے اپنے بارہ جزیروں کی واپسی کا مطالبہ پیش کرتا ہے۔

فرانس کا ایک فوجی وفد استنبول وارد ہوا تھا وہ اب ترکی کی جنگی کونسل کے اراکین سے ملاقات کرنے کے لئے انگورہ روانہ ہوگیا ہے یہ وفد انگریزی وفد کا جو چند ہفتہ پیشتر انگریزی ترکی تعاون کے مسئلہ پر گفت وشنید کرنے کے لئے ترکی آیا ہوا تھا ہے یہ وفد بھی انگریزی وفد کی طرح دردانیال اور ازمیر کی قلعہ بندیوں کا معائنہ کرے گا اور اس کے بعد شام اور ترکی کے سرحدوں کا جو شام سے اسکندرونہ کی علیحدگی کے بعد مبدل ہو گئے ہیں معائنہ کرنے کیلئے روانہ ہو جائیگا۔

وزیر اعظم عراق اور جمیل مدفعی بک کی ملاقات

بیروت ۱۴ جولائی الاہرام کا نامہ نگار خصوصی لکھتا ہے کہ جمیل بک مدفعی سابق وزیر اعظم عراق کل شام کو "دو بھدون" میں ورود فرما ہوئے ہیں جہاں نوری سعید پاشا موجودہ وزیر اعظم عراق کا خاندان موسم گرما کے گذارنے کے لئے مقیم ہے، جمیل بک مدفعی کا قیام ایک ہوٹل میں ہے آپ نے نوری سعید پاشا کو شام کے کھانے پر مدعو فرمایا تھا، معلوم ہوا ہے کہ کھانا کھانے سے فارغ ہوکر ہر دو اشخاص بہت رات گئے تک عراق اور عربی ممالک کے معاملات پر گفتگو فرماتے رہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم سے مستعمل ہے — زمانہ بھی ہی ہو جو تیرے ساتھ رہے گا

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۲

حکومت نظام کی رواداری

آریہ سماج ستیہ گرہ بند

حکومت حیدر آباد نے ۸ اگست کو ایک سرکاری کمیونک شایع کیا ہے جس میں ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کے سرکاری گزٹ جس کے ذریعہ ریاست حیدر آباد میں اصلاحات کا اعلان کیا گیا تھا اس کے چند نکات کی وضاحت کی ہے۔

اس کمیونک میں اس قسم کے معاملات کا ذکر ہے جیسے ایسوسی ایشن اور آرگنائزیشن قایم کرنا۔ مذہبی معاملات کی کمیٹی قایم کرنا۔ مذہبی جلسے کرنا۔ مذہبی جلوس نکالنا، عبادت گاہیں وغیرہ بنانا، پرائیوٹ اسکول کھولنا، تمام فرقوں کے باہر سے آئے ہوئے مقرروں پر حیدر آباد میں داخلہ ... پابندی وغیرہ

ایسوسی ایشن قائم کرنے کے متعلق کمیونک میں کہا ہے کہ اس کے متعلق دفعات کا تمام آرگنائزیشنوں پر خواہ وہ مذہبی ہوں یا او قسم کی ہوں یا کسی فرقہ کی ہوں اطلاق ہوگا۔

مذہبی امور کی کمیٹی کے متعلق کمیونک میں لکھا ہے کہ وہ طریقے طے کریگی۔ جس کے مطابق مذہبی حقوق کے متعلق کوئی قانون بنایا جائے گا۔ اس میں مزید لکھا ہے جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ امن عامہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مذہبی آزادی دی جائے۔

مذہبی جلسوں کے متعلق سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ اور عام جلسوں کی طرح مذہبی جلسوں کے لئے اطلاع دینے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی جبکہ کوئی مذہبی جلسہ کسی مکان (پبلک ہو یا پرائیوٹ) یا اس کے احاطہ میں منعقد ہوگا۔

مذہبی جلوس کے معاملہ میں سرکاری کمیونک میں واضح کر دیا گیا ہے کہ مذہبی جلوس کے لئے پہلی مرتبہ اجازت کی ضرورت پڑیگی۔ اور تمام فرقوں کے مفاد میں ایک ہی قسم کا حکم ہوگا جس کے ذریعہ راستہ وغیرہ مقرر کیا جائے گا اور جس کے متعلق ہر سال عمل کیا جائے گا۔

کمیونک میں مزید لکھا ہے کہ سرکاری ہدایتیں جاری کی جا رہی ہیں جن میں واضح کیا جا رہا ہے کہ قواعد کا منشا کسی فرقہ کے جلوس پر محض اس وجہ سے پابندی عاید کرنا نہیں ہے ... رہنے ہیں۔

عام عبادتگاہوں کے بارے میں لکھا ہے کہ موجودہ حالات میں مشکلات پر غور کرنے کے بعد امن عامہ کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت مناسب قواعد بنائے گی۔ اس کا اطلاق موجودہ عمارتوں پر بھی ہوگا جو کہ اسوقت عارضی طور پر استعمال کی جا رہی ہیں۔

پرائیوٹ اسکول کھولنے کے متعلق یہ تجویز پیش کی گئی ہے ... اجازت کے بجائے اطلاع ہی کافی سمجھنا چاہیئے۔ حکومت وعدہ کرتی ہے کہ وہ اس تجویز پر خوب اچھی طرح غور کرے گی۔

سرکاری بیان میں لکھا ہے کہ باہر کے مبلغوں پر پابندی کے متعلق اس امر کا اعادہ کیا گیا ہے کہ یہ حکم اس وقت تک نافذ رہے گا۔ جب تک کہ فضا صاف ہو اور کہ امید ہے کہ تسلی بخش صورت حالات قریب مستقبل میں نکل آئے گی۔

مندرجہ بالا حکومت نظام کے اعلان کے بعد انٹرنیشنل آرین لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ایک فوری جلسہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حیدر آباد ستیہ گرہ بالکل بند کر دیا جائے اور ستیہ گرہ کمیٹی کو ہدایت کر دی جائے کہ تمام جتھے جہاں کہیں ہوں انکو منتشر کر دیا جائے علاوہ اس کے ایسی انٹرنیشنل آرین لیگ نے اس امر کا بھی اعلان کر دیا ہے کہ نظام سرکار نے زیر بحث مسائل کی جو وضاحت کی ہے وہ بہت مصالحانہ ہے جس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے

حکومت نظام نے ۱۹ جولائی سنہ ۳۹ء کے سرکاری گزٹ میں جس ریفارم کا اعلان کیا تھا حقیقت یہ ہے کہ وہ بہت سے حالات اور اسپرٹ میں حکومت ہند کی اصلاحات سے بڑھ چڑھ کر تھا، مگر محض کج بحثی اور مصنوعی شان کے اظہار کے طور پر آریہ سماجیوں نے یہ کہنا شروع ... یا کہ فلاں فلاں باتیں صاف نہیں ہیں۔ بہرحال ۸ اگست کے نظام حکومت کے اعلان کے بعد آریہ سماجیوں کو مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ حکومت نظام کی رواداری کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔

بہرحال اب ہم امید کرتے ہیں کہ حیدر آباد کے نئے اصلاحات کے بعد حیدر آباد کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔ جو وہاں کی رعایا کو پیشتر سے زیادہ خوشحال اور مطمئن بنا دیگا۔ اسی کے ساتھ ہم یہ امید کرتے ہیں کہ ریاست حیدر آباد کے رعایا کا یہ فرض ہے کہ وہ باہر کے پروپیگنڈے سے متاثر نہ ہوں اور اپنے حقیقی اور ملکی فرائض کو مقدم رکھیں

یو۔پی میں بنیادی تعلیم

یو۔پی میں بنیادی تعلیم کی ابتداء سب سے پہلے الہ آباد سے شروع کی گئی ہے۔ جہاں ۵ اگست کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیراعظم یو۔پی نے اس اسکیم کا افتتاح کیا چونکہ واردھا اسکیم پر چند پارٹیوں کو کچھ اعتراضات تھے لہذا اس اسکیم میں کچھ تبدیلی کر دی گئی ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ نہ صرف کانگریسی لیڈروں نے بلکہ یو۔پی مسلم لیگ کے صدر نواب اسمٰعیل خاں صاحب اور یو۔پی زمیندار پارٹی کے لیڈر نواب چھتاری صاحب نیز گورنر یو۔پی نے اس موقعہ پر وزیر تعلیمات یو۔پی آنریبل سمپورنانند جی کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں پنڈت گوبند بلبھ پنت نے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے تعلیم کے طریقوں میں تبدیلی پر زور دیا آپ نے تعلیم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے یہ بتایا کہ اس کے ذریعہ باکار شہری بنانا چاہئیں اور وہ تعلیم ادھوری ہے جو جسمانی محنت کی جانب سے طالبعلموں کو بے نیاز کرے۔ ہم حکومت یو۔پی کو اس نیک اور دلیرانہ اقدام پر مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اسکے موجودہ ص

سیٹھ جمنالال بزاز رہا کر دئے گئے

سیٹھ جمنالال بجاج جو فروری کے مہینہ میں ریاست جے پور میں نظر بند ہوئے تھے رہا کر دئے گئے اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیٹھ جی ریاست جے پور کے باشندے ہیں لیکن حکومت جے پور نے ان کے داخلہ پر پابندی لگائی تھی سیٹھ جی اس حکم کے خلاف ستیہ گرہ کرنے کے لئے یکم فروری کو ریاست جے پور میں داخل ہوئے تھے لیکن انہیں گرفتار کر کے متھرا میں چھوڑ دیا گیا سیٹھ جی نے دوبارہ ستیہ گرہ کیا اس بار انہیں الور اور آگرہ کی سرحد پر چھوڑ دیا گیا تیسری بار انہیں پھر ستیہ گرہ کرنے پر گرفتار کر لیا گیا اور اس بار بغیر مقدمہ چلائے انہیں نظر بندی میں رکھا گیا خیال تھا کہ ریاست میں ستیہ گرہ بند ہونے کے بعد سیٹھ جی کو چھوڑ دیا جائے گا لیکن نہیں چھوڑا گیا جب مہاراجہ صاحب جے پور ولایت کو روانہ ہوئے اور انھوں نے سیٹھ جی سے ملاقات کی تھی تب بھی ان کی رہائی کی امید ہوئی تھی لیکن مہاراجہ صاحب بغیر ایسے اعلان نافذ کئے ولایت چلے گئے اور سیٹھ جی کی گرفتاری کے دوران ہی مسٹر بیچم دیوان ریاست جے پور بدل گئے اور ان کی جگہ مسٹر ٹاڈ آئے، مہاراجہ صاحب کی واپسی کے بعد مسٹر ٹاڈ بھی رخصت لیکر چلے گئے ہیں اور ان کے جانے کے بعد ہی سیٹھ جی کی رہائی کی قیاس آرائیاں ہونے لگیں تھیں۔

اس نظر بندی کے دوران سیٹھ جی کی صحت پہلے سے بھی گر گئی خون کا دباؤ بڑھ گیا اور گٹھیا کے ... میں پہلے سے زیادہ اضافہ ہو گیا ڈاکٹروں نے انھیں باہر جانے کا مشورہ دیا تھا مگر سیٹھ جی نے یہ کہا کہ جب تک مجھ پر سے پابندی نہ اٹھائی جائے گی میں باہر جانے کو تیار نہیں۔

یوگوسلاویہ خطرہ کا مرکز

معاصر "نیوز کرانیکل" کا نامہ نگار مقیم بلگریڈ لکھتا ہے کہ سرحد یوگوسلاویہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ یوگوسلاویہ خطرہ کا مرکز بننے والا ہے نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ البانیہ میں مقیم اٹلی کی فوجیں اور سیلوان سرحد کے علاقہ میں مقیم جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں اور سامان جنگ بھی جمع کیا جا رہا ہے، بلگریڈ کے سرکردہ سیاسی اور فوجی حلقوں میں اس اندیشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جرمنی اور اٹلی یوگوسلاویہ پر جلد ہی دباؤ ڈالنے والے ہیں کہ وہ یقین دلائے کہ لڑائی میں غیر جانبدار رہے گا کیونکہ اسکا غیر جانبداری، اقتصادی، اور فوجی نقطۂ نگاہ سے بہت مفید ثابت ہوگی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ سے یہ بھی مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ اپنی سڑکوں اور ریلوں کی جرمنی اور اٹلی کی فوجوں کو استعمال کرنے کے لئے دیدے، یہ امر یقینی ہے کہ یوگوسلاویہ یہ مطالبہ منظور نہیں کرے گا، اور اسے یہ خوف ہے کہ یوگوسلاویہ کے خلاف جرمنی اور اٹلی میں زبردست مہم شروع ہو جائے گی۔

معاصر "ہیرلڈ" اور "ڈیلی ٹیلیگراف" کے ڈپلومیٹک نامہ نگاروں نے اطلاع بھیجی ہے کہ مرادیا، اور سلاوکیہ کی سرحد پر جرمن فوجوں کی زبردست نقل و حرکت جاری ہے۔

معاصر "ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ جرمن فوجیں جنوب کی طرف بڑھ رہی ہیں، جرمنی ہنگری پر بھی دباؤ ڈال رہا ہے معاصر "ہیرلڈ" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہر ہٹلر جون میں بوڈاپیسٹ جانا چاہتا تھا مگر اس کو اپنا پروگرام ترک کرنا پڑا کیونکہ اہل ہنگری نے یہ درخواست ماننے سے انکار کر دیا کہ ہٹلر کی حفاظت کے لئے کئی ہزار نازی سپاہی ساتھ آئینگے

نازی لیڈر کا پولینڈ کو چیلنج

آج ہم نازک وقت میں جنگ کی ان دھمکیوں کیخلاف پروٹسٹ کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جو پولینڈ والے ڈینزگ کو گذشتہ کئی ہفتہ سے دے رہے ہیں، ان الفاظ میں نازی لیڈر ہر فارسٹر نے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ غیر ملکی اخبار نویسوں نے یہ فرض کر لیا ہے کہ نازی کوئی نئی سنسنی پھیلانا چاہتے ہیں، لیکن سنسنی پھیلانے کے لئے پوزیشن بہت نازک ہے، ہمیں اس میں خوشی تھی کہ ہم اس قسم کا مظاہرہ نہ کرتے لیکن کیا کریں پولینڈ کی دھمکیوں، اشتعال انگیز تقریروں اور مضامین نے ہمیں پروٹسٹ کرنے پر مجبور کر دیا ہے چونکہ ان دھمکیوں میں سرکاری حلقوں کا بھی ہاتھ ہے اس لئے ہم اپنی پوزیشن واضح کر دینا چاہتے ہیں

پولینڈ جرمنی کے خلاف نفرت کا جذبہ روز بروز بڑھ رہا ہے، پولینڈ مشرقی پرشیا پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور جرمنی کو ایک خونی جنگ میں گھسیٹنا چاہتا ہے پولینڈ کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ جنگ کی دھمکیاں خواہ کتنی ہی زوردار ہوں ڈینزگ میں خوف کا کوئی آثار پیدا نہیں کر سکتیں ہم نازیوں نے اسباب کا پورا پورا انتظام کر لیا ہے کہ کشیدگی کے وقت کسی قسم کی گھبراہٹ پیدا نہ ہونا چاہیئے۔

ہم نے ڈینزگ کی حفاظت کا پورا پورا انتظام کر لیا ہے پولینڈ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ڈینزگ دنیا میں تن تنہا نہیں ہے اس کی پشت پر عظیم جرمنی اور اس کا لیڈر ہٹلر مہاتما ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا کہ ڈینزگ نہ برطانیہ کا ہے نہ فرانس کا اور نہ پولینڈ کا ہے اگر ڈینزگ کے مستقبل کی کسی کو فکر ہے تو وہ خود اہل ڈینزگ ہیں اہل ڈینزگ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ بہتر وقت آئے گا اور ایک روز ڈینزگ جرمنی کے ساتھ مل جائے گا۔

سرکاری ملازم حصہ نہ لے

اطلاع ملی ہے کہ حکومت یو۔پی نے تمام سرکاری ملازمان کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اور انکے رشتہ دار خاکسار پارٹی میں شریک نہ ہوں اور نہ اسکی تحریک میں کسی قسم کا حصہ لیں اسی قسم کا ایک حکم سول کورٹ کے ملازمان پر تعمیل کیا گیا ہے جسمیں انکو ہدایت کی گئی ہے کہ کوئی ملازم یا اسکے رشتہ دار خاکسار پارٹی کی کسی تحریک میں کوئی حصہ نہ لے خیال کیا جاتا ہے کہ حال ص

بقیہ آئینہ کانپور

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی یورپ جانے کے لئے ۱۰ اگست کو کراچی تشریف لے گئے ہیں وہاں سے آپ ۱۴ اگست کو یورپ کے لئے روانہ ہونگے۔

کونسل الکشن

رائے صاحب ماکانت مجسٹریٹ درجہ اول و الکشن افسر کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ یو۔پی لیجسلیٹو کونسل کے ووٹران کی فہرست تیار ہو رہی ہے ووٹران کی حیثیت وہی رکھی گئی ہے جو سنہ ۱۹۳۶ء میں تھی لہذا جو صاحب ووٹر ہو سکتے ہیں انکو چاہیئے کہ اپنا نام ووٹر لسٹ میں درج کرائیں۔

الکشن کے حلقہ حسب ذیل ہیں کہ:۔

۱۔ جنرل شہری حلقہ:۔ جھانسی اور کانپور کے شہر

۲۔ جنرل دیہاتی حلقہ:۔ ضلع کانپور

۳۔ مسلم شہری حلقہ:۔ الہ آباد اور کانپور کے شہر

۴۔ مسلم دیہاتی حلقہ:۔ علیگڈہ۔ متھرا۔ آگرہ۔ مین پوری ایٹہ۔ فرخ آباد۔ اٹاوہ۔ اور کانپور کے دیہات

۵۔ یورپین:۔ صوبہ متحدہ

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی لیگ نے یہ طے کیا تھا کہ آخر نومبر سنہ ۱۹۳۹ء میں ایک اعلیٰ پیمانہ پر سودیشی نمائش کی جائے، چنانچہ اس کے انتظامات پر غور کرنے کے لئے ، اگست کو ایک جلسہ بالکا ودیالہ میں زیر صدارت بابو نرائن پرشاد اروڑا منعقد ہوا جسمیں بالاتفاق یہ طے کیا گیا کہ ۱۵ اشخاص پر مشتمل ایک ورکنگ کمیٹی بنا دی جائے جو نمائش کے کل انتظامات کرے۔

اس ورکنگ کمیٹی کا پہلا جلسہ ۱۲ اگست ۲ بجے شام کو بالکا ودیالہ ہال میں ہوگا

پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی

سکریٹری صاحب پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ پریڈ وارڈ کانگریس کمیٹی کا دفتر تلاق محل کا لیستھا نرروڈ پر ہے جس کے کھلنے کا وقت ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک اور ۳ بجے سہ پہر سے ۶ بجے شام تک ہے اہل وارڈ سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ دفتر میں آکر زاید سے زاید ممبر بنکر اپنے فرض کی ادائیگی سے سبکدوش ہوں۔

اطلاع عام

میڈیکل افسر صاحب ہیلتھ کانپور اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

باشندگان شہر کانپور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۷ اگست سنہ ۳۹ء سے اجمیر شریف کا عرس شروع ہوگا جہاں مختلف مقامات سے بہت سے اشخاص واسطے زیارت مزار شریف خواجہ معین الدین صاحب چشتی رح جمع ہونگے۔ ایسی حالت میں ہیضہ کی بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے لہذا جو صاحبان شہر کانپور سے اجمیر شریف جانے کا قصد رکھتے ہوں وہ اپنے ہیضہ کا ٹیکہ لگوالیں تاکہ وہ اس بیماری سے محفوظ رہیں۔ یہ ٹیکا دفتر میونسپلٹی میں ۳ بجے سے ۵ بجے شام تک علاوہ تعطیل کے مفت لگایا جاتا ہے۔

طالب علم نہر میں ڈوب گیا

۶ اگست کو گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور کا ایک نہم کلاس کا طالب علم مسلمان کل جب وہ نہانے کی غرض سے بنکی کٹرہ کی نہر میں تیر رہا تھا ڈوب گیا معلوم ہوا ہے کہ تیرتے تیرتے وہ موجوں کی بھنور میں آگیا اور ڈوب گیا۔ طالب علم مذکور کی نعش بدقت تمام دستیاب ہوئی ہے

حکومت کی طرف سے امداد

معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے حکومت کو لکھا ہے کہ چونکہ موضع پلندر تحصیل بھوگنی پور کے باشندوں کو حالیہ آتشزدگی کی وجہ سے کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے لہذا آبپاشی میں تخفیف کر کے انکی امداد کی جائے۔

جوٹ مل بند کر دیا جائیگا

جوٹ کی صنعت کی حالت خراب ہونے کی وجہ سے اور مل کو نقصان اٹھانے کی وجہ سے منتظمان میسوری دیوی جوٹ مل نے مل کو ۱۹ اگست سے بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ تمام ملازمان کو نوٹس دیدئے گئے ہیں اور ایک بلیٹن کے ذریعہ مل مالکان نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ جب مل پھر دوبارہ کام شروع کریگا تو اسوقت پرانے ملازمان کو نوکری دی جائے گی۔ بشرطیکہ وہ ملازمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے

طوائفوں کا اخراج

پنڈت رگھبر دیال بھٹ لیڈر میونسپل کانگریس پارٹی نے بورڈ کی آیندہ میٹنگ کے لئے اس امر کا ایک ریزولیوشن بھیجا ہے کہ چونکہ بلوے کے دنوں میں مول گنج ہالسی روڈ چوک صرافہ میں جان و مال کا خطرہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان علاقوں میں بازاری عورتیں رہتی ہیں ان عورتوں کو شہر سے باہر کسی جگہ رہنے کی جگہ دی جائے اور جو بازاری عورتیں اسوقت ان محلوں میں آباد ہیں انھیں قانوناً اپنے مکان چھوڑنے پر مجبور کیا جائے۔

الکشن چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ

حکومت نے رائے صاحب رام ادھین کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی سے ہٹا دیا ہے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمینی کے آیندہ الکشن کی تاریخ ۱۴ اگست سنہ ۳۹ء مقرر کی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کوئی اور صاحب اس جگہ کے لئے کھڑے نہیں ہو رہے ہیں لہذا رائے صاحب رام ادھین دوبارہ اس الکشن میں حصہ لیں گے۔

بھوک ہڑتال

نیو وکٹوریہ مل کی ہڑتال کے سلسلہ میں ۲۹ گرفتار شدہ ہڑتالیوں نے بھوک ہڑتال کی تھی مگر پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے درمیان میں پڑ کر بھوک ہڑتال ختم کرا دی۔

پونے دو سو مزدور بیکار

جگی لال کملاپت ہوزری فیکٹری کے مالکان نے کام نہ ہونے کی وجہ سے پونے دو سو مزدوروں کو ۱۸ اگست سے برخاست کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مزدور لیڈروں پر نوٹس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے منافرت پھیلانے کے الزام میں مزدور سبھا کے دو سرگرم کارکن مسٹر اونکار ناتھ شاستری اور وشوناتھ پر نوٹس کی تعمیل کرائی ہے جسمیں ان سے پانچ پانچ سو روپیہ کی ضمانت اور مچلکے طلب کئے گئے ہیں۔

ولایتی کپڑے کا بائیکاٹ

مزدور سبھا نے براڈنشل کانگریس

آئینۂ کانپور

کانپور میونسپل بورڈ کا جلسہ

۵ راگست کو کانپور میونسپل بورڈ کی ایک میٹنگ زیر صدارت مسٹر بی۔ پی سریواستوا منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں فرقہ فرقہ وارانہ تقریریں پارٹی بندی کے مظاہروں کی بہت زیادتی رہی۔ سب سے پہلے میونسپل بورڈ امپرومنٹ ٹرسٹ کی مشترکہ کمیٹی (جو کمشنر الہ آباد ڈویزن کے مشورہ سے بنائی گئی ہے اور جس کا کام شہر کی گندی بستیوں کو صاف کرنا ہوگا) کے ممبران کا انتخاب ہوا۔ مسٹر بی۔ پی سریواستوا پنڈت سورج پرشاد اوستھی۔ پنڈت شری رتن شکلا، مسٹر ایم۔ اے رضا۔ اس کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ اس کے بعد بورڈ نے یو۔ پی گورنمنٹ کے حکم کے مطابق واٹر پائپ کی اسکیم کے متعلق نئے ٹنڈر طلب کرنے کا فیصلہ کیا اور جرمن فرم کا ٹنڈر مسترد کر دیا۔ بورڈ نے باقی تین وارڈوں میں جبریہ تعلیم جاری کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔ اس اسکیم کو تعلیمی کمیٹی نے پاس کر دیا تھا۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے کہا کہ پرائمری تعلیم لڑکے لڑکیوں کو ساتھ ساتھ پڑھائی جاوے اور گورنمنٹ سے اس کے لئے گرانٹ طلب کی جاوے اس کے بعد تعلیمی کمیٹی کے عہدہ داران چیرمین وسکریٹری کے کام کی جانچ کمیٹی کے مطالبات پر غور شروع ہوا۔ یہ مسئلہ سب سے زیادہ نازک اور اہم تھا۔ جانچ کمیٹی نے ۲ راگست کو اپنی ابتدائی میٹنگ میں تعلیمی کمیٹی سے ضروری کاغذات منگائے تھے اور بورڈ سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اس کمیٹی کو رپورٹ کرنے کے لئے دو ماہ کا مزید وقت اور دے۔ چنانچہ اسی مسئلہ پر بحث شروع ہوئی۔ پنڈت شری رتن شکلا نے کہا کہ دو ماہ کی مزید مہلت سے پارٹی بندی اور فرقہ وارانہ منافرت میں ترقی ہوگی۔ گورنمنٹ نے پہلے ہی اس امر پر غور کر رہی ہے۔ کہ کانپور میونسپل بورڈ کو توڑ دیا جائے اگر پارٹی بندی کو جلد ختم نہ کیا گیا تو بورڈ توڑ دیا جاویگا۔ مسٹر گوبر پرشاد کیور نے کہا کہ بورڈ کی جو حالت اسوقت ہے۔ اس سے یہ بہتر ہے کہ اس کو توڑ دیا جائے۔ جب پنڈت شری رتن شکلا کی پارٹی اکثریت میں تھی۔ تو کسی بات کی پرواہ نہیں کی جاتی تھی اب جب مخالف پارٹی کا زور ہے تو شاشتی کی اپیل پر کیوں غور کیا جاوے۔ مسٹر مصطفےٰ حسین نیر سکریٹری تعلیمی کمیٹی نے کہا کہ یہ جانچ کمیٹی پارٹی بندی کا نتیجہ ہے اور وہ اپنے کام کے متعلق کسی بھی آزاد کمیٹی کے تقرر کا استقبال کریں گے۔ مگر یہ جانچ کمیٹی ان کے مخالفین سے بنی ہوئی ہے۔ اس لئے اس سے انھیں انصاف کی امید نہیں ہے۔ دراصل موجودہ پارٹی جو بورڈ میں اکثریت رکھتی ہے۔ یہ چاہتی ہے کہ تعلیمی کمیٹی کا سکریٹری بجائے مسلمان کے ہندو ہو۔ اس کام کی تکمیل کے لئے مزید مہلت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ بابو دوارکا پرشاد سنگھ لیڈر مخالف پارٹی نے اپنی تقریر میں کہا کہ میں نے کمیٹیوں کے انتخاب کے وقت ہی یہ کہا تھا کہ یہ انتخاب فرقہ وارانہ پارٹی بندی کے خیالات سے بری ہونا چاہیئے۔ اب معاملہ بد سے بدتر ہو چکا ہے۔ اس لئے ان کی پارٹی سوائے انصاف کے اور کچھ نہیں چاہتی مسلمان ممبران یا کسی بھی دوسری پارٹی سے اب سمجھوتہ کی کوئی امید باقی نہیں رہی ہے۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ، مسٹر وحید احمد، بابو ہری شنکر باگلا اور پنڈت جگت نرائن شکل نے بھی تقریریں کیں۔ آخر میں پنڈت شیو نرائن نے یہ ترمیم پیش کی کہ دو ماہ مزید مہلت کے بجائے ایک ماہ کا وقت اور دیا جائے اور جانچ کمیٹی سے ۱۵ ستمبر تک رپورٹ طلب کی جائے۔ یہ ترمیم دونوں پارٹیوں نے منظور کر لی۔ اس مسئلہ پر اس قدر گرما گرم بحث ہونے لگی کہ چیرمین صاحب کو کئی بار گھنٹی بجانی پڑی تھی اور آخر کار میٹنگ ملتوی کرنی پڑی تھی۔

بورڈ میں پارٹی بندی

معلوم ہوا ہے کہ بورڈ کی پارٹی بندی سے مجبور ہو کر کلکٹر صاحب کو بورڈ کے معاملات میں مداخلت کرنی پڑی ہے تاکہ وہ اپنی مساعی اور اثر سے مخالف پارٹی کے ممبران میں سمجھوتہ کرا سکیں اور اس کے بعد بورڈ کا کام یکجہتی اور اتفاق کے ساتھ شاندار طریقہ پر پورا ہو سکے۔ کانپور بورڈ کے مخالف پارٹی کے نمایندگان کی ایک کانفرنس کلکٹر صاحب نے ۸ راگست کی صبح کو اپنے بنگلہ پر طلب کی۔ کانفرنس میں جن لوگوں نے شرکت کی۔ ان میں قابل ذکر مسٹر دوارکا پرشاد، پنڈت برہما نند مصرا، مسٹر مصطفےٰ حسین نیر، حاجی قمر الدین لالہ رام نرائن گرگ اور مسٹر ایس ایم رضا ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں ان لوگوں پر کلکٹر صاحب نے زور دیا ہے کہ جہاں تک بورڈ کے معاملات کا تعلق ہے آپ لوگوں میں اتفاق اور اتحاد کی ضرورت ہے اور کلکٹر صاحب نے ممبران سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو دور کر کے بورڈ کے کام کو اتحاد کے زور سے چلائیں۔ بورڈ کی مخالف پارٹی سے کلکٹر صاحب نے ان کے مطالبات کی فہرست طلب کی ہے تاکہ وہ ان کی جانچ کریں۔ نمایندگان مخالف پارٹی نے اپنے معاملہ کو جداگانہ طریقہ پر کلکٹر صاحب کے سامنے پیش کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر ہنکا کس ان ممبروں سے پھر ملکر معاملہ پر قطعی بحث کریں گے۔ اور اس کا فیصلہ کریں گے۔

اس سلسلہ میں اپرانڈیا چیمبر آف کامرس کی توجہ بھی مبذول کرائی گئی ہے اور چیمبر مذکور پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ اس کے نمایندے بورڈ کی اس پارٹی بندی میں غیر جانبدار رہیں۔

گنگا پتروں کی دو جماعتوں میں جنگ

۸ راگست کی رات کو دو گنگا پترں کی پارٹیوں میں جن میں بدری اور متا گنگا پتر شامل ہیں مسٹن روڈ پر گیا پرشاد لائبریری کے پاس جھگڑا ہو گیا۔ اور ہر پارٹی کے لوگوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا اور برا بھلا کہنا شروع کیا۔ متا جس کا گروہ بجا سر آدمیوں پر مشتمل تھا۔ اس نے بدری کے مکان پر ۱۰ بجے شب کو حملہ کیا۔ اس سے بدری کو بھی غصہ آ گیا اور دونوں جانب سے آزادانہ ریوالور اور پستول استعمال کئے گئے۔ چار اشخاص جن میں سے تین راہ گیر ہیں زخمی ہوئے۔ اور اسپتال میں داخل کئے گئے۔ جن میں سے ایک شخص کی حالت خطرناک ہے اور معلوم ہوا ہے کہ اس شخص کے گولی بائیں پہلو میں لگی ہے۔ دونوں پارٹیوں نے قریب کی پان کی دوکانوں کو لوٹ لیا اور ایک دوسرے پر سوڈا واٹر کی بوتلیں اور اینٹیں پھینکنا شروع کر دیں۔ اسی عرصہ میں اطلاع پا کر مسٹر اولاد حسین خاں ڈی۔ ایس پی۔ سٹی کوتوال اور مسٹر ککر انچارج کوتوالی موقع پر پہنچ گئے۔ کئی کانگرسی جنمیں مسٹر پیارے لال صدر سٹی کانگریس قابل ذکر ہیں موقعہ پر آئے۔ اور حالت کو قابو حاصل کرنے میں پولیس کی امداد کی۔ پولیس نے بدری کے مکان محاصرہ کر لیا۔ اور اس کے مکان کی تلاشی لی مگر بدری فرار ہو گیا مگر اس کے گروہ کے ۴ آدمی گرفتار کئے گئے۔ اس کے بعد پولیس چاول منڈی پہونچی اور متا کے مکان کی تلاشی لی لیکن اس کے مکان میں کوئی شخص نہیں ملا۔ کوتوالی کی پولیس تمام شب بہت پابندی سے محافظت کرتی رہی ہے۔ تاکہ مشکوک اور مشتبہ اشخاص کو فوراً گرفتار کر سکے ان کی لڑائی کا انتظام اس وقت پولیس نے پوری طرح بر دے دیا جب ایک پارٹی کے گیارہ آدمیوں کو جب کہ وہ ہاکی اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر لڑنے کے لئے نکلے تو پولیس نے سب کو گرفتار کر لیا۔ بعد کو بیان کیا جاتا ہے کہ کچہری کے قریب آٹھ آدمی اور گرفتار کر لئے گئے۔

بعد میں معلوم ہوا ہے کہ دونوں پارٹیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ دوسرے دن بعد دوپہر کچہری کے احاطہ میں جنگ کریں گے۔ پولیس دونوں پارٹیوں کے مشتبہ لوگوں کو گرفتار کرنے کی فکر میں ہے۔ اس سلسلہ میں کل ۲۲ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

مولانا حسرت کو مسلم لیگ سے نکال دیا جائے

مسٹر ضیاء خاں ایم ایل۔ سی صدر آگرہ مسلم لیگ اور ممبر آل انڈیا لیگ کونسل نے لیگ کونسل کے آیندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جس میں مولانا حسرت موہانی کے بیان کی مذمت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بیان میں مولانا نے مسلم لیگ کی پالیسی کے خلاف سنگین الزامات لگائے ہیں۔ جن کو مسٹر ضیاء خاں بے بنیاد خیال کرتے ہیں۔ رزولیوشن میں ظاہر کیا گیا ہے کہ لیگ کونسل کے ممبر کا ایک ایسا بیان لیگ کے مخالفوں کی حمایت کے مترادف ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلہ میں سخت تادیبی کارروائی کی جائے۔ رزولیوشن مذکور میں تجویز کیا گیا ہے کہ جب تک مولانا اپنا بیان واپس نہ لیں اور اپنی سرگرمیوں کو بند نہ کر دیں۔ اسوقت تک کے لئے انکا نام کونسل سے خارج کر دیا جائے۔

وکٹوریا مل پر پکٹنگ کرنے پر گرفتاری

۹ راگست کی صبح کو نیو وکٹوریہ مل کے دروازوں پر پکٹنگ کرنے اور مزدوروں کو اندر جانے سے روکنے کے سلسلہ میں ۹ والنٹیر گرفتار کئے گئے۔ مزدور سبھا کے عہدہ داران کے تمام شب کی جدوجہد کے باوجود اسی فیصدی مزدور مل میں آئے۔ اور اپنی مزدوریاں وصول کیں۔ آج کے مل کے دروازہ کے حادثہ نے بڑی ہلچل مچادی ہے سبھا کے والنٹیر مل کے مزدوروں پر سڑکوں اور گلیوں میں تعینات تھے اور مزدوروں کو مل کے اندر جانے سے روک رہے تھے۔ گذشتہ شب کو مزدوروں کا ایک جلسہ مزدور سبھا کے دفتر میں ہوا۔ جن میں سبھا کے عہدیداران نے مزدوروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی اجرت وصول کرنے کے لئے کارخانوں میں نہ جائیں۔ میٹنگ کے بعد کارکنان فرداً فرداً مزدور سبھا ہر مزدور کے مکان پر گئے اور مزدوروں سے قسم لی کہ وہ اپنی ہر چیز کی قربانی کریں گے اور وہ کسی حالت میں بھی اپنی اجرت لینے مل میں نہ جائیں گے۔ آج صبح سے سرخپوش والنٹیر بھی مزدوروں کو کارخانہ میں جانے سے روکنے کے لئے مل کے دروازوں پر تعینات دیکھے گئے تھے۔ مسٹر ٹامسن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مسٹر بل مجسٹریٹ کی سرکردگی میں پولیس کافی تعداد میں مل کے دروازہ پر تعینات ہے۔

ٹکسٹائل مل کی متعلق فیصلہ

۹ راگست کو لیبر کمشنر نے ٹکسٹائل مل کانپور کے سوک سکشن کے ۳۷ مزدوروں کی تخفیف کے سلسلہ میں اپنی تحقیقات کا فیصلہ دے دیا ہے اور اپنے فیصلہ میں تخفیف کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ ہوزری مارکیٹ کی ابتری کی حالت میں کچھ حصہ کا بند کرنا ہی مناسب ہے مزدوران تعلقہ کو خدشہ ہے کہ یہ حصہ کچھ عرصہ کے بعد پھر چلانا پڑے گا مگر پھر سے لگانے کی صورت میں ان کو مزدوریاں کم دی جائیں گی۔ لیبر کمشنر نے اپنی تحقیقات کے سلسلہ میں بتلایا ہے کہ مسٹر بل جو اینجی مل کے ہڑتال کے سلسلہ میں میرے پاس آئے انھوں نے منتظمین مل کی جانب سے بیان دیتے ہوئے کہا کہ ٹکسٹائل انڈسٹری کا مارکٹ بہت خراب ہو گیا ہے لہذا ایسی صورت میں منتظمین مل کچھ حصہ کو بند کرنے میں حق بجانب ہیں۔ چنانچہ مسٹر بل کے بیانات کے مدنظر مسٹر وشنو سہائے لیبر کمشنر نے مل کے کچھ حصہ کو بند کرنے کے فیصلہ کو حق بجانب قرار دیدیا ہے۔

۲۶ سیر افیون برآمد کیگئی

معلوم ہوا ہے کہ ۹ راگست کی صبح کو محکمہ آبکاری کے کارکنان نے سنٹرل اسٹیشن پر چھاپہ مارا اور تقریباً ۲۶ سیر افیون جسکی قیمت ۵ ہزار روپیہ ہوتی ہے برآمد کی۔ انسپکٹر آبکاری نے اسٹیشن پر چھاپہ مار کر شہاب الدین کے قبضہ سے ۲۶ سیر افیون برآمد کی۔ اس کے پاس رسید کپڑے دھونے کے ...

کالج اسٹوڈینٹ نے چوری کی

محلہ سوٹر گنج میں بڑی سنسنی پیدا ہوگئی جبکہ مسٹر کے کے نایر آئی سی ایس جو کہ پہلے یہاں ڈسٹرکٹ جج تھے ایک پولیس پارٹی کے ساتھ ایک کالج اسٹوڈنٹ کے مکان کی تلاشی لینے آئے تلاشی لینے پر اس کے ٹرنک سے جج صاحب کی ایک کتاب جس کی قیمت ۵۰ شلنگ تھی برآمد ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کو ملزم نے جج صاحب کی موٹر سے اس وقت چرایا تھا جبکہ وہ سوٹر گنج میں اپنے ایک رشتہ دار کے یہاں بیٹھے ہوئے تھے کتاب برآمد ہونے پر جج صاحب نے محلہ کے تمام آدمیوں کو جن میں ڈی اے وی کالج کے کئی پروفیسران بھی شامل تھے جمع کیا اور ملزم نے سب کے سامنے اپنے جرم کا اقبال کیا اور جج صاحب سے معافی مانگی۔

ملزم کی عمر کا خیال کرتے ہوئے جج صاحب نے اس کو معاف کر دیا اور پولیس نے مقدمہ واپس لے لیا۔

انڈسٹریز کے دفتر میں چوری

خبر ہے کہ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز یوپی کے دفتر سے ان کا لوہے کا بکس جس میں ڈھائی ہزار روپیہ اور کچھ ضروری کاغذات تھے غائب ہو گیا ہے بکس دیوار میں لگا ہوا تھا بدمعاشوں نے اس کو دیوار میں سے نکال لیا اور موٹر میں رکھ کر رفوچکر ہو گئے۔

نواب گنج پولیس نے فوراً ہی تفتیش شروع کر دی اور کئی مکانوں کی تلاشیاں بھی ہوئیں ابھی تک چوروں کا کوئی سراغ نہیں لگا ہے۔

میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ

کانپور میونسپل بورڈ کی سالانہ رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کمشنر الہ آباد ڈویژن نے مسٹر بی پی سریواستوا چیرمین بورڈ کی انتظامیہ قابلیت کی تعریف کی ہے، انھوں نے لکھا ہے کہ بورڈ کے ممبران اپنا کام ذمہ داری کے ساتھ کر رہے ہیں بورڈ کی مالی حالت اچھی ہے اور چیرمین کا انتظام معقول ہے

سنسنی خیز چوری

مسرز جگی لال، کملاپت، مل کے ہیڈ مینم لالہ کالی چند کے گھر واقع ٹکلا پور سے ایک سنسنی خیز چوری کی اطلاع موصول ہوئی ہے خبر ہے کہ جب رات کو تمام گھر کے لوگ برآمدے میں سو رہے تھے، چور نقب لگا کر گھر میں داخل ہو گئے اور ایک ہزار روپیہ نقد اور سات ہزار روپیہ کا زیور چرا کر لے گئے، معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے تین چار آدمیوں کو گرفتار کیا ہے، اور کچھ مال بھی برآمد ہوا ہے۔

مزدور پر حملہ!

مسمی لایق سنگھ مزدور کانپور ٹیکسٹائل کمپنی کو اس کے ساتھیوں نے بری طرح لاٹھیوں سے اسکو زخمی کیا، سنا جاتا ہے کہ ہڑتال کے دنوں میں یہ مزدور برابر اپنے کام پر جاتا رہا اور ہڑتالیوں کے کہنے کی کوئی پرواہ نہ کی اس کو کئی بار ہڑتالیوں کی طرف سے تنبیہ بھی کی گئی مگر کوئی اثر نہ ہوا آج بیت وہ ہڑتالیوں کی شکایت کر کے پولیس اسٹیشن سے واپس لوٹ رہا تھا تو راستہ میں اسے لاٹھیوں سے زخمی کیا گیا پولیس جلد موقع پر پہونچ گئی اور اسکو ہسپتال بھیجدیا گیا معاملہ کی تفتیش شروع ہوگئی ہے

دو انگریزی فوجی افسر کو پیٹنے پر سزا

ایڈیشنل سیشن جج کانپور نے مسمی بابو لال رگھونندن سنگھ، اور ننکو کو زیر دفعات ۱۴۷-۳۲۳-۴۲۶ مجرم قرار دیتے ہوئے دو دو سال قید سخت کی سزا دی، مسمی بابو لال کو آرمز ایکٹ کے ماتحت بے قصور قرار دیا گیا جیوری نے باقی نو ملزمان کو بے قصور سمجھا اور جیوری کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے فاضل جج نے ان میں سے آٹھ کو رہا کر دیا صرف سلطان کا معاملہ ہائی کورٹ بھیجا گیا ہے اور اس وقت تک وہ ضمانت پر رہیگا ملزمان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انھوں نے ساؤتھ سیفورڈ شائر رجمنٹ کے لفٹنین ...

نقد و تبصرہ

ہندوستانی

اس وقت ہندوستان میں سب سے اہم سوال زبان کا ہے کہ ہندوستان کی عام زبان کیا ہونا چاہیئے ملک کی بدقسمتی سے اردو، ہندی کا سوال سامنے آگیا ہے کانگریس نے اس قضیہ کو اس طرح حل کرنے کی کوشش کی ہے کہ ہندوستان کی عام زبان "ہندوستانی" قرار دی ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "ہندوستانی" کیا ہے؟ یہ مسئلہ اگرچہ بہت زیادہ مشکل نہیں مگر فرقہ وارانہ حیثیت رکھنے والے اور متعصب حضرات نے اس مسئلہ کو بہت زیادہ مشکل اور اہم بنا دیا ہے۔

اس اثر سے آل انڈیا ریڈیو بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا چنانچہ "ہندوستانی" زبان کے مسئلہ کو صاف کرنے کے لئے اس نے یہ طے کیا تھا کہ ملک کے بڑے بڑے لیڈران اور آدمیوں سے "ہندوستانی" کے عنوان پر تقریریں کرائی جائیں چنانچہ اس کے لئے اس نے چھ ممتاز ہستیوں یعنی ڈاکٹر تارا چند، ڈاکٹر مولوی عبدالحق، بابو راجندر پرشاد، ڈاکٹر ذاکر حسین پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی اور مسٹر آصف علی بیرسٹر کو منتخب کر کے ۲۰ رفروری سے ۲۵ رفروری ۱۹۳۹ء تک تقریریں کرائیں۔

آل انڈیا ریڈیو نے خبروں کے اردو اور ہندی کے ترجمے بھی ان صاحبوں کے پاس بھیجے تھے تاکہ عبارت کی بھلائی اور برائی یہ حضرات بتا سکیں اور آل انڈیا ریڈیو اس کا اندازہ کر سکے کہ ریڈیو پر کس قسم کی زبان بولی جائے۔ ترجمے حسب ذیل ہیں:

(۱) فیڈرل لیجسلیچر کے لئے فہرست رائے دہندگان تیار کرنے کے سلسلہ میں جو ابتدائی کارروائی کی جائے گی اس کے بارے میں سر این۔ این سرکار لا ممبر نے آج اسمبلی میں روشنی ڈالی۔

(۲) سینیٹ پر اعتبہ دیوستھا پکا پارلیمنٹ میں ایک پرشن کا اتر دیتے ہوئے نیائے منتری ڈاکٹر کاٹجو نے ان ادیوک دھندوں کی سوچی دی جنگی انتی کے لئے سرکار نے سہاتا دینا اسویکار کیا ہے۔

مندرجہ بالا لیڈران قوم کی تقریریں جو اس موضوع پر ہوئی تھیں وہ اس قابل ہیں کہ اس کا مطالعہ ضرور کیا جائے۔

مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی نے آل انڈیا ریڈیو کی اجازت سے ان تقریروں کو ایک خوبصورت کتاب کی صورت میں شایع کیا ہے جسکی قیمت ۱۲ر ہے۔ اور جو مکتبہ جامعہ یا اس کی شاخوں سے دستیاب ہو سکتی ہے۔

محکومیت نسواں

فلسفہ سیاسیات اور معاشرت کا زبردست مفکر مسٹر جان اسٹوارٹ مل جو کہ ۱۸۰۶ء میں پیدا ہوا اور ۱۸۷۳ء میں وفات پائی اس نے عورتوں کی بیکسی مظلومیت اور محکومیت سے متاثر ہو کر ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی جس کا اس زمانہ میں عام لوگوں کے خیالات پر بہت زبردست اثر ہوا اور اس کی یہ کتاب دنیا کی مشہور ترین کتابوں میں شمار ہونے لگی۔

اسی مشہور و معروف کتاب کا اردو ترجمہ مولوی معین الدین صاحب انصاری بی اے۔ (کینٹب) ایم آر۔ اے۔ ایس (لندن) بیرسٹر لا نے "محکومیت نسواں" کے نام سے کیا ہے۔ جسمیں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے جانے کی پرزور طریقہ سے حمایت کی گئی ہے۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قانوناً ایک جنس کو دوسری جنس پر حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے اور چونکہ مرد طاقتور تھا اس لئے اس نے عورت کو اپنا محکوم بنا لیا اور عورتوں کی محکومیت بنی نوع انسان کی فلاح کے راستہ میں حائل ہے لہذا مردوں کا یہ فرض ہے کہ وہ عورتوں کو مساوی حقوق دیکر بنی نوع انسان کی ترقی میں ممد ثابت ہوں۔

کتاب نہایت خوبصورت طریقہ سے مکتبہ جامعہ دہلی نے شایع کی ہے جسکی قیمت ایک روپیہ ہے اور جو مکتبہ جامعہ نئی دہلی یا اسکی شاخوں سے مل سکتی ہے۔

سبد گل

میل کے پتھروں کا کام اب تک یہی تھا کہ مسافروں اور راہگیروں کو فاصلہ بتلا دیا کریں یعنی یہ کہ آپ نے سفر کے کتنے میل طے کئے ہیں اور کتنے باقی ہیں غالباً بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جنھوں نے سڑکوں پر میل کے پتھر لگے ہوتے نہیں دیکھے ہوں گے۔

غرض یہ کہ میل کے پتھر اب تک یہی بتلایا کرتے تھے کہ کسی مسافر نے کتنے میل طے کئے ہیں یا منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے اب کتنے میل کا سفر باقی ہے۔ جب سے موٹر کی سواریاں ایجاد ہوئی ہیں میل کے پتھروں کی اہمیت بھی زیادہ ہوگئی ہے لیکن دوسری طرف یہ بھی ہے کہ موٹر کی تیز رفتاری اکثر آپ کو میل کا پتھر دیکھنے ہی نہیں دیتی آپ تیزی سے گذرتے ہیں اور میل کا پتھر پیچھے چھوٹ جاتا ہے پھر بھی ہر متمدن ملک میں چونکہ سفر کا فاصلہ اور مسافروں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اس لئے میل کے پتھر بھی اپنے فرائض زیادہ اہمیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں

صوبہ یوپی کی اسمبلی میں بڑی بڑی سڑکوں کی تعمیر کے لئے ایک اسکیم پچھلے دنوں پیش ہوئی تھی چونکہ اس ترقی یافتہ دور میں سڑکوں کی کوئی اسکیم میل کے پتھروں کے بغیر کارگر نہیں ہو سکتی لہذا بحث کے دوران میں یہ تذکرہ بھی آگیا کہ میل کے پتھر کیسے ہونے چاہئیں اس پر ایک ممبر نے بہت ہی دلچسپ مشورہ دیا ہے جسے ہم ناظرین کی تفریح طبع کیلئے پیش کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ میل کے پتھروں پر صرف میل کا نمبر ہی نہیں ہونا چاہئے بلکہ راہگیروں اور مسافروں کے واسطے کچھ مفید ہدایات بھی کندہ کرا دینی چاہئیں۔

ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت مناسب اور یہ جدت بیحد قابل داد ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ اسکو جدت کہنا بھی غلطی ہے پرانے زمانے میں ہمارے فرمانروان نے رعایا کے لئے بہت سی مفید ہدایات پتھروں پر کندہ کرا کے جابجا نصب کرا دی تھیں اگر اب بھی ہم اپنی پرانی مگر مفید روایات کی تقلید کریں تو کیا برا ہوگا لیکن سوال یہ ہے کہ یہ تقلید کس صورت میں ہونی چاہئے، ہماری رائے ہے کہ چونکہ زمانہ بدل گیا ہے اس لئے میل کے پتھروں پر جو لٹریچر کندہ کرایا جائے اس کی نوعیت بھی نئے زمانے کے مطابق ہونی چاہئے

زمانہ ترقی کر رہا ہے پرانی تہذیب نیا پوست بدل رہی ہے تعلیم و تربیت کے بھی نئے نئے طریقے دریافت ہو رہے ہیں پہلے جو لوگ اپنے بچوں کو اخلاقی تعلیم دینا چاہتے تھے وہ شیخ سعدی کی کتابیں پڑھایا کرتے تھے لیکن اس زمانے میں اخلاقی تعلیم کا جدید ترین طریقہ جو دریافت ہوا ہے وہ بیحد دلچسپ ہے۔

چنانچہ اس جدید دریافت پر روشنی ڈالتے ہوئے بودابیٹ کا ایک پروفیسر رسالہ نیچرل ہیلتھ میں لکھتا ہے، لوگوں کا خیال ہے کہ مادرزاد برہنہ ہونے سے انسانی اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے یہ خیال بالکل غلط ہے میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اصلاح اخلاق کیلئے برہنگی سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں میرا یہ معمول ہے کہ میں اور میری بیوی دونوں گھر میں برہنہ رہتے ہیں اور میرے بچے جن میں دو جوان لڑکیاں اور ایک لڑکا انکو بھی بنگا کر لیتے ہیں اور بے تکلف ایکدوسرے کے سامنے پھرتے چلتے ہیں جسکے اثر سے میری بیوی اور بچوں کے اخلاق بہت بلند ہوگیا ہے

بقیہ پردۂ فلم صفحہ ہذا کالم پانچ (۵)

سب کچھ ہو جانے کے بعد سوال قابلیت صلاحیت اور استعداد کا رہ جاتا ہے تو اسکی فرانس میں کمی نہیں مثال کے طور پر جیک فیڈر مارس ٹریزکون پورٹر مارسل ریل ہر تیز ایبل گینس پرانے آدمیوں میں امتیاز رکھتے ہیں اور نوجوانوں میں رین کلیر جولین ڈویر اور مارسل کارین خاص طور پر قابل ذکر ہیں انکی ڈائرکشن بھی کچھ کم حیثیت نہیں رکھتی کوئی شخص بھی ان غیر ملکی فلمسازوں کو جنھوں نے فرانس کو اپنا گھر بنا لیا نہیں بھول سکتا ہے ارنسٹ لٹ واک بلوٹی اور جیکوس بی کا نام کافی ہے، ان مشہور ہستیوں کی موجودگی اس بات کا انکشاف کر رہی ہے کہ مستقبل میں فرانسیسی فلم سازی بہت جلد عروج پر پہونچ جائے گی۔

ادب لطیف

بلجیم کا قومی ترانہ

غلامی کا طویل زمانہ ختم ہوگیا ہر ایک بلجیمی شرم و ندامت کو اتار کر اٹھتا ہے اور کوہ شکن محبت کے ساتھ اپنا ملکی علم اٹھاتا ہے۔ . . . . . .

اور اپنے حقوق اور شاندار قومی روایات کی حفاظت کا بیڑا اٹھاتا ہے۔ . . . . . .

وہ اپنے علم پر جلی خونی حرفوں میں لکھتا ہے۔ بادشاہ! قانون!! آزادی!!! . . . . . .

. . . تاکہ دنیا کی تمام قومیں اسے پڑھ لیں اور دیکھ لیں۔ . . . .

اے بلجیم کے فرزندو! شانہ بشانہ آگے بڑھو ترقی کے زینہ پر چڑھتے جاؤ، خدا ہماری جرأت آمیز کارناموں کو دیکھ رہا ہے اور ہماری عاجزانہ کامیابی پر مسکرا رہا ہے۔ . . . . . .

آؤ سب مل کر کام کریں تاکہ ہمارے کھیت سرسبز اور شاداب ہو جائیں، اور ہمارے علوم فنون سے ہمارے بادشاہ، ملک، اور آزادی، کا بول بالا ہو، آؤ! ہم اپنے سینے محبت کے ساتھ کھول دیں۔ . . . .

آؤ ہم سب پرانی دشمنیاں بھول جائیں اس سے پہلے کہ زندگی کا آفتاب لب بام آئے ہم سب بھائی بھائی بن جائیں۔ . . . . . .

آؤ ہم صدق دلی اور اخوت و محبت کے ساتھ مصافحہ کریں اور "بادشاہ، قانون، اور آزادی" کے لئے گن گائیں۔ . . . .

اے ہماری مادر وطن بلجیم، ہم تیری خدمت کے لئے دل و جان سے تیار ہیں۔ . . . . . .

خدایا ہماری مادر وطن کے آنے والے فرزند اس کی خدمت سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں اے مادر وطن تو ہمیشہ عظمت و شان کے ساتھ زندہ رہے گی۔ . . . .

بادشاہ قانون اور آزادی کی ہمیشہ حفاظت کرتے کرتے رہیں گے۔ . . . .

صہ یا کسی اپنی کسی ہم عمر سہیلی کا ساتھ کرنا ہوتا ہے۔

پرتگال میں شمالی ساحل کی ماہی گیر عورتیں ہی غالباً اس ملک کی خوبصورت ترین عورتیں سمجھی جاتی ہیں یہ عورتیں ٹوکری میں اپنے اپنے بچوں کو ڈال کر مچھلیاں پکڑنے کے لئے چلی جاتی ہیں۔

اسی طرح سبزی فروش اور پھل فروش عورتیں بھی اپنے بچوں کو کام پر اپنے ساتھ ساتھ لے جاتی ہیں پرتگال کی عورتیں تہوار کے موقعوں پر خوب خوشیاں مناتی ہیں، اور عمدہ پوشاک اور رقص کی بڑی دلدادہ اور شائق ہیں۔

✻ جب تک ایسے خود غرض لوگ ہمارے ہندوستان میں رہیں گے، اس ملک کے نصیب یوں ہی پھوٹے رہیں گے۔

جی تو یہی چاہتا تھا کہ اس معاملہ میں میں آپ سے دل کھول کر بات چیت کروں مگر وقت تھوڑا ہے اور گنجائش کم پھر بھی میں سمجھتا ہوں کہ اس چھوٹے سے مضمون میں کچھ سچی سچی باتیں میں نے آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں اور آخر میں میں آپ سے پھر عرض کروں گا کہ نیک نیتی، خلوص رواداری، اپنے ملک اور وطن کی محبت اور سچی مذہبیت یہ ہی وہ چیزیں ہیں جو آپ کو سیدھے راستہ پر لے جائیں گی، اور جن کے ذریعہ آپ اپنی قوم اور ملک کی کوئی صحیح خدمت کر سکیں گے۔

عالم نسواں

مختلف ممالک کی عورتیں

ہالینڈ:- ہالینڈ کی عورتیں سائیکل کی سواری میں خاص طور پر مشاق ہوتی ہیں سردیوں کے ایام میں سکیٹنگ ان کا سب سے زیادہ دلچسپ مشغلہ ہے، ہندوستان کی عورتوں کی طرح ہالینڈ کی عورتوں کو بھی سونے کے زیوروں سے عشق ہے۔ سیاہ گاؤن ان عورتوں کا خاص قومی لباس ہے یہاں تک کہ بعض موقعوں پر ملکہ بھی اسی قسم کے لباس میں ملبوس ہوتی ہے۔

یورپ میں صرف ہالینڈ ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں کی عورتیں میک اپ سے زیادہ سروکار نہیں رکھتیں اس ملک کی آب و ہوا اور خوراک کچھ اس قسم کی ہے کہ عورتوں کی صحت قابل رشک ہوتی ہے اور ہر قسم کی کریمیں، پاؤڈر، لپ سٹک، اور دیگر مصنوعی فیشن کی تمام چیزیں ان کے قدرتی حسن کے آگے ماند ہیں شاید ہی کسی ملک میں نوجوان لڑکیوں اور عورتوں کے رخسار اس قدر سرخ و شاداب ہوں گے جس قدر ہالینڈ کی عورتوں کے ہوتے ہیں۔

افریقہ:- افریقہ میں پرتگال کی ایک بستی انگولا ہے جس میں یوروپین، اور افریقین لوگوں کے درمیان کوئی خاص امتیاز روا نہیں رکھا جاتا یوروپین اور افریقین لوگوں کے درمیان بلاکھٹکے مخلوط بیاہ شادیاں ہوتی ہیں اور ان سے جو اولاد ہوتی ہے اس کو دیکھ کر گوری اور سیاہ نسل کے لوگوں کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا اس حصہ کی عورتوں کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے نائجیریا کی عورتیں خاص طور پر جنوبی افریقہ میں حسین اور خوبصورت خیال کی جاتی ہیں، روڈیشیا میں عورتوں کی حالت نائجیریا اور انگولا سے کہیں زیادہ بہتر خیال کی جاتی ہے اس علاقہ کی عورتیں افریقہ کے باقی حصوں کی عورتوں سے قد میں کسی قدر لمبی ہوتی ہیں، عام طور پر افریقین عورتیں ماسوائے ایک لنگوٹ کے ننگی رہتی ہیں مگر شہروں میں اب کپڑے پہننے کا رواج ہوگیا ہے، چھوٹے چھوٹے شہروں کی عورتیں محض ایک قسم کی انگیا اور پیٹی کوٹ ہی پہنتی ہیں، جس قدر لمبا پیٹی کوٹ ہو اسی قدر اس عورت کے خاندان کی امارت کی نشانی سمجھا جاتا ہے افریقین عورتیں ایک عجیب و غریب رقص کرتی ہیں رات کو الاؤ جلا کر یہ عورتیں رقص کرتی ہیں اور ساتھ ہی ایک گیت کا صرف ایک ہی بند گاتی ہیں گو لڈکوسٹ اور نائجیریا میں اب کچھ تہذیب جا چکی ہے۔

موخر الذکر علاقہ کی عورتیں افریقہ کی سب کو زیادہ سیاہ فام عورتیں ہیں، ان علاقوں میں ایک ایک مرد کئی کئی شادیاں کرتا ہے، بالوں کو آراستہ کرنا ان عورتوں کا سب سے بڑا اور پہلا فیشن ہے، اور ایک خاوند کی مختلف بیویاں اس آرٹ میں ایک دوسری کو مات کرنے میں اپنی انتہائی کوشش صرف کر دیتی ہیں۔

پرتگال:- پرتگال کی عورتیں بڑی بہادر اور جری ہوتی ہیں، ساتھ ہی ساتھ محنتی اور جفاکش بھی بلا کی ہوتی ہیں پرتگال کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ بارہا پرتگال کی عورتیں تھیں کہ جنھوں نے قلعہ کی حفاظت کی اور اپنی بہادری کے کئی کارہائے نمایاں کئے، تاریخ ہند کے مصنفین نے ایک پرتگالی عورت کے متعلق لکھا ہے کہ کس طرح اس نے خود اپنے جہاز کی کپتان بن کر بحری ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا دیہات کی عورتوں کی زندگی خاص طور پر خوش آیند ہوتی ہے مگر ان کو کام بھی بہت زیادہ کرنا پڑتا ہے انھیں اپنی جنس لیکر خود منڈی میں جانا اور وہاں اسے بیچنا پڑتا ہے۔

"لزبن" اور "اسپین" کے دیگر بڑے بڑے شہروں میں کسی نوجوان عورت کو اکیلے گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں اسے یا تو اپنے کسی رشتہ دار عورت کو ساتھ لینا پڑتا ہے۔ صہ

بچوں کی دنیا

دو بھائیوں کی لڑائی

از جناب بہادر سنگھ صاحب بی۔ اے آنرز (جامعہ) اسسٹنٹ ایڈیٹر ٹریبون

ہندو مسلمانوں کے جھگڑوں کا آپ کے سامنے ذکر چھیڑتے ہوئے مجھے بڑی جھجک ہوتی ہے۔

آپ ابھی چھوٹے چھوٹے ہیں اور آپ کے پاک صاف اور معصوم دل ابھی ان برائیوں سے پاک ہیں، مگر کیا کیا جائے بغیر ذکر کئے بھی بن نہیں پڑتا اس لئے کہ اگر کسی طرح یہ بات آپ کی سمجھ میں آ جائے کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی ماں کے دو بچے ایک ہی ملک کے رہنے والے اور ایک ہی سرزمین میں پلے پرورش ہوئے ہیں، اسی میں انھیں پیدا ہونا جینا اور مرنا ہے۔

تو پھر ایسی حالت میں یہ لڑائی جھگڑا آئے دن کی سر پھٹول، بغض و عداوت، اگر یہ حماقت نہیں تو کیا ہے اگر یہ بات آپ کے دل میں جم جائے تو کیا ہی اچھا ہو، قوم اور ملک دونوں کی بگڑی بات بن جائے کیونکہ آپ ہی تو ہیں جو کچھ دنوں کے بعد جوان ہو کر قوم کی کشتی کے ناخدا بنیں گے، اگر آپ عقلمندی سے یہ سمجھ لیں گے کہ ملک اور قوم کو تمام مصیبتوں اور تکلیفوں سے نجات اسی وقت ملیگی جب سب ہندو مسلمان سچائی اور خلوص سے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کریں، تو سمجھ جائیے کہ ہندوستان کے دن پھر جائیں اور اسے دوسرے آزاد ملکوں کے مقابلہ میں شرم سے سر نیچا کبھی نہ کرنے پڑے۔

آخر آپ بھی تو سوچئے کہ یہ ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی گتھی کیوں نہیں سلجھتی، کیوں مذہب دشمنی کی گانٹھیں کھل کر قومی اتحاد کا ایسا نفیس اور مضبوط تار نہیں بن جاتیں جن میں ہم ہندوستانی محبت کے پھول آسانی اور خوبصورتی سے پرو سکیں

تو پھر آخر کیا کیا جائے بات۔ بہت ہی آسان ہے اگر آپ جی کڑا کر کے اسے سن سکیں اور وہ یہ کہ تمام غلط باتیں جو خود غرضوں کی خود غرضی کی وجہ سے مذہب میں شامل ہوگئی ہیں یک قلم اڑا دی جائیں کوئی سچا مذہب اس بات کا روادار نہیں کہ اس کے ماننے والوں میں دوسرے لوگوں سے بغض و حسد اور عناد پایا جائے۔

پھر لوگوں میں یہ دیوانگی اور پاگل پن کیوں ہے؟ بات یہ ہے کہ برسہا برس سے انھیں غلط مذہب کی افیون کھلائی جا رہی ہے پہلے یہ پرانے طریقہ سے ٹیڑھی، ترچھی، گندی، گولیوں کی شکل میں دی جاتی تھی اور اب نئے طریقہ سے نیی، تلی، گنین، کی گولیوں کی شکل میں کھانڈ میں لپیٹ کر دی جاتی ہے مگر یہ سب کس کے اشارے پر انھیں غرض مند لوگوں کی اشارے پر جو اپنے نفع کی خاطر اور اپنے روپیہ پیسہ کے بل پر لوگوں سے جیسا چاہتے ہیں ناچ نچواتے ہیں۔

لوگوں کو فرقہ پرستی اور بغض و عناد کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ خالی پیٹ اور ننگے بھوکے غریب ہندو اور مسلمان آپس میں لڑتے رہیں اور لڑانے والے الگ کھڑے ہو کر تماشا دیکھیں۔ ✻

پردۂ فلم

فرانس میں سینما

از جناب اے آر رشدی بھوپال

فرانس کی ۴ کروڑ ۲۰ لاکھ آبادی کے لئے تین ہزار تین سو پچاس متکلم سینما ہیں اور "بکس آفس" کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک کروڑ پونڈ ہے، فرانسیسیوں نے گو کہ ابھی لازمہ حیات قرار نہیں دیا ہے پھر بھی پوری آبادی میں ۱۰ فی صدی سینمائی ضرور ہیں، جو ا ب باقاعدہ سینما دیکھتے ہیں۔

مذکورہ صدر اعداد و شمار سے تصویر کی تکمیل نہیں ہوتی فرانس دیہی ملک ہے اور برطانیہ عظمےٰ کی طرح یہاں کی آبادی بھی دور دور منقسم ہے اس کی آبادی ۲ لاکھ ۱۳ ہزار مربع میل میں پھیلی ہے۔

اس کے لئے ۴ ہزار ۹ سو سینما ہیں جن کے ہفتہ میں تین شو یا روزانہ ایک شو ہوتا ہے بہر حال جیسی مانگ ہو بالعموم ان کی معمولی تجارتی اور کاروباری آدمی چلاتے ہیں بعض سینما ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا تعلق "کیتھلک چرچ" سے ہے۔

فرانس کے جدید مجلسی اور اقتصادی قانون نے صنعت فلمسازی پر اچھا اثر ڈالا ہے، صنعت کو متعدد آسانیاں حاصل ہوگئی ہیں اور فلم ساز کمپنیوں کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ بہتر سے بہتر فلم منظر عام پر لائیں۔

گذشتہ سال یہ اشتباہ بھی کیا گیا تھا کہ صنعت کو حکومت کے زیر نگیں کر دیا جائے گا اور یہ دھمکی نما اعلان "فنصل نیشنل کونمک" کی طرف سے ہوا تھا اس کا صنعت پر خاطر خواہ اثر پڑا اس کے علاوہ کارکنوں اور مالکوں کی توجہ بھی تنظیم کی صورت میں نمودار ہوئی جس سے اس کے استحکام کو بڑی تقویت پہونچی اس سلسلہ کی ایک کڑی برطانوی سرمایہ تھا جو صنعت کے لئے مفید ثابت ہوا۔

آج کل یہ یقین کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۵۰ فلموں کی مالی امداد برطانوی ذرائع سے ہوتی ہے اس تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک مرکزی "پروڈکشن فنڈ" کی تشکیل عمل میں آئی جس نے منظم طور پر صنعت کے تمام شعبہ جات پر پورا پورا قابو پا لیا اب ان بوالہوس تاجروں کی دال نہیں گل سکتی جنھیں صرف سرمایہ ہی عزیز تھا دو فرانسیسی فلم ٹرسٹس "پاتھے" اور "گاڈ مونٹ" آزاد فلم سازوں کی ہمت افزائی کے لئے ہر طرح کی آسانیاں فراہم کر دی ہیں۔

اس قسم کے فلم سازوں کو بجائے پریشان کرنے کے یہ دونوں ادارے اسٹوڈیو فنی خدمات اور دیگر ضروری اشیاء مہیا کرتے ہیں، فرانسیسی ماہرین فن اپنے کمالات کا امریکہ اور دوسری جگہ سے اچھی طرح سے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ نوجوانوں اور جوشیلے کارکنوں کی اکثریت ہے۔

"پاتھے اور گاڈ ماؤنٹ" کی اعانت کو اگر علیحدہ کر لیا جائے تو صرف نو آزاد فلم رہ جاتے ہیں جن کے شاہکار فلم سال میں تین چار سے زائد نہیں ہو سکتے وقت اور فلم کی زیادہ لاگت کا مسئلہ اب یہاں ختم ہوگیا ہے ایک معمولی فلم پر ۲۰ ہزار پونڈ لاگت آتی ہے خوشحالی کم نہیں ہے، گھر اور باہر کے تلخ تجربات نے انھیں بہت کچھ سبق دیا ہے۔ بہر حال یہ چیزیں ان کے فلموں کی کامیابی روک نہیں سکتیں۔

باقی صفحہ ہذا کالم (۱) کے نیچے

اقوال زرّیں

بیکار زندگی بسر کرنا مفلسی اور بری عادت کو دعوت دینا ہے۔

اپنی طاقت کو فضول ضائع کرنا سب سے زیادہ نقصان دہ اور ضعیفی کی نشانی ہے۔

اگر دنیا میں کوئی شخص ناخوش اور غمگین ہے تو یہ اس کا ذاتی قصور ہے، خدا نے دنیا میں سب کو خوش رہنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

جب تم اپنے ہمسایہ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتے تو دنیا کی بھلائی کا بیڑا اٹھانا ایک وہم ہے۔

وہ آدمی بدنصیب نہیں جسے دولت نہیں ملی بلکہ حقیقت میں بدنصیب وہ شخص ہے جو دولت رکھتے ہوئے اس سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔

موت ایک ایسی پاکیزہ شے ہے جو حقیقی دوست سے ملا دیتی ہے۔

لالچی آنکھ کو قناعت بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

ہمت کے آگے فتح بہت قریب ہے۔

مصیبت انسان میں انکساری کی صفت پیدا کر دیتی ہے اور خدا کو یاد کرنے کا سبق دیتی ہے۔

بڑوں کی نصیحت اور گفتگو کو اسطرح خاموشی سے سننا چاہئے جیسے نرم زمین بارش کے پانی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے

موج تبسّم

جج (اپنی بیٹی سے) کیوں میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ جوزف یہاں نہ آیا کرے، پھر اس نے عدول حکمی کا ارتکاب کیوں کیا؟۔

بیٹی:۔ بے شک ابا جان آپ نے حکم دیا تھا مگر اس نے اماں جان کی عدالت عالیہ میں اپیل کی اور انھوں نے عدالت ماتحت کے فیصلہ سے اختلاف کرتے ہوئے اس کی اپیل کو منظور کر لیا ہے اس لئے اسکا آنا موقوف نہیں ہوا۔

بیوی:۔ میں نے ابھی ایک چیز پڑھی ہے کہ ایک شخص چالیس برس کی عمر تک بغیر لکھے پڑھے پہونچ گیا اس کے بعد اس کو ایک ایسی عورت ملی کہ جس کی خاطر اس نے دو برس میں اسکالرشپ حاصل کر لی۔

میاں:۔ یہ تو کچھ بھی نہیں میں ایک ایسے آدمی کو جانتا ہوں جو چالیس برس کی عمر تک بہت اچھا اسکالر تھا، اس ایک ایسی عورت ملی کہ وہ اس کی خاطر دو دن میں بیوقوف بن گیا۔

امیدوار ملازمت:۔ جناب میں آپ کے گودام میں مال بھرنے کی ملازمت چاہتا ہوں۔

مالک گودام:۔ تمہیں اس کام کے متعلق کچھ تجربہ بھی ہے؟

امیدوار:۔ جی ہاں میں پہلے موٹر ڈرائیور تھا۔

گاہک حجام سے:۔ ہیں یہ کیا؟ ایک کند استرے سے میری تمام حجامت خراب کر دی اور پھر دو آنے کی بجائے چار آنہ کا مطالبہ۔

حجام حضور میرا استرہ کند تھا اسلئے آپکی حجامت پر دوگنہ وقت صرف ہوا لہذا آپ کو دوگنی قیمت دینا ہوگی

دلچسپ معلومات

بیجاپور میں بادشاہ محمد عادل کے مقبرہ کا گنبد دنیا کا سب سے بڑا گنبد ہے اس کا قطرہ ۱۲۵ فٹ اور وسعت ۱۸۲۰۰ فٹ ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا قالین لندن کے ایک ہوٹل میں ہے جو ستر آدمیوں کی مدد سے بچھایا جاتا ہے اس کا وزن چھ سَو من ہے۔

چین ایک دوکان ایسی ہے جو پانچ سَو برس سے ایک ہی جگہ پر قایم ہے۔

روس میں کلوں کے تیار کرنے کا ایک کارخانہ کھولا گیا ہے اس کی نوعیت اور اہمیت کے اعتبار سے دنیا کا کوئی کارخانہ بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکیگا اسکی بھٹیوں میں ۵۷ ہزار ٹن کوئلہ خرچ ہوگا اور ۳۵ ہزار ٹن سالانہ مشینیں تیار ہوا کریں گی۔

امریکہ کے سیف ڈیپازٹ بنک کا دروازہ اتنا بھاری ہے کہ انجن کے ذریعہ کھولا اور بند کیا جاتا ہے اس کا وزن ۵۰ ٹن ہے اور اس کے بنانے پر ایک لاکھ پونڈ خرچ آیا ہے۔

وھیل مچھلی کا وزن ہر روز تقریباً ڈیڑھ من بڑھ جاتا ہے۔

بجلی کے چمکنے کے تیس سیکنڈ کے بعد اس کے کڑکنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

نیول چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ پہلے آپ ایک معمولی دوکاندار تھے۔

افسانہ

سونے کا سکّہ

از جناب عبدالکریم صاحب مرادپوری

لیوسین ڈی ہیم ایک سو فرینک کا آخری نوٹ قمار بازی کی بھینٹ چڑھا چکا تو جوے کی میز پر سے اٹھ کھڑا ہوا یہ ایک سو فرینک، اس نے بڑی محنت سے خاص اسی موقع کے لئے جمع کئے تھے اب اس کے پاس کچھ بھی نہ تھا اس کا سر گھومنے لگا اس نے محسوس کیا کہ میں گر رہا ہوں۔

اس کا سر برابر گھوم رہا تھا اس نے اپنے آپ کو چمڑے سے مڑھی ہوئی بنچ پر جو قمار خانے کی دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی تھی گرا دیا اور چند منٹ تک ان خفیہ غاروں کی طرف بے معنی و مبہم نظروں سے دیکھتا رہا جن میں اس نے اپنی جوانی کے بہترین سال یونہی برباد کر دیے تھے گھورتا رہا سنہری سکوں کی ہلکی جھنکار کو جو میز پر گرائے جانے سے پیدا ہو رہی تھی سنتا رہا، سوچنے لگا کہ اب جبکہ میں بالکل تباہ ہو چکا ہوں کیا کروں؟ اور کدھر جاؤں؟۔

اسے یاد آیا کہ ایک صندوقچی میں میرے باپ جنرل ڈی ہیم کے پستول پڑے ہیں جو ان لڑائیوں کی یادگار رہتے جو اس نے اس وقت لڑی تھیں جب وہ کپتان تھا اب اس نے تکان محسوس کی اور وہیں پڑا پڑا سو رہا۔ ۔ ۔ ۔ جاگا تو اس کا منہ کچھ چپچپا اور لیسدار ہو رہا تھا سامنے دیوار کو لگی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ مشکل سے آدھ گھنٹہ سویا ہوگا لیکن اب اس نے باہر کھلی ہوا میں پہونچنے کی زبردست خواہش محسوس کی اس وقت بارہ بجنے میں پندرہ منٹ باقی تھے اٹھ کھڑا ہوا انگڑائی لے رہا تھا کہ یاد آیا آج صبح کرسمس کی شام ہے اس پر اس پر بچپن کے دن یاد آ گئے، جبکہ یہی کرسمس کی شام اس کے لئے مسرتوں کا پیغام ہوا کرتی تھی۔

اتنے میں بوڑھا ڈرولسکی جو اس منحوس قمار خانے کا پرانا مربی تھا یکا یک گھسا ہوا پرانہ کوٹ پہنے جس پر چکنے چکنے داغ لگے ہوئے تھے لیوسین ڈی ہیم کے قریب آیا اور اس کے کان میں آہستہ سے یہ لفظ کہے۔

مہربانی کر کے آپ مجھے پانچ فرینک بطور قرض عنایت فرمائیے، آپ مجھ پر ہنسیں گے تو لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ پورے بارہ بجے جس وقت گھڑی آدھی رات کا گھنٹہ بجائے گی آپ کی رقم واپس کر دوں گا،، لیوسین نے،، اپنے کندھے سکیڑے اس کے پاس اس وقت تھا ہی کیا جو وہ ڈرولسکی،، کی بات پر غور کرتا بیرونی کمرہ میں پہونچ کر اس نے اپنا کوٹ پہنا ٹوپی اٹھائی اور عجلت کے ساتھ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے بازار میں جا پہونچا۔

ان چار گھنٹوں میں جو لیوسین نے قمار خانہ کے جہنم میں بندرہ کر گذار دئے تھے باہر کافی برف باری ہو چکی تھی اور یہ بازار جو پیرس کے وسط میں واقع تھا تنگ اور اونچے اونچے مکانوں سے گھرا ہوا برف سے بالکل سفید ہو چکا تھا، نیلگوں آسمان پر تارے جگمگا جگمگا کر پیرس کی کائنات پر

ڈینزگ جرمنی کے حوالے کرنے کا مشورہ

برلن ۷ر اگست جرمنی کی فوجی طاقت انتہا کو پہونچ گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت جرمنی کے ۷۵۰۰۰ اسلحہ سپاہی ہیں جن کی تعداد اس ہفتہ کے آخر تک ۲۰ لاکھ تک پہونچ جائے گی، جرمنی کی فوجی تیاری پایۂ تکمیل کو پہونچتے ہی جرمن اخباروں نے پولینڈ کے خلاف ایکدم پروپیگنڈا شروع کر دیا اور پولینڈ میں جرمن اقلیت پر مظالم کی داستان جرمن اخباروں میں بڑے نمایاں طریقہ پر شائع ہو رہی ہیں اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب جرمنی نے زیکوسلاویکیہ پر قبضہ کیا اس وقت بھی جرمن اقلیتوں پر مظالم کا بہانا کیا گیا تھا۔

ہم کسی کے خلاف لڑائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے لیکن ہماری حکومت کے وقار حقوق اور مفاد کی خلاف ورزی یا نقصان پہونچانے والی ہر ایک کوشش کو خواہ وہ بالواسطہ طور پر کی جائے یا بلا واسطہ طریقہ پر ہم ممکن ذرائع سے کچلنے کی کوشش کریں گے یہ ہے وہ عزم جسکا اظہار پولینڈ کے مارشل سمگلی ریاز نے کیا جبکہ آپ نے کراکو میں تقریر کی آپ نے مزید فرمایا کہ آج جبکہ ہر شخص کی زبان پر امن یا جنگ کا چرچا ہے تو ہم کہدینا چاہتے ہیں کہ دوسری قوموں کی طرح امن کا احترام کرتے ہیں لیکن کوئی شخص ہمیں اس بات کا یقین نہیں دلا سکتا کہ امن کے امن سے معنی کسی کے لئے لینے کے ہیں اور کسی کے لئے دینے کے ہیں، آپ نے مزید فرمایا کہ ڈینزگ کا جہانتک تعلق ہے میں کہدینا چاہتا ہوں کہ ڈینزگ کے ساتھ پولینڈ کا صدیوں پرانا تعلق اور وہ ہمارے لئے ایسا ضروری ہے جیسا کہ جسم کے لئے پھیپھڑا ہوتا ہے، پولینڈ نے غیر مبہم الفاظ میں اپنا رویہ واضح کر دیا ہے۔

پیرس کے اخباروں میں اس تقریر پر یہ رائے ظاہر کی جا رہی ہے کہ پولینڈ نے نہ جھکنے کا عزم کیا ہے اور اگر جرمنی نے ڈینزگ پر حملہ کیا تو پولینڈ اسکا ترکی بہ ترکی جواب دے گا۔

امریکہ کیخلاف مظاہرہ

سینگ ۷ر اگست کیا چنگ میں امریکہ خلاف مظاہرہ کیا گیا یہ شہر سینپنگ سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

افسوس سونے کا سکہ افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵ سے آگے

نور برسا رہے تھے ۔

شکستہ دل جواری اپنی پوستین میں ہانپ رہا تھا وہ ایک طرف چلنے لگا ، مایوس اور پریشان خیالات امڈ امڈ کر دماغ میں آرہے تھے اسوقت شاید اپنے باپ کے پستولوں کا خیال اسے سب سے زیادہ ستا رہا تھا لیکن تھوڑا ہی چلنے پایا تھا کہ یکایک ٹھٹک کر رہ گیا ، سامنے ایک دردناک منظر تھا ایک عالیشان مکان کے دروازے کے سامنے پتھر کی ایک پرانی وضع کی بینچ پر ایک ننھی لڑکی برف میں بیٹھی تھی اس کی عمر چھ سات برس کی ہوگی وہ سیاہ رنگ کے پھٹے پرانے چیتھڑے پہنے ہوئے تھی بیچاری تکلیف اور تکان سے چور چور ہوکر باوجود کڑکڑاتی سردی کے وہیں سوگئی تھی ۔

اس کا سر اور شانے برف سے ڈھکے ہوئے بینچ کے پتھر پر رکھے تھے لڑکی کا ایک جوتا اس کے بینچ سے نیچے لٹکے ہوئے پاؤں سے علاحدہ ہوکر اس کے سامنے پڑا تھا گویا اپنی مالکہ کی بے کسی و بے بسی پر آنسو بہا رہا ہو ۔

لیوسین کا ہاتھ آپ سے آپ کوٹ کی جیب کی طرف بڑھا مگر اسے یاد آگیا کہ ابھی چند ہی منٹ پیشتر اس کے پاس قمار خانے کے خدمت گار کو بخشش دینے کے لئے بھی کچھ نہ نکلا تھا تاہم انسانی ہمدردی کے جذبے سے متاثر ہوکر وہ لڑکی کے قریب آیا تاکہ اسے ظالم سردی سے نجات دلانے لڑکی کو بازوؤں میں اٹھانے ہی لگا تھا کہ نظر گرے ہوئے جوتے میں کسی چمکدار چیز پر جا پڑی ۔

دیکھا یہ ایک بیس فرینک قیمتی سونے کا سکہ تھا کوئی رحم دل اور فیاض شخص غالباً کوئی عورت ادھر سے گذرتے وقت غریب بیکس بچے پر رحم کھاکر یہ سونے کا سکہ ازرہ خیرات اس کے جوتے میں ڈال گئی تھی ۔

بیس فرینک ۔۔ مفلس بچے کے لئے یہ رقم کئی دن کا آرام و آسائش مہیا کرسکتی تھی قریب تھا کہ "لیوسین" لڑکی کو جگاکر یہ خوشخبری اسے سنائے کہ اس نے محسوس کیا کہ بوڑھا "ڈروشکی" اپنے وہی الفاظ اس کے کان میں دہرا رہا ہے مگر یہ کانوں کا فریب تھا ۔

اس وقت اس تیئیس سالہ نوجوان کے دل میں ایک خوفناک خیال گزرا وہ نوجوان جو پیرس کے ایک شریف خاندان کا فرد تھا جس کا خودداری اور شرافت کے جذبات نے کبھی ساتھ نہ چھوڑا تھا اس کے دل میں ایک خوفناک اور وحشت اثر گھناؤنی خواہش پیدا ہوئی اس نے اپنے چاروں طرف ایک نظر دیکھا اور یہ تسلی کرکے کہ کوئی اسے دیکھ نہیں رہا ہے ایک دفعہ پھر نیچے جھکا اور کانپتا ہوا ہاتھ بڑھاکر گرے ہوئے جوتے میں سے سونے کا سکہ چرالیا پھر پوری تیزی کے ساتھ قمار خانہ کی طرف بھاگا اور چند ہی لمحوں میں "لیوسین" ایک مرتبہ پھر وہیں موجود تھا ادھر سے وہ کمرے میں داخل ہوا اور ادھر گھڑی نے بارہ کا گھنٹہ بجانا شروع کیا اس نے پہونچتے ہی پورے بیس فرینک "سبز رنگ" پر لگا دئے اور "جیت لیا" کا ایک نعرہ لگایا اب کے سونے کے چھتیس "سکے سرخ" پر دھکیل دئے اور پھر سرخ بھی جیت لیا" کا نعرہ بلند کیا اس نے بہتر کے بہتر "سکے سرخ" پر ہی پڑے رہنے دئے "سرخ" پھر نکل آیا وہ لگاتار دو تین بار تک دگنی کی دگنی رقمیں لگاتا گیا اور ہر بار قسمت اس کے ساتھ تھی اب "لیوسین" کے سامنے سونے اور نوٹوں کا ڈھیر لگ گیا تھا وہ دیوانہ وار کبھی کسی رنگ پر اور کبھی کسی رنگ پر لگاتا گیا اور برابر جیتتا گیا ، یہ بالکل خلاف معمول تھا ایسا کبھی شاذ و نادر ہی ہوا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سفید رنگ کی ننھی گیند جوئے کی میز پر مختلف رنگوں کے خانوں میں ادھر ادھر کودتی پھرتی تھی اس پر نوجوان جواری کی نظروں نے جادو کردیا ہے وہ اس کے اشاروں پر چلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی ۔

غرضکہ چند ہی بازیوں میں "لیوسین" کے پاس بیشمار دولت جمع ہوگئی اس نے سونے کے سکوں ، کرنسی نوٹوں ، اور بنک کے نوٹوں سے اپنے پوستین کی جیبیں بھرلیں جسے وہ کھیل کے جوش میں اتارنا بھول گیا تھا اب اس کے پاس کافی دولت اکٹھا ہوگئی لیکن وہ پریشان تھا ، ایک خیال تھا جو اسے بار بار ستا رہا تھا

اسے باہر نیلگوں آسمان کی چھت تلے برف کے ڈھیر میں سوتی ہوئی ایک بیکس فقیر لڑکی بار بار دکھائی دے رہی تھی ،، وہ ابھی وہیں پڑی ہوگی ۔۔ ۔۔ میں قسم کھاتا ہوں ۔۔ ۔۔ میں ابھی چھوڑتا ہوں اسے ۔۔ ۔۔ میں سوئی ہوئی کو گود میں اٹھاکر گھر لے جاؤں گا اسے اپنے بستر پر سلاؤں گا ۔۔ ۔۔ میں اسے اولاد کی طرح پرورش کروں گا ، اسے پیار کروں گا ۔۔ ۔۔ میں اسے بہت سا جہیز دوں گا اور اس کا خیال رکھونگا ہمیشہ ۔۔

۔۔ ہمیشہ مگر گھڑی نے ایک کا گھنٹہ بجایا پھر سوا ڈیڑھ بجے دو مگر "لیوسین" ابھی تک اس منحوس میز کے گرد بیٹھا تھا آخر کار دو بجنے میں ایک منٹ پر قمار خانہ کا نگہبان یکایک نیند سے چونک کر کچھ بڑبڑانے لگا ،، صاحبان اب کافی کھیل چکے ہو بس کرو ۔

لیوسین چونک کر اٹھ کھڑا ہوا اور دوسرے قمار بازوں کو جو اس کے اردگرد کھڑے تحسین آمیز نظروں سے اس کو تک رہے تھے لاپرواہی سے ایک دوسرے کو دھکا دیتے ہوئے باہر نکل آئے ۔ زینوں پر سے چھلانگیں مارتا ہوا نیچے اترکر پتھر کی بینچ کی طرف قدم بڑھاتا ہوا چل دیا ، دور فاصلہ پر سڑک کے لیمپ کی مدھم روشنی میں ننھی لڑکی دکھائی دے رہی تھی وہ جلدی سے اس کے پاس پہونچ گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا ۔

"اس کا جسم کسقدر سرد ہے" ؟

اس نے اسے گود میں اٹھالیا بیچاری کا سر ایک طرف کو لڑھک گیا مگر اس نے آنکھ نہ کھولی ۔

"یہ بچے بھی کیا بلا کی گہری نیند سوتے ہیں" !

لیوسین نے اسے اپنے سینے سے چمٹا لیا تاکہ اس کے برف کے سرد جسم کو گرمی پہونچائے مگر اس کے دل میں ایک مبہم سا خوف پیدا ہوا اسے گہری نیند سے بیدار کرنے کی غرض سے "لیوسین" نے ننھی لڑکی کی آنکھیں چوم لیں اسے معلوم ہوا کہ لڑکی کی آنکھیں نیم باز ہیں جن میں سے اس کے ڈھیلے بے نور دکھائی دے رہے ہیں اس کا دل کانپ گیا ایک دہشت ناک خیال بجلی کی تیزی کیطرح اس کے دماغ میں آیا وہ اپنا منھ لڑکی کے منھ کے بہت قریب لے گیا مگر اس کا سانس بند ہوچکا تھا ۔

جس وقت لیوسین چرائے ہوئے سکہ کے ساتھ دولت جمع کرنے میں مصروف تھا ۔ بیچاری بے پناہ ننھی لڑکی برف کے بڑے بڑے ڈھیر داں کے درمیان دم توڑ رہی تھی ۔

اگلے روز "لیوسین" نے اپنا نام افریقہ جانے والی پلٹن کی فہرست میں لکھوا دیا ۔ اب "لیوسین ڈی ہیم" لفٹننٹ ہے اس کی آمدنی صرف اس کی تنخواہ تک ہی محدود ہے لیکن وہ اس پر بخوبی گزران کرتا ہے کیونکہ وہ ایک مستقل مزاج افسر ہے جو بھولے سے بھی کبھی بازی نہیں لگاتا بلکہ کہا جاتا ہے کہ وہ کچھ تھوڑا بہت پس انداز کرنے کی بھی تدبیر کرلیتا ہے کیونکہ ابھی اگلے ہی روز کا ذکر ہے کہ اس کے ایک ساتھی نے جو الجیریا کے بازار میں اس کے پیچھے پیچھے چلا جارہا تھا اسے ایک ننھی بھکارن لڑکی کو خیرات دیتے دیکھا تھا یہ ساتھی معلوم کرنا چاہتا تھا کہ "لیوسین" نے کسقدر خیرات کی ہے اور یہ دیکھکر اس کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ ننھی بھکارن کے ہاتھ میں ایک بیس فرینک قیمتی سونے کا سکہ دھرا تھا ۔ (فرینکائیس)

کو طول دے رہے ہیں ۔

اہل پولینڈ کو پورا یقین ہوگیا ہے کہ مسٹر چیمبرلین ان کے ساتھ بھی دغا کریں گے ، اس لئے انھوں نے پرزور مطالبہ کیا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس جاری رہتے ہوئے ہی روس کے ساتھ سمجھوتہ کرلیا جاوے لیکن مسٹر چیمبرلین نے ایک نہ سنی ۔

پولینڈ کے سیاسی حلقوں میں برطانیہ کے وزیر کی خلاف زبردست ناراضگی پھیلی ہوئی ہے برطانیہ پولینڈ کو قرض دینے میں بھی آنا کانی کر رہا ہے ۔

مسلح ہونیکا حکم

حکومت پولینڈ نے مشرقی پرشیا کے سرحد کے پولیس کسٹم افسر انسپکٹران کو حکم دیا ہے کہ وہ باقاعدہ مسلح ہوکر ڈیوٹی پر جائیں ۔

اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ پولینڈ ڈینزگ کی دھمکی میں آنے والا نہیں ہے ، اور اس نے تہیہ کرلیا ہے کہ وہ سرحد سے اپنے آدمی نہیں ہٹائے گا ، کل حکومت پولینڈ نے سینٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مطالبہ کیا ہے کہ پولینڈ ڈینزگ میں اپنے اقتصادی حقوق برقرار رکھے گا خواہ اس کے لئے اس کو کچھ بھی کرنا پڑے لیکن پرامن طریقہ پر معاملہ طے کرنے کے لئے پولینڈ بات چیت کرنے کو تیار ہے ۔

پولیس پر گولیوں کی بارش

بنوں ۱۰ر اگست تقریباً چار سو ۴۰۰ بلوچیوں کے مشتعل ہجوم نے نظام باز ار کے چوکیدار مسمی جمشیر پر سنگ باری کی ، خیال کیا جاتا ہے کہ منگلوار کی رات کو جمشیر نے دوسرے چوکیدار جمال میاں کے ساتھ مشک عالم کو مارا تھا ، ہجوم نے شہر بنوں کے پولیس اسٹیشن تک جمشیر کا تعاقب کیا جہاں اس نے پناہ لی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جمشیر کو اپنی کار میں بٹھاکر صدر پولیس اسٹیشن پہونچا دیا کل آدھی رات کے قریب کنٹونمنٹ پولیس اسٹیشن پر گولیاں چلائی گئیں اور ٹیلیفون کے تار کاٹ دئے گئے اور کھمبے گرا دئے گئے بنوں زرمک روڈ پر پل اور پلیاں توڑ دی گئیں صورت حالات نازک ہے ۔

سر این سرکار کی تقریر

کلکتہ ۱۰ر اگست سر نریندر ناتھ سرکار سابق لا ممبر حکومت ہند نے سر نریندر ناتھ بنرجی کی چودھویں برسی کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں کلکتہ میونسپل بل کے متعلق جو حال ہی میں منظور کیا گیا ہے ۔ فرمایا کہ ہم نے خود جو تخم بوئے تھے آج ان پر ہی ہم لوگ آنسو بہا رہے ہیں ، آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ پونہ پیکٹ پر اس وقت دستخط کئے گئے تھے جبکہ بنگال کا کوئی ہندو وہاں پر موجود نہیں تھا ۔

معاہدہ پونہ کے بعد جو ایجی ٹیشن شروع ہوا تھا اس کا ذکر بھی فضول ہے جو کچھ کیا جا چکا ہے اس پر میں نکتہ چینی نہیں کرتا لیکن معاہدہ پونہ کو یا تو کچھ خوف کی وجہ سے یا اپنی ہستی کی جان بچانے کی خاطر منظور کیا گیا تھا جس کا ہر شخص احترام کرتا ہے ۔

بمبئی میں حالات سکون پر

بمبئی ۷ر اگست چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی نے زیر دفعہ ۱۴۴ پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے جمع ہونے اور کرفیو آرڈر کے نفاذ کا جو حکم دیا تھا وہ حالات کے درست آجانے کی وجہ سے واپس لے لیا گیا ہے یہ حکم یکم اگست کے ہنگامہ پر نافذ کیا گیا تھا ۔

الہ آباد میں ہندو مسلم فساد

الہ آباد ۱۰ر اگست شہر میں چاروں طرف خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے بہت سی دوکانیں بند ہیں جھگڑا اسطرح شروع ہوا کہ رام لیلا کمیٹی رام لیلا کے میدان کے قریب احاطہ کی دیواریں بنوا رہے تھے اس پر مسلمانوں نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کے قبرستان پر دست درازی کی جارہی ہے چنانچہ معاملہ یہانتک پہونچا کہ ہندو اور مسلمان باہم ایک دوسرے پر پتھر پھینکنے لگے ، پولیس موقعہ پر فوراً پہونچ گئی صورت حالات پر قابو پالیا گیا ۔

اجلاس مرزا کاظم علی خاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

منبر مقدمہ ۱۴۴۲ ۱۱ ۳۹ء

بعدالت مال مقام تحصیل کانپور ضلع کانپور

ٹھاکر وگیو راج سنگھ مدعی

بنام رام ناتھ وغیرہ مدعا علیہ

بنام رام ناتھ وجگناتھ و شنبناتھ پسران بدری تواری ساکنان موضع بولر پرگنہ و ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ اگست ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے بمقام تحصیل کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے ، یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے ، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم

عدالت

(مہر عدالت)

قبائلی حملوں کے خلاف تحفظ ۔ شملہ ۹ر اگست ۔ معلوم ہوا ہے کہ قبائلی حملوں کے نتیجہ کے طور پر بنوں اور کوہاٹ کے ضلعوں میں سرحدی علاقوں پر ہوائی حفاظت کے انتظامات کئے گئے ہیں ۔

پولینڈ کی احتیاطی تدابیر

وارسا ۹ر ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولینڈ کے جنوب اور مغرب میں جرمن فوجوں کے اجتماع کے پیش نظر پولینڈ نے بھی اپنی فوجوں کو جمع کرنا شروع کردیا ہے ہر دوسرے دن افسروں اور سپاہیوں کو طلب کرلیا جاتا ہے اس ماہ کے آخر تک فوجی تنظیم انتہا کو پہونچ جائے گی ۔

اخبار "کرچیر پولسکی" لکھتا ہے کہ جرمنی کی فوجی تیاریاں اس قدر زور و شور کی ہیں اور صورت حالات اس قدر خطرناک ہے کہ پولینڈ کے لئے نگرانی رکھنا لازمی ہوگیا ہے ۔

کیا ڈینزگ کو قربان کیا جائیگا ؟

وارسا اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ حکومت پولینڈ کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ ڈینزگ کے معاملہ میں سمجھوتہ کرلے مسٹر چیمبرلین اس وقت بھی وہی طریقہ اختیار کر رہے ہیں جو انھوں نے زیکوسلاویکیہ کے معاملہ میں کیا تھا ۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر چیمبرلین کے دباؤ ڈالنے پر پولینڈ کی کیبنٹ نے جرمنی کے ساتھ خفیہ گفت و شنید شروع کردی ہے ، اور یہی وجہ ہے کہ مسٹر چیمبرلین حکومت روس کے ساتھ گفت و شنید

جس میں ایک رزدلیوشن کے ذریعہ وزیر اعظم پنڈت پنت کو مبارکباد دی گئی۔ کہ انہوں نے پہلی مرتبہ پراونشل پولیس سروس میں رٹ جاتی سے ایک شخص کو مقرر کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ دلت جاتی کے ایک رکن کو ڈپٹی کلکٹر مقرر کرنے کا اعلان کیا جانے والا ہے۔

جاپان کے وزیروں کی کانفرنس

ٹوکیو، اگست۔ آج سہ پہر تقریباً ڈھائی گھنٹہ تک جنرل اٹاگا وزیر جنگ، اور ایڈمرل یونانی بحری وزیر نے یورپ کی نئی صورت حالات کے متعلق جاپان کی پالیسی کے بارے میں مشورہ کیا۔ میٹنگ کے بعد جنرل اٹاگی نے دفتر جنگ کے بڑے بڑے افسروں کا ہنگامی اجلاس طلب کیا۔

ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ شہزادہ کینن چیف آف جنرل سٹاف نے تمام معاملہ کی شہنشاہ جاپان سے رپورٹ کی۔

جاپانی وزیروں کی کل ایک اہم کانفرنس ہونے والی ہے۔

علیگڈھ میں ہندو مسلم فساد

علیگڈھ، ۷ اگست۔ کل شام محلہ ملنگ چوک میں ہندو اور مسلمانوں میں جھگڑا ہو گیا۔ جن کے نتیجہ میں تقریباً ایک درجن اشخاص زخمی ہوئے۔

جے پور کے وزیر اعظم مستعفی

جے پور، ۸ اگست۔ مسٹر ایچ جے۔ ٹاڈ وزیر اعظم ریاست جے پور آج بمبئی تشریف لے گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ٹاڈ عنقریب انگلستان جانے والے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ جے پور میں تشریف نہیں لائیں گے۔ کیونکہ ریاست کے بعض انتظامی معاملات ایسے ہیں جن کی وجہ سے وہ ہز ہائی نس مہاراجہ سے منہ در منہ بات چیت کریں گے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کا ایک پیغام

پراونشل سول سروس

لکھنؤ، ۸ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو آج صبح الہ آباد سے یہاں آئے۔ اور انہوں نے کانگریس ... سول سروس کے انتظامی السنکٹروں کے جلسہ میں تقریر کی اور کہا کہ آپ لوگ پارٹی بندی سے بالاتر رہ کر ٹھوس کام کریں۔ اور اصولوں کے بدلے شخصیات پر نکتہ چینی نہ کریں۔ پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم یو پی نے بھی تقریر کی آپ نے کہا کہ مختلف پارٹیاں کانگریس کا وقار کم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اور آئندہ انتخاب کے لئے اپنا میدان تیار کر رہی ہیں۔ آپ نے مختلف فرقوں کی جانب اپنی حکومت کی پالیسی کا اعلان کیا۔

قبر سے بیش قیمت خزانہ برآمد ہوا

لندن۔ ایک اینگلو سیکسن چیف کی قبر سے جو کہ اپسوچ کے قریب سٹن ہو میں کھودی جا رہی ہے بیش قیمت خزانہ برآمد ہوا ہے۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ خفیہ طور پر کئی ماہ سے کھدائی کر رہا ہے اس ہفتہ چیف کی قبر معلوم ہوئی ہے اور اسکو ۲ فٹ ... ۱۲ فٹ چوڑی کشتی میں دفن کیا گیا تھا مزدوروں کو ہزاروں پونڈ قیمت کے سنہری اور طلائی کٹورے اور دیگر زیورات ملے ہیں، قبر پر دن رات پہرہ لگا ہوا ہے۔ یہ قبر دریائے ڈبین کے قریب ایک جنگل میں ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کشتی دریا سے نکال کر قبر میں رکھ دی گئی۔ ماہرین قدیمہ کا بیان ہے کہ اس ملک میں اس قسم کی چیزوں کی برآمد بہت اہمیت رکھتی ہے سکینڈے نیویا میں اس قسم کی تین قبریں برآمد ہوئی ہیں۔ برطانی موزیم کے افسران کھدائی کے کام میں حصہ لے رہے ہیں۔ زیورات برطانی موزیم میں صاف کرنے کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ چیف موصوف کا نام رٹمن ہو تھا جو کہ سفک میں اپنے زمانہ کے تمدن کا بانی تھا انکو ۱۹۰۰ اور ۱۲۰۰ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔

برطانی علاقہ کی ناکہ بندی

ٹینسن ۸ اگست ٹینسن کے برطانی علاقہ کی ناکہ بندی کو اور زیادہ مضبوط کر دیا گیا ہے۔ یہ مسٹر چیمبرلین کے بیان کا بازاثر ہے بازار میں مہیا نہیں ہوتا۔ آدھ پونڈ سے زائد کی اجازت نہیں ہے گرا ... بڑی ہوئی دستیاب

لندن ۸ اگست۔ موسیو مولوٹو وزیر خارجہ روس نے حکومت پولینڈ کو لکھا ہے کہ فرانس اور برطانیہ اور روس کے درمیان جو فوجی گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں وہ بھی اپنا نمائندہ بھیجے۔

۲۔ پنڈت چندر شیکھر ولد رام کشن قوم برہمن ساکن کلکٹر گنج کانپور منیجر و کرتا خاندان فرم چندر شیکھر چندر بہال واقع کلکٹر گنج کانپور قرضخواہان سائلان

بنام ۱۔ نرائن سنگھ عمر تخمیناً ۵۴ سال ولدیت نامعلوم قوم ٹھاکر ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور ۲۔ گیا پرشاد عمر تخمیناً ۵۳ سال ولدیت نامعلوم قوم ... ساکن ڈپٹی کا پڑاؤ شہر کانپور۔ مالکان فرم نرائن سنگھ گیا پرشاد واقع ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور۔ قرضدار فریقثانیان

ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں قرضخواہان سائلان مندرجہ بالا نے ایک درخواست اس امر کی عدالت ہذا میں گذرانی ہے کہ فریقثانیان دیوالیہ قرار دیئے جائیں لہٰذا عدالت نے تاریخ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء بغرض سماعت درخواست متذکرہ بالا کے مقرر کی ہے۔ مرقوم ۱۲ اگست سنہ ۱۹۳۹ء

بحکم گنگا سوروپ نگم مصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

(مہر عدالت)

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور با ختیار انسالونسی

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۳۹ء

مقدمہ ۱۔ کنہیا لال ولد چندر کا پرشاد قوم کھتری ساکن جرنیل گنج کانپور منیجر و کرتا خاندان فرم چندر کا پرشاد کنہیا لال کلکٹر گنج کانپور

آل انڈیا سودیشی نمایش بمبئی

انڈین انڈسٹریز فیر لمیٹڈ کی زیر سرپرستی اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے ہر حصہ کی سودیشی ٹریڈ اور انڈسٹریز کی ایک نمایندہ نمایش مارچ ۱۹۴۰ء میں بمبئی میں منعقد کی جاوے۔
یہ نمایش زیادہ وسعت کا بہ نسبت پچھلے دفعہ سے ہے اور زیادہ حوصلہ افزا باتوں کی اُمید کی جاتی ہے اور اس بات کو مدنظر رکھکر کہ تعاون کے واسطے تمام صوبہ داری گورنمنٹوں اور ریاستوں سے زوردار درخواست کی جارہی ہے۔ نمایش کی تیاری میں اسوقت بہت سرگرمی سے کوشش کی شروعات کردی گئی ہے۔

مہاتماجی کی توقعات

وارودھا ۱۰؍اگست۔ بنگال کے سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال ختم ہو جانے کے متعلق مہاتما گاندھی نے ایک بیان شایع کیا ہے۔ جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ میں سبھاش بابو کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ بھوک ہڑتالی قیدیوں کو دوماہ تک کے لئے برت کھول دینے کی ترغیب دینے میں کامیاب ہوگئے۔ اور قیدیوں کی رہائی کے واسطے ضروری اقدام کرنے کے لئے بنگال پراونشل کانگریس کمیٹی کے سامنے تحریک پیش کرنے کا ان سے وعدہ کیا۔ علی پور جیل کے قیدیوں نے مجھے بھی ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں مطلع کیا گیا ہے کہ میں اپنی کوشش پھر شروع کردوں۔ میں انھیں اس بات کا یقین دلانے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ میں انکی رہائی کے لئے جو کچھ کرسکتا ہوں کرونگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بھوک ہڑتال ختم ہوجانے سے مجھے اپنی کوششوں میں کچھ کامیابی کی اُمید ہوگئی ہے۔ مجھے یہ بھی امید ہے کہ حکومت بنگال اس موقع پر فیاضی کے ساتھ کام لے کر اس انتہائی تکلیف دہ قضیہ کو ختم کرے گی۔

تبرا ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۹؍اگست۔ سید علی ظہیر ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے نمایندہ پریس سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ تبرا ایجی ٹیشن کے متعلق شیعوں اور سنیوں میں سمجھوتہ کی کوشش کی جارہی ہے۔

کانگریس کی نکتہ چینی کا انتظار

حصار ۱۰؍اگست۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے جو بمبئی سے گذشتہ شب حصار پہنچے ایک انٹرویو کے دوران میں فرمایا کہ میں نے فیڈریشن کی جو اسکیم پیش کی ہے۔ اس میں میں نے کوئی ردعمل نہیں دیکھا ہے۔
میں یہ جانتا ہوں کہ فرقہ پرست ہندو اور مسلمان اس اسکیم کی حمایت نہیں کریں گے۔ لیکن میں کانگریس کے اعتراضات کا منتظر ہوں جس کو اس اسکیم کے ذریعہ مرکز میں سیاسی اکثریت حاصل ہو جائے گی۔ میں شملہ ہو پہنچنے پر اس سلسلہ میں کچھ اور کہہ سکوں گا۔ سر سکندر حیات خاں آج شملہ کو روانہ ہوگئے۔

سرحد میں مشترکہ انتخاب

پشاور ۹؍اگست۔ سرحد کی لوکل باڈیز (میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ) میں مشترکہ انتخاب رائج کردیا گیا ہے اور ہندؤوں اور سکھوں کے لئے نشستیں مخصوص کردی گئی ہیں۔ پشاور میونسپل بورڈ میں ۲۸ نشستیں ہیں جن میں چھ ہندؤں اور تین سکھوں کے لئے مخصوص ہونگی۔

آل انڈیا کرسچین کونسل

لاہور ۱۰؍اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو ناگپور میں ہندوستانی عیسائیوں کی آل انڈیا کونسل کا اجلاس ہوگا۔ ڈاکٹر ایچ سی مکرجی ایم۔ ایل۔ اے۔ ۱۹۴۰ء کے لئے ہندوستانی عیسائیوں کی آل انڈیا کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

رومانیہ میں زبردست فوجی مظاہرہ

بخارسٹ ۱۰؍اگست۔ رومانیہ میں ایک وسیع پیمانہ پر فوجی مظاہرہ کی تیاریاں ہورہی ہیں اس میں شامل ہونے کے لئے ہزار ہا سپاہی طلب

کئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی تعداد ۳۵۰۰۰۰ تک پہنچ جائے گی۔ اور اس طریقہ پر تقریباً ۵ لاکھ سپاہ جمع ہوجائے گی۔

بلوچستان کا نیا چیف کمشنر

کوئٹہ ۱۰؍اگست۔ آج سہ پہر کو سر آبرے میٹکاف نے لفٹنٹ کرنل سر آرتھر پرسے گورنر جنرل کے ایجنٹ اور بلوچستان کے چیف کمشنر کا چارج لے لیا۔ بہت سے فوجی اور سول افسر قبیلوں کے سردار اور ملک اور معززین شہر سر آرتھر پرسے ملنے کے لئے آئے۔ سر آرتھر مرخیا در کو روانہ ہوگئے۔

جاپان اٹلی اور جرمنی

روم ۱۰؍اگست۔ روم اور برلن میں مقیم جاپانی سفیروں نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہے جس کے ذریعہ انھوں نے پیشنگوئی کی ہے کہ اٹلی جرمنی اور جاپان کے درمیان فوجی معاہدہ ہونے والا ہے۔ جرمنی اور اٹلی کے ساتھ فوجی اتحاد قایم کرنے پر غور کیا گیا۔

یو۔پی کے ہریجنوں کی دھمکی

لکھنؤ ۱۰؍اگست۔ لکھنؤ سے تقریباً ۱۵ میل کے فاصلہ پر نیوترا میں بھگت بلوا داس کی زیر صدارت دلت اقوام مدارس مہاسبھا کا اجلاس ہوا۔ مہاسبھا نے کئی رزولیوشن پاس کئے۔ جنمیں سے ایک میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ دلت اقوام کے ایک آدمی کو کیبنٹ میں شامل کیا جائے۔ ورنہ ستیہ گرہ شروع کیا جائے گا۔
دیگر رزولیوشنوں میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ بل مزارعہ کے قانونی شکل اختیار کرنے سے پہلے ہی دلتوں کو اراضی دی جائے۔ کسانوں کو موروثی حقوق دیئے جائیں۔ اور دلت اقوام کی آبادی کی بنا پر انھیں لوکل باڈیز میں نشستیں دی جائیں۔ ایک رزولیوشن میں حکومت ہند پر اس بات کے لئے زور دیا گیا۔ کہ دلتوں کے ایک آدمی کو ہر سال انڈین سروس کے لئے نامزد کیا جائے۔
مسٹر چندکا پرشاد جگیا سوئے جو کہ خاص مقررین میں سے تھے۔ بل مزارعہ پر ایک طویل تقریر کی اور کہا کہ اس بل کے قانونی جامہ پہن لینے پر زمینداروں کی تعداد میں بہت زیادہ اضافہ ہوجائے گا۔ اور کسانوں کے لئے کاشت کے واسطے اراضی حاصل کرنا بہت مشکل ہوجائے گا۔
کانفرنس میں جو اصحاب شریک ہوئے ان میں سے رائے صاحب رام سہائے ممبر کونسل بابو رادھے لال (بریلی) بابو نراین داس ممبر اسمبلی بابو لوٹن رام اور چودھری بہاری لال کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حکومت جے پور کے رویہ کیخلاف ناراضگی

جے پور ۱۰؍اگست۔ سیکر کی ہندو مسلم کمیٹی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں راؤ راجہ سیکر کے قیدیوں کو رہا کرنے اور ٹرین کے اس حادثہ کے متعلق تحقیقات کرنے کی اجازت نہ دینے پر جس کے سلسلہ میں ۴ جولائی ۳۹ء کو سیکر میں گولی چلائی گئی۔ حکومت جے پور کے رویہ پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے۔

پریس ایکٹ کے ماتحت مقدمہ

دہلی ۱۰؍اگست۔ گلزار احمد ایڈیٹر اور احمد بخش پرنٹر پبلشر جنرل نیوز کے خلاف پریس ایکٹ کے ماتحت مقدمہ کا چالان کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزموں نے جنرل نیوز اخبار جنرل نیوز پریس میں چھاپنے کا ڈکلریشن حاصل کر رکھا ہے لیکن جامع مسجد کے قدوسی پریس میں اخبار چھپواتے ہوئے پکڑے گئے۔

یو۔پی ٹریڈ ڈسپیوٹ بل

لکھنؤ ۱۰؍اگست معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی گورنمنٹ نے تجارتی کا بل تیار کیا ہے جو بمبئی کے بل سے ملتا جلتا ہے اسے متعلقہ حلقوں میں گشت کرایا جارہا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یو۔پی پراونشل ٹریڈ یونین کانگریس نے حال ہی میں اس بل پر غور کیا اور یو۔پی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ اس بل کے چند قابل اعتراض پہلوؤں کو دور کردیں۔

ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کا بل

لکھنؤ ۱۰؍اگست۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلنسی گورنر نے ملازمتوں پر ٹیکس لگانے کے بل کو گورنر جنرل کے غور و خوض کے لئے رکھ لیا ہے۔

آسام اسمبلی اور کونسل کا مشترکہ اجلاس

شیلانگ ۱۰؍اگست۔ آج بعد دوپہر آسام اسمبلی اور کونسل کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں آنریبل مسٹر فخر الدین علی احمد فائننس منسٹر کی تحریک پر زرعی انکم ٹیکس بل پر بحث ہوئی۔

اڑیسہ کے دورہ سے وائسرائے کی واپسی

پوری ۱۰؍اگست۔ ہز اکسلنسی وائسرائے اڑیسہ کا دورہ ختم کرکے ایک اسپیشل ٹرین کے ذریعہ نئی دہلی کو روانہ ہوگئے۔ سر جان ہوبک گورنر اڑیسہ نے ریلوے اسٹیشن پر انکو الوداع کہی۔ آنریبل مسٹر وشوناتھ داس وزیر اعظم اڑیسہ نے کل بعد دوپہر گورنمنٹ ہاؤس میں وائسرائے سے بھی انٹرویو کیا۔
سر جان ہوبک نے وائسرائے کے اعزاز میں دعوت دی۔

پراونشل کانگریس کی کونسل کی تنبیہ

لکھنؤ۔ یہاں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں یو۔پی پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کا اجلاس تین دن سے برابر ہو رہا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے خلاف مظاہروں کے متعلق کونسل نے مسٹر کرپلانی۔ پنڈت کے لوٹ پر غور کیا۔ کونسل نے قرار دیا کہ کانگریسیوں کا بالخصوص اس موقع پر یہ فرض ہے کہ وہ اتحاد اور کانگریس کی عزت کو برقرار رکھیں۔ اور تخریبی سرگرمیوں سے بچیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کونسل قرار دیتی ہے کہ کانگریس کی متناطیسی ترقی کے لئے اظہار رائے کی آزادی ضروری ہے کونسل اس کے بعد یہ رائے ظاہر کرتی ہے۔ کہ اگر کانگریس کو آزادی وطن کے لئے موثر جنگ کرنے کا اہل رہنا ہے تو اتحاد عمل نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اس لئے کونسل یہ واضح کردینا چاہتی ہے کہ کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹی کے عہدیداران اور ممبروں کو آل انڈیا کانگریس ورکنگ کمیٹی پراونشل کانگریس کمیٹی اور اس کی کونسل کے رزولیوشنوں یا اعلان کردہ پالیسی کے خلاف کسی مظاہرہ میں حصہ نہیں لینا چاہیئے ابتدائی ممبروں کا دائرہ اگرچہ بہت وسیع ہے مگر ان سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ کانگریس کے ابتدائی ڈسپلن کو منظور کریں گے۔ اور کانگریس کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے مقامی فارورڈ بلاک کے حلقے اس رزولیوشن کے خلاف اظہار ناراضگی کر رہے ہیں۔

برطانیہ و جاپان کی کانفرنس

ٹوکیو ۱۰؍اگست۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ ٹینٹسن میں امن و قانون برقرار رکھنے کے متعلق جاپان اور برطانیہ کے نمایندوں کی کانفرنس میں فیصلہ ہوگیا ہے۔ نمایندہ کا بیان ہے کہ جو سمجھوتہ ہوا ہے وہ تحریری سمجھوتہ کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

ہندوستان اسٹنڈرڈ سے طلبی ضمانت

کلکتہ ۱۰؍اگست۔ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے انڈین پریس ایکٹ کے ماتحت "ہندوستان اسٹنڈرڈ" کے پرنٹر اور آنند پریس کے کیپر پر جہاں اخبار شایع ہوتا ہے نوٹس تعمیل کرائے ہیں۔ جن میں انھیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ تین تین ہزار روپیہ بطور ضمانت داخل کریں۔
ضمانت بنگال کے سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال کے سلسلہ میں ایک آرٹیکل بعنوان کب تک شایع کرنے کے سلسلہ میں طلب کی گئی ہے۔

راجاؤں پر دباؤ نہیں ڈالا جائیگا

لندن ۱۰؍اگست۔ دارالعوام میں سر ہنری پیج کرافٹ نے مطالبہ کیا کہ یقین دلایا جائے کہ گورنمنٹ آف انڈیا بل کے پاس ہوتے وقت جو یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ کسی والیان ریاست پر فیڈریشن میں شامل ہونے کے لئے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ اس پر عمل کیا جائے گا۔ نائب وزیر ہند کرنل موئر ہیڈ نے یقین دلایا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

ایک اور میونسپلٹی توڑ دی گئی

ناگپور ۱۰؍اگست۔ جبلپور میونسپل کمیٹی کے ٹوٹنے کے بعد حکومت سی۔پی و برار کے گزٹ کی آج کی غیر معمولی اشاعت میں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر نے یہ ہدایت کی ہے کہ کامٹی میونسپل کمیٹی کو بھی توڑ دیا جائے کیونکہ وہ اس امر سے مطمئن ہیں کہ کمیٹی نے اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کی ہے اور وہ اپنے حالات کو درست لانے کے اہل نہیں ہے۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی

کلکتہ ۵؍اگست۔ دو سیاسی قیدی جوگیندر بنرجی اور ہری پادابوس آج صبح ڈمڈم جیل سے اپنی رہائی کی میعاد سے ۲ سال پہلے چھوٹ گئے۔ بھوک ہڑتال ختم کرنے کے بعد سب سے پہلے یہی دونوں رہا ہوئے ہیں۔

الہ آباد میں بنیادی تعلیم

لکھنؤ ۹؍اگست۔ آنریبل شری سمپورنا نند وزیر تعلیم یو۔پی کو الہ آباد میں بنیادی تعلیم کے اسکولوں کے شروع کرنے پر بہت سے سرکردہ اصحاب سے پیغام ملے ہیں اس کا افتتاح آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم یو۔پی کے ہاتھوں ہوگا۔

مسٹر ڈگوئن کا انتقال

لکھنؤ ۱۰؍اگست۔ حکومت یو۔پی کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یو۔پی سرکار کے سابق چیف سکریٹری مسٹر ڈبلیو گوئن کا کل طویل علالت کے بعد جہاز میں انتقال ہوگیا۔ جہاز ابھی تک انگلستان نہیں پہونچا تھا بلکہ بحر قلزم کا سفر طے کر رہا تھا مسٹر گوئن کے ماتم میں آج لوکل سکریٹریٹ بند رہا۔

حکومت یو۔پی کا اعلان

دہلی ۱۰؍اگست۔ حکومت یو۔پی نے روزانہ اخبار انجام سے دو ہزار روپیہ کی ضمانت ایک قابل اعتراض نظم کی بنا پر طلب کی تھی لیکن معلوم ہوا ہے کہ اب حکومت نے ایک نوٹس کے ذریعہ ضمانت کی طلبی کا حکم منسوخ کردیا ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے انجام کے ایڈیٹر پرنٹر پبلشر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ دو ماہ تک موضع تیلا ضلع میرٹھ کے جھگڑے کے متعلق ایسی کوئی بات اخبار میں شایع نہ کریں جس سے دونوں فرقوں کے تعلقات کشیدہ ہوں یا تشدد کی بو آتی ہو۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا۔ ۱۴۲۲

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۹ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۳ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۳

ادبیات

نکات

از جناب خلیق فیض آبادی

فصلِ گل دیکھی نہیں یا گلستاں دیکھا نہیں
لیکن اک حالت پہ رنگِ آسماں دیکھا نہیں

کیا سناتے ہو مجھے تم داستانِ برق طور
کیا چمن میں تم نے میرا آشیاں دیکھا نہیں

بجسکی کا ہو برا خوش ہیں اسیرانِ قفس
روزِ اوّل ہی سے گویا آشیاں دیکھا نہیں

اپنی خوش بختی پہ نازاں ہو حریفِ کامیاب
شاید اُس نے جذبۂ روحانیاں دیکھا نہیں

آہ وہ عہدِ محبت! آہ وہ عہدِ وفا!
میں نے اُس کافر سے بڑھکر خوش بیاں دیکھا نہیں

کم نگاہی اور اتنی زاہدِ گوشہ نشیں!
لامکاں کی فکر ہے حسنِ مکاں دیکھا نہیں

فکرِ آزادی بجا لیکن اسیرانِ قفس
غالباً تم نے مرا ہندوستاں دیکھا نہیں

کیا کہوں اہلِ قفس سے داستانِ دردِ دل
میں نے تو اتنا کسی کو بدگماں دیکھا نہیں

اہلِ گلشن کیلئے بھی بابِ گلشن بند ہے
اسقدر کم ظرف کوئی باغباں دیکھا نہیں

کیا کہوں میں اُس حریفِ کم نظر سے اے خلیق
جس نے حسنِ شاہدِ اردو زباں دیکھا نہیں

سوز و ساز

از جناب مولانا مجید لاہوری

میں گذر رہا تھا جاں سے کہ ترا پیام آیا
مرا ضبط رنگ لایا، مرا صبر کام آیا

مری آنسوؤں نے چھیڑی غمِ ہجر کی کہانی
کبھی بیخودی میں لب پر جو تمہارا نام آیا

تری بخشش و عنایت ترا لطف بے نہایت
کوئی بامراد اُٹھا، کوئی شاد کام آیا

ہے خرد نظر کا دھوکا یہ جنوں ہے اک حقیقت
مجھے عقل نے دغا دی تو جنوں ہی کام آیا

کٹیں خواب آرزو میں مری زندگی کی راتیں
بہ خدا خیال تیرا مجھے صبح و شام آیا

مری ہمتوں نے بڑھکر مرے شوق کو دعا دی
کبھی جادۂ طلب میں جو کٹھن مقام آیا

جو غلط نہیں تو کیا ہے ترا دعویٔ محبت
نہ کوئی سلام لکھا، نہ کوئی پیام آیا

دنیائے اسلام

مکتوبِ فلسطین

فلسطین کے حالات میں قرطاس ابیض کی اشاعت نے کوئی قابل ذکر تبدیلی پیدا نہیں کی، عربوں کو یہ شکایت ہے کہ برطانیہ نے حکومت خود اختیاری کے قیام کو دیدہ و دانستہ معرض تاخیر و توقف میں ڈال دیا ہے اور وہ ان وعدوں کو ایفا کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے جو جنگ عظیم میں مدد لینے سے پہلے عربوں کے ساتھ کئے تھے، یہودی اس بنا پر ناراض ہیں کہ ان کے داخلہ اور ہجرت پر پابندیاں عائد کر کے حکومت برطانیہ نے اس صاف و صریح اعلان کی خلاف ورزی کی ہے جو فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن قرار دینے کے متعلق کیا تھا

یہودیوں کی روز افزوں تعداد نے عربوں کے دل میں یہ شک پیدا کر دیا ہے کہ مستقبل قریب میں غیر ملکی اشخاص کی اکثریت قائم ہو جائے گی، یہودیوں کی تعداد جس رفتار سے بڑھ رہی ہے اس کا حال ذیل کی تصریح سے معلوم ہوگا

سنہ ۱۸۸۱ء میں یہودیوں کی تعداد ۲۵ ہزار کے قریب تھی یہ لوگ عربوں کے دوش بدوش پر امن طور سے رہتے تھے اور انھیں کا طرز ماند و بود اختیار کر لیا تھا۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں یہ تعداد ۸۰ ہزار کے قریب ہوگئی نو وارد یہودیوں میں ایسے لوگوں کی اکثریت تھی جو فلسطین کو اپنا قومی وطن بنانا چاہتے تھے اس کے بعد جنگ عظیم شروع ہوگئی اور فلسطین سلطنت عثمانیہ سے نکل کر برطانیہ کے انتداب میں چلا گیا، سنہ ۱۹۲۲ء میں ان نو وارد یہودیوں کی تعداد جو اعلان بالفور کے بعد فلسطین میں داخل ہوئے ۲۵ ہزار سے زیادہ نہ تھی سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء اور سنہ ۳۶-۱۹۳۲ء میں مہاجر یہودیوں کی تعداد معمولی تھی لیکن بعد کو یہ تعداد چالیس ہزار سالانہ تک پہونچ گئی اور اس میں ہر سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے اس میں شک نہیں کہ عربوں کی آبادی بھی اس اثنا میں بڑھی ہے اور ان کی تعداد ۶ لاکھ سے تجاوز کر کے ۱۰ لاکھ ۴ ہزار کے قریب پہونچ گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کی اقتصادی حالت بھی بہتر ہو رہی ہے لیکن یہودیوں کی حکومت اور اقتدار قائم کرنے کا خطرہ ہر وقت ان کے دلوں پر مسلط رہتا ہے حکومت برطانیہ نے قرطاس ابیض میں عربوں اور یہودیوں کے مطالبات کو بڑی حد تک پورا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج اس سے عرب بھی ناخوش ہیں اور یہودی بھی ناراض مستقبل تاریک اور حال تشویش انگیز ہے جب تک حکومت کی پالیسی میں کوئی عظیم تغیر نہ ہو فلسطین کو خوشحالی نصیب نہیں ہو سکتی۔

مصر کے فوجی افسروں کی سیاحت ٹرکی

مصر اور ٹرکی کی فوجوں میں مستحکم تعلقات پیدا کرنے کا مسئلہ پچھلے دنوں سے موضوع بحث بنا ہوا تھا معلوم ہوا ہے کہ وزارت مصر نے اب انقلابی طور پر یہ طے کر دیا ہے کہ آیندہ ماہ مصر کا ایک فوجی وفد ٹرکی جائے گا جو فوجی نقطہ نظر سے ٹرکی کے حالات کا معائنہ کریگا اور ٹرکی کی فوج سے براہ راست تعلقات پیدا کرے گا یہ وفد مصری فوج کے پانچ بڑے افسروں پر مشتمل ہوگا ابھی تک یہ طے نہیں ہو سکا کہ وفد کس کی سرکردگی میں جائے گا لیکن عام طور سے یہ خیال پایا جا رہا ہے کہ صالح حرب پاشا مدیر محکمہ سواحل رئیس وفد منتخب کئے جاویں گے۔

وفد کے دورہ کا پروگرام ابھی سے بننا شروع ہو گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ باسفور اور دردانیال کے فوجی استحکامات کا معائنہ اور فوجی درسگاہوں اور کارخانہ جات اسلحہ کی زیارت وفد کے پروگرام میں ضروری طور پر داخل ہوگی اس کے علاوہ وفد ٹرکی فوج کے فوجی مظاہروں میں بھی شرکت کرے گا، ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ یہ وفد ٹرکی کی سیاحت میں کتنے دن صرف کرے گا۔

اسکے ساتھ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ حکومت ٹرکی نے بھی اپنا ایک فوجی وفد مصر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے وفد کی روانگی کی تاریخ ابھی مقرر نہیں ہوئی اس کا فیصلہ بعد کو کیا جائے گا ٹرکی وفد مصر میں مصر کی مغربی سواحل کی فوجی تیاریوں کا معائنہ کرے گا اور اس کے علاوہ شاہی جنگی کالج اور دوسرے عسکری اداروں کو بھی اپنی زیارت سے مشرف بنائے گا۔

حکومت مصر کی جدید اسکیم

مصری وزارت دفاع تقریباً... ۹۵ پونڈ سالانہ فوجی ذخیروں اور اسلحہ جات کی حفاظت پر صرف کیا کرتی ہے چونکہ یہ رقم بہت زیادہ ہے اس لئے وزارت مذکورہ اس وقت چند ایسے وسائل اختیار کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے جن سے مصارف میں کمی ہو جائے وزارت کا خیال ہے کہ اگر اسلحہ اور ذخائر حرب کی حفاظت کے لئے ایسی عمارتیں تیار کرائی جائیں جن پر موسم کی تبدیلیوں کا اثر نہ پڑے تو حفاظتی مصارف میں خاص کمی ہو سکتی ہے بنابریں محکمہ اشغال عسکری کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس قسم کی عمارتوں کے نقشے تیار کرے اور مصارف کا تخمینہ پیش کرے۔

لبنان ہائی کمشنر کا متوقع اعلان

بیروت ۱۸ر جولائی ہائی کمشنر فرانس کے متعلق باوثوق ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس ماہ کے آخر میں پیرس تشریف لے جائیں گے آج کل یہاں اس بات کا عام طور سے چرچا ہو رہا ہے کہ ہائی کمشنر فرانس نے لبنان کے نظم و نسق میں تبدیلیوں کے بارے میں جو نئی اسکیم تیار کی ہے اس کا وہ پیرس روانہ ہونے سے پہلے اعلان کر دیں گے، اس اسکیم کے مطابق پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی، صدر جمہوریہ کا عہدہ ختم کر دیا جائے گا اور حکومت کے جملہ اختیارات ایک فرانسیسی حاکم کے ہاتھ میں دیدئے جائینگے گویا لبنان میں فرانسیسیوں کی آمد کے وقت جو طریقہ حکومت رائج تھا وہی پھر زندہ کیا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر نوحِ عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰	کانپور شنبہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۳

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اہم فیصلے

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے گذشتہ اجلاس وار دھا میں دو اہم فیصلے کئے گئے ہیں، اول یہ کہ سوبھاش بابو کے خلاف تادیبی کارروائی جس پر بائیں بازو کے حلقوں میں سخت افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کانگریس کا بایاں بازو اس کارروائی کا کسی صورت میں بھی استقبال نہیں کر سکتا مگر دائیں بازو کے حلقوں میں بھی سوبھاش بابو کے خلاف تادیبی کارروائی پر افسوس کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مگر کچھ حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پوزیشن بڑی مشکل میں پڑ گئی تھی بہر حال دیکھئے آپس کی آپس کی پھوٹ کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

دوسرا اہم رزولیوشن کانگریس ورکنگ کمیٹی نے یہ طے کیا ہے کہ:۔ مرکزی اسمبلی کے شملہ کے اجلاس میں کانگریس پارٹی کا کوئی ممبر شریک نہ ہوگا اور نہ صرف کھلے اجلاس کی شرکت سے احتراز کیا جائے گا بلکہ اسمبلی کی مختلف سب کمیٹیوں میں بھی کانگریس ممبر شامل نہ ہونگے۔

اس طرح پر حکومت کی اس کارروائی کے خلاف عملی پروٹسٹ کیا جائے گا کہ اس نے ہندوستان کے نمایندوں کی رائے لئے بغیر ہی ہندوستان کی فوجوں کو ہندوستان کے باہر بھیج دیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا یہ فیصلہ ایک اہم فیصلہ ہے اور بہت ممکن ہے کہ اگر یہ حالات اور آگے بڑھے تو صوبجاتی حکومتوں میں بھی جمود پیدا ہو جائے۔

چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس رزولیوشن کے پاس ہو جانے کے بعد شملہ کے سرکاری حلقوں میں بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ ہز اکسلینسی لارڈ لنلتھگو اس امر سے مطمئن ہیں کہ کانگریس لیڈروں سے مل کر اس قضیہ کا حل نکل آئے گا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ وایسرائے نے مرکزی اسمبلی کے کانگریس پارٹی کے لیڈر مسٹر بھولا بھائی دیسائی سے خط و کتابت شروع کر دی ہے اور انھیں شملہ آنے کی دعوت دی ہے تاکہ انکے ساتھ نجی طور پر اس معاملہ پر تبادلہ خیالات کیا جا سکے ہز اکسلینسی وایسرائے دورہ سے شملہ واپس آ گئے ہیں۔ تازہ ترین حالات پر وایسرائے کی ایگزیکیٹو کونسل میں غور کیا جا رہا ہے۔

مرکزی اسمبلی کے ممبر شملہ میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی یا فوج کو ہندوستانی بنانے والی کمیٹی کی میٹنگ کے سلسلہ میں آئے ہوئے ہیں ان کے خیالات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان کی فوج کو سنگاپور اور مصر بھیجنے جانے کے کل فریضہ کو حکومت برطانیہ کے سر ڈالنے کے لئے زبردست کوشش کی جا رہی ہے۔

ابھی تک سرکاری طور پر یہ کوئی اعلان نہیں کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل مرکزی اسمبلی اور کونسل آف اسٹیٹ کے مشترک اجلاس میں تقریر کرینگے یا نہیں کیونکہ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پاس کرنے سے پہلے مشترک اجلاس میں تقریر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا تھا لیکن اب صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وایسرائے کیا کریں گے؟

بہر حال یورپ کے موجودہ حالات کی موجودگی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ نے ہز اکسلینسی وایسرائے کو ایک کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے۔

ابھی تک کانگریس نیشنلسٹ پارٹی نے اپنا رویہ طے نہیں کیا ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اس معاملہ میں کانگریس پارٹی کا ساتھ دے گی۔ اسی سلسلہ میں ۳۰ اگست کو اس کی میٹنگ ہونے والی ہے۔

مسلم لیگ کی انتظامیہ کمیٹی کی میٹنگ بھی ۲۷ اگست کو ہونے والی ہے جس میں اسمبلی کے اجلاس کا پہلے دن بائیکاٹ کرنے کا رزولیوشن پیش ہوگا۔

بہر حال حالات یہ بتلاتے ہیں کہ ہز اکسلینسی وایسرائے کو نہایت تدبر سے کام لینے کی ضرورت ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانیوں کو اپنانے کی کوشش کی جائے کیونکہ بلا اسکی امداد کے حکومت برطانیہ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

یوپی کونسل اور آنریری مجسٹریٹی

یوپی کونسل میں بیگم اعجاز رسول کا پیش کردہ یہ رزولیوشن بلا رائے شماری کے منظور ہو گیا کہ یوپی کونسل کا کوئی ممبر آنریری مجسٹریٹ نہ ہو سکے گا۔ اگر اس کے لئے یہ دلیل پیش کی جاتی کہ کونسل کا کام ایسا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ مجسٹریٹی ہو نہیں سکتی تو وہ بات تھی لیکن رزولیوشن کی محرکہ اور اس کی تائید کرنے والوں نے یہ دلیل پیش کی کہ چونکہ کونسل کے ممبر مختلف پارٹیوں کے آدمی ہوتے ہیں لہذا یہ اندیشہ ہے کہ مجسٹریٹ بننے کے بعد بھی وہ پارٹی بندی کے جذبہ سے کام لیں گے جیسا کہ آنریبل ڈاکٹر کاٹجو صاحب وزیر صیغہ عدالت نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس رزولیوشن کے ذریعہ ایوان نے آپ ہی اپنے ممبروں کی توہین کی ہے۔ مثال کے طور پر آنریبل پرشوتم داس ٹنڈن کو لیجئے جو اسوقت یوپی اسمبلی کے صدر ہیں جو ایک مجسٹریٹ سے کہیں زیادہ ذمہ داری کی جگہ ہے اور ساتھ ہی وہ کانگریس پارٹی کے بھی رکن ہیں لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے کبھی بہ حیثیت صدر اسمبلی جانب داری سے کام لیا ہے خود مخالف پارٹی اس بات کو مانتی ہے کہ انہوں نے کبھی جانب دارانہ اسپرٹ سے کام نہیں لیا۔ ایک صحیح قسم کا انسان سیاسی طور پر کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوئے بھی انصاف پرور ہو سکتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت اس رزولیوشن کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش نہ کریگی۔

خبروں کا ایک مرکزی اسٹیشن

حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دہلی میں ایک تجربہ کار ایڈیٹر کے ماتحت مرکزی نیوز آرگنائزیشن قایم کی جائے۔ یہ نیا انتظام اس غرض سے کیا گیا ہے کہ اخراجات میں کفایت ہو اور آل انڈیا ریڈیو کے پاس عوام کی معلومات کے لئے دلچسپ اور باقاعدہ مرتب کی ہوئی خبروں کے بلیٹن تیار ہو سکیں۔ اس فیصلہ کے مطابق ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء میں ایک تجربہ کار نیوز ایڈیٹر کا تقرر ہوا تھا جس کے ماتحت ایک سب اڈیٹر۔ ایک اسسٹنٹ اور کئی مترجمین ہیں۔

چنانچہ آجکل ریڈیو کے ذریعہ دہلی اسٹیشن سے روزانہ خبریں سنائی جاتی ہیں۔ یہ خبریں لاہور اور لکھنؤ کے اسٹیشن ٹیلیفون کے ذریعہ اور بمبئی اور پشاور کے اسٹیشن دوسرے آلات کے ذریعہ لے کر اپنے اسٹیشنوں سے ریلے کرتے ہیں۔ صرف مدراس اور کلکتہ کے اسٹیشن ایسے ہیں جو اب تک اپنے اپنے نیوز بلیٹن تیار کر کے سناتے ہیں۔ ترچنا پلی اسٹیشن سے مدراس کی خبریں ریلے ہوتی ہیں۔

کلکتہ، مدراس، لاہور، لکھنؤ اور ترچنا پلی کے پانچ اسٹیشنوں پر نئے ریسیونگ سنٹرس کا انتظام ہو رہا ہے تاکہ خبریں دہلی اسٹیشن سے حاصل کی جا سکیں۔ امید ہے کہ آئندہ اپریل تک یہ انتظامات مکمل ہو جائیں گے۔ اور دوسرے اسٹیشنوں کی طرح ان اسٹیشنوں سے بھی براہ راست دہلی کے اسٹیشن سے لیکر خبریں ریلے کی جائینگی۔

ریلوے بورڈ کے زیر غور تجویز

ریلوے بورڈ کے ایک پریس نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ چند سال سے اجمیر کے ورکشاپوں میں بی بی۔ سی۔ آئی ریلوے کی چھوٹی لائن کی انجن تیار ہو رہے ہیں۔ چونکہ اب اس ریلوے کو چھوٹی لائن کے انجنوں کی زیادہ ضرورت نہیں ہے اس لئے حال میں دوسری ریلوں کے انجن تیار کرنے کے امکانات پر غور کیا گیا۔ تاکہ جو کاریگر اس ورکشاپ میں کام کرتے ہیں بے روزگار نہ ہو جائیں۔

موجودہ قانون کی رو سے بی۔ بی۔ سی۔ آئی۔ ریلوے کے ورکشاپ کو دوسری ریلوں کے انجن تیار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ چنانچہ اس دقت کو رفع کرنے کے خیال سے پارلیمنٹ میں قانون کی ترمیم منظور ہوئی۔ اسی قانون کی رو سے اجمیر کے کارخانہ میں اسوقت آسام بنگال ریلوے کے تو انجن تیار ہو رہے ہیں۔ اور بی۔ این ڈبلو۔ آر۔ کے انجنوں کی تیاری کے مسئلہ پر غور ہو رہا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایکس ٹی انجن بھی جن کی تیاری کی منظوری حاصل کی جا چکی ہے اس کارخانہ میں بنیں گے۔

ان کے علاوہ ہندوستانی ریلوں کے کسی کارخانہ میں بڑی لائینوں کے انجنوں کی تیاری کے امکانات بھی ریلوے بورڈ کے زیر غور ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ایک یا دو خاص افسروں کا تقرر بھی زیر غور ہے جو ان انجنوں کی تیاری کے اخراجات کا اندازہ لگائیں گے اور دیگر تفصیلات کے متعلق تحقیقات کریں گے۔

یورپ کی حالت

یورپ کی حالت اسوقت بڑی خطرناک اور تشویشناک ہو رہی ہے اور ہر وقت یہ خوف ہو رہا ہے کہ نہ معلوم کسوقت جنگ چھڑ جائے۔

یوپی میں بنیادی تعلیم

ابتدائی اور لازمی تعلیم کی تنظیمی کمیٹی نے جسکے صدر آچاریہ نریندر دیو تھے تعلیمی مسائل کے متعلق طویل اور مفصل تحقیقات کے بعد اپنی جو رپورٹ پیش کی ہے حکومت نے اس کمیٹی کی سفارشات ایک رزولیوشن کے ذریعہ منظور کر لی ہیں اور اس رپورٹ کو سب سے زیادہ مفید اور اہم ترین دستاویز قرار دیا ہے۔

حکومت نے بنیادی تعلیم رائج کرنے کے متعلق کمیٹی کی تجویز منظور کر لی ہے۔ الہ آباد میں اگست سنہ ۱۹۳۸ء میں ایک ٹریننگ کالج قائم کر دیا گیا تھا۔ جسمیں بنیادی تعلیم کے سسٹم کے متعلق گریجویٹوں کو تربیت دیجا لی ہے۔ ۴۴ مردوں اور ۲۰ عورتوں کو بنیادی تعلیم کے اصولوں کی تربیت دیجا چکی ہے۔ اس ٹریننگ کالج میں ایک ریفریشر کورس بھی جاری کیا گیا۔ جسکے ذریعہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ۴۸ منتخب شدہ ٹیچروں کو تربیت دی گئی۔ سات دیگر مرکزوں میں یکم مئی سنہ ۱۹۳۹ء سے ایسے ہی ریفریشر کورس جاری کئے گئے ہیں اور ہر مرکز میں ۲۵ ٹیچروں کو بنیادی تعلیم کے اصولوں کی اور دستکاری سکھانے کی عملی اور اصولی تربیت دی گئی تھی ان ٹیچروں کی تربیت ماہ جولائی کے وسط میں مکمل ہو گئی ہے۔ اس کے بعد ہر ضلع کے چنے ہوئے علاقوں میں بنیادی تعلیم کے اسکولوں کا پہلا درجہ قائم کرنے کے لئے بھیجدیا گیا اور اس طریقہ پر ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کے آخر تک تمام صوبہ میں بنیادی تعلیم کے تقریباً ۱۷۵ اسکول قائم کر دیئے گئے ہیں۔ کمیٹی کی اہم ترین تجویز کے متعلق جس میں اس نے سفارش کی ہے کہ قومی پیمانہ پر بلا تخصیص ابتدائی تعلیم لازمی دیدی جائے گی۔ ۷ سال کی عمر سے ۱۴ سال کی عمر تک یعنی پورے سات سال تک مفت تعلیم دیجائے۔ حکومت یہ محسوس کرتی ہے کہ اس کو یقیناً انتہائی منزل سمجھنا چاہئے صرف مالی اسباب ہی اس کے راستہ میں سدراہ ہو سکتے ہیں موجودہ قاعدہ کے مطابق بچوں کی ابتدائی تعلیم ۶ سال کی عمر سے شروع ہوتی ہے۔ حکومت اسمیں کوئی تبدیلی کرنا مناسب نہیں سمجھتی حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ بنیادی تعلیم ۶ سال کی عمر سے شروع کی جائے اور ۱۲ سال کی عمر تک جاری رکھی جائے۔ آج کل لازمی تعلیم کی مدت ۵ سال کی ہے اس مدت کو بھی کچھ مزید عرصہ تک رائج دیکھنا ہوگا لیکن محکمانہ طور پر اس معاملہ میں مزید جانچ کی جا سکتی ہے اور یہ اُمید کی جاتی ہے کہ اگر مالی حالات بہتر ہو سکے تو کمیٹی کی خواہش کے مطابق ابتدائی تعلیم کی مدت سات سال مقرر کی جا سکیگی۔

حکومت نے بنیادی اور ثانوی تعلیم کے ذریعہ کے متعلق کمیٹی کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ ذریعہ تعلیم ہندوستانی زبان ہونی چاہئے۔ حکومت نے درسی کتابوں کے انتخاب کے متعلق بھی کمیٹی کی یہ تجویز منظور کر لی ہے اور حکومت ماہرین تعلیم کی امداد سے موزوں کتابیں تیار کرانے کا انتظام کرے گی۔ کمیٹی نے اپنی تجاویز میں ثانوی تعلیم کے مسئلہ کو اس سے زیادہ اہمیت دی ہے لیکن ان کے متعلق کوئی اہم فیصلہ کرنے سے قبل ان کے ہر پہلو کی جانچ بھی کرنی پڑے گی۔

صوبہ کے صنعتی وسائل کی جانچ کے متعلق کمیٹی نے جو تجاویز پیش کی ہیں ان کے متعلق حکومت۔ یہ واضح کر دینا چاہتی ہے کہ صوبہ کے محکمہ صنعت و حرفت نے انہیں اصولوں پر کام شروع کر دیا ہے۔

کمیٹی نے دیہاتی تعلیم کی تنظیم وغیرہ کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے اس سے حکومت قطعی طور پر متفق ہے اور ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے موجودہ طریق تعلیم میں چند تبدیلیاں کر لینے کا ارادہ کر رہی ہے۔

سی۔ پی کے وزیر کے خلاف تحقیقات

سی۔ پی کے وزیر آنریبل پنڈت دوارکا پرشاد مصرا کے خلاف جو تحقیقات کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جاری کی تھی مسٹر کیدار اور ان کی پارٹی نے اس کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی میں جب یہ معاملہ پیش ہوا کہ مسٹر مصرا کے خلاف تحقیقات کی جائے۔ تو بھولا بھائی دیسائی کو تحقیقات کے لئے مقرر کیا سا تھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ اگر مصرا کے خلاف الزامات صحیح ثابت ہوئے تو انھیں وزارت سے نکال دیا جائیگا لیکن اگر یہ شکایت کنندوں کے لگائے ہوئے الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی شکایت کنندہ پارٹی اس پر رضامند ہوگئی اور ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ ختم ہو جانے کے بعد مسٹر بھولا بھائی دیسائی ناگپور چلے گئے اور وہاں تحقیقاتی کارروائی شروع کی لیکن دوران تحقیقات میں مسٹر کیدار ناتھ نے علیحدگی اختیار کر لی اور بیان نکالا ہے کہ یہ تحقیقات کسی غیر کانگریسی کے سپرد کی جائے اور اگر وہ ہائی کورٹ کا جج ہو تو اور بھی بہتر ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ مطالبہ بالکل حق بجانب ہے، اور اس پر عملدرآمد کرنے کی ضرورت ہے۔

ٹیننسی بل کے متعلق بیانات

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات یوپی نے ٹیننسی بل کے متعلق جو بیان شایع کیا ہے اس سے حکومت یوپی کی پوزیشن بالکل واضح ہو جاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں کے اعلیٰ طبقہ نے جسے کونسل میں اکثریت حاصل ہے اس بل کی راہ میں روڑے اٹکانے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ سلیکٹ کمیٹی میں جن حضرات کو زمینداروں کا نمایندہ سمجھا جاتا تھا خود ان کے اور زمینداروں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ زمینداروں نے سیر کے متعلق حکومت کی تجویزوں کو منظور کر لیا تھا اور صرف بیدخلی کی شرطوں اور طریقوں کے متعلق اختلاف باقی رہ گیا تھا مگر اب دونوں معاملوں کو اٹھایا جا رہا ہے اور کونسل کا اجلاس ملتوی ہونے سے زمینداروں کو جو موقع ملا اسے انہوں نے بل کے خلاف فضا پیدا کرنے میں استعمال کیا لیکن بظاہر یہ زمیندار لوگ اس امید میں ہیں کہ اگر اس سال کونسل سے یہ بل نامنظور ہو گیا تو پھر آیندہ سال تک پاس نہ ہو سکے گا۔

آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی وزیر مالیات یوپی نے ٹیننسی بل میں زمیندار پارٹی کے چند ارکان کی طرف سے رخنہ اندازی ہونے کے متعلق جو بیان شایع کیا تھا اس کے جوابات راجہ مہیشور دیال سیٹھ اور رائے بہادر کنور گورنرائن کھنہ نے دیئے ہیں۔ دونوں حضرات نے اپنے بیانوں میں یہ کہا ہے کہ وزیر موصوف کا بیان غلط گوئی سے پُر ہے۔

ان تینوں بیانوں کے پڑھنے کے بعد یہ بات بالکل ظاہر ہو جاتی ہے کہ زمینداروں میں خود باہمی طور پر اس ٹیننسی بل کے متعلق بہت اختلاف ہے نہ تھا وزیر موصوف کے لئے یہ خیال کرنا بھی مشکل تھا کہ نواب چھتاری اُن سے جو کچھ بات چیت کر رہے تھے وہ زمینداروں کے نمایندہ ہونیکی حیثیت سے نہ تھی کیونکہ کانگریسی حکومت قایم ہونے سے پہلے جو چند روزہ زمیندار حکومت یوپی میں نئے آئین کے ماتحت قایم ہوئی تھی نواب چھتاری اس کے وزیر اعظم تھے۔

علامہ مشرقی کا حکم

اس صوبہ کی پبلک لائف میں خاکسار ایک ہوتے جاتے ہیں۔ لکھنؤ کے ذمہ دار حلقوں پر معلوم ہوا ہے کہ مسٹر وحید الدین حیدر بیرسٹر افسر کمانڈنگ خاکسار پارٹی یوپی بنگال دہلی کے لئے یہ حکم ہوا ہے کہ امین آباد پارک میں ان کے کوڑے لگائے جائیں۔ یہ حکم علامہ مشرقی خاکسار لیڈر نے دیا ہے۔ کیونکہ مسٹر حیدر نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس امتناعی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی جو مجسٹریٹ موصوف نے اس بارہ میں جاری کیا تھا کہ ۱۱ اگست کو غلام مصطفےٰ امیر خاص خاکسار پارٹی کی سلامی میں ۱۰۱ گولے نہ داغے جائیں۔ علامہ مشرقی نے اسے پارٹی کے ڈسپلن کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے سرعام کوڑے لگائے جانے کا حکم دیا ہے۔ مسٹر وحید الدین حیدر بیرسٹر بھی ہیں اور کے تعلقدار بھی ہیں۔ نواز ش علیخاں تعلقدار نواب گنج سالار ادارہ مرکزی اور دوسرا سزا دینے آ چکے ہیں۔

آئینۂ کانپور

ٹکسٹائل ملوں میں ہڑتال کی دھمکی

۱۴ اگست کو مزدور سبھا کی ایکزیکیوٹیو کمیٹی کا ایک جلسہ مسٹر ایس۔ ایس۔ یوسف کی صدارت میں ہوا جسمیں پنڈت بالکرشن شرما مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری مسٹر راجہ رام شاستری اور پنڈت سورج پرشاد اوستھی نے بھی شرکت کی جسمیں موجودہ کاروباری اور صنعتی بے چینی پر غور کیا گیا اور مزدور طبقے کی ابتر حالت کی امداد کے ذرائع پر غور کیا گیا۔

متعدد تقریروں کے بعد ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جسمیں منتظمان مل مزدوروں کے خلاف جو طرز عمل اختیار کرتے ہیں اسکی مذمت کی گئی۔ اور موجودہ تجارتی کساد بازاری کا خیال کرتے ہوئے جلسہ نے صوبہ کی حکومت پر زور دیا کہ وہ اس ماہ کے آخر تک کوئی سمجھوتہ کرانے میں کامیاب رہی تو مزدور سبھا کانپور اس بات پر مجبور ہو گی کہ وہ کانپور کے تمام ٹکسٹائل ملوں میں عام ہڑتال کرادے۔

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ حکومت یو۔پی کے اس جاری کردہ سرکلر کی مذمت کیگئی جسکے ذریعہ اس نے مقامی حکام کو آگاہ کیا ہے کہ وہ اس قسم کی تحریکوں میں مزدوروں کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ اور ۱۴۴ کارروائی کرے۔

مقررین نے مزدور طبقہ کی تحریک کے سلسلہ میں مقامی کانگریس پر بھی نکتہ چینی کی۔

آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو

آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو منسٹر آف ڈیولپمنٹ نے ۱۶ اگست کو الہ آباد سے لکھنؤ بذریعہ کار جاتے ہوئے چار گھنٹہ کے لئے کانپور میں قیام فرمایا اس درمیان میں آپ نے مسٹر ایچ اے۔ ولکنسن چیرمین امپلائرس ایسوسی ایشن آف نارتھ انڈیا سے کانپور کے لیبر دقتوں کے متعلق تبادلۂ خیالات کیا۔

اسکے بعد آپ نے رائے بہادر بابو برجیندر سروپ ایم ایل سی وچیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے بنگلہ پر لیبر لیڈروں کی ایک کانفرنس کی جس میں پنڈت ہری ہر ناتھ شاستری ایم۔ ایل سی۔ مسٹر راجہ رام شاستری ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر سورج پرشاد اوستھی ایم۔ ایل۔ اے۔ مسٹر ایس۔ ایس یوسف پریسیڈنٹ کانپور مزدور سبھا۔ مسٹر ارجن اروڑا اور مسٹر سنتوش چندر کپور اور پنڈت بالکرشن شرما شریک تھے۔

اس موقع پر منسٹر صاحب نے نہایت صفائی کے ساتھ کانپور کے لیبر تکلیفات کے متعلق حکومت کا نقطۂ نظر نہایت واضح طور پر لیبر لیڈروں کے سامنے پیش کردیا اور آپ شام کو لکھنؤ تشریف لے گئے۔

کانپور میں غنڈا بازی کا زور

گذشتہ ہفتہ غنڈوں کے دو مشہور پارٹیوں میں مسٹن روڈ پر جھگڑا ہوگیا تھا جسمیں ریوالور۔ سوڈا واٹر کی بوتلیں اور اینٹ پتھر آزادی کے ساتھ استعمال کئے گئے تھے۔

۱۳ اگست کو سیسہ مئو میں سرجو اور ملّا کی پارٹیوں میں جھگڑا ہوگیا جسمیں سرجو کی پارٹی نے ملّا کی پارٹی کے مکان پر حملہ کردیا اور مخالف پارٹی کو خوف زدہ کرنے کے لئے ہوائی پستول استعمال کئے مگر پولیس کے عین موقع پر مداخلت کی وجہ سے جھگڑا بڑھنے نہیں پایا۔

سرجو کی پارٹی کے ۶ آدمی بلوہ کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

بدری جو اس گروہ کا سرغنہ بتایا جاتا ہے اور جو گذشتہ ہفتہ کے جھگڑے میں شریک تھا اس نے آج اپنے کو پولیس کے حوالہ کردیا ہے معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکام نے یہ طے کرلیا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو کانپور سے غنڈا ازم کو جلد سے جلد ختم کردیا جائے تاکہ کانپور کا امن وامان خطرہ سے محفوظ ہو جائے

مسٹر شمس الاسلام

مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ کانپور کے صاحبزادہ مسٹر شمس الاسلام گذشتہ ۲ سال ہوئے کہ پی۔ سی۔ ایس۔ کے امتحان میں کامیاب ہوچکے ہیں اور امسال آئی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انگلینڈ ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے آپ ۱۲ اگست کو بمبئی میل سے روانہ ہونگے اور بھوپال وحیدرآباد وغیرہ ہوتے ہوئے ۳۰ اگست کو بمبئی پہونچینگے اور ۲ ستمبر کو آپ ولایت کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔

تقریبًا ایک ہفتہ سے روزانہ شہر کے ہر طبقہ کی طرف سے مسٹر شمس الاسلام کے اعزاز میں لنچ۔ ڈنر۔ اور ایٹ ہوم ہو رہے ہیں۔

ہم بھی مسٹر شمس الاسلام اور مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب کی خدمت میں اس شاندار کامیابی پر تہِ دل سے ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نظام گورنمنٹ کو مبارکباد

۱۲ اگست کو آریہ سماج ہال میں ہندوؤں کا ایک جلسہ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ کی صدارت میں منعقد ہوا جسمیں حاضرین کی تعداد بہت کافی تھی جسمیں حیدرآباد کے خلاف ستیہ گرہ کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور نظام گورنمنٹ کے معقول اور غیر جانبدارانہ رویہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے اسکی تعریف کی گئی اور اسکو مبارکباد دی گئی۔

آل انڈیا ویمن کانفرنس

۱۴ اگست کو کانپور ویمن ایسوسی ایشن (عورتوں کی انجمن) کا ایک جلسہ مسز سنگھانیا کی صدارت میں مسز بی بی سریواستوا کے بنگلہ پر منعقد ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ آل انڈیا ویمن کانفرنس صوبہ آگرہ کا سالانہ جلسہ ماہ اکتوبر میں کانپور میں کیا جائے۔

فارورڈ بلاک

۱۳ اگست کو فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ہوا جسمیں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اس فیصلہ کے خلاف جو اس نے سبھاش بابو کو کانگریس سے نکالنے کے متعلق کیا ہے ایک رزولیوشن پاس کیا گیا جسمیں اس فیصلہ کو نامناسب اور غیر قانونی تلاتے ہوئے کانگریس ہائی کمانڈ کی بڑھتی ہوئی فسطائیزم کی سخت مذمت کی گئی ہے

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی لیگ نے اپنے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ کانپور میں سودیشی نمائش ۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء سے ۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک کی جائے جسکے متعلق شعبوں کے لئے سب کمیٹیوں کے کنوینر منتخب کرلئے گئے ہیں۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ نہایت شاندار نمائش ہوگی۔

ڈاکٹر راجیندر روہتگی

ڈاکٹر جواہر لال روہتگی ایم۔ ایل۔ اے۔ کے صاحبزادے ڈاکٹر راجیندر روہتگی ۱۹ اگست کو بمبئی میل سے ناک وغیرہ کے اسپیشلسٹ ہوکر انگلینڈ سے واپس آرہے ہیں۔

مسلم لیگ والنٹیر

۱۳ اگست کی صبح کو حلیم انٹر کالج میں مسلم لیگ والنٹیروں کی ریلی ہوئی جسمیں تقریبًا دوسو سبز پوش والنٹیروں نے بھی حصہ لیا۔ ڈاکٹر ابوالفرح کنوینر نیشنل مسلم گارڈ نے اسکول کے میدان میں لیگ کا جھنڈا لہرایا اور مسٹر ممتاز احمد لاری ایکٹنگ چیرمین سٹی مسلم لیگ نے سلامی لی اور والنٹیروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ

انکو ترتیب اور پابندی کا سبق کبھی فراموش نہ کرنا چاہئے اور ملک وقوم کے لئے ہر قربانی کو تیار رہنا چاہیے۔

موصوف نے دیگر حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ وہ متحد ہوکر لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوجائیں اور مسلم قوم کی ہر ممکن خدمت کریں کیونکہ انکی قوم کو انکی رہنمائی اور خدمت کی سخت ضرورت ہے۔

عورتوں کی سوشل سروس

کانپور ویمن ایسوسی ایشن نے دیہاتی مستورات کی سوشل سروس کے لئے ایک زبردست پروگرام بنایا ہے جسمیں انکی صحت تعلیم اور دیگر ویلفیر کے کاموں میں انکی اصلاح کرنا مقصود ہے اسکی پہلی سوشل سروس کی پارٹی مسز سوشیلا سریواستوا کی زیر نگرانی کلیان پور ضلع کانپور اور اسکے نواح میں جائے گی جہاں وہ لالٹین سلائیڈ کے ذریعہ وہاں کی عورتوں کی اصلاح کی طرف متوجہ کریگی۔

ٹیلی فون کے نرخ میں کمی کا مطالبہ

یونائیٹڈ پراونسس چیمبر آف کامرس نے ڈائرکٹر جنرل آف پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹیلی فون کے نرخ میں ۲۵ فیصدی کی کمی کرنے کی ضرورت ہے۔

شیعہ جدوجہد

۱۶ اگست کو رام نرائن کی بازار میں نواب محمد حسین قیصر کی صدارت میں شیعوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں ایک رزولیوشن پاس ہوا جس کا مفہوم یہ ہے کہ مدح صحابہ اور تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں جو کانگریس گورنمنٹ کا طرز عمل رہا ہے اس پر بطور پروٹسٹ کے تمام شیعہ ممبران کو کانگریس کمیٹی سے استعفے دیدینا چاہئے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں اسی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں برٹش حکومت سے نان کوآپریشن اور اسکو کسی قسم کی امداد نہ دینے کی تجویز منظور کی گئی ہے

تین سکھوں کو سزا

مسٹر الف۔ جی۔ کریکٹن اڈیشنل سشن جج کی عدالت سے مسرس تارا سنگھ۔ گوربخش سنگھ اور چرن سنگھ کو گذشتہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء کے بلوہ کے سلسلہ میں بلوہ وغیرہ کے الزام میں تین تین سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے

مسلم لیگ ڈبیٹ سوسائٹی

سٹی مسلم لیگ نے ایک ڈبیٹ سوسائٹی بنائی ہے تاکہ پولیٹیکل مقرر تیار کئے جاسکیں۔ اسکی پہلی میٹنگ مسٹر فرخ الدین ملک ایکٹنگ۔ چیرمین سٹی مسلم لیگ کی صدارت میں ۲۰ اگست کو ہوگی۔

موجودہ لیبر حالت

۱۶ اگست کو آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو کی تشریف آوری اور لیبر لیڈروں ومسز ولکنسن سے گفت وشنید وکٹوریہ مل ودھیشوری دیوی جوٹ مل کے سلسلہ میں ہوئی تھی مگر وکٹوریہ مل کی ہڑتال کا ابھی تک کوئی حل دریافت نہیں ہوسکا ہے اور اسی طرح جوٹ مل مذکور جو کہ کام نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو رہا ہے۔ اس کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری و دیگر لیبر لیڈران اس لیبر کرائسس کے سلسلہ میں لکھنؤ آنریبل کاٹجو صاحب سے ملنے گئے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ مزدوروں کے نمائندوں نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ وہ وکٹوریہ مل میں موجودہ ملازمت کے شرایط پر کام کرنے کو تیار رہیں۔

دو سال کی سزا

۱۰ اگست کو مسٹر ڈبلو برہم آئی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ سشن جج نے میونو وکٹوریہ ملس کے ایک مزدور پر دفعہ ۳۰۷ کے ماتحت مل کے انجنیر مسٹر آئی۔ سی پاٹھک پر حملہ کرنے کے جرم میں دو سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

پراونشل یوتھ لیگ

پراونشل یوتھ لیگ کانفرنس آیندہ ضلع فرخ آباد میں ہونے کا خیال ہے مسٹر بی۔ کے دت سابق لاہور کانسپریسی کیس اس کے انعقاد کے لئے کوشاں ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمینی

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا الکشن ۱۲ اگست کو ہوگا جس کے لئے اس وقت تک صرف دو امیدوار ہیں۔

رائے صاحب رام ادھین اور راؤ صاحب سردار سنگھ زمیندار موضع سپتی خیال کیا جاتا ہے کہ راؤ صاحب کو کانگریس پارٹی امداد کریگی۔

افسوسناک موت

ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ ہمارے مکرم رائے صاحب منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر زمانہ و آزاد کی اہلیہ نے ایک مختصر علالت کے بعد ۱۴ اگست کو علی الصباح ۵ بجے انتقال کیا آنجہانی کی عمر اس وقت تقریبًا ۵۰ سال کی تھی، آنجہانی نے اپنی یادگار میں چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جسمیں سے ایک انڈین سول سروس اور دو پراونشل سروس میں ہیں۔

ہم کو اس حادثہ میں اپنے مکرم منشی جی سے دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ آنجہانیہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

عورتوں کی تجارت

۱۴ اگست کو سیسہ مئو پولیس کے ایک کانسٹبل نے جو ٹریفک ڈیوٹی پر تھا ایک کار کو جو لکھنؤ سے دہلی جارہی تھی اور جسمیں تین مرد اور تین عورتیں تھیں سیسہ مئو میں روک کران سے چند سوالات کئے اور غیر مطمئن جوابات کی بنیاد پر ان کا چالان کردیا۔ کہا جاتا ہے کہ تھانہ میں جاکر تین عورتوں میں سے دو عورتوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ انکو اغوا کرکے پنجاب لے جارہے ہیں پولیس نے زیر دفعہ ۳۶۶ پوری پارٹی کو روک لیا ہے۔

گرفتار شدہ آدمیوں کے متعلق پولیس کا خیال ہے کہ وہ عورتوں کی تجارت کرتے ہیں اور یہ اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو سارے صوبہ میں پھیلا ہوا ہے لہذا اس سلسلہ میں ایک سنسنی خیز انکشاف کی توقع کی جاتی ہے۔

مسلم ہوٹل

۱۳ اگست کو رائے صاحب رماکانت سٹی مجسٹریٹ نے مسلم ہوٹل مول گنج کے مقدمہ کا فیصلہ سنادیا۔ جس میں منیجر ہوٹل کو ایک ہزار روپیہ کی ضمانت اور زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایک ایک ہزار روپیہ کی دو ضمانتیں امن وامان قایم رکھنے کے لئے داخل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

کوتوالی پولیس نے ہوٹل کے منیجر رحیم بخش عرف پیر جی کے خلاف جو مقدمہ قایم کیا تھا۔ اس میں یہ تھا کہ ہوٹل میں بدمعاش اور غنڈے جمع ہوتے ہیں جنکی وجہ سے نقص امن کا اندیشہ رہتا ہے اور زیادہ تر جھگڑے کی ابتدا اکثر یہیں سے ہوتی ہے۔ لہذا مجسٹریٹ کے خیال میں ایک سال کے لئے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری منیجر ہوٹل کو پابند کردیا جائے تاکہ نقص امن کا اندیشہ جاتا رہے۔

ہندو سنگھ کا مطالبہ

ہندو سنگھ کے ایک جلسہ میں اس بات کی تائید کی گئی کہ طوائفوں کو مول گنج اٹاوہ بازار۔ لاٹھی محال اور سرکی محال سے ہٹا دیا جائے اور متذکرہ بالا مقامات سے شراب کی دوکانوں کو بھی ہٹا دیا جائے۔

نیلی پوش والنٹیر اجمیر کو

۱۵ اگست کی صبح کو مسٹر احمد شاہ کی سرکردگی میں ۲۵ نیلی پوش والنٹیر جو کہ اتحاد ملت سے تعلق رکھتے ہیں اجمیر شریف کے عرس میں انتظامات کے لئے روانہ ہوئے ہیں

کیلاش ہوٹل

رائے صاحب رماکانت مجسٹریٹ درجہ اول نے مسٹر دوارکا ناتھ کپور مالک کیلاش ہوٹل جس کے خلاف پولیس نے زیر دفعہ ۱۱۰ مقدمہ قایم کیا تھا اس کو مجسٹریٹ مذکور نے بری کردیا مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ملزم پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ مناسب نہیں ہے کیونکہ ہوٹل میں باجہ بجانے کے متعلق حق تسلیم کیا جاچکا ہے

ماتمی رزولیوشن

۱۵ اگست کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر بی پی سریواستو چیرمین بورڈ کی صدارت میں ہوا اور دو ماتمی رزولیوشن منظور کئے گئے۔

رائے صاحب منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر زمانہ و آزاد کی وائف اور ڈاکٹر پریم نرائن میونسپل کمشنر کی والدہ کی وفات پر ماتمی رزولیوشن بورڈ نے پاس کئے اور انکے اعزاز میں بورڈ کی میٹنگ ملتوی کردی۔

آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت

۱۷ اگست کو آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ لالہ کملاپت میموریل کی نئی ڈسپنسری کی عمارت رام کشن آشرم میں افتتاح کرنے تشریف لانے والی تھیں خیال کیا جاتا ہے کہ کانپور کے شیعہ حضرات نے یہ طے کیا تھا کہ منسٹر صاحبہ کی آمد پر انکا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا جائے گا اسلیے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حکام و بعض کانگریسی لیڈران نے منسٹر صاحبہ کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اپنی تشریف آوری موقوف کردیں لہذا انہوں نے کانپور تشریف لانے کا پروگرام ملتوی کردیا گیا۔

ایٹ ہوم

لیڈی کیلاش سریواستوا نے ۱۷ اگست کو آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کے اعزاز میں کیلاش کٹیر میں ایک شاندار ایٹ ہوم دیا تھا مگر مسز پنڈت کی تشریف نہ لانے کی وجہ سے آپ کی غیر موجودگی کو بہت زیادہ محسوس کیا گیا۔

بہرحال اس شاندار ایٹ ہوم میں تقریبًا ایک سو سے زاید معززین نے شرکت کی جسمیں سے خاص خاص حضرات کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

ہز ہائینس مہارانی راج پیپال، رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ مسٹر ومسز بی۔ پی سریواستوا۔ مسٹر ومسز خوب چند۔ ڈاکٹر جواہر لال۔ پنڈت بالکرشن شرما۔ مسٹر کے۔ کے نائر کیپٹن ومسز شہباز خاں، خان بہادر شیخ محمد ابراہیم مسٹر ایس۔ ایم۔ بشیر بار ایٹ لا۔ رائے صاحب رماکانت سید نذیر حسین۔ مرزا شرف الدین مسٹر ومسز ایس۔ ان او بنکلا مسٹر ومسز ڈی۔ پی۔ کوہلی۔

سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ

کہا جاتا ہے کہ کانپور کے شیعہ حضرات نے تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں یہ طے کیا تھا کہ آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ جو کہ ۱۷ اگست کو کانپور میں آرہی ہیں ان کا سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا جائے۔ اور تقریبًا دوسو شیعہ حضرات نے گنگا کے پل اور سنٹرل اسٹیشن پر اس مظاہرہ کا انتظام کیا تھا کہا جاتا ہے کہ اس مظاہرہ کی رہنمائی نواب محمد حسین۔ نواب حامد علی خاں۔ نواب آصف حسین اور مولانا اصغر حسین صاحبان نے کی۔

برسی

۱۹ اگست ۵ بجے شام کو بالکا ودیالا انٹر کالج میں پنڈت وشنو ڈگمر کی آٹھویں برسی سنگیت سماج کی طرف سے منائی گئی

اظہار ماتم

مسٹر اے۔ بی کرٹس۔ سابق چیف انجنیر کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن کی وفات انگلینڈ میں ہوگئی ہے۔

مسٹر کرٹس ۲۴ سال کی ملازمت کے بعد ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہوئے تھے آنجہانی کے ماتم میں کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن۔ ریورسائڈ پاور ہاوس اور بیگ سدرلینڈ کمپنی کے دفاتر ۱۷ اگست کو بند کردیے گئے تھے۔

کملاپت میموریل ڈسپنسری

۱۷ اگست کو لیڈی کیلاش سریواستوا پریسیڈنٹ رام کشن آشرم نے لالہ پدم پت میموریل ڈسپنسری کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔

حکومت نے اس ڈسپنسری کو ۱۵ ہزار روپیہ کی گرانٹ دی ہے۔ لیڈی کیلاش سریواستوا نے عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے مسز پنڈت کی تشریف نہ لانے پر اپنا افسوس کا اظہار کیا اور آشرم کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اہل کانپور سے اسکی امداد کی اپیل کی اور لالہ پدم پت سنگھانیہ نے اس

سبد گل

اگست کا مہینہ بھی بڑا خطرناک مہینہ ہے ۲۵ سال گذرے اسی مہینہ میں برطانوی حکومت جنگ عظیم میں شریک ہوئی تھی اب پھر وہی معاملہ درپیش ہے لیکن اب کی قضیہ بہت زبردست ہے جب کی بات اور تھی۔ اور اب کی بات اور ہے یوں تو شیر برطانیہ بہرحال شیر برطانیہ ہی ہے یہ بوڑھا ہو جائے تو کیا لیکن مشکل یہ ہے کہ چیتوں، تیندؤں، بھیڑیوں، بجھیلوں، لکڑ بھگوں وغیرہ کی تونیں ایسی بڑھ گئی ہیں کہ شیر برطانیہ کو روسی بھالوں کی امداد کی سخت ضرورت پیش آ رہی ہے

کل کا اخبار جو پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ آج رات کو جرمن فوجیں دھاوا بول دیں گی۔ یقین مانئے کہ رات کے بیشتر حصہ نیند نہیں آئی۔ کیونکہ یہ نہیں لکھا تھا کہ دھاوا کس طرف ہوگا۔ خیال گذرا کہ کہیں فرانس کی طرف توجہ نہ کر دے پچھلی دفعہ فرانس کی طرف رخ کرنے پر ہی عالمگیر جنگ برپا ہو گئی تھی اور برطانی فوجیں بلجیم کی امداد کو اسوقت ہوئیں جب بلجیم کا سب سے مضبوط قلعہ انٹورپ جل رہا تھا۔ لیکن نپولین کی یہ پیشین گوئی غلط ثابت ہوئی کہ جو انٹورپ کو فتح کریگا وہ تمام یورپ کو فتح کر سکتا ہے کیونکہ انٹورپ کے فتح کرنے کے باوجود جنگ عظیم میں جرمنی کو شکست ہوگئی۔

بات کہاں سے کہاں جا پہونچی مطلب یہ تھا کہ موجودہ مہینہ بہت خطرناک ہے اور آنے والا مہینہ بھی کم خطرناک نہیں کیونکہ گذشتہ ستمبر میں جنگ ہونے میں بس تھوڑی ہی کسر رہ گئی تھی۔

خدانخواستہ شیطان کے کان بہرے۔ اگر جنگ چھڑ گئی تو ایسی خوفناک جنگ ہوگی کہ جن لوگوں کو پچھلی لڑائی کے واقعات یاد ہیں وہ انہیں بھلا بیٹھیں گے اس زمانہ میں نہ اتنے تیز رو ہوائی جہاز تھے اور نہ اتنا زبردست سامان جنگ تھا اور نہ جنگ شروع ہوتے وقت اتنی فوجیں مختلف ملکوں کے پاس تھیں۔ آج تو چھوٹے چھوٹے ملکوں کے پاس بھی لاکھوں کی تعداد میں فوجیں موجود ہیں۔

یوں تو ہندوستانی بہ حیثیت غلام ہونے کے بے کھٹکے سوتے ہیں کہ کبھی نہ کبھی ہمیں اپنا تحفظ کرنا نہ ہم کو سامان جنگ بنانا نہ ہمیں ہتھیار رکھنے کی اجازت ہوائی جہازوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ابھی تک اس ملک میں ریل کے انجن اور موٹر تک نہیں بنتے۔ پھر ہمیں فکر ہی کیا ہے۔ بقول حضرت غالب مرحوم

رات دن گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا

مگر ہم شروع ہی سے گھبراہٹ کے قائل ہیں۔ اگر عمل کا نعم البدل دنیا میں کوئی چیز ہو سکتی ہے تو وہ کاہلی نہیں ملکہ گھبراہٹ ہے۔ اسی گھبراہٹ کے عالم میں آئیندہ جنگ کا نقشہ جو کھینچا تو تمام بدن میں رعشہ پڑ گیا اور آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔

ہر چند ہندوستان میں ہوائی جہازوں کے پیکٹ صندوقوں میں بند کر کے بحری جہازوں پر آ رہے ہیں اور بہانگی چند گوا ملٹنوں کو جدید پیمانہ پر اسلحہ بند بھی کیا جا رہا ہے مگر آخر اس سے کیا ہوگا۔ پرسوں ڈاکٹر شفاعت احمد خاں نے لکچر دیکر اور دل دہلا دیا کہ اسوقت جرمنی ہی سب سے زیادہ جدید پیمانہ پر اسلحہ بند ہے۔ بات چاہے سچ ہی ہو مگر

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

جاپان کی طرف تو سب خیریت ہے کیونکہ جاپانی سنتری کبھی کبھی کسی انگریز کو پیٹ دیتے ہیں اور اکثر انگریز مرد اور عورتوں کو ننگا کر دیتے ہیں مگر برطانیہ نہایت ضبط و صبر تحمل اور رواداری سے کام لے رہا ہے لیکن یورپ کی طرف معاملہ زیادہ خراب معلوم ہوتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ڈنزگ سے وہ شعلے بھڑک اٹھیں ۔ م ح

ادب لطیف

شانتی

از جناب بھان کمار جین۔ گڑگاؤں

وہ جا رہا تھا
میں نے اس سے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟
اس نے کہا شانتی کی تلاش میں۔ اور وہ چلا گیا

راستے میں اسے ایک سنیاسی ملا۔
اس نے سنیاسی سے پوچھا شانتی کہاں ملیگی؟
اور اسے جواب ملا۔ جنگلوں اور پہاڑوں کی ایکانت وادیوں میں۔ اس نے جنگلوں کا رخ کیا۔
اتنے میں ایک فلاسفر سے اس کی بھینٹ ہو گئی۔
اس نے فلاسفر سے کہا شانتی کس طرح مل سکتی ہے؟
اس نے اسے بتایا کہ سوچنے سے — وہ کھڑا ہو کر سوچنے لگا۔
فوراً ہی ایک شرابی کا گذر وہاں سے ہوا شرابی نے اس سے پوچھا۔ کیا سوچ رہے ہو
اس نے کہا شانتی پراپت کرنے کا طریقہ۔ شرابی نے جھٹ پیالہ اپنے منہ سے لگا لیا۔ اور دوسرا پیالہ بھر کر اس کے آگے کر دیا اور کہا شانتی اس میں موجود ہے۔
اس نے ہاتھ بڑھا دیا مگر شرابی نے وہ پیالہ بھی خود ہی چڑھا لیا۔ اور چل دیا۔ وہ شرابی کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا۔ کہیں پاس ہی کسی مندر میں گھڑیال بج رہا تھا۔
اس نے اس کی آواز سنی اور اس طرح چل دیا۔ اندر پہنچ کر اس نے مورتی کو نمسکار کیا اور اس کے پاؤں پکڑ لئے۔
تھوڑی دیر میں پجاری آیا اور اس سے پوچھا یہاں کیوں پڑے ہو؟
اس نے جواب دیا۔ شاید یہاں ہی شانتی مل جائے۔ پجاری یہ سنکر ہنس دیا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گیا۔ وہاں ناچ ہو رہا تھا۔ اس نے نگاہ اوپر اٹھائی اور وہاں لکھا ہوا تھا ——— شانتی کنج!
اس کا دل گھبرا اٹھا۔ اور وہ باہر چلا آیا۔
اب وہ واپس لوٹ پڑا۔

وہ آ رہا تھا۔ اس نے آتے ہی مجھ سے سوال کیا۔ تمہیں شانتی کہاں ملتی ہے۔ میں مسکرا دیا اور میں نے کہا:۔
ان چاندنی راتوں میں جب میں اکیلا ہوتا ہوں اور میرے من میں میرے پریتم کے سوا کوئی نہیں ہوتا اس وقت میرا من بے چین ہو اٹھتا ہے۔
مگر آہ اس بے چینی میں کتنا آنند اور سکھ ہوتا ہے
بس یہی میری شانتی کا راز ہے۔
میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ دو بڑے بڑے آنسو ان میں سے نکل کر زمین پر گر پڑے۔

ہے۔ اگر مرد سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو وہ ہمیشہ بیوی کو الزام دینے کی کوشش کرتا ہے اور اگر الزام دینے کا موقع ہاتھ نہ آئے تو پھر اپنی غلطیوں کا غصہ عورت پر اتارا جاتا ہے جس طرح ایک چیتے کو پالنے کے بعد اس سے محبت مروت اور نرمی کے برتاؤ کی امید رکھنا حماقت ہے۔ بالکل اسی طرح مرد سے محبت اور مروت کی توقع رکھنا بے عقلی ہے۔ یاد رکھو مرد محبت کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوا۔ وہ تو عورت سے جائز و ناجائز خدمت لینے کے لئے دنیا میں آیا ہے اور قیامت تک اسی طرح خدمت لیتا رہے گا۔ اور ظلم کرتا رہے گا۔ ایسی حالت میں عورتوں کا مردوں کے ظلم کی شکایت کرنا اگر بیجا نہیں ہے تو اور کیا ہے۔

عالم نسواں

مردوں کے ظلم کی شکایت نہ کرو

ایک مغربی خاتون کے خیالات

"ماڈرن وومن" کی ایک مضمون نگار خاتون نے مردوں کی فطرت پر روشنی ڈالتے ہوئے عورتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ مردوں کے ظلم و ستم کی شکایت نہ کریں۔ ہم اس طویل مضمون کا ایک حصہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

ظالم شوہروں کے ظلم و ستم کا چرچہ میں ہر سوسائٹی میں سنتی ہوں، جہاں جاتی ہوں عورتیں کہتی ہیں "ہم پر بڑا ظلم ہو رہا ہے" مرد بڑے جابر ہوتے ہیں۔ مرد خود غرض ہوتے ہیں۔ مرد اپنے آرام کے مقابلہ میں عورت کی کوفت کی کبھی پرواہ نہیں کرتے" اس قسم کے خیالات عام ہیں۔ اور ان خیالات نے عورتوں میں مردوں کے خلاف بغاوت سی برپا کر دی ہے۔

عورتیں مردوں کے ظلم و ستم کی شکایت تو کرتی ہیں لیکن کبھی یہ سوچنے کی بھی تکلیف گوارا نہیں کرتیں کہ آخر مرد عورتوں پر ظلم کیوں کرتے ہیں۔ میں نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے اور کافی غور و خوض کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ مرد ایسا کرنے پر مجبور ہے کیونکہ اس کی فطرت ہی ظالمانہ ہے۔

درندے میں اگر درندگی پائی جاتی ہے تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ یہ درندے کی فطرت ہے۔ کسی درندے کے بچے کو انسانوں میں پرورش کیجئے وہ بڑا ہونے کے بعد درندہ ہی رہے گا۔ ایسی حالت میں مردوں کی فطرت کو جو ان کی سرشت میں داخل ہے کیونکر بدلا جا سکتا ہے؟

آفرینش عالم سے لے کر اسوقت تک کی تاریخ پر اگر غور کیا جائے تو عورتوں کو پتہ چلے گا کہ مردوں نے کیسی کیسی ظالمانہ حرکات کی ہیں، اور ان تمام ظالمانہ حرکات کا مقصد اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا کہ مرد اقتدار چاہتا تھا۔ چنانچہ اس اقتدار اور ذاتی غرض کی خاطر ایک ایک مرد نے اپنے ہی ہم جنس مردوں کو لاکھوں کی تعداد میں ذبح کر دیا ہے۔

ہٹلر، مسولینی، جنرل فرانکو کی مثال ہمارے سامنے ہے، انہوں نے ذاتی اقتدار اور ضد کی خاطر حبش۔ اسپین اور ملک کے دوسرے حصوں میں لاکھوں بنی نوع انسان کو خاک میں ملا دیا سب سے زیادہ حیرت انگیز چیز یہ ہے کہ ان ظالمانہ اعمال کو یہ سب باعث فخر تصور کرتے ہیں۔

مرد ظالم اور سخت مزاج واقع ہوا ہے۔ اسکی فطرت میں ظلم سختی اور بیوفائی ہے۔ چنانچہ مردوں کی بیوفائی کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ادنے سے ادنے باتوں پر ایک مرد اپنے مخلص ترین دوست کو قتل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا

مرد کی یہی ظالمانہ فطرت عورتوں کے لئے بھی پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے۔ اسی ظالمانہ فطرت کا یہ نتیجہ ہے کہ مرد عورت کو کمزور مخلوق سمجھتے ہوئے نہایت آزادی کے ساتھ اس پر ظلم کرتا ہے اور اس ظلم کو جائز اور حق بجانب ہی خیال کرتا ہے۔

ایک دو نہیں ایسی ہزاروں اور لاکھوں مثالیں ہیں کہ مردوں نے ذرا سی لغزش پر اپنی بیویوں کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا ہے حالانکہ یہ بیویاں تمام عمر انکی خدمت کرتی رہی تھیں۔ انہوں نے یہ نہ سوچا کہ عورت بھی انسان ہے۔ اس سے بھی لغزش ممکن ہے لیکن انہوں نے تو یہ سمجھ رکھا ہے کہ عورت سے کبھی غلطی ہی نہیں ہونی چاہئیے۔ اور اگر غلطی ہو جائے تو اسے کبھی معاف نہ کیا جائے

غریب عورتوں کو اپنی غلطیوں کی تو پاداش بھگتنی ہی پڑتی ہے لیکن اکثر اوقات مردوں کی لغزشوں کا ذمہ دار بھی انھیں کو ٹھیرایا جاتا ۔ ص

بچوں کی دنیا

جانور اپنی دمیں کیسے استعمال کرتے ہیں

اگر جانوروں سے دلچسپی ہو تو دیکھو کہ جانور کس طرح اپنی دُمیں استعمال کرتے ہیں۔ گلہری کی دُم۔ کتے کی دُم۔ ہاتھی کی چھوٹی سی دُم۔ گھوڑے کی اگچھے دار دُم وغیرہ۔

کوئی دُم کیسی ہوتی ہے اور کوئی کیسی اُس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ مختلف جانور انہیں مختلف طریقوں سے استعمال کرتے ہیں اور دُمیں ویسی ہی شکل اختیار کرنے لگتی ہیں۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ گائے ہر وقت دُم ہلاتی ہے۔ یہ مکھیاں اڑانے کے لئے ہے کیونکہ مکھیاں اس کے جسم پر بیٹھ کر تکلیف پہنچاتی ہیں۔ اس کی دُم چنور کا کام دیتی ہے اور جسم کا کوئی حصہ نہیں ہے جہاں سے مکھی کو یہ دُم کی مدد سے نہ اڑا سکے۔

بندر اپنی دُمیں ایک اور ہی کام کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے بندر اپنی دُمیں کو درختوں کے ٹہنے میں لپیٹ کر خود بھی لٹک جاتے ہیں اور الٹے ہو کر قلابازیاں کھاتے ہیں۔ ایسی حالت میں دُمیں واقعی ایک پانچواں پاؤں بن جاتی ہیں۔

دُم کا ایک اور عجیب غریب استعمال کنگرو جانور میں دیکھا گیا ہے۔ ان جانوروں کی دم بہت بڑی طاقتور ہوتی ہے۔ جب کنگرو آرام لینا چاہتا ہے تو تپائی کی طرح ہو جاتا ہے یعنی اس دُم کو ایک پیر کی مانند بنا سارا جسم اس پر لٹکا دیتا ہے اور بڑے مزے سے اس پر سارا وزن رکھ کر سوتا رہتا ہے۔

ایک اور مزیدار استعمال دُم کا گلہری میں دیکھا جاتا ہے۔ جب گلہری سو رہی ہو تو یہ دُم پھیل کر اس کے سارے جسم کو ڈھانک لیتی ہے مگر اس کا بڑا فائدہ دراصل یہ ہے کہ جب گلہری اس درخت سے اس درخت پر جا رہی ہو تو یہ دُم پھیل کر تن جاتی ہے اور اس کے جسم کا وزن تلا رہتا ہے۔

بہت سے جانوروں کی دُمیں کوئی نہ کوئی فائدہ پہونچاتی ہیں۔ جن نئے جانوروں کو تم دیکھو ان کے رہنے سہنے کے طریقے اور اس چیز کے استعمال پر ضرور غور کرنا چاہئیے۔

ٹراونکور میں ذمہ دار حکومت نہیں ہوگی

ٹریونڈرم ۱۱ اگست۔ حکومت یہ بات پوری طرح محسوس کر چکی ہے کہ جو ٹراونکور میں بحالات موجودہ جو طریقہ مروج ہے اس میں اس وقت کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی ہے۔ جب تک اس سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں اور ریاست کی بڑی بڑی جماعتوں سے پورا پورا اور ممکن مشورہ حاصل نہ کر لیا جائے"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو سر سی پی راما سوامی آئر دیوان ٹراونکور اور صدر سری چتر اسٹیٹ کونسل نے تحریک التوا کا جواب دیتے ہوئے فرمائے جو دیوان اور اسٹیٹ کانگریس کے لیڈروں کی بات چیت کے سلسلہ میں اخبارات کی رپورٹ کے متعلق پیش ہوئی تھی۔

سر سی پی راما سوامی آئر نے مزید فرمایا کہ اسٹیٹ کانگریس اور دوسری جماعتوں کے نمایندوں کے ساتھ بات چیت میں یہ واضح کر دیا گیا کہ حکومت ٹراونکور اس معنی میں ذمہ دار حکومت کے سسٹم کا آغاز کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کہ ایگزیکٹو لیجسلیچر کا ذمہ دار ہو اور لیجسلیچر کے ووٹ پر اس کی مدت کا دار و مدار ہو۔

ہندوستان کی مزید فوج سنگاپور میں

سنگاپور۔ ۱۱ اگست۔ ہندوستان سے مزید تین ہزار سپاہ یہاں پہنچ گئی ہے۔ ان میں توپخانہ اور ہسپتال ایمبولینس وغیرہ شامل ہیں۔

پردۂ فلم

فلموں کی قومی اہمیت

بدقسمتی سے ابھی ہم یہ نہیں سمجھ سکے ہیں کہ فلموں کی قومی اہمیت بھی کوئی چیز ہے۔ ہندوستان میں فلمی صنعت پر اگر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ دو چار نگار خانوں کو چھوڑ کر باقی تمام فلمیں ادنیٰ درجہ کی تیار کی جاتی ہیں۔ فلموں کی تیاری میں قومی مفاد کا قطعی کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ فلم بنانے والے اصحاب صرف یہ دیکھتے ہیں کہ پبلک کا شوق کس طرف جا رہا ہے اور اسی کے مطابق اپنے فلموں کی تیاری میں مصروف ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو فلم واقعی اعلیٰ ہیں انکو کامیابی کا بہت کم موقعہ ملتا ہے اور برخلاف اس کے ادنے اور گندے فلم ہفتوں سینما گھروں میں چلتے رہتے ہیں نہ صرف یہ بلکہ پروڈیوسر صاحبان اپنے ہر اچھے برے فلم کو مشتہر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ اپنی اس کوشش میں انھیں زیادہ دنوں تک مایوس نہیں رہنا پڑتا۔

نامعلوم طریقے پر گردن بدن ہندوستانی پبلک کا اخلاق گرتا جاتا ہے، اور ایک دن وہ آنے والا ہے جب ہندوستان میں فلمی صنعت بجائے ایک رحمت کے ایک لعنت کی شکل میں اختیار کر لے گی۔

پروڈیوسر پبلک کے شوق کو بگاڑ بھی سکتے ہیں اور بنا بھی سکتے ہیں انھیں چاہئیے کہ وہ قومی مفاد کا ہر وقت خیال رکھیں اور ایسے فلم تیار کریں۔ جن سے ملک کی سوشل۔ پولیٹیکل اور مذہبی حالت میں بہتری ہو۔ انھیں بھی فائدہ ہو اور ان کا ملک بھی ترقی کرے گا۔ اس قسم کے فلم شروع میں ناپسند کئے جائیں گے۔ مگر اصلاح کا کام شروع میں ناپسندیدگی و نکتہ چینی کا شکار ہوتا ہے۔ وقت آئے گا جب انکی خدمت کی قدر ہوگی اور ملک علمی تعلیم کے ذریعہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔

نہرو جی کی روانگی

الہ آباد ۱۳ اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو کل رات یہاں پہنچے۔ آپ چین جانے کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ ۲۰ اگست یا ۲۷ اگست روانگی کی عارضی تاریخیں مقرر ہوئی ہیں۔ مگر پنڈت جی ۲۰ اگست کو ہی روانہ ہونا چاہتے ہیں۔ موجودہ پروگرام کے مطابق پنڈت جی ہونگ کانگ فرانسیسی جہاز سے جائینگے اور وہاں سے چنکنگ روانہ ہوں گے۔

برطانیہ کی ہوائی تیاریاں

لندن ۱۳ اگست: مجھے پختہ یقین ہے کہ جزائر برطانیہ پر شدید سے شدید حملہ کو آناً فاناً میں روک دیا جائے گا۔ یہ ہے وہ رائے جو ہوائی صیغہ کے وائس مارشل ڈوڈنگ نے گذشتہ رات براڈکاسٹ کی۔

م ح جو یورپ کے خرمن امن میں آگ لگانے کے بعد تمام دنیا پر چھا جائیں لیکن ایسے خطرے تو کئی دفعہ پیدا ہوئے اور ٹل گئے۔ امید یہی کرنا چاہئیے کہ اس بار بھی ٹل جائیں گے۔

گر ایک بڑی قباحت ہے کہ جرمنی کے پاس تو ساڑھے تیرہ لاکھ فوج ہے۔ اٹلی کے پاس ساڑھے ۱۰ لاکھ دونوں ملا کر ۲۴ لاکھ ہوئی اور ادھر یہ حال ہے کہ فرانس کے پاس دس لاکھ اور برطانیہ کے پاس کل ۶ لاکھ فوج ہے جو صاحب اخبار سن رہے تھے ایکدم سے چونک پڑے کہنے لگے کہ اعداد ذرا غور سے پڑھئیے کہیں ۱۶ لاکھ تو نہیں ہے لیکن جب دوبارہ یہی بتلایا گیا کہ نہیں صاحب ۶ لاکھ ہی ہے تو بہت زور سے سانس لے کر کہنے لگے کہ بھئی تب تو خیر نظر نہیں آتی۔

اقوال زریں

اپنے تنزل کا احساس کرنا اپنے نقصان کو سمجھنا اپنے عیوب اور اپنی کمزوریوں کو دیکھنا سب سے بڑا ہنر ہے

غلطی کرنا انسانی فعل ہے، اور غلطی پر پچھتانا ولیوں کا شیوہ ہے، اور غلطی پر اصرار کرنا شیطانی کام ہے

بیکاری انسان کو گناہ اور گمراہی کیطرف لیجاتی ہے مگر محنت میں ایک عظیم شرافت اور تقدس ہے۔

جب کوئی شخص مرتا ہے تو لوگ یہ پوچھتے ہیں کہ اس نے کیا چھوڑا مگر فرشتے پوچھتے ہیں کہ وہ دنیا سے کیا لایا

جسطرح دریا اپنا پانی نہیں پیتا اور درخت اپنا پھل خود نہیں کھاتا اسی طرح نیک آدمیوں کی کمائی بھی اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کے کام آتی ہے۔

پانی دریا میں بھی بہتا ہے اور نالیوں میں بھی مگر دریا کا پانی اچھی صحبت کے اثر سے پینے کے قابل ہوتا ہے، اور نالیوں کا پانی بری صحبت کی تاثیر کے باعث نفرت کے لائق۔

جھوٹے، دغاباز، مفت خور، اور ہر وقت قسمت کی شکایت کرنے والے لوگ ہمیشہ ناکام اور محروم رہتے ہیں

نصیحت سچی خیر خواہی ہے جسے ہم نہیں سنتے لیکن بدترین دھوکہ ہے جس پر ہم پوری توجہ دیتے ہیں۔

موج تبسم

ماں:۔ دیکھو بیٹا جو کام بھی کرو وہ خوب سوچ سمجھ کر کیا کرو!"

بچہ:۔ اماں میں ایسا ہی کرتا ہوں چنانچہ آج میں نے یہ سوچتے ہوئے کہ بھائی جان اسکول سے آجائیں گے تو مجھے مٹھائی کا ایک حصہ ان کو بھی دینا پڑے گا میں نے ان کے آنے سے پہلے ہی سب کے سب مٹھائی چٹ کرلی"۔

کانسٹبل (چمار سے) دیکھ بے ہمارے جوتوں کی مرمت پہلے کر دیا کر"

چمار:۔ حضور صاحب تہاری مرمت اول اور کی پاچھے۔

جج (مدعی سے) تمہارے گواہ کہاں ہیں انھیں بلاؤ اور عدالت میں حاضر کرو۔

مدعی:۔ حضور! میرا گواہ تو بس خدا ہے۔

جج (مذاق سے) اچھا تو جاؤ خدا کو ہی بلا لاؤ"

مدعی (جیب سے روپیہ نکالتے ہوئے) طلبانہ حاضر ہے سمن بھیجکر بلوا لیجئے۔

ٹکٹ چیکر (خان سے) جس طرح تمہارا ٹکٹ لگتا ہے اسی طرح تمہارے بکرے کا بھی محصول لگے گا۔

خان مگر بائی یہ تو ہمارا کھانا ہے اسکا ٹکٹ کیسا؟

چیکر مگر کھانا جاندار نہیں ہوا کرتا یہ تو جاندار ہے"

خان یہ بات ہے تو (بکرے کی گردن پر چھری پھیرتے ہوئے) لو بائی اب تو یہ بکرا جاندار نہیں رہا ہمنے اسکا جان نکالدیا۔

دلچسپ معلومات

کیا آپکو معلوم ہے؟

انگلستان میں ہر روز صبح ...... ۱۳ اخبار روزانہ بکتے ہیں اور شام کو شایع ہونے والے ...... اخبار بکتے ہیں ...... ۵ اسنڈے ایڈیشن شایع ہوتے ہیں، اور ۳۱۱۹ مختلف میگزین شائع ہو رہے ہیں

انگلستان میں ملکہ ایلزبتھ نامی ایک بحری جہاز تیار ہو رہا ہے یہ جہاز ۱۰۳۱ فٹ لمبا ہوگا اس میں ۵۸۵۰۰ ٹن مال کے علاوہ ۲۱۴۰ مسافر سفر کرسکینگے

جنوبی کیلو فورنیا میں عینکو کے ایسے شیشے تیار ہو رہے ہیں جو کبھی نہیں ٹوٹیں گے آج کل کے شیشہ کی لنسبت یہ شیشے بہت ہلکے ہوں گے اور ان سے روشنی کی چمک آنکھوں پر نہیں پڑے گی۔

امریکن سائنسدانوں کی نظر میں ۱۷ برس کی عمر سے پیشتر تمباکو پینا زہر قاتل ہے لیکن ۱۷ برس کے بعد بھی اگر کوئی شخص ایک اونس ½۲ تولہ تمباکو روزانہ پیئے تو اسکی ۱۰۰ سال میں سے ۱۷ سال عمر گھٹ جاتی ہے۔

اسٹریلیا میں ایسے ٹیلیفون ایجاد کیے گئے ہیں کہ ٹیلیفون کا مالک اپنے مکان سے باہر جاتے وقت ٹیلیفون کو اسطرح جوڑ جاتا کہ اسکی عدم موجودگی میں بلانیوالوں کو خود بخود جواب ملتا رہتا ہے کہ وہ فلاں وقت واپس آئیگا

افسانہ

کنواروں کی انجمن

زندگی کا لطف کنوارے اٹھاتے ہیں یا شادی شدہ یہ ایک معمہ ہے جو آجتک حل نہ ہو سکا کیا کنوارہ رہنا ممکن ہے کیا کنواری لڑکیوں اور لڑکوں کو ایک جگہ رہنا چاہئے اسکا جواب مندرجہ ذیل افسانہ میں ہے جو اپنی نوعیت کا ایک نہایت دلچسپ افسانہ ہے:۔

ہماری انجمن کنواروں کی انجمن کے نام سے مشہور تھی کیونکہ اس انجمن کے تمام ممبر کنوارے تھو ہماری انجمن کا چرچا مدتوں اخبارات میں رہا ہے لیکن اب کوئی اس انجمن کے نام سے واقف تک نہیں کیونکہ یہ انجمن ٹوٹ چکی ہے مگر اس کے نقوش آج بھی میرے دل پر ہیں میں اس وقت اگرچہ ایک علے سرکاری عہدہ پر ہوں لیکن مجھے وہ بیفکری کا زمانہ اب بھی یاد آتا ہے جب میں نوجوان لڑکیوں اور اپنے ہمعمر لڑکوں کے ساتھ بے فکری کی زندگی گذارتا تھا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ بچپن کا زمانہ بہترین زمانہ ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جوانی سے بہتر کوئی زمانہ نہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ بہترین زمانہ طالب علمی کا زمانہ ہے اس زمانہ میں انسان بچہ بھی ہوتا ہے اور جوان بھی بچہ تو اس لئے کہ اسکے تمام تفکرات والدین کے سر ہوتے ہیں اور جوان اس لئے کہ وہ واقعی جوان ہوتا ہے اگر مرنے کے بعد واقعی انسان جنت یا دوزخ میں جاتا ہے تو میں جنت کے مقابلہ میں طالب علمی کے زمانہ کو ترجیح دوں گا، کیسا پرکیف اور بے فکری کا زمانہ تھا پانی شراب کا کام دیتا تھا ہوا کا ایک ادنےٰ سا جھونکا دل میں ہزاروں امنگیں پیدا کر دیتا تھا ہر وقت ایک مستی سی چھائی رہتی تھی۔

اسی طالب علمی کے پرکیف دور میں مس روزی کی تحریک پر ہم نے کنواروں کی ایک انجمن بنائی تھی اس انجمن کے پندرہ ممبر تھے اور لڑکیاں بھی ہم سب کا خیال تھا کہ شادی ایک بیجا بندش ہے جو مردوں اور عورتوں کو غیر معینہ مدت کے لئے پابند کر دیتی ہے اور یہ بنی نوع انسان پر اتنا بڑا ظلم ہے جسے کسی صورت میں بھی جاری نہیں رکھا جا سکتا۔

چنانچہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہم نے ایک ایسی انجمن کی بنیاد ڈالدی ہے جو ہندوستان میں اپنی نوعیت کی پہلی انجمن کہی جا سکتی ہے۔

اخبارات نے اپنے مزاحیہ کالموں میں ہماری انجمن کا خوب مذاق اڑایا، بعض اخبارات نے تو سنجیدگی و استعانت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس انجمن کو عیاشی کا مرکز قرار دیدیا میں اخبارات پڑھتا تھا اور دانت پیسکر رہجاتا تھا لیکن روزی ان اخبارات کا مذاق اڑاتی تھی اسے ذرہ برابر بھی ان تحریروں کا احساس نہ ہوتا تھا شاید اس لئے کہ وہ انگلو انڈین تھی اور اینگلو انڈین ان رسوائیوں اور بدنامیوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے جن پر ہندوستانی اپنی جان دیدیتے ہیں ہمارا عقیدہ تھا کہ لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ رہنے کے باوجود بھی پاکباز رہ سکتی ہیں جب ہم اپنی پاکبازی کے دعووں کو اپنے دوستوں اور اعزا کے سامنے دہراتے تو وہ مسکراتے اور اس طرح مسکرا دیتے جیسے ہم کسی ناممکن چیز کو ممکن بنانے کا ان کو یقین دلا رہے ہیں ہم نے رسوائیاں برداشت کیں اور طعنے سنے مگر اس انجمن کو چلاتے رہے۔

اس انجمن کو چلاتے ہوئے مشکل تمام چھ ماہ ہوئے ہوں گے کہ میری عملی قوتوں میں فرق آگیا یہی وجہ ہے کہ ممبروں کی تعداد زیادہ بڑھ سکی میں اگرچہ اس دلکش انجمن کا سکریٹری تھا لیکن انجمن سے کہیں زیادہ مجھے روزی کا خیال رہنے لگا مجھے یہ معلوم ہوتا تھا جیسے روزی میرے دل و دماغ پر قبضہ کرتی چلی جا رہی ہے۔

روزی کا باپ ہندوستانی تھا اور ماں یورپین

بنا کرتی ہیں آپ جانتے ہیں کہ وہ کسقدر حسین ہوتی ہیں۔ روزی بلا کی حسین تھی اس کا رنگ سرخ اور سفید تھا اور اس پر سیاہ زلفیں سیاہ آنکھیں قیامت تھیں قیامت" نہ میں شاعر ہوں، اور نہ مصور ورنہ میں روزی کے حسن پر ایک ایسا شاہکار تیار کر دیتا جو رضا کو وینس کی دیوی کی طرح ابدی زندگی دیدیتا روزی کی خوبصورتی دن بدن میرے دل و دماغ پر چھائی چلی جا رہی تھی میں ہرچند اپنے جذبات کا چھپانے کی کوشش کرتا تھا مگر پھر بھی روزی سب کچھ سمجھ جاتی عورتیں جتنی سیدھی ہوتی ہیں اتنی ہی یہ احساسات اور جذبات کے سمجھنے میں ہوشیار بھی ہوتی ہیں ان کی نظریں مرد کے دل کی گہرائیوں میں اتر کر وہ سب کچھ پڑھ لیتی ہیں جسے مرد چھپاتے پھرتے ہیں۔

روزی معاملہ کی تہہ تک پہونچ گئی اور اس نے سمجھ لیا کہ میں روزی کے بغیر نہیں رہ سکتا وہ نجد کی لیلےٰ تو تھی نہیں جو مجھ ہندوستانی مجنوں کو بیابانوں کی خاک چھنواتی تھی اس کی رگوں میں مغربی خون تھا وہ برابر میری محبت کا خیر مقدم کرتی رہی، یہاں تک کہ ہماری محبت انتہائی کمال پر پہونچ گئی اور ہماری محبت کا چرچا کنواروں کی انجمن کے لئے ایک افسانہ بن گیا۔

روزی نے کنواروں کی انجمن کی بنیاد رکھی تھی لیکن اب اسے بھی اس انجمن سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس کے حالات میں ایک نمایاں تغیر ہو چلا تھا وہ کنواروں کا ذکر کرنے کی بجائے شادی شدہ نوجوانوں کے قصے بیان کرنا اور سننا زیادہ پسند کرتی تھی اس کی ایک خاتون دوست کی اسی زمانے میں شادی ہوئی تو وہ دن رات اسی شادی کا ذکر کیا کرتی۔

ادھر خود میری کیفیت یہ تھی کہ انجمن کا سکریٹری ہونے کے باوجود مجھے کنواروں سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی اس سے پہلے میرا خیال تھا کہ شادی مرد اور عورت کے لئے ایک بیجا بندش ہے لیکن نہ جانے کیوں اب یہ جی چاہتا تھا کہ میں خود بھی اس بندش کا شکار ہو جاؤں ہر شادی شدہ نوجوان کو دیکھ کر مجھے رشک سا ہوتا تھا لیکن خیالات کی اس تبدیلی کے باوجود میں کنواروں کی انجمن کا سکریٹری تھا ایک ایسا بے عمل سکریٹری جو خود ہی انجمن کو توڑنے کے منصوبے تمام تمام دن اور ساری ساری رات باندھا کرتا۔

وقت گذرتے دیر نہیں لگتی خصوصیت کے ساتھ محبت کے لمحات تو اس تیزی کے ساتھ گذرتے ہیں کہ انسان ان کی سرعت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا، ہماری روحانی زندگی کو پورا ایک سال ہوگیا اس مدت میں کئی مرتبہ میں نے خیال کیا کہ میں روزی کے والدین سے اپنے ارادے کا اظہار کر دوں لیکن ایک طرف ہماری معاشرت کا اختلاف دوسری جانب انجمن کے ممبروں میں رسوائی کا خوف مجھے روکتا تھا غرضکہ ہماری زندگی اسی طرح گذرتی رہتی۔

ایک روز شام کی چہلقدمی کے بعد روزی میرے ہاں چلی آئی وہ پہلی مرتبہ نہیں آئی تھی اکثر اوقات ایسا ہی ہوا ہے کہ وہ چہل قدمی کے بعد میرے ہاں گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھنے کے بعد واپس چلی جاتی جس روز کا میں ذکر کر رہا ہوں اس روز روزی معمول سے زیادہ میرے ہاں رکی رہی، سردی کا موسم تھا ہم دونوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا قدرت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ بارش ہونے لگی بجلی چمک رہی تھی بادل گرج رہے تھے ایک طوفانی کیفیت پیدا ہوگئی۔

اگرچہ موسم نہایت ناخوشگوار تھا لیکن روزی پھر بھی اپنے مکان واپس جانا چاہتی تھی مگر میں نے

۵۴ آتشدان میں آگ روشن تھی۔ ہم دونوں ایک صوفے پر بیٹھے ہوئے کمرہ کی گرمی کا لطف اٹھا رہے تھے، روزی کا جسم میرے جسم سے مس ہو رہا تھا اور مجھے ہر لحہ یہ محسوس ہوتا تھا کہ ایک بجلی ہے جو روزی کے جسم سے میرے بدن میں دوڑ رہی ہے، میں روزی کے قریب اور سرک کر بیٹھ گیا اور میں نے روزی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیکر دبانا شروع کیا جس سے ایک خاص قسم کی بیخودی وکیفیت مجھ پر طاری ہونے لگی تھی، یہ ہی کیفیت روزی کی بھی تھی بلکہ روزی کی گلابی آنکھیں مجھے بتا رہی تھیں کہ وہ مجھ سے بھی زیادہ مدہوش ہے۔

میرا خیال تھا کہ عورت اور مرد کی یکجائی کبھی ان کی پاکبازانہ زندگی کو صدمہ نہیں پہونچا سکتی لیکن آج معلوم ہوا کہ میرا خیال غلط ہے پاکبازی میرے لئے ایک بے معنی لفظ بن گیا تھا اور مجھے اس سے زیادہ کچھ ہوش نہ تھا کہ روزی میرے پہلو میں ہے۔

اسی مدہوشی میں ایک بج گیا ہم دونوں کو ہوش آیا تو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ شیطان اپنی فتحمندی پر مسکرا رہا ہے میں نے روزی کو اس کے مکان پہونچا دیا آج کی رات ہماری زندگی میں ایک انقلابی رات تھی

دو مہینہ کے بعد جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ روزی حاملہ ہے تو میرے ہوش جاتے رہے میں سوچنے لگا کنواروں کی انجمن کی محرک شادی کے بغیر حاملہ اخبارات کیا لکھیں گے سوسائٹی کیا کہے گی اب ہمارے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا کہ والدین کو اطلاع کئے بغیر سیول میرج کرلیں۔

اسی ہفتہ میری اور روزی کی سیول میرج ہوگئی میرے اور روزی کے والدین کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ آپے سے باہر ہوگئے لیکن کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس کرنا غیر ممکن تھا، اخبارات نے ہماری شادی پر مزاحیہ انداز میں نکتہ چینی کی لیکن ہماری انجمن کے ممبروں نے جن سے مجھے سب سے زیادہ خوف تھا کچھ نہ کہا اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ خود بھی اسی قسم کی لغزشوں میں مبتلا ہو چکے تھے۔

دو سال سے بھی کم ہماری یہ انجمن باقی رہی دو سال کے اندر اس انجمن کے تمام ممبروں نے اسی طرح شادیاں کرلیں جسطرح ہماری شادی ہوئی، اور شادی کے بعد ہم سب کو معلوم ہوا کہ انسان بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرا سکتا ہے

جبرالٹر اسپین کے حوالہ

برلن ۱۵ اگست۔ جبرالٹر کا انگریزوں کے قبضہ میں ہونا ایک مستقل خطرہ ہے جس کو اسپین مستقل طور پر برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ ہے وہ رائے جو فیلڈ مارشل گورنگ کے اخبار "نیشنل زیٹنگ" نے ظاہر کی ہے اخبار مزید لکھتا ہے کہ اٹلی کی بھی خواہش ہے کہ جبرالٹر پر اسپین کا قبضہ ہو جائے یہ صرف اسلئے نہیں کہ انگریزوں کی گھیر گھوٹ کی اسکیم میں جبرالٹر کی اہم پوزیشن ہے بلکہ اس لئے بھی کہ اسپین امریکہ وغیرہ کے ساتھ اٹلی کی تجارت آبنائے جبرالٹر کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ مستقبل بتلائے گا آیا انگلینڈ اسپین کے قدرتی دعوی کے مقابلہ پر جبرالٹر پر قبضہ جاری رکھ سکتا ہے۔ یہ بات بالکل صاف ہے کہ اسپین مستقل طور پر برطانی جبرالٹر برداشت نہیں کرسکتا جسطرح وہ ایک بین الاقوامی ٹنجر برداشت نہیں کرسکتا۔

راجہ صاحب ہتھورا گرفتار

لکھنؤ ۱۵ اگست۔ آج ضلع ہردوئی میں ہتھورا کی خفیہ پولیس نے ہیوٹ روڈ لکھنؤ میں راجہ صاحب ہتھورا اور ان کی ماں کو رانی ہتھورا پر گولی چلنے کے سلسلہ میں گرفتار کرلیا۔ جس کا مقدمہ مسٹر رحمن بخش قادری مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں چل رہا ہے۔ راجہ صاحب اور

راجہ ماں دونوں کی درخواست ضمانت نامنظور ہوگئی کہا جاتا ہے کہ راجہ صاحب کے مکان سے ۲۹ بندوقیں اور بلا لائسنس گولیاں برآمد ہوئیں۔

برطانی افسر ہلاک کر دیا گیا

یروشلم ۱۴ اگست۔ لفٹنٹ کورپورل سلی الوار کو ہلاک کر دیا گیا جبکہ ایک فوجی دستہ کی عربوں کی ایک گروہ سے مقابلہ ہوگیا۔ افسر مذکور مشین گن چلا رہا تھا۔

برطانیہ کے خلاف مہم

ٹوکیو ۱۴ اگست۔ ٹنٹسن میں برطانیہ کے خلاف سوسائٹیوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ چین کے جس علاقہ پر جاپان کا قبضہ ہے اس میں برطانیہ کے خلاف مہم کو اور زیادہ زوردار کر دیا جائے۔

سفری الاؤنس میں اضافہ

پشاور ۱۵ اگست۔ سرحدی وزیروں کی حال کی ایک میٹنگ میں یہ قرار پایا کہ سفری قیام کا الاؤنس ۴ روپیہ کے بجائے ۶ روپیہ اور سفری میلوں کا الاؤنس دو آنہ کی بجائے تین آنہ فی میل مقرر کیا جائے۔ یہ بھی قرار پایا کہ اسپیکر کو بھی اسی شرح سے الاؤنس دیا جائے۔

سبھاش بابو کو کانگریس سے نکال دیا گیا

واردھا ۱۱ اگست - کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے متعلق جو رزولیوشن پاس کیا ہے اسے بہ تمام و کمال ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی پہلی میٹنگ کے ان دو رزولیوشن کے سلسلہ میں جو کہ صوبوں میں ستیاگرہ کرنے اور کانگریسی وزارتوں اور صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے تعلقات کے بارے میں پاس کئے گئے تھے، مسٹر سبھاش چندر بوس سابق صدر انڈین نیشنل کانگریس کے طرز عمل پر خوب اچھی طرح غور کیا گیا۔ ورکنگ کمیٹی نے اس سلسلہ میں سبھاش بابو کی طویل چٹھی پر بھی غور کیا۔

ورکنگ کمیٹی نہایت افسوس کے ساتھ مجبوراً اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ سبھاش بابو نے اس خاص نکتہ کو بالکل کھو دیا۔ جو کہ صدر انڈین نیشنل کانگریس نے اپنے اعلان میں واضح طریقہ پر پیش کیا تھا۔ ایک سابق صدر کی حیثیت سے انھیں یہ محسوس کرنا چاہیئے تھا کہ صدر کانگریس کے پاس سے پہلے ہدایتیں موصول ہو جانے پر قوم کی خدمت گذار کی حیثیت سے ان کا یہ واضح فرض تھا کہ وہ ان ہدایتوں کے مطابق عمل کرتے اگرچہ انھیں پریزیڈنٹ کے رولنگ سے اختلاف تھا تو وہ اس کے خلاف ورکنگ کمیٹی یا آل انڈیا کانگریس کمیٹی سے اپیل کر سکتے تھے لیکن جب تک کہ صدر کانگریس کی ہدایتیں موجود ہیں۔ اس وقت تک انکا یہ واضح فرض تھا کہ وہ وفاداری کے ساتھ ان کے مطابق عمل کرتے کسی بھی انجمن کے مناسب طریق پر کام کرنے کے لئے اور بالخصوص انڈین نیشنل کانگریس جیسی وسیع انجمن کے لئے یہ پہلی شرط ہے جو کہ دنیا کی بہترین منظم اور سب سے زیادہ طاقتور سامراجیہ حکومت کے ساتھ موت اور زندگی کی لڑائی میں مصروف ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کانگریس کے آئین کی تشریح کرنی کی آزادی ہے۔ جیسا کہ سبھاش بابو نے اپنی چٹھی میں لکھا ہے تو کانگریس کے اندر بغاوت پھیل جائے گی۔ اور اس کا شیرازہ بکھرنے میں کچھ بھی دیر نہ لگے گی۔ ورکنگ کمیٹی افسوس کے ساتھ اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ اگر ورکنگ کمیٹی نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے دیدہ دانستہ اور صریحاً ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے کو نظرانداز کر دیا تو ورکنگ کمیٹی اپنے فرائض کی سرانجام دہی میں کوتاہی کریگی لہذا ورکنگ کمیٹی یہ فیصلہ کرتی ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ڈسپلن کی شدید خلاف ورزی کرنے کے پیش نظر بنگال صوبجاتی کانگریس کمیٹی کے پریزیڈنٹ رہنے کے قابل نہیں رہے اور ۱۰ اگست سنہ ۳۹ء سے تین سال تک کسی انتخابی کانگریس کمیٹی کے ممبر نہیں بن سکیں گے۔

ورکنگ کمیٹی یہ توقع کرتی ہے کہ سبھاش بابو اپنی غلطی کو محسوس کریں گے۔ اور اس تادیبی کارروائی کے آگے سرتسلیم خم کر دیں گے۔

ورکنگ کمیٹی نے اور بہت سے کانگریسی کارکنوں کے ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے کو نوٹ کیا جنھیں ذمہ دار عہدیداران بھی شامل ہیں۔ کمیٹی نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کرنے سے احتراز کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے سبھاش بابو کی ترغیب سے اس ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہے۔ بہرحال ورکنگ کمیٹی اس معاملہ کو صوبجاتی کانگریس کمیٹیوں کے سر چھوڑتی ہے کہ اگر وہ ڈسپلن قایم رکھنے کے لئے ضروری سمجھیں اور اگر مخالفانہ مظاہروں میں حصہ لینے والے اپنے طرز عمل پر اظہار افسوس نہ کریں تو ان کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔ کمیٹی پریزیڈنٹ کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ ایسے ممبروں کے خلاف تادیبی کارروائی کریں جو کہ ڈسپلن کی خلاف ورزی کرنے پر اظہار افسوس کرنے کے بجائے خلاف ورزی کرنے پر اور اصرار کریں۔

سبھاش بابو اپنے اخراج پر

کلکتہ ۱۱ اگست۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کو جب یہ بتایا گیا کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے انھیں بنگال صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی صدارت کے نااہل قرار دیدیا ہے تو انھوں نے کہا بس یہی۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر بوس نے اس خبر کو بے تعلقی کے ساتھ سنا اور جب ان سے اپنی رائے ظاہر کرنے کے لئے کہا گیا تو انھوں نے کہا میں اسوقت کانگریس ہاؤس کے سلسلہ میں بہت ہی مصروف ہوں جس کا سنگ بنیاد ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ۱۹ اگست کو کلکتہ میں رکھیں گے۔

اٹلی میں مزید فوج کی طلبی

روم ۱۱ اگست۔ حکومت اٹلی نے مزید ریزرو فوج طلب کی ہے۔ سنہ ۱۹۰۲ء اور سنہ ۱۹۱۰ء کی اس کے تمام فوجی افسروں اور سپاہیوں کو طلب کیا گیا ہے۔

برطانیہ اور روس

ماسکو ۱۳ اگست۔ برطانیہ اور روس اور سوویٹ روس کے نمایندوں کے درمیان فوجی معاملات کے بارے میں آج صبح گفت و شنید شروع ہوگئی اور تین گھنٹہ تک جاری رہی ہر روز دو اجلاس ہوا کریں گے۔

مرکزی اسمبلی کا بائیکاٹ کیا جائیگا

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مرکزی اسمبلی کے تمام کانگریسی ممبروں کو یہ ہدایت کی ہے کہ وہ اسمبلی کے آیندہ سشن میں شریک ہونے سے احتراز کریں اس سلسلہ میں ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

ورکنگ کمیٹی نے نازک بین الاقوامی صورت حالات اور جنگ کے اس خطرہ پر خلوص دل سے غور کیا جو کہ موجودہ دنیا میں ہمارے سروں پر سوار ہے جو قومیں جمہوریت اور آزادی کی حامی ہیں انھیں ورکنگ کمیٹی کی پوری ہمدردی حاصل ہے کانگریس یورپ افریقہ اور ایشیا میں مشرق بعید میں فسٹ حملہ کی وینزویلا، زیکوسلوویکیا اور اسپین کی جمہوریت کے ساتھ برطانی سامراجیہ کے دغابازی کرنے کا بار بار مذمت کر چکی ہے۔ کانگریس یہ اچھی طرح واضح کر چکی ہے کہ بصورت جنگ اس کی پالیسی کیا ہوگی۔ وہ یہ اعلان کر چکی ہے کہ اگر ہندوستان کو جنگ میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ اس قسم کی کوششوں کی مخالفت کریگی۔ کمیٹی کانگریس کی اس پالیسی کی پابندی ہے اور وہ اسے عملی جامہ پہنائے گی۔ تاکہ ہندوستان کے ذرایع کو سامراجی مقاصد کے لئے استعمال نہ کیا جا سکے حکومت برطانیہ کی گذشتہ پالیسی و نیز حال کے واقعات سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت آزادی اور جمہوریت کی حامی نہیں ہے اور کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ کسی وقت ان آدرشوں کے ساتھ دغا کرے۔ ہندوستان اس جمہوری آزادی کے لئے کیسے ساتھ دے سکتا ہے جو کہ اسے خود ہی حاصل نہیں ہے اور جس کے ساتھ دغا کئے جانے کا امکان ہے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اپنی یکم مئی سنہ ۳۹ء کی میٹنگ میں جو کہ کلکتہ میں ہوئی تھی کانگریس کی پالیسی کا اعادہ کیا تھا اور اس نے غیر ممالک کو ہندوستانی فوج بھیجنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا لیکن اس واضح رائے کے باوجود اور اہل ہند کی مرضی کے برخلاف ہندوستانی فوج کو مصر اور سنگاپور بھیجا جا رہا یا بھیج رہی ہے۔ جنگ کی کیفیت طاری ہونے کے علاوہ مرکزی اسمبلی پہلے ہی یہ اعلان کر چکی ہے کہ اس کی رضامندی کے بغیر ہندوستان کی فوج باہر نہ بھیجی جائے۔ اس طریقہ سے برطانیہ نے کانگریس اور اسمبلی کی رائے کی خلاف ورزی کی ہے اور اس نے ایسی تدابیر اختیار کی ہیں جن کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کے ناگزیر طور پر جنگ میں پھنسنے کا امکان ہے اس نے مرکزی اسمبلی کی مدت میں بھی ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

ورکنگ کمیٹی حکومت برطانیہ کے ان فیصلوں کو تسلیم نہیں کر سکتی وہ نہ صرف ان سے اپنی بے تعلقی کا ہی اظہار کرتی ہے وہ ایسی تدابیر بھی اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ جو کہ کانگریس کی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری ہوں گی۔ لہذا پہلے قدم کے طور پر ورکنگ کمیٹی مرکزی اسمبلی کے تمام کانگریسی ممبروں کو یہ ہدایت کرتی ہے کہ وہ اسمبلی کے آیندہ سشن میں شریک ہونے سے احتراز کریں۔

کمیٹی صوبجاتی حکومتوں کو اس امر کی یاددہانی کراتی ہے کہ وہ حکومت برطانیہ کی جنگ کی تیاریوں میں کسی طرح بھی امداد نہ پہونچائیں اور اس پالیسی کو ہمیشہ مدنظر رکھیں جو کہ کانگریس نے واضح کی ہے اور وہ ہمیشہ اسی کی پابند رہیں ایسی جنگی کیفیت پیدا ہو جانے کی صورت میں نہیں ہے کہ ہندوستان کو کوئی خطرہ پیدا ہو جائے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہوگا۔ اگر یہ تدابیر صوبوں کے ہر دلعزیز وزیروں کی کنٹرول میں ہوئیں تو کمیٹی ان کی حوصلہ افزائی کریگی۔ لیکن کمیٹی جنگ کی تیاریوں کی آڑ میں اس قسم کی احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ہرگز منظور نہیں کر سکتی

مسٹر مصرا کے خلاف تحقیقات

یونائیٹڈ پریس کو باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے مسٹر ڈی. پی مصرا وزیر لوکل سلیف گورنمنٹ سی پی کے خلاف شکایتوں کے سلسلے میں مسٹر کیدارناتھ اور گیارہ دیگر اصحاب کے بیانات سننے کے بعد مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کو یہ ہدایت کی کہ وہ مسٹر مصرا کے خلاف تحقیقات کریں اور اپنی رپورٹ پیش کریں۔

حکومت بمبئی کے رویہ پر نکتہ چینی

کلکتہ ۱۰ اگست۔ مسٹر رام منوہر لوہیہ نے یونائیٹڈ پریس کے ذریعہ ایک اعلان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے حکومت بمبئی کی نشہ بندی کی پالیسی سے تو اتفاق ظاہر کیا ہے لیکن ہوائی حملوں کے خلاف احتیاطی تدبیریں اختیار کرنے کی پالیسی سے اختلاف ظاہر کیا ہے آپ کے خیال میں یہ انتظامات ہری پوری کانگریس میں پاس شدہ اس رزولیوشن کی اسپرٹ کے خلاف ہیں جو جنگ کے متعلق پاس کیا گیا تھا۔

دہلی میں راجاؤں کی کانفرنس

شملہ ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاستی راجاؤں اور وزیروں کی ایک کانفرنس ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ اگست کو دہلی میں منعقد ہوگی جس میں وثیقہ شرکت فیڈریشن کا جواب بھیجنے کے متعلق تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

بھوپال میں صنعتی ٹرننگ

بمبئی ۱۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ بھوپال میں بہت سی صنعتیں سکھانے والا اسکول عنقریب جاری ہوگا جس میں ایسی دستکاریاں سکھائی جائیں گی جو بھوپال کے لئے موزوں ہوں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مجوزہ ادارہ میں زیادہ بھوپالی نوجوان کام سکیں گے موجودہ تعلیمی سسٹم کے ماتحت تعلیم یافتہ بے روزگاروں کی مدد ہوتی ہے ان لوگوں کو بڑھئی کا کام نواڑ اور دری بنا کھلونے بنانا موٹر اور بجلی کی انجینئرنگ کا کام اور اس کے علاوہ تجارتی موضوعوں پر تعلیم دی جائیگی کھلونے بنانا اور دوسری چھوٹی صنعتوں کے لئے ایک اسکیم زیر غور ہے جس کی رو سے ان طلبا کی امداد کے لئے کوآپریٹو سوسائٹیاں کھولی جائینگی جو ٹرننگ مکمل کر چکے ہیں اور ان کے لئے بازار اور خام اشیاء کا انتظام کیا جائے گا۔ مسٹر شعیب قریشی ممبر آل انڈیا صنعتی تنظیمی کمیٹی اسکیم تیار کر رہے ہیں۔

انگریزوں نے شہر شانسی خالی کر دیا

ٹوکیو ۱۴ اگست۔ پیکنگ سے اطلاع ملی ہے کہ تمام برطانی باشندوں نے شہر شانسی چھوڑ دیا ہے صرف چار شہری وہاں رہ گئے تھے وہ بھی آج چلے جائیں گے۔

ٹینسن کے برطانی علاقہ کو جاپانی علاقہ سے ملانے والا پل گاڑی کی آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا ہے جاپانیوں کا بیان ہے کہ پل اس وجہ سے بند کیا گیا ہے کہ شدید بارش کی وجہ سے زبردست سیلاب آگیا۔

جرمنی نے گندم خریدا

لندن ۱۳ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے رومانیا سے تین لاکھ ٹن گندم خریدا ہے۔

یو پی مسلم لیگ کا فیصلہ

لکھنؤ ۱۳ اگست۔ یو پی مسلم لیگ کی انتظامیہ کمیٹی کا اجلاس کل رات کو ہوا جس میں یہ طے کیا کہ شیعہ سنی تنازعہ میں مسلم لیگ کوئی دخل نہ دے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کو بہت سے مراسلے موصول ہوئے ہیں کہ مسٹر جناح اس معاملہ کو طے کرائیں۔

ہندوستان اور برطانیہ کا تجارتی معاہدہ

لندن ۱۴ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے تجارتی معاہدہ پر ۱۵ اگست سے عملدر آمد شروع ہو جائے گا۔

سرحد کا موٹر اسپرٹ ایکٹ

پشاور ۱۵ اگست۔ گورنر جنرل نے سرحد کے موٹر اسپرٹ ایکٹ بابت سنہ ۳۹ء کے لئے اپنی منظوری دیدی ہے۔

بقیہ آئینہ کانپور

※

مسلم لیگ کا فیصلہ مُسلم لیگ کی جنرل کونسل نے یہ طے کیا ہے کہ اگر حکومت نے ۱۹ر جون کی پولیس فائرنگ کی بابت تحقیقاتی کمیٹی مقرر نہ کی تو ایک ماہ بعد سول نافرمانی شروع کر دی جائے گی۔ اس کے لئے ایک وار کونسل ۵ آدمیوں کی بنا دی گئی ہے۔

مُسلم ریڈیکل لیگ مولانا حسرت موہانی نے مسلم لیگ کے اندر ایک بائیں بازو بنانے کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا تھا اسی خیال کو ملحوظ رکھتے ہوئے کانپور میں مسلم ریڈیکل لیگ گذشتہ ہفتہ قایم ہوگئی ہے جس کے پریسیڈنٹ مسٹر شبیر عثمانی اور سکرٹری مسٹر احسن مسعود زبیری منتخب ہوئے ہیں۔

تعلیم بالغان اہل شہر کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ انجمن طلبائے کانپور نے ایک سال کی قلیل مدت میں ۶ سو بالغان کو اردو و ہندی کی تعلیم سے بہرہ ور کر دیا ہے اور تعلیم کی تمام ضروریات کو اسی انجمن نے مفت بہم پہنچایا ہے۔ یہ کام نہایت اہم ہے لہذا ہم امید کرتے ہیں کہ اہل شہر اس انجمن کی ہر قسم کی امداد کر کے تعلیم بالغان کو آگے بڑھانے میں ان کے معاون ہوں گے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس کانپور کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر ایچ۔ سی۔ مِل ایک طویل رخصت پر جا رہے ہیں اس کے بعد آپ ریٹائر ہو جائینگے۔ آپ کی جگہ الہ آباد کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر ای۔ ایف۔ جی چیمپین آ رہے ہیں۔

تلاق محل کی پولیس چوکی تلاق محل کی پولیس چوکی میں ہونے والے گولی چلانے کے سلسلہ میں خبر آئی ہے کہ یہ پولیس نائک اور کانسٹبل دونوں مین پوری کے تھے۔ جس گارد میں یہ دونوں تھے وہ گارد اس چوکی سے ہٹا دی گئی۔ اور اب دوسری گارد وہاں تعینات کی گئی ہے۔

ہڑتال مُسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق ۱۹ر جون کی پولیس فائرنگ کی یادگار کے طور پر ۱۹ر اگست کو مسلم دوکاندار ہڑتال کرینگے اور شام کو ایک جلسہ کیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ میں فوجی تعلیم کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اسکولوں کے لئے فوجی تعلیم جاری کر دی گئی ہے یہ اسکیم مسٹر نقوی سب ڈپٹی انسپکٹر آف اسکولس نے مرتب کی تھی اور آنریبل ڈائرکٹر تعلیم و ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے اسکو منظور کر لیا تھا اس کا پہلا کیمپ تحصیل گھاٹم پور میں تھا جسمیں تقریباً ۴۰ ماسٹروں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ کانپور کے فوجی افسران نے اسکی مخالفت کی ہے۔

”ہماری آواز“ مولوی احمد حسین صاحب باروی اڈیٹر ہماری آواز نے ہائیکورٹ میں اس امر کی ایک درخواست دی ہے کہ ان کا مقدمہ جس کی سماعت زیر دفعہ ۱۰۸ کانپور میں ہونے والی ہے کانپور سے باہر کسی اور ضلع میں منتقل کر دیا جائے۔

شراب کی دوکان مسٹر نذیر حسین ڈسٹرکٹ اکسائز انسپکٹر کی عدالت میں ایک شراب کی دوکان کا نیلام ”“ ہزار روپیہ میں ہوا ہے۔

یوپی کونسل کا الکشن معلوم ہوا ہے کہ یوپی صوبجاتی کانگریس کمیٹی نے لیجسلیٹو کونسل کی اُن ۷ نشستوں کے واسطے امیدوار منتخب کرنے کے لئے جو کہ آیندہ سال کے شروع میں خالی ہونگی جو سب کمیٹی مقرر کی ہے وہ پنڈت گووند بلبھ پنت وزیر اعظم مسٹر رفیع احمد قدوائی ریوینیو منسٹر اچاریہ نریندر دیو بابو موہن لال سکسینہ اور بابو سری پرکاش پر مشتمل ہوگی۔

ڈاکٹر مراری لال گذشتہ ہفتہ ص

مولانا حامد الانصاری غازی

دیو بند ۱۵ر اگست۔ مولانا حامد الانصاری غازی ۱۶ر اگست کو ۸ بجے کی گاڑی سے افغانستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ افغانستان میں کافی عرصہ قیام فرمائیں گے۔ ہندوستان کے بلند پایہ انشا پرداز کی حیثیت سے اپنے عزیز وطن کو افغانستان کے دور جدید کی ترقیات سے روشناس کرائیں گے۔

برطانی سفارتخانہ پر چینیوں کا دھاوا

شنگھائی ۱۵ر اگست۔ معتبر ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ چینیوں کے ہجوم نے جن میں کچھ جاپانی بھی تھے ۱۲ر اگست کو چیفو کے برطانی سفارتخانہ پر حملہ کر دیا۔ حملہ آور تلواروں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ انہوں نے ۱۸ کھڑکیاں توڑ دیں۔

حکومت عراق پر ۲۰ ہزار پونڈ جرمانہ

لندن ۱۴ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق کو برطانی قنصل مقیم موصل کی بیوہ مسز مونک میسن کو ۲۰ ہزار پونڈ کی رقم بطور معاوضہ ادا کرنا پڑے گی۔ قنصل موصوف کو عربوں کے ایک گروہ نے قتل کر دیا تھا۔

نیشنلسٹ پارٹی بھی بائیکاٹ کریگی

شملہ ۱۵ر اگست۔ یہاں جو پرائیوٹ اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے ممبر بھی مرکزی اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں شریک نہیں ہونگے۔

دتیا کا دیوان ریٹائر

ستنا ۱۵ر اگست۔ مہاراجہ دتیا نے اپنے دیوان قاضی سر عزیز الدین احمد کو ۵۰۰ روپیہ ماہانہ پنشن اور ایک جاگیر جس کی آمدنی ۵۰۰۰ روپیہ سالانہ ہے عطا کی ہے۔ دیوان موصوف ۵ر اگست سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔

کیا لیگی ممبر بائیکاٹ کرینگے

شملہ ۱۵ر اگست۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مولانا ظفر علی خاں نے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کی آیندہ میٹنگ میں جو کہ ۲۷ر اگست کو دہلی میں ہوگی۔ ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ لیجسلیچر کی رضامندی کے بغیر ہندوستان کی فوج کو باہر بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ کرنے کی غرض سے مسلم لیگ پارٹی کے ممبر مرکزی اسمبلی کے افتتاح کے دن اجلاس میں شریک نہ ہوں۔

ورکنگ کمیٹی کے حکم کی تعمیل

شملہ ۱۵ر اگست۔ واردھا سے ہدایتیں موصول ہونے پر کانگریسی ممبر مسٹر ستیہ مورتی مسٹر بی داس اور پروفیسر رنگا آج سے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی میٹنگ میں شریک نہیں ہونگے۔ وہ جلد ہی شملہ سے روانہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ہوائی جہازوں سے بمباری

بنوں ۱۴ر اگست۔ جو لوگ فقیر ایپی سے ملکر آئے ہیں ان کا بیان ہے کہ قبائلیوں کے کھورے علاقہ میں ہوائی جہاز سے سرخ اشتہارات پھینکے گئے ہیں جن کے ذریعہ قبائلی لوگوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر علاقہ خالی کر دو ورنہ اس علاقہ پر ہوائی جہازوں سے بمباری کی جائے گی۔ حال ہی میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ فقیر ایپی علاقہ کھورے میں آباد ہو گیا ہے۔

یوپی پٹواری کانفرنس

لکھنؤ ۱۴ر اگست۔ یوپی کے پٹواریان کی دوسری اسپیشل کانفرنس ۱۹ و ۲۰ر اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو دیانند اینگلو ویدک ہائی اسکول عیش باغ روڈ لکھنؤ میں ہوگی۔

ص لکھنؤ میڈیکل کالج میں کیپٹن نگم نے ڈاکٹر مراری لال کی آنکھ کا آپریشن کیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپریشن نہایت کامیابی کے ساتھ ہوا ہے۔

ستیا گرہی رہا کر دیئے گئے

حیدر آباد ۱۷ر اگست۔ اعلیٰ حضرت نظام دکن نے آج صبح اپنی ۵۴ ویں سالگرہ کے موقع پر ایک فرمان جاری کیا ہے جس کے ذریعہ تمام سیاسی اسیروں کو جو ستیا گرہ تحریک کے سلسلہ میں قید ہیں یا جن کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے رہا کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ ان کے علاوہ وہ لوگ بھی رہا کر دیئے گئے ہیں جو سیلابات کے خلاف مظاہرہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے تھے۔

بمبئی کے لیبر لیڈروں کی گرفتاری

بمبئی ۱۷ر اگست۔ بمبئی کی خفیہ پولیس نے آج بعد دوپہر چار لیبر لیڈروں کو تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۱۷ (تشدد کی ترغیب دینا) کے ماتحت گرفتار کر لیا۔ جو لوگ گرفتار کئے گئے ہیں ان میں مسٹر ڈانگے سکرٹری بمبئی گرنی کامگر یونین مسٹر ڈانگے مسٹر ایس جے پاٹکر اور مسٹر ایس ایس مراجکر سکرٹری بمبئی صوبجاتی ٹریڈ یونین کانگریس شامل ہیں۔

ضرورت ایک تجربہ کار مدرس مڈل پاس کی ضرورت ہے جو بچوں کو تعلیم دیسکتا ہو (۲) ایک

صوبہ بنگال کی خبریں

جیل میں تعلیم بالغان

صوبہ بنگال کے جیلوں میں تعلیم بالغان جاری کرنے کے لئے حکومت نے ۵ اور اُستادوں کی منظوری دی ہے۔ ۲۔ راجشاہی سنٹرل جیل۔ ۲۔ ڈھاکہ سنٹرل جیل۔ اور ایک مدناپور سنٹرل جیل میں مقرر کئے جائیں گے۔

اساتذہ کو بھرتی کرنے کے سامان پہلے سے ہو چکے ہیں اور جونہی انکا تقرر ہو گیا جیلوں میں تعلیم بالغان کی اسکیم کا نفاذ کر دیا جائے گا۔

کمسن اور بالغ قیدیوں کی تعلیم کا سلسلہ تو اس صوبہ میں ایک مدت سے جاری ہے۔ تمام نو عمر مجرموں کو ۳ جیلوں یعنی علی پور سنٹرل جیل۔ پریسیڈنسی سنٹرل جیل اور برہام پور ڈسٹرکٹ جیل میں داخل کئے جاتے ہیں، جہاں اُن سے ترمیم شدہ بورسٹل سلوک کیا جاتا ہے۔ اس لئے ادنیٰ تعلیم کے لئے معلم اور ہنر سکھانے کے لئے کاریگر پہلے ہی سے موجود ہیں۔ ان نو عمر مجرموں کی تعلیم کو مزید ترقی دینے کے لئے غور کیا جا رہا ہے۔

بین الصوبجاتی سیلاب کانفرنس

۵ر جنوری ۱۹۳۹ء کو لکھنؤ کے مقام پر یہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ۱۲ نمائندے حکومت ہائے بنگال یو۔پی۔ بہار اور ریلوے کی جانب سے شریک ہوئے تھے تاکہ دریائے گنگا کے میدانوں میں سیلاب کی زیادتیوں کے مسئلہ پر غور و خوض کیا جائے۔

اس کانفرنس نے ایک ٹکنیکل سب کمیٹی مقرر کی جس نے سیلاب عام مسئلہ پر غور و خوض کیا۔ اور ان خاص مسئلہ پر جو اس کی نظر میں اہم ترین ہیں غور و فکر ہوا اور ان کی تحقیق و تفتیش ضروری تصور کی گئی۔

اس سب کمیٹی نے ایکسرہ بھی سفارش کی کہ ایک گنجس ریور کمیشن مقرر کیا جائے جو متعلقہ عام امور کو اپنے ہاتھ میں لے اور سلجھائے۔ چونکہ اس کمیشن کے تقرر میں دیر ہوگی۔ دوران اثنا میں سب کمیٹی نے ایک مختصر سی عارضی کمیٹی کی سفارش کی جس میں ان تینوں حکومتوں کے ایک ایک چیف انجنیر ہوں۔ ریلوے اور جنگلات کا ایک ایک نمائندہ بھی۔ تینوں صوبجاتی حکومتوں نے اس کی سفارشات کو تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ یہ عارضی کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔

مسٹر ٹی۔ ایم۔ ڈائل سی۔ آئی۔ ای۔ چیف انجنیر یو۔پی صدر نمائندہ حکومت یو۔پی۔
۲۔ مسٹر ڈبلیو۔ جی۔ بیم۔ ڈپٹی انجنیر۔ پبلک ورکس (آبپاشی) نمائندہ بہار
۳۔ مسٹر ایس۔ سی۔ مجمدار۔ چیف انجنیر (آبپاشی) نمائندہ حکومت بنگال
۴۔ مسٹر ای۔ اے۔ سمیتھز۔ چیف کنزرویٹر آف فوریسٹس حکومت یو۔پی۔ نمائندہ جنگلات
۵۔ مسٹر جے۔ آر۔ عزت چیف انجنیر۔ بنگال اینڈ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ نمائندہ ریلوے
۶۔ مسٹر اے۔ پی۔ وائل۔ ایگزیکٹیو انجنیر (آبپاشی) یو۔پی۔ سکریٹری

ضرورت کے وقت یہ عارضی کمیٹی اور ممبر چاہے تو لے سکتی ہے۔ یہ ضرورت عوام کا مطالعہ کرے گی اور متعلقہ مواد اکٹھا کرے گی۔ جس سے جلد از جلد انسدادی تدابیر اور اسباب پیش کریگی۔ مذکرہ کمیشن کے نظام اور عمل کے متعلق بھی یہی کمیٹی تجاویز پیش کرے گی۔

کمیٹی اپنے صدر مقام کا خود فیصلہ کرے گی۔

جوٹ کے دام گرنے پر تشویش نہ کرو

جوٹ کا بھاؤ گرنے پر حکومت پبلک اور کاشتکاروں کو صورت حال سے واقف کرنا چاہتی ہے بستقبل قریب میں جوٹ کے دام بڑھ جائیں گے جیسا کہ گزشتہ سال موسم کے اختتام پر ہوا تھا کیونکہ پیاز نا جوٹ کم یاب تھا۔ پرانے جوٹ کی قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ مانگ زیادہ ہے امید ہے کہ کاشتکار امسال اچھے دام کھرے کریں گے۔ اب تک کل فصل کا ۱۲ واں حصہ بازار میں آیا ہے جس کے اچھے دام ملے ہیں۔ بارش کی وجہ سے آمد و رفت جوٹ کی بند ہوگئی۔ اسلئے خرید فروخت نہیں ہوئی۔ اس لئے چند اشخاص نے اپنے پاس جوٹ موجود نہ ہوتے ہوئے بھی بازار کا بھاؤ گرا دیا کیونکہ وہ سستے داموں بیچتے رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دلال کہلاتے ہیں یعنی پھاٹکا (سٹہ) والے ہیں۔ اس ہتھکنڈے سے وہ قیمت کو کم سے کم تر کرنا چاہتے ہیں تاکہ گرتی قیمت دیکھکر کاشتکار گھبرا جائیں اور جوٹ کا سرمایہ بیچ ڈالیں اور یہ لوگ خرید کر قیمت بڑھا کر بیچ سکیں۔ حکومت بنگال کاشتکاروں کو مشورہ دیتی ہے کہ کلکتہ کے بازاروں میں گرتی ہوئی قیمت دیکھکر جوٹ کا ذخیرہ فروخت نہ کریں ضرورت کے لئے قلیل سی مقدار بیچیں، ورنہ نرخ بھاؤ چڑھنے پر اچھے دام وصول کریں۔ حکومت حالات کا نظر غائر سے مطالعہ کر رہی ہے کوشاں ہے کہ یہ گرتی ہوئی قیمت حد سے تجاوز نہ کر جائے ایک مناسب بھاؤ پرائے سے تعین کیا جائے۔

ہندوستان کی ۶ ہزار سیاہ سوئز میں

قاہرہ ۱۵ر اگست۔ ہندوستان سے تقریباً ۶۰۰۰ سپاہ آبجاسہ پر سوئز پہنچ گئی ہے۔

حکومت بہار کی خبریں

غیر ذمہ دار کانگریسیوں کو وزیر اعظم بہار کی تنبیہ

آنریبل وزیر اعظم بہار نے ۲۶ر جولائی کو اگریکلچر میڈل اسکول میں رومن کیتھولک پادریوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے عیسائی مبلغین کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی پر روشنی ڈالی۔ اور کھلے لفظوں میں فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض غیر ذمہ دار کانگریسی رضاکار عوام میں عیسائی مبلغین کے خلاف جماعتی نفرت کا بیج بو رہے ہیں۔ اگر یہ اطلاع غلط نہیں ہے تو ان کی یہ ناشائستہ حرکت صرف انسانیت کے خلاف ہی نہیں بلکہ کانگریس اور کانگریسی وزارت کے بلند معیار سیاست سے بھی بلحت ہی گری ہوئی ہے۔ یہ غلط سرگرمیاں کانگریس کے نام کو بدنام کرنے والی ہیں۔ انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک تمام مذاہب اور فرقے اپنے عمرانی حقوق کو کانگریس کی میں محفوظ نہ سمجھنے لگیں گے اسوقت تک ہمارا ملک اور ہمارا صوبہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتا۔ اسلئے ہر کانگریسی کا فرض ہے کہ وہ صوبہ کی تمام مذہبی جماعتوں کی نظر میں اعتماد حاصل کرنے کی کوشش کرے وزیر موصوف نے دوران تقریر میں عیسائی مبلغوں کو یہ یقین دلایا کہ ان کے مذہبی حقوق کانگریسی وزارت کے ہاتھوں ہر طرح محفوظ ہیں اور رہیں گے

محکمہ اطلاعات عامہ حکومت بہار

حکومت کی توجہ اس مضمون کی طرف مبذول کرائی گئی ہے اور جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تخفیف لگان کا قانون کسانوں کے لئے نفع بخش ہونے کے بجائے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ صرف اسی قدر نہیں بلکہ اس میں یہ بھی شکایت ہے کہ حکومت کی طرف سے محکمہ تخفیف لگان کے احکام کے نام ہدایتی پروانہ جاری کیا گیا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ محکمہ مذکورہ بالا کے حکام ان زمینوں کے لگان میں تخفیف کر سکتے ہیں۔ جو کہ پانی میں ڈوب گیا لیکن ساتھ ہی ساتھ انکو ان کے قریب والی زمینوں کی تخفیف لگان کا کوئی حق حاصل نہیں ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ اُن زمینوں کا زر لگان ان کے قریب کی دوسری زمینوں کے مقابلہ میں زیادہ مقرر کیا جا چکا ہے۔ چنانچہ اس طرح محکمہ مذکور بالا کے حکام یہاں تک بے دست و پا کر دیئے گئے ہیں کہ انکو ان زمینوں کے بھی تخفیف لگان کا اختیار حاصل نہیں ہے۔ جو زراعت کے کسی مصرف میں نہیں آسکتی ہیں۔ بہرحال حکومت نے کبھی بھی اس قسم کے ہدایتی پروانے جاری نہیں کئے ہیں۔ اس طرح کے بیانات غلط خبروں اور افواہوں کے لازمی نتیجے ہیں۔ بہار زراعتی بل کے دفعہ ۱۱۲ کی رو سے رعیتوں کی امداد کی صورت اسی حالت میں بہم پہنچائی گئی۔ جبکہ یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ جائے کہ زمین کے زر لگان کی شرح مقرر کرنے کے بعد ہی سے زمین میں عارضی طور پر یا مستقل طور پر خرابی شروع ہوگئی ہو۔ اس کی صورت یہ ہوگی کہ زمین کی خرابی کے اعتبار سے اس مخصوص زمین کے زر لگان کا تخمینہ رعیت تو یا تو یکمشت یا قسط وار ادا کرنا ہوگا۔

اب رہا بیان کا دوسرا حصہ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کم زر لگان والی زمین کے قریب کی زمین کا زر لگان جو پہلے زیادہ مقرر کیا جا چکا ہے کسی طرح سے کم نہیں ہو سکتا ہے سو یہ بھی سر تا سر غلط اور بے بنیاد ہے اس قسم کی کوئی ہدایت محکمہ تخفیف لگان کے حکام کو حکومت کی طرف سے نہیں کی گئی ہے۔ اب رہی تیسری بات کہ محکمہ مذکورہ بالا کے حکام کو ان زمینوں کے لگان کے کم کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے جو زراعتی مصرف کی نہیں ہیں۔ سو یہ بھی غلط ہے۔ تخفیف لگان کے افسروں کو پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ زمین کی صلاحیت پیداوار یا عدم صلاحیت پیداوار کے اعتبار سے لگان میں جزوی یا کلی تخفیف کر دیں گورنمنٹ پر یہ بہتان عظیم ہے کہ اسنے اس سلسلہ میں ان کے اختیارات محدود کر دیئے ہیں۔ گورنمنٹ کی نظر میں اس قانون سازی کا منشا ہی یہ تھا کہ کسانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ فارغ البالی اور خوشحالی بہم پہنچائی جائے یہ کہنا کہ گورنمنٹ منشائے قانون کے خلاف کر رہی ہے ایک مضحکہ خیز الزام ہے۔

ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

واردھا ۱۴ر اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کل رات کی تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر ورکنگ کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ ۲۶ر جولائی کو جو بنگال صوبجاتی کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تھی اس میں کہ پرانی ایگزیکٹو کونسل کو توڑ کر نئی ایگزیکٹو کونسل منتخب کی گئی تھی۔ خلاف قانون تھی

جے پور اور مہاجروں میں صلح

دہلی ۱۴ر اگست۔ جے پور دربار اور جے پور کے مسلمانوں میں جو کشمکش گزشتہ ۶ ماہ سے چل رہی تھی وہ ختم ہوگئی ہے اور معلوم ہوا ہے کہ جے پور دربار نے مسلمانوں کے مطالبے منظور کر لئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مسلم لیگ کے ہیڈ آفس میں جو تار آیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمان قیدیوں کو بھی رہا کر دیا گیا ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ جے پور سے ایک اسپیشل ٹرین ان مہاجروں کو دہلی سے لے جانے کے لئے آرہی ہے جو تقریباً ۵ ماہ سے یہاں پڑے ہوئے ہیں اور جن کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے

تحریک التوا نامنظور ہوگئی

پونہ ۱۵ر اگست۔ آج بمبئی اسمبلی میں مسٹر جمنا داس مہتہ نے اخبار "سوادھن" سے ضمانت طلب کئے جانے کے معاملہ پر بحث کرنے کی غرض سے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرنے کے لئے ہاؤس سے اجازت طلب کی۔ ان کی تحریک ۱۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۷۲ ووٹوں سے نامنظور ہوگئی۔

رومانیہ بحری طاقت بڑھائے گا

بخارسٹ ۱۶ر اگست۔ رومانیہ کا بحری بیڑہ مضبوط کیا جائے گا اس کے لئے وہ برطانیہ سے تیز رفتار والی موٹر تار پیڈو بوٹ خریدے گا۔

قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی

الہ آباد ۱۲ر اگست۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کی سب کمیٹیوں کے چیرمینوں اور سکریٹریوں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے۔ یہ عہدیداران صرف شمالی ہندوستان کے ہونگے۔ پنجاب۔ بہار۔ بنگال اور سی۔ پی کے وزرا محکمہ صنعت و حرفت بھی مدعو کئے گئے ہیں۔ یو۔پی سے ڈاکٹر کاٹجو، بہار سے ڈاکٹر سید محمود پنجاب سے سکریٹری محکمہ صنعت و حرفت شریک ہونگے۔ کانفرنس یونیورسٹی کے سینیٹ ہال میں ہوگی مہمانوں کے ٹھہرانے کا انتظام مسٹر پنڈت اور آنریبل شریمتی وجے لکشمی پنڈت وزیر لوکل سلف گورنمنٹ یو۔پی نے کیا ہے۔

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۲

جہاں پر تو حق غم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۴

ادبیات

خانہ بدوش

از جناب عبدالحلیم سیفی (بی اے) مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

وہ ایک انسان جسکی زندگی پر خلق ہنستی ہے ۔ وہ اک بے مایہ ہستی جو ٹھکانے کو ترستی ہے

وہ ایک روح غریب آغوش صحرا جسکا مسکن ہے ۔ وہ اک پیکر فراز کوہ پر جس کا نشیمن ہے

وہ ہستی جو شب یلدا کا سینہ چاک کرتی ہے ۔ وہ انساں جسکی آوازوں سے تاریکی بھی ڈرتی ہے

ہیں جسکی بے سر و سامانیاں صد ناز سرمایہ ۔ فضاؤں کو سمجھ رکھا ہے جس نے قدرتی سایہ

بساط ارض کو جو جانتا ہے اپنا کاشانہ ۔ کیا کرتا ہے ہر شب کو نیا آباد ویرانہ

لئے پھرتا ہے اپنے دوش پر جو کائنات اپنی ۔ گذرگاہوں پہ پڑ کر کاٹ لیتا ہے جو رات اپنی

کبھی ہوتا ہے ویرانہ میں جب بادل گرجتے ہیں ۔ کبھی سوتا ہے میدانوں میں جب اولے برستے ہیں

دیا ہے اہل دنیا نے لقب "خانہ بدوش" اسکو

مہیا کر دیا قدرت نے صد جوش و خروش اسکو

وہ ویرانے جہاں کی ظلمتوں میں بھوت رہتے ہیں ۔ وہ صحرا دستوں میں جنکی رہزن لوٹ لیتے ہیں

وہ ریگستان جنمیں رات دن آتش برستی ہے ۔ جہاں کی ذرہ ذرہ میں شعاع مہر بستی ہے

وہ ساحل جو گھرے رہتے ہیں موجوں کے تھپیڑوں میں ۔ وہ جنگل خوف لیتا ہے بسیرا جنکے پیڑوں میں

وہ میداں جنکو تنہا دیکھکر دل کانپ جاتا ہے ۔ وہ راتیں جنکی سنسانی سے ڈر بھی خوف کھاتا ہے

تجھے پھرتا ہوا پایا ہے اے خانہ بدوش ان میں ۔ تری ہستی کو پایا ہمنے اے افتاد کوش ان میں

ترے دم سے ہی اے انساں آبادی ہے دنیا کی

ترے قدموں سے جاگیں قسمتیں دامان صحرا کی

دنیائے اسلام

زعیم مصر نحاس پاشا کی معرکتہ الآرا تقریر

گذشتہ دنوں زعیم مصر مصطفےٰ نحاس پاشا نے اسکندریہ کے ایک پبلک جلسہ میں ایک نہایت اہم اور معرکتہ الآرا تقریر ارشاد فرمائی تھی، ذیل میں اسی کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے :-

نحاس پاشا نے سب سے پہلے مصر کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی اور اس کے بعد شام و فلسطین کے سلسلہ میں فرانس و برطانیہ کے اسلام دشمنیوں و ظالمانہ کارروائیوں کا حسب ذیل الفاظ میں تذکرہ فرمایا :-

"انگریزوں نے مصر کے ساتھ جو سلوک کیا ہے بعینہ وہی سلوک فلسطین کے ساتھ کر رہے ہیں۔ انتداب کے نام سے انہوں نے فلسطین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے جو حقیقتہً اس کی موت کے مترادف ہے اور جب وہاں کے بہادر اور جانفروش باشندوں نے اس کے خلاف احتجاج کیا تو اس کے جواب میں انہوں نے ان پر ایسے مظالم ڈھانے شروع کر دئیے جن کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ سب کچھ اسلئے ہو رہا ہے کہ جبر و تشدد کے ذریعہ عربوں کو اپنی خواہش و مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دینے پر مجبور کر دیں۔

مصر و فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر انگریزوں کا سر شرم و ندامت سے جھک جانا چاہئیے لیکن کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ اب بھی وہ حریت کا نغمہ گا رہے ہیں اور عدل و مساوات کا نام لینے میں مطلق انھیں شرم و جھجھک محسوس نہیں ہوتی ہے۔

فرانس اپنے کو جمہوریت و مساوات کا علمبردار قرار دیتا ہے لیکن جمہوریت و مساوات کے کچلنے میں وہ بھی انگلستان سے پیچھے نہیں ہے۔ شام جو ایک آزاد اور جمہوری حکومت ہے اور جہاں فرانسیسی انتداب اس لئے قایم کیا گیا تھا کہ وہ "اس حکومت کو اپنے انسانی فرائض انجام دینے میں مدد پہنچائے"۔ وہاں اسی جمہوریت نواز ملک کے ہاتھوں جمہوریت کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ جمہوری نظام معطل کر دیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ توڑ دی گئی ہے اور نظم و نسق کے جملہ اختیارات فرانسیسی ہائی کمشنر کے ہاتھ میں دیدئیے گئے ہیں تاکہ وہ ایک وفادار کونسل کے ذریعہ ملک میں جو چاہے بغیر کسی روک ٹوک کے کرے۔ عدل و حریت اور مساوات کی اس سے بڑی موت اور کیا ہو سکتی ہے ؟

جمہوریت کے مدعیان مشرقی ممالک کے ساتھ یہ سب سلوک کر رہے ہیں پھر بھی وہ آمرانہ حکومتوں کے خلاف یہ واویلا مچا رہے ہیں کہ وہ کمزور ممالک کو کھائے جا رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ان کا سلوک ظالمانہ ہے۔ حالانکہ کمزوروں کے لئے یہ خود ایک لعنت ہیں ان سب کا اصول صرف ایک ہے جس پر وہ کاربند ہیں یعنی حق و انصاف کوئی چیز نہیں اور کمزوروں کو ستانا و مٹانا سب سے بڑا انسانی کارنامہ ہے۔

بہادر عربو! اور مظلوم مشرقیو! میں تمہیں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہمارے دل مضبوط نہ ہوں، ہمارے عزائم میں اتحاد نہ ہو اور ہمارے اندر اتنی طاقت نہ پیدا ہو جائے جو یوروپین مستعمرین کو یہ یقین دلا دے کہ مشرق اپنے ہاتھوں اپنی غلامی کی زنجیریں توڑنے پر قادر ہو گیا ہے اور ان کا فائدہ اسی میں ہے کہ اس کے حقوق کا اعتراف اور اس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قایم کئے جائیں اسوقت تک ہم اپنے حقوق حاصل کرنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے! اس راہ کے علاوہ جو راستہ بھی اختیار کیا جائے گا وہ ہمیں ہرگز ہماری منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا۔ مستعمرین یورپ کو بھی میں یہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ مشرق میں اہنیں سکون کے جو مظاہر نظر آ رہے ہیں ان سے وہ دھوکا نہ کھائیں۔ یہ سکون حقیقت میں ایک خوفناک طوفان کا پیش خیمہ ہے۔ اگر انکو اپنی قوت پر ناز ہے تو انھیں یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے کہ ان کے اوپر بھی ایک بالاتر طاقت ہے جو ظالمین کو انکے کیفر کردار تک پہنچاتی ہے اور مظلومین کی مدد کرتی ہے (وکان حقا علینا نصر المومنین)

سلطان ابن سعود اور آیندہ جنگ

الاہرام کا نامہ نگار مقیم بیروت رقمطراز ہے کہ بعض سفرائے دول یورپ کے بیانات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر عالمگیر جنگ شروع ہو گئی۔ تو سلطان ابن سعود غیر جانبدار رہیں گے اس لئے کہ وہ اسوقت جنگ میں انگلستان کا ساتھ دینے پر آمادہ نہیں ہیں۔ ہر ہٹلر نے سلطان ابن سعود کے نمایندہ کی معرفت یہ تجاویز ان کی خدمت میں ارسال کی ہیں ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا ہے البتہ وہ ہر ہٹلر کے نمایندہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے پر آمادہ ہیں اور اس کی انہوں نے ہر ہٹلر کو اطلاع دیدی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر کا ایک خاص نمایندہ سلطان ابن سعود سے ملاقات کرنے کے لئے برلن سے روانہ ہو گیا ہے اور عنقریب جدہ پہنچنے والا ہے۔

یمن اور مصر کا خوشگوار تعاون

الفتح رقمطراز ہے کہ حکومت یمن نے حکومت مصر سے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ اپنے دو سرکاری ملازمین کو جو زرعی اور کوئلے وغیرہ کی کانوں کے معاملات میں حکومت یمن کو بہتر مشورہ دے سکیں، یمن روانہ فرمائے۔ وزیر مالیات مصر نے اس خواہش کے مطابق دو سرکاری ملازمین کو ایک سال کے لئے یمن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان دونوں کو اسی اسی پونڈ ماہوار تنخواہ ملا کریگی جمنیں سے حکومت یمن صرف تیس تیس پونڈ ہر دو کو ماہوار ادا کریگی۔ بقیہ تنخواہ حکومت مصر ادا کریگی حکومت مصر اس قسم کے وفود کے ذریعہ اپنے ہمسایہ مشرقی ممالک سے دوستانہ تعلقات قایم کرنے کی خواہشمند ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا ملازمین کی بقیہ تنخواہیں ادا کرنے کا ذمہ بھی حکومت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں ہے
زمانہ بھی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۴

دنیا کی سیاسیات میں انقلاب عظیم

روس و جرمنی کا معاہدہ

۲۴ اگست کا دن دنیا کے لئے ہمیشہ یادگار رہے گا۔ کہ جس دن روس و جرمنی کے غیر جارحانہ سمجھوتہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ روس و جرمنی کا معاہدہ اس قدر تعجب انگیز ہے کہ اس پر ساری دنیا کو حیرت ہے موجودہ دنیا کو اس بات کا وہم بھی نہ تھا کہ کسی صورت میں روس و جرمنی میں کسی قسم کا کوئی معاہدہ ہو سکتا ہے۔ مگر ہر ہٹلر نے روس سے غیر جارحانہ معاہدہ کر کے ساری دنیا کو نہ صرف حیرت میں ڈال دیا ہے بلکہ یورپ و ایشیا کی سیاسیات میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے اور تمام مدبران کی اسکیموں کو الٹ پلٹ کے رکھ دیا ہے۔

روس و جرمنی کے غیر جارحانہ معاہدہ کی ۷ دفعات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) دونوں طاقتیں ایک دوسرے کے خلاف کسی طرح کا حملہ یا جنگ نہ کریں گی۔ اور نہ دوسری طاقتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے خلاف آمادہ جنگ ہوں گی۔

(۲) اگر ان دونوں میں سے کسی کو تیسری طاقت سے جنگ کرنا پڑیگی تو دوسری طاقت اس تیسری طاقت کو کسی طرح کی امداد نہ دیگی۔

(۳) باہمی مفاد کی باتوں میں دونوں طاقتیں مشورہ کریں گی۔

(۴) ان دونوں میں سے کوئی بھی ان طاقتوں کا ساتھ نہ دیگی جو دوسرے کے خلاف براہ راست یا دوسرے طریقے سے دوسرے کو نقصان پہنچانا چاہیں گی۔

(۵) آپس میں دوستانہ طور پر صلاح و مشورہ کیا جا سکے گا اور جن باتوں پر اختلاف ہوگا انکو ایک کمیشن طے کرے گا۔

(۶) معاہدہ دس سال کے لئے کیا گیا ہے اور اگر اس کے ختم ہونے کے ایک سال قبل ان میں سے کوئی معاہدہ ختم کرنے کا نوٹس نہ دیگا تو یہ معاہدہ بذات خود ۵ سال کے لئے بڑھ جائیگا۔

(۷) موجودہ معاہدہ جتنی جلد ممکن ہوگا تصدیق کر دیا جائے گا اور معاہدہ پر دستخط ہو جانے پر فوراً عمل شروع کر دیا جائے گا۔

اس معاہدہ نے ساری دنیا میں ہل چل پیدا کر دی اور تمام دنیا کے حکمراں جہاں کہیں بھی تھے وہ اس معاہدہ کو سنکر بے ساختہ اور اضطرابی حیثیت سے اپنے اپنے ملک کو واپس ہو گئے۔

اس معاہدہ نے برطانیہ عظمیٰ میں بھی ایک ہلچل پیدا کر دی چنانچہ ۲۴ اگست کے دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے ایک موکتہ الآرا تقریر کی جس کی طرف ساری دنیا کی نظریں لگی ہوئی تھیں۔ آج کا اجلاس اس سے بہت زیادہ اہم تھا جو کہ معاہدہ میونک کے بعد ہوا تھا۔

روس و جرمنی کے غیر جارحانہ معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ میں ہاؤس سے یہ بات پوشیدہ نہیں رکھنا چاہتا کہ یہ اعلان یعنی روس و جرمنی کا غیر جارحانہ معاہدہ ہمارے لئے تعجب خیز تھا اور تعجب بھی ناگوار قسم کا کچھ عرصہ سے روس و جرمنی کے درمیان تعلقات میں تبدیلی کے متعلق افواہیں گرم تھیں لیکن حکومت روس نے برطانیہ یا فرانس کو اس کے متعلق کوئی خبر نہیں دی آپ نے ہاؤس کو یاد دہانی کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ہی ۳۱ جولائی کی تقریر میں ہاؤس کو مطلع کر دیا تھا کہ ہم روس کے ساتھ اہم گفت و شنید کر رہے ہیں، روس پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم نے اپنا فوجی مشن ماسکو بات چیت کرنے کے لئے بھیجدیا تھا جب ہماری اور روس کی گفت و شنید ترقی کی منزلیں طے کر رہی تھی۔ کہ اچانک یہ بم گرا دیا گیا ہمیں یہ معلوم کر کے حیرانی ہی نہیں بلکہ زبردست پریشانی ہوئی کہ جبکہ ہمارے ساتھ گفت و شنید جاری تھی، روس نے خفیہ طور پر جرمنی کے ساتھ گفت و شنید شروع کر دی جو کہ اس کی غیر ملکی پالیسی کے قطعی غیر مطابق ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ اگر امن کے لئے ہماری تمام کوششوں کے باوجود ہم کو جنگ میں شامل ہونا پڑا تو خدا ہی جانتا ہے کہ ہم کسی سیاسی غرض کے لئے نہیں لڑیں گے بلکہ اُن اصولوں کی حفاظت کے لئے لڑیں گے جن کا ہمیشہ ہم نے خیال رکھا ہے اور جنگی تباہی دنیا کے امن و اماں اور تحفظ کی تباہی ہوگی۔

لڑائی یا امن ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہماری پشت پر ایک متحدہ ملک ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہم دنیا پر روشن کر دیں گے۔ کہ ہم ایک ہیں۔

ڈینزگ کے معاملہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ میں نے ایک اسپیشل پیغام کے ذریعہ ہر ہٹلر پر یہ واضح کر دیا ہے کہ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے جو طاقت کا استعمال کئے بغیر طے نہ ہو سکے لیکن اگر جرمنی نے پولینڈ کے خلاف طاقت کا استعمال کیا تو ملک معظم کی حکومت ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے مگر ہر ہٹلر نے اس کا جو جواب دیا ہے اس میں پھر وہی بات دُہرادی ہے کہ مشرقی یورپ کے معاملہ میں کسی کو دخل نہ دینا چاہیئے اور جرمنی کو ہر کارروائی کرنے کے لئے آزاد چھوڑ دینا چاہیئے ہم مشرقی یورپ میں اپنے لئے کوئی اسپیشل پوزیشن نہیں چاہتے نہ ہی جرمنی سے قومی مفاد قربان کرنے کے لئے کہتے ہیں لیکن ہم یہ بات نہیں مان سکتے ہیں کہ قومی مفاد خون بہا کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اگرچہ روس و جرمنی کے غیر جارحانہ معاہدہ کو ایک حادثۂ عظیم سے تعبیر کرتے ہیں مگر اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اس حادثہ سے برطانیہ کے عقیدہ اور عمل میں کوئی فرق نہ آئیگا۔

لیکن یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ موجودہ وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے اپنے ملک کو اپنے مخالفوں کو اور ساری دنیا کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ برطانیہ نے اپنے ہمسایہ اور دوستوں کی حفاظت کے لئے جو وعدے کئے ہیں، وہ پورے کئے جائینگے۔

سوڈیٹن لینڈ کا واقعہ ابھی بہت تازہ ہے اسوقت بھی برطانیہ نے سلاویکیہ کی امداد کا وعدہ کیا تھا مگر اس وعدہ کا نتیجہ میونک پیکٹ کی صورت میں نکلا جو کہ سلاویکیہ کی موت کا پروانہ تھا۔ چنانچہ ہر ہٹلر نے نہ صرف سوڈیٹن لینڈ کو بلکہ سارے زیکوسلاویکیہ کو ہڑپ کر لیا اور برطانیہ کے کان میں جوں بھی نہ رینگی۔

ایسی صورت میں کیا یقین کیا جا سکتا ہے کہ ڈینزگ اور پولینڈ کا حشر زیکوسلاویکیہ سے مختلف ہوگا۔

مگر ایک بات ہے کہ جس نے موجودہ تنازعہ کو گذشتہ سلاویکیہ کے تنازعہ سے زیادہ شدید اور ہولناک بنا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جرمنی صرف ڈینزگ پر ہی قبضہ کرنا نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ وہ مشرقی یورپ میں اپنے لئے پوری عملی آزادی چاہتا ہے۔

برطانوی حکومت کے ترجمان لندن ٹائمز کے یہ الفاظ ہمارے کانوں میں اب تک گونج رہے ہیں کہ ڈینزگ اتنی بڑی چیز نہیں ہے جس کے لئے لڑائی مول لی جائے مگر اب صرف ڈینزگ کا سوال نہیں ہے بلکہ پولینڈ کی آزادی کا سوال ہے مگر حقیقت میں نہ صرف ڈینزگ اور پولینڈ کی آزادی کا سوال ہے بلکہ مشرقی یورپ کی تمام چھوٹی چھوٹی طاقتوں کی آزادی کا سوال ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اب یورپ کے براعظم پر جرمنی کے غلبہ کا سوال ہے اور اگر تمام مشرقی یورپ پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا تو اس وقت خود برطانیہ پر جرمنی کے غلبہ کا سوال پیدا ہو جائے گا۔

برطانیہ حبش کی قربانی پر چشم پوشی کر کے یہ کہہ سکتا تھا کہ "ہم پرائی آگ میں کیوں کودیں" آسٹریا۔ زیکوسلاویکیہ اور البانیہ کی قربانیاں بھی اسی اصول کے مطابق گوارا کر کے یہ کہا جا سکتا تھا کہ ہم جرمنی کی توسیع کے منصوبوں کی تکمیل میں اس کی مخالفت کیوں کریں۔

مشرق بعید میں جاپانیوں کے ہاتھوں اپنے ہموطنوں کی انسانیت سوز تذلیل ہمایہ کمکر برداشت کی جا سکتی تھی کہ ہمارا بحری بیڑا مخالف کے بیڑہ سے کمزور ہے اس لئے ٹکر لینا مناسب نہیں مگر اب صرف ڈنزگ جیسے دور دراز غیر ملکی شہر کے خاطر لڑنے کا سوال نہیں بلکہ خود برطانیہ کو اپنی ہستی قائم رکھنے کا سوال ہے۔ اس موقع پر برطانیہ ضبط اور صبر و تحمل سے کام لے کر کیا فائدہ اُٹھا سکتا ہے "اگر برطانیہ لڑائی کو ٹال کر روس کو اپنے ساتھ ملا لے تو البتہ کچھ فائدہ ہو سکتا ہے مگر روس و جرمن کے معاہدہ کے بعد یہ صورت ممکن نہیں کہ اب روس جرمن سے معاہدہ ختم کر کے برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کر لے۔

ان حالات میں اگر جرمن نے ڈنزگ اور پولینڈ کی آزادی ختم کرنا چاہی تو اس صورت میں برطانیہ کے لئے اسکے سوائے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ اُنکی امداد کرے اور جنگ میں شامل ہو جائے۔

برطانیہ کے لئے جرمنی سے لڑائی مول لینے کا یہ ایک بہترین موقع ہے، بلکہ بین الاقوامی لوٹ مار کے خلاف مسٹر چیمبرلین کے ظاہرہ مضبوط عزم نے پھر ایک بار دنیا کی آزادی پسند جمہوریت پسند اور انصاف پسند اور امن پسند لوگوں کی توجہ برطانیہ کے طرف مرکوز کر دی ہے۔

اور اگر مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے اس موقع کو بھی ہاتھ سے کھو دیا اور جرمنی کو ڈینزگ اور اسکے بعد پولینڈ کی آزادی ختم کر دینے کا موقع دیدیا تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا وہ ظاہر ہے کہ جرمنی ڈینزگ اور پولینڈ کی آزادی ختم کرنے کے بعد مشرقی یورپ کی تمام چھوٹی چھوٹی طاقتوں کی آزادی کو بھی ختم کر دے گا اور اسکے بعد خود برطانیہ کی آزادی کا سوال درپیش ہوگا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر چیمبرلین نے اپنی کمزور اور مذبذب پالیسی کی بدولت آج جرمنی کو اسقدر طاقتور اور مضبوط بنا دیا ہے کہ روس جیسے طاقت کو بھی جرمن سے غیر جارحانہ معاہدہ کی ضرورت پیش آئی جو مسٹر چیمبرلین کی غیر ملکی پالیسی کی اول درجہ کی ناکامیابی پر محمول کی جا سکتی ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر جنگ ہوئی تو ہندوستان کی ہمدردی ڈکٹیٹر شپ کے خلاف اور جمہوریت کے موافق ہوگی اور اسی اصول پر ہندوستان کی سب سے بڑی جماعت کانگریس اور مسلم لیگ وغیرہ بھی برطانیہ عظمیٰ کے ساتھ دینے پر مجبور ہوگی۔

مگر ہندوستان کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے مدبران برطانیہ کو ذرا فراخ حوصلگی اور بلند نظری سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

اگر محض دکھاوے اور لیپ پوت کے لئے نہیں بلکہ حقیقی معنوں میں خلوص دل کے ساتھ ہندوستان برطانیہ کے ساتھ رہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت برطانیہ کا بال بیکا نہیں کر سکتی۔

بہرحال ہم اُمید کرتے ہیں کہ مدبران برطانیہ ہندوستان جیسے عظیم الشان ملک کی نہ صرف دلی ہمدردیاں بلکہ اسکے تمام وسیع ترین ذرائع کو حاصل کرنے کے لئے اور اگر جنگ ہوئی تو اسکو کامیاب بنانے کے لئے ہندوستان کو خوش کرنے کی ایک مدبرانہ کوشش کرینگے۔

یورپ کی حالت

برطانیہ ۔ برطانی پارلیمنٹ میں ہنگامی اختیارات کے بل کی تیسری خواندگی پیش کرتے ہوئے سر سیموئیل ہور نے فرمایا کہ آج ہمارے پاس اسکے سوائے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ میں ہاؤس کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اس بل میں جن اختیارات کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ نہ صرف اتنے ضروری ہیں جتنے کہ ۱۹۱۴ء میں تھے بلکہ ان دنوں کے مقابلہ میں آج دس گنا ضروری ہیں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے منظور کرنے کے بعد بل کو ملک معظم کی منظوری حاصل ہو گئی۔ دونوں ایوان ملتوی ہو گئے۔

فرانس ریزرو فوج کے سپاہی اپنے اپنے دستوں میں شامل ہونے کے لئے دوڑے چلے جا رہے ہیں کیبنٹ نے نئی فوجی تدبیریں منظور کر لی ہیں۔

اگر صورت حالات اور زیادہ خراب ہو گئی تو ایک نیشنل گورنمنٹ قائم کرنے کے امکان پر غور کیا جا رہا ہے۔

پرائیوٹ موٹر گاڑیاں طلب کر لی گئی ہیں ۔ اسپیشل ٹرینیں چل رہی ہیں۔ پیرس خالی ہوتا جا رہا ہے انگلینڈ کو جانے والے ہوائی جہاز کھچا کھچ بھرے رہتے ہیں۔ ریزرو فوجوں کو جمع ہونے کا اعلان کر دیا گیا ہے

جرمن ہر ہٹلر، ہر وان رابن ٹروپ وزیر خارجہ اور مارشل گورنگ کمانڈر انچیف کے درمیان اہم کانفرنس ہو رہی ہے اور فوج کے سردار بھی کانفرنس میں موجود ہیں۔ عام رائے یہ ہے کہ پولینڈ کے متعلق جرمنی نے فیصلہ کر لیا ہے اور اس پر عمل ہونے ہی والا ہے۔

جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ وارسا سے اطلاع ملی ہے کہ پولینڈ اپنا قبضہ جمانے کے لئے ڈینزگ پر فوجی چڑھائی کرنے والا ہے۔ وارسا میں بڑا زبردست جوش و خروش پھیلا ہوا ہے۔ تمام بازاروں میں فوجی کاریں، لاریاں اور ٹیکسیاں ہی نظر آتی ہیں جو کہ ریزرو فوجوں کو مختلف مقامات کو لیجا رہی ہیں۔ تمام قہوہ خانوں میں فوجی سپاہی اپنے دوست لڑکیوں کے ساتھ الوداعی جام نوش کر رہے ہیں اور افسران ریسٹورنٹوں میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ڈنر اُڑا رہے ہیں۔

برلن کی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ مشرقی جرمنی میں ہوائی جہازوں کے لئے جو علاقہ ممنوعہ قرار دیا ہے اسمیں آخری وقت کی فوجی نقل و حرکت مکمل کی جا رہی ہے۔

ڈینزگ حکومت جرمنی نے فارسٹر نازی لیڈر کو ڈینزگ کی سٹیٹ کا ہیڈ (افسر اعلیٰ) مقرر کیا ہے۔ ہر فارسٹر کے اس عہدہ کا یہاں یہ مطلب لگایا جا رہا ہے کہ وہ دوسری حکومتوں کے افسران اعلیٰ سے بات چیت کر سکتا ہے یعنی وہ ہر ہٹلر سے کہہ سکتا ہے کہ آپ ڈینزگ اپنی نگرانی میں لے لیجئے۔

امریکہ پریذیڈنٹ روزولٹ نے ہر ہٹلر اور پولینڈ کے پریزیڈنٹ سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔

ٹننسی بل اور زمیندار

یو۔ پی کونسل کے زمیندار ممبروں نے ٹننسی بل کی مزید مخالفت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جسکے بعد یہ یقینی امر معلوم ہوتا ہے کہ بل جلد پاس ہو جائے گا۔ ۲۴ اگست کو جیسے ہی یو۔ پی کونسل کا اجلاس ملتوی ہوا مخالف پارٹی کے سرکردہ ممبر بیگم اعزاز رسول ڈپٹی پریزیڈنٹ کونسل کے کمرہ میں ایک کانفرنس ہوئی اور ٹننسی بل کے متعلق حکومت سے دوبارہ گفت و شنید شروع کرنے کے امکان پر غور کیا گیا اور پانچ ووٹوں کے مقابلہ میں دس رائیوں سے یہ فیصلہ ہوا کہ کونسل کی سلیکٹ کمیٹی نے جس شکل میں بل کو ترمیم کیا ہے اس شکل میں ان ترمیموں کے ساتھ جنکو حکومت منظور کر لے اسے منظور کر لیا جاوے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بیگم اعزاز رسول اور راجہ میرام نے مولانا ابو الکلام آزاد سے ملاقات کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ مولانا آزاد نے ان سے یہ وعدہ کیا ہے کہ کانگریس کی جو موجودہ ہدایت ہے جب تک وہ تبدیل نہیں ہوتی حکومت اس بل پر پابند رہے گی جو حکومت اور زمینداروں کے درمیان منظور ہو چکا ہے اور کوئی ایسا قانون پیش نہیں کریگی جس کا زمینداروں پر مخالفانہ اثر پڑے۔ دوسری طرف وزارتی حلقے اس فیصلہ کو اس فیصلہ کو اس بات پر محمول نہیں کر رہے ہیں کہ کونسل میں ٹننسی بل کی مخالفت کمزور پڑ جائے گی۔ زمینداروں کے مفاد کے نمائندوں کا کہنا یہ ہے کہ یہ فیصلہ زمینداروں کی جلد سے جلد بل پاس کرانے کی خواہش کی بنا پر کیا گیا ہے کہ کاشتکار یہ خیال نہ کریں زمیندار بل پاس ہونے میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں اور اس فیصلہ کا یہ بھی سبب ہے کہ زمیندار سمجھتے ہیں کہ اُنھوں نے بعض چیزیں اپنے حقوق میں حاصل کر لی ہیں اس فیصلہ کے مضمرات کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ ٹننسی بل کی مخالفت انقطاعی طور پر ختم ہوگئی اور اس کا جلد ہی پاس ہو جانا یقینی ہو گیا ہے

بقیہ آئینہ کانپور

ولایت کو روانگی ۲۱ اگست کو بمبئی میل سے مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ کے صاحبزادے مسٹر شمس الاسلام (پی بی ایس) جو امسال آئی سی ایس۔ کے امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں بغرض ٹریننگ انگلینڈ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اسٹیشن پر مولوی صاحب موصوف کے حلقہ احباب نے مسٹر شمس الاسلام کو الوداع کہا اور موصوف کے گلے میں گوٹے اور پھولوں کے ہار ڈالے۔

مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب بھی ۲۹ اگست کو مسٹر شمس الاسلام کو الوداع کہنے کے لئے بمبئی جائینگے۔ مسٹر شمس الاسلام ۲ ستمبر کے جہاز سے انگلینڈ روانہ ہوں گے۔

مولانا حسرت موہانی مولانا حسرت موہانی ۲۵ اگست کو انگلینڈ جانے کے لئے کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ کراچی سے قاہرہ کے جہاز پر بغداد تشریف لے جائیں گے اور وہاں جمال میاں فرنگی محلی وغیرہ کو ساتھ لیکر انگلینڈ روانہ ہونگے۔

آئینہ کانپور

مسلمانوں کی ہڑتال

کانپور فائرنگ کے منانے کے سلسلہ میں ۱۹ اگست کو شہر میں مسلمانوں کی مکمل ہڑتال رہی. مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں پر کالے جھنڈے لہرائے گئے. اور شام کو مسلم ہائی اسکول میں زیر صدارت مسٹر لاری مسلمانوں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں کئی رزولیوشن پاس کئے گئے. گورنمنٹ سے ایک بار پھر یہ اصرار کیا گیا کہ وہ ۱۹ جون کو گولی چلانے کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک غیر سرکاری کمیشن مقرر کرے. شہر میں پولیس کا کافی پہرہ موجود تھا اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کافی انتظامات کئے ہوئے تھے.

دفعہ ۱۴۴ کی توسیع

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ میں جو ۱۹ اگست کی رات کو ختم ہو گیا تھا دو ماہ کے لئے مزید توسیع کا اعلان کیا ہے. اس حکم کے مطابق شہر میں میونسپل و چھاؤنی اور نوٹیفائڈ ایریا کے حدود کے اندر کسی کو کوئی ہتھیار یا لاٹھی وغیرہ لے کر چلنے کا اختیار نہ ہوگا. پبلک میں ۵ آدمیوں سے زیادہ کا جماؤ نہ ہو سکے گا. اور کوئی ایسی خبریں شائع نہ کی جائینگی. جن سے فرقہ وارانہ تعلقات بد سے بدتر ہونے کا اندیشہ ہو.

مزدور سبھا و مل یونین

مزدور سبھا و مل مزدور یونین کی دو علیحدہ علیحدہ میٹنگ ۱۹ اگست کی رات کو منعقد ہوئیں. مزدور سبھا کی میٹنگ زیر صدارت مسٹر یوسف منعقد ہوئی. جس میں پنڈت راجہ رام شاستری و مسٹر سنتوش چندر کپور نے تقریریں کیں جنمیں انہوں نے مزدوروں کو پرامن رہنے کی تلقین کی اور یہ امید ظاہر کی کہ جلد ہی سمجھوتہ ہو جائے گا. مل مزدور یونین کی میٹنگ میں مزدور سبھا کے خلاف شدید الزامات لگائے گئے. اور یہ طے ہوا کہ نیو وکٹوریہ مل کے مینیجنگ ڈائرکٹر سر جے. پی سریواستو کی خدمت میں ایک ڈیپوٹیشن لے جایا جائے اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ مل کو جلد چالو کرنے کا انتظام کریں.

مل مزدور کا ڈیپوٹیشن

زیر سرکردگی مسٹر لالتا پرشاد لونکر نیو وکٹوریہ مل کے مزدوروں کا ایک ڈیپوٹیشن جو مزدوروں کا خود منتخب کردہ تھا آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر عدل و انصاف یو. پی سے ملا. اور ایک یادداشت پیش کی جس میں بتلایا گیا کہ مل میں ہڑتال کے خلاف ہیں مگر حالات سے مجبور ہو کر انھیں ایسا کرنا پڑا. آنریبل ڈاکٹر کاٹجو نے ڈیپوٹیشن کو یہ یقین دلایا کہ وہ جلد کوئی نہ کوئی حل نکالیں گے.

مشاعرہ

کانپور کی مشہور انجمن ادبیہ کی زیر نگرانی ۲ ستمبر کی رات کو ایک شاندار مشاعرہ مسٹر جے. پی سریواستو کی چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں نواب صاحب رام نرائن بازار کے احاطہ میں منعقد ہوگا. یہ مشاعرہ براڈ کاسٹ میں کیا جائے گا. جس کی صدارت مسٹر آر. منوہر لال آنریری مجسٹریٹ فرمائیں گے.

بیرونجات سے متعدد باکمال شعرا کی تشریف آوری کی امید کی جاتی ہے.

ڈسٹرکٹ بورڈ کا نیا چیرمین

۱۸ اگست کو ایک جلسہ مسٹر ایف. جی. کرکیل. آئی. سی. ایس ایڈیشنل سشن جج کی صدارت میں ڈسٹرکٹ بورڈ کے نئے چیرمین کے انتخاب کے لئے منعقد ہوا. چیرمین کے امیدواروں میں راؤ صاحب سردار سنگھ آف بیجیا اور رائے صاحب رام ادھین سابق چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ تھے. مسٹر رام سروپ گپتا ایم. ایل. اے نے یہ اعتراض کیا کہ رائے صاحب رام ادھین جنکو ابھی حکومت صوبہ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی چیرمنی سے علیحدہ کیا ہے امیدوار ہو سکتے ہیں جس کا جواب جناب پریسیڈنٹ نے یہ دیا کہ چونکہ قانون اس معاملہ میں کوئی مداخلت نہیں کرتا اس لئے یہ سوال نہیں اٹھایا جا سکتا ہے.

اس کے بعد مسٹر برج لال مہروترا نے راؤ صاحب سردار سنگھ کا نام چیرمینی کے لئے پیش کیا اور چودھری عشرت حسین صاحب نے رائے صاحب رام ادھین کا نام چیرمنی کے لئے پیش کیا. دونوں دونوں طرف ۱۷-۱۷ ووٹ آئے اور کاسٹنگ یعنی قرعہ کے ذریعہ سے راؤ صاحب سردار سنگھ کی چیرمنی کا اعلان کیا گیا.

بورڈ کے ۳۵ ممبروں میں سے صرف ایک ممبر صاحب بورڈ سے غیر حاضر تھے.

کانگریس کی طرف سے راؤ سردار سنگھ کی پوری امداد کی گئی ورنہ انکی کامیابی سب مشکل تھی. بہر حال ہم راؤ صاحب کو انکی کامیابی پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں.

سودیشی نمائش

کانپور سودیشی لیگ کے زیر انتظام سودیشی نمائش پھول باغ میں ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء سے ۵ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک اعلیٰ پیمانہ پر کی جائے گی جس کے لئے انتظامات شروع ہو گئے ہیں مختلف شعبہ جات کے لئے مختلف موثر سب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں.

خیال کیا جاتا ہے کہ امسال یہ نمائش نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوگی جو صنعت و حرفت کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوگی.

ڈی. اے. وی. کالج یونین

ڈی. اے. وی. کالج یونین کے آیندہ سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب ہوا ہے.

مسٹر راج کشن سکسینہ (سینیر وایس پریسیڈنٹ)، مسٹر الیشور چندر راگیتا (جونیر وایس پریسیڈنٹ) مسٹر ادیت کمار (سکریٹری) مسٹر شام رتن (جوائنٹ سکریٹری)

مزدوروں کو سزائیں

۲۱ اگست کو رائے صاحب رما کانت سٹی مجسٹریٹ نے ان سات مزدوروں کو جو نیو وکٹوریہ مل کے دروازہ پر دفعہ ۱۴۴ کے خلاف ورزی پکٹنگ کرتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے. ایک ایک ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنا دیا. عدم ادائیگی کی صورت میں مزید ۲۰ یوم کی سزا ہوگی.

پونے تین لاکھ تعزیری ٹیکس

معلوم ہوا ہے کہ تعزیری ٹیکس وصول کرنے کے لئے جو اسکیم مقامی حکام نے پیش کی تھی اسے یو. پی گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے ٹیکس ان محلوں کے باشندگان سے وصول کیا جائیگا. جہاں پر فروری، مارچ کے مہینوں میں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے تھے. دو لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ تعزیری ٹیکس کے طور پر وصول کیا جائے گا جس سے شہر میں تعزیری پولیس کا خرچہ اور فسادات کے سلسلہ میں جن لوگوں کو نقصان ہونچا ہے انکو معاوضہ دیا جائیگا مندرجہ ذیل درجے کے اشخاص اس ٹیکس سے مستثنیٰ ہوں گے.

(۱) جنکی سالانہ آمدنی ۱۲۰ روپے سے کم ہے.

(۲) جن لوگوں کی کلکٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ پولیس فسادات روکنے میں امداد کرنے کی وجہ سے سفارش کریں گے.

(۳) جو اشخاص امپیریل. پراونشل یا ملیٹری سروس میں ہیں.

(۴) میونسپلٹی کے مہتر و دیگر عملہ جو فسادات کے زمانہ میں ڈیوٹی پر تھا.

ٹیکس کی تشخیص کے خلاف اعتراضات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا تعزیری ٹیکس آفسر کے پاس بھیجے جا سکتے ہیں. لیکن ان پر ٹیکس کی وصولی کے بعد غور ہوگا.

طوائفوں کے ہٹائے جانے کا معاملہ

مسٹر مہندر سنگھ نے کلکٹر صاحب کے پاس مولگنج بالسی روڈ سے طوائفوں و رقاصاؤں کو ہٹانے کے متعلق جو یادداشت بھیجی تھی، اس کے جواب میں کلکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ طوائفوں کی رہائش ان علاقوں میں میونسپل بائی لاز کے خلاف قانون ہے.

کلکٹر صاحب نے اس سلسلہ میں چیرمین میونسپل بورڈ کو بھی ایک خط لکھا ہے جس کے جواب میں چیرمین صاحب بورڈ نے کلکٹر صاحب کو جواب دیا ہے کہ دو سے زائد معاملات میں عدالتی کارروائی کی گئی ہے.

خیال کیا جاتا ہے کہ کلکٹر صاحب نے طوائفوں کی رہائش کے متعلق ممنوع علاقہ کو بڑھانے کے لئے بھی لکھا ہے.

لیبر کمشنر صاحب کی تقریر پر اعتراض

۲۲ اگست کو مسٹر جے. نگم. آئی. سی. ایس لیبر کمشنر صاحب نے جو تقریر لکھنؤ سے براڈ کاسٹ کی تھی اس پر مل مالکان نے نکتہ چینی کی اور اسے ایک طرفہ بتلایا ہے. انکی اس ذہنیت پر تعجب کا اظہار کیا ہے کیونکہ وہ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز بھی ہیں لیکن انہوں نے مل مالکان کی مشکلات کا کوئی ذکر نہیں کیا.

مسلم لیگ وار کونسل

کانپور مسلم لیگ کی وار کونسل کا ایک جلسہ ۲۳ اگست کو ہوا جس میں مجوزہ سول نافرمانی کے لئے والنٹیروں کو بھرتی کرنا طے ہوا. یہ بھی طے ہوا کہ اس کے لئے فنڈ جمع کرنے کے لئے مسلمانوں پر ٹیکس لگایا جائے.

جلسہ میں ہلڑ بازی

۲۲ اگست کو ہینوڈ کونڈ مل کی مل کمیٹی کا ایک جلسہ تلاق محل میں اس لئے کیا گیا تھا کہ ہڑتال کو غیر مشروط طور پر بند کر دیا جائے خواہ مل میں ہفتہ میں تین دن ہی کام کیوں نہ ہو لیکن مل کمیٹی کے چند ممبران نے اس تحریک کی مخالفت کی اس پر بہت گرما گرم بحث ہوئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں پارٹیوں میں آزادانہ طور پر جوتے اور دوسری چیزیں پھینکی گئیں مگر آخر میں لوگوں نے بیچ بچاؤ کرا دیا.

گرجا کی زمین کا شاخسانہ

۲۲ اگست کی رات کو مسٹر لے ایچ مچل ایک معزز عیسائی رکن کو قرولی بھونک کر زخمی کیا گیا ہے یہ واقعہ گرجا کی زمین کے قریب واقعہ ہوا ہے. کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ اراضی گرجا کی فروخت کا شاخسانہ ہے کیونکہ مسٹر مچل نے الاضی کی فروخت کی تائید کی تھی.

مسٹر مچل نے پولیس کو ایک بیان دیا ہے کہ جسمیں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بعض با اثر عیسائیوں کا اشارہ سے ہوا ہے اور وہ کچھ عرصہ سے انکو یہ دھمکی دے رہے تھے کہ وہ گرجا کی زمین کے معاملہ میں اپنا طرز عمل بدل دیں.

سٹوڈنٹس کانفرنس

ڈسٹرکٹ سٹوڈنٹس کانفرنس ۱۰، ۱۱ ستمبر کو منعقد ہوگی پروفیسر ہمایوں کبیر آف کالکتہ نے کانفرنس کی صدارت کرنا منظور کر لیا ہے اس موقعہ پر طلبا کی کئی اور سیکشنل میٹنگ بھی ہونگی.

رینورائے پنڈت جواہر لال نہرو. سرستی فورڈ کرائپس مسٹر سورین سین پروفیسر ہیرا لڈ لاسکی وغیرہ کے پیامات موصول ہو چکے ہیں.

منصور پریس سے ضمانت

مسٹر خوب چند آئی. سی. ایس. نے منصور پریس کے مالک محمد اسمٰعیل سے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت اس بنا پر طلب کی ہے کہ گورنمنٹ کو یہ اندیشہ ہے کہ پریس مذکور میں ایسے پرچے چھپتے ہیں جن سے فرقہ وارانہ فضا خراب ہونے کا اندیشہ ہے.

کانگریس لیبر سب کمیٹی

شہر کانگریس کمیٹی کی لیبر سب کمیٹی کا ایک جلسہ ۲۰ اگست کو بصدارت پنڈت گنگا سہائے چوبے ہوا جس میں مزدور سبھا کے اس مراسلہ پر غور ہوا جو سبھا نے مسٹر جے. پی سریواستو منیجنگ ڈائرکٹر وکٹوریہ مل کے پاس بھیجا ہے. مزدوروں کے معاملہ کے متعلق ایک رزولیوشن بھی پاس ہوا. جس میں مزدور سبھا کے اس خط کو جائز بتلایا گیا اور مل منتظمان سے سبھا کی شرائط منظور کرنے کی درخواست کی گئی.

کمیٹی نے یہ بھی پاس کیا ہے کہ اگر مزدور سبھا کی یہ مناسب پیشکش مل منتظمان نے نامنظور کر دی تو کمیٹی مجبوراً شہر کانگریس کمیٹی کو یہ مشورہ دیگی کہ وہ مزدوروں کے مطالبات پورے کرنے کے لئے پورے طور سے مزدور سبھا کا ساتھ دے.

شہر کانگریس کمیٹی کی طرف سے مزدور ایریا میں ایک لیبر سینٹر قائم کرنا بھی طے ہوا. جس کا افتتاح ۲۴ اگست کو مسٹر دنیکیش نرائن تواری پارلیمنٹری سکریٹری وزیر اعظم یو. پی گورنمنٹ کریں گے.

اسی جلسہ میں مزدور سبھا کے ایک خط پر غور ہوا اور مزدوروں کی ہڑتال کے متعلق ایک رزولیوشن پاس ہوا جو درج ذیل ہے:-

سر جے. پی سریواستو منیجنگ ڈائرکٹر نیو وکٹوریہ ملس کے پاس مزدور سبھا نے جو خط بھیجا ہے اسکو شہر کانگریس کمیٹی کی لیبر سب کمیٹی نے پڑھا. کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ کام شروع کر دینے کے لئے جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ جائز ہیں خاص طور پر اس لئے کہ مزدور سبھا نے مل مالکان کی مشکلات کا احساس کیا ہے اور مزدوروں کی اس حالت میں کام شروع کر دینے کا مشورہ دیا ہے جبکہ مل ہفتہ میں صرف تین دن کام کرے. کمیٹی کو امید ہے کہ منتظمان مل مزدور سبھا کی تجویز کو منظور کریں گے. اور جلد سے جلد مل کو جاری کر دیں گے. اگر مل منتظمان نے مزدور سبھا کی ان شرائط پر راضی نہ ہونگے تو کمیٹی مجبوراً شہر کانگریس کمیٹی کو یہ مشورہ دے کہ وہ مزدور سبھا کی ساتھ اشتراک عمل کر کے مزدوروں کے مطالبات کو منظور کرائیں.

ہریجنوں کیلئے کنوئیں

لوکل سلف گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ یو. پی نے ایک سرکلر کے ذریعہ اپنی پالیسی کو واضح کیا ہے کہ تمام پبلک کنوئیں ہریجنوں کے لئے کھلے ہیں اور جب کبھی کوئی پبلک کنواں بنایا جائے تو وہاں کے مقامی بورڈ کو اسی مقام کے ہریجنوں کو پانی بھرنے کے لئے مدعو کرنا چاہیئے.

کونسل الکشن

یو. پی لیجسلیٹو کونسل کی فہرست ووٹ دہندگان تیار ہو رہی ہے. ووٹ دہندگان کی قابلیت وہی ہے جو سنہ ۱۹۳۶ء میں تھی. جو اشخاص ضلع کے مندرجہ ذیل حلقوں میں ووٹر کی حیثیت کے ہیں انکو چاہیئے کہ وہ اپنا نام و دیگر ضروری باتیں ان لوگوں کو بتلا دیں جو اس کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں.

۱- عام شہری حلقہ:- چھاؤنی کانپور، شہر

۲- عام دیہاتی حلقہ:- ضلع کانپور

۳- مسلم شہری حلقہ:- الہ آباد. کانپور شہر

۴- مسلم دیہاتی حلقہ:- علیگڈھ. متھرا. آگرہ مین پوری. ایٹہ. فرخ آباد. اٹاوہ اور کانپور کے اضلاع.

۵- یوروپین:- سارا صوبہ یو. پی.

ڈاکوؤں کی گرفتاری

پولیس نے دس مسلح ڈاکوؤں کو چوبے پور اسٹیشن پر گرفتار کیا ہے ان کے پاس سے ایک پستول اور چھ کارتوس برآمد ہوئے ہیں ڈاکوؤں میں کچھ آدمی کانپور کے ہیں.

تین سو درخواستیں

فرقہ وارانہ فسادات کے زمانہ میں مکانات خالی ہونے کی وجہ سے ٹیکسوں کی معافی کیلئے تین سو درخواستیں میونسپل بورڈ کو موصول ہوئی ہیں.

کانپور میونسپل بورڈ

کچھ اشخاص نے میونسپل بورڈ کے موجودہ انتظام کی نکتہ چینی کی ہے اور کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے چیرمین بورڈ کی جو تعریف کی ہے وہ غیر واجب ہے. اور اسکول کمیٹی کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے لیکن یہ حالات پارٹی بازی کی وجہ سے ہے. شہر کے طلبا کی تعلیم پر اس پارٹی بازی کا کوئی بھی اثر نہیں پڑا ہے. تعلیم میں بہت ترقی ہوئی ہے جو ذیل کے اعداد سے ظاہر ہے:-

۳۶-۱۹۳۰ء میں جب موجودہ بورڈ منتخب ہوا تھا. ان طلبا کی تعداد جو میونسپل اسکولوں میں پڑھتے تھے. ۱۶۵۵۹ تھی جو گذشتہ تین سالوں میں بڑھ کر ۲۰۸۴۰ ہو گئی ہے.

ہریجن طلبا کی تعداد ۱۵۳ سے ۲۰۰۹ ہو گئی ہے لڑکوں اور لڑکیوں کے اسکولوں کی تعداد بالترتیب ۹۳ سے ۱۰۲ اور ۴۴ سے ۵۰ ہو گئی ہے لڑکوں اور لڑکیوں کی پرائمری تعلیم کا خرچہ ۲۲۰۷۲۵ روپیہ سے بڑھ کر ۲۴۰۵۴۰ روپیہ ہو گیا ہے.

شہر کی پبلک ہیلتھ کو بہتر بنانے کے لئے گندے احاطے ہٹائے جا رہے ہیں. پارکوں کی تعداد ۳۴ سے بڑھ کر ۴۳ ہو گئی ہے. برجندر سروپ پارک ٹرسٹ ایریا میں زیر تعمیر ہے میٹرنٹی اور چائلڈ ویلفیر کے زاید مرکز قائم کئے گئے ہیں.

بورڈ نے پانی کی قلت کو دور کرنے کی غرض سے واٹر ورکس کی توسیع کے لئے اسکیم مرتب کی ہے جس پر عمل کیا جا رہا ہے.

موجودہ بورڈ نے اپنے زمانہ میں کئی پبلک مفاد کی اسکیموں پر عمل کیا ہے مثلاً گندے احاطوں کا ہٹانا واٹر ورکس کی توسیع. دق کے اسپتال کا قایم کرنا. اسکولوں کی عمارتیں بنانا. لڑکوں لڑکیوں کے لئے لازمی تعلیم عام شہر میں رائج کرنا وغیرہ وغیرہ

اس کے علاوہ سر جوالا پرشاد کی غریب خانہ کی اسکیم پر بھی جلد ہی عمل ہوگا.

ان تمام باتوں سے یہ صاف ظاہر ہے کہ کمشنر صاحب نے جو تعریف چیرمین میونسپل بورڈ کی کی ہے وہ بالکل واجب ہے.

مقامی شیعوں کی جدوجہد

۲۴ اگست کو مقامی شیعوں نے لکھنؤ کے تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں پولیس کے گولی چلانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر ہڑتال منائی اور مکانات پر سیاہ جھنڈوں کا مظاہرہ کیا اور ایک جلسہ میں لکھنؤ میں شیعوں پر گولی چلائے جانے کی مذمت کی گئی.

ایک تار کے ذریعہ مولانا ابوالکلام آزاد کو مطلع کیا ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ و سنی جھگڑے کو طے کرنے کے لئے کانپور سے مولانا سید ناصر حسین اور مولانا سید نجم الحسن کو بھیجا جا رہا ہے. کانپور کے شیعوں کے یہ دونوں اصحاب نمایندہ تصور کئے جائیں.

سکریٹری مزدور سبھا کا بیان

مزدور سبھا کے جنرل سکریٹری نے ایک بیان دیا ہے جسمیں لکھنؤ کے ایک اخبار کی بہت سی خبروں کی جو وکٹوریہ ملس کی ہڑتال کے متعلق ہیں تردید کی گئی ہے اور مزدوروں کی یونین کی طرف سے مزدوروں کا جو ڈیپوٹیشن ڈاکٹر کاٹجو صاحب سے ملنے گیا تھا اسکو مل مالکان کا ڈھونگ قرار دیا ہے. اور تنخواہ میں تخفیف کے معاملہ کے متعلق یہ اظہار کیا ہے. کہ تمام مل مزدور اس کی پوری طور سے مخالفت کرینگے اور کانگریس و دیگر سیاسی جماعتیں انکا ساتھ دیں گی.

وکٹوریہ مل کا معاملہ

یہ معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا اور نیو وکٹوریہ ملس کے منتظمان کے درمیان سمجھوتہ کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ناکامیاب رہی.

معاملہ کو تنخواہ وغیرہ طے کرنے کے لئے ایک بورڈ کے سامنے پیش کرنے کی تجویز بھی نامنظور کر دی گئی.

یہ معلوم ہوا کہ سر جے. پی سریواستو منیجنگ ڈائرکٹر نیو وکٹوریہ ملس مل کے ایکاؤنٹ کسی باہری شخص کو دکھلانے کے لئے تیار نہیں ہیں. مل منتظمان کا کہنا ہے کہ انکے ملس میں دیگر ملوں کی بہ نسبت تنخواہ زیادہ دی جاتی ہے اسلئے کمی کی ضرورت ہے.

سبد گل

غالب. ذوق. مومن. اور پرانے زمانے کے شعرء کے کلام کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ پرانے زمانہ کا معشوق دو ہزار کینڈل پاور کے لیمپ کے طرح عاشق کے دل پہ بجلیاں گرایا کرتا تھا جب چلتا تھا تو اس کی قیامت برپا کرنے والی رفتار سے اسی طرح زمین ہلا کرتی تھی جس طرح سڑک کوٹنے کے انجن سے زمین لرزنے لگتی ہے. اگر کبھی قبرستان کے پاس اس کا گذر ہو جاتا تھا تو ہر قبر ریڈیو بن جاتی تھی، اور ہر قبر سے فریاد فریاد کی صدائیں بلند ہونے لگتی تھیں.

ان پرانے زمانے کے معشوقوں کو چوری کا ایسا چسکا پڑا ہوا تھا کہ جہاں کوئی اللہ کا بندہ دکھائی دیا. یہ فوراً دل. جگر. پھیپھڑا سب کچھ چرا لیتے تھے. غرضکہ پرانے زمانہ کا معشوق ایک عجیب و غریب چیستان تھا.

اب زمانہ بدل چکا ہے اور زمانے کے ساتھ معشوق بھی بدل گیا ہے. اور اس کی ادائیں بھی غالب اور مومن کے زمانہ کے دقیانوسی معشوق سے بالکل مختلف ہو گئی ہیں. اب نہ وہ چلمن میں بیٹھتا ہے، نہ لیلا بن کر محمل میں منہ چھپاتا ہے، بلکہ موٹروں میں ٹہل کر ہر کس و ناکس کو دعوت حسن دیتا ہے.

چوری کے معاملہ میں بھی موجودہ زمانہ کے معشوق کا نظریہ بدل گیا ہے. اب وہ دل اور جگر کے گوشت کے ناکارہ ٹکڑوں کو نہیں چراتا بلکہ وہ پورے عاشق ہی کو چرا کر لیجاتا ہے.

عاشق کس طرح ایک معشوق کے ہاتھوں چرا لیا گیا. یہ دلچسپ واقعہ حال ہی میں امریکہ کے مشہور اخبار نیوز آف دی ورلڈ میں شایع ہوا ہے اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ایک ستر سالہ بڑے میاں نیویارک کی کسی نوعمر حسینہ پر عاشق ہو گئے اور انہوں نے اس حسینہ کی منت و سماجت کرنی شروع کی کہ وہ بڑے میاں پر رحم کرے حسینہ کو بھی ایک روز جوش آگیا. اور وہ جوش جوانی میں ان بڑے میاں کو چرا کر کہیں لے گئی.

جب اس عظیم الشان چوری کی اطلاع بڑے میاں کی بیوی کو ہوئی تو بڑے میاں کی بیوی نے عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا کہ ایک ۱۸ سالہ چھوکری نے میرے نادان اور ناسمجھ شوہر کو جن کی عمر صرف ستر سال ہے چرا لیا ہے. میرا شوہر مجھے واپس دلایا جائے.

معاملہ عدالت میں گیا. بڑے میاں نے کہا کہ یہ بات غلط ہے کہ یہ لڑکی مجھے اغوا کر کے لے گئی تھی. میں خود اس کے ساتھ گیا تھا. عدالت نے بڑے میاں کو تنبیہ کر کے چھوڑ دیا.

جوں ہی یہ بڑے میاں یعنی اس حسینہ کا مسروقہ مال عدالت سے نکلا یہ حسینہ پھر اسے بھگا کر لے گئی.

دیکھا آپ نے کہ امریکہ کی حسین عورتیں کسطرح مردوں کو اغوا کر رہی ہیں. اس قسم کے اغوا کا یہی پہلا واقعہ نہیں ہے. بلکہ اسوقت تک یورپ و امریکہ کے ہزاروں مردوں کو حسین لڑکیاں چرا چکی ہیں کسی حسین لڑکی کے ہاتھوں چوری ہو جانا ایک ایسا دلچسپ حادثہ ہے کہ ہمارا بھی جی چاہتا ہے کہ ہم کو بھی کوئی حسینہ چرا کر لے جائے. لیکن ہماری بدقسمتی سے ہندوستان میں اس لطیف چوری کا دھندا ابھی شروع نہیں ہوا ہے کوئی نہیں بتائے کہ یہ سلسلہ کب تک ہندوستان میں شروع ہو جائے گا.

ادب لطیف

تیتری

از جناب ملک ستیارام باہری منشی فاضل شملہ

اے مجسمۂ حسن!
آزادی کی ملکہ تو کس کی تلاش میں ہے؟
تیرا کیا مقصد ہے؟
تو ادھر ادھر ان خوبصورت پھولوں پر کیوں رقص کناں ہے.
کیا تو حسن کی پجارن ہے؟
تو طلبگار نزاکت ہے؟
نہیں، نہیں، ہرگز نہیں.
تو خود نزاکت کی صورت ہے۔ تو سراپا حسن ہے.
پھر اتنا اضطراب کیوں ہے — اتنی پریشانی کیوں ہے؟
شاید تو آزادی کی تمنا رکھتی ہے.
شاید تو انقلاب پسند ہے؟
اری تو خود مختار ہے. تو آزادی کی ملکہ ہے تیری دیوانہ وار رفتگی.
مجھے محو حیرت کرتی ہے.
تو نوخیز پھولوں نازک اندام کلیوں کے پاس سے گزرتی ہے نہیں، نہیں، یہ نہیں، کہکر آگے چلی جاتی ہے.
تیرا خاموش تکلم: جانے کیا معانی رکھتا ہے مجھے بتلا دے. اپنی جستجو کا باعث، اپنے دل کا راز
کیا تو محبت کی متلاشی ہے؟
پریم کی آرزومند ہے؟
پگلی پتلی! یہ اضطراب کیوں ہے؟
تو خاموش ہے. بے چین ساوتری کی طرح
اے اسیر محبت!
تو ضرور کسی محبوب کے لئے بھٹکتی پھرتی ہے.

وہ سمجھ لیتے ہیں کہ روپیہ تو آ ہی جاتا ہے پھر ہمکو کام کرنے کی کیا ضرورت ہے. یا اگر وہ کام کرتے ہیں تو بہت کم کیونکہ انکی ذمہ داریاں ہلکی ہو جاتی ہیں. گویا اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر عورتیں روپیہ کمانے لگیں تو وہ مردوں کو نکما اپاہج اور آرام طلب بنا دینگی. یاد رکھیئے کہ جس قوم کے فرد اپاہج لگے اور آرام طلب بن جاتے ہیں وہ قوم مر جاتی ہے.

سالہا سال تجربے کے بعد میں یہ کہونگی کہ ایک عورت کا دائرۂ عمل محض یہ ہے کہ وہ اچھی بیٹی بنے اچھی بیوی بنے. اچھی ماں بنے اور اپنے گھر کی اچھی منتظمہ بنے، بجائے اس کے کہ وہ روپے کمانے میں اپنا وقت برباد کرے.

اردو کانفرنس نگینہ

نگینہ: ۸، ۹ اکتوبر کو نگینہ ضلع بجنور میں اردو کی ترقی و ترویج کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان آل انڈیا اردو کانفرنس زیر صدارت علامہ سید سلیمان صاحب ندوی منعقد ہو رہی ہے. اور اسی کے ساتھ وسیع پیمانہ پر ایک آل انڈیا مشاعرہ زیر صدارت علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی دہلوی منعقد کیا جا رہا ہے. ہندوستان میں تحفظ اردو کے سلسلہ میں یہ اجتماع اپنی خصوصیت و نوعیت کے لحاظ سے نہایت اہم ہوں گے جنمیں اردو کے ممتاز ادیب شعرا. فضلا. اور اخبار نویس ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے تشریف لا کر جمع ہوں گے. اور اچھوتے خیالات اور نادر رشحات فکر سے شرکائے کانفرنس کو مستفید و محظوظ فرمائینگے

عالم نسواں

کیا عورتوں کو نوکری کرنی چاہیے

ایک امریکن خاتون کے قلم سے

اسوقت امریکہ میں یہ مسئلہ چھڑا ہوا ہے کہ آیا عورتوں کو مردوں کی طرح ملازمت اور صنعت و تجارت میں حصہ لینا چاہیئے یا ان کی جدوجہد ہندوستانی عورتوں کی طرح صرف خانگی معاملات تک محدود رہے. ذیل میں ہم ایک امریکن خاتون کے مضمون کے بعض اقتباسات شایع کرتے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ کی خواتین کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے:۔

امریکہ کی عورتوں کی جانب سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انکو ملازمتوں اور صنعتی کارخانوں میں مردوں کی طرح حصہ دیا جائے، بعض عورتوں نے اس مسئلہ میں امریکہ کے پریزیڈنٹ کی بیوی مسز روزویلٹ سے بھی رائے معلوم کی تھی. مسز روزویلٹ نے تو خواتین کو انکی مرضی پر چھوڑ دیا ہے. لیکن میں کہتی ہوں کہ ہم کو اس اہم مسئلہ پر غور کرنا ہوگا کہ آیا عورت کی زندگی کا مقصد روپیہ کمانا ہے یا اس سے بھی زیادہ بلند ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جن خاندانوں کی عورتیں ملازمت تجارت یا صنعت و حرفت میں شامل ہو جائینگی ان خاندانوں کی آمدنی اگر دوگنی نہیں تو ڈیوڑھی ضرور ہو جائے گی. لیکن سوال یہ پیدا ہوا کہ کیا ہماری زندگی کا مقصد محض روپیہ کمانا ہی ہے.

ممکن ہے کہ بعض خواتین میری اس رائے سے اتفاق نہ کریں لیکن میری رائے ہے کہ عورت مادی فوائد حاصل کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئی. اس کی زندگی آ قبل تا آخر روحانیت ہے. اور اس کا کام روپیہ پیسہ کمانے سے بہت زیادہ بلند ہے. میرا خیال ہے جو عورتیں روپیہ کے لالچ میں پھنس جاتی ہیں وہ اپنے بلند و بالا مقاصد سے غداری کرتی ہیں.

روپیہ انسان اس کے لئے کماتا ہے کہ اس سے سکون اور اطمینان حاصل ہو، لیکن اگر یہ مقصد پورا نہیں ہوتا تو روپیہ کمانا بیکار ہے. میرا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ ان گھروں میں اطمینان و سکون زیادہ ہے جن گھروں میں عورتیں صرف گھر کی ملکہ بنکر رہتی ہیں اور مردوں پر روپیہ کمانے کا بار ڈال دیتی ہیں.

اس کے برخلاف وہ گھر جہاں میاں بیوی دونوں روپیہ کماتے ہیں وہاں روحانی سکون کبھی میسر نہیں آتا. بلکہ اکثر اوقات آپس میں ناچاقی اور شکر رنجی کے مختلف اسباب ہیں جن میں سے پہلا سبب تو یہ ہے کہ روپیہ کمانے کے بعد عورت سمجھتی ہے کہ اس کو مرد کی ضرورت نہیں رہی. دوسرا سبب ہے کہ مرد کو کیونکہ گھر کا سچا سکون میسر نہیں آتا اور بیوی سے کوئی خاص کیف نہیں حاصل کر سکتا. اسلئے اسکی نظر میں بھی بیوی کی کوئی خاص ضرورت باقی نہیں رہتی.

قدرت نے عورت اور مرد کے درمیان ایک حد فاصل قایم کر دی ہے. عورت اور مرد پر فرائض جدا جدا عاید کئے ہیں. جب مرد عورت کے فرایض میں دخل انداز ہوگا یا عورت مرد کے فرایض میں مخل ہوگی. نظام زندگی درہم برہم ہو جائیگا. ایسی حالت میں میرا خیال ہے کہ عورت کو محض عورت بنکر رہنا چاہیئے. اسے مردوں کی اندھی تقلید کرتے ہوئے غلط راستہ پر گامزن ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.

ایسی بھی مثالیں موجود ہیں کہ جن مردوں کی بیویوں نے روپیہ کمانا شروع کر دیا ہے. ان کے مرد نکمے اور ناکارہ ہو گئے ہیں اور ص

بچوں کی دنیا

راجہ اشوک اعظم!

اوپشیا کماری

تم نے بہت سے راجاؤں اور بادشاہوں کی کہانیاں سنی ہوں گی جنہوں نے لڑائیاں لڑیں. ملک اور راج فتح کرے. طاقت حاصل کی جبر و ظلم کر کے پھولے اور پھلے. مگر آج ہم تمہیں ایک بہت بڑے اور نہایت ہی نیک راجہ کی کہانی سناتے ہیں اس کا نام تم نے ضرور سنا ہوگا.

راجہ اشوک کی بڑائی اس کی نیکی کی وجہ سے تھی نہ کہ ان چیزوں کی وجہ سے جن سے اس دنیا کے دوسرے راجہ اور بادشاہ بڑے بنے.

راجہ اشوک اعظم آج سے دو ہزار سال پہلے ہندوستان میں راج کرتے تھے.

۲۵۹ قبل مسیح میں انہوں نے اپنی زندگی کی ایک ہی لڑائی لڑی. ان کی لڑائی جن لوگوں سے تھی وہ کالنگا (آجکل کے زمانہ کا پٹنہ وغیرہ کا علاقہ) کے راجاؤں میں سے تھی اور اس لڑائی میں اشوک راجہ نہایت رنج کے ساتھ توبہ کرتے ہوئے اقرار کرتا ہے (۱۵۰۰۰۰) انسان غلام بنائے گئے. اور دس ہزار کا خون ہوا اور بہت ہی زیادہ آدمی بھوک اور قحط سے مارے گئے.

ان تکلیفوں اور پریشانیوں سے اشوک کو بہت ہی رنج پہونچا اور اس نے اپنی ایک پتھر کی لاٹ پر ان رنجوں کو ظاہر کیا ہے اور جو صدمہ اس کی ضمیر کو پہونچا تھا اسکو ظاہر کیا ہے.

راجہ اشوک نے اس کے بعد "پیا داسی" یعنی خدا کا دوست کا لقب اختیار کر لیا اور سوائے نیکی اور خدا ترسی کے کوئی کام دنیا میں نہ کیا. اس نے اپنے راج کے سب لوگوں کو بتایا کہ انکی راجدھانی میں کس طرح راج کیا جائے گا. اور لوگ نیک زندگی کسطرح بسر کریں اس نے چودہ قاعدہ اچھی زندگی گذارنے کے پتھر پر کھدوا کر لگا دیئے تھے.

آج دو ہزار سال گذر گئے ہیں لوگ اب تک انھیں پڑھتے ہیں اور ان عقلمندی کی باتوں کو برتتے ہیں. اس نے لوگوں سے کہہ دیا تھا:۔

(۱) رحم کرو. کسی کو جان سے مت مارو.

(۲) سچ بولو. زندگی میں پاک صاف رہو. من کو گندہ مت کرو.

۳. اپنے ماں. باپ وغیرہ بزرگوں کی عزت کرو بوڑھے انسانوں اور گرو کی نصیحت پر عمل کرو.

۴. دوسرے لوگوں کی برائی مت کرو. بری بات ہرگز منہ سے نہ نکالو وغیرہ وغیرہ

راجہ اشوک تمام عمر اس قسم کے نیک کام کرتا رہا اور کہا کرتا تھا کہ:۔

"میں اچھے کام سے تھکتا نہیں ہوں اور کبھی مطمئن نہیں ہوتا کہ میں نے اچھی طرح نیک کام کر لئے ہیں"

ہندوستان میں اگر سب سے اچھا نہیں تو بہت اچھا راجہ اگر کوئی گذرا ہے تو وہ اشوک ضرور ہے

جاپان میں مزدوروں کی جبریہ بھرتی!

ٹوکیو. جاپان میں جن مزدوروں کی جبریہ بھرتی ہوگی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے گا. جیسا کہ فوجی سپاہیوں کے ساتھ ہوتا ہے. جن مزدوروں کو جبریہ بھرتی کیا جائیگا انکی اجرت ۷۰. ۶۵ ین یونیورسٹی گریجویٹ کے لئے اور ۶۰-۵۰ اسکولوں کے گریجویٹوں کے لئے ہوں گے.

پردۂ فلم

کانپور میں آنے والے فلم

کپال کنڈلا (نیو تھیٹرس)
ڈائرکٹر فوتی مجمدار
اداکار. لیلا ڈیسائی. کملیش کماری. جگدیش. نجم. کپور. الیاس.

سپیرا (نیو تھیٹرس)
ڈائرکٹر. دیوکی بوس
اداکار. کانن بالا. مینکا دیوی. نواب. پرتھوی راج. پہاڑی سانیال. کے. سی. ڈے.

جوانی کی ریت (نیو تھیٹرس)
ڈائرکٹر. ہیم چندر
اداکار. کانن بالا. نجم. جگدیش. نیمو. وید. چمن. الیاس. کپور.

آدمی (پربھات ٹاکیز)
ڈائرکٹر. وی شانتارام
اداکار. شانتا ہبلیکر. شاہو مودک

درگا (بمبئی ٹاکیز)
ڈائرکٹر. وی شانتارام
اداکار. دیوکا رانی. شوکل سنہا. اوندھکر. ڈیسائی. ممتاز علی. پٹھا والا. سروج بورکر.

سنت تلسی داس (رنجیت فلم کمپنی)
ڈائرکٹر. جنیت دیسائی
اداکار. ویسو پنت. وسنتی. لیلا چٹنس. کیشورا ڈواتے. رام مراٹھے. رام آپٹے. بی سوہنی ڈیکشٹ.

پروفیسر وامن (رنجیت فلم کمپنی)
ڈائرکٹر.
اداکار. دی بلیو ریا. سنیتا. منظر خاں. ستارا. وحیدن. بھگوانداس.

پکار (منروا فلم کمپنی)
ڈائرکٹر. سہراب مودی
اداکار. سہراب مودی. پری چہرہ نسیم. چندر موہن. مس شیلا. مایا دیوی. سردار اختر. صادق علی. رام آپٹے

طلاق (منروا فلم کمپنی)
ڈائرکٹر. سہراب مودی
اداکار. سہراب مودی. نسیم. جاگیردار. شیلا. شاہ نواز.

ساودھنا (ساگر)
ڈائرکٹر. وی ویاس.
اداکار. سوبھنا سمرتھ. پریم ادیب. مس ہو. پانڈے. اڈوانی.

صرف ایک ہی راستہ (ساگر)
ڈائرکٹر. محبوب
اداکار. مس اروناں. الناردھا. جیوتی. شیخ مختار. سوہن. ہریش.

اسکی تمنا (ساگر)
ڈائرکٹر. یعقوب
اداکار. مایا بنرجی. یعقوب. جیونی. اڈوانی. ہنکٹا.

مدر انڈیا (انڈیا پیپر کلر)
اداکار. مس شریفہ. سوشیلا. پرمیلا. غلام محمد. اننت مراٹھے.

فلسطین میں کتنے اشخاص گرفتار ہیں

لندن ۲۰ اگست. فلسطین کے متعلق اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ اب صورت حالات بہتر ہے اور ایک بہت بڑی تعداد میں رہائیاں ہو رہی ہیں. گذشتہ دو ہفتہ کے اندر تقریباً سات سو اشخاص رہا کر دیئے گئے ہیں ۱۲ اگست کو گرفتار شدگان کی تعداد ۲۵۶۸ تھی اور کچھ دنوں پہلے یہ تعداد بیس ہزار بتائی جاتی ہے.

اقوال زریں

تمام دکھ اور گناہ خواہشات نفسانی اور ضرورت انسانی سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس شخص کی ضروریات سب سے کم ہیں وہ سب سے زیادہ خوش ہے۔ جسکو مطلق کسی چیز کی ضرورت نہیں وہ بالکل آسودہ ہے۔ (مہاتما گوتم بدھ)

دوزخ کے تین دروازے ہیں۔ پہلا کام، دوسرا غصہ، تیسرا لالچ۔ ان چیزوں سے انسان خود کو مٹاتا ہے۔ لہٰذا ان ہی تینوں کو ترک کرنا چاہیئے۔ (شری کرشن جی)

راگ کے برابر دنیا میں کوئی چیز تکلیف دہ نہیں اور راگ ہی سب سے زیادہ دکھ دینے والا ہے اور ترک دنیا کے برابر کوئی چیز سکھ دینے والی نہیں (نارد جی)

انسان وہی عقلمند اور ہمت والا ہے جو سب کاموں کو چھوڑ کر اور آتما کے خیال میں مشغول رہ کر دنیا کے بندھن سے چھوٹنے کی کوشش کرتا ہے (شنکر آچاریہ)

اے خدا میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے وہ چیز کبھی نہ دینا جسکو میں پسند کرتا ہوں مگر وہ مجھکو نقصان دینے والی اور برے راستہ پر چلانے والی ہو۔ (سا کریٹیز)

جسطرح پارس میں لوہا چھوانے سے سونا ہو جاتا ہے اور گنگا میں کوئی ندی ملتے ہی گنگا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ایک رذیل آدمی سادھوؤں کی صحبت میں بیٹھنے ہی سے نجات پا جاتا ہے۔ (سوامی رامداس)

کوئی کام دنیا کا ناممکن نہیں، لفظ ناممکن بیوقوفوں کی زبان کی ڈکشنری کا ہے۔ (نیپولین بوناپاٹ)

تقدیر پر بھروسہ کرنا بیوقوفی ہے (نیپولین)

مصیبت میں خدا یاد آتا ہے۔ (کبیر داس)

غرور بربادی کی جڑ ہے۔ (سوامی دیانند)

دنیا اسکی دشمن ہے جو دنیا کو چاہتا ہے (ایک فقیر)

دنیا میں اسی لڑکے کا پیدا ہونا بہتر ہے جسکے کاموں کو دیکھکر اسکے ماں باپ خوش ہوتے ہیں (تلسی داس)

موج تبسم

جج :۔ تمہارے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہوا۔ اس لئے تم کو رہا کیا جاتا ہے۔
ملزم :۔ لیکن حضور مجھے دو ہفتہ تک جو حراست میں رکھا گیا ہے کیا اس کے عوض میں کوئی چھوٹا سا جرم کر سکتا ہوں۔

پہلا :۔ کیوں، یہ تمہارا جوتہ چلتے وقت بہت شور مچاتا ہے، شاید چوری کا ہے۔
دوسرا :۔ بھئی اگر یہ بات ہے تو میری ٹوپی اور کوٹ کو بھی شور مچانا چاہیئے۔

نجومی :۔ تم چالیس برس تک مفلسی کے سبب رنجیدہ رہو گے۔
شخص :۔ اور اس کے بعد؟
نجومی :۔ تم رنجیدہ نہیں رہو گے کیونکہ تم اس کے عادی ہو جاؤ گے۔

ملزم :۔ حضور میں نے مرغی کا بچہ چرایا نہیں تھا محض مذاق کے طور پر لے گیا تھا۔
جج :۔ دو ماہ تک واپس ہی نہیں کیا۔ یہ مذاق کیا معنی رکھتا ہے۔

پہلی :۔ میرا تو ہر ہفتہ اپنے خاوند سے جھگڑا ہوتا ہے۔ تم سناؤ۔
دوسری :۔ میرا اپنے خاوند سے ہفتہ وار جھگڑا نہیں ہوتا، کیونکہ اسے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔

دوست :۔ تم ٹیلیفون پر کیا کر رہے ہو؟ پندرہ منٹ ہو گئے تم ایک لفظ بھی نہیں بولے۔
دوست :۔ میں اپنی بیوی سے ٹیلیفون پر باتیں کر رہا ہوں۔

گاہک :۔ ہاں تو پھر سب ملا کر اچکن کی سلائی کی کیا قیمت ہوگی؟
درزی :۔ حضور چالیس روپے لیکن اس میں جیبیں کتنی ہونگی۔
گاہک :۔ سلائی کی قیمت دینے کے بعد شاید ایک کی بھی ضرورت نہ رہے۔

لال :۔ ہر ایک تصویر میں ایک کہانی ہوتی ہے۔
موہن :۔ مگر سینما کی تصویریں یعنی فلمیں نہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

گرین لینڈ کے دریائی حصہ میں بعض برف کے پہاڑ ایسے ہیں جو پگھلتے نہیں ہیں بلکہ پانی کے اوپر تیرتے رہتے ہیں اکثر اوقات ان برف کے پہاڑوں سے جہازوں کو سخت نقصان پہونچتا ہے، جہاز راں اس مقام پر بڑی ہشیاری کے ساتھ جہاز چلاتے ہیں کیونکہ یہ برف کے پہاڑ اس قدر اونچے اور مضبوط ہیں کہ اگر جہاز ان سے ٹکرا جائے تو ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے چنانچہ کئی مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔

شاہ پور علاقہ مزسنگ کنلس میں ایک دریا بہتا ہے اس میں اگر کوئی آدمی یا جانور گر پڑے تو پتھر کا بن جاتا ہے۔ لوگوں نے اس دریا میں درختوں کی لکڑیاں اور مردہ جانوروں کو ڈالکر تجربہ کیا ہے، چنانچہ ایک لمحہ میں وہ پتھر کے جانور اور پتھر کی لکڑیاں بن گئیں

مسٹر تھامسن نے جزیرہ نکشن میں ایک عجیب غریب جھیل معلوم کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ اس جھیل کا پانی تین قسم کا ہے اوپر کی سطح کا پانی نہایت میٹھا، صاف، شفاف، اور غذا ہضم کرنے والا ہے، درمیان کا پانی کھاری اور کڑوا ہے۔ اور نیچے کی تہ کا نہایت بدبودار بدمزہ، اور نیلے رنگ کا ہے اس جھیل میں جانور بھی تین قسم کے رہتے ہیں اوپر کے پانی میں خوشنما مچھلیاں بیچ میں کچھوے اور نیچے کیکڑے

راجگیر صوبہ بہار میں بعض چشمے ایسے ہیں جن کا پانی ہمیشہ گرم رہتا ہے اگر چاولوں کی پوٹلی باندھ کر چشمے کے پانی میں ڈالدی جائے تو چاول پکے ہوئے نکلتے ہیں اگر کسی برتن میں چائے ڈالکر اس میں چشمے کا تھوڑا سا پانی ڈالدیا جائے تو چائے فوراً تیار ہو جاتی ہے اگر کوئی آدمی ان چشموں کے پانی میں اپنا ہاتھ یا پاؤں ڈالدے تو کھال علیحدہ ہو جاتی ہے اور اگر کوئی شخص اس میں انڈے ڈالدے تو وہ پانی سے اُبلے ہوئے نکلتے ہیں۔

افسانہ

ضمیر کی آواز

کیرولی کیفلوزی کا ایک دردناک افسانہ

گناہ ہر حالت میں گناہ ہے خواہ وہ لاعلمی میں کیا جائے، یا دانستہ، ذیل کا افسانہ انسانی لغزش کا بہترین مرقع ہے جسے انگریزی زبان کا شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے:۔

نووارد شکل وصورت سے کوئی بڑا آدمی معلوم ہوتا تھا، چہرہ زرد ہو رہا تھا، پیشانی پر ایک بل آتا تھا ایک جاتا تھا۔ داہنے ہاتھ میں ریشمین رومال بندھا ہوا تھا اور منھ سے بار بار آہ نکل جاتی تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے پوچھا "کہئے آپ کو کیا تکلیف ہے"

نووارد نے جواب دیا "میں ایک ہفتہ سے بالکل نہیں سویا ہوں، میرے داہنے ہاتھ میں رہ رہ کر نہایت سخت درد اٹھتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ یہ کیا مرض ہے، شاید کوئی اندرونی پھوڑا ہے چند روز ہوگئے ہاتھ میں ایک خفیف سی جلن محسوس ہوئی تھی اسکے بعد شکایت بڑھ گئی۔ پچھلی رات سے درد کی تکلیف ناقابل برداشت ہے اگر تھوڑی دیر اور یہ درد اور اسی طرح رہا تو میں مرجاؤنگا۔ آپ چاہے میرا ہاتھ کاٹ ڈالیں۔ لیکن کسی طرح یہ درد جاتا رہے؟"

ڈاکٹر صاحب نے مریض کو دلاسا دیا اور کہا گھبرائیے نہیں کسی رگ کے بھڑک جانے سے محض معمولی درد ہے۔ تھوڑی دیر میں جاتا رہے گا۔

مریض نے شدت درد سے بیتاب ہوکر جواب دیا "نہیں ڈاکٹر صاحب میرے ہاتھ میں پھوڑا ہوگیا ہے۔ آپ فوراً نشتر دیدیجئے"

ڈاکٹر صاحب نے اپنی عینک درست کرکے ہاتھ سے رومال کھولا اور اسے بغور دیکھکر کہا۔

"یہ محض آپکا خیال ہی خیال ہے۔ پھوڑا تو درکنار ہاتھ میں معمولی خرابی بھی نہیں، آپ کے درد کس مقام پر ہوتا ہے؟"

مریض نے دو بڑی رگوں کے درمیان میں ایک جگہ انگلی سے بتائی اور شدت درد سے اس کے چہرے کا رنگ پھر بدل گیا۔

ڈاکٹر صاحب نے جیسے ہی اس مقام پر انگلی رکھی نووارد مریض بیتاب ہوکر چلا اٹھا اور کہا۔

"خدا کے واسطے اسے مت چھیڑئیے ورنہ میں مرجاؤنگا"

ڈاکٹر صاحب نے متحیر ہوکر دریافت کیا۔

"کیا اس جگہ اس قدر سخت درد ہے کہ تم کو میرے ہاتھ لگانے سے بھی تکلیف ہوتی ہے؟"

مریض نے اس کا جواب اثبات میں دیا اور اسکی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے۔

"سخت حیرت کا مقام ہے مجھے تو اس کے اندر کوئی خرابی نظر نہیں آتی، جلد بالکل صاف ہے۔ کسی طرح کا ورم بھی نہیں، ہاتھ سے دیکھنے میں بالکل اچھا معلوم ہوتا ہے"

"نہیں ڈاکٹر صاحب دیکھئے اس مقام پر جلد سرخ ہو رہی ہے"

ڈاکٹر صاحب نے بغور دیکھکر کہا۔

"کہاں؟ مجھے تو کہیں نظر نہیں آتی"

یہ کہکر ڈاکٹر صاحب نے خیال کیا کہ شاید مریض کو مالیخولیا ہوگیا ہے یہ سوچکر انھوں نے کہا۔

"اگر تم چند روز بعد میرے پاس آؤ پھر میں تمہارا علاج کرونگا"

مریض نے آہ سرد بھر کر جواب دیا۔

"یہ غیر ممکن ہے اس درد سے میں ایک دن بھی زندہ نہیں رہ سکتا آپ اسی وقت نشتر دیجئے"

"کہاں"

"جہاں میں بتا رہا ہوں اس مقام پر"

"مگر یہاں تو ذرا بھی خرابی نہیں"

"ڈاکٹر صاحب میں آپ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں اور نہ میں دیوانہ ہوں، خدا کے واسطے آپ فوراً نشتر دیدیجئے" "یہ لیجئے ہزار روپے بطور فیس آپ کی خدمت میں حاضر ہیں"

یہ کہکر اپنی جیب سے ہزار روپے کے نوٹ نکالے اور ڈاکٹر صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔

ڈاکٹر صاحب نے حیرت سے نوٹوں کی طرف دیکھکر کہا۔

(باقی صفحہ ۸ کالم ایک پر)

چین روانہ ہوجائینگے

چنگ کنگ ۱۹ اگست۔ رائٹر کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت جواہرلال نہرو ۲۲ اگست کو چنگ کنگ پہنچ جائیں گے۔ اور وہ کیومنگ ٹانگ کے مہمان ہونگے پنڈت جی کے پروگرام میں مارشل چانگ کائی شک سے ملاقات کرنا اور چین کے محاذ پر جانا بھی شامل ہے۔

کونسل آف اسٹیٹ کا بھی بائیکاٹ

ناگپور ۱۸ اگست۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس نے کونسل آف اسٹیٹ کی کانگرس پارٹی کے سکریٹری مسٹر برج لال کو لکھا ہے کہ مرکزی اسمبلی کے آئندہ سشن کے بائیکاٹ کے متعلق ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے وہ کونسل آف اسٹیٹ پر بھی عاید ہوتا ہے۔ انہوں نے مسٹر بیانی کو یہ بھی لکھا ہے کہ وہ کونسل کی کانگرس پارٹی کے ممبروں کو ضروری ہدایتیں بھیجدیں۔ مسٹر بیانی نے راجندر بابو سے یہ دریافت کیا تھا کہ ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کے پیش نظر کونسل آف اسٹیٹ کی کانگرس پارٹی کے ممبروں کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔

مسٹر بیانی صدر کانگرس کی چٹھی کے مطابق کونسل کے کانگریسی ممبروں کے نام ہدایتیں بھیج رہے ہیں۔

شملہ ۱۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب بھوپال کئی اور والیان ریاست کے ہمراہ شملہ آرہے ہیں۔

اہل کانپور سے ایک مخلص اپیل

آج طلباء کانپور شہر کے مخلص عمائدین اور صاحب علم حضرات کی خدمت میں اپنی گزشتہ یک سالہ تعلیمی کوششوں کا ریکارڈ لے کر جو بالغان کے لئے انجام دی ہیں حاضر ہوئے ہیں۔ ہماری انجمن کے اراکین نے جس محنت محبت اور وقت کی قربانی پیش کرتے ہوئے کانپور کے جہلا میں تعلیم کی اشاعت کے فرائض ادا کئے وہ غالباً کسی سے مخفی نہیں۔ ہم نے اسوقت ۶۰۰ سو بالغان کو اردو ہندی کی تعلیم سے جسمیں تقریر اور تحریر دونوں طریقہ شامل ہیں آشنا کرایا ہے۔ ہمارا طریقہ تعلیم اسقدر آسان ہے کہ ایک جاہل سے جاہل بھی قلیل مدت میں علم کی نعمت سے بہرہ مند ہو سکتا ہے برابر مختلف مقامات پر ہماری انجمن کی طرف سے شبینہ اسکول جاری ہیں جو کہ ایک زبردست پروگرام کے تحت چل رہے ہیں۔ ضروری اشیاء جسمیں کتابیں، کاپیاں، قلم، دوات، پنسل، روشنی، مکان اور معلم بغیر کسی معاوضہ کے دیئے جاتے ہیں۔ اب تک تمام مذکورہ اشیاء کا انتظام انجمن نے جس طرح بھی ممکن ہو سکا اپنے مضبوط مستحکم اور صبر آزما کاندھوں پر رکھا۔ اور اسوقت بھی کسی طرح اپنے فرائض سے سبکدوش نہیں۔ لیکن اب جب ہم ایک زبردست اسکیم کو لے کر بڑھ رہے ہیں سرمایہ کی سخت ضرورت ہے۔ طلباء نے اس بار عظیم کو اپنی استطاعت سے زیادہ برداشت کرنا غیر ممکن ہو جاتا ہے اور انکی جیبیں کسی طرح ایک مقررہ رقم سے زیادہ بار نہیں اٹھا سکتیں، اس لئے ہم مجبوراً اسوقت اہل دل حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ہمارا ہاتھ بٹائیں اور دامے درمے قدمے سخنے جس طرح بھی ہو سکے اس نیک کام کی جدوجہد میں ہماری سرپرستی قبول فرمائیں۔ خدا ضرور العیں اس کار خیر کا اجر دیگا۔ طلب العلم فریضۃ علی کل انسان۔

نوٹ:۔ انجمن ضلع کے دیگر مقامات پر بھی عنقریب تعلیم بالغان کے لئے اسکول کھولنے والی ہے۔

خادم احسن مسعود زبیری معتمد انجمن طلباء کانپور

صفائی کے گواہ طلب کرنیسے انکار

دہلی ۱۹ راگست۔ مشہور شادی باز مسٹر وشوناتھ کے خلاف دھوکہ دے کر متعدد شادیاں کرنے کے الزام میں جو ایک کیپ مقدمہ سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے ملزم نے صفائی کے لئے ایک سو گواہوں کی فہرست پیش کی تھی لیکن عدالت نے ان میں سے پانچ ریاستوں کے حکمرانوں مہاراجہ سکانیر، مہاراجہ اسبہ گڑھ، مہاراجہ ٹیکم گڑھ، مہاراجہ خلجی پور اور مہاراجہ سوہانہ کو سرکاری خرچہ پر گواہ بنانے سے انکار کر دیا ان کے علاوہ عدالت نے راجہ صاحب کھوٹمار راجہ صاحب اوراگڑھ۔ راجہ صاحب کوٹہ، نواب چھتاری پنڈت جواہر لال نہرو۔ بابو سمپورنانند وزیر تعلیم یوپی اور سر غلام حسین ہدایت اللہ کو بھی سرکاری خرچہ پر گواہ طلب کرنے سے انکار کر دیا ہے ملزم کی طرف سے باقی جو گواہ پیش ہوں گے۔ ان میں پراونشل سروس کے کئی گزیٹڈ افسر کئی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ ہائی کورٹ کے جج اور سب جج وغیرہ سرکردہ ہستیاں شامل ہیں معلوم ہوا ہے کہ ملزم کو جیل میں پھانسی کی کوٹھری میں رکھا جاتا ہے۔

یو۔پی کانگریس کمیٹی کا فیصلہ

لکھنؤ ۲۰ راگست۔ یو پی صوبہ کانگریس کمیٹی ۹ جولائی کے مظاہروں کے متعلق جو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے رزولیوشنوں کے خلاف کئے گئے تھے۔ اظہار رائے تو کر ہی چکی تھی۔ لیکن یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اب کوئی مزید کارروائی نہ کی جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ ایگزیکیٹو کونسل نے متفقہ طور پر یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ کانگریس کے وسیع مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی تادیبی کارروائی نہ کی جائے آیندہ کے لئے تنبیہ کافی ہے۔

عورتوں کی ملازمت کا قانون

شیلانگ ۱۸ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت آسام اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں ایک بل پیش کریگی۔ جسکی رو سے فیکٹریوں اور کانوں وغیرہ میں عورتوں کی ملازمتوں کا ضابطہ بنایا جائے گا۔

اخبار سے ضمانت طلب کرلی

بنارس ۱۸ راگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بنارس نے آزادی نامی اخبار کے پرنٹر پبلشر سے انڈین پریس ایمرجنسی ایکٹ کی دفعہ ۷ کے ماتحت پانچسو روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔

بحکم جناب پنڈت سورج نرائن صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بہادر اکبرپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء آگرہ صوبہ

نمبر مقدمہ ۶۸۷

بعدالت مال جناب تحصیلدار صاحب بہادر بمقام اکبرپور

چونکہ بمقدمہ نالش بابو گوپال چند نمبردار موضع بنام تم رام اوتار سنگھ و چھوٹے سنگھ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ڈگری بتاریخ ۲۳ راگست سنہ ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ ۲۰۷/۷ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۲ / ۱		
خرچہ نالش			
سود بابتہ زر اصل خرچہ نالش			
خرچہ اجرائے ڈگری			۲
میزان	۲۰۷/۷		

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام اوتار سنگھ و چھوٹا سنگھ پسران لکھی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن سرونکھیڑہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۲۰۷/۷ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ۔ موضع۔ محال۔ نمبر کھیت کا۔ رقبہ کھیت کا

اکبرپور۔ سرونکھیڑہ۔ پریم چند۔ ۱۲۴۷۔ ۲/۲

بنام راج نرائن ولد پنڈت امبکا پرتاب قوم برہمن ساکن موضع دونڈوا پرگنہ بلہور رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری فیصلہ حاکم پرگنہ بلہور اس مقدمہ میں مسمی بشمبھر ناتھ نے پیش کیا اور وہ اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے۔

اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا اور کوئی شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب وسوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئے گا۔ تو اس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری میں یکطرفہ کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۱۸ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے حوالہ کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

۱۲۴۸	۱۸ بکھر
۱۲۴۹	۱۷ بکھر
۱۲۵۰	۱۶ بکھر
۱۲۵۱	۱۶ بکھر
۱۲۵۲	بکھر
۱۲۵۹	۹ بکھر
۱۲۶۰	۷ بکھر
۱۲۶۲	۱ بکھر
۱۲۹۱	۲ بکھر
۱۲۹۲	۳ بکھر
۱۲۹۳	۱۰ بکھر
۱۲۹۴	۷ بکھر
۱۲۹۹	۱۱ بکھر
۱۴ قطعہ	۸ بکھر

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع تاریخ مقررہ سماعت اپیل

بعدالت جناب صاحب ڈسٹرکٹ کلکٹر بہادر کانپور

بشمبھر ناتھ وغیرہ اپیلانٹ

بنام راج نرائن وغیرہ رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی فیصلہ حاکم پرگنہ بلہور عدالت حاکم پرگنہ بلہور مقام کانپور۔ مورخہ ۱۶ رمئی سنہ ۱۹۳۹ء

پولینڈ کا سفیر وارسا کو

وارسا ۲۲ راگست۔ پولینڈ کے سفیر مقیم برلن موسیو لپسکی اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے آج وارسا کو روانہ ہو گئے۔

انگریزوں کو پولینڈ چھوڑنے کا مشورہ

وارسا ۲۲ راگست۔ برطانی قنصل جنرل نے پولینڈ میں آباد انگریزوں کو مشورہ دیا ہے کہ اگر کوئی خاص کام نہ ہو تو وہ پولینڈ کو چھوڑ دیں۔

جرمنی اور روس کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہوگئے۔

برلن ۲۴ اگست۔ روس اور جرمنی کے درمیان غیر جارحانہ معاہدہ پر گذشتہ رات دستخط ہوگئے۔ جرمنی کی طرف سے ہروان رِبن ٹروپ نے اور روس کی جانب سے موسیو مولوٹوف نے دستخط کئے۔ معاہدہ دس سال کے لئے کیا گیا ہے۔ معاہدہ میں سات دفعات ہیں اور آس پر فوراً ہی عملدرآمد شروع ہوجائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں ملکوں کی حالت کی جانب سے جلد جلد اس کی تقدیق ہوجائے گی۔ تقدیق کے متعلق دستاویزوں کا مقابلہ برلن میں ہوگا۔ اس معاہدہ کی رو سے قرار پایا ہے کہ دونوں ملک ایک دوسرے پر حملہ یا ایک دوسرے کے خلاف جارحانہ کارروائی نہ کریں گے۔ اور نہ کسی کے ساتھ ملکر ایک دوسرے کے خلاف کوئی کارروائی کریں گے۔ ماسکو سے معاہدہ پر دستخط ہونے کی خبر کی تصدیق ہوگئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ روس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کے فوجی نمائندوں کی جو گفت و شنید کئی روز سے ہو رہی تھی وہ رک گئی ہے۔ گو ابھی منقطع نہیں ہوئی ہے۔ اس سلسلہ میں پیرس سے اطلاع ملی ہے کہ فرانس کے فوجی مشن کا ایک ممبر اپنی حکومت کو رپورٹ کرنے پیرس گیا ہے۔ برطانی فوجی مشن کے دو ممبر رپورٹ کرنے کے لئے لندن گئے ہیں۔

کولاگنی (جرمنی) سے اطلاع ہے کہ گذشتہ ۲۵ گھنٹے سے فوجی دستوں کا گشت شروع ہوگیا ہے اور ریزرو فوجوں کو طلب کر لیا گیا ہے۔ پرائیوٹ گاڑیاں اور کار اور موٹر سائیکل مع ڈرائیوروں کے طلب کر لی گئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فوج میں ایسے بہت سے آدمی لے لئے گئے ہیں جنہوں نے پہلے فوجی تربیت حاصل نہیں کی تھی۔ روم (اٹلی) سے اطلاع ملی ہے کہ لڑائیوں کی تیاریوں کی رفتار بہت تیز کر دی گئی ہے۔ ساحل پر نئی توپیں رکھ دی گئی ہیں اور بڑے بڑے بندرگاہوں پر آبدوز کشتیوں کا جال بچھا دیا ہے (پیرس) فرانس سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت فرانس نے ریزرو فوجوں کے مزید دستے طلب کرلئے ہیں (برلن) سے اطلاع ملی ہے کہ مشرقی جرمنی کا تمام علاقہ اور مشرقی پرشیا کا صوبہ غیر ممنوعہ علاقہ قرار دیدیئے گئے ہیں اور کسی ہوائی جہاز کو گذرنے کی اجازت نہیں ہے برلن سے مغرب جانے کے لئے بہت تنگ راستہ رہ گیا ہے۔ سرکاری ہوائی جہازوں پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ جبرالٹر (برطانی مقبوضہ) سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں فوجی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔ ہوائی جہازوں کا مقابلہ کرنے والی توپیں لگا دی گئی ہیں۔ توپیں تیار کھڑی ہیں۔ افسروں نے اپنی مصروفیات بند کر دی ہیں۔ ایک افسر نے بیان کیا کہ ہم مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ لندن سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں بھی فوجی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔ اور ہوائی حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے توپیں رکھ دی ہیں شملہ سے اطلاع ملی ہے کہ ہندوستان میں بھی مقابلہ کی تیاریاں مکمل ہوگئی ہیں۔

برلن ۲۴ اگست۔ فرانسیسی باشندے جرمنی چھوڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور سامان وغیرہ باندھا جارہا ہے برطانی باشندے ملک چھوڑنے کے متعلق حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ پولینڈ والوں کو ابھی تک کوئی حکم نہیں ملا۔

پولینڈ کے خلاف جرمن اخبارات کی مہم پورے زور و شور سے جاری ہے۔ برطانی سفیر ہر ہٹلر سے ملاقات کے بعد ابھی برلن واپس نہیں پہنچا۔ برلن میں صورت حالات بہت نازک خیال کی جاتی ہے۔ نازی کانگریس کی تیاریاں زور و شور سے جاری ہیں۔

بلجیم کے بادشاہ نے تمام قوموں کے نام ایک اپیل براڈکاسٹ کی ہے کہ وہ اپنے اختلافات مٹا کر مصالحت قایم کریں۔ شاہ لیوپولڈ، ملکہ ہالینڈ، شاہ ڈنمارک، ناروے اور سویڈن اور پریزیڈنٹ فنلینڈ کی طرف سے سات غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس کے بعد ایک مشترکہ بیان شایع ہوا ہے۔ شاہ لیوپولڈ فرماتے ہیں کہ فوجیں خوفناک مہم کے لئے جمع ہو رہی ہیں اس سے نہ فاتح اور نہ مفتوح کو فائدہ پہونچے گا۔ تمام ملکوں میں گھبراہٹ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تمام ملکوں کو اپنے اختلافات مٹا کر امن اور تحفظ قایم کرنا چاہئے۔

برطانیہ کے وزیر خارجہ لارڈ ہیلی فیکس آج ایک بیان براڈکاسٹ کریں گے جس میں بین الاقوامی صورت حالات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کل بادشاہ سے ملاقات کریں گے۔

حکومت ہند کے دفتروں کی چھٹی بند

شملہ ۲۵ اگست۔ ہر ماہ میں آخری سنیچر وار کو حکومت ہند کے تمام محکموں میں جو تعطیل ہوا کرتی تھی اس میں بین الاقوامی صورت کے کارن ترمیم کر دی گئی ہے بعض محکموں میں چھٹی قطعی منسوخ کر دی گئی اور باقی محکموں میں افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسی جگہ رہیں جہاں سے انکو بذریعہ ٹیلیفون ضرورت پڑتے ہی بلایا جاسکے۔

فقیر اپی نے علاقہ خالی کر دیا

شملہ ۲۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ فقیر اپی اپنی کھائے علاقہ کی پناہ گاہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے حکومت کی طرف سے ہوائی جہازوں سے بم باری کرنے کے جو نوٹس دیئے گئے تھے۔ انہیں دیکھکر فقیر اپی اور اس کے ساتھیوں نے علاقہ خالی کر دیا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ لوگ کہاں گئے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ کھائے علاقہ سے زیادہ دور نہیں ہیں۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

قرضخواہوں کو درخواست ڈسچارج داخل ہونے کی نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت جج خفیفہ کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۵۷ سنہ ۱۹۳۸ء

بمقدمہ احسان اللہ خاں ولد مراد خاں قوم پٹھان ساکن محلہ شفیع آباد چمن گنج کانپور انسالونٹ

بنام

اکبر خاں ولد نامعلوم قوم پٹھان کابلی ساکن محلہ ڈپٹی کا پڑاؤ کوٹھی ڈپٹی کا پڑاؤ کانپور

قرضخواہ تعدادی قرضہ برجب رقعہ عند الطلب مبلغ ۶۰/- مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے تاریخ یکم ماہ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے۔

مورخہ ۱۲ ماہ اگست سنہ ۱۹۳۹ء

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی جج کانپور

قرضخواہوں کو درخواست ڈسچارج داخل ہونے کی نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۸۵ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ جگموہن داس ولد جگیشر داس قوم کھتری ساکن ٹپکاپور کانپور انسالونٹ

بنام

مرزا خاں کابلی معرفت سعید خاں ایجنٹ آف مرزا خاں مسجد سلار و کرنیل گنج کانپور قرضخواہ، تعداد قرضہ ۷۰/- علاوہ سود بابتہ رقعہ عند الطلب مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے تاریخ ۱۹ ماہ ستمبر سنہ ۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن مقرر کیا ہے۔ مورخہ ۱۲ اگست

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۳۳ سنہ ۱۹۳۹ء

بمقدمہ گوری شنکر ولد منی شنکر اداسا کن لاٹوش روڈ کانپور قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل مذکورہ بالا نے ایک قطعہ درخواست مشعر قرار دیجانے دیوالیہ عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے بغرض سماعت درخواست مذکور تاریخ ۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر کی ہے۔

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور مہر عدالت

مراسلات

مجلس انتظامیہ کمیٹی مسلم لیگ کانپور کا ہنگامی جلاس
براہ راست عمل کی تیاریاں

۱۸ اگست کو مجلس انتظامیہ سٹی مسلم لیگ کانپور کا ایک غیر معمولی جلسہ بصدارت ممتاز احمد لاری بی۔ اے ایل ایل بی وکیل قایم مقام صدر منعقد ہوا اور مختلف تجاویز پر غور کیا اس کے بعد ڈاکٹر ابوالفرح صاحب کی تجویز پیش ہوئی جسے تین گھنٹہ کے طول بحث و مباحثہ کے بعد باتفاق رائے منظور کیا۔ تجویز کے الفاظ حسب ذیل ہیں:-

ہرگاہ کہ یو۔پی گورنمنٹ نے مسلمانان کانپور کے جائز مطالبہ غیر سرکاری اور غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی پر کوئی توجہ نہیں کی ہے اور گورنمنٹ کا رویہ نیز وزیر اعظم یو۔پی کی تقریر سے جو ۱۴ جولائی سنہ ۳۹ء کو ایوان اسمبلی میں ہوئی یہ ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ہرگاہ کہ گورنمنٹ کا یہ رویہ اس بات کا ثبوت بہم پہونچاتا ہے کہ ۱۹ جون سنہ ۳۹ء کی یکطرفہ فائرنگ ناجائز اور غیر ضروری تھی۔

ہرگاہ کہ حکامان مقامی کی راہ روی اور حکومت وقت کی مجرمانہ بےحسی کے خلاف بغرض مظاہرہ عدم اعتماد موثر عملی اقدام اٹھانا ناگزیر ہے۔

ہرگاہ کہ تین ماہ کی مدت معینہ مجلس انتظامیہ ۱۹ ستمبر سنہ ۳۹ء کو ختم ہوتا ہے۔

لہذا مجلس انتظامیہ مسلمانوں کی عام بےچینی کا بنظر تمام ترمطالعہ کرتے ہوئے اب عملی اقدام کے لئے یہ مطالبہ پیش کرتی ہے۔ کہ حکومت یو۔پی ایک جانبدارانہ غیر سرکاری تحقیقاتی کمیشن کا تقرر عمل میں لائے۔ اور ان تمام مقامی حکام کو قرار واقعی سزا دے اور انکو تبدیل کر دے۔ جنہوں نے ۱۹ جون کی فائرنگ میں شرکت کی یا ان کی زیادتیوں پر پردہ ڈالا اور اگر حکومت کے اندر مسلمانوں کے مطالبہ کو تسلیم نہ کرے تو سول نافرمانی کی جاوے۔

مجلس ہذا اس مقصد کے حصول کے لئے ایک پوری بااختیار سب کمیٹی "موسومہ مجلس اقدام" باجازت اضافہ حسب ذیل ممبران کی تشکیل کرنا تجویز کرتی ہے۔ جو دو ہفتہ کے اندر سول نافرمانی کے لئے مکمل اسکیم تیار کرے اور اس کے نفاذ کے لئے معقول طریقہ کار منضبط کرے۔ نیز مجلس ہذا طے کرتی ہے کہ تجویز ہذا کی نقل صوبہ مسلم لیگ کو اس استدعا کے ساتھ روانہ کی جائے کہ وہ باضابطہ کانپور شہری مسلم لیگ کے لئے سول نافرمانی کرنے کی اجازت بلا تاخیر آل انڈیا مسلم لیگ کے حاصل کرے۔

"ممبران مجلس اقدام"

"عہدیداران شہری مسلم لیگ"

واحد حسین صاحب۔ حکیم مختار احمد صاحب۔ حکیم نواب علی صاحب۔ سید احمد شاہ صاحب۔ حامد مختار صاحب۔

جاپان میں ناراضگی

ٹوکیو ۲۴ اگست۔ روس اور جرمنی کے درمیان معاہدہ سے جاپانی اخبارات بہت ناراض ہو رہے ہیں اور وہ اسکو جرمنی کی

نئی کتابیں

دنیا کی کہانی:- از پروفیسر محمد مجیب بی. اے (آکسن) اس مختصر سی کتاب میں دنیا کی ہزاروں برس کی تاریخ اس طرح بیان کی گئی ہے کہ پڑھنے والا بادشاہوں کی لڑائیوں اور تاریخوں کے گورکھ دھندے میں پڑے بغیر وہ سب سمجھ جاتا ہے جو تاریخ کا اصل مفہوم ہے۔ قیمت ۸؍

رحمۃ اللعالمین:- سیرت پاک پر الحاج مولانا قاضی محمد سلیمان منصور پوری مرحوم کی مشہور و معروف کتاب قیمت مجلد ۶؍

گئودان:- مصنفہ منشی پریم چند، یہ دیہات کے ان پڑھ اور سادہ لوح انسان کی زندگی کا مرقع ہے ایک غریب دیہاتی خاندان اور اس کی سماجی زندگی کا نقشہ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ برائیوں سے نفرت اور خوبیوں سے رغبت پیدا ہوجاتی ہے ۶۵۰ صفحات قیمت مجلد ۶؍

محکومیت لسنواں:- از معین الدین صاحب انصاری بی. اے (کینٹب) بار ایٹ لاء مل کی معرکۃ الآرا تصنیف کا اردو ترجمہ ہے جس میں عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق دیئے جانے کی پر زور طریقے پر حمایت کیگئی ہے۔ قیمت مجلد ۸؍

خیالستان:- از سید سجاد حیدر صاحب یلدرم بی. اے۔ یہ پہلی کتاب ہے جس کی اشاعت نے ادب اردو میں ایک نہایت دلکش انداز پیدا کردیا ہے اور جسکی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب تک نو بار چھپ چکی ہے۔ قیمت مجلد ۶؍

مکتبہ جامعہ

دہلی۔ نئی دہلی، لاہور، لکھنؤ، بمبئی

افسانہ
ضمیر کی آواز

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵

"تم چاہے تمام دنیا کی دولت میرے سامنے رکھ دو مگر میں یہاں نشتر نہیں لگاؤنگا۔"

"یہ کیوں؟"

اس لئے کہ اس ہاتھ میں ذرہ برابر خرابی نہیں اور کسی اچھے خاصے مقام پر نشتر لگانا طبی اصول کے قطعاً خلاف ہے"۔

"خیر صاحب اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں ہیں تو میں اپنے ہاتھ سے نشتر لگالوں گا، مجھ میں اتنی تاب بھی نہیں کہ دوسرے ڈاکٹر کے پاس جاسکوں۔ اچھا شگاف کے بعد آپ میرے ہاتھ کی دیکھ بھال تو کرلیں گے۔ یا یہ بھی نہیں؟"

یہ کہکر مریض نے اپنا کوٹ اتارا اور بائیں ہاتھ سے آستین چڑھاکر جیب سے ایک چھوٹا چاقو نکال لیا۔ جب تک ڈاکٹر صاحب روکیں مریض نے اپنے ہاتھ میں چاقو بھونک لیا، ڈاکٹر صاحب نے جلدی سے ہاتھ پکڑ لیا۔ چاقو سے معمولی خراش ہاتھ میں آئی تھی مگر خون جاری ہوگیا ڈاکٹر صاحب نے جب یہ دیکھا کہ یہ شخص اپنے ارادہ میں اس قدر ثابت قدم ہے تو اس خیال سے یہ اپنے ہاتھ کی کوئی رگ نہ کاٹ لے مریض سے کہا

"اچھا ٹھہرو میں خود نشتر لگاتا ہوں"۔ تم ذرا دوسری طرف دیکھو"

مریض نے جواب دیا

"نہیں میں آپکو بتلاؤنگا کہ یہاں سے یہاں تک نشتر لگائیے"

ڈاکٹر صاحب نے مریض کی ہدایت کے مطابق اسکا ہاتھ چیرا، وہ شخص اسی طرح بیٹھا رہا، آپریشن سے فارغ ہوکر ڈاکٹر صاحب نے پوچھا۔

کہو اب کیا حال ہے"۔

"میرے درد میں بالکل کمی ہوگئی، خون بہنے دیجئے، مجھے بہت آرام مل رہا ہے"۔

(۲)

ڈاکٹر صاحب نے حیرت سے اسکی صورت دیکھکر پوچھا:

"ہائیں آپکے ہاتھ میں پھر درد اٹھا ہے، یہاں سے تو آپ بالکل صحت یاب ہوکر گئے تھے، ابھی صرف تین ہی ہفتہ تو ہوئے ہیں"۔

"مریض نے رومال سے بندھا ہوا ہاتھ دکھاکر کہا "ڈاکٹر صاحب معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے گہرا شگاف نہیں دیا تھا مرض دوبارہ عود کر آیا، میں آپ کو تکلیف دینا نہ چاہتا تھا لیکن اب تکلیف ناقابل برداشت ہوگئی ہے، آپ خدا کے واسطے اس میں پھر نشتر لگادیجئے۔

ڈاکٹر صاحب نے حیرت سے ہاتھ دیکھا۔ پہلا زخم بالکل بھر گیا تھا، جلد بھی نکل آئی تھی، ذرا بھی ورم نہ تھا، ہاتھ میں کوئی خرابی نظر نہ آتی تھی لیکن شدت درد سے مریض کا تمام جسم لرز رہا تھا ڈاکٹر صاحب نے مجبور ہوکر دوبارہ نشتر لگایا۔ پہلے کی طرح ہاتھ کا درد فوراً رک گیا، مریض ہنسی خوشی رخصت ہونے لگا چلتے وقت اس نے ڈاکٹر صاحب سے کہا۔

"بہت ممکن ہے کہ ایک مہینہ بعد مجھے پھر واپس آنا پڑے"

ڈاکٹر صاحب نے ہنس کر کہا

"آپ بہت وہمی ہیں"۔

(۳)

ایک ماہ گذر گیا، مریض تو نہ لوٹا لیکن ڈاکٹر کے پاس اس کا خط آیا جسکی عبارت حسب ذیل تھی

"جناب ڈاکٹر صاحب!

میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اپنے متعلق کسی مغالطہ میں رکھوں اور نہ میں یہ راز اپنے ساتھ قبر میں لے جانا چاہتا ہوں اس لئے میں اپنا درد بھرا افسانہ آپ کو لکھ کر بھیجتا ہوں، چھ ماہ پیشتر مجھے دنیا میں ہر قسم کی مسرتیں حاصل تھیں، میری شادی کو ایک سال ہوا، میری بیوی نہایت خوبصورت تعلیم یافتہ اور وفاشعار تھی، شادی کے بعد چھ ماہ تو ایسے گذرے کہ میرے لئے دنیا بہشت تھی، لیکن انسان بظاہر تو غم سے گھبراتا ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اسے غم سے محبت ہے اور عیش میں بھی غم کی تلاش کرتا ہے۔

میری بیوی کے پاس ایک چھوٹی سی میز تھی جس کا ایک خانہ وہ ہمیشہ مقفل رکھتی تھی۔ مجھے حیرت تھی کہ آخر اس میں ایسی کیا بات ہے جو وہ یہ خانہ کبھی کسی کے سامنے کھولتی تک نہیں، میرے دل میں طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہونے لگیں اور میں اپنی وفاشعار بیوی کی جانب سے بدظن ہوگیا، ایک دن میری بیوی کے پاس اس کی ایک عزیز سہیلی آئی۔ اور اصرار بلیغ کے ساتھ اسکو دن بھر کے لئے اپنے مکان پر لے گئی، مجھے موقع اچھا ملا اور میں نے مختلف چابیاں لگا کر وہ خانہ کھول لیا۔ اس خانہ میں مختلف کاغذات رکھے ہوئے تھے، جن کے نیچے ریشمیں رومال میں لپٹا ہوا چند خطوط کا ایک بنڈل تھا۔ میرا یہ شبہ یقین کے درجہ تک پہنچ گیا کہ میری بیوی کسی دوسرے مرد سے خط وکتابت کرتی ہے۔ خطوط تازہ لکھے ہوئے معلوم ہوتے تھے، اس سے میں اور زیادہ مشتعل ہوا کہ بیوی نے شادی کے بعد ایسی شرمناک حرکت کی۔ میں نے جلدی سے ایک خط بنڈل سے نکالکر دیکھا، خط واقعی عاشقانہ تھا میں نے خطوط اسی طرح رومال میں لپیٹ کر میز کے اندر رکھ دیئے۔ میرے ہر بن مو سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے جس عورت کو میں محبت اور مہر و وفا کی دیوی سمجھتا تھا وہ اسقدر بیوفا نکلی۔

رات میں میری بیوی اپنے مکان واپس آئی، اس کے چہرے پر اطمینان و مسرت کی جھلک بدستور تھی، میں نے اپنی بیوی سے کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ رات میں جبکہ وہ بے خبر سو رہی تھی میں اس کے کمرہ کے اندر گیا، اس کا خوبصورت چہرا جسے معصومیت چوم رہی تھی میں نے چند سکنڈ تک غور سے دیکھا اس کے بعد میں نے اپنا داہنا ہاتھ بیوی کے گلے پر رکھ دیا اور دبایا بیوی نے آنکھیں کھولیں۔ اس نے کسی طرح کی کشمکش نہ کی اور عجیب و غریب دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی، مرتے وقت میری بیوی کے منھ سے ایک خون کا قطرہ نکل کر میرے ہاتھ پر ٹھیک اس جگہ گرا جہاں کہ آپ نے نشتر لگایا تھا۔

(۴)

ڈاکٹر صاحب نے جلدی سے خط کا دوسرا صفحہ دیکھا اس میں لکھا تھا "میری بیوی کے مرنے کی خبر بجلی کی طرح شہر میں پھیل گئی۔ ہر شخص کو میرے ساتھ اس حادثہ میں دلی ہمدردی تھی اس لئے میری اس کی محبت باہمی سب پر روشن تھی، میری بیوی کی وہ عزیز سہیلی بھی ایک دن اظہار تعزیت کے لئے میرے پاس آئی۔ رسمی گفتگو کے بعد اس نے مجھ سے دبی زبان میں کہا کہ میں نے مرحومہ کے پاس اپنے چند خطوط رکھائے تھے۔ براہ کرم اب انھیں واپس دیدیجئے۔

میرا چہرہ زرد ہوگیا میں نے گھبرا کر پوچھا:-

"آپ کے خطوط کیسے تھے؟"

"میں زبان سے کچھ نہیں کہہ سکتی، آپ کی بیوی سے زیادہ قابل اعتماد عورت میری نگاہ سے آج تک نہیں گذری، اس نے مجھ سے یہ بھی نہ پوچھا کہ ان خطوط میں کیا لکھا ہے چپ چاپ اپنے پاس رکھ لئے"۔

"اس نے وہ خطوط کہاں رکھے تھے؟"

"وہ کہتی تھی کہ میں نے اپنی چھوٹی میز کے خانہ میں مقفل کردیئے ہیں۔ خطوط زرد رنگ کے ایک ریشمی رومال میں لپٹے ہوئے ہیں، آپ میز کھول کے دیکھئے بآسانی شناخت ہوجائینگے"۔

میں نے مرتعش ہاتھوں سے میز کھولکر خطوط نکالے اور خاتون مذکور کے حوالے کرکے پوچھا۔

"کیا یہی آپ کی امانت ہے"۔

خاتون مذکور نے خوش ہوکر کہا۔

"جی ہاں"۔

"اب مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ میں نے اپنی وفاشعار بیوی کو بےگناہ ہلاک کردیا۔ زندگی میرے لئے عذاب جان ہوگئی۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد میرے ہاتھ میں اس مقام پر درد پیدا ہوا، جہاں میری بیوی کے منھ سے خون کا ایک قطرہ گرا تھا ممکن ہے کہ یہ میری قوت واہمہ کا نتیجہ ہو۔ مگر اس درد کی خلش میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ میں اس مرض سے تمام زندگی نجات نہیں پاسکتا۔ اس لئے آج اپنی زندگی ہی کا خاتمہ کرتا ہوں اور اپنی معصوم بیوی سے معذرت طلب کرنے کے لئے آج اس کے پاس جاتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب میرے واسطے دعا فرمائیے اور آپ نے میرے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کے لئے ہمہ تن مشکور ہوں۔

شیعہ ایجی ٹیشن

لکھنؤ ۲۰ اگست۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے آج شیعہ لیڈروں سے بہت دیر تک بات چیت کی اگرچہ اس گفتگو کے متعلق کچھ نہ معلوم ہوسکا ہے لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ کل تک قابل لحاظ نتیجہ برآمد ہوں گے۔

صوبہ بنگال کے حالات

انڈسٹریل ریسرچ کونسل

انڈسٹریل ریسرچ کونسل کا پندرھواں جلاس اس مرتبہ کلکتہ میں ہوا جیلیٹو اسمبلی بلڈنگ میں انتظام کیا گیا تھا۔ سالانہ پرائز بیرا اسکیم کے ماتحت انعامات کمیٹی ۵ اگست کو مختلف مضامین پر غور کرنے کے لئے اور رپورٹ مرتب کرنے کے لئے مجتمع ہوئی۔ منگل اور بدھ کو (۷، ۸ اگست) کونسل کے اجلاس سر ایلن لائڈ ایڈیشنل سکریٹری، کامرس ڈپارٹمنٹ حکومت ہند کی زیر صدارت ہوئے ریاستوں اور حکومتوں کے ڈائرکٹر صنعت وحرفت نامزد ممبران اور دیگر لئے ہوئے ممبران کے علاوہ یہ حضرات بھی شامل ہوئے۔

مسٹر ڈی. ایم. کھرے۔ گیٹ آئی. سی. ایس. نائب صدر۔ مسٹر وائی. این. سکھنکر۔ آئی. سی. ایس (حکومت ہند) ڈاکٹر گلبرٹ جے فاؤلر۔ ڈاکٹر پی. این. گھوش۔ ڈاکٹر اے ناول۔ ڈاکٹر سی فورسٹر۔ ڈاکٹر ایچ. کے. سین۔ ڈاکٹر کے. جی. نیل۔ ڈاکٹر. وی. ایس. ڈوبے مسٹر ایس. سی. مترا۔ ڈائرکٹر آف انڈسٹریز بنگال۔ ڈاکٹر لال. سی. ورمن۔ ریسرچ آفیسر گورنمنٹ ٹسٹ ہاؤس۔ ان کے علاوہ مسٹر ای. ایف. جی. گلوور۔ ڈائرکٹر انڈسٹریل ریسرچ بیورو۔ کونسل کے سکرٹری بحیثیت عہدہ۔

کیمیکل سکشن کی وسعت کی اسکیم

کیمیکل سکشن کی وسعت کی اسکیم کو حکومت نے قبل ہی منظور کرلیا ہے۔ سائینس کالج سے بالکل علیحدہ کرکے اس اسکیم کا نفاذ ممکن نہیں ہے۔ اس لئے کہ مستقل اور غیر مستقل اخراجات میں ایسی حالت میں ایک کثیر رقم کا صرفہ ہوگا۔ علاوہ اس کے اس کے اشتراک سے جو فائدہ مد نظر ہے وہ بھی فوت ہوجائے گا۔

جرمنی اور اٹلی کے درمیان تجارتی معاہدہ

ماسکو ۲۱ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ روس اور جرمنی کے درمیان تجارتی معاہدہ پر کل دستخط ہوگئے ہیں جسکی رو سے قرار پایا ہے کہ جرمنی روس کو ۔۔۔۔۔۔ ۲۰ ریش مارکس کا مال دھار دیگا۔

صوبہ بہار

صنعتی محکمہ کمیسٹری

سائینس کالج پٹنہ کے انڈسٹریل کمسٹری ڈپارٹمنٹ کی سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے محکمہ صنعت و حرفت نے جو موجودہ نظم کیا ہے، اس پر چند اخبارات نے تنقید کی ہے۔ اس لئے یہ لازمی ہے کہ اس نظم کے فوائد اور کیمیکل سکشن کی وسعتی اسکیم کی توضیح کردی جائے موجودہ نظم کی رو سے انڈسٹریل کمیسٹری ڈپارٹمنٹ سائینس کالج (پٹنہ کالج) کا جزو ہے اور دس سال سے کچھ زیادہ عرصہ سے قائم ہے۔ تمام متعلق شعبوں میں یہ بہت مفید ثابت ہوچکا ہے! بہار کی بے روزگاری کمیٹی نے بھی اسی نظم کو پسند کرتے ہوئے اس کے استحکام کی سفارش کی ہے کمیٹی کا خیال ہے کہ اس نظم سے سائینس کالج کے طلبا کے اندر حرفتی شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور کالج کے پروفیسران اور محققین کو ترغیب ہوتی ہے کہ صنعتی مسئلوں کے حل اور زندگی کے عملی سوالات میں سائینس کے اصول کی پابندی کی طرف متوجہ ہوئی۔ علاوہ اس کے یہ محکمہ سائینس کالج کے ان مہیا کردہ سہولتوں کا فائدہ حرفتی معاملات میں اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کی ترقی اور ان کی جانچ پڑتال میں بھی اٹھاسکتا ہے۔

بہار کیمیکل انڈسٹریز کمیٹی اور دوسرے ماہرین فن نے بھی جو اس امر کے حامی ہیں کہ سائینس کی تحقیقات اصولوں کی ضرورت صنعت وحرفت کے لئے مفید ہے اور یونیورسٹی کے اساتذہ کا تعلق صنعت وحرفت کے ساتھ لازمی ہے۔ جیسا کہ اور دیگر ممالک میں ہے۔ بیروزگاری کمیٹی کی سفارشات پر صاد کیا ہے اکاڈیمک تعلیم کے ساتھ حرفتی کیمیکل کاموں کی تعلیم صرف اس کالج تک محدود نہیں ہے۔ یہ طریقہ بہت سی جگہوں میں رائج ہے مثلاً انڈین انسٹیٹوٹ آف سائینس بنگلور، مدراس، ہندو یونیورسٹی۔ سائینس یونیورسٹی کالج کلکتہ، پنجاب یونیورسٹی۔ کیمیکل ڈپارٹمنٹ. گورنمنٹ کالج۔ لاہور۔ سائینس انسٹی ٹیوٹ (شعبہ کیمسٹری) بروده اور بھی بہت سے ادارے۔ ان دونوں محکموں کے تعلقات کو تجربہ کی روشنی میں سمجھنا چاہیئے کہ ایک دوسرے کے لازم وملزوم ہیں۔ محکمہ انڈسٹریز کو کیمسٹری ڈپارٹمنٹ سائینس کالج کے ماتحت محکمہ کہنا صحیح نہیں ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ شششاہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ شششاہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۷ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۵

ادبیات

چشمِ بصیرت

از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری از کانپور

کیوں شیخ و برہمن میں ہوا کرتا ہے دنگا
ہے ہند کو یکجہتی اقوام کی حاجت
خود ساختہ ہر شے ہو تو افلاس ہو سب دور
ہر حال میں ہر شخص کو بس پاس وطن ہو
آزادی کامل میں کتر بیونت ہے ناحق
طفلانہ یہ تم کھیل نہ یوں آگ کا کھیلو
ہمدردی قومی ہے تو ہر اک کو رکھو ساتھ
دکھ ہی کو نہ دکھ سمجھے، دوا کو نہ دوا جو
رہنا ہے رہیں آپ سیاست میں مخالف

دونوں ہی میں اک موج ہو کوثر ہو کہ گنگا
بس ایک ہی جھنڈا ہو دو رنگا کہ ترنگا
سب دیش کا ملبوس ہو دھوتی ہو کہ انگا
یہ شے نہیں جسمیں وہ ہے تہذیب سے ننگا
دیتا نہیں کچھ زیب یہ پاجامہ اٹنگا
اڑ کر کہیں گھر ہی میں نہ لگ جائے پتنگا
بینا ہو کہ اندھا کوئی لنگڑا ہو کہ بنگا
بیمار وہ کیا خاک ہوا جاتا ہے چنگا
پر اپنی ترقی میں لگائیں نہ اڑنگا

پلہ جو ترازو کا اٹھے اونچا تو بزمی
ہمدردی انسان کا رکھ آئیں پنگا

اشارات

از جناب اختر عظیم آبادی (جہاں آباد گیا)

اٹھتی تھیں رقیبوں پر جو ناز سے شمشیریں
آزادیِ کامل کی معدوم ہیں تصویریں
آئین وفاداری جو چاہیں بنا دیں وہ
کس کس سے چھپاؤ گے تحریک ستمگاری
اک پردہ آزادی صد سازشِ بربادی
ہر چند بدلتے ہیں وہ معنی آزادی
وہ شرط محبت سے کرتے ہیں گریز اختر

دراصل وہ سب میرے بھی قتل کی تدبیریں
مخدوش ہے ذہنیت بے رنگ ہیں تحریریں
دل ہے تو دکھا دینگے ہم ضبط کی تاثیریں
محفوظ ہیں تحریریں مرقوم ہیں تقریریں
تعمیر کی آوازیں تخریب کی تدبیریں
زنداں سے نکلنے کی معدوم ہیں تدبیریں
اب سوچ رہے ہیں وہ کچھ جنگ کی تدبیریں

دنیائے اسلام

علاقہ سویز میں بارکیں تعمیر کرنیکا مسئلہ

مصر اور برطانیہ میں اختلاف

۱۹۳۶ء میں مصر اور برطانیہ کے مابین جو معاہدہ ہوا تھا اس میں ایک دفعہ یہ تھی کہ برطانیہ کی جو فوجیں آئندہ دس سال تک کے لئے علاقہ نہر سویز میں رہیں گی۔ ان کے لئے حکومت مصر بارکیں تعمیر کرائے گی اور جب تعمیر مکمل ہو جائیگی تو اس وقت حکومت برطانیہ مصارف کا چوتھائی حصہ حکومت مصر کو ادا کریگی۔ یہ دفعہ بظاہر مصر کے لئے غیر مفید تھی لیکن اہل مصر نے اپنی خواہش سے اسے منظور کر لیا تھا۔ اس لئے کہ انکا خیال یہ تھا کہ تعمیر کے اخراجات ان فوائد کے مقابلہ میں جو نہر سویز کے علاقہ میں بارکیں بننے اور برطانوی افواج کے وہاں منتقل ہو جانے سے حاصل ہوں گے ہیچ ہیں۔ وہ سمجھتے تھے کہ بارکیں تعمیر ہونے پر ایک تو عارضی فائدہ یہ ہوگا کہ برطانیہ کی فوجیں تمام ملک سے نکلکر ایک مخصوص علاقہ میں منتقل ہو جائینگی اور ان کی چیرہ دستیوں اور دوسرے بہت سے مفاسد سے مصر کو نجات مل جائے گی اور دوسرے معاہدہ کی رو سے یہ بارکیں بالآخر مصر ہی کے قبضہ میں آ جائینگی۔ یہ فوائد اہل مصر کو اس حد تک گراں قیمت نظر آئے کہ انھوں نے معاہدہ کی دوسری متعلقہ دفعات کی زیادہ چھان بین ضروری نہیں سمجھی اور خوشی خوشی معاہدہ پر دستخط کر دئیے۔ مگر اب جبکہ معاہدہ کی تکمیل کو ایک مدت گذر گئی ہے اور بارکوں کی تعمیر کا سوال درپیش ہے انھیں یہ محسوس ہو رہا ہے کہ انھوں نے جلد بازی یا برطانیہ کے بارے میں اپنی خوش اعتمادی سے اپنے کو بڑی مصیبت میں مبتلا کر لیا ہے۔ معاہدہ کی ایک دفعہ کی رو سے بارکوں کی تعمیر حکومت برطانیہ کے پیش کردہ نقشوں کے مطابق ہونی چاہئے۔ چنانچہ اس نے ایسے نقشے پیش کر دئیے ہیں جن کے مطابق مصارف کا اندازہ ڈیڑھ دو لاکھ گنی سے کم نہیں ہے۔ حالانکہ اہل مصر سمجھتے تھے کہ زیادہ سے زیادہ تیس لاکھ گنی میں بارکیں تعمیر ہو جائینگی۔ اس صورت حال نے اہل مصر کو بہت پریشانی میں ڈال دیا ہے اور انکی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ اس پر کس طرح قابو پائیں۔ معاہدہ کی دفعات میں تبدیلی یا انکی خلاف ورزی ان کے بس کی بات نہیں ہے اور اگر وہ معاہدہ کے مطابق بارکوں کی تعمیر شروع کرتے ہیں تو ان کے خزانہ پر اتنا زبردست بار آ پڑتا ہے کہ کسی اور ضروری کام کے لئے خزانے میں کوئی حبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ چنانچہ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے گذشتہ سال وزیر اعظم مصر لندن تشریف لے گئے تھے اور گفت و شنید کے بعد ارباب حکومت اور ان کے درمیان یہ طے پا گیا تھا کہ حکومت برطانیہ چوتھائی کے بجائے نصف اخراجات گوارا کریگی اور تعمیر کے ساتھ ساتھ اپنے حصہ کی رقم بھی دیتی رہے گی۔ لیکن اس کے باوجود مصر کی مشکل حل نہیں ہوئی۔ نصف کی تخفیف کے بعد بھی مصارف کا اندازہ اتنا ہے کہ اس کا برداشت کرنا موجودہ حالات میں مصر کے لئے بہت مشکل ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر مصر نے برطانیہ سے اب پھر گفت و شنید شروع کر دی ہے اور مصر کے نمائندہ امین عثمان پاشا سابق سفیر مصر مقیم لندن اسوقت لندن میں گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ اہل مصر اسوقت اس گفت و شنید کے نتائج کا نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اگر موجودہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر یہ مسئلہ اہل مصر کی خواہش کے مطابق حل ہو جائے تو کچھ زیادہ مستبعد امر نہیں ہوگا۔

المقطم کا اہم مقالہ اس سلسلہ میں مصر کے مشہور اخبار المقطم نے ایک نہایت اہم مقالہ لکھا ہے کہ جس کے ضروری اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

"ظاہر ہے کہ جب مصری پارلیمنٹ نے معاہدہ کی توثیق کی تھی تو اسوقت پارلیمنٹ کی نگاہ میں یہ بات قطعاً نہیں تھی کہ تعمیر کے اخراجات ڈیڑھ کروڑ یا دو کروڑ گنی ہونگے اگر پارلیمنٹ کو اتنا بھی معلوم ہوتا کہ اس کے اخراجات ستر لاکھ یا ایک کروڑ گنی ہونگے تو اس کی دفعہ توثیق ہرگز نہیں کرتی۔ اسوقت تو وزارت وفت نے پارلیمنٹ کو یہ باور کرا دیا تھا کہ اس کے اخراجات پچیس تیس لاکھ گنی تک ہونگے۔ جنمیں سے مصر کو پندرہ بیس لاکھ گنی ادا کرنا ہوگی اس کے علاوہ اسوقت اسقدر مالی دباؤ بھی مصر پر نہ تھا اور نہ کسی کو یہ معلوم تھا کہ آئندہ دو سال میں بین الاقوامی صورت حال اتنی خراب ہو جائے گی۔ اور مصر کو اسقدر غیر معمولی اخراجات دفاعی برداشت کرنے پڑیں گے اور نہ کپاس کا بھاؤ اس قدر گرا ہوا تھا جس سے عام بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔

حل مصر معاہدہ کی تکمیل اور اس کے احترام سے منہ موڑنے کے لئے ہرگز تیار نہیں لیکن کوئی معاہدہ اس قدر بے انصافی پر مبنی نہیں ہو سکتا۔ مصر نے ستر لاکھ یا ایک کروڑ دینے کے لئے کوئی وعدہ ہرگز نہیں کیا۔ جتنا دینے کے لئے مصر نے وعدہ کیا ہے اتنا دینے کو تو اب بھی وہ تیار ہے اگر اتنے میں بارکوں کی تیاری نہیں ہو سکتی تو نہ ہو۔ مصر پر اسکی کوئی ذمہ داری نہیں ہے اگر حکومت برطانیہ کی شہنشاہی ضرورتیں اسکی داعی ہیں کہ وہ بارکیں بنائے تو مصر اس کے لئے تیار ہے کہ معمولی شرح پر آراضی دیدے اس کے بعد جب حسب وعدہ برطانوی فوجیں آراضی مصر کو خالی کرنے جانے لگیں گی تو اسوقت مصر بارکوں کی قیمت لگا کر اس کا نصف ادا کر دے گا۔ اگر یہ حل بھی پسند نہ ہو تو بہرحال کوئی ایسا حل نکلنا چاہیئے جس سے مصری بجٹ پر کسی طرح کا کوئی دباؤ نہ پڑنے پائے۔ یہ بات مصر اور برطانیہ دونوں کے لئے بہتر ہے مصر کی مالی حالت اگر خراب ہو گئی تو اس سے دفاعی قوت بھی کمزور پڑ جائے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توحش عزم مست قتل ہیں ہے
زبانہ بزمی بھی ہو جو تیرے سنائیں گا

ہفتہ وار
صداقت کانپور

جلد ۳۰	کانپور شنبہ ۲ر ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۵

کیا پولینڈ کی جمہوریت صفحہ ہستی سے مِٹ جائیگی؟

روس وجرمنی کے معاہدہ کے بعد یورپ کی سیاسیات نے جو پلٹا کھایا ہے اس نے جرمنی کی پوزیشن کو بہت مضبوط کر دیا ہے اور اب جرمنی کی ہمتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ ڈینزگ پر قبضہ کرکے چھوڑیگا۔

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ اس فکر میں ہیں کہ کسی طرح ڈینزگ کا معاملہ امن وامان کے ساتھ طے ہو جائے۔ اور یورپ جنگ کی خوفناکیوں سے محفوظ ہو جائے چنانچہ اس کے لئے ہر ہٹلر سے یہ درخواست کی کہ وہ ڈینزگ کے سوال کو باہمی تصفیہ سے طے کرے اسی سلسلہ میں برطانی سفیر سر ہنڈرسن نے ہر ہٹلر سے ملاقات بھی کی مگر کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور ہر ہٹلر نے اپنی طاقت پر گھمنڈ کرتے ہوئے برطانیہ کے صلح جویانہ درخواست کو نہایت حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا۔

جرمنی نے پولینڈ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ "ڈینزگ" غیر مشروط طور پر بلا کسی تاخیر کے جرمنی کو واپس کر دیا جائے اور ایک سال کے بعد رائے عامہ معلوم کی جائیگی کہ آیا "کوریڈر" پولینڈ میں رہے یا جرمنی میں شامل کر لیا جائے مگر معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ نے ان شرطوں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

چونکہ اس وقت "ڈینزگ" اور پولینڈ ہی جنگ یورپ کا باعث بنا ہوا ہے لہذا ضروری معلوم ہوا ہے کہ "ڈینزگ" اور پولینڈ پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔

ڈانزگ خلیج ڈانزگ پر واقع ہے جو بحیرہ بالٹک کا حصہ ہے۔ یہ ایک اہم بندرگاہ ہے وہ وسٹولا کی مغربی شاخ کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ برلن سے بذریعہ ریل اس کا فاصلہ ۲۸۲ میل ہے۔ دسویں صدی میں ڈانزگ کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ اس زمانہ میں اہل ڈنمارک اہل پرشیا اور پولستانی وغیرہ اس کے دعویدار تھے سنہ ۱۳۰۸ء سے سنہ ۱۴۵۲ء تک ٹیوٹانی سر عسکر تابع رہے اور اس نے پولینڈ کے ماتحت ایک آزاد شہر کی شکل اختیار کر لی سنہ ۱۷۹۳ء میں اس پر پرشیا کی سیادت قایم ہوگئی جو سنہ ۱۹۱۹ء تک جاری رہی اور درمیان میں سنہ ۱۸۰۷ تا ۱۸۱۴ء تک وہ نپولین کے ایک ماتحت ریاست کی حیثیت سے رہا۔ معاہدہ ورسائی کے ماتحت ڈانزگ کو پرشیا اور جرمن ویش سے علیحدہ کرکے جمعیت اقوام کے ماتحت آزاد شہر بنا دیا۔ لیکن پولینڈ کے علاقہ میں شامل کر دیا گیا اور پولینڈ کو اس کی بندرگاہ میں خاص حقوق تفویض کر دیئے گئے۔ نیز غیر ملکی تعلقات پر اس کی نگرانی قایم کر دی گئی۔ ڈانزگ کا علاقہ ۷۰۰ مربع میل پر مشتمل ہے۔ سنہ ۱۹۲۹ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۴۰۷,۵۱۷ ہے اور جسمیں ۹۵ فیصدی جرمن شامل ہیں۔ ڈانزگ کا شمار شمالی یورپ کے ممتاز ترین تجارتی شہروں میں ہے۔ اس علاقہ میں روئی۔ آہن۔ ادویہ۔ کوئلہ کافی اور چمڑے درآمد کئے جاتے ہیں۔ اور یہاں سے دوسرے ممالک کو کوئلہ۔ غلہ، چوب عمارتی اور شکر بھیجی جاتی ہے۔ یہاں مشیزی تیار کی جاتی ہے اور نقرئی وطلائی زیورات بنائے جاتے ہیں۔

اس کی ان اہم خصوصیات ہی کی وجہ ہے کہ ہٹلر سے سلطنت جرمنی میں شامل کرنے پر تلا ہے۔

یورپ میں پولینڈ کی حیثیت بطور جمہوریت سنہ ۱۷۹۵ء تک قایم رہی اور اس کے بعد سنہ ۱۹۱۱ء تک اس علاقہ میں صرف اس کی تاریخی اہمیت کے لحاظ سے وقعت حاصل رہی۔ پولینڈ جرمنی اور روس ابیض کے درمیان اور چیکو سلاویکیہ اور لیتھوینیا کے وسط میں واقع ہے۔ شمال مغرب میں اس کا ایک تنگ حصہ بحیرہ بالٹک تک پہنچتا ہے جو مشرقی پرشیا اور جرمنی کے دوسرے علاقہ کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ "پولش کوریڈر" کہلاتا ہے۔ جرمنی اس علاقہ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ مشرقی پرشیا جرمنی کے دوسرے علاقہ سے ملحق ہو جائے۔ یہاں پولش بندرگاہ گیڈینیا واقع ہے۔ جو ڈانزگ کے قریب ہے اس کا رقبہ ۱۴۹۹۶۱ مربع میل ہے اس کی مجموعی آبادی ۳۲۱۳۳۹۳۶ نفوس پر مشتمل ہے۔ اس کا پایہ تخت وارسا ہے جس میں تقریباً بارہ لاکھ آدمی بستے ہیں۔

چودہویں صدی کے آغاز میں پولینڈ کی سلطنت کو لتھوینیا کے شمول کی وجہ سے زیادہ وسعت ہوگئی تھی، جنگ عظیم کے بعد پولینڈ کی فوج میں اضافہ ہو گیا اور ان میں قومی بیداری پیدا ہوئی۔ آجکل پولینڈ میں جرمنوں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے جو زیادہ تر شمالی علاقہ کے شہروں میں آباد ہیں۔ یہاں تقریباً ۳۰ لاکھ یہود بستے ہیں۔ وارسا کی آبادی کا چوتھا حصہ یہودیوں پر مشتمل ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ روس وجرمنی کے معاہدہ کے بعد برطانیہ کی طاقت میں کمزوری آئی ہے اور جرمنی کی طاقت میں بہت کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ جرمنی۔ اٹلی۔ اسپین۔ روس اور جاپان ملکر ایک ایسا زبردست اتحاد ہو جاتا ہے کہ اس کا مقابلہ کچھ آسان نہیں بخلاف اس کے برطانیہ کو اپنے مقبوضات اور نوآبادیات کے علاوہ صرف فرانس کی رفاقت ہی پر بھروسہ کرنا ہوگا کیونکہ امریکہ سے امداد کی توقع بہت معمولی ہے اور بقیہ چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو اپنی سلامتی کے لئے غیر جانبدار رہنا مناسب معلوم ہوگا۔

آثار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر پولینڈ نے ڈینزگ کے متعلق جرمنی کے مطالبات نہ منظور کئے تو جرمن ڈینزگ پر قبضہ کریگا اور پولینڈ پر بھی حملہ کرکے اس کے نام ونشان کو اس طرح مٹا دیگا جس طرح آسٹریا وغیرہ کا نام ونشان دنیا سے مٹایا جا چکا ہے۔

برطانیہ "ڈینزگ" کے مسئلہ کو طے کرلینے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسرے لفظوں میں جرمنی سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ تم "ڈینزگ" کو لے سکتے ہو مگر طاقت سے نہیں بلکہ امن وامان کے ساتھ مگر جرمنی اس پر تیار نہیں ہوتا۔ بظاہر تو یہ بات خلاف عقل معلوم ہوتی ہے کہ آخر جو چیز صلح کے ساتھ مل جائے اس کے لئے لڑنا حماقت ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اب جرمنی کے لئے صرف "ڈینزگ" کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ روس کے معاہدہ کے بعد اس کی ہمتیں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ وہ اسی سلسلہ میں پولینڈ کے اس علاقہ کو بھی واپس لینا چاہتا ہے۔ جو جنگ عظیم (سنہ ۱۹۱۴ء) سے قبل اس کے قبضہ میں تھا۔ یہ سابق جرمنی علاقہ جو اب پولینڈ کے قبضہ میں ہے پولینڈ کا ایک تہائی حصہ ہے جسکے نکل جانے کے بعد پولینڈ بالکل غیر محفوظ ہو جائے گا۔

چونکہ پولینڈ کی جمہوریت جنگ عظیم کے بعد وجود میں آئی ہے۔ اور پولینڈ کا موجودہ علاقہ جرمنی، ہنگری۔ اور روس کے سابقہ علاقوں سے مرتب ہوا ہے لہذا اگر جرمنی نے اپنا سابق علاقہ واپس نہ لیا تو قدرتی طور پر ہنگری اور روس بھی اپنے علاقوں کو واپس لینا چاہیں گے اسلئے "ڈینزگ" کا مسئلہ معمولی مسئلہ نہیں ہے بلکہ "ڈینزگ" پر اگر جرمنی نے قبضہ کر لیا تو پولینڈ کا وہ حصہ جو پہلے جرمنی میں شامل تھا اور جسکو "کوریڈر" کہتے ہیں اس پر بھی جرمنی قبضہ کرنے کے لئے پولینڈ پر حملہ کرکے اس کو تباہ وبرباد کر دینے کی کوشش کرے گا۔ اور چونکہ یہ سب کچھ روس کی سازش سے ہوگا اس لئے پولینڈ کی امداد ذرا مشکل ہے۔

اگرچہ برطانیہ نے پولینڈ سے امداد کا پورا وعدہ کر چکا ہے مگر جغرافیائی حالات اس کے موافق نہیں ہیں کہ برطانیہ پولینڈ کی کچھ زیادہ امداد کر سکے البتہ فرانس پولینڈ کی امداد برطانیہ کے مقابلہ میں کچھ زیادہ کر سکتا ہے اور اگر فرانس پولینڈ کی امداد پر رضامند ہو گیا تو ایسی صورت میں برطانیہ اور فرانس ملکر پولینڈ کی امداد کر سکیں گے۔ اور اس صورت میں سارے یورپ میں جنگ کا اعلان ہو جائیگا مگر بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ فرانس پولینڈ کے لئے جرمنی سے جنگ مول نہ لے گا اور اگر فرانس پولینڈ کی امداد کے لئے تیار نہ ہوا تو پھر برطانیہ نے بھی پولینڈ کے ساتھ وعدہ کر رکھے ہیں وہ پورے نہ کر سکے گا کیونکہ اکیلا برطانیہ پولینڈ کی حقیقی امداد نہ کر سکے گا۔

بہر حال موجودہ یورپ کے سیاسیات کا تقاضا یہ ہے کہ جرمنی نہایت خاموشی کے ساتھ ڈینزگ پر قبضہ کرے گا۔ اور یورپ کی طاقتیں نہایت خاموشی کے ساتھ دیکھتی رہ جائیں گی۔

مگر اب اصل سوال یہ ہے کہ ڈینزگ کے قبضہ کے بعد جرمنی کا رویہ کیا ہوتا ہے اگر اس نے پولینڈ سے اپنے سابقہ علاقہ واپس لینے کے لئے پولینڈ پر حملہ کر دیا تو پھر مجبوراً برطانیہ اور فرانس کو جنگ میں کودنا لازمی ہو جائیگا اور اگر اس صورت میں بھی برطانیہ اور فرانس یوں ہی خاموش رہے تو پھر اس کا حشر کیا ہوگا اسکو ہر شخص جانتا ہے۔

مگر ہماری رائے یہ ہے کہ ڈینزگ پر قبضہ کرنے کے بعد جرمنی کچھ دنوں کے لئے پھر ٹھہر جائیگا۔ اور جنگ کے جو بادل اس وقت یورپ پر چھا رہے ہیں کچھ دنوں کے لئے سرد پڑ جائیں گے۔

ان سطروں کے لکھنے کے بعد تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ جرمن نے "ڈینزگ" پر قبضہ کر لیا ہے اور چونکہ پولینڈ نے اس قبضہ کی مخالفت کی اس لئے جرمنی نے پولینڈ پر بھی حملہ کر دیا اور اس طرح آج دوپہر کے بعد جرمن اور پولینڈ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ مگر ابھی تک یورپ کی دوسری طاقتیں خاموش ہیں اور انھوں نے "ڈینزگ" پر جرمنی کے قبضہ کو نہایت سکون کے ساتھ دیکھا اگر یہ سکون بدستور قایم رہا تو کچھ مشکل نہیں کہ جرمن پولینڈ کو تباہ وبرباد کرکے اس کے نام ونشان کو صفحہ ہستی سے مٹا دے۔

اگر موجودہ صورت قایم رہی تو یہ جنگ ایک مقامی جنگ سے آگے نہیں بڑھے گی اور ساری دنیا امن وامان کے ساتھ پولینڈ کے خاتمہ کا تماشہ دیکھیگی بخلاف اس کے اگر فرانس اور برطانیہ نے پولینڈ کی امداد کرنا چاہی تو ایسی صورت میں ممکن ہے کہ اٹلی اور اسپین بھی جنگ میں شامل ہونے کی کوشش کرے اور اس وقت یہ جنگ عالمگیر جنگ ہو جائیگی اور تمام دنیا اس عالمگیر جنگ کے خطرات میں گھر جائے گی۔

ہندوستان کا اس جنگ میں کیا رویہ رہے گا اس کے لئے کانگریس اور مسلم لیگ کی طرف لوگوں کی نظریں بھی لگی ہوئی ہیں ہمارے خیال میں عام طور پر ہندوستان ڈکٹیٹر شپ کے قطعی خلاف ہے اس لئے قدرتی طور پر ہندوستان کو برطانیہ کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اب رہا یہ سوال کہ برطانیہ سے بھی ہندوستانیوں کو شکایتیں ہیں تو یہ ایک دوسری بات ہے البتہ مدبران برطانیہ کو چاہیئے کہ وہ ایسا رنگ اختیار کریں جس سے ہندوستان مطمئن ہو جائے۔

اگر عالمگیر جنگ ہوئی تو ممکن ہے کہ جرمنی کی آمد بڑے زور وشور سے کے ساتھ ہو۔ مگر چونکہ برطانیہ کے ذرایع نہایت وسیع ہیں اس لئے بالآخر کامیابی برطانیہ ہی کو ہوگی۔ اور یہی ہندوستان کی بھی دلی خواہش ہے۔

یورپ کی موجودہ حالت

لندن۔ پہلی ستمبر آج صبح ۵ بجکر چالیس منٹ پر برلن کے سرکاری وائرلیس اسٹیشن سے یہ خبر شائع ہوئی کہ ہر ہٹلر نے فوج کو جنرل اعلان کیا ہے۔ پولینڈ کی حکومت نے اُس مصالحانہ سمجھوتہ سے انکار کر دیا ہے جس کے لئے میری خواہش تھی اور اُس نے اسلحہ سے اپیل کی ہے۔ پولینڈ میں جرمن آبادی کو خونیں دھمکیاں دی جاتی ہیں اور انہیں اپنے مکانوں سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ سرحد پر جو مسلسل قانون شکنی ہو رہی ہے وہ ایک عظیم طاقت کے لئے ناقابل برداشت ہے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ جرمن حکومت کی سرحد کا احترام کرنے کو رضامند نہیں ہے۔ پولینڈ کے اس پاگل پن کا خاتمہ کرنے کے لئے میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ اس وقت سے تشدد کا مقابلہ تشدد سے کیا جائے گا۔

ہر ہٹلر اپنے اعلان میں لکھتا ہے کہ جرمن فوج سخت مستعدی کے ساتھ پھر جرمنی کی عزت اور بنیادی حقوق کے لئے لڑنے گی میں امید کرتا ہوں کہ ہر سپاہی ازلی جرمن فوج کی اعلیٰ روایتوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمیشہ یہ احساس رکھے گا کہ وہ نیشنل سوشلسٹ عظیم جرمنی کا نمائندہ ہے زندہ باد جرمن فوج۔ زندہ باد جرمن پارلیمنٹ۔

لندن یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ موجودہ بین الاقوامی فضا کے پیش نظر لندن کے اخباروں اور چھاپہ خانوں کی حفاظت کی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔ ہوائی حملوں کی حالت میں اخبارات کے دفتر اور چھاپہ خانے زمین دوز سرنگوں میں چلے جائیں گے۔ وہاں سے اخبارات شائع شائع ہونگے۔ بشرط ضرورت اخباروں کا سائز کم کر دیا جائیگا۔ خبروں کی نگرانی کے لئے سنسر لگا دیا گیا ہے۔

پیرس یکم ستمبر۔ سمجھوتہ کے لئے جرمنی نے جو شرطیں پیش کیں ان کا برلن میں سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کر دیا ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ ڈینزگ غیر مشروط طور پر بلا کسی تاخیر کے جرمنی کو واپس مل جانا چاہئے۔ ایک سال بعد رائے عامہ معلوم کی جائیگی کہ آیا کوریڈر پولینڈ میں رہے یا جرمنی میں شامل ہو اور کہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ء کے بعد پیدا شدہ جرمنوں اور پولوں کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔

برلن۔ یکم ستمبر۔ جرمنی کے سرکاری وائرلیس اسٹیشن سے بحیرہ بالٹک میں چلنے والے تمام دخانی جہازوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ بندرگاہ گڈینیا میں جو ڈینزگ کے نزدیک واقع ہے جہازوں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے اور جو جہاز اس بندرگاہ میں داخل ہوگا یا وہاں سے باہر جائیگا تو اس کی بربادی کا خطرہ ہے۔

لندن۔ یکم ستمبر۔ غیر ممالک کے ساتھ برطانیہ کا سلسلہ ٹیلیفون اور لاسلکی عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ باہر جانے والے تمام تاروں پر سخت سنسر بٹھا دیا گیا ہے۔ لندن اسٹاک ایکسچنج کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ چونکہ لندن خالی ہونا شروع ہو گیا ہے اسلئے اسٹاک ایکسچنج کل سے

سنت تلسی داس

یکم اگست کو نشاط ٹاکیز کانپور میں مقامی سری رام کرشن۔ مشن آشرم کے سوامی نیتانندجی نے رنجیت موویٹون کے مشہور فلم سنت تلسی داس کا افتتاح کیا۔ اس رسم کی ادائیگی کے وقت لیڈی کیلاش سریواستوا مسٹر اور مسز بی پی سریواستوا مولوی سید محمد جامع صاحب موجود تھے۔

سنت تلسی داس کے افسانہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بے یار ومددگار لڑکا ایک گرو کے یہاں پرورش پاتا ہے جس کا نام تلسی ہے رتنا نامی ایک لڑکی سے تلسی کو محبت ہو جاتی ہے۔ یہ محبت عشق کے درجہ تک پہونچ جاتی ہے۔ لیکن رتنا اور تلسی داس مذہب و قوم کی خاطر اپنی محبت کو قربان کر دیتے ہیں اور تلسی جو کہ بعد کو سنت تلسی داس کے نام سے مشہور ہوئے ہیں دربدر ٹھوکریں کھانے کے بعد ایک غیر فانی تصنیف راماین کو سنسکرت سے ہندی میں لکھتے ہیں جس سے گھر گھر میں تلسی داس کے نام کا چرچا شروع ہو جاتا ہے لیکن دقیانوسی خیال کے پنڈتوں کو یہ بات پسند نہیں آتی ہے کہ راماین بجائے سنسکرت کے ہندی زبان میں لکھی جائے اور اس کے مطالب سے عام لوگ واقف ہوں۔ لہذا یہ مذہبی ٹھیکہ دار سنت تلسی داس کے خلاف قدم اُٹھاتے ہیں۔ مگر سنت تلسی داس بیشمار آزمائشوں کے بعد ان مذہبی ٹھیکیداروں پر غالب آتا ہے۔

سنت تلسی داس کی اس موثر کہانی کو رنجیت موویٹون فلم کمپنی نے تیار کیا ہے۔

اگرچہ سنت تلسی داس کے زندگی کے واقعات خشک ہیں مگر قابل ڈائرکٹر نے اس خشک موضوع میں ایک خاصی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ بعض بعض جگہ تو فلم میں احساسات اور جذبات اس قدر پیدا کر دیئے گئے ہیں کہ دیکھنے والوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

اداکاروں میں مسٹر وشنو پنت پگنس، لیلا چٹنس۔ کیشو راؤ داتے۔ رام مراٹھے، رام آپٹے اور وسنتی نے اپنے اپنے کام نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیئے ہیں۔

ہم کو رنجیت فلم کمپنی کا یہ فلم دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ اُس نے عامیانہ رنگ کو چھوڑ کر اپنے معیار کو بہت بلند کر لیا ہے اور یہ فلم اُس نے بہترین بنایا ہے جس کے لئے وہ تعریف کا مستحق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس فلم نے رنجیت موویٹون کی حیثیت کو بہت بلند کر دیا ہے۔

آئینۂ کانپور

دستکاری کی ترقی کا مشورہ

یو. پی چیمبر آف کامرس کانپور نے نیشنل پلاننگ کمیٹی کے سوالات کے جواب میں ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں یو. پی کے معاشرت کے اسٹینڈرڈ کو اونچا کرنے اور موجودہ مالی حالات کو بہتر بنانے کے لئے کئی مشورہ دیا گیا ہے۔ چیمبر کی رائے میں یو پی کا معاشرت اسٹینڈرڈ پنجاب. بمبئی. اور دیگر صوبجات کی بہ نسبت بہت گرا ہوا ہے۔ ۱۲ روپیہ ماہوار ایک شخص کے گذر بسر کے لئے کم سے کم ہونا چاہیئے جو کہ بڑی بڑی صنعتوں اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں و کاشتکاری کی پیداوار کو ترقی دینے اور بہتر بنانے سے ہو سکتا ہے۔

موجودہ صنعتیں اندرونی انتظام عمدہ نہ ہونے اور کوئی باہری امداد نہ ملنے کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ سائنٹفک پلاننگ اور پنج سالہ پروگرام سے معاشرت کے اسٹینڈرڈ کو اونچا کرنے میں امداد ملیگی۔ چیمبر کی رائے میں کاشتکاران کی آمدنی بڑھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انکی مالی مشکلات کو دور کیا جائے۔ آبپاشی کی سہولتیں مہیا کی جائیں۔ بیج وغیرہ عمدہ مہیا کئے جائیں اور دیہاتی صنعتوں کو ترقی دی جائے۔

کمیٹی نے شیرہ سے شراب یا ورا الکوہل اور کھاد وغیرہ بنانے کا مشورہ دیا ہے۔ صابن سازی. بسکٹ سازی. کارڈ بورڈ. سگرٹ کاغذ. دیا سلائی. وارنش. پینٹ اور سیمنٹ وغیرہ بنانے کی صنعتوں کو ترقی دینے کی صلاح دی ہے۔

کمیٹی نے چھوٹی اور اوسط درجہ کی صنعتوں کو ولایتی مقابلہ اور خاص طور سے جاپانی مقابلہ سے محفوظ رکھنے کی رائے دی ہے۔ اور آمد و رفت اور سامان کو بھیجنے کی مشکلات کا ذکر کیا ہے۔ اور دیہات کی سڑکوں کو بہتر بنانے کا مشورہ دیا ہے۔

موجودہ مزدور ہڑتالوں کا ذکر کرتے ہوئے کمیٹی نے اس طرح کے جھگڑوں کو لازمی طور پر طے کرنے کا انتظام کرنے کی رائے دی ہے کیونکہ ان ہڑتالوں سے صنعت کو بہت نقصان ہوتا ہے۔

کمیٹی نے صنعتی اور دستکاری تعلیم اور انکو عملی طور پر سکھانے کے لئے بہتر انتظام کرنے کی رائے دی ہے اور اس کے لئے رات کے اسکول وغیرہ قایم کرنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ مزدور وغیرہ فرصت کے وقت دستکاری وغیرہ سیکھ سکیں۔

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۵ و ۲۶ اگست ۱۹۳۹ء کی شام کو مسٹر بی. بی سریواستوا چیرمین بورڈ کی صدارت میں بقیہ کام کے ختم کرنے کے لئے منعقد ہوئے۔ چونکہ پہلے دن مسلم ممبران نے نماز مغرب کے لئے ۱۵ منٹ کو جلسہ ملتوی کرایا تھا اس لئے دوسرے دن ہندو ممبران نے بھی ۱۵ منٹ سندھیا کی مذہبی رسم ادا کرنے کے لئے مانگا جو دیا گیا۔

اس جلسہ میں بورڈ نے پورے وقت کے لئے ایک سینیٹری انسپکٹر کا عہدہ منظور کیا ہے۔ بورڈ نے تعلیمی کمیٹی کی سفارش پر عمارت بنانے کے لئے دو ہزار روپے کی گرانٹ کرائسٹ چرچ ہائی اسکول کو دینا منظور کی ہے۔

تعلیمی کمیٹی کی اس سفارش پر کہ کمیٹی کے دفتر کے لئے دو کلرکوں کی جگہیں منظور کی جائیں جو کہ مقرر کئے جا چکے ہیں۔ دلچسپ مباحثہ ہوا۔ کچھ ممبران نے جگہوں کی منظوری کے بغیر تقرر کے مسئلہ کو غیر ضابطہ بتلایا۔ مسٹر گوربہر سنادکپور نے چیرمین صاحب سے دریافت کیا کہ آیا اس طرح کے تقرر باضابطہ ہیں۔ چیرمین صاحب نے بتلایا کہ تقرر جگہیں منظور ہو جانے کے بعد ہونی چاہیئے۔ اس لئے کمیٹی کی سفارش نامنظور کر دی گئی۔

بورڈ نے سب کمیٹی کی سفارشی رپورٹ منظور کر لی جو مسلم بشیر گنج لڑکیوں کے اسکول اور تین ہندو لڑکیوں کے اسکولوں میں یعنی ہربنس محال. صدر بازار اور شتر خانہ اسکول کی ۱۲ برس سے کم عمر والی لڑکیوں کو پاؤ بھر دودھ روزانہ مہیا کرنے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔

کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بورڈ کو خود اپنی ڈیری قایم کرنا چاہیئے جو بورڈ کی ضرورت کے علاوہ شہر کو بھی دودھ مہیا کرے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

۲۵ اگست کو کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجیندر سروپ ایم. ایل. سی. چیرمین کی صدارت میں منعقد ہوا۔

بی بلاک گھٹیا کی کچھ سڑکوں کو پختہ کرنے کے لئے تخمینے منظور ہوئے۔ شہر کے جنوبی حصہ کی توسیع کی اسکیم کو بڑھانے کے لئے دو ٹرنک سیور بنانے کے لئے چار لاکھ روپیہ کے تخمینے منظور ہوئے ایک سیور ۵ فٹ قطر کا ہوگا جو ۳۰۱۷۰ فٹ کا لمبا ہوگا۔ اور دوسرا سیور ۳ فٹ سے ۴½ فٹ کے قطر کا ہوگا اور کل ۲۱۳۶۰ فٹ لمبا ہوگا۔

ففل گنج کے قریب عیسائیوں کے قبرستان کے واسطے میونسپل بورڈ کو رعایتی قیمت پر ۶ ایکڑ زمین دینا منظور ہوا۔

ناظر باغ گھٹیا نہ کے 'بی' اور 'ڈی' بلاک وسیہ مئو ولیٹ کے آر. بلاک اور پھول والی گلی کے کچھ پلاٹوں کے نقشے و قیمتیں منظور ہوئیں۔

جولائی کے ماہ میں زمین کے پلاٹوں کی ۶ ۸ ۳ ۹ ۲ روپیہ کی فروخت منظور ہوئی۔ اور اس طرح جولائی ۳۹ء تک مبلغ ۱۰۵۹۱۵ روپے کی کل آراضی فروخت ہو چکی ہے۔

۱½ لاکھ روپیہ کا نقصان

ایکسائز ڈپارٹمنٹ کی سالانہ انتظامیہ رپورٹ بابت ۱۹۳۸-۳۹ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہر میں فرقہ وارانہ فسادات و ہڑتال اور شراب. افیون. تاڑی اور دیگر منشیات کی دوکانوں کے لئے کم لائسنس بنے جانے کی وجہ سے کانپور ڈسٹرکٹ سے ایکسائز مالگذاری میں ۱½ لاکھ سے زاید کی کمی ہے ایک لاکھ سے زاید روپیہ کی وصولی میں دقت ہوئی کیونکہ لوگ فرار ہو گئے تھے۔

ولایتی شرابوں اور خاص طور سے "بیر" کے فروخت میں نمایاں اضافہ ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ولایتی شراب نے دیسی شراب کی جگہ لے لی ہے۔ ناجائز شراب وغیرہ بنانے کے جرم میں گرفتاریوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اور ناجائز شراب عملہ کی ہر امکانی کوشش کے باوجود زیادہ بنائی جاتی ہے۔

رپورٹ میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ منشیات کی سرکاری دوکانوں و ضلع کے قرب و جوار میں ترک منشیات کی اسکیم پر عمل درآمد ہونے کی وجہ سے اس قسم کے بڑھتے ہوئے جرائم کو روکنے کے لئے خاص تدابیر کی ضرورت ہے۔

مسلم لیگ کا وفد

مقامی مسلم لیگ کا جو وفد آل انڈیا مسلم لیگ سے سول نافرمانی کرنے کے لئے اجازت طلب کرنے دہلی گیا ہوا تھا وہ واپس آ گیا ہے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے وفد سے پہلے یو. پی. پراونشل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی سے اجازت حاصل کرنے کے لئے کہا اور آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف سے پوری امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

وفد نے نواب محمد اسمعیل خاں صدر یوپی پراونشل مسلم لیگ اور چودہری خلیق الزماں سے دہلی میں اس سلسلہ میں ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے یو. پی پراونشل مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔

مسلم ریڈیکل لیگ

مقامی مسلم ریڈیکل لیگ کے ایک جلسہ میں جو مسٹر شبیر احمد کی صدارت میں ہوا جس میں ایک رزولیوشن کے ذریعہ سر سکندر حیات وزیر اعظم پنجاب کے اس بیان کی مذمت کی گئی جو انہوں نے حال ہی میں دیا ہے جس میں برٹش گورنمنٹ کو جنگ کی حالت میں امداد دینے کا وعدہ کیا گیا ہے اور اس بیان کو مسلم جذبات کے خلاف بتلایا اور ہندوستان کے گرم طبقہ کے لوگوں کو موجودہ نازک حالات کا اندازہ لگانے اور اس کے متعلق عام رائے قایم کرنے کی درخواست کی گئی۔

مقامی شیعہ

مستقل طور پر شیعہ سنی کے جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے عارضی طور پر تبرہ ایجی ٹیشن رد کئے جانے پر مقامی شیعوں کی طرف سے اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

ہندو سنگھ اور تعزیری ٹیکس و خاکسار

مسٹر بالکرشن ہتھوری پنڈت ہیو دیو شرما کا ایک وفد مقامی ہندو سنگھ کی طرف سے کلکٹر صاحب سے تعزیری ٹیکس کے متعلق ہندو سنگھ کے خیالات ظاہر کرنے کے لئے ملا۔ وفد نے یہ بھی دریافت کیا کہ آیا خاکساروں کو دفعہ ۱۴۴ سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے اور بیلچہ رکھنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ کلکٹر صاحب نے بتلایا کہ خاکسار والنٹیروں کو بیلچہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

مسٹر ورما کی سزایابی

مسٹر ایم. بی. ورما وائس پریسیڈنٹ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو تعزیرات ہند کے دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت ہتک عزت کے الزام میں مسٹر ایف. جی کرکمل اڈیشنل سشن جج کی عدالت میں ایک سال قید محض ۲۰۰ روپے جرمانہ اور بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ کی قید مزید کی سزا کا حکم سنایا گیا

مقدمہ کی تفصیل یہ ہے کہ گذشتہ جاڑے کے موسم میں کلیان پور کے گاؤں میں کچھ برطانوی فوجیوں نے پڑاؤ ڈالا ایک شام کو دو فوجی مسمی ہنکاک اور بارٹن مور کا شکار کھیلنے گئے۔ جب وہ مرزاپور گاؤں میں پہنچے تو ایک مور کا پیچھا کرتے ہوئے وہ ایک کھیت میں پہنچے جہاں ایک عورت رفع حاجت کر رہی تھی۔ عورت نے اس خیال سے خوفزدہ ہو کر کہ فوجی اس کی عصمت دری کرنا چاہتے ہیں چیخ و پکار مچائی۔ کچھ دیہاتی وہاں دوڑ کر آئے اور بیان کیا جاتا ہے کہ فوجیوں کو زدو کوب کیا اور ان کی ہڈیاں توڑ دیں جسکی وجہ سے انکو ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔

کچھ دیہاتیوں پر بندوق چھین لینے کا الزام لگایا گیا۔ مسٹر ایم. بی. ورما نے اس واقعہ کی تحقیقات کی اور ایک بیان شایع کیا کہ فوجیوں نے عورت سے چھیڑ خانی کی تھی۔ دونوں فوجیوں نے مسٹر ورما کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ کیا جس کا فیصلہ مسٹر ورما کے خلاف ہوا اور انکو مندرجہ بالا سزا دی گئی۔

اتحادی لیڈر

مسٹر محمد فاروق اتحادی لیڈر کے خلاف عدالتی نوٹس تعمیل کیا گیا تھا کہ ان سے ایک سال کے لئے امن قایم رکھنے کے لئے ۵۰۰ روپیہ کی ضمانت اور دو شخص کی ضمانتیں فرقہ وارانہ جذبات کو اکسانے کے الزام کی وجہ سے کیوں نہ طلب کی جاویں

مقدمہ کی سماعت مسٹر خوب چند آئی. سی. ایس مجسٹریٹ کے اجلاس میں ہوئی۔ گواہان ثبوت پر جرح ہونے کے بعد مسٹر فاروق کے خلاف ۵۰۰ روپیہ کی شخصی ضمانت اور دو اشخاص کی اسی رقم کی ضمانتیں پیش کرنے کے لئے حکم ہوا۔

مقدمہ کی مزید سماعت کے لئے ۴ ستمبر مقرر ہوئی ہے۔

مزدوروں کا جلسہ

۲۷ اگست کو پریڈ کے میدان میں مسٹر ایس یوسف کی صدارت میں شہر کے مل مزدوروں کا ایک عام جلسہ ہوا جس میں سرخ پوش مزدور والنٹیروں کو قید کی سزا پوری ہو جانے کے بعد رہائی پر مبارکباد دی گئی۔

دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ مزدوروں نے بیتو بکٹوریا ملس کے مزدوروں کو تنخواہ میں کمی کے خلاف ہڑتال میں پوری امداد دینے کا یقین دلایا۔

بمبئی کے مزدور لیڈروں اور بہار کے کسان لیڈروں کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

منشی جی کو ایک دوسرا صدمہ

ہم نے یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی کہ رائے صاحب منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر زمانہ و آزاد کی ایک نوجوان لڑکی جو عرصہ سے بیمار تھی میڈیکل کالج لکھنؤ میں ۳۰ اگست ۹ بجے دن کو انتقال کر گئی جسکی نعش کانپور لائی گئی اور کریا کرم کیا گیا۔

پندرہ روز کے اندر منشی جی کو اپنی والدہ اور لڑکی کے جو ناقابل برداشت صدمات اٹھانے پڑے ہیں اس میں ہماری دلی ہمدردی منشی جی کے ساتھ ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ منشی جی کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس معصوم بچی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بٹن بابو کو صدمہ

بابو سنتی پرشاد سکسینہ عرف بٹن بابو کی ایک نوجوان لڑکی جو عرصہ سے بیمار تھی جسکو بٹن بابو متواتر چار سال سے ہوالی لے جاتے تھے وہ امسال جون کے ماہ میں غیر معمولی بیمار ہو گئی۔ جس کو ہوالی سے فوراً لکھنؤ لے آیا گیا مگر مشیت ایزدی کچھ اس میں تھی کہ روز بروز حالت خراب ہوتی گئی اور بالآخر ۲۳ اگست سوا آٹھ بجے صبح اس معصوم بچی کا لکھنؤ میں انتقال ہو گیا۔ نعش کانپور لائی گئی اور یہاں کریا کرم کیا گیا۔

ہم کو اس سانحۂ عظیم میں اپنے دوست بٹن بابو کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس مرحوم بچی کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

غرقابی

۲۹ اگست کو سناتن دھرم کالج کے دو طالب علم برج ناتھ اگروال اور اونکار ناتھ سنگھل گنگا میں ڈوبکر مر گئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ منٹ پانی میں رہنے کے بعد ان میں سے ایک بھنور میں پھنس گیا۔ دوسرے نے اسکو بچانے کی کوشش کی لیکن ڈوبنے والے نے دوسرے کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور دونوں غرق ہو گئے۔

گرین پورہ کا جلسہ

گرین پورہ کا باشندگان کا ایک عام جلسہ میں امپرومنٹ ٹرسٹ کی کارگذاری اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے افسران کی لاپرواہی کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی۔ کہ میونسپل بورڈ جو آراضی و مکانات حاصل کرتا ہے انکو تجارتی ڈھنگ پر نہ فروخت کیا جایا کرے بلکہ پرانے باشندگان کو دوبارہ بہتر طریقے سے آباد کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے اور معاوضہ کی تشخیص اس ڈھنگ سے ہونا چاہیئے۔ کہ وہ لوگ دوبارہ اپنے مکان بنا سکیں۔

ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ بستی کے قریب مرے جانوروں کو دفن نہ کیا جائے کیونکہ برسات کے موسم میں انکے سڑنے کی وجہ سے بیماری وغیرہ پھیلنے کا اندیشہ ہے

گرفتاریاں

مسٹر اے. ایچ. پچل پر حملہ کے سلسلہ میں مسٹر پیری شاہ اڈورڈ لارنس. چارلی. جیمپین اور سوہن لال عیسائیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ضمانت کی درخواست نامنظور

مسٹر پی. این آنا سشن جج کی عدالت میں ان سات مزدوروں کے لئے ضمانت پر چھوڑنے کی درخواست دی گئی تھی جنکو مسٹر راما کانت سٹی مجسٹریٹ نے اپنی عدالت سے دفعہ ۱۸۸ کے ماتحت ایک ماہ قید سخت و دس دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی مگر درخواست نامنظور کر دی گئی ہے۔

۱۵ من تانبے کا تار

چاؤنی پولیس نے دو آدمیوں کو گنگا کے پل پر گرفتار کیا ہے جو سات اونٹوں پر ۱۵ من تانبے کے تار لئے جا رہے تھے۔

خودکشی

۳۰ اگست کو بانگرا ہوٹل کا منیم مسمی بھگوان داس جو زہر کھانے کی وجہ سے بیہوشی کی حالت میں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا۔ مر گیا۔ پولیس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے

رسید بک

مسٹر منا لال کرنیل گنج کے پاس پریڈ وارڈ کانگرس کمیٹی کی ایک رسید بک نمبر ۔۔ جس میں صرف دس رسیدیں تھیں کھو گئی ہے جن صاحب کو یہ کاپی ملے وہ دفتر سٹی کانگرس کمیٹی تلک ہال یا دفتر پریڈ وارڈ کانگرس کمیٹی تلاق محل میں پہونچا دیں جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

لیبر کمشنر صاحب

مسٹر جے. بگم. لیبر کمشنر صاحب نے بریلی کا دورہ کیا۔ ویسٹرن انڈیا ماچ کمپنی کے معاملات کی سماعت کی اس کے بعد آپ لکھنؤ تشریف لے گئے جہاں اپر انڈیا کوپر پیپر ملس کے منتظمان اور مزدور لیڈروں سے مل کے جھگڑوں کو طے کرنے کے لئے سلسلہ میں غیر ضابطہ طور سے گفت و شنید کی۔

امدادی دواخانوں کی امداد

کانپور میونسپل بورڈ یونانی آیورویدک اور دیگر دواخانوں میں مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ امداد دیتا ہے۔ بورڈ کے سامنے ایک رزولیوشن ہے کہ ان امدادوں کو بند کر دیا جائے اور بورڈ خود اپنے دواخانے قایم کرے۔ بورڈ نے اس معاملہ پر غور کر کے رپورٹ پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔

مسٹر جمنا لال بجاج

۳۰ اگست کو مسٹر جمنا لال بجاج مسز بجاج کے ہمراہ کلکتہ میل سے جے پور جاتے ہوئے کانپور اسٹیشن سے گذرے جہاں وہ جے پور ستیاگرہ کے متعلق گفت و شنید کرنے جا رہے تھے۔ سنٹرل اسٹیشن پر انکا خیر مقدم کیا گیا۔ اس موقع پر لالہ پدم پت سنگھانیہ ایم. ایل. اے صدر آل انڈیا مارواڑی فیڈریشن. مسٹر بیارے لال گروال صدر کانگرس کمیٹی. لالہ رام رتن گپتا. ڈاکٹر جواہر لال. مسٹر چھیل بہاری کنٹک اور مسٹر حمید خاں اسٹیشن پر موجود تھے۔

قومی جدوجہد ہفتہ

لیفٹ کنسالیڈیشن کمیٹی کے زیر اہتمام یکم ستمبر سے قومی جدوجہد ہفتہ منایا جا رہا ہے اور مقامی فارورڈ بلاک کی کمیٹی بھی اس میں حصہ لے رہی ہے

سپرنٹنڈنٹ پولیس

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایچ سی بیکل سپرنٹنڈنٹ پولیس کا ملازمت سے ریٹائر ہونے سے قبل کی جو چھٹی دی گئی تھی موجودہ جنگ کے خطرے کی وجہ سے منسوخ کر دی گئی ہے لیکن جیسا پہلے انتظام کیا جا چکا ہے وہ اپنے عہدے کا چارج مسٹر ای. ایف بی جیمپین کو دیدیں گے۔

سول لبرٹیز یونین

سول لبرٹیز یونین کی ایک مقامی شاخ قایم کی گئی ہے مسٹر سی. ایم دیکشت اور مسٹر گوپی ناتھ سنگھ اسکے کنوینر منتخب ہوئے ہیں۔

انجمن اسلامیہ کا مطالبہ

مقامی انجمن اسلامیہ نے اپنے ایک جلسہ میں ایک ...

سبدِ گل

کبوتر بازی، بٹیر بازی، اور قمار بازی کی طرح ایک نئی بازی شوہر بازی بھی ہے۔ اس بازی کی کھلاڑی عورتیں زیادہ تر یورپ میں ہیں۔ ان کا کھیل یہ ہوتا ہے کہ "آج انکی بغل نہیں ہیں تو کل اُنکی بغل میں"۔ روز روز نئے شوہر تلاش کرتی پھرتی ہیں اور ہر نئے شوہروں کو دھتا بتاتی ہیں پچھلے دنوں پیرس کی پولیس نے ایک ایسی شوہر باز عورت کو گرفتار کیا تھا جو خدا جھوٹ نہ بلائے تو پندرہ بیس شوہروں کو الو بنا کر چھوڑ چکی تھی۔

ہم سمجھتے تھے کہ شوہر بازی کی یہ وبا صرف یورپ ہی تک محدود ہے لیکن اخبارات کے دیکھنے سے پتہ چلا کہ ہندوستانی عورتیں شوہر بازی میں یورپ سے بھی بازی لے گئی ہیں اور انہوں شادیاں کرنے کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔

اسی ہفتہ کی اطلاع ہے کہ حیدرآباد پولیس نے ایک ایسی نوجوان ہندوستانی حسینہ کو گرفتار کیا ہے۔ جو شوہر بازی میں طاق تھی۔ یہ سہ پارہ جب موقع ملتا تھا کسی من چلے نوجوان کی بیوی بن جاتی تھی اور چند دن وہاں رہنے کے بعد شوہر کے گھر میں جھاڑو دیکر پھر اپنے اڈے پر آ بیٹھتی تھی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ نوجوان لڑکی ابتک دو درجن مردوں کو الو بنا چکی ہے۔

شوہر بازی کے علاوہ ہندوستانی عورتوں میں لگاوٹ اور عشق بازی کے جراثیم بھی ضرورت سے زیادہ پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آجکل یہ عالم ہے کہ ہندوستانی لڑکیاں گلی گلی اور کوچہ کوچہ عشق کرتی پھرتی ہیں اور عشق بازی کے نشہ میں ایسی مدہوش بنی ہوئی ہیں کہ بڑے سے بڑے جرم کے ارتکاب میں بھی انکو ذرا تامل نہیں۔

امرتسر کی اطلاع ہے کہ وہاں کی دو لڑکیاں جو سگی بہنیں تھیں ان دونوں پر ایک ساتھ عشق کا دورہ پڑا۔ دونوں ایک ہی تاریخ اور ایک ہی وقت میں دو نوجوانوں پر عاشق ہو گئیں۔ اور اس عشق کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان عشق بازوں نے اپنے والدین کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ تاکہ راستہ صاف ہونے کے بعد آزادانہ عشق بازی کے مزے لوٹ سکیں۔

اسی طرح نئی دہلی کی ایک عشق باز لڑکی کی بابت اطلاع ہے کہ وہ عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر گھر سے بھاگ گئی ہے اور اس نے باپ کو اطلاع دے دی ہے کہ وہ خودکشی کرنے والی ہے۔

اللہ اللہ کیا زمانہ ہے کبھی مجنوں لیلیٰ کے عشق میں دیوانہ پھرا کرتا تھا اور اس زمانہ میں لیلیٰ مجنوں کے لئے جان دے رہی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ ہستیاں جو عورتوں کی عشق بازی کے اس دور میں پیدا ہوئی ہیں۔ کیسا لطیف اور خوبصورت زمانہ ہے۔ زندہ باد تہذیب جدید زندہ باد۔

ہٹلر کا وزیر خارجہ سے مشورہ

لندن ۱۳ اگست۔ گو برطانیہ اور جرمنی کے درمیان موجودہ کشیدگی کو دور کرنے کے سلسلہ نامہ و پیام جاری ہے لیکن صورت حالات ویسی ہی تشویشناک ہے جیسی کہ چند روز پیشتر تھی۔ تمام ملک میں عظیم پیمانہ پر فوجی تیاریاں بڑے زور و شور کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ برلن کی تازہ ترین اطلاع ہے کہ موجودہ سیاسی کشیدگی کے پیش نظر ہر ہٹلر نے ملک کی حفاظت کے لئے وزیروں کی ایک نئی جنگی کونسل بنا دی ہے جسکے چیرمین فیلڈ مارشل گورنگ مقرر ہوئے ہیں اس کونسل میں دیگر وزیروں کے علاوہ ہر ہٹلر کے

ادبِ لطیف

ساون

از جناب سوز سہارنپوری

ساون آگیا۔ بادل گرجے۔ بجلی کڑکی۔ پپیہا پی کہاں، کے گیت الاپنے لگا۔ گھٹاؤں سے چاند کیں رہا ہے۔ کبھی بادلوں سے نکل کر دنیا کی کل کائنات کو بقعہ نور بنا دیتی ہے۔ کبھی تمہاری طرح گھٹاؤں میں اپنا مکھڑا چھپا لیتا ہے اس وقت نہ معلوم تم مجھے کیوں یاد آتی ہو؟ وہ دیکھو سامنے بشاش جوڑا کسی دُھن میں مگن ہے۔ وہ کہہ رہی ہے تم میرے ساجن وہ بھی تو کہہ رہا ہے۔ تم میری سجنی۔ دُور، بہت دور۔ دیکھو کوئی سوکھے ہوئے درخت کی جڑ میں بیٹھا ہوا ہے۔ کتنا پرسوز گیت الاپ رہا ہے۔ دیکھو آج تو خورشید اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ فلک پر جلوہ گر ہے۔ اے میرے محبوب آ۔ جلدی کر اس آہو کی طرح پھرتیلا بن جا۔ جو پہاڑوں سے اُترتا ہے۔ بے درد آ۔ میں تیرے بغیر زندہ رہنا زندگی کی توہین سمجھتا ہوں

(بقیہ) ایک شور بلند ہوا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ انہیں مارکس سے کتنی محبت ہے۔ جب شور کچھ کم ہوا تو حکومت کی طرف سے کونسل نے کہا۔ "تمہارا دوست آزاد ہے"۔ پھر رومیوں کی طرف مخاطب ہو کر اُس نے کہا۔ "قوم کے بہادر سپاہیو! اگر مارکس انعام قبول نہیں کرتا تو ہم اسے مجبور نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم اُسے ایک ایسی چیز دیں گے۔ جسے لینے سے وہ انکار نہیں کر سکتا۔ ہم آج سے اُسے کوریٹولانس پکاریں گے۔ تاکہ ہر شخص جان جائے کہ مارکس وہی ہے۔ جس نے کوریٹولوئی کو فتح کیا اور اس طرح مارکس کا نام کوریٹولانس پڑ گیا یعنی کوریٹولوئی کو فتح کرنے والا۔

یو۔ پی کونسل کا اجلاس

لکھنؤ، ۱۰ اگست۔ کل یو۔ پی کونسل میں مخالف پارٹی نے سیسر کی دفعہ میں تین ترمیمیں پیش کیں جو بھاری اکثریت سے گر گئیں۔ مخالف پارٹی کی اس کھلی شکست سے ظاہر ہو گیا کہ کونسل میں ٹیننسی بل کے معاملہ میں کس قدر کمزور پوزیشن ہے۔ پنڈت راما کانت مالویہ نے کسانوں کے ساتھ زمینداروں کے سلوک کے موضوع پر ایک تقریر کی جس میں کانگریس کی تمام کامیابیوں کی تفصیل بیان کی اس تفصیل کے بعد بحث میں کچھ گرمی پیدا ہو گئی۔ جناب محمود اللہ جنگ پارلیمنٹری سکریٹری نے ہاؤس سے اپیل کی کہ جوش میں آ کر بحث کے اصل موضوع سے نہیں ہٹنا چاہئے۔ اس کے بعد مخالف پارٹی کے لیڈر رائے بہادر موہن لال نے اس سمجھوتہ کا ذکر کیا۔ جو حکومت سے گفت و شنید کرنے کے بعد ہوا ہے۔ آپ نے ممبران پر زور دیا کہ اپنی طرف سے سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانا چاہئے۔ زمیندار جو باتیں چاہتے تھے اگرچہ وہ سب کی سب حاصل نہ ہوئی ہیں مگر جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ کم بھی نہیں ہے۔ چھ سے لے کر تمام کلازیں بغیر کسی ترمیم کے جلد جلد پاس ہو گئیں۔ اس کے بعد ہاؤس یکم ستمبر کے لئے ملتوی ہو گیا۔

(بقیہ) مردوں سے صرف سوشیل تعلقات رکھیں خواہ مرد انکا شوہر ہی کیوں نہ ہو۔ یقین جانئے کہ مرد کو محبت اور خلوص سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ایسی حالت میں ہم کیونکر مردوں سے محبت کی امید کر سکتے ہیں۔

عالمِ نسواں

مرد کی محبت عموماً ایک دھوکہ ثابت ہوتی ہے

(ایک مغربی خاتون کے قلم سے)

مغربی خاتون مس جی۔ ایم لوریل نے نیویارک ٹائمز میں "کورٹ شپ" پر ایک مضمون لکھا ہے جسمیں خاتون مذکور نے یہ دکھایا ہے کہ کورٹ شپ یعنی شادی سے پہلے عشق و محبت ہمیشہ ایک فریب ثابت ہوتی ہے۔ ہم اس مضمون کے دلچسپ اقتباسات ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

وبائی اور خطرناک امراض عورتوں اور لڑکیوں کی موت کا اس قدر سبب نہیں بنے ہیں جس قدر کہ مردوں کی جھوٹی محبت کے فریب نے معصوم لڑکیوں اور سادہ لوح عورتوں کی جان لی ہے یورپ اور امریکہ کے اعداد و شمار کے دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر سال ہزاروں عورتیں صرف اس لئے خودکشی کرتی ہیں کیونکہ مردوں نے انکو محبت کا فریب دیکر ان غریبوں کی زندگی برباد کر ڈالی۔

یورپ و امریکہ میں عام طور پر یہ قاعدہ ہے کہ لڑکیاں اس وقت تک شادی نہیں کرتیں جب تک کہ انکو کسی نوجوان کی محبت پر کامل یقین نہیں ہو جاتا اور شادی سے قبل اس عشق و محبت کے دور کو کورٹ شپ کا زمانہ کہا جاتا ہے لیکن بہت کم ایسی لڑکیاں ہیں جن کو صحیح معنوں میں محبت کرنے والے مرد ملتے ہیں، ورنہ عام طور پر عورتوں اور لڑکیوں کو محبت کا فریب دیکر انکی جوانی برباد کر دی جاتی ہے۔

مرد محبت کرنے میں بہترین ایکٹر ہے جب وہ کسی لڑکی کے ساتھ عشق و محبت کا پارٹ ادا کرتا ہے تو اس لڑکی کو یقین ہو جاتا ہے کہ درحقیقت یہ نوجوان اس پر فریفتہ ہے لیکن یہ فریفتگی اور محبت نفسانی خواہشات سے زیادہ نہیں ہوتی۔ چنانچہ تجربہ بتاتا ہے کہ یہ عارضی محبت زیادہ سے زیادہ ایک سال رہتی ہے۔ بعض حالات میں تو چند ہی ماہ کے بعد لڑکیوں کو اپنی غلطی کا احساس ہونے لگتا ہے۔

محبت ایک بے غرض اور پاک جذبہ ہے جس سے مردوں کی اکثریت قطعی طور پر ناآشنا ہے۔ مرد اغراض کا بندہ ہے اس کی دوستی تعلقات و محبت، عزیز داری سب کچھ غرض پر مبنی ہوتی ہے۔ وہ دنیا میں کاروبار کرنے کے لئے آیا ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص کے ساتھ کاروبار کرتا ہے۔ خواہ وہ اس کی بیوی ہی کیوں نہ ہو جس طرح ایک لالچی کاروباری انسان اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے معاملہ داروں کو سبز باغ دکھاتا ہے۔ بالکل اسی طرح مرد عورت کو بھی سبز باغ دکھاتا ہے وہ ایسا کرنے کے لئے مجبور ہے کیونکہ یہ اسکی فطرت ہے۔

تم مرد سے اپنی کسی بڑی سے بڑی خواہش کا اظہار کر کے دیکھو وہ کبھی انکار نہیں کریگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ انکار سے فریق ثانی کو تکلیف ہوگی، تم جو کچھ کہوگی اس کا وہ اقرار کرے گا۔ لیکن موقع آنے پر اس خوبی کے ساتھ مطالبہ کو ٹال دیگا کہ تمہیں احساس تک نہیں ہوگا زمانہ کی کشاکش نے مرد کو بہت ہوشیار بنا دیا ہے اسی لئے ہم عورتیں اس کے فریب میں آ جاتی ہیں۔

عورت کی اس فطرت کو پیش نظر رکھتے مجھے میرا خیال ہے کہ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ مردوں سے محبت کی توقع کبھی نہ رکھیں اگر وہ مردوں سے محبت کی توقع رکھینگی تو انکو ایک نہ ایک دن مایوسی ہوگی۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ

بچوں کی دنیا

مارکس کوریٹولانس

سب سے پہلے تمہیں یہ بتائیں کہ مارکس کوریٹولانس کیوں کہتے ہیں؟

روم اور والسیکا کی جنگ چھڑی ہوئی تھی رومی فوجیں والسیکا کے دارالسلطنت کوریٹولوئی کے چاروں طرف پڑاؤ ڈالے پڑی تھیں اور والسیکانی اس ڈر سے کہ کہیں شہر دشمنوں کے ہاتھ نہ آ جائے بڑی ہوشیاری سے اس کی حفاظت کر رہے تھے۔

ادھر رومیوں کو ضد تھی کہ شہر میں داخل ہو کر دم لیں گے۔ ایک دن رومی فوج کے سپہ سالار کومنیس کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے فوج کے دو حصے کئے۔ اور آدھی فوج کے ساتھ تو وہ خود لڑنے کے لئے بڑھا اور آدھی فوج مارکس کی سرداری میں دے کر کہا کہ شہر کے گرد پڑاؤ ڈالے رہے۔

لیکن والسیکانیوں کو اس چال کی خبر ہو گئی اور جیسے ہی کومنیس اپنی فوج کے ساتھ نگاہوں سے اوجھل ہوا والسیکانی شہر سے نکل پڑے۔ اور اس زور سے مارکس کی فوج پر حملہ کیا کہ رومیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور وہ بے تحاشا بھاگے۔

"شرم کرو، شرم کرو۔" مارکس کی گرجتی ہوئی آواز بلند ہوئی۔ "بھاگتے ہوئے مرنا تھا تو زندہ کیوں رہے؟" مارکس نے یہ کہا اور دشمنوں کے نرغے میں گھس پڑا، اس کا چہرہ دلی جوش سے تمتما رہا تھا اور اس کی آواز اتنی کرخت تھی کہ والسیکانی گھبرا کر پیچھے ہٹے۔ اور شہر کے پھاٹک پر جا کر دم لیا اور لگے وہیں سے تیر برسانے لیکن مارکس نے کوئی پرواہ نہ کی اور چلا یا،

"بہادروں کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے!" یہ کہکر اپنے دشمنوں کے ہمراہ شہر کے پھاٹک میں داخل ہو گیا۔ صرف چند سپاہی جاں نثاری کے جوش میں اس کے ساتھ تھے۔ اندر پہنچ کر مارکس اس جی داری سے لڑا کہ والسیکانی اس کے آگے سے بھاگے اور کسی کی ہمت نہ پڑی جو اس کے مقابلے پر تلوار تولتا۔ اس وقت اس کی نگاہوں سے آگ برس رہی تھی چہرہ سرخ تھا اور تلوار بے پناہ۔ ذرا دیر میں پورا شہر صرف ایک آدمی کی تلوار سے فتح ہو گیا مارکس نے اس پر بس نہیں کی بلکہ ادھر سے چھٹکارا پا کر اپنے دوست کومنیس کی مدد کو دوڑا جو دوسری طرف لڑ رہا تھا اور قریب تھا کہ شکست کھا جائے۔ اگرچہ زخمی ہو گیا تھا۔ پھر بھی وہاں پہنچ کر مارکس نے اس تیزی سے تلوار چلائی کہ دشمنوں کی آنکھیں چوندھیا گئیں؟ جو سامنے آتا سر سلامت نہ لے جاتا۔ ذرا دیر میں میدان صاف ہو گیا۔ والسیکانیوں کو شکست ہوئی اور رومی ہزاروں غلام اور کئی من سونا لیکر واپس ہوئے۔

دوسرے دن رومی حکومت نے پوری فوج کے سامنے مارکس کو مال غنیمت کا دسواں حصہ دینا چاہا کہ یہ اس کی بہادری کا انعام تھا۔ لیکن مارکس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور بولا۔

"میرا حصہ اتنا ہی ہوگا جتنا اوروں کو ملے گا۔ مجھے زیادہ لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے جو کچھ کیا وہ میرا فرض تھا۔ ہاں میری ایک التجا ہے۔ قیدیوں میں میرا ایک دوست بھی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ آزاد کر دیا جائے کیونکہ۔ اُسے غلام دیکھ کر تکلیف ہوگی؟"

قوم نے مارکس کی اس شرافت کو اسکی بہادری سے زیادہ پسند کیا اور بجائے *

پردۂ فلم

ہندوستانی فلموں کے بے سروپا نام

از جناب محشر عابدی ایم۔ ایس۔ سی

فلموں کے نام رکھنے میں عموماً فلم کمپنیاں بڑی بے پروائی برتتی ہیں۔ وہ من مانے نام رکھتی ہیں۔ اور اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں رکھتیں کہ فلم دیکھنے والے طبقہ پر ان ناموں کا کیا اثر پڑے گا۔ وہ یہ سمجھتی ہیں کہ فلم کا نام خواہ کچھ بھی رکھا جائے۔ اس سے فلم کی نمائش اور آمدنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر کمپنیوں کا یہی خیال ہے (وہ بہت بڑے مغالطہ میں) پڑی ہوئی ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے۔ نام کی غیر موزونیت سے فلم بیں طبقہ کی رائے میں بہت اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ نام کی موزونیت اگر لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے تو دوسری طرف ناموں کی غیر موزونیت انکو فلم دیکھنے سے بے پروا بھی کر دیتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ فلم قصہ اور کہانیوں کو "ناموں" کو خاص تعلق ہوتا ہے اور "نام" بڑی حد تک اسٹوری (افسانے یا کہانی) کے مقصد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اس لئے میں فلم کمپنی کے مالکوں، ڈائرکٹروں اور افسانہ نگاروں کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ فلموں کا نام تجویز کرنے سے قبل غور کر لیا کریں۔

موزوں نام جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں نام ہمیشہ فلمی کہانی کی مناسبت سے رکھنا چاہئے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ فلموں کے نام سے اصل قصہ یا اس کے مقصد سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ مثلاً مسٹر ایکس "(×)" سے افسانہ کے کسی مقصد کا پتہ نہیں چلتا۔ بلکہ فلم دیکھنے کے بعد یہ نام اس فلم کے لئے بالکل بے معنی اور غیر موزوں معلوم ہوتا ہے۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے موزوں ناموں کو کئی جماعتوں میں تقسیم کر سکتے ہیں مثلاً (الف) تاریخی نام (ب) سماجی نام (ج) مذہبی نام (د) رومانی نام (ہ) افسانوی نام

(الف) تاریخی ناموں کی چند مثالیں یہ ہیں بسنتا۔ چندر گپت۔ تلسی داس۔ روپ متی۔ جہانگیر۔ نورجہاں۔ چاند بی بی۔ انارکلی۔ صلاح الدین۔ وغیرہ ان ناموں سے فوراً معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مذکورہ بالا تاریخی شخصیتوں کی زندگی کے واقعات یا کارنامے پیش کئے جائیں گے۔ ان ناموں میں ایک کشش پائی جاتی ہے اور ہر آدمی خواہ وہ تعلیم یافتہ ہو یا ان پڑھ محض ان ناموں کو سنکر انکے دیکھنے کی خواہش کرتا ہے کیونکہ اسے ان فلموں میں عہد ماضی کی تہذیب اور معاشرت کا مرقع نظر آتا ہے۔ اور وہ اپنے اسلاف کے کارناموں سے نصیحت کا سبق لیتا ہے۔

(ب) سماجی (سوشل فلم)۔ فلم کے سماجی ناموں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں ہماری اپنی معاشرت و سوسائٹی (سماج) اور تہذیب کا عکس ہوتا ہے۔ ان میں تہذیب کی خوبیاں اور خامیاں دونوں دکھائی جاتی ہیں۔ تاکہ کمزوریوں اور برائیوں کی اصلاح کی جائے۔ اور خوبیوں کو اختیار کیا جائے۔ اب اچھوت کی لڑکی (اچھوت کنیا) کو لیجئے یہ فلم زندگی کے سماجی پہلو یعنی نیچ اور اونچ ذات کی تفریق اور کشمکش کو پیش کرتی ہے۔ دوسری مثال طلاق (منروا فلم کمپنی) کی ہے اس فلم کے نام سے فوراً یہ پتہ چلتا ہے کہ اس میں "طلاق" کی ضرورت اور اس کے مفید نتائج پر روشنی ڈالی گئی ہوگی۔ "بھارت کی بیٹی" کا نام سنکر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں ہندوستان کی کسی لڑکی کے شاندار کارنامے پیش کئے گئے ہونگے۔ یا "آنکھ کا نشہ" سنکر فوراً یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ اس میں کسی جوان آدمی کی غلط کاریوں اور بُری صحبتوں کے نتائج کو پیش کیا گیا ہوگا وغیرہ وغیرہ اسی قسم کے بعض دوسرے نام یہ ہیں۔ دنیا نہ مانے۔ خان بہادر۔ جیلر۔ دھرتی ماتا۔ دو گھڑی کی موج۔ مزدور کی بیٹی۔ اچھوت کنیا۔ بازاری گویا۔ وغیرہ۔ یہ ایسے نام ہیں۔ جن سے ہم یہ ضرور اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کا کیا مقصد ہے اور یہ کیا

اقوال زریں

خداوند کا خوف علم کا شروع ہے لیکن احمق حکمت اور تربیت کی حقارت کرتے ہیں۔ (انجیل)

یہ دنیا ایک تلخ درخت ہے اس کے صرف دو ہی آب حیات کے مانند شیریں پھل ہیں۔ اول شیریں کلامی۔ دوم صحبت نیک۔ (چانکیہ نیتی)

بڑا آدمی کتنا ہی عالم اور ہنر ور کیوں نہ ہو تو بھی وہ اس قابل نہیں کہ اس سے محبت کی جائے (ہر تھری کاہری)

دوسرے کے لئے وہ چیز پسند نہ کرو جو تمہیں اپنے لئے اچھی نہیں لگتی بس یہی مذہب اور ایمان کا نچوڑ ہے۔ (وُدر نیتی)

روح کو برباد کرنے والے دوزخ کے تین دروازے ہیں۔ شہوت۔ غصہ اور لالچ اس لئے ان تینوں کو ترک کر دینا چاہیئے۔ (گیتا)

غصہ کو محبت سے۔ برائی کو نیکی سے۔ لالچی کو سخاوت سے اور جھوٹے کو سچائی سے مغلوب کرنا چاہیئے

موج تبسم

مجسٹریٹ:۔ (لڑکے کے باپ سے) تمہارا لڑکا پانچویں مرتبہ چوری کے الزام میں میرے سامنے آیا ہے تم اسے صحیح راستے پر کیوں نہیں ڈالتے۔

باپ:۔ حضور میں نے تو اسے سب کچھ بتا دیا ہے مگر احمق ہے کہ بار بار گرفتار ہو جاتا ہے۔

بچہ:۔ ابا ابا۔ آپ مجھے بازار سے ایک ڈھول لادیں۔

باپ:۔ نہیں تم مجھے ہر وقت اسے بجا کر تنگ کیا کرو گے؟

بچہ:۔ نہیں میں ایسا نہیں کرونگا بلکہ اس وقت بجاؤنگا جب آپ سو رہے ہونگے۔

ایک شخص:۔ (اپنے دوست کے لڑکے سے) بیٹا تم اپنی عمر کے لحاظ سے بڑھتے نہیں ہو اس کی کیا وجہ ہے

لڑکا:۔ جناب اس کا سبب پوچھئے میں آجکل کام میں اتنا مشغول رہتا ہوں کہ بڑھنے تک کی فرصت نہیں ملتی۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

کشمیر میں ایک جگہ پر ایک ایسا چشمہ ہے کہ اس کا پانی اور چشموں کی طرح ہر وقت نہیں نکلتا۔ کبھی پانی نکلتا ہے اور کبھی بند ہو جاتا ہے بند ہونے اور ابلنے کا کوئی وقت بھی مقرر نہیں کبھی زیادہ دیر تک پانی ابلتا ہے اور کبھی زیادہ دیر تک بند رہتا ہے۔ اس چشمہ کا پانی کچھ رنگین سا ہے۔

کیلیفورنیا کے ایک شہر میں جو موٹر ڈرائیور کسی حادثہ کی وجہ سے مجرم ثابت ہوتا ہے اسے قانوناً مجبور کیا جاتا ہے کہ اپنی موٹر کے گرد ۱۴ انچ چوڑی سرخ رنگ کی لکیر کھینچ دے تاکہ پبلک دور ہی سے خطرے کا نشان دیکھکر آگاہ ہو جایا کرے۔

انگلستان کی تمام آبادی میں سے ہر سو انسانوں میں سے تقریباً آٹھ آدمی ساٹھ سال یا اس سے

۶۰ سے زیادہ عمر رکھنے والے ہیں۔

افسانہ

فریب خوردہ

از جناب شمس الدین حسن صاحب

دنیا میں چاروں طرف مکر و فریب کا جال پھیلا ہوا ہے۔ اس فریب میں نہ جانے کتنی معصوم لڑکیاں پھنس چکی ہیں۔ ذیل کا افسانہ ایک فریب خوردہ لڑکی کی داستان ہے:۔

میں ابھی بالکل کمسن ہی تھی کہ سایہ پدری سر سے اٹھ گیا بعض خانگی حالات کے باعث والدہ نے میرے والد کی موت کے بعد سسرال میں رہنا پسند نہ کیا اور اپنے میکے چلی آئی۔ میرے ایام طفلی ننہیال میں گذرے۔ میرے چھوٹے ماموں نصرت علی خاں سوداگری کرتے تھے اور ان کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی بلکہ عمر بھر انہوں نے شادی ہی نہ کی تھی اس لئے وہ مجھے اپنی آنکھ کا تارا سمجھتے تھے۔ اور میں بھی ماموں ہی کو والد سمجھا کرتی تھی۔ رفتہ رفتہ میں جوان ہوئی۔ مگر مشیت ایزدی جس ماں نے عالم بیوگی میں مجھے نہایت مصیبت سے پرورش کیا تھا، وہ بھی مجھ سے چھن گئی اور میں یکہ و تنہا رہ گئی۔

بجز ماموں کے دنیا میں میرا کوئی نہ تھا۔ ماموں میری خاطر و مدارات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تھے۔ اپنے کاروبار کے باعث وہ دن بھر گھر سے باہر رہتے تھے مگر رات کو وہ ضرور گھر میں آجاتے۔ سالہا سال سے یہ انکا معمول تھا۔ میرے پاس ایک ماما ہر وقت موجود رہتی تھی سوئے اتفاق سے وہ ماما چند دن کے لئے اپنی لڑکی کی بیماری پر مجھ سے رخصت لے کر چلی گئی۔ اور ایسی گئی کہ واپس نہ آئی۔ اس کی جگہ میں نے ایک دوسری ماما کو رکھ لیا۔ ماموں جان نے گھر کے معاملات میں مجھے بالکل مختار کل بنایا ہوا تھا۔ کھانے پہننے کے سامان کی کوئی کمی نہ تھی۔ میں اپنی تنہائی پر بھی خوش تھی اور اللہ کا شکر بجا لاتی تھی۔ مجھے عام لڑکیوں کی طرح سے بناؤ سنگار رکھنے کا تو شوق تھا اور نہ جوانی کی امنگوں سے میرا سینہ لبریز رہتا تھا مگر عالم دوشیزگی کے ابتدائی دور سے جن کو گذرنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ کہ ایک نیک سے نیک دل دوشیزہ کو بھی رفیق حیات کا خیال ضرور ایک آدھ بار آجایا کرتا ہے۔ مگر ماموں جان کا بڑھاپا اور اپنی بیکسی کے روح فرسا منظر کو دیکھکر میں دم بخود ہو جاتی میرا اپنے مستقبل کی کوئی دھندلی سی تصویر بھی نہ تیار کر سکتی تھی۔ نوجوان لڑکیوں کے لئے کنبوں گھرانوں اور خاندانوں میں جس طرح شادی کے پیغام آیا کرتے ہیں۔ ان سے ہمارے گھر کی دہلیز بالکل ناآشنا تھی۔ چونکہ میرے ننہیال ایرانی الاصل تھے۔ اس لئے انکی کنبہ داری کا سلسلہ بہت وسیع تھا۔ اور جو دو چار رشتہ دار شہر میں موجود بھی تھے وہ بھی آپس میں رشتہ ناطہ کرنا تو درکنار میل جول بھی پسند نہ کرتے تھے۔ میرے ماموں نصرت علی خاں خاندانی لحاظ سے اعلیٰ پائے کے لوگوں میں شمار ہوتے تھے مگر دنیاوی وجاہت کی عدم موجودگی کے باعث وہ نیک نام نہ تھے۔ گو ان میں حسبی و نسبی شرافتوں کی کمی نہ تھی مگر دنیا ظاہری ٹیپ ٹاپ کو دیکھتی ہے۔ اس لئے میرے رشتہ کے لئے کسی طرف سے پیغام نہ آنے کی یہی وجہ تھی۔

سردی کا موسم تھا۔ رات کے دس بجے ہونگے کہ ماموں جان گھر میں تشریف نہ لائے میں اور میری ملازمہ انتظار کرتے کرتے تھک کر سو گئیں۔ مگر ان کا کچھ پتہ نہ چلا۔ صبح ہوئی پھر بھی وہ نہ آئے۔ اسی طرح سے ۸ - ۱۰ دن گذر گئے، میں سخت پریشان خاطر ہوئی۔ دسویں روز انکا ایک ملازم جو ہر وقت ان کے ہمراہ رہا کرتا تھا پیغام لایا کہ ماموں جان امرتسر میں تشریف رکھتے ہیں اور مجھے وہیں بلایا ہے۔ میں تو چشم براہ بیٹھی تھی، جھٹ تیار ہو گئی اور دوسرے دن شام کے چھ بجے امرتسر میں ایک پرتکلف مکان کے دروازہ پر جا کر ہمارا تانگہ ٹھہرا۔ میں نے ماما سے دریافت کیا یہ کس کا مکان ہے اس لڑکے نے جو میرے ماموں کا ملازم تھا۔ جواب دیا کہ یہ میرے چچا کا مکان ہے خانصاحب یہیں اترے ہوئے ہیں خیر میں اندر داخل ہوئی اور ایک کمرے میں اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ ماما کو کہا کہ تم ان سے دریافت کرو کہ میرے ماموں کہاں ہیں؟ تھوڑی دیر میں وہ جواب لائی کہ خانصاحب یعنی میرے ماموں صبح کو تبدیلی آب و ہوا کے لئے کسی دوسری جگہ چلے گئے ہیں۔ اور ایک ہفتہ تک واپس آنے کا وعدہ کر گئے ہیں۔ اس عرصہ میں مجھے بھی یہیں رہنے کا حکم دے گئے ہیں۔ میں پہلے تو یہ سنکر ملول ہوئی مگر پھر خیال آیا کہ لاہور امرتسر میرے لئے برابر ہے میں یہیں انتظار کرونگی۔

میری نئی ملازمہ بڑی نٹ کھٹ اور چالاک تھی ہر وقت میرے حسن و جمال کی تعریفیں اور بیاہ شادی کے تذکرے ہی کیا کرتی تھی۔ گو میں اس کی باتوں کو برا سمجھتی تھی۔ مگر آخر کب تک اس کی باتوں کا اثر مجھ پر نہ ہوتا۔ میں بھی رفتہ رفتہ اس کی باتوں سے لطف اندوز ہونے لگی۔ امرتسر کے قیام نے اس کی زبان میں وہ طاقت پیدا کر دی کہ الامان۔ اس نے میری بیکسی جوانی ماموں کے بڑھاپے اور دوسرے حالات کی تصویر میرے سامنے ایسے طریق پر پیش کی کہ میں اس سے یہ کہنے پر مجبور ہو گئی۔ کہ آخر اس کا علاج کیا ہے۔ اس کا جواب صاف یہی تھا کہ "کسی معقول نوجوان سے شادی کر لو۔" مجھ کو اپنے فطری حجاب کے باعث گو اس ضمن میں بات نہ کرنی چاہیئے تھی۔ مگر میرے حالات میں جو لڑکی بھی ہو گی۔ وہ غالباً وہی کچھ کرے گی۔ جو میں نے کیا۔ یعنی میں نے اس خادمہ کو اپنی محسنہ اور خیرخواہ سمجھ کر اپنے نیک و بد کا مالک بنا دیا۔ جس مکان میں ہم اترے ہوئے تھے وہ خالی تھا مگر خانہ داری کا ضروری سامان اس میں موجود تھا۔ میں اور میری خادمہ اور ایک مرد ملازم اس میں رہتے تھے۔ وہ لڑکا جو میرے ماموں کے پاس تھا دوسرے دن لاہور چلا گیا اور پھر واپس نہ آیا خادمہ نے میری رضامندی پا کر مجھے مشورہ دیا کہ ایک نوجوان لکھا پڑھا۔ خاندانی لحاظ سے نجیب الطرفین برسر روزگار ہے۔ اگر میں عقد کر لوں تو میرے لئے آئندہ زندگی میں راحتوں کا سامان ہو گا۔ میں نے ماموں کی عدم موجودگی میں کوئی بات کرنا چیت کرنا مناسب نہ سمجھا لیکن پھر بھی ماما کی عیاری سے حالات کچھ ایسے پیدا ہو گئے۔ جن کی بنا پر میں ماما کے فریب میں آگئی اور میں نے ایک نوجوان سے شادی کر لی۔ شادی کے چند ہی روز بعد عقدہ کھلا کہ مجھے فریب دیا گیا ہے مگر میں کیا کر سکتی تھی۔ میرا جو کچھ تھا لٹ چکا تھا۔

اس واقعہ عظیم کے یوں آناً فاناً انجام پانے کے بعد مجھے ماموں کا خیال آیا۔ دل پانی پانی ہو گیا لاہور آنے کے لئے تلملائی۔ مگر میں اس کٹنی خادمہ اور دو مرد ملازموں کے قبضہ آہنی سے کہاں بھاگ سکتی تھی۔ میرا شوہر خاموش مزاج اور خود بھی میرے حالات سے ناواقف تھا وہ بھی لاہور ہی کا رہنے والا تھا مگر جہاں میں نے اپنے خاندانی حالات کو پردہ راز میں رکھا۔ اسی طرح سے اس نے بھی اپنے حسبی نسبی حالات کو چھپائے رکھا۔

شہر کانپور میں زائد پولیس

کے متعلق!

پبلک کے لئے گورنمنٹ کی ہدایات

۱۔ گورنمنٹ آرڈر نمبر ۳۹۴ - پی (۱) ۸ - ۱۴۱ - ۹ - ۳۹ ۔ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء اور گورنمنٹ آرڈر نمبر ۲۰۶۰ (۱) ۸ - ۹ (۱) - ۳۹ ۔ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء کے ذریعہ حدود کانپور میونسپلٹی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں زائد پولیس تعینات کی گئی تھی اور اس کے صرفہ کو پورا کرنے کے لئے باشندگان شہر پر ٹیکس منظور ہوا تھا۔

۲۔ ٹیکس ان علاقوں میں نافذ کیا جائے گا جہاں پر فروری و مارچ ۱۹۳۹ء کے مہینوں میں فرقہ وارانہ فسادات وجھگڑے ہوئے اور ان علاقوں میں صرف ان فرقوں یا فرقہ کے لوگوں پر جو بلوہ کے لئے ذمہ دار تھے۔

اس لئے گورنمنٹ نے ان علاقوں کی اور ان علاقوں کے ان فرقوں کی جن پر ٹیکس لگایا جائے گا منظوری دیدی ہے جنکی پوری تفصیل فہرست میں درج ہے۔ جو ساتھ میں لگی ہے۔ اس فہرست سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان علاقوں میں کس فرقہ یا فرقے کے لوگوں پر ٹیکس لگایا جائے گا۔

۳۔ پولیس ایکٹ کے دفعہ ۱۵ (۵) (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء) کے ماتحت گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل درجے کے لوگوں کو زائد پولیس ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

(الف) حدود کانپور میونسپلٹی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے ہر فرقے کے وہ اشخاص جو ان علاقوں میں آباد ہیں جو کہ متذکرہ فہرست کے تمام ۴۳ سرکلوں میں شامل نہیں ہیں۔

(ب) ہر سرکل کے باقی وہ سب باشندگان جو اس کے سامنے درج فرقہ یا فرقوں میں شامل نہیں ہیں انکو ٹیکس نہیں دینا پڑے گا۔

(ج) وہ سب اشخاص جن کی آمدنی ۱۲۰ روپیہ سالانہ سے کم ہے۔

(د) وہ سب افراد جن کی کلکٹر صاحب یا سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس فسادات کو روکنے میں امداد دینے کی وجہ سے سفارش کریں گے۔

(س) امپیریل، پراونشل اور ملٹری گورنمنٹ ملازمان۔

(ص) مہتر۔ میونسپل کنزرونسی عملہ اور دیگر عملہ جو بلوہ کے زمانہ میں ڈیوٹی پر تھا۔

(۴) ٹیکس تنخواہ کے مطابق سلائڈنگ اسکیل پر لگایا جائے گا ٹیکس کی شرح وغیرہ اور ٹیکس کی تشخیص کی رقم کی فہرست جو تیار کی جا رہی ہے کچھ عرصہ بعد شایع ہوگی۔

(۵) ٹیکس ادا ہو جانے کے بعد ٹیکس کی تشخیص کے متعلق اعتراضات پٹیشن کے فارم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس بھیجے جائیں۔ جو ڈپٹی کلکٹر کی عدالت میں دیئے جائیں گے۔ جو زائد پولیس ٹیکس کے متعلق معاملات طے کرنے کے لئے افسر مقرر کئے گئے ہوں۔

اس افسر کا نام کچھ دنوں میں اعلان کر دیا جائے گا۔ ہر پٹیشن کے ساتھ ٹیکس کی ادائیگی کی رسید لگی ہونا چاہیئے۔

(۶) شہر کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں پولیس ایکٹ (ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۶۱ء) کے دفعہ ۱۵ (۸) کے ماتحت معاوضہ کی درخواستوں پر کارروائی شروع کر دینے کے لئے گورنمنٹ نے گورنمنٹ آرڈر نمبر ۳۹۴ پی (۱) ۸ - ۱۴۱ ۔ ۹ ۔ ۳۹ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۹ء کے ذریعہ منظوری دیدی ہے۔ کسی علاقہ کے متعلق کسی معاوضہ کی رقم جو منظور کی جائے گی۔ وہ اس علاقہ یا علاقوں کے ان باشندگان سے وصول کی جائے گی جو وہاں کے لئے ذمہ دار تھے۔ ان علاقوں میں ان درجوں کے لوگوں کو جنکو گورنمنٹ نے پولیس ایکٹ کی دفعہ ۱۵ (۵) کے ماتحت زائد پولیس ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ دفعہ ۱۵ - اے (۳) کے ماتحت معاوضہ کی رقم کی ادائیگی سے بھی مستثنیٰ رہیں گے۔

۲۱ اگست ۱۹۳۹ء

ایل ۔ پی ۔ ہنکاکس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

نواب گنج تھانہ

نمبر سرکل ۱ — نواب گنج کربلا — ہندوؤں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۳ اور چک نمبر ۵ کا کچھ حصہ ملیسونیا گھاٹ کے مغرب میں۔

نمبر سرکل ۲ — گھٹیا آبادی — ہندوؤں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۱۳ اور ۱۱۴ کا حصہ

کرنیل گنج تھانہ

نمبر سرکل ۳ — کرنیل گنج — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳ اور صرف چک نمبر ۱۰۴ کا شمالی حصہ جنوب میں "این" روڈ تک۔

نمبر سرکل ۴ — گوالٹولی اور خلاصی لائن (مقبرہ کے علاوہ) — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۱ گوالٹولی کراس روڈس، ڈاؤن ریلوے لائن سے بائیں طرف دوسری سڑک تک گورنمنٹ ٹیکسٹائل اسکول کے جنوب۔ پھر مقبرہ اور کربلا کے مشرق سے گوالٹولی روڈ اور پھر مغرب کی طرف گوالٹولی روڈ کے ساتھ سیسہ مئو نالہ تک

چک نمبر ۱۰ موجودہ چک کی شمالی مشرقی اور مغربی حدود اور جنوب کی طرف اس گلی تک جو سول لائن کے بنگلوں کے ایریا اور مزدوروں کے کوارٹروں کے ایریا کے درمیان سے گذرتی ہے۔

چک نمبر ۱۲ جنوب میں اسی گلی کے سلسلہ میں جو چک نمبر ۱۰ میں بتلائی گئی ہے اس مقام تک جہاں ریلوے لائن سڑک نمبر ۱۸ کو کراس کرتا ہے۔ موجودہ شمالی۔ مشرقی اور مغربی چک کے حدود۔

نمبر سرکل ۴ (اے) — گوالٹولی مقبرہ — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ سادہ گوالٹولی روڈ سیسہ مئو نالہ روڈ تک۔ شمال مغرب روڈ نمبر ۵۰ (دالگن روڈ) مشرقی حدود قدیم مقبرہ اور کربلا کا مشرقی حصہ

نمبر سرکل ۵ — لوہیا پھاٹک — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا

علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۱ کا وہ حلقہ جو ریلوے سائڈنگ کے مشرق کی طرف ہے۔ چک نمبر ۱۴ جو مغرب کی جانب نواب روڈ۔ جنوب کی جانب گوالٹولی روڈ اور مشرق کی جانب نواب روڈ سے ۱۰۰ گز کے فاصلہ کی لائن سے گھرا ہوا ہے۔

سیسہ مئو تھانہ

نمبر سرکل ۶ — سیسہ مئو — صرف ہندوؤں پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۴

نمبر سرکل ۷ — سیسہ مئو — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۸۔ شمال۔ مغرب۔ اور جنوب میں موجودہ چک کے حدود اور مشرق کی جانب این روڈ سے محدود ہے۔

نمبر سرکل ۸ — سیسہ مئو — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۸ کا حصہ جس کے حدود یہ ہیں:۔ شمال۔ سیسہ مئو نالا روڈ۔ جنوب۔ سی روڈ۔ مشرق۔ ڈی روڈ۔ مغرب۔ این روڈ۔

نمبر سرکل ۹ — سیسہ مئو — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۸ کا حصہ جس کے حدود یہ ہیں:۔ شمال۔ جنوب۔ اور مشرق میں چک کے موجودہ حدود اور مغرب کی جانب ڈی روڈ سے گھرا ہوا ہے۔

نمبر سرکل ۱۰ — سیسہ مئو — ہندو مسلم اور سکھ پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۵ کا حصہ جس کے حدود درج ذیل ہیں:۔ شمال۔ جنوب۔ اور مشرق کی جانب چک موجودہ حدود۔ اور مغرب کی جانب ڈی روڈ سے گھرا ہوا ہے۔

نمبر سرکل ۱۱ — چمن گنج — ہندو اور مسلم پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۸ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ جنوب۔ 'بی' روڈ۔ مشرق 'ڈی' روڈ شمال 'سی' روڈ، مغرب۔ 'بی' روڈ۔

نمبر سرکل ۱۲ — سعید آباد — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۵ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال 'بی' روڈ۔ جنوب ایف روڈ مشرق ڈی روڈ۔ مغرب کیو روڈ۔

نمبر سرکل ۱۳ — کریانہ چمن گنج — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۵ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال ایف روڈ۔ جنوب۔ 'جی' روڈ مشرق ڈی روڈ۔ مغرب 'کے' روڈ

نمبر سرکل ۱۴ — گھسیانہ چمن گنج — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۵ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال 'بی' روڈ جنوب۔ ایف روڈ مشرق 'کے' روڈ، مغرب آئی روڈ۔

نمبر سرکل ۱۵ — رام باغ گوپال ٹاکیز — صرف ہندوؤں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۰ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال بی اروڈ کا سلسلہ جنوب ایف روڈ۔ مشرق 'بی' روڈ۔ مغرب بی۔بی۔اینڈ سی۔آئی ریلوے لائن۔

نمبر سرکل ۱۶ — رائے پورہ لشن پورہ — ہندو اور سکھوں پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۶ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال کالپی روڈ۔ مشرق ہمیر پور روڈ۔ مغرب اے روڈ جنوب۔ لکشمی داس نرائن داس آئل مل کی شمالی چہار دیواری

نمبر سرکل ۱۷ — بھنانہ پوروہ کانپور ٹینری سے ملا ہوا۔ — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۷ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال کالپی روڈ۔ جنوب۔ گرانٹ ٹرنک روڈ۔ مشرق کالپی روڈ اور گرانٹ ٹرنک روڈ کو ملانے والی سڑک۔ بھنانہ پوروہ کا مغربی حصہ مغرب کانپور ٹینری کی مشرقی چہار دیواری

نمبر سرکل ۱۸ — بھنانہ پوروہ — صرف ہندوؤں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۶ اور ۸۷ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے:۔ شمال کالپی روڈ۔ مغرب کے روڈ کا سلسلہ مشرق اے روڈ۔ جنوب کالپی روڈ سے ۲۰۰ گز کا فاصلہ

نمبر سرکل ۱۹ — نسیم آباد — ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل (جوہی نوٹیفائڈ ایریا) شمال۔ گرانٹ ٹرنک روڈ۔ جنوب دوسری ۳۰ فٹ سڑک۔ راج بہا کا جنوبی حصہ۔ مشرق۔ اے روڈ۔ راج بہا اور قبرستان کی چہار دیواری مغرب این روڈ

نمبر سرکل ۲۰ — نظیر آباد (جوہی نوٹیفائڈ ایریا) — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ شمال گرانٹ ٹرنک روڈ۔ جنوب دوسری ۳۰ فٹ روڈ۔ راج بہا کا جنوبی حصہ مشرق این روڈ۔ مغرب ۴۰ فٹ روڈ اور چماروں کے قبرستان کی چہار دیواری۔

نمبر سرکل ۲۱ — گھسرا مئو — ہندو سکھ اور مسلم پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۱۰۷ کا حصہ جیسا درج ہے۔ شمال واٹر ورکس فلٹرنگ اسٹیشن کے جنوب کی سڑک، جنوب مشرق۔ این روڈ۔ جنوب مغرب مجوزہ ۴۰ فٹ روڈ جو گھسرا مئو کے جنوب مغرب میں ہے۔

نمبر سرکل ۲۲ — فضل گنج — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل چک نمبر ۸۴ کا حصہ جو درج ذیل ہے:۔ شمال کالپی روڈ۔ جنوب مل ریلوے سائڈنگ۔ مشرق ۵۰ فٹ روڈ مسجد کے کنارے۔ مغرب ۶۰ فٹ روڈ۔

انور گنج تھانہ

نمبر سرکل ۲۳ — سودیشی مل ایریا (جوہی نوٹیفائڈ ایریا) — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ سودیشی مل کے جنوبی مغربی کنارے کی چہار دیواری سے ۱۰۰ گز کے فاصلہ کے اندر مل کو چھوڑ کر

نمبر سرکل ۲۴ — انور گنج (پھول والی گلی) — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۷ کا شمالی نصف حصہ جو جنوب میں فائر بریگیڈ اسٹیشن کے سامنے کی گلی سے گھرا ہے۔

نمبر سرکل ۲۵ — انور گنج (پھول والی گلی جنوب) — ہندو مسلم پر ٹیکس ہوگا۔
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۷ کا جنوبی نصف حصہ۔ جو شمال کی جانب۔ فائر بریگیڈ اسٹیشن کے سامنے کی گلی سے گھرا ہے۔

نمبر سرکل ۲۶ — بالمنڈی — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا
علاقہ کی تفصیل کل چک نمبر ۹۷

نمبر سرکل ۲۷ — جگ راج پوروہ ہادی منڈی قاسم گنج۔ — صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا۔

علاقہ کی تفصیل۔ تمام چک نمبر ۸۹ مل کو چھوڑ کر

نمبر سرکل ۲۸۔ افتخار آباد۔ صرف مسلمانوں پر ٹیکس
علاقہ کی تفصیل۔ تمام چک نمبر ۹۰

نمبر سرکل ۲۹۔ دلیل پوروہ۔ بہرامن کا پوروہ۔ بیچ باغ۔ (صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا۔)
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۹۱ اور ۹۲

نمبر سرکل ۳۰۔ بھوسہ ٹولی اور ہندو مسلم پر ٹیکس ہوگا۔)
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۹۴

نمبر سرکل ۳۱۔ انور گنج شمال (مسلم پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۹۳

نمبر سرکل ۳۲۔ قلی بازار، بکر منڈی۔ لوہائی ہندو مسلم
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۷۶ اور ۷۷۔ چک نمبر ۸۱ کا حصہ جنوب میں ولیس کاٹن پریس تک۔ ہندو یتیم خانہ کے شمال میں چک نمبر ۸۰ کا تکونہ حصہ

نمبر سرکل ۳۳۔ بڑا بوچڑ خانہ۔ (صرف مسلمانوں پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۸۰ کا حصہ باؤنڈرا ملک پریس اسٹیشن کی شمالی و جنوبی حد بندی تک

کوتوالی پولیس اسٹیشن

نمبر سرکل ۳۴۔ فراشخانہ۔ چوبے گولا۔ بوچڑ خانہ خورد (صرف مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا)
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۴۱ اور ۴۴ (مسٹن روڈ کی دوکانیں اور مکانات کے علاوہ جو دوسرے سرکل میں ہیں)

نمبر سرکل ۳۵۔ توپخانہ بازار، مصری بازار، نیا چوک کا حصہ (صرف مسلم پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۳۹ اور ۴۲۔ چک نمبر ۴۰ کا حصہ جو مغرب کی جانب تیلیوں کی گلی سے گھرا ہے۔ اور شمال جنوب اور مشرق میں چک کے موجودہ حدود (مسٹن روڈ کے مکانات و دوکانیں چھوڑ کر جو دوسرے سرکل میں ہیں)

نمبر سرکل ۳۶۔ چھپر محال (صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا)
علاقہ کی تفصیل۔ تمام چک نمبر ۴۶

نمبر سرکل ۳۶ (اے)، منی رام کی بغیہ کی قریب کی کراس روڈس (صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا)
علاقہ کی تفصیل۔ چک نمبر ۳۲، ۳۳، ۵۰، ۴۷ اور ۴۸ کے وہ حصے جو چوراہے سے ۱۰۰ گز کے محیط کے اندر ہیں

نمبر سرکل ۳۷۔ مسٹن روڈ۔ (ہندو اور مسلمانوں پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل۔ سڑک کے دونوں جانب مکانات اور دوکانیں جو مشرق میں تلک ہال کی گلی سے اور مغرب میں محمد مجید احمد روڈ سے جنوب کی طرف مول گنج کے کراس روڈس تک

نمبر سرکل ۳۸۔ چوک صرافہ۔ ٹھٹھرائی۔ جوتہ بازار (صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا۔)
علاقہ کی تفصیل۔ صرافہ اور ٹھٹھرائی کی گلیوں کی سب دوکانیں اور مکانات اور مسٹن روڈ اور ان دونوں گلیوں کے بیچ میں سب دوکانیں اور مکانات

نمبر سرکل ۳۹۔ کنجی لال کا شوالہ (صرف ہندو پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل کنجی لال کے شوالہ سے ۱۰۰ گز کے محیط کے اندر کے سب مکانات اور دوکانیں۔

نمبر سرکل ۴۰، خاص بازار (صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا)
علاقہ کی تفصیل چک نمبر ۳۶ کا حصہ جیسا درج ہے شمال۔ گلس بازار روڈ۔ مغرب خاص بازار روڈ مشرق۔ رام موہن کے احاطہ کے اندر جانے والی پرائیوٹ گلی۔ جنوب گلس بازار روڈ سے ۵۰ گز جنوب کی لائن۔

نمبر سرکل ۴۱۔ اٹاوہ بازار۔ چٹائی محال فیلخانہ کا حصہ۔ (ہندو مسلمانوں پر ٹیکس ہوگا)
علاقہ کی تفصیل۔ کل چک نمبر ۲۱ اور چک نمبر ۲۰ اور ۲۲ کا حصہ جیسا درج ہے:۔ مغرب اور جنوب میں موجودہ چک کے حدود۔ مشرق کی جانب روڈ نمبر ۷ سے پوسٹ آفس کے پیچھے کی سڑک پر اندھی بڑھیا کی مسجد کے کنارے تک۔

نمبر سرکل ۴۲۔ لاٹھی محال (صرف ہندو پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل کل چک نمبر ۳۱

نمبر سرکل ۴۳۔ ٹپیا اگدہی بازار (صرف ہندو پر ٹیکس)
علاقہ کی تفصیل چک نمبر ۴۷ کا حصہ جیسا درج ہے:۔ جنوب اور مشرق میں چک کے موجودہ حدود۔ شمال اور مغرب میونسپل گرلس اسکول کو جانے والی گلی۔

(باقی برصفحہ ۷ کالم ایک نیچے)

تعزیری پولیس ٹیکس (بقیہ صفحہ ۶)

کلکٹر گنج تھانہ

نمبر سرکل ۴۴ - شتر بجی محال بسرکی محال . ناچ گھر — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا

علاقہ کی تفصیل . کل چک نمبر ۵۶ . ۵۷ . ۵۸ . ۵۹

نمبر سرکل ۴۵ . نیا گنج . نئی دال منڈی — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا

علاقہ کی تفصیل . نئی دال منڈی کے دونوں جانب سب مکانات اور دوکانیں . اور نیا گنج کلاک ٹاور سے پان بازار کے چوراہے تک

نمبر سرکل ۴۶ . دھنکٹی . رنجیت پورہ . سبزی منڈی — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا .

علاقہ کی تفصیل . کل چک نمبر ۴ ، ۷ اور ۵ ، ۷

نمبر سرکل ۴۷ . کلکٹر گنج . کوپر گنج . — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا .

علاقہ کی تفصیل . کل چک نمبر ۳ ، ۷

نمبر سرکل ۴۸ . نہر کی پٹری . جنوب و مشرق کی جانب . صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا .

علاقہ کی تفصیل . چک نمبر ۷ ، ۶ - اور ۱ ، ۷ کے سب مکانات اور دوکانیں جو کنیال بنک پر واقع ہیں (یعنی سولا گنج کے چوراہے سے شتر خانہ کے چوراہے تک)

نمبر سرکل ۴۹ . گمیاری منڈی . سرائے محال . صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا

علاقہ کی تفصیل . چک نمبر ۳۰ ، ۶ کا حصہ جیسا درج ہے : شمال اور مشرق میں موجودہ چک کے حدود مغرب سڑک نمبر ۱۰۳ . جنوب جوگلی مال روڈ کو سڑک نمبر ۱۰۳ سے ملاتی ہے . (لاٹوش مال روڈ کی دوکانیں اور مکانات شامل نہیں ہیں .)

نمبر سرکل ۵۰ . لوگھڑا . منڈھا لوٹی ، پرانا جنرل گنج دونوں جانب . ہندو اور سکھ پر ٹیکس ہوگا .

علاقہ کی تفصیل . چک نمبر ۴۹ اور ۵۰ اور چک نمبر ۴۸ - ۴۹ اور ۵۵ میں جنرل گنج بازار کے دونوں جانب کے مکانات

نمبر سرکل ۵۱ . ستیا رام بازار اور نہر کی پٹری مشرق — صرف ہندو پر ٹیکس ہوگا

علاقہ کی تفصیل . چک نمبر ۶۱ کا حصہ جیسا درج ذیل ہے . شمال جنوب اور مغرب میں چک کی موجودہ باونڈری اور مشرق میں سڑک نمبر ۱۰۱ اور سڑک نمبر ۱۰۴ کے درمیان میں تقسیم کرنے والی سڑک .

ڈنزگ جرمنی میں شامل ہوگیا؟ لندن یکم ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ ڈنزگ کے گورنر ہر فورسٹر نے جرمن ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کو پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ بالآخر وہ دن آ پہونچا جس کا ہمیں مدت سے انتظار تھا - ہر فورسٹر نے مزید لکھا ہے کہ آج سے ڈنزگ اپنے آپ کو جرمنی کا حصہ سمجھتا ہے -

باقی صفحہ ۴ کالم پانچ

سبق دینا چاہتا ہے .

(ج) مذہبی نام ایسے ناموں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان فلموں میں کسی بڑے بزرگ . دیوتا . اوتار یا مہاتما کی زندگی کے واقعات پیش کرینگے یا کسی مذہبی واقعہ کو کہانی کی شکل میں پیش کرنا اس کا مقصد ہے . مثلاً پورن بھگت " گوپال کرشن . گوتم بدھ . تلاش حق . الہلال . پیام حق ، فرزند اسلام وغیرہ ان ناموں میں عام لوگوں کے لئے غیر معمولی کشش معلوم ہوتی ہے اور ان کے دل میں انکو دیکھنے کا خود بخود شوق پیدا ہوتا ہے .

(د) رومانی نام . دوسرے الفاظ میں یہ وہ نام ہیں جو ہماری روزمرہ زندگی کے رومان آفریں یا عشق و محبت کے واقعات کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور ان کے اچھے اور برے نتیجوں پر روشنی ڈالی جاتی ہے . یہ واقعات بالکل ہماری اپنی زندگی کے ہوتے ہیں جنہیں درس عبرت بھی ہوتا ہے اور اصلاح خودداری کا پیام بھی ان میں خطرے سے آگاہ بھی کیا جاتا ہے اور راستی اور صداقت کا سبق بھی دیا جاتا ہے . ایسے فلموں کے چند نام یہ ہیں :-

دیوداس . جوانی کی ہوا . جیون نیا . بلو جنیا . ٹیمپل بلیس ، باغباں . بھابی . دھوپ چھاؤں . من موہن . جاگیردار . ودیاپتی . سیر ریکھا . پریزیڈنٹ وغیرہ

(ہ) افسانوی نام . یہ وہ نام ہیں جن سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان فلموں میں خیالی اور من گھڑت باتیں ہونگی اور کچھ ایسے عجیب و غریب واقعات ہونگے جو ہماری روزمرہ زندگی میں پیش نہیں آتے ایسے فرضی فلموں کے نام یہ ہیں . شیریں فرہاد . لیلیٰ مجنوں . حاتم طائی . چراغ الدین . ایک دن کی بادشاہت . پنادرہ . اندرسبھا . جادو کا پٹارہ وغیرہ ان پڑھ اور تعلیم یافتہ فلم دیکھنے والوں کے لئے ایسے ناموں میں بڑی کشش ہوتی ہے .

غیر موزوں نام ہندوستانی فلموں میں غیر موزوں ناموں کی کثرت ہے اور یہ بہت گمراہ کرنے والے ہوتے ہیں . حتی الامکان فلموں کے نام ایسے نہ ہونے چاہئیں جن سے پبلک کو ذرا بھی اس بات کا اندازہ نہ ہو سکے کہ اس میں کیا ہوگا . ایسے گمراہ کن بعض نام یہ ہیں . مایا مچھندر . بالا جوبن - سروس لمیٹیڈ . تین سو دن بعد . مسٹر ایکس . ٹھوکر . کالا پہاڑ وغیرہ ان ناموں میں عام طور ہیں طبقہ کے لئے کوئی کشش اور جاذبیت موجود نہیں ہے .

ڈنزگ اور جرمنی میں معاہدہ

برلن ۳۱ اگست . ڈنزگ کے نازی لیڈر ہر فارسٹر آجکل برلن میں ہیں . بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر اور ان کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے مگر ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہ ہو سکی .

سلاویکیہ پر جرمنی کا قبضہ

سلاویکیہ پر جرمنی کے قبضہ سے پولینڈ کو اور زیادہ تشویش پیدا ہو گئی ہے . پولینڈ کے ڈپلومیٹک حلقوں کی رائے ہے کہ سلاویکیہ کے پاس جو تھوڑی سی آزادی تھی وہ اب ختم ہو گئی ہے . سلاویکیہ میں جرمن افواج کا قیام پولینڈ کے لئے بہت خطرناک ہے

فرانس کا عزم

پیرس - یکم ستمبر - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیروں کی کونسل نے اعلان کیا ہے کہ فرانس نے پولینڈ سے جو وعدے کئے ہیں وہ ضرور پورے کریگا .

روس اور جرمنی کا معاہدہ
پارلیمنٹ نے منظور کر لیا

ماسکو - یکم ستمبر - سوویٹ پارلیمنٹ نے روس اور جرمنی کے درمیان غیر جارحانہ معاہدہ کی تصدیق کر دی ہے -

امریکہ میں فوری اثر

واشنگٹن یکم ستمبر - امریکہ میں بھی یورپ کی بگڑتی ہوئی صورت حالات کا فوری اثر ہو رہا ہے اور پریذیڈنٹ روزویلٹ غیر جانبداری کے قانون میں مناسب ترمیم کرانے پر غور کر رہے ہیں - اسکے علاوہ فوجی تیاریاں بھی شروع کر دی گئی ہیں -

بحری بیڑہ تیار ہے

برطانیہ نے اپنا بحری بیڑہ بالکل تیار کر لیا ہے اور ریزرو فوجوں کو طلب کر لیا ہے

ہوائی جہازوں کے پرواز کی ممانعت
جرمنی میں تمام اسکول بند

برلن یکم ستمبر - یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن دل کے علاقہ کے اوپر جرمنی کے جنگی ہوائی جہازوں کے علاوہ تمام دوسرے ہوائی جہازوں کا پرواز ممنوع قرار دیا ہے - پولش کوراانڈر پر جو غیر جانب ہوائی جہاز پرواز کریں گے - ان کے گرائے جانے کا خطرہ تھا - جرمنی میں تمام اسکول بند کر دیئے گئے ہیں -

افسانہ

فریب خوردہ

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵)

آخر کئی ماہ کے بعد جب میں ایک بچے کی ماں بننے کے قریب ہوئی تو مجھے لاہور لایا گیا اور مجھے نہایت حفاظت سے رکھا جانے لگا۔ ماموں کی جدائی کا صدمہ مجھے ضرور تھا۔ مگر میرا دل کچھ ایسا پتھر ہو گیا تھا کہ میں اس صدمہ کو بہت کم محسوس کرتی تھی۔ غالباً اس کی وجہ یہی ہو گی کہ میں نے دنیا میں جس طرح سے تنہا رہ کر پرورش پائی تھی اس سے رشتہ داروں اور عزیزوں کی محبت کا جذبہ بالکل مر جاتا ہے۔ سو میرے دل میں بھی کسی کی محبت نہ تھی۔ البتہ ماموں سے ملنے کے لئے میرے دل میں خواہش موجود تھی۔ چنانچہ میں نے بہزار دقت ماموں کا پتہ نکالا تو معلوم ہوا کہ وہ لب گور ہیں۔ میں نے اپنے خاوند سے کہکر ماموں سے ملنے کی اجازت طلب کی اور کامیاب ہوئی۔ ماموں کو جا کر دیکھا تو حالت نزع میں پایا۔ میرے پہنچنے کے آدھ گھنٹہ کے بعد انکا روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں روئی چیخی۔ چلائی مگر صبر کے سوا چارہ ہی کیا تھا۔ میرے خاوند نے میرے ماموں کی تجہیز و تکفین کی اور میں حالات زمانہ سے مجبور ہو کر ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنے لگی جس کو میں دھوکہ دہی کا ہی مجرم خیال کرتی ہوں وقت میں اٹکیں ہی خوبی ہے کہ اسے گذرتے دیر نہیں لگتی۔ لاہور کی بود و باش نے میرے خاوند کے حالات کا کچا چٹھا مجھ پر کھول دیا۔ اور میرے خاوند کو میرے خاندانی حالات کا پتہ چل گیا۔ قصہ خاوند نے اپنے ہاتھ رنگنے کی خاطر مجھے زندگی بھر کے لئے صیغہ راز میں رہنے پر مجبور کر دیا۔ آخر میں آسمان سے تو گری ہی نہ تھی۔ میرے ساتھ پڑھنے والی لڑکی میرے ننہیال کی ہم عمر سہیلیاں اور رشتہ کی بہنیں غرضکہ درجنوں لڑکیاں ایسی ہونگی۔ جو مجھے یاد کرتے کرتے تھک گئی ہوں گی۔ اور مجھے ملنے کی تمنا دل میں لئے بیٹھی ہونگی۔ مگر میں ایک فریب خوردہ دولہن ہوں۔ میں ایک دھوکہ میں آ کر اپنے خرمن عفت و عصمت کو برباد کر چکی ہوں میں کیونکر کسی کو منہ دکھلا سکتی ہوں۔ میں اپنے واقعہ کو لکھکر سوسائٹی پر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہوں کہ اگر بکسی نوعمر لڑکیوں کی احتیاط نہ کی جائے تو وہ ضرور دھوکے کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اسلئے میرے قصہ کو پڑھنے والے بھائی اور...

ہر ہٹلر کا صاف جواب!

برلن ۲۸ اگست۔ ڈینزگ اور کوریڈور (پولینڈ کا مشرقی علاقہ جو مشرقی الشیا سے ملا ہوا ہے) جرمنی کو واپس مل جانا چاہیئے: یہ ہے وہ صاف و واضح مطالبہ جو ہر ہٹلر نے فرانس کے وزیر اعظم موسیو ڈلاڈیر کے روبرو پیش کیا ہے۔ ہر ہٹلر نے مزید مطالبہ کیا ہے کہ معاہدہ پر نظر ثانی ہونا ضروری ہے ہر ہٹلر نے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنے طریقوں کا جواز پیش کیا اور فرمایا کہ دوسرے لوگوں کا ان طریقوں پر اعتراض کیا ہے لیکن میں نے جو طریقے اختیار رکئے ان کی وجہ سے میں بغیر خون بہائے ان مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس سال کے شروع جب میں نے ایسی تجویز پیش کی جس سے اہل جرمنی کو بڑا صدمہ پہونچا۔ میرا ہی دم تھا کہ میں نے اس قسم کی تجویز پیش کی اور اب میں اس کو پیش نہیں کر سکتا۔ اگر برطانیہ نے پولینڈ کی حوصلہ افزائی نہ کی ہوتی تو یورپ میں آیندہ ۲۵ سال کے لئے امن یقینی ہو جاتا۔ برطانیہ کے دم خم پر پولینڈ والوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔ پولوں کا رویہ اگر خطرناک نہیں تو مضحکہ خیز ضرور ہے۔ ہر ہٹلر نے موسیو ڈلاڈیر سے دریافت کیا ہے کہ اس حالت میں آپ کیا کرتے جبکہ باعزت طریقہ پر لڑائی لڑنے کے بعد آپ سے یہ کہا جاتا کہ آپ اپنے ملک کا ایک شہر مثلاً مارسلز ملک سے الگ کر دیجئے۔ اور اسکو زیادتی نہ کہئے۔ کوئی قوم جسکو اپنی عزت کا پاس ہے ۲۰ لاکھ اشخاص کو نہیں چھوڑ سکتی۔ ڈینزگ اور کوریڈور جرمنی کو مل جانا چاہئیں۔ جرمنی کی مشرقی سرحد پر مقدونیا جیسی حالت بند ہو جانا چاہیئے۔ (فارس اور یونان میں اکثر جھگڑے رہا کرتے تھے اور حالت ہمیشہ خراب رہتی تھی) پولینڈ یہ بات پرامن طریقہ پر نہیں مان سکتا۔ لیکن یہ مسئلہ ادھر یا ادھر طے ہو جانا چاہیئے۔ اگر قسمت میں جرمنی اور فرانس کے درمیان لڑائی بندھی ہے تو مجھے افسوس ہوگا۔ لیکن یہ فرق ہوگا کہ جرمنی بے انصافی کا خاتمہ کرنے کے لئے لڑے گا۔ اور فرانس اسکو برقرار رکھنے کے لئے لڑے گا۔ پولینڈ کے لئے لڑائی کا نتیجہ سب سے خطرناک ہوگا۔ لڑائی میں خواہ کوئی فتح پائے پولینڈ کا تو خاتمہ ہو ہی جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ پولینڈ پر کوئی اثر پڑنے والا نہیں ہے

تار گھر پر فوجی پہرہ

بمبئی ۲۶ اگست۔ صدر تار گھر کے دفتر پر فوجی پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔

مہاتما گاندھی کو کانگریس کے مکمّل اختیارات

بمبئی ۲۸ اگست۔ بمبئی کرانیکل کے پٹنہ کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ نازک بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر وار دھا میں جلد ہی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی میٹنگ ہونے والی ہے ممبروں کو بذریعہ تار طلب کیا گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کو کانگریس کے پورے اختیارات دے دیئے جائیں گے۔

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ بائیں بازو والوں کا یہ خوف کانگریس تذبذب میں پڑ جائے گی۔ غلط ثابت ہوگا۔ کانگریس ایک سامراجی جنگ میں ہندوستان کو شریک ہونے سے روکنے میں اپنے تہیہ سے ایک انچ بھی نہ ہٹے گی۔ نامہ نگار مذکور نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ سیاسی حلقوں میں یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اگر برطانیہ نے ہندوستان کے قومی مطالبوں کو منظور نہ کیا تو کانگریس پارلیمنٹری اور بیرون پارلیمنٹ طریقوں سے مقابلہ کریگی۔ اور وزارتوں سے استعفے دینے کو نہ کہا جائے گا۔ بلکہ وزارتیں گورنروں کے ہاتھوں برخاست ہونا پسند کرینگی۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کل بین الاقوامی حالات اور کانگریس کے معاملہ میں مولانا ابوالکلام آزاد نے سردار پٹیل سے ٹیلیفون پر بات چیت کی تھی اور یہ خبر پہلے ہی دی جا چکی ہے کہ مولانا آزاد نے ورکنگ کمیٹی کے خاص اجلاس کی تحریک کی ہے۔ بمبئی کانگریس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر سیٹھ مورتی نے کل ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے رائے ظاہر کی اگر برطانوی حکومت کسی جنگ میں ہندوستان کو شامل کرنا چاہتی ہے تو اسے ہندوستان کے رہنمائے اعظم مہاتما گاندھی کو اپنے اعتماد میں لینا چاہیئے۔ اور ہندوستان میں رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے صحیح قسم کی ڈیموکریسی قایم کرنا چاہئے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بابو راجندر پرشاد کانگریس ورکنگ کمیٹی کی مجوزہ ہنگامی میٹنگ میں جگہ اور تاریخ کے بارے میں مہاتما گاندھی سے مشورہ کر رہے ہیں اور انہوں نے یہ دریافت کیا ہے آیا پٹنہ میں میٹنگ کرنے سے انکو سہولت ہوگی یا کراچی میں کرنے سے غالباً میٹنگ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔

جاپان کی حکومت کا استعفار

ٹوکیو ۲۸ اگست۔ جاپان کی کیبنٹ نے استعفے دے دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان میں جو نئی کیبنٹ بنے گی۔ اس میں موجودہ کیبنٹ کا کوئی ممبر شامل نہیں ہوگا۔ نئی کیبنٹ جنرل نوبوکیب سابق سپریم وار کونسلر بنائیں گے۔ نئی کیبنٹ میں جنرل رنمو کی اسوگائی۔ وزیر جنگ۔ وائس ایڈمرل زنگو یوشدا کمانڈر انچیف اور مسٹر شگٹو وزیر خارجہ ہوں گے۔

ہندوستان میں سپلائی کا محکمہ قایم ہو گیا

شملہ ۲۶ اگست۔ ہندوستان میں بھی سپلائی کا محکمہ قایم ہو گیا ہے یہ محکمہ جنگ کے موقع پر ضرورت کی چیزیں فراہم کریگا۔ آنریبل سر محمد ظفراللہ خاں لا، ممبر حکومت ہند اس محکمہ کے انچارج مقرر کئے گئے ہیں۔

لڑائی میں امریکہ غیر جانبدار نہیں رہے گا

نیویارک ۲۵ اگست۔ ریپبلکن اور ڈیموکریٹک پارٹی کے سرکردہ ممبروں نے جن کی وجہ سے پریزیڈنٹ روزویلٹ کا وہ بل نامنظور ہو گیا تھا جو کہ لڑائی میں ہتھیار سپلائی کرنے کے متعلق تھا اپنا رویہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ انہوں نے اس وجہ سے اپنا فیصلہ تبدیل کر لیا ہے کہ تمام ملک بل کے حق میں ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اگر لڑائی چھڑ گئی تو وہ موجودہ غیر جانبدارانہ رویہ میں تبدیلی کرنے کے حق میں ووٹ دینگے۔

میں اپنی مجبوریاں جانتا ہوں!

بمبئی ۲۶ اگست۔ "لوگ یہ سوال کر رہے ہیں۔ کہ حصص کے بازاروں کا سٹہ۔ جوا۔ سینما اور گھوڑ دوڑ ہی بھی ہندوستان کے لئے ایک لعنت بنی ہوئی ہیں۔ اس نے نشہ بندی کے ساتھ ان برائیوں کو دور کرنے کی کیوں کوشش نہیں کی گئی" اس سوال کا جواب مہاتما گاندھی نے اخبار "ہریجن" کی تازہ ترین اشاعت کے ایک نوٹ میں دیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ یہ برائیاں بہت خطرناک ہیں اور ان کے دور کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ لیکن بلی کے گلے میں گھنٹی باندھے کون؟ اگر میں ایسا کر سکتا تو ان برائیوں کو بہت عرصہ پہلے دور کر چکا ہوتا۔ مجھے اپنی مجبوریاں معلوم ہیں۔ چند روز ہوئے میں بتا چکا ہوں۔ لوگ مجھے جسقدر با اختیار سمجھتے ہیں میں اتنا با اختیار نہیں ہوں۔ نشہ کرنے کو ملک کے باشندے برائی مان چکے ہیں لیکن دوسری برائیاں کم و بیش فیشن میں داخل ہیں۔ اگر میں حصص کے جوئے کے خلاف کوئی ایجی ٹیشن جاری کراؤں تو مجھے خطرہ ہوگا کہ مستقل دانی ہاتھ سے جاتے رہیں گے۔ اگر میں دوڑوں اور شیطنت آمیز جوئے کے خلاف لوگوں کو بھڑکاؤں تو وائسرائے سے لے کر نیچے درجہ تک تمام اعلیٰ طبقہ کے لوگ خم ٹھونک کر میرے مقابلہ میں آ جائیں گے۔ اور بالخصوص وہ لوگ جو دوڑوں کی سرپرستی فرماتے ہیں۔

اگر میں سینماؤں کے خلاف مہم شروع کروں تو بہت سے ماہرین تعلیم اور اصلاح پسند لوگ بگڑ جائینگے۔ انہوں نے اکثر مجھے اس بات کا قائل بنانے کی کوشش کی ہے کہ سینما تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ ہے اور مغربی ملکوں میں اصلاح پسند لوگ سینماؤں کی زیادہ سے زیادہ سرپرستی کرتے ہیں۔ اس لئے اگر میں ان برائیوں کی طرف بھی اسی طرح توجہ دوں جس طرح کہ نشہ استعمال کرنے کی برائی کی طرف توجہ کی تھی۔ تو میں اپنی جانی سے تپت ہو جاؤنگا۔ اپنی مہاتمائی کھو بیٹھونگا اور سر بھی سلامت نہیں رہے گا۔ جس کی شاید میری زندگی کے اس دور میں سب سے کم قیمت ہے۔ لیکن کیونکہ میں ان تین نقصانوں کو اٹھانا نہیں چاہتا۔ اس لئے میں اپنے نامہ نگار اور دوسرے حضرات کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر وہ چاہیں تو سمجھ سکتے ہیں کہ میں اپنے فرض سے پہلو بچا رہا ہوں۔ میں برائیوں کو جانتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مجھ سے بڑے اصلاح پسند لوگ ان کی طرف توجہ کریں گے۔

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۴۷/۴

بعدالت مال تحصیل بلہور مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور

چودہری دولت رام سنگھ ولد چودہری راجکمار کورمی ساکن پی پی پور و زمیندار قصبہ بلہور محال دولت رام سنگھ پرگنہ بلہور — مدعی

بنام۔ وزیر و حبیب پسران قادر بخش مسلیمان نابالغ بولایت عمن خاں بولایت مادر حقیقی اقوام مسلمان ساکنان و کاشتکاران موروثی قصبہ بلہور محال دولت رام سنگھ پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے دن مقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ اگست ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

برلن ۳۰ اگست۔ گفت و شنید کے لئے ابھی دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن ڈینزگ اور کوریڈور جرمنی کو واپس مل جانا چاہیئے: یہ ہے وہ رائے جو جرمنی کے ایک سیاسی ترجمان

THE SADAQAT CAWNPORE.

جمال پر توحق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

رجسٹرڈ نمبر ۱ے ۱۴۲۴

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

REGD. NO.
A 1424

قیمت
سالانہ ۳ے ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۵ے ششماہی للعہ

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۹ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۶

ادبیات

حشر جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب کانپوری

اب سوچتا ہوں مجھکو آخر یہ کیا ہوا ہے — ہر لمحہ زندگی ہے ہر لمحہ اک فنا ہے

دنیائے آرزو میں اک حشر سا بپا ہے — اُسکا خیال مجھکو کیوں آج آرہا ہے

غم میں ترا تصور جب ہمت آزما ہے — عبرت کا اک مرقع دیوانہ بن گیا ہے

دل کا لہو ہے اب تو اشکوں میں میرے شامل — او بے خبر تجھے بھی اندازۂ وفا ہے

احساں کسی کا کیا لیں راہِ سلوک میں ہم — انساں کا ذوقِ عرفاں خود ہی خدا نما ہے

ہر آرزو تھی جسکی وابستۂ محبت — وہ غم نصیب اب تو پابوسِ التجا ہے

برباد ہے نشیمن، تاراج ہے گلستاں — او ہمصفیرِ گلشن کیا تو نے کچھ سنا ہے

اے حسن تو نے دل پر حیرت وہ کی ہے طاری — واقف نہیں میں خود ہیں کیا میرا مدعا ہے

ہمت سے کام لے تو اے حاملِ محبت — ہر ذرہ راہِ غم کا اب تجھکو دیکھتا ہے

دیوار و در ہیں گھر کے آمادۂ تکلم — اس مرگ بیکسی میں تو کسکو ڈھونڈھتا ہے

اب راس آگئی ہے رسوائیِ محبت — ہر بزم و انجمن میں میرا ہی تذکرا ہے

ثاقب کسی سے کہکر کیوں بات اپنی کھوئیں
وہ دل ہی جانتا ہے جو دل کا ماجرا ہے

دنیائے اسلام

سلطان ابن سعود اور قضیۂ شام

اُستاذ عادل بک العظمۃ کی اہم تصریحات

الاستاذ عادل بک العظمۃ سابق وزیر داخلیہ شام، پچھلے دنوں سلطان ابن سعود سے ملاقات کے لئے ریاض تشریف لے گئے تھے۔ وہاں سے واپس آکر بغداد کے نامہ نگاران پریس کو جو مختصر بیان انھوں نے اپنی گفت و شنید کے متعلق دیا تھا اس کا خلاصہ مدینہ کی کسی گذشتہ اشاعت میں شایع ہو چکا ہے۔ ذیل میں انکا ایک اور انٹرویو درج کیا جارہا ہے جو انھوں نے بصرہ میں وہاں کے مشہور اخبار "السجل" کو عنایت فرمایا تھا۔ اس انٹرویو سے چند جدید مسائل کے متعلق سلطان ابن سعود کے خیالات پر روشنی پڑتی ہے۔

ایڈیٹر السجل نے الاستاذ العظمۃ سے چند استفسارات فرمائے جو مع جوابات درج ذیل ہیں:-

سوال:- جلالۃ الملک سلطان ابن سعود سے آپ کی ملاقات کا مقصد کیا تھا؟

جواب:- حکومت فرانس نے میرے بھائی نبیہ العظمۃ کو قید کر رکھا ہے اور چونکہ قید خانہ میں آجکل انکی صحت بہت خراب ہو گئی ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ سلطان ابن سعود سے ملاقات کروں اور انکی رہائی کے بارے میں انھیں مداخلت کرنے پر آمادہ کروں۔ خیال میرے دل میں خصوصیت کے ساتھ اس بنا پر بھی پیدا ہوا کہ میں آجکل عراق میں تھا جو ریاض سے زیادہ دور نہیں ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ میری درخواست پر سلطان موصوف نے میرے بھائی کی رہائی کے بارے میں مداخلت کرنے کا وعدہ فرما لیا ہے۔

سوال:- شام و فلسطین کے سیاسی مسائل کے بارے میں آپ دونوں میں کوئی گفتگو نہیں ہوئی تھی؟

جواب:- سلطان ابن سعود تمام دنیا کے معاملات سے عمومی طور پر اور شام و فلسطین کے معاملات سے خصوصی طور پر دلچسپی لیتے ہیں۔ اور ہماری گفت و شنید کے دوران میں ہائی کمشنر فرانس متعینہ شام کی تازہ ہنگامی کارروائیوں کا ذکر آیا تھا اور میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ سلطان کو فلسطین اور شام کے ساتھ گہری ہمدردی ہے۔

سوال:- کیا سلطان ابن سعود کو شام کے تخت و تاج کی کوئی خواہش ہے یا حقیقتاً وہ اپنے کسی صاحبزادے کو شام کا بادشاہ بنانے کے خواہشمند ہیں۔

جواب:- میں نے سلطان کو لوگوں کے عام خیال کے بالکل برعکس پایا۔ انھیں شام کے تخت و تاج کی مطلق خواہش نہیں ہے۔ انکے نزدیک اسوقت سب سے زیادہ اہم ضرورت یہ ہے کہ شام کو اسکی موجودہ مشکلات سے نجات دلائی جائے اور اس کے بعد اہل شام کو آزادی دیدی جائے کہ وہ اپنے لئے جو طریقہ حکومت ... سمجھیں اختیار کرلیں۔

سوال:- شام کے تخت کے ایک امیدوار امیر عبداللہ ہیں اس کے بارے میں سلطان کا کیا خیال ہے؟

جواب:- میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ سلطان کے سامنے سب سے اہم مسئلہ شام کی آزادی ہے اگر شام آزاد ہو جائے اور اہل شام شہنشاہی کے طرز حکومت پر ہی راضی ہو جائیں تو چاہے امیر عبداللہ کو تخت پر بٹھایا جائے یا کسی اور کو انھیں مطلق پرواہ نہیں ہوگی۔

اس سلسلہ میں سلطان نے یہ مزید فرمایا تھا کہ "شام کا بادشاہ موجودہ دور پریشانی میں بیرونی مصالح و مفادات کی خدمت انجام دے اور بیرونی اثر و اقتدار کو مستحکم کرنے کے علاوہ شام کی اور کوئی خدمت انجام نہیں دے سکتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص استعماری مصالح کی خدمت کرنے کی غرض سے شام کا تخت و تاج قبول کرے وہ قوم و ملک کا سب سے بڑا غدار ہے۔

سوال:- خالد بک قرقنی کے سفر برلن کے متعلق مختلف قسم کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کیا اس سلسلہ میں آپ کو کچھ معلوم ہوا ہے؟

جواب:- جہاں تک میں سمجھا ہوں خالد بک کے سفر برلن کا تعلق تجارتی کاروبار سے تھا جسمیں ممکن ہے کہ جنگی سامان کی خرید بھی شامل رہی ہو۔

سوال:- فلسطین اور شام کے سلسلہ میں جلالۃ الملک کے احساسات کیا تھے؟

جواب:- آپ کے احساسات بعینہ وہی تھے جو ایک بھائی کو اپنے بھائی کی مصیبت پر ہوتے ہیں۔ آپ ان دونوں کی حالات کی رفتار کا بہت گہرے اہتمام کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں اور شام و فلسطین میں جو خونیں واقعات پیش آرہے ہیں انکی خبریں سن سنکر آپ بیحد رنجیدہ ہوتے ہیں۔

سوال:- ریاض میں آپ کس حالت میں رہے اور کیا آپ اپنے اس سفر پر خوش ... ہیں؟

جواب:- ریاض میں میں جلالۃ الملک ابن سعود اور ولی عہد کی عنایات سے پوری طرح متمتع ہوتا رہا اور مجھے بے انتہا مسرت ہے کہ اس مبارک سفر میں مجھے ایک عربی بادشاہ سے جو اکثر بادشاہوں سے زیادہ جمہوریت پسند ہے، شرف ملاقات حاصل کرنے کا موقع مل گیا۔

سوال:- عربی ممالک کی حالت آپکی رائے میں کیسی ہے؟

جواب:- میں عربی ممالک کے مستقبل کے بارے میں ... حال میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے زمانہ بھی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۶

موجودہ جنگ یورپ کے واقعات پر تبصرہ

ناظرین کی معلومات کے لئے یہ ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ ابتدا سے دول یورپ کی پالیسی کے متعلق مختصر تبصرہ اور جنگ کے واقعات کا ذکر کیا جائے :۔

کچھ عرصہ سے جرمن پریس پولینڈ کے خلاف پروپگنڈا کر رہا تھا اور جرمن افراد پر مظالم کے فرضی قصے بہ بانگ دہل بیان کئے جاتے تھے اس کے بعد ڈینزگ اور کاریڈر کو جرمنی میں شامل کرنے کا سوال پیش ہوا۔ اٹلی نے اس مسئلہ کو طے کرنے کے لئے جرمن اور پولش حکومتوں کے درمیان گفت وشنید کا مشورہ دیا۔ جرمنی اور پولینڈ کے حدود پر معمولی حملہ وغیرہ ہوتے رہے۔ اس کے بعد ایک جرمن فوجی دستے نے پولش فرنٹیر پر حملہ کیا اور پولش فرنٹیر گارڈ نے جرمن اخبار نویسوں کی ایک پارٹی پر گولی چلائی۔

اسی دوران میں روس اور جرمن ٹریڈ اور کریڈٹس کے معاہدہ کے بعد ۲۱ اگست کو معلوم ہوا کہ دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کے ایک معاہدہ پر دستخط کرنا طے کیا ہے۔ اس خبر سے تمام دنیا میں تعجب اور حیرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ کسی کو خواب میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ نازی جرمنی اور کمیونسٹ روس کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ کے مطابق روس اور جرمنی نے ایک دوسرے کے خلاف یا دیگر طاقتوں کے ساتھ ایک دوسرے کے خلاف جنگ کرنے سے گریز کرنے کا وعدہ کیا اور یہ بھی وعدہ کیا کہ اگر ان دونوں ممالک میں کسی پر کوئی تیسری طاقت حملہ آور ہوگی تو معاہدہ کی دوسری طاقت حملہ آور کی کسی طرح کی امداد نہ کریگی۔ ان شرائط سے یہ صاف ظاہر ہوگیا کہ روس کسی طرح بھی جرمنی کے خلاف آمادہ جنگ نہیں ہو سکتا۔

جرمنی، فرانس، پولینڈ اور برطانیہ میں جنگ کی تیاریاں زور شور سے شروع ہو گئیں۔ امریکہ کے پریسیڈنٹ روزولٹ نے ہٹلر اور پولینڈ کے پریسیڈنٹ ایم موسکی سے باہمی طور پر امن کے ساتھ اس جھگڑے کو طے کرنے کی اپیل کی۔

اسی دوران میں جرمنی اور برطانیہ کے درمیان پولینڈ کے مسئلہ کو طے کرنے کے لئے گفت وشنید ہوئی یہ گفت وشنید انگریزی سفیر مقیم برلن کے ذریعہ ہو رہی تھی کہ یکم ستمبر کو جرمنی نے پولینڈ سے جنگ کا اعلان کر دیا۔ جرمنی کی فوجوں نے پولینڈ پر تین طرف سے حملے کئے۔ پولینڈ کی دارالسلطنت وارسا اور دیگر پولش مقامات پر بمباری ہوئی۔ اسی دن ڈینزگ جرمنی میں شامل کر لیا گیا۔

۲ ستمبر کو برطانیہ نے جرمنی کو آخری مرتبہ پولینڈ پر حملہ نہ کرنے اور جرمن فوجوں کو پولینڈ سے واپس بلانے کے لئے آگاہ کیا۔ اور برطانوی سفیر مقیم برلن کو ہدایت کی کہ وہ پاسپورٹ طلب کرے جو اعلان جنگ کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔

۳ ستمبر کو انگلینڈ نے جرمنی سے جنگ کا اعلان کر دیا۔ برطانوی وزیر اعظم نے اپنی تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اور فرانس پولینڈ کے ساتھ معاہدہ کی شرائط کے مطابق اس کی امداد کرنے جا رہے ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ ہم راستی پر ہیں۔ صورت حالات نازک ہو گئی۔ ملک معظم نے بھی سلطنت برطانیہ کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی تقریر براڈکاسٹ کی اور متحدی اتحاد کے ساتھ جرمنی کے مظالم کے خلاف جنگ کرنے کی اپیل کی۔

پولینڈ کی حد پر جنگ بدستور جاری رہی برٹش اعلان جنگ کے بعد برٹش لائنر اتھنیا اسکاٹلینڈ سے دور سمندر میں غرق کر دیا گیا۔ جس میں ۱۴۰۰ مسافر تھے جنگی کشتیوں کے ذریعہ جہاز سے نکالکر دوسرے جہازوں میں لیا گیا۔ اس کے بعد برطانوی ہوائی جہازوں نے نہر کیل کے جرمن جنگی بیڑے پر بمباری کی اور بحر شمالی آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا جرمنی کے مغربی سرحد پر خاص طور سے موشل کے علاقہ میں فرانسیسی اور جرمن فوجوں میں جنگ ہوئی یہ جنگ کے خاص خاص واقعات ہیں۔

روس اور جرمنی کے معاہدہ کے بعد یہ صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ جنگ کی صورت میں انگلینڈ اور فرانس کو پولینڈ کی امداد کرنا ہوگی۔ گو کہ امداد کرنا دشوار گذار ہوگا۔ یورپ کی چھوٹی چھوٹی طاقتیں جنگ میں حصہ نہیں لینا چاہتیں۔ اٹلی اور اسپین بھی غیر جانبدارانہ پالیسی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اٹلی کی اس حکمت عملی سے جرمنی کی جنوبی اور جنوبی ومغربی حد بالکل محفوظ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اٹلی کا یہ رویہ برطانیہ اور فرانس کے لئے بھی مفید ہے کیونکہ وہ یکسوئی کے ساتھ پولینڈ کی امداد کر سکیں گے۔

روس اور جرمنی کی صلح کل حکمت عملی کا راز ابھی تک ظاہر نہیں ہوا۔ کچھ مدبروں کا قیاس ہے کہ روس نے یہ حکمت عملی اس لئے اختیار کی ہے کہ اگر جنگ میں جرمنی کی شکست ہوئی تو روس کو نیسٹ جرمنی میں اپنی سلطنت قایم کرنے کا اچھا موقع ملے گا۔ اور اگر جرمنی فاتح ہوا تو سرمایہ دار ممالک کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور اس طرح ہر صورت میں اسے کیمونسٹ اصولوں کو پھیلانے کا موقع ملے گا۔

امریکہ جنگ میں آنا نہیں چاہتا لیکن سنہ ۱۹۱۴ء کی عالمگیر جنگ کی طرح اس مرتبہ بھی اسے جنگ میں شریک ہونا پڑیگا۔ امریکہ اگر جنگ میں شریک ہوگا۔ تو وہ برطانیہ کا ساتھ دیگا لیکن جنگ کے بڑھنے پر اٹلی اور اسپین کو بھی غیر جانبدارانہ پالیسی چھوڑنا پڑیگی۔ اٹلی بلقان کی ریاستوں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے اور اپنا موقع دیکھکر وہ بھی جنگ میں کود پڑیگا۔

جاپان بظاہر یورپ کی سیاست سے قطع تعلق کئے ہوئے اور چین میں اپنی سلطنت بڑھانے میں مصروف ہے۔

بہرحال یورپ کی موجودہ سیاسیات بہت پیچیدہ ہے اور اس موقع پر یہ کہنا کہ یہ موجودہ جنگ مقامی جنگ ہو کر رہ جائے گی۔ یا یہ جنگ عالمگیر صورت اختیار کرے گی۔ بہت مشکل ہے مگر بظاہر قرائن یہ کہتے ہیں کہ یہ جنگ عالمگیر صورت نہ اختیار کریگی۔

ہندوستان اور جنگ

جرمنی اور پولینڈ کی جنگ میں برطانیہ اور فرانس کے شامل ہو جانے کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :۔

ہندوستان کا اس صورت میں کیا رویہ ہونا چاہیئے جو ایک اہم سوال ہے۔ مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے ملاقات کرنے کے بعد جو بیان دیا ہے اس میں انہوں نے اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے اور بنی نوع انسان کے اس خون خرابہ پر اظہار افسوس کیا ہے لیکن انہوں نے ہندوستان اور جنگ کے مسئلہ پر کوئی رائے نہیں دی۔ اور صرف کانگریس ہائی کمانڈ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ہندوستان کو ڈکٹیٹروں سے کوئی انس نہیں ہے اور جمہوریتوں کو محفوظ رکھنے کے جذبات لوگوں کے دلوں میں موجزن ہیں۔

عام خیال کیا جاتا ہے کہ کانگریس ہائی کمانڈ برطانیہ کی امداد کرنے کی تجویز منظور کریگی یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ مسلم لیگ بھی حکومت برطانیہ کی امداد کی موافقت کریگی۔

اگرچہ ہندوستان کو عام طور سے حکومت برطانیہ سے یہ شکایت ہے کہ وہ ہندوستان کے جائز مطالبات کو پورا نہیں کرتی مگر باوجود اس کے چونکہ اس وقت اصول کا سوال ہے کہ ہندوستان ڈکٹیٹر شپ پسند ہے یا جمہوریت اسلئے عام ہندوستان کی رائے حکومت برطانیہ کی امداد پر ہے اور ہندوستان پوری طاقت کے ساتھ حکومت برطانیہ کی امداد کرکے یہ چاہتا ہے کہ ڈکٹیٹر شپ کی شکست اور جمہوریت کی فتح ہو۔

ہم امید کرتے ہیں کہ مدبران برطانیہ اہل ہند کی امداد کی قدر کرتے ہوئے ہندوستان کے جائز مطالبات کو منظور کر کے حکومت خود اختیاری دینے کا وعدہ کرینگے۔

۲۳ ۱/۲ کروڑ روپیہ کی امداد

چٹفلیڈ کمیٹی نے ہندوستان کی حفاظت کے لئے ہندوستان کی فوجوں بحری اور ہوائی طاقت کو موجودہ ضروریات کے مطابق آراستہ کرنے اور ضروری طور پر مسلح کرنے کے لئے چوالیس لاکھ روپیہ کی ضرورت کا اظہار کیا تھا۔ حکومت برطانیہ نے ملک کی فوجی طاقت کو فوراً جنگی چال چھپانے کے لئے ساڑھے تینتیس کروڑ روپیہ دینا منظور کیا ہے ہم حکومت برطانیہ کی اس دریا دلی کی قدر کرتے ہوئے یہ امید کرتے ہیں کہ اس روپیہ کو واقعی اور حقیقی طور پر ہندوستان کی فوجی اور سرحدی ضروریات پر خرچ کیا جائیگا تاکہ ہندوستان بطور خود اس قابل ہو جائے کہ وہ غیر ملکی حکومتوں کے حملوں سے اپنے کو محفوظ کر سکے۔

پولینڈ کی فوجی طاقت

علمی دنیا میں یہ بات مشہور اور معلوم ہے کہ برازیل جاپان اور پولینڈ میں اوسط پیدائش تمام دنیا کے ممالک سے زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ پولینڈ دیگر ممالک سے زیادہ آدمی میدان جنگ میں لا سکتا ہے گذشتہ جنگ عظیم میں پولینڈ کو شدید نقصانات پہونچے تھے لیکن جنگ کے بعد بھی اس کے دس لاکھ نفوس مفلوک الحال اور فاقہ کشی کی نذر ہو گئے ان میں اکثر سالخوردہ لوگ تھے بوڑھوں کی تعداد میں غیر معمولی کمی ہو جانے کے بعد آبادی میں ۲۰ سال سے کم عمر کے نوجوان زیادہ باقی رہ گئے ہیں۔

۶۶ فیصدی تین سال سے کم عمر کے ہیں ان اعداد و شمار کے پیش نظر یہ دعوے قرین صحت معلوم ہوتا ہے کہ پولینڈ ۳۴ ملین ۳ کروڑ چالیس لاکھ) آبادی رکھنے کے باوجود میدان جنگ میں فرانس سے زیادہ نوجوان لا سکتا ہے حالانکہ آخر الذکر کی آبادی چار کروڑ دس لاکھ کے قریب ہے محاصل کی قلت کے باعث بڑی فوج نہیں رکھی جا سکتی۔

اس وقت فوج کی تعداد تین لاکھ ہے جس میں ۱۵ ہزار افسر ہیں تربیت یافتہ سپاہیوں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب ہے فوجی تربیت کی عمر کے ۳۵ لاکھ نوجوان موجود ہیں اور تخمینہ کیا جاتا ہے کہ اگر جنگ زیادہ طول کھینچے تو پولینڈ چالیس لاکھ فوجی جوان میدان میں لا سکتا ہے اور اس سے اس کی اقتصادی اور زرعی حالت پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا باضابطہ فوج نے یورپ کی بہترین تربیت یافتہ افواج کے اصول کے مطابق تربیت پائی ہے ہر ایک ڈویزن کے ساتھ ایک طاقتور رسالہ ہوتا ہے۔

بحری فوج کے سپاہیوں کی تعداد ۶ ہزار اور سرحدوں کے محافظ سپاہیوں کی تعداد ۲۵ ہزار ہے پولینڈ کی فوج دنیا میں پانچویں درجہ کی طاقتور سمجھی جاتی ہے بیشتر نوجوان کسانوں سے بھرتی کئے جاتے ہیں جو زراعت کے کام میں محنت و مشقت کے عادی ہوتے ہیں اور تکالیف کو بآسانی برداشت کر سکتے ہیں موجودہ فوج ۳۰ ڈویزنوں پر مشتمل ہے اس کے پاس عہد حاضر کے بہترین اسلحہ ہیں اور ہر ایک ڈویزن جداگانہ فوج کی حیثیت سے جنگ کر سکتا ہے۔

پولینڈ کا خط ۳ ۱/۲ ہزار میل طویل ہے چونکہ اتنی طویل سرحد پر قلعہ بندی نہیں ہو سکتی اس لئے ملک کی حفاظت کے لئے سرحد پر خندقیں نہیں بنائی گئیں پولینڈ کی کسی سرحد پر میگنوٹ لائن نہیں بنائی جا سکتی پولش کے ہر ڈویزن کے پاس اس کے مقام تقرر کے لحاظ سے مسلح موٹریں اور دیگر آلات حرب میں ٹینک بھی کافی تعداد میں ہیں اور سرعت کے ساتھ بنائے جا رہے ہیں ان ڈویزنوں کے ساتھ توپخانہ کی ۳۰ رجمنٹیں ان کے علاوہ عام ریزرو کے جداگانہ برگیڈ بھاری توپخانہ کی دس رجمنٹیں طیارہ شکن توپوں کے سیکشن اور مسلح ٹرینیں بھی ہیں۔

پولش فوج کی امتیازی خصوصیات میں سواروں کا دستہ ہے جو دنیا میں بہترین سمجھا جاتا ہے یہ چالیس رجمنٹوں اور دس زائد سکواڈرنوں پر مشتمل ہے سوار بندوق، سنگین، کرچ اور بلم سے مسلح ہوتا ہے پولش فوجی نظام میں یورپ کے عام نظام عسکریت کے برعکس سوار فوج کو امتیازی حیثیت حاصل ہے پولش ماہرین اس کی وجہ بیان کرتے ہیں۔

جرمنی فوج جارحانہ اصول منظم کی گئی ہے اور پولش فوج مدافعانہ اصول پر ماہرین جنگ اس حقیقت سے باخبر تھے کہ پولش فوج کو آخر کار ان علاقوں میں جنگ کرنی پڑے گی جن میں ندی نالوں دلدلوں جھیلوں اور جنگلوں کی کثرت ہے یہ علاقے مسلح موٹروں ٹینکوں اور لاریوں کے لئے ناقابل گذر ہیں یہاں پیدل اور سوار فوجیں اچھی طرح لڑ سکتی ہیں پولینڈ کے آلات حرب خصوصاً مشین گنیں مضبوطی اور پائداری میں یورپ کے کسی ملک کے اسلحہ سے کم نہیں انہیں سے بعض کی ایجاد کا سہرا پولینڈ والوں کے سر ہے دیگر سامان حرب مثلاً طیارے اجازت ناموں سے پولینڈ میں بنائے جاتے ہیں حال میں بمقام پیرس طیاروں کی نمائش ہوئی تھی اس میں پولش طیارے خاص طور سے مرکز توجہ بنے یہ امر قابل ذکر ہے کہ برطانی طیاروں میں تیز فیر کرنے والی جو توپ نصب کی جاتی ہے وہ پولینڈ میں ہی ایجاد ہوئی تھی۔

پولینڈ کی فوجی طاقت کے جو اعداد و شمار پیش کئے گئے ہیں ان سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے کہ اس کی فوج ہر ایک لحاظ سے دنیا کی بہترین افواج کی صف میں شامل ہونے کے لائق ہے۔

اگرچہ پولینڈ کی فضائی طاقت کے متعلق کوئی سرکاری اعلان شائع نہیں کیا گیا اور اس امر کو انتہائی احتیاط سے صیغہ راز میں رکھا گیا ہے تاہم باخبر حلقوں کا تخمینہ ہے کہ اس کے اول درجہ کے جنگی طیاروں کی تعداد ۱۲۵۰ ہے اور اتنے ہی ریزرو ہیں بمبار طیارے بھی کافی تعداد میں ہیں اور ہمسایہ ممالک پر بآسانی بمباری کر سکتے ہیں۔

تخمینہ کیا گیا ہے کہ جرمنی کا دو تہائی رقبہ ایسا ہے جس پر طویل پرواز طیارے بم برسا سکتے ہیں یعنی جرمنی کے اکثر شہر پولینڈ سے تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور یہ فاصلہ ۹۰ منٹوں کے اندر طے کیا جا سکتا ہے مزید تخمینہ کیا گیا ہے کہ برلن، جرمن، سلیشیا، معدنی، اور صنعتی مراکز اور جرمنی کے شمال مشرقی علاقے ہدف بنائے جا سکتے ہیں اور پولش طیارے اپنے اڈوں سے روانہ ہونے کے ۴۵ منٹ کے بعد ہر ایک مقام پر آبشاری کر سکتے ہیں۔

ترکی برطانیہ کا ساتھ دیگا

روس کے ساتھ ترکی کا معاہدہ پہلے سے موجود تھا اور ان دونوں ملکوں کے تعلقات نہایت خوشگوار تھے لہذا جب جرمنی روس کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تو اس وقت بعض حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ممکن ہے کہ ترکی اس واقعہ سے متاثر ہوکر اور برطانیہ و فرانس کا ساتھ چھوڑ کر روس کے اتباع میں جرمنی و اطالیہ کے محوری اتحاد میں شامل ہو جائے لیکن یہ خیال غلط ثابت ہوا انگشتنیہ کو ترکی کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس کے اختتام پر صدر جمہوریہ عصمت انونو نے سفیر برطانیہ کو شرف باریابی عطا فرمایا اور اسے یقین دلایا کہ ترکی اپنے عہد پر قایم ہے وہ اس جنگ میں فرانس و برطانیہ کا ساتھ دیگا اطالیہ کی بڑھتی ہوئی قوت کے سبب سے بحر روم میں اسے جو اقتدار حاصل ہو گیا ہے وہ برطانیہ اور فرانس کیلئے بے حد موجب تشویش تھا لیکن جب ترکی نے انکے ساتھ معاہدہ معاونت کر لیا تو ترکی یہ تشویش دور ہو گئی۔ اب اطالیہ بحر روم میں فرانس، برطانیہ اور ترکی کی متحدہ بحری طاقت کو کسی طرح بھی زک نہیں دے سکتا۔

تازہ خبریں

لندن ۷ ستمبر۔ بغداد سے اطلاع ملی ہے کہ بغداد نے جرمنی کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق نے جرمن سفیر کو مطلع کیا ہے کہ اسکو ۲۴ گھنٹہ کے اندر ملک سے نکل جانا چاہیئے اور عراق کے سفیر مقیم برلن کو واپس آنے کی ہدایت کر دی گئی ہے عراق میں بہت سے جرمن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

شملہ ۷ ستمبر۔ کابل کے سرکاری اخبار اصلاح میں ایک شاہی اعلان شایع ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ موجودہ جنگ میں افغانستان غیر جانبدار رہے گا۔

پیرس ۷ ستمبر۔ اخباروں میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ فرانس میں اس ہفتہ کے آخر سے پہلے ہی ایک نیشنل گورنمنٹ قایم ہو جائے گی۔

آئینۂ کانپور

سر جے پی سری واستوا کا بیان

سر جے پی سری واستوا نے مسٹر آر۔ ایس۔ پنڈت جنرل سکرٹری یو پی کانگریس کمیٹی کے اس کمیونک پر جو صوبہ کی مقامی کانگریس کمیٹیوں کی نگرانی کے لئے شایع کیا ہے اور جس میں کانگریس کی موجودہ جنگ کے متعلق پالیسی کی وضاحت کی ہے اور ان ضلعوں کی کانگریس کمیٹیوں کو جہاں فوج میں بھرتی کرنے کے لئے متعلق کوشش کی جا رہی ہے۔ کانگریس کا پیغام لوگوں کو عام جلسوں میں تبلانے کی ترغیب دی ہے اور نکتہ چینی کرتے ہوئے ایک بیان دیا ہے جس میں مسٹر پنڈت کے بیان پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ:۔

ہندوستان کے لئے یہ بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی اگر اس نازک وقت پر وہ برطانیہ کی امداد کرنے سے گریز کرے۔۔

ہندوستانیوں کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ ہندوستان کو اپنے اختلافات کو ختم کر کے برطانیہ کا ساتھ دیں۔

تنہا ہندوستان اپنی حفاظت ایک دن کے لئے بھی نہیں کر سکتا۔ یہ وقت سودا کرنے یا عمدہ شرائط حاصل کرنے کا نہیں ہے بلکہ برطانیہ کی پورے طور سے امداد کرنے کا ہے۔

کانپور میونسپل بورڈ

۴ ہ اور ۵ ستمبر کو میونسپل بورڈ کے دو جلسے بصدارت مسٹر بی۔ پی سری واستوا منعقد ہوئے بالکا وہ یالہ انٹر کالج کو ڈگری کلاسز قایم کرنے کے لئے مبلغ دس ہزار روپے کی امداد دینے کے متعلق مالی کمیٹی کی سفارش پر بورڈ نے غور کیا۔

مسز سوشیلا سری واستوا نے تجویز کیا کہ مالی کمیٹی کی سفارش تعلیمی کمیٹی کے پاس دو ہفتہ کے اندر اپنی رپورٹ پیش کرنے کے واسطے بھیجی جائے جو منظور کی گئی۔

پنڈت رگھوبر دیال بھٹ لیڈر کانگریس پارٹی نے تحریک کی کہ محل گنج۔ چوک سرافہ۔ ہالسی روڈ اور ان سے ملحق گلیوں کے علاقے کو طوائفوں کی رہائش کے لئے ممنوعہ قرار دیا جائے۔

مسٹر تیرتھ نے ایک ترمیم پیش کی کہ تمام میونسپل علاقہ طوائفوں اور رقاصاؤں کی رہائش کے لئے ممنوع کر دیا جائے۔

بورڈ نے پنڈت رگھوبر دیال کا رزولیوشن مسٹر تیرتھ کی ترمیم کے ساتھ کثرت رائے سے منظور کر لیا۔

واٹر ورکس کی از سر نو ترتیب دینے کے لئے جو ٹنڈر طلب کئے گئے تھے ان پر بورڈ کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔

بورڈ کے کنسلٹنگ انجینیر نے انڈین آئرن اسٹیل کمپنی کا اسٹیل پائپ سپلائی کرنے کے لئے مبلغ ۵۳۰۹۶۴ روپیہ کا ٹنڈر منظور کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

اس مرتبہ ٹنڈر دوبارہ طلب کئے گئے تھے کیونکہ پراونشل گورنمنٹ نے ایک جرمن فرم کے ٹنڈر کو منظور کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کنسلٹنگ انجینیرس نے پہلے اسٹیوارٹ کمپنی کا جو ایک برٹش فرم ہے ٹنڈر منظور کرنے کی سفارش کی تھی لیکن یورپ کی موجودہ سیاسی حالت کی وجہ سے انہوں نے اس مرتبہ انڈین اسٹیل اور آئرن کمپنی کا ٹنڈر منظور کرنے کی سفارش کی ہے۔

جب معاملہ غور کے لئے بورڈ میں پیش ہوا تو مسٹر گورپرشاد کپور نے تجویز کیا کہ سب ٹنڈر یو۔ پی گورنمنٹ کے پاس بھیج دیئے جائیں اور ان سے سفارش طلب کی جائے پنڈت رگھوبر دیال بھٹ نے اسکی تائید کی حاجی قمر الدین نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ بورڈ کو خود اسے طے کرنا چاہیئے۔ چیرمین صاحب نے اس آئیٹم کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

بورڈ نے مسٹر وشوناتھ بھرتیہ کو واٹر ورکس کمیٹی کا چیرمین منتخب کیا ہے۔

تحقیقات

کچھ عرصہ سے مزدور سبھا کے کارکنان یہ شکایت کرتے رہے ہیں کہ مل مالکان مزدوروں اور مل مالکان کے جھگڑوں میں لیبر کمشنر کے فیصلوں کو نہیں قبول کرتے۔

ایمپلائرس ایسوسی ایشن نے گورنمنٹ سے ایک ہائی کورٹ جج کے ذریعہ اس کے الزام کی متعلق تحقیقات کرنے کو لکھا ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ مزدور سبھا نے اس تجویز سے اختلاف کیا ہے اور تحقیقات کرنے کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو کا نام پیش کیا ہے۔

مزدوروں کا وفد

مسٹر پیارے لال اگروال صدر شہر کانگریس کمیٹی۔ مسٹر ایس۔ ایس یوسف مسٹر ہری ہر ناتھ شاستری اور مسٹر راجہ رام شاستری کے ایک وفد نے موجودہ مزدور ہڑتال کے سلسلہ میں کلکٹر صاحب سے گفتگو کی۔

وفد نے یہ شکایت کی ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ مزدور سبھا کے کارکنان کے خلاف کیا جاتا ہے لیکن جب وفادار مزدور اس کے خلاف ورزی کرتے ہیں تو انکے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ کلکٹر صاحب نے ان الزامات کی تردید کی اور یقین دلایا کہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کی جائے گی۔

دق سینی ٹوریم

ڈاکٹر فرنڈاٹ مولڈ میڈیکل کمشنر انٹی ٹیوبرکلوسس ایسوسی ایشن آف انڈیا نے حال ہی میں مجوزہ سینی ٹوریم کی جائے وقوع تلاش کرنے اور انٹی ٹیوبرکلوسس اسکیم کے متعلق مشورہ دینے کے لئے کانپور تشریف لائے تھے۔ آپ نے اس کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے اور موضع جاگیشور کے مغرب میں سینی ٹوریم کے لئے موزوں جگہ تبلایا ہے اور دریا کے کنارے سے خشکی تک دریا کے اوپر کی جانب ۱۰۰ ایکڑ زمین کا علاقہ سینی ٹوریم کے لئے گھیر لینے کی رائے دی ہے۔

انڈین ریسی پروسٹی بل

مرچنٹ چیمبر آف کامرس نے یو۔ پی گورنمنٹ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں انڈین ریسی پروسٹی بل کی حمایت کی ہے جو مرکزی اسمبلی میں پیش کیا گیا ہے۔

چیمبر کی رائے ہے کہ ایسا قانون بہت ضروری ہے کیونکہ سمندر پار کے ہندوستانیوں کے ساتھ خاص طور پر برٹش نو آبادیوں اور برٹش سلطنت میں بہت برا سلوک کیا جا رہا ہے اور باہمی تعلقات کے متعلق قانون بنانا بہت ضروری ہے۔

حکام

مسٹر اے۔ ای۔ ایرسن ڈپٹی کلکٹر جو عارضی طور پر فتحپور کے کلکٹر کے عہدہ کے فرایض انجام دینے کے لئے گئے تھے۔ کانپور واپس تشریف لے آئے ہیں اور مسٹر جے او۔ این شکلا سے بلوہ کے زمانہ کے مقدمات کی سماعت کرنے کا چارج لے لیا ہے۔

مسٹر شکلا رخصت پر گئے ہیں اور واپسی پر سیسہ مئو اور نواب گنج علاقوں کے مجسٹریٹ کے انچارج کے فرایض ادا کریں گے۔

مسٹر سیتارام سنگھ جنکا تبادلہ پرتاب گڑھ سے کانپور کو ہوا ہے گھوگنی پور کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے فرایض انجام دیں گے۔

تعزیری ٹیکس اور ہندو سنگھ

لالہ پدم پت سنگھانیہ ایم۔ اے۔ ایل۔ صدر ہندو سنگھ نے سنگھ کی جنرل کونسل اور بازار کے نمائندوں کے مشترکہ اجلاس میں جو رزولیوشن تعزیری ٹیکس کے متعلق پاس ہوا ہے۔ وزیر اعظم یو۔ پی کی خدمت میں بھیجا ہے۔

لالہ پدم پت نے اپنے خط میں اس بات کی توجہ دلائی ہے کہ ٹیکس ہر فرقہ کے جرائم کے تناسب کے حساب سے ہونا چاہیئے۔ اور موجودہ اسکیم کے مطابق ہندوؤں کو زیادہ ٹیکس دینا پڑیگا گو وہ ہنگامہ کے لئے ذمہ دار نہیں تھے اور انکا زیادہ جان و مال کا نقصان ہوا ہے۔

میوزک کانفرنس

مقامی سنگیت سماج نے گیارہویں میوزک کانفرنس ۱۸، ۱۹ نومبر کو کرنا طے کیا ہے۔ کانفرنس پھول باغ میں ایڈورڈ میموریل ہال میں منعقد ہوگی۔

جنم اسٹمی

۷ ستمبر کی رات کو جنم اسٹمی منائی گئی۔ مندروں کی آرائش و زیبائش کو دیکھنے کے لئے آدمیوں و عورتوں کا ہجوم تھا۔

سناتن دھرم کالج

سناتن دھرم کالج کے پرنسپل صاحب نے کالج کے پرانے طلبا سے کالج کے اولڈ بوائز ایسوسی ایشن میں شرکت کرنے کی اپیل کی ہے۔

یوروپین

کلکٹر صاحب نے ۳۰ اگست کے گورنر جنرل کے آرڈیننس کے مطابق تمام یوروپین برٹش سبجکٹس آدمیوں سے اپنا فارم بھر کر ۱۳ ستمبر ۳۹ء تک دیدینے کے لئے کہا ہے۔

تلاشیاں

مقامی سی۔ آئی۔ ڈی۔ پولیس نے شہر کے کئی محلوں میں تلاشیاں لیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ تلاشیاں ایک انقلابی جماعت کے جدوجہد کے متعلق کی گئی ہیں۔ کچھ غیر قانونی لٹریچر بھی برآمد ہوا ہے۔

ہیضہ کی وبا

ہیضہ سے محفوظ رکھنے کے لئے شہر میں احتیاطی کارروائی کی جا رہی ہے۔ ہیضہ سے محفوظ رکھنے کے لئے روزانہ تقریباً ایکہزار اشخاص کے ٹیکہ لگایا جاتا ہے ۲۶۰۰۰ اشخاص کے ٹیکہ لگایا جا چکا ہے۔

شہر کو نوٹیفائڈ ایریا بنا دیا جائے

میونسپل بورڈ کے میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ نے گورنمنٹ کو تحریر کیا ہے کہ وبائی بیماریوں کے روکنے کے ایکٹ کے ماتحت تمام شہر کو نوٹیفائڈ ایریا بنا دے اور کھانے کی چیزوں کے فروخت پر کچھ پابندیاں لگا دی جاویں۔

گندے احاطوں کی صفائی وغیرہ کی جا رہی ہے اور ڈاکٹری صلاح و مشورہ اور ٹیکہ وغیرہ کے لئے سنٹر قایم کئے گئے ہیں۔ میونسپل بورڈ کے میڈیکل آفیسر کے کہنے کے مطابق بیماری قابو میں آگئی ہے۔

گرفتاری

رام آسرے سر جیوش والنٹیر مزدور سبھا کو سوتی کپڑے ملس کے پھاٹک پر مل کے اندر جانے والوں کو روکنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

عدالتی کارروائی کی اجازت

یو۔ پی گورنمنٹ نے مسٹر مہاتیا جو مزدور سبھا کے ایک کارکن ہیں دفعہ ۱۰۸ کے ماتحت مزدوروں کے ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے سلسلہ میں عدالتی کارروائی کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

پھانسی کی سزا

۴ ستمبر کو مسٹر ایف۔ جی کرگینس ایڈیشنل سشن جج نے کیلاش ناتھ کھٹک ساکن کرنیل گنج کو گولی سے مارنے کے الزام میں نظام محمد کانسٹبل کو زیر دفعہ ۳۰۲ پھانسی کا حکم سنایا۔

پٹرول کے فروخت پر پابندی

برما شل۔ بی۔ او۔ سی اور اسٹینڈرڈ پٹرول کمپنیوں نے شہر میں پٹرول کے فروخت پر پابندی لگا دی ہے اور اس طرح فی پٹرول پمپ پر ہفتہ میں صرف ۵۰۰ گیلن تک فروخت کرنے کی پابندی کر دی ہے شہر میں ۱۲ پٹرول پمپ ہیں اور کسی کسی پر ہفتہ میں ایک ہزار گیلن پٹرول فروخت ہوتا تھا۔ کالٹکس اور آئی۔ آر۔ پی کمپنیوں نے ابھی کوئی پابندی نہیں لگائی ہے۔

مسٹر شریح الدین صاحب کا مقدمہ

۸ ستمبر کو مسٹر شریح الدین صاحب ملک نائب صدر سٹی مسلم لیگ کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ (اے) مقدمہ کی سماعت مسٹر خوبچند اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی۔ یہ مقدمہ اکبر پور کی تحصیل میں ایک تقریر کرنے کے سلسلہ میں قایم کیا گیا ہے۔ فیصلہ ۶ ستمبر ۳۹ء کو سنایا جائے گا۔

گرفتاری

کوتوالی پولیس نے چوک کے ایک شخص مسمی رام چندر کو شہر میں فرقہ وارانہ جذبات ابھارنے کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص بازار میں یہ نعرہ لگا تا ہوا دوڑ رہا تھا کہ مول گنج میں بلوہ شروع ہو گیا ہے۔ پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۷ پہ چالان کیا ہے۔

قرولی سے حملہ

ورتمان پریس کے قریب ایک بسکٹ والے مسمی گجادھر پر کسی غیر معلوم شخص نے قرولی سے حملہ کر دیا۔ زخمی کو نازک حالت میں اسپتال پہنچایا گیا۔ ملزم کا ابھی کوئی پتہ نہیں لگا ہے۔ تبلایا جاتا ہے کہ ایک شخص نے ۸ کے بسکٹ خریدے اور قیمت ادا کئے بغیر بھاگنا چاہا۔ بسکٹ والے نے اسے پکڑ لیا۔ اسپر ملزم نے قرولی سے تین مرتبہ حملہ کیا۔ ملزم لوگوں کے آنے سے قبل فرار ہو گیا۔

بچہ مسلم لیگ

بتاریخ ۳ ستمبر ۳۹ء کو بوقت ۸ بجے صبح ایک عام جلسہ صدر دفتر بچہ مسلم لیگ چمن گنج میں ہوا ملک محمد علیم الدین صاحب نے ایک تجویز پیش کی جس کا مفہوم یہ تھا کہ بچوں کو تعلیم میں مدد اور شوق دلانے کے لئے صدر دفتر میں ایک نائٹ اسکول جاری کرنے اور بچوں کو تعلیم مفت دی جائے بسٹی لیگ کے کئی اصحاب نے تائید میں پرزور تقریریں کیں اور تجویز پاس ہوئی اب تمام مسلم باشندگان کانپور سے استدعا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیم کے لئے وہاں بھیجیں اور بچہ مسلم لیگ کانپور کی ہر طرح سے مدد کریں

سید جواد حسین رضوی سکرٹری بچہ مسلم لیگ چمن گنج کانپور

بیلچہ بردار والنٹیر

کلکٹر صاحب نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ خاکسار والنٹیروں یا دوسری جماعت کے والنٹیروں کو بیلچہ کے ساتھ جلوس بنا کر حدود میونسپلٹی چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں نکلنے کی ممانعت کر دی ہے۔

کالج پارلیمنٹ کا افتتاح

۸ ستمبر کو مسٹر آر۔ ایس پنڈت جنرل سکرٹری یو پی کانگریس نے سناتن دھرم کالج کی پارلیمنٹ کا افتتاح کیا مسٹر پنڈت نے اپنی تقریر کے دوران میں موجودہ جنگ یورپ کا تذکرہ کیا۔

انچارج کوتوالی

مسٹر ایس۔ این کگر آفسر انچارج کوتوالی کا تبادلہ گھاٹم پور پولیس سرکل کو کیا گیا ہے۔ مرزاپور سے مسٹر شیو سیوک سنگھ آکر عارضی طور پر کوتوالی کے انچارج ہونگے۔

جرمنوں کی نظر بندی

غیر ملکیوں کے قانون کے مطابق کانپور کے ۱۵ جرمنوں کو گرفتار کر کے چھاؤنی میں نظر بند کر دیا گیا ہے اور ان کے بال بچوں کو بھی ایک جگہ کر کے انکی نگرانی کی جا رہی ہے۔

مشترکہ کمیٹی کی رپورٹ

کمشنر الہ آباد ڈویژن ۵ نے لوکل سلف گورنمنٹ یو۔ پی کے ڈپٹی سکرٹری کو مقامی میونسپل بورڈ اور امپرومنٹ ٹرسٹ کے درمیان گندے احاطوں وغیرہ کی صفائی کے متعلق اسکیموں میں اشتراک عمل کرنے کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس کا خلاصہ آئندہ شایع کیا جائے گا۔

معلومات

جہاز کہاں ڈوبا

یہ خبر شایع ہوئی تھی کہ ایک جرمن آبدوز نے ہبرڈیز کے قریب ایک برطانی جہاز کو تارپیڈو کا نشانہ بنا دیا ہبرڈیز جس کے قریب جہاز انتھاعزق ہوا مجمع الجزائر کا نام ہے ان جزیروں کی تعداد پانسو کے قریب ہے لیکن چارسو بہت ہی مختصر ہیں صرف ایک سو جزیروں میں تھوڑی سی آبادی ہے یہ جزائر اسکاٹ لینڈ سے مغرب کی طرف واقع ہیں حملہ کے وقت جہاز مذکور جزیرہ انسترابل سے ۲۰۵ میل کے فاصلہ پر تھا۔

قصبہ کلما!

ایک اطلاع موصول ہوئی تھی کہ جرمن فوج نے پولینڈ کے قصبہ کلما پر قبضہ کر لیا اس قصبہ کا پولش نام چلمینیو ہے کلما جرمن نام ہے یہ توردن سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر دریائے وسچولا کے دائیں کنارے واقع ہے، توروں اور کلما کے درمیان ریلوے لائن موجود ہے یہ قصبہ تیل اور زرعی پیداوار کے لئے مشہور ہے اس کی آبادی تقریباً گیارہ ہزار کے قریب ہے۔

قصبہ سیٹوچووا

جرمن فوج نے قصبہ سیٹوچووا پر بھی قبضہ کر لیا ہے یہ وارسا سے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے یہاں ایک قدیم خانقاہ واقع ہے جس کی زیارت کے لئے ہر سال ہزارہا اشخاص آتے ہیں ۱۶۶۵ء میں اس قصبہ پر سویڈن کی فوج نے حملہ کیا تھا لیکن راہبوں نے کمال استقامت اور شجاعت سے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا محاصرہ کی حالت میں معدودے چند سپاہی ان کے ساتھ تھے اس قصبہ میں پارچہ بافی کے مشہور کارخانے ہیں آبادی ایک لاکھ سترہ ہزار چھ سو بانوے ہے جرمن فوج نے صنعتی اہمیت کے پیش نظر اس قصبہ پر بمباری کی ہے۔

پولینڈ

رقبہ۔ ۱۵۰۰۸۲ مربع میل۔

آبادی۔ ۳۴۷۷۸۰۰۰۔

مشہور شہر وارسا آبادی ۱۰۲۶۱۰۰ ۔ سوز (۶۶۵۰۰۰) سوو (۳۱۸۰۰۰) پوزنان (۲۶۹۰۰۰) کراکو (۲۵۰۰۰۰) ولن (۲۰۸۰۰۰)

صدر جمہوریہ:۔ پروفیسر اگینی موزیکی۔

زبان۔ پولش ۶۹ فی صدی یوکرینین ۱۰ فیصدی یدیش اور عبرانی ۸۶ فیصدی بعض حصے روسی اور جرمنی بھی بولتے ہیں۔

مذہب۔ کیتھولک ۷۵ فیصدی یونانی ۱۲ فی صدی یہودی ۱۰ فی صدی تھا۔

مزدور۔ بیمہ شدہ مزدور ۲۵۸۲۰۰۰ رجسٹرڈ **بیکار** ۲۱۲۳۰۰۔

ذرائع آمد و رفت پختہ سڑکیں ۳۷۶۸۹ میل ریلوے ۱۲۲۳ میل، دخانی جہاز ۸۰۴۰۹۹ ٹن محفوظ سونا ۴۴۲۰۰۰۔

تعلیم ابتدائی تعلیم کے مدارس ۲۲۷۸۲ طالب علم ۴۸۵۱۵۰۰ دیگر اسکول ۷۷۷ طالب علم ۲۲۱۲۰۰۔

متفرقات موٹر وہیکل ۳۹۲۵۳ سائیکل ۱۲۴۷۶ وائرلیس سٹ ۸۶۱۰۰۰۔

فوج ۱۰۰۰۰۰ ۔

بحری بیڑہ اگرچہ حکومت پولینڈ اپنے بحری بیڑے کو بڑی اہمیت دیتی ہے لیکن اس کے بحری بیڑے کی تعداد قلیل ہے۔

فضائی فوج ۵۰۰ جنگی طیارے۔

سبدِ گل

ہم سمجھتے تھے کہ غالب. مومن. اور ذوق کے زمانہ کے اس ستم پیشہ معشوق کا وجود ختم ہوگیا ہے جو عاشق کے دل کو جلا کر کباب بنایا کرتا تھا. جو دل بیتاب کو مسل مسل کر اس کا کچومر نکال دینے کا عادی تھا اور جس کی ادا یہ تھی کہ حضرت عاشق تڑپا کرتے تھے اور وہ قہقہے لگایا کرتا تھا.

یورپ کے اخباروں کا بیان ہے کہ اس قسم کے ستم پیشہ محبوبوں نے مشرق کی بجائے مغرب میں اڈا جمایا ہے. اور انہوں نے مغربی عشاق کا اس قدر ناک میں دم کر دیا ہے کہ مغرب والے ان محبوبوں سے اکتا گئے ہیں.

اسی نوعیت کے ستم پیشہ محبوبوں نے امریکہ میں "ایک شوہر ٹھکار" انجمن بنائی ہے. اس انجمن میں جتنی بھی عورتیں ہیں وہ سب شادی شدہ ہیں. ان شادی شدہ ممبروں کو یہ تعلیم دی جاتی ہے. کہ وہ اچھی طرح سے اپنے شوہروں کی گت بنائیں.

اس انجمن کی روح رواں کوئی مسماۃ مسز فیلز ہیں جو تمام مغرب کو عشاق یعنی شوہروں کو پریشان کرنے کے نئے نئے ڈھنگ بتاتی ہیں. تاکہ حسینوں کو ستم آرائی کی وہ عادت نہ چھوٹ جائے جو غالب اور مومن کے زمانہ میں عام تھی.

اس "شوہر ٹھکار" انجمن کی ایک ممبر مسز جون ہیں جنہوں نے بری طرح سے اپنے کمترین شوہر کی مٹی پلید کر رکھی ہے.

ایک دن کا ذکر ہے کہ مسٹر جون باورچی خانہ کے قریب کھڑے ہوئے تھے. انکی بیوی صاحبہ کو جو شرارت سوجھی تو جلتا ہوا دست پناہ اس طرح پھینکا کہ مسٹر جون کی پنڈلی سے جاکر چپک گیا. اب مسٹر جان کی تماشہ قابل دید تھا. گرم دست پناہ مسٹر جان کی پنڈلی میں حلقہ بنا ہوا تھا اور مسٹر جان اس طرح اچھل رہے تھے جس طرح لوگ گڈنگی پر ریچھ اچھلتا ہے. ادھر انکی بیگم صاحبہ بے تحاشا قہقہے لگا رہی تھیں. دیکھی آپ نے بت مغرب کی ستمگاری!

ان ہی صاحبہ کی ستمگاری ملاحظہ ہو کہ ایک روز مسٹر جون مع اپنی بیگم صاحبہ کے موٹر میں جا رہے تھے کہ نہایت زور کی بارش ہونے لگی. بیگم صاحبہ نے پیچ اٹھا کر موٹر کے سامنے کا شیشہ توڑ دیا. شیشہ کا ٹوٹنا تھا کہ پانی کی بوچھاڑ مسٹر جون کے منہ پر پڑی. مسٹر جان کا تمام چہرہ بارش کے پانی سے اس طرح تر تھا جیسے وہ زار و قطار رو رہے ہوں اور بیگم صاحبہ قہقہے لگا رہی تھیں.

ان ہی بیگم صاحبہ کا ایک اور لطیفہ سن لیجئے. مسٹر جون صبح کے وقت نہایت ہی بے فکری کے ساتھ خواب نوشین کے مزے لے رہے تھے. بیگم صاحبہ کو جو شرارت سوجھی تو چپکے سے اٹھیں دروازہ پر قفل ڈال دیا اور کہیں چلتی بنیں. اب جو مسٹر جون کی آنکھ کھلتی ہے. تو پتہ چلا کہ وہ بیوی کی قید میں ہیں صبح کا وقت پاخانہ پیشاب کی حاجت. اور دروازہ بند. کمرہ سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں. آخر بیچارے نے مجبور ہو کر اس کمرہ کو پاخانہ بنا لیا.

بیگم صاحبہ کئی گھنٹہ کے بعد تشریف لائیں. تو بدھو میاں کو اس قید سے نجات ملی. لیکن اسوقت ان بدھو میاں کی صورت دیکھنے کے قابل تھی.

ان بیگم صاحبہ کی ستمگاریوں کی داستان بڑی طویل ہے. قصہ مختصر یہ ہے کہ مسٹر جون نے حال ہی میں اپنی بیوی کی ستمگاری کے خلاف نیویارک کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا. اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مقدمہ کا کیا فیصلہ ہوتا ہے.

ادبِ لطیف

پاگل

وہ بھکارن تھی اور شاید اسی وجہ سے لوگ اسے پاگل بھی کہتے تھے.

ہاں اسی لئے. صرف اسی لئے کہ وہ غریب تھی بھوکی. بالکل بھوکی. وہ مانگتی تھی مگر صرف اتنا کہ اس کا گذارہ ہو جائے.

کیونکہ وہ اکیلی تھی.

ایک رات کو چاند نکلا ہوا تھا اس وقت بیٹھی ہوئی تھی ندی کے کنارے وہ کچھ سوچ رہی تھی.

یکایک وہ چونکی. آہ اس نے کچھ سنا. کوئی گا رہا تھا

"آیا ہوں میں پریم مندر میں لئے پریم کی مالا.

اور ذرا سی دیر میں ایک کشتی بہتی ہوئی لہروں پر دکھائی دی. اس کشتی میں اس نے دیکھا دو ہستیوں کو. کشتی چلانے والا گا رہا تھا اور اس کے سامنے کی مورتی چپ چاپ بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی. اور پھر کشتی جب ذرا دور چلی گئی اس نے دیکھا دونوں سایہ حرکت میں آئے اور دونوں کے ہونٹ ایک دوسرے سے مل گئے.

بھکارن خاموش تھی. مگر اب بے چین ہوگئی. ہاں ایک سرد آہ بھی اس کے ہونٹوں سے باہر آئی اس کی آنکھیں بند ہوگئیں. اور ہاتھوں کی مٹھیاں کس گئیں. مگر پھر ذرا دیر میں وہ اٹھی. اور ایک طرف کو چلدی اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی. ایک قسم کا اطمینان. ہاں ایک شانتی.

صبح لوگوں نے دیکھا کہ ندی کے کنارے گاؤں سے کچھ دور اس کی لاش ایک درخت سے لٹک رہی تھی. کچھ لوگوں نے کہا "وہ بھوکی تھی." اوروں نے کہا نہیں ایک دکھیا" کسی نے کہا: وہ بدمعاش تھی" "ایک گنہگار" ایک طرف سے آواز آئی "پاگل"

ص میں بھیجی جاتی ہے. نہ صرف اس کی برآمد کی وجہ سے ہندوستانی چائے کی صنعت کو فروغ حاصل ہوا بلکہ ہندوستان ہی میں اس کا کثرت استعمال اس کی ترقی کا باعث ہوا. آجکل صرف ہندوستان کے اندر سالانہ ۸ کروڑ سینتالیس لاکھ پونڈ چائے خرچ ہوتی تھی. اگر اس کا مقابلہ آج سے ۵ سال قبل کے خرچ کے ساتھ کیا جائے جبکہ ۵ کروڑ سینتالیس لاکھ پونڈ چائے خرچ ہوتی تھی تو اس کا اندازہ ہو جائے گا. کہ ہندوستان کے اندر چائے کسقدر تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے. ہندوستانی چائے کی صنعت تقریباً دس لاکھ آدمیوں کو روزی پہونچاتی ہے. یہ لوگ ہندوستان بھر میں چائے کے باغات میں کام کرتے ہیں اور خوشی کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اور ہندوستان جیسے ملک میں جہاں کثرت سے کاشتکاری ہے یہ کوئی کم نعمت نہیں. یہ صنعت صحیح معنوں میں ہندوستان کی قومی صنعت ہے.

× اور ہمارے خیال میں ایک تجویز یہ ہو سکتی ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے وابستہ رہیں. دونوں کو ایک دوسرے کے عزائم کا علم ہوتا رہے دونوں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو سکیں. اور دونوں کو ایک دوسرے کی دشواریوں کا علم ہو.

اگر اس تجویز پر عملدرآمد کیا گیا تو ہمارے ملک کی فلمی تاریخ سے ایک ناخوشگوار باب ختم ہو جائیگا اور ہم فلم کے ذریعہ اپنے حقیقی مقاصد حاصل کر سکیں گے (عکاس)

عالمِ نسواں

ہندوستانی چائے کی صنعت کی تواریخ

چائے کی تواریخ تو زمانہ سلف میں مفقود ہے، ہندوستانی روایتوں کے مطابق چائے کی معلومات اور دریافت ایک ہندو رشی بدھی دھرما نے کی ہے. یہ بیان کیا جاتا ہے کہ گیتی حاصل کرنے کی غرض سے وہ رشی نو سال تک نہیں سویا جب آٹھ برس گزر چکے تو رشی کو معلوم ہوا کہ اب نیند کا غلبہ اس پر آنے والا ہے. جب قریب ہی کی ایک جھاڑی کی چند پتیوں کو نوچ کر چبانے لگا. ان پتیوں کو متواتر چباتا رہا. اس کی وجہ سے اس نے نیند پر قابو پالیا اور نروان حاصل کرلیا. پھر کچھ عرصہ بعد بدھی دھرما چین روانہ ہوگیا اور اس عجیب غریب بوٹی کو بھی ساتھ لیتا گیا. ہندوستانی روایات کے مطابق اس طرح تمام دنیا میں چائے پینے کی عادت تدریج پھیل گئی. جہاں تک چائے کی تواریخ لکھی گئی ہے. اس سے پتہ چلتا ہے کہ اٹھارہویں صدی کے آخیر میں یہ بات معلوم ہوئی کہ شمالی آسام میں چائے کی خودرو پیداوار ہوئی. اس لازوال معلومات کے قبل چائے کے پودے کی شناخت یا ہندوستان میں اس کی کاشت وغیرہ کا کوئی وجود نہ تھا. سنہ ۱۸۳۴ء میں لارڈ ولیم بنٹنک کی حکومت نے اس بات کا پتہ کر لیا کہ چائے کی کاشت تجارتی اصولوں پر کی جائے اور اسی خیال سے چائے کمیٹی قایم کی گئی جو آجکل اس قدر مشہور ہوگئی ہے. یہ اس کمیٹی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ حکومت نے لکیم پور آسام میں تجربہ کے لئے ایک باغ تیار کیا. سنہ ۱۸۳۸ء میں اس باغ کی پیدا کی ہوئی چائے کا نمونہ تیار کیا گیا اور دوسرے سال اس باغ سے کوئی ساڑھے چار سو پونڈ چائے لندن بھیجی گئی. لکیم پور باغ آہستہ آہستہ حکومت کے ہاتھوں سے نکل کر آسام کمپنی کے ہاتھ میں چلا گیا جو اب تک قایم ہے. سنہ ۱۸۵۲ء ہوتے ہوتے چائے کی یہ صنعت ہندوستان بھر میں پھیل گئی شروع شروع میں اس کی صنعت کو فروغ دینے والی کمپنیوں کا ہمیں شکریہ ادا کرنا چاہیئے. کہ یہ ان کی نہ تھکنے والی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ہندوستان میں چائے کی صنعت کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور آج یہ ملک کی قومی اور ترقی پذیر صنعت شمار کی جاتی ہے.

چند برسوں تک چائے کی کاشت صرف آسام ہی کے اندر محدود تھی مگر بعد میں جب پتہ چلا کہ کچھار کے علاقہ میں بھی چائے خود بخود پیدا ہوتی ہے تو اسے شمالی مشرقی ہندوستان کے دوسرے اضلاع میں فروغ دیا جانے لگا دارجلنگ، سلہٹ. ترائی اور بعد میں جنوبی ہندوستان کے بعض علاقوں. ٹراونکور میسور کوچین. اور نیلگری کی پہاڑیوں میں اس کی کاشت ہونے لگی. ہندوستان میں چائے کی صنعت کا فروغ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے. ابتدا میں صرف معمولی پیمانہ پر اسے شروع کیا گیا. اور اب کوئی ایک سو سال سے کچھ زیادہ ہی ہوا ہوگا. کہ یہ صنعت دنیا کی چائے کی منڈیوں پر حاوی ہوگئی ہے. ہندوستان میں آجکل ہر سال چالیس کروڑ پونڈ چائے پیدا ہوتی ہے جو کہ دنیا کی چائے کی کل پیداوار کے تیسرے حصے کے برابر ہے یہ ترقی اس لئے ممکن ہوئی ہے کہ انگلستان میں ہندوستانی چائے کی مانگ بڑھتی رہی جسکی وجہ سے آج چونتیس کروڑ پونڈ کے قریب چائے ہر سال دنیا کی مختلف منڈیوں ص

بچوں کی دنیا

اسکیمو

محمد حسین حسان

ایک دن ایک لڑکا اور اس کی چھوٹی بہن برف گاڑی پر جس میں کتے جتے ہوئے تھے بیٹھے جا رہے تھے. لڑکا گاڑی کو برف ہی پر بہت دور لے جا رہا تھا. کتے بہت تیز دوڑ رہے تھے اور بچے بہت خوش تھے. اتنے میں ایکا ایکی بہت زور کی آواز آئی. برف کا بہت بڑا ٹکڑا جس پر ان کی گاڑی جا رہی تھی برف کے باقی حصے سے ٹوٹ کر الگ ہو گیا تھا. برف کا یہ ٹکڑا کنارے سے بہ کر سمندر کی طرف جا رہا تھا.

لڑکا سمجھ گیا کہ اب ماں باپ سے ملنا ہمارے نصیب میں نہیں ہے. جوں جوں وقت گذرتا تھا. سردی بڑھتی جاتی تھی. اس کی بہن تو رونے لگی. اس نے ٹھنڈی ہوا سے بچنے کے لئے برف کا ایک گھر بنا لیا. برف گاڑی پر جو گرم کپڑے پڑے تھے. ان کو دونوں نے اپنے چاروں طرف لپیٹ لیا. لڑکا اپنے کتوں کو بھی تھپکتا رہا.

اندھیرا ہو چلا. لڑکا اپنی بہن کے پاس بیٹھ گیا اور رات بھر جاگتا رہا.

دوسرے دن صبح کو ہوا برف کو کنارے پر لے آئی. بھلا لڑکے کی خوشی کا کیا پوچھنا اس نے کنارے پر کچھ آدمی دیکھے اور انھیں مدد کے لئے پکارا. انہوں نے بچوں کی آواز نہ سنی تو کشتیوں میں سوار ہو گئے.

بچوں کو صاف پانی تک آنے کے لئے برف کے بہت سے ٹکڑوں سے گذرنا تھا. لڑکے نے بہن کا ہاتھ پکڑا اور دونوں ایک ٹکڑے سے دوسرے ٹکڑے پر کود کود کر جانے لگے، راستہ میں وہ گر گر پڑتے تھے اور ان کے پیر پھسل پھسل جاتے تھے.

آخر گرتے پڑتے وہ بن جمے پانی تک پہنچ گئے. یہ لوگ کشتیاں لے کر برف کے قریب تو آ نہیں سکتے تھے اس لئے کہ موجیں زور زور سے اٹھ رہی تھیں اور برف کے بڑے بڑے ٹکڑے ہل ڈول رہے تھے.

لوگوں نے لڑکے سے کہا کہ اپنی بہن کو ہماری طرف پھینک دو. لڑکے نے بہت حفاظت کے ساتھ اپنی بہن کو کشتی میں پھینک دیا. اور خود ایک اور کشتی میں کود گیا. کتے بھی تیر کر کنارے تک آ گئے. اور سب صحیح و سلامت گھر پہنچ گئے.

سکھ لیڈروں کی اپیل

پنجاب کے تقریباً ۹۰ سکھ لیڈروں نے ایک بیان شائع کیا ہے. جس میں مذکور ہے کہ انتہائی تباہ کن جنگ ہمارے سامنے ہے. اس لئے ہر ایک محب وطن ہندوستانی کا فرض ہے کہ اسے بلا تامل اور وطن کی حفاظت کے لئے آ جانا چاہیئے. سکھ اپنے مذہبی عقائد کی رو سے اپنے گھر کی حفاظت کے لئے ہی نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی جنگ کرتے ہیں. لہذا سکھوں کو اپنے شاندار ماضی کو دوبارہ زندہ کرکے اس وقت برطانیہ کی امداد کرنی چاہیئے. دوسری جمہوریتوں کے ساتھ برطانیہ نے کمزور قوموں کو مطلق العنان حکومتوں کے حملہ سے بچانے کے لئے شریفانہ عہد کیا ہے.

ہم تمام سکھوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے اختلافات کو ختم کرکے مادر وطن کو بچانے کے لئے متحد ہو جائیں.

پردۂ فلم

فلم جرنلزم اور فلم انڈسٹری

فلم جرنلزم اور فلم انڈسٹری بظاہر دو جداگانہ موضوعات ہیں، جن کا تعلق مجموعی طور پر "فلم" سے ہے. فلم جرنلزم اور فلم انڈسٹری دونوں ایک ایسے کام کی تکمیل میں مصروف ہیں جس کے پورا ہونے کے بعد "فلم" اپنے معیاری درجے تک پہنچ جائے گا. فلم جرنلزم تخیلی طور پر فلم کا معیار قایم کرتا ہے. اور فلم انڈسٹری اس معیار کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتی ہے. ان دونوں موضوعات کے باہمی تعلقات پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے. اور خصوصیت کے ساتھ ہندوستان میں فلم جرنلزم اور فلم انڈسٹری کے تعلقات نے بہت اہم صورت اختیار کر لی ہے.

فلم جرنلزم کے سامنے ایک میدان کھلا ہوا ہے. تخیل کی پرواز کے لئے کافی وسعتیں موجود ہیں اور کسی نوعیت کی حد بندی سد راہ نہیں ہوتی. یہی سبب ہے کہ ہمارے فلم جرنلسٹوں نے فلم کے متعلق پبلک میں ایسے خیالات کی اشاعت کر دی ہے جو صرف دماغ اور ذہن ہی سے تعلق رکھتے ہیں اور جنکو عمل پر ... لانا بہت دشوار ہے.

اب فلم انڈسٹری کی حالت ملاحظہ فرمایئے فلم انڈسٹری کو قدم قدم پر مشکلات کا سامنا ہے. سب سے پہلے تو یہ بات قابل غور ہے کہ فلم انڈسٹری کو عمل سے واسطہ ہے خیال سے نہیں. عمل اور خیال میں جو حد فاصل ہے اس کی تصریح کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے. دوسرے فلم انڈسٹری کو بہت سی باتیں پیش نظر رکھنا پڑتی ہیں، کہیں روپے کا سوال ہے تو کہیں سنسر بورڈ کی پیشبندیوں کا. کہیں ملک کی ضروریات پر نظر ہے تو کہیں غیر ملکی فلمسازوں سے مقابلہ. الغرض جن ... کی دشواریوں نے فلم انڈسٹری کو گھیر رکھا ہے اگر ان سب کا فلم جرنلسٹوں کو علم ہو تو وہ اپنی تنقیدوں میں ایسا توازن قایم کر سکیں گے. جو خود ان کے لئے بھی مفید ہوگا. اور فلم انڈسٹری کے لئے بھی.

ہمیں افسوس ہے کہ فلم جرنلزم اور فلم انڈسٹری کے باہمی تعلقات ہندوستان میں خوشگوار نہیں ہیں. اس میں کچھ تو فلم جرنلزم کی تخیل پروازی کو دخل ہے. اور کہیں فلم انڈسٹری کی خود سری اور ملک کی ضروریات سے نظر پوشی کو. فلم جرنلسٹ عام طور پر تخیل پرست ہوتے ہیں لیکن ان کے سامنے تمام ملک کی ضروریات ہوتی ہیں. وہ سوسائٹی کا باریک بینی سے مطالعہ کرتے ہیں سوسائٹی کے مختلف طبقات سے آگاہ ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ فلم کو ملک اور قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانا چاہتے ہیں، اسی وجہ سے اگر وہ عملی دشواریاں تھوڑی دیر کے لئے نظر انداز بھی کر دیں تو قابل معافی ہیں.

فلم انڈسٹری عملی نقطہ نظر سے مسائل کا مطالعہ کرتی ہے، اس کی اپنی ضروریات ملکی ضروریات پر مقدم ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اس کی رفتار ترقی بہت سست ہے. فلم جرنلسٹ فلم انڈسٹری کو اسکی صحیح منزل دکھاتے رہتے ہیں. اور یہی انکا مقصد حیات ہے کہ وہ دیانتدارانہ طور پر رہنمائی کریں.

اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہے کہ فلم انڈسٹری اور فلم جرنلزم کے مابین کتنا رابطہ ہے ایک فریق دوسرے کو نظر انداز نہیں کر سکتا. فلم جرنلسٹ اگر چاہیں کہ ملک کی فلم کمپنیوں سے بے نیاز ہو جائیں تو ان کے وجود کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے. اس کے علاوہ اگر فلم کمپنیاں یہ چاہیں کہ فلم جرنلسٹوں کی خدمت سے عہدہ برآ ہو جائیں تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتیں. انکی خدمات کو صحیح رنگ میں پبلک کے سامنے پیش کرنے والے ہیں. تو فلم جرنلسٹ ہیں، اگر ان سے تعلق نہ رہے تو فلم کمپنیوں کو کون سراہے؟

فلم انڈسٹری اور فلم جرنلزم کے تعلقات خوشگوار بنانے کی تجویز پر غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے. ×

اقوالِ زرّیں

دولت کی خوشی عارضی اور پھیکی ہے لیکن محبت اور طبیعتوں کے اتحاد سے جو خوشی حاصل ہوتی ہے وہ شیریں اور لازوال ہے۔

جو شخص کبھی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوتا وہ بظاہر بڑا خوش نصیب نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص دنیا کی ایک بیش بہا تعلیم سے محروم اور اعلیٰ ملبندیوں پر پہنچنے سے قاصر رہ جاتا ہے۔

ایک گناہ بہت سی نیکیوں کو چھپا دیتا ہے لیکن بہت سی نیکیاں ایک گناہ کو نہیں چھپا سکتیں۔

غصہ کو محبت سے۔ برائی کو نیکی سے۔ لالچی کو سخاوت سے اور جھوٹے کو سچائی سے مغلوب کرنا چاہیئے۔

انسان اپنے گناہ آلودہ دل کو خدا کے نام سے دھو سکتا ہے۔ (گورو نانک)

ہنرمندی، خوبصورتی، طاقت اور دولت سے سب لوگ محبت کرتے ہیں مگر سچی محبت وہ ہے جو ان سب کے باہر ہو۔

ہندوستان میں جنگ کی تیاریاں

شملہ یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل ریلن جونس او۔ بی ای کو حکومت ہند کے صدر مقام میں سنسر کا افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ کل صبح شملہ میں اخبارات کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے ہندوستان کی ریزرو فوج کے بہت سے افسروں کو جو انگلستان میں رہتے ہیں اور جن کی عمریں ۵۵ سال سے کم ہیں یہ حکم دیا ہے کہ وہ ہندوستان جانے کے لئے تیار رہیں۔

حکومت ہند نے تمام صوبجاتی حکومتوں اور حکومت ہند کے تمام محکموں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہندوستان سے باہر جانے والوں کے لئے تمام چھٹیاں بند کر دیں۔

شملہ میں بین الاقوامی ٹیلی کمیونکیشن یونین برن سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت فرانس نے یہ اعلان کیا ہے کہ پرائیوٹ طور پر ٹیلیفون پر خواہ وہ تار برقی کا ہو یا لاسلکی کا کوئی تا آئندہ اعلان کسی بھی ملک سے بات چیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ریاست گوالیار کی حکومت نے ایک قانون نافذ کیا ہے جس کے ذریعہ ریاست گوالیار میں مقیم غیر ملکیوں کی رجسٹری لازمی قرار دیدی ہے۔ اس قانون کی رو سے ریاست گوالیار کے

حکومت مدراس نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۳۹ء کا پہلا آرڈیننس جو بدیشی لوگوں کے متعلق ہے وہ صوبہ مدراس میں بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ کے محکمہ ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ میں سول ہوائی جہازوں پر سخت پابندی لگا دی گئی ہے۔

مشرقی نے معافی مانگ لی

لکھنؤ ۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ علامہ عنایت اللہ مشرقی جو خاکساروں کی تحریک کے لیڈر ہیں اور جنہیں کل صبح لکھنؤ میں گرفتار کر لیا گیا تھا انہوں نے ایک تحریر لکھکر دیدی ہے کہ میں رہا ہوتے کے بعد فوراً ہی پنجاب روانہ ہو جاؤں گا۔ اور خاکساروں کو جو باہر سے آئے ہوئے ہیں ہدایت کر دونگا کہ وہ اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے جائیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کل علامہ مشرقی کو لکھنؤ سے نکل جانے کا حکم دیدیا گیا تھا لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔ تب انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ علامہ مشرقی

موجِ تبسم

آقا:- (ملازم سے) جاؤ یہ نام گھڑیالی کو دے آؤ۔

ملازم:- (مالدہ کو دیکھ کر) حضور یہ بھی باہر جانی ہیں؟

استاد:- ایک اکنی میں کتنے پیسے ملیں گے۔

لڑکا:- چار

استاد:- دو اکنی لڑکے کو دکھا کر اس میں کتنے پیسے ملیں گے

لڑکا:- چار

استاد:- کیوں؟

لڑکا:- کیونکہ دوسری اکنی رانگ کی ہے۔

استاد:- (لڑکے سے) بتاؤ عمدہ موسم کون کون ہیں

شاگرد:- دو ہی آموں کا اور خربوزوں کا۔

موہن:- اگر کتے کی دم میں لالٹین باندھ دیں تو لوگ کیا کہیں گے؟

شنکر:- ٹرام گاڑی

باغ کا منیجر:- (مالی سے) امرود اور آم میں کیا فرق ہے

مالی:- امرود جاڑوں میں ہوتا ہے اور آم گرمیوں میں

نوکر سامنے کھڑا تھا کہ آقا نے ٹیلیفون کو منہ لگاتے ہوئے کہا ہلو ہلو، نوکر ہلنے لگا اس کا آقا پھر ٹیلیفون پر بولا۔ ہلو ہلو نوکر اور زور سے ہلنے لگا کوئی جواب نہ ملنے پر آقا نے پھر غصہ سے کہا:- ہلو ہلو

نوکر:- ہل تو رہا ہوں۔

جے شنکر:- کیا تم کوٹ الٹا پہن رہے ہو؟

ہری شنکر:- جی ہاں میں نے دانستہ طور پر ایسا کر رکھا ہے تاکہ اوپر کا حصہ اندر رہنے کی وجہ سے خراب نہ ہو۔

ماسٹر صاحب:- (شاگرد پر خفا ہوتے ہوئے) ابے الو کے پٹھے تو سبق یاد کر کے کیوں نہیں آتا

شاگرد:- (لرزتا اور ہاتھ جوڑتا ہوا) حضور آپ مائی باپ ہیں۔ خفا نہ ہوجئے۔

جون:- تم یہ ردی قسم کے ناول کیلئے خرید رہے ہو؟

پیٹر:- مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔

جون:- تو پھر پڑھنے کے لئے اچھی چیز خریدو۔

پیٹر:- میرا مطلب یہ نہیں ممکن ہو کہ ان ردی ناولوں میں میرا دل نہ لگے اور مجھے نیند آ جائے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

ویل مچھلی کا منہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ وہ بآسانی ایک آدمی نگل سکتی ہے۔

جاپان میں اندلوں ۰۰۰ ۵ لڑکے ہوابازی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

صوبہ سندھ میں ۶۰ لاکھ آدمی پتھری گردہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ یہ بیماری خوراک میں دودھ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔

ریڈیو کی لہروں کی رفتار ۱۸۶۰۰۰ میل فی سکنڈ ہے

۵۶۰۰۰ پھولوں کے رس سے ایک پونڈ شہد تیار ہوتا ہے۔

اگرچہ ابھی چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ انگلستان کو کیلے کے پھل سے واقفیت ہوئی ہے لیکن اب انگلستان میں ہر ہفتہ باہر سے تقریباً ۶۰۰۰۰ کیلا آتا ہے۔

فرانس میں ۸۰۰۰۰۰ بائیسکل سوار ہیں جو ۵۶۰۰۰ پونڈ حکومت کو ٹیکس کی صورت میں ادا کرتے ہیں ٹیکس بارہ فرانک سالانہ کے حساب سے ہے

ایک عام پالتو کتا اپنے مالک کے اوسطاً ۶۰ الفاظ سمجھ سکتا ہے لیکن بیشتر مالکوں کے کتے ۲۵۰ الفاظ بھی آسانی سے سمجھ کر ان پر عمل کر سکتے ہیں۔

انگلستان میں ریلوے ہر سال ٹوٹی ہوئی رکابیوں اور پیالیوں کے عوض میں ۲۵۰۰۰۰ نئی پیالیاں اور ۲۰۰۰۰۰ رکابیاں خریدتی ہے یہ پیالیاں اسٹیشن ریفرشمنٹ روم اور چائے خانوں میں ہر سال ضایع ہوتی ہیں۔ میز ان کے علاوہ تقریباً ۳۵۰۰۰ چمچے بھی خریدے جاتے ہیں۔

انگلستان میں ۱۰۰۰۰۰۰۰ اور جرمنی میں ۵۰۰۰۰۰۰ سائیکل سوار ہیں۔

میری آپ بیتی!

معاشرت اور تمدن کی لغزشوں نے نہ جانے کتنے گھر تباہ کئے ہونگے۔ والدین کی ناعاقبت اندیشیوں نے نہ جانے کتنی بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا ہوگا۔ یہ آپ بیتی ایک بدنصیب عورت کی ہے جسکی زندگی برباد ہو چکی ہے۔ اور جو اپنا سب کچھ کھو چکی ہے:-

میں نے شوہر کا نام نہیں بتاؤنگی کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ اپنے ساتھ اس غریب کو بھی رسوا کروں۔ بس یہ سمجھ لیجئے کہ وہ ایک بیرسٹر تھے بیرسٹر کی پہلی بیوی مر چکی تھی۔ بیوی کے مرنے کے بعد انہوں نے میرے والدین کے پاس شادی کا پیغام بھیجا۔ ہمارا مکان بیرسٹر کے مکان کے بالکل قریب تھا۔ جب بیرسٹر کی پہلی بیوی زندہ تھیں تو میں ان کے پاس اپنی والدہ کے ہمراہ جایا کرتی تھی۔ بیرسٹر نے بارہا مجھے دیکھا تھا۔ انکو میری شکل وصورت بہت پسند تھی۔ اس لئے انہوں نے میرے ساتھ شادی کی خواہش ظاہر کی۔

میری اور بیرسٹر کی عمر میں تیس سال کا فرق تھا میری عمر ۱۸ سال تھی۔ اور بیرسٹر کی عمر تقریباً ۴۸ سال سوسائٹی ایسی انمیل اور بے جوڑ شادیوں کو بدترین گناہ خیال کرتی ہے۔ لیکن یہ گناہ صرف غریبوں کے لئے ہے۔ امیروں کا گناہ کبھی گناہ شمار نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی غریب بوڑھا میرے لئے شادی کا پیغام دیتا تو میرے والدین آپے سے باہر ہو جاتے لیکن انہوں نے ایک دولتمند کے پیغام کو اپنے لئے باعث فخر سمجھا اور چند ہی روز بعد میری اور بیرسٹر کی شادی ہو گئی۔

میرے والدین بہت خوش تھے کہ ان کی بیٹی ایک ایسے بڑے گھر بیاہی گئی ہے۔ جو تمول اور دولتمندی میں امتیازی درجہ رکھتا ہے۔ وہ میری خوش قسمتی پر فخر کیا کرتے تھے۔ لیکن انکو کیا معلوم کہ میرے دل کی کیا کیفیت تھی۔

کس قدر ناسمجھ اور نادان ہیں والدین کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایک لڑکی کا روشن مستقبل سونا چاندی اور دولت ہے حالانکہ عورت کو نہ دولت کی خواہش ہوتی ہے اور نہ زیور کی وہ زندگی کے اس کیف کی متلاشی ہوتی ہے۔ جو حقیقی مسرت ہے جو حقیقی زندگی ہے۔ ہر لڑکی شادی سے قبل شوہر کا ایک تخیل ذہن میں رکھتی ہے۔ میرے تخیل میں بھی شوہر کی ایک تصویر تھی۔ مگر وہ بوڑھے کی تصویر نہ تھی بلکہ ایک ایسے نوجوان کی تصویر تھی جسکی رگ رگ میں شباب اور جوانی دوڑ رہی ہو۔ جس کی آغوش محبت عورت کی محبت کو لبیک کہنے کے لئے ہر وقت بیتاب نظر آئے۔ اور جس کی محبت میں ڈوبی ہوئی باتیں عورت کو مست اور خود بنا دیں لیکن میرا خواب جھوٹا نکلا۔ مجھے ایک بوڑھے کے پلے باندھ دیا گیا اور میری تمناؤں اور آرزوؤں کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیا گیا۔

نوجوان لڑکیوں سے شادی کرنے والے بوڑھے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ انہوں نے ایک بے گناہ لڑکی کی زندگی کو اپنی بوالہوسی پر قربان کر دیا ہے وہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایک لڑکی کو بچوں کی طرح کسطرح بہلایا جاتا ہے۔ چنانچہ مجھے بھی بہلایا گیا۔ قیمتی لباس اور زیوروں سے مجھے لاد دیا گیا۔ مگر میرے لئے نہ لباس میں کوئی کشش تھی اور نہ زیوروں میں۔ میرے لئے اپنی ان سہیلیوں کی زندگی باعث رشک تھی جو انتہائی غریبی میں زندگی گذارنے کے باوجود نوجوانوں کی بیویاں تھیں۔ مجھ میں اور ان میں فرق یہ تھا کہ انکا لباس میلا کچیلا تھا مگر دل بشاش تھا۔ میرا لباس چم چم کر رہا تھا مگر سینہ میں دل کے بجائے آرزوؤں کا مدفن تھا۔ لوگ غریبی کو قابل نفرت سمجھتے ہیں لیکن یقین جانئے کہ میرے لئے غریبی باعث رشک تھی۔

میرا شوہر بیرسٹر مجھپر سے جان سے فدا تھا اسے باتیں کرنی بہت آتی تھیں کیونکہ اس کا ذریعہ معاش ہی باتیں بنانا تھا وہ نہایت خوبصورت الفاظ میں میرے حسن کی تعریف کرتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ عورت اپنی تعریف سے خوش ہوتی ہے۔ لیکن

مہاتما گاندھی کا بیان

"میں اس وقت ہندوستان کی آزادی کے متعلق نہیں سوچ رہا ہوں۔ ہندوستان تو آزاد ہوگا۔ لیکن وہ آزادی کیا ہوگی جو برطانیہ اور فرانس کی شکست یا جرمنی کی پستی اور پامالی کے بعد حاصل ہوگی"۔ یہ درد انگیز الفاظ ان لطیف اور بلند انسانی جذبات کے مظہر ہیں۔ جو بین الاقوامی حالات کے اثر سے مہاتما جی کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ ذیل میں وہ بیان درج کیا جاتا ہے جو مہاتما جی نے وائسرائے سے ملاقات کے بعد شائع کیا ہے:-

میں اس وقت ہندوستان کی نجات پر غور کرنے میں حق بجانب نہیں ہوں ہندوستان کو تو ضرور نجات مل جائے گی۔ لیکن اگر انگلستان یا فرانس کو شکست ہو گئی یا انہوں نے جرمنی پر فتح حاصل کر لی اور وہ تباہ ہو گیا تو پھر یہ نجات کیا ہوگی؟

تاہم یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہٹلر کے نزدیک پرماتما ہے ہی نہیں بلکہ بربریت کی طاقت اس کے لئے سب کچھ ہے اور جیسا کہ مسٹر چیمبرلین فرماتے ہیں کہ وہ اس کے علاوہ کوئی بات نہیں سنے گا۔ اب اس بے نظیر مصیبت کے وقت میں تمام کانگریسیوں اور دوسرے ذمہ دار ہندوستانیوں کو انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ اس ہولناک ڈرامہ میں ہندوستان کیا پارٹ ادا کرے گا۔

برطانیہ کی امداد کا مسئلہ

لکھنؤ ۴ ستمبر۔ پنڈت رام کانت مالویہ لیڈر کانگریس پارٹی یوپی لیجسلیٹو کونسل نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کانگریس کے لیڈروں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بات کی کوشش کریں کہ ہندوستان کی فوج میں اضافہ ہو۔ ملک کی دوسری سیاسی پارٹیاں حفاظتی تدبیروں میں حکومت کا ساتھ دینگی۔ کانگریس کو الگ نہیں رہنا چاہئے۔

پریزیڈنٹ روزویلٹ کی تقریر

واشنگٹن ۴ ستمبر۔ امریکہ کے صدر روزویلٹ نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں فرمایا کہ امریکہ کو لڑائی سے الگ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر امریکن کو جنگ کا خیال اپنے دل میں سے نکال دینا چاہیئے۔ غیر جانبداری کے یہ معنی نہیں ہیں کہ انفرادی ضمیر کو کچل دیا جائے۔ علاوہ بریں بحری اور بری لڑائی میں جو جانیں تباہ ہوتی ہیں ان سے امریکہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس قسم کے واقعات کا امریکہ کے مستقبل پر بھی اثر پڑتا ہے۔

موسیو بلم سابق وزیر اعظم فرانس نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ ہماری لڑائی جرمنی کی نازی حکومت کے خلاف ہے جرمنی کے خلاف نہیں ہے۔

برطانیہ کا ہائی کمانڈ

لندن ۴ ستمبر۔ برطانیہ کا فوجی کمانڈ حسب ذیل ہوگا۔

سگا ونٹ گورٹ چیف آف امپیریل جنرل سٹاف جنرل سر ایڈمنڈ آئرن سائڈ چیف آف جنرل سٹاف جنرل سر ڈبلیو کرک کمانڈر انچیف ملکی فوج

مسٹر انتھونی ایڈن

لندن ۴ ستمبر مسٹر انتھونی ایڈن جنہوں نے آج صبح سکریٹری نو آبادیات کے عہدہ کا چارج لیا ہے وہ اگرچہ جنگی کیبنٹ کے ممبر نہیں بنیں گے۔ لیکن ان کے لئے انتظام کیا جا رہا ہے کہ وہ کیبنٹ کے ہر اجلاس میں شریک ہو سکیں۔ تاکہ وہ ہر وقت نو آبادیوں کی حکومتوں کو تازہ ترین صورت حالات سے مطلع کر سکیں۔

ہوائی جہازوں کو بھگا دیا

وارسا ۴ ستمبر سنیچر کو جب وارسا پر ہوائی جہازوں سے حملہ کیا گیا تو پولینڈ کے ہوائی جہازوں کی تیز رفتاری اور ہوا بازوں کی ہنرمندی کا زبردست مظاہرہ ہوا۔ الارم ہوتے ہی لڑنے والے ہوائی جہاز اوپر چلے گئے اور جرمن ہوائی جہازوں کا زبردست تعاقب کیا۔ جرمن ہوائی جہاز دریائے وسچلا کے ریلوے پل پر بمباری کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پولینڈ کے ہوائی جہازوں نے انکی کوشش ناکام کر دی اور جرمن ہوائی جہازوں کو بمباری کرنے کا قطعی موقعہ نہیں دیا۔ اور انکو جنوب مشرق کی جانب بھگا دیا۔

برما میں فوج طلب کر لیگئی

رنگون ۴ ستمبر۔ شاہی توپ خانہ اور برما کی امدادی فوج طلب کر لی گئی ہے۔

تجارتی جہازوں کی حفاظت

لندن ۴ ستمبر۔ امیر بحر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ تمام تجارتی جہاز جنگی جہازوں کی نگرانی میں جائینگے۔ ایک اعلان کے ذریعہ جرمنی اور اس کے ساتھی ملکوں سے کاروبار کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بدیس کو جانے والے منی آرڈر پر پابندیاں

شملہ ۴ ستمبر۔ حکومت ہند نے باہر کے ملکوں کو جانے والے منی آرڈروں پر جو نئی فوری پابندیاں لگائی ہیں۔ انکی رو سے ایک دن میں ایک شخص زیادہ سے زیادہ ۱۰۰ روپیہ کا منی آرڈر کر سکتا ہے۔ روپیہ بھیجنے والے کو منی آرڈر کے فارم کے نیچے لکھنا ہوگا کہ وہ کس مقصد سے روپیہ بھیج رہا ہے۔ برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کے منی آرڈر حسب معمول بھیجے جا سکیں گے۔

وائسرائے سے مسٹر جناح کی ملاقات

شملہ ۴ ستمبر۔ آج مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر مسٹر ایم۔ اے جناح نے ۶½ بجے شام کو ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے ملاقات کی۔

بادشاہ نے کمان اپنے ہاتھ میں لے لی

برسلز ۴ ستمبر۔ کنگ لیوپولڈ نے فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔

کیبنٹ میں تبدیلیاں کر دی گئی ہیں جنمیں پانچ سوشلسٹ شامل ہیں وزیر اعظم نے بین الاقوامی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے سوشلسٹوں کا تعاون طلب کیا ہے۔

جرمن جان و مال کا زبردست نقصان

لندن ۵ ستمبر۔ حکومت برطانیہ کے محکمہ اطلاعات نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔ برطانیہ کی ہوائی فوج نے ہنرکیل کے دہانہ پر واقعہ شہر برنسبل اور ولہمشیوں کے بندرگاہوں پر کھڑے ہوئے جرمن جہازوں پر زبردست بمباری کی۔ برطانی ہوائی جہازوں کا حملہ بڑا کامیاب رہا ولہمشیوں میں کھڑے جرمن جنگی جہازوں پر زبردست بمباری ہوئی۔ جس سے جرمن جہازوں کو شدید نقصان پہونچا۔ برنسبل میں بھی جنگی جہاز پر خوفناک بمباری ہوئی جس سے زبردست نقصان پہونچا۔ حملہ کے وقت موسم موافق نہیں تھا۔ پھر بھی ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں اور طیارہ شکن توپوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جنمیں کچھ اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔ ہنرکیل بحرہ شمالی کو بالٹک سے ملاتی ہے۔ یہاں جرمنی کا بڑا مضبوط بیڑا ہے۔

نیا آرڈی نینس جاری ہو گیا

شملہ ۳ ستمبر۔ برطانوی ہند کے متعلق ہندوستان کے ڈیفنس کا جو پانچواں آرڈی نینس جاری ہوا ہے اسمیں ۱۹ دفعیں شامل ہیں۔ اس آرڈی نینس کی رو سے مرکزی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ برطانوی ہند کے ڈیفنس کی حفاظت پبلک کی سلامتی، پبلک میں نظام قائم رکھنے کے لئے قوانین بنائے۔ جو شخص دشمن کو امداد پہونچانے کی غرض سے ان قوانین کی خلاف ورزی کریگا اسے یا موت یا تمام زندگی کے لئے کالے پانی یا دس سال کی قید معہ جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ اس آرڈی نینس نے پریس ایکٹ میں بھی ترمیم کر دی ہے جس کی رو سے خفیہ اطلاعیں نہیں شایع کی جائیں گی۔ اور ایسی بھی کوئی خبر نہ شایع کی جائے گی۔ جس سے دشمن کو مدد پہونچنے کا امکان ہو۔ اس آرڈی نینس کے ماتحت نہایت جامع قوانین شایع ہوئے ہیں۔ جو مخصوص عمارتوں اور علاقوں میں داخلے سلفانگ پر کنٹرول ٹیلیگرافی۔ ڈاک کی آمد و رفت غیر ملکیوں اور دوسرے لوگوں کی سرگرمیوں پر پابندیوں پر کنٹرول ڈیفنس پر کنٹرول جو تیاریوں کے متعلق ہیں۔ یہ آرڈی نینس تمام برطانوی ہندوستان ریاستوں میں جاری کر دیا گیا ہے

ہر ہٹلر کا اعلان

برلن ۳ ستمبر۔ ہر ہٹلر نے جرمنی کی مغربی سرحد پر متعینات فوج کو حکم دیا ہے کہ وہ جرمنی کی سرحد کی حفاظت کریں جو آہنی دیوار کی مانند حملے سے محفوظ رہنا چاہیئے۔ اگر فوج نے اپنا فرض ادا کیا تو مشرق میں جنگ چند ماہ کے اندر ہی کامیابی کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔

ڈیوک آف ونڈسر

لندن ۴ ستمبر۔ انگلینڈ میں قومی ڈیفنس کی تیاریاں خوب زور شور کے ساتھ ہو رہی ہیں معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم) نے بھی قومی ڈیفنس میں امداد پہنچانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ڈچز کے ہمراہ فوراً لندن جا رہے ہیں۔

نہر سویز کے تحفظ کیلئے پیشبندیاں

لندن ۴ ستمبر۔ مصر سے اطلاع ملی ہے کہ نہر سویز کو دشمن کے حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے پیشبندی کے طور پر احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔

روس اور جاپان

ماسکو ۴ ستمبر۔ غیر ملکی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ روس اور جاپان کے درمیان غیر جارحانہ معاہدہ کے متعلق گفت و شنید ہونے والی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر وان ربن ٹروپ کے روانہ ہونے کے بعد سے جاپان اور جرمنی کے سفیروں کے درمیان تین مرتبہ ملاقات ہو چکی ہے۔

دنیائے عرب برطانیہ کیساتھ ہے

قاہرہ ۴ ستمبر۔ دنیائے عرب مکمل طور پر برطانیہ کے ساتھ ہے۔ یہ ہے متفقہ رائے جو مصر میں ظاہر کی جا رہی ہے۔ جہاں کہ وفد اور دیگر سیاسی پارٹیوں نے جرمنی کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کے متعلق حکومت کے فعل کی حمایت کی ہے۔

بلگریڈ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ لڑائی میں یوگوسلاویہ غیر جانبدار رہے گا۔

کلکتہ میں بحری بیڑہ

کلکتہ ۴ ستمبر۔ بحری محکمہ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ اعلان کیا ہے کہ شاہی بحری بیڑہ کے پنشن یافتہ افسروں اور سپاہیوں کو طلب کیا گیا ہے اور کلکتہ میں بحری بیڑہ تیار کیا گیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ریزرو سپاہیوں کو اپنے کاغذات میڈیکل افسر کے روبرو پیش کرنا چاہئیں۔

دو تجارتی جہاز تباہ کر دیئے

پیرس ۴ ستمبر۔ جنگ کے متعلق پہلا کمیونک شایع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ بری بحری اور ہوائی فوجوں نے جرمنی پر چڑھائی کر دی ہے۔ لندن سے محکمہ اطلاعات نے اعلان شایع کیا ہے کہ ۳ اور ۴ ستمبر کی درمیانی شب کو برطانیہ کی ہوائی فوج نے شمالی اور مغربی جرمنی پر فوجی پرواز کیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے انکا مقابلہ نہیں کیا۔ ایک وسیع علاقہ پر تقریباً ۶ لاکھ پوسٹر برسائے گئے۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ تمام سمندروں میں عظیم پیمانہ پر بحری سرگرمیاں جاری ہیں۔ بندرگاہ ڈوور تجارتی جہازوں کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔

جس کمپنی کا جہاز ڈوبو دیا گیا ہے اس کے دفتر کو آج صبح سے امریکہ نے گھیر لیا۔ اور اپنے دوستوں کے بارے میں جو جہاز کے ذریعہ روانہ ہوئے تھے۔ حالات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ جہاز میں وس امریکن کالج لڑکیاں تھیں جو یورپ میں چھٹی منا کر جلد از جلد اپنے وطن پہنچنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ واشنگٹن کی اطلاع مظہر ہے کہ جب جہاز ڈوبنے کی خبر وائٹ ہاؤس (حکومت امریکہ) میں پہنچی تو زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ پریذیڈنٹ روزولٹ کے سکرٹری نے بیان کیا کہ یہ جہاز کینڈا جا رہا تھا۔ جس میں پناہ گزین سوار تھے۔ میں یہ تبلا دینا چاہتا ہوں کہ سرکاری اطلاع کے مطابق ایسا کوئی امکان نہیں تھا کہ یہ جہاز سامان جنگ وغیرہ لے جا رہا تھا بحر شمالی میں جرمن ائیر (سمندر کے اندر سے جہازوں کو تباہ کرنے والے جہاز) نے دو تجارتی جہازوں کو جو غیر جانبدارانہ ملکوں سے تعلق رکھتے تھے تباہ کر دیا۔ ان میں سے ایک ڈنمارک کا جہاز تھا جو ڈبو دیا گیا۔

ٹراونکور میں جنگی تیاریاں

ٹریوینڈرم ۴ ستمبر۔ جنگ کا اعلان ہونے کے بعد حکومت ٹراونکور نے میجر پونا پہ کو جنگی اسکیم کے سلسلہ میں پرنسپل پورٹ افسر مسٹر لوتھین کو اشیا خوردنی کی فراہمی کا کنٹرولر اور مسٹر گوبند پلے سکریٹری مالیات کو مشیر اخبارات مقرر کیا ہے

دشمنوں کی فرموں پر کنٹرول

شملہ ۴ ستمبر۔ مسٹر بی۔ سی۔ اے کک آج سے دشمنوں کی فرموں کے کنٹرولر مقرر کئے گئے۔ ہیں۔ آج انہوں نے بمبئی میں اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔

امپیریل بنک آف انڈیا کی شاخوں کے ایجنٹ دشمنوں کی فرموں کے انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

جنوبی افریقہ کی کینبٹ میں اختلاف رائے

کیپ ٹاؤن ۴ ستمبر۔ گذشتہ جنوبی افریقہ کی یونین کی کینٹ کا طویل اجلاس کل شام کو منعقد ہوا اس کے بعد دوسرا اجلاس آج صبح منعقد ہوا۔ کینٹ کے چھ اراکین جنگ میں غیر جانبدار رہنے کے حق میں ہیں اور اراکین جنرل اسمٹس کی سرکردگی میں برطانی کا من ویلتھ سے تعاون کرنے کے حق میں ہے۔

بندرگاہوں کا ڈیفنس

شملہ ۴ ستمبر۔ کمانڈر سندھ بریگیڈ آفسر کمانڈنگ مدراس اور جنرل آفیسر کمانڈنگ پریذیڈنسی اور آسام ڈسٹرکٹ کو کراچی مدراس۔ اور کلکتہ کی بندرگاہوں کے متعلق اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ بندرگاہوں کے دفاع کے لئے بندرگاہوں کے حکام کو ان کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

شمالی آئرلینڈ مدد کرے گا

شمالی آئرلینڈ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے تمام ذرایع جرمنی کے خلاف لڑائی میں برطانیہ کے لئے حاضر ہیں دہشت انگیزوں نے جو وارداتیں کی ہیں اس سلسلہ میں ۴۵ آدمی نظر بند ہیں۔

وائسرائے اور مہاتما گاندھی

شملہ ۴ ستمبر۔ مہاتما گاندھی وائسرائے سے دو گھنٹہ تک بات چیت کرنے کے بعد ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر شام کو وائسرائے ہاؤس سے واپس آئے۔ مہاتما جی جب سے وائسرائے ہاؤس سے واپس تشریف لائے۔ شری یت ایم۔ ایس۔ اینے لیڈر کانگریس نیشنلسٹ پارٹی مرکزی اسمبلی نے ملاقات کی ابھی تک کوئی ایسی بات معلوم نہ ہوئی ہے جس سے ظاہر ہو کہ دوران ملاقات میں کیا بات ہوئی۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ مہاتما

گاندھی کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں جو غالباً ۹ ستمبر کو واردھا میں ہوگا۔ ساری تفصیل پیش کریں گے۔ شری یت سبھاش چندر بوس کے علاوہ شری یت اینے کو بھی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

ہوائی جہاز سے فوٹو نہ لیا جائے

شملہ ۴ ستمبر۔ حکومت ہند کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان شایع ہوا ہے کہ برطانوی ہند کے کسی حصہ میں پرواز کرتے ہوئے جہاز میں سے کوئی فوٹوگراف نہ لیا جائے گا

افریقہ میں جنگی تیاریاں

لندن ۴ ستمبر۔ برطانیہ کے جنگی دفتر میں اطلاع ملی ہے کہ افریقہ کی برطانی نوآبادیوں میں فوجوں کو لیس کیا جا رہا ہے اور اپنے تحفظ کے لئے ضروری کارروائی کی جا رہی ہے نوآبادیوں سے جنگی ڈیفنس کے انتظامات بالکل مکمل ہیں نہ صرف حکومتوں بلکہ وہاں کے لوگوں کی طرف سے مکمل وفاداری کے پیغامات بدستور موصول ہو رہے ہیں۔

زہریلی گیس استعمال نہ کی جائے

لندن ۳ ستمبر۔ حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس نے اعلان کیا ہے کہ انکی جانب سے لڑائی میں زہریلی گیس کا استعمال نہیں کیا جائیگا حکومت جرمنی سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ وہ بھی زہریلی گیس استعمال نہ کریں لیکن اگر حکومت جرمنی نے یہ اپیل منظور نہ کی تو حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس بھی کارروائی کرنے میں آزاد ہوگی۔

بروسلز کی نئی کیبنٹ

بروسلز ۴ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بادشاہ لیوپولڈ نے فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ بلجیم میں نئی کیبنٹ بن گئی ہے جس میں ۵ سوشلسٹ بھی شریک ہیں۔

لندن خالی ہو رہا ہے

لندن ۴ ستمبر۔ لندن سے ۶ لاکھ آدمی باہر جا چکے ہیں۔ پانچ ادھر یعنی پچاس پچاس میل دور کے مقامات پر لے جائے گئے۔

پولینڈ

یکم جنوری سنہ ۳۹ء کو جو مردم شماری کی گئی۔ اس کے مطابق پولینڈ کی آبادی ۳۴½ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے جس میں سے ۳۰ فیصدی زاید اشخاص حسب ذیل قوام سے تعلق رکھتے ہیں۔

یوکرانی	۵۰ لاکھ
یہود	۳۰½ لاکھ
سفید روسی	۱۰ لاکھ
جرمن	۱۰ لاکھ
لتھونوی	ایک لاکھ
چیک	۳۰ ہزار

پولش سرحد پر ۶ ممالک واقع ہیں۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) جرمن (۲) روس
(۳) لتھونیا (۴) ہنگری
(۵) رومانیہ (۶) لٹویا

پولش کوریڈر

پولش کوریڈر ایک علاقہ ہے۔ جس کی آبادی ۶ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ جن میں سے ¾ پول اور کشوب ہیں اور ¼ جرمن کوریڈر کے بغیر پولینڈ کو سمندر تک رسائی حاصل نہیں ہو سکتی کوریڈر کے ذریعہ سے پولینڈ کے سب سے بڑے دریا وسٹولا میں جہاز رانی ہو سکتی ہے۔

کوریڈر کے تاریخی حالات مختلف زمانہ میں مختلف رہے ہیں سنہ ۱۹۶۶ء تک سلاونل کے لوگ اس میں آباد رہے۔ جس کے بعد سنہ ۱۳۰۸ء تک پولش بادشاہ حکمران رہے۔ سنہ ۱۴۵۴ء تک ٹیوٹانک فانٹ حکومت کرتے رہے۔ جس کے بعد سنہ ۱۷۷۲ء تک پھر پولوں کے زیر نگیں آگیا۔ پولینڈ کی اولین تقسیم کے وقت فریڈرک ثانی نے کوریڈر کو اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ معاہدہ وارسیلز کی رو سے کوریڈر پھر پولینڈ کے حوالہ کر دیا گیا۔

بندرگاہ ڈانزگ

پولش تجارت کی وجہ سے ڈانزگ نہایت درجہ اہم بندرگاہ ہے۔ پولینڈ کی تجارت درآمد و برآمد ڈانزگ کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم سے قبل اس بندرگاہ سے بمشکل دس لاکھ ٹن تجارت ہوتی تھی لیکن آج ۷۰ لاکھ ٹن ہوتی ہے۔ اہم اشیا برآمد کوئلہ لکڑی اجناس زرعی شکر اور پارچہ ہے اشیائے درآمد حسب ذیل ہیں:۔

اشیائے خورد نوش لوہا کیمیائی مرکبات اور مصنوعی کھاد۔ ڈانزگ دریائے وسٹولا کا دہانہ اور کوریڈر کا دروازہ ہے۔

شاہ فریڈرک ثانی نے جس نے کسی زمانہ میں ڈانزگ شہر اور کوریڈر کو اپنی مملکت میں شامل کیا تھا اپنی کتاب میں سیاسی عہد میں کہا ہے۔ جس حکمران کے ہاتھ میں دریائے وسٹولا کا دہانہ اور ڈانزگ ہوگا۔ وہ پولینڈ پر غالب رہے گا۔ اور پولینڈ کے حکمران سے زیادہ اسے استحکام حاصل ہوگا۔

ڈانزگ کا آزاد شہر

ڈانزگ سٹی ۴۰۸۰۰۰ نفوس پر مشتمل ہے۔ جن میں سے خاص شہر میں ۲۳۶۰۰۰ نفوس آباد ہیں۔ ۹۶ فیصدی آبادی جرمن ہے سنہ ۱۸۱۵ء میں وائنا کانفرنس کے موقع پر ڈانزگ شہر پرشیا کے حوالہ کر دیا گیا۔ ڈانزگ کے نمائندوں کے احتجاج کی کوئی پرواہ کی گئی۔

معاہدہ وارسیلز کی رو سے کلیتہً جرمن آبادی کی حقیقت اور پولش مطالبہ کے مابین تطبیق عمل میں لائی گئی۔ اور ڈانزگ آزاد شہر بنا دیا گیا۔ پولش مطالبہ یہ تھا کہ ڈانزگ کو اس کے حوالے کر دیا جائے۔

ڈانزگ کے نظم و نسق کی ذمہ داریاں دو ایوان میں ایک ایوان اعلیٰ ہے۔ جو سینٹ کہلاتا ہے اور دوسرا ایوان زیرین ہے جو چیمبر کہلاتا ہے۔

نوٹس

مشتہر کیا جاتا ہے کہ مسرس ین۔ کے بھرتیا اینڈ سنس کے فرم سے شری متی سوشیلا بھرتیا جو کہ فرم کے دو ساجھی داروں میں سے ایک تھیں الگ ہوگئی ہیں اور یکم اگست سنہ ۱۹۳۹ء سے شرکت ختم ہوگئی ہے۔ اوپر لکھی ہوئی تاریخ سے شری یت نولکشور بھرتیا مسرس ین کے بھرتیا اینڈ سنس کے تنہا مالک ہیں۔

پولینڈ کو ۸۵ لاکھ پونڈ کا قرضہ

لندن ۷ ستمبر۔ خزانہ سے اعلان ہوا ہے کہ برطانی اور فرانسیسی حکومتوں نے پولینڈ کو جو قرضہ دیا تھا اس کے علاوہ برطانی فرانسیسی اور پولش حکام کے درمیان ایک مالی معاہدہ ہوا ہے کہ جس کی رو سے برطانی اور فرانسیسی حکومتیں پولش کو ۸۵ لاکھ پونڈ کا قرضہ دینگی۔ اس معاہدہ پر دفتر خارجیہ کے دستخط ہو گئے۔

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب اسسٹنٹ
درجہ دوئم ملہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء
نمبر مقدمہ ۲۶۰۹

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل ملہور ضلع کانپور
کشن لال ولد چنی لال قوم برہمن مارواڑی سا
دوران موضع مذکورہ پرگنہ اکبر پور زمین
موضع اوڑیا۔

بنام۔ ملہ تونا ولد روپا قوم چمار ساکن و کا
موروثی موضع روہ با محال بھگوان گوری نمبر ۳
واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک
بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا
کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر سنہ ۳۹ء بوقت
بجے دن بمقام تحصیل ملہور اصالتاً یا موفت و
کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی و
کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا
دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو
جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو او
جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ
جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے
قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم
کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت
نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بنا اپنے جوا
کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔
اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر
مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری
مسموع اور منفصل ہوگا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج
بتاریخ ۵ ماہ ستمبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

۲ شنسا ہ

میری آپ بیتی

بقیہ صفحہ ۵ کالم پانچ

اسے یہ معلوم نہ تھا کہ عورت صرف اسی کی زبان سے اپنے حسن کی تعریف سننا چاہتی ہے جسے وہ پسند کرتی ہے۔ وہ میری تعریف مجھے خوش کرنے کے لئے کرتا تھا مگر اسے کیا معلوم کہ اس کے الفاظ میرے دل پر نشتر کا کام کر رہے تھے۔

میری بے کیف زندگی گذرتی رہی۔ وہ مجھے نئی تہذیب کے سانچے میں ڈھالتے رہے۔ پردہ اٹھا چکا تھا۔ میں آزادانہ انکے ساتھ سینما جاتی سوسائیٹی میں شامل ہوتی اور زندگی کے ہر شعبہ میں حصہ لیتی مگر میرا دل ہنوز مردہ تھا۔ مجھے یہ معلوم ہوتا تھا۔ جیسے میں ایک خوش باش عورت کا پارٹ ادا کر رہی ہوں۔

اس بے کیف زندگی میں صرف ایک چیز تھی جسکو دیکھنے کے بعد میں نے دل میں گدگدی محسوس کرتی تھی۔ یہ دلکش ہستی میرا وہ نوجوان ماسٹر تھا جسکو میں نے شوہر نے مجھے انگریزی تعلیم دینے کے لئے رکھا تھا۔ اور اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کیونکہ انگریزی نہ جاننے کی وجہ سے اکثر اونچی سوسائیٹیوں میں مجھے بڑی ندامت اٹھانی پڑتی تھی اور میرے ساتھ میرے شوہر بھی نادم ہوتے تھے

ماسٹر رزمی ایک ۲۴ سالہ نوجوان تھا جسمیں حسن اور رعنائیوں کے ساتھ بلا کی زندہ دلی بھی موجود تھی۔ میرا یہ جی چاہتا تھا کہ بیشتر وقت رزمی کے ساتھ گذرے۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ ابتدا میں میرے جذبات گناہ کی نوخیزی سے بالکل پاک تھے لیکن پھر بھی میں ایک گناہ کر رہی تھی اور وہ گناہ یہ تھا کہ میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد کی محبت میں مبتلا ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اس میں میرا قصور کم تھا۔ زیادہ تر میری فطرت کو دخل تھا۔ انسان سب کچھ کر سکتا ہے اپنی فطرت کو نہیں بدل سکتا۔

محبت کو انسان لاکھ چھپانا چاہے چھپنا ناممکن

ہے۔ رزمی سب کچھ سمجھ گیا۔ وہ ایک آزاد فطرت نوجوان تھا۔ ایک ایسا نوجوان جس کا نقطہ نظر بدنامی اور رسوائی سے بہت بلند تھا۔ میری محبت بھری نظروں نے اسے بیباک بنا دیا۔ انگریزی زبان کی معمولی کتابوں کے بجائے مجھے عشق و محبت کے انگریزی افسانے پڑھائے جانے لگے تاکہ آزادی کے ساتھ مجھ میں اور رزمی میں حسن وعشق پر مباحثہ ہو سکے۔

ہم دونوں گھنٹوں حسن وعشق پر مباحثہ کرتے رزمی عورتوں کو بیوفا قرار دیتا۔ اور میں مردوں کو ظالم اور جابر کہتی۔ اس کے بعد عورت اور مرد کی نفسیات پر بحث ہونے لگی۔ اور اس بحث و مباحثہ نے بڑھتے بڑھتے یہ صورت اختیار کر لی کہ میں رزمی کی ذات پر لطیف حملے کرتی اور رزمی چھیڑ چھاڑ کرتا۔ ان چوٹوں میں مجھے خاص لطف حاصل ہوتا۔

دن بدن ہم آپس میں گھلتے چلے گئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ میری اور رزمی کی محبت آزادانہ شروع ہو گئی۔ اب نہ انگریزی افسانوں کو واسطہ بنانے کی ضرورت باقی رہی اور نہ نفسیاتی مسائل کو حیلہ بنایا جاتا۔ میں تھی اور رزمی اور ہمارے محبت بھرے جذبات۔

رزمی سے محبت کرنے کے بعد پہلی مرتبہ مجھے زندگی کا احساس ہوا۔ میرا زرد چہرہ شگفتہ ہو گیا۔ اور میری مردہ دلی زندہ دلی میں بدل گئی۔

میرا شوہر بیرسٹر یہ سمجھ رہا تھا کہ پرندہ پنجرے میں رہتے رہتے پنجرہ میں مقید رہنے کا عادی ہو گیا۔ اب وہ خوش ہے۔ لیکن اس غریب کو کیا معلوم کہ پرندہ موسم بہار کی دل آویزیوں سے متاثر ہو کر پر تول رہا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے اس سنہری قفس کو چھوڑ دینا چاہتا ہے۔ جہاں اب تک وہ مقید ہے۔

لپ اسٹک اور پوڈر کا ایک بڑا ذخیرہ مدت سے بیکار پڑا تھا۔ نئی نئی خوشنما ساڑیاں الماریوں میں بند تھیں کیونکہ میں آرائش کی چیزوں کی حامی نہ تھی۔ جب کبھی وہ آرائشی سامان لاتے تو میں کہتی کہ تم ناحق روپیہ برباد کر رہے ہو۔

لیکن آج اس تمام سامان کی مجھ کو سب سے زیادہ ضرورت تھی۔

عورت جب کسی سے محبت کرتی ہے تو اس کے دل کی دنیا بدل جاتی ہے وہ چاہتی ہے کہ اگر ممکن ہو تو وینس کی دیوی بن جائے۔ اب دن کا بیشتر حصہ آرائش میں گذرتا۔ اور شام کو اس کا انتظار رہتا کہ کوئی مجھے اس رعنائی کے عالم میں دیکھے۔ غرضکہ میں برابر گناہ کی وادی کی طرف بڑھتی جا رہی تھی۔

میرا نیک اور سادہ لوح شوہر جو حالات سے بے خبر تھا۔ شہر سے باہر ایک مقدمہ میں گیا ہوا تھا مجھے معلوم تھا کہ دو دن سے پہلے اس کی واپسی ناممکن ہے۔ میں دوپہر ہی سے رزمی کی منتظر تھی میں نے نہ جانے کیا کیا منصوبے دل میں باندھ رکھے تھے۔

رزمی شام کو آیا۔ اور میں نے اسے جانے نہ دیا۔ میں نے تنہائی کا بہانہ کر کے اسے روک لیا حالانکہ یہ بات بالکل غلط تھی۔ بوڑھا نوکر اور ماما کوٹھی کے پاس ہی رہتے تھے۔ میں اگر چاہتی تو انکو بلا سکتی تھی۔ مگر میرا منشا تو کچھ اور ہی تھا۔

ہم دونوں ایک ہی کمرہ میں ایک ہی صوفہ پر بیٹھے ہوئے رات کے بارہ بجے تک باتیں کرتے رہے رزمی کی بیباکیاں برابر بڑھ رہی تھیں۔ وہ سب کچھ سمجھ گیا تھا۔ میرا دل سینہ میں دھک دھک کر رہا تھا۔ اگرچہ اس کمرہ میں کوئی دوسرا نہ تھا لیکن مجھے یہ معلوم ہوتا تھا جیسے ہزاروں آنکھیں مجھے دیکھ رہی ہوں۔

ہم دونوں پر ایک سکوت کی کیفیت یکایک طاری ہو گئی بالکل اسی طرح جس طرح دو مجرم جب جرم کرنے کے قریب پہنچتے ہیں تو انکی زبانیں بند ہو جاتی ہیں صرف انکا دماغ کام کرتا ہے۔ ہمارا سکوت ابھی بدستور قائم تھا کہ یکایک کمرہ کا دروازہ کھلا میرا شوہر میرے سامنے موجود تھا۔ میرا دل اور زیادہ سینہ میں دھڑکنے لگا۔ رزمی کا چہرہ فق ہو گیا۔ میرے شوہر نے سب کچھ سمجھ لیا۔ اور وہ الٹے پیروں واپس چلا گیا۔

یہ سانحہ ہماری زندگی میں ایک انقلاب کا باعث ہوا۔ میرے شوہر نے دوسرے ہی دن مجھے طلاق دیدی۔ اور اب میں دنیا میں من مانی خواہشات کی تکمیل کے لئے آزاد تھی۔ بوڑھے بیرسٹر سے اگرچہ مجھے محبت نہ تھی لیکن نہ جانے کیوں مجھے اس سے جدا ہوتے ہوئے تکلیف ہوئی۔ یقین جانئے کہ میں اس علیحدگی پر زیادہ خوش نہ تھی

شوہر سے علیحدگی کے بعد میں رزمی کے ساتھ رہنے لگی۔ رزمی اور میں دونوں گناہوں کے سمندر میں تیر رہے تھے۔ ہم کو کچھ معلوم نہ تھا کہ گناہ کے سمندر کا کنارہ کہاں ہے۔ ہم مدتوں اس گناہ کے سمندر میں تیرتے رہے اور اس دوران میں بھولکر بھی ہم کو اس کا خیال نہ آیا کہ ہم ازدواجی رشتہ قائم کر لیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ رزمی ان قانونی اور مجلسی پابندیوں کا قائل نہ تھا۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ یہ قانونی اور مجلسی پابندیاں صرف دنیا کے دکھاوے کے لئے ہیں۔ ورنہ حقیقی رشتہ وہی ہے جو دو دل آپس میں قائم کرتے ہیں۔

ہم مدتوں ایک ساتھ زندگی گذارتے رہے اسی دوران میں رزمی اپنے وطن چلا گیا۔ وہ چار دن کے لئے کہکر گیا تھا مگر دو ہفتہ گذر گئے اور وہ نہ آیا۔

زندگی ایک متلون محبوبہ کی طرح برابر کروٹیں بدلتی رہتی ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس کی زندگی میں کل کونسا نیا انقلاب برپا ہو جائے گا مجھ بدنصیب کی زندگی میں بھی ایک انقلاب اور رکھا تھا۔ دو ہفتہ کے بعد رزمی کا مجھے خط ملا۔

"تم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ اسی ہفتہ میری شادی ہو گئی۔ میں اپنی بیوی کے ہمراہ آرہا ہوں کیا یہ مناسب ہوگا کہ تم اپنی رہائش کا کہیں علیحدہ انتظام کر لو۔

شادی۔ آرہا ہوں۔ رہائش کا علیحدہ انتظام یہ الفاظ نہیں تھے ایک بجلی تھی جو میرے دل پر گری۔ اور پہلی مرتبہ مجھے معلوم ہوا کہ مرد کس قدر بیوفا ہوتا ہے لیکن میں مردوں کی بیوفائی کی شکایت کیا کروں۔ خود میں نے بھی تو ایک مرد کے ساتھ بیوفائی کی ہے۔ مگر یہ بیوفائی میری نہ تھی بلکہ اس بیوفائی کے لئے ان نادان والدین نے مجھے مجبور کیا۔ جو لڑکیوں کے جذبات سے واقف ہونے کی کبھی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے۔

میں نے مکان چھوڑ دیا۔ میں حیران تھی کہ کہاں جاؤں۔ میں ٹھوکریں کھاتی پھر رہی تھی کہ ایک نوجوان نے مجھے تاکا اور ہمدردانہ جذبات کے بعد مجھے اپنے گھر لے گیا۔ غرضکہ میں مدتوں اسی طرح نوجوانوں اور بوالہوسوں کی ہوس پرستی کا شکار بنتی رہی۔

میں دیکھنے میں ایک ذلیل طوائف ہوں لیکن کسی کو کیا معلوم کہ دنیا کے لئے ایک زندہ افسانہ ہوں اور ایک ایسا افسانہ ہوں جس میں عبرت اور نصیحت کی پوری سرگزشت نہاں ہے کیا اس داستان کے سننے والے مجھے بتائیں گے کہ مجھے طوائف کس نے بنایا تم نے اور صرف تمہاری سوسائٹی نے۔ پھر اگر میں تم سے اور تمہاری سوسائٹی سے انتقام لینے کے لئے تم کو اور تمہارے گھروں کو تباہ و برباد کرتی ہوں تو کیا تعجب ہے؟

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا ترمیمی بل منظور

لندن ۶ ستمبر۔ دارالعوام میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا ترمیمی بل تمام مرحلوں سے گذر گیا۔ نائب وزیر ہند کرنل میور ہیڈ نے بیان کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۲۶ کے مطابق پابندیوں سے یہ پوزیشن برآمد ہوئی ہے۔ کہ مرکزی حکومت صوبجاتی امور کے متعلق قانون بنا سکتی ہے لیکن وہ ان امور کو علی جامہ پہنانے کے لئے اگزیکیٹو اختیارات استعمال نہیں کرتی۔ مثلاً وہ صوبجاتی امور کے سلسلہ میں جنگ کی پالیسی کے بارے میں صوبجاتی حکومتوں کو کوئی ہدایت جاری نہیں کر سکتی۔ نہ ہی ضروری اختیارات حاصل کرنے کے لئے کوئی قانون بنا سکتی ہے۔ موجودہ بل کے ماتحت مرکزی حکومت صوبوں کو اپنے اختیارات کے استعمال کے متعلق ہدایت جاری کر سکتی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۰۳ کے ماتحت مرکزی حکومت صوبجاتی امور کے متعلق جو قانون بنائے گی۔ اس کے ماتحت اس کو حکام کو اختیارات دینے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ کرنل میور ہیڈ نے مزید کہا کہ اس بل کے ذریعہ حکومت ہند کو وہی پوزیشن حاصل ہو جائیگی جو کہ گذشتہ ہفتہ برطانوی پارلیمنٹ کو حاصل ہوئی جبکہ اس نے ہنگامی اختیارات کا بل پاس کیا دارالامرا میں بھی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی تیسری خواندگی پاس ہو گئی۔

ڈنمارک کے بندرگاہ پر بمباری

کوپن ہیگن ۵ ستمبر ڈنمارک کے بندرگاہ ریسبرگ پر ایک نامعلوم ملک کے ہوائی جہاز نے بمباری کی جس سے دو اشخاص ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔

والیسرائے سے مسٹر اینے کا انٹرویو

شملہ ۵ ستمبر مرکزی اسمبلی کی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی کے ممبر مسٹر اینے نے آج صبح والیسرائے سے ملاقات کی اور اس کے بعد مہاتما جی کو یہ بتایا کہ اون کے اور والیسرائے کے درمیان کیا بات چیت ہوئی۔

اسپین غیر جانبدار

لندن ۵ ستمبر برگوس سے اطلاع ملی ہے کہ جنرل فرانکو نے اعلان کیا ہے کہ یورپ کی جنگ میں اسپین غیر جانبدار رہے گا۔

حکومت ایران نے اعلان کیا ہے کہ لڑائی میں ایران غیر جانبدار رہے گا۔

وارسا پر حملہ

جرمنی کے ۱۱ بمبار ہوائی جہازوں نے آج صبح ۹ بجے وارسا پر حملہ کیا طیارہ شکن توپوں نے ان کا مقابلہ کیا ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتنے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوئے۔

مشرقی پرشیا پر حملہ

پیرس ۵ ستمبر وارسا سے اطلاع ملی ہے کہ پولینڈ کی گھوڑ سوار فوج آگے بڑھتی جا رہی ہے اور مشرقی پرشیا میں داخل ہو گئی ہے اس سلسلہ میں حکومت پولینڈ نے بیان شائع کیا ہے کہ ہماری گھوڑ سوار فوج کے ایک بریگیڈ نے کوالوں کے قریب مشرقی پرشیا پر حملہ کر دیا اور مشربلو برگ اور ڈرلو نگ سے آگے تک بڑھ گیا ہے۔ اور دشمن کی فوجوں کو بھگا دیا۔

ملک معظم نے فوجی وردی پہننا شروع کردی

لندن ۱۱ ستمبر ملک معظم نے تمام افسران پولیس خاندانوں کو حکم دیدیا ہے کہ سب لوگ فوجی وردی پہنا کریں، جنگ چھڑنے بعد ملک معظم نے خود بھی فوجی وردی پہننا شروع کردی ہے

نیوزی لینڈ کا اعلان جنگ

واشنگٹن ۵ ستمبر نیوزی لینڈ نے جرمن کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا ہے۔

ججوں کی انگلستان کو روانگی

کلکتہ ۴ ستمبر کلکتہ ہائی کورٹ کے جج صاحبان سر لیونرڈ، اور مسٹر جسٹس میکنر آج بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان کو روانہ ہو گئے۔

یوپی میں پریس کے مشیر کا تقرر

لکھنؤ ۵ ستمبر، مسٹر ڈی پی مکرجی ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات عامہ یوپی صوبہ میں پریس کے مشیر مقرر ہوئے ہیں۔

مولانا مظہر الدین کے قتل کے مقدمہ کا فیصلہ

دہلی ۶ ستمبر سردار گورمکہ سنگھ مونگیا سشن جج دہلی نے مولانا مظہر الدین صاحب کے قتل کے مقدمے کا فیصلہ سنا دیا اور ملزم شفیق احمد کو پھانسی، مسٹر محمد احمد کو کالے پانی کی سزا اور نواب مرزا کو تین سال قید بامشقت کی سزا باقی پانچوں ملزم چھوڑ دیے گئے ہیں کیونکہ ان کے خلاف سازش کا الزام ثابت نہیں ہو سکا تھا۔

والیسرائے کی مرکزی اسمبلی میں تقریر

شملہ ۵ ستمبر مرکزی اسمبلی کی کانگریس نیشنلسٹ پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۱ ستمبر کو جب والیسرائے مرکزی اسمبلی میں تقریر کریں گے۔ تو اس دن اگر ممبر چاہیں تو اجلاس میں شرکت کر سکتے ہیں یعنی شرکت اور عدم شرکت کا سوال ممبران پر ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔

خط و کتابت شائع ہو گئی

لندن ۲ ستمبر ڈینزگ کے معاملہ کے متعلق ہر ہٹلر، اور مسٹر چیمبرلین کے درمیان خط و کتابت وائٹ پیپر کی شکل میں شائع ہو گئی ہے

فرانسیسی ہندوستان

فرانسیسی ہندوستان کے گورنر نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے اخبار یا کوئی اور چیز فرانسیسی ہندوستان میں بغیر سنسر کے شائع نہیں ہوگی اس کے علاوہ گورنر نے فرانس ریپبلک کے صدر کو دو حکم جاری کر دئے ہیں جن کے مطابق حکومت نے غیر ملکی پریس اور ہندوستانی پریس پر اپنا کنٹرول قائم کر لیا

یوپی کونسل میں تحریک التوا نامنظور

لکھنؤ یکم ستمبر آج یوپی کونسل کے اجلاس میں خان بہادر مسعود الزماں نے خاکسار پارٹی کے لیڈر علامہ مشرقی کی گرفتاری پر تحریک التوا اجلاس پیش کی تھی لیکن صدر کونسل نے اوس کو نامنظور کر دیا۔

باجلاس جناب بابو جگد مبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بلہور ضلع کان پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال بلہور مقام بلہور ضلع کان پور

نمبر مقدمہ ۲۰۶۵

رام چندر بنام بجے ناتھ

بنام بجے ناتھ سنگھ و انراج سنگھ پسران شیو پال ساکن اراضی علیے پور عرف دلہو پرگنہ بلہور ضلع کان پور ——— مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۶ / ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہر گاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے، پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جواب دہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ / ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ای ۱۴۲۴

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ سے ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر خواجہ عبد السلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۶ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق یکم شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۷

ادبیات

سوگوارِ حیات

ماسٹر عبد الصمد بزمی بلند شہری از کانپور

ہوئی آخر خزاں بہارِ حیات — ہوگئی خشک شاخسارِ حیات

تنِ بے جاں ہے یادگارِ حیات — آج ویران ہے دیارِ حیات

آرزوؤں کا آج ماتم ہے — سر بہ زانو ہے سوگوارِ حیات

ساز کیا! لطفِ نغمہ سنجی کیسا! — ہوگیا جب شکستہ تارِ حیات

اک نفس پر ہے زندگی موقوف — اس ہوا پر ہے بس مدارِ حیات

کم نہیں ہے جہاں کی تگ و دو — کیوں نہ تھک جائے راہوارِ حیات

تنگ جینے سے آگیا ہوں میں — ہے فشارِ لحد فشارِ حیات

موت نے چشمِ نیم وا سے کہا — اب بھی باقی ہے کچھ خمارِ حیات

خدمتِ خلق میں فنا ہو جا — تا کہ ہر دل میں ہو مزارِ حیات

روح کو لایا ذوقِ جانبازی — سوئے میدانِ کارزارِ حیات

لطفِ خالق سے دور کیا، بزمی

ہو جو گلزار خارزارِ حیات

احساں کسی کے سر پہ ناحق تو لے رہا ہے!

از جناب جے ناتھ صاحب شرقی متعلم درجہ دہم کرائیسٹ چرچ ہائی اسکول کانپور

احساں کسی کے سر پہ ناحق تو لے رہا ہے — آئے گا سامنے خود قسمت میں جو لکھا ہے

دل خود ہی بحرِ غم ہے۔ آنسو کا ہے بہانا — جاری اسی سے موجِ دریائے بے بہا ہے

تجھکو بھی کچھ خبر ہے اے مسکرانے والے — ان بجلیوں کی رو میں دل میرا کھو گیا ہے

پہلو بدل بدل کر راتیں گذار دی ہیں — دردِ غمِ جدائی تیری کچھ انتہا ہے

بیمارِ غم کی حالت پہنچی ہے اب یہاں تک — ہر سانس اک دعا ہے۔ ہر درد اک دوا ہے

شرقی بفیضِ فطرت کچھ کہہ لیا ہے میں نے

ذوقِ سخن طرازی اجداد سے ملا ہے

دنیائے اسلام

فلسطین پر یہودیوں کی یلغار

عربوں کو کچلنے کی ناپاک کوشش

لارڈ ووڈرس نے جو یہودی پناہ گزینوں کے ناجائز داخلۂ فلسطین کے متعلق تحقیقات کر رہے تھے ایک مضمون قلمبند کیا ہے جو سنڈے اکسپرس کی تازہ اشاعت میں شایع ہوا ہے۔ اس مضمون کے ذیل کے اقتباسات قابل غور ہیں:-

ایک ریل گاڑی جس کے ڈبے فولادی تھے کانسٹنٹا (رومانیہ کا ایک بندرگاہ) پہنچی۔ یہاں وہ دس بارہ روز تک فوج کی شبانہ روز حراست میں کھڑی رہی۔ ڈبے تمام مقفل تھے اور جس وقت میں پلیٹ فارم سے گذر رہا تھا، سینکڑوں سر کھڑکیوں سے جھانک رہے تھے مجھ سے کہا گیا کہ یہ گاڑی منجملہ ان گاڑیوں کے ہے جو ناجائز طریقہ سے یہودیوں کو فلسطین پہنچانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں۔

اس گاڑی میں ۸۰۰ یہودی سوار تھے جو اپنی روانگی کے لئے ایک جہاز کے انتظار میں تھے یہ لوگ رومانیہ البانیہ، پولینڈ اور بلغاریہ سے آئے تھے۔ لیکن ان کے چہروں پر حزن و ملال کا مطلق اثر نہیں پایا جاتا تھا۔ جو بالعموم پناہ گزینوں کے چہروں پر نمایاں ہوتا ہے بلکہ اس کے بجائے وہ خوش و خرم نظر آرہے تھے۔ یہ تمام کے تمام نوجوان تھے۔ مرد ہوں یا عورت ان میں سے کسی بھی کی عمر تیس سال سے کم نہیں تھی۔ بچے ان کے ساتھ بالکل نہیں تھے۔ ایک مقامی انجمن ان کے خورد و نوش کا نہایت عمدہ پیمانہ پر انتظام کر رہی تھی۔

آگے چلکر مضمون نگار لکھتا ہے:-

وارسا میں یہودیوں کی جو انجمن ہے اس نے ان نوجوان یہودیوں کو فلسطین بھیجنے کے لئے منتخب کیا ہے اور یہ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے کہ یہ سب کے سب نوجوان ہیں بلکہ انجمن بالقصد طاقتور نوجوان ہی کو فلسطین بھیجنے کے لئے منتخب کرتی ہے تاکہ وہ فلسطین میں گھس کر قرطاس ابیض کی پالیسی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ اور فلسطین کا دروازہ یہودیوں کے لئے دوبارہ کھول سکیں۔ یہ جدید جتھ جو تمامتر جنگجو اور طاقتور افراد پر مشتمل ہے فلسطین پہنچ کر عرب اور انگریزی پولیس سے بیک وقت جنگ کر سکتا ہے۔ حقیقتاً ان میں ایسے بہت کم ہیں جنکو پناہ گزیں کہا جا سکے وہ تو حقیقت میں اسرائیلی فوج کا ایک دستہ ہیں جو وسط یورپ میں منظم ہو کر فلسطین کے محاذ جنگ پر جا رہا ہے۔

لارڈ ووڈرس نے اپنے مضمون میں ایک جہاز کی زیارت کا بھی حال بیان کیا ہے جو منجملہ ان جہازوں کے تھا جو یہودیوں کو فلسطین پہنچایا کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اس جہاز کو دیکھکر میری نگاہوں میں گذشتہ زمانہ کے قیدیوں کے جہازوں کا نقشہ پھر گیا۔ ان جہازوں کے مالکان ہر مسافر سے ۲۰ پونڈ کرایہ وصول کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے ایکبار کی آمد و رفت میں انکو ۲۰۰۰۰ پونڈ کی رقم مل جایا کرتی ہے اس لئے کہ ہر جہاز ایکہزار سے زیادہ مسافر سوار کرتا ہے ان جہازوں کے کپتانوں کو یہ ہدایت ہوتی ہے کہ جب انھیں یہ معلوم ہو کہ برطانیہ کے جہاز انکا پیچھا کر رہے ہیں اور گرفتاری کے بغیر چارہ نہیں ہے تو وہ فلسطین کے ساحل پر پناہ گزیں ہو جائیں یا جہاز میں آگ لگا دیں یا انھیں غرق کر دیں۔ بہر صورت وہ برطانیہ کے جنگی جہازوں کو پناہ گزینوں کو گرفتار کرنے کا موقعہ نہ دیں جو جہاز کے غرق یا تباہ ہونے کی صورت میں بھی پیر کر اپنی جان بچا سکتے ہیں (فلسطین میں ناجائز طور سے داخل کرنے کے لئے ایسے یہودیوں کو منتخب کیا جاتا ہے جو فن پیراکی کے ماہر ہوتے ہیں۔ عربی اخبارات راوی ہیں کہ گذشتہ ہفتہ کے ایک جہاز میں جتنے پناہ گزیں تھے وہ خواہ مرد ہوں یا عورت، پیراکی کے خاص لباس پہنے ہوئے تھے اور ان کے پاس کسی قسم کا سامان وغیرہ نہیں تھا۔ گویا وہ ہر آن تیار رہتے کہ اگر ضرورت پیش آئی تو وہ پیر کر اپنی جان بچالیں گے۔)

لارڈ ووڈرس مزید رقمطراز ہیں کہ اسوقت تک کانسٹنٹا کے راستہ سے پندرہ ہزار سے زیادہ یہودی غیر مشروع طریقہ سے فلسطین میں داخل ہو چکے ہیں (عربی اخبارات راوی ہیں کہ گذشتہ بارہ ماہ کے اندر تقریباً ۷۰ ہزار یہودی خفیہ طور پر فلسطین میں داخل ہو چکے ہیں) یہ پناہ گزیں اپنے پاس مین جانے کے لئے قانونی پاسپورٹ بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے حکومت رومانیہ اس صورت حال پر قابو حاصل کرنے سے عاجز ہے۔

اس غیر مشروعی داخلۂ فلسطین کی اسکیم کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے جس قدر رقم کی ضرورت ہے اس کا بیشتر حصہ انگلستان اور امریکہ سے فراہم ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی بھی اس اسکیم کی کامیابی کے لئے کوشاں ہے۔ اور اس سے اس کا مقصود یہ ہے کہ برطانیہ کی دشواریوں میں اضافہ ہو۔ اس لئے ہر نیا یہودی جو فلسطین میں داخل ہوگا، عربوں کے غم و غصہ میں اضافہ کرے گا۔ اور اس سے برطانیہ کی دشواریاں بڑھیں گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زبانہ بڑھی ہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۷

اڈیٹوریل نوٹس

فرانس اور برطانیہ کا عزم

۱۳ ستمبر کو برطانی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے مشرقی اور مغربی مورچوں پر لڑائی کی کیفیت بیان کی اور بتلایا کہ ہمیں اب تک کتنی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ فرانس میں سپریم وار کونسل کی جو میٹنگ ہوئی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے بتلایا کہ فرانس اور برطانیہ کے درمیان مکمل اتفاق رائے ہے۔ آپ نے کہا کہ ہماری طرح فرانس بھی امن پسند ہے لیکن اب ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ جب تک ہٹلرازم کا خاتمہ نہ کر دیا جائے گا اسوقت تک ہم کسی قسم کی صلح نہ کریں گے۔

مسٹر چیمبرلین نے امید دلائی کہ جرمن آبدوز کشتیوں کے حملے روکنے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے اور کئی آبدوز کشتیوں کو تباہ بھی کر دیا گیا ہے آئندہ جو جہاز رانی جاری رکھنے کے متعلق اعلان کیا کہ سوداگری جہازوں کے ساتھ حفاظتی جہاز جایا کریں گے۔ آپ نے یہ بھی بتلایا کہ ہمارے فوجی ہوائی جہاز جرمن علاقہ پر برابر گشت کر رہے ہیں۔ لڑائی چھڑنے کے وقت سمندر میں غیر جانبدار ملکوں کے بندرگاہوں پر جو جرمن جہاز موجود تھے انکا کل وزن ۵۰۰۰ ۱۱۰ ٹن تھا اب ان تمام جہازوں کو سمندر سے خارج کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے کچھ پکڑے گئے ہیں اور کچھ خود ہی غیر جانبدار ملکوں کے بندرگاہوں پر رک گئے ہیں۔

وزیر اعظم نے بتلایا کہ غیر جانبدار ملکوں کا جھنڈا لگا کر جرمن جہاز مال لیجانے کی کوشش کریں گے انکو روکنے کے بحری مرکز قایم کر دیئے ہیں جہاں انکی تلاشی لی جائیگی۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ جرمنی کو سامان جنگ قطعی نہ پہنچنے پائے۔ اس کوشش میں ہمیں پوری کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

اسٹالن کے پراسرار منصوبے

"معاصر "ٹائمز" لندن کا نامہ نگار مقیم رائڈ ڈم لکھتا ہے کہ روس میں وسیع پیمانہ پر فوجی نقل و حرکت نے جرمن کے سیاسی اور سرکاری حلقوں میں تشویش اور بے چینی پیدا کر دی ہے جن لوگوں کو روس اور جرمنی کی نئی دوستی کی صدق دلی پر یقین ہے انکو یہ امید تھی کہ روس اور پولینڈ کی سرحد کی حفاظت کرنے اور مشرقی پولینڈ کے چند اضلاع پر جبکہ مغربی پولینڈ پر جرمنی قبضہ کرنے کا قبضہ کرنے کے لئے روس ۱۰ لاکھ سپاہ طلب کریگا لیکن روس نے اس سے بہت زیادہ فوج طلب کر لی ہے جو کہ نہ صرف پولینڈ کے سرحدی علاقہ میں تعینات کی گئی ہے بلکہ رومانیہ سے لیکر فنلینڈ تک تمام سرحد پر پھیلی ہوئی ہے معاصر "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم ماسکو لکھتا ہے کہ فوجیں جنگ کے پیمانہ پر طلب کی گئی ہیں مغربی روس میں ۴۰ لاکھ سپاہ تیار ہے۔

روس کی فوجی نقل و حرکت کی اہمیت پر بحث کرتے ہوئے نامہ نگار لکھتا ہے کہ یہ یقین کرنے کے لئے کافی اسباب موجود ہیں کہ روس کی فوجی نقل و حرکت سے ہٹلر یا جرمن جنرل اسٹاف خوش نہیں ہوا۔ تمام مشرقی یورپ میں نازی آبادیوں میں اسٹالن کے ارادوں سے کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ جرمن ڈپلومیٹ یہ یقین کرنے کی کوشش کریں گے کہ روس نے اس وجہ سے فوجیں طلب کی ہیں کہ پولینڈ کے شکست کھانے پر روس پولینڈ کے اس بنجر علاقہ پر جو "وائٹ روس" کے نام سے مشہور ہے اور جو کہ ہٹلر نے روس کو پیش کیا تھا قبضہ کرلے گا اس سے روس کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کے تعلقات خراب ہو جائینگے اور ممکن ہے کہ جاپان مشرق بعید میں روس پر حملہ کر دے جس کا جرمنی استقبال کریگا تاکہ جرمنی روس کی طرف سے بے فکر رہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

۱۴ ستمبر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جنگ کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور کانگریس کے رویہ کی وضاحت میں ایک طویل بیان شایع کیا ہے جس میں ہندوستان کی موجودہ اور آیندہ پوزیشن کی پوری طرح وضاحت کر دی گئی ہے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اس بیان میں ظاہر کیا ہے کہ کہا جا رہا ہے کہ موجودہ جنگ جمہوریت کی آزادی کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ لیکن اس آزادی سے ہندوستان کو محروم رکھا گیا ہے اس لئے جب تک ہندوستان پر بھی اس آزادی کا اطلاق نہیں ہوگا اس وقت تک ہندوستان جنگ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ مزید برآں برطانوی حکومت کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ صاف صاف الفاظ میں اعلان کرے کہ جمہوریت اور سامراج کے بارے میں اس کے مقاصد جنگ کیا ہیں اور ان مقاصد کا ہندوستان پر کس حد تک اطلاق ہوگا بین الاقوامی صورت حالات سے پیدا شدہ معاملات پر غور کرنے کے لئے ورکنگ کمیٹی نے پنڈت جواہر لال نہرو (چیرمین) مولانا ابوالکلام آزاد اور سردار ولبھ بھائی پٹیل پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے اور پنڈت جواہر لال نہرو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے جذبات کی اہمیت اور وزن کو محسوس کرتے ہوئے اپنی صاف پالیسی کا اعلان کرکے کانگریس کو مطمئن کرنے کی کوشش کریگی

پولینڈ کے مشہور مقامات

پولینڈ پر جرمنی کے حملے کے ضمن میں جن مقامات کا بار بار ذکر آرہا ہے ان کی مجمل سے کیفیت قارئین کرام کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

جینیا۔ پولینڈ کی مشہور بندرگاہ ہے جو گذرگاہ کے پولش علاقہ میں ہے۔ یہ بندرگاہ ڈینزگ سے بارہ میل شمال مغرب میں واقع ہے۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اہل پولینڈ کو روس کے ساتھ لڑنا پڑا تھا تو اس لڑائی میں وہ ڈینزگ کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا انھوں نے سنہ ۲۴ء میں اپنے لئے ایک علیحدہ اور مستقل بندرگاہ بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ اور ۵-۶ سال میں جینیا کا غیر معروف مقام ایک اعلیٰ بندرگاہ بن گیا۔ جو تجارت میں ڈینزگ کا مقابلہ کرنے لگا اس کے شمال میں خشکی کا مختصر ساخطہ ڈینزگ کی طرف بڑھا ہوا ہے جسے جزیرہ نمائے ہیلا کہتے ہیں۔ اس میں پولینڈ نے اعلیٰ درجہ کے استحکامات کر رکھے ہیں کہتے ہیں کہ اس جگہ سے پول جب چاہیں ڈینزگ پر گولہ باری کر کے اسے صفحہ ہستی سے محو کر سکتے ہیں۔ جرمنی اس وقت اپنی سب سے بڑی قوت جینیا اور جزیرہ نمائے ہیلا پر قبضہ جمانے میں صرف کر رہا ہے جینیا کی آبادی ۳۰ ہزار سے زیادہ ہے۔

پوسن۔ پوسن یا پازنان پولینڈ کا ایک صوبہ ہے جس کا رقبہ ۱۱۱۸۴ مربع میل اور آبادی ۲۰ لاکھ کے قریب ہے پوسن شہر صوبہ کا دارالحکومت ہے اس کی آبادی ۲۴۶۶۹۸ نفوس پر مشتمل ہے یہ بڑا بھاری ریلوے جنکشن ہے یہاں سے وارسا، برلین، برسلا اور تورون یا تھارن کی طرف ریلیں جاتی ہیں۔ پولینڈ میں کیتھلکوں کے پانچ مذہبی مراکز ہیں، ان میں سے ایک مرکز پوسن ہے پولینڈ کسی زمانہ میں ایک مستقل سلطنت تھا۔ اس کے پہلے بادشاہوں کی قبریں پوسن ہی میں ہیں یہاں غلہ لکڑی، اون۔ اور آلو کی بڑی منڈیاں ہیں یہ پولینڈ کے سب سے پہلے شہروں میں سے ہے جرمنی نے اس پر ہوائی جہازوں سے بمباری کی۔

وارسا۔ پولینڈ کا دارالحکومت ہے نہایت خوبصورت مقام ہے صوبہ وارسا کا رقبہ ۱۱۳۱۳ مربع میل ہے اور شہر وارسا کو مستثنیٰ کرکے آبادی ساڑھے چھبیس لاکھ کے قریب ہے شہر کی آبادی ۱۱۷۸۲۱ ہے یہاں سے ویانا کیو۔ ماسکو، لینن گراڈ۔ ڈینزگ اور برلین کو ریلوے لائنیں جاتی ہیں۔ فولاد کی صنعت کا یہ بہت بڑا مرکز ہے جرمن ہوائی جہاز اس پر کئی مرتبہ بمباری کر چکے ہیں۔

لوڈز۔ پولینڈ کا ایک صوبہ ہے جس کا رقبہ ۱۹۰۲۴ مربع میل اور آبادی ساڑھے چھبیس لاکھ کے قریب ہے لوڈز صوبہ کا صدر مقام ہے بہت بڑا صنعتی مرکز ہے اسے پولینڈ کا مانچسٹر کہا جاتا ہے شہر کی آبادی ۶۰۵۴۶۷ ہے۔ اس پر بھی جرمن ہوائی جہاز بم برسا چکے ہیں۔

لب لن۔ وارسا سے ایک سو میل جنوب مشرق میں پولینڈ کا مشہور شہر ہے۔ آبادی ۱۱۲۵۲۳ ہے بہت بڑا صنعتی مرکز ہے۔ اسی نام کے ایک صوبہ کا صدر مقام ہے جس کا رقبہ ۶۴۹۹ مربع میل ہے اور آبادی بیس لاکھ ۹۰ ہزار ہے۔

کراکو۔ کہتے ہیں اس شہر کی بنیاد پولینڈ کے ایک شہزادے کراک نے رکھی تھی یہ وسچولا کے جنوبی ساحل پر واقع ہے۔ اسی نام کے صوبہ کا صدر مقام ہے جس کا رقبہ ۶۰۳۶ مربع میل ہے اور آبادی ۲۳ لاکھ کے قریب ہے۔

شہر کراکو میں کیتھلکوں کی بڑی خانقاہیں ہیں یہیں سٹنسلا کا مشہور گرجا ہے جہاں کسی زمانہ میں پولینڈ کے بادشاہوں کی رسم تاجپوشی ادا ہوتی تھی یہاں بڑے بڑے بادشاہ دفن ہیں۔ اس شہر میں مشینری آلات کیمیاوی اشیاء اور صابن وغیرہ بنتا ہے۔ تمباکو کی تجارت کا یہ بڑا مرکز ہے۔ یہاں لکڑی نمک۔ مویشی اور شراب کی بھاری تجارت ہوتی ہے

گروڈنو بیالی سٹاک کے صوبہ میں مشہور شہر ہے اور وارسا سے ایک سو ساٹھ میل شمال مشرق میں واقع ہے اور وارسا سے جو ریلوے لائن لینن گراڈ جاتی ہے اس کا ایک مشہور اسٹیشن ہے آبادی ۴۹۸۱۸ ہے۔ سنہ ۱۷۹۲ء میں روس آسٹریا اور جرمنی کے درمیان پولینڈ کی دوسری تقسیم اسی مقام پر ہوئی تھی

تھارن یا تورون یہ مقام ڈینزگ سے ۸۰ میل جنوب میں اور پوسن سے ۸۵ میل شمال مشرق میں واقع ہے اس کی آبادی ۵۴۲۰۰ نفوس ہے

ولنا یا ولنو۔ پولینڈ کا مشہور شہر ہے جب روس اور پولینڈ کے درمیان سنہ ۱۹۲۰ء میں جنگ شروع ہوئی تھی تو لیتھونیا نے اس پر قبضہ جما لیا تھا اور روس نے اس قبضہ کو تسلیم کر لیا تھا لیکن سنہ ۲۳ء میں پھر اسے لیتھونیا سے چھین لیا تب سے یہ پولینڈ کے قبضہ میں ہے یہ دو دریاؤں کے اتصال پر واقع ہے اور مشہور ریلوے جنکشن ہے۔ پولینڈ کے مشہور مجاہد حریت اور پہلے پریزیڈنٹ مارشل پلڈسکی کی قبر اسی مقام میں ہے۔ مارشل پلڈسکی کو اس لئے یہاں دفن کیا گیا تھا کہ اگر کبھی جمعیۃ اقوام یا کوئی دوسری طاقت پولینڈ پر دباؤ ڈالکر ولنا کو چھیننا چاہے تو یہ عذر پیش کیا جا سکے کہ پولینڈ دور حاضر کے سب سے بڑے پول لیڈر کا مقبرہ ہونے کی وجہ سے خاص قومی امانت بن گیا ہے۔

جنگ کیوں چھڑی؟

یکم ستمبر کو برطانی پارلیمنٹ کا جو معرکۃ الآرا اجلاس ہوا تھا اور جس میں جرمنی کو جنگ کا الٹی میٹم دیا گیا ہے اُس میں مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں اس گفت و شنید کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے جو اس وقت تک برطانیہ اور جرمنی کے درمیان ہوتی رہی۔ ہٹلر کا مطالبہ یہ تھا اور ہے کہ جنگ عظیم کے بعد وارسیلز میں جو معاہدہ ہوا تھا اس میں جرمنی کے ساتھ شدید ظلم کیا گیا ہے۔ اور جرمنی کے ایسے اہم حصوں کو اس سے علیحدہ کرکے دوسروں کو دیدیا گیا ہے جنکو جرمن جسم میں اعضائے رئیسہ کی حیثیت حاصل ہے۔ ہٹلر کا قول ہے کہ ڈینزگ اور کاریڈور اصلاً جرمن ہیں۔ اور جرمن ہی رہیں گے۔ اگر چند بے انصافیوں نے جرمنی کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر انھیں دوسروں کے حوالے کر دیا ہے تو اس سے ان علاقوں کی اصل حیثیت نہیں بدل سکتی۔ ہٹلر کے نزدیک جرمنی جب تک کمزور تھا اس وقت تک وہ مجبوراً اس بے انصافی پر خاموش رہا لیکن اب کہ اس میں طاقت آگئی ہے وہ اس بے انصافی کو مٹائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہٹلر کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جب تک اس بے انصافی کو نہ مٹایا جائے گا یورپ میں امن نہیں ہو سکتا چنانچہ اس بے انصافی کو دور کرنے کے لئے سب سے پہلے اس نے سار کے علاقہ پر قبضہ کیا اس کے بعد آسٹریا پر دست تصرف دراز کیا۔ پھر زیکوسلاوکیہ کو زیر نگیں کیا اور اب ڈینزگ اور کاریڈور پر ہاتھ مارنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کے دعوے کے بموجب یہاں بیس لاکھ جرمنوں کی جو کثیر تعداد آباد ہے اس پر پولینڈ کی حکومت بے پناہ مظالم ڈھا رہی ہے۔

شرائط صلح کیا تھیں!

جرمنی نے مندرجہ ذیل شرائط صلح پیش کی تھیں:-

(۱) ڈینزگ کو غیر مشروط طور پر فوراً جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔

(۲) ایک سال کے بعد رائے عامہ کو بذریعہ ووٹ معلوم کرکے یہ طے کیا جائے کہ آیا کاریڈور کے رہنے والے پولینڈ کی حکومت میں رہنا چاہتے ہیں یا جرمنی کی۔

(۳) اس رائے عامہ کے حصول میں ان تمام لوگوں کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا جو کاریڈور میں یکم جنوری سنہ ۱۹۱۸ء سے رہتے ہیں یا وہاں پیدا ہوئے ہیں۔

(۴) لیکن کاریڈور جرمنی کو ملے یا نہ ملے اسے مشرقی پروشیا تک پہنچنے کے لئے کاریڈور کے بیچ سے ایک گذرگاہ ضرور دی جائے۔

(۵) سال بھر تک کاریڈور کا نظم ونسق اٹلی اور روس فرانس اور برطانیہ کی سرکردگی میں رہے اور پولینڈ کی فوج، پولیس اور تمام انتظامی شعبے وہاں سے فوراً ہٹا لئے جائیں۔

(۶) ڈینزگ کو تجارتی مرکز بنا دیا جائے جہاں قلعے بنانا اور فوجی استحکامات کرنا ممنوع ہو۔

لیکن یکم ستمبر کو مسٹر چیمبرلین نے پارلیمنٹ میں جو تقریر کی اس میں یہ بتلایا کہ یہ شرائط نہ تو برطانیہ کو لکھ کر دی گئیں اور نہ پولینڈ کو۔ ہمیں ان کا علم ۳۱ اگست کی رات کو ہوا جب برلن کے ریڈیو اسٹیشن سے انکو سنایا گیا!

جرمنی آبادی کو تنبیہ

۷ ستمبر کو مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے دارالعوام میں جنگ کے حالات پر تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ اس وقت تک جرمنی میں ایک کروڑ سے زیادہ اشتہارات پھینکے جا چکے ہیں۔ اسی طرح فرانس بھی لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات پھینک چکا ہے۔ رویٹر کی اطلاع کے موجب ان اشتہاروں میں جو کچھ ہوتا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

اے جرمن قوم! ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے لیکن تمہارا لیڈر ہر ہٹلر ہمیں بیٹھے بٹھائے لڑنے پر مجبور کر رہا ہے۔ ہم جرمنی کی اُمنگوں کو جائز و معقول حد تک ماننے اور منوانے کے لئے تیار تھے اور اب بھی ہیں لیکن ہٹلر اپنی اُمنگوں کو صلح صفائی سے تسلیم کرانے کے بجائے جنگ و خونریزی سے تسلیم کرانا چاہتا ہے لیکن اس نے تم کو دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس جنگ سے ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا کیونکہ دنیا کی تمام انصاف پسند طاقتیں ہمارے ساتھ ہیں البتہ تم کو سخت نقصان پہنچ جائے گا۔ ہٹلر نے تم لوگوں کو اصل حالات سے بالکل بے خبر رکھا ہے لیکن ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ جرمنی کی معاشی حالت بہت خراب ہے اسی لئے ہٹلر تم پر ٹیکس پر ٹیکس لگائے چلا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی جرمنی کوئی دن میں دیوالیہ ہونے والا ہے لیکن اگر تم رائے عامہ کا دباؤ ہٹلر پر ڈالو تو جنگ اب بھی ٹل سکتی ہے اور ہم اب بھی معاملات کو امن و سکون کے ساتھ طے کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جنگ کے تیرہ روز

یکم ستمبر جرمن فوج کو ہر ہٹلر کا حکم کہ پولینڈ کو والوں کا خبط مٹادو پولش مورچہ پر حملہ نازی لیڈر ہر فارسٹر نے ڈینزگ کو جرمنی میں شامل کرنیکا اعلان کیا ۲ ستمبر جرمنی کو برطانیہ کا الٹی میٹم کہ پولینڈ سے اپنی فوجیں واپس بلاؤ پولینڈ نے برطانیہ اور فرانس سے امداد طلب کی فرانس میں عام فوجی نقل و حرکت ۳ ستمبر جرمنی کیخلاف برطانیہ اور فرانس نے اعلان جنگ کیا برطانیہ میں جنگی کیبنٹ بنی جس میں مسٹر چرچل کو شامل کیا گیا جرمنی نے برطانیہ کا الٹی میٹم ٹھکرا دیا اور برطانیہ کو ترکی بہ ترکی جواب دینے کی دھمکی دی ۴ ستمبر برطانی جہاز ایتھینیا، پر تارپیڈو سے حملہ کیا گیا فرانس نے جرمنی پر چڑھائی کر دی ۵ ستمبر نہر کیل پر جرمن بحری بیڑے پر برطانی ہوائی جہازوں کا زبردست حملہ ۶ ستمبر حکومت پولینڈ نے وارسا بالکل خالی کر دیا انگلینڈ پر جرمن ہوائی جہازوں کا گشت برلن پر پولش ہوائی جہازوں کا حملہ سیگفرڈ لائن اور میگنٹ لائن کے درمیان لڑائی جرمنی کی ناکہ بندی کرنے کے لئے اقتصادی وزارت کا قیام ۷ ستمبر پولش کوریڈر پر قبضہ کرنے کے متعلق جرمنی کا دعویٰ وارسا پر بمباری فرانس کی فوجیں جرمن صف کو توڑ کر آگے بڑھ گئیں یوگوسلاویہ میں فوجی نقل و حرکت ۸ ستمبر فرانسیسی فوجوں کا آگے بڑھنا، جرمنی کی کمک پہونچنا، رائن لینڈ خالی کیا گیا جرمن فوجیں وارسا میں داخل ہوئیں کلکتہ جانیوالا جہاز تباہ کر دیا گیا ۹ ستمبر مغربی مورچہ پر فرانسیسی فوجیں اور آگے بڑھ گئیں سیگ فرائڈ لائن پر حملہ ماسکو میں ریزرو فوجیں طلب کر لی گئیں ۱۰ ستمبر فرانسیسی فوجیں سیگ فرائڈ لائن تک پہونچ گئیں وارسا کے قریب جرمن ساحل پر حملہ ۱۱ ستمبر فرانسیسی فوجیں جرمن علاقہ میں داخل ہو گئیں ٹیرین پر قبضہ کر لیا گیا وارسا ابھی تک پولوں کے قبضہ میں ہے ۱۲ ستمبر وارسا سے جرمنوں کو بھگا دیا گیا

آئینۂ کانپور

رجبی شریف کا جلوس

حسب معمول امسال بھی مولوی محمد عمر صاحب کے زیر اہتمام ۱۱ ستمبر ۱½ بجے دن کو پریڈ گراؤنڈ سے رجبی شریف کا جلوس مسلم لیگ کی قیادت میں اٹھایا گیا اور جلوس قدیم راستوں سے ہوتا ہوا ۴ بجے پھول باغ پہنچا. جہاں نماز عصر ادا کرنے کے بعد ۴½ بجے جلوس پھر روانہ ہوکر ۶ بجے پریڈ گراؤنڈ پہونچ گیا. مسلم لیگ. نیشنل گارڈ. اتحاد ملت جانباز. نیشنل گارڈ اور مومن اسکاؤٹ جلوس کے ساتھ تھے.

مسٹر انور حسن خاں ڈی. ایس. پی سٹی کوتوالی کی نگرانی میں بہت کافی پولیس جلوس کے ساتھ تھی، مسٹر ایل. بی منڈکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور مسٹر ای. ایف. جی. چیمین. سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی بذات خود جلوس کی نگرانی کر رہے تھے. پولیس کافی تعداد میں تھی اور اس کے انتظامات بھی قابل تعریف تھے. ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ستمبر کی رات کو حسب معمول شاندار پنڈال میں رجبی شریف کے زبردست جلسے ہوئے جس میں علمائے کرام نے اپنی تقریروں سے حاضرین کو مستفید فرمایا.

ہندو جلوس

اسی دن یعنی ۱۱ ستمبر کو ہندوؤں کا ایک جلوس "دودھ کانڈ" بھی اٹھا تھا. جس کے لئے پولیس کے کافی اور معقول انتظامات تھے.

مشترکہ کمیٹی کی رپورٹ

کمشنر الہ آباد ڈویژن نے لوکل سلف گورنمنٹ یو. پی کے ڈپٹی سکریٹری کو مقامی میونسپل بورڈ اور امپرومنٹ ٹرسٹ کے درمیان گندے احاطوں وغیرہ کی صفائی کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کردی ہے.

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کمشنر صاحب کچھ عرصہ قبل کانپور تشریف لائے تھے اور اس وقت میونسپل بورڈ اور امپرومنٹ ٹرسٹ کے نمائندوں کی ایک کانفرنس بھی ہوئی تھی جس میں کلکٹر صاحب بھی تشریف فرما تھے. اس کانفرنس کی رپورٹ کے مطابق بورڈ کے نمائندوں نے یہ بیان کیا کہ بورڈ نے گذشتہ سالوں میں خراب اور گندے احاطوں اور مقامات کو صاف کرنے اور انکو بہتر بنانے کے لئے بہت کافی کام کیا ہے. بورڈ نے اپنے امکان کے مطابق صفائی کے متعلق ہر طرح کا اہتمام کرنے کے لئے تیار ہے. یہ بھی بتلایا کہ بورڈ کچھ خاص علاقوں کی پورے طور پر صفائی اور ترقی دینے کی نسبت شہر کی عام صفائی اور ترقی کے لئے آہستہ آہستہ عمل کرنا پسند کرتا ہے.

یہ طے ہوا کہ بورڈ گندے احاطوں کو صاف کرنے اور انکو بہتر بنانے کی اسکیموں کے لئے پچاس ہزار روپیہ سالانہ ادا کرسکتا ہے ٹرسٹ کے نمائندوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ بورڈ ان اسکیموں سے ٹرسٹ کے نقصانات کا نصف پچاس ہزار روپیہ سالانہ تک ادا کرے. اس لئے بورڈ کی طرف سے یہ تجویز کیا گیا کہ بھی ہر اسکیم کی بورڈ کے انجنیر اور ایگزیکیٹو افسر اور ٹرسٹ کے انجنیر اور سکریٹری کی ایک کمیٹی معائنہ اور جانچ کرے کہ آیا اس سے جو نقصان ہوگا اسکو کس طرح کم کیا جاسکتا ہے اور اختلافات ہونے پر وہ اسکیم بورڈ اور ٹرسٹ کے چار چار نمائندوں کی ایک مشترکہ کمیٹی کے حوالے کی جائے اور اگر پھر بھی اختلافات نہ طے ہوسکیں تو معاملہ آخری فیصلہ کے لئے کمشنر صاحب کے پاس بھیجدیا جائے.

یہ طے ہوا کہ نوگڑہ اسکیم کے علاوہ جس کے لئے بورڈ پچیس ہزار روپیہ ادا کرچکا ہے باقی سب اسکیموں کی اس طرح تحقیقات کی جائے.

ان شرائط کے ساتھ بورڈ کے نمائندوں نے ہر اسکیم کے نصف نقصان کو پچاس ہزار روپیہ سالانہ تک ادا کرنا منظور کیا. اور ٹرسٹ کے نمائندوں نے بورڈ کے دواخانوں اور اسکولوں کے لئے زمین ہمیشہ کی طرح زمین کی رعایتی قیمت سے بورڈ کے سالانہ چندے کا ۲۵ فیصدی کم کرکے دینے کے لئے رضامندی ظاہر کی.

بورڈ کے نمائندوں نے اس بات پر رضامندی ظاہر کی کہ یہ تجاویز ٹرسٹ کی منظوری کے بعد بورڈ کے سامنے پیش کی جاوے.

درخواست منتقلی نامنظور

مسٹر جسٹس مُلّا نے الہ آباد ہائیکورٹ میں ایڈیٹر "ہماری آواز" کانپور کی درخواست منتقلی مقدمہ کو منسوخ کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ایڈیٹر کو مسٹر جے. او. این شکلا مجسٹریٹ کانپور کے اجلاس میں اپنی صفائی پیش کرنے کا پورا موقعہ ہے. ایڈیٹر صاحب ایک سرگرم مسلم لیگی ہیں اور تمام مسلم لیگ انکی مدد کرنے کو تیار ہے. نیز مجسٹریٹ نے دوران سماعت میں ابتک کوئی ایسی بات نہیں کی ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ وہ ملزم کے خلاف ہیں. لہذا کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں ملزم کا مقدمہ کسی دوسرے اجلاس میں منتقل کردیا جائے.

مزدور اور مل مالک

کچھ عرصہ سے یہاں مل مالکان و مزدوروں میں سمجھوتہ کی بات چیت چل رہی ہے. مل مالکان کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ اس سمجھوتہ کے لئے ایک ہائی کورٹ جج کا تقرر کیا جائے مزدور سبھا کی طرف سے اس تجویز کی مخالفت اس بنا پر کی گئی ہے کہ ہائی کورٹ کے فاضل ججان ضابطہ کے زیادہ پابند ہوتے ہیں اور اس لئے وہ مزدوروں کے ساتھ کئے گئے سمجھوتہ کی اسپرٹ کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکیں گے مزدور سبھا نے پنڈت جواہر لال نہرو کا نام بطور ثالث پیش کیا ہے جسکو لیبر کمشنر نے یو. پی گورنمنٹ کے پاس بھیجدیا ہے.

آل انڈیا شوگر ملز ایسوسی ایشن

۱۱ ستمبر کو آل انڈیا شوگر ملز ایسوسی ایشن کی ساتویں سالانہ میٹنگ امپیریل انسٹی ٹیوٹ آف شوگر ٹیکنالوجی ہال میں حاجی عبداللہ ہاروں کی صدارت میں ہوئی. میٹنگ میں تقریبًا پندرہ رزولیوشن پاس کئے گئے. جنکا تعلق ہندوستان میں شکر کی صنعت اور اسکی ترقی سے تھا. ایک رزولیوشن کے ذریعہ یہ رائے ظاہر کی گئی کہ ہندوستان میں گنے کی کاشت میں ترقی کی جائے. کیونکہ ہندوستانی شکر کی صنعت ابھی دیگر ملکوں کے مقابلہ میں بہت پیچھے ہے اور اس صنعت کو اور ملکوں کے برابر کرنے کے لئے گنے کی پیداوار زیادہ ہونی چاہیے.

سر عبداللہ ہاروں نے فرمایا کہ ہندوستان میں گنے کی صنعت کو اور زیادہ ترقی کی ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں اور زیادہ توجہ اور روپیہ خرچ کرنا چاہیے تاکہ ہندوستان اس صنعت میں دیگر ملکوں کا مقابلہ کرسکے. حاجی صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ شکر کی قیمتیں مقرر کردی جائیں اور اسکی پیداوار فروخت کی بھی گورنمنٹ پورے طور سے نگرانی کرے.

آخر میں سر حاجی عبداللہ ہاروں نے ممبران ایسوسی ایشن کو ایک پارٹی دی جس میں سر جے پی سریواستو. مسٹر آر سی سریواستو. مسٹر این. سی مہتہ مسٹر جے نگم. رائے بہادر رامیشور پرشاد باگلا لالہ پدم پت سنگھانیہ و دیگر معززین مالکان مدعو کئے گئے تھے.

قیمتوں میں گرانی کےخلاف کاروائی

یو. پی گورنمنٹ کے پریس نوٹ کی تعمیل کرنے کے لئے ۹ ستمبر سے کوتوالی میں ایک دفتر کھول دیا گیا ہے جو ان شکایات کی جانچ کریگا جو قیمتوں میں گرانی کے خلاف موصول ہونگی. کل پولیس نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ شہر میں سوداگران کو خصوصًا اور پبلک کو عمومًا اس امر سے آگاہ کردیا ہے کہ جو شخص کسی چیز کی قیمت زیادہ مانگے گا. اس کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت سخت کارروائی کی جائیگی. اور جرمانہ وقید دونوں سزائیں اس کے خلاف استعمال کی جائیں گی پنڈت رام پرشاد اوستھی سی. آئی. ڈی. پولیس آفیسر اس دفتر کے انچارج مقرر کئے گئے ہیں.

میشوری دیوی جوٹ مل دوبارہ جاری

منتظمان میشوری دیوی جوٹ مل کانپور نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۱۴ ستمبر سے مل کو رات و دن دونوں وقت کے لئے جاری کریں گے.

ٹھیلیوں کےخلاف دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور کے ایک حکم کے ذریعہ خاکسار والنٹیروں کو مطلع کیا ہے کہ وہ شہر کی حدود کے اندر بیلچے بیلر اور جھنڈے بناکر گشت نہ کریں ورنہ انکے خلاف زیر دفعہ ۱۴۴ کارروائی کی جاوے گی.

پیس پبلسٹی یونین

کانپور میں فرقہ وارانہ فسادوں کو روکنے کے لئے ایک پیس پبلسٹی یونین قایم کی جارہی ہے جس کا مقصد فرقہ وارانہ زہر کو پھیلنے سے روکنا ہوگا انکے ممبران وعہدہ داران کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ کسی بھی فرقہ وارانہ انجمن سے تعلق نہ رکھیں.

کونسل الکشن

یو. پی کونسل کے ووٹران کی فہرست تیار ہوگئی ہے جو کہ کچہری کلکٹری میں لگادی گئی ہے. پبلک اس فہرست پر اعتراضات ۹ اکتوبر تک کرسکتے ہیں اور ان اعتراضات کے فیصلے ۲۳ اکتوبر تک ہوجائینگے اس کے بعد فہرست کی مکمل تیاری ۶ نومبر ۱۹۳۹ء کو ہوجائے گی.

بجلی کی نرخ میں کمی

پنڈت رگھبر دیال بھٹ آیندہ میونسپل بورڈ کے جلسہ میں ایک رزولیوشن پیش کریں گے کہ بورڈ کانپور الکٹرک سپلائی کارپوریشن پر اس بات کا زور دے کہ بجلی کا نرخ کم کرکے صرف ۲ آنہ فی یونٹ اس کا نرخ مقرر کرے.

کانپور میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کے جلسے ۱۶ اور ۱۸ ستمبر کو ۷½ بجے ہونگے.

دوہزار کی ضمانت کا مطالبہ

مسٹر سنتوش چند کپور جنرل سکریٹری کانپور مزدور سبھا کو لوکل حکام کی طرف سے ایک نوٹس ملا ہے کہ کیوں نہ آپ سے سکشن ۱۰۸ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک سال کے لئے دوہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی جائے.

نیو وکٹوریہ مل

چونکہ نیو وکٹوریہ مل کے مالکان نے یہ طے کیا ہے کہ مل کو چلایا جائے اسلیئے مزدوروں کی بھرتی شروع ہوگئی ہے اور چونکہ یہ خوف تھا کہیں اس سلسلہ میں نئے اور پرانے مزدوروں میں تصادم نہ ہوجائے اس لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ایک حکم کے ذریعہ پبلک کو منع کیا ہے کہ وہ مل کے آدھ میل کے اندر کسی سڑک یا پٹری پر نہ بیٹھیں اور نہ گھومیں اور نہ کھڑے ہوں.

پنڈت بالکرشن شرما نے اس مذکورہ بالا حکم پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ایک بیان دیا ہے جس میں پنڈت جی نے کہا ہے کہ اس حکم سے پرامن پکٹنگ کا حق چھین لیا گیا ہے لہذا جلد سے جلد اس حکم کو منسوخ ہونا چاہیے.

مسلم لیگ

یہ طے کیا گیا ہے کہ ایک اسپیشل اجلاس کانپور ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانفرنس کا نومبر کے آخری ہفتہ میں تحصیل اکبر پور میں کیا جائیگا

ہندو سبھا

ہندو سبھا کے زیر انتظام ایک عام جلسہ ہندوؤں کا ۱۶ ستمبر ۶½ بجے شام کو آریہ سماج ہال میں نئے پولیس ٹیکس پر پروٹسٹ کے لئے کیا جائے گا.

ہندوستان کے نام ملک معظم کا پیغام

آج سینٹرل اسمبلی میں وائسرائے نے ملک معظم کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا جس پر ملک معظم نے خود دستخط کئے ہیں :-

اس وقت جبکہ تمام تہذیب خطرے میں ہے اس کاز کے ساتھ جس لئے ہم نے ہتھیار اٹھائے ہیں ہندوستان کا گہرا لگاؤ میرے لئے زبردست اطمینان کا باعث ہوا ہے میں امداد کی ان بے شمار اور فیاضانہ پیشکشوں کی تہہ دل سے قدر کرتا ہوں جو ہندوستان کے راجاؤں اور اہل ہند نے پیش کی ہیں مجھے یقین ہے کہ اس جدوجہد میں میں اور میری رعایا داخل ہوئی ہے -

ہم ہندوستانی براعظم کے ہر ایک حصہ کی امداد اور ہمدردی پر بھروسہ کرسکتے ہیں جس سے مشترکہ خطرہ کا مقابلہ کیا جاسکے، برطانیہ کسی خود غرضی کے لئے نہیں لڑ رہا ہے بلکہ اس اہم اصول کے لئے لڑ رہا ہے جو تمام بنی نوع انسان کیواسطے اہم ہے وہ اصول یہ ہے کہ تمام مہذب حکومتوں کے درمیان تعلقات کو طاقت سے نہیں بلکہ قانون اور معقولیت کے ذریعہ ترتیب دیا جائے تاکہ انسان جنگ کے خوف سے آزاد رہے اور وہ خوشی و فارغ البالی کی زندگی بسر کرے.

یوپی کونسل کا اجلاس

لکھنؤ ۱۲ ستمبر آج صبح یو پی کونسل کا اجلاس شروع ہونے کے بعد ڈاکٹر سیتارام صدر کونسل نے اعلان کیا کہ بیگم اعزاز رسول اور ڈاکٹر رام چندر گپت نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں اس لئے انھیں آگرہ میونسپلٹی کی سیٹ کا ممبر قرار دیا جاتا ہے آج بھی ٹیننسی بل پر بحث جاری رہی.

امریکہ میں زبردست اختلاف رائے

نیو یارک ۱۵ ستمبر امریکہ میں غیر جانبداری کے متعلق قانون پر زبردست اختلاف رائے ہے ایک فریق یہ چاہتا ہے کہ جب تک امریکہ کا کوئی براہ راست تعلق نہ ہو وہ غیر جانبداری برقایم رہے، دوسرے فریق کا یہ خیال ہے کہ چونکہ لڑائی کے مانے ہوئے اصولوں کی خلاف ورزی کی جارہی ہے اس لئے امریکہ کو غیر جانبداری کا رویہ بدل دینا چاہیئے

ترکی اور فرانس میں معاہدہ

لندن ۱۴ ستمبر ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ نے پارلیمنٹ کو بتلایا کہ ترکی کی فرانس کے ساتھ باہمی امداد کا سمجھوتہ کرنے کے لئے گفت و شنید تیز کرے گا.

روس کی غیر جانبداری کا اعلان

برلن ۱۵ ستمبر یہاں اس خیال کی تردید کی جارہی ہے کہ روس اپنی غیر جانبداری ختم کردے گا، کہا جاتا ہے کہ روس کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں اعلان کیا ہے کہ روس غیر جانبداری کی پالیسیوں پر بہت زیادہ سختی کے ساتھ قائم رہے گا.

ڈاکٹر شَشنگ کو گولی ماردی

پیرس ۱۵ ستمبر اخبار "لی جرنل" نے لکھا ہے کہ ڈاکٹر شَشنگ کو نازیوں نے گولی مار کر ہلاک کردیا ہے کیونکہ انھوں نے ایک اعلان پر دستخط کرنے سے انکار کردیا جس میں اہل آسٹریا سے جرمن کاز کیلئے لڑنے کی اپیل کی تھی. ڈاکٹر موصوف آسٹریا کے سابق چانسلر تھے ہٹلر نے آسٹریا پر قبضہ کرنے کے بعد ان کو نظر بند کردیا تھا.

اخبارات کی ضخامت میں کمی.

لندن ۱۰ ستمبر. حکومت اور برطانیہ کے اخبارات کے مالکان کی انجمن کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے مطابق برطانیہ کے اخبارات کو برقرار رکھنے کی غرض سے بہت سے اخبارات کی ضخامت آج سے کم کردی گئی. نیوز کرانیکل. ڈیلی میل. ڈیلی اکسپریس اور ڈیلی اکسپریس صرف آٹھ آٹھ صفحوں کے نکلا کریں گے اور جن اخبارات کی ضخامت میں اسطرح کمی کی گئی ہے. ان میں صرف اہم ترین معاملات ہی شایع ہوسکیں گے

وائسرائے سے سر سپرو کی ملاقات

لکھنؤ ۱۴ ستمبر. معلوم ہوا ہے کہ سر تیج بہادر سپرو جلد ہی شملہ جانے والے ہیں جہاں آپ ۱۹ ستمبر کو وائسرائے سے ملاقات کریں گے.

مسٹر جناح کا حیدرآباد کا پروگرام

حیدرآباد. معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم. اے. جناح مسلم حقوق کے تحفظ کے لئے ۱۲ ستمبر کو حیدرآباد پہنچیں گے اور وہاں چار روز تک ٹھہرینگے. انھیں عثمانیہ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی جانب سے ڈنر اور عثمانیہ یونیورسٹی سٹوڈنٹس کی جانب سے ایڈریس دیا جائے گا.

مہاراجہ ہولکر کا عطیہ

دہلی ۱۴ ستمبر. پولٹیکل ڈپارٹمنٹ (حکومت ہند) کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہز ہائینس مہاراجہ ہولکر والی اندور نے جنگ کے اخراجات کے لئے ۵ لاکھ روپیہ عطا کئے ہیں، ہز اکسیلنسی نائب ناظم تاج نے شکریہ کے ساتھ یہ عطیہ قبول فرمایا ہے.

برطانیہ سے عربوں کا اظہار وفاداری

لندن ۱۳ ستمبر فلسطین میں عربوں کے سرکردہ اخبار نے جمہوریتوں سے اظہار وفاداری کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان عرب حسکو ملک کے مفاد کا خیال ہے برطانیہ کا دشمن نہیں ہوسکتا

سبد گل

چند روز ہوئے کہ ہندوستان کی ایک پہلوان عورت نے مردوں کو چیلنج دیا تھا کہ اگر مردوں میں ہمت ہے تو وہ اس سے کشتی لڑیں غریب مرد اس چیلنج کے سننے کے بعد بغلیں جھانکنے لگے کیونکہ اگر چیلنج قبول کرتے ہیں تو لوگ کہیں گے کہ عجیب بے غیرت ہیں کہ عورت سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوگئے اور اگر چیلنج منظور نہیں کرتے تو دنیا کہے گی کہ کیسے بزدل ہیں کہ عورت کے مقابلہ سے بھاگ گئے اس کے علاوہ اگر چیلنج قبول کرنے کے بعد عورت کو پچھاڑ دیا تو لوگ کہیں گے کہ عورت کا پچھاڑ دینا کون سی جوانمردی ہے اور اگر خود پچھڑ گئے تو پھر زہر ہی کھا لینا پڑے گا غرضیکہ عورت کا مقابلہ کسیطرح ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ ہر طرح سے عورت ہی کی جیت ہے۔

عورتوں کے کشتی کے شوق کے بعد نہایت ہی دلچسپ اطلاع یہ ہے کہ اب ہندوستان کی خوبصورت لڑکیوں کو کبڈی کھیلنے کا بھی شوق پیدا ہو گیا ہے چنانچہ تھانہ کھتو لگل موضع سیلان کی دلچسپ خبر ہے کہ وہاں کی عورتوں نے کپڑے اتار کر جانگئے ڈاٹ لئے اور اس کے بعد نہایت زور و شور کے ساتھ کبڈی کا میچ شروع ہو گیا

وہ منظر دیکھنے کے قابل تھا جب ایک حسینہ اپنی سریلی آواز میں کبڈی کبڈی کہتی ہوئی فریق ثانی کے کیمپ میں اچھلتی اور کودتی دکھائی دیتی تھی اور خصوصیت کے ساتھ وہ نظارہ تو بہت ہی دلچسپ ہوتا تھا جب وہ لطیف انداز سے تڑی مارنے کی کوشش کرتی تھی۔

ادھر فریق ثانی کی خوبصورت فوج اس تاک میں پہلو بدلتی ہوئی دکھائی دیتی تھی کہ کسی طرح اس مہ پارہ کو پکڑ لیں۔

سب سے زیادہ وہ منظر دلچسپ ہوتا تھا جب کبڈی بھرنے والی پکڑی جاتی تھی اور خواتین گدا گد اس پر یکے بعد دیگر گرتی تھیں غرضیکہ یہ کبڈی کا نظارا اس درجہ دلکش تھا کہ دیکھنے والے تھوڑی دیر کے لئے یہ بھول گئے کہ وہ ہندوستان میں ہیں یا مغرب کی سرزمین پر۔

عورتوں کو اس آپس کی کبڈی کے بعد عنقریب آپ یہ بھی سن لیں گے کہ اب ان عورتوں اور لڑکیوں نے مردوں کو کبڈی کا چیلنج دیدیا ہے اور اس چیلنج میں بھی مردوں کو اسی طرح بھاگنا پڑے گا جس طرح وہ کشتی کے معاملہ میں فرار ہونے پر مجبور ہو گئے تھے۔

دیکھا آپ نے ہندوستانی عورت کس تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے، اگر ترقی کا یہی عالم رہا تو بت مغرب اور بت مشرق میں کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔

کاغذ کی قیمت پر کنٹرول کی ضرورت

کلکتہ ۱۰ ستمبر انڈین اور ویسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی کے پریذیڈنٹ مسٹر آرتھر نے سوسائٹی کے ممبروں کو مندرجہ ذیل پیغام بھیجا ہے جو اخبارات روٹری پریس استعمال کرتے ہیں ان کو غیر ملکی کاغذ استعمال کرنا پڑتا ہے اس لئے ان کو بڑی کفایت سے کام لینا پڑے گا کچھ اخبارات اپنا سائز چھوٹا کریں گے کچھ ضخامت گھٹائیں گے اس وقت ہندوستان میں اخباری کاغذ کا بہت کم اسٹاک ہے جب اسٹاک ختم ہو جائیگا تو پھر ہندوستان کا بنا ہوا کاغذ استعمال میں

ادب لطیف

تعلیمات کبیر!

پھولوں کے باغ میں نہ جا، اے دوست وہاں نہ جا خود تیرے جسم میں پھولوں کا باغ پوشیدہ ہے۔

تو کنول کی ہزار ہا پتیوں میں اپنی جگہ بنا اور وہاں سے حسن لازوال کا تماشا کو مخلوق (خالق میں ہے) اور خالق خود ہی مخلوق میں موجود ہے اور دونوں ایک دوسرے سے جدا ہیں اور ملے ہوئے ہیں۔

وہ خود درخت بھی ہے بیج بھی اور تخم بھی وہی ہے، وہ خود پھول ہے، میوہ بھی، اور سایہ بھی وہی ہے۔

وہ خود سورج ہے، روشنی بھی اور ہر وہ چیز بھی جو روشنی سے منور ہو جائے۔

وہ خود برہما ہے مخلوق بھی اور مایا بھی۔

وہ خود مختلف صورتوں میں اور لامحدود مکان میں جلوہ گر ہوتا رہتا ہے۔

وہ خود سانس ہے، لفظ بھی اور لفظ کا مفہوم بھی وہی ہے۔

وہ خود حد ہے، لامحدود بھی ہے اور محدود و لامحدود کی حدود سے بالاتر بھی ہے۔

وہ خود پاک ہے اور ہر آسائش سے مبرا ہے۔

صہ ۴ میرا عقیدہ نہیں بلکہ ایمان ہے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر سے مساویانہ حقوق طلب کرتی ہے تو شوہر اس کو مساویانہ حقوق دینے کی بجائے طلاق کے دفتر میں لے جانا زیادہ پسند کرتا ہے ان حالات میں خود غور کر لیجئے کہ طلاق کی کثرت کی ذمہ وار عورتیں ہیں یا مرد۔

صہ ۵ اس وقت تک کاروباری اداروں کے بنائے ہوئے فلم کے کامیاب ہونے کی امید لاحاصل ہے اس سلسلہ میں صوبجاتی حکومتوں کو پیش قدمی کرنا چاہئے اور ایک فلمی محکمہ کی تربیت دینے کے لئے صوبہ جاتی اسمبلی میں ایک ایسا بل پیش کرنا چاہئے جس میں تھوڑا سرمایہ "تعلیمی فلموں" کے لئے منظور کیا جائے جس کی پبلک میں بیحد ضرورت ہے ایسے فلم ملک کی یونیورسٹیوں میں بہت کارآمد ثابت ہوں گے اور نوجوانوں کے لئے تعلیمی ڈگری ملنے کے بعد بیکاری کی لعنت سے بچاؤ اور رہائی کی ایک صورت نکل آئے گی۔ (ماخوذ عکاس)

لانا پڑے گا مگر وہ اتنا اچھا نہیں ہوتا لیکن اس کی قیمت پر بھی اثر پڑے گا اس لئے ضرورت ہے کہ اس کی قیمت پر کنٹرول کیا جائے۔

سوسائٹی کی جانب سے میں حکومت ہند کو لکھ رہا ہوں۔

جہاں تک اخبار کی قیمت کا تعلق ہے عوام کو یقین رکھنا چاہئے کہ کوئی بھی اخبار اس وقت تک قیمت نہیں بڑھائے گا جب تک کہ انتہائی ضرورت پیش نہ آ جائے۔

نواب رامپور کی پیشکش

رامپور ۱۱ ستمبر نواب رامپور نے انگلستان کے ضلع سرے میں اپنی جائداد جو سونڈ ہیم کے نام سے مشہور ہے حکومت برطانیہ کے سپرد کر دی ہے خواہ وہ جنگ میں اس کو کسی کام کے واسطے استعمال کریں یا کسی اور موقعہ پر اس جائداد کا رقبہ ۲۵ ایکڑ ہے یہ جگہ کافی وسیع ہے اس میں ایک بہت بڑی عمارت اور چار کالج ہیں۔

عالم نسواں

شوہر بیویوں کو طلاق کیوں دے رہے ہیں؟

طلاق کے مقدمات دن بدن یوروپ میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں، چنانچہ طلاق کے مقدمات کی کثرت نے یوروپ اور امریکہ میں شدید بے چینی پیدا کر دی ہے مردوں کا خیال ہے کہ یوروپ اور امریکہ میں طلاق کی کثرت عورتوں کی بیجا خواہشات کا نتیجہ ہے، عورتوں کا خیال ہے کہ طلاق کی کثرت کی ذمہ داری زیادہ تر مردوں پر ہے ذیل میں ہم ناظرین کی معلومات کیواسطے ایک ایسی امریکن خاتون کا ایک مقالہ درج کرتے ہیں جس نے طلاق کی تمام ذمہ داری مردوں کے سر ڈالدی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یوروپ اور امریکہ میں عورتیں کثرت کے ساتھ اپنے شوہروں سے طلاق حاصل کر رہی ہیں لیکن یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ طلاق کی یہ وبا عورتوں کی گمراہی کی وجہ سے بڑھ رہی ہے ممکن ہے کہ بعض عورتیں بھی قصوروار ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس لعنت کی ذمہ داری بڑی حد تک ان مردوں کے سر ہے جنھوں نے صدیوں سے عورتوں کو اپنی نفسانی خواہشات کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔

اب جبکہ عورت بیدار ہو رہی ہے تو یہ گھبرا رہے ہیں اور گھبرا کر عورتوں سے پیچھا چھڑا رہے ہیں مرد اپنی زبان سے مساوات کے کتنے ہی دعوے کیوں نہ کرے لیکن واقعہ یہ ہے کہ وہ عورت کو مساوی حقوق دینے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو سکتا، ایک مرد اپنی بیوی کے علاوہ خوبصورت لڑکیوں میں وقت گذارنے میں کوئی عیب نہیں خیال کرتا لیکن اگر کوئی بیوی اپنے شوہر کو چھوڑ کر نوجوان لڑکوں سے دل بہلانے لگے تو اس چیز کو مرد بھی کبھی گوارہ نہیں کر سکتا اگر کوئی عورت ایسا کر گذرتی ہے تو اس کا نتیجہ اکثر اوقات قتل و خون تک پہونچ جاتا ہے۔

ایسے مردوں کی ایک دو نہیں بلکہ ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ ان کی آمدنی کا بیشتر حصہ شراب نوشی، قمار بازی، اور عیش پرستی پر برباد ہو جاتا ہے جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ایسے مردوں کے متعلقین کو سخت مالی دشواریاں اٹھانی پڑتی ہیں، مرد یہ سب کچھ کرتا ہے مگر کسی کو اعتراض نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی بیوی سال دو سال میں ایک دو پونڈ بھی فضول خرچی پر برباد کر ڈالے تو اسکا شوہر اس کی لغزش کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اصل تو یہ ہے کہ مردوں نے اپنے آپ کو ایک بلند مخلوق سمجھ رکھا ہے اسی لئے نہ ان کے گناہ گناہ ہیں اور نہ ان کی کوتاہیاں خطا سمجھی جاتی ہیں برخلاف اس کے عورت کی ذرا ذرا سی بات پر نکتہ چینی کی جاتی ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ ذہنی اور معاشرتی لحاظ سے عورت کو غلام بنا کر رکھا جائے یہ سلسلہ آج سے نہیں صدیوں سے جاری ہے چنانچہ اب عورتیں اس قدر تنگ آ چکی ہیں کہ وہ مرد کے اس تفوق کو ختم کر دینا چاہتی ہیں۔

ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کو وہی حقوق حاصل ہوں جو مردوں کو حاصل ہیں۔

چنانچہ عورتوں نے اپنے جائز حقوق کے حصول کے لئے سوسائٹیاں قایم کر لی ہیں جو ان کی رہنمائی کر رہی ہیں۔

عورتوں کی بیداری اور حقوق طلبی ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ عورتوں کو طلاق دی جا رہی ہے اگر عورتیں زمانہ قدیم کی طرح آج بھی مردوں کی غلام بنی رہیں تو طلاق کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ صہ ۴

بچوں کی دنیا

جاپانی ریشم

سید ابو طاہر صاحب

ارسطو نے ریشم کے کیڑے کے متعلق لکھا تھا "یہ وہ کیڑا ہے جس کو دوسرے کیڑوں سے ممتاز کرنے کے لئے قدرت نے سینگ عطا کئے ہیں" اسی تعریف کو پڑھ کر یورپ کے باشندے اس کی زیارت کے لئے بے چین تھے مگر وہاں یہ عنقا تھا۔ ارسطو کے پندرہ سو برس بعد "مارکو پولو" ایک یوروپین سیاح نے چین کے متعلق ایک کتاب لکھی جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ارسطو کی پیدائش کے دو ہزار سال پہلے سے چین میں ریشم کا رواج تھا۔ قبلا خاں کے زمانے میں شہر پیکنگ کا نظارا یہ جلیل القدر سیاح ذیل کے الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

"تمام دنیا سے زیادہ وہاں تجارتی کاروبار ہوتا ہے۔ کیونکہ تقریباً ایکہزار گاڑیاں اور گھوڑے خام ریشم سے لدے ہوئے روزانہ اس شہر میں داخل ہوتے ہیں اور اس سے زری کے تار اور ریشمی کپڑے بڑے اہتمام سے تیار کئے جاتے ہیں۔

ہزاروں سال تک ریشم کے راز کو چینی اپنے سینوں میں چھپائے رہے تاکہ دوسرے ملک اس سے واقف نہ ہو جائیں۔ لیکن وہ کاروانی راستوں کے ذریعہ یورپ اور ایشیا میں ریشم کے کپڑے برابر بنا کر بھیجتے رہے، حضرت مسیح کی پیدائش کے زمانہ میں روما میں چین کے ریشمی کپڑے امراء کے لئے فیشن میں داخل تھے یورپ کے بازاروں میں اس ریشم کو سونے سے تولا جاتا تھا۔ اور اس کی بڑی قدر کی جاتی تھی۔ پانچویں صدی عیسوی میں دو نسطوری راہب چین گئے۔ اور وہاں انہوں نے سالک بنانے کے تمام راز خود اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ چونکہ ریشم کے کیڑوں کو چین سے باہر لے جانا حکومت کی نگاہ میں بہت بڑا جرم خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے ان چالاک راہبوں نے بانس کے پول میں بہت سے کیڑے اور ان کے انڈے رکھ لئے۔ اور اس طرح چین سے صاف نکل گئے۔ یہ لوگ قسطنطنیہ پہنچے اور اسی زمانہ سے وہاں ریشم کی صنعت کی داغ بیل پڑی۔ آجکل یورپ میں فرانس اس صنعت کا مرکز ہے۔ اطالیہ اور المانیہ (جرمنی) کا نمبر اس کے بعد ہے۔ جنگ عظیم کے بعد سے یورپ میں ریشم کی صنعت کو زوال آ گیا ہے۔ یہاں تک کر دیا گیا ہے۔ ریشم کا ۹ حصہ چین اور جاپان میں تیار ہونے لگا ہے۔

جاپان میں ریشم کی صنعت زمانہ ماقبل تاریخ میں چین سے سیکھی گئی۔ شاہنشاہ "یوریاکو" (۴۵۷ سے ۴۷۹) کے زمانہ سے اسے بہت فروغ ہوا کیونکہ اس نے اپنی ملکہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ ریشم کے کیڑوں کو پالنے کی مثال قایم کرے۔ تاکہ رعیت میں اس کا رواج زیادہ ہو۔ اس نے کوریا سے بہت سے ہشیار کاریگر بلائے جنہوں نے جاپان کو اپنا وطن بنا لیا اور اس ملک کے باشندوں کو اپنا ہنر سکھایا۔ اس فن کو یہاں تک ترقی ہوئی کہ ۷۰۳ء میں شہزادہ "شوٹوکو" نے اپنی رعیت کے متعلق کہا۔ اگر وہ شہتوت کے درختوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے۔ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کیا چیز پہنیں گے"۔ شاہنشاہ "میجی" کے زمانہ سے ریشم کے کیڑوں کی پرورش و پرداخت پر بہت اہم تحقیقاتیں کی گئیں۔ اور آجکل اس پر حکومت اور رعیت کی پوری توجہ ہے۔

پردۂ فلم

فلم کے ذریعہ سے تعلیم

ازمسٹر مسعود صاحب

فلم سے ہماری توقعات اس قدر وا... ہیں کہ ہم زندگی کے ہر شعبہ میں اس کو مصر... عمل دیکھنے کے خواہشمند ہوگئے ہیں ہم چا... کہ فلم کو اپنی اجتماعی زندگی کے ہر ادارے... کرلیں اور اپنی ہر ضرورت اس کے ذریعہ پو... بات دراصل یہ ہے کہ فلم فی نفسہ کو... چیز نہیں جسے موجودہ زمانے کی فلم کمپنیو... اور افسانوں میں نظر بند سمجھا جا سکے۔

فلم اپنی نوعیت میں دقصوں اور کو... سے بالکل الگ چیز ہے فلم سے جیسا کام لیا ج... ہی اس کے اثرات ہوں گے اگر آپ فلم... لیں گے تو اس کے اثرات اسی نوعیت... اور دوسری صورت میں اچھائی کیطرف... کرے گا گویا طریقہ استعمال پر سب باتیں... ان لوگوں کے اعتراضات ملاحظہ فرمائیے... برا سمجھتے ہیں فلم اس صورت میں یقیناً برا ہو... کہ خود اس میں کوئی برائی ہوتی مگر یہاں... استعمال پر تمام باتیں منحصر ہیں آپ اس... کام لینا شروع کر دیجئے فلم بہتر ہو جائیگا

اور اگر آپ غور فرمائیں تو زمانہ بھ... آ رہا ہے کہ فلم سے فطری طور پر تمام برائ... ہو جائے گا اور آخر میں اس کی اچھائی ہ... رہجائیگی جو ملک و قوم کیلئے سبق آموز ثابت...

فلموں سے کام لینے کا ایک طر... فلم کے ذریعہ ہم اپنی ملکی مسائل کا مطا... اور اس بات پر غور کریں کہ ہمارے ملک... دشواریوں کا سامنا ہے وہ دشواریاں... دور ہو سکتی ہیں اور ملک کس طرح شاہ... گامزن ہو سکتا ہے۔

سب سے پہلا اور ضروری مسئلہ جو... کو اس وقت درپیش ہے وہ ہندوستا... اقتصادی زندگی سے متعلق ہے خصوصی... ہندوستانی نوجوان جس دور ابتلاء... ہیں اس کی مثال نہیں ملتی تعلیم حاصل... ہندوستانی نوجوان عملی زندگی میں قد... مگر یہ نہیں جانتے کہ کیا کریں زمانہ تعلیم... ان کی رہنمائی نہیں کرتی جس کا نتیجہ یہ ہ... ہندوستانی نوجوان بیکاری اور مفلس... اپنی تمام قوتیں کھو بیٹھتے ہیں۔

اگر فلموں کے ذریعہ زمانہ تعلیم ہی... شعبہ جات زندگی کے متعلق طالب عل... تقریحات کی جائیں تو زمانہ تعلیم کے بعد... سی دشواریوں کا حل ہو سکتا ہے سب... جو ہندوستانی نوجوانوں کی راہ عمل... وہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے ملک کے حا... نہیں ہوتے ان کو اس بات کا قطعاً... ہوتا ان کے ملک کی کیا حالت ہے ملک... ہیں جو زندگی کا وسیلہ بن سکتے ہی... ذریعہ ان تمام ذریعوں کو منظر عام پ... ہے، نوجوانوں کو یہ بتانے کی ضرور... کا ملک کس قدر زرخیز ہے۔

اس کی صنعتوں کی کیا حالت... ترقی کی کتنی گنجائش ہے، اس کے عا... کون سی راہیں ایسی ہیں جو ہندوست... کے لئے کھلی ہوئی ہیں۔

ہمیں معلوم ہے کہ ہندوستان... اس قسم کے موضوعات کو پیش کرنے میں... چاہتی ہے مگر ہمارے ملک کی غیر تعلیم... ایسے فلم کو خشک فلم قرار دیکر نظر اند... عادی ہے اس لئے جب تک نیشنل گ... زیر اہتمام چھوٹے چھوٹے ریل بنا کر پ... فلموں" کا عادی نہ بنالے

اقوال زریں

جس شخص میں مصمم ارادے کی کمی ہے اس میں عقل کی بھی کمی ہے۔

جہاں سچ بولنے پر مصیبت کا احتمال ہو وہاں سچ بولنا انتہائی جوانمردی ہے۔

دانشمند عبرت ناک انجام سے نصیحت حاصل کرتے ہیں

عزم بالجزم کا دوسرا نام دانائی ہے۔

بیوقوف صرف آرزو ہی آرزو میں اپنی تمام عمر گنوا دیتے ہیں اور جو مصمم ارادہ کر لیتے ہیں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں۔

محنت کے بغیر خوشی، دولت اور کامیابی کی امید رکھنا فضول ہے۔

دنیا سے امیدیں کم سے کم لگاؤ تاکہ یہ ناامیدیاں بھی کم ہوں۔

دنیا کی کوئی چیز وقت کی تلافی نہیں کر سکتی

ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ اپنی موجودہ حالت پر مطمئن نہ ہونا ہے۔

محبت کا کوئی مذہب نہیں۔

موج تبسم

موہن (اپنے دوست سے) کیوں یار اس وقت کیا بجا ہوگا!

دوست:۔ (اس کے سر پر چھڑی مار کر) اب؟ "ایک"

موہن:۔ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے "اچھا ہوا کہ میں نے ایک گھنٹہ قبل نہ پوچھا۔

حکیم (ملازم سے) دیکھو کوئی بڑی دیر سے دروازہ پر دستک دے رہا ہے۔

ملازم:۔ کوئی مریض ہوگا سرکار"

حکیم:۔ دیکھو تو کوئی نیا مریض ہے یا پرانا

ملازم پرانے مریض کا کیا کام حضور کوئی نیا ہی مریض آیا ہوگا، پرانا مریض تو ہمارے ہاں سے جا کر واپس ہی نہیں آتا۔

خریدار (دوکاندار سے) اس سر بند ڈبے کی قیمت کیا ہے؟

دوکاندار:۔ دیگر لوگوں سے بارہ آنہ اور آپ سے مبلغ دس آنے لوں گا۔

خریدار:۔ ڈبے کے کھولنے کا طریقہ کیا ہے

دوکاندار ڈبہ کھولنے کا پرچہ اس کے ہمراہ ہوگا۔

خریدار:۔ وہ کہاں ہے۔؟

دوکاندار:۔ اسی ڈبہ کے اندر۔

باپ بیٹیا تم نے یہ کتاب کہاں تک پڑھی ہے

بیٹیا:۔ جہاں تک روشنائی کے دھبے ہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

لندن میں ہر سال تقریباً ۲۰۰۰ کے قریب لڑکیاں اور عورتیں گم ہو جایا کرتی ہیں جن میں سے اوسطاً ۹۵ فیصدی پولیس کی سراغرسانی اور تفتیش کے بعد مل جایا کرتی ہیں۔

جنگ عظیم کے بعد فرانس میں اس کثرت سے جرمن آباد تھے کہ انکی مجموعی تعداد ان جرمنوں سے کہیں زیادہ تھی جو جرمن کی تمام مختلف نوآبادیات میں آباد تھے۔

لندن کی تمام گلیوں کا طول ۲۳۲۵ میل ہے جن کی صفائی وغیرہ پر حکومت کو ۱۴۰۵ پونڈ فی میل کے حساب سے ہر سال خرچ کرنا پڑتا ہے

جاپان ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن وہاں ۱۲۴۴ روزانہ اخبار ہیں۔ سب ملکر ایک کروڑ ۹۰ لاکھ کی گنتی میں چھپتے ہیں اوسطاً ایک اخبار ہر گھر میں ہر روز پہنچتا ہے۔ ٹوکیو کے نچی نچی روزانہ اخبار کے دفتر میں تین ہزار سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔

دنیا میں سب سے چھوٹے قد کا آدمی مدراس میں رہتا ہے اسکا نام اوبالاراؤ ہے اسکا قد ۲ فٹ ۱۶ انچ ہے اور وزن ۱۹ پونڈ عمر ۳۱ سال ہے۔

افسانہ

تلافی گناہ

از ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ٭ مترجمہ خلیل الرحمن ارماں

ہندوستانی افسانہ نگاروں میں ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا پایہ سب سے بلند ہے ذیل میں ہم ڈاکٹر موصوف کے اس بنگالی افسانے کا ترجمہ پیش کرتے ہیں جو شاہکار تسلیم کیا جاتا ہے۔

رائے چرن کو بارہ سال کی عمر میں ایک امیر شخص کے ہاں ملازمت مل گئی یہاں پر اسے اپنے مالک کے چھوٹے بچے "انوکل" کو کھلانے کا کام سپرد کیا گیا جب انوکل بڑا ہوا تو اسے اسکول میں داخل کر دیا گیا رائے چرن روز اس کے ساتھ اس کی کتابیں لیکر آیا جایا کرتا تھا رفتہ رفتہ انوکل نے اسکول کے مدارج طے کر کے بعد یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کیں اور مجسٹریٹ بن گیا کچھ دنوں کے بعد اس کی شادی بھی ہو گئی اب نئی مالکہ کی خدمت میں رائچرن ہمہ تن مصروف رہنے لگا۔

وقت گذرتا گیا اور انوکل ایک بچے کا باپ بھی بن گیا اس نوزائیدہ بچے کو بھی رائے چرن نے اپنی آغوش محبت میں جگہ دی وہ اس بچہ کو گود میں لے کر اچھالتا کودتا اور بچوں کی توتلی زبان میں اس سے باتیں کرتا کبھی اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ کر ایک ہلکی سی آواز کے ساتھ اٹھا لیتا تھا جب لڑکا گھٹنوں کے بل چلتے چلتے کچھ بڑا ہوا اور پاؤں پاؤں چلنے لگا تو رائچرن کو بھی اسے بہلانے کے لئے اپنا طریقہ بدلنا پڑا وہ اسے چھوٹے سرکار کہہ کر پکارا کرتا تھا اس کا گھوڑا بن کر اس کی لگام اپنے دانتوں میں دبائے ہوئے گھٹنوں کے بل چلتا ننھے ننھے ہاتھوں کی مار کھاتا کبھی کبھی اس سے کشتی بھی لڑنی پڑتی اور خود زمین پر گرنا بھی پڑتا اس وقت وہ چھوٹے سرکار کی کھکھلانے کی آواز سن کر خوش ہوتا تھا جب بچہ اپنے باپ کو بابا ماں کو ماما اور رائے چرن کو "چاچا" کہہ کر پکارتا تو رائے چرن کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہتی۔

کچھ دنوں کے بعد انوکل کا تبادلہ ہو گیا وہ اپنے بچے کے لئے کلکتہ سے ایک زرین واسکٹ چھوٹی خوبصورت گاڑی ایک کامدار ٹوپی اور ہاتھ کے لئے سونے کے کڑے لایا تھا یہ سب نئی اور قیمتی چیزیں تفریح کے وقت رائے چرن اپنے کمسن آقا کو پہنا کر اس چھوٹی گاڑی میں بٹھاتا اور ہوا خوری کے لئے دریائے "پدما" کے کنارے کنارے آہستہ آہستہ گاڑی کھینچتا ہوا ٹہلتا، پدما، ایک اژدھے کی طرح دیہاتوں کے پاس سے بل کھاتی ہوئی نشیب و فراز سے گذرتی تھی اس وقت اس کی طغیانی میں لمبی لمبی گھاس اور چھوٹے چھوٹے ٹیلے چھپ گئے تھے، تیزی سے بہتے ہوئے جھاگ کے ٹکڑے اس کی تیز رفتاری کا ثبوت دے رہے تھے اس روح پرور منظر سے اس وقت رائے چرن اور اس کا کمسن آقا دونوں محظوظ ہو رہے تھے، دریا پر کوئی کشتی نہ تھی اور چاول کے کھیت پڑے تھے۔

چھوٹے سرکار نے اس خاموش فضاء میں اپنی انگلی سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "چاچا" . . . . "وہ"

رائے چرن نے دیکھا کہ دلدل کے اس پار ایک بہت بڑا پھولوں سے لدا ہوا درخت ہے اور لڑکا پھول مانگ رہا ہے لیکن وہ اس وقت دلدل پار کر کے پھول توڑنا مصلحت نہیں سمجھتا تھا ہر چند بچے کو بہلاتا اور اس کے دل سے پھول کا خیال ہٹانے کی کوشش کرتا مگر اس کی تمام کوشش بے سود ثابت ہوئی۔

بچہ زیادہ ضد کر کے رونے لگا، وہاں کوئی اور چیز نہ تھی جسے دکھا کر رائے چرن بچے کا خیال بٹا سکتا مجبوراً اسے دلدل پار کر کے پھول توڑنے جانا پڑا بچے کو اس نے تاکید کر دی کہ وہ ہرگز گاڑی سے نیچے نہ اترے رائے چرن کے جانے کے بعد دریا کی شریر پریاں بچے کو اپنی طرف بلانے لگیں اور وہ بہت آہستگی سے گاڑی سے نیچے اترا اور راستہ میں پڑی ہوئی ایک لکڑی اٹھا کر دریا کے کنارے کی طرف بڑھنے لگا۔

رائے چرن پھول توڑ کر دامن میں بھرنے کے بعد مسکراتا ہوا جوں ہی اس کی نظر گاڑی پر پڑی وہ دم بخود رہ گیا چھوٹے سرکار کا وہاں کہیں پتہ نہ تھا وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا آیا اور گاڑی کے نیچے اوپر دیکھنے لگا فضا میں چاروں طرف نظر دوڑائی مگر بچہ کہیں نظر نہ آیا پھر وہ اپنی شکستہ اور کرخت آواز سے "ماسٹر، ماسٹر، کمسن ماسٹر" کہہ کر چیخنے لگا، لیکن جواب میں کوئی لڑکا شرارت سے نہ ہنسا کسی نے چاچا کہہ کر اس کی توجہ اپنی طرف مبذول نہ کی صرف دریائے پدما اچھلتا اور شور مچاتا اپنی رو میں بہا چلا جا رہا تھا جیسے وہ کچھ جانتا ہی نہیں، آخر شام ہو گئی اور رائے چرن بچے کو لیکر مکان پر نہ پہونچا تو جا بجا اس کی تلاش ہونے لگی لوگ چراغ لے لیکر ڈھونڈھنے لگے۔

رائچرن کو دریائے پدما کے کنارے روتے اور ماسٹر، ماسٹر چلاتے ہوئے دیکھا اسے مکان بڑی مشکل سے لائے اور بار بار پوچھنے لگے کہ بچہ کہاں ہے رائے چرن دیوانوں کی طرح ہر ایک کا منہ تکتا اس کی زبان سے لفظ نہیں نکلتا تھا کچھ لوگ اسے مارنے پیٹنے لگے ایک زخمی ہرن کی مانند جو شکاری کی طرف اپنی بھیگی بھیگی آنکھوں سے دیکھتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

رائے چرن سسک رہا تھا اور بار بار اپنی لاعلمی کا اظہار کر رہا تھا بمشکل تمام اس نے بچے کی ضد اور پھول توڑنے کا واقعہ پھر بچے کا غائب ہو جانا بیان کیا سب نے خیال کیا کہ بچہ یقیناً پانی میں ڈوب گیا لیکن انوکل اس کی طرف سے بدگمان ہو گیا اس کا خیال تھا کہ زیورات کی وجہ سے رائچرن نے جان بوجھ کر بچے کو پانی میں پھینک دیا ہوگا اس غم سے بچے کی ماں کا بہت برا حال ہو رہا تھا وہ رائے چرن کو تخلئے میں بلا کر بار بار کہتی تھی کہ "تو نے میرا بچہ کیوں چرا لیا رائے چرن میرا بچہ دیدو! اس کے عوض جتنا روپیہ زیور چاہے تو مجھ سے لے لے بتا جلد بتا میرا بچہ چرا کر تو نے کہاں چھپا رکھا ہے؟"

اس کے جواب میں رائے چرن اپنا سر پیٹتا تھا آخر اسے نوکری سے برخاست کر کے گھر سے نکال دیا گیا رائے چرن اس وقت بوڑھا ہو گیا تھا اسے اور کہیں نوکری نہ ملی مجبوراً اپنے گاؤں جہاں اس کے باپ دادا کی تھوڑی سی زمین تھی چلا گیا اور اپنی بیوی کے ساتھ رہنے لگا۔

رائے چرن کے اب تک کوئی اولاد نہ تھی اور عمر کے اعتبار سے آئندہ کوئی اولاد ہونے کی بھی امید نہ تھی لیکن خدا کے دین کا ہوئے سے پہلے سال کے آخر میں اس کے ایک لڑکا ہوا جسکی صورت اس کے چھوٹے ماسٹر سے بالکل ملتی جلتی تھی لڑکے کی پیدائش کے چند روز کے بعد اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا اس کی بیوہ بہن نے اس بچہ کی پرورش کی اور بڑے لاڈ پیار اور ناز و نعم سے اسے پالا۔

لیکن رائے چرن اس لڑکے کی ولادت سے خوش ہونا ایک جرم سمجھتا تھا. کیونکہ اس کے مالک و مالکہ کا بچہ اس کے ہاتھوں کھو چکا تھا اور وہ لوگ اس کا الم کر رہے تھے. آخر کچھ دنوں کے بعد رائے چرن کو یقین کامل ہو گیا کہ خدا نے یہ بچہ اس کے چھوٹے ماسٹر کی عوض دیا ہے. لہٰذا یہ بچہ اس کے مالک و مالکہ کا ہے نا کہ خود اس کا۔ اس امر کی تصدیق کے لئے اس کے پاس کافی ثبوت تھے. پہلا ثبوت یہ تھا کہ اس بچہ کی شکل اس کے چھوٹے ماسٹر کی شکل سے بالکل مشابہ تھی. دوسرا ثبوت یہ کہ چھوٹے ماسٹر کے کھو جانے کے تھوڑے روز بعد ہی یہ لڑکا پیدا ہوا تھا. تیسرا ثبوت یہ تھا کہ اس کی بیوی بڑھاپے کی عمر بچہ پیدا کرنے کے قابل نہ تھی. اب رائے چرن کو فوراً اپنی مالکہ کے طعنوں کا خیال آنے لگا۔ کہ "رائے چرن تو نے میرا بچہ چرا لیا ہے. تو نے اسے کہیں چھپا دیا ہے"۔ رائے چرن اپنے دل میں کہنے لگا کہ وہ سچ کہتی تھی اس لئے وہ اس بچہ کی پرورش و خدمت چھوٹے سرکار سمجھ کر کرنے لگا. اور اس کے گھٹنوں کے بل چلنے سے پاؤں چلتے وقت وہی کھیل اس کے ساتھ کھیلتا جو چھوٹے ماسٹر کے ساتھ کھیلا کرتا تھا.

جب بچہ بڑا ہوا تو رائے چرن نے اپنی مرحوم بیوی کے زیورات کے طلائی کپڑے بنوا کر اسے پہنائے. اس کے لئے ایک زریں واسکوٹ اور ایک زریں ٹوپی خرید کر ایک چھوٹی سی خوبصورت گاڑی بھی لی. وہ بچہ کو اپنے ہمراہ ہمیشہ رکھتا تھا اور دیہات کے لڑکوں کے ساتھ ملنے جلنے گھومنے اور کھیلنے سے منع کرتا تھا۔ جب بچہ کافی بڑا ہو گیا تو اسے ایک سے ایک بڑھ کر قیمتی اور نفیس لباس پہناتا تھا. شام کو اسے ساتھ لے کر تفریح کرایا کرتا تھا۔ یہ دیکھ کر گاؤں کے دوسرے لڑکے اسے طنزاً "نواب صاحب" کہتے تھے اور دیہاتی بوڑھے رائے چرن کو اس بچہ کا بچاری کہہ کہہ کر اس کا مضحکہ اڑاتے تھے لیکن رائے چرن کبھی اس کی پرواہ بھی نہیں کرتا تھا کچھ دنوں کے بعد رائے چرن کے دل میں بچہ کی تعلیم کا خیال پیدا ہوا. اس نے فوراً اپنی زمین بیچ ڈالی اور کلکتہ چلا گیا. وہاں اس نے بچہ کو ایک اچھے سکول میں داخل کر دیا اور اس نے اِدھر اُدھر گھوم کر بڑی مشکل سے ایک معمولی نوکری تلاش کر لی. وہ خود اپنی زندگی نہایت تنگی سے بسر کرتا. لیکن بچہ کے لئے عمدہ تعلیم نفیس کپڑے اور لذیذ کھانوں کا مہیا کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا. کبھی کبھی بچے سے کہتا کہ "میرے محترم چھوٹے سرکار تم واقعی مجھ سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ تم میرے گھر آ گئے. اب میں تمہاری طرف سے کبھی بے پرواہ نہ ہونگا"۔

اس طرح بارہ سال گذر گئے. لڑکا اچھی طرح لکھنے پڑھنے لگا. وہ خوبصورت اور کافی طاقتور ہو گیا. رائے چرن اسے صاف ستھرا رکھنے کے لئے بہت زیادہ کوشش کرتا تھا. اس کے بال خاص طور پر سنوارتا تھا. لباس کی آراستگی پر کافی توجہ دیتا تھا اور اسے پیسہ بھی خوب دل کھول کر خرچ کرنے دیتا تھا. رائے چرن کا یہ سلوک دیکھ کر وہ لڑکا کبھی کبھی اسے اپنا باپ نہ سمجھتا تھا. بلکہ اپنا ایک ادنٰے خادم. رائے چرن نے بھی اس کے باپ ہونے کا راز ہمیشہ لوگوں سے صیغہ راز ہی میں رکھا. لڑکے کو پہلے ہی سے خوب تنبیہ کر دی تھی کہ وہ اسے ہمیشہ "چاچا" ہی کہا کرے. رائے چرن کو اس کے ساتھ پدرانہ محبت تھی لیکن اس نے کبھی جتانے کی کوشش نہ کی. اور نہ ہی کلکتے میں اپنے پڑوسیوں پر کبھی ظاہر کیا. کہ وہ اس کا باپ ہے. اس دوران میں رائے چرن بہت بوڑھا ہو گیا تھا. اس کی کمر جھک گئی تھی اور سر کے تمام بال سفید ہونے کے بعد داڑھی مونچھ اور پلک کے بال بھی مثل چاندی سفید ہو گئے تھے. اب اس کی نوکری بھی جاتی رہی کیونکہ وہ کام کے قابل نہ تھا. کچھ دنوں کے بعد رہا سہا پیسہ بھی خرچ ہو گیا. زمین فروخت کرکے جو روپیہ ملا تھا وہ سب کا سب بچے کی تعلیم کپڑے اور شوق میں خرچ کر چکا تھا. اس کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہ تھا، لیکن بچہ خرچ کے لئے برابر پہلے کی طرح پیسہ مانگتا تھا. لیکن رائے چرن ہر طرح مجبور تھا. اسے مستقبل نہایت تاریک نظر آنے لگا.

مجسٹریٹ انوکل کی بیوی اولاد کے غم میں دن بدن گھلی جاتی تھی. اس کے پھر کوئی دوسری اولاد نہ ہوئی وہ بہت کمزور دلاغر ہو گئی تھی. ایک روز دن بھر کا کام کاج کرنے کے بعد انوکل بہت تھکا ماندہ اپنے مکان میں بیٹھا تھا. اس کی آنکھوں میں آنسو کی جھلک تھی. اور اس کی بیوی ایک جوگی سے دوبارہ اولاد ہونے کی دعا مانگ رہی تھی. اتنے میں سامنے سے وہی اس کا پرانا ملازم رائے چرن آتا نظر آیا اس کے ساتھ ایک خوبصورت و خوش ملبوس لڑکا بھی تھا. رائے چرن نے آتے ہی اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا. حضور، حضور، وہ دریائے نہ لیا تھا. وہ . وہ میں ہی تھا. جس نے آپ کے بچے کو چرا لیا تھا. یہی آپ کا لڑکا ہے. اس وقت یہ بہت چھوٹا تھا لیکن اب اس کی عمر چودہ سال کی ہے. مجسٹریٹ صاحب دم بخود رہ گئے. انکی زبان پر مہر سکوت لگ گئی. وہ دریائے حیرت میں غوطہ زن تھے. بہزار وقت انہوں نے رک رک کر کہا. خدایا کیا۔ وہ وہ میرا بچہ ..... ابھی تک زندہ ہے. انوکل کی بیوی نے بغیر کوئی سوال کئے بچے کو اپنے سینہ سے لگا کر اسے خوب پیار کیا. وہ مارے خوشی کے آپے سے باہر ہوئی جا رہی تھی. گویا اسے اپنی تلف شدہ زندگی واپس مل گئی تھی وہ کبھی ہنستی کبھی روتی اور کبھی اس بچے کو بے اختیار ہو ہو کر بوسے دیتی تھی. جب انوکل نے دیکھا کہ اس کی بیوی کا دل فطری طور پر اس بچے کی طرف کھچا جا رہا ہے. اور اس کے بچے کی شکل کا ہلکا سا نقشہ اس بچے کی صورت سے ملتا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ وہ بچہ یقیناً انہیں کا ہے. دوسرے یہ کہ رائے چرن اس عمر میں بچہ کہاں سے لا سکتا ہو انوکل نے فی الحال رائے چرن کو دوبارہ اپنی بیوی کی سفارش پر اپنے یہاں ملازم رکھ لیا.

ابھی چند روز نہیں گذرے تھے کہ انوکل کو رائے چرن کی موجودگی اپنے مکان میں خطرناک معلوم ہونے لگی. اسے رائے چرن پر اعتماد نہ تھا وہ سمجھتا تھا کہ بچے کے جسم پر کبھی زیورات یا قیمتی سامان دیکھ کر رائے چرن کے منہ میں پانی نہ بھر آئے اور اس کی نیت دوبارہ خراب نہ ہو جائے. اس نے رائے چرن کو بلا کر ایک دن صاف صاف کہہ دیا. کہ "تم یہاں ہرگز ملازمت نہیں کر سکتے"! رائے چرن نے ہاتھ جوڑ کر کہا "حضور اب میں کہاں جاؤں؟ بہت بوڑھا ہو گیا ہوں. بھلا اب کون نوکری دیگا"! انوکل نے نہایت سنجیدگی سے کہا "نہیں ہرگز نہیں؟ تمہارا گذشتہ گناہ ایسا ہے جو ہرگز معاف نہیں کیا جا سکتا"! رائے چرن اس کے قدموں پر گر گیا. اور گڑگڑانے لگا "ماسٹر مجھے یہیں رہنے دیجئے" وہ میں نہ تھا. جس نے یہ سب کچھ کیا وہ خدا تھا" یہ سنکر انوکل کا غصہ اور بھی بڑھ گیا. وہ نہایت خشمناک ہو کر کہنے لگا "ارے کمبخت! چوری تو کرے تو اور الزام خدا کو دے"! رائے چرن نے کہا "نہیں حضور میں نے چوری نہیں کی. یہ سب قسمت کا کھیل تھا"! جب چھوٹے سرکار نے دیکھا کہ وہ خود ایک مجسٹریٹ کا لڑکا ہے نا کہ دیہاتی رائے چرن کا، تو اسے بھی غصہ آنے لگا. وہ پہلے ہی رائے چرن کو اپنا باپ سمجھنے میں تامل کرتا تھا اور اسے ایک نوکر سمجھتا تھا اب اسے یقین کامل ہو گیا. اور وہ یہی سمجھنے لگا کہ رائے چرن نے مجھے پہلے چرا لیا ہو گا. لیکن اسکی گذشتہ مہربانیوں اور تکلیفوں کا خیال کرتے ہوئے اس نے اپنے باپ سے سفارش کی کہ "اگر اسے آپ گھر پر رکھنا نہیں چاہتے. تو کم از کم اسکی ماہوار پنشن مقرر کر دیجئے. بچے کی رائے معقول سمجھ کر مجسٹریٹ صاحب نے مان لی. رائے چرن نے بچے پر ایک الوداعی نظر ڈالی اور واپس چلا گیا.

مہینے کے آخر میں انوکل نے رائے چرن کے گاؤں اس کے نام پر کچھ روپے روانہ کئے. لیکن وہ واپس آ گئے. وہاں رائے چرن نام کا کوئی شخص نہ تھا. دوسرے روز اسی گاؤں کے مکھیا کا ایک خط انوکل کو ملا جس میں لکھا تھا کہ روپیہ آنے کے تین روز قبل رائے چرن کا انتقال ہو گیا.

جرمن ہوائی جہاز پکڑ لیا

لندن ۱۱ ستمبر حکومت لیتھوانیا نے جرمنی کا ایک ہوائی جہاز گرفتار کر لیا ہے جو کہ لیتھوانیا کے علاقے میں اترنے پر مجبور ہو گیا تھا

جرمنی کے دو ہوائی جہاز ضبط

ہیگ ۱۲ ستمبر جرمنی کے دو ہوائی جہازوں کو حکومت ہالینڈ نے ضبط کر لیا ہے جو کہ یہاں اترنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

خفیہ خط و کتابت پر پولیس کا قبضہ

غازی آباد ۱۱ ستمبر موضع بھکن پور تحصیل (غازی آباد) میں دو جرمن رہتے تھے جب ہندوستان میں جرمنیوں کی گرفتاری شروع ہوئی تو وہ بھیس بدل کر فرار ہو گئے پولیس ان کی تلاش کر رہی ہے اور ان کی کچھ خط و کتابت پر بھی قبضہ کر لیا ہے جس میں خفیہ باتیں لکھی ہوئی ہیں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک جرمن کے پاس ایک ایسا آلہ بھی تھا جو وائرلیس سیٹ کا کام بھی دیتا ہے۔

پولش فوجوں کا دلیرانہ مقابلہ

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ زیورچ سے ایک بیان شایع ہوا ہے کہ پولینڈ کے خلاف لڑائی کرنے میں جرمنی کو سب سے زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ باخبر ادر معتبر حلقوں کا بیان ہے کہ جرمنی کے سرکاری بیانوں میں ہلاک شدگان اور زخمیوں کی جو تعداد شایع کی جاتی ہے، اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اصل تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کی تعداد ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ مزید برآں زخمیوں کو میدان جنگ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا سسٹم درہم برہم ہوگیا ہے جس سے اموات بہت زیادہ بڑھ رہی ہیں۔ وائنا سے اطلاع ملی ہے کہ تمام ہسپتال اور اسکول زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔

پولینڈ کے خلاف لڑنے سے انکار

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم برنی سلاوا لکھتا ہے کہ سلاوکیہ میں جرمنی کے خلاف بے اطمینانی بڑھ رہی ہے۔ سلاوکیہ میں تقریباً دس ہزار اشخاص بغاوت کر گئے ہیں، جن کو نظر بند کر لیا گیا ہے۔ پیرس سے رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سلاوکیہ کی فوجی بٹالین نے پولینڈ کے خلاف لڑنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس بٹالین سے ہتھیار چھین لئے گئے ہیں۔ اور اس کو بارکوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ سب سے اشخاص گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ سلاوکیہ کے ہوا باز کو پرواز کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن

واردھا ۱۲ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس کا بیان ہے کہ کل کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس اگرچہ ۲½ بجے ختم ہوگیا تھا مگر جنگ کے بارے میں پنڈت جواہر لال نہرو نے رزولیوشن کا جو مسودہ تیار کیا تھا اس میں کہیں کہیں جزوی ترمیمیں کرنے میں مہاتما جی ۱۰ بجے رات تک مصروف رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پریسیڈنٹ ڈاکٹر راجندر پرشاد، پنڈت جواہر لال نہرو، ڈاکٹر بدھان چندر رائے اور مولانا ابوالکلام آزاد بھی رزولیوشن ہی کو آخری شکل دینے کے لئے بہت دیر تک آپس میں مشورے کرتے رہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کے تیار کردہ رزولیوشن کے مسودہ میں برطانیہ سے خطاب کیا گیا ہے اور یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ اس نے حبش اور زیکوسلاوکیہ کے معاملہ میں کیا کیا اور گزشتہ جنگ عظیم کے بعد ہندوستان کی خواہشات کو کسی طرح پورا نہیں کیا گیا۔ کانگریس یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ برطانیہ ہندوستان کے معاملہ میں کیا کرے گی۔ ایسی صورت میں جبکہ انگلستان میں یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ جنگ جمہوریت کے لئے لڑی جا رہی ہے، رزولیوشن میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے کہ انگلستان کو اس موقعہ پر کوئی عملی ثبوت دینا چاہئیے۔ اس کے ساتھ ساتھ رزولیوشن میں قوم سے منظم اور متحد و متفق ہونے کی اپیل کی گئی ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی کو اس معاملہ میں پورے اختیارات دے دیئے جائیں گے۔ اور وہ ورکنگ کمیٹی کو آئندہ طریقہ عمل کے متعلق مشورے دیں گے۔

برطانیہ اور فرانس کا عزم

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سپریم کونسل کا ایک اجلاس فرانس میں منعقد ہوا۔ برطانیہ کی جانب سے مسٹر چیمبرلین اور لارڈ چیٹفیلڈ اور فرانس کی طرف سے موسیو ڈلاڈیر اور جنرل گیملین شریک ہوئے۔ اجلاس کی غرض یہ تھی کہ ایک ساتھ بیٹھکر موجودہ صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا جائے اور آئندہ کے بارے میں تدبیر اختیار کی جائیں۔ اجلاس میں برطانیہ اور فرانس کے اس پختہ عزم کا اعادہ کیا گیا کہ لڑائی جاری رکھنے میں اپنی پوری طاقت اور ذرایع استعمال کئے جائیں گے۔ اور پولینڈ کو تمام ممکن امداد دی جائے گی۔ جو کہ اپنے علاقہ پر بے رحمانہ حملہ کا دلیری سے مقابلہ کر رہا ہے۔ باخبر حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ سپریم کونسل میں ان تدبیروں کے بارے میں مکمل اتفاق رائے ہے جو کہ وہ فتح حاصل کرنے کے لئے اختیار کریں گے۔ مسٹر چیمبرلین اور لارڈ چیٹفیلڈ نے ایک فوجی ہوائی جہاز میں فرانس کا سفر کیا۔

جرمنوں کو تشویش

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار مقیم کوپن ہیگن لکھتا ہے کہ جرمن اخبار "فرانکفرٹر زیتونگ" نے یہ تسلیم کیا ہے کہ جرمنوں میں آج وہ جوش و خروش نہیں ہے جو سنہ ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں دیکھنے میں آتا تھا۔ تمام جرمن اخبارات اس بارے میں تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ اگر برطانیہ نے ناکہ بندی کر لی اور باہر سے مال نہ آیا تو جرمنی کا کیا حال ہوگا۔

مہاتما جی وائسرائے سے پھر ملاقات کرینگے

واردھا ۱۲ ستمبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مہاتما گاندھی اور وائسرائے کے درمیان ایک اور ملاقات ہوگی جس میں دوسرے معاملات کے ساتھ ساتھ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن پر بھی تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

نیروبی میں سرکاری دفتر جلا دیئے

نیروبی (مشرقی افریقہ) ۱۳ ستمبر۔ نیروبی میں سرکاری دفتروں میں گذشتہ رات آگ لگا دی گئی جس سے تمام کاغذات جلکر خاک ہو گئے۔ صرف جنگ کے متعلق خفیہ کاغذات باقی بچے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کس نے آگ لگائی۔

لڑائی کے متعلق ترکی کا رویہ

انقرہ ۱۲ ستمبر۔ ترکی کی نیشنل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے پر وزیر اعظم نے کہا کہ لڑنے والی حکومتوں کے ساتھ ہمارے تعلقات معمول کے ہیں۔ اور وہ بین الاقوامی قانون پر مبنی ہیں ہم نے جو فوجی تدبیریں اختیار کی ہیں وہ احتیاطی قسم کی ہیں۔ ترکی اپنا سابق طریقہ جاری رکھیگا یعنی وہ صورت حالات کا مطالعہ کرتا رہے گا۔ اور چوکنا رہے گا۔ جرمنی کے ساتھ ہماری کوئی براہ راست مخاصمت نہیں ہے۔ برطانیہ اور فرانس کا جہاں تک تعلق ہے ہمارے اور ان کے مفاد مشترکہ ہیں اور وہ ایک ایسے باہمی سمجھوتہ پر مبنی ہیں جن کی رو سے ایک مناسب دوستانہ فضا میں وہ سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ روس کے ساتھ ہمارے تعلقات بہت گہرے ہیں اور ہمارے درمیان صدق دلی سے مشورہ ہوتا ہے۔

لنڈن سے سرکاری سٹاف کی منتقلی

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سرکاری محکموں کا کچھ سٹاف جو دور رہ کر کام کر سکتا ہے لنڈن سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔ سات اور آٹھ ہزار کے درمیان اشخاص منتقل کئے جائیں گے۔ حکومت کے لنڈن چھوڑنے کا کوئی سوال نہیں ہے۔

جرمن فوج میں بغاوت!

پیرس ۱۲ ستمبر۔ یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان سے اس خبر کی تصدیق ہوتی ہے کہ سٹگوٹ میں ایک جرمن افسر اور ۲۰ جرمن سپاہی بغاوت کر گئے ہیں۔ جرمن افسر کا بیان ہے کہ اگر دریائے رائن پر پل بنا دیا جائے تو ہزاروں جرمن سپاہی بغاوت کر جائیں۔

ڈیوک آف ونڈسر پھر اپنے وطن میں

لنڈن ۱۲ ستمبر۔ ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ) وچز آف ونڈسر (مسز سمپسن) کے ساتھ آج انگلینڈ پہنچ گئے۔ اس سلسلہ میں ناظرین کو یاد ہوگا کہ آپ تخت چھوڑنے کے بعد دسمبر سنہ ۳۶ء میں انگلینڈ سے باہر چلے گئے تھے۔

نوٹس تاریخ سماعت درخواست انسالونسی
بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ انسالونسی نمبر ۵ ۴ سنہ ۱۹۳۹ء
بمقدمہ بھگوان پرشاد ولد شیو نرائن لال قوم کایستھ ساکن محلہ سیسہ مئو مکان نمبر ۱۰۴/۵۲ کانپور — قرضدار سائل

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست معسر قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے درخواست مذکور کی سماعت کے لئے تاریخ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء مقرر کی ہے۔

المرقوم ۱۳ ستمبر سنہ ۳۹ء
بحکم گنگا سروپ نگم — منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور — مہر عدالت

In the Court of Mr. Kailash Nandan Prasad M.A.LL.B.
Munsif Fatehpur.

SUMMONS FOR SETTLEMENT OF ISSUES.
(order 5, Rules 1 and 5)

In the Court of the Munsif Fatehpur at Fatehpur
District Cawnpure

SUIT No. 256 OF 1938.

Do: Sitla Singh S/o Kernal Iswari Singh R/o Saloo Dharampur at Presant Hospital Megwan State Rewan,
Dector Plaintiff.

VERSUS

Mohammad Abdul Gaffar, Defendant.

To Mohammad Abdul Gaffar R/o Moti Mohal Bhusa Toli at the Shop of wood Cawnpore Pargana and Distt Cawnpore.

Whereas Plaintiff has instituted a suit against you for Price of Wood, you are hereby summoned to appear in this court, in person or by a pleader duly instructed, and able to answer all material questions relating to the suit, or who shall be acompanied by some person able to answer all such questions on the 2nd day of October 1939. at 10,30 o'clock in the for noon to answer the claim, and you are directed to produce on that day all the documents upon which you intend to rely in support of your defence.

Take notice that in default of your appearance on the day before mentioned the suit will be hered and determined in your absence.

Given under my hand and the seal of the Court, this 30th day of August 1939.

Seal of the Court of Mansif

B. O.
(Sd)
Munsarim

دو اور جہاز ڈبو دیئے گئے۔ لنڈن ۱۵ ستمبر۔ برطانیہ کے دو اور جہاز ڈبو دیئے گئے ہیں۔ نیویارک سے ریڈیو لیبرن کارپوریشن نے اعلان کیا ہے کہ اسکو ایک برطانی جہاز سے بذریعہ وائرلیس اطلاع ملی ہے کہ جہاز راں کشتیوں میں سوار ہو رہے ہیں۔ اس برطانی جہاز کا نام "وان کورسٹی" ہے۔ اسپر بحر اوقیانوس میں حملہ کیا گیا۔ جہاز مکینا چور ہوگیا ہے اور جہاز رانوں کو ایک ڈچ جہاز نے اٹھا لیا۔ نیویارک کی ایک اطلاع منظر ہے کہ جہاز "مہاناتھن" نے بذریعہ ریڈیو اطلاع دی ہے کہ اس نے برطانی جہاز

برطانوی فوجوں کا حملہ

پیرس ۱۲ ستمبر۔ "برطانوی فوجیں جرمنی کی مغربی سرحد پر جرمن فوجوں کے خلاف فرانس کی فوجوں کے ساتھ ساتھ لڑ رہی ہیں"۔ یہ ہے وہ سنسنی خیز اعلان جو فرانس کے افسر جنگ موسیو رولنڈ ڈورجلیس نے آج پیرس سے براڈکاسٹ کیا۔ افسر موصوف نے مزید فرمایا کہ برطانوی فوجیں حیرت انگیز طریقہ پر تیار ہیں وہ ایک بڑی تعداد میں لڑ رہی ہیں۔ اور ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہیں۔ گذشتہ رات فرانس کی جانب سے ایک سرکاری بیان شایع کیا گیا تھا جس میں لکھا تھا کہ سار وادر دجس کے درمیان ہماری فوجیں کہیں کہیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اطلاع ملی ہے کہ سنارک کے شمال مشرقی علاقہ میں موسل کے مشرق کی جانب دشمن کی فوجیں حملہ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ اخبار "پیٹ پارسن" لکھتا ہے کہ ۴۸ گھنٹہ سے جرمن فوجیں شمال مشرقی مورچہ پر بڑی سختی سے مقابلہ کر رہی ہیں تا کہ فرانس کی فوجوں کو آگے بڑھنے سے روک دیں۔ اور فرانس کی فوجوں کو ان علاقوں سے ہٹا دیں جن پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے لیکن دشمن کی فوجوں کے جوابی حملہ سے ہماری پوزیشن پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ جرمنی کے توپ خانہ نے زور شور سے گولہ باری کی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری فوجوں نے سیگ فرائڈ لائن میں جرمنوں کے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ جرمن علاقہ میں فرانس کی پوزیشن تسلی بخش ہے۔

ہٹلر کی عہد شکن حکومت سے کوئی صلح نہیں کی جا سکتی

لندن ۱۲ ستمبر۔ محکمہ اطلاعات نے مندرجہ ذیل بلیٹن شایع کیا ہے:۔

برطانیہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ مارشل گورنگ (جرمنی کے کمانڈر انچیف) کی تقریر سے اس امر کا انکشاف ہوتا ہے کہ جرمنی کی پالیسی کا دیوالہ نکل گیا ہے۔ ہر ہٹلر نے غیر ملکوں سے بہت وعدے کئے لیکن ایک بھی پورا نہیں کیا اس لئے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اگر اس کے وعدے پر کسی قسم کا یقین نہ کیا جائے اور برطانیہ یہ مطالبہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہے کہ صلح کی بات چیت صرف اسی جرمن حکومت سے ہو گی۔ جس کے وعدے پر اعتبار کیا جا سکے۔ حکومت جرمنی نے اہل جرمنی کو دھوکہ دیا ہے اُن کے ساتھ امن و عزت کا وعدہ کیا تھا نہ تو جرمنی ہی کو امن نصیب ہوا اور نہ ہی عزت۔ امن تو اس کے لئے نصیب نہ ہوا کیونکہ حکومت جرمنی تشدد کی پالیسی پر عمل کر رہی ہے جس سے جنگ لابدی ہو گئی ہے اور عزت اس لئے نہیں ملی کیونکہ دنیا میں روشن ہو گیا ہے کہ پولینڈ کے خلاف جرمنی نے جو الزامات لگائے ہیں وہ بالکل لغو ہیں۔ یورپ میں کوئی بھی حکومت ایسی نہیں ہے جس کا یہ خیال نہ ہو کہ حکومت جرمنی ایک ذلت آمیز پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ جو کہ تمام ملکوں کی آزادی اور تحفظ کے لئے ایک خطرہ ہے

برطانیہ بین الاقوامی تعلقات میں شائستگی پیدا کرنے کے لئے لڑ رہا ہے۔ جب تک یہ مقصد حاصل نہیں ہو جائے گا۔ اس وقت تک کوئی ملک محفوظ نہیں ہے۔ جرمنی یہ کہا کرے کہ مغرب میں اس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ لیکن جرمنی کی محدود خواہش کا راگ بہت مرتبہ الاپا جا چکا ہے، اب کون یقین کرتا ہے۔ برطانیہ بھی کوئی اور معاہدہ وارسلز نہیں چاہتا وہ بھی ایک باعزت حکومت جرمنی کے ساتھ دائمی امن چاہتا ہے۔

اقتصادی صورت حالات کے متعلق مارشل گورنگ کی تقریر سے اس کے سننے والوں کو کوئی خوشی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جرمنی میں تو جنگ چھڑنے سے پہلے ہی اہل جرمنی کی آزادی حالت ایسی خراب ہو گئی تھی کہ انکی رسد باندھ دی گئی تھی حکومت کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس کی اقتصادی حالت تو بہت ہی تشویشناک ہے۔

ورکنگ کمیٹی کی نجی کانفرنس

واردھا گنج ۱۰ ستمبر۔ آج صبح ورکنگ کمیٹی کی کوئی باضابطہ میٹنگ نہیں ہوئی لیکن عملاً اس کے تمام ممبر موجود تھے صرف خان عبدالغفار خاں نہ تھے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو دس بجے مہاتما گاندھی سے ملاقات کر کے سیر گاؤں چلے گئے تھے وہ بھی اس نجی کانفرنس میں شریک نہیں

ہو سکے۔ سبھاش بابو اور کانگریس میں جو سر لمبر خط و کتابت ہوئی ہے اسکو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد سبھاش بابو سیٹھ جمنا لال بجاج کے یہاں پہونچے اور مسٹر جے پرکاش نرائن اور دوسرے اشخاص سے تبادلہ خیالات کیا۔ مسٹر شنکر راؤ دیو کی کلائی میں کل چوٹ آ گئی تھی اب رو بصحت ہیں اور آج صبح کی کانفرنس میں کچھ دیر شریک رہے تھے واردھا میں جو بات چیت ہو رہی ہے اس میں ایک یہ بھی تذکرہ ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ طلب کی جائے لیکن ابھی یہ نہیں معلوم ہوا کہ آیا بازو والوں کے لئے یہ قابل قبول بھی ہو گا ابھی تک یہی معلوم ہوا ہے کہ فارورڈ بلاک آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس طلب کرنے کے حق میں نہیں ہے۔

وائسرائے کی موثر اپیل

شملہ ۱۱ ستمبر۔ ہز اکسلینسی وائسرائے نے آج مرکزی لیجسلیچر کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے زیادہ تر جنگ اور اس سے پیدا شدہ معاملات پر خیالات کا اظہار کیا اور ہز اکسلینسی نے سب سے پہلے ملک معظم کا ایک پیغام پڑھ کر سنایا جس میں ملک معظم نے اعتماد ظاہر کیا ہے کہ "ہم ہندوستان کے ہر طبقہ سے ہمدردی اور امداد کی توقع رکھتے ہیں"۔ حکومت جرمنی نے جنگ کے اصولوں سے جو طرز عدم توجہی برتی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے ہز اکسلینسی نے فرمایا کہ مجھے بھروسہ ہے کہ آنے والے زمانہ میں ہندوستان ایک زبان ہو کر بولے گا۔ اور ایک ہو کر کام کریگا اور اپنی قدیم روایات کے شایان شان امداد دیگا۔ ہز اکسلینسی نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں معمولی متنازعہ معاملات پر اظہار خیال کرنے کی مجھ سے توقع نہیں کی جائے گی۔ جو ہنگامی حالات اس وقت درپیش ہیں۔ انکی طرف تمام تر توجہ مبذول کرنے کی ضرورت کو ظاہر کرتے ہوئے وائسرائے نے فرمایا کہ فیڈریشن کو اصلی مقصد کی حیثیت سے قائم رکھتے ہوئے اس وقت اس کے سلسلہ میں تمام تیاریوں کو ملتوی رکھنے کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ کار نہیں ہے

جرمن فوجیں وارسا سے واپس

لندن ۱۱ ستمبر۔ وارسا کے ریڈیو سے پولش جنرل سٹاف نے مندرجہ ذیل اعلان براڈکاسٹ کیا ہے:۔

وارسا کے بالکل نزدیکی علاقہ سے جرمن فوجیں پیچھے ہٹا لی گئی ہیں۔ محکمہ اطلاعات نے ایک بلیٹن شایع کیا ہے جس میں پولش فوجوں کی غیر معمولی دلیری کی تعریف کی گئی ہے اور لکھا ہے کہ مصلحتاً پیچھے ہٹنے میں انہوں نے نہایت مستعدی دکھلائی۔ دشمن کی فوج اور سامان جنگ کے بھاری بوجھ کے باوجود پولش فوجوں نے کسی قسم کی بزدلی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور بھاری دباؤ کے زیر اثر ان میں کسی قسم کی کھلبلی نہیں پھیلی

ایک اور برطانوی جہاز ڈبو دیا گیا

لندن ۱۰ ستمبر۔ برطانوی دخانی جہاز "گڈ وڈ" پر حملہ کیا گیا اور اسکو ڈبو دیا گیا۔ کپتان اور دیگر لوگوں کو معمولی ضربات آئیں کسی جان کا نقصان نہیں ہوا۔

ہندوستان میں نازیوں کی سرگرمیاں

بمبئی ۱۰ ستمبر۔ گذشتہ رات بمبئی میں اسپیشل خفیہ پولیس کی تلاشی لینے پر ۱۰۵۰۰۰ روپیہ ملا جو ہندوستان میں نازی پارٹی کی سرگرمیوں کے لئے جمع تھا۔

فرانس کا بحری پروگرام

پیرس ۱۰ ستمبر۔ فرانس کے بحری وزیر نے سرکاری جرنیل میں مزید اخراجات کی پیش گوئی کی ہے انکا بیان ہے کہ شاید ۱۵۰۰۰۰۰ فرانک کی ضرورت ہو گی جس میں سنہ ۱۹۴۰ء کا بحری بجٹ بھی شامل ہے۔

کینیڈا کا جرمنی کے خلاف اعلان جنگ

اوٹاوہ ۱۰ ستمبر۔ کینیڈا نے جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے کہ جرمنی کے خلاف کینیڈا نے لڑائی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کی نقل لندن بھیج دی گئی ہے۔ واشنگٹن سے اطلاع ملی ہے کہ حکومت ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ غیر جانبداری کے قانون کا اطلاق کینیڈا پر بھی ہو گا۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ کینیڈا نے اعلان جنگ کیا ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں کینیڈا شریک نہیں ہوا تھا۔ اس نے محض اعلان جنگ شایع کیا تھا۔

حکومت روس کا نیا حکم

لندن ۱۱ ستمبر۔ معاصر "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم ماسکو لکھتا ہے کہ حکومت مدراس نے ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ روس تو غیر ملکیوں کے ساتھ تجارتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے آزاد کیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کے ذریعہ روس اور جرمنی کا تجارتی معاہدہ جو کہ حال ہی میں ہوا تھا رد ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ حکومت روس حکم کو نظر انداز کرتے ہوئے جرمنی کو کچا مال سپلائی کرنے کا فیصلہ نہ کرے۔

اس حکم کے ذریعہ محکمہ تجارت کو اختیار ملا ہے کہ جب تک پیشگی رقم نہ مل جائے۔ اس وقت تک مال روانہ نہ کیا جائے۔ روس جرمنی سے مطالبہ کر سکتا ہے کہ مال کے عوض سونا دیا جائے۔ روس نقد روپیہ لیکر پولینڈ کو بھی مال سپلائی کر سکتا ہے جرمن کے پاس سونے کی کمی ہے۔ اور پولینڈ کی پشت پر برطانیہ اور فرانس ہیں۔ ماسکو گو یورپ کی راجدھانیوں میں سب سے زیادہ محفوظ ہے لیکن اس وقت وہاں سکون نہیں ہے۔ بہت کم لوگ سینما اور تھیٹر میں جاتے ہیں۔ ٹریفک بھی مدھم پڑ گیا ہے کاروں کو طلب کر لیا گیا ہے اور رسد جمع کی جا رہی ہے۔

روس اور جاپان

ٹوکیو ۱۱ ستمبر۔ ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان کے سرکاری حلقوں میں اس خبر کی پر زور تردید کی جا رہی ہے کہ جاپان روس کے ساتھ اتحاد قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جاپان کے سرکاری حلقوں میں بیان کیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم کے خیال میں تو یہ بالکل بے جوڑ بات ہے کہ ایک طرف تو اینٹی کمنٹرن پیکٹ میں شامل رہیں اور دوسری طرف غیر جارحانہ معاہدہ کریں

ہندوستانی ہوائی جہازوں پر پابندی

شملہ ۱۱ ستمبر۔ حکومت ہند نے گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ حکومت ہند نے ہندوستانی پرواز کے قواعد بابت سنہ ۳۷ء میں مندرجہ ذیل مزید ترمیم کی ہے۔

کوئی بھی ہوائی جہاز جس کا نام ہندوستان میں درج رجسٹر ہے۔ ہندوستان سے باہر کسی جگہ پرواز نہیں کریگا۔ کوئی بھی ہوائی جہاز ایسے علاقہ پر پرواز نہیں کرے گا۔ جسکو حکومت ہند نے ممنوعہ قرار دیدیا ہے۔

بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی

واردھا ۱۱ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ مہاتما گاندھی نے حال میں وائسرائے ہند سے جو بات چیت کی تھی اس میں بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کا بھی ذکر آیا تھا اور یہ سیاسی قیدی جلد ہی رہا ہو جائیں گے گاندھی جی نے ورکنگ کمیٹی سے بھی اس معاملہ کا ذکر کیا۔

حکومت برطانیہ کی امداد کا اعلان

شملہ ۱۱ ستمبر۔ مہاراجہ رانا جھالا وار نے اپنی ذاتی خدمات اور ریاست کے تمام ذرائع حکومت برطانیہ کی مرضی پر چھوڑنے کا اعلان کیا ہے۔

جنگ کیلئے مزید رقم کی منظوری

لندن ۱۰ ستمبر۔ ملک کی حفاظت کے لئے پارلیمنٹ عام طور پر جو رقم منظور کیا کرتی تھی۔ اس کے علاوہ امن اور قانون برقرار رکھنے کے لئے اور لڑائی کا مقابلہ کرنے اور تمام ضروری چیزیں سپلائی کرنے کا انتظام کرنے کے لئے ....۵ پونڈ (تقریباً سات ارب پچاس کروڑ روپیہ) منظور کیا گیا ہے۔

جرمنی کی خستہ مالی حالت

پیرس ۱۰ ستمبر۔ میرا خیال ہے کہ میں دشمن کی طاقت کا غلط اندازہ نہیں لگا رہا ہوں جبکہ میں یہ کہتا ہوں کہ جرمنی ان زبردست کوششوں کی وجہ سے پہلے ہی فرسودہ حال ہو چکا ہے جو کہ اس نے لڑائی کی تیاری کے لئے کی ہیں۔ یہ ہے وہ اعلان جو فرانس کے مالی وزیر موسیو رینالڈ نے براڈکاسٹ کی۔ اقتصادی اور مالی طور پر جرمنی کی تنظیم پہلے ہی ختم ہو چکی ہے اس موقع پر جرمنی کے پاس اور فوج نہیں ہے

کراچی شہر خالی نہیں ہو گا

کراچی ۱۱ ستمبر۔ حکومت سندھ نے اپنے ایک پریس نوٹ میں ان تمام افواہوں کو غلط بتایا ہے کہ حکومت شہر خالی کرنے کے متعلق ریلوے حکام سے بعض باتیں دریافت کر رہی ہے ان خبروں کے غلط ہونے کا پبلک کو دوبارہ یقین دلاتے ہوئے نوٹ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ کراچی کو خالی کر دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۶۰۱ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت خفیفہ منصفی مہابن ضلع متھرا

بابو بشمبر دیال خلف پنڈت رامجی لال قوم برہمن ساکن قصبہ بندرابن پرگنہ سید آباد ضلع متھرا

بنام بابو شیام لال ولد کیشو دیو قوم برہمن ساکن قصبہ بندرابن محلہ پیتھر پورہ ضلع متھرا

ہر گاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت قیمت انیٹ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ اکتوبر سنہ ۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہر گاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت منصفی
خفیفہ مہابن ضلع متھرا — مہر عدالت

CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ؎ ششماہی ؏
ممالک غیر سے
سالانہ ؎ ششماہی لله

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۸ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۳۸

ادبیات

دوشیزۂ مشرق

از جناب سید صفدر رضا زیدی ادیب دہلوی

کل شام سر راہ گذر دیکھتا کیا ہوں — دوشیزۂ نوخیز ہے دلدادۂ فیشن
پہنے ہوئے فردوس نظر سلک کی ساری — اٹھلاتی ہوئی چال وہ شوخی وہ لڑکپن
عریانیٔ پوشاک سے چھنتی تھیں شعاعیں — تھی حسن کے جلووں کی نمائش پس چلمن
سمٹی ہوئی رنگیں جوانی کی بہاریں — شرمائے جسے دیکھ کے رنگینیٔ گلشن
چہرے پہ نئی طرز سے بکھری ہوئی زلفیں — بکھری ہوئی زلفوں میں وہ رخسارۂ روشن
وہ چاند سے رخسار وہ من موہنی مورت — وہ حسن کی دیوی تھی یا آکاش کی دلہن
رقصاں لب گلرنگ پہ ہلکا سا تبسم — سجدہ میں وہیں جھک گئے سب لالہ و سوسن
وہ سطوت حسن اور وہ مغرور نگاہیں — شمشیر بکف ناز سے اُس شوخ کی چتون
تھیں کفر میں ڈوبی ہوئی اُس بت کی نگاہیں — آمادۂ پیکار ہوئے شیخ و برہمن
سب ہیچ نگاہوں میں تھا اس حسن کے آگے — برسات کی رُت اور مچلتا ہوا ساون
اُس منظر پر کیف نے دیوانہ بنایا — میرے دل بیتاب میں پیدا ہوئی الجھن
حیران تھا حیران کہ یہ پیکر تنویر — دوشیزۂ مشرق ہے یا دوشیزۂ لندن

دوشیزۂ مشرق ہوئی مغرب کی پرستار
خاموش ہو خاموش ادیب جگر افگار

دنیائے اسلام

ترکی برطانیہ کی نظر میں

ایک انگریزی جریدہ کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ جرمنی انتہائی جدوجہد کر رہا ہے کہ ترکی موجودہ جنگ عظیم میں غیر جانبدار رہے، جرمنی کو اندیشہ ہے کہ اگر برطانیہ اور ترکی کے درمیان معاہدہ ہو گیا تو اس سے معاہدۂ روس و جرمنی کی قدر و قیمت کم ہو جائے گی اور جرمنی کے وقار کو صدمہ پہنچے گا بحیرۂ اسود اور فاسفورس میں کی راہوں پر اتحادی مسلط ہو جائیں گے مشرقی بحیرۂ روم کے کنارے جو ممالک ہیں وہ ترکوں کے شریک معاہدہ ہونے کے بعد باہم دوست بن جائیں گے اور سمندر کا یہ حصہ محفوظ ہوئے گا۔ ترکی فوج مشرق وسطی میں ہماری حیثیت کے اندر شاندار اضافہ کا موجب اور بلحاظ محل وقوع روس کے معاہدہ کی نسبت زیادہ اہم ثابت ہوگی۔

ترکی فوج مشرقی تھریس میں مشقی جنگ سے حال ہی میں فارغ ہوئی ہے اور اس کی طاقت میں کسی قسم کا کچھ شک وشبہ نہیں کیا جا سکتا اس وقت ترکی میدان جنگ میں دو لاکھ سپاہی لاسکتا ہے (۲۰ ڈویژن) پولینڈ کی طرح ترکی میں بھی سوار فوج کو امتیازی حیثیت حاصل ہے اور یہ میدانی لڑائیوں میں نمایاں کام کر سکتی ہے۔ جنگ کریمیا کے بعد سے ترک دوبار، اور دوبار یونانیوں، سے جنگ کر چکے ہیں اٹلی، فرانس، برطانیہ اور ریاستہائے بلقان سے بھی لڑائیاں ہو چکی ہیں، جنگ میں ان کے سپاہیوں اور عہدے داروں نے ہمیشہ فن جنگ کی مہارت اور تجربہ کا ثبوت دیا ہے آج سے بیس سال قبل ترک سرداروں نے جرمنوں کے طریقہ جنگ کو ناپسندیدہ اور غلط قرار دیا تھا۔
اتاترک مصطفےٰ کمال مرحوم کا عروج جرمنوں کے زوال اثر کا پیش خیمہ ثابت ہوا

مصر کی جدید وزارت کا نصب العین

رفعت مآب علی ماہر پاشا جدید وزیر اعظم مصر نے ترتیب وزارت کے بعد اپنی پہلی تصریح میں نمائندہ اخبارات سے فرمایا کہ مصر کی خارجہ پالیسی میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ جدید وزارت کے نصب العین کے متعلق کہا کہ ہماری توجہات اس وقت صرف دو امور کی طرف ہیں اول مسئلہ دفاع کا ہر مصر کو جلد از جلد اپنی آپ حفاظت کرنے کے قابل بنانا وقت کا سب سے اہم تقاضہ ہے اور دوسرے مصر کے کسانوں کی موجودہ حالت کو بہتر بنانا ہر محب قوم مصری کا فرض ہونا چاہئے روئی کے بھاؤ میں غیر معمولی انحطاط ہمارے مزارعین کو تباہ کر دے گا اس لئے سب سے پہلے وزارت کو اسطرف توجہ کرنا چاہئے

یہودیوں کے قومی وطن سے عراق کو خطرہ

بغداد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ الحاج سعید ثابت صدر پارلیمنٹ عراق نے ایوان میں فلسطین اور اسکندرونہ کی صورت حالات پر تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اسکندرونہ ہزارہا سال سے عرب میں شامل تھا اور یہ عراق کے لئے بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بحیرۂ روم میں یہ ملک میں ایک قدرتی بندرگاہ ہے ہر شخص جانتا ہے کہ فلسطین پر عربوں کا حق ہے حکومت عراق اپنے وزیر اعظم نوری سعید پاشا کی وساطت سے اس امر کا اعلان کر چکی ہے کہ فلسطین کے متعلق جدید برطانی تجاویز عراق کے لئے ناقابل قبول ہیں، فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن قرار دینا نہ صرف فلسطین کے لئے مصیبت کا باعث ہے بلکہ عراق کے لئے بھی خطرہ ہے۔

ترکی کے بحری محکمہ کا اعلان

ترکی وزارت داخلہ نے ایک اعلان کے ذریعہ ترک باشندوں کو ترکی حدود سے باہر جانے کی ممانعت کر دی ہے یہ امتناعی حکم دو ماہ تک جاری رہے گا اگر بین الاقوامی حالات زیادہ پیچیدہ ہو گئے تو میعاد میں مزید توسیع کر دی جائے گی ترکی حکومت کے بحری محکمہ نے تمام تجارتی اور غیر تجارتی جہازوں کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ ۲۸ اگست سے کسی ترکی بندرگاہ میں بلا اطلاع داخل نہ ہوں ہر جہاز کو بندرگاہوں سے دو میل کے فاصلہ پر پانی میں کھڑا رہنا ہوگا اور بحری پولیس ان کی تلاشی کے بعد انھیں بندرگاہ میں داخل ہونے کے لئے تحریری اجازت نامہ دیا جائے گا بحری حکام کو اختیار ہوگا کہ وہ شبہ کی بنا پر کسی جہاز کو داخلے کی اجازت نہ دیں۔

فلسطین میں جنگ کی تیاریاں

فلسطین میں جنگی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں ریلوے اسٹیشنوں اور سرکاری دفاتر پہ ریت کی بوریاں جمع کر دی گئی ہیں اور حکومت نے غیر ملکی اشخاص پر فلسطین کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے مصر، شام، اور شرق اردن، کی حدود پہ انگریزی موجیں تعینات کر دی گئی ہیں۔

عالم اسلام سے رابطہ اتحاد کی تحریک

قاہرہ (عربی ڈاک) ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملایا کے طلبار میں زبردست بیداری کی تحریک پیدا ہو گئی ہے تمام طلبہ نے جن کی تعداد ۱۵ ہزار سے زائد ہے دنیائے اسلام کی سیاسیات میں بیش از بیش حصہ لینا شروع کر دیا ہے، طلبہ کے عظیم الشان جلسے منعقد ہو رہے ہیں جن میں عالم اسلام سے رابطہ اتحاد پیدا کرنے پر خاص زور دیا جاتا ہے اور طلبہ کو تاریخ اسلام سے واقفیت پیدا کرنے کی خاص تلقین کی جاتی ہے اکثر جلسوں کی صدارت کے فرائض خود طلبہ انجام دیتے ہیں البتہ بعض حالات میں رہنمائی حاصل کرنے کی غرض سے متقدر علمار کو فرائض صدارت کی انجام دہی کے لئے ملایا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۸

برطانیہ اور فرانس لڑائی جاری رکھیں گے

برطانیہ اور فرانس لڑائی جاری رکھیں گے تا وقتیکہ فتح نہ حاصل کرلی جائے ان الفاظ میں مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ نے ہر ہٹلر کی جارحانہ صلح کی پیشکش کو نامنظور کردیا جبکہ ۲۰ ستمبر کی رات کو برطانی پارلیمنٹ میں تقریر کی مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ ہر ہٹلر کی تقریر سے صورت حالات میں کوئی فرق نہیں ہوا، پولینڈ کے ساتھ وعدہ وفا کرنے کا ہمارا عزم اب بھی اسی قدر مضبوط ہے۔ جتنا کہ اس وقت تھا جبکہ جنگ شروع ہوئی، ہم نے پولینڈ کو یقین دلایا ہے کہ ہم اپنے وعدوں کو نہیں بھولے ہیں اور اپنی پوری طاقت کے ساتھ لڑائی جاری رکھیں گے:۔

مسٹر چیمبرلین نے پولینڈ پر روس کے حملہ کی مذمت کی اور کہا کہ روس نے پولینڈ کے ساتھ معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے، جنگ کی رفتار کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ فرانسیسی فوجیں باقاعدگی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں دشمن کی آبدوز کشتیوں کو تباہ کرنے میں ہمیں اس سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے جو کہ گذشتہ جنگ میں اتنے عرصہ میں ہوئی تھی جرمنی کی تباہ کن کشتیوں کے خلاف کارروائی متواتر جاری ہے، فرانس کی کیبنٹ نے بھی لڑائی کو جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے فرانس نے دنیا پر انقطاعی طور پر واضح کردیا ہے کہ جرمنی کی صلح کی پیشکش پر غور نہیں کیا جائے گا۔

مسٹر چیمبرلین کی پوری تقریر حسب ذیل ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ گذشتہ ہفتہ جو واقعات پیش آئے ہیں ان کی اہمیت اس قدر دور رس ہے کہ اس وقت نہیں کہا جاسکتا کہ جنگ پر ان کے کیا اثرات پڑیں گے اور دوسرے ملکوں کا کیا رویہ ہوگا، پچھلے ہفتہ پولینڈ کی فوج پر جرمنی کا زور بڑھتا رہا اور پولش فوج مقابلہ کرتی رہی اور یہ سلسلہ پولینڈ کے مختلف حصوں میں ابھی تک ایسے مقامات باقی ہیں جہاں جرمنوں کا قبضہ نہیں ہوا ہے مثلاً وارساجس پر جرمنی ابھی تک قبضہ نہیں کرسکا ہے۔

۱۷ ستمبر کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کا ناگزیر طور پر مشرقی سرحد کی جنگ پر فیصلہ کن اثر پڑا اس روز صبح کو روس کی فوجیں سرحد پار کرکے پولینڈ میں داخل ہوگئیں میں نہیں کہہ سکتا کہ حکومت روس کی یہ کارروائی غیر متوقع تھی پولینڈ رائٹ رشینس (سفید رنگ کے روسی اور کرینین جو آباد ہیں ان کے متعلق روس کے اخبارات میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں اور وائرلیس سے جو پیغامات موصول ہوئے ہیں ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حکومت روس نے مداخلت کرنے کے لئے تیاریاں کرلی تھیں۔

برطانوی سفیر مقیم ماسکو کو حکومت روس نے جو نوٹ دیا ہے اس کا مسٹر چیمبرلین نے ذکر کیا اس نوٹ میں مذکور ہے کہ حکومت روس اپنے اور برطانیہ کے تعلقات کے معاملہ میں غیر جانبداری کی پالیسی پر عامل رہے گی، مسٹر چیمبرلین نے آگے چلکر کہا کہ اس صورت حالات میں ۱۸ ستمبر کو ملک معظم کی حکومت کو ایک بیان شائع کرنے کا اختیار دیا گیا کہ ایسی صورت میں جبکہ پولینڈ جرمنی کے حملہ سے پسپا ہو رہا ہے روس کا پولینڈ پر حملہ جائز نہیں اور جو دلیلیں پیش کی گئی ہیں وہ اس کو جائز نہیں ٹھہراتیں اور ایسی صورت میں جبکہ ان حالات کی راز کی باتیں ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اسلئے حکومت برطانیہ نے ان فرائض کو پورا کرنے کے لئے جو عہد کیا ہے اور جو اس پر پولینڈ

اس وقت تک برطانیہ پوری طاقت کے ساتھ لڑے گا۔

برطانی سفیر مقیم پولینڈ ان کے اسٹاف اور قونصل افسر مقیم پولینڈ کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے بعد وزیراعظم نے فرمایا کہ روس کی کارروائی کی نیت یا اس کے نتیجوں کے متعلق القطاعی فیصلہ کا اعلان کرنا قبل از وقت ہوگا، پولینڈ کے لئے اس سخت حملہ کا نہایت افسوسناک اور سانحہ انگیز نتیجہ برآمد ہوا ہے۔ ایک بڑی طاقت کے مقابلہ میں پولینڈ کی بے قاعدہ جدوجہد کو دنیا نے گہری ہمدردی اور رحم کی نظر سے دیکھا ہے پولینڈ جس حوصلہ اور ہمت کے ساتھ مقابلہ کررہا ہے اور اب بھی اپنی شکست نہیں مانتا اسکو دیکھکر دنیا والے انگشت بدنداں ہیں اگرچہ برطانیہ اور فرانس پولینڈ کی فوجوں کو شکست سے نہیں بچاسکے ہیں۔ لیکن انہوں نے یقین دلایا ہے کہ انہوں نے اپنے وعدوں کو فراموش نہیں کیا ہے اور نہ ہی ان کے جنگ جاری رکھنے کے ارادہ میں کوئی کمزوری آئی ہے۔

ہر ہٹلر کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ہم شیخیاں مارنا اور دھمکیاں دینا اچھا نہیں سمجھتے۔ شاید اس وجہ سے جرمن لیڈر ہمیں سمجھنے میں مشکل محسوس کررہے ہیں۔ میں ہر ہٹلر کی تقریر پر جو تنقید کرونگا اس میں اپنے دستور کے مطابق شائستگی اور اعتدال پسندی کو ہاتھ سے نہیں دونگا۔

ہٹلر نے کل ڈینزگ میں جو تقریر کی ہے اس سے ان حالات میں کوئی فرق نہیں آتا جس سے آج ہم دوچار ہیں۔ ہٹلر نے اپنی تقریر میں واقعات کو جسطرح بیان کیا ہے انہیں صحیح تسلیم نہیں کیا جاسکتا اور اس تقریر میں ایسے عہدوں کا ذکر کیا گیا ہے جنکو گذشتہ چند سالوں میں ہٹلر نے اپنے حسب منشاء مقصد براری کے لئے جب چاہا ٹھکرا دیا۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید فرمایا کہ ہٹلر نے اپنی تقریر میں حسن نیت سے غلط بیانوں سے کام لیا ہے

راضی ہوگئی تھی اور حکومت برطانیہ نے اس کو ماننے سے انکار کردیا تھا اس بیان کا جواب اس کمیونک میں موجود ہے جو ۲ ستمبر کو اٹلی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے شایع کیا تھا حکومت برطانیہ اور حکومت فرانس نے مشترکہ طور پر جو رویہ اختیار کیا تھا اس کمیونک میں اسے کھولکر بیان کردیا گیا ہے۔ ہٹلر نے اپنے ان رحمدلانہ اور دردمندانہ طریقوں کے متعلق بہت کچھ کہا ہے جنکو اس نے جنگ لڑنے میں پیش نظر رکھا ہے اس کے جواب میں میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ صرف اس طرح کہ دینے سے طریقے رحمدلانہ نہیں بن جاتے شہروں کی آبادی پر جرمنوں کی بمباری اور پناہ گزینوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسانے کے حالات نے ساری دنیا کو ہلا دیا ہے۔

تلاش کرنے کے باوجود مجھے ہٹلر کی تقریر میں کوئی ایسا لفظ نہیں ملا جس سے یہ ظاہر ہو کہ ہر ہٹلر نے ان بہادر آدمیوں کو بھی یاد کیا جنہوں نے اپنے لیڈر کی ہوس کو پورا کرنے کے لئے لڑائی میں اپنی جانیں کھودیں اپنی بیویوں کو بیوہ کردیا اور اپنے بچوں کو یتیم بنادیا۔

مسٹر چیمبرلین نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس جنگ کے لڑنے سے برطانیہ کا عام مقصد یہ ہے کہ یورپ کو جرمن کے باربار کے حملے کے خطرہ سے چھٹکارا مل جائے اور یورپ والوں کو آزادی اور خود مختاری کا تحفظ کرنے کے قابل بنایا جائے۔ ہمیں اور ہمارے فرانسیسی حلیف کو کوئی دھمکی اس مقصد سے باز نہیں رکھ سکتی۔ ملک معظم کی حکومت نے اس جنگ کی خواہش نہیں کی اس حکومت نے بارہا باہمی گفت وشنید کے ذریعہ سمجھوتہ کرنے پر تیاری ظاہر کی جس کے ثبوت میں شایع شدہ بیانات موجود ہیں اس مقصد کے لئے جو کوششیں کی گئیں وہ بیکار ثابت ہوئیں اور جرمن نے برطانیہ کے حلیفوں پر وحشیانہ حملہ کرکے ان امیدوں کو پامال کردیا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے آگے چل کر کہا کہ مغربی سرحد پر فرانس باقاعدہ اور کامیابی کے ساتھ بڑھتا جارہا ہے اور بہت سے اہم مقامات پر قبضہ کرلیا ہے جو جرمنی کے بڑھتے ہوئے شدید مقابلہ کے باوجود ابھی قبضہ میں ہی ہیں۔

گذشتہ ۱۴ دن میں آبدوز کشتیوں کے خلاف برطانیہ کے بحری بیڑہ کو جو کامیابی ہوچکی ہے وہ گذشتہ جنگ میں طویل عرصہ تک حاصل نہیں ہوئی تھی۔

برطانیہ اور فرانس میں بری اور بحری طاقتوں کو منظم کرنے کی زبردست تیاریاں ہورہی ہیں۔ بہرحال یہ بات یاد رکھنی چاہئے۔ فوجی آمادگی میں پہل کرنے کا تمام تر دارومدار حملہ آور پر ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہمارے وسائل رفتہ رفتہ اور یقینی طور پر منظم ہوگئے ہیں۔ ہمیں بے صبر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ نتیجے فوراً ظاہر نہیں ہوتے۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ برطانیہ کی بڑی تیزی کے ساتھ سرگرمیاں پھیلتی جارہی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میرا آخری لفظ تنبیہ ثابت ہو۔ ہم ایک حکومت کی حیثیت سے کسی ایسے میدان میں کودنا نہیں چاہتے جس کے متعلق ہمارے فوجی مشیر منظوری نہ دیں جن کے ساتھ ہم مکمل ربط وضبط اور باہمی اعتماد سے کام کررہے ہیں۔

ہم کسی قربانی سے جی نہیں چرائینگے ہم تمام کارروائیاں کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ ہمارے فوجی مشیروں اور ہمارے حلیفوں کو اس بات کا یقین ہوجائے کہ ان کارروائیوں سے فتح کے لئے کوئی قابل قدر امداد ملیگی مگر ہم کوئی ایسا کام نہیں کرینگے جس میں کامیابی کی توقعات کم ہوں۔ اور ہمارے وسائل کو نقصان پہونچے بالآخر ہمیں جو فتح حاصل ہونے والی ہے اس میں کوئی التوا ہوجائے۔ جنگی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ عجلت ایک ایسا راستہ ہے جو سانحہ کی طرف لے جاتا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ میں اس وقت اس سلسلہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا کہ کب اور کہاں فیصلہ کن مقابلہ ہوگا اور فیصلہ کن وقت کب آئیگا۔ یہ بات تو حالات پر منحصر ہے جنکا پہلے سے کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ہم یہ فرض کرکے تیاریاں کررہے ہیں کہ جنگ کم از کم تین

ڈینزگ میں ہر ہٹلر کی تقریر

پولینڈ پر قبضہ کرنے کے بعد ۱۹ ستمبر کو ہر ہٹلر نے ڈینزگ میں پہلی تقریر کی جس میں پولینڈ پر جرمن فتح اور روس کی فوجوں کے قبضہ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ جرمنی لڑائی کا خواہاں نہیں ہے، وہ پولینڈ کے ساتھ نہیں لڑنا چاہتا تھا لیکن انگلینڈ نے پولینڈ کو شطرنج کا مہرہ بناکر جرمنی سے بھڑا دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولینڈ ۱۸ روز میں ختم ہوگیا۔ ہر ہٹلر نے اس طرف اشارہ کیا کہ وہ برطانیہ اور فرانس کے خلاف لڑنا نہیں چاہتا لیکن اگر انگلینڈ نے لڑائی جاری رکھنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو جرمنی چیلنج منظور کرنے کو تیار ہے۔ اگر برطانیہ کی طرف سے ایک بم پھینکا گیا تو ہم پانچ بم پھینکیں گے۔ ہر ہٹلر نے اس امر کا انکشاف کیا کہ جرمنی نے ایک ایسا ہتھیار تیار کیا ہے کہ وہ کسی کے پاس نہیں ہے اور اگر لڑائی ۷ سال تک جاری رہی تو جرمن مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ روس کی مداخلت کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ روس اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے آگے بڑھا ہے اور کہ جرمنی اور روس آپس میں ملکر پولینڈ کے مستقبل کا فیصلہ کرینگے۔

ہر ہٹلر کی مفصل تقریر حسب ذیل ہے کہ:۔

ہر ہٹلر جب جرمن پولش سرحد پر پہونچا تو جرمن لیڈر ہر فارسٹر نے استقبال کیا اور باشندگان ڈینزگ کی طرف سے ہر ہٹلر کا شکریہ ادا کیا۔ ہر ہٹلر نے جواب دیا کہ میرے وفادار افسر مجھے مسرت ہے کہ میں آج ایک ایسے شہر میں تمہیں مبارکباد دیتا ہوں جو جرمن سے وابستہ ہے۔ اس کے بعد ان دونوں نے مصافحہ کیا۔ ہر فارسٹر نے مجمع کے سامنے ایک تقریر کی۔ ہر ہٹلر نے مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ اپنی تقریر شروع کی۔

ڈینزگ میں رہنے والو! آج نہ صرف تم بلکہ تمام لوگ آزادی کے اس عظیم وقت کی طرف دیکھ رہے ہیں، یہ وقت نہ صرف آپ کے لئے خوشی کا ہے بلکہ تمام جرمن باشندے مسرور ہیں۔ اس وقت کی اہمیت اور عظمت کا مجھے احساس ہے میں نے اس سرزمین پر آج پہلی مرتبہ قدم رکھا ہے جن میں پانچ برس سے جرمن باشندے آباد ہیں۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ گذشتہ جنگ عظیم جو سب سے زیادہ بے معنی تھی۔ اس پر یہ شہر اور یہ زمین قربان ہوگئی۔ جنگ عظیم جس میں کسی کی جیت نہیں ہوئی تھی بلکہ ہر شخص کا نقصان ہوا تھا اب پر یہ اثر چھوڑ گئی کہ ایسا بدقسمت موقع پھر نہیں آنا چاہیئے۔

جرمنی بغیر کسی جنگ مقصد کے جنگ میں شامل ہوا تھا اسکو امید تھی کہ آخر میں جو امن ہوگا اس سے جرمنی کی ضایع شدہ چیزیں واپس مل جائیںگی۔ اور مصیبت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ آزادانہ بات چیت ہونے کے بجائے ورسائلز کے آئین کو جرمنوں پر تھوپ دیا گیا۔ اس وقت کے جنگ خواہوں نے ایک مسئلہ بھی حل نہیں کیا اور حل کرنے کے بجائے بیشمار نئے مسئلے پیدا کردیئے یہ صرف وقت کا سوال تھا اور تقاضہ اس بات کا تھا کہ نئے پیدا شدہ مسئلوں کو حل کرنے کے لئے جرمنی کی تباہ شدہ قوم ایک مرتبہ پھر اٹھے۔

جرمنی کے ۸ کروڑ بیس لاکھ باشندے ایک علاقہ میں محصور ہوگئے۔ اور انھوں نے ورسائلز کو نظر انداز کردیا یہ ۸ کروڑ ۲۰ لاکھ انسان زندہ رہنا چاہتے ہیں اور زندہ رہیں گے، چاہے انکا زندہ رہنا جنگ خواہوں کے لئے ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ ہر ہٹلر نے کہا کہ پولینڈ سے دخشت اور جہالت کا خاتمہ کرنے کے لئے مزید پچاس برس اور لگتے۔ پولینڈ میں کبھی جمہوریت نہیں ہوئی۔ ہر ہٹلر نے کہا کہ خود پولینڈ کے باشندے اونچے طبقے سے دبے جارہے تھے۔

ہر ہٹلر نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا

تھے۔ میں نے انکے سامنے زبانی تجویزیں پیش کیں۔ انھیں ان تجویزوں کا علم تھا، وہ اعتدال سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ میں نے ڈینزگ کی جرمنیت کے ساتھ پولینڈ کے اقتصادی مطالبوں کو طے کرانے کی کوشش کی۔ اس وقت یہ تصفیہ کا انتہائی طریقہ تھا میں نے سب کچھ اسلئے کیا کہ جرمن اور پولش باشندے دوسری مصیبتوں سے محفوظ رہیں یا نہ بچا رہیں میں نے ان مطالبوں کو پھر دہرایا کہ ڈینزگ پولش کوریڈور ملنا چاہئے۔ ایک سڑک بنی چاہیئے جو کوریڈور میں سے گذرتی ہوئی جائے۔ اور وہ سڑک قدرتی طور پر ہماری ہی خرچ سے بنتی۔ جب پولینڈ نے میری ان تجویزوں کو مسترد کردیا تو بیشمار جرمنوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ میں پولوں کے مطالبوں کو پورا کرنے میں بہت آگے بڑھ گیا ہوں۔ پولینڈ نے میرا جواب فوجی اجتماع سے کیا جس سے اور بھی دہشت انگیزی پھیل گئی۔ میں نے کرنل بیک سے برلن آنے کی جو درخواست کی تھی اسے انہوں نے مسترد کردیا۔

پولوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ جرمنی کی مدافعت کریں پولینڈ کو گارنٹی دی گئی اور پولوں کو جنگ شروع کرنے کا موقع دیا گیا۔ جو ملک عالمگیر جنگ کے خواہشمند ہیں پولینڈ محض انکا ایک مہرا تھا۔ میں نے مسٹر چرچل مسٹر ایڈن اور مسٹر ڈف کوپر اور دوسرے لوگوں کو متواتر متنبہ کیا، مگر میرا مذاق بنایا گیا۔ آج یہ لوگ بڑی خاموشی کے ساتھ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سوال زیادہ پولینڈ کا نہیں ہے بلکہ حکومت جرمنی کا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر برطانیہ گارنٹی نہ دیتا اور نہ بھڑکاتا تو جنگ کا ٹال دینا ممکن تھا۔ میں پولینڈ کے ساتھ براہ راست گفت وشنید کرنے کے لئے تیار تھا مگر پول اس پر راضی نہیں ہوئے۔

پولینڈ پر حملہ ہونے کے بعد سائنیور مسولینی نے صلح کی جو پیشکش کی تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ امن اس وقت بھی قائم ہوسکتا تھا۔ فرانس اس تجویز پر راضی ہوگیا۔ مگر انگلستان نے انکار کردیا اور ریش کو دو گھنٹہ کا الٹی میٹم بھیجدیا۔ پولینڈ نے لڑنا پسند کیا اور وہ لڑا۔ پولینڈ کو یہ بتایا گیا کہ جرمن فوجوں کو نہ صرف روکنا آسان ہوگا بلکہ انھیں آسانی کے ساتھ پیچھے بھی ہٹا دیا جائے گا۔ ۱۸ دن میں پولینڈ کو یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اسے کسطرح غلط فہمی میں رکھا گیا۔ اور تاریخ میں یہ بات صحیح ہے تو پھر یہ الفاظ اس پر صادق آتے ہیں کہ پرانے زمانے میں آدمیوں اور گھوڑوں کی طاقت سے موریچہ جتا دیا ہیں یہاں کھڑا تقریر کررہا ہوں لیکن ہماری فوجیں ایسٹ سٹراگ برگ اور جنوب بعید میں ہیں اس وقت پولینڈ کے قیدیوں کے بے شمار جتھے لئے جارہے ہیں۔

برلن اور ماسکو کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ روس بالشویک ہے اور جرمنی نیشنل سوشلسٹ ہے روس اور جرمنی کی حکومتیں نہیں چاہتیں کہ مغربی جمہوریتوں کے مفاد کی خاطر جنگ میں کودا جائے کیا انگلستان اور فرانس والے اس بات پر توجہ کریں گے؟ ہم دونوں نے اپنی قوموں کے مفاد میں آپس میں سمجھوتہ کرنا مفید سمجھا ہم فوجی جمہوریتوں کے مفاد میں اب کبھی جنگ نہیں کریں گے۔ انگلستان کو چاہیئے کہ وہ روس اور جرمن معاہدہ کو خوش آمدید کہے کیونکہ انگلستان کو جرمن کے پھیلاؤ کا جو خطرہ تھا وہ اس سے جاتا رہا۔

ہر ہٹلر نے مزید کہا کہ نہ صرف جرمنی نے بلکہ روس نے اس بات کی گارنٹی کی ہے کہ پولینڈ اس طریقہ پر اب کبھی نہیں اٹھے گا۔ جو طریقہ کہ معاہدہ ورسائلز میں درج ہے جن دو ملکوں کا گہرا تعلق ہے یہ دیکھنا انکا کام ہے مستقبل میں علاقہ وارانہ طور پر اور سیاسی طور پر پولینڈ کی نظر میں کس طرح اختلافی علاقہ میں کشمکش کو ختم کرنے کے حالات پیدا کرنے کے لئے روس اور جرمنی تمام تکلیفیں برداشت کرینگے ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ کشمکش جلد ختم ہوجائے لیکن اگر مغربی اسے طول دینا چاہتے ہیں تو ہم اس کا مناسب جواب دیں گے۔

انگلینڈ اور فرانس کے خلاف جنگ کرنے کا

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ کا جلسہ

۲۶ ستمبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا جو جلسہ مسٹر بی پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا اس میں ممبران میں آپس میں خوب لتیاڑ ہوا بعض ممبران نے ایسا طرز عمل اختیار کیا کہ جس سے کام میں رکاوٹ پڑ نا شروع ہو گئی۔ پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے نہایت صاف لفظوں میں یہ کہا کہ یہ ممبران اپنا وقت بھی ضایع کرتے ہیں اور دوسرے کے وقت کو ضایع کرنا چاہتے ہیں بالآخر مسٹر دوارکا پرشاد سنگھ کی تحریک پر بورڈ کا آئندہ جلسہ غیر معین مدت کے لئے ملتوی کر دینا پڑا اور یہ بھی قرار پایا کہ جب تک بورڈ کے ۱۵ ممبران درخواست نہ کریں اسوقت تک بورڈ کا کوئی جلسہ طلب نہ کیا جائے۔

بورڈ نے اس جلسہ میں سب سے پہلے واٹر ورکس کے نلوں کا ٹنڈروں کا معاملہ پیش ہوا تھا بورڈ کے مشیر کار انجنیروں نے مشورہ دیا تھا کہ انڈین آئرن واسٹیل کمپنی نے جو ۳۴۲۷۹۸۰۵ کا ٹنڈر دیا ہے اسکو منظور کر لیا جائے۔ دوسری فرموں نے بین الاقوامی صورت حالات کے ماتحت اپنے اپنے ٹنڈر مسترد کر دیئے تھے مگر پنڈت سری رتن شکل نے مشیر کار انجنیروں کے مشورہ کے مخالفت کی اگرچہ بعض ممبران نے پنڈت جی سے یہ کہا کہ چونکہ دوسری فرموں نے اپنے ٹنڈر واپس لے لئے ہیں اور صرف یہی ایک ہندوستانی فرم باقی رہگیا ہے اور جس کا ٹنڈر بھی اور وں سے معقول ہے اس لئے اس کو منظور کر لینا چاہیئے۔ اس کے نامنظور کر دینے پر واٹر ورکس کی تمام اسکیم کھٹائی میں پڑ جائے گی۔ مگر پنڈت جی نے اس سے اتفاق نہیں کیا اور کہا کہ چونکہ بورڈ کے بعض ممبران نے ٹنڈر دینے والی فرم سے خلاف قانون معاملہ کر لیا ہے اس لئے یہ معاملہ حکومت کے سامنے جانا چاہیئے اور اس کے لئے انہوں نے تجویز کیا کہ بورڈ کے ایگزیکیٹو افسر صاحب واٹر ورکس کے چیرمین صاحب پنڈت ہری ہرناتھ شاستری پنڈت شیو نرائن دیدا اور خود (پنڈت سری رتن شکل) وہ لکھنؤ جاکر وزیر لوکل سلف گورنمنٹ سے ملاقات کریں اور اس معاملہ میں ان سے مشورہ لیں۔ اس پر پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے کہا کہ مبہم باتیں کرنا فضول ہیں۔ باتیں صاف صاف کرنا چاہئیں اس کے جواب میں شکل جی نے کہا کہ ٹنڈر دینوالے فرم کے ایجنٹ کانپور آتے تھے جنہوں نے بعض ممبران سے ملکر سودا کر لیا اور یہ سودا بیس ہزار روپیہ میں طے ہوا مگر باوجود اصرار کے شکل جی نے سودا کرنے والے ممبران کے نام نہیں بتائے بالآخر شکل جی کی تجویز منظور ہو گئی۔ اور مندرجہ بالا اصحاب وزیر لوکل سلف گورنمنٹ کے پاس جاکر اس معاملہ میں گفتگو کریں گے۔ چنانچہ مندرجہ بالا اصحاب نے وزیر لوکل سلف گورنمنٹ سے جاکر ملاقات کی اور انہوں نے اس ماہ کے آخر میں فیصلہ کر کے اطلاع دینے کا وعدہ کیا ہے۔

کونسل الکشن

یو پی لیجسلیٹو کونسل کا جو الکشن آئندہ ہونے والا ہے اس کے ووٹران کی فہرست ریفارم افسر صاحب کے دفتر میں آویزاں کر دی گئی ہیں ضلع کانپور کے تمام دیہاتی حلقہ میں ووٹران کی تعداد ۲۸۲ ہے جسکی تفصیل حسب ذیل ہے کہ:۔

(۱) تحصیل اکبر پور ۵۵ (۲) تحصیل بھوگنی پور ۱۷ (۳) تحصیل بلہور ۵۲ (۴) تحصیل ڈیرا پور ۳۹ (۵) تحصیل گھاٹم پور ۴۸ (۶) تحصیل کانپور ۷۱

چھاؤنی کانپور کے عام حلقہ شہری حلقہ میں میں ووٹران کی تعداد ۲۷۲ ہے جنمیں ۴۴ عیسائی اور اینگلو انڈین بھی شامل ہیں۔

مسلم شہری حلقہ میں ۱۰۵ ووٹر ہیں درخواستوں اور عذر داریوں کی تاریخ ۱۱ اکتوبر سماعت کی تاریخ ۲۳ اکتوبر اور ووٹر لسٹ کی مکمل تیاری کی تاریخ ۶ نومبر ۱۹۳۹ء مقرر ہوئی ہے۔

امین کی برخاستگی

کہا جاتا ہے کہ ٹھاکر رام سنگھ امین تقاوی کو رشوت ستانی کے الزام میں برخاست کیا گیا ہے۔

مل کمیٹی کی سکریٹری کو سزا

نیو وکٹوریہ مل کے سکریٹری کو زیر دفعہ ۱۸۸ و ۲۳۳ تین ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔

سٹی مسلم لیگ

۱۹ ستمبر کو مسلم لیگ کی زیر نگرانی فائرنگ ڈے کی یادگار مناتے ہوئے کل مسلمانوں نے مکمل ہڑتال کی اور مکانوں ودوکانوں پر سیاہ جھنڈیاں نصب کیں۔ شام کو پریڈ گراؤنڈ میں ایک جلسہ ہوا جہاں چودہری خلیق الزماں صاحب نے بھی لکھنؤ سے تشریف لاکر شرکت کی۔ اور انہوں نے اپنی تقریر میں مسلمانان کانپور کے جذبات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات میں سول نافرمانی کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے کیونکہ اس وقت بہت سے اہم مسائل درپیش ہیں۔

کالی قمیض والوں کا حملہ

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ منگل کو کالی قمیض کے مزدوروں نے طلاق محل میں وکٹوریہ مل کے دفتر میں آکر حملہ کیا جس سے کچھ مزدوروں کے چوٹیں آئیں ۱۲ ستمبر کو نیو وکٹوریہ مل کے کچھ مزدوروں پر ان لوگوں نے حملہ کر کے گھائل کیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں پانچ آدمیوں کو گرفتار کیا ہے۔

وکٹوریہ مل

وکٹوریہ مل کا کام شروع ہو گیا ہے بھرتی کے سلسلہ میں مزدور سبھا کو کچھ شکایتیں ہیں۔ علاوہ اس کے مزدور سبھا کا یہ خیال ہے کہ پولیس کا رویہ یک طرفہ ہے اس سلسلہ میں مزدور سبھا آنریبل مسٹر رفیع احمد قدوائی قایم مقام وزیر اعظم سے گفتگو کرنے والے ہیں۔

زخمیوں کی امداد کے متعلق لیکچر

مقامی نوجوان کلب کے زیر انتظام مسٹر ایچ. ایم. کاری ڈویزنل سپرنٹنڈنٹ سینٹ جونس ایمبولنس زخمیوں کو امداد دینے کے مسئلہ پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کریں گے۔ لیکچر منگل وجمعہ کو شام کے ۶ بجے سے شروع ہوا کرینگے۔

ستیہ گرہ

کانپور سٹی مسلم لیگ نے پچھلے دنوں آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبران سے دہلی میں ملاقات کرنے کے لئے اپنا ایک ڈیپوٹیشن بھیجا تھا تاکہ لیگ کانپور میں ستیا گرہ کرنے کی اجازت دیدے آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح نے اس معاملہ کو صوبجاتی مسلم لیگ کے سپرد کر دیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ صوبجاتی مسلم لیگ نے کانپور مسلم لیگ کو اس وجہ سے ستیہ گرہ کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے کہ جب تک بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق آل انڈیا مسلم لیگ اپنی پالیسی واضح نہ کرے اسوقت تک کانپور مسلم لیگ کو ستیہ گرہ کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

امپروومنٹ امپلائز ایسوسی ایشن

۲۰ ستمبر ۳۹ء کو ایک میٹنگ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ امپلائز ایسوسیشن کی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں زیر صدارت مسٹر ایس. این. سکسینہ سکریٹری امپرومنٹ ٹرسٹ منعقد ہوئی۔ ایک ایسوسیشن ممبروں کے مفاد اور اتحاد باہمی کے غرض سے تشکیل کی گئی۔ جب ذیل ارکان منتخب کئے گئے۔

(۱) قاضی عزیز احمد صدر (۲) بابو کالی چرن کھرے سینیر نائب صدر۔ (۳) بابو مرتضی حسین جونیر نائب صدر۔ (۴) بابو سکھپال سنگھ جینی۔ سکریٹری (۵) بابو پی. سی مترا۔ جوائنٹ سکریٹری ح

بلجیم کے راستہ فرانس پر حملہ

لندن ۱۸ ستمبر۔ پولینڈ سے جرمن فوجیں ایک بڑی تعداد میں مورچہ پر منتقل کی جارہی ہیں۔ جبا نکہ فرانس کی فوجیں ۹ میل کے مورچہ پر ۱۲½ میل تک بڑھ گئی ہیں۔ اس وقت فرانس کی فوجیں ایسے مقام پر رکھی ہوئی ہیں کہ وادا ہی سار پر انکا کنٹرول ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا جرمنی میگ فرانڈ لائن پر اپنی حفاظت ہی کریگا۔ یا بلجیم یا ہالینڈ کے راستہ پر فرانس پر حملہ کریگا۔ اس واقعہ سے کہ بلجیم اور ہالینڈ کی سرحد کے قریبی علاقہ کو خاصکر ایکیلا شپیل کے اردگرد علاقہ خالی کرایا جارہا ہے۔ بلجیم کے ڈیفنس ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہے اور میگنٹ لائن سرحد بلجیم تک پھیلی ہوئی ہے۔ سار برائن کے علاقہ میں اب تک لڑائی ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جرمنی کی فوج گذشتہ جنگ جتنی نہیں ہے۔ جوابی حملہ زیادہ مہنگے پڑتے ہیں۔ میگ فرانڈ لائن پر گولہ باری کا ہوائی جہازوں نے جو نوٹس لیا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت کامیاب رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ میگ فرانڈ لائن پر بہت سے قلعے جلدی میں بنائے گئے ہیں جنمیں گھٹیا کنکریٹ استعمال کیا گیا ہے۔

فرانس کے جنرل سٹاف نے اعلان کیا ہے کہ رائن اور رسیل کے درمیان مورچہ پر کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا۔ ہفتہ کے آخر میں جرمن توپوں سے جوابی حملہ کے بعد آج جمود رہا۔ فرانس کی فوجوں کے ۱۵ روز تک کے آگے بڑھتے رہنے اور جرمن فوجوں کے جوابی حملوں کے بعد دونوں طرف سے مقابلہ کی زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔

۲۲ ہزار ٹن وزنی جہاز ڈبو دیا گیا

لندن ۱۸ ستمبر۔ بحری محکمہ کو یہ اعلان کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ ہوائی جہازوں کو لیجانے والا جہاز "کریجیس" دشمن کی آبدوز کشتی نے ڈبو دیا ہے۔ حفاظتی جہازوں نے باقی ماندہ جہازرانوں کو اٹھا لیا۔ اور آبدوز کشتی پر حملہ کیا۔ جس سے آبدوز کشتی ڈوب گئی۔

"کریجیس"۔۔۔ ۲۲ ٹن وزنی جہاز ہے وہ رائل نیوی کا خاص جہاز تھا اور جنگ عظیم کے آخر میں تعمیر کیا گیا تھا۔ محکمہ اطلاعات کا بیان ہے کہ جب "کریجیس" ڈوبا اسوقت اس میں ہوائی جہاز کم تھے اور اس لئے جہازراں کم تھے۔ جب اس میں پورا وزن ہوتا ہے تو ۱۲۰۰ افراد سپاہی ہوتے ہیں۔ "کریجیس" کے بچے ہوئے چارسو جہازرانوں کو اور جہازوں نے اٹھا لیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا اور کتنے جہازراں بچے ہیں۔

جہاز کے کمانڈر کا ابھی تک پتہ نہیں ہے۔ ایک افسر کا بیان ہے کہ میں نے آخری مرتبہ کپتان جہاز کو ایک پل پر کھڑا دیکھا تھا۔ اور وہ جہازراں کو خالی کرنے کا حکم دے رہا تھا۔

جہاز خالی کرنے کا حکم ۵ منٹ کے اندر دیدیا گیا اور زیادہ کشتیاں استعمال اس لئے نہیں کیجا سکیں کیونکہ جہاز بڑی تیزی کے ساتھ ڈوب گیا۔ جب جہاز ڈوبنا شروع ہوا تو زیادہ تر جہازراں پانی میں کود گئے۔ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جہاز میں گیارہ سو مسافر سوار تھے جنمیں ۶۸۳ زندہ ہیں

مشرقی پولینڈ پر روس کا قبضہ

لندن ۱۹ ستمبر۔ روس کا کمانڈر انچیف مارشل درشلو پولینڈ میں روسی فوج کی خود رہنمائی کر رہا ہے۔ موسیو کالینو بہت سے سپاہیوں کو انکی بہادری کا حوصلہ دے چکے ہیں۔

کوناس سے اطلاع ملی ہے کہ جرمن فوجیں ییانک سے واپس ہٹ رہی ہیں کیونکہ اس پر روسی فوج اپنا قبضہ کرینگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بریسٹ لٹوسک بھی روس ہی کے قبضہ میں رہے گا۔ روسی فوج کا ٹنک والا دستہ کل رات ولنا میں داخل ہو گیا۔ اور پیدل پلٹن آج داخل ہو جائے گی۔ سرکاری طور پر جو سرکاری بیان شایع ہوا ہے اسمیں بریسٹ لٹوسک میں روس اور جرمنی کے افسروں کی کانفرنس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

بحر بالٹک میں روسی بحری بیڑہ نے حکم دیا ہے کہ بحر بالٹک میں جو پولش آبدوز کشتی ہے اس کو باہر نہ نکلنے دیا جائے حکومت روس نے لیتھونیا کو یقین دلایا ہے کہ روس کی کارروائی وائٹ روس اور یکرائن تک ہی محدود رہے گی اس وعدہ کے باوجود لتھونیا اپنی حفاظت کی تیاریاں کر رہا ہے۔

روس اور جرمنی کی سازش

لندن ۱۹ ستمبر۔ روس کی آئندہ پالیسی کے متعلق اس وقت کچھ کہنا ناممکن ہے۔ لندن کے باامید حلقوں میں اب بھی یہی رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ روس نے پولینڈ کے معاملہ میں جرمنی کے ساتھ اشتراک نہیں کیا ہے اور جو تیزی کے ساتھ آئندہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ ان میں بھی کوئی اشتراک نہیں کریگا۔ مگر ان حلقوں میں اس طرف بھی ایک اشارہ کیا جارہا ہے۔ اگر روس کی سرحد پر کسی دوسری حکومت کو ختم کر دیا گیا جس کے لئے رومانیہ کا زیادہ امکان ہے تو روس اس طریقہ پر اپنے تعاون کی حفاظت کرنے کا فیصلہ کریگا۔ دوسرے حلقے کا خیال یہ ہے کہ دوسری حکومتوں کو ہڑپ کرنے کے لئے جرمنی اور روس نے آپس میں سمجھوتہ کر لیا ہے۔ بلقان اور بحر بالٹک کے قریب کے ملکوں میں یہ خیال یقین کے درجہ تک پہونچ چکا ہے۔

ڈیوک آف ونڈسر

شملہ ۱۹ ستمبر۔ معاصر "اسٹیٹسمین" کا نامہ نگار مقیم شملہ لکھتا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر (سابق شاہ ایڈورڈ) کے فوجی اسٹاف میں میجر جنرل مقرر ہوئے ہیں یہاں کے فوجی حلقوں میں دلچسپ قیاس آرائی شروع ہو گئی ہے اور یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ ممکن ہے کہ آپ ہندوستان کے فوجی اسٹاف کے میجر جنرل مقرر ہوں۔

سرکاری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر اس کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ شاید آپ مصر جائیں گے۔

میکسیکو جرمنی کے جہاز خریدیگا

معلوم ہوا ہے کہ میکسیکو کے ساحل پر جرمنی کے جو جہاز جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے بیکار کھڑے ہوئے ہیں ان کے بارے میں جرمنی کے ساتھ سودا کیا جارہا ہے۔ اسوقت جرمنی کو میکسیکو کا ۳۰ لاکھ ڈالر قرضہ دینا ہے میکسیکو قرضہ کے بدلے میں جہاز لینے کے سوال پر بات چیت کر رہا ہے۔

پولینڈ کی حکومت فرانس میں

لندن۔ ۱۸ ستمبر۔ سیاسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ پولینڈ کی حکومت فرانس منتقل ہو جائے گی۔ جس طرح کہ گذشتہ جنگ میں بلجیم کی حکومت ہو گئی تھی۔

امریکہ کو جاپان کی دھمکی

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ اگر ریاستہائے متحدہ امریکہ نے جاپان کے متعلق اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو بحرالکاہل میدان جنگ بن جائے گا۔" یہ ہے وہ دھمکی جو اخبار "کوکمن شمبن" نے دی ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ یورپ میں جنگ چھڑنے کے بعد سے امریکہ مشرق ایشیا کا ٹھیکیدار بن بیٹھا ہے اور سامان کی آمد ورفت پر پابندی لگا کر جاپان پر اقتصادی دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جرمنی میں بغاوت

پیرس ۱۹ ستمبر۔ جرمنی سے ایمسٹرڈم میں آنے والے لوگوں کا کہنا ہے کہ اہل جرمنی کو اس بارے میں بڑا زبردست تعجب ہے کہ جب سے لڑائی چھڑی ہے ڈاکٹر گوبلز وزیر پروپیگنڈا خاموش ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کئی ہفتہ سے "ڈاکٹر گوبلز" کا نام اخباروں میں قطعی نہیں آرہا ہے اور عام رائے یہ ہے کہ روس کے ساتھ ملاپ کی نئی پالیسی پر انکو قربان کر دیا گیا ہے۔ چند لوگوں کا تو یہاں تک خیال ہے کہ ڈاکٹر گوبلز مر چکا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈاکٹر گوبلز کے متعلق افواہوں کی کوئی تردید نہیں کی جارہی ہے

ہاؤس ایجنسی کو اطلاع ملی ہے کہ بوہیمیا موراویا اور سلوویکیا میں خوفناک ہراس کی ایک زبردست لہر پھیلی ہوئی ہے۔

علیگڈھ میں خاکساروں کی گرفتاری

علیگڈھ ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ۲۷ خاکساروں کے ایک جتھے کو گرفتار کر لیا کہا جاتا ہے کہ یہ جتھا لکھنؤ جارہا تھا۔

یو.پی کا اظہار وفاداری

لکھنؤ ۱۸ ستمبر۔ گورنر یوپی کو موجودہ جنگ کے متعلق بہت سے پیغامات وفاداری خدمات کی پیشکش اور دان پہنچے ہیں جن کا گورنر کیمپ کے ایک پریس نوٹ میں آیا ہے۔ مہاراجہ میسوری پرشاد سنگھ نے وعدہ کیا ہے کہ جب تک جنگ جاری رہے گی۔ پانچہزار روپے ماہانہ دیا جائے گا۔ نواب صاحب چھتاری نے دس ہزار روپے براہ راست وائسرائے کو اور ڈہائی سو پونڈ برطانی حکومت کو دیا ہے۔ ہر طبقہ کے لوگوں سے امداد کی پیشکش ہو رہی ہے۔

حکومت یو.پی کا اعلان

لکھنؤ۔ حکومت یو.پی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہندی اردو لغات وصول کرنے کی جو میعاد پریس نوٹ مورخہ ۲۴ اگست ۳۹ء میں مقرر کی گئی تھی۔ وہ ۱۵ ستمبر سے یکم نومبر ۱۹۳۹ء تک بڑھادی۔

کانگریسی حکومتیں اور گرفتاریاں

لکھنؤ ۱۸ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے صوبجاتی وزارتوں کے نام ایک سرکلر بھیجا ہے جنہیں یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ بین الاقوامی حالات کی وجہ سے اپنی روزانہ کارروائیوں میں کوئی مداخلت نہ ہونے دیں اور کانگریسی وزارتوں کے صوبوں میں وزیروں کے سابق منظوری کے بغیر کوئی گرفتاری نہ ہونے پائے

وائسرائے ہند سے ملاقاتیں

شملہ ۱۸ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب چھتاری اور سرجے پی سریواستوا وائسرائے ہند سے یو.پی. لاز مت ٹیکس بل حالات جنگ اور زمینداروں اور کارخانہ داروں کی وفاداری کے اظہار کے متعلق ملے تھے۔

ص (۶) بابو سید رضا جوائنٹ سکریٹری (۷) بابو بھگوانداس خزانچی (۸) بابو جے نرائن شکلا محاسب۔ ممبران میں (۹) بابو بھوانی شنکر (۱۰) منشی حبیب اللہ (۱۱) بابو سید احمد

سبد گل

ہم سمجھ رہے تھے کہ اعلان جنگ کے بعد لندن اور پیرس میں ہو کا عالم ہو گا ہر شخص رنج اور غم کا ماڈل بنا ہوا اپنے گھر کے کسی کرے چھپا بیٹھا ہوگا سڑکیں سنسان ہوں گی عاشق و معشوق کو بھول چکا ہوگا اور معشوق عاشق کو فراموش کر چکے ہوں گے۔

بیویاں شوہروں کے گلے میں باہیں ڈال کر کہہ رہی ہوں گی "اچھی اب کیا ہوگا" شوہر بیویوں کو حسرت بھری نظروں سے دیکھ رہے ہوں گے لیکن لندن اور پیرس کی اطلاعیں بتاتی ہیں کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی ماتمی فضا پیدا ہونے کی بجائے ان خوشنما شہروں کی فضا اور بھی زیادہ رنگین ہو گئی ہے۔

لندن اور پیرس کی اس رنگین فضا سے متاثر ہو کر یوروپ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ جنگ کے شروع ہوتے ہی لندن کی فضا، قوس و قزح کی طرح رنگین بن گئی، بازاروں اور سڑکوں پر حسین اور نوجوان لڑکیوں کا اس قدر ہجوم رہتا ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ لندن پرستان بن گیا ہے۔

سب سے زیادہ دلکش فضا لندن کے ان حصوں کی ہے جہاں حسن و شباب کے نشہ میں مخمور لڑکیاں جنگی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہی ہیں چنانچہ جس جگہ عورتوں کو بھرتی کیا جا رہا ہے وہاں کی فضا میں ایسے رنگین قہقہے سنائی دیتے ہیں کہ انسان ان کو سنکر بیتاب ہو جاتا ہے۔

یہی حالت پیرس کی ہو سبز سرخ نیلی اور زرد پوشاکوں میں حسین جمیل لڑکیاں فوجی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہی ہیں، ان میں سے ہر لڑکی ایک قیامت ہے قیامت۔

اس جمیل و شکیل فوج کا کام یہ ہوگا کہ یہ زخمیوں کے زخموں پر مرہم رکھیں گی ان کا دل بہلائیں گی ان کی خدمت کریں گی اور اپنی لطیف باتوں اور بذلہ سنجیوں سے یہ بھلا دیں گی کہ وہ ہسپتال میں ہیں یا اپنے گھر میں غرضکہ لندن اور پیرس میں ہزاروں حسین و جمیل لڑکیاں ملک اور وطن کے لئے اپنی حسین و جمیل ہستی سے لاپرواہ میدان جنگ میں جانے کے لئے مضطرب ہیں۔

حسین طبقہ کی اس جسارت نے لندن اور پیرس کے نوجوانوں میں بھی نئی زندگی اور روح پیدا کر دی ہے، بھلا نوجوان نازک اندام لڑکیوں سے کس طرح پیچھے رہ سکتے ہیں۔

چنانچہ لاکھوں نوجوانوں کی تعداد اس وقت تک جنگ کے لئے اپنی خدمات پیش کر چکی ہے۔

خوش نصیب ہوں گے وہ نوجوان جن کے زخموں پر یہ حسین پریاں مرہم رکھیں گی اور قابل رشک ہے ان نوجوانوں کی قسمت جو ان پیکران جمال کے ہاتھوں سے دوا پینے کی سعادت حاصل کریں گے یہ دوا نہیں بلکہ شراب کا ایک ایسا جام ہوگا جو نوجوانوں کو مدہوش کر دے گا غالب نے سچ کہا ہے:-

نیند اسکی ہے دماغ اس کا ہے راتیں اسکی ہیں
جسکے شانہ پر تری زلفیں پریشاں ہو گئیں

ادب لطیف

زندگی

میں سمجھے ہوئے تھی "زندگی" دکھ سکھ کا ایک کھیل ہے طلوع آفتاب کے بعد پرندوں نے میٹھی آواز میں کہا زندگی قدرت کا ایک خوبصورت عکس ہے" . . . .

غروب ہوتے ہوتے آفتاب سے معلوم ہوا کہ زندگی تبدیلی کا نام" . . . .

پانی کے بلبلے نے کہا "زندگی ایک جلبلاہٹ ہے" مرجھائے ہوئے کنول نے کہا "زندگی چند گھنٹوں کی کہانی ہے" . . . .

کتے سے معلوم ہوا "زندگی ایک لالچ ہے" امتحان سے فیل ہوئے خودکشی کے لئے تیار "ودیارتھی" سے معلوم ہوا کہ "زندگی ایک بوجھ ہے"۔

کودتی ہوئی ہرنی نے کہا "زندگی ایک تفریح اگ ہے" بچے کی میٹھی مسکراہٹ نے کہا "زندگی مسرت ہے" دن بھر محنت کرنے پر بھوکے مرنیوالے مزدور نے کہا "زندگی دکھ کا مرکز ہے" . . . .

سنسان جنگل نے کہا "زندگی ایک گہری خاموشی ہے" . . . .

دولت کے نشہ میں اندھے بنے امیر نے کہا "زندگی کھانا پینا اور مرجانا ہے" . . . . قسمت پر شاکر رہنے والے غریب نے کہا "زندگی قسمت کی فال ہے" . . . .

بستر علالت پر پڑے ہوئے مریض نے کہا "زندگی بیماری کا گھر ہے" . . . .

تماش بینوں نے کہا "زندگی ایک کھیل ہے" سائل نے کہا "زندگی خدا تعالیٰ کی خیرات ہے" کشتی لڑنے والے پہلوان نے کہا "زندگی ایک اکھاڑا ہے" سارا دن کرسی پر بیٹھے قلم چلانے والے کلرک نے کہا "زندگی ایک ملازمت ہے" . . . .

دوائیوں کا اشتہار دینے والے نے کہا "زندگی یہ مرکب گولیاں ہیں" . . . .

بیواؤں کی سرد آہوں سے معلوم ہوا کہ "زندگی آنسوؤں کی دھار ہے" . . . .

ارے یہ کیا؟ اچانک خیالات کا سلسلہ ٹوٹ گیا، دل سے آواز اٹھی، "زندگی کرم بھومی اور کرم کشیتر ہے" . . . .

وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ایکٹریس تعلیم یافتہ ہے یا نہیں ہے! تعلیم یافتہ اور عمدہ ایکٹرس کے دستیاب ہونے میں اس وقت جو دشواری پیش ہے وہ اس وقت تک زائل نہیں ہو سکتی جب تک کہ بڑے بڑے شہروں مثلاً بمبئی، کلکتہ لاہور، وغیرہ میں اداکاری کی تعلیم کے لئے مدارس قایم نہ ہو جائیں ضرورت ہے کہ صاحبان ثروت اس قسم کے مدارس قایم کریں اور اس میں ان طلباء اور طالبات کو شریک کیا جائے جنہوں نے ہائی اسکول یا کالج کی تعلیم ختم کر لی ہو اور ان کو اداکاری کی باضابطہ تعلیم دی جائے۔

یوروپ اور امریکہ میں ایسے بیسیوں مدارس ہیں جہاں اداکاری کی تعلیم مقررہ اوقات میں دی جاتی ہے اس کے باعث جب کبھی کسی کمپنی کو ایکٹر یا ایکٹرس کی ضرورت ہوتی ہے تو بیسیوں درخواستیں آجاتی ہیں اور ان میں سے ادا آموز موزوں اداکار انتخاب کر لیتا ہے۔

نواب صاحب چھتاری کی اپیل

نئی دہلی ۱۸ ستمبر نواب سر محمد احمد سعید خاں صاحب چھتاری چیف کمشنر بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے جسکے ذریعہ اسکاؤٹوں سے اپیل کی ہے کہ وہ موجودہ ضرورت کے وقت برطانیہ کا ساتھ دیں اُنکا فرض انصاف کا ساتھ دینا ہے اور برطانیہ اس وقت انصاف کی راہ پر ہے۔

عالم نسواں

بیماریوں سے بچنے کے لئے چائے کی خاصیت

جسم کو بیماری سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ برابر چائے پیجئے آپ جانتے ہیں کہ کھولتا ہوا پانی تمام بیماریوں کے کیڑوں کو مار ڈالتا ہے اور چونکہ چائے ہمیشہ ابلتے ہوئے پانی میں تیار کی جاتی ہے اس لئے ناخالص اور گندے پانی کی بجائے چائے پینے سے بیماری لاحق ہونے کے خطرے سے آپ محفوظ ہو جائیں گے مثلاً ہیضہ، میعادی بخار، پیچش، وغیرہ چائے بالکل خالص اور بے ضرر ہے، چائے پینے کی عادت ڈالئے اور اپنے جسم میں بیماری کو روکنے کی طاقت بڑھائیے حکماء طب کو جتنی بیماریاں یاد ہیں ان میں سے کوئی بھی چائے پینے سے پیدا نہیں ہوتیں مذکورہ بالا خیال امریکہ کے مشہور ڈاکٹر وڈس ہچینس کا ہے ہیمر اسمیت اسپتال لندن کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سر ٹامس کیری ایونز کا خیال ہے کہ ہندوستان میں زیادہ تر بیماریاں پانی کے ناخالص ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں چائے پینے سے (جو ہندوستان میں بہت سستی ہے) آپ کو بے شمار فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ہر ہندوستانی کو چائے پینی چاہئے اتھروید کی تیسری جلد میں جو نصیحت ہندوؤں کے لئے سنسکرت زبان میں ہزاروں برس پیشتر سے لکھی گئی ہے، اس کو پڑھئے، اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"چائے" پہاڑی ملکوں میں پیدا ہوتی ہو اس کی پتیاں سیاہ رنگ کی ہوتی ہیں یہ تکان دور کرتی ہے، یہ طاقت بڑھاتی ہے، بخار کو دور کرتی ہے بلغم اور زکام کو روکتی ہے سستی کو دور کرتی ہے، پسینہ بڑھاتی ہے، اسی لئے گرم موسم میں یہ انتہائی ٹھنڈک پہونچانے والی پینے کی چیز ہے اس میں دودھ اور شکر بھی ملا سکتے ہیں۔

چائے آپ کے لئے بہت سی صورتوں میں اچھی ہے (۱) یہ تر و تازگی بخشتی ہے (۲) طاقت اور جوش پیدا کرتی ہے (۳) تکان اور پژمردگی کے بعد طاقت و فرحت بخشتی ہے (۴) پست ہمتی کے موقع پر جوش پیدا کرتی ہے (۵) جب آپ زیادہ جوش میں آتے ہیں تو یہ آپ کو اطمینان بخشتی ہے (۶) بیماری اور غمی میں آپ کا دل بہلاتی ہے (۷) سردیوں میں گرمی پہونچاتی ہے (۸) گرمیوں میں ٹھنڈک پہونچاتی ہے (۹) گھر کو منور کرتی ہے (۱۰) دوستی اور محبت کو بڑھاتی ہے۔

عمدہ سے عمدہ چائے استعمال کیجئے! سستی اور گھٹیا چائے سے کفایت نہیں ہوتی کم قیمت کی چائے آپ جسقدر بھی زیادہ استعمال کریں اس سے وہ طاقت اور فرحت حاصل نہیں ہو سکتی جو کہ آپ کو تھوڑی سی اچھی ہندوستانی چائے سے ہو سکتی ہے:-

(۱) چائے بنانے کیلئے ایک معمولی کیتلی اور ایک مٹی کی چائدانی کی ضرورت ہے، یہ زیادہ داموں کی نہیں ہیں، کیتلی پانی ابلنے کے لئے اور چائدانی چائے تیار کرنے کے لئے، پانی کو خوب اچھی طرح کھولنے دیجئے کم کھولتے ہوئے پانی سے چائے عمدہ اور خوش ذائقہ نہیں ہو سکتی۔

(۲) چائے دانی کو گرم پانی سے صاف کیجئے پھر ہر ایک آدمی کیلئے ایک چمچہ اور چمچہ زائد چائے اسمیں ڈالیئے

(۳) پھر اس میں کھولتا ہوا پانی ڈالدیجئے اور ڈھکنے سے ڈھانک دیجئے ۵ منٹ تک چائے کی پتیوں کو اسمیں رہنے دیجئے پھر پیالیوں میں ڈالئے اور اگر خواہش ہو تو دودھ اور شکر ملا لیجئے۔

بچوں کی دنیا

آسام کے ناگا لوگ

از جناب آغا محمد اشرف صاحب ایم اے

آسام کی وادی کے شمالی حصہ میں کچھ نیم وحشی قسم کے لوگ رہتے ہیں اب تو زمانے کیساتھ ساتھ ان کی عادتیں اور رہنے سہنے کا طریقہ بہت کچھ بدل گیا ہے لیکن آج سے پچاس برس پہلے ان کی وحشت کے عجیب و غریب قصے سننے میں آتے تھے ان لوگوں میں یہ عام رسم تھی کہ دیوی دیوتاؤں کے سامنے آدمی کو مار کر بھینٹ چڑھاتے تھے بڑے بڑے امیر زیور کے طور پر گلے میں کھوپڑوں کے ہار پہنتے تھے یہ لوگ آدمیوں کے مارنے میں بہت ہوشیار تھے اور ان کے نزدیک جان کی کوئی قیمت نہ تھی، اس علاقہ میں تعلیم کی ابھی تک بہت کمی ہے۔

خاصکر شمالی حصہ کے لوگ تو اب بھی بہت سی باتوں میں اپنے باپ دادا سے ملتے جلتے ہیں۔ بنگال اور آسام بارشوں کے لئے بہت مشہور ہے اگست کے مہینہ سے لیکر ستمبر کے آخر تک یہاں بیحد بارش ہوتی ہے پانی کا طوفان اس علاقے کو رہنے کے قابل نہیں رکھتا، اس موسم میں یہاں کے رہنے والے بناس پتی درختوں کے پتے اور چھال کھا کر گذر کرتے ہیں بنگال اور آسام کی جنوبی وادی میں ملیریا بخار بہت کثرت سے پھیلتا ہے، ناگا لوگوں کو کبھی ملیریا کی شکایت نہیں ہوتی یہ لوگ مرتے بھی ہیں تو بھوک سے کیونکہ انھیں کھانے کو کافی مقدار میں نہیں ملتا۔

یہ لوگ دوسرے علاقوں کی طرح افیون یا کوئی اور نشہ کی چیز بھی نہیں پیتے اسی وجہ سے ان کی صحت بہت اچھی رہتی ہے یہاں نہ زیادہ سردی پڑتی ہے نہ بہت زیادہ گرمی آسام کا یہ علاقہ برما کی سرحد سے جا ملا ہے اس لئے گورنمنٹ کی نظر میں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے گویا صوبۂ شمال مغربی کی طرح یہ ہندوستان کی ایک سرحد ہے۔

پہلے بعض لوگوں کا خیال تھا کہ ناگا لوگوں کا کوئی مذہب نہیں ہے، لیکن یہ خیال غلط ہے ان کے رسم و رواج سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کچھ نہ کچھ مذہب ضرور ہے، عام طور پر ان کا یہ خیال ہے کہ موت کسی دیوی یا دیوتا کے غصہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔

اس علاقہ میں لکھنے پڑھنے کا کام سکھانے کے لئے عیسائیوں نے کوشش کی اور اب تک چند مشنری لوگ وہاں کام بھی کر رہے ہیں پہلے تو ناگا لوگوں کے جوان مرد اور عورتوں نے بہت شوق سے تحفوں کے لالچ میں اسکولوں میں جانے کی حامی بھرلی۔

لیکن تھوڑے دن کے بعد انھیں معلوم ہوا کہ اب یہ تحفے ملنے بند ہو گئے ہیں تو آہستہ آہستہ بہت سے لوگ بھاگ گئے۔

ناگا لوگ اپنے ملک کے چشموں سے بہت سا نمک بناتے ہیں لیکن نمک بنانے پر انھیں ایک کافی رقم محصول کے طور پر دینی پڑتی ہے یہ نمک کے بدلے دوسرے لوگوں سے ضرورت کی چیزیں خرید لیتے ہیں مثلاً آسام کے جنوبی علاقے سے اکثر ایسے لوگ آتے ہیں جو ناگا لوگوں سے نمک لیتے ہیں اور اس کے بدلے میں گیہوں افیون اور مرغے بیچ دیتے ہیں۔

یہ لوگ مچھلی اور سانپ بہت شوق سے کھاتے ہیں یہ اپنا کھانا بانسوں کے اوپر آگ میں بھونتے ہیں پھر درختوں کے بڑے بڑے پتوں پر رکھ کر کھا لیتے ہیں ناگا لوگ گھروں پر عام طور پر برہنہ رہتے ہیں ان کے پاس پہننے کو بہت کم کپڑے ہوتے ہیں پھر بھی کوئی غیر آجائے تو ایک آدھ چیتھڑے سے اپنا تن ڈھانک لیتے ہیں انھیں اپنی عزت آبرو کا بہت زیادہ خیال ہے دنیا میں شاید [illegible]

پردۂ فلم

ہندوستانی ایکٹریسیں!

از جناب نصیر الدین صاحب ہاشمی

اب ہندوستان میں سینما کا جس قدر شوق ہو چکا ہے وہ ایک حقیقت نفس الامر ہے بڑے بڑے شہروں میں ہندوستانی فلم ہفتوں چلتے ہیں اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سینما بینی کا ذوق روز بروز ترقی پر ہے۔

آج سے دو تین سال پہلے اکثر ہندوستانی فلم ہر طرح قابل اعتراض ہوتے تھے اداکاروں کی غلط اداکاری بے موقع گانوں کی کثرت نامناسب سینری وغیرہ قصہ کا مہمل پلاٹ اداکاروں کا دقیانوسی لباس وغیرہ غرض ہر لحاظ سے ہندوستانی فلم ناقص اور قابل اعتراض ہوا کرتے تھے مگر رفتہ رفتہ اب بہت کچھ اصلاح ہو چکی ہے اور توقع ہے کہ جو خامیاں ہیں ان کی بھی آیندہ اصلاح ہو جائیگی جو امور قابل اصلاح ہیں ان میں سے ایک اداکاروں کی علمی لیاقت ہے یوروپ اور امریکہ میں جس قدر اداکار ہوتے ہیں چاہے وہ عورت ہو یا مرد سب کے سب تعلیم یافتہ ہوتے ہیں مگر ہندوستانی اداکاروں میں ایسا نہیں ہوتا دو چار کے سوا باقی سب تعلیم سے عاری ہیں خصوصیت سے ایکٹریسوں میں علم کی بڑی کمی ہے۔

بدقسمتی سے ہندوستانی ایکٹریسوں میں شرفا کا حصہ بہت کم ہے زیادہ تر پیشہ ور طبقہ کی عورتیں یہ کام انجام دیتی ہیں ان کو تعلیم سے کچھ سروکار نہیں ہوتا اور اپنی ضرورت کے لئے شد بد سے واقف ہوتی ہیں تاکہ موسیقی کے لئے غزلوں وغیرہ کی کتابیں پڑھ سکیں۔

ظاہر ہے کہ یہ واقفیت حقیقی اداکاری کے لئے ممد نہیں ہو سکتی اداکار عورتوں کے تعلیم یافتہ نہ ہونے سے جو نقصانات ہیں اس کی مختصر صراحت کیجاتی ہے۔

سب سے پہلے علمی نقدان کے باعث ڈائرکٹر کو اس امر کی بڑی زحمت ہوتی ہے کہ کھیل اور اس کے ضروریات اور متعلقہ اداکاری کے متعلق پوری تفصیل ذہن نشین کرائی جائے اور کئی بار آزمائش کرے کیونکہ اگر معمولی تفہیم کے بعد فلمبندی کی جاتی ہے تو یہ ناکافی ہوتی ہے اور اس قسم کی ایکٹریسوں کا فلم کبھی کامیاب نہیں ہوتا ظاہر ہے کہ ایکٹریس اگر کافی قابلیت رکھتی ہوگی تو پھر اس کو زیادہ تفہیم وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی اپنی اداکاری اور اپنے متعلقہ فرائض کو ایک تعلیم یافتہ اور قابل ایکٹریس بہ آسانی سمجھ سکتی ہے۔

تعلیم یافتہ ایکٹرس ہونے سے خوشی و غم وغیرہ کے موقعوں پر اصل جذبات ظاہر کرنے کی زیادہ امید کی جا سکتی ہے کیونکہ وہ اس امر سے بخوبی واقف ہوتی ہے کہ اصل کی نقل کس طرح کی جائے۔

جب کوئی ایکٹرس تعلیم یافتہ ہوگی تو اس کو یہ معلوم ہوگا کہ فلم کی کامیابی اور خود اس کی حقیقی شہرت اور نام آوری کا راز کیا ہے، عمدہ اور بہتر اداکاری کے لئے کن کن امور کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ کیا گر ہیں جن پر عمل کرنے سے دوامی شہرت حاصل ہو سکتی ہے۔

یوروپ اور امریکہ کی ایکٹریسیں جب مشہور ہو جاتی ہیں تو پھر ان کی شہرت دوامی ہوتی ہے۔ اور روز بروز وہ اپنی عمدہ اور بہترین اداکاری کے باعث زیادہ تر مشہور ہوتی جاتی ہیں۔

اس کے برخلاف ہندوستانی ایکٹرس کی شہرت اور نام آوری دوامی نہیں ہوتی۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ یہاں کی ایکٹریسیں علم سے بالکل عاری ہوتی ہیں۔

ایکٹریس کے تعلیم یافتہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کو معاوضہ بھی زیادہ نہیں مل سکتا۔

موجودہ زمانہ میں مالکان کمپنی بھی مجبور رہتی ان کو جو بھی حسین ایکٹرس دستیاب ہو اس کو وہ کام چلانے کے لئے ملازم رکھ لیتے ہیں۔

اقوال زریں

اپنے تھوڑے سے عیوب کا علم دوسرے کے بہت سے عیوب کے علم سے زیادہ نافع ہے۔

وقت کا درست استعمال زندگی کو کامیاب بناتا ہے

دشمن کو کبھی حقیر خیال مت کرو۔

عاقل نما نادان سے احتراز کرنا چاہئے۔

اگر تم حق پر ہو تو تم کو غصہ نہیں کرنا چاہئے اور اگر حق پر نہیں تو غصہ آنے کا کوئی سبب نہیں۔

موج تبسّم

مسٹر جون:۔ تم ریس میں پرانے ماڈل کی پرانی موٹر کیوں استعمال کرنے لگے ہو۔؟

پیٹر:۔ کیا کروں میں نے رات کو خواب میں اسی موٹر پر سوار ہو کر ریس جیتی ہے۔

کشور:۔ تین سال ہوئے میں نے ایک پیسہ پر اپنا نام لکھا تھا، اور وہ پیسہ سوا تین سال بعد پھر میرے پاس واپس آ گیا۔

حامد:۔ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہم دن میں کئی چکوں پر دستخط کرتے ہیں جو دوسرے ہی دن میرے پاس واپس آ جاتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

افریقہ کے ایک حصہ یعنی جنوبی ٹیولنسل وہرا کو کے باشندے دنیا بھر میں سب سے زیادہ خوبصورت مانے جاتے ہیں، لیکن اسی ملک کے دوسرے حصہ یعنی وسط افریقہ کے رہنے والے حبشی پرلے درجہ کے بدصورت خیال کئے جاتے ہیں۔

جاپان میں ۸،۰۰۰،۰۰۰ آدمی ریشم کے کیڑوں کی تجارت پر گذر اوقات کرتے ہیں۔

جرمنی میں ایک شیشہ ایجاد ہوا ہے جس کی مدد سے اندھے بھی دیکھ سکیں گے۔

افسانہ

محبت کی بستی!

ازجناب سید ضمیر جعفری صاحب

راجہ مولا داد خاں پٹواری کا چہرہ خلاف معمول اترا ہوا تھا، پنڈت مادھورام وید نے جو یہ دیکھا تو وہ تاڑ گئے، کہنے لگے راجہ آج تم کچھ افسردہ معلوم ہوتے ہو۔

راجہ نے ایک سرد آہ بھری اور کہنے لگا ٹھیک ہے ویدجی آج میں غمگین ہوں آپ کا خیال بالکل درست ہے ویدجی میری روح کچھ غمگین ہے آج بڑے تحصیلدار صاحب دورہ پر آئے تھے میرا کام دیکھ کر تحصیلدار صاحب چودھری خادم حسین گرداور اور مجھے ہمراہ لیکر کنگھن پور کے موضع کی پڑتال کو گئے اور یہ کنگھن پور، ویدجی میری پہلی محبت کی بستی ہے یہ میرے پریم کی دھرتی ہے،، پٹواری نے حقہ کا ایک لمبا کش بھرا اور پھر کہنے لگا:۔

ویدجی آج میں کوئی تیس پورے تیس سال کے بعد اس سرزمین محبت کی طرف گیا ہوں مگر وہاں پہونچ کر اپنی زندگی کے بھولے بسرے افسانے یاد آ گئے، میری جوانی کی بیتی ہوئی گھڑیاں میری نگاہوں کے سامنے ناچنے لگیں اور میری پہلی محبت کے سنہرے خواب میری روح میں چمکنے لگے، ویدجی مجھے زندگی کی وہ "مٹھاس" یاد آ گئی جس مٹھاس کے بعد میری ساری زندگی ناقابل بیان تلخیوں کا ایک مجموعہ بن گئی"

یہاں پٹواری کی آواز بھرا گئی اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں اور چند قطرے ٹپ ٹپ زمین پر گر پڑے اور اس کی گردن جھک گئی، تھوڑی دیر کے بعد پٹواری نے کہنا شروع کیا۔

ویدجی! یہ آنسو میرے پریم کے موتی ہیں میں نے اپنی آنکھوں کے یہ ستارے اپنی سکینہ کی پیاری یاد پر نچھاور کئے ہیں۔

آہ!۔۔۔۔ آج سے ٹھیک تیس سال قبل میرے آغاز شباب کا زمانہ تھا یہی کوئی انیس بیس سال کا سن تھا، رگوں میں خون اور خون میں حرارت تھی میں نیا نیا مڈل پاس کر کے نکلا تھا اور اس کنگھن پور میں بطور پٹواری متعین ہوا تھا اس سے پہلے مجھے ملازمت کا قطعاً کوئی تجربہ نہ تھا۔

کنگھن پور۔۔۔ آپ جانتے ہوں گے، ویدجی خالص راجپوت زمینداروں کی بستی ہے میں نے جب اپنے حلقہ کا کام سنبھالا تو اپنی رہائش کے لئے کنگھن پور کو ہی پسند کیا ایک تو درمیانی موضع تھا دوسرے ڈھنگروٹ کا پتن نزدیک پڑتا تھا، اتفاق کی بات ان دنوں گاؤں بھر میں کوئی مکان خالی نہ تھا لاکو نمبردار نے بڑی کوشش کی مگر کوئی علاحدہ مکان نہ مل سکا آخر اس بیچارے نے اپنے کوٹھے میں ہی مجھے ایک کوٹھری رہنے کیو اسطے دیدی لاکو کے مکان میں کل تین کمرے، ایک پسار، اور ایک وسیع دالان تھا اپنی کوٹھری میں میں نے اپنے کاغذات کی الماری، بستر، چارپائی، اور لالٹین رکھدی میرا کھانا عموماً باہر ہی ہوتا تھا لیکن اگر کبھی ناغہ بھی ہو جاتا تو میں لاکو کا ہی مہمان ہوتا مگر آپ یہ نہ سمجھیں کہ لاکو میری اس مہمانی سے تنگ آ گیا ہوگا وہ تنگ آتا کیوں؟ یہ کوئی گھاٹے کا سودا نہیں ہوتا میری وجہ سے لاکو کا سارے زمینداروں پر رعب تھا سارا حلقہ اس کا غلام تھا۔ زمیندار کو اپنے کاموں کے لئے لاکو سے سفارش کراتے اور اس کے صلہ میں اسے انڈوں اور مرغوں کے ٹوکرے کے ٹوکرے دیتے جاتے تھے میرے سہارے پر لاکو بادشاہی کر رہا تھا۔

لاکو نمبردار کے گھر میں اس کی بیوی اس کی لڑکی سکینہ اور دو چھوٹے چھوٹے بچے رہتے تھے لاکو کا سارا کنبہ یہی تھا البتہ اس کا بڑا لڑکا شاہیا فوج میں سپاہی تھا جو عموماً باہر ہی رہتا تھا کبھی کبھار چھٹی پر گھر بھی آ جاتا تھا باقی اولاد میں سے سکینہ سب سے بڑی تھی اور سب سے خوبصورت۔

کنگھن پور تو ایک طرف رہا سکینہ میرے سارے حلقہ کی خوبصورت ترین دوشیزہ تھی اس کے حسن و جمال کے چرچے گھر کی چار دیواری سے نکل کر اپنے گاؤں اور قرب وجوار کے تمام دیہات میں پھیل چکے تھے جب وہ پانی بھرنے کے لئے ندی پر جاتی تو گاؤں کے نوخیز جوان اسے دیکھنے کے لئے راہ پر جمع ہو جاتے بعض شہرہ طرح طرح کے درگیت بھی گانے لگتے،، لیکن نمبردار کے خوف کی وجہ سے کوئی اسکے قریب پھٹکتا

راجہ جی، یہ بڑی عجیب کہانی ہے میری دادی خدا بخشے انھیں دیووں اور پریوں کی ایسی ایسی کہانیاں یاد تھیں کہ آدمی سنکر حیران ہو جاتا تھا۔

ویدجی نے راجہ پٹواری کو حیرت انگیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ کہانی ہے؟ ویدجی یہ کہانی نہیں، پٹواری نے تازہ چلم کا ایک کش لگایا اور کھانستے ہوئے کہا یہ حقیقت ہے یہ پریوں کے قصے نہیں، مولا داد کے سر پر گذری ہوئی باتیں ہیں، میری آپ بیتی ہے اچھا تو پنڈت جی! آپ کو یاد ہوگا وہ دن، میری اٹھتی جوانی کے دن تھے، مال کے محکمہ میں کام کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ بیچارے اہلکاروں کو ذرا بھی فرصت نہیں ملتی ان کی زندگی کا غذی زندگی ہوتی ہے محبت اور محبت کے رس سے خالی میرا بھی یہی حال تھا میرے قدموں میں حسن کی گنگا بہہ رہی تھی مگر مجھے اتنی فرصت نہ تھی کہ اس حسن معصوم پر ایک بھرپور نظر ہی ڈال سکتا، میں باہر سے آتا اور اپنی کوٹھری میں آ کر "خسرہ گرد اوری" اور "جمعبندیوں" کے انبار میں غرق ہو جاتا اور پھر زمینداروں کا ہجوم ہر وقت دس پانچ آدمی بیٹھے ہی رہتے، مجھے روٹی پانی دینے کے لئے اکثر سکینہ ہی میری کوٹھری میں آیا جایا کرتی میری کوٹھری کی صفائی وغیرہ بھی اسی کے ذمہ تھی، اکثر ہماری نگاہیں چار ہو جاتیں ۵

اور ہمارے نوجوان دلوں میں کچھ دھڑکن سی محسوس ہوتی اس کے نرم و نازک ہاتھوں سے کھانا لیتے وقت میری روح ایک عجیب لذت محسوس کرتی مگر بات ابھی یہیں تک تھی ہاں گاہے گاہے ہم ایک دوسرے کو ٹوک دیا کرتے تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دفعہ میرے سامنے روٹی رکھتے ہوئے سکینہ کہنے لگی۔

راجہ جی! حرام کی روٹی کھا کھا کر آپ تو روز بروز سرخ ہوتے چلے جا رہے ہیں،، میں نے بھی جھٹ کہہ دیا، تم سے زیادہ سرخ تو نہیں ہوں بھولی سکینہ،، یہ جواب سن کر وہ شرما گئی اور اس نے اپنے انگاروں کی طرح دہکتے ہوئے رخساروں کو اپنی رنگی ہوئی کھدر کی چادر میں چھپا لیا اکثر اسی قسم کی چوٹیں ہوتی رہتیں۔

سردیوں کے دن تھے لاکو کی بیوی تابو کو ساتواں مہینہ جا رہا تھا اب گھر کا سارا جنجال سکینہ کے سر پر ہی تھا بیچاری سحری کے وقت اٹھتی جھاڑو دیکر بھینسوں کا دودھ دوھتی بھائیوں کے لئے روٹی پکاتی انھیں نہلاتی پہناتی اور مدرسہ بھیجتی پھر میرا بھی پورا خیال رکھتی، سچ پوچھو تو میں اسی میں خوش تھا کہ اس کی ماں چارپائی سے لگی رہے بلکہ اکثر دعائیں کرتا کہ وہ مر جائے تاکہ ہمیں آزادی کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے زیادہ سے زیادہ مواقعہ مل سکیں۔

مجھے وہاں رہتے ہوئے کوئی ایک سال کے قریب ہو گیا تھا ہمیں ایک دوسرے سے محبت ہو چکی تھی مگر اظہار محبت کی جرأت نہ تھی سکینہ کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈھ کر میری کوٹھری میں آ جاتی اور ہم یونہی ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہتے میں محسوس کرتا کہ سکینہ مجھ سے باتیں کرنے میں خوش ہوتی ہے اب میں زیادہ تر یہیں جائے قیام پر ہی رہا کرتا تھا اور زمینداروں سے ملنا جلنا بھی ترک کر چکا تھا۔

ایک دن مجھے چودھری خادم حسین گرداور نے تاجپور بلا بھیجا وہاں مجھے خیال آیا کہ آؤ اس قصبہ سے سکینہ کے لئے کوئی تحفہ لے چلوں میں نے کانچ کی چوڑیاں خریدلیں، سوچا کہ اسے دوں گا اگر قبول ہو گئیں تو سمجھوں گا کہ وہ مجھ سے محبت کرتی ہے میں چوڑیاں لے آیا جب شام کو سکینہ روٹی لیکر میری کوٹھری میں آئی تو میں نے اسے چوڑیاں دکھاتے ہوئے کہا؟ ۔۔ "سکینہ یہ چوڑیاں میں تمہارے واسطے لایا ہوں یہ میری محبت کی چوڑیاں ہیں، کہو ان کو نذرانہ میں قبول کرتی ہو؟۔

وہ قدرے ٹھٹکی اس نے کچھ سوچا اور پھر آہستہ سے اپنی گوری گوری گداز باہیں بڑھاتے ہوئے چوڑیاں تھام کر کہنے لگی۔

"راجہ جی یہ آپ کی محبت کی زنجیریں ہیں،، اس جواب پر میں نے اسے اپنی بیقرار آغوش میں کھینچ لیا اور اپنے پیاسے ہونٹوں کو ان شاداب اور نازک ہونٹوں پر رکھدیا۔

ویدجی،، اب میں اپنے آپ کو دنیا کا سب سے بڑا خوش قسمت انسان سمجھتا تھا مجھے سکینہ کی محبت حاصل تھی میں قصبہ تاجپور سے سکینہ کے لئے اکثر تحفے لاتا رہتا تھا، یہی مثلاً ریشمی ازار بند جھوٹے موتی کانچ کی چوڑیاں اور موباف وغیرہ سکینہ بھی کبھی کبھی اپنے ہاتھ سے کاڑھ کر کوئی رومال مجھے دیدیا کرتی تھی، ہماری محبت دن بدن انگور کی بیل کی طرح بڑھ رہی تھی، راجوتری کی خاموش سوئی ہوئی ریتیں، چیڑ کے درختوں کے آسیبی سایہ اور پیر پنجال کے قریبی سلسلہ کے رومانی غار اور کھوئیں یہ ہماری محبوب کی تفریح گاہیں تھیں ہم اکثر یہاں بیٹھے رہتے اور محبت کے گیت گاتے رہتے سکینہ کی محبت مجھ پر کچھ اس طرح سے چھا رہی تھی کہ میں سرکاری کام سے بھی بے پرواہ سا رہنے لگا

ویدجی! میں ساری نوکری میں صرف ایکبار معطل ہوا ہوں اور یہ انھیں دنوں کی بات ہے

رات کی سنسان و بے زبان تاریکیوں اور دامن کوہ کے بہشتی سکوت کے آغوش میں جب ہم دونوں ایک دوسرے سے ملتے اور اپنے مستقبل کے متعلق سوچا کرتے تو سکینہ بات بات پر رو دیا کرتی تھی جب وہ رخصت ہوتی تو اس کی گھنی پلکیں اشکوں سے بھیگ جاتیں اور اس کے رخساروں پر آنسوؤں کا کوئی کوئی چمکتا ہوا موتی ابھی تک ٹھہرا ہوتا تھا وہ اکثر مجھ سے کہا کرتی کہ دیکھو پیارے مجھے دھوکہ نہ دینا! میری جوانی تباہ نہ کرنا راجہ! میں نے تمہارے لئے اپنی عاقبت خراب کرلی ہے، کہیں تم میری دنیا کو بھی برباد نہ کر دینا، یہ کہہ کر وہ ایک معصوم بچے کی طرح میرے سینے سے چمٹ جاتی اور بلک بلک کر رونے لگتی

ویدجی مجھے سکینہ کے اس رونے میں بھی ایک خاص لطف آتا تھا آہ وہ گھڑیاں میں کبھی نہ بھولوں گا، میں بھول سکتا ہی نہیں۔

پٹواری نے یہاں کچھ دیر توقف کیا اور پھر اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہنے لگا:۔

کھلتا کھلتا موسم تھا، شاہیا تین ماہ کی رخصت پر گھر آیا ہوا تھا، وہ میری آنکھوں کا خار تھا صفحہ ۸ پر

حکومت مدراس کا بجٹ

مدراس ۱۸ ستمبر گذشتہ سال اپریل سے جولائی تک مدراس کے بجٹ میں چار لاکھ کا اضافہ رہا تھا لیکن امسال اسی عرصہ میں ۲۵ لاکھ کا خسارہ ہے ان چار مہینوں میں اُس سال آمدنی ۴ کروڑ ۱۴ لاکھ ۹۰ ہزار تھی اور امسال ۴ کروڑ ۱۴ لاکھ ۲۰ ہزار ہے یہ خسارہ زیادہ تر مالگذاری کی چھوٹ کیوجہ سے ہوا ہے اور دوسرے شراب بندی کیوجہ سے اکسائز ڈیوٹی کی کمی ہے جنگلات کی مد میں بھی آمدنی کم رہی بجلی اسٹامپ اور موٹر ٹیکس کی مدوں میں آمدنی میں اضافہ ضرور رہا۔

بیس ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے

لندن ۱۹ ستمبر کو روسی زبان میں حکومت روس نے ایک اعلان براڈ کاسٹ کیا ہے کہ لیدبرگ میں جرمنی ہوائی جہازوں کی بمباری سے بیس ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے اور جرمنوں نے لیلن سے بھاگتے ہوئے پناہ گزینوں پر بندوقوں اور مشین گنوں سے حملہ کیا۔

امریکہ کو صدمہ

واسنگٹن ۱۸ ستمبر پولینڈ پر روس کے حملہ سے امریکہ کے سرکاری افسروں کو سخت صدمہ پہونچا لیکن تعجب نہیں ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس پولینڈ میں ایک درمیانہ حکومت قائم کرنے کی کوشش کریگا تاکہ نازی ازم روس تک نہ پہونچنے پائے۔ باخبر حلقوں میں یہ امید ظاہر کی جارہی ہے کہ روس اتحادی دشمنوں کی صف میں شامل نہیں ہوگا کیونکہ اس کا نتیجہ نہ صرف یوروپ کے لئے ہے بلکہ مشرق بعید کے لئے بھی خوفناک ہوگا۔

مہاراجہ جیپور کشمیر میں

سری نگر ۱۶ ستمبر مہاراجہ جے پور مہاراجہ کشمیر سے ملاقات کرنے کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔

کلکتہ میں حفاظت کی اسکیم

کلکتہ ۱۸ ستمبر کلکتہ کارپوریشن کے ایک عام اجلاس میں آج یہ طے ہوا ہے کہ کلکتہ کو ہوائی حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے ۲۵ ہزار روپئے کی رقم منظور کی جائے جو جناب انجینیر کارپوریشن اور اسپیشل افسر محکمہ ہوائی تحفظ کے مشورہ سے صرف ہو۔

کارپوریشن نے اپنی جائداد مثلاً واٹر ورکس اور پمپنگ اسٹیشن وغیرہ کو محفوظ رکھنے کے لئے ۱۲ ممبروں کی ایک کمیٹی بھی بنائی ہے۔

مصری امداد کا پختہ وعدہ

قاہرہ ۱۵ ستمبر مصر کے وزیراعظم نے ایک تقریر میں موجودہ جنگ میں برطانیہ کی امداد کا وعدہ دہرایا ہے اور یہ اعلان کیا ہے کہ ہم اس نازک موقعہ پر اپنا فرض سمجھتے ہیں اور اسے ضرور پورا کریں گے۔

کیا روماینہ کا پولینڈ سے سمجھوتہ تھا؟

بعض حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے کہ رومانیہ کا پولینڈ کے ساتھ یہ سمجھوتہ تھا کہ وہ اس کی امداد کرے گا لیکن چونکہ روس نے پولینڈ پر حملہ کردیا اس لئے رومانیہ غیر جانبدار ہوگیا۔

رومانیہ میں تیس ہزار پناہ گزیں

رومانیہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت تک رومانیہ میں پولینڈ سے تیس ہزار پناہ گزیں پہونچ چکے ہیں جن کے رہنے سہنے کا بندوبست اہل ہنگری کررہے ہیں۔

جاپان نے جرمن جہازوں کو سہولت نہیں دی

ٹوکیو کی ایک اطلاع ہے کہ کوبے میں جو جرمن جہاز پناہ گزیں تھے، وہ اسلحہ بندی کرنا چاہتے تھے

جرمنی کے تین سو ہوائی جہاز تباہ

وارسا ۱۹ ستمبر پولینڈ کے خلاف جنگ میں جرمنی کے تین سو ہوائی جہاز تباہ ہوجانے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

گویا پولینڈ پر جرمنی نے جس قدر ہوائی طاقت مرکوز کی تھی اس کا تہائی حصہ برباد ہوگیا

لیکن جاپان نے انھیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی، جاپان نے کہاکہ اس سے اس کی غیر جانبداری میں فرق آجائے گا۔

پریذیڈنٹ کا اعلان

پولینڈ کے پریذیڈنٹ (موسکی) نے قوم کے نام ایک دل ہلا دینے والا پیغام براڈ کاسٹ کیا ہے

روس اور جاپان

ماسکو ۱۶ ستمبر منچوکو کی سرحد پر لڑائی بند کرنے کے متعلق جاپان اور روس کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے اس کے متعلق مزید اطلاع مظہر ہے جسمیں یہ قرار پایا ہے کہ ۱۵ ستمبر کو منچوکو اور منگولیا کے درمیان جو سرحد تھی قائم رہے اور دونوں ملکوں کی طرف سے دو دو نمایندوں کی جلد از جلد ایک کانفرنس منعقد کی جاوے جس میں متنازعہ سرحد طے کی جائے۔

جس میں آپ فرماتے ہیں کہ جبکہ ہماری فوج جرمنی کی مسلح طاقت کے ساتھ مقابلہ کررہی ہے ہمارے مشرقی پڑوسی نے معاہدہ کی خلاف ورزی کرکے ہمارے ملک پر حملہ کردیا مجھے پختہ یقین ہے کہ اس جدوجہد میں پولینڈ فتحیاب ہوگا میں نے حکومت کو ایک ایسے مقام پر منتقل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے جہاں وہ پبلک کے مفاد کی نگرانی کرتی رہے۔

کلکتہ پر ہوائی حملہ کا خطرہ

کلکتہ ۱۸ ستمبر۔ کلکتہ میں آج سہ پہر ڈہائی بجے ہوائی حملہ کے خطرہ کا بگل بجایا گیا اور سہ پہر تین بجکر ۳۵ منٹ پر دوبارہ خطرہ کا بگل بجایا گیا۔ ۴ منٹ کے بعد بگل بجایا گیا کہ اب خطرہ ٹل گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ خطرہ کی یہ وجہ بیان کی جاتی ہے کہ جنوب کی طرف سے ایک اجنبی ہوائی جہاز آتا ہوا دیکھا گیا ہوائی جہاز کی آمد کی اطلاع کلکتہ کے جنوب میں واقعہ ایک چوکی سے دیگئی۔ اور فوراً ہی تمام شہر میں ٹیلیفون کے ذریعہ خبر کو مشتہر کردیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ہوائی جہاز کا پتہ لگانے کے لئے کئی ہوائی جہاز اوپر اڑے اور دیکھ بھال کر واپس چلے آئے۔ یہ خبر تمام کلکتہ میں اور ہگلی کے شمال اور جنوب میں بہت دور تک مشتہر کردی گئی۔ مشتہری کے مرکزی دفتر سے ۲۰ شہری دفتروں چوٹے ملوں، پولیس اسٹیشنوں ہسپتالوں، ایمبولنس، فائر بریگیڈوں، بجلی کمپنی، پورٹ کمشنروں اور ریلوے اسٹیشنوں کو فوراً ہی خطرہ کی اطلاع دی گئی۔

مالوی جی کا استعفٰے منظور

بنارس ۱۸ ستمبر۔ ہندو یونیورسٹی کورٹ کی ایک خاص میٹنگ کل آرٹس کالج ہال میں شام کے وقت ہوئی۔ اس جلسہ میں پنڈت مدن موہن مالوی کے اس استعفٰے پر غور کیا گیا جو انہوں نے یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے عہدے سے دیا ہے ڈاکٹر سر رادھا کرشنن کا تقرر بحیثیت نئے وائس چانسلر پر غور کیا گیا۔ راجہ جوالا پرشاد نے مالوی جی کی انتھک اور بے لاگ خدمات کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یونیورسٹی کے جنم داتا بھی ہیں اور اسے پالنے والے بھی۔ کورٹ نے ایک رزولیوشن کے ذریعہ مالوی جی کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے بیس سال تک وائس چانسلر کی حیثیت سے یونیورسٹی کی نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں اور یونیورسٹی کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ مالوی جی کمزور تھے انہوں نے ایک مختصر سی تقریر میں مختلف منفردوں کا شکریہ ادا کیا اور مختصراً یونیورسٹی کی ابتدا اس کے قیام مہاراجہ صاحب دربھنگہ و بنارس مسز اینی بسنٹ اور ڈاکٹر بھگوانداس کے دلی تعاون کا ذکر کیا جس کی وجہ سے یہ خواب پورا ہو سکا۔ اور اس کے بعد مالوی جی نے اپنے جانشین ڈاکٹر سر رادھا کرشنن کا تعارف کرایا اور یہ امید ظاہر کی کہ یونیورسٹی انکی رہنمائی میں ترقی کریگی۔ اس کے بعد مالوی جی نے باضابطہ طور پر یہ تجویز کی کہ ڈاکٹر سر رادھا کرشنن کو تین سال کے لئے وائس چانسلر چنا جائے۔ اس موقع پر مہاراجہ ادھیراج دربھنگہ کا پچاس ہزار روپے کا چک اور مہاراجہ کوٹہ کا ۲۵ ہزار روپے کا چک۔ ڈاکٹر سر رادھا کرشنن کو پیش کیا گیا۔ مہاراجہ دربھنگہ نے یونیورسٹی میں کوچین ہاؤس کی بنیاد ڈالی۔

روس اور جاپان کی صلح

ٹوکیو ۱۸ ستمبر۔ دفتر خارجہ کے سرکاری ترجمان نے بیان کیا کہ روس اور جاپان کی باہمی صلح کا یورپ کی صورت حالات سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی یہ جرمنی کی مداخلت کرنے پر کی گئی ہے۔

یہاں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ اس لڑائی میں تمام یورپ شریک ہوجائے گا۔ جو کئی سال تک جاری رہے گی۔

ٹینسی بل پاس ہوگیا

لکھنؤ ۱۸ ستمبر۔ یوپی کونسل میں ٹینسی بل پاس ہوگیا۔ اس بل پر صرف گورنر کی منظوری ہی باقی رہ گئی ہے۔ گورنر کی منظوری کے بعد ایکٹ کی صورت اختیار کرلے گا۔ اور اس پر عملدرآمد شروع کردیا جائے گا۔ کونسل کا اجلاس ۳ اکتوبر تک کے لئے ملتوی کردیا گیا۔

راجہ صاحب ریاست منڈی کا اعلان

لاہور ۱۷ ستمبر۔ ہز ہائی نس راجہ صاحب منڈی نے ریاست میں ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس نافذ کردیا ہے۔

ہز ہائینس نے اپنی رعایا کے نام ایک اپیل شائع کی ہے جسمیں مشورہ دیا گیا ہے کہ تاج برطانیہ کے وفادار رہو اور ملک معظم کی حکومت نے جرمنی کے خلاف جس کاز کے لئے جنگ شروع کی ہے اس کاز کو بڑھانے کے لئے ہر ممکن امداد کی جائے۔

ہز ہائینس حال ہی میں اپنی ذاتی خدمات۔ فوجیں اور ریاست کے وسائل ملک معظم کی حکومت کے سامنے پیش کرچکے ہیں۔ فوجوں کے نام احکام جاری ہوچکے ہیں کہ انھیں ہر موقعہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

سابق صدر مومن کانفرنس کی اپیل

گیا ۱۸ ستمبر۔ مسٹر ذوالفقار محمد اسلام صاحب سابق صدر آل انڈیا مومن کانفرنس نے ہندوستان کے مومنوں سے ایک اپیل شائع کی ہے۔ جن کی تعداد چار کروڑ ہے جس میں لکھا ہے کہ ہٹلرازم کا خاتمہ کرنا اسلامی فرض ہے ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ ہر ملت کو اپنی زندگی کا ثبوت ادا کرنا پڑتا ہے۔

چینی مشن امریکہ کو

ٹوکیو۔ اطلاع ملی ہے کہ حکومت چین نے مسٹر سن فو کو سیاسی مشن پر امریکہ بھیجا ہے۔ مشن کا یہ مقصد بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان اور امریکہ کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوگیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مشن لڑائی کے لئے امریکہ سے قرض لینے کی بھی کوشش کرے گا۔

پولول رومانیہ میں پناہ لے رہے ہیں

لندن ۱۸ ستمبر۔ بخارسٹ سے اطلاع ملی ہے کہ پولوں کو رومانیہ کی سرحد پار کرنے کی اس شرط پر اجازت دی جائیگی کہ وہ اپنے ہتھیار سرحد پر ہی چھوڑ دیں۔

۳۰ غیر ملکی سفارت خانوں کے نمائندے پولینڈ سے رومانیہ کی سرحد پر پہنچ گئے ہیں۔ پولینڈ سے ہزاروں اشخاص علاقہ رومانیہ میں پناہ لینے جارہے ہیں۔

دہرہ دون کا فوجی کالج

لاہور ۱۸ ستمبر۔ پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج دہرہ دون میں خالی جگہوں کو پُر کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ مقامی حکام کی سفارش پر ہز اکسلینسی کمانڈر انچیف ان جگہوں کو پر کریں گے۔ اور جمعہ ۳ نومبر ۱۹۳۹ء کو سکریٹریٹ لاہور میں ان درخواستوں کی ابتدائی طور پر جانچ پڑتال کی جائے گی۔ ہز اکسلینسی گورنر پنجاب کی صدارت میں ۴ نومبر کو ایک سلیکشن بورڈ ان درخواستوں پر غور کریگا

علامہ مشرقی اور اونکے ساتھیونکو سزا

لکھنؤ ۱۶ ستمبر۔ خاکساروں کے لیڈر علامہ مشرقی اور ۸ خاکساروں کے خلاف آج شام رائے بہادر جیوتی پرشاد مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ ساتوں ملزموں نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت تعمیل شدہ امتناعی حکم کے خلاف ورزی کے ارتکاب کا اقرار کیا چنانچہ انھیں سزا دیدی گئی علامہ مشرقی کو ایک ماہ قید محض اور ۵۰ روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائے جرمانہ مزید ایک ہفتہ کی قید محض کی سزا دی گئی۔ پانچ ملزموں کو دس دس روپیہ جرمانہ یا تا برخاست عدالت قید کی سزا دی گئی۔

اعلان

ہم نہایت افسوس کے ساتھ موجودہ جنگ اور بین الاقوامی حالات کی وجہ سے اعلان کرتے ہیں کہ چونکہ کسی ہندوستانی بندرگاہ سے جدہ کیلئے آیندہ اعلان تک جہازات روانہ نہ ہونگے۔ اسی لئے ہمکو مجبوراً ہمارے حاجیوں کے جہازات کی تاریخ روانگی۔ بمبئی۔ کراچی اور کلکتہ سے منسوخ کرنی پڑیں ہیں۔

ہم عوام کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر موسم حج تک حالات بہتر ہوگئے تو مناسب پروگرام کا اعلان کیا جائے گا۔

حج لائن

بمبئی ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء

دی سندھیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی لمیٹیڈ

اجلاس جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

مطلاعنا حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۹۵۵

چونکہ مقدمہ نالش منشی لال ولد کاشی رام برہمن ساکن موضع بہادرپور ڈگریدار

بنام تم رگھوبیر سنگہ کے جو عدالت میں فیصل سوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۵/۲/۹ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲	۶	۳
خرچہ نالش	۵	۱۲	۹
سود تا… زر اصل و خرچہ نالش	۱	۱۵	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۰	۲	۳
	۰	۱۲	۶
درخواست	۰	۲	۰
صرفہ گزٹ	۴	۲	۰
	۱۵	۲	۹

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رگھوبیر سنگہ ولد لچھمن سنگہ قوم ٹھاکر ساکن دکاشتکار موضع جتبائی کاپورہ محال منوہر سنگہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۵/۲/۹

جواز روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ۔ موضع۔ محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
بلہور۔ جتبائی کاپورہ منوہر سنگہ	۱۲۰	۱۳ لگان ۵

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

کنیڈا میں فوجی تیاریاں

اوٹاوہ ۲۰ ستمبر حکومت کنیڈا نے اعلان کیا ہے کہ فوج کے دو ڈویژن بیرونی مہم کے واسطے تیار کئے جائیں گے۔

انڈین اسٹور ڈیپارٹمنٹ

شملہ ۱۸ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ انڈین اسٹور ڈیپارٹمنٹ جو اب وار سپلائی بورڈ کے ماتحت آگیا ہے آیندہ سال شملہ پہونچ جائے گا پہلے یہ طے ہوا تھا کہ یہ محکمہ مستقل طور پر دہلی میں رہیگا

سبھاش بابو کی گرفتاری کی غلط خبر

جھانسی ۱۹ ستمبر آگرہ کے ایک اردو اخبار میں خبر شایع ہوئی کہ شری بابو سبھاش چندر بوس کو گرفتار کرلیا گیا ہے اس پر اسکولوں اور کالجوں کے طلباء نے ہڑتال کرنے کا ارادہ کرلیا اور کچھ بازار بند بھی ہوگئے اس اثناء میں ڈسٹرکٹ کانگریس

کمیٹی نے بذریعہ ٹیلیفون تحقیقات کی جس کا سبھاش بابو نے خود جواب دیا کہ گرفتاری کی خبر بالکل غلط ہے

سی پی کے بلوں کی منظوری

ناگپور ۱۸ ستمبر گورنر سی، پی نے برار کے قانون مالیات کے ترمیمی بل کو قانون حصول اراضی کے ترمیمی بل کو اور سی پی میونسپلٹیوں کے ترمیمی بل کو منظور کرلیا ہے۔

شیعہ سنی کانفرنس

۱۹ ستمبر مولانا ابو الکلام آزاد شیعہ سنیوں کا معاملہ طے کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شاید معاملہ طے ہو جائیگا مگر سنیوں کے لیڈر مولانا ظفر الملک نے اس بناء پر کانفرنس میں شامل ہونے سے انکار کردیا ہے۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۸۶ سنہ ۱۹۳۸ء

بمقدمہ درجن ولد لڑکھے قوم ریداس ساکن گجو کاپورہ ڈاکخانہ جاجمئو کانپور قرضدار سائل

بنام

شیر خاں قوم کابلی پٹھان ساکن بوچڑ خانہ نئی سڑک متصل کریم کی چکی مکان نمبر ۹۴/۹۳ کانپور و نمبر ۲ نجم قوم ملاح ساکن میکو پوروہ سکور رانا ڈاکخانہ جاجمئو کانپور و نمبر ۳ عاشق میاں زمیندار قوم مسلمان ساکن گجو کاپورہ ستیلا بازار کانپور

قرضخواہان فریقثانیان

مطلع ہوکر قرضدار سائل متذکرہ بالا نے عدالت ہذا میں ایک درخواست مفلس قرار دیئے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے درخواست مذکور کی سماعت کے لئے تاریخ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء مقرر کی ہے۔ المرقوم ۱۹ ستمبر سنہ ۳۹ء

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم

عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

روس اور جاپان کے تعلقات

ٹوکیو ۱۸ ستمبر جاپانی اخباروں کو یقین نہیں ہے، سرحد منچوکو کے متعلق جو عارضی صلح ہوئی ہے اس سے روس اور جاپان کے تعلقات بہتر ہوجائیں گے البتہ جاپان کو اتنا فائدہ ضرور پہونچے گا کہ وہ یوروپ کی لڑائی سے الگ رہ کر جنگ چین کی طرف اپنی توجہ مبذول کرسکے گا۔

اخبار ''دوکو گن شمبن'' کو شبہ ہے کہ مشرقی علاقہ میں اپنی پوزیشن مستحکم سمجھ کر کہیں حکومت روس ''مارشل چانگ کائی شک'' کے ماتحت علاقوں میں بالشوازم پھیلانے کا کام شروع نہ کردے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ چین میں روس اور جاپان کے درمیان روزانہ جھگڑا ہوا کرے گا۔

ہسکنگ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہ تجویز کہ جاپان اور روس کے درمیان عارضی صلح کے بعد روس اور جاپان کے درمیان اور کوئی معاہدہ ہوگا غلط ہے!

فرانس کے وزیر اعظم کا اعلان

پیرس ۲۲ ستمبر۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو لاڈیر نے ایک تقریر میں ہٹلر کی تقریر کا دندان شکن جواب دیا ہے موسیو لاڈیر نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کی دوستی

افغانستان پر جنگ کا اثر

شملہ ۱۰ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہزاکسیلنسی صلاح الدین سلجوقی قونصل جنرل افغانستان مقیم ہندوستان کو حکومت افغانستان نے کابل واپس بلایا ہے۔ آپ اس ماہ کے آخر میں شملہ سے روانہ ہو جائیں گے۔ ابھی تک اس بات کا اعلان نہیں کیا گیا ہے کہ ان کی جگہ کون کام کریگا۔ اور نہ ہی ابھی تک یہ طے ہوا ہے کہ وہ کابل پہنچنے کے بعد کس عہدے پر کام کریں گے۔ مگر خیال کیا جاتا ہے کہ انھیں افغانستان کی کیبنٹ میں شامل کیا جائے گا۔ حکومت افغانستان نے جو قدم اٹھایا ہے اگرچہ ابھی تک اس کے وجوہ نہیں معلوم ہو سکے ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ اس کارروائی کا تعلق ان حالات سے ہے جو گذشتہ دو تین دن کے عرصہ میں جنگ کی وجہ سے یورپ میں پیدا ہو گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ روس ہندوستان کے درمیان صرف ایک ملک افغانستان ہی ہے۔ اور حکومت افغانستان نے جنگ میں غیر جانبدار رہنے کا اعلان کر دیا ہے حکومت یہ محسوس کر رہی ہے کہ افغانستان کے جو مدبر دوسرے ملکوں میں مقیم ہیں انھیں واپس بلا لیا جائے۔ تاکہ حکومت ہنگامی حالات میں انکی خدمات اور تجربے سے فائدہ اٹھائے۔

جنگ میں ٹراونکور کی امداد

ٹریونڈرم ۱۰ ستمبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے اپنی نئی دہلی کا محل حکومت ہند کو پیش کیا ہے اور یہ درخواست کی ہے کہ دوران جنگ میں اس محل کو استعمال کیا جائے۔ یہ محل اعلیٰ حضرت حضور نظام اور ہز ہائینس گائیکواڑ کے محل کے درمیان واقع ہے۔

پیغامات وفاداری

دہلی ۱۳ ستمبر۔ مندرجہ ذیل والیان ریاست کی طرف سے ہزاکسیلنسی وایسرائے ہند کو کچھ اور پیغامات وفاداری موصول ہوئے ہیں۔ راجہ صاحب سانگلی۔ راجہ صاحب سمتھر۔ راجہ صاحب اکال کوٹ۔ راجہ صاحب اوندھ۔ راجہ صاحب کولنجر۔ ٹھاکر صاحب راجکوٹ۔ خیرپور راجہ صاحب نگھاٹ۔ نواب صاحب دوجا۔ راجہ صاحب کچھ

ہزاکسیلنسی وایسرائے نے پیغامات کے جواب میں ملک معظم کی جانب سے ان والیان ریاست کا دلی شکریہ ادا کیا ہے۔

پٹنہ ۱۶ ستمبر۔ بہار پرائیوٹ ارگیشن ایکٹ کا اطلاق تمام ضلع سارن چمپارن مظفر پور دربھنگہ وغیرہ میں ہوگا

رسالہ "بازار" لکھنؤ

مسٹر اچاریہ جگل کشور پارلیمنٹری سکریٹری آنریبل منسٹر صنعت و ترقی و عدالت یو۔پی نے رسالہ بازار ماہوار کے متعلق مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا ہے کہ:۔

رسالہ بازار کے ایڈیٹر اور پبلشر کی کوششیں ہندی اور اردو میں اس قسم کا رسالہ نکالنے میں لائق داد ہیں۔ تجارتی معاملات اور کاروبار کے طریقوں میں بہت اندھیر ہے پس اگر کوئی رسالہ اس جہالت پر سے پردہ اٹھانے کی ہمت کرتا ہے تو وہ یقیناً ایک اہم خدمت انجام دیتا ہے۔ دور حاضرہ میں کاروبار کی جلد پیچیدگیوں اور تجارتی اتار چڑھاؤ کی رو میں کسی انگریزی نہ جاننے والے شخص کا کسی کام کو ایسے رسالوں کو ہندی یا اردو میں مطالعہ کئے بغیر کامیابی سے انجام دینا مشکل ہے۔ ایسے خشک اور سنگلاخ مسائل سے دلچسپی لینے والا ہندی یا اردو کے اخبار کے میدان میں کوئی اخبار نہ تھا۔ مجھے امید ہے کہ وہ تمام بیوپاری جو اپنے کاروبار کو کامیابی سے سائنس کے جدید طریقوں سے چلانا چاہتے ہیں اس رسالہ کا پرجوش خیر مقدم کریں گے۔ میں رسالہ کے منتظمین سے بھی امید کرتا ہوں کہ اپنے امکان بھر رسالہ کو معلومات اور تعلیمات کا ذخیرہ بنائے۔ میں کوشش صرف کرینگے رسالہ بھی اسی وقت صحیح معنوں میں مفید ہونے کا حق ادا کریگا۔ میں رسالہ کے منتظمین کی اس قابل تعریف کوششوں کی کامیابی کا دل سے آرزو مند ہوں۔ اس قسم کے رسالہ کی جدت اور ابتدا پر مسٹر خاں خاص طور سے مستحق مبارکباد ہیں۔

افسانہ بقیہ صفحہ ۵ کالم (۳)

بقیہ صفحہ ۵ کالم (۳)

فوج کی نوکری نے اسے بد دماغ۔ اور چڑچڑا بنا دیا تھا، میری کوٹھری میں وہ ایک ہی دفعہ آیا تھا۔ اصل میں لوگوں نے اسے میرے خلاف بھڑکا دیا تھا ہم دونوں کو، مجھے اور سکینہ کو، بستی کے چند شریر نوجوانوں نے ایک آدھ بار ندی کے کنارے اکٹھا بیٹھے ہوئے دیکھا تھا انھوں نے یہ بات ذرا نمک مرچ لگا کر شاہیا کو سنائی وہ بے وقوف تو تھا ہی ان باتوں پر یقین لے آیا اور پھر اس نے ایک روز خود اپنی آنکھوں سے سکینہ کو میری کوٹھری میں دیکھ لیا ہم دونوں باتیں کر رہے تھے یہی محبت کی باتیں، اور شاہیا باہر کھڑکی سے لگا سن رہا تھا۔

ویدجی! اب میری کہانی کا وہ حصہ آتا ہے جس نے میری جوانی کو دوزخ اور میری ساری زندگی کو ایک نوحہ ماتم بنا دیا۔ ۔۔ آہ! وہ شام ۔۔ مجھے کبھی نہ بھولے گی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی قدرے ترشح بھی ہو رہا تھا سکینہ دوڑی دوڑی میری کوٹھری میں آئی اور کہنے لگی:۔

راجہ! گھوڑی پر زین ڈالو اور ابھی تاج پور جاؤ میرے لئے کانچ کی پانچ چوڑیاں لے آؤ کل بہادر کمہار کی لڑکی کا تیل ہے، وہ میری سہیلی ہے یہ چوڑیاں اس کے سگن پر پہنوں گی اگر تمہیں مجھ سے باجرے کے دانے کے برابر بھی محبت ہے تو ابھی جاؤ اور دن چڑھے سے پہلے واپس آ جاؤ:۔

میرے اچھے راجہ! پھر وہ مجھ سے چمٹ گئی اور اپنے رخساروں کو میرے دھڑکتے ہوئے سینہ پر رکھ دیا، جب میں گھوڑی پر سوار تاجپور کو جا رہا تھا تو گاؤں کی آخری حد تک مڑ مڑ کر دیکھتا گیا سکینہ ڈیوڑھی میں کھڑی اپنا سرخ دوپٹہ ہلا رہی تھی۔

تھوڑا تھوڑا سورج نکل رہا تھا میں سکینہ کی پانچ چوڑیاں لیکر جب گنگھن پور پہونچا تو کیا دیکھتا ہوں، ہائے وہ منظر اب تک میری روح کو بے چین کئے دیتا ہے آہ، سکینہ میری کوٹھری میں میری چارپائی پر پڑی تھی، وہ زندہ گرم ہنستی مسکراتی ہوئی سکینہ نہیں بلکہ ایک ٹھنڈی بے حس مردہ لاش اس کے سینے سے خون بہہ بہہ کر منجمد ہو چکا تھا اور شاہیا کے ہاتھ، بھائی کے ہاتھ بہن کے خون سے رنگین ہو رہے تھے، بہن مر چکی تھی اور بھائی پولیس کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔

مولا داد خاں پٹواری جب اتنا کہہ چکا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اس کی گھگھی بندھ گئی اور اس کی چھوٹی چھوٹی بے نور آنکھوں میں سے موٹے موٹے آنسوؤں کا ایک مسلسل تار نکل کر اس کی گھنی سفید و سیاہ داڑھی میں لپٹ رہا تھا اس حالت میں پٹواری نے کوٹ کے اندر کی جیب میں سے ایک پرانا لفافہ نکالا اور اس لفافہ میں سے کانچ کی پانچ چوڑیاں نکالکر کہا:۔

ویدجی! یہ سکینہ کی پانچ چوڑیاں ہیں انھیں میں ہر وقت سینہ سے لگائے رکھتا ہوں اور ویدجی سکینہ کی یاد میں، اس میں پاک محبت اور معصوم جوانی کی یاد میں میں نے آج تک شادی نہیں کی۔

حاجیوں کے لئے اعلان

پورٹ حج کمیٹی بمبئی اور کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میسرس ٹرنر مارلیسن کمپنی لمیٹیڈ بمبئی (مغل لائن) کا جہاز موسومہ ایس ایس جہانگیر جو کہ بمبئی سے ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء اور کراچی سے ۱۸ ستمبر کو عازمان حج کو لے کر جدہ کے لئے روانہ ہونے والا تھا وہ بین الاقوامی صورت حال کی وجہ سے اب نہ روانہ ہو گا۔ اور موجودہ صورت حال میں کوئی بھی جہاز عدن سے آگے نہیں جا سکتا ہے۔

مہاراجہ جودھپور کا اعلان

جودھپور ۱۹ ستمبر۔ جودھپور کے گذشتہ فرقہ وارانہ فساد میں جو لوگ ماخوذ ہوئے تھے انھیں مہاراجہ صاحب نے معاف کر دیا ہے۔ اور آپ نے ہندوؤں اور مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ صلح اور یکجہتی رکھیں ورنہ ان سے سختی سے سلوک کیا جائے گا۔

نوٹس حسب دفعہ ۱۸ (۲) ایکٹ قبضہ آراضی آگرہ سنہ ۱۹۲۶ء

بعدالت تحصیلدار صاحب بہادر مقام بکھرایاں ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۱۲

ہرگاہ صاحب کلکٹر بہادر کانپور مہتمم کورٹ آف وارڈس علاقہ گیان سنگھ نے تمہارے زمیندار ہونے کی حیثیت سے عدالت ہذا میں ایک درخواست پیش کی ہے کہ تم علی ولد چھیدی قوم کوری ساکن و کاشتکار موضع نندہاں پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور کے نام بابت ادائیگی بقایا لگان وبصورت عدم ادائیگی بابت بیدخلی نوٹس اجرا کی جاوے۔

سال	لگان	رقم ادا کردہ	بقایا	سود	میزان
ربیع ۱۳۴۴ف	عہ ۲/		عہ ۲/	۳/	عہ ۴/
۱۳۴۵ف	للعہ ۵/		معہ ۵/	عہ	مہ ۵/
۱۳۴۶ف	عہ ۱۲/۶		عہ ۱۲/۶		عہ ۱۲/۶
					للوعہ ۵/۶

اور ہرگاہ مبلغ للعہ اصل مع سود متدعویہ تمہارے ذمہ بوجہ بقایا لگان معرضہ حاشیہ بابت جوت جسکی تفصیل ذیل میں دی ہے واجب الادا ہے لہذا بذریعہ نوٹس تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رقم متذکرہ مبلغ للوعہ اصل مع سود جو کہ تمہارے ذمہ بوجہ بقایا لگان واجب الادا ہے۔ تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر عدالت ہذا میں ادا کر دو یا عدالت میں حاضر ہو کر جوابدہی کرو۔ اگر تاریخ تعمیل نوٹس ہذا سے ۳۰ یوم کے اندر تم بقایا لگان مبلغ للوعہ اصل مع سود جو کہ تمہارے ذمہ بابت بقایا لگان واجب الادا ہے ادا نہ کرو گے یا جوابدہی نہ کرو گے تو حسب ذیل جوت سے تمہارے بیدخلی کا حکم صادر کر دیا جائے گا۔

تاریخ پیشی ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	تھوک یا پٹی	نمبر آراضی	رقبہ آراضی
بھوگنی پور	نندہاں			۱۹	۱۰ بکھ
				۱۲۶	[illegible]
				۵۶۷	[illegible]
				۵۸۹	[illegible]
					۱۴ بکھ

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۶ ستمبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۳۳ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت مال بلہور مقام تحصیل بلہور
نمبر مقدمہ ۷۵۱

چونکہ مقدمہ نالش شیو نندن بنام تم پیارے لال کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۴۳ف لغایۃ ۱۳۴۶ف بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۱/۸ للعہ جو باز روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہیں

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۸/۸		
خرچہ نالش	۹/۳		
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	۳/۱۵		
خرچہ اجرائے سابقہ ڈگری			
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری			
میزان	للعہ ۱۱/۸		

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم پیارے لال ولد من موہن قوم برہمن اوستھی ساکن اوسیر تحصیل قنوج ضلع فرخ آباد و کاشتکار موضع اینچی پرگنہ بلہور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ للعہ ۱۱/۸ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۵ ستمبر ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت	رقبہ کھیت	لگان
بلہور	رمئی	اننت رام	۳۹۵/۱		۱ ر
			۳۹۵/۲		۸ ر
			۳۹۶		۱۸ آر
			۴۶۷		۲ آر
			۴۷۴		۵ ر
			۴۷۵		آر
			۵۳۰		۱۵ ر
			۵۳۱		۵ ر لگان
			۸ قطعہ	۱/۱۷	عہ ۹/۳

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اجلاس جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷۳۲

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

من موہن برہمن ولد ہیرا لال برہمن زمیندار نمبردار موضع میر پور بلہنہ محال چکریاں پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعی

بنام پرتاب نرائن — مدعا علیہ

بنام پرتاب نرائن عرف رام نرائن ولد سکھ لال برہمن ساکن محلہ سیہ مئو شہر کانپور و کاشتکار ساقط الملکیت موضع میر پور بلہنہ محال چکریاں پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۷۲۱

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

سری بھگوان رادھا کرشن جی — مدعی

بنام

مادھو نرائن وغیرہ

شیش ناتھ عرف منیاں قوم برہمن خورد سال سدھناتھ و سری ناتھ و بشنو ناتھ نابالغان و بشیشٹ ناتھ و دامر ناتھ و رام ناتھ پسران نا معلوم و شیام نرائن بالغان ولد گوپی اقوام برہمن ساکن موضع کشن پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت
ہفتہ وار

REGD. NO. A1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۲۹

ادبیات

جگر پارے

از حضرت جگر مرادآبادی

پھر دل ہے قصدِ محفلِ جاناں کئے ہوئے
پھر چشمِ شوق دیر سے لبریز شکوہ ہے
پھر جان بے قرار ہے آمادۂ فغاں
پھر کیف بیخودی میں بڑھا جا رہا ہوں میں
پھر لے چلی ہے وحشتِ دل شہر حسن میں
پھر ہے نگاہِ شوق میں دیدار کی ہوس
پھر بڑھ چلیں جنونِ تمنا کی شورشیں
پھر عزلتِ خیال سے گھبرا رہا ہے دل
پھر سوئے خلدِ حسن کھچا جا رہا ہے دل
پھر عشق سادہ لوح کو ہے جستجوئے دوست
پھر بڑھ چلا ہے جوشِ طلب راہِ دوست میں
پھر جی یہ چاہتا ہے کہ بیٹھے رہیں جگر
آتے ہیں پھر وہ عزمِ دل و جاں کئے ہوئے
پھر اٹھ رہی ہے چہرۂ پُرنور سے نقاب
پھر شام و صبح زلف و رخِ یار ہیں بہم
پھر اٹھ رہی ہے جانبِ دل چشمِ سرمگیں

رگ رگ میں نیشِ عشق کو پنہاں کئے ہوئے
قطروں کو موج موج کو طوفاں کئے ہوئے
سو حشر ہر سکوت پہ قرباں کئے ہوئے
سب کچھ نثارِ شوقِ فراواں کئے ہوئے
جنسِ گرانِ عشق کو ارزاں کئے ہوئے
مدت ہوئی ہے جرأتِ عصیاں کئے ہوئے
برہم نظامِ عالمِ امکاں کئے ہوئے
ہر وسعتِ نگاہ کو زنداں کئے ہوئے
ہر جنتِ نظارہ کو ویراں کئے ہوئے
گہرائیوں میں روح کی پنہاں کئے ہوئے
سو فتح ہر شکست پہ قرباں کئے ہوئے
اُن کی نظر سے بھی انھیں پنہاں کئے ہوئے
پلکوں کی اوٹ حشر کا ساماں کئے ہوئے
نظارہ و نظر کو پریشاں کئے ہوئے
ایماں کو کفر کفر کو ایماں کئے ہوئے
اک اک نظر میں پرسشِ پنہاں کئے ہوئے

پھر حسن منفعل متبسم ہے زیرِ لب
یک قطرہ اشکِ زینتِ مژگاں کئے ہوئے

دنیائے اسلام

وزیر اعظم عراق کی اہم تصریحات

بغداد — سید نوری پاشا السعید نے گذشتہ دنوں شرق اردن اور شام کا دورہ کیا تھا چونکہ اس دورہ کی غرض و غایت کے متعلق کوئی بیان شائع نہیں ہوا ہے اس لئے لوگ مختلف قسم کی قیاس آرائیاں کر رہے ہیں اس سلسلہ میں ایک اخبار کے نمائندے نے نوری پاشا سے ایک ملاقات کے دوران میں چند سوالات کئے جن کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ صرف آرام و سکون کی خاطر میں چند روز کے لئے عراق سے چلا گیا تھا۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ اس افواہ کی کیا حیثیت ہے کہ قرطاس ابیض میں عربوں کی خواہش کے مطابق کچھ اہم تبدیلیاں کی جانے والی ہیں، آپ نے جواب دیا مجھے اس سلسلہ میں کچھ معلوم نہیں ہے، البتہ قرطاس ابیض کے متعلق حکومت عراق کا نقطۂ نگاہ میں نے پارلیمنٹ میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں واضح کر دیا ہے۔

نامہ نگار نے استفسار کیا کہ اسکندرونہ پر ترکوں کے قبضہ کے بعد جو لوگ وہاں سے ہجرت کر رہے ہیں کیا! حکومت عراق ان کی کچھ مساعدت کرنے کے لئے تیار ہے آپ نے جواب دیا اب تک ہم سے کسی نے مساعدت کی درخواست نہیں کی ہے لیکن اگر ہمیں اس کی دعوت دی جائیگی تو ہم اس سے گریز نہیں کریں گے۔

میثاق سعد آباد میں مصر کی شرکت کے متعلق ایک استفسار کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس میثاق میں وہ حکومتیں شریک ہیں جن کی سرحدیں ایک دوسرے سے قریب ہیں اور اس کی بنا پر ان کے لئے مشترکہ بہت آسان ہو گیا ہے لیکن مصر ہم سے دور دراز واقع ہے اس لئے جب تک میثاق کی بعض دفعات میں ترمیم نہ کی جائے مصر اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔

عراقی حکومت عراق کے شمالی حصہ میں ایک عمدہ گرمائی مستقر قائم کرنا چاہتی ہے اس غرض کے لئے سنہ ۶ کے بجٹ میں ڈیڑھ لاکھ پونڈ کی رقم مخصوص کی گئی ہے چونکہ مستقر بنانے کے لئے تجویز ہوئی ہے وہ باغات کی کثرت، چشموں کی فراوانی اور آب و ہوا کی خوبی کے لحاظ سے ایک خصوصی امتیاز رکھتی ہے حکومت وہاں جدید طرز کا ایک بہت بڑا ہوٹل تعمیر کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔

وزارت امور عامہ و رسل و رسائل نے یہ دیکھ کر کہ بہت سے لوگ اپنی درخواستیں اور مراسلے وزارت اور اس کے متعلقہ محکموں کے سامنے عربی زبان کے علاوہ جو سرکاری زبان ہے کسی اور زبان میں شامل کیا کرتے ہیں اپنے ماتحت محکموں کو یہ ہدایت کی ہے کہ اس قسم کے کسی مراسلے یا درخواست کی طرف توجہ نہ کی جائے اور ان کے بھیجنے والوں کو متنبہ کیا جائے کہ وہ اپنی درخواستیں وغیرہ صرف عربی زبان میں بھیجا کریں۔

عرب فلسطین اور جنگ

لندن — الاہرام کا نامہ نگار خصوصی مقیم لندن رقمطراز ہے کہ مرکز عربی لندن نے آج مسٹر میکڈانلڈ وزیر نو آبادیات کے نام ایک خط بھیجا ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ فلسطین کے عرب گذشتہ بیس سال سے برطانیہ کی استعماری پالیسی اور اس کی یہود نواز سرگرمیوں کا نہایت شدت سے مقابلہ کرتے رہے ہیں اور اب تک وہ ان کی مخالفت میں سرگرم ہیں لیکن اگر حکومت برطانیہ ان کے نقطۂ نظر کو قبول کر لے تو برطانیہ اور فلسطین کے درمیان مختصر مدت میں دوستانہ تعلقات قائم ہو سکتے ہیں

نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس کے بعد فلسطین سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انجمن دفاع عربی نے برطانیہ کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ترکی کی فوجی تیاریاں

انگلستان کے حربی کارخانوں میں ترکی حکومت کے جو دس جہاز تعمیر ہو رہے تھے وہ مکمل ہو گئے ہیں اور عنقریب استامبول پہونچنے والے ہیں جہازوں میں چار آبدوز چار تباہ کن اور دو تارپیڈو جہاز ہیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ سمرنا کی بندرگاہ میں روسی جہازوں نے ترکی حکومت کے لئے جنگی سامان اتارا ہے جس میں نو لاکھ کارتوسوں کے صندوق بھی ہیں۔

ترکی پر جرمنی کے ڈورے

انگورہ کا ایک تار مظہر ہے اور ترکی اخبار "وصون پوستہ" اس خبر کا ذمہ دار ہے کہ جرمنی نے ترکی حکومت کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اگر وہ فرانس اور برطانیہ سے اپنے تعلقات منقطع کر لے تو اٹلی ترکی کے حق میں جزائر ڈوڈی کانیز سے دستبردار ہو جائے گا مگر انگورہ کے ترکی حلقے ابھی تک جرمنی کے اس مجوزہ قرارداد سے بے خبر ہیں اور انھیں اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں ہے۔

اسکندرونہ میں فوجی تیاریاں

ترکی حکومت کے ۱۸ ہوائی جہاز ۱۵ ٹینک اور ۲۶ مصلح کاریں مع تین ہزار ترکی فوج کے اسکندرونہ پہونچ گئی ہیں عنقریب بحری جہازوں کا ایک دستہ بھی پہونچنے والا ہے گذشتہ ہفتہ اسکندرونہ کے ترکی والسرائے نے ایک تقریر کے دوران میں عربوں اور ارمنوں کو اطمینان دلایا کہ آئندہ کسی قسم کی بے انصافی نہ ہونے پائے گی اور قانون کی نظر میں ترک اور عرب برابر تصور کئے جائیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو ہے عزم مستقل میں رہے ۔ زبان پہ بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳	کانپور شنبہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۳۹

اقتصادی جنگ کی پوزیشن کی وضاحت

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا بیان

۲۶ ستمبر کو پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے بین الاقوامی صورت حالات کے متعلق اپنی چوتھی تقریر میں وسطی یورپ میں جرمن حملہ کے متعلق انگلینڈ کی پوزیشن واضح کی آپ نے بتلایا کہ ہماری اقتصادی جنگ کا یہ مقصد ہے کہ جرمنی کا اقتصادی ڈھانچہ اس حد تک درہم برہم کر دیا جائے کہ جرمنی کے لئے لڑائی کا جاری رکھنا ناممکن ہو جائے مجھے امید ہے کہ اگر ہم جرمنی کو کچا مال جانے سے روکنے میں کامیاب ہو گئے تو جرمنی جلد ہی چت ہو جائے۔

۲۳ ستمبر کو روس اور جرمنی کے حد بندی کی لائن کے متعلق جو مشترکہ کمیونک شایع ہوا تھا مسٹر چیمبرلین نے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس کمیونک کو پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ روسی فوجیں وارسا کے مضافات تک آ گئی ہیں اور گلیشیا کا بڑا حصہ اور پولینڈ کے تیل کے کنوئیں روس کے کنٹرول میں آ گئے ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ میں نے اپنے ۲۰ ستمبر کے بیان میں ان مسئلوں کا ذکر کیا تھا جو رومانیہ سے پولش فوجیں وغیرہ گذرنے سے حکومت رومانیہ کے سامنے درپیش ہیں وزیر اعظم رومانیہ کے بزدلانہ قتل کے بعد کی صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے حکومت رومانیہ جو کوشش کر رہی ہے انھیں ملک معظم کی حکومت ہمدردی کی نظر سے دیکھ رہی ہیں اور ۲۱ ستمبر کو برطانوی سفیر مقیم بخارسٹ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ برطانوی حکومت کی اور یہاں کے باشندوں کی طرف سے حکومت رومانیہ کے پاس اس سانحہ پر تعزیت کا پیغام بھیجیں

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ مغربی مورچہ پر جرمنی کے سخت مقابلہ کے باوجود فرانسیسی فوجیں مختلف مقامات پر بڑھ رہی ہیں، ہوائی جہاز غنیم کی سرگرمیوں اور نقل و حرکت کی برابر چھان بین کر رہے ہیں اور شاہی بیڑے کی تعاون سے آبدوزوں کو ڈبونے والی مہم برابر جاری ہے اور سمندر میں گشت کیا جا رہا ہے رائل ایر فورس کے بحری ہوائی جہاز اور کین سنگٹن کورٹ کے ملاحوں کے محفوظ رہنے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ دشمن کی آبدوز کشتیوں پر پھر بہت سے حملے کئے گئے، آبدوز کشتیوں کو شکست دینے کے لئے گذشتہ جنگ کے مقابلہ میں ہمارا بیڑہ اب زیادہ اہم کام انجام دے رہا ہے کیونکہ پہلے کے مقابلہ میں اب طیارہ شکن توپوں کی رفتار زیادہ تیز ہو چکی ہے اور ان پر زیادہ اعتبار کیا جا سکتا ہے آبدوز کشتیوں کے خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے گشت کا ساحلی بیڑہ بہت بڑی امداد ثابت ہوا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ نو آبادیوں میں ملک معظم کی حکومت کی تیاریاں زوروں پر جاری ہیں، نو آبادیوں کے جری جہاز ہمارے بحری بیڑے سے تعاون کر رہے ہیں ضرورت کے وقت کے لئے نو آبادیوں کی فوجوں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے، اور وہاں کی ہوائی طاقت بھی مضبوط کی جا رہی ہے اور آپس کے تعاون سے غلہ خام اشیاء بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں مل رہی ہیں۔

مسٹر چیمبرلین نے آخر میں فرمایا کہ جنگ کے موجودہ طریقوں میں کسی شخص کو اس بات میں شبہ نہیں ہو سکا کہ وہ آخری فتح کا معمولی لوگوں کو مصمم ارادے حوصلے اور برداشت پر دارومدار ہے ہمارے ملک کے لوگ متحد ہیں اور بہت زیادہ پختہ ارادے کیساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔

ہمارے ملک کے لوگ کبھی اس سے زیادہ متحد نہیں ہوئے گو انھوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ جرمنی کے متواتر خطرہ سے نجات حاصل کریں گے جس کی آخری مثال پولینڈ موجود ہے فرانس اور ہم اپنے آپ کو اور دنیا کو اس خطرہ سے چھٹکارا دلانے کے لئے جنگ میں کودے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمارے ملک کے لوگ متحد ہیں اتنے متحد پہلے کبھی نہ تھے

ہندوستان کی امداد کا اعتراف

۲۶ ستمبر کو دار الامراء میں لارڈ سینل کے پرائیویٹ نوٹس پر وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے ہندوستان کے متعلق ایک بیان دیا آپ نے فرمایا کہ میں نے بڑی خوشی سے دعوت نامہ منظور کر لیا ہے اور میں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ ایسا کیا ہے کیونکہ اس سے ملک معظم کی حکومت کو اس امداد کے لئے شکریہ ادا کرنے کا موقع مل گیا ہے جو کہ اس کو ہندوستان کی تمام جماعتوں کی جانب سے حاصل ہوئی ہے ہندوستان کے راجوں مہاراجوں نے روپے اور آدمیوں اور ذاتی خدمات کی فیاضانہ پیش کش کی ہے ملک کے تمام حصوں سے انفرادی طور پر بھی ہمدردی اور حمایت کے پیغامات موصول ہوئے ہیں۔

وزیر اعظم پنجاب اور بنگال نے غیر مشروط امداد کے متعلق جو بیانات دیے ہیں ملک معظم کی حکومت نے بڑے شکریہ کے ساتھ ان کو نوٹ کیا ہے اور ملک معظم کی حکومت اس امداد کی تہہ دل سے قدر کرتی ہے جو کہ تمام ہندوستان کے صوبوں میں گورنروں کو اپنے وزیروں سے ان اسکیموں کو عملی جامہ پہنانے میں ملی ہے جو کہ لڑائی سے پیدا شدہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے

اختیار کی گئی ہیں۔

حکومت جرمنی نے پے در پے اعتماد شکنی کر کے طاقت کا جس طرح استعمال کیا ہے بنی نوع انسان کی تاریخ میں اس کی کہیں بھی مثال نہیں ملتی اور جس نے ہمیں ہتھیار اٹھانے پر مجبور کیا اس کی ہندوستان کی تمام پارٹیوں نے غیر مبہم طور پر مذمت کی ہے اور لیڈروں نے مظلوم کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے یہ بالکل واضح ہے کہ ان اصولوں کی جیت جن کی نازی حکومت حامی ہے اہل ہند کے تمام طبقوں میں ایک عظیم سانحہ تصور کیا جائیگا مجھے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ حال ہی میں ایک بیان کے دوران میں ان لوگوں نے جن کو انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے بولنے کا حق دیا گیا ہے۔ یہ واضح کیا تھا کہ ان کے لئے لڑائی میں برطانیہ کے ساتھ تعاون کرنا مشکل ہو گا، سوائے ان شرطوں کے جو کہ دونوں ملکوں کے درمیان سیاسی تعلقات سے تعلق رکھتی ہیں اب تک ان شرطوں کو لطیف شکل میں بیان کیا گیا ہے اور میں ابھی ان پر کسی قسم کا تبصرہ پیش کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں، لیکن میں آپ کو یقین دلا سکتا ہوں کہ وائسرائے ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ خود ملاقات کر رہے ہیں جن میں کانگریس اور مسلم لیگ کے نمایندے شامل ہیں۔

میں وائسرائے اور ان کے ساتھیوں کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس ہنگامی صورت حالات میں کس خوبی سے کام کر رہے ہیں۔

ملاقات پر قیاس آرائیاں

ہز ایکسی لینسی وائسرائے نے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح سے ملاقات کرنے کے لئے جو دعوت دی تھی اس سے شملہ کے سیاسی حلقوں میں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے، اس سلسلہ میں بہت دلچسپ قیاس کئے جا رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے مہاتما گاندھی اور مسٹر جناح سے معلوم کریں گے کہ جنگ کے متعلق کانگریس اور مسلم لیگ کے ریزولیوشن کس حد تک جاتے ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے تصفیہ کے بعد برطانی حکومت کی طرف سے ایک بیان انگلستان اور ہندوستان میں بیک وقت شائع کیا جائے گا ایک بات یہ بھی کہی جا رہی ہے کہ برطانی حکومت اپنے پرانے اعلان کا اعادہ کرے گی کہ ہندوستان کا منزل مقصود درجہ نو آبادیات ہے اور حکومت اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنانے کو تیار ہے بشرطیکہ ہندوستان کی سیاسی اور مذہبی جماعتیں آپس میں ملکر کوئی باہمی اور متفقہ فیصلہ کر لیں۔

ایک خیال یہ بھی ہے کہ شاید وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی جائے گی اور اس میں ۱۴ ممبر ہوں گے جن میں ۷ ہندو ۴ مسلمان اور تین یوروپین ہوں گے اور کانگریس اور مسلم لیگ کو دعوت دی جائے گی کہ وہ اپنے نامزد کردہ اشخاص کی سفارش کریں تاکہ ملک معظم کی حکومت انھیں اس ہنگامی عرصہ کے لئے وزیر مقرر کر سکو

مسلم تعلیمی کانفرنس کمیٹی کا اظہار رائے

نریندر دیو تعلیمی کمیٹی کی تحقیقات کرنے کے لئے مسلم ایجوکیشنل کانفرنس یوپی نے جو سب کمیٹی بنائی تھی اس نے اس رپورٹ کے متعلق لکھا ہے کہ ہم صوبہ کے ایک نہایت اہم مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ایک متین کوشش کی حیثیت سے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور بلا پس و پیش عام طور پر اس کے بنیادی اصولوں کی تائید کرتے ہیں، ناظرین کو یاد ہو گا کہ نریندر دیو کمیٹی نے جسمانی اور دماغی کام کو ساتھ ساتھ تعلیم کا جزو بنانے پر اسکیم کی بنیاد رکھی ہے، سب کمیٹی نے لکھا ہے کہ نریندر دیو کمیٹی نے مسلمانوں کے نقطہ نظر کو ذیل میں نہیں رکھا اور مذہبی امور اور قومی تحفظ کے خاص پہلوؤں پر نظر ڈالنے سے کمیٹی قاصر رہی کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ تعلیم نسواں کیلئے الگ انتظام ہونا چاہئے مسلم حقوق و مفاد کی نگرانی کیلئے ایک صوبجاتی مسلم مشاورتی بورڈ بنا دیا گیا ہے۔

جنگ یورپ کے حالات

لندن ۲۳ ستمبر بلجیم کے دار السلطنت برسلز سے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کے بہت سے فوجی ماہروں کا خیال ہے کہ مغربی مورچہ پر جرمن وزیر جزل وان براچسٹ کی آمد کے فوراً بعد جرمن حملہ شروع ہو جائے گا۔

پیرس سے تازہ سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ ہماری بحری فوجیں ہمارے جہازوں کی حفاظت کرتی رہیں اور دشمن کی آبدوز کشتیوں کو بھگا دیا، جرمنی کے انکار کے باوجود اطلاعات ملی ہیں کہ ارکان کو تیزی کے ساتھ خالی کرایا جا رہا ہے اور وہاں کے لوگ اپنے اپنے گھروں کی چابیاں پولیس کے حوالے کر رہے ہیں بڑے ہی رقت انگیز نظارے دیکھنے میں آ رہے ہیں

فرانس کے محکمہ اطلاعات کے وزیر نے براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کا پہلا مرحلہ ختم ہو گیا ہے اس میں گو جرمنی نے پولینڈ کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے لیکن آج جرمنی پہلے کی نسبت کمزور اور اتحادی زیادہ طاقتور ہیں جرمنی کے ۴۰۰ سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں اور ایک ہزار کے قریب ہوا باز کام آ چکے ہیں، پولینڈ میں جرمنی کے ہاتھ نو لاکھ ٹن کوئلہ پیدا کرنے والی کانیں ہاتھ آئی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مغربی سرحد پر وہ تین لاکھ ٹن کوئلہ کی کانیں کھو چکا ہے آج اتحادی بھی لڑائی لڑنے کے لئے پہلے کی نسبت بہت زیادہ تیار ہیں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ پولینڈ کی لڑائی میں ڈیڑھ لاکھ جرمن ہلاک اور زخمی ہوے ان میں سے زیادہ تر شاپ ٹروپ اور ہٹلر یوتھ سے تعلق رکھتے تھے۔

پیرس ۲۵ ستمبر فرانس کی جانب سے تازہ سرکاری بیان مظہر ہے کہ ہمارے فوجی ہوائی جہازوں نے مورچہ کے متعدد حصوں پر گشت لگایا، دشمن کی توپوں نے گولہ باری کی زیوبر دکن کے جنوبی علاقہ میں خاص طور پر گولہ باری کی گئی ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کا بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا اور نگرانی کرنے والی فوجی چوکیوں کی حفاظت کی۔

مغربی مورچہ پر جرمن کمانڈر جزل وان براچسٹ کی آمد کے بعد جرمن فوجوں نے حملے شروع کر دئے ان حملوں کا سہ گونہ مقصد ہے اول یہ ہے کہ علاقہ سار بر دکن کے قریب پہاڑی علاقہ پر جس پر فرانسیسی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے، پھر سے حملہ کیا جائے، دوسرا مقصد یہ ہے کہ دریائے لائور کے ساتھ ساتھ بڑھ کر فرانسیسی علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی جائے تیسرا مقصد یہ ہے کہ زیوبر دکن کے قریب فرانسیسی دباؤ کے خطرہ کو کم کیا جاوے جرمن فوجوں نے اب تک جتنے حملے کئے ان کو فرانس کی خوفناک توپوں نے روک دیا۔

لندن کے مفکروں کی یہ عام رائے ہے کہ جرمنی جلد یا دیر سے بلجیم اور ہالینڈ کے راستے حملہ کرے گا کیونکہ جرمنی یہاں بھی وہی طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہے جو اس نے پولینڈ میں اختیار کیا ہے اور جس میں اس کو کامیابی حاصل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ہوائی جہازوں کی امداد سے ایک بڑے پیمانہ پر موٹر سوار فوجوں سے حملہ کیا جاوے بلجیم کی فوج اب مکمل طور پر منتظم ہو چکی ہے اور وہ اب ۱۹۱۴ء سے کہیں زیادہ طاقتور ہے بلجیم کی حفاظتی تدبیریں زیادہ بہتر ہیں ہالینڈ اپنی سرحد کو پانی سے بھرنے کے لئے بڑی گہری خندقیں کھدوا رہا ہے۔

لندن ۲۶ ستمبر حکومت فرانس کی جانب سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ گذشتہ رات سار کے مشرق میں ہماری فوج کے ہراول دستے سرگرم رہے اور دشمن نے اس علاقہ میں زبردست گولہ باری کی، اسی مورچہ پر ہوائی جہازوں میں بھی بڑی گھمسان لڑائی ہوئی ہمارے ہوائی جہازوں نے دو مرتبہ دشمن ہوائی فوج کا مقابلہ کیا دشمن کی ہوائی فوج کی تعداد ہم سے زیادہ تھی جرمنی کے تعاقب کرنے والے کئی جہازوں کو نیچے گرا دیا گیا ان میں سے دو ہمارے علاقہ میں آ کر گرے۔

پیرس کی ایک نیم سرکاری اطلاع میں جرمنوں کے اس دعوے کی تردید کی گئی ہے کہ انھوں نے فرانس کی ۸ ہوائی جہاز گولی مار کر گرا لئے، فرانس کے صرف دو جہازوں کا نقصان ہوا ہے ان میں سے ایک ہوائی جہاز کو ہوا باز چھتری لے کر فرانسیسی علاقہ میں اتر آیا جرمنی کے دو ہوا باز فرانسیسی علاقہ میں قید کر لئے گئے ہیں۔

فرانس کی توپوں نے سیگفرائڈ لائن کے جرمن قلعوں پر براہ راست بمباری شروع کر دی ہے یہ حملہ ۴۰ میل لمبے مورچہ پر کیا گیا ہے اور اس علاقہ میں خاص طور سے اسکا زور ہے جہاں کہ سیگفرائڈ لائن، اور میگنٹ لائن بہت قریب ہے، جرمن فوج کے کئی دستے اور توپیں خاک میں ملا دئے گئے دریائے بلیز کے علاقہ میں فرانسیسی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں جرمن فوج کی تعداد ۱۹۱۴ء جتنی نہیں ہے لیکن ان کے پاس سامان حرب بہت کافی ہے سرحد پر ایک فرانسیسی شہر تین طرف سے جرمن فوجوں نے گھیر لیا ہے، جرمنی کے ایک سرکاری بیان میں تسلیم کیا گیا ہے کہ مغربی مورچہ پر دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے۔

کئی ہفتے کے جمود کے بعد فرانسیسی توپیں پھر حرکت میں آ گئی ہیں اور فرانسیسی فوجوں نے مورچہ اپنی پوزیشنوں کو مضبوط کرنا شروع کر دیا ہے۔

گو کارروائی عظیم الشان پیمانہ پر نہیں کی جا رہی ہے لیکن باخبر فوجی حلقوں میں اس پر دلچسپی ظاہر کی جا رہی ہے اس سے فرانس کو اتنا فائدہ ہو چکا ہے کہ علاقہ بلیز میں دیکھ بھال کا اچھا موقعہ مل گیا ہے جرمن حلقوں کا فرانس نے جو منہ توڑ جواب دیا ہے اس سے دشمن کی ہمت ٹوٹ گئی ہے اور اس نے اپنی سرگرمی بند کر دی ہے۔

جرمن لائنوں پر ہوائی لڑائی نے ثابت کر دیا ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہاز کس بہادری اور دلیری کیساتھ لڑ سکتے ہیں، ہوائی بمباری کے لئے موسم نہایت عمدہ تھا کئی مرتبہ جرمن ہوائی جہازوں سے مقابلہ ہوا ان لڑائیوں میں جرمنی کو کم سے کم اتنا نقصان پہونچا جتنا کہ فرانس کو پہونچا ہے۔

پیرس سے اطلاع ملی ہے کہ مغربی سرحد پر جرمنی نئے قلعے بنا رہا ہے اور کانٹے دار تار لگایا جا رہا ہے فرانس کے ہوائی جہاز جرمن فوج کی دیکھ بھال کر رہے ہیں، کل موسم اچھا تھا اس لئے فرانس کے ہوائی جہازوں نے فوجی پرواز کی اور فوٹو لیا جرمنی کے ہوائی جہازوں نے ان کا پیچھا کیا

لندن ۲۸ ستمبر برلن سے اطلاع ملی ہے کہ ہر ہٹلر نے پولینڈ کے اس علاقہ میں جس پر جرمنی نے قبضہ کر لیا ہے مارشل لا کا نفاذ کر دیا ہے جزل وان رنڈشٹ جو کہ گذشتہ سال کمانڈری کے عہدے سے ریٹائر ہو گئے تھے فوجی ایڈمنسٹریشن کے انچارج بنائے گئے ہیں اور ڈاکٹر فرانک سول ایڈمنسٹریشن کے انچارج مقرر ہوئے ہیں۔

جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ وارسا نے غیر مشروط طور پر اطاعت قبول کر لی ہے، اور کہ شہر ۲۹ ستمبر کو جرمن کمانڈر کے حوالے کر دیا جائیگا

ماسکو ۲۸ ستمبر جرمنی کے وزیر خارجہ ہر وان ربن

آئینہ کانپور

کانگریس کمیٹی کا رزولیوشن

۲۴ ستمبر کی رات کو مسٹر پیارے لال اگروال کی صدارت میں کانپور سٹی کانگریس کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک ضروری اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا:-

یہ کونسل کو یہ معلوم کر کے نہایت افسوس ہوا ہے کہ کانپور کے مل مالکوں نے اپنی تاخیری چالوں اور مصالحت کی معقول تجویزوں کو منظور کرنے سے انکار کر کے پھر ایک جمود پیدا کرنے کے لئے سامان پیدا کر دیئے ہیں جن سے ہلچل پیدا ہو جائیگی تجارت اور صنعت تباہ ہو جائے گی۔ ان کے رویہ کو دیکھ کر مزدور سبھا کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ عام ہڑتال کا اعلان کر دے۔ کونسل نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ جھگڑے کو طے کرنے کے لئے آخری کوشش اور کر لی جائے۔ اس کے علاوہ کونسل نے مل مالکوں سے بھی درخواست کی ہے کہ انہیں اپنے غیر مصالحانہ رویہ کو ترک کر دینا چاہیئے کیونکہ یہ مزدوروں اور سرمایہ داروں دونوں کے لئے مضر ہے۔ رزولیوشن میں مذکور ہے کہ کونسل کا یہ فرض ہے کہ وہ عام ہڑتال کی تہ دل سے حمایت کرے۔ مزدور سبھا نے اپنے جس رزولیوشن میں ۲ اکتوبر سے عام ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ مزدور سبھا نے مصالحت کے تمام طریقے اختیار کئے۔ نیو وکٹوریہ ملز کے مزدور ملز مالکوں کی سختیوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لئے ان کے کاز کی حمایت کے لئے کانپور کے کپڑے کے کارخانوں کے مزدوروں کا متحدہ اقدام ضروری ہے۔ کونسل کے رزولیوشن کی نقل وزیر اعظم یوپی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس بھیجدی گئی ہے مزدور سبھا نے ڈھنڈورا پٹوا کر اپنے رزولیوشن کا اعلان کر دیا ہے۔

مزدور سبھا کا اعلان

۲۴ ستمبر کو مسٹر یوسف کی صدارت میں مزدور سبھا کی جنرل کونسل کا ایک جلسہ ہوا جس میں قرار پایا کہ ۲ اکتوبر سے کانپور کے کاٹن ووّلن اور ٹیکسٹائل ملز میں عام ہڑتال شروع کر دی جائے۔ اس ہڑتال کا ۳۵ ہزار سے زیادہ مزدوروں پر اثر پڑے گا رزولیوشن میں مذکور ہے کہ نیو وکٹوریہ ملز کے مزدوروں کے جھگڑوں کے تصفیہ کی تمام کوششیں ناکام ہو چکی ہیں۔ کانپور کے تمام مل مالکان مزدور سبھا اور مزدوروں کے اتحاد کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حکومت نے مل مالکوں کو ایسوسی ایشن کو مشورہ دیا تھا کہ وکٹوریہ مل کا جھگڑا لیبر کمشنر کے سپرد کر دیا جائے۔ مزدور سبھا اس پر راضی ہو گئی لیکن مل مالکوں کی ایسوسی ایشن نے لیبر کمشنر کو مطلع کیا کہ مل مذکور کے منیجنگ ڈائرکٹر کانپور میں نہیں ہیں۔

خاکساروں کا مظاہرہ

۲۴ ستمبر کی شام کو تین چار خاکسار بیلچہ لئے ہوئے سول نافرمانی کے لئے نکلے لیکن ان کے ساتھ دو تین سو تماشائی ہو گئے اور وہ سٹن روڈ اور مول گنج ہوتے ہوئے نئی سڑک پر مسلم لیگ کے دفتر کے سامنے پہنچ گئے مسلم لیگ کے دفتر کے اندر جلسہ ہو رہا تھا وہاں مجمع ہزاروں کی تعداد میں پہونچ گیا مگر مقامی حکام اور پولیس نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ کافی تعداد میں پولیس پہونچا دی اور بلا کسی تشویش کے مجمع کو فوراً منتشر کر دیا۔ پولیس نے اس موقع پر جس قدر دانشمندی قابلیت اور ہوشیاری کا ثبوت دیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

اس سلسلہ میں متعدد خاکسار گرفتار کئے گئے ہیں مگر تقریباً سب نے یہ کہکر کہ ہم کو اس تحریک سے کوئی واسطہ نہیں اور آئندہ کے لئے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی حصہ نہ لیں گے چھوڑ دیئے گئے۔

مقامی حکام نے خاکساروں کے ساتھ جو نرم اور مشفقانہ برتاؤ کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور

ہم کو امید ہے کہ وہ آئندہ شہر کی فضا کو مسموم کرنے سے گریز کریں گے۔

جنرل ہڑتال کی کوشش

نیو وکٹوریہ ملز میں اگرچہ کام شروع ہو گیا ہے مگر مزدوروں اور مزدور سبھا کو ملز کے مالکان سے بعض معاملات کی وجہ سے شکایات ہیں جو باوجود انتہائی کوشش کے بھی طے ہو سکیں جسکی وجہ سے مزدور سبھا اور سٹی کانگریس کمیٹی نے ۲ اکتوبر سے عام ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

اگرچہ ہم کو اس کا افسوس ہے کہ نیو وکٹوریہ ملز اور مزدور سبھا کے درمیان معاملات کا تصفیہ نہ ہو سکا مل مالکان کو چاہیئے تھا کہ وہ ہمدردی کے ساتھ معاملات کو طے کرنے کی کوشش کرتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا مگر معاملات کے تصفیہ نہ ہونے کی صورت میں عام ہڑتال کا فیصلہ جس میں تقریباً ۹ یا دس ملز شامل ہوں گے اور جس کا اثر تقریباً ۳۵ ہزار مزدوروں پر پڑے گا۔ اس کی ہم تائید نہیں کر سکتے۔

کیونکہ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ نیو وکٹوریہ ملز مالکان قصوروار ہیں اور وہاں کے مزدور مظلوم تو پھر بھی عام ہڑتال کے لئے کسی طرح بھی فتویٰ نہیں دیا جاسکتا کیونکہ جن ملوں میں بلا کسی شکایت کے کام ہو رہا ہے اسکو ہڑتال کی لعنت میں بے قصور شامل کرنا کہاں کا انصاف ہے علاوہ اس کے شہر کی موجودہ فضا اس وقت ایسی نہیں ہے کہ ۳۵ ہزار انسانوں کو بیکار کر دیا جائے بیکاری کی وجہ سے لوگوں کے خیالات منتشر رہتے ہیں اور اسکی بدولت شہر میں طرح طرح کے خوفناک نتائج پیدا ہونے کے احتمالات ہو سکتے ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ فیصلہ کہ عام ہڑتال کی جائے ناانصافی اور ناسمجھی پر مبنی ہے اور سٹی کانگریس کمیٹی نے اسکی تائید کر کے ایک بہت بڑی غلطی اور ذمہ داری اپنے اوپر لی ہے۔

ان حالات اور واقعات کی موجودگی میں ہم سٹی کانگریس کمیٹی اور مزدور سبھا سے یہ استدعا کرینگے کہ وہ ایک دفعہ پھر عام ہڑتال کے خوفناک نتائج پر غور کریں اور اپنی توجہ صرف نیو وکٹوریہ ملز تک محدود رکھیں۔ اسی کے ساتھ ہم نیو وکٹوریہ ملز کے ڈائرکٹران سے یہ استدعا کریں گے کہ وہ مزدور سبھا کے مطالبات پر از سر نو غور کریں اور انکو ہمدردی کے ساتھ طے کرنے کی کوشش کریں تاکہ شہر عام ہڑتال کی لعنت سے محفوظ رہ سکے۔

ملک شریح الدین کو سزا

۲۳ ستمبر کو مسٹر خوب چند آئی سی ایس ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے ملک شریح الدین وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کو سکشن ۱۵۳ اے۔ اور ۵۰۵ تعزیرات ہند ایک سال و ۸ ماہ کی قید محض کی سزا دی گئی، دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔ یعنی ایک سال کی سزا ہوئی۔ ملک شریح الدین وائس پریسیڈنٹ مسلم لیگ نے جو تقریباً گذشتہ ۵ فروری سنہ ۱۹۳۹ء کو تحصیل اکبر پور ضلع کانپور کے ایک گاؤں میں مسلم لیگ کے ایک جلسہ میں کی تھی اس سلسلہ میں یہ سزا موصوف کو ہوئی ہے۔

ہڑتال و جلسہ

ملک شریح الدین وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کے سزا کی خبر کی وجہ سے بطور پروٹسٹ مسلم دوکانداروں نے ہڑتال کر دی اور شام کو مسلم لیگ کے دفتر میں ایک جلسہ ہوا۔

"ہماری آواز" سے ضمانت

مسٹر احمد حسین ہارونی اڈیٹر "ہماری آواز" ہفتہ وار کو چیف سکریٹری یو۔ پی گورنمنٹ کی طرف سے ایک نوٹس ملا ہے جس میں تین ہزار روپیہ نقد ضمانت ۲۰ ستمبر تک ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ ضمانت کا حکم مندرجہ چار مضامین کی بابت ہے جو کہ ۲۰ جون اور ۸ و ۲۲ و ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کی اشاعتوں میں شایع ہوئے ہیں۔ جو سکشن ۴، سب سکشن ۳ آف انڈین امرجنسی پاورس ایکٹ آف سنہ ۱۹۳۱ء کے ماتحت آتے ہیں۔

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر احمد حسین ہارونی نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ سردست اخبار کی اشاعت کو ملتوی کر دیا جائے۔

کانگریس اور کونسل الکشن

ڈسٹرکٹ و سٹی کانگریس کمیٹیوں نے یہ طے کیا ہے کہ کونسل کا الکشن لڑا جائے جس کے لئے ایک سب کمیٹی مندرجہ ذیل اصحاب پر بنا دی گئی ہے۔

(۱) مسز بینی سنگھ (۲) جنگ بہادر سنگھ اور (۳) گنگا سہائے چوبے۔

یہ طے کیا گیا ہے کہ ضلع کانپور کے دیہاتی عام حلقے سے کانگریس کی طرف سے کوئی امیدوار نہ کھڑا کیا جاوے موجودہ ممبر رائے صاحب لالہ روپ چند جین اور لالہ رام نرائن گرگ میں مقابلہ ہو گا۔ کانپور جالونی دیہاتی عام حلقے کے لئے مسز شیو نرائن ٹنڈن۔ لالہ رام رتن گپتا۔ رائے بہادر بابو برجندر سروپ رائے بہادر رامیشر پرشاد باگلا اور مسٹر سی۔ وائی چنتامنی کے نام معہ شرائط کے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

مولانا حسرت موہانی

خبر ہے کہ مولانا حسرت موہانی جو کہ جنگ شروع ہو جانے کی وجہ سے بغداد میں قیام پذیر تھے وہ "سٹی آف قاہرہ" نامی جہاز سے لندن کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر محمد مظفر جو کہ آپ کے ہمراہ لندن جانے کے لئے گئے تھے کانپور واپس آ گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کی پارٹی بندی کی صورت ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ ناظرین کو یاد ہو گا کہ گذشتہ ۱۱ اگست کو رائے صاحب رام ادھین صاحب کے چیرمینی سے ہٹائے جانے کے بعد راؤ صاحب سردار سنگھ آف سیپی ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیرمین منتخب ہوئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس انتخاب کے خلاف لوکل گورنمنٹ میں پٹیشن دائر ہوا ہے اور اس کے علاوہ چیرمین صاحب پر عدم اعتماد کے رزولیوشن لانے کی بھی فکر ہو رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دس ممبروں نے عدم اعتماد کے رزولیوشن کا نوٹس بھی بھیجدیا ہے۔

۲۶ ستمبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی جو میٹنگ ہوئی اسمیں بھی کافی گڑبڑ رہی اور معلوم ہوا ہے کہ ایجنڈا ختم کئے بغیر ہی چیرمین صاحب کو میٹنگ ملتوی کر دینا پڑی۔

دونوں پارٹیوں کی طرف سے زبردست کنویسنگ ہو رہی ہے اور بورڈ کا کام عرصہ سے خراب و تباہ ہو رہا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کی جو حالت ایک عرصہ سے چلی آ رہی ہے اسکو دیکھتے ہوئے ہم مناسب ہی سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ بورڈ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے۔

خاکساروں کی معافی

۲۴ ستمبر کے مظاہرے کے سلسلہ میں جن دو خاکساروں کو گرفتار کیا گیا تھا ان پر مسٹر ایرسن مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں زیر دفعہ ۱۸۸ مقدمہ چلایا گیا تھا اور سزا کا حکم سنا دیا گیا تھا مگر چونکہ دونوں ملزموں نے حکم سننے کے بعد معافی مانگ لی اور اظہار افسوس کیا اور وعدہ کیا کہ وہ آئندہ خلاف قانون سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے۔ لہذا دونوں شخصوں کو تنبیہ کر کے چھوڑ دیا گیا۔

ایک فرم کی معذرت

جنگ شروع ہونے کے بعد تاجروں نے شہر میں ایک لوٹ مچا دی تھی اور ہر چیز کو بہت گراں کر دیا تھا جسکی وجہ سے اہل شہر کو سخت تکلیف ہو گئی تھی، چنانچہ مقامی حکام نے اس کے انسداد کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی بنا دی ہے چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ اس کمیٹی کے شکنجہ میں ایک تجارتی فرم کے مالک آ گئے اور ماخوذ ہو گئے۔ انہوں نے اظہار ندامت کی اور زائد وصول شدہ رقم خریدار کو واپس کی اور مبلغ ایک سو روپے کا عطیہ ارسلا ہاسپٹل کو دیا۔

مسلم اسٹوڈنٹ فیڈریشن

۲۴ ستمبر کی شام کو مسٹر مصطفےٰ حسین بیرسٹر کی صدارت میں مسلم لیگ کے دفتر میں مسلم اسٹوڈنٹ کا ایک جلسہ ہوا جس میں فیڈریشن کے متعلق شکایات اور الزامات کا جواب دیا گیا اور متحد و متفق ہونے کی اپیل کی گئی۔

احرار کانفرنس

۲۳ و ۲۴ ستمبر کو مجلس احرار اسلام کے جلسے تلی بازار میں منعقد ہوئے جس میں مولانا محمد یونس خالدی مولانا عبد القیوم کانپوری مسٹر تاج الدین انصاری بی اے لدھیانوی مولانا ابو الفرح صاحب مولانا محمد قاسم صاحب شاہجہانپوری وغیرہ نے مسائل حاضرہ پر ولولہ انگیز تقریریں کیں اور پانچ رزولیوشن منظور کئے گئے۔

پہلا رزولیوشن مزدوروں کی ہمدردی میں دوسرا اسکاؤٹس کی پابندیوں کے متعلق (جو مسودہ قانون مرکزی اسمبلی میں پیش ہوا ہے) تیسرا رہنمایان احرار کی گرفتاری پر ہدیہ تبریک چوتھا کانپور کی فائرنگ کی آزاد تحقیقات کے مطالبہ کے متعلق اور پانچواں خاکساروں کی مخالفت میں جو سب کے سب بالاتفاق منظور کئے گئے۔

طوائفوں کا اخراج

کانپور ہندو سنگھ نے چیرمین میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی توجہ اس طرف دلائی کہ مول گنج۔ ہالسی روڈ اور انکی آس پاس کی گلیوں سے طوائفوں کو ہٹا دیا جائے چنانچہ حکام نے تقریباً ۵۰ طوائفوں کا چالان کیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ یہ طوائفیں زیادہ تعداد میں اس رقبہ کو چھوڑ چھوڑ کر دوسری جگہوں میں آباد ہو رہی ہیں۔

ہم کو امید ہے کہ حکام اس کی بھی نگرانی رکھیں گے کہ یہ طبقہ کسی ایسی جگہ آباد نہ ہونے پائے کہ جس سے اس محلے کے شریف آدمیوں کو تکلیف ہو۔

سٹی مسلم لیگ

کانپور سٹی مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی مسٹر ایم اے۔ لاری کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں یہ ظاہر کیا گیا کہ پراونشل مسلم لیگ کے مشورہ کے بعد ۱۹ جون کی پولیس فائرنگ کی ماہوار یادگار منانا کو ترک کر دیا ہے۔

ہفتہ وار اخبار ہماری آواز سے تین ہزار روپے کی جو ضمانت طلب کی گئی ہے اس کے خلاف بھی پروٹسٹ کا اظہار کیا گیا۔

خانہ تلاشی

کانپور سی۔ آئی۔ ڈی۔ پولیس نے مسٹر بہاوت معرا جو کہ لاہور سازش کے مقدمہ میں ماخوذ تھے کے مکان واقعہ رام باغ میں تلاشی لی گئی۔

گرفتاری

ایک ہندی پمفلٹ تقسیم ہوا ہے جو کہ باغیانہ خیال کیا جاتا ہے اس سلسلہ میں پولیس نے دو نوجوانوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کا تعلق آزاد نوجوان سنگھ سے بتلایا جاتا ہے۔

میونسپل بورڈ

کانپور میونسپل بورڈ کی حالت بھی کچھ دنوں سے بہت خراب ہو چلی ہے۔ ممبران کی ذاتی کاوشیں اور خود غرضیاں اب ضرورت سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ خصوصاً واٹر ورکس ٹنڈر کے سلسلہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ممبران بورڈ کے لئے شرمناک ہے۔

بورڈ کے موجودہ رنگ کو پبلک زیادہ دنوں تک برداشت نہیں کر سکتی کیا ممبران بورڈ اپنی حالت درست کرنے کی طرف توجہ کریں گے۔

جرمنی کا مال پکڑا گیا

لندن ۲۰ ستمبر۔ محکمہ اطلاعات نے بیان شایع کیا ہے کہ ہفتہ مختتمہ ۲۶ ستمبر کے دوران میں ستر ہزار ٹن مال پکڑا گیا اس میں ۳۰۰۰۰ ٹن کچا رہا۔ ... ٹن پٹرول ۔۔۔۔ ٹن سنا گینز۔ اور دیگر سامان شامل ہے۔ یہ مال جرمنی کو جا رہا تھا۔

فرانس کے جہازوں نے ایک لاکھ ٹن مال پکڑا ہے۔

انڈو جاپانی گفت و شنید

شملہ ۲۰ ستمبر۔ نئی دہلی میں ۱۶ اکتوبر سے جاپان اور ہندوستان کی حکومتوں کے تجارتی معاہدہ کی بات چیت شروع ہونے والی ہے۔ اس لئے ۵ اکتوبر کو کاگورا نامی جہاز سے بہت سے جاپانی مشیر اور اصطلاحی اسسٹنٹ بھی آئیں گے۔

روس کا جہاز ڈبو دیا

ماسکو ۲۰ ستمبر۔ روس کا جہاز ... کو آج شام ایک آبدوز کشتی نے ڈبو دیا ۲۴ جہازیوں میں سے ۱۹ کو روسی جہازوں نے بچا لیا۔

باعزت صلح یا فیصلہ کن جنگ

برلن اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اہل جرمن ہر وقت باعزت صلح اور فیصلہ کن جنگ کے لئے تیار رہیں۔

سبدِ گل

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ دمشق میں ایسا سخت قحط پڑا کہ بڑے بڑے عشق بازوں کی عشق بازی رکھی رہ گئی ان عشق بازوں کی کیفیت یہ ہوگئی کہ شوق کی تمنا کی بجائے روٹیوں کی تمنا میں کروٹیں بدلنے لگے سعدی شیرازی اسی واقعہ کو نظم کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

چناں قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

دمشق کے عاشق مزاجوں کا عشق تو معمولی سے قحط نے ٹھنڈا کر دیا لیکن یورپ والوں کی کیفیت یہ ہے کہ جنگ کی مصیبت سر پر ہے مگر عشق بازی کا سلسلہ بدستور جاری ہے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کی آگ میں کوئی خاص تعلق ہے کہ جیسے ہی یوروپ میں جنگ کی آگ بھڑکی ویسے ہی یوروپین عشاق کے دلوں میں عشق کی آگ نے بھی گرمی دکھانی شروع کر دی۔

اس عشق کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ لندن کا کوئی نوجوان ایسا نہیں دکھائی دیتا جو اپنی محبوبہ کو شادی کے دفتر کی جانب پکڑ کر نہ لیجا رہا ہو۔

لندن کے جس دفتر میں شادی کی رجسٹری ہوتی ہے وہاں ہر وقت حسین وجمیل لڑکیوں کا ہجوم رہتا ہے جو عشاق کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے شادی کراتی پھر رہی ہیں۔

آج کل لندن میں شادیوں کا اس قدر زور ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس مبارک گھڑی کا برسوں سے انتظار تھا اور اب لندن میں کوئی گنوار اور دیہاتی باقی نہ رہے گا ہر کنوارا شادی کر اکے چین لے گا۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ یہ زور صرف لندن ہی تک محدود ہے پیرس میں بھی خوب شادیاں ہو رہی ہیں، برسوں کے وعدے وفا ہو رہے ہیں شادیوں کے دفاتر کھچا کھچ بھرے رہتے ہیں ادھر پادری کا یہ عالم ہے کہ اس کو نکاح پڑھنے سے فرصت نہیں، عقل حیران ہے کہ جنگ کے زمانے میں شادیوں کے آخر کیا معنے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ عشاق یہ چاہتے ہیں کہ مرنے سے پہلے ان کو پیاری محبوبہ کا وصل میسر آجائے یا شاید یوروپ میں جنگ اور شادی کا موسم ایک ساتھ آتا ہو۔

یوروپ کی کیفیت تو یہ ہے کہ اس مصیبت میں بھی ان کو عیش پرستی سے فرصت نہیں اور ہندوستان کی حالت یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ یہاں کوئی وبائی مرض بھی پھیل جائے تو شادی سادیاں رک جاتیں۔

اگر یہ بات نہ ہو تو یوروپیوں کو زندہ دل ہی کون کہے، خیال ہے کہ اگر جنگ زیادہ مدت تک جاری رہی تو لندن اور پیرس کا تو ذکر ہی کیا ہے سارے یوروپ میں کوئی کنوارہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا

ہندوستان کے نظربندوں کا مسئلہ

شملہ ۲۷ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ بعض نظربندوں کی رہائی کے مسئلہ کی جانچ کرنے کے لئے کمیٹی بنادی گئی ہے، سر میلکم ڈارلنگ اور مسٹر ڈبلیو اے وڈ پر یہ کمیٹی مشتمل ہے ان دونوں اصحاب کو ایک فوج افسر اور غیر سرکاری ممبر مدد دیں گے غیر سرکاری ممبر کمیٹی میں مترجم کی حیثیت سے کام کریں گے۔

کمیٹی ان نظربندوں کے معاملہ کی جانچ پڑتال کرے گی جن کی رہائی کی درخواست دی گئی ہے یا سفارش کی گئی ہے۔

کمیٹی کے ممبران جلد سے جلد دہلی کو روانہ ہونگے اور اس کے بعد احمدنگر کے نظربندی کے کیمپ جائیں گے، معلوم ہوا ہے کہ جن نظربندوں کی رہائی کے لئے کمیٹی سفارش کرے گی مسٹر میلکم کو صدر ہونے کی حیثیت سے مرکزی حکومت کی طرف سے ان کی رہائی کا حکم دینے کا اختیار ہوگا

ادبِ لطیف

ٹیگور کے چند نغمے

از جناب فرید صاحب انصاری بھوپالی

دل کا پھول!

توڑلے اس نازک پھول کو۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اور لے لے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیر نہ کر! ۔ ۔ ۔

میں ڈرتا ہوں کہ یہ مرجھا نہ جائے اور گرکر خاک میں نہ مل جائے، شاید تیرے ہار میں یہ کوئی جگہ پا سکے مگر اس کی عزت افزائی کر اسے چھوکر!۔

مجھے ڈر ہے کہ دن ختم نہ ہو جائے پیشتر اس کے کہ میں گہرے خواب سے جاگوں اور تیرے مندر پر پھول چڑھانے کا وقت نکل جائے۔

حالانکہ اس کا رنگ، کھلتا ہوا نہیں ہے مگر میری اس نذر کو قبول کر۔ ۔ ۔ ۔ اور اسے توڑلے اسی وقت جبکہ بلیدان دینے کا وقت ہو

بنسی!

سورج غروب ہو گیا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تاریکی سطح ارض پر چھا رہی ہے، اسی وقت میں اپنا گھڑا لے کر دریا پر پانی بھرنے جاتی ہوں "

بادِ نسیم پانی کے غمگین راگ کا ساتھ دے رہی ہے، یہ مجھے شام کے اندھیرے میں بلا رہی ہو! سنسان پگڈنڈی پر کوئی رہگذر نہیں ہے ہوا تیزی کے ساتھ چل رہی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

دریا میں طوفانی موجیں مچل رہی ہیں

مجھے نہیں معلوم کہ میں گھر واپس آسکوں گی یا نہیں میں نہیں جانتی کہ راہ میں کس سے ملنے کا اتفاق ہو جائے، پایاب دریا کے کنارے ایک چھوٹی سی کشتی میں کوئی نامعلوم شخص بیٹھا ہوا اپنی بنسری بجا رہا ہے۔

محبت!

مسافر سمندر میں جہاں کہیں جاتے ستارے اس کا ساتھ دیتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ماہتاب اپنے وقت کا پابند ہے، آفتاب نکلنے پر چمکنے میں کبھی خطا نہیں کرتا، تمام دنیا میں سرسبز زمین اور سمندر، پھر یہ انسان کے ساتھ ساتھ رہتے ہیں اسی طرح عاشق کہیں بھی چلا جائے محبت اس کے دل میں ضرور رہیگی وہ کہیں بھی ہو۔ ۔ ۔ ۔ ہر صبح ستارے ماند پڑ جائیں گے چاند چھپ جائے گا سورج شام کو غروب ہو جائے گا مگر بے غرضانہ اور سچی محبت اس کی غیر حاضری میں بھی روشن رہے گی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کے فیض سے شب تاریک نہ ہوگی اور دن زیادہ روشن ہوگا۔

فنلینڈ کا جہاز غرق کر دیا گیا

لندن ۲۳ ستمبر فن لینڈ کا جہاز مارٹی اگمار ایک سرنگ سے ٹکرا کر بالٹک میں آج صبح ڈوب گیا وہ ایک برطانی بندرگاہ کے لئے سامان لئے جا رہا تھا جبکہ اسے ایک آبدوز کشتی نے روک لیا اور جہاز رانوں سے کہا گیا کہ وہ کشتیوں میں اتر جائیں اس کے بعد جہاز ڈائنامیٹ کے ذریعہ اڑا دیا گیا اور وہ پاش پاش ہو کر وہیں ڈوب گیا۔

عالمِ نسواں

میں مرد سے کیوں گھبراتی ہوں

یوروپ اور امریکہ میں ایسی ہزاروں لڑکیاں اور عورتیں ہیں جنہوں نے آج تک شادی نہیں کی ہے وہ شادی کو ایک خیال کرتی ہیں پچھلے دنوں "دی نیوز آف دی ورلڈ" کے نمائندے نے شادی سے نفرت کرنے والی ایک لڑکی سے ملاقات کی تھی اور اس سے شادی نہ کرنے کے اسباب دریافت کئے تھے نمائندے کے سوالات کے جواب میں اس لڑکی نے جن عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا ہے وہ ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

اکثر اوقات مجھ سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ میں شادی کیوں نہیں کرتی اگرچہ شادی کرنا ایک نجی اور ضروری معاملہ ہے اس معاملہ میں کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ دخل دے لیکن پھر بھی یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ کچھ نہ کچھ اپنے خیالات کا اظہار ضرور ہی کر دوں تاکہ سمجھدار اور دانا طبقہ کو معلوم ہو سکے کہ یورپ اور امریکہ کی لڑکیاں شادی سے کیوں گریز کرتی ہیں۔

میں یا میری سوسائٹی کی دوسری لڑکیاں شادی کیوں نہیں کرتیں اس کا سبب یہ نہیں ہے کہ ہم شادی کو کوئی بری چیز خیال کرتے ہیں شادی معاشرتی نظام کا ایک بہت بڑا جز ہے اگر دنیا شادی کرنا ترک کر دے تو سارا انتظام عالم درہم برہم ہو جائے یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی ہم صرف اس لئے شادی سے گریز کرتے ہیں کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ مردوں کا اخلاق اس درجہ پست ہو چکا ہے کہ کوئی لڑکی یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتی کہ میں جس جوان سے شادی کر رہی ہوں وہ ایک صحیح شوہر ثابت ہوگا۔

امریکہ اور یوروپ میں نوجوانوں بیشتر تعداد شادی نہیں کر رہی ہیں بلکہ شادی کے پردہ میں لڑکیوں کو شکار بنایا جا رہا ہے چنانچہ ایک دو نہیں ہزاروں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوان ابتداءً ایں لڑکیوں پر دیوانہ وار عاشق ہوئے اور لڑکیوں نے ان کی محبت کو لبیک کہتے ہوئے ان کے ساتھ شادیاں کرلیں لیکن یہ شادیاں ایک دھوکہ ثابت ہوئیں کیونکہ ان نوجوانوں کی محبت چند ہی ماہ کے اندر ختم ہوگئی اس کے بعد یا تو ان لڑکیوں کو طلاق لینی پڑی یا پھر بےلطفی اور مردہ دلی کے ساتھ زندگی گذارتے ہوئے مرگئیں۔

ایسے اوباش نوجوانوں سے قطع نظر کرنے کے بعد جب میں ان میاں بیوی کی زندگی کو دیکھتی ہوں جو ازدواجی زندگی بسر کر رہے ہیں تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیونکہ عام طور پر مردوں کا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا نہیں ہے موجودہ زمانے کے مردوں میں رعونیت حد سے زیادہ حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اس لئے وہ عورتوں سے شادیاں کرنے کے بعد ان پر حکمرانی کرنا چاہتے ہیں اس حکمرانی کا نتیجہ عموماً یہ ہوتا ہے کہ یا تو عورتیں اپنے دل کو مار لیتی ہیں یا ان سے قطع تعلق پر مجبور ہو جاتی ہیں۔

مردوں کا یہ جذبہ میرے لئے ہمیشہ تکلیف دہ رہا ہے کہ وہ جس عورت سے شادی کرتے ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اس پر احسان عظیم فرمایا ہے حالانکہ احسان تو عورت کا ہے جس نے اپنا سب کچھ ایک مرد کی خاطر لٹا دیا، مردوں کی رعونت و لیاقت کے بےبنیاد دعوے سمجھدار عورتوں کیلئے بیحد تکلیف دہ ہیں، کس قدر ظلم ہے کہ ایک احمق سے احمق مرد بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ اس کی بیوی اسے عقل کا مجسمہ سمجھے حالانکہ وہ دل ہی دل میں اسکی حماقتوں پر مسکراتی ہو، میں صاف الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہتی ہوں کہ موجودہ زمانہ کی لڑکیاں مردوں کی مضحکہ انگیز حرکتوں سے بیحد گھبراتی ہیں اور عورت میں بھی اسکے لئے تیار نہیں کہ وہ اپنے آپ کو

بچوں کی دنیا

سست مت بنو؟

از جناب چاند صاحب شرر شملاوی

بچو! اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور زندگی کو کامیاب بنانے کا ارادہ رکھتے ہو تو ہرگز سست مت بنو؟ بیکار مت رہو؟ آج تک جتنے بھی لوگ کامیاب ہوئے ہیں وہ سب محنتی تھے کسی سست آدمی نے کبھی کوئی ترقی نہیں کی اور سدا در در کی ٹھوکریں کھائیں اور تمام عمر حقیر و ذلیل رہا:۔

اور کامیابی کا سہرا ان لوگوں کے سروں پر بندھا جنھوں نے محنت و مشقت اور جان توڑ کوشش کی:۔

بچو! وقت بہت قیمتی چیز ہے دولت سے زیادہ قیمتی چیز اگر کوئی شے ہے تو صرف وقت ہی ہے لیکن یاد رکھو کہ ایک بار گیا وقت پھر دوبارہ کبھی واپس نہیں آتا بعد میں سر پیٹو پچتاؤ کچھ ہی کرو لیکن سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے اس وقت سے جتنا بھی کام لے سکتے ہو لو تب تمکو کامیابی حاصل ہوگی وقت کو دریا کی ایک لہر کی طرح سمجھو جو آگے ہی آگے جا رہی ہے، اگر تم نے ذرا بھی دیر کر دی تو منھ تاکتے رہ جاؤ گے لہر کبھی واپس نہ پھرے گی اور تمکو پچتانا پڑے گا اسی لئے زمانہ حال سے بہترین کام لو۔

وقت کو اچھی طرح سے استعمال کرنے کے لئے میں تمہیں چند باتیں بتاتا ہوں انھیں گوش دل سے سنو اور ہمیشہ یاد رکھو اور ان پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرو تم ضرور ترقی کروگے:۔

(۱) ہر کام باقاعدہ طور پر کرو اگر تمہاری زندگی باقاعدہ نہیں ہے تو نامکمل اور ادھوری ہو اور ادھورے کام کبھی فائدہ نہیں دیتے بلکہ ہمیشہ مضرت رساں ثابت ہوتے ہیں۔

(۲) جو کام شروع کرو اسے پایۂ تکمیل تک پہونچا دو اگر درمیان میں چھوڑ کر دوسرا کام شروع کر دوگے، اور پھر دوسرے کو چھوڑ کر تیسرا کام کرنے لگوگے تو کبھی کوئی کام پورا نہیں ہو سکتا۔

(۳) جو کام تم خود کر سکتے ہو اس کے لئے کسی دوسرے کی مدد کی توقع نہ رکھو اور اپنے کام ہمیشہ خود ہی کرنے کی کوشش کرو۔

(۴) جو کام تم آج کر سکتے ہو اسے ہرگز کل پر مت چھوڑو وہ کل کبھی نہ آئے گا اور تمہارا کام اسی طرح پڑا رہ جائے گا۔

(۵) ہر کام اس کے مناسب وقت پر کرو یہ نہیں کہ دن بھر تو کھیلتے رہو اور رات کو ۱۲ بجے تک کتاب لئے بیٹھے رہو اور پھر آٹھ بجے سو کر اٹھو۔

پولینڈ کی تقسیم

پیرس ۲۲ ستمبر سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان پولینڈ کا بٹوارہ ہو گیا ہے جو حصہ جس کے قبضہ میں آیا ہے اس پر ان کی فوجیں قبضہ کر لیں گی، سرکاری بیان ہے کہ سرحدی لائن دریا پیسا، زیو، وسچلا اور سان تک گئی ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ دوسری سرحد پولش ایسٹ پرشیا سے شروع ہو کر موڈلن تک پھیلے گی پھر وارسا سے ہوتی ہوئی سان اور وسچلا کے سنگم پر جاکر ملیگی اور سان سے ہنگری کی سرحد پر پسکو تک جاکر ملیگی یعنی اس طریقہ پر روس کے قبضہ میں پولینڈ، رومانیہ اور پولش، رتھونیہ کی سرحدوں کا تمام حصہ آجائے گا۔ وارسا بھی تقسیم ہو جائیگا اور سرحدی لائن دریائے وسچلا ہوگی اسکا اہم حصہ روس کے حصہ میں آئے گا۔

پردۂ فلم

افسانہ کی اہمیت

ہندوستانی فلمساز کاروبار کے با... چھائے ہیں ہر ایک تصویر کو ناکامیابی کا دا... چھونا پڑتا ہے کچھ عرصہ سے فلمسازوں نے افس... کی اہمیت کو نظرانداز کر کے صرف اداکار و... شہرت اصلاحی خوبیوں کی طرف توجہ کرنا... کردی تھی۔

ہر ایک تصویر میں کا افسانہ کمزور ہوتا... وہ باوجود دیگر خوبیوں کے ناکامیاب رہتی... فلمساز افسانہ کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں د... افسانہ عام طور پر وہ لوگ لکھتے ہیں۔

جن کی علمیت کی بابت اگر ذکر نہ کیا جا... بہتر ہے، ایک اور رو چلی ہے کچھ ڈائرکٹر... کو غلط فہمی ہوگئی ہے کہ وہ علاوہ ڈائرکشن... افسانہ نویسی بھی کر سکتے ہیں، یہ ڈائرکٹر ص... صرف فلمساز سے افسانے کی قیمت کے... مفاد کی خاطر نہ صرف فلمساز کو تباہ کرتے ج... اپنی شہرت کو بھی داغ لگا رہے ہیں۔

افسانہ ہر ایک فلم کی جان ہے اس کی... ایک فلم کی ناکامیابی کی ضامن ہے ملک... نویسی کی کمی نہیں ہے اور نہ اس کی ضرور... صرف ایک ہی افسانہ نویس کے افسانہ کو فل... پہنایا جائے افسانہ نویس بھی بدلتے رہنا... اس وقت سوشل تصویریں ضرورت...

زیادہ تعداد میں آرہی ہیں، اب سرت چند... منشی کے افسانوں کی ضرورت نہیں ہے ا... افسانوں میں سماج کے ایک تخریبی پہلو کو... جاتا ہے، سوسائٹی میں کمزوریاں ہیں لیکن... میں کچھ ایسی خوبیاں بھی ہیں جن کی وجہ سے... تک زندہ ہے مگر ان خوبیوں پر زور نہیں دیا...

ہندوستان کی تاریخ میں ایسی بہت سی... ہیں جن کی زندگی بنی نوع انسان کے لئے لائق... ہے ایسے بہت سے بہادر ہیرو ہیں جن کے کا... سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ا... سوانح حیات کو اگر فلم کے ذریعہ پیش کیا جائے... صرف ہمارے ملک کے نوجوانوں کے سامنے... تقلید مثالیں پیش ہوسکیں گی بلکہ ملک کی تاریخ... زندہ کر کے وہ جذبہ پیدا کر سکیں گے جس... کی زندگی کا دار و مدار ہے جو قومیں اپنے... اور ایثار پرست ہستیوں کو بھول جاتی ہیں ان... اپنے ملک کے لئے وہ محبت پیدا نہیں ہو... اس کے استقلال آزادی اور حفاظت کی...

ہندوستان اب ایسے دور سے گذر ر... جس میں فرقہ وارانہ رواداری اور اتفاق... ضرورت ہے۔

مغلیہ خاندان کے دور میں ایسی بہت... مثالیں ملتی ہیں جس میں بادشاہوں نے مذ... فرقہ پرستی کی آڑ میں عدل وانصاف کو کبھی... نہیں کیا بہت سے مسلمانوں نے ہندو عورتو... عصمت اور ہندو مذہب کا احترام کیا...

ہندوؤں نے بھی مسلمان عورتوں کو او... مذہب کو اپنے مذہب کی مانند مقدس تسلیم... ملک کی موجودہ مکدر فضا کو پاکیزہ بنانے ک... ایسے واقعوں کو فلمی جامہ پہنانے کی بہت ضر... ہے ایسے سوشل فلم بھی تخلیق کئے جانے کی ضر... جن کا مقصد ہندو مسلمانوں میں خلوص اور... قائم کرنا ہو۔

فلم سازوں کو اب لکیر کی فقیری کو چھو... اپنے فلموں کے افسانوں کی نوعیت بدل د... چاہئے، عوام کا مذاق روز بروز تبدیل ہو... کوئی فلمساز جو اپنے فلموں میں جدت پید... کرسکے گا وہ کامیاب نہیں ہوسکتا اس... جدت اور کامیابی لازم و ملزوم ہیں۔

اقوال زریں

دنیا ایک تلخ درخت ہے ایک کے صرف دو ہی آب حیات کی مانند شیریں پھل ہیں، اول تو شیریں کلامی، دوئم صحبت نیک۔

برا آدمی چاہے کتنا ہی عالم اور باہنر ہو وہ کسی صورت میں اس قابل نہیں کہ اس سے محبت کیجاوے

ہنرمندی، خوبصورتی، طاقت، اور دولت سے تو ہر کوئی محبت کرتا ہے، لیکن سچی الفت وہ ہے جو ان سب کے باہر ہو۔

دنیا میں کسی کو راحت اور آرام نہیں البتہ وہ لوگ آرام سے ضرور ہیں جو قانع الطبع ہیں۔

حقیقی عیش و مسرت دولت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ سچی خوشی اطمینان قلب کا نام ہے

انسان کو اپنی برائیاں نظر نہیں آتیں اگر یہ نظر آنے لگیں تو سمجھ لو کہ خدا تم پر مہربان ہوگیا

دنیا کی تکلیفیں اٹھانے سے گھبرانا عاقلوں کا شیوہ نہیں ہے کیونکہ دنیا کی ہر چیز گردش میں ہے کسی چیز کو ثبات و بقا نہیں ہے چاہے وہ رنج ہو یا راحت، راحت پر گھمنڈ مت کرو اور رنج پر بے قرار مت ہو۔

جسطرح دریا اپنا پانی نہیں پیتا درخت اپنا پھل نہیں کھاتا اسی طرح نیک آدمیوں کی کمائی بھی اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کے کام آتی ہے۔

موج تبسم

کمسن بچہ اپنی اماں جان کی مار کے خوف سے چارپائی کے نیچے چھپ گیا اور دن بھر وہیں بیٹھا رہا شام کو جب باپ گھر آیا تو ماں نے جسے علم نہ تھا کہ بچہ کہاں ہے اسے بتلایا کہ بچہ مجھ سے ڈرا ہوا ہے اس لئے تم اسے پیار چمکار کر ڈھونڈ لاؤ ابا جان جونہی چارپائی کے نیچے گھسے معصوم بچہ نے کھسر پھسر کے لہجہ میں کہنا شروع کیا آجاؤ! آجاؤ! یہاں چھپ رہو کیا تمہیں بھی اماں جان نے مارا ہے۔

بیوی (شوہر سے) "پیارے" جب میں گاتی ہوں تو تم باہر کیوں چلے جاتے ہو؟

شوہر:۔ اپنی عزت کے خیال سے۔

بیوی:۔ ہائیں یہ کیسے۔"

شوہر:۔ کہیں تمہارا رونا سن کر محلہ والے یہ نہ سمجھیں کہ میں تم کو مار رہا ہوں۔

ماسٹر (ایک کمسن لڑکے سے) وہ کون سی ایسی ضروری چیز ہے جو آج سے بارہ سال پہلے موجود نہ تھی"

لڑکا:۔ میں نہ تھا اس لئے کہ میری عمر اس وقت پورے گیارہ سال کی ہے۔

مکاندار:۔ میں تمہارے وعدوں سے تنگ آگیا ہوں؟ اب میں نہیں چاہتا کہ تم میرے مکان میں رہو، بس آج شام تک تم میرے مکان سے چلے جاؤ"

کرایہ دار:۔ بہت بہتر آج رات کو میں کلکتہ جا رہا ہوں مہربانی فرماکر میرے بیوی بچوں کا ذرا خیال رکھنا

دلچسپ معلومات

تمام دنیا کے بوائے اسکاؤٹوں کی مجموعی تعداد ۰۰۰۰۰۱ ہے جن میں سے ایک تہائی حصہ صرف برطانی قلمرو میں رہنے والوں کا ہے۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں انگلستان میں سلولائیڈ سے بنے ہوئے تقریباً ۲۱۵۰۰۰۰۰ کھلونے فروخت ہوئے جن میں سے ۱۳۷۵۰۰۰ اسیلر لائیڈ کی گھڑیاں تھیں۔

امریکہ میں سترہ سے زیادہ ایسے مقامات ہیں جن کا نام پیرس ہے۔

طوطا اپنی زبان سے بات نہیں کرتا بلکہ گلے کی مدد سے بولتا ہے۔

لکڑی کی جدید گھڑی

یوروپ میں ایک ایسی گھڑی تیار کی گئی ہے جس کا ہر ایک پرزہ لکڑی کا بنا ہوا ہے اس آٹھ ڈائل ہیں جن میں دنیا کے مشہور مشہور ۱۸ شہروں کا وقت بتاتا جاتا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس گھڑی کے بنانے میں ۲۳ برس کا زمانہ صرف ہوا۔

دو سو منزلہ مکان

پارگین نامی ایک بڑے تاجر نے ایک ایسی بلڈنگ تیار کی ہے جس کی دو سو منزلیں ہیں

دنیا کے بعض ممالک میں مسلمانوں کی تعداد

فرانس	یوروپ	ایک[1] لاکھ
بلجیم	یوروپ	۵ ہزار
یوگوسلاویہ	یوروپ	۱۳ لاکھ ۷ ہزار
بلغاریہ	یوروپ	۶ لاکھ
روس	یوروپ	ایک کروڑ ۳ لاکھ
فرنچ گائینا	افریقہ	۱۶ لاکھ
فرنچ نائجیریا	افریقہ	نو لاکھ ۵۲ ہزار
برٹش نائجیریا	افریقہ	۷۰ لاکھ ۹۵ ہزار
کمیلن	افریقہ	۲۰ لاکھ
حبشہ	افریقہ	۳۰ لاکھ
جنوبی امریکہ		۲ لاکھ
جزیرہ مڈغاسکر		۶ لاکھ ۷۰ ہزار
شمالی امریکہ ریاستہائے متحدہ		۲۵ ہزار
جزیرہ ٹرینیڈاڈ		۲۵ ہزار
چین		۷ کروڑ
جزائر مالدیو		۷۰ ہزار
سنگاپور		۸۵ ہزار
سارواک		۸۰ ہزار
ملایا		۱۵ لاکھ ۴۲ ہزار ۵۹۲
جاوا		۳ کروڑ ۶۰ لاکھ
سماٹرا		۶۶ لاکھ
جزائر فلپائن		۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۵۳
ہندوستان		۹ کروڑ

خاکساروں کے کمانڈر نے معافی مانگ لی

لکھنؤ ۲۴ ستمبر خاکساروں کے اودھ کے کمانڈر مسٹر نوازش علی خاں اور مقامی کمانڈر مسٹر منظور حسین وغیرہ نے حکومت یوپی سے عہد کیا ہے کہ وہ آیندہ خاکسار تحریک میں حصہ نہیں لینگے۔

لہذا انھیں رہا کر دیا گیا ہے یہ دونوں خاکسار لیڈر کل امتناعی حکم کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے تھے۔

افسانہ

ٹوٹا ہوا دل

از واشنگٹن ارون

مترجمہ جناب عبدالرب صاحب صدیقی

دل کا زخم کبھی نہیں بھر اکرتا، شکستہ دل انسان ایک ایسا مجسمہ غم ہے جو ہنستا ہے، بولتا ہے، کھاتا ہے، پیتا ہے، لیکن درحقیقت مردہ ہے، یہ افسانہ اسی قسم کا ایک نیم مردہ عورت کی صحیح اور سچی داستان ہے۔

میں نے بہت سی عورتوں کو دیکھا ہے جو اول اول تغافل اور پھر خود فراموشی کا شکار ہوکر روئے زمین سے یوں غائب ہو جاتی ہیں جیسے کسی نے آسمان کی طرف ان کو اٹھالیا میں نے بارہا سوچا اور انحطاط کی مختلف منازل افسردگی نقاہت، ماندگی، اور پژمردگی، سے ان کی موت کا سبب معلوم کرنے کی کوشش کی یہاں تک کہ میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ مرض کے آثار محبت کی ناکامیابی کے باعث رونما ہوتے ہیں مگر ایک قصہ جو گزشتہ دنوں مجھے بتایا گیا اور جو اس ملک میں جہاں وہ واقع ہوا بہت مشہور ہے میں بطور مثال کے بیان کروں گا اسی طرح بیان کروں گا جس طرح میں نے سنا ہے

نوجوان رابرٹ امٹ کا اندوہناک واقعہ ہر شخص کو یاد ہوگا وہ آئرلینڈ کا مشہور وطن پرست تھا اس کا واقعہ اتنا دلسوز اور جگرخراش ہے کہ انسان سنکر بھول نہیں سکتا آئرلینڈ کی سورش کے دنوں میں اس پر مقدمہ دائر کیا گیا اور بغاوت کے الزام میں اسے سزائے موت دیدی گئی اس کی موت نے لوگوں کے دلوں پر گہرا اثر کیا وہ بالکل نوجوان تھا۔

اس قدر ذکی "اس قدر سخی" اسقدر جری" غرض اس میں وہ سب بدرجہ اتم موجود تھا جو ایک نوجوان مرد میں ہونا چاہئے" وہ دوران مقدمہ میں بھی نہایت بے باک رہا وہ قابل تحسین ابھرے ہوئے جذبات جن سے اس نے اپنے ملک کو بغاوت کے الزام سے بری ٹھہرایا وہ فصیح، بلیغ، برات جس سے اس نے اپنی غداری کے الزام کی مدافعت کی اور آیندہ نسلوں سے اس کی دلگداز اپیل ان تمام باتوں نے ہر ایک دل میں گھر کرلیا یہاں تک کہ دشمنوں نے بھی اس سخت گیر طرز عمل کا ماتم کیا جس نے اس کی موت مقدر کی تھی۔

لیکن ایک دل تھا جس کے درد کو بیان کرنا امکان سے باہر ہے اپنے بھلے دنوں میں اس نے حسین و دلربا استرکنا کے دل پر قابو پالیا تھا وہ آئرلینڈ کے ایک مشہور بیرسٹر کی لڑکی تھی وہ عورت کی ابتدائی محبت کی گرمجوشی کے ساتھ اس سے بے غرض محبت رکھتی تھی جبکہ تمام دنیاوی اصول اس کی دشمنی پر کمربستہ تھے جب اس کی تقدیر اس سے برگشتہ تھی جبکہ ذلت و رسوائی نے اس کے ماحول کو تاریک کردیا تھا، اس وقت ہاں ان مصیبت کی گھڑیوں میں اس نے زیادہ سے زیادہ محبت بھرے دل سے اسے چاہا پھر اس وقت جبکہ اس کی موت نے اس کے دشمنوں کی ہمدردی کو بھی برانگیختہ کردیا تھا اس کے دکھ اور درد کا اندازہ کیا ہو سکتا ہے جس کی ساری ہستی ہی اس کے تصور میں فنا ہو چکی تھی آہ! وہ جس نے کہ قبر کے دروازہ کو اپنے اوپر ناگہاں بند کرلیا ہے کیا جانے کہ وہ کس حال میں ہے جس پر وہ سو جان سے قربان تھا اسے کیا خبر کہ اس کی دنیا افسردہ اور اجاڑ ہو چکی ہے اور کس درجہ بے لطف سے باقی ماندہ دنوں کو اس کی قبر پر آنسو بہا بہا کر گذارنے پر مجبور ہے اس کی وہ دلکشی و دلربائی جس پر وہ مرا کرتا تھا زائل ہوچکی ہے اور اس کا وہ لوز جس پر وہ پروانہ وار فدا تھا، زرد پڑ چکا تھا۔

اس کے دماغ میں قبر کی خوفناکیاں اس کے ہیبت مناظر اور اپنے پیارے کی رسوائی کے ڈراؤنے تصورات کے سوا کچھ نہ تھا جو اس کے درد فرقت کو تسکین دے سکتا دائمی جدائی کے افسردہ مگر لطیف نظارہ کو دلچسپ بناکر پیش کرنے والا کوئی خیال نہ تھا ہاں کچھ نہ تھا! جو اس کے خاموش غم کو شبنم کی طرح آنسوؤں میں تبدیل کرسکتا جو جدائی کے صدمہ سے دل کو کچھ ہلکا کرتے ہیں۔

اس کی ماتم زدہ زندگی زیادہ سے زیادہ بھیانک ہوتی گئی اس کی ناکام محبت باپ کی ناراضگی کا موجب ہوئی اور اپنی آبائی چھتوں کے نیچے بھی اس کو پناہ نہ مل سکی، آئرلینڈ کے باشندوں نے جو دو کرم کے لطیف جذبات سے وافر حصہ پایا ہے اگر انھیں کے ستم رسیدہ اور مجروح احساسات کا پہلے سے پتہ ہوتا تو وہ اس کی تسلی و تشفی کے لئے ہر ممکن کوشش میں دریغ نہ کرتے چنانچہ جب انھیں معلوم ہوا تو بڑے بڑے ذی وجاہت اور متمول خاندانوں نے انتہائی ہمدردی کا اظہار کیا وہ اس کو رنگارنگ کی سیر و تفریح اور رقص و سرود میں لے گئے کہ اس کا غم غلط ہو اور وہ اپنے چاہنے والے کے درد انگیز انجام کو بھول جائے۔

مگر سب بیسود تھا صدمات ایسے ہوتے ہیں جو روح کو جھلس کر برباد کر جاتے ہیں جو لبساط مسرت کو چھلنی کر دیتے ہیں گلشن انبساط پر ایسا مسموم طوفان لاتے ہیں کہ پھر وہاں غنچہ و گل رہتی دنیا تک نہ مسکراتے ہیں، نہ مسکرا سکتے ہیں اس نے بزم عیش و طرب میں شرکت سے کبھی انکار نہیں کیا لیکن وہ وہاں بھی ایسی ہی تنہا ہوتی تھی جیسی گوشہ عزلت میں اس کی خلوت" انجمن" نہیں بلکہ اس کی "انجمن بھی" خلوت ہی" ہوتی تھی"۔

وہ سرنگوں" افسردہ دل اور اپنے ماحول سے بے خبر ہوکر چلا کرتی تھی وہ اپنے دوستوں کی شیریں زبانی، اور چہل پہل، افسردگی سے مسکرا دیتی تھی مگر غم اندر ہی اندر اسکو گھلاتا رہتا تھا ہمیشہ سے فزوں تر سحر انگیز راگ میں اس کے لئے کوئی دلکشی نہیں ہوتی تھی:۔ ع

نیش زن تھا آہ غم اس کے دل ناشاد میں

پرفشاں تھی شمع ہستی رہگذار یاد میں

جس شخص نے مجھے یہ قصہ سنایا اس نے اس کو ایک نقاب پوش محفل رقص میں دیکھا تھا اف اس قسم کی محفلوں میں اس درجہ مسموم و محزون چہرہ کا نظارہ کیا صبر شکن ہوگا! سرور و نشاط سے معمور فضا میں نہایت درجہ بد مزگی سے آسیب کی طرح تنہا پھرنا اپنے اترے ہوئے زرد اور غمزدہ چہرہ کو زرق برق پوشاک میں ملبوس کرنا اپنے ٹوٹے ہوئے دل کو دھوکہ دیکر اس کا غم غلط کرنے کی ناکام کوشش بھولے سے نہیں بھلائی جاسکتی شاندار کمروں کے حشر زا ہجوم سے گذرتے ہوئے وہ آرکسٹرا کے زینوں کے پاس پہونچ کر بیٹھ گئی اسکے غمگین چہرہ سے اپنے ماحول کی قطعی بے خبری صاف ظاہر تھی اپنے وہمی بیمار دل کے ساتھ اس نے گنگنانا شروع کیا اس کی آواز نہایت سریلی ہوتی تھی۔ ۵

۵ مگر اس وقت اس میں کچھ ایسی سادگی اور ایسی دلکشی تھی کہ اس کے درد میں ڈوبے ہوئے نغمے نے ساری محفل میں پر سکوت وجدانیت طاری کردی سب کی آنکھوں سے نہ تھم سکنے والا سیلاب اشک جاری ہوگیا۔

اس قدر صادق اور دلگداز واقعہ نے ملک میں عجیب ہیجان پیدا کردیا "اسٹرجن" ان پر جان نچھاور کرنے لگا اس نے "مسٹر گرنا" سے شادی کی درخواست کی اس کو یقین تھا کہ جو ہستی ایک مردہ کے لئے اس قدر تباہ ہے ایک زندہ کے لئے ہمدرد ضرور ثابت ہوگی پہلے اس نے انکار کیا کیونکہ اس کا دل اپنے بچھڑے اور چھوٹے ہوئے محبوب کی گور میں مدفون تھا "اسٹرجن" برابر اس سے التجا کرتا رہا وہ اس کے دل کا خواہاں نہیں مگر ایک نظر عنایت کا طلبگار ضرور تھا۔

اس نے اپنی قابلیت اور اس کی محتاجی سے فائدہ اٹھایا کیونکہ وہ اپنے دوستوں کے رحم پر پڑی ہوئی تھی جس طرح شمع گل ہوتے وقت دھک دھک جلنے لگتی ہے جس دل ساکت ہوتے وقت زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے اسی طرح موت کے منہ میں پہونچ کر ایک بار زندگی حاصل کرنے کی پرزور خواہش اس کے دل میں پیدا ہوئی اور اس کی ناکام کوشش میں اس نے اس کی درخواست پر صاد کردیا غرض کہ "اسٹرجن" اس کو حاصل کرنے میں بہت کچھ کامیاب رہا مگر اس یقین کے ساتھ کہ اس کے دل کا قطعی مالک وہ نہیں کوئی اور ہے۔

وہ اس کو اس امید پر سسلی لے گیا کہ وہاں کے خوشنما مناظر سے اس کا دل کچھ بہل جائے "مسٹر گرنا" ایک ہر دلعزیز اور قابل نمونہ بیوی تھی اس نے خوش رہنے کی انتہائی کوشش کی مگر اس کے دل کا زخم تیرا خاموش غم اس کو گھن کی طرح گھلاتا گیا وہ دن بدن نحیف و زار ہوتی گئی آخر ش یاس و حرماں کا شکار داعی اجل کو لبیک کہتا ہوا آغوش لحد میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سوگیا۔

آہ! چاند سا چہرہ قبر کی تاریک ترین بدلیوں میں جا چھپا کہ ع

حسرت برس رہی ہے نشان مزار پر

کہتے ہیں لوگ قبر کسی نوجواں کی ہے

آئرلینڈ کے مایہ ناز شاعر "موز" نے اس کا حسب ذیل مرثیہ لکھا جس کو نقل کئے بغیر میں قلم نہیں چھوڑ سکتا وہ اس مقام سے دور دراز ملک میں ہے جہاں اس کا محبوب سو رہا ہے اور اس کے اردگرد عاشق پروانہ وار گھوم رہے ہیں مگر وہ مایوسی سے ان کی طرف دیکھ کر رونے لگتی ہے کیونکہ اس کا دل اپنے چاہنے والے کی قبر میں مدفون ہے" اسی شہر سے جسے اس کا محبوب پسند کیا کرتا تھا وہ اپنے وطن کا صحرائی گیت گاتی ہے اس کے نغمہ پر خوش ہونے والے کیا جانیں کہ بربط نواز کا دل کتنا ٹوٹا ہوا ہے"۔

وہ اس کو چاہنے کے لئے جیتا تھا اور اپنے وطن پر قربان ہوگیا بس یہی اس کی زندگی کا ماحصل تھا اسے اہل وطن کے کہتے تھے، مگر اس کا معشوق اس کے بعد نہ جی سکا اس کا مزار ایسی جگہ بناؤ جہاں آفتاب کی کرنیں ضیا پاش ہوتی ہوں کہ اس کی صبح درخشاں ہو وہ اس کی قبر کو روشن کریں اور جزیرہ عزم سے اس کے محبوب کا تبسم اس کو خندہ کناں اٹھائیگا

جنگ اور ہندوستان

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا معرکۃ الآرا بیان

واردھا ۱۵ ستمبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جنگ کے متعلق حسب ذیل بیان شایع کیا ہے:۔
یورپ میں اعلان جنگ سے پیدا شدہ صورت حالات پر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اچھی طرح سے غور و خوض کیا ہے جنگ کی صورت میں ملک کو جن اصولوں پر عمل کرنا چاہئیے۔ کانگریس بارہا انکی وضاحت کر چکی ہے ابھی صرف ایک ماہ پیشتر کمیٹی نے ان کو دہرایا تھا اور اس امر پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا کہ ہندوستان کی برطانی گورنمنٹ نے ہندوستانیوں کی رائے کو نظرانداز کر دیا ہے۔
برطانی گورنمنٹ کی اس پالیسی سے قطع تعلق کرنے کے لئے پہلے قدم کے طور پر کمیٹی نے مرکزی اسمبلی کے کانگریسی ممبروں کو ہدایت کی تھی کہ وہ اس کے آیندہ اجلاس میں شامل نہ ہوں اس کے بعد برطانی گورنمنٹ نے ہندوستان کو بھی فریق جنگ قرار دیدیا۔ آرڈیننس نافذ کئے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کا بل پاس کیا۔ اور کئی ایسے اہم اقدام کئے جن کا ہندوستانیوں کی زندگی پر گہرا اثر پڑتا۔ اور جن سے صوبائی گورنمنٹوں کے اختیارات اور سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہندوستانیوں کی رضامندی کے بغیر کیا گیا ہے اور برطانوی گورنمنٹ نے ان معاملات میں انکی علانیہ خواہشات کو دانستہ طور پر نظرانداز کر دیا ہے۔ ورکنگ کمیٹی ان واقعات پر تشویش کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

فیسی ازم اور نازی ازم کی مذمت

کانگریس نے بارہا فسسٹوں اور نازیوں کے اصولوں اور طریق ہائے کار پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اس نے نازیوں و فسسٹوں کی جنگ پرستی تشدد پسندی اور انسانیت کشی کی مذمت کی ہے انہوں نے مہذبانہ برتاؤ کے مسلمہ اصولوں کی بے دریغانہ خلاف ورزی کرتے ہوئے جو جارحانہ حملے کئے گئے کانگریس نے انکو ناپسندیدہ قرار دیا ہے اسے فیسی ازم اور نازی ازم میں امپیریلزم کا اصول جس کے خلاف اہل ہندوستان برسوں سے جد و جہد کر رہے ہیں زیادہ شدت سے کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس لئے ورکنگ کمیٹی پولینڈ پر نازی گورنمنٹ کے تازہ جارحانہ حملے کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اس کا مقابلہ کرنے والوں سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔
کانگریس نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ اس بات کا فیصلہ ہندوستان کے باشندے ہی کو کرنا چاہئیے کہ ہندوستان کو جنگ یا صلح کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہئیے۔ کوئی بیرونی طاقت ان پر اپنا فیصلہ نہیں ٹھونس سکتی نہ ہی ہندوستان کے لوگ اپنے ذرایع کو مقاصد ملک گیری کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں اگر ان پر کوئی فیصلہ ٹھونسا جائے گا۔ یا انکی منظوری کے بغیر ہندوستان کے ذرایع کو استعمال کرنے کی کوشش کی جائیگی تو اہل ہندوستان اس کی مخالفت کریں گے۔
اگر ایک جائز مقصد کے لئے تعاون مطلوب ہے تو یہ جبر اور اپنا فیصلہ دوسروں پر ٹھونسنے سے حاصل نہیں ہو سکتا اور کمیٹی ہرگز یہ منظور نہیں کر سکتی کہ ہندوستانی کسی بیرونی طاقت کے جاری کردہ احکام کی تعمیل کریں۔ تعاون مساوات کی بناء پر باہمی رضامندی ہی سے ہو سکتا ہے اور اسی مقصد کے لئے جب دونوں نیک سمجھیں۔ ماضی قریب میں ہندوستان نے آزادی حاصل کرنے اور ہندوستان میں جمہوری نظام قایم کرنے کے لے بہت خطرے مول لئے ہیں اور رضاکارانہ طور پر بھاری قربانیاں کی ہیں۔ اس لئے ان کی ہمدردی جمہوریت اور آزادی کے ساتھ ہے لیکن ہندوستان اس جنگ سے جس کے متعلق یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ جمہوری آزادی کی خاطر لڑی جا رہی ہے اپنے آپ کو وابستہ نہیں کر سکتا جب کہ وہ خود اس آزادی سے محروم رکھا گیا ہے۔ اور جو تھوڑی بہت آزادی اسے حاصل تھی وہ بھی چھین لی گئی ہے۔

حقیقی مقاصد

کمیٹی اس امر سے آگاہ ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے اعلان کیا ہے کہ وہ جمہوریت اور آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں اور وہ جارحانہ ذہنیت کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں لیکن ماضی قریب کی تاریخ ایسی مثالوں سے پر ہے جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۸-۱۹۱۴ء کی جنگ کے دوران میں قول و فعل اور اعلان کردہ نظریوں اور حقیقی مقصدوں اور منشوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا جنگ کے لئے جن مقاصد کا اعلان کیا گیا تھا وہ جمہوریت کی حفاظت۔ چھوٹی اقوام کی آزادی اور خود مختاری کے حقوق تھے لیکن ان ہی حکومتوں نے جنہوں نے ان مقاصد کا دعوی کیا تھا سلطنت ترکی کے حصے بخرے کرنے کے لئے سامراجی نوعیت کے خفیہ معاہدے کئے۔ فاتح ممالک نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہ وہ کسی علاقہ پر قابض ہونا نہیں چاہتے اپنی نوآبادیوں میں نمایاں اضافہ کر لیا موجودہ جنگ یورپ اس امر کا ثبوت ہے کہ معاہدہ ورسیلز اور اسے مرتب کرنے والے جنہوں نے اپنے حتمی قول و قرار کی خلاف ورزی کی اور شکست خوردہ ممالک پر سامراجی امن مسلط کیا بہت بری طرح ناکام رہے ہیں اس معاہدہ کا ایک امید افزا نتیجہ لیگ اقوام کی ولادت تھا۔ لیکن شروع ہی میں اس کا گلا گھونٹ دیا گیا اور اسے جنم دینے والے ممالک نے بھی اس کو ہلاک کر دیا۔ بعد کی تاریخ نے نئے سرے سے ثابت کر دیا کہ ایک ظاہری ہمدردی کا پرجوش اعلان کس طرح ذلت آمیز انحراف میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ منچوریا کے حملہ پر برطانیہ نے چشم پوشی کی۔ ابی سینیا کے حملے پر رضامندی ظاہر کی۔ چیکوسلاواکیہ اور اسپین میں جمہوریت کے لئے خطرہ پیدا ہوا۔ لیکن جمہوریت پسندوں نے اسے دھوکہ دیا۔ اور اجتماعی حفاظت کے اصول کا جنازہ انہی ممالک نے اپنے ہاتھ سے اٹھایا جنہوں نے اس پر پختہ یقین رکھنے کا اعلان کیا تھا اور اب پھر یہ کہا جا رہا ہے کہ جمہوریت خطرہ میں ہے اور اس کی حفاظت کی جائے۔ کمیٹی کو اس بیان سے پورا اتفاق ہے کمیٹی کو پورا یقین ہے کہ یورپ کے لوگ اسی مقصد اور اصول کو سامنے رکھکر حرکت میں آئے ہیں اور اس کے لئے وہ قربانیاں کرنے کو تیار رہیں لیکن بارہا عوام کے اور ان لوگوں کے جذبات اور مقاصد کو نظرانداز کیا گیا جنہوں نے جد و جہد میں قربانیاں پیش کیں اور ان کے ساتھ ایمانداری کا سلوک نہیں کیا گیا۔
اگر اس جنگ کا مقصد امپیریلسٹ طاقتوں کے مقبوضات۔ نوآبادیات، مخصوص مفاد اور مراعات کو برقرار رکھنا ہے تو ہندوستان کا اس سے کوئی واسطہ نہیں لیکن اگر جنگ کا مقصد جمہوریت کی حفاظت کرنا اور جمہوریت پر مبنی عالمگیر نظام قایم کرنا ہے تو ہندوستان کو اس سے گہری دلچسپی ہے کمیٹی کو یقین ہے کہ ہندوستانی جمہوریت کے مفاد یوروپین یا عالمگیر جمہوریت کے مفاد کے منافی نہیں۔
لیکن ہندوستان یا دیگر ممالک کی جمہوریت اور امپیریلزم اور فیسی ازم کے مابین ایک بنیادی اور ناقابل ارتفاع تضاد ہے اگر برطانیہ جمہوریت کو برقرار رکھنے اور اس میں توسیع کرنے کے لئے جنگ کر رہا ہے تو اسے اپنے مقبوضات میں امپیریلزم کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اور ہندوستان میں کامل جمہوریت قایم کرنی ہوگی۔ اور ہندوستان کے لوگوں کو اس قسم کی خود اختیاری کا حق حاصل ہونا چاہئیے کہ وہ بیرونی مداخلت کے بغیر نمایندہ اسمبلی کے ذریعہ اپنا خاص آئین مرتب کریں اور اپنی پالیسی کا خود فیصلہ کریں آزاد اور جمہوری ہندوستان حملہ آور ممالک کے خلاف باہمی حفاظت اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے دیگر ممالک آزاد کے ساتھ بخوشی تعاون کرنے کو تیار ہوگا ہم حقیقی آزادی اور جمہوریت کے اصولوں پر مبنی عالمگیر نظام کے قیام کے لئے کام کرنے اور دنیا کے علم و ذرایع کو بنی نوع انسان کی ترقی اور بہبودی کے لئے استعمال کرنے کو تیار ہیں۔

شہنشاہیت کا خاتمہ ہونا چاہئیے

یورپ میں اس وقت جو الجھن پیدا ہوئی ہے وہ صرف یورپ کی نہیں بلکہ بنی نوع انسان کی ہے اور یہ دیگر الجھنوں یا جنگوں کی طرح اس طرح دور نہیں ہوگی کہ اس کے خاتمہ پر دنیا کا موجودہ نظام جوں کا توں باقی رہے گا۔ اس امر کا امکان ہے کہ اس کے نتیجہ کے طور پر دنیا کی سیاسی مجلسی اور اقتصادی شکل ہمیشہ کے لئے بدل جائیگی۔ یہ الجھن ان سیاسی اور مجلسی تصادموں اور تضادات کا لازمی نتیجہ ہے جو گذشتہ جنگ کے بعد تشویشناک وسعت اختیار کر گئے اور یہ اس وقت تک حل نہ ہوگی جب تک کہ یہ تصادم اور تضادات دور نہ ہوں گے اور نئے سرے سے توازن قایم نہ ہوگا۔ یہ توازن اسی صورت میں قایم ہو سکتا ہے جب ایک ملک پر دوسرے ملک کا غلبہ اور ایک ملک میں دوسرے ملک کی اقتصادی لوٹ کا خاتمہ ہو جائے اور ایسے تعلقات قایم ہوں جن کا مقصد سب ممالک کا مشترکہ طور پر فائدہ پہونچانا ہو۔ ہندوستان اس مسئلہ کی کسوٹی ہے وہ جدید امپیریلزم کا ایک نمایاں نمونہ پیش کرتا رہا ہے اور کوئی بھی نیا عالمگیر نظام کامیاب نہیں ہو سکتا جس میں اس اہم مسئلہ کو نظرانداز کر دیا جائے گا۔ ہندوستان کے ذرایع بہت وسیع ہیں اور دنیا کی از سر نو تنظیم کی اسکیم میں اسے اہم پارٹ ادا کرنا ہوگا۔ لیکن وہ اسی صورت میں ایسا کر سکتا ہے جب وہ آزاد ہو اور اس عظیم مقصد کے لئے آزادی سے اپنی طاقتوں کو استعمال کر سکے اس وقت دنیا کی آزادی نظروں سے اوجھل ہے اور دنیا کے کسی حصہ میں امپیریلسٹ غلبہ کو برقرار رکھنے کے لئے جو بھی کوشش کی جائے گی۔ وہ لازمی طور پر نئی تباہی لائے گی۔

ہندوستانی ریاستیں

ورکنگ کمیٹی نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ ہندوستان کے بہت سے والیان ریاست نے اپنی خدمات اور ذرایع کی پیشکش کی ہے۔ اور یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ یورپ میں جمہوریت کے کاز کی حمایت کرینگے اگر یہ لوگ غیر ممالک میں جمہوریتوں کی حمایت میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں تو کمیٹی ان کے سامنے تجویز پیش کرتی ہے کہ انہیں پہلے اپنی ریاستوں میں جمہوری نظام قایم کرنا چاہئیے۔ جہاں ابتک خالص مطلق العنانی کا دور دورہ ہے۔ ہندوستان میں اس مطلق العنانی کے لئے والیان ریاست کی نسبت برطانوی گورنمنٹ زیادہ ذمہ دار ہے جیسا کہ گذشتہ سال کے افسوسناک واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے یہ پالیسی جمہوریت اور اس نئے عالمگیر نظام کے قطعی طور پر متضاد ہے جس کے لئے برطانیہ آج جنگ کا کرنے کا دعوی کر رہا ہے یورپ۔ افریقہ اور ایشیا کے گذشتہ واقعات اور بالخصوص ہندوستان کے گذشتہ اور موجودہ واقعات کو دیکھنے کے بعد ورکنگ کمیٹی کو کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ جمہوریت یا خود مختاری کے اصول کو تقویت دینے کے لئے کوشش کی گئی ہے نہ ہی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ کے موجودہ جنگی اعلانات پر عمل کیا جا رہا ہے یا کیا جائیگا جمہوریت کا حقیقی منشا یہ ہے کہ امپیریلزم اور فیسزم دونوں کا اور ان کے ساتھ ہی ساتھ چلنے والے ماضی و حال کے جارحانہ اقدامات کا خاتمہ کیا جائے۔ صرف اسی بنیاد پر نیا

حکومت ہند کا نوٹفکیشن

شملہ ۲۶ ستمبر۔ برآمد پر کنٹرول کرنے کے بارے میں آج شام کو ایک نوٹفکیشن شایع ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے جو تین نوٹفکیشن شایع ہو چکے ہیں انکو اور مستحکم کر دیا گیا ہے اور ایسی چیزوں کی فہرست دی گئی ہے جو دشمن کی اقتصادی زندگی کے لئے مرکزی حیثیت کی چیزیں ہیں۔ اس لئے ان چیزوں کی برآمد پر کنٹرول کیا جائے گا۔ تاکہ یہ غیر جانبدار ملکوں کے ذریعہ دشمن تک پہنچ سکیں ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت حکومت سی۔ پی نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ ہر اس جگہ کی تلاشی لے سکتے ہیں جس کے متعلق یہ خیال ہو کہ برطانوی سلطنت کے ڈیفنس و نقصان پہونچانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے یا استعمال کیا جانے والا ہے یا اس سے حفاظت عام یا مفادوں کو نقصان پہونچا ہو جن کا سی پی اور برار کے غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا جا چکا ہے

امرتسر میں ۲۵ ۔ احرار کارکن گرفتار

امرتسر ۲۶ ستمبر۔ لاہور کے مشہور احرار لیڈر چودھری افضل حق کی گرفتاری کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے آج صبح احراریوں نے ایک جلوس نکالا لیکن پولیس نے ان میں سے ۲۵ اشخاص کو ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت گرفتار کر لیا جلوس کئی قسم کے نعرے لگا رہا تھا۔

ایک سو سے زیادہ جرمن ہوائی جہاز وارسا پر بم برسا رہے ہیں

وارسا ۲۶ ستمبر۔ وارسا پر بمباری نے نہایت شدید صورت اختیار کر لی ہے۔ کل ایک سو سے زیادہ ہوائی جہازوں نے بیک وقت بم برسائے تقریباً پچاس جگہوں سے آگ لگ گئی۔ پولوں نے آگ بجھانے کی بہت کوشش کی مگر پانی کی کمی کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ فرانسیسی سفیر مقیم وارسا نے فرانس واپس آنے پر بتایا ہے کہ پولینڈ کے اتنی جلدی ختم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ تو جرمنوں کی فوجی طاقت پولوں سے بہت بہتر تھی دوسرے جرمن فوجوں نے نہایت سخت اور بیدردانہ طریقے اختیار کئے۔

جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں

پیرس ۲۶ ستمبر۔ مغربی مورچہ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن علاقہ پر گشت کیا تو انھیں معلوم ہوا کہ دریائے موسل سے رائن تک تمام علاقہ میں جرمن فوجیں جمع ہیں۔ ہوائی جہازوں نے سیگفریڈ لائن (جرمن حصار بندی) کا بھی جائزہ لیا۔

سیگفرائڈ لائن ٹوٹ جائیگی

لندن ۲۶ ستمبر۔ اٹلی کے اخباروں نے پہلی مرتبہ یہ تسلیم کرنا شروع کیا ہے کہ سیگفرائڈ لائن ٹوٹ جائیگی۔ اس سلسلہ میں جنرل دی اٹلیا، لکھتا ہے کہ اتحادی حکومتوں کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جرمنی کی مغربی دیوار ٹوٹنے کے بعد اتحادی فوجوں کو تازہ جرمن فوجوں سے مقابلہ کرنا ہوگا۔

بحر شمالی میں گھمسان لڑائی

کوپن ہیگن۔ ۲۶ ستمبر۔ ناروے کے جنوبی علاقہ سے اطلاع ملی ہے کہ بحر شمالی میں بحری جہازوں کی لڑائی ہوئی جس میں جنگی جہازوں کے علاوہ آبدوز کشتیوں اور ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تقریباً ایک گھنٹہ تک مقابلہ ہوتا رہا۔

روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں

ماسکو ۲۶ ستمبر۔ روس کی فوجیں کل سرحد فاصل کی طرف بڑھتی رہیں اس بارے میں فوج کا ایک اعلان شایع ہوا ہے۔ جس میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ ہم نے قلعہ گوسوا ور ناموس رداریسکا اور ساسبور کے علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے اور چھبیس ہزار پانچ سو پولش سپاہیوں کو قید کر لیا۔

سیگفرائڈ لائن پر فرانسیسی فوج کا وار

لندن ۲۶ ستمبر۔ پیرس سے اطلاع ملی ہے کہ مغربی مورچہ پر فرانس اور جرمنی کی توپوں نے ایک دوسرے پر بڑے زور سے گولہ باری کی۔ لڑائی چھڑنے کے بعد آج پہلی مرتبہ سٹارسبرگ اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد کے درمیان دریائے رائن کے علاقہ پر بہت دیر تک گولہ باری کی جاتی رہی۔ فرانس کی فوجوں نے اپنی پوزیشن مستحکم کرنے میں جو ایک ہفتہ صرف کیا ہے اس سے اسکو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ اور فرانسیسی توپخانہ اب ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے، جہاں سے وہ سیگفرائڈ لائن پر اچھی طرح گولہ باری کر سکتا ہے

مسودہ وائسرائے نے تیار کر لیا

لاہور ۲۶ ستمبر۔ اخبار ٹریبیون کا شملہ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ہندوستان کے حقوق کے متعلق سرکاری اعلان تیار کیا گیا ہے۔ لیکن شملہ اور وائٹ ہال (یعنی حکومت ہند اور حکومت برطانیہ میں) حال میں جو گفت و شنید ہوئی ہے اس کے نتیجہ کے طور پر مسودہ میں ترمیمیں ہو رہی ہیں یہ اعلان مختصر ہے۔ اس میں ہندوستان کی مختلف سیاسی پارٹیوں کے نظریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ہندوستان کو جلدی درجہ نوآبادیات دینے کو کہا جائے گا۔ اس عرصہ میں سیاست دانوں کی ایک جماعت جنگ کے پروگرام کے متعلق ہدایتوں کو کامیابی سے چلانے کے لئے قایم ہوئی۔

سبھاش بابو بنام سردار پٹیل

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ سبھاش بابو سردار پٹیل کے مقدمہ دربارہ وصیت پریزیڈنٹ سمال کاز عدالت ماتحت نے سبھاش بابو کے خلاف فیصلہ دیدیا تھا۔ اب سبھاش بابو نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کیا ہے۔ اور اس اپیل کی سماعت بمبئی ہائیکورٹ میں ہو رہی ہے سبھاش بابو کی طرف سے ان کے بھائی مسٹر سرت چندر بوس اور سردار پٹیل کی طرف سے مسٹر کانونش شری بیت بھولا بھائی دیسائی اور سر چمن لال سیتلواد پیروی کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس اور جسٹس کانیا اپیل کی سماعت کر رہے ہیں کل مسٹر سرت چندر بوس نے بحث شروع کی ہے سرت بابو یہ دلیل پیش کر رہے ہیں کہ وصیت مشروط نہیں ہے اور عدالت ماتحت نے اسے مشروط قرار دینے میں غلطی کی ہے۔ ابھی سرت بابو کی بحث ختم نہیں ہوئی ہے۔ انکی بحث ختم ہوتے پر آج ریسپانڈنٹ کے وکیلوں کی بحث شروع ہوگی۔

ہندوستانی فوجوں کی خدمات کی تعریف

لندن ۲۶ ستمبر۔ مارشل برڈ ووڈ نے ہندوستانی فوجوں کے نام ایک پیغام بھیجا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستانی والیان ریاست اور ہندوستان کے باشندوں کی طرف سے وفاداری کے جو بیشمار پیغامات آ رہے ہیں اور اخلاقی اور اعلیٰ امداد کے لئے جو وعدے کئے جا رہے ہیں ان سے لازمی طور پر خوشی ہونی چاہیئے۔ اور شکریہ ادا کرنا چاہیئے لیکن جس شخص کے نصف صدی سے زیادہ ہندوستان اور ہندوستان کی فوج سے ذاتی تعلقات رہے ہوں اس کے لئے یہ تعجب کی بات نہیں ہے، میں ۴۰ ۔ ۵۰ سال ہندوستان کی فوج میں رہا۔ اس زمانہ میں میں نے ہندوستانی سپاہیوں کو بہت بہادر پایا جنگی صلاحیت اور باقاعدگی تمام دنیا میں مشہور ہے جسے کبھی بھولا نہیں جا سکتا۔ مجھے امید ہے کہ اب ان کے سپرد جو کام کیا گیا ہے وہ اسے نہایت صلاحیت کے ساتھ کرینگے

اٹلی کی دھمکی

لندن ۲۶ ستمبر۔ اٹلی کے اخباروں کے عام لب لہجہ سے پتہ چلتا ہے کہ گو چند با اثر حلقوں میں ہمدردی کی ایک زبردست لہر پائی جاتی ہے۔ لیکن جمہوریتوں کے سائنیور مسولینی کی پیشکش نہ ماننے کی وجہ سے چند حلقوں میں بے صبری پائی جاتی ہے۔ اٹلی کے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سائنیور مسولینی نے جو پوزیشن پیش کی تھی وہ صحیح تھی اور اسی میں یورپ کا بھلا تھا اٹلی میں ایسے بھی آثار پائے جاتے ہیں کہ غیر جانبدار ملکوں کو اٹلی کی رائے کے حق میں کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ دھمکی دی جا رہی ہے کہ اگر اٹلی لڑائی میں کود پڑا تو مشرقی یورپ میں تہلکہ مچ جائے گا۔

حکومت یو۔پی قرض نہ لے گی

لکھنؤ ۲۶ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یو پی حال میں دو کروڑ روپیہ کا قرض نہیں لے گی جن مدوں کے لئے یہ روپیہ لیا جانے والا تھا انھیں فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیارات انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۶۶ سنہ ۱۹۳۰ء

بمقدمہ سری لواس ولد لال ولد سری داس قوم ویش ساکن شسطر بجی محال کانپور — انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۲۴ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء درخواست

ہندوستان اور جنگ

مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے جنگ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن باتفاق رائے پاس کیا ہے:۔

آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی وائسرائے کے اس اقدام کی قدر کرتی ہے کہ انہوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر ایم اے جناح کو بلایا اور بین الاقوامی صورت حالات سے جس کا نتیجہ جنگ کی صورت میں برآمد ہوا ہے آگاہ کیا اور اپنے خیالات بھی بتائے تاکہ یہ سب باتیں مسلم لیگ تک پہنچا دی جائیں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے وائسرائے کے خیالات پر جو مسلم لیگ کے صدر کے توسط سے اس تک پہنچے اور وائسرائے کے اس اعلان پر، جو انہوں نے برطانیہ کی طرف سے اعلان جنگ کے بعد کیا نیز لیجسلیچر میں ۱۱ ستمبر کو انہوں نے جو تقریر کی اس پر اچھی طرح غور وخوض کیا ہے۔ کمیٹی کی رائے ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے ۲۷ اگست کو اپنے رزولیوشن نمبر ۸ میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہی مسلمانوں کے حقیقی جذبات اور رائے کے آئینہ دار ہیں۔ متذکرہ رزولیوشن میں آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے حسب ذیل الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"مسلم لیگ کونسل مسلمانان ہند کے معاملہ میں حکومت برطانیہ کی اس پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے کہ اس نے ان کی مرضی کے خلاف ایک ایسا قانون اور بالخصوص فیڈریشن کی وہ اسکیم جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں درج ہے انپر نافذ کرنی چاہی جس کی رو سے ایک مستقل فرقہ وارانہ اکثریت مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور اقتصادی حقوق کو پامال کر رہی ہے، نیز اس بات کی مذمت کرتے ہوئے کہ کانگریسی صوبوں میں گورنروں اور وائسرائے نے اقلیتوں کے حق میں انصاف کرانے اور انکی حفاظت کے لئے اپنے خاص اختیارات کے استعمال میں قطعی لاپروائی برتی ہے اور اپنے فرائض نظر انداز کئے اور فلسطین میں عربوں کے مطالبات پورے کرنے سے انکار کردیا، یہ رائے رکھتی ہے کہ اگر ان حالات میں حکومت برطانیہ مسلمانان عالم کی اور بالخصوص مسلمانان ہند کی ہمدردی آیندہ ضرورتوں کے وقت چاہتی ہے تو اسکو چاہئے کہ مسلمانوں کے مطالبات بلا تاخیر پورے کرے۔

فیڈریشن کا التوا

ورکنگ کمیٹی ہز اکسلینی وائسرائے کے اس اعلان کی قدر کرتی ہے جو ہندوستان اور خاصکر مسلمانوں کے مفاد کے مطابق ہے کہ فیڈرل اسکیم جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں منضبط ہے ملتوی کردی گئی ہے۔ کمیٹی کی خواہش ہے کہ بجائے اس کے کہ اسے ملتوی کیا جاتا اسے بالکل ترک کردیا جاتا اور کمیٹی ملک معظم کی حکومت پر یہ خواہش ظاہر کرتی ہے کہ وہ بلا تاخیر مزید اسے بالکل ترک کرے۔ کمیٹی یہ بات بھی واضح کردینا چاہتی ہے کہ کمیٹی ملک معظم کی حکومت کے اس خیال کی حمایت نہیں کرتی کہ فیڈریشن حکومت کا منتہائے مقصود ہے جیسا کہ وائسرائے نے مرکزی لیجسلیچر کے ممبروں کے سامنے اپنے ایڈریس میں کہا تھا اور کمیٹی حکومت برطانیہ پر قوت کے ساتھ زور دیتی ہے کہ ہندوستان کے موجودہ صوبائی دستور کے عمل سے جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس کی روشنی میں اور ان حالات کی روشنی میں جو ۱۹۳۵ء کے بعد پیش آئے ہیں یا اس کے بعد پیش آئیں ہندوستان کے آیندہ دستور کے کل مسئلہ پر از سر نو امتحانی نگاہ ڈالے اور نظر ثانی کرے۔

اس سلسلہ میں کمیٹی اس چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتی ہے کہ ہندوستان کے سیاسی نظام میں اسلامی ہندوستان کی مخصوص اور امتیازی پوزیشن ہے اور سالہا سال سے اسلامی ہندوستان اس امید میں رہا ہے کہ ملک کی قومی زندگی اور حکومت اور انتظام میں آبرومندانہ جگہ حاصل کرے، اور آزاد اور خود مختار اسلام کے ساتھ ہندوستان کو اس طرح آزاد کرانے کے لئے کام کرے جس میں مسلمانان ہند اپنے مذہبی سیاسی ثقافتی معاشرتی اور اقتصادی حقوق وفوائد کے متعلق کامل تحفظ کے احساس کے ساتھ اکثریتی قوم سے ملکر برابر کا حق ادا کرسکیں۔ لیکن جو صورتیں خاصکر نام نہاد جمہوری پارلیمنٹری طرز حکومت کی بنا پر صوبائی دستور کے نفاذ کے وقت سے ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ ان صورتوں نے اور دو سال سے اوپر کے حالیہ تجربات نے بلاشبہ ثابت کردیا ہے کہ اس کا نتیجہ ایک مستقل فرقہ وارانہ اکثریت کا قیام اور مسلم اقلیتوں پر ہندوؤں کا غلبہ ہے، چنانچہ مسلم اقلیتوں کی زندگی۔ آزادی، مال وآبرو خطرہ میں ہیں۔ یہاں تک کہ مختلف صوبوں میں کانگریسی حکومتوں کے ماتحت ہر روز ان کے مذہبی حقوق اور ثقافت پر بھی حملے ہو رہے ہیں اور انھیں تباہ کیا جارہا ہے۔

آزادی ہند

جہاں اسلامی ہندوستان اہل ہند کے لوٹے جانے کے خلاف ہے اور اس نے بارہا اعلان کردیا ہے کہ ہم آزاد ہندوستان کے حامی ہیں وہیں وہ اس کا بھی مخالف ہے کہ ہندو اکثریت مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں پر غلبہ حاصل کرے اور اسلامی ہندوستان کو سیاسی غلام بنا دیا جائے اور ہر ایسے وفاقی منتہائے مقصد کے سلسلہ میں مسلمانان ہند کی مخالفت میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوسکتی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو کہ جمہوری کہ پارلیمنٹری طرز حکومت کے بھیس میں اکثریت والی قوم کی حکومت قائم ہو جائے۔ ایسا دستور اس ملک کی اقوام کی طبیعت کے لئے بالکل ناموزوں ہے، جو مختلف اقوام کا گھر ہے اور ایک قومی ملک کی حیثیت نہیں رکھتا

پولینڈ کے ساتھ ہمدردی

مسلم لیگ بلا اشتعال حملہ کی اور جس کی لاٹھی اسکی بھینس کے اصول کی مذمت کرتی ہے اور انسانیت کی آزادی کے اصولوں کی حامی ہے اور یہ رائے رکھتی ہے کہ بلا لحاظ حق وانصاف قوی ترین کی مرضی کو غلبہ حاصل کرنے کی اجازت نہیں دیجاسکتی۔ یہ کمیٹی پولینڈ اور انگلستان اور فرانس کے ساتھ گہری ہمدردی ظاہر کرتی ہے۔ مگر کمیٹی کا احساس ہے کہ آزمائش کے اس موقعہ پر برطانیہ عظمی کو مسلمانوں کا حقیقی اور ٹھوس تعاون اور حمایت کامیابی کے ساتھ حاصل نہیں ہوسکتی اگر ملک معظم کی حکومت اور وائسرائے کانگریسی حکومتوں والے صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ انصاف اور معقولیت کا ثبوت نہیں کراسکتے۔ جہاں آج مسلمانوں کی آزادی اور ذات اور مال اور آبرو خطرہ میں ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے بنیادی حقوق بھی سنایت بے دردی کے ساتھ کچلے جارہے ہیں۔ کمیٹی ملک معظم کی حکومت اور وائسرائے وگورنر جنرل پر قوت کے ساتھ زور دیتی ہے کہ گورنروں کو ہدایت کی جائے کہ جہاں کوئی صوبائی وزارت مسلمانوں کے ساتھ انصاف اور معقولیت کا سلوک کرنے سے قاصر رہے یا ان پر تشدد کرے یا انکے سیاسی، اقتصادی۔ معاشرتی۔ اور ثقافتی حقوق میں کسی قسم کی مداخلت کرے تو وہ ان مقدس دعوؤں اور اعلانوں کے مطابق جو حکومت کی طرف سے بار بار کئے گئے ہیں اور جنکی وجہ سے آئین میں یہ خاص اختیارات محفوظ کردئیے گئے ہیں اپنے خاص اختیارات استعمال کریں۔

کمیٹی کو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اب تک یہ اختیارات خصوصی بے کار اور ناکارہ رہے ہیں اور گورنر صاحبان کانگرس ہائی کمانڈ کی اس دھمکی کے سبب سے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت سے قاصر ہیں کہ اگر گورنروں نے اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیا تو ان تمام کانگریسی حکومتوں والے صوبوں میں جہاں کانگریس کی ٹھوس اکثریت ہے جمود پیدا کردیا جائے گا۔

مسلم لیگ جہاں آزادی ہند کی حامی ہے وہیں یہ کمیٹی ملک معظم کی حکومت پر زور دیتی ہے اور اس سے یہ یقین دلانے کا مطالبہ کرتی ہے کہ ہندوستان کی سیاسی ترقی کے مسئلہ کے متعلق کوئی اعلان اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی رضامندی وپسندیدگی حاصل نہ کر لی جائیگی اور نہ مسلم لیگ کی رضامندی وپسندیدگی کے بغیر ملک معظم کی حکومت اور برطانوی پارلیمنٹ کوئی دستور بنائیگی اور اسے حتمی طور پر منظور کرے گی۔

فلسطینی عربوں کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کی پالیسی نے مسلمانوں کے محسوسات وجذبات کو شدید طور پر مجروح کیا ہے اور اس باب میں جو معروضات کئے گئے انکا اب تک کوئی حقیقی اثر نہیں ہوا۔ لہذا کمیٹی ایک بار پھر ملک معظم کی حکومت پر زور دیتی ہے کہ عربوں کے قومی مطالبات پورے کئے جائیں۔

اس نازک صورت حالات میں اگر حکومت برطانیہ مسلمانوں کا پورا اور موثر اور آبرومندانہ تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے اور اس شدید اور نازک صورت حالات کو کامیابی کے ساتھ ختم کرنا چاہتی ہے تو لازمی طور پر اسے مسلمانوں میں احساس تحفظ واطمینان پیدا کرنا چاہئے اور مسلم لیگ کا اعتماد حاصل کرنا چاہیئے جو واحد جماعت ہے جو مسلمانان ہند کی طرف سے بول سکتی ہے۔

مسلمانان ہند سے اپیل

اس نازک اور سخت موقعہ پر یہ کمیٹی تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ موثر طور پر اس متین اور مقدس عزم کے ساتھ اس آل انڈیا مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے ڈٹ کر کھڑے ہوں کہ وہ ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں کیونکہ اس عزم پر نو کروڑ مسلمانوں کے آیندہ مقسوم اور عزت وآبرو کا انحصار ہے۔

جنگ اور ہندوستان

بقیہ صفحہ ۶ کالم پانچ

کہ گذشتہ چند دنوں میں واقعات کی رفتار انسانی دماغ کی رفتار سے بھی تیز ہے کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ اسے فی الحال کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ تاکہ تمام توضیحی مسائل اچھی طرح واضح ہوسکیں اور یہ بھی اچھی طرح واضح کیا جائے کہ جنگ کے حقیقی مقاصد کیا ہیں اور حال ومستقبل میں ہندوستان کی پوزیشن کیا ہوگی۔ لیکن اس موضوع کو دیر تک معرض التوا میں نہیں رکھا جاسکتا کیونکہ ہندوستان کو روز بروز ایک ایسی پالیسی کی طرف گھسیٹا جارہا ہے جسمیں وہ حصہ دار نہیں اور جسے وہ ناپسند کرتا ہے اس لئے ورکنگ کمیٹی برطانوی گورنمنٹ کو دعوت دیتی ہے کہ وہ غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرے کہ موجودہ جنگ میں جمہوریت اور امپیریلزم کے متعلق اس کے مقاصد کیا ہیں اور وہ نیا نظام کیا ہوگا جس کا کہ ڈھنڈورہ پیٹا جارہا ہے۔ بالخصوص ان مقاصد پر ہندوستان میں کسطرح عمل کیا جائے گا۔ اور آجکل انکو کیسے جامہ عمل پہنایا جائے گا۔ کیا ان مقاصد میں ایک یہی ہے کہ امپیریلزم کو ختم کردیا جائے گا۔ اور ہندوستان سے آزاد ممالک سا سلوک کیا جائے گا اور اسکی پالیسی اس کے باشندوں کی خواہشات کے مطابق مرتب کی جائیگی؟ جملہ ممالک کے لوگ اس غیر مبہم اعلان کا خیر مقدم کرینگے جسمیں سامراج اور فیسی ازم دونوں کو قطعی طور پر ختم کرنے کا اعلان کیا جائے گا۔ لیکن یہ بات سب سے زیادہ اہم ہے کہ اس قسم کے اعلان پر زیادہ سے زیادہ حد تک فوری طور پر عمل کیا جائے کیونکہ صرف اسی صورت میں عوام کو یقین ہوسکتا ہے کہ اعلان کا پاس کیا جائے گا۔ کسی اعلان کا سب سے اچھا امتحان یہی ہوسکتا ہے کہ زمانہ حال میں اس پر کیسے عمل درآمد ہوتا ہے کیونکہ اسی سے زمانہ حال ومستقبل کی تشکیل ہوگی۔ یورپ میں جنگ چھڑ چکی ہے اور مستقبل خوفناک دکھائی دے رہا ہے۔ ابی سینیا۔ اسپین اور چین کی جنگوں میں کھلے شہروں پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ بمباری سے بیشمار بے گناہ مرد عورتیں اور بچے ہلاک ہوتے رہے ہیں اس پر آشوب زمانہ میں سفاکانہ قتلوں ایذارسانیوں اور توہین کے واقعات یکے بعد دیگرے سرعت سے رونما ہورہے ہیں دہشت بڑھ رہی ہے دنیا میں تشدد کا دور دورہ ہے اور مزید تشدد کا خطرہ ہے اگر اس کا سدباب نہ کیا گیا تو یہ تمدن جیسے بہترین ورثہ کو تباہ وبرباد کردیگا۔

اس خطرہ کو چین اور یورپ سے مٹانے کی ضرورت ہے لیکن جب تک فیسی ازم اور امپیریلزم کو بیخ وبن سے نہ مٹایا جائے گا۔ اس کا خاتمہ نہیں ہوگا۔ اس مقصد کے لئے ورکنگ کمیٹی اپنا تعاون پیش کرنے کو تیار ہے لیکن یہ ایک ختم نہ ہونے والا سانحہ ہوگا اگر موجودہ جنگ کو امپیریلزم کی اسپرٹ میں چلایا گیا۔ اور اس کا مقصد یہ ہو کہ موجودہ نظام کو قائم رکھا جائے جو بذات خود جنگ اور انسانی تباہی کا ذمہ دار ہے۔

ورکنگ کمیٹی یہ اعلان کردینا چاہتی ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کا جرمن۔ جاپان یا کسی اور قوم سے کوئی جھگڑا نہیں بلکہ ان کے ان نظاموں سے شدید جنگ ہے جنہیں لوگوں کو آزادی حاصل نہیں اور جو تشدد اور جارحانہ ذہنیت پر مبنی ہیں اور وہ اس امر کی خواہشمند نہیں کہ ایک یا دوسرا ملک فتح پائے یا کسی ملک پر صلح ٹھونسی جائے بلکہ وہ چاہتی ہے کہ جملہ ممالک کی تمام اقوام کے لئے حقیقی جمہوریت ہو اور وہ چاہتی ہے کہ دنیا تشدد اور امپیریلسٹ غلبہ سے نجات پائے۔

کمیٹی اہل ہندوستان سے مخلصانہ اپیل کرتی ہے کہ وہ اس خطرہ کے وقت اپنے اندرونی جھگڑوں اور اختلافات کو دور کردیں اور ایک متحد قوم کی طرح اکٹھے ہوجائیں اور اطمینان قلب رکھتے ہوئے اپنے اس ارادہ پر پختگی سے کاربند رہیں کہ آزاد دنیا میں ہندوستان کے

بحکم جناب مسٹر تاراچند کپور صاحب اسپیشل جج درجہ دویم بہادر اٹاوہ

فارم اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۱۔ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ ممالک متحدہ

بعدالت اسپیشل جج درجہ دویم اٹاوہ

نمبر مقدمہ ۳۰ آف ۱۹۳۷ء

ہرگاہ سلطان سنگھ و بھگوان سنگھ پسران کیشب سنگھ و ہیرا سنگھ و منی سنگھ و مہادیو سنگھ پسران ہرنام سنگھ و رام پال سنگھ ولد نابالغان پسران ہیرا سنگھ بر فاقت ہیرا سنگھ پدر خود و چندرپال سنگھ و بیرندر بہادر سنگھ و راجندر بہادر سنگھ نابالغان پسران منی سنگھ بر فاقت منی سنگھ پدر خود ساکن موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ سائلان نے ایک درخواست حسب دفعہ ۴ ایکٹ جائداد ہائے مقروضہ پیش کی ہے۔

لہذا اس تحریر کی رو سے حسب دفعہ ضمنی او دفعہ ۱۱ ایکٹ مذکور اطلاع دی جاتی ہے کہ اس جائداد کو جسکی تفصیل ضمیمہ ہائے منسلکہ میں درج ہے درخواست دہندہ نے حسب دفعہ ۸ یا حقداران نے حسب دفعہ ۱۰ مذکور کی جائداد بتایا ہے۔

اگر کوئی شخص جائداد مذکور پر کوئی دعوی رکھتا ہو تو جو اس اشتہار کے گزٹ ممالک متحدہ میں شایع ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر اپنے استحقاق کے بارہ میں اس حاکم کے روبرو اپنی عرضی پیش کرے جس کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔

ضمیمہ (الف)

قرضدار کے استحقاق مالکانہ متعلقہ آراضی

نمبر سلسلہ	ضلع	نوعیت جائداد	محال	حصہ درخواست دہندہ	رقبہ	مالگذاری	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	
۱	اٹاوہ	زمینداری	موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ محال ہرموہن سنگھ پٹی نمبر ۱	۸ بسوانسی ۹ کچوانسی ۱۳ ۱/۲ ننوانسی	۱۶ ایکڑ ۰۷ ڈسمل	مالگذاری	عــہ ۶/۵
۲	"	"	موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ محال ہرموہن سنگھ پٹی نمبر ۲	۸ بسوہ	۱۲۱ ایکڑ ۸۰ ڈسمل	مالگذاری	سالانہ عــہ
۳	"	"	موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ محال ہرموہن سنگھ پٹی نمبر ۳	۲ بسوہ ۱۰ کچوانسی	۴۷ ایکڑ ۸۹ ڈسمل	"	عــہ ۲/۶ ۱/۲
۴	"	"	موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ محال ہرموہن سنگھ پٹی نمبر ۲ ۶ ۱/۲ ننوانسی	۱۶ بسوانسی ۱۲ کچوانسی	۱۲ ایکڑ ۳۲ ۱/۲ ڈسمل	"	عــہ ۱۱/۹
۵	"	"	موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ محال اچل سنگھ پٹی نمبری ۴	۱۳ بسوانسی ۲ کچوانسی	۵ ایکڑ ۶۵ ڈسمل	"	عــہ ۸/

ضمیمہ (ب)

قرضدار کی جائداد جو باستثنا حقوق مالکانہ متعلق آراضی حسب دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء قرق اور نیلام ہو سکتی ہے۔

نمبر سلسلہ وار	نوعیت	وسعت حقیت درخواست دہندہ
۱	۲	۳

۱۔ ایک قطعہ باغ نمبری ۸۵ ۲ رقبی ۱ ے ڈسمل واقع موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ محال ترہبون سنگھ

۲۔ ایک قطعہ ڈگری سلطان سنگھ بنام مان سنگھ وغیرہ مدیونان ڈگری کا نمبری ۱۲ ۱۹۲۷ء منصفی اٹاوہ اور جس کا مطالبہ تقریباً لعہ روپیہ ہوتا ہے۔

۳۔ دو راس بھینس قیمتی تخمیناً ماعہ روپیہ

۴۔ دو راس گائے " " سعہ "

۵۔ ایک راس گھوڑی " " للعہ "

۶۔ برتن غیر استعمالی " " سعہ "

۷۔ پارچہ جات غیر استعمالی " " عــہ "

۸۔ دیگر سامان خانہ داری " " صعہ "

جائداد ظاہر کردہ بلونت سنگھ قرضخواہ

۱۔ پٹی شاملات نمبری ۹ رقبی ۱۔ ایکڑ ۴۹ ڈسمل شاملاتی نمبران ۳۔ ۴۔ ۶۔ ۷۔ ۸ بقدر حصہ

۲۔ " شاملات نمبری ۱۰ " ۹۔ ایکڑ ۸۹ ڈسمل شاملاتی پٹی نمبران ۲ و ۵ بقدر حصہ

۳۔ " " نمبری ۱۱ رقبی ۴۔ ۲۷۔ ایکڑ ۵ ڈسمل شاملاتی ۲۰ بسوہ میں بقدر حصہ برابر محال ترہبون سنگھ موضع باہوری پرگنہ وضلع اٹاوہ

بحکم رگھو بر سہائے منصرم
عدالت اسپیشل جج درجہ دویم اٹاوہ
مہر عدالت

باجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

عدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۰۰۴

چونکہ بمقدمہ نالش دولت رام سنگھ مدعی ڈگریدار بنام تم کجھاری وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ربیع ۱۳۴۲ لغایۃ ۱۳۴۶ف بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ 25/-/3 جو بابت زر ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۱۴	۵	۳
خرچہ نالش	۵	۲	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۳	۹
مشتہری گزٹ	۳	۲	۰
	۰	۲	۹
میزان	۲۵	۰	۳

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔

لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم رام بلی ولد رگھوبر قوم برہمن ساکن موضع کھنہاں پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 25/-/3 جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۵ اکتوبر ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
بلہور	کھنہاں	راکھبار	۴۷۶/۱	۵ ۳/۴
			۴۷۶/۲	۱۰ "
			۴۷۶/۳	۱۵ ۳/۴
			۳ قطعہ	۱۰ ۱/۲

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

باجلاس جناب مرزا کاظم علی خانصاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۴ ۱۸ ۱۹۳۹ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل کانپور مقام کانپور

لالہ ہرگوبند پرشاد ولد رام بھروسہ لال قوم ویش ساکن مسٹن روڈ شہر کانپور مدعی

بنام

شیونا تھ ولد رگھونندن برہمن ساکن کٹارہ پرگنہ وضلع کانپور مدعاعلیہ

واضح ہو کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع او فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

بحکم جناب مرزا کاظم علیخان صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۴۸۴

بعدالت مال تحصیلدار صاحب کانپور ضلع کانپور

شہزادے سنگھ مدعی بنام مسماۃ چندروتی کنور مدعاعلیہ

بنام (۱) چندروتی بیوہ لال سنگھ ساکن سیوتی پرگنہ وضلع ہمیرپور بر مکان دھنی رام بچہ سنگھ

(۲) مہابیر سنگھ ولد مہربان سنگھ ٹھاکر ساکن وحمن بذریعہ مہراجپور پرگنہ کانپور

(۳) مسماۃ رکمن کنور بیوہ چندن سنگھ ٹھاکر ساکن کمالپور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

(۴) گوکل سنگھ ولد سادھو سنگھ ٹھاکر ساکن کمالپور پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے

حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیرپور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۲ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۸ ۱۹۳۹ء

عدالت منصفی ہمیرپور

بھگوانداس ولد کھیے قوم برہمن ساکن فتحپور بزریا پرگنہ مہوبا ضلع ہمیرپور مدعی

بنام نور محمد وغیرہ مدعاعلیہ

بنام کلو ولد بدلو قوم مسلمان ساکن قصبہ مہوبا پرگنہ مہوبا ضلع ہمیرپور مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت -/273 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۴ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں۔ اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع او فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم رادھا بلبھ سریواستوا
منصرم عدالت منصفی ہمیرپور
مہر عدالت

بحکم مسٹر نیاز احمد صاحب جج خفیفہ بہادر آگرہ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۱۱۵ ۱۹۳۹ء

بعدالت جج خفیفہ آگرہ

بابو جوالا پرشاد ولد راؤ دیال قوم اروڑہ کھتری ساکن ننک منڈی آگرہ۔

بنام

بابو لال بہار گو R. M. S. ہیڈ سورٹر پسر سوہن لال ساکن روڈ بہادر گنج پوسٹ آفس الہ آباد

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت رقعہ جات صماصہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے اظہار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم محمد معشوق علی منصرم
عدالت جج خفیفہ آگرہ
مہر عدالت

متفرق خبریں

بلجیم گورنمنٹ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اسکی سرحد پر جرمن فوجیں جمع ہو رہی ہیں

برلن کی ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ہر وان ربن ٹرپ جمعہ کو برلن واپس آجائیں گے۔ روس جانے سے پہلے پچھلے دو تین دن انہوں نے ہٹلر سے کئی مرتبہ گفتگو کی تھی۔

اسٹونیہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ روس کے ساتھ اس کا تجارتی سمجھوتہ ہونے والا ہے اس کے وزیر خارجہ اسی غرض سے روس گئے ہیں۔ امید ہے کہ آج ہی سمجھوتہ پر دستخط ہو جائینگے خیال ہے کہ دوسرے بالٹک ملکوں پر بھی اس سمجھوتہ کا کافی اثر پڑے گا۔

اسٹونیا کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ ہم جنگ سے الگ رہنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ لیکن اگر ہمارے ملک پر حملہ کیا گیا تو اسی طرح اپنی حفاظت کرینگے جس طرح ۲۰ سال پہلے کی تھی۔

کمانڈر انچیف کا یہ اعلان غالباً روسی الٹیمیٹم سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ اسٹونیا کو سوویٹ روس سے ہی حملہ کا خطرہ ہو سکتا ہے۔

ٹوکیو ۲۶ ستمبر۔ جاپانیوں کا دعوی ہے کہ ہم نے دو جگہوں پر سنٹ سیانگ دریا کو پار کر لیا ہے۔ چینیوں کے ۸ ہزار آدمی مارے گئے۔

جرمنی میں عورتوں کی طلبی

برلن ۲۵ ستمبر۔ نوجوان عورتوں کے دو دستوں کو لیبر سروس کے لئے طلب کیا جائیگا ۱۷ اور ۲۰ سال کے درمیان والی تمام عورتوں کو سروس کے لئے طلب کیا جا سکتا ہے اور ۴۰۰۰ عورتوں کے لئے کیپ کھول دیئے گئے ہیں۔ صبح کے وقت عورتیں فارموں میں کام کرتی ہیں اور سہ پہر کو کیمپوں میں کام کرتی ہیں جہاں انکو سیاسی اور خانگی تعلیم دی جاتی ہے۔

لتھونیا میں فوجیں واپس بھیجدی گئیں

کوناس ۲۵ ستمبر۔ لتھونیا میں جو فوجیں طلب کی گئی تھیں ان میں سے کچھ فوجوں کو واپس بھیجدیا گیا ہے۔ اس سے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اب لتھونیا کو خطرہ کم ہو گیا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ڈی ۱۳۲۴

جمال پر توِ حق عزمِ مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۷ / اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء مطابق ۲۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۱

ادبیات

رنگِ مجاز

نتیجۂ فکر جناب سید محمد احمد رضا صاحب جلال تلمیذ جناب مصوّر جذبات عبد العلیم خاں صاحب علیم رئیس قنوج

دل خون ہوا جاتا ہے کاوش ہی جگر میں
وہ اُٹھا دھواں آگ لگی بابِ اثر میں
کیوں ٹھوکریں کھائے نہ وہ اس راہگذر میں
اللہ رے یہ جذب ترے تیرِ نظر میں
پیشانی بدر، خاک بسر، سجدہ بہ سجدہ،
کیا دست درازی ہے تری اے فلکِ پیر
دیکھیں مری آنکھوں سے ذرا حضرت موسیٰ
جب یاد کیا خانۂ دل میں سحر آئے
اشکوں کی طرح آنکھ سے گر جاؤ نہ الدن
یہ لطف علیم اپنے سخنور کا ہے مجھ پر

کیا تیر تھا پنہاں کوئی دامانِ نظر میں
اک برق فلک سوز تھی آہوں کے شرر میں
سودا ہو تری زلف کا جس کا سیہ سر میں
کھنچ آئی مری روح مرے دیدۂ تر میں
دیوانے کی طاعت بھی ہے وحشت کا اثر میں
کاسہ ہے گدائی کا کفِ اہلِ ہنر میں
اک منظرِ صد طور ہے پوشیدہ نظر میں
جب غور کیا کھنچ گئی تصویر نظر میں
چڑھتے ہی چلے جاتے ہو تم میری نظر میں
سودا ہے جو گیسوئے ادب کا مری سر میں

وہ رشکِ قمر ہے تو جلال اس کا ہے ہالا
رہتا ہے بآغوشِ تصور و نظر میں

افکارِ سیف

(از مولانا ابو الاعجاز صاحب سیف اکبر آبادی)

عشق خوددار نہیں حسن وفا کار نہیں
مطمئن اب کسی صورت دلِ بیمار نہیں
ایک ہلکے سے تبسم پہ ہے موقوف نشاط،
فیصلہ کیا مری وابستگیٔ عشق کا ہو،
سر جھکائے ہوئے کیا جانے میں کیوں بیٹھا ہوں
سندِ جرمِ محبت ہے متاعِ نازش
چاہئے فطرتِ دل کے لئے کچھ اور مذاق،
کس مصیبت میں ہے بیچارہ امینِ غمِ عشق
آتے ہیں پرسشِ احوال کو وہ خود اے سیف

اب وہ پہلی سی یہاں گرمیٔ بازار نہیں
غم سے مانوس نہیں کیف سے سرشار نہیں
مجھے گلہائے شگفتہ سے سروکار نہیں
مجھ کو انکار نہیں آپ کو اقرار نہیں
وہ سمجھتے ہیں مجھے حسرتِ دیدار نہیں
جسے کہہ دیں وہ گنہگار، گنہگار نہیں
اب محبت بھی زمانے کو سزاوار نہیں
طاقتِ ضبط نہیں جرأتِ اظہار نہیں
میں سمجھتا ہوں کہ اب اچھا ہوں بیمار نہیں

دنیائے اسلام

نہرِ سویز مصر کی ملکیت ہے

دنیا کی کوئی قوم اس میں مداخلت نہیں کر سکتی!

ایک بین الاقوامی کانفرنس میں مصری مندوب کی تقریر

گذشتہ ماہ کے وسط میں اوسلو میں جو بین الاقوامی پارلیمنٹری کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں مصری وفد کو رئیس الاستاذ محمد توفیق خلیل بک نے نہر سویز کے مسئلہ پر ایک معرکۃ الآرا تقریر کی تھی ذیل میں اس تقریر کے کچھ اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔

الاستاذ توفیق نے مصر کی خارجہ پالیسی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہماری خارجہ پالیسی باہمی تعاون کی بنیاد پر قائم ہے ہم دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ بلا استثناء دوستانہ تعلقات قایم کرنا چاہتے ہیں اور اس کے وجوہ دو ہیں اول یہ کہ ہم دنیا میں امن و امان کے قیام کے دل سے خواہشمند ہیں اور دوسرے یہ کہ مصر کی جغرافیائی پوزیشن ویسی نہیں ہے جیسی اور ملکوں کی ہے اور اس کی وجہ سے وہ عالمگیر بین الاقوامی جھگڑوں کے دائرے سے خارج ہے۔

لیکن موجودہ بین الاقوامی صورت حالات کے پیش نظر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر بعض قوموں کو اللہ تعالیٰ نے راہ راست اختیار کرنے اور عالمگیر امن و امان کے قیام کے لئے باہم تعاون کرنے کی توفیق عطا نہ فرمائی تو مصر کو آیندہ جنگ کا ایک اہم میدان بننا پڑے گا، اب بحر ابیض کی پہلی حالت باقی نہیں رہی بلکہ آئے دن چھوٹے چھوٹے واقعات پیش آتے ہیں اور وہ بحر ابیض میں اضطراب و تلاطم پیدا کر دیا کرتے ہیں اب اگر شمال میں بحر بالٹک اور جنوب میں بحر زرد میں کوئی چھوٹی سی بھی حرکت رونما ہو تو اس کا اثر بحر ابیض پر لامحالہ طور پر پڑے گا اور وہ اس سے کسی حال میں محفوظ نہیں رہ سکتا اس صورت حالات کے پیش نظر آپ حضرات محسوس کرتے ہیں کہ جنگی نقطۂ نظر سے مصر کے بحری راستہ یعنی نہر سویز کو کس درجہ اہمیت حاصل ہے اسی لئے میں نہر سویز کے متعلق آپ کے سامنے جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اسے آپ کوئی غیر اہم بات نہ سمجھیں بلکہ آپ کو یہ محسوس کرنا چاہئے کہ اس کا تعلق ایک ایسی چیز سے جس کا موجودہ زمانہ میں ہمارے مستقبل سے بہت گہرا تعلق ہے۔

نہر سویز کے مسئلہ پر مجھے کچھ کہنے کی ضرورت اس بنا پر پیش آئی ہے کہ جنرل سکریٹری نے اپنی رپورٹ میں ایک جگہ سائنور مسولینی کے اس بیان کا حوالہ دیا ہے کہ جس میں انھوں نے فرانس کے سامنے اپنے مطالبات پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہمارے مطالبات واضح ہیں اور کچھ زیادہ نہیں صرف ٹیونس جبیوٹی اور نہر سویز تک ہی محدود ہیں۔

حضرات! مطالبات کے ضمن میں نہر سویز کا اس مبہم طریقہ سے تذکرہ کرنا ہم مصریوں کے لئے بے انتہا تشویش انگیز بات ہے اگرچہ اٹلی کے اخبارات نے اس بیان کی توضیح میں یہ لکھا ہے کہ اٹلی کا مطالبہ نہر سویز کے سلسلہ میں صرف اتنا ہے کہ اس کی مجلس انتظامی میں اسے بھی شریک کیا جائے اور نہر سویز سے گذرنے پر جو محصول لئے جاتے ہیں ان میں تخفیف کی جائے لیکن یہ تاویل ہمارے لئے اطمینان بخش نہیں ہے اور ہم اس عظیم الشان تاریخی ہال کے وسط میں دنیا کی پارلیمنٹوں کے منتخب اشخاص کے سامنے یہ عام اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ نہر سویز اول اور آخر مصر کی نہر ہے اور اٹلی یا دنیا کے کسی اور ملک کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے مصر اس کا مختار کلیہ ہے، نہر سویز مصر کا ناقابل تجزیہ حصہ ہے وہ حکومت کے عام املاک میں داخل ہے اس کی حیثیت وہی ہے جو دریائے نیل کی ہے اور اس میں کسی کو مداخلت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

نہر سویز کی حیثیت مشہور و مسلم ہے اور معاہدوں میں اس کا صاف و صریح طریقہ سے اعتراف کیا گیا ہے جن میں وہ معاہدہ بھی شامل ہے جو ابھی تھوڑے دن ہوئے ۲۶ / اگست سنہ ۱۹۳۶ء میں ہم نے برطانیہ کے ساتھ کیا ہے پھر بھی میں نے یہ اعلان اس خیال سے کر دیا کہ جو لوگ نہر سویز کے متعلق مصر کے حقوق سے ناواقف ہیں یا بالقصد واقف بننا چاہتے ہیں انھیں تنبیہ ہو جائے۔

اگر مصر نے گذشتہ زمانہ میں اپنی مرضی سے مصر کی تعمیر یا اس سے نفع اندوزی کا کام کسی خاص کمپنی کے سپرد کر دیا تھا اگر وہ اس وقت سابقہ معاہدوں کے ماتحت اس کی حفاظت سلامتی کا کوئی خاص نظام مقرر کرنا چاہتا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ نہر سویز کی ملکیت سے دستبردار ہو گیا ہے یا کسی شخص کو ان معاہدوں کے حدود کے اندر اس کے کسی ارادے اور عمل میں دخل دینے کا حق حاصل ہو گیا ہے، یہ صرف ہماری رائے نہیں ہے بلکہ فرانس کے ایک بہت بڑے شخص یعنی مجلس انتظامیہ نہر سویز کے صدر کی بھی یہی رائے ہے کہ بعض اخبارات میں وقتاً فوقتاً جو یہ تجویز شائع ہوتی رہتی ہے کہ نہر سویز کو ایک بین الاقوامی گذرگاہ کی حیثیت دے دی جائے اور اسے ایک بین الاقوامی ادارے کے ماتحت کر دیا جائے یہ نہایت احمقانہ تجویز ہے اور مصر کسی حال میں اسے قبول نہیں کر سکتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

زمانہ بڑھی ہی ہو جو تیرے دل میں ہے
جہاں پر تو حق عزم مستقل ہیں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۰

جرمن حکومت کے وعدوں پر ہم بھروسہ نہیں کر سکتے

پارلیمنٹ میں وزیر اعظم کا اعلان

مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کی جس تقریر پر دنیا کی نظریں لگی ہوئی تھیں وہ سامنے آگئی اور جن حلقوں میں روس اور جرمنی کے معاہدہ کو برطانیہ اور فرانس کے متحدہ محاذ اور متحدہ عزم پر ایک کاری ضرب سمجھا جا رہا تھا انھیں یہ اندازہ لگانے کا موقعہ ملے گا کہ یہ محاذ اور یہ عزم بدستور قایم ہے۔ برطانی وزیر اعظم کی تقریر کا لب لباب یہ ہے کہ "کوئی دھمکی اس ملک کو اور فرانس کو اس مقصد سے نہیں ہٹا سکتی جس کی خاطر ہم اس جنگ میں شامل ہوئے ہیں۔ تقریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے کہ:-

مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ "گذشتہ ہفتہ بین الاقوامی میدان میں بہت اہم واقعات پیش آئے۔ ۲۶ ستمبر کو ہر وان رابن ٹروپ ماسکو تشریف لے گئے۔ اور ۲۸ ستمبر کو ان کی اس آمد کے نتیجہ کا اعلان کیا گیا۔ مسٹر چیمبرلین نے آگے چلکر سہ گانہ نتیجوں کی تفصیلات پیش کیں۔ اول پولینڈ کی تقسیم کی جو کوشش کی گئی ہے۔ اور ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جس میں روس اور جرمنی کے درمیان انقطاعی سرحدوں کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ روسی فوجوں کے قبضہ کے بعد عارضی طور پر جو سرحد مقرر ہوئی تھی اس کے مقابلے میں اب متفقہ سرحد جرمنی کے لئے زیادہ موافق ہے۔ دوم۔ حکومت روس اور جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ پولینڈ کی شکست کے بعد جو مسئلے پیدا ہوگئے تھے وہ اس معاہدہ میں انقطاعی طور پر طے ہوگئے۔ اور ایسی بنیادیں قایم ہوگئی ہیں جن سے مشرقی یورپ میں ہمیشہ امن و اماں رہے گا۔ ان دونوں کی رائے میں جرمنی، فرانس اور انگلستان کے درمیان موجودہ جنگ کا خاتمہ تمام قوموں کے مفاد میں ہوگا۔ یہ دونوں حکومتیں یہ کہہ رہی ہیں اس مقصد کو جلد سے جلد حاصل کرنے کی انتہائی کوشش کرینگی۔

جنگ کو جاری رکھنے کے لئے برطانیہ اور فرانس کی ذمہ داری کے متعلق مشترکہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے اور روس اور جرمنی کے مشوروں کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا کہ تیسرا نتیجہ یہ ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان اقتصادی سمجھوتہ کے آثار نظر آرہے ہیں۔ جن کی رو سے روس جرمنی کو خام اشیا سپلائی کریگا۔ اور جرمنی روس کو صنعتی مال سپلائی کرے گا۔

مسٹر چیمبرلین نے آگے چلکر کہا کہ بعض حلقوں سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کو چاہئے کہ وہ موجودہ حالات کے پیش نظر اپنا رویہ واضح کردے۔ مگر میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھتا جس کے نتیجہ میں برطانیہ اپنا رویہ تبدیل کردے جو اس نے صحیح سمجھکر اختیار کیا ہے۔ روس اور جرمنی کے معاہدہ نے پولینڈ کی پوزیشن کو بدل دیا ہے مگر اس کے کسی طرح یہ معنی نہیں ہیں کہ اس انتظام سے جرمنی کو آخر میں فائدہ پہونچے۔ اور یہ ملک معظم کی حکومت کے مقاصد پر ذرہ برابر بھی اثر انداز ہو۔ اس معاہدہ میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جس کی بنا پر ہم اپنے موجودہ رویہ کو تبدیل کرلیں، یعنی یہ کہ ہم نے جنگ کے وقت طریقہ پر چلانے کے لئے برطانوی سلطنت کے جو وسائل اور طاقت جمع کی ہے اس میں کسی قسم کا فرق آنے دیں۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ برطانیہ کن وجوہ کی بنا پر جنگ میں شامل ہوا اور جنگ چھڑنے کی فوری وجوہ کیا پیش آئیں۔ اگرچہ پولینڈ براہ راست بنائے جنگ تھا مگر وہ بنیادی وجہ نہیں تھا بلکہ بنیادی وجہ یہ تھی کہ برطانیہ و فرانس کا جرمنی کے معاملات کی ناقابل برداشت نوعیت کو دیکھتے دیکھتے پیالہ صبر لبریز ہو چکا ہے اور اب وہ اس صورت کو برداشت نہیں کر سکتیں کہ ہر وقت یورپ کی آزادی کو خطرہ لگا ہوا ہو۔ اور انھیں اپنی آزادی کے بچاؤ کے لئے باقاعدہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اپنی فوجیں جمع کرنی پڑیں۔ روس اور جرمنی کے معاہدہ میں اختتام جنگ کے متعلق جو کچھ مذکور ہے وہ غیر واضح ہے۔ مگر اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشترکہ طور پر صلح کی تجویزیں پیش کی جائیں اور ان کے ساتھ یہ دھمکی دی جائے کہ اگر تجویزیں منظور نہ کی گئیں تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان تجویزوں کی نوعیت کیا ہوگی۔ مگر ایک بار پھر کہتا ہوں کہ انگلستان اور فرانس کسی دھمکی میں آکر اپنے اس مقصد کو ترک نہیں کر سکتے جس کے پیش نظر وہ جنگ میں شریک ہوئے ہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کیونکہ ہم بغیر مقصد حاصل کئے جنگ کو ختم کرنے کے لئے تیار نہیں، اس لئے جنگ جاری رکھنے کی ذمہ داری ہم پر ڈالنے کے لئے جرمنی جو پروپگنڈا کر رہا ہے یہ اس کے طریقہ جنگ کی محض ایک دوسری مثال ہے جنگ کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہے جنھوں نے پے در پے حملوں کی پالیسی بنائی اور اس کو چلایا وہ نہ اس سے بچکر نکل سکتے ہیں اور نہ معاف کئے جا سکتے ہیں موجودہ حکومت جرمنی کے خالی وعدوں کو ہم منظور نہیں کریں گے۔

کیونکہ یہ حکومت گذشتہ دور میں اپنے وعدوں کو بلاقیمت ثابت کر چکی ہے، اس نے جب چاہا اپنے عہد ناموں کو توڑ دیا اگر کچھ تجویزیں پیش کی گئیں تو ہم یقیناً ان کی جانچ پڑتال کریں گے اور میں ابھی جو کچھ کہہ چکا ہوں اس کی روشنی میں ان تجویزوں کو جانچا جائے گا کوئی شخص یہ ۵

۵ نہیں چاہتا کہ بلا ضرورت ایک دن کے لئے بھی جنگ جاری رہے، لیکن اس ملک میں اور مجھے اطمینان ہے کہ فرانس میں بھی زبردست رائے عامہ کا یہ تقاضا ہے کہ تشدد کی حکمرانی کو ختم کر دیا جائے اور حکومتیں جس بات کا ایکبار عہد کرلیں آیندہ چلکر اس پر قایم رہیں۔ ۵۵

۵۵ آگے چل کر مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے جنگ کی رفتار کے بارے میں مختصراً بیان کئے مغربی مورچہ پر فرانسیسی فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں اور اب وہ اپنے مفید مقامات پہونچ گئی ہیں جہاں سے کہ جرمن فوجوں کی نقل و حرکت نظر آتی ہے، برطانوی فوج بڑی تعداد میں فرانس بھیجی جا چکی ہے وہ فرانس کی فوجوں کے ساتھ میدان جنگ میں جگہ حاصل کر رہی ہیں اس پیچیدہ نقل و حرکت کو جس صلاحیت کے ساتھ جاری رکھا گیا ہے اس پر فخر کرنے کے لئے ہمارے پاس وجوہ موجود ہیں۔

روسی حملہ کا خطرہ

معاصر اسٹیٹسمین نے مندرجہ ذیل آرٹیکل تحریر کیا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ بات ہر عام آدمی کے دماغ میں بیٹھتی جا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ ایسی بات ضرور ہو رہی ہے جس کے متعلق ہر عام آدمی کا قیاس دوڑانا مشکل ہے۔ قیاس دوڑانے کے لئے بہت سی قوتیں میدان میں آگئی ہیں لیکن وہ ایسا راستہ اختیار کر رہی ہیں جن کے متعلق اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ وہ ان لوگوں کے کنٹرول سے باہر معلوم ہوتے ہیں جو انکو اپنے حکم کے مطابق راستہ پر لے جانا چاہتے ہیں۔ روس ہٹلر کو نیچا دکھا چکا ہے۔ مغربی طاقتوں نے ابھی تک اس کو شکست نہیں دی اور وہ اپنی پوری طاقت اس کو شکست دینے میں لگائیں گی۔ ہٹلر کی طاقت خود جرمنی ہی میں ختم ہو جائیگی۔ دنیا میں امن قایم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ڈیلا سسٹم جس کی کہ برٹش کامن ویلتھ، مغربی یورپ اور امریکہ حامی ہیں کم سے کم سوویٹ فیڈریشن کے ہمپایہ بنا دیا جائے۔ ہم نے بہت جلد اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ایک ماہ ہوا ہے کہ جو پولینڈ تھا۔ وہ اب روس میں ملا لیا گیا بسوائے اس چھوٹے علاقہ کے جو کہ ۱۹۱۸ء تک جرمن کا تھا زیک اور مدرک بھی اس طرف کھنچ جائیں گے۔ جرمنی جس نے روس سنٹرل یورپ میں واپس لانے کی کوشش رد کر دی ہے اور جسکو مغربی مورچہ پر دبایا جا رہا ہے وہ اندرونی اور باہر کے دباؤ کے سامنے ٹھہرا نہیں ہو سکے گا۔ زیک اور سلوک سوویٹ ریپبلک کا بہت امکان ہے اور وہ دن دور نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب جرمنی میں ہٹلرازم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تو اس کی جگہ کون لے گا؟ اس وقت جرمنی دو دائرہ خیال کے سنگم پر ہوگا۔ اس لئے اس کا بہت کچھ انحصار اس بات پر ہے کہ اتحادیوں کو مغرب میں کیا ملتا ہے اور وہ کس حد تک جرمنی میں داخل ہوتے ہیں۔ جرمنی دو حصوں میں بٹ جائے گا اگر جرمنی ہٹلرازم سے چھٹکارا پانے کے بعد اتحادیوں سے دوستی کرتا ہے تو دنیا میں امن قایم ہونے کا امکان ہے سوویٹ سسٹم جس کے متعلق ۲۲ سال کے اندر بہت کچھ غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ برطانی کامن ویلتھ اور امریکہ کے ساتھ ملکر دنیا میں امن اور نظام قایم کرنے کی کوشش کرے ایک ایسی دنیا میں جو ہتھیاروں کو ترک کردیگی جس میں تجارت اور مالی معاملات کا سسٹم متفقہ رائے سے طے ہوگا اور جس سے سب کو فائدہ پہونچے گا تو ویسے مسائل جو لڑائی کے شروع میں ہمیں پریشان کرتے ہیں۔ مثلاً پولینڈ اور زیکوسلاویکیہ کی سرحدیں طے کرنا وہ بھی ہمیں پریشان نہیں کریں گے۔ کیونکہ آپس میں لڑنے کے اسباب ہی مٹ جائیں گے۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ کوئی یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ اس قسم کی مبارک گھڑی کب آئیگی یا دونوں فریق اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اس حالت میں یہ ممکن ہے کہ اب ہم اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھ رہے ہیں۔ وہ اس آخری تصادم کی ابتدا ہے جو کہ دو سمتوں کے درمیان ہوگا، جس میں دنیا کا ایک بڑا حصہ شامل ہوگا۔ اور بہت ممکن ہے کہ دنیا کا نظام ہی نئے سرے سے وجود میں آئے۔ ایسی حالت میں ایشیا کا اس تصادم سے براہ راست تعلق ہوگا کیونکہ وسط ایشیا دو مخالف کیمپوں کا سنگم ہے جس طرح کہ وسط یورپ ہے اور بالآخر ہندوستان کو بھی اس کوشش کے جھٹکوں کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ جو کہ اس کو سوویٹ یونین میں ملانے کے لئے کوشش کی جائے گی۔ اور اس وقت وہ ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ پچاس یا سو یا دو سو سوویٹ ریپبلکوں کا میں تقسیم ہوگا۔ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اب ہمارے پاس سانس لینے کی مہلت ہے۔ ✻

ہندوستان کی سیاسی حیثیت

۳ اکتوبر معاصر اسٹیٹسمین کے خاص نمائندہ کی اطلاع ہے کہ دہلی میں ہندوستان کی طرف سے جنگ کے متعلق متحدہ محاذ پیش کرنے کے لئے زبردست کوششیں کی گئی ہیں، مسٹر جناح، اور پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک ایسے شخص کے ہاں جو ان دونوں کے دوست تھے اکٹھا کھانا کھایا اور معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح کو اس بیرونی خطرے کا زیادہ احساس ہوگیا ہے جو جنگ کی صورت میں ہندوستان کو لاحق ہو سکتا ہے، اور اندرونی جھگڑوں کو سمجھانے کے لئے آپ دوسری پارٹیوں کے لیڈروں کی طرح مضطرب نظر آتے ہیں۔

مسٹر جناح نے حال ہی میں مسٹر سبھاش چندر بوس اور پنڈت جواہر لال نہرو سے الہ آباد میں ملاقات ہوئی جس کا نتیجہ خیال کیا جاتا ہے کہ اچھا برآمد ہوا ہے اور مسٹر سبھاش چندر بوس ہندو مسلم اتحاد کرانے کے لئے بڑی کوشش کر رہے ہیں۔

اس پیشگوئی کے مطابق اب مسٹر جناح وایسرائے سے ملاقات کے دوران میں کانگریس کے خلاف اپنی شکایتوں پر زور نہیں دیں گے بلکہ اس کے بجائے وہ اپنی نسل کے لئے کانگریس سے گارنٹی حاصل کریں گے اور کانگریس کے اس مطالبہ کی تائید کریں گے کہ برطانیہ ہندوستان کی جانب اپنے رویہ کی وضاحت کرے اور وہ ہٹلر کو شکست دینے نیز اسٹالن کے ہٹلر کے ساتھ موجودہ تعلقات سے پیدا ہونے والے مزید خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مشترکہ کوشش کریں گے۔

عملی تجویز یہ ہے کہ سارے صوبوں میں قومی مشترکہ حکومتیں قائم کی جائیں کانگریسی حکومتوں میں مسلم لیگ کا ایک ایک نمائندہ لیا جائے گا اور اس کے لئے کانگریس کے حلف نامہ پر دستخط کرنا ضروری نہ ہوگا۔

کانگریسی حکومتوں میں مسلم لیگ کے ان نمائندوں کی موجودگی اس بات کی گارنٹی ہوگی کہ مسلمانوں سے اس قسم کا امتیازی سلوک نہیں کیا جائے گا، جس کی شکایت پیرپور رپورٹ میں کی گئی ہے اسی طرح پنجاب اور بنگال کی حکومتوں میں کانگریس کا ایک ایک نمائندہ لیا جائے گا اس کے بعد کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے رجواڑوں سے ایک قسم کا سمجھوتہ کریں گے اور مشترکہ طور سے اپنی خدمات وایسرائے کو پیش کریں گے تاکہ مرکز میں ایک مشترکہ قومی حکومت قائم کی جائے جو ملک کو اپنے ڈیفنس اور اتحادی طاقتوں کی مدد کے لئے منظم کرے گی۔

معاصر اسٹیٹسمین کے خاص نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق وایسرائے اور پنڈت جواہر لال نہرو اور بابو راجندر پرشاد میں جو ملاقات ہوئی ہے اس میں مندرجہ ذیل تین اہم باتوں پر غور کیا گیا ہے۔

برطانیہ کے جنگ کا مقصد اور امن کا مقصد (۲) برطانیہ کے ان مقصدوں کو ہندستان پر کس حد تک جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے (۳) ہندوستان کی جنگی تیاریوں میں کانگریس کا تعاون۔

اس معاملہ میں وایسرائے کی ذمہ داری بہت نازک ہے اور وہ ایک فارمولا تیار کر رہے ہیں جو انڈین نیشنل کانگریس کے علاوہ ملک کی دوسری سیاسی پارٹیوں اور حکومت برطانیہ کو بھی منظور ہو۔

وزیر خارجہ برطانیہ کی تقریر

۴ اکتوبر کو دارالامرا میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ برطانیہ نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ ہمیں فرانس پر اسی قدر اعتماد ہے جتنا کہ فرانس کا ہم پر اعتماد ہے۔ اور گذشتہ ہفتوں، مہینوں اور غالباً برسوں میں کوئی ایسا موقع نہیں آیا جبکہ ہم نے حکومت فرانس کے مشورہ اور پوری طرح تبادلۂ خیالات کئے بغیر کوئی اعلان یا فیصلہ کیا ہو۔ روس کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ ہیلی فیکس نے فرمایا کہ ہم دو ہمسایہ حکومتوں روس اور ترکی میں دوستانہ تعلقات دیکھکر ہمیشہ خوش ہونگے آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ برطانیہ اور ترکی اور ترکی اور روس کے درمیان جو قریبی تعلقات ہیں ان میں تصادم نہیں ہوگا۔ لارڈ ہیلی فیکس نے آگے چل کر کہا کہ ہم بری باتوں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تک قوموں کی آزاد زندگی کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی جب تک یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ یہ طریقہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ صلح کی تجویزوں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ میں پہلے سے کچھ نہیں کہہ سکتا کہ اگر اس قسم کی تجویزیں پیش کی گئیں تو انکی کیا نوعیت ہوگی۔

آپ نے کہا کہ اگر صلح کی تجویزیں پیش کی گئیں خواہ انکی نوعیت کچھ ہی کیوں نہ ہو تین باتوں کے لحاظ سے ان پر غور کیا جائے گا۔ اول کن حالات میں تجویز پیش کی گئی ہیں۔ دوسرے کونسی حکومت نے پیش کی ہیں۔ تیسرے جو معاہدہ ہو جائے اسکی خلاف ورزی نہ کرنے کی ضمانت، آپ نے کہا کہ نہ تو یہ حکومت نہ فرانس دھمکی میں آکر اپنے اصولوں کو نہیں چھوڑیگا۔ حکومت جرمنی کے معاملہ میں ہمیں بہت تلخ تجربہ ہو چکا ہے آئندہ کے لئے وعدوں کے معاملہ میں اس حکومت کا یہ حال ہے کہ یہ بین الاقوامی دستاویزوں کو جنہیں اس نے دستخط کئے تھے

✻ اگر ہم نے تیاری نہ کی اور ہم معدوم ہوگئے تو اس کے لئے ہمارے سوا اور کوئی ذمہ دار نہیں ہوگا تیاری کرنا کوئی پاگل پن نہیں ہے اب ہم پر یہ بات واضح ہو جانا چاہئے کہ ہمارا سب سے بڑا کام ہندوستان کی قوت کو بڑھانا اور برقرار رکھنا ہے اس کے ساتھ مغرب کی لڑائی میں زیادہ سے زیادہ امداد کرنا چاہئے یہ واقعہ ہے کہ اتحادیوں کی امداد کے لئے ہماری صنعتی اور زرعی کوشش سے ہماری اندرونی فارغ البالی بڑھے گی اور ترقی کرنے کے لئے ہمیں نیا سرمایہ اور نئے وسائل حاصل ہو جائیں گے ہمیں ہزاروں کی تعداد میں ہوائی جہاز اور موٹر انجن بنانے سیکھنے کی ضرورت ہے اور ہزاروں ہوا باز تیار کرنے کی ضرورت ہے برطانیہ کچھ باہر سپلائی کر سکتا ہے اور غیر جانبدار ملکوں سے بھی باہر آسکتے ہیں اور پناہ لینے والے ماہروں کی اس وقت کمی نہیں ہے اسمیں کامیابی ہوگی اور والیان ریاست ہندوؤں اور مسلمانوں کو یہ مشترکہ خطرہ محسوس کرنا چاہئے اور ان سنہری مہینوں یا برسوں کو جو ہمیں امن کے میں کام میں لائیں، برطانیہ کو بھی محسوس کرنا چاہئے کہ ہندوستان کے تحفظ کی اس وقت تک گارنٹی نہیں کی جا سکتی ہے کہ جب تک خود ہندوستان تیار نہ ہو بلکہ برطانیہ کی فرض ہے کہ ہندوستان کی ڈیفنس کی تیاری کرنے میں ہندوستان کی حوصلہ افزائی کرے اور اس بات کا خوف دل سے نکال دے کہ متحدہ ہندوستان کی طاقت برطانیہ کے خلاف استعمال کی جا سکتی ہے۔ اس قسم کے نتیجہ کا خطرہ تسلیم کرنا ہے کہ ہندوستان میں برطانوی مشن ناکام رہا۔

آئینہ کان پور

جنرل ہڑتال اگرچہ حکومت نے اسکی بڑی کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح مزدور سبھا اور مل مالکان میں سمجھوتہ ہو جائے مگر شہر کی بدقسمتی سے یہ سمجھوتہ نہ ہو سکا اور بالآخر ۲ اکتوبر کو ۹ بجے صبح سے کانپور کے سوتی کپڑے کے ملوں میں ہڑتال شروع کردی گئی۔

آج جنرل ہڑتال کا پانچواں دن ہے کہا جاتا ہے کہ پہلے دن صرف دس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کی مگر ہڑتال کی رفتار نے آہستہ آہستہ ترقی کی اور کہا جاتا ہے کہ اب تقریباً دو ثلث مزدوروں نے ہڑتال میں حصہ لیا ہے سوتی کپڑے کے ملوں کی صورت حال مندرجہ ذیل بیان کی جاتی ہے کہ:۔

۱۔ نیو وکٹوریہ ملس	پورا کام ہو رہا ہے
۲۔ لکشمی رتن ملس	"
۳۔ الگن ملس	کئی ڈپارٹ چل رہے ہیں
۴۔ اولن ملس	"
۵۔ جے۔ کے۔ کاٹن ملس	"
۶۔ ٹکسٹائل ملس	بند ہوگیا
۷۔ کاکومی ملس	"
۸۔ میور ملس	"
۹ سودیشی کاٹن ملس	تھوڑے آدمی ہو پہنچے
۱۰۔ کانپور کاٹن ملس	"

کہا جاتا ہے کہ جو مزدور ہڑتال میں شریک نہیں ہونا چاہتے تھے انکو مل مالکان نے مل کے اندر رکھ لیا ہے اور وہاں انکے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی کردیا ہے۔ پکٹنگ بھی ہو رہی ہے اور اس سلسلہ میں گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔

زیادہ تر مزدور پُرامن طریقہ سے پکٹنگ کر رہے ہیں البتہ بعض بعض موقعوں پر مزدوروں کے تشدد کی شکایت بھی سننے میں آئی ہے۔

مقامی حکام بھی نہایت مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں دیکھئے یہ ہڑتال کب تک چلتی ہے مگر عام خیال ہے کہ یہ ہڑتال زیادہ دنوں تک نہیں چل سکے گی۔

سرکاری انتظامات مسٹر ال۔ بی۔ ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے شہر میں امن و اماں قایم رکھنے کے لئے یہ حکم جاری کیا ہے کہ:۔

کانپور میونسپل بورڈ۔ کانپور چھاؤنی۔ اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے حلقوں میں کوئی شخص دن یا رات کے وقت کوئی ایسا نعرہ یا آواز نہ لگائے جو کسی دوسرے کے لئے باعث تکلیف ہو اور یہ حکم ۳ اکتوبر سے ۲ ماہ تک نافذ رہے گا۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا حکم اسکی واپسی کے لئے جاری نہ کیا جائے۔

میونسپل بورڈ کچھ عرصہ سے میونسپل بورڈ کی پارٹی بندی میں بھی زور و شور پیدا ہو رہا تھا چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ۱۶ ممبران نے چیرمین صاحب کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن بھیج دیا ہے۔

چیرمین صاحب کے موافق اور مخالف پارٹیوں میں زبردست کنویسنگ ہو رہی ہے اور آجکل شہر میں ہر طرف اسکا چرچا ہے۔ دونوں پارٹیوں کو یہ توقع ہے کہ ہم کامیاب اور دوسرا ناکامیاب ہوگا۔

ان پارٹی بندیوں کی بدولت بورڈ کے کاموں کا جو نقصان ہو رہا ہے وہ ظاہر ہے ہم پھر ایک دفعہ یہ کہنے کی جرأت کریں گے کہ بورڈ کے ممبران اور چیرمین کو چاہیئے کہ وہ معاملات کو درست کرلیں کیونکہ یہ رسہ کشی زیادہ دنوں تک پبلک برداشت نہیں کرسکتی ورنہ پھر سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ حکومت سے یہ استدعا کی جائے کہ وہ بورڈ کو توڑ کر بورڈ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے۔

دسہرہ دسہرہ کی تقریب رام گولا میں ۵ اکتوبر سے شروع ہو کر ۲۸ اکتوبر کو ختم ہوگی۔

۱۵ اکتوبر سے ۲۲ اکتوبر تک سواری بر نہ جائیگی اور ۱۹ اکتوبر سے آخری دن تک آتش بازی بھی چھوڑی جائے گی۔

پنڈت نہرو کا بیان

پنڈت جواہر لال نہرو نے ۲۹ ستمبر کو الہ آباد سے ایک بیان شایع کیا ہے جمیں آپ نے فرمایا ہے کہ "میں نے ابھی ابھی اخبارات میں ایک اعلان پڑھا ہے جمیں مذکور ہے کہ کچھ دن ہوئے مزدور سبھا کانپور نے ڈھنڈورا پٹوا کر یہ اعلان کیا تھا کہ میں یکم اکتوبر کو کانپور پہنچوں گا اور اس کے دوسرے دن عام ہڑتال کا اغاز کرونگا۔ میں ان نازک ایام میں کانپور جانا تو چاہتا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ دوسری اہم مصروفیتوں کی وجہ سے نہیں جا سکتا۔ مزدور سبھا نے یہ اعلان میری بلا منظوری اور اطلاع کے کیا ہے جو بہت ہی نامناسب سی بات ہے۔ مزدور سبھا نے جہاں تک وکٹوریہ مل کے جھگڑے میں مزدوروں اور مل مالکوں کے درمیان ثالثی کا مطالبہ کیا ہے اس سے ہماری پراونشل ایگزیکٹو نے اتفاق کیا ہے۔ یہ نہ صرف معقول مطالبہ ہے بلکہ اس قسم کے جھگڑے کے تصفیہ کا بظاہر طریقہ بھی یہی ہے اگر مل مالکوں نے ثالثی سے انکار کردیا تو یہ افسوسناک چیز ہوگی اور جھگڑا قایم رکھنے کا سارا بار مل مالکوں پر رہے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس موقع پر عام ہڑتال شروع کردی گئی تو یہ بہت برا ہوگا۔ نیو وکٹوریہ مل کے جھگڑے کے سلسلہ میں ثالثی کی جو گفتگو ہو رہی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔ اور معاملات میں غیر ضروری پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی جو مزدوروں کے لئے کسی طرح بھی مفید نہیں ہو سکتیں۔ امید ہے کہ کانپور کے مزدور اس نازک موقع پر وقت سے پہلے کوئی قدم نہیں اُٹھائیں گے۔

صدر مزدور سبھا کا بیان

مزدور سبھا کے صدر نے ایک بیان پریس کے نام بھیجا ہے جمیں وہ کہتے ہیں کہ مزدور سبھا نے آخر تک سمجھوتہ کے لئے کوشش کی لیکن مل مالکان نے ایسی شرایط پیش کردیں جن سے باعزت سمجھوتہ ناممکن ہوگیا۔ بجائے اس کے کہ وہ سمجھوتہ کے لئے ایک ثالث کا فیصلہ تسلیم کرلیتے انھوں نے ثالث کو اور گورنمنٹ دونوں کو مجبور کرنا چاہا کہ وہ فیصلہ انھیں کے موافق دیا

سکریٹری مل مالکان ایسوشی کا جوابی بیان

سکریٹری مل مالکان ایسوسی ایشن کی طرف سے صدر مزدور سبھا کے بیان کے جواب میں حکومت یوپی کو ایک خط لکھا گیا ہے جمیں یہ شکایت کی گئی ہے کہ مزدور سبھا کی یہ شرط کہ پرانے مزدوروں کو نیو وکٹوریہ مل میں واپس لے لیا جائے انکو کسی طرح بھی قبول نہیں ہو سکتی ان مزدوروں نے اپنے آپ کام پر آنے سے انکار کردیا۔ اور اس لئے وہ برخاست کردیئے گئے۔ اب ان کے دوبارہ واپس لینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ مل مالکان گورنمنٹ یوپی کے حکم کی تعمیل میں سمجھوتہ کا معاملہ طے کرنے کے لئے لکھنؤ آرہے تھے کہ اتنے میں مزدور سبھا کی طرف سے انھیں عام ہڑتال کا اعلان سنایا گیا اور مزدور سبھا نے عام ہڑتال واقعی شروع بھی کردی۔ ہڑتال میور مل کے سپننگ ڈپارٹمنٹ سے شروع ہو کر اور ملوں میں پھیل گئی۔ ڈے شفٹ کے تقریباً پچیس ہزار مزدوروں میں سے ۹ ہزار مزدور کام چھوڑ گئے۔ جو مزدور کام پر آنا چاہتے ہیں تنگ کیا جاتا ہے اور مارا پیٹا جاتا ہے عام ہڑتال کی ذمہ داری مزدور سبھا کی اس جنرل کونسل آف ایکشن پر ہے جمیں خود مقرر کردہ لیڈران بھرے ہوئے ہیں جن کا شہر کی زندگی سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس میں بھی وہ عام ہڑتال کرانے میں کام کر رہے ہیں۔ پولیس اپنی کوشش میں مصروف ہے مگر بڑھتی ہوئی بدامنی کو دیکھتے ہوئے گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ اور زیادہ پولیس کا انتظام کرے اور ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کا نفاذ فوراً عمل میں لائے۔

ہالینڈ

ہالینڈ کو نیدرلینڈ بھی کہتے ہیں۔ وہ یورپ کا قدیم ملک ہے۔ اس کے مشرق میں پرشیا اور جنوب میں بلجیم واقع ہے۔ اور وہ شمال و مغرب کی جانب بحر شمالی سے گھرا ہوا ہے۔ اس کا رقبہ ۱۲۶۰۳ مربع میل ہے۔ یعنی برطانیہ اور آئرلینڈ کے دسویں حصہ سے کچھ زاید۔ وہ دس صوبوں پر مشتمل ہے اور اس کی آبادی ۷۹۳۵۵۶۵ ہے پایہ تخت ہیگ ہے۔

وہ مسطح ہے۔ اور اس میں بہت سی نہریں اور چراگاہیں واقع ہیں۔ اس کی آب و ہوا انگلستان سے بہت مشابہ ہے۔ علی العموم لوگ زیادہ تر کاشتکاری کرتے ہیں۔ مویشی پالے جاتے ہیں اور ڈیری فارم بکثرت ہیں۔ یہاں اونی۔ سوتی۔ اور ریشمی کپڑا اور کاغذ تیار کیا جاتا ہے۔ نیز چمڑے کا سامان اور شیشے کی چیزیں بنتی ہیں۔

ہالینڈ کی نوآبادیات کا مجموعی رقبہ تقریباً ۹۰۰۰۰۰ اور آبادی تقریباً ۴ کرڑ دس لاکھ ہے۔ ہندوستان کے مشرق میں اس کے جو مقبوضات رہیں ان میں حسب ذیل جزائر بھی شامل ہیں۔

جاوا۔ مدورا بسماٹرا۔ اسوکا۔ سلیبیز۔ بورنیو کا کچھ حصہ۔ نیوگنی کے مغربی حصہ غرب الہند کے جزائر میں سے سورینم اور کوریکاؤ وغیرہ

ہالینڈ میں محدود آئین کے ساتھ بادشاہت قایم ہے۔ آئین کا نفاذ ۱۸۱۴ء میں ہوا تھا جس میں جدید ضروریات کے ماتحت ۱۸۸۷ء ۱۹۱۷ء اور ۱۹۲۲ء میں ترمیمیں کی گئیں۔ قوت تنفیذیہ بادشاہ کے ہاتھ میں ہے اور قانون سازی کے فرایض "سٹیٹس جنرل" انجام دیتی ہے کونسل آف سٹیٹ بھی ہے۔ سٹیٹس جنرل دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔

ولادت مسیح سے تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے اس علاقہ میں توتانی نسل کی قوم آکر آباد ہوئی۔ جو بٹاوی کہلاتی تھی۔ یہ لوگ۔ فیاض پاکباز۔ جنگجو اور مہمان نواز تھے۔ وہ چرمی لباس پہنتے تھے۔ جانوروں اور مچھلیوں کا شکار کرتے تھے اور مہر و ماہ کو پوجتے تھے۔ انکا اقتدار چوتھی صدی عیسوی تک رہا۔ اس کے بعد فرنیکس اور سیکس وغیرہ کی یورشیں شروع ہوگئیں اور رفتہ رفتہ ان میں مسیحت پھیل گئی۔

آٹھویں صدی میں یہ علاقہ شارلیمن کے ماتحت ہوگیا۔ اور اس کی قوت اقتدار میں آغاز گیارھویں صدی عیسوی میں ہوا۔ سترھویں صدی میں اس کی بحری طاقت بہت بڑھ گئی۔ اور بحری تجارت میں اس نے نہایت نمایاں حصہ لینا شروع کردیا۔

انگلستان کے ساتھ اس کی کئی جنگیں ہوئیں اور اتریکٹ کی صلح کے بعد جو ۱۷۱۳ء میں ہوئی۔ تھی بحری طاقت کی حیثیت سے اس کا اقتدار جاتا رہا ۱۸۹۹ء میں بہ مقام ہیگ ایک صلح کانفرنس منعقد ہوئی اور ۱۹۲۱ء میں جمعیت اقوام نے یہاں بین الاقوامی ثالثی عدالت قایم کی۔ گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں وہ اسی طرح غیر جانبدار رہا جس طرح جنگ بوئر میں اس نے اپنی غیر جانبداری قایم کررکھی تھی۔ حالانکہ اس طرح اس پر شدید ترین سیاسی و اقتصادی بار پڑا۔ ۱۹۱۸ء میں سابق قیصر ولیم نے جو یہاں پناہ گزین ہوا۔ آئین میں بعض تازہ اصلاحات رایج کیں۔

ٹیکہ لگانے کی فصل یکم اکتوبر سے ٹیکہ لگانے کی فصل شروع ہوگئی ہے لوگوں کو چاہیئے اپنے اپنے بچوں کو اپنے قریب کے حلقے سے ٹیکہ لگوالیں تاکہ بچے تکلیف سے محفوظ رہ سکے۔

انجمن طبیہ یکم اکتوبر ۲ بجے دن کو حکیم محمد ہادی رضا خاں صاحب آنریری سکریٹری تیخ الطب کالج لکھنؤ کی صدارت میں انجمن طبیہ کان پور کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں متعدد ضروری تجاویز منظور کی گئیں اور آخر میں ٹی پارٹی ہوئی۔

بلجیم

بلجیم یورپ کی چھوٹی ریاستوں میں ہے۔ وہ فرانس اور ہالینڈ کے درمیان واقع ہے۔ جنوب مغرب سے جنوب مشرق کی طرف اس کی زیادہ سے زیادہ لمبائی ۱۳۰ میل ہے۔ اور شمال سے جنوب تک اس کی لمبائی ۱۰۵ میل ہے اس کا رقبہ ۱۱۷۵۲ مربع میل ہے یعنی آئرلینڈ کے تہائی حصہ سے کچھ زیادہ۔

۱۹۲۰ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۷۴۶۳۷۸۴ ہے وہ نو صوبوں پر مشتمل ہے اور اس کے خاص شہر انٹورپ بروجس، گھنیٹ، مونز، لیج، بروسلز، ہیلٹ، آرلنس، وغیرہ ہیں۔ بروسیلز پایۂ تخت سب سے بڑا شہر ہے اور اس کی آبادی مضافات سمیت ۸۳۴۵۲۲ ہے۔

معاہدہ ورسائی کے رو سے ۱۹۲۰ء میں بلجیم کو جرمن اضلاع موریسنیٹ، مالمیڈی اور یوپین مل گئے۔ اور موریسنیٹ کے جانبدار علاقہ بھی اس کے قبضہ میں آگیا۔ یہ علاقہ بلجیم کے صوبہ لیج میں شامل ہے

بلجیم کی آبادی یورپ بھر میں سب سے زیادہ گھنی ہے۔ یعنی فی مربع میل ۶۶۸ آدمی لیکن جرمنی کے علاقہ سیکسنی کی آبادی اس سے بھی زیادہ گھنی ہے۔ وہاں ایک مربع میل کی آبادی ۸۹۹ آدمی بستے ہیں۔ انگلستان اور ویلز میں ایک مربع میل کی آبادی ۶۴۸ ہے) وہاں شرح اموات کی بہ نسبت شرح پیدائش زیادہ ہے جس کی وجہ سے اس کی آبادی برابر بڑھ رہی ہے۔ بلجیم بہ حیثیت مجموعی سطح اور نشیبی ملک ہے لیکن کہیں کہیں پہاڑی علاقے بھی ہیں۔

بلجیم کی آراضی زرخیز ہے، اور وہاں معدنیات کی پیداوار کے ذریعہ سے بھی اسے گرانقدر آمدنی ہوتی تھی۔ ہینالٹ منیور، لیج اور لکسمبرگ کے صوبوں میں سیسہ، تانبا، زنک۔ کوئلہ۔ آہن، سنگ مرمر۔ وغیرہ بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ اسے آہن اور فولاد درآمد بھی کرنا پڑتا ہے۔

بلجیم کی فوج بحالت امن ۹۰ ہزار اور بصورت جنگ ۲ لاکھ سپاہ پر مشتمل ہوتی ہے۔ وہاں موروثی بادشاہت کے ساتھ محدود آئینی حکومت ہے گزشتہ جنگ عظیم میں بلجیم کو شدید ترین نقصان پہنچا۔ جرمن افواج نے جنگ کے اختتام تک تقریباً اس کے سارے علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ بہرکیف جرمنی کو شکست کے سبب جنگ عظیم کے بعد اسے نہ صرف اپنا سارا علاقہ مل گیا۔ بلکہ اس میں چند اہم جرمن اضلاع کا بھی اضافہ ہوگیا۔ اور اس کی حالت بتدریج بہتر ہوگئی۔ ۱۹۲۱ء میں فرانس کے ساتھ حربی معاونت کا معاہدہ ہوا اور ۱۹۲۶ء میں کرنسی کے استحکام کے لئے موثر تدابیر اختیار کی گئیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ ۲۹ ستمبر کو کان پور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ رائے بہادر بابو برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی۔ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں تخمینہ وغیرہ منظور کئے جانے کے علاوہ ۹ ہزار ۷ سو ۸۶ روپیہ کی زمین کی فروخت منظور کی گئی یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے اس وقت تک ایک لاکھ ۱۴ ہزار ۳ سو ۸۵ روپیہ کی زمین فروخت ہوچکی ہے

تلاشی مقامی خفیہ پولیس نے دو پریسوں اور پبلشنگ ہاؤسوں کی تلاشی لے کر جنرل سکریٹری آزاد اور بھگت سنگھ کی سوانح عمری کی ہندی کتابیں بالترتیب ۲۵۰ اور ۵۰ برآمد کیں۔

نقد و تبصرہ

کلیات حیات اسمٰعیل

مولانا محمد اسمٰعیل مرحوم اُن مشہور اور نامور مصنفوں میں ہیں کہ جن کے متعلق بلا مبالغہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان کا ایک ایک بچہ اُن سے اس وقت سے واقف ہوتا ہے جبکہ وہ اردو کا پہلا قاعدہ لے کر کسی استاد کے سامنے دوزانو ہوتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مولانا مرحوم نے بچوں کے لئے جو کتابیں لکھیں اس سے بہتر آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی جاسکی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مولانا مرحوم کو بچوں کی فطرت سے جو گہری واقفیت تھی وہ شاید کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔

مولانا بہترین مصنف ہونے کے علاوہ ایک بلند مرتبہ شاعر بھی تھے۔

بہر حال یہ ایک حقیقت ہے کہ مولانا نے بچوں کے لئے جو کتابیں لکھی ہیں ان میں انھوں نے نثر اور نظم دونوں حیثیتوں سے جو خوبی پیدا کردی وہ آج تک کوئی نہ پیدا کرسکا۔

اس زیر ریویو کتاب یعنی کلیات حیات اسمٰعیل میں مولانا کے صاحبزادہ محمد اسلم صاحب سیفی نے مولانا کی زندگی کی حالت اور ان کی تمام منظوم کلام کا مجموعہ یکجا کردیا ہے۔

شروع میں مولانا کے سوانح زندگی ہیں جو ۵۲ صفحات اور کلیات ۴۱۶ صفحات پر مشتمل ہے کلیات میں مولانا اور ان کے خاندان کے ارکان کی تصویریں بھی شامل کی گئی ہیں۔

یہ کلیات اس قابل ہے کہ ملک کے ہر کتب خانہ میں رکھا جائے اور اس کا مطالعہ کیا جائے۔

کلیات بڑی تقطیع پر نہایت خوبی کے ساتھ ۵۶۸ صفحات پر مجلد شایع کیا گیا ہے قیمت چار روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ۔ مکتبہ جامعہ ملیہ نئی دہلی۔

رسول پاک

مولانا عبد الواحد صاحب سندھی نے چھوٹے بچوں کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے لیکر وفات تک کے زندگی کے حالات اور اس وقت کی دنیا کے اور ملکوں کی حالات اور توحید۔ رسالت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوۃ اور حج کے مسائل کو اس خوبی اور سادگی کے ساتھ سمجھایا ہے کہ بچے بڑی آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ایک مسلمان بچے کو پڑھایا جائے۔

چھوٹے سائز پر جلی حرفوں میں ۱۶۴ صفحات پر شایع کی گئی ہے۔ قیمت آٹھ آنہ ۸/ ہے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ جامعہ ملیہ نئی دہلی

سیاسیات کی پہلی کتاب

مولوی محمد عاقل صاحب ایم۔ اے نے سیاسیات کے مبادیات کو نہایت اختصار اور نہایت خوبی کے ساتھ لکھا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اردو خواں طبقہ کے لئے یہ کتاب ایک نعمت غیر مترقبہ ہے اس کے پڑھنے کے بعد معلومات میں کافی وسعت اور بالغ النظری پیدا ہوگی۔

چھوٹی تقطیع پر ۶۰ صفحات پر شایع کی گئی ہے۔ قیمت صرف چار آنہ ۴/

ملنے کا پتہ :۔ مکتبہ جامعہ ملیہ نئی دہلی

مدرسہ جامع العلوم مدرسہ جامع العلوم کا ۵۷ واں جلسہ ۱۶ اکتوبر مطابق ۱۲ شعبان المعظم بعد نماز جمعہ جامع مسجد کانپور میں ہوا جس میں مدرسہ کے کامیاب طلبا کو سندیں دی گئیں۔

سبد گل

ہم سمجھتے تھے کہ روٹھنا بگڑنا اور بنجڑے کرنا صرف ہندوستانی عورتوں ہی کا حصہ ہے لیکن پتہ چلا کہ یوروپین عورتیں بگڑنے اور منہ پھیلانے میں ہندوستانی عورتوں سے کہیں زیادہ ہیں۔

اخبارات کا بیان ہے کہ آج کل زیکوسلاویکیہ کی لڑکیاں جرمن سپاہیوں سے بری طرح بگڑی ہوئی ہیں ان لڑکیوں نے جرمن سپاہیوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے جب کوئی جرمن سپاہی ان کے پاس سے گذرتا ہے تو یہ ان کی طرف سے منہ پھیر لیتی ہیں۔

زیکوسلاویکیہ میں مقیم جرمن سپاہی لڑکیوں کے اس بائیکاٹ سے بری طرح پریشان ہیں کیونکہ لڑکیوں کے خفا ہونے اور روٹھ جانے کے بعد ان کی زندگی بے کیف بن گئی ہے۔

سپاہیوں کا کہنا ہے کہ اگر ہمارا راشن بھی بند کر دیا جاتا تو ہم کو اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی کہ خفا ہو جانے سے تکلیف ہو رہی ہے۔

کچھ جرمن سپاہیوں نے یہ سوچا کہ آخر یہ لڑکیاں ہی تو ہیں بہلا پھسلا کر منا لیں گے چنانچہ یہ لوگ زیک لڑکیوں کے پاس گئے اور ان سے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی، لڑکیوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ پاؤں سے جوتا نکال کر جرمن سپاہیوں کی وہ مرمت کی کہ یہ قیامت تک نہ بھولیں گے

معلوم ہوا ہے کہ زیک لڑکیوں کی اس بے اعتنائی سے مجبور ہو کر جرمن سپاہیوں نے حکومت جرمنی کو لکھا ہے کہ جنابعالی لڑکیوں کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا زیک لڑکیاں ہم کو دشمن سمجھتے ہوئے بات نہیں کرتیں اس لئے مودبانہ گذارش ہے کہ آیندہ سے جرمنی سے جو راشن بھیجا جائے اس راشن میں لڑکیاں بھی شامل ہوں اگر لڑکیاں ہم کو نہیں ملیں گی تو ہم کھانا پینا سب ترک کر دیں گے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی گذارش ہے کہ لڑکیاں کم عمر ہوں اور خوبصورت ہوں اس درخواست کے بھیجنے کے بعد جرمن سپاہی زیکوسلاویکیہ میں بیٹھے ہوئے لڑکیوں کے راشن کا انتظار کر رہے ہیں دیکھئے یہ لڑکیاں ان کو کب تک ملتی ہیں۔

معلوم نہیں کہ زیکوسلاویکیہ میں رہنے والے جرمن سپاہیوں کے لئے یا کسی اور غرض کے لئے جرمنی میں لڑکیوں کی بھرتی شروع ہو گئی ہے چنانچہ تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی میں ساٹھ ہزار لڑکیوں کو بھرتی کرنے کے احکامات جاری ہو چکے ہیں۔

ان احکامات کے جاری ہونے کے بعد جرمن حکام ۱۷ اور ۲۵ سال کے درمیان کی عمر لڑکیوں کو ٹٹولتے پھرتے ہیں غرضکہ عورتوں اور لڑکیوں کی سپلائی کا کام نہایت شد و مد سے جرمنی میں شروع ہو گیا ہے۔

بعض لوگوں کا کہنا تو یہ ہے کہ ان لڑکیوں سے فوجی خدمات لی جائیں گی اور بعض کا یہ خیال ہے کہ ان کو زیکوسلاویکیہ میں مقیم جرمنی سپاہیوں کی دلجوئی کے لئے زیکو بھیجا جائے گا۔

دیکھا آپ نے یوروپ کی حکومتوں کو کیسے کیسے مقدس فرائض انجام دینے پڑتے ہیں

ترکی فوجی مشن لنڈن کو

استنبول ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ جنرل آربے کی سرکردگی میں ترکی کا مشن لنڈن جا رہا ہے جہاں وہ آیندہ ہفتہ برطانیہ اور ترکی کے درمیان فوجی مالی تعاون کے متعلق بات چیت کرے گا کچھ ہفتے ہوئے جنرل آربے لنڈن گئے تھے اور انھوں نے اس سلسلہ میں بات چیت کی تھی اب اس بات چیت کو آگے بڑھایا جائے گا۔

ادب لطیف

بحر ہستی کا نادان مسافر

از ملک الشعرا ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور

اہا۔ ۔ ۔ مسافر دریا کے اس پار جانا چاہتا ہے اور پھر سر پر اتنی بھاری گٹھری لاد کر! ۔ ۔ ۔ تو اس متلاطم دریا کو عبور کرنا چاہتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ؟ ۔ ۔ ۔

اور وہ بھی اس اطمینان اور آسانی کیساتھ!!

دریا کی موجیں آسانی سے باتیں کر رہی ہیں رات اندھیری ہے سر پر گھنگھور گھٹائیں منڈلا رہی ہیں بارش کوئی دم میں شروع ہونے والی ہے۔ ۔ ۔ ۔

کنارے پر کوئی ناؤ نہیں اور اگر کوئی ناؤ مل بھی جائے تو تجھے اس تاریک اور طوفانی رات میں جانے کے لئے تیار کون ہوگا؟ ۔ ۔ ۔ ۔

اہا۔ ۔ مسافر تو دریا کے اس پار جانا چاہتا ہے؟ ۔ ۔ ۔ ۔ تو دریا کے اس پار جانا چاہتا ہے؟ اور سر پر اتنی بھاری گٹھری لاد کر! نادان مسافر ٹھہر جا، واپس آ، تجھے دریا کو پار کرنا ہے، اگر تیرے دل میں اپنے محبوب کی سچی لگن ہے تو خوب سوچ سمجھ لے تجھے اس سے ملنے کے لئے تیاگ کرنا پڑے گا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تو اپنی تمناؤں کو، اپنی خواہشوں کو اور اپنے دنیاوی تعلقات کو۔ ۔ ۔ ۔ اپنے مال و اسباب کو یہیں چھوڑ جا۔ ۔ تو جس سے ملنے جا رہا ہے وہ جوگی ہے اور اس کے پاس صرف فقیر بن کر پہونچ سکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کیا تجھے امید ہے کہ تو سر پر اپنی بھاری گٹھری لاد کر دریا کو عبور کر سکے گا کیا تجھے دریا کی لہریں متلاطم نظر نہیں آتیں کیا تجھے رات کی تاریکی کا کوئی خوف نہیں! کیا تجھے معلوم نہیں کہ دریا میں گرداب بہت خوفناک ہیں اور اگر تو بھنور میں پھنس گیا تو پھر قیامت تک باہر نہیں نکل سکتا۔

اہا۔ ۔ نادان مسافر تو دریا کے اس پار جانا چاہتا ہے اور سر پر اتنی بھاری گٹھری لاد کر تو کہہ سکتا ہے کہ تجھے اپنی گٹھری سے کوئی محبت نہیں کیا تو اپنے محبوب کے جوش و عشق میں اس گٹھری کو دریا میں پھینک سکتا ہے کیا تو اس ایثار و قربانی کے لئے تیار ہے، اگر میرے سوال کا جواب اثبات میں ہے تو کہوں گا کہ تو دریا کو عبور کر کے اس سے مل سکتا ہے مگر ہاں تجھ سے ایک بات کہدوں تو گٹھری کو دریا میں پھینک کر اپنے محبوب تک پہونچ جائے گا۔

لیکن تیرا محبوب پھر بھی تجھ سے مخاطب نہ ہوگا، وہ جوگی ہے خود تیاگ کرتا ہے۔

اور وہ خود تیاگ کی ایک مجسمہ مورت ہے اور دوسروں سے تیاگ چاہتا ہے۔

جب تیرے پاس کچھ مال و اسباب نہ رہے گا تو وہ خود تجھ سے ایثار و قربانی طلب کرے گا، اور پھر تیرا محبوب ہمیشہ کے لئے ہی تیرا ہو جائے گا۔

عالم نسواں

عورتیں گمراہ ہو گئی ہیں

ایک ہندوستانی خاتون کے قلم سے

ہندوستانی عورتوں میں یوروپ کی دیکھا دیکھی "آزادی" کی وہ لہر پیدا ہو گئی ہے جو درحقیقت آزادی نہیں ہے بلکہ تباہی ہے ایک ہندوستانی خاتون نے اسی آزادی پر روشنی ڈالتے ہوئے، عورتوں کو بتایا ہے کہ پر امن اور پرسکون زندگی کے حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

اس وقت ہر ملک اور قوم آزاد رہنا چاہتی ہے، بجز ہندوستان کے جب میں سنتی ہوں یا پڑھتی ہوں کہ فلاں ملک کی عورتیں اپنے ملک کے لئے لڑ رہی ہیں تو مجھ کو کتنا افسوس ہوتا ہے کہ ایک ہم ہندوستانی عورتیں ہیں جو اپنے گھر کی زندگی کے لئے بھی کچھ نہیں کر سکتے، بھلا کوئی بتائے کہ جب ہم اپنے گھر اور اپنے بچوں کو نہیں سنبھال سکتے تو پھر قوم یا ملک کے لئے کیا کر سکتے ہیں آج کل زنانہ کانفرنسیں ہوتی ہیں گھروں میں ذکر ہوتا ہے کہ ہم کو مردوں سے آزادی حاصل کرنی چاہئے کیا میں ان بہنوں سے پوچھ سکتی ہوں کہ اس آزادی کو حاصل کرنے کے بعد بھی کیا وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھ سکیں گی میں نہیں سمجھ سکتی کہ جو عورتیں مختلف قسم کی جسمانی و دماغی غلامیوں میں جکڑی ہوئی ہیں وہ اپنے آپ کو آزاد سمجھ سکتی ہیں یا پردہ چھوڑنے یا تعلیم حاصل کرنے یا کونسلوں میں ممبر ہونے سے تو ہم آزاد نہیں ہو سکتے کیا کوئی آزاد بہن یہ بتا سکتی ہیں کہ ان مفروضہ آزادیوں کو حاصل کرنے کے بعد بھی وہ اپنی روح یا دماغ کو بالکل آزاد محسوس کرتی ہیں میں نہیں سمجھتی کہ کوئی بھی اس کو آزادی کہہ سکتا ہے یہ دوسری بات ہے کہ اپنے ضمیر یا اپنے دل کو بہلانے کے لئے یہ کہہ لیں لیکن یقینی طور پر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ہم آزاد ہیں فی زمانہ ساری بہنوں کو پردہ سے آزادی حاصل ہے مگر وہ ان عورتوں سے جن کو یہ آزادی حاصل نہیں بہت زیادہ اپنے مردوں اور اپنے ہوس کی غلام ہیں مثال کے طور پر یہ سمجھ لیجئے کہ ہم سب سے پہلے اپنی آرائش کے لئے مردوں کے غلام ہیں کیا ہم سادہ سادہ زندگی گذار کر اپنی اس غلامی کے پھندے کو گردن میں سے نکال کر نہیں پھینک سکتے، میری بعض بہنیں یہ کہیں گی کہ عمدہ لباس اور زیور سے عورت میں حسن پیدا ہوتا ہے اور حسن مرد کے تھکے ہوئے دماغ کو فرحت بخشتا ہے لیکن سوال یہ ہوتا ہے کہ پھر ہم اپنے مردوں کو اتنا کام کرنے کے لئے مجبور ہی کیوں کریں کہ ان کو ہماری سادہ صورت دیکھ کر فرحت نہ حاصل ہو کیا وہ اتنی سخت محنت ہمارے لئے نہیں کرتے

بعض بہنیں کہیں گی کہ مرد اتنی مشقت اکیلے ہمارے لئے نہیں برداشت کرتے ہیں اپنے آرام کے لئے کرتے ہیں کیا کوئی بہن قسم کھا کر کہہ سکتی ہے کہ ہمارے مردوں سے آدھی سے زیادہ کمائی ہمارے اوپر نہیں صرف ہوتی ہماری بہنیں کہیں گی کہ ہم مردوں کی عزت قایم رکھنے اور ان کے نام کے لئے اچھا لباس پہنتے ہیں لیکن کیا وہ مرد اپنے آپ کو عزت دار سمجھ سکتے ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے جا و بیجا طریقہ سے دولت حاصل کرتے ہیں، میری بہنیں کہیں گی کہ کیا مرد فیشن پرست نہیں ہوتے مگر میں کہوں گی کہ اس کی ذمہ داری ہم عورتوں ہی پر ہے کیونکہ عورت ہی کے ہاتھ میں اس کے گھر کی دنیا ہوتی ہے جیسے کمہار کے ہاتھ میں چاک، جیسا برتن وہ چاہے بنائے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی مثال بالکل مٹی کے برتن کی طرح ہوتی ہے جیسا چاہو بناؤ، پھر ہم اس کو اچھا بنائیں نا کارہ کیوں بنائیں کیا اپنے گھر کی دنیا پر ہمیں اختیار نہیں ہے۔

ہم اپنے مردوں کو اور اپنے بچوں کو سادہ زندگی گذارنے کا عادی بنا سکتے ہیں مگر جب بھی ہمارے مرد اور ہمارے بچے سادہ زندگی گذار سکتے ہیں جب ہم خود اس کی مثال پیش کریں، بغیر اس کے ✲ کچھ نہیں ہو سکتا، سادگی سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ ہم ٹاٹ ہی لپیٹ لیں اور مٹی کے ٹھیکروں میں کھائیں اور درختوں کے نیچے رہیں، بلکہ میری مراد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ضرورت سے زیادہ لباس اور فیشن پرستی پر پیسہ نہ صرف کرنا چاہئے۔

پیسے کے اور بہت سے اچھے اور جائز مصرف ہیں لہذا ہماری بہنوں کو چاہئے کہ وہ اپنی دولت کو ملک اور بنی نوع انسان کی مزدوروں پر صرف کریں اور اس امر کی کوشش کریں کہ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہونچے، ہمارے مردوں کو بھی اس چیز پر عمل کرنا چاہئے، جہاں تک ممکن ہو ہم کو اپنے ملک کی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں، جس سے ہمارے ملک کے غریب بھائیوں اور بہنوں کو فائدہ پہونچے

بچوں کی دنیا

کارک

از جناب سید علی عباس صاحب لکھنوی (پونہ)

بچو! تم نے کارک تو ضرور دیکھا ہوگا یہی کارک جسے تم ڈاٹ بھی کہتے ہو اور جو اکثر شیشیوں پر لگا ہوتا ہے مگر تمہیں یہ معلوم نہ ہوگا کہ یہ ہے کیا چیز اور کہاں سے آتا ہے؟۔

یہی بات آج ہم تمہیں بتائیں گے

ڈاٹ شیشے اور ربڑ کی بھی بنتی ہے لیکن ننانوے فی صدی کارک ہی کی بنتی ہے اس لئے یہ لچکدار ہوتا ہے جب اسے بوتل کے منہ میں لگاتے ہیں تو یہ سکڑ جاتا ہے اور پھر اندر جا کر پھیل جاتا ہے اور اتنا پھیلتا ہے کہ بوتل کے اندر کی چیز باہر نہیں نکل سکتی یہ پانی کو بھی جذب نہیں کر سکتا نہ اس پر سردی اور گرمی کا اثر ہوتا ہے غرض کارک ایک مفید اور کار آمد چیز ہے۔

ڈاٹ کے علاوہ ہر سال ہزاروں کی تعداد میں جوتے کے تلے کارک ہی سے بنتے ہیں شیشہ کے کارخانوں میں کارک کے پہیوں کے ذریعہ پالش کی جاتی ہے ایک یونانی لکھتا ہے کہ کارک کے ایک ٹکڑے کی مدد سے ایک نامہ بر نے دریا پار کر لیا، کارک خاص کر پرتگال و شمالی افریقہ اور اسپین میں بکثرت پیدا ہوتا ہے یہ ایک درخت کی چھال ہوتی ہے، دوسرے درخت جب تک سوکھ نہ جائیں اپنی کھال یا پوست نہیں چھوڑتے، لیکن کارک کا درخت کارک یا چھال الگ کر لینے پر بھی نہیں سوکھتا۔

جب تک کہ اندر کی کھال کو نقصان نہ پہونچے پہلی بار درخت جب بیس سال کا ہوتا ہے تو اس سے کارک نکالا جاتا ہے، چالیس سال کے درخت بہت عمدہ کارک دیتے ہیں۔

ہر نو سال کے بعد کارک اتارا جاتا ہے پہلی مرتبہ نکالا ہوا کارک کار آمد نہیں ہوتا بہت سو درخت سو سو برس تک رہتے ہیں بعض دو سو سال تک رہتے ہیں۔

اسپین میں کارک تیار کرنے کا طریقہ بہت عام ہے لوگ کلہاڑی سے چھال اتارتے ہیں اندر کی کھال کے ذرا بھی چھل جانے سے درخت کو بہت نقصان پہونچتا ہے اس لئے وہ لوگ یہ کرتے ہیں کہ ایک مہین سی سطح رہنے دیتے ہیں کچھ دنوں میں کارک سوکھ جاتا ہے تو اس کو ابالنے کے لئے کارخانے میں لیجاتے ہیں جہاں اس کے بڑے بڑے حوض ہوتے ہیں اور جو خاص کر اسی کام کے لئے بنائے جاتے ہیں، یہاں یہ ہفتوں تک رکھے رہتے ہیں، اگر اس کا جنگل جزیرے سے کچھ دور فاصلے پر ہوتا ہے اور وہاں پانی اور کارک کی کثرت ہوتی ہے تو وہ جنگل ہی میں ابالنے کا انتظام کر لیتے ہیں۔

اکثر انھیں ساحل کے کنارے پر بھی حسن انتظام کے ساتھ ابال لیتے ہیں، جہاں سے انھیں جہازوں پر لادلاد کر باہر دوسرے ملکوں کو بھیجا جاتا ہے، اس کو ابالنے سے ایک تو اس کی تیزابیت دور ہو جاتی ہے اور دوسرے یہ نرم بھی بہت ہو جاتا ہے۔

کارک کے جنگل عام طور پر پہاڑی ملکوں میں یا پہاڑوں پر زیادہ تر ہوتے ہیں جہاں سڑکیں نہایت خراب اور مخدوش ہوتی ہیں پہاڑی گدھے ان کو کارخانے تک لاد لاد کر لاتے ہیں، سمندر کے کنارے اچھے کارک برے اور خراب کارکوں میں سے چھانٹ لئے جاتے ہیں اور ان کو درجہ بدرجہ رکھا جاتا ہے مثلاً کچھ کارک آدھے انچ موٹے ہوتے ہیں اور کچھ ڈھائی ڈھائی، تین تین، انچ کچھ کارک دوسرے کارکوں سے اچھے ہوتے ہیں کچھ معمولی اور گھٹیا اس لئے ان کو ہوشیاری سے چھانٹنا پڑتا ہے۔ م

پردۂ فلم

صنعت فلمسازی پر ایک نظر

صنعت فلم سازی کی بنیاد ۱۹۱۳ء میں رکھی گئی تھی اور آج اس کو پورے چوبیس برس ہو گئے ہیں، اس دوران میں اس صنعت پر تقریباً سترہ کروڑ روپیہ لگ چکا ہے ۲۸ ہزار انسانوں کی روزی کا دارو مدار اس صنعت پر ہے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے عرصہ میں صنعت فلم سازی نے کس قدر ترقی کی؟۔

کیا ہم واقعی آگے سے زیادہ تیز رفتاری سے جا رہے ہیں، ہم اس صنعت سے عوام کے مذاق میں کس قدر تبدیلی لا سکتے ہیں۔

۱۹۱۳ء سے لیکر ۱۹۳۰ء تک خاموش فلمیں بنتی رہیں ۱۹۳۱ء میں صنعت فلم سازی نے ایک انقلاب دیکھا امپریل فلم کمپنی کے ڈاکٹر خان بہادر اردشیر ایرانی نے پہلی متکلم فلم "عالم آرا" تیار کی یہ فلم خوب کامیاب ہوئی کیونکہ متکلم فلم اپنی طرز کی ایک عجوبہ اور نرالی چیز ثابت ہوئی اس لئے ملک کی دیگر کمپنیوں نے بھی فلمیں بنانے پر توجہ دی۔

چنانچہ متکلم فلموں کے دور کا آغاز عشقیہ فلموں سے ہوا میڈن تھیٹرز کی فلمیں "لیلےٰ مجنوں" "شیریں فرہاد" اور گل بکاؤلی وغیرہ، خوب مقبول ہوئیں ان کے ساتھ ساتھ سٹنٹ کا زور بھی بڑھ گیا مگر یہ فلمیں ایک محدود حلقہ میں پسند کی گئیں اور لوگ نئی چیزوں کے طلبگار ہوتے گئے۔

اس کے بعد صنعت فلم سازی نے دوسرا انقلاب دیکھا "نیو تھیٹرز" اور "پربھات" میدان میں آئے انھوں نے حالات کو مکمل طور پر بدل دیا لوگ جو کہ عشقیہ فلموں کے عادی ہو چکے تھے اور اب کچھ حد تک اکتا گئے تھے کسی نئی بات کا انتظار کرنے لگے اب مذہبی اور اصلاحی فلموں کا دور دورہ شروع ہوا بھارت نے "جلتی نشانی" "مایا مچھندر" "امرت منتھن" اور "مہاتما" وغیرہ فلمیں پیش کیں، ادھر دیوکی بوس نے "راج رانی میرا" "پورن بھگت" اور "سیتا" جیسی لاجواب فلمیں تیار کیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عوام کا مذاق بہت زیادہ بلند ہو گیا اور لوگ عشقیہ فلموں کی بجائے اصلاحی فلموں کی طرف متوجہ ہونے لگے۔ آہستہ آہستہ اور فلم کمپنیاں بھی اب اصلاحی فلمیں بنانے لگیں۔

اس کے بعد "پربھات" اور نیو تھیٹرز کا راستہ الگ الگ ہو گیا پربھات والوں نے صرف اصلاحی فلموں پر اکتفا کیا اور "راجپوت رمنی" "سنت تکارام" پیش کیا مگر نیو تھیٹرز والوں نے اپنا سارا زور سوشل مذہبی فلموں کی تیاری پر لگا دیا۔

م چھٹنے کے بعد یہ ایک مشین میں رکھے جاتے ہیں جو انھیں دبا کر گڈیوں میں باندھ دیتی ہے ان بنڈلوں پر حسب منشاء مہریں لگا دی جاتی ہیں، اور اب وہ تمام دنیا کے کارخانوں میں بھیجے جانے کے لئے تیار ہیں

بچو! اب سمجھ گئے نا کہ یہ کارک کیا چیز ہیں؟ کیونکر بنتے ہیں؟ اور کس چیز سے بنائے جاتے ہیں!

---

(۱۱) گیارہ جہازی ڈوب گئے

برلن ۲ اکتوبر گذشتہ سنیچر کو جرمن نے ڈنمارک کا جو جہاز غرق کیا تھا اس گیارہ جہازیوں کی جانیں ضائع ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

جرمنی نے ڈنمارک کے تین جہاز پکڑ لئے

کوپن ہیگن ۳۰ ستمبر جرمنی نے ڈنمارک کے تین جہازوں کو گرفتار کر لیا ہے اور ان مشتبہ جہازوں کو تلاشی کے لئے جرمنی بندرگاہ پر لے جایا گیا ہے۔

برلن کے ڈینش وزیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان جہازوں کی رہائی کے لئے جرمن گورنمنٹ سے نمایندگی کرے۔

اقوال زریں

نسب ، خاندان ، دولت ، سوسائٹی کی یہ تین تیز تلواریں ہیں ، جن سے معصوم محبت کرنے والوں کو قتل کیا جاتا ہے۔

زندگی مصائب کے آغوش میں پلتی ہے مصائب و آلام کا جھولا جھول کر جوان ہوتی ہے اور میدان کارزار کی ہلاکت آفرینیوں میں ناپید ہو کر ابدی شہرت حاصل کرتی ہے۔

سطح آب پر نقش و نگار بن سکتے ہیں لیکن ایک ضمیر فروش پر نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا

ایک اچھی اور نیک بات میں بدی اور بری بات کو وسیلہ نہیں بنانا چاہیئے۔

وہ شخص بہادر نہیں ہے جو دنیائے فانی کی لذتوں سے خوش اور مصائب سے مضطرب ہو۔

حق تعالیٰ سے کوئی ایسی چیز نہ مانگو جس کا نفع دیرپا نہ ہو بلکہ باقیات الصالحات کے طالب ہو۔

ہر روز آئینہ میں اپنا منہ دیکھا کرو اگر بری صورت ہے تو برا کام نہ کرو تاکہ برائیاں جمع نہ ہوں اور اگر اچھی صورت ہے تو اس کو برا کام کر کے خراب نہ کرو۔

صاحب ہمت ہمیشہ مصیبت میں زیادہ چست نظر آتے ہیں اور بزدل مصیبت میں گھبراتے ہیں اور بسا اوقات جان تک دیدیتے ہیں دنیا کی کسی چیز کو قرار نہیں مصیبت بھی اسی محفل میں ہے۔

موج تبسم

مرزا صاحب لاہور میں ایسے آدمی بھی ہیں جنھوں نے انڈے بیچ بیچ کر اپنی بیویوں کے لیے زیورات بنوائے ہیں۔

خانصاحب اسی لاہور میں ہم بھی ہیں جس نے اپنی بیوی کے زیورات بیچ بیچ کر انڈے کھائے

بیوی تم ہمدردی اور انسانیت کا وعظ کہا کرتے ہو بھلا بتاؤ تو تم نے بھی کسی کے ساتھ کوئی ہمدردی کی ہے۔

میاں میری ہمدردی اور انسانیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ تم جیسی بد مزاج عورت کے ساتھ اب تک نباہ کر رہا ہوں۔

دیہاتی (ٹکٹ بابو سے) بابوجی رام ناتھ کا ایک ٹکٹ دیدیجئے "

بیچارے بابو نے اسٹیشنوں کی تمام فہرست چھان ماری مگر رام ناتھ کا کہیں پتہ ہو تو ملے آخر پریشان ہو کر دیہاتی سے پوچھا "ارے" یہ رام ناتھ کہاں ہے۔

دیہاتی بابوجی وہ سامنے مسافر خانہ میں بیٹھا ہے میرے تاؤ کا لڑکا ہے۔

مالک شیراتی خیر تو ہے کیا بات ہوئی آج رو کیوں رہا ہے، بتا ؟ -

شیراتی :- حضور بیگم صاحبہ نے مجھے مارا ہے

مالک :- نامرد بزدل بس ایک ہی دن کی مار پر رونے لگا ، ہمکو نہیں دیکھتا کہ روز جھڑکیاں سہتے گالیاں سنتے اور مار کھاتے ہیں لیکن کبھی ماتھے پر شکن نہیں آتی۔

دلچسپ معلومات

داڑھی والی عورت

فرانس کے شہر تھون میں ایک ۱۰۴ سالہ عورت کی حال ہی میں موت واقعہ ہوئی ہے اس عورت کی مردوں کی طرح بڑی لمبی ڈاڑھی تھی دور دور کے لوگ اسے دیکھنے آتے تھے۔

امریکہ کے کتے!

ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۳۱ مارچ کو ختم ہونے والی ششماہی میں امریکہ میں کتوں کی تعداد ۲۵۰۰۰۰۰ تھی ، نیو یارک میں انکی تعداد ۴۵۰۰۰ ، اور کیلی فورنیہ میں ۳۵۰۰۰۰ ہے گذشتہ سال ۱۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم کتوں کی خوراک پر خرچ ہوئی ہے ، گذشتہ سال ۳۰۰۰۰۰ پونڈ کے کتے فروخت ہوئے ہیں۔

ایک کارآمد اسکیم!

سگرٹوں چاکلیٹوں اور اس قسم کی دوسری چیزوں کے ڈبوں میں سفید چمکندار کاغذ بڑے کام کی چیز ہے حکومت برطانیہ نے نیم سرکاری طور پر اپیل کر رکھی ہے کہ لوگ اس کاغذ کو ضائع نکریں بلکہ انھیں ایک مخصوص جگہ پر پہونچا دیا کریں ان کاغذوں کو پگھلا کر ہوائی جہازوں کے کام میں لایا جاسکتا ہے گذشتہ سال ان سے ۷۰۰ پونڈ کی بچت ہوئی۔

کتوں کی تعلیم!

پولینڈ میں کتوں کو ٹریننگ دی جارہی ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پیغام لے جائیں زخمیوں تک پانی پہونچائیں اور جنگ میں دوسرے کاموں میں مدد دیں

افسانہ

زود پشیمانی

از جناب حکیم یوسف حسن صاحب لاہور

رحمان ، وتار شغو ، اور جمالو ، تو بھوکے سو چکے ہیں لیکن اس کمبخت جیبی کو نیند نہیں آتی اگر دو پیسے بھی ہوتے تو اسے دودھ لاکر پلا دیتی یہ ماں نے دو سال کی بچی کو تھپکتے ہوئے کہا :-

باپ نے جلے ہوئے حقہ کا ایک کش لیا اور بڑبڑا کر کہنے لگا سوا سات آنہ کا کل کام ہوا اور وہ بھی آج وصول نہیں ہوئے اس لئے یہ رات تو فاقہ ہی سے کٹے گی۔

بیوی :- اور کیا صبح ہی صبح کہیں سے پیسے مل جائیں گے ؟ یہ پانچوں اللہ کے جی سویرے ہی رو رو کر پریشان نہ کر دیں گے۔

میاں رحیمو قلچہ والا صبح آئے گا اس سے ایک ایک قلچہ سب کو لے دیجیو اور کیو پیسے شام کو مل جائینگے اور ایک آنہ کے چنے میں اور بھیجدوں گا ذرا شغو کو دوکان پر بھیجدینا۔

اتنے میں جیبی بہت چیخ چیخ کر رونے لگی میاں یا "دستگیر" کہتا ہوا اٹھا اور تام چینی کا ایک بڑا سا گلاس اٹھا کر باہر نکل گیا"

بیوی بچی کو تسلیاں دینے لگی جیبی کا ابا دودھ لینے گیا ہے ! جیبی کا ابا دودھ لینے گیا ہے !!-

جیبی دودھ کا نام سنتے ہی جلدی سے اٹھ بیٹھی اور بڑی بےتابی سے دروازے کی طرف دیکھنے لگی اور جب میاں دودھ لیکر آیا تو جیبی اٹھ کر اس کے گلے سے لپٹ گئی میاں نے بچی کو بہت بہت پیار کیا اور اسے دودھ پلایا۔

میاں اللہ میاں کے قربان جائیے کیسے کیسے دل دئے ہیں ایک وہ ہیں جو خالی گود دیکھ آنسو بہاتے ہیں ایک ہم ہیں کہ پانچ بچے ہیں اور کھانے کو پیسہ نہیں ملتا

میاں ہاں اس نے پیچھے ہی آواز دیکر کہدیا تھا کہ "لو" میاں کریم اللہ نو پیسے ہوئے ، اللہ مالک ہے۔

بیوی تمہارے چچا کو ذرا بھی ترس نہیں آتا اتنی دولت کے مالک ہوتے ہوئے دو چار روپے کی غرض بھی پوری نہیں کر سکتے۔

میاں تم چچا کو کہتی ہو سگا بھائی دو پیسے بھی دینے کو تیار نہیں ، تیس روپیہ مہینہ لاتا ہے اور اکیلا کھا جاتا ہے ، ماموں سیکڑوں روپیہ عیاشی پر برباد کر دیتا ہے لیکن ان بچوں کے ہاتھ پر ایک پیسہ بھی نہیں رکھتا ، اپنا کسے سمجھوں اپنوں کا تو خون سفید ہوگیا ہے اب غیروں کا کیا گلہ کریں۔

اسی طرح میاں بیوی آدھی رات تک اپنوں اور بیگانوں کی باتیں کرتے کرتے سو گئے علی الصباح میاں سوت کا تھیلا اٹھا کر دوکان کی طرف چلا گیا اور بیوی اٹھ کر جھاڑو دینے میں مصروف ہوگئی۔

کریم اللہ امرتسر کے ایک غیر آباد بازار میں ایک ٹوٹی پھوٹی دوکان کے اندر کھدر بنتا تھا صبح سے لیکر شام تک کام کرتا تو بمشکل تمام سات آٹھ جمع ہوتے تھے اس میں سے دو روپیہ دوکان کا کرایہ بھی دینا پڑتا تھا اور ڈیڑھ روپیہ گھر کی کوٹھری کا کرایہ اس کے علاوہ پانچ بچے اور دو آدمی خود میاں بیوی اس قلیل آمدنی میں گذارا کیا کرتے تھے کبھی کبھی شغو بھی دو تین روپے مہینہ بھر میں گھر صحیح سلامت لے آتا تو وہ کام میں آجاتے تھے اسی طرح سے بسر اوقات ہو رہی تھی یہ مہینے میں کئی دن فاقہ بھی کر لیتے اور کبھی صرف بھنے ہوئے چنوں پر ہی پر قناعت کرتے۔

باوجود اس عسرت کے بھی کریم اللہ مہمان نواز تھا اگر کبھی کوئی جولاہہ اس کے پاس آجاتا تو اس وقت اس کے گھر جو کچھ نان نمک موجود ہوتا وہ اس کے سامنے ضرور رکھتا ایک دن اتفاق سے شام کے پانچ بجے ایک نہ دو پورے پانچ مہمان اس کی دوکان پر آنکلے کریم اللہ نے اٹھ کر ان کا استقبال کیا خیر و عافیت پوچھی ایک مہمان حقہ بھر کر لایا اور بولا کریم اللہ آج ہم یہاں ایک مقدمہ کی تاریخ پر آئے تھے بڑی مشکل سے اب فرصت ہوئی ہے گاؤں دور ہے اس لئے ارادہ ہے کہ آج تمہاری دوکان میں ہی پڑ رہیں کریم اللہ نے کہا بسم اللہ یہ آپ کا ہی گھر ہے شوق سے آرام کیجئے تھوڑی دیر بعد کریم اللہ ان کے کھانے کے انتظام کی فکر میں اٹھا اس وقت اس کی جیب میں صرف تین پیسے تھے بیوی کے پاس پہونچا اس سے مشورہ کیا اس نے کہا کہ دو آنے اس کے پاس بھی رکھے ہیں۔ مگر ان پونے تین آنوں سے پانچ آدمیوں کا پیٹ نہیں بھر سکتا ، شہامت کی دوکان بند تھی ورنہ اس سے ہی کچھ پیسے قرض مل جاتے سوچ سوچ کر کریم اللہ گھر سے باہر نکلا اور سیدھا اپنے چچا کے ہاں پہونچا معلوم ہوا کہ چچا اپنے دوست کرامت کے مکان پر گیا ہے وہاں گیا تو دیکھا کہ اس کا چچا اور کرامت اللہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہیں۔

کریم اللہ چچا جان کچھ عرض کرنا ہے۔

چچا ہاں کہو بیٹا۔

کریم اللہ علیحدگی میں کہوں گا۔

چچا جان اجی کہہ بھی دو کرامت اللہ سے کیا پردہ ہے

کریم اللہ کچھ پیسے چاہئیں چند مہمان آگئے ہیں۔

چچا جان پیسے ہوتے تو دوسری بوتل نہ منگواتا یہاں کیا رکھا ہے ، اگر غریب ہو تو مہمان کو کیوں ٹھہار کھا ہے

زٹلینڈ کو مہاتماجی کا جواب

واردھا ۲۰ ستمبر. مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے.

دارالامرا میں ہندوستانی معاملات پر بحث کے متعلق رائٹر نے جو سماچار بھیجا ہے. اس کی نقل مجھے دکھلائی گئی. اس موقعہ پر میری خاموشی شاید ہندوستان اور برطانیہ دونوں کے لئے بہت غیر مفید ثابت ہوگی. میں اس کے لئے تیار نہیں تھا. کہ بحث میں پھر وہی پرانا راگ الاپا جائے گا. اور اس طریقہ پر مقابلہ کیا جائے گا جس سے کانگریس پرا چھا اثر نہیں پڑ سکتا. میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ کانگریس سب کی جماعت ہے. کسی شخص کے دل کو چوٹ پہنچائے بغیر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کانگریس ایک واحد جماعت ہے اور یہ نصف صدی سے زیادہ سے ہندوستان کے عوام کی بلا لحاظ مذہب و ملت نمائندگی کر رہی ہے اور اس کے مقابلہ کی کوئی جماعت ہندوستان میں نہیں ہے. اس کا ایک بھی مفاد ایسا نہیں ہے جو مسلمانوں یا ریاستی پرجا کے خلاف ہو. گذشتہ چند برسوں کے واقعات نے غیر مشتبہ طور پر ثابت کر دیا ہے. کہ کانگریس ریاستی پرجا کے مفاد کی نمائندگی کرتی ہے. یہی وہ آرگنائزیشن ہے جس نے مطالبہ کیا ہے کہ برطانی ارادوں کی صاف طور پر وضاحت کر دی جائے.

اگرچہ برطانیہ سب کی آزادی کے لئے لڑ رہا ہے تو اس کے نمائندوں کو صاف صاف یہ بیان کر دینا ہوگا کہ جنگ کے مقاصد میں ہندوستان کی آزادی بھی شامل ہے.

اس آزادی میں کیا ہوگا. اس کا فیصلہ صرف ہندوستانی ہی کر سکتے ہیں ان کے سوائے اور کسی کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے. یقیناً یہ شکایت کرنا لارڈ زٹلینڈ کی غلطی ہے (جو کہ انھوں نے اپنی تقریر میں کی ہے گو اس کے الفاظ نرم ہیں) کہ کانگریس کو اس موقعہ پر جب کہ برطانیہ زندگی اور موت کی لڑائی میں لگا ہوا ہے. برطانی ارادوں کی وضاحت کا تقاضہ نہیں کرنا چاہیئے تھا. میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ کانگریس نے اس قسم کا مطالبہ کر کے کوئی عجیب بات یا وقار سے گرا ہوا پہلو اختیار نہیں کیا ہے.

صرف آزاد ہندوستان کی امداد ہی قیمتی ثابت ہو سکتی ہے اور کانگریس کو یہ معلوم کرنے کا پورا حق حاصل ہے جس سے وہ عوام کو یہ بتلا سکے کہ لڑائی کے ختم ہونے پر ہندوستان کا درجہ بحیثیت ایک آزاد ملک کے اتنا ہی یقینی ہے. جتنا کہ برطانیہ کا ہے. اور اہل برطانیہ کے دوست کی حیثیت سے میں انگریزوں سے اپیل کرونگا انکو سامراجیوں کی پرانی زبان استعمال کرنا بھول جانا چاہیے جو سامراجی زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں

کانگریسین کے اعتراضوں کا جواب

بمبئی ۳۰ ستمبر. مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں ''میمہ'' کے عنوان سے جنگ کے بارے میں ایک نہایت اہم مضمون لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ایک مشہور کانگریسین نے مجھ سے مندرجہ ذیل چند سوالات دریافت کئے ہیں:

(۱) اہنسا پر قایم رہتے ہوئے موجودہ جنگ کے متعلق آپ کا ذاتی رویہ کیا ہے؟ (۲) کیا آپ کا یہ رویہ وہی ہے جو پچھلی جنگ میں تھا یا اس وقت اس سے کچھ مختلف ہے (۳) آپ موجودہ جمود کے زمانہ میں اپنے اہنسا کے اصول پر قایم رہتے ہوئے کانگریس کا کس طرح ساتھ دے سکتے ہیں اور اس کی امداد کر سکتے ہیں جبکہ یا یعنی اہنسا پرستی ہے (۴) اس جنگ کی مخالفت کرے یا اس کو روکنے کے لئے آپ کی نہایت مستحکم معنا تمک تجویز کونسی ہے. ان سوالوں کے آخر میں دوستانہ انداز میں لمبی چوڑی شکایت کی گئی ہے کہ میرا رویہ بے ربط اور متغیر البدل ہے. یہ دونوں شکایتیں بہت پرانی ہیں. شکایت کرنے والوں کے نقطہ نظر سے بالکل جائز ہیں اور میرے نقطہ نظر سے بالکل ناجائز ہیں. اس لئے مجھے اور شکایت کرنے والوں کو اختلاف رائے پر اتفاق کرنا چاہیئے. میں صرف یہی کہتا ہوں. مضمون لکھتے وقت میں نہیں سوچتا کہ میں پہلے کیا کہہ چکا ہوں. میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ کسی خاص مسئلہ کے بارے میں پچھلے بیانوں پر قایم رہا جائے. بلکہ میرا تو مقصد یہ ہے کہ جو بات سچی معلوم ہو اسی پر جمے رہنا چاہیئے. اور اس بات پر قایم رہنا چاہیئے جو کسی خاص موقعہ پر سچی معلوم ہو. نتیجہ یہ ہوا ہے کہ میں ایک سچائی سے دوسری سچائی تک نہیں چلا گیا ہوں. میں نے اپنی یاد کو کسی غیر مناسب بار سے بچائے رکھا ہے. اس کے علاوہ جب مجھے مجبوراً اپنے مضامین کا مقابلہ کرنا پڑا تو میں نے اپنے پچاس سال پہلے کے اور تازہ ترین مضمونوں میں کوئی غیر مطابقت نہیں پائی جو احباب نکتہ چینی کرتے ہیں وہ پرانے مضمونوں سے تقابل کرنے سے پہلے میرے تازہ مضمون پڑھیں. انھیں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ظاہرہ غیر مطابقتوں میں کوئی مطابقت بھی مضمر ہے.

سابق شاہ امان اللہ روم میں

لندن ۳۰ ستمبر. ہندوستان میں شاہ امان اللہ کے متعلق بہت سی افواہوں کی موجودگی میں رائٹر کے نمائندے سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اس وقت سابق شاہ امان اللہ روم میں موجود ہیں.

بسیاربیا کو خطرہ

لندن ۳۰ ستمبر. رائٹر کا فوجی نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگر روس کی حکومت نے جرمنی کی فوری جنگی امداد کی تو عین اغلب ہے کہ اس سے بسیاربیا کو فوری خطرہ لاحق ہو جائے. رومانیہ کی حکومت نے مزید فوجیں طلب کی ہیں جنہیں احتیاط کے طور پر بسیاربیا کی سرحدوں پر بھیجدیا گیا ہے

خاکساروں نے پولیس پر حملہ کر دیا

لکھنؤ ۲۹ ستمبر. کل یوپی کے باہر سے آتی ہوئی خاکساروں کی دو پارٹیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا. جس کے نتیجہ میں دو پولیس افسر اور کئی سپاہی زخمی ہوئے. آخر میں خاکساروں پر قابو پا لیا گیا اور انھیں لاری میں بٹھا کر جیل بھیجدیا گیا. اس دفعہ بھی پولیس کے کئی آدمی زخمی ہوئے. اس سلسلہ میں آج ۲۰ گرفتاریاں ہوئیں.

احرار لیڈروں کو سزا

لائلپور ۳۰ ستمبر. مشہور احراری لیڈر حافظ عبدالماجد اور مولوی محمد ابراہیم کو ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت ایک ایک سال قید محض کی سزا ہوئی ہے. ان دونوں حضرات پر یہ الزام تھا کہ انھوں نے جلیانوالہ احرار کانفرنس میں قابل اعتراض تقریریں کی ہیں

وارسا پر جرمن فوجوں کا قبضہ

لندن ۲۹ ستمبر. جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ جرمن فوجیں آج سے وارسا میں داخل ہونی شروع ہو جائیں گی. سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ وارسا کی غیر مسلح فوجیں آج شام کو شہر خالی کر دیں گی. اور دو تین روز کے اندر شہر خالی ہو جائے گا.

حکومت کشمیر کا اعلان

سری نگر ۲۹ ستمبر. ریاست جموں و کشمیر کی حکومت کا ایک پریس نوٹ شایع ہوا ہے جس میں درج ہے کہ مہاراجہ صاحب نے یہ اعلان کیا ہے کہ دسہرہ کے موقعہ پر اور انکی سالگرہ کی تقریب پر صرفہ کم کیا جائے. یہ بچت فوج کو میدان جنگ میں بھیجنے پر صرف ہوگی.

کانپور میونسپلٹی
ٹنڈر نوٹس

سربمہر ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں، نیا گنج روڈ نمبر ۱۶ کو سمنٹ کنکریٹ کی سڑک بنانے کے واسطے کلکٹر گنج ٹاور سے ٹرسٹ سمنٹ کنکریٹ روڈ جنکشن تک.

ٹنڈر ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کو ۳½ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے. ٹنڈر فارم ۲۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء کو ۳ بجے دن تک میونسپل آفس کانپور سے بقیمت مبلغ چھ روپیہ ۶/- فی سٹ (۲ کاپیاں) مل سکتے ہیں.

دیگر معلومات میونسپل انجینئر صاحب کے دفتر سے کام کے دنوں میں ۱۱ بجے دن اور ۴ بجے شام کے دوران میں حاصل کی جا سکتی ہیں.

دستخط بی. پی. سری واستوا
چیرمین
میونسپل بورڈ کانپور

افسانہ

باقی صفحہ ۵ کالم پانچ

یہ چالبازیاں کسی اور سے کرنا، جاؤ میرے پاس کچھ نہیں۔

کریم کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور وہ آہ سرد بھر کر اٹھا اور اپنے بھائی کے ہاں پہنچا۔ معلوم ہوا کہ وہ سینما دیکھنے گیا ہے۔ کریم اللہ سینما ہال پہونچا۔ وہاں سینکڑوں آدمی بھاگ بھاگ کر چلے آرہے تھے۔ اور ٹکٹ گھر کی کھڑکی کے آگے جم غفیر تھا۔ کریم اللہ انکی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ یہ وہی پیسے تھے جن کے لئے وہ دن بھر ترستا رہتا تھا۔ اور جو اس بیدردی کے ساتھ ٹکٹوں کے بدلے لٹائے جارہے تھے۔ بارے خدا خدا کرکے اس کی نظر اپنے بھائی پر پڑی۔ لپک کر اس کے پاس پہونچا۔ اور اپنی ضروریات بیان کی۔ بھائی نے کہا مہینہ کا آخیر ہے۔ ۳ آنہ کا ٹکٹ لیا ہے۔ باقی میری جیب میں چار آنے ہیں۔ ان میں سے کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ پرسوں تنخواہ ملے گی۔ اس وقت آنا تو دو ایک روپے دے سکونگا۔ یہ کہکر وہ جلدی سے تھیٹر میں گھس گیا اور کریم اللہ منھ دیکھتا رہ گیا۔

اب کریم اللہ کا جی بیٹھ گیا۔ اس کا ایک ایک قدم من من کا ہو رہا تھا۔ بڑی مشکل سے چل کر سڑک پر پہنچا۔ اب اسکو کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا تھا ماموں کا مکان بہت فاصلہ پر تھا اور جائے بغیر چارہ بھی نہ تھا۔ اس نے ٹمٹم والے کو دو آنے کے پیسے نکالکر دیئے اور اسے کہا کہ مجھے کارخانہ تک لے چلو اور بالآخر وہ اپنی آخری امید یعنی ماموں کے در دولت پر پہونچا۔ ماموں ایک داشتہ عورت کے ساتھ رنگ رلیاں کرنے میں مصروف تھا کریم اللہ نے بہت سے پیغام اندر بھجوائے مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی۔ اور اگر جواب ملا تو یہی کہ میں اس وقت آرام کر رہا ہوں۔ پھر کسی وقت آنا۔ روپے مانگے تو جواب ملا کہ اس وقت میں کچھ مدد نہیں کر سکتا۔

اب کریم اللہ کی آنکھوں میں دنیا اندھیر ہوگئی۔ پورے تین آنوں میں سے دو آنے ٹمٹم والے کو دیدیئے۔ پانچ بچے سے لے کر بچے تک پریشان بھی ہوا۔ مگر ایک کوڑی بھی کہیں نہیں ملی پانچ آدمی اس کے انتظار میں دوکان پر بیٹھے تھے۔ گھر میں بیوی اپنے بچوں کو لئے اس کی راہ تک رہی تھی۔ بھائی۔ چچا۔ ماموں سب نے مدد دینے سے انکار کر دیا۔ عرصہ حیات اس پر تنگ تھا۔ اس کا دماغ بگولے کی طرح چکر لگا رہا تھا۔ آنکھوں سے راستہ بھی نہ سوجھتا پریشانی اور بے عزتی کے خیال نے اس پر دیوانگی مسلط کردی۔ اور وہ دیوانوں کی طرح خود بخود باتیں کرنے اور بڑبڑانے لگا۔

وہ تھک کر ایک پرانے کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گیا۔ شام چاروں طرف تاریکی چھا رہی تھی پانچ مہمانوں کی شکلیں یکے بعد دیگرے اس کے سامنے آتیں اور محو ہو جاتیں۔ بیوی اور بچوں کی روتی اور ملکتی ہوئی صورتیں نمایاں ہوکر مٹ جاتیں۔ ایک بار اس نے محسوس کیا کہ اس کے دل میں ہاتھ اس کے پانچ بچے اور بائیں ہاتھ پانچ مہمان بیٹھے روٹیاں کہا رہے ہیں۔ پانچ پانچ کا ہندسہ اور اس کا شمار اس کے دماغ کو مختل کئے دیتا تھا۔ ایک بار چکرا کر جو اٹھا تو سیدھا کنوئیں میں تھا۔

دھڑام کی آواز سنکر سامنے سے چند آدمی دوڑ کر آئے۔ ایک گھنٹہ کی کوشش کے بعد کریم اللہ کو باہر نکالا گیا۔ لیکن اب وہ زندہ نہ تھا۔ اس کی لاش تھی جو باہر نکالی گئی تھی۔ صبح اس کے پانچ مہمانوں اور محلہ داروں نے اس کا جنازہ اٹھایا۔ اس کے پانچ بچے ابا میاں کہ کر رو رہے تھے۔ اس کی بیوی اس انداز سے نالہ و بکا کرتی کہ سننے والوں کے دل ہل جاتے تھے۔ اس کا ماموں بھائی اور چچا بھی جنازے کے ساتھ تھے اور کفن دفن سے فارغ ہو کر جب لوگوں نے اس تمام واقعہ کو سنا تو سب نے تو اس کی بیوی اور بچوں کی امداد کی۔ چچا نے دو سو روپے اور ماموں نے پانچسو روپے بیوہ کے آگے رکھے۔ بھائی نے دس روپے دیئے۔ اور پانچ روپے ماہوار کا وعدہ کیا۔ اہل محلہ نے بھی بہت کچھ دیا۔ یہانتک کہ بیوہ کے آگے روپیوں کا انبار لگ گیا۔ مگر کوئی اس کے دل سے پوچھتا کہ یہ روپے اسے سنگ و خشت سے بھی بدتر معلوم ہو رہے تھے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بیلی کجروی کے بعد اس نوازش کو دیکھ کر ہی شاید شاعر نے یہ شعر کہا ہوگا ؎

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

اٹلی جرمنی کی خاطر نہیں لڑیگا

روم ۵ اکتوبر۔ ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ اٹلی موجودہ جنگ میں یا صلح کی تجویزوں میں کسی قسم کی پہل کرنے کو تیار نہیں ہے اور جب تک اس کی سلطنت کو کوئی خطرہ نہ ہو وہ ہرگز ہتھیار نہیں اٹھائے گا۔ دوسرے لفظوں میں اٹلی صرف اپنے مفاد کے لئے لڑے گا دوسروں کے لئے نہیں لندن کے باخبر حلقوں میں اٹلی کے اس اعلان کو بڑی اہمیت دی جارہی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اٹلی کے وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو اور ہر ہٹلر کی ملاقات پر کوئی اس قسم کا سرکاری اعلان شایع نہیں کیا گیا جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ موجودہ معاملات پر دونوں حکومتوں کے درمیان پورا اتفاق رائے ہے حالانکہ پہلے ایسی ملاقاتوں کے بعد واضح اعلان شایع کیا جاتا تھا۔

متحدہ محاذ ٹوٹ گیا

ٹوکیو ۵ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ نے اس خبر کی تصدیق کردی ہے کہ جاپان اینٹی کنٹرن پیکٹ سے الگ ہوگیا ہے۔ یہ معاہدہ روس کے خلاف پہلے جرمنی اور اٹلی کے درمیان ہوا تھا بعد کو جاپان بھی اس میں شامل ہوگیا تھا۔ ایک سابقہ اطلاع مظہر ہے کہ روم سے بذریعہ ریڈیو اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان اینٹی کنٹرن پیکٹ سے الگ ہوگیا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ پیکٹ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کے درمیان ہوا تھا۔

ٹرکی برطانیہ کے خلاف نہیں جائیگا

ماسکو ۵ اکتوبر۔ ترکی وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو نے کل برطانیہ اور فرانس کے سفیروں سے پھر بات چیت کی۔ خیال ہے کہ انھوں نے یقین دلایا ہے کہ ترکی روس سے کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں کریگا جو برطانیہ اور فرانس کے ساتھ اس کے سمجھوتہ کے خلاف ہو۔ نہ ٹرکی بلقان کی ریاستوں خاصکر رومانیہ کے مفاد کو نظر انداز کریگا۔

اطلاعنامہ درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈگری یکطرفہ

(آرڈر ۹۔ قاعدہ ۱۴)

بعدالت جناب مرزا کاظم علیخاں صاحب اسسٹنٹ کلکٹر

درجہ دویم مقام تحصیل کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۸۳۴ بابتہ ۱۹۳۹ء

متفرق نمبر ۔۔۔ سال ۱۹۳۹ء

ٹھاکر بھول سنگھ ساکن راوت پور مدعی سائل

بنام گلزاری مدعا علیہ فریق ثانی

بنام گلزاری ولد ۔۔۔ دہانک ساکن بکٹو پرگنہ وضلع کانپور

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم مشعر منسوخی ڈگری یکطرفہ مورخہ ۔۔۔ جو بمقدمہ مذکورالصدر میں صادر ہوچکی ہے پیش کی ہے۔

لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہوکر وجہ اگر کوئی ہو ظاہر کریں کہ بانہ بہ لنبر کی درخواست کیوں نہ منظور کی جاوے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۵ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم حاکم
عدالت

مہر عدالت

مسٹر جناح کی وائسرائے سے ملاقات

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ نئی دہلی کے اہم مشوروں نے جو کئی دن سے جاری ہیں، آج مزید اہمیت اختیار کرلی جبکہ مہاتما گاندھی نے تیسرے پہر کو وائسرائے سے پھر ملاقات کی جنگ کے بعد سے مہاتما جی کی وائسرائے سے یہ تیسری ملاقات ہے۔ اس ملاقات کو پچھلی ملاقاتوں سے بھی زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔ اس لئے کہ اب نہ صرف کانگریسی لیڈر، بلکہ مسلم لیگ کے لیڈر مسٹر جناح بھی وائسرائے سے مل چکے ہیں۔ پچھلے دو دن میں وائسرائے نے کانگریس کے صدر بابو راجندر پرشاد کانگریس وارکمیٹی کے چیرمین پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کے چیرمین سردار ولبھ بھائی پٹیل سے ملاقات کی۔ مہاتما جی سے دو ملاقاتیں شملہ میں ہو چکی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی اور وارکمیٹی کے ممبر مولانا ابوالکلام آزاد کو بھی وائسرائے نے ملاقات کے لئے بلایا ہے۔ مسٹر جناح کی ملاقات ڈیڑھ گھنٹہ تک ہوئی۔ خیال ہے کہ مسٹر جناح نے وائسرائے کو اپنے نقطہ نگاہ سے پوری طرح واقف کردیا ہے۔ باخبر حلقوں میں یہ امید کی جارہی ہے کہ مسٹر جناح نے وائسرائے سے کوئی ایسی بات نہیں کہی ہوگی جو کانگریس کے ساتھ حکومت کے سمجھوتہ میں ناقابل عبور مشکل پیدا کرنے کا باعث ہو۔

زیک فوج جرمنی سے لڑے گی

فرانس کے وزیر اعظم موسیو ڈلاڈیر اور زیکوسلاوکیہ کے نمائندہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے فرانس میں زیک باشندوں کی ایک فوج بنائی گئی ہے

لارڈ زٹلینڈ کو پنڈت جواہر لال نہرو کا جواب

ہم سودے بازی نہیں کرنا چاہتے

الہ آباد ۳۰ ستمبر۔ لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے دارالامرا میں جو بیان دیا تھا۔ اس پر پنڈت جواہر لال نہرو صدر کانگریس وار سب کمیٹی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :-

میں نے زٹلینڈ کا وہ بیان جو انہوں نے دارالامرا میں دیا ہے۔ بڑے دکھ سے پڑھا ہے میں اس معاملہ پر ان سے کسی بحث میں الجھنا نہیں چاہتا کانگریس ورکنگ کمیٹی جنگ کی صورت میں کانگریس کے رویہ اور پالیسی کا اظہار مفصل طور سے واضح اور پر شکوہ انداز میں کر چکی ہے لیکن لارڈ زٹلینڈ نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کی مثال کی تقلید نہیں کی۔

ہم نے جنگ اور امن کے مقصدوں کو لحوظ رکھتے ہوئے ہندوستان کے مسئلہ پر غور کرنے کی کوشش کی تھی اور برطانی حکومت سے درخواست کی تھی کہ وہ بھی واضح طور سے اپنے مقصد کا اعلان کرے اور موجودہ حالت میں جہاں تک ممکن ہو اسے عملی جامہ پہنایا جائے۔ ورکنگ کمیٹی اور کانگریس کے لیڈروں نے یہ بالکل واضح کر دیا تھا کہ ہم سودا بازی کرنے یا انگلستان کی مشکل سے فائدہ اٹھانا نہیں چاہتے۔ لیکن ہماری رائے میں ہندوستان اور دنیا کے نکتہ نظر سے یہ بالکل ضروری ہے کہ جنگ کے ان مقصدوں کی وضاحت کر دی جائے تاکہ لوگوں کو اس کی حقیقت اور اصلیت کا یقین ہو جائے۔ حیرت کی بات ہے کہ اس قسم کی درخواست کو بے محل اور بے موقعہ کہا جاتا ہے۔ کیا ہم اس تباہ کار لڑائی کے آخر تک جس میں شامل ہونے کے لئے ہم سے کہا جاتا ہے کا انتظار کریں اور تب ہمیں بتایا جائے گا کہ اس لڑائی کا کیا مقصد ہے اور بے شمار انسان یہ جانے بغیر ہی کہ وہ کس لئے مر رہے ہیں موت کے منہ میں چلے جائیں۔ ماضی میں جتنی بھی لڑائیاں ہوئی ہیں ان میں شروع ہی میں پر جوش اعلان کئے جاتے رہے ہیں کہ یہ لڑائی نا انصافی طاقت تشدد اور جارحانہ عمل کے خلاف انصاف صداقت اور خود داری کی لڑائی ہے لیکن لڑائی ختم ہوتے ہی وہ وعدے فراموش کر دیئے جاتے ہیں۔ پچھلی جنگ اسکی ایک مثال ہے۔ کیا ہی نوع انسان اسی طرح لوٹ مار اور تشدد کے راستہ پر چلے گی اور ہم اسی طرح اس نظام کے ماتحت جو تشدد اور جارحانہ عمل پر مبنی ہے مصیبت آزمانے رہیں گے۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو اس لڑائی کی ماضی کی تمام لڑائیوں کی قربانیاں بیکار تھیں۔ یہ سوال صرف ہندوستان کا ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک عالمگیر سوال ہے اسلئے ورکنگ کمیٹی نے صرف ہندوستان کی طرف سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے بے شمار انسانوں کی طرف سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ اس پوزیشن کو واضح کرے۔ اور انسان کے دل میں مایوسی کے جو خیالات اٹھ رہے ہیں ان میں امید کی جھلک پیدا کی۔ چونکہ ہمارا ابتدائی اور لازمی تعلق ہندوستان سے ہے۔ اس لئے ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اب اور آیندہ ان مقصدوں کا ہندوستان پر کیسے اطلاق ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان مقصدوں کا اطلاق یورپ اور چین کے ملکوں نیز نو آبادیوں پر کیسے ہوگا۔ جہاں سامراجی نظام ہے۔ ہم نے فسطائیزم اور اس کی کرتوتوں کی پوری طاقت سے مذمت کی ہے لیکن یہ انتہائی بیوقوفی اور واہیات بات ہوگی کہ فسطائیزم کی مذمت کرنے والا شخص سامراج کی حمایت کرے۔

لارڈ زٹلینڈ کہتے ہیں کہ اگر کانگریسی حکومتیں اس وقت نظم ونسق اور حکومت سے دستبردار ہوگیئں تو یہ ایک مہیب ہولناکی ہوگی۔ ہونا تھا ہوں۔ لیکن اگر یہ لڑائی ان بلند آدرشوں کو بھول جائیں جن کا ہم اعلان کر چکے ہیں اور وہ عوام کی ہمدردی کھو بیٹھتی ہیں جس پر وہ قایم ہیں اور ایسی پالیسی کے ہاتھ میں آلہ کار بنتی ہیں جو ہندوستان کے لوگوں کو پسند نہیں تو یہ بھی ایک مہیب ہولناکی ہوگی۔ اور اگر یہ لڑائی اصولوں اور مقاصد کی وضاحت سے بغیر ہی جاری رہے گی۔ اور اس سے نہ صرف تباہی اور مصیبت ہی نازل ہوگی۔ بلکہ ہر وہ نظام قایم رہے گا۔ جس کی ہم آزادی اور جمہوریت کے نام پر مذمت کر چکے ہیں۔ تو یہ بھی ایک مہیب ہولناکی ہوگی۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے بیان کے متعلق کچھ ہی کہا جائے۔ لیکن یہ الزام کوئی نہیں دے سکتا کہ یہ مبہم ہے انہوں نے ایک واضح پوزیشن اختیار کی ہے۔ جس کا جواب ملنا ضروری ہے لارڈ زٹلینڈ ہمیشہ ان سوالوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ آزمائش کے ایسے نازک موقعہ پر جبکہ تہذیب کے سارے ڈھانچہ کو ایک خطرہ لاحق ہے۔ کوئی شخص ان اہم مسئلوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا اور اگر ایسی کوئی کوشش کی جاتی ہے تو اس سے لوگوں کے دل میں شک وشبہ پیدا ہوگا۔ جب مسئلہ متنازعہ اسقدر وزندار ہو تو کسی شخص کو بازاری سودے بازی کے انداز میں بات چیت نہیں کرنا چاہیئے۔

اب دنیا بدل گئی ہے اور اس کے ساتھ ہندوستان بھی بدل گیا ہے۔ کوئی شخص گذشتہ بیس سال کے حالات اور تجربہ کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس انقلاب کو محسوس نہ کرنے سے نہ صرف ہندوستان کو بلکہ ساری دنیا کو خطرہ ہے اگرچہ دنیا بدل گئی ہے اور عنقریب ہی یہ خوفناک رفتار سے بدلنے والی ہے۔ لارڈ زٹلینڈ اب بھی پرانے اور ماضی کے گئے گذرے لب ولہجہ میں بولتے ہیں ممکن ہے کہ ایسی تقریر انہوں نے کبھی بیس سال پہلے کی ہو۔ لیکن اب بہت دیر ہوگئی ہے اور ہم میں کوئی شخص خواہ وہ انگلستان میں رہتا ہو یا ہندوستان میں انقلاب کی اس تیز رو لہر کو نہیں روک سکتا۔ لیکن ہم اگر عقلمند ہیں تو ہم اس پر کچھ دیر تک کنٹرول کر سکتے ہیں۔ یا اسے صحیح جانب موڑ سکتے ہیں۔ میں پوری شدت سے اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے سودے بازی کی سپرٹ میں کوئی مطالبہ پیش نہیں کیا۔ ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے ہندوستان کی آزادی اور فارغ البالی پر غور کرنا ہمارا فرض اور ذمہ داری ہے۔ کانگریس کا یہ ایک ضروری فرض ہے کہ وہ اپنے فرض کو فراموش نہیں کر سکتی۔ لیکن ہم نے حتی الامکان اس معاملہ کو وسیع نظر سے دیکھا اور ہمیں پورا یقین ہے کہ آج اس مسئلہ کو دنیا کے جھمیلوں میں ملوث کئے بغیر ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ اگر دنیا کی آزادی اور جمہوریت کے لئے ضروری ہے تو مجھے یقین ہے کہ ہندوستان اپنے چند قومی مفاد بھی ترک کر دیگا لیکن ہمیں پہلے دنیا کی آزادی کا یقین ہونا چاہیئے۔ اور ہمیں ہندوستان کو ساری دنیا کی آزادی کی تصویر میں دیکھنا چاہیئے تبھی لڑائی ہمارے لئے کچھ مطلب رکھتی ہے اور ہمارے دل پر اثر کر سکتی ہے کیونکہ ابھی وقت ہم ایک ایسے کاز کی خاطر لڑ رہے ہونگے جو صرف ہمارے لئے ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی بھلائی کے لئے ہوگا۔

ہم نے اگر ان بلند مقاصد اور آدرشوں کے حصول کے لئے اپنا تعاون پیش کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم محسوس کرتے ہیں کہ برطانیہ میں ایسے لوگوں کی ایک کثیر تعداد ہے جو ہمارے خیالات سے متفق اور حامی ہے لیکن اگر وہ آدرش ایسے نہیں ہیں تو ہم کیلئے لڑیں اور ہم اس غیر انسانی جنگ میں کیوں شریک ہوں جو سامراجی قوتوں میں لڑی جا رہی ہے اور جس کا مقصد اپنی اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا ہے اور ہم ایسی پالیسی کا آلہ کار کیوں بنیں جسے ہندوستان کے باشندے پسند نہیں کرتے۔ میرا خیال ہے کہ وہ کتنی ہی کوشش کریں وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ لیکن اگر اس موقعہ پر بھی مدبروں کو عقل نہ آئی تو پھر بہت دیر ہو جائے گی کیونکہ ہندوستان کسی سامراجی جنگ میں فریق نہیں ہو سکتا۔ آزاد اور رضا مند ہندوستان ہی ان آدرشوں کی حمایت کے لئے ہی اپنی طاقت لگا سکتا ہے جس کا کھلے طور پر اعلان کیا جائے اور اس میں عمل کیا جائے۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور با ختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۹۹ سنہ ۱۹۳۷ء

بمقدمہ ہیرا لال ولد ملک قوم برہمن ساکن محلہ کورسواں شہر کانپور — انسالونٹ

بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہاں وہر خاص وعام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ انسالونٹ متذکرہ بالا نے درخواست ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے تاریخ ۲۴ نومبر سنہ ۳۹ء درخواست مذکورہ بالا کی سماعت کے لئے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۳۹ء

بحکم گنگا سروپ نجم مغرم

عدالت جج خفیفہ کانپور — مہر عدالت

انگریز بچوں کو امریکہ بھیجا جائیگا

لندن ۳۰ ستمبر۔ انگلستان میں شہروں کو بچوں سے خالی کرنے کی اسکیم پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ اب یہ تجویز ہو رہی ہے کہ بچوں کو امریکہ بھیج دیا جائے۔ تاکہ ہوائی حملے ہونے پر انکی حفاظت کی فکر نہ کرنا پڑے۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ پھول والی گلی انور گنج بتاریخ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کیجئے۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ آر (R) ۴ بلاک سیسہ مئو بتاریخ ۸ اکتوبر سنہ ۳۹ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کیجئے۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

ترکی، برطانیہ، اور فرانس کا سمجھوتہ

استنبول ۳۰ ستمبر۔ انقرہ کے سیاسی حلقوں میں خبریں گرم ہیں کہ برطانیہ ترکی اور فرانس کے درمیان باہمی امداد اور کاروبار کا سمجھوتہ ہو گیا ہے کہا جاتا ہے کہ ترکی وزیر مسٹر سراج اوغلو کے روس سے واپس آتے ہی سمجھوتہ پر دستخط ہو جائیں گے خیال ہے کہ روس کے ساتھ ترکی کے سمجھوتہ سے اس سمجھوتہ پر اثر نہیں پڑے گا۔

ہٹلر کی تقریر

برلن ۳۰ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہر ہٹلر جرمن پارلیمنٹ میں تقریر کریں گے۔ اجلاس غالبا آیندہ ہفتہ ہوگا۔ اس تقریر میں مسٹر چمبرلین کی اس تقریر کا جواب دیا جائے گا۔ جو وہ کل پارلیمنٹ میں کریں گے۔ اس کے علاوہ روس اور جرمنی کے معاہدہ پر اور جنگ کے آیندہ رخ پر بھی روشنی ڈالی جائے گی۔ ہٹلر نے اپنے وار کونسل کی میٹنگ کی اور فوجی عہدہ داروں کے ساتھ بھی صلاح ومشورہ کیا ہے۔

پولینڈ کا علاقہ سلوویکیا کو

لندن ۳۰ ستمبر۔ تین ہزار چھ سو مربع میل کا رقبہ جس میں ۶۰ ہزار اشخاص آباد ہیں پولینڈ سے نکال کر سلاویکیہ کو دیدیا گیا ہے۔ جرمنی نے پہلے سلاویکیہ کی فوج کو بھی پولینڈ پر دھاوا کرنے کے لئے منظم کیا تھا اب ایک لاکھ سلاوک جو جبری بھرتی کے لئے گئے تھے ایک ایک کرکے فوج سے نکالے جا رہے ہیں۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ نوٹس

بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ چند قطعات آراضی واقعہ بی ز (B/3) بلاک ناظر باغ گھسیارہ بتاریخ ۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے دن دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں فروخت ہونا شروع ہوں گے۔ نقشہ آراضیات و قواعد فروختگی دفتر امپرومنٹ ٹرسٹ میں دریافت کیجئے۔

چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر توحق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ سے ششماہی عہ
ممالک غیر سے
سالانہ سے
ششماہی للعہ

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۹ شعبان المعظم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۱

ادبیات

سوزِ نہاں

از جناب سید اظہر حسن زاہدی بی۔ اے

ہمیں دیتا رہیگا رنج یہ رنج آسماں کب تک
رہیگا یہ گلستاں وقفِ بیدادِ خزاں کب تک

بنے گی باعث تسکین دل آہ و فغاں کب تک
شرر افشاں ہوگی شورشِ سوزِ نہاں کب تک

کہاں تک رنجِ محکومی ہمیں تڑپائے گا یارب
سہے گا جور پیہم غیر کے ہندوستاں کب تک

کہاں تک ہم سہارا قوتِ اغیار کا لیں گے
ہمارے بازوؤں میں آئیگی تاب و تواں کب تک

جہاں میں آتش افشاں اب ہیں تو ہیں اور طیارے
ہمارے کام آئیگا یہ آہوں کا دھواں کب تک

ہمارے کارنامے زلزلے کس وقت ڈالیں گے
بزرگوں کی سناتے جائینگے ہم داستاں کب تک

قیامت آگئی اک اک قیامت آنے والی ہے
رہیں گے خواب میں آخر ہمارے نوجواں کب تک

ملے گی متحد ہونے ہی سے آزادیِ کامل
نہ اس نکتہ کو سمجھیں گے ہمارے نکتہ داں کب تک

دھوئیں اک روز اڑتے دیکھ لینا جور باطل کے
کرینگے سوز غم کو ضبط ہم آتش بجاں کب تک

شیخ و برہمن

از جناب مولانا ظفر علی خاں صاحب

خواب و خیال ہوگئی آزادیِ ضمیر
جو دل میں ہے نہاں وہ زباں پر عیاں نہیں

دنیا کے جتنے ملک تھے آزاد ہوگئے
آزاد اگر نہیں ہے تو ہندوستاں نہیں

گرما گئی تھیں جس سے کبھی اس کی محفلیں
شاید وہ خون اب اسکی رگوں میں رواں نہیں

بولی حرم کی اور زباں دیر کی ہے اور
ہندوستان کا کوئی بھی ترجماں نہیں

شیخ اور برہمن میں ہے دشوار اتحاد
جبتک کہ ان میں مشترک اردو زباں نہیں

دنیائے اسلام

جنرل عصمت انونو

جمہوریہ ترکی کا موجودہ صدر

شہرۂ آفاق جرنلسٹ سیاح یورپ امریکہ مسٹر ہیری این ہارورڈ کے قلم سے

جنرل عصمت انونو جدید صدر ترکی نے ایک سپاہی اور مدبر کی حیثیت سے اپنے ملک کی خدمت کی ہے اب ان کے ہاتھوں میں اس جمہوریت کا حال و مستقبل ہے جس کی بنیاد آتاترک مصطفے کمال مرحوم (رح) نے رکھی ہے۔

مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۸ء کو ایک سو ایک توپوں کی سلامی سے جنرل عصمت انونو کا ترکی شورائیہ کے دوسرے صدر کی حیثیت سے استقبال کیا گیا یہ واقعہ اس جلیل القدر شخصیت کے انتقال کے ٹھیک چوبیس گھنٹہ بعد کا ہے جو آتاترک کے بلند قومی لقب سے ترکی جمہوریت کی کرسی صدارت پر اب سے پہلے فائز ہوا تھا وہ ترکی قوم کی حصول آزادی کی جد وجہد میں اس کا رہبر تھا، اصل میں وہی جمہوریہ ترکیہ کا حقیقی بانی مبانی تھا اور ترکی قوم کی عظیم الشان اصلاحات کے پیچھے ایک انسانی ڈائنمو کی مانند حرکت کرتا تھا۔

جنرل عصمت انونو کی پیدائش ۱۸۸۴ء میں بمقام ازمیر (سابق سمرنا) میں ہوئی تھی آپ کو فوجی تعلیم دی گئی اور اتاترک کی مانند آپ بھی ایک لائق سپاہی ثابت ہوئے اور جنگ بلقان اور جنگ عظیم میں آپ نے اپنی بہادری کے بہترین کارنامے پیش کئے اور اپنی شجاعت کے جوہر دکھائے اس زبردست کشمکش کے انجام پر آپ کرنل بن گئے۔

۱۹۱۹ء میں سواز کانگریس کے انعقاد کے موقع پر جبکہ قومی تحریک کی ابتدا ہی تھی آپ اتاترک کی جماعت میں شامل ہوگئے، اور چند غیر اہم مواقع کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ ہمیشہ اتاترک کے پیرو بنے رہے ری پبلک کی قسمت کے مالک تین آدمی تھے اتاترک، فیوضی چقماق،، اور عصمت انونو، ۱۹۱۹ء سے لیکر ۱۹۲۲ء تک ترکی اور یونان کے درمیان جو کشمکش رہی اس میں آپ نے میدان جنگ میں لڑنے والی فوجوں کے چیف آف دی جنرل اسٹاف کی حیثیت سے حصہ لیا اور اپنے کارناموں کے اعتبار سے آپ نے اتاترک کے بعد سب سے بڑا درجہ حاصل کر لیا،

۱۹۲۱ء کے موسم بہار اور موسم سرما میں ترکی فوجوں نے عصمت پاشا کی سرکردگی میں جنگ انونو میں زبردست فتح حاصل کی اس وقت سے آپ کا لقب انونو پڑ گیا ہے ۱۹۲۲-۲۳ء میں یونان اور ترکی کی جنگ کے قضئے کا حل نکالنے کے لئے لوزان کانفرنس ہوئی آپ کی جنگی خدمات کو دیکھتے ہوئے اتاترک نے عصمت پاشا کو کانفرنس میں ترکی کا نمایندہ بنا کر بھیجا اور آپ نے اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ آپ صرف ایک جنگجو سپاہی نہیں ایک لائق ڈپلومیٹ بھی ہیں ایک مرتبہ آپنے لوزان میں ایک زبردست خطبہ دیا جس میں ان داغوں کو دھویا گیا تھا جو صدیوں سے ترکوں کے دامان شہرت پر لگائے جا رہے تھے آپ کی آواز قدرتًا بلند آہنگ نہیں ہے اور آپ کسی قدر اونچا بھی سنتے ہیں ان دونوں خصوصیات کی وجہ سے لارڈ کرزن کبھی کبھی جھنجلا اٹھتے تھے جو اس وقت برطانیہ کے محکمہ خارجہ کے صدر تھے اور لوزان میں برطانیہ کے ترجمان بنے ہوئے تھے ترکوں کا عہد ماضی قابل اعتراض ہے اور دنیا کی رائے ان کے متعلق خراب ہے اور ان کے ضد کرنے کی صورت میں دنیا کی رائے عامہ کا اس پر خراب اثر پڑے گا ان باتوں کی یاد دلاکر لارڈ کرزن نے اپنی بات منوانی چاہی اور پھر یہ دھمکی دی کہ میں لندن کو روانہ ہو جاؤں گا عصمت پاشا نے فورًا انھیں جواب دیا کہ میں بھی ایک مصروف آدمی ہوں اور میری بھی استنبول کو جانیوالی ٹرین منتظر کھڑی ہے۔

برطانیہ کو وہ تمام مراعات حاصل نہ ہوسکیں جو وہ حاصل کرنا چاہتا تھا گو ترک بنیادی امور پر سمجھوتہ کرنے کیلئے تیار تھے آخر میں ترکوں نے لوزان میں عصمت پاشا کی قیادت میں اور انقرہ میں مصطفے کمال اتاترک کی رہنمائی میں ایک شاندار فتح حاصل کی انھیں نہ صرف استامبول پر قبضہ رکھنے اور یوروپ میں رہنے کا حق ملا بلکہ اپنے حدود میں رہ کر وہ اصلی آزادی بھی حاصل ہوگئی جو ان متنفر کن اقتصادی مالی اور جوڈیشل پابندیوں سے مبرا تھی جن کے بارے سب ترک ۱۸۳۵ء میں دبے ہوئے تھے، معاہدۂ صلح گفت وشنید کے بعد کیا گیا۔

۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ری پبلک کے قیام کا اعلان کیا گیا عصمت انونو اس سے قبل وزیر اعظم ہوئے ۱۲ر نومبر ۱۹۲۴ء سے لیکر ۳ر مارچ ۱۹۲۵ء تک کے مختصر وقفہ کو چھوڑ کر جبکہ ترقی پسند معتدل طبقے نے حکومت کی باگ سنبھال لی تھی۔ عصمت انونو اکتوبر ۱۹۳۷ء میں وزیر اعظم رہے اس کے بعد جلال بایار نے آپ کی جگہ لے لی۔

اس اعتبار سے اگر اتاترک مرحوم ری پبلک کی کارروائیوں کے بانی اس میں جان ڈالنے والے اور ڈائنمو تھے تو انونو ایڈمنسٹریٹر اور قانون اور اصلاحات نافذ کرنے والے تھے اس جگہ ہم ان مختلف اصلاحات کی تفصیل میں نہیں جائیں گے۔ (باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۱

معاہدوں کی حقیقتیں

کیا اٹلی اور جاپان جنگ میں شریک نہ ہونگے؟

مسٹر منصور حسین نجم امروہوی صاحب نے معاہدوں کی حقیقتوں کے عنوان سے ایک پر از معلومات اور نہایت اہم مضمون لکھا ہے جسکو ہم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں کہ:۔

دنیا میں اس وقت تک برابر بدامنی رہے گی۔ جب تک "شہنشاہیت" باقی ہے جو سرمایہ داری کے حد کو پہنچ جانے سے پیدا ہوئی ہے۔

۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کو ایک فیصلہ کن جنگ کہا جاتا تھا۔ لیکن کیا اس جنگ کے نتیجہ میں واقعی امن قایم ہوا؟ اس سوال کا جواب بالکل ظاہر ہے جس روز سے جنگ ختم ہوئی اسی روز سے آئندہ جنگ کی تیاریاں شروع ہوگئیں بقیہ اور طاقتور تاریخی قوتوں کا غور و خوض کے ساتھ مطالعہ کرنے والے ایک اور جنگ عظیم کی تاریخی ضرورت کو پوری طرح محسوس کر رہے تھے۔

یوں تو یہ جنگ آج سے کئی سال پیشتر شروع ہو چکی تھی جیسا کہ کیپٹن "لیڈل ہارٹ" کے بیان سے ظاہر ہے موصوف نے اپنے خیال کا اظہار ان الفاظ میں کیا تھا۔

" جو لوگ ایک دوسری جنگ کو روکنے کے متعلق گفتگو کرتے ہیں وہ کم از کم دو سال تاریخ سے پیچھے ہیں۔ صحیح معنی میں بیسویں صدی کی دوسری جنگ عظیم جولائی ۱۹۳۶ء میں شریک ہو چکی"۔

کیپٹن موصوف نے اسپین کی خانہ جنگی کے متعلق اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے" لیکن اگر غور کیا جائے تو صرف اسپین کی جنگ ہی نہیں بلکہ حبش کی لڑائی، چین پر جاپان کا حملہ" چیکوسلاوکیہ پر جرمنی کا قبضہ وغیرہ یہ تمام چیزیں بیسویں صدی کی دوسری جنگ عظیم کے سلسلہ کی ابتدائی کڑیاں ہیں۔"

اگرچہ لڑائی چند سال سے جاری ہے لیکن دنیا یکم ستمبر سے قبل" موجودہ جنگ" کو" آنے والی جنگ" کے الفاظ سے ہی یاد کرتی رہی یہاں تک کہ یکم ستمبر کو جرمنی کے ڈینزگ پر قبضہ اور پولینڈ پر ہوائی بمباری نے لوگوں کو مجبور کیا کہ وہ اس جنگ کو" موجودہ جنگ" کہکر پکاریں

بہرحال اس جنگ کے لئے سیاسی شطرنج کی بساط بہت عرصہ سے بچھی ہوئی تھی اور ہر کھلاڑی اپنی اپنی چال لگا رہا تھا۔

سب سے پہلے جو جنگ کا نقشہ تیار ہوا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ سوشلزم اور جمہوری حکومتیں ایک طرف رہیں گی اور اٹلی، جرمنی، جاپان دوسری جانب نظر آئیں گے۔ کیونکہ جرمنی، اٹلی اور جاپان کے مفاد ایک دوسرے سے ملتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ جرمنی کی ہر فتح فرانس اور برطانیہ کے نقصان پر موقوف تھی۔ اسی طرح اٹلی کی فتوحات بھی انہی ملکوں کو کمزور کرتی ہوئی معلوم ہوتی تھی خاک میں ملاتے ہیں۔

جنگ کا سلسلہ برابر جاری رہا اور البانیہ، چیکوسلاوکیہ، حبش اور آسٹریا ان چاروں آزاد ملکوں کے نقشہ سے آزادی کا رنگ مٹا دیا گیا۔ لیکن دنیا اس سے زیادہ سخت جنگ عظیم کی منتظر رہی جس میں تینوں سامراجی طاقتیں ایک طرف نظر آتی ہوں لیکن یکم ستمبر کو جونہی اس جنگ عظیم کی ابتدا ہوئی یکایک جاپان اور اٹلی دونوں کی غیر جانبداری کے اعلان کی آواز دنیا میں گونج گئی۔

عام نگاہ ہونکو اس غیر جانبداری کے اعلان کی خبر نے ضرور حیرت میں ڈالا ہوگا لیکن سیاسی شطرنج کی چالوں کو سمجھنے والوں کے نزدیک یہ اعلان ضروری تھا اور وہ پہلے ہی سے اس کی امید کر رہے تھے اس میں کوئی شک نہیں کہ "اشتراکیت شکن" معاہدہ کے لئے ان تینوں سامراجی ملکوں کو ان کی ذاتی ضرورتیں مجبور کر رہی تھیں لیکن ساتھ ہی ساتھ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے خائف بھی تھا۔ اور ہر ایک کی ترقی دوسرے کے مفاد کے لئے مضر تھی

اگر بالکل ظاہری طور پر بھی غور کیا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اٹلی اور جرمنی کے مفاد ایک دوسرے کے خلاف ہیں ایک طرف تو مسولینی کا یہ منصوبہ ہے کہ وہ سلطنت رومانیہ کو زندہ کرے اور دوسری طرف جرمنی قدیم تاریخ کی بنیادوں پر اپنے حقوق مختلف ممالک میں قایم کرنے کی فکر میں ہے۔ اس تاریخی ملکہ و ہمی تخیل کو علیحدہ کرتے ہوئے بھی موجودہ حالات کے اندر ہٹلر اور مسولینی ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے۔ اٹلی بلقان کو اپنی اقتصادی ترقی کا ایسا میدان خیال کرتا ہے جس کا مستحق فطرتاً اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اور جرمنی جنوبی و مشرقی یورپ کو اپنی جائیداد بنانا چاہتا ہے ان دونوں متضاد دعووں کا ایک جگہ جمع ہو جانا ناممکن ہے۔

اسی طرح جرمنی اور اٹلی دونوں ملکر مشرق بعید میں جاپان کی ہر ترقی کے مخالف ہیں۔ اگرچہ نازی پریس نے جاپان کے ساتھ اس وقت تک اپنا لہجہ دوستانہ رکھا ہے لیکن حقیقتاً جرمنی برابر جاپان کے خلاف کارروائیاں کرتا رہا۔ جس کا سبب کچھ تو یہ تھا کہ جرمنی روس کے مقابلہ کے وقت جاپان کی حمایت حاصل کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ جانتا تھا کہ اگر جاپان چین سے لڑتا رہا تو اس کی طاقت اتنی نہ رہے گی کہ وہ وقت ضرورت روس کے مقابلہ کے لئے جرمنی کی امداد کر سکے۔

اس کے علاوہ ایک سب سے بڑا سبب تھا کہ

۱۹۳۷ء میں چین کے اندر جرمنی کے تجارتی مال کی درآمد کا اوسط ۳۱٫۵ فیصدی تھا لیکن صرف ایک سال کے اندر یعنی ۱۹۳۸ء میں ۱۲٫۴ فیصدی رہ گیا۔ شنگھائی میں جرمنوں کے تاجروں کی انجمن جو جرمن چیمبر آف کامرس کے نام سے قایم ہے اس کے صدر نے جرمنی اور جاپان کے معاہدہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے جو بیان دیا تھا وہ بہت زیادہ قابل لحاظ ہے موصوف اپنے بیان میں کہتے ہیں۔

" جرمنی کے سرکاری طرز عمل نے ہم کو بہت زیادہ اقتصادی نقصان میں مبتلا کر دیا ہے۔ اور ہم پر سے باشندگان چین کے اعتماد کو ہٹا دیا ہے۔ ہماری بیس سال کی سخت محنت بالکل برباد ہو گئی۔ اگر بعض چینی سیاستدان جاپان کے ساتھ ہمارے معاہدہ کے بنیادی تخیل کو سمجھ بھی لیں تب بھی وہ چین کے باشندوں پر کوئی اثر نہیں رکھتے جو یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ہم ایک ہی وقت میں جاپان کے لئے ترقی کا دروازہ کھولکر کس طرح چین کے دوست رہ سکتے ہیں۔ ہم ان عوام کی دماغی حالتوں کا خیال رکھنے پر مجبور ہیں جو خرید و فروخت کرتے ہیں"۔

انہی وجوہ کی بنا پر جرمنی اور اسی طرح اٹلی بھی برابر چین کو جاپان کے خلاف سامان جنگ اور دوسرے طریقوں سے امداد پہنچاتا رہا۔ یہ جرمنی ہی کی بندوقیں تھیں جنہوں نے جاپانیوں کے ہتھیار ہوائی جہاز زمین پر لا گرائے اور "فاکن ہاوزن" جرمن جنرل ہی تھا جو "تار چوانگ" میں چینیوں کی فتح کا باعث ہوا۔ آج سے تین ماہ قبل یعنی مئی ۱۹۳۹ء میں جرمنی اور چین کے درمیان دس ملین ڈالر کا تجارتی معاہدہ اور قایم ہوا۔ یہ تمام امور اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہیں کہ جرمنی اور اٹلی جاپان کے صحیح معنی میں دوست نہیں ہو سکتے۔

موجودہ زمانہ اقتصادیات کا زمانہ ہے اور ہر ہٹلر اور مسولینی دونوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ جاپان کا چین پر قابض ہو جانا مشرق بعید میں ان کی تجارت کو ختم کر دیگا۔ آج بھی چین کے ان حصوں میں جہاں جاپان کا قبضہ ہے جاپانی مال کی درآمد کا اوسط ۶۵ فیصدی ہے۔

اسی طرح جاپان بھی یہ جانتا ہے کہ چین کے اندر جرمنی اور اٹلی کی تجارت کا فروغ اس کی تجارت کے زوال پر منحصر ہے اور یورپ میں جو کچھ وہ چاہتا ہے وہ اس کے دخل دیئے بغیر ہٹلر اور مسولینی کر ہی رہے ہیں۔ اس لئے" بیرن ہیرانوما" نے جرمنی اور جاپان کے درمیان جمہوریتوں کے خلاف فوجی معاہدہ کے تخیل پر پانی ڈال دیا جس کا ایک بہت بڑا سبب یہ بھی تھا کہ جمہوریتیں خواہ جاپان کے لئے کتنی ہی مضر ہوں لیکن اس حقیقت سے کبھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ امریکہ اور برطانیہ کا ہی سامان جنگ ہے جس کے زور پر جاپان اتنے طویل عرصہ تک اپنی ظالمانہ جنگ کو جاری رکھ سکا۔

جاپان اور جرمنی کے درمیان جمہوریتوں یا اشتراکیت کے خلاف ضرور عہدنامہ ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ معاہدہ خود غرضی پر مبنی ہے اور باقی نہیں رہ سکتا کیونکہ ان دونوں کے ذاتی مفاد بھی ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ آج جبکہ ڈینزگ کے مسئلہ پر جرمنی نے جنگ شروع کی تو جاپان نے کھلے لفظوں میں اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر دیا۔

مسولینی اور ہٹلر بھی جمہوریتوں کے خلاف ضرور ایک دوسرے کے ساتھ ہیں لیکن جہاں تک ان کے ذاتی مفاد کا تعلق ہے وہ دونوں کسی طرح بھی ایک دوسرے کے دوست نہیں ہو سکتے۔

اشتراکیت شکن معاہدہ میں تو اٹلی اور جرمنی میں ایک دوسرے کے حلیف تھے ہی لیکن مئی ۱۹۳۹ء میں یکایک ان کا باہمی عہدنامہ ایک فوجی معاہدہ

سامراجی ملک ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دے سکتے کیونکہ معاہدہ میونچ جہاں روس فرانس اور برطانیہ کے لئے تکلیف دہ تھا وہاں اٹلی کے لئے بھی کچھ کم اذیت رساں نہ تھا:

اس کے علاوہ جرمنی کے آسٹریا پر قبضہ نے اٹلی کو ہنگری جیسے دوست سے الگ کر دیا اور مسولینی کے بہت سے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا

جرمنی کے آسٹریا پر قبضہ کرنے سے اٹلی کو جو نقصانات پہنچنے والے تھے ان کا خود مسولینی نے ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء کی ایک تقریر میں اظہار کیا تھا اور اپنے ان خیالات کو اٹلی کی بنیادی پالیسی بنایا تھا مسولینی کا بیان ہے

"رہائن کی سرحدوں کی گارنٹی کافی نہیں ہے "برینر" کی سرحد کی بھی گارنٹی ہونی چاہیئے میں یقین رکھتا ہوں کہ سینٹ میرے ساتھ موافقت کریگی اور میرے خیال میں متفق ہوگی۔ جب میں کہوں کہ اٹلی معاہدوں کی اس خلاف ورزی کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا جو جرمنی کے آسٹریا پر قبضہ کرنے سے ہوگی"۔

میرے خیال میں یہ قبضہ پورے طور پر اٹلی کی فتوحات کے اثرات کو ختم کر دیگا"۔

یہ جرمنی کی سرحدی قوتوں کو بڑھائے گا اور ایک ایسی صورت حالات پیدا کر دے گا۔ جس کے بعد وہ قوم جو اپنی حدود اور اپنی آبادی بڑھا سکے گی۔ اور وسطی یورپ میں سب سے زیادہ طاقتور قوم ہوگی۔ وہ تنہا جرمنی ہی ہے"۔

اس کے بعد جولائی ۱۹۳۴ء میں جب نازیوں نے ڈولفس کو قتل کر کے آسٹریا کی آزادی پر ایک ضرب لگائی اس وقت پھر مسولینی نے آسٹریا کے نئے چانسلر کو ایک پیغام بھیجکر آسٹریا کی آزادی سے ہمدردی اور نازی گروہ کے ارادوں سے اختلاف کھلا ہوا اعلان کیا۔ پیغام کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

" آسٹریا کی آزادی جس کے لئے ڈولفس کا قتل واقع ہوا ایک ایسا اصول ہے جس کے لئے اٹلی نے ہمیشہ مدافعت کی ہے اور آئندہ اور بھی زیادہ قوت کے ساتھ مدافعت کی جائیگی"۔

اس پیغام کے چند ماہ بعد مسولینی نے ایک اور اعلان کے ذریعہ سے پھر اپنے اسی طرز عمل کا اظہار کیا۔

"ہم نے آسٹریا کی آزادی کے لئے مدافعت کی ہے اور کریں گے جس کے لئے ایک چانسلر کا خون بہایا گیا۔ وہ جسامت میں چھوٹا ہو سکتا ہو لیکن اس کی روح بہت بڑی تھی"۔

مارچ ۱۹۳۸ء میں" پریز" پر نازی جھنڈا لہرایا اور آسٹریا" ریش" میں داخل کر لیا گیا۔ اور اٹلی کے تمام اعلان ہوا پر رہ گئے۔

جنوب کی طرف جرمنی کے نئے بڑھنے کو چیکوسلاوکیہ روک سکتا تھا وہ بھی" معاہدہ میونچ" کے ذریعہ سے ہضم ہو گیا۔

اٹلی ضرور چیکوسلاوکیہ کی امداد کرتا لیکن حبش نے اس کو تھکا دیا اور اس کے تقریباً ۵ لاکھ سپاہی لیبیا اور اسپانیہ میں تھے۔ اس لئے وہ مجبوراً جرمنی کی ان تمام فتوحات کو جو اس کے لئے بے انتہا مضر تھیں خاموشی کے ساتھ دیکھتا رہا۔

یہی وجہ ہے کہ آج اٹلی پولینڈ کی جنگ میں اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر رہا ہے۔

صورت حالات صاف بتا رہی ہے کہ اٹلی جرمنی اور جاپان کا باہمی معاہدہ خود غرضی پر مبنی ہے اور ان کے اغراض ایک دوسرے کے بھی خلاف ہیں اس لئے یہ معاہدہ ہرگز باقی نہیں رہ سکتا۔ ایسی حالت میں یہ خیال کرنا مشکل ہے کہ اٹلی جنگ میں شرکت کرے گا۔

یہ وجوہ ہیں جنکی بنا پر جاپان اور اٹلی اپنی غیر جانبداری کا اعلان کر رہے ہیں۔

جنگ جاری رکھنے کا عزم

جب تک حکومت جرمنی وہ تمام علاقے واپس نہیں کر دیگی جن پر اس نے زبردستی قبضہ کیا ہے اور پر امن پالیسی پر عمل کرنے کے متعلق اپنے ارادوں کے بارے میں موثر گارنٹی نہیں دیگی۔ اسوقت تک لڑائی برابر جاری رہے گی اور آخر تک جاری رہے گی"۔ ان الفاظ میں برطانی وزیراعظم مسٹر چیمبرلین نے ۱۲ اکتوبر کو ہر ہٹلر کی صلح کی پیشکش کا جواب دیا۔ حکومت کے نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ہٹلر اسوقت تک صلح کی تمام تجویزیں ٹھکراتا رہا جب تک کہ اس نے پولینڈ پر قبضہ نہ کر لیا جب کہ اس نے زیکوسلاوکیہ پر قبضہ کرنے کے موقع پر کیا تھا۔ صلح کی ایسی کوئی تجویز منظور نہیں کی جا سکتی جسمیں جارحانہ کارروائیوں کو نظرانداز کیا گیا ہو۔ وزیراعظم نے مزید فرمایا کہ حکومت جرمنی نے جو غلطیاں کی ہیں اگر انکو درست کرنے کی تجویز بھی پیش کی جائے (یعنی اس نے جن ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ انکو واپس دینے کا بھی وعدہ کیا جائے) تب بھی یہ ضرورت باقی رہ جائے گی کہ حکومت جرمنی اس بات کا عملی ثبوت دے کہ حکومت جرمنی دنیا کو یقین دلانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ آئندہ اس قسم کی جارحانہ کارروائی نہیں کی جائیگی اور تمام وعدے پورے کئے جائیں گے۔ اس لئے سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے۔ حکومت جرمنی ہی ایسا کر سکتی ہے اگر حکومت جرمنی ایسا نہیں کرے گا۔ تو پھر اسوقت دنیا میں کوئی بہتر نظام قایم نہیں ہو سکتا۔ جس کے لئے دنیا خواہشمند ہے۔ اسوقت دو راستے ہیں ایک تو یہ کہ حکومت جرمنی اپنے عمل سے یہ ثابت کر کے دکھائے کہ وہ صدق دلی سے امن کی خواہاں ہے اور اس بات کی موثر گارنٹی دے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا ہم اپنے فرض کو آخر تک نبھائیں یعنی لڑائی جاری رکھیں۔ اب چھانٹ حکومت جرمنی کی ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے یہ بھی واضح کر دیا کہ ہمیں حکومت جرمنی پر قطعی اعتماد نہیں ہے اور جب تک پولینڈ اور زیکوسلاوکیہ کی آزادی بحال نہیں کر دی جائے گی۔ ہم کسی قسم کی صلح نہیں کر سکتے۔

رائن کا علاقہ خالی

اسٹاکہلم کی ایک اطلاع ہے کہ ہر ہٹلر نے یہ رائے قایم کر لی ہے کہ انھوں نے صلح کی جو تجویزیں پیش کی تھیں۔ مسٹر چیمبرلین نے انھیں ماننے سے صاف انکار کر دیا ہے یہ رائے قایم کرنے کے بعد ہٹلر نے جنگ جاری رکھنے کے متعلق تمام ضروری تدبیریں اختیار کر لی ہیں۔ کل رات ہٹلر نے اپنے مشیروں سے گفت و شنید کی اور مسٹر چیمبرلین کی تقریر پر غور کیا اس کے بعد جرمن گورنمنٹ نے رائن کا علاقہ بالکل خالی کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

۳۰ ہزار خاکسار والنٹیر

خاکسار لیڈر علامہ مشرقی نے حسب ذیل تار وایسرائے کے پاس روانہ کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ جیل لکھنؤ کے حوالہ کیا ہے۔

میں تین ماہ کے اندر تین ہزار اعلیٰ فوجی تربیت یافتہ خاکسار سپاہی گورنمنٹ کی امداد کے لئے پیش کر سکتا ہوں جنکو ہندوستان کی حفاظت کے لئے فوج میں داخل کر کے کام میں لایا جا سکتا ہے۔ دس ہزار پولیس کے فرائض بجالانے کے لئے خاکسار سپاہی اور دس ہزار جانباز برطانیہ کے دشمنوں سے بیرون ملک میں لڑنے کے لئے پیش کر سکتا ہوں۔ گورنمنٹ ان فدایان وطن کو آزمائش کر کے دیکھے کہ وہ اپنا آخری قطرۂ خون مادر وطن کی حفاظت کے لئے صرف کر دیتے ہیں یا نہیں۔

روس اور ترکی کا معاہدہ

استنبول کے معتبر ذرایع سے معلوم ہوا ہے کہ روس اور ترکی کے درمیان معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں جس کی رو سے قرار پایا ہے کہ وہ ایک دوسرے پر حملہ

آئینۂ کانپور

جنرل ہڑتال کا خاتمہ

کانپور کے سوتی ملوں کی جنرل ہڑتال ۱۴ر اکتوبر سے شروع ہوکر ۹ر اکتوبر کو ختم ہوگئی۔ اور ۱۰ر اکتوبر کو مزدوروں نے ملوں میں جاکر کام شروع کر دیا۔

مزدورسبھا کے اس فیصلہ سے کہ جنرل ہڑتال کی جائے عام طور پر لوگوں کو ہمدردی نہ تھی مگر سٹی کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے بعد لوگوں کے دلوں میں جبراً و قہراً ہمدردی پیدا ہوئی تھی مگر دو روز پہلے پنڈت جواہرلال نہرو کے بیان شایع ہوجانے کے بعد رہی سہی ہمدردی بھی ختم ہوگئی اور عام طور پر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ہڑتال کامیاب نہ ہوگی اور زیادہ دنوں تک نہیں چل سکے گی۔

آنریبل پنڈت کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت نے بھی کانپور تشریف لاکر تمام حالات اور واقعات کا بچشم خود معائنہ فرمایا اور ہڑتالیوں میں تشدد اور خلاف ورزی کی روز افزوں ترقی کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت یوپی نے یہ فیصلہ کیا کہ ہڑتال کو جلد سے جلد ختم ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ حکومت نے بلاکسی شرط جنرل ہڑتال کو فوراً ختم کر دینے کی کانپور مزدورسبھا سے درخواست کی۔

۸ر اکتوبر کو گورنمنٹ کا یہ فیصلہ کلکٹر صاحب کانپور کی معرفت مزدورسبھا کے لیڈران کو ملا اور ۹ بجے رات کو بند کمرہ میں مزدورسبھا کے کونسل کا ایک جلسہ کیا گیا۔ جسمیں یہ مسئلہ پیش کیا گیا اور کونسل نے حکومت کی اس خواہش کو منظور کرتے ہوئے جنرل ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کر دیا۔

مزدوروں کا عام جلسہ

۹ر اکتوبر کی شام کو گوالٹولی میں مزدورسبھا کے دفتر کے قریب میدان میں مزدوروں کا ایک زبردست عام جلسہ ہوا جسمیں مزدورسبھا کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ صوبہ کی گورنمنٹ کے حکم کے مطابق عام ہڑتال کو ختم کیا گیا ہے اور تمام مزدوروں کو کل صبح سے اپنے اپنے کام پر جانا چاہیئے۔ یہ بھی کہا گیا کہ جو مزدور ۲ر اکتوبر کو کام پر موجود تھا وہ اپنے اپنے کام پر واپس جاکر کام کر سکے گا۔ اور وہ مزدور جو باہر چلے گئے ہیں وہ آٹھ دن کے اندر اپنے کام پر واپس آ سکتے ہیں۔

یہ بھی کہا گیا کہ حکومت یوپی نے وعدہ کیا ہے کہ وہ جلد از جلد ایک کمیشن کے ذریعہ جس میں حکومت۔ مزدورسبھا اور مل مالکان کے نمایندے ہوں گے دکٹوریہ مل کے مزدوروں کی شکایات کو سنکر طے کرنے کی کوشش کی جائیگی اور پکٹنگ کے سلسلہ میں جو مزدور گرفتار کئے گئے ہیں انکو رہا کر دیا جائے گا۔

عدم اعتماد

معلوم ہوا ہے کہ مزدوروں کا ایک خاص طبقہ جنرل ہڑتال کے ختم کر دینے کے خلاف تھا اور اس نے ایک جلسہ کرکے مزدورسبھا کے کارکنوں کے خلاف عدم اعتماد کا رزولیوشن پاس کیا ہے

میونسپل بورڈ

معلوم ہوا ہے کہ کانپور میونسپل بورڈ کا آئندہ جلسہ ۱۴ر اکتوبر کو ہوگا۔ اس جلسہ میں ممبران بورڈ کا بھیجا ہوا چیرمین بورڈ پر عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش ہوگا۔ اس رزولیوشن کا کیا حشر ہوگا۔ اس کے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ دونوں پارٹیاں زبردست کنوسینگ کر رہی ہیں اور دونوں کو اپنی اپنی کامیابی پر یقین ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ متعلقہ پارٹیوں کی طرف سے آئندہ بورڈ کی چیرمینی کے لئے بڑی سرگرم کوشش شروع ہوگئی ہے۔ اور بعض حضرات کے نام بھی لئے جا رہے ہیں۔

سید احمد شاہ مختار کا انتقال

۱۱ر اکتوبر کو تقریباً ۳ بجے صبح لکھنؤ میں سید احمد شاہ مختار کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ڈیڑھ ماہ سے بیمار تھے اور ۴ روز ہوئے کہ بغرض علاج لکھنؤ تشریف لے گئے تھے آپ کی نعش بذریعہ موٹر کار کانپور لائی گئی۔ اور ۴ بجے سہ پہر کو آپ کا جنازہ اٹھایا گیا جس میں شہر کے ہر طبقہ کے ہزاروں آدمیوں نے شرکت کی۔ بعد نماز مغرب نماز جنازہ پریڈ گراونڈ میں پڑھائی گئی اور عیدگاہ میں آپ دفن کئے گئے۔

مسلمان معززین شہر کے علاوہ بعض ہندو معززین شہر اور وکلاء نے بھی شرکت کی۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تمام کلکٹری کی عدالتوں میں ۱۲ بجے دن کے بعد تعطیل کر دی اور تمام شہر کے مسلم دوکانداروں نے بھی بطور اظہار غم ہڑتال کر دی۔

مرحوم کی عمر اسوقت صرف ۳۶ سال کی تھی تقریباً ۸ سال ہوئے کہ کانپور میں تشریف لاکر آپ نے پریکٹس شروع کی جسمیں آپ نے اپنی خداداد قابلیت کی بدولت بڑی ترقی کی اور اپنی خوش اخلاقی کی بدولت عوام میں کافی ہردلعزیزی پیدا کر لی۔

مرحوم سٹی مسلم لیگ کانپور کے سرگرم رکن تھے مرحوم نے اپنی یادگار میں پانچ خورد سال بچے اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ ہم کو اس جانکاہ حادثہ میں مرحوم کے برادر سید حسن شاہ صاحب ایڈوکیٹ کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر عطا کرے۔

سٹی مجسٹریٹ کے یہاں چوری

ہم کو یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ ۱۱ر اکتوبر کی رات کو مسٹر رام کانت سٹی مجسٹریٹ کے بنگلہ میں تقریباً دس ہزار روپیہ کی چوری ہوگئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ رات کو ۳۔ ۴ بجے کے درمیان چند چوروں نے بنگلہ میں داخل ہوکر اس مقام پر پہونچ گئے جہاں نقدی اور زیورات کے بکس رکھے ہوئے تھے چور انہیں بکسوں کو لیکر فرار ہوگئے۔

جلسہ تعزیت

محمد علی میموریل انگلش اسکول کانپور نے اپنے ایک جلسہ میں سید احمد شاہ مختار کے بے وقت انتقال پر اپنے افسوس کا اظہار کیا اور اسکول میں ایک روز کی تعطیل کر دی اور یہ طے کیا کہ ان کی یادگار میں ایک معین وقت پر ہماری مجلس کی طرف سے ہر سال تقریریں ہوا کرینگی اور اچھے مقررین کو انعامی تمغہ دیا جائے گا۔ اور مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔

ہوائی جہاز گر گیا

۹ر اکتوبر کو کانپور سے چند میل کے فاصلہ پر حکومت امریکہ کا ایک جہاز گر کر تباہ ہوگیا ہوا باز بچ گئے۔

ماچس فیکٹری یونین

۸ر اکتوبر کو ماچس فیکٹری ورکرز یونین کانپور کا ایک جلسہ ہوا جسمیں یہ طے کیا گیا کہ ایک وفد لیبر کمشنر صاحب سے ملاقات کرکے یہ عرض کرے کہ وہ انکی تکالیف کے لئے تحقیقاتی کمیٹی مقرر کریں۔

لالہ کیلاش پت

لالہ کیلاش پت سنگھانیہ ۱۱ر اکتوبر کو بذریعہ ہوائی جہاز ولایت کے سفر سے کانپور واپس تشریف لائے اسٹیشن پر آپکا استقبال کیا گیا۔

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

مسٹر ال۔ بی ہیڈکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے میونسپل بورڈ چھاونی۔ اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا میں ۱۴ر اکتوبر ۱۹۳۹ء سے ۲ ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ اور یہ حکم دیا ہے کہ چونکہ صنعتی بے چینی کی وجہ سے کانپور کی فضا ناخوشگوار ہے اس لئے کوئی ایسی افواہ نہ پھیلائی جائے جو غلط یا شر انگیز ہو اور نہ غلط رپورٹ چھاپی جائے جس سے امن عامہ میں خلل واقع ہونے کا احتمال ہو۔

آنریبل وزیر تعلیم کو صدمہ

۱۱ر اکتوبر کو آنریبل بابو سمپورنا نند وزیر تعلیم صوبہ کی اہلیہ کا یکایک انتقال ہوگیا۔ آنجہانیہ کی لاش کانپور میں بھیروں گھاٹ لائی گئی جہاں معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ ہم کو اس جانکاہ صدمہ میں بابو سمپورنا نند جی کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ آنجہانیہ کو شانتی عطا فرمائے۔

رشوت ستانی

مادھو پرشاد حلقہ نمبر ۱ کے میونسپل جمعدار کو دو روپیہ رشوت لینے کے جرم میں برخاست کیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ ہیلتھ افسر صاحب نے خود موقع پر رشوت لیتے ہوئے جمعدار مذکور کو پکڑا تھا۔

جلسہ دستاربندی مدرسہ تکمیل العلوم

۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۹ر شعبان ۱۳۵۸ھ بعد نماز جمعہ بوقت ٹھیک ایک بجے بمقام مسجد حضرت مولانا شاہ غلام حسین رحوم واقع احاطہ کمال خاں منعقد ہوگا۔ جس میں علماء فارغین کو سندیں دی جائینگی جسمیں کلکتہ۔ لکھنؤ وغیرہ سے پیر صاحبان مشہور و خاندانی حکیم و ڈاکٹر صاحبان و شعراء و وردسار و علماء کرام محض بغرض شرکت جلسہ تشریف لاکر اپنے واعظوں۔ تقریروں شعروں سے حاضرین کو محظوظ فرمائیں گے۔

ڈسٹرکٹ جج صاحب

مسٹر ڈی، اسی ہنٹر نے الہ آباد ہائی کورٹ سے واپس تشریف لاکر ڈسٹرکٹ ججی کانپور کا چارج لے لیا ہے اور مسٹر ڈبلو بروم ڈسٹرکٹ جج کانپور کا تبادلہ بنارس کو ہوا ہے۔

بحر بالٹک کی ریاستیں

الیستھونیا

جمہوریہ الیستھونیا ۱۹۱۹ء میں قائم ہوئی اس میں سلطنت روس کا سابق صوبہ الیستھونیا اور شمالی لودینا کا نصف حصہ شامل ہے اس کے شمال میں خلیج فن لینڈ ہے مشرق میں روس، جنوب میں لٹلینڈ (لٹویا) اور مغرب میں بحر بالٹک۔

اس میں روس اور ڈیگو کے جزیرے بھی شامل ہیں اس کے رقبہ کے پانچویں حصہ میں جنگلات ہیں اور باقی حصہ قابل زراعت ہے اس کا سب سے بڑا دریا نروا ہے دوسرے دریا چھوٹے اور سست رفتار ہیں، باشندگان استھونیا میں عموماً تعلیمیافتہ ہیں ڈورپیٹ میں ایک اہم یونیورسٹی موجود ہے۔

روس کی زیادہ تجارت اس کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ کوئلہ، اون، روئی، دھاتیں، مشینیں، چمڑا ادویہ، وغیرہ درآمد کی جاتی ہیں اور دیگر ملکوں کو مکھن وغیرہ مویشی، چوب عمارتی کاغذ، اور آلو وغیرہ بھیجے جاتے ہیں باشندوں کا عام مشغلہ زراعت ہے اس میں مچھلیاں بکثرت پائی جاتی ہیں اس کا رقبہ ۱۸ ہزار میل مربع ہے جس میں گیارہ لاکھ آدمی آباد ہیں۔

یہاں الیستھ قوم کے لوگوں کی اکثریت ہے لیکن قلیل تعداد میں جرمن، سوئیڈش اور روسی بھی موجود ہیں۔

پہلے وہاں سرکاری زبان جرمن تھی اس کے بعد روسی ہوئی اور ۱۹۱۸ء میں اس کی جگہ الیستھونی زبان نے لے لی الیستھونی چھ سو سال تک جرمنوں اور روسیوں کے محکوم رہے لیکن اس کے باوجود ان کی قومی خصوصیات میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا چنانچہ اب تک ان کی زبان رسم و رواج لباس طریق، بود و ماند، اور ساخت جسم میں ان کی قومی شان پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہے ان کے جرائد ترقی یافتہ ہیں اور ان کے ادبیات میں ان کے قومی گیتوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

الیستھونیا ۱۲۱۹ء میں والڈیمر ثانی شاہ ڈنمارک نے فتح کیا تھا ۱۳۴۶ء میں وہ یونانی سرداروں کے ہاتھ فروخت کر دیا گیا اور لوونیا میں شامل ہوگیا ۱۵۶۱ء میں اس پر سوئیڈن کا قبضہ ہوگیا ۱۷۱۰ء میں پیٹر اعظم نے اس پر تسلط جمالیا گیا ۱۹۱۷ء کے روسی انقلاب کے نتیجہ میں وہ فیڈرل ریاست کے طور پر روسی فیڈریشن میں شامل ہوگیا اور اس کے بعد وہ روسیوں اور جرمنوں کی ہوس استعمار کی آماجگاہ بنا رہا پایان کار استھونیا نے ۱۹۱۸ء میں آزادی حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ۱۹۱۷ء میں قسطنطین پیٹس کے ماتحت ایک عارضی مشترکہ حکومت قائم کی گئی اور اہل استھونیا نے حملہ آوروں کو اپنے ملک سے مار مار کر نکال دیا ۱۹۱۹ء میں آئینی اسمبلی قایم ہوئی اور جمہوریت کا اعلان کر دیا گیا ۱۹۲۰ء میں روس کے ساتھ اس کا معاہدہ ہوگیا اس کے بعد سے روس کے ساتھ الیستھونیا کے تعلقات خوشگوار رہے لیکن اب پھر روس نے اس پر دست درازی شروع کر دی۔

لٹویا

لٹویا کو لیلینڈ بھی کہتے ہیں وہ یورپ کی چھوٹی سی جمہوریت ہے۔ جو الیستھونیا اور لتھونیا کے درمیان واقع ہے وہ ۱۹۱۸ء میں قائم ہوئی تھی وہ سابقہ روسی علاقہ کورلینڈ جنوبی لودینا اور مغربی ویٹبسک پر مشتمل ہے اسکے خاص دریا ونڈ دونیا اور دوآ، ہیں وہ چار صوبوں میں منقسم ہے

وڈزیم، لودینا، کرزیم، مغربی کورلینڈ، زیمگیل، مشرقی کورلینڈ، اور لیٹگیل، ویٹبسک، اس کا رقبہ ۲۵ ہزار مربع میل ہے ۱۹۳۰ء کے مطابق اس کی آبادی ۱۹۰۰۰۴۵ ہے یہاں لٹ قوم کی اکثریت ہے لیکن وہاں روسی یہودی، جرمن، پول، اور الیستھونی بھی آباد ہیں پروٹسٹنٹ مسیحیوں کو اکثریت حاصل ہے ریگا پایۂ تخت ہے جہاں ایک بلند پایہ یونیورسٹی ہو اس کی آبادی ۳ لاکھ ۸۰ ہزار ہے۔

۱۹۲۰ء میں ایک زرعی قانون کے ذریعہ بڑے بڑے زمیندار زمینوں سے محروم کر دیئے گئے اور یہ زمینیں کاشتکاروں میں تقسیم ہوگئیں یہاں کے جنگلات پر نفع ہیں ایک طرح کا بادامی رنگ کا کوئلہ نکلتا ہے لیکن دیگر معدنی پیداوار بہت کم ہے روسی تجارت زیادہ تر اس ریاست کے ذریعہ سے ہوتی ہے اسکا ساحل لمبا ہے کئی روسی ریلویز اس کی بندرگاہوں تک جاتی ہیں دوسرے اہم شہر حسب ذیل ہیں۔ ونڈو، لبو، ڈنابرگ، ڈوڈنگ، اور مٹو وغیرہ

جنگ عظیم کے دوران میں لٹویا پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا تھا وہاں جرمن زمیندار پہلے سے موجود تھے اس اس کی آزادی کا اعلان نومبر ۱۹۱۸ء میں ہوا اس کے بعد بھی وہ حربی ہنگامہ آرائیوں کی آماجگاہ بنا رہا بالآخر ۱۹۲۰ء میں صلح ہوگئی وہاں ۱۹۲۲ء میں جدید دستور اساسی نافذ کیا گیا اس کے ماتحت

لتھونیا

لتھونیا یورپ کی ایک اہم ریاست ہے علاقہ مدت تک پولینڈ کے ساتھ ملحق رہا ۱۹۱۸ء تک وہ روس میں شامل رہا اس کے بعد اسے آزادی حاصل ہوگئی اور وہاں جمہوری حکومت قائم ہوگئی اس میں روس کا سابقہ علاقہ کوونو چند نواحی اضلاع کے ساتھ شامل ہے اور پرشیا کا وہ حصہ بھی اس میں داخل ہے جو دریائے نیمن پر واقع ہے حکومت لتھونیا کا دعویٰ ہے کہ ولنا سوداگی اور گروڈنو کا شمالی علاقہ بھی اسے ملنا چاہیئے جو پہلے روس کے زیر حکومت تھا اور آج کل پولینڈ میں شامل ہے ۱۹۲۱ء میں حکومت نے لٹویا کو کوونو ایک چھوٹا سا حصہ دیکر اسکے معاوضہ میں اس سے کورلینڈ کا ساحلی علاقہ حاصل کر لیا تھا۔

جس میں پولنجن (پولنگا) بھی شامل ہے ۱۹۲۳ء میں اس نے علاقہ میمل پر قبضہ کرکے اپنے ملک اور سلطنت کو بحرۂ بالٹک تک وسیع کر دیا سفرا کی کونسل نے اس تبادلہ کو منظور کر لیا ۱۹۲۰ء میں پولینڈ نے لتھونیا کے ایک شمالی مشرقی علاقہ پر قبضہ کر لیا جس کا رقبہ ۲۰ مربع میل تھا، اس میں لتھونیا کا پایۂ تخت ولنا بھی شامل ہے، سفرا کی کونسل نے پولینڈ کے اس جبری قبضہ کو بھی تسلیم کر لیا۔

اس ریاست کا زیادہ حصہ میدانی ہے جنگلات بھی بکثرت پائے جاتے ہیں اور اس کا پانچواں حصہ دلدلوں پر مشتمل ہے تقریباً نصف علاقہ قابل کاشت ہے وہاں سے مویشی، غلہ، مکھن، انڈے، چوب عمارتی، اور فلیکس وغیرہ دوسرے ملکوں کو بھیجے جاتے ہیں اس کی تجارت زیادہ تر جرمنی برطانیہ اور لٹویا کے ساتھ ہے۔

لتھونیا کے باشندے خوبصورت ہوتے ہیں اور ان کے جسم کی ساخت مضبوط ہوتی ہے عورتوں کے خط و خال نہایت دلکش اور آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں اب اس کا پایۂ تخت کوونو ہے جہاں ایک یونیورسٹی بھی موجود ہے اس کی آبادی ایک لاکھ بارہ ہزار ہے اس کے دوسرے اہم شہر میمل اور شاؤلی ہیں لیکن اب میمل کے علاقہ پر ہٹلر نے قبضہ کر لیا ہے یہ علاقہ بھی اس نے جنگ کی دھمکی دے کر حاصل کیا ہے اب یہی طریق کار اسٹالن نے بھی اختیار کر لیا اور وہ بھی بحرۂ بالٹک کی چھوٹی ریاستوں سے ان کی بندرگاہیں اور اہم علاقے چھین رہا ہے۔

۱۹۲۲ء میں جو دستور اساسی مرتب کیا گیا تھا اس پر ۱۹۲۸ء میں نظر ثانی کی گئی اس کے رو سے ریاست کے تمام باشندوں کو خواہ وہ کسی قومیت کے ہوں مساوی حقوق حاصل ہیں عورتوں کے حقوق بھی مردوں کے برابر قرار دیئے گئے تھے۔

یہاں کی پارلیمنٹ "سیماس" کہلاتی ہے جس کے ارکان پانچ سال کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں صدر کا انتخاب بالواسطہ عمل میں آتا ہے میں ہیں ابھی جدا گانہ پارلیمنٹ قائم تھی۔

تیرھویں اور چودھویں صدی میں لتھونیا کو ایک ریاست کی حیثیت سے فروغ حاصل ہوا شاولگرڈ نے اپنے فرزند جگیلو (۱۳۴۴-۱۳۷۷) کی شادی پولینڈ کے ولیعہد کے ساتھ کر دی اس طرح بعد میں یہ دونوں ریاستیں ایک ہوگئیں اور اس نے گرانڈ ڈچی کی شکل اختیار کر لی پولینڈ پر روس کے قبضہ کے بعد لتھونیا بھی اس میں شامل ہوگیا اور روسیوں کے تشدد کے سبب سے اہل لتھونیہ میں سیاسی و مذہبی بیداری پیدا ہوئی ۱۹۰۵ء میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ ولنا ایک نیشنل اسمبلی قائم کرکے آزادی کا مطالبہ کیا گیا لیکن اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا ۱۹۱۷-۱۸ء میں تحریک آزادی نے قوت حاصل کی گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں لتھونیا جرمنی کے قبضہ میں تھا جرمنوں کے بعد اس پر بولشویک مسلط ہوگیا ۱۹۱۸ء میں وہاں جمہوریت کا قیام عمل میں آیا ۱۹۲۰ء میں روس کے ساتھ مصالحت ہوگئی اس کے بعد پولینڈ نے اس کے ایک علاقہ پر قبضہ کر لیا ۱۹۲۶ء میں وہاں جمہوریت آمریت میں تبدیل ہوگئی۔

۱۹۲۶ء میں پولینڈ کے ساتھ حالت جنگ ختم ہوگئی، لیکن اب لتھونیا کے مقبوضات کا رقبہ ۲۱½ ہزار مربع میل ہے اور اس میں ۲۴ لاکھ نفوس آباد ہیں۔

سبد گل

دنیا کا بڑے سے بڑا سپاہی جو ملک کے ملک تسخیر کرنے کی قابلیت رکھتا ہے جب اس کا مقابلہ عورتوں سے آن پڑتا ہے تو وہ بغلیں جھانکنے لگتا ہے شاید آپ کو معلوم ہوگا کہ اسپین میں آج کل ایک تیس مار خاں جنرل فرانکو حکمراں ہیں ان حضرت نے پچھلے دنوں اسپین میں وہ ہاتھ دکھائے کہ سابقہ حکومت کا تختہ الٹ دیا اور خود ڈکٹیٹر بن گئے، لیکن چند ننگی عورتوں نے ان کو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ ان کی عقل دنگ ہے۔

قصہ در اصل یہ ہے کہ اسپین میں کئی سال سے جابجا ننگوں، اور ننگیوں کی انجمنیں قایم ہیں ان انجمنوں کا صدر دفتر میڈرڈ میں ہے جب فرانکو نے اسپین پر قابو حاصل کرلیا تو مختلف جماعتوں نے ان کے سامنے اپنے اپنے مطالبہ پیش کئے منجملہ دیگر مطالبات کے ننگوں اور ننگیوں کی انجمنوں کی جانب سے یہ مطالبہ پیش کیا گیا کہ ان کو سر بازار مادر زاد برہنہ پھرنے کی اجازت دی جائے، ابتدا میں تو جنرل فرانکو نے اس دلچسپ مطالبہ کو جوں توں کرکے ٹال دیا لیکن تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ اسپین کے ننگوں نے جنرل فرانکو کی حکومت کو چیلنج دیدیا ہے کہ اگر ہمارا مطالبہ منظور نہ کیا گیا تو ہم قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میڈرڈ میں ننگوں اور ننگیوں کا ایک جلوس نکالینگے

جنرل فرانکو کی حکومت پریشان ہے کہ اگر ان کو سر بازار ننگا پھرنے کی اجازت دیدی جاتی ہے تو اخلاق عامہ پر برا اثر پڑتا ہے اور اگر اجازت نہیں دی جاتی اور یہ ننگے اپنی کرنی پر آگئے تو میڈرڈ میں بے حیائی اور بے شرمی کا ایک ایسا طوفان دکھائی دے گا جس کی مثال اس سے پہلے دنیا نے کبھی نہیں دیکھی ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ پولیس کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ جب کوئی ننگا شہر میں داخل ہو تو اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہ کی جائے صرف اس کو زبردستی کپڑے پہنا دئے جائیں۔

میڈرڈ کا وہ نظارا بھی دیکھنے کے قابل ہوگا جب ننگی عورتیں ایک جلوس کی شکل میں اس شہر میں گشت لگارہی ہوں گی اور پولیس ان کو پکڑ پکڑ کر زبردستی کپڑے پہنا رہی ہوگی اور یہ مچل مچل کر کہہ رہی ہوں گی کمبختو تمہارا ستیاناس جائے تم تو ہمارے سارے حسن کو برباد و غارت کئے دیتے ہو، مگر پولیس بالجبر ان کو کپڑے پہنا رہی ہوگی اور یہ خوبصورت عورتیں دس قدم چلنے کے بعد ان کپڑوں کو اتار اتار کر پھینک رہی ہوگی بہرحال یورپ کی تہذیب اب کافی سے زیادہ ترقی کرچکی ہے اور اس ترقی نے جنرل فرانکو جیسے سپاہیوں کا بھی ناک میں دم کردیا ہے۔

سوئڈن اور جرمنی کو تشویش

لندن ۱۰ اکتوبر روس کی سیاسی سرگرمیوں کو نہ صرف بالٹک اسکنڈی نیویا کے ملکوں میں بھی تشویش پیدا ہوگئی ہے استھونیہ، لٹویہ اور لتھونیہ پر روس اپنا اثر جما چکا ہے بالٹک میں اس نے اپنے ہوائی اور بحری اڈے قائم کرنے کیلئے جزیرے حاصل کرلئے ہیں اور اپنا مال ان ملکوں کے راستہ سمندر تک لیجانیکا انتظام کرلیا ہے اب فنلینڈ کی حکومت کے نمائندوں کو ماسکو میں گفت و شنید کے لئے طلب کیا گیا فنلینڈ نے ماسکو کو ڈیپوٹیشن بھیجنا منظور کرلیا مگر احتیاطاً اس نے اپنی ریزرو فوج طلب کرلی ہے اور روس اور فنلینڈ کی مشترکہ سرحد پر کچھ فوجیں بھیجدی ہیں ادھر روس نے بھی کچھ فوجیں جمع کردی ہیں سوئڈن میں بھی احتیاطی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں، بالٹک میں روس کی سرگرمیاں جرمنی کیلئے ایک براہ راست دھمکی کی حیثیت رکھتی ہیں

ادب لطیف

سچی محبت

سچے دلوں کے وصال میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوسکتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ؟

وہ محبت محبت نہیں کہی جاسکتی جو تبدیلی کا موقع دیکھ کر تبدیل ہوجائے یا ہٹانے والے کی خواہش کے مطابق ہٹ جائے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آہ نہیں! محبت وہ مستقل نشان ہے جو طوفان کے برپا ہونے پر بھی متزلزل نہیں ہوتا بھولی بھٹکی ہوئی کشتیوں کو راستہ دکھلانے والے اس ستارے کی بلندی کا اگر اندازہ بھی لرلیا جائے توبھی اسکی قدر و قیمت معلوم نہیں ہوسکتی۔

زمانہ گلابی رخساروں اور ہونٹوں کو فنا کرسکتا ہے لیکن محبت کو نہیں! ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

محبت ایک غیر فانی اور مستقل چیز ہے اور مختصر دنوں اور قلیل گھنٹوں میں یہ تبدیل نہیں ہوتی، اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سب جھوٹ ہے تو میں کہوں گا کہ میں نے کبھی شاعری نہیں کی اور کبھی کسی انسان نے محبت کی ہے۔

(شیکسپیر کی انگریزی نظم کا ترجمہ)

پردۂ فلم

بقیہ صفحہ ہذا کالم ۵ سے آگے

میں نے غصہ میں قینچی لی اور دو دفعہ اس بڑھی ہوئی ناک کو دھمکی دی لیکن یہ کام ذرا دشوار تھا اور ور دبھی ہوتا تھا اس لئے عملی طور پر کچھ نہ کرسکی آخر امیدیں بر آئیں میری آرزو میں رنگ لائیں اور میڈن تھیٹرز میں پہلی مرتبہ مجھے ایک چھوٹا سا پارٹ دیا گیا۔

میڈن تھیٹرز میں مجھے کئی فلموں میں کام کرنا پڑا (جے دیو) میں میں نے رادھا کا پارٹ ادا کیا جو بہت کامیاب رہا اس کے بعد "جوڑ برات" "پرہلاد" وغیرہ ٹاکیز میں بھی کام کیا اب میرا شمار بنگال کی اچھی ایکٹریسوں میں ہونے لگا چنانچہ رادھا فلم کمپنی نے میری خدمات حاصل کیں اور شری گورنگ، "چہار درویش" میں مجھ ہیروئن کا پارٹ دیا گیا۔

مالکان کمپنی اور ڈائرکٹر صاحبان میرے کام سے مطمئن تھے خدا کا شکر ہے کہ یہ لوگ خوش ہوگئے مگر میرے دل کی تسلی ابھی تک نہیں ہوئی تھی آخر مرادیں بر آئیں ۱۹۳۷ء میں مجھے نیو تھیٹرز میں جگہ مل گئی بروا صاحب کی پکچر "مکتی" میں مجھے ہیروئن کا پارٹ ملا میں بہت خوش تھی ان دنوں مسٹر دیوکی بوس "ودیاپتی" کی تیاری میں مصروف تھے، انورادھا کا پارٹ جو کمپنی کی ایک مشہور اسٹار کے سپرد کیا گیا تھا وہ کسی وجہ سے تبدیل کرنا پڑا تقدیر یاور تھی مجھے اس پارٹ کے لئے منتخب کیا گیا میں خوشی سے پھولے نہ سمائی تھی مگر دل میں خوف بھی تھا کہ ایسا نہ ہو کہ خیر ڈائرکٹر صاحب کی مہربانی اپنی دن رات کی محنت اور آپ حضرات کی ذرہ نوازی کا نتیجہ ہے کہ آپ نے اسی انورادھا کی اتنی حوصلہ افزائی کی ہے۔

یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں اسٹریٹ سنگر کی حیثیت سے آپ کے سامنے آئی ہوں اور آپ لوگ میرے کام سے خوش ہوئے۔

اب میں سپیرے میں چندن ہیروئن کے کردار کو ادا کررہی ہوں اور خدا کی ذات سے کامیابی کی امید ہے ڈائرکٹر مسٹر ہیم چندر بھی اپنے جدید پکچر میں مجھ لینا چاہتے ہیں مگر موجودہ مصروفیت اجازت نہیں دے رہی ہے اگر موقعہ ملا تو انکی پکچر میں کوئی نمایاں کردار انجام دینے کی کوشش کرنا میرے لئے ضروری ہے

عالم نسواں

عورتوں کو عشق نہیں کرنا چاہئے

مشہور انگریزی میگزین "ماڈرن ومن" کی ایک مضمون نگار خاتون نے عورتوں کی عشق بازی پر ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون شائع کیا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔

عورتوں میں عشق کا مرض عام ہے۔ عورتیں نہایت آسانی کے ساتھ عشق کے خطرناک حملہ کا شکار ہو جاتی ہیں، جس سے بعد کو عورتیں انتہائی تکلیف برداشت کرتی ہیں اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ وہ عشق اور محبت کے معاملہ میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط کریں۔

ایک دو نہیں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہیں کہ نوجوانوں نے لڑکیوں سے محبت کا اظہار کیا اور اس کے جواب میں لڑکیوں کی طرف سے بھی عاشقانہ سلسلہ جنبانی شروع ہوگئی یہاں تک لڑکیاں بری طرح سے نوجوانوں کی محبت میں مبتلا ہوگئیں اور نوجوانوں نے ان کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے غریب لڑکیوں کی زندگی کو برباد کردیا عورتوں اور لڑکیوں کے عشق اور محبت کے فریب میں مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عورت فطری طور پر محبت کی دلدادہ ہے اسی لئے وہ آسانی کیساتھ نوجوانوں کی محبت کا شکار ہو جاتی ہے میرا خیال ہے کہ کسی وبائی مرض نے آج تک لڑکیوں کی اتنی جانیں نہیں لیں جتنی کہ عشق کی وجہ سے لڑکیوں کی زندگیاں برباد ہوئی ہیں۔

شادی کے بعد بھی لڑکیوں اور عورتوں کی پریشانی کا بڑا باعث یہی عشق کا اندھا جذبہ ہے اگر شادی شدہ عورتیں اپنے اپنے شوہروں سے عشق کرنے کی بجائے محض ازدواجی تعلق رکھنا کافی سمجھیں تو شادی شدہ عورتوں کی پریشانیوں میں بہت کچھ کمی واقع ہوسکتی ہے۔

ہر شادی شدہ عورت غلطی سے یہ امید قایم کرلیتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے محبت کریگا اور اس امید میں وہ شوہر سے دیوانہ وار عشق کرنے لگتی ہے لیکن عورتوں کو شاید یہ معلوم نہیں کہ شوہر بیویوں سے عشق نہیں کیا کرتے بلکہ بیوی کو معاشرتی ضروریات کی تکمیل کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہیں۔

میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آخر عورتیں اپنے شوہروں سے یہ توقع ہی کیوں رکھتی ہیں کہ وہ شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا عاشق بھی ثابت ہو، میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اس غلط توقع کی بنار پر اس وقت تک ہزاروں شادی شدہ گھر تباہ و برباد ہوچکے ہیں۔

جو عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ میاں بیوی کا تعلق محبت کا تعلق ہوتا ہے وہ غلطی پر ہیں میاں بیوی کا تعلق محض ایک ایسا کاروباری تعلق ہوتا ہے جس کے بغیر ہماری معاشرتی ضروریات پوری نہیں ہوسکتیں، میاں اور بیوی بالکل ایک کاروباری فرم کے دو کارکن ہیں جن میں سے ایک گھر سے باہر رہ کر کام کرتا ہے اور ایک گھر کے اندر اور دونوں مل کر زندگی کی گاڑی یا کاروبار کو چلاتے ہیں ایسی حالت میں جو عورتیں شوہروں سے محبت کی توقع رکھتی ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

عورتوں کو چاہئے کہ وہ پوری طرح اپنے شوہر کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آئیں۔ اس کے ہر دکھ اور تکلیف میں ساتھ دیں لیکن عشق سے اپنے آپ کو بچائیں کیونکہ اس کے نتایج ہمیشہ خطرناک ہوتے ہیں۔ (دین و دنیا)

بچوں کی دنیا

ہمالیہ

ہمالیہ نے محض ایک ملک والوں کو دعوت نہیں دی ہے بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچا، خصوصاً جرمن، سوئزرلینڈ فرانس، اٹلی، اور امریکہ والوں نے تو اس کے متعلق بہت معلومات بہم پہونچائی ہیں اب پولینڈ والوں نے بھی اس میں حصہ لینا شروع کردیا ہے۔

ابھی چند روز ہوئے پولینڈ والوں کا وفد ہندوستان آیا تھا، معلوم ہوا ہے کہ اس نے نندادیوی کی مشرقی چوٹی کو سر کرلیا ہے یہ چوٹی پچیس ہزار چھ سو فٹ بلند اور رانی کھیت سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر ہے انگریزی حکومت کے حدود میں نندادیوی سب سے اونچی چوٹی ہے اور ہندوؤں کی پرانی روایات میں اس کا بہت بڑا درجہ ہے۔

یہ ایک بڑی سی چٹان کا ٹکڑا ہے جس کے آس پاس ستر میل کے دائرے میں بڑے بڑے پہاڑ ہیں، ان میں سے کوئی سترہ ہزار فٹ سے کم نہیں ہے، بارہ تو ایسے ہیں جن کی بلندی انیس ہزار فٹ سے زیادہ ہے صرف اس جگہ ذرا سی نیچائی ہے جہاں رشی گنگا، دریائے گنگا سے ملنے کے لئے اپنا راستہ بناتی ہے ۱۹۳۴ء تک ان پہاڑی محافظوں کی وجہ سے انسانی قدم وہاں نہ پہونچ سکے تھے۔

صرف اس سال مسٹر شفنٹن، اور مسٹر ٹل مین خطرناک کھڈوں کو پار کرکے وہاں تک پہونچ سکے اور دو سال پہلے انگریزوں اور امریکنوں کی متحدہ پارٹی نے جس کے لیڈر پروفیسر گراہم براؤن تھے، نندادیوی کو پہلی مرتبہ فتح کیا تھا حقیقت یہ ہے کہ اس پہاڑ پر خطرناک ڈھلوان کی وجہ سے چڑھنا تقریباً ناممکن ہے۔

پولینڈ والوں کی کامیابی اس وجہ سے اور بھی قابل تعریف ہے کہ ان میں کسی کو بھی پہلے ہمالیہ کا تجربہ نہ تھا۔ (اسٹیٹس مین)

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳ سے آگے

اسی کمرہ میں بیٹھا حقہ پی رہا تھا کہ سوبھا آکر گھاس کے فرش پر بیاختہ لیٹ گئی معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ کہنے کی کوشش کررہی ہے، ماتا مجھے اپنے پاس سے جدا نکرو ایکدن کلکتہ میں سوبھا کی ماں نے اسے نہایت اچھے اور زریں لباس سے آراستہ کیا اس کے بال گوندھ کر موباف سے چوٹی باندھی تمام زیورات پہنائے اور اسکو اس مصنوعات سے زینت دے کر اس کے حقیقی حسن کو زائل کرنے کی کوشش کی سوبھا کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اس کی ماں نے یہ خیال کرکے کہ روتے روتے اس کی آنکھیں سوج جائیں گی اسے منع کیا لیکن آنسوؤں کی رفتار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔

نوشہ دلہن دیکھنے کیلئے ایک دوست کے ہمراہ آیا اسکے والدین یہ دیکھکر کہ دیوتا اپنی قربانگاہ کی بھینٹ کیلئے چوپائے کے انتخاب کو آگیا ہے خوف سے سراسیمہ متوحش اور پریشان ہو رہے تھے ماں پردے کے پیچھے سے نصیحتیں کررہی تھی اسطرح اس کے آنسوؤں میں اور اضافہ ہو رہا تھا نوشہ نے اسے چند لمحوں تک دیکھنے کے بعد مطمئن لہجہ میں اپنی رضامندی کا اظہار کیا سوبھا کے آنسوؤں نے اس کے دل پر بہت زیادہ اثر کیا، جنم پترا دیکھا گیا اور ایک مقررہ دن سوبھا کی شادی ہوگئی اپنی گونگی لڑکی کو دوسروں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر سوبھا کے والدین گھر واپس چلے گئے تھوڑے دن بعد شوہر اپنی بیوی کو لیکر اپنی ملازمت پر چلا گیا، چند ہی روز میں ہر شخص کو معلوم ہوگیا کہ سوبھا گونگی دلہن ہے لیکن اس میں سوبھا کا کچھ قصور نہ تھا کیونکہ اس نے خود کسی کو دھوکہ نہ دیا تھا ✱

✱ انکی نظریں ان لوگوں کی صورت دیکھنے سے بھی محروم ہوگئی تھیں جن سے بچپن سے واقف تھی اور جو ایک گونگی لڑکی کی گفتگو سمجھ سکتے تھے اس کے خاموش دل میں ایک نا معلوم

ایک انقلابی انداز نہیں نئی صحبت کرینہ دلکے اسرار جاننے والی ہستی سن سکتی تھی۔

پردۂ فلم

نیو تھیٹرز کی مشہور فلم اسٹار کانن دیوی

آپ مجھے اسٹار کہتے ہیں شکریہ! لیکن آپ کو معلوم ہے کہ منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے مجھے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا! ع

سناؤں درد دل طاقت اگر ہو سننے والے میں

مجھے وہ شام کبھی نہیں بھول سکتی جبکہ پہلی مرتبہ میں اپنی ماں کے ہمراہ سینما دیکھنے گئی اس وقت میری عمر آٹھ برس کی تھی میں نے تھیٹر دیکھا تھا، مگر بائیسکوپ کا نام سنا تھا۔

میرے نئے شوق نے میری ماں کو مجبور کیا کہ ہم سینما ہال میں سب سے پہلے پہونچیں چنانچہ پکچر شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے ہال میں داخل ہوگئی میرا دل دھڑک رہا تھا بائیسکوپ کیا ہے؟ میں دیکھنا چاہتی تھی۔

فلیٹ فارم پر جس طرح لوگ بے صبری سے گاڑی کا انتظار کرتے ہیں میں نے تماشہ شروع ہونے کا انتظار کیا جب تیسری گھنٹی بجی تو ہال میں اندھیرا ہوگیا دل کی دھڑکن اور بھی بڑھ گئی، ان دنوں خاموش فلموں کا دور دورہ تھا پکچر شروع ہونے سے پہلے بہت سے انگریزی حروف پردے پر پیش کئے گئے یہ کریڈٹ ٹائٹل تھے ان سے نہ مجھے نہ میری ماں کو کوئی خاص دلچسپی تھی بعض دفعہ خدا کے حضور میں بہت جلد دعائیں قبول ہوجاتی ہیں جھٹ سے وہ حروف غائب ہوگئے اور پردے پر ایک خوبصورت نوجوان ہماری طرف دیکھ کر مسکرانے لگا یہ ایڈی پولو تھا، تھوڑی دیر میں ایک حسین لڑکی بھی وہاں چلی آئی دونوں نے چائے پینا شروع کردی، میرے منھ سے رال ٹپکنے لگی دفعتاً ایک خنجر کسی نے میز پر پھینکا میں چلائی ایڈی پولو کھڑا ہوگیا چند بدمعاش کمرے میں گھس آئے اور دھینگا مشتی شروع ہوگئی وہ مارا، وہ مارا، اب جو میں نے جوش میں آکر اپنی کرسی کی مکوں سے مرمت کی تو ماں نے جھنجلا کر کہا "کانن" میں نے ہاتھوں کو مشکل سے قابو میں کیا لیکن زبان اختیار سے باہر تھی چنانچہ ایک خاموش فلم کو اپنی چیخ و پکار سے سو فی صدی ٹاکی بنادیا۔

اب میں اکثر فلمیں دیکھا کرتی تھی اور اب میرے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ میں بھی فلموں میں کام کروں مگر میں مجبور تھی شوق اتنا بڑھ گیا کہ وہ گڑیاں جو والدہ نے مجھے لاکر دی تھیں ان میں سے ایک کا نام میں نے "للین گش" رکھا، اور دوسری کا نام "ڈورتھی گش" رکھا یہ پیاری بہنیں کتنی اچھی تھیں میں انھیں ایکٹنگ سکھایا کرتی تھی چپکے چپکے انھیں بتایا کرتی تھی کہ مردوں سے کس طرح محبت کرنی چاہئے۔

تھیں دونوں بجد ارجو میں کہا کرتی تھی وہ کرتی تھیں آہ! ڈورتھی کی ایک ٹانگ اور دو ہاتھ ابھی تک میرے پاس ہیں "دور گذشتہ کی یاد!"

میں اپنی دھن میں سدا محو رہا کرتی تھی سبق بھی بھول جاتا کرتی تھی ماسٹر بگڑ جایا کرتے تھے کیونکہ میں یہ نہیں بتلاسکتی تھی کہ اکبر بابر کا بیٹا تھا یا بابر اکبر کا مگر جب ان سے کوئی یہ پوچھتا کہ ایڈی پولو، جان گلبرٹ گریٹا گاربو یہ سب کون ہیں اور انھوں نے کون کون سی فلموں میں کام کیا ہے تو میرا جواب ہمیشہ ٹھیک ہوتا۔

آہستہ آہستہ میری عمر بڑھنی شروع ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ آرزوؤں کا ہجوم بھی بڑھتا گیا فلمی دنیا میں آنے کے لئے میں نے موٹر چلانا، گھوڑے پر سواری کرنا، تیرنا، غرضکہ سب کچھ سیکھا لیکن! آخر ٹاکی کا دور شروع ہوا اب مجھے معلوم ہوا کہ گانا لازمی چیز ہے اور پھر آپ جانتے ہیں کہ شوق سب کچھ کرا سکتا ہے اب میں اور میرا ہارمونیم دن رات، سا، رے، گا، ما، پ، کی پریکٹس کیا کرتے تھے ایک روز میری ایک سہیلی نے مجھ سے کہا کہ فلمی دنیا میں حسن کی مانگ ہے میں فوراً آئینہ کے پاس دوڑی وہ میرا ہمدرد میرا پرسان حال اور میری ایکٹنگ کی داد دینے والا رفیق حال تھا ہمیشہ سچ بتانے والے آئینہ نے صاف صاف کہدیا کہ میری ناک بہت لمبی ہے اور میں حسین نہیں ہوں۔

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲)

اقوال زریں

تقریر کرنیکے دس اصول

فرانس کے ماہر فن تقریر و خطابت نے حسب ذیل احکام عشرہ (یعنی) دس اصول اس فن کے بتلائے ہیں۔

(۱) ہمیشہ نرم اور آہستہ آواز سے بولنا شروع کرو اور رفتہ رفتہ آواز کو بلند کرو۔
(۲) ہر لفظ کو زبان اور لب کی پوری پوری حرکت سے صاف صاف ادا کرو۔
(۳) ہر لفظ کو ایک دوسرے سے علٰحدہ کرکے بولو تاکہ وہ الگ الگ رہیں اور ایک دوسرے میں ملکر خراب آوازیں اور غلط مطلب پیدا نہ کریں
(۴) ٹھہر ٹھہر کر گہرا سانس لے کر تقریر کرو اور ایسا کبھی نہ ہو کہ تم کچھ بول رہے ہو اور تمہارے دانت بند ہوں۔
(۵) اپنے سامنے سننے والے لوگوں کی طرف دیکھتے رہو اور اگر کوئی تحریر پڑھ رہے ہو تو کوشش کرو کہ آواز کی موجوں کا رخ سننے والوں کی طرف سے نہ ہٹے۔
(۶) جب تقریر کرو تو پوری طرح تن کر کھڑے ہونے کی کوشش کرو۔
(۷) دوران تقریر میں کبھی تنگ کپڑے استعمال نہ کرو
(۸) کھانا کھانے کے بعد تقریر مت کرو۔
(۹) میٹھی چیزیں زیادہ تر استعمال نہ کرو
(۱۰) اگر آواز پھر بھی کام نہ کرے تو کسی حکیم سے رائے لو

موج تبسم

دوست کہئے لڑائی کا کیا رنگ ہے؟
دوسرا دوست جنکی بیوی لڑتی رہتی ہے دن بدن حالت خراب ہوتی جارہی ہے، رات تو انھوں نے مجھے گھر سے نکال دیا۔
پہلا دوست میں پولینڈ کی جنگ کے متعلق پوچھ رہا ہوں"
دوسرا دوست میرا گھر بھی آجکل پولینڈ ہورہا ہے

سپاہی (دوسرے سپاہی سے) میں نے اس جنگ میں بے شمار آدمیوں کے پاؤں قلم کرڈالے۔
دوسرا سپاہی مگر سر کیوں نہیں قلم کیا،
پہلا سپاہی اس لئے کہ ان سب کے سر تو پہلے ہی سے کٹے ہوئے تھے۔

مجسٹریٹ (ملزم سے) میں چوری کے الزام میں تم کو چھ مہینہ کی سزا دیتا ہوں"۔
ملزم حضور میری بجائے وکیل صاحب کو سزا ملنی چاہیئے۔
مجسٹریٹ یہ کیوں؟"
ملزم اس لئے کہ جو پچاس روپئے میں نے چرائے تھے وہ بطور فیس وکیل صاحب کے پاس چلے گئے اس لحاظ سے چوری کا مال تو وکیل صاحب کے پاس ہے ان ہی کو سزا ملنی چاہیئے۔

موت ایک خوشگوار نیند ہے، جو سوتا ہے وہ پھر بیدار نہیں ہوتا۔

دلچسپ معلومات

بولنے والا اخبار

زمانۂ حال کی ایجادات میں حیرت انگیز ایجاد "بولنے والا اخبار" ہے کہ اخبار کوئی ریڈیو نہیں بلکہ ایک کاغذ ہے جس کو آپ اپنے کھانے کی میز پر رکھدیجئے اس کے کنارے کو ذرا سا پھاڑ دیجئے اور پھر دیکھیئے کہ آپ کی مجلس طعام کسطرح بزم سرود و سخن بنجاتی ہے بچے مزاحیہ چٹکلے سن سکتے ہیں اندھے اور علم سے بے بہرہ لوگ سارے دن کی خبریں سن سکتے ہیں اور محبت بھرے گیت سن سکتی ہیں نیویارک کے ایک ریڈیو اور ٹیلیفون اکسپرٹ نے اس کو ایجاد کیا ہے اس کا اصول یہ ہے کہ آواز کی لہروں کو اخبار کے کنارے میں بند کردیا جاتا ہے سستا اور سادہ ہونے کی وجہ سے ہر غریب لڑکا بھی اس سے مستفید ہوسکتا ہے اس کو چلانے والی ایک مشین ہوتی ہے جو صرف ۹ انچ کے گراموفون کے ساتھ ایک سوتی ریل کو جوڑ کر تیار کی گئی ہے امید ہے کہ یہ مشین رپورٹر کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔

اگلے مہینہ مسٹر فلنس نیویارک کے پبلشروں کے سامنے اس کے تجربات دکھائیں گے اس کے ساتھ آلہ مکبر الصوت جوڑنے سے ہر قسم کی آواز نکلتی ہے۔

بجلی کے چمکنے سے تیس سیکنڈ کے بعد اس کے کڑکنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

افسانہ

گونگی دلھن

از ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور

جو لوگ کہ سماعت اور گویائی سے محروم ہیں وہ بھی ہماری طرح احساسات اور جذبات رکھتے ہیں اور ان کے دل میں بھی اسیطرح محبت کی تڑپ موجود ہوتی ہے جس طرح ہمارے دل میں ہے، ذیل کے افسانے میں ان ہی جذبات کو ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے بے نقاب کیا ہے۔

جب لڑکی کا نام سوبھاشنی (شیریں سخن) رکھا گیا تو کسے معلوم تھا کہ وہ گونگی ہوگی اس کی دو بڑی بہنیں تھیں جن کے نام (شوکیشنی (حسین زلف اور سوہینی (خوش تبسم) تھے اس لئے ان کے ناموں میں یگانگت کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے باپ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کا نام سوبھاشنی رکھا گھر والے پیار سے سوبھا کہا کرتے تھے اس کی دونوں بڑی بہنوں کی شادی ہوچکی تھی لیکن بے زبان سوبھا ابھی کنواری تھی۔

والدین کو تردد تھا کہ یہ بیڑا کیونکر پار لگے گا کیونکہ سوبھا کی بہنوں کی شادی میں بڑی بڑی سخت زحمتوں کا سامنا ہوا تھا۔

پھر سوبھا جیسی لڑکی کے لئے شوہر کا تلاش کرنا سب جانتے تھے کہ وہ بولتی نہیں اور غالباً ذوق سماعت سے بھی محروم ہے، سوبھاشنی بچپن ہی سے یہ سمجھنے لگی تھی کہ خدا نے اسے والدین کے لئے آفت جاں، اور قہر ناگہاں بناکر بھیجا ہے اس لئے وہ ہر شخص سے دور رہا کرتی اور کوشش کرتی تھی کہ اپنا وقت تنہائی میں گذارے وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ لوگ اسے بھول جائیں اور اس کی طرف سے بالکل بے فکر ہوجائیں لیکن مصیبت کو کوئی نہیں بھول سکتا، رات دن ماں باپ متفکر رہا کرتے تھے، اور لڑکی کے انجام پر غور کیا کرتے تھے عام طور پر مائیں لڑکی سے بہت محبت کرتی ہیں لیکن سوبھا کی ماں ہمیشہ اس سے نفرت کرتی تھی گویا کہ وہ اس کے جسم پر ایک بدنما داغ کی طرح، حالانکہ سوبھا کا باپ "بانی کنٹھ" اسے دونوں لڑکیوں سے زیادہ عزیز رکھتا تھا سوبھا قوت گویائی سے محروم تھی لیکن وہ بڑی بڑی سیاہ غزالی آنکھوں سے محروم نہ تھی جب اس کے نازک دماغ میں کوئی خیال پیدا ہوتا تو اسکے ہونٹ گلاب کی طرح تھرتھرانے لگتے تھے۔

جب ہم اپنا خیال لفظوں میں ظاہر کرتے ہیں تو ان خیالات کو لفظوں کا اصلی جامہ نہیں پہنا سکتے، کسی خیال کو لفظوں میں ظاہر کرنا اسی طرح سے جیسے ہم اپنی مادری زبان کا ترجمہ کسی غیر زبان میں کریں ترجمہ میں اصل خیالات کی خوبی زائل ہوجاتی ہے کیونکہ ترجمہ بالکل صحیح نہیں ہوتا اور اس لئے ہم غلطی میں مبتلا ہوجاتے ہیں لیکن نگاہوں کو کسی ترجمانی کی ضرورت نہیں ہوتی آنکھیں سب کچھ اشارے اشارے میں کہہ جاتی ہیں اور سمجھنے والے سمجھ جاتے ہیں جو لوگ بچپن ہی سے ہونٹوں کو حرکت دینے کے سوا قوت گویائی سے واقف نہیں ہوتے وہ لوگ بھی خاموشی کی زبان سیکھتے ہیں جو اظہار کی حد سے بعید سمندر کی طرح عمیق، اور آسمان کی طرح صاف ہوتی ہے جس کے آغوش میں فطرت کے تمام مناظر کھیلا کرتے ہیں گونگے انسانوں میں نیچر کی عظمت کی طرح رعب اور متانت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بچے سوبھا سے ڈرتے تھے اور کوئی اس کے ساتھ نہ کھیلتا تھا وہ تنہا تھی اور خاموش اس کا کوئی دوست نہ تھا جس طرح دوپہر کی لہر سوبھا جس چھوٹے سے گاؤں میں رہتی تھی اس کا نام چاندی پور تھا وہ ندی جس کے کنارے یہ آباد تھا، بنگال کی دوسری ندیوں کی بہ نسبت چھوٹی تھی اس کے بہاؤ کا راستہ تنگ اور محدود تھا۔

اس میں کبھی سیلاب نہ آتا تھا وہ بدستور گاؤں کے پاس سے اسی طرح بہا کرتی تھی گویا وہ دیہاتیوں کے گھروں سے کوئی خاص تعلق رکھتی ہے جو اس کے کنارے پر بسے ہوئے تھے ندی کے دونوں کناروں پر مکانات جھونپڑیاں اور سایہ دار درخت لگے ہوئے تھے "بانی کنٹھ" کے مکان سے ندی دکھائی دیتی تھی ندی پر گذرنے والوں کو جھونپڑیاں اور گھر نظر آتے تھے میں نہیں کہہ سکتا کہ ان دنیا دی جاہ و حشم اور مال و دولت کی موجودگی میں کسی نے اس کا خیال بھی کیا ہو وہ ندی کی طرف نکل جاتی اور دیر تک وہاں بیٹھی رہتی تھی لیکن یہاں خود نیچر کو اس کا خیال تھا اور وہ اس سے بولتی تھی، ندی کی لہروں کی آواز گاؤں والوں کا شور و غل ملاحوں کے گیت پرندوں کی نغمہ سنجی اور درختوں کے جھومنے کی کھڑکھڑاہٹ اس کے قلب کی حرکت میں گم ہوکر ایک ہوجاتی تھی اور وہ سب ملکر ایک خوفناک اور زوردار آواز بن کر اس کی نازک اور بے چین روح کو ٹھیس لگایا کرتی تھیں ندی کی سنسناہٹ اور نیچر کی رنگینیاں اس معصوم لڑکی کی زبان تھی

ان گھنی اور لمبی پلکوں والی سیاہ آنکھوں کی زبان ساری کائنات کی زبان تھی، ٹھیک دوپہر میں جب ملاح کھانے کے لئے اپنے اپنے گھروں کو جاچکے تھے چڑیاں ساکت تھیں کشتیوں کی آمد و رفت کم ہوچکی تھی ہنگامہ آفریں دنیا سکون پذیر ہوکر ایک ہیبتناک دیو کی ہیبت اختیار کرچکی تھی اس وقت لا متناہی فضا اور آسمان کے نیچے صرف ایک گونگی لڑکی تھی اور ایک بے زبان نیچر ایک دھوپ کی روشنی میں اور دوسری ایک سایہ دار درخت کے نیچے

سوبھا سہیلیوں کی ہم جلیسی سے بالکل محروم نہ تھی تھان پر دو گائیں تھیں، سروپ بھاشی اور پنگولی انھوں نے کبھی سوبھا کی زبان سے اپنے نام نہ سنے تھے لیکن اس کے قدموں کی آہٹ سے واقف ہوگئیں تھیں گو سوبھا صاف لفظوں میں نہ بول سکتی تھی لیکن اپنی آواز میں گنگنایا کرتی تھی اور گائیں اس کے اس پریم بھرے گنگناہٹ کو خوب سمجھتی تھیں جب وہ ان کو تھپتھپاتی، ان کے منھ چومتی یا اپنے ہاتھ منھ پر پھیرتی تو وہ اسے محبت بھری نگاہوں سے دیکھا کرتی تھیں، سوبھا تھان میں جاتی اپنے نازک بازو سروپ بھاشی کی گردن میں حمائل کرتی اور پنگولی اپنی مہربان آنکھیں اٹھاکر اسے تکتی تھی سوبھا دن بھر میں تین مرتبہ اس کے پاس جاتی تھی اور اکثر اوقات خلاف معمول جب وہ کسی سے ایسی بات سنتی جس سے اسے صدمہ پہونچتا تو وہ ان گونگی سہیلیوں کے پاس چلی آتی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گائیں اس کے خاموش اور افسردہ چہرہ کو دیکھ کر اس کی بیقراری قلب کا اندازہ کرلیتی تھیں اور اس کے قریب آکر اس کے ہاتھوں سے اپنے سر اور سینگ لاکر اور اپنی گونگی زبان اور حیوانی طرز محبت سے اس کو تسلی دینے کی کوشش کرتیں ان کے علاوہ گھر میں ایک بلی اور بکری کے بچے بھی تھے لیکن سوبھا ان سے گایوں کے برابر محبت نہ کرتی تھی حالانکہ وہ اس سے زیادہ محبت کا اظہار کیا کرتے تھے جب کبھی دن یا رات کو بلی کے بچہ کو موقع ملتا تو وہ کودکر سوبھا کی گود میں بیٹھ جاتا اور جب سوبھا اس کے سر اور پیٹھ پر انگلیاں پھیرتی تو وہ سونے کی کوشش کرتا سوبھا کا ایک دوست اشرف المخلوقات میں بھی تھا اور یہ مشکل سے کہلا جا سکتا ہے کہ

۵ سوبھا کے اس سے کسقدر تعلقات تھے کیونکہ وہ بول سکتا تھا اور سوبھا بت کیطرح گویائی سے محروم تھی اور یہ ایک ایسی خلیج تھی جو ان دونوں کے درمیان حائل تھی وہ گوسائین کا سب سے چھوٹا لڑکا پرتاب تھا والدین اس سے بالکل نا امید ہوگئے تھے کہ پرتاپ کبھی روزی پیدا کرنے کے قابل نہیں ہوسکتا لیکن بیکار لوگوں کو یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ ان کے عزیز و اقارب سے دل برداشتہ اور ناراض ہوجائیں لیکن وہ عموماً ہر دلعزیز ہوتے ہیں کسی کام یا فرض کی قید نہ ہونے سے وہ عوام کی ملکیت بن جاتے ہیں جس طرح ہر شہر کو ایک کشادہ اور وسیع فضا کی ضرورت ہوتی ہے جہاں لوگ تفریح کرسکیں یا تازہ ہوا کھاسکیں اسی طرح ایک گاؤں کو بھی دو یا تین آوارہ گرد اور بیکار لوگوں کی حاجت ہوتی ہے جو ہر شخص کے لئے اپنا وقت صرف کرسکیں تاکہ اگر کسی رفیق یا مددگار کی ضرورت ہو تو کوئی ایسا شخص مل سکے۔

پرتاب کا مشغلہ ماہی کا شکار تھا وہ اس میں اپنا زیادہ وقت صرف کرتا تھا اور تقریباً ہر شام کو وہ اس شکار میں معروف دیکھا جاتا تھا اور اس طرح وہ اکثر اور عام طور سے سوبھا سے ملاقات کا موقع پاتا تھا وہ خود چاہے جیسا ہو لیکن اسے دوستوں کی تمنا ضرور تھی اور جب کوئی شخص مچھلیاں پکڑنے کی کوشش کرتا تو اس کو ایک خاموش دوست ہی کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے پرتاپ خاموشی کی وجہ سے سوبھا کی عزت کرتا تھا چونکہ ہر شخص اسے سوبھا کہا کرتا تھا اس لئے وہ اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے صرف "سو" کہہ کر پکارتا تھا سوبھا ایک نیم کے درخت کے نیچے بیٹھی رہتی اور پرتاپ اس سے چند قدم کے فاصلہ پر اپنی ڈوگن ڈال کر بیٹھ جاتا تھا وہ اپنے ساتھ پان لیجایا کرتا اور سوبھا اسے پان لگا دیا کرتی تھی وہ اکثر دل ہی دل میں سوچا کرتی کہ پرتاپ کو پرتاپ کا ہاتھ بٹانے لیکن وہاں کوئی ایسا کام نہ تھا تاہم وہ خدا سے ایک غیر معمولی طاقت حاصل کرنے کی دعا کرتی تاکہ وہ کسی طرح پرتاپ کو متحیر اور متعجب بناکر یہ کہنے پر مجبور کردے کہ "میرے خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ میری "سوبھا" ایسا کرسکے گی۔

اگر سوبھا سمندر یا دریا کی پری ہوتی تو ممکن تھا کہ ندی سے کوئی قیمتی پتھر لیکر آہستہ آہستہ نکلتی اور پرتاپ مچھلی کی ڈوگن وغیرہ توڑکر ندی کی گہرائیوں میں کود پڑتا اور نیچے کی دنیا میں پہونچ جاتا جہاں وہ ایک سنہرے بستر پر چاندی کے محل میں صرف "سو" بانی کنٹھ کی بیٹی کو دیکھتا اور اور یہ خیال کرتا ہاں ہماری "سو" جواہرات کے درخشاں شہر کے بادشاہ کی اکلوتی بیٹی ہے لیکن یہ بالکل ناممکن تھا کیونکہ سوبھا ایک غریب گھرانہ میں پیدا ہوئی تھی اس طرح اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہ تھا کہ وہ گوسائیں کے لڑکے کو متعجب کرتی وہ بڑی ہوگئی اور آہستہ آہستہ اپنی زندگی کو سمجھنے اور اس کا احساس کرنے لگی اس کے سینہ میں ایک ناقابل اظہار تموج اور اضطراب کا دریا لہریں لینے لگا وہ اپنے آپ کو حسرت سے دیکھتی اور دل ہی دل میں سوال کرتی لیکن کوئی تسکین بخش جواب اس کو نہ ملتا۔

ایک رات جب چاند اپنی پوری آب و تاب سے آسمان پر جلوہ فگن تھا "سوبھا" نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دبے پاؤں باہر نکل گئی حسین نیچر چودھویں رات کا چاند بنی ہوئی خاموش اور تنہا "سوبھا" کی طرح خوابیدہ اور پرسکون دنیا پر مخمور نگاہیں ڈال رہی تھی سوبھا کا جوان اور تازہ دل سینہ میں دھک دھک کررہا تھا، مسرت اور غم نے اس کی زندگی میں ایک ہیجان پیدا کردیا تھا اس کی نازک ہستی رنج و الم سے انتہا درجہ لبریز ہوگئی اس نے اپنی تنہائی کا پہلے بھی احساس کیا تھا لیکن اس وقت اسے تنہائی کا عالم سوہان روح معلوم ہوتا تھا اس کا دل غم سے بھر اٹھا اور منھ سے کوئی بات نہ نکلتی تھی۔

اس وقت خاموش اور ساکن زمین کی گود تھی اور ایک دکھیاری کنیا شادی کے خیال نے اس کے والدین کو بیحد پریشانیوں میں مبتلا کردیا تھا لوگ ان کی برائیاں کرتے اور الزام لگاتے اور ذات سے باہر کردینے کی دھمکیاں دیتے تھے "بانی کنٹھ" کی روزمرہ کی زندگی اطمینان اور خوشحالی سے لبریز ہوتی تھی اور اس کے گھر والے روزانہ دو مرتبہ مچھلی کی کڑھی کھاتے تھے۔

اس لئے لوگ اور بھی جلتے تھے جب عورتوں نے شادی کے متعلق زیادہ زور دیا تو "بانی کنٹھ" کچھ دنوں کے لئے باہر چلا گیا واپس آنے کے بعد کہا کہ اب ہم لوگ کلکتہ جائیں گے ان لوگوں نے نئے مقام کے سفر کی تیاری شروع کی سوبھا کا غمگین دل کہر آلود صبح کی طرح آنسوؤں کی بارش سے بہت زیادہ تاریک ہوگیا اس کی روح پر کئی دن سے ایک خوف اور دہشت غالب تھی وہ اپنے والدین کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہوگئی لیکن اس کی بیقرار نگاہیں مستغرانہ انداز میں والدین کے چہرے کی طرف جمی ہوئی تھیں جیسے وہ ان سے کسی جواب کی منتظر ہے لیکن وہ کبھی کوئی لفظ نہ کہتے تھے اس اثنا میں ایک دن شام کے وقت جب پرتاپ مچھلیوں کے شکار میں معروف تھا اس نے سوبھا سے ہنستے ہوئے کہا "سو" اب تمہارے پتا نے تمہارے لئے پتی ڈھونڈھ لیا ہے اب تم بیاہ دی جاؤ گی! لیکن کہیں مجھے بھول نہ جانا اور پھر وہ اپنے شکار کی طرف متوجہ ہوگیا جس طرح ایک زخمی ہرنی شکاری کے چہرے پر حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہے سوبھا کا دل ڈوبنے لگا وہ گھر واپس اور باپ کے قدموں پر گر کر زار و قطار رونے لگی بانی کنٹھ نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی لیکن اس کا دل بھی بھر آیا اور تمام چہرہ آنسوؤں سے تر بتر ہوگیا۔

یہ بات معلوم ہوجانے کے بعد کہ کل کلکتہ روانہ ہوں گے سوبھا تھان میں اپنے بچپن کی سہیلیوں کو آخری الوداع کہنے کے لئے گئی اس نے ان کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا ان کی گردن سے لپٹی ان کے چہروں کو پیار اور محبت کی نگاہوں سے دیکھا اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہوگیا یہ سیلاب اس کی بیکسی اور مجبوری کا اظہار کررہا تھا چاند کی دسویں رات تھی سوبھا گھر سے باہر نکلی اور ندی کے کنارے پہونچ گئی یہ معلوم ہوتا تھا جیسے وہ ندی سے کہہ رہی ہو:- کہ میں نے تم کو کیا ضرر پہونچایا ہے اسی طرح سوبھا پرتاپ پر اپنی معصوم نگاہیں دوڑا رہی تھی اس دن وہ درخت کے نیچے زیادہ دیر تک نہ ٹھہری اور چلی گئی بانی کنٹھ سوکر اٹھا تھا اور (باقی بر صفحہ ۴ کالم ۲ کے نیچے)

نیوز کرانیکل کی رائے

لندن ۱۰؍ اکتوبر۔ اخبار نیوز کرانیکل لکھتا ہے کہ ہندوستان حکومت خود مختاری کی جانب برابر بڑھتا جارہا ہے لیکن ابھی بہت سی مزاحموں کو صاف کرنا ہے اور جس جوش کے ساتھ ہم یہ کام کریں گے۔ اس سے ہندوستان میں اور دوسری جگہوں میں موجودہ جنگ میں ہمارے خلوص کا اندازہ کیا جائے گا۔ کانگریس سے خاص خاص معاملوں کو فیاضانہ انداز میں طے کرنے میں زیادہ دیر نہ لگانا چاہئیے۔

برطانی رجعت پسندوں کو تنبیہ

لندن ۹؍ اکتوبر۔ ہندوستانی معاملات کے متعلق بات چیت میں مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے لیبر پارٹی کا آرگن "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے کہ اگر دور اندیشی اور نیک نیتی موجود ہو تو ان مشکلات پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔ بات چیت کی ناکامی کا ڈر اتنا ہندوستان میں نہیں جتنا کہ برطانیہ میں ہے اور اتنا ڈر مسئلہ کی پیچیدگیوں کی وجہ سے نہیں۔ جتنا ڈر کہ برطانیہ کے رجعت پسندانہ اور مخصوص مفاد کی وجہ سے ہے جو کہ ہندوستان کی حکومت خود مختاری کی جانب ہر قدم کے راستہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ ہمیشہ اس قسم کے روڑے اٹکانا بیوقوفی ہے۔ اسوقت یہ ایسی حماقت ہے جو کہ قابل

تقریب ہے۔ لڑائی لمبی چل سکتی ہے اور مشرق میں بھی پھیل سکتی ہے۔ ایک مطمئن اور کامل ولیقہ کا شریک ہندوستان امپیریل مفاد کے لئے بہت ضروری ہے۔

ہم دوسرے فرقہ میں شامل ہو جائینگے

نئی دہلی ۱۰؍ اکتوبر۔ وائسرائے سے ملاقات کے بعد ڈاکٹر امبیدکر نے ایک بیان شایع کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ مہاتما گاندھی اور کانگریس نے غیر کانگریسی پارٹیوں کے متعلق جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس سے اقلیتوں کا مسئلہ حل نہ ہوگا۔ ڈاکٹر امبیدکر نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ پونا پیکٹ پر سختی سے عمل کیا جائیگا ورنہ وہ دلتوں کے لئے جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کریں گے۔ انھوں نے پھر یہ دھمکی دی ہے کہ اگر دلتوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا گیا۔ تو وہ کسی دوسرے بڑے فرقہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اس کی ذمہ داری کانگریس پر ہوگی۔

وائسرائے سے ملاقات

دہلی ۹؍ اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ آج نواب اسمعیل خاں نے وائسرائے سے ملاقات کی جو پون گھنٹہ تک جاری رہی نواب صاحب نے مسٹر جناح سے بھی ملاقات کی اور یو۔ پی کی خاکسار تحریک کے متعلق انھیں حالات بتائے۔

دنیائے اسلام

بقیہ صفحہ اوّل کالم ۴ سے آگے

جنھوں نے ترکی کا پلٹ دی بلکہ اس سے ایک زیادہ ضروری پہلو کو روشنی میں لائیں گے ہم ترکی کے موجودہ صدر جمہوریہ کے دل و دماغ کے اوصاف بیان کریں گے۔

اتاترک سے ہم واقف ہوگئے ہیں جنرل عصمت انونو کس قسم کے انسان ہیں؟ کیا وہ اس اعلیٰ عہدہ پر کام کر سکیں گے جس پر اب انھیں متمکن کیا گیا ہے دوسرے سوال کا جواب مکمل تو تاریخ ہی دے سکتی ہے مگر اتاترک کے جانشین کی سابقہ زندگی سے جو اختصار کے ساتھ اوپر درج کر دی گئی ہے ہم کچھ کچھ ضرور اندازہ کر سکتے ہیں کہ عصمت انونو اس حیثیت میں قوم کے لئے کتنے مفید ثابت ہو سکتے ہیں

جدید صدر کے متعلق بعض لوگ اس بات سے باخبر ہیں کہ وہ ڈسپلن کے معاملہ میں بہت سخت ہیں اور نہ بھی کیوں ہوں، آخر عصمت انونو ایک سپاہی ہی تو ہے دوسری طرف جن لوگوں کو ان کے ماتحت کام کرنے کا اتفاق ہوا ہے انھوں نے مجھے بتایا ہے کہ قدرت نے انھیں رہبری کے فطری اوصاف سے بہرہ ور کیا ہے۔ اور وہ دوسروں کے دلوں میں اپنے واسطے اعتماد پیدا کر سکتے ہیں۔

عصمت انونو زندگی بھر اپنی بیوی اور تین بچوں کے ساتھ سادگی کے ساتھ زندگی بسر کرتے رہے ہیں جہاں تک ان کی حب الوطنی اور ملک کے مفاد کا خیال رکھنے کا تعلق ہے ان دونوں پر تو کسی شبہ کی پرچھائیں بھی نہیں پڑ سکتی آپ جمہوری تصور حکومت کے خلاف نہیں ہیں مگر کہا جاتا ہے کہ آپ محسوس کرتے ہیں اور غالباً صحیح محسوس کرتے ہیں کہ بحیثیت مجموعی ترکی قوم کسی طرح بھی اس قسم کے سیاسی جمہوریت کے لئے تیار نہیں ہے جو کہ مغربی یوروپ کے متمدن علاقے میں نشو ونما پا گئی ہے۔

مگر یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ انقرہ کا نظام اختیار کسی بات سے بھی جرمنی اور اٹلی کے نازی اور فاسسٹ نظام حکومت کا چربہ نہیں ہے۔ بنیادی طور پر تو ترکی میں آزادی پسند تحریک بھی چل رہی ہے ری پبلک کی بنیاد پڑنے کے بعد سے جن زبردست اصلاحات کا اجرا ہوا ہے ان پر جنرل عصمت انونو کامل یقین رکھتے ہیں وہ اس اصول پر قائم ہیں کہ جدید تہذیب اختیار کرنے کی جانب ترکی جو قدم اٹھا چکا ہے وہ مسلسل آگے ہی بڑھتا رہے گا اور رہنا چاہئے۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں نئے صدر ترکی نے ایک خطبہ دیتے ہوئے انقلاب ترکی کے بارے میں اپنے فلسفہ کا لب لباب یوں پیش کیا تھا۔

ہمارا انقلاب قومی حیثیت رکھتا ہے یہ دور عثمانیہ کی معاشرتی زندگی کے سدھار کی مسلسل کوششوں میں سے ایک کوشش نہیں ہے عثمانی قوانین کو ہٹا کر ان کی جگہ ترکی قانون رائج کرنا اور عثمانی پارلیمنٹ کو توڑ کر گرانڈ اسمبلی اور اس جیسے جمہوری قایم کرنا ضروری تھا۔

ترکی قوم کو بلند کرنے کے لئے ہم نے خود کو محدود نظریوں کا پابند نہیں کیا ہے ہمارا پہلا اور کبھی نہ ختم ہونے والا فریضہ یہ ہے کہ کسی وجہ سے بھی ہم چھوڑے ہوئے راستوں پر دوبارہ واپس نہ جائیں انقلاب کی دوسری ڈیوٹی یہ ہے کہ یہ ایک یقینی تغیر پیدا کرنے والی اور تعمیری سمت میں سفر کرتے

مہاتما جی وائسرائے سے پھر ملیں گے

دہلی ۹؍ اکتوبر۔ کانگریسی حلقوں میں تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ اس امر کا امکان ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے وارداھا کے اجلاس کے بعد وائسرائے مہاتما گاندھی کو ایک دفعہ پھر ملاقات کی دعوت دینگے مزید معلوم ہوا ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے معاملہ پر مہاتما گاندھی مسٹر جناح سے بھی ملاقات کرینگے۔

مانچسٹر گارڈین کا مشورہ

لندن ۱۰؍ اکتوبر۔ مانچسٹر گارڈین نے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں تجویز کیا ہے کہ حکومت ہند ایک عارضی وار کونسل قایم کر دے جس میں کانگریس مسلم لیگ لبرل پارٹی اور ریاستوں کے نمائندے شامل ہوں۔

اخبار نے مزید لکھا ہے کہ جب تک لیڈروں سے وائسرائے کی ملاقات کا سلسلہ ختم نہ ہو جائے اور ان کی رپورٹ برطانی حکومت کے پاس نہ پہنچ جائے۔ تب تک کانگریس کے سوالات کا سرکاری طور پر جواب نہیں دیا جا سکتا مگر یہ افسوس کی بات ہے کہ اب تک پارلیمنٹ اور رائے عامہ نے کوئی ایسی بات نہیں کی ہے کہ جس سے معلوم ہوا کہ انھیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ ہندوستان کو ایک مطمئن حصہ دار کی حیثیت سے برطانیہ کا معاون بنانا ضروری ہے۔

اقتصادی بورڈ کا تقرر

دہلی ۹؍ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ان اقتصادی مسائل پر غور کرنے کے لئے جو جنگ کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہیں۔ حکومت ہند نے ایک بورڈ کا تقرر کیا ہے جس کے صدر شعبہ تجارت کے ممبر سر راماسوامی مدلیار اور نائب صدر حکومت ہند کے مشیر اقتصادیات ڈاکٹر گریگوری ہوں گے۔

اس بورڈ کے فرایض انتظامی نہ ہونگے بلکہ اس کا کام تمام اقتصادی معلومات فراہم کرنا اور اقتصادی مسائل پر غور و خوض کر کے مشورہ دینا ہوگا۔

روس جرمنی کو کچا مال سپلائی کریگا

ماسکو ۱۹؍ اکتوبر۔ جرمنی کے اقتصادی مشن نے آج رات موسیو مولوٹو سے پہلی ملاقات کی۔ تاس ایجنسی کا بیان ہے کہ ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے جس کے ذریعہ روس نے فوراً ہی جرمنی کو کچا مال سپلائی کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔

خاکساروں پر پولیس نے گولی چلائی

اس حادثہ کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل سرکاری کمیونکے شایع ہوا ہے۔

۸؍ اکتوبر کو خورجہ (ضلع بلند شہر) کے قریب پولیس نے فوج کی مدد سے بہت بڑی تعداد میں خاکساروں کو گرفتار کیا اور انھیں دہلی لے جانے سے پہلے جہاں سے کہ وہ آئے تھے کچھ درمیانی وقفہ میں نظر بند رکھنے کے لئے لاریوں کے ذریعہ بلند شہر جیل پہنچایا گیا ۹½ بجے صبح کے قریب جیل پہنچا جب قیدیوں کا پہلا جتھہ جیل پہنچا تو دوسرے جتھے نے اپنے بیلچے تان لئے اور وحشی آمیز رویہ اختیار کیا کہا جاتا ہے کہ کچھ خاکسار اپنے بیلچے گھماتے ہوئے اس سڑک پر ہو لئے جو بڑی سڑک سے جا کر ملتی تھی جب حالات یہ پیدا ہو گئے۔ تو گولی چلائی گئی جس کے نتیجہ میں پانچ خاکسار ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے۔ جن میں سے ۲ کی حالت نازک ہے۔ ایک ڈپٹی مجسٹریٹ بھی زخمی ہوا ہے صورت حالات پر قابو پا لیا گیا۔ خاکسار مزید کسی ہنگامہ کے جیل میں داخل ہو گئے۔

لندن ۹؍ اکتوبر۔ آج جرمن ریڈیو نے سوئٹزرلینڈ پر یہ الزام لگایا کہ وہاں جرمنوں کے خلاف بہت پروپگنڈا ہوتا ہے اور سوئٹزرلینڈ اسوقت برطانیہ پروپگنڈا کا [illegible]

مہاتما گاندھی اور وائسرائے کی ملاقات کا نتیجہ

لندن ۵ اکتوبر۔ وائسرائے اور ہندوستان کے مختلف لیڈروں کے درمیان چند روز سے جو گفت وشنید اور ملاقاتیں ہو رہی ہیں ان سے یورپ میں بڑی دلچسپی لی جا رہی ہے۔ نامہ نگار کا بیان ہے کہ برطانیہ کے تمام آزاد خیال لوگ ہندوستانیوں کے مطالبوں کو جائز سمجھتے ہیں۔ بدھ کو روز کے ریڈیو سے جو خبریں براڈ کاسٹ کی گئی ہیں ان میں بیان کیا گیا تھا کہ وائسرائے ہند اور مہاتما گاندھی کے درمیان جو گفت وشنید ہو رہی ہے اس کے نتیجہ کا سیاسی مبصرین بڑی دلچسپی کے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ انڈیا لیگ پارلیمنٹری کمیٹی کے ممبر مسٹر گرن فیل، مسٹر ٹوم ولیم، مسٹر ولفریڈ اور برٹ بحیثیت کو وزیر ہند سے ملاقات کر رہے ہیں۔ یہ لوگ وزیر ہند کو مشورہ دیں گے کہ ہندوستان کے متعلق اعلان کیا جائے اور کانگریس کے مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے عملی قدم اٹھایا جائے۔ مانچسٹر گارڈین ڈیلی ہیرلڈ۔ نیو اسٹیٹسمین اور ٹریبیون کے ایڈیٹوریل نوٹوں میں کانگریس کے مطالبوں کو گول میز کانفرنس کے عہد سے اسقدر اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ تمام ترقی پسند حلقوں میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کے بیان کی تائید اور اس کے تدبر کی تعریف کی جا رہی ہے۔ اور اسے بالکل جائز بتلایا جا رہا ہے۔ اٹلی، روس امریکہ۔ ناروے۔ اور سویڈن کے اخباروں کے نامہ نگار ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق روزانہ مختلف ذریعوں سے معلومات حاصل کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ ہندوستان کے معاملات صرف برطانیہ کے ہی لئے دلچسپی کا موجب نہیں ہیں۔ ہندوستان کے مطالبوں کو لیبر اور لبرل طبقہ کے لوگوں کی پوری تائید اور ہمدردی حاصل ہے۔ لبرل پارٹی کی طرف سے ہندوستان کے بارے میں عنقریب ایک بیان شایع ہوگا۔ اگرچہ یہ تمام علامتیں اطمینان بخش ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ مسٹر کرشن مین سکرٹری انڈین لیگ کا کہنا یہ ہے کہ ابھی تک ذمہ دار حلقوں سے فیصلہ کن اقدام کرنے کے متعلق کوئی علامت ظاہر نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے کانگریس کو اپنے رویہ میں مضبوطی اور معقولیت برقرار رکھنی چاہیئے۔

جمعیۃ العلمائے سہارنپور کی کانفرنس

سہارنپور ۴ اکتوبر۔ جمعیۃ العلمائے ضلع سہارنپور کے اجلاس میں خاکساری فتنہ کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور کا یہ عام اجلاس تحریک خاکساری کو ملت اسلامیہ کے لئے جدید فتنہ اور سخت مضرت رساں سمجھتا ہے۔ خاکساری لٹریچر الاصلاح اور بانی تحریک عنایت اللہ صاحب مشرقی کی کتاب تذکرہ اور اشارات میں بیان کردہ عقائد و خیالات کے پیش نظر اس تحریک کا منشا واضح اور صاف طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو فوجی اور عسکری تنظیم کے دلفریب جال میں پھنسا کر ایک جانب مسلمانوں کے مذہبی و ملی افکار و عقائد کو تباہ و برباد کر دے۔ الحاد و لادینی کو فروغ دیا جائے اور دوسری جانب تحریک آزادی سے مسلمانوں کو باز رکھنے کے لئے منظم سازش کی جائے۔ اور انکو اسلحہ کے ذریعہ برٹش امپیریلزم کی بقا و استحکام کے لئے ہموار کیا جائے۔ جمعیۃ علمائے ضلع سہارنپور کا یہ اجلاس خاکساریت کے خونی معاہدہ کی تحریک کو قطعاً غیر اسلامی اور مذہبی و ملکی مفاد کے لئے بے حد نقصان رساں سمجھتا ہے اور مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ اس مسلم نما مگر تفرقہ انداز اور مخرب اسلام تحریک سے بالکل جدا رہیں۔

ہندوستان میں حقیقی کیبنٹ کے قیام کی ضرورت

مدراس ۵ اکتوبر۔ برطانی پارلیمنٹ میں مسٹر ایڈن نے جو اعلان کیا تھا کہ تمام خود مختار نوآبادیاں اپنی کیبنٹ کے ایک ایک وزیر کو مالک معظم کی حکومت سے مشورہ کرنے کے لئے لندن بھیج رہی ہیں اس کے بارے میں اخبار "ہندو" ایڈیٹوریل میں لکھتا ہے کہ جس مشورہ کے لئے نوآبادیاں اپنی کیبنٹ کے وزیروں کو بھیج رہی ہیں اگر اس میں ہندوستان کی کوئی آواز ہے تو کیبنٹ کے وزیر کو ہی ہندوستان کی نمائندگی کرنی چاہیئے۔ اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے کہ جب ہندوستان میں ایک حقیقی کیبنٹ قایم کر لی جائے۔ اگرچہ یہ کیبنٹ عارضی ہی ہوگی۔ ہنگامی وقت کے لئے بنائی جائیگی۔ اور جنگ جاری رہنے تک قایم رہے گی۔ آگے چلکر معاصر مذکور لکھتا ہے کہ "ہر دلعزیز کیبنٹ بنانے میں سب سے بڑی رکاوٹ فرقہ وارانہ مسئلہ بتایا جا رہا ہے۔ اور یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ فرقہ وارانہ سمجھوتہ ہو جائے۔ اگرچہ وہ عارضی ہی ہو۔ ہر ایک مسئلہ کی نزاکت اور آزاد ہندوستان کا مکمل آئین بنانے سے پیشتر المیناں بخش طریقہ پر اس مسئلہ کو حل کرنے کی ضرورت کو کم نہیں کرتے۔ مگر ہم ایک دفعہ پھر کہیں گے کہ یہ ایسا مسئلہ ہے جسے برطانیہ کی مداخلت کے بغیر ہندوستان کو خود حل کرنا چاہیئے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب برطانیہ اپنے قول اور فعل سے اس بات کو واضح کر دے کہ وہ اب ہندوستان کو مکمل ذمہ دار حکومت سے محروم نہیں رکھے گا۔ جو اس کا حق ہے۔ نہایت غیر مبہم الفاظ میں اس بات کا اعلان ہونا چاہیئے۔ کہ جنگ کے بعد ہندوستان آزاد ہوگا۔ اور کامن ویلتھ میں اس کا برابر کا حصہ ہوگا۔ یہ اعلان مرکزی حکومت میں موزوں تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ ہونا چاہیئے۔

روس کا بالٹک ریاستوں پر قبضہ

لندن ۷ اکتوبر۔ ادھر روس کی فوجیں استھونیہ کے راستہ ان علاقوں پر قبضہ کرنے کے لئے مغرب کی طرف کوچ کر رہی ہیں جو کہ حال ہی میں جرمنی کے حوالے کئے گئے تھے۔ ادھر جرمنی کو اپنے آدمیوں کو بالٹک ریاستوں سے واپس بلانے میں بڑی عجلت سے کام کرنا پڑ رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روس اور بلقانی ریاستوں سے جرمنی کی واپسی کے سلسلہ میں گفت وشنید ہو رہی ہے۔ ایک اخبار کا نمائندہ لکھتا ہے کہ روسی فوجیں آج یا کل استھونیا میں داخل ہو جائینگی۔ روسی فوج کے دستے ناروا میں داخل ہوں گے اور کچھ دستے چکوبا میں داخل ہوں گے۔ استھونیہ کی فوج راستوں پر تعینات کی جائے گی۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی حادثہ نہ ہونے پائے۔ آٹھ ہزار روسی فوج شمال مغربی ساحل پر مقام ہپسالو جائے گی۔ آٹھ ہزار سپاہ جزیرہ ورسل میں مقام کیو ریسر جائیگی۔ چار ہزار بندرگاہ بالٹکی جائے گی۔ اور ایک ہزار جزیرہ ڈاگو جائے گی۔ روسی فوجیں دو دستوں میں استھونیا کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہیں نئے معاہدہ کے مطابق یہ فوج استھونیا میں روس کی بحری اور ہوائی مرکزوں کی حفاظت کرے گی۔ روس نے چار ڈویژن رکھنے کا مطالبہ کیا تھا یعنی چالیس ہزار آدمی استھونیا میں اور اس کے دو مگنے لٹویا میں۔ حکومت جرمنی استھونیہ اور لٹویا ایک کمیشن بھیج رہی ہے جو جرمنی کو جرمنوں کی منتقلی کا انتظام کرے گا۔ اس وقت لٹویا میں پچاس ہزار استھونیا میں ۱۸۰۰۰ جرمن ہیں۔ لتھونیا میں ابھی تک کوئی کاروائی نہیں کی گئی۔ لیکن خیال ہے کہ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ لتھونیا میں بہت سے جرمن خاندان صدیوں سے آباد ہیں۔ برلن میں بیان کیا گیا ہے کہ روس سے جرمنوں کی واپسی کے سلسلہ میں جلد ہی غور کیا جائے گا۔

برلن ۷ اکتوبر۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ استھونیا اور لٹویا سے جرمن نوآبادیوں بلایا جا رہا ہے۔ انکی جائداد کی حفاظت کی جائے گی۔ یہ ہٹلر کے پروگرام کے مطابق ہے۔ ہٹلر نے اپنی تقریر میں بھی اس کا ذکر کیا تھا۔

وائسرائے سے ملاقاتوں کا تانتا

دہلی ۷ اکتوبر۔ ہز اکسیلنسی وائسرائے کی دعوت پر سر عبد الرحمٰن ممبر مرکزی اسمبلی۔ سر چمن لال سیتلواد صدر نیشنل لبرل فیڈریشن آف انڈیا اور سر کاؤس جی جہانگیر عنقریب ہی دہلی آ رہے ہیں۔ اور وائسرائے سے ملاقات کریں گے۔ کل ڈاکٹر بی۔ آر۔ امبیدکر اور سر محمد یعقوب نے بھی وائسرائے سے ملاقات کی۔

ہر ہٹلر کی تقریر

لندن ۷ اکتوبر آج جرمن ریشتاگ میں ہر ہٹلر ڈکٹیٹر جرمنی نے وہ تقریر کی جسکا تمام دنیا میں انتظار کیا جا رہا تھا۔

ہر ہٹلر نے فرمایا کہ جرمنی اور روس پولینڈ میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔ ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ اس جنگ کا مقصد یورپ کا تحفظ ہے اس مقصد کے لئے میں یورپین حکومتوں کی ایک کانفرنس تجویز کروں گا جس سے پہلے ہتھیار بندی میں کسی قسم کی کمی کرنا ضروری ہوگا تاکہ طاقت کی دھمکی موجود نہ رہے

ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ میں برطانیہ اور فرانس سے کوئی مطالبہ نہیں کرتا۔ برطانیہ اور فرانس سے سوائے نوآبادیوں کے میرا کوئی اور مطالبہ نہیں ہے لیکن نوآبادیوں کے مطالبے کو کسی قسم کا الٹی میٹم نہ سمجھا جائے بلکہ میرا یہ مطالبہ سیاسی انصاف پسندی پر مبنی ہے۔

ہر ہٹلر نے مزید فرمایا کہ برطانیہ نے ہمیشہ جرمنی کے مفاد کے خلاف کام کیا لیکن جرمنی نے ایسا نہیں کیا میں اپنی زندگی بھر برطانیہ اور جرمنی کے درمیان مفاہمت کی کوشش کرتا رہا ہوں۔

ہر ہٹلر نے صلح کے لئے پانچ تجویزیں پیش کیں اور کہا کہ یہ میری آخری تجویزیں ہیں اگر برطانیہ اور فرانس نے لڑائی بند نہ کی تو جرمنی جنگ کے لئے کمربستہ ہے ہر ہٹلر نے مسٹر چرچل اور دیگر برطانی وزیروں کے خلاف بھی بھڑاس نکالی اور کہا کہ یہ لوگ بلا وجہ جنگ کرا رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ برطانیہ فتح پائے گا مجھے اس میں ذرا بھی شک وشبہ نہیں کہ جرمنی فتح پائے گا۔ روس کا ذکر کرتے ہوئے ہر ہٹلر نے کہا کہ روس اور ہمارے درمیان اختلاف رائے ہے لیکن پھر بھی ہم سیاسی طور پر مل سکتے ہیں اور ہم نے ایک دوسرے کے علاقے کا احترام کرنے کا وعدہ کر لیا ہے۔

رامپور ایجی ٹیشن

رامپور بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں جو اشخاص دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی میں گرفتار کئے گئے تھے وہ سوائے تین اشخاص کے اور سب معافی مانگنے پر رہا کر دئے گئے لیڈران کو بھی اسی طرح رہا کر دیا گیا ایجی ٹیشن بظاہر ختم ہوگیا

کہئے کیوں؟

دنیا کی آبادی کا زیادہ تر حصہ چائے پینا کیوں پسند کرتا ہے۔ اس قدر بیشمار لوگ اس پینے والی شئے کو پینے کیلئے کیوں لازمی خیال کرتے ہیں۔ چند سال ہوئے لندن کے اندر و دیگر مقامات میں بہت سے گھروں میں چند سوالات بھیجے گئے جن میں مذکورہ بالا سوالات بھی ہیں۔ مردوں اور خصوصًا گھریلو عورتوں سے دریافت کیا گیا تھا کہ وہ بتائیں کہ چائے کیوں اور کس وقت پیتے ہیں اس تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ لندن کے اندر گھروں میں دن کے ہر ایک گھنٹہ میں چائے کا استعمال ہوتا ہے۔ لوگ صبح ناشتہ کے وقت سے لیکر سوتے وقت تک چائے پیتے ہیں۔

جن لوگوں نے جواب دیا ان میں سے ۳۵ فیصدی ناشتہ کے قبل چائے پیتے ہیں۔ ۹۸ فیصدی ناشتہ کے وقت۔ ۵۰ فیصدی دوپہر کے کھانے کے ساتھ۔ ۸۰ فیصدی سہ پہر کو اور ۱۰ فیصدی سونے کے قبل پیتے ہیں۔ اور بعض لوگ صبح اور شام کے کھانے کے بعد پیتے ہیں چائے کو وہ کیوں پسند کرتے ہیں، اس کے جواب میں بعضوں کو تو اس کی خوشبو اور بعضوں کو اس کے ذریعہ جسم میں جوش پیدا کرنے کی خاصیت پسند ہے۔ مردوں کو زیادہ تر بہ نسبت خوشبو کے جوش پیدا کرنے کی خاصیت پسند ہے عورتوں کو سب سے زیادہ اس کی خوشبو پسند ہے۔ اس کے علاوہ عورتوں نے کہا کہ یہ پیاس بجھاتی ہے۔ کم خرچ ہے اور سردیوں میں جسم کو گرم رکھتی ہے۔ چائے کی اس ہر دلعزیزی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک شاعر نے تعریف میں لکھا ہے۔ "یہ ہزاروں خوبیوں والی پینے کی شئے ہے۔" اس سے بڑھ کر اور اس کی کیا تعریف ہو سکتی ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف اور مارننگ پوسٹ نے چائے کے بارے میں لکھا ہے کہ لوگ جس وقت چائے پیتے ہیں وہ کیوں ایسے وقت چائے پیتے ہیں۔ انکو چائے کی پیالیوں کیا حاصل ہوتا ہے۔ اس کا جواب صرف ایک ہی ہے لوگ چائے اس لئے پیتے ہیں کیونکہ اس سے ان کی کمزوری دور ہو جاتی ہے اور انکو آرام پہونچتا ہے۔

چائے جوش پیدا کرتی ہے اس نکتہ پر سر ایک شخص نے کہا ہے کہ چائے جوش ہوجاتی ہے جو کنا ہونے کی قوت کو جگاتی ہے۔ یادداشت اور عام ہوشیاری بڑھاتی ہے اور روحانی نقصان کو دور کرتی ہے۔

تحقیقات کرنے والوں نے اپنی معلومات کے بعد جو نتیجہ نکالا ہے انکا بیان ہے کہ ٹائپ کرتے وقت حساب کرتے وقت پڑھتے اور گنتی کرتے وقت چائے کا اثر دماغ کی قوت کو بڑھاتا ہے اور روحانی کام کو تقویت بخشتا ہے۔ تجربات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ چائے کے عام استعمال سے کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہوتی جس سے طبیعت پست ہو جائے یا دماغی طاقت ذایل ہو جائے۔ بلکہ روحانی قوت میں ایک عرصہ تک جوش پیدا ہوتا رہتا ہے۔

"رومنس اوٹی" (چائے کا شوق) نامی رسالہ جو کہ نیویارک (یو این۔ اے) میں چھپا تھا اس میں برطانیہ کے ایک باشندے نے چائے کے بارے میں اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کی ہے۔

"ہر ایک انسان کی چائے پینے کی عادت پر جو اثر ظہور میں آتے ہیں۔ وہ قابل ملاحظہ ہیں دارجلنگ کی چائے کا ایک پیالہ جسے ہم صبح کے غسل کے بعد بڑے شوق سے آہستہ آہستہ پیتے ہیں۔ وہ پیالہ جو کہ ہمارے دل و دماغ سے رات بھر کے تمام دھندلے نقش دور کر دیتا ہے اور ہمارے رات کے خوابوں کی ہلکی سے ہلکی یاد کو مٹا کر ہمیں نئی تر و تازگی بخشتا ہے۔ نیز آسام کی چائے کے پیالے جو کہ زود ہضم اور صبح کے معمولی ناشتہ کو پر تکلف کھانے کی مانند کر دیتے ہیں۔ ہمیں اس قابل بناتے ہیں۔ کہ ہم ہر نیا دن یا امید۔ خوشی کے غیر معمولی جوش کے ساتھ شروع کرتے ہیں۔

عظیم الشان جلسہ دستار بندی مدرسہ تکمیل العلوم کانپور

بتاریخ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۵۸ھ بعد نماز جمعہ بوقت ٹھیک ایک بجے بمقام مسجد حضرت مولانا شاہ غلام حسین مرحوم واقع احاطہ کمال خاں منعقد ہوگا جسمیں علماء۔ فارغین کو سندیں دی جائینگی۔ امسال امتحان فراغت بالسن بریلی۔ دیوبند پنجاب کے بڑے بڑے مشہور ماہرین علوم نے جو کہ عربی کے بڑے بڑے مدارس اور سرکاری یونیورسیٹیوں کے بڑے درجہ کے ممتحنین میں سے ہیں اور جن کا تبحر علمی تقدس و احتیاط و سختی امتحان ضرب المثل ہے انھوں نے بکمال تحفظ امتحان لیا اور پوری جانچ کے بعد نمبر دیئے۔ الحمد للہ کہ طلبا اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ان میں سے بعض کو اس جلسہ میں اسناد دی جائیں گی۔ ممتحنین نے خوبی تعلیم مدرسہ کا اعتراف فرمایا۔

حکیم مولوی سمیع اللہ صاحب منکش سہونی وحضرت مولانا شاہ سید محمد ہدایت علی صاحب جے پوری ومولانا شاہ امام الدین صاحب اتی وحکیم ہادی رضا خاں صاحب بانی مینج اسلب کالج لکھنؤ وسید محمد عباس صاحب رئیس و بعض مدرسین ندوۃ العلماء۔ و دیگر علماء و شعراء وغیرہ محض بغرض شرکت جلسہ تشریف لاکر اپنے وعظوں تقریروں۔ شعروں سے حاضرین کو محظوظ فرمائینگے عام اہل اسلام سے استدعا ہے کہ مسجد مذکور میں ساڑھے بارہ بجے نماز جمعہ ادا کر کے اس بابرکت جلسہ میں شرکت فرما کر داخل حسنات ہوں۔

المشتہر حکیم ناطق ناظم مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور

فرانس کے وزیراعظم کا اعلان

پیرس ۷ اکتوبر۔ بیرونی ملکی امور کی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے آج فرانس کے وزیراعظم موسیو ڈلاڈیر نے اعلان کیا کہ برطانیہ اور فرانس اس جنگ میں اس لئے شریک ہوئے ہیں کہ یورپ میں پایدار امن قایم ہو جائے اور حملہ کا وہ دائمی خطرہ دور ہو جائے جسکی وجہ سے ہر ۶ ماہ کے بعد نوجوانوں کو کمربستہ ہونے کا حکم دینا پڑتا ہے۔ اس قسم کا امن اسی وقت قایم ہوسکتا ہے۔ جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ قوموں کو آزادی کے ساتھ زندہ رہنے کا حق ہے۔ برطانیہ اور فرانس ایسا امن چاہتے ہیں جس سے یورپ میں تشدد سے غلبہ حاصل کرنیکا سوال پیدا نہ ہو اور فرانس اور دوسرے ملکوں کی سرحدیں محفوظ ہو جائیں آخر میں موسیو ڈلاڈیر نے کہا کہ یہ لڑائی ہمارے سر تھوپی گئی ہے اور برطانیہ اور فرانس فتح حاصل ہونے تک اسے جاری رکھیں گے۔

اشتہار عام

اس اشتہار کے ذریعہ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء کے ٹیکہ لگانے کی فصل یکم اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء سے شروع ہو جاویگی۔ بدیں وجہ عوام کو نوٹس دیا جاتا ہے کہ حسب منشاء قانون ٹیکہ ہر ایک بلا ٹیکہ بچہ جو حدود میونسپلٹی میں رہتا ہے۔ اس کے ٹیکہ چیچک کا لگانا لازمی ہے اس واسطے اس کے والدین یا ولی کو لازم ہے کہ بچے کے ٹیکہ لگانے کے واسطے اپنے حلقے کے دفتر ٹیکہ میں مابین ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے دن تک حاضر کریں۔ بچہ تندرست ہوگا۔ تو ٹیکہ لگایا جائے گا۔ ہر ایک بچے کے ایک بازو میں تین ٹیکے لگائے جائیں گے۔

تفصیل حسب ذیل ہے۔

نام حلقہ	مقام دفتر	یوم مقررہ	نام ویکسینیٹران
صدر بازار، کلکٹر گنج	دفتر پیدائش فوت کچھیانہ محال	سوموار۔ منگل	منشی شیام سندر لال
	دفتر پیدائش فوت	بدھ۔ برہسپت	
گوالٹولی، نواب گنج	سنٹر گوالٹولی	سنیچر۔ اتوار	منشی راج بہادر
	ڈسپنسری نواب گنج	منگلوار	
سیسہ مئو	کالپی روڈ سینٹر	شکروار	پنڈت رام لکھن
	سیسہ مئو ڈسپنسری	منگل۔ بدھ	منشی محمد مبین خاں
کرنیل گنج	دفتر پیدائش فوت رام نرائن بازار	بدھ۔ برہسپت	پنڈت متھرا پرشاد
ٹپکاپور	دفتر پیدائش فوت ڈلیل پروا	بدھ۔ برہسپت	منشی عبدالرشید
انور گنج، گلس بازار	رجسٹریشن آفس گلس بازار	جمعہ۔ سنیچر	
گلس بازار	دفتر پیدائش فوت گلس بازار	جمعہ۔ سنیچر	پنڈت پیارے لال

ایگزیکیٹو آفسر میونسپل بورڈ کانپور

ہندو مسلم اتحاد اور مہاتما جی

مہاتما جی نے "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے جسمیں انھوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ کانگریسی اخباروں اور کانگریسیوں کو مسلم لیگ اور اس کے لیڈروں پر نکتہ چینی کرنے میں سخت تلخ لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے مہاتما جی نے خلافت نان کو اپریشن کے زمانہ کے ہندو مسلم اتحاد کی یاد تازہ کرتے ہوئے یہ اُمید ظاہر کی ہے کہ میں اپنی زندگی میں یہ اتحاد پھر دیکھ سکونگا۔

برلن ۹ اکتوبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ اسٹونیہ کے اور جرمنی کے ساتھ ایک نیا تجارتی معاہدہ کرنا منظور کر لیا ہے

جرمنی کے مطالبات

ہر ہٹلر نے اپنی تقریر میں مندرجہ ذیل پانچ مطالبات پیش کئے۔

(۱) نسلی اور سوشل حالات کے مطابق جرمنی کی سرحدوں کا مناسب تصفیہ۔

(۲) جرمنی کی سلطنت اور جنوبی مشرقی یورپ میں مختلف نسلوں کا نظام درست کیا جائے۔

(۳) یہودیوں کا مسئلہ حل کیا جائے

(۴) تمام ملکوں کے درمیان تجارتی تعلقات دوبارہ قایم کئے جائیں۔

(۵) ایک پولش اسٹیٹ قایم کی جائے جسکی غیر جانبداری کی جرمنی اور روس گارنٹی کریں گے۔

بحکم جناب مسٹر صغیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۲۰ و ۵)

نمبر مقدمہ ۵۱۹ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بابو مدن گوپال ایڈوکیٹ کانپور　مدعی

بنام محمد یوسف ولد نامعلوم قوم مسلمان ساکن محلہ کرنیل گنج شہر کانپور　مدعا علیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت کھاتہ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۵ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتًا یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے۔ یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے۔ تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ اکتوبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور　مہر عدالت

لاہور ہائیکورٹ کے نئے چیف جسٹس

شملہ ۶ اکتوبر۔ شملہ سے سرکاری اعلان شایع ہوا ہے کہ گورنر جنرل نے لاہور ہائیکورٹ کے جج آنریبل سر جیمز ایڈیسن کو ۹ اکتوبر سے لاہور ہائیکورٹ کا چیف جسٹس مقرر کیا ہے۔ انکا یہ تقرر سر ڈگلس ینگ کی عدم موجودگی یا مزید حکم تک جاری رہے گا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

جمال پر تو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

سبحی احسن

رجسٹرڈ نمبر ۱۲۲ ایل ۴۲

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۶ ششماہی ۴

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۷ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۲

ادبیات

آنسو

از جناب راجہ محمد عبداللہ صاحب نیاز ایم۔ اے

معتقد حب نہ رہا لذتِ تنہائی کا
حسن کو شوق ہوا انجمن آرائی کا

ظلمت و نور کی تفریق کا ساماں ہوا
یعنی سمٹا ہوا گنجینہ پریشان ہوا

جلوے خلوت کدۂ غیب سے آزاد ہوئے
زمزمے وسعتِ خاموش میں آباد ہوئے

ہر طرف پھیل گئے کُن فیکوں کے انوار
دیدہ افروز ہوا حُسن کا پہلا دربار

بہرِ اظہارِ وفا عرش سے قدسی آئے
اپنی تسبیح کا دربار میں ہدیہ لائے

داخلِ حلقۂ اربابِ وفا ہونے کو
آگئیں خلد سے حوریں بھی فدا ہونے کو

نذر کرنے کے لئے نغمۂ شیریں لائیں
اور کچھ پھول تر و تازہ و رنگیں لائیں

بر سر دوش ہوا قاف سے پریاں آئیں
آئیں لیکن عجب انداز سے رقصاں آئیں

لائیں اک زمزمۂ ہوش ربا کا تحفہ
رقص کی شکل میں ہر ناز و ادا کا تحفہ

پھر بصد عجز و ادب ارض و سموات آئے
لیکر اس بارگہ ناز میں سوغات آئے

چرخ نے انجم و خورشید و قمر پیش کئے
کوہ نے لعل تو دریا نے گہر پیش کئے

دفعتاً چھیڑ دیا چاند نے افسانۂ عشق
اے شہ حُسن مرے داغ ہیں نذرانۂ عشق

بڑھ کے انجم نے کہا اشک سراپا ہم ہیں
آپ کے جتنے طلبگار ہیں ہم سے کم ہیں

بول اُٹھے پھول یہ سُن سن کے چمن زاروں میں
سرخرو ہم ہیں تمہارے جگر افگاروں میں

لالہ نے سوزِ دلِ زار دکھایا اپنا
گُل نے پیراہنِ صد تار دکھایا اپنا

الغرض گرم ہوا عشق کا بازار بہت
اور تحائف کے لگائے گئے انبار بہت

حُسن خود دار کسی چیز پہ مائل نہ ہوا
خود فروشوں کی محبت کا وہ قائل نہ ہوا

دلِ انساں بھی کہیں بزم میں تھا وقفِ گداز
تھا تو خاموش مگر اشک تھے اُس کے غماز

اس کا احساس جو رہ رہ کے اُسے ہوتا تھا
اپنی بے مائگی عشق پہ خوں روتا تھا

دیکھ کر دیدۂ گریاں میں یہ اخلاص کے پھول
کرلیا آنسوؤں کو شانِ کریمی نے قبول

دنیائے اسلام

افغانستان کی معدنی دولت

گذشتہ سال امریکہ کی ایک کروڑپتی کمپنی نے حکومت افغانستان کی فرمائش پر چند ماہرین کو تیل کے چشمے دریافت کرنے کے لئے افغانستان بھیجا تھا۔ ماہرینِ معدنیات نے بعد تلاش بسیار نواح ہرات میں تیل کے چشمے دریافت کرلئے اور اپنی رپورٹ میں تحریر کیا کہ یہ چشمے تیل کی فراوانی میں کسی طرح باکو کے چشموں سے کم نہیں۔ حکومت افغانستان اس امریکی کمپنی کو تیل کی برآمد اور تجارت کا اجارہ دینا چاہتی تھی۔ لیکن بین الاقوامی حالات روز بروز بگڑنے لگے یہاں تک کہ جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کر دیا۔ اور فرانس اور برطانیہ بھی میدان جنگ میں کود پڑے۔ ان حالات میں حکومت افغانستان نے غیر ملکی کمپنی کو تیل کا اجارہ دینے کی تجویز ملتوی کردی۔ تیل کے یہ چشمے بلوچستان کے خط سرحد سے تین سو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور درمیانی علاقہ پائپ لائن بچھانے کے واسطے موزوں ہے۔ سرحد بلوچستان سے اس پائپ لائن کو مزید جنوب میں ساحل مکران تک بچھایا جاسکتا ہے۔ ان دونوں مقامات کے درمیان بھی تین سو میل کا فاصلہ ہے اور آخرالذکر مقام کراچی سے بہت قریب ہے۔

تیل کے چشموں کے علاوہ افغانستان میں دیگر بیش قیمت معدنی اشیاء بھی بکثرت موجود ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں کوئلہ تانبے اور لوہے کی کانیں دریافت ہو چکی ہیں حکومت افغانستان اپنی معدنی دولت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ماہرین سے مشورہ کر چکی ہے۔ اور یہ امر یقینی ہے کہ کوئلہ لوہے اور تانبے کی کانوں پر سرمایہ لگانے سے گرانقدر فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

ترکی ہر حملے اور ہر خطرے کا مردانہ وار مقابلہ کریگا
تراقیہ کی فوجی مظاہرے میں صدر ارکان حرب کی تقریر

عربی جریدہ "النشرۃ الاخباریہ" کی اطلاع ہے کہ ترکی جیش کے ارکان حرب نے تراقیہ میں ترکی فوج کے عظیم الشان فوجی مظاہروں کا معائنہ فرمایا۔ اور یہ اندازہ لگایا کہ ہجوم دو فاع کے موقعہ پر ترکی فوج کہاں تک کامیابی حاصل کرسکتی ہیں۔ صدر ارکان حرب نے اس موقع پر ایک زبردست تقریر بھی کی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ ترکی جیسی محض ترکوں کی ہمت و شجاعت سے عدم سے وجود میں آئی ہے۔ جنگ استقلال نے ترکی فوج کی تاریخ میں ایک جدید عہد کا افتتاح کیا ہے۔ اور وہ ہمارے پروگرام کا آخری اور مرکزی نقطہ ہے۔ تاکہ ترکی افواج ہر حادثے اور حملے کا مردانہ وار مقابلہ کرسکے اور اغیار کی چیرہ دستیوں سے اپنے ملک کو بچائے۔

اگرچہ ترکی حکومت عملاً کسی جنگ میں شرکت کو پسند نہیں کرتی اور اس کی دلی خواہش ہے کہ ملت ترکیہ جنگ میں شریک نہ ہو۔ کیونکہ غازی اتاترک کے اس اصول پر وہ قایم رہنا چاہتی ہے کہ سلام فی الداخل سلام فی الخارج تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہر حادثے کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ کمزور کے ہزار دشمن ہیں اور طاقتور کے سب دوست۔ اگر آج ہمارے اندر طاقت نہ ہوتی تو نہ ہم زندہ رہتے اور نہ دنیا کی کوئی حکومت ہمارے اعزاز و احترام پر مجبور ہوتی۔

آخر میں صدر ارکان حرب نے عصمت انونو صدر ترکی اور مغربی افواج کے کمانڈر کا دلی شکریہ ادا کیا اور ترکی پایندہ باد کے نعروں میں آپکی تقریر ختم ہوئی۔

مصری حکومت کے فوجی راز

مصری حکومت نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کا مفاد یہ کہ جو شخص بھی مصری حکومت کے فوجی اسرار دشمن پر ظاہر کریگا۔ اسے سزائے موت دی جائے گی۔ خواہ اس جرم کا مرتکب حکومت کا کوئی ملازم ہو یا غیر ملازم۔ مصر کا باشندہ ہو یا غیر ملک کا باشندہ۔ اس قانون پر شاہ فاروق والئے مصر نے اپنی مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔

مصر کی وزارت داخلہ نے فوجی افسروں کی تعداد میں اضافے کی تجویز سے اتفاق کرلیا ہے۔ آٹھ ہزار فوجی سپاہیوں کے علاوہ پانچ ہزار سپاہیوں کی فوجی تربیت بھی منظور کرلی گئی ہے۔

قاہرہ کی پولیس کو بھی انتظام کی غرض سے منظم کیا جارہا ہے۔ اور ان کی تعداد میں بھی بہت کچھ اضافہ کردیا گیا ہے۔

قاہرہ کی فضا میں فوجی اور ہوائی مظاہرہ نہایت حیرت سے دیکھا گیا۔ مصر کی دفاعی فوج نے مشق اور تجربہ کے طور پر ۱۰۱ بم گرائے جن میں ۳۰ بم پھٹنے والے ۵۳ بم آگ لگانے والے اور ۱۶ بم زہریلی گیس کے تھے۔

اس مقصد کے لئے میدان خدیو اسمٰعیل کو منتخب کیا گیا مگر اس پر صرف تین بم گرائے گئے۔ اس مظاہرے کا معائنہ قاہرہ اور قرب و جوار کی آبادیوں نے کیا۔ اور فوجی افسران کی رائے کے مطابق یہ مظاہرہ اور تجربہ بہت ہی کامیاب ثابت ہوا۔

ریاض میں ایک عظیم الشان کانفرنس

ریاض میں سلطان ابن سعود نے عرب سرداروں کی ایک کانفرنس منعقد کی تھی جو ہر طرح کامیاب رہی۔ کانفرنس مذکور میں نجد کے اطراف سے بھی وفود شامل ہوئے۔ نیز کویت۔ نجران۔ شام۔ حضرموت۔ مسقط۔ عمان اور بحر احمر سے خلیج فارس تک کی عربی امارتوں کے وفود شریک ہوئے۔ جس سے ایام حج کی رونق اور چہل پہل کا سماں آنکھوں کے سامنے تازہ ہوگیا۔

سید محی الدین رضا کار رادارۂ "المعظم" نے ایک مقالہ میں امید ظاہر کی ہے کہ سلطان ابن سعود موجودہ جنگ میں غیر جانبدار رہتے ہوئے تمام معاہدات کی پابندی کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم مستقل میں رہے
زمانہ برہمی ہی ہو تو غیر سے دل میں رہے

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳۰	کانپور شنبہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۴۲

وائسرائے کے اعلان پر لیڈروں کا اظہار خیال

مہاتما گاندھی نے وائسرائے کے اعلان کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ وائسرائے کا اعلان انتہائی مایوس کن ہے اس سے بہتر تو یہ تھا کہ برطانوی حکومت کوئی بیان دینے سے انکار کر دیتی۔ وائسرائے کے طویل بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ "وہ پھوٹ ڈالکر حکومت کرو" کی پرانی پالیسی کو جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ جہانتک میں سمجھتا ہوں کانگریس اور اس کے تصور کے ہندوستان کا اس جنگ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا جو برطانیہ ہٹلر سے لڑ رہی ہے اس اعلان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر برطانیہ کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو جمہوریت نہ دے۔ وعدہ کیا گیا ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد ایک اور گول میز کانفرنس بلائی جائیگی جیسے پچھلی گول میز کانفرنس ناکامیاب رہ چکی ہیں وہی اس کا حشر ہوگا۔ کانگریس نے روٹی مانگی تھی مگر اسے پتھر ملا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہندوستان کے مستقبل میں کیا ہے۔ اس افسوسناک نتیجہ کے لئے میں وائسرائے یا برطانوی لیڈروں کو الزام نہیں دیتا اس سے پہلے کہ کانگریس اتنی مضبوط اور اتنی پاک ہو کر اپنے مقصد کو حاصل کرے اسے پھر ویرانے میں جانا پڑیگا۔ مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلے کا انتظار کریں گے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد ایک مشترکہ بیان میں فرماتے ہیں کہ ہم نے وائسرائے ہند کا بیان بہت افسوس کے ساتھ پڑھا اگر اہل ہند کو برطانوی حکومت کی جانب سے یہی آخری جواب ہے تو ہم دونوں میں اشتراک کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ ہمارے راستہ بالکل متضاد ہیں تمام بیان میں ہندوستان کی قومی اور بین الاقوامی پوزیشن سے انحراف ہے یہ تو وہ بیان ہے جو آج سے بیس سال پہلے ہی دقیانوسی سمجھا جاتا اور آج تو حقیقت سے اسکو کوئی واسطہ بھی نہیں ہے۔

سر محمد عثمان (جو مدراس کے قائم مقام گورنر رہ چکے ہیں) نے وائسرائے کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوستان میں وائسرائے کے بیان پر زبردست مایوسی کا اظہار کیا جائے گا کیونکہ اس میں مرکزی حکومت کی دوبارہ تشکیل کرکے اسکی باگ ڈور ہندوستان کے حقیقی نمائندوں کے ہاتھ میں نہیں دی گئی ہے اور ہندوستان کو متحد کرنے کا ایک موقع کھو دیا جو کہ لڑائی کے وقت میں حکومت برطانیہ کی پس پشت ہوتا۔

وائسرائے کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے شریمت سبھاش چندر بوس فرماتے ہیں کہ وائسرائے کا بیان بالکل وہی ہے جسکی ہم پہلے پیشینگوئی کرچکے ہیں ہم نے جو پوزیشن اختیار کی ہے یہ بیان اسکو جائز ٹھہراتا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جو لوگ ایک نئے دور کے آغاز کی توقع کر رہے تھے وہ اب ہمارے نقطہ نظر کو قبول کرینگے اور ہمارے ساتھ اشتراک کرینگے۔

بھائی پرمانند ممبر مرکزی اسمبلی نے فرمایا کہ وائسرائے کا بیان شاندار اور سلطنت برطانیہ کے نمائندے کی شان کے شایاں ہے ہندو مہاسبھا نے جو مطالبہ کیا تھا کہ مرکز میں مکمل ذمہ دار حکومت قائم کی جائے وہ اس اعلان میں پورا کر دیا گیا ہے اگر کانگریس نے حکومت سے لڑائی شروع کی تو میں ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دونگا کہ وہ فوری اجلاس بلائے اور فیصلہ کرے کہ ہندوؤں کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔

سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا کہ وائسرائے کا اعلان لازمی طور پر ان لوگوں میں بہت مایوسی پیدا کریگا جنہوں نے ہندوستان کے آئندہ آئین کے متعلق اپنا نظریہ بنالیا ہے۔ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق وائسرائے ہند نے ۱۹۱۷ء سے لے کر ۱۹۳۵ء تک وزیر ہند سر سیموئل ہور کے اعلان کو دہرا دیا ہے جہاں تک مشاورتی کمیٹی کا تعلق ہے میں اسے خوش آمدید کہتا ہوں اور جہانتک ہندوستان کی آئینی پوزیشن کا تعلق ہے اسے جنگ کے بعد تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے لیکن مقصد کو واضح کر دیا گیا ہے۔

مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی فرماتے ہیں کہ برطانوی حکومت کے اعلان سے مجلس احرار ہند کو نہ تو کوئی صدمہ ہوا اور نہ تعجب ہوا مجلس احرار پہلے ہی لوگوں کو جتا چکی تھی کہ بھیک مانگنے سے ہندوستان کو آزادی نہیں مل سکتی ضرورت اس بات کی ہے کہ اس آزمائش کے وقت میں سارے اختلافات ختم ہو جانے چاہئیں اور ہمیں متحدہ محاذ پیش کرنا چاہیے۔

مسٹر جے. سی. بنسیلوا۔ صدر انڈین مرچنٹ چیمبر فرماتے ہیں کہ تجارت اور صنعت پر ملک معظم کی حکومت کے رویہ کے بہت خطرناک اور اہم اثرات پڑیں گے جن بلند اصولوں کے پیش نظر فرانس اور برطانیہ جرمنی کے خلاف جنگ میں شامل ہونے کا دعوی کر رہے ہیں، ان سے اس ملک کی سیاسی پوزیشن متفق ہونا ناممکن ہے۔

مفتی کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند نے وائسرائے کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بیان میں کسی بھی شخص کے لئے ایک بھی لفظ اچھا نہیں ہے اس طویل بیان کا سارا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کے لئے ہندوستان کی امداد حاصل کی جائے۔

سر بی. ایس. سوامی آئر (لبرل) وائسرائے کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ برطانوی حکومت کی پالیسی کا نہایت سرد اور بے روح بیان ہے اور اس سے لوگوں میں مایوسی کی لہر دوڑ جائے گی۔

ملک برکت علی ممبر مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی نے کہا کہ وائسرائے کے اعلان کی نوعیت پر دوسرے خیالات سے قطع نظر کہ میری پہلی رائے یہی ہوگی کہ یہ مرد وسکندر کا پھل ہے۔ ص

کانگریس کے مطالبہ پر وائسرائے ہند کا اعلان

جنگ کے بعد ایک اور گول میز کانفرنس منعقد کی جائے گی!

نئی دہلی ۱۷ اکتوبر۔ آج وائسرائے نے وہ اعلان کر دیا جس کا تمام ملک میں بڑی بیتابی سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ وائسرائے نے اس بیان کے دوران میں دو اہم اعلان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ ملک معظم کی حکومت نے مجھے یہ اعلان کرنے کی اجازت دیدی ہے کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد حکومت متعدد فرقوں، پارٹیوں اور ہندوستان کے مفاد اور ہندوستانی والیان ریاست کے نمائندوں کے ساتھ اس غرض سے مشورہ کرنے کے لئے بخوشی تیار ہوگی۔ آئین میں اس قسم کی ترمیم کرنے کے لئے جو مناسب معلوم ہوں انکا تعاون اور امداد حاصل کی جاسکے۔ وائسرائے نے مزید اعلان کیا ہے کہ فوراً ہی ایک مشاورتی کمیٹی مقرر کی جائیگی جسمیں ہندوستان کی تمام بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں اور والیان ریاست کے نمائندے شریک ہونگے۔ جس کا مقصد جنگ کو چلانے اور جنگ کی کارروائیوں کے مسائل پر ہندوستانی رائے عامہ کو ساتھ رکھنا ہوگا۔ اس سوال کے جواب میں کہ ہندوستان کے متعلق ملک معظم کی حکومت کے ارادے اور مقاصد کیا ہیں۔ وائسرائے نے اس بیان کا حوالہ دیا ہے جو ملک معظم کی حکومت نے ۶ فروری ۳۵ء کو پارلیمنٹ میں دیا تھا۔ وائسرائے نے فرمایا کہ اس بیان میں پوزیشن کو بالکل صاف طور پر واضح کر دیا ہے۔ اس میں ایکٹ ۱۹۱۹ء کے دیباچہ میں دیئے ہوئے وعدہ کو دہرایا گیا ہے اور اس میں درج کر دیا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کا ارادہ اس وعدہ کو منسوخ کرنا نہیں ہے۔ اس بیان کے الفاظ بالکل صاف ہیں اور اس میں ملک معظم کی پالیسی کو اس بارے میں بہتر آئینی ترقی اور ہندوستان کی پوزیشن کے بارے میں بالکل واضح کر دیا ہے اور آج بھی ملک معظم کی پالیسی وہی ہے۔ آخر میں وائسرائے نے لکھا ہے کہ مجھے پوری امید ہے کہ میں نے جو بیان دیا ہے اس سے غلط فہمی دور ہوسکتی ہے اور زبردست امداد ملے گی۔ لیکن اگر چند باتوں کے بارے میں ایسے جامع وعدہ نہیں کرسکوں جن کا کہ ہندوستان کے چند سیاسی حلقوں میں خیر مقدم کیا جاتا تو بھی میں پر زور اصرار کرونگا کہ یہ ایسا وقت نہیں ہے جبکہ چند باتوں کی چٹان سے ٹکرا کر ہندوستان کے اتحاد کو پاش پاش کرنے کا خطرہ مول لیا جائے۔ اور میں مطالبہ کرونگا کہ ہمیں ہندوستان کا اتحاد پیش نظر رکھنا چاہیئے خواہ کم و بیش اہمیت کے اختلافات موجود بھی ہوں۔

جب سے جنگ شروع ہوئی اور بالخصوص گذشتہ چار ہفتوں سے میں برطانی ہند میں سیاسی رائے کے لیڈروں اور والیان ریاست کے نمائندوں سے بہت قریبی رابطہ رکھتا رہا ہوں اور میں نے ذاتی بحث کے ذریعہ احساسات کی عام رو کو معلوم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا میں نے موجودہ دور میں اس ملک کے بڑے سوالوں پر اور بالخصوص اس بنیاد پر کہ موجودہ جنگ کو چلانے میں ہندوستان بہترین طریقہ پر کیسے تعاون کر سکتا ہے۔ رائے عامہ کے مختلف نظریوں کو معلوم کیا اور اپنے آپ کو اس بارے میں اطمینان دینے کی کوشش کی کہ عام اتفاق رائے کس درجہ تک ہے اور کس طریقہ پر وہ معاملہ جو ابھی تک الجھا ہوا ہے بہترین انداز میں صاف کئے جا سکتے ہیں۔ اب معاملات اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ میری رائے میں یہ بہتر ہوگا کہ میں ایک بیان دوں جو ان گفتگوؤں کی روشنی میں ہو جو میں نے گذشتہ چند ہفتوں میں کی ہیں تاکہ ان خاص معاملوں پر پوزیشن واضح ہو جائے جو اس وقت سطح پر ہیں میں سب سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ان آدمیوں کی کثیر تعداد سے واضح اور کھلے ہوئے دل کی گفتگو کی جنمیں مسٹر گاندھی صدر کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ممبران مسٹر جناح مسلم لیگ کے نمائندہ ممبر نریندر منڈل کے چانسلر اور بہت سے لوگ تھے جو ہندوستان کی سیاسی زندگی میں ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔ جیسے کہ توقع کی جاتی تھی۔ مختلف مفادوں اور نقطہ نگاہ کے نمائندوں سے بات چیت کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے زاویہ نگاہ میں اختلاف تھا ان کے مطالبے مختلف تھے اور ہمارے سامنے جو مسئلے درپیش ہیں انکا وہ بالکل مختلف حل پیش کرتے تھے پھر ایک بات اور تھی اور اس کی بھی توقع کی جاتی تھی کہ جہاں ایک فریق کی طرف سے کافی تحفظ کے لئے مانگیں یا مختلف تحفظات طلب کئے گئے ان کا توازن ان تجویزوں سے کیا گیا جبکہ دوسرے فریق کی طرف سے نمایاں آئینی تبدیلیاں طلب کی گئیں، میں کہونگا کہ نظریوں کے اس اختلاف کو جو بہت گہرا اور مخلصانہ ہے موجودہ مسئلوں پر غور کرتے وقت ذہن میں نہیں رکھنا چاہیئے کیونکہ براہ راست اور واضح تعلق صرف ان سے ہی ہے۔

مجھے نہایت خلوص دل سے یقین ہے کہ میں چند خدشوں کو دور کرنے کے قابل ہوسکونگا جو وسیع اور یقینی طور سے میرے نزدیک موجود ہیں اور ہندوستان کے متعلق اپنی امیدوں اور مقاصد کے بارے میں میں پوزیشن واضح اور صاف کرنے اور ان رکاوٹوں کو کچھ حد تک دور کرنے کے قابل ہوسکونگا۔ جو اس نکتہ کے موجودہ کشمکش سے پیدا ہو گئی ہیں۔

وہ ضروری معاملے جن پر بلاشبہ وضاحت کی ضرورت ہے یہ ہیں۔

(۱) اس جنگ میں ملک معظم کی حکومت کے مقاصد کیا ہیں اور وہ کس حد تک ایسے ہیں کہ ہندوستان اپنی طویل تاریخ اور عظیم روایتوں کے ساتھ ایک صاف ضمیر رکھتے ہوئے اپنا تعاون کر سکے۔

(۲) وہ مستقبل کیا ہے جو ہندوستانی براعظم کے آئینی میدان میں مقصود ہے۔ ملک معظم کی حکومت کے کیا ارادے ہیں کیا ان ارادوں کی بالتشریح زیادہ وضاحت کے ساتھ کی جاسکتی ہے اور وہ تشریح ایسے انداز میں ہوسکتی ہے کہ دنیا کا کوئی شبہ نہ رہ جائے کہ جہاں تک برطانی کامن ویلتھ کا تعلق ہے ہندوستان کے لئے آخری درجہ کیا سوچا گیا ہے۔

(۳) ہندوستان اور ہندوستانیوں کی یہ خواہش کہ لڑائی کے چلانے میں قریبی اور موثر رابطہ رکھنا چاہیئے۔ بہترین طریقہ پر کیسے پوری کی جاسکتی ہے۔

میں ان معاملوں کو اسی ترتیب سے لینا چاہتا ہوں جس ترتیب سے میں نے انہیں درج کیا ہے سب سے پہلے اس بات پر غور کرنا ہے کہ موجودہ حالات میں اور اس نوبت پر جس پر کہ جنگی جد و جہد اس وقت پہنچی ہوئی ہے۔ جسمیں کہ ہم حصہ لے رہے ہیں کیا کوئی واضح اور اطمینان بخش جواب دیا جاسکتا ہے کہ ہمارا مقصد کیا ہے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے میں ہندوستان کے متعلق اس مقصد کی وضاحت کو چھونا نہیں چاہتا۔ اس معاملہ کے جواب میں اس دوسرے سوال کے تحت میں دونگا جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے۔

ملک معظم کی حکومت نے خود بھی ابھی تک ان مقصدوں کو مفصل طور پر واضح نہیں کیا ہے جس سے کہ وہ لڑائی لڑ رہی ہے۔ یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کی وضاحت اس لڑائی کے بعد کے مرحلہ پر ہی کی جاسکتی ہے اور جب اس کی وضاحت ہوگئی اور وہ کسی ایک خاص اتحادی ملک کے لئے مقصدوں کا اعلان نہیں ہوگا۔ لڑائی کے ختم ہونے سے پہلے دنیا کی پوزیشن اور صورت حالات میں بہت سی تبدیلیاں ہوجائینگی اور تمام باتوں کا زیادہ تر انحصار ان حالات پر ہوگا جو لڑائی کے ختم ہونے پر ہوں گے۔

تاریخ کا تجربہ بتلاتا ہے کہ ان حالات میں ایسے ابتدائی مرحلہ پر جس پر اب ہم پہنچے ہیں۔ مقاصد کی وضاحت غیر دانشمندانہ اور ناقابل عمل ہے لیکن جو کارن میں نے بیان کئے ہیں وضاحت کے قابل عمل نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہندوستان یا برطانیہ یا کسی اتحادی ملک کی رائے عامہ کے خیال میں ان مقاصد کے بارے میں کسی قسم کا کوئی شبہ ہے جنکی وجہ سے ہم لڑائی میں شریک ہوئے ہیں اور جن عام مقصد سے ہم جنگ لڑ رہے ہیں انکے بارے میں شبہ ہے۔ ہم جارحانہ کارروائی کے مقابلہ کے لئے لڑ رہے ہیں خواہ وہ ہمارے خلاف ہوں یا دوسروں کے۔ ہمارے عام مقصدوں کو چند روز ہوئے برطانی وزیر اعظم نے مندرجہ ذیل الفاظ میں واضح کر دیا ہے۔

ہم اپنے لئے کسی قسم کا کوئی مادی نفع نہیں چاہتے صرف فتح ہی ہمارا مقصد نہیں ہے بلکہ اس کے بدلے ہم ایک بہتر بین الاقوامی سسٹم کی بنیاد ڈالنا چاہتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہر آنے والی نسل کو جنگ سے دو چار نہ ہونا پڑے ہم یورپ کے سب لوگوں کی طرح امن چاہتے ہیں لیکن وہ امن حقیقی اور مستحکم ہونا چاہیئے اور کوئی ایسی صلح نہیں ہونی چاہیئے جسے مستقل طور سے خدشہ اور دھمکیاں لاحق رہیں اور ہمیشہ ان دھمکیوں سے اس امن میں خلل پڑتا رہے میرے خیال میں یہ بیان اس کاز کی نوعیت کو واضح کر دیتا ہے جس کے لئے ہم لڑ رہے ہیں اور اگر کسی جواز کی ضرورت ہے تو اس کاز کی خاطر ہندوستان کا اپنی اخلاقی ہمدردی اور رواداری پیش کرنا بالکل جائز اور حق بجانب ہے۔

ہندوستان کی آئینی حیثیت

اب میں دوسرے سوال کی جانب توجہ کرونگا اور وہ سوال ہے ہندوستان کا مستقبل اور اس کی آئندہ آئینی حیثیت مختلف نمائندوں سے اپنی بات چیت کی روشنی میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس ملک کے ہر خیال کے طبقہ اور پارٹی کے نزدیک سب سے زیادہ اور نازک اہمیت رکھتا ہے اس وقت ہندوستان کی آئینی حیثیت اور ملک معظم کی حکومت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۳۵ء کے مطابق ہے اس ایکٹ کے تیسرے حصہ کو جو برطانی ہند کے صوبوں میں صوبجاتی خود مختاری کے نفاذ کے متعلق ہے عملی جامہ پہنا دیا گیا ہے اور تقریباً ڈھائی سال سے یہ صوبے اس ایکٹ کی اسکیم کے ماتحت اپنا اپنا نظم و نسق چلا رہے ہیں اور مجموعی حیثیت میں انہیں اسمیں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اگرچہ کبھی اس میں مشکلیں بھی پیدا ہوگئی ہیں ان صوبوں میں خواہ کوئی جماعت برسر اقتدار ہو اس پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکتا اور گذشتہ ڈھائی سال کی کامیابی کے اس ممتاز ریکارڈ پر ہر شخص اطمینان ظاہر کرسکتا ہے ان صوبوں کو جو تجربہ حاصل ہوا ہے اس نے بلاشبہ طور سے یہ ظاہر کر دیا ہے کہ اس اسکیم کے عملدرآمد میں خواہ کچھ بھی معمولی دقتیں پیش آئی ہوں لیکن صوبجاتی دائرہ میں گو ہے کہ کچھ معمولی مسئلے بھی پیدا ہوئے ہوں لیکن اس ایکٹ کی اسکیم بالکل مستحکم ہے اور یہ صوبوں کی ہر دلعزیز حکومتوں کو اپنی کونسل یا مجالس آئین سازی کی اکثریت کی

آئینۂ کانپور

رام لیلا کا جلوس رام لیلا کا جلوس ۱۵ اکتوبر سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ رام گولا سے اٹھ کر پریڈ جاتا ہے۔

جلوس کے راستہ میں پولیس کافی تعداد میں تعینات کی گئی ہے اور جلوس کے ہمراہ بھی بہت کافی پولیس کے علاوہ ڈپٹی کلکٹر صاحبان بھی ہوتے ہیں۔

مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ڈکسن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر چیمپین سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر کوہلی اڈیشنل سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر انوار حسین خان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال شہر بھی جلوس کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور شروع سے آخر تک جلوس کی نگرانی کرتے ہیں۔

بہر حال مقامی حکام اور پولیس کی انتظامات نہایت معقول اور قابل تعریف ہیں۔

جلوس کے پریڈ پر جانے کی آخری تاریخ ۲۴ اکتوبر ہے اور دسہرہ کی تقریب کے اختتام کی آخری تاریخ ۲۸ اکتوبر ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ تہوار نہایت خوش اسلوبی اور امن و اماں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگا۔

حکام مسٹر ڈی۔ سی۔ ہنٹر ڈسٹرکٹ جج کانپور کو حکومت نے بلند شہر میں خاکساروں کے قضیہ کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا ہے۔

مسٹر روپ نرائن آغا کانپور کے ڈسٹرکٹ و سشن جج مقرر ہوئے ہیں۔

سید نذیر حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر نے تین ماہ کی رخصت لی ہے۔ آپ کی جگہ خان بہادر عظیم الدین صاحب نے تشریف لاکر آپ سے چارج لیا ہے۔

احکامات مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت کانپور میونسپل بورڈ۔ چھاؤنی اور جوہی نوٹیفائڈ ایریا کے لئے ۱۲ اکتوبر سے ۲ ماہ کے لئے ایک آرڈر جاری کیا ہے جسکی رو سے سڑکوں پر ڈھیلے اینٹ پتھر وغیرہ جمع کرنے راستہ میں کسی قسم کی دشواری پیدا کرنا اور ۵ آدمیوں سے زاید جمع ہونا اور کسی قسم کی کوئی جھوٹی افواہ رپورٹ یا خبریں تقریر یا تحریر کے ذریعہ مشہور کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

مزدور سبھا مزدور سبھا کی طرف سے نیو وکٹوریہ مل کے بیکار مزدوروں کو تنبیہ کیا گیا ہے کہ وہ مل کے پھاٹک پر جا دھرنا نہ لگائیں دسہرہ کے بعد انکے متعلق فیصلہ ہوگا۔

مزدور سبھا نے کانگریس۔ مسلم لیگ جمعیۃ المومنین مجلس احرار اسلام اور مجلس اتحاد ملت وغیرہ کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انھوں نے جنرل ہڑتال کے زمانہ میں مزدور سبھا کی پوری امداد کی

ملک شریح الدین ملک شریح الدین وائس پریسیڈنٹ سٹی مسلم لیگ کی درخواست ضمانت الہ آباد ہائیکورٹ نے منظور کرلی کانپور آنے پر آپ کو رہا کر دیا گیا ہے۔

مجلس احرار اسلام کہا جاتا ہے کہ مجلس احرار اسلام ضلع کانپور کو توڑ کر چودھری اختر حسین صاحب اختر کو احرار اسلام ضلع کانپور کا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا ہے

تعزیری ٹیکس کہا جاتا ہے کہ کانپور کے فسادات کے تعزیری ٹیکس کی فہرست کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے صوبہ کے وزیر اعظم کی خدمت میں بھیجدی ہے۔

پریسیڈنٹ مزدور سبھا کو تنبیہ مسٹر ایس ایس یوسف پریسیڈنٹ مزدور سبھا کو کلکٹر صاحب کانپور کی طرف سے تنبیہ کیا گیا ہے کہ وہ آئندہ ایسی تقریر نہ کریں جیسی کہ وہ ابتک دو تین تقریریں کرچکے ہیں۔

اتحاد ملت کا جلسہ اتحاد ملت کانپور نے اپنے ایک جلسہ خاکساروں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا اور اس مفہوم کا ایک رزولیوشن پاس کیا کہ اگر حکومت یو پی نے خاکساروں کے ساتھ اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی تو یہ انجمن بھی خاکسار ایجی ٹیشن میں شامل ہو جائے گی۔

ودمن کانفرنس ۱۴ اکتوبر کو زنانہ پارک سرسیا گھاٹ کانپور میں آگرہ پراونشل ودمن کانفرنس کا اجلاس مسز سروجنی وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کی صدارت میں منعقد ہوا۔

سوبھاش بابو ۱۴ اکتوبر کی شام کو خورد محل پارک (شردھانند پارک) میں سبھاش چندر بوس نے ایک زبردست تقریر کی جس میں انھوں نے کامل سوراج حاصل کرنے پر زور دیا۔

مقدمہ صوفی منصور علی حسرتی مسٹر آفاق حسین جوہر مسٹر سجاد علی اور مسٹر سجاد حسین پر زیر دفعہ ۴۴۷ دفعہ فوجداری جو مقدمہ قایم ہے اس کی پیشی ۱۴ اکتوبر کو اڈیشنل سٹی مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی۔

لیبر کمشنر مسٹر اے۔ ان۔ بیرو آئی۔ سی۔ ایس نے ۱۴ اکتوبر کو ڈائرکٹر آف انڈسٹریز اور لیبر کمشنر یو پی کا چارج مسٹر جے نگم آئی۔ سی۔ ایس سے لے لیا۔ مسٹر نگم تین ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں۔

ڈپوٹیشن ۱۶ اکتوبر کو ایک مشترکہ ڈپوٹیشن یونائیٹڈ پراونس چیمبر آف کامرس اور مرچنٹ چیمبر کا آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت سے لکھنؤ جاکر اشیاء کی قیمتوں کے کنٹرول کے متعلق ملا جسمیں مندرجہ ذیل حضرات شامل تھے۔

رائے بہادر کشن لال گپتا۔ مسٹر ہری شنکر باگلا مسٹر آر۔ کے۔ کھیتان۔ مسٹر رنجیت سنگھ مسٹر ان کے بھرتیا۔ مسٹر کے۔ ایم۔ بورکھا سیا۔ مسٹر رام رتن گپتا اور مسٹر جواہر لال ہیں۔

آتشزدگی جگی لال کملاپت جوٹ مل میں آگ لگ جانے کی وجہ سے دو سو بوریاں جل گئیں آگ کو بہت جلد بجھا دیا گیا

لکشمی رتن کاٹن ملس ۱۶ اکتوبر کو لکشمی رتن کاٹن ملس کا سالانہ جلسہ منایا گیا جسمیں مزدوروں کو مٹھائی تقسیم کی گئی اور انکا شکریہ ادا کیا گیا کہ انھوں نے ہڑتال میں مل کے اندر کافی مستعدی سے کام کیا۔

ہندوستان ٹینرز لمیٹیڈ ۱۴ اکتوبر کو حاجی سر عبد اللہ ہارون نے کانپور جاجمؤ میں ہندوستان ٹینرز لمیٹڈ کی رسم افتتاح ادا کی اس کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے صدر ڈاکٹر عبد الصمد ہیں اور ڈائرکٹروں میں مولوی غلام محی الدین صاحب اور حاجی دلدار خاں صاحب ہیں۔

ڈاکٹر کاٹجو معلوم ہوا ہے کہ آنریبل ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو وزیر صنعت و حرفت وکٹوریہ مل کے سابق مزدوروں کے قضیہ کو طے کرانے کے لئے جلد کانپور تشریف لانے والے ہیں۔

اچھوتوں کا مطالبہ اچھوتوں کے ایک جلسہ میں گورنر صوبہ سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ زرعی بل کو منظور نہ کیا جائے۔

ڈنر مسٹر بی۔ پی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ نے ۱۴ اکتوبر کو آنریبل مسز وجے لکشمی پنڈت منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ کو اپنے بنگلہ پر ڈنر دیا جسمیں تقریباً ۸۰ حضرات نے شرکت کی۔

برطانوی پارلیمنٹ میں وزیر ہند کی تقریر

وائسرائے کے بیان کی تائید

لندن۔ ۱۹ اکتوبر۔ دارالامرا میں ہندوستان کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے کہا کہ ۱۹۱۹ء کے ایکٹ دیباچہ میں پارلیمنٹ نے ہندوستان میں ذمہ دار حکومت قائم کرنے کے نصب العین کا اعلان کر دیا تھا۔ اور دس سال بعد میرے معزز دوست وزیر خارجہ نے اس وقت کی حکومت کی طرف سے پورے اختیار کے ساتھ یہ اعلان کیا تھا کہ ہندوستان کی ترقی کا قومی معاملہ درجہ نو آبادیات کا حصول ہے اور اس منزل مقصود سے ہم ذرا بھی نہیں ہٹے۔

لارڈ زٹلینڈ نے پولینڈ پر جرمنی کے حملہ کے وقت کے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ جنگ چھڑتے ہی سارے ملک ہندوستان میں ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک نازی حکومت کے حملہ کے خلاف پرزور پروٹسٹ کیا گیا اور اس جذبہ کا اظہار جیسے کہ میں اپنی ۲۶ ستمبر کی تاریخ میں کرچکا ہوں اس صورت میں کیا گیا کہ ہر طبقہ خیال جماعت اور مرد اور عورتوں کی طرف سے امداد کی فوری پیشکش کی گئی۔

کانگرس کا رویہ

جہاں یہ ہو رہا تھا وہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی اور سب سے زبردست سیاسی پارٹی انڈین نیشنل کانگرس پہلے ہی اعلان کرچکی تھی کہ اگر جنگ میں برطانیہ شریک ہوا تو اسکا رویہ کیا ہوگا۔ اس رویہ کا اظہار شروع اگست میں کیا گیا۔ جب کہ ملک معظم کی حکومت اور حکومت ہند نے ہندوستان کی حفاظت کے لئے اپنا فرض پورا کرنے کے واسطے چند احتیاطی تدبیریں اختیار کیں اور کانگرس نے اس پر اعتراض کیا اور حکومت کے اس فعل پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے لئے مرکزی اسمبلی کے کانگرسی ممبروں سے کہا کہ وہ اسمبلی کے آیندہ اجلاس میں شریک نہ ہوں۔ حکومت کا خاص فعل جس پر اعتراض کیا گیا تھا یہ تھا کہ ہندوستان سے مصر۔ عدن اور سنگاپور میں فوج بھیجی گئی تھی۔ اور یہ قدم اعلیٰ ترین فوجی اور بحری حکام کے فوری مشورہ سے اٹھایا گیا تھا۔

اس وقت حالت یہ تھی کہ ہندوستان کو مشرق اور مغرب دونوں جانب سے حملہ کے اندیشہ کا امکان تھا اور فوجی نقطۂ نگاہ سے یہ لازم تھا کہ ہندوستان کو جانے والے مشرقی اور مغربی راستوں کا مناسب طور سے انتظام کر دیا جائے۔ اور اگر اس بات کو اسمبلی میں بحث کے لئے پیش ہونے دیا جاتا کہ ہم باہر فوج بھیج رہے ہیں تو یہ ایک ہولناک غلطی ہوتی۔

سیاسی لیڈروں سے بات چیت

بہر حال میری اور وائسرائے کی یہ خواہش تھی کہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کا اعتماد حاصل کیا جائے اور ہم نے اپنی تجویزوں کے متعلق اسمبلی کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو جن میں کانگرس پارٹی بھی شامل تھی۔ مطلع کیا اور لڑائی چھڑنے کے فوراً ہی بعد وائسرائے نے گاندھی جی کو مشورہ کے لئے دعوت دی اس دعوت کو فی الفور قبول کر لیا گیا۔ اور جنگ چھڑنے کے ۴۸ گھنٹہ کے اندر اندر انمیں بات چیت اور گمراہ مشورہ ہوا اسکا نتیجہ معلوم ہے کیونکہ مہاتما گاندھی خود علانیہ طور پر کہہ چکے ہیں کہ اپنی ذاتی حیثیت میں بولتے ہوئے کیونکہ مجھے کانگرس کی طرف سے بولنے کا اختیار نہیں ہے۔ میرا نظریہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں جسمیں یہ ملک داخل ہو رہا ہے ہندوستان کو بلا شرط امداد دینی چاہئے۔ اس کے بعد کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس سورت حالات پر غور کرنے کے لئے واردھا میں ہوا اسمیں ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے علاوہ دیگر اصحاب کو بھی دعوت دی گئی جنمیں پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر سوبھاش بابو بھی شامل ہیں۔ ۵ ستمبر کو انکی بحث و تمحیص ایک جامع بیان کی صورت میں معلوم ہوئی ہے اس دستاویز میں چونکہ ہندوستان کی سب سے زیادہ طاقتور سوسائٹی کا خیال پیش کیا گیا تھا اس لئے اس پر نہایت ہی احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت تھی۔

یہ بیان آپ کی واقفیت کے لئے وائسرائے کے بیان کے ساتھ منسلک ہے اور سردست میرے لئے یہی کہنا کافی ہے کہ اس میں جہاں جرمن حکومت کے فعل کی مذمت کیگئی تھی وہاں یہ وضاحت طلب کیگئی تھی کہ قبل اسکے کہ وہ ایک پارٹی کی حیثیت میں ہمیں مدد دینے کا فیصلہ کریں انہیں بتایا جائے کہ ہمارے جنگ کے مقاصد کیا ہیں اور ان کا ہندوستان پر کیسے اطلاق ہوگا۔

اسی دوران میں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بھی ہو چکا کانگرس کے بعد ملک میں سب سے بڑی اور زبردست سیاسی پارٹی ہے۔ اس کا اجلاس ہوا۔ اور اس نے ۱۸ ستمبر کو ایک بیان شائع کیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ جہاں مسلمان بھی کانگرس کی طرح نازی حکومت کے جارحانہ فعل کی بلا جھجک مذمت کرتے ہیں وہاں ان میں اور کانگرس زاویہ نگاہ میں اندرونی سیاسی صورت حالات کے متعلق بہت اختلاف تھا۔

وائسرائے نے بڑی کاوش سے ان دونوں جماعتوں کے لیڈروں سے ذاتی طور پر بات چیت کی۔ لیکن یہ گفت و شنید وہاں ہی ختم نہیں ہوئی کیونکہ ان کے علاوہ والیان ریاست تھے جو شروع سے ہی اس جارحانہ حملہ کی مذمت کر رہے ہیں۔ اور جو نریندر منڈل کے چانسلر کی معرفت وائسرائے سے قریبی ربط رکھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نیشنل لبرل فیڈریشن بھی جو جنگ کی جانب اپنا رویہ واضح کرچکی ہے اور برطانیہ کو غیر مشروط امداد دینے کی پیشکش کرچکی ہے۔

ان کے علاوہ ہندو مہاسبھا دلت اقوام سکھ اور پارسی بھی تھے۔ انھوں نے بھی یہ واضح کر دیا تھا کہ جو بات چیت ہو رہی ہے اس میں ان کے مفاد اور نظریہ کو فراموش نہ رکھا جائے یہ ہندوستان کی تصویر کا پس منظر ہے جو مختصر طور سے یہ ہے کہ پہلے تو اس لعنت کو ختم کیا جائے جو دنیا اور یورپ کی تہذیب کو خطرہ میں ڈال رہی ہے اور دوسرا یہ کہ جمہوری بنیاد پر حکومت خود اختیاری قائم کی جائے۔

لیکن اس کے علاوہ اقلیتوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ انھیں اکثریت کے غلبہ سے تحفظ دیا جائے

لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا کہ "اس میں ہماری دشواریوں کی اصل وجہ مضمر ہے۔ ان دشواریوں کو وہ لوگ تو فراموش کر سکتے ہیں جن پر ذمہ داری کا بار نہیں ہے مگر حکومت ہند یا ملک معظم کی حکومت فراموش نہیں کر سکتی۔ ان لوگوں کو ہندوستان کی خود مختار حکومت کا مسئلہ نسبتاً آسان معلوم ہو سکتا ہے جو تصویر کے ایک رخ کو دیکھتے ہیں مگر ان لوگوں کے لئے جو ملک معظم کی حکومت کی طرح تصویر کے سارے رخوں کو دیکھتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مسئلہ آسان نہیں ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے اس سلسلہ میں بھی کچھ کہونگا۔ وائسرائے نے جنگ چھڑنے کے بعد سے پچاس سے زیادہ لیڈروں سے مشورے کئے جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ وہ ایک واضح نظام چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے جو ذرائع تجویز کئے گئے ہیں وہ وائسرائے کے بیان میں موجود ہیں۔ مختصر یہ کہ ہم ایک مشاورتی پارٹی چاہتے ہیں کہ وسیع بنیادوں پر قائم ہو اس پارٹی کے افراد کو وائسرائے مختلف سیاسی پارٹیوں اور مفادوں کی تیار کردہ فہرست میں سے چنینگے۔

درجہ نو آبادیات

لارڈ زٹلینڈ نے آگے چل کر کہا کہ "میں عام نوعیت کی کچھ باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ پارلیمنٹ نے ۱۹۱۹ء کے ایکٹ کے دیباچہ میں ذمہ دار مختار حکومت ہندوستان کا مقصد قرار دیا ہے اور حکومت خود مختار کی پوری ذمہ داری کے ساتھ دس سال پہلے میرے دوست وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ ہندوستان کا قدرتی مسئلہ درجہ نو آبادیات کا حصول ہے جیسا کہ ایکٹ ۱۹۱۹ء کے دیباچہ میں درج ہے اس مقصد سے ہٹنے کا نہ کبھی ہمارا ارادہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔

لارڈ زٹلینڈ نے آگے چلکر کہا کہ "اسوقت جنگ کی وجہ سے جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے اس کے ختم ہونے کے بعد اگر لوگوں کی طرف سے آئین کی بعض خصوصیات میں ترمیمیں کرنے کی خواہش ظاہر کی گئی۔ ملک معظم کی حکومت اعلان کرتی ہے کہ وہ ان حالات میں ہندوستان کی مختلف قوموں پارٹیوں اور مفادوں کے نمائندوں اور والیان ریاست سے مشورہ کرنے کے لئے تیار ہوگی تاکہ مناسب ترمیمیں کرنے میں ان سب کا تعاون حاصل ہو سکے۔

یہ بات میں اس وجہ سے کہہ رہا ہوں اور اس میں میرا یقین بھی ہے کہ یہ ایسے وقت میں قابل عمل نہیں ہے جبکہ ہم زندگی اور موت کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور مزید براں ہندوستان میں اس سے ایک نیا تنازعہ پیدا ہو جائے گا۔ یہاں پھر مجھے اپنے ان الفاظ کو دہرانا پڑتا ہے جو میں نے ہندوستان کا آئین مرتب کرنے کی اصل وجوہ کے بارے میں کہے تھے فرقہ واریت کو ختم کرنا ہمارے لئے سب سے بڑا کام ہے کیونکہ فرقہ واریت ہندوستان کے سیاسی اتحاد کے خلاف ہے، آپ محض اس کی طرف سے آنکھیں بند کرکے اس کے وجود کو ختم نہیں کرسکتے آپ کو ایسے ذرائع تلاش کرنے چاہئیں جو اس کی اندرونی طاقتوں کو دور کر دیں۔

لارڈ زٹلینڈ نے آخر میں فرمایا کہ میں ہندوستانیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ شریک ہوکر طاقتوں کے خلاف متحدہ محاذ پیش کریں جو ہمارے مقابلہ میں ہیں اور اپنے اندر وہ اتحاد پیدا کریں جس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے اور جس کا ہندوستان کے لیڈر عرصہ سے خواب دیکھ رہے ہیں اگر اتحاد ہو گیا تو کامیابی یقینی ہے۔

وائسرائے کا اعلان

بقیہ صفحہ ۱، کالم ۵

اتحاد۔ ایک ماہ ہوا میں نے مرکزی لیجسلیچر میں تقریر کرتے ہوئے اتحاد کے لئے اپیل کی تھی میں اس اپیل کا آج پھر اعادہ کرتا ہوں اور صدق دلی کے ساتھ امید کرتا ہوں کہ میں نے جو وضاحت کی ہے وہ غلط شبہوں کو دور کرنے میں معاون ثابت ہوگی اگر میں نے اپنی ناواقفیت کی بنا پر بعض باتوں کا اس جامعیت کے ساتھ یقین نہ دلایا ہو جو دوسری باتوں کا دلا چکا ہوں تو نہ صرف چند باتوں کی بنا پر ہندوستان کے اتحاد کو چٹان پر مار کر پاش پاش نہیں کرنا چاہئے۔ میں اس بات پر زور دونگا کہ اگر چھوٹی پارٹی اہمیت کے خلاف بھی باتیں ہیں تو بھی ہمارا مقصد اتحاد رہنا چاہئے آجکل ہماری زندگی بڑی مشکلات اور بے چینی میں گذر رہی ہے اسوقت معاملہ بڑے بڑے آدرشوں کا ہے۔ ہماری تہذیب کے لئے خطرہ درپیش ہیں برطانوی کامن ویلتھ کی قوموں کے لئے خطرات جسقدر حقیقی ہیں اسی قدر ہندوستان کے لئے ہیں۔ وہ آدرش ہندوستان کے لئے بھی اسی قدر قیمتی ہیں جس قدر کہ سلطنت یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کے لئے قوموں کے مستقبل کے لئے یہ ایک خطرناک وقت ہے میں تمام پارٹیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ سنجیدہ کوشش سے جدا نہ ہوں بلکہ جنگ چلانے کے سلسلہ میں تعاون کریں اور امداد کریں یہی ہندوستان کی وفاداری کی بہترین اور نہتوں کا فیصلہ کن ثابت ہو سکتا ہے کہ جنگ کی وجہ سے جو موقعے ملے ہیں ان کو پوری طرح استعمال کیا جائے۔ ہمارے پیش نظر جو آدرش ہیں اور جن مقاصد کو لیکر ہم موجودہ جدوجہد میں مصروف ہیں۔ ان سے سامنے ہندوستان کو ہمدردی ہے ہندوستانی اپنی گذشتہ تاریخ اور اعلیٰ روایتوں پر قایم ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے سامنے جو نازک حالات درپیش ہیں ان میں ہندوستان مشترکہ کاز کی حمایت کے لئے آگے بڑھے گا۔

سبد گل

ہندوستان میں "معززین گدا" ایک ایسا ہی عجیب غریب طبقہ ہے جو نہ محنت کرتا ہے۔ نہ مزدوری کرتا ہے۔ نہ تجارت کرتا ہے نہ جائداد رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود بھی ہزاروں روپیہ سالانہ کماتا ہے۔ اور عیش کرتا ہے۔ یہ طبقہ معزز گداگروں کا ہے جو ہر بھلے آدمی کے دروازہ پر جاکر اللہ میاں کی جانب سے بالکل اس طرح ٹیکس وصول کرتا ہے جیسے اللہ میاں نے براہ راست انکو ٹیکس وصول کرنے کے لئے متعین کر دیا ہو۔

یہ طبقہ اپنی برادری میں نہایت ہی معزز خیال کیا جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اس طبقہ کا کوئی نوجوان گداگری کے معزز طبقہ کو چھوڑ کر ملازمت یا تجارت اختیار کر لیتا ہے تو ساری برادری اس کو "آوارہ اور بدچلن" سمجھنے لگتی ہے اور سمجھنا بھی چاہیئے جس معزز طبقہ کا تعلق براہ راست اللہ میاں سے ہو وہ اگر اس سے نیچے درجہ کے کسی انسان سے وابستگی پیدا کرتا ہے۔ تو یقینی طور پر اسے گمراہی سمجھنا چاہیئے۔

لاہور پولیس نے حال ہی میں اللہ میاں کے ان ٹیکس وصول کرنے والوں کو میونسپل ایکٹ کے ماتحت گداگری کے جرم میں گرفتار کیا تھا۔ چنانچہ انکو مجسٹریٹ کے سامنے جب پیش کیا گیا تو ایک معزز گداگر نے فرمایا "جناب عالی میرے پاس پندرہ عدد نہایت خوبصورت کتے ہیں۔ جن کا روزانہ خرچ سات آٹھ روپیہ ہے اگر مجھے جیل بھیجدیا گیا تو یہ سات جانیں خطرہ میں پڑ جائینگی لہذا مودبانہ گذارش ہے کہ کتوں کی خاطر مجھے جیل نہ بھیجا جائے بلکہ مجبور جرمانہ کر دیا جائے۔ مجسٹریٹ صاحب نے بھی سوچا کہ واقعی دلیل معقول ہے۔ چنانچہ مجسٹریٹ صاحب نے اس معزز گداگر پر بیس روپے جرمانہ کر دیا گداگر نے فوراً بیس روپے نکالکر میز پر رکھ دیئے اور دعائیں دیتا ہوا اپنی کتوں کی برادری میں واپس چلا گیا۔

ایک دوسرے گداگر نے نہایت شاندار طریقہ پر اپنے مقدمہ کی پیروی کی۔ گداگر کی جانب سے لاہور کے دو ممتاز وکیل پیش ہوئے جنھیں گداگر نے نہایت ہی معقول فیس پر حاصل کیا تھا۔

ان وکلا نے گداگر کی حمایت میں بحث کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا موکل نہایت ہی معزز گداگر ہے یہ خود ہی معزز نہیں ہے بلکہ اس کی بہن اس سے بھی زیادہ معزز ہے کیونکہ اس کا شمار شہر کی نہایت ہی بلند مرتبہ شاہیان بازاری میں ہے ان وجوہات کے پیش نظر ہمارے موکل کو جیل نہ بھیجا جائے۔ بلکہ ان اعلیٰ صفات کی بنا پر اسے رہا کر دیا جائے۔ عدالت نے اس گداگر پر بھی تیس روپیہ جرمانہ کر دیا۔ جو فوراً ادا کر دیا گیا۔

اس کے بعد بھنگڑ، چرسی، افیونی اور شرابی گداگر پیش کئے گئے۔ ان کی طرف سے بھی نہایت ہی لایق وکلا نے پیروی کی اور انکو بھی جرمانہ کرنے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔

دیکھی آپ نے ان معزز گداگروں کے متول کی حالت کہ یہ والیان ریاست کی طرح کتوں کی شوقین ہیں۔ خوب شرابیں پیتے ہیں۔ عیش کرتے ہیں اور یہ سب کچھ اس خدائی انکم ٹیکس کے طفیل میں ہے جو ہم اور آپ روزانہ انکو ادا کرتے ہیں۔ کیا اس سے فراغت کر کوئی اطمینان بخش ذریعہ آمدنی دنیا میں ممکن ہے۔

ٹالن ۱۶ اکتوبر۔ روسی سپاہ کا پہلا دستہ جو ۳۰۰۰ سپاہیوں پر مشتمل تھا آج استھونیا کی بندرگاہ پڑنگی پر اترا۔ روم دار پیس کی اطلاع ہے کہ ابتک ۱۲ ہزار روسی

ادب لطیف

بھولی ہوئی کہانیاں

ہاں۔
جہاں زمین اور آسمان ملتے ہیں۔
سورج غروب ہو رہا تھا۔
اور میں دیکھ رہا تھا
غروب ہوتے ہوئے سورج کو
جھیل کے صاف اور شفاف پانی میں۔
کتنا سُرخ تھا اس کا رنگ!
اسوقت میں نے تمہیں یاد کیا۔　　پریتم
میں تمہیں دینا چاہتا تھا۔
ایک تڑپتا ہوا دل
کچھ مچلتی ہوئی آرزوئیں۔ کچھ ارمان اور کچھ حسرتیں
لئے ہوئے میں نے تمہارا انتظار کیا۔
مگر تم نہ آئے پریتم۔
یہاں تک کہ وہ سرخی سیاہی میں جذب ہوگئی۔
اور تب چاند نے اپنی منور کرنیں اس تاریکی کی چادر میں پیوست کر کے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
پھر میں وہاں سے چلا آیا۔
اب اتنے عرصہ کے بعد تم آئے۔
ہاں۔ اب جبکہ وہ پھول مرجھا چکا ہے۔
اب جبکہ وہ تڑپ مٹ چکی ہے۔
وہ ارماں مرچکے ہیں۔ وہ آرزوئیں۔ وہ حسرتیں سب ختم ہو چکی ہیں۔
آہ۔ اب میرے پاس ہے ہی کیا۔ پریتم۔
سوائے چند بے اثر سرد آہوں کے
اور ان بھولی ہوئی کہانیوں کی ایک مدھم سی یاد کے جو کبھی کبھی تازہ ہوکر مجھے پریشان کر کے رُلا دیتی ہیں۔

ایک پاگل پریمی

وسیع تعداد مہیا کی ہے وہ بجائے خود یقیناً حیرت انگیز واقع ہوئی ہے، لیکن معقولیت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بہت کم فلمیں ایسی نکلیں گی جنکو آرٹ کے لحاظ سے مکمل کہا جاسکتا ہے، عام حالتوں میں دیکھا گیا ہے کہ ناقص فلموں کی بنیادی خامی پلاٹ کا ضعف اور کہانی کا اپاہج پن ہے، اس کے بعد انڈر ایکٹ، اوور ایکٹ اظہار جذبات کی بدسلیقگی، ترتیب کی بدنظمی، عامیانہ اور بازاری حرکات کا استعمال اور کرداروں کی تعیین میں مغالطہ وغیرہ شمار کر لیجیئے۔

ان دنوں ہندوستانی پبلک اکثر حالتوں میں انگریزی فلموں کو بھی چھوڑ کر اپنے یہاں کی تیار کی ہوئی فلموں کی طرف جس فیاضی اور انس والفت سے مائل ہوئی ہے اسکی ہمیں تہ دل سے داد دینی چاہیئے۔ لیکن دوسری جانب پروڈیوسروں کو بھی چاہیئے کہ وہ لوگوں کے مذاق اور مطالبہ کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنی ساختہ و پرداختہ فلموں میں وہ تمام محاسن پیدا کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں جن سے کسی قوم کے جذبات و احساسات کی تعبیر ہوتی ہے، کیونکہ آج کا فلمی نقاد ویسا بھولا بھالا اور سادہ لوح نہیں جو آج سے چھ سات سال پیشتر تھا، بلکہ میرا تو مشاہدہ ہے کہ ان دنوں صنعت کے ساتھ مسلسل نقایص دیکھتے دیکھتے ایک جاہل درعام سا "ماجھا" بھی شو ختم ہونے پر بعض وقت ایسے معقول اور صحیح تنقید کرتا ہے کہ ہم دنگ رہ جاتے ہیں۔

(ماخوذ از عکاس)

روس جرمنی کو فوجی مدد نہیں دیگا

لندن ۱۵ اکتوبر۔ ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوغلو آج ماسکو سے روانہ ہو جائیں گے۔ بخارسٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس نے ترکی سے گارنٹی

عالم نسواں

مرد اچھی عورتوں کی قدر نہیں کرتے

لیڈیز پرائیوٹ لائف کے نام سے پچھلے دنوں ایک کتاب انگریزی زباں میں شایع ہوئی تھی اس کتاب کی مصنفہ نے مردوں کے متعلق کچھ شکایتیں لکھی تھیں۔ ہم ان شکایتوں کو ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں:۔

عورتوں کے بارے میں مردوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ روزانہ عورتوں کی اصلاح کے مضامین مرد لکھتے رہتے ہیں۔ ان کتب اور مضامین کے ذریعہ عورتوں سے کہا جاتا ہے کہ "عورتیں اچھی بیویاں بنیں اپنے آپ کو لایق بنائیں اور علمی و اخلاقی جوہر سے اپنے آپکو آراستہ کریں"۔

مردوں کا یہ مشورہ بالکل صحیح ہے خود میرا خیال بھی یہی ہے کہ عورتوں کو ظاہری حسن اور خوبصورتی پر وقت برباد کرنے کے بجائے اپنے اندر ایسے جوہر پیدا کرنے چاہئیں۔ جو غیر فانی ہوں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرد لایق اور اعلیٰ اخلاق رکھنے والی عورتوں کو پسند کرتے ہیں۔

میں نے جہاں تک مردوں کی فطرت کا مطالعہ کیا ہے وہ ایک عورت کا سب سے بڑا جوہر اس کو سمجھتے ہیں کہ وہ یا تو حسین ہو یا مصنوعی ذرایع سے اسے خوبصورت بنا آتا ہو۔ اس کے علاوہ اگر عورت میں دوسری کتنی ہی خوبیاں کیوں نہ ہوں مرد انکی قدر کرنے کے لئے تیار نہیں۔

نپولین کی زندگی ہمارے سامنے ہے نپولین نے بے شمار عورتوں سے محبت کی لیکن یہ سب وہ عورتیں تھیں جو خوبصورت تھیں ان میں ایک بھی ایسی نہ تھی جو اخلاق اور علمیت کے لحاظ سے کوئی امتیازی درجہ رکھتی ہو۔

نپولین کو چھوڑ کر تاریخ ہمارے سامنے ہے۔ تاریخ صاف الفاظ میں یہ بتا رہی ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے آدمیوں نے کبھی لائق عورتوں کی قدر نہیں کی اس کے برخلاف معمولی اور درجہ کی خوبصورت لڑکیوں کو ان لوگوں نے ملکہ تک کا درجہ دیدیا ہے حالانکہ یہ لڑکیاں نہ صرف جاہل تھیں بلکہ احمق بھی تھیں۔

موجودہ دور کے ممتاز مردوں کی زندگی کا جب میں مطالعہ کرتی ہوں تو ان میں بھی وہی کمزوری پائی جاتی ہے۔ ان میں سے ہر شخص نے کسی نہایت ہی ادنیٰ عورت کو عروج دیا ہے لیکن اپنے ملک کی لائق عورتوں کی کبھی انھوں نے ہمت افزائی کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

اگر سچ پوچھا جائے تو مرد کی قوم انتہا درجہ کی خودغرض ہے۔ وہ کسی عورت کو اس لئے کبھی نہیں عروج نہیں دیتی کیونکہ وہ لائق ہے بلکہ جب کبھی بھی انہوں نے عروج دیا ہے تو وہ غریب عورت کو مرد کی نفس پرستی کے معاوضہ میں حاصل ہوا ہے کہ گویا مرد صرف ان عورتوں کو ابھارتا ہے جن کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر وہ دل دے بیٹھتا ہے اور دل کی مجبوری اس سے سب کچھ کرا دیتی ہے ورنہ وہ کسی عورت کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرنے کے لئے تیار نہیں۔

میرا ذاتی تجربہ ہے کہ ایک سلیقہ مند لایق اور اعلیٰ اخلاق کی بدشکل لڑکی کے لئے شوہر کا ملنا ناممکن ہے لیکن اس کے برخلاف ایک بدسلیقہ جاہل اور بداخلاق خوبصورت لڑکی سے بیشمار نوجوان شادی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ اس چیز پر فخر کرتے ہیں کہ انکی بیوی خوبصورت ہے۔

عورتیں چاہتی ہیں کہ وہ لائق بنیں ان کے باطنی اوصاف کی قدر کی جائے مگر اس کا کیا علاج کہ مردوں میں باطنی خوبیوں کے قدر کا احساس ہی نہیں۔ وہ تو اپنے لئے خوبصورت گڑیاں تلاش

بچوں کی دنیا

شبنم کیسے بنتی ہے؟

تم لوگوں نے اوس یا شبنم تو بہت دیکھی ہوگی صبح صبح اوس کے قطرے گھاس درختوں کے پتوں پر پڑے ملا ہی کرتے ہیں۔ لیکن تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ کیونکر بنتی ہے؟

دراصل قصہ یوں ہے کہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو زمین اور حقیقی چیزیں اس پر ہیں۔ یعنی مکانات درخت۔ دیواریں۔ کھیت وغیرہ سب ٹھنڈے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ دن میں دھوپ کی وجہ سے وہ گرم ہوگئے تھے، لیکن اب رات کو جب دھوپ نہیں ہوتی۔ وہ ٹھنڈے پڑنے لگتے ہیں اور ان کی تمام گرمی ان سے نکل کر ہوا میں مل جاتی ہے۔ جب وہ خود ٹھنڈے ہو جاتے ہیں تو ہوا میں نمی ہوتی ہے یا جو بھاپ موجود ہوتی ہے اور یہ تو تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں کہ ہوا میں مختلف جگہوں سے بھاپ اُڑ اُڑ کر ملتی رہتی ہے اس لئے ہوا میں کچھ نہ کچھ نمی ضرور موجود رہتی ہے۔ اگر کسی بچے کو یقین نہ ہو تو ایک گلاس کو برف یا برف کے پانی سے بھر کر رکھے۔ تھوڑی دیر میں وہ دیکھے گا کہ گلاس کے چاروں طرف قطرے قطرے سے آجاتے ہیں۔ یہ قطرے کہاں سے آئے گلاس کے اندر سے نہیں بلکہ باہر ہوا میں جو نمی تھی وہ ٹھنڈ پا کر گلاس کے اوپر قطروں کی شکل میں جم گئی) وہ ٹھنڈ پاکر قطروں کی شکل میں ان پر جم جاتی ہے، اسی کو ہم شبنم کا گرنا کہتے ہیں اور اسی کے قطرے ہم صبح صبح پتوں گھاس۔ اور درخت وغیرہ پر دیکھتے ہیں۔

لیکن جس وقت ہوا تیز چلتی ہے اس دن شبنم نہیں بنتی۔ کیونکہ ہوا تیز چلنے کی وجہ سے۔ جو چیزیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، انکا اثر ہوا اور اس کی نمی پر نہیں پڑنے پاتا۔　　(پیام تعلیم)

وہ باطنی اوصاف پیدا کرنے کی بجائے خوبصورت بننا چاہتی ہیں تو اس میں ان غریبوں کا کیسا قصور ہے۔　　(دین و دنیا)

راجکوٹ ۱۶ اکتوبر۔ سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ یکم نومبر یا اس کے قریب کسی تاریخ کو راجکوٹ کی اصلاحات کا اعلان کر دیا جائے گا۔ ۲۰ اکتوبر کو کاٹھیاوار کے والیان ریاست کا ایک جلسہ ہوگا۔

پردۂ فلم

ہندوستانی صنعتِ فلمسازی

از جناب اے آر۔ طارق صاحب بی۔ اے

عہد حاضر میں فلم کو کسی ملک کے تمدن اور تہذیب کی ترجمانی کا جیسا اہم اور موثر ذریعہ تسلیم کیا گیا ہے، وہ کسی فرد بشر سے مخفی نہیں، آج دنیا کی کوئی ایسی ترقی یافتہ اور ذی حس قوم ہے جو اپنے ذہنی۔ اخلاقی، اور معاشرتی پہلوؤں کو فلم کے ذریعہ پردۂ اسکرین پر پیش نہ کر رہی ہو۔ فلم کے وہ عظیم ترین مقاصد جن کا اسے آلہ کار سمجھنا چاہیئے۔ یہ ہیں کہ وہ تاریخ عالم کی ممتاز شخصیتوں، ان کے بہادرانہ کارناموں، اور مختلف عادات و اطوار کو ہمارے سامنے بوجہ احسن پیش کرے اچھے کیرکٹرز میں نتایج کا جلوہ دکھائے اور برے کیرکٹروں میں عبرت اور حفظ ماتقدم کی تلقین کرے۔ ہاں صرف تاریخی روایات ہی نہیں بلکہ حال کے آئینہ میں اس قوم کے مستقبل کا بھی صحیح نقشہ پیش کرے۔ علاوہ ازیں عزت نفس، خودداری، صداقت شعاری ایثار، ہمدردی اور خدمت وطن جیسے جذبات عالیہ کی تعمیر کرنا بھی فلم کے پروگرام میں داخل ہے۔ اب ان صفات کی رو سے فلم انڈسٹری اور اس کے اداکاروں کا بھی اتنی ہی عزت اور توقیر کا حقدار سمجھا جاسکتا ہے، جس کے بدرجہ اتم وہ مستحق ہیں۔

بعد ازیں اب ہمارے لئے اس مسئلہ پر ذرا غور کر لینا ضروری ہے کہ مشرق اور مغرب میں سے کون ایسی خصوصیات کی بجا آوری میں خاطر خواہ طور پر کامیاب رہا ہے۔ اور پھر اس کی کامیابی کے اسباب و وجوہ کیا ہیں۔ اور اگر کوئی اس دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے تو کن تدابیر سے۔ اس کے جسم مردہ میں نئی روح ڈالکر اسے آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

میں یہاں انگلستان کی صنعت فلمسازی کے متعلق کچھ تعریفی جملے استعمال کرنا تحصیل حاصل سمجھتا ہوں، تاریخی لحاظ سے جن لوگوں نے الگزنڈر ڈوما کے ڈرامے اسکرین پر دیکھے ہیں! یا انقلاب فرانس کے متعلق مختلف انداز کی پکچریں جن کی نظر سے گذری ہیں، اور کرومیڈس سائن آف دی کراس، کیپٹن بلڈ، اور بین حور جیسے بلند پایہ ڈراموں کو فراموش نہیں کر چکے تو وہ اس قوم کی محنت اور دلچسپی کا از خود اندازہ کر سکتے ہیں، اس کے بعد رہی ہندوستانی فلمسازی، تو اس نے گذشتہ چند سال میں جس سرعت اور گرمجوشی سے میدان عمل میں قدم رکھا ہے اور فلموں کی جتنی

اقوال زرّیں

نیک خیالات نور اور روشنی کی طرح دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔

اپنے تنزل کا احساس کرنا اور اپنے عیب کو دیکھنا بہت بڑا ہنر ہے۔

کمینہ آدمی دوسرونکو مصیبت میں دیکھکر خوش ہوتا ہے۔

جاہل کے لئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔

کامیابی کے یقین سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

رات کو مقروض ہو کر سونے کی نسبت بھوکا رہنا اچھا ہے۔

دنیا میں کچھ نیک کام کرتے رہو ورنہ جینا فضول ہے۔

جسم کے کمزور آدمی کے لئے دنیا میں جگہ ہے مگر دل کے کمزور کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

بے صبر آدمی ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے۔

کون کون جہاز ڈوبے

پیرس ۱۶ اکتوبر۔ گذشتہ چند روز کے اندر جو تین فرانسیسی جہاز ڈبوئے گئے ہیں، ان کے نام "منگو یٹ" "برٹینج" اور "گدسین" ہیں۔

برطانیہ کا جو جہاز "لاک ادن" ڈوب گیا تھا۔ اس کے مسافر آج صبح انگلینڈ پہونچے۔ یہ جہاز سنیچر کو بحر اٹلانٹک میں ڈبو یا گیا تھا اس میں ۲ مسافر اور ۲۰ جہاز ران تھے انکو بچا لیا گیا۔

فرانسیسی جہاز "برٹینج" اور جہاز گرسین" سنیچر کو بحر اٹلانٹک میں ڈبوئے گئے تھے ان کے بچے ہوئے چار سو مسافر اتوار کو برطانی بندرگاہ پر پہونچے ان میں عورتیں اور بچے بھی تھے۔

ان میں سے کچھ تو دو گھنٹہ تک تیرتے رہے انکو برطانی جہازوں نے اٹھالیا۔ خیال ہے کہ ۱۵ جانیں ضایع ہوئیں۔

مزید تفصیلات منظر ہیں کہ فرانس کا ایک جہاز دس ہزار ٹن کا دوسرا سات ہزار ٹن کا اور تیسرا ہلکا تھا۔ ڈبونے سے پہلے جہازوں پر گولے برسائے گئے۔ ایک جہاز کا فرسٹ افسر بھی ہلاک ہو گیا۔ جہازوں کو ڈبونے کا یہ سبب بتایا گیا ہے کہ جرمن آبدوز کشتی نے تیل مانگا تھا جو نہیں دیا گیا۔

جنگ کے خلاف ایجی ٹیشن

پشاور ۱۵ اکتوبر۔ صوبہ سرحد اور پنجاب میں جنگ کے خلاف پروپگنڈا کرنے کے لئے سرحدی مجلس احرار اسلام نے ایک وار کونسل بنائی ہے جس کے پہلے ڈکٹیٹر مولانا عبدالقیوم پوپلزئی مقرر ہوئے ہیں۔ وار کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے کے لئے مجلس احرار کے جتھے پنجاب بھیجے جائیں۔ پانچ احراری والنٹیروں کا پہلا جتھہ کل روانہ ہو گیا ہے۔ پشاور میں اس جتھہ کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں جنگ کے خلاف نعرے لگائے گئے۔

۸۵۰ جرمن باشندے گرفتار

دہلی ۱۴ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان کے پندرہ سو جرمنوں میں سے ۸۵۰ جرمن گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ان میں جرمن آسٹری باشندے اور زیکو سلاویکیہ کے چند مشتبہ باشندے بھی شامل ہیں۔ اگرچہ ہندوستان میں نازی پروپگنڈا کا بہت زور تھا اور بہت سے اشخاص نازی پروپگنڈا کرنے کے سلسلہ میں معلوم تھے لیکن کسی کی طرف سے کوئی مزاحمت نہیں کی گئی۔

موج تبسم

وکیل تو آپ تسلیم کرتے ہیں کہ آپ نے دو ہفتہ پیشتر مدعی کو عداوت سے مارا تھا۔

مدعا علیہ میں آپ سے دوبار کہہ چکا ہوں کہ میں نے اس کے اینٹ ماری تھی، اس جگہ عداوت یا اس قسم کی کوئی اور چیز موجود ہی نہ تھی بس ایک صاف اینٹ تھی، اور ایک شریف آدمی اسی کو کام میں لا سکتا تھا۔

آنیوالا: کیوں جی کیا رکروٹنگ افسر صاحب اس وقت مل سکتے ہیں۔

سارجنٹ۔ وہ تو یہاں موجود نہیں؟ کیا میں آپ کی کوئی خدمت کر سکتا ہوں۔

آنے والا میں ماتحتوں سے بات نہیں کرتا رکروٹنگ افسر صاحب کا انتظار کروں گا۔

سارجنٹ بہت اچھا تشریف رکھئے

آنے والا (ایک گھنٹہ کے بعد) رکروٹنگ افسر صاحب کب تک واپس آجائیں گے۔

سارجنٹ (نہایت سادگی سے) وہ دو ہفتہ کے بعد آئیں آج صبح ہی رخصت پر گئے ہیں۔

اب آپ کا وہ فرزند کیا کرتا ہے، جس نے بچپن میں روپیہ نگل لیا تھا۔

اس وقت بینک میں ملازم ہے۔

واقعی:۔ کیا آپ کو اس پر کچھ سود ملتا ہے۔؟

"پھٹے پرانے کپڑے اور بوتلیں، پھٹے پرانے کپڑے اور بوتلیں" ایک شخص صدا دیتا ہوا گلی سے گذرا چلا گیا۔

ایک شخص نے اپنے رفیق دوست سے پوچھا کہ یہ آدمی پھٹے پرانے کپڑوں کی صدا کے ساتھ بوتلوں کا نام کیوں لیتا ہے؟

اس نے جواب دیا کہ جس گھر میں بوتلیں ہوں گی وہاں پھٹے پرانے کپڑے ضرور ہوں گے۔

ایک بچہ ایکدن دسترخوان پر بغیر ہاتھ منھ دھوئے آبیٹھا، باپ نے کہا جاؤ بیٹا ہاتھ منھ دھوکر آؤ حسب معمول پھر یہی واقعہ دوسرے اور تیسرے دن بھی پیش آیا تب باپ نے بچہ سے خفا ہو کر کہا تجھسے ہر روز کہا جاتا ہے کہ دسترخوان پر منھ ہاتھ دھوکر آیا کرو لیکن تم یاد نہیں آخر اس کی کیا وجہ ہے بچے نے جواب دیا کہ ابا ایک روز آپ یہ نصیحت کرنا بھول گئے تھے۔

دلچسپ معلومات

ایک گھنٹہ میں کیا کیا ہوتا ہے؟

امریکن ماہرین حسابیات نے نہایت احتیاط کے ساتھ ان تمام واقعات کا مطالعہ کیا ہے جو ساری دنیا میں ایک گھنٹہ کے اندر پیش آتے ہیں اور آسکتے ہیں جب ہم ان کی محنتوں کے نتائج کا مطالعہ کرتے ہیں تو حیرت سے ہمارے دماغ پریشان ہو جاتے ہیں، چنانچہ ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ ساری دنیا میں ایک گھنٹہ کے اندر ... ۱۸ اتار گشت کرتے ہیں ... ۱۸ الخطوط پوسٹ کارڈ اور پارسل ڈاک میں بھیجے جاتے ہیں، چھ کروڑ اخبارات چھپتے ہیں اور ۱۲۵۰ شادیاں رچائی جاتی ہیں اور ۷ کروڑ پونڈ روٹی چاول ۵ کروڑ پونڈ آلو ۸۰ لاکھ پونڈ گوشت، پچیس لاکھ انڈے استعمال کئے جاتے ہیں۔

برطانیہ میں اس وقت بیس ہزار فیکٹریاں اسلحہ اور فوجی سامان کی تیاری میں مصروف ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو اتنی ہی چھوٹی بڑی فیکٹریاں یہ کام کرنے کو تیار ہیں۔

۱۹۳۶ء اور ۱۹۳۷ء میں پولینڈ میں روزانہ اخباروں کی تعداد ۱۵۰ تھی۔

حکومت برطانیہ نے انڈین جوٹ مل ایسوسی ایشن کو ایک کروڑ باون لاکھ ریت کے تھیلے مہیا کرنے کی فرمائش کی ہے، یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے ساتھ ملین ٹن ریت کے تھیلوں کی فرمائش کی جا چکی ہے۔

دودھ پلانے والے جانوروں میں سب سے پھرتیلا جانور ایک قسم کا چوہا ہے جو شمالی امریکہ میں پایا جاتا ہے یہ جانور اپنی لمبائی سے چالیس گنا زیادہ اچھلتا ہے۔

اب یہ پوشیدہ حقیقت منظر عام پر آگئی ہے کہ حکومت برطانیہ کا شاہی بحری بیڑہ جرمنی، اور اطالیہ اور جاپان کے متحدہ بحری بیڑے کے مساوی ہے۔

افسانہ

گناہ بے لذّت

مترجمہ جناب عبدالحمید صاحب نظامی

قتل کے چند گھنٹہ بعد ہی وہ گرفتار کر لیا گیا اس نے مقدمہ کی پیروی نہیں کی اور بہت جلد اپنے جرم کا اقبال کر لیا مگر اس کے بعد اس نے گہری چپ سادھ لی۔

مجسٹریٹ نے پوچھا تم اپنے فعل کی تفصیل کیوں نہیں بیان کرتے، "قتل تو ضرور ہوا میں یہ بھی مانتا ہوں کہ تم سے مقتول کی واقفیت نہ تھی اور تم نے اس کے مکان سے کوئی چیز نہیں چرائی لیکن میں یہ جانتا ہوں کہ تم نے اسے قتل ضرور کیا۔"

ملزم نے جواب دیا "اس کی کوئی خاص وجہ نہیں"۔

مجسٹریٹ نے پوچھا:۔ کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہوگی، یونہی کوئی کسی کی جان نہیں لیتا سچ سچ بتاؤ کس چیز نے تمہیں اس کے قتل پر ابھارا اور مجبور کیا۔

ملزم نے کہا "کسی چیز نے بھی نہیں"

مجسٹریٹ نے پوچھا کیا اس نے تمہیں کوئی صدمہ پہونچایا تھا" یہ سنکر ملزم کانپنے لگا اس نے اپنی آنکھیں نیچی کر لیں" اور بولا:۔ بیشک یہ سب بے وجہ نہیں اس کا سبب ضرور ہے مگر میری طویل خاموشی بھی حکمت سے خالی نہیں"۔

میں بچہ تھا میری ماں نے میری پرورش میں بہت مصیبتیں اٹھائیں میری زندگی ان مصائب کے بدولت بہت تاریک تھی میرے ہم جماعت لوگ مجھے مجہول النسب کہا کرتے تھے شروع شروع میں اس کا مطلب کچھ نہ سمجھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ لفظ بہت منحوس ہے کیونکہ میں نے اپنی ماں سے جب اس کا تذکرہ کیا تو وہ جواب دینے کی بجائے منھ ڈھانپ کر رونے لگی، اس دن کے بعد پھر کبھی میں نے اس لفظ کو اس کے سامنے کبھی مرنے سے پہلے اس بھید کو مجھ پر نہ کھولا میں چودہ برس کا تھا میری ماں مجھے دنیا میں اکیلا چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئی

میرے لئے یہ معاملہ برداشت سے باہر تھا مجھے آج بھی وہ گھر بخوبی یاد ہے جہاں مجھے پھٹے پرانے کپڑے پہننے کے لئے ملتے تھے اس طرح دن کاٹتے کاٹتے میں بیس سال کا ہو گیا اور بیرالوجھ میرے کندھوں پر آپڑا اب مجھے معلوم ہوا کہ افلاس کس چیز کا نام ہے اور تنگدستی کسے کہتے ہیں دو سال تک میں نے جوں توں فی ہفتہ پچیس فرانک پر بسر کی میں ایک تھوک فروش کی دوکان پر محرر تھا اس لئے مجھے ذرا اجلے اور شائستہ لباس کی ضرورت تھی جس کی وجہ سے مجھے دیگر اخراجات کی مد میں غیر معمولی تخفیف کرنی پڑتی تھی مجھے خوب یاد ہے کہ بارہا فاقہ کی بدولت گلیوں میں غش کھا کر گرنے کی نوبت آئی اور میں دیوار کا سہارا لیکر بڑی مشکلوں سے گھر پہونچتا تھا خدا دشمن کو بھی مفلسی کا آزار نہ دے ایک دن جب میں دوکان پر گیا تو آقا نے یوں کہنا شروع کیا "جان میں تمہارے کام سے خوش نہیں ہوں نہ تم کام جی لگا کر کرتے ہو اور نہ اپنی ظاہری حالت کا خیال رکھتے ہو" پھر میرے پھٹے ہوئے کوٹ پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا دوکان پر آنے کا یہ طریقہ نہیں ہے میں نے بہت کچھ معذرت کی مگر اس نے ایک نہ سنی اور کہا بیوقوف! انسان کو چیتھڑا نہ پہننا چاہئے"۔

نوکری ہاتھ سے جاتے دیکھ کر میری حالت عجیب ہو گئی اس دن میرے پاس کھانے کو چھدام بھی نہ تھا

قانون فطرت ہے کہ جب آدمی کا پیٹ خالی ہوتا ہے تو اسے بہت دور کی سوجھتی ہے، اسی قانون کے ماتحت جب فاقہ کشی اور غربت نے مجھے فکر میں ڈال رکھا تھا میرے دماغ میں پہلی بار یہ خیال پیدا ہوا کہ میں دنیا میں اکیلا نہیں ہوں میرا باپ بھی ابھی تک زندہ ہے اس خیال سے قدرے میری ڈھارس بندھی اور میں نے اس کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا ارادہ کر لیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ متمول ہے اور ضرور میری مدد کرے گا چنانچہ دوسرے روز میں اس کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا، تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔؟

(باقی بر صفحہ، کالم ایک پر)

وائسرائے ہند کا اعلان
بقیہ صفحہ ۲

حمایت پر زیادہ اختیارات اور زیادہ موقع دیتا ہے اس ایکٹ میں دوسرا اسٹیج یہ متصور تھا کہ مرکزی حکومت ایسی بنیاد پر مرتب ہو کہ ہندوستانی اتحاد کی ضروری منزل حاصل ہو جائے اس مقصد کے لئے آل انڈیا فیڈریشن کے قیام کا طریقہ سوچا گیا جس میں برطانی ہند کے تمام حصوں کے نمائندے حکومت ہند کی مجموعی یکجہتی کے لئے والیان ریاست کے ساتھ بیٹھیں میں ان نکتہ چینیوں کا بخوبی احساس رکھتا ہوں جو مختلف نظریوں سے فیڈرل اسکیم کے خلاف کی گئی ہیں اور جو ایکٹ کے حصہ دوم میں درج شدہ انتظامات کے خلاف ہیں آج میں اس سے زیادہ اور کچھ نہ کہونگا کہ چونکہ مجھے ان دفعات کے مرتب کرنے ہی سے نہیں بلکہ ان کو نافذ کرنے کے ابتدائی کام سے بھی بہت قریبی واسطہ رہا ہے میں برابر یہ یقین کرتا رہا ہوں کہ فیڈرل اسکیم اپنے عملدرآمد میں (وسیع الفاظ میں) اتنی ہی اطمینان بخش ثابت ہوسکتی ہے جیسا کہ ہم سب صوبجاتی خود مختاری کو اطمینان بخش خیال کرتے ہیں آج میں اس مضمون پر زیادہ وضاحت سے بحث نہیں کرنا چاہتا کیونکہ فیڈرل اسکیم کے متعلق ہمارا کام معطل ہو گیا ہے۔

میں ۱۹۳۵ء ایکٹ میں مجوزہ فیڈرل اسکیم کی بنیادی درستی میں اپنے عقیدہ کا پھر اعادہ کرتا ہوں اور بہت زور کے ساتھ کرتا ہوں کیونکہ اس ایکٹ کی چند اول دفعات سے ملک معظم کی حکومت کی اس تشویش کی شہادت ملتی ہے کہ کم سے کم وقت میں اور اس بنیاد پر جو مختلف پارٹیوں اور مفادوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے ظاہر کر سکے ہندوستان کا اتحاد حاصل کیا جائے اور ایک اور نہایت اہم سنگ نشان کی جانب بڑھا جائے جو ہندوستان کی منزل مقصود کی سڑک پر ہے یہ وہ پس منظر ہے جس پر ہم کام کر رہے ہیں ملک معظم کے ارادے اور مقاصد ہندوستان کی نسبت سے کیا ہیں اس کے جواب میں میں اس سے بہتر اور کچھ نہیں کر سکتا کہ اس بیان کا حوالہ دوں جو ملک معظم کی حکومت کی طرف سے اور ان کے پورے اختیار سے گذشتہ وزیر ہند نے دارالعوام میں ۶ر فروری ۱۹۳۵ء کو دیا تھا۔ اس بیان سے پوزیشن اتنی واضح ہو جاتی ہے کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہی۔ اس میں ۱۹۱۹ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے دیباچہ کا حوالہ دیا گیا ہے اس میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت کی اسکیم کا یہ کوئی حصہ نہیں ہے کہ اس عہد کو واضح کر دیا جائے۔

میں اس میں صرف اتنا اضافہ کر دینا چاہتا ہوں کہ ملک معظم کی حکومت نے مجھے مئی ۱۹۳۶ء میں بہ حیثیت گورنر جنرل جو وثیقہ ہدایت جاری کیا تھا اس میں مجھ پر بہ حیثیت گورنر جنرل یہ ذمہ داری رکھی گئی ہے کہ میں اس اعتماد کو جو ملک معظم کی حکومت مجھ پر رکھتی ہے اس طریقہ پر استعمال کروں کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان تعلق کی توسیع کی جائے اور ہندوستان کو ہماری نوآبادیوں میں مناسب جگہ مل جائے۔

یہ ہے پالیسی اور پوزیشن اور یہ ہیں ملک معظم کی حکومت کے ارادے۔ میں ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کے بارے میں کچھ اور کہہ دینا چاہتا ہوں۔ یہ ایکٹ زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے پر مبنی ہے جو کہ ایکٹ بنانے کے وقت تھا یہ بات ہم سب کو معلوم ہے کہ یہ ایکٹ برطانی اور ہندوستانی مدبروں اور ہندوستانی ریاستوں کی مشترکہ محنت کا نتیجہ ہے۔ اور تمام پارٹیوں کا کسی نہ کسی مرحلہ پر اس کارروائی سے تعلق رہا ہے اور میں ذاتی تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں بھی لوگوں نے حصہ لیا ہے ان سب لوگوں نے ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں کے مفاد کو پیش نظر رکھا ہے۔

ملک معظم کی حکومت اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ جب ہندوستان کی آیندہ فیڈرل حکومت کے نقشہ پر اور اس خاکہ پر غور شروع ہوگا جس کا مقصد وعدوں کو جو پارلیمنٹ میں سابق وزیر ہند نے کئے ہیں اور جس کا ذکر میں نے حال ہی میں کیا ہے پورا کرنا ہے تو اس وقت کے حالات کی روشنی کو ملحوظ رکھنا جائے گا کہ ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کے خاکہ کی تفصیلات کس حد تک باقی رہتی ہیں۔

اب مجھے ملک معظم کی حکومت کی طرف سے یہ کہنے کا اختیار ہے کہ لڑائی کے ختم ہونے پر حکومت ہندوستان کے مختلف مفادوں طبقوں اور پارٹیوں کے نمائندوں کے ساتھ اور ہندوستانی رجواڑوں کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے بہت خواہشمند ہوگی تاکہ فیڈرل آئین میں مناسب تبدیلیاں کرنے کے لئے انکا تعاون اور امداد حاصل کی جا سکے۔

میں نے حال ہی میں جو کچھ کہا ہے مجھے امید ہے کہ میں نے ملک معظم کی حکومت کی خواہش اور ارادہ کو واضح کر دیا ہے جس کا اظہار وثیقہ ہدایات میں بھی کیا گیا ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان اشتراک کے رشتہ کو بڑھایا جائے تاکہ ہندوستان بڑی بڑی نوآبادیوں میں اپنی جائز جگہ حاصل کر سکے اس تکمیل کے لئے ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کی اسکیم ایک ضروری جزو تھا لیکن میں نے اپنی تقریر میں یہ واضح کر دیا ہے کہ ملک معظم کی حکومت لڑائی ختم ہونے کے بعد اس بات کے لئے تیار ہوگی کہ اس اسکیم میں ہندوستانی زاویہ نظر کی روشنی میں تبدیلیاں کی جا سکیں اور میں یہ بھی واضح کر دوں کہ ہمیشہ کی طرح یہ بھی ہمارا مقصد ہے کہ ہندوستان کے اس کے منزل مقصود تک پہونچنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے۔

اقلیتیں اس سلسلہ میں میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اقلیتوں کے نمائندے نے دوران گفتگو میں پرزور طریقہ پر مجھ سے کہا کہ آئین میں جو بھی ترمیم کی جائے اس میں انکے نظریہ اور مفادوں کو پورا وزن دینے کا صاف طور پر وعدہ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں اس سے زیادہ کچھ کہنا ضروری نہیں سمجھتا کہ پچھلے ۲۰ سال سے زیادہ عرصہ میں تین گول میز کانفرنسیں ہوئیں اور جائنٹ پارلیمنٹری سب کمیٹی بیٹھی۔ سب میں ملک معظم کی حکومت نے تمام پارٹیوں کے نمائندوں سے مشورہ کیا اور ملک کے تمام مفادوں کے مشورہ اس میں شامل ہے۔ یہ بات بالکل ناقابل غور ہے کہ اب ہم کوئی نیا طریقہ اختیار کریں گے اور ہندوستان کے مستقبل کے آئین کے کسی حصہ میں کسی لحاظ سے بھی ان لوگوں کے مشورہ کے بغیر ترمیم کرینگے جو ماضی قریب میں اسی قسم کے کاموں میں ملک معظم کی حکومت اور پارلیمنٹ کو قریبی مشورے دیتے رہے ہیں۔

ملک کے بعض حلقوں میں ایسی اسکیم کی خواہش کی جا رہی ہے جو اس اسکیم سے وسیع ہو جس کا میں ذکر کر چکا ہوں اور بعض حلقے یہ بھی چاہتے ہیں کہ ملک معظم کی حکومت کے ارادہ اور زیادہ واضح طور پر ظاہر کئے جائیں۔ گذشتہ ہفتوں کے دوران میں میں نے جو ملاقاتیں کی ہیں ان سے مجھے ان باتوں کا پوری طرح علم ہے۔ یہ کہ یہ خواہش خلوص دل کے ساتھ کی گئی ہے جن لوگوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے وہ ایک سوال کے طریقہ پر دریافت کرتے ہیں کہ ہندوستان کے لئے آیندہ ترقی کیا ہوگی۔ اور ملک معظم کی حکومت نے جن ارادوں کا اظہار کیا ہے انکو بہتر طریقہ پر پورا کیا جائے گا کہ میں اسے رضامندی کے ساتھ تسلیم کرتا ہوں۔ میں آگاہ کرنے کے لئے صرف ایک بات کہونگا۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس ملک میں صورت حالات کا عالمگیر سیاسیات اور سیاسی حقیقتوں کے معنی میں مقابلہ کیا جائے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ باشندگان ہندوستان کے اندرونی مقاصد اور آدرشوں سے میری ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ مگر میں یہ کہونگا کہ اس قسم کی نوعیت کے معاملات میں یہ انتہائی ضروری ہے جنکا لاکھوں اشخاص کے مستقبل پر اثر پڑتا ہے۔ بڑی بڑی قوموں کے تعلقات پر اثر پڑتا ہے اور بڑی بڑی اقتصادی اور صنعتی مہموں پر اثر پڑتا ہے اور یہ معاملات ہندوستانی والیان ریاست پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ دنیا کی عام رائے ہے کہ ترقی عملی لحاظ پر مشروط ہونی چاہئے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں نے آگاہی کے لئے جو بات کہی ہے اس سے اگر میں زیادہ سے زیادہ زور دیکر کہہ سکوں تو یہی کہونگا کہ آئینی میدان میں جس درجہ تک اتفاق رائے پایا جاتا ہے اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اور اس اہم اور مشکل سوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان کو اس کی کامل سیاسی حیثیت تک پہنچانے کے لئے سہولت اور عجلت کے انتظامات کس نوعیت کے ہو سکتے ہیں۔ وسعت اور عمومیت رکھنے والے نعروں سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس چیز کا سوچنا ہی کیا جو موجودہ سیاسی حالات میں عملی نفاذ کے معیار پر پوری نہیں اتر سکتی جو اس اتحاد کی کوشش میں بھی معاون نہیں ہو سکتی جو ہندوستان کے مختلف فرقوں کے درمیان ہو کیونکہ اس اتحاد کی بنیاد پر ہی ہندوستان ایک ہو کر آگے بڑھنے کی امید کر سکتا ہے اور اس مقام کو حاصل کر سکتا ہے جس کا وہ اپنی تاریخ اور اپنی قسمت کی رو سے حقدار ہے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں نے آگاہی کے لئے جو بات کہی ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہندوستان کی خواہشات سے ملک معظم کی حکومت کو کچھ کم ہمدردی ہے اور وہ ہندوستان کی ترقی سے کسی طرح بے تعلق ہے۔ میں اس بات کا اعادہ کرتا ہوں

گناہ بے لذت

بقیہ صفحہ ۵ کالم پانچ

اس سوال نے میری امیدوں کا خون کر دیا میرا حوصلہ پست ہوگیا بہرکیف میں نے اپنی دردناک داستان کہنی شروع کی لیکن وہ بات کاٹ کر بولا ذرا آہستہ آہستہ گفتگو کرو" پھر کہنے لگا "اچھا پتا پتہ چھوڑتے جاؤ میں اس امر کے متعلق سوچ کر تمہیں اطلاع دونگا"

میں گھر واپس چلا آیا. ہفتہ بھر انتظار کرتا رہا مگر اس کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا. دوبارہ اس کے مکان پر جانے کی جراءت نہ ہوئی. البتہ اس کے بعد میں نے اس مکان کے سامنے سے بار بار گزرنا شروع کر دیا اور اس کے ہمسایوں سے کافی ربط پیدا کر لیا. ایک دن ایک ہمسایہ نے باتوں باتوں میں مجھ سے کہا "تمہارا یہ خیال کہ وہ تمہیں کچھ دیگا. بالکل غلط ہے اس کے پہلو میں دل نہیں پتھر ہے لیکن اس کی جائداد خود اس کے کام بھی نہیں آسکتی وہ چند ماہ کا مہمان ہے" میں نے پوچھا تو کیا کوئی اور بھی اس کا رشتہ دار ہے؟ اس نے جواب دیا "ہیں تو ضرور اور جہاں تک مجھے علم ہے اس کا ایک بھتیجا ان دنوں فرانس میں مقیم ہے مگر ان سب کو وراثت سے ہاتھ دھونا پڑیگا کیونکہ وہ عورت جو اس کے یہاں پندرہ سال سے ہے کھلم کھلا کہتی ہے کہ میں ایک ٹکا بھی اس کے ورثہ کے ہاتھ نہ لگنے دونگی. اور اسے اس بات کا یقین بھی ہے" یہ سنکر میرے دل میں باپ کی طرف سے بے پناہ نفرت پیدا ہوگئی میں وہاں سے چلدیا اور گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے لگا. بھوک سے میری جان نکلی جا رہی تھی. لاچار ہوکر ایک ہوٹل میں گیا بل ادا کرنے کے بعد ایک کوڑی بھی نہ بچی اور مہینہ ختم ہونے میں ابھی ۹ دن باقی تھے. میری سمجھ میں نہ آتا تھا کہ اس عرصہ میں کیا کرونگا. انہی خیالات میں مستغرق میں آگے بڑھ رہا تھا کہ اچانک میرا ہاتھ جیب میں پڑے ہوئے چاقو سے ٹکرایا میں نے اسے نکال کر دیکھا چاقو بہت لانبا خوبصورت اور تیز تھا. اس کی شکل نے میرے دل میں ایک ایسا خیال پیدا کیا کہ میں نے بے اختیار ہوکر اس کے دستہ کو پکڑ لیا اور اس کی دھار کو انگلی پر آزمایا.

اس کے کچھ دیر بعد میں اپنے باپ کے گھر کی گھنٹی بجا رہا تھا. گھنٹی بجتے ہی دروازہ کھل گیا. اور میں بے خوف اوپر پہنچ گیا لیکن اپنے باپ کے کمرے کے دروازہ پر پہنچا تو پہلی بار مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ میں کیا کرنے جا رہا ہوں. میں نے سوچا کہ اگر میں نے گھنٹی بجائی اور اس نے دروازہ کھولنے کے بعد میری صورت دیکھکر شور مچا دیا تو مجھے ناکام لوٹنا پڑیگا. پس میں نے جیب سے چابیوں کا گچھا نکالا اور ایک چابی کو دروازے کے قفل میں ڈالکر پھرایا. چابی اپنا کام کر گئی اور قفل کھل گیا. کمرہ کے اندر قالین کے اوپر چاندی کی کرنیں پڑ رہی تھیں. میں نے بڑی خاموشی سے دروازہ کھولا. کھولنے میں مجھے اپنے سنگ دل باپ کی صورت نظر آئی جو دروازہ کی طرف پیٹھ کئے بیٹھا تھا اس نے ذرا بھی جنبش نہیں کی: وہ کام میں بجد مستغرق تھا کمرے میں لیمپ روشن تھا جس سے سبز رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں اور اسی کے قریب وہ سر جھکائے لکھنے میں مشغول تھا، میں نے یہ دیکھنے کی کوشش کی کہ وہ کیا لکھ رہا ہے. چنانچہ میں اسی غرض سے ذرا آگے بڑھا تو مجھے ایک سفید کاغذ پر وصیت نامہ کا لفظ جلی حروف میں لکھا ہوا نظر آیا جس کے نیچے تین اور سطریں خفی قلم سے لکھی ہوئی تھیں. جن کے پڑھنے سے میں قاصر رہا. وصیت کے لفظ نے میرے دل میں خیالات کا طوفان برپا کر دیا ہمسایہ کی تمام باتیں میرے دماغ میں از سر نو تازہ ہوگئیں. میں غصہ سے کانپنے لگا. کہ افسوس کہ ایک غیر عورت نے وہ جگہ حاصل کر لی جس کی مستحق میری ماں تھی اور آج میں اس کا فرزند پیسے پیسے کو ترس رہا ہوں

جائداد سے محروم کر رہا ہے لیکن نہیں ہوسکتا کبھی نہ ہوگا کہ ایک اجنبی عورت اس کے اموال کی مالک بنجائے اور میں اس کا لخت جگر فاقوں پر فاقہ سہتا جان ویدوں میں کچھ سوچ کر ڈرا. اور آگے بڑھا اور کاغذ کی یہ عبارت نظر آئی "میں اپنی ساری ملکیت نقد جنس جواہرات ......" میں نے یہ دیکھکر دانت پیسے وہ چونک پڑا اور مجھے دیکھکر اس تحریر کو ہاتھوں سے ڈھک لیا لیکن چاقو میرے ہاتھ میں تھا اور غصہ نے میرے ہوش وحواس کو مختل کر دیا تھا. بغیر آگا پیچھا سوچے میں نے اپنے باپ پر حملہ کر دیا اور اسے دائمی نیند سلا دیا.

اب مجھے احساس ہوا کہ میں کیا کر چکا ہوں میں وہاں سے بھاگ گیا اس کے بعد کے حالات آپ خود جانتے ہیں ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں "

اتنا کہنے کے بعد اس نے آنکھوں کو رومال سے صاف کیا. اس کا سارا جسم پسینے سے شرابور تھا مجسٹریٹ اس وقت ملزم کے چہرے کی حالت کا بغور معائنہ کر رہا تھا اس نے تہ شدہ کاغذ جس پر سرخ مہر لگی ہوئی تھی کھولا اور پوچھا کیا تم نے اس تحریر کا کوئی اور حصہ بھی پڑھا ملزم نے بطور انکار سر ہلایا مجسٹریٹ نے کہا اچھا سنو میں سناتا ہوں"

"وصیت نامہ"

"میں اپنی ساری ملکیت نقد جواہرات اپنے اصلی بیٹے کے حق میں چھوڑتا ہوں اور اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ میرے نا واجب سلوک کو معاف کر دے"

میں ہوں اس کا باپ .... "

"اس کے بعد تم نے اسے تحریر مکمل نہ کرنے دی" یہ سنکر ملزم بھونچکا سا رہ گیا اس کی آنکھوں سے حیرت ٹپکنے لگی اس کا منہ کھلا اور یہ الفاظ ادا ہوئے "اپنے لڑکے کے نام .... مجھے .... میں ...." عدالت میں سناٹا چھا گیا تھوڑی دیر بعد اس نے زور سے قہقہہ لگایا پھر سر پر دوہتڑ مار کر بولا "میں امیر ہوں میں دولتمند ہوں. اس وقت وہ پاگل ہوچکا تھا

وائسرائے ہند کا بیان

باقی صفحہ ۶ کالم پانچ

کہ ملک معظم کی حکومت پہلے کی طرح ہندوستان کی تمام پارٹیوں میں سمجھوتہ کرانیگی جد وجہد کریگی جو ہندوستان کے حصول مقصد کے لئے ضروری شرط ہے.

مشاورتی گروپ جنگ چلانے کے سلسلہ میں ہندوستان کی رائے عامہ کو ساتھ لینے کے لئے جو انتظام کیا جائیگا. اب میں اس کے بارے میں کچھ کہتا ہوں. ہندوستان کی طرف سے پہلے ہی بہت بڑی امداد مل چکی ہے اور وہ اتنی بڑی ہے جس سے دنیا متاثر ہوگئی ہے ہندوستان نے جو روحانی امداد دی ہے اور اس ملک کے باشندوں نے پہلے اور منصفانہ کاز کی جو حمایت کی ہے اسکو میں مدد کرنے والوں کی فہرست میں پہلی جگہ دونگا. مادی میدان میں بھی ہندوستان کی امداد کچھ کم نہیں ہے اور اس میدان میں اور زیادہ امداد ملیگی. ان حالات میں جنگ کے چلانے میں معاملات میں شریک کار ہونے کے لئے ہندوستانی رائے عامہ کی خواہش اور بے چینی قدرتی ہے. جسے میں نے ذاتی طور پر ایک بڑی ہمدردی سمجھا ہے. میں نے جو حالات بیان کئے ہیں. ان میں مناسب یہ ہے کہ ایسے انتظام کئے جائیں جن سے ملک کی رائے عامہ قریب قریب ہو جائے.

مختلف پارٹیوں کے جو لیڈر آئینی پوزیشن کے سلسلہ میں مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے آئے تھے. ان سے میں نے نہایت صفائی کے ساتھ بحث کی کہ اس خواہش کو عملی شکل دینے کے لئے ہمیں کونسی شکل دینی چاہئے. ہم نے مختلف مناسب تجویزوں پر غور کیا اور ہر ایک لیڈر نے اپنے جو فائدے اور نقصانات پیش کئے تھے ان پر بحث کرنے میں ہم میں سے کسی نے کوئی اپنی پیش نہیں کیا نعم البدل کے طور پر جو مختلف تجویزیں پیش کی گئیں ان پر تفصیل کے ساتھ بحث کرنے کی میں یہاں ضرورت نہیں سمجھتا.

میں یہاں صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ بڑی بڑی پارٹیوں کے نمائندوں سے میری گفتگو اور ان خیالات کے (جن میں اختلاف رہا) کی روشنی میں میری رائے ہے کہ اس مسئلہ کا صحیح حل یہ ہوگا کہ ایک مشاورتی گروپ قایم کیا جائے جس میں برطانوی ہند کی تمام بڑی بڑی سیاسی جماعتوں اور ہندوستانی والیان ریاست کے نمائندے شامل ہونگے اور گورنر جنرل خود اسکی صدارت کریں گے، اور ان کی ہی دعوت پر وہ گروپ بلایا جائے گا. اور اس گروپ کا مقصد یہ ہوگا کہ جنگ چلانے کے بارے میں اور جنگ کی سرگرمیوں کے متعلق مسئلوں میں ہندوستان کی رائے عامہ ساتھ رہے عملی وجہ کی بنا پر یہ گروپ ناگزیر طور پر محدود ہوگا. مگر ملک معظم کی حکومت کا ارادہ یہ ہے کہ اس گروپ کو پوری طرح نمائندگی حاصل ہو اور بالخصوص اس کے افراد گورنر جنرل بڑی بڑی پارٹیوں کی بنائی ہوئی فہرستوں میں سے چنا کریں اور ان فہرستوں میں سے گورنر جنرل انتخاب کر لیا کریں کہ کون کون لوگ شریک ہوں گے.

مجھے اُمید ہے کہ مستقبل قریب میں اس مسئلہ پر میں سیاسی لیڈروں اور والیان ریاست سے مشورہ کرونگا مجھے اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جنگ کو چلانے کے لئے جو اقدام کئے جا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں جو انتظامات ہو رہے ہیں ان میں برطانوی ہند اور ہندوستانی ریاستوں کو ساتھ ملانے کے لئے اس قسم کا انتظام نمایاں طور پر مددگار ثابت ہوگا اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ اس نوعیت سے تمام پارٹیوں اور مفادوں کو ایک ساتھ مل جل کر بیٹھنے میں اس ملک کے تمام نقطہ ہائے نظر کے وسیع ...

یورپ کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں

سویڈن

سویڈن شمالی یورپ کی ایک اہم ریاست ہے جو جزیرہ نمائے سکنڈینیویا مشرقی حصہ میں واقع ہے ۱۸۱۴ء سے ۱۹۰۵ء تک اس میں ناروے بھی شامل تھا اسے فن لینڈ سے دریائے تورینا جدا کرتا ہے اس کے ساحل مشرق میں خلیج بوتھنیا اور بحرۂ بالٹک پر واقع ہے شمال سے جنوب کی طرف اس کی لمبائی تقریباً ایک ہزار میل اور اس کی چوڑائی ڈھائی سو میل ہے اس کا رقبہ ۱۷۳۱۰۵ مربع میل ہے اور سواحل کی لمبائی ۱۵۰۰ میل کے قریب ہے۔

سویڈن جغرافیائی لحاظ سے تین حصوں میں منقسم ہے سوی لینڈ اور گوتالینڈ، سوی لینڈ سویڈن کا اصلی علاقہ ہے اس میں بڑی بڑی جھیلیں موجود ہیں اور کانیں بھی زیادہ تر یہیں ہیں۔

نورلینڈ میں جنگلات اور چھوٹے چھوٹے تیز پہاڑی چشمے ہیں، گوٹے لینڈ میں دوسرے دو علاقوں کے بہ نسبت قابل زراعت اراضی بہت زیادہ ہیں

اٹھارہویں صدی سے آبادی بڑھ رہی ہے ۱۹۳۰ء کی مردم شماری کے مطابق اس کی آبادی ۶۱۴۱۵۷۱ نفوس پر مشتمل ہے گوٹے لینڈ زراعت کے لئے سوئی لینڈ اپنی معدنی دولت کے لئے اور نورلینڈ جنگلات کے لئے مشہور ہے یہاں لوہا خصوصیت کے ساتھ بہت زیادہ پیدا ہوتا ہے انیسویں صدی کے وسط وسط سے صنعتیں نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہیں۔

بادشاہت موروثی ہے بادشاہ کونسل آف اسٹیٹ سے مشاورت کرتا ہے جو پارلیمنٹ کے روبرو جوابدہ ہے بیسویں صدی میں مزید اصلاحات کے سبب سے نظام حکومت زیادہ جمہوریت پسندانہ ہوگیا۔

بیس سے بیالیس سال کے مردوں کے لئے فوجی خدمت لازمی ہے جو تقریباً ۲۷ سال تک جاری رہتی ہے اس کی باضابطہ فوج ۳۵ ہزار لیکن یہ وہ بصورت جنگ ۶ لاکھ سپاہ میدان میں لاسکتا ہے اس کے پاس بحری بیڑہ بھی ہے جو زیادہ تر تباہ کن جہازوں اور تارپیڈو کشتیوں پر مشتمل ہے یہ جہاز سواحل کی حفاظت کرتے ہیں ۱۹۲۶ء سے فضائی بیڑہ بھی معرض وجود میں آگیا ہے۔

جنگ عظیم میں سویڈن کو غیر جانبداری کے باوجود اپنے فوجی انتظامات کو مستحکم کرنا پڑا اور اتحادیوں کی ناکہ بندی سے اسے سخت نقصان پہونچا چنانچہ ۱۹۲۰ء میں حکومت کو شدید مالی دشواریوں سے دوچار ہونا پڑا جس سے مجبور ہوکر اس نے ۱۹۲۵ء میں اپنی بری اور بحری فوج میں کمی کردی۔

ناروے

ناروے جزیرہ نمائے سکنڈینیویا کا مغربی حصہ ہے شمال مشرق میں اس کی سرحد سویڈن اور فن لینڈ سے ملتی ہے اس کی لمبائی ۱۱۰۰ میل ہے لیکن اس کی چوڑائی صرف بیس سے لیکر سو میل تک ہے سویڈن اور ناروے کے درمیان کوہ کجولن واقع ہے جس کی بلندی تین ہزار سے لیکر چھ ہزار فٹ تک ہے بحر اطلانٹک کی طرف اس کا طویل ساحل پھیلا ہوا ہے۔

۱۸۱۴ء میں اس کی آبادی ۹۰۰۷۷۵ تھی لیکن اب وہ تقریباً تین گنی ہوگئی ہے ۱۸۱۵ء میں وہاں دس ہزار آبادی والے صرف نو شہر تھے لیکن اب بڑے شہروں کی تعداد اٹھارہ ہوگئی ہے اس کا پایہ تخت اوسلو ہے جہاں کہ ۲۴۹۸۸ نفوس کی آبادی ہے۔

یہاں فی مربع میل آبادی کی اوسط ۲۱۵۳ ہے اس لحاظ سے آئس لینڈ کے سوا یورپ کے تمام ملکوں کے بہ نسبت اس کی آبادی بہت منتشر ہے اس کے قبضہ میں کئی اہم جزیرے بھی ہیں۔

ناروے میں معدنی اور زرعی پیداوار اتنی کم ہے کہ وہ ملکی ضروریات کے لئے بھی کافی نہیں ہوسکتی، لیکن ماہی گیری اور جنگلات کے ذریعہ سے گراں قدر آمدنی ہوجاتی ہے وہ مختلف صنعتوں کے سلسلہ میں اپنی آبی طاقت سے کام لیتا ہے اور جہازرانی اس کی تجارتی ترقی کا اہم ذریعہ ہے۔

ناروے ۱۸۱۴ء سے ۱۹۰۵ء تک سویڈن کے ماتحت رہا لیکن اس مدت کے دوران میں بھی اس میں آزادی اور جمہوریت پسندی کا رنگ باقی رہا ۱۸۹۰ء میں تحریک وطنیت شروع ہوئی اور اہل ناروے نے حکومت خود اختیاری کا مطالبہ کیا حکومت سویڈن نے ان کے مطالبات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اس پر ۱۹۰۵ء میں ناروے نے جمعیت شورائیہ سویڈن سے قطع تعلق کرلیا اور وہ پھر بالکل آزاد ہوگیا، وہاں کا سکہ کرون کہلاتا ہے جو ایک شلنگ ۱/۲ پنس کے برابر ہے، اس کی فوج طاقتور ہے اور اس کے پاس بحری بیڑہ بھی ہے فوجی خدمت لازمی ہے مستقل بحری فوج میں ہر سال جبریہ بھرتی بھی ہوتی رہتی ہے۔

جین مسین پر ناروے کا قبضہ ۱۹۳۰ء میں ہوا اور ۱۹۲۵ء میں اسے سپٹس برجن کا علاقہ مل گیا جس میں بیر آئیلینڈ بھی شامل ہے۔

ڈنمارک

ڈنمارک سکینڈیویا کی ریاستوں میں سب سے چھوٹی ریاست ہے اس میں جزیرہ نمائے جٹلینڈ بحر بالٹک کے بعض جزائر بشمول جزائر فرورس بھی شامل ہیں اور گرین لینڈ اس کی نوآبادی ہے اس کا مجموعی رقبہ ۱۶۴۴۲۷ اور آبادی ۳۵۰۳۰۲۹ ہے اس کا پایہ تخت کوپن ہیگن ہے جس میں تقریباً ۶ لاکھ آدمی بستے ہیں۔

ایک تہائی آبادی صنعت وحرفت میں مصروف رہتی ہے یہاں کی صنعتیں زیادہ اہمیت نہیں رکھتیں لیکن وہ ترقی پذیر ہیں یہ صنعتیں زیادہ زراعت سے تعلق رکھتی ہیں آلات کشاورزی کے علاوہ موٹریں بھی تیار ہوتی ہیں، چینی کے برتن اور سیمنٹ وغیرہ بھی تیار کیا جاتا ہے، تمباکو اور کاغذ وغیرہ کے کارخانہ بھی ہیں۔

ڈنمارک میں آئینی بادشاہت کا نظام قائم ہے فوجی خدمت لازمی ہے جو آٹھ سال تک جاری رہتی ہے وہ بوقت ضرورت تقریباً ایک لاکھ سپاہ میدان میں لاسکتا ہے سواحل کی حفاظت کے لئے اس کے پاس بحری بیڑہ بھی ہے۔

پانچ صدی عیسوی سے اس کی تاریخ کا پتہ لگتا ہے اس سیحت کو نویں صدی عیسوی میں فروغ حاصل ہوا ۱۸۶۴ء میں ڈنمارک کے ہاتھ سے سیلسوک کا علاقہ نکل گیا لیکن معاہدہ ورسائی کے ماتحت اس کا شمالی حصہ ڈنمارک کو اور وسطی جرمنی کو مل گیا ۱۹۱۵ء میں آئین میں اصلاح کی گئی ۱۹۱۸ء سے آئس لینڈ ایک جداگانہ ریاست بن گئی۔

فنلینڈ

جمہوریہ فن لینڈ کے شمال میں ناروے مشرق میں روس، مغرب میں سویڈن اور خلیج بوتھنیا، اور جنوب میں خلیج فن لینڈ واقع ہے اس کی لمبائی ۷۱۰ میل ہے اور چوڑائی کی وسط ۱۸۵ میل ہے اس کا رقبہ ڈیڑھ لاکھ مربع میل کے قریب ہے اس کا ساحل بہت زیادہ کٹا ہوا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزیرے بن گئے ہیں، ساحل اور شمالی علاقہ میں میدان ہیں اور دوسرے حصوں میں جھیلیں بکثرت ہیں، تقریباً تہائی حصہ میں دلدل ہیں جنھیں خشک کرنے کی کوشش برابر جاری ہے اس میں حسب ذیل اہم جھیلیں ہیں۔

جھیل لیڈوگا، (جس کا ایک حصہ روس کے قبضہ میں ہے) جھیل تیما "کیمی" اولوجاروی پیجین وغیرہ۔

فن لینڈ کا وسطی علاقہ سطح مرتفع پر مشتمل ہے جو سطح سمندر سے تین چار سو فٹ بلند ہے وہاں اونچے اونچے پہاڑ موجود ہیں لیکن ایک سب سے اونچا پہاڑ ہلڈ تجال ہے جو ناروے کی سرحد کے قریب واقع ہے، اس کی بلندی ۴۴۳۹ فٹ ہے۔

فن لینڈ میں جنگلی درختوں کی افراط ہے تقریباً اس کے نصف علاقے میں درخت موجود ہیں اس لحاظ سے وہ روس اور سویڈن کے علاوہ یورپ کے دوسرے ممالک پر فوقیت رکھتا ہے جنگلوں کے ۱/۳ حصہ حکومت کی ملکیت ہے، پھل وغیرہ بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتے ہیں، یہاں تقریباً دو سو قسم کے پرندے پائے جاتے ہیں۔

فن لینڈ کی آبادی ۱۹۳۰ء کی مردم شماری کے مطابق ۳۸۰۷۴۸ ہے وسطی علاقوں میں آبادی کم ہے، لیکن ساحلی میدانوں، خصوصاً جنوب مغربی حصہ میں آبادی بہت گھنی ہے اس کا پایہ تخت ہیلسنگفورس (ہیلسنکی ہے) جہاں ۲۴۳۵۶۰ نفوس آباد ہیں اس کے دوسرے اہم مقامات ایبو (ٹورکو) وبورگ، ویسا، اولیبورگ، اردو، اور کوپیو ہیں۔

تقریباً تیس لاکھ آدمی فنش زبان بولتے ہیں، دوسرے باشندوں کی زبان سویڈش اور روسی وغیرہ ہے، اہل فن لینڈ مضبوط جسم طاقتور اور جفاکش ہوتے ہیں۔

فن لینڈ کے باشندوں نے ۱۹۱۷ء میں جرمنی کی امداد سے روسیوں کو شکست دی دی بعد میں جمہوریت قائم کر دی گئی اور اس کے سابق صدر پروفیسر کے جے سٹالبرگ قرار پائے (۱۹۱۹ - ۲۵) ۱۹۲۰ء میں روس کے ساتھ صلح ہوئی اور اسے علاقہ پیچنگا بھی حاصل ہوگیا اس طرح اس کی حدود بحر اطلانٹک تک وسعت پذیر ہوگئیں۔

اسی سال وہ جمعیت اقوام میں شامل ہوا ۱۹۲۱ء میں اسے جزائر آلینڈ کا باضابطہ قبضہ مل گیا جسے سویڈن حاصل کرنا چاہتا تھا فن لینڈ کے انتخاب میں ڈاکٹر سٹالبرگ کو شکست ہوئی اور سوینہوفوڈ صدر منتخب ہوگئے جمہوریہ فنلینڈ کا ایک ایوان ہے جو دو سو نمایندوں پر مشتمل ہے صدر کا انتخاب بالواسطہ طریق پر چھ سال کے لئے عمل میں آتا ہے۔

آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم خواجہ عامر حسن
منصرم عدالت جج خفیفہ سہارنپور
مہر عدالت

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

مقدمہ نمبر ۱۹۳ ۱۹۳۹ء

عدالت جناب منصف صاحب بہادر شمالی لکھنؤ

مسماۃ بتولن عمر تخمیناً ۱۷ سال بنت سنگا بخش قوم شیخ ساکن محلہ حسن گنج باؤلی تھانہ سعادت گنج لکھنؤ

بنام رسول بخش مدعاعلیہ

بنام رسول بخش عمر تخمیناً ۲۴ سال ولد محمد قوم شیخ ساکن ہیرامن کا پوروہ تھانہ کوتوالی شہر کانپور

واضح ہو کہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ فسخ نکاح کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۷ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے بر اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلق مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکورہ آپ حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ آپ کی غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت
منصفی شمالی لکھنؤ
مہر عدالت

باجلاس مرزا کاظم علی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ نمبر ۳ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۴۸۰ ۱۹۳۹ء

بعدالت تحصیل کانپور

پنڈت گنگا پرشاد ولد پنڈت جوڑا ولعل قوم برہمن ساکن فیل خانہ بازار شہر کانپور وزمیندار و نمبردار موضع سندھی محال سردار سنگھ پرگنہ وضلع کانپور ڈگریدار

بنام روشن سنگھ و جگموہن سنگھ پسران سورج پال سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع سندھی پرگنہ وضلع کانپور مدیونان

چونکہ تمہارے ذمہ مبلغ ۵ / ۱۳ / ۶ حسب تفصیل ذیل بابتہ نالش بقایا لگان منفصلہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۹ء بانفتی ڈگریدار واجب الادا ہے لہذا بذریعہ اطلاعنامہ تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بعد ملنے اطلاعنامہ کے اندر پندرہ یوم کل مطالبہ مبلغ ۵ / ۱۳ / ۶ داخل عدالت کرو ورنہ آراضی ذیل سے بے دخل کردیئے جاؤگے

تفصیل مطالبہ

ڈگری	خرچہ	سود	اجرا کا صرفہ	میزان
۱۱ / ۶	۱ / ۶	۳ / ۶	۱۳	۵ / ۱۳ / ۶

تاریخ پیشی ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء مقرر ہے

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	نمبر	رقبہ	لگان
کانپور	سندھی	سردار سنگھ	۴۳	۱۷	[illegible]
"			۴۳/۲	۱۷	"
"			۴۴	۳	"
"			۴۸	۴	"
"			۱۰۲	۲	"
"			۱۱۱۰	۱۳	"
			۶	۸	[illegible]

آج بدست دستخط میرے و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔ المرقوم ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء

دستخط حاکم
عدالت
مہر عدالت

رومانیہ کی فوجیں بسارابیا میں

بخارسٹ ۱۶ اکتوبر۔ رومانیہ کی فوج کی چار ڈویژن بسارابیا کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔ ہنگری کے ساتھ سمجھوتہ ہو جانے کی وجہ سے رومانیہ اور ہنگری دونوں نے مشترکہ سرحدوں سے اپنی فوجیں ہٹالی ہیں ایک سرکاری اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ رومانیہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے بشرط ضرورت لڑنے سے بھی گریز نہیں کریگا۔

ٹرکی کے وزیر خارجہ کی واپسی

لندن ۱۶ اکتوبر۔ ٹرکی کے وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو آج شام کو ماسکو سے ترکی واپس جاتے ہوئے رومانیہ کے وزیر خارجہ سے بحر اسود میں یا کسی دوسری جگہ ملاقات کریں گے۔ ترکی اور روس کے سمجھوتہ پر کوئی سرکاری اعلان شایع نہیں ہوا ہے۔ مگر حالات کو جاننے والوں کا کہنا ہے کہ ترکی روس سے ایسا سمجھوتہ ہرگز نہیں کریگا۔ جو فرانس اور برطانیہ کے مفاد کے خلاف ہو۔

جرمن باشندوں کی واپسی

ریگا کی ایک اطلاع ہے کہ لٹویہ سے ساڑھے تین سو جرمن باشندے ڈینزگ پہنچ گئے ہیں۔ یہ لوگ ہر ہٹلر کی اسکیم کے مطابق واپس آگئے ہیں۔

برلن کی سرکاری اطلاع ہے کہ اسٹونیہ سے جو جرمن واپس آئیں گے وہ پولینڈ کے جرمن علاقہ میں آباد کئے جائیں گے جہاں وہ امن وامان کی حفاظت کا کام کریں گے۔

سمن بنام مدعاعلیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

بحکم جناب مسٹر امین احمد صاحب بہادر جج خفیفہ سہارنپور

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ سہارنپور مقام سہارنپور ضلع سہارنپور
مقدمہ نمبر ۲۴۶، بابت ۱۹۳۹ء

میونسپل بورڈ سہارنپور بذریعہ مولوی احمد شفیع صاحب ایکزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ سہارنپور مدعی

بنام

عبدالعزیز پسر محمد صدیق ذات شیخ ساکن سہارنپور محلہ لوہانی سرائے۔ مدعاعلیہ

بنام عبدالعزیز پسر محمد صدیق ذات شیخ ساکن سہارنپور محلہ لوہانی سرائے۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت زر ٹھیکہ مبلغ سہ/ ۵ کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A1424

جمال پرتو حق غم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ روپے ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۵ روپے
ششماہی ۳

ایڈیٹر
خواجہ
عبدالسلام

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۳

ادبیات

مری نماز

از جناب آلم مظفر نگری صاحب

یہ سحر کا نور یہ بدلیاں، یہ شفق کا جلوہ مے چکاں
یہ خرام ناز نسیم کا، یہ صبا کی شوخی گلفشاں

یہ سرور جوش بہار ہے کہ ہے عندلیب نثار گل
سر برگ شبنم تر نہیں لب ناز پر ہے نمود گل

لب حسن نغمہ طراز ہے، کہیں سوز ہے کہیں ساز ہے
یہ وہی نوائے سروش ہے جو ازل سے عشق نواز ہے

ہے قمر چکور پہ مہرباں، تو پتنگ شمع پہ نغمہ خواں
ہے چمن کا برق پہ آشیاں یہاں حسن و عشق ہیں ہمزباں

یہ مقام قدس ہے مرتبہ، مجھے فیض عشق سے مل گیا
یہ حریم ناز ہے اولیں مری ذوق دل تجھے مرحبا

یہ عجب جگہ ہے کہ مل گئی، حد بت کدہ سے حد حرم
نہ یہاں ہے شیخ نہ برہمن، نہ حرم نہ جلوہ گہ صنم

میں ہوں اور شغل نماز عشق، کوئی مقتدی نہ امام ہے
نہ رکوع ہے اور نہ سجود ہے نہ قعود ہے نہ قیام ہے

ہوں تعینات سے ماورا، نہ مجاز ہے نہ حقیقتیں
مجھے لے اڑیں سر خاک ہی، مری ذوق عشق کی رفعتیں

یہ فلک نواز بلندیاں، یہ فضا میں نور کی بارشیں
ہیں قبول خلوت خاص میں مری جرأتیں مری لغزشیں

نہ خیال جاں ہے نہ فکر دل، یہ ہے رسم و راہ قلندری
یہی انتہائے نماز ہے، نہ اٹھیگا سجدے سے سر کبھی

یہ تجلیاں یہ تسلیاں، ہیں ہوس طور آنکھ کلیم ہے
ہے درود جلووں کا اسقدر، مرا قلب عرش عظیم ہے

میں ہلاک جلوہ ہوں ہر گھڑی، یہی موت ہے یہی زندگی
نہ خودی کا ہوش نہ بیخودی نہ وقوف لذت بندگی

نگہے بجشن عبادتم، تو کہ غافلی ز نیاز من
ہمہ ہستیم ہمہ حیرتم، بہ نگر طریق نماز من

دنیائے اسلام

برطانیہ، فرانس اور ترکی کے درمیان معاہدہ ہوگیا

لندن ۱۹ اکتوبر۔ برطانیہ ترکی اور فرانس کے درمیان معاہدہ پر آج سہ پہر دستخط ہو گئے۔

معاہدہ میں کوئی خاص ترمیم نہیں کی گئی ہے اور جس شکل میں ابتداءً تیار کیا گیا تھا اسی شکل میں منظور ہو گیا ہے اس کی رو سے قرار پایا کہ

(۱) حکومت فرانس اور برطانیہ ترکی کی امداد کرنے کا وعدہ کرتی ہیں (الف) بشرطیکہ کسی یوروپین حکومت نے ترکی پر حملہ کیا (ب) بشرطیکہ کسی یوروپین حکومت کے لڑائی کرنے سے بحر روم میں لڑائی چھڑ گئی اور ترکی اس میں شامل ہو گیا۔

(۲) ترکی نے برطانیہ اور فرانس کی امداد کا اقرار کر لیا ہے۔ (الف) اس صورت میں جبکہ کسی یوروپین حکومت کے حملہ کرنے سے مشرقی بحر روم میں لڑائی چھڑ جائے (ب) نیز اس صورت میں جبکہ رومانیہ اور یونان کے ساتھ گارنٹی پوری کرنے کی وجہ سے برطانیہ اور فرانس لڑائی کریں۔

(۳) مذکورہ دفعات سے پیدا شدہ صورت حالات کے بارے میں متحدہ کارروائی کرنے کے لئے تینوں حکومتیں آپس میں مشورہ کریں گی۔ معاہدہ ۱۵ سال کے لئے ہوگا۔

(۴) اگر کسی یوروپین حکومت کے حملہ کرنے کی وجہ سے فرانس اور برطانیہ لڑائی میں شریک ہوگئے اور دفعہ ۲ و ۳ کا اطلاق نہ ہو سکا تو بھی آپس میں مشورہ کیا جائے گا اور ترکی کا فرض ہوگا کہ وہ برطانیہ فرانس کی جانب قطعی طور پر غیر جانبدار رہے گا۔

(۵) کسی ایسی یوروپین حکومت پر حملہ ہونے کی صورت میں مشترکہ کارروائی کرنے کے لئے مشورہ کیا جائے گا جس کے ساتھ کہ معاہدہ میں شریک کسی فریق نے امداد کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہو یا بالواسطہ حملہ کی صورت میں جس سے معاہدہ میں شریک کسی فریق کو خطرہ ہو۔

(۶) یہ واضح کیا گیا کہ یہ معاہدہ کسی ملک کے خلاف نہیں ہے

(۷) معاہدہ کی دفعات ایک دوسرے پر برابر قابل پابندی ہوں گی۔

(۸) اگر معاہدہ پر عمل کرنے کی صورت میں معاہدہ کرنے والے فریق لڑائی میں شریک ہو گئے تو ان میں سے کوئی علیحدہ صلح نہیں کرے گا۔

(۹) یہ معاہدہ پندرہ سال کے لئے ہوگا اور اگر ۱۰ سال کے بعد ترک نہ کیا گیا تو اس کی مزید ۵ سال کے لئے خود بخود تجدید ہو جائیگی اور اس پر فوری عملدرآمد شروع ہو جائیگا اگر روس کے ساتھ لڑائی چھڑ گئی تو اس صورت میں ترکی معاہدہ کی پابندی سے آزاد ہوگا۔

دارالعوام میں برطانیہ فرانس اور ترکی کے درمیان معاہدہ کے متعلق مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ گو بات چیت میں کافی عرصہ لگ گیا ہے لیکن ہمارے زاویہ نگاہ میں کبھی کوئی خاص فرق نہیں رہا۔

معاہدہ کی دفعات کے متعلق تین ہفتے ہوئے سمجھوتہ ہو گیا تھا لیکن دستخط اس وجہ سے نہیں ہو سکے تھے کہ ترکی وزیر ماسکو گیا تھا اور امید تھی کہ روس اور ترکی کے درمیان بھی اس قسم کا معاہدہ ہو جائے گا۔ ترکی اور روس کے درمیان بات چیت عارضی طور پر ملتوی کر دی گئی ہے۔ حکومت ترکی کا بیان ہے کہ حکومت روس نے چند ایسی تجویزیں پیش کیں جو اس معاہدہ کے مطابق نہیں تھیں جو کہ ترکی برطانیہ اور فرانس سے کر چکا تھا اس کے باوجود ماسکو اور انقرہ میں یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ روس اور ترکی کے تعلقات دوستانہ ہیں پارلیمنٹ میں معاہدہ کا خیر مقدم کیا گیا۔ پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ ترکی کے ساتھ معاہدہ پر اظہار مسرت کیا جا رہا ہے یوگوسلاویہ میں معاہدہ کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم ترکیہ کا بیان

انقرہ ۱۸ اکتوبر۔ آج ترکی وزیر اعظم نے ایک بیان دیا۔ جس میں آپ نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ سراج اوغلو ترکی وزیر خارجہ ماسکو میں موجودہ روس سے کوئی معاہدہ نہیں کر سکے۔ گفت و شنید کی ناکامی کا باعث یہ ہے کہ سوویٹ روس نے ترکی وزیر خارجہ کے روبرو کلیۃً جدید تجاویز پیش کی تھیں جو ترکی پالیسی کے مطابق نہ تھیں۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے وزیر اعظم نے فرمایا۔ ہماری حفاظت کے نکتہ خیال سے روس کی پیش کردہ ضمانتیں اُن ذمہ داریوں کی تلافی کے لئے مکتفی نہ تھیں۔ جن کے اپنے اوپر عاید کرنے کا روس کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ سوویٹ مطالبات ترکی پالیسی کے مطابق نہیں ہیں۔ درہ دانیال کے مسئلہ پر ترکی کا خیال ہے کہ اس خصوص میں وہ ان ذمہ داریوں کی اپنے کو پابند نہیں کر سکتا۔ جو عمومی نوعیت کی بین الاقوامی معروضیات کے علاوہ ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر گفت و شنید کا کوئی قطعی نتیجہ برآمد نہ ہو سکا لیکن بایں ہمہ سوویٹ روس کے ساتھ ہمارے تعلقات دوستی کی ٹھوس بنیاد پر قایم ہیں۔ قبل ازیں ماسکو سے ایک پیغام موصول ہوا جس میں بتایا گیا کہ سراج اوغلو ترکی وزیر خارجہ نصف شب کے وقت ترکی روانہ ہو گئے۔ اطلاع موصول ہوتی ہے کہ اس وقت تک کسی معاہدہ پر دستخط ثبت نہیں ہو سکے۔ اس سلسلہ میں طاس ایجنسی نے حسب ذیل بیان شایع کیا ہے۔ سراج اوغلو ترکی وزیر خارجہ کے قیام ماسکو کے دوران میں ترکی روسی تعلقات کے متعلق ترکی اور روسی حکومتوں کے مابین جامع تبادلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توقع مرہم رستے نمک ہیں ہیں
زمانہ ہم بھی بدی جو تیر سے دل پر ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰	کانپور شنبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۴۳

صورت حالات میں تبدیلی کا امکان

ہزاکسیلنسی وائسرائے کے اعلان کو اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان نے مایوس کن قرار دیا ہے مگر کانگریس نے اس کے جواب میں جو بیان شائع کیا ہے اور اس میں جو انتہائی قدم اٹھانے جانے کا فیصلہ کیا ہے اسکی بہت کم امید تھی کیونکہ کانگریس کو ہندوستان کے تین چوتھائی صوبے میں جو قوت و اقتدار حاصل ہے اس سے وہ اس بے نیازی کا ساتھ علیحدہ ہونے کا فیصلہ کر لیگی یہ کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

مہاتما گاندھی نے تمام دنیا کے مشہور اخباروں کی درخواست کے جواب میں جو بیان دیا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ:-

"کانگریس نے جنگ کے دوران میں کسی آئینی تبدیلی کا مطالبہ نہیں کیا اس کا مطالبہ یہ تھا کہ برطانیہ اعلان کردے کہ اس جنگ کے مقاصد میں لازمی طور پر ہندوستان کی آزادی بھی شامل ہے جو ہندوستان کے منتخب نمائندوں کے مرتب کردہ چارٹر کے مطابق ہو"۔

کہا جاتا ہے کہ وائسرائے کے بیان کے جواب میں کانگریس نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے تمام برطانیہ میں مایوسی کی ایک زبردست لہر پیدا ہوگئی تھی لیکن مہاتما گاندھی کے حال کے ایک پیام میں جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ دروازہ ابھی تک بند نہیں ہوا۔ اس پیام کے بعد لندن کے ذمہ دار حلقوں میں پھر یہ امید پیدا ہو چلی ہے کہ شاید اب معاملہ طے ہو جائے۔

لیبر پارٹی کا آرگن "ڈیلی ہیرلڈ" نے مہاتما گاندھی کے پیام پر ایک آرٹیکل لکھا ہے جس میں برطانیہ پر زور دیا ہے کہ کانگریس کے مطالبہ کو منظور کر لیا جائے کیونکہ کانگریس نے کوئی ایسی تیز رو تبدیلی نہیں چاہی جو ناممکن ہو۔

سر محمد عثمان سابق گورنر مدراس نے بھی کانگریس کے رزولیوشن پر اظہار رائے کرتے ہوئے کہا ہے کہ کانگریس کے لئے صرف یہی ایک آئینی طریقہ باقی رہ گیا تھا جس کوئی شبہ نہیں کہ یہ ملک کے لئے بڑی مصیبت ہوگی"۔ اس کے بعد انہوں نے اپیل کی ہے کہ وائسرائے ایک ایسا فارمولا تیار کریں جو کم از کم دوران جنگ میں قابل قبول ہو۔

ہم بھی وائسرائے اور مدبران برطانیہ سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے ہندوستانیوں کی اس قدرتی حق اور خواہش کو منظور کرکے اپنی جمہوریت پسندی کا ثبوت دیں۔

جنگ کے متعلق رزولیوشن

آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم لکھنؤ آگئے ہیں ۲۶ اکتوبر کو یوپی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا مگر مولوی سعید الدین صاحب سابق ممبر اسمبلی کی وفات پر اظہار ماتم کرنے کے بعد ملتوی ہوگیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ۲۷ اکتوبر کو آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت وزیر اعظم جنگ کے متعلق ایک رزولیوشن پیش کریں گے جو حسب ذیل ہے کہ:-

اس اسمبلی کو افسوس ہے کہ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے باشندوں کی منظوری کے بغیر ہی ہندوستان جرمنی اور برطانیہ کی لڑائی میں شریک کر لیا۔ اور مزید براں ہندوستانی رائے عامہ کو نظر انداز کرکے ایسے قانون بنادیے ہیں جن سے صوبجاتی حکومتوں کی سرگرمیاں اور اختیارات کم کردئے گئے ہیں۔ یہ اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ حکومت ہند کو اور اس کے ذریعہ حکومت برطانیہ کو یہ پیغام پہنچادے کہ موجودہ لڑائی کے مقاصد کے مطابق یہ ضروری ہے جس سے اہل ہند کا تعاون حاصل ہو سکے۔ کہ جمہوریت کے اصول کا ہندوستان پر اطلاق کیا جائے اور ہندوستان کی پالیسی ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہو اور ہندوستان کو ایک آزاد قوم تصور کیا جائے جسکو اپنا آئین بنانے کا حق حاصل ہو اور مزید براں کہ ہندوستان کی موجودہ حکومت کے بارے میں اس اصول کا اطلاق کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو قدم اٹھایا جائے۔

اس اسمبلی کو افسوس ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے ہندوستان کی صورت حالات کو صحیح طریقہ پر نہیں سمجھا جبکہ اس نے ہندوستان کے بارے میں بیان دیا اور چونکہ حکومت ہندوستان کا مطالبہ پورا نہیں کر سکی ہے اس لئے اس اسمبلی کی رائے ہے کہ حکومت برطانی پالیسی کی شریک نہیں ہو سکتی۔

دو ماہ کے بعد جرمنی کی پوزیشن

۲۵ اکتوبر کو مسٹر ایڈن سابق وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس میں آپ نے لڑائی کے وقت نوآبادیوں اور برطانیہ کے درمیان تعاون پر روشنی ڈالی۔ شروع میں آپ نے کہا کہ یہاں کینڈا۔ آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ اور جنوبی افریقہ کی کیبنٹ کے ممبر آئے ہوئے ہیں ان وزیروں کے ساتھ تمام معاملات پر غور کیا جائے گا۔

لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ایڈن نے کہا کہ لڑائی شروع ہوئے تقریباً ۲ ماہ ہو چکے لیکن ہٹلر نے پیل کرنے کا موقع کھو دیا۔ ابتدا میں جو فائدہ اس کو پہنچ سکتا تھا وہ اب جاتا رہا۔ مشرق کی جانب روس اور ٹرکی نے اس کا راستہ روک دیا ہے اور مغرب میں ہر ہفتہ آزاد جمہوریتوں کی طاقت بڑھتی جا رہی ہے۔ ہمارے بحری بیڑہ اور سوداگری جہازوں پر جرمنی کے حملے اپنے مقصد میں ناکام رہے۔ گزشتہ لڑائی کے مقابلہ میں اس مرتبہ پن ڈوبی کشتیاں فیصلہ کن ہتھیار ثابت نہیں ہوئیں اور ایک بڑی تعداد میں پن ڈوبی کشتیاں ڈبو دی گئی ہیں مغرب میں جرمنی کے خوفناک حملہ کا جو شور مچایا جارہا ہے وہ ابھی باقی ہے لیکن اوپر سے جاڑا پڑ رہا ہے گو جاڑے میں سب کو مشکلات کا سامنا کرنا ہوتا ہے لیکن جرمنی کے لئے وہ بہت زیادہ تکلیف دہ ہے۔

یہ سب باتیں ہمیں فتح کی جانب لے جانے والی ہیں اور نہ ہی ہمیں اپنی کامیابی کے بارے میں شبہ ہے۔ نازی لیڈر زور زور سے چلا رہے ہیں کہ لڑائی ہم پر تھوپی گئی ہے ان کے خلاف تمام دستاویز شائع کردی گئی ہیں اب دنیا خود فیصلہ کر سکتی ہے وارسا اور پراگ میں اور بہت سے شہروں میں آج جرمنی فوج کا حملہ آور کی حیثیت سے موجود ہے وہاں یہ فوج ہٹلر کے وعدوں

آئینہ کانپور

بھرت ملاپ کے جلوس کے موقع پر

افسوسناک ہندو مسلم فساد

۲۴ اکتوبر ۷½ بجے رات کو بھرت ملاپ کے جلوس کے سلسلہ میں سبزی منڈی میں ایک مسجد کے قریب ہندو مسلم فساد ہوگیا۔

رام لیلا کا جلوس ۱۵ اکتوبر سے شروع ہو کر ۲۲ اکتوبر کو نہایت امن وامان کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔

۲۳ اکتوبر کو بھرت ملاپ کا جلوس رام گولا سے اٹھنے والا تھا کہ رام لیلا کمیٹی کے ارکان اور مقامی حکام کے درمیان جلوس کے اوقات میں اختلاف ہوا اور اس کے بحث و مباحثہ میں چونکہ ۵ بج گئے اس لئے اس جلوس کا اٹھانا آج ملتوی کردیا گیا۔ اور یہ اعلان کردیا گیا کہ جلوس کل اٹھایا جائے گا۔

دوسرے دن یعنی ۲۴ اکتوبر کو رام لیلا کمیٹی ہندو سنگھ کے مشترکہ نمایندوں نے کلکٹر صاحب سے ملاقات کی اور یہ طے پا گیا کہ آج جلوس مقررہ اوقات میں اٹھایا جائے چنانچہ رام گولا سے پہلا جلوس ۱½ بجے اور دوسرا جلوس ۳½ بجے اٹھایا گیا جلوس کے ساتھ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کوتوال صاحب اور دیگر حکام اور پولیس کافی تعداد میں تھی۔

یہ جلوس مقررہ راستوں سے ہوتے ہوئے کلکٹر گنج پہونچے جہاں بھرت ملاپ بھی ہوگیا اور اس کے بعد مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا یہ جلوس نماز مغرب کے قریب سبزی منڈی میں ایک مسجد کے قریب پہونچا چونکہ نماز مغرب کا وقت قریب تھا اس لئے حکام نے اس جلوس کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔ اسکو جلوس کے منتظمان نے پسند نہیں کیا اور آگے بڑھنے کو کہا۔ جب حکام نے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دی تو لیڈران جلوس نے سوانگ زنانی شروع کردی۔ جلوس سڑک پر بیٹھ گیا اس درمیان میں ہندو سنگھ کے ممتاز لیڈران آگئے۔ اور انھوں نے کلکٹر صاحب سے بات چیت کی اب ۷ بج چکے تھے۔ بہرحال کلکٹر صاحب نے جلوس کو آگے بڑھنے کی اجازت دیدی اور جلوس قریب ۷½ بجے کے آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ یہ خبر مشہور ہوگئی کہ مسجد کے پاس جو مکان ہے وہاں سے فائرنگ کیا گیا مگر مکان کی تلاشی لئے جانے پر کوئی بندوق وغیرہ برآمد نہیں ہوئی۔ اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ جلوس پر دو چار ڈھیلے آگرے بس پھر کیا تھا کہ جلوس انتہائی مشتعل ہوگیا اور کہا جاتا ہے کہ جلوس نے بڑی کثرت سے خشت باری کی اس موقع پر حکام نے پولیس کو ڈنڈا چارج کرکے مجمع کو منتشر کرنے کا حکم دیا چنانچہ لاٹھی چارج ہوا اور دیر تک پولیس اور جلوس کے درمیان کشمکش رہی۔ جب مجمع منتشر نہ ہوا تو حکام نے فائرنگ کا حکم دیا اور کہا جاتا ہے کہ تین راؤنڈ فائر کئے گئے اور چونکہ حالات نہایت خطرناک ہوگئے تھے اس لئے حکام نے جلوس کو ختم کردینے کا حکم دیدیا۔

یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنے کی ہے کہ یہاں مسلم آبادی بہت کم ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ اس مسجد میں صرف ۷-۸ مسلمان تھے اس لئے خشت باری اور لاٹھی چارج سے صرف جلوس والے یا پولیس کانسٹبل یا افسران یعنی کلکٹر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس زخمی ہوئے اور کلکٹر صاحب تو چوٹ کہا جانے کی وجہ سے کچھ دیر تک بیہوش بھی ہوگئے تھے۔

جلوس کے منتشر ہو جانے کے بعد سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحب کو معلوم ہوا کہ بادشاہی ناکہ پر اکا دکا مسلمانوں پر حملے شروع ہوگئے ہیں۔ اس لئے مول گنج سے اسٹیشن تک پولیس تعینات کردی گئی۔ اس خبر کے مشتہر ہوتے ہی سارا بازار بند ہوگیا اگرچہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا کہ شہر میں امن وامان ہے لیکن بے چینی کم نہ ہونے کی وجہ سے ۹ بجے رات سے ۵½ بجے صبح تک کرفیو آرڈر کا نفاذ کردیا گیا۔

سبزی منڈی میں ہندوؤں کے علاوہ متعدد پولیس کانسٹبل اور ایک مسلمان بھی زخمی ہوا پھر اکا دکا حملوں کی خبر بادشاہی ناکہ۔ متفرقہ تلاق محل بیگم گنج۔ نئی سڑک اور صرافی بازار سے آئی ہیں کہا جاتا ہے کہ ۲۴ و ۲۵ اکتوبر میں ۴ آدمی فوت اور ۴۳ زخمی ہوئے ہیں جن میں سے ۱۹ شدید زخمی ہیں ان سب کا اندراج ارسلا ہاسپٹل میں ہوا ہے۔

۲۵ اکتوبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سارے شہر میں کرفیو آرڈر کا نفاذ ۲ ماہ کے لئے کردیا ہے یورپین۔ اینگلو انڈین۔ ہندوستانی عیسائی۔ پارسی اس سے مستثنیٰ کردئے گئے ہیں۔ صرف نماز کے اوقات میں مسلمانوں کو بھی اس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ رات کے کام کرنے والے مندرجہ ذیل اشخاص بھی اس سے مستثنیٰ ہونگے بشرطیکہ وہ اپنے ساتھ کوئی سارٹیفکیٹ رکھتے ہوں مل کے مزدور میونسپل بورڈ۔ پاور ہاؤس۔ ریلوے۔ ڈاکخانہ ٹیلیگراف اور اخبارات کے پریس

لاؤڈ اسپیکر سے شہر میں اعلان کیا گیا ہے کہ جس مقام پر کوئی حملہ ہوگا وہاں سخت تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ اور موقع واردات کے آس پاس کے لوگوں کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

دفعہ ۱۰۷ کی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ اور ۲۴ و ۲۵ اکتوبر میں تقریباً دو سو گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔ نیک چلنی کی ضمانت کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی جا رہی ہے۔

ان باتوں کا اثر شہر پر بہت اچھا پڑا ہے۔ اور ۲۵ اکتوبر کے دس بجے دن کے بعد سے کوئی حملہ کی خبر نہیں آئی ہے۔ سارے شہر میں پولیس لاریوں کا گشت ہو رہا ہے پریم کرشن کھنہ کی رہنمائی میں اسپیشل پولیس بنائے گئے ہیں جو شہر میں موٹروں پر گشت لگا رہے ہیں اور وہ اب بظاہر امن وامان نظر آرہا ہے۔

۲۶ اکتوبر کو مسلمانوں نے اپنی اپنی دوکانیں کھول دی ہیں ہندو دوکانداروں نے بھی اکا دکا دوکانیں کھول دی ہیں مگر مجموعی حیثیت سے ہندو بازار بند ہیں۔

ہندو سنگھ نے جلوس دوبارہ نکالنے کی درخواست دی تھی مگر کلکٹر صاحب نے اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ بھرت ملاپ کے جلوس کا دن ۲۳ اکتوبر تھا مگر دوسرے دن جب جلوس نکالا گیا تو جلوس کے لیڈران نے حکام کی ہدایات کی تعمیل نہیں کی جس کی وجہ سے شہر میں فرقہ وارانہ فساد رونما ہوگیا اس لئے جلوس کے لئے دوبارہ نکالنے کی اجازت دینا ناممکن ہے۔

ہندو سنگھ نے حکومت کو اس امر کا تار دیا ہے کہ پولیس نے جلوس پر جو فائرنگ کی ہے وہ ناجائز ہے اس لئے اسکی تحقیقات کی جائے۔

ہندوؤں نے ہڑتال کا اسوقت تک کے لئے اعلان کیا ہے کہ جب تک جلوس دوبارہ نہ نکل جائے۔

سٹی مسلم لیگ نے وائسرائے۔ گورنر۔ وزیر اعظم یوپی مسٹر جناح اور چودھری خلیق الزماں کو تار کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ ہندوؤں نے مسجد کے آگے باجہ بجانے پر ضد کی اور عشا کی نماز کے وقت مسجد پر اینٹیں پھینکیں

مسٹر ڈیل کمشنر الہ آباد ڈویژن اور مسٹر مارشل اسمتھ ڈی۔ آئی۔ جی پولیس کانپور آگئے ہیں

ہندو سنگھ کا جلسہ

۲۶ اکتوبر ۴ بجے سہ پہر کو لالہ پدم پت سنگھانیہ کی صدارت میں ہندو سنگھ کے ایک جلسہ میں یہ طے پایا کہ ۲۷ اکتوبر سے دوکانیں کھول کر کاروبار شروع کردیا جائے اور حکام سے یہ خط وکتابت کی جائے کہ بلا کسی شرط کے بھرت ملاپ کے جلوس کے نکالنے کی اجازت دی جائے اور یوپی اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی جائے۔

سزائیں

کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں جو لوگ گرفتار ہوئے تھے ان میں سے ۸ آدمیوں پر پانچ پانچ روپے فی کس جرمانہ کیا گیا اور مسمیان اننت رام اور جینوں کو قانون اسلحہ کے ماتحت قرولیاں رکھنے کے جرم میں ڈیڑھ ڈیڑھ سال قید سخت کی سزا دی گئی۔

شہر میں بالکل امن ہے

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مقامی حکام اور پولیس کی محنت اور جانفشانی کی بدولت شہر کی حالت اب بالکل پرسکون ہے اور ۲۵ تاریخ کی صبح کے بعد سے کوئی ناگوار واقعہ وقوع پذیر نہیں ہوا۔

کانپور میں خاکسار

کہا جاتا ہے کہ ۲۶ اکتوبر کو تقریباً پچاس خاکساروں نے پنجاب سے کانپور میں آکر مغل سرائے کی مسجد میں قیام کیا اور ۲۷ اکتوبر کی صبح کو وہ مسٹن روڈ وغیرہ سے ہوتے ہوئے رام نرائن کی بازار گئے۔ اور وہاں ایک مسجد میں انھوں نے قیام کیا ہے پولیس نے اسوقت تک ان سے کوئی تدارک نہیں کیا ہے۔

گورہ فوج

کہا جاتا ہے کہ ۲۷ اکتوبر کی صبح گورہ فوج نے ٹوٹین فوجی لاریوں نے شہر کے مختلف حصوں میں گشت کیا جنمیں گورہ فوج بھری ہوئی تھی۔

فائرنگ کی تحقیقات

کلکٹر صاحب کانپور نے اعلان کیا ہے کہ ۲۴ اکتوبر کی رات کو پولیس نے جو گولی چلائی ہے اس کی تحقیقات کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن سرکٹ ہاؤس کانپور میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۹ء ۱۰ بجے دن کو کریں گے جو لوگ چشم دید گواہ ہوں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ آکر شہادت دیں۔

بدستور حالت

آج ۲۷ اکتوبر کو ہندو بازار بھی کھل گئے ہیں اور اس طرح آج شہر اپنی معمولی حالت میں آگیا ہے ہر طرح سے امن وامان بھی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ جو خاکسار کل آئے ہیں وہ بھی آج کانپور سے لکھنؤ چلے جائینگے ہم سمجھتے ہیں کہ کرفیو آرڈر کو بھی کل سے موقوف کردینا چاہئے تاکہ لوگ بدستور کاروبار میں مصروف ہو کر گذشتہ واقعات کو ایک دفعہ پھر بھول جانے کی کوشش کریں۔

وائسرائے کے بیان کے متعلق
لبرل فیڈریشن کی کونسل کا فیصلہ

بمبئی ۲۲ راکتوبر۔ آج شام کو آل انڈیا نیشنل لبرل فیڈریشن کی کونسل کا اجلاس ختم ہوگیا۔ فیڈریشن نے وائسرائے کے اعلان پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے تمام پارٹیوں سے آپس کے اختلافات دور کر کے متحدہ محاذ پیش کرنے کی اپیل کی ہے۔

اس سلسلہ میں کونسل نے جو بیان شایع کیا ہے اس میں مذکور ہے کہ ورکنگ کمیٹی نے اپنے جلسے منعقدہ ۱۰ ستمبر کو جو رزولیوشن پاس کیا تھا۔ جسمیں لکھا تھا کہ کمیٹی سفارش کرتی ہے کہ ہندوستان کو بلا پیش اور غیر مشروط طور پر جنگ میں جمہوریتوں کی امداد کرنی چاہیئے اور اس کے ساتھ برطانوی حکومت سے اپیل کرتی ہے کہ اس ملک میں ایسے نفسیاتی حالات پیدا کرنے چاہئیں جس سے ہندوستان میں عام سیاسی لوگ خوش ہو جائیں اس رزولیوشن کی تصدیق کرتے ہوئے کونسل افسوس کرتی ہے کہ حکومت نے ورکنگ کمیٹی کی اصل اپیل کا مناسب جواب نہیں دیا۔

ہز اکسیلنسی گورنر جنرل نے جو بیان شایع کیا ہے اس پر احتیاط کے ساتھ غور کرنے کے بعد کمیٹی کی رائے میں وہ غیر اطمینان بخش ہے اور

(۱) اس میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ ہندوستان کو آیا اس نوعیت کا درجہ نوآبادیات دیا جائیگا جو دوسری خود مختار نوآبادیوں کو حاصل ہے اور یہ وہی ہوگا جو ویسٹ منسٹر کے قانون میں درج ہے،

(۲) اس میں ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دینے کی کوئی مدت مقرر نہیں کی گئی۔

(۳) اس میں مقررہ مدت کے اندر اندر ہندوستانی کی قوم دفاعی طاقتوں کو ہندوستانی بنانے کی قومی ضرورت کو نظر انداز کر دیا گیا ہے وائسرائے کے اعلان میں ہندوستانی فوج کو وسیع بنانے اور بڑے پیمانہ پر بھرتی کرنے کے مطالبہ کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے جس سے تمام طبقوں کو ہندوستان کے ڈیفنس میں خدمت کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔

(۴) اس میں جنگ کے دوران میں اور اس کے بعد بھی مرکزی حکومت کو اس طرح غیر ذمہ دار رکھا گیا ہے جیسا کہ وہ اب ہے اور

(۵) مشاورتی کمیٹی کی جو تجویز پیش کی گئی ہے اس کے لئے ہز اکسیلنسی نے اپنے بیان میں مرکز میں کسی ذمہ داری کا اظہار نہیں کیا ہے کیونکہ اس کمیٹی کی کوئی طاقت نہیں ہوگی۔ اس لئے کوئی شخص اس سے مطمئن نہیں ہوگا۔

جنگ چلانے میں ہندوستان کی رائے عامہ کو ساتھ لینے کے مقصد کے لئے اس قسم کی کمیٹی کافی اور موثر نہیں ہوگی۔

کونسل ظاہر کرتی ہے کہ یہ کہنا غلط بیانی ہے کہ "ایکٹ ۱۹۳۵ء کے مشترکہ رضامندی پر مبنی ہے جو ایکٹ بنتے وقت حاصل ہوگئی تھی کونسل کی رائے میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ یہ ایکٹ گول میز کانفرنس کے برطانوی ڈیلیگیٹوں اور جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کی مشترکہ رضامندی پر مبنی تھا یہ بات فراموش نہیں کی جا سکتی کہ جائنٹ پارلیمنٹری سب کمیٹی میں برطانوی ہند کے ڈیلیگیٹوں اور تمام طبقوں۔ قوموں اور گروپوں کے مشترکہ دستخط سے جو میمورنڈم پیش کیا تھا اس کا قطعی لحاظ نہیں کیا گیا۔

کونسل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ باشندگان ملک میں اختلافات موجود ہیں اور بعض اوقات یہ اختلافات گہرے بھی ہو جاتے ہیں لیکن اس قسم کے اختلافات ہمیشہ رہیں گے اس لئے انھیں آزاد آئینوں نافذ کرنے کے راستہ میں رکاوٹ نہیں بنانا چاہیئے۔

کونسل تمام پارٹیوں سے اپیل کرتی ہے کہ موجودہ حالات پر وسیع نقطہ نظر سے غور کر کے اپنی تمام طاقتوں کو قومی تعمیر و آزادی پر صرف کرنا چاہیئے۔ اور ملک کی تمام ترقی پسند عناصر کو ایک جگہ جمع کرنے میں مدد کرنی چاہیئے۔

کونسل یقین کے ساتھ بھروسہ کرتی ہے کہ اس کی اپیل بے اثر نہیں ہوگی۔ اور تمام طبقے اپنی اپنی پارٹیوں کے تنگ مدد کو فراموش کر کے ضرورت کے وقت اصل جمہوریت اور امن کے کاز کو آگے بڑھانے کے لئے نئے ہندوستان کی مدد کرینگے جس کے آدرش کی طرف ہر شخص کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔

مسٹر جناح کا بیان

نئی دہلی ۲۳ راکتوبر۔ مسٹر جناح نے "مانچسٹر گارڈین" میں ایک بیان شایع کرایا ہے جس میں مسٹر جناح نے بتلایا ہے کہ ہندوستان جمہوری آئین کے کیوں نااہل ہے:۔

میں مانچسٹر گارڈین کی اس نوازش کا مشکور ہوں کہ اس نے مجھے برطانی رائے عامہ کے روبرو اپنے خیالات رکھنے کا موقع دیا۔ ہر اوسط انگریز کے لئے اس پوزیشن کو اچھی طرح سمجھنا مشکل ہے جو کہ آج ہندوستان میں ہم ہندوستانیوں کے روبرو پیش ہے لیکن میں چند خاص باتیں پیش کرنا چاہتا ہوں اس سے ان مشکلات کا ایک تصور بندھ جائے گا جو ہمارے روبرو پیش ہیں۔

مسلمانوں کو ہندوستان میں نمائندہ طرز حکومت تک سے ہمیشہ خوف اور ڈر رہا ہے اور جمہوری طرز حکومت تو ان کے لئے اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ۱۹۰۹ء کے منٹو مورلے ریفارم اور ۱۹۱۶ء میں ہندو اور مسلمانوں کے تاریخی لکھنؤ معاہدہ کے بعد سے مسلمانوں کی جانب سے جداگانہ انتخاب و ترجیح اور آئینی تحفظات کا مطالبہ برابر جاری ہے جس سے ان کے ان اندیشوں کا اظہار ہوتا ہے لیکن جب سے صوبوں میں صوبجاتی خود مختاری قایم ہوئی ہے۔ اس بارے میں کسی قسم کے شبہ کی گنجایش ہی نہیں رہی کانگریس ہائی کمانڈ جس طریقہ پر اپنی پالیسی اور پروگرام پر عمل کر رہا ہے: اس سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ کانگریس کا واحد مقصد یہ ہے کہ ملک کی ہر دوسری انجمن کو ختم کر دیا جائے اور خود کو بدترین قسم کی فسسٹ اور مطلق العنان آرگنائزیشن کے طور پر قایم کیا جائے۔

۳½ کروڑ ووٹروں کی پیش نظر رکھتے ہوئے جن میں بھاری اکثریت مکمل طور پر جاہل۔ ان پڑھ غیر تربیت یافتہ اور ناسمجھ ہیں اور جنپر صدیوں سے پرانی بدترین قسم کی توہم پرستی غالب ہے جو تمدنی اور سماجی طور پر ایک دوسرے کے خلاف ہیں آئین پر علدرآمد سے یہ صاف طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ ہندوستان میں پارلیمنٹری قسم کی جمہوری حکومت کا چلنا ناممکن ہے اس سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اکثریت فرقہ کی حکومت اقلیتوں پر ہمیشہ کے لئے قایم ہوگئی ہے جو کہ اپنے اختیارات کو نیز حکومت کی مشنری کو اقلیتوں پر اپنے فرقہ کا غلبہ قایم کرنے کے لئے استعمال کرتی ہے۔

اسلئے میرے خیال میں دیگر اسباب کے علاوہ جنکے بارے میں میں کسی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہندوستان میں جمہوری حکومت کے معنی ہندو راج کے ہونگے۔ یہ ایک ایسی پوزیشن ہے جسکو مسلمان ہرگز منظور نہیں کریں گے ان کے علاوہ چھ کروڑ اچھوت اور دیگر اقلیتیں ہیں جیسے عیسائی۔ یہودی۔ پارسی وغیرہ۔ اسلئے بڑے غور و خوض کے بعد مسلم لیگ اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ہندوستان کے آئندہ آئین کے مسئلہ پر بالکل نئے سرے سے غور کیا جائے اور کہ ملک معظم کی حکومت کی جانب سے مسلم لیگ کی منظوری کے بغیر کوئی اعلان یا وعدہ نہ کیا جائے جو ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ اور بااختیار جماعت ہے۔

برطانیہ کو اس مغالطہ میں نہ رہنا چاہیئے کہ مسلمان ہندوستان کی آزادی کے خلاف ہیں ہم آزادی چاہتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ کسکی آزادی؟ مسلم ہندوستان مکمل طور پر آزادی سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے اور وہ اپنی منشا کے مطابق اپنی سیاسی اقتصادی سوشل اور تمدنی ترقی چاہتا ہے وہ کسی کا غلبہ نہیں چاہتا اور وہ ہندو ہندوستان کے لئے بھی ایسا ہی چاہتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ انگریز جس نے اپنے ملک میں پارلیمنٹری گورنمنٹ کے سسٹم کو فروغ دیا ہے وہ اور کسی قسم کے طرز حکومت کو خیال میں نہیں لاسکتا بلکہ وہ تو اس ہی طرز حکومت کا خیال کر سکتا ہے جسکو اس نے صدیوں سے فروغ دیا ہے لیکن اسکو ان تجربات کو اپنے دماغ سے نکال دینا چاہیئے جو اس نے کینیڈا اور آسٹریلیا میں کئے ہیں جہاں کہ حکومت کی تمام بنیادیں عوام (جو کہ زیادہ تر انگریز ہیں) کی منشا کے مطابق ہیں۔

یہ امر مشتبہ ہے کہ جنوبی افریقہ میں یہ کسطرح عمل ہو سکتا ہے جہاں کہ دو مقابلہ کے فرقہ میں ایک انگریز اور دوسرے اور جنوبی افریقہ میں بھی انکے درمیان اختلافات اتنے بنیادی نہیں ہیں جتنے کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ہیں۔ آئرلینڈ بھی مدتوں تک میل رہنے کے بعد برطانی پارلیمنٹ کے آگے نہیں جھکا میں لارڈ مورلے کے مقولہ کا حوالہ دینا چاہتا ہوں کہ کینیڈا کا گرم کوٹ ہندوستان کی گرم آب و ہوا میں موافق نہیں رہ سکتا۔

کانگریس کا یہ کہنا کہ وہ ہندوستان کے لوگوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے نہ صرف بے بنیاد ہے بلکہ ہندوستان کی ترقی کے لئے زبردست نقصان دہ ہے۔ کانگریس جانتی ہے کہ وہ تمام ہندوستان کی تو کیا تمام ہندوؤں کی بھی نمائندہ نہیں ہے۔ اور مسلمانوں کی تو ہرگز نہیں جنکو مغربی معنی میں عام طور پر اقلیت کہا جاتا ہے۔ مسلمان صوبہ سرحد اور بنگال میں اکثریت میں ہیں اور کراچی۔ کلکتہ کو ریڈ میں انکی اکثریت ہے۔ ہندوستانی براعظم کے اس حصہ کی آبادی برطانیہ سے دوگنا ہے اور رقبہ برطانیہ سے دس گنا ہے جب تک کانگریس کا دماغ ٹھیک نہ ہو جائے اور حقیقتوں کا مقابلہ نہیں کریگی تو وہ ہندوستان کی ترقی کا راستہ روکنے کی ذمہ دار ہوگی اور جب تک کانگریس اپنی پالیسی اور پروگرام کی فسسٹ اور مطلق العنانہ پالیسی ترک نہ کریگی اسوقت تک ہندوستان میں امن قایم نہیں ہو سکتا۔

مسٹر جناح نے ان چند اسکیموں کے بارے میں بھی اظہار رائے کے لئے کہا گیا تھا جو کہ سر سکندر اور مسلم لیگ کے دیگر ممبروں نے پیش کی ہیں اور مشترکہ وزارتوں کے بارے میں بھی رائے دریافت کی تھی اس کے جواب میں مسٹر جناح نے لکھا ہے کہ بہت سی تجویزیں اور اسکیم ہیں اور ان اسکیموں کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ خاصکر سر سکندر حیات خاں کی اسکیم کو مسلم لیگ میں انکی پوزیشن اور پنجاب کے وزیر اعظم ہونے کی حیثیت سے خاص اہمیت حاصل ہے، گو سر سکندر حیات خاں کی تقریر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مسلم لیگ سے انکا تعلق ہے لیکن میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ مسلم لیگ ان میں سے کسی اسکیم کی بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر ذمہ دار نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے جو اس مسئلہ پر اچھی طرح غور کریگی اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے روبرو اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ جب تک لیگ اس مرحلہ پر نہیں پہنچ جاتی اس وقت تک وہ کسی اسکیم کی پابند نہیں ہے۔

کانپور میونسپلٹی
نوٹس

کسی ایسی بلڈنگ میں جسمیں کہ مختلف قطعات ٹینمنٹ (TENEMENT) ہوتے ہیں اس بلڈنگ میں کسی خاص قطعہ (ٹینمنٹ) یا قطعات (ٹینمنٹس) کے خالی ہونے کی صورت میں اس کی تصدیق یا پانی کاٹے جانے اور دوبارہ پانی جاری کرانے کے سلسلے میں کارکنان میونسپل بورڈ کو بڑی دقتوں اور پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے اس لئے اس کے تدارک اور نیز زیر دفعہ ۱۵۱ (۲) یوپی میونسپل ایکٹ ۱۹۱۶ء ٹیکس کی جزوی واپسی یا معافی کے سلسلے میں مالکان مکانات سے گذارش ہے کہ وہ ہر قطعہ (ٹینمنٹ) پر علیحدہ نمبر پلیٹ اپنے صرفہ سے چسپاں کریں۔

ٹینمنس اور انکی حیثیت اور نیز نمبر پلیٹ کے سلسلے میں ضروری معلومات ڈویزنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کانپور سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔

۱۰ راکتوبر ۱۹۳۹ء

ایس۔ان۔تواری (ڈی۔پی۔ایچ)
ایگزیکٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

کانگریسی وزرا استعفی دیدیں

واردھا ۲۳ راکتوبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کی پارلیمنٹری سب کمیٹی نے کانگریسی وزیروں اور اسمبلی کے ممبروں کی رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رزولیوشن کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ کانگریس کی وزارتیں مستعفی ہو جائیں یہ استعفے اسمبلی کے اجلاسوں کے بعد جو کہ لڑائی سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے طلب کئے گئے ہیں اور ضروری کام ختم کرنے کے بعد دیئے جائیں۔ لیکن توقع کی جاتی ہے کہ ۳۱ راکتوبر ۳۹ء تک استعفے داخل کر دیئے جائینگے۔

اسمبلی کے اسپیکر اور ممبران اور کونسل کے پریزیڈنٹ اور ممبران استعفے نہیں دیں گے وہ اپنی نشستوں پر قابض رہیں گے۔ صرف وزیر اور پارلیمنٹری سکریٹری ہی اسوقت استعفے دیں گے۔ لڑائی کے مقصدوں کے بارے میں اسمبلیوں میں جو رزولیوشن پیش کئے جائیں گے۔ ان میں تازہ ترین صورت حالات کے مطابق مناسب ترمیم پیش کی جائیگی

روس کا بحری مرکز

لندن ۲۳ راکتوبر۔ ایک روسی کروزر اور

وائسرائے کے بیان پر مولانا حسرت موہانی کی رائے

لندن (بذریعہ ہوائی ڈاک) مجھے مہاتما گاندھی کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے کہ حکومت برطانیہ پھوٹ ڈالکر حکومت جاری رکھنے کی پالیسی جاری رکھنا چاہتی ہے"۔ یہ ہے وہ رائے جو مولانا حسرت موہانی نے وائسرائے کے بیان پر ظاہر کی۔

آپنے مزید فرمایا کہ اب وائٹ پیپر۔ بلیو پیپر اور براؤن پیپر شایع کرنے کا وقت جاتا رہا اب حکومت کو حقیقت کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اگر حکومت واقعی صدق دل ہے تو اس کو "تدریجی ذمہ دار حکومت" کی باتیں بنانے کے لئے ہندوستان کے مسئلہ کا حقیقی حل معلوم کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ میری رائے ہے کہ حکومت برطانیہ فوراً ہی لندن میں ایک کانفرنس طلب کرے جسمیں مندرجہ ذیل اصحاب شریک ہوں جنکو بذریعہ ہوائی جہاز بلا یا جائے میرا خیال ہے کہ کانفرنس ضرور کامیاب ہوگی۔

کانگریس:۔ مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر سبھاش چندر بوس۔ مسٹر ایم۔این۔رائے۔ سردار سردول سنگھ کویشر اور مولانا ابوالکلام آزاد

مسلم لیگ:۔ مسٹر جناح۔ موہانی۔ راجہ محمود آباد

ہندو مہاسبھا:۔ مسٹر ساورکر۔

دیگر اقلیت:۔ مسٹر امبیدکر۔ سر کاؤس جی جہانگیر

دو تباہ کن جہاز آج سیابو کے بندرگاہ میں ا[...]
ہوگئے۔ بندرگاہ سیابو روسی بیڑہ کا مرکز بن [...]
ہے ناظرین کو یاد ہوگا کہ روس اور لیٹویا کے [...]
درمیان معاہدہ ہو چکا ہے۔

ہندوستان کا تعاون کھونا برطانیہ کیلئے خطرناک ہے

لندن ۲۳ راکتوبر۔ پروفیسر ہرالڈ لاسکی [...]
"مانچسٹر گارڈین" میں لکھتے ہیں کہ وائسرائے [...]
نے لڑائی کے دنوں میں جو مشاورتی کمیٹی مقر[ر]
کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کمیٹی کی حیثیت با[...]
ویسی ہی ہوگی جیسی ایک غریب رشتہ دا[ر کی]
ہوتی ہے۔ فیصلہ کرنے میں اس کی رائے ک[ا]
کوئی خاص وزن حاصل نہیں ہوگا۔ ہندوستا[ن]
کو مستقبل کے لئے ایک مبہم سے امید کے سوا[...]
نہیں دیا گیا اور ترقی کے راستہ میں روڑے اٹکا[...]
کے لئے ہمیشہ کے لئے درجے اور اقلیتیں ہمار[ے]
پاس موجود ہی ہیں ایک دور اندیش حکومت [...]
ہندوستان کی رائے عامہ اپنی طرف کرنے [...]
لئے زبردست مواقع حاصل ہیں۔ وائٹ پیپ[ر]
پر مہاتما گاندھی کے بیان کی روشنی میں [...]
یہ ضروری نہیں سمجھتا کہیں یہ بتلاؤں کہ ہندو[ستان]
کی نیک فہمی کھونا برطانیہ کے لئے کس قد[ر]
خطرناک ہے۔

حکومت جمود کو ٹال سکتی ہے

واردھا گنج ۲۳ راکتوبر۔ نمایندہ ایسوسی ا[یٹڈ]
پریس کے انٹرویو کرنے پر مہاتما گاندھی نے فر[مایا]
میری یہ دلی خواہش ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے را[...]
اعتدال کو تمام متعلقہ حلقوں میں تسلیم کیا جائے او[ر ...]
کی نظر سے دیکھا جائے۔ بلاشبہ وائسرائے ہند [...]
قابل افسوس ہے مگر اس میں کوئی بات ایسی نہیں [...]
جو وا پس نہ لی جا سکتی ہو۔ ورکنگ کمیٹی کے رزو[...]
کے اعتدال نے قومی مطالبوں کے پورا کرنے [...]
اور جمود کو ٹالنے کے لئے دروازہ کھلا چھوڑ د[یا ...]

[...]ے اور سامراجی مفاد کی رکشا کے لئے سرپیر داد[...]
آغا خاں و سردار ہال سنگھ کو شامل کر لیا ج[...]
حکومت یہ کہہ کر کہ ہندوستانی مسلمان [...]
نہیں چاہتے مسلمانوں کے ساتھ بڑی بے ا[...]
کر رہی ہے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں [...]
سر سکندر اور سر ظفر اللہ خاں جیسے ٹوڈیوں [...]
سوائے ہندوستان کے مسلمان نہ صرف ہند[...]
کی بلکہ فلسطین کی آزادی چاہتے ہیں وہ تخف[...]
منظور کرنے کو تیار ہیں جیسے کہ فلسطین میں [...]
کو دیئے گئے ہیں۔

ہوائی۔ بحری اور بری لڑائی

لندن ۲۵ راکتوبر۔ برطانی ہوائی جہاز[...]
نے گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے اندر جرمنی پر فوجی گ[...]
لگایا برلن ہیلگولینڈ برگ اور ہیمبرگ پر بھی پرواز [...]

وائسرائے کے بیان پر کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

کانگریسی وزارتیں مستعفی ہونگی

واردھا ۲۲ اکتوبر. کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس میں ایک رزولیوشن پاس کیا ہے. جو درج ذیل ہے کہ:-

کانگریس نے برطانوی حکومت کو جنگ کے مقاصد اور بالخصوص ان کا ہندوستان پر اطلاق کے بارے میں صاف الفاظ میں اعلان کرنے کی جو دعوت دی تھی. اس کے جواب میں وائسرائے کا بیان انتہائی غیر اطمینان بخش ہے اور ان لوگوں کے غم و غصہ کو اور زیادہ کرنے کا موجب بنا ہے جو ہندوستان کی آزادی حاصل کرنے کے متمنی اور بے چین ہیں. کانگریس نے یہ دعوت ہندوستانیوں کی طرف سے نہیں دی تھی جو جنگ تشدد فیسزم اور سامراجی نظاموں سے بیزار ہے. کیونکہ یہ نظام قوموں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور بالآخر جنگ کا موجب بنتے ہیں. یہ دعوت ان لوگوں کی طرف سے بھی دی گئی تھی جو امن آزادی کے نئے نظام کے خواہشمند ہیں.

وائسرائے کے بیان میں پرانی سامراجی پالیسی کو مبہم طریقہ پر دہرایا گیا ہے. وائسرائے کے بیان میں متعدد پارٹیوں کے درمیان اختلاف کا جو ذکر کیا گیا ہے اسے یہ کمیٹی برطانیہ عظمیٰ کے سچے ارادے کا ایک پردہ تصور کرتی ہے. ہندوستان کے بارے میں برطانیہ کی نیک نیتی کا امتحان کرنے کے لئے کمیٹی نے یہ درخواست کی تھی کہ مخالف پارٹیوں اور گروپوں کے رویہ کا لحاظ کئے بغیر جنگ کے مقاصد کا اعلان کیا جائے.

کانگریس ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق کے ازحد زیادہ گارنٹی کرنے کے حق میں رہی ہے کانگریس جس آزادی کا دعویٰ کرتی ہے وہ کانگریس یا کسی دوسرے مخصوص گروپ یا قوم کی آزادی نہیں ہوگی. بلکہ ہندوستان کے تمام فرقوں کی آزادی ہوگی. جن کو ملا کر پوری قوم بنتی ہے اس آزادی کو قایم کرنے اور مجموعی طور پر قوم کی رائے معلوم کرنے کا واحد ذریعہ جمہوری نظام ہے جس سے سب کو پورا پورا موقع ملتا ہے لہذا یہ کمیٹی وائسرائے کے بیان کے ہر پہلو کو انتہائی افسوسناک سمجھتی ہے.

ان حالات میں یہ کمیٹی برطانیہ عظمیٰ کو کوئی امداد نہیں دے سکتی کیونکہ امداد دینے کے یہ معنی ہونگے کہ سامراجی پالیسی کو منظور کر لیا گیا جس کو کانگریس ہمیشہ ختم کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے.

اس سلسلہ میں پہلا قدم اٹھانے کے طور پر یہ کمیٹی تمام کانگریسی وزارتوں کو مستعفی ہو جانے کی ہدایت کرتی ہے.

کمیٹی سچے دل کے ساتھ تمام قوم سے اپیل کرتی ہے کہ اس نازک وقت میں تمام اندرونی جھگڑوں کو ختم کر کے ہندوستان کی آزادی کے لئے متحدہ محاذ پیش کیا جائے.

کمیٹی نے تمام کانگریس کمیٹیوں اور بالعموم کانگریس مینوں سے درخواست کی ہے کہ وہ تمام حالات اور امکانات کے لئے تیار رہیں. اور اپنے قول و فعل میں ضبط سے کام لیں. تاکہ کوئی ایسی بات یا کام نہ ہونے پائے جو ہندوستان کے وقار یا کانگریس کے اصولوں کے خلاف ہو.

کمیٹی تمام کانگریسیوں کو کسی قسم کی سول نافرمانی سیاسی اشتراک یا اس قسم کے دوسرے کاموں میں جلدبازی کرنے کے خلاف انتباہ کرتی ہے.

یہ کمیٹی صورت حالات اور ہندوستان میں برطانیہ حکومت کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے گی اور آگے چلکر جب مزید قدم اٹھانے کی ضرورت بڑھے گی. اسوقت ملک کی رہنمائی کرنے میں کوئی پس و پیش نہیں کریگی.

کمیٹی تمام کانگریسیوں پر ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ ملک کے سامنے جو مسئلہ ہے اس کی اہمیت کے ہم وزن مدافعتی پروگرام کے لئے کانگریس کے اندر مکمل ڈسپلن اور کانگریس کے استحکام کی ضرورت ہے.

ورکنگ کمیٹی محسوس کرتی ہے کہ کانگریس نے گذشتہ موقعوں پر جو اہنسا تمک مدافعت پیش کر چکی ہے اس میں بعض اوقات کچھ ہنسا بھی شامل ہو گئی. یہ کمیٹی تمام کانگریسیوں پر ظاہر کر دینا چاہتی ہے کہ جو مدافعت پیش کرنی پڑی وہ ہر قسم کی ہنسا سے پاک ہونی چاہئے اور کمیٹی انھیں وہ عہد یاد دلانا چاہتی ہے جو امرآباد کانگریس سیشن میں کئے گئے تھے. اور بعد کے بہت سے موقعوں پر دہرایا جا چکا ہے؟

دنیا کی چھ بڑی قوتوں کی بحری طاقت

تازہ ترین صحیح اعداد و شمار ۱۹۴۰ء تک

نام ملک	موٹر تارپیڈو بوٹ	آبدوزیں	ہوائی جہاز شکن	محافظ جہازات	تباہ کن جہاز	فلوٹیلا لیڈر	ہوائی جہاز بردار	ہلکے کروزر	بڑے کروزر	جنگی جہاز	ڈریڈناٹ
انگلستان	۴۱	۷۱	۵	ایسکورٹ ویسیلز ۶۱	۱۸۴	۳۱	۱۳	۶۸	۱۰	۳	۴۴
فرانس	۱۲	۱۱۴	×	×	۴۸	۳۵	۳	۱۵	۷	×	۷
روس	۱۵۱	۱۶۴	تارپیڈو بوٹ ۲۱	×	۳۵	×	۳	×	۷	×	۶
جاپان	×	۷۰	×	×	اسپیشل تارپیڈو ۱۲	۱۵	۷	۳۲	۱۲	×	۱۳
اٹلی	۸۶	۱۱۹	تارپیڈو بوٹ ۷۰	×	۵۱	×	×	۲۶	۷	×	۸
جرمنی	×	۹۹	تارپیڈو بوٹ ۴۴	×	۳۰	×	۲	۱۰	۳	×	۶

وائسرائے کے بیان پر مسلم لیگ کا فیصلہ

مسٹر جناح کو ڈکٹیٹری کے اختیارات

دہلی ۲۲ اکتوبر. مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے کل شام ایک طویل رزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں وائسرائے کے بیان کے چند حصوں پر اطمینان ظاہر کیا گیا ہے. البتہ کچھ مزید وضاحت طلب کی گئی ہے. اور صدر مسٹر جناح کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ مقصود وضاحت حاصل کرانے کے لئے قدم اٹھائیں اور اگر وہ اس وضاحت سے مطمئن ہو جائیں. تو انھیں اختیار ہے کہ وہ جنگ میں برطانی حکومت کو اس کے تعاون کا یقین دلائیں.

مکمل رزولیوشن ذیل میں درج کیا جاتا ہے وائسرائے نے ۱۷ اکتوبر کو جو بیان دیا ہے اسپر اچھی طرح سے غور کرنے کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اس بات کی تعریف کرتی ہے کہ ملک معظم کی حکومت نے کانگریس کے بے بنیاد دعویٰ کی پرزور تردید کی ہے کہ صرف وہی ہندوستان کی نمائندگی کرتی ہے. ملک معظم کی حکومت نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ صرف مسلم لیگ ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہے اور انکی طرف سے بول سکتی ہے. نیز اقلیتوں اور دیگر متعلقہ اہم طبقوں کے حقوق اور مفاد تسلیم کر لئے گئے.

البتہ کمیٹی یہ محسوس کرتی ہے کہ مسلم لیگ نے اپنے بیان مورخہ ۱۸ ستمبر میں اہم نوعیت کے جو چند نکتے اٹھائے تھے انکی ٹھیک طور سے وضاحت نہیں کی گئی اس لئے کمیٹی یہ تجویز کرنے کی جرات کرتی ہے کہ ہزاکسلینسی کی خواہش کے مطابق مساوی حیثیت میں مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ان معاملوں کی مزید وضاحت کی جائے جو مشکوک رہ گئے ہیں اور جن کا تسلی بخش طور سے جواب نہیں دیا گیا. ضروری ہے کہ پوری پوری مفاہمت ہو جائے اور مسلم لیگ ایک ایسے معاملہ میں جس کا تعلق صرف ہندوستان کے مسلمانوں سے ہی نہیں بلکہ ملک سے بھی ہے اشتراک کر سکے.

وائسرائے نے انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے نفاذ کے متعلق اپنے بیان میں جن حالات کا ذکر کیا ہے کمیٹی انھیں کمل طور سے تسلیم نہیں کر سکی لیکن وہاں غیر صحیح باتوں کے متعلق خواہ وہ تاریخی ہوں یا اور بحث میں پڑنا نامناسب خیال نہیں کرتی مسلم لیگ ۱۹۳۵ء کے انڈیا ایکٹ کی تفصیلات کی ہی مخالف نہیں ہے بلکہ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ ہندوستان کے

ص مستقبل کے آئین کے سارے مسئلہ پر از سر نو غور کیا جائے اور اسپر نظر ثانی کی جائے. کمیٹی اس بات کا پرزور طور سے اعادہ کرتی ہے کہ ہندوستان کے مستقبل کے آئین کا کوئی خاکہ مسلم لیگ کو منظور نہیں ہوگا. جب تک کہ یہ اسے پورے طور سے قبول نہ ہو.

وائسرائے نے مشاورتی گروپ بنانے کے لئے جو تجویز کی ہے کمیٹی نے اس پر بھی غور کیا لیکن جب تک اس کا آئینی حیثیت اختیارات اور دائرہ عمل پورے طور سے معلوم نہیں ہو جاتا کمیٹی اس پر سردست کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتی. ہزاکسلینسی نے اس معاملہ کے متعلق اپنے بیان میں جو تجویز کیا ہے اس کا کمیٹی خیر مقدم کرتی ہے معاملہ کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر کمیٹی صدر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ مشکوک باتوں کو دور کرائے اور ہزاکسلینسی کے بیان کی مکمل وضاحت حاصل کرنے کے لئے جو قدم مناسب سمجھیں اٹھائیں اور اگر وہ پورے طور سے مطمئن ہو جائیں تو کمیٹی انہیں اختیار دیتی ہے کہ وہ برطانی حکومت کو جنگ میں ہندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے امداد اور اشتراک کا یقین دلائیں.

اس کے علاوہ اور بھی رزولیوشن پاس کئے گئے ایک رزولیوشن میں صدر کو اختیار دیا گیا کہ ہنگامی صورت حالات پیدا ہونے پر وہ مختلف صوبجاتی اسمبلیوں کی مسلم لیگ پارٹیوں کو مشورہ اور ہدایت وغیرہ دے سکتے ہیں اور صدر انھیں جو حکم دیں مسلم لیگ پارٹیوں کو اسے عملی جامہ پہنانا ہوگا.

سکھر کی منزل گاہ کے متعلق ایک رزولیوشن میں اس پر افسوس ظاہر کیا کہ سندھ کی حکومت نے منزل گاہ کی مسجد کا قبضہ مسلمانوں کے حوالے نہیں کیا کمیٹی نے یہ امید ظاہر کی کہ سندھ کی حکومت اس معاملہ کو بلا تاخیر حل کر کے سندھ کے مسلمانوں کو مطمئن کر دے گی. سندھ کی حکومت کے سپیشل آرڈیننس پاس کرنے پر افسوس ظاہر کیا گیا ایک رزولیوشن کے ذریعہ مسلم لیگ کا لاہور کا اجلاس جو کرسمس میں ہونا تھا مارچ ۱۹۴۰ء کے آخر پر ملتوی کر دیا گیا.

ترکی میں کوئلے کی کانیں

انگورہ کی اطلاع ہے کہ زونگلداق میں جو کوئلے کی کانیں ہیں. ان سے کوئلہ کثیر تعداد میں نکالا گیا ہے. گذشتہ کی نسبت ماہ اگست میں ۱۴۷۵۰ ٹن کوئلہ زیادہ نکالا گیا. ترکی میں ۹۰ فیصدی کوئلے کی کھپت ہوئی. معدن کرم میں بھی اس سال ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے.

انقرہ ۲۳ اکتوبر. ایک اطلاع ملی ہے کہ ترکی کو برطانیہ ۲ کروڑ پونڈ میں ایک اور ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ دفاعی انتظامات کے لئے قرض دے گا.

بہ اجلاس جناب مرزا کاظم علی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

مقدمہ نمبر ۷۰، ۸۴ دفعہ ۹۷

بعدالت تحصیلدار صاحب کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش راج نرائن ولد منشی ہیرا لال سنگھ قوم کائستھ ساکن جواہر نگر شہر کانپور بنام ہم تا اجودھیا عرف مٹھوا ولد ماد ہو حجام ساکن جموئیش پرگنہ کانپور کے جو عدالت تحصیلدار صاحب کانپور میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۴۵ سنہ و ۴۶ فصلی بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ ۵عہ/۱۰ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۵عہ/۱۰		
خرچہ نالش	۴عہ/		
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۳/	۶	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۱عہ	۳	
میزان	عمہ/		

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے، لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم اجودھیا مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم زر مذکور یعنی مبلغ عمہ/ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ.

تاریخ پیشی ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ. موضع. محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
کانپور. جموئیش. چرکھوال	۲/۱۶۷	۷ لوسے طرف پورب
	۳۸۱	مد سالانہ
	۲	۷/

دستخط حاکم عدالت

ثبت مہر عدالت

بہ اجلاس جناب بابو جگدمبا پرشاد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۳۲۰۲

بعدالت مال بلہور مقام تحصیل بلہور ضلع کانپور

مہجر راجہ درگا نرائن سنگھ نمبردار موضع انکن پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام

کہنی ومنی وغیرہ

بنام رامیشور ولد گیا قوم برہمن ساکن انکن پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت باقی لگان ۴۶ء کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱؍ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵؍ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

عدالت

مہر عدالت

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر توحق غم مستقل میں رہے ٭ زبان پر بھی وہی ہو جو ہے دل میں دہی

ہفتہ وار

صداقت

قیمت
سالانہ ۳ روپے ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ روپے ششماہی ۲ روپے

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۴ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۴

ادبیات

آزادی کی منزل

رازِ دل معلوم کرنا چاہتے ہیں آج وہ
دیکھتے ہیں پھر کنکھیوں سے مرے دل کی طرف

کوئی کچھ سمجھے زمانے کی ہوائیں کچھ کہیں
حق نگر حق کی طرف باطل ہے باطل کی طرف

گرچہ طوفانِ ہلاکت ہے سمندر میں بپا
میری کشتی جارہی ہے پھر بھی ساحل کی طرف

دلمیں جب آتا ہے آزادی کی لیلیٰ کا خیال
خود نگاہیں اٹھتی ہیں ہر گوز محمل کی طرف

اس نظامِ دہر میں اب ہند کی حالت ہے یہ
جارہا ہے اک ستارہ ماہِ کامل کی طرف

رحم کے قابل یقیناً حال ہے پولینڈ کا
دیکھتا ہے یاس و حسرت سے وہ قاتل کی طرف

ایک جرمنی ہے قریب المرگ ہے نازی اصول
آج دنیا کی نظر ہے رقصِ بسمل کی طرف

آج طوفانِ حوادث سے یہ ہوتا ہے عیاں
گامزن ہے ہند آزادی کی منزل کی طرف

کاروانِ آزادی

وقت کا اعلان یہ ہے گوشِ دل سے سب سنیں
ہے ابھی حبِ وطن کا امتحان دینا ہمیں

چاہیئے سامان بھی کچھ زندگی کے واسطے
لذتِ سوزِ جگر ہے آدمی کے واسطے

بادۂ حبِ وطن پی لیں گے پینے کی طرح
ہم کو جینا ہے وطن میں اب تو جینے کی طرح

ہونگی پھر قربانیاں ہرگز نہ اپنی رائیگاں
ایک دن آزاد ہو جائے گا یہ ہندوستاں

باعثِ شرمندگی ہے بھائیوں میں افتراق
آؤ پھر ہندو و مسلماں آج کر لیں اتفاق

ہندو و مسلم جو سرگرمِ عمل ہوں صف بہ صف
کاروانِ حریت بڑھ جائے منزل کی طرف

فطرتِ رند ہے ہر کاوشِ غم سے آزاد
کم نگاہی نہ سہی جائیگی میخانے میں

تو ذرا اپنی ضرورت کو سمجھ لے "ساقی"
راستہ اپنے لئے صاف ہے ویرانے میں

طاق میں دیکھ کے بوتل نہ تسلی ہوگی
دوستی چاہے تو منہ کھول دے پیمانے میں

دنیائے اسلام

البانیہ کی اٹلی کے خلاف بغاوت

البانیہ میں ذرایع خبر رسانی پر بہت سخت پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہاں کی خبریں صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتیں لیکن اس کے باوجود وہاں سے بہت سی اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی تک اطالوی حالات پر پوری طرح قابو نہیں پاسکے ہیں۔ ملک کے بہت سے حصوں بالخصوص پہاڑی علاقوں میں بغاوت بہت زوروں پر پھیلی ہوئی ہے۔

اطالویوں کے قتل کے واقعات بکثرت رونما ہو رہے ہیں۔ فوج اور فوجی حکام خاص طور پر حملہ کا نشانہ بنائے جاتے ہیں۔ باغیوں کے بہت سے فوجی دستوں کو جو ایسے قلعوں میں مقیم تھے۔ جہاں آسانی کے ساتھ فوجی مدد نہیں پہنچائی جاسکتی تھی قتل کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ کیونکہ وہ شاہ زوغو کے بارے میں برے الفاظ استعمال کر رہے تھے جسے اہل البانیہ برداشت نہیں کر سکے۔

باوثوق ذرایع سے اطلاع ملی ہے کہ سوس میں جہاں بغاوت بہت شدت اختیار کر چکی ہے اکثر اطالوی فوجیوں کا بالکل صفایا کر دیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اطالوی قبضہ کے وقت جو زعماء اور قائدین فرار ہو گئے تھے۔ انکی ایک بہت بڑی تعداد چھپ کر واپس آگئی ہے۔ اور یہی لوگ آجکل مسلح باغیوں کی رہنمائی کر رہے ہیں اس بغاوت نے جو روز بروز پھیلتی جارہی ہے۔ اطالوی حکام کو بدحواس کر دیا ہے۔ اس لئے انہوں نے بہت سختیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔ ہزاروں اشخاص محض شبہ کی بنا پر گرفتار کئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنوں کو ہر ہٹلر نے البانیہ کی صورت حالات کا خفیہ معائنہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔

فلسطین مصر میں ملایا جائیگا

قاہرہ سمجھا جاتا ہے کہ علی ماہر پاشا وزیر اعظم مصر اور برطانوی حکومت کے درمیان مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے" کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ اس نازک زمانہ میں اغلباً فلسطین مصر کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ علی ماہر پاشا نے دوسری مرتبہ حال ہی میں قاہرہ میں ایک صحافتی کانفرنس میں سرکاری طور پر بیان کیا کہ مصر برطانیہ کی تائید کریگا اور امن و الفاف کے استقرار کے لئے اس کے دوش بدوش کھڑا رہے گا اگر دونوں ممالک میں کوئی معاہدہ بھی نہ ہو۔

مصر، عرب ستان، افریقہ اور مشرق قریبہ کی ایک کانفرنس حال ہی میں شہر اسکندریہ میں ہوئی اس میں حالیہ بین الاقوامی صورت حال نیز موجودہ جنگ کی نسبت کانفرنس کے موقف پر بحث و گفتگو ہوئی مشرق قریبہ کے ممالک سے سامان غذا کی برآمد در آمد کے انتظامات پر بھی بحث ہوئی اور طے پایا کہ بچے ہوئے دھان، گندم اور چاول کو فرانس اور انگلستان بھیجا جائے۔ اس کانفرنس نے قرار داد میں منظور کیں جنمیں قوتوں کی اس جنگ میں تائید کی گئی ہے۔ فلسطین، عراق، شام لبنان، سوڈان اور مشرق قریبہ کے دوسرے ممالک کے نمایندے شریک تھے۔

حجاز میں جنگی انتظامات

اعلان جنگ ہونے کے بعد حجاز کے عرب حلقوں میں سخت اضطراب اور پریشانی پیدا ہو گئی ہے اور عام خیال ہے کہ اگر جنگ چند ماہ بھی جاری رہی تو امسال حاجی حج کی ادائیگی سے محروم رہ جائیں گے اور اہل حجاز کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

روس اور جرمنی کے معاہدے سے بھی حجاز اور نجد میں سخت تشویش کا اظہار کیا جارہا ہے سلطان ابن سعود نے بحر احمر کی حفاظت اور مدافعت کے لئے جنگی احکام جاری کر دیئے ہیں۔ نجد سے جدہ کو فوج ارسال کر دی گئی ہے تاکہ وہ ساحل کی حفاظت کرے۔ جدہ اور ینبوع کے ساحلی خطوط کی حفاظت کی خاطر توپیں نصب کر دی گئی ہیں اور طیارہ شکن توپیں بھی جابجا لگا دی گئی ہیں اور باہر کی ڈاک پر سنسر بٹھا دیا گیا ہے۔

پولینڈ کے مسلمان روسی حکومت میں

شام کے ایک مشہور اخبار نے جو صدر جمہوریہ لبنان کی ملکیت میں شایع ہوتا ہے۔ یہ خبر شایع کی ہے کہ پولینڈ کے ۴ لاکھ ۲۵ ہزار مسلمانوں میں سے زیادہ لوگ صوبہ یوکرین اور صوبہ یومین میں آباد تھے اس لئے جرمنی کی موجودہ تباہ کن یلغار سے انکو زیادہ نقصان نہیں پہنچا ہے چونکہ یہ مسلمان زیادہ تر صناع یا کاشتکار رہے اور پولسکی کی حکومت مطلق العنان نے انکو اپنی حکومت میں کبھی شریک نہیں کیا تھا اس لئے ان مسلمانوں کے لئے روس نے کوئی ایسا طرز عمل اختیار نہیں کیا جو موجب تکلیف ہو تاہم یہ لوگ خوشی سے روس کی جدید اسکیم اشتراکیت و مساوات میں شریک ہو گئے ہیں اور یوکرین کی زرخیز زمین کا اکثر حصہ انہی کے ہاتھوں میں آیا ہے۔

ایران کی وزارت مستعفی ہو گئی

لندن ۲۷ اکتوبر۔ طہران کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایران کی مجلس وزراء نے استعفا دے دیا ہے۔ یہ استعفا دستور کے مطابق مجلس میں پیش ہو چکا ہے اعلیٰ حضرت رضا شاہ پہلوی نے ڈاکٹر متین دفتری کو دعوت دی ہے کہ تشکیل وزارت کے فرایض سر انجام دیں۔ ڈاکٹر صاحب سابقہ کابینہ میں شامل تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تیغ و قلم دونوں مستقل ہیں یہ
زبان پر بھی ہی جو تیز ہے کلام یہ

ہفتہ وار
صداقت
کانپور

جلد ۳　کانپور شنبہ ۹؍نومبر سنہ ۱۹۳۹ء　نمبر ۴۴

پارلیمنٹ میں وزیر ہند کا بیان

۲؍نومبر کو دارالامرا میں ہندوستانی مسئلوں پر بحث کا جواب دیتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے فرمایا کہ "موجودہ حالات میں دانشمندی کا طریقہ یہ ہے کہ کسی غیر جانبداری کی زیر سرپرستی دونوں بڑی قوموں کے لیڈروں کو بلا کر ایک جگہ جمع کیا جائے اور خوب کھل کر ان کے اختلافات پر بحث کی جائے اور اس کے بعد دیکھا جائے کہ آیا ہم انکے اختلافات کا کوئی حل پیدا کر سکتے ہیں۔ وائسرائے اس وقت بالکل یہی طریقہ اختیار کر رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے کانگریس و مسلم لیگ کے لیڈروں کو ملاقات کی دعوت دی ہے اور مجھے یہ کہنے میں کوئی پس وپیش نہیں ہے۔ اگر اس گفتگو اور مشورہ کے بعد ہم ان دونوں بڑی قوموں کے مل جل کر کام کرنے کے لئے کوئی مشترک میدان پیدا کر سکے تو پھر مرکزی حیثیت انگیز کمیٹیوں میں بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو شامل کرنے کے راستے میں جو دشواریاں ہیں وہ دور ہو جائینگی

لارڈ زٹلینڈ نے آگے چلکر کہا کہ چار صوبجاتی حکومتیں استعفے پیش کر چکی ہیں اور امید ہے کہ باقی چار حکومتیں بھی جلد ہی مستعفی ہو جائیں گی۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ ان صوبوں میں حکومت کو مجبورًا آئین کو توڑ کر نظم ونسق اپنے ہاتھ میں لینا پڑیگا

آگے چلکر وزیر ہند صاحب نے کہا کہ ہم ہندوستان کو نوآبادیات دینے کا وعدہ کر چکے ہیں مگر مجھے اس سے اتفاق نہیں کہ فوری طور پر ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس وقت ہم موت وزندگی کی کشمکش میں مبتلا ہیں آپ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ ہم نے جس خلوص کے ساتھ ہندوستانی لیڈروں کو مرکزی حکومت کے ساتھ وابستہ کرنے کی تجویز پیش کی تھی اس اسپرٹ کے ساتھ ہندوستانیوں نے اس کا خیر مقدم نہیں کیا۔

آگے چلکر آپ نے فرمایا کہ مجھے ہندوستان کے فرقہ وارانہ اختلافات پر زور دینے کی ضرورت نہیں لیکن وائٹ پیپر میں آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگریس کے مینی فسٹو موجود ہیں اور ابھی دو تین روز ہوئے مانچسٹر گارڈین میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لیڈر کا بیان شایع ہو چکا ہے آپ نے مزید فرمایا کہ میں اختلافات کو نمایاں نہیں کرنا چاہتا مگر اس کو نظر انداز بھی نہیں کیا جا سکتا کسی نہ کسی طرح ان اختلافات کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

آپ نے فرمایا کہ میں لارڈ سموئیل ہور سے متفق ہوں کہ صوبوں میں کانگریسی وزارتوں نے بہت افسوسناک قدام کیا اور مجھے یقین ہے کہ تاریخ ثابت کریگی کہ انکا یہ قدم غیر دانشمندانہ تھا

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہندوستان میں اب بھی بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ ہم ہندوستان میں اپنے سامراج کو قایم رکھنے کے لئے یہ جنگ کر رہے ہیں اگر برطانوی سامراج کے یہ معنی ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم پر حکومت کرے اور ایک دوسرے سے ناجائز فائدہ اٹھائے تو میں کہتا ہوں

کہ یہ بات اس وقت ختم ہو چکی جب پارلیمنٹ نے ایکٹ سنہ ۱۹۱۹ء کا دیباچہ پاس کیا تھا جس سے اس ملک کے لوگوں کا یہ ارادہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان میں خود مختار حکومت قایم کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لئے جو وعدے کئے ہیں انکو پورا کرنے کے لئے ہم خلوص کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں۔

ہندو مسلم اتحاد کی کوشش

کانگریس کے اس فیصلہ کے بعد کہ کانگریسی صوبوں سے کانگریسی وزرا مستعفی ہو جائینگے اس نے وائسرائے کو بھی کشمکش میں مبتلا کر دیا کیونکہ اس کے بعد عملی طور پر اسمبلیاں ختم ہو جائینگی اور گورنروں کو مشاورتی بورڈ بنا کر ان صوبوں کا کام چلانا ہوگا

چنانچہ ان حالات سے متاثر ہو کر وائسرائے نے مہاتما گاندھی مسٹر جناح اور ڈاکٹر راجندر پرشاد کو ایک ساتھ ملنے کے لئے بلایا چنانچہ ان تینوں بزرگوں نے پہلے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد وائسرائے سے تقریبًا نصف گھنٹہ ملاقات کی اور اس کے بعد پھر آپس میں مشورہ کیا دہلی میں پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد بھی آ گئے ہیں پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح سے تقریبًا دو گھنٹہ تک گفت وشنید ہوئی۔

دوسرے روز پھر ان تینوں رہنماؤں نے آپس میں مشورہ کرنے کے بعد وائسرائے سے ملاقات کی جو تقریبًا ایک گھنٹہ جاری رہی اور اس کے بعد پھر آپس میں مشورہ کیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی مسٹر جناح سے دوبارہ ملاقات کی کہا جاتا ہے کہ مسٹر جناح نے اپنی سابقہ روایتوں کو توڑ کر مہاتما گاندھی کی مزاج پرسی کے لئے برلا ہاؤس گئے۔

مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر راجندر بابو میں زبردست گفت وشنید ہو رہی ہے اگرچہ اس گفت وشنید کے متعلق وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا مگر جہاں تک فرقہ وارانہ مسئلہ کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہ واضح کر دیا ہے کہ قومیت اور جمہوریت کے اصولوں کو محفوظ رکھتے ہوئے جو کانگریس کی جان ہیں مسٹر جناح کو مطمئن کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا سکتی ہے۔

بہرحال حالات امید افزا نظر آ رہے ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ لیڈران موقع کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے آپس میں اتحاد کر کے ہندوستان کے قدرتی اور پیدائشی حق کو اہل ہند کے لئے حاصل کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش کریں گے۔

کانگریسی وزارتوں کا استعفیٰ

کانگریس کے ۸ صوبوں میں سے مدراس بہار۔ یوپی اور بمبئی کی وزارتوں نے استعفیٰ دیدیئے ہیں جنمیں سے اول الذکر تین صوبوں کے استعفیٰ منظور کر کے گورنر نے ان تینوں صوبوں کے نظم ونسق کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ گورنر صاحب یوپی نے

آئینۂ کانپور

فائرنگ کی تحقیقات

بھرت ملاپ کے جلوس کے سلسلہ میں سبزی منڈی کی مسجد کے سامنے ۱۹؍اکتوبر کی شام کو پولیس نے جو فائرنگ کی تھی اس کی تحقیقات کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن کے سامنے ۲۸؍اکتوبر کو ہوئی جسمیں مسٹر منکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر چیمبلین سپرنٹنڈنٹ پولیس اور خان بہادر عظیم الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر وغیرہ کی شہادتیں ہوئیں۔

مسٹر منکاکس نے شہادت دیتے ہوئے کہا کہ دھن کٹی کے وہاں جلوس ۵ بجکر ۰ منٹ پر پہونچکر رک گیا مگر ہندو لیڈران نے یقین دلایا کہ جتنی دیر ہو گئی ہے اتنی پوری کر دی جائے گی مگر ایسا نہیں کیا گیا اور چونکہ ۵ بجکر ۳۵ منٹ ہو گئے اسلئے جلوس روک دیا گیا مگر اس حکم کے ماننے سے جلوس کے رہنما نے انکار کر دیا اور جلوس بڑھنے لگا لہذا پولیس نے حلقہ ڈالکر جلوس کو روک دیا اور ۵ بجکر ۵۵ منٹ پر جلوس والوں سے بڑھنے کو کہا گیا مگر انہوں نے جلوس کے بڑھانے سے انکار کر دیا جلوس کا وہ حصہ جو مسجد کے سامنے تھا خاص طور پر گڑبڑ مچا رہا تھا۔ کمشنر صاحب کے سوال پر کلکٹر صاحب نے بیان کیا کہ اوقات کی پابندی کرانے سے مطلب یہ تھا کہ جلوس نماز کے وقت سبزی منڈی کی مسجد کے سامنے سے باجہ بجاتا ہوا نہ گذرے کیونکہ قدیم رواج ہمیشہ سے یہی تھا اس کے بعد کلکٹر صاحب نے بیان کیا کہ ہندو لیڈران نے مشورہ کرنے کے بعد کہا کہ وہ جلوس کو ساڑھے سات بجے نکالنے کے لئے تیار ہیں، چنانچہ میں نے مجسٹریٹ متعینہ ڈیوٹی سے مشورہ کیا اور جو لوگ مسجد میں تھے ان سے بھی سمجھوتہ کر لیا جب تک جلوس مسجد کے سامنے سے نہ گذر جائے اسوقت تک نماز عشا شروع نہ کی جائے اب پونے سات بجے کا وقت تھا کہ گلی کے سامنے کی سمت سے دو تین ڈھیلے آئے میں اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے لاٹھی پولیس کی مدد سے اس طرف کے مجمع کو پیچھے ہٹا دیا جس طرف سے ڈھیلے آئے تھے۔ بعض ہندو لیڈران نے بھی مجمع کو سمجھایا مگر نعرے لگتے رہے آگے چلکر کلکٹر صاحب نے کہا کہ جلوس ساڑھے سات بجے تک روانہ نہیں ہوا اور تھوڑی دیر بعد ہندو مجمع نے مسلمانوں کے مکانوں کی طرف ڈھیلے پھینکنا شروع کر دیئے، ان مکانوں میں سے بھی مجمع پر ڈھیلے پھینکے گئے، یہ دیکھکر میں نے مجمع کو منتشر کرنے کا حکم دیدیا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ساتھ مجمع پر دو مرتبہ حملہ کیا اسی درمیان میں میرے اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دو اور تین ڈھیلے لگے اس وقت اس مسلح گارڈ نے جو پیچھے کی طرف تعینات کیا گیا تھا غالبًا نائک کے حکم سے فیر کئے اس وقت مجمع کی حالت نہایت تشدد آمیز تھی اور خشت باری کا سلسلہ جاری تھا پولیس نے تقریبًا چھ فیر کئے جس سے غالبًا کسی کو نقصان نہیں پہونچا۔ اس کے بعد مجمع عارضی طور پر پیچھے ہٹ گیا۔ اور میں وسپرنٹنڈنٹ پولیس آکر مسلح گارڈ سے مل گئے۔ اس وقت یہ خطرناک مجمع پھر انکی طرف بڑھنے لگا تو میں نے مسلح گارڈ کو فیر کرنے کا حکم دیدیا جلوس پر صرف ایک باڑھ چلائی گئی کوئی مجروح نہیں ہوا اس کے بعد میں نے اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پولیس کی مدد سے پھر مجمع پر حملہ کیا اور مجمع کو پیچھے ہٹا دیا اس کے بعد میں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس و مجسٹریٹ متعینہ ڈیوٹی نے ان مکانوں کی تلاشی لی جہاں سے ڈھیلے پھینکے گئے تھے اس کا اخر نتیجہ اچھا ہوا اور ساڑھے آٹھ بجے تک بلوہ ختم ہو گیا ٹرک پر یا مسجد کے سامنے کوئی مسلمان موجود نہیں تھا مسٹر چیمبلین سپرنٹنڈنٹ پولیس نے کلکٹر صاحب کے بیان کی تائید کی اور کہا کہ

کس طرح مجمع تہدید آمیز ہو گیا تھا اور اس نے دو مرتبہ منتشر ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

خان بہادر عظیم الدین مجسٹریٹ متعینہ مسجد نے بیان کیا کہ مسجد میں ۳۰ کے قریب مسلمان تھے جو بالکل پُرامن تھے نماز کے بعد مسجد خالی ہو گئی تھی۔

تین ہفتہ کیلئے نہر بند

واٹر ورکس سپرنٹنڈنٹ اطلاع دیتے ہیں کہ نہر کمپنی جو کہ واٹر ورکس کو پانی دیتی ہے یکم نومبر سنہ ۱۹۳۹ء سے ۲۱؍نومبر سنہ ۳۹ء تک تین ہفتہ کے لئے بغرض صفائی محکمہ نہر کنگ بند کر دی گئی ہے اس وجہ سے شہر کو پانی دینے کے لئے بھیرو گھاٹ پمپنگ اسٹیشن ۲۴ گھنٹہ چلایا جائیگا۔ چونکہ وہ پانی ضرورت سے کم رہ سکتا ہے اس وجہ سے نل میں پریشر نیچا رہے گا۔ گو کہ پورا پریشر دینے کی کوشش کی جاویگی صبح کے وقت پورا پریشر دیا جائیگا۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

ڈسٹرکٹ بورڈ کا جلسہ ۱۳؍اکتوبر کو راؤ سردار سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کے خلاف عدم اعتماد کے رزولیوشن کے پیش کرنے کے لئے منعقد ہوا مگر چیرمین پارٹی کے ۱۷ ممبران بورڈ میں آئے اور مخالف پارٹی کے جو دو تین آدمی آئے تھے وہ اس وجہ سے اٹھکر چلے گئے تاکہ کورم نہ پورا ہو سکے کیونکہ قانون کے مطابق عدم اعتماد کے رزولیوشن پیش کرنے کے لئے ۱۹ ممبران کی موجودگی ضروری ہے چنانچہ عدم اعتماد کا رزولیوشن پیش نہ ہو سکا بلکہ اس کے بجائے مسٹر بینی سنگھ کی تحریک سے چیرمین پر اعتماد کا رزولیوشن پاس ہو گیا۔ اس طرح ڈسٹرکٹ بورڈ کی یہ بلا ٹل گئی اور اب ڈسٹرکٹ بورڈ کے قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق چھ ماہ تک عدم اعتماد کا رزولیوشن نہیں آ سکے گا۔

بہرحال ممبران بورڈ کو چاہئے کہ وہ آپس کے اختلافات کو دور کر کے بورڈ کے کام کو چلائیں کیونکہ آپس کی لڑائی سے بورڈ کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔

دفعہ ۱۴۴ بدستور جاری ہے

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۳۰؍اکتوبر کو کرفیو آرڈر کو منسوخ کرتے ہوئے پبلک کو آگاہ کیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ بدستور جاری ہے اسلئے ہتھیار لیکر نکلنا پانچ سے زیادہ آدمیوں کا جمع ہونا کسی جگہ اینٹ پتھر جمع کرنا غلط بیانات۔ جھوٹی خبریں۔ اور افواہیں مشہور کرنا یا شایع کرنا جرم ہے۔

بلا شرط امداد

۲۶؍اکتوبر کو نواب خاقان حسین صاحب لائف اسپیشل مجسٹریٹ کی صدارت میں وثیقہ دار اور پنشن پانے والے شیعوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں اس مضمون کا ایک رزولیوشن منظور کیا گیا کہ موجودہ جنگ میں حکومت برطانیہ کو بلا کسی شرط کے امداد دی جائے۔

جلسہ نہ ہو سکا

۳؍اکتوبر کو احاطہ کمال خاں میں انڈیا پیس فرنٹ کے زیر انتظام ایک جلسہ ہوا جس میں مندرجہ ذیل مضمون کا رزولیوشن پیش ہوا تھا کہ موجودہ جنگ میں حکومت برطانیہ کی غیر مشروط امداد کرنی چاہیئے۔ لیکن جلسہ میں اس کی مخالفت کی گئی اور بحث ومباحثہ زیادہ بڑھ جانے کی وجہ سے جلسہ بلا کسی نتیجہ کے برخاست کر دیا گیا۔

اپیل

ملک شریف الدین وائس پریسیڈنٹ مسلم لیگ کی اپیل کی تاریخ ۲۴؍ مقرر ہوئی ہے۔

مزدور سبھا کا سکریٹری

مسٹر سنتوش حیدر کپور سکریٹری مزدور سبھا کے خلاف جو مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۸ و ۱۲۴ چل رہا ہے اس کی آیندہ پیشی ۶؍نومبر کو اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوگی۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا معمولی جلسہ ۳۰؍اکتوبر کو لفٹننٹ بہادر بابو برجندر سروپ ایم۔ ایل۔ سی کی صدارت میں ہوا جسمیں نقشہ اور ۲ بیڑہ زمین کی قیمت ڈی بلاک گوالٹولی اور اسٹیج بلاک ٹینکری وڈگ میں پر یا اور پلاٹ ایف بلاک۔ گنگیا اسکیم کے منظور کئے گئے۔ تین ایچ وارڈ میں جی بلاک اور ایف ڈبلوا یہ یا اسکیم نمبر ایک کے لئے تخمینے منظور کئے گئے۔

گنگیا اسکیم میں اے اور سی بلاک کے درمیان میں۔ انٹ کی گلی بنانے کے لئے تخمینہ منظور کیا گیا اور ۵۲۶۲ روپیہ کی زمین کی فروخت کی منظوری دی گئی اور اس سال کی اس وقت تک کی میزان ۱۲۸۱۴۵ روپے ہے۔

تفریحات پر ٹیکس

صوبہ کی حکومت نے تقریبًا دو سال ہوئے کہ تفریحات پر ٹیکس لگایا ہے جو بائیسکوپ۔ تھیٹر کارنیوال۔ ڈانس۔ اور کلب کے مختلف کھیلوں پر لگا ہوا ہے۔ مندرجہ بالا تماشہ گاہوں کے ذریعہ سے جو آمدنی ہوتی ہے اس آمدنی پر فی روپیہ ۲ کے حساب سے ٹیکس لیا جاتا ہے

ہمارے سامنے گذشتہ تین ماہ یعنی جولائی اگست اور ستمبر سنہ ۳۹ء کے اعداد وشمار موجود ہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا تین ماہ میں اس ٹیکس کے ذریعہ سے تقریبًا دس ہزار روپیہ کی معقول رقم وصول ہوئی ہے۔

کانپور میں تقریبًا ایک درجن بائیسکوپ اور تقریبًا اسی قدر ریسٹورنٹ اور کلب ہیں جہاں ڈانس اور مختلف کھیلوں پر ٹیکس ہے۔

حکومت نے ان تماشہ گاہوں کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لئے ایک انسپکٹر مقرر کیا ہے جن کا کام یہ ہے کہ وہ روزانہ ان تماشہ گاہوں میں جاکر انکی نگرانی کریں۔ چنانچہ موجودہ انسپکٹر صاحب نہایت محنت مستعدی اور وفا کے ساتھ اپنے فرایض ادا کرتے ہیں مگر ہمارا خیال ہے کہ اس قدر دوڑ دھوپ بہت زیادہ ہے اس لئے مقامی حکام کو چاہئے کہ وہ لکھنؤ کی طرح کانپور کے سینما انسپکٹر کو کار الاؤنس دے تاکہ غریب انسپکٹر سہولت کے ساتھ اپنے فرایض ادا کر سکے ہم امید کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب اس طرف توجہ کریں گے۔

دعوت افطار

شیخ وحید احمد صاحب سینیر وائس چیرمین میونسپل بورڈ نے ۴؍نومبر مطابق ۲۱؍رمضان المبارک کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی فاتحہ کے سلسلہ میں معززین شہر کو دعوت افطار وطعام کے لئے مدعو کیا ہے۔

خاکسار

کانپور میں جو خاکسار پنجاب سے آئے تھے وہ کانپور میں دو تین روز رہ کر لکھنؤ چلے گئے۔ ان خاکساروں کی نواب سردار اختر صاحب نے بہت امداد کی اور آغا کی کوٹھی کے احاطہ میں جہاں اختر صاحب رہتی ہیں ان خاکساروں نے پریڈ وغیرہ کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس ان خاکساروں کو گرفتار کرنے آئے تھے مگر اختر صاحبہ کے اطمینان دلانے پر کہ یہ خاکسار کانپور کے لئے نہیں بلکہ لکھنؤ جانے کے لئے آئے ہیں اور یہ لوگ پبلک روڈ پر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی نہیں کریں گے۔ بلا گرفتار کئے واپس چلے گئے۔

لکھنؤ جاتے ہوئے خاکسار بلا بیلچہ گئے اور بیلچے علیحدہ سے بھیجا دیئے گئے۔ بہرحال اختر صاحبہ کی مساعی جمیلہ سے کانپور میں کسی قسم کی کوئی پریشانی لاحق نہیں ہونے پائی۔

صوبہ کے نظم ونسق کے لئے ایک مشاورتی بورڈ بنایا ہے جسمیں مسٹر ٹی سلون مسٹر پی ڈبلیو مارس اور مسٹر بنالال شامل ہیں اس بورڈ کے چیف سکریٹری کے فرایض مسٹر آر۔ ایف مودی انجام دینگے۔ گورنر صاحب نے یہ

کانگریسی صوبوں کے وزیروں کے استعفٰی کی تفصیلات

انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کیا ہے

مدراس ۳۰ر اکتوبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۹۳ کا اطلاق صوبہ میں آئینی مشنری کے ناکام رہنے کی صورت میں کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وقت صوبہ کا گورنر یہ دیکھے کہ ایسی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے جس میں صوبہ کی حکومت گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات کے مطابق نہیں چلائی جا سکتی تو وہ ایک اعلان کے ذریعہ مشتہر کر سکتے ہیں کہ فلاں حد تک (جسکا ذکر اس اعلان میں ہونا چاہیئے) وہ اپنے فرائض اپنی مرضی کے مطابق چلائیں گے۔ اور کل یا جزوی طور پر اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لیں گے۔

اس اعلان میں وہ کسی صوبجاتی جماعت یا اتھارٹی کے متعلق کسی حصہ کو جزوی یا پورے طور سے معطل کر سکتے ہیں لیکن گورنر ہائی کورٹ کے اختیارات اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے اس اعلان کو بعد کے کسی اعلان کے ذریعہ منسوخ یا تبدیل کیا جا سکتا ہے اس دفعہ کے ماتحت اگر کوئی اعلان کیا جائے تو وزیر ہند کو فوراً اس سے مطلع کیا جانا چاہیئے۔ اور وہ اس اعلان کو پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں میں رکھیں گے اس قسم کے اعلان کا عملدرآمد ۶ ماہ کے بعد ختم ہو جائیگا لیکن اگر یہ اعلان منسوخ نہ کیا جائے تو مزید بارہ ماہ تک نافذ رہے گا بشرطیکہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوان ایک رزولیوشن کے ذریعہ اس قسم کا تعطل جاری رکھنا پسند کریں۔ کسی بھی صورت میں اس قسم کا اعلان تین سال سے زیادہ عرصہ تک جاری رہ سکتا اس اعلان کے ماتحت گورنر اپنے اختیارات اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے گا کوئی گورنر اس قسم کا اعلان گورنر جنرل کے مشورہ کے بغیر نہیں کر سکتا۔

وزارت یو۔پی نے استعفٰے دیدیا

لکھنؤ ۳۰ر اکتوبر۔ آج یو۔پی اسمبلی میں جنگ کے متعلق حکومت کا رزولیوشن ترمیمی شکل میں ۲ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۲۷ ووٹوں سے باتفاق رائے پاس ہو گیا۔ رزولیوشن پاس ہونے کے بعد آنریبل پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اعلان کیا کہ ہاؤس نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے۔ اس کے مطابق وزارت آج شام کو مستعفی ہو رہی ہے۔ اسپیکر نے ہاؤس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔ اس کے بعد شام کو پنڈت گوبند بلبھ پنت نے گورنر کے سامنے وزارت کا استعفٰے پیش کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک استعفٰے منظور نہیں کیا گیا ہے۔

وزارت مدراس نے چارج دیدیا

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ وزارت مدراس نے آج گیارہ بجے گورنر صوبہ کو چارج دیدیا گورنر سے دسوں وزیروں نے ملاقات کی اور استعفٰے دے دیئے گورنر نے زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء صوبہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا انکے مشیروں میں مسٹر جی ٹی بوگ مسٹر ایچ۔ ایم ہڈ اور مسٹر ٹی جی اتھر فورڈ ہوں گے۔ اس بارے میں سرکاری اعلان بھی شایع ہو گیا ہے مسٹر بوگ فی الحال انگلستان میں ہیں اور ہوائی جہاز سے روانہ ہو کر ۲ر نومبر کو ہندوستان پہنچ جائینگے انھیں محکمہ عام مالیات اور مالگذاری سپرد کی گئی ہے۔ مسٹر ہڈ مدراس کے پبلک ورکس اور ترقیات کے انچارج ہوں گے اور مسٹر اتھر فورڈ ہوم ڈیپارٹمنٹ تعلیم صحت عامہ صنعت مزدوری ٹریڈ ڈنیوٹ اور ٹیکس‌بوں کے انچارج ہونگے مسٹر ڈی۔ این۔ سٹریتھی چیف سکریٹری کے فرایض انجام دیں گے۔

بہار کی وزارت کا استعفٰے

پٹنہ ۳۱ر اکتوبر۔ آج سہ پہر کو ۲ بجے بہار سکریٹریٹ میں تمام وزیروں اور پارلیمنٹری سکریٹریوں کی ایک کانفرنس ہوئی اس کے بعد وزیر اعظم مسٹر سری کرشن سنہا گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر سید محمود وزیر تعلیم اپنی علالت کی وجہ سے اس کانفرنس میں شریک نہیں تھے۔ اس کے بعد وزیر اعظم ریونیو اور آبکاری وزیر نے چیف سکریٹری اور دوسرے محکموں کے سکریٹریوں سے ملاقات کی اور انکو خیرباد کہا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم ۳ بجے سہ پہر کے بعد گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے گورنر کے سامنے وزارت کا استعفٰے پیش کر دیا۔

یو۔پی میں بھی وزارت نہیں بنی

لکھنؤ یکم نومبر۔ گورنر یو۔پی سے چودھری خلیق الزماں لیڈر مخالف پارٹی نے آج صبح پھر ملاقات کی۔ چودھری خلیق الزماں نے گورنر کو مطلع کیا کہ وہ وزارت بنانے میں گورنر صاحب کی امداد کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

وزیر اعظم آسام کی گورنر سے ملاقات

شیلانگ ۳۰ر اکتوبر۔ آج مسٹر گوپی ناتھ باردولوی وزیر اعظم آسام نے صبح کے وقت گورنر صوبہ سے بات چیت کی سہ پہر کو کانگریس کولیشن پارٹی کی ایگزیکیٹو کمیٹی کی میٹنگ وزیر اعظم کے مکان پر ہوئی جہیں سب وزیر موجود تھے کل شام کو کانگریس کولیشن پارٹی کی پھر میٹنگ ہو گی امید ہے کہ کانگریس کولیشن پارٹی یکجائی عمل کرے گی۔

مہاتماجی راجندر بابو اور مسٹر جناح کی وایسرائے سے ملاقات

نئی دہلی یکم نومبر۔ مہاتما گاندھی اور کانگریس کے صدر بابو راجندر پرشاد آج پونے بارہ بجے گرانڈ ٹرنک اکسپریس سے نئی دہلی پہونچے۔ دو بجکر ۲۰ منٹ پر مہاتما گاندھی اور بابو راجندر پرشاد برلا ہاؤس سے مسٹر جناح کی جائے رہائش کو روانہ ہو گئے جہاں انہوں نے مسٹر جناح سے بات چیت کی اور وہاں سے وایسرائے سے ملاقات کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

مسٹر جناح کے ساتھ گفتگو لگ بھگ آدھ گھنٹہ ہوئی۔ تین بجنے میں دس منٹ باقی تھے جب مہاتماجی اور راجندر بابو مسٹر جناح کے ساتھ انکی کار میں وایسرائے کے محل کو روانہ ہو گئے تقریباً ۳ بجے وایسرائے کے ساتھ تینوں لیڈروں کی بات چیت شروع ہوئی جو دیر تک جاری رہی۔

نئی دہلی یکم نومبر۔ مہاتما گاندھی، ڈاکٹر راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کے درمیان ملاقات آدھ گھنٹہ سے زیادہ جاری رہی۔ یہ تینوں اصحاب ۴ بجکر ۵ منٹ پر باہر نکلے۔ مہاتما گاندھی کے چہرے پر مسرت کے آثار تھے۔ مسٹر جناح بھی خوش و خرم نظر آتے تھے۔ مکان کے زینے سے اترتے ہوئے مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح سے کہا کہ میرے اور صدر کانگریس کے ساتھ برلا ہاؤس کی کار میں چلئے۔ مسٹر جناح نے جواب دیا کہ میں اپنی کار میں ٹھیکر ابھی آتا ہوں۔ مہاتماجی نے مسکرا کر کہا تو پھر ہم آپ کی کار میں چلتے ہیں مسٹر جناح کی کار میں سب سوار ہو کر وایسرائے ہاؤس کو روانہ ہو گئے۔

مہاتما گاندھی۔ راجندر پرشاد۔ اور مسٹر جناح بذریعہ کار وایسرائے ہاؤس کو روانہ ہو گئے انکی کار کے پیچھے دو اور پرائیوٹ کاریں تھیں۔ ایڈی کانگ نے انکا استقبال کیا۔ وایسرائے ہاؤس کے دروازہ پر تماشائیوں کی زبردست بھیڑ تھی جنمیں سکریٹریٹ کے لوگ بھی شامل تھے۔

نیشنل کال کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرکاری حلقوں میں ان ملاقاتوں سے بڑی امیدیں باندھی جا رہی ہیں کیونکہ کانگریس مسلم لیگ اور حکومت تینوں میں سے کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ اس وقت کسی قسم کی ٹکر ہو۔

سمجھوتہ کے لئے تین شرطیں اہم بتائی جا رہی ہیں۔ اول یہ کہ وایسرائے باہمی تصفیہ سے ایگزیکیٹو کونسل میں توسیع کر دیں گے تاکہ مختلف پارٹیوں اور ہندوستانی ریاستوں کے سیاسی لیڈروں کو بھی اس میں شامل کیا جائے دوئم جنگ کے دنوں میں کانگریس اور مسلم لیگ مرکزی حکومت میں اتحاد عمل سے کام کریں گے اور اگر اس اثنا میں یہ دونوں بڑی سیاسی پارٹیاں دوسری پارٹیوں کے اتحاد عمل سے کوئی متفقہ آئین تیار کریں تو ملک معظم کی حکومت اسے کانسٹی ٹیوشن ایکٹ کے نعم البدل کے طور پر منظور کرے گی اور لڑائی کے بعد اس متفقہ آئین کو نافذ کیا جائے گا۔

اخبار اسٹیٹسمین کا خاص نامہ نگار لکھتا ہے کہ اس بات چیت میں مجوزہ مشاورتی کے دائرہ عمل وایسرائے کی کونسل میں مجوزہ توسیع اور ہندوستان میں جنگ کی پالیسی کے متعلق بحث کی جائے گی۔

اس بات چیت کے متعلق غیر سیاسی حلقوں میں امیدوار اور ناامیدی کی مخلوط فضا ظاہر کی جا رہی ہے۔ البتہ یہ کہا جا رہا ہے کہ اگر کوئی متفقہ آئین تیار ہو گیا تو حکومت برطانیہ اس پر ہمدردی سے غور کرے گی۔

شیعہ سنی کانفرنس

لکھنؤ ۳۰ر اکتوبر۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے سکریٹری نے جو بیان شایع کیا ہے اس کے متعلق اخبار کے ایک نمائندے نے جب چودھری خلیق الزماں صاحب سے انٹرویو کیا انہوں نے کہا کہ شیعہ سنی کانفرنس کا مطلب یہ تھا کہ تبرا اور مدح صحابہ کا قضیہ باہمی طور پر طے کرنے کے وسیلے سوچے جائیں۔ ممبروں کا یہ خیال تھا کہ اگر خلفاء کی تعریف کرنے کا حق پوری طرح دیدیا جائے۔ اور وہ جلسوں کی صورت میں بھی ایسا کرنے کے حقدار رہیں تو پھر مدح صحابہ کے جلوس نہ نکالنے کا سنیوں کو مشورہ دیا جائے بشرطیکہ مولانا حسین احمد، مفتی کفایت اللہ، مولانا احمد سعید اور مولانا سجاد اس بارے میں فتوی جاری کر دیں یا ایک مشترکہ بیان پر دوسرے سنیوں کے ساتھ دستخط کریں جو مولانا آزاد کا تیار کردہ ہے۔ اسمیں اخبارات کے نام بیان جاری کرنے یا انفرادی طور پر رائے ظاہر کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔

روس کا الزام

ماسکو یکم نومبر۔ برطانیہ پر جرمنی سے جنگ کرنے کا الزام۔ پولینڈ پر جرمنی اور روس کے حملے کا جواز۔ جرمنی سے گہری دوستی کا اظہار فن لینڈ کو دھمکی اور برطانیہ اور فرانس کے ساتھ ترکی کے سمجھوتہ پر نکتہ چینی اور امریکہ کو جھاڑ۔ یہ اس تقریر کے نمایاں پہلو ہیں جو روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے کل روسی پارلیمنٹ میں کی۔ موسیو مولوٹوف نے برطانیہ اور فرانس کو سامراجی ملکوں کے نام سے پکارتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ملک اپنے سامراجی مفاد کی حفاظت کی خاطر جرمنی سے لڑائی لڑ رہے ہیں نہ کہ کسی اعلے اصول اور نظریہ کی خاطر۔

یو۔پی اسمبلی ملتوی لکھنؤ یکم نومبر۔ ہز اکسیلنسی گورنر یو۔پی نے عام اطلاع کے لئے ایک اعلان شایع کیا ہے جسمیں مذکور ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۶۲ (ب) کے ماتحت یو۔پی اسمبلی کو غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کیا جا رہا ہے۔

کانگریسی صوبوں میں اسمبلیوں کی طاقت

الہ آباد ۲۹ر اکتوبر۔ ۸ کانگریسی صوبوں کی اسمبلیوں کی طاقت کا جائزہ لینے سے اسمیں ذرا بھی شک نہیں رہتا کہ وہاں غیر کانگریسی پارٹیوں کو مستحکم وزارتیں قایم کرنے کی جرأت نہ ہو گی۔ ان میں آسام اور صوبہ سرحد کی پوزیشن اتنی مضبوط نہیں ہے لیکن وہاں بھی غیر سرکاری وزارت کا چلنا مشکل ہے۔ سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ ایسی حالت میں گورنروں کے پاس اس کے سوائے اور کوئی چارہ کار نہیں رہے گا کہ وہ گورنمنٹ آف ایکٹ بابت ۱۹۳۵ء کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت کارروائی کریں۔ یعنی نظام حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں اس طریقہ پر آئین معطل ہو جائیگا ۸ صوبوں میں یکم اگست ۱۹۳۹ء کو اسمبلیوں میں پوزیشن حسب ذیل تھی۔

صوبہ	کانگریس	غیر کانگریس	کل
یو۔پی	۱۴۷	۸۱	۲۲۸
مدراس	۱۶۲	۵۳	۲۱۵
بمبئی	۸۹	۵۷	۱۷۶
بہار	۹۸	۵۴	۱۵۲
اڑیسہ	۳۵	۲۵	۶۰
سی۔پی	۷۱	۴۱	۱۱۲
صوبہ سرحد	۲۱	۲۹	۵۰
آسام	۳۲	۵۰	۸۲

ریاست راجکوٹ کی اصلاحات

راجکوٹ ۲۹ر اکتوبر۔ ایک غیر معمولی گزٹ کی اشاعت ۲۷ر اکتوبر کو شایع ہوئی ہے جسمیں ریاست راجکوٹ کی نمائندہ اسمبلی کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو پریزیڈنٹ کے علاوہ ۶۰ ممبروں پر مشتمل ہو گی جنمیں سے ۴۰ منتخب شدہ ہوں گے اور ۲۰ نامزد شدہ ہونگے چالیس منتخب شدہ نشستوں میں سے چودہ اقلیتوں کے لئے ہیں جنمیں مسلمان بھیاٹ اور ولنت شامل ہیں ان میں تقسیم نشست مشورہ کے بعد ہو گی۔ دیوان ریاست صدر اسمبلی ہوں گے اس اعلان میں ٹھاکر صاحب راجکوٹ فرماتے ہیں کہ میں اس تجربہ کو بہت دلچسپی سے دیکھتا رہا ہوں اور مجھے مزید اختیارات دیتے ہوئے بہت خوشی ہے پرسبھا تین سال تک رہیگی موجودہ اختیارات کے علاوہ اسے پبلک مفاد کے قانون بنانے کا حق حاصل ہو گا سبھا کے اختیارات والی ریاست کے ہنگامی اور ضروری اور فیصلہ کن اختیارات کے ماتحت ہونگے سبھا کو محکموں کے اعلے افسران کے علاوہ کسی فریق پر بھی ملامت کا ووٹ پاس کرنے کا اختیار ہو گا۔ محل کے خرچوں یعنی پرسائنٹی موٹر اصطبل راج خرچ باغ کی رسوم اور جیب خرچ اور سیاسی اور غیر ریاستی محکموں کے علاوہ باقی تمام معاملوں پر اسمبلی ووٹ دے سکیگی لیکن ٹھاکر صاحب کو امتیازی اختیار حاصل رہے گا تجربہ کے طور پر طبی تعلیمی اور میونسپلٹی کے محکموں کا انتظام سبھا کے سپرد کر دیا گیا ہے لیکن آخری اختیار ٹھاکر صاحب کا رہے گا اور یہ شرط ہو گی کہ ان محکموں کا انتظام ٹھیک ٹھیک چلایا جائے۔

وزیروں کا تقرر منتخب شدہ اکثریت میں سے ہو گا جو اتنے ہی عرصہ کے لئے ہونگے جتنے عرصہ اسمبلی قایم رہے وزیر سبھا کے سامنے ذمہ دار ہونگے اور انھیں وہی اختیارات حاصل ہونگے جو اعلیٰ افسران محکمہ کو حاصل ہیں سبھا کے تین چوتھائی ووٹوں سے وزیر ہٹایا جا سکتا ہے جب کبھی ٹھاکر صاحب مفاد عامہ میں سے ہٹانا مناسب سمجھیں تب ہٹایا جائے گا۔ ایک مشاورتی کمیٹی بھی ہو گی جنمیں دو سرکاری اور تین غیر سرکاری ممبر ہونگے جنھیں ٹھاکر صاحب نامزد کرینگے یہ ممبر سبھا کے ممبروں میں سے ہی ہونگے یہ کمیٹی صنعت و تجارت کے معاملہ میں ٹھاکر صاحب کو مشورہ دیگی۔

جہانتک حق رائے دہی کا تعلق ہے ووٹ وہی شخص دیسکیگا جو اکیس سال سے زیادہ عمر کا ہو ریاست میں کم از کم تین سال رہ چکا ہو یا ریاست میں ایک ہزار روپیہ کی قیمت کی جائداد کا مالک ہو یا دیہات میں تین سو روپیہ تک کی جائداد اس کے قبضہ میں ہو یا اسکے پاس ایک بستی قابل کاشت آراضی ہو یا سالانہ دو روپیہ سے کم آبپاشی نہ دیتا ہو اور اگر کوئی بہ حیثیت امیدوار کے کھڑا ہو تو وہ پڑھا لکھا ہو اور تیس سال سے کم عمر کا نہ ہو علاقہ وارانہ حلقے ہونگے مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب حاصل ہو گا۔

مکانوں کا ٹیکس جو چھاؤنی کی صورت میں تبدیل ہو جائے گا جو مکان کے کرایہ پر تین چوتھائی فی صدی کے حساب سے لگایا جائے گا اور پانچ روپے سے کم کے مکانوں پر محصوب ہو گا اور اس شرط کے ماتحت بڑھایا جا سکے کہ ابتدائی چوتھائیوں کی سی رقم حاصل ہو جائے گی۔

بالفور اعلان کیا ہے

لارڈ بالفور نے ۱۹۲۶ء میں جو اعلان کیا تھا اسکے جس متعلقہ حصہ کا حوالہ مسٹر ویجووڈ بن نے ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں برطانی پارلیمنٹ میں دیا تھا وہ حسب ذیل ہے:-

نوآبادیات (مستعمرات) اور برطانیہ اعظم برطانی سلطنت میں خود مختار اجزا ہیں جنکی حیثیت برابر کی ہے ایک دوسرے کا ماتحت نہیں ہے خواہ انکا داخلی معاملہ ہو یا بیرونی معاملہ ہو اگرچہ وہ تاج برطانیہ کی وفاداری کے اشتراک سے وابستہ ہیں اور برطانی کامن ویلتھ کے ممبروں کی حیثیت سے آزادی سے مربوط ہیں۔

مرکزی ذمہ داری کی ابتدا

لندن ۳۰ر اکتوبر۔ برل اخبار مانچسٹر گارڈین وایسرائے کے تازہ دعوت ناموں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اگر مشاورتی کمیٹی مناسب ڈھنگ سے بنائی گئی اور اس سے مناسب کام لیا گیا تو یہ آسانی سے مرکزی ذمہ داری کی ابتدا ثابت ہو گی۔

مہاراجہ صاحب جے پور

بمبئی ۳۰ر اکتوبر۔ کل سہ پہر کو جوہو کے قریب ہوائی جہاز کے حادثہ میں مہاراجہ صاحب جے پور اور دوسری سواریاں جو زخمی ہوئی ہیں۔ اب انکی حالت اطمینان بخش ہے۔ مہاراجہ صاحب جے پور نے رات سکون کے ساتھ گذاری اور اب وہ رو بہ صحت ہیں۔

طالب علموں کو فوجی تربیت دیجائیگی

مدراس ۲۸ر اکتوبر۔ مدراس یونیورسٹی کی سنیٹ نے ایک رزولیشن پاس کیا ہے کہ یونیورسٹی کا تعلیمی کورس حاصل کرنے والے ہر طالب علم کو فوجی تربیت دینا نہایت ضروری ہے اور اس کے لئے تمام مرکزوں میں جہاں اول درجہ کے کالج ہوں اور وہ یونیورسٹی سے ملحق ہوں یونیورسٹی ٹریننگ کورس منظم کی جائیں۔

یو۔پی پولیٹیکل کانفرنس

متھرا ۳۰ر اکتوبر۔ مہاجہ مہندر پرتاب نگر میں ۹ر اکتوبر کی صبح کو یو۔پی پولیٹیکل کانفرنس شروع ہوئی صبح کو والنٹیر کیمپ میں جھنڈے کی سلامی ہوئی شام کو ۵ بجے راجپوتانہ کے مشہور لیڈر بابا نرسنگ داس نے کانفرنس کے پنڈال میں کثیر مجمع کے سامنے جھنڈا

برطانوی پارلیمنٹ میں ہندوستانی مسئلہ پر تاریخی بحث

سر سیموئیل ہور کا مایوس کن کانگریس کو جواب

مسٹر ویجووڈ بین کی حقیقت افروز مخالفت

لندن ۲۶ اکتوبر۔ اگر کانگریس عدم تعاون کرتی ہے تو پھر اس کا ہمارے پاس کیا علاج ہے۔ بہر حال ملک معظم کی حکومت کو جاری رکھنا ہے اور اسے صلاحیت مضبوطی اور انصاف کے ساتھ جاری رکھا جائیگا"۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو کل رات سر سیموئل ہور نے دار العوام میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے فرمائے۔ آگے چلکر آپ نے کہا کہ جب تک ہندوستان کے طبقوں اور قوموں کے درمیان اختلافات باقی رہیں گے۔ اسوقت تک کسی تاریخ مقررہ کو مرکز میں فوری اور مکمل ذمہ دار حکومت قایم کرنیکا مطالبہ منظور کرنا ناممکن ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کانگریس نے مشاورتی گروپ کی تجویز کو ٹھکرانے میں بہت جلد بازی سے کام لیا ہے۔ کانگریس اور دوسرے سیاسی لیڈروں کو اس گروپ کے دائرہ عمل کے بارے میں جو شکوک و شبہات ہیں انھیں صاف کر لینا چاہیئے اگر وہ ایسی کوئی خواہش ظاہر کریں تو میرے خیال میں انھیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ وایسرائے کا انقطاعی طور پر یہ ارادہ ہے کہ بہت سے مسئلوں پر ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کا اعتماد حاصل کیا جائے۔ سر سیموئیل ہور فرماتے ہیں کہ جب ہم ہندوستان کے لئے درجہ نو آبادیات کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے وہی مطلب ہوتا ہے جو کچھ ہم کرتے ہیں۔ اس سے ہمارا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہندوستان میں ایک ایسا نظام حکومت جاری کیا جائے جس سے ہندوستان برطانوی کامن ویلتھ کی دوسری نو آبادیوں کی برابری کے پورے درجہ سے محروم ہو جائے۔ درجہ نو آبادیات کوئی ریفارم نہیں ہے جو مستحق قوم کو دیا جاتا ہے بلکہ یہ ان حقیقتوں کو تسلیم کرتا ہے جو واقعتاً موجود ہوتی ہیں۔ ہندوستان میں جب اس قسم کے حالات پیدا ہو جائینگے۔ جن میں میرے خیال سے اب زیادہ دیر نہیں، تو ہماری پالیسی کا مقصد حاصل ہو جائیگا اگر راستہ میں کچھ دشواریاں ہیں تو وہ ہماری پیدا کی ہوئی نہیں ہیں یہ دشواریاں ہندوستان کے طبقوں اور قوموں کی تفرقہ اندازی میں پائی جاتی ہیں۔ خود ہندوستان کا یہ مقصد ہونا چاہیئے کہ وہ پہلے اس تفرقہ اندازی کو دور کریں۔ ہمارا مقصد ان کے کاموں میں امداد کرنا ہے۔

جلد بازی کا فعل

میرے نظریہ میں کانگریس نے نہایت ہی جلد بازی سے یہ فرض کر لیا ہے کہ وایسرائے کے مشاورتی کمیٹی کا مطلب کچھ بھی نہیں اور یہ آئینی ترقی کو ملتوی کرنے کی محض ایک ترکیب ہے۔ رجواڑوں مسلمانوں اور دوسری پارٹیوں کا یہ نظریہ نہیں ہے۔ انکا یہ خیال ہے کہ اس قسم کی جماعت ہندوستان کے لئے حقیقی وقعت رکھ سکتی ہے اور اگر یہ کمیٹی قایم ہو جائے تو یہ قدم ذمہ دار حکومت سے دور نہیں بلکہ اس کی جانب ہوگا۔ میرے خیال میں کانگریس نے اسے مسترد کرنے کے بہت ہی جلد بازی سے کام لیا ہے انھیں اور دوسری پارٹیوں کو اگر اس کمیٹی کے دائرہ اختیار و عمل اور ہونے والے ممبروں کے متعلق کوئی شبہ ہو تو وہ انھیں دور کر دینا چاہیئے اگر وہ شبہ دور کر دیں تو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ دیکھیں گے کہ وایسرائے کا یہ قطعی ارادہ ہے کہ جنگ سے پیدا ہونے والے بہت سے مسئلوں میں ہندوستان کے سیاسی لیڈروں کا اعتماد حاصل کیا جائے اور اگر برطانی اور ریاستی ہندوستان کی مختلف پارٹیوں اور فرقوں کے نمایندے ایک ساتھ بیٹھکر ان مسئلوں پر غور کریں گے تو ہندوستان کی ایگزیکٹو میں ان کے مشورہ کو بہت زیادہ وزن اور وقعت دی جائیگی اور شاید اس سے ایک اور اہم فائدہ یہ بھی حاصل ہوگا کہ ان کے جلسوں اور ملاقاتوں سے مختلف اور متضاد مفاد ایک دوسرے کے قریب آ جائینگے اور ہندوستانیوں میں آپس میں تصفیہ کی ایک ایسی بنیاد پیدا کر دینگے جو تیز رو آئینی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

میرا یقین ہے کہ اس قسم کے مشوروں کے وسیع امکانات کی کافی طور سے قدر نہیں کی گئی ہے اگر ان سے پورے طور سے فائدہ اٹھایا جائے اور میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ وایسرائے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہیں تو وہ ایک پل ثابت ہو سکتے ہیں جس سے ہندوستانی فرقہ وارانہ تلخی کی وسیع خلیج پار کر سکیں گے جو اسوقت آئینی ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

مانٹیگو چیمسفورڈ کی اصلاحات کا حوالہ

مسٹر ویجووڈ بین نے مانٹیگو چیمسفورڈ کی اصلاحات کا ذکر کیا ہے اور دریافت کیا ہے کہ کیا اس جنگ میں اس قسم کی بات چیت پر اب بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ میں اس سلسلہ میں کوئی جواب دینا نہیں چاہتا لیکن میں یہ کہونگا کہ چند معاملوں میں آج صورت حالات مانٹیگو چیمسفورڈ کے زمانہ کی بات چیت سے بہت مختلف ہے۔ مجھے فرقہ وارانہ مسئلہ کا خاص طور پر زیادہ خیال ہے۔ مزید براں مجھے یہ ناممکن بھی دکھائی دیتا ہے کہ جنگ کے شروع میں اس قسم کی باتوں پر بحث کی جائے۔ میرے خیال میں مانٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات کی بات چیت لڑائی کے شروع میں نہ ہوئی تھی، بہر حال جیسے کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، میں اس قسم کے نکتہ پر انقطاعی جواب آج رات نہیں دونگا۔

عام انتخاب

مسٹر ویجووڈ بین نے ایک اور نکتہ اٹھایا ہے کہ ہندوستان میں عام انتخاب ہونا چاہیئے میں اس کے متعلق بھی کوئی انقطاعی جواب نہیں دونگا۔ جنگ کے شروع میں عام انتخاب مجھے بالکل ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ ہندوستان میں سرکاری افسر دن رات لڑائی کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ مزید براں یہ بھی حقیقت ہے کہ انتخاب میں فرقہ وارانہ جذبات بہت بھڑک اٹھیں گے اور موجودہ حالات میں مرکزی اسمبلی کا عام انتخاب میری رائے میں ناممکن ہے۔

مشورہ کس قسم کا ہوگا

جہانتک مشورے کا تعلق ہے وایسرائے نے خود کو کسی ایک صحیح طریقہ سے پابند نہیں کیا۔ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا لازمی طور سے فیصلہ ان میں اور سیاسی لیڈروں میں ہونا چاہیئے۔ میں یہ کہنے کو تیار ہوں کہ وہ لیڈروں کے ساتھ مشورہ کے طریقہ پر تنقیحات پر غور کرنے کو تیار ہیں اور وہ بلا تاخیر بات چیت کے لئے دعوت بھیجنے والے ہیں جب تک کہ اور کسی قسم کی بات چیت نہ ہو جائے ایک ناقابل تنسیخ پوزیشن اختیار کرنا نہایت ہی شدید غلطی ہوگا۔ ہندوستانی لیڈروں کو ان امکانات کو تولنا چاہیئے اور آپس میں ملکر ایک دفعہ پھر وایسرائے کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا چاہیئے اور اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ایکے اور نعم البدل کیا ہو سکتے ہیں۔

مرکز میں ذمہ دار حکومت

جہاں تک مرکز میں براہ راست اور فوری ذمہ داری کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ میں نے ہاؤس کو یقین دلا دیا ہے کہ موجودہ حالات میں اس قسم کا نعم البدل منظور کرنا ناممکن ہے۔

اب میں ایک اور نعم البدل کی طرف آتا ہوں اور میں ہندوستانی لیڈروں سے درخواست کرونگا کہ وہ اس پر ایک دفعہ پھر سنجیدگی سے غور کریں میں چاہتا تھا کہ مجھے اس نعم البدل کا بالکل ہی ذکر نہ کرنا پڑتا یہ نعم البدل عدم تعاون کا ہے جس کے مطابق انڈین کانگریس اپنے راستہ جاتی ہے اور برطانی حکومت اور ان کے ساتھ ہندوستان کی اقلیت فرقے اپنے راستے جاتے ہیں اگر ایسا ہوا تو ہمارے لئے کوئی چارہ کار نہ ہوگا ملک معظم کی حکومت ضرور چلائی جائے گی۔ اور اسے قابلیت طاقت اور انصاف سے چلایا جائے گا اور ہم ہر دوسری حکومت کی طرح جو ان حالات میں ہوگی وایسرائے کو پوری پوری امداد دینگے۔

ہندوستان اور برطانیہ کے ہر ایک شخص کو جو اپنے اندر نیک اعتقادی رکھتا ہے یہ سوچنا ہوگا کہ عدم تعاون کا یہ دور کسقدر بیکار ہوگا۔ گول میز کانفرنس جائنٹ پارلیمنٹری سب کمیٹی اور اس ہاؤس کی بحث کی کئی سالہ آئینی کوششیں فضول جائینگی ہم نے ہندوستان کے عدم تعاون کے ہولناک بابوں کو ختم کرنے اور ان بڑے بڑے مسئلوں کو حل کرنے کے واسطے ہندوستانیوں اور انگریزوں کے ایک ساتھ کام کو آسان بنانے کے لئے جو کوششیں کی ہیں وہ سب بیکار ہو جائیں گی۔

بہت بڑا خطرہ

جب میں نے انڈیا آفس کا چارج لیا تو عدم تعاون کو بڑھتے ہوئے دیکھا۔ چار سال تک میں وزیر ہند رہا اس دوران میں میں نے مسٹر ویجووڈ بین کی طرح جو میرے بعد وزیر ہند ہوئے تھے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ ہندوستانیوں اور انگریزوں کو ایک نکتہ پر لاکر جمع کر دیا جائے اور رائیگاں کوشش اور افسوسناک تنازعہ کے اس باب کو ختم کر دیا جائے۔ مجھے امید تھی کہ ایکٹ نافذ ہونے کے بعد یہ باب ختم ہو جائے گا۔ مگر ایک ایسے بڑے خطرے کے وقت جبکہ ہمارا خطرہ ہندوستان کا خطرہ ہے۔ ہندوستان کا خطرہ ہمارا خطرہ ہے اور اس خطرہ میں دنیا میں ایک بہتر نظام قایم کرنے کے لئے ہمارا ارادہ اس قدر مضبوط ہے جتنا کہ ہندوستان اور ہندوستان کا ارادہ بھی اسقدر مضبوط ہے جسقدر کہ ہمارا۔ ایسی پوزیشن کی طرف ہمارا رجحان ہو جانے کا بہت بڑا خطرہ پایا جاتا ہے۔ جس میں کہ ہم مشترکہ محاذ پر دشمن سے لڑنے کے بجائے آپس میں بحث و تکرار کرینگے۔

جھگڑا مقصود نہیں

مجھے بتایا گیا ہے کہ ہندوستان کے بعض حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ اگرچہ مجھے اس کا یقین نہیں ہے کہ برطانوی حکومت جھگڑا پیدا کرنا چاہتی ہے میں پورے زور کے ساتھ اس خیال کی تردید کرتا ہوں۔ برطانوی حکومت اپنی پالیسی کے مقاصد کو کامیاب دیکھنا چاہتی ہے اور ایسے حالات دیکھنا چاہتی ہے جن سے ہندوستان کو برطانوی کامن ویلتھ میں صحیح جگہ حاصل ہو۔ عدم تعاون برسوں پیچھے لے جائے گا۔ عدم تعاون کے حامی خواہ چاہتے ہوں یا نہیں لیکن اس کے بعد سول نافرمانی ہوگی۔ قانون کی خلاف ورزی ہوگی۔ بلوے ہوں گے اور سختی ہوگی جس سے ہم نے ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پانے کی امید کی تھی۔ جب تک واقعتاً یہ چیزیں ظہور میں نہ آ جائیں اس وقت تک میں ان کے وقوع پذیر ہونے کا یقین نہیں کرونگا۔ میں یہی یقین رکھونگا کہ ایسے وقت میں جبکہ ہماری قوم اور باشندگان ہندوستان کا ایک مشترکہ خطرہ سے مقابلہ ہے اور دونوں کے مقصد بھی ایک ہی ہیں تو پھر کسی قوم کے بڑے طبقہ کا عدم تعاون ایک بدبختی اور فضول کا کام ہوگا۔ برطانوی ہند اور ریاستوں کے کروڑوں باشندے اس خیال سے متفق ہیں۔ وہ ہمارے ساتھ اسی قدر تعاون کرنا چاہتے ہیں جسقدر کہ ہم ان کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں اور خود کانگریس اور میں مہاتما گاندھی کے الفاظ کا حوالہ دیتا ہوں جو انہوں نے تین روز ہوئے کہے تھے) اپنی اخلاقی حمایت سے برطانیہ کی امداد کرنا چاہتی ہے جو اس کی خصوصیت ہے۔ کانگریس اس وقت تک یہ امداد نہیں دیگی جب تک اس پر یہ واضح نہ ہو جائے کہ برطانیہ کے اصول بالکل بے عیب ہیں۔

میں دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہماری پوزیشن اسی قدر واضح ہے جیسے کہ گھنٹی کی آواز نیک نیتی اور قطعی خلوص کے ساتھ ہم نے ہندوستان میں آئینی تجربہ شروع کیا تھا جو دنیا میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ عرصہ ہوا کہ ہم سامراجی خواہشات کو ترک کر چکے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ دنیا میں ہمارا مشن دوسری قوموں پر حکومت کرنا نہیں ہے بلکہ انکی امداد کرنا ہے تاکہ وہ خود اپنے اوپر حکومت کریں اسی جذبہ کے ماتحت پارلیمنٹ نے سلسلہ وار بڑے بڑے قانون پاس کئے جن کی رو سے نو آبادیوں کو آزاد آئین دیا گیا اسی اسپرٹ میں ہم نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء پاس کیا تھا جس کے ماتحت ہم نے خود اپنی مرضی سے ہندوستانی حکومت کی طرف بہت اختیارات منتقل کر دئیے اسی جذبہ کے ماتحت ہم قانون کو چلانا چاہتے ہیں اور جنگ کے دوران میں ان اختلافات کو دور کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا چاہتے ہیں جو اسکی کامیابی کے راستے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ جب جنگ ختم ہو جائیگی اور سلطنت کی متحدہ کوششوں سے فتحمندی کے ساتھ ختم ہوگی تو پھر ہم ان آئینی دشواریوں پر نظر ثانی کریں گے جو گذشتہ چند سال کے تجربہ کے بعد پیدا ہوئی ہیں۔ عدم تعاون اور صرف عدم تعاون ترقی کی اس تیز رفتار کو روک دیگا۔ ہم میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نئے آئین کو بنانے میں اپنی زندگی کے سالہا سال صرف کئے اور اکثر خطرے بھی مول لئے ہم میں سے ان لوگوں کے لئے جو ہندوستانی تہذیب کی قدامت سے لرزاں ہیں اور ہم میں سے ان لوگوں کے لئے جو ہندوستان کو براعظم ایشیا میں واحد پوزیشن دینے کے لئے ہماری اور ہندوستان کی کوششوں پر نازاں ہیں تنازعہ اور عدم تعاون کا ایک دوسرا باب ایک بہت بڑا انسانی سانحہ ثابت ہوگا۔

دنیا کی تاریخ کے نازک ترین موقع پر ہم دونوں کو حملہ آور کا مقابلہ کرنے، وحشیانہ قوتوں سے لڑنے اور دنیا کا نیا نظام قایم کرنے جس میں کہ ہم اور ہندوستانی بغیر کسی خوف کے اپنی جائز سرگرمیاں جاری رکھ سکیں کے لئے ایک مشترکہ محاذ قایم کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس محاذ میں پھوٹ اس بلاوے کو رد کرنا ہوگا جو ہمیں حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ میں وزیر اعظم کے ۱۲ اکتوبر کے اعلان کے مطابق کہہ دینا چاہتا ہوں ہم نے کسی سے کوئی انتقام لینے کے لئے یہ لڑائی نہیں لڑی بلکہ محض آزادی کی حفاظت کے لئے ہم اس لڑائی میں شریک ہوئے صرف چھوٹے چھوٹے ملکوں کی آزادی خطرہ میں نہیں بلکہ برطانیہ نو آبادیوں۔ ہندوستان اور باقی سلطنت برطانیہ فرانس غرض کہ آزادی پسند تمام ملکوں کی آزادی خطرہ میں ہے۔ موجودہ لڑائی کا خواہ کچھ بھی حشر ہو اور اونٹ کسی کروٹ بیٹھے لیکن یہ امر طے شدہ ہے کہ اس لڑائی کے بعد دنیا کی وہ حالت نہیں رہے گی۔ جو اسوقت ہے دنیا میں ایک نیا نظام قایم ہوگا۔ اس نئی دنیا میں ہندوستان کو ایک بڑا حصہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور اس کو برٹش کامن ویلتھ آف نیشن میں بھی ایک بڑا حصہ ادا کرنا پڑے گا کیونکہ ہمارا یہ خاص مقصد گویا کہ کسی قسم کا نسلی امتیاز روا نہ رکھا جائے دنیا میں بھی ہندوستان کو ایک بہت بڑا حصہ ادا کرنا ہے کیونکہ ہندوستان دنیا کے روبرو جمعیت اقوام ایک نمونہ ثابت ہوگا جہانکہ پشتہا پشت سے لڑائی کا قصہ ختم ہو گیا ہے اور انصاف اور قانون کی حکومت مضبوطی کے ساتھ کام کر رہی ہے اس خیال کے پیش نظر ہم سب کو عدم تعاون کے بنجر راستہ کو ترک کر دینا چاہیئے اور لڑائی جیتنے میں ایک دوسرے کی امداد کرنا چاہیئے۔

مسٹر بین کی تقریر

لیبر پارٹی کے ممبر و سابق وزیر ہند مسٹر ویجووڈ بین نے فرمایا کہ میرا مقصد وائٹ پیپر اور وایسرائے ہند کے بیان کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔ اور میری خاص طور پر یہ خواہش ہے کہ آیا ہم بحث کر کے اس شرارت کو روکنے میں کچھ امداد کر سکتے ہیں جو کہ لڑائی چلانے کے سلسلہ میں کی جائے۔ اگرچہ حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے بھی ہر ممبر کے خیال میں یہ بات غالب رہتی ہے کہ ہم لڑائی کو کامیاب بنانے میں کس طرح اپنا حصہ ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے اگر میری زبان سے حکومت کی خلاف ورزی میں کوئی لفظ نکل جائے اس وقت بھی لڑائی کی کامیابی کا خیال میرے دل میں ہے،

آپ نے مزید فرمایا کہ مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس قسم کی اہم دستاویز مخالف پارٹی کے لیڈر سے مشورہ کئے بغیر شایع کر دی گئی۔ اور جہانتک مجھے معلوم ہے لبرل پارٹی سے بھی مشورہ نہیں کیا گیا۔ ۱۹۲۹ء میں جب لیبر گورنمنٹ نے اس قسم کی دستاویز تیار کی تھی تو میں نے خود بذریعہ ہوائی جہاز یہ دستاویز مسٹر بالڈون کے پاس فرانس بھیجی تھی۔ اور لارڈ ریڈنگ سے اس پر بحث کی تھی۔ میرا خیال ہے کہ ایسا کرنا ضروری ہے کیونکہ مختلف پارٹی مختلف نکتہ نظر سے ہندوستانی مسئلہ دیکھتی ہیں۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کے بارے میں ہماری ایک متحدہ پالیسی ہو۔ لیکن ایک طرف وائٹ پیپر ہے اور دوسری طرف کانگرس اور دیگر پارٹیوں کی جانب سے اس کا جواب ہے۔ یہ ایک بھدی دستاویز ہے۔ اس میں معمولی ہندوستانی رشتی ہے۔ یہ ہاتھی کی طرح بڑی اور ڈیل ڈول والی ہے۔ اور کارروائی میں بھی یہ بہت بھدی ہے اس کی بنا پر مہاتما گاندھی نے دو بہت ہی چبھنے والے سوالات کئے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے پہلا سوال یہ کیا ہے "آپ لڑائی میں کس مقصد سے لڑ رہے ہیں؟ دوسرا سوال ہے کہ اگر آپ آزادی کے مقصد سے لڑ رہے ہیں تو کیا اس آزادی میں ہمارا بھی حصہ ہوگا؟ ان دو سوالوں کا جواب دینا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں ان دو سوالوں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ میں ہاؤس کو یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ لڑائی میں ہندوستان کی شرکت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ گذشتہ لڑائی میں ہندوستان نے جو حصہ ادا کیا تھا وہ بڑا اور عظیم تھا۔ راجاؤں اور نوابوں نے اپنی روایات کے مطابق گذشتہ

جنگ میں اب کی طرح ملک معظم سے اپنی وفاداری کا اظہار کیا تھا مسلم فوجوں کی فوجی صلاحیت پر کبھی شبہ نہیں کیا گیا اور یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس لڑائی میں گزشتہ لڑائی کی نسبت مسلمان زیادہ صدق دلی سے شریک ہو سکتے ہیں کیونکہ تین بڑی مسلم طاقتیں عراق، مصر اور ترکی ہمارے ساتھ ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو اس بات سے خائف ہونے کی ضرورت نہیں کہ اس لڑائی کے بعد ایک معاہدہ سیوا کیا جائے گا۔

۱۹۱۴ء اور ۱۹۱۸ء کے درمیان ہندوستان نے جو کچھ کیا اس کا خیال کیجئے میرا خیال ہے کہ ہندوستان نے ۔۔۔۔۔۔ ۱۴۶ پونڈ نقد اور ۔۔۔۔۔۔ ۸ پونڈ کی رقم فوجوں کی امداد کے لئے دی اور ہندوستان نے اپنا بحری بیڑہ برطانیہ کے سپرد کر دیا اور دس لاکھ سے زیادہ ہندوستانی مورچہ پر گئے۔

اس فوجی امداد کے علاوہ ہمیں تمام بڑے بڑے ہندوستانیوں کی امداد حاصل تھی جن میں مہاتما گاندھی بھی شامل تھے اور جو اس ملک کے سچے بہی خواہ اور دوست ہیں وہ اس کاز کے علمبردار ہیں جس کے لئے آج ہم لڑ رہے ہیں۔

ہندوستانی اب کہتے ہیں کہ "ہم لڑائی میں شریک کر لئے گئے اور ہمیں پوچھا تک نہیں گیا" یہ سچ ہے لیکن ۳ر ستمبر سے پہلے غالباً اس سے پہلے جرمن نقطہ نظر سے ہندوستان نشانہ تھا وائسرائے کے ساتھ نیز دیگر نو آبادیوں و خاصکر ہندوستان کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے یہ کہنا چاہیئے کہ جرمن مشرق کی جانب بڑھ رہا تھا۔ وائسرائے کے نقطہ نظر سے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ انکو بہت جلدی میں کام کرنا پڑا۔ ہندوستان خطرہ میں تھا اور انکا فرض تھا کہ وہ اسکی حفاظت کا سامان کریں۔ موجودہ ہنگامے کی مصیبتوں سے جو تھوڑا بہت فائدہ ہمیں ہو چکا ہے یہ خود ہندوستانیوں کے ساتھ ہماری ہمدردی بڑھ گئی ہے۔

خاص خاص واقعات یہ ہیں ہندوستان خطرہ میں تھا اور اب بھی ہے ہر ہٹلر اور مہاتما گاندھی کے فلسفہ میں جسقدر وسیع اختلاف ہے اس سے زیادہ اختلاف نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان میں برطانی پالیسی کی منزل مقصود کیا ہے یہ درجہ نو آبادیات ہے اس بارے میں غیر ضروری طور پر زبردست غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ درجہ نو آبادیات کی تشریح مبہم اور پرانی ہو چکی ہے میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ۱۹۲۹ء کا اعلان جسکو حکومت منظور کر چکی ہے ۱۹۲۶ء کی امپیریل کانفرنس کے تین سال بعد ہوا تھا اس امپیریل کانفرنس میں ڈومنین اسٹیٹس کی تشریح لارڈ بالفور جیسے ماہر نے کی تھی۔

لارڈ بالفور کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر بین نے کہا کہ اس میں تشریح سے بہتر اور کوئی تشریح نہیں جانتا جو ان مطالبات کو مطمئن کر سکے جو کہ ہندوستان کے دیش بھگتوں نے پیش کئے ہیں۔ میرا مقصد اس تشریح سے ہے جو کہ ۱۹۲۶ء میں امپیریل کانفرنس میں کی گئی تھی اور جس کی ۱۹۲۹ء میں لارڈ اردن نے تائید کی تھی اور پھر وائٹ پیپر میں تائید کی گئی تھی۔ کچھ لوگ دریافت کرتے ہیں کہ آپ نے ۱۹۳۵ء کے ایکٹ میں اسکو کیوں شامل نہیں کیا؟

مسٹر بین نے مزید فرمایا کہ ہمیں یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم دنیا کی رائے عامہ کی عدالت کے سامنے کھڑے ہیں۔ ہمیں دنیا کے روبرو یہ ثابت کرنا ہے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں اسمیں ہم صدق دل ہیں

مسٹر بین نے مزید کہا کہ لارڈ لنلتھگو نے عملی تجویز میں پیش کی ہیں۔ انہوں نے تجویز کیا ہے کہ لڑائی کے ایام میں حکومت کے ساتھ ہندوستانی رائے عامہ کو ساتھ رکھنے کے لئے والیان ریاست اور دیگر پارٹیوں کو اپنے نمائندے نامزد کرنا چاہیئے۔ جنمیں سے حکومت اپنے مشیر منتخب کریگی۔ یہ ایک جیبی تجویز بھی ہو سکتی ہے اور فضول بھی۔ اس کے بارے میں کچھ کہنا ناممکن ہے۔ یہ محض ایک تماشائی کمیٹی ہو سکتی ہے اور ایک حقیقی کمیٹی بھی ہو سکتی ہے جسکو اختیار حاصل ہوں۔ اگر یہ پہلی کسی قسم کی کمیٹی ہے تو ہندوستانیوں کو اسے ٹھکرانے کا حق حاصل ہے لیکن اگر وہ دوسری قسم کی ہے تو ہندوستانیوں کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔

میرا خیال ہے کہ موجودہ کونسل میں وائسرائے کو ایسے وزیر نامزد کرنے کا اختیار حاصل ہے جن کا کوئی عہدہ نہ ہو۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہندوستان کے مختلف مفاد کی جانب سے کمیٹیاں مقرر کی جائیں وائسرائے اپنے وزیر منتخب کر لیں۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن میری خواہش ہے کہ ہمارے اور ہندوستان کے درمیان کوئی ایسی بات نہیں ہونا چاہیئے جس سے لڑائی کو صحیح طریقہ پر چلانے میں رکاوٹ پڑے۔

مسٹر بین نے مزید کہا کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی کا مسئلہ موجود ہے انتخاب بار بار ملتوی کیا جا رہا ہے میرا خیال ہے کہ پانچ سال سے سنٹرل اسمبلی کا کوئی انتخاب نہیں ہوا

سر اسٹفورڈ کرپس

سر اسٹفورڈ کرپس نے اپنی تقریر میں کانگریس کے بیان کو معقول قرار دیا اور کہا کہ ایک ایسا نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے جو ہم کو گہرائی اور خلوص کے ساتھ عزیز ہے۔ حکومت کو ایک بہت مشکل مسئلہ طے کرنا ہے ہندوستان کا مسئلہ اب اس سے زیادہ اہم ہے جتنا جنگ شروع ہونے سے پہلے تھا دنیا میں نئے حالات پیدا ہو گئے ہیں ہم نے جس مقصد کے لئے جنگ شروع کی ہے ہندوستان کے ساتھ ہمارا سلوک دنیا کی نظروں میں اسکی کسوٹی ہے برطانی سامراج کے متعلق ہمارے آئندہ ارادوں کا تمام معاملہ در پیش ہے۔ حکومت برطانیہ نے کہا ہے کہ ہم اپنے اور دوسروں کے خلاف جارحانہ کارروائیوں کے خلاف ہیں مگر یہ مبہم سی بات ہے جس سے ہندوستان اور بقیہ سامراجی حصوں کے متعلق ہمارے کاموں کی وضاحت نہیں ہوتی لیکن کانگریس کے سوال کا جواب صاف صاف ہونا چاہیئے جمہوریت کے قایم رکھنے پر تقریروں پر تقریریں ہو رہی ہیں لیکن گورنر جنرل کے بیان پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا وہ بیان ایک عجیب دستاویز ہے گویا نئے بین الاقوامی معاملوں کا ہندوستان سے کوئی تعلق ہی نہیں ہاں مشاورتی کمیٹی تجویز کی گئی ہے لیکن اس کا قیام بھی وائسرائے کے بیان کردہ مقصد کی رو سے سراسر اہل ہند کی توہین ہے خود گورنر جنرل جب یہ کہتے ہیں کہ ہندوستانی اپنے آپ کو حکومت خود مختاری کا اہل ثابت کر چکے ہیں تو پھر ان سے کمتر پایہ کا سلوک کرنا یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس بات کی پوری سمجھ ہی نہیں ہے کہ اہل ہند کیا چاہتے ہیں۔

سر جارج شسٹر

سر جارج شسٹر نے مسٹر ویجووڈ بین کی تقریر اور انکی پیش کردہ تجویزوں کی تعریف کی لیکن بعد میں اختلاف ظاہر کیا آپ نے کہا کہ ہندوستان میں ہمیں اپنا مقصد جاری رکھنا چاہیئے لیکن محض اس لئے کہ ایک ہنگامی صورت حالات پیش آ گئی ہے۔ ہمیں ایسا کوئی قدم نہ رکھنا چاہیئے۔ عام حالات میں رکھنے۔ ۱۹۳۵ء کا ایکٹ درجہ نو آبادیات کی جانب ایک نمایاں قدم ہے۔ ہندوستانی وزیروں نے اپنے فرائض معقول طریقہ پر انجام دیتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ مرکز میں ذمہ دار حکومت قایم نہیں ہو سکی ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کے لئے کس پر الزام لگایا جائے ہم اقلیتوں کے تحفظ کے پابند ہیں اور اس تحفظ کو ڈھیلا نہیں کیا جا سکتا۔ ہم تو ہندوستانی لیڈروں سے یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ کیا آپ ایک اور کوشش کر کے ایک ایسے سمجھوتہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ جس کی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کی اسکیم میں جو کچھ تبدیلیاں ممکن ہوں یہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے۔ چاہے آپ کل ہی کر لیں یہ تو محسوس کرنا ہی پڑیگا کہ راستہ میں دشواریاں ہیں۔ ہم ہندوستان کو اپنی ایمانداری کا یقین کیسے دلا سکتے ہیں آج جو یقین دلایا گیا ہے۔ اس سے زیادہ صاف یقین نہیں دلایا جا سکتا سوال یہ ہے کہ ہم ہندوستان کی تمام پارٹیوں کو کیسے مطمئن کریں اس ہنگامی زمانہ میں بھی ہم ان وعدوں کے پورا کرنے میں کوئی غیر ضروری دیر نہیں لگانا چاہتے جو ہم کر چکے ہیں۔

مسٹر ڈیوڈ گرینفل

مسٹر ڈیوڈ گرینفل نے کہا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ آئندہ حکومت ہند کا یہ کام ہوگا کہ ہندوستان کے معیار حیات کو بلند کرے یہ کام ایسا ہے کہ سوائے اہل ہند کے کوئی اسے پورا نہیں کر سکتا میں یقین کرتا ہوں کہ ہندوستان کا حق مکمل آزادی حاصل کرنے سے کم نہیں ہے مسٹر گرینفل نے کہا کہ کوئی قوم اتنی عقلمند یا بے لوث نہیں ہے کہ دوسری قوم کی زندگی کے حالات طے کرے مسٹر گرینفل نے کہا کہ خوش قسمتی سے اہل ہند کے تعجب خیز صبر اور دوستی کی وجہ سے ہم ساری دشواریاں بہت کم ہو گئی ہیں ہم غلطیاں کرتے رہے ہیں اور وہ حیرت انگیز طریقہ پر برداشت کر رہے ہیں آپ نے مہاتما گاندھی کو دنیا میں وسیع ترین دماغ کا آدمی بتلایا اور کہا کہ پنڈت جواہر لال بھی اہل ہند کے دلدادہ بہادر اور مستقل مزاج لیڈر ہیں۔ آپ نے کہا کہ کانگریس کسی ایک فرقہ کی نہیں بلکہ مختلف فرقوں کی ہے۔

مسٹر سورن سین

مسٹر سورن سین نے کہا کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ اختلافات پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے لیکن کانگریس میں بہت سے مسلمان شریک ہیں اور مسلم لیگ کے بھی بہت سے مسلمان چاہتے ہیں کہ ہندوستان تیزی کے ساتھ حکومت خود مختاری کی جانب قدم بڑھائے۔ آپ نے کہا کہ انڈین نیشنل کانگریس نے جس صورت میں مسئلہ کو سامنے رکھا ہے ہمیں اس کے لئے شکر گذار ہونا چاہیئے۔ آپ نے ہندوستان کی جانب برطانوی رویہ پر سخت نکتہ چینی کی اور کہا کہ ہندوستان کا یہ مطالبہ قبول کرنا چاہیئے کہ اس کے ساتھ برابری کا سلوک کیا جائے۔

سر ہیو او نیل

سر ہیو او نیل نائب وزیر ہند نے کہا کہ یہ بحث ہر جانب سے بہت خوشگوار طریقہ سے چلائی گئی ہے اور وائسرائے ہند کے بیان میں بھی نیک فہمی پائی جاتی ہے جو لوگ وائسرائے کے اعلان میں نیک فہمی نہیں دیکھتے وہ ایسے لوگ ہیں جو پہلے سے ہی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے بیان میں یہ امید بھی ظاہر کی کہ آئندہ ہفتہ ہندوستان میں جنگ کی مشاورتی کمیٹی کام کرنے لگے گی۔ آپ نے برطانوی حکومت کے ان متعدد وعدوں کا ذکر کیا جو ہندوستان کے ساتھ کئے گئے ہیں۔ اور کہا کہ بعض لوگ زیادہ تیز روی کے مالک ہیں لیکن ہندوستان جیسے ملک میں زیادہ تیز روی ممکن نہیں ہے آپ نے ہندوستان کے ان خطروں کا بھی ذکر کیا جو برطانی حکومت کی شکست سے پیش آئے گی۔

دوسرے مقرروں میں مسٹر ولفرڈ ڈاربس تھے جنہوں نے ہندوستان کو درجہ نو آبادیات کی طرف لے جانے کے لئے زیادہ تیزی سے قدم رکھنے کا مشورہ دیا سر اسٹینلے ریڈ نے کہا کہ اگر کانگریس ایک ہمہ گیر جماعت ہوتی تو کام آسان ہوتا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہیں ہے۔ اس میں نہ تو ہندوستانی ریاستیں شامل ہیں اور نہ ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمان شامل ہیں نہ لبرل طبقہ ہے جو اپنی تعداد کے مقابلہ میں اپنے خیالات کی فراوانی کے لحاظ سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لارڈ ولٹرنے کہا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس کی تقریر سراسر شرارت آمیز کہی جاتی ہے۔ اگر ہمیں یہ نہ معلوم ہوا کہ سر اسٹیفورڈ کرپس غیر ذمہ دار ہیں مسٹر میکلامن نے کہا کہ حکومت کا یہ فرض ہے کہ ہندوستان کو درجہ نو آبادیات کی جانب جلد سے جلد بڑھائے

سر ڈلانس نے کہا کہ وائسرائے ہند کا اعلان ۱۹۳۵ء کے ایکٹ سے بہت آگے جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس کا پوری طرح اندازہ نہیں کیا گیا ہے کہ یہ وائٹ پیپر (وائسرائے ہند کا اعلان) کتنا آگے جاتا ہے آپ نے یہ بھی کہا کہ میں اس بات پر کوئی بدنیتی کا الزام نہیں لگاتا کہ اسوقت درجہ نو آبادیات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا آج ہم ۱۹۳۵ء کے مقابلہ میں زیادہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کی کیا تاریخ ہوگی۔

ترکی اور رومانیہ پر حملہ

لندن ۲۹ر اکتوبر۔ فرانس کے سرکاری ریڈیو نے گزشتہ رات اعلان کیا کہ برلن کے غیر جانبدار مبصروں کا بیان ہے کہ یہ ممکن ہے کہ روس جلدی رومانیہ اور ترکی پر حملہ کرے گا۔ ان کا خیال ہے کہ اس حملہ میں جرمن فوجوں اور ہوائی جہازوں کی امداد حاصل ہوگی۔ ریڈیو نے یہ بھی اعلان کیا کہ نازی لیڈر مبصروں پر یہ واضح کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اندرونی اور بیرونی معاملات میں جرمنی اور روس مضبوطی کے ساتھ متحد ہیں اور ان کے مفاد ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور کہ بلقان میں وہ متحدہ طور پر جو کارروائی کریں گے وہ کسی حالت میں اٹلی کے مفاد سے نہیں ٹکرائے گی۔

جرمنی کے پانچ جنگی جہاز

پیرس ۲۹ر اکتوبر۔ ایک فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنی کے پانچ جنگی جہاز دشمن کے جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے شمالی اور جنوبی اٹلانٹک میں گشت لگا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں دو پاکٹ جہاز "دوشی لینڈ" اور دان شیر شامل ہیں۔ جرمنی کا ایک اور جہاز "شواہن لینڈ" جس نے جہاز کلمنٹ "ڈبویا تھا برطانوی جہازوں نے ڈبو دیا۔

شہر ولنا پر لتھونیا کا قبضہ

ولنا ۲۹ر اکتوبر۔ لتھونیہ کی فوجیں آج ۲۰ سال کے بعد ۶۰۰ سالہ پرانی راجدھانی میں داخل ہو گئیں لتھونین وائٹ رشین یہودی اور پولش قوموں نے فوجوں کا استقبال کیا۔ روسی فوجوں نے نظام قایم کرنے میں لتھونیہ والوں کی امداد کی۔ شہر کو کوئی نقصان نہیں پہونچا ہے یہ شہر پولینڈ کا تھا جو روس کے حصہ میں آ گیا تھا لیکن روس نے لتھونیہ کو دے دیا ہے۔

لندن ۲۹ر اکتوبر۔ حکومت ہند نے اس کمیٹی کے امور تحقیقات کا دائرہ وسیع کر دیا ہے جو کہ ہندوستانی فوج کے

سر سیموئل ہور کے جواب میں

مہاتما گاندھی. پنڈت جواہر لال نہرو اور راجندر بابو کے بیانات

مہاتما گاندھی کا بیان

واردھا ، ۲۷ اکتوبر. کل سر سیموئل ہور نے دارالعوام میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کے دوران میں جو تقریر کی تھی اس کے بارے میں مہاتما گاندھی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :۔

میں نے سر سیموئل ہور کی تقریر کو اسی توجہ کے ساتھ پڑھا جس کی وہ مستحق تھی. اس میں جو مصالحانہ لہجہ پایا جاتا ہے. اس کی میں قدر کرتا ہوں. اس لئے اگر کوئی اس تقریر کو جھگڑالو کہے تو اس سے مجھے دکھ ہوگا لیکن جس طرح انھوں نے احساس فرض کے ساتھ تقریر کی ہے. امید ہے کہ میرے کہے کو بھی اسی طرح قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا. درجہ نوآبادیات کے اس وقت تک کیا معنی ہو سکتے ہیں جب تک کہ وہ آزادی کے ہم معنی نہ ہو؟ کامن ویلتھ سے علیحدگی اختیار کر لینے کا حق ہو گا؟ میں اس اعلان کو پسند کرتا ہوں کہ برطانیہ سامراجی خواہشات چھوڑ چکا ہے کیا وہ ہندوستانیوں کو اجازت دیں گے کہ وہ اپنے نقطہ نظر سے جائزہ لیں کہ آیا حقیقتاً سامراجی خواہشات ترک کیا جا چکا ہے؛ ان کو ترک کر دیا گیا ہے تو پھر ہندوستان کو قانونی طور پر آزاد و مالک قرار دینے سے پہلے ہی اس کا ثبوت فوراً ملنا چاہیئے. کانگریس نے جس اعلان کا مطالبہ کیا ہے. جب اس کے خلاف اقلیتوں کے تحفظ کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے تو پھر سر سیموئل ہور کا ایک عظیم اعلان بے حقیقت ہو جاتا ہے کانگریس نے اپنے مطالبہ میں ہندوستان کے متعلق رائے نہیں مانگی بلکہ برطانوی حکومت سے اس کے ارادے طلب کئے ہیں.

میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر چکا ہوں کہ ہندوستان میں کوئی ایسی حقیقی اقلیت نہیں ہے جس کو ہندوستان کی آزادی کے بعد خطرہ پیدا ہو جائے دلت جاتیوں کے علاوہ کوئی ایسی اقلیت نہیں ہے جو اپنی حفاظت آپ نہ کر سکتی ہو. سر سیموئل ہور نے اپنی تقریر میں یورپینوں کا بھی اقلیت کی حیثیت سے ذکر کیا ہے. میری رائے میں یورپینوں کا ذکر ہی اقلیتوں کے تحفظ کے نعرے کی مذمت کرتا ہے لیکن اقلیتیں خواہ جو بھی ہوں ان کے تحفظ کا مسئلہ برطانوی حکومت اور کانگریس کے درمیان مشترکہ کاز کی حیثیت رکھتا ہے. میں سر سیموئل ہور کے الفاظ میں برطانوی حکومت کی یاد دہانی کراؤنگا کہ کانگریسی ہندوستان کے مایوس کن اقلیت میں ہونے کا بہت کچھ امکان ہے.

سر سیموئل ہور نے ہندوستان کو کانگریسی اور غیر کانگریسی دو حصوں میں جو تقسیم کیا ہے اس کو میں پسند کرتا ہوں اگر غیر کانگریسی ہندوستان نہ صرف والیان ریاست بلکہ ریاستوں کی پرجا سارے مسلمانوں. ہندو سبھا کے پیروں اور ان لوگوں پر مشتمل ہے جو کانگریسی ہندوستان کا جز بننا نہیں چاہتے تو پھر کانگریسی ہندوستان کو غیر کانگریسی اکثریت سے خطرہ ہو گا. لیکن کانگریس کو اپنے رابطہ کو درست کرنا ہے خواہ وہ ایسی اقلیت کی ہی نمایندگی کیوں نہ کرتی ہو جو قدرتے بیرونی اثر کی وجہ سے اور زیادہ تر اپنی آپ مرضی سے بالکل غیر مسلح ہے.

مجھے خوشی ہے کہ سر سیموئل ہور نے کہا ہے میرے (مہاتما جی) تجویز کردہ پیمانہ سے برطانیہ کی موجودہ پالیسی کا جائزہ لیا جا سکتا ہے. میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ اگر سر سیموئل ہور کا کہنا برطانوی حکومت کی طرف سے آخری لفظ ہے تو پھر برطانیہ کے سیاسی اخلاق میں نقص پایا جائے گا. سر سیموئل ہور نے عدم تعاون کو بے نتیجہ اصول کہکر (ص) اس کا مذاق اڑایا ہے. میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ میرا اصول اس قدر بے نتیجہ نہیں ہے جس قدر کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اصول کروروں ہندوستانیوں کی نظروں میں اپنی قیمت ثابت کر چکا ہے اور اگر کانگریس سچائی کے ساتھ اہنسا تمک رہی ہے تو یہ پھر اپنی قیمت کو ثابت کر دیگا اور مجھے امید ہے کہ کانگریس اہنسا تمک رہے گی. کانگریس کا فیصلہ فرض کی ایک حکمی آواز ہے. اس سے کانگریس اور برطانیہ دونوں آزمایش میں مبتلا ہوتے ہیں اگر دونوں نے اپنا اپنا فرض انجام دیا تو نتیجہ اچھا ہی ہوگا

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

بمبئی ۲۷ اکتوبر. سر سیموئل ہور نے کل دارالعوام میں جو تقریر کی ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی بنا پر کانگریس کے رویہ پر نظر ثانی کی جائے یہ ہیں وہ الفاظ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے آج شام کو پٹیل پارک کے ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے. پنڈت جی نے مزید فرمایا کہ اسمیں شک نہیں ہے کہ اس مرتبہ معمول کے مقابلہ میں سر سیموئل ہور کا لہجہ نرم اور زیادہ میٹھا ہے مگر الفاظ اور اس کا لب لباب حسب معمول ہے جب تک برطانوی حکومت اپنی سامراجی خواہشات کو ترک نہیں کریگی اور نیا نظام قایم کرنے میں امداد نہیں دیگی اس وقت تک کانگریس اور برطانوی حکومت کے درمیان تعاون کا کوئی امکان نہیں ہے کانگریس نے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا اور جمہوریت کے مفاد میں جنگ میں امداد کرنے کی پیشکش کی تھی مگر یہ پیشکش منظور نہیں کی گئی. پنڈت جی نے آگے چلکر کہا کہ یہ ممکن ہے کہ اس جنگ میں ہندوستان کے روپیہ اور آدمیوں کو کچل دیا جائے. جس کے نتیجہ میں ہندوستان کے آزاد ہونے کی کوئی توقع نہیں ہے. پنڈت جواہر لال نہرو نے رائے ظاہر کی کہ برطانیہ کی خارجی پالیسی بھی بڑی حد تک ہٹلر کے حملہ کی وجہ ہے اور برطانیہ جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کر چکا ہے. اس نازک وقت میں کانگریس نے ہٹلر کی مخالفت کا اعلان کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ ہندوستان کے بارے میں اپنے رویہ کی وضاحت کرے. سر سیموئل ہور نے عدم تعاون کے امکان کا جو ذکر کیا تھا اس کا حوالہ دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے فرمایا کہ انھوں نے اپنی تقریر میں دھمکی دی تھی کہ اگر براہ راست کارروائی شروع کی گئی تو حکومت سخت طرز عمل اختیار کرے گی. پنڈت جی نے ظاہر کیا کہ ورکنگ کمیٹی کانگریسی وزارتوں کو واپس بلانے کا ایک بڑا فیصلہ کر چکی ہے. جو عدم تعاون کی سمت بہت بڑا پہلا قدم ہے اور جس پر غور و فکر کے بعد اگلا قدم اٹھایا جائے گا. آخر میں پنڈت جواہر لال نہرو نے معمولی اختلافات کو ختم کرکے مشترکہ کاز کے لئے متحدہ محاذ پیش کرنے کی اپیل کی.

بابو راجندر پرشاد کا بیان

واردھا ، ۲۷ اکتوبر. راشٹرپتی راجندر پرشاد پریذیڈنٹ کانگریس نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے :۔

سر سیموئل ہور کی تقریر پر مہاتما گاندھی نے جو بیان دیا ہے وہ میرے تاثرات کی ترجمانی کرتا ہے اور مجھے اس سلسلہ میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم اس شبہ میں نہیں تھے کہ دوسرے ملکوں کی آزادی اور جمہوریت کو بچانے کے لئے امداد کرنے کا جو ہم سے مطالبہ کیا تھا اس میں ہم بھی شامل ہیں اسی لئے ہم نے برطانیہ سے جنگ کے مقاصد کی وضاحت اور موجودہ حالات میں ان کے اطلاق کے بارے میں ایک اعلان کی درخواست کی. اس سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ ہندوستان سے آزادی کا کوئی وعدہ نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان میں اندرونی اختلافات موجود ہیں ہندوستان کے آزادی کے راستہ میں اقلیتوں کے تحفظ کے مسئلہ کو ایک دیوار بنا کر کھڑا کر دیا گیا ہے میں اس کو نظر انداز یا اس کی اہمیت کو کچھ کم نہیں کرتا مگر میں دریافت کرتا ہوں کہ برطانی حکومت نے ہندوستانیوں سے کب کہا ہے کہ ہندوستانیوں کا بنایا ہوا قانون جنہیں اقلیتیں بھی شامل ہیں منظور کر لیا جائے گا.

برطانوی حکومت کو یہ بار ہندوستانیوں پر ڈالنا چاہیئے کہ وہ کسی باہری مداخلت کے بغیر ایک متفقہ آئین تیار کریں اور یہ وعدہ کر لینا چاہیئے کہ اس قسم کے آئین مرتب ہونے کے بعد اسے قانونی شکل دیدی جائے گی اس کے بغیر اقلیتوں کے تحفظ کی تمام باتیں موجودہ حیثیت کو قایم رکھنے کا ایک بہانہ ہیں اقلیت کی حیثیت سے یورپینوں کا ذکر کرنا پھر برطانوی مفادوں کے تحفظ کی بحث کو زندہ کر دیتا ہے. اگر برطانوی مفادوں کے تحفظ کے لئے اقلیتوں کو پردہ بنایا جائے تو اس کا ہندوستانیوں کو ملزم نہیں ٹھرانا چاہیئے کانگریس چاہتی ہے کہ عام بالغوں کے حق رائے دہی کے اصول پر منتخب شدہ نمایندوں پر مشتمل کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی آزادی کا پارٹ تیار کرے جو لوگ درجہ نوآبادیات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں انہیں یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ سر سیموئل ہور نے ۱۹۲۶ء کے درجہ نوآبادیات کا جو ذکر کیا ہے کیا یہ وہی ہے جو ویسٹ منسٹر کے قانون میں درج ہے یا اس سے کچھ مختلف ہے سر سیموئل ہور نے ویسٹ منسٹر کے قانون کا ذکر کرنے میں کیوں پس و پیش کیا سر سیموئل ہور کے تمام نرم الفاظ میں ہر ارادہ مضمر ہے کہ ہندوستان کی مکمل ذمہ دار حکومت ... دی جائے.

پنڈت مدن موہن مالوی کا بیان

بنارس ، ۲۷ اکتوبر. جنگ کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی کے فیصلوں سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے. اس کے بارے میں نامہ ایسوشی ایٹیڈ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے پنڈت مدن موہن مالویہ نے فرمایا کہ "۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک جو جنگ جاری رہی تھی اس میں ہندوستان نے برطانوی حکومت کو امداد دی تھی کثیر روپیہ سے امداد کی گئی اور بارہ لاکھ سے زیادہ آدمی سمندر پار بھیجے گئے. جنگ میں ایک لاکھ ایکہزار ہندوستانی ہلاک یا زخمی ہوئے. ہندوستان نے غیر مشروط طریقہ پر امداد دی تھی لیکن جیسا کہ وائسرائے وقت کو مہاتما گاندھی نے لکھا تھا کہ اگرچہ ہندوستان نے کوئی سودا نہیں کیا تھا مگر اسے امید تھی کہ اس کا درجہ بڑھا کر نوآبادیوں کے برابر کر دیا جائے گا. مگر ایسا نہیں کیا گیا. جنگ کے بعد جو اصلاحات پیش کی گئیں انھیں ہندوستانیوں نے مایوس کن اور غیر اطمینان بخش قرار دیدیا. اور اس عرصہ میں ہندوستان آزادی حاصل کرنے کے لئے برابر جد و جہد کرتا رہا ہے. اب موجودہ جنگ چھڑ گئی ہے اور وائسرائے نے ہندوستانیوں اور ان ہی میں سے کانگریسیوں سے جنگ میں برطانوی حکومت کی امداد کرنے کی اپیل کی ہے. کانگریس نے حکومت کو اخلاقی امداد پیش کی مگر اس بات کا فیصلہ کرنے سے پہلے کہ مزید کیا امداد دی جا سکتی ہے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے حکومت سے دریافت کیا کہ یہ بتلایا جائے کہ جنگ کے اغراض و مقاصد کیا ہیں. اور یہ بھی وعدہ کیا جائے کہ آزادی اور جمہوریت کے جن اصولوں کے لئے اتحادی جنگ کر رہے ہیں ان کا غیر جانبدارانہ طور پر ہندوستان پر اطلاق ہوگا. اس مطالبہ کے جواب میں وائسرائے نے ایک بیان دیا جسے کانگریس نے غیر اطمینان بخش قرار دیتے ہوئے کانگریسی وزارتوں کو مستعفی ہونے کی ہدایت کرنے کا فیصلہ کیا. ان حالات کو کانگریس پر موجودہ طریقہ کار اختیار کرنے کے لئے کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا. یہ ظاہر ہے کہ اس سے اتحادیوں کا کاز کمزور ہو گا. انگلستان اس وقت زیادہ طاقتور ہو گا جب کہ ہندوستان اس کے ساتھ ہو مگر اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ظاہر ہے کہ کانگریس نے جو مطالبے کئے ہیں ان کا وعدہ کئے بغیر انگلستان ہندوستان کی پوری امداد حاصل نہیں کر سکتا. امید ہے کہ برطانوی حکومت اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرکے واضح الفاظ میں اعلان کریگی کہ آزادی اور جمہوریت کے اصولوں کا جن کے لئے برطانیہ لڑ رہا ہے غیر جانبدارانہ طور پر ہندوستان پر اطلاق ہو گا. ہندوستان کے قومی مفادوں اور وقار کا تقاضہ ہے کہ مزید کسی تاخیر کے اسے دوسری خود مختار قوموں کے برابر جگہ دی جائے.

تعلقداروں کو گورنر یو پی کا جواب

لکھنؤ ۲۵ اکتوبر. لفٹنٹ راجہ بہادر وشوناتھ سرن سنگھ آف تلوئی کی زیر سرکردگی اودھ کی برٹش انڈیا ایسوسی ایشن کے ایک ڈیپوٹیشن نے ہزاکسیلنسی گورنر یو پی سے ملاقات کی. ڈیپوٹیشن نے ٹیننسی بل ور لگان (معافی) کے بارے میں ایسوسی ایشن کی طرف سے ہزاکسیلنسی کے سامنے ایک میموریل پیش کیا. اور یہ درخواست کی کہ ان دونوں بلوں پر منظوری نہ دی جائے. ہزاکسیلنسی نے ڈیپوٹیشن کو جواب دیا کہ مجھے کسی ایسے اختیار یا رواج کا علم نہیں ہے کہ تعلقداروں کی منظوری کے بغیر کوئی زرعی قانون پاس نہیں ہو سکتا. آپ نے فرمایا کہ تعلقدار خود محسوس کریں گے کہ جو اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ مناسب اور ناگزیر ہیں گورنر صاحب نے ان تفصیلی باتوں پر توجہ کے ساتھ غور کرنے کا وعدہ کیا. جن کی طرف ڈیپوٹیشن نے توجہ دلائی تھی.

جاپانی ہوائی جہازوں کا حملہ

ٹوکیو ۲۷ اکتوبر. جاپان کے ہوائی جہازوں نے دو دن میں سو حملے کرکے موہ سینی کی راجدھانی سیان کو بالکل ختم کر دیا ہے. جاپانی ہوائی جہازوں نے سینتیس شہروں پر حملہ کیا.

۱۳۰۰ اخبار اور ۶۷ پریسوں سے ضمانت

لاہور ۲۶ اکتوبر. آج پنجاب اسمبلی میں لالہ دیش بندھو جی گپتا کے سوال کے جواب میں وزیر اعظم سر سکندر حیات خاں نے بتلایا کہ جب سے پنجاب میں صوبجاتی خود مختاری نافذ ہوئی ہے اور یونینسٹ گورنمنٹ نے باگ ڈور سنبھالی ہے تین سو اخباروں اور ۶۷ پرنٹنگ پریسوں سے ضمانت طلب کی جا چکی ہے. وزیر اعظم نے مزید کہا کہ حکومت اب تک ۳۲۲۰۰ روپیہ وصول کر چکی ہے اور ۱۵۰۰۰ روپے کی ضمانتیں ضبط کر چکی ہے.

برطانیہ کا روزانہ خرچ ۴۵ لاکھ پاؤنڈ ہے

لندن ۲۷ر اکتوبر۔ نازیوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ جنگ چھڑ جانے کے بعد برطانیہ کا روزانہ خرچ ساڑھے تین کروڑ پونڈ تک پہونچ گیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ۳ر ستمبر سے ۱۴ اکتوبر تک برطانیہ کے کل مصارف کی میزان ۹ کروڑ بیس لاکھ پاؤنڈ ہے۔ اس میں نہ صرف دفاع کے اخراجات شامل ہیں۔ بلکہ وہ قرضے بھی شامل ہیں جو حلیفوں کو دیئے گئے ہیں۔

برطانیہ کا روزانہ خرچ ۴۵ لاکھ پاؤنڈ ہے۔ یہ رقم انگلستان کے خزانہ عامرہ پر کوئی غیر معمولی اثر نہیں ڈال سکتی۔ اس ملک کے محفوظ سرمایہ میں پچاس کروڑ پاؤنڈ کا سونا بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ غیر ملکی تمسکات جو حکومت کے قبضہ میں ہیں ان کی مالیت تین اَرب پچاس کروڑ پاؤنڈ سے زیادہ ہے۔ اس رقم سے برطانیہ ساری دنیا کے ذخائر مالاکوٹ اور کچے مالات کا پلہ خرید سکتا ہے۔

اس کے مقابلہ پر نازی جرمنی کی حالت یہ ہے کہ اس کا محفوظ سرمایہ ۵ کروڑ پاؤنڈ سے زائد نہیں ہے۔ برطانیہ نے جرمنی کی جو بحری ناکہ بندی کر رکھی ہے اسے توڑ دینے میں جرمنی کامیاب ہو جائے تو ہو جائے مگر مالی حالت کے خراب ہو جانے سے جو مصیبت اس پر نازل ہونے والی ہے وہ اسے ٹال نہیں سکے گا۔ اس وقت وہ چیکوسلاویکیہ اور آسٹریا کے محفوظ سونے کو خرچ کر رہا ہے۔

لندن کے قریبی علاقہ پر ہوائی حملہ

لندن ۳۰ر اکتوبر۔ آج صبح کینٹ کے ساحل پر ہوائی حملہ کے خطرہ کا بگل بجایا گیا لیکن جلد ہی خطرہ ٹلنے کی گھنٹی بجا دی گئی (اس ساحل سے لندن تھوڑے فاصلہ پر ہے) ۹ بجے سے کچھ دیر پہلے شمالی مشرقی ساحل کے ایک شہر پر دو ہوائی جہاز اڑتے ہوئے دیکھے گئے مشین گن سے گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ جنوبی مشرقی ساحل کے دیگر شہروں میں بھی ہوائی حملے کی خطرہ کی گھنٹی بجائی گئی۔ لیکن جلد ہی خطرہ ٹلنے کا الارم دیدیا گیا۔ مغربی مورچہ کے متعلق پیرس سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ رات خاموش رہی، دشمن کے چند معمولی حملوں کو روک دیا گیا۔

پولیس کا کام کتوں سے لیا جائے گا

بمبئی ۲۲ر اکتوبر۔ چھ کتے جنوبی افریقہ سے ہندوستان لائے گئے ہیں جنھیں پولیس کے کام کے لئے تربیت دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کتوں سے صوبہ سرحد میں کام لیا جائے گا جنھیں سرحدی حکومت کے کہنے پر جنوبی افریقہ میں پولیس کے کاموں کے لئے تربیت دی گئی ہے

جاسوسوں کو سزائے موت

پیرس ۲۷ر اکتوبر۔ کورٹ مارشل نے چارلس راز سابق کونسل کو جرمن جاسوسوں کے ہاتھ فوج کے خفیہ کاغذات فروخت کرنے کے جرم میں سزائے موت دی ہے ایک اور شخص مسمی لاسٹن کو جاسوسی کے الزام میں سزائے موت اور تین دیگر اشخاص کو ۵۰ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

اودھ کے تعلقداروں کی انجمن

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) اودھ کے برٹش انڈین ایسوسی ایشن میں سے جو صوبہ کے تعلقداروں کی مرکزی انجمن ہے اگزیکیٹو کمیٹی کے بارہ ممبروں نے اس بنا پر استعفےٰ دیدیا ہے کہ صدر ایسوسی ایشن نے کمیٹی کے ایک فیصلہ پر عملدرآمد کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ عام حالات میں تو ہم ایسا نہ کرتے لیکن آجکل جبکہ تعلقداروں کا وجود ہی خطرہ میں ہے ہم محسوس کرتے ہیں کہ دلیرانہ قدم رکھے بغیر ہمارے حقوق کا تحفظ ممکن ہے۔ راجہ مہیثور دیال سیٹھ (کوٹرا) اور رائے بہادر کنور گرو نرائن نے وائس پریزیڈنٹ اور آنریری جوائنٹ سکریٹری نے بھی اپنے عہدوں سے استعفےٰ دے دئیے ہیں۔ صدر کے خلاف عدم اعتماد کا نوٹس دیدیا گیا ہے۔

مسز سیتہ موورتی مدراس کارپوریشن کے میئر

مدراس ۳۰ر اکتوبر۔ مدراس کارپوریشن کے کونسلروں کے جلسہ میں مسز سیتہ موورتی ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) کو میئر منتخب کیا گیا ہے۔ ۲ر نومبر کو کارپوریشن کے عام جلسہ میں باضابطہ طور پر انتخاب ہو جائے گا۔

برطانیہ اور جاپان میں بات چیت

لندن ۲۹ر اکتوبر۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم ٹوکیو لکھتا ہے کہ برطانیہ سفیر سر رابرٹ کریگائی نے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور ٹینٹس میں برطانیہ اور جاپان کے جھگڑے کے متعلق بات چیت کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جلد ہی بات چیت شروع ہو جائے گی۔

لکھنؤ میں شیعہ سنیوں میں جنگ

لکھنؤ ۲ر نومبر۔ آج دوپہر کو پاٹا نالہ پر شیعہ اور سنیوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں دونوں طرف کے کئی آدمی زخمی ہوئے اور ہلاک ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کل رات سے شیعوں کا جو جلوس گلی کے سامنے بیٹھا ہوا تھا وہ حکام کے علم کے بغیر وہاں سے اٹھکر چل دیا۔ کہا جاتا ہے کہ سنیوں نے جھنڈوں کو نیچے گرالیا جس پر مدح صحابہ لکھی ہوئی تھی شیعوں کا یہ فعل لڑائی کو دعوت دینا تھا دونوں فریق آپس میں لڑنے لگے جس کے نتیجہ میں دونوں طرف کے کئی آدمی زخمی اور ایک ہلاک ہوا۔ پولیس نے فوراً موقع پر پہونچکر صورت حالات کو قابو میں کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دو مکانوں میں آگ لگا دی گئی۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے

بمبئی گورنمنٹ مستعفی ہو گئی

بمبئی ۲۷ر اکتوبر۔ آج ۴ بجے شام مسٹر بی جی کھیر وزیر اعظم بمبئی گورنمنٹ اپنی کار میں سوار ہو کر جس پر کانگریس کا سہ رنگا جھنڈا لہرا رہا تھا گورنمنٹ ہاؤس پہنچے جہاں گورنر کے اے ڈی کانگ نے انکا خیر مقدم کیا اور انھیں گورنر کے کمرہ میں پہنچا دیا گیا۔ ازاں بعد وزیر اعظم نے اپنا اور اپنے رفقا کار کا استعفا گورنر کے روبرو پیش کر دیا۔

مہاراجہ صاحب بھرتپور کے محدود اختیارات

متھرا ۲۹ر اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب بھرتپور کی گدی نشینی کے بعد ان کے اختیارات خصوصی کا ریاست کے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان ہوا جس میں بیان کیا گیا ہے کہ آئیندہ سے مہاراجہ صاحب کونسل آف اسٹیٹ کی صدارت کریں گے۔ کونسل کے سابق صدر آئندہ کونسل کی نائب صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔ اور وہی ریاست کے دیوان رہیں گے۔ جو محکمہ محل سے متعلق ہے اس پر مہاراجہ صاحب کا کنٹرول رہے گا۔ اور باقی محکموں پر دیوان صاحب کنٹرول کرینگے۔

بھرت پور کی پرجا منڈل کو یہ توقع تھی کہ مہاراجہ کے گدی نشین ہو جانے کے بعد پرجا کی شکایتیں بڑی حد تک دور ہو جائینگی۔ اور مہاراجہ صاحب حالات پر غور کرنے کے بعد ان تمام قانونوں کو منسوخ کر دیں گے جو پرجا کی پریشانی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ریاست کا نظام حکومت کچھ بہتر ہو جائے گا لیکن پرجا کی تمام امیدیں غلط ثابت ہوئیں نظام حکومت وہی رہے گا جو اب تھا جس کی وجہ سے پرجا پریشان تھی اور جسکو تبدیل کرانے کے لئے کئی ماہ سے ریاست میں ایجی ٹیشن جاری ہے۔

روس صلح کی تجویزیں پیش کریگا

لندن ۳۱ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سویٹ سپریم کونسل کے اجلاس میں روسی وزیر خارجہ موسیو ملوٹوف صلح کی تجویز پیش کرینگے۔ پیرس کے اخباروں کی رائے ہے کہ فرانس کی اس قسم کی تجویزوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ صلح کی تجویزیں چاہے روس کی طرف سے پیش ہوں چاہے خود ہٹلر کی طرف سے انکا نتیجہ ایک ہی ہوتا ہے۔ ایک اور اخبار لکھتا ہے کہ روسی تجویزوں پر برطانیہ اور فرانس نے غور کیا تو ہٹلر کو سانس لینے کا موقعہ مل جائے گا کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہٹلر کو اس قسم کا موقعہ کیوں دیا جائے

سر ظفر اللہ خاں لندن پہنچ گئے

لندن ۳۰ر اکتوبر۔ سر محمد ظفر اللہ خاں جو حکومت ہند کے نمائندہ کی حیثیت سے حکومت برطانیہ کو صلاح و مشورہ دینے کے لئے انگلینڈ گئے ہیں آج لندن پہنچ گئے۔ پارلیمنٹری انڈر سکریٹری نے انکا استقبال کیا۔

ایک بیان میں سر ظفر اللہ نے یقین دلایا کہ ہندوستان جنگ میں سلطنت کا پورا پورا ساتھ دیگا۔ نیز یہ کہ ہمیں لڑائی کے آخری نتیجہ کے متعلق قطعی یقین ہے۔

ڈیوک آف ونڈسر جنوبی مورچہ پر

پیرس ۳۰ر اکتوبر۔ ڈیوک آف ونڈسر نے پچھمی مورچہ پر فرانس کی فوجوں کا معائنہ کیا ان فوجوں نے ۱۶ر اکتوبر کو جرمن فوجوں کا کامیاب مقابلہ کیا تھا۔

ہٹلر اور مسولینی میں گفتگو

پیرس ۲۹ر اکتوبر۔ نازی لیڈروں سے مشورہ کرنے کے بعد ہر ہٹلر نے بہت دیر تک سائنور مسولینی کے ساتھ بذریعہ ٹیلیفون بات چیت کی بیان کیا جاتا ہے کہ دونوں ڈکیٹیٹروں نے برطانیہ پر بڑا حملہ کرنے کے متعلق غور کیا۔

مہتر کی پیشکش

لاہور ۲۸ر اکتوبر۔ ضلع لدھیانہ کے ایک مہتر نے گورنر پنجاب کو ایک خط بھیجا ہے جس میں جنگ کے اخراجات کے لئے پانچ روپیہ مہینہ دینے کی پیشکش کی ہے

برطانی سلطنت کے ملکوں کی کانفرنس

لندن یکم نومبر۔ لندن میں برطانی سلطنت کے مختلف حصوں کے نمائندوں کی کانفرنس شروع ہو گئی ہے جس میں آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں ہندوستان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۴۸ ، ۱۹۳۹ء

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

برہما دین عرف برہما ولد مہوبان پرشاد قوم ویش ساکن جھگڑ کٹی کوپر گنج شہر کانپور

بنام پنالال ولد لالہ جوہری مل قوم ویش اگروال ساکن بلیداری محال شہر کانپور مالک فرم ہیمل کمار بارسداس

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۴ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف کیا ہوا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۱ ماہ اکتوبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ انگر منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالونسی

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ انسالونسی نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۳۹ء

بمقدمہ گوری شنکر ولد منی شنکر اودر ساکن لاٹوش روڈ کانپور

بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ قرضدار سائل متذکرہ بالا عدالت ہذا سے بتاریخ ۶ر اکتوبر ۱۹۳۹ء دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور اسکو مہلت ادخال درخواست ڈسچارج ایک سال کی عطا ہوئی ہے اور اب عدالت ہذا نے تاریخ ۴ر نومبر ۱۹۳۹ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے۔ المرقوم ۲ر نومبر ۱۹۳۹ء

حج کمیٹی صوبجات متحدہ کا پریس نوٹ

حکومت ہند کے اس اعلان نے کہ جنگ کے خطرات اور بین الاقوامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی جہاز عازمان حج کو ہندوستان سے لے کر جدہ نہیں جاسکتا۔ مسلمانوں میں عام بے چینی پیدا کردی ہے۔ اس صوبہ کی حج کمیٹی سے کچھ عازمان حج نے دریافت فرمایا ہے کہ اس سال حج کس طرح کرنا چاہیئے اور کیا کوئی دوسرا راستہ بھی ہو سکتا ہے۔ کمیٹی کے پاس اس کے متعلق کوئی اطلاع موجود نہیں ہے۔ صوبہ کے چند اردو اخبارات نے بھی حکومت کی توجہ عازمان حج کی بے چینی اور کی طرف مبذول کرائی ہے اور حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ فریضہ حج کی ادائگی کے لئے کوئی معقول انتظام کرے۔ صوبہ کی حج کمیٹی بھی اس معاملہ میں خاموش نہیں ہے اور اس نے صوبہ کی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ مسلمانوں کی بے چینی اور اضطراب سے اور فریضہ حج کی خاص اہمیت سے حکومت ہند کو آگاہ کرے۔ اور اس سے درخواست کرے کہ اس سال سفر حجاز کے لئے یا تو کوئی خشکی کا محفوظ راستہ دریافت کرکے عازمان حج کو دوران سفر میں سہولتیں بہم پہونچانے کے لئے معقول انتظام کرے یا ہندوستان کے ساحل سے حاجیوں کو جدہ لے جانے کے لئے جہازراں کمپنیوں کو اجازت دی جائے اور انکی حفاظت کا معقول انتظام کردیا جائے تاکہ فریضہ حج اطمینان سے ادا کیا جاسکے۔

برطانیہ پر حملہ کی اسکیم

اخبار "سنڈے آبزرور" میں مسٹر گرلون ایک آرٹیکل میں لکھتے ہیں کہ انہیں ذرا بھی شک نہیں کہ جرمنی برطانیہ پر ایک ساتھ بحری اور ہوائی حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے اور غیر جانبدار ملکوں پر دباؤ ڈالا جائے گا۔

ہمدردان کی توجہ غریبوں کی جانب

زمانۂ حال کی پریشانیوں میں مبتلا ہو کر غریبوں کی جانیں جس طرح ضایع ہو جاتی ہیں وہ ظاہر ہے۔ مفلسی و ناداری کے باعث وہ کلی طور پر علاج و معالجہ سے قاصر رہتے ہیں۔ حالانکہ غریبوں کے نام سے کافی شفاخانے کھلے ہیں لیکن لوگوں میں عام شکایت پائی جاتی ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں غریبوں کے لئے نہیں ہیں اور نہ وہ اس سے پورے طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ادنےٰ ادنےٰ امراض میں مبتلا ہو کر طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اور جن کا پوچھنے والا کوئی نہیں۔

چنانچہ انہی اخراجات سے متاثر ہو کر چند ہمدرد نوجوانوں کی امداد سے ایک دواخانہ "پبلک دواخانہ" کے نام سے چمن گنج متصل مسجد گلاب گھوسی کھولا گیا ہے جہاں ہر خاص و عام (مردوں۔ عورتوں۔ اور بچوں) کو بلا قید مذہب دوا مفت ملتی ہے۔

دواخانہ کھلنے کا وقت صبح ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک۔ شام ۶½ بجے سے ۸½ بجے رات تک۔ مریضوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہمراہ دوا کے لئے شیشی لادیں۔

محمد مبین صدیقی بی اے سکریٹری دواخانہ

وائٹ روس میں سوویٹ حکومت

ماسکو ۳۰ر اکتوبر۔ مغربی وائٹ روس (پولینڈ کا وہ علاقہ جس پر روس نے قبضہ کرلیا ہے) کی نیشنل اسمبلی نے ایک رزولیوشن منظور کیا ہے جس کی رو سے اس علاقہ میں روسی حکومت قایم کرنے کا اعلان کردیا گیا ہے۔

موسیو سٹالن کو اس نیشنل اسمبلی کا آنریری پریزیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔

کانگرس مطمئن نہیں ہو سکتی

لندن ۲۷ر اکتوبر۔ اخبار "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے کہ سر سموئل ہور کا بیان کانگرسی لیڈروں کو مطمئن کرنے والا نہیں ہے۔ کانگرسی لیڈروں نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ لڑائی کے عام مقصدوں کے بارے میں اپنے رویہ کا اعلان کردے۔ سر سموئل ہور نے وہی بات دہرادی۔ جو کئی بار کہی جاچکی ہے یعنی کہ ہندوستان کی آزادی کا منزل مقصود درجہ نوآبادیات ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ درجہ نوآبادیات کے لئے جن حالات کی ضرورت ہے وہ جلدی پیدا کئے جائیں لیکن انھوں نے یہ یقین نہیں دلایا کہ اس منزل مقصود کی جانب اس وقت تک قدم بڑھایا جاسکتا ہے جب تک کہ لڑائی ختم ہو۔ البتہ انھوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجوزہ مشاورتی کمیٹی آئینی ترقی کے روکنے کے لئے کوئی چال نہیں ہے بلکہ ذمہ دار حکومت کی جانب ایک قدم ہے اب یہ دیکھنا باقی ہے آیا ہندوستانی لیڈر اس قسم کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہوں گے لیکن سوال یہ ہے کہ لڑائی ختم ہونے تک درجہ نوآبادیات کا کیوں انتظار کیا جائے؟ ہندوستان کا تعاون نہایت ضروری ہے اور ان اصولوں کے لئے جن کے لئے ہم لڑ رہے ہیں ہندوستان کے ساتھ دوستانہ سمجھوتہ بہت اہم ہے۔

جرمنی اور حکومت برطانیہ کی پالیسی

پیرس ۲۷ر اکتوبر۔ گذشتہ ۲۰ سال سے برطانی پالیسی رہی ہے کہ جرمنی کے ساتھ ڈسپلن کے بارے میں سمجھوتہ کرلیا جائے تاکہ جرمنی اور برطانیہ کے تعلقات حالت معمول پر آجائیں" یہ ہے وہ رائے جو موسیو بلم سابق وزیراعظم فرانس نے ظاہر کی ہے۔

آپ نے مزید یہ کہا کہ گزشتہ لڑائی کے ختم ہونے کے بعد سے برطانیہ کی پالیسی کا متواتر یہ مقصد رہا ہے کہ جرمنی کے لئے معاہدہ و رسائل کے بار کو ہلکا کیا جائے ہر ہٹلر اور رابن ٹروپ اس رویہ کو بھول گئے جو برطانیہ نے تعاون کے متعلق کانفرنسوں میں اختیار کیا تھا۔

رومانیہ کی جرمن اقلیت میں بےچینی

بخاریسٹ ۲۸ر اکتوبر۔ رومانیہ کی جرمن اقلیت میں بے چینی پیدا ہوگئی ہے معلوم ہوا ہے کہ اقلیت کے بعض ضلعوں میں ہٹلر کی اسکیم کی مخالفت ہو رہی ہے جس کی رو سے تمام جرمنوں کو دوسرے ملکوں سے واپس بلایا جارہا ہے بہت سے اعتدال پسند جرمنوں نے نازی پارٹی کے عہدوں سے استعفے دے دئیے ہیں اور وہ اپنی علیحدہ پارٹیاں بنا رہے ہیں۔

یونان اپنے تحفظ کیلئے تیار ہے

لندن ۲۹ر اکتوبر۔ ایتھنس سے یونان کے بادشاہ جارج نے اعلان کیا ہے کہ اگر ضرورت ہوئی تو ہم حملہ کے خلاف اپنے ملک کا تحفظ کرینگے چونکہ ہمیں ہوائی حملہ کا کھٹکا معلوم ہوا ہے اسلئے ہم نے پوری تیاری کرلی ہے اور ہم نے ساتھ کروڑ پونڈ کے ہوائی جہاز خریدے ہیں۔

برکاینز۔ رائے بہادر شری ناناوتی بی اے ایل ایل بی جج ہائیکورٹ بر کانیر رشوت لینے کے الزام میں برخاست کردیے گئے۔

کانپور میونسپلٹی

نوٹس

کسی ایسی بلڈنگ میں جسمیں کہ مختلف قطعات ٹنمنٹ (TENEMENT) ہوتے ہیں اس بلڈنگ میں کسی خاص قطعہ (ٹنمنٹ) یا قطعات (ٹنمنس) کے خالی ہونے کی صورت میں اس کی تصدیق یا پانی کاٹے جانے اور دوبارہ پانی جاری کرنے کے سلسلے میں کارکنان میونسپل بورڈ کو بڑی دقتوں و پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے اس لئے اس کے تدارک اور نیز زیر دفعہ ۱۵۱ (۲) یوپی میونسپل ایکٹ سنہ ۱۹۱۶ء ٹیکس کی جزوی واپسی یا معافی کے سلسلے میں مالکان مکانات سے گذارش ہے کہ وہ ہر قطعہ (ٹنمنٹ) پر علیحدہ نمبر پلیٹ اپنے صرفہ سے چسپاں کریں۔

ٹنمنس اور انکی حیثیت اور نیز نمبر پلیٹ کے سلسلے میں ضروری معلومات ڈویزنل ٹیکس سپرنٹنڈنٹ میونسپل بورڈ کانپور سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

۱۰ر اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء

ایس۔ ان۔ تواری (ڈی پی ایچ)
ایگزیکیٹو افسر
میونسپل بورڈ کانپور

کناڈا نازی ازم کی مخالفت میں

لندن ۲۸ر اکتوبر۔ کناڈا کے وزیراعظم نے ایک تقریر میں کہا کہ اب سے دو برس پہلے یہ بات خیال میں نہیں آسکتی تھی کہ کناڈا کے لوگ لڑائی میں شامل ہو سکتے ہیں اور میں خود بھی لڑائی میں شرکت کے سخت خلاف تھا مگر ہمیں اب یقین ہوگیا ہے کہ نازی ازم کا خاتمہ کئے بغیر برٹش کامن ویلتھ کی قومیں آزادی کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتیں۔

اٹلی اور برطانیہ کا تجارتی کمیشن

روم ۲۷ر اکتوبر۔ برطانی سفیر اور اٹلی کے کمرشل ڈائرکٹر جنرل کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں جن کی رو سے اٹلی اور برطانیہ کے نمائندوں کا ایک مشترکہ تجارتی کمیشن مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

حکومت برطانیہ کی تازہ پیشکش

لندن ۲۷ر اکتوبر۔ "ہندوستان میں برطانی پالیسی کے متعلق سر سموئل ہور نے پارلیمنٹ میں جو بیان دیا فائدہ تھا مصالحانہ تھا اتنا ہی صدقدلانہ بھی تھا اور وائسرائے کے اعلان سے قدرے بہتر تھا جسکو کہ کانگریس نے قطعی طور پر ٹھکرا دیا ہے"۔ یہ ہے وہ رائے جو اخبار مانچسٹر گارڈین نے ظاہر کی ہے۔ درجہ نوآبادیات کے بارے میں اخبار ہذا لکھتا ہے کہ سر سموئل ہور نے اعادہ کیا ہے کہ حکومت اپنے وعدہ پر قایم ہے۔ چونکہ کانگریس تصادم نہیں چاہتی اس لئے انکو امید ہے کہ کانگریس انکی تازہ پیشکش کو نہیں ٹھکرائے گی۔

بحکم جناب مسٹر ضمیر الاسلام خانصاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

اطلاع نامہ درخواست حصول حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ نالش

(آرڈر ۹۔ قاعدہ ۹ (۲))

اجلاس جناب جج خفیفہ بہادر کانپور
مقدمہ دیوانی نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۹۳۸ء
متفرقہ نمبر ۳ بابت سنہ ۱۹۳۹ء

مدن گوپال رسیور رام بدری پرشاد گیا پرشاد ساکن کچھیانہ محال کانپور — مدعی سائل

بنام گنجہاری لال ولد نا معلوم قوم کالستہ ساکن آریہ نگر شہر لکھنؤ — مدعا علیہ فریق ثانی

ہرگاہ مدعی مذکور الصدر نے اس عدالت میں درخواست حصول حکم منسوخی ڈگری یکطرفہ نالش نامبردہ حسب ہدایت عدالت ہذا تاریخ ۱۴ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۸ء پیش کی ہے۔ لہذا آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ اس عدالت میں بتاریخ ۱۸ر ماہ نومبر سنہ ۳۹ء اصالتاً یا بذریعہ وکیل عدالت ہذا یا بذریعہ مختار مجاز حسب ضابطہ اور واقف حال مقدمہ کے حاضر ہو کر وجہ (اگر کوئی ہو) ظاہر کریں کہ نامبردہ کی درخواست کیوں نہ منظور کی جائے۔

میرے دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۴ر ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم — بہ مہر عدالت
عدالت جج خفیفہ کانپور

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر ڈ نمبر ۱۴۲۴ اے

جمال پر توِ حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

احسن — سمیعی

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۳ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۱ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۵

ادبیات

دِل کی کہانی ہے

از حضرت جگر مُرادآبادی

محبت میں جدھر دیکھو بہارِ جاودانی ہے
ہجوم رنگ و بو ہے حسن و نغمہ ہے جوانی ہے

جنونِ عشق میں حاصل یہ لُطفِ زندگانی ہے
نظر کو دل سے اور دل کو نظر سے بدگمانی ہے

ترے سر کی قسم تجھ سا ہی اک محبوبِ ثانی ہے
یہی نقشہ یہی انداز، ایسی ہی جوانی ہے

خدایا! خیر کرنا نبضِ بیمارِ محبّت کی
کئی دن سے بہت برہم مزاجِ ناتوانی ہے

کسی کو آج مجبورِ ترنم کر بھی دے اے دل
بہت مدت ہوئی خاموش سازِ لن ترانی ہے

الٰہی! بھیج دے ایسے میں اُس جانِ تمنا کو
سکوتِ شب کا سناٹا ہے اور دِل کی کہانی ہے

تجھے! اے عشق! سینے سے لگاؤں یا دو دل سے
ترے ہر درد میں پنہاں، نشاطِ جاودانی ہے

یہ تبلا، اور کچھ تیرے سوا کونین میں ہے بھی؟
یہ مانا، جو بھی ہے تیرے سوا اے دوست فانی ہے

ترے حسنِ حیات افروز کو دیکھا ہے جس دن سے
بہت مجھکو عزیز اُس دن سے اپنی زندگانی ہے

الٰہی شرم تیرے ہاتھ ہے آدابِ محفل کی
وہ نازک طبع مہماں ہے جنوں کی میہمانی ہے

لئے پھرتا ہوں اک تصویرِ حسرت اپنی آنکھوں میں
خدا بخشے، دلِ مرحوم کی زندہ نشانی ہے

انھیں آنسو سمجھ کر یوں نہ مٹی میں ملا ظالم
پیامِ دردِ دل ہے اور آنکھوں کی زبانی ہے

ترے جورِ مُسلسل کی قسم، اے پوچھنے والے
جگر کے حال پر، تیرا کرم ہے مہربانی ہے

دنیائے اسلام

ترکی پارلیمان میں غازی عصمت انونو کی تقریر

انقرہ ۲ نومبر صدر جمہوریہ ترکی غازی عصمت انونو نے ترکی پارلیمان کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ معاہدہ ترکی و برطانیہ کسی کافت کے خلاف نہیں اس کا مقصد ترکی کی حفاظت کا تیقن حاصل کرنا ہے اور اس کے ساتھ ہی قیام امن اور بین الاقوامی تحفظ میں مدد دینا ہے کم از کم اس حلقہ میں جہاں ترکی اپنے اثر اور رسوخ کو کام میں لا سکتا ہے اس معاہدہ کا مطلب یہ ہے کہ ترکی یورپ میں ایک حفاظت پیدا کر کے جنگ کی آگ کو پھیلنے سے روکنا چاہتا ہے۔

یہ معاہدہ صرف اسی وقت عمل میں آئے گا جب کوئی طاقت ہمارے جائز حقوق کو کچلنے کی کوشش کریگا اور کوئی اقدام کرے گی اس خاص مسئلہ کے علاوہ اتحادیوں کیساتھ ہمارے تعلقات اور اس بلند نصب العین (جس کی حمایت کا ہم اعلان کر چکے ہیں) کی یہ نوعیت نہیں جس سے دوسری دوستدار ریاستوں اور ترکی کے تعلقات میں خلل پڑے ہماری مخلصانہ آرزو ہے کہ ترکی جنگ کی آگ سے بچا رہے بشرطیکہ اس سے ہمارا تحفظ خطرے میں نہ پڑتا ہو۔

عصمت انونو نے اپنی تقریر میں ایم مولوٹوف کی تقریر کا ذکر نہیں کیا البتہ یہ کہا کہ سراج اوغلو ماسکو گئے تھے لیکن روس کے ساتھ معاہدہ نہ ہوسکا بہر حال روس اور ترکی کے درمیان مودت کا تعلق ٹھوس بنیادوں پر قایم ہے اور اس تعلق پر ہنگامی حالات اور ضرورتوں کی پیدا کردہ مشکلوں کا اثر انداز نہیں ہونا چاہیے۔

اس وقت تک جو لوگ ہمارے دوست ہیں انھیں ہمسے دوستی اور صداقت شعاری کے سوا اور کوئی خاص توقع نہیں رکھنی چاہیے۔

مملکت سعودیہ عربیہ اور جنگ

قاہرہ (بذریعہ عربی ڈاک) جریدہ شریفہ "ام القریٰ" مکہ مکرمہ نے "سخن الحرب" کے عنوان سے ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جس کے دوران میں موجودہ جنگ میں مملکت عربیہ سعودیہ کی پوزیشن پر تبصرہ کیا گیا ہے اور زمانہ حاضرہ میں جنگ کی جو صورت حالات ہے اس کا گذشتہ جنگ عظیم کی صورت حالات سے مقابلہ کیا گیا ہے اور رائے ظاہر کی ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے زمانے کے مقابلہ میں آج عرب ممالک کی پوزیشن نسبتاً بہت اچھی ہے۔

جریدہ مذکور رقمطراز ہے۔ کہ۔

گذشتہ جنگ عظیم کے زمانے میں حجاز ترکی کا ایک حصہ تھا اور وہاں فوجی اقدامات عمل میں لائے گئے تھے جن کی وجہ سے حجاز کو اقتصادی اور دیگر قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا تھا دیگر عرب ممالک کو بھی کافی نقصان پہونچا تھا۔

آج صورت حالات کلیتہً مختلف ہے اب ملک کے کسی تکلیف یا مصیبت میں مبتلا ہونے کا کوئی امکان نہیں نہ صرف یہ کہ حکومت اندرونی طور پر مضبوط اور امن و امان برقرار رکھنے کے قابل ہے بلکہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ اس کے خاص تعلقات نہایت درجہ دوستانہ ہیں چنانچہ یہ ایک مسرت انگیز حقیقت ہے کہ عراق، شام، خلیج فارس، ہندوستان، مصر، اور یمن وغیرہ ممالک کو مملکت سعودیہ عربیہ سے کوئی دشمن اور معاندت نہیں ہیں جہاں تک اندرونی صورت حالات کا تعلق ہے مملکت سعودیہ عربیہ اب ہر قسم کی سورش انگیزی سے پاک ہے جس نے گذشتہ جنگ عظیم کے موقعہ پر عرب ممالک کو پریشان کر رکھا تھا۔

ترکی اور عراق

بغداد شریف ۱۳ اکتوبر برطانیہ، فرانس اور ترکی میثاق پر دستخط ثبت ہونے پر ترکی اور عراق کے وزرائے اعظم نے ایک دوسرے کو مبارکباد کے تار ارسال کئے ہیں۔

ایران میں عظیم الشان جنگی تیاریاں

جریدہ الاہرام مصر کا نامہ نگار مقیم بغداد لکھتا ہے کہ ان عراقیوں کی ایک بڑی جماعت جو ایران میں رہتے ہیں عراق واپس آرہی ہے طہران سے واپس آنے والوں کا بیان ہے کہ حکومت ایران عظیم الشان پیمانہ پر تیزی کے ساتھ جنگی تیاریاں کر رہی ہے، قزوین، تبریز، خراسان اور اصفہان وغیرہ میں فوجوں کا زبردست اجتماع عمل میں آرہا ہے۔

عراقی قنصل مقیم طہران نے اعلان کیا ہے کہ جو عراقی ایران میں سکونت پذیر ہیں وہ جلد از جلد عراق واپس چلے جائیں تاکہ ان میں سے جو فوجی خدمت کے لائق ہیں وہ وہاں اپنا نام درج کرا کے خدمت انجام دے سکیں۔

اس اعلان کے بعد عراقیوں میں بڑی حرکت پیدا ہو گئی ہے اور وہ جلد از جلد بغداد شریف پہونچ کر اپنا اپنا نام فوجی خدمت کے لئے درج کرا رہے ہیں۔

ساحل قلزم کی حفاظت کا معاہدہ

حکومت مصر حکومتہائے یمن اور حکومت سعودیہ نجد سے خط و کتابت کر رہی ہے کہ تینوں میں ایک ایسا معاہدہ ہو جائے جس کی رو سے ہنگامی اوقات کے وقت بحیرۂ قلزم کے مغربی ساحل کی حفاظت کی جا سکے

مزید معلوم ہوا ہے کہ سلطان ابن سعود نے پٹرول کے نئے دریافت شدہ علاقوں میں جرمنوں کو تجارتی مراعات دینے سے انکار کر دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۱ر نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۵

مہاتما گاندھی کا زبردست بیان

ہزاکسیلنسی وائسرائے کی براڈ کاسٹ تقریر پر ایک بیان دیتے ہوئے مہاتما گاندھی فرماتے ہیں کہ:-

"میں نے وائسرائے کی براڈ کاسٹ تقریر اور شری راجندر پرشاد جناح صاحب اور ان کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی تھی اس پر ہزاکسیلنسی کے تعارفی تبصرہ کو مودبانہ توجہ کے ساتھ پڑھا ہیں اس امر کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ ہزاکسیلنسی نے ناکامی کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے اور وہ ایسے مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو ناقابل حل معلوم ہوتا ہے ہزاکسیلنسی نے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی جو انتہائی خواہش ظاہر کی ہے اس میں بھی تہ دل سے شریک ہوں۔

میں ان دونوں اعلانوں پر کانگریس کے بار اتہ کا انتظار کئے بغیر صرف مشترکہ مقصد کو امداد ہو پہنچانے کی خاطر یہ کہونگا کہ ہندوستان کے متعلق جنگ کے مقاصد کے قابل قبول اعلان کے بغیر کوئی حل ممکن نہیں ہے۔ اب تک ہندوستان کے اور برطانیہ میں جو اعلانات کئے گئے ہیں انکا وہی پرانا ڈھنگ ہے۔ وہ صرف آزادی خواہ ہندوستانیوں کو اب کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اگر سامراج مردہ ہو چکا ہے تو زمانہ حال کو ماضی سے کوئی وابستگی نہیں رہنی چاہئے ایسی زبان استعمال کرنی چاہئے جو موجودہ دور کے لئے موزوں ہو۔ اگر اس بنیادی سچائی کو قبول کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا ہے تو میں یہ کہونگا کہ مسئلہ کا حل تلاش کرنے کی مزید کوششیں ختم کر دینی چاہئیں۔ مہاتما گاندھی مزید فرماتے ہیں کہ "اس سلسلہ میں میں برطانوی مدبروں کو پھر یاد دلاؤنگا کہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ برطانیہ ہندوستان کی خواہشات کا لحاظ کئے بغیر اس امر کا اعلان کرے کہ ہندوستان کی پالیسی کے بارے میں اس کے ارادے کیا ہیں آقا اپنے غلاموں کو آزاد کرنے کا فیصلہ کرنے کے بعد غلاموں سے یہ نہیں پوچھا کرتا آیا وہ آزاد ہونا چاہتے ہیں یا نہیں۔

آہستہ آہستہ نہیں بلکہ اگر ایک ساتھ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دیا جائے تو عارضی طور پر آسانی کے ساتھ مل جائے گا اور اس وقت اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت آسان ہو جائے گی۔ اور آئندہ مجبوری کا کھیل ختم ہو جائے گا۔ اقلیتوں کو حق ہے کہ وہ آہستہ آہستہ نہیں بلکہ ایک ہی دفعہ اپنے حقوق کی تحفظ کی پوری گارنٹی کرائیں۔ آزادی کے جس قبالہ میں اقلیتوں اور اکثریت کی پوری آزادی کا یقین نہ ہو وہ بیکار ہے۔ آئین کی ترتیب میں اقلیتیں پوری طرح حصہ دار ہوں گی۔ اس کی کامیابی کا دارومدار نمائندوں کی دانشمندی پر ہے جن کے ذمہ آئین بنانے کا پاک فرض ہے"۔ برطانیہ نے اقلیتوں کو نام نہاد اکثریت سے لڑا کر طاقت حاصل کی ہے اور ضروری اعضا کا اتحاد ناممکن بنا دیا ہے مگر ہر سامراجی نظام میں یہ تمام باتیں لازمی ہیں۔ اقلیتوں کے تحفظ کے لئے فارمولا بنانے کا سارا بار خود فریقین پر ہی ڈال دینا چاہئیے۔ برطانیہ اس بار کو اٹھاتا جب تک اپنا مشن سمجھتی رہے گی۔ اس وقت تک وہ ہندوستان کو محکوم رکھنے کی ضرورت محسوس کریگی آزادی کے لئے بیقرار محب وطن پھر کی رہنمائی میں عدم تشدد طریقہ پر جنگ کریں گے۔ اگر میں ناکام رہا اور اپنی کوششوں میں تباہ ہو گیا تو جنگ اسقدر تنگ ہوگی۔ پرماتما اس جنگ کا برا کرے۔ مجھے امید تھی اور اب بھی امید ہے کہ اگر برطانیہ نے انصاف کی ضرورت کو محسوس کر کے ہندوستان جیسے قدیم ملک کو غلامی کے جوئے سے آزاد کر دیا تو یہ جنگ مبارکباد سے بدل جائے گی۔

وائسرائے خلوص پر یقین رکھتے ہوئے میں اپنے ساتھی کارکنوں سے عرض کرونگا کہ انھیں صبر سے کام لینا چاہئیے۔ سول نافرمانی ابھی شروع نہیں ہوگی اس کی پہلی وجہ یہ ہے کہ ہزاکسیلنسی وائسرائے سمجھوتہ کے امکانات تلاش کر رہے ہیں دوسرے یہ کہ مسلم لیگ راستہ روکے ہوئے ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ کانگریس کے اندر بے ضابطگی اور افتراق ہے۔

دوسری شرط یہ ہے مسلمان دوستوں کو ناراض نہیں ہونا چاہئیے۔ جب تک مسلم لیگ کے ساتھ کوئی قابل عمل سمجھوتہ نہیں ہوتا۔ سول نافرمانی مسلم لیگ کے خلاف پڑے گی کسی کانگریسین کا ایسی سول نافرمانی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ میں نے بھی اخبار ہریجن کے ایک نوٹ میں لکھا تھا جس سے جناح صاحب کو دکھ ہوا جس کا مجھے افسوس ہے مگر اس وقت میں اپنی کوئی صفائی پیش کرنا نہیں چاہتا جناح صاحب اور پنڈت جواہرلال نہرو کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس میں کسی طرح رکاوٹ پیدا کرنا چاہتا۔

امید ہے کہ بات چیت جلد ہی پھر شروع ہوگی میں دعا کرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ صلح ہو جائے۔

مندرجہ بالا بیان لکھتے وقت میں نے لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کا بیان بھی پڑھ لیا ہے جو انھوں نے کل دارالامرا میں دیا تھا۔ اس بیان سے اصل پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا ہے۔

مسٹر فضل الحق کی رائے

اجمیر میں آنریبل مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ہندو مسلم اتحاد کا پرجوش حامی ہوں اور یہ اتنا مشکل نہیں ہے جتنا کہ معلوم ہوتا ہے اگر آغا خاں ہی اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیں تو ہندو مسلم اتحاد آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ آپ نے

لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی کی تقریر

برطانوی پارلیمنٹ کی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے آج لندن سے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی جس کے دوران میں آپ نے بتلایا کہ لیبر پارٹی کس حالت میں صلح کے حق میں ہو سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم اہل جرمنی پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اب بھی باعزت صلح کر سکتے ہیں آپ نے کہا کہ لیبر پارٹی نے صلح کے حق میں جتنی خدمت کی ہے اتنی اور کسی نے نہیں کی آپ نے مزید فرمایا کہ ہم نے دل لگی بازی جیسی ہم شروع نہیں کی بلکہ ہم نے اصولوں کی حفاظت کرنے کے لئے ہتھیار اٹھائے ہیں اور ہر جگہ یہ پختہ عزم موجود ہے کہ اس میں فتح حاصل کر کے ہی دم لیا جائے۔ ہمارا یہ عزم ہے کہ ہم ایسی حقیقی صورت حالات پیدا کر دیں جس سے پھر کبھی لڑائی نہ ہو۔ اگر تہذیب کو زندہ رکھنا ہے تو جارحانہ حملوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ امن اور صلح کے لئے ضروری شرط یہ ہے کہ جرمنی میں ایسی حکومت ہو جس نے ہٹلرازم و نازی ازم ترک کر دیا ہو اور جس پر اعتبار کیا جا سکے۔ صرف اتنا ہی نہیں اس سے آگے قدم بڑھانا ہوگا یعنی یہ کہ اس حکومت کو اپنے اصل ارادوں کے متعلق ثبوت دینا ہوگا اور جن ملکوں پر اس نے زبردستی قبضہ کر لیا ہے انکو واپس کرنا ہوگا جن میں زیکوسلاویکیہ اور پولینڈ بھی شامل ہیں وہاں جمہوری حکومت قائم کرنا ہوگی۔

صلح کا دروازہ کھولنے کا کام اہل جرمنی کے ہاتھوں میں ہے۔ لیکن صرف جرمنی ہی ایک جارحانہ ملک ہے صلح کی ایک کانفرنس ہونا چاہئیے جسمیں تمام ملکوں کو اس بات کا اقرار کرنا چاہئیے کہ وہ جارحانہ کارروائی نہیں کریں گے اور طاقت کا استعمال نہیں کیا جائے گا اور جن ملکوں پر قبضہ کر لیا ہے انکو واپس کر دیا جائے گا۔ صلح کی شرطیں بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تو ان تمام ملکوں کو واپس کر دینا چاہئیے جن پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے اور انتقام اور سزا کا خیال ترک کر دینا چاہئیے۔ ۲۔ بڑی بڑی تمام قوموں کو بلا لحاظ مذہب و ملت زندہ رہنے اور ترقی کرنے کا حق حاصل ہونا چاہئیے اور دوسروں کے حقوق پر چھاپہ نہیں مارنا چاہئیے۔ جرمنی کو یہ تسلیم کرنا چاہئیے کہ پولینڈ اور یہودی کو دنیا میں وہی حق ہے جو کہ جرمنی کو دنیا میں حاصل ہے۔

اسی طرح برطانیہ کو یہ تسلیم کرنا چاہئیے کہ دنیا میں ہندوستانیوں کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو کہ انگریزوں کو حاصل ہیں۔

اقلیتوں کے قومی۔ مذہبی۔ اور نسلی حقوق کی ایک بین الاقوامی پارٹی کے ذریعہ حفاظت ہونا چاہئیے۔

ایک بین الاقوامی اتھارٹی قایم ہونا چاہئیے جو فرداً فرداً حکومتوں سے بالاتر ہو۔

مسٹر اٹیلی کا بیان ہے کہ یورپ کا ایک فیڈریشن قایم ہونا چاہئیے ورنہ اس کو تباہ ہو جانا چاہئیے سامراج ترک کر دینا چاہئیے اور یہ اصول منظور کرنا چاہئیے کہ نوآبادیوں کی حکومتوں میں جہاں خودمختار حکومت نہیں قایم ہو سکتی۔ وہاں قدیمی باشندوں کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی؛ ہر ملک کو کچا مال حاصل ہونا چاہئیے۔ سامراجی ملکوں میں نوآبادیوں کی تقسیم سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

ان اصولوں کو منظور کرنے سے ایک موثر بین الاقوامی مشینری قایم ہو جائے گی۔ حملہ کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بین الاقوامی فوج ہونا چاہئیے۔ بین الاقوامی ہوائی فوج نہایت ہی موثر ہتھیار رہے اور قومی ہوائی فوج بند ہونے سے آئندہ کے خطرے دور ہو جائینگے۔

لارڈ زٹلینڈ کا بیان

وزیر ہند لارڈ زٹلینڈ نے ۸ر نومبر کو دارالامرا میں ایک بیان دیا جس میں آپ نے فرمایا کہ کانگریس جن معنی میں حکومت برطانیہ سے اس کے جنگ کے مقاصد کا اعلان چاہتی ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک معظم کی حکومت ہندوستان میں اپنی پوزیشن ترک کر دے۔ اس قسم کی تجویز ہندوستانیوں کے ایک بہت بڑے طبقہ کو قابل قبول نہیں ہوگی۔ وزیر ہند نے مزید کہا کہ یہ شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ ۱۹۲۶ء کا درجہ نوآبادیات جو کہ آج ہندوستان کے لئے تجویز ہے۔ ایسٹ منسٹر کے آئین نے اس کی پوزیشن تبدیل کر دی ہے۔ لارڈ زٹلینڈ نے مزید کہا کہ میں امید تھی کہ گورنر جنرل نے جو سکیم پیش کی تھی جس میں سنٹرل گورنمنٹ میں ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو شریک کرنا بھی شامل تھا اگر اس پر عمل کیا جائے تو ہندوستان کے راستہ میں موجودہ رکاوٹ کو دور کرنے میں بہت زیادہ سہولت حاصل ہو جاتی آپ نے مزید کہا کہ میرا خیال ہے کہ کانگریسی وزیروں کا عدم تعاون بہت طویل نہیں ہوگا اور ہم اس وقت ایسی ہی امید کرتے رہیں گے جب تک کہ اس قسم کی امید رکھنے کی ایک بھی بنا موجود نہ ہوگی۔ میں ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گورنر اپنے مشیروں کو اس وقت فوراً واپس بلا لیں گے۔ جبکہ ان کو ذمہ دار وزیر مل جائیں گے۔ لارڈ سنیل نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ لارڈ زٹلینڈ کے بیان سے ایسی کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی جس سے یہ پتہ چل سکے کہ آئندہ قدم کیا ہوگا۔ آپ نے اپیل کی کہ کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی زبردست کوشش

آئینۂ کانپور

میونسپل بورڈ ۶ر نومبر کو کانپور میونسپل بورڈ کا ایک جلسہ مسٹر بی۔ بی سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ کی صدارت میں ہوا چیرمین صاحب نے ممبروں کے عدم اعتماد کے بھیجے ہوئے رزولیوشن کو ناجائز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ دو ماہ قبل چیرمین پر اعتماد کا رزولیوشن بورڈ پاس کر چکا ہے اور ۶ ماہ کے اندر عدم اعتماد کا رزولیوشن قانوناً نہیں پیش ہو سکتا اس لئے عدم اعتماد کے رزولیوشن کو ناجائز قرار دیا جاتا ہے اس کے بعد آپ نے ممبران بورڈ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تعجب ہے کہ ممبر صاحبان کیوں ناخوش ہیں اور اس کے لئے آپ نے افسوس کا اظہار کیا اور یہ امید ظاہر کی کہ وہ یعنی چیرمین اور ممبران اتحاد عمل کے ساتھ بورڈ کے فرائض ادا کریں گے۔

روشنی کا وسیع انتظام کمشنر صاحب الہ آباد ڈویژن نے کانپور میونسپل بورڈ کے سال رواں کے بجٹ میں ایک لاکھ ۴۰ ہزار روپے کی رقم اسلئے منظور کی ہے کہ شہر میں وسیع پیمانہ پر روشنی کا انتظام کیا جائے تاکہ کوئی گلی کوچہ بھی تاریک نہ رہ سکے۔

ڈولڈل کا جلوس ۸ر نومبر کو لواجباب رام نرائن بازار کے یہاں سے ڈولڈل کا جلوس نکالا گیا جو اپنے مقررہ راستوں سے گذرتا ہوا صرافہ اور چوک سے ۱۲ بجے رات کے وقت گذرا پولیس کا معقول انتظام تھا کوتوال صاحب برابر جلوس کے ساتھ رہے مجسٹریٹ صاحبان بھی جلوس کے ساتھ تھے

نیو وکٹوریہ مل گذشتہ ہفتہ سر جوالا پرشاد سریواستوا ایجنٹ ڈائرکٹر نیو وکٹوریہ مل نے ملازمان مل کو اپنے بنگلہ پر ایک شاندار ٹی پارٹی دی جسمیں عام ہڑتال کے موقع پر مل ملازمان کی وفاداری کی تعریف کی گئی اور لیڈی گیلاش نے اپنے ہاتھ سے انعام کے طور پر ملازمان کو نقد روپیہ و سارٹیفکیٹ تقسیم کئے ملازمان مل نے بھی سر جوالا پرشاد کو اپنی وفاداری کا یقین دلایا

لیبر ولیفیر [illegible] لیبر ولیفیر سکریٹری تھا جنہوں نے اپنا استعفیٰ سکریٹری کا عہدہ اس سے دیدیا ہے کہ چونکہ کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو چکی ہیں یہ استعفیٰ کانگریس پارٹی کو دیا گیا ہے۔

دھن تیرس ہمیشہ دھن تیرس کے موقع پر مسٹن روڈ کے دونوں طرف برتنوں اور کھلونوں کی دوکانیں لگا کرتی تھیں مگر امسال یہ دوکانیں بجائے مسٹن روڈ کے بادشاہی ناکہ کی طرف لگائی گئیں۔ جس پارٹی کی طرف سے یہ جدید انتظام کیا گیا ہے ہم اس کے اس طرز عمل کو پسند نہیں کرتے کیونکہ ایسے ہی مواقع آنے پر آپس کے تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے۔

مزدوروں کے مسائل مسٹر بنالال آئی۔ سی۔ ایس اور موجودہ رکن یو۔ پی اڈوائزری بورڈ ۸ر نومبر کو کانپور اس لئے تشریف لائے کہ مزدوروں کے معاملات کی تحقیقات کر کے ایسی کوشش کریں کہ وہ ہمیشہ کیلئے طے ہو جائیں چنانچہ وہ اس سلسلہ میں مسٹر ہنکاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر [illegible] کمشنر۔ مسٹر [illegible] پی گپتا۔ مسٹر ایچ۔ ایل۔ ولکنسن چیرمین ایمپلائرز ایسوسی ایشن مسٹر راجہ رام شاستری ایم۔ اے۔ ایل اور مسٹر سنتوش چندر کپور سے ملے اور ان لوگوں سے مزدوروں کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔

میونسپل انسپکٹر گرفتار ۸ر نومبر کو مسٹر [illegible] پانڈے انچارج میونسپل گودام ۹ گیلن پٹرول کم ہونے کی وجہ سے زیر دفعہ ۴۰۹ گرفتار کر لئے گئے۔

عید الفطر رمضان شریف کا مبارک مہینہ قریب الختم ہے اگر ۲۹ کا چاند ہوا تو دوشنبہ کو ورنہ سہ شنبہ کو عید ہوگی۔ مولانا مشتاق احمد صاحب امام عیدگاہ تشریف لے آئے ہیں ٹھیک ۱۰ بجے نماز شروع ہوگی۔

تین یوروپینوں کو سزا مسٹر رام بہرو سے سیٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے مسٹر ایل۔ ڈی کالر کی مسٹر بی۔ ایچ ہربو یواد مسٹر جے۔ ایچ سونی جو کہ کانپور میں پولیس کے یورپین اسٹاف میں شامل ہیں اس جرم میں دس دس روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی وہ پیلٹ فارم پر شراب پئے ہوئے گھوم رہے تھے اور انھوں نے اسٹیشن میں ایک پولیس کانسٹبل پر حملہ بھی کر دیا تھا۔

عیدگاہ شیخ فخرالدین صاحب متولی عیدگاہ اپنی ایک تحریر میں اطلاع دیتے ہیں کہ اسلامی انجمنوں کو چاہئیے کہ وہ پہلے سے آکر نمازیوں کو صف اول سے بٹھانے کا انتظام کریں تاکہ کم جگہ ہونے کی وجہ سے نمازیوں کو پریشانی نہ اٹھانا پڑے علاوہ اس کے مسجد کے حدود کے باہر کیلئے دس مکبروں کے لئے جگہ مقرر کی گئی ہے لہذا جو حضرات بلند اور خوش آواز ہوں ان سے استدعا کی جاتی ہے کہ وہ مکبروں کی جگہ پر خود اپنے مقرر کر لیں تاکہ ہر مقتدی صحیح طور پر نماز ادا کر سکے۔

اسلامی انجمنوں سے یہ بھی استدعا کی جاتی ہے کہ وہ نماز کے اختتام کے بعد چندہ طلب کریں کیونکہ درمیان میں چندہ طلب کرنے سے بڑا خلفشار پیدا ہو جاتا ہے۔

مدر انڈیا مدر انڈیا ہندوستان کی پہلی کامیاب فلم ہے جسکے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے ہندوستانی فلم سازی کی صنعت کے معیار کو بہت بلند کر دیا ہے اس فلم کے متعلق لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند اور ہندوستان کی دیگر ممتاز ترین ہستیوں نے دیکھکر جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہ فلم ہندوستان کی صنعت فلم سازی کیلئے کسقدر باعث فخر ہے۔

مدر انڈیا کے متعلق بعض رائیں حسب ذیل ہیں کہ:-

وائسرائے ہند اور لیڈی لنلتھگو نے مجھ سے فرمایا ہے کہ میں انکی طرف سے مدر انڈیا فلم کی نمائش پر شکریہ ادا کروں۔ آپ کو فلم کی کہانی بہت پسند آئی ہے جسم کے رنگوں کو بھی آپ نے بہت پسند فرمایا ہے اور ماں کے کردار کی آپ نے بہت تعریف کی ہے۔

دستخط میجر سکیس ڈیل دہلی

پروفیسر عبد القادر ایم اے اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ "مدر انڈیا" فلم میں اتنا دیکھکر بہت مسرور ہوا اس فلم نے ہندوستانی اور مغربی والدہ کی محبت کا فرق نمایاں طور پر بتلایا ہے یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ ہماری فلم [illegible]

سبد گل

محققین یوروپ نے جہاں مریخ کے باشندوں سے اشارہ بازی شروع کردی ہے وہاں انھوں نے خوبصورت فرشتوں سے ملاقات کا بھی ایک ایسا عجیب وغریب ذریعہ دریافت کیا ہے کہ "ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا" خوبصورت فرشتوں سے ملاقات فرمایئے۔

فرشتوں کی ملاقات کے اس عجیب وغریب ذریعہ کا موجد مانٹریل کا ایک باشندہ ہوا ایک روز کا واقعہ ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ ایک مرد معقول بھرے بازار میں مادر زاد برہنہ بھاگا جا رہا ہے جب پولیس نے اسکا تعاقب کیا اور ان حضرت کو پکڑ لیا تو انھوں نے بآواز بلند فرمانا شروع کر دیا "مجھے چھوڑ دو میں خوبصورت فرشتہ سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں"۔ لوگوں نے کہا حضرت اس شان کے ساتھ، تو اس نے پھر کہنا شروع کر دیا "مجھے چھوڑ دو خوبصورت فرشتہ مجھے بلا رہا ہے"۔

دیکھا آپ نے اس مادر زاد برہنگی کا کرشمہ کہ کپڑے اترتے ہی انسان کس طرح چکرم بنجاتا ہے

ایک دوسرے محقق نے اخلاق انسانی کی اصلاح کا بھی اسی نوعیت کا ایک طریقہ دریافت کیا ہے یہ محقق "ویانا" کے رہنے والے ہیں آپ نے اخلاق انسانی، اور برہنگی پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں آپ نے وعظ فرمایا ہے کہ اگر نوجوانوں کا اخلاق درست کرنا ہو تو خود بھی برہنہ اور ننگے رہو اور ان کو بھی برہنہ رکھو۔

محقق صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اولاد پر اس تیر بہدف نسخہ کا تجربہ کیا ہے جو بے نظر اور بالکل صحیح ثابت ہوا ہے۔

ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ یوروپ میں آج کل ہر مرض کا علاج برہنگی ہے۔

ذرا غور فرمایئے کیسا سستا نسخہ ہے۔

۵ اس خیال سے میرے دل پر گہرا افسوس طاری ہوگیا اور میں نفرت کے تخریب آمیز سفاکانہ فعل پنجلاف احتجاج کرنے لگا میں "مادام جیولی" کیطرف خوف بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا پھر میں نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کی گذشتہ جوانی اور موجودہ پژمردگی پر آنسو بہانے لگا: اس کا گلا گھٹ رہا تھا اور وہ لڑکھراتی ہوئی زبان سے بولی، میں بہت حد تک تبدیل ہوچکی ہوں کیا یہ نہیں؟ آدمی کی زندگی ایسے ہی گذر جاتی ہو تم دیکھ رہے ہو کہ میں اب اماں ہوں، ایک اچھی خاصی ماں! آہ میں خیال کیا کرتی تھی اگر ہمیں دوچار ہونے کا کبھی موقعہ مل گیا تو آپ پہچان بھی نہ سکیں گے آپ بھی تو بڑی حد تک تبدیل ہو چکے ہیں مجھے آپ کی صورت پہچاننے میں بہت دیر تک سوچنا پڑا تا کہ میں غلطی تو نہیں کر رہی، دیکھیے آپ کا رنگ کسقدر زرد پڑ چکا ہے آہ! ابھی دس سال گذرے ہیں، صرف دس برس، میری بڑی لڑکی دس سال کی ہوئی ہے۔

میں نے لڑکی کیطرف دیکھا اسمیں ویسی ہی دلکشی تھی جیسی اس کی ماں میں، اور زندگی مجھے تیز چلنے والی گاڑی معلوم ہونے لگی ملینبر کے اسٹیشن پر پہونچے اپنے دیرینہ دوست کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور گذشتہ زندگی کے حالات اسکو سناتا رہا اس کے بعد ہم دونوں اشکبار آنکھوں کے ساتھ ایک دوسرے سے جدا ہوگئے۔

ایک شام جب میں گھر میں تنہا بیٹھا آئینہ سامنے رکھے دیر تک اسمیں اپنا چہرہ دیکھتا رہا جونہی میں نے اپنی سفید مونچھیں اور چہرہ پر جوانی کے پژمردہ آثار دیکھے میرے جسم میں کپکپا دینیو الی لہر دوڑ گئی اور آئینہ ہاتھ سے چھوٹ گیا اور میں نے یوں محسوس کیا گویا میں الوداع میری جوانی الوداع گنگناتے ہوئے بڑھاپے کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں۔

ادب لطیف

مغرب کے منظوم شاہکار
محبت کے موتی!

سمندر کی تہہ میں بیش بہا موتی نہاں ہیں
اور آسمان پر ستارے چمکتے ہیں مگر میرا دل؟
" " " آہ میرا دل محبت سے مالا مال ہے۔
میرا دل سمندر اور آسمان سے زیادہ بلند مرتبہ اور عظیم ہے، اور میری محبت ستاروں سے زیادہ روشن اور درخشاں ہے۔
اے کمسن نوجوان نازنین! آ اور میرے عظیم الشان اور وسیع دل میں سما جا!۔
کیونکہ میرا دل سمندر اور آسمان سب تیری محبت میں غرق ہیں۔ (ہائنے)

آوارہ گرد کا گیت!

اے زمینوں اور آسمانوں کے مالک،
اے رنج وغم کے دور کرنے والے، اور اے غمزدوں کے چارہ ساز میں اس کشاکش دوام سے عاجز آچکا ہوں، یہ اضطراب پیہم کس لئے؟
پہاڑوں کی چوٹیاں خاموش ہیں
درختوں کی پتیوں میں ذرا بھی جنبش نہیں
درختوں میں چڑیاں سو رہی ہیں۔
ان کی طرح تجھے بھی آرام اور سکون حاصل ہوگا۔ (گوئٹے)

سچا پریم!

میں تیرے بوسوں سے ڈرتا ہوں، نیک لڑکی
لیکن تو میرے بوسوں سے ناحق ڈرتی ہے۔
میری روح بوجھ سے اس قدر دبی ہوئی ہے کہ وہ تجھے کبھی دغا دے ہی نہیں سکتی
میں تیری صورت سے، تیرے لہجہ سے، تیری ہر حرکت سے ڈرتا ہوں، مگر تو مجھ سے ناحق ڈرتی ہے میرے دل کے جذبات پاک اور صادق ہیں، اور میں ان پاک اور صادق جذبات سے تیری پرستش کرتا ہوں
(شیلے)

⁂ اس بے حسی کو دیکھتے ہوئے میں حکومتوں سے اور ذمہ دار لوگوں سے پوچھتی ہوں کہ اناج پیدا کرنے والے کسان کا تو تمہارے دل میں درد ہے۔

صنعتوں کو ترقی دینے والے مزدور کی معاونت کرنا تو تم ضروری خیال کرتے ہو لیکن ان عورتوں کی تم کو ذرہ برابر پروا نہیں، جو کسان، مزدور، سپاہی، مصنف اور ہر نوعیت کے انسانوں کو پیدا کر رہی ہیں، اگر یہ انسانوں کو پیدا کرنا چھوڑ دیں تو غور کرو اس دنیا کا کیا انجام ہو۔

میرے نزدیک، حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ حکومت کے خزانہ سے ہر نئے بچہ کی پیدائش پر الاؤنس جاری کریں نیز ذمہ دار لیڈروں اور دولتمندوں کو بھی چاہیئے کہ وہ بنی نوع انسان کی پیدا کرنے والی اس مخلوق کے لئے فنڈ کھولیں تاکہ عورتوں کو اگر پوری طرح نہیں تو کسی نہ کسی حد تک، اپنی اس اہم قومی اور ملکی خدمت کا معاوضہ مل سکے اگر ممالک نے اس مقصد کے لیئے کوئی باقاعدہ پروگرام تیار نہیں کیا تو میرا خیال ہے کہ اولاد کی پیدائش اور پرورش کی تکالیف سے گھبرا کر عورتیں بچے پیدا قطعاً چھوڑ دیں گی۔ اور عورتوں کی اس کوتاہی کی تمام ذمہ داری حکومتوں پر اور ذمہ دار افراد پر ہو گی۔

عالم نسواں

عورتوں کو بچہ پیدا کرنے کا معاوضہ دو

امریکہ کی مشہور مضمون نگار خاتون مسز ولیم ماتر کا ایک مضمون امریکہ کے ایک ماہوار نسوانی رسالہ میں شائع ہوا ہے جس میں عورتوں کے لیئے بچے پیدا کرنے کا معاوضہ طلب کیا گیا ہے، ہم اس دلچسپ مضمون کے بعض حصے ناظرین کی واقفیت اور معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

آفرینش عالم سے لیکر اس وقت تک عورتیں بچے پیدا کرتی رہی ہیں اور کرتی رہیں گی کسی نے آج تک یہ سوچنے کی تکلیف گوارہ نہیں کی کہ یہ عورت کا دنیا پر کتنا بڑا احسان ہے اگر عورت آج بچہ پیدا کرنا چھوڑ دے تو کیا یہ دنیا قایم رہ سکتی ہے مگر افسوس کہ دنیا نے اس کو ایک فطری چیز سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا حالانکہ یہ اتنا بڑا اور اہم مسئلہ ہے جسے کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

دنیا نے عورت کے اس احسان عظیم کا احساس اس لیئے بھی نہیں کیا کیونکہ عورت نے اس سے پہلے اپنی اس عظیم الشان خدمت کی اہمیت کو خود بھی محسوس نہیں کیا بلکہ ہر عورت یہی سمجھتی رہی کہ بچے پیدا کرنا اس کے فرائض میں داخل ہے۔

میں مانتی ہوں کہ اولاد پیدا کرنا عورت کے فرائض میں ضرور شامل ہے لیکن کوئی فرض اس وقت تک انجام نہیں پاسکتا جب تک کہ اس فرض کا معاوضہ نہ دیا جائے جمہوری ممالک کے پریذیڈنٹ کا فرض یہ ہے کہ وہ ملک کے نظام کو چلائے لیکن وہ اس کام کو اس وقت انجام دیتا ہے جب اس کو اس کی خدمت کا تھوڑا بہت معاوضہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اطمینان اور سکون کے ساتھ اپنے فرض کو انجام دے سکے ایک ادنےٰ سے ملازم کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے متعلقہ کام کو درست اور مناسب طریقہ پر انجام دے اور اس کی اس فرض شناسی کا ہر ہفتہ معاوضہ ادا کیا جاتا ہے مگر ایک غریب عورت جو قوم کو پیدا کرتی ہے اور بناتی پرورش کرتی اور نیز قوم کی حفاظت کے لئے سپاہی اور سرفروشوں کو دنیا میں لاتی ہے اس کو یہ فرض بلا معاوضہ اور مفت انجام دینا ہوتا ہے۔

حالانکہ وہ دنیا کی سب سے بڑی خدمت انجام دے رہی ہے کیا اس سے بڑھ کر عورت پر اور کوئی ظلم ہو سکتا ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں عورتیں نہایت عسرت اور تنگدستی کے عالم میں بچے پیدا کرتی ہیں اور اسی غربی میں اپنا تن پیٹ کاٹ کر ان کی پرورش کرتی ہیں لیکن نہ قوم کے لیڈر یہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں اور نہ حکومت ہی ان کی دستگیری کرتی ہے حالانکہ یہ سب سے بڑی امداد حکومت کی کر رہی ہیں اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی اعلےٰ اور ارفع خدمات کا معاوضہ دے مگر ان کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا۔

حکومت اور سوسائٹی کی اس بے حسی کو دیکھتے ہوئے افلاس سے تنگ آکر عورتوں نے بچے پیدا کرنا کم کر دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مختلف ممالک کی آبادیاں گھٹ رہی ہیں اور اگر آبادیوں کے گھٹنے کی رفتار یہی رہی تو میرا خیال ہے کہ اکثر ممالک بالکل ختم ہوجائیں گے یہ سب کچھ اس لیئے ہو رہا ہے کیونکہ بچہ پیدا کرنے والی عورتوں کی نہ دولتمند طبقہ سرپرستی کرتا ہے نہ حکومت حکومت اور ذمہ دار لوگوں کی ⁂

بچوں کی دنیا

ہوائی جہاز

انسان سیکڑوں برس سے اڑنے کی کوشش کر رہا ہے، بہت سی کوششیں کی گئیں مگر کامیابی نہیں ہوتی آخر "مانٹگو فائر" نامی دو بھائیوں نے ۱۷۸۳ء میں ایک بڑا سا غبارہ تیار کیا، اسی کے سہارے دو آدمی اڑے بھی "ماؤنٹ گو فائر" کے غبارے اسی طرح کے تھے جس طرح کے غبارے اکثر برات میں اڑائے جاتے ہیں، آہستہ آہستہ ان کی بناوٹ میں ترقی ہوتی گئی۔

ان میں ایک عیب تھا جس طرف کی ہوا ہوتی تھی یہ غبارے اسی طرف اڑ سکتے تھے ہوا کے رخ کے خلاف نہیں اڑ سکتے تھے۔

جرمنی کے "زیپلن صاحب اور برازیل کے سینٹوس ڈوماؤنٹ صاحب نے غباروں کی بناوٹ میں بڑی ترقی کی، ڈوماؤنٹ صاحب نے غبارے میں ایک ایسی ترکیب لگائی جس کی وجہ سے غبارے جدھر چاہے گھمائے اور پھیرے جا سکتے تھے۔

انھوں نے اپنے غبارے کو پیرس کے "ایفیل ٹاور" نامی عمارت کے چاروں طرف گھما پھرا کے تین لاکھ روپیہ کا انعام حاصل کیا تھا مگر غبارے میں "زیپلن" صاحب نے ہی سب سے زیادہ ترقی کی انھوں نے اپنے غبارے کا اوپری حصہ پتلے ٹین کا بنایا اس کے اندر گیس سے بھرے ہوئے کئی غبارے رکھے اس سے زمین میں یکایک گرنے کا ڈر نہ رہا کیونکہ اندر سے ایک آدھ غبارے کے پھٹ جانے پر دوسرے غبارے اسے گرنے سے روکے رہتے غبارے کے نچلے حصہ میں ایسی کل لگا دی تھی جو اسے آسانی سے گھما پھرا اور چڑھا اتار سکتی تھی اس کے علاوہ مسافروں اور جہازیوں کے سوا چوبیس آدمی تک اور بیٹھ سکتے تھے بنانے والے پر ہی اس کا نام "زیپلن پڑا"۔

اٹھارھویں صدی کے آخر میں جرمنی کے "اوکٹو چینوٹ" اور امریکہ کے "لین ٹیتھل" نامی دو قابل آدمیوں نے اس طرح کے ہوائی جہاز بنانے کی کوشش کی "لین ٹیتھل" کو کچھ کامیابی بھی ہوئی مگر ایک بار ہوائی جہاز بگڑ جانے کی وجہ سے وہ زمین پر گر کر مر گیا پھر انگلینڈ کے ایک مشہور موجد "سرہیرم میکسم" نے بھی کوشش کی کچھ کامیابی بھی ہوئی مگر کچھ زیادہ فائدہ نہ ہوا امریکہ کے پروفیسر "لانگلے" نے وہاں کی حکومت سے ساڑھے سات لاکھ روپئے لے کر ہوائی جہاز بنانے کا بیڑا اٹھایا مگر بیچارہ ناکام رہے، آخرکار اس طرح کے ہوائی جہاز بنانے میں امریکہ دو نوجوانوں نے کامیابی حاصل کی ان کے نام تھے "اویو ررائٹ" اور "ہیلو ررائٹ" وہ ڈیٹن شہر میں سائیکل مرمت کرنے کی دوکان پر کام کرتے تھے۔

۱۹۰۰ء میں انھوں نے اس کام میں ہاتھ لگایا کام میں کسی طرح کی رکاوٹ پڑنے کے خوف سے وہ سمندر کے کنارے ایک اکیلی جگہ چلے گئے وہاں پر ہی انھوں نے اس کی جانچ پڑتال شروع کی ۱۷ ستمبر ۱۹۰۳ء کو ان کا کام پورا اور بالکل مکمل ہوگیا ہوائی جہاز کا ایک ڈھانچ تیار ہو گیا اس کی شکل اڑنے والی چڑیوں سے ملتی جلتی تھی۔

بناوٹ بالکل سادہ اور معمولی تھی اسکے اوپر اٹھنے کے لیئے ایک کل لگائی تھی جب وہ پہلے پہل اڑا تو ۵۹ منٹ ہوا میں ٹھہر سکا مگر ۱۹۰۵ء میں اس پر چوبیس میل کا سفر کیا گیا پھر ۱۹۰۸ء میں ہیلو ررائٹ نے اسے ۵۰ میل تک اڑایا۔

پردۂ فلم

فلمی صنعت کا تیسرا دور

از کرشن چند صاحب سچدیو گوجرانبالہ شہر

فلم کے پردہ وجود پر آنے سے قبل کون کہہ سکتا تھا کہ تصویریں بھی جاندار جاموں کی طرح نقل وحرکت کریں گی اور ان سے اور ان سے اسی طرح جذبات کا اظہار ہوگا جیسے ان کے سر میں بھی دماغ اور پہلو میں متحرک قلب ہے لیکن دیکھتے ہی دیکھتے بولنے اور حرکت کرنے کے سوا تصویریں سب کچھ کرنے لگیں۔

دنیا کے لیئے تو متحرک تصویریں حکمت اور سائنس کا معراج کمال تھیں لیکن ارباب علم وحکمت کے نزدیک یہ کمال فن کا پہلا درجہ تھا چنانچہ ہنوز متحرک تصویروں کے تماشا آرائے عالم ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ ساکت تصویریں متحرک اور گویا ہوئیں اور سینما کی خاموش سکرین ساز ونوا سے بہشت گوش بن کر کامیاب ہوگئی۔

سائنس کے اس انقلاب آفریں اقدام نے نہ صرف تماشائیوں میں ایک ہلچل ڈالدی بلکہ اہل تماشہ میں ایک تہلکہ مچا دیا، جب تک خاموش فلمیں تھیں آواز اور طرز کلام کا کوئی سوال نہ تھا لیکن فلموں کی گویائی نے دنیائے فلم کے لئے ایک جدید مسئلہ پیدا کر دیا کوئی اداکار فن تمثیل اور جذبات نگاہی میں کتنا ہی مہارت وکمال رکھتا ہو لیکن اگر اس کی آواز موزوں اور طرز گفتگو مناسب نہیں تو متکلم تصویروں میں اسے کامیابی نہیں ہوسکتی اس انقلاب نے کتنے ہی شہرہ آفاق فلم اسٹاروں کو گوشہ گمنامی اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور کتنے غیر معروف اداکاروں کو آسمان شہرت کا زہرہ ومشتری بنا دیا۔

لیکن اس عظیم الشان اقدام وارتقا کے بعد بھی صنعت فلم سازی میں ایک اہم نقص باقی تھا تصویریں نقل وحرکت کرتی تھیں چلتی پھرتی تھیں زبان اشارات سے بولتیں اور اظہار جذبات وخیالات بھی کرتی تھیں لیکن تصویروں کو دیکھ کر یہ معلوم نہ کیا جاسکتا تھا کہ صاحب تصویر کے جسم کی رنگت کیسی ہے؟ اس کے کپڑے کیسے ہیں پورا لباس جو وہ پہنے ہوئے ہے ایک ہی رنگ کا ہے یا مختلف رنگوں کا۔

تصاویر کی خاموشی اور گونگا پن دور کرنیکے بعد اب اہل سائنس اس نقص کے ازالے کے لیے بہت کوشاں ہوئے اور ۱۹۳۰ء سے فلموں کو رنگین بنانے میں کوشاں ہیں اس کے لیئے انھوں نے متعدد تجربات کئے ہیں ہندوستان میں رنگین فلموں کے جو تجربے ہو رہے ہیں اگر وہ کامیاب ہوگئے تو جہاں تماشائی، لیلا ڈیسائی، مایا بنرجی، کانن بالا وغیرہ کے مکالمات اور گانے سنتے ہیں اور ان کے حسن وجمال کے معمولی خدوخال سے نشاط اندوز ہوتے ہیں وہاں ان کی قدرتی ملاحت اور صباحت کو بھی فردوس نظر بنا سکیں گے۔

افسانہ

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۵ سے آگے

میں ذرا جھجکا اور دل میں خیال کیا کہ میں نے ضرور ایسا چہرہ کہیں دیکھا ہے مگر کہاں؟ اور کب؟ یہ یاد کرنے سے میں قاصر تھا میں نے جواب دیا ہاں ... نہیں۔ ہاں میں آپکو جانتا ہوں مگر مجھے آپکا نام یاد نہیں رہا یہ سنکر اسکا چہرہ افراط خون سے سرخ ہوگیا اس نے کہا "مادام جیولی"، میں کبھی اس درجہ حیران نہیں ہوا ایک ہی ثانئے مجھے یوں محسوس ہونے لگا کہ یہ سب کچھ میرے اوپر گذرا ہے اور جیسے کئی سالوں کے حجابات میری آنکھوں سے ہٹا لیئے گئے ہیں اور جگر پاش تصورات سے میری باصرہ نوازی کی جا رہی ہے۔

کیا یہ وہی ... ہاں یہ بھدی معمولی سی عورت وہی عورت ہے اور کیا یہ چار لڑکیاں اسی کی جنی ہوئی ہیں؟ ... اسی کے جگر کے ٹکڑے ہیں اور کیا یہ اسکے بعد زندگی کی تگ ودو شروع کر سوالی ہیں ۵

اقوال زریں

تکلیف کے وقت مضبوط بنے رہو۔

کم کھانے میں صحت ہے، کم سونے میں عبادت ہے، کم جینے میں عافیت ہے، اور کم بولنے میں حکمت ہے

وہ چیز جو حاصل ہی نہیں ہو سکتی تو اس چیز کی خواہش کرنا بھی بیکار ہے۔

بلند ہمت وہی ہے جو غربت اور ثروت میں ہمیشہ یکساں ہے۔

بے غرض اور بے طمع انسان ہر طبقہ میں ذی عزت سمجھا جاتا ہے

اپنے فرائض کو مکمل طریقہ سے انجام دو دنیا کی خوشی تمہاری ہے۔

جوہر اسی کا نام ہے جو آبدار ہو زنگ آلود نہ ہو

غور کرنے کے بعد عجلت درکار ہے۔

بیکاری میں خوش رہنا انسان کی سب سے بڑی غلطی اور بیوقوفی ہے۔

دن گذر رہا ہے اس پر قانع رہو اور ہر بات کے روشن پہلو کو دیکھو۔

موج تبسم

بدھو:۔ کہو میاں تمہارے مقدمہ میں کیا ہوا
ملو:۔ ایک سو دس میں چالان کر دیا ہے
بدھو:۔ چلو یار تب تو سستے چھوٹے اگر ایک ہزار دس میں چالان کر دیتا، تو کون ہاتھ پکڑ لیتا

بچہ:۔ ابا جان آپکے سر پر بال کیوں نہیں ؟
باپ:۔ بیٹا، محنت کی وجہ سے
بچہ:۔ ٹھیک! جبھی تو اماں جان کے مونچھیں نہیں ہیں

مجسٹریٹ:۔ کیوں کچھ جلنے سے بچا بھی ؟
گاؤں والا:۔ ہاں صاحب !
مجسٹریٹ:۔ کیا ؟
گاؤں والا:۔ حضور صرف آگ بجھانے والا انجن، کیونکہ یہ دیر میں پہونچا تھا۔

حاکم:۔ تم کو شرم نہیں آتی کہ اب پانچویں مرتبہ تم میرے سامنے پیش ہو رہے ہو
ملزم:۔ میں کیا کروں حضور کی تبدیلی ہی نہیں ہوتی

صاحب:۔ ول یہ ٹائی کتنے دام کی ہے
دوکاندار:۔ دس شلنگ چھ پنس کی۔
صاحب:۔ واہ اتنے میں تو جوڑا بخوبی ہو سکتا ہے۔
دوکاندار:۔ تو پھر جوتے ہی گردن میں لٹکا لیجئے ٹائی کیوں خریدئیے گا۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

سائز کے لحاظ سے دنیا کی سب سے بڑی کتاب نیویارک میں ہے اس کے ایک ورق کا طول دس فٹ اور عرض ۹ فٹ ہے۔

ہمبرگ اور برلن (جرمنی) کے درمیان جو ڈاک گاڑیاں چلتی ہیں ان کے مسافر چلتی گاڑی میں جہاں چاہیں ٹیلیفون پر گفتگو کر سکتے ہیں۔

تمام دنیا میں ایک گھنٹہ کے اندر پندرہ لاکھ من کوئلہ خرچ ہوتا ہے۔

ملکہ وکٹوریہ کی تخت نشینی کے وقت لندن کی آبادی پندرہ لاکھ تھی، اب کل بیاسی لاکھ ہے۔

لندن کی ایک موٹر بس کمپنی سال بھر میں اتنا پٹرول خرچ کرتی ہے جس پر صرف محصول چنگی چار پنس فی گیلن کے حساب سے چار لاکھ پونڈ سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

تمام دنیا میں جس قدر آہنی ریلوے لائن بچھی ہوئی ہے، اس کی قیمت ۱۴ ارب روپیہ ہے

دنیا میں سب سے زیادہ گیہوں امریکہ میں ہوتا ہے

افسانہ

رخصت شباب

موپاسان کے فرانسیسی افسانے کا ترجمہ از جناب طاہر قریشی صاحب

آہ میرے پیارے! عورتیں ۔۔۔۔۔۔
میں ان بیچاریوں پر جس قدر افسوس کروں کم ہے ان کی تمام خوشی، ان کی تمام طاقت، ان کی تمام رعنائی صرف ان کے حسن میں پنہاں ہے جو زیادہ سے زیادہ دس سال تک قایم رہتا ہے۔

اچھا تو میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں جب میں پچاس برس کا تھا تو خود کمسن سمجھا کرتا تھا اسوقت میرے استقلال میں کوئی فرق نہ آیا تھا اس لئے میں غم واندوہ سے آزاد زندگی بسر کیا کرتا تھا۔

جوانی کی رخصت اور بڑھاپے کی آمد ایک سادہ مگر وحشت انگیز طریق سے محسوس ہوئی اور اس افسوس سے جو وہ اپنے ساتھ لائی ہیں چھ مہینہ بستر پر اوندھا پڑا رہا اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو قضا کے حوالے کر دیا میں نے اکثر دفعہ دوسرے انسانوں کی طرح محبت کی ہے مگر ایک دفعہ غیر معمولی طور پر شدت کے ساتھ۔

میں نے اسے آج سے تقریباً دس برس پہلے جب جنگ ابھی ابھی ختم ہوئی تھی ساحل سمندر پر ایٹریٹاٹ کے مقام پر دیکھا اس مقام پر صبح نہانے کے وقت ساحل کا دلکش نظارہ تمام مناظر سے کہیں دلفریب ہوتا ہے وہ ایک چھوٹی سی گھوڑے کی سم کی طرح خمدار جگہ ہے جو پہاڑ کی ان بلند و بالا چوٹیوں پر واقع ہے جن کے سلسلہ کو ہیبت ناک درے قطعہ کرتے ہیں ان میں سے ایک درہ بڑا طویل ہے جس کی کوہ پیکر لمبان سمندر کے اندر تک چلی گئی ہے، دوسرا اس کے بالمقابل واقع ہے وہ لپست اور تنگ ہے عورتوں کا ہجوم ان اونچی چٹانوں پر جمع ہوتا ہے جو سلسلہ کوہ کے اختتام پر ڈھلان قائم کرتی ہوئی سمندر تک پہونچ جاتی ہیں ان پر بہار آفریں باغ نظر آتے ہیں اور جب سورج ان ڈھلانوں پر پوری تابانی کے ساتھ درختوں کے مختلف رنگوں، اور سبزی مائل نیلے سمندر پر چمکتا ہو تو ہر ایک چیز شگفتہ دلفریب اور پر بہار معلوم ہوتی ہے تم جاؤ اور پانی کے کنارے بیٹھ کر دوشیزاؤں کو نہاتے دیکھ سکتے ہو وہ ساحل پر فلالین کا لباس زیب تن کئے جس کو وہ کیف آمیز چھوٹی چھوٹی لہروں کے قریب جاکر اتار دیتی ہیں سبک رفتار ہلکے ہلکے قدموں سے سمندر میں گھس جاتی ہیں کبھی وہ شیریں تھرتھراہٹ سے کانپتے ہوئے مختصر سی سانس لیتی ہیں۔

بہت کم عورتیں غسل کے اس امتحان میں پوری اتر سکتی ہیں کیونکہ جب وہ پانی سے باہر نکلتی ہیں تو وہ ناتواں اور کمزور معلوم ہوتی ہیں گو سمندر کا پانی نازک نرم جسموں کے لئے بہت زیادہ طاقت بخش ہے۔

پہلے پہل جب میں نے اس نوجوان عورت کو نہاتے دیکھا تو میں وارفتہ سا ہو گیا وہ غسل کے امتحان میں پوری اتری کچھ چہرے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی دلفریبی اور دلکشی ہمارے دل کو ایک ہی نظر میں اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور ہم خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہم روز ازل سے ہی ان سے محبت کرتے چلے آئے ہیں میں نے بھی اسے پہلی بار دیکھ کر ایسا ہی محسوس کیا۔

میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا میرا دل بے قابو ہو رہا تھا وہ اس کے ساتھ کلیلیں کر رہی تھی اور اپنے آپ کو اس پیکر حسن کے سامنے پیش کر دینے میں بے اندازہ اور فاتحانہ مسرت محسوس کر رہا تھا اس کا تیر نظر، اس کا تبسم، اس کی گردن کے بال جو نسیم صبح کے ساتھ دلکش انداز سے رقص کر رہے تھے اس کے چہرے کے باریک سے باریک نقوش اور اس کی دلفریب چال ڈھال نے مجھے دیوانہ کر دیا اس کی تمام تر ادائیں، اس کے غمزے، اس کے کپڑے جو وہ اس وقت زیب تن کئے ہوئے تھی مجھ پر سحر آفریں اثر ڈال رہے تھے۔

میں اس کے ڈوپٹے اور دستانوں کو دیکھ کر لرزہ بر اندام ہو رہا تھا، وہ بیاہتا تھی مگر اس کا شوہر ہر اتوار کے اتوار اس کے پاس آیا کرتا تھا اور پیر کے دن چلا جایا کرتا تھا دوسرے الفاظ میں وہ میرے لئے چھ روز کا وقفہ چھوڑ دیا کرتا تھا کہ میں اپنی پیاری کی دید سے پیاس بجھا لیا کروں۔

عام لوگوں کی طرح میں اس کے ساتھ بالکل حسد نہ کرتا تھا، مجھے معلوم نہیں کہ میں حسد سے کیوں بچا رہا مجھے اس کی زندگی نہایت شاندار اور اہم معلوم ہوتی تھی۔!

آہ میں اس سے کس درجہ محبت کیا کرتا تھا اور وہ کس قدر خوبصورت اور نوجوان تھی یقین جانیے وہ نوجوانی خوبصورتی اور شگفتگی کا ایک دلکش پیکر تھی مجھے اس سے پہلے معلوم نہ تھا کہ صنف نازک کس قدر نزاکت اور لطافت سے تکمیل پذیر ہوئی ہے میں اس سے قبل رخسارے کی ارتعاش انگیز دلکشی اور لب لعلیں کی ہوشربا دلبستگی سے واقف نہ تھا مگر یہ تمام کی تمام خوبیاں اس کے دیکھنے سے اس حسن و خوبی سے ظاہر ہو گئیں جو زبان قلم سے باہر ہے

میں اس کے غیر فانی حسن سے تین ماہ تک لطف اندوز ہوتا رہا اس کے بعد میں امریکہ چلا گیا میرا دل یاس و حرماں سے کڑھا جا رہا تھا مگر جب میں اس کا تصور اور وہ تبسم جو مجھ پر وہ پایا کرتی خیال میں لاتا تو اس دور دراز فاصلے پر بھی میں یہ محسوس کرتا تھا گویا وہ میرے پہلو میں ہے کئی سال گذر گئے میں نے اس کی یاد کو لمحہ بھر کے لئے بھی کبھی محو نہ کیا تھا اس کی رعنا صورت ہمیشہ میرے دل اور آنکھوں کے سامنے رہتی تھی اور میں اپنی محبت میں پورے استقلال کے ساتھ ثابت قدم رہا۔

بارہ سال آدمی کی زندگی میں اتنا کم عرصہ ہوتا ہے کہ وہ انھیں گذرتے ہوئے محسوس تک نہیں کرتا وہ یکے بعد دیگرے خاموشی اور آہستگی سے لمحہ بہ لمحہ بیت جاتے ہیں اور جب آدمی ان کے بے معلوم سے روزانہ اثرات کا ان کے گذر جانے کے بعد اپنے نمایاں بڑھاپے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے تو یہ نمایاں تبدیلی جو آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہے ایک معمہ بن کر رہ جاتی ہے۔

فی الحقیقت مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی کل کی بات ہے جب میں ایٹریٹاٹ کے مقام پر ساحل سمندر کے بہار پرور منظر سے لطف اٹھا رہا تھا۔

گذشتہ موسم بہار میں میں میزنز کے مقام پر ایک دوست کے ہاں دعوت پر گیا گاڑی ابھی چھوٹی ہی تھی کہ ایک تنومند عورت چار ننھی ننھی لڑکیوں کو ساتھ لئے میرے کمرے میں داخل ہوئی میں نے بمشکل ہی اس بال بچوں والی عورت کی طرف دیکھنے کی زحمت گوارا کی جس کا گول بے ڈول چہرہ لیس دار ٹوپی میں سے نظر آ رہا تھا۔ وہ بمشکل سانس لے سکتی تھی اور جلدی جلدی چلنے کی وجہ سے اس کے سانس کا تسلسل ٹوٹ رہا تھا بچے آپس میں چڑ چڑ کرنے لگے میں نے اخبار کا صفحہ الٹا اور پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

ہم ابھی آسنیرز کے اسٹیشن سے گذرے ہی تھے کہ میری ہمسائے نے اچانک مجھ سے پوچھا "موسیو! معاف کرنا کیا آپ موسیو کاریز ہیں"!

"ہاں مادام"

یہ سنکر وہ ایک مطمئن عورت کی طرح مسرت آمیز انداز سے ہنسنے لگی جس میں کچھ کچھ اداسی کا بھی دخل تھا "کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟"

باقی بر صفحہ ۸ کالم ۵ کے نیچے ملاحظہ کریں

وائسرائے ہند کو کانگریس کا جواب

بابو راجیندر پرشاد صدر انڈین نیشنل کانگریس نے ۳ر نومبر کو وائسرائے ہند کو مندرجہ ذیل جواب بھیجا :-

آپ کے دو نومبر کے خط کا شکریہ جس میں آپ نے اس مسئلہ کو صحیح شکل میں رکھا ہے۔

جو آپ نے یکم نومبر کو جبکہ ہم نے آپ سے ملاقات کی تھی، ہمارے سامنے رکھا تھا اور میرے ساتھیوں نے آپ کی تجویزوں پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کیا ہے، ہم نے مسٹر جناح کے ساتھ بھی پوری طرح بات چیت کی ہے لیکن ہم نے ملاقات کے دوران میں جو جواب دیا تھا اب ہم اس سے مختلف جواب دینے پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔

شروع میں میں یہ کہوں گا کہ گاندھی جی اور میں نے اس ملاقات میں اس بات کو محسوس کیا کہ اس میں بڑے اور اختلافی مسئلہ کا کوئی ذکر نہ تھا جو کانگریس نے جنگ کے مقاصد کی وضاحت کے متعلق اٹھائے تھے اس کے بغیر کانگریس کے لئے کسی ضمنی تجویز پر غور کرنا ناممکن تھا۔

موجودہ نازک صورت حالات یورپ میں جنگ چھڑنے اور برطانی حکومت کے اس فعل سے پیدا ہوئی ہے کہ اس نے ہندوستانیوں کی رضی کے بغیر ہندوستان کو لڑائی میں شریک جنگ قرار دیدیا جو سراسر سیاسی ہے اور اس کا ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اس سے برطانی حکومت کے جنگ کے متعلق مقصد اور ہندوستان کی پوزیشن کے متعلق، اہم سوال پیدا ہوتے ہیں جیسے کہ آپ کو معلوم ہے کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ۱۴ر ستمبر کو ایک طویل بیان شائع کیا تھا جس پر برطانی حکومت کو اپنے جنگی مقصدوں اور خاصکر اس مقصد کی وضاحت کرنے کی دعوت دی تھی کہ ان مقصدوں کا ہندوستان پر کیسے اطلاق ہوگا اور انھیں موجودہ صورت حالات میں کیسے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

یہ بھی کہا گیا تھا کہ ہندوستانیوں کو خارجیہ مداخلت کے بغیر اپنا آئین کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے ذریعہ بنا کر آزادی کامل کے سوچنے کا اختیار ہونا چاہئے اور انھیں اپنی پالیسی کی خود رہنمائی کرنی چاہئے ۱۰ر اکتوبر کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے اس بیان کو منظور کیا اور اس کی تائید کی، اور مطالبہ کیا کہ برطانی حکومت کو اپنے اعلان میں ہندوستان کو آزاد قوم قرار دینا چاہئے۔

اور موجودہ حالت میں اسے زیادہ سے زیادہ معنی میں عملی جامہ پہنانا چاہئے، کمیٹی نے مزید یہ بھی کہا کہ ہندوستان کی آزادی جمہوریت اور اتحاد پر مبنی ہونی چاہئے اس میں ساری اقلیتوں کے خیالات منظور اور محفوظ ہونے چاہئیں اس کے بعد برطانی حکومت کی پالیسی کا اعلان وائسرائے کے بیان میں ہوا جس کے اقتباسات آپ نے مجھے بڑی مہربانی سے ارسال کئے ہیں کانگریس ورکنگ کمیٹی نے آپ کے اس بیان پر غور کیا اور کمیٹی نے یہ رائے ظاہر کی کہ وہ بیان افسوسناک اور سراسر ناتسلی بخش تھا اس کے نتیجے کے طور پر وہ یہ اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے کہ وہ برطانی حکومت کو کسی قسم کی امداد دینے سے قاصر ہیں اور ان صوبوں میں جہاں کانگریس اکثریت میں تھی صوبہ جاتی حکومتوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے اپنے تمام استعفے فوراً داخل کر دیں۔

یہ امر قابل دکھ ہے کہ برطانی پالیسی کے متعلق وائسرائے نے جو اعلان کیا اس پر ہندوستان کی اکثریت کی رائے عامہ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور کانگریس سے باہر کے حلقوں نے بھی اسے منظور نہیں کیا۔

اس کے بعد بھی پارلیمنٹ میں برطانی حکومت کی طرف سے جو بیان دیے گئے ہیں ان سے اس پالیسی میں کوئی اہم فرق نہیں پڑا جس کا اعلان وائسرائے نے اپنے بیان میں کیا تھا مجھے اندیشہ ہے کہ ہمارے لئے اس پالیسی کو منظور کرنا یا مزید تعاون کے لئے کسی قسم کے قدم پر غور کرنا جب تک کہ برطانی حکومت کی پالیسی کانگریس کے تجویز کردہ اصولوں کے مطابق واضح نہیں ہو جاتی بالکل ناممکن ہے۔

ہمیں یہ معلوم کر کے بڑا رنج ہوا کہ اس سلسلہ میں فرقہ وارانہ مسئلہ کو بیچ میں لایا جا رہا ہے اور وہ اہم اور بڑے مسئلہ پر چھا گیا ہے کانگریس کی طرف سے یہ بار ہا کہا جا چکا ہے کہ یہ ہماری زبردست خواہش ہے کہ مفاہمت سے فرقہ وارانہ مسئلہ کے سب نکتوں کو طے کیا جائے اور اس منزل تک ہم اپنی کوششیں جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

لیکن میں یہ کہوں گا کہ یہ مسئلہ کسی طرح سے بھی ہندوستان کی آزادی کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتا اس قسم کے اعلان کا اطلاق کسی ایک فرقہ پر نہیں بلکہ سارے ہندوستان پر ہوگا، اور کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی جو کہ ہندوستان کا آئین مرتب کرے گی وہ حتی الامکان زیادہ سے زیادہ وسیع حق رائے دہی پر فرقہ وارانہ نمایندگی کے متعلق اتفاق پر مبنی ہوگا ہم سب اس بات پر متفق ہیں کہ اقلیتوں کے حقوق اور مفاد پورے طور سے محفوظ ہونے چاہئیں اور یہ تحفظ متعلقہ فریقوں کے درمیان تصفیہ اور مفاہمت سے ہونا چاہئے۔

ہماری رائے میں برطانی حکومت نے اس مسئلہ کا حل زیادہ مشکل بنا دیا ہے جبکہ کانگریس یہ اعلان کرتی ہے کہ وہ ایسا کوئی آئین بنانے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں حقیقی اقلیتوں کو اپنے اطمینان کے مطابق تحفظ حاصل نہ ہو تو اس سے برطانی حکومت کی ہر قسم کی تشویش دور ہو جانی چاہئے۔

ہمارے نزدیک مجوزہ قسم کا واضح اعلان اس معاملہ پر مزید غور کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے میں یہ بھی کہوں گا کہ یورپ کی جنگ میں حال ہی

[illegible]

وائسرائے ہند کو مسٹر جناح کا جواب

۴ر نومبر ۱۹۳۹ء کو مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ہز ایکسی لینسی وائسرائے کو مندرجہ ذیل خط روانہ کیا :-

یکم نومبر کو مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر راجیندر پرشاد صدر کانگریس میرے اور آپ کے درمیان جو کانفرنس ہوئی تھی اس کے حوالے سے اور آپ کے ۴ر نومبر کے خط کے جواب میں مطلع کرتا ہوں کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجھے اور کانگریس کے لیڈروں کو آپ کی پیش کی ہوئی تجویزوں پر غور کرنا ہے جن کو میں آپ کے خط سے یہاں نقل کرتا ہوں میں نے آپ کو اور دوسرے حضرات کو مسلم لیگ اور کانگریس کا نمایندہ ہونے کی حیثیت سے اس تجویز پر غور کرنے کی دعوت دی تھی کہ مرکز میں موزونیت کے ساتھ کام چلانے کو یقینی بنانے کی اہمیت کے باوجود آپ دونوں آپس میں گفتگو کر کے صوبجاتی معاملات کے بارے میں گفتگو کریں تاکہ اسکے نتیجہ میں آپ کی دونوں جماعتوں کے نمایندوں کو ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کی حیثیت سے مرکزی حکومت میں شریک کر لیا جائے، میں نے یہ بھی ظاہر کیا تھا کہ صوبوں میں جو اختلافات موجود ہوں ان کی تفصیلات کو بھی حل کرنا قطعی ضروری نہیں ہے، ضرورت اس بات کی ہے گفتگو میں بھی جن کا اظہار کر دیا گیا تھا اس حد تک اتفاق ہو جائے کہ میرے ملاقاتیوں اور ان جماعتوں کیلئے جس کی وہ نمایندگی کرتے ہیں یہ ممکن ہو سکے کہ وہ ایسی اسکیم پیش کریں جس پر مرکز کے لئے غور کیا جائے

چنانچہ میں نے کانگریس کے لیڈروں سے ملاقات کی انھوں نے انقطاعی طور پر مجھے بتایا کہ وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ریزولیوشن میں جو مطالبہ پیش کیا گیا ہے جب اسے پورا نہیں کر دیا جائیگا اس وقت تک ان معاملات پر گفتگو نہیں کی جا سکتی جن کا آپکے خط مورخہ ۲ر نومبر میں حوالہ دیا گیا ہے، لہذا ان دونوں مسئلوں کے بارے میں مزید گفتگو نہیں ہوئی۔

وائسرائے ہند کا بیان

نئی دہلی ۶ر نومبر۔ وائسرائے کے محل میں کانگریس مسلم لیگ وائسرائے کی جو مشترکہ کانفرنس ہوئی تھی اس کے بارے میں ہز اکسلینسی وائسرائے نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے :-

"کانگریس و مسلم لیگ کے نمائندوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی وہ کسی سمجھوتہ پر ختم نہیں ہوئی ہے اس صورت پر مجھ سے زیادہ کوئی افسوس نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مسئلے بہت اہم ہیں اس لئے میں گزشتہ چند ہفتوں کے واقعات کا ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں ۳ر ستمبر کو اعلان جنگ ہوا۔ اسی روز رات کو میں نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کی۔ جس میں ہندوستان کی تمام پارٹیوں اور طبقوں سے اپیل کی کہ وہ جنگ کے چلانے میں تعاون کریں۔ دوسرے روز شملہ میں مہاتما گاندھی سے میری ملاقات ہوئی دوران میں آزادی کے ساتھ ہماری پوزیشن کے بارے میں مفصل گفتگو ہوئی میں نے اسی طرح مسٹر جناح کو مسلم لیگ کا نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ملاقات کے لئے فوراً بلایا۔ اور میں ایوان والیان ریاست کے چانسلر سے بھی ملا۔

اس کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے سامنے عام مسئلہ غور و خوض کے لئے پیش ہوا۔ ۱۵ر ستمبر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں فیصلہ کن الفاظ میں نازی حملہ کی مذمت کی گئی لیکن انتظامی فیصلہ ملتوی رکھا گیا تاکہ مسئلہ کی پوری وضاحت کا موقع دیا جائے۔ یعنی یہ کہ حقیقی مقصد کیا ہے ہندوستان کی موجودہ اور آئندہ پوزیشن پر کانگریس ورکنگ کمیٹی نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا جائے کہ لڑائی لڑنے سے اس کا مقصد کیا ہے۔ اور اس مقصد کا ہندوستان پر کس طرح اطلاق ہوگا اور موجودہ حالات میں بھی اس کو عملی شکل دی جائے۔ مہاتما گاندھی نے ورکنگ کمیٹی کے بیان سے پورا اتفاق کرتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ افسوس ہے کہ اس بات میں میرا کوئی حامی نہیں ہے کہ برطانوی حکومت کو جو بھی امداد دی جائے وہ غیر مشروط طور پر دی جائے

۱۸ر ستمبر کو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا بھی جلسہ ہوا۔ اس میں بھی اسی طرح دریافت کیا گیا کہ "مسلمانوں کا موثر اور باوقار تعاون حاصل کرنے کی اگر خواہش ہے تو ان میں حفاظت اور اطمینان کا احساس پیدا کیا جائے"۔ مسلم لیگ نے بالخصوص کانگریسی صوبوں میں مسلمانوں کی پوزیشن کا حوالہ دیا اور اس ضرورت کا اظہار کیا کہ موجودہ آئین میں مسلمانوں کے مشورہ سے تبدیلی کی جائے اور انکی پوری منظوری حاصل کرلی جائے۔

میں نے پھر مہاتما گاندھی مسٹر جناح اور ایوان والیان ریاست کے چانسلر سے ملاقات کی۔ برطانوی ہند کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے نقطہ خیال میں نہایت صاف طور پر جو اختلاف موجود ہے۔ اس کے باوجود میں نے معلوم کرنے کا فیصلہ کیا کہ اس بارے میں ملک کیا کہتا ہے چنانچہ میں نے تمام پارٹیوں، فرقوں اور مفادوں کے ۵۰ سے زیادہ نمائندوں سے ملاقات کی یہ ملاقاتیں جاری ہی تھیں کہ ۱۰ر اکتوبر کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کر کے ورکنگ کمیٹی کے اس مطالبہ کا اعلان کر دیا جس میں ملک معظم کی حکومت کو امن و جنگ کے مقاصد کا اعلان کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔

اس رزولیوشن میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ ہندوستان کو آزاد ملک قرار دیا جائے اور موجودہ حیثیت کا اس پر زیادہ سے زیادہ اطلاق کیا جائے

میں نے جو ملاقاتیں کی ہیں ان کی تفصیل سے ملک معظم کی حکومت کو آگاہ کر دیا۔ جنگی تدابیر اس قدر مشکلات کے ہوتے ہوئے بھی ہندوستان کے مسئلوں کی طرف مرکوز ہے۔ گہرے سوچ بچار اور طویل بحث و تمحیص کی روشنی میں ۱۸ر اکتوبر کو میں نے ملک معظم کی حکومت کی جانب سے ایک اعلان کیا۔ اس اعلان میں سب سے پہلی بات یہ بتائی گئی کہ اب بھی درجہ نو آبادیات ہندوستان کا مقصد ہے۔ دوسرے یہ کہ ملک معظم کی حکومت جنگ کے ختم ہونے کے بعد ہندوستانی رائے عامہ کے لیڈروں کے مشورے سے موجودہ ایکٹ کی اسکیم پر پھر غور کرنے کے لئے تیار ہے تیسرے یہ کہ ملک معظم کی حکومت جنگ کے چلانے میں ہندوستانی رائے عامہ کو ساتھ لینا اہم سمجھتی ہے اور اس مقصد کے لئے ایک مشاورتی کمیٹی بنائی جائیگی۔ جس کی تفصیلات میں (وائسرائے) پارٹیوں کے لیڈروں سے مزید بات چیت کرنے کے بعد طے کرونگا۔

میرے اس بیان میں بہت اہم اعلانات کئے گئے تھے۔ انکی اہمیت کم ہو سکتی ہے اگر وہ اقلیت کے حقیقی نکتوں کی نمائندگی کرتے نہیں۔ میرے بیان کی اشاعت کے بعد پارلیمنٹ میں جو بحثیں ہوئیں ان میں سے ایک اور اہم نکتہ ظاہر ہوا کہ اگر بعض حالات پیدا ہوگئے تو ملک معظم کی حکومت گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل میں عارضی طور پر توسیع کر کے جنگ کے زمانہ میں ہندوستانی رائے عامہ کو ذمہ دار طریقہ پر اپنے آپ سے اور زیادہ قریب کرے گی مگر کانگریس نے میرے بیان اور اس کے بعد کی پارلیمنٹ کی بحثوں کا مخالفانہ انداز میں خیر مقدم کیا۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے ۲۲ر اکتوبر کو ایک رزولیوشن پاس کیا جس میں میرے اعلان کو بالکل ناقابل اطمینان قرار دیا اور کانگریسی وزارتوں سے یہ کہا کہ وہ استعفےٰ دیں اسی روز مسلم لیگ نے یہ مطالبہ کیا کہ یہ اعلان کے کچھ حصوں کی وضاحت کی جائے اور اس شرط کے ساتھ اپنے صدر کو اختیار دیا کہ اگر وہ ان شکوک کے متعلق وضاحت سے مطمئن ہو جائیں تو موجودہ جنگ کے متعلق مسلمانان ہند کی طرف سے برطانوی حکومت کو امداد اور تعاون کا یقین دلا دیں۔

اس کے بعد میں نے مہاتما گاندھی ڈاکٹر راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کو بلایا کہ وہ پہلی نومبر کو مجھ سے ملنے آئیں اور میں نے تمام معاملات پر ان سے بہت واضح طور پر گفتگو کی۔ میں ان سے اور اپنے دوسرے ملاقاتیوں سے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے متعلق پہلے ہی مختلف پہلوؤں پر بات چیت کر چکا تھا چنانچہ میں نے اب بھی ان سے کہا کہ مرکز میں مشاورتی کمیٹی قائم کرنے سے زیادہ آگے ہم اس وجہ سے نہیں جا سکتے کہ بڑے بڑے فرقوں میں پہلے سے کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں تھا جس کی رو سے مرکز میں وہ ان کا کام کر سکیں میں نے یہ بھی کہا کہ ۲۲ر اکتوبر کو کانگریس ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ نے جو رزولیوشن پاس کیا ہے اس سے بہت صاف طور سے یہ ظاہر ہو گیا کہ دونوں بڑی پارٹیوں کے رویہ میں کتنا زیادہ اختلاف ہے۔

ان حالات میں میں نے اپنے ملاقاتیوں سے کہا کہ وہ آپس میں ملکر صوبجاتی پوزیشن پر تبادلہ خیالات کریں تاکہ اس کے بعد وہ ایسا سمجھوتہ پیش کر سکیں جس کی رو سے گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کی مرکزی توسیع پر غور کیا جا سکے میں نے ان سے کہا کہ اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ صوبوں کے متعلق تمام ضروریات پر اتفاق رائے ہو ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ اختلافات اس حد تک طے ہو جائیں کہ مرکز میں مل جل کر چلانے کے قابل ایک اسکیم تیار ہو سکے میں نے ان سے نہایت خلوص کے ساتھ التجا کی کہ وہ آپس میں سمجھوتہ کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھیں اور میں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ معاملہ خالص طور پر ہندوستانیوں سے تعلق رکھتا ہے اور نہ مجھے اس بات کی فکر ہے کہ خود ہندوستانیوں میں اس امر پر اتفاق ہو جائے میں نے نہ صرف اپنی بلکہ ملک معظم کی حکومت کی تشویش کا بھی اظہار کیا کہ کوئی ایسی بات چھوڑی نہ جائے جس سے تصفیہ ہو سکتا ہو۔

میں نے جس باہمی بات چیت کا ذکر کیا تھا وہ آپس میں ہوئی لیکن اس کا نتیجہ جو کہا وہ میرے لئے بہت مایوس کن تھا بنیادی معاملوں پر اب بھی بڑی بڑی پارٹیوں میں بالکل نااتفاقی ہے فی الحال تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں انکی ناکامی کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ میں وقت آنے پر پھر کوشش کرنے کے لئے تیار رہوں۔ میں ان بڑی پارٹیوں کے لیڈروں اور راجاؤں سے مشورہ کر کے دیکھونگا کہ اب کیا اب بھی اتحاد پیدا کرنے کی کوئی صورت ہو سکتی ہے جتنے عرصہ میں ہندوستان میں رہا ہوں میری سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ اتحاد ہو جائے اور اس وقت ہندوستان کے لئے اتحاد اتنا ضروری ہے۔ جس کا شاید ہمیشہ پوری طرح احساس بھی نہیں کیا جاتا اتحاد کے یہ معنی ہیں کہ خواہ کسی فرقہ یا کسی پارٹی کے ہندوستانی ہوں وہ ایک مشترکہ اسکیم میں مل جل کر کام کریں۔ اس اتحاد کا لانا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اب تک جا ہے میں ناکام ہی رہا لیکن میں پھر کوشش کرونگا اور اس بار جب میں کوشش کرونگا تو میں ہندوستان سے کہونگا کہ میری دشواریاں یاد رکھے اور مجھے صدق دلی نیک نیتی اور خواہش امداد کے خلوص کا کریڈٹ دے۔ ہم ایک ایسے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس نے اس ملک کی بڑی بڑی انجمنوں کی کوشش کو بھی کامیاب نہیں ہونے دیا نظریہ کے زبردست اختلافات ہیں جنہیں دھیان میں رکھنا ہے مضبوط اور مستقل مفاد میں جو پورے غور کے مستحق ہیں ایسی اقلیتیں ہیں جن کی تعداد کثیر ہے اور جن کی تاریخی اور تمدنی اہمیت بھی بہت ہے یہ تمام معاملے ایسے ہیں جنکو پوری اہمیت دینا ہے لیکن میں انہیں ناقابل حل نہیں سمجھتا میں تو یہ یقین کرنا پسند کرتا ہوں کہ تمام بڑے انسانی مسئلوں کی طرح اگر ان پر بھی صبر کے ساتھ اور نیک نیتی کی اسپرٹ کے ساتھ بحث کی جائے تو حل کی صورت نکل آئیگی۔ جس دوستانہ اسپرٹ کے ساتھ میری اور پارٹیوں کے لیڈروں کی بات چیت ہوئی ہے اس سے مجھے اس یقین میں اور مدد ملتی ہے میں ملک سے اور بڑی بڑی ملکی پارٹیوں کے لیڈروں سے اور ان کے پیروؤں سے جنہیں ان پر پورا یقین ہے وہ جن کی ہدایت سے رہنمائی کرتے ہیں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے مدد دیں جس کی سخت ضرورت ہے تاکہ ان مشکلات پر حاوی آنے کی امید پوری ہو جن کے متعلق مجھے پورا یقین ہے کہ ہم سب خواہاں ہیں۔

جرمنی اب تک تقریباً سو جہاز ڈبو چکا

لندن ۶ر نومبر۔ برطانیہ کے بحری حلقوں میں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ستمبر میں برطانیہ کے ۲۷ جہاز ڈبوئے گئے جن کا وزن ۱۴۳۲۵۶ ٹن تھا اکتوبر میں ۱۸ ہوائی جہاز ڈبوئے گئے جن کا وزن ۵۹۱۳۴ ٹن تھا۔ نومبر میں ابھی تک کوئی جہاز نہیں ڈبویا گیا۔

برطانیہ کے علاوہ دیگر اتحادیوں کے جو جہاز ڈبوئے گئے ان کی تفصیل یہ ہے کہ ستمبر میں ایک ڈبویا گیا جس کا وزن ۲۶۰۰ ٹن تھا اکتوبر میں ۶ جہاز ڈبوئے گئے جن کا وزن ۲۰۵۷۵ ٹن تھا۔ غیر جانبدار ملکوں کے ستمبر میں ۱۵ جہاز ڈبوئے گئے۔ جن کا وزن ۳۷۲۸۵ ٹن تھا۔ اکتوبر میں ۱۲ ڈبوئے جن کا وزن ۴۴۳۰۸ ٹن تھا اور نومبر میں اب تک دو جہاز ڈبوئے جن کا وزن ۱۲۴۵۰ ٹن تھا یعنی جرمنی اب تک برطانیہ کے ۵۵ جہاز ڈبو چکا ہے۔

سرحد کی کانگریسی وزارت کا استعفیٰ

پشاور ۷ر نومبر۔ گورنمنٹ ہاؤس سے مندرجہ ذیل کمیونک شائع ہوا ہے۔ گورنر صوبہ سرحد نے آج سہ پہر آنریبل ڈاکٹر خانصاحب سے ملاقات کی اور انہوں نے اور دیگر وزیروں کی جانب سے استعفیٰ پیش کیا۔ گورنر نے ان کو کہا کہ وہ وزارت کے استعفیٰ اس وقت تک منظور نہ کر سکیں گے۔ جب تک کہ وہ دوسری وزارت کا انتظام نہ کرلیں۔

امریکہ میں جنگ کی تیاریاں

واشنگٹن ۵ر نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت امریکہ نے بحری بیڑہ میں توسیع کرنے کے لئے .... ۱۳ ڈالر کی اسکیم تیار کرلی ہے جو کہ جنوری میں کانگریس کے روبرو پیش ہوگی اس سکیم کے مطابق ۹۵ مزید جنگی جہاز اور ۲۰۰۰ ہوائی جہاز تیار کئے جائیں گے

گاندھی جی کو مسٹر جناح کا جواب

دہلی ۵ر نومبر مسٹر جناح نے حسب ذیل بیان اخبارات کے نام جاری کیا ہے۔

میں نے مہاتما گاندھی کا وہ مضمون غور سے پڑھا جو اخبار ہریجن سے لے کر آج صبح کے اخباروں میں شائع کیا گیا ہے۔ میرے دل کو بہت صدمہ پہنچا مہاتما گاندھی نے ایک ایسے الزام کی اشاعت کی جس کے لئے ذرا بھی بنیاد نہیں ہے اس موقع پر میرے متعلق یا مسلمانان ہند کے متعلق وہ اس سے بدتر اور کوئی بات نہیں کر سکتے تھے۔ مہاتما گاندھی لکھتے ہیں کہ جناب جناح صاحب مسلم حقوق کی حفاظت کے لئے برطانوی حکومت کا منہ تکتے ہیں کانگریس جو کچھ کر سکتی ہے یا دے سکتی ہے اس سے وہ مطمئن نہیں ہونے کیونکہ وہ ہمیشہ اور قدرتی طور پر اپنے نقطے سے اس سے کہیں زیادہ مانگ سکتے ہیں جو برطانی حکومت دے سکتی ہے یا گارنٹی کر سکتی ہے اس لئے مسلم لیگ کے مطالبوں کی کوئی انتہا نہیں ہو سکتی۔ یہ بات حقیقت سے بہت زیادہ بعید ہے اور ہندوستان کے عام مسلمانوں پر ایک تہمت ہے۔ مہاتما گاندھی جیسی حیثیت کے آدمی کو اس کا مجرم نہ ہونا چاہئے تھا۔

مہاتما گاندھی یہ بھی کہتے ہیں کہ کانگریس ہندوؤں کی نمائندگی نہیں کرتی کوئی شخص بھی یہ جاننا پسند کرے گا۔ کہ کانگریس کس کی نمائندگی کرتی ہے مہاتما گاندھی یہ بھی کہتے ہیں کہ کانگریس نے کبھی ہندوؤں کی حیثیت سے ہندوؤں کی نمائندگی نہیں کی۔ اس عمل کا دعویٰ ہندو مہا سبھا کا ہے۔ میں ایک سے زیادہ مرتبہ یہ بالکل واضح کر چکا ہوں اور یہ بات دکھا بھی دی گئی ہے کہ کانگریس ہندو جماعت ہے ایک ہی سکہ ہے جس کے ایک طرف ہندو مہا سبھا کی اور دوسری طرف کانگریس کی مہر ہے اور جو بات ایک انجمن صاف صاف کہتی ہے دوسری اسے عمل میں لاتی ہے میں مہاتما گاندھی کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ مسلمانان ہند اپنی داخلی طاقت پر بھروسہ کرتے ہیں ہم تو لڑنے پر تلے ہوئے ہیں اور برٹش اور کانگریس کے باوجود اپنے حقوق کے لئے آخر تک لڑیں گے ہم کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔

مہاتما جی کا تازہ بیان

ناگپور ۶ر نومبر۔ میں اس وقت تک تحریک سول نافرمانی شروع نہیں ہونے دونگا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ ملک اس کے لئے تیار ہے یہ ہے وہ جواب جو مہاتما گاندھی نے گزشتہ شام واردھا جاتے ہوئے ناگپور میں دیا۔

آپ نے کہا کہ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے وہ کانگریسی وزارتوں کے استعفیٰ دینے کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ مہاتما جی خوش و خرم تھے اور آپ نے ہریجن فنڈ کے لئے روپیہ جمع کیا۔

سر سیموئل ہور کو مہاتما گاندھی کا جواب

بمبئی ۱۴ نومبر۔ پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق سر سیموئل ہور کی تقریر پر میں جتنا زیادہ غور کرتا ہوں اتنی ہی زیادہ میری پریشانی بڑھتی جاتی ہے" ان الفاظ کے ساتھ مہاتما گاندھی نے آج کے "ہریجن" میں ایک آرٹیکل شروع کیا ہے۔ مہاتما جی مزید لکھتے ہیں کہ یہ تقریر اچھی بھی ہے اور بُری بھی۔ لیکن اس کا بڑا حصہ اتنا خراب ہے۔ کہ اس نے اچھے حصے کو بے اثر کر دیا ہے۔ انکا یہ بیان کہ حکومت برطانیہ امپیریلزم چھوڑ سکتی ہے ان کے اس بیان سے صحیح ثابت نہیں ہوتا جو انہوں نے اقلیتوں کے ساتھ کئے گئے وعدوں کے جواز میں دیا ہے وہ اپنا تمام مقدمہ ترک کر دیتے ہیں جبکہ وہ ہندوستان کے یورپینوں اور والیان ریاست کو اقلیتوں کے ساتھ منسلک کر دیتے ہیں اگر یورپین جنہوں نے ہندوستان کو اپنا وطن نہیں بنایا اور جن کی جڑ یورپ میں ہے ایسی اقلیت ہیں جس کے تحفظ کی ضرورت ہے تو برطانی سپاہیوں اور سویلین کو جو بہت ہی قلیل اقلیت میں ہیں بھی تحفظ کی ضرورت ہے۔ یہ الفاظ وہ ہیں جیوں کے بیتوں رہیں گے۔ یورپین مفاد وہ چیز ہے جس کی برطانی ہندوقوں کے ذریعہ حفاظت کی جاتی ہے۔ ایک آزاد ہندوستان ہر یورپین مفاد پر اسکی حسن و خوبی کے مطابق غور کرے گا۔ اور جو کہ جو مفاد قومی مفاد سے ٹکرائیں گے۔ وہ ختم ہو جائیں گے۔ امپیریلزم کے صحیح معنی معلوم کرنے کے لئے میں نے آکسفورڈ ڈکشنری کو تلاش کیا اور وہاں میں نے دیکھا کہ مندرجہ ذیل معنی لکھے ہوئے تھے:

"اس علاقہ میں سلطنت قایم کی جائے جہاں تجارت کی حفاظت کے لئے حکومت کی ضرورت ہو" اگر امپیریلزم کے یہی معنی ہیں تو کیا سر سیموئل ہور کی تقریر میں اس کی مکمل طور پر حفاظت نہیں کی گئی؟ ہندوستان اس قسم کے امپیریلزم کو برباد کر دینا چاہتا ہے۔

کیا والیان ریاست اس دائرہ میں شامل نہیں ہیں جہیں یورپین شامل ہیں اگر سب نہیں تو ان میں سے زیادہ تر سامراجی پیداوار ہیں اور سامراجی مفاد کے لئے وہ قایم ہیں۔ والیان ریاست کسی حالت میں بھی اپنی رعایا کے نمایندے نہیں ہیں ہر مختلف ریاستوں کے باشندوں کے پاس سے میرے پاس جو شکایتیں آتی ہیں اگر میں انکو شایع کر دوں تو مجھے "ہریجن" کا سائز دو گنا کرنا پڑے۔

ان کی شکایتیں اس قدر دردناک ہیں جنکو نہ والیان ریاست کے لئے قابل فخر کہا جا سکتا ہے اور نہ حکومت برطانیہ کے لئے وہ قابل فخر ہیں کیا اس قسم کی خدمت امپیریلزم کی برہنہ تصویر نہیں ہے؟ کانگریس سے کہا جاتا ہے کہ وہ والیان ریاست کو اقلیت خیال کرے حکومت برطانیہ انکی مالک ہے جس کے بغیر وہ سانس تک نہیں لے سکتے" وہ کانگریسیوں تک سے ملاقات کرنے کے لئے آزاد نہیں ہیں اور کانگریس کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے مجھے والیان ریاست کے خلاف کوئی شکایت نہیں ہے کیونکہ وہ مخالفت میں جو کچھ کر رہے ہیں اسکے سوائے ان کے پاس کوئی چارہ کار نہیں۔

سر سیموئل ہور کیمونل آوارڈ کو حکومت برطانیہ کا شاندار کارنامہ خیال کرتے ہیں مجھے افسوس ہے کہ سر ہور نے اس کا ذکر کیا۔ اوارڈ کی مجھے بڑی تلخ یاد ہے جبکہ اس پر گول میز کانفرنس میں غور کیا گیا میں اسکو حکومت برطانیہ کے لئے کوئی فخر خیال نہیں کرتا۔ مجھے معلوم ہے کہ کس بُری طرح فریقین سمجھوتہ کے لئے ناکام رہے۔

ہر اس کے حسن و قبح سے قطع نظر یہ کہتا ہوں کہ اس کی خوبیوں کی احتیاط کے ساتھ جانچ پڑتال نہیں کی گئی ہے۔ کانگریس نے اسے وفاداری کے ساتھ تبدیل کر لیا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ نالثی کے لئے مرحوم میکڈانلڈ نے جو درخواست کی تھی اُسے میری بھی حمایت حاصل تھی۔

اگر سر سیموئل ہور ہندوستان کو کانگریسی ہندوستان اور غیر کانگریسی ہندوستان میں تقسیم کرنے کے بجائے مسلح ہندوستان اور غیر مسلح ہندوستان کہتے تو یہ اچھا تھا۔ کانگریس بلالحاظ مذہب و ملت کروڑوں غیر مسلح اشخاص کی نمایندگی کرتی ہے کیا یہ صحیح ہے کہ مسلح ہندوستان کو اس کے غیر مسلح حصہ کے ساتھ ٹکرا دیا جائے؟ تاریخ میں ایسی مثال ملنا مشکل ہے کہ غیر مسلح اشخاص نے آزادی کے لئے زور دیا ہو اور وہی غیر مسلح لوگ نجات کے لئے مرکزی ذریعہ بنے ہوں۔

پھر کہتا ہوں کہ میں کوئی شکایت نہیں کرتا۔ سر سیموئل برطانیہ کی روایتوں اور اس کی فطرت کو یکدم نہیں تبدیل کر سکتے۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس سے آزادی کے پیاسے کانگریسیوں کے خشک گلے تر نہیں ہو سکتے۔ کانگریس کو اپنے عقیدہ سے زیادہ قریب ہو کر رہنا ہے اور اس سنا کی طاقت کو بڑھانا ہے جو مسلح ہندوستان کو مسلح برطانیہ کے ساتھ ہی غیر مسلح کر دے۔ اگر ایسا ہو تو یہ دنیا کے لئے امن کے لئے ایک بہت ہی بڑی امداد ہوگی۔ ہتھیاروں کے تصادم سے نہیں بلکہ انصاف سے امن قایم ہوگا۔

مہاتما گاندھی کا کانگریسیوں سے خطاب

بمبئی ۱۴ نومبر۔ مہاتما جی نے اخبار ہریجن میں ایک اہم مضمون "آئندہ قدم" کے عنوان سے ایک سپرد قلم کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔ کانگریسی وزیروں کا استعفےٰ دینا ضروری تھا لیکن آئندہ قدم کسی صورت میں صاف نہیں ہے۔ کانگریسین ایک بڑی تحریک کی امید کر رہے ہیں۔ بعض نامہ نگار مجھے لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ اگر میں آواز لگا دوں تو تمام ہندوستان سے ایسا حوصلہ افزا جواب دے گا جیسا پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ اور مجھے یہ بھی یقین دلایا جاتا ہے کہ لوگ تشدد سے پاک رہیں گے۔ انکی یقین دہانی کے علاوہ انکے بیان کی تائید میں میرے پاس کچھ اور مسالہ نہیں ہے بلکہ میرے پاس جو ثبوت ہیں وہ اس کے خلاف ہیں۔ ان کالموں میں چند ایسے ثبوت درج ہوتے رہے ہیں۔ میں اپنے آپ کو سول نافرمانی کی کسی تحریک سے وابستہ نہیں کر سکتا جب تک مجھے یہ یقین نہ ہو جائے کہ کانگریسیں پر اعتماد ا عدم تشدد پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے تمام پہلوؤں سے متفق ہیں اور جو ہدایتیں وقتاً فوقتاً جاری ہونگی انکی پوری پابندی کریں گے۔

کانگریسی حلقوں میں ستیا کی پابندی کے بغیر یقینی ہونے کے ساتھ ساتھ مبینہ دشمنانہ حقیقت یہ بھی ہے کہ مسلم لیگ کانگریس کو مسلمانوں کا دشمن سمجھتی ہے۔ اس کی وجہ سے انتہا تک غیر متشدد انقلاب کی کامیاب تنظیم سول نافرمانی کے ذریعہ قریب قریب ناممکن ہو گئی ہے۔ اس کے شروع کرنے کے معنی بلاشبہ ہندو مسلم بلوؤں کے ہونگے۔ اس لئے اہنسا عدم تشدد کی اصطلاح یہ چاہتی ہے کہ قومی خودداری کو ملحوظ رکھتے ہوئے سول نافرمانی کو چھوٹے سے چھوٹے پیمانہ تک محدود کر دیا جائے ابتدا برطانی حکومت کی جانب سے ہونی چاہئے ایسے نازک موقع پر جس کی مثال نہیں ملتی کسی کانگریسین کو انفرادی طور پر یا کانگریس کمیٹی کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے ورکنگ کمیٹی کو ہی تنہا یہ حق ہونا چاہئے کہ سول نافرمانی کا اعلان کرے اور اسے منضبط کرے۔

میں نے ورکنگ کمیٹی کی رہنمائی کی ذمہ داری لے لی ہے لیکن میری ذمہ داریاں مجھے ستراتی ہیں میری ذاتی صحت میرے لئے آسانی سے دورہ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ جیسے میں پہلے کیا کرتا تھا اسلئے میں عوام سے بیرونی تعلقات کے اعتبار سے الگ ہوں شاید موجودہ کانگریسی کارکنوں سے بھی میرا ربط نہیں ہے جن سے میری ذاتی واقفیت نہیں ہے۔ میری اُن سے ملاقات نہیں ہوتی اور میری خط و کتابت بھی حتی الوسع محدود رہتی ہے۔ اس لئے جب تک کانگریسی کارکن اس فرض اور ضرورت کو خود نہ محسوس کریں جو میں ابتدائی عمل کی حیثیت سے پیش کر رہا ہوں اسوقت تک میری رہنمائی نہ صرف بیکار بلکہ مضر ثابت ہوگی اس سے انتشار پیدا ہوگا۔

میری مضبوطی کے ساتھ یہ رائے ہے کہ برطانی حکومت نے اپنے رویہ سے کانگریس کے لئے یہ ناممکن کر دیا ہے کہ جنگ چلانے میں اس کا ساتھ دیا جائے لیکن کانگریس کو یہ نہ چاہئے کہ جنگ کے چلانے میں انکے لئے دشواریاں پیش کرے۔ میں ملک میں انارکی نہیں چاہتا۔ اس طریقہ سے آزادی نہیں مل سکتی۔ میں برطانیوں کی شکست کیا معنی جرمنی کی بھی شکست نہیں چاہتا۔ اہل یورپ بے بسی کے عالم میں جنگ میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن وہ جلد ہی اپنے خواب غفلت سے جاگیں گے۔ یہ جنگ اس وقت تک فیصلہ کن شکست نہیں ہو سکتی۔ جب تک موجودہ تہذیب برباد نہ ہو جائے۔

خیر جو کچھ بھی ہو اس کا موجودہ نظر رکھتے ہوئے سول نافرمانی جلد شروع کرنے کی کوئی بنا ہی نہیں ہے فی الحال کانگریسیوں کے لئے میری تجویز کا نسخہ یہ ہے کہ وہ اپنی انسٹی ٹیوشن پر تمام توجہ مرکوز کر کے اسے تمام کمزوریوں سے پاک کریں میں تو اب بھی پرانے تعمیری پروگرام کا دل و جان سے حامی ہوں۔ یعنی فرقہ وارانہ اتحاد۔ اچھوت۔ ادہار اور چرخہ بالکل ظاہر ہے کہ ابتدائی دونوں چیزوں کے بغیر اہنسا (عدم تشدد) ناممکن ہے۔ اگر ہندوستانی گاؤں کو زندہ رہنا اور پھلنا پھولنا ہے تو چرخہ کو عالمگیر ہونا چاہئے۔ دیہاتی تہذیب بغیر چرخہ اور اس کے لوازمات کے ناممکن ہے۔ گاؤں کی صنعتوں کو پھر سے زندہ کرنا ہوگا۔

اس طرح پر چرخہ اہنسا کا بہترین نشان ہے اور وہ تمام کانگریسیوں کا تمام وقت لے سکتا ہے۔ اگر انکو یہ پروگرام اپیل نہیں کرتا تو یا ان کو اہنسا نہیں ہے۔ یا میں اہنسا کی ابجد بھی نہیں جانتا اگر چرخہ سے میری محبت کمزوری ہے تو یہ کمزوری تو مجھ میں اتنی زیادہ ہو کہ میں جنرل ہونے کے ناقابل ہوں میری سوراج کی اسکیم سے چرخہ وابستہ ہے بلکہ چرخہ میری زندگی سے ہی وابستہ ہے تمام دنیا کو جان لینا چاہئے کہ میری رہنمائی کی سند کیا ہے قبل اس کے کہ وہ جدوجہد

مسٹر رائے اور مسٹر لاری کا مشترکہ بیان

گورکھپور۔ ۵ نومبر۔ مسٹر ایم این رائے اور مسٹر ظہیر الحسن لاری ایم۔ ایل۔ اے (مسلم لیگ) نے ایک مشترکہ بیان شایع کیا ہے۔ جس میں تجویز کیا گیا ہے کہ متحدہ کارروائی کے لئے ایک میدان پیدا کرنے کی غرض سے کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کو قریب تر لانے کے لئے نمایاں قدم اٹھایا جائے۔ بیان میں لکھا ہے کہ "ہندوستان کے باشندے سیاسی طور پر پامال ہیں اور ان سے ناجائز طور پر اقتصادی طور پر فائدہ اٹھایا جا رہا ہے مسلم لیگ بھی اپنا مقصد مکمل آزادی قرار دے چکی ہے اس لئے بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں میں سمجھوتہ ہونا مشکل نہیں ہے۔

گذشتہ چند سالوں میں مسلم لیگ کافی طاقت حاصل کر چکی ہے اور قوم کا بہت بڑا حصہ اس کے ساتھ ہے اس لئے صوبوں کی آزادی کی دوبارہ تشکیل کی جائے جس میں دونوں پارٹیوں کے نمایندے شریک کئے جائیں۔ امید ہے کہ دونوں جماعتوں کے لیڈر ہماری اس تجویز کی حمایت کریں گے۔

دہلی ۹ نومبر۔ ٹیپ دق کی روک تھام کرنے کے لئے جو اصحاب کام کر رہے ہیں انکی ایک کانفرنس دہلی میں ۲۰ سے ۲۲ نومبر تک ہوگی

بحکم جناب پنڈت سورج نرائن صاحب تواری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم بہادر اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۱۴ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

نمبر مقدمہ ۸۸۵

بعدالت مال اکبر پور مقام اکبر پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش لالہ لکشمی نرائن زمیندار موضع عالم چند پور پرگنہ اکبر پور

بنام تم لالہ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت لگان بتاریخ ۲۶ جون سنہ ۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۲	۱۴	۹
خرچہ نالش	۷	۶	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۲	۳	
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری		۱	۳
	۳۲ -	۹	۹
		۱۵	
	۳۳ -	۸ -	۹
	۳ -	۲ -	
میزان	۳۶ -	۱۰ -	۹

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم ناتھ ولد بیتم و شیام لال ولد رام بہروسہ کالکا ولد شیو نرائن ساکن درگواں پرگنہ اکبر پور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
اکبر پور	عالم چند پور	۲۹۱	۱۱ کر
		۲۹۲	۱۲ کر
		۳۲۱	۱۲ کر
		۳۲۲	۱ کر
	۴ قطعہ		۱۲ کر

دستخط حاکم　　عدالت　　(ثبت مہر عدالت)

دہلی میونسپل کمیٹی نے ٹاؤن ہال اینڈ ووڈ پارک بارہ ہندو راؤ لاہوری گیٹ اسکول اور پہاڑ گنج میں کھانا کھلانے کا انتظام کیا ان جگہوں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔

بحکم جناب پران ناتھ آغا اسکوائر ڈسٹرکٹ جج بہادر کانپور

بعدالت جناب ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ متفرقہ ۳۸ سنہ ۱۹۳۹ء

در بارہ انڈین کمپنیز ایکٹ سنہ ۱۹۱۳ء اور دی کانپور فلاور ملس کمپنی لمیٹڈ کانپور

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ ایک درخواست بنابر وائنڈنگ اپ کمپنی مذکور عدالت صاحب جج بہادر کانپور بتاریخ ۸ مارچ سنہ ۳۹ء منجانب آفیشل لیکویڈیٹر پیپلس بنک آف ناردرن انڈیا لمیٹڈ (ان لیکویڈیشن) ۱۰ ایبٹ روڈ لاہور پنجاب یکے از قرضخواہ کمپنی مذکور داخل کی گئی ہے اس درخواست کی سماعت کے لئے روبرو جج صاحب بہادر کانپور تاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء مقرر ہے اگر کوئی قرضخواہ یا قرضدار کمپنی مذکور کے وائنڈنگ اپ آرڈر کی مخالفت کرنا چاہتا ہے تو وہ اصالتاً خواہ بذریعہ اپنے وکیل کے اس غرض کے لئے تاریخ مذکور پر حاضر ہووے۔ ایک نقل درخواست کی قرضخواہ خواہ قرضدار اگر وہ چاہے تو وہ بادا ہے خرچہ ضروری لکھے ہوئے شخص سے حاصل کر سکتا ہے۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر سنہ ۳۹ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

کلیت رام منصرم عدالت
ججی کانپور　　(ثبت مہر عدالت)

تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم　　عدالت　　(ثبت مہر عدالت)

کانگریسیوں پر نوٹس کی تعمیل

علی گڈھ ۱۴ نومبر۔ ضلع علی گڈھ کے حکام نے قوانین تحفظ ہند کی دفعہ ۱۰۸ کے ماتحت کانگریسیوں پر نوٹس تعمیل کئے ہیں۔ نواب سنگھ۔ مسٹر اودھے سنگھ مسٹر صاحب سنگھ۔ مسٹر کریم سنگھ۔ مسٹر ایم ایم بشیر اور مولانا فاروقی پر قابل اعتراض تقریریں کرنے کے الزام میں نوٹس تعمیل ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان اصحاب نے گذشتہ ستمبر اور اکتوبر میں کئی مقامات پر تقریریں کی تھیں۔

وائسرائے کی لڑکی کی شادی

دہلی ۱۴ نومبر۔ ہز اکسیلنسی لارڈ لنلتھگو کی تیسری لیڈی این ہوپ کی شادی کے موقع پر شہر کے ۵ ہزار غریبوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا

بہ اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

نمبر مقدمہ ۲۸۰۱

بعدالت مال اجلاس جناب تحصیلدار صاحب بلہور ضلع کانپور

مسماۃ چمپا دیوی مدعی شیو دت　مدعا علیہ

بنام شمبھو دیال ولد شیو پال برہمن تواری ساکن دکھیا موضع سنگھن پور ڈاکخانہ امن ضلع بلاس پور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حال سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر

ترکی رومانیہ اور روس میں گفتگو؟

لندن ۱۴ نومبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع ہے کہ رومانیا اور ترکی میں گفت و شنید شروع ہونے والی ہے جس میں رومانیہ بھی شریک ہوگا۔ یہ گفتگو بخارسٹ سے انقرہ کے رومانی سفیر کے واپس آنے پر شروع ہوگی۔ جو شاہ کیرول سے بات چیت کر رہا ہے۔

چین کے روبرو نرم شرطیں

لندن ۱۴ نومبر۔ اخبار "آشی" میں یہ پیشنگوئی شایع ہوئی ہے کہ جاپان چین کے روبرو اس امید میں بڑی نرم شرطیں پیش کریگا کہ چین میں انکو حمایت حاصل ہو جائے۔

عالمگیر جنگ اور ایران

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ محکمہ امور خارجہ کے ایک پریس نوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ قونصل جنرل ایران نے سرکاری طور پر اس خیال کو بے بنیاد ظاہر کیا ہے کہ ایران غیر جانبداری ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱۴۲۴

جمال پرتو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳؎ ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے
سالانہ ۴؎
ششماہی ۲؎

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۶ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۶

ادبیات

دُعا دوں گا نگاہِ حشر ساماں کو

از جناب مسعود احمد صاحب بیدل فریدی پھلوانی

مبارکباد دیجئے دیدۂ خوننابہ افشاں کو
کہ صد رشکِ گلستاں کر دیا ہو جس نے زنداں کو

یہ قدرت کا ادنےٰ سا کرشمہ ہے کہ انساں کو
بنایا جمع کر کے چند ذراتِ پریشاں کو

مبارک آبلوں کو آفریں خارِ مغیلاں کو
گلستاں ہی گلستاں کر دیا سارے بیاباں کو

مری وحشت پہ ہنستے ہو سنبھالو اپنے داماں کو
کہیں ایسا نہ ہو رونا پڑے جیب و گریباں کو

نہ جانے وحشتِ دل ہو کہ ذوقِ جستجو ہمدم
مجھے کھینچے لئے جاتا ہے پھر کوئی بیاباں کو

تجھے معلوم کیا کس واسطے جاتا ہوں بتخانے
اسی سے تقویت دیتا ہوں میں اپنے ایماں کو

شروعِ فصلِ گل کی یہ جنوں انگیزیاں توبہ
کہ بھاگے جاتے ہیں گلشن سے سب وحشی بیاباں کو

خدا جانے پیامِ مرگ ہے یا ان کی حسرت ہے
کوئی کھینچے لئے جاتا تو ہے تارِ رگِ جاں کو

وہی پہلی نظر کی چوٹ ابتک ہے مرے دل پر
قیامت تک دُعا دوں گا نگاہِ حشر ساماں کو

ابھی تک منتشر تھا مصحفِ ہستی کا شیرازہ
مرتب کر کے دُہراتا ہوں اوراقِ پریشاں کو

نہیں اب آرزو کو بھی تمنا صبحِ عشرت کی
نہ کیجے گُل نہ کیجے گُل چراغِ شامِ ہجراں کو

سواری آ رہی ہو آج کس درماندہ حسرت کی
مزیّن کر رہے ہیں لوگ سب شہرِ خموشاں کو

زبانِ بے ادب کر دے نہ عرضِ مدعائے دل
چھپا رکھا ہے میں نے ضبط کے پردے میں ارماں کو

گرے غش کھا کے موسیٰ طور سے اٹھنے لگے شعلے
ذرا جھٹکا تھا اک برقِ ادا نے اپنے داماں کو

اُسے جنت کی کیا پروا اُسے دوزخ کا کیا کھٹکا
جو سمجھا ہے مآلِ زندگی توفیقِ عصیاں کو

یہی اک مونس و غمخوار تنہائی ہے اے بیدل
خدا رکھے سلامت زندگی بھر دردِ ہجراں کو

دنیائے اسلام

ترکی کی فوجی طاقت

برطانوی ماہرین جنگ کا اعتراف

برطانوی جنگی ماہرین کا خیال ہے کہ ترکی کی فوج اتنی زبردست اور طاقتور ہے کہ وہ نہ صرف اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتا ہے بلکہ بلقان اور وسط مشرق میں بھی امن قایم رکھ سکتا ہے۔

سلاطین کے زمانے میں ترکی کا سپاہی ایک جوانمرد اور بہادر سپاہی ضرور تھا مگر اسے فوجی تربیت نہیں تھی، وہ موجودہ اسلحہ سے واقف نہیں تھا۔ سلاطین کے زمانہ میں سپاہی کو ماہوار تنخواہ بھی برابر نہیں ملتی تھی۔ سپاہی خود زراعت کرتا اور جنگ کے وقت فوج میں شامل ہو جاتا۔

کمال اتاترک نے جو اس وقت مصطفےٰ کمال پاشا کے نام سے یاد کئے جاتے تھے یونان کی فوج کو شکست فاش دینے کے بعد سب سے پہلے ترکی کے لئے نئی فوج تیار کرنے کا حکم دیا۔ فوجی افسروں میں جو رشوت لینے والے تھے اُن سب کو نکال دیا۔ سپاہیوں کی تنخواہ ماہوار مقرر کر دی گئی۔ اور یہ تنخواہ انکو برابر دی جانے لگی۔ صبح شام فوجی تربیت دی گئی۔ انکو سامان اسلحہ کا استعمال سکھایا گیا۔ بیسویں صدی میں جنگ کے جو طریقے ہیں وہ سب انکو بتائے گئے۔ ہر روز ان سے ڈرل کرائی گئی۔ غرضکہ چند ہی مہینوں میں ترکی کی فوج ایک ماہر اور زبردست فوج بن گئی۔

سلطنت ترکیہ میں فوجی مدرسے کھولے گئے جس کی وجہ سے ترکی فوج کے لئے تربیت یافتہ افسر مہیا ہونے لگے۔

موجودہ زمانے میں جنگ کی کامیابی صرف تین چیزوں پر منحصر ہے۔ پہلی فضائی قوت اور جدید سامان و اسلحہ دوسری جنگ کے وقت آمد و رفت وغیرہ کا بحال رکھنا۔ اور تیسری چیز صنعت۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو فوج کامیاب نہیں ہو سکتی ترکی حکومت نے اپنی فوج کی تربیت میں ان تینوں ضرورتوں کا خیال رکھا ہے ترکی کا فضائی بیڑہ بہت مضبوط ہے۔ پولینڈ کا فضائی بیڑہ بھی مضبوط تھا لیکن ترکی کے ہوا بازوں کو ہوائی حملے کرنے اور حملوں کو روکنے کی جو تربیت دی گئی ہے وہ پولش ہوا بازوں کو نہیں دی گئی تھی۔ ترکی کے پاس ہر قسم کے جدید سامان اسلحہ موجود ہیں۔ توپیں، مشین گنیں، ٹینکیں وغیرہ سب کچھ موجود ہیں۔ گولی بارود تیار کرنے کی فیکٹریاں جگہ جگہ کھول دی گئی ہیں۔

فوجی صنعت کے لئے بھی بہت فیکٹریاں موجود ہیں۔ جنگ کے وقت آمد و رفت بحال رکھنے کا پورا پورا انتظام ہے جگہ جگہ وائرلیس لگے ہوئے ہیں تار برقی اور ٹیلیفون میں ترکی نے بہت ترقی کی ہے پولینڈ میں یہ باتیں نہیں تھیں اسلئے پولینڈ کو جنگ میں آسانی سے شکست کھانی پڑی۔

ان فوجی ترقیوں کے ساتھ ساتھ کمال اتاترک نے ترکی کے تمام مردوں اور عورتوں کو جبری فوجی تعلیم دی اب ترکی کا ہر ایک مرد اور ہر ایک عورت سپاہی ہے۔

مملکت سعودیہ عربیہ اور جنگ

قاہرہ (عربی ڈاک سے) جریدہ ”ام القریٰ“ مکہ مکرمہ نے ”نحن والحرب“ کے عنوان سے ایک مقالہ افتتاحیہ سپرد قلم کیا ہے جس کے دوران میں موجودہ جنگ میں مملکت عربیہ سعودیہ کی پوزیشن پر تبصرہ کیا گیا ہے اور زمانہ حاضرہ میں جنگ کی جو صورت حالات ہے اس کا گزشتہ جنگ عظیم کی صورت حالات سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اخبار نے رائے ظاہر کی ہے کہ گذشتہ جنگ عظیم کے زمانہ کے مقابلہ میں آج عرب ممالک کی پوزیشن نسبتاً بہت اچھی ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم کے زمانہ میں حجاز ترکی کا ایک حصہ تھا اور وہاں فوجی اقدامات عمل میں لائے گئے تھے جن کی وجہ سے حجاز کو اقتصادی اور دیگر قسم کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ دیگر عرب ممالک کو بھی نقصان پہنچا تھا۔ آج صورت حالات کلیتاً مختلف ہے اب ملک کے کسی تکلیف یا مصیبت میں مبتلا ہونے کا کوئی امکان نہیں۔ نہ صرف یہ کہ حکومت اندرونی طور پر مضبوط اور امن و امان برقرار رکھنے کے قابل ہے بلکہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت درجہ دوستانہ ہیں۔ چنانچہ یہ ایک مسرت انگیز حقیقت ہے کہ عراق، شام، خلیج فارس، ہندوستان، مصر اور یمن وغیرہ ممالک کو مملکت سعودیہ عربیہ سے کوئی دشمنی اور معاندت نہیں ہے۔ جہاں تک اندرونی صورت حالات کا تعلق ہے مملکت سعودیہ عربیہ اب ہر قسم کی شورش انگیزی سے پاک ہے جس نے گزشتہ جنگ عظیم کے موقع پر عرب ممالک کو پریشان کر رکھا تھا۔

خاتمہ کلام پر جریدہ مذکور نے لکھا ہے کہ:۔

جلالۃ الملک المعظم ابن سعود اور ان کی حکومت کی مساعی جمیلہ قابل قدر ہیں کیونکہ ان مساعی کے ذریعے سے مقامات مقدسہ اسلام میں امن و امان برقرار رہنا ممکن ہو گیا ہے۔

افغانستان کی زرعی ترقیاں

آقائے عبد الرحیم خاں ماہر زراعت نے ایک اعلان میں واضح کیا ہے کہ علاقہ خان آباد میں سڑک قندوز کے قریب کپاس کی کاشت کا جو تجربہ کیا گیا تھا اس میں کامیابی ہوئی ہے اور پیداوار کی مقدار بڑھتی جا رہی ہے۔ اس اعلان میں یہ رائے بھی ظاہر کی گئی ہے کہ اگر کاشتکاران علاقہ قطغن زراعت میں جدید اصول کو مدنظر رکھیں تو کپاس کی پیداوار ایک جریب زمین میں کم از کم ۸۰ سیر ہو سکتی ہے۔

کمال اتاترک کی پہلی برسی

انقرہ ۱۰ نومبر۔ آج ترکی کے طول و عرض میں کمال اتاترک کی پہلی برسی منائی گئی۔ صبح ۹ بجکر پانچ منٹ پر ۵ منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی گئی۔ آج تمام تھیٹر، سینما اور تفریح گاہیں بند رہیں۔ رئیس جمہوریہ عصمت انونو، وزیر اعظم، دوسرے وزراء اور بڑے بڑے عہدے دار اپنے رہنما کی قبر پر تشریف لے گئے اور رسمی طور پر پھول چڑھائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ توہین عزم مستقل میں ہے
زمانہ ہم بھی ہیں جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۶

پارلیمنٹ میں سرجان سائمن کا بیان

مسٹر چیمبرلین کی طبیعت ناساز ہے اس لئے انکے بجائے سرجان سائمن نے ۱۲ نومبر کو دار العوام میں گزشتہ دو ہفتہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

مسٹر چیمبرلین کی گٹھیا اب پہلے سے بہتر ہے لیکن ابھی وہ کام پر نہیں آسکتے۔ آپ نے کہا کہ اس دوران میں بین الاقوامی میدان میں ایک خاص بات یہ ہوئی ہے کہ شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ کی طرف سے ملک معظم پریزیڈنٹ فرانس اور چانسلر جرمنی کے نام ایک مراسلہ بھیجا گیا تھا۔ اس مراسلہ میں ہر دو حکمرانوں نے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اگر صلح ہو جائے تو یورپ تباہی سے بچ جائے۔ میں نے ۱۰ نومبر کو جو تقریر کی تھی اس میں بتایا تھا کہ اس مراسلہ کے بارے میں نوآبادیوں کی حکومتوں سے مشورہ کیا جا رہا ہے

آنریبل ممبروں نے وہ جواب پڑھ لیا ہوگا جو ملک معظم نے شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ کے پاس بھیجا ہے۔ اپنے جواب میں ملک معظم نے شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ کی سپرٹ کی تعریف کرتے ہوئے یہ رائے ظاہر کی کہ ملک معظم کی حکومت اور نوآبادیوں کی حکومتیں ہر معقول تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں اور کہ جرمنی کی طرف سے ایسی تجویز پیش کیجائیگی جس سے وہ مقصد پورا ہونے کی امید ہو جس کے لئے اتحادی لڑائی میں شریک ہونے پر مجبور ہوئے ہیں اس پر خوب اچھی طرح غور کیا جائے گا۔ جن مقصدوں کے لئے ہم لڑائی میں شریک ہوئے ہیں انکو ہم متعدد بیانوں میں کھول کر بیان کر چکے ہیں۔ اسی قسم کا جواب فرانس کی طرف سے دیا گیا۔

۹ نومبر کو میونک میں تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے برطانیہ کی پالیسی کا جس گمراہ کن طریقہ پر ذکر کیا ہے۔ نیز بلجیم اور ہالینڈ کی پیشکش کے متعلق برطانیہ اور فرانس کے جوابوں کو جس طریقہ پر انکار سے منسوب کیا گیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ جرمنی کے جواب سے صلح کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور نہ کوئی تسلی بخش سمجھوتہ ہو سکتا ہے۔

سرکاری جرمن نیوز ایجنسی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ ہر وان رابن ٹروپ نے بلجیم اور ہالینڈ کے سفیروں کو ہٹلر کی جانب سے مطلع کیا ہے کہ برطانیہ اور فرانس کی جانب سے پیشکش کا کورا جواب دیئے جانے کے بعد حکومت جرمنی معاملہ ختم سمجھتی ہے۔ آنریبل ممبروں نے اخباروں میں دیکھا ہوگا کہ حکومت جرمنی نے اپیل کی پیشکش کا کوئی باضابطہ جواب نہیں بھیجا۔

گذشتہ ہفتہ یہ بھی افواہ گرم رہی کہ جرمنی ہالینڈ یا بلجیم پر حملہ کرنے والا ہے۔ بلجیم اور ہالینڈ کی سرحد پر ایک بڑی تعداد میں جرمن فوج کے اجتماع اور جرمن اخباروں میں ان ملکوں کے خلاف مہم سے حملہ کی افواہ کی تصدیق ہوتی تھی لیکن جرمنی کی طرف سے جو بیان دیا گیا ہے جو کہ خالص عام نوعیت کا بیان ہے اس سے خوف و ہراس قدرے کم ہو گیا ہے۔

۱۳ نومبر کو جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے ایک بیان براڈ کاسٹ کیا کہ جب تک برطانیہ اور فرانس ہالینڈ اور بلجیم کی غیر جانبداری کا احترام کریں گے اور جب تک ہالینڈ اور بلجیم غیر جانبداری کو برقرار رکھنے کے لئے اہل ثابت ہوتے رہیں گے اسوقت تک جرمنی ان دونوں ملکوں کی غیر جانبداری کا احترام کرے گا۔ اسی روز ہالینڈ کے وزیر اعظم نے اس مطلب کا ایک بیان براڈ کاسٹ کیا کہ حکومت کے پاس اپنی غیر جانبداری ٹوٹنے کا خطرہ کرنے کی کوئی فوری وجہ نہیں ہے۔ اور حال ہی میں جو احتیاطی تدبیریں اختیار کی گئی ہیں انکی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ مغربی یورپ کی بڑھتی ہوئی کشیدگی کے ساتھ ساتھ چلا جائے۔ ان بیانوں کے بعد کشیدگی میں جو کمی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ ملک معظم کی حکومت کے لئے اطمینان کا باعث ہے۔ میں یہ کہنے کی قطعی ضرورت نہیں سمجھتا کہ ملک معظم کی حکومت ہالینڈ اور بلجیم کی غیر جانبداری کا احترام ہر طرح برقرار رکھنا چاہتی ہے۔

ایک مہینہ سے روس اور فنلینڈ کے درمیان جو گفت و شنید جاری تھی۔ اتفاقاً اس کے منقطع ہو جانے کا ایک حادثہ پیش آیا۔ ۱۳ نومبر کو فنلینڈ کے ڈیلیگیٹوں کو ماسکو سے واپس بلا لیا گیا۔ کیونکہ دونوں حکومتوں کے درمیان سمجھوتہ ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ لیکن فنلینڈ کے سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ ابھی گفت و شنید انتظامی طور پر منقطع نہیں ہوئی ہے اور بات چیت پھر شروع ہونے والی ہے۔

ہمارے اور ہمارے حلیفوں کے درمیان قریبی اور دوستانہ اتحاد عمل کی تازہ شہادت یہ موجود ہے کہ پولینڈ کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اس ملک میں سرکاری دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔ پولینڈ کے تمام فوجی دستے جرمنی کے خلاف اتحادیوں کی فوجوں میں شامل کرنے کے لئے جو تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔ ان کے بارے میں ہم نے ان دونوں وزیروں سے بڑی خوشی کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔ شاہی بیڑے کی امداد سے پولینڈ کے بحری بیڑہ کا ایک دستہ ابھی حال ہی میں قابل قدر خدمات انجام دے چکا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اپنے حلیف فرانس کے مشورہ سے ہم پولینڈ کی ایک باقاعدہ فوج تیار کرنے کے لئے ضروری قدم اٹھائیں گے۔

۲ نومبر کو وزیر اعظم نے ہاؤس کے سامنے ایک بیان دیتے ہوئے کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ جنوبی افریقہ کے وزیروں اور ہندوستان کے ایک نمائندہ کی انگلستان میں آمد کا خیر مقدم کیا تھا اس وقت سے ہم نوآبادیوں کے نمائندوں سے جنگ کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ ہماری اس گفتگو میں مدافعت خارجی پالیسی سپلائی کے معاملات اقتصادی جنگ اور جہاز رانی کے تمام مسئلوں کا ذکر آگیا۔ مختلف مخصوص مسئلوں پر انفرادی ملاقاتوں میں نمائندوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ گفتگو ابھی جاری ہے۔ مجھے یہ کہتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ رفتار اب تک حوصلہ افزا رہی ہے جس سے براہ راست ذاتی رابطہ کی قیمت ظاہر ہوتی ہے۔

نوآبادیوں اور ہندوستان کے نمائندوں کو اس بات کا جائزہ لینے کا موقع مل گیا کہ جنگ کے سلسلہ میں ہماری کوششیں کس حد تک ہیں اور اس بارہ میں بھی معلومات حاصل ہو گئیں کہ مشترکہ کاز کے لئے جنگ میں سمندر پار کی سلطنت کی امداد کا کس طرح بہتر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ہماری تباہ کن کشتیاں لاکھوں میل کا سفر طے کر چکی ہیں۔

جرمنی کے تجارتی جہاز یا تو انکی ہی بندرگاہوں میں ہے یا غیر جانبدار بندرگاہوں میں لنگر انداز ہیں۔ جو جرمن جہاز ساحل سے روانہ ہوئے انھیں یا تو پکڑ لیا گیا یا انہوں نے گرفت سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو خود ڈبو دیا۔ گذشتہ ہفتہ دشمن کے چار جہازوں کو پکڑ لیا گیا اور گرفت سے بچنے کے لئے دو بڑے جہازوں نے اپنے آپکو خود ڈبو لیا۔

دشمن کے تارپیڈو اور توپیں اور مائن ہونے کے باوجود ہمارے تجارتی جہاز سمندر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

بین الاقوامی قانون کے مطابق ہم اپنے تجارتی جہازوں کی حفاظت کے لئے ہر ممکن تدبیریں اختیار کر رہے ہیں۔ ہمارے بہت سے جہاز مسلح ہیں۔ اور گزشتہ تجربہ نے بظاہر کر دیا ہے کہ اگر ان پر حملہ کیا گیا تو وہ اس مہارت اور جرائت کے ساتھ اپنے آپ کو بچا لینگے جو کامیاب مدافعت کے لئے ضروری ہے۔

موسم خراب ہونے کی وجہ سے بڑی سرگرمیاں کم ہو گئیں۔ فرانس کے مورچہ پر جرمنی کے معمولی حملوں کو پسپا کر دیا گیا۔ فرانس میں جو برطانی فوجیں ہیں وہ محاذ پر اپنی صف بندی کر رہی ہیں۔

جیسا کہ ممبروں کو معلوم ہوا ہے کہ دشمن کے چار ہوائی جہازوں نے ۱۳ نومبر کو شٹلینڈ پر بم گرائے۔ ہماری طیارہ شکن توپوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں کی کچھ بھی نہ چلنے دی بارہ بم زمین پر اور کچھ سمندر میں گرے کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا صرف معمولی نقصان ہوا۔ اس کے علاوہ فضا میں کافی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مگر یہ بالکل بے ترتیب ہیں اور کوئی بڑی ٹکر نہیں ہوئی۔

شاہی ہوائی بیڑہ کو جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس سے اس کی بہادری ظاہر ہو گئی۔ ان کاموں کی تفصیلات شائع ہو چکی ہیں انکا ممبروں کو علم ہوگا۔ مختصر طور پر آج تک کے حالات پیش کر دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ دو ہفتہ میں اور کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا ہے جو ہفتہ گذرتا ہے۔ ہماری فوجوں کی صلاحیت اور عوام الناس کا عزم اور زیادہ مضبوطی کے ساتھ ظاہر ہوتا جا رہا ہے۔

ﻫ خلاف میونسپل اینٹی کرپشن آفیسر نے زیر دفعہ ۴۰۹ مقدمہ دائر کیا تھا رہا کرتے ہوئے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ ملزم کے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں ہو سکا ہے مسٹر گوبل کو انٹی کرپشن آفیسر کے حکم سے کچھ روز ہوئے گرفتار کیا گیا تھا اور زیر دفعہ ۴۰۹ ان پر فوجداری مقدمہ دائر کیا گیا تھا۔

فدایان اسلام کی یادگار

مسلمانوں کے متعلق مشہور تو یہ تھا کہ یہ قوم مردہ پرست ہے کسی مسلمان کی قدر و عزت اسی وقت ہوتی ہے جبکہ وہ مر جائے لیکن افسوس اسکا ہے کہ مسلمان اب مردہ پرست بھی نہیں رہا۔ خواہ کتنی ہی زبردست ہستی ہمارے درمیان سے اٹھ جائے ہم معمولی وقتی ماتم کے سوا کسی خاص یادگاری اسکیم پر عمل نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان بابرکت ہستیوں کو رفتہ رفتہ بھول جاتے ہیں۔ مولانا محمود الحسن دشیخ الہند مر گئے۔ رئیس الہند مولانا محمد علی گذر گئے۔ مولانا شوکت علی کا وجود بھی باقی نہیں۔ مصطفے کمال جیسا صدر جمہوریہ چل بسا۔ اقبال جیسا شاعر اعظم باقی نہ رہا مگر ہم ہے کہ وقتی ماتم میں چند ساعتیں گذار کر خاموش ہو رہے نہ جینے انکی مستقل یادگار یا قایم کیں اور نہ جینے انکے نام کو زندہ رکھنے کے لئے کوئی قدم اٹھایا اگر ہماری غفلت دیکھیں کا ✻

آئینہ کانپور

عید پارٹی ۱۳ نومبر کو عید الفطر کی نماز عیدگاہ اور شہر کے دیگر مساجد میں نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ ہوئی اور حسب معمول ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم۔ ایل۔ اے کے بنگلہ پر شہر کے معزز ہندو و مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور ایک دوسرے کے ساتھ بغلگیر ہوئے۔ چائے۔ کیک۔ مٹھائی اور فواکہات سے خاطر و مدارات کی گئی اور قریب شام کے لوگ خوشی و مسرت کے ساتھ واپس گئے۔

قماربازی ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت مسرت ہوئی کہ امسال دیوالی کے موقع پر مقامی حکام اور پولیس نے قماربازی کے روک تھام کی زبردست کوشش کی اور شہر کے تمام تھانوں کو یہ ہدایت کر دی گئی تھی کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اس کے انسداد کی زبردست کوشش کریں۔ اور اس کے لئے خاص طور پر خفیہ پولیس تعینات کی گئی تھی۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں تقریباً ۸۰ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جنمیں مسلمانوں کا حصہ بھی کافی سے زیادہ ہے۔ جو ان کے لئے باعث شرم ہے، ہم اس سرگرم کوشش کے لئے مقامی حکام کو مبارکباد دیتے ہیں۔

آنجہانی لالہ لاجپت رائے ۱۷ نومبر کی رات کو خورد محل پارک میں بابو نرائن پرشاد ارورا کی صدارت میں آنجہانی لالہ لاجپت رائے کی برسی کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہوا اور ماتمی رزولیوشن پاس کیا گیا۔ اسی جلسہ میں صوبہ سی۔ پی کے سابق وزیر اعظم پنڈت روی شنکر شکلا اور پنڈت دوارکا پرشاد مصرا سابق وزیر سی۔ پی اور مسٹر پولس سرحدی نے بھی تقریریں کیں جنمیں یہ اپیل کیگئی کہ وہ آنے والے واقعات کے لئے تیار رہیں۔

اشوک لائبریری ۱۹ نومبر کو کانپور میں ایک پولیٹکل لائبریری کا اشوک لائبریری کے نام سے تلک ہال میں افتتاح ہوگا سرایس راد ھاکرشنن وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی بنارس اس لائبریری کا ۴½ بجے افتتاح کریں گے۔

اسی دن ۷ بجے رات کو کرائسٹ چرچ کالج میں ایک پبلک جلسہ میں سر راد ھاکرشنن تقریر کرینگے

لوکل اخبارات ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ مسعر خیاط ہماری آواز۔ غریب۔ اور ورتمان جن پر کہ دفعہ ۱۲۴ کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں مقدمات چل رہے تھے وہ قانون نقص کی وجہ سے بری کر دیئے گئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کا معمولی جلسہ ۲۴ نومبر ۱۲ بجے دن کو ہوگا۔

ایسوسی ایٹیڈ پریس مسٹر ٹی فرینڈز نے تقریباً ۳ سال تک بڑی قابلیت اور بے لوثی کے ساتھ ایسوسی ایٹیڈ پریس کی نمایندگی کے فرائض ادا کئے اب آپ کا تبادلہ ریاست حیدر آباد دکن کو ہوا ہے۔ ۱۷ نومبر کو کانپور جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے آپ کو ایک الوداعی ایٹ ہوم دیا گیا۔

حکام مولوی ضمیر الاسلام خاں صاحب جج خفیفہ سشن جج ہو کر ہمیر پور تشریف لیگئے ہیں ڈاکٹر لچھمی نرائن مصرا سب جج دوم جج خفیفہ کے فرائض ادا کرینگے اور مسٹر موتی لال آپ کی جگہ سب ججی کے فرائض ادا کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

مسٹر اے۔ ای۔ ایمرسن مجسٹریٹ اٹاوہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی کے فرائض ادا کرنے تشریف لے جا رہے ہیں۔

مزدوروں کیلئے کوارٹر مسٹر ملے۔ این سیر ویلیر کمشنر مزدوروں کے لئے نئے کوارٹر بنانے کی اسکیم پر غور کر رہے ہیں اور اس کے لئے آپنے شہر کے متعدد احاطوں کو دیکھا بھی ہے

اڈریس کانپور میونسپل بورڈ کی طرف سے مندرجہ ذیل اصحاب کو اڈریس دیا جائے گا

۱۸ نومبر ۵½ بجے شام کو سابق وزیر اعظم سی۔ پی پنڈت روی شنکر شکلا اور سابق وزیر پنڈت دوارکا پرشاد مصرا۔

۲۰ نومبر ۹ بجے صبح کو سر راد ھاکرشنن وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی بنارس یہ دونوں ایڈریس ٹاؤن ہال میں دیئے جائیں گے۔

کانپور میونسپل بورڈ کانپور میونسپل بورڈ کی ایک ضروری میٹنگ ۲۰ نومبر کو منعقد ہوگی جسمیں فائنینس کمیٹی کے ترمیم شدہ بجٹ پر غور ہوگا۔ بورڈ کی آمدنی کا تخمینہ ۳۱۵۰۶۵۳۵ روپیہ لگایا جاتا ہے اور سابقہ بیلنس ۸۰،۷۰،۵۴۷ روپیہ رہا۔ کل ملاکر ۲۰۸۰۴۴۳۹ روپیہ ہوا جبکہ کل خرچ کا تخمینہ ۴۴،۳۴۹۱ روپیہ ہے۔ اس طرح سے ۵۰۳۰۷۷۱۸ روپیہ کی بچت ہوتی ہے۔ موجودہ بجٹ میں کچھ نئے اخراجات بھی شامل کئے گئے ہیں جنمیں اینٹی کرپشن آفیسر کے لئے مزید پولیس اسٹاف کا انتظام ہے۔ واٹر سپلائی پر بھی کچھ زیادہ خرچ کرنیکا ارادہ ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ لڑائی چھڑ جانے کی وجہ سے بجلی کی کمپنی، کیمیکل تیار کرنے والی کمپنیوں میں پانی کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔

مزدور سبھا کا سرکلر مزدور سبھا نے ایک سرکلر کے ذریعہ جنرل کونسل کے تمام ممبران کی توجہ یورپین جنگ اور ہندوستان کی سیاسی حالت کی طرف مبذول کی ہے۔ اور ان سے درخواست کی ہے کہ وہ مزدوروں کو کسی بھی نازک حالت کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد کریں۔ سرکلر میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی روزانہ سرگرمیوں کی رپورٹ دفتر میں بھیجا کریں جس سے سبھا کو معلوم ہوتا ہے کہ مزدور غیر معمولی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کہاں تک تیار ہو گئے ہیں

بھٹ جی کا استعفے پنڈت رگھبر دیال بھٹ لیڈر کانگریس پارٹی میونسپل بورڈ کانپور نے پارٹی کی لیڈری سے استعفے داخل کر دیا ہے اپنے استعفے میں بھٹ جی نے بیان کیا ہے کہ میونسپل پالیٹکس اسقدر گندی ہو گئی ہے کہ کانگریس پارٹی کے ممبروں میں ڈسپلن اور اخلاق کے معیار کو بلند رکھنا ناممکن ہو گیا ہے سٹی کانگریس کمیٹی نے بھٹ جی کے استعفے کو کانگریس میونسپل کنٹرول بورڈ کے پاس بھیجدیا ہے اور بھٹ جی کو مطلع کیا ہے کہ وہ جب تک ان کے استعفے پر کوئی فیصلہ نہ کیا جاوے پارٹی کی لیڈری سے فرائض انجام دیتے رہیں۔

سکریٹری مزدور سبھا مسٹر ڈکسن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بابو سنتوش چندر کپور سکریٹری مزدور سبھا کو ۳۰-۳۱ اگست ۳۹ء کو مزدوروں اور مل مالکان کے درمیان منافرت پھیلانے والی دو تقریریں کرنے کے جرم میں ۲ ہزار روپیہ کی ایک ضمانت اور اسی قسم کے دو مچلکے داخل کرنے کا حکم دیدیا ہے اور یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ ایک سال تک نیک چلنی کا وعدہ کریں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں انکو ایک سال قید محض کا حکم دیا گیا ہے۔

سینٹ جونس امبولینس سینٹ جونس امبولینس کا ڈسٹرکٹ سنٹر کانپور میں قایم کیا گیا ہے جس کے صدر مسٹر ہین کاک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منتخب ہوئے ہیں مسز گولڈ تھارپ اور ڈاکٹر ای این سین وائس پریزیڈنٹ ڈاکٹر ایس این مصرا سکریٹری اور سید حامد حسین خزانچی مقرر ہوئے ہیں مسز ایس بوس پرنسپل مدیا لرجو ائنٹ سکریٹری بنائی گئی ہیں۔ ممبروں میں میجر چارلوس۔ شریڈن۔ ڈاکٹر اینیز رائے صاحب ڈاکٹر بنرجی اور مسٹر کاظمی کے نام شامل ہیں۔

میونسپل اوورسیر کی رہائی رائے صاحب اکا سٹی مجسٹریٹ نے کانپور میونسپل بورڈ کے اوورسیر لالہ لیست رام گوبل کو جنکی ﻫ

سبد گل

اگر آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا کے کسی خطہ میں ایسی حسین و جمیل لڑکیاں بھی آباد ہیں جو مردوں کو اغوا کر کے لے جاتی ہیں اور انکو طرح طرح سے لبھاتی ہیں تو آپ کے دل میں بھی ایک دفعہ کے لئے یہ خیال ضرور آئے گا "کہ کاش کوئی ہم کو بھی بھگا کر لے جائے"! غرضکہ ہر حسن پرست لعبد شوق ان پیکران جمال کے ذریعہ اغوا ہو جانا اپنی انتہائی خوش بختی تصور کرے گا۔

یہ نہ سمجھئے کہ یہ حسین و جمیل لڑکیاں صرف گبرو جوانوں ہی کو اغوا کرتی ہیں بلکہ ان کے اغوا کرنے کی پریکٹس اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ وہ نوجوانوں کے دادا ابا کو بھی اغوا کرنے سے نہیں چوکتیں چنانچہ حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ "بالٹی مور" (امریکہ) کے ایک بڑے میاں کو امریکہ کی ایک مہ پارہ اغوا کر کے واشنگٹن لے گئی۔ اور بڑے میاں جو اللہ کے فضل سے پوتا پوتی والے تھے سب کو چھوڑ چھاڑ لیے ہوئے جائے کہ "خط بھی نہ بھیجا رسید کا"!

دادا ابا کے پوتوں نے پولیس میں جا کر رپٹ لکھوائی کہ جناب والا ہمارے دادا ابا جن کی عمر تقریباً ۸۰ سال کی تھی یکایک غائب ہو گئے۔ ہیں ہمارا خیال ہے کہ کسی بدمعاش نے ان کو ٹھکانے لگا دیا ہے۔ پولیس اس بوڑھے کے قتل کا سراغ لگاتی رہی۔ آخرا سے پتہ چلا کہ بڑے میاں خود تو قتل نہیں ہوئے ہیں البتہ انکا پلپلا دل ایک مہ پارہ کی تیز نظرے بری طرح مجروح ہو گیا ہے اور وہ آجکل واشنگٹن کے ایک ہوٹل میں پڑے ہوئے ہیں اور ہائے دل۔ وائے دل کی صدا بلند کر رہے ہیں۔

جب اس سانحہ کی اطلاع بڑے میاں کے بیٹوں پوتوں اور نواسوں کو ہوئی تو وہ بڑے میاں کے زخم دل اور زخم جگر کی کیفیت معلوم کرنے کے لئے واشنگٹن پہنچے، وہاں پہنچکر کیا دیکھتے ہیں کہ بڑے میاں کا سرانکی پرانی اور نوجوان نائیٹ کے زانو پر ہے اور وہ موٹے موٹے آئینوں کی عینک کے ذریعہ لیٹے ہوئے اس مہ پارہ کے جمال جہان آرا کی قصیدہ خوانی میں مصروف ہیں۔ جوں ہی بڑے میاں نے اپنی امت کو دیکھا آپے سے باہر ہو گئے اور انکو نہایت عزت کے ساتھ ہوٹل سے نکلوا دیا۔

جب بڑے میاں کی امت کو یہ یقین ہو گیا کہ انکے جد اعلیٰ نے بڑھاپے میں دین عیسوی چھوڑ کر حسن پرستی اختیار کرلی ہے تو انہوں نے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا اور بڑے میاں کو اغوا کرنے والی لڑکی کے خلاف ایک بوڑھے کے اغوا کرنے کا استغاثہ دائر کردیا۔ معاملہ عدالت میں گیا۔ مجسٹریٹ نے بڑے میاں کو سمجھایا کہ حضرت آپکی عمر اس طرح لڑکیوں کے ہاتھوں اغوا ہونے کی نہیں ہے۔ اپنے بچوں پر رحم کیجئے۔ مگر بڑے میاں نہ مانے اور انھوں نے عدالت کو بتلا دیا کہ وہ اس حسینہ سے شادی کئے بغیر نہیں رہینگے۔

آخر اس خرابہ پر معاملہ رفع دفع ہوا کہ بڑے میاں رہینگے تو بالٹی مور ہیں لیکن انکے دل کے زخموں کی مرہم پٹی بدستور انکی خوبصورت نائیلٹ کرے گی۔

اس عجیب واقعہ سے اندازہ لگا لیجئے کہ مغرب میں کیسی کیسی طرحدار لڑکیاں پیدا ہو گئی ہیں جو نوجوانوں کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ان بوڑھوں کے اغوا سے بھی باز نہیں آتیں جو قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں اگر یہ لڑکیاں کسی طرح چند روز کے لئے ہندوستان آجائیں اور ہندوستان کے نام نہاد لیڈروں کو اغوا کر کے لے جائیں تو ہندوستان کو ان بیروں کی ابن الوقتی سے تو کم از کم نجات مل جائے۔

ادب لطیف

اے دل وہاں چلا جا!

از جناب محمد اسلام خاں فتحپوری

اے دل وہاں چلا جا۔
جہاں محبت کی دیوی ہو۔ اور محبت ہو۔ ہر چیز میں محبت کا جلوہ ہو۔ جا اور محبت کا ہو جا۔

اے دل وہاں چلا جا۔
جہاں محبت کی دیوی اپنے پرستاروں کو شراب لطف سے اپنا بنا رہی ہو۔
جا اور تو بھی ایک جام بیکراں کا ہو جا!

اے دل وہاں چلا جا۔
افق کے اس طرف۔ جہاں دنیائے محبت ہے۔ جہاں کا ذرہ ذرہ رسوائے محبت ہے۔ اے رسوا دل جا اور محبت کا ہو جا۔

اے دل وہاں چلا جا
جہاں آسمان اور زمین ملتے ہیں اور ایک نامعلوم عرصہ سے ایک پُرکیف محبت کا ترانہ ہم آہنگ ہو کر گا رہے ہیں اور گاتے رہیں گے۔ جا اور ترانۂ محبت کا ہو جا۔

اے دل وہاں چلا جا۔
جہاں دریائے محبت کی لہروں نے ایک مسحور کن ساز چھیڑا ہو اور وہ ساز سننے والوں کو کھو دیتا ہو، جا اور انھیں لہروں میں کھو جا۔

اے دل وہاں چلا جا۔
جہاں کامل سکون اور خاموشی ہو جا! اے دل مضطرب جا۔ اور دائمی خاموشی کے ترانہ میں گم ہو جا!

ص سے بہت زیادہ اہم ہے۔ وہ اس لئے پیدا ہوئی ہیں کہ معاشرتی گاڑی کو آگے بڑھائیں اچھی نسلیں پیدا کریں۔ مردوں میں ہمت اور جرأت کے جذبات کو ابھاریں اور خانگی زندگی کو خوشگوار بنائیں۔ انکو اس چیز کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہمیشہ ان نوجوانوں سے بچنے کی کوشش کریں جو ان کے ساتھ محبت رکھنے کے مدعی ہیں۔ کیونکہ انکی محبت ایک فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

اس خانہ ساز عشق کے بعد جو شادیاں ہو رہی ہیں وہ نوے فیصدی ناکام ہیں اس لئے ہمیشہ عشق پر مصلحت اور ضروریات کو ترجیح دیں اور ایسے نوجوانوں سے شادیاں کریں جو عشق کے مدعی نہیں ہیں۔

وزیر تجارت جنوبی افریقہ کی تقریر

نیٹال ۱۴ نومبر۔ جنوبی افریقہ کے وزیر تجارت نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کے خلاف سازش کرنے کا الزام چند لوگوں کے خلاف تھا جن کے نام بھی اخباروں میں شائع ہو چکے تھے لیکن اب ان لوگوں میں سے تقریباً سب یا تو جنوبی افریقہ کے باہر چلے گئے ہیں یا قید ہو چکے ہیں وزیر موصوف نے یہ بھی فرمایا کہ ہٹلر کی شرارتوں کا خاتمہ کر دینا ضروری ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ جنوبی افریقہ میں جونکہ قیمتی دھاتوں کی کانیں ہیں اس لئے ہر ہٹلر کی للچائی ہوئی نظر اس خطہ پر پڑ رہی ہیں آخر میں آپ نے برطانیہ سے تعاون پر زور دیا۔

آسٹریلیا کی وزارت میں تبدیلیاں

لندن ۱۱ نومبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ آسٹریلیا کی کیبنٹ میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں بحری۔ بری اور ہوائی فوج کا انتظام کرنے کے لئے نئی وزارت قایم کی گئی ہے۔

لندن ۱۴ نومبر۔ برطانیہ اور اسپین کے درمیان تجارتی معاہدہ کی بات چیت جاری ہے۔

عالم نسواں

لڑکیوں کو عشق بازی کا مرض

ایک مغربی خاتون کے خیالات

آپ یہ نہ سمجھئے کہ صرف ہندوستان ہی میں لڑکیوں کی عشق بازی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ ہندوستان کے علاوہ مغربی ممالک میں بھی لڑکیوں کی عشق بازی کو قابل اعتراض سمجھا جاتا ہے۔ ذیل میں ہم "ماڈرن وومن" سے ایک یوروپین خاتون کے ایک مضمون کے بعض حصوں کا ترجمہ ناظرین کی معلومات کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

عشق ایک سوشل لعنت ہے۔ جو لڑکیوں کو تباہی اور موت کی جانب لئے جا رہی ہے۔ کوئی خطرناک سے خطرناک بیماری لڑکیوں کے لئے اس قدر مہلک نہیں ہے جس قدر کہ عشق۔ کیونکہ بیماری انسانی زندگی کا خاتمہ کر کے بیمار کو زندگی کی کشاکش سے نجات دلا دیتی ہے لیکن عشق تمام عمر کے لئے بیمار بنا دیتا ہے۔

ایک دوسش، میں ایسی بےشمار لڑکیوں سے واقف ہوں جن کی زندگی عشق کی بدولت تباہ اور برباد ہو گئی پچھلے دنوں مجھے ایک اچھے خاندان کی ایک ایسی لڑکی سے ملنے کا اتفاق ہوا جو دن کو تو چند گھنٹہ کسی دوکان پر کام کرتی تھی۔ اور رات کو جہاں جگہ مل جاتی تھی سو جاتی تھی۔ لڑکی بے حد حسین تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ۱۶ سال کی عمر میں ایک نوجوان کی محبت میں مبتلا ہو گئی۔ جس نے اس سے شادی کرلی۔ لیکن ڈیڑھ سال کے بعد اسے ٹھوکریں کھانے کے لئے تنہا چھوڑ دیا۔

عشق اور محبت درحقیقت بری چیز نہیں ہے۔ لیکن اس زمانہ میں جو عشق عام ہے وہ نفس پرستی کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ یہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ آجکل کے نوجوان اسی عشق نما نفس پرستی کی بدولت بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتے ہیں، اور چند روز کے بعد جب ان کی نفسانی خواہشات معمول پر آجاتی ہیں۔ تو عشق کی گرمی ٹھنڈی ہو چکتی ہے۔ آپس میں ناچاقی شروع ہوتی ہے۔ اور جدائی کی نوبت آجاتی ہے۔

لڑکیوں کو عشق اور محبت کے فریب میں مبتلا کرنے کے لئے مردوں کا ایک مخصوص طبقہ انتہائی عیاری اور مکاری سے کام لے رہا ہے یہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ بھولی اور کمسن لڑکیوں کو محبت کا فریب دیتے ہیں۔ انکو طرح طرح کے سبز باغ دکھاتے ہیں اور انکی جوانی سے چند روز فائدہ اٹھانے کے بعد کسی نئے شکار کو تلاش کرتے ہیں۔

عورتوں اور لڑکیوں کے ان شکاریوں کے ہاتھوں یورپ اور امریکہ میں ہر سال لاکھوں لڑکیوں کی جوانیاں برباد ہوتی ہیں۔ جوانی کے برباد ہونے کے بعد یہ لڑکیاں یا تو آوارہ ہو جاتی ہیں یا ملازمتیں کر کے پیٹ پالتی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی لڑکی شادی کرنا چاہتی ہے تو اسے اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں پہلے کی طرح اسے فریب نہ دیا جائے۔

عورتیں اور لڑکیاں عشق اور محبت کے اس فریب میں اس لئے بھی مبتلا ہوتی ہیں کیونکہ شاعروں اور ناول نگاروں نے عشق کو اس قدر خوشنما صورت میں پیش کیا ہے کہ اسکو ایک خوبی سمجھا جانے لگا ہے۔ حالانکہ یہ دیوانگی اور جنون کا دوسرا نام ہے۔ چنانچہ میں نے اکثر عورتوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ عشق اور محبت کے بغیر زندگی بیکار ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں حقیقی عشق اور محبت کا کہیں وجود بھی ہے۔

میں نوجوان لڑکیوں سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ دنیا میں عشق اور محبت کرنے کے لئے نہیں پیدا ہوئی ہیں بلکہ انکی زندگی کا مقصد اس ص

بچوں کی دنیا

بارش کا پانی صاف اور میٹھا کیوں ہوتا ہے

اس سوال کا جواب دینے کے لئے پہلے ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پانی کھاری کیوں ہوتا ہے پانی دراصل کھاری اس لئے ہوتا ہے کہ اس میں بہت سے قسم کے نمک یا کئی قسم کی اور معدنیات مل جاتی ہیں جو زمین میں ہوتی ہیں۔ اگر پانی ان نمکوں یا معدنی چیزوں سے صاف کرلیا جائے تو پانی بالکل صاف اور بالکل میٹھا ہو جائے نلوں میں جو پانی آتا ہے وہ بھی بہت میٹھا ہوتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ اُسے مختلف طریقوں سے صاف کرلیا جاتا ہے۔ اس لئے وہ خوب میٹھا ہو جاتا ہے۔

بارش کا پانی تو سمندر سے بھاپ بن کر آتا ہے جب سمندر جھیل یا دریاؤں سے پانی بھاپ بنکر اوپر اٹھتا ہے تو نمک یا اور ایسی ہی معدنی چیزیں وغیرہ جتنی ہوتی ہیں سب انھیں میں رہ جاتی ہیں۔ بھاپ بالکل پاک و صاف ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ بھاپ جب بادلوں کی شکل میں آکر برستی ہے تو اسے بہت صاف اور خوب میٹھا پاتے ہیں۔ یہ تو تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ سمندر کا پانی بڑا ہی کھاری ہوتا ہے۔ اگر اس طرح پانی صاف نہ ہو جایا کرتا تو بڑا کھاری پانی برسا کرتا۔

ص مقبولیت گھٹنے لگتی ہے۔

چھٹی وجہ ہندوستانی ایکٹرسوں کا غیر تعلیم یافتہ ہونا ہے۔ کافی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے نہ تو وہ فن کی باریکیوں کو ذہن نشین کرسکتی ہے نہ فن کے متعلق اپنے مشاہدات و تجربات و فنی پہلوؤں پر اظہار خیال کرسکتی ہیں۔ اس لئے انکی اداکاری نئے اداکاروں کے لئے مشعل راہ ثابت نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی ایکٹریسیں شہرت دوامی حاصل کرنے سے محروم رہتی ہیں۔

ان وجوہ کے علاوہ بعض اتفاقات حادثات بھی ہیں مثلاً دوران فلم بندی میں کسی زخم یا چوٹ کی وجہ سے معذور ہو جانا، مالکان کمپنی اور اداآموز وغیرہ کی ناراضی بھی ایکٹرسوں کے زوال کا باعث ہوتی ہے۔

مندرجہ ذیل بالا امور، مالکان کمپنی اداآموزوں اور اداکاروں سے متعلق ہیں جب تک ان نقائص کو دور کرنے کی کوشش نہ کی جائیگی ہندوستانی اداکار مغربی اداکاروں کی طرح لازوال شہرت حاصل نہ کرسکیں گے۔ اور نہ فنی حیثیت سے اداکاری ترقی کرسکتی ہے۔

برطانیہ پر ہوائی حملہ

لندن ۱۴ نومبر۔ برطانی بحری محکمے نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز نے شٹلینڈ پر دو حملے کئے طیارہ شکن توپوں نے ہوائی جہاز کو بھگا دیا جو بم گرائے ان سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

روس اور برطانیہ

لندن ۱۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے اس مال کی ایک فہرست پیش کی ہے جو کہ وہ روس کو بھیجنا چاہتا ہے یہ اس بات چیت کا نتیجہ ہے جو کہ روس اور برطانیہ کے درمیان ہو رہی ہے۔

میونک کے حادثہ بم کے ہلاک شدگان

لندن ۱۱ نومبر۔ میونک میں بم کے حادثہ سے جو اشخاص ہلاک ہوئے ہیں انکے جنازہ کے وقت ہٹلر خود موجود تھا، ہٹلر کے ڈپٹی ہر ہیس نے اس موقع پر تقریر کی۔

پردۂ فلم

ہندوستانی ایکٹرسوں کی عارضی مقبولیت

از جناب نصیر الدین صاحب ہاشمی

دنیا کی سب سے مشہور ایکٹریس گاربو کی عمر اس وقت ۳۵ سال سے زاید ہے گویا اس کی جوانی ڈھل چکی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ کسی نوجوان اور خوبصورت ایکٹریس سے کم مقبول نہیں ہے۔ لیکن اس کے برخلاف ہندوستان میں حالت یہ ہے کہ ایک ایکٹریس زیادہ سے زیادہ دس پانچ سال پبلک میں محبوب رہتی ہے۔ اس کے بعد اس کی مقبولیت ختم ہو جاتی ہے جناب نصیر الدین صاحب ہاشمی نے ہندوستانی ایکٹریسوں کی اس ناکامی اور زوال پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جنکو ہم مووی لینڈ کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔

آجکل صرف چند ہی خوش بخت ایکٹریسیں ایسی ہیں جنکی شہرت و مقبولیت برقرار ہے۔ دوسری بیسیوں ایکٹرسوں کی شہرت و مقبولیت کا آفتاب زوال پذیر ہو چکا ہے۔ اور اکثر گوشہ گمنامی میں چلی گئی ہیں۔

ایکٹرسوں کے اسباب زوال پر بحث کرنے سے قبل یہ بیان کردینا ضروری ہے کہ اسٹیج اور پردہ سیمیں پر خصوصاً ایکٹرسوں کے لئے حسن و شباب نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر کسی ایکٹریس میں اداکاری کی خواہ کتنی ہی اعلیٰ صلاحیتیں کیوں نہ ہوں شہرت اور مقبولیت حاصل کرنا اگر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض ایکٹرسوں نے باوجود شباب رفتہ اور بدصورت ہونے کے اداکاری کی غیر معمولی صلاحیتوں کے باعث نام اور کمال پیدا کیا۔ لیکن اس قسم کے واقعات مستثنیات سے ہیں۔ یورپ امریکہ کی ایکٹریسیں اپنے حسن و شباب کی نگہداشت میں نہ صرف روپیہ پانی کی طرح بہاتی ہیں بلکہ اس کی خاطر ہر طرح کی ریاضت و قربانی بھی کرتی ہیں۔

چونکہ ہندوستان کی گرم آب و ہوا کے باعث یہاں عورت کم سنی ہی میں بالغ ہو جاتی ہے اور پھر اسی طرح اس کی جوانی بھی جلد ختم ہو جاتی ہے۔ اسلئے وہ تھوڑے عرصہ میں اپنے حسن و شباب کو کھو کر فلمی دنیا سے کنارہ کش ہونے پر مجبور ہو جاتی ہے دوسری وجہ ایکٹرسوں کی خرابی صحت ہے۔ ہندوستانی نگارخانوں میں ایکٹرسوں کی تعداد بالکل ناکافی ہوتی ہے جس کے باعث ایک ہی ایکٹرس کو کمپنی کے متعدد فلموں میں شب و روز کام کرنا پڑتا ہے اس طرح مسلسل محنت کی وجہ سے صحت متاثر ہوتی ہے اسکے علاوہ وہ ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ بری صحبت میں شراب نوشی کی عادت ہو جاتی ہے جس سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی ایکٹرسوں کی اکثریت پیشہ ور عورتوں کی ہے جنکی زندگی صنعت فلم کی خدمت کے علاوہ خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لئے وقف ہوتی ہے جس سے وہ امراض خبیثہ میں مبتلا ہو کر فلم کے لئے بالکل ناکارہ ہو جاتی ہیں۔

چوتھی وجہ ہندوستانی ایکٹرسوں کی خود پسندی و رعونت ہے۔ اکثر ہندوستانی ایکٹرسیں دو چار فلموں میں کام کرنے کے بعد اپنے آپ کو ماہر فن اور باکمال سمجھنے لگتی ہیں اور کسی سنجیدہ مشورہ پر عمل کرنا یا تحصیل فن کی کوشش کرنا کسر شان سمجھتی ہیں جس کی وجہ سے وہ کمال فن سے محروم ہو جاتی ہیں۔

پانچویں وجہ یہ ہے کہ ہندوستانی فلم ساز اداکاروں کی قلت کے باعث اپنے فلموں میں ایک مخصوص جوڑے کو بطور ہیروئن و ہیرو پیش کرتے ہیں۔ چونکہ ایک ہی قسم کی اداکاری کی وجہ سے فلموں میں تنوع پیدا نہیں ہوتا اور عوام یک رنگی اور مانوس چہروں سے اکتا کر نئے چہروں کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس لئے انکی ص

اقوالِ زریں

قدرت اور خلق کو دیکھکر خوش ہوا کرو۔

اگر تمہارے ہزار گھنٹے تنگی سے گذریں تو انکی تلافی صرف ایک گھنٹہ کے اندر سمجھ لو جو آرام سے گذر رہا ہو

اپنی زبان سے وہی بات نکالو جو بہترین ہو خواہ اس کے بدلے میں کوئی تمہارا شکریہ ادا کرے یا نہ کرے

اچھا کہنے سے اچھا کرنا بہتر ہے۔

بدصحبت سے اکیلا بیٹھا رہنا اچھا ہے۔

مصیبتوں کا اُس وقت تک مقابلہ کرتے رہو جب تک کہ وہ خود رفع نہ ہو جائیں۔

تمہاری تمام خواہشیں پوری نہیں ہوسکتیں۔

انسان بغیر دولت کے بھی خوش رہ سکتا ہے۔

وقت کا بیکار کھونا موت ہے اور اس سے فائدہ اُٹھانا زندگی ہے۔

خیرات کرنے سے آجتک کوئی غریب نہیں ہوا۔

عورت اپنی زندگی میں ایک دفعہ محبت کرتی ہے۔

عورت سا ہمدم اور دمساز کوئی نہیں۔

موجِ تبسم

بیوی شوہر کی ماں بہنوں کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔ شوہر نے ذرا ترش روئی کے ساتھ کہا۔ کیا تمہیں میری ماں بہنوں کے متعلق کوئی ایک اچھی بات بھی یاد نہیں۔

بیوی۔ ہاں ایک بات تو یاد ہے وہ اس بات کی مخالفت کرتی تھیں کہ تمہاری شادی میرے ساتھ ہو

پولیس مین (موٹر کو روکتے ہوئے) تم پچاس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر کیوں چلا رہے ہو

ڈرائیور۔ بریک خراب ہو گئے ہیں۔ میں جلد سے جلد گھر پہنچنے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔

نوجوان۔ (کتب فروش سے) کیا میں یہ کتاب لے جا سکتا ہوں؟

کتب فروش۔ [illegible]

نوجوان۔ [illegible]

کتب فروش۔ [illegible]

نوجوان۔ [illegible]

ایک لڑکے کا نام فردوسی تھا۔ لڑکے کے استاد نے اس سے پوچھا آپکو فارسی کی شاعری سے بہت ذوق ہوگا۔

لڑکا: جناب میں تو لوہار ہوں۔

اعلیٰ خیالات دل سے آتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ جانتے ہیں

لندن کے موجودہ اخبارات میں سب سے قدیم اخبار مورننگ پوسٹ ہے۔

جزائر برطانیہ کی سب سے پرانی نوآبادی نیو فاونڈلینڈ ہے۔

سمندر کی سب سے زیادہ گہرائی ۳۲۰۰۹ فٹ ہے۔

دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ ہے۔

زمین کی سطح کا رقبہ ۱۹ کروڑ اور ۷۰ لاکھ مربع میل ہے

دنیا میں سب سے گہری سونے کی کانیں آسٹریلیا میں پائی جاتی ہیں۔

دنیا کا سب سے قدیم اخبار پیکنگ گزٹ ہے۔

دنیا کا سب سے اونچا پلیٹو تبت ہے۔

ہندوستان میں سب سے پہلے پرتگال کے باشندے سمندر کے راستے سے آئے۔

لارڈ سٹینلے ہندوستان کے سب سے پہلے سکریٹری آف سٹیٹ تھے۔

افسانہ

عاشق کی آپ بیتی

از مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی

خدا خدا کر کے پچھلے پہر آنکھ لگی تھی۔ کچھ دن چڑھے آنکھ کھلی، دماغ کی خشکی محبت کا لازمی نتیجہ ہے۔ دماغ میں خشکی ہوتی ہے تو آنکھ لگنا بھی مشکل ہوتا ہے اور آنکھ کھلنا بھی۔ ارے آنکھ کھلی تو بھاگا ہوا مکان کی تیسری منزل پر گیا۔ جلوہ گاہ کی طرف آنکھ اٹھائی۔ میں سامنے کے بالاخانہ پر ہمیشہ ایک خوبصورت چہرہ کو اپنا منتظر پاتا تھا، لیکن آج وہاں حسرت و یاس کے سوا کچھ نہ تھا۔ دھوپ اچھی طرح پھیلی ہوئی تھی مطلع صاف تھا۔ شوق نے میری آنکھوں کی روشنی دوگنی کر دی تھی پھر بھی کچھ نظر نہ آتا تھا یہ عالم دیکھکر دل بے چین ہوگیا۔ طرح طرح کے تصورات دل میں ہجوم کرنے لگے۔ خدا وندا یہ کیا معاملہ ہے۔ بنصیب دشمناں کچھ مزاج علیل ہے۔ کہیں تشریف لے گئیں۔ راز تو ایک ماہ سے فاش ہو چکا ہے۔ پھر کیا والدین نے منع کر دیا۔ ایسا ہوتا تو وہ مجھے خط لکھتیں۔ کل شام تو نامہ محبت موصول ہوا ہے۔ اس میں کسی بات کا ذکر نہ تھا۔ (جیب سے لفافہ نکالکر نے سرے سے پڑھتا ہوں اور اپنے دل سے کہتا ہوں) ایک لفظ نہیں۔ ذکر نہیں۔ ہاں آج میں کسی قدر تاخیر سے اٹھا۔ انتظار کر کے چلی گئی ہونگی۔ آجکل اسکول میں تعطیل ہے۔ رات دن گھر میں رہتی ہیں۔ تھوڑی دیر میں پھر آتی ہونگی۔ اس طرح دل کو تسلی دیکر حوائج ضروری میں معروف ہوگیا۔ غسل کیا لباس بدلا۔ بال سنوارے۔ چائے کے دو گھونٹ پئے اور پان کھایا۔ ایک چھوٹی تقطیع کی کتاب اٹھا کر سہ منزلہ پر پہنچا۔ ٹہل رہا ہوں کبھی نگاہ کتاب پر ہے کبھی منزل یار پر لیکن وہی مایوسی وہی بیتابی۔ آج اس صحن بام جہاں حُسن تجلیات کی بارش کرتا تھا اور فردوس کے گل بوٹے اگاتا تھا ہو کا عالم ہے۔

(۲)

آخر جب دل بہت بے چین ہوا تو مکان کے نیچے اُترا۔ اڑوس پڑوس کے جن آدمیوں سے جان پہچان تھی۔ ان سے باتوں باتوں میں اخفائے حال کی کوشش کی لیکن کچھ سُراغ نہ ملا۔ اسی جدوجہد میں دن کے بارہ بج گئے۔ آج قاصد کا بھی پتہ نہ تھا قاصد کون تھا؟ مقصود نامی بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا جو میرے مکان سے ۲ میل کے فاصلہ پر تھا۔ دل نے کہا آہ اب تک دو مرتبہ مقصود آ چکا ہوتا۔ صفیہ کو اتنا سکون کہاں تھا کہ نہ خود لب بام آتی اور نہ مقصود کو بھیجتی۔ ضرور وہ آج مکان میں نہیں ہے۔ اُس کا قاعدہ تھا کہ اگر ایک گھنٹہ کے لئے بھی کہیں جاتی تھی تو کسی نہ کسی طرح مجھے مطلع کر دیتی تھی ضرور والدین نے یکایک اسے کہیں بھیج دیا ہے لیکن کہاں بھیجا ہے؟ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی۔ بابو صاحب (صفیہ کے والد) تو موجود ہیں اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کسی اور شخص کے ہمراہ روانہ کیا ہے۔ شاید ماں اور چھوٹے بہن بھائی بھی گھر میں موجود نہیں ہیں۔ مفارقت جس کی میعاد لا معلوم ہوتی تھی تیر و نشتر کی طرح دل کو مجروح کرنے لگی۔ میں بیماروں کی طرح پلنگ پر گر پڑا بدن میں روح نہ تھی۔ طبیعت اس قدر افسردہ اور مضمحل تھی کہ بات کرنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ آخر دل نے کہا کہ مقصود کے مکان پر جاکر تحقیق حال کرنی چاہیئے۔ اعضاء جواب دے رہے تھے لیکن شوق نے قوت پیدا کی میں اٹھا کپڑے پہنے اور چھڑی ہاتھ میں لے کر بالاخانہ سے اترا تین میل کی مسافت بمشکل ایک گھنٹہ میں طے ہوئی مقصود کے مکان پر پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبخت موجود نہیں۔ جی چاہتا تھا کہ دیواروں سے سر ٹکرا کر اپنا خاتمہ کر دوں۔ بڑی دیر تک دروازہ پر ٹہلتا رہا اور آخرکار آہستہ آہستہ واپس ہوا

(۳)

ایک فرلانگ کا فاصلہ طے ہو گیا مقصود لڑکوں میں کھیلتا نظر آیا۔ میں نے اسے اپنے پاس بلایا پوچھا کہ بیگم صاحبہ آج کہاں ہیں اُس نے کہا مجھے خبر نہیں۔ میں کل شام کو جب گھر آنے لگا تو انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اب تم نہ آنا جب ہمیں ضرورت ہوگی خود بلالیں گے۔ مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئیں۔ جائیں گی کہاں گھر ہی میں ہونگی لڑکے کے بیان سے مجھے بڑی مایوسی ہوئی جب میں نے بہت کرید کرید کر پوچھا تو اتنا سراغ ملا کر چلتے وقت بابو جی نے لڑکے سے کہا کہ گھر جاتے ہوئے گمی گاڑی والے سے کہہ دینا کہ ملتیں بلایا ہے۔ اس سے زیادہ کچھ معلوم نہ ہوسکا۔ میں مایوسانہ لڑکے سے رخصت ہو کر گمی گاڑی والے کے ہاں پہنچا محبت نے

جرمن جہازوں کے برطانیہ پر بم

لندن ۱۴ نومبر۔ کل شٹلینڈ پر چار جرمن ہوائی جہازوں نے دوسری مرتبہ جو حملہ کیا تھا اس کے بارے میں مزید اطلاع ملی ہے کہ ہوائی جہازوں نے کم سے کم بارہ بم گرائے، جنہیں سے ہر ایک بم پانسو پانسو پونڈ وزنی (تقریباً ۶ من) وزنی تھا ان میں سے چار بم سمندر میں گر گئے۔ چار بم خشکی پر گرے۔ یہ بم اسکولوں سے تقریباً ۴۰۰ گز کے فاصلہ پر گرے اور چار ایک پہاڑی سے تین میل کے فاصلہ پر پڑے لیکن کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بم کے ایک ٹکڑے سے ایک مکان کو معمولی نقصان پہونچا۔

جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ کل شٹلینڈ پر جو حملہ ہوا تھا اس میں برطانیہ کے دو ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے اور تمام جرمن ہوائی جہاز صحیح و سلامت واپس آگئے۔ رائٹر کا بیان ہے کہ برطانیہ کا کوئی ہوائی جہاز تباہ نہیں ہوا۔ اطلاع ملی ہے کہ آج صبح شٹلینڈ پر پھر جرمن ہوائی جہاز دیکھا گیا۔

سر سپرو کی گورنر یوپی سے ملاقات

لکھنؤ ۱۴ نومبر۔ سرتیج بہادر سپرو کل یہاں آئینگے سیاسی حلقوں کی رائے ہے کہ آپ گورنر یوپی سے ملاقات کریں گے اور لڑائی کے متعلق بورڈ قایم کرنے کے سلسلہ میں تبادلہ خیالات کرینگے اور جب تک صوبہ میں آئین معطل رہے اس عرصہ میں غیر کانگریسی لوگوں کو حکومت کا ساتھ دینے کے مسئلہ پر بھی غور کیا جائے گا۔

برمی وزیروں کا بیان

رنگون ۱۴ نومبر۔ گورنر کے بیان پر دو وزیروں نے اظہار کیا ہے۔ یوسا وزیر جنگلات بحیثیت مویاچٹ پارٹی نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ گورنر کا بیان وائسرائے کے بیان کے مقابلہ میں کم واضح ہے اور کہ ذمہ دار حکومت کی جانب تدریجی قدم " ۲۲ سالہ پرانا بیان ہے، لارڈ زٹلینڈ نے ۷ نومبر کو جب دارالامرا میں تقریر کی تو انہوں نے وجہ نوآبادیات کی پیچیدگیوں کو صاف طور پر بیان کر دیا اس لئے ہمارا یہ خیال حق بجانب ہے کہ حکومت برطانیہ نے برطانیہ کی ترقی کی رفتار ۱۹۱۹ء کی جانب ہٹنے کی کوشش کی ہے۔

یو پا یے ہوم منسٹر نے لارڈ زٹلینڈ کے بیان کی جانب توجہ مبذول کراتے ہوئے کہا کہ لارڈ زٹلینڈ اپنی تقریر میں برما کا ذکر آسانی سے کر سکتے تھے کیونکہ وہ ہندوستان اور برما دونوں کے وزیر ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ میں گورنر کے بیان سے مطمئن نہیں ہوں۔ گورنر کا بیان صاف نہیں ہے۔

پچاس ہزار جہاز راں جیل جانے کو تیار ہیں

مسٹر علی سکریٹری آل انڈیا جہاز راں فیڈریشن کا بیان

لندن ۱۴ نومبر. برطانی جہازوں پر کام کرنے والے ہندوستانی جہاز رانوں نے ہڑتال کر دی ہے اور اس سلسلہ میں اب تک ۳۰۰ ہندوستانی جہاز راں جیل بھیج دیئے گئے ہیں. واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ ستمبر کو لندن سے "نابری" نامی ایک جہاز جب روانہ ہونے والا تھا اس کے ۶۷ ہندوستانی جہاز رانوں نے حکم ماننے سے انکار کر دیا اور جہاز پر سوار ہونے کے بجائے وہ بندرگاہوں پر واپس چلے گئے انکو گرفتار کر لیا گیا اور سزا دیدی گئی. اس سلسلہ میں مسٹر علی سکریٹری آل انڈیا جہاز راں فیڈریشن نے مندرجہ ذیل بیان دیا ہے.

ہمارا ارادہ ضمانت پر رہائی حاصل کرنے کا نہیں ہے. آپ مزید فرماتے ہیں کہ اب تک ۲۰ ہندوستانیوں کو کیپ ٹاؤن میں ۵۰ ہندوستانی جہاز راں ڈربن میں ۸ بیریا میں ۱۳۰ لندن میں اور ایک بڑی تعداد میں ہندوستانی جہاز راں گلاسگو اور لیورپول میں جیل بھیجے جا چکے ہیں. کل ۷۰ سے زیادہ جیل بھیجے جا چکے ہیں. جھگڑے کی اصل وجہ دریافت کرنے پر رائٹر سے مسٹر علی نے کہا کہ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے کم سے کم ۱۵۰ ہندوستانی جہاز راں دشمن کے حملوں کا شکار ہو چکے ہیں اور ان سے کہیں زیادہ زخمی ہو گئے ہیں لڑائی چھڑنے کے دو ہفتہ بعد بورڈ آف ٹریڈ نے جہاز رانوں کی موت کا معاوضہ دینے کے متعلق ایک نقشہ تیار کیا جس کے مطابق ۲۰ روپے سے ۳۹ روپیہ ماہانہ تک تنخواہ پانے والے ہندوستانی جہاز راں کے لئے تین ہزار روپیہ اور ۴۰ روپے سے ۶۰ تک تنخواہ پانے والے کو پانچ ہزار روپیہ معاوضہ دینے کا اعلان کیا گیا. لڑائی چھڑنے سے پہلے آل انڈیا جہاز راں فیڈریشن نے مطالبہ کیا تھا کہ ہندوستانی جہاز رانوں کی تنخواہ میں ۵۰ فیصدی اضافہ کیا جائے. ایک رنگروٹ بھرتی کرنے والی کمیٹی منظور کی جائے لیکن اگر کوئی مطالبہ منظور نہیں کیا گیا لڑائی چھڑنے پر جہاز رانوں نے سو فیصدی اضافہ کا مطالبہ کیا اور جنگ کے خطرے کے طور پر ۱۰ پونڈ سالانہ کے ظہرانے کا مطالبہ کیا. جہازی کمپنیوں میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا. جن ۶۷ ہندوستانی جہاز رانوں کو ملٹری میں جگہ سزا دی گئی ہے. انکی تنخواہ میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ کر دیا گیا تھا. بمبئی میں ان سے دستخط لے لئے گئے تھے لیکن جب وہ ملٹری پہنچے تو انکو معلوم ہوا کہ دوسرے جہاز رانوں کی تنخواہ میں سو فیصدی اضافہ کر دیا گیا ہے انہوں نے بھی اتنا ہی مطالبہ کیا. مسٹر علی کا بیان ہے کہ ہمارے جہازی کوارٹروں سے برطانی جیل خانے بہتر ہیں اور اپنے مطالبات پورے کرانے کے لئے پچاس ہزار ہندوستانی جہاز راں گرفتار ہونے کے لئے تیار ہیں.

برما کا نو آبادیات کا مطالبہ

رنگون ۱۱ نومبر. گورنر برما کے بیان پر برما کے اخباروں نے بے اطمینانی ظاہر کی ہے اور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس بیان میں اب کوئی اشارہ نہیں کہ اس مسئلہ پر جنگ کے بعد غور کیا جائے گا. انکا کہنا ہے کہ برطانیہ کا مطالبہ ہندوستان سے بہتر ہے کیونکہ یہاں تو فرقہ وارانہ اختلافات بھی نہیں ہیں اور اگر حکومت ہندوستان کے مطالبہ پر اس وقت غور نہیں کر سکتی تو برما کے درجہ نو آبادیات کے مطالبہ پر فوراً غور کرنا چاہیئے اگرچہ ہندوستان اور برما کے مطالبے ایک سے نہیں ہیں لیکن آزادی دینے کا مسئلہ ایک ہی بنیاد پر مبنی ہے. اخباروں کے ایک طبقہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ وزارت کو اس مسئلہ پر مستعفی ہو جانا چاہیئے. برطانی اخباروں نے اس بیان کی تائید کی ہے لیکن اس بیان پر کسی وزیر نے تبصرہ نہیں کیا کیونکہ پوری کیبنٹ کا ابھی تک اجلاس نہیں ہوا. ڈاکٹر باما سابق وزیر اعظم نے جو اسوقت برما کی آزادی کے حامی طبقہ کے لیڈر ہیں اس بیان کو نکمے سے بدتر قرار دیا ہے اسوقت برما کے باشندوں کا عام مطالبہ یہ ہے کہ انھیں فوری اور غیر مشروط آزادی دی جائے اور بیان میں ایسی کوئی چیز نہیں. جو ان کے لئے اطمینان کا باعث ہو.

بیس جلدوں میں ہندوستان کی تاریخ

پٹنہ (بذریعہ ڈاک) سر جادو ناتھ سرکار اور مسٹر جے ودیا النکار نے بھارتیہ اتہاس پریشد میں ایک اسکیم پیش کی ہے کہ ہندوستان کی تاریخ ۲۰ جلدوں میں لکھی جائے. پریشد کا جلسہ بابو راجندر پرشاد کی صدارت میں ہوا. ایڈیٹروں کا ایک بورڈ بنایا گیا ہے جس کے صدر سر جادو ناتھ سرکار ہیں اس کا صدر دفتر بنارس ہوگا. اس میٹنگ میں بڑے بڑے ماہرین تاریخ موجود تھے سر جادو ناتھ سرکار بیماری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے.

اسٹھونیہ سے روس کے نئے مطالبات

کوپن ہیگن ۹ نومبر. ٹالن سے اطلاع ملی ہے کہ روس نے اسٹھونیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ جزیرہ میں ہوائی اڈوں کے علاوہ جیسا کہ معاہدہ کی رو سے قرار پایا تھا اسٹھونیہ کے اندر ہوائی اڈوں کی اجازت دی جائے.

قوم پرست مسلمانوں کی کانفرنس

دہلی ۱۴ نومبر. دہلی کے قوم پرست اور ترقی پسند مسلمانوں کا جلسہ کوٹھی حاجی علی جان میں ملا واحدی میونسپل کمشنر کی صدارت میں ہوا جس میں ۵۰ کے قریب سرکردہ اصحاب شریک ہوئے جلسہ میں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ دہلی میں دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ایک آل انڈیا کانفرنس اس صورت حالات پر غور کرنے کے لئے بلائی جائے جو کانگریس اور مسلم لیگ کی بات چیت سے پیدا ہوئی ہے اور ان ذرایع پر غور کیا جائے جس سے مسلمانوں کو قومی تحریک سے زیادہ قریب لایا جائے مولانا نورالدین بہاری کانفرنس کے کنوینر مقرر ہوئے ہیں

چین سے برطانی فوج واپس بلائی جائیگی

لندن ۱۳ نومبر. دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ یورپ میں لڑائی سے پیدا شدہ صورت حالات کے پیش نظر یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ شمالی چین میں صرف اتنی فوج رکھی جائے جو وہاں برطانوی جان و مال کی حفاظت کرنے کے لئے کافی ہو. فرانس کے سفیر نے اعلان کیا ہے کہ شمالی چین سے فرانس کی فوج بھی اس طریقہ سے واپس بلا لی جائے گی جس طریقہ سے برطانیہ بلائے گا.

کانگریس اور برطانی حکومت

مدراس. یوروپین ایسوسی ایشن کے بنگلور ڈسٹرکٹ سرکل میں تقریر کرتے ہوئے یوروپین لیڈر مسٹر ایف اے جیمز نے کہا کہ اگر جنگ زیادہ عرصہ تک جاری رہی تو ہندوستان مزید ٹیکس کے بار سے نہیں بچ سکتا آپ نے کہا کہ اسوقت ہندوستان میں پھوٹ ہونے کی وجہ سے برطانی حکومت کانگریس کے مطالبوں کو منظور نہیں کر سکتی. آپ نے گاندھی سے خاص طور پر اپیل کی کہ وہ میدان میں آئیں اور فرقہ وارانہ اتحاد پیدا کریں. آپ نے کانگریس کے رویہ افسوس ظاہر کیا کہ اس نے جنگ میں مدد دینے کو نامنظور کر دیا ہے. برطانی حکومت تنہا کانگریس سے ہی سمجھوتہ نہیں کر سکتی.

عراق کا وزیر اعظم قاہرہ میں

لندن ۱۱ نومبر. عراق کے وزیر اعظم نوری پاشا قاہرہ پہونچے اور مصر کے وزیر اعظم سے فلسطین کے مسئلہ کے متعلق بات چیت کی.

مدر انڈیا کے متعلق لیڈران قوم کی رائیں

شریمتی بھولا بھائی ڈیسائی

میں انڈیا سینے ٹون پکچرس کے کارکنان کو "مدر انڈیا" فلم پیش کرنے پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں. علاوہ فنی خوبیوں کے اس فلم میں دکھائے گئے خیالات نہایت خوبی سے ظاہر کئے گئے ہیں. میں تہ دل سے انکی کامیابی کا خواہاں ہوں.

مسز سروجنی نائیڈو

ہم رنگین فلم "مدر انڈیا" کی نمائش پر انڈیا سینے ٹون پکچرز کو مبارکباد دیتے ہیں. کیونکہ اس فلم نے آل انڈیا ویمن کانفرنس کے لئے ایک نہایت اعلیٰ فضا پیدا کر کے کانفرنس کے ضروری اصولوں کو نہایت خوبی سے واضح کر دیا ہے. انسانی اصولوں اور زندگی کے لئے یہ فلم خاص طور پر موزوں ہے ہمیں چاہیئے کہ اس کی تہ دل سے قدر کریں.

مسٹر آصف علی

"مدر انڈیا" رنگین فلم نہایت ہی دلکش ہے. کہانی نہایت دلچسپ ہے. موجودہ تعلیم کی وجہ سے برگشتہ نوجوانان کے لئے اس میں کافی سبق موجود ہے. پرانی ماں اور نئی تہذیب کی ماں کا فرق جو اس تصویر میں دکھلایا گیا ہے. واقعی سبق آموز ہے. پرانی اور نئی روشنی کے نوجوانوں کا فرق بھی اس فلم میں بخوبی طور پر واضح کیا گیا ہے. ہر ایک ہندوستانی کو یہ فلم دیکھکر سبق حاصل کرنا چاہیئے.

مسٹر برج لعل نہرو

"مدر انڈیا" اپنی قسم کی بہترین فلم ہے میں نے اس سے پیشتر ایسی رنگین فلم کبھی نہیں دیکھی اس کے بہت سے سین نہایت دلچسپ اور دیدہ زیب ہیں. مغربی تہذیب ہمیں کس طرف لے جا رہی ہے. اس فلم میں بخوبی طور پر واضح کیا گیا ہے. ماں کے ایثار و قربانی دل پر ایک زبردست اثر کرتے ہیں مجھے امید ہے کہ یہ فلم جو ہندوستانی لڑکے اور لڑکیوں کو صحیح راستہ دکھلانے کے لئے تیار کی گئی ہے. ضرور کامیاب ہوگی. میں سفارش کرتی ہوں پبلک اسے جوق در جوق دیکھے.

مدر انڈیا کی نمائش ۱۱ نومبر ۱۹۳۹ء سے نشاط ٹاکیز کانپور میں ہو رہی ہے.

نقد و تبصرہ

مضامین محمد علی

مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے نہ صرف ہندوستان بلکہ ساری دنیا میں کون ایسا انسان ہوگا جو واقف نہ ہو. علم و ادب اور سیاست کے شناور یگانہ کے بلند پایہ تاریخی، ادبی، سیاسی، اور مذہبی مضامین کا یہ مجموعہ ہے.

دنیائے علم و ادب کو مولوی محمد سرور بی اے (آنرز) پروفیسر تاریخ اسلام مکتبہ جامعہ دہلی کا ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے نہایت محنت اور کاوش کے ساتھ ان مضامین کو ترتیب دیکر ایک خوبصورت مجلد کتابی صورت میں مکتبہ جامعہ دہلی سے شایع کیا ہے.

مولانا محمد علی مرحوم کے مضامین کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے برابر ہے البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان مضامین کے مطالعہ کے بعد آدمی حقیقی معنوں میں آدمی کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے کتاب ۵۹۰ صفحات کی چھوٹی تقطیع پر مجلد نہایت خوبصورتی کے ساتھ شایع کی گئی ہے. قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ ملنے کا پتہ. مکتبہ جامعہ دہلی.

دنیا کی کہانی

پروفیسر محمد مجیب بی اے (آکسن) نے آل انڈیا ریڈیو اسٹیشن پر دنیا کی تاریخ اور اس کے ترقی پذیر تمدن و رسم و رواج پر وقتاً فوقتاً تقریریں کی ہیں یہ کتاب انھیں تقریروں کا مجموعہ ہے اس میں نہایت دلچسپ اور دلکش انداز میں دنیا کی پہلی تہذیب و ترقی کا ذکر کر کے یہ دکھایا گیا ہے کہ یونانی، ادبی، چینی مصری اور ہندوستانی کے خد و خال کیسے تھے. بعد ازاں عیسائی مذہب نے ان میں کیا رنگ پیدا کیا اور آخر میں اسلام نے اس میں کس قسم کا رنگ بھرا اور اس کی اصلاح کرنے میں کیا مدد کی.

مسلمانوں کی سیاست اور تہذیب پر نہایت عالمانہ تبصرہ کیا گیا ہے ترکوں اور تاتاریوں کے حملوں کا خلافت عباسیہ پر جو اثر پڑا اسکو بڑی قابلیت کے ساتھ دکھایا گیا ہے.

آخر میں جدید یورپ کی سیاست اور تہذیب پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے نتائج سے باخبر کیا ہے. اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تاریخ کو ادب افسانہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جس سے پڑھنے میں بڑی دلچسپی پیدا ہوتی ہے.

چھوٹی تقطیع پر ۲۲۷ صفحات پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ شایع کی گئی ہے. قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ. ملنے کا پتہ. مکتبہ جامعہ دہلی

قتیل اور غالب

اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والوں میں شاید کم ایسے حضرات ہوں گے جو کہ قتیل اور غالب جیسے باکمال شعرا سے واقف نہ ہوں. سید اسد علی صاحب انوری فرید آبادی بی ایس سی (علیگ) آئی. ایف. ایس نے ان ہی دونوں باکمال شعرا کے حالات تفصیل کے ساتھ اس کتاب میں لکھے ہیں.

اس کتاب میں غالب و قتیل کی زندگی کے حالات کے علاوہ انکی شاعرانہ کشمکش اور ادبی دشمنی کا ذکر اور اس پر تبصرہ نہایت خوبی سے کیا گیا ہے. ہمارا خیال ہے کہ اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری اور دلچسپی کا باعث ہوگا.

چھوٹی تقطیع پر ۱۳۰ صفحات پر عمدہ کتابت و کاغذ کے ساتھ شایع کی گئی ہے.

قیمت آٹھ آنہ ملنے کا پتہ مکتبہ جامعہ دہلی.

اجتماعی زندگی کی ابتدا

مولوی محمد عاقل صاحب ایم. اے پروفیسر معاشیات جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے اس کتاب میں جنگلی قوموں کے حالات زندگی اور انسان کی ابتدائی زندگی کے حالات بیان کرنے کے بعد یہ دکھایا ہے کہ انسان نے کس طرح تدریج ترقی کے منازل طے کئے ہیں.

زبان نہایت سلیس اور طرز بیان نہایت خوش اسلوب ہے.

کتاب مطالعہ کے قابل ہے چھوٹی تقطیع ۱۱۲ صفحات پر خوبصورتی کے ساتھ شایع کی گئی ہے.

قیمت آٹھ آنہ ملنے کا پتہ :- مکتبہ جامعہ دہلی.

ہندوستان کا دیہی قرض

پروفیسر مولوی محمد عاقل صاحب ایم اے نے نہایت اختصار کے ساتھ اس ۵۶ صفحہ کی چھوٹی تقطیع کی کتاب میں دیہاتوں کے قرض کے مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو نہایت خوبی سے نمایاں کر کے بتلایا ہے کہ ہندوستان کا کسان قرض کے بوجھ سے کسقدر دبا ہوا ہے.

ہمارے خیال میں ملک کے اس حصہ کو جو کہ دیہاتی زندگی سے کسی نہ کسی صورت میں وابستگی رکھتا ہے اس کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری اور مفید ہے.

قیمت صرف چار آنہ ملنے کا پتہ :- مکتبہ جامعہ دہلی

تاریخ ہندوستان کی تمہید

پروفیسر محمد مجیب صاحب بی اے (آکسن) ایک مختصر تاریخ ہند لکھ رہے ہیں اس تاریخ ہند کے لئے آپ نے ایک مقدمہ لکھا ہے جس کو اردو اکاڈمی کے جلسہ میں آپ نے پڑھا تھا. اس مقدمہ یا تمہید کو جامعہ ملیہ نے کتابی صورت میں شایع کر دیا ہے اس کے مطالعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پروفیسر مجیب صاحب کی یہ تاریخ ہند کس حد تک اس ضرورت کو پورا کر سکتی ہے جس کی اس وقت اشد ضرورت ہے یعنی ایک ایسی تاریخ کی جو کہ ہندوستان کی سچی اور حقیقی تاریخ کہلانے کی مستحق ہو.

چھوٹی تقطیع ۴۲ صفحات پر خوبصورتی کے ساتھ شایع کی گئی ہے. قیمت ۵

ملنے کا پتہ :- مکتبہ جامعہ دہلی

ہندوستان کے آثار قدیمہ

"ہندوستان کے آثار قدیمہ پر ایک اجمالی نظر" کے عنوان سے مولانا غلام یزدانی ڈائرکٹر آثار قدیمہ حیدر آباد دکن نے اردو اکاڈمی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی میں ایک مضمون پڑھا تھا جس کو اب کتابی صورت میں شایع کیا گیا ہے. اس مختصر سے مضمون میں یزدانی صاحب نے ہندوستان کے آثار قدیمہ پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے. وہ اس قابل ہے کہ ہندوستان کا ہر ایک بچہ واقف ہو.

چھوٹی تقطیع پر ۵۰ صفحات پر نہایت خوبصورتی کے ساتھ شایع کی گئی ہے. قیمت ۵

ملنے کا پتہ:- مکتبہ جامعہ دہلی

"ہمدم" کی ضمانت کا حکم واپس

لکھنؤ ۱۰ نومبر. گورنر یوپی نے اردو اخبار ہمدم کی ضمانت کا حکم واپس لے لیا ہے.

جاپان نے پولینڈ پر قبضہ تسلیم نہیں کیا

ٹوکیو ۱۰ نومبر. جاپان کے دفتر خارجہ کے ایک نمایندہ نے کہا کہ حکومت جاپان پولش سفیر کو ابھی تک تسلیم نہیں کرتی ہے.

ہز نیا مریں جب ایک برطانی جہاز پہونچا تو جرمن کی ین ڈوبی کشتی نے اس پر حملہ کیا مگر وہ بچ کر نکل آیا.

برطانیہ کی غلامی یا آزادی کیلئے جنگ

بمبئی ۱۱ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں "اختلاف رائے" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں اور دوسری قوموں کا جمہوری نظام اسی طرح قایم ہو سکتا ہے کہ بحیثیت مجموعی پوری قوم ملک کی بالغ آبادی کے وسیع حق رائے دہی کے اصول پر نمائندے چنے جو قوم کے خیالات اور احساسات کی نمائندگی کریں۔ یہ مضمون مہاتما جی نے علیگڈھ کے ایک مسلمان نامہ نگار کے خط کے جواب میں لکھا ہے۔ نامہ نگار نے کہا خط میں لکھا ہے کہ مسلمان اس معنی میں ایک علیحدہ قوم ہیں کہ وہ کسی دوسری قوم کے ساتھ ضم نہیں ہو سکتے۔ گذشتہ زمانہ میں نہ صرف مذہب بلکہ سماجی قاعدوں میں بھی یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئیں۔ مگر وہ سب ناکامیاب ثابت ہوئیں اور مسلمان عیسائی پارسی وغیرہ علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں۔ ہندوستان ایک ایسی سرزمین ہے جس پر مختلف قومیں آباد ہیں اور یہ کہ اسلام بعض موقعوں پر طاقت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ علاوہ ازیں نامہ نگار نے اس امر کا حوالہ دیا ہے کہ خلافت (؟) کے دوران میں مولانا ابوالکلام آزاد نے عدالت کے سامنے ایک بیان دیتے ہوئے عدم تشدد سے اختلاف ظاہر کیا تھا۔

مہاتما گاندھی اپنے جواب میں فرماتے ہیں کہ مجھے اس میں شبہ نہیں ہے کہ یہ خط اس سے تعلیم یافتہ مسلمانوں کے موجودہ انداز کی ترجمانی کرتا ہے میں قرآن شریف کے ترجمہ سے لے کر کوئی بڑی دلیل پیش نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ ایک غیر مسلم ہونے کی حیثیت سے مجھ میں یہ کمی ہے۔ اگر میں کوئی دلیل دوں تو قدرتی طور پر یہ کہا جائے گا کہ آپ ایک غیر مسلم ہوتے ہوئے مسلمانوں کے قرآن شریف کی کس طرح شرح کر سکتے ہیں۔ میرے اس جواب سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کہ میں اسلام اور دوسرے مذہبوں کا بھی اسی قدر احترام کرتا ہوں جتنا احترام مجھے خود اپنے مذہب کا ہے۔

میں اپنے نامہ نگار کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جنگ بدر اور پیغمبر اسلام کی زندگی کے دوسرے واقعات میری نظروں کے سامنے ہیں مجھے قرآن شریف کے ایسے ہی جملوں کا علم ہے جو میری تشریح کی تردید کرتے ہیں پھر بھی میں تو یہی رائے ظاہر کرونگا کہ کسی کتاب کی تعلیم یا کسی شخص کی زندگی اسی کتاب کے اقتباسات عبارت سے یا اس زندگی کے خال خال واقعات سے الگ ہو سکتی ہے مہابھارت خونریز جنگ کا ایک واقعہ ہے مگر میں نے سخت مخالفت کرتے ہوئے بھی یہ خیال ظاہر کر دیا ہے کہ جنگ اور ہنسا کی بے اثری کو ثابت کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی ہے۔

ہم ہندو مسلمان اور دوسرے فرقے جمہوری نظام اسی وقت قایم کر سکتے ہیں کہ بحیثیت مجموعی تمام قوم ملک کی بالغ آبادی کے وسیع حق رائے دہندی کے اصول پر نمائندے چنے جو قوم کے خیالات کی نمائندگی کریں۔ برطانوی حکومت نے جو اعلانات کئے ہیں ان میں برطانوی نیک اعتمادی کا کوئی وعدہ نہیں پایا جاتا۔ برطانی سامراج ابھی زوروں پر ہے اگرچہ سر سیموئل ہور اس کے برعکس اعلان کر چکے ہیں مگر اس کے باوجود بھی سامراج بڑی مشکل سے فنا ہوگی۔ ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی تجویز سے برطانی سامراج اور مضبوط ہوگی کیونکہ یہ تقسیم یا تو برطانیہ کی امداد سے یا تباہ کن خانہ جنگی سے ہی ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کانگریس کا ان دونوں میں سے کسی طریقہ سے بھی واسطہ نہیں ہوگا برطانیہ کے جنگ کے مقاصد کا اعلان کرنے سے انکار شاید مخفی طور پر اطمینان کا موجب بنا ہے۔ اس انکار سے کانگریس راستے سے ہٹ گئی ہے اور صوبوں سے کانگریس نے اپنا نظم و نسق واپس لے لیا ہے اس لئے اب مسلم لیگ کو یہ فیصلہ کرنے کا موقع مل گیا ہے کہ وہ ہندوستان کو تقسیم کرکے برطانیہ کے جوئے کو قایم رکھے گی یا غیر تقسیم شدہ ہندوستان کی آزادی کے لئے جنگ کرے گی۔ مجھے امید ہے کہ لیگ ہندوستان کو تقسیم کرنا نہیں چاہتی۔ اور میرا نامہ نگار مسلم رائے عامہ کی بڑی جماعت کی نمائندگی نہیں کرتا۔ جناب جناح صاحب اور پنڈت جواہرلال نہرو کے درمیان بات چیت پھر شروع ہوگی۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ اس بات چیت کے نتیجہ میں فرقہ دارانہ تنازعہ کے دیرپا حل کی شکل پیدا ہو جائے گی۔

مجھے مولانا صاحب کی طرف سے کچھ کہنے کا حق نہیں ہے وہ اپنے متعلق خود سب کچھ کہہ سکتے ہیں۔ میری یاد میں مولانا صاحب کی کوئی ایسی شہادت موجود نہیں جس کا حوالہ دیا گیا ہے میں اپنے نامہ نگار کی صداقت پر کوئی شبہ نہیں کرتا۔ اسلام کی اصل تعلیمات کے متعلق سالہا سال سے میری جو رائے ہے اس پر صرف اس شہادت سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اختلاف رائے آخر وقت تک رہے گا میں باہمی رواداری کا حامی ہوں۔

میرے نامہ نگار نے قوموں کے متعلق عجیب و غریب بات لکھی ہے۔ یہ کہنے کے لئے دلیل ہو گئی ہے کہ مسلمان ہندوستان میں ایک الگ قوم ہیں۔ مگر میں نے کبھی کسی سے یہ نہیں سنا کہ روئے زمین پر جتنے مذہب ہیں وہاں اتنی ہی قومیں آباد ہیں۔ اگر یہی بات ہے تو پھر اس کے تو یہ معنی ہوئے تبدیلی مذہب کے ساتھ آدمی کی قوم بھی تبدیل ہے۔ میرے نامہ نگار کے مطابق انگریز۔ مصری امریکن جاپان وغیرہ قومیں نہیں ہیں۔ مگر مسلمان پارسی، سکھ، ہندو، عیسائی۔ یہودی۔ بدھ مت کے حامی مختلف قومیں ہیں۔ اس سے کوئی غرض نہیں کہ یہ پیدا کہاں ہوئے۔ میرے نامہ نگار نے اپنے اس دعوی کی تائید میں بہت کمزور دلیل پیش کی ہے کہ قومیں اپنے مذہبوں کے مطابق جدا جدا ہیں اور جدا ہونا چاہیئے وہ اپنی ان ہونی بات کو قایم رکھنے کے لئے ضرورت سے زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں۔

میں اس بات کو بھی ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں کہ مسلمان بادشاہوں نے ہندوستان کو دو قوموں میں بانٹ دیا۔ اکبر کی مثال دینا تو غیر متعلق ہے۔ وہ مذہبوں کو خلط ملط کرنا چاہتے تھے مگر یہ ایسا خواب تھا کہ جس کی تعبیر نہیں ملی۔ مگر دوسرے مسلمان شہنشاہوں اور بادشاہوں نے ہندوستان کو یقیناً ناقابل تقسیم سمجھا مجھے یہ تاریخ سے معلوم ہوا ہے

جرمنی نے صلح کا دروازہ بند کر دیا

لندن ۱۶ نومبر شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ کی اپیل کی وجہ سے صلح کا جو چرچا چھڑا تھا۔ جرمنی کے جواب کے بعد وہ اب بالکل ختم ہو گیا ہے۔ برلن سے اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کے وزیر خارجہ ہر وان ربن ٹروپ نے بلجیم اور ہالینڈ کے سفیروں کو مطلع کیا ہے کہ چونکہ برطانیہ اور فرانس نے شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ کی صلح کی پیشکش کا کورا جواب دیدیا ہے اس لئے حکومت جرمنی نے صلح کی تجویز کو مردہ سمجھ لیا ہے۔ جرمنی کی طرف سے صلح کی اپیل کا جس طریقہ پہ جواب دیا گیا ہے اس کا ہالینڈ اور بلجیم کی رائے عامہ پر زبردست اثر پڑا ہے۔ بیان کیا جا رہا ہے کہ برطانیہ اور فرانس نے اپنے جوابوں میں صلح کا دروازہ ایک حد تک کھلا رکھا تھا لیکن جرمنی کی طرف سے اپنے جواب میں اتنی بھی مدارات نہ دکھلائی گئی اور اس نے صلح کی تجویز کو ٹھکرا کر دروازہ بند کر دیا۔

لندن ۱۵ نومبر۔ برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کا جو جنگی جہاز ڈل تباہ ہو گیا تھا اس کے چار گمشدہ جہازی مل گئے ہیں۔

نیلام مشینری

حسب الحکم جناب چیرمین صاحب بہادر میونسپل بورڈ کانپور

مشتہر کیا جاتا ہے کہ بنیا جہا بر واٹر ورکس کے دو بہت بڑے بڑے پمپنگ انجن معہ پرزوں کے بتاریخ ۲۵ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء کو بوقت دس بجے بنیا جہا بر میں نیلام کئے جاویں گے۔ خریدار کو بولی کا چوتھائی روپیہ فوراً بولی ختم ہونے پر جمع کرنا ہوگا۔ باقی روپیہ بورڈ کی منظوری آنے پر دینا ہوگا اور کل مال ایک مہینہ کے اندر اٹھا لینا ہوگا۔ مزید حالات نیلام کنندہ سے معلوم کیجیئے۔

المشتہر: عمر الدین اینڈ سنس میونسپل آکشنرز مسٹن روڈ کانپور۔

آسام کی وزارت نے استعفے دیدیا

شیلانگ ۱۵ نومبر۔ آج تین بجے سہ پہر کو آسام کی کانگریس کولیشن منسٹری نے گورنر کے سامنے اپنا استعفا پیش کر دیا۔ سات صوبوں میں کانگریسی وزارتیں پہلے ہی استعفے دے چکی ہیں اور سب استعفے منظور بھی کر لئے گئے ہیں۔ آسام کی وزارت کے استعفے دینے کے بعد آٹھواں صوبوں میں کامل آئینی جمود پیدا ہو چکا ہے اور آئین بالکل معطل ہو گیا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ آسام میں بھی کانگریس کولیشن منسٹری کے مقابلہ پر کوئی دوسری وزارت نہیں بن سکے گی اور وہاں بھی گورنر کو اپنے ہاتھ میں ہی اختیارات لینے پڑیں گے۔

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد ۱۶ نومبر۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس اتوار سے آنند بھون میں شروع ہوگا۔ ۲۰ نومبر کو دوشنبہ کے روز مہاتما جی کا مون برت ہوگا اور اسی روز ورکنگ کمیٹی کے ممبر آپس میں تبادلہ خیالات کرینگے۔ اسی روز شام کو ایک عام جلسہ ہوگا۔ جس میں بہت سے لیڈر تقریر کریں گے۔ ۲۱ نومبر کو ۹ بجے صبح آنند بھون میں یوپی پراونشل کانگریس کمیٹی کی کونسل کا جلسہ ہوگا۔ جو خاص طور پر اس غرض سے بلایا گیا ہے کہ کونسل مہاتما گاندھی سے جمود اور آئندہ قدم اٹھانے کے متعلق تبادلہ خیالات کرے۔ پہلے دو روز میں ممبروں اور لیڈروں کے درمیان آپس کے نجی مشورہ سے تمام باتیں بالکل صاف ہو جائیں گی۔

مخالف پارٹی کے لیڈر منتخب

لندن ۱۱ نومبر۔ پارلیمنٹری لیبر پارٹی کی میٹنگ میں مسٹر اٹیلی کو متفقہ رائے سے لیبر پارٹی کا چیرمین منتخب کیا گیا۔ اور مسٹر آرتھر گرین وڈ ڈپٹی لیڈر منتخب ہوئے

مسٹر بشمبر دیال ترپاٹھی کیخلاف مقدمہ

اناؤ ۱۵ نومبر۔ مسٹر بشمبر دیال ترپاٹھی ممبر اسمبلی کے خلاف مقدمہ کی سماعت آج جیل میں شروع ہوئی اور مقدمہ ۱۲ نومبر کے لئے ملتوی کر دیا گیا انکو بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے آپ کی گرفتاری کے سلسلہ میں میونسپل اسکول اور دفتر آج آدھے دن کے لئے بند رہا۔

فنلینڈ پر روسی ہوائی جہاز

لندن ۱۴ نومبر۔ ہلسنکی سے اطلاع ملی ہے کہ روس کا ہوائی جہاز فنلینڈ کے علاقہ کریلیا (جو کہ لینن گریڈ کے بالمقابل ہے) پر متواتر اڑتا رہا۔ اس پر طیارہ شکن توپ سے فائر کئے گئے۔

سو جہاز ڈبوئے جا چکے

لندن ۱۵ نومبر۔ لڑائی شروع ہونے سے ۱۴ نومبر تک برطانیہ کے ۴۵ جہاز (وزن ...۲۴۸ ٹن)، اتحادی جہاز (... ۴۸ ٹن) اور غیر جانبدار ملکوں کے ۳۴ جہاز (...۷۰ ۴۹ ٹن) جن ڈوبی کشتیوں کے ذریعہ ڈبوئے جا چکے ہیں۔

قاتلوں کی سزا بحال

دہلی ۱۵ نومبر۔ لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ آج ہائیکورٹ میں مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ اور مسٹر جسٹس سہل نے مرحوم مولانا ظفر الدین ایڈیٹر و بدو پرنٹر اخبار الامان دہلی کے قاتل شفیق احمد کی اپیل خارج کر دی اور اس کی پھانسی کی سزا بحال رکھی۔

سٹالن کا جانشین مقرر ہو گیا

لندن بذریعہ ڈاک معلوم ہوا ہے کہ سٹالن نے اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے ان کے بعد الکسی جبالو روس کے ڈکٹیٹر ہونگے انکی عمر ۴۳ سال ہے آپ کچھ دنوں سے روس کے دفتر خارجہ کے انچارج ہیں

چین کے آخری بندرگاہ پر قبضہ

ٹوکیو ۱۵ نومبر۔ تازہ ترین کمیونک مظہر ہے کہ جاپان کی فوج اور سمندر بلٹن کامیابی کے ساتھ آج بندرگاہ پکوئی میں اتر گئی یہ چین کا آخری بندرگاہ تھا جس پر جاپان نے قبضہ کر لیا ہے اب حکومت چین کا بیرونی دنیا تک پہنچنے کے لئے کوئی بحری راستہ نہیں رہا۔

جرمنی کا سابق کمانڈر انچیف گرفتار

کوپن ہیگن ۱۴ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ جرمنی کے سابق کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل وان بلومبرگ اور کئی مشہور نازی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ فیلڈ مارشل وان بلومبرگ نے ایک ادنی درجہ کی لڑکی سے شادی کر لی تھی جس سے فوجی حلقوں میں ناراضگی پھیل گئی تھی اور فیلڈ مارشل موصوف مستعفی ہونے پر مجبور ہو گئے تھے۔

قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کو ہدایتیں

کلکتہ ۱۰ نومبر۔ قومی صنعتی تنظیمی کمیٹی کے کام کے سلسلے میں ہندوستان کی موجودہ سیاسی صورت حالات کے بارے میں ایک سرکلر شایع ہوا ہے جس میں کمیٹی مذکور کے چیرمین پنڈت جواہرلال نہرو نے مختلف سب کمیٹیوں کے چیرمینوں کو ہدایت کی ہے کہ ہندوستان کے سیاسی تنازعہ کے پیش نظر کمیٹی کا باضابطہ جلسہ نہ کیا جائے لیکن مقررہ کام جاری رکھا جائے پنڈت جواہرلال نہرو سرکلر میں مزید فرماتے ہیں۔ کہ جو کام سپرد کیا جا چکا ہے اسے خاموشی کے ساتھ جاری رکھا جائے تاکہ ضرورت کے وقت رپورٹ تیار ہو سکے اور اس پر فوری غور کیا جائے۔

عدن کیلئے ۵ لاکھ ریت کے بورے

کلکتہ ۸ نومبر۔ حکومت عدن کی طرف سے برطانی حکومت نے انڈین جوٹ ملز ایسوسی ایشن کو پانچ لاکھ ریت کے بورے کا آرڈر دیا ہے جو اس سال کے آخر تک سپلائی ہو جائیں گے۔

سائنور مسولینی کی تقریر

روم ۱۵ نومبر۔ سائنور مسولینی نے بہ اندازہ دینر لاکھ ستر ہزار اشخاص کے مجمع میں جو کرا اکاڈمی ہال کے افتتاح کے موقعہ پر جمع ہوئے تھے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اپنی کتابوں کے ساتھ اپنی بھری ہوئی بندوقوں کو ساتھ رکھو۔

اٹلی کی صلح ایک کمزور کی صلح جو نہیں ہے بلکہ ایک مسلح صلح جوئی ہے۔ مسولینی کے بارہ پر آنے سے پہلے لوگوں نے ٹیونس اور کارسکا کی واپسی کے نعرے بلند کئے۔ یہ شہر فرانس کے قبضہ میں ہیں۔

آل انڈیا تمدنی کانفرنس

الہ آباد ۱۵ نومبر۔ شریمتی سروجنی نائیڈو ۱۹ نومبر کو صبح کو کانگریس ورکنگ کمیٹی کے جلسہ کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائیں گی۔ آپ ۲۱ اور ۲۲ نومبر کو یونیورسٹیوں کی آل انڈیا تمدنی کانفرنس کی صدارت کریں گی۔ الہ آباد یونیورسٹی یونین کے زیر اہتمام یہ کانفرنس ہو رہی ہے جو چار حصوں یعنی ادب، فنون لطیفہ سوشل سائنس اور فلسفے پر منقسم ہوگی۔

پارلیمنٹ کی منتقلی

لندن ۱۵ نومبر۔ کرنل ویجوڈ نے پارلیمنٹ میں یہ تحریک پیش کی ہے کہ ہوائی حملوں کی وجہ سے لندن سے پارلیمنٹ کا اجلاس کسی اور جگہ دارالعوام کی اجازت کے بغیر منتقل نہ کیا جائے۔ پارلیمنٹ کے بہت سے ممبروں نے تحریک کی حمایت کی ہے۔

کانگریسی مسلمان کیا چاہتے ہیں!

سر عبداللہ بریلوی کا مسٹر جناح کو جواب

بمبئی ۹ نومبر۔ مسٹر عبداللہ بریلوی نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

منگل کی رات کو مسٹر ایم۔ اے جناح نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ کانگریسی مسلمان مسلمانوں کی نہیں بلکہ اپنے مفادوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اب بھی میں ان کے خلاف جنگ کرونگا میں مسٹر جناح کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ کانگریسی مسلمانوں کا اصل مقصد ملک کو آزاد کرانا ہے اور انھیں یقین ہے کہ با وقار اور دیرپا ہندو مسلم سمجھوتہ کے بغیر آزادی حاصل نہیں ہوسکتی اس لئے کانگریسی مسلمانوں سے زیادہ کسی کو یہ خواہش نہیں ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ میں جلد سے جلد کوئی سمجھوتہ ہو جاوے مسلم لیگ ہندوستان کی ایسی آزادی چاہتی ہے جس میں مسلمانوں کے مفادوں کا موثر تحفظ ہو سکے۔ کانگرس ہندوستان میں آزادی کے لئے کوئی ایسا آئین قبول نہیں کرے گی جو مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کے لئے اطمینان بخش نہو۔

لہذا کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ ہونے کی بنیاد قایم ہے جیسا کہ مسٹر آصف علی فرماتے ہیں کہ مولانا آزاد اور دوسرے قوم پرست مسلمان سمجھوتہ کے راستہ میں کوئی روکاوٹ پیدا کرنا نہیں چاہتے بلکہ وہ اس سلسلہ میں ہر ممکن امداد کرینگے۔

یو۔ پی میں ار بورڈ قایم کئے جائینگے

لکھنؤ ۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر کے مشیر مسٹر مارش کو اپنے پہلے محکموں کے علاوہ گرام سدھار ایکسائز اور کواپریٹو کے محکموں کا کام بھی سپرد کیا گیا ہے۔ مشیر سکریٹریٹ میں انھیں کمروں میں کام کرتے ہیں جہاں پہلے وزیر کام کیا کرتے تھے اسوقت

سب ضلعوں میں وارڈ بورڈ یا کمیٹیاں قایم کرنے کے لئے انتظامات ہو رہے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان بورڈوں کے صدر اور نامزد اشخاص ممبر ہوں گے یہ وارڈ بورڈ ایک صوبجاتی وارڈ بورڈ کے ماتحت ہوں گے جس کا کوارٹر لکھنؤ میں ہوگا خیال کیا جاتا ہے کہ اس نئے عہدہ کے انچارج مسٹر مارش اور سکریٹری مسٹر ہینڈرسول ہوں گے اس سلسلہ میں سول سکریٹریٹ میں ایک نیا محکمہ اور دفتر قایم کرنے کا بھی امکان ہے۔

روس اور جرمنی کی سرحد

لندن ۱۰ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ جرمنی اور روس کی نئی سرحد پر دونوں طرف قلعہ بندی ہو رہی ہے روس نے کام کی نگرانی کے لئے بہت سے انجنیروں کو بھیجا ہے۔

روس نے ولنا میں اپنا ہوائی اڈہ قایم کر لیا ہے اور بالٹک علاقوں میں اسوقت روس کی ۶۵۰۰۰ سپاہ موجود ہے۔

لکھنؤ میں استادوں کی کانفرنس

لکھنؤ ۱۰ نومبر۔ یو۔ پی کے مختلف گرلز اسکولوں کے تقریباً ایک سو ڈیلی گیٹوں نے استادوں کی سالانہ کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ کانفرنس یہاں ۸ نومبر کو مس اسٹیفن کی صدارت میں شروع ہوئی تھی اور آج ختم ہوئی مسٹر اکراوڈ ڈی کانپور نے یورپ میں تعلیم کے طریقوں پر خیالات کے موضوع پر ایک تقریر کی اس کے علاوہ دوسرے موضوعوں پر تقریریں کی گئیں اور متعدد لوگوں نے مختلف قسم کے مظاہرے کئے

یو۔ پی ڈسٹرکٹ بورڈ کانفرنس

لکھنؤ ۱۰ نومبر۔ مسز وجے لکشمی پنڈت یو۔ پی ڈسٹرکٹ بورڈ کانفرنس کا افتتاح کریں گی جو کہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو بدایوں میں ہونے والی ہے۔ مسٹر عبدالحکیم ڈپٹی اسپیکر صدارت فرمائیں گے۔

یہ کانفرنس قانونوں کے ذریعہ ڈسٹرکٹ بورڈوں میں اصلاح کرنے کے لئے بلائی گئی ہے۔ اس کانفرنس میں بورڈوں کے نمایندوں کے علاوہ چیرمین بھی شریک ہوں گے۔

دو برطانی جہاز ڈوب گئے

سنگاپور ۱۳ نومبر۔ برطانی جہاز "سردھنہ" (وزن ۵۴۰۰ ٹن) آج صبح سنگاپور میں ڈوب گیا وہ ایک مائن سے ٹکرا گیا اور ۱۵ منٹ کے اندر ہی ڈوب گیا۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ کیا رہ ایشیائی جن میں زیادہ تر بچے تھے ڈوب گئے ۹ اور اشخاص لاپتہ ہیں۔

مسافروں میں ۱۳۰ چینی بھی تھے جنکو ملک بدر کر دیا گیا ہے وہ ایک فولادی کمرہ میں مقید تھے انکو برطانی انسپکٹر نے بچایا اور وہ جان بچانے والی کشتی تک پہنچ گئے۔ بچنے والوں میں ایک امریکہ کا ایک جادوگر ولیم نکولہ بھی شامل ہے۔ اس کی بیوی اس کے ساتھ ہے۔ انکا سونے مال و اسباب جن میں جواہرات بھی تھے برباد ہوگیا۔

برلن سے جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ریگو سے اطلاع ملی ہے کہ ایک جرمن یو ڈبی نے برطانی جہاز پونڈا ۱۲۳۷ ٹن وزنی کو ڈبو دیا۔

جرمن ہوائی جہاز میگنیٹ لائن کو پار کر گئے

پیرس ۱۳ نومبر۔ گذشتہ رات فرانس کی جانب سے جو کمیونک شایع ہوا ہے کہ اسمیں لکھا ہے کہ دشمن کی طرف سے کہیں کہیں حملے کئے گئے جن کو پسپا کر دیا گیا۔ آج صبح جو کمیونک شایع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ مورچہ پر خاموشی رہی۔ بعد کو جو کمیونک شایع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ گشتی فوجیں حسب معمول سرگرم ہیں۔ علاقہ سار میں خاص طور پر فوجی سرگرمی رہی۔ جرمنی کے بہت سے ہوائی جہاز شمال مشرقی فرانس پر اڑے۔ فرانس کی طرف سے سرکاری اعلان کیا گیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز میگنٹ لائن پار کر کے پیرس کے علاقہ میں پہنچ گئے لیکن طیارہ شکن توپوں نے انکو وہاں سے بھگا دیا۔

صلح کی اپیل کا جواب

لندن ۱۲ نومبر۔ شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ نے صلح کے لئے برطانیہ فرانس اور جرمنی سے جو اپیل کی تھی برطانیہ اور فرانس کی طرف سے اس کا جواب دیدیا گیا ہے۔ برطانیہ نے اپنے جواب میں لکھا ہے کہ باعزت صلح کے لئے جو شرطیں ضروری ہیں انکو ہم کئی مرتبہ بیان کر چکے ہیں۔ جنگ کی ذمہ داری جرمنی پر ہے اگر وہ شرطیں پوری ہو جائیں تو ہم صلح کرنے پر غور کر سکتے ہیں۔ فرانس نے جواب دیا ہے کہ دائمی صلح اسوقت ہو سکتی ہے جبکہ آسٹریا، زیکوسلاویکیہ اور پولینڈ کی آزادی

بحال ہو جائے اور آیندہ کے متعلق گارنٹی کی جائے

یو۔ پی ملازمت ٹیکس بل

نئی دہلی ۱۱ نومبر۔ اسوقت وایسرائے ہند کے سامنے دو صوبجاتی بل منظوری کے لئے درپیش ہیں ایک یو۔ پی ملازمت ٹیکس بل دوسرے مدراس کا جاگیر بل۔ ان دونوں صوبوں کی کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو چکی ہیں لیکن اس سے وایسرائے ہند کے رویہ پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔ وایسرائے ہند جو کچھ فیصلہ کریں گے اس کا اعلان دہلی میں نہیں بلکہ صوبوں کی راجدھانی میں کیا جائے گا۔ یو۔ پی ملازمت ٹیکس بل کے قانونی پہلوؤں پر بھی غور کیا جا رہا ہے اس لئے اعلان کرنے

عاشق کی آپ بیتی

بقیہ صفحہ ۵

عیاری کی تعلیم دی۔ میں نے اس سے کہا کہ آج رات کو ایک۔ ڈاکٹری کی ضرورت ہے۔ اس نے کہا کہ کس وقت؟ میں نے کہا کل تم نے بابو صاحب کے ہاں جو وقت گاڑی بھیجی تھی اُسی وقت چاہیئے اس نے کہا وہ تو گجرانوالہ کی گاڑی پر گئے تھے میں نے کہا بس اسی وقت چاہیئے لیکن تم کو میں شام تک دوبارہ اطلاع کر دونگا۔ اور ٹھیک وقت بتا دوں گا اسی وقت گاڑی بھیجنا۔ اس کے بعد میں بابو صاحب کے ایک رشتہ دار کے پاس گیا اور باتوں باتوں میں ان سے پوچھا کہ گجرانوالہ میں آپ کا کون رشتہ دار ہے انہوں نے کہا کہ میرا تو کوئی بھی نہیں البتہ ... میں بابو صاحب کی سسرال ہے جو گجرانوالہ کے ضلع میں واقع ہے۔

(۴)

میں نے اپنے دل میں کہا ہو نہ ہو میری محبوبہ کو ننھیال میں بھیجا گیا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ محبت آدمی کو ولی بنا دیتی ہے۔ ایسے ایسے مکاشفے ہوتے ہیں کہ عقل کام نہیں کرتی۔ الغرض دل کی گواہی پر اعتماد کرکے ایک مخلص دوست کے پاس گیا اور انکو اپنی ہمراہی کے لئے آمادہ کیا۔ گھر میں آکر میں نے گیروا لباس تبدیل کرایا۔ گیروا پگڑی۔ نیلا تہ بند۔ گیروا کرتا۔ ہاتھ میں ایک بڑا رومال بھی گیروا۔ آئینہ کے سامنے کھڑا ہوا تو یہ روپ آنکھوں کو بہت پسند آیا۔ کھلتے ہوئے سانولے رنگ پر یہ لباس ایسا تھا کہ سونے پر سہاگہ۔ ٹائم ٹیبل دیکھا تو معلوم ہوا کہ گاڑی شب کے ۳ بجے جاتی ہے لیکن اس قدر سراغ مل جانے کے بعد اضطراب گھر میں کب ٹھہرنے دیتا تھا۔ اُن دوست سے کہہ رکھا تھا کہ تم شام کو میرے پاس آجانا۔ اور رات کو میرے ہمراہ چلنا۔ چنانچہ ۸ بجتے بجتے وہ آ گئے۔ میں نے انھیں اسٹیشن چلنے کے لئے مجبور کیا۔ وہ میری اس مجنونانہ حرکت سے بہت گھبرائے لیکن میں اس قدر بضد ہوا کہ ناچار میرے ہمراہ ہو لئے ہم لوگ شام کے ۹ بجے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ گاڑی ساڑھے تین بجے جاتی تھی۔ گویا ہمیں ساڑھے چھ گھنٹہ تک انتظار کی کشاکش میں مبتلا رہنا پڑا۔ محبت میں یہ صوفیانہ صفت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ آدمی شب بیدار رہتا ہے اور شب بیداری کے باوجود کسی قسم کا تکان محسوس نہیں کرتا چنانچہ میں تمام رات بیدار رہا۔ کبھی بنچ پر لیٹا کبھی اسبھا کبھی پلیٹ فارم پر ٹہلا۔ الغرض کسی ٹرین کی آمد سے پہلے اسٹیشن کو لین کلیر وغیرہ کا جو دردناک محسوس ہوتا ہے وہ سب مدارج میری آنکھوں کے سامنے طے ہوئے۔ خدا خدا کرکے گوجرانوالہ کی گاڑی آئی۔ اور ہم اس پر سوار ہوگئے

(۵)

صبح کو ہم لوگ گوجرانوالہ پہنچے اسٹیشن پر اتر کر ... کے متعلق تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہماری بدقسمتی کہ اسٹیشن پر کوئی تانگہ کوئی یکہ یا کوئی شے جو سواری کے کام میں لایا جا سکے موجود نہ تھی۔ سخت پریشانی ہوئی۔ گرمی اور شدید گرمی کا موسم آفتاب کی ابتدائی کرنیں بھی شرر باری کے لئے آمادہ تھیں۔ اسٹیشن پر خورد نوش کا بھی کوئی انتظام نہ تھا۔ مجھے تو محبت نے مستغنی کر رکھا تھا لیکن اپنے رفیق سفر کے خیال سے متاسف تھا۔ بارے تن بہ تقدیر ہم دونوں آدمی منزل مقصود کی طرف پیادہ پا روانہ ہوئے۔ ہوا میں صاف تھیں میدان کشادہ تھا۔ جا بجا دیہاتی کوئیں تھے۔ جن سے کھیتوں کی آبیاری کی جا رہی تھی۔ جب چلتے چلتے ہمیں پیاس لگتی تھی تو کسی کوئیں پر جاکر پانی پی لیتے تھے۔ میرے دوست اپنی زندگی میں اتنا پیادہ کبھی کاہے کو چلے تھے۔ پاؤں رہ گئے۔ تلوؤں میں آبلے پڑ گئے۔ میں بھی کچھ زیادہ سخت جان در جفاکش نہ تھا لیکن محبت محبوب کے سوا ہر قسم کا احساس باطل کر دیتی ہے۔ نہ دھوپ مجھے ستاتی تھی۔ نہ بھوک نے پریشان کیا نہ بعد مسافت سے مجھ پر کوئی اثر پڑا۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ ایک دفعہ مجنوں محمل لیلیٰ کے پیچھے دوڑتا ہوا ساٹھ کوس چلا آیا اور کچھ نہ ہوا۔ بس یہی میری حالت تھی۔ چونکہ میرے دوست رستہ میں کئی جگہ دم لینے کے لئے بیٹھے تھے اسلئے ہم تقریباً ایک بجے اس گاؤں میں داخل ہوئے جہیں ہمیں جانا تھا۔

(۶)

اگر پردیس میں کسی سے شناسائی نہ ہو تو مسافر کے لئے مسجد سے بہتر کوئی ٹھکانا نہیں۔ آبادی سے ملی ہوئی گاؤں کی ایک خام مسجد تھی جس کا کھلا ہوا دروازہ ہمارا خیر مقدم کر رہا تھا ہم دونوں اس مسجد میں آن بیٹھے۔ میں نے وضو کیا اور تسبیح نکالکر وظیفہ میں مشغول ہوگیا۔ نماز ظہر کے لئے گاؤں والوں کی آمد شروع ہوئی۔ مجھ سے سب نے نماز پڑھنے کی خواہش کی میں نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد پھر وظیفہ میں مشغول ہوگیا۔ لوگوں نے میرے دوست سے استفسار حال کیا اور جس طرح میں نے انھیں سبق پڑھا دیا تھا۔ انہوں نے میرے خدا رسیدہ اور ایک زبردست عامل درسیاح ہونا ظاہر کیا۔ اور لوگ تو چلے گئے ایک شخص مسجد میں موجود رہا۔ جب میں وظیفہ سے فارغ ہوا تو اس نے مصافحہ کیا۔ ادہر ادہر کی گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ حضرت میری ایک ماموں زاد بہن باہر سے آئی ہے۔ بظاہر کوئی بیماری نہیں معلوم ہوتی لیکن اُس کا حال بیماروں سے بدتر ہے۔ ان باپ تبدیل آب و ہوا کے لئے یہاں لائے ہیں آپ سے کوئی تعویذ عطا کریں۔ میں نے تفصیلی حالات پوچھکر جب تحقیق کر لیا کہ یہ جس مریض کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ وہی میرا مسیحا ہے تو میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تم کاغذ قلم دوات لاؤ میں پہلے نقش لکھ کر دریافت کروں کہ تمہاری بہن کو کیا شکایت ہے۔ آیا مرض ہے یا آسیب پھر تدبیر کروں گا۔

(۷)

میں نے علیحدہ بیٹھ کر ایک مختصر رقعہ لکھا۔ اپنی جنیابانہ آمد کی اطلاع دی۔ مزاج پوچھا۔ اور نقش کا حال بھی لکھ دیا کہ یہ میرے پاس واپس آئے گا تم جواب لکھ سکتی ہو۔ یہ رقعہ لکھکر میں نے تعویذ کی طرح تہ کیا۔ اور عزیز مذکور کو دیا کہ اپنی بہن سے کہو کہ تنہائی میں اس نقش پر تھوڑی دیر آنکھیں جمائیں۔ پھر اُن سے یہ نقش واپس لے آؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تھوڑی دیر میں نقش واپس آیا۔ اس پر جواب کی دو سطریں بھی لکھی ہوئی تھیں۔ میں نے کہا بھائی یہ مرض نہیں آسیب ہے۔ اس علاقہ پر اس آسیب کی حکومت ہے۔ جہاں تک جلد ممکن ہو تم اس مریضہ کو جہاں سے آئی ہے۔ وہیں واپس کردو۔ عارضی طور پر اس کا بندوبست کئے دیتا ہوں۔ خدا نے چاہا تو ابھی ابھی مریضہ تندرست ہو جائیگی۔ وہ شخص حیرت سے میرے الفاظ سن رہا تھا۔ میں نے الگ بیٹھکر پھر ایک محبت بھرا رقعہ لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ رنجیدہ نہ ہو اُداس نہ ہو۔ دل کو سنبھالو۔ ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ اس جلا وطنی سے جلد نجات ہو۔ میں نے حامل رقعہ کو خوب سمجھا دیا ہے یہ تمہاری مدد کریگا۔ تم اپنے طریق عمل سے بدگمانیوں کو دور کردو مجھے تمہارے رقعہ سے یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ افشائے راز کی وجہ سے تمہارے والدین نے تم کو یہاں بھیجا ہے۔ آیندہ میں بھی بہت احتیاط رکھوں گا۔ تم بھی احتیاط رکھو۔ اس رقعہ کے پڑھتے ہی اپنی حالت ایسی بدل دو اور ایسی بنس مکھ بن جاؤ کہ سب میرے عمل کے قائل ہو جائیں"۔

(۸)

میں نے اس رقعہ کو بھی تعویذ بنا کر حامل رقعہ کو دیا اور کہا کہ اس تعویذ پر کسی دوسرے کا سایہ نہ پڑے۔ مریضہ سے کہو کہ پہلے اسے کھول کر اس کے حرفوں پر آنکھیں جمائے اور پھر تہ کرے اور ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں باندھ لے اُمید ہے کہ ابھی آسیب دور ہو کر طبیعت بحال ہو جائیگی۔ میرے احکام کی تعمیل کی گئی۔ میرے تعویذ نے جادو کا اثر کیا۔ گلے میں پڑتے ہی دنیا بدل گئی صفیہ کو جب سے محبت کا روگ لگا تھا وہ خاموش و افسردہ رہنے لگی تھی ورنہ بالطبع نہایت خوش مزاج حاضر جواب اور بذلہ سنج تھی۔ چنانچہ میرا اشارا پاتے ہی اس کی یہ تمام صفات بیدار ہو گئیں۔ صفیہ کی خوش مزاجیوں نے تھوڑی دیر میں گھر کا نقشہ بدل دیا۔ عامل تو اب اس کے ساتھ تمام گھر میرا معتقد ہو گیا اور ان لوگوں نے میرے اور میرے دوست کے لئے لسی بنا کر بھیجی۔ حامل رقعہ نے کہا کہ شاہ صاحب ہماری بڑی خوش قسمتی تھی کہ آپ اس کوردہ میں تشریف لائے اب آپ یہاں کچھ دنوں تشریف رکھیں۔ آپ نے جس لڑکی کا علاج کیا ہے آج شام کی گاڑی سے اس کے والد صاحب بھی آرہے ہیں وہ آپ کے اس احسان کا بہت شکریہ ادا کرینگے آہ یہ سنتا تھا کہ گویا بدن سے روح نکل گئی۔ میرے دوست نے تخلیہ میں مجھ سے کہا کہ خدا کے لئے جلدی چلو ورنہ بڑی گت بنے گی اور

اس کوردہ میں کوئی فریاد رس بھی نہ ہوگا۔ میں ایک دو روز ٹہرتا تو شاید شادکامیوں کی بہت سی صورتیں پیدا ہو جاتیں لیکن تقدیر مخالف تھی۔ آخر سر بہ پا دوں رکھ کر بھاگا اندیشہ تھا کہ کہیں راستہ میں بابو صاحب سے مڈبھیڑ نہ ہو جائے۔ لیکن خدا نے بچایا۔ جب ہم اسٹیشن پر پہنچے تو ہمارے سامنے گاڑی آئی اور بابو صاحب اس میں سے اترے لیکن اب کافی اندھیرا تھا۔ وہ ہم کو نہ دیکھ سکے تھوڑی دیر بعد ہماری گاڑی آئی اور ہم کچھ کامیاب کچھ ناکام مکان کو واپس آ گئے۔

بحکم جناب مسٹر سورلیش چندر چترویدی صاحب بہادر جج خفیفہ اٹاوہ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۸ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت خفیفہ سول جج اٹاوہ ضلع مین پوری

پنڈت چھدالال ولد اندرجیت قوم برہمن ساکن موضع ہنرا پور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ — مدعی

بنام بشنوناتھ ولد بھوجراج قوم برہمن ساکن موضع چندپورہ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور علاقہ مصنفی اکبر پور ضلع کانپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت تمسک مبلغ ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم راجہ رام منصرم
عدالت خفیفہ سول جج اٹاوہ — مہر عدالت

مصر کے بادشاہ پر حملہ

قاہرہ ۱۱ نومبر۔ مصر کے بادشاہ شاہ فاروق پر ایک بوتل پھینکی گئی جس میں تیزاب بھرا تھا جبکہ وہ جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد واپس آرہے تھے۔ بوتل انکی کار کے پاس جاکر گری۔ یہ شخص گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ شخص دیوانہ بتلایا جاتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ اس نے اپنی ذاتی شکایت کی طرف توجہ دلانے کے لئے ایسا کیا۔ طبی معائنہ سے ثابت ہو گیا کہ یہ شخص واقعی دیوانہ ہے۔

جرمنی میں جنگ کے خلاف مظاہرہ

لندن ۱۱ نومبر۔ رائٹر کا نامہ نگار مقیم سرحد زیکوسلاویکہ لکھتا ہے ڈسلڈورن۔ ہوزمبرگ اور پوٹسڈم میں لڑائی کے خلاف مظاہرہ کرنے پر گذشتہ ہفتہ کم سے کم ۱۸۰ اشخاص کو پھانسی دی گئی۔

تحقیقاتی کمیشن مقرر کردیا گیا

لندن ۱۱ نومبر۔ میونک میں حادثہ بم کی تحقیقات کرنے کے لئے ہٹلر نے ایک جرمن کمیشن مقرر کیا ہے جس کے ممبروں کی تعداد پہلے سے تین گنا کردی گئی ہے اس جلسہ میں ہٹلر بال بال بچ گیا تھا

کانگریس کو ٹائمز آف انڈیا کا مشورہ

بمبئی ۹ نومبر۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے کانگریس اور برطانی حکومت کی گفت و شنید پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کانگریس کو بھی اپنا معاملہ کھول کر رکھ دینا چاہیئے اخبار مذکور لکھتا ہے کہ برطانی حکومت اور مسلم لیگ نے اپنا معاملہ کھول دیا ہے اگر کانگریس بھی ایسا ہی کرے تو وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے جسے مسٹر گاندھی آزادی کا جوہر کہتے ہیں اخبار مذکور نے یہ بھی لکھا ہے کہ لارڈ زٹلینڈ نے اپنے بیان میں یہ واضح کر دیا ہے کہ برطانی حکومت ہندوستان کے آیندہ آئین میں اپنے آپ کو بے تعلق نہیں رکھ سکتی کیونکہ برطانی کامن ویلتھ کے ہر ایک ملک نے برطانی حکومت کی امداد سے ہی اپنا آئین مرتب کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہندوستان کے تحفظ کے لئے برطانیہ کی خاص ضرورت ہے پھر والیان ریاست اور برطانیہ کی حکومت میں باہمی معاہدے ہیں لیکن برطانیہ کا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ ہندوستانی ان کا آئین نہیں مرتب کر سکتے ہیں۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ اگر اسی بات کا احساس ہر ایک جانب ہو تو معاملات آسانی سے طے ہو سکتے ہیں صرف مل جل کر کام کرنے سے ہندوستان کو حکومت خود مختاری حاصل ہو سکتی ہے۔

سندھ میں نیا آرڈیننس

کراچی ۱۰ نومبر۔ گورنر سندھ نے اپنے اختیارات خصوصی کے ماتحت ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جسکی رو سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مشتبہ لوگوں کو کنٹرول کرنے کے اختیارات حاصل ہو گئے ہیں اور مجسٹریٹوں کو ایسے لوگوں پر پانچ ہزار روپیہ تک جرمانہ کی سزا دینے کے اختیارات مل گئے ہیں۔

ترکی وزیر خارجہ کی تقریر

انقرہ ۹ نومبر۔ ترکی پارلیمنٹ میں جب انگلستان فرانس اور ترکی کا معاہدہ پیش ہوا (جو بعد میں پاس بھی ہو گیا) تو ترکی وزیر خارجہ مسٹر سراج اوغلو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ اور فرانس سے ترکی کا معاہدہ ہو جانا ایک ایسا واقعہ ہے جو نہ صرف ترکی سیاسیات پر بلکہ سیاسیات عالم پر زبردست اثر ڈالے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ترکی کا برطانیہ اور فرانس سے معاہدہ کرنے ترکی کی جانب ایک نمایاں قدم ہے۔

عارضی وزارت کیلئے سر مرزا اسمٰعیل کی اسکیم

دہلی ۹ نومبر معلوم ہوا ہے کہ سر مرزا اسمٰعیل دیوان ریاست میسور نے حکومت ہند اور ملک کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کو ایک میمورنڈم دیا ہے جسے بڑی سیاسی اہمیت دی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں مرکزی حکومت کی فوری نو تعمیر بھی شامل ہے موجودہ بین الاقوامی حالات کی وجہ سے اس اسکیم میں انقلاب پسند انہ تبدیلیاں تجویز نہیں کی گئیں۔ البتہ معلوم ہوا ہے کہ اس اسکیم کا مقصد یہ ہے کہ موجودہ نازک صورت حالات پر عبور پانے کے لئے عارضی طور سے انتظام کیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس اسکیم میں تجویز کیا گیا ہے کہ مرکزی دائرہ حکومت میں صوبوں اور ریاستوں کا اشتراک حاصل کیا جائے۔

بحکم جناب مسٹر سورلیش چندر چترویدی صاحب بہادر جج خفیفہ اٹاوہ

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۸۹ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت خفیفہ سول جج اٹاوہ ضلع مین پوری

پنڈت پراگدت ولد نرائن پرشاد قوم برہمن ساکن موضع ہنرا پور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ — مدعی

بنام (۱) راجمن (۲) بشنوناتھ پسران بھوجراج قوم برہمن ساکن موضع چندپورہ پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور علاقہ منصفی اکبر پور ضلع کانپور۔

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت تمسک مبلغ ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیگر تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ نومبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم راجہ رام منصرم
عدالت خفیفہ سول جج اٹاوہ — مہر عدالت

کوناس ۱۳ نومبر۔ لیتھونیا نے ۱۵۰۰ یہودیوں کو پناہ دینا منظور کر لیا ہے جنکو نازیوں نے نکال دیا تھا۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ڈی ۱۴۲۴ ۱

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۷

ادبیات

عشق کی کرشمہ سازی

از حضرت جگر مرادآبادی

جب مکان و لامکاں سب سے گذر جاتا ہوں میں ‏ ‏ اللہ اللہ تجھ کو خود اپنی جگہ پاتا ہوں میں

تیری صورت کا جو آئینہ اُسے پاتا ہوں میں ‏ ‏ اپنے دل پر آپ کیا کیا ناز فرماتا ہوں میں

یک بیک گھبرا کے جتنی دور ہٹ آتا ہوں میں ‏ ‏ اور بھی اُس شوخ کو نزدیک تر پاتا ہوں میں

میری ہستی شوقِ پیہم، میری فطرت اضطراب ‏ ‏ کوئی منزل ہو مگر گذرا چلا جاتا ہوں میں

ہائے ری مجبوریاں، ترکِ محبت کے لئے ‏ ‏ مجھ کو سمجھاتے ہیں وہ، اور اُنکو سمجھاتا ہوں میں

میری ہمت دیکھنا، میری طبیعت دیکھنا ‏ ‏ جو سلجھ جاتی ہے گتھی، پھر سے اُلجھاتا ہوں میں

حسن کو کیا دشمنی ہے عشق کو کیا بیر ہے ‏ ‏ اپنے ہی قدموں کی خود ہی ٹھوکریں کھاتا ہوں میں

تیری محفل تیرے جلوے، پھر تقاضہ کیا ضرور ‏ ‏ لے اٹھا جاتا ہوں ظالم لے چلا جاتا ہوں میں

تا کجا یہ پردہ داری ہائے عشق و لافِ حسن ‏ ‏ ہاں سنبھل جائیں دو عالم ہوش میں آتا ہوں میں

میری خاطر اب وہ تکلیفِ تجلی کیوں کریں ‏ ‏ اپنی گردِ شوق میں خود ہی چھپا جاتا ہوں میں

دل مجسم شعر و نغمہ، وہ سراپا رنگ و بو ‏ ‏ کیا فضائیں ہیں کہ جنمیں حل ہوا جاتا ہوں میں

تا کجا ضبطِ محبت، تا کجا دردِ فراق ‏ ‏ رحم کر مجھ پر کہ تیرا راز کہلاتا ہوں میں

واہ رے شوقِ شہادت، کوئے قاتل کیطرف ‏ ‏ گنگناتا، رقص کرتا، جھومتا جاتا ہوں میں

یا وہ صورت خود جہانِ رنگ و بو محکوم تھا ‏ ‏ یا یہ عالم اپنے سائے سے دبا جاتا ہوں میں

دیکھنا اس عشق کی یہ طرفہ کاری دیکھنا ‏ ‏ وہ جفا کرتے ہیں مجھ پر اور شرماتا ہوں میں

ایک دل ہے اور طوفانِ حوادث اے جگر
ایک شیشہ ہے کہ ہر پتھر سے ٹکراتا ہوں میں

دنیائے اسلام

مصری پارلیمنٹ کا غیر معمولی اجلاس

حالات حاضرہ پر وزیر اعظم مصر کی تقریر

علی ماہر پاشا وزیر اعظم مصر نے پارلیمنٹ کے غیر معمولی اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے موجودہ جنگی صورت حالات پر مندرجہ ذیل تقریر کی :-

آج پارلیمنٹ کا اجلاس ایسے حالات میں منعقد ہو رہا ہے کہ بین الاقوامی مشکلات ناقابل حل ہو چکی ہیں، اور ہمیں کسی آخری نقطہ پر پہونچنے کے لئے انھوں نے مجبور کر دیا ہے مصر کا ہر باشندہ پوری سرزمین مصر کا نمائندہ ہے اور ہم سب کو اس بات کا شدید احساس ہے کہ مصری قوم کے افراد ایک دوسرے سے اسطرح وابستہ ہیں جس طرح دیوار کی اینٹیں ایک دوسرے سے پیوست رہتی ہیں اور ہم سب کے قلوب خوشی اور رنج میں برابر کے شریک ہیں خدا ہمارا محافظ ہے اور ہمارا وطن اپنے فرزندوں سے اس امر کا مقتضی ہے کہ وہ اس کی ہر صدا پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں۔

ہماری موجودہ حکومت اس خطرناک ساعت میں آپ پر کلی اعتقاد رکھتی ہے اور اس بات کی امید رکھتی ہے کہ موجودہ حوادث و اضطرابات پر آپ ایمان اور طمانیت کی قوت سے غلبہ حاصل کریں گے اگر پارلیمنٹ کا اجلاس مہینہ یا دو مہینہ تک منعقد نہ ہوا تو اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ دستوری روح فنا ہو گئی ہے یا حکومت موجودہ حوادث سے متاثر ہے۔

یاد رکھئے! نیابت کی زندگی کی خطرناک ساعتوں میں اصلی جوہر دستوری مظاہر نہیں ہیں بلکہ حقیقی جوہر وہ نیابتی روح ہے جو تنقیدی قوت کو بغیر کسی تاخیر کے اپنے فرائض ادا کرنے پر آمادہ کرتی ہے اور پھر اس روح کے مطابق جو بھی عمل ہوگا وہ قانون ہی کے دائرہ میں ہوگا اور اسے خلاف دستور قانون قرار نہیں دیا جائے گا۔

وزیر اعظم اس بات کا ذکر کرنے کے بعد کہ حکومت نے داخلی میدان میں اب تک کیا کیا ہے فرمایا جلالۃ الملک نے مجھے حکم دیا کہ کاروبار سلطنت کا بار اپنے دوش پر اٹھاؤں میں نے جلالۃ الملک کے اعتقاد اور آپ حضرات کے تعاون کے بھروسہ پر ایک سپاہی کی طرح اس دعوت کو لبیک کہا اس کے بعد وزارت اپنے فرائض انجام دیتی رہی یہانتک کہ بین الاقوامی فضا مکدر ہو گئی اور اضطرابات شدید صورت اختیار کر گئے ان حالات میں ضرور ہو گیا کہ دفاعی نظام کی طرف توجہ دی جاتی، چنانچہ اس مقصد کے لئے متعدد استثنائی قوانین جاری کئے گئے اور انتظام کیا گیا کہ دفاعی قوت کے راز نہ نکلنے پائیں ان تمام قوانین کے نفاذ کے بعد دو اور قانون جاری کئے گئے ایک قانون کے ذریعہ اسکندریہ کی حفاظت اور بندرگاہ کی مدافعت کا انتظام کیا گیا اور دوسرے قانون کے ذریعہ امتناعی احکام جاری کر دیے گئے کہ ضروری کی برآمد نہ کی جائے اور اہم اجناس کے ذخائر محفوظ کر دیے جائیں۔

یہاں یہ تدابیر اختیار کی جا رہی تھیں کہ جرمنی کی فوجیں پولینڈ میں داخل ہو گئیں اور حکومت فرانس اور برطانیہ کو جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کرنا پڑا اجب یہ صورت حال پیدا ہو گئی تو ہم سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ حلفاء کی امداد کیلئے احکام عرفیہ کا نفاذ عمل میں آئے جن کے ذریعہ مطبوعات اور اخبارات کی نگرانی کی جا سکے اور ضرورت کے وقت عاجلانہ تدابیر اختیار کر کے خطرناک موقف کا مقابلہ کیا جا سکے، وزیر اعظم مصر نے تقریر ختم کرتے ہوئے جمہوری حکومتوں کو اپنی ہمدردی اخلاص، مدد، تعاون، کا یقین دلایا اور کہا کہ حکومت ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے اور مصری قوم کا تعاون بھی حکومت کو حاصل ہے۔

طرابلس اور ٹریپولی میں اضطراب

معلوم ہوا ہے کہ طرابلس اور ٹریپولی کے عربوں میں حکومت کے خلاف ہیجان و اضطراب بدستور موجود ہے اور تمام عرب اس خیال میں ہیں کہ جنگ زور پکڑے تو وہ آزادی کے لئے حرکت کریں، اطالوی حکام نے عربوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے وہ ہی چال چل رکھی ہے جو کسی وقت لیبیا میں مسولینی نے چلی تھی عربوں سے کہا جاتا ہے کہ حکومت عنقریب عربی زبان کو سرکاری زبان کی حیثیت سے تسلیم کرنیوالی ہے اور عربی قبائل کی ضبط شدہ آراضی بھی واگذار ہونے والی ہے مگر عربوں نے اس پروپیگنڈہ کا کوئی اثر قبول نہیں کیا ہے اور وہ اپنی آزادی کے لئے مناسب و موزوں وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔

قضیۂ فلسطین!

قاہرہ ۱۱ر نومبر عراق کے وزیر اعظم نوری السعید آج قاہرہ پہونچ جائیں گے آپ مسئلہ فلسطین پر وزیر اعظم کیساتھ بحث کریں گے بغداد سے روانہ ہونے سے پہلے آپ نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ ہم نے مسئلہ فلسطین کا منصفانہ حل دریافت کرنے کیلئے جو سعی کی تھی وہ بالکل ناکامیاب نہیں رہی، آپ نے کہا کہ اب ہمیں یہ ڈر نہیں رہا کہ فلسطین بالکل یہودی ملک بن جائیگا بلکہ ہمیں امید ہے کہ وہاں عرب اکثریت ہی حکومت کرے گی فرمایا کہ اگر حکومت برطانیہ یہودیوں کی مہاجرت کے بارے میں کوئی ایسا فیصلہ کر دے جس سے عرب مطمئن ہو جائیں تو فلسطین ہم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں تو ہے جوش عزم مستقل ہیں رہے
زباں پر عمل ہی ہو جو تیرے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴

مسٹر محمد علی جناح کی عید کے موقع پر

اُمید افزا تقریر

مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے عید الفطر کے موقع پر دوشنبہ کی شب کو جو تقریر براڈ کاسٹ کی ہے وہ اپنے اندر متعدد معانی رکھتی ہے اور جس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب ہوا کا رُخ بدل رہا ہے اور مسٹر جناح یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ رواداری ہی ملک کے لئے نفع بخش ہو سکتی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

آج عید کے دن ہماری اس روحانیت کے مظاہرہ کا جو ہمیں روزہ اور نماز سے حاصل ہوئی ہے اس سے بہتر کوئی اور موقع نہیں مل سکتا کہ ہم یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنے ملک میں بالتخصیص مذہب و ملت ہر کام میں اتحاد باہمی اور خلوص پیدا کرنے کی کوشش کریں گے، خواہ پرائیوٹ ہو یا پبلک۔ اس میں کسی قسم کے ذاتی اغراض شامل نہ ہونے دیں گے بلکہ اپنے ملک اور تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کا خیال رکھیں گے۔

آگے چلکر آپ فرماتے ہیں:-

اس موقع پر میں آپ کو یہ بھی یاد دلاؤں گا کہ ہمارے نبی کریم صلعم نے کوئی پابندی اس سے زیادہ لازمی اور مقدس نہیں رکھی جتنی کہ بنی نوع انسان کے ساتھ محبت اور رواداری برتے جانے کی ہے۔

پھر سیاسیات میں مسلمانوں کو اپنے حقوق کے لئے ضد نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

ضد ایسی چیز ہے جو محبت اور رواداری کی اس روحانیت کو منقطع کر دیگی جو آج عید کے دن ہمارے اوپر نازل کی گئی ہے اور جس کی ہدایت ہمارے نبی کریم نے کی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ مسٹر جناح نے مسلمانوں کے سامنے اسلام کا صحیح جذبہ رکھنے کی کوشش کی ہے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اب وہ مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرنے کے خواہشمند ہیں۔

اب یہ امید ہوتی ہے کہ ہندوستان کے اچھے دن آ گئے ہیں کیونکہ ہندو مسلم اتحاد اور اتفاق ہی میں ہندوستان کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔

ہم ذیل میں مسٹر جناح کی مکمل تقریر درج کرتے ہیں:-

ہمارے بڑھوں کے امتحانات ختم ہو چکے۔ مگر آج کی رات میں ان سب کو بھلا دینا چاہتا ہوں اور اپنے موجودہ دوستوں خصوصاً نوجوانوں سے جن کے دل امنگوں سے بھرے ہوئے ہیں تخاطب کرتا ہوں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر آئندہ ہماری خواہشات کی تکمیل کا بوجھ ہوگا۔

رمضان شریف کے روزوں اور عبادت کا دور آج ختم ہو گیا اب خدا کے سامنے قلوب کی سرمدی عاجزی اور تحمل پیش ہونگے گو وہ تحمل و بردباری [illegible]

لوگوں کا یہ عقیدہ ہے وہ خدا اور رسول دونوں کے معاملہ دھوکا کرتے ہیں کیونکہ تمام مذاہب کا یہ عقیدہ ہے کہ عاجزی کرنے والا ہی قوی ہوتا ہے اور اسلام کے معاملہ میں تو یہ عقیدہ بہت نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ آپ سب کو معلوم ہے کہ اسلام دین عمل ہے۔

قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے عبادت اور زندگی کے درمیان ایک رشتہ قایم ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ کتنے زیادہ اور نادر مواقع ہم کو آپس میں ملنے جلنے کے لئے دیئے گئے ہیں تا کہ ہم ایک دوسرے کو جانیں ایک دوسرے کی خدمت کریں یہ سب مواقع ہم کو عبادت کے ایک قانون بنا کر دیئے گئے ہیں۔ ہم کو یہ ہدایت ہے کہ ہم محلہ کی مسجد میں پانچ مرتبہ روزانہ جمع ہو کر عبادت کریں۔ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ یعنی جمعہ کے دن قصبہ کی ایک بڑی مسجد میں جمع ہوں سال بھر کے بعد ایک مرتبہ شہر کے باہر سب سے بڑی مسجد یا عیدگاہ میں اکٹھا ہوں سب کے آخر میں حج رکھا گیا ہے تاکہ مسلمانان عالم عمر بھر میں ایک مرتبہ اگر مقدور ہو سفر کر کے خانۂ خدا میں پہنچکر خداوند عالم کے سامنے اظہار نیازمندی کریں۔ آپ لوگوں نے غور کیا ہوگا کہ عبادت کے اس ضابطہ قایم کرنے کا یہ لازمی مقصد ہے کہ نہ صرف مسلمانوں کے ساتھ رابطہ قایم ہو بلکہ دوسری اقوام سے بھی جو دل سے مل جائیں میل ملاپ ہو۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ ادائے نماز کے لئے یہ قیود صرف اس لئے نہیں عاید کئے گئے ہیں کہ سیر و تفریح ہو بلکہ اس لئے بنائے گئے ہیں کہ خلق اللہ کو ان کی معاشرتی زندگی میں اتحاد باہمی حاصل کرانے کے مواقع حاصل ہوتے رہیں۔

قرآن شریف میں ہے کہ انسان خلیفۃ اللہ ہے اگر انسان کی یہ تعریف کچھ وقعت رکھتی ہے تو ہم پر یہ پابندی عاید کرتی ہے کہ ہم قرآن کا اتباع کریں اور ہم بنی نوع انسان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو خدا انسان کے ساتھ کرتا ہے اس لفظ کا صحیح اور واضح مفہوم یہ ہے کہ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم "محبت اور رواداری" کو ہاتھ میں لئے رہیں اور اگر آپ لوگ میرے کہنے کو یقین مانیں تو میں یہ کہونگا کہ یہ فرض لازمی ہے اگر ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ہر مخلوق خدا کے ساتھ خواہ وہ کسی قوم و ملت کا ہو محبت اور رواداری برتنا ہمارے لئے لازمی ہے تو ہم کو اپنے اس اعتقاد کو اپنی روزانہ کی زندگی میں برتنا چاہیئے۔ آج عید کے دن ہماری اس روحانیت کے مظاہرہ کا جو ہمیں روزوں اور نماز سے حاصل ہوئی ہے اس سے بہتر کوئی اور موقع نہیں مل سکتا کہ ہم یہ عہد کر لیں کہ ہم اپنے ملک میں بلاتخصیص مذہب و ملت ہر کام میں اتحاد باہمی اور خلوص پیدا کرنے کی کوشش کرینگے۔ خواہ پرائیوٹ ہو یا پبلک اس میں کسی قسم کے ذاتی اغراض شامل نہ ہونے دینگے۔ بلکہ اپنے ملک اور تمام بنی نوع انسان کی بھلائی کا [illegible]

[illegible] نہیں ہے۔ بعض اوقات آپ کے دل میں خیالات پیدا ہونگے جن کو آپ اپنی ہمت اور روحانیت سے دور کر دینگے ہم کو ان کا مقابلہ کرنا ہے اور آج کے دن جبکہ ہمارے قلوب میں ہمت ہے ہم اگر اس ہمت مردانہ کو اپنے میں جذب نہ کرینگے تو ہم کبھی نہیں رکھ سکیں گے۔ ہمارے تمام لیڈران خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان فرقہ وارانہ کشمکش کی وجہ سے بے چین ہو رہے ہیں۔ میں اس کے اسباب کی تفصیل میں پڑنا نہیں چاہتا مگر ایسا وقت آ رہا ہے کہ جب انسان کا دماغ اس طرف متوجہ ہوگا کہ یہ مخالفتیں ہنگاموں کی صورت اختیار کریں۔ اس موقع پر میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ اپنی عید کی نماز کو یاد کریں اور ایک لمحہ کے لئے اس پر غور کریں کہ قرآن کریم اور مذہب اسلام نے ہم کو جو مشعل ہدایت دکھائی ہے کیا اس کی روشنی میں ہم ان مخالفتوں کو دور نہیں کر سکتے اس موقع پر میں آپکو یہ بھی یاد دلاؤنگا کہ ہمارے نبی کریم صلعم نے کوئی پابندی اس سے زیادہ لازمی اور مقدس نہیں رکھی جتنی کہ بنی نوع انسان کے ساتھ محبت اور رواداری برتے جانے کی ہے۔ تمام معاشرتی اصلاحات اور سیاسی آزادی کا انحصار ان چند چیزوں پر ہے جن کا زندگی سے ایک گہرا تعلق ہے اور میں نہایت آزادی سے کہونگا کہ وہ اسلام اور اسلامی روحانیت ہے لمبی لمبی تقریریں کرنے اور بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرنے سے سیاسی نہیں بنتی اکثر نوجوان میرے پاس آ کر یہ دریافت کرتے ہیں کہ ہم ملک کی کیونکر خدمت کریں میرے نوجوان دوستو! اگر آج کی رات میں سیاسیات پر کچھ کہونگا تو صرف اس قدر بطور نصیحت کہ ہندوستان کے مستقبل میں ہمارے بھی حقوق ہیں" مگر ہم اپنے اس دعوی کے لئے ضد نہ کریں کیونکہ ضد ایک ایسی چیز ہے جو محبت اور رواداری کی اس روحانیت کو منقطع کر دیگی جو آج عید کے دن ہمارے اوپر نازل کی گئی ہے اور جس کی ہدایت ہمارے نبی کریم نے کی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص اپنے کو منظم کر کے ملک کی خدمت کر سکتا ہے اور تنظیم ہی اس مقدس خدمت کے لئے لازمی ہے۔

کیا ہر ایک شخص اپنی عادات کا پابند ہے؟ کیا ایک شخص وقت پر سوتا اور جاگتا اور وقت پر کھاتا پیتا ہے؟ کیا ایک شخص سڑک کے بائیں حصہ پر دب کر چلتا ہے اور راستہ میں کنکر پتھر پھینکنے سے گریز کرتا ہے؟ کیا ایک شخص اپنے کام میں ایماندار اور مخلص ہے؟ کیا ایک شخص دوسرے کو ویسی ہی مدد پہنچاتا ہے جیسی کہ دوسرا اسکو؟ کیا ایک شخص مسلم ہے؟ یہ سب باتیں بہت معمولی معمولی ہوتی ہیں؟ مگر ان میں ذاتی تنظیم کا مغز بھرا ہوا ہے اور ہندوستان کی عظمت و وقار بڑھانے کی تمام اقوام ہند کی کوششوں میں یہ سب باتیں بہت زیادہ مددگار ہونگی۔ یہ ملک کی ایک قسم کی خدمت ہوگی جو نہ صرف تم کو سیاست کی روشنی دکھائیگی بلکہ تمہارے دل میں قایم رہنے والے امن و سکون کا یقین پیدا ہو جائے گا۔ اور یہ علم ہو جائے گا۔ کہ تم نے سیاست دانوں کے کام کو آسان کرنے میں اپنی طرف سے پورا حصہ لیا ہے۔ اب چونکہ میں اپنی تقریر کو ختم کر رہا ہوں اسلئے جان مارلے کی کتاب "سمجھوتہ" کا حوالہ دیتا ہوں میں اس کو برا سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں سے کسی کتاب کی سفارش کروں مگر میری رائے ہے کہ آپ اس کتاب کو پڑھیں اور نہ صرف ایک مرتبہ بلکہ بار بار اس کتاب میں ایک باب ہے جس میں سمجھوتہ کے حدود قایم کئے گئے ہیں اور ہم کو جو سبق سچائی پر قایم رہنے اور ہمارے عملی کاموں کے حدود قایم کرنے میں دیئے گئے ہیں وہ قابل تقلید ہیں۔ سچائی کی حمایت اور اعتقاد کو مضبوط بنانے میں ہم کو قرآن کی عقلی تفسیروں سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اگر ہم سچائی کی حمایت محض تقلید کے طور پر کرینگے تو بھی ہم اپنا مقصد حاصل کر لیں گے۔ سچائی پر قایم رہنے کی ہم کو اس حد تک کوشش کرنا چاہیئے جس حد تک کہ دوسروں کے حقوق پر اثر نہ پڑے اور مزید حاصل کرنے کی ہمکو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ آخر میں میرا [illegible] کہ آیا اسلام [illegible] علیم

ہندوستانی سپاہیوں کے لئے تحفے

مسٹر ایل بی ہین کاکس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور چیئرمین جوائنٹ وار کمیٹی یو پی برانچ آف ریڈ کراس سوسائٹی و سینٹ جونس ایمبولینس نے ایک پریس نوٹ کے ذریعہ کانپور کی پبلک سے اپیل کی ہے کہ وہ یوروپین جنگ میں گئے ہوئے ہندوستانی سپاہیوں کے لئے کرسمس کے تحفے پیش کریں، کلکٹر صاحب نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے کہ کانپور میڈیکل ایسوسی ایشن میں ایک کمرہ اس مقصد کے لئے الگ کر دیا گیا ہے جہاں ہر روز صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ایک کلرک تعینات رہا کرے گا اور تحفوں کی رسید میں پبلک کو دیا کرے گا، تحفوں میں زیادہ تر تفریح کی اشیاء مثلاً گراموفون ریکارڈ، میگزین، باتصویر اخبارات، موزے، مفلر وغیرہ ہونا چاہئیں۔

لیبر کوارٹروں کی تعمیر

مسٹر پنا لال آئی سی ایس سرکار مشیر گورنر یو پی ابھی حال میں کانپور تشریف لائے تھے اور انھوں نے لیبر کمشنر مسٹر اے این سپر و سے لیبر کوارٹروں کے متعلق بات چیت کی تھی معلوم ہوا ہے کہ لیبر کوارٹروں کی تعمیر کا کام تین سال میں ختم ہوگا اور اس پر پانچ لاکھ روپیہ لاگت آئے گی۔

امپرومنٹ ٹرسٹ

امپرومنٹ ٹرسٹ کانپور کے چار ممبران نے ٹرسٹ کے دورے کے متعلق تفصیلات طلب کی ہیں اور چیرمین سے ایک میٹنگ بلانے کی درخواست کی ہے اس لئے بابو ہری ہرناتھ شاستری ممبر ٹرسٹ نے جو آنجہ چیرمین ٹرسٹ کے حکم کے بموجب مدراس، حیدر آباد، کے دورہ پر جانے والے تھے، اپنا پروگرام منسوخ کر دیا ہے

موسیقی کا مظاہرہ

۲۷ نومبر ۶ بجے شام کو کانپور سنگیت سماج کے زیر اہتمام مقامی بالکا ودیالیہ ہال میں کمار گندھرو آف بمبئی و مس بینا پانی آف کلکتہ اپنے اپنے موسیقی کا مظاہرہ کریں گے۔

کرانتی میگزین ضبط

یو پی گورنمنٹ نے پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت کرانتی میگزین کی تمام کاپیاں ضبط کر لی ہیں یہ میگزین کانپور سے پنڈت راجہ رام شاستری ایم ایل اے کی زیر ادارت اگست سنہ ۳۹ء سے نکلنا شروع ہوا تھا اور اب تک صرف دو پرچے اس کے نکلے تھے اس رسالہ سے دو ہزار روپے کی ضمانت بھی طلب کی گئی ہے۔

پریس سے ضمانت

جے پریس سے حکومت نے پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ کے ماتحت ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے اس پریس نے کچھ دن پہلے جھانسی کی رانی نامی کتاب شایع کی تھی جسکو حکومت نے ضبط کر لیا ہے۔

جرنلسٹوں کی میٹنگ

۲۲ نومبر ۹ بجے دن کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے بنگلہ پر مقامی ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں کی ایک میٹنگ طلب کی تھی جس میں جنگ کی خبروں کے متعلق تبادلہ خیالات کیا گیا۔

پلیٹ فارم ٹکٹ

پنڈت رگھبر دیال بھٹ نے میونسپل بورڈ میں ایک رزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ پلیٹ فارم کے ٹکٹ مثل سابق پلیٹ فارم کے دروازوں پر ملنا چاہئے اور اسکی قیمت ایک آنہ کے بجائے دو پیسہ کر دینا [illegible]

مزدور کارکن

مسٹر امرت لال مزدور کارکن سے پانچسو روپیہ کی ضمانت اور اسی رقم کے دو مچلکے حکومت نے طلب کئے تھے چونکہ یہ داخل نہ ہو سکے اسلئے انکو ایک سال کے لئے جیل بھیجدیا گیا۔

مسٹر ترویدی گرفتار

مسٹر رام دولارے ترویدی سابق قیدی کانگریس [illegible] کو زیر دفعہ [illegible] کے ماتحت گرفتار

کر لیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ آپ کی یہ گرفتاری ۳ ستمبر والی تقریر کے سلسلہ میں ہوئی ہے۔

ڈاکٹر جونس کے لکچر

ڈاکٹر جونس جو امریکہ اور دیگر یوروپین ممالک کے سیر کر کے آ گئے ہیں آپ نے متعدد لکچر یورپ کی موجودہ سیاسی فضا پر ہوئے۔

تلاشی

کرانتی میگزین کے سلسلہ میں پنڈت راجہ رام شاستری اڈیٹر رسالہ کرانتی کے مکان اور کرانتی میگزین کے دفتر کی پولیس نے تلاشی لی۔

مزدور سبھا کا کارکن

مزدور سبھا کے ایک کارکن مسٹر جان محمد کو پولیس نے زیر دفعہ ۱۴۴، ۱۵۳، اور ۱۲۱ گرفتار کیا ہے۔

ڈکیتی میں طالب علم

بھارت ودیالہ کا ایک طالب علم مسمی مہندر کو پولیس نے دفعہ ۳۹۵ ڈکیتی کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

اس سے قبل فیض آباد کے دو طالب علم جن کے پاس بلا لیسنس ریوالور نکلے تھے اور وہ گرفتار کئے گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ مہندر اسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔

مسلمانوں کے وفد کی آمد

صوبہ سرحد، بلوچستان، سندھ اور پنجاب کے مسلم ارکان کا ایک وفد جو صوبہ میں سر عبداللہ ہارون کی رہنمائی میں دورہ کر رہا ہے وہ ۳۰ نومبر کو کانپور آئے گا اور ایک دن قیام کر کے یہاں کے مسلم لیڈروں سے ملاقات کریگا اور کانپور کے سیاسی حالات پر تبادلہ خیالات کرے گا۔

مزدوروں کا جلسہ

۲۰ نومبر کو مزدور سبھا کے ایک جلسہ میں آئندہ الکشن کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی اور ایک رزولیوشن کے ذریعہ جنگ کی وجہ سے اشیا کی گرانی کی وجہ سے جنگ کے لئے الاونس کا مطالبہ کیا گیا۔ اور ایک دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ گورنمنٹ سے استدعا کی گئی کہ بنود کمٹور پلس کے مسئلہ جلد طے کر دینا چاہیئے۔

۲۰ نومبر کو ایک مزدوروں کے جلسہ میں مزدوروں کے لئے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مزدوروں کے بڑھاپے بیماری اور وضع حمل کے زمانہ میں انکے لئے الاونس حاصل کیا جائے۔

پریس شو

۲۲ نومبر ۱۰½ بجے دن کو پلازا تھیٹر میں مسٹر اے۔ ہون۔ بار ایٹ لا کی صدارت میں "فیوسک" نامی فلم کا پریس شو دیا گیا۔ یہ فلم زیکوسلاویکیہ کی آزادی کے متعلق ہے جو ایک انٹرنیشنل فلم کہلانے کا مستحق ہے اسکی آمدنی زیکوسلاویکیہ کی امداد میں خرچ کیجائیگی، امید ہے کہ اہل کانپور اس فلم کو دیکھکر قدردانی کریں گے۔

شادی ڈنر

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایم بی۔ ای ایڈوکیٹ اپنے صاحبزادہ مسٹر مہندر جیت سنگھ کی شادی کے سلسلہ میں یکم دسمبر سنہ ۳۹ء کو معززین شہر کو ایک پرتکلف دعوت دے رہے ہیں۔

ہر سہائے جگد مبا سہائے اسکول

ہر سہائے جگد مبا سہائے ہائی اسکول کا سالانہ جلسہ تقسیم انعامات ۲۲ نومبر کو لالہ رام رتن گپتا کی صدارت میں ہوا جس میں کامیاب طلبا کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اور ہیڈ ماسٹر صاحب نے اسکول کے گذشتہ دس سالہ زندگی پر تبصرہ کر کے اسکی شاندار کامیابی سے حاضرین کو مطلع کیا۔

ڈاکٹر برجندر سروپ

رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایڈوکیٹ ایم ایل سی چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کو آگرہ یونیورسٹی سے ڈاکٹر کا معزز خطاب ملا ہے آپ ہر طرح سے اس کے مستحق تھے۔

اردو کا مباحثہ

۱۹ نومبر کو حلیم انٹرمیڈیٹ کالج کے لٹریری یونین کے زیر اہتمام شاہ بشیر عالم صاحب ایڈوکیٹ کی صدارت میں ایک جلسہ میں اردو [illegible] ہوا جس میں الہ آباد، مراد آباد، امروہہ، لکھنؤ [illegible] اور کانپور کے تعلیمی اداروں نے حصہ لیا جس میں مسٹر خورشید اسلام آف [illegible]

سبد گل

«معاصر اسٹیٹسمین» صرف ماہر سیاسیات ہی نہیں ہے بلکہ خیالی افسانہ نگاری میں بھی کمال رکھتا ہے چند روز ہوئے اس نے ایک دلچسپ افسانہ بناکر شائع کیا تھا لیکن جس طرح مسٹر ایچ جی ویلز کے افسانے «شیپ آف تھنگز ٹو کم» آنے والی چیزوں کی صورت کا تعلق مستقبل سے ہے، اسی طرح ایڈیٹر اسٹیٹسمین کا افسانہ بھی ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے، اس افسانے میں بوڑھے پنڈت جواہر لال نہرو اور ان کے کسی خیالی پوتے کی گفتگو قلمبند کی گئی ہے۔

وہ افسانہ یہ ہے:- پنڈت جواہر لال نہرو جب بوڑھے ہو جائیں گے تو ایک چھوٹا سا ہزادان سے سوال کرے گا، دادجان جس جنگ نے دنیا میں جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے اس میں آپ نے کیا حصہ لیا تھا؟»

«پنڈت جواہر لال نہرو جواب دیں گے»

میرے لاڈلے میں نے اس وقت عدم تعاون کیا تھا میں لوگوں سے یہ پوچھ رہا تھا کہ اس جنگ کا مقصد کیا ہے، لیکن لوگوں نے مجھے اس کا مقصد نہیں بتلایا اس لئے جنگ کے اختتام تک مجھے کچھ معلوم نہیں ہوا، چچا سکندر کو سب کچھ معلوم تھا لیکن میں ان کی بات کا یقین نہیں کرتا تھا۔

امریکہ کا ایک دلچسپ واقعہ ہے کہ لوگوں نے نیویارک کے ایک نوجوان کو چیختے ہوئے سنا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا:-

ستمگر لے گئی موٹر میں تکتا رہ گیا یارو
میں چلایا کیا ظالم مری موٹر مری موٹر

قصہ یہ ہے کہ ایک حسینہ نے جو ایک خوبصورت موٹر کھڑی ہوئی دیکھی تو اس کے منہ میں پانی بھر آیا اس نے جھٹ اسی موٹر میں بیٹھ اس کو اسٹارٹ کر دیا، غریب موٹر والا چلاتا رہ گیا مگر یہ موٹر لے بھاگی۔

اس دلچسپ واقعہ سے اندازہ فرمایئے کہ اس زمانہ کے معشوق دل چرانے کی بجائے موٹریں چراتے ہیں اور وہ بھی اس دیدہ دلیری کے ساتھ کہ مالک آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور یہ موٹر لے بھاگتے ہیں۔

آپ یہ نہ سمجھئے کہ صرف امریکہ کے معشوقوں ہی کو اس قسم کی چوری کا چسکا ہے، تہذیب جدید کی عنایت سے ہندوستان کی مہ جبینیں بھی اب دل اور جگر پر حملے کرنے کی بجائے مال پر ہاتھ صاف کرنے لگیں ہیں چنانچہ لاہور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ لاہور پولیس نے حال ہی میں ایک نازک اندام نوجوان اور خوبصورت عورت کو چوری کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

اس مہ پارہ کے قبضہ سے بجلی کے پنکھے رسٹ واچ، پاکٹ واچ، ٹائم پیس، دستانے اینڈ پنڈنٹ، چمڑے کے بٹوے اور بہت سا سامان برآمد ہوا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ جب اس حسینہ کو موقع ملتا تھا یہ خالی مکانوں میں داخل ہو جاتی تھی اور جو چیزیں بھی اسے پسند آتی تھیں وہ لیکر چلدیتی تھی

دیکھا آپ نے موجودہ زمانہ کا معشوق کس قدر ہوشیار اور عقلمند ہو گیا ہے اب وہ کمزور اور پلپلے دل اور بیکار جگر پر حملے کرنے کی بجائے موٹروں پر حملے کرتا ہے قیمتی پنکھے اور دیگر سامان چراتا ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ عاشق کا دل اس زمانہ میں بیکار ہے، یہ زمانہ تو مادیت کا زمانہ ہے اس زمانے میں تو مال و زر کی ضرورت ہے۔

پیرس ۲۲ نومبر۔ برطانیہ، فرانس اور ترکی کے درمیان ۱۹ اکتوبر کو جس معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے وہ آج سرکاری گزٹ میں شائع ہو گیا ہے۔

ادب لطیف

ایک عورت کے آخری الفاظ

براؤننگ کے ایک شاہکار کا ترجمہ

آ، اب ہم خاموش ہو جائیں، پیارے،
گریہ و اضطراب ختم کر دیں۔
اور پھر وہ اگلے گذشتہ دن تازہ ہو جائیں پیارے!
اور پھر ہم محو خواب ہو جائیں۔
الفاظ کس قدر خوفناک ہیں!
ہم اس طرح لڑ رہے ہیں!
جیسے طیور ٹہنیوں پر چہک رہے ہیں،
اور رقص کر رہے ہیں۔
آؤ اب باتیں بند کر دیں، اور گال پر گال رکھ کر سو جائیں۔
تیرے نزدیک امر حقیقت سے زیادہ جھوٹی کوئی بات نہیں، مگر جس درخت پر سانپ کا دانت ہو، اس کو بالکل ہی چھوڑ دے۔
دانۂ گندم کی تلاش سے بالکل باز آیا میں
ورنہ ہم کو جنت عدن سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔
مجھ کو اور «حوا» کو۔
خدا بن کر مجھے اپنی قدرت سے سنبھال لے
اور مرد بن کر مجھے اپنے سینہ سے لگا لے۔
تلقین کر پیارے،
صرف تلقین کر!۔
میں تیری سکھائی ہوئی باتیں بولا کروں گی
پیارے، اور تیرے خیالات ہی میرے خیالات ہونگے
اور اگر ممکن ہو تو میری دونوں تمنائیں پوری کر،
جسمانی اور روحانی دونوں تیرے قبضہ میں ہیں۔
یہ سب کل ہوتا رہے گا،
آج رات کچھ بھی نہیں،
آج میں سارے رنج کو نظروں سے چھپا دوں گی،
اب میں دور اور کر دل کی بھڑاس نکال لوں پیارے،
افسوس! اور پھر تیری الفت کا مرکز بن کر
ہمیشہ کے لئے محو خواب ہو جاؤں۔

وزیر جنگ کا بیان

لندن ۲۲ نومبر۔ آج دارالعوام میں برطانی وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشا نے بتلایا کہ برطانیہ سے ہزاروں سپاہی ہر ہفتہ فرانس جا رہے ہیں سپاہ کے علاوہ وہاں ایک بہت بڑی تعداد میں اسلحہ جات بھیجے گئے ہیں اور تقریباً دس لاکھ اشخاص کو برطانیہ میں فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔ فرانس میں پولوں کی بھی فوج تیار ہو رہی ہے۔

آپ نے مزید کہا کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا یہ بتلایا تھا کہ برطانیہ سے فرانس کو ۱۵۸۰۰۰ سپاہ بھیجی جا چکی ہے اس کے بعد سے ہر ہفتہ ہزاروں کی تعداد میں سپاہی فرانس بھیجے جا رہے ہیں۔ آئندہ مارچ تک ایک بہت بڑی تعداد میں وہاں فوج اور ہتھیار جمع ہو جائیں گے۔

ہندوستان کی مردم شماری

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لڑائی کی صورت حالات کے پیش نظر حکومت ہند مردم شماری کرنے پر غور کر رہی ہے۔ مسٹر ایم ڈبلیو یاٹ کمشنر مردم شماری دہلی پہنچ گئے ہیں اور چند روز میں آخری فیصلہ ہو جائے گا۔

جاپان مناسب کارروائی کریگا

ٹوکیو ۲۲ نومبر۔ جاپانی جہاز «ترکونی مارو» کے ڈوبنے پر دفتر خارجیہ کے ترجمان نے کہا کہ ہم اس معاملہ کو بڑی تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں جب پورے حالات معلوم ہو جائیں گے تو حکومت مناسب کارروائی کریگی۔ نقصان جاپانی بیمہ کمپنیوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔

عالم نسواں

عورتوں کو فریب دیا جا رہا ہے

ایک مغربی خاتون کے خیالات

ایک مغربی خاتون نے لیڈیز میگزین میں ایک طویل مضمون لکھا ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ موجودہ زمانہ میں مردوں کی جانب سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ہم عورتوں کے ساتھ برابری کا برتاؤ کرتے ہیں حالانکہ یہ چیز بالکل غلط ہے، مرد آج بھی عورتوں کے احساسات اور جذبات کی پروا نہیں کرتے ہیں۔ ہم اس مضمون کے بعض حصے ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں۔

ہمنے عورتوں کو برابری کا درجہ دیدیا ہے اب عورت اور مرد میں کوئی فرق باقی نہیں رہا بعض حالات میں ہم نے عورتوں کو مردوں سے زیادہ عزت دیدی ہے، یہ ہیں وہ الفاظ جو اعلیٰ سوسائٹی کے مردوں کی زبان سے میں اکثر سنتی ہوں لیکن جہاں تک اصل حقیقت کا تعلق ہے مرد نے نہ کبھی عورت کو برابری دی ہے اور نہ آئندہ دینے کے لئے تیار ہے، یہ الفاظ ایک فریب سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔

اول تو عورتوں کو برابری کا کوئی درجہ میسر ہی نہیں آسکا ہے اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ تھوڑی بہت عزت اور برابری عورتوں کو حاصل ہو گئی ہے تو وہ مردوں کی بدولت نہیں بلکہ عورتوں کی ان کوششوں کی بدولت جو مردوں کی غلامی سے آزاد ہونے کے لئے وہ سالہا سال سے کر رہی ہیں

عورتوں اور مردوں کو برابری حاصل ہے یا نہیں اس کا اندازہ اس سے کر لیجئے کہ ہر مرد اس چیز کا خواہشمند ہے کہ اسے اس کی بیوی سے زیادہ گھر کی آرائش اور آرام حاصل ہو۔

وہ اپنے آرام کو سب پر مقدم رکھتا ہے۔ خواہ اس کے آرام کے لئے اس کی بیوی کو کتنی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانی پڑے۔

اگر مرد بیمار ہو جاتا ہے تو بہتر سے بہتر طبی امداد حاصل کی جاتی ہے نہ اسے مرض کو ضرورت سے زیادہ اہم خیال کیا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے اگر بیوی بیمار ہو جائے تو اس کی بیماری کو موسمی تغیر کا بہانہ بنا کر ٹال دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس غریب کا مرض رفتہ رفتہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

خوراک لباس اور دیگر ضروریات میں بھی مرد اپنی خواہشات کو مقدم سمجھتے ہیں، اپنی ادنے سی خواہش پر فضول خرچی کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں اور بیوی کی جائز ضرورت کو بھی ٹالنے کی سعی کرتے ہیں۔

بات اصل یہ ہے کہ مرد کی فطرت ہی کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ اپنی خواہشات اور ضروریات کو دنیا کی ہر چیز پر مقدم خیال کرتا ہے، وہ اپنی زبان سے عورتوں کے ساتھ رواداری کے دعوے کتنے ہی کیوں نہ کرے مگر رواداری وہ جانتا ہی نہیں وہ تو حکومت کرنا جانتا ہے اور حکومت کرتا ہے یہی اس کی فطرت ہے۔

مرد کی حالت تو یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی بڑے سے بڑا نقصان ہو جائے تو اس نقصان کو اتفاقی حادثہ کہہ کر ٹال دیتا ہے، لیکن غریب بیوی سے گلدان ٹوٹ جائے تو فوراً اس پر لاپرواہی کا الزام لگا دیتا ہے جو عورتیں مردوں سے مساوات کی خواہشمند ہیں ان کو سمجھ لینا چاہئے کہ عورت اور مرد میں مساوات کا ہونا ناممکن ہے میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اکثر طلاقیں اسی برابری یا مساوات کے جھگڑوں کی بنا پر ہوتی ہیں، میں یہ تو نہیں کہتی کہ عورتوں کو رواداری اور مساوات کا خیال چھوڑ دینا چاہئے مگر یہ ضرور کہوں گی کہ اس مسئلہ کو زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہئے کیونکہ یہی مسئلہ خانگی جھگڑوں کی بنیاد ہے اور انہیں جھگڑوں کی بدولت ہر سال لاکھوں

بچوں کی دنیا

اتفاق و نفاق

از جناب محمد طاہر رضا صاحب متعلم درجہ ہفتم حلیم انٹر کالج کانپور

میرے دوستو اللہ تعالٰی نے ہر چیز کے دو رُخ رکھے ہیں ایک تاریک دوسرا روشن، قریب قریب تمام چیزیں تضاد ہیں۔ اسی طرح اتفاق و نفاق بھی انسانی زندگی کے روزمرہ مشاغل سے وابستہ ہیں۔ اتفاق کے معنی باہم محبت سے مل جلکر زندگی بسر کرنا ہے۔ جو لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ انکو متفق اور متحد کہتے ہیں اور نفاق کے معنی ایک دوسرے سے جدا رہنا اور دشمنی رکھنا ہے۔ اس کے یہ بھی معنی ہوتے ہیں کہ دل میں کچھ اور زبان پر کچھ ایسے لوگوں کو منافق کہتے ہیں۔

رات میں جب ہم آسمان کی طرف نظر اٹھاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ چاند ہنس رہا ہے ستارے مسکرا رہے ہیں غرض آسمان کا گوشہ گوشہ جنت نگاہ بنا ہوا ہے۔ آہ! اسوقت کا ایسا سماں ہوتا ہے کہ اس تجلی زار میں نظر ڈوب کر رہ جاتی ہے اور ہم آسمان کے ان دلفریب مناظر کی سیر کرتے کرتے سو جاتے ہیں لیکن کبھی اس پر غور نہیں کرتے۔ کہ آیا یہ رات بھر روشن رہنے والے ستارے صبح ہوتے ہی کیوں ماند پڑ جاتے ہیں اور انکا اپنے مرکز پر دائمی قائم پذیر رہنا کس نظم کے ماتحت ہے کاش کبھی ہم غور کرتے تو معلوم ہو جاتا کہ یہ زبردست اتحاد ہے۔ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں انکی بقا کا سوال اتحاد میں مضمر ہے، دنیا کی سرسبزی اور شادابی کا انحصار اتفاق پر ہے لیکن نفاق وہ چیز ہے۔ کہ اس باغ کی پاکیزہ ہواؤں میں زہر بکھیر دیتا ہے اور معصوم بہار کو خزاں کے ہیبتناک ہاتھوں کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ مثلاً اگر جے چند اور پرتھوی راج میں باہم تنازعہ نہ ہوتا تو غیر ممکن تھا کہ شہاب الدین غوری کو فتح نصیب ہوتی اور اگر ہوتی بھی تو ناکوں چنے چبانے کے بعد۔ اس کے متعلق کسی شاعر نے خوب کہا ہے

ہند میں اتفاق ہوتا اگر
کھاتے غیر ونکی ٹھوکریں کیونکر

اسی طرح صفحۂ تاریخ پر ایسی صدہا مثالیں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ایک بھائی نے دوسرے بھائی کی مخالفت میں اپنی شان و شوکت اور حکومت کو تباہ و برباد کر دیا اور اسی نفاق کی بدولت کتنے شاہی خاندان صفحۂ ہستی سے مفقود ہو گئے۔ انھیں میں سے ایک مثال راون اور رام چندر جی کی لڑائی کی ہے۔ اگر بھبھیشن اپنے بھائی راون سے جدا ہو کر رام چندر جی کو مدد نہ پہنچاتا تو ممکن تھا کہ لڑائی کا انجام راون کے موافق ہوتا اور اس کا خاندان اسکے بعد بھی حکومت کا اہل رہتا دوسری مثال جو ہمارے سامنے ہے وہ مہابھارت کی عظیم الشان جنگ ہے۔ اگر دریودھن اپنے چچازاد بھائی پانڈوؤں کے حقوق کو تلف نہ کرتا کشادہ دلی سے رہتا تو اس کا امکان بھی نہ تھا۔

یہی نہیں کہ انسان میں اتفاق نہ ہو تو ذرایع ترقی مسدود ہو جاتے ہیں بلکہ انسانی وجود بھی اتفاق پر مبنی ہے یعنی اگر اربعہ عناصر کی باہم آمیزش نہ ہوتی تو آج دنیا میں انسانی آبادیوں کا نشان تک نہ ہوتا بقول شاعر

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا

لہذا معلوم ہوا کہ اتفاق کا ہونا ہر حالت میں فردی اور لازمی ہے ایک کمزور سے کمزور جماعت بھی خواہ کتنی ہی نادار کیوں نہ ہو ہمیشہ خطرے سے محفوظ رہتی ہے۔ برعکس اس کے کتنا ہی طاقتور انسان کیوں نہ ہو اگر ان میں نفاق ہے تو انکی مثال اُن بلوں کی سی ہے کہ جب تک وہ آپس میں ملے جلے رہے شیر انکا کچھ نہ بگاڑ سکا اور جب ان میں پھوٹ پڑ گئی تو شیر ایک ایک کو جھنجھوڑ کر گیا۔ اسلئے ہر شخص کو چاہئے

پردۂ فلم

جوانی کی ریت

(از جناب خواجہ قدوائی صاحب بی اے آنرز)

«جوانی کی ریت» نیو تھیٹرز کا آنے والا فلم ہے۔ چونکہ مجھے ایک دن نیو تھیٹرز کے نگارخانہ میں اس فلم کے چند مناظر کی شوٹنگ دیکھنے اور بعدہٗ اس کے اداکاروں سے گفتگو کا تفصیلی موقع ملا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے اس فلم کے کچھ «RUSHES» بھی دیکھے ہیں۔ اس لئے ان خیالات کا اظہار کر دینا مناسب سمجھتا ہوں جو اس سلسلہ میں پیدا ہوئے۔

اس فلم کے ڈائرکٹر مسٹر ہیم چندر، ہندوستانی فلم میں پبلک کے سامنے «کرڈرپتی» بناکر پیش ہوئے۔ اولین پیشکش کی جملہ مشکلات کو مدنظر رکھا جائے۔ تو ڈائرکشن کے اعتبار سے «کرڈرپتی» ایک اچھا خاصہ فلم ہے جس سے ڈائرکٹر کی ہونہاری ٹپکتی ہے: «جوانی کی ریت» غالباً ان کا تیسرا فلم ہے۔ اس فلم کا افسانہ مجھے انہوں نے سنایا جس کا خلاصہ اس کے نام میں کیا گیا ہے۔ یہ دراصل «عنفوان» اور «عمر» کے تصورات کا ایک مرقع ہے۔ شاعروں کی زبان میں جوانی ایک کیفیت کا نام سہی مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ «جوانی کی راتیں مرادوں کے دن» ایک خاص مدت اور چند متعین سالوں تک محدود ہیں۔ اور ان سالوں کے ساتھ خیالات۔ نظریات اور تصورات کی ایک مخصوص دنیا بھی ہوتی ہے جس کو «بزرگ» پسندیدہ نگاہوں سے نہیں دیکھتے۔ واقعہ یہ ہے کہ جوانی کا «مشوق بے پروا» دنیا کو اپنی آرزوؤں کے مطابق دیکھنا پسند کرتا ہے اور بزرگی گرم و سرد چشیدہ ہونے کے سبب سے اُسے مصلحت اندیشی کا سبق دیتی ہے۔ اسی لئے جب کبھی ان میں تصادم ہوتا ہے۔ تو نتائج بہت عبرت انگیز ہوتے ہیں۔

اس قسم کا ایک تصادم اس فلم کے ہیرو (نجم) اور اس کے والد (نعیم) میں ہوتا ہے۔ باپ قانون پیشہ آبا و اجداد کی یادگار اور خود ایک بیرسٹر ہونے کی بنا پر آرزو رکھتا ہے کہ اس کا بیٹا بھی بیرسٹر ہو تاکہ خاندانی روایات برقرار رہیں۔ مگر بیٹا فنون لطیفہ کا دلدادہ اور بیرسٹری کے بجائے موسیقی اور صورت گری کا شایق ہے۔ باپ کے اصرار اور بیٹے کے انکار نے آخر کار طول کھینچا اور بیٹا گھر چھوڑ کر چلا گیا۔ مگر باپ بیرسٹر ہونے کے باوجود آخر باپ تھا اسے اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ چنانچہ اس کے ایک گہرے دوست (جگدیش) نے غم غلط کرنے کے لئے اسے مشورہ دیا کہ کسی کو گود لے لے اور حقیقی معنوں میں اپنی اولاد سمجھ کر اس کی تربیت کرے۔ چنانچہ ایک لڑکی نے بیٹے کی جگہ لے لی۔ اول اول یہ لڑکی باپ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتی رہی لیکن ہوش سنبھالنے کے بعد اس میں بھی فیشن پرستی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ باپ کو پہلے برا معلوم ہوا اور جی چاہا کہ اسے منع کرے لیکن سابقہ تجربہ کے بعد اس کی جرات نہیں ہوئی۔ چنانچہ اسنے بھی آزادی دیدی اور وہ لڑکی بڑی ہو کر ایک فیشن ایبل گرل بن گئی۔ افسانہ کے واقعات کچھ اس طرح رونما ہوئے ہیں کہ اس لڑکی (کانن) اور ہیرو (نجم) کی ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ ایک ایسی ملاقات جس میں «تشریف لایئے» «مزاج شریف» کے بجائے «نکل جاؤ»، «بدمعاش کہیں کے» کا استعمال ہوتا ہے۔ مختلف دلچسپ مناظر کے بعد ہم ہیرو اور ہیروئن کو شادی کے مقدس اتحاد میں خوش و خرم دیکھتے ہیں۔ مسٹر ہیم چندر نے اس افسانہ کو جس خوبصورتی سے پردہ پر پیش کیا ہے اور اس میں حسن و عشق۔ تلملین و مزاح۔ رقص و موسیقی کی جو چاشنی رکھی ہے وہ ہندوستانی فلموں کے لئے ایک انوکھی چیز ہے۔ تفریحی فلمیں بنانے والے فلمسازوں کے لئے ایک معیار کا کام دے گی۔

اس فلم کے گانے لکھنؤ کے مشہور شاعر حضرت آرزو اور مکالمہ مسٹر امجد دہلوی کے زور قلم کا نتیجہ ہیں جن کے متعلق کچھ کہنا «عطار بگوید» کے

اقوال زریں

ہمارا بہترین زیور ہماری بہترین یادداشت ہے

علم وہ آئینہ ہے جس میں عیب اور ہنر دونوں کی صورت نظر نہیں آتی۔

شیطان کے پاس پہونچنے کا سیدھا راستہ شراب نوشی ہے۔

دوست خوشی کو بڑھا دیتا ہے اور تکالیف کو تقسیم کر کے اور مسرت کو دوگنہ کر کے غم کو بھلا دیتا ہے

جان ہر شخص کو پیاری ہے مگر عقلمند آدمی عزت کی جان سے زیادہ پرواہ کرتے ہیں۔

پست ہمت انسان اپنی موت سے پہلے ہی مر جاتا ہے، مگر اعلےٰ ہمت انسان کو صرف ایک ہی دفعہ موت آتی ہے۔

کوئی انسان دنیا کو ہمیشہ دھوکے میں نہیں رکھ سکتا ہے

شہرت حاصل کرنا بہت مشکل نہیں ہے اس کے لئے محض قربانی کی ضرورت ہے۔

اپنے فرائض کو پہچاننا اور اس کو انجام دینا بھی ایک سچی عبادت ہے۔

وہ بزرگ انسان ہے جو ہر وقت اپنی موت کا خیال رکھے

موج تبسم

سالس (داماد سے) بیٹا تمہاری شادی ہوگئی ہے اب تم اپنی زندگی کا بیمہ کرا لو۔

داماد میں آپ کی بیٹی کو اس قدر خطرناک نہیں سمجھتا

جیک تمہارا دایاں ہاتھ بھلا چنگا ہے مگر تم بائیں ہاتھ سے ہاکی کھیل رہے ہو۔

رابرٹ کل جب میں ہاکی کھیلنے کی وجہ سے دیر سے گھر گیا تو بیوی سے تکرار ہوگئی اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ کبھی ہاکی اسٹک کو یہ ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔

دوکاندار:۔ میں نے ایک طرح کا خوشبودار کاغذ تیار کیا ہے آپ اس پر بل چھپوا کر بھیجا کریں

مینیجر:۔ تب تو لوگ بلوں کی ادائے گی جلد نہ کریں گے اور وہ یہ خواہش کریں گے کہ دوبارہ پھر میرے پاس خوشبودار بل آئیں، ہاں البتہ اگر آپ کے پاس بدبودار کاغذ ہو تو دیدیجئے تاکہ اس سے بیزار ہو کر فوراً بل ادا کر دیں۔

تین بیوقوف ایک ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ اثناء راہ میں انکو ایک بلند اور بہت اونچا مینار دکھائی دیا۔

پہلا اگلے زمانہ کے لوگ بھی کتنے لمبے ہوتے ہونگے جنھوں نے کھڑے ہو کر اس مینار کو بنایا ہو گا

دوسرا نہیں! پہلے یہ زمین پر لٹا کر تیار کرتے ہونگے اور پھر سب ملکر کھڑا کر دیتے ہوں گے۔

تیسرا پہلے یہ کنواں ہوگا زلزلہ سے الٹ کر مینار بنا

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

ایک میتر الیوز بندوق دس منٹ میں ۳۳ سیر وزنی پختہ گولیاں ضائع کر دیتا ہے۔

ایک فوجی دستہ دس منٹ میں تین ٹن یعنی ۸۴ من فولاد اور بارود ضائع کر دیتا ہے۔

موجودہ جنگ میں ایک سپاہی کے لئے دس مزدوروں کی ضرورت پیش آئے گی۔

ایک جنگی طیارے کی تیاری میں ۱۸ ہزار گھنٹے کا وقت صرف ہوتا ہے، یعنی ایک ہوائی جہاز ایک گھنٹہ میں تیار کرنا ہو تو ۱۸ ہزار مزدوروں کی ضرورت لاحق ہوگی۔

دنیا کی مجموعی تعداد طلا (سونا) کا ۸۱ فی صدی برطانیہ کے خزانوں میں ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے، یہ دور دراز لائن چھ ہزار پانچسو ۱۳ میل تک مسافر لے جاتی ہے

برطانیہ کا بادشاہ جارج یکم انگریزی زبان سے واقف نہیں تھا۔

ہندوستان کے پہلے وایسرائے لارڈ کیننگ تھے۔

غریب بچے کی عید

از جناب محمد امین صاحب (شرقپوری)

عید کی کلفت اس غریب سے پوچھو جو عید کے دن بھی فاقہ کشی کیلئے مجبور ہے لیکن سرمایہ دار اور دولتمند کیا جانیں کہ غریبوں پر کیا کچھ گذرتی ہے یہ افسانہ ان غریبوں کی دردناک داستان ہے جن کے لئے عید کا ایک مبارک دن مصیبت بن کر آتا ہے:۔

کسی نئی نویلی دلھن کی طرح چاند نے پہاڑی کی اوٹ سے جھانک کر دیکھا (لودھی پور میں) مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی خوشی کے نقارے بجنے لگے لوگوں کے دھماکے کی آواز فضاء میں گونج اٹھی سرمایہ داروں کے دل جوش مسرت سے اچھل رہے تھے مگر وہ غریب جو دنیا میں مصائب جھیلنے کے لئے پیدا ہوتے ہیں جنھیں دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانے کو بھی نہیں ملتا دل تھام کر رہ گئے۔

مکان کی چھتوں پر لڑکے لڑکیاں شور و غل مچاتے ہوئے عید کے چاند کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے "خالہ وہ دیکھو چاند میری انگلی کے سامنے" ایک بولی "اماں تم بھی کیسی ہو نظر نہیں آرہا" وہ کیا سامنے بڑے بڑے درختوں کی چوٹی کے اوپر پہاڑی کے دائیں طرف چاند ہی تو ہے، اور کوئی بھرڑی ہوئی دلھن بھرائی ہوئی آواز میں بولی "چاند تو ہوگیا مگر وہ اب تک لوٹ کر نہیں آئے" محلہ کی مسجد کی چھت پر لڑکے تالیاں بجا رہے تھے، ایک دوسرے پر گر رہے تھے "میرے ابا میرے لئے اچھے اچھے کپڑے لائے ہیں" ایک نے کہا، دوسرا ٹوپی اچھال کر بولا "تم سب سے میرا جوتا اچھا ہوگا دیکھ لینا" تیسرے نے آنکھیں نکال کر کہا "ارے کیوں باتیں بنا رہے ہو مجھ سے اچھے کپڑے تم نہیں پہن سکتے؟" ایک یتیم لڑکا سر تا پا ننگا ان سب کی باتوں کو خاموشی سے سن رہا تھا اس کا باپ نہیں ہے اس کے پاس تن ڈھانکنے کے لئے پرانے چیتھڑے بھی نہیں تھے کل عید پر کیا پہنے گا، ساتھیوں کو کیسے اچھل اچھل کر دکھائے گا؟ دیکھو میری ٹوپی، ریشمی قمیص، نیا جوتا، دوڑا ہوا ماں کے پاس آیا "اماں عید کا چاند نکل آیا میرے نئے کپڑے کہاں ہیں؟" ماں نے مسکراتے ہوئے بچے سے کہا "بیٹا تمہارے کپڑے صندوق میں رکھے ہیں بھیا کے بیاہ پر پہننا!" "اور کل عید کے دن کیا پہنوں گا" شکور نے ماں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا:۔

بھائی کا کرتہ پہن لینا پاجامہ بھی ٹھیک ہو "نہیں اماں" وہ بسورتے ہوئے بولا سب لڑکے اچھے اچھے نئے کپڑے پہنیں گے میرے پھٹے پرانے کپڑوں کو دیکھ کر کوئی میرے ساتھ نہیں کھیلے گا اپنے پاس تک نہیں بٹھائے گا" صابرہ اس کی ماں کے دل پر ایک گھونسہ لگا آنکھوں سے آنسو امنڈ آئے بچے کو کیونکر بہلائے؟ نئے کپڑے کہاں سے لائے؟ روٹھتے ہوئے شکور کو گود میں لیلیا "دیکھو بیٹا تمہارا بھیا ابھی آئے گا تمہارے لئے نئے کپڑے لیکر" "سچ کہتی ہو اماں" شکور نے فاتحانہ انداز سے کہا:۔

"ہاں بیٹا" ماں مسکرا کر بولی "

شکور دروازے پر کھڑا چاروں طرف دیکھ رہا تھا "بھیا میرے لئے نئے کپڑے لیکر آتا ہوگا" اماں جھوٹ نہیں کہتیں"

اس کا بھیا نوری اٹھارہ برس کا خانصاحب کے مکان کی چھت پر کھڑا چاند دیکھ رہا تھا۔ اس کی مسکراتی ہوئی آنکھیں بہت دور تک پہنچ رہی تھیں، دور پیڑ کے نیچے اسی کا تو گھر ہے، وہ بھی کوٹھے پر کھڑی چاند کو دیکھ رہی ہوگی، اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ مغرب کا وہ کونہ رنگینیوں میں ڈوبا ہوا ہے نوری کی کرنیں نہار رہا ہے

وہ شام کے دھندلکے میں اپنی منگیتر کو ڈھونڈ رہا تھا بڑی خوبصورت ہے پرسوں شام لالہ کے گھر کھڑی تھی وہی ساجدہ ہے؟ مجھے دیکھتے ہی بھاگ گئی! بجلی کیطرح غائب ہوگئی کاش میں کہیں چھپ جاتا اسے جی بھر کے دیکھتا وہ بھی ایک چاند ہے عید کا چاند، نوری کے دل کا چاند "نور، نوری، نوری، چونک پڑا خانصاحب ڈیوڑھی میں کھڑے چلا رہے تھے نوری دوڑ کر نیچے آیا، کیا مصیبت ہے دنیا نے چاند کو دیکھ لیا تمہیں نظر نہیں آیا، ابھی تک دیکھ ہی نہیں چکے اندھیرا ہو چلا ہے، دوڑ کر جا! درزی ابھی تک منجھلے کے کپڑے نہیں لایا، دو زنانہ جوڑے بھی اس کے پاس ہیں ارے کھڑے ہو؟ میرے منھ کی طرف کیا دیکھتے ہو جلدی دوڑ کر جاؤ!" نوری سر پر پاؤں رکھکر بھاگا چمکتے ہوئے ریشمی اس کے ہاتھوں میں تھے، امیروں کے بھی کیسے ٹھاٹھ ہیں "جی ہی جی میں باتیں کرتے ہوئے آرہا تھا" کس قدر چکنے ہیں ہاتھ پھسل رہا ہے آنکھ کا نشہ، دل کی پیاس انھیں کا نام ہوگا!؟

اگر میری ساجدہ پہن لے تو کیسی بھلی معلوم ہو؟ چمکتا ہوا چہرہ، دبلا، پتلا جسم، جیسے عید کا چاند، شفق کی ہلکی ہلکی سرخی میں کھو گیا ہو، کنول کا پھول پانی میں گم ہو جائے!" وہ ایک لمحہ کے لئے ساجدہ کے حسین تخیل میں کھو گیا!"

"وہ ایک سرد آہ بھر کر بولا"

یہ باتیں امیروں ہی کو زیب دیتی ہیں میرے پلے ہی کیا ہے؟ آج میرا باپ اگر زندہ ہوتا، میرے پاس مکان ہوتے، جائداد ہوتی، کاش کہ میں مالدار ہوتا میری ساجدہ امیر کی بیوی ہوتی، نوری شان کیساتھ گاڑی میں بیٹھتا، لوگوں کو ابے تبے سے پکارتا، خانصاحب کی بیوی کی طرح میری ساجدہ بھی ملکہ ہوتی عید کے دن جھلملاتے ہوئے کپڑے پہنتی!"

خانصاحب کے خوف سے کانپ اٹھا، دیر ہو رہی ہے جلدی جانا چاہئے، وہ تیزی سے قدم اٹھانے لگا اس کے پاؤں کیوں آہستہ آہستہ اٹھ رہے ہیں اس کا دل کیوں ڈوبا جا رہا ہے" وہ تیزی سے گلی میں گھسا "بھیا، بھیا" شکور نے چلا کر کہا بھائی کے ہاتھوں میں ننھے ننھے کپڑے دیکھ کر خوش ہو گیا بھیا ابھی دیدو مجھے یہ اوپر والا پہنوں گا، اماں کو نہ دینا "نوری نے تعجب سے بھائی کو دیکھا، کیا کہہ رہے ہو!" ننھے شکور کو ایسا محسوس ہوا گویا کسی نے اس کے امید کے ننھے پودے پر پاؤں رکھکر بے دردی سے پامال کر دیا ہے:۔

کیا میرے لئے کپڑے نہیں لائے ہو؟" اس نے کسی قدر تعجب سے کہا، ارے یہ تو خانصاحب کے ہیں "نوری اس کا ہاتھ جھٹک کر بولا" شکور روتا ہوا ماں کے پاس آیا! ماں کشمکش میں پڑی ہوئی تھی آنکھوں میں آنسو بھر کر بولی بیٹا تمہاری خوشی اللہ نے تم سے چھین لی ہے، تمہاری ماں کا کیا قصور! شکور ان باتوں کو کیا سمجھے "نہیں ماں مجھے کپڑے لیکر دو؟"

صابرہ روتی ہوئی آنکھوں سے بیٹے کی ہٹ کو دیکھ رہی تھی اپنے بے بسی پر غور کر رہی تھی، دماغ میں آج سے پانچ برس پہلے کے واقعات دوڑ رہے تھے آنکھوں کے آگے عید کا وہ منظر تھا جب اس کا شوہر زندہ تھا، عید کا چاند دیکھ کر اسے کس قدر خوشی ہوئی تھی، بچہ جو آج کپڑوں کے لئے رو رہا ہے خوشی سے تالیاں بجاتا تھا۔ ص۵

ص۵ ننھے ننھے ہاتھوں سے، اور اس بھائی نوری اس وقت آٹھ برس کا تھا آج پرائی غلامی کر رہا ہے دو روپیہ ماہوار اور پھٹے کپڑوں پر خانصاحب کے بچوں کا نوکر بنا ہوا ہے، باپ کی انگلی پکڑے عیدگاہ سے لوٹ کر آیا تھا، باپ بیٹا خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔

صابرہ کے دل کی کلی بھی کھلی ہوئی تھی۔

عید ایک مسرت کا نام ہے جو ایک عورت کو شوہر کی زندگی میں حاصل ہوتی ہے اس نے کبھی بھوک اور فاقہ کا نام بھی نہ سنا تھا پھٹے بوسیدہ کپڑے نہ پہنے تھے، محنت و مزدوری نہ کی تھی، عزیزوں کی باتیں نہ سنی تھیں، خوشامد نہ کی تھی، آج وہ ہی صابرہ دو یتیم بچوں کے ساتھ زندگی کی گہری دلدل پڑی ہوئی تھی، شوہر کا سایہ سر سے اٹھ گیا وہ بیوہ ہوگئی، کوڑی کوڑی کو محتاج ہوگئی اس کا شوہر مالدار نہ تھا، درزی کا کام کرتا تھا پھر بھی گھر میں ایک سکون تھا، راحت تھی اس کی زندگی ایک بہت بڑی نعمت تھی جس کے چھن جانے سے اس کے گھر کا ٹمٹماتا ہوا چراغ گل ہوگیا اور گھر اجڑ گیا، وہ تباہ و برباد ہوگئی، مسرت کی دنیا تاراج ہوگئی، عید کی خوشی اسے کیونکر ہو۔

نوری دروازے پر کھڑا غم آلود نگاہوں سے ماں کو دیکھ رہا تھا جو زار و قطار رو رہی تھی بھائی کو تک رہا تھا جو زمین پر پڑا بلک بلک کر رو رہا تھا:۔

ارے شکور اس نے معصوم بھائی کو جھنجوڑتے ہوئے کہا "بھیا لے آئے کپڑے"! ماں نے آنکھیں پونچھ کر دیکھا "نوری بھائی کی پیشانی چوم رہا تھا لیکن وہ برابر رو رہا تھا!"۔

بھائی کو روتے ہوئے دیکھکر نوری کے آنسو جاری ہوگئے، ماں کے تھمے ہوئے آنسو بھی از سر نو امنڈ آئے، تینوں مصروف گریہ تھے وہاں ان آنسو پونچھنے والا کون تھا، نہ جانے پڑوسیوں نے ان کے رونے کی آواز سنی بھی یا نہیں ایک غریب بیوہ دو یتیم بچے بے کسی پر آنسو بہا رہے تھے روتے روتے انکی آواز بھرا گئی، گلا بیٹھ گیا، آنکھیں سرخ ہوگئیں، آج انھوں نے سوکھی روٹی بھی نہیں کھائی تھی گھر میں چراغ نہیں جلا تھا دولتمندوں کے گھر عید مسرت کا پیغام لیکر آتی ہے

عید اور اس کی خوشی پیسہ ہی سے منائی جاتی ہے بھوکا کیا خوش ہوگا، ننگا کس برتے اکڑے گا، دولتمند آج خوش تھے آج ان کے گھروں میں مسرت برس رہی تھی، ان کے بچے خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے ان کی عورتیں متبسم تھیں خدا کی اسی زمین پر آسمان کے نیچے دولتمندوں کے شہروں میں غریب ہستیاں مصیبت اور رنج کے دن کاٹ رہی ہیں، انھیں خوشی کے دن بھی خوشی میسر نہیں ہے وہ بے زری اور افلاس کا شکوہ کس سے کریں؟"

وہ غریب ہیں غریب کی بات کون سنتا ہے روتا ہوا دیکھ کر کون اس کے آنسو پوچھتا ہے آج غریب بیوہ سے کون کہے (تم ہماری بہن ہو) (بیٹی ہو) بیوگی کا غم نہ کرو، مفلسی کا ماتم نہ کرو تمہاری خوشی ہماری خوشی ہے، تمہیں روتے ہوئے دیکھ کر ہمارا دل تڑپتا ہے، یتیم بچوں سے کون کہے تم ہمارے بچے ہو، لو یہ نئے کپڑے پہنو!"

مگر یہ خواب کی سی باتیں ہیں روتے ہوئے شکور کو ماں تھپک تھپک کر سلا رہی تھی نوری بے چینی سے بار بار کروٹیں بدل رہا تھا رات کیونکر کٹے۔؟

آج عید کا دن تھا ہر طرف مسرت ہی مسرت برس رہی تھی، بچے، جوان، بوڑھے، سب عورت مرد نئے کپڑے پہنے ہوئے خوشی خوشی عیدگاہ جا رہے تھے۔

تانگوں میں بیٹھ کر سڑک پر غیر معمولی چہل پہل تھی دو یتیم لڑکے بھی جا رہے تھے، خوشی کا سیلاب دو تنکوں کو بہا کر لیجا رہا تھا خانصاحب بچوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے برابر سے گذر گئے کسی نے یہ بھی نہ دیکھا کہ عید کے دن یہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہیں سر اور پاؤں سے ننگے ہیں، عیدگاہ میں تل دھرنے کو بھی جگہہ نہ تھی ایک گھنٹہ کے بعد لوگ مسجد سے نکلے میدان ہجوم سے پٹا ہوا تھا، دوکاندار اپنے اپنے سوداوں کی صدا بلند کر رہے تھے، مٹھائی والے اپنی شیریں آواز میں دعوت شوق دے رہے تھے کھلونے والے خریداروں کے مجمع میں گھرے ہوئے تھے یہ میلے ٹھیلے، سجی ہوئی دوکانیں خوشی کا غیر معمولی اظہار کھیل تماشوں کے سامان سب دولت کے کھیل ہیں

نوری بھائی کا ہاتھ پکڑے میلے میں مغموم پھر رہا تھا شکور ہر دوکان پر مچلتا "بھائی یہ لے دو، وہ لے دو" یہ غبارہ کیسا اچھا ہے؟ نوری اس کو بہلا رہا تھا بھیا یہاں سے نہیں، اس دوکان سے لے دیں گے شکور اشکبار آنکھوں سے بھائی کو دیکھ رہا تھا" لوگوں کے جاؤ چونچلوں کو دیکھو۔ ہا تھا بھائی کے ساتھ نوری کا دل بھی ڈوبا جا رہا تھا وہ لوگوں سے کیونکر کہے؟ خوشی کے شادیانے نہ بجاؤ، مٹھائی کی سجی ہوئی دوکانیں دیکھ کر غریب کے منھ میں بھی پانی بھر آتا ہے، اٹھا لو، مٹھائی کی سوندھی سوندھی خوشبو صبر کے پرانچے اڑائے دیتی تھی رسیلی صدائیں دل پر گھونسے مار رہی تھیں، سرمایہ داروں سے کون کہے؟ غریبوں کے دل کو نہ تڑپاؤ وہ اپنے سینہ میں دل رکھتے ہیں، اور دل میں آرزوئیں رکھتے ہیں مسرت انکے دلوں کو مجبور و پریشان بھی کرتی ہے مگر وہ غریب ہے اس کے پاس دولت نہیں، دنیا کی خوشی صرف دولت سے خریدی جاتی ہے وہ دولت سے محروم ہے! نوری بھائی کو کھینچتا ہوا لا رہا تھا، بازاروں کی چہل پہل دیکھتا ہوا چوک میں ایک فقیر پیڑ کے نیچے بیٹھ کر سویاں کھا رہا تھا ڈاڑھی اور ہاتھ لت پت ہو رہے تھے سکر لتے ہوئے انگلیاں چاٹ رہا تھا جھولی سے مٹھائی نکال کر کھا رہا تھا ایک کتا دم ہلاتا ہوا اس کے قریب آکر بیٹھ گیا فقیر نے دھتکارا، لکڑی اٹھائی، کتا منھ چڑاتا ہوا بھاگا فقیر نے پیلے پیلے دانت نکال کر ایک قہقہہ لگایا مٹھائی کا ایک بڑا لقمہ چبا رہا تھا شکور نے للچائی ہوئی نظروں سے فقیر کو دیکھا "نوری" کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

"چلو بھیا" نوری نے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ نہیں بھیا مجھے مٹھائی لے دو، کچوریاں لے دو؟" خانصاحب کے گھر سے مٹھائی آئے گی جلدی چلو نوری نے مسکرا کر کہا۔

"سچ کہہ رہے ہو بھائی؟"

اور کیا جھوٹ کہتا ہوں" دونوں جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے گھر آئے دروازے پر خانصاحب کا ملازم کھڑا تھا۔

ارے نوری کہاں کھوگئے تھے تم کہیں لمبی سیر کو نکل گئے تھے کیا؟ نوری نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

(باقی برصفحہ ۷ کالم ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

مہاتما گاندھی کے مختلف مسائل پر مضامین

سول نافرمانی شروع نہیں کیجا سکتی

بمبئی ۱۸ نومبر۔ مہاتما گاندھی نے "غیر ضروری لازم" کے زیر عنوان "ہریجن" میں ایک مضمون لکھا ہے جسمیں کانگریسیوں سے اپیل کی ہے کہ انھیں تحمل سے کام لینا چاہئیے کہ آپ لکھتے ہیں کہ میں نے وائسرائے اور شریت راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کے درمیان خط وکتابت اور وائسرائے کی ممتید پر جو بیان دیا تھا اس کے متعلق ایک معزز دوست نے لکھا ہے کہ آج کے اخبارات میں آپکا جو بیان چھپا ہے میں نے اسے حیرت اور دکھ سے پڑھا ہے اس میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے کہ جب تک مسلم لیگ سے کوئی سمجھوتہ نہ ہو اور وائسرائے سمجھوتہ کرانے کے لئے کوشش کرتے رہیں ہمیں کوئی ایکشن نہیں لینا چاہئیے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایسا رویہ اختیار کرنے پر برطانوی گورنمنٹ یا مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنا نہایت مشکل ہو جائے گا۔

سول نافرمانی کو بند رکھنا ضروری ہے غالبا بہت سے کانگریسیوں کا یہی خیال ہے اسلئے مجھے خدشہ کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے دونوں حالتوں میں سول نافرمانی کو بند رکھنا لازمی ہے جب تک وائسرائے پارٹیوں میں سمجھوتہ کے لئے کوششیں جاری رکھیں ہمیں سول نافرمانی شروع نہیں کرنی چاہئیے۔ لیکن اسے غیر معین یا لمبے عرصہ تک ملتوی نہیں رکھا جاسکتا ہمیں کوئی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہئیے۔ اگر وائسرائے کی خاطر سول نافرمانی کو ملتوی رکھا جائے تو اس سے سمجھوتہ میں امداد ملے گی۔ جہاں تک مسلم لیگ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہم آپس میں جھگڑتے رہیں گے ہم وسیع پیمانہ پر سول نافرمانی نہیں کر سکتے یہ بات اپنی جگہ ہے۔

مسلمان اور ترقی

میں یہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ مسلمان ملک کی ترقی زیادہ عرصہ تک روک سکتے ہیں کیونکہ انھیں بھی اتنا ہی فائدہ پہنچے گا جتنا دوسروں کو۔ میں یہ تسلیم کرنے میں کوئی ہرج نہیں دیکھتا کہ اگر کروڑوں مسلمان آزادی حاصل کرنا نہیں چاہتے تو کم از کم کچھ عرصہ کے لئے دوسروں کی آزادی کے لئے سدراہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ بجز اس حالت میں جبکہ دوسرے ان کے خلاف لڑنے کو تیار ہوں۔ جہانتک کانگریس کا تعلق ہے میں ایسا کوئی امکان نہیں دیکھتا کہ وہ انکے خلاف لڑے گی۔ اس اعتراف سے ظاہر ہوتا ہے کہ کانگریس مسلم لیگ سے رواداری سے پیش آنا چاہتی ہے اور ملک کی ترقی روکنے کا نقص مسلم لیگ پر عاید ہوتا ہے۔ اس اعتراف سے بھی سمجھوتہ کے کاز کو تقویت ملنی چاہئیے۔

کانگریس راستہ نکال لے گی

میں نے اوپر جو حوالہ دیا ہے اس میں لفظ "ایکشن" کا استعمال غور طلب ہے۔ میں نے جن باتوں پر غور کیا ہے صرف انکا ذکر کیا ہے۔ ہر قسم کے ایکشن کا نہیں کانگریس ایک بے حس وحرکت جماعت نہیں۔ یہ ہمیشہ متحرک رہتی ہے گو میں کوئی پیشنگوئی نہیں کر سکتا کہ آئندہ واقعات کیا ہونگے مگر اس بارے میں مجھے کوئی شبہ نہیں کہ کانگریس موجودہ الجھن سے نپٹنے کے لئے سول نافرمانی کو بالائے طاق رکھکر اپنی مقررہ حدود کے اندر رہتی ہوئی بھی کوئی راستہ نکال لیگی۔ میں یہ بات دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم بے صبر ہوکر اپنے کاز کو نقصان پہنچائیں گے۔ مجھے ہر روز مردوں اور عورتوں کی چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں جن میں وہ مجھے بتاتے ہیں کہ وہ حکم ملنے پر اس کی تعمیل قابلیت سے کریں گے اور کرتشدد کے پھوٹ پڑنے کا کوئی خدشہ نہیں۔ ان سب کو میرا جواب یہ ہے کہ اگر وہ اپنے دعووں میں سچے ہیں تو صبر کے ساتھ انتظار کرنا ان کی طاقت میں اور اضافہ کر دیگا اور کامیابی یقینی ہو جائے گی۔

مسٹر ایم۔ این رائے کا جواب

بمبئی ۱۸ نومبر۔ مسٹر ایم این رائے کے ایک خط کا جواب دیتے ہوئے گاندھی جی ہریجن میں لکھتے ہیں۔

"میری اس تجویز کے جواب میں کانگریسی اصحاب اپنے خیالات مجھے بھیجیں۔ مسٹر ایم۔ این رائے نے ملک کے پولٹیکل حالت کے متعلق اپنے خیالات ایک خط کی صورت میں میرے پاس بھیجے ہیں اور یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ پبلک طور پر ان خیالات پر بحث کی جائے۔

سب سے پہلے وزارتوں کے استعفوں کا سوال ہے مجھے یقین ہے کہ ان استعفوں کی وجہ سے کانگریس کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ بہتر ہوتا کہ ورکنگ کمیٹی میری تجویز قبول کر لیتی اور مکمل عدم تشدد اور اس کے تمام لوادات کو قبول کر لیتی۔ لیکن ورکنگ کمیٹی کے ممبران نے ایمانداری سے میری بات قبول کرنے کے بجائے اپنے فرض کا زیادہ خیال کیا۔ اس صورت میں وہی ٹھیک راستہ تھا جو کہ ورکنگ کمیٹی نے اختیار کیا اور وزارتوں کو مستعفی ہونے کا حکم دیدیا گیا۔

صرف شہری حقوق کی حفاظت کے خیال سے وزارتوں پر قابض رہنا ٹھیک نہیں تھا۔ اگر وزراء کو کوئی خود مختارانہ طاقت حاصل ہوتی تو جنگ میں شمولیت کے وقت انھیں نظر انداز نہ کیا جاتا جب جنگ میں شمولیت کے وقت انکو نظر انداز کیا گیا۔ جب ورکنگ کمیٹی نے برطانیہ سے پوچھا کہ وہ کس طرح اس غلطی کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔ اور جنگ کو چلانے میں ہندوستان کا تعاون چاہتا ہے اس وقت بھی انھیں نظر انداز کر دیا گیا اس صورت میں خود مختاری کا کھوکھلا پن دنیا کے سامنے رکھنے کے لئے وزراء کم از کم یہ کر سکتے تھے کہ وہ مستعفی ہو جاتے اپنی بے بسی کو دیکھنے کے بعد وزارتوں سے چپٹے رہنا محض بدنامی کو دعوت دینا تھا۔ شہری آزادی کی حفاظت کے لئے وزارتوں سے چپٹے رہنے کا مطلب یہ ہوتا کہ ہم درخت کو لکڑی سمجھتے۔ مسٹر رائے کو یقین ہونا چاہئیے کہ کمزور وزراء شہری آزادی کی بالکل حفاظت نہ کر سکتے تھے۔ گورنر ان کے فیصلوں کو ٹھکرا دیتے اور جسے چاہتے گرفتار کر لیتے۔ ان وزراء نے آزادی کی جدوجہد کو زیادہ مضبوط بنانے کے لئے وزارتیں قبول کی تھیں۔ جب اس مقصد میں کامیابی نہ ہوئی تو دیگر تمام فوائد کی کوئی وقعت نہیں تھی۔ اب وہ دوبارہ اسوقت تک وزارتیں واپس نہیں لیں گے جب تک کہ کانگریس کا مطالبہ پورا نہیں ہو جاتا۔

آئندہ قدم لازمی طور پر سول نافرمانی نہیں ہے اس کا انحصار کئی باتوں پر ہے جنہیں سے چند ایک کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ کبھی دفعہ خاموش رہنا ہی سب سے بڑا کام ہوتا ہے۔ مخصوصا عدم تشدد سے لڑی جانے والی جنگ میں۔

اب اہم ترین جنگ کو لیجئے۔ عدم تشدد سول نافرمانی کا بنیادی سوال ہے ۱۹۲۰ء میں کانگریس نے اپنی سیاسیات کو دانستہ طور پر اہم اور ضروری سوشل سدھار کے پروگرام کے ساتھ وابستہ کیا تھا۔ کانگریس اس فیصلہ پر پہونچی کہ عدم تشدد کے بغیر بیز چند مجلسی سدھاروں کے بغیر مثال کے طور پر انسدادی شراب نوشی اور اچھوت ادھار وغیرہ اسوراج نہیں مل سکتا۔ دراصل سیاسی پارلیمنٹری پروگرام اس وقت تک ترک ہی کر دیا گیا۔ گویا کانگریس کی سیاسیات میں اخلاقیات داخل غیر متعلقہ اور فضول نہیں۔ یہ اس کا بنیادی پروگرام ہے۔ اس وقت بھی چند ایک اشخاص مخالف تھے۔ لیکن اکثریت نے اس پروگرام کا استقبال کیا۔ جیسا کہ آج تک کسی پروگرام کا استقبال نہیں کیا گیا تھا۔ عوام میں اس پروگرام کی وجہ سے۔ جو زبردست بیداری پیدا ہوئی اس نے پروگرام کے جواز کو ثابت کر دیا۔ اس سے کانگریس کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی۔ میں اس وقت وہ تمام دلائل نہیں دہرانا چاہتا۔ جن سے متاثر ہوکر کانگریس نے یہ پروگرام اختیار کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے مسٹر رائے ینگ انڈیا کی فائلوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ جبسے یہ پروگرام منظور ہیں کیا گیا۔ اسوقت سے کانگریس عوام کی جمہوری جماعت بن گئی۔

کانگریس کی دو حیثیتیں ہیں۔ امن کے زمانہ میں وہ ایک جمہوری جماعت ہے اور جنگ کے دنوں میں وہ ایک عدم تشدد کی فوج بن جاتی ہے۔ ممبران کو ووٹنگ کا حق نہیں رہتا۔ ساری طاقت جنرل کے ہاتھ میں رہتی ہے۔ اور ہر ایک یونٹ کو محض احکام کی تعمیل کرنی پڑتی ہے۔

مسٹر رائے اور دوسرے کانگریسیوں کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کو کھو دینے کی عادت نہیں رکھتا۔ بلکہ انکو ساتھ رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کیا کرتا ہوں۔ لیکن ایک حد ہے اور جب معاملات اس حد سے تجاوز کر جاتے ہیں تو کوئی ایسا سمجھوتہ نہیں ہو سکتا جس سے کامیابی خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔

کمیونل ایوارڈ حکومت کا فیصلہ تھا

بمبئی ۱۸ نومبر۔ کمیونل ایوارڈ کے سلسلہ میں مہاتما گاندھی نے جو بیان دیا تھا اس پر اعتراضات کا جواب گاندھی جی نے ہریجن میں دیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

"میرے مضمون کے چند الفاظ کو پکڑ کر مجھ پر دو طرف سے اعتراضات کئے جا رہے ہیں۔ اگر میرے مضمون میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر بھی اسی طرح اعتراضات شروع کر کے نکتہ چیں یہ ثابت کرتے ہیں کہ میں ٹھیک ہی ہوتا ہوں میں تسلیم کرتا ہوں کہ کمیونل ایوارڈ ایوارڈ نہیں تھا۔ بلکہ برٹش گورنمنٹ کا فیصلہ تھا اور جب وہ ایوارڈ نہیں تھا میری اس میں شرکت کوئی معنی نہیں رکھتی لیکن میری اس پوزیشن کی وضاحت کی ضرورت ہے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ سے جو درخواست کی گئی تھی اس پر میرے بھی دستخط تھے میں نے لکھا تھا کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے متعلق تمام پارٹیاں آپس میں جو متفقہ فیصلہ کر لیں کانگریس اسے منظور کرے گی۔ یہ سکیم کامیاب نہ ہو سکی اور برٹش گورنمنٹ نے اپنا فیصلہ دیا یادداشت کی کمزوری حقائق کو نہیں بدل سکتی مجھے افسوس ہے کہ میری غلطی کی وجہ سے بہت سے اصحاب کو تکلیف ہوئی ہے لیکن صرف افسوس کا اظہار کرنے کے سوا میں کچھ نہیں کر سکتا جتنا زیادہ مجھے کام کرنا پڑتا ہے اس میں اس قسم کی معمولی غلطی ہو جانا معمولی بات ہے اس لئے نامہ نگار خود ہی اس قسم کی غلطیوں کو ٹھیک کر لیا کریں۔ کانگریس نے غیر جانبداری کا جو رویہ اختیار کیا اس کی ذمہ داری بھی مجھ پر ہی ہے انھیں یقین رکھنا چاہئیے کہ اگر میری زندگی میں ایسا موقع ہو جس کے نتیجے کے طور پر اس ایوارڈ کو جس میں کئی خامیاں ہیں بدلا جاوے گا۔ تو میں اس مقصد کے حصول کے لئے سب سے زیادہ کوشش کرونگا لیکن میں برٹش گورنمنٹ سے یہ اپیل نہیں کرونگا کہ وہ متعلقہ پارٹیوں کو نظر انداز کر کے اس فیصلہ کو بدل دیں۔ جب تک تمام پارٹیاں متفقہ طور پر اس کی خامیوں کو دور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتیں تب تک یہ ایوارڈ قایم ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اگر ہم سب ملکر کوشش کریں تو یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے۔ کام بیشک مشکل ہے لیکن اگر سب لوگ اور جماعتیں کانگریس کی طرف دوستانہ سپرٹ کا اظہار کریں تو یہ کام زیادہ مشکل نہیں ہے آج سب لوگوں کو کانگریس پر اعتماد نہیں اس لئے اس روز کا انتظار کرنا پڑیگا لیکن اگر کوئی دوسری جماعت اس کو حل کر سکے تو کانگریس اس کو قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہوں گے۔

برطانوی پبلک کو پیغام

واردھا ۱۷ نومبر۔ ایک برطانوی اخبار میں مہاتما گاندھی کا مضمون شایع ہوا ہے جس میں مذکور ہے کہ ان برطانوی حکومت کو ہر ہٹلر کا چیلنج کرنا کہ ہندوستان کو آزاد ملک تسلیم کر کے اپنے خلوص کا ثبوت دو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اس سے ہر ہٹلر کا منشا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر اس نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل مناسب ہے اسباب کی وضاحت کرتے ہوئے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان ہندوستان کی مکمل آزادی کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ مہاتما جی فرماتے ہیں کہ "مجوزہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ہی ایک ایسی جماعت ہے جو مناسب اور دیرپا حل پیدا کر سکتی ہے۔ برطانیہ والوں کو معلوم ہونا چاہئیے کہ کانگریس نے نہایت واضح اور غیر مبہم مطالبہ پیش کیا ہے اگر برطانوی حکومت سامراج کو ختم کر دینا چاہتی ہے تو کانگریس کے مطالبہ کو منظور کر لینا چاہئیے۔ اگر برطانیہ اور کانگریس کے درمیان جنگ ہوئی تو اس کی وجہ دنیا پر خوب اچھی طرح آشکارا ہے۔

۱۴ نومبر کے نیوز کرانیکل میں مہاتما گاندھی کا مندرجہ ذیل مضمون شایع ہوا ہے کہ:

"برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان جو اصل مسئلہ زیر بحث ہے اسے برطانوی اخبارات میں خلط ملط کیا جا رہا ہے۔ برطانیہ ہندوستان کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے تسلیم کرنا چاہتا ہے یا اسکو اپنا محکوم رکھنا چاہتا ہے؟ کانگریس نے یہ سوال اس لئے نہیں اٹھایا کہ وہ برطانیہ پر اپنا حق ثابت کرے۔ بلکہ مقصد یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ عالمگیر جنگ کے بارے میں اپنے طریقہ عمل کا فیصلہ کرے۔ لہذا اس مسئلہ کی خالص اخلاقی حیثیت ہے کیونکہ برطانیہ ہندوستان پر مالی اور فوجی کنٹرول رکھنے کی وجہ سے ہندوستانی اور برطانوی فوجوں کو مرتب اور منظم کر سکتا ہے اور یہاں کی دولت کو جس طرح چاہے استعمال میں لا سکتا ہے۔ اگر جنگ سے دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی مکمل آزادی مراد نہیں ہے تو زوردار الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ گیارہ صوبوں میں سے ۸ صوبے جنگ میں کوئی حصہ نہیں لے سکتے۔

دوسرے تمام مسئلے کم اہمیت کے ہیں اقلیتوں کا مسئلہ خالص گھریلو مسئلہ ہے اور یہ اقلیتوں اور اکثریت کا کام ہے کہ وہ خود اپنے معاملات کو طے کریں مجوزہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی ہی ایسی جماعت ہے جو مناسب اور دیرپا حل پیدا کر سکتی ہے۔ دوسرے تمام طریقے محض عارضی ہونگے اور عام منظوری انکے ساتھ نہیں ہوگی۔ اقلیتوں کے مسئلہ کو بار بار ہندوستان کے سامنے پیش کرنا اصل مسئلہ کو خلط ملط کرنا ہے والیان ریاست کا سوال اٹھانا اور بھی زیادہ ناقابل قبول ہے۔ والیان ریاست تو حکومت بالادست کا ایک جزو ہیں۔ یہ سوچکر دکھ ہوتا ہے کہ برطانوی مدبر اس طرح ریاستوں کے کروڑوں باشندوں کا ذکر نہیں کرتے۔ کیا خود اپنی حکومت میں انکی کوئی آواز نہیں ہے؟ کیا جنگ میں جھونک دینے کے بعد بھی وہ غلام ہی رہیں گے۔

برطانوی حکومت کو ہر ہٹلر نے جو چیلنج کیا ہے کہ ہندوستان کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے تسلیم کر کے اپنے خلوص کا ثبوت پیش کرو۔ اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ چیلنج دینے سے اس کا منشا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو مگر اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ان کی بات مناسب ہے۔ ہر حال برطانیہ والوں کو یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ کانگریس مطالبہ بالکل واضح اور غیر مبہم ہے۔ اگر برطانوی حکومت سامراج کو ختم کرنا چاہتی ہے تو اس مطالبہ کو پورا کرنا چاہئیے۔ آئندہ اقدام پر غور کرنے کے لئے ۱۹ نومبر کو الہ آباد میں ورکنگ کمیٹی کا جلسہ ہو رہا ہے۔ لہذا اصل مسئلہ کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں رہنی چاہئیے۔ اگر برطانیہ اور کانگریس کے درمیان جنگ ہوئی تو اس کی وجہ دنیا پر خوب آشکارا ہے۔

کیا کانگریس ہندو جماعت ہے!

اس مضمون میں مہاتما جی فرماتے ہیں کہ بظاہر ہم نے لارڈ زٹلینڈ کا یہ الزام آخری بار نہیں سنا ہے کہ نیشنل کانگریس ایک ایسی انجمن ہے جو صرف ہندوؤں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس لئے برائے نام تو وہ قومی جماعت ہے لیکن درحقیقت فرقہ وارانہ ہے اس سے زیادہ اہتمام طرازی کانگریس کے خلاف اور کیا ہو سکتی ہے۔ کانگریس تو اپنے پیدائش کے وقت سے برابر نیشنل رہی ہے اس کا بانی ایک انگریز تھا۔ مسٹر ہیوم مرحوم عرصہ تک اس کے سکریٹری رہے ہمیشہ اس کے ایک دو مسلمان سکریٹری رہے ہیں اس کے صدر مسلمان انگریز عیسائی اور پارسی رہے ہیں۔ شری دادا بھائی جب تک وہ جسمانی طور پر بالکل معذور نہیں ہو گئے۔ کانگریس کی جان بنے رہے۔ کانگریس کی ہر بات میں انکا ہاتھ رہنمائی کرتا تھا اور انکا دماغ ہدایت دیتا تھا۔ سر فیروز شاہ مہتہ صوبہ بمبئی کے بے تاج بادشاہ کہلاتے تھے۔ وہ کانگریس کے صدر اور بمبئی کارپوریشن کے صدر بنایا کرتے تھے۔ مسٹر بدرالدین طیب جی کانگریس کی بحثوں میں مدتوں فیصلہ کن حیثیت رکھتے رہے۔ کون نہیں جانتا کہ حکیم اجمل خاں صاحب جب تک زندہ رہے اس وقت تک کانگریس کوئی بات انکے بغیر مشورہ کے نہ کر سکتی تھی۔ ڈاکٹر انصاری کئی سال تک جائنٹ سکریٹری رہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ خلافت کی تحریک کے دنوں میں علی برادران کو کانگریس پر کتنا اثر حاصل تھا آج بھی ورکنگ کمیٹی بغیر مولانا ابوالکلام آزاد کے تعاون اور دانشمندانہ ہدایت کے حرکت نہیں کرتی۔ ہندو مسلم معاملوں میں انکی آواز فیصلہ کن ثابت ہوتی ہے۔

اپنی اس نصف صدی سے زیادہ کے عرصہ میں جب سے کانگریس قایم ہے اس نے تمام قوم کی نمائندگی کا دعویٰ کیا ہے اور وہ اس انداز میں کہ کوئی دوسری جماعت اس کا دعویٰ نہیں کر سکتی کانگریس کی ہر فتح سے تمام فرقوں کو فائدہ پہونچا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر کانگریس نے وہ کام خواہ مخواہ اپنے ذمہ کیوں لے لیا۔ جو ہندو مہاسبھا کا ہے۔ یہ بات اکثر نامہ نگار غصہ کے لہجہ میں لکھتے ہیں۔ ٹریبون نے اس جانب بھی اشارہ کیا ہے جوائنڈیبر کو کانگریس کی غیر منطقی پوزیشن معلوم ہوتی ہے یہ غیر منطقیت تو تسلیم کرنا پڑتی ہے لیکن زندگی اور جماعتیں منطق کے مطابق نہیں چلتیں۔ ظاہر ہے کہ کانگریس نے ایک فرقہ وارانہ سمجھوتہ کی ضرورت سمجھی تاکہ ملک کو سیاسی اعتبار سے آگے بڑھایا جاسکے اور اسی سے ۱۹۱۶ء کا کانگریس لیگ معاہدہ پیدا ہوا اور اس وقت سے کانگریس نے فرقہ وارانہ اتحاد کو اپنے پروگرام کا جزو بنا رکھا ہے۔ اگر چہ منطقی طور پر یہ کام فرقہ وارانہ انجمنوں کا ہونا چاہئیے کانگریس جیسی عوام کی جماعت فرقوں کے جھگڑوں کو خاموشی سے نہیں دیکھ سکتی۔ ایسی صورت میں قومی مفاد کے لئے حل تلاش کرنا لازمی ہو جاتا ہے اس لئے جب کانگریس کو ترمیم کی پکار محسوس ہوئی تو وہ اس طلب میں پہلو تہی نہ کر سکتی تھی۔ کانگریس ہی ایک ایسی انجمن ہے اور ہو سکتی ہے جو فرقہ وارانہ معاملوں میں خالص قومی اور غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کرے چاہے اس کے خلاف کچھ کہا جائے میں اب بھی اپنی اس رائے پر قایم ہوں کہ کانگریس ہندوستان کی امیدوں اور حوصلوں کا مجسمہ ہے وہ کسی سے کوئی

سمجھوتہ کر ہی کیسے سکتی ہے. جب تک سیاسی جذبات کے اعتبار سے وہ تمام ہندوستان کی نمائندگی نہ کرتی ہو وہ اپنی روایات کی رو سے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی اور ہندوؤں کے خلاف مسلمانوں کی نمائندگی کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی وہ تو مادر ہند کے تمام نونہالوں کے مشترکہ مفاد کی نمائندگی کرنے کی ہی صلاحیت رکھتی ہے لیکن تو اس میں کوئی غلطی نظر نہیں آسکتی کہ کانگریس لوگوں سے یا انکی جماعتوں سے مشترکہ مفاد کو آگے بڑھانے کے لئے مفاہمت کرے یہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ سب کو ایک دوسرے کا معاون ہونا چاہیئے ایک دوسرے کے متضاد نہ ہونا چاہیئے. بلاشبہ یہ مشکل کام ہے لیکن اگر لوگ اور جماعتیں کانگریس کی جانب اپنی نیک نیتی کا ہاتھ بڑھائیں تو یہ کام کانگریس کی صلاحیت اور وسائل سے باہر نہیں ہے. آج کانگریس کو ہر جانب وہ اعتماد حاصل نہیں ہے. اس لئے اسے اُس دن کا انتظار کرنا ہوگا اگر کوئی اور جماعت ایسا کر سکے تو کانگریس اس کا استقبال کرے گی.

جاپان کے قریب پُراسرار جہاز

ٹوکیو ۲۰ نومبر. بحرالکاہل میں ربو کے جزیرہ نما کے قریب جہاز "میزالموزا" اور ڈچ جہاز "ازسلاک" نے کل ایک پُراسرار سفید جنگی جہاز دیکھا ایک اور جہاز کی رپورٹ ہے کہ اس نے سبز رنگ کی ایک آبدوز کشتی دیکھی.

ٹینٹسن کے علاقہ میں جاپانی ناکہ بندی

ٹینٹسن ۲۰ نومبر. ٹینٹسن میں جاپانیوں نے جو ناکہ بندی کردی ہے اس سے صورت حالات بہت نازک ہوگئی ہے کیونکہ ایندھن اور کوئلہ کی کمی پڑ گئی ہے اور بعض اس کی سپلائی کے علاقہ میں اندھیرا گھپ ہے گا.

ملکہ کے روپیہ کے متعلق اعلان

دہلی ۲۱ نومبر. افسر خزانہ صاحب نے عوام کی اطلاع کے لئے اعلان شائع کیا ہے کہ ملکہ کا روپیہ ناجائز سکہ نہیں ہے ابھی تک یہ عام شکایت پائی جاتی ہے کہ منڈیوں دکانوں اور فرموں میں ملکہ وکٹوریہ کا روپیہ نہیں لیا جاتا اور پبلک کے دل میں یہ غلط فہمی ہے کہ یہ سکہ جائز نہیں رہا. لوگوں کو اس قسم کے مغالطہ میں نہیں آنا چاہیئے.

آغاخان کا بہرام گھوڑا

لندن ۱۹ نومبر. ہز ہائینس آغاخان نے اپنے بہرام نامی گھوڑے کو پچاس ہزار پونڈ (سات لاکھ روپے) پر فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے یہ گھوڑا ۱۹۳۵ء میں ڈربی کی دوڑ میں اول آیا تھا.

عراق کے راستہ حجاز جانیوالوں کو اطلاع

دہلی ۲۰ نومبر. محکمہ امور خارجہ کے ایک پریس کمیونک سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت عراق نے عراق کے راستہ حجاز جانے والوں کے لئے یہ شرط عائد کی ہے کہ عراق چھوڑنے سے پہلے اپنے پاسپورٹوں پر ترک مستقر کی اجازت کی تصدیق کرالیں یہ اجازت بغیر کسی فیس کے پاسپورٹ افسر بغداد. موصل یا بصرہ سے مل سکتی ہے.

متحد ہو کر سیاسی طاقت حاصل کرو

اورنگ آباد ۱۹ نومبر. ہندوستانی آزادی حاصل کرنے کا نہایت مضبوط ارادہ کر چکے ہیں اور انہوں نے یہ بھی محسوس کر لیا ہے کہ اس وقت تک آزادی نہیں مل سکتی جب تک کہ فرقہ وارانہ اختلاف کو ختم نہ کردیا جائے" یہ ہیں وہ الفاظ جو سید عبداللہ بریلوی نے اورنگ آباد میں پہلی حیدرآباد دکن لیبر کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے فرمائے آپ نے مزید فرمایا کہ مسٹر جناح اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان بات چیت پھر شروع ہو گی. اور ہم سب کو بھی مہاتما گاندھی کی طرح یہی امید کرنی چاہیئے کہ اس گفت وشنید کے نتیجہ میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے دیرپا حل کی ایک بنیاد پیدا ہو جائیگی.

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر بریلوی نے فرمایا سیاسی اختیارات ملنے سے ہی ہم اقتصادی نظام پر موثر کنٹرول کر سکیں گے اور اس سے وہ تمام غلطیاں دور ہونگی. جو آج ہم میں پائی جاتی ہیں یہ غلطیاں اور تکلیفیں موجودہ اقتصادی نظام ہی کا نتیجہ ہیں. اس ملک میں بہت سے ایسے مسئلہ ہیں جو سامراج اور سرمایہ داری نے پیدا کر دیئے ہیں.

تپ دق کانفرنس

دہلی ۲۰ نومبر. تپ دق کی روک تھام کے لئے کام کرنے والے اصحاب کی کانفرنس کا افتتاح آج صبح ہز اکسیلنسی لیڈی لنلتھگو صدر تپ دق ایسوسی ایشن نے کیا. مرکزی کمیٹی کے ممبروں کے علاوہ ہندوستان کے سب حصوں سے تقریباً ۵۰ کارکن شریک ہوئے میجر جنرل جولی صدر مرکزی کمیٹی نے ہز اکسیلنسی کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ اس قسم کی پہلی آل انڈیا کانفرنس پانچ سال ہوئے ہوئی تھی اس وقت اس مرض کی روک تھام کے لئے ۱½ لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا. آج ہز اکسیلنسی کی کوششوں کی بدولت اس سے دس گنا رقم اکٹھا ہوئی ہے. ہز اکسیلنسی نے کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ کنگ جارج تھینکس گوِنگ فنڈ کا روپیہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سراسر ناکافی تھا. خوش قسمتی سے کچھ اصحاب نے میری ہر طرح سے ہمت افزائی کرنے کی آمادگی ظاہر کی اور پھر میں نے اپیل شروع کی جس کا نتیجہ آج اس کانفرنس کی صورت میں آپ کے سامنے ہے. آپ

نے فرمایا کہ تین سال ہوئے جب میں ہندوستان میں آئی تھی تو میں نے اس ملک میں اس مرض کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے کہا تھا اور اس کے جواب سے میرا یہ پختہ یقین ہو گیا کہ اس ملک کے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہ حالات کس قدر شدید ہیں مہم شروع کرنے کے واسطے اب ضائع کرنے کو وقت نہیں ہے. آپ نے ایسوسی ایشن کے کام پر اطمینان ظاہر کیا اور کہا کہ شمالی ہندوستان میں اسی قسم کا ایک اور مرکز کھولا جائے گا.

ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے تنبیہ

لندن ۲۲ نومبر. حکومت نے عوام کو تنبیہ کردی ہے کہ وہ ہوائی حملوں سے بچنے کے لئے خطرہ کے الارم کا انتظار نہ کیا کریں بلکہ حملہ آور ہوائی جہازوں کو دیکھتے ہی یا بم پھٹنے یا دھماکے کی آواز سنتے ہی پناہ گاہوں میں چلے جایا کریں. اس تنبیہ کا یہ سبب معلوم ہوتا ہے کہ حملے کثرت سے ہو رہے ہیں. اور الارم کا انتظار کرنے میں یہ اندیشہ ہے کہ کہیں الارم میں دیر ہو جائے اور دشمن کا جہاز نگاہ سے چوک جائے اور پبلک کو بے خبری کی حالت میں نقصان پہنچ جائے.

جرمن ملزم نے اقبال جرم کر لیا

برلن ۲۲ نومبر. جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ میونک کے حادثہ بم کا سراغ مل گیا ہے اس سلسلہ میں جارج امیسر نامی ایک جرمن نے اقبال جرم کیا ہے اس کی عمر تقریباً ۳۶ سال ہے امیسر کو اسی رات گرفتار کر لیا گیا تھا جس روز کہ بم پھٹا تھا جبکہ وہ سرحد پار کر کے سوئٹزرلینڈ جانے کی فکر میں تھا. جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ یہ سازش تقریباً ایک سال پہلے تیار کی گئی تھی ابتدا میں تو ملزم اقبال جرم سے انکار کر رہا تھا جیسا کہ عام طور پر اس قسم کے مقدمات میں ملزم کرتے ہیں جس شراب خانہ میں بم پھٹا تھا وہاں کئی ہفتہ سے مرمت کا کام جاری تھا. امیسر نے ایک ستون میں وقت پر پھٹنے والا ایک بم چن دیا جس کے پھٹنے کی ۶ روز کی مدت تھی. جرمن ایجنسی کا بیان ہے کہ امیسر نے جن لوگوں کے کہنے سے یہ کام کیا اور جن سے رقم وصول کی وہ برطانی خفیہ سروس تھی. اور اس سازش کی تنظیم کرنے والا سِرا او ٹوسٹر یہ تھا جو کہ ہٹلر کا بدترین دشمن بیان کیا جاتا ہے.

ہندوستان کا سیاسی مستقبل

دہلی ۲۲ نومبر. معاصر سٹیٹسمین کال کے خاص نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ ملک معظم کی حکومت قریب مستقبل میں کانگریس کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی زبردست قدم اٹھانے والی ہے. الہ آباد سے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس اور مہاتما گاندھی کو کامل اختیار دینے کی جو اطلاعیں آرہی ہیں وہ بھی اس سلسلہ میں امید افزا ہیں اور وائسرائے کوئی ایسا فارمولا تلاش کر رہے ہیں جو سب فریقوں کے لئے باعث اطمینان ہو. ممکن ہے کہ ہز اکسیلنسی وائسرائے یا وزیر ہند عنقریب ہی کوئی بیان دیں جس میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق برطانیہ کے جنگی مقاصد کا اعلان کیا جائے گا. اس حقیقت کو بھی خاص اہمیت دی جا رہی ہے کہ صوبوں میں گورنروں یا انکے مشیروں نے کانگریسی حکومتوں کے پروگرام میں کوئی الٹ پلٹ نہیں کی.

پارلیمنٹ میں برطانوی وزیر اعظم کا اعلان

لندن ۲۱ نومبر. "جرمنی نے سمندروں میں سرنگیں بچھا کر جہازوں کو ڈبونے کی جو مہم شروع کی ہے. اس کا انتقام لینے کے لئے برطانیہ ان تمام جہازوں کو پکڑے گا جن کے ذریعہ جرمنی سے باہر کوئی مال جائے گا" یہ ہے اعلان جو وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے آج دارالعوام میں کیا.

جنوبی افریقہ کا مسئلہ حل ہو جائیگا

دہلی ۲۲ نومبر. جنوبی افریقہ میں یہ امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ افریقہ کے یورپین علاقوں میں ایشیائی لوگوں کی درآمد کے مسئلہ کا تصفیہ عنقریب حل ہی ہو جائے گا اور اس سلسلہ میں جنوبی افریقہ کی حکومت کے وزیر داخلہ مسٹر لارنس تحقیقات کر رہے ہیں.

وزیروں کے خلاف عدم اعتماد

شیلانگ ۲۲ نومبر. آسام اسمبلی کے کل ۱۰۸ ممبروں میں سے جنہیں اسپیکر بھی شامل ہیں کانگریس مشترکہ پارٹی کے ۵۹ ممبروں نے ہر ایک نئے وزیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے اور اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پارٹیوں کی طاقت کی آزمائش ہوگی لیکن چونکہ سر سعد اللہ نے اسمبلی اور کونسل کے اجلاس کی تاریخیں ملتوی کر دی ہیں اس لئے ممکن ہے کہ اس قسم کی دیرینہ دعاؤں "روز حساب" کو کچھ دنوں کے لئے ٹال دیں.

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آسام اسمبلی میں کانگریس مشترکہ پارٹی کے ممبروں کی تعداد ۵۹ ہے جو ۱۰۸ کے ہاؤس میں نصف سے بھی زائد ہے. یورپین گروپ غیر مسلم لیگ کے ساتھ ہے جو ممبر ہیں انکے مفاد ایک دوسرے سے سراسر ٹکراتے ہیں اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ یہ وزارت اسمبلی کے آئندہ اجلاس سے زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکے گی.

تنخواہ کی ادائیگی جاری رہیگی!

مدراس ۲۱ نومبر. حکومت مدراس نے حکومت ہند کے مشورہ سے فیصلہ کیا ہے کہ سر دست مدراس لیجسلیچر کے ممبروں اسمبلی کے سپیکر اور کونسل کے پریزیڈنٹ کی تنخواہوں کی ادائیگی جاری رہے گی. تنخواہوں کی ادائیگی کا سوال آئین کے معطل ہونے سے پیدا ہوئی. اس مسئلہ پر حکومت ہند نے غور کیا کیونکہ اس کا تعلق ان تمام صوبوں سے ہے جہاں کہ کانگریس کی حکومت تھی. معلوم ہوا ہے کہ دیگر صوبوں میں بھی اسمبلی کے ممبروں کی تنخواہ کی ادائیگی جاری رہے گی.

مسٹر ایڈن کی تقریر

لندن ۲ نومبر. مسٹر ایڈن وزیر نو آبادیات نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے مورچہ کے دورہ کا حال بیان کیا. آپ نے کہا کہ جہاں کہیں میں گیا. میں نے ہر مرد. عورت. بچے. بوڑھے. شہری اور سپاہی میں ایک مضبوط ارادہ پایا. اس میں کسی کو شبہ نہیں ہے کہ آخری جیت ہماری ہے. اس کے بعد ایک نیا دور شروع ہوگا.

نیوزی لینڈ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اہل فرانس نے بڑے صبر و استقلال سے اپنا ڈیفنس مضبوط کیا ہے اور اس کے نئے تہذیب انکی احسان مند ہے.

علی گڑھ ۱۸ نومبر. مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا سالانہ کانووکیشن ۱۶ دسمبر کو ہوگا.

ہندو مسلم اتحاد کیلئے مولانا ابوالکلام آزاد کی نئی تجویز

آئندہ قدم کا فیصلہ مہاتما جی کے ہاتھ میں

الہ آباد ۱۲ نومبر۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگریس ورکنگ کمیٹی موجودہ سیاسی صورت حالات پر جو رزولیوشن پاس کرے گی اس کی رو سے برطانی حکومت اور کانگریس کے درمیان مزید گفت و شنید کا دروازہ کھلا رہے گا۔ جو کانگریسی لیڈر اس اجلاس کے سلسلہ میں جمع ہوئے ہیں انکی نجی بات چیت سے خیالات کی پوری طرح وضاحت ہو گئی ہے۔ عام رائے یہ ہے کہ جلد بازی کے ساتھ کوئی قدم نہ رکھا جائے گا۔ اور تمام معاملہ مہاتما گاندھی کے ہاتھوں میں چھوڑ دیا جائے جو اپنے پبلک بیانوں اور اپنے اخبار ہریجن کے متعدد مضامین میں بار بار یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں کہ اس وقت تک سول نافرمانی نہیں ہو سکتی جب تک وایسرائے ہند مصالحت کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ اور کانگریس میں سمجھوتہ نہیں ہوتا اور کانگریس میں یکجہتی اور ڈسپلن پیدا نہیں ہوتا۔

ورکنگ کمیٹی اپنے رزولیوشن میں اس نظریہ کا اعادہ کرے گی۔ جو پریسیڈنٹ راجندر پرشاد نے وایسرائے ہند کو اپنی دہلی کی ملاقات کے بعد خط میں ظاہر کیا تھا اور جس کی مزید تشریح مہاتما گاندھی اور دوسرے لیڈروں کے مزید بیانوں اور ہریجن میں مہاتما جی کے مضمونوں سے ہوتی ہے اس رزولیوشن میں کانگریسیوں پر زور دیا جائے گا کہ وہ ضبط سے کام لیں مکمل طور پر منظم ہوں اور اتحاد رکھیں۔ یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ اس رزولیوشن میں کانگریس کمیٹیوں پر زور دیا جائیگا کہ وہ تعمیری پروگرام اور ہندو مسلم اتحاد کے لئے زیادہ سرگرمی سے کام کریں ہر حال الہ آباد کی ٹھیک صورت حالات کو صاف کا تصیفہ چھوڑ دیگی اور کوئی نیا جمود نہ پیدا کرے گی اسی اثنا میں یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ برطانوی حکومت سے مزید مصالحتی بات چیت کی کوشش کی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو جلد کا مسٹر جناح کو لکھیں گے کہ فرقہ وارانہ اتحاد پر ہماری بات چیت کب شروع ہو سکتی ہے مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک رزولیوشن ہندو مسلم اتحاد کے متعلق تیار کیا ہے۔ تاکہ دونوں فرقوں میں بہتر اتحاد اور دوستانہ تعلقات قایم ہو سکیں اور مسجدوں کے سامنے باجہ بجنے اور گئوکشی کا مسئلہ حل ہو سکے اس رزولیوشن کی رو سے ہر تعلقہ تحصیل اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کا یہ فرض ہوگا کہ مسلم اور ہندو محلوں میں جا کر رواداری مفاہمت اور مسجدوں کے سامنے باجہ اور گاؤکشی کے معاملہ میں دلی گنجایش پیدا کی جائے کانگریس کمیٹیوں کو روزانہ محلوں میں جانا ہوگا تاکہ لوگوں سے مل جل کر فرقوں کے باہمی جھگڑوں کے امکانات کم کئے جائیں تاکہ دو ایک دوسرے کا نظریہ سمجھیں اور باہمی نیک فہمی اور رواداری سے کام لیں امید کی جاتی ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کے ممبر فوراً اس کام میں لگ جائیں گے اور صحیح ذریعہ اور صحیح طریق سے کام کر کے تھوڑے عرصہ میں ایک بہت بہتر فضا قائم کر دیں گے۔ خیال ہے کہ اس اسکیم کی رو سے دونوں فرقوں میں سیاسی میدان میں بھی مفاہمت ہو سکے گی جسکے ذریعہ مکمل ہندو مسلم اتحاد قایم ہو سکے گا۔ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شاید کل شام کو ختم ہو جائے۔

بحر بالٹک پر روس کا قبضہ

لندن ۲۲ نومبر۔ روس کا بحری بیڑہ بحر بالٹک میں مظاہرہ کر رہا ہے" اسرائر کا انکشاف روسی کمانڈر نے کیا اس کا بیان ہے کہ بحر بالٹک پر اب روس کے جنگی جہازوں کا قبضہ ہے۔ آپ نے فنلینڈ کے ذریعہ پر حملہ کیا۔ بیان کیا ہے کہ روس نے فنلینڈ کو تنبیہ کی ہے کہ بالٹک میں مضبوط بیڑہ رکھنے سے روس کو کوئی نہیں روک سکتا۔

برطانیہ کا بیان

اس جرمن کی گرفتاری کے متعلق برطانیہ کے دفتر خارجہ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

سرکاری حلقوں کی رائے ہے کہ حکومت جرمنی نے جو بیان شایع کیا ہے وہ ناقابل فہم ہے بیان میں ایک جرمن کی نقل و حرکت بیان کی گئی ہے جس کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے وہاں بم رکھا اور پھر سوئٹزرلینڈ بھاگنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد دو برطانی باشندوں کو اغوا کرنے کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ نہ تو حکومت برطانیہ اور نہ اس کے کسی ایجنٹ کو گرفتار شدہ جرمن مشنری کا کوئی علم نہیں ہے اب پبلک اس سے خود اندازہ لگا سکتی ہے کہ اس بیان میں کتنی صداقت ہے۔

جرمنی نے یہ الزام لگایا ہے کہ جو دو برطانی باشندے گرفتار کئے گئے ہیں وہ جرمنی میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ برطانیہ کا بیان ہے کہ انکو اغوا کیا گیا اور سازش میں انکو شامل کر لیا گیا ہے۔ یہ وہی حادثہ ہے جس میں ہٹلر کی جان لینے کی کوشش کی گئی تھی۔

سکھر شکارپور اور دہری فوج کے حوالے

سکھر ۲۲ نومبر۔ سکھر کے فسادات اب بہت خطرناک صورت اختیار کر لی ہے بلوہ سکھر سے مختلف شہروں میں پھیلا تھا اب دیہات میں بھی پھیل گیا ہے دو دیہات میں تو بلوچیوں نے حملہ کر کے پوری تباہ کر دی۔ سکھر سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر گوسٹی نامی گاؤں میں ۲۶ آدمیوں کو اور دوہر آباد میں ۱۴ کو ہلاک کر دیا۔ سرکاری طور پر اس کی تصدیق ہو گئی ہے۔ یہاں سے ان حملہ آوروں نے بالگوتی نامی گاؤں کی طرف رخ کیا۔ لیکن وہاں سے ارکر بھگا دئے گئے۔ پولیس نے حملہ آوروں کا مقابلہ کیا جس میں ایک حملہ آور ہلاک ہوا چار زخمی ہوئے اور ایک پکڑا گیا اس کے بعد حملہ آور منتشر ہو گئے۔ سرکاری طور پر کہا جاتا ہے کہ فوج کو سکھر شکارپور اور دہری کے شہر انکو اپنے انتظام میں لینے کے لئے بھیج دیا گیا ہے سنج پولیس دیہات میں بھیجی جائیگی۔ ابھی تک ان تینوں مقامات پر آج کوئی حادثہ نہیں ہوا ہے لیکن شکارپور کے پاس سے کچھ جھگڑے کی خبریں آئی ہیں۔ جیکب آباد کی پولیس شکارپور بھیجدی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے سکھر تعلقہ میں کچھ نقصان پہنچایا ہے۔ پولیس موقعہ پر پہنچ گئی اور ڈاکو منتشر ہو گئے۔

فلسطین کے مسئلہ کا تصفیہ

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے ایک سرکردہ روزانہ اخبار "مقطم" کی اطلاع ہے کہ مصر کے وزیر اعظم علی مہر پاشا اور برطانی حکومت کے درمیان فلسطین کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کامیابی کے ساتھ بات چیت ہو رہی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب ہی تصفیہ ہو جائے گا۔ اس سمجھوتہ کے لئے مندرجہ ذیل تین بنیادی شرطیں رکھی گئی ہیں۔

(۱) فوراً کسی قسم کی تاخیر کے بغیر ایک امدادی کمیٹی مقرر کی جائے جو ہزاروں عرب عورتوں اور بچوں کو جو بھوک اور مفلسی سے مر رہے ہیں امداد دے۔ یہ کمیٹی حکومت کی نگرانی میں ہوگی۔

(۲) ہزاروں عرب سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے عام معافی کا اعلان کیا جائے (۳) یہودیوں کی ہجرت کے سلسلہ میں وائٹ پیپر اور حکومت کی عام موجودہ پوزیشن میں چند اہم تبدیلیاں کی جائیں علی مہر پاشا نے سرکاری طور سے اعلان کیا ہے کہ مصر کی حکومت نے فلسطین کے غریب عربوں کی مدد کرنے کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ کی رقم منظور کی ہے۔

بحکم اجلاس جناب پنڈت سورج نرائن صاحب تواری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم اکبر پور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر مقدمہ ۴۵

بعدالت التحصیل مقام اکبر پور ضلع کانپور

چونکہ بمقدمہ نالش بابو لکشمی نرائن ساکن پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور بنام تم کشن سنگھ ولد گنیش سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع نگاہی کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان تاریخ ۲۲ اگست سنہ ۱۹۲۹ء صادر ہوئی اور مبلغ عہ ۱۱/۶ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۷عہ		
خرچہ نالش	۱/۵		
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۲/۳		
خرچہ اجرائے ڈگری	۶ ۵/		
میزان	عہ ۱۱/۶		

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم کشن سنگھ ولد گنیش سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع نگاہی پرگنہ اکبر پور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ عہ ۱۱/۶ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کئے جاؤ

تاریخ بیشی یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	پٹی	نمبر کھیت	رقبہ کھیت
اکبر پور	نگاہی	مدھری لال	۲	۱۸۷	[illegible]
				۵۵۲	[illegible]
					[illegible]
				۵۵۸	[illegible]
				۶۱۴	[illegible]
				۶۱۶	[illegible]
				۶۲۵	[illegible]
				۶۵۰	[illegible]
				۲	[illegible]
					۱۹ [illegible]

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

افسانہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۳ سے آگے

جلدی چلو خانصاحب کے مہمان آئے ہوئے ہیں"۔

آج خانصاحب کا گھر دلہن بنا ہوا تھا، بڑی بیٹھک میں مہمانوں کا ہجوم تھا۔ حقے کے لمبے لمبے کش لگائے جا رہے تھے، طبلے کی تھاپ، سارنگی کی ترنم ریز آواز، اور کسی کی تان کمرے میں گونج رہی تھی محفل رقص و سرود گرم تھی۔ قصبہ کی مشہور گانے والی موسیقی کے کمالات دکھا رہی تھی، خانصاحب اور انکے دوستوں کے دلوں کو لبھا رہی تھی۔ پاؤں کی ہلکی جنبش کے ساتھ طوفان برپا کر رہی تھی، خانصاحب مسکرا مسکرا کر داد دے رہے تھے۔ نوری ایک کونے میں کھڑا خانصاحب کے حکم کا انتظار کر رہا تھا۔ خوشی کے غیر معمولی مظاہرے کو دیکھ رہا تھا۔ دو گھنٹے کے بعد دعوت کا سامان چنا گیا۔ طرح طرح کے کھانوں کی خوشبو سے کمرہ مہک رہا تھا "نوری یہ لاؤ وہ لاؤ" کی آوازیں گونج رہی تھیں۔ نوری دوڑا پھر رہا تھا مہمان ایک ایک کر کے چلے گئے، محفل برخاست ہو گئی، نوری برتنوں کی صفائی کر رہا تھا، چاندنی جھاڑ رہا تھا۔ سامان قرینے سے لگا رہا تھا۔ جھوٹی پلیٹوں میں پس خوردہ کو دیکھ رہا تھا، دن بھر کا بھوکا تھا۔ کسی نے یہ بھی نہ کہا کہ دو نوالے تم بھی لے لو روتے ہوئے بھائی کے لئے لے جاؤ۔ جھوٹی تھالیاں ہی چاٹ لو۔ نوری کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔ روتا ہوا شکور آنکھوں کے آگے دوڑ رہا تھا "بھیا مٹھائی لے دو" نوری نے ایک تھال میں دو بچی کچی کھجوریوں کو گھور کر دیکھا، مسکراہٹ کی ایک خفیف لہر دوڑ گئی، کھجوریاں اٹھالیں، گویا سے باہر نکلا چھت کی منڈیر پر ایک چیل پھڑپھڑائی، ٹوٹ کر گری۔ کھجوریاں جھپٹ کر لیگئی۔ نوری نے چونک کر ہاتھ پکڑ لیا خون کی دو بوندیں انگلی سے گر پڑیں۔ بلبلاتے ہوئے چیل کو دیکھا اور پھر نیم کے پیڑ پر بیٹھ گئی۔ نوری آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا گھر آیا۔ انگنائی میں شیر گل موٹا سا ڈنڈا ہاتھ میں لئے صابرہ سے قرضہ کا تقاضہ کر رہا تھا، صابرہ ہاتھ جوڑ رہی تھی۔ نوری کی منگنی پر دس روپے قرض لئے تھے۔ نوری کا دل دھک سے رہ گیا "روپے لاؤ روپے" پٹھان نے نوری کو دیکھ کر کہا۔

خانصاحب چند دن کی اور مہلت دیجئے"۔

پٹھان کی آنکھوں میں خون اتر آیا" دو مہینے ہو گئے۔ روز وعدہ کر کے ٹالدتے ہو۔ اب میں لونگا" اس نے ڈنڈا گھماتے ہوئے کہا۔ نوری کے گھر میں کیا رکھا تھا، ماں رو رہی تھی۔ شکور چوکھٹ پر اوندھا پڑا تھا، غالباً وہ مٹھائی کا انتظار کر رہا تھا۔ بھائی کی آواز سنکر اچھل کر کھڑا ہوا۔ آنکھیں پھاڑ کر دیکھا۔ نوری کا ہاتھ کپڑا پٹھان کی خوشامد کر رہا تھا۔ پاؤں پکڑ رہا تھا۔ اڑوس پڑوس نے کہا" خانصاحب آج تہوار کا دن ہے دو ایک دن اور رک جاؤ دے ہی دینگے"۔ جانے اسے کیسے رحم آ گیا۔ دو روز کے وعدے پر بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

"بھیا لے آئے مٹھائی" شکور بھائی کی ٹانگوں سے چمٹ گیا نوری کے رکے ہوئے آنسو چھلک پڑے"! تنگ و تاریک مکان میں شام کی تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔ ڈبیہ ایک پیسہ کے تیل کے لئے ترس رہی تھی نوری کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے، شکور روتا ہوا ان کی گود میں گر پڑا، ماں آہیں بھر رہی تھی، نوری تیورا کر گر پڑا۔ تاریک کمرے میں یہ آواز گونج رہی تھی" دنیا میں کہیں غریبوں کی عید بھی ہوتی ہے۔" گلی میں لڑکے شور مچا رہے تھے۔ برابر کے مکان میں کوئی گراموفون بجا رہا تھا، فضا میں ایک ارتعاش دوڑ رہا تھا۔

جرمنی کے ۶ ہوائی جہاز تباہ

پیرس ۲۳ نومبر۔ سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ محاذ جنگ پر رات خاموشی سے گذری، مختلف مقامات پر گولہ باری ہوئی ۲۱ نومبر کو دن کے وقت ہم نے دشمن کے ۵ ہوائی جہاز نیچے گرائے۔ جرمنی کا ایک ہوائی جہاز ہماری لائن پر اڑ رہا تھا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے اسکا مقابلہ کیا وہ سرحد بلجیم پر جا کر گرا ہمارا ایک جہاز

ترکی کا مشن انگلینڈ جائیگا

لندن ۲۰ نومبر۔ ترکی مشن مشترکہ مفاد پر غور کرنے کے لئے انگلینڈ جا رہا ہے وہاں تجارتی اور مالی معاملات پر بھی غور کیا جائے گا۔

چار سو ہوائی جہازوں کی خرید

انگل ووڈ (کیلیفورنیا) ۱۹ نومبر۔ برطانیہ کی طرف سے امریکہ کارپوریشن کو ۴۰۰ ہوائی جہاز کے لئے ۔۔۔۔۔۔ ۱۷ ڈالر کا آرڈر ملا ہے۔

جرمنی کے تین ہوائی جہاز تباہ

پیرس ۲۱ نومبر۔ حال ہی میں اتحادی ہوائی جہازوں نے پرواز کر کے معلوم کیا ہے کہ بلجیم اور ہالینڈ کی سرحد پر جرمنی کی جو فوجیں پڑی ہوئی ہیں۔ انکی پوزیشن میں کسی قسم کا فرق واقع نہیں ہوا لیکن تقریباً ۵ یا ۶ ڈویزنوں کو نقل یا حرکت کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی فوجیں اس پوزیشن میں ایک طویل عرصہ تک وہاں پڑی نہیں رہ سکتیں وہ یا تو جلد ہی حملہ کریں گی یا منتشر ہو جائیں گی۔ جس علاقہ میں وہ اسوقت پڑی ہوئی ہیں وہاں کے کارخانے بند پڑے ہیں۔ پیرس سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ دن کے وقت مشرقی سار اور مشرقی ومیں میں بڑی زبردست گولہ باری ہوئی۔ دونوں طرف کی ہوائی فوج سرگرم رہی دشمن کا ایک ہوائی جہاز نیچے گرا دیا گیا۔ جو کہ ہماری لائن پر آ کر گرا۔ دو ہوائی جہاز دشمن کی سی لائن میں گرے ہمارے تمام ہوائی جہاز واپس آ گئے۔

پولینڈ میں یہودیوں کی قسمت

لندن ۲۱ نومبر۔ برلن میں دو اعلان کئے گئے ہیں جنمیں سے پہلا یہ ہے کہ یہودیوں کو چاہئیے کہ وہ پولینڈ کے آباد علاقوں کو خالی کر دیں۔ یہودیوں کے مضلع پر بندشیں اور پابندیاں لگا دی جائینگی اور انکی سختی کے ساتھ نگرانی کی جائے گی۔

باجلاس جناب مرزا کاظم علی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۱۶۴ سنہ ۳۹ء

بعدالت تحصیل کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

دیووت بنام دولارے

دیووت ولد درگا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع سگواں مدعی

بنام۔ دولارے ولد درگا قوم بھاٹ ساکن سگواں پرگنہ کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کر مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۳۹ء بوقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ نومبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا

دستخط حاکم

مہر عدالت — عدالت

کوپن ہیگن ۱۹ نومبر۔ ایک جرمن عورت کو اس الزام میں ۱۹ ماہ قید کی سزا دی گئی کہ وہ غیر ملکی ریڈیو سن رہی تھی۔

پردۂ فلم (بقیہ صفحہ ۳)

صادق ہوگا اس لئے "خود ببوید" کے لئے انھیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

جہاں تک اداکاری کا تعلق ہے۔ اس افسانہ میں سب سے اہم کردار دو ہیں۔ اول کانن کا اور دوسرا نیمو کا۔ اگرچہ سابق الذکر کی شمولیت صرف اس وجہ سے ہے کہ افسانہ کی "نسوانی" دلکشی اسی سے وابستہ ہے۔ کانن کے متعلق اتنا لکھا جا چکا ہے کہ اب لکھنے کے لئے یا "تکرار" کرنا پڑتی ہے یا پھر سکوت اختیار کرنا ہوتا ہے۔ جوانی کی ریت میں اس کی "اداکاری" اس کے کمال فن کی روشن دلیل ہے۔ جوانی کی بے فکری۔ آزادروی فیشن پرستی۔ خودداری اور نازنینانہ کی جو تمثیل گفتگو۔ حرکات و سکنات۔ جذبات اور تبسمات سے کانن نے پیش کی ہے وہ اس کے "اسٹار" ہونے کی مزید تائید ہے۔ میں نے جب ان سے اس رول کے متعلق استفسار کیا تو جواب میں زیر لب تبسم کے ساتھ کہا کہ میں نے اس رول میں "جینے" کی کوشش کی ہے"۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ کردار زندہ ہے — نیمو کا کردار ایک نفسیاتی شستہ ہے جسمیں صبر و استقلال۔ غم و غصہ۔ ضبط اور وقار کے متضاد جذبات کا قدم قدم پر مظاہرہ ہے اور یہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اگر نیمو کے بجائے کوئی اور ہوتا تو وہ ان پیچیدگیوں سے کیونکر عہدہ برآ ہوتا۔ نیمو کی اداکاری میں ذہانت۔ نکتہ رسی اور وقار کی تجلیاں ہوتی ہیں جو ہندوستانی کیرکٹر ایکٹروں میں اگر عنقا نہیں تو کمیاب ضرور ہیں اور "جوانی کی ریت" اس اداکاری کے بہترین کمالات سے مالامال ہے جو بلاشبہ تصویر کو چار چاند لگاتے ہیں۔ ان دو کے علاوہ نجم اور جگدیش سیٹھی نے بھی اپنے اپنے رول اس خوبی سے نباہے ہیں جو انکی سابقہ کامیابیوں پر ایک خوش آیند اضافہ ثابت ہوگی۔

آواز اور عکاسی کے اعتبار سے فلم نیو تھیٹرز کے دیگر فلموں کی طرح ہے اور مجموعی حیثیت سے دلچسپ اور کامیاب ہے۔ جس میں ڈائرکٹر کی اختتامی ترمیم و تنسیخ اور بھی حسن پیدا کر دیگی۔ اور مجھے امید ہے کہ عام خیال کے مطابق یہ فلم امسال نیو تھیٹرز کا بہترین فلم ہوگا۔

مسلمانوں کی بے حسی

بتاریخ ۷ مئی ۱۹۳۹ء مسماۃ حمیدن ولد گلزاری خاکروب جو مذہباً عیسائی ہے اور قنوج کی قدیم باشندہ ہے "دفتر دعوت تبلیغ قنوج میں" آ کر برضا و رغبت صدق دل سے خاکسار کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی ہے خاکسار کا خیال اعلان کرنا نہ تھا مگر یہ دیکھ کر کہ مسلمان اپنی اس نومسلمہ بہن کی دلجوئی و امداد کے باوجود اس کو ذلت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں بلکہ وہ روٹیوں تک کو محتاج ہے اگر یہی لیل و نہار رہا تو تبلیغ ایسے اہم کام میں بجائے نفع کے نقصان پہونچنے کا احتمال ہے اور تبلیغ کے کام میں روکاوٹ پیدا ہوگی۔

لہذا میں جملہ مسلمانان مقامی بیرونی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس نومسلمہ کی ہر طرح سے دلجوئی و اعانت کریں وہ یقیناً خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کریں گے

خادم قوم

پنڈت مولوی محمد طٰہٰ گرو تاجامعی

مبلغ اسلام، احمدی ٹولہ شہر قنوج

۱۶ نومبر سنہ ۳۹ء

لندن ۱۶ نومبر۔ کل سے جہازوں پر آفت آئی ہوئی ہے۔ دس جہاز ڈوب چکے ہیں۔

سابق قیصر جرمنی بال بال بچ گیا

ڈورن ۲۰ نومبر۔ اطلاع ملی ہے کہ سابق قیصر جرمنی بال بال بچ گیا جبکہ وہ اپنے پارک میں ٹہل رہا تھا ایک زبردست طوفان آیا اور درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ اور ان سے ۸۰ فٹ کے فاصلہ پر گرے۔

ہوائی جہازوں کو دھکیلا جائے گا

واشنگٹن اتحادیوں نے جو جنگی ہوائی جہاز خریدے ہیں انکو ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور سرحد پر کھینچا جائے گا۔ اور دھکیلا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون کے مطابق لڑنے والے ملک کا کوئی ہوائی جہاز امریکہ کے اوپر سے نہیں اڑ سکتا

مصر برطانیہ کی امداد کرے گا

قاہرہ ۱۹ نومبر۔ شاہ مصر نے پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے یقین دلایا کہ مصر برطانیہ کی زیادہ سے زیادہ امداد کرے گا۔

باجلاس مرزا کاظم علی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم تحصیل کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۹۹۳

بعدالت مال مقام کانپور ضلع کانپور

پنڈت کالیچرن زمیندار موضع تعلقہ محال ولیپ سنگھ پٹی نمبر ۲ پرگنہ و ضلع کانپور

بنام۔ رام سنگھ ولد چھیدی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن لوسبۃ شہر کانپور

کالکا سنگھ ولد لال سنگھ ٹھاکر ساکن لوسبتہ پرگنہ کانپور

واضح ہو کر مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کر جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔ دستخط حاکم

مہر عدالت — عدالت

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر اکبرپور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ادہ ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۸ دفعہ ۲۲۶

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر اکبرپور ضلع کانپور

ملدیو پرشاد بنام رامیشر

بنام رامیشر ولد سوہان قوم برہمن تواری ساکن موضع محمد پور پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کر مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۲۲۶ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء بوقت ۱۰ بجے مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت — عدالت

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت سالانہ ۳ شسشماہی ۲ ممالک غیر سے سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۸

ادبیات

ایک صبح اُن کے ساتھ

از جناب سعید رام پوری

وہ صبح کا آغاز وہ دریا کا کنارا
مشرق کی سپیدی سے رواں نور کا دھارا

موجوں کے تلاطم سے عیاں نغمۂ فطرت
بجتا ہوا لہروں کی روانی میں دوتارا

اُترا ہوا منھ چاند کا ہٹتی ہوئی ظلمت
سہما ہوا جھجکا ہوا ہر ایک ستارا

سبزہ پہ ڈھلکتے ہوئے شبنم کے خزانے
مشاطۂ فطرت نے درختوں کو نکھارا

پھولوں کی مہک دوشِ نسیمِ سحری پہ
برسا ہوا گلبُن پہ سبک عنبر سارا

لالے سے لپٹتی ہوئی بھونرے کی سیاہی
جگنو سے تڑپتا ہوا پودوں میں شرارا

ایسے میں مرے ساتھ گلستاں کی جوانی
ایسے میں مرے ساتھ مرے دل کا سہارا

گلزار میں پھولوں کی ہنسی جس کا تبسم
بجلی کی تڑپ جس کی نگاہوں کا اشارا

تزئینِ نظر روئے مُصفا کی صباحت
تسکینِ جگر گیسوئے پیچاں کا نظارا

گفتار کی شوخی میں کئے مجھ کو مخاطب
رفتار کی لغزش میں لئے مجھ سے سہارا

سنجیدہ اداؤں میں ثریا سے مشابہ
وحشت میں ہرن شوخ اداؤں میں چکارا

رخساروں پہ آویزوں کی وہ شوخ تجلی
ترشے ہوئے ہیروں میں ڈھلکتا ہوا پارا

آنکھوں میں سجائے ہوئے سُرمہ کی سیاہی
جاگا ہوا جادو تھا کہ آنکھوں میں اُتارا

دیکھا کبھی رہ رہ کے مرے چہرہ کی جانب
رہ رہ کے کبھی ہاتھ مرے ہاتھ پہ مارا

کہتے رہے سُنتے رہے افسانۂ فرقت
تقدیر کی خوبی نے دیا ساتھ ہمارا

گھورا ہمیں خورشید جہاں تاب فلک نے
قسمت کی خرابی نے جُدائی کو پکارا

روتے ہوئے یہ کہہ کے ہوئے آہ وہ رخصت
اے کاش یہی وقت سعید آئے دوبارا

دنیائے اسلام

یورپ میں مسلمانوں کی آبادی

یوگوسلادیہ یورپ میں روس اور ترکی کے علاوہ مسلمانوں کی ایک بڑی آبادی یوگوسلادیہ، البانیہ، ہنگری، بلغاریہ، رومانیہ، یونان اور پولینڈ میں ہے۔ یوگوسلادیہ میں ۱۶۷۹۰۰۰ مسلمان آباد ہیں۔ انکی ایک قومی اور مذہبی جماعت ہے۔ جس کا صدر رئیس العلماء کہلاتا ہے۔ رئیس العلماء کے ماتحت مذہبی پیشواؤں کی دو مجلسیں ہیں جن میں ایک سراجیوا اور دوسری اسکوپلجی میں ہے۔ ایک محکمہ وقف بھی ہے، جس کی جانب سے ۷۰۰ مکاتب قائم ہیں۔ ان میں مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔ سرکاری صنعتی اسکولوں میں بھی مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کا انتظام ہے۔ ۴ کالج ہیں، انمیں ایک لڑکیوں کا ہے سراجیو میں گت بے مدرسہ ۴۰۰ برس سے قایم ہے، اس کے تعلیم یافتہ اشخاص عزت کی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں، مسلمانوں کے مقدمے شریعت کے مطابق فیصل ہوتے ہیں اس کے لئے عدالتیں قایم ہیں۔ جو ۱۹۲۹ء سے پہلے صرف مسلمانوں کی آبادی میں تھیں۔ لیکن ۱۹۳۶ء کے بعد یوگوسلادیہ کے ہر حصہ میں قایم ہو گئی ہے۔

البانیہ البانیہ میں مسلمانوں کی زیادہ تر آبادی بخشتیع صوفی گروہ کی مقلد ہے۔ یہاں عورتوں کا درجہ بہت بلند ہے۔ ملک کے ہر حصہ میں اسلامی عہد کی پرشوکت یادگاریں موجود ہیں۔ مسلمان عام طور سے مذہبی واقع ہوئے ہیں لیکن انکی تعلیم خصوصًا مذہبی تعلیم بہت اعلیٰ نہیں ہے۔

ہنگری ہنگری کیں ۳۰۰۰ مسلمان بلیں جن میں ۵۰۰ صرف بوداپسٹ میں ہیں۔ ۱۹۱۶ء سے حکومت نے مذہب اسلام کو سرکاری طور سے تسلیم کر لیا ہے۔ ۱۹۳۱ء سے پہلے یہاں مسلمانوں کے لئے کوئی مسجد اور مدرسہ نہ تھا لیکن اب انہوں نے اپنی عبادت گاہ بنا لی ہے۔

یونان یونان کی کل آبادی ۷ لاکھ ہے جس میں مسلمان ۱۴۰۰۰۰ ہیں۔ ان میں زیادہ تر ترکی نسل سے ہیں کچھ بلغاری اور کاکیشی بھی ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر شمالی اور جنوبی تھریس میں آباد ہیں، جنگ عظیم سے پہلے سالونیکا میں ۳۴ مسجدیں تھیں لیکن اب ان میں سے بعض گرجا بنا لی گئی ہیں، حمزہ بے کی مشہور حسین مسجد میں سنیما کا تماشہ دکھایا جاتا ہے۔ یونان کے مسلمانوں کی معاشرتی، تمدنی اور اقتصادی حالت بہت ہی خراب ہے۔ ان کی تعلیم پر اتنی قلیل رقم صرف کی جاتی ہے جو ان کی تعلیمی ضروریات کے دسویں حصہ کے لئے بھی کافی نہیں۔

بلغاریہ بلغاریہ کی کل آبادی ۵۵ لاکھ ہے جس میں گیارہ فیصدی ترکی النسل ہیں، یہاں ۵۰۰۰ مسلمان ہیں۔ ان میں اکثریت ترکوں کی ہے۔ خالص بلغاری مسلمان بھی ہیں۔ مسلمان شوملا، رازگرڈ، ویدن، روشتک اور صوفیہ کے علاقوں میں آباد ہیں، اور زیادہ تر کسان ہیں۔ ان میں تعلیم بہت کم ہے ایک اہم اقلیت ہونے کی وجہ سے مجلس قانون ساز میں انکی نمائندگی ہوتی ہے۔ لیکن انکی تعداد ۴، ۲ ہیں کل دس ہے انکا مذہبی پیشوا مفتی اعظم صوفیہ میں رہتا ہے۔ تمام مذہبی معاملات اسی کے ذریعہ سے طے ہوتے ہیں، اور ایک مجلس کے مشورہ سے ہر مسجد میں امام مقرر ہوتا ہے۔ پورے علاقہ میں کل ۲۰ اسلامی مدارس ہیں۔

رومانیہ رومانیہ کی پوری آبادی ایک کروڑ ۸۰ لاکھ ہے جس میں مسلمان دو لاکھ ہیں، یہ زیادہ تر دوبرجا میں آباد ہیں۔ کونسٹنزا، توبچیا، دوسئور، اور جزیرہ اداکالیہ میں بھی انکی بکھری آبادی ہے۔ معاشرتی اور تمدنی حالات میں بلغاری مسلمانوں سے بہتر ہیں۔ وہ حکومت کے بڑے بڑے ملکی اور فوجی عہدوں پر بھی مامور ہیں، ان میں بعض ممتاز ڈاکٹر، وکیل اور انجینئر بھی ہیں۔ سرکاری فوج میں بھی انکی تعداد خاصی ہے۔ مسلمان فوجی عہدیداروں اور سپاہیوں کے لئے علیحدہ امام ہے جس کا صدر مقام کونسٹنزا میں ہے۔

پولینڈ جنگ عظیم سے پہلے پولینڈ میں ۰۰۰... مسلمان آباد تھے لیکن وہ روسی حکومت کے محکوم ہونے کی وجہ سے کریمیا کے مفتی کے ماتحت تھے۔ کریمیا کی دوری کی وجہ سے انکی مذہبی اور تعلیمی حالت کی طرف کافی توجہ نہ کی جاتی تھی جس سے وہ حکومت سے غیر مطمئن تھے۔ یہاں کے تاتاری مسلمان فوجی اور ملکی عہدوں پر روس کے مختلف حصوں میں منتشر تھے۔ اسی لئے وہ اپنے بچوں کو باضابطہ مذہبی تعلیم نہ دلا سکتے تھے۔ پولینڈ کے مسلمان زیادہ تر روسی جرمن سرحد پر آباد تھے، اس لئے جنگ عظیم میں انکو اپنا گھر چھوڑ دینا پڑا۔ جن میں بہت سے بے خانماں ہو کر ہلاک ہو گئے اور جو واپس آ گئے وہ آلام و مصائب کی زندگی بسر کرنے لگے، مگر بعد انہوں نے اپنی حالت سنبھال لی۔ پولینڈ کی حکومت نے ان کے لئے مفتی امام اور مذہبی تعلیم کے لئے اساتذہ مقرر کئے۔ شاہ مصر نے بھی مسجدوں کی مرمت کے لئے ان کے پاس پانچسو پونڈ بھیجے امریکہ کے تاتاری مسلم باشندوں نے بھی ان کی مالی امداد کی۔ جرمنی اور پولینڈ کی جنگ سے پہلے ان کی مذہبی اور تعلیمی حالت خاصی تھی۔

حکومت مصر اور حکومت برطانیہ میں گفتگو

قاہرہ ۱۷ نومبر۔ قاہرہ کے ایک اخبار میں اطلاع شایع ہوئی ہے کہ حکومت برطانیہ اور علی ماہر پاشا وزیر اعظم مصر کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے کہ مسئلہ فلسطین کو جلد از جلد طے کر دیا جائے۔ فی الحال اس مسئلہ کے طے کئے جانے کے لئے تین شرائط پیش کی گئی ہیں۔

(۱) بلا تاخیر ایک ریلیف کمیٹی مقرر کی جائے جو ان ہزاروں عرب عورتوں اور بچوں کی امداد دے جو بھوکے اور ننگے ہو رہے ہیں۔ یہ کمیٹی حکومت کی نگرانی میں قایم کی جائے (۲) عام معافی کا اعلان کر دیا جائے اور ہزاروں عربوں کو جو جیلوں میں بند ہیں رہا کر دیا جائے (۳) یہودیوں کے داخلہ کے متعلق اور حکومت کے جاری [illegible]

* کے متعلق جو بعض دفعات برطانیہ کے سفید کاغذ میں ہیں ان میں تبدیلیاں کر دی جائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

بیہاں تیر توحق عزم مستقل میں ہے
زبان برہمی ہی ہو جو تیر سے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۲ر دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۸

روس جرمنی کے نقش قدم پر

جرمنی کے تباہی خیز اور ہلاکت انگیز حملوں سے مظلوم و تباہ پولینڈ کو روسی فوجوں نے جس سرد مہری کے ساتھ اپنے پاؤں تلے روند دیا اسے دیکھ کر دنیا حیران و ششدر رہ گئی مگر اس کے بعد دنیا کو یہ دھوکہ نہیں رہا کہ کمیونزم یا بالشویزم چھوٹی قوموں کی آزادی اور ہستی کا نازی ازم سے بہتر محافظ اور ہمدرد ہو پھر بھی ہمیں یا کسی کو بھی یہ خیال نہ تھا کہ روس اپنے وعدوں اور لفظوں کی پائیداری میں جرمنی سے بھی آگے قدم بڑھا چکا ہے۔

بدھ کو روسی وزیر خارجہ موسیو ملوٹو نے اپنی براڈکاسٹ تقریر میں فن لینڈ پر اشتعال انگیز سرگرمیوں کا الزام لگانے اور روسی فوجوں کی تیاریوں کا ذکر کرنے کے بعد یقین دلایا تھا کہ سوڈیٹ گورنمنٹ نے جو کچھ تدبیریں اختیار کی ہیں ان کا منشا فن لینڈ کی آزادی پر حملہ کرنا یا فن لینڈ کا علاقہ چھین لینا نہیں ہے، سوڈیٹ گورنمنٹ اس قسم کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی روس کے لوگ فن لینڈ کے لوگوں کی پر امن آزادانہ ترقی میں امداد کرنے کو تیار ہیں، سوڈیٹ گورنمنٹ کا صرف یہ مقصد ہے کہ روس اور خاص کر لینن گریڈ کی حفاظت کی جائے، یہ معاملہ روس اور فن لینڈ کے لوگوں کے دوستانہ تعاون سے طے ہونا لازمی ہے۔

کون سمجھ سکتا تھا کہ فن لینڈ کی پر امن اور آزادانہ ترقی میں امداد کرنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ زمین آسمان اور سمندر سے فن لینڈ پر گولہ باری کی جائے گی اور موسیو ملوٹو کی تقریر کے بعد فوراً ہی روس فن لینڈ پر خونخوار شیر کی طرح جھپٹ پڑیگا مگر اب تک جو باتیں قیاس میں نہیں آسکتی تھیں وہ اب واقعات بنتی جارہی ہیں پولینڈ پر روسی حملہ نازی ازم اور کمیونزم کے درمیان مطابقت کا پہلا عملی ثبوت تھا، بالٹک کی تین ریاستوں یعنی استھونیہ، لٹویہ، اور لتھونیہ، پر روس کا غلبہ نازی ازم کے اس آزمودہ طریق عمل کی تقلید کا دوسرا ثبوت تھا جو آسٹریا اور زیکوسلوویکیا میں کامیاب ہو چکا تھا اور فن لینڈ پر روسی حملہ پولینڈ پر جرمن حملے کے عین مطابق ہے اس واقعہ کے بعد یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ تمام ظاہرہ فرق کے باوجود کیمونزم نے نازی ازم سے پوری مطابقت حاصل کرلی ہے اب تک یورپ اور دنیا کے امن کو ایک ہی خطرہ درپیش تھا اور یہ نازی ازم یا فیسزم یا امپریلزم سے تھا جو کہ ایک ہی ازم کے مختلف نام ہیں مگر اب یورپ اور دنیا کے امن کو ایک نئے ازم سے خطرہ ہوگیا ہے اور یہ کیمونزم یا سوویٹزم ہے جسے اب تک کمزوروں اور مظلوموں کا محافظ سامراجیوں کا دشمن اور مزدوروں اور کسانوں کا نجات دہندہ سمجھا جاتا تھا اور جس کے متعلق یہ خیال تھا کہ اس نے تلوار سے دوسروں کی آزادی چھیننے اور ہستی مٹانے کا ناپاک مشن بالکل چھوڑ دیا ہے۔

قدرتی طور پر دنیا بھر میں روسی حملہ کے خلاف ناراضگی کا اظہار کیا جارہا ہے مگر یہ ظاہر ہے کہ برطانیہ اور فرانس کو اپنی زندگی اور موت کی جد وجہد سے ہی فرصت نہیں ہے جرمنی فن لینڈ سے ہمدردی کے باوجود روس کو ناراض نہیں کرسکتا اٹلی جرمنی کی منشا کیخلاف آگ میں نہیں کود سکتا امریکہ کوئی موثر مداخلت نہیں کرسکتا اور ناروے سویڈن اور ڈنمارک روس سے ٹکرا کر نازی ازم اور کمیونزم کو درمیان لینا گوارا نہ کریں گے سبکو فن لینڈ سے ہمدردی ہے اور یقین ہے کہ مگر آج کوئی دوسری طاقت ایسی نہیں ہے کہ فنلینڈ کی امداد کرسکے اور خود فنلینڈ خواہ کتنا ہی بہادر سہی پھر بھی اسکی طاقت کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے جیسا کہ بھیڑیا بکری کے مقابلہ میں نتیجہ صاف ہے بلا خوف و تردید پیشگوئی کی جاسکتی ہے کہ چند دن میں فنلینڈ پولینڈ کیطرح خس و خاشاک ہو جائیگا امید اتنی ہے کہ فنلینڈ کی موجودہ حکومت نے جبر سوڈیٹ گورنمنٹ اپنے غصہ کا اظہار کررہی تھی استعفے دیدیا ہے تاکہ نئی حکومت روس کیساتھ آسانی سے سمجھوتہ کرسکے بہر صورت یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ آزاد فن لینڈ ختم ہوگیا اب جو کچھ باقی رہجائیگا وہ روس کا مقبوضہ یا روسی سلطنت کا حصہ ہوگا۔

یو.پی پولیٹیکل کانفرنس

یو.پی پولیٹیکل کانفرنس کا ۲۳ واں اجلاس ۲۹ر نومبر کو ختم ہوگیا۔ ہندوستانی ریاستوں ٹیننسی بل اور تعمیری پروگرام کے بارے میں اکثریت سے رزولیوشن پاس ہوئے اور طے کیا گیا کہ کانفرنس کا آئندہ سشن مین پوری میں کیا جائے۔ ہندوستانی ریاستوں کے متعلق جو رزولیوشن پاس ہوا ہے اس میں ریاستی رعایا کی بیداری کا خیر مقدم کیا گیا ہے اور اسے ہندوستان کی آزادی کے لئے ایک مسرت آمیز نشانی بتایا گیا ہے رزولیوشن میں صوبے کی اور بڑوس کی ہندوستانی ریاستوں کے باشندوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ انھیں مکمل طریقہ پر مضبوط ارادے کے ساتھ اپنے مطالبوں کو منوانے پر زور دینا چاہیئے۔ رزولیوشن میں والیان ریاست کے اس اعلان پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار کیا گیا ہے جس میں انہوں نے اپنی رعایا کی خواہشات کا لحاظ کئے بغیر جنگ میں برطانیہ کو امداد کی پیشکش کردی۔

آنریبل بابو پرشوتم داس ٹنڈن اسپیکر یو.پی اسمبلی نے کانگریسی کارکنوں کے آئندہ پروگرام کے متعلق رزولیوشن پیش کیا۔ آپ نے نہایت زوردار الفاظ میں مہاتما گاندھی کی رہنمائی پر مکمل عقیدہ رکھنے اور آزادی کی جد وجہد میں چرخے کو پہلا ہتھیار مان لینے کی اپیل کی۔ دوسرے رزولیوشن میں ٹیننسی بل اور یو.پی کے دوسرے زرعی بلوں کا ذکر کیا گیا اور امید کی گئی کہ گورنر یو.پی بغیر کسی تاخیر کے ٹیننسی بل پر منظوری دیں گے۔

آئینۂ کانپور

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی معمولی میٹنگ ۲۸ر نومبر کو ڈاکٹر بابو برجبہار سروپ ایم. ایل. سی. کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ نا بچ گھر براہنہ اسکیم کے متعلق سڑکوں کی تعمیر کے لئے ۵۸۶۳ روپیہ کے ٹنڈر اور کنسٹرکشن اسکیم میں سیور کی تعلیم کے لئے ۱۰۵ ۱۰ روپے کے دو ٹنڈر منظور کئے گئے۔

بمبئی کے دورہ کے اخراجات کی تفصیلات اور گذشتہ میٹنگ کی کارروائی کی منظوری کے متعلق جو رزولیوشن پیش کئے گئے تھے اسکو چیرمین صاحب نے آوٹ آف آرڈر کرتے ہوئے ممبران کو یقین دلایا کہ وہ آیندہ سے جو رزولیوشن آوٹ آف آرڈر کرینگے انکو ایجنڈے میں درج کرکے انکے ساتھ اپنا نوٹ بھی شامل کریں گے۔

لازمی تعلیم

کانپور میونسپل بورڈ نے شہر کے تینوں وارڈ یعنی کالکٹر گنج، نیا گنج اور ہول لائن وارڈوں میں لازمی تعلیم کی جو اسکیم منظور کی تھی اسکو حکومت نے منظور کرلیا ہے۔ ان وارڈوں میں پہلے لڑکوں کو واردھا اسکیم کے طریقہ پر بنیادی تعلیم دی جائے گی، بورڈ نے ۳۰ ہزار روپیہ اس اسکیم کے لئے منظور کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ بورڈ

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک گذشتہ جلسہ میں بجٹ کے علاوہ سینیر و جونیر چیرمین و سب کمیٹیوں کے ممبران کا انتخاب ہونے والا تھا مگر مخالف پارٹی کے غیر حاضر ہونے کی وجہ سے وہ کورم پورا نہ ہوسکا جو اس انتخاب کے لئے ضروری تھا اس لئے چیرمین نے بورڈ کی میٹنگ آیندہ کے لئے ملتوی کردی۔

دو لاکھ تعزیری پولیس ٹیکس

صوبہ کی حکومت نے تعزیری پولیس ٹیکس کی وہ اسکیم منظور کرلی ہے جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے تیار کی تھی کانپور ہندو سنگھ نے سابق وزیر اعظم کو جو درخواست دی تھی اس کی روشنی میں چند معمولی تبدیلیاں اس اسکیم میں کی گئی ہیں۔ اس اسکیم کے مطابق ۲ لاکھ روپیہ بطور تعزیری ٹیکس کانپور کے ان علاقوں سے وصول کیا جائیگا جہاں کہ فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ مقامی ہندو سنگھ نے بطور پروٹسٹ حکومت کو لکھا ہے کہ سابق حکومت نے ہندو سنگھ کو یہ یقین دلایا تھا کہ اس اسکیم کی منظوری سے پیشتر سنگھ کی رائے کو معلوم کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ مگر موجودہ حکومت نے بلا اس کے اسکیم کو منظور کرلیا ہے لہذا سنگھ کو موقع ملنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں سنگھ نے کالکٹر صاحب کو بھی لکھا ہے کہ جب تک حکومت سے جواب موصول نہ ہو جائے اسوقت تک اس اسکیم پر عملدرآمد نہ شروع کیا جائے۔

پوسٹ آفس کلرک

کانپور کے پوسٹ آفس کا ایک کلرک اس الزام میں گرفتار کرکے ۲ ہزار روپے کی ضمانت پر رہا کیا گیا ہے کہ اس نے ایک دس روپے کے منی آرڈر کو چار سو روپے کے منی آرڈر میں تبدیل کرکے خود روپیہ وصول کرلیا تھا۔

اسلحہ جات کی فروخت

مقامی پولیس غیر قانونی اسلحہ جات یعنی بڑے چاقو اور قرولیوں وغیرہ کی فروخت کی نگرانی کررہی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں مسمی نبی احمد ساکن کرنیل گنج گرفتار کیا گیا ہے۔

گورو نانک جی

۲۶ر نومبر کو گوردوارہ میں گرو نانک جی کا یوم پیدائش نہایت شان وشوکت کے ساتھ منایا گیا اور شام کو ایک جلوس بھی بڑے بڑے بازاروں سے گذرا۔

مرجنٹ جمیسر

جنرل منیجر اور چیف ٹریفک منیجر جی. آئی. پی ریلوے نے کانپور میں تشریف لاکر مرچنٹ چیمبر کی کونسل کے ممبران سے ملاقات کی اور یہ وعدہ کیا کہ ایسٹ انڈین ریلوے کانپور آنے والی روئی وغیرہ کی ڈیوٹی میں کمی کردیگی تو جی آئی پی ریلوے بھی ڈیوٹی کی کمی کے سوال پر ہمدردانہ طریقہ پر غور کرے گی۔

مسز سروجنی نیڈو

مسز سروجنی نیڈو اور مسز وجے لکشمی پنڈت الہ آباد کے کملا نہرو میموریل اسپتال کے سلسلہ میں کانپور تشریف لاکر لیڈی کیلاش سریواستوا، لالہ پدم پت سنگھانیہ اور لالہ رام رتن گپتا سے چندہ کی اپیل کی

مزدوروں کی کانفرنس

کہا جاتا ہے کہ سوتی اونی، جوٹ اور ہوزری کے مزدوروں کی ایک کانفرنس ۳ر دسمبر کو ہونے والی ہے جسمیں مہنگائی بھتہ کے بڑھائے جانے کے مطالبہ پر غور ہوگا۔

سی. آئی. ڈی

کانپور کی سی. آئی. ڈی پولیس اس کا پتہ لگانے کی کوشش کررہی ہے کہ کن لوگوں نے بجلی کے کھمبوں اور دیواروں پر اس قسم کے پرچے لگائے ہیں جسکا مضمون یہ تھا کہ:-

ہندوستان کے نوجوانوں کو ہر وقت جنگ آزادی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

مولانا حسرت موہانی

مولانا حسرت موہانی جو جنگ شروع ہونے سے پہلے لندن تشریف لے گئے تھے کانپور واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اسٹیشن پر آپکا زبردست استقبال کیا گیا۔

درخواست نامنظور

پنڈت رام دولارے تیواری سابق قیدی کاکوری کیس و سکریٹری ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی جو گذشتہ ہفتہ گرفتار کئے گئے تھے انکی درخواست ضمانت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نامنظور کردی ہے

ڈکیتی میں طالب علم

گذشتہ ہفتہ فیض آباد ڈکیتی کے سلسلہ میں ایک طالب علم مسمی مہندرناتھ گرفتار ہوا تھا اب پولیس نے بھارت ودیالیہ کے ایک طالب علم مسمی سوبھ کمار پانڈے کو اس ڈکیتی کے سلسلہ میں گرفتار کیا ہے۔

مسلم وفد

حاجی عبداللہ ہارون کی رہنمائی میں ایک وفد جو کہ مسلمانوں کی اکثریت والے صوبوں پر مشتمل ہے اور مسلمانوں کی اقلیت والے صوبوں میں دورہ کررہا ہے ۳۰ نومبر کو کانپور میں آیا مسلم لیگ کی طرف سے وفد مذکور کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اس کے بعد یہ وفد مسلم لیگ کے دفتر میں گیا جہاں کہ انکے سامنے مختلف انجمنوں کی طرف سے اڈریس پیش کئے گئے رات کو حلیم مسلم انٹر کالج میں جلسہ ہوا اور وفد کے ارکان نے تقریریں کیں۔

ڈنر

یکم دسمبر کی رات کو رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب ایم. بی. ای نے اپنے صاحبزادہ مسٹر مہندر جیت سنگھ کی شادی کے سلسلہ میں معززین شہر کو ایک پرتکلف ڈنر دیا۔

سری صوبہ متحدہ نائی برہمن سبھا

۲۹، ۲۸ر ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو بمقام شہر کانپور اس سبھا کا سالانہ جلسہ بڑے تزک و احتشام سے منایا جاویگا جس میں تقریباً دس ہزار اشخاص اس برادری کے شرکت کریں گے۔

انوار عالم جنتری

انوار عالم جنتری ۱۹۴۰ء کی ایک کاپی ہمارے سامنے ہے۔ جنتری کے مطالعہ کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ واقعی یہ جنتری اسم بامسمیٰ ہے جنتری ترتیب مضامین اور مفید و ضروری معلومات ہر لحاظ سے قابل تعریف ہے۔ اور ہر شخص کی ضروریات کو پورا کرنے والی ہے۔ قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ:- حاجی محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع حمیدی کانپور و خلاصی ٹولہ نمبرہ ۸ کلکتہ

یوم لازمی تعلیم

کانپور میونسپل بورڈ کی جانب سے ۳ر دسمبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار لازمی تعلیم کے فوائد سے شہر کی پبلک کو آگاہ کرنے کی غرض سے ایک "یوم تعلیم" منایا جارہا ہے صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک زیر تعلیم بچوں کے جلوس اسکولوں سے نکلکر تعلیم سے دلچسپی پیدا کرنے والی نظمیں پڑھتے ہوئے اپنے اپنے حلقوں میں گشت کریں گے اور ۲ بجے سے شہر کے ۹ مختلف سنٹروں میں بچوں کے سرپرستوں کی کانفرنسیں ہونگی جنمیں انکی ترغیب کے لئے لیکچر ہونگے۔ نیز محکمہ لازمی تعلیم اور پبلک کے درمیان زیادہ تعاون پیدا کئے جانے کی تدابیر پر غور کیا جائے گا۔

تحصیلدار کانپور کا پروگرام

تحصیلدار صاحب بہادر کانپور کے دورہ کا پروگرام حسب ذیل ہے کہ:-

تاریخ	مقام
یکم دسمبر سے ۳ر دسمبر تک	کاکادیو
۴ر و ۵ر دسمبر	کانپور
۶ر دسمبر سے ۸ر دسمبر تک	بینکی
۹ر دسمبر سے ۱۱ر دسمبر تک	کانپور
۱۲ر دسمبر و ۱۳ر دسمبر	سچینڈی
۱۴ر و ۱۵ر دسمبر	بنور
۱۶ر و ۱۷ر دسمبر	سونا
۱۸ر دسمبر سے ۲۰ر دسمبر تک	کسنگاؤن
۲۱ر و ۲۲ر دسمبر	کانپور

عظیم الشان مشاعرہ

یہ مشاعرہ امسال زیادہ شاندار طریقہ پر ہورہا ہے۔ علاوہ شہر کے مشاہیر شعرائے کرام کے بیرون جات سے بھی شعرائے عظام کے تشریف لانے کی کافی توقع ہے۔ مشاعرہ کو ریلے کئے جانے کا بھی انتظام زیر غور ہے۔ مقام انعقاد بھی نہایت محفوظ اور کافی وسیع ہے جسمیں نشست شعراء وسامعین کا باقاعدہ انتظام ہوسکیگا۔

دعوت نامہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے کہ:-

جناب محترم!

میونسپل بورڈ کانپور کے چوتھے تعلیمی ہفتہ کے سلسلہ میں ایک بزم مشاعرہ کا انعقاد بمقام میونسپل ٹاؤن ہال کوپر گنج۔ بتاریخ ۱۶ر دسمبر ۱۹۳۹ء بروز سنیچر بوقت ۹ بجے شب قرار پایا ہے۔ لہذا جناب سے استدعا ہے کہ شرکت فرماکر اپنے افکار عالیہ سے سامعین کو محظوظ اور نیاز مند قدیم کو شکر گذار فرماویں۔

مصرعہ طرح:- میرا جواب ہے تیرا کوئی جواب نہیں۔

قافیہ:- جواب، شباب، ردیف:- نہیں

عنوان نظم:- نغمۂ شباب

نوٹ:- (۱) تعداد اشعار انتہائی ۱۱ شعر غزل میں " " " ۲۱ شعر نظم میں

(۲) غیر مدعو حضرات صف سامعین میں تشریف رکھیں

(۳) بیرونی حضرات کم ازکم ۳ یوم قبل تشریف آوری سے مطلع فرمائیں۔

المکلف:- مصطفےٰ حسین بیز. بی. اے ایل ایل بی سکریٹری ایجوکیشن کمیٹی میونسپل بورڈ کانپور

جرمن سامراج کے منصوبے

لندن ۳۰ر نومبر ہنگری کے مخالف پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر ٹامبر اکہارٹ نے رومانیہ کے ایک مشہور اخبار میں یہ اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ جرمن سامراج کو بلقان میں کامیابی ہوگئی تو وہ سیدھا بغداد کی راہ لے گا۔

تین اور جرمن جہاز تباہ

لندن ۲۹ر نومبر۔ تین اور جرمن جہاز تباہ ہوئے ہیں جنمیں سے ایک ایسی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوا جو برطانی ساحل پر جرمنوں نے بچھائی تھی اسکے ۳۸ جہازی بچا لئے گئے

سبد گل

بعض زندہ دلوں نے بیوی یعنی شریک زندگی کا ایک ایسا مصرف نکالا ہے، جسے سننے کے بعد دنیا حیران رہ جائے گی۔ بیوی کا یہ عجیب و غریب مصرف یہ ہے کہ بعض شوہران محترم اپنی بیویوں کو اسی طرح فروخت فرما دیتے ہیں جس طرح گائے یا بھینس کو بیچ دیا جاتا ہے۔ گویا ان موجدان تجارت نے بیوی کو بھی سامان تجارت بنا ڈالا ہے۔

⁂

بیویوں کی تجارت اور لین دین کا کام آجکل یورپ کے اکثر حصوں میں نہایت ہی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ اور اس کاروبار میں حصہ لینے والے زیادہ تر جنوبی روس کے وہ باشندے ہیں جن کے ملک میں ہر لڑکی حور صفت اور زہرہ شمائل پیدا ہوتی ہے۔

جنوبی روس کے "خوددار" نوجوان یہ کرتے ہیں کہ شادی کے فوراً ہی بعد اپنی اہلیہ محترمہ کو پیرس یا کسی دوسرے شہر کی سیر کرانے کے لئے جاتے ہیں اور اس انتظار میں رہتے ہیں کہ کوئی دل پھینک اس پر عاشق ہو تو سودا کرکے رقم پلہ باندھی جائے۔

⁂

اس تجارت میں بعض اوقات گھاٹا بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حال ہی کا واقعہ ہے کہ "جور وسپلائنگ کمپنی" کے ایک ایجنٹ مع اپنی زوجہ محترمہ کے پیرس کے ایک ہوٹل میں آکر ٹھہرے اور اس انتظار میں ہے کہ کوئی آنکھوں کا اندھا اور گانٹھ کا پورا گاہک ملے تو بیوی کو بیچ باچ اپنے گھر کا راستہ لیں۔

میاں تو گاہک کی تلاش میں رہے اور بیوی نے ایک نوجوان سے چپکے چپکے آشنائی بھی کرلی اور نوبت یہاں تک پہونچی کہ ایک صبح کو بیوی غائب تھی۔ شوہر نے پولیس میں رپٹ لکھوائی، اتفاق کی بات ہے کہ سراغ بھی مل گیا۔ بیوی صاحبہ مع عاشق زار کے گرفتار کرلی گئیں۔ مقدمہ عدالت میں گیا۔ عدالت میں اس کمسن اور حور شمائل لڑکی نے بیان دیا کہ میرا شوہر نہیں ہے بلکہ روس سے مجھے فروخت کرنے کے لئے یہاں لایا تھا میں نے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس نوجوان کے ہاں پناہ لے لی ہے۔ عدالت نے بیوی کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ اور میاں منہ تکتے رہ گئے۔ آپ نے دیکھا کہ بیچارہ کو کتنا بڑا خسارہ اٹھانا پڑا۔

⁂

بیوی کی تجارت کا یہ سلسلہ صرف یورپ ہی میں نہیں ہے۔ ہندوستان میں بھی بیویوں کے حسن کی فروخت کا کاروبار شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ راولپنڈی کی ایک دلچسپ اطلاع ہے کہ وہاں ایک شخص نے اپنے بچے والی بیوی کو دو سو روپیہ میں بیع کر ڈالا۔ اور اس کے ساتھ ہی بیوی کے فروخت کے سلسلہ میں باقاعدہ تمسک بھی خریدار کے حق میں لکھ دیا۔

دیکھا آپ نے دنیا میں کیسی کیسی انوکھی تجارتیں ہو رہی ہیں اور کیسا کیسا لطیف مال علانیہ بک رہا ہے۔ یہ ہے تہذیب نو کی برکت۔

لڑائی میں کتنے اشخاص کام آچکے

لندن ۲۷ر نومبر۔ بحری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ اب تک ۵۲۶ افسران ہلاک ہو چکے ہیں۔ سوداگری جہازوں کے محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ۲۵۰ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں جنمیں سے ۱۷۰ اشخاص یو ڈوبی کشتیوں کے حملے کا شکار ہوئے ہیں اور ۸۰ اشخاص سرنگوں کے حملہ کا شکار ہوئے۔

ہوائی فوج کے ۲۷۰ سپاہی ہلاک ہوئے جنرل ایک تہائی سے کم دشمن کے حملہ کا شکار ہوئے ہیں۔ فرانس کی فہرست ابھی شایع نہیں ہوئی لیکن خیال ہے کہ فرانس کے سپاہی برطانیہ سے کم ہلاک ہوئے ہیں۔

۱۷ جہاز ڈوبے

لندن ۲۸ر نومبر۔ گزشتہ ہفتہ کل ۱۷ جہاز ڈوبے جنمیں ۱۱ جہاز برطانیہ کے تھے جنکا وزن ۲۵۰۸۷ ٹن تھا۔ چار غیر جانبدار ملکوں کے تھے جن کا وزن ۲۹۳۹۴ ٹن تھا اور دو فرانس کے تھے جن کا وزن ۳۰۰۰ ٹن تھا۔

ادب لطیف

پردیسی پریتم!

از جناب مدثر ماجر نلسٹ گورنمنٹ کالج لدھیانہ

شام کا وقت تھا سکھی اور میں کوئیں پر اکیلی تھی میں پانی کا گھڑا کھینچ رہی تھی کہ میرے کانوں میں گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز آئی۔ میں نے گنگنانا بند کر دیا اور ادھر دیکھنے لگی۔ گھوڑے پر سے ایک خوبصورت نوجوان قیمتی کپڑے پہنے ہوئے اترا اس کے چہرے پر پسینہ جھلک رہا تھا اور یوں معلوم دیتا تھا کہ وہ بہت دور سے آ رہا ہے اور تھکا ماندہ ہے۔

سکھی میرا سے دیکھنے میں اتنی محو ہو گئی کہ پانی کھینچنا بھی بھول گئی ــــ اور میرے ہاتھ وہیں جم گئے۔

وہ میرے نزدیک آیا اور مجھ سے پانی مانگا سکھی اسکی آواز کتنی اچھی تھی! ــــ میں نے جلد جلد گھڑا باہر نکالا اور اسے پانی پلانے لگی ــ وہ پانی پی رہا تھا اور میں اس کے سُندر چہرے کی طرف دیکھ دیکھ کر پانی ہو رہی تھی۔ میرے ہاتھ کانپ رہے تھے، دل زور سے دھڑک رہا تھا، اور چہرے پر لالی سی آ رہی تھی۔ سکھی! اس نے سر ہلایا ــــ اور میں نے پانی کی دھار توڑ ڈالی ــــ اس نے میرا شکریہ ادا کیا ــــ اور گھوڑے پر سوار ہو گیا! ایک بار بھی پیچھے مڑ کر اس نے میری طرف نہ دیکھا۔ میں دیر تک اسے گھوڑے پر جاتے ہوئے دیکھتی رہی، یہاں تک کہ وہ میری نظروں سے بالکل اوجھل ہو گیا۔ اس کا گھوڑا بھی اور گرد و غبار بھی ــــ سبھی کچھ غائب ہو گیا۔ سکھی! میں انھیں اپنا مہمان بنا کر کتنی خوش ہوتی ــــ دل و جان سے انکی سیوا کرتی۔

لیکن، سکھی! کیا

کے یہاں ٹھہرنا پسند کرتے؟ وہ مجھ سے کتنی حلیمی سے بولے تھے۔ کتنے شریف تھے وہ! لیکن سکھی ری جاتے سمے انہوں نے پیچھے مڑ کر کیوں نہ دیکھا ــــ کہ کوئی حسرت بھری نظروں سے انکی طرف دیکھ رہی ہے۔

سکھی اب بھی جب میں پانی لینے جاتی ہوں تو دیر تک وہاں کھڑی کھڑی راستہ تکتی رہتی ہوں کہ شاید وہ پردیسی واپس آ رہا ہو اور پھر مجھ سے پانی مانگے۔

لیکن کیا وہ پردیسی پھر آئے گا؟ ــ کاش کہ وہ ایک بار پھر آ جائے ــــ میں انھیں اس بار ضرور اپنے ہاں ٹھہراؤں گی ــــ اسی لئے تو میں اپنا گھر سجا رہی ہوں، سکھی ری!

ہ کا فریب نیا اسے خوب آتا ہے۔

مرد جس روز سے پیدا ہوا ہے برابر عورت کی فطرت معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن وہ عورت کو لاکھوں برس کے بعد بھی نہیں پہچان سکا اور نہ آیندہ عورت کو پہچاننا ممکن ہے۔ کیونکہ عورت ایک ایسا طلسم ہے اور ایک ایسا دھوکہ ہے جس کی حقیقت تک مرد کے دماغ کا پہنچنا ناممکن ہے۔

عالم نسواں

عورت کے خلاف مرد کی بغاوت

اسوقت یورپ میں عورتوں اور مردوں کے درمیان بری طرح سے ناگواری پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ناگواری دلوں سے نکلکر اخبارات اور رسائل کے اوراق پر آ گئی ہے۔ اس ناگواری کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ کے رسائل میں مرد عورتوں کے خلاف اور عورتیں مردوں کے خلاف مضامین لکھ رہی ہیں اور ایک دوسرے کی جانب سے طرح طرح کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں ایک فرانسیسی مرد مضمون نگار نے عورتوں کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جسمیں مردوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو عورتوں سے پرہیز کریں مضمون نگار لکھتا ہے:۔

کسقدر بیوقوف ہے وہ نوجوان جو کسی لڑکی کی محبت میں مبتلا نظر آتا ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی توقع رکھتا ہے کہ اگر وہ لڑکی اس کو مل جائے تو اس کی زندگی مسرت سے لبریز ہو جائے حالانکہ اگر وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے تو وہ دنیا کا بدنصیب ترین انسان ہے۔ اس نوجوان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کسی گھر میں عورت آتی ہے تو وہ ہزاروں مصیبتوں کو اپنے ساتھ لاتی ہے۔

تم نے آجتک کسی مرد کو پاؤڈر اور لپ اسٹک لگاتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد فرلق ثانی کو دھوکہ نہیں دیکھنا چاہیئے۔ لیکن ہر عورت مصنوعی ذرایع سے اپنے حسن کو چمکاتی ہے صرف اس لئے کہ وہ مرد کو فریب دے سکے۔ فریب عورت کی گھٹی میں ہے۔ جب کوئی مرد ان کے فریب میں مبتلا ہو جاتا ہے تو یہ دل ہی دل میں مردوں کی حماقت پر مسکراتی ہیں۔

اگر کوئی مرد تمام عمر عورت سے محبت کرتا رہے لیکن ضرورت کے وقت وہ اس عورت کو سیم و زر نہ دے سکے تو ساری محبت خاک میں مل جاتی ہے یقین جانئے کہ عورت کو دنیا میں سیم و زر سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ جب سیم و زر اس سے جدا کیا جاتا ہے تو اسے یہ محسوس ہوتا ہے جیسے اس کے جسم سے روح نکالی جا رہی ہو۔

اگر تم چاہتے ہو کہ اپنے گھر کا سکون برباد کردو تو کسی عورت کو اپنے گھر بلا لو۔ وہ تمام دن باتیں کرتی رہیگی۔ تمام رات اس کی زبان قینچی کی طرح چلتی رہے گی۔ یہاں تک کہ تم بیزار ہو جاؤ گے لیکن اس کی گفتگو کا جب تم جائزہ لوگے تو اس میں کوئی وزن نہیں ہوگا۔

بیویاں اپنے شوہروں سے صرف اسوقت تک محبت کرتی ہیں جب تک کہ انکے اولاد نہیں پیدا ہو جاتی۔ جب اولاد پیدا ہو جاتی ہے تو شوہر کا عدم وجود عورت کی نظر میں برابر ہو جاتا ہے وہ چاہتی ہے کہ جو کچھ اسے ملے وہ اولاد پر صرف کرے اور جو کچھ اس کے ہاتھ آئے وہ اولاد کی خوشنودی پر قربان کردے۔ شوہر کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں رہتا اور رہنا بھی نہیں چاہیئے کیونکہ شوہر سے جو حقیقی چیز اسے لینی تھی وہ اس نے لے لی۔

جو عورت تمہاری محبت کی دعویدار ہو اور تم پر جان قربان کرنے کے لئے تیار ہو۔ ذرا اس سے کہو کہ وہ اپنے میکے کے لوگوں کی محبت کو بھی تمہاری محبت پر قربان کرکے دکھائے۔ اس عورت کے بھائی باپ اور عزیزوں کے خلاف اگر تم کبھی ایک لفظ بھی کہو گے تو دیکھ لوگے کہ اس کی محبت کے سارے دعوے آن واحد میں ختم ہو جاتے ہیں یقین جانو کہ عورت کبھی محبت نہیں کرتی۔ البتہ محبت کا

بچوں کی دنیا

عجیب بوٹی

از محترمہ اعجازی محمود احمد الہ آبادی

دو عورتیں ترکاری کی ڈلیاں سر پر رکھکر شہر میں ترکاری بیچنے جا رہی تھیں۔ دونوں ہی کے بوجھ بھاری تھے لیکن ان میں سے ایک تو تھکتی اور منہ بچکاتے ہوئے جا رہی تھی اور دوسری ہنستی کھیلتی ہنسی مذاق کرتی ہوئی خوش ہو کر چل رہی تھی۔ اپنے سر کے بھاری بوجھ سے گھبرا کر پریشان عورت دوسری عورت سے بولی۔ اری تجھ کو مذاق سوجھا ہے اور میں تو بوجھ کے مارے مری جاتی ہوں تیرا بوجھ مجھ سے ہلکا بھی نہیں ہے۔ نہ تو مجھ سے زیادہ مضبوط ہے تو پھر کیوں اتنی ہنستی ہے۔ دوسری عورت نے کہا میرے پاس ایک عجیب بوٹی ہے اس سے میرا بوجھ ہلکا معلوم ہوتا ہے پہلی عورت بولی تو مجھ کو بھی تھوڑی سی بوٹی دیدے۔ دوسری نے کہا وہ بوٹی ایسی عجیب ہے کہ پاس رہنے سے چاہے جتنی محنت کرو برداشت ہو جاتی ہے اس بوٹی کا نام ہے "صبر و برداشت" یہ جس کے پاس ہوتی ہے اسی کے کام آتی ہے اور یہ دوسروں کو نہیں دی جا سکتی۔ اس بات کا مطلب وہ عورت سمجھ گئی اور اس نے گھبرانا اور کانکھنا بند کر دیا اور خاموش چلنے لگی۔

خوشدلی محنت اور صبر و برداشت کی یہ دو باتیں انسان کو ہمیشہ خوش رکھتی ہیں۔

فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل

لکھنؤ ۲۶ر نومبر۔ ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو سابق وزیر الفاظ یوپی کے دو مضمون اخبار نیشنل ہیرلڈ میں شایع ہوئے ہیں۔ جنمیں آپ نے لیڈروں سے اپیل کرتے ہوئے تجویز کیا ہے کہ "ہمیں اتحاد کے نئے نفی کے پہلو سے نہیں بلکہ ابتدائی پہلو سے کام کرنا چاہیئے اور ہمیں اپنی طرف سے دست برداری سے کام لینا چاہیئے ہمیں کسی فرقہ کا لحاظ کئے بغیر تمام ہندوستانیوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ ہم اپنے اندر اختلاف کو جگہ نہیں دے سکتے۔ دست برداری کا طریقہ اختیار کرنے سے جلد بہتر نتیجے پیدا ہوں گے اور دوسرے بڑے بڑے فرقہ اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ یہ مسئلہ ہم سب کے لئے سب سے اہم بن گیا ہے۔

باجے کے سوال کا حوالہ دیتے ہوئے ڈاکٹر کاٹجو فرماتے ہیں کہ ہندوؤں کو اپنے مسلمان بھائیوں کی معقولیت کو قبول کئے بغیر یہ اعلان کر دینا چاہیئے کہ پانچ سال تک کوئی مذہبی یا غیر مذہبی جلوس نہیں نکالیں گے۔ تاکہ اس دوران میں فرقہ وارانہ ہنگامہ نہ ہو۔ گئوکشی کے سلسلے کو بھی دوسرے فریق کی نیک خیالی پر چھوڑ دینا چاہیئے۔

لائبیا میں مسلم آبادی

روم ۲۷ر نومبر۔ ترپولی سے تار موصول ہوا ہے کہ مارشل بلبو گورنر لائبیا نے مقامی سرداروں سے کہ دیا ہے کہ ترپولی اور مرٹاٹا کے صوبوں میں اٹلی والوں کی اجتماعی آمد سلسلہ بند رہے گی۔

مارشل بلبو نے مزید کہا کہ سائینور مسولینی لائبیا میں مسلم بستی کے طریقہ سے اتنا خوش ہے کہ زیادہ مسلم گاؤں آباد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر ٹی۔ این موز مدار

لکھنؤ ڈاکٹر ٹی۔ این موزمدار (لکھنؤ یونیورسٹی) کو امریکہ کے شمالی مغربی یونیورسٹی نے فیلوشپ کی پیشکش کی ہے۔ آپ پروفیسر سل رائل سرکویٹ کے اشتراک عمل سے لقوہ کے مسئلہ کی چھان بین کرینگے۔

پردہ فلم

عوام کا گورنمنٹ سے مطالبہ

ہندوستانی صنعت فلمسازی نے شاید کسی منحوس دن جنم لیا ہے یا اسکی قسمت کا ستارہ منگل یا سنیچر کے برج میں آ گیا ہے جو اسے ایک مصیبت سے چھٹکارا نصیب نہیں ہوتا کہ ایک نئی افتاد آن پڑتی ہے۔

ابھی تک بہی خواہان ہندوستانی صنعت فلمسازی خام فلموں کی کمی اور گرانی کا رونا رو رہے تھے اور یہ آنسو شاید جلد ہی پونچھ جاتے کہ دہلی میں تفریحی ٹیکس کے نفاذ نے ایک ایسا تازہ اور گہرا گھاؤ لگایا ہے جس سے عرصہ دراز تک کے لئے صنعت کا ایک عضو بیکار ہو جائے گا۔

ہندوستان بھر میں شاید دہلی ہی ایک ایسا صوبہ باقی تھا جہاں تفریحی ٹیکس کی صورت میں سینماؤں پر حکومت کا عتاب نازل نہیں ہوا تھا لیکن ایک حالیہ سرکاری گزٹ سے اس نقایا کا بھی بھگتان ہو گیا ہے۔ اب ہندوستان کا کوئی ایسا "بدبخت" صوبہ باقی نہیں رہا۔ جہاں اس طرح ہندوستانی صنعت کی "حوصلہ افزائی" نہ ہو رہی ہو۔

یہ کہا جا سکتا ہے کہ تفریحی ٹیکس کا اثر ہر ایک تفریح گاہ پر پڑے گا۔ مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ شہروں میں مستقل تفریح گاہیں صرف سینما گھر ہیں، جن پر اس تفریحی ٹیکس کا زیادہ سے زیادہ اثر پڑ سکتا ہے۔

صرف متوسط یا اعلیٰ طبقہ ہی سینما نہیں دیکھتا جیسا کہ سرکاری ماہرین اقتصادیات تصور کئے ہوئے ہیں بلکہ نچلا طبقہ بھی سینما بینی کرتا ہے۔ اور اعداد و شمار سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اعلیٰ اور متوسط طبقہ کی اکثریت مفت سینما دیکھتی ہے اور ٹکٹ خرید کر سینما بینی کرنے والے نچلے طبقے کے لوگ ہیں جنہیں "چونی والے" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جو اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ و متوسط درجوں کے افراد سے بدرجہا اتم بلند ہیں۔ اس لحاظ سے اس ٹیکس کا حقیقی اثر نچلے طبقہ پر پڑے گا جو بیچارے پیشتر ازیں ہزاروں ٹیکسوں کے بار کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔

سرکاری ماہرین اقتصادیات صرف خیالی ماحول پیدا کرکے ہر چیز کا غلط اندازہ لگا لیتے ہیں۔ ہمیں انکی نیک نیتی میں شک نہیں۔ انہوں نے یہ ٹیکس صرف اس خیال سے لگایا ہے کہ اس کا اثر عوام پر کچھ نہیں پڑے گا۔ لیکن عملی میدان ان کے تخیلات سے جدا ہے اور انکی قیاس آرائیاں قطعی لغو و غلط ہیں انکے اس جدید ٹیکس کا اثر غربا پر پڑے گا۔ جو دن بھر کی محنت مزدوری کے بعد چار آنے پیسے صرف کرکے سینما میں اپنی درماندہ روح کو تازہ کرتا ہے۔

سرنگوں پر قابو حاصل کیا جائیگا

لندن ۲۸ر نومبر۔ برطانیہ کے محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کی مقناطیسی سرنگوں پر قابو حاصل کرنے کے لئے تدبیریں اختیار کرلی گئی ہیں۔ سرنگوں کو سمندر سے باہر نکالنے کے لئے ۲۰۰ ڈرافٹر اور ٹرالر چلانے کے لئے دو ہزار والنٹیروں کی بھرتی کی اپیل کی گئی تھی۔ اس سے زیادہ تعداد میں انٹیروں نے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں۔

پولینڈ میں جرمنی کا ظلم

لندن ۲۸ر نومبر۔ پولینڈ کا جو علاقہ جرمنی کے قبضہ میں ہے وہاں سے پولوں پر ظلم کی خبریں آ رہی ہیں لندن میں مقیم پولش وزیر نے اعلان کیا ہے کہ ایک سابق پولش افسر قتل کر دیا گیا ہے۔ جرمنی کی خفیہ پولیس گرجاگھروں کے خلاف جہاد کر رہی ہے پولوں پر بڑا ظلم کیا جا رہا ہے۔

اقوالِ زریں

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو تو اپنے وقت کو بیکار نہ جانے دو۔ (ہنری فورڈ)

کامیاب شخص وہی ہوتا ہے جو اپنے اخراجات سے آمدنی زیادہ پیدا کرے۔ (میکڈانلڈ)

نا اُمیدی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی چیز نہیں یہ موت کا دوسرا نام ہے۔ (لینن)

کوئی شے ایسی نقصان دہ نہیں ہے جیسا کہ وقت کو بے فائدہ ضایع کرنا۔ (لقمان)

آدمی کو ہر روز اپنے کیرکٹر کی پڑتال کرنی چاہیئے اور یہ سوچنا چاہیئے کہ میرا یہ عمل حیوان کی مانند ہے یا نیک انسان کی مانند ہے۔

قسمت دروازہ پر آتی ہے اور گھر میں عقلمندی ہے یا نہیں اس کی جانچ کرتی ہے۔

جاہل کے لئے سب سے اچھی بات خاموشی ہے۔

بے صبر آدمی ہمیشہ تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔

برطانی ہوائی جہازوں کا حملہ

لندن ۲۹ نومبر۔ جرمنی کے بحری اور ہوائی اڈہ واقعہ بورکم میں برطانی ہوائی جہازوں نے کل جو حملہ کیا تھا اس کے بارے میں مزید اطلاع ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے اچانک حملہ کیا اور اندھیرا ہونے سے ۲۰ منٹ پہلے وہاں پہنچ گئے اور برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے تین سمندری جہازوں پر حملہ کر دیا۔ جرمن جہازوں نے توپوں سے گولہ باری کی لیکن برطانی ہوائی جہازوں نے مشین گن سے گولیاں برسائیں حملہ مکمل کرنے کے بعد برطانی ہوائی جہاز واپس چلے آئے۔ دشمن کا کوئی ہوائی جہاز مقابلہ پر نہیں آیا۔

پونے پانچ لاکھ ٹن جرمن مال

لندن ۲۸ نومبر۔ پچھلے ہفتہ برطانیہ کے بحری محکمہ نے جرمنی کو جانے والا ۲۱ ہزار ۵ سو ٹن مال پکڑا اس میں ۱۲ ہزار ٹن پٹرول تھا۔ لڑائی شروع ہونے سے اب تک جرمنی کا ۴ لاکھ ۳۶ ہزار ٹن مال پکڑا جا چکا ہے۔

موجِ تبسم

انسپکٹر:۔ تم کہتے ہو باہر نکلنے کے تمام راستے بند تھے پھر ملزم کیسے بھاگ گیا۔

سپاہی:۔ ہاں جناب بالکل بند تھے صرف ایک پھاٹک کھلا ہوا تھا۔

سیاست داں:۔ آجکل یورپ کی سیاسی حالت بہت بگڑ رہی ہے۔ ہر روز کسی نہ کسی ملک کی آزادی سلب ہوتی جا رہی ہے۔

ٹسٹ:۔ اسی لئے میں نے یورپ کا ایک ایسا نقشہ تیار کیا ہے جسکی سرحد ربڑ کی ہے تاکہ اس کی شکل آسانی سے بدلی جا سکے۔

ملازم:۔ (جو کہ شراب کشید کرنے کے ایک کارخانہ میں ملازم تھا) میں نے سنا ہے کہ آج تم شراب کے ایک حوض میں گر پڑے۔

دوسرا ملازم:۔ کیا کہوں بیوقوفوں نے مجھے فوراً باہر نکال لیا۔

ایک شخص دریا میں ڈوب رہا تھا اس نے امداد کے لئے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں ہلایا۔ دریا کے کنارے دو نوجوان عورتیں کھڑی ہوئی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری سے مخاطب ہو کر کہا۔ بتاؤ یہ اس قابل ہے کہ اس کے اشارے کا جواب دوں یا یوں ہی نظر انداز کر دوں۔

پادری نے چندہ جمع کرنے کے لئے ایک اپیل کرتے ہوئے پورے دو گھنٹے تقریر کی۔ اس کے بعد ایک سو دو روپے ۹ آنہ چندہ جمع ہوا۔ پادری بہت خوش تھا اسنے اپنے شاگرد سے کہا۔

پادری:۔ دیکھو آج اتنی رقم جمع ہوئی ہے۔ میری تقریر کا بہت اچھا اثر ہوا ہے۔

شاگرد:۔ جی ہاں سو روپے کا نوٹ ایک ساہوکار نے جو دونوں کانوں سے بالکل بہرہ تھا دیا ہے۔

ہوٹل کا مالک:۔ اب بتلائیے کیا اب بھی کوئی شکایت ہے جب بھی میں آپ کے سامنے آتا ہوں آپ کوئی نہ کوئی شکایت کرتے ہیں۔

کرایہ دار:۔ نہیں اب کوئی شکایت نہیں ہے جب سے کھانا دوسرے ہوٹل سے منگایا ہے۔

دنیا کی سب سے مشکل زبان چینی ہے۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے

نئی دہلی کی تعمیر پر ۱۴ کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے

آواز کی رفتار ۷۹۰ میل فی گھنٹہ ہے

عقاب ایک گھنٹہ میں ۱۲۵ میل پرواز کر سکتا ہے

ہالینڈ میں ۲۰ لاکھ خاندانوں میں ۳۰ لاکھ سائیکلیں ہیں

یورپ میں سب سے کم درخت برطانیہ میں ہیں۔

انسان کے جسم میں دو سو کے قریب ہڈیاں ہوتی ہیں۔

تمام دنیا میں بحر قلزم سب سے گرم سمندر ہے۔

مصر کا باشندہ محمد غازی دنیا کا سب سے لمبا آدمی ہے۔ اس کا قد ۹ فٹ ۱۰ انچ ہے۔

افریقہ کے بعض جنگل اتنے گھنے اور تاریک ہیں کہ بندر درخت سے نیچے نہیں اترتے۔

جھریا رانی گنج۔ اور گریڈیہ کی کانوں سے تقریبًا ایک کروڑ ۷۰ لاکھ من کوئلہ ہر سال برآمد ہوتا ہے

سارے یورپ کی آبادی تقریبًا ۴۰ کروڑ ہے۔

سونے کا وزن پانی سے ۱۹ گنا۔ چاندی کا ۱۰ گنا پارہ کا ۱۳ گنا ہوتا ہے۔

افریقہ میں صحارا دنیا میں سب سے گرم ریگستان ہے دن میں بہت گرمی پڑتی ہے مگر رات میں اس قدر سردی کہ پانی منجمد ہو جاتا ہے۔

بعض ستارے ہم سے اس قدر دور ہیں کہ ان کی روشنی ہم تک دو ہزار سال تک پہنچتی ہے۔

تاش سے سات سو قسم کے مختلف کھیل کھیلے جا سکتے ہیں۔

دنیا میں اسوقت چودہ بادشاہ ہیں جو حکومت نہیں کرسکتے

افسانہ

گھر کی بلا

از جناب ڈاکٹر اعظم کریوی

پیارے لال کی پران پیاری اس لوک کو چھوڑ کر پرلوک چل بسی تو پیارے لال نے گرہستی چھوڑ کر سادھو بننے کا ارادہ کیا لیکن اس کی بڑھیا چچی نے رو کر کہا ——— "بیٹا اس بڑھاپے میں میری کیا حالت ہوگی؟"

بچپن ہی میں پیارے لال یتیم ہو گیا تھا۔ ماں باپ کے مرنے کے بعد چچی ہی نے اس کی پرورش کی۔ وہی بیوہ چچی خود دنیا سے بیزار ہو چکی تھی جس کے لئے دنیا میں کوئی دلچسپی کا سامان نہ تھا، اپنے بھتیجے کو پاکر پھر زندہ رہنے کی آرزو کرنے لگی۔ جب پیارے لال جوان ہوا تو اس کی بڑھیا چچی نے اس کی شادی بڑی دھوم دھام سے کی اور ایک پریم کی پتلی نے آکر اس کے گھر کو گلزار بنا دیا۔ بڑھیا کی خوشی کا کچھ ٹھکانا نہ رہ گیا۔ ——— لیکن وہ پریم کی پھلواری زیادہ عرصہ تک سرسبز نہ رہ سکی بڑھیا کا گھر بس کر اجڑ گیا ——— پیارے لال کی دھرم پتنی اس دنیا سے رخصت ہو گئی ——— پیارے لال رونے لگا۔ بڑھیا بھی روئی ——— اس کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی ——— سنسار کا بندھن پھر ٹوٹ گیا۔

ایک پالتو چڑیا یا جانور کے مرجانے پر انسان کی صحبت میں رہنے والا انسان رنجیدہ ہو جاتا ہے پھر اپنے محسن کے مرنے پر انسان جتنا بھی آنسو بہائے کم ہے۔ اگر پیارے لال بھی اپنی خوبصورت سلیقہ مند اور وفا شعار بیوی کے مرنے پر دنیا چھوڑنے کے لئے تیار ہو گیا تو کوئی تعجب کی بات نہیں، رنج و غم کی ماری بڑھیا اپنے بھتیجے سے تو کچھ نہ کہہ سکی خود ہی اپنے درد جگر سے بیتاب ہو کر چپکے چپکے روتی اور کہتی "آخری وقت میرا کیا حال ہوگا" بھگوان!

(۲)

شروع میں جتنا رنج و غم ہوتا ہے، اگر وہی عالم اخیر تک رہے تو دنیا کا کام چلنا دشوار ہو جائے۔ کچھ دنوں کے بعد جب پیارے لال کی طبیعت کچھ سنبھلی تو وہ سوچنے لگا ——— جو کچھ ہونا تھا وہ تو ہو چکا اب رونا دھونا بیکار ہے ——— گرہستی چھوڑ کر مجھے بن میں جا کر رہنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ ——— اور اگر میں چچی کو چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو انکی خبر گیری کون کریگا۔ میرے لئے ہی تو وہ اب تک جی رہی ہیں۔ ——— اس دنیا میں میرے سوا ان کا اب کون ہے۔"

چچی نے بھی سمجھایا ——— بیٹا تم تو ابھی لڑکے ہو ——— گرہستی چھوڑ کر بن میں کہاں مارے مارے پھروگے اب اپنی بڑھیا چچی کو چھوڑ کر کہاں جاؤ گے۔

پیارے لال کی طبیعت بالکل سنبھل گئی۔ وہ پھر گرہستی میں پھنس گیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کی چچی نے کہا ——— بیٹا میرا کچھ اعتبار نہیں، آج نہ رہی کل۔ اب تم اس گھر کو بسانے کی فکر کرو۔ یہ سچ ہے کہ وہ اچھی بہو تو اب ملنے سے رہی۔ مرنا تو مجھے چاہئے تھا مرگئی میری پیاری لچھمی۔ یہ سب کلجگ کا کھیل ہے۔ پھر بھی بیٹا میری بات مانو، اور پھر سے بیاہ کر لو۔ رام لال کی لڑکی اچھی سیانی ہو گئی ہے۔ وہ بھی مجھ سے کئی بار کہہ چکا ہے تم راضی ہو جاؤ تو وہیں بات پکی کر لوں پھر سے میرا اجڑا گھر آباد ہو جائے گا۔"

پیارے لال کو یہ باتیں بُری نہ لگیں، وہ سرکاری نوکری کرتا تھا۔ بیوی کے مرجانے سے نوکری میں اس کا جی نہ لگتا تھا لیکن چھوڑ بھی نہ سکتا تھا۔ دفتر جاتا لیکن اسے سارا سنسار سونا سونا پھیکا اور غیر دلچسپ معلوم ہوتا۔ آخر کار وہ وقت بھی آپہنچا جب پیارے لال کو بھی محسوس ہونے لگا کہ اگر رنج و غم کی یہی حالت عرصہ تک قائم رہی تو وہ پاگل ہو جائے گا ——— پانی میں ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا بھی بہت ہوتا ہے۔ پریشان حال پیارے لال نے بھی ہار کر اپنی شادی کر لی اور رام لال کی لڑکی رنگیلی نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

(۳)

پیارے لال کی نئی بیوی رنگیلی بڑی ہوشیار اور عقلمند نکلی، پڑھی لکھی تو نہ تھی۔ لیکن اس کی ماں نے اس کو گرہستی کی چالاکیاں خوب بتادی تھیں اس نے سسرال میں آتے ہی اپنا رنگ جمانا شروع کر دیا۔ وہ رات دن چچی کی سیوا میں لگی رہتی، چچی کے اشاروں پر وہ ناچتی اس نے یہ اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ شوہر کے دل پر قبضہ جمانے کے لئے چچی کی خدمت کرنا بہت ضروری ہے۔ اسی چال میں وہ گھر کی مالک بن جائیگی۔

رام لال نے دیکھا نئی بہو بہت خدمت گذار اور سیدھی سادھی ہے۔ بڑے بوڑھوں کی سیوا کرنا خوب آتا ہے۔ چچی کی وہ بہت خدمت کرتی ہے۔ ان باتوں سے پیارے لال کے دل پر رنگیلی کا اثر ہونے لگا رنگیلی سایہ کی طرح پیارے لال کے پیچھے پیچھے چلنے لگی وہ جانتی تھی کہ سوامی ابتک پہلی بیوی کی یاد سے غافل نہیں ہے۔ اس نے سوامی کا دل بہلانے کی کوشش شروع کر دیں۔ اسی طرح دو برس گذر گئے۔ رنگیلی کے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ کیسے لاڈ پیار کا لڑکا تھا۔ بوڑھی چچی نے تو گویا ہاتھ بڑھاتے ہی آسمان کا چاند پالیا بھگوان ایسے سکھ کے دن بھی دکھائیں گے۔ یہ کب نے سوچا تھا! رنگیلی کو اب اطمینان ہو گیا۔ اس نے مان لیا "سوامی اب اچھی طرح سے میرے قبضہ میں آ گئے"۔

ہوا کا رُخ بدل گیا چچی کی خدمت میں کمی ہونے لگی، چچی نے سوچا "بہو ابھی لڑکی ہے" بالک کی وجہ سے چھٹی نہیں ملتی۔ اسی وجہ سے میری خدمت کا اسے موقع نہیں ملتا لیکن جب کام کاج میں اُٹھتے بیٹھتے بڑھیا کے نقص نکالے جانے لگے۔ وہی بہو جو کبھی سر اٹھا کر بولنے میں بھی ہچکچاتی تھی وہی اب بڑھیا ساس کے کام میں عیب ڈھونڈنے لگی۔ اور چچی کا پیارا بھتیجہ بھی عورت کے ملک کے سامنے چچی کی پرواہ نہ کرنے لگا تو بڑھیا نے سمجھ لیا کہ گرہستی سے اس کا آسن ڈگمگا رہا ہے، اب وہاں نئی دیوی

جہاز "راولپنڈی" کی تباہی کے حالات

برطانیہ کا مسلح سوداگری جہاز "راولپنڈی" (وزن ...... ٹن) جو پرسوں ڈبو دیا گیا تھا۔ اس کے متعلق برطانیہ کے بحری بیڑہ نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

"راولپنڈی" کروزر ان مسلح جہازوں میں سے تھا جو جرمنی کو جانے والے ممنوعہ مال کو پکڑنے کے لئے شمالی سمندر میں گشت لگا رہے ہیں۔ یہ ڈیوٹی بڑی سخت ہے کیونکہ اندھیری رات اور ٹھنڈ میں گشت لگانا پڑتا ہے۔ ۲۳ نومبر کو سہ پہر کو ۳½ بجے "راولپنڈی" آئس لینڈ کے جنوب میں تھا اس نے دشمن کا ایک جہاز دیکھا۔ دوربین سے دیکھنے کے بعد کپتان نے کہا کہ "یہ جرمنی کا ڈیوش لینڈ جہاز ہے"۔ کپتان نے جہازیوں کو اپنی اپنی ڈیوٹی پر تیار رہنے کا حکم دے دیا۔ بچنے کے لئے جہاز کا راستہ تبدیل کیا گیا۔ اور دائیں طرف کو اس کا رخ کیا گیا لیکن ادھر دشمن کا ایک اور جہاز تھا۔

جرمن جہاز "ڈیوش لینڈ" "راولپنڈی" کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس نے راولپنڈی کو ٹھہرنے کی ہدایت کی لیکن "راولپنڈی" چلتا رہا۔ جب اس نے ہدایت پر عمل نہ کیا تو ڈیوش لینڈ نے ۳¾ بجے دس ہزار گز (۶ میل) کے فاصلہ سے اپنی گیارہ انچ دہانہ والی توپ سے پہلا گولہ پھینکا "راولپنڈی" نے اپنی ۶ انچ والی چاروں توپوں سے اس کا جواب دیا۔ "ڈیوش لینڈ" نے پھر گولہ پھینکا۔ اس کے تیسرے گولہ سے "راولپنڈی" کی روشنی برباد ہو گئی۔ اور بجلی جاتی رہی۔ چوتھے گولہ میں وائرلیس کا کمرہ اور پل اڑ گئے۔ دونوں جرمن جہاز ہمارے جہاز کی طرف بڑی تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ ۸ بجے جہاز کی تمام توپیں ناکارہ ہو گئیں۔ اور جہاز میں آگ لگ گئی۔ جہاز میں تقریبًا ۳۰۰ افسر اور سپاہی سوار تھے اندیشہ ہے کہ ۱۷ کے سوائے باقی تمام افسر اور جہازی ڈوب گئے۔

ایک برطانی جہاز نے جرمن جہازوں کا تعاقب کرنے کی کوشش کی مگر وہ اندھیرے میں نکل کر بھاگ گئے۔ یہ حال ان لوگوں نے بیان کیا ہے جو باقی بچ گئے ہیں۔

جرمنی کو کچے مال کی تلاش

پیرس ۲۸ نومبر۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جارہی ہے کہ کچا مال حاصل کرنے کی کوشش میں جرمنی کو زبردست ناکامی حاصل ہوئی۔ ناروے میں ۱۶ نومبر سے ۲۱ نومبر تک بات چیت ہوئی جرمنی نے مطالبہ کیا کہ ناروے جرمن سسٹم تسلیم کرے اور برطانیہ کے ساتھ اپنی تجارت کم کردے۔ لیکن ناروے نے یہ تجویز منظور نہیں کی۔

اسی طرح سوئڈن کے ساتھ سلسلہ بات چیت ناکامی کے ساتھ ختم ہو گیا اور رومانیہ کے ساتھ سلسلہ بات چیت بھی کامیاب نہ ہو سکا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روس نے جرمنی کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ رومانیہ کا مال یکرائن کے راستے سے لے جا سکے۔

جرمنی نے رومانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ رومانیہ کی برآمد پر جرمنی کو اجارہ داری حاصل ہونا چاہیئے لیکن اس مطالبہ کے منظور ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

کلکتہ ۲۸ نومبر۔ حکومت بنگال نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے اجلاس کلکتہ منعقد ہونے کی اجازت دیدی ہے۔ اس کی صدارت شری ویر ونائک دامودر ساورکر کریں گے۔ اس اجازت کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ شہر اور ضلع کلکتہ میں ہنگامی اختیارات حسب حکم سزا لاگو ہوتے ہیں۔

برطانیہ کے خلاف جرمنی کا پروپگنڈہ

لندن ۲۸ نومبر۔ نازی گورنمنٹ حکومت برطانیہ کے خلاف زبردست پروپگنڈا کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے ہندوستان کی موجودہ حالت کا ذکر کر کے حکومت برطانیہ کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ نازی پروپگنڈا کرنے والوں نے بیان کیا ہے کہ ہندوستان میں اسوقت ۴ کروڑ اشخاص بیکار ہیں۔ ہندوستان میں کتنے بیکار ہیں اس کے متعلق کوئی خاص اعداد و شمار موجود نہیں ہیں کیونکہ جن لوگوں کو شہروں میں کوئی کام نہیں ملتا وہ اپنے گاؤں واپس چلے جاتے ہیں لیکن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ہندوستان کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ۶۰۰۰۰۰ ہے اور شہروں کی کل آبادی ۲۹۰۰۰۰۰ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے نازیوں کا دعویٰ غلط ہے۔

ایک اور بات جو نازیوں نے کہی ہے وہ یہ ہے کہ ہندوستان میں اسوقت ایک ہندوستانی کی عمر کا اوسط ۲۴ سال ہے جبکہ ۵۰ سال پہلے ۳۰ سال تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ ۵۰ سال میں ہندوستانی اوسط عمر ۲۳۱۶ سے بڑھ کر ۲۶۱۹ ہو گئی ہے اور آبادی ۲۵ کروڑ سے بڑھ کر ۳۰ کروڑ ہو گئی ہے

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا رزولیوشن

موجودہ سیاسی صورت حالات کے متعلق کانگریس ورکنگ کمیٹی نے جو رزولیوشن پاس کیا ہو اسکی پوری عبارت ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

کانگریس نے یورپ کی جنگ اور اس کے ہندستان پر اثرات کے بارے میں جو پالیسی اختیار کی تھی اس پر ملک کے جواز کو ورکنگ کمیٹی مسرت کی نظر سے دیکھتی ہو یہ پالیسی کمیٹی کے ۱۴ر ستمبر والے بیان میں درج تھی اور یہ ان بیشمار بیانوں پر مبنی تھی جو کانگریس وقتاً فوقتاً کرتی رہی ہے۔ بعد کے واقعات اور حالات نے کانگریس کی اس پالیسی کی دانشمندی اور مناسبت کو جائے نظر ٹھیرا دیا۔

جنگ کی رفتار اور بالخصوص حکومت برطانیہ اور فرانس کی موجودہ پالیسی اور ہندوستان کے متعلق برطانوی حکومت کی طرف سے کیے گئے۔ اعلان سے ایسا ظاہر ہوتا ہے، کہ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک کی عالمگیر جنگ کی طرح یہ جنگ بھی سامراجی مقاصد کے لیے لڑی جا رہی ہے اور برطانوی سامراج ہندوستان میں اپنے قدم جمائے رکھنا چاہتا ہے۔ اس قسم کی جنگ اور اس پالیسی سے کانگریس کوئی وابستگی پیدا نہیں کر سکتی اور اس مقصد کے لیے ہندوستان کے وسائل سے ناجائز فائدہ اٹھانے میں کوئی مدد نہیں دے سکتی۔

ورکنگ کمیٹی نے غیر مبہم الفاظ میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ جمہوریت اور سامراج کے بارے میں جنگ کے مقاصد کا اعلان کیا جائے اور بالخصوص یہ بتلایا جائے کہ ان مقاصد کا ہندوستان پر کس طرح اطلاق کیا جائے گا۔ ان مقاصد کی اس وقت کوئی قیمت ہو سکتی تھی جبکہ ان میں سامراج کا خاتمہ شامل ہوتا اور یہ قرار دیا جاتا کہ ہندوستان کے ساتھ آزاد ملک کا سا سلوک کیا جائے گا۔ اور اس کا نظام خود اس کے باشندے اپنی خواہشات کے مطابق مرتب کریں گے اس مطالبہ کا انتہائی غیر اطمینان بخش جواب دیا گیا ہو اور برطانوی حکومت کی طرف سے غلط فہمی پیدا کرنے اور اصل ورخلافی مسئلہ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشن کے مطابق اعلان کرنے سے انکار کرنے کے جواز میں فرقہ وارانہ دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔ اقلیتوں اور والیان ریاست کے حقوق کو ہندوستان کی آزادی کے راستے میں ایک رکاوٹ بتایا گیا ہے۔

کمیٹی پورے زور کے ساتھ اس امر کا اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ کانگریس کا مطالبہ پورا کرنے کے راستے میں کوئی فرقہ وارانہ لحاظ پیدا نہیں ہوتا۔ اور اقلیتوں کے دوسرے اختلافات خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں مگر وہ ہندوستان کو آزادی ملنے کی نمایندگی کرتے ہیں اور وہ ہندوستان میں اس کی ایک نشانی ہیں۔

آخر میں ہندوستانی ریاستوں کے باشندے ہی یہ فیصلہ کریں گے کہ آزاد ہندوستان میں انکا کیا حصہ ہوگا۔ اگرچہ برطانوی حکومت ان معاملات میں متواتر ان کی خواہشات کو نظر انداز کرتی رہی ہو جن کا بنیادی طور پر ان پر اثر پڑتا ہے۔ بہر حال برطانوی حکومت کے ارادوں کے اعلان سے ان لوگوں کی خواہشات کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے جو ہندوستان کی آزادی کے مخالف ہیں۔

کانگریس نے جنگ اور اس سے پیداشدہ مسئلوں پر ایک ضروری اخلاقی سوال کی حیثیت سے غور کیا ہے اور سودا بازی کی اسپرٹ میں ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی کسی ماتحت سوال پر غور کرنے سے پہلے جنگ کے مقاصد اور ہندوستان کی آزادی کے مسئلہ کو قابل اطمینان طریقہ پر طے کرنا چاہیئے۔

اگر ہر دلعزیز نمایندوں کو حقیقی اختیارات نہ دئے گئے تو کانگریس عبوری عرصہ تک میں حکومت کرنیکی کوئی ذمہ داری قبول نہیں کر سکتی لہذا ورکنگ کمیٹی صدر کانگریس کے اس جواب کی تصدیق کرتی ہے جو انہوں نے ۴ر نومبر ۱۹۳۹ء کو وائسرائے کو دیا تھا۔

کمیٹی اس امر کا دوبارہ اعلان کرتی ہے کہ برطانوی حکومت کی پالیسی پر سے سامراج کے بدنما داغ کو دور کرنے اور کانگریس کو مزید تعاون کے مسئلہ پر غور کرنے کے قابل بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کیا جائے اور اس کے باشندوں کو کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے ذریعہ اپنا نظام حکومت خود بنانے کا حق دیا جائے کمیٹی کی رائے میں ایک آزاد ملک کا نظام حکومت مرتب کرنے کے لیے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی ہی ایک واحد جمہوری اور آزادی پر اعتقاد رکھتا ہوا اس سے انحراف نہیں کر سکتا۔

ورکنگ کمیٹی کو یقین ہے کہ فرقہ وارانہ اور دوسری مشکلات کے حل کے لیے صرف کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی ہی کافی ذریعہ ہے اور اس کے کسی طرح یہ معنے نہیں ہیں کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ورکنگ کمیٹی اپنی کوششوں میں کمی کر دیگی۔ یہ اسمبلی ایک ایسا نظام مرتب کر سکتی ہے جس میں تمام تسلیم شدہ اقلیتوں کو ان کے اطمینان کے مطابق تحفظ کیا جائے گا۔ اور اگر اقلیت کے حقوق کے معاملوں پر باہمی اتفاق نہیں ہوا تو انھیں ثالثی کے سپرد کر دیا جائے گا۔

حق رائے دہی بالغوں کے اصول پر کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کا انتخاب ہوگا جو اقلیتیں موجودہ جداگانہ انتخاب کے طریقہ کو قایم رکھنا چاہیں گی ان کے لیے یہ طریقہ قایم رکھا جائے گا۔ اسمبلی میں ان کے ممبروں کی نمایندگی آبادی کے تناسب سے ہوگی۔

برطانوی حکومت کی طرف سے ناکافی اعلانات کئے گئے ہیں اسیلے مجبوراً کانگریس کو برطانوی پالیسی اور جنگ کی کوششوں سے علیحدگی اختیار کرنی پڑی اور عدم تعاون کے سلسلہ میں پہلے قدم کے طور صوبوں میں کانگریسی حکومتوں نے استعفے دیدیا یہ عدم تعاون کی پالیسی پر نظر ثانی نہیں کرتی اور کانگریس کا مطالبہ منظور نہیں کرتی اسوقت تک یہ پالیسی جاری رہے گی بہر حال ورکنگ کمیٹی کانگریس مینوں کو اس امر کی یاد دہانی کرائے گی کہ ہر قسم کی ستیہ آگرہ کا یہ داخلی اصول ہے مخالف کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کرنے کے لیے کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی جائے۔

اس کے ساتھ ساتھ اگر عدم تشدد جنگ کا موقع آجائے تو ہر ایک ستیہ آگرہی اس کے لیے تیار ہوگا اور وہ امن کے لیے اپنی کوششوں میں کبھی کمی نہیں کرے گا اور اس کے لیے ہمیشہ کام کرتا رہے گا۔

لہذا ورکنگ کمیٹی باعزت سمجھوتہ کرنے کے لیے تمام ذرائع اختیار کرے گی اگرچہ برطانوی حکومت کانگریس کے لیے دروازہ بند کر چکی ہے کمیٹی ہندوستانیوں پر جبر کرنے کی تمام کوششوں اور ہندوستانیوں کی آزادی اور رفتار کے خلاف تمام کارروائیوں کو کانگریس کے عدم تشدد طریقہ سے مقابلہ کرے گی۔

کانگریس مینوں نے سول نافرمانی شروع کرنے کی تیاری کا جو اظہار کیا ہے اس پر ورکنگ کمیٹی مسرت کا اظہار کرتی ہے مگر سول نافرمانی کے لیے اسی قدر سخت ڈسپلن کی ضرورت ہے جس قدر کہ مسلح لڑائی کے لیے مسلح تنظیم اگر فوج کے پاس تباہ کن ہتھیار نہ ہوں اور وہ ان کا استعمال نہ جانتی ہو تو وہ مایوس کن ہے لہذا سپاہیوں کی فوج بھی اس وقت تک بے کار و بے اثر ہے۔ جب تک وہ عدم تشدد کبضرورت کر دینا چاہتی ہے کہ سول نافرمانی کے لیے کانگریس مینوں کی سچی آزمائش اس میں ہے کہ مل کے کپڑے کو نکال کر کھادی کے کارخانہ کو تقویت پہونچائی جائے اور اپنے فرقہ کے لوگوں کے علاوہ دوسرے فرقوں کے لوگوں کی ذاتی طور پر خدمت کر کے فرقوں کے درمیان اتحاد قایم کرنے کے فرض کو سمجھ لیں اور ہر ایک ہندو کانگرسی مین ہریجنوں کے ساتھ بھائی چارہ قائم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ موقعہ تلاش کرے۔

لہذا کانگریس اور کانگریس مینوں کو اس پروگرام کو تقویت دے کر آئندہ کام کے لیے تیار ہونا چاہیئے انھیں عوام کے سامنے پیغام پالیسی اور کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے اندرونی فائدوں کی وضاحت کرنی چاہیئے جو کہ کانگریس کے آئندہ پروگرام کا لب لباب ہے۔

صرف کانسٹیٹیوٹ اسمبلی ہی واحد راستہ ہے

مہاتما جی کا اظہار خیال

بمبئی۔ ۲۵ر نومبر۔ "صرف کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی ہی واحد راستہ ہے۔" ان الفاظ میں مہاتما گاندھی نے آج کے "ہریجن" میں ایک مضمون لکھا ہے۔ یہ فرماتے ہوئے کہ فرقہ وارانہ مسئلہ کے صحیح حل کے لیے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی ہی آسان ترین ذریعہ ہے۔ مہاتما جی نے اس مطالبہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ براہ راست کارروائی کرنے سے پیشتر اس چیز کو حاصل کرنے کے لیے تمام ذرائع صرف کر دئے جائیں۔ ایک مرحلہ آسکتا ہو جب کہ براہ راست کارروائی کانسٹی ٹیونٹ کا لازمی پیش خیمہ بن جائے لیکن وہ مرحلہ ابھی تک نہیں آیا۔"

ذیل میں وہ مضمون مکمل طور سے درج کیا جاتا ہو

پنڈت جواہر لال نہرو نے مجھے دیگر باتوں کے علاوہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے اثرات کا مطالبہ کرنے کے لیے مجبور کر دیا ہے۔ جب انھوں نے شروع شروع میں اسے کانگریس کے رزولیوشنوں میں داخل کیا تو میں نے اپنے آپ کو اس کے موافق کر لیا تھا۔ کیونکہ مجھے جمہوریت کی اصطلاحات کے متعلق ان کی بہتر واقفیت پر بھروسہ تھا۔ لیکن میں شک وشبہ سے آزادانہ تھا۔ البتہ اب ٹھوس حقیقتوں نے میرے خیالات تبدیل کر دئے ہیں۔ اور شاید اس وجہ سے میں اب خود پنڈت جواہر لال نہرو کی نسبت بھی زیادہ پرجوش ہو گیا ہوں۔ کیونکہ مجھے اس میں اپنے فرقہ وارانہ مسئلوں کو حل کرنے کے لیے ایک علاج دکھائی دیتا ہے جو شاید پنڈت جواہر لال نہرو کو نظر آتا ہو اس کے علاوہ یہ عوام کی سیاسی اور دوسری قسم کی تعلیم کے لیے ایک پیتہ ہے۔ میں اس اسکیم پر جتنی زیادہ نکتہ چینی دیکھتا ہوں اتنا ہی اس کا دلدادہ ہوتا جاتا ہوں۔ عوام کے خیالات کی یہ سب سے زیادہ یقینی علامت ہے۔ اس سے ہمارے بہترین اور بدترین پہلو ظاہر ہو جائیں گے۔ جہالت یا ناواقفیت مجھے پریشان نہیں کرتی میں دونوں مردوں اور عورتوں کو خالص حق رائے دہی بالغان دئے جاتے پر خوش ہوں گا میں ان سب ووٹروں کے رجسٹروں میں درج کراؤں گا۔ یہ ان کی مرضی ہے کہ اگر وہ اسے استعمال نہیں کرنا چاہتے تو نہ کریں۔ میں مسلمانوں کو جداگانہ ووٹ دوں گا لیکن اگر مانگا گیا تو میں جداگانہ ووٹ دئے بغیر ہر حقیقی اقلیت کو اس کی آبادی کے لحاظ سے نشستوں کی تخصیص بھی دے دوں گا۔

اس طرح فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی سہل ترین ذریعہ ہے۔ آج ہم صحیح اعداد کے ساتھ یہ کہنے سے قاصر ہیں کہ کون کس کی نمایندگی کرتا ہے۔ اگرچہ کانگریس تسلیم شدہ طور سے زیادہ سے زیادہ وسیع طور پر سب سے پرانی نمائندہ جماعت ہے۔ لیکن ملک کی ہر سیاسی اور نیم سیاسی جماعت کانگریس کی غالب نمائندہ حیثیت پر اعتراض کر سکتی ہے۔ جیسے کہ اس وقت وہ کر رہی ہیں۔ بلا شبہ طور سے مسلم لیگ مسلمانوں کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت ہے۔ لیکن بہت سی مسلم جماعتیں جو غیر اہم نہیں ہیں۔ اس کے اس دعوی نمایندگی سے انکار کرتی ہیں۔ البتہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی میں سب فرقوں کو ان کے صحیح تناسب سے نمایندگی حاصل ہوگی اس کے سوا حریف مطالبوں سے انصاف کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس کے بغیر فرقہ وارانہ اور دوسرے مطالبے ختم نہیں ہو سکتے۔

پھر یہ بات ہے کہ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی ہی میں ایک ایسا آئین مرتب کر سکتی ہے جو ملک کے مزاج کے موافق ہو اور جو سچی اور پوری طرح رائے عامہ کی نمایندگی کرتا ہو بلاشبہ ایسا آئین آدرش نہ ہوگا لیکن حقیقی ہوگا چاہے وہ ارباب بحث و نظر اور قانونی مبصرون کے نزدیک کتنا ہی نامکمل کیوں نہ ہو حکومت خود مختاری اگر واقعی حکومت خود مختاری ہے تو اسے رائے عامہ کی مرضی پر مرتب ہونا چاہیئے اگر عوام اپنے اوپر اپنی حکومت نہیں چاہتے تو وہ خود ہی اسے پاش پاش کر دیں گے میں اس امکان کا تصور کر سکتا ہوں کہ غلط تجربوں کے سلسلہ کے ذریعہ ایک قوم صحیح قسم کی حکومت تک پہونچ جائے لیکن میں اس کا تصور نہیں کر سکتا کہ کوئی نظام حکومت کسی قوم پر باہر سے تھوپا جائے اور وہ صحیح قسم کی حکومت کرے بالکل وہی حال ہوگا کہ کوا ہنس کی چال چلا اور اپنی بھی بھول گیا ایک بیمار آدمی اپنی کوششوں سے تندرست ہو سکتا ہو لیکن دوسرے سے صحت قرض نہیں لے سکتا۔

اس تجربہ کے خطرہ مسلمہ ہیں ممکن ہے کہ فرضی شخصیتوں سے کام لیا جائے بے اصول لوگ بے پڑھے لکھے لوگوں سے غلط قسم کے مردوں اور عورتوں کو ووٹ دلادیں لیکن ان خطروں میں سے تو گذرنا پڑے گا اگر کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی وجود میں آئی جیسا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آئے گی جو کہ ہم میں اور برطانیوں میں باعزت سمجھوتہ کا نتیجہ ہوگی تو دونوں قوموں کے بہترین آدمیوں کی مشترکہ دانش سے ایک ایسی اسمبلی تیار ہو جائیگی جو بجلی اور سچی طرح ہندوستان کی بہترین ذہنیت کی منظر ہوگی۔

ہندوستان کی تاریخ کے موجودہ مرحلہ پر تجربہ کی کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ ہندوستان کو ایک خوفناک غیر منظم بغاوت میں ڈھکیلے بغیر برطانی مدبر اپنا اقتدار چھوڑنے کے لیے تیار ہے یا نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ ہندوستان بے صبر ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے بڑے دکھ کے ساتھ اس واقعہ کا علم ہے کہ ہندوستان ایک اجتماعی پیمانہ پر امن سول نافرمانی کے لیے ابھی تیار نہیں ہے اس لیے اگر میں کانگریس کو اسوقت تک انتظار کرنے کی ترغیب نہیں دے سکتا جبکہ پر امن تحریک ممکن ہو تو میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ دو فرقوں کے درمیان کتوں جیسی لڑائی ہو۔ میں یہ بات یقینی طور پر جانتا ہوں کہ اگر میں پر امن عمل کا کوئی ایسا طریقہ معلوم نہیں کر سکتا جس سے کانگریس مطمئن ہو جائے اور فرقہ دارانہ معاملہ کا تصفیہ نہ ہو تو دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں جو تشدد کو پھیلنے سے روک سکے جس کا نتیجہ سردست تباہی ہوگا۔ میری رائے ہو کہ ہر فرقہ اور انگریزوں کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کے سانحہ کو روکنے کی کوشش کریں۔ اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی ہے۔ میں اس بارے میں اپنی رائے ظاہر کر چکا ہوں۔ جب میں یہ آرٹیکل لکھ رہا تھا مجھے سید عبداللہ بریلوی ایڈیٹر بمبئی کرانیکل کا مندرجہ ذیل تار ملا۔

اقلیتوں میں کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے بارے میں زبردست غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ براہ کرم تفصیلات حق رائے دہی ترتیب وغیرہ کے بارے میں پوزیشن صاف کیجئے۔"

میرا خیال ہے کہ میں نے سید صاحب کے سوال کا کافی طور پر جواب دیا ہو۔ اقلیتوں کا جہاں انہوں نے ذکر کیا ہے اس سے ان کا مطلب غالباً مسلمان ہے خاص کر وہ مسلمان جن کی مسلم لیگ نمایندگی کرتی ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ تجویز طے ہو جائے کہ تمام فرقے کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے ذریعہ مرتب کئے ہوئے آزادی کے آئین کو پسند کرتے ہیں۔ اور وہ اس کے سوائے اور کسی چیز سے مطمئن نہیں ہوں گے تو پھر تفصیلات کا طے کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے سوائے جو دوسرا طریقہ اختیار کیا جائے گا وہ غیر جمہوری ہوگا۔ اسکے یہ معنے ہوں گے کہ سامراجی راج ایک طویل عرصہ تک ان لوگوں کی امداد سے قایم رہے گا۔ جو کہ کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی کے جمہوری طریقے کو تسلیم نہیں کرتے اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ اس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ حکومت برطانیہ ہے اگر حکومت برطانیہ لڑائی کے بعد گول میز کانفرنس طلب کر سکتی ہے تو وہ ایک کانسٹی ٹیوٹ اسمبلی بھی طلب کر سکتی ہو جس کو اقلیتوں کے اطمینان کے مطابق تحفظات حاصل ہوں "اقلیتوں کے اطمینان" کا میں نے ذکر کیا ہو وہ جملہ مہمل ہے اسکو پہلے سے سمجھوتہ کے ذریعہ طے کیا جا سکتا ہو کہ اقلیتوں کو کس بات سے اطمینان حاصل ہوگا۔ اب سوال صرف یہ ہو کہ آیا حکومت برطانیہ اپنے اقتدار کو چھوڑنے کے لئے تیار ہے اور تاریخ میں ایک نیا باب کھولنا چاہتی ہے۔ پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ والیان ریاست کا معاملہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا۔ یورپینوں کے مفاد اسوقت تک قطعی طور پر محفوظ ہیں جب تک کہ وہ ہندوستان کے مفاد سے نہیں ٹکراتے۔ میرا خیال ہے کہ ارون گاندھی پیکٹ میں اس کا ذکر ہے۔

راجکوٹ کے باشندوں کو مشورہ

بمبئی ۲۵ر نومبر۔ راجکوٹ کی اصلاحات پر تبصرہ کرتے ہوئے مہاتما گاندھی نے ہریجن کی تازہ اشاعت میں لکھا ہے۔ نئی اصلاحات کا نہ صرف یہ نتیجہ ہوا ہو کہ وہ اختیارات چھین لئے گئے ہیں جو لوگوں کو پہلے سے حاصل تھے بلکہ یہ نتیجہ بھی ہوا ہے کہ جو کچھ اختیارات باقی رہ گئے ہیں انھیں حتی الامکان محدود کر دیا گیا ہے۔ مجھے نہیں معلوم آیا یہ اصلاحات یہ امور ظاہر کرنے کے بعد کہ راجکوٹ کے باشندے آخر میں اپنی اصل حیثیت حاصل کر لیں گے۔ مہاتما جی نے ان سے اپیل کی ہے کہ وہ اصلاحات پر عملدرآمد میں تعاون سے گریز کریں۔

کیا جاپان یورپ سے تجارت بند کر دیگا

لندن ۲۳ر نومبر۔ ٹوکیو سے اطلاع ملی ہے کہ جاپانی جہاز "ترکنی مارو" کے ڈوبنے سے جاپان کی جہازی پالیسی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ایک سرکاری افسر نے بیان میں کہا کہ ایک جہاز کے ڈوبنے سے ہمارے بحری پروگرام میں کوئی گڑبڑ پیدا نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر اس قسم کے دو یا تین حادثے ہو گئے تو ہمیں راستہ تبدیل کرنا پڑے گا۔ اور ممکن ہے کہ یورپ کے لئے جہاز بھیجنا بند کرنا پڑیں۔ حکومت اس واقعہ کی پوری تحقیقات کر رہی ہے۔

سر سعد اللہ کی شرطیں

سلہٹ ۲۳ر نومبر۔ اخبار ہندوستان سٹینڈرڈ کے نامہ نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سعد اللہ نے وزارت قبول کرنے کی جو شرطیں گورنر کو پیش کی تھیں وہ کیا تھیں۔ (۱) یہ کہ ۳۰ر نومبر کو اسمبلی کا اجلاس اور ۱۵ر دسمبر کو دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس کرنے کے متعلق جو اعلان ہے وہ منسوخ کیا جائے (۲) دوسرے کیبنٹ میں دس وزیر ہوں اور چھ پارلیمنٹری سکریٹری مقرر ہوں (۳) تیسرے یہ کہ اگر میری وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور ہو جائے تو زیر دفعہ ۹۳ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اس صوبہ کے آئین کو حکومت اپنے ہاتھ میں لے اور مجھے اپنا مشیر مقرر کرے۔

بمبئی کی ٹکسال کیلئے سونا

گرگام بذریعہ ڈاک۔ نومبر کے ابتدائی نصف حصہ میں کولار کی سونے کی کانوں سے ۱۵ لاکھ ۸ ۵ ہزار روپیہ کا سونا بمبئی کی ٹکسال میں گیا۔

پارلیمنٹ میں مسٹر چیمبرلین کی تقریر

لندن۔ ۲۸ر نومبر۔ پارلیمنٹ کا نیا سیشن شروع ہونے پر تاج کی طرف سے جو ایڈریس پڑھا گیا اس پر بحث کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے اس تجویز کے متعلق اظہار رائے کیا جو مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر اٹیلی نے پیش کی تھی جس کا منشا یہ تھا کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد قیام صلح کے جو عام اصول ہوں گے ان کی وضاحت کی جائے۔

جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ لڑائی کے بعد نئی دنیا کن حالات کے ماتحت قائم ہوگی۔ انکو بیان کرنے کی کوشش کرنا نہ صرف بیکار ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ سب سے پہلے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس بدعت کا خاتمہ کریں جس کے ماتحت یورپ کئی سال سے پسا جا رہا ہے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں اور یورپ میں اعتماد پیدا ہو جائے تو پھر آسانی مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ یورپ صورت حالات کی کنجی ہے اور اور اگر یورپ کا معاملہ حل ہو جائے تو دنیا کا مسئلہ حل ہونے میں کوئی خاص مشکل پیش نہیں آئے گی۔ مسٹر اٹیلی نے تجویز کیا تھا کہ سامراج اور غلبہ حاصل کرنے کی اسپرٹ کو بالائے طاق رکھ دینا چاہیئے اسکے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ یہ خصوصیتیں برطانیہ کی نہیں ہیں بلکہ دشمن کی ہیں۔ سلطنت برطانیہ کا نظام اس اصول پر مبنی ہے کہ ہر ملک کے باشندوں کو پہلے فائدے پہونچے۔ مزید برآں یہ وقت اصولوں کی وضاحت کرنے کا نہیں ہے اس وقت ہمارا کام لڑائی جیتنا ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید کہا کہ بہتر ہے کہ پہلے ہم لڑائی میں فتح حاصل کریں اور اس کے ساتھ یہ نہ بھولیں کہ بعد میں کیا ہوگا۔ لڑائی کو جیتنے کے لئے ہمیں اپنی پوری محنت اور توجہ اور حب الوطنی صرف کر دینے کی ضرورت ہے۔

مسٹر چیمبرلین نے اپنی تقریر میں یہ خیال ظاہر کیا کہ قومی اخراجات کے متعلق ایک سلیکٹ کمیٹی مقرر کی جائے گی۔

مسٹر چیمبرلین نے یہ بھی اعلان کیا کہ جرمن مال پر ۴ر دسمبر سے پابندی لگا دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے مزید کہا کہ اس وقت جس طریقہ پر بری لڑائی لڑی جا رہی ہے اس کو محاصرہ کی لڑائی کہنی چاہیئے لیکن سمندر کی لڑائی بڑے گھمسان سے لڑی جا رہی ہے۔ "راولپنڈی" جہاز کے ڈوبنے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ اس جہاز کے جہازیوں نے بڑی بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا جب ان لوگوں نے دشمن کو دیکھا ہوگا اسی وقت ان کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اب بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے لیکن پھر بھی انہوں نے دشمن کا مقابلہ کیا اور اطاعت قبول نہیں کی ان کی مثال ان لوگوں کے لیے باعث حوصلہ افزا ہوگی جو ان کے بعد ان کی جگہ لیں گے۔ گو یکطرفہ حملہ ہوا ہے لیکن ہم دشمن کے اس حملہ کو خلاف قانون نہیں کہہ سکتے لیکن اور حملوں میں یہ بات نہیں تھی بدقسمتی سے ہمیں ایک ایسے دشمن سے لڑنا پڑ رہا ہے جس کے دل میں قاعدہ قانون کا کوئی احترام نہیں اور ذرا سا بہانہ ملتے ہی ہر قانون کو توڑ ڈالتا ہے۔

جرمن مال پر پابندی لگانے کے متعلق آرڈر ان کونسل کے ذکر کرتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ میں یہ بات مانتا ہوں کہ اس سے غیر جانبدار ملکوں کو بڑی دقت ہوگی اور ان کا نقصان بھی ہوگا لیکن ہم یہ سب کچھ اسلئے کر رہے ہیں کہ جلد ہی کامیابی حاصل ہو جائے خواہ اس کے لیے غیر جانبدار ملکوں کو بھی کچھ قربانی کرنا پڑے۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ غیر جانبدار ملکوں کو کم از کم نقصان پہونچنے نہ پائے: ۴ر دسمبر کی تاریخ اسی لیے مقرر کی گئی ہے کہ ان کو اپنی تیاری کرنے کا پورا موقعہ مل جائے۔ اس وقت مجھے ہوائی یا بری لڑائی کے متعلق کوئی خاص حالات نہیں بیان کرنے ہیں۔

ممبر صاحبان نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہوگا کہ ٹاوہ میں ان اصولوں اور طریقوں کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جن کے مطابق نوآبادیوں کے ہوا بازوں کو ترتیب دی جائے گی۔

مسٹر اٹیلی کا جواب تقریر دیتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ان حالات کو بیان کرنے کی کوشش کرنا جن کے ماتحت نئی دنیا قایم ہوگی نہ صرف بیکار ہے بلکہ اس قسم کی کوشش مکروہ ہے۔

میں صلح کے مقصد کے بارے میں ایک بات کہدینا چاہتا ہوں جو کہ اس سے پہلے نہیں کہی گئی۔ دنیا کو بہتر بنانے کے لئے لڑائی لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر مدبر جب کبھی اس کو موقع ملا دنیا کی حالت بنانے کے لیے کوشش کرتا رہا لیکن ان حالات نے جو کہ یورپ میں جرمنی کی پالیسی کی وجہ سے ایک طویل عرصہ تک موجود رہے۔ دنیا کی صورت حالات میں بہتری کرنا ناممکن کر دیا جیسے ہم چاہتے تھے۔ جب تک وہ پالیسی موجود ہے اس وقت تک پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ ترقی کی ان اسکیموں کو عملی جامہ نہیں پہنایا جا سکتا جن کا مسٹر اٹیلی نے ذکر کیا ہے اور اتحادیوں نے اس پالیسی کا خاتمہ کرانے کے لئے ہی ہتھیار اٹھائے ہیں اتوار کو جب میں نے اس موضوع پر تقریر کی۔ میں نے کہا تھا کہ ان حالات کا پیشتر سے اندازہ نہیں لگایا جا سکتا جن کے ماتحت صلح کے مقاصد حاصل کئے جائیں گے۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ وہ وقت دور ہے ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ لڑائی کتنی لمبی چلے گی نہ ہی ہم سے کوئی یہ جانتا کہ کس سمت میں یہ زور پکڑ گئی۔ نہ ہی ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ کب ختم ہوگی اور کون ہماری طرف ہوگا اور کون ہمارے خلاف ہوگا۔ اس لیے ان حالات میں ان حالات کو بیان کرنے کی کوشش کرنا جن کے ماتحت نئی دنیا قائم ہوگی نہ صرف بیکار ہے بلکہ مضر بھی ہے۔ مجھ سے دریافت کیا گیا ہے آیا میں اصول بھی بیان کر سکتا ہوں۔ چند روز ہوئے میں نے اصول بیان کرنے کی کوشش کی تھی ان میں سے میرے دوست ممبر کی تسلی نہیں ہوئی مجھے افسوس ہے کہ مسٹر اٹیلی کو اس سے مایوسی ہوئی جو کچھ کہ میں نے اتوار کو کہا تھا لیکن مجھے اطمینان ہے کہ ان کی مایوسی میں تمام دنیا شامل نہیں ہے۔ یہ بات بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد قیام امن کی کیا شرطیں ہونگی ان کا طے کرنا صرف برطانیہ کے ہی ہاتھ میں نہیں ہوگا، بلکہ دوسرے ملکوں سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ نوآبادیاں ہوں گی، اتحادی ہوں گے۔ یہ ممکن ہے کہ مفتوح سے بھی مشورہ کیا جائے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چیمبرلین نے فرمایا کہ ہم کسی سے انتقام لینے کے لیے لڑائی میں شریک نہیں ہوئے۔ اس لئے ہم جو صلح کریں گے وہ کسی انتقامیہ جذبہ کے ماتحت نہیں ہوگی۔

ہم پہلے اس بدعت کا خاتمہ کریں گے جس کے ماتحت اس وقت یورپ پسا جا رہا ہے اور ایسا اسی حالت میں ہو سکتا ہے جبکہ یورپ میں اعتماد پیدا ہو جائے۔

مسٹر چیمبرلین نے مزید کہا کہ مسٹر اٹیلی نے کہا ہے کہ سامراج ترک کر دینا چاہیئے انہوں نے یہ نہیں بتلایا کہ سامراج سے ان کی کیا مراد ہے۔ اور نہ ہی انہوں نے یہ بتلایا کہ کون ملک سامراج پر عمل کر رہا ہے اگر اس سے مراد سیاسی اور اقتصادی آزادی کو کچلنا ہے۔ اگر اس سے مراد دوسرے ملکوں کے ذرائع سے خود فائدہ اٹھانا ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ برطانیہ کے نظام کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ جرمنی کے موجودہ نظام کی یہ خصوصیتیں ہیں۔

ویمن انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح

لکھنؤ۔ ۲۷ر نومبر۔ گورنر یو۔پی کی میم صاحبہ لیڈی ہیگ صاحبہ نے ایک کثیر مجمع کے سامنے جس میں چار سو سے زیادہ عورتیں جمع تھیں ویمن انسٹی ٹیوٹ کا افتتاح کیا مہمانوں میں شریمتی سروجنی نائیڈو اور شریمتی وجے لکشمی پنڈت بھی تھیں سوشل سروس لیگ کے ممبروں نے لیڈی ہیگ کو ایڈریس پیش کیا جو مسز ایم ایس گپتا نے پڑھا جو انسٹی ٹیوٹ کی چیف آرگنائزنگ سکریٹری ہیں۔ اس کے ساتھ ایک چاندی کی پلیٹ بھی پیش کی گئی۔ لیڈی ہیگ نے مسز گپتا کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اگر اس انسٹی ٹیوٹ کو کامیابی کے ساتھ چلانا ہے تو لوگوں کو اس کے لئے دان دینا چاہیئے اور اپنی ذاتی خدمت پیش کرنا چاہیئے۔ لیڈی موصوفہ کی تقریر کے بعد چار نوشی ہوئی۔

پولیس پریڈ میں گورنر یو۔پی کی تقریر

لکھنؤ۔ ۲۸ر نومبر۔ "امن خود قائم نہیں رہتا بلکہ اس کو قائم رکھنا پڑتا ہے آئین اور حکومت خواہ کسی قسم کی ہو مگر اس میں باصلاحیت غیر جانبدار اور سود حال پولیس کی ضرورت ہے" یہ ہیں وہ الفاظ جو ہز ایکسلنسی گورنر یو۔پی نے آج صبح پولیس پریڈ میں تقریر کرتے ہوئے فرمائے آپ نے آگے چلکر فرمایا کہ ہر دلعزیز حکومت کو پولیس کی اور زیادہ ضرورت ہے کیونکہ وہ نکتہ چینی کی طرف سے زیادہ حساس ہوتی ہے حکومت کی شہرت اور تعریف کا کسی وقت بھی اس کے ایگزیکٹو نظام کی رفتار پر دارومدار ہو سکتا ہے مجھے یقین ہے کہ پولیس ماضی کی طرح مستقبل میں بھی اپنی وفادارانہ خدمات سے حکومت کا مکمل اعتماد حاصل کرے گی۔

برطانیہ اور فرانس کا اعلان

لندن ۲۸ر نومبر۔ حکومت برطانیہ کی جانب سے جرمن مال پکڑنے کے متعلق آج ایک کونسل ان آرڈر جاری کیا گیا ہے جس کے دیباچہ میں منجملہ دیگر باتوں کے لکھا ہے کہ جرمنی نے دیدہ دانستہ ایسی پالیسی اختیار کر لی ہے جس کا مقصد اتحادیوں اور دیگر ملکوں کے درمیان سمندری تجارت کو قوانین رواج اور حقوق کے خلاف برباد اور تباہ کرنا ہے جس کی وجہ سے ملک معظم کی حکومت کو بلا کسی پس و پیش کے انتقام کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

آرڈر میں مزید لکھا ہے کہ ۴ر دسمبر کے بعد دشمن کے بندرگاہ سے جو جہاز روانہ ہوں گے ان کو تمام مال میں ایسا مال ہوگا جو دشمن کے یہاں سے آیا ہوگا یا دشمن کا ہوگا وہ اتحادیوں کے بندرگاہ پر اتار لیا جائیگا۔ برطانیہ بندرگاہ پر جہاں جو مال اتارا جائے گا وہ عدالت کے روبرو رکھا جائے گا۔ صلح ہونے پر عدالت فروخت شدہ یا غیر فروخت شدہ مال کا معاملہ طے کریگی اور فروخت شدہ مال کی قیمت ادا کر دی جائے گی یا یہ ثابت ہونے پر کہ ۴ر دسمبر سے پہلے یہ مال غیر جانبدار ملک کا تھا جو چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کی وضاحت کے لیے ایک بیان شائع ہوا ہے جس کے ذریعہ مالکان جہاز کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اپنے جہازوں کو برطانیہ اور فرانس کے جہازوں کے اڈوں پر ٹھہرنے کی ہدایت کر دیں۔ یہ پوری کوشش کی جائے گی کہ ان جہازوں کا معائنہ کرنے میں کم سے کم وقت لگایا جائے۔ یورپ کے بندرگاہوں سے باہر مال لیجانے والے جہازوں کو برطانی اور فرانسیسی افسروں سے سرٹیفکٹ حاصل کر لینا چاہیئے۔ اور وہ سرٹیفکٹ مال کے ساتھ رکھنا چاہیئے تاکہ جہاز کا معائنہ کرنے میں سہولت رہے۔ حکومت فرانس نے اس قسم کا حکم جاری کیا ہے

روس اور فن لینڈ میں جنگ

لندن، ۲۹ر نومبر۔ روس اور فن لینڈ کی سرحد سے دونوں ملکوں کی فوجوں میں مزید ٹکر کی خبر موصول ہوئی ہے روسی حلقوں میں یہ کہا جا رہا ہے کہ فنش فوجوں نے روسی علاقہ میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ تب روسی فوجوں نے مداخلت کی معلوم ہوا ہے کہ دو فنش سپاہی ہلاک ہو گئے اور تین قید کر لیے گئے۔ کل رات فنلینڈ کی کیبنٹ کا اجلاس بڑی دیر تک ہوتا رہا۔ اس میں روس کے رویہ پر غور کیا گیا کہ اس نے فن لینڈ کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ توڑ دیا۔ خیال ہے کہ آج فنلینڈ کی طرف سے روس کو جواب دیدیا جائے گا۔

فن لینڈ کی راجدھانی ہلسنکی میں سرحدی واقعہ پر تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ فنش سپاہیوں کو سرحد پار کرنے اور روسی علاقہ میں داخل ہونے سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی۔ ہلسنکی میں یہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ فنش سپاہیوں کہ معاہدہ ٹوٹنے سے شدید صورت پیدا ہو گئی ہے مگر سمجھوتہ کی امید ابھی ختم نہیں ہوئی ہے۔

روسی اخبار فن لینڈ کو زیادتیوں کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں اور فنش حکومت پر زبردست حملے کر رہے ہیں ؛

یو۔پی پولیٹیکل کانفرنس

متھرا۔ ۲۸ر نومبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یو۔پی پولیٹیکل کانفرنس متھرا کی صدارت کرتے ہوئے کانگریس اور برطانی حکومت میں کوئی سمجھوتہ ہونے کے متعلق مایوسی ظاہر کی اور ایک بار پھر یہ اعلان کیا کہ سمجھوتہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ کانگریس کے مطالبے منظور کئے جائیں۔ لیکن کانگریس نے مزید گفت و شنید کے لئے دروازہ کھلا چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے کانگریس کے تعمیری پروگرام پر زور دیا اور فرمایا کہ براہ راست جد و جہد سے پہلے اسکی تکمیل ضروری ہے۔ ٹیننسی بل کے متعلق آپ نے کہا کہ اگر گورنر یو۔پی نے اس کی منظوری نہ دی تو ہم زبردست ایجی ٹیشن شروع کر دیں گے۔ پنڈت جی نے اپنی تقریر میں مہاتما گاندھی کی لیڈری پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ہمارے کانگریسی حلقوں میں گذشتہ دو مہینے کے عرصہ میں پہلے سے زیادہ یکجہتی پیدا ہو گئی ہے

ملک معظم سے ملاقات

لندن۔ ۲۷ر نومبر۔ بکنگھم پیلس میں پریوی کونسل کا ایک جلسہ ہونے کے بعد ملک معظم نے سر محمد ظفر اللہ خان کو شرف ملاقات بخشا۔ مسٹر کریرا وزیر کنیڈا اور کرنل ویلنرریز وزیر جنوبی افریقہ نے بھی ملک معظم سے رخصت ہونے کی اجازت حاصل کی ؛

الہ آباد یونیورسٹی کا کنووکیشن

الہ آباد بذریعہ ڈاک بینٹ ہال میں الہ آباد یونیورسٹی کے کنووکیشن کے جلسہ میں گورنر صوبہ سرحد سر جارج کننگھم یونیورسٹی کے چانسلر ہیں ہنس آئے خلیہ میں تقریباً ۸ سو سند یں دی گئیں جنہیں سے دس کو ڈاکٹر آف فاضل کی ڈگری ملی ۔ ڈیڑھ سو ڈگریاں پی لینے سے اوپر کی اور باقی گریجوئٹوں کی تقسیم پر دفتر ازاں بعد جناب وائس پریزیڈنٹ نے کنووکیشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا "سچ بولو اپنا فرض ادا کرو"۔ اپنی روحانی یا مادی بہبودی کو نہ بھلاؤ ۔ خوش اخلاق ہو ۔ جب شبہ ہو ٹھہر جاؤ ۔ کسی بڑے بھائی کا خیال کرو ۔ اور اپنے آپ سے سوال کرو کہ اگر وہ شخص ایسی حالت میں ہوتا تو وہ ادائے فرض کیسے کرتا ۔ اور ان حالات میں اپنی آزاد خیالی کا اظہار کیسے کرتا ۔ یہی میری سیتہ ہے ۔ یہی میرا مشورہ ہے اس کے بعد آپ نے کہا کہ طالب علموں کو ہر چھوٹے بڑے معاملے کو ہر ممکن نقطۂ نظر سے سمجھنا چاہئیے ۔ یہ محسوس کرو کہ دنیا کے بہت پہلو ہیں اور حقیقت بہت بسیط ہے ۔ اپنا توازن قائم رکھو ۔ آخر میں آپ نے کہا کہ یہاں کی پُر امن فضا سے آپ کو بے حد وسیع دنیا میں جانا ہے آپکی خوشی اور زندگی کی حقیقی دولت کے لئے میری بہترین دعائیں آپ کے ساتھ ہیں ۔

جرمن اخبار کی دہمکی

لندن ۲۶ نومبر ۔ جرمنی کے ایک اخبار میں غیر جانبدار ملکوں کے جہازوں کو دہمکی دی گئی ہے اخبار لکھتا ہے کہ اگر غیر جانبدار جہاز شک و شبہ پیدا کریں گے تو آیندہ جرمنی کی آبدوز کشتیاں یہ انتظار نہیں کر سکیں گی کہ انکو روکا جائے ۔ برطانیہ نے جرمنی کے انتقامی کارروائی کرنے کی جو دہمکی دی ہے اس کا جواب یہی ہے کہ ایک دم حملہ کر دیا جائے

ہندی پمفلٹوں کی ضبطی

لکھنؤ ۲۶ نومبر ۔ ہز اکسلینسی گورنر یو پی نے "اسا ہرک ٹریکٹ" نامی پمفلٹ اور راضی کے اُردو ایڈیشن" اصلاحی ٹریکٹ" اور کرانتی کا بگل" نامی ایک دوسرے ہندی کے ٹریکٹ کی ساری کاپیاں ضبط کر لی ہیں وجہ یہ بتائی ہے کہ ان پمفلٹوں میں قابل اعتراض مضامین درج ہیں گورنر نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ سارے صوبہ میں فلم گنگا دین کو غیر مصدقہ سمجھا جائے گا ۔

۸ روز میں ۸ کروڑ پونڈ کے سامان کا آرڈر

لندن ۲۷ نومبر ۔ ڈاکٹر برجن کا بیان ہے کہ لڑائی کے پہلے ہفتہ ۸ روز میں وزارت سپلائی ...... ۱۸۳ پونڈ کے سامان کا آرڈر دے چکی ہے آپ نے فرید کہا کہ یہ ہماری ابتداء ہے ۔ ہم بہت جلد ہی کچے مال کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کریں گے ۔ فرانس اور ہمارے درمیان بہت زیادہ تعاون ہے ۔ ہم دنیا کے ہر حصہ سے مال منگا سکتے ہیں جس میں مشرقی بعید روس اور ترکی بھی شامل ہیں

مسٹر ایم این رائے پر نوٹس

لاہور ۲ نومبر ۔ مسٹر ایم ۔ این ۔ رائے پر ایک سال کے لئے پنجاب میں داخل ہونے کے خلاف جو پابندی لگائی گئی ہے اس پر آج پنجاب اسمبلی میں سرشہاب الدین اسپیکر نے بخود ہری کرشن گوپال دت کو تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت دے دی ۔

ہٹلر کی کانفرنس

لندن ۳۰ نومبر ۔ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ ہر ہٹلر نے جرمن وزیر خارجہ ہروان ربن ٹروپ کے ساتھ کانفرنس کی ۔ یہ کانفرنس بہت دنوں کے بعد ہوئی ہے اس لئے اسے بڑی اہمیت دی جا رہی ہے ۔ خاصکر اس وجہ سے کہ روس اور فنلینڈ کا جھگڑا نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے ۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ اس کانفرنس میں برطانیہ کی مستقلانہ بحری ناکہ بندی کے اعلان سے پیدا شدہ صورت حالات اور جوابی کارروائی پر غور کیا گیا ۔

پارلیمنٹ کی اجلاس کا افتتاح

لندن ۲۸ نومبر ۔ ملک معظم نے آج پارلیمنٹ کے نئے اجلاس کا افتتاح کیا ۔ ملک معظم کے ارادہ کا پہلے سے اعلان نہیں کیا گیا تھا لوگوں کو بہت تعجب ہوا جبکہ شاہی کار بکنگھم محل سے ویسٹ منسٹر کی طرف روانہ ہوئی ۔

ملک معظم نے مختصر تقریر کی ۔

ملک معظم نے فرمایا کہ لڑائی کو چلانے کے لئے تمام رعایا کو اپنی پوری قوت لگا دینے کی ضرورت ہے میری نو آبادیاں تہ دل سے لڑائی میں شریک ہیں تمام دنیا میں ہمارا بحری بیڑہ سمندر کے تمام راستوں کو کھلا اور آزاد رکھ رہا ہے ۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہماری بری اور ہوائی فوج ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے ۔

اسوقت پارلیمنٹ میں بڑی ذمہ داریاں ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ جس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم اپنی تمام کوششیں صرف کر رہے ہیں ان میں یہ امداد کرے گی ۔

برطانیہ کی وارننگ

بمبئی ۸ نومبر ۔ کسٹم کے کلکٹر نے جہاز رانوں ایکسپورٹ کا کام کرنے والوں اور دوسرے لوگوں کو بذریعہ نوٹس اطلاع دی ہے کہ برطانیہ کی وزارت اقتصادی جنگ نے ایک وارننگ شایع کی ہے کہ ممنوعہ فہرست میں جو مال درج ہیں ان میں سے کوئی مال ۲۰ نومبر یا اس کے بعد خریدار کا نام ظاہر کئے بغیر یورپ کے کسی غیر جانبدار ملک کو لیجایا جائے گا تو اسے پکڑ لیا جائے گا ۔

جرمنی کی جوابی تدبیریں

برلن ۲۹ نومبر ۔ حکومت جرمنی نے اعلان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ نے جرمن مال پکڑنے کے متعلق جو حکم جاری کیا ہے ۔ اس کے جواب میں ناکہ بندی کی تدبیر اختیار کرنے کا جرمنی کو حق حاصل ہے ۔ اعلان میں یہ بھی لکھا ہے کہ برطانیہ کی جانب سے بین الاقوامی قانون توڑنے کی یہ ایک مثال ہے کیونکہ اس سے جتنا نقصان جرمنی کو پہنچے گا ۔ اتنا ہی غیر جانبدار ملکوں کو بھی پہنچے گا ۔

امریکہ کو تشویش

واشنگٹن ۲۹ نومبر ۔ مسٹر کارڈل ہل سکریٹری آف اسٹیٹ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ فنلینڈ اور روس کا معاملہ طے کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہے آپ نے مزید کہا کہ ہماری حکومت روس اور فنلینڈ کے معاملہ کو بڑی تشویش کی نظر سے دیکھ رہی ہے اور اس کو بہت زیادہ افسوس ہوگا اگر لڑائی کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہو گیا ۔ جھگڑے میں پھنسے بغیر اگر پُر امن طریقہ پر معاملہ طے ہو سکا تو ہماری حکومت اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہے ۔

برطانیہ کیلئے آسٹریلیا کی فوج

لندن ۲۸ نومبر ۔ پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کل برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین نے اس بات کا ذکر کیا کہ آسٹریلیا برطانیہ کی امداد کے لئے فوج بھیج رہا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ ایک مشترکہ کام میں آسٹریلیا کی امداد کو برطانیہ بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔

جرمنی کو ناکہ بندی سے کتنا نقصان پہنچیگا

لندن ۲۹ نومبر ۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا سیاسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ برآمد کی ناکہ بندی ہونے سے جرمنی کو ...... ۵۰ پونڈ سالانہ کا نقصان ہو پہنچے گا ۔ گذشتہ سال سمندر کے راستہ جرمنی کا ...... پونڈ کا مال باہر گیا تھا جس میں سے تین فیصدی یورپ کے باہر ممالک کو گیا تھا ۔

جرمن ہوائی جہاز سوئٹزرلینڈ پر

لندن ۳۰ نومبر ۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن ہوائی جہاز سوئٹزرلینڈ پر اڑتا ہوا دیکھا گیا اسے نیچے گرا لیا گیا اور جرمن جہازیوں کو نظر بند کر لیا گیا ہے ۔

ہندوستان کو کوئی خطرہ نہیں

فتح گڈھ ۔ آنریبل پنڈت ہردے ناتھ کنزرو ممبر کونسل آف اسٹیٹ و صدر سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی کرسچین ہائی اسکول فرخ آباد کے صد سالہ جشن کے سلسلہ میں یہاں آئے تھے ۔ انہوں نے ہندوستان سکاوٹس کے ایک جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے اسکول گراؤنڈ میں طالب علموں کو مخاطب کیا ۔ شام کے وقت پنڈت جی نے حالات حاضرہ پر جنگ کے متعلق گرینی کلب فتحگڈھ میں لکچر دیا ۔ پنڈت جی نے باقاعدہ معاہدہ و رسائل سے اب تک کے حالات بیان کئے ۔ اور ہندوستان کی حالت کا خاص طور پر تجزیہ کیا ۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان کو جاپان سے ہی خطرہ ہو سکتا ہے لیکن وہ اسوقت چین سے معروف جنگ ہے ۔ اس لئے ہندوستان پر حملہ نہیں ہو سکتا ۔ جہانتک روس کا تعلق ہے اس سے کسی خطرہ کا امکان نہیں ہے ۔

جرمنی نے کورا جواب دے دیا

لندن ۲۰ نومبر ۔ فرانس اور امریکہ کے ریڈ کراس سوسائٹیوں نے لڑنے والے ملکوں سے اپیل کی تھی کہ وہ لڑائی کے علاقے مخصوص کر لیں ۔ تاکہ بلاوجہ لوگوں کی جانیں ضایع نہ ہوں لیکن جرمنی نے اس تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا ۔

باجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۲۲۳

چونکہ مقدمہ نالش مسماۃ پھول رتی و مسماۃ بدیاوتی ڈگریداران موضع مدنہ خورد پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام تم مسماۃ بنی کنور کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت بقایا لگان بتاریخ ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء صادر ہوئی اور مبلغ عہ جواب ازروئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اُن کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۶	۹	۶
خرچہ نالش	۱	۳	۶
سود بابتہ زر اصل و خرچہ نالش	۰	۷	۹
خرچہ اجرائے ڈگری	۴	۱	۳
درخواست گزٹ	۱۲	۶ / ۳	۳
صرفہ گزٹ	۴	۲	
میزان	۱۶	۱۱	۳

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مسماۃ بنی کنور زوجہ بخت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع مدنیہ خورد پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم مذکور یعنی مبلغ عہ جو ازروئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم معہ مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ ۔

تفصیل آراضی

پرگنہ موضع محال	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
بلہور ۔ مدنیہ خورد بخت سنگھ	۱۸۶۸ / ۳	۶ ی
	۱۸۶۸ / ۴	۵ ی
	۱۸۶۸ / ۵	۱۰ ی
	۲۳۰۲	۱۷ ی
	۲۳۰۲ / ۲	۱ ی
	۵ قطعہ	مال گذاری لگان ۱۰/۹

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

سوا سو طالب علم گولی سے اڑا دیئے گئے

لندن ۲۷ نومبر ۔ زیک یونیورسٹی کے ہر دس طالعلموں میں سے ایک گولی سے اڑا دیا گیا ہے باقی طالب علموں کو عبرت لینے کے لئے حکم دیا گیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو گولی کا نشانہ بنتے دیکھیں ۔ کل ۱۲۰ طالب علم گولی سے اڑا دیئے گئے ۔

نئی کتابیں

ناموران اسلام اس میں کوئی ساٹھ بزرگوں، سپہ سالاروں اور بادشاہوں کے حالات درج ہیں، یہ انسانیت کے وہ خادم ہیں جنھوں نے اپنے علم وعمل سے دنیا کی تاریخ بدل دی۔ قیمت ۱۲؎

کایاپلٹ ایک چھوٹا سا ڈرامہ ہے مگر بہت ہی مزے دار۔ ایک سست اور کاہل صاحبزادے کیا کیا حرکتیں کرتے ہیں اور پھر انکے ساتھی اور استاد انھیں کسطرح سیدھے راستے پر لاتے ہیں قیمت ۴؎

دو بھائی ایک بیوقوف باپ نے چالاک بھائی کے کہنے پر اپنے دو بچوں کو جنگل میں چھوڑ دیا۔ ان دونوں نے اپنے لئے خود راستہ پیدا کیا۔ اپنی جدوجہد اور سمجھ بوجھ کی بدولت شاندار کامیابی حاصل کی۔ دونوں بھائیوں کی جدائی۔ ملاقات۔ ایک دوسرے کی جان بچانا ایسے دلچسپ واقعات ہیں کہ پوری کتاب پڑھے بغیر چین نہیں آتا۔ قیمت ۴؎

قومی نظمیں اس مختصر سی کتاب میں ایسی نظمیں ہیں۔ جو دلوں میں قومی جذبہ پیدا کرینگی اور انھیں اپنی قوم وملک کا سچا نوجوان بنائیں گی۔ یہ قومی گیتوں کا مجموعہ استادوں کے لئے بھی بہت کام کی چیز ہے۔ قیمت ۴؎

صدر دفتر۔ مکتبہ جامعہ، نئی دہلی

شاخیں:۔ جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی ۳

گھر کی بلا

بقیہ صفحہ ۴

آہستہ آہستہ اپنا قبضہ جمانے کی فکر میں ہے۔ چچی ہی کے پاس جمع خرچ کا حساب رہتا تھا، وہی گھر کی مالک تھی، لیکن اب وہ روپیہ کی صورت نہ دیکھ پاتی۔ کیش بکس کی کنجی نہ جانے کس طرح رنگیلی کے ہاتھوں پہنچ گئی۔

بڑھیا سب کچھ دیکھتی پر برا نہ مانتی۔ اس نے سوچا میری زندگی اب تھوڑی رہ گئی۔ میرے تمام ارمان پورے ہو گئے۔ میں نے پیارے کے بیٹے کا چندر مکھ دیکھ لیا۔ اس سے زیادہ میرے لئے اور کیا خوشی کی بات ہو سکتی ہے۔ اب تو سنسار کے مایہ جال سے دور رہنا ہی میرے لئے اچھا ہے۔

رنگیلی کی سختیاں بڑھتی رہیں اور بڑھیا انھیں خندہ پیشانی سے سہتی رہی۔

(۴)

جو چچی کبھی پیارے لال کے لئے قابل پرستش دیوی تھی جس کے چرنوں پر شردھا اور عقیدت کے پھول چڑھانے ہی میں وہ اپنی نجات سمجھتا تھا۔ وہی چچی اب اسکی آنکھوں میں کانٹوں کی طرح کھٹکنے لگی۔۔۔۔ معمولی معمولی بات پر بھی وہ بڑھیا کو جھڑک دیتا۔ رنگیلی جب بڑھیا کی شکایت کرتی تو پیارے لال بہت غصہ ہوتا۔ وہ جب تنہائی میں ملتے تو بڑھیا ہی کی شکایتوں کا دفتر کھل جاتا۔۔۔ لیکن بڑھیا یہی سمجھتی تھی کہ رنگیلی گھر کی ملکہ بننا چاہتی ہے اور بس ہوتے آہستہ آہستہ بڑھیا سے ہتک آمیز سلوک کرنا شروع کر دیا، ذرا ذرا سی باتوں میں وہ ساس کا جی دکھانے لگی اور ایک طرح سے بڑھیا پر ثابت کر دیا کہ ۔۔۔ "بس بہت ہو چکا اب تمہارا اس گھر میں گذر نہیں ہو سکتا" بڑھیا کی آنکھیں کھل گئیں۔ وہ اب ساری حقیقت سمجھ گئی۔ لیکن اس ضعیفی میں وہ جائے کہاں؟ جس کو اس نے اپنی زندگی کی راحت اور ضعیفی کا سہارا بنایا تھا کیا اس کو چھوڑ کر وہ خوش رہ سکتی تھی۔ مرتے وقت وہ اپنے پیارے لال کا مکھڑا نہ دیکھ پائے گی۔ تو اس کی جان بڑی آسانی سے نکل جائے گی۔ ورنہ دوسرے جنم میں بھی اسے چین نہیں ملے گا۔ یہ سب کچھ سوچکر وہ بہنی خوشی بہو کے طعنے سنتی لیکن اف تک زبان پر نہ لاتی۔ وہ تو اب اپنے مرنے کی راہ دیکھ رہی تھی۔

ایک دن دوپہر تک نہ تو بڑھیا نے اشنان ہی کیا اور نہ کچھ کھایا رنگیلی تو اس کی جان کی دشمن تھی ہی اس نے خواہ مخواہ ساس کو بہت برا بھلا کہا۔ کوئی اپنی نوکرانی سے بھی ایسی سخت باتیں نہیں کرتا جیسی اس دن رنگیلی نے اپنی ساس سے کیں۔ بڑھیا کی طبیعت اس دن کچھ ناساز تھی جلی کٹی باتیں سنکر خلاف معمول وہ ضبط نہ کر سکی اور بولی ۔۔۔ "بہو! تیرا گھر ہے تیرا گرہستی ہے۔ میری ناؤ تو ٹھکانے لگ چلی اب مجھے زیادہ نہ ستا میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے؟"

پیارے لال گھر میں موجود تھا۔ اس نے رنگیلی کا ساتھ دیا اور چچی کو سخت سست کہا۔ اخیر میں اس نے یہاں تک کہہ دیا: "تمہاری ہی وجہ سے تو میرے گھر کا دلدر دور نہیں ہوتا۔ میں نے کتنا کمایا تم نے سب پھونک دیا۔ گھر میں کتنا اسباب تھا، اب آدھا بھی نہیں دکھائی دیتا ۔۔۔ تم نے میرے ساتھ کون اچھا سلوک کیا ہے۔ بلکہ تم تو ہمارے حق میں ہمارے گھر کے لئے بلا ثابت ہوئیں ۔۔۔"

بڑھیا خاموش رہی، اس نے چوں تک نہ کی۔ بھری دوپہریا میں اسکی سوکھی آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے ۔۔۔ "ہائے میری ہی وجہ سے گھر کا دلدر دور نہیں ہوتا۔ میں گھر کی بلا ہوں!" وہ منھ میں بوند بھر پانی بھی نہ ڈال سکی۔ اسی رات کو اسے بہت زور کا بخار چڑھ آیا۔ اس سے پیارے لال کی باتوں کی چوٹ سہی گئی وہ اسی بخار میں تین دن بے سُدھ پڑی رہی۔ چوتھے دن اُسے کچھ ہوش آیا تو اس نے پیارے لال کو پکار کر کہا ۔۔۔ "بیٹا پیارے اپنے بچے کو میری چھاتی پر رکھدے بہو کو بھی بلا لے۔ آج میرے پاس تھوڑی دیر کے لئے بیٹھ جا ۔۔۔ میں چلتے وقت تو جی بھر کر تم سب کو دیکھ لوں ۔۔۔" لیکن اب دیکھنے کا موقع گذر چکا تھا ۔۔۔ بڑھیا کی شمع حیات بجھ گئی ۔۔۔

اب رنگیلی گھر کی ملکہ تھی، دلدر دور ہو چکا تھا۔ گھر کی بلا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکی تھی۔

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۹/۱۷ ۱۹۳۹ء

بعدالت خفیفہ آگرہ ضلع آگرہ

لالہ بینی پرشاد ولد لالہ گلزاری لال قوم ویش اگروال ساکن فیروز آباد ضلع آگرہ

بنام، رادھا موہن ولد کشن لال قوم ٹھاکر بیشہ زرگری ساکن فیروز آباد ساکن حال کانپور دوکاندار ٹھیکانہ موہنگا رام سونار کے اٹہ کے اوپر چوک طرفہ کانپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ۵۱ ہے کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۸ ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا موفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپکو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کے تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپکو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ نومبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم معشوق علی منصرم عدالت جج خفیفہ آگرہ — مہر عدالت

ہٹلر کا اعلان

برلن سے اطلاع ملی ہے کہ سرنگ کی لڑائی کے پہلے ہفتہ کا نتیجہ دیکھنے کے بعد ہٹلر نے اس مہم کو اور زیادہ زوردار کرنے کا حکم دیدیا ہے۔ ہٹلر شیخی بگھار رہا ہے کہ اس نے سرنگوں کے ذریعہ تحفظ کا بار برطانیہ پر ڈالدیا۔ دریں اثنا جرمنی کے کارخانوں میں ڈوبنی کشتیاں تیار کرنے کے لئے دن رات مزدور کام میں لگے ہوئے ہیں اور جدید قسم کی سرنگیں ایک بڑی تعداد میں تیار کرائی جا رہی ہیں۔

حکومت سویڈن نے حکومت جرمنی سے انبار فالسٹر بو میں سرنگ بچھانے کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ سویڈن کے بحری بیڑہ کا بیان ہے کہ سرنگوں کی تعداد شمال کی جانب خاص طور پر بڑھادی گئی ہے۔ اسوقت جرمن سرنگیں ساحل سویڈن سے چار میل کے فاصلے پر ہیں۔

جرمنی نے ساحل بالٹک کے قریب فنلینڈ کا جہاز "برٹمنیک" پکڑ لیا۔ جرمنی نے فنلینڈ کا ایک اور جہاز "اناتون" پکڑ لیا۔ جس میں کاغذ بھرا ہوا تھا۔

جرمنی کا ایک جہاز "فریژن" ۱۰۰۰۶ ٹن وزنی جزیرہ ہالینڈ کے قریب دھنس گیا۔

برطانیہ سے جاپان کا پروٹسٹ

ٹوکیو ۲۶ر نومبر۔ حکومت جاپان نے اپنے سفیر مقیم لندن کو ہدایت کی ہے کہ برطانیہ نے جرمنی سے انتقام لینے کے لئے جن تدبیروں کا اعلان کیا ہے انکے خلاف سخت پروٹسٹ کیا جائے۔

جرمن فوج کا نعرہ

پیرس ۲۷ر نومبر۔ "ریش کے ذریعہ دنیا کی از سر نو تنظیم کی جائے گی۔" یہ وہ نعرہ ہے جو جرمنی کا فوجی اخبار بلند کر رہا ہے۔

اجلاس جناب مسٹر بھیشر سنگہ گہلوٹ صاحب بہادر جج خفیفہ دیوریا ضلع گورکھپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جج خفیفہ دیوریا ضلع گورکھپور

نمبر مقدمہ ۲۸ ۱۹۳۹ء

شیو کمار پانڈے — مدعی

بنام، سربدلو پانڈے ولد ٹہر پانڈے ساکن موضع مہو جاتیہ حویلی پرگنہ سلیم پور مجھولی ضلع گورکھپور

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت نقدی کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۷ر دسمبر ۱۹۳۹ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر و نیز تمام دستاویزات کو جنپر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ر ماہ نومبر ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم منصرم عدالت

جج خفیفہ دیوریا ضلع گورکھپور — مہر عدالت

ٹوکیو ۵ر نومبر۔ جاپان کے مغربی میدان سے جو خبریں آئی ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ جاپانی فوجوں نے ننینگ (صوبہ کوانگسی) پر قبضہ کر لیا ہے جو کہ انڈو چائنا کے راستہ میں واقع ہے۔

کانپور میونسپلٹی نوٹس

مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق ۴۱-۱۹۴۰ء کے لئے مس لینیس اسٹورس (متفرق سامان) (MISCELLANEOUS STORES) کی سپلائی کے لئے اس نوٹس کے ذریعہ مہر بند ٹنڈر طلب کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مس لینیس اسٹورس (متفرق سامان) ٹنڈر کا حصہ ۱

ٹوکریوں۔ جھاڑوؤں۔ اینٹوں۔ آرمرڈ ہوس پائپوں۔ سوتی ڈورا۔ جوٹ۔ بی آئی بولٹس وغیرہ۔ قفل لالٹینیں۔ چری ہوئی لکڑی اور پٹرول وغیرہ۔ مذکورہ بالا شڈول کی شمولہ فی کتاب کی قیمت دو روپیہ

۲۔ مس لینیس اسٹورس (متفرق سامان) ٹنڈر کا حصہ ۲

ایلڈ سیمنٹ۔ برش۔ کینوس۔ ہوز پائپ۔ سی۔ آئی۔ کاسٹنگس۔ کوئلہ۔ جی۔ بی۔ جی آئی پکس وغیرہ لوہے کے انگل۔ اور چھڑ۔ آئرن ہارڈ ویئر برش۔ اسکرو۔ اور ہجون جوڑنے کا سامان مٹی کا تیل۔ موٹر کا تیل۔ سلنڈر کا تیل۔ جی۔ آئی پائپ اور فرول وغیرہ

مذکورہ بالا ہر ایک شڈول کی علیحدہ علیحدہ قیمت دو روپیہ۔

پارٹ ۲ کے ٹنڈر صرف مینوفیکچرز کرنے والوں اور انکے باضابطہ ایجنٹوں اور کاروبار کرنے والوں ہی کو دیئے جائیں گے۔ اور انھیں سے وصول کئے جائیں گے۔

ٹنڈر ۲۱ر دسمبر ۱۹۳۹ء کو ۳ بجے دن تک ایگزیکٹیو افسر صاحب میونسپل بورڈ کانپور کے دفتر سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اور اسی وقت تک مہر بند لفافوں میں وصول کئے جا سکتے ہیں۔

۱۶ر نومبر ۱۹۳۹ء

ایس۔ ان۔ تواری (ڈی۔ پی۔ ایچ)
ایگزیکٹیو افسر میونسپل بورڈ کانپور

باجلاس جناب تحصیلدار صاحب بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء آگرہ

نمبر مقدمہ ۲۱۷

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ نالش سری بھگوان جی سربراہکاری گنگا پرشاد وکدار ناتھ زمینداران موضع بشن پور حال جوالا لال پٹی نمبر ۱ پرگنہ بلہور

بنام تم چندریکا پرشاد وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ربیع ۱۳۴۴ف لغایت ۱۳۴۶ف تاریخ ۱۴ر ستمبر ۱۹۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ ۱۵؎ ۱۲ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۵	۴	۶
خرچہ نالش	۴	۲	۳
خرچہ اجرائے ڈگری	۲ -	.	- .
	۱۱	۶	- ۹
	۴	۵	۳
	۱۵ -	۱۲	- .

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم منی لال ولد لالہ رام و چندریکا پرشاد و شیام لال پسران رام دولارے اقوام برہمن ساکن بشن پور پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۵؎ ۱۲ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ موضع۔ محال پٹی نمبر کھیت کا رقبہ کھیت کا

بلہور بشن پور۔ جوالا لال۔ ایک ۵۹۲ ۱ ۷ ۳ ے ۱

دستخط حاکم عدالت — مہر عدالت

جرمنی میں یہودیوں کی تعداد

ایمسٹرڈم ۲۴ر نومبر۔ جرمنی میں یہودیوں کی تعداد میں زبردست کمی ہو گئی ہے۔ جرمنی کی یہودی ایسوسی ایشن کا بیان ہے کہ جرمنی اور سوڈیٹن لینڈ میں ۱۹۳۳ء میں یہودیوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی جو یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء کو ۱۸۵۰۰۰ رہ گئی۔ انکی ایک بڑی تعداد کو کوئی آمدنی نہیں ہے اور ان کے پاس کوئی سامان نہیں ہے۔

فرانس کی پارلیمنٹ کا خاص اجلاس

پیرس ۲۸ر نومبر۔ جمعرات کو فرانس کی پارلیمنٹ کا ایک خاص اجلاس ہوگا بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت فرانس کو جنگ کے متعلق جو خاص اختیارات دیئے گئے ہیں انکی میعاد جمعرات کو ختم ہو جاتی ہے اس اجلاس میں ان اختیارات کی میعاد مزید ۶ ماہ کے لئے بڑھادی جائے گی۔

جدید اُردو کلکتہ کا سالنامہ (بنگال نمبر)

مرتبہ احسن احمد اشک بی۔ اے آنرز و سعد منیر الدین بی۔ اے

یہ سالنامہ بنگالی ادب، بنگالی مصوری اور بنگالی زبان کا مرقع ہونے کے علاوہ ملک کے بہترین اہل قلم حضرات کے رشحات قلم سے آراستہ ہوگا۔ یہ سالنامہ نمبر بنگال سے اردو زبان میں نکلنے والے واحد ماہنامہ رسالہ کا پہلا سالنامہ ہوگا۔ اُردو نواز حضرات سے التماس ہے کہ وہ رسالہ کی خریداری قبول فرما کر بنگال میں اُردو زبان کی توسیع اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹا کر اہم فرائض انجام دیں۔

سالانہ چندہ ۶ قیمت فی پرچہ تین آنہ قیمت سالنامہ ۱۲ر بارہ آنہ جو حضرات دسمبر ۱۹۳۹ء کے آخری ہفتہ تک رسالہ کا سالانہ چندہ بھیجکر خریداری قبول فرمائیں گے انکی خدمت میں سالنامہ مفت پیش کیا جائے گا۔

منیجر جدید اُردو ۳۶ مارسڈن اسٹریٹ ڈاکخانہ پارک اسٹریٹ کلکتہ!

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ۱ ڈ ۴۲۴

جہاں پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہی

صداقت

ہفتہ وار

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۹ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ شوال المکرم ۱۳۵۸ھ | نمبر ۴۹

ادبیات

قومِ مسلم!

از جناب ماسٹر عبدالصمد صاحب بزمی، بلند شہری از کانپور

محیطِ چرخ ہے تیرے کمال کا نقشہ — کھنچا ہے قلب جہاں پر ہلال کا نقشہ
نہیں دلوں سے ہوا محو تیرا عہد عروج — بسے خیال میں کیسے زوال کا نقشہ
تری جہاں میں زباں زد ہیں عظمتیں اب تک — بنا ہے صفحۂ دل پر جلال کا نقشہ

خدا کے واسطے انجام کار پر رکھ ہوش — بگاڑ خود نہ عمل سے آل کا نقشہ
سبق دیئے ترے اخلاق نے زمانے کو — جسے نہ دیکھ کہیں انفعال کا نقشہ
سمجھ کے اپنے کو مُردہ جمود کیسا ہے — بدل گیا ہے یہ کیوں اب خیال کا نقشہ

دکھا دے جُرأتِ مردانہ غرب و شرق میں پھر — ذرا بدل دے جنوب و شمال کا نقشہ
شکن نہ آئے جبیں پر ترے مصائب میں — حریف دیکھیں ترے خط و خال کا نقشہ
بجا دے فتح کا ڈنکا تو گوشہ گوشہ میں — جہاں سے میٹ دے حزن و ملال کا نقشہ
جو سو رہے ہیں صدائے اذاں سے جاگ اُٹھیں — پھرے نگاہ میں صوتِ بلال کا نقشہ

کثیف ہو گیا بزمیؔ مُرقعٔ ملت
بگڑ نہ جائے کہیں اسکے حال کا نقشہ

افکارِ وجدی

از جناب وجدی بھوپالی

اُٹھتے ہوئے طوفان شرر دیکھ رہا ہوں
لرزیدہ سی ہر موجِ نظر دیکھ رہا ہوں
ہر دم ہے رواں قافلۂ جادۂ ہستی
جمعیۃ اقوام ہے پھر دست و گریباں
ہوتی چلی جاتی ہیں تاریک فضائیں
ضوتاب ہے پھر ظلمتِ عالم کا مقدر

بجھتے ہوئے انوار قمر دیکھ رہا ہوں
نظارہ کو آتش بہ جگر دیکھ رہا ہوں
ہر ذرہ کو سرگرم سفر دیکھ رہا ہوں
تہذیب کو تخریب اثر دیکھ رہا ہوں
میں شعلہ نوائی کا اثر دیکھ رہا ہوں
میں تابشِ انوارِ سحر دیکھ رہا ہوں

وجدی مری حیرانیٔ نظارہ نہ پوچھو
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہا ہوں

دنیائے اسلام

عراق کی جدید پارلیمنٹ کا افتتاح

امیر عبداللہ کی اہم تقریر

بغداد بذریعہ ڈاک، جدید پارلیمنٹری سشن کے افتتاح کے موقعہ پر شاہ عراق کی طرف سے ہز ہائی نس امیر عبداللہ نائب شاہ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

ہم اس اجلاس کا آغاز خدائے قادر و توانا کے نام سے کرتے ہیں آپ حضرات کو خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کی خوشحالی اور کامیابی کے خواہاں ہیں گذشتہ اجلاس کے بعد دنیا میں بہت سے اہم تغیرات رونما ہوئے ہیں جن پر حزم احتیاط کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے، ہم سب کا فرض ہے کہ ان حالات کی اہمیت پر غور کریں اور جذبہ ایثار واشتراک باہمی کے ماتحت قیام امن و استحکام قوم کیلئے تا حد امکان کوشش کریں۔

دو ماہ ہوئے برطانیہ اور فرانس کو جرمنی کے خلاف ان اقوام کی آزادی کے تحفظ کے لئے جنگ میں شریک ہونا پڑا جن کو بین الاقوامی معاہدات وحقوق کی خلاف ورزی میں رائش کی طرف سے جارحانہ اقدام کا خطرہ تھا۔

ہماری گورنمنٹ نے بہ تعجیل تمام ۵ ستمبر کو حکومت جرمنی سے تعلقات منقطع کر لئے اور اعلان کر دیا کہ وہ برطانیہ کے ساتھ اپنے معاہدہ اتحاد پر قایم ہے اور اس کے احترام کا عزم صمیم رکھتی ہے آپ نے ان برقی پیغامات کا مضمون بھی پڑھا ہوگا جو ہمارے اور ہز میجسٹی کنگ جارج ششم کے مابین وقوع میں آئے اور آپ یہ دیکھ کر خوش ہوئے ہوں گے کہ اپنے مشترک اغراض کی حفاظت و مدافعت کے لئے ہمیں موجودہ معاہدات کا کس قدر احترام ہے اور ہم ایک دوسرے پر کس درجہ بھروسہ رکھتے ہیں۔

ترکی اور برطانیہ و فرانس کے مابین معاہدہ کی تکمیل کی خبر سے ہمیں دلی اطمینان ہوا یہ معاہدہ جیسا کہ آپ سب کو معلوم مخصوص حالات میں جارحانہ حملہ کے خلاف باہمی امداد کی غرض سے کیا گیا ہے اس جدید معاہدہ اور معاہدہ سعد آباد کے علاوہ ممالک عربیہ کے ساتھ بھی ہمارے معاہدے ہو چکے ہیں اور ان ملکوں کے درمیان جو اس حصہ عالم میں استحکام امن کے سوا اور کوئی خواہش نہیں رکھتے ایک دوسرے کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات موجزن ہیں ان تمام امور نے ہمیں مستقبل کی طرف اعتماد اور بھروسہ کے ساتھ دیکھنے کے قابل بنا دیا ہے۔

اس موقعہ پر اس امر کا ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ ممالک عربیہ اصول آزادی و خود مختاری اقوام کی حمایت پر کمر بستہ ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اس سے ان اقوام کے قومی مطالبات کی تکمیل میں زبردست مدد ملے گی۔

ہماری گورنمنٹ ان تدابیر کی تکمیل میں برابر ساعی ہے جو ہمارے پروگرام میں درج ہیں جو ہنگامی احکام حال میں جاری کئے گئے ہیں وہ موجودہ نازک حالت میں بالکل ضروری تھے ان کا مقصد وحید یہ ہے کہ جذبہ حفظ و امن کو قوی بنایا جائے ملک کی اقتصادی زندگی کو باقاعدگی بخشی جائے اور غیر ممالک کے باشندوں کی پوری اور مکمل طور سے نگرانی ہو سکے۔

فوج کو محکم بنانے فوجی یونٹوں کی تعداد بڑھانے اور انتظامات بہم رسانی رسد کو مکمل کرنے کی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا ملک کے تمام ذرائع و رسائل اور جملہ تدابیر مدافعت پر گورنمنٹ کی نگرانی قائم ہو گئی ہے اور ہم ہر قسم کے حوادث کے مقابلے کے لئے پورے طور پر تیار ہیں ہم کو یہ دیکھ کر مسرت ہوتی ہے کہ نوجوان گریجوائیٹوں کی جماعت کو ریزرو افسروں کے طور پر تربیت دی جا رہی ہے تاکہ وہ اپنے رفقاء کار کیساتھ مل کر اپنے فوجی فرائض کی انجام دہی کے قابل ہو جائیں۔

یہ قدرتی امر ہے کہ موجودہ بین الاقوامی نازک صورت حالات کا اثر ہماری مالی اور اقتصادی حالت پر پڑے گا لیکن ہماری گورنمنٹ نے جو احتیاطی تدابیر کی ہیں ان کی بدولت جہانتک حالات حاضرہ اجازت دیتے ہیں اس بارے میں کافی ترقی ہوئی ہے۔

ہماری گورنمنٹ آئندہ سال کا بجٹ تیار کر رہی ہے اور اسے عنقریب پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائیگا یہ بجٹ بے شبہ ایسے اصولوں پر مبنی ہوگا جن سے آمد و خرچ میں توازن قایم رہ سکے اور ملک کے نفع کے لئے جن کاموں کا اجرا عمل میں آچکا ہے وہ جاری رہ سکیں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ عام محاصل میں اور خاصکر چنگی اور تیل کے محاصل میں موجودہ بین الاقوامی حالات کی وجہ سے تغیرات کا پیدا ہونا ممکن ہے ہمارا فرض ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم اس پر غور کریں اور حکومت کے مصارف کو کامل کفایت شعاری کی حدود میں محدود رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔

معاملات خصوصی کی وزارت کے قیام سے پیدائش اطفال اور ماؤں کے تحفظ مزدوروں اور کاریگروں کے حفظ صحت اور کمیٹیوں اور کلبوں کی بہتر تنظیم کے مسائل پر غور کرنے کا راستہ کھل گیا ہے تعمیری کام ملک کی مالی اہلیت اور موجودہ حالات کے پیش نظر منظور شدہ تجاویز کے مطابق جاری ہیں، جوں جوں ملکی ضروریات کا تقاضا ہوگا نئے بل آپکے سامنے پیش کئے جائینگے اسمیں کلام نہیں کہ آپ حضرات کے سامنے جو معاملات پیش کئے جائیں گے آپ ان سے خاص جذبہ حب وطن و ہوشمندی کیساتھ عہدہ برآ ہونے کی سعی کریں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو حق عزم پرستقل میں ہے — زبان بند بھی ہو جو تیرے دل پہ ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۹ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۹

مسٹر جناح کا افسوسناک بیان

مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے عیدالفطر کے دن جو اپنا بیان براڈکاسٹ کیا تھا وہ بہت امید افزا تھا اور عام طور پر محبان وطن یہ خیال کرنے لگے تھے کہ چونکہ کانگریس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کی گفت و شنید ہو رہی ہے لہذا اس کی کامیابی کا یہ بیان پیش خیمہ ہے۔

مگر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہی جب ہم نے مسٹر جناح کے ۲ دسمبر کے بیان کو پڑھا اس بیان کے بعد بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے سمجھوتہ کی گفت و شنید ختم ہو چکی ہے۔

مسٹر جناح کا یہ بیان نہایت افسوسناک اور مایوس کن ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ابھی ہندوستان کے اچھے دن نہیں آئے ہیں بہرحال وہ بیان حسب ذیل ہے کہ:-

میری خواہش ہے کہ ۲۲ دسمبر کو جمعہ کے دن مسلمانان ہند یوم نجات منائیں اور بطور اطمینان خدا کا شکریہ ادا کریں کہ بالآخر کانگریسی حکومتوں کا خاتمہ ہو گیا مجھے امید ہے کہ تمام ہندوستان کی صوبجاتی ضلع اور ابتدائی مسلم لیگیں اس دن عام جلسے کر کے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کرینگی مسلمانان (جگہ کا نام)، کے اس عام جلسہ کی رائے ہے کہ کانگریسی حکومتوں نے اپنی فیصلہ کن غیر مسلم پالیسی سے کانگریس کے اس دعوی کو بالکل غلط ثابت کر دیا کہ وہ منصفانہ طریقہ پر ایمانداری کے ساتھ تمام مفادوں کی نمایندگی کرتی ہے اس جلسہ کی قطعی رائے ہے کہ کانگریسی وزارت مسلمانوں، دوسری اقلیتوں اور مفادوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کرنے میں ناکامیاب رہی ہے۔

کانگریس وزارت نے فرایض حکومت کی ادائیگی اور لجیسلیچر دونوں میں مسلمانوں کی رائے کی توہین کی ہے مسلمانوں کے تمدن کو برباد کیا ہے اور ان کی مذہبی اور سوشل زندگی میں خلل ڈالا ہے اور ان کے اقتصادی اور سیاسی حقوق کو پامال کیا ہے۔

اختلاف اور جھگڑوں کے معاملہ میں کانگریسی وزارت نے برابر جانبداری سے کام لیا اور مسلمانوں کے مفادوں کے نقصان سے قطعاً لاپرواہ ہو کر ہندوؤں کے کاز کو ترقی دی اور اس کی امداد و معاونت کی۔

کانگریسی حکومت نے مسلمانوں کو نہایت سنگین نقصان پہنچانے کی غرض سے چھوٹے چھوٹے معاملات تک میں افسران ضلع کے جائز اور روزمرہ کے فرایض میں متواتر دخل اندازی کر کے ایسی فضا پیدا کر دی جس کی وجہ سے ہندو پبلک نے یقین کر لیا کہ ہندو راج قایم ہو گیا ہے۔ ہندوؤں [illegible]

حقوق میں مداخلت کی۔ لہذا یہ جلسہ مختلف صوبوں میں کانگریس کے راج کے خاتمہ پر گہرا اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور آج کے دن کو یوم نجات منانے میں بڑی مسرت محسوس کرتا ہے کیونکہ ڈھائی سال تک جو ظلم زیادتی اور ناانصافی ہوتی رہی ہے اس سے نجات مل گئی اور یہ جلسہ دعا کرتا ہے کہ اے خدا مسلمانوں کو ایسی طاقت ڈسپلن اور تنظیم عطا کر جس سے وہ اس قسم کی وزارت کے دوبارہ قیام کو کامیابی سے روکیں اور ایسی سچی ہردلعزیز وزارت قایم کریں جو تمام فرقوں اور مفادوں کے ساتھ انصاف کرے۔

یہ جلسہ ہز اکسلینسی گورنر (جگہ کا نام) اور ان کے مشیروں کی کونسل سے درخواست کرتا ہے کہ مسلمانوں کی جائز شکایتوں اور ان کے ساتھ سابق کانگریسی حکومتوں نے جو ناانصافیاں کی ہیں۔ ان کی تحقیقات کی جائے، اور گورنروں نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت مختلف صوبوں کی حکومتیں اپنے ہاتھ میں لیتے وقت جو اعلان کئے تھے ان کی رو سے مسلمانوں کی ان جائز شکایتوں کو جلد سے جلد دور کر کے عوام کو یقین دلایا جائے کہ نئی حکومت تمام اقلیتوں اور متعلقہ مفادوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہتی ہے

ٹینینسی بل کی منظوری

پنڈت جواہر لال نہرو نے اخباروں کے نام حسب ذیل بیان شایع کیا ہے مجھے خوشی ہے کہ گورنر یوپی نے ٹینینسی بل کی منظوری دیدی ہے اور اب یہ بل قانون ہو گیا ہے ابھی بقایائے لگان کا بل باقی ہے مجھے امید ہے کہ یہ بل بھی جلد قانونی صورت اختیار کرے گا ایک طویل تھکا دینے والی اور انتظار کی جدوجہد کے بعد کسانوں کے کوچے میں پہلا اہم قدم رکھا گیا ہے لیکن ہمارے سامنے سکون سے بیٹھ کر کامیابی پر ناز کرنے کا موقع نہیں ہے۔ کیونکہ اسی ایک قدم کے یہ معنی ہیں کہ یوپی میں کانگریس کے لئے بہت کچھ کام مہیا ہو گیا ہے۔ بہترین قوانین بھی کسی کام کے نہیں اگر لوگ ان سے فائدہ اٹھانا نہ جانتے ہوں اس قانون سے فائدہ اٹھانے کے لئے یوپی کے کسانوں کو ہم سے بہت کچھ مدد لینے کی ضرورت ہوگی ہماری تمام کانگریس کمیٹیوں کو فوراً اس امداد کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ صوبہ کانگریس کمیٹی سے جلدی اس بارے میں ہدایتیں جاری ہونے والی ہیں کہ کیا تدبیریں اختیار کرنا چاہئے اسی اثنا میں ضلع اور منڈل کانگریس کمیٹیوں کے کانگریسیوں کو چاہئے کہ تمام صوبہ کے کسانوں کو یہ اطلاع دیں

آل انڈیا مومن کانفرنس کا ڈیپوٹیشن

۱ دسمبر کو آنند بھون الہ آباد میں آل انڈیا مومن کانفرنس کے ایک ڈیپوٹیشن نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ اس ڈیپوٹیشن میں مسٹر عبدالقیوم انصاری صدر بہار صوبجاتی برانچ مسٹر بشیر احمد انصاری اسسٹنٹ سکریٹری آل انڈیا مومن کانفرنس حکیم حاذق خاں جنرل سکریٹری یوپی صوبجاتی برانچ اور ریاض الدین احمد شامل تھے۔

ڈیپوٹیشن نے اپنی ان تمام مانگوں کی تفصیل بیان کی جو ایک ماہ ہوا پنڈت جی اور راشٹرپتی راجندر پرشاد کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہیں۔

مومنوں کا بیان ہے کہ ہندوستان کے ۹ کروڑ مسلمانوں میں سے ان کی تعداد تقریباً نصف ہے اور ہمارے ساتھ دوسرے غریب طبقوں سے مسلمان سیاست داں ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں جو شریف یعنی اعلی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مومن مسلم لیگ کو اپنا نمایندہ نہیں مانتے انکا یہ بھی مطالبہ ہے کہ تعداد کے تناسب سے ملازمتوں میں ہماری نمائندگی ہو اور ہمارے نمایندے وزیر بھی لئے جائیں

جرمنی اور روس

اخبار "لی جرنل" کا زیورچ نامہ نگار لکھتا ہے کہ روس اور جرمنی کے درمیان بے اعتمادی بڑھتی جا رہی ہے۔ دونوں سویڈن کی کچی دھات پر دانت رکھتے ہیں اور حملہ کرنے کے لئے بہانہ تلاش کر رہے ہیں۔ نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ روس کی خواہشات پر برلن میں بڑی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگر روس ناروے کی طرف رخ کرتا تو جرمنی کو کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن سویڈن کی کانوں پر روس کے قبضہ کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ ماسکو کا بول بالا رہے گا کیونکہ موجودہ صورت حالات میں جرمنی کا روس کی مخالفت کرنا اپنی موت کو بلاوا دینا ہے۔

سویڈن کے معتبر حلقوں کو خطرہ ہے کہ آجکل جرمن اخبارات سویڈن کے وزیر خارجہ موسیو سینڈلر پر شدید حملے کر رہے ہیں۔ خطرہ ہے کہ یہ سویڈن پر جرمن حملے کا پیش خیمہ ہوگا۔ سویڈن کی کیبنٹ میں تبدیلیاں ہونے والی ہیں اور خیال ہے کہ مسٹر سیلنڈر کو کیبنٹ سے الگ کر دیا جائے گا۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی علیحدگی فن لینڈ کے متعلق رویہ کے سلسلہ میں ہوگی نہ کہ جرمنی کے حملوں کی وجہ سے۔

بقیہ آئینہ کانپور

ووٹر لسٹ کونسل

یوپی چیمبر آف کامرس اور مرچنٹس چیمبر آف کامرس نے صوبہ متحدہ کی کونسل کے ووٹران کی فہرست میں جو ۱۰ اکتوبر کو آخری طور پر شایع ہو چکی ہے دو سو نام بڑھانے کے لئے ایک درخواست مسٹر ماکانت ریوائزنگ اتھارٹی کو دی ہے۔ قواعد کے مطابق آخری طور پر فہرست شایع ہو جانے کے بعد صرف گورنر کی منظوری سے نام بڑھائے جا سکتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ دیگر سیاسی جماعتیں اور ووٹران گورنر کو ایک درخواست دینے والے ہیں کہ اس طرح کی درخواست منظور نہ کئے جائے کیونکہ اس سے ہر تیسرے سال ووٹروں کی فہرست تبدیل کرنے کا قاعدہ ناکارہ ہو جانے کا

نقل نوٹس مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۹ء جاری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

نوٹس

معلوم ہوتا ہے کہ اشیائے خوردنی اور دیگر ضروری سامان کے نرخ کی حال کی معتد بہ گرانی کا حقیقی سبب اقتصادی حالات نہیں بلکہ نفع خوری اور سٹہ بازی کا نتیجہ ہے۔ لہذا تنبیہ کیا جاتا ہے کہ نفع خوری اور مال کا اکٹھا کرنا کہ ملکی دوسے ضروری اشیاء کی بھم رسانی [illegible]

آئینہ کانپور

سابق گورنر صاحب کو الوداع

۱ دسمبر کو شام کے وقت ہز اکسلینسی سر ہیری ہیگ اور لیڈی ہیگ لکھنؤ سے بمبئی جاتے وقت کانپور سنٹرل اسٹیشن سے گذرے آپکو الوداع کہنے کے لئے حکام شہر اور معززین شہر اسٹیشن پر موجود تھے مسٹر بی۔ پی۔ سریواستوا چیرمین میونسپل بورڈ اور انکی اہلیہ مسز سوشیلا سریواستوا نے ہز اکسلینسی اور لیڈی ہیگ کو ہار پہنائے۔

میونسپل بورڈ

۱ دسمبر کو میونسپل بورڈ کا معمولی جلسہ مسٹر بی۔ پی سریواستوا کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پنڈت رگھوبردیال بھٹ کی تحریک پر بورڈ کے ساٹھ سالہ ملازمین کو معیاد ملازمت میں ایک سال کی توسیع دی گئی۔ ہم کو خوشی ہے کہ اس فیصلہ سے بورڈ کو ڈاکٹر ایس این تواری ایگزیکٹو افسر صاحب کی خدمات مزید ایک سال تک حاصل ہو سکیں گی۔

یوم لازمی تعلیم

۳ دسمبر کو میونسپل بورڈ کی تعلیمی کمیٹی کے زیر انتظام یوم لازمی تعلیم منایا گیا۔ صبح کے وقت بچوں کے جلوس اسکولوں سے نکالے گئے۔ بچے تعلیم سے دلچسپی پیدا کرنے والی نظمیں پڑھتے تھے۔ لازمی تعلیم کے افسران بھی جلوس کے ہمراہ تھے۔ سہ پہر کے وقت طالبعلموں کے سرپرستوں کی کانفرنسیں چمن گنج۔ پریم نگر۔ بانسمنڈی۔ تلک ہال۔ کرسواں اور صدر بازار میں ہوئیں۔ جنہیں لازمی تعلیم کو مقبول بنانے اور بچوں کو اسکولوں میں بھیجنے کی اپیل کی گئی اور جو شکایتیں بچوں کے سرپرستوں نے کیں انکو درج کر لیا گیا۔ دو اسکولوں کو جن کا اوسط حاضری سب سے زیادہ تھا نقری کپ دیئے گئے لازمی تعلیم کی میعاد کے اندر لازمی تعلیم کا کورس ختم کرنے والوں بچوں کو ۲۵ انعامات دیئے گئے

ڈسٹرکٹ بورڈ کا مشاعرہ

۴ دسمبر کو ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے روراں میں تعلیمی ہفتہ کا افتتاح راؤ سردار سنگھ چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ نے کیا۔ مسٹر سلیمان انصاری کے زیر صدارت ایک مشاعرہ ہوا۔

مزدوروں کیلئے کوارٹر

مسٹر ٹی۔ این سپرو ممبر کمشنر صوبہ متحدہ نے شہر کے ملوں کے مزدوروں کے لئے سرکاری کوارٹر بنانے کی اسکیم بنائی ہے جو جلد ہی منظوری کے لئے گورنمنٹ کے پاس بھیجی جائیگی

ضمانت پر رہائی

مسٹر بی۔ این آغا ڈسٹرکٹ وسشن جج نے مسٹر رام دلارے سابق قیدی کاکوری کیس اور خزانچی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کو ایک ایک ہزار کی دو ضمانتوں اور ایکہزار روپیہ کا مچلکہ لکھنے کے بعد رہائی کا حکم دے دیا ہے۔

ریڈیکل مسلم لیگ

۳ دسمبر کو ریڈیکل مسلم لیگ کا ایک جلسہ مولانا حسرت موہانی کی صدارت میں ہوا جس میں سید جمال الدین کی زندگی اور انکے سیاسی خیالات پر روشنی ڈالی گئی۔ جلسہ میں کئی رزولیوشن پاس ہوئے جنمیں جدے کو جانے والے جہازوں سے پابندی اٹھائے جانے پر اظہار اطمینان کیا گیا اور یہ امید ظاہر کی کہ غلط پروپگنڈے کی وجہ سے لوگ حج کا ارادہ ترک نہ کرینگے۔

ایک دوسرے رزولیوشن میں صوبہ کے کسانوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور گورنر صوبہ سے قانون مزارعین پر اپنی منظوری دیدینے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک تیسرے رزولیوشن کے ذریعہ پنجاب میں مسٹر ایم۔ این۔ رائے کے داخلے کی ممانعت پر حکومت پنجاب پر نکتہ چینی کی گئی۔ [illegible]

پروبیشن سسٹم

یوپی گورنمنٹ نے پہلی مرتبہ جرم کرنے والے ملزموں کی اصلاح کرنے کے لئے پروبیشن سسٹم پر عملدرآمد کرنے کے لئے صوبہ کے مجسٹریٹوں کو سرکلر بھیجا ہے اور پروبیشن آفسر کے ساتھ تعاون کرنے کی ہدایت کیگئی ہے۔ یہ سسٹم صوبے کے ۸ ضلعوں میں نافذ کیا گیا ہے۔

ہماری آواز

ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ حکومت یوپی نے مسٹر احمد حسین بارودی ایڈیٹر ہماری آواز سے تین ہزار روپے کی ضمانت جمع کرنے کا حکم منسوخ کر دیا ہے۔

کرایہ داروں کی انجمن

مسٹر دیوزائن پانڈے کی صدارت میں

کرایہ داران انجمن کا ایک جلسہ ہوا جسمیں مکان کے کرایہ میں کمی کرنے اور مکانوں میں روشنی اور ہوا کا انتظام معقول کرنے کی درخواست مکان مالکوں سے کی گئی۔

دوسرے ملکوں کی نظر میں مسلم لیگ

مولانا حسرت موہانی یورپ اور ممالک اسلامیہ کا دورہ کرنے کے بعد ہندوستان واپس تشریف لائے ہیں۔ آپ نے کانپور میں نمایندہ پریس کو انٹرویو دیتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے ملکوں کے لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مسلم لیگ ہندوستان کی ترقی کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ آپ نے اس بات کا بھی اعتراف کیا ہے کہ وہاں عام طور پر یہ تاثر ہے کہ مسلم لیگ آزادی کی مخالف ہے۔ مولانا نے مزید فرمایا کہ میں نے پارلیمنٹ کے ممبروں اور دوسرے حضرات کو دوران گفتگو میں یہ یقین دلایا کہ ہندوستان کی آزادی کے معاملہ میں مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے۔ ان دونوں میں اختلاف صرف یہ ہے کہ مسلم لیگ اقلیت کے مسئلہ کو لازمی جزو کی حیثیت دیتی ہے۔ اور کانگریس صرف آزادی کے سوال پر زور دیتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اقلیتوں کے مسئلہ کو انقطاعی وقت کے لئے ملتوی کرنا چاہتی ہے۔

مولانا صاحب نے مسٹر جناح کی طرف سے صفائی پیش کرتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ رجعت پسند نہیں ہیں بلکہ سیاست داں اور محب وطن دونوں ہیں۔ وایسرائے کی مشاورتی کمیٹی کی ترتیب کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے مولانا حسرت موہانی نے کہا کہ یہ فیڈریشن کو زندہ کرنے کی ایک کوشش ہے جسے کانگریس کے ساتھ مسلم لیگ مسترد کر چکی ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ وایسرائے نے جو یہ جال بچھایا ہے اس میں مسلم لیگ نہیں پھنسے گی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک مسلم لیگ کا اسپیشل سیشن بلا کر فیڈریشن کے متعلق فیصلہ میں ترمیم نہ کی جائے مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی اور نہ مسٹر جناح اس اسکیم کو منظور کر سکتے ہیں۔

کمپلسری ایجوکیشن ڈے

۳ دسمبر ۱۹۳۹ء بروز اتوار تمام شہر میں "یوم لازمی تعلیم" منایا گیا شہر کے دیگر تعلیمی سنٹروں کی طرح چمن گنج کمپلسری اسکول سنٹر نے بھی مع اپنے نواح کے دیگر سرکاری و غیر سرکاری امدادی مدارس سعیدہ و مسلم یتیم خانہ و تعلیم الاسلام، مکتب اسلامیہ بینجتی کے طلبا کے تعلیمی نظمیں موثر انداز میں پڑھتے ہوئے پورے چمن گنج سرکل کا گشت کیا۔ جس سے پبلک نے خاص اثر لیا۔ ایک بجے سے سرپرستوں کا پبلک جلسہ بصدارت جناب مولوی احمد علی صاحب وکیل منعقد ہوا اور ایک بچوں کے بنائے ہوئے سامان کی نمائش ہوئی جس کا افتتاح جناب حکیم کمال الدین صاحب نے فرمایا۔ حاضرین جلسہ نے علاوہ عام پبلک کے جناب قدوائی صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بھی تھے۔ مقررین نے لازمی تعلیم کے اجراء کی ضرورت اور اس کے بھیجے ہوئے فوائد پر روشنی ڈالی پبلک [illegible]

سبد گل

جرمن وائرلیس نے امریکہ کے نئے قانون غیر جانبداری کے متعلق کہا ہے کہ یہ جنگ سے نفع حاصل کرنے والے یہودیوں کی کارروائیوں کا نتیجہ ہے اس نظریہ میں غالباً نازیوں کے روسی دوست بھی ہاں میں ہاں ملائیں گے اس کا ثبوت یہ ہے:-

ایک امریکن اخبار لکھتا ہے کہ اس قانون کے پاس ہو جانے کے باعث امریکہ سے برطانیہ ڈھائی ہزار جنگی ہوائی جہاز اور فرانس تین ہزار جنگی ہوائی جہاز خریدے گا ہٹلر کی بے چینی کا سبب یہی ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ یہ بے چینی فضول ہے کامریڈ اسٹالن بھی ہٹلر کے پاس ایم مولوٹوف کے دس ہزار اڑتے ہوئے جنگجو الفاظ بھیجدے گا۔

دوران مطالعہ میں ایک دلچسپ چیز ہمارے ہاتھ آگئی ۱۹۲۵ء میں جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا اٹوکر کوئیلز نے ایک اخبار "دو الکیثر" میں روسی کمیونسٹ کو کھلی چھٹی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جس میں یہ الفاظ شامل تھے "تم اور ہم حقیقی دشمن نہ ہوتے ہوئے بھی آپس میں لڑ رہے ہیں، غالباً کبھی ایک ایسی اہم اور خطرناک ضرورت پیش آئے گی کہ تم اور ہم ایک ہو جائیں گے" یہ بات تو ہوکر رہی لیکن ہٹلر نے اپنی کتاب "لین کمف" میں یہ لکھا ہو کہ روس اور جرمنی کی دوستی جرمنی کے خاتمہ کا باعث ہوگی، دیکھنا یہ ہے کہ پیشینگوئی کب تک پوری ہوتی ہے۔

ایم مولوٹوف روسی وزیر خارجہ کہتے ہیں کہ یورپ میں مستقل امن کے قیام کے لئے یہ ضرور ہے کہ جرمنی ہوشیار اور مضبوط رہے لیکن غالباً ان کو معلوم نہیں ہے کہ جرمنی کی مضبوطی ہی وہ چیز ہے جو دوسروں کی کمزوری اور تباہی اور یوروپ میں نقص امن کا باعث بن رہے گی جرمنی کی مضبوطی کن کن چیزوں میں ہے۔

(۱) ہٹلرزم جو تشدد اور جبر کے ہم معنی ہے۔

(۲) سامراجی مقبوضات، مثلاً آسٹریا زیکوسلوکیہ اور پولینڈ وغیرہ۔

(۳) دنیا کے ان حصوں کی تسخیر جس کا تذکرہ ہٹلر کی کتاب "لین کمف" میں کیا گیا ہے، کیا ایم مولوٹوف نے اس کتاب کا مطالعہ نہیں کیا ہے۔؟

وہ اس کا مطالعہ کریں اسے پڑھ کر خود ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان حالات میں دنیا کا امن کبھی قایم نہیں رہ سکتا۔

ادب لطیف

خاموش التجائیں!

از جنابہ شفیق بانو صاحبہ

ایک روز جذبات کے سمندر میں طوفان آیا میں نے گھبرا کر اپنے رہبر سے کچھ کہنا چاہا...... لیکن خاموش نگاہوں کے ساتھ دیکھا اور پھر خاموش ہوگئی کشتی بھنور میں ڈوبنے لگی......

موجوں کے تلاطم نے اپنا خوفناک چہرہ پیش کیا......................

پھر گھبرا کر میں کسی کو دیکھنے لگی نگاہوں میں خاموش التجائیں پیدا ہوکر خاموش ہوگئیں......

مخمور آنکھوں میں دریا کے طوفان کیطرح آنسوؤں کا طوفان آگیا اور آخری مرتبہ پھر آرزو کی.............. کس نے؟......

مایوس نگاہوں نے!!...........

مجھے بچاؤ! مجھے سنبھالو!! میں کوئی دم میں گرتی ہوں........ ڈوبتی ہوں...... جاتی ہوں موجوں کی آغوش میں........... مجھے بچالو......

خاموش التجائیں، کسی نے خاموشی سے سنکر منھ پھیر لیا، اور میں گرتے گرتے بھی خاموش التجائیں کرتی رہی.................

پانی کی لہروں نے مجھے اچھالا بے ہوشی میں بھی آخری مرتبہ آنکھیں کھولیں، اور کسی امید پرحسرت سے دیکھا، کشتی کا ناخدا یہ تماشہ ہنس ہنس کر دیکھتا رہا..........

شاید اسے میرا یہ انداز بہت زیادہ پسند آرہا ہوگا..................

یا خاموش نگاہوں کے چھلکتے ہوئے آنسو سے پیغام مسرت دے رہے ہوں گے۔

اچھا یونہی سہی

میری مایوس التجائیں اگر کسی کی خوشیاں پنہاں ہیں تو میں ایک دفعہ کیا ہزار مرتبہ قربان ہونے کو جذبات و احساسات کے بے پناہ اور بے تھاہ سمندر میں غرق ہونے کے لئے بصد شوق تیار ہوں..........

بس بس میری خاموش التجاؤں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہی رہنے دو۔

لندن یکم دسمبر برطانیہ کے بحری محکمہ نے اعلان کیا ہو کہ بحر شمالی میں تین سو مربع میل کے رقبہ میں دریائے ٹیمز کے دہانہ سے لیکر سٹلینڈ تک سرنگیں بچھی ہوئی ہیں اس لئے جہازوں کو اس علاقہ میں نہیں آنا چاہیے۔

عالم نسواں

میں نے کیوں شادی کی؟

ایک مغربی خاتون کے خیالات

مغربی خاتون مسز ولیم روبنس نے ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون لکھا ہے جس میں یہ بتایا ہے کہ انھوں نے عالم جوانی میں کیوں شادی نہیں کی اور جوانی ڈھلنے کے بعد ایسے کیا خاص اسباب پیدا ہوئے کہ ان کو شادی کرنی پڑی ہم اس دلچسپ اور پر از معلومات مضمون کے بعض حصوں کا ترجمہ ناظرین کی واقفیت کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

اس دنیا میں ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جو چاہے کرے پھر میں نہیں سمجھ سکتی کہ دوسروں کے نجی معاملات میں دخل دینے کے کیا معنی ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتی کہ مجھ سے لوگوں کو یہ سوال کرنے کا کیا حق حاصل ہے کہ میں نے جوانی کے ڈھلنے کے بعد ۴۱ سال کی عمر میں کیوں شادی کی یقینی طور پر کسی کو کوئی حق حاصل نہیں کہ میرے نجی معاملات کے متعلق سوالات کرے اور میں ان سوالات کا جواب دینے کے لئے بھی پابند نہیں لیکن لوگوں کو بہت زیادہ اس چیز پر تعجب ہے کہ میں نے جوانی ڈھلنے کے بعد کیوں شادی کی اس لئے میں اس سربستہ راز کا صاف انکشاف کر دینا چاہتی ہوں تاکہ اس راز کے انکشاف کے بعد لوگوں کو میرے خیالات کا علم ہوسکے، جب میں ایک نوعمر لڑکی تھی اس وقت میرے دل میں بھی دوسری لڑکیوں کیطرح شادی کرنے کا جذبہ پوری طرح موجود تھا جوں جوں میری نوجوانی جوانی میں تبدیل ہوتی رہی یہ جذبہ برابر بڑھتا رہا چنانچہ دوسری لڑکیوں کی طرح میں بھی اپنے شریک زندگی کو تلاش کرنے لگی ابھی میں اپنی شادی کے متعلق کسی کو منتخب نہیں کرسکی تھی کہ یکایک ایک واقعہ میرے سامنے پیش آیا ایک نوجوان نے میری ایک سہیلی سے پہلے تو محبت کی اس کے بعد شادی کرلی لیکن شادی کے ایک سال کے بعد اس نے ایسی حالت میں اپنی بیوی کو چھوڑ دیا جبکہ وہ حاملہ تھی میری سہیلی پر اپنے شوہر کی بے وفائی کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ وہ بیمار ہوگئی اور آناً فاناً اس کی زندگی کا خاتمہ ہوگیا۔

سہیلی کی اچانک موت اس کے بیوفا شوہر کی بدولت ہوئی تھی اس لئے مجھے نہ صرف اس سے بلکہ عام طور پر تمام نوجوانوں سے نفرت ہوگئی اس نفرت کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے یہ فیصلہ کرلیا کہ میں اس وقت تک شادی نہ کرونگی جب تک کہ میں جوان ہوں کیونکہ میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ عام طور پر جوان لڑکیوں سے محض نفسانیت کی خاطر شادی کی جاتی ہے اور نفسانی خواہش کی تکمیل کے بعد ان کو میری سہیلی کی طرح دنیا میں ٹھوکریں کھانے کے لئے تن تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔

میرا یہ خیال محض خیال ہی نہیں تھا بلکہ ایک واقعہ ہے جس کا تجربہ مجھے بعد کو ہوا میں نے ایک دو نہیں ہزاروں ایسی زندہ مثالیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں کہ نوجوان لڑکیوں سے جھوٹی محبت کرکے ان کو فریب میں مبتلا کرلیا گیا اور چند سال کے بعد ان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کرلی گئی یہ امر واقعہ ہے کہ نوجوان لڑکیوں کا شکار کھیلا جارہا ہے اور انکو روزانہ مرد اپنی نفسانیت پر قربان کر رہے ہیں جب میں نے اپنی آنکھوں سے جوان لڑکیوں کا یہ دردناک انجام دیکھا تو میرے لئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ میں کسی مرد پر اعتبار کرتی عالم جوانی میں سیکڑوں مردوں نے مجھ سے شادی کی خواہش ظاہر کی لیکن میں نے ہمیشہ انکار کیا۔ ؎

یہاں تک کہ میری جوانی گذر گئی اور دور جوانی کے گذرنے کے بعد میری عمر چالیس سال سے بھی زیادہ ہوگئی، چالیس سال کی عمر کے بعد جب نہ جوانی باقی رہی اور نہ حسن کی کشش اس وقت ایک شخص نے مجھ سے شادی کی درخواست کی، میں نے اس شخص کا گہری نظر سے مطالعہ کیا اور آخر میں نے اس سے شادی کرلی یہ شخص یعنی میرا موجودہ شوہر مسٹر ولیم روبنس ہے نہ وہ جوان ہے اور نہ میں جوان ہوں اس لئے ہماری شادی نفسانیت کی کمزور ترین بنیادوں پر نہیں رکھی ہوئی ہے بلکہ معاشرتی ضرورتوں نے ہم کو متحد کیا ہے اور میرا عقیدہ ہے کہ ہماری شادی ہمیشہ ہی خوشگوار ثابت ہوگی کیونکہ اس میں خود غرضی کے مقابلہ میں اہمیت اور ضرورت کو زیادہ دخل ہے، میرا خیال ہے کہ ایسی تمام شادیاں ناکام ہوتی ہیں جو نفسانیت کی بنا پر کی جاتی ہیں چنانچہ جوانی کے عالم میں نفسانیت کے علاوہ (کیونکہ) اور کوئی مطلب و مقصد نہیں ہوتا اس لئے عموماً جوانی کی شادیاں ناکام رہتی ہیں میری رائے ہے کہ شادی ہمیشہ زیادہ عمر میں کیجائے، مجھ کو جوانی کی شادیوں سے کہیں زیادہ مسرت اور اطمینان قلب حاصل ہو

بچوں کی دنیا

ایک بہادر دیہاتی لڑکا

از کماری پسپا دیوی صاحبہ

ایک دریا کے پاس کہتے ہیں کہ ایک شہر تھا اور وہاں ایک گھسارا رہا کرتا تھا ایک دن اس کا بیٹا گائیں چراتا چراتا اس جنگل کی طرف نکل گیا گائیں تو چرتی رہیں لڑکا ادھر ادھر پھرنے لگا دل میں آیا کہ دریا پر چلیں وہاں ریل کا پل ہے اور تھوڑی دیر میں ریل آتی ہوگی اس کا تماشا دیکھیں گے لیکن وہاں پہونچکر کیا دیکھتا ہو کہ پل میں آگ لگی ہے اور ریل آنے والی ہے زور سے آئے گی اور ندی میں ایک بارگی گر جائے گی یہ جلا ہوا پل اس کا بوجھ بھلا کیا سنبھال سکے گا ہزاروں آدمیوں کی جانیں جاتی رہیں گی ان کو کسی طرح سے بچانا چاہئے اس کے دل میں یہ بات آئی ہی تھی کہ ادھر ریل کی سیٹی کی آواز کان میں پہونچی اب سوچنے لگا کچھ وقت نہیں رہا مقابل اور ریل کے درمیان میں صرف کوس دو کوس کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا اور پانچ سات منٹ میں یا اس سے پہلے ریل آتی آتی ہوگی اور پھر کچھ بھی نہ ہوسکے گا۔

یہ بہادر لڑکا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے تیر کی طرح پل کی سڑک پر جدھر سے گاڑی آرہی تھی دوڑا انجن چلانے والے نے دور سے اس کو دیکھا اور زور سے سیٹی دیکر بچ جائے نہیں تو ٹکر لگے گی اور مرجائے گا اس کے ساتھ ریل کا زور بھی کم کر دیا جب ریل زوروں پر ہو اور اسے روکنا ہو تو کچھ بھی تو دیر لگے گی اتنی دیر میں ریل آپہونچی اور ریل نے ٹکر مار کر لڑکے کو ایک طرف پھینک دیا۔

اب انجن کے آگے سوپ لگے ہوئے ہوتے ہیں اگر کسی کی جان بچتی ہے تو یہ سوپ جیسی محافظ چیز پٹری پر سے سامنے کی چیز کو اٹھاکر ایک جھکولا دے کر ایک طرف پھینک دیتی ہے۔

اس دیہاتی لڑکے کا بھی ایسا ہی حال ہوا اور وہ ایک طرف جا پڑا اور پل کی طرف سے آگ دکھائی دی۔

ریل کی چال تو ہلکی ہو ہی چکی تھی اب چلانے والے نے اسے اور بھی روکا اور ٹھیک پل کے نیچے وہ ٹھہر گئی سب مسافر دوڑے اور اب لوگوں کو پتہ چلا کہ بہادر دیہاتی لڑکا اتنی جانوں کو بچانے کے لئے کس طرح اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر دوڑ رہا تھا اسے اٹھایا گیا اس کے کئی جگہ شدید چوٹیں بھی آئیں فوراً اسے اسپتال پہونچایا گیا اور کئی مہینے کے بعد وہ اچھا ہوا اسے سرکار کی طرف سے تعلیم حاصل کرنے کا وظیفہ دیا گیا اور اخباروں نے اس کی بڑی بڑی تعریفیں شائع کیں لوگوں کو بچانے کے لئے دیہاتی بھائی دوسرے لوگوں کی جو مدد اپنے اپنے علاقوں میں یا اور کسی جگہ کر سکتے ہوں کریں اور نیکی سے ہرگز نہ چوکیں خدا ان کی مدد کرے گا اور لوگ ان کو ہمیشہ اچھی طرح یاد کریں گے۔

جاپان اور امریکہ کے تعلقات

امریکن سفیر کی جاپانی وزیر سے ملاقات

ٹوکیو ۵ دسمبر امریکہ کے سفیر مسٹر گریون نے آج جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر نومورا سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت کی اور باہمی مشورے کی سپرٹ میں جاپان اور امریکہ دونوں کے تعلقات کے بارے میں غور کیا گیا۔

پردۂ فلم

فلمی معمار

از جناب عبدالعزیز صاحب گل لاہور

عمارتی معمار کو آپ نے دیکھا بھی ہے اور جانتے بھی ہیں۔

جس مکان میں آپ سکونت پذیر ہیں یہ اسی معمار کی دماغی اور عملی محنتوں کا نتیجہ ہے دوران تکمیل مزدور بڑھئی اور لوہار وغیرہ نے اس کی حسب خواہش اشیاء مہیا کیں اور اس نے اس اشیاء کو آپ کی رائے اور طرز جدید کے مطابق ایک عالیشان مکان کی صورت میں تبدیل کر دیا۔

فلمی معمار کو آپ نے شاید دیکھا بھی نہ ہوگا اور جانتے بھی کم ہوں گے عمارتی معمار اور فلمی معمار میں اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ عمارتی ہے اور دوسرا فلمی۔

اول الذکر بڑھئی لوہار اور مزدور وغیرہ اشیاء مطلوبہ بالکل مکمل اور تیار شدہ بہم پہونچاتے ہیں اور وہ ان سب کو مناسب جگہ دیتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی مرضی کے مطابق ان کی شکل و صورت میں ردو بدل بھی کر لیتا ہے۔

موخر الذکر کی اشیاء مطلوبہ ڈائرکٹر ریکارڈسٹ فوٹوگرافر، اور سٹنگ ماسٹر کی متحد کوششوں کا نتیجہ ہوتی ہیں اور اس کا کام ان کو مناسب جگہوں اور وقفوں میں جوڑنا ہے۔

آپ نے ان کا نام تو ضرور سنا ہوگا لیکن اس کی اہمیت کو جاننے کی کوشش نہیں کی اس میں آپ کا بھی کوئی قصور نہیں آپ کو نہ کبھی اس کے متعلق خیال آیا اور نہ آسکتا ہے کیونکہ آپ کا علم صرف یہی ہے کہ ڈائرکٹر فلم کا ناخدا کہانی اسٹوری رائٹر کے تصورات کا مجموعہ ڈائیلاگ مکالمہ نویس کی قلم کا نتیجہ طرزیں میوزک ڈائرکٹر کے تجربہ کا نچوڑ اسٹڈیو مناظر اور سٹنگ ماسٹر کے طفلانہ کھیل صدابندی ریکارڈسٹ کی مشین فوٹوگرافر کا کیمرہ اور تمثیل نگاری اداکار کے جسمانی اعضا کرتے ہیں تو پھر پیچھے رہ گیا کون؟-

اسے فلمی دنیا میں فلم ایڈیٹر کے نام سے لکھا جاتا ہے اس کا کام اخباری ایڈیٹر سے بھی بہت ملتا جلتا ہے (TECHNICIANS) سے فراغت پانے کے بعد فلم لیبارٹری میں داخل ہوتا ہے جہاں اسے دھویا اور صاف کیا جاتا ہے اور اس کے (POSITIVE PRINTS) تیار کئے جاتے ہیں لیبارٹری کے منازل طے کرنے کے بعد فلم ایڈیٹنگ روم میں پہونچتا ہے جو کہ اب اس کی آخری منزل ہے

اسٹوری اور سینریو کے مطابق تمام تر مناظر فلم بند کرنے کے بعد تمام (SHORTS) ایڈیٹر کے ہاتھ سونپ دئے جاتے ہیں جب یہ ٹکڑے ایڈیٹنگ روم میں بھیجے جاتے ہیں تو اس وقت یہ ریلوں (REELS) پر بغیر کسی ترتیب کے لپیٹے ہوئے ہوتے ہیں اور ان کی لمبائی تقریباً ۴۰۰ سو فٹ سے ...۶ فٹ تک ہوتی ہے ہر ریل پر ۹۰۰ سے ۱۱۰۰ فٹ تک فلم لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔

عام فلمیں چودہ یا پندرہ ریلوں پر مشتمل ہوتی ہیں ہر ریل ۹ سے ۱۰ فٹ تک چلتی ہے۔

ایڈیٹر کا کام ان ٹکڑوں کو ایسی ترتیب سے جوڑنا ہے کہ فلم دیکھنے والے کو ہسٹوری کا مفہوم بھی بآسانی سمجھ میں آتا جائے اور فلم کی دلچسپی میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے۔

خاموش فلموں میں ایڈیٹنگ کا کام پروڈیوسروں کی نظروں میں زیادہ اہمیت نہ رکھتا تھا اسی لئے وہ اس کی ترقی کی طرف زیادہ توجہ نہ کرتے تھے وقت کی رفتار کے ساتھ جوں جوں یہ صنعت ترقی کرتی گئی فلم بین بھی اچھی اور بری فلموں پر رائے زنی کرنے لگے اور آرٹ اور ٹیکنیک کی خامیوں کو جانچنے لگے کہ ایڈیٹنگ کا بھی فلم کی کامیابی اور دلچسپی میں کافی حصہ ہے چنانچہ آہستہ آہستہ ایڈیٹروں نے بھی یہ محسوس کیا کہ ایڈیٹنگ کو ؎

؎ اسٹوری اور ڈائیلاگ سے خاص نسبت ہے اور انہوں نے لکیر کے فقیر ہونے کی بجائے نئے نئے طریقوں پر ایڈیٹنگ کرنی شروع کی۔

سوشل، تفریحی اور تاریخی فلموں سے سٹنٹ فلموں کی ایڈیٹنگ مشکل ہوتی ہے۔ سٹنٹ فلموں میں ایڈیٹر کو بڑی احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان فلموں میں کیمرہ ٹرک (CAMERA TRICK) بہت استعمال ہوتے ہیں۔ اور اداکاروں کے ڈپلی کیٹ (DUPLICATE) بکثرت ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں ان فلموں کے پلاٹ بہت پیچیدہ ہوتے ہیں اور عام طور پر اداکار سے ڈبل رول لیا جاتا ہو فلم کا جو حصہ اسے ناپسند ہوا سے یہ کاٹ دیتا ہے اور ڈائرکٹر کے مشورہ سے دوبارہ اس کا (RETAKE) لیا جاتا ہے اور جب تک اسکی حسب مرضی نہ ہو یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

جس طرح مضمون نگاروں کو ایڈیٹر کے قلم سے خوف آتا ہے اسی طرح فلمی افراد کو ایڈیٹر کی قینچی سے ڈر لگتا ہے۔

اقوال زریں

افسردگی کا بہترین علاج مصروفیت ہے۔

دوسروں پر بھروسہ کرنے والے انسان کی ترقی بہت سست ہوتی ہے۔

نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کے حال سے عبرت حاصل کرے اور بدنصیب وہ ہے جو دیکھنے والوں کے لئے موجب سبق ہے۔

غصہ کو محبت سے، برائی کو نیکی سے لالچی کو سخاوت سے اور جھوٹ کو سچائی سے مغلوب کرنا چاہیے۔

اہل دنیا کو دکھانے کے لئے کبھی دست سخاوت دراز مت کرو۔ (حضرت عیسٰے)

حتی الوسع دوسروں کی مدد کرنا اور اس کو بھول جانا ایک بڑی نیکی ہے (شخصے)

جنگ کے لئے برطانیہ کا عظیم پروگرام

لندن ۶ دسمبر دار العوام میں مسٹر آرتھر گرین ووڈ نے ایک سوال اٹھایا جس میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا گیا کہ جنگ کو موثر طریقہ سے چلانے کے لئے کوئی تجویزیں پیش نہیں کی جاتیں، سر سیموئل ہور نے اپنے جواب میں جنگ چھڑنے کے بعد کی برطانیہ کی صنعتی حالت پر تبصرہ کیا اور کہا کہ جنگ چھڑنے کے بعد سے اسلحہ اور دوسری چیزوں کی فراہمی کے لئے ۹ اکروڑ ۵۶ لاکھ پونڈ کے ٹھیکے دئے گئے ہیں اور ۲۱ نومبر سے ۲۸ نومبر تک صرف ایک ہفتہ میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کے ٹھیکے دئے گئے ہیں اسوقت ہتھیار تیار کرنے والے ۱۳ کارخانے ہیں اور مزید ۱۶ کارخانے مکمل ہو رہے ہیں ہتھیار وغیرہ تیار کرانے کے لئے ۲۳ پرائیویٹ کارخانے بن گئے ہیں ٹینکوں اور باربرداری کی گاڑیوں وغیرہ کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء میں یہ تعداد جولائی سنہ ۱۹۳۹ء کی نسبت دس گنہ زیادہ ہوگی۔

جنگ چھڑنے کے بعد سے حکومت نے ایسا پروگرام تیار کیا ہے جس سے ہوائی جہازوں کی تیاری دوگنہ ہو جائے گی ہم دس لاکھ ٹن کے جنگی جہازوں کی تعمیر کے پروگرام کو وسیع کر رہے ہیں بیکاری کے متعلق سر سیموئل ہور نے یہ رائے ظاہر کی کہ شروع سنہ ۱۹۴۰ء میں روزگار آدمیوں کی تلاش کیا کرے گا آدمی روزگار کی تلاش نہیں کیا کریں گے۔

موج تبسم

ماسٹر صاحب درجہ سویم کی جماعت کو حساب سمجھا رہے تھے اور موہن ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا ایک چوہے کو سوراخ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

ماسٹر صاحب جواب نکل آیا موہن۔

موہن چوہے کو نکلتے ہوئے دیکھ کر، جی ہاں صرف دم اندر باقی رہ گئی ہے۔

ہسٹری ماسٹر (حامد سے) حامد! علاؤ الدین خلجی کے مرنے کے بعد کیا ہوا؟

حامد پھر اسے دفن کر دیا۔

ماسٹر (بگڑ کر) بیوقوف! بنچ پر کھڑے ہو جاؤ

حامد بھول گئے، سر، پہلے اسے نہلایا گیا تھا

ایک شخص نے کسی طالب علم سے پوچھا کہ آپ کا اسم شریف کیا ہے؟۔

طالب علم کچھ سوچ کر بولا جناب ابھی تو ہم نے اسم ظرف ہی پڑھا ہے۔

ماسٹر (باپ سے) جناب آپ کا لڑکا جماعت میں بہت کمزور ہے۔

باپ دیکھئے نا ماسٹر صاحب گھر میں دو دو بھینسیں موجود ہیں ایک گائے ہے دودھ کی کمی نہیں پھر بھی نہ معلوم کیوں کمزور ہے۔

دوست آج میں نے آپ کی دولتمندی کی بہت تعریف کی ہے۔

نیا دولتمند کس سے؟۔

دوست انکم ٹیکس آفیسر سے۔

استاد ملک چین کی آبادی اس قدر گنجان ہے کہ جب ہم ایک بار سانس لیتے ہیں تو ایک چینی مر جاتا ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا بار بار جلدی جلدی سانس لینے لگا۔

استاد ارے یہ کیا کر رہا ہے۔

لڑکا چینیوں کا خاتمہ کر رہا ہوں۔

پادری میرا خیال ہے کہ اس ماہ میں تم یہ پانچویں شادی کرنے لگی ہو"؟

دلھن:۔ میرا اصول ہے کہ میں ہمیشہ دلھن ہی بنی رہوں بیوی نہ بنوں۔

دلچسپ معلومات

کیا آپ کو معلوم ہے؟

تپ دق کا بہترین علاج کھلی ہوا میں رہنا ہے

سمندر کی سب سے زیادہ عمیق اور گہری جگہ ہمالیہ کی چوٹی سے ½۱۲ میل دور ہے۔

سورج اور زمین کے درمیان کی دوری ۹ کروڑ بتیس لاکھ میل ہے اور زمین اور چاند کے بیچ کا فاصلہ دو لاکھ پچاس ہزار میل ہے۔

روشنی کی چال فی سکنڈ ایک لاکھ ۸۶ ہزار میل ہے

اور آواز کی چال فی سکنڈ گیارہ سو ۴۰ فٹ ہے

زہرہ ستارہ (سکر تارہ) سورج سے ۶ کروڑ اسی لاکھ میل کی دوری پر ہے، یہ ستارہ ایک گھنٹہ میں ۸۶ ہزار میل چلتا ہے۔

جبل پور (سی پی) میں ایک بہت پرانہ محل ہے جو ایک ہی پتھر سے بنا ہے اس میں کہیں پر بھی کوئی جوڑ نہیں ہے، رانی درگاوتی نے اسے بنوایا تھا جو اکبر بادشاہ کے زمانے میں ہوئی ہیں ایسا انوکھا اور تعجب خیز محل دنیا میں آپ اپنی نذیر ہے

یوروپ کے مشہور پہاڑ "آلپس" کی ایک سرنگ سوا بارہ میل لمبی ہے۔

ایک مدھ مکھی کو سیر بھر شہد جمع کرنے میں چھ ہزار میل کا سفر طے کرنا پڑتا ہے۔

سماترا ٹاپو میں ایک ایسا پھول پیدا ہوتا ہے جس کی چوڑائی ایک گز کے قریب ہوتی ہے۔

دنیا میں یہودی ہی ایک قوم ہے جو کھیتی کا پیشہ یعنی زراعت نہیں کرتی ہے۔

دنیا میں سب سے پرانا شاہی خاندان چین کا ہے اس خاندان کا ایک سو بائیسواں بادشاہ چین میں حال تک حکومت کر رہا تھا جسے چینیوں نے نکال دیا یہ بادشاہ ابھی تک زندہ ہے

افسانہ

لیڈر کی محبوبہ

از جناب شورش صاحب کاشمیری

کوئی دس سال کا ذکر ہے کہ میں اپنے دار المطالعہ میں بیٹھی دہلی نیشنل کا تازہ پرچہ دیکھ رہی تھی کہ میری پیاری سہیلی "فرخندہ" مجھ سے ملنے آئی اور بولی :۔

سارہ چلوگی؟

کہاں! میں نے کہا۔

"نوجوان پولیٹکل کانفرنس میں"

فرخندہ نے جواب دیا۔

میں نے کہا ہاں خیال تو میرا بھی تھا بہت اچھا ہوا جو تم آگئیں پہلا اجلاس کے بجے شروع ہوگا فرخندہ چار بجے شام ساڑھے تین ہو چکے ہیں اب ہمیں چلنا چاہیے۔

میں اچھا تو پندرہ منٹ ٹھہر دیں کپڑے بدل لوں، فرخندہ ذرا جلدی کرو

میں نے اسی وقت ڈرائنگ روم میں جا کر ایک نیلی ساڑھی پہنی اور مناسب و موزوں لباس تبدیل کرکے فرخندہ کے ساتھ ہو لی ہمارے گھر سے پنڈال تک دس منٹ کا راستہ تھا جب ہم وہاں پہونچے تو اجلاس شروع ہونے میں ابھی دس بارہ منٹ کا وقفہ تھا جس طرف نگاہ اٹھتی تھی آدمیوں کا ایک جنگل نظر آرہا تھا پنڈال کی سجاوٹ اور سادگی گلزار ارم بنی ہوئی تھی اتنے میں پنڈال کے بڑے گیٹ کی طرف سے انقلاب زندہ باد کا شور اٹھا لوگوں کی نظریں بڑے دروازے کی طرف دوڑیں معلوم ہوا کہ صدر کانفرنس تشریف لا رہے ہیں قریب قریب پندرہ بیس منٹ نعروں کا وہ جوش و خروش رہا کہ کانوں پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی ساڑھے چار بجے صدر استقبالیہ نے اپنا ایڈریس پڑھنا شروع کیا اور تقریباً ایک گھنٹہ تک انھوں نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کئے رکھا جب صدر استقبالیہ اپنی تقریر ختم کر چکے تو صدر کانفرنس نے زندہ باد کے نعروں کے مابین اپنا ایڈریس شروع کیا سب سے پہلے آپ نے پنڈال کے چاروں طرف ایک چھلکتی ہوئی نگاہ ڈالی نشست گاہ زنانہ صدر صاحب کے بالکل قریب یعنی دائیں جانب تھی میں اور فرخندہ پہلی قطار کی درمیانی دو کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔

صدر کانفرنس جن کا نام میں آیندہ سطروں میں عرض کروں گی ایک خوبصورت اور چوبیس سالہ نوجوان تھا چہرے سے بشاشت اور دلیری ٹپکتی تھی رسیلی آنکھوں میں شباب کی حسین سرمستیوں کیساتھ ساتھ حب وطن کا خمار بھی نظر آرہا تھا پاؤں میں مطلا جوتی چست پائجامہ نیلے رنگ کی اچکن اور ترکی ٹوپی نے اس خوبصورت جوان کو مکمل شباب و حسن بنا دیا تھا۔

جب اس نوجوان نے اپنی تقریر کا آغاز کیا تو بچے، بوڑھے، جوان، عورت، مرد سب ہی جھومنے لگے جوش و ہیجان کا سمندر کروٹیں لینے لگا ہر جملہ میں رعنائی خیال ندرت استعارہ اور جدت تشبیہ کے نظارے رقص کرتے ہوئے دکھائی دینے لگے تقریر کیا تھی انقلاب و جوانی کا ایک طوفان تھا جو امنڈا چلا آرہا تھا عورتیں اور مرد فقرے فقرے پر زندہ باد کے نعرے بلند کر رہے تھے جب صدر کانفرنس نے دو گھنٹہ کی مسلسل اور دھواں دھار تقریر کے بعد نوجوانوں کو ان الفاظ میں خطاب کیا کہ۔

اے نوجوانو! آؤ ضرورت وقت تمہیں بلا رہی ہے، آزادی کی پریاں تمہارے خون سے اپنے چہرے کا غازہ بنانا چاہتی ہیں اٹھو! جاگو!! ہوشیار ہو جاؤ!!! اخمدار گیسوؤں نگاہوں کے تیروں اور لبوں کی سرخیوں پر مرمٹنے والو! حوران آزادی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہو تو آہنی زنجیروں، تشدد کے تیروں اور خون کی ہولیوں کا خیر مقدم کرو۔

میری زبان سے بے اختیار مسٹر جاوید زندہ باد کا نعرہ نکل گیا اگرچہ تمام عورتوں نے میری ہمنوائی کی لیکن جاوید کی نگاہیں میری طرف اٹھیں اور پھر جھک گئیں جاوید ان الفاظ کے ساتھ بیٹھ گیا لوگوں پر ایک مدہوشی اور غنودگی سے طاری ہوگئی اور ہر شخص اس جادو بیانی پر ستائش و تحسین کے پھول بکھیرنے لگا صدر استقبالیہ نے بیس پچیس منٹ تک مسٹر جاوید صدر کانفرنس کے اس ہنگامہ پرور انداز بیان پر تعریفی کلمات کہے لیکن جاوید کی وہ نگاہیں جو اپنے آخری الفاظ کے خاتمہ پر میری طرف اٹھیں تھیں اس مختصر عرصہ میں میرے دل سے کچھ کہہ رہی تھیں وہ جوان جو ابھی تیر نظر کے شہیدوں پر لب کشائی کر رہا تھا اپنی دزدیدہ نگاہوں کو بار بار میرے چہرے پر ڈال رہا تھا یا یوں سمجھئے کہ خود بھی شہید نظر ہو کر مجھے بھی شہید نظر کر رہا تھا۔

جب اجلاس ختم ہوا اور میں فرخندہ کے ہمراہ واپس گھر کی طرف لوٹی تو میں نے محسوس کیا کہ میرے دل میں ایک جلن اور ایک اضطرابی کیفیت بڑھ رہی ہے۔

کانفرنس کا دوسرا اجلاس اگلے دن دس بجے صبح تھا میں نے یہ رات جس بیقراری سے بسر کی اس کا اظہار بے سود ہے بس یہ سمجھئے کہ وہ لب جو اجلاس سے پہلے نغموں سے کھیلا کرتے تھے اس رات آہوں کا مسکن بنے ہوئے تھے۔ وہ آنکھیں جنھوں نے کبھی آنسوؤں کی صورت تک نہ دیکھی تھی وہ آج خود آنسو بن چکی تھیں، وہ دل جو اطمینان و مسرت میں ڈوبا رہتا تھا ایک نامعلوم جلن سے تڑپ رہا تھا۔ باقی بر صفحہ ۸ کالم اپر

سول نافرمانی پر مہاتما جی کا مضمون

بمبئی ۳ دسمبر. مہاتما گاندھی نے آج کے "ہریجن" میں "پیچیدہ صورت حالات" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ برٹش گورنمنٹ کو پریشان کرنے کے لئے سول نافرمانی جاری نہیں کی جاسکتی. آپ نے مزید لکھا ہے کہ مستقبل قریب میں سول نافرمانی کے اعلان کا کوئی امکان نہیں اور چرخہ کاتنے اور عدم تشدد پر کاربند رہنے کی اہمیت پر زور دیا ہے. ذیل میں پورا مضمون دیا جاتا ہے:۔

پنڈت جواہر لال نہرو فطرتاً جمہوریت پسند ہیں انہوں نے یو پی پراونشل کانگریس کمیٹی کی ایگزیکٹیو کونسل کے ممبروں اور میرے درمیان آزادانہ بات چیت کا انتظام کیا. مجھے ڈر تھا کہ اس بات چیت کے نتیجہ کے طور پر ہمارے راستے جدا ہوجائیں گے مجھ جن کانگریسیوں سے بات چیت کرنا پڑی ان میں کئی ایسے تھے. جو چرخہ اور عدم تشدد پر ہنسی اڑاتے تھے. لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی جب میں نے دیکھا کہ وہ دونوں پر اعتقاد لے آئے ہیں یہ صورت حالات میرے اور کانگریس دونوں کے لئے پیچیدہ ہے.

میں نہیں جانتا کہ کیا ان کانگریسیوں کی جن کا اگلے روز مجھ پر اعتقاد تھا. رہنمائی کی بھاری ذمہ داری منظور کرکے میں نے دانشمندی کی ہے. کیا وہ جدوجہد میں میری رہنمائی کے لئے ضرورت سے زیادہ قیمت نہیں ادا کی ہے.

اعتقاد کے بغیر وفاداری کرتے ہیں تو کیا یہ انکے لئے اور میرے لئے مناسب ہے. کیا میں انھیں کامیابی کی منزل تک لے جاسکتا ہوں؟ اگر میں امن کے دور میں مفید نہیں تو جدوجہد کے دور میں کیونکر مفید ہو سکوں گا؟

جب تک آزادی حاصل نہیں ہوتی. کانگریس کا انہ سے برسرپیکار رہے گی. ہماری جدوجہد ہرگز ختم نہیں ہوتی. محض بستر اور بڑی تیاریوں کے لئے سول نافرمانی معطل کی گئی تھی. تیاری کے دوران میں جو کانگریسی ہدایات پر عمل نہیں کرتے وہ یقیناً سرگرم فرائض کے لئے سپاہی بننے کے اہل نہیں تاہم میں ان اصحاب پر عدم اعتماد کا اظہار نہیں کرتا. جنہیں الہ آباد میں میں نے مخاطب کیا تھا. ان کے متعلق جو بات درست ہے وہ دوسرے صوبوں کے کانگریسیوں کے بارے میں بھی سچی ہے. پس میں اس ذمہ داری کو قبول کرتا ہوں.

میں ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کانگریسی اصحاب ہریجن کا باقاعدہ مطالعہ اپنا اصول بنالیں گے. گویا یہ ایک ہفتہ وار بلیٹن ہے جس میں انکے لئے ہدایات درج ہیں.

بے صبر کانگریسیوں کے لئے میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مجھے فوری طور پر سول نافرمانی کے اعلان کا امکان نظر نہیں آتا. محض برطانیہ کو پریشان کرنے کے لئے سول نافرمانی جاری نہیں کی جاسکتی سول نافرمانی اس وقت جاری کی جائے گی جب بالکل ناگزیر ہو جائے گی. اغلباً جو گورنمنٹ کی چھیڑ چھاڑ کے نتیجے کے طور پر ہوگی. مجھے وائسرائے یا وزیر ہند کی نیت پر شبہ نہیں. اس کے ساتھ ہی مجھے اس بات پر کوئی شبہ نہیں کہ وہ غلطی پر ہیں. کیونکہ وہ اس پرانے راستے سے جس کے وہ عادی ہوچکے ہیں جو پرے نہیں جاسکتے. ہمیں چاہیئے کہ انھیں سنبھلنے کا موقعہ دیں. اچانک ہی غلط فہمیاں دور نہیں ہوسکتیں.

ہمیں ہندوستان اور سمندر پار کی رائے عامہ کو صحیح واقعات سے روشناس کرنے کے لئے حقیقی پروپیگنڈا کرنا چاہیئے. ہم اچانک ہی وہ تمام غلط فہمیاں دور نہیں کرسکتے. الجھن میں نہ صرف برٹش گورنمنٹ پھنسی ہوئی ہے بلکہ کانگریس بھی، ہم اس امر واقعہ کو غلط قرار نہیں دے سکتے کہ کئی غیر کانگریسی مسلمانوں کا نیک نیتی سے یہ خیال ہے کہ کانگریسی وزارتیں مسلمانوں کی شکایات کی طرف مناسب توجہ نہیں دیتیں. کانگریسیوں نے عدم تشدد کو اپنا اصول بنایا ہوا ہے. اس لئے انھیں غیر کانگریسی مسلمانوں کی شکایات کی طرف توجہ دینا ہوگی. یہ کہنے کا کوئی فائدہ نہیں کہ یہ شکایات فضول ہیں بلکہ ہمیں ان پر سنجیدگی سے غور کرنے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ بالکل بے بنیاد ہیں. صبر و تحمل اور فراخدلی سے کام لینا چاہیئے.

میرا کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ ان شکایات کے متعلق کوئی توجہ ہی نہیں دی گئی. میں صرف اس امر واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ شکایات موجود ہیں. اسلئے ہمیں یہ ثابت کرنے کے لئے وقت دینا چاہیئے کہ شکایات میں کچھ بھی نہیں اور اگر مزید تحقیقات پر ہمیں غلطیاں معلوم ہوں تو انھیں درست کرنا چاہیئے ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں اور دنیا پر یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ کانگریس کسی بھی فرقہ کے خواہ وہ مسلمان ہو یا اور کوئی مفاد قربان کرکے آزادی حاصل کرنے کی خواہشمند نہیں.

اقلیتوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے ہمیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے. اپنے درمیان تھوڑے سے تھوڑے آدمیوں کے حقوق کے لئے یہ احتیاط عدم تشدد کا اہم اصول ہے.

جیسا کہ یہ امر واقعہ ہے اگر یہ درست ہے کہ برٹش گورنمنٹ سے یہ امید کرنا غلط ہے کہ وہ آزادی کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے فرقہ وارانہ اتحاد کی کوشش کریگی تو یہ بھی درست ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے اختلافات ہماری پیشقدمی کے راستہ میں شدید رکاوٹ ہیں. اگر مسلم لیگ اور دوسرے ہمارے ساتھ ہوں تو ہمارا مطالبہ ناقابل استرداد بن جائے. جب تک ہم ان بیرونی مشکلات کا حل نہیں کرلیتے. سول نافرمانی کا خیال ہی کیونکر کیا جاسکتا ہے.

ہماری اندرونی کمزوری کچھ کم بڑی نہیں. میرے نقطہ نظر کے مطابق چرخہ اور عدم تشدد میں ایک گہرا تعلق ہے. جس طرح ایک مسلح سپاہی بننے کے لئے کم از کم صفات نہایت ضروری ہیں. اسی طرح عدم تشدد پر کاربند سپاہی میں بھی چند صفات ہونی نہایت ضروری ہیں. ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ چرخہ کاتنے اور اس سے وابستہ طریق کار میں نہایت ہوشیار رہنا چاہیئے.

ایک سپہ گری تعمیری کام میں مشغول رہتا ہے اور لاکھوں فاقہ کشوں کے لئے چرخہ کاتنے سے زیادہ کوئی آسان اور اچھا تعمیری کام نہیں ہوسکتا. اور سب سے زیادہ بات یہ ہے کہ جب سے عدم تشدد کا پروگرام معرض وجود میں آیا ہے. چرخہ اس کا اہم جزو رہا ہے. عدم تشدد پر مبنی تہذیب اس تشدد سے مختلف ہے جو تشدد کے لئے قائم کی جاتی ہے. کانگریسیوں کو اس بنیادی امر واقعہ کے متعلق شک وشبہ میں نہیں رہنا چاہیئے.

میں نے یہ بات ہزاروں مرتبہ کہی ہے. اور آج اسے پھر دہراتا ہوں کہ اگر لاکھوں اشخاص سوراج کے لئے اور عدم تشدد کی سپرٹ میں چرخہ کاتیں. تو سول نافرمانی کی ضرورت ہی نہ رہے گی. یہ ایک ایسی تعمیری جدوجہد ہوگی جو دنیا نے کبھی نہ دیکھی ہوگی یہ دشمن کو تبدیل کرنے کا نہایت موثر طریقہ ہے.

ورکنگ کمیٹی نے مجھے اپنا نمائندہ بنانے کی خواہش ظاہر کی تاکہ جب کبھی ضرورت ہو گفت وشنید کی جائے اور اگر گفت وشنید میں ناکامی ہو تو سول نافرمانی کی تحریک شروع کردی جائے یہ ایک بوجھ تھا جسے میں منظور نہیں کرسکتا تھا. سیگاؤں میں الجھے ہونے کی وجہ سے مجھے عوام سے براہ راست کوئی تعلق نہیں میں محض ورکنگ کمیٹی کی باقاعدہ رہنمائی اور ہدایات سے ہی کام کرسکتا ہوں. میں آخر تک گفت وشنید جاری نہیں رکھونگا اگر مجھے اس بوجھ سے سبکدوش کردیا جائے تو مجھے خوشی ہوگی. لیکن جب تک مجھے ورکنگ کمیٹی اور کانگریسی عوام کا اعتماد اور عقیدت حاصل ہو. اور جب تک میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ مجھے مطلوبہ خاصیتیں حاصل ہیں. میں اپنی ذمہ داری سے ہرگز پہلو تہی نہیں کرونگا.

نواب صاحب چھتاری کا بیان

لکھنؤ ۳ دسمبر. پنڈت جواہر لال نہرو نے آگرہ میں ہندوستانی سول سروس کے متعلق جو تقریر کی تھی. اس کے بارے میں نواب صاحب چھتاری نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے:۔

آج کے اخبارات میں حیرت کے ساتھ یہ خبر پڑھی کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے صوبہ کی سول سروس کی نہایت عام اور اہانت آمیز طریقہ پر مذمت کی ہے کیونکہ گذشتہ دور میں اس صوبہ کی حکومت سے میرا تعلق رہا ہے اور میں نے مختلف حیثیتوں میں کام کیا ہے. اس لئے اس مسئلہ میں اظہار خیال کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں.

میرے دل میں پنڈت جی کے خیالات کی بڑی عزت ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ انھیں غلط اطلاعیں دی گئی ہیں. ورنہ وہ سول سروس کے خلاف اس قدر شدید الزام نہ لگاتے. پنڈت جواہر لال نہرو نے "سول سروس" کا لفظ استعمال کیا ہے جس میں امپیریل اور پراونشل دونوں سروسیں یعنی ہندوستانی اور یوروپین ایک ہی حیثیت سے شامل ہیں.

آفیشیل زندگی میں میرا ان سروسوں کے ملازموں سے تعلق رہا ہے لہذا میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ یہ لوگ نہایت قابل اور وفادار ہیں بعض اوقات میرا سابقہ بعض ایسے افسران سے پڑا جو حکومت کی پالیسی کے مقابلہ میں اپنے نقطہ نظر کو پیش کرنا چاہتے تھے لیکن اس سے مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچی بلکہ امداد کا موجب بن گیا کیونکہ اس طرح تصویر کا دوسرا رخ بھی میرے سامنے آجاتا تھا لیکن جب ایک مرتبہ پالیسی کا فیصلہ ہو جاتا تھا تو پراونشل اور امپیریل دونوں سروسوں کے ملازم وفاداری کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتے تھے. پنڈت جواہر لال نہرو نے اس مسئلہ پر اس قدر عام طریقہ پر تبصرہ کیا ہے کہ تفصیل کے ساتھ معاملہ کی جانچ کرنا ناممکن ہے کیونکہ کوئی چیز تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کی گئی ہے. مجھے یاد ہے کہ میری ہی عدم موجودگی میں بہت سی کانگریسی وزارتیں ان سروسوں کے ملازموں کی شاندار الفاظ میں تعریف کرچکی ہے.

ہندوؤں کو متحد کرنیکی تحریک

کلکتہ ۳ دسمبر. کل شام البرٹ ہال میں سر منمتھا ناتھ مکرجی صدر بنگال پراونشل ہندو مہا سبھا کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جسمیں متعدد ہندو لیڈروں نے بنگال کے ہندوؤں سے اپیل کی کہ ہندوؤں کو مستحکم کرنے کی تحریک میں شرکت کریں اور کلکتہ میں جو آل انڈیا مہا سبھا کا اجلاس ہونے والا ہے اس کی کامیابی کے لئے کوشش کریں

مقرروں نے اس الزام کی تردید کی کہ ہندو مہا سبھا ایک فرقہ وارانہ جماعت ہے. ان حضرات نے فرمایا کہ ہندوؤں کی فطرت ہی ایسی ہے کہ وہ فرقہ پرست نہیں بن سکتے. ہماری تحریک کی بنا قومیت پر ہے. ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہندوؤں کے جائز حقوق اور مفادوں کی حفاظت کے لئے انھیں مستحکم اور منظم کیا جائے.

مرہٹی اخباروں کی کانفرنس

بمبئی ۳ دسمبر. مرہٹی اخباروں کی ایک کانفرنس ہوئی جسمیں تقریباً ۷۰ ڈیلیگیٹ شریک تھے. کانفرنس میں ان تمام مشکلات پر غور کیا گیا. جو جنگ چھڑنے کے بعد اخبارات کو پیش آئی ہیں.

پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس

لنڈن ۵ دسمبر. دارالعوام میں مسٹر چیمبرلین نے اعلان کیا کہ فوج کی سپلائی کے معاملات پر غور کرنے کے لئے ایک روز پارلیمنٹ کا خفیہ اجلاس ہوگا.

سر جگدیش پرشاد اور سر محمد ظفر اللہ

دہلی ۵ دسمبر. اب جبکہ وایسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل میں کانگریس اور مسلم لیگ کے نمائندے کی شرکت فی الحال خارج از بحث ہے. اس مسئلہ کے متعلق قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں کہ ایگزیکٹیو کونسل کے دو موجودہ ممبران سر جگدیش پرشاد اور سر محمد ظفر اللہ کا جانشین کون ہوگا. جن کی میعاد آیندہ اپریل میں ختم ہو رہی ہے. اول الذکر کے جانشین کے لئے بالعموم سر گرجا شنکر باجپئی کا نام لیا جارہا ہے. البتہ سر ظفر اللہ کے جانشین کے متعلق کوئی تذکرہ نہیں ہے. البتہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سر عبدالقادر کو جو انکی جگہ لا ممبر کے طور پر کام کررہے ہیں مستقل طور سے اس عہدہ پر مقرر کردیا جائے گا. عنقریب ہی اس سلسلہ میں سرکاری اعلان ہونے کی توقع ہے.

حکومت روس کے رویہ کی مذمت

لنڈن ۵ دسمبر. مسٹر کرنسکی نے جو سابق وزیر اعظم روس کے صاحبزادے ہیں. ڈیلی ٹیلیگراف میں ایک خط شایع کرایا ہے جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس نے پولینڈ کی آزادی کا اعلان کرایا تھا اور فن لینڈ کو آزادی کا اعلان دیا تھا میں ان مصیبت زدہ ملکوں کو ہٹلر اور اسٹالن کو دشمنان انسانیت کے مقابلہ میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں، روس بنا ہیں ایک ایسا ملک ہے جہاں انسانی حرص نے جنگ اور شکست کی خواہش کی کیونکہ بالشویک ظلم سے بچنے کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے.

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا سرکلر

الہ آباد ۳ دسمبر. آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر سے صوبہ کانگریس کمیٹیوں کو سرکلر جاری ہوا ہے کہ پرائمری ممبروں کی فہرست تیار کرکے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس مع ایک نقشہ کے بھیجی جائے. دفتر سے ایک یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ صوبوں کو مقررہ حدود میں تقسیم کیا جائے اور کانگریس کے آئین کے مطابق ذیلی کمیٹیوں کی نشستوں کا تعین کیا جائے.

دشمن کا براڈکاسٹ نہ سنو

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) عراق اور حجاز اور بحرین کی حکومتوں نے حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے ہوٹلوں اور اسٹارنٹوں وغیرہ کے مالکوں کو ہدایت کی ہے. کہ دشمن کے ملک سے جو تقریریں عربی میں براڈکاسٹ ہوتی ہیں انکے سننے کی ممانعت ہے اس لئے اسوقت ریڈیو نہ کھولے جایا کریں.

سیگفریڈ لائن کا فوٹو لے لیا گیا

پیرس ۴ دسمبر. گذشتہ ۳ ماہ کے دوران میں ہوائی لڑائی کے متعلق جو سرکاری بیان شایع ہوا ہے. اس میں بتلایا گیا ہے کہ فرانس کے ہوائی جہاز نازی ہوائی جہازوں پر بازی لے گئے.

گشتی ہوائی جہازوں کا ذکر کرتے ہوئے کمیونک میں لکھا ہے کہ ہوائی جہاز ۲۸۰ میل کی بلندی تک اڑے اور دشمن کے ہوائی جہازوں اور طیارہ شکن توپوں سے انکا مقابلہ ہوا. اس کے باوجود انکا پرواز کامیاب رہا سار، موزیل اور رائن مورچہ کے سو سے زیادہ فوٹو لئے گئے اور ان سے سیگفریڈ لائن کا حال معلوم ہوا.

وزیر اعظم فن لینڈ کا براڈکاسٹ

لنڈن ۵ دسمبر. فنلینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ریٹی نے امریکہ کو براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ فنلینڈ کی حکومت اپنی آزادی اور غیر جانبداری کی پالیسی کو ختم کئے بغیر جس حد تک جاسکتی ہے جانے کو تیار ہے اور جو مطالبے پیش کئے جائیں. ان پر غور کرسکتی ہے. ہمیں نہ کسی نے امداد دی ہے اور نہ امداد کا یقین دلایا ہے. واقعات نے ہمیں اپنی آزادی کے لئے ہتھیار اٹھانے پر مجبور کردیا ہے

یو.پی کے نئے گورنر لکھنؤ پہنچ گئے

لکھنؤ ۵ دسمبر. یو پی کے نئے گورنر سر مورس ہیلیٹ لیڈی ہیلیٹ اور اپنے اسٹاف کے ہمراہ آج صبح یہاں پہنچے. سر ہیری ہیگ اور دیگر سرکاری افسران نے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا.

ایکسرے کے ماہر کا انتقال

پیرس ۵ دسمبر. ایکسرے کے ماہر پروفیسر ولینٹ کا انتقال ہوگیا ہے. حال ہی میں انکے ۱۴ آپریشن کئے گئے.

یو.پی میں تین لاکھ ان پڑھوں کو پڑھا لکھا بنا دیا گیا

لکھنؤ ۴ دسمبر. تعلیم بالغان کی اسکیم کی پہلی سالگرہ دسمبر کے وسط میں منائی جائے گی. جس کے لئے سارے صوبہ میں تیاریاں شروع ہوگئی ہیں. تازہ ترین اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سال میں ۲½ لاکھ ان پڑھ بالغوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیا گیا ہے. یہ تعداد پوری طرح یقینی ہے کیونکہ ابھی بہت سے ضلعوں سے رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے.

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ سال لوگوں سے پڑھائی کا ایک عہد لیا گیا تھا جس میں صوبے کے مردوں اور عورتوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ سال میں ایک ان پڑھ آدمی کو پڑھانے لکھانے کا عہد کریں یا وہ اسکیم کو ترقی دینے کے لئے دو روپیہ کا مقررہ چندہ دیں. اسکیم کے کام پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاہدوں کے پورا ہونے کے راستہ میں بڑی دشواریاں پیش آئیں گذشتہ سال چالیس ہزار روپے سے زیادہ جمع ہوئے تھے.

معلوم ہوا ہے کہ اس سال والنٹیر مختلف قیمتوں کی پڑھائی کی مہریں فروخت کرینگے اور انکی بکری سے جو روپیہ اکٹھا ہوگا اسے تعلیم بالغان کی ترقی پر صرف کیا جائے گا.

۱۸ دسمبر کو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

الہ آباد ۵ دسمبر. آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری نے کانگریس ورکنگ کمیٹی کے تمام ممبروں کو باضابطہ طور پر اطلاع دی ہے کہ ۱۸ دسمبر اور بعد کی تاریخوں میں وردھا میں ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوگا.

تازہ جڑی بوٹیاں

حیدر آباد دکن (بذریعہ ڈاک) چونکہ عام طور پر یہ شکایت ہے کہ یونانی اور آیورویدک دوائیں تازہ نہیں ملتیں. اس لئے حکومت نظام کے محکمہ زراعت نے یہ تجربہ شروع کیا ہے کہ ریاست کے اندر اہم جڑی بوٹیاں اگائی جائیں. فی الحال یہ کام تین علاقوں میں شروع کیا گیا ہے. باہر سے بیج منگائے جارہے ہیں

دیاسلائیوں کی برآمد ممنوع

جموں ۵ دسمبر. ریاست جموں وکشمیر نے حدود ریاست کے اندر ویسٹرن انڈیا اسٹیٹس ایجنسی کی ریاستوں کے علاقوں سے دیاسلائیوں کی برآمد ممنوع قرار دیدی ہے.

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ

لنڈن ۵ دسمبر. آج دارالامرا میں لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء اور گورنمنٹ آف برما ایکٹ ۱۹۳۵ء میں بعض لحاظ سے ترمیم کرنے کے لئے ایک بل پیش کیا. بل کی پہلی خواندگی باضابطہ طور پر پاس ہوگئی.

آسام کی وزارت میں تین وزیر شامل

شیلانگ ۵ دسمبر. گورنر آسام سر رابرٹ ریڈ نے آج تین اور وزیروں سر عبدالمتین چودھری خان بہادر سید عبدالرحمن اور مسٹر مارس ڈوڈن سے حلف وفاداری اٹھوایا.

معلوم ہوا ہے کہ وزارت میں ایک اور وزیر شامل کیا جائے گا.

لیگ کونسل کا اجلاس

لنڈن ۵ دسمبر. حکومت برطانیہ نے سکریٹری جنرل بین الاقوامی لیگ کو مطلع کیا ہے کہ لیگ اسمبلی اور کونسل کے اجلاس میں وہ اپنا نمائندہ بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے.

فن لینڈ کے وزیر کا بیان

لندن ۴ر دسمبر مسٹر جارج گرہن برگ وزیر فنلینڈ مقیم لندن نے معاصر "ہندوستان ٹائمز" کے نمایندے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ تاریخ میں اس سے زیادہ جارحانہ اقدام کبھی نہیں ہوا تھا جیسا کہ روس نے فن لینڈ پر کیا ہے اور یہ اس لئے نہیں ہوا کہ ہم سے روس کو کوئی خطرہ تھا نہ کوئی پرانہ تصفیہ تھا جسے ہم طے نہیں کرنا چاہتے تھے بلکہ ہمارا قصور یہ تھا کہ ہمنے اپنے وطن میں آزاد مرد اور عورتوں کی حیثیت سے رہنے کا حق ختم نہیں ہونے دیا اس لئے ہمارا کاز ان تمام قوموں کا کاز ہے جو آزادی سے محبت کرتی ہیں اور جو بین الاقوامی تہذیب کے حق میں ہیں فنلینڈ پر حملہ سے اسکینڈ یویا کے تمام ملکوں کو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے لیکن اگر فن لینڈ اس جنگ میں ہار گیا تو اس کے نتیجے تمام دنیا پر اثر ڈالے بغیر نہیں رہ سکتے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس جنگ میں ہمیں ہر اس ہندوستانی کی ہمدردی حاصل ہے جو آزادی سے محبت کرتا ہے اور تشدد سے نفرت کرتا ہے ہمیں اپنے آدمیوں کے استقلال ہمت اور خاکشی پر وشواس ہے اور اپنے کاز کے انصاف پر مبنی ہونے کا اعتماد ہے ہم آخر دم تک لڑیں گے چاہے کچھ بھی نتیجہ کیوں نہ ہو جب سوویٹ کی قائم کی ہوئی کٹھ پتلی حکومت کا ذکر آیا تو وزیر موصوف نے کہا کہ وہ پانچ چھ آدمی ہیں جنھیں اسٹالن نے مقرر کر دیا ہے اور جو سرحد فنلینڈ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہیں۔

ہماری مخالفت کی یکجہتی ظاہر کر دے گی کہ یہ کوشش کتنی بیکار ہے ان لفظوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ روس دنیا کو دھوکہ نہیں دے سکتا، وزیر موصوف کا کمرہ خوبصورت مگر بہت سادہ تھا، فن لینڈ کی آرائش کی کچھ چیزیں تھیں اور ایک اخبار لٹکا ہوا تھا جس میں جلی حرفوں میں درج تھا کہ فن لینڈ ہار نہ مانے گا۔

فن لینڈ کی اپیل

پیرس ۴ر دسمبر بین الاقوامی لیگ سے فن لینڈ نے جو اپیل کی ہے اس کے متعلق سرکاری حلقوں میں مکمل خاموشی اختیار کی ہوئی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ کونسل کا اجلاس طلب کرنے سے پہلے تمام ممبروں سے مشورہ کی ضرورت ہے اور فرانس نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا خیال ہے کہ ۹ر دسمبر کو فن لینڈ کے معاملہ پر لیگ کونسل کا اجلاس ہوگا اور اس کی صدارت بلجیم کرے گا، سوویٹ یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ جب لیگ کونسل فن لینڈ کے معاملہ پر غور شروع کرے گی تو روس اس سے علاحدہ ہو جائیگا۔

ارجنٹائن کے وزیر خارجیہ نے موسیو انول کو ایک تار بھیجا ہے کہ حکومت ارجنٹائن کا خیال ہے کہ فن لینڈ پر روس کے حملہ کے پیش نظر اس کو لیگ سے نکال دیا جائے گا۔

سید عبد اللہ بریلوی کا بیان

بمبئی ۴ر دسمبر سید عبد اللہ بریلوی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

چند دن ہوئے اخبارات میں اعلان کیا گیا تھا کہ دہلی میں نیشنلسٹ مسلمانوں کی ایک کانفرنس کی جا رہی ہے چنانچہ نومبر کے آخر میں میں نے مولانا ابو الکلام آزاد سے ملاقات کرکے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا لیکن انھوں نے کانفرنس سے اپنی لاعلمی ظاہر کی اور فرمایا کہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔

مولانا آزاد نے یہ بھی فرمایا کہ اس موقعہ پر یہ کانفرنس محض غیر ضروری ہی نہیں ہے بلکہ اس سے بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی مجھے اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس خیال سے نیشنلسٹ مسلمانوں بیشتر تعداد اتفاق کرے گی اور مجوزہ کانفرنس کے کنوینر مولانا نور الدین بہاری سے اتفاق رائے نہیں کرے گی جو اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ ہم کانگریس کو کسی اقلیت سے اور خاص کر مسلم اقلیت سے سمجھوتہ نہیں کرنے دیں گے کیونکہ ہم ۱۹۱۶ء کی حماقت کو دہرانا نہیں چاہتے ۱۹۱۶ء میں کانگریس اور مسلم لیگ میں جو سمجھوتہ ہوا تھا خواہ اس میں کچھ ہی نقایص ہوں مگر یقیناً اس سمجھوتہ نے ۱۹۲۰ء کی تحریک میں تاریخی ہندو مسلم اتحاد کے لئے راستہ پیدا کر دیا تھا موجودہ حالات اس زمانے کے حالات سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہیں کیونکہ اس وقت بھی ہم جنگ میں گھرے ہوئے ہیں کانگریس اور مسلم لیگ دونوں ملک کی آزادی چاہتی ہیں۔

نیشنلسٹ مسلمانوں کو یقین ہے کہ ہندو مسلم اتحاد کے بغیر ہندوستان کی آزادی حاصل کرنا ناممکن ہے اس وقت ہندو مسلم اتحاد کا حصول ہی ملک کے سامنے سب سے اہم مسئلہ ہے نیشنلسٹ مسلمانوں کی اس سے زیادہ کوئی خواہش نہیں ہے کہ ہندوستان کے ہندو و مسلمانوں میں کوئی فوری باعزت سمجھوتہ ہو جائے انھیں امید ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر ایم اے جناح کے درمیان جلد ملاقات ہوگی اور اس کے نتیجہ میں اس قسم کا کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

نیشنلسٹ مسلمان اس خوشگوار نتیجہ کے حصول کے لئے امداد کریں گے اس کے راستہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کریں گے جیسا کہ مولانا ابو الکلام آزاد کا خیال ہے مجوزہ کانفرنس سے بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو جائیں گی اور کانگریس لیگ گفت و شنید کے راستے میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی، مجھے امید ہے کہ مجوزہ کانفرنس کے آرگنائزر اس کے انعقاد کے خیال کو ترک کر دیں گے۔

سویڈن کی زبردست تیاریاں

سٹاک ہوم ۵ر دسمبر سویڈن میں یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ روس اور فن لینڈ کی لڑائی نے جو صورت اختیار کر لی ہے اسنے سویڈن کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو لام بندی کا حکم دیدے بیان کیا جا رہا ہے کہ چالیس ہزار مزید سپاہی طلب کئے گئے ہیں جنکو ملا کر اب سپاہ کی تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہونچ گئی ہے جو کہ معمولی حالت میں جتنی سپاہ رہتی ہے اس کا چوگنا ہے، فن لینڈ کی طرف سے لڑائی کے متعلق اہل سویڈن کی خواہش کے بارے میں یہ پوزیشن ہے کہ اگر وہ سویڈن کی سرزمین پر بھرتی نہ ہوں تو کوئی قانون ایسا نہیں ہے جو ان کو غیر ملکی حکومت کی طرف سے لڑنے کے لئے راستہ میں مانع ہو سویڈن کی راجدھانی اسٹاک ہوم کو خطرناک صورت حالات پیدا ہونے پر خالی کرنے کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں اسکے متعلق اسکیم تیار کر لی گئی ہے اور لوگوں کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ خود اپنا انتظام کریں اسکا یہ مطلب نہیں ہو کہ سویڈن جلد ہی کوئی خطرہ محسوس کر رہا ہے، بیان کیا جاتا ہو کہ موجودہ کونلفش کیبنٹ کی مدت بہت کم ہوگی اور وہاں ایک ایسی حکومت قایم کرنے کے لئے زبردست تحریک شروع ہو رہی ہے جو فنلینڈ کی عملاً امداد کرنیکی حامی ہو

جرمنی کی آبدوز کشتیوں کو زبردست نقصان

لندن ۵ر دسمبر جرمنی کی پن ڈوبی کشتیوں پر جو بہت سے شدید حملے کئے گئے ہیں ان کے بارے میں رائٹر کا بحری نامہ نگار انکشاف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ پن ڈوبی کشتیوں کے جو ۴۴ اقیدی انگلینڈ میں اس وقت ہیں وہ وہی لوگ نہیں ہیں جو ڈوبی ہوئی کشتیوں پر سوار تھے ڈوبی ہوئی کشتیوں کے بچے ہوئے بہت کم لوگ ہیں۔

نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ آبدوز کشتیوں کی مہم کی کامیابی کا راز یہ تھا کہ ان کے ناخدا اول درجہ کے تربیت یافتہ لوگ تھے لڑائی چھڑنے سے دو ہفتے پہلے جرمن آبدوز کشتیوں کے کمانڈر اور جہازی اعلیٰ درجہ کی تربیت حاصل کئے ہوئے تھے، ان لوگوں کو تربیت حاصل کرنے میں پورے سات سال کا وقت خرچ کرنا ہوتا ہے، اور اس وقت جو اندازہ لگایا گیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان جہازیوں کی اکثریت تباہ ہو چکی ہے نئی آبدوزوں کے جہازی ناتجربہ کار نوجوان ہیں نامہ نگار مزید لکھتا ہے کہ ۲۶ر نومبر سے ۲ر دسمبر تک ۹۹ فی صدی جہازوں کو دریائے ٹیمز کے دہانہ میں پن ڈوبی کشتیوں یا سرنگوں سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہونچا۔

فن لینڈ کے ۱۱ ہوائی جہاز تباہ

ماسکو ۶ر دسمبر ماسکو سے ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ ہوائی حملہ میں روس کے دو جہاز تباہ ہوئے اور دو جہازوں کو فنش علاقہ میں مجبوراً اترنا پڑا، فن لینڈ کے گیارہ ہوائی جہاز تباہ ہوگئے۔

بحکم جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر ڈیرہ پور مقام کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی

نمبر مقدمہ ۳ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر ڈیرہ پور مقام کانپور ضلع کانپور

مادھو پرشاد وغیرہ — مدعی

مسماۃ پرتاپ کنور وغیرہ — مدعا علیہ

بنام مسماۃ پرتاپ کنور زوجہ کنور جے نرائن سنگھ ساکن موضع چندورہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور۔ — مدعا علیہ

مسماۃ پرتاپ کنور زوجہ جے نرائن سنگھ ساکن موضع سمالوں پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور واضح ہو کہ مدعیان نے تمہارے نام نالش بابت استقرار کاشت کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء بوقت دس بجے دن بمقام دورہ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جواب ہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ر ماہ دسمبر ۱۹۳۹ء کو جاری کیا گیا

دستخط حاکم عدالت بخط انگریزی

(مہر عدالت)

قیمتوں پر کنٹرول

لکھنؤ ۵ر دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے یوپی سرکار کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت قیمتوں پر کنٹرول کرنے کے اختیارات دے دئے ہیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایک ہفتہ یا کچھ زیادہ دن سے صوبہ میں کھانے کی ضروری چیزوں کی قیمت ایکدم بڑھ گئیں ہیں، کہا جاتا ہے کہ نفع بازی کا کاروبار اچانک قیمتوں کی اس تیزی کا ذمہ دار ہو حکومت یوپی صورت حالات کو بغور دیکھ رہی ہے اور اس سلسلہ میں بہت جلد کوئی سخت قدم اٹھانے والی ہے۔

فن لینڈ کے شمالی علاقہ میں گھمسان لڑائی!

لندن ۶ر دسمبر. واشنگٹن سے تازہ ترین اطلاع ملی ہے کہ اہل امریکہ فنلینڈ پر روس کے حملے سے بہت ناراض ہیں اور وہ اہل فن لینڈ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں. ان کی عملی ہمدردی اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ امریکہ سے بہت سے ہوائی جہاز فن لینڈ کی امداد کو روانہ ہو گئے ہیں جن کے ہوا باز بھی امریکن ہی ہونگے.

فن لینڈ کی لڑائی کے بارے میں تازہ اطلاع ہے کہ پٹسامو اور سالمیوری کے قریب فن لینڈ والے مقابلے کی زبردست تیاریاں کر رہے ہیں. جہاں کہ انکو جلد ہی روسی حملہ کا خطرہ ہے. اس علاقہ میں بڑی گھمسان لڑائی ہو رہی ہے. روسی فوج بہت آگے بڑھ گئی ہے اور سمندر اور ریل کے راستے بڑی تعداد میں روسی فوج وہاں پہنچ رہی ہے.

ہلسنگی اور دیگر شہروں میں تیسرا دن بڑی بے چینی سے گذرا. شمالی علاقہ میں فنش فوج مقابلہ کی تیاری کر رہی ہے. آج روس کے ہوائی جہاز دکھائی دیئے لیکن انہوں نے بم نہیں برسائے. آج لوگوں کو زبردست خطرہ تھا کہ روس کا زبردست ہوائی حملہ ہوگا لیکن آج حملہ نہیں ہوا. اس سے لوگوں کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ روس نے حملہ کو کل کے لئے اٹھا رکھا ہے جبکہ فن لینڈ کی آزادی کی ۲۱ ویں سالگرہ منائی جائے گی. اور روس نے انکو کل تک کے لئے بخشدیا ہے تاکہ تباہی اور سالگرہ دونوں ایک ساتھ ہی آپڑیں.

۶۴ روسی ٹنک پکڑ لئے گئے - اور ۸۰ ہوائی جہاز تباہ

لندن ۶ر دسمبر. تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ فنلینڈ کے تینوں مورچوں پر روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں. روس نے فن لینڈ کے علاقہ "ٹیری یوکی" میں نقلی حکومت قایم کر رکھی ہے وہاں فنش فوجوں نے گولے برسانا شروع کر دیئے ہیں.

کریلیا کے علاقہ سے فنش فوجوں کی کامیابی کی اطلاع ملی ہے. بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ۶۴ مزید روسی ٹینک برباد کر دیئے. اس علاقہ میں اب تک ۸۰ ہوائی روسی جہاز تباہ کئے جا چکے ہیں. پٹسامو بندرگاہ میں بھی فنش فوجوں نے روسی فوجوں پر گولے برسائے. جھیل لڈوگا کے شمال میں بھی دو روسی ہوائی جہاز گولی مار کر گرا دیئے گئے. پہلے یہ خبر آئی تھی کہ فنش ہوائی جہازوں نے پرسوں "مرمانسک" (روسی بندرگاہ) پر گولہ باری کی روس کی طرف سے اس خبر کی تردید کی گئی ہے اور اسے بیہودہ بتایا گیا ہے. جھیل لڈوگا کے شمال میں روسی فوجیں بڑھتی جا رہی ہیں. سات پیدل اور چار ٹنک والی ڈویژنیں جمع کر دی گئی ہیں. ان میں آدھے سے زیادہ کریلیا کے علاقہ میں اتار دی گئی ہیں. کہا جاتا ہے کہ روسی فوجوں نے فنلینڈ کے اندرونی علاقوں میں گھسنے کی ناکامیاب کوشش کی.

نیوز کرانیکل کا اظہار خیال

لندن ۶ر دسمبر. مہاتما گاندھی نے اخبار نیوز کرانیکل میں مسٹر چیمبرلین کو جواب دیتے ہوئے جو بیان شایع کرایا ہے اس پر ایک لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں اخبار مذکور رقمطراز ہے.

مسٹر گاندھی کے پیغام کا دوستانہ لہجہ اور عبارت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان قابل اطمینان سمجھوتہ کی امید ابھی تک گاندھی جی نے نہیں چھوڑی ہے. برطانیہ کو اس سے زیادہ اطمینان اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہندوستانی قومی جذبات کی راہ کو دینے کے لئے سمجھوتہ ہو جائے. کیونکہ جس آزادی کا ہم تحفظ کر رہے ہیں وہ ایسی آزادی ہے جسے ہندوستان کی قومیں چاہتی ہیں. سوال صرف یہ ہے کہ اس کے لئے موزوں منزل کیسے حاصل کی جائے.

روسی عوام سے فنلینڈ کی اپیل

لندن ۶ر دسمبر. فن لینڈ کے ریڈیو سے روس کے لوگوں کے نام ایک اپیل براڈکاسٹ کی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے فن لینڈ کو روس کے لوگوں سے کوئی پرخاش نہیں ہے اور وہ روس کے خلاف ہرگز لڑنا نہیں چاہتا بلکہ وہ اپنے پڑوس کے ساتھ پہلے کی طرح امن سے رہنا چاہتا ہے. روسی لوگوں کو اپیل میں یاد دلایا گیا ہے کہ فن لینڈ نے زار شاہی سے ایک صدی تک جنگ کر کے کس طرح اپنی آزادی حاصل کی تھی. اپیل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ روسی لوگ فنش لوگوں کی بہادری کے کارنامے اپنے بزرگوں سے پوچھ سکتے ہیں اور یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ سوویٹ گورنمنٹ نے فن لینڈ کے ساتھ ایسی جس لڑائی میں پھانس دیا ہے. اس میں وہ (روسی) آسانی سے نہ جیت سکیں گے.

فنلینڈ کو روزویلٹ کا پیغام

لندن ۷ر دسمبر. پریزیڈنٹ روزویلٹ نے فن لینڈ کی آزادی کی ۲۱ ویں سالگرہ کے موقع پر فن لینڈ کے صدر کے نام جو پیغام بھیجا ہے وہ خلوص کے جذبات سے بھرا ہوا ہے اس میں فنلینڈ کو بہت سراہا گیا ہے. پریزیڈنٹ روزویلٹ دوسرے ملکوں کو ان کی قومی تقریبوں کے موقعہ پر جو رسمی پیغامات بھیجا کرتے ہیں ان سے اس پیغام کی نوعیت مختلف ہے. پیغام میں یہ امید کی گئی ہے کہ فن لینڈ کی مصیبت کے یہ دن جلد ختم ہو جائیں گے اور خوشی اور امن کا دور بحال ہوگا جبکہ فن لینڈ کے لوگ اپنی انسٹی ٹیوشنوں کو جو انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے قایم کی ہیں پوری آزادی کے ساتھ ترقی دے سکیں گے.

ترکی کو روس کی تنبیہ

برلن. سرکاری جرمنی خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار متعین ماسکو نے اطلاع دی ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کے خاص اخبار کمنٹرن نے ایک طویل مضمون شایع کیا ہے جس میں ترکی کو سخت تنبیہ کیگئی ہے اس اخبار نے لکھا ہے کہ اتحادی اس جنگ کو بلقان تک پھیلانے کی کوشش کریں گے تاکہ جرمنی کے خلاف فوجی محاذ وسیع کیا جائے اور اس کارروائی کے لئے ترکی کو مرکز بنانا مقصود ہے.

برطانی ہوائی جہاز جرمنی پر

لندن ۷ر دسمبر. برطانی فوجی ہوائی جہازوں نے شمال مغربی جرمنی کے اوپر اڑان کی. جرمنی نے اسے تسلیم کیا ہے. جرمنی کے سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہاز جرمنی کے بحر شمالی والے ساحل پر اڑے. توپوں سے ان پر گولے چلائے گئے. برطانی جہازوں نے بم نہیں برسائے.

روس کی اطلاع

ماسکو ۷ر دسمبر. تازہ روسی سرکاری کمیونک میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ فاکناے کریلیا میں روسی فوجیں بہت دور تک بڑھ گئی ہیں. پٹسامو سے ۲۰ میل آگے تک انکا دخل ہو گیا ہے اور بعض مقامات پر فنلینڈ کے علاقہ کے اندر ۴۰ میل تک روسی فوجیں بڑھ گئی ہیں ہلسنکی جو فنلینڈ کی راجدھانی ہے بالکل خالی ہو گیا ہے اور فنلینڈ کے دوسرے بڑے بڑے شہر بھی خالی ہو رہے ہیں. فنلینڈ سے بھاگے ہوئے لوگ جن دیہاتوں پر سوار تھے انکا پتہ نہیں ہے.

گورنر یوپی ٹیننسی بل کی منظوری دیدی

لکھنؤ ۷ر دسمبر. گورنر یوپی سر ہیری ہیگ نے چارج دینے سے پہلے یوپی ٹیننسی بل پر اپنی منظوری کی مہر ثبت کر دی ہے. یہ منظوری گورنر جنرل اور وزیر ہند سے مشورہ کرنے کے بعد دی گئی ہے. یہ بہت اہم قانون تھا جو کانگریس کی حکومت نے پاس کیا تھا اور اس سے یوپی کے کسانوں کی کایا پلٹ ہو جائے گی. اور انکو بڑا زبردست فائدہ پہنچے گا. اس سلسلہ میں ۱۵ اکتوبر کو کسان ڈے بھی منایا گیا تھا.

حکومت ہند نے اختیارات دیدئے

لکھنؤ ۷ر دسمبر. معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند نے یوپی گورنمنٹ کو اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت نرخوں پر کنٹرول کرے.

لیگ سے اٹلی کی علیحدگی

روم ۷ر دسمبر. لیگ آف نیشنز سے اٹلی کی علیحدگی

اور دسمبر سے عمل میں آجائیگی. اس دن وہ آخری مرتبہ لیگ کا چندہ ادا کرے گا.

گورنر صوبہ سرحد کا اعلان

پشاور ۶ر دسمبر. ہز ایکسیلنسی گورنر صوبہ نے انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے ماتحت مندرجہ ذیل بلوں پر اپنی منظوری دے دی ہے جو اسمبلی صوبہ سرحد میں ۱۴ ستمبر سے ۲۸ ستمبر تک کے اجلاس میں پاس ہوئے تھے.

کینیسی ایکٹ زرعی قرضوں کا امدادی قانون.

قرآن شریف کی فروخت پر پابندی عاید کرنے کا قانون پرائمری تعلیم صوبہ سرحد کا ترمیمی ایکٹ پنجاب میونسپل ترمیمی بل تفریحات کی ڈیوٹی کا ترمیمی بل.

گورنر صوبہ سرحد نے فنڈ ۵ بل پر اپنی منظوری روک لی ہے اور مندرجہ ذیل بل گورنر جنرل کی منظوری کے لئے مخصوص کئے ہیں.

کورٹ فیس ترمیمی بل اور موٹر ویکل ٹیکس ترمیمی بل

ملازمت ٹیکس پر غور کرنا ملتوی

نئی دہلی ۶ر دسمبر. سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ گورنر جنرل نے یوپی کے ملازمت ٹیکس بل پر غور کرنا ملتوی کر دیا ہے. گورنر جنرل اس بل کے بارے میں وزیر ہند کے ساتھ مشورہ کر رہے تھے جو کہ گورنر یوپی نے انکے روبرو برائے غور پیش کیا تھا. ملک معظم کی حکومت کی رائے میں قانون بنانے کے متعلق صوبجاتی حکومت کی ۴۶ ویں مد کی رو سے ٹیکس لگانے کے جو اختیارات صوبجاتی حکومتوں کو دیئے گئے تھے. انکا ہرگز یہ منشا نہیں تھا کہ اس کے اتنے وسیع معنی لئے جائیں گے. جتنے کہ اس بل کے ذریعہ سے لئے گئے ہیں. اس خیال سے کہ اس جیسے اہم معاملے کے بارے میں کوئی شبہ نہ رہے ملک معظم کی حکومت کا خیال ہے کہ پارلیمنٹ سے کہا جائے کہ وہ اس بارے میں اپنے ارادے اور منشا کو صاف اور واضح کرے اور اس خیال کے پیش نظر ملک معظم کی حکومت نے یہ ارادہ کر لیا کہ پارلیمنٹ میں ضروری ترمیم کے لئے جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ پیش ہونے والا ہے. اس میں اس بل کے متعلق ترمیم بھی شامل کر دی جائے تاکہ دفعہ ۴۶ کے متعلق تمام شکوک دور ہو جائیں.

جرمنی پر برطانی جہازوں کا گشت

لندن ۶ر دسمبر. برطانی محکمہ ہوا نے اعلان کیا ہے کہ کل شام کو برطانی ہوائی جہازوں نے شمالی جرمن علاقہ پر کامیاب گشت کیا.

باجلاس جناب پنڈت سورج نرائن صاحب تواری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم اکبرپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸ ایکٹ نمبر ۲۶ سنہ ۲۶ء

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۹۲۶ دفعہ ۷۹

چونکہ بمقدمہ نالش کنور جے نرائن سنگھ ڈگریدار موضع روگاؤں پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور بنام تم لاری سنگھ وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ تاریخ صادر ہوئی اور مبلغ ۴۱ للعہ جو ازروئے ڈگری واجب الادا ہے اسکی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے.

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۲۶	۱۳	۳
خرچہ نالش	۶	۴	۶
سود بابتہ زراصل و خرچہ نالش	۲	۴	۶
خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۱۴	۰
سود بابتہ خرچہ اجرائے ڈگری	۰	۱۴	۰
	۴	۰	۰
میزان	۴۱	۴	۳

اور چونکہ آجکی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے. لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم اجودھیا سنگھ ولد بدی سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع منگٹا پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زرمذکور یعنی مبلغ ۴۱ للعہ جو ازروئے ڈگری واجب الادا ہے اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے کہ جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ.

تفصیل آراضی

پرگنہ موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
اکبرپور . روگاؤں	۳۱۸/۱	[illegible]
	۳۱۹/۲	[illegible]
	۳۳۱	[illegible]
	۳۳۸	[illegible]
	۳۶۹	[illegible]
	۳۷۰	[illegible]
		۱۶

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

روسی فوجیں ۵۴ میل آگے تک بڑھ گئیں

اسلو ۶ر دسمبر. روس کے دفتر خارجہ سے ناروے کے بحری بیڑہ کو سرکاری طور پر مطلع کیا گیا ہے کہ فن لینڈ کے دونوں ساحلوں کی یعنی خلیج فن لینڈ اور خلیج بوتھنیا کی آج دوپہر سے ناکہ بندی کر دی جائیگی روس نے اسکا سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے ماسکو سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ روسی فوج نے فنلینڈ کی ڈیفنس لائن منرہیم کو توڑ دیا ہے. اس علاقہ میں روسی فوج

لیڈر کی محبوبہ

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵

المختصر یہ ہستی بےگناہ ہستی! جو اس وقت تمہیں خطاب کر رہی ہے۔ اس خوبصورت شکاری کا شکار ہو چکی تھی۔ جو دوسروں کو بچانے کی تلقین کرتا ہوا خود ایک معصوم زندگی میں ہلچل پیدا کر چکا تھا۔

دوسرے دن فرخندہ کسی خاص وجہ سے نہ آسکی چنانچہ میں اکیلی ہی چلی گئی۔ اجلاس ہوا۔ تقریریں ہوئیں۔ قراردادیں منظور کی گئیں۔ جوش و خروش کا اظہار ہوتا رہا نعرے بلند کئے گئے لیکن میں جاوید! آہ جاوید!! کی جمیل صورت پر نظریں گاڑے بیٹھی رہی۔ میری بیقراریاں! نا معلوم بیقراریاں لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گئیں — !!

اگرچہ جاوید بھی میری طرف بار بار دیکھتا رہا لیکن "صدارت کے منصب کا احترام" اس کی دلی کیفیات کو بےحجاب نہ کرسکا۔ مگر جب جلسہ اجلاس ختم ہوا اور لوگ گھروں کو واپس ہونے لگے تو میں نے محسوس کیا کہ جاوید نوجوان جاوید کی پیاری نگاہیں خاموش الفاظ میں اظہار محبت کر چکی ہیں۔

کانفرنس کو گذرے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا لیکن پھر جاوید کی صورت نظر نہ آئی وہ بیقراریاں اور نیم شبی آہیں جن کی بنیاد پڑ چکی تھی اب روز بروز استوار ہو رہی تھیں۔

دماغ و دل کا اطمینان اور تسکین بے اطمینانی اور بیتابی میں تبدیل ہو چکے تھے۔ جاوید کو میں نے اس سے پہلے بھی دیکھا تھا۔ لیکن تازہ واقعہ کا جو اثر میرے دل پر ہوا وہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ یہ معلوم ہو رہا تھا جیسے میں سب کو برباد کر چکی ہوں۔

ایک دن شام کے وقت میں غمگین و مضطرب جمنا کی ایک شاداب و خوش رنگ پہاڑی کی برتن تنہا بیٹھی ایک گہری فکر میں تھی کہ اچانک ناگہاں میں نے جاوید کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ وہ میری طرف خراماں خراماں چلا آرہا تھا۔ اوہو آپ یہاں بیٹھی ہیں۔ جاوید نے استفسار آمیز لہجہ میں کہا میں نے جواب دینے کی نسبت خاموشی کو ترجیح دی۔ وہ پھر بولے۔

کیا آپ خیریت سے ہیں۔

جی ہاں! میں نے شرم و حیا سے ملتے جلتے الفاظ میں کہا۔

اس سے آگے ہماری گفتگو ہوئی۔ میں ضروری نہیں سمجھتی کہ اس داستان کو شب ہجر یا زلف یار کی طرح دراز کروں۔ ہاں اتنا کہونگی کہ محبت کا عملی اظہار ہو گیا عشق و محبت کا پیمان باندھا گیا۔ وہ جاوید جو آج سے ایک عشرہ پہلے دنیا کو حمنار گیسوؤں نگاہوں کے تیروں اور آنکھوں کی مستیوں سے بچنے کی تلقین کر رہا تھا۔ خود شکار ہو گیا۔

لیکن ہماری محبت لمحہ بہ لمحہ بڑھتی گئی۔ جاوید اگرچہ لاہور کا رہنے والا تھا۔ اس نے اپنا عارضی مسکن جمنوں ہی کو بنا لیا تھا اور اپنے قیام جمنوں کو اپنی صحت یابی کا سبب ظاہر کر رہا تھا۔ چنانچہ اکثر ملک کے اخبارات میں اس کی دعائے صحت کا اعلان شایع ہوا کرتا تھا۔ جس میں قوم کے اس نونہال کی صحتیابی کے لئے خلوص و صدق کے الفاظ میں دعائیں کی جاتی تھیں۔

میں اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی تھی۔ میرے والد سی۔ آئی۔ ڈی میں ایک ممتاز عہدہ پر متمکن تھے۔ آپ جانتے ہیں قومی کارکن اور سی۔ آئی۔ ڈی آپس میں ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں۔ چنانچہ میرے والد مرحوم سے نوجوان پارٹی ہمیشہ شاکی رہتی تھی اور ان میں سے اکثر نوجوانوں کی کوشش ہوتی تھی کہ ان کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے۔

ایک رات میں اور میرے والد ڈرائنگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک عقب سے پستول چلنے کی آواز آئی۔ میں گھبرا گئی۔ اور ایک دردناک چیخ کے ساتھ میز کے پیچھے چھپ گئی لیکن جب میں نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو وہ فرش بروم تو ڑ رہے تھے اور گولی انکے سینے کے پار ہو چکی تھی۔ میں دوڑ کر اپنے والد سے لپٹ گئی۔ اتنے میں امی جان بھی آگئیں اور ہم نے بے اختیار رونا شروع کر دیا۔

پولیس کا وہ کانسٹبل جو ہماری کوٹھی کے بڑے دروازہ پر پہرہ دیا کرتا تھا۔ اس نے بھاگنے سے پہلے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ ملزم آہ وہی نوجوان تھا جس نے میرے اطمینان کی دنیا میں آرزوں کا تلاطم آفریں طوفان پیدا کر رکھا تھا۔ میں جاوید کو ہتھکڑی لگے ہوئے دیکھکر حیران و ششدر رہ گئی میرے دل میں بھڑکتے ہوئے انتقام و نفرت کے شعلوں نے محبت اور رحم کے سامنے سپر ڈالدی

پولیس نے مقدمہ میں مجھے ایک بہت بڑے گواہ کی حیثیت سے پیش کیا۔ لیکن جاوید کی رحم طلب نظروں اور محبت کے لمحات رفتہ نے مجھے اسے بچانے پر مجبور کر دیا۔ میں نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا۔

جاوید بالکل بےگناہ ہے۔ اس رات وہ محض مجھ سے ملنے آیا تھا۔ میں اپنی محبت کا اقرار کرتی ہوں عدالت میں پیش شدہ خطوط میرے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ میں یہ خطوط وقتاً فوقتاً جاوید کو لکھتی رہی ہوں۔ اس رات بھی جاوید کو میں نے بلایا تھا۔ اصل ملزم جسے میں اچھی طرح پہچان سکتی ہوں۔ کانسٹبل کی غفلت کے باعث بھاگ نکلا ہے جاوید کو میرے ساتھ باتیں کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ہے۔ جاوید بالکل بےگناہ ہے۔

عدالت نے میری شہادت کے بعد جاوید سے حاضر ضمانت تا سماعت مقدمہ مانگ لی۔ جو اسی وقت داخل کر دی گئی۔ کچھ دنوں مقدمہ جاری رہا لیکن آخر میں مجسٹریٹ نے ملزم کو جرم لگائے بغیر بری کر دیا۔

اس دوران میں جاوید مجھ سے کئی بار ملا۔ اور میری نوازش بے پایاں کا اعتراف نہایت عجز و احترام سے کرتا رہا۔

ایک دن جاوید میرے پاس آیا اور مجھے ہمیشہ کے لئے اپنی بنا کر کلکتہ لے جانے پر خواہش ظاہر کی۔ میں تھوڑی سی حیل و حجت کے بعد تیار ہو گئی۔ فیصلہ ہوا کہ آج ۹ بجے کلکتہ میل پر سوار ہو جانا چاہیئے۔

چنانچہ میں نے گھر سے بہت سا زیور اور نقدی لی۔ پونے ۹ بجے میں اسٹیشن پر پہنچ گئی۔ جاوید پہلے ہی سے میرے انتظار میں تھا۔ اس نے سکنڈ کلاس کے دو ٹکٹ خرید کر رکھے تھے ہم دونوں ایک ڈبہ میں بیٹھ گئے۔

تمام راستہ یہ نوجوان اپنی قوم کی واحد آرزو و آزادی کا علمبردار جوش و ایثار کا مجسمہ قربانی و انقلاب کی تصویر میرے حسن و جوانی سے کھیلتا رہا۔ اور اسی طرح کھیلتا رہا۔ گویا یہی اسکی زندگی کا مقصد ہے۔

کلکتہ پہونچکر ہم نے عارضی طور پر ایک ہوٹل میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ پندرہ بیس دن خوب آرام و عشرت میں بسر کئے۔ جاوید نے اس دوران میں بہت سے جلسوں کو خطاب کیا۔ اہل کلکتہ نے بالعموم اور نوجوانوں نے بالخصوص بہت قدر و منزلت کی دعوتیں ہوئیں۔ ٹی پارٹیوں پر بلایا گیا۔ سپاسنامہ پیش کئے گئے۔

ایک دن بہت رات گزرے جب جاوید واپس نہ آیا تو مجھے فکر ہوئی۔ میں نے ہوٹل کے ملازموں سے دریافت کیا۔ لیکن انھوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ دوسرا دن بھی گذر گیا۔ رات بھی گزر گئی لیکن پھر بھی جاوید کا کچھ پتہ نہ چلا۔

مجھے دس دن تن تنہا ہو گئے۔ تو میں سہمی ڈری، لیکن میرا ڈرنا اور خوف کھانا بالکل بےمعنی تھا۔

گیارہویں دن میرے نام ایک خط آیا جسے پڑھتے ہی میرے آنکھوں میں اندھیرا آنے دل بیٹھ گیا۔ اور زبان سے ایک چیخ ہولناک نکل گئی خط میں لکھا تھا۔

ساحرہ!

تمہارا میرے ساتھ زیادہ رہنا میری نیکنامی اور شہرت پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ میں مجبور ہوں کہ تمہیں چھوڑ دوں۔ امید ہے کہ تم مجھے اس کے لئے معاف کر دو گی۔

تمہارا جاوید

یہ خط کیا تھا میری زندگی میں انقلاب کی بنیاد تھی۔ جس کا نظارہ شرمناک نظارہ ہر روز میرے یہاں دیکھنے میں آتا ہے۔

ہوٹل والوں نے تب پچیس روز کی خاموشی کے بعد بل کی وصولی کے لئے اصرار شروع کر دیا میرے پاس کچھ نہ تھا۔ جو کچھ میں گھر سے لائی تھی وہ جاوید لے چکا تھا۔

افسوس بل کی وصولی نے میرے بےداغ زندگی کے پاکیزہ رشتہ میں معصیت کی پہلی گرہ ڈالتے ہوئے مجھے اس جہنم زار میں پہنچا دیا۔ جہاں گناہ کا دیوتا ہر وقت منہ کھولے رہتا ہے اور بےلوث معصوم زندگی آئے دن اس کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہیں۔

سرکاری اعلان

دہلی یکم دسمبر۔ حکومت ہند کو متعدد تجارتی اداروں اور دیگر اشخاص کی طرف سے دشمن کے ملک کے یا ان ملکوں کے لوگوں سے جن پر دشمن کا قبضہ ہو گیا ہے۔ ان کا روپیہ واپس دلانے کی درخواستیں وصول ہوئی ہیں حکومت ہند نے طے کیا ہے کہ فی الحال اس قسم کی تمام شکایات کی یادداشت ڈائرکٹر جنرل آف کمرشل انٹیلیجنس اینڈ اسٹیٹسٹکس کے پاس بھی جائیں تاکہ جنگ ختم ہونے کے بعد انھیں طے کیا جاسکے لہذا تمام متعلقہ اشخاص کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اپنی شکایات کی تفصیلات اور متعلقہ کاغذات و دستاویزات کی تین تین نقلیں افسر مذکور کے پاس نمبر ا کونسل ہاؤس اسٹریٹ کلکتہ کے پتہ پر بھیجدیں۔ اب تک اس سلسلہ میں حکومت ہند کے پاس جو درخواستیں آئی ہیں وہ بھی یادداشت کی غرض سے افسر مذکور کے پاس بھیجی جارہی ہیں۔

بلقان کی ریاستوں کا بلاک

لندن یکم دسمبر۔ بلقان کے غیر جانبدار ملکوں کا ایک بلاک قایم کرنے میں کامیابی کے متعلق انگورہ کے سیاسی حلقے پرامید نہیں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بلقان کے تمام ملکوں نے اپنی غیر جانبداری کا الگ الگ اعلان کیا ہے۔ اب یہ دکھائی نہیں دیتا کہ وہ ایک ساتھ ملکر اپنے رویہ کی وضاحت کرینگے

نئے سال خطابوں کی بارش نہیں ہوگی

دہلی ۴ دسمبر۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال نئے سال کے خطابات کی فہرست شایع نہیں کی جائیگی۔ البتہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر جو خطابات کی فہرست آئندہ سال ۱۳ جون کو شایع ہوگی وہ معمولی سی فہرست کی نسبت قدرے بڑی ہوگی۔

روس کے وزیر خارجہ کا بیان

لندن ۵ دسمبر۔ روسی وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے ایک بیان میں فن لینڈ کی نئی حکومت کی صلح کی پیشکش تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے انکا کہنا ہے کہ فن لینڈ کی اصل حکومت سے جو کہ عوام کی حکومت ہے روس کا معاہدہ ہو چکا ہے اور اس معاہدہ کی شرطوں پر عمل کیا جائے گا۔ موسیو مولوٹوف کا یہ بھی کہنا ہے کہ لیگ آف نیشنز کو روس اور فنلینڈ کے معاملہ میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے اور کوئی ایسا معاملہ درپیش نہیں ہے جس پر لیگ آف نیشنز میں بحث کی جائے۔ بیان میں بتایا گیا ہے کہ روس نے فن لینڈ پر حملہ نہیں کیا ہے اور نہ اس کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے اس لئے روس کو حملہ آور کہنا صحیح نہیں ہے۔ فن لینڈ کی آزادی اور اس کے علاقوں پر روس کا دانت نہیں ہے۔ البتہ روس اپنے کچھ مفاد کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔

سرسعد اللہ کی پارٹی

شیلانگ ۳ دسمبر۔ سرسعد اللہ کی پارٹی کے چیف وہپ مسٹر عبدالرحمن نے اس بات کی تردید کی ہے کہ سرسعد اللہ کی وزارت اقلیت کی مدد سے ہی ہے اس بیان میں درج ہے کہ موجودہ وزارتی پارٹی کی طاقت ۵۰ ہے جن میں سے ۳۱ مسلمان ۱۹ انگریز چار مزدور پارٹی ۳ دولت چار پہاڑی علاقہ کے دو عیسائی اور چار ہندو ہیں ابھی کچھ اور لوگ شامل ہونگے۔ ابھی کچھ وزیروں نے حلف نہیں لیا۔

ناکہ بندی کرنے کی دھمکی

لندن ۳ دسمبر۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم راٹرڈم لکھتا ہے کہ جرمنی کے ایک نیم سرکاری ترجمان نے اعلان کیا کہ برطانیہ نے جرمنی کا مال پکڑنے کا جو اعلان کیا ہے اس کا جواب جرمنی کی جانب سے یہ دیا جائے گا کہ برطانیہ کے چاروں طرف مزید سرنگیں بچھا کر اس کی مکمل طور پر ناکہ بندی کر دی جائے گی۔ غیر جانبدار ملک اپنے نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے کیونکہ برطانیہ کو روکنے کے لئے انھوں نے کچھ نہیں کیا۔

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم راٹرڈم لکھتا ہے کہ ہالینڈ کی جہازی کمپنیوں نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی جرمنی مال پکڑنے کے لئے خواہ کوئی تدبیر اختیار کریں وہ جہاز رانی جاری رکھے گا۔ اور سرنگوں سے بچنے کے لئے نئی تدبیریں اختیار کرے گا۔ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ہیگ میں جہاز رانوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔

ریفارم آفس توڑ دیا جائے گا

دہلی ۲ دسمبر۔ ہز اکسلینسی گورنر جنرل نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال سے ریفارم آفس موجودہ صورت میں حکومت ہند کا جدا محکمہ نہیں رہے گا۔ اور ریفارم کمشنر اور ڈپٹی سکریٹری مع تھوڑے سے اسٹاف کے سکریٹریٹ میں منتقل کئے جائیں گے۔

پارلمنٹ کے خفیہ اجلاس

لندن ۳۰ نومبر۔ پارلمنٹ کے خفیہ اجلاس کے متعلق یہ معلوم ہوا ہے کہ اس میں ممبروں کے علاوہ صرف دو آدمی اور داخل ہو سکیں گے۔ ایک سارجنٹ ہوگا اور دوسرا کلرک ہوگا۔ اس اجلاس میں کوئی خاص دشواری پیش نہ آئے گی۔ اسکیم ایسی تیار کی گئی ہے کہ غیر مصدقہ طور پر کسی کو داخلہ کا موقعہ ہی نہ ہو اگر کوئی ممبر اپنی تقریر یا تحریر میں اس اجلاس کی کارروائی کو ظاہر کرے گا تو اس کو ۲ سال تک کی قید سخت ہو سکتی ہے

سرنگ بچھانے والے ہوائی جہازوں کا اڈہ

پیرس ۳۰ نومبر۔ مسٹر چارلس موریس نے لکھا ہے کہ ڈنمارک اور ہالینڈ کے درمیان بحر شمالی کے جزیروں کو سرنگ بچھانے والے سمندری ہوائی جہازوں کا اڈہ بنایا گیا ہے۔

قیمتوں کا کنٹرول

لکھنؤ ۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت قیمتوں پر کنٹرول کرنے کے متعلق سخت تدبیریں سوچ رہی ہے اور غلہ کی قیمت بڑھانے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ گذشتہ ایک ہفتہ میں قیمتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔

حکومت یو۔پی کا تردیدی بیان

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) حکومت یو پی کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ:۔

بعض اخباروں میں یہ خبر شایع ہوئی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ نے سٹورائے بورڈ میونسپل بورڈ کے انتخابات کے متعلق پرانی منسٹری کے ایک حکم کو منسوخ کر دیا ہے اور اسکو لامحدود مدت کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ یہ بیان بےبنیاد ہے چونکہ انتخاب کے مقام کے بارے میں رپورٹ آئی تھی کہ وہ موزوں نہیں ہے اور نئے مقام کے لئے نوٹیفکیشن جاری کرنا لازمی ہے لہذا انتخابات ایک ماہ کیلئے ملتوی کر دیئے ہیں

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹر نمبر ال ۱۴۲۲

جمالِ پر تو حق غم مستقل میں رہے ٭ زباں پر بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

ہفتہ وار صداقت

قیمت
سالانہ ۳ ششماہی ۲
ممالک غیر سے
سالانہ ۴ ششماہی ۲

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام احسن سیمبی

جلد ۳۰ | کانپور شنبہ ۱۶ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۵۰

ادبیات

چاندنی رات

از حضرت صفیر صاحب مچھلی شہری

ہمنشیں خواہش ہے تیری چاندنی پر کچھ لکھوں،
کس طرح یہ ظلم اپنے قلب مضطر پر سہوں،

جب فضا پر چھا رہا ہو ابر تاری چار سو
آسماں برسا رہا ہو جب تباہی کا لہو

جب خزاں کا رنگ ہو باد بہاری سے عیاں
پے بہ پے جب گر رہی ہوں آسماں سے بجلیاں

چل رہی ہوں آندھیاں جب جور و استبداد کی
جب صدائیں بے اثر ہوں نالہ و فریاد کی،

شیشۂ انسانیت جب ہو رہا ہو چور چور
بڑھ گیا ہو حد سے جب مٹی کے پتلے کا غرور

چوستا ہو خون جب مزدور کا سرمایہ دار
جب فزوں غم سے ہو دامان عشرت تار تار

بھوک کی شدت سے ہو جب ابن آدم بیقرار
ناتوانی مونس و ہمدم ہو فاقہ غمگسار

پی رہے ہوں بھیڑیے جب آدمیت کا لہو
جب قبائے انس و الفت ہو نہ سکتی ہو رفو

اشک خونیں کوئی برساتا ہو ہنستا ہو کوئی
گھر اجڑتا ہو کسی کا اور بستا ہو کوئی

جب ہوں مزدور کو حاصل پرانی دھجیاں
اور اہل جور پہنے ہوں حریر و پرنیاں

جب کفن تک بھی میسر ہو نہ انساں کیلئے
جسم اس کا وقف ہو جور زمستاں کے لئے

ستر پوشی تک نہ کر سکتا ہو مفلس کاشتکار
اور اکڑے اطلس و زربفت میں سرمایہ دار

بن گیا ہو جب شعار آدمیت مکر و فن
مجلس یزداں میں ہو جب سرکار اہرمن

جب محاسن وجہ محرومی ہوں انساں کیلئے
بن گئے ہوں پھول جب کانٹے گلستاں کیلئے

جل رہی ہو روح جب سوز غم افکار میں
فرق پھر محسوس ہو کس طرح نور و نار میں؟

روح پژمردہ میں ہو جب حس ہستی کالعدم
چاندنی کا لطف پھر کیونکر اٹھا سکتے ہیں ہم

جب غلامی کا ہو گردن میں گلو افشار طوق
چاندنی راتوں کا پھر پیدا ہو کیسے دلنشیں ذوق

ہم اسیران محن کے واسطے شب ہائے ماہ
دعوت درد و الم ہیں وائے بر حال تباہ

ہے اجل آسا اسیری روح آدم کے لئے
دھوپ جیسے موت بن جاتی ہے شبنم کے لئے

جب کہ عالم ہو وفور اضطراب و آہ کا
کون کس جی سے اٹھائے لطف نور ماہ کا

عیش کی گھڑیاں نہیں اب عیش کی باتیں کہاں
ہند کے ظلمتکدہ میں چاندنی راتیں کہاں

رات کوئی اور ہی آئے گی بہجت کے لئے
یہ تو عبرت کے لئے ہے صرف عبرت کے لئے

دنیائے اسلام

ترکی کی حیرتناک فوجی قوت

انقرہ ۲۶ اکتوبر الاہرام کا نامہ نگار ترکی فوج کی غیر معمولی قوت اور صلاحیت کار پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ترکی میں ایک مدت سے جبری فوجی تعلیم رائج ہے اور نہایت آسانی کے ساتھ جب چاہے دس لاکھ بہترین تربیت یافتہ سپاہی میدان میں لاسکتا ہے یہ فوج اس فوج کی بہ نسبت جس نے حیرتناک جرأت اور شجاعت کے ساتھ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک اپنی جنگی صلاحیت کا برطانیہ کے مقابلہ میں ثبوت دیا تھا بہت زیادہ قومی صلاحیت کے اعتبار سے عظیم الشان برتری کی مالک ہے ترکی فوجوں کی قوت اور ان کی صلاحیت کار کے متعلق ان کے لئے قیاس کرنا بھی محال ہے جنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں نہیں دیکھا ہے

ترکی کی فضائی قوت نہایت خیال اور کافی زبردست ہے نیز وقت ضرورت نہایت آسانی کے ساتھ ممکن ہے کہ مصر سے امداد پہونچا کر اسے اور زیادہ مضبوط بنا دیا جائے، بحری راستہ ان دونوں ممالک کے مابین بالکل محفوظ ہے۔

ترکی کی بحری قوت اس کے سواحل کی حفاظت کے لئے بہت کافی ہے بلکہ کافی سے زیادہ ہے بحر متوسط اور بحر اسود دونوں طرف آسانی اور اطمینان کے ساتھ ترکی سواحل کی کامیاب حفاظت کی جا سکتی ہے اور کوئی حملہ بحری طرف سے ترکی سواحل کو خطرہ میں نہیں ڈال سکتا

نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ ترکی افواج کی قوت کے سلسلہ میں اسے کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ اس بہادر اور زبردست فوج کے پیچھے ترکی عوام کی یکجہتی، ہم آہنگی اور غیر معمولی جذبۂ عمل کام کر رہا ہے صنعتی کارخانے پوری مستعدی کے ساتھ قومی تعمیر کا کام انجام دے رہے ہیں روز بروز نئے نئے حربی کارخانے قایم ہو رہے ہیں۔

حالیہ معاہدات اور دانشمندانہ تجاویز کی وجہ سے ترکی اقتصادی حالت بھی اب اچھی طرح مضبوط ترین بنیادوں پر قایم ہے۔

میثاق سعد آباد اور ممالک اسلامیہ

بغداد (بذریعہ ڈاک) وزیر اعظم عراق نے ایک تقریر بذریعہ ریڈیو نشر کی ہے جس میں موجودہ جنگ اور عراق کے موقف پر تفصیلی بحث کی ہے اس سے ضمناً تمام دول اسلامیہ کے واجبات اور ان کی موجودہ پوزیشن پر بھی روشنی پڑتی ہے

وزیر اعظم نے کہا کہ میں اپنی پچھلی تقریروں میں ان واجبات کا تفصیلی تذکرہ کر چکا ہوں جو برطانوی عراقی معاہدے کے ماتحت عراق پر عاید ہوتے ہیں۔

عراق برطانوی معاہدے کے علاوہ دو اہم معاہدات اور رکھتا ہے ایک میثاق آباد اور دوسرا معاہدہ وحدت العربیہ میثاق سعد آباد میں افغانستان، ایران ترکی اور عراق، شامل ہیں، اس معاہدہ کا مقصد دول مذکورہ کے باہمی تعلقات کو ناخوشگواری سے محفوظ رکھنا اور مابہ النزاع مسائل کا فیصلہ مشورہ سے کرنا ہے

چونکہ دول سعد آباد میں ترکی محاذ جنگ سے بہ نسبت دیگر تین حکومتوں کے زیادہ قریب ہے اس لئے میں اس کا موقف واضح کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔

ترکی میثاق سعد آباد کے علاوہ دو اور اہم معاہدوں کا پابند ہے ایک معاہدہ اتحاد بلقان ہے یہ معاہدہ ترکی، رومانیہ، یوگوسلاویہ، اور یونان، کے مابین کئی سال ہوتے قرار پایا تھا اس میں یہ طے پایا تھا کہ اگر ان چار حکومتوں میں سے کسی ایک پر حملہ ہوگا تو باقی حکومتیں مدافعت میں تعاون کریں گی اگر ان میں سے کسی ایک پر حملہ ہو گیا تو باقی تین حکومتوں کا جن میں ترکی بھی شامل ہے موقف بالکل واضح ہے، اسے بھی جنگ میں شریک ہونا پڑیگا

اس جگہ یہ بھی یاد رکھئے کہ رومانیہ و یونان سے پچھلے سال سے دولت برطانیہ نے حملہ کی صورت میں امداد کا وعدہ کیا ہے دوسرا وعدہ جس سے ترکی پر پابندی عائد ہوتی ہے وہ اس کا برطانیہ و فرانس کے ساتھ حالیہ معاہدہ ہے

مندرجہ بالا واقعات سے آپ یہ سمجھ گئے ہوں گے کہ معاہدات زنجیر کے حلقوں کی طرح ایک دوسرے سے متصل اور باہم آویختہ ہیں، میثاق سعد آباد میں شرکت کرنے والی حکومتوں میں ترکی کا موقف آپ کو معلوم ہو چکا باقی تین حکومتوں کے موقف میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی کی بالفعل توقع نہیں ہے۔

مجھ سے بار بار یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ہمارے ہمسایہ ملک مصر کی کیا پوزیشن ہے، مصر میثاق سعد آباد میں شریک نہیں ہے۔

۱۹۲۶ء میں برطانیہ و مصر کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا جو تقریباً ویسا ہی ہے جیسا کہ برطانیہ و عراق کے مابین ہے، اس لئے عراق کی طرح جب تک کہ مصر پر کوئی حملہ نہ ہو وہ جنگ میں کوئی عملی حصہ نہ لے گا عراق و مصر پر مذکورہ معاہدات کی بنا پر صرف اتنا واجب ہے کہ حکومت برطانیہ کو فوجی مواصلات کے لئے اپنی اراضی سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیں اور ممکنہ آسانیاں بہم پہونچائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ پہنچ کے عقل عشق ... نہاں درمی ... پیارے ... میں ہے

ہفتہ وار صداقت کانپور

جلد ۳۰	کانپور پنجشنبہ ۷ دسمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۵۰

دارالامرا میں لارڈ زٹلینڈ کی تقریر

۷ دسمبر کو دارالامرا میں ایک بیان دیتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے فرمایا کہ "جرمنی براڈ کاسٹنگ اور دوسرے ذرایع سے جو اس کے لئے کھلے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود والیان ریاست اور باشندگان ہند یقینی الفاظ میں نازی جرمنی کے جرایم سے" جو قدرت اور انسان کے قانونوں کے سراسر خلاف ہیں" نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وائسرائے کے جنگ کے فنڈ کے لئے خود وائسرائے یا گورنروں نے اب تک کوئی اپیل نہیں کی۔ لیکن لوگوں نے رضاکارانہ طور پر چندہ دیا ہے۔ اور اب تک ۱۴ لاکھ ۲۵ ہزار پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔ بعضوں نے مختلف مقاصد کے لئے مخصوص کر کے چندہ دیا ہے۔ معزز لارڈ اس امر کو دلچسپی کے ساتھ سنیں گے کہ مہاراجہ صاحب گونڈال نے رائل اوک کے ہلاک شدگان کے پسماندگان کے لئے، ہزار پانچو پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔ آپ سن چکے ہونگے کہ ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدرآباد نے فضائی محکمہ کو ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ دیا ہے۔ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے موٹر ایمبولینس کے لئے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ یہ تو صرف مثال کے طور پر ہے۔ آسانی کے ساتھ اس سے کئی گنا زیادہ روپیہ ہو جائے گا۔ جرمنی دنیا میں یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ برطانیہ کے ظالم راج میں ہندوستانیوں کی قابل رحم حالت ہو میں اس کے فائدے کے لئے اس مثال کا اور اضافہ کر دینا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں خود ہندوستان کے کسانوں کے کیا احساسات ہیں پنجاب کے صرف ایک ضلع سے گورنر کو نازی جرمنی کا تختہ الٹنے میں امداد دینے کے لئے ۱۷ ہزار روپیہ کا عطیہ ملا ہے۔ حالانکہ اس ضلع کی ساری آبادی میں سے صرف چند آدمی دولتمند ہیں۔ اس قسم کی چیزیں اپنے منھ سے خود بولتی ہیں۔ میں اس واقعہ کو تحفتاً پیش کرنا چاہتا ہوں، لارڈ ہا ہا اپنی آئندہ براڈ کاسٹ تقریر میں اسے شامل کر لیں۔ بعض والیان ریاست نے صرف عطیوں کے ذریعہ مالی امداد پر ہی قناعت نہیں کی ہے بلکہ جب تک جنگ جاری رہے مستقل طور پر اپنی آمدنی کا کچھ حصہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ آگے چلکر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

بعض والیان ریاست نے اپنی فوجوں کی خدمات بھی پیش کی ہیں۔ اور میدان جنگ کے لئے اپنی ذاتی خدمات بھی پیش کر دی ہیں۔ اگر سردست انکی اس پیشکش سے فائدہ بھی نہ اٹھایا گیا تب بھی ملک معظم کی حکومت اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب کشمیر اور بیکانیر نے بھی اپنی فوجیں پیش کی ہیں۔ اس طرح فوجی نسلوں بالخصوص پنجاب میں ملک معظم کی فوج میں بھرتی کے لئے عام خواہش پائی جاتی ہے۔

لارڈ زٹلینڈ نے آگے چلکر فرمایا کہ "مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ سیاسی میدان میں جو دشواریاں ہیں جن سے معزز لارڈ واقف ہیں وہ ابھی تک دور نہیں ہوئی ہیں۔ پنجاب بنگال اور سندھ میں حکومتیں اور لیجسلیچر معمولی طریقہ پر کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہیں۔ آسام میں کانگریسی وزیر اعظم کی زیر سرکردگی جو وزارت قایم تھی اس نے استعفےٰ دیدیا اور اب سابق وزیر اعظم سر محمد سعد اللہ کی قیادت میں ایک دوسری وزارت ہوئی ہے مگر باقی سات صوبوں میں جہاں کانگریسی وزارتیں مستعفی ہو چکی ہیں۔ حکومت کی باگ ڈور گورنروں نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ اور ہماری خواہشات کے بالکل برعکس ہمارے آئین سے پہلے یعنی تیس برس پہلے حالات عود کر آئے۔

معزز لارڈوں کی اطلاع کے لئے میں یہ بھی عرض کرونگا کہ یہ تبدیلی ہموار طریقہ پر ہوئی ہے اور کسی اہم پہلو سے پالیسی میں کوئی رد و بدل نہیں ہوا ہے۔ موٹی سی بات یہ ہے کہ وزارتوں نے جو تدبیریں اختیار کی تھیں وہ استعفوں سے پہلے جن کو لیجسلیچر منظور کر چکا تھا گورنر انھیں عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔

معزز لارڈوں کے سامنے اس موضوع پر میں نے پچھلی جو تقریر کی تھی اس کے بعد کانگریس ورکنگ کمیٹی کا ایک اور جلسہ ہوا اور اس نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کے لئے ایک اور بیان دیا۔ اس بیان کے ایک اور فقرے کا میں گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہوں وہ فقرہ یہ ہے کہ "ہر قسم کی ستیاگرہ کا داخلی جزو ہے کہ مخالف کے ساتھ باعزت سمجھوتہ کرنے کے لئے کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی جائے"۔

شاید مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ بس یہی ہماری بھی انتہائی خواہش ہے۔

اس کے بعد آپ دریافت کرینگے کہ راستے میں پھر کونسی چیز حائل ہے"۔ کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان جو اختلاف رائے ہے وہ کچھ کم رکاوٹ نہیں ہے۔ کانگریس ورکنگ کمیٹی نے اپنے سب سے آخر کے بیان میں اس اختلاف کی اچھی طرح تصویر کھینچی ہے جو یہ ہے کہ "کمیٹی اس امر کا اعلان کر دینا چاہتی ہے کہ کانگریس کے مطالبوں کو پورا کرنے کے راستے میں کوئی فرقہ وارانہ لحاظ پیدا نہیں ہوتا"۔ مجھے یقین ہے کہ خلوص دلی کے ساتھ یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود ملک معظم کی حکومت اس سے اتفاق نہیں کر سکتی۔ ملک معظم کی حکومت کا نظریہ ہے کہ اقلیتوں کی عام منظوری کے بغیر کوئی آئین کامیابی کے ساتھ نہیں چل سکتا کیونکہ اقلیتوں کو بھی اس آئین کے ماتحت رہنا ہے اگر میں یہ کہوں کہ تمام اقلیتوں میں سے سب سے زیادہ اہم اقلیت مسلمان ہیں تو اس سے میرا مطلب دلت جاتیوں یا کسی دوسری اقلیت کی اہمیت کو کسی طرح کم کرنا نہیں ہے۔ میں اچھی طرح واقف ہوں کہ مجھے یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے کانگریس کے ساتھ مسلمان بھی شامل ہیں۔ مگر یہ حقیقت اپنی جگہ پر باقی رہتی ہے کہ گذشتہ عام انتخابات میں صوبجاتی اسمبلیوں میں ۴۸۲ مسلمان منتخب ہو کر آئے۔ جس میں سے صرف ۲۶ کانگریس کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں۔ مہاتما گاندھی نے خود کہا ہے کہ پہلے شک آل انڈیا مسلم لیگ مسلمانوں کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی دوسری جماعتیں بھی ہیں جو مسلم لیگ کے نمائندگی کے دعوے کو تسلیم نہیں کرتی۔

یہاں ایک دوسرا لحاظ بھی پیدا ہوتا ہے۔ ہم مسلمانوں کو اس لئے اقلیت کہتے ہیں کہ ٹھیک ٹھیک حساب سے انکی تعداد ہندوؤں سے کم ہے۔ مگر یہ ایک ایسا فرقہ ہے جس کی تعداد ۸ اور ۹ کروڑ کے درمیان ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس دور کی یادگار وابستہ ہے۔ جب کہ دو سو سال تک ہندوستان کے بڑے حصہ پر خاندان مغلیہ کی حکومت رہی ہے فوجی خدمات کی روایات اس کے ساتھ چلی آتی ہیں۔ جو آج تک باقی ہیں۔ جس کی مثال اس بات سے مل سکتی ہے کہ ہندوستان کی فوج میں ان کا کیا تناسب ہے ان حقیقتوں کا میں نے اسلئے ذکر کیا ہے تاکہ ان سے یہ امر واضح ہو جائے کہ یورپ کی اقلیتوں کی مشابہت ہندوستان کی اقلیتوں کے ساتھ پورے طور پر نہیں کی جاسکتی اور خدا جانتا ہے کہ آجکل دنیا میں یورپ کی اقلیتیں خاص بنائے فساد بنی ہوئی ہیں۔

مہاتما گاندھی نے اپنے اخبار ہریجن کی اشاعت مورخہ ۲۵ نومبر میں مطالبہ کیا ہے کہ کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی بلائی جائے جس میں اقلیتوں کے اطمینان کے مطابق ان کے تحفظات کا لحاظ رکھا جائے گا اقلیتوں کے اطمینان کا جو خیال پیش کیا گیا ہے اسے مبہم کہا جاسکتا ہے اتفاق کے ساتھ پہلے سے اس کی وضاحت ہو سکتی ہے آئینی ترقی خواہ کسی ذریعہ سے کیوں نہ کی جائے لیکن اس کے لئے بھی ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اتفاق کے ساتھ اقلیتوں کی منظوری حاصل کی جائے۔ ہم ہندوستان پر جبراً کوئی سمجھوتہ تھوپ نہیں سکتے یہ تو صرف خود ہندوستانی ہی آپس میں طے کر سکتے ہیں

لارڈ زٹلینڈ نے مزید فرمایا کہ کانگریس اور مسلم لیگ کے لیڈروں کو آپس میں ملے ہوئے زیادہ دن نہیں ہوئے جبکہ انھیں وائسرائے نے گفتگو کو سمجھوتہ تک پہنچانے کے لئے دعوت دی تھی میں کانگریس کو ہندوستان کی سب سے بڑی اور سب سے زیادہ طاقتور سیاسی جماعت سمجھتے ہوئے اس کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان دشواریوں کو محسوس کرنے کی کوشش کریں جو آل انڈیا مسلم لیگ کے موجودہ رویہ کی ذمہ دار ہیں۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر نے کانگریسی وزارتوں کے خاتمہ پر ۲۲ دسمبر کو نجات اور شکریہ کا دن منانے کے لئے جو اپیل کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس قسم کے سمجھوتہ کی کسقدر زیادہ ضرورت ہے۔ اس طرح مساوی طور پر میں آل انڈیا مسلم لیگ کے لیڈر سے اپیل کرونگا کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ عموماً دونوں فرقوں کے تعلقات پر اس اپیل کا کیا اثر پڑے گا۔ اور یہ اپیل کانگریس اور آل انڈیا مسلم لیگ کے تعلقات پر کیا اثر ڈالے گی دونوں جماعتوں کے درمیان سمجھوتہ کے لئے دوستانہ اور آزاد گفت و شنید کے پیش نظر کیا اس اپیل کو ملتوی نہیں کیا جاسکتا۔ جس کے لئے مہاتما گاندھی لکھ چکے ہیں، اس اطلاع سے میری کچھ حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ مزید گفت و شنید کے لئے پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کی ملاقات ہونے والی ہے۔

یہ سب جاہائی کے لئے ہے، میں امید کرتا ہوں کہ ان دونوں کی ملاقات میں بڑی بڑی باتوں کے متعلق گفتگو ہو جائے گی۔ مجھے یقین ہو کہ جب تک لیجسلیچر سیاسی اصولوں کے مقابلہ میں فرقہ وارانہ اصولوں پر منقسم رہے گا جمہوری اداروں کو کامیابی کے ساتھ چلنے میں بڑی دشواریاں پیش آئیں گی ہمارا مقصد یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا ہونے چاہئیں جن میں ایک ممبر اسمبلی اپنے آپ کو پہلے ہندوستانی سمجھے بعد میں ہندو یا مسلمان۔ جبوقت اس قسم کے حالات پیدا ہو جائیں گے ہندوستان کی ترقی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو جائیگی۔

ان کے علاوہ اور بھی دوسرے معاملات ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کا ڈیفنس والیان ریاست کے ہم پر فرایض اور ہندوستان میں انگریزوں کی پوزیشن جو نسلوں کے بعد سے قایم ہوئی ہے۔ یہ ان بہت سے مسئلوں میں سے صرف چند ہیں۔ جن پر توجہ دینے کی ضرورت ہے مگر اسوقت کا سب سے بڑا مسئلہ مسلم اقلیتیں ہیں اسی وجہ سے میں نے تقریر میں صرف اسی مسئلے پر بحث کی ہے۔

لارڈ زٹلینڈ نے آخر میں فرمایا کہ "آخر میں معزز لارڈوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ان تمام اندرونی اختلافات کے باوجود ہندوستان کے تمام فرقے نازی ازم کے مخالف ہیں جن کے خلاف ہم نے ہتھیار اٹھائے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی سے پروپیگنڈا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ہندوستانی یہ سمجھ لیں کہ جرمنی انھیں آزادی دلائے گا۔ اگر ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کو یہ خیال ہے کہ انھیں ہندوستان کی طرف سے کوئی امداد ملے گی تو وہ اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں

آئینہ کانپور

جلسہ تقسیم انعام

اسکول کمیٹی میونسپل بورڈ کی طرف سے ۷ دسمبر کو رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل سی چیرمین کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں گرلس اسکول کے لڑکیوں نے موسیقی و ڈائلاگ کے کمال دکھائے آخر میں جناب صدر موصوف نے اپنے ہاتھ سے لڑکوں اور لڑکیوں اور کارگذار اساتذہ کو انعام تقسیم کئے۔

بملا دیوی کا مقدمہ

مسٹر امبکا پرشاد سری واستوا منصف کی عدالت میں بملا دیوی کا مقدمہ پیش ہوا۔ ناظرین اس مقدمہ کے حالات سے بخوبی واقف ہیں۔ مسٹر امیر دولہا نے بملا دیوی اور ان کے والد مسٹر برجموہن ماتھر کے خلاف یہ مقدمہ دائر کیا تھا کہ بملا دیوی کو قانونی طور پر اس کے قبضہ میں دلایا جائے۔ مستغیثہ نے بملا دیوی کی عمر ۲۲ سال کی دکھلائی ہے، دونوں کے نام سمن جاری کئے گئے تھے۔ مگر وہ بلاتعمیل واپس آئے۔ مقدمہ کے دوران میں مسٹر سوہنی ماتھر نے اس امر کی ایک درخواست گذرانی کہ انکو بملا دیوی کا ولی قرار دیکر سرپرستی کا حق دیا جائے کیونکہ بملا دیوی نابالغ ہے مگر مسٹر امیر دولہا نے اس درخواست کی مخالفت کی کیونکہ انکے نزدیک۔ جونکہ بملا دیوی بالغ ہے اسلئے انکو سرپرستی کا کوئی حق نہیں تھا۔ قابل منصف نے درخواست پر فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام حالات پر غور کرتے ہوئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بملا دیوی کی عمر معلوم کی جائے آئندہ پیشی ۱۲ جنوری مقرر کیگئی ہے

مولانا حسرت موہانی کا اظہار خیال

مسٹر جناح کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے جسمیں انھوں نے مسلمانوں کو کانگریس کے خلاف یوم نجات منانے کی تلقین کی ہے مولانا حسرت موہانی صدر سنی مسلم لیگ و مولانا شریع الدین خالص پریزیڈنٹ سنی مسلم لیگ نے فرمایا کہ مسٹر جناح کا بیان درست نہیں ہے اس میں ضرورت سے زیادہ لغو بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو کانگریس کے خلاف شکایات تو ضرور ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ وہ موجودہ سرکاری مشیروں کی گورنمنٹ کو بھی پسند نہیں کرتے مسلمان اگر کانگریس کی حمایت نہ کریں تو انھیں کم از کم اتنا ضرور چاہیئے کہ برٹش سرکار و کانگریس کی لڑائی میں وہ بالکل الگ رہیں۔ اور کسی بھی پارٹی کا ساتھ نہ دیں۔ مسلمانوں کو تحفظات کی ضرورت ہے اور یہ کانگریس کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن یوم نجات کا منانا یقیناً ملک کے لئے نقصان دہ ہوگا۔

ارزاں غلہ کی دوکانیں

کانپور ل مالکان ایسوسی ایشن نے ایک نوٹس کے ذریعہ پبلک کو مطلع کیا ہے کہ ایسوسی ایشن کی ایک سب کمیٹی اشیاء کی گرانی کے متعلق۔ تحقیقات کر رہی ہے اور جلد ہی اپنی رپورٹ پیش کرے گی، اگر واقعی یہ معلوم ہوا کہ اشیاء خوردنی کی قیمتیں گراں ہوگئیں ہیں تو ایسوسی ایشن کی طرف سے ارزاں غلہ کی دوکانیں کھولنے کا انتظام کیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ اسٹوڈنٹس کانفرنس

کانپور ڈسٹرکٹ اسٹوڈنٹس فیڈریشن کانفرنس کا پہلا اجلاس ۱۷، ۱۸ دسمبر کو منعقد ہوگا اور ڈاکٹر کیلاش ناتھ کاٹجو اس کی افتتاحی رسم ادا کریں گے، کانفرنس کی کامیابی کے لئے سرکردہ لیڈران کے حق میں پنڈت جواہر لال نہرو، پروفیسر ہیرلڈ لاسکی، اور مس اینو رائے کے نام قابل ذکر ہیں، پیغامات موصول ہوگئے ہیں

مزدوروں کی میٹنگ

مقامی لینن پارک میں زیر صدارت مسٹر ایس ایس یوسف صدر مزدور سبھا مزدوروں کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں بابو ہری ہرناتھ شاستری، پنڈت راجہ رام شاستری، پنڈت جٹاشنکر شکلا، مسٹر شیو دیال وغیرہ نے تقریریں کیں میٹنگ میں مزدوروں کو وار الاؤنس دینے کا ایک رزولیوشن پاس ہوا۔

نوٹس

حسب اختیارات بموجب گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر ۲۵/۱۶۱ مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۳۹ء اینجانب حسب دفعہ ۸۱ (۲) قواعد تحفظ ہندوستان قیمت تھوک و خوردہ حسب ذیل اشیاء خوردنی جو مزدوری ہیں مقرر کرتے ہیں۔

نام اشیاء	قیمت تھوک فی روپیہ سیر	قیمت تھوک فی روپیہ چھٹانک	قیمت خوردہ فی روپیہ سیر	قیمت خوردہ فی روپیہ چھٹانک
گندم	۱۰	۴	۱۰	۰
چنا	۱۰	۴	۱۰	۰
جو	۱۳	۴	۱۳	۰
ارہر	۱۱	۸	۱۱	۴
آٹا	۹	۱۲	۹	۸
دال ارہر	۸		۸	

یہ قیمتیں انتہائی ہیں اور اس کا نفاذ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۹ء تک رہے گا۔ کوئی شخص اس بھاؤ سے زاید فروخت کرتا ہوا یا فروختگی سے انکار کرتا ہوا پایا جاویگا تو اسکو سزائے قید دی جاویگی۔ مندرجہ بالا قیمتیں صرف کانپور شہر ہی کے لئے نہیں ہیں بلکہ پورے ضلع کانپور کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔

ایل۔ پی۔ ہنکاکس او۔ بی۔ ای۔ آئی۔ سی۔ ایس

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

انجمن وطن کا جلسہ

جناب کنور محمد مختار حسین صاحب کی صدارت میں انجمن وطن کے ممبران کا ایک اجلاس خصوصی دفتر انجمن وطن واقع ناظر باغ میں بتاریخ ۱۰ دسمبر بروز اتوار منعقد ہوا جسمیں چند معاملات پر غور کیا گیا جناب محمد یوسف صاحب نے حسب ذیل تجویز پیش کی۔

" انجمن وطن کے اس جلسہ کی یہ رائے ہے کہ قومی خدمت انجام دینے کے واسطے ہم سب جو پہلا قدم اٹھائیں وہ قدم وقت کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے یہ ہو کہ ہم اپنے جاہل بھائیوں میں تعلیم کا شوق پیدا کریں اور ان کے درمیان سے جہالت کی تاریکی کو دور کریں۔

جناب محمد رشید الدین صاحب نے مذکورہ بالا تجویز کی تائید کرتے ہوئے ایک جامع تقریر کی اس کے بعد جناب سید حبیب الحسن صاحب نے بھی تجویز کے الفاظ پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پرمغز تقریر کی جس کا حاضرین پر کافی اثر ہوا بعدہٗ تجویز کثرت رائے سے منظور ہوئی اور مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء سے دفتر میں اسکول کھولا جانا منظور کیا گیا لہذا جو لوگ تعلیمی ذوق رکھتے ہوں وہ دفتر انجمن وطن واقعہ ناظر باغ سے روزانہ شام کو ۶ بجے مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں

سکرٹری عبدالرحمٰن

سبد گل

جنگ کے زمانے میں خبروں کا کیا حشر ہوتا ہے اور چند ہاتھوں سے گذرنے کے بعد ان میں کیسی کیسی دلچسپ تبدیلیاں ہو جاتی ہیں اس حقیقت کو ہم گذشتہ جنگ عظیم کی ایک خبر سے واضح کرتے ہیں ۱۹۱۴ء میں جرمنوں کے حملہ سے بلجیم کو شکست ہوئی تو "اینٹ ورپ" کے مشہور گرجا کے متعلق خبروں میں نئی نئی تبدیلیاں ہوتی رہیں

سب سے پہلے تو جرمنی کے اخبار "ریڈنگ" میں ایک سیدھی سادی خبران الفاظ میں شائع ہوئی کہ جب "اینٹ ورپ" میں جرمن فوجیں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوئیں تو جرمنی کے گرجاؤں میں گھنٹے بجائے گئے۔

اس کے بعد جب خبر فرانس میں پہنچی تو اس کی صورت بدل گئی اور فرانسیسی اخبار "لامارٹن" نے لکھا ہے کہ جرمن اخبار "ریڈنگ" کی اطلاع کے مطابق جب "اینٹ ورپ" پر جرمنوں نے قبضہ کیا تو گرجا کے پادریوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ گرجا کے گھنٹے بجائیں"۔

فرانس کے راستہ سے یہ خبر انگلستان پہونچی وہاں اخبار "ٹائمز" نے اس پر دوسرا حاشیہ چڑھایا اور یوں لکھا:۔

اخبار "لامارٹن" نے سنا ہے کہ ان بلجین پادریوں کو جنھوں نے اینٹ ورپ گرجا کے گھنٹے بجانے سے انکار کر دیا تھا، جرمنوں نے عہدوں سے برطرف کر کے گرجا سے باہر نکال دیا"

چلتے چلتے یہ خبر روما (اٹلی) تک پہونچی وہاں کے اخبار نے "ٹائمز" کا حوالہ دیتے ہوئے اس کو ایک دوسرے ہی رنگ میں پیش کیا اور یوں لکھا:۔

اخبار ٹائمز نے جو کچھ فرانس سے سنا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنوں نے ان بدنصیب بلجین پادریوں کو جنھوں نے گرجا کے گھنٹے بجانے سے انکار کر دیا تھا، قید با مشقت کی سزائیں دی ہیں۔

پھر یہ خبر پیرس کو واپس پہونچی اور وہاں "لامارٹن" نے اس کی ایک اور صورت بنائی جو سب سے زیادہ دلچسپ تھی اس نے لکھا:۔ کہ اب یہ بات پایہ تصدیق کو پہونچ چکی ہے کہ اینٹ ورپ کے بربری فاتحوں نے بلجیم کے ان بدنصیب پادریوں کو جنھوں نے گرجا کے گھنٹے بجانے سے انکار کر دیا تھا، گرجا دروازوں پر الٹا لٹکا دیا تاکہ ان کا سر نیچے کی طرف رہے اور وہ خود اپنی ٹانگوں کے زندہ ہتھوڑوں" سے گھنٹے بجائیں۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کا بیان

لکھنؤ ۱۳ دسمبر۔ مسٹر جناح کے یوم نجات کی تجویز پر مسٹر رفیع احمد قدوائی سابق وزیر یو پی نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی اس رائے سے بالکل متفق ہوں کہ ایک ایسے شخص سے بات چیت جاری رکھنے میں کچھ نہیں رکھا ہے جو سولین راج قائم ہونے پر خوش ہوتا ہو، میرے نزدیک ایسے شخص اور کانگریس کے درمیان وجہ اشتراک کچھ بھی نہیں ہو سکتی۔ مسٹر جناح کی مسلمانان ہند سے یہ اپیل کہ ۲۲ دسمبر کو یوم نجات منائیں۔ ان مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم مسٹر جناح کی لیڈری میں اور وطن کی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔

انگلستان کو ڈیلی گیشن بھیجنے کا معاملہ

دہلی ۱۴ دسمبر۔ سر سٹیفورڈ کرپس کی ہندوستان میں آمد اور انکی تقریروں اور بیانوں کے متعلق

ادب لطیف

آرزو کی دنیا!!

از جناب کرشن سچدیو گوجرانوالہ

اے میری آرزوؤں کی دنیا! تو کیوں پژمردہ نظر آتی ہے؟.........

کیا میری انتہائی کوششوں سے بھی شگفتہ نہیں ہو سکتی؟.........

سورج کی سنہری کرنیں دور افق میں اپنی بہار دکھا کر اپنے ضیا بار چہروں کو دامن کوہ میں چھپا رہی ہیں.........

اسی طرح میری آرزو کی دنیا ڈوب رہی ہے لیکن سورج کی سنہری کرنیں دوسرے روز پھر اسی آب و تاب سے نظر آئیں گی.........

مگر میری آرزو کی دنیا ایسی کھوہ میں کھوئی ہوئی ہے، کہ جس کا نظر آنا بھی ناممکن ہے۔

چہچہانے والے پرندے تمام دن جنگلوں میں اڑتے پھرتے ہیں لیکن شام ہوتے ہی اپنے اپنے آشیانوں میں واپس آجاتے ہیں آہ!.....

میری جانے والی آرزو کی دنیا، کیا تو پھر واپس نہ آئے گی؟.........

اے میری آرزو کی دنیا؟ تو ایسی کہاں پوشیدہ ہو گئی؟ کیا تو پھر کبھی درخشاں ستارے کی طرح فلک مسرت پر چمکتی نظر نہ آئے گی؟

آہ میرے دل کو تڑپانے والی آرزو کی دنیا، تو میرے شگفتہ دل کو ویران کر گئی کاش تو پھر دور گذشتہ کی طرح میرے خزاں رسیدہ دل میں بہار پیدا کر دیتی۔.........

وہ خود ترقی کے میدان میں دوڑنے کی بجائے آگے دوڑنے اور بڑھنے والی نسلیں پیدا کرے۔

یقین جانیئے کہ عورت کا بہترین ٹھکانہ اس کا گھر ہے، اگر کوئی عورت گھر سے نکل کر جھوٹی عزت کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہے تو وہ گمراہ ہو گئی ہے اور وہ ملک کی آنے والی نسلوں پر بڑا ظلم کر رہی ہے۔

عورت اس لائق ایک پروفیسر کی مانند ہو جسے ہزاروں لائق شاگرد پیدا کرتے ہیں، نہ یہ کہ عورت ایک ایسی پروفیسر بن کر رہ جاتے جو اپنے علم و ہنر سے کسی کو فیض نہ پہونچا سکے۔

عورت کا کام خود آگے بڑھنا نہیں ہے بلکہ دوسروں کو آگے بڑھانا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب عورت عورت بن کر رہے

سیاسی حلقوں میں دو سوال زیر غور ہیں ایک تو یہ ہے کہ شاید اگلے سال کے شروع میں انگلستان سے ایک رسمی یا غیر رسمی ڈیلی گیشن ہندوستان آئے گا۔ اور اس میں ایک یا دو سرکردہ سیاستدان بھی شامل ہوں گے جن کا کنزرویٹیو پارٹی پر اثر ہے اور دوسرا سوال جو اسی قدر اہمیت رکھتا ہے یہ ہے کہ کیا اس مرحلہ پر ہندوستان سے کوئی با اثر ڈیلی گیشن انگلستان بھیجنے سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو گا۔

اگرچہ سر سٹیفورڈ کرپس کے اظہار خیال کو کنزرویٹو پارٹی بھی کانگریس کے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے خیال کی حمایت کرنے لگی ہے۔ کوئی سیاسی اہمیت نہیں دی جا رہی ہے لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ کی رائے ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اس طرف مڑ رہی ہے۔ جدھر کانگریس مطالبہ کرتی ہے اور نئی دہلی اور وائٹ ہال کے ذمہ دار کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کے مسئلہ کے سب پہلوؤں پر غور کر رہے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ وائسرائے آئندہ تقریر میں جو وہ عنقریب ہی کلکتہ میں کریں گے اس کے متعلق کوئی ذکر کریں۔

عالم نسواں

مردوں نے عورتوں کو قید کر رکھا ہے

ایک مغربی انشاء پرداز نے عورتوں کی مختلف شکائتوں کا جواب ایک نہایت ہی مدلل مضمون کی صورت میں دیا ہے ہم اس مضمون کے بعض اقتباسات ناظرین کی دلچسپی کیلئے درج ذیل کرتے ہیں

مردوں کو عورتوں سے ہزار ہا شکائتیں ہیں عورتیں مردوں پر الزامات کی بوچھار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ مردوں نے عورتوں کو قید کر رکھا ہے مرد چاہتے ہیں کہ عورتیں محض بچے پیدا کرتی رہیں اور بچے پالتی رہیں اور مردوں کو خوش رکھنا اپنا دین اور ایمان سمجھیں یہ مردوں کی خود غرضی اور اور نفس پرستی ہے"۔

یہ ہیں اس زمانے کی عورتوں کے خیالات میں یہ تو نہیں کہتا کہ عورتیں تمام معاملات میں غلط بیانی سے کام لے رہی ہیں لیکن میں اتنا ضرور کہوں گا کہ عورتیں غلطی پر ضرور ہیں انھوں نے اپنی پیدائش کا مقصد اور منشاء سمجھا ہی نہیں ہے اور اگر سمجھا ہے تو وہ غلط راستہ پر جا پڑی ہیں ممکن ہے کہ عورتوں کی جانب سے مجھ پر یہ الزام لگایا جائے کہ میں قدامت پسند ہوں خواہ عورتیں میرے بارے میں کچھ ہی کچھ کیوں نہ کہیں میں تو یہی کہوں گا کہ عورت چہار دیواری میں رہنے کے لئے گھر کے نظام کو درست رکھنے کی غرض سے اور نسل انسانی کو ترقی دینے کے لئے پیدا کی گئی ہے اس کی پیدائش کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہے کہ وہ میدان جنگ میں جاکر بہادری کے جوہر دکھائے اس کا سب سے بڑا جوہر یہی ہے کہ وہ میدان جنگ کے لئے بہترین سپاہی پیدا کرے۔

عورت کی زندگی کا یہ بھی مقصد نہیں ہے کہ وہ کارخانوں میں اور دوکانوں میں روزی کی تلاش میں ماری ماری پھرے یا ہوائی جہاز کی پرواز میں نام پیدا کرے، کیونکہ یہ سب کام مردوں کے ہیں، اسے اپنے دائرے کے باہر نہ جانا چاہئے۔

آپ کہیں گے کہ آخر عورت بھی تو مرد کی طرح انسان ہے اگر وہ پرواز میں موٹرنگ میں بیراکی میں صناعی میں اور سیاسیات میں حصہ لیتی ہے تو آخر کون سی قابل اعتراض بات ہے ممکن ہے کہ آپ اس چیز کو قابل اعتراض نہ سمجھتے ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ ایک عورت کا ان مشاغل میں حصہ لینا ایسا ہی ہے جیسے کسی ڈاکٹر کے سپرد تعمیرات کا محکمہ کر دیا جائے اور محکمہ تعمیرات کے ماہر کو کسی ہسپتال کا انچارج بنا دیا جائے۔

عورت کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ مرد کو زندگی کی جدوجہد میں دوڑنے کے واسطے آزاد چھوڑ دے اور اس کے سر سے ان خانگی جھگڑوں کا بار ہلکا کر دے جن کی بنا پر لاکھوں لائق مردوں کی ترقیاں رک گئی ہیں ایک عورت کا کام بس یہ ہی ہے کہ وہ مرد کی صحیح رہنمائی کرے نہ یہ کہ رہنمائی کرتے کرتے اسی میدان میں خود بھی دوڑنے لگے۔

آپ اس چیز کو تسلیم کریں گے کہ کسی قوم کی ترقی کا دارومدار اچھی نسل پر ہے اور اچھی نسل اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ عورت نسل کشی کو اپنی زندگی کا مقصد نہ سمجھ لے اگر عورت چاہے تو بیشمار لائق انسان پیدا کر سکتی ہے کیونکہ لائق انسان عورت کے رحم ہی میں لائق بنتے ہیں اور اس کے بعد لائق ماؤں کی تربیت سے آگے بڑھتے ہیں۔

نپولین کی مثال ہمارے سامنے ہے نپولین کو، نپولین اس کی ماں نے بنایا تھا، مصطفےٰ کمال استالین وغیرہ کو بھی جو کچھ بنایا ہے وہ ان کی ماؤں ہی کا طفیل تھا ایسی حالت میں کیا عورت کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ

بچوں کی دنیا

بھوت

از قلم منور حسین صاحب حیدر آباد دکن

آپ لوگوں نے بھوت کے متعلق بہت سے قصے پڑھے اور سنے ہوں گے آج میں بھی ایک دلچسپ قصہ سناتا ہوں:۔

گرمیوں کی چھٹیاں تھیں اور میں گھر پر بالکل بیکار رہتا تھا دن بھر تو اس شدت کی گرمی پڑتی کہ گھر سے نکلنا مشکل ہوتا البتہ شام کے وقت موسم کچھ خوشگوار ہو جاتا تھا ہمارے مکان سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا دریا بہتا ہے یہاں کے مناظر بہت دلفریب ہیں میں اکثر شام کو اسی دریا کے کنارے جا بیٹھتا تھا اور مضمون لکھنے کی مشق کیا کرتا تھا۔

ایک دن میں حسب معمول دریا پر گیا مجھے ایک دلچسپ مضمون مکمل کرنا تھا میں اپنے خیالات میں اسی قدر ڈوبا ہوا تھا کہ نہ معلوم کتنی دیر تک وہاں بیٹھا رہا جب ہوش آیا تو چاروں طرف سے اندھیر الگھپ تھا اب مجھے اپنی تنہائی کا افسوس ہوا اور جلدی جلدی سائیکل اٹھا کر گھر کی طرف لوٹا ابھی آدھا راستہ بھی طے نہ کرنے پایا تھا کہ میری سائیکل ایک دم ۳، ۴ فٹ اچھل اور پھر سائیکل اوپر ادھر میں نیچے۔

اس وقت خوف اور ہیبت سے جسم کا رواں رواں کانپ رہا تھا اور دل میں ڈراؤنے ڈراؤنے خیالات آ رہے تھے، اور وحشت سے برا حال تھا۔

"بھوت"! "جن!!"

بہت دیر تک آنکھیں بند کئے پڑا رہا، آخرکار بڑی مشکل سے اپنے حواس درست کئے اور ہمت کر کے آنکھیں کھولیں۔

یا مرگ اللہ دو لال لال چمکتے ہوئے دیدے اب تو مجھے کامل یقین ہو گیا کہ یہ ضرور کوئی بھوت ہے اس خیال کے آتے ہی میرے ہوش پھر غائب ہو گئے، معلوم نہیں کب تک میں اسی حالت میں پڑا رہا جب آنکھ کھلی تو چاند نکل آیا تھا اور میرے پاس ہی ایک بیل پڑا سو رہا تھا اب مجھے حقیقت معلوم ہوئی۔

ہوا یہ کہ بیچ راستہ میں یہ غریب بیل سو گیا تھا میں اندھیرے میں تیزی سے باہر آیا سائیکل بیل کے اوپر سے گذری اور میں گر پڑا بیچارہ بیل ہڑبڑا کے اٹھ گیا اور جب میں نے آنکھیں کھولیں تو اسی کی چمکتی ہوئی آنکھیں نظر آئیں۔

دار الامراء میں لارڈ ہیلی فیکس کی تقریر

لندن ۱۳ دسمبر۔ آج دار الامراء میں ارل آف ڈارلے کی اس تجویز پر غیر ملکی معاملات پر بحث ہوئی کہ حال ہی میں بلجیم کے بادشاہ اور ہالینڈ کی ملکہ نے صلح کرانے کے لئے بیچ میں پڑنے کی جو تجویز پیش کی تھی اس سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ لارڈ ڈارلے نے کہا کہ اس صورت میں صلح ہونے کا زیادہ امکان ہے، اگر پیشتر سے ہی شرطیں پیش کی جاتیں۔ آپ نے دریافت کیا کہ آیا فرانس نے برطانیہ سے مشورہ کر لیا تھا جبکہ اس نے یہ جواب دیا کہ جرمنی کو آسٹریا کے متعلق شرطیں پہلے سے مان لینا چاہئیں اور کہ فرانس اپنی الگ پالیسی پر چلنے لگا ہے جس کا نتیجہ تباہ کن نکلے گا۔

لارڈ ہیلی فیکس نے تقریروں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ بحث بہت ہی افسوسناک ہی آپ نے مزید کہا کہ ان تقریروں سے قوم کے کاز کو زبردست نقصان پہونچا ہے اور اس سے فائدہ اٹھا کر جرمنی ان تقریروں کے ذریعہ اپنا پروپگنڈا کرے گا۔

پردہ فلم

فلموں کی ناکامی کے اسباب

از جناب کرشن سچدیو صاحب گوجرانوالہ

آج کل ہندوستان کی فلمی صنعت غیر ممالک کی فلمی صنعت کے مقابلہ میں ایک دودھ پیتا بچہ ہے اور روز افزوں ترقی پر ہے مگر اسے نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہو رہی اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اس کی وجوہات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

ہندوستان میں اس پیشہ کو نہایت ہی ذلیل تصور کیا گیا ہے، کچھ لوگ جن میں یہ مادہ ہوتا ہے وجہ شرم اور سوسائٹی کے خوف سے یہ پیشہ اختیار نہیں کرتے۔

برخلاف اس کے ہالی ووڈ میں بڑے بڑے ارل اور کاؤنٹ فلموں میں کام کرنا فخر سمجھتے ہیں۔

ہندوستانی فلمیں بہت لمبی ہوتی ہیں جن پر ایک تو روپیہ بہت خرچ ہوتا ہے اور فلم لوگوں کو پسند بھی نہیں آتی، کیونکہ نہ کوئی نیوز ریل، اور نہ کارٹون وغیرہ ساتھ دکھائے جاتے ہیں۔

ہندوستانی فلمساز فلموں کی کہانی کی طرف خاص توجہ نہیں دیتے اس لئے بعض اوقات فلم میں ایکٹر اچھا کام کرتے ہیں لیکن بوجہ کہانی اور مکالمہ ناقص ہونے کے فلم فیل ہو جاتی ہے۔

ہندوستان میں گورنمنٹ اس صنعت کی حوصلہ افزائی نہیں کرتی لیکن امریکن فلم کمپنیوں کو گورنمنٹ اس صنعت کے لئے مدد دیتی ہے۔

ایکٹروں اور ایکٹریسوں کو تنخواہ معقول نہیں دی جاتی اس لئے وہ دل سے کام نہیں کرتے اور بعض اوقات ایکٹروں اور ایکٹریسوں کو کئی کئی مہینے گذرنے کے بعد تنخواہ ملتی ہیں اس لئے وہ کسی صورت میں دل لگا کر کام نہیں کر سکتے۔

عام پروڈیوسر صرف روپیہ کمانا چاہتے ہیں اس آرٹ کو ترقی دینے کی بالکل کوشش ہی نہیں کرتے

ہندوستانی فلموں میں سینیریاں اگرچہ اچھی ہوتی ہیں مگر موقعہ پر نہیں دکھائی جاتی مثلاً ایک آدمی کمرے میں بیٹھا ہوا ہے لیکن ساتھ ہی فلم میں آسمان چاند درخت بادل وغیرہ دکھانے سے جو کہ بالکل بے معنی ہوں مزہ جاتا رہتا ہے۔

ہیرو اور ہیروئن کے لئے کوئی خاص تلاش نہیں کی جاتی بلکہ ہر نئے رنگروٹ کو ہیرو اور ہیروئن بنا دیا جاتا ہے یا مشہور اداکاران کو یہ پارٹ دیدیا جاتا ہے وہ اس کام کے قابل ہوں یا نہ ہوں

عام طور پر ہندوستانی فلموں میں غیر ممکن باتیں ہوا کرتی ہیں مثلاً جیسا کہ ایک عورت نے تلوار سے ایک پورے لشکر کو بھگا دیا اور خود بچ گئی کیا یہ بات کبھی ممکن ہو سکتی ہے۔

ایک دفعہ ہیرو اور ہیروئن ایک فلم میں کامیاب ہو جائیں تو پروڈیوسر انھیں بار بار پیش کر کے ان کو ہر دلعزیز نہیں رہنے دیتے۔

بیجا مذاق اور حد سے زیادہ بے سرے گانے فلم کی مٹی پلید کر دیتے ہیں۔

ہٹلر کا حکم

لندن ۱۵ دسمبر۔ ہر ہٹلر نے حکم دیا ہے کہ ۳۵ ہزار ٹن والے دو جہاز جلد تعمیر کر کے کل کئے جائیں تاکہ جہاز گراپسی کا جو نقصان ہوا ہے وہ پورا ہو سکے۔ دونوں نئے جہاز جلد ہی سمندر میں ڈالنے کے لائق ہو جائینگے

دو جرمن جہاز نکل بھاگے

لندن ۱۵ دسمبر۔ جرمنی کے دو جہاز جو میکسیکو کے بندرگاہ میں پناہ گزیں تھے نکل گئے ہیں۔ جب ستمبر میں لڑائی شروع ہوئی تو انھوں نے وہاں پناہ لے لی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بحر اوقیانوس میں جب برطانی جہاز لڑائی میں لگے ہوئے تھے یہ جہاز موقع پا کر نکل بھاگے۔

اقوالِ زرّیں

مصیبتوں کا اس وقت تک مقابلہ کرتے رہو جب تک کہ وہ خود نہ رفع ہو جائیں۔

انسان بغیر دولت کے بھی خوش رہ سکتا ہے۔

وقت کا بیکار کھونا موت ہے، اور اس سے فائدہ حاصل کرنا زندگی ہے۔

خیرات کرنے سے آج تک کوئی غریب نہیں ہوا

ہمارا بہترین زیور ہماری بہترین یادداشت ہے

شیطان کے پاس پہونچنے کا سیدھا راستہ شراب خوری ہے۔

شہرت حاصل کرنا بہت مشکل نہیں ہے اس لئے محض قربانی کی ضرورت ہے۔

کوئی انسان دنیا کو ہمیشہ دھوکے میں نہیں رکھ سکتا

جامعہ ملیہ اسلامیہ کو عطیہ

دہلی ۹ دسمبر خان بہادر حاجی محمد جان صاحب ممبر بنگال کونسل نے جامعہ ملیہ اسلامیہ کو مبلغ دوسو (۲۰۰) روپیہ ماہوار دینے کا اعلان کیا ہے۔

پروفیسر مجیب صاحب نے جو جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی کے قائم مقام پرنسپل ہیں حاجی صاحب موصوف کو اس فیاضی اور فراخدلی پر مبارکباد دی ہے۔

موجِ تبسّم

ایک سہیلی:- "میرے باپ نے جس شخص سے میرا رشتہ کیا ہے اس میں ایک ایسی خصوصیت ہے جو ہر ایک شوہر میں نہیں ہو سکتی"

دوسری سہیلی:- کیا وہ تعلیم یافتہ ہے؟

پہلی سہیلی:- "نہیں"

دوسری سہیلی:- کیا وہ خوبصورت ہے؟

پہلی سہیلی:- "نہیں"

دوسری سہیلی:- پھر ایسی کونسی خصوصیت ہے؟

پہلی سہیلی:- اس کا پچاس ہزار بنک میں جمع ہے!

باپ:- بیٹا تم اس قدر کیوں رو رہے ہو؟

بیٹا:- (روتے ہوئے) "پہلے مجھے چار پیسے دیجئے پھر بتاؤنگا"

باپ:- اچھا یہ اکنی لو۔ اب بتاؤ کیوں رو رہے ہو؟

بیٹا:- اکنی کے لئے۔

ڈاکٹر (مریض سے) آپ کے بہرہ پن کا علاج ۵۰ روپیہ میں ہوگا"

مریض: معاف کیجئے میں نے سُنا نہیں"۔

ڈاکٹر:- میں کہتا ہوں کہ علاج پر آپ کو پچاس روپے صرف کرنے ہونگے"

مریض:- مجھے افسوس ہے کہ میں بالکل نہیں سُن سکتا"۔

ڈاکٹر:- آپکی حالت قابل رحم ہے میں آپ کا علاج مفت کر دوں گا"

مریض:- آپکی اس عنایت اور مہربانی کا شکریہ"۔

بیٹا:- ابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں"۔

باپ:- "نہیں بیٹا ابھی تم ناسمجھ ہو"۔

بیٹا:- پھر مجھ میں سمجھ کس دن آئیگی"

باپ:- جس دن تمہارے دل سے شادی کا خیال نکل جائے گا"

دلچسپ معلومات

مصنوعی عورت!

بیسویں صدی ایجادات اور اختراعات کے لئے کافی اہمیت رکھتی ہے۔ اس صدی میں جسقدر حیرت انگیز اور نئی نئی ایجادیں ہوئی ہیں شاید اس سے قبل کسی زمانہ میں ہوئی ہوں؛

بیسویں صدی کی سب سے عجیب تر ین حیرت انگیز ایجاد یہ ہے کہ برطانیہ کے ایک موجد نے ایک ایسی مصنوعی عورت تیار کی ہے جو برقی طاقت سے خانہ داری کے مختلف فرائض نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیتی ہے۔

یہ بے جان مگر متحرک عورت گھر کو صاف کرسکتی ہے۔ میلے کپڑے دھولیتی ہے گھر کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرسکتی ہے۔ غرضیکہ بہت سے فرائض نہایت سلیقہ مندی سے انجام دے سکتی ہے۔

موجد اس ایجاد میں نئے اضافوں کی فکر میں ہے اس کا خیال ہے کہ اگر اس ایجاد میں اسے کامیابی ہوگئی تو پھر گھروں میں خانہ داری کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

کپڑا سونے میں رنگا جاتا ہے

کپڑوں پر زیادہ تیزی سے زری کام کرنے کے لئے ایک کیمیاوی مصالحہ تیار کیا گیا ہے جس کی مدد سے سونے کے ذرات زیادہ پختگی کے ساتھ کپڑے پر چسپاں ہو جاتے ہیں۔ اس مصالحہ کو سونے میں ملا کر ایک مرکب تیار کرتے ہیں اور کپڑے کو اس مرکب میں رنگ لیتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس اختراع سے رنگائی کے کام میں بڑی ترقی ہو سکتی ہے۔

انشائیہ

بھکارن

از جناب شاہد لطیف

جاڑوں کی ایک بہت ٹھنڈی شام تھی۔ سرد ہوا کے تیز و تند جھونکے ہم لوگوں کے جسموں پر نشتر زنی کر رہے تھے۔ ہم لوگ حسب عادت روٹی کے چند ٹکڑوں کے لئے آپس میں لڑ رہے تھے، سامنے آلاؤ میں آگ جل رہی تھی جس کے شعلے ہم لوگوں کے جسموں کے قریب آکر واپس لوٹ جاتے تھے گویا وہ ہمارا تمسخر اڑا رہے ہوں۔

یکایک فدا کی بھرائی ہوئی آواز میرے کان میں آئی۔

"بھوکی ہے روٹی کھائیگی"

میں نے دفعتاً چہرہ اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک تیرہ چودہ برس کی چھوکری ہم لوگوں کی طرف للچائی ہوئی نظروں سے کچھ اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے کتیا ان کتوں کی طرف دیکھتی ہے جو چند ہڈیوں کے لئے آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہوں۔

دفعتاً لڑکی کھانے پر کچھ اس طرح جھپٹ گئی جس طرح چیل گوشت پر گرتی ہے۔

فدا نے میرا پاؤں دبایا اور اپنا منہ میرے کان کے قریب لاکر کہا "ہیرا ہے ہیرا" اگر راضی ہوگئی تو بہت کام آئے گی"

کھانے کے بعد فدا اس چھوکری سے ادھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا اور پھر اصل مطلب پر آیا۔ اور آخر کار اسے اپنے ساتھ رہنے پر راضی کر لیا۔

ہماری ٹولی میں ایک دلکش اضافہ ہو گیا۔ ہم لوگوں نے جلد جلد اسے وہ تمام غزلیں اور نعتیں یاد کرا دیں جو ہمیں رٹی ہوئی تھیں۔

اس چھوکری کے آتے ہی ہماری قسمت پھر سدھرنا شروع ہوگئی۔ صبح سویرے سے رات گئے تک آگے آگے شمو اور پیچھے پیچھے ہم لوگ مانگتے گاتے پھرتے۔ شمو کی آواز جس میں اس کی زندگی کی داستان کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اس قدر دردناک تھی کہ لوگوں پر خواہ مخواہ اثر ہوتا، اور ہمیں بلا بلا کر بھیک دیتے۔ اب وہ بڑے بڑے گاؤں میں رہنے والے چھوکرے جو ہم لوگوں کی صورتیں دیکھنے تک کے روادار نہ تھے ہم لوگوں کو آوازیں دے دے کر بلاتے اور گھنٹوں "شمو" سے غزلیں سنتے۔ اور اس طرح شمو کو گھورتے رہتے کہ انکی آنکھوں میں حیوانیت کی جھلک صاف ناچتی ہوئی دکھائی دیتی۔

ایک رئیس کے یہاں شادی تھی، ہم لوگ ایسے موقعوں کے خاص طور پر تلاش میں رہتے تھے۔ کیونکہ یہیں اس طرح ذائقہ بدلنے کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور مل جاتا تھا۔ شمو زنانخانہ میں چلی گئی تھی۔ شام کو جب ہم واپس ہوئے تو ہم لوگوں کی جھولیاں بھری ہوئی تھیں، اور ہم لوگ بہت خوش تھے اس رات ہم لوگوں نے خوب ڈٹ ڈٹ کر جھوٹے چاول بچوڑی کہ ہوئی ہڈیاں اور بھیگی ہوئی تندوری روٹیاں کھائیں۔

کھانے کے بعد ہم ادھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے اتنے میں شمو بولی بیاہ میں کتنی بہت سی عورتیں تھیں ایسے اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھیں کہ کیا کہوں' جی چاہتا ہے کہ میں بھی ان جیسے کپڑے پہنتی!"

بندو نے ایک قہقہہ لگایا۔

"تو پھر کسی رانی کے پیٹ سے کیوں نہ پیدا ہوئیں"۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا،

اری پگلی تیرے ایسے نصیب کہاں! یہی بہت ہے کہ اللہ اسید ھا کھانے کو مل جاتا ہے"! فدا بولا

شمو ہم لوگوں کی باتیں سنکر کچھ افسردہ سی ہوگئی ہم لوگ دیر تک کھانے کے ذائقہ کی تعریف کرتے رہے۔ صبح کو جب ہم اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ شمو کی آنکھیں کچھ سوجی ہوئی ہیں اور اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی شاید رات میں غم کے مارے اسے نیند نہ آئی۔

اس دن وہ ٹھیک سے گا بھی نہ سکی۔ اس کی آواز ہی نہ نکلتی تھی جیسے اس کے حلق میں کوئی چیز پھنس کر رہ گئی ہو۔ شام کو جب ہم اپنے پڑاؤ پر آئے اور کھانے کے بعد لیٹے تو شمو کراہ رہی تھی۔ اس کو بخار ہو گیا تھا۔ اس رات میں تو بالکل نہ سو سکا جوانی کی وہ رنگت جسے بھوک اور افلاس نے بالکل مردہ کر دیا تھا شمو کی موجودگی میں از سر نو بیدار ہو رہی تھی شمو کی بیماری کی وجہ سے میں نے بھی بھیک مانگنے جانا بند کر دیا تھا۔ اور دن رات اس کی تیمارداری میں لگا رہتا تھا۔ بندو اور فدا تنہا جاکر مانگ لاتے تھے جس سے پیٹ پلتا تھا۔

خدا خدا کر کے کئی دن بعد شمو ٹھیک ہوئی اور ہم لوگوں نے پھر ایک بار پوری تندہی سے بھیک مانگنی شروع کر دی۔ لیکن شمو اب ہر وقت مغموم رہنے لگی۔ ہم میں سے ہر شخص اس کو خوش کرنے کی کوشش کرتا لیکن اس کی پہلی سی زندہ دلی واپس نہ آئی وہ کچھ کھوئی سی رہنے لگی۔

کتنے ہی دن اس طرح گذر گئے۔ اب اکثر ایسا بھی ہوتا کہ شمو گھروں میں جاکر تنہا ہی مانگ لاتی ایک دن جو وہ آئی تو وہ بہت خوش تھی اس نے اپنی دونوں کلائیاں ہمارے سامنے کر دیں۔

(باقی برصفحہ ۸ کالم ایک پر)

اِن میں کوئی خصوصیت نہیں ہے

ایک عرصہ سے چائے فوجی سپاہیوں کی روزانہ خوراک کا ایک حصہ رہی ہے۔ تاتاری حملہ آوروں نے جب وسط ایشیا سے ہندوستان پر چڑھائی کی تو ان سپاہیوں کے پاس بہت سی مقدار میں چائے بھی تھی۔ حال ہی میں امریکہ کی فوج کے ایک افسر کپتان کاول پریچان نے بیان دیا ہے کہ وہ مانچوریہ میں ایک لڑائی دیکھ رہے تھے اور انھیں دیکھکر حیرت ہوئی کہ سپاہی نہ تو دن کا خیال کرتے نہ رات کا اور برابر لڑتے چلے جاتے اور ذرا بھی نہ رکتے۔ حالانکہ وہ تھک کر چور تھے پھر بھی وہ لڑائی سے باز نہ آتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بار بار چائے بنا کر پیتے تھے۔

جنین سولر جنگ کے زمانہ میں ڈیوک آف ولینگٹن کو اس بات کا ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں چائے کا ذخیرہ ختم ہو جائے یا نئی رسد پہونچنے میں دیر نہ ہو جائے۔ جنگ کریمین کے زمانہ میں چائے تمام یوروپین ممالک میں فوجی سپاہیوں کی خوراک کا ایک ضروری حصہ قرار دی گئی۔ اور اس وقت کمشریت کو محکمہ میں اس بات کی تاکید کر دی گئی کہ وہ چائے کا ذخیرہ ضرور ساتھ رکھا کریں۔ انگریزی بری و بحری فوج کے سپاہی اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ انگریزی فوج نے لفظ کنٹین کے معنی بدل ڈالے ہیں۔ حالانکہ پہلے اس نام کو صرف شراب و دیگر نشئی اشیا کے ساتھ لگا دیا تھا۔ مچسٹر کے میلٹن میں فوجی تماشہ کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔ پروگرام میں ذیل کے بیان کو خوب جلی حروف میں لکھکر رکھا گیا تھا "بیر حالانکہ ہر وقت دستیاب ہو سکتی ہے مگر مشکل سے پی جاتی ہے۔ آجکل کے نوجوان سپاہیوں کا رجحان چائے کی طرف ہے"!

۳۲ ہزار سپاہی لندن میں تاجپوشی کے موقعہ پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک پاکٹ چائے ناشتہ کے لئے دی گئی۔ اور دن بھر میں ۲۰ ہزار پولیس والوں کو ہو کوئی سیکڑوں گیلن چائے تقسیم کی گئی۔

جنگ عظیم میں چائے نے جو کام کیا ہے اب تک اس میں حصہ لینے والوں کے دماغوں میں اس کی یاد تازہ ہے۔ اس کی وجہ سے انہوں نے ہیبتناک دشواریوں کا مقابلہ کیا۔ جب پر سختی طاری ہوئی تو اس کی وجہ سے ان میں تر و تازگی پیدا ہو جاتی اور وہ پھر خوش و خرم ہو جاتے جب کبھی بھی کوئی فوجی ریل گاڑی لندن کے کسی اسٹیشن پر پہونچی تو بیشمار رحمدل عورتیں گرم گرم چائے لے کر موجود رہتیں۔

لندن کے اخبار سنڈے اکسپریس میں کونٹنس دالہے ایک مضمون بڑے دلچسپ پیرایہ میں لکھا ہے کہ آجکل الدر شارٹ سپاہیوں کو کس طرح فوجی تعلیم دی جا رہی ہے جو وہ کھاتے ہیں اسے دیکھکر ضرور اثر ہوتا ہے لیکن ان کے کھانے کی مقدار بمقابلہ پینے کے کچھ بھی نہیں۔

جب دن بھر میں وہاں رہا تو مجھے دیکھکر حیرت ہوئی ایک سپاہی کے پانی پینے کا پیالہ نہ تھا وہ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ایک دم کٹی ہو۔ انھیں سرکار کی طرف سے دن بھر میں پانچ چھ مرتبہ چائے پینے کے لئے دی جاتی تھی اس کے علاوہ اگر وہ پینا چاہیں تو خرید کر پی سکتے تھے۔

صبح سویرے انکو چائے اور بسکٹ دیئے جاتے ہیں۔ پھر ناشتے میں چائے دی جاتی ہے گیارہ بجے ہمیں اپنے کام پر چائے دی جاتی ہے۔ کھانا بھی چائے پر ختم ہوتا ہے۔ پھر انھیں تین یا دو گھنٹے آرام کی فرصت ملتی ہے بہت سے لوگ اس وقت کنٹین میں چلے جاتے ہیں۔ اور خرید کر چائے پیتے ہیں۔

پھر پونے پانچ بجے چائے آتی ہے۔ پھر ساڑھے ۸ بجے سے سوا نو بجے تک سیر ہوتی ہے جس میں روٹی مکھن کچھ مزیدار چیز اور چائے ملتی ہے۔

چائے کے وقت کے بعد انھیں چھٹی مل جاتی ہے۔ دن انکا ہے۔ ان میں سے بعض تو شہر بائیسکوپ چلے جاتے ہیں اور بعض چائے پینے چلے جاتے ہیں۔ بعض ڈرٹ کھیلنے اور چائے پینے کنٹین میں جاتے ہیں۔ بعض بلیرڈ کھیلنے اور چائے پینے جاتے ہیں اور بعض صرف چائے پینے جاتے ہیں۔

راقم لکھتا ہے کہ آجکل سپاہی چھٹیوں پر جاکر اپنے گھروں کا کام کرتے ہیں اور اپنی زندگی اسی خوشی و شادمانی کے ساتھ گذارتے ہیں جیسا کہ اور کوئی کام کرنے والا گذارتا ہو۔

لیگ آف نیشنز میں روسی حملہ کی مذمت

لندن ۱۴ دسمبر۔ لیگ آف نیشنز کی اسمبلی میں لیگ کے ۱۴ ممبروں کی کمیٹی کے پاس کردہ رزولیوشن پر بحث ہوگی۔ رزولیوشن میں فنلینڈ پر روسی حملہ کی مذمت کی گئی ہے اور لیگ کے ہر ممبر سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ فنلینڈ کی ہر طرح مدد کرے اور کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے فنلینڈ کی پوزیشن کمزور ہو۔

رزولیوشن میں لکھا ہے کہ روس نے فنلینڈ پر حملہ کر کے نہایت بے انصافی کے ساتھ غیر جارحانہ معاہدہ اور ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ توڑا ہے۔ جو اس نے فنلینڈ کے ساتھ کیا تھا اور روس نے صلح کا وہ معاہدہ بھی توڑا ہے جو ۱۹۲۲ء میں کیا گیا تھا۔ اسکی مدت ۱۹۴۵ء میں ختم ہوگی۔

لیگ کونسل اور اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روس نے انکار کر دیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے رزولیوشن میں لکھا ہے کہ روس نے لیگ کے حق میں اور اس کے حق میں اپنی ابتدائی ذمہ داری بھی پوری نہیں کی۔ اور اتنا بھی خیال نہیں کیا۔ کہ لیگ موجود ہے۔

روس نے لیگ کے اجلاس میں شرکت سے انکار کی وجہ یہ بتائی ہے کہ وہ فنلینڈ سے نہیں لڑ رہا ہے اور کہ اس نے فنلینڈ کی حکومت سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ رزولیوشن میں اس جواب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ روس نے جس حکومت سے سمجھوتہ کیا ہے وہ فنلینڈ کی اصلی حکومت نہیں ہے اور قانونی یا عملی طور پر اس کا وجود تسلیم نہیں کیا گیا ہے۔

لیگ اور روس کی تمام خط و کتابت نیز اس سلسلہ میں دیگر کاغذات امریکہ کی حکومت کے پاس بھیجدئے گئے کہ وہ امن کی قایمی کے لئے ضروری کارروائی کرسکے۔

روس کا کسی ٹاپوؤں پر قبضہ

لندن ۱۴ دسمبر۔ فن لینڈ کے تازہ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سب موریوں پر لڑائی زوروں کے ساتھ جاری ہے فنی فوجوں نے بہت سے روسی ٹنک برباد کر دیئے اور چار روسی توپیں اور کچھ مشین گنیں پکڑ لی ہیں۔ مشرقی مورچہ پر روسی حملہ پسپا کر دیا گیا۔

روسی ہوائی جہازوں نے ہانگو میں اور فن لینڈ کی کھاڑی میں کئی ٹاپوؤں پر بمباری کی اور فن لینڈ کے ہوائی جہازوں نے بھی روسی فوجی اڈوں پر بمباری کی اور توپخانوں نے بھی سرگرمیاں دکھائیں۔

ملنکی کی ایک اطلاع ہے کہ کریلیا کے تمام علاقہ میں فنی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں روسی فوجیں مشرق سے لیکر مغرب تک فنلینڈ کے دو ٹکڑے کر دینا چاہتی ہے۔ تاکہ سویڈن اور فن لینڈ کی آمد و رفت بند ہو جائے۔

مسٹر محمد بھائی راؤجی کا بیان

چند روز ہوئے مسٹر جناح نے مسلمانوں کے نام اپیل شایع کی تھی کہ کانگریس کے مستعفی ہونے پر ۲۲ دسمبر کو "شکریہ اور نجات کا دن" منایا جائے۔ اس اپیل کے خلاف تمام ملک میں سخت ناراضگی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اور ملک کے مختلف الخیال حلقوں میں مسٹر جناح کی سخت مذمت کی جارہی ہے مسلم لیگ کے حامی بھی مسٹر جناح کے اس رویہ کے خلاف آواز اٹھا چکے ہیں۔ ذیل میں سر آغا خاں کی سپریم کونسل کے صدر مسٹر محمد بھائی راؤجی کا ایک بیان درج کیا جارہا ہے۔ حالانکہ مسٹر جناح بھی ان ہی کے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر مسٹر راؤجی نے مسٹر جناح کے رویہ کے خلاف انتہائی نفرت کا اظہار کیا ہے۔ اور انکی موجودہ پالیسی کو خودکشانہ اور بے تکا بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ وقت سیاسی پروپگنڈہ کا نہیں ہے۔ بلکہ حوصلے کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر میں آپ نے مسلمانوں کے برگزیدہ لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ اگر مسٹر جناح اپنی اس خودکشانہ پالیسی اور مزاحمانہ رویہ کو جاری رکھیں تو اپنی مہر خاموشی کو توڑ کر ملک کی تاریخ کے اس نازک دور میں قوم کی صحیح رہنمائی کرو۔ ذیل میں بیان ملاحظہ فرمایئے۔

بمبئی ۱۰ دسمبر: حیرت ہے کہ مسٹر ایم۔ اے جناح نے کانگریسی وزارتوں کے مستعفی ہونے پر ہندوستان کے مسلمانوں سے شکریہ اور نجات کا دن منانے کی بے تکی اپیل کی ہے۔ یہ ایسا قدم ہے جو کہ اچھائی کے بجائے فرقہ وارانہ گفت و شنید کے دروازے بند کردے گا اور ملک کے مستقبل پر اس کا خطرناک اثر پڑے گا"۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو ہز ہائینس سر آغا خاں کی سپریم کونسل کے صدر مسٹر محمد بھائی آئی ایم راؤجی نے مسٹر جناح کی اپیل کے جواب میں ایک بیان میں فرمائے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ چند روز ہوئے مسٹر جناح نے ہندوستان کے مسلمانوں کے نام ایک اپیل شایع کی تھی کہ ۲۲ دسمبر کو کانگریسی وزارتوں کے مستعفی ہونے پر اطمینان کا شکریہ اور نجات کا دن منایا جائے

مسٹر راؤجی مزید فرماتے ہیں کہ "مسٹر جناح کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ سیاسی پروپگنڈا کا نہیں بلکہ حوصلہ کے ساتھ کام کرنے کا وقت ہے اگر وہ محض گالیاں دیتے رہے اور مستحکم اور عملی تجویزیں پیش کیں تو محض لسانی سے مسلمانوں کو انکو سیاسی تدبر پر کوئی اعتقاد نہیں ہوگا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مسٹر جناح کے ۱۴ نکات کو کانگریس عملی طور پر منظور کر چکی ہے۔ اگر مناسب فضا پیدا کی جائے تو اس بات میں مسلمانوں کو مطمئن کرنا مشکل نہیں ہے۔ کیا مسٹر جناح اپنے ۱۴ نکات میں کچھ گھٹانا بڑھانا چاہتے ہیں؟ اگر ایسا وہ چاہتے ہیں تو انھیں اپنے مطالبوں کو پھر مرتب کرنا چاہیئے۔ اور پنڈت جواہر لال نہرو کے توسط سے کانگریس کے سامنے منظوری کے لئے پیش کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد پھر یہ کانگریس کا کام رہ جائے گا کہ وہ انھیں جزوی طور پر یا کلی طور پر منظور کرے یا مسترد کردے۔ کانگریس جوابی پیشکش بھی کرسکتی ہے۔ اس کے بعد مسلم عوام پر واضح ہوجائے گا کہ درحقیقت انھیں کانگریس کیا دے رہی ہے۔ اب یہ انکا کام رہ جاتا ہے کہ وہ کانگریس کی پیشکش کو قبول کریں یا اس کو نامنظور کریں۔

اگر اس وقت مسٹر جناح ایسا قدم نہ اٹھائیں تو کانگریس کے لئے پہل کرنے کا یہ مناسب موقع ہے کہ وہ ہندوستان کی مسلم رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لئے جو پیشکش کرنے والی ہے اسے ایک مستحکم شکل دے۔ اور اس کے متعلق مسلم رائے عامہ کو اظہار رائے کی اجازت دے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کانگریس کی اس پیشکش کو مسلم رائے عامہ نے منظور کرلیا تو اس وقت وہ اپنا کوئی اور مناسب لیڈر تلاش کریں گے۔ جو مسلم ہندوستان کی طرف سے اس پیشکش کو منظور کرے گا مسلم لیگ اور کانگریس کے لئے یہی ایک راستہ کھلا ہوا ہے اگر یہ نہیں کیا گیا تو فرقہ وارانہ جھگڑے جلد ختم نہیں ہونگے۔

آخر میں مسٹر راؤجی نے مسلمانوں کے با اقتدار لیڈروں سے اپیل کی ہے کہ اگر مسٹر جناح اپنے مزاحمانہ رویہ اور خودکشانہ پالیسی کو جاری رکھیں تو اپنی مہر خاموشی کو توڑو اور ملک کی تاریخ کے اس نازک دور میں اپنی قوم کی صحیح رہنمائی کرو۔

یو۔پی کونسل کی انتخابات

لکھنؤ ۱۲ دسمبر۔ سنہ ۱۹۴۰ء کے شروع میں یوپی کونسل کے جو مختلف انتخابات ہونے والے ہیں ہز اکسیلنسی گورنر یوپی نے انکی تاریخیں مقرر کردی ہیں۔ کونسل کے ۱۱ حلقوں کی جو نشستیں خالی ہیں۔ انکو پر کرنے کے لئے یہ انتخاب ہوگا۔

لکھنؤ کے شہری مسلم حلقے اور رائے بریلی کے عام دیہاتی حلقہ کی نامزدگی کے لئے ۱۸ دسمبر اور انتخاب کے لئے ۱۹ جنوری کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ انتخابات کے لئے ۵ جنوری اور ۱۵ فروری کی تاریخیں مقرر کیگئی ہیں

لکھنؤ یونیورسٹی میں آنریبل سر سلیمان کا کنووکیشن ایڈریس

لکھنؤ۔ سر شاہ محمد سلیمان نے لکھنؤ یونیورسٹی میں کنووکیشن ایڈریس پڑھتے ہوئے باہمی اتحاد کی اپیل کی۔ آپ نے اپنے ایڈریس کے شروع میں یوپی کے تمدن کی تعریف کی جس کا ماضی بہت شاندار رہا ہے۔ اس کے بعد آپ نے موجودہ جنگ میں برطانیہ کے حصہ لینے اور برطانی سلطنت کی اہمیت کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ بہت نازک وقت ہے ہمیں اپنے تمام جھگڑے ختم کردینے چاہئیں۔ مشترکہ نیک نیتی سے ہر معاملہ طے ہوسکتا ہے۔ آج کل ہندوستان میں رواداری کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہمارے مسئلے اگر خلوص کے ساتھ طے کئے جائیں تو آسانی سے طے ہوسکتے ہیں۔ ہمارا یہ مستقل ارادہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم زندہ بھی رہیں گے۔ اور زندہ رہنے بھی دیں گے۔ اگر ہم ایک دوسرے پر بھروسہ کرنا سیکھ لیں، اتحاد سے کام کریں اور یہ ثابت کردیں کہ ہمارا طرز عمل ہماری فیاضانہ اسپرٹ پر مبنی ہے تو ہمارے ملک کا مستقبل بہت کچھ یقینی ہو جائے گا۔

سر شاہ سلیمان نے فرمایا کہ ملک میں بالغ تعلیم اہم ترین سوالوں میں ہے۔ محض لازمی ابتدائی تعلیم سے کام نہیں چل سکتا۔ اگر محض بچوں کی تعلیم کے ذریعہ ہی ملک کو خواندہ بنانا ہو تو ہمیں ایک نسل کیا معنی کئی نسلوں تک انتظار کرنا ہوگا۔ بالغ تعلیم کا ہماری سوشل سیاسی اور اقتصادی حالت سے بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ یوپی اور تمام صوبجاتی حکومتوں میں اس حالت پر خاص توجہ دی گئی۔ آپ نے کہا کہ آل انڈیا بالغ تعلیمی کانفرنس نے اس جانب صحیح قسم کی رہنمائی کی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ ہمارے ملک کی نوجوان لڑکیاں اور لڑکے ملک میں جابجا بالغ تعلیم کے لئے سوسائٹیاں قایم کریں گے تاکہ یہ کام جلد پھیل سکے اور زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے رات کے اسکول ضروری ہیں۔ اور اعزازی کام کرنے والوں کی ضرورت ہے۔ اگر پڑھا لکھا طبقہ اس معاملہ میں پوری دلچسپی لے اور پورے دل سے تعاون کرے تو بہت شریفانہ کام ہوگا۔

سر سلیمان نے کہا کہ شہروں اور دیہات میں بہت کچھ مفید کام کیا جاسکتا ہے بیکاروں کی امداد کی جاسکتی ہے۔ بیماروں کی تیمارداری ہوسکتی ہے قحط زدہ علاقوں میں اور وبائی امراض کے زمانہ میں بہت مفید خدمات انجام دی جاسکتی ہیں۔ اسی طرح سیلاب زدہ اور زلزلہ زدہ علاقوں میں کام کیا جاسکتا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں اہم مسئلوں پر زیادہ دوربینی اور وسعت سے نظر ڈالنا چاہیئے۔ قومی پیمانہ پر ہی مفید کام ہوسکتا ہے۔ چند آدمیوں کی دولت بڑھ جانے سے غریبی کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔ اقتصادی عادات کو درست کرنا اور کفایت شعاری کی عادتیں سیکھنی ہونگی۔ گریجوئیٹوں کا فرض ہے کہ اپنی تعلیم کو عملی پہلو سے استعمال کریں اور ملک کی خدمت تعلیمی سوشل اور اقتصادی دائروں میں سرانجام دیں۔

سر سلیمان نے یہ بھی فرمایا کہ اسوقت ہندوستان میں اتحاد کی افسوسناک کمی نظر آتی ہے۔ ہم سب پر یہ پوری طرح واضح ہوجانا چاہیئے کہ جب تک سب فرقوں میں اتفاق نہ ہو اسوقت تک کوئی قدم آگے نہیں رکھا جاسکتا۔

بنگال کا کمیشن آراضیات

جالنی ۸ دسمبر۔ سر فرانسس فلنڈ ڈ چیرمین بنگال کونسل کی مخالف پارٹی کے لیڈر مسٹر آر کے مکرجی سر نیڈوک چکے۔ خان بہادر حشمت علی نورالدین احمد وغیرہ پر مشتمل بنگال کا کمیشن آراضیات کل یہاں پہونچا۔ اور سرکٹ ہاؤس میں مقیم ہے۔ کمیشن ہند بلکھنڈ کے قانون آراضی کا مطالعہ کرے گا۔ جو آگرہ اور اودھ سے مختلف ہے۔ کمیشن نے کئی بیٹھکوں میں گواہوں کے بیانات قلمبند کئے۔ آج رات کو کمیشن کے تمام ممبران بنارس چلے جائیں گے۔ آج سہ پہر کو یہ حضرات دیہات میں گئے۔ اور وہاں سکیم کے ماتحت کام ہوتا ہوا دیکھا۔

مسٹر جناح سے مہاتما جی کی مخلصانہ اپیل

وارد ہا گنج ۹ دسمبر مہاتما گاندھی نے مسٹر جناح کے بیان پر اخبارات کے نام حسب ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

میں نے جناب جناح صاحب کا وہ بیان پڑھا جس میں انھوں نے تمام ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ ۲۲ دسمبر یوم جمعہ کو یوم نجات منائیں اور خدا کا شکر ادا کریں کہ آخر کانگریسی حکومتیں برسر کار نہیں رہیں، کانگریس کی غیر منصفانہ حکومت سے نجات پانے پر اظہار شکر کی دعائیں کی جائیں گی اس ہدایت کے بعد اس ریزولیوشن کی عبارت درج ہے جو ان تمام جلسوں میں پاس ہوگا جو مسلم لیگ کے زیر اہتمام ہوں گے۔

میں جناح صاحب سے اور جو مسلمان ان سے وابستہ ہیں ان سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ایسا قدم رکھنے سے باز رہیں اس ریزولیوشن میں کانگریس کے خلاف سخت سے سخت الزامات لگائے گئے ہیں عظیم مسلم آبادی کو خدا کے سامنے ان الزامات کو بیان کرنا ہے گویا یہ ثابت شدہ ہیں اور اسی لئے خدائے تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ اس نے نجات دلائی ساتھ ہی صوبوں کے گورنروں سے درخواست کی جائے گی کہ وہ ان الزامات کی جانچ کریں اور تلافی کرائیں کیا یہ بہتر اور زیادہ مناسب نہ ہوگا کہ گورنروں کی رائے کا انتظار کرنے کے بعد یہ سخت قدم رکھا جائے۔

میں اس لئے سخت قدم کہتا ہوں کہ جن مسلمانوں سے اس بیان کو یقین کرایا جائے گا وہ ایک قدیم قومی انجمن کے خلاف بدخواہی کے بغیر نہیں رہ سکتے جو کہ ان کی بھی اسی قدر ہے جتنی کسی اور ہندوستانی کی اور یہ ایک ایسے وقت کیا جا رہا ہے جب جناح صاحب اور پنڈت جواہر لال نہرو کی ملاقات ہونے والی ہے اور ایک باعزت سمجھوتہ ہو جانے کی امید ہے اگر کانگریس اتنی ہی بری ہے جیسی کہ ریزولیوشن میں بیان کی گئی ہے تو اس سے کوئی مراسلت کرنا ہی ٹھیک نہیں ہے۔

کانگریسی وزارتوں کے خلاف میرے علم میں خصوصیت کے ساتھ جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ مسلم لیگ کمیٹی کی اس رپورٹ میں درج ہیں جسے پیرپور رپورٹ کہتے ہیں، مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی نے اس رپورٹ کو مختلف کانگریسی وزارتوں کے پاس بھیج دیا، اور مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ متعلقہ وزیروں نے ہوشیاری کے ساتھ تحقیقات کر کے کمیٹی مذکور کو رپورٹ بھیج دی۔

اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناح صاحب نے الزام لگانے والے اور فیصلہ کرنے والے دونوں کی اہم ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے لی ہے پھر بھی کوئی بات نہیں تھی اگر جناح صاحب ان نکاتوں کو ثابت شدہ واقعات کے طور پر ہندوستان کے مسلمانوں کے روبرو پیش نہ کرتے۔

میں جناح صاحب اور ان کے ساتھیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس شخص کی بات سنیں جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں اور اس طریقہ پر اسلام کا دوست اور بہی خواہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے

میں تہ دل سے جناح صاحب کی اس درخواست سے متفق ہوں جو انھوں نے گورنروں سے ان الزاموں کی تحقیقات کرنے کے لئے کی ہے جو کہ اس کے نوٹس میں لائے گئے ہیں اور جن کے بارے میں ان سے رائے دینے کو کہا گیا ہے۔

جناح صاحب نے بابو راجندر پرشاد کو اپنے خط میں لکھا تھا کہ انھوں نے تمام الزامات وائسرائے کے روبرو پیش کر دئے ہیں مجھے امید ہے کہ وائسرائے صاحب جلد ہی ان کے متعلق اعلان کریں گے یہ بہت زیادہ نہیں ہے اگر جناح صاحب سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ شدید الزاموں کے بارے میں وائسرائے اور گورنروں کی رائے کا انتظار کریں اس سے پہلے ان کو مسلمانوں کے اجتماعی جلسوں میں پیش نہ کریں اور ان سے تصدیق نہ کرائیں اور کانگریس مذمت نہ کریں۔

ریوان میں وائسرائے ہند کی تقریر

ریوان ۱۳ دسمبر۔ وائسرائے ہند کل ریاست ریوان تشریف لے گئے جہاں انکا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور ان کے اعزاز میں جو دعوت دی گئی اس میں مہاراجہ صاحب نے ریاست کی ترقی اور وفاداری اور برطانی حکومت سے قدیم تعلقات کا ذکر کیا۔ وائسرائے ہند نے اس کا جواب دیتے ہوئے اپنی جانب سے نیز اپنی میم صاحبہ کی جانب سے مہاراجہ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے شاندار استقبال کیا اور برطانی حکومت سے اپنی قدیم وفاداری کا ذکر کیا۔ نیز جنگ میں ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا۔ وائسرائے موصوف نے فرمایا کہ ہم انصاف اور سچائی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ ہماری فتح ہونی یقینی ہے۔ ریاست کے زرعی محکمہ کی ترقی پر لارڈ لنلتھگو نے اظہار خوشی کیا اور یہ بھی کہا کہ ریاست اپنے یہاں ذرائع مراسلت کو بہتر بنانے اور ریلوے لائن کھولنے کی جو کوشش کر رہی ہے یہ بھی پسندیدہ ہے۔ آپ نے اس بارے میں ریاست کو اپنی ہمدردی کا یقین دلایا آپ نے لیڈی لنلتھگو کی طرف سے اس بات کا شکریہ ادا کیا کہ تپ دق کے امدادی فنڈ میں ریاست میں ۱۹ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ آخر میں آپ نے والیان ریاست کو یہ مشورہ دیا کہ وہ نہ صرف اپنی تمام توجہ کے ساتھ، رعایا کی شکایتوں کی تحقیقات کرنے کے لئے تیار رہیں بلکہ انھیں بے بنیاد الزامات کی تردید کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ جو ان کے خلاف لگائے جاتے ہیں کیونکہ ہندوستانی ریاستوں کا معاملہ تمام دنیا کے لئے دلچسپی کا باعث بن گیا ہے۔

برطانیہ اور فرانس

لندن ۱۲ دسمبر۔ دارالعوام میں سر جان سائمن وزیر خزانہ برطانیہ نے اعلان کیا کہ برطانی اور فرانسیسی فوجوں کے درمیان ایک جامع سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کی رو سے یہ قرار پایا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی کرنسی استعمال کرنے میں آزاد ہوں گے۔ لڑائی کے دوران میں پونڈ اور فرانک کی موجودہ شرح تبادلہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ ایک دوسرے ملک کی آمد پر کوئی پابندی نہیں لگائی جائے گی۔ صلح ہونے کے ۶ ماہ تک موجودہ معاہدہ پر عمل جاری رہیگا

تین ماہ میں ۱۲ کروڑ پونڈ کا سامان خرید

لندن ۱۲ دسمبر۔ مسٹر سیل برجن وزیر سپلائی نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی وقت ایسا نہ گذرا جب کہ سلطنت کی فوجی طاقت اتنی ہوئی ہو جتنی کہ اس وقت ہے ۳ ستمبر سے ۵ دسمبر تک وزارت نے سامان خرید کرنے کے لئے ...... ۲۰۸ پونڈ کے نئے آرڈر دیئے ہیں۔ اس وقت برطانیہ کی ہوائی طاقت دنیا میں بہترین ہے۔

مسٹر جناح کو پنڈت نہرو کا خط

بمبئی ۱۲ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم اے جناح کو پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک خط موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ جب تک آپ یوم نجات کے متعلق اپنی پوزیشن کو واضح نہیں کر دینگے میرا آپ سے ملاقات کرنا بیکار ہے اور فرقہ وارانہ سمجھوتہ کے سلسلہ میں مزید گفت وشنید اس وقت تک بالکل فضول ہوگی۔

ہالینڈ کا اعلان

لندن ۱۳ دسمبر۔ بلجیم پارلیمنٹ کے صدر نے کل بروسلز میں اعلان کیا کہ اگر ہالینڈ پر حملہ ہوا تو ہمیں اپنی پوزیشن بدلنا پڑے گی۔ اور اگر ہمارے ضروری حقوق کو خطرہ پیش آیا تو ہماری غیر جانبداری قائم نہ رہ سکے گی۔ کیونکہ ہم ہر حالت میں غیر جانبدار رہنے کے پابند نہیں ہیں۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہمبرگ اور بریمن میں جرمن فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ اس سے اندازہ کیا جا رہا ہے کہ ہالینڈ یا ناروے یا سویڈن پر جرمن حملہ کا قریبی امکان ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر فن لینڈ کی لڑائی میں روس جیت گیا تو جرمنی سویڈن یا ناروے پر حملہ کرے گا۔

جرمنی روس کے ساتھ ہے۔ یہ بات اب بالکل کھل گئی ہے۔ لندن میں اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے کہ غیر جانبدار ملک جو فنلینڈ سے ہمدردی رکھتے ہیں اسے لڑائی کا سامان بھیجنا چاہتے تھے اس کے راستہ میں جرمنی روڑے اٹکا رہا ہے۔ اس حقیقت کا وہ فخریہ اعلان کر رہا ہے۔

روس نے صلح کی اپیل ٹھکرا دی

لندن ۱۳ دسمبر۔ روسی حکومت نے لیگ آف نیشنز کی صلح کی اپیل نامنظور کر دی ہے۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مالوٹوف نے لیگ آف نیشنز کی کمیٹی کو اپیل کے جواب میں جو چٹھی بھیجی ہے وہ کمیٹی کو مقررہ وقت کے بعد ملی۔ چٹھی میں صلح کی اپیل کے لئے لیگ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے مگر یہ خیال ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ روس فن لینڈ سے صلح کی بات چیت شروع نہیں کر سکتا کیونکہ روس فن لینڈ سے جنگ نہیں کر رہا ہے۔ چٹھی میں مزید لکھا ہے کہ فن لینڈ میں جو نئی حکومت قائم ہوئی ہے روس اسے فنلینڈ کا نمایندہ نہیں مانتا ہے روس ٹیری یوکی میں قائم شدہ حکومت کو تسلیم کرتا ہے اور اس سے صلح کرنے کو تیار ہے (یہ حکومت خود روس کی قائم کی ہوئی ہے) لیگ اسمبلی کے اجلاس میں آج اس رزولیوشن پر بحث ہوگی جو لیگ سے روس کو خارج کر دینے کے متعلق ہے۔ لیگ کے ۱۴ ممبروں کی کمیٹی نے روس اور فن لینڈ کے جھگڑے پر اپنی رپورٹ تیار کر لی ہے اس کے تین حصے ہیں ایک حصہ میں جھگڑے کا تاریخی پہلو بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے میں قانونی پہلو کی وضاحت کی گئی ہے اور معاہدوں کا ذکر کیا گیا ہے اور تیسرے میں جھگڑے کے نتیجوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

روس کی فوج فنلینڈ میں

لندن ۱۳ دسمبر۔ فن لینڈ میں لڑائی زور پکڑتی جا رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے پندرہ لاکھ فوج اور ایک ہزار ہوائی جہاز فن لینڈ میں لا کر جمع کر دیئے ہیں۔ مشرقی مورچہ پر فوج اور سامان کا تانتا لگا ہوا ہے اور لیننگراڈ میں فوج کی بھاری تعداد جمع ہے۔ ہلسنکی کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ فن لینڈ کی فوجیں بھی اپنے مورچوں کو مضبوط کرنے میں لگی ہوئی ہیں وہ شمالی مورچہ پر ہوائی حملے کی تیاریاں کر رہی ہیں تاکہ روسی فوجوں کی طاقت اور توجہ تقسیم ہو جائے۔ اس کے علاوہ فنی فوجیں روسی بندرگاہ مرمانسک کے ریلوے کو بھی تباہ کرنا چاہتی ہیں۔ کریلیا کی ڈکنائے کی نسبت اب فن لینڈ کے بیچ کے علاقہ میں زیادہ سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی فوجیں مشرقی مورچہ سے لیکر مغربی مورچہ تک چھا جانے کی کوشش کر رہی ہیں انکا مقصد یہ ہے کہ فنلینڈ کے دو ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

مسٹر جناح پر سخت نکتہ چینی

کلکتہ ۱۳ دسمبر۔ مسٹر ایم۔ اے۔ جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلمانوں سے ۲۲ دسمبر کو شکر گذاری اور نجات کا دن منانے کی جو اپیل کی ہے اس پر بنگال اسمبلی کے ۱۱ مسلمان ممبروں نے جس میں مسٹر شمس الدین احمد سابق وزیر بنگال بھی شامل ہیں نے ایک مشترکہ بیان میں سخت نکتہ چینی کی ہے۔ یہ حضرات اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ مسٹر جناح کا تازہ ترین بیان خود ان کے پچھلے کاموں تک کے لئے ایک کاری ضرب ہے۔ انھوں نے ہندوستان کے لئے جمہوریت اور آزادی کی مخالفت کر کے ایک نیا پہلو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور سیاسی آزادی حاصل کرنے کی کوشش کی مذمت کی۔ مسٹر جناح نے ان طاقتوں کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کی جو ہندوستان کے اتحاد اور آزادی کے لئے ضروری ہیں۔ اور وہ رجعت پسند سامراج کے ہاتھوں میں کھیلے مگر مسٹر جناح نے تازہ ترین جو بیان دیا ہے اس کو دیکھ کر ان کے حامی تک حیران رہ گئے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ان کے حامیوں میں سے ایک صاحب مسٹر عبدالرحمن صدیقی نے پرزور آواز بلند کی۔ اور مالا بار ہل کے پرانے نام نہاد کو تنبیہ کی کہ وہ اس درجہ شرمناک اور غیر ذمہ دارانہ طریقہ پر ہندوستان کے مسلمانوں کی شہرت کو خراب نہ کریں۔

ہم نے مسٹر جناح کے اس دعوے کو کبھی تسلیم نہیں کیا کہ وہ ہندوستان کے مسلمانوں کے لیڈر اور سرپرست ہیں۔ اور انھوں نے قوم کی جس خود کشانہ پالیسی میں پھنسانے کی کوشش کی ہے ہم ہمیشہ اس کے خلاف پورے زور کے ساتھ لڑے۔ ہمارا ہمیشہ یہ عقیدہ رہا ہے کہ سیاسی پارٹیوں کو اقتصادی مفادوں کے لحاظ پر مبنی ہونا چاہئے۔ ہندوستان کی آزادی صرف ایک ہی معنی رکھتی ہیں کہ غریب کسان اقتصادی غلامی سے آزاد ہو جائیں۔

* غیر سرکاری اطلاعوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کل فنلینڈ کے ہوائی جہازوں نے مرمانسک میں ۳۰ میل تک ریلوے تباہ کر دی۔ روسی اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ روسی فوجیں جھیل لڈوگا کے شمال میں ۶۰ میل تک آگے بڑھ گئی ہیں

جناح نہرو گفت وشنید

الہ آباد ۱۲ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو کل بمبئی تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہاں سے آپ کانگریس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے واردھا جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر مسٹر جناح نے اپنی تازہ اپیل کو واپس نہ لیا تو کانگریس ورکنگ کمیٹی اس مسئلہ پر کافی بحث کرے گی۔ ابھی یہ کہنا کہ گفت وشنید دوبارہ شروع کرنے کے متعلق کمیٹی کیا فیصلہ کرتی ہے سردار ولبھ بھائی پٹیل کے بیان سے پوزیشن تو واضح ہو چکی ہے۔ ظاہرہ تو یہ نظر آتا ہے کہ مسٹر جناح جب تک

۲۲ دسمبر کو یوم نجات ضرور منایا جائیگا

مسٹر ایم۔ اے جناح صدر مسلم لیگ کا بیان

جتنا زمانہ گذرتا گیا اسٹیم رولر کی طرح ہمہ گیری کی کانگریس کی رفتار تیز ہوتی گئی۔ اور مرکزی دفتر میں زیادتیوں کی شکایتیں آنی شروع ہوگئیں۔ شکایات اس قدر ان گنت ہوگئیں کہ کونسل نے مارچ ۳۹ء میں پیرپور کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کمیٹی نے تمام کانگریسی صوبوں میں بڑے پیمانہ پر محنت کے ساتھ تحقیقات کی۔ اور دسمبر ۱۹۳۸ء میں پٹنہ سیشن میں اپنی رپورٹ پیش کردی۔

چنانچہ بھرے سیشن میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

"جو مظالم کیے جارہے ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ بہار یو۔پی اور سی۔پی میں رفتہ رفتہ باقاعدہ طریقہ پر مسلمانوں کے ابتدائی حقوق بھی پامال کیے جارہے ہیں اور مسلمان اب تک جو آئینی طریقے اختیار کرچکے ہیں ان کے باوجود ان صوبوں کی حکومتیں مسلمانوں کی شکایات کو رفع کرنے یا ان صوبوں میں ان کے ابتدائی حقوق تک کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہیں لہذا آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے کہ اگر اور جب ضرورت ہو تو براہ راست کارروائی شروع کردی جائے۔

براہ راست کارروائی کو روکے رکھنے کی غرض سے اس عرصہ کے دوران میں میں نے بارہا گورنروں اور گورنر جنرل دونوں سے خط و کتابت کے ذریعہ اور ذاتی طور پر ملاقات کرکے درخواست کی کہ اپنے اختیارات خصوصی کو استعمال کیجئے۔ اور آئین نے اقلیتوں کے جو حقوق اور مفاد آپ کی نگرانی میں دیئے ہیں ان کی حفاظت کے لیے انتظامیہ کارروائی کیجئے۔ چنانچہ ۱۷ اپریل ۳۹ء کو وائسرائے نے مجھے مطلع کیا کہ وہ معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لیں گے۔

جہاں تک کانگریسی وزارتوں کا سوال ہے ہماری شکایتوں کو جھوٹی۔ بیکار اور تکلیف دہ بتا کر مسترد کردیا گیا۔ اور مہاتما گاندھی تک نے جن کے سامنے میں نے مئی ۳۸ء میں بھی الزامات پیش کردیئے تھے۔ صرف یہ لکھ کر ٹال دیا کہ "مجھے یقین ہے کہ کانگریس کمیٹیوں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ جن موقعوں پر بندے ماترم کا گیت گانے اور جھنڈا لہرانے پر اختلاف ہو جہاں تک ممکن ہو سکے اس سے بچا ہی جائے۔ پہلے دو مطالبے تو ایسے ہیں جن کی عوام امید ہی نہیں کررہے تھے۔ اس کے باوجود حسن و قبح پر ان کی جانچ ہونی ہے۔ لیکن مجھے یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ مشترکہ کمیٹیوں کے نتیجہ کو پہلے سے سوچ لیا جائے مجھے امید ہے کہ ان کمیٹیوں کے وجود میں آنے کے راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔"

شکایتیں رفع نہ ہونے کی وجہ سے بعض صوبوں میں مسلمان ضبط نہیں کرسکے۔ اور سی۔ پی میں ورکنگ کمیٹی کو قطعی نظر انداز کرکے ودیا مندر کی اسکیم پر سول نافرمانی شروع کردی۔

یہاں میں یہ عرض کردینا چاہتا ہوں کہ کسی وقت بھی ورکنگ کمیٹی نے براہ راست کارروائی کی حمایت یا حوصلہ افزائی نہیں کی اور جولائی ۳۹ء میں جب بہار سے درخواست آئی کہ براہ راست کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے تو ورکنگ کمیٹی نے بہار مسلم لیگ کو ہدایت کی کہ سارا معاملہ گورنر جنرل۔ گورنر اور وزیر اعظم کے سامنے پیش کردیا جائے۔ اور اپنی اس عرضداشت کے نتیجہ سے آگاہ کیا جائے۔ دوسری مسلم لیگوں کو بھی ہدایت کی گئی جو اس قسم کی کارروائی کرنا چاہتی ہیں۔

بہر حال شکایتیں برابر موصول ہوتی رہیں لہذا ۲۷ اگست ۳۹ء کو لیگ کی کونسل نے دہلی میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا:۔

(۱) حکومت برطانیہ نے مسلمانوں کی مرضی کے خلاف ایک آئین اور بالخصوص فیڈرل آئین جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں درج ہے تھوپ کر مسلمانوں کی طرف سے جو پالیسی اختیار کی ہے اس پر یہ کونسل افسوس کا اظہار کرتی ہے کیونکہ اس آئین کے ذریعہ مستقل مخالف فرقہ وارانہ اکثریت کو مسلمانوں کے مذہبی۔ سیاسی۔ سوشل اور اقتصادی حقوق پامال کرنیکا موقع ملتا ہے اور اقلیتوں کے منصفانہ حقوق کی نگرانی کرنے میں کانگریسی حکومتوں" سے صوبوں میں گورنروں اور وائسرائے نے قطعی غفلت اور بے توجہی سے کام لیا ہے۔"

ستمبر میں اعلان جنگ ہوگیا اور اس مہینہ کی ۱۷ تاریخ کو ورکنگ کمیٹی نے مسلمانوں کی امداد کے لیے بنیادی شرط کی حیثیت سے مذکورہ بالا ریزولیوشن کی تصدیق کی وائسرائے نے صورت حالات کی نزاکت کو محسوس کرکے مہاتماجی اور دوسرے کانگریسی لیڈروں پر زور دیا کہ کم از کم جنگ کے زمانہ کے لیے صوبجاتی دائرہ میں مشترکہ بنیاد پر مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرلیا جائے۔

چنانچہ ۵ اکتوبر کو ڈاکٹر راجیندر پرشاد نے مجھے لکھا کہ اگر مسلم لیگ کانگریسی وزارتوں کے خلاف کوئی خاص الزام لگائے تو اسکی تحقیقات کرنے کے لیے کانگریس سر مارس گائر یا کسی دوسرے مناسب شخص سے درخواست کرنے کے لیے تیار رہے۔

تین وجہوں کی بنا پر میں نے ان تجویزوں کو ناقابل عمل اور ناقص سمجھا اول یہ کہ قانونی اور آئینی طور پر کانگرس ورکنگ کمیٹی کو آئین میں کوئی جگہ حاصل نہیں ہے اور نہ ہی اسے آئین کی رو سے کوئی اختیار حاصل ہے۔ دوئم مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کی شکائتیں بعض صوبوں کی حکومتوں کے خلاف ہیں جو لیجسلیچر اور رائے دہندوں کے سامنے ذمہ دار ہیں اور وہ ورکنگ کمیٹی کے روبرو ذمہ دار نہیں ہیں دوئم ورکنگ کمیٹی کی مجوزہ تجویز کی رو سے ٹریبونل کو گواہوں کو طلب کرنے اور حلف لینے کے لیے ضروری اختیارات حاصل نہیں ہوں گے۔ اور جن دستاویزوں کی ضرورت ہوگی نہ ہی انھیں پیش کرنے کے لیے ٹریبونل مجبور کرسکتا ہے۔ لہذا آخر میں میں نے پوچھا کہ ٹریبونل کس کے سامنے رپورٹ پیش کرے گا۔ اگر وزارتوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت پڑی تو اس کا آخری اختیار کس کو حاصل ہوگا۔

اگر ورکنگ کمیٹی کو آخری اختیار حاصل ہے تو میں نے رائے ظاہر کی جو ناانصافیاں اور زیادتیاں ہوئی ہیں۔ ورکنگ کمیٹی ہی ان کے لیے ابتدائی طور پر ذمہ دار ہے۔ اور میں یہ بھی یقین نہیں کرسکا کہ ایسی صورت میں وزارتوں کے خلاف کافی کارروائی کی جائے گی جب کہ ورکنگ کمیٹی تھوڑے دن پہلے ہی فیصلہ کرچکی تھی کہ مسلم لیگ کے عائد کیے ہوئے الزامات غلط اور بے بنیاد ہیں۔

میں نے ڈاکٹر راجیندر پرشاد کو اس امر کی بھی اطلاع دی کہ میں سارا معاملہ گورنر جنرل کے سامنے پیش کرچکا ہوں اور ان سے درخواست کی ہے کہ اقلیتوں کے منصفانہ حقوق کو بچانے کے لیے فوراً انتظامی کارروائی کی جائے۔

یہاں مجھے یہ بھی واضح کردینا چاہئیے کہ میں نے گورنروں یا گورنر جنرل سے کبھی درخواست نہیں کی کہ وہ جوڈیشل ٹریبونل کی حیثیت سے کام کریں جیسا کہ مہاتماجی نے اپنی اپیل میں لکھا ہے میں نے ان منسٹروں سے یہی درخواست کی ہے کہ ہماری شکایتوں کو رفع کرنے کے لیے انتظامی کارروائی کیجئے اور مداخلت کرکے انصاف کو محفوظ کیجئے۔

مہاتماجی نے وائسرائے کی رائے کا انتظار کرنے کے لیے مجھ سے جو اپیل کی ہے کہ وہ غلط خیال پر مبنی ہے اور اسوقت مداخلت تک ممکن نہیں ہے کیونکہ کانگریسی وزارتیں مستعفی ہوچکی ہیں چنانچہ اب میں انتظار کاہے کا کروں؟

بہر حال ڈاکٹر راجندر پرشاد کو میرا خط پہونچنے کے کچھ دن بعد ہی کانگریسی وزارتیں مستعفی ہوگئیں جس سے قدرتی طور پر مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو اطمینان ہوا اور میں نے فوراً نجات کا دن منانے کے لیے ایک اپیل شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ اس دن ہم اتنی شدت کے ساتھ اطمینان کا اظہار کریں جن سے وہ کان کھل جائیں جواب تک ہماری طرف سے بند تھے بیان میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ مناسب وقت پر ہماری اپیلوں پر دھیان دیا جاتا تو اس وقت ہماری طرف سے اس کارروائی کی ضرورت پیش نہ آتی۔

اس اپیل کو مختلف طریقوں سے تعبیر کیا گیا ہے اسے بے وقت اشتعال انگیز اور خلاف قومیت بتلایا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان سے منتخب شدہ حکومتوں کے جانے پر خوش ہوئے اور گورنری راج کا خیر مقدم کرنے کے لیے کہا جارہا ہے۔

میں خوشی کے ساتھ ان نکتوں کے متعلق وضاحت کرتا ہوں وقت کے متعلق یہ عرض ہے کہ میری اپیل جس وقت شائع ہوئی ہے اس سے قبل شائع نہیں ہوسکتی۔

اسکی وجوہات بتلائی جاچکی ہیں اور پنڈت جواہر لال نہرو کی تشریف آوری سے اس کے متعلق اور اس پر اثر کے بارے میں میں نے اپنے بیان کے آخر میں بحث کی ہے۔

جہاں تک اشتعال انگیزی کا تعلق ہے اس کیلئے میں اپنی اپیل کے الفاظ نقل کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ تمام عام جلسے باقاعدہ طریقہ پر مناسب جذبہ انکسارت کے ساتھ منعقد کئے جائیں گے اور کوئی ایسی بات نہیں کی جائے گی جس سے دوسرے فرقوں کی دل آزاری ہو میں اپنی اس بات کو بالکل واضح کرنے کے لیے یوم نجات اس قسم کی اسپرٹ میں منایا جائے پھر کہتا ہوں کہ تمام ضلعوں اور ابتدائی لیگوں سے میری درخواست ہے کہ مذکورہ جذبہ کے ماتحت جلسے کیے جائیں ہڑتالیں نہ کی جائیں جلوس نہ نکالے جائیں اور اس قسم کا کوئی اور مظاہرہ نہ کیا جائے بلکہ جذبہ انکساری ظاہر ہونا چاہیئے ہمارے دلوں میں خوشی اور فتح کا جذبہ نہیں ہے بلکہ اطمینان اور شکر کا احساس ہمارے دلوں میں موجزن ہے تیسرے یہ کہنا انتہائی غیر مناسب اور غیر منصفانہ ہے کہ مسلمان موجودہ گورنری حکومتوں کا خیر مقدم کرتے ہیں یہ سچ ہے کہ ہم ان سے اپنی شکایتوں کی تحقیقات کرنے اور انہیں رفع کرنے کی درخواست کررہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنا ان کے اختیار میں ہے اس کے علاوہ میری اپیل میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ سچی ہر دلعزیز حکومتوں کے قیام کے لیے دعا کی جائے جو تمام فرقوں اور مفادوں کے ساتھ انصاف کریں۔

میری اپیل پر ایک ایسا بیان شائع ہوا ہے جسے میں نظر انداز نہیں کرسکتا کیونکہ یہ ایک ذمہ دار وسیلے یعنی کانگریس پارلیمنٹری کمیٹی کے چیرمین کی طرف سے شایع ہوا ہے

مجھے بتایا گیا ہے کہ ہمارے تمام الزامات بالکل غلط اور غیر ضروری ہیں۔ توقع تھی کہ یہی کہا جائیگا۔ مگر مجھے ان کے اس اعلان پر توجہ کرنی چاہیئے۔

سردار پٹیل فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ ہر وزیر اعظم نے میرے ایما پر اپنے گورنر کو دعوت دی کہ آپ ایسے معاملات میں بلا تامل مداخلت کیجئے جو اقلیتوں کے حقوق اور مفادوں پر اثر انداز ہوتے ہوں۔ لیکن گورنروں نے محسوس کیا کہ وزارت درست طریقہ پر کام کررہی ہے۔ حال ہی میں جب مسٹر جناح نے الزامات لگائے تو پھر میں نے ہر وزیر اعظم کو ہدایت کی کہ وہ ان الزاموں کی طرف اپنے گورنروں کی توجہ مبذول کرائیں۔ چونکہ ان کا گورنروں پر بھی اثر پڑتا ہے مجھے مطلع کیا گیا کہ گورنر الزامات کو غیر ضروری سمجھتے ہیں۔"

مذکورہ بیان سے ایک نہایت سنگین معاملہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ یہ بیان گورنروں کو بھی شامل کرتا ہے۔ بہر حال میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی خدمت میں عرض کردینا چاہتا ہوں کہ ہمارے معاملہ کی تائید میں بہت بڑی شہادت موجود ہے۔ اور تحقیقات سے پیچھے ہٹنے کے بجائے جیسا کہ کہا گیا ہے میں اصرار کرتا ہوں کہ ایک مناسب طور پر مرتب شدہ ٹریبونل مفصل تحقیقات کرے جسے تمام ضروری اختیارات حاصل ہوں۔ اور اب میں مطالبہ کرتا ہوں کہ برطانوی حکومت پریوی کونسل کے کسی جج کی صدارت میں ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل ایک خالص جوڈیشل رائل کمیشن مقرر کرے۔

میں سمجھتا ہوں کہ کانگریس یا کسی دوسرے حلقے کیطرف اس مطالبہ پر کوئی اعتراض نہیں اٹھایا جائے گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ اس مطالبہ کی حمایت کی جائے۔

بیان کو ختم کرنے سے پہلے میں مہاتما گاندھی کی اپیل اور پنڈت جواہر لال نہرو کی تشریف آوری کے متعلق کچھ کہنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ مہاتماجی اور کانگریس کے دوسرے لیڈر دوستانہ فضا کے لیے جس میں فرقہ وارانہ سمجھوتہ ہوسکتا ہے جو کچھ کہہ رہے ہیں اگر وہی کرتے تو میں مہاتماجی

بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

"دیکھو کیسی اچھی چوڑیاں ہیں، اب میرے پاس بھی ان عورتوں جیسی چیزیں ہو جائینگی" اس کا چہرہ خوشی سے تمتا رہا تھا۔

"ادھر کہاں سے لائی؟" فدا نے پوچھا۔

"پل پار ایک بابو رہتے ہیں، انہوں نے دی ہیں وہ مجھے اور چیزیں بھی دینگے"

میں نے ایسا محسوس کیا گویا کسی نے اچانک میرے دل کے اوپر زور سے گھونسہ مارا۔

میں نے فدا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا

"دیکھو اب اس کے پاس نہ جانا نہیں تو ٹھیک نہ ہوگا"

فدا نے قدرے سخت آواز میں کہا۔

رات کو جب وہ سو گئی تو فدا نے ہم لوگوں کو رائے دی کہ اس کو اکیلا کہیں نہ جانے دیا جائے ورنہ چھوکری ہمارے ہاتھوں سے نکل جائے گی۔

اس کے بعد ہم لوگ بھی یہی کوشش کرتے رہے کہ شمو ہم سے ذرا دیر کے لئے علیحدہ نہ ہو۔ اور ہم ہر طرح اسے خوش کرنے کی کوشش کرتے۔

ایک دن شام کو وہ چپکے سے غائب ہو گئی۔ اور رات گئے واپس آئی۔ وہ ایک رنگین ڈوپٹے میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

اس کو دیکھتے ہی فدا چیخ کر بولا "تو پھر گئی تھی، اسی بابو کے پاس۔ بول؟"

"ہاں گئی تو تھی۔ تو کیا ہوا ہے؟" یکایک اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا۔

"یہ ٹھیک نہیں تم ہمارے ساتھ رہتی ہو۔ ہمارے بغیر پوچھے تم کہیں نہیں جا سکتیں" میں نے کہا۔

"وہ دن بھول گئے جب بھوک کی ماری پھرتی تھی، اب اپنے نئے نئے چاہنے والے پیدا کئے ہیں" میں نے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔

بپھری ہوئی شیرنی کی طرح شمو نے چیخنا شروع کیا

"تم منع کرنے والے ہوتے کون ہو میرا جہاں دل چاہے گا جاؤنگی، آخر دھونس کسکو دکھاتے ہو۔ تمہارے پاس ہے کیا جس پر اتنا اتراتے ہو۔ نہ پیٹ بھر روٹی دیتے ہو نہ تن کو کپڑا آخر میں چیتھڑے لٹکائے کیوں پھروں؟ ہم بھی دیکھیں گے تم کیسے جاتی ہے؟" ہم تینوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔

"یہ حکومت کی دھونس کسی اور کو دکھانا میں اس بابو کے پاس جاؤنگی اور ضرور جاؤنگی۔ وہ مجھے اچھے اچھے کپڑے دیتا ہے کھانے کو دیتا ہے اور تم لوگ لنگڑے، لولے، کوڑھی میرے سہارے جی رہے ہو۔ اور مجھی پر دھونس جماتے ہو"

یہ کہکر وہ ہماری نظروں کے سامنے واپس لوٹ گئی۔ ہم اپنی جگہ سے ہل تک نہ سکے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے ہمارے پاؤں سی دیئے ہیں

اس دن رات بھر ہم میں سے کسی کو نیند نہ آئی۔ صبح ہوئی اور ہم اس کا اس امید میں انتظار کرتے رہے ممکن ہے کہ وہ آ جائے شام ہوئی اور رات بھی آ گئی۔ لیکن وہ نہ آئی۔

تیسرے دن مجبوراً ہمیں اڈا بھیک مانگنے کے لئے چھوڑنا پڑا۔ میں نے شمو کو بہت تلاش کیا۔ لیکن اس کا کہیں پتہ نہ چلا۔ شمو کے چلے جانے سے میں اپنی زندگی میں ایک خلا سا محسوس کرتا تھا۔ بہرحال زندگی کسی نہ کسی طرح بیلنے یا بڑے بیتنے گی۔ اس کے بعد ہماری زندگیوں نے کروٹوں پر کروٹیں لینا شروع کیں۔ فدا کا تمام جسم تیزی سے سڑتا چلا جاتا تھا ایک رات جو وہ سویا تو پھر کبھی نہ اٹھا۔ کچھ دنوں بعد جب بندو نے دیکھا کہ فاقوں کی نوبت آ گئی ہے تو پھر اس نے بھی کنارہ کشی کر لی۔ اور وہ کسی اور ٹولی میں جا ملا۔ مجھے بھی اپنی گذر اوقات کا انتظام کرنا تھا اس لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ اس شہر کو ہی چھوڑ دیا جائے اور کسی دوسرے شہر میں قسمت آزمائی کی جائے۔

عید کا دن تھا۔ دلی کی جامع مسجد کے آس پاس میلا لگا تھا۔ نمازی نماز پڑھ کر نکل رہے تھے، فقیروں کا ایک ہجوم تھا۔ اور ان خوش قسمتوں سے گڑ گڑا کر بھیک مانگ رہے۔ ایسے مبارک موقع پر دو چار پیسے خیرات کرنا کسی کو بھی بار نہ تھا۔ اس لئے خوب بھیک مل رہی تھی۔ تیسرے پہر تک میں نے کوئی ایک روپے سے کچھ اوپر پیدا کر لیا۔ بھیا کسی نے میرے دونوں کشکول بھر دیئے۔ اور میں سوچ رہا تھا کہ بڑا ڈ کرو واپس لوٹ جاؤں۔ جاتے جاتے مجھے ایک نیوار ڈی کی دوکان کے سامنے ایک عورت دکھائی دی۔ جو گڑگڑا کر کچھ دل چلے نوجوانوں سے بھیک مانگ رہی تھی۔ مجھے کچھ شبہ سا ہوا۔ میں اور آگے بڑھا۔ اس کی گود میں کوئی پانچ چھ ماہ کا لاغر سا بچہ تھا۔ اب اس کی صورت صاف نظر آ رہی تھی۔ میں اس کے بالکل پاس پہنچ گیا۔

"تم، تم یہاں کہاں شمو اور اس حالت میں"۔

وہ سر سے لیکر پیر تک کانپنے لگی اور اس نے بچے کو اپنے سینے سے زور سے چمٹا لیا۔

منچلے نوجوانوں نے یہ دیکھکر قہقہہ لگایا۔

"آؤ ادھر آؤ مجھے تم سے کچھ باتیں کرنا ہیں"۔ میں نے اس کے بالکل قریب ہوتے ہوئے کہا۔

وہ خاموشی سے میرے ساتھ ہو لی۔ ڈیرہ پر آ کر میں نے کھانا کھلایا۔ اور اس کے بچے کے لئے لا کر دودھ دیا۔ رات گئے تک وہ میرے سامنے بیٹھی رہی۔ لیکن نہ تو اس کی اور نہ میری ہمت ہوئی کہ پچھلے واقعات کو دہراؤں۔ کئی بار سوچا کہ پوچھوں کہ آخر وہ اس حالت پر کیونکر پہونچی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے میری زبان سی دی ہے۔

بہت رات گئے تک ہم لوگ اسی طرح بیٹھے رہے کہ مجھے ہوش آیا اور میں اپنے خیالات سے چونکا۔ اپنے ٹاٹ پر لٹا دیا اور خود یہ خیال کرکے کہ صبح کو سب حالات پوچھونگا۔ درخت کی جڑ کا تکیہ بنا کر زمین کے فرش پر سو گیا صبح کو جب میری آنکھ کھلی تو ٹاٹ خالی پڑا تھا اور اس کا کہیں پتہ نہ تھا۔ اس کے بعد وہ مجھے کہیں نظر نہ آئی۔

روس اور ترکی

لندن ٹائمز نے ایشیائے کوچک پر جنگ کے بادلوں کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل میں عراق، ایران۔ اور ہندوستان کی جانب روس کے ارادوں کا ذکر کیا ہے اور بالٹک کی طرف روس کا بڑھنا جرمنی کو پسند نہیں ہے۔

نازی سیاستدان روس کی توجہ بالٹک سے دوسری طرف منتقل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اگر روس ترکی کو ڈرا دھمکا کر بلقان کی توسیع کے لئے رضا مند کرے تو اس سے جرمنی اور روس دونوں کو بہت فائدہ پہنچے گا لیکن ترکی کی حکومت روس کے ساتھ اس قسم کا سودا نہ کریگی جیسا کہ نازی حکومت نے کر لیا ہے ترکی کی پالیسی صاف ہے۔

روسی فوجیں رومانیہ کی سرحد پر

ماسکو ۹ دسمبر۔ روس کی جانب سے اس بیان کی تردید کی گئی ہے کہ رومانیہ کو کسی قسم کا معاہدہ کرنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے لیکن ساتھ ہی یہ خبر بھی موصول ہوئی ہے کہ روس اور رومانیہ کی سرحد پر روسی ادویسیا دستہ پہنچ گیا ہے۔

بنگال اسمبلی

بنگال ۱۱ دسمبر۔ آج بنگال میں سال ۴۰-۱۹۳۹ء کے لئے ۰۰۰ء۱۶۰۵ روپے کا ضمنی بجٹ کا تخمینہ بغیر کسی تخفیف کے منظور ہو گیا۔

جرمنی کا مالی نقصان

لندن ۱۲ دسمبر پچھلے ۱۴ ہفتوں میں برطانی جہازوں نے بحری ناکہ بندی کے ماتحت جرمنی کو جانے والا ۴۰ لاکھ ۲۵ ہزار ٹن مال پکڑا ہے۔

فرقہ وارانہ اتحاد کا مسئلہ اہنسا کے ذریعہ طے ہو سکتا ہے

مہاتماجی کا اظہار خیال

بمبئی ۹ دسمبر۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں کاتنے کی اہمیت پر ایک مضمون لکھا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہندوستان آزاد ہو سکتا ہے اور اپنی آزادی اہنسا کے ذریعہ قائم رکھ سکتا ہے انہیں لازمی طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ وسیع پیمانہ پر اہنسا عوام کامیابی کے ساتھ اور پورے علم کے ساتھ اسی صورت میں چلا سکتے ہیں۔ کہ وہ ملک کے لئے سکون سے دھندے میں لگیں اور وہ کام کیا ہے جس میں سب لوگ محض برائے نام سرمایہ لگا کر لگ سکتے ہیں اور جس سے ہمارا داخلی حسابی نظام بھی درست ہو سکتا ہے۔ لازمی طور پر اس کا جواب یہی ہے کہ چرخہ کاتنا اور اس کے متعلق دوسرے عمل۔ یہ اس سرزمین کے بھی عین موافق ہے کروڑوں آدمی اسے آسانی سے سیکھ سکتے ہیں اور اس سے جو مال تیار ہوتا ہے اسے کھرا نقدی سمجھنا چاہیئے۔ اگر کارخانے نہ ہوتے تب تو سوت کی ایسی ہی قیمت ہوتی جیسی گھی کی ہوتی ہے اور سوت کی کمی ایسی ہی محسوس کی جاتی جیسے غلہ کی کمی محسوس کی جاتی ہے اگر لوگوں کی مرضی ہو تو وہ اپنے کپڑے بغیر زیادہ محنت کے تیار کرا سکتے ہیں۔

یوروپین ملکوں میں جہاں جنگ ایک مانی ہوئی سنتھا ہے۔ بالغ لوگوں کو مقررہ تعداد سال کے لئے فوجی ملازمت میں لیا جاتا ہے۔ لیکن ایک ایسے ملک میں کہ جو اپنا تحفظ اور اپنی زندگی کی باضابطگی بغیر جنگی تیاری کے کرنا چاہتا ہو۔ لوگوں کو تعمیری قومی کام کے لئے جبریہ بھرتی کرنا ہوگا۔ اگر ایک ملک کی روزانہ زندگی کی ضرورت کی چیزیں ایک مرکزی صنعت کے ماتحت تیار ہوتی ہوں تو اسے اس صنعت کا تحفظ اسی طرح کرنا ہوگا جیسے ایک سرمایہ دار اپنے خزانہ کا تحفظ کرتا ہے۔ ایک ایسا ملک جس کا کلچر اہنسا پر مبنی ہے۔ یہ ضرورت محسوس کرے گا کہ ہر گھر میں اپنی ضرورت کی چیزیں حتی الوسع خود مہیا ہوتی ہوں۔ ہندوستان سوسائٹی ایک وقت میں نادانستہ طور پر اہنسا کی بنیاد پر قائم ہوئی تھی جو بحری حملوں سے دیہات کی گھریلو زندگی پر کچھ بھی اثر نہ پڑتا تھا سر ہنری مین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہندوستان کے گاؤں جمہوریتوں کے مجموعے تھے ان میں جنٹلمین اور لیڈیاں نہ تھیں یا یوں کہئے کہ سبھی جنٹلمین اور لیڈیاں تھیں۔

جب تک کانگریس اس دلیل کو نہ مان لیں اس وقت تک اہنسا کو ایسے پیمانہ پر قائم کرنا ناممکن ہو گا جو لالچ کے عنصر سے خالی ہو اور جو ہر حالت میں قائم رہے۔ خواہ کتنی ہی مصیبتوں کا سامنا کیوں نہ ہو بغیر اہنسا کے ملک ایسا مقابلہ نہیں کر سکتا جس میں نہ واپسی ہو اور نہ شکست ہو کانگریس اس کے بغیر برطانیہ کے سامنے اور دنیا کے سامنے اپنے اہنسا تمک ارادے ثابت نہیں کر سکتی۔

کانگریس کی اہنسا نہ صرف حاکموں کے بارے میں متصور ہے بلکہ ان سب کے لئے ہے جو اس عظیم سنستھا سے ڈرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ یا نفرت کرتے ہیں۔ مجھے کوئی شبہ نہیں کہ اسی اہنسا کی کمی کی وجہ سے ہم فرقہ وارانہ اتحاد میں کامیاب نہیں ہوتے واقعہ یہ ہے کہ کانگریسیوں سے ابھی تک اپنی روزانہ زندگی میں آپس میں بھی حیرت اہنسا کا بیوپار قائم نہیں کیا اور میں اس نتیجے پر پہونچنے سے گریز نہیں کر سکتا کہ ہماری اہنسا کی خامی ہی ہمارا کھادی کے پروگرام کی خامی کا باعث ہے۔ ان دونوں باتوں میں ہمارا یقین ہم دلی سے رہا ہے۔ میری اپیل ہے کہ دونوں میں پورے دل سے دشواس کیا جائے تو کانگریس ایسی ناقابل شکست ہو جائے گی کہ یہ انتہائی ممکن ہے کہ اسے ہندوستان کو آزاد کرانے کے لئے سول نافرمانی کی اگنی پرکشا میں سے گذرنا ہی پڑے میں ہر کانگریس مین سے روزانہ آدھ گھنٹہ چرخہ کی کتائی کی امید کرتا ہوں ایک نو آموز بھی آدھ گھنٹہ میں سو گز تو آسانی سے کات سکتا ہے اور بہت سے لوگ آسانی سے اس عرصہ میں دو سو گز کات لیتے ہیں اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ اپنے آپ کاتنے والے کو اوسطاً اپنے استعمال کے لئے سال میں بیس گز کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اسے اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ روزانہ کاتنا پڑے گا۔ بالفاظ دیگر تمام ہندوستان کی آبادی کے لئے کپڑا فراہم کرنے کی غرض سے آبادی کے پانچویں حصہ کو پانچ گھنٹہ روزانہ کاتنا ہوگا یہ تخمینہ فی کس بیس گز کے حساب سے ہے۔ اگر کاتنے کی صلاحیت بڑھ جائے تو کام کے گھنٹے اس سے کم ہو سکتے ہیں میرا دعویٰ ہے کہ کھادی کی ایسی تقسیم شدہ پیداوار کے لئے کم سے کم محنت اور خرچ کی ضرورت ہے لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے پیمانہ پر ارادی تعاون ہو جیسا زمانہ حال میں کبھی دیکھا نہیں گیا اگر قوت آزادی موجود ہو تو یہ اصولی تدبیر بالکل ناقابل عمل ہے۔ بہرحال میں ہر کانگریسمین سے امید کرتا ہوں کہ وہ ہوشیاری کے ساتھ کاتنے میں بہترین کوشش کرے اور اپنے پڑوسیوں میں کھادی کی فروخت منظم کرے اور یہ کام اس یقین کے ساتھ کیا جائے کہ ملک کو آزادی کے لئے تیار کرنے میں پورا حصہ لیا جا رہا ہے۔

یو۔پی میں قیمتوں پر کنٹرول

لکھنؤ ۱۰ دسمبر۔ ہز اکسیلنسی سر مارس ہیلٹ نے یوپی کی گورنری کے عہدہ کا چارج لیتے ہی سب سے پہلے قیمتوں پر کنٹرول کرنے کی طرف توجہ کی ہے آپ نے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت بعض چیزوں کی قیمتوں پر کنٹرول کیا جائے۔ آج اس سلسلہ میں ایک نوٹیفکیشن شایع ہوا ہے جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

روسی جہاز تباہ ہو گیا

ٹوکیو ۱۲ دسمبر۔ روسی جہاز "رنڈیگر" (۲۳۴۲ ٹن) جاپانی ساحل کے قریب تباہ ہو گیا ہے جس میں ۷۰ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔

ایک ہزار مسافروں اور جہازیوں میں سے ۹۳۰ بچ گئے ہیں۔ باقی لاپتہ ہیں۔ گو ان میں سے ۲۰۰ زندہ بتلائے جاتے ہیں۔ حادثہ کے وقت کئی جاپانی جہاز موجود تھے لیکن طوفان کی وجہ سے وہ کوئی امداد نہ کر سکے۔

اجلاس مرزا کاظم علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء صوبہ آگرہ

مقدمہ نمبر ۷ سنہ ۳۹ء

جو نکہ مقدمہ نالش شریمتی بھلائی کنور زمیندار ڈگریدار یہ موضع بینکی گنگا گنج پرگنہ کانپور بنام سسدین ولد منوا و شیام لال نابالغ بولایت مساۃ چندنیاں مادر خود لیر جمعہ خاں قوم گڈریہ ساکن سرائے میا مزارع بینکی گنگا گنج پرگنہ کانپور کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابتہ خریف سنہ ۲۵ف لغایۃ خریف سنہ ۲۶ف بتاریخ ۲۴ مارچ سنہ ۳۹ء صادر ہوئی اور مبلغ بعہ جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہے ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	معہ		
خرچہ اجرائے ڈگری	۱۱ / ۲		
نقد	۶ / ۷		
میزان	بعہ / ۶ / ۱		

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم مساۃ چندنیاں مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ بعہ جو از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ یوم کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کردو۔ ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جن کی بابتہ بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بے دخل کیوں نہ کئے جاؤ۔

تاریخ پیشی ۲۲ر دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
کانپور	بینکی گنگا گنج	۲۱۱۱	[illegible]
		۲۱۸۹	[illegible]
		۲۲۰۶	[illegible]
		۲۲۲۸/۱	[illegible]
		۲۲۶۹/۲	[illegible]
		۲۲۷۱	[illegible]
		۲۲۷۲	[illegible]
		۲۲۷۳	[illegible]
		۲۲۷۴	[illegible]
		۲۲۷۵	[illegible]
		۲۲۷۶	[illegible]
		۲۲۸۰	[illegible]
		۱۳ قطعہ	[illegible]

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

برطانیہ کے ہوائی جہازوں کا کمال

لندن ۱۳ر دسمبر۔ ہوائی جہازوں کی جنگ کے متعلق وزیر محکمہ ہوائی بروا نے ایک بیان دیتے ہوئے گذشتہ واقعات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ فورتھ کی کھاڑی میں جو ہوائی جنگ ہوئی تھی اس کے بعد کوئی معرکہ کی جنگ نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ بحری علاقوں پر دشمنوں کے جہازوں کی تاک میں جو ہوائی جہاز لگے رہتے ہیں انہوں نے پن ڈبی کشتیوں پر ۵۷ حملے کئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. NO. A 1424

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۴۲۴

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے * زباں پہ مری وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت: سالانہ ۳ے ششماہی ۲؎ ممالک غیر سے سالانہ ۴ے ششماہی للعہ

ایڈیٹر: خواجہ عبدالسلام

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۵۱

ادبیات

جذبات

از سحر طراز حضرت ثاقب صاحب کانپوری

اگرچہ جلوہ ترا خوگرِ حجاب نہیں
مگر یہ میری نظر ہے جو کامیاب نہیں

رہینِ ضبط و سکوں میرا اضطراب نہیں
کہ تیرا عہدِ تمنّا خیال و خواب نہیں

تو اپنے عشق میں اتنا تو جذب پیدا کر
کہ جلوہ خود ہی پکارے کوئی حجاب نہیں

رہے گی حسرتِ نظّارہ عمر بھر تجھ کو
تری نظر کو خود اندازۂ حجاب نہیں

امید تجھ سے ہو کیا مجھ کو اے فریب نمود
مری نگاہ ابھی تک تو کامیاب نہیں

نہیں ہے اب مرا دل شکوہ سنجِ مستوری
کہ دیکھتا ہوں جہاں تک کوئی حجاب نہیں

گزر گئی ہیں تری بے نیازیاں حد سے
کہ میر اگریۂ شب تک بھی مستجاب نہیں

اسی کو حاصلِ صد عشق ہیں سمجھ لیتا
وہ کہتے کاش کہ تجھ سا وفا خراب نہیں

فریب حسن ہے یا ہے سکون ہی مجھ کو
میں کہہ رہا ہوں مرے دل کو اضطراب نہیں

رہِ مراد میں جس نے کہ جان تک دیدی
تو اس کو کس لئے کہتا ہے کامیاب نہیں

عجیب عشق کی مجبوریاں ہیں اے ثاقب
وہ سامنے ہیں مگر دیکھنے کی تاب نہیں

عصمت اور صنفِ نازک

از جناب شفیق صاحب فخر جونپوری

حسن بے عصمت فروغِ دیدۂ فطرت نہیں،
پھول ہے خوشرنگ لیکن پھول میں نکہت نہیں

صنفِ نازک کے لئے ناموس پہلا حسن ہے
یہ نہیں تو ناز پیمائی میں کیفیت نہیں

نور عفت ہی سے ہے حوا کی بیٹی کا جمال،
عارضی رعنائی تہذیب کی حاجت نہیں

جس کا زیور ہے حیا پاکیزگی جس کا نکھار
وہ حسینہ میلے کپڑوں میں بھی بے زینت نہیں

آنکھیں اٹھتی ہیں عفیفہ کی طرف تعظیم سے
گھور کر دیکھے کسی گستاخ کی جرأت نہیں

پاسبانِ پاک دامانی ہے خود عصمت کا رعب
بے لٹائے لوٹ لے کوئی یہ وہ دولت نہیں

دنیائے اسلام

اخوتِ اسلامی کی تلقین

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مسجد سیدہ نفیسہ میں فضیلت مآب شیخ الازہر نے وعظ فرمایا جلالۃ المآب شاہ مصر وعظ میں حاضر تھے، وزراء امراء، شہزادگان خاندان محمد علی کبیر اور سفرائے دول اسلامیہ بھی وعظ سننے کو موجود تھے، عوام کا مجمع کثیر مسجد میں اور مسجد سے باہر قلعہ تک موجود تھا شیخ نے ٹھیک ۸½ بجے اپنا وعظ شروع کیا، لوگ ہمہ تن گوش تھے شیخ نے خطبہ مسنونہ کے بعد قرآن مجید سے کئی آیتیں تلاوت فرمائیں اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

خداوند تعالےٰ نے ایمان کو مسلمانوں کے مابین ایک قلبی رشتہ اور ایک روحانی واسطہ قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ دنیا کا ہر مسلمان ایک دوسرے مسلمان کا بھائی ہے جغرافیہ کی تقسیم مسلم برادری میں سے دو بھائیوں کو الگ نہیں کرسکتی اور اگر خدانہ خواستہ مسلمان ایسی تقسیم سے جو صرف باہمی تعارف اور تخصیص کے لئے ہوتی ہے اس حقیقی رشتہ کو بھول بیٹھیں تو انھیں یقین کرنا چاہیئے کہ وہ بحیثیت مسلمان خدائی انعام اور آسمانی امداد سے محروم ہوجائینگے مسلمان کے لئے سب سے بڑا رشتہ اور سب سے بڑی قوت جامعہ ایمان اور ہر مومن ایک دوسرے کا اس رشتہ سے بھائی ہوتا ہے۔

شیخ نے قرآن مجید کی ایک دوسری آیت تلاوت کرکے تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

خداوند تعالےٰ نے دو لڑتی ہوئی جماعتوں میں صلح کرانے کی جو ترکیب بتائی ہے وہ یہ ہے کہ دونوں کو خدائی احکام اور آسمانی کتاب کی طرف دعوت دی جائے، اگر اس طرح وہ دونوں جنگ جدال سے باز رہیں تو خیر ورنہ مسلمان کا فرض ہے کہ ان میں سے مظلوم کا ساتھ دے اور اس کے خلاف جس نے لڑائی جھگڑے کی پہل کی ہو عمل کرے "۔

اس کے بعد شیخ آیات قرآنی و احادیث صحیحہ سے ان فرائض و واجبات کا ذکر کیا جو ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی امداد کے سلسلہ میں عائد ہوتے ہیں شیخ نے توبہ کی حقیقت اور معافی کے اسرار پر اپنا وعظ ختم فرمایا۔

اس کے بعد بادشاہ کی طرف سے حاضرین کو مٹھائی تقسیم کی گئی پھر بادشاہ نے دعا کی اور مسجد کی بانیہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے بعد بادشاہ واپس تشریف لائے۔

ایرانی پارلیمان کا افتتاح

طہران بذریعہ ڈاک، شہنشاہ ایران نے ایرانی پارلیمنٹ کی بارھویں میقات کا افتتاح فرماتے ہوئے ان تمام مساعی کا تفصیلی ذکر فرمایا جو ایران کی اجتماعی و اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے عمل میں لائی گئی ہیں اور بتایا کہ وہ تمام مساعی کس طرح مفید اور نتائج کے اعتبار سے کتنی زیادہ کامیاب ثابت ہوئیں۔

شہنشاہ نے ایران اور دیگر حکومتوں کے تعلقات پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ ایران تمام دوسرے ممالک سے خصوصاً ہمسایہ حکومتوں سے دوستانہ تعلقات رکھتا ہے کسی سے کوئی عداوت یا اختلاف موجود نہیں ہے۔

موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے جلالۃ المآب نے ایران کی مکمل غیر جانبداری کا اعلان کیا اور جنگ کو انسانیت کے لئے ایک لعنت اور مصیبت قرار دیا انھوں نے بتایا کہ موجودہ جنگ میں تمام ممالک کی اقتصادی قوت کو سخت اور ناقابل تلافی نقصان پہونچے گا۔

شہنشاہ نے روس اور ایران کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے اس تجارتی گفتگو کا ذکر کیا جو بالفعل ملتوی ہوگئی ہے، شہنشاہ نے امید ظاہر کی کہ دونوں ممالک کی نیت چونکہ اس گفتگو کو کامیاب بنانے کی ہے، اس لئے یہ عنقریب دوبارہ شروع ہوگی۔

ترکی وزارت جنگ نے آخری دور میں ان مقامات کے لئے سخت قوانین جاری کر دئے ہیں جہاں فوجی سپاہی مقیم ہیں یا جن مقامات میں فوج کی نقل و حرکت کا سلسلہ جاری ہے۔ جنگی وزارت کے ارکان نے ان تمام مقامات کا معائنہ کرکے جہاں سے فوج کے گذرنے یا مقیم ہونے کا امکان ہے یہ حکم نافذ کر دیا ہے کہ وہاں کے تمام قحبہ خانے بند کر دئے جائیں اور تمام فاحشہ اور کسبی نکال دی جائیں۔

ترکی میں اس وقت جو فاحشہ عورتیں پیشہ کماتی ہیں ان میں نوے فی صدی غیر ملکی ہیں، ترکی حکام نے فاحشہ عورتوں کو نکالنے پر ہی بس نہیں کی بلکہ یہ احکام بھی نافذ کر دئے ہیں کہ جو فاحشہ عورت اس کے بعد بھی مخفی طور پر اپنا پیشہ جاری رکھو گی اسے یا تو ترکی حدود سے باہر نکال دیا جائے گا یا اسے سخت اور طویل قید کی سزا دی جائے گی نیز دلالوں، ملازموں، اور دربانوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے گا اور جو لوگ ایسی عورتوں کو مخفی طور پر مکان کرایہ پر دیں گے ان کی جائداد ضبط کرلی جائے گی، یہاں تک کہ جو لوگ اپنی موٹروں میں ایسی عورتوں کو جگہ دیں گے اور انھیں ایک جگہ سے دوسری جگہ گشت کرا کے پھریں گے ان کی موٹریں بھی ضبط کرلی جائیں گی اور مالکوں کو بھی سزا دی جائے گی۔

حکومت نے عوام سے اس بارے میں تعاون کی اپیل کی ہے اور درخواست کی ہے کہ احکام کے نفاذ کے بعد ایسے مخفی مکانوں اور پراسرار عورتوں کا پتہ لگانے میں حکومت کا ہاتھ بٹائیں، مگر اس کے ساتھ ان لوگوں کو سخت سزا دی جائیگی جو کسی شخص کو بدنام کرنے کے لئے جھوٹی رپورٹ دیں گے اور جائداد کے مالکوں کو نقصان پہونچانے کے لئے غلط اطلاعات اور جھوٹی خبریں بہم پہونچائیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پر تو وعظ میں ہم مست نغمہ ہیں یاں
زباں پر بھی یہی ہو جو ترے دل میں ہو

ہفتہ وار صداقت کانپور

نمبر ۵۱	کانپور شنبہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء	جلد ۳۰

اڈیٹوریل نوٹس

والیسرائے ہند کی تقریر

ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ لنلتھگو نے ایسوسی ایٹیڈ چیمبر آف کامرس کلکتہ کے سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے جو اہم تقریر کی ہے وہ تجارتی حالات کی وضاحت اور برطانیہ و فرانس کی موجودہ جنگ کے حالات پر تفصیلی تبصرہ کرنے کے اعتبار سے کتنی ہی اہم ہو لیکن جہاں تک ہندوستان کے حالات کا تعلق ہے اس میں امید و یقین کی کوئی کرن موجود نہیں ہے، توقع تھی اور اس توقع کا اظہار ایک عرصے سے کیا جا رہا تھا کہ والیسرائے اپنے سرمائی دورے کے سلسلہ میں جب کلکتہ پہونچیں گے تو ہندوستان کے سیاسی کوائف اور ان کی رفتار کے متعلق کوئی ہنگامہ خیز اعلان کریں گے جس میں وہ اس اشکال کے متعلق انگریزی حکومت کے ارادوں کو بے نقاب کریں گے جو اس وقت زیر غور ہیں لیکن ہندوستان کے باشندوں کو یہ دیکھ کر یقیناً مایوسی ہوئی ہو گی کہ والیسرائے جیسی عظیم الشان شخصیت نے بھی ہندوستان کے اس اشکال کو رفع کرنے کے لئے کوئی قریبی یقین نہیں دلایا جو سیاسی اور فرقہ دار اعتبار سے ہندوستان کا سب سے اہم ترین مسئلہ بنا ہوا ہے بلاشبہ والیسرائے کا یہ اشارہ بہت وزنی ہے کہ بعض مواقع پر سکوت کلام سے اور اختصار تفصیل سے بہتر ہوتا ہے اور ممکن ہے برطانوی ضروریات کے لحاظ سے اس وقت سکوت ہی مناسب ہو لیکن فرقہ دار کشاکش کے سلسلہ میں جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس کے رفع کرنے کے بارے میں اس بات کی ضرورت سختی سے محسوس کی جا رہی ہے کہ ارباب حکومت اس میں کچھ امداد دیں۔

افسوس ہے کہ والیسرائے نے اس معاملہ میں ہندوستانیوں کو روشنی کی کوئی کرن عطا نہیں کی بلکہ اس توقع کے اظہار پر معاملہ ختم کر دیا ہے کہ ہندوستان کی مختلف اقوام خود ہی حالات کی اہمیت کو محسوس کریں گی اور ان کے رہنما آپس میں گفت و شنید کر کے معاملات کو طے کر لیں گے خدا کرے کہ یہ توقع جلد پوری ہو اور ہندوستان ترقی کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہونچ جائے۔

"گراف سپی کا حشر"

"گراف سپی" جرمنی کے ان مضبوط چھوٹے جنگی جہازوں میں سے تھا جو جرمنی نے جہازوں پر حملہ کرنے کے لئے خاص طور پر تیار کئے ہیں اور جو "پاکٹ بیٹل شپس" کہلاتے ہیں یہ جہاز ایک فرانسوی جہاز پر حملہ آور ہوا اور اس کی امداد کے لئے تین برطانی "کروزر" "ایجکس" "ایکلیس" اور "ایکسیٹر" پہونچ گئے اور ان کی توپوں کے گولوں نے شدید ترین نقصان پہونچایا اگر وہ کچھ عرصہ اور مقابلہ کرتا تو اس کا وہیں خاتمہ ہو جاتا لیکن وہ بندرگاہ مونٹی ویڈیو میں پناہ گزیں ہو گیا برطانی "کروزر" اس کے خراج کا انتظار کر رہے تھے اس لئے اس کی تباہی یقینی تھی اس بنا پر اس کے کپتان لینگس ڈورف نے اس کے ملاحوں اور سپاہیوں کو ساحل پر اتارنے کے بعد اسے خود بم مار کر غرق کر دیا، کپتان کے لئے اب صرف تین صورتیں باقی رہ گئیں تھیں یا تو وہ جہاز کو برطانی کروزوں کے حوالے کر دے یا مقابلہ کرے یا اسے خود ڈبو دے اور اس نے آخری طریق کار اختیار کیا لیکن اسے جرأت کا عظیم الشان کارنامہ قرار نہیں دیا جا سکتا اسے برطانی "کروز" شکست دے چکے تھے اور اس کے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہ تھی اس لئے اس نے خودکشی کر لی۔

انڈین ہسٹری کانگریس

کلکتہ ۱۶ دسمبر کل گورنر بنگال کی صدارت میں انڈین اسٹاریکل کانگریس کا اجلاس شروع ہوا جس میں خان بہادر سر عزیز الحسن چیرمین استقبالیہ کمیٹی وائس چانسلر کلکتہ یونیورسٹی نے اپنا ایڈریس پڑھتے ہوئے تاریخ کی صحیح تعلیم پر زور دیا اور اس امر کی شکایت کی کہ ہندوستان کی موجودہ تاریخ کافی واقعات کی بنا پر نہیں لکھی گئی ہے آپ نے ان سوسائٹیوں کا بھی ذکر کیا جو اس کانگریس کے ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں مثلاً ہسٹاریکل ریکارڈ کمیشن یا نیومسٹک سوسائٹی وغیرہ آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ تاریخ کے صحیح مطالعہ اور ریسرچ سے اس ملک کو بہت فائدہ حاصل ہو گا اور تمدنی اتحاد اور یکجہتی کے بہتر موقعے پیدا ہوں گے۔

آخر میں آپ نے یہ بھی کہا کہ اس وقت جو جنگ دیکھنے میں آ رہی ہے یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ بنی نوع انسان نے تاریخ سے کافی سبق نہیں حاصل کیا، آپ نے کہا کہ تاریخ کی بنا پر ہی ایک ایسی سوسائٹی بن سکتی ہے جو عالمگیر برادری کہلا سکے آپ نے یہ امید ظاہر کی کہ موجودہ سیاہ بادل جلد چھٹ جائیں گے۔ اور خدا کی مہربانی سے پھر اتحاد رواداری اور صلح کا دور قائم ہو گا۔

سر اسٹیفورڈ کرپس

"امرت بازار پتریکا" کے نامہ نگار مقیم لندن کا بیان ہے کہ "ویکلی نیوز بلیٹن" کے ایڈیٹر مسٹر کلاڈ کوک برن جو فرنک پٹکیرن کے نام سے مشہور ہیں اپنے اخبار کی تازہ اشاعت میں لکھتے ہیں کہ سر اسٹیفورڈ کرپس لیبر پارٹی کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کے پاس ہندوستان گئے ہیں اور وہ انھیں اصولوں پر ہندوستان کے متعلق سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے ہیں جو لیبر پارٹی نے پیش کئے تھے۔ اور بعد میں برطانی حکومت نے انھیں منظور کر لیا تھا۔ مسٹر کوک برن نے اس سلسلہ میں ڈاکٹر یو جے ڈالٹن کا ذکر کیا ہے جنھوں نے کیمبرج میں ایک نیم پرائیوٹ جلسہ میں اعتراف کیا تھا کہ لیبر پارٹی نے سب سے پہلے تمام پارٹیوں کی مشاورتی کمیٹی کی تجویز پیش کی اسی کو بعد میں والیسرائے نے تجویز کیا۔ سر کوک برن فرماتے ہیں کہ سر اسٹیفورڈ کرپس نے لیبر پارٹی کے برانے ساتھیوں سے کافی دیر تک مشورہ کیا۔ جس کے بعد انھیں نہ صرف لیبر پارٹی بلکہ برطانی حکومت کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو کے سامنے بعض تجویزیں پیش کرنے کا اختیار دے دیا گیا۔

یوپی کے مومنوں کا اعلان

مسٹر محمد سلیمان انصاری سابق پارلیمنٹری سکرٹری یوپی نے بیان کیا ہے۔ آپ نے تلایا کہ حال ہی میں مومن کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے پنڈت جواہر لال نہرو سے کہا تھا کہ مسٹر جناح کو ان کی نمایندگی کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ یوپی کی ۷۲ لاکھ مسلم آبادی میں مومنوں کی تعداد تیس لاکھ ہے۔ مسٹر انصاری کا بیان ہے کہ جس طرح ہندوؤں میں ذات اور پست جاتیاں ہیں اسی طرح مسلمانوں میں بھی ہیں اور کہ صوبہ کی کل مسلم آبادی کا ۵۶ فیصدی پست اور دلت ہے۔ آپ نے چند دلچسپ اعداد شمار جمع کئے ہیں۔

آپ نے تلایا کہ یوپی میں سرکاری آسامیوں میں سے ۳۲۰۰۰ آسامیاں مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں۔ ان میں سے بتیس ہزار مسلمانوں کی چھ اعلےٰ ذاتوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ یعنی ۴۶ء۱۳ پر سیدوں کا ۹۸ء۷ پر مغلوں کا ۸۰ء۲۱ پر شیخوں کا ۹۹ء۲۳ پر پٹھانوں کا ۷ء۳ پر راجپوت مسلمانوں کا اور ۰۰ء۲ پر مسلمانوں کا قبضہ ہے۔

مومنوں کا تناسب بیان کرتے ہوئے مسٹر انصاری نے فرمایا کہ ۲۸۰ مسلمانوں میں سے جو گزیٹیڈ ہیں۔ ایک مومن ہے۔ ۱۶۳۰۰ ان گزیٹیڈ مسلمانوں میں سے صرف ۲۲ مومن ہیں ۶۴۵ اعلیٰ ملازمتوں میں سے صرف چھ مومنوں کے قبضہ میں ہیں۔ اسی طرح مدرسوں میں بھی یہی حال ہے۔ میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈوں میں بھی یہی حال ہے۔

آپکا بیان ہے کہ مومنوں کی تحریک نجات اور ادھار کے لئے ہے اور وہ مسلم لیگ کی رہنمائی برداشت نہیں کر سکتے۔ مسلم لیگ کی باگ ڈور مسلمانوں کی اعلیٰ ذاتوں کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے کہا کہ سر فضل حسین مرحوم نے پنجاب میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی دلت جاتیوں کا ادھار کرنے کی تجویز کی تھی۔ اور اب بھی پنجاب میں جاٹوں اور کسانوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اسی طرح یوپی میں مومنوں کا مطالبہ ہے کہ انکو سرکاری ملازمتوں میں ترجیح دی جائے۔

آئینۂ کانپور

سٹی مسلم لیگ کا جلسہ

سٹی مسلم لیگ کانپور کی اگزیکیٹو کمیٹی کا ایک جلسہ ۱۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو مسٹر ایم۔ اے۔ لاری کی صدارت میں "نجات ڈے" منانے کے لئے پروگرام پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی ہدایت کے مطابق پروگرام بنانے کے لئے ۵ ممبروں کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ لیگ کے جنرل سکریٹری مسٹر حسن احمد شاہ کے استعفیٰ پر غور ہوا اور اسے ان کو واپس لینے کے لئے درخواست کی گئی۔ مسٹر سید محمود جامع کا جو میونسپل بورڈ کے مسلم ممبران کی کارروائی کی رہنمائی کرنے والے کنٹرول بورڈ کا صدارت سے استعفیٰ پر بھی غور ہوا اور ان سے بھی اسکو واپس لینے کی درخواست کی گئی۔ بلا اجازت پبلک سڑکوں پر لیگ کا جھنڈا لہرانے کی بابت ایگزیکیٹو افسر میونسپل بورڈ کانپور کی طرف سے آئے ہوئے خط پر غور کرنا ملتوی ہوا۔ کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کے دفتر میں مسلم سکریٹری مقرر نہ کئے جانے اور ایگزیکیٹو افسر کا عہدہ شکست کرنے پر افسوس کا اظہار کیا گیا، مسٹر وحید حسین حیا سٹی لیگ کے جوائنٹ سکریٹری مقرر ہوئے۔

سٹی مسلم لیگ کے ذمہ دار اراکین کو اسی بات سے پریشانی ہے کہ مسلم طبقہ کے ایک حصہ نے شہر کی مسجدوں اور پرائیوٹ مکانات کو سجانے اور روشنی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر ایم منظور نے ایک بیان کے ذریعہ مسلم طبقہ کو مسٹر جناح کے اس بیان کی طرف توجہ دلائی ہے جس میں انہوں نے سجاوٹ، روشنی جلوس اور ہڑتال کی مخالفت کی ہے۔ آپ نے یہ بھی تبلایا کہ نجات ڈے ہندوؤں کے خلاف تحریک نہیں ہے بلکہ کانگریس ہائی کمانڈ کے خلاف ہے جو ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کے سر راہ ہے۔

ہندوؤں کی کانفرنس

۱۷ دسمبر کانپور میں یو۔ پی کے سرکردہ ہندوؤں کی ایک کانفرنس زیر صدارت سر جوالا پرشاد سریواستو منعقد ہوئی۔ اپنی تقریر میں سر جوالا پرشاد نے بتلایا کہ یو۔ پی میں ہندوؤں کی حالت کتنی خراب ہو گئی ہے۔ آپ نے ہندو مفاد کی حفاظت کرنے کے لئے ہندو اتحاد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

آپ نے مزید کہا کہ ہندو سنگٹھن کانگریس آرگنائزیشن کو کمزور کرنے کے لئے نہیں ہے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اسوقت ہندو مفاد کانگریس کے ہاتھوں محفوظ نہیں ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہندوؤں کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جانا چاہیئے۔

راؤ راجہ شیام بہاری مصر نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا جو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

یو۔ پی پراونشل ہندو سبھا کی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے اور ملک کی سیاسی صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ تمام ہندوؤں کو خواہ وہ کسی ذات سے تعلق رکھتے ہوں، خواہ انکا کوئی عقیدہ ہو اور خواہ کسی سیاسی پارٹی سے انکا تعلق ہو، ہندو مہاسبھا کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا چاہیئے اس مقصد کے پیش نظر یہ کانفرنس پچاس ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کرتی ہے جو تمام صوبہ میں بغیر کسی تاخیر کے سنگٹھن کا کام شروع کرے گی۔

کمیٹی میں مندرجہ ذیل اشخاص منتخب کئے گئے۔

سر جوالا پرشاد (پریزیڈنٹ) مسٹر ہرنام سنگھ (سکریٹری) راجہ مہیشور دیال سنگھ (خزانچی) مسٹر پدم پت سنگھانیا ممبر اسمبلی۔ رائے بہادر دگ وجیت سنگھ۔ رائے بہادر راجیشور پرشاد باگلہ۔ راجہ پڈرونا، راجہ تلوئی۔ راجہ بھاگ پور۔ راؤ کرشن پال سنگھ۔ کنور گرو نارائن سنگھ۔ ڈاکٹر بے کرن ناتھ مصر، مسٹر ویراج نارنگ۔ سر مدن گوپال کرچی۔ منشی رام کمار بھارگو، مسٹر مہگن لال۔ راؤ راجہ شیام بہاری مصر۔ مسٹر ریس بہاری تواری مسٹر بھویو شرما۔ مسٹر جوتی شنکر ڈکشت۔ مسٹر گریرشاد کپور، مسٹر رام نرائن گرگ۔ اور بھگت دیال بداس ممبر اسمبلی۔

یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ لکھنؤ سے ایک انگریزی کا اور ایک ہندی کا روزانہ اخبار نکالا جائے۔

لیبر ویلفیر سنیٹروں کی اسکیم

پنڈت سورج پرشاد اوستھی ایم ایل اے نے ویلفیر سنیٹروں کی ایک نئی اسکیم تیار کی ہے۔ اس اسکیم کے ذریعہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ مزدور عورتوں کے لئے علیحدہ سنیٹر قائم کئے جائیں جہاں بے بی شو وغیرہ کئے جایا کریں اور مزدور بچوں کو مفت دودھ تقسیم کیا جایا کرے انھیں سنیٹروں میں مزدور بچوں و عورتوں کے لئے دلچسپی کے دیگر سامان مہیا کئے جائیں اس اسکیم میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ تجربہ کے طور پر اس قسم کے دو سنیٹر قایم کئے جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ کوآپریٹو اسٹور بھی کھولے جائیں شروع میں دس سٹور کھولنے کی تجویز ہے جبر ایک ہزار روپے سالانہ سے زیادہ خرچ نہ ہو گا۔ اگر گورنمنٹ نے یہ اسکیم منظور کر لی تو اس پر بہت جلد عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

واٹر ورکس یونین

مزدور سبھا کانپور کے دفتر میں میونسپل واٹر ورکرز یونین کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں بیلداروں کو منظور شدہ ترقیاں دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

اسکول ماسٹر

کانپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکول ماسٹروں نے تعلیمی ہفتہ کے موقعہ پر موضع رورا میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ کیونکہ انھیں ابتک اکتوبر اور نومبر کی تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔ اس لئے اگر ۳۱ دسمبر تک انکا حساب بیباق نہ کر دیا گیا تو ان میں سے ایکہزار ماسٹران یکم جنوری سے ہڑتال شروع کر دینگے چیرمین ایجوکیشن کمیٹی نے ایک بیان کے ذریعہ انھیں دلایا ہے کہ انکی تنخواہیں بڑے دن کی تعطیلات سے بیشتر مل جائیں گی۔

ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس

موضع گھاٹم پور ضلع کانپور میں سالانہ ڈسٹرکٹ پولیٹیکل کانفرنس کا اجلاس آیندہ فروری میں منعقد ہو گا جسکی صدارت آچاریہ نریندر دیو ایم۔ ایل۔ اے فرمائیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی بنا دی گئی ہے جو ضروری انتظامات میں معروف ہے۔

تعزیری پولیس ٹیکس کے خلاف رزولیوشن

مسٹر مصطفےٰ حسین ممبر میونسپل کمشنر نے بورڈ کی اگلی میٹنگ میں ایک رزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ جس کے ذریعہ گورنمنٹ سے درخواست کی گئی ہے کہ موجودہ حالات کے مدنظر شہر کے باشندگان پر تعزیری پولیس ٹیکس نہ لگایا جائے۔ یہ رزولیوشن بورڈ کی اگلی میٹنگ میں پیش ہو گا۔

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ

کانپور امپرومنٹ ٹرسٹ کا ماہواری جلسہ بصدارت رائے بہادر ڈاکٹر برجندر سروپ ایم۔ ایل سی منعقد ہوا۔ رائے صاحب بابو نند لال (ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر) افسر تشخیص ٹرسٹ کی وفات پر افسوس کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ ایم بلاک گوٹھیا اسکیم کی ۲۰ فٹ سڑکوں پر ۳ انچ سی آئی پائپ واٹر میں لگانے کے واسطے اور فیکٹری رقبہ اسکیم کی ۵۰ فٹ کی سڑکوں پر دو انچ کارپٹ بنانے کے واسطے تخمینے منظور ہوئے فیکٹری ورکس میں رقبہ میں مزدوروں کے واسطے ایک ہیولین بنانے کے واسطے تخمینہ پاس ہوا۔ یہ بھی طے ہوا کہ الف بلاک گوٹھیا کے پلاٹ میونسپل بورڈ امپرومنٹ ٹرسٹ اور کانگریس کچہری سے کر دیئے جائیں۔

اس ماہ میں ۷۷۳۶ روپے کے پلاٹ کی فروخت منظور ہوئی۔ اس سال کی کل فروخت کی تعداد ۱۸۱۴۵۰۲۰ روپیہ ہے۔

سبد گل

آپ یہ نہ سمجھئے کہ "عشق بازی" کی لعنت صرف جوانوں ہی تک محدود ہے چشم بددور آج کل کے بوڑھے جس بیباکی کے ساتھ عشق فرما رہے ہیں اسے دیکھکر بڑے بڑے دل پھینک نوجوان بھی انگشت بدنداں ہیں

لیورپول کی دلچسپ اطلاع ہے کہ لیورپول کے ایک بڑے میاں پر عشق کا جو دورہ پڑا تو آپ ایک اٹھارہ سالہ مہ پارہ پر اپنا دل، جگر، پھیپھڑا، سب کچھ قربان کر بیٹھے، لگے اس مہ پارہ سے راز و نیاز کی باتیں کرنے، لڑکی تھی شوخ اور طرار اس نے جو یہ دیکھا کہ آسامی موٹا ہے اس نے بھی بڑے میاں پر ہاتھ رکھ دیا۔

بڑے میاں عشق بازی کے نشہ میں ایسے اندھے ہوئے کہ یہ نہ سمجھ سکے کہ ان کو الو بنایا جا رہا ہے خوب احمق بنتے رہے، اور گرہ ٹٹولتے رہے یہاں تک کہ اس قتالہ نے پانچ ہزار پونڈ کے قریب رقم اینٹھ لی اور اس کے بعد بڑے میاں کو جفت کاری کرنے کے بعد گھر سے نکال دیا، اب بڑے میاں ہیں کہ عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتے پھر رہے ہیں دیکھی جناب نے بوڑھوں کی شان عشق بازی۔

بوڑھوں کو فقط عشق بازی ہی میں کمال نہیں ہو بلکہ اگر موقعہ مل جائے تو یہ عورتوں کو اغوا بھی کر کے لیجاتے ہیں، چنانچہ کولمبو کی ایک نوے سالہ بڑے میاں اپنی ایک پڑوسن پر جس کی عمر ۶۰ سال کی تھی بری طرح سے عاشق تھے۔

ان بڑے میاں کی بدقسمتی سے اس ۶۰ سالہ عورت کا نہ صرف خاوند زندہ تھا بلکہ دو درجن کے قریب بیٹے پوتے نواسہ اور نواسیاں تک موجود تھیں۔

بڑے میاں کو بے حد فکر تھی کہ ایسی عورت پر کیونکر قبضہ جمایا جائے جو باقاعدہ اولاد کی ایک پوری فوج ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی ہے۔

آخر بڑے میاں تھے تو تجربہ کار انھوں نے اس عورت کے خاوند کو اور عورت کو پرانا قرضہ طے کرنے کے بہانے سے ایک جگہ بلایا جب یہ دونوں رکشہ میں بیٹھے ہوئے جا رہے تھے تو چند بدمعاشوں سے حملہ کرا کے اس ۶۰ سالہ حسینہ کو اغوا کر لیا اب پولیس ہے کہ عورت کی تلاش میں سرگرداں پھر رہی ہے، یہ ہے بڑھاپے کا جوش۔

ان دونوں بوڑھوں کی سرگزشت کے بعد ایک تیسرے بڑے میاں کی بھی داستان عشق سن لیجئے، ان بڑے میاں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ آپ رسالپور کی سرزمین کی پیداوار ہیں پچھلے دنوں آپ نے ایک ۱۳ سالہ لڑکی دیکھا تو لٹو ہوگئے یہ ۱۳ سالہ لڑکی تھی کسی غریب بیوہ کی بچی ان بڑے میاں نے بیوہ کی غربت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نوعمر اور نوخیز کلی سے منگنی کر لی۔

جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ ایک اونٹ کے گلے میں بھولی بھالی بلی بندھنے والی ہیں تو انھوں نے بڑے میاں کے خلاف شور برپا کر دیا بڑے میاں لڑکی اور لڑکی کی ماں کو رسالپور سے سارنگ لے بھاگے اور وہاں جاکر اس شگفتہ کلی سے شادی رچالی، دیکھا آپ نے کہ ہندوستان میں بوڑھے اپنی پوتیوں اور نواسیوں کی ہم عمر لڑکیوں سے کس آزادی کیساتھ عشق فرما لیتے ہیں ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوانوں کا عشق تو ٹھنڈا ہوتا جا رہا ہو مگر بوڑھوں میں عشق کی آگ دن بدن بڑھتی جا رہی ہے، کسی شاعر نے سچ کہا ہے ؎

جوانی سے زیادہ وقت پیری جوش ہوتا ہے
بھڑکتا ہے چراغ صبح جب خاموش ہوتا ہے

ادب لطیف

رات اور سورج!

اے بادشاہ! جبکہ تو افق مغرب میں کھو جاتا ہے، چاروں طرف موت کی طرح تاریکی چھا جاتی ہے، لوگ اپنے مسکنوں میں مصروف خواب ہو جاتے ہیں۔

اپنے ملفوف بستروں کے ساتھ بے حس و حرکت پڑے ہوتے ہیں، ہاں مگر سانس لیتے ہیں ان کی نظریں کسی مطمح کی جانب نہیں ہوتیں آنکھیں بند ہوتی ہیں اس طرح کہ اگر چور سرہانے کھڑا ہو جائے تب بھی ان کو خبر نہ ہو۔

شیر غاروں سے باہر آتے ہیں کالے کالے سانپ لہراتے ہیں، کیا ملکہ ظلمات اس وقت تو حکمرانی نہیں کر رہی ہے؟

ہاں! خالق شور و شر افق کے محل میں گہری نیند سو رہا ہے۔

۵ کے لئے کی جاتی ہیں اور اس عیش پرستی اور دل لگی کے لئے ہم عورتوں کو قمار خانوں میں لے جاتے ہیں، رقص خانوں اور بائسکوپوں میں ساتھ لئے لئے پھرتے ہیں گھوڑ دوڑ کے میدانوں میں ان کو اپنی دلچسپی کے لئے لاتے ہیں اور جب یہ خود ان تمام خرافات کی عادی ہو جاتی ہیں تو ہم عورتوں کی شکایت کرتے ہیں۔

جس طرح ایک کمسن بچہ کی ذمہ داری اس کی والدین کے سر ہوتی ہے بالکل اسی طرح عورتوں کو غلط راستہ پر ڈال رکھا ہے۔

اصلاح پسندوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ عورتوں کی اصلاح اس وقت تک ناممکن ہے جب تک مرد عورتوں کو نفس پرستی اور عیاشی کا ذریعہ بناتے رہیں گے، میرے خیال میں عورتوں کی اصلاح کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے ان مردوں کی اصلاح کی جائے جو عورتوں میں گمراہی کا زہر پھیلانے کے مجرم ہیں۔

✕ سینما گھر اس قدر ناگفتہ بہ حالت میں ہیں جب ممالک غیر کے فلمسازوں نے شروع شروع میں ہندوستانی مارکیٹ میں اپنی فلموں کو بھیجا تو ان کی شرائط نہایت ہی مناسب تھیں، غالباً اس وقت وہ اپنی ملکی پالیسی پر عمل درآمد کرتے تھے۔

یوم اتحاد منایا جائے

دہلی ۱۷ / دسمبر، میں مسلمانان ہند سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسٹر جناح کے "یوم نجات" میں ہرگز شرکت نہ کریں اور ہندوستان کی تاریخ میں اپنی اخلاقی کمزوری کا مظاہرہ کر کے مسلمانوں کی روشن تاریخ ماضی پر یہ سیاہ داغ نہ لگائیں بلکہ اسکے خلاف ۲۲ / دسمبر کو یوم اتحاد منائیں اور خدائے برتر کی درگاہ میں عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں کہ ہندوستان کو آزادی کامل جلد نصیب ہو اور ہند و مسلم اختلافات ختم ہو کر امن و سلامتی حاصل ہو۔

یہی عمل ہندوؤں کو بھی اپنی معبد گاہوں میں جمع ہو کر کرنا چاہئے۔

میں ڈاکٹر سید محمود صاحب اور مولانا شاہد میاں فاخری کے بیان کی تائید کرتے ہوئے بلا لحاظ مسلم لیگی یا کانگریسی تمام مسلمانوں سے ان کی عقل، فراست، اسلامی تعلیم، اور مذہبی شاندار روایات کا واسطہ دیکر پرزور درخواست کرتا ہوں کہ وہ مسٹر جناح کے بنائے ہوئے گمراہ کن راستہ یعنی اس "یوم نجات" کو اختیار کر کے ہندوستان کے امن کے لئے خطرہ پیدا نہ کریں۔

عالم نسواں

ہم نے عورتوں کو گمراہ کیا ہے؟

مغرب میں عورتوں کی گمراہی اور بے راہ روی کے خلاف اس وقت کافی بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ کیونکر مغربی عورتوں کو راہ راست پر لایا جائے۔

عورتوں کی اس گمراہی پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک امریکن انشاء پرداز نے مغربی عورتوں کی اس گمراہی کا ذمہ دار خود مردوں کو قرار دیا ہے ہم اس امریکن انشاء پرداز کے خیالات کا خلاصہ ناظرین کی معلومات اور دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

عورتوں کی گمراہی عورتوں کی بے معنی آزادی اور عورتوں کی اخلاقی کمزوریاں دن بدن بڑھ رہی ہیں اور ان کمزوریوں کا نتیجہ یہ ہے کہ مغرب میں عورتوں کی حیثیت ایک خوبصورت جاندار اور دلچسپ چیز سے زیادہ باقی نہیں رہی۔

عورت کے زوال نے یوروپ کے اصلاح پسندوں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ عورتوں کو دوبارہ عورت بنانے کے لئے جہاد شروع کریں۔

چنانچہ اطالیہ، جرمنی، اور اکثر یوروپین ممالک میں ایسی انجمنیں قائم ہو چکی ہیں جو عورتوں کو دوبارہ محبوبہ سے نیک اور شریف بیوی میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عورت کی اس طرح اصلاح ممکن ہے۔

عورتوں کی موجودہ گمراہی میں ممکن ہے کہ بعض شریر عورتوں کی بداعمالیوں کو بھی دخل ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عورتوں کو سب سے زیادہ جن لوگوں نے غلط راستہ دکھایا ہے وہ مردوں کا طبقہ ہے۔

مردوں نے کس طرح عورتوں کو گمراہ کیا ہے اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے جو خود میں نے اپنی نظروں سے دیکھا ہے، فروری ۱۹۳۶ء میں میرے ایک دوست نے ایک نہایت ہی شرمیلی اور خاموشی پسند لڑکی سے شادی کی یہ لڑکی اس قدر نیک تھی کہ اگر اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا تو وہ نہایت نیک بیوی ثابت ہوتی لیکن دوست کو اس کا شرمیلاپن اور خاموشی ناپسند تھی کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ ان کی بیوی شوخ تیز اور چنچل ہو۔

اس لڑکی کے شرمیلے پن اور خاموشی کو دور کرنے کی غرض سے میرے دوست نے اس غریب کو مجبور کیا کہ وہ بے فکروں کی سوسائٹی میں شریک ہو، شروع شروع میں تو لڑکی اس کے لئے تیار نہیں ہوئی لیکن چند روز گئے بعد وہ آزادانہ بے فکروں کی مجلسوں میں شریک ہونے لگی، ایک سال کے بعد جب میں نے اس خاموش اور شرمیلی لڑکی کو دیکھا تو وہ انتہا درجہ کی شوخ اور طرار بن چکی تھی اس کی شوخی اور طراری اس حد تک بڑھی کہ بے فکرے نوجوان اسے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں چھوڑتے تھے اور وہ دن رات نوجوانوں کے ساتھ خاک اڑاتی پھرتی تھی کسی عورت کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی آزادی اور گھر کی جانب سے لاپرواہی ظاہر ہے کہ شوہر کی زندگی کو تہ و بالا کر دیتی ہے چنانچہ یہی ہوا اور آخر میرے اس دوست کو اپنی اس طرار بیوی کو دو سال کے اندر اندر طلاق دینی پڑی۔ اس واقعہ سے اندازہ فرمایئے کہ ہم خود کس طرح عورتوں کو گمراہ کر رہے ہیں، اور اپنے لئے مصیبت بنا رہے ہیں۔

یہ امر واقعہ ہے کہ ہندوستان میں بہت کم نوجوان ایسے ہیں جو لڑکیوں سے اس لئے شادی کرتے ہوں کہ وہ شادی کے بعد گھر کا انتظام سنبھالیں زیادہ تر شادیاں عیش پرستی اور دل لگی ۵

بچوں کی دنیا

اسکاوٹنگ

(۱) اسکاوٹنگ ایک فرانسیسی لفظ ہے اور یہ اس سپاہی کے لئے بولا جاتا ہے جو لڑائی کے زمانہ میں فوج سے آگے جاکر اور دشمن کے حالات دریافت کر کے اپنے افسر کو اطلاع دیتا ہے، مگر اسکاوٹ برادری کی اصطلاح میں اسکاوٹ وہ شخص ہے جو اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے طرح طرح کی مشکلوں کا ہنسی خوشی سے مقابلہ کرتا ہے، دوسروں کی مدد کرنا اس کا اہم فرض ہے، اسکاوٹ کو اپنے ملک اور بادشاہ کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کرنے میں بھی تامل نہیں ہوتا۔

(۲) سر رابرٹ بیڈن پاول نے ۱۹۰۷ء میں تربیت اور اخلاقی اصلاح کے لئے چند لڑکوں کو کیمپ میں جمع کیا ان کا یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا اور اس طرح کام کرتے کرتے بہت جلد انھوں نے ایک برادری قائم کر لی اور اس کا نام "اسکاوٹ برادرہوڈ" رکھا، اس برادری کا مقصد یہ تھا کہ شروع ہی سے بچوں کو ایسی تربیت دی جائے کہ وہ آئندہ کامیاب انسان بن سکیں اور ان میں دوسروں کی مدد کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

اس برادری کے قائم ہوتے ہی اکثر ملکوں نے اس کو اپنے مرض کی دوا سمجھ کر قبول کرنا شروع کیا اور اب تو دنیا کے ہر کونے میں یہ تحریک اچھی طرح پھیل گئی ہے۔

(۳) عمر کے لحاظ سے اسکاوٹ کے تین درجہ ہوتے ہیں، ۷ سال سے ۱۲ سال تک کی عمر کا لڑکا "کب" کہلاتا ہے، اور ۱۲ سال سے ۱۷ سال تک "اسکاوٹ" اور اس کے بعد "روور اسکاوٹ" ان تینوں کی وردیوں میں بھی کچھ اختلاف ہوتا ہے اور کاموں میں بھی۔

(۴) آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اسکاوٹ ہمیشہ تین انگلیوں سے سلام کرتا ہے، یہ تین انگلیاں اسکاوٹ کو تین معاہدے یاد دلاتی ہیں جو اس نے اسکاوٹ برادری میں شامل ہوتے وقت کئے تھے، معاہدہ کے الفاظ یہ ہیں میں اپنی عزت کی (اسکاوٹ کو اپنی عزت سب سے پیاری ہوتی ہے) قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں کہ حتی الامکان کوشش کروں گا کہ اول جو فرض مجھ پر خدا، بادشاہ اور ملک کی طرف سے عائد ہوتے ہیں ان کو پورا کروں اور اسکاوٹ کے قانون کی پابندی کروں، دویم، دوسروں کی ہمیشہ مدد کروں، سویم، اپنے ذہن کو چست، اخلاق کو درست، اور جسم کو تندرست رکھوں۔

"کب" ہمیشہ دو انگلیوں سے سلام کرتا ہے کیونکہ اس کے دو ہی معاہدے ہوتے ہیں، اول خدا اور بادشاہ کی طرف سے جو فرض اس پر عائد ہوتے ہیں ان کو پورا کرنا، اور کب پیک کے قانون پر قائم رہنا، دویم دن میں کسی نہ کسی کے ساتھ نیک کام ضرور کرنا۔

(۵) اسکاوٹ برادری میں شامل ہونے سے پہلے لڑکے کو چند ضروری باتیں سکھائی جاتی ہیں اور اس کو اسکاوٹ قوانین بتائے جاتے ہیں یہ قوانین (۱۲) ہیں اور ان کی اصل آبرو، وفاداری، نیک کام، دوستی، اخلاق، جانوروں پر مہربانی، فرماں برداری، خوش دلی، کفایت شعاری بہادری صفائی اور مذہب شناسی ہیں، یونین جیک کی بناوٹ اور اس کو ٹھیک طرح سے لہرانے کا طریقہ بتایا جاتا ہے ڈنڈے کا درست استعمال اور چند گانٹھیں دینا بھی سکھاتے ہیں۔

اس کا امتحان دینے کے بعد لڑکا "ٹنڈر فٹ" کہلاتا ہے اور اسے ایک بیج مل جاتا ہے اب سکنڈ کلاس اسکاوٹ ہونے کے لئے "ٹنڈر فٹ" کو چند اور باتیں سیکھنا پڑتی ہیں مثلاً فسٹ ایڈ، اور پٹی باندھنا۔

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

پردۂ فلم

سینما گھروں کی تعداد

از مسٹر ایس آر سہما صاحب

ہندوستان کے مختلف حصوں خصوصاً اطراف بمبئی سے آئے دن ہمارے کانوں میں یہ پکار گونجتی رہتی ہے کہ ہندوستان میں سینما گھروں کی تعداد کو بڑھایا جائے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ تجویز نہایت معقول ہے اور زیادہ سے زیادہ سینما گھروں کی کی تعداد سے ہندوستانی صنعت فلم سازی کو بہت فائدہ پہونچے گا لیکن سینما گھروں کی تعداد میں اس وقت تک کوئی اضافہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ سینما فلم اور مشینری سپلائی کرنے والی کمپنیاں اس امر میں اشتراک عمل کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی نہ کریں بلکہ صرف فلم ساز کمپنیوں ہی کی توجہ اور حوصلہ افزائی سے بہتیرے تجار اور سرمایہ دار ملک کے ہر چھوٹے سے چھوٹے قصبہ میں سینما گھر کھول سکتے ہیں۔

موجودہ سینما گھروں کے مالکان کی حالت ناگفتہ بہ ہے ان میں سے بہتیرے شدید نقصانات برداشت کرنے کے باوجود سینما گھروں کو چلا رہے ہیں زیادہ تر ان نقصانات کی وجہ یہ ہے کہ فلم ساز اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ بہت زیادہ ضمانت طلب کرتے ہیں۔

جو مالکان سینما پر جبر ہوتا ہے، بہتیرے سینما گھر اسی وجہ سے بند ہو جاتے ہیں۔

لیکن ایسی صورت میں بھی دیگر وجوہ کی بہ نسبت نقصان کی زیادہ تر توجہ مالکان کی سخت شرائط ہوتی ہیں اس قسم کی لاتعداد مثالیں موجود ہیں کہ اگر کوئی فلم مناسب شرائط پر بک ہوا تو بدنظمی کے باوجود بھی مالکان سینما گھر نے معقول منافعہ حاصل کئے۔

کیا فلم سازوں نے کبھی یہ بھی جاننے کی کوشش کی ہے کہ جو رقم ان کو کسی فلم سے ملی ہے وہ ان کے جائز حق سے زیادہ ہے۔

اکثر اوقات ان کو کم از کم ضمانت بیچارے مالک سینما گھر کی مجموعی آمدنی سے بھی زیادہ مل جاتی ہو اور اگر وہ اس چیز کو سمجھ بھی لیتے ہیں تو وہ دانستہ اس سے چشم پوشی کرتے ہیں کہ مبادا ان کو اپنے منافعہ میں تخفیف نہ کرنی پڑے لہذا قدرتی طور پر وہ ان جملہ جھگڑوں کو اپنے ایجنٹوں کے ذمہ ڈال دیتے ہیں۔

ہندوستان میں کتنے سینما گھر بغیر موت مر گئے سیکڑوں سینما گھروں کے مالکان آئے دن بدلتے رہتے ہیں اور اس وقت تک بدلتے رہیں گے جبتک کہ موجودہ مالکان اپنا سرمایہ دارانہ رویہ اس کے لفافہ میں ذوق و شوق اور اپنی ہمت کی پستی کو خیرباد نہ کہدیں، سینما گھر کے مالکان کی خوشحالی اور آمدنی کا راز عمدہ اور دلچسپ فلموں میں مضمر ہے اس لئے فلم سازوں کو چاہئے کہ عمدہ سے عمدہ فلم تیار کرائیں جس سے نہ صرف سینما گھروں کے مالکان کو بلکہ خود ان کو بہت زیادہ فائدہ پہونچے گا اچھی فلموں سے یقینی آمدنی زیادہ ہوگی لہذا مالکان سینما گھر پر کسی ناکارہ فلم کے لئے کم از کم ضمانت اور ہائی پرسٹیج کا ناجائز بوجھ کیوں ڈالا جائے اگر فلم اچھی ہے تو قدرتی طور پر اس کی آمدنی زیادہ ہوگی۔

ہندوستانی فلمساز اپنے ایجنٹوں کی کبھی اس بارے میں حوصلہ افزائی نہیں کرتے کہ وہ بیچارے مالکان سینما گھروں کا کچھ خیال کر سکیں اس لئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ اگر ایک مالک سینما دیوالیہ ہو جائے گا تو دوسرا اس کی جگہ لے لیگا۔

پس ایسی حالت میں سینما گھروں کی تعداد میں کیونکر اضافہ ہو سکتا ہے۔؟

جب تک کہ ہندوستان نے سینما کا کاروبار اور صنعت فلم سازی غیر ممالک سے سیکھی ہے اسیطرح ہندوستان زیادہ سے زیادہ سینما گھر بنانے کی ترکیبیں بھی غیر ممالک سے سیکھ سکتا ہے بشرطیکہ ہندوستانی فلمساز اور ان کے ایجنٹ صاحبان ممالک غیر کے طریق تجارت کا لغور مطالعہ کریں کہ کس طرح ان کے ملکوں میں لاتعداد سینما گھر حسن و خوبی چل رہے ہیں اور ان کے مقابلہ میں ہمارے ملک کے ✕

اقوال زرّیں

زریں لباس تمہارے عیوب کی پردہ پوشی نہیں کرسکتا۔

جو شخص انتقام کا خواہشمند ہے گویا وہ زخموں کو تازہ کرتا ہے۔

اصلاح نفس عقل پر موقوف ہے تو عقل کو آئینہ بنا کر اس میں اپنے افعال دیکھ۔

دوسروں پر احسان کرنے کی کوشش کرو لیکن اپنا احسان کسی کو نہ جتاؤ۔

ہر چند کہ سچی محبت ایک نایاب شے ہے لیکن سچی دوستی اس سے زیادہ نایاب ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر

بمبئی ۱۷ دسمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے آج سہ پہر کو ایلفنسٹن کالج کے طلباء کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر سوراج سے عوام کی مفلسی کا دور ختم نہیں ہوتا تو ایسا سوراج دوزخ میں جائے۔ آپ نے فرمایا کہ دیہات میں کسانوں کی قابل رحم حالت دیکھ کر رونا آتا ہے ہر ہندوستانی کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ غریبوں کی مفلسی دور کرنے کے لئے جد وجہد کرے۔

سر راماسوامی مدلیار کی تقریر

میسور ۱۵ دسمبر۔ سر اے راماسوامی مدلیار کامرس ممبر نے گیارہویں انڈسٹریل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے ہندوستان کی صنعتی پوزیشن کی وضاحت کی اور کہا کہ دوائیوں کی تیاری کے امکانات پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جا رہی ہے۔ آپ نے کہا کہ یہ کانفرنس اپنی قسم کی پہلی ہے کہ ایک ہندوستانی ریاست میں تمام ملک کے صنعتی نمایندوں کو طلب کیا گیا ہو

موج تبسم

ایک دوست (ڈاکٹر سے) "ڈاکٹر صاحب یہ کیا بات ہے کہ جب کبھی کوئی ڈاکٹر بیمار ہوتا ہے تو وہ خود اپنا علاج نہیں کرتا بلکہ کسی دوسرے ڈاکٹر کو اپنے علاج کے لئے بلاتا ہے"۔

بیوقوف ڈاکٹر: عجیب احمق ہو اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ڈاکٹر اسلئے اپنا علاج نہیں کرتا کہ اسے اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے علاج سے مرگیا تو وہ بدنام ہو جائیگا اور پھر اس کے پاس کوئی علاج کے لئے نہیں آئیگا"۔

نوجوان (دولتمند سوداگر کی لڑکی سے) "پیاری میری دلی تمنا ہے کہ ہماری تمہاری شادی بہت جلد ہو جائے میں اس انتظار کی گھڑیاں زیادہ نہیں برداشت کرسکتا۔

لڑکی: "لیکن موجودہ حالات میں شاید میں آپ سے شادی نہ کرسکوں کیونکہ میرے والد کا کاروبار ختم ہو رہا ہے، شاید ہم لوگوں کو دیوالہ کی درخواست دینی پڑے۔

نوجوان (جو روپیہ کے لئے شادی کر رہا تھا) ان حالات میں خود ہی میں نہیں چاہتا کہ آپ کو تکلیف دوں۔ "آداب عرض ہے"۔

بیمہ کمپنی کا ایجنٹ: (دوکاندار سے) "آپ نے اپنی دوکان میں آگ لگنے کا جو بیمہ کر رکھا ہے، اسکی مدت دو ماہ میں ختم ہو جائیگی، کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ آیندہ سال کے بیمہ کی رقم پیشگی ادا فرمادیں"۔

دوکاندار: "اس وقت بنک میں ایک پائی بھی نہیں ہے مجھے امید ہے کہ اس دو ماہ کے اندر اندر میری دوکان میں آگ ضرور لگ جائیگی۔ اس کے بعد میں نہایت آسانی کے ساتھ بیمہ کی رقم ادا کرسکونگا"۔

دلچسپ معلومات

ایک پوشاک کی قیمت تقریباً ستر ہزار

دنیا کی مشہور رقاصہ "یولنڈا" نے حال ہی میں رقص کی ایک پوشاک بنوائی ہے جس کی لاگت ۶۷ ہزار روپیہ بتائی جاتی ہے۔ یولنڈا کا شمار اسوقت دنیا کی بہترین ناچنے والیوں میں ہے اندازہ لگایا گیا ہے کہ یولنڈا اور اس کے شوہر کی آمدنی تقریباً ۶½ ہزار روپیہ فی ہفتہ ہے۔

بوسہ لینے کی سزا قتل

آپکو شاید معلوم نہ ہو کہ دنیا کے ایک حصہ میں بوسہ لینا اس قدر جرم ہے کہ اگر کوئی شخص غلطی سے اپنی بیوی کا بھی بوسہ لے اور یہ جرم منظر عام پر آجائے تو بوسہ لینے والے کو فوراً سزائے موت دے دی جاتی ہے۔

بوسہ پر یہ شدید پابندی افریقہ کی جنگلی قوم "ہوموہ" میں پائی جاتی ہے اس جنگلی قوم کے تقریباً پچاس گھر ہیں، یہ ایک غیر آباد خطہ میں رہتے ہیں۔ جنگلوں کا سردار انکا حکمراں تسلیم کیا جاتا ہے۔ ان کے ہاں بوسہ کو بدترین جرم قرار دیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی کسی لڑکی کو بھگا لے جانا ایک قابل تعریف کارنامہ ہے۔

تیس گھنٹہ برابر ناچتی رہی

سین فرانسسکو کی مشہور رقاصہ اینا فوربی نے مسلسل رقص کرنے کے معاملہ میں ساری دنیا کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ رقاصہ بغیر کھائے پئے ۳۰ گھنٹہ تک رقص کرتی رہی۔

افسانہ

شبِ عُروسی

از جناب سید بادشاہ حسین حیدر آبادی

ہمارے گناہ اور خطا کاریاں کس طرح ہماری زندگی کو آن واحد میں مضطرب بنا دیتے ہیں۔ اس کی کیفیت اس دلگداز افسانہ میں موجود ہے۔ جو ایک اوباش نوجوان کی سرگذشت ہے۔

شادی کا دن گذرا اور شام ہوئی۔ نصیر دلہن کو لیکر اپنے گھر پہنچا۔ تو رات کے دس بج چکے تھے دلہن کے کمرہ کو بڑے اہتمام اور عمدہ مذاق کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ کمرہ کی ہر ہر چیز دلہن کا خیر مقدم کر رہی تھی، ایک طرف مسہری بچھی ہوئی تھی، مچھردانی پر چنبیلی کی لڑیاں مہک رہی تھیں، دوسری طرف سنگار میز تھی اور قریب میں دو کرسیاں جن پر نصیر اور خالدہ بیٹھے ہوئے تھے، ایک طوفان شوق میں غرق اور دوسرا شرم وحیا کے دریا میں ڈوبی ہوئی، ایک کا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ میں تھا۔ اور برقی لہر ایک سے دوسرے کے جسم میں روئیں روئیں میں دوڑ رہی تھی —— ابھی تک کسی کی زبان نے حرکت نہ کی تھی۔

خالدہ کی آنکھیں خمار آلود تھیں اس کے نازک ہونٹ بھی گلاب کی ان پنکھڑیوں کی طرح جن پر شبنم پڑی ہو تر و تازہ دکھائی دیتے اور کبھی اس پھول کی طرح جسکو باد سموم نے قبل از وقت پژمردہ کردیا ہو، افسردہ دکھائی دیتے کبھی اس کی باچھیں غنچۂ ناشگفتہ کی مانند کھلی جاتیں، اور کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو —— خوشی اور غم دونوں کے مشترکہ آنسو —— رقص کرنے لگتے۔ بعینہٖ جیسے نرگس پہ قطرہ ہائے شبنم۔ اپنی زندگی کے اس عظیم الشان انقلاب پر وہ متحیر تھی اور محسوس کر رہی تھی کہ چند لمحوں میں نہ صرف وہ بلکہ ساری دنیا بدل گئی ہے۔ وہ اس فوری تبدیلی پر بے چین و مضطرب اور سراسیمہ نظر آ رہی تھی۔

نصیر اس کی طرف ٹکٹکی باندھے گھور رہا تھا، بالکل اسی طرح جس طرح کوئی شرابی چھلکتے ہوئے ساغر کو گھورتا ہے۔ اس کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ وہ بات کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کوئی موضوع ذہن میں نہ آتا تھا۔ اس لئے وہ خاموش تھا البتہ اپنے خیالات احساسات اور جذبات کو صرف ہاتھ کے دباؤ سے ظاہر کر رہا تھا۔ اس نے کئی مرتبہ کچھ کہنے کی کوشش کی۔ مگر ہر دفعہ وہ "خالدہ" سے زیادہ نہ کہہ سکا، ہاں سنے اپنی آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ کہا اور خالدہ نے نگاہیں نیچی کرلیں اور گردن جھکا دی

دفعتاً خادم نے کمرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور اجازت پاکر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خط تھا۔ جو نوکر کے بیان کے مطابق اسی وقت آیا تھا اور از حد ضروری تھا۔ نسیم نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے لفافہ اٹھایا۔ اس کے چہرے پر کسی نامعلوم خوف کے آثار ہویدا تھے۔ خدا معلوم اس کا دل کیوں لرز رہا تھا، نہ جانے اس کا دماغ توہمات کا آماجگاہ کیوں بنا ہوا تھا؟

وہ تھوڑی دیر تک لفافہ کی طرز تحریر کو غور سے دیکھتا رہا لیکن اسے یاد نہ آیا کہ اس تحریر سے اسے واقفیت ہے، اسے لفافہ چاک کرنے کی جرأت ہوئی۔ نہ چٹھی پڑھنے کی ہمت ...... کل صبح دیکھا جائیگا اس نے خیال کیا۔

لیکن اسے اپنے خیال فوراً بدلنا پڑا۔ کیونکہ لفافہ کے ایک کونہ پر "از حد ضروری" لکھا تھا۔ "معاف کرنا پیاری خالدہ" اسنے کہا۔ اور لفافہ چاک کرکے پڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں وہ پڑھتا جاتا تھا اس کا رنگ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ اس نے خط کو لفظ بلفظ پڑھا دوبارہ پڑھا سہ بارہ پڑھا ...... اس کے چہرے پر انتشار اور اضطراب کی علامات ظاہر تھیں، وہ بدحواس تھا۔ اور پریشان۔ آخر کار اس نے لکنت آمیز لہجہ میں کہا "پیاری خالدہ میرے ایک بہترین دوست۔ ایک عزیز ترین دوست پر سخت ترین مصیبت آپڑی ہے اس کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے اور اس کو میری شدید ترین ضرورت ہے ...... کیا تم مجھے آدھ گھنٹہ کے لئے اجازت دے سکتی ہو:

خالدہ نے آہستہ سے جواب دیا: جائیے ضرور جائیے"۔

نصیر اجازت پاتے ہی بدحواسی کے عالم میں باہر نکلا اور ایک طرف کو افتاں و خیزاں چل دیا۔ خالدہ تنہا تھی تنہا؛ نہیں وہ تنہا نہ تھی۔ کیونکہ پریشان کن خیالات اور تباہ کن اندیشے مجسم ہو ہو کر اس کی آنکھوں کے آگے رقصاں تھے۔

نصیر دوڑ رہا تھا، بے تحاشا دوڑ رہا تھا، یکایک وہ سر راہ ٹھہرا اور جیب سے خط نکال کر پڑھنے لگا لکھا تھا:

جناب من!

ایک لڑکی رحیمہ نامی سے ابھی بچہ پیدا ہوا ہے۔ یہ وہی رحیمہ ہے۔ جو کبھی آپ کی محبوبہ تھی۔ اس کا حلفیہ بیان ہے کہ یہ بچہ آپکا ہے وہ جاں بلب ہے اور آپ کی ہر آن منتظر میری گذارش ہے کہ آپ ضرور ایک ایسی عورت کی تمنا پوری کریں جو مصیبت زدہ ہے اور قابل رحم:

خاکسار
ڈاکٹر باسط

جب نصیر بیمار کی بالیں پر پہنچا تو اسوقت مریضہ جانکنی کی حالت میں تھی، ڈاکٹر باسط اور نرس اسکی تیمارداری میں ہمہ تن مصروف تھے۔ کمرہ کے فرش پر جا بجا برف

برطانیہ کے جنگی انتظامات

دہلی۔ ۲۰ر دسمبر گذشتہ جنگ سے دنیا کی فوجی تاریخ میں ایک نئے باب کی ابتدا ہوئی یعنی اس جنگ نے یہ بتایا کہ کامیابی یا ناکامی کا انحصار بہت حد تک اقتصادی حالات پر ہے اتحادیوں کو گذشتہ جنگ میں میدان جنگ میں اور سمندر پر فتح حاصل ہوئی مگر اس کامیابی کی براہ راست وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی فوجوں کے لیے سامان فراہم کرنے اور اپنے حرفتی کارکنوں کو اشیاء خورد و نوش بہم پہونچانے کے اعتبار سے اپنے حریف سے زیادہ طاقتور تھے ان کے پاس ضروری سامان خورد و نوش اور خام سامان موجود تھا وہ اسے جہاز پر لاد سکتے تھے اور اس کی قیمت ادا کرسکتے تھے اور ان کے پاس ایسے حرفتی وسائل تھے جن کے ذریعہ وہ خام سامان سے آلات جنگ مہیا کرسکتے تھے مگر جرمن لوگ اتحادیوں کے اقتصادی وسایل کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا فوجی نظام درہم برہم ہوگیا اس لیے حقیقت میں اتحادیوں کی فتح بڑی حد تک مالی طاقت آلات حرب تیار کرنے والوں اور حرفتی وسائل و اقتصادی تنظیم کی نتیجہ تھی۔

۱۹۱۸ء سے جوں جوں جنگ میں مشین کو اہمیت حاصل ہوتی گئی اقتصادی حالات کی اہمیت بھی بتدریج بڑھتی گئی مگر صرف اقتصادی اور مالی طاقت فتح کی کافی ضمانت نہیں۔

دنیا کی سب سے زیادہ دولتمند قوم بھی جس کے مالی وسائل زیادہ سے زیادہ مضبوط ہوں، جنگ میں اسی وقت کامیابی ہوسکتی ہے جب ان وسائل کو کام میں لایا جاسکے اس لیے جنگ کے زمانہ میں سارے حرفتی نظام کو از سر نو تربیت دینا ضروری ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اس حیثیت سے ابتدا میں نازی کسی حد تک بہتر حالت میں تھے کیونکہ وہ ۱۹۳۲ء سے جنگ کی تیاریاں کررہے تھے مگر ان کے مقابلہ میں برطانیہ کے موجودہ اقتصادی اور جنگی انتظامات ایسے ہیں جو زیادہ موثر اور دیرپا ثابت ہوں گے، اس سلسلہ میں یہ معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ برطانیہ نے اقتصادی تنظیم کس طرح کی ہے۔

حکومت کے پیش نظر جو مقاصد ہیں وہ صاف ہیں جنگ کے زمانے میں ملک کے اقتصادی کاروبار کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، وسیع ترین معنوں میں آلات جنگ بنانا برآمد کرنے والا سامان تیار کرنا شہری آبادی کی ضروریات کا سامان غیر ضروری سامان جوں جوں جنگ کی کوششیں بڑھتی جائیں گی، غیر ضروری سامان کی تعریف زیادہ سخت ہوتی جائیگی، حکومت کا کام یہ ہے کہ ان معنوں میں اقتصادی نظام کو از سر نو تربیت دے چنانچہ برطانیہ کی اقتصادی تنظیم کی کامیابی کا حال یہ ہو کہ موجودہ جنگ کے دو ماہ کے بعد قومی کاروبار اس حد تک جنگی اقتصادیات کے معیار پر آچکا ہو جتنا گذشتہ جنگ کے پہلے تین سال میں نہیں لایا جاسکتا تھا اسی کے ساتھ حکومت نے رائے عامہ کو پورا پورا اپنے ساتھ رکھنے کے لیے ایسے قوانین وضع کئے ہیں جنگی وجہ سے اس موقعہ پر فائدہ اٹھاکر قیمتوں کے اضافہ سے غیر مناسب منافع نہیں کمایا جاسکتا اور جنگی تنظیم اس حد تک کامیاب کہی جائیگی جس حد تک ان قوانین کو عمل میں لانے کی ضرورت پیش آئے۔

مسٹر جناح کا تازہ فرمان

بمبئی ۱۷ر دسمبر مسٹر ایم اے جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

۲۲ر دسمبر کے جلسوں میں مزید اعتراض اٹھانے کے لیے اب یہ کیا جارہا ہے کہ میری تحریک ہندوؤں کے خلاف ہے اور اس سے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوگی۔

مجھے انتہائی افسوس ہے کہ مسلم لیگ کو بدنام کرنے کی غرض سے کانگریس نے اس قسم کا شرارت آمیز اور خطرناک پروپیگنڈا شروع کردیا ہے میں ایک مرتبہ پھر ظاہر کردینا چاہتا ہوں کہ ہمیں صرف کانگریسی حکومتوں سے چھٹکارا ملاہے اور یہ بحیثیت فرقہ ہندو بھائیوں کے کسی طرح خلاف نہیں ہے حقیقت میں کانگریس کے رویہ کے متعلق ہمارا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ باعزت طریقہ ہندو مسلمان کو متحد ہوکر کام نہیں کرنے دیتی مسلمانوں اور دوسرے فرقوں سے مسلم لیگ انصاف کرنا چاہتی ہے اور مجھے خوشی ہے نہ صرف اقلیتوں بلکہ غیر کانگریسی ہندوؤں کی طرف سے بھی وسیع انفرادی تائید ہوتی ہے۔

جو اصحاب کسی پارٹی کی حکومت سے بجائے ہر دلعزیز حکومتیں جو اہل اکثریت کے بجائے۔ تمام طبقوں کے ساتھ انصاف کرتی ہوں چاہتے ہیں ان سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اب موقع ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

۲۲ر دسمبر کے جلسے مسلمانوں کے جلسے نہیں ہونگے جو بحیثیت فرقہ ہندو بھائیوں کے خلاف ہوں ۳۳

۳۳ بلکہ وہ تو محض کانگریسی حکومتوں کی مذمت میں کئے جائیں گے۔

لہٰذا جو اصحاب اس طریقہ پر عمل کی تائید میں ہیں میں ان سب سے انتہائی گرمجوشی کے ساتھ جلسوں میں شرکت کے لیے اپیل کرتا ہوں۔

بحری لڑائی میں برطانیہ کی کامیابی!

لندن ۱۹ر دسمبر گذشتہ رات مسٹر چرچل نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے بتلایا کہ گذشتہ سات روز میں برطانیہ کو بحری لڑائی میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی۔

جرمن جہاز "گرافسپی" اور برطانیہ جہاز کے درمیان دریائے پلٹ پر جو جنگ ہوئی اس کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اس خبر پر تمام ملک میں خوشی کا اظہار کیا جارہا ہے، گو جرمن جہاز ہمارے جہازوں کے مقابلہ میں بھاری ہتھیاروں سے مسلح تھا اس پر بھی برطانی ہوائی جہازوں نے اس کو بھگا دیا اور وہ ایک غیر جانبدار بندرگاہ پر پناہ لینے پر مجبور ہوا۔

اب اس کے لیے صرف دو راستہ باقی رہ گئے ہیں یا تو نظر بندی قبول کرے یا جنگ میں تباہ ہونے کے تیار رہے لیکن اس نے ایک تیسرا راستہ اختیار کیا یعنی یہ کہ اس نے ایک غیر جانبدار ملک کے جہازی راستہ میں اپنے کو تباہ کرلیا اس کو یہ معلوم ہوگیا تھا کہ برطانی جہاز "آرک رائل" اور "رینا ؤن" ابھی ایک ہزار میل کے فاصلہ پر ہیں، اور برطانیہ کے صرف دو جہاز "ایجکس" اور "اچلز" بندرگاہ کے باہر ہیں پھر بھی اس جہاز کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی، مسٹر چرچل نے بیان کیا کہ ہمارا نقصان کچھ کم نہیں ہوا، ہمارے جہاز "ایجکس" اور "ایکسٹر" کو بہت زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ تقریبًا سو جہازی ہلاک اور زخمی ہوئے جن میں مرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

بحر شمالی میں گذشتہ ہفتہ برطانی آبدوز کشتیوں جتنی کامیابی ہوئی اتنی نہ تو اس لڑائی میں ہوئی اور نہ گذشتہ جنگ میں ہوئی تھی۔

جرمنی کا بحری بیڑہ، اور ہوائی بیڑہ مچھلی پکڑنے والے جہازوں اور غیر جانبدار ملکوں کے جہازوں کو تباہ کرکے وہ اپنا غصہ نکال رہا ہو انھوں نے چوبیس جہازوں پر زبردست حملے کئے جس میں سے چھ جہاز تو بالکل تباہ ہوگئے

مسٹر جناح کی لیڈری!

لکھنؤ ۲۱ر دسمبر جمعیتہ الانصار کے سکریٹری مسٹر ایس احمد نے مسٹر انصاری کی اس تجویز پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہے کہ ۲۲ر دسمبر کو مسلمانوں کے غریب طبقہ کی طرف سے عام جلسے کئے جائیں جن میں مسٹر جناح کی لیڈری سے انحراف ظاہر کیا جائے، مسٹر احمد لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسٹر جناح کی تجویز انتہائی خلاف وقت ہے، آپ نے آخر میں لکھا ہے کہ میں تمام مسلمان بھائیوں سے بالعموم اور مومنوں اور انصار سے بالخصوص یہ اپیل کرتا ہو کہ وہ اس دن کو پوری طرح کامیابی کے ساتھ منائیں۔

دو جرمن آبدوز کشتیاں ڈبو دی گئیں

لندن ۲۰ر دسمبر فرانس کے بحری وزیر نے اعلان کیا ہے کہ اتحادی جہازوں نے جرمنی کی دو پن ڈبی کشتیوں کو غرق کردیا انھیں سے ایک پن ڈبی کشتی فرانس کے تباہ کن جہاز نے ڈبو دی، یہ جہاز دو اور پن ڈبیاں ڈبو چکا ہے۔

وائسرائے ہند کی کلکتہ میں تقریر

کلکتہ ۱۸ دسمبر۔ آج کلکتہ میں ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کے سالانہ جلسہ میں وائسرائے ہند نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے سیاسی مسئلوں پر بھی تبصرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ میں نے پچھلے سال کہا تھا کہ ہندوستان کی سیاسیات کو دنیا کی سیاسیات کے پس منظر میں دیکھنا ہوگا اسوقت یہ پس منظر تاریک نظر آرہا تھا۔ پھر بھی ہم لوگوں کو تھوڑی بہت امید باقی تھی کہ ملک معظم کی حکومت کی کوششیں بارآور ہونگی لیکن ملک معظم کی حکومت نے جو کچھ قربانیاں کیں وہ بیکار ثابت ہوئیں اور ایک عظیم مصیبت آگئی پھر بھی جنگ میں ہمارے شریک ہونے کا مسئلہ صاف ہوگیا جن اصول پر ہم لڑ رہے ہیں۔ وہ صرف اتحادی ملکوں کے لئے ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ملکوں کے لئے زندگی اور موت کی اہمیت رکھتے ہیں۔

آج ہم تاریخ کے ایک ایسے دور سے گذر رہے ہیں جسمیں ایک چیلنج دیا گیا ہے اور اسے قبول کر لیا گیا ہے اور وقتی طور پر ہماری زندگیوں کا پس منظر یکایک تبدیل ہوگیا ہے جو سوالات درپیش ہیں وہ عالمگیر ہیں، ہمارے اغراض ومقاصد اتنے اہم ہیں کہ وہ کسی ایک قوم یا ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتے۔ اس جنگ کا نتیجہ چاہے جو کچھ ہو لیکن دنیا کا کوئی ملک اس سے بہرا نہ رہ سکے گا یہ ممکن ہے کہ کسی ملک پر اثر کم پڑے اور کسی پر زیادہ نمایاں ہو آج یہاں ہم سب کو سب سے زیادہ فکر ہندوستان کی ہے۔

جہانتک ہندوستان کا تعلق ہے اس کی قسمت کا فیصلہ اتحادیوں کی کامیابی سے وابستہ ہے جو انہیں بین الاقوامی معرکہ میں حاصل ہوگی۔

جہاں تک ہندوستان کا تعلق ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ جنگ بڑے نازک موقع پر شروع ہوئی ہے کیونکہ خود ہندوستان کی اندرونی ترقی کے مفاد کا سوال درپیش تھا میں نے پچھلے سال آپ کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پہلے پہل اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ہندوستان میں اتحاد حاصل کرنے اور اسے قائم رکھنے کی ضرورت سب سے زیادہ ہے ساتھ ہی میں نے بین الاقوامی حالات کی نزاکت کا بھی ذکر کیا تھا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ فیڈریشن کی اسکیم میرے عقیدے کے بموجب بہترین علاج ہے جو ہم صوبجاتی خودمختاری کے نفاذ کے بعد کر سکتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعہ بہ حالات موجودہ اتحاد حاصل کر سکتے ہیں میں نے اس موقع پر فیڈریشن کو جلد از جلد نافذ کرنے کے لئے کچھ دلیلیں بھی پیش کی تھیں۔

جنگ شروع ہونے کا اثر فیڈریشن کی تیار کرنے والی مشینری پر بھی پڑا یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ جنگ کیا صورت اختیار کرے گی ایسے موقع پر ضرورت محسوس ہوئی کہ اندرونی تنازعہ سے گریز کیا جائے۔ اس لئے بہترین اختیار تیزی سے کام لیتے ہوئے یہی سمجھ میں آیا کہ فی الحال فیڈریشن کی تیاری کے کام کو ملتوی کر دیا جائے۔ ہمارے سامنے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا آج جو مسئلہ ہمارے سامنے ہیں انکو دیکھتے ہوئے مجھے اور بھی افسوس ہوتا ہے کہ ہمیں ایسا کرنا پڑا۔ اگر تمام متعلقہ حلقوں سے انصاف کرنا ہے تو یہ مسئلے روز افزوں دشواریوں کے ہیں اگر وہ آدرش حاصل ہو جاتا تو ان مسئلوں کا حل ہو جاتا جو اس وقت عوام کے لئے اتنے جاذب توجہ ہیں یعنی ہندستان کا اتحاد برطانی ہند اور ریاستی ہند کا ایک مشترکہ مقصد کے لئے اتحاد عمل اور ایک ایسے لجسلیچر میں نمائندگی جو جمہوری اصولوں پر تمام فرقوں اور ہر مفاد کی نمائندگی کرنے والا ہو اور مرکزی حکومت میں والیان ریاست کے نمائندے اور ہندوستان کی بڑی بڑی سیاسی پارٹیوں کے نمائندے موجود ہوں۔ ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کا جو مقصد ملک معظم کی حکومت کے سامنے ہے اس کے لئے فیڈریشن ایک زینہ ثابت ہوتا یہ مقصد ایک لمحہ میں حاصل نہیں ہو سکتا۔ تیاری کی تدبیروں کے بغیر ہو سکتا ہے جو اس لئے ضروری ہیں کہ آئندہ اس سے زیادہ دشواریاں پیش نہ آئیں

جنگ اور ہندوستان کا ذکر کرتے ہوئے وائسرائے ہند نے فرمایا کہ دیسی ریاستیں اور برطانی ہندوستان میں اس بارے میں دو رائیں نہیں ہیں کہ ہٹلرازم کا خاتمہ ہونا چاہئیے اور اسی لئے ہم لڑ رہے ہیں قوموں کے درمیان اخلاقی تعلقات کا سوال ہے اور عظیم قوموں کے درمیان جو معاہدے ہوتے ہیں انکی ساکھ کا سوال ہے ہمیں اس بارے میں اس ملک کے ہر فرقہ اور ہر پارٹی کی پوری پوری امداد حاصل ہے۔

جب یہ جنگ شروع ہوئی تھی تو مجھے یہ اُمید تھی کہ جو آدرش مسلمہ ہیں انکے لئے اور اس صورت حالات کی وجہ سے ایک متحدہ ملک کی امداد حاصل ہوگی میرے لئے یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب تک ہم اس اتحاد کے حاصل کرنے میں قاصر رہے ہیں۔

ملک معظم کی حکومت نے ہندوستان کی آئینی ترقی کے متعلق تمام شبہوں کو دور کرنے کی کوشش کی اور اپنے مقصد جنگ کی بھی وضاحت کر دی تاکہ یہ غلط فہمی دور ہو جائے کہ ہم سامراج کہلانے والے مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں اور ہمارے مقاصد کی بے غرضی ظاہر ہو جائے لیکن پھر بھی دشواریوں کا حل نہ ہوا اور کانگریسی حکومتوں کے مستعفی ہو جانے سے گیارہ میں سے، صوبوں میں سکشن ۹۳ سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ہنگامی اختیارات سے کام لینا پڑا۔ مجھے اس وجہ سے اور بھی افسوس ہے کہ بقول آپ کے جا بجا خال خال کمزوریاں بھی ہوں مگر ایک سال کے مزید تجربے نے یہ ظاہر کر دیا کہ ۱۹۳۵ء کے ایکٹ کی رو سے جو صوبجاتی خودمختاری دی گئی ہے وہ بنیادی طور پر درست ہے۔ میں دو بڑے صوبوں بنگال اور پنجاب کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ حالانکہ ان کے حالات بہت مختلف ہیں انھیں دو بڑے صوبوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذمہ دار وزیروں نے کتنی قابلیت اور تدبر سے کام کیا ہے اور پیچیدہ اور نازک مسئلوں پر ہاتھ ڈالا ہے۔ میں آپ کے اس اعلان میں شریک ہوں کہ صوبہ آسام میں پہلی وزارت کے مستعفی ہونے کے بعد بھی پارلیمنٹری سسٹم کی حکومت قائم رہی۔

لیکن ایسے موقع پیش آتے ہیں جب کہ بعض معاملوں میں بولنے کے مقابلہ میں خاموشی بہتر ہوتی ہے اور میرے خیال میں موجودہ موقعہ بھی ایسا ہی ہے اس لئے میں نے جو عام تبصرہ کیا ہے اس کے بعد میں اہم سیاسی معاملوں کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ابھی ان دشواریوں کے حل کے لئے فکرمند ہوں میں نے یہ معلوم کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا کہ پارٹیوں اور فرقوں کے ذہن میں کیا ہے۔ اور وہ دعوے کیا ہیں جن پر آئندہ کے لئے کسی قابل عمل اسکیم کے متعلق خیال کرنا ہے جہانتک مجھ سے ہو سکا میں نے سب پارٹیوں اور فرقوں کو ایک ساتھ لانے کی کوشش کی ہے لیکن ابھی تک مجھے اس بارے میں کامیابی نہیں ہوتی ہے۔ لیکن میں مایوس ہوے ہوں مختلف نظریوں کے ملانے کی ضرورت ہے کہ مستقبل کی کوئی اسکیم بغیر اس کے کامیاب نہیں ہو سکتی ہم ایک ایسے موقع پر ہیں جبکہ پبلک پریس واخباروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام پارٹیاں اپنی اپنی پوزیشن پر غور کر رہی ہیں میری دعا یہ ہے کہ تمام پارٹیاں اور فرقوں میں حقیقت حال کو محسوس کرنے کی توفیق ہو۔ اس بارے میں کوئی پارٹی یا کوئی فرقہ جو کوشش کرے۔ میری نیک نیتی اس کے ساتھ ہے اور ملک معظم کی حکومت کی نیک نیتی ہمیشہ حاصل رہے گی اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ میں اور ملک معظم کی حکومت کوئی دقیقہ فروگذاشت کرنے والے نہیں ہیں۔ دشواریاں بہت ہیں انکو کم کر کے دکھانا تنگ نظری یا بے ایمانی ہوگا۔ ان دشواریوں پر آسانی سے قابو نہیں پایا جا سکتا لیکن ان پر عبور پانے کی اہمیت ہندوستان میں جتنی اسوقت ہے اتنی کبھی پہلے نہیں رہی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پارٹیوں اور مفادوں میں اتحاد ہوتے ہوتے کچھ دیر لگے لیکن اس گفت و شنید میں نقصان کے مقابلہ میں فائدہ بہت زیادہ ہوگا۔ اس لئے مختلف پارٹیوں مفادوں اور فرقوں میں یہ بات چیت تیزی کے ساتھ جاری رہنی چاہئیے مجھے ساتھ ہی اس دشواری کا بھی احساس ہے کہ اسوقت بہت سے صوبوں میں ہنگامی اختیارات سے کام لیا جا رہا ہے بہر حال میں مسائل حاضرہ پر دوستانہ اور باعزت سمجھوتہ ہونے کے لئے ہر امداد دینے کو تیار ہوں

مسٹر نلنی رنجن سرکار کا استعفےٰ

کلکتہ ۱۹ دسمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو مصدقہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ بنگال کے فائنینس منسٹر آنریبل مسٹر نلنی رنجن سرکار نے اپنے عہدہ سے استعفےٰ دے دیا ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سرکار آج تیسرے پہر کو ہز اکسیلنسی گورنر سے ملاقات کریں گے اور اس کے بعد ان کے استعفےٰ کے متعلق سرکاری اعلان شایع ہو جانے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر سرکار کے استعفےٰ کا سبب یہ ہے کہ لڑائی کے متعلق حکومت بنگال کا جو رزولیوشن کل اسمبلی میں پاس ہوا ہے اس پر مسٹر سرکار کو اپنے دوسرے ساتھی وزیروں سے اختلاف تھا۔

روس کی فوجیں ناروے کی سرحد تک

لندن ۱۹ دسمبر۔ روس کی طرف سے سرکاری بیان شایع ہوا ہے کہ پیٹسامو کے جنوب میں روسی فوجیں ۵۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں اور وسط فن لینڈ میں روس کی فوج سرحد سے ۲۰ میل آگے بڑھ گئی ہے۔ شمال میں ناروے اور فنلینڈ کی سرحد کے قریب گھمسان لڑائی ہو رہی ہے اور روسی فوجوں نے ناروے کی سرحد کے قریب ایک وسیع علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ فن لینڈ والوں کا بیان ہے کہ لڑائی شروع ہونے کے وقت سے وہ اب تک ۲۱۲ روسی ٹینک تباہ کر چکے۔

جرمنی کی نئی مہم

لندن ۱۸ دسمبر۔ کل شمال مشرقی ساحل پر توپوں کی دھڑا دھڑ آواز سنائی دیتی رہی وہاں اسوقت جو مچھلی پکڑنے والے جہاز تھے انکا بیان ہے کہ ساحل پر اور سمندر پر ہوائی جہاز بہت سرگرم رہے۔ جرمنی کے ایک جبار جہاز کا برطانی ہوائی جہازوں نے تعاقب کیا اور طیارہ شکن توپوں نے گولہ باری کی جرمن ہوائی جہاز سمندر میں غوطہ لگا گیا۔ مشرقی ساحل پر جرمن جہاز نے ایک موٹر جہاز (۲۴۴ ٹن) ڈبو دیا۔ جہازی بچا لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جرمنی کے دو ہوائی جہازوں نے مشین گنوں اور بموں سے حملہ کیا۔ برطانی ہوائی جہازوں نے انکو بھگا دیا۔

بڑا حملہ ہونے والا ہے

پیرس ۱۸ دسمبر۔ موسیو چارلس موریس کا بیان ہے کہ کچھی مورچہ پر جرمنی کا ایک بڑا حملہ ہونے والا ہے۔ انکا بیان ہے کہ کئی روز سے کچھی مورچہ پر جرمن فوجوں کی سرگرمیاں اور حملے بڑھ رہے ہیں۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ ڈیفنس آرگنائزیشن میں کمزور مقامات کی کھوج کر رہا ہے۔

ہندوستانی زبان میں پروگرام

دہلی ۱۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ اپنے غیر ملکی پروگرام میں ہندوستانی پروگرام بھی شامل کرے۔ حکومت ہند کے افسر اس اسکیم کے جملہ پہلوؤں پر غور کر رہے ہیں اور اس اسکیم کا مقصد محض اس جرمنی پروپگنڈے کا رد عمل ہی نہیں کرنا ہوگا۔ جو ہندوستان میں روز بروز بڑھتا جا رہا ہے بلکہ جنگ کی خبروں پر یورپ میں رہنے والے ہندوستانیوں کے تبصرے بھی کرائے جائیں گے اور اگر یہ اسکیم جس پر اسوقت غور ہو رہا ہے۔ منظور ہوگئی تو ہندوستانی افسروں کو انتظام وغیرہ کرنے کے لئے لندن بھیجا جائے گا۔

جرمنی پر برطانی ہوائی جہاز

لندن ۲۰ دسمبر۔ برطانی ہوائی جہازوں نے پیر کی رات کو شمال مغربی جرمنی پر گشت لگایا کوئی بم نہیں گرایا گیا۔

مسٹر جناح کا بیان

گذشتہ سے پیوستہ

میں ان حضرات کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ دہلی کی گفت وشنید کے بعد سے لیگ کے خلاف ایک جہاد جاری ہے۔ جو مہاتما گاندھی نے خود شروع کیا ہے

اکتوبر میں دہلی میں مہاتما گاندھی سے میری جو گفتگو ہوئی تھی اس کے بعد گاندھی جی نے اخبار ہریجن میں مسلم لیگ کو سامراج کا ایجنٹ۔ ہندوستان کی آزادی اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹ لکھا ہے اور یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ مسلم لیگ اپنے مطالبوں کے معاملہ میں ایک جگہ نہیں جمتی۔ کیونکہ مطالبوں کو پورا کرنے کے لئے اس کی نظر برطانوی حکومت کی طرف جاتی ہے۔ وہ مسلمانوں کو یہ بھی دھمکی دیتے ہیں کہ وہ اسوقت تو ملک کو آگے بڑھنے سے روک سکتے ہیں مگر وہ بہت دن تک ایسا نہیں کر سکتے۔

علاوہ بریں کانگریس کے اخبارات اور کانگریس کمیٹیاں تمام ہندوستان میں اور غیر ملکوں میں پروپگنڈا کر کے لیگ کو بدنام کر رہی ہیں اور مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ میرے پاس جو بہت سی مثالیں موجود ہیں ان میں سے ایک ذیل میں درج کرتا ہوں۔

مہاتما گاندھی غالبًا اس امر سے واقف نہیں ہیں کہ موجودہ صدر کانگریس کے اپنے صوبے یعنی بہار پراونشل کانگریس کمیٹی نے صداقت آشرم ڈاکخانہ ڈیگھا گھاٹ (پٹنہ) سے ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹیوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے جو اسٹار آف انڈیا مورخہ ۷ دسمبر میں شایع ہو چکا ہے جس کی ابھی تک کوئی تردید نہیں کی گئی ہے۔

سرکلر میں لکھا ہے کہ "غالبًا اسوقت تک آپکو اس بات کا یقین ہو گیا ہو گا کہ سب سے نمایاں سوال ہمارے سامنے یہ ہے کہ ہندو مسلم اتحاد ہو جائے تاکہ ہم حکومت خود اختیاری کے مقصد کی طرف قدم بڑھائیں۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہندوستان کے کانگریس کے حامی اور سچے نشنلسٹ مسلمانوں کی آواز اُٹھے تاکہ لیگ کی پیدا کی ہوئی رکاوٹیں دور ہو جائیں۔

شاید مجھے یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اس قسم کے روزانہ کے پروپگنڈے سے وہی نتیجہ پیدا ہوگا جس کا گاندھی جی کو میری (جناح) صرف ایک اپیل سے خوف ہے۔

اب میں سب سے بڑے اعتراض کی طرف رجوع کرتا ہوں جو میری اپیل کے خلاف اٹھایا جا رہا ہے اعتراض یہ ہے کہ میرے اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان جو فرقہ وارانہ گفت وشنید ہو رہی ہے اسکو اپیل سے نقصان پہنچے گا۔ میں پبلک کو اس امر سے آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ آسانی کے ساتھ عام طور پر یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ سمجھوتہ ہونے والا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ اس قسم کی گفت وشنید ابھی تک نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ ابھی شروع ہوتی ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو دوسرے کانگریسی لیڈروں اور میرے درمیان خالص سیاسی نوعیت کی گفتگو ہوئی تھی۔ اور اس وقت کانگریس نے جو سیاسی مطالبے کئے تھے انھیں سے گفتگو کا تعلق تھا۔ میں نے ان حضرات کو دہلی میں بتا دیا تھا کہ میں برطانوی حکومت کو مشترکہ مطالبہ پیش کرنے میں لیگ کو اس وقت تک شریک نہیں کر سکتا جب تک کہ پہلے لیگ اور کانگریس کا سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ میں نے انھیں یہ بھی بتا دیا تھا کہ اگر مسلم لیگ کو ہندوستان کے مسلمانوں کی واحد بااختیار نمائندہ جماعت تسلیم نہیں کیا گیا تو اس قسم کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ پوزیشن انکو قبول ہی نہیں تھی۔ لہذا اس نکتہ پر گفتگو ختم ہوگئی۔ پنڈت نہرو نے مجھ سے پھر ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے لئے میں خوشی کے ساتھ راضی ہوگیا۔ اب میں ان کی تشریف آوری کا انتظار کر رہا ہوں۔

بچوں کی دُنیا!

بقیہ صفحہ کالم سے آگے

تمام حروف کے نئے اشارات جاننا پاؤں کے نشانات سے کھوج لگانا، دو دیا سلائیوں سے زیادہ جلائے بغیر کھلے میدان میں آگ جلانا، کھانا پکانا سیونگ بینک میں کم از کم آٹھ آنہ جمع کرنا، قطب نما کے ضروری نشانات سے واقف ہونا اور تاروں وغیرہ کو دیکھ کر سمت اور وقت معلوم کرنا ان سب کاموں سے واقف ہو جانے کے بعد اسکاوٹ ماسٹر کی سفارش پر اسے سکنڈ کلاس بیج مل جاتا ہے اسکے بعد اب فرسٹ کلاس اسکاوٹ ہونے کا نمبر آتا ہے اس کے کورس میں یہ چیزیں داخل ہیں جن کا امتحان اسکاوٹ کمیٹی کے مقرر کئے ہوئے لوگوں کے پاس جا کر دینا ہوتا ہے (۱) پانی میں ۵۰ گز تیرنا، (۲) اپنا کمایا ہوا کم از کم ایک روپیہ سیونگ بنک میں جمع کرانا (۳) انگریزی اشارات کے مطابق "سیما فور" میں بیس الفاظ اور "مورس" میں سولہ الفاظ فی منٹ کا پیغام دینا اور لینا (۴) سات میل پیدل جانا اور آنا، (۵) کیمپ میں عمدہ کھانا پکانا (۶) کلہاڑی کا صحیح استعمال کرنا (۷) جنگل میں ایک آدمی کے رہنے کے لئے لکڑیاں کاٹ کر جھونپڑی تیار کرنا (۸) نقشے کے ذریعہ مقامات اور راستہ دریافت کرنا (۹) فاصلوں اور بلندیوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ لگانا وغیرہ، ان سب چیزوں کا امتحان دینے کے بعد فرسٹ کلاس بیج مل جاتا ہے مگر اس بیج کا حاصل کرنا بھی اعلیٰ ترین اسکاوٹ اعزاز نہیں ہے آپ کو یاد ہوگا کہ بحیثیت مبتدی کے لڑکے نے یہ وعدہ کیا تھا کہ میں حتی الامکان کوشش کروں گا کہ دوسروں کی مدد کروں، لیکن ابھی تک اس کو اپنا یہ وعدہ پورا کرنے کا کافی موقعہ نہیں ملا۔

اس کے بموجب اعلیٰ ترین اسکاوٹ اعزاز اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ یہ وعدہ کم از کم چار قومی خدمت گذاریوں کی صورت میں ظاہر نہ کیا جائے اس کے چند کام مقرر ہیں اور یہ اسکاوٹ کی مرضی پر موقوف ہے کہ ان میں سے جو چاہے چار کام پسند کرلے، مثلاً راستہ تلاش کرنا، یہ بہت ضروری ہے، (۲) ڈوبتے کو بچانا (۳) آگ بجھانا (۴) تیمارداری وغیرہ کرنا۔ اس کے بعد اسے شاہی اسکاوٹ کا بیج مل جاتا ہے جو اسکاوٹنگ کی دنیا میں اعلیٰ ترین اعزاز ہے، اسکاوٹنگ کی اکثر تعلیم کیمپ میں کھیلوں کے ذریعہ دی جاتی ہے، اس لئے بچے بہت شوق اور دلچسپی سے سیکھتے ہیں اور بہت جلد انھیں ان کاموں میں پوری مہارت پیدا ہو جاتی ہے آئندہ اگر موقعہ ملا تو چند ننھے اسکاوٹوں کی بہادری کے قصہ سناؤں گا۔

مسٹر جناح کے رویہ کی مذمت

لندن ۱۵ر دسمبر لندن میں ذمہ دار حلقے خیال کرتے ہیں کہ مسٹر جناح کی تحریک سراسر نادانی پر مبنی ہے، اگرچہ یوم نجات منانے کے انتظامات تو پہلے ہی سے زیر غور تھے لیکن اعلان نہایت بے موقعہ کیا گیا ہے، اس طریقہ سے وہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہو سکتا جو دونوں ملکوں کے سامنے پیش ہے۔

انھیں حلقوں میں ہندوستانی پریس کے رویہ کی بھی تعریف کی جا رہی ہے، خاص طور پر کانگریسی اخباروں کا یہ رویہ قابل تعریف خیال کیا جاتا ہے کہ انھوں نے جرمن پروپگنڈے کا ذرا بھی اثر نہیں لیا چونکہ ان اخباروں نے یہ رویہ اختیار کیا کہ جرمنی کو ہم سے کیا مطلب ہے اس سے یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ برطانی حکومت کو ہٹلرازم کے خلاف جہاد کرنے میں پریشان کیا جائے گا، برطانیہ میں امریکہ کے اخباروں کی جو رائیں موصول ہوئی ہیں، وہ بھی دلچسپ ہیں کیونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے ہندوستان کے معاملوں کو اب پہلے سے زیادہ سمجھ لیا ہے۔

امریکہ نے سمجھ لیا ہے کہ ہندوستانی مسئلہ کے طے ہونے میں کیا کیا دشواریاں ہیں لیکن اس کے باوجود ان اخباروں کی یہ رائے ہے کہ اسوقت برطانیہ کو یہ نادر موقع ہے کہ وہ ہندوستان کی جانب ایسا رویہ اختیار کرے جس سے تمام دنیا میں اس کا اخلاق و وقار بڑھ جائے۔

مراسلات

طالبات محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول کا جواب اڈیٹر صاحب غریب کے نام

از زاہدہ خاتون صاحبہ

ہم طالبات محمڈن جبلی گرلس ہائی اسکول، دسمبر کو سینما میں مٹنی شو میں جبکہ ایک عیسائی فلم دکھایا جانے والا تھا گئے اور جیسا کہ دستور کے مطابق سینما والے ٹکٹ اسکول میں بھیجا کرتے ہیں اور ہم لوگ ٹکٹ لے کر اپنے اپنے گھروں سے جاتے ہیں اس دفعہ ہم لوگوں نے اپنی مہربان محترمہ ہیڈ مسٹرس صاحبہ کو اپنے ہمراہ لے جانے کے لئے اصرار کیا۔ صرف اس لئے کہ آج سینما ہال میں بہت زیادہ ہجوم تھا اور اوپر ہال میں صرف یوروپین لیڈیز کی نشست ہے اس لئے ممکن ہے کہ موصوفہ شاید ہمیں اوپر جگہ دلا سکیں ورنہ ہمیں انکو اپنے ساتھ لے جانے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ کوئی ہم لوگ کانپور کے نئے رہنے والے نہیں ہیں اور سینما سے بھی اچھی طرح واقف ہیں آج جبکہ ہماری مادر مہربان اور مشفق ہیڈ مسٹرس صاحبہ کے لئے اس قدر بے بنیاد اور لغو الزام لگایا جا رہا ہے تو ہم کو بھی بہت مجبور ہو کر یہ سب واقعہ سپرد اخبار کرنا پڑا۔ ورنہ ہم ایسی واہیات فضول بکتہ چینیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں سنا جاتا ہے کہ اخبار غریب کے اڈیٹر صاحب ہماری محترمہ ہیڈ مسٹرس صاحبہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے اس طرز عمل کے لئے جواب مانگا۔ محترمہ چونکہ حد سے زیادہ محتاط واقع ہوئی ہیں اڈیٹر صاحب سے ملنے کے لئے صاف انکار کر دیا اور شاید یہی وجہ ہے کہ اڈیٹر صاحب سخت غیظ و غضب میں آکر ایک نیک طینت سادہ لوح اور بے گناہ کے لئے اخبار میں بے بنیاد الزام درج کر رہے ہیں کہ وہ لڑکیوں کو ورغلا کر اور خاص اپنی جیب خاص سے بے پردا اور ملول کو پھرتی ہوئی سینما کے اندر لے گئیں۔ اور جب ڈاکٹر عبدالصمد صاحب کو اطلاع ہوئی تو وہ فوراً لڑکیوں کو اپنی کار پر واپس لے گئے۔

جناب من! یہ سب واقعات کہاں تک صحیح ہیں اور انکا ثبوت کتنا ہے۔ ہم تیرہ طالبات سینما گئے، جن میں خاص خاص یہ رہیں۔ مثلاً کپتان عبدالمجید صاحب کی صاحبزادی۔ حاجی رشید صاحب کی صاحبزادی رہیں خود اور میری ہمشیرہ اور جانے سے پیشتر ہیڈ مسٹرس صاحبہ نے والدین کے اجازت نامے منگوا لئے تھے جواب تک بجنسہ موجود ہیں، ان سب بیانات کو مجبور ہو کر ہم سپرد اخبار کر رہے ہیں۔ ورنہ ہم ان فضولیات کی بالکل پروا نہیں کرتے ہیں اور محض اس لئے کہ ہماری بزرگ، محب قوم مادر مہربان ہیڈ مسٹرس صاحبہ کے متعلق یہ بے بنیاد الزام لگایا جا رہا ہے جو بالکل ناقابل برداشت ہے۔

موصوفہ کو آج ہماری سرپرستی اور خدمت کرتے تقریب گیارہ برس گذر چکے ہیں اور اس دوران میں ایسے ایسے سانحے گذر چکے ہیں جبکہ انہوں نے صرف ہماری حفاظت کے لئے اپنی جان تک کو خطرہ میں ڈال دیا۔ انہوں نے اکثر موقعوں پر اپنے ذاتی مفاد کو ہماری بہبودی اور بہتری کے لئے قربان کر دیا۔ انکا دستور العمل ہر ایک طالبات کیلئے بلا شرط مذہب بدستور ہے سخت افسوس اور شرم کا موقعہ ہے کہ ایک خاص دیرینہ محب قوم کے لئے ایسا بے بنیاد الزام لگایا جائے۔

یوم مولانا محمد علی مرحوم

سنہ ۱۹۳۱ء اقوام ہند کے لئے کیسا ناقابل برداشت پیام اجل لائی کہ ہم سے ہمارا محبوب قائد اعظم بطل حریت شہید ملت مولانا محمد علی کو چھین لیا گیا۔

وہ شہسوار میدان حریت جس نے میدان ہند کے سلسلہ میں عظیم ترین قربانیاں دیں اور جس نے گول میز کانفرنس منعقدہ لندن میں صاف صاف کہہ دیا کہ ہم اسوقت تک ہندوستان واپس نہ جائیں گے۔ جب تک ہم ہندوستان کے لئے آزادی کامل کا مطالبہ پورا نہ کرا لیں۔ وہ مرد مجاہد جس نے خود کو آزادی کی شمع پر پروانہ وار نثار کر دیا۔ افسوس صد افسوس کہ آج اس نازک دور میں ہم میں موجود نہیں اس مرد جانباز کی یادگار ۴ر جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو عظیم الشان پیمانہ پر منائی جا رہی ہے جس میں ہندوستان کی تمام انجمنوں اور سیاسی پارٹیوں کو اختلافات کو پس پشت ڈال کر کثیر تعداد میں شرکت کرنا چاہیئے اور یہ ظاہر کر دینا چاہئے کہ ہم سب ہندوستان کی آزادی کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی بہا دینے کو تیار ہیں۔

احقر سید مجد علی وکیل صدر مجلس اتحاد ملت کانپور

اتحاد ملت کا تعزیتی جلسہ

کانپور ۱۱ر دسمبر سنہ ۳۹ء ۸ بجے شب کو وارڈ کمیٹی مجلس اتحاد ملت گوالٹولی کے زیر اہتمام مسلمانوں کا جلسہ عام زیر صدارت ڈاکٹر محمد شریف صاحب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا سلطان احمد صاحب و بابو زاہد علی صاحب نیلی پوش نے پرجوش نظمیں پڑھیں، اس کے بعد ذیل کی تجویزیں بالاتفاق پاس ہوئیں۔

نمبر ۱۔ تجویز میں مجاہد ملت محمد فاروق صاحب صدیقی کرنل نیلی پوشان یوپی کے مقدمہ دفعہ ۱۰۸ جس میں تقریر کرنے کی ممانعت کی گئی تھی اس کے فیصلے پر موصوف کو مبارکباد پیش کی گئی۔

نمبر ۲۔ اگریکلچر کالج کے طلبا و ملازمین کے اس رویہ کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا جو کہ انھوں نے ۱۲ر نومبر سنہ ۳۹ء کے فٹ بال میچ کے سلسلہ میں حلیم مسلم انٹر میڈیٹ کالج کے طلبا پر جابرانہ برتاؤ کر کے مالی و جسمانی نقصان پہونچایا ہے۔ نیز حکومت یو۔ پی و حکامان ضلع سے مطالبہ کیا گیا کہ تحقیقات کر کے ان شرارت پسندوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ اور مسلم طلباء کے نقصان کی تلافی کی جائے۔

نمبر ۳۔ مجاہد ملت محمد فاروق صاحب کے والد ماجد عبدالغفور صاحب مرحوم و برادر محترم عبدالوحید صاحب صدیقی کے انتقال پر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مجاہد ملت نیز آپ کے برادر محترم جناب محمد صدیق صاحب صدیقی اور آپ کی والدہ محترمہ و دیگر اعزا سے دلی ہمدردی کی گئی بعد ازاں مرحومین کے واسطے ایصال ثواب کیا گیا۔

محمد ظہور صدیقی آفس سکریٹری مجلس اتحاد ملت کانپور

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۰۱ سنہ ۳۹ء

عدالت منصفی فتحپور ضلع کانپور

حمید النثار ساکن فتحپور بنام ممنون داس وغیرہ

مسماۃ کلثوم بی بی بیوہ صغیر حسین ساکن محلہ خیلدار پرگنہ و ضلع فتحپور حال مقیم بمقام شہر کانپور محلہ توپخانہ بازار متصل حسان منزل اسپتال پرائیویٹ زنانہ بمکان سید ذاکر علی صاحب ایڈوکیٹ

ہرگاہ مدعیہ نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار حق کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۹ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جنپر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ر ماہ دسمبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا

بحکم منصرم عدالت
منصفی فتحپور ضلع کانپور
مہر عدالت

بہ اجلاس جناب مرزا کاظم علی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۲ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۲۰۱۵ سنہ ۳۹ء

بعدالت مال مقام تحصیل کانپور ضلع کانپور

پھول سنگھ مدعی

بنام شہزادے مدعا علیہ

بنام مساۃ مولا بیوہ رام بہروسے ساکن مسوانپور پرگنہ و ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے بمقام تحصیل کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جنپر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ر دسمبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت
اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور
مہر عدالت

آل انڈیا شیعہ پولٹیکل کانفرنس

لکھنؤ ۱۹ر دسمبر۔ آج نواب سجاد علی خاں کی صدارت میں آل انڈیا شیعہ پولٹیکل کانفرنس کی مرکزی اسٹینڈنگ کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ چھپرہ (سارن) میں آل انڈیا شیعہ پولٹیکل کانفرنس کا جو اجلاس ہو رہا ہے، اس کی صدارت کے لئے کمیٹی نے سید کلب عباس ایم۔ ایل۔ سی کو منتخب کیا ہے۔

جرمنی کا دس لاکھ ٹن مال پکڑا گیا

لندن ۱۲ر دسمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ برطانیہ کے چند ہلکے جہاز ڈبو دئے گئے۔ برطانیہ کے بحری محکمہ کا اعلان ہے کہ ڈوبنے والے جہازوں میں دو مچھیروں کے جہاز تھے ایک جہاز قطعی غیر مسلح تھا اور جرمن ہائی کمانڈ نے ایک ایسے جہاز کا ڈوبنا ظاہر کیا ہے جس نام کا کوئی جہاز تھا ہی نہیں۔ دو مچھیروں والے جہاز اب تک واپس نہیں پہنچے ہیں۔ خیال ہے کہ وہ ڈوب چکے ہیں۔ پچھلے دنوں

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس

واردھا ۱۹ر دسمبر۔ آج سہ پہر کو ۲ بجے کانگریس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا، ٹھیک ۲ بجے مہاتما گاندھی سیگاؤں سے تشریف لائے۔ اجلاس ۵ گھنٹہ تک جاری رہ کر ۷ بجے رات کو ختم ہو گیا۔ مہاتما جی پوری کارروائی میں شریک رہے۔ خیال تھا کہ آج ورکنگ کمیٹی کوئی رزولیوشن شائع کر دیگی۔ مگر ابھی تک بحث جاری ہے اور کوئی رزولیوشن شائع نہیں کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج کی بحث میں بھی یہ بات پیش نظر رکھی گئی کہ سیاسی مقصد پر زیادہ زور دینا چاہیئے اور فرقہ وارانہ پہلو کا اس حد تک ذکر آنا چاہیے جس حد تک کہ اس کا اصل سیاسی پہلو سے تعلق ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آج دوران بحث میں یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ جداگانہ انتخاب کے بارے میں عوام کے سامنے کانگریس کا نظریہ پیش کیا جائے۔ کیونکہ یہ سسٹم ہی ہر فرقہ میں جداگانہ رجحان پیدا ہونے کا اصل باعث بنا ہے۔

لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا ہے کہ آیا اس کا ورکنگ کمیٹی کے بیان میں بھی کوئی حوالہ ہوگا۔ جہاں تک کانگریس کے لئے آیندہ قدم اٹھانے کا تعلق ہے۔ ورکنگ کمیٹی اپنے بیان میں تعمیری پروگرام کی اہمیت پر زور دینے کے ساتھ ساتھ یہ ظاہر کرے گی کہ کانگریس اپنے عدم تعاون کے پروگرام میں دوسرا قدم اٹھانے کے لئے بالکل تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ورکنگ کمیٹی مرکزی اسمبلی کی کانگریس پارٹی کو ہدایت کریگی کہ وہ مرکزی لیجسلیچر کا بائیکاٹ ترک کر کے دونوں ایوانوں کے آیندہ اجلاس میں شرکت کرے۔

گرافسپی کے کمانڈر کی خودکشی

بیونس ایریز ۲۰ر دسمبر۔ جرمن جہاز "گرافسپی" کے کپتان لینگسڈورف نے گولی مار کر خودکشی کر لی ہے کپتان موصوف نے گذشتہ رات بحری اسلحہ خانہ میں ریوالور مار کر خودکشی کر لی۔ آپ نے ایک خط چھوڑا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ جو انجام "گرافسپی" کا ہوگا وہی میرا ہونا چاہیئے۔ اور میں نے خودکشی اس وقت تک ملتوی کر دی تھی جب تک کہ میں یہ یقین نہ کر لوں کہ تمام افسر اور سپاہی صحیح و سلامت ہیں۔ جرمن سفارتخانہ نے اعلان کیا ہے کہ کپتان لنگس ڈرف نے خودکشی کر لی۔

ٹرکی کی اقتصادی مشن کی واپسی

لندن ۱۲ر دسمبر۔ ٹرکی کا اقتصادی مشن لندن سے انقرہ کو واپس روانہ ہو گیا ہے۔ وفد نے برطانی وزیروں سے بات چیت کے نتیجوں پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری بات چیت پورے اعتماد کے فضا میں ہوئی۔

شبِ عروسی ۔ بقیہ صفحہ ۴ کالم پانچ

سکے ٹکڑے اور خون کے قطرے نظر آرہے تھے۔ دو موم بتیاں سرہانے آنسو بہا رہی تھیں۔ ایک طرف بچہ کپڑوں میں لپٹا پڑا تھا۔ وہ رو رہا تھا اور اس کی ہر ہر چیخ پر مریضہ بے چین ہو ہو کر کروٹ بدلنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

مریضہ نے نصیر کو دیکھکر اپنے بازو پھیلانے کی کوشش کی مگر ان میں اتنی طاقت کہاں تھی کہ وہ حرکت کر سکتے۔ اس کے زرد اور پچکے ہوئے رخساروں سے آنسو اس طرح ڈھلکنے لگے جس طرح بارش کے قطرے سوکھے ہوئے پتوں سے۔

نصیر اس جگر خراش منظر سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا اور کیوں نہ متاثر ہوتا آخر وہ انسان تھا اور پہلو میں پتھر نہیں دل رکھتا تھا۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں اور ضبط کا پیمانہ چھلکنے لگا۔ اس نے ایک آہ آتشیں کھینچی۔ خدا جانے اسے کیا یاد آیا؟ ——— پچھلی مسرتیں اور گزشتہ دلنوازانہ صحبتیں یاد آئی ہونگی ——— اس نے مریضہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا خدا جانے کیا؟ مگر گریہ گلوگیر ہوا اور وہ ایک لفظ بھی نہ کہہ سکا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو مریضہ کے ہاتھ پر ٹپکنے لگے۔ وہ نادم تھا اپنے کرتوتوں پر اپنی لاپرواہی پر اپنی بے توجہی پر ———

"پیارے نصیر"، رحیمہ نے چونک کر کہا۔ "یہ میرا آخری وقت ہے۔" اس کی آواز بالکل ایسی تھی جیسے کسی آبشار کی صدا دور سے سنائی دے رہی ہو۔ "مجھے اپنی موت کا ایسا یقین ہے جیسا یہاں تمہارے وجود کا ...... میرا دم آہستہ آہستہ نکل رہا ہے ...... اس وقت مجھے تنہا نہ چھوڑو ...... تمہارے وجود کی وجہ سے مجھے جان کنی کی تکلیف کم محسوس ہو رہی ہے ...... پیارے یہ میری آخری خواہش ہے مجھے تنہا نہ چھوڑو ......"

نصیر اس کے چہرے پر جھک گیا اور بوسہ لے کر بولا "پریشان مت ہو میں ٹھہرونگا"۔

وہ اس قدر ناتوان تھی کہ بہت دیر تک پھر گفتگو نہ کر سکی۔ "یہ بچہ تمہارا ہے" آخرکار اس نے کہا "میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتی ہوں کہ یہ بچہ تمہارا ہے ...... میں آخری مرتبہ قسم کھاتی ہوں ...... میں نے دنیا میں کسی سے محبت نہیں کی ——— کسی کا خیال نہیں کیا ——— کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوئی سوائے تمہارے ...... وعدہ کرو کہ تم اس بچہ کی نگہداشت کروگے۔ اس کی نگرانی کروگے۔ اس کی پرورش کروگے۔"

نصیر کا دل بھر آیا۔ اور وہ بے اختیار رحیمہ سے چمٹ گیا اور کہا "میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس بچہ کو پرورش کرونگا۔ اسکو آنکھوں سے اوجھل نہ کرونگا، جہاں اس کا پسینہ گریگا وہاں خون گراؤنگا"۔ اس کے لہجہ سے عزم و استقلال اور خلوص ظاہر تھا۔

"اسے یہاں لاؤ، اور مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنے دو۔ کہ تم واقعی اس سے محبت کرتے ہو"۔ رحیمہ نے نحیف آواز میں کہا۔

وہ گیا اور بچہ کو اٹھا لایا اور اسے اپنے اور رحیمہ کے درمیان لٹا دیا۔ بچہ اب رو نہیں رہا تھا۔ وہ خاموش تھا۔ نصیر نے رحیمہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اسی طرح جس طرح کہ وہ تھوڑی دیر قبل خالدہ کا ہاتھ لئے ہوئے تھا مگر فرق یہ تھا کہ رحیمہ کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا اور خشک پتے کی طرح زرد اور بے جان تھا مگر خالدہ کا ہاتھ ایک نوخیز کونپل کی طرح تر و تازہ اور جاندار تھا۔ نصیر بچہ اور رحیمہ تینوں اسی حالت میں بڑی دیر تک پڑے رہے۔ یکایک نصیر کی نظر اوپر اٹھی ہوئی اور گھڑی پر پڑی۔ ایک بج چکا تھا۔ معاً اسے کسی کے انتظار کا خیال آیا۔ وہ بے چین پریشان تھا اور حیران تھا ...... دو بجے

ڈاکٹر واپس ہوگیا۔ نرس آرام کرسی پر دراز ہو کر خراٹے لینے لگی۔ بچہ سو رہا تھا اور رحیمہ کی آنکھیں بند تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ بھی آرام کر رہی ہے۔

دفعتاً جب کہ پو پھٹ رہی تھی اور سپیدی سحر دریچوں اور روشندانوں سے کمرہ میں داخل ہو رہی تھی۔ مریضہ کو ایک جنبش ہوئی اور اس نے ہاتھ اس زور سے جھٹکے کہ بچہ اس کے پہلو سے دور جا پڑا۔ حلق سے ایک جگر خراش آواز نکلی وہ ساکت تھی۔ مردہ۔

نرس چونک پڑی اور دوڑ کر قریب آئی۔

"کام تمام ہوگیا" اس نے کہا۔

نصیر نے ایک مرتبہ ——— ایک آخری مرتبہ رحیمہ کی طرف ——— وہی رحیمہ جو کبھی اس کی منظور نظر تھی دیکھا ——— حسرت و یاس سے دیکھا۔ پھر گھڑی پر نظر ڈالی ——— چار بج چکے تھے۔

وہ بدحواس تھا۔ پریشان تھا اور سراسیمہ وہ دوڑا بچہ کو ہاتھوں پر لئے ہوئے بے تحاشہ دوڑا بالکل دیوانوں کی طرح۔

جب نصیر خالدہ کو تنہا چھوڑ گیا تو وہ آدھ گھنٹہ میں لوٹنے کا وعدہ کیا تھا۔ خالدہ نے آدھ گھنٹہ ڈیڑھ دو گھنٹہ انتظار کیا مگر نصیر کا کہیں پتہ نہ تھا اس کے پر ارمان دل میں پریشان کن خیالات ہولناک اندیشے اور تباہ کن وسوسے پیدا ہونے لگے اس نے انتہائی ضبط و تحمل سے کام لیا اور دل بہلانے یا یوں کہئے کہ اپنے خیالات کو دوسری طرف متوجہ کرنے اور دھیان بٹانے کی غرض سے اٹھی اور بازو کے ہال میں ٹہلنے لگی۔ خادمہ نے اس کے چہرے سے خیالات بھانپ لئے ......

تھوڑی ہی دیر میں سارا گھر کا گھر نصیر کی عدم موجودگی اور خالدہ کی پریشان حالی سے واقف ہوگیا۔ سب عزیز و اقارب خالدہ کے گرد جمع ہوگئے اور واقعات دریافت کرنے لگے، پہلے تو خالدہ نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ کوئی نہ کوئی بہانہ کردے لیکن گھر کی بڑی بوڑھیاں بھلا کب ان دموں میں آنے والی تھیں وہ سر ہوگئیں۔ آخر اس کو سارے واقعات من و عن بیان کرتے ہی بن پڑے۔

عورتوں میں کانا پھوسی ہونے لگی۔

"اے ؟ وہ لڑکا کمبخت ہے ہی ایسا دیکھتی نہ تھیں کہ رات رات بھر غائب رہتا تھا"۔

"اے یوں نہیں کہتیں کہ دو دو چار چار روز لاپتہ رہتا ہے"۔

"دیکھا تم نے کیا چل دیگیا اور بہانہ کیا خوب بنایا کہ ایک بیٹھے کئے دوست پر مصیبت آپڑی ہے کوئی مر رہا تھا، شاید جو یہ نئی نویلی دولہن کو چھوڑ کر اس کی جان بچانے گئے ہیں اور کیوں نہ جاتے ہٹے نا حضرت علیؑ"۔

"خدا لگتی تو یہ ہے کہ کمبخت نے شادی ہی کیوں کی"

"اب آپ چاہے برا ہی کیوں نہ مانیں میں تو کہونگی کہ ایسی اولاد سے تو آپ کوکھ جلی ہی رہتیں تو اچھا تھا"۔

غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔

اس چاؤں پاؤں سے خالدہ کی پریشانی اور بڑھ گئی، اس کا دل بھر آیا۔ دوڑی ہوئی کمرہ میں آئی اور اپنے آپ کو بستر پر گرا کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

یکایک مکان کا صدر دروازہ کھلا اور کسی کے اندر داخل ہونے کی آواز آئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک ننھی سی آواز جو بلی کے بچہ کی "میاؤں" سے مشابہ تھی سنائی دی۔ اس آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور سب گوش بر آواز تھے۔

خالدہ بھی چونکی کیا دیکھتی ہے کہ نصیر ہاتھوں پر ننھا سا بچہ لئے اسکی طرف آرہا ہے، ٹوپی ندارد بال پیشانی پر بکھرے ہوئے بال الجھن پر جا بجا پانی کے دھبے اور چہرے پر تکلیف اور اضطراب کی علامات ظاہر ہیں۔ اس کا سانس پھول رہا ہے، اور سارا بدن بید کی طرح کانپ رہا ہے، وہ کچھ بولنا چاہتا ہے اور لب ہلتے ہیں مگر آواز نہیں نکلتی۔

"کیا، یہ کیا، للہ بتاؤ ماجرا کیا ہے"۔ خالدہ سے ضبط نہ ہوسکا اور وہ چلائی ...... لیکن جواب ندارد۔

جب ذرا اوسان بحال ہوئے تو نصیر نے کہنا شروع کیا "یہ بچہ ہے ...... اس کی ماں کا ابھی ابھی انتقال ہوا ہے۔ اس نے بچہ کو ہاتھوں پر بلند کیا۔

خالدہ نے بغیر کچھ کہے اپنے ہاتھ بڑھا دیئے اور بچہ کو لے کر پیار کیا اور سینہ سے چمٹا لیا

"کیا اس کی ماں کا انتقال ہوگیا؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں وہ مرگئی ابھی ابھی میری آنکھوں کے آگے ...... مجھے اس کی خبر بھی نہ ہوتی۔ اگر ڈاکٹر اطلاع نہ دیتا کیونکہ میں ایک عرصہ سے اس کی طرف سے لاپرواہ تھا۔ خالدہ میں گنہگار ہوں اور یہ میرے گناہوں کا پھل ہے"۔

بحکم جناب جج خفیفہ بہادر ہمیر پور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۲۶۰ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت خفیفہ ہمیر پور — ضلع ہمیر پور

جگناتھ سنگھ عرف جگن سنگھ ولد گوبند سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع حوجی پورہ پرگنہ مہوبا ضلع ہمیر پور بنام .... ولد بھیا لال قوم کہار ساکن موضع کبری پرگنہ مہوبا ضلع ہمیر پور ساکن حال ملازم میاں شیخ صدر الدین محمد حسین آڑھتداران چرم بھیا گنج

ہرگاہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ /79 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعویٰ کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے۔ پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر دیز تمام دستاویزات کو جن پر آپ اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہوں پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنہ ۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم راد عالمیہ سریواستوا
منصرم عدالت جج خفیفہ ہمیر پور

مہر عدالت

بحکم جناب ڈاکٹر ایل، این مصرا صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور باختیار انسالوینسی

فارم نمبر ۱۴۹

قرضخواہوں کو درخواست ڈسچارج داخل ہونے کا نوٹس

دفعہ ۴۱ (الف)

بعدالت جناب جج خفیفہ صاحب با اختیار دیوالیہ مقام کانپور ضلع کانپور

درخواست دیوالیہ نمبر ۸ سنہ ۱۹۳۸ء

مقدمہ مداری ولد گیادین } اقوام چمار ساکنان
گنگا داس ولد مداری } نواب گنج کربلا شہر
کانپور سائلان — انسالونٹیان

بنام:- آغا جو خان ولد نامعلوم قوم پٹھان کابلی ساکن حال محلہ گوالٹولی شہر کانپور فریق ثانی قرضخواہ۔ تعداد قرضہ بروئے ڈگری /۱۵۱ ₨

مطلع ہو کہ انسالونٹ متذکرہ صدر نے عدالت میں ڈسچارج کی درخواست دی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کے لئے تاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۴۰ء وقت ۱۰ بجے مقرر کیا ہے۔

مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء
بحکم گنگا سروپ نگم منصرم
عدالت جج خفیفہ کانپور

مہر عدالت

لندن ۱۹ دسمبر۔ حکومت امریکہ نے فنلینڈ کی امداد کے لئے ۴۵ ہوائی جہاز بھیجے ہیں۔

بعدالت جناب مسٹر ستیا رام سنگھ صاحب بہادر حاکم پرگنہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ابتدائی ۱۵ سنہ ۱۹۳۲ء

رائے صاحب پنڈت سکھدیو پرشاد تواری بنام سرجو سنگھ وغیرہ

نمبر اجرائے ڈگری ۱۹۹/۵۹ سنہ ۳۷ء

نوٹس بنام ہیلاد سنگھ بالغ پسر سرجو سنگھ و چندر پال سنگھ نابالغ پسر سرجو سنگھ بولائت دلیپ سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع کھجولی پرگنہ و ضلع کانپور

دو دلیپ سنگھ ولد مان سنگھ ٹھاکر ساکن موضع کھجولی مذکور ولی چندر پال سنگھ

ہرگاہ رائے صاحب پنڈت سکھدیو پرشاد تواری ساکن گنیش گنج لکھنؤ ڈگریدار نے عدالت ہذا میں تاریخ ۲۸ اپریل سنہ ۳۷ء کو درخواست گذرانی ہے کہ مبلغ دو سو چالیس روپیہ آٹھ آنہ دو پائی مطالبہ ڈگری جو مقدمہ مذکورالصدر میں بحق سائل خلاف سرجو سنگھ صادر ہوئی تھی وینز خرچہ و سود آئندہ تا تاریخ وصول ہم ہیلاد سنگھ و چندر پال سنگھ سے وصول کرا دیا جائے اور یہ بھی استدعا کی کہ کاروائی ہذا کے لئے دلیپ سنگھ چندر پال سنگھ کا ولی مقرر کر دیا جائے۔

لہذا تم ہیلاد سنگھ و چندر پال سنگھ بولایت دلیپ سنگھ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر تم کو سائل کی درخواست میں کچھ عذر ہو تو تاریخ شایع ہونے نوٹس ہذا سے اندر ۱۵ یوم یعنی بتاریخ ۵ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء اپنا عذر عدالت ہذا میں پیش کرو اور تم چندر پال سنگھ کو اگر دلیپ سنگھ کی ولایت میں رہنا منظور نہ ہو یا تم دلیپ سنگھ کو ولی ہونا منظور نہ ہو تو تم لوگ بھی اندر میعاد مذکورہ بالا اپنا عذر پیش کر سکتے ہو، ورنہ بعد ختم ہونے میعاد کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا آج بتاریخ ۱۴ دسمبر سنہ ۳۹ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم عدالت

مہر عدالت

لندن ۱۷ دسمبر۔ لندن میں اطلاع ملی ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے حسب معمول ۱۶ اور ۱۷ دسمبر کی رات کو فریسیان کے جزیروں پر پرواز کیا۔ اور چند بم گرائے گئے۔

THE SADAQAT CAWNPORE.

REGD. No. A 1424

رجسٹرڈ نمبر ا ۱۴۲۴ ے

جمال پر تو حق عزم مستقل میں رہے * زباں پہ بھی وہی ہو جو ترے دل میں رہے

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ ششماہی ۲ ممالک غیر سالانہ ۶ ششماہی ۳

ایڈیٹر خواجہ عبدالسلام

جلد ۳۷ | کانپور شنبہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ | نمبر ۵۲

ادبیات

تصوّرات

یعنی ہندوستان کے ماضی پر ایک دردمندانہ نظر

(از جنابہ نواب سردار بیگم اختر حیدر آبادی)

تو عہدِ حال کی نہ سُنا داستاں مجھے
مطلوب ہے فسانۂ، ہندوستاں مجھے

میری نظر نظر میں ہیں، ماضی کے سب نقوش
پیغام زندگی ہے، غمِ رفتگاں مجھے

یہ آگ میرے ہر نفس تازہ کے ہے ساتھ
ہاں ہاں اس آگ نے لیا آتش بجاں مجھے

یہ انفرادیت ہی، تعارف ہے، خود مرا
سب کو قفس کا رنج، غمِ آشیاں مجھے

لیکن بہ ایں ہجومِ الم! از دہامِ غم!!
شاعر ہوں، اسلئے نہیں آتی فغاں مجھے

حُبِّ وطن ز ملک سلیمان خوب تر
یہ نغمۂ سرور ہے آرامِ جاں مجھے

سچا! مری نگارشِ حرماں ہیں تیز تر
تیغ قلم ملی ہے، بجائے زباں مجھے

کہتے ہیں سب، مجھے کہ سُبک جاں ہوں مگر
میرے تخیلات ہیں، بارِ گراں مجھے

اپنے سجود، اپنی جبیں، اور حضورِ غیر!
برباد کر رہی ہیں یہ خود داریاں مجھے

جی چاہتا ہے، عالم زنداں کو پھونکدوں
آتی ہیں، یاد جب مری آزادیاں مجھے

اہل حرم، کہ دیر سبھی ہیں غلامِ غیر
اس حادثے نے خوب کیا خونفشاں مجھے

اس قصۂ دراز کی تشریح کیا کروں؟
لیکن ذراسی یاد ہے یہ داستاں مجھے

قطعہ

تاریخ ہند کیا ہے حقیقت پہ مشتمل
اتنا بتائیں آج کے تاریخ داں مجھے

تاریخ آج جبکی ہے وجہ تعصبات
دکھلاؤ وہ مورخ ہندوستاں مجھے

لینا ہے دردناک مجھے اُن سے انتقام!
ان کا قلم تباہیِ ہندوستاں مجھے

یادِ وطن، ملالِ غلامی، زوالِ قوم،
ایک روز پھونکدیں گی یہ چنگاریاں مجھے

دعوے بڑے بڑے ہیں، مگر کچھ عمل نہیں!
اہلِ وطن نے کر ہی دیا، بدگماں مجھے

منزل تو خیر، اے غمِ فردا، یہ بے حسی
ملتا نہیں ہے راہ میں بھی کارواں مجھے

اے مالکِ شباب و خدائے رم و عمل
میرے وطن کے واسطے کر دے جواں مجھے

تڑپا بھی دے نگاہِ تماشہ کو میری آج
دکھلا بھی دے وہ منظرِ جنت نشاں مجھے

جب اس فضا میں ہندو مسلم تھے شاد شاد
جب اس جہاں میں غم نے نہ دیکھا عیاں مجھے

زنار میں تھی رشتۂ تسبیح کی جھلک
ناقوس کی صدا تھی صدائے اذاں مجھے

اختر خدا اس عہدِ گزشتہ کو پھیر دے
میرا وطن تھا جب وطن شادماں مجھے

دنیائے اسلام

ترکی میں فوجی مظاہرہ

وزیر اعظم کی اہم تقریر

استنبول کی اطلاع ہے کہ مقام تراس میں جو فوجی مظاہرہ ہوا تھا اس میں وزیر اعظم ترکیہ ڈاکٹر رفیق سیدام نے بہ نفس نفیس شرکت کی تھی۔ آپ کی معیت میں ارکان حرب کے علاوہ مصر کے فوجی وفد کے ارکان بھی تھے اور خالدہ ادیب خانم بھی آپکے ہمراہ تھیں۔ اس فوجی اجتماع کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اسمیں دیہاتی آبادی کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ ساٹھ ستر ہزار سے زیادہ دیہاتی اسمیں شریک ہوئے اور دور دور سے لوگوں نے آکر اس فوجی مظاہرہ کا نظارہ کیا۔

اس موقع پر وزیر اعظم ترکی نے کسانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک پُر جوش اور جنگی تقریر کی۔ اور کسانوں کو بتایا کہ حکومت اس وقت کیا کر رہی ہے۔ اور یورپ میں جنگ کی نوعیت کیا ہے اور ترکوں کو جمہوری حکومتوں کی صف میں کیوں شامل ہونا پڑا۔ آپ نے فرمایا، حکومت آپ کی ہے ہم اور تمام وزراء اور فوجی ارکان آپ کے خادم ہیں حکومت ہماری نہیں ہے کیونکہ ہمیں تو آپ ہی نے اس خدمت پر مامور کیا ہے نہ شہریوں کی ہے کہ ان کی تعداد آپ کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ حکومت اس کی ہے جو سب سے زیادہ محنت کرتا اور جفاکشی کا ثبوت دیتا ہے مجھے بیحد مسرت ہے کہ کسانوں سے جب کہا گیا کہ چار ماہ کے اندر تین لاکھ نوجوان ملک کی حفاظت کے لئے دو۔ تو یہ تعداد صرف ۴۵ روز میں پوری ہو گئی اور کسانوں نے صرف ایک آواز پر اپنے تین لاکھ نوجوان ملک کی خدمت کے لئے مخصوص کر دئیے۔

آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کسان ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ غلہ بھی ان کے ہاتھ میں ہے اور فوجی طاقت کے مالک بھی وہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی حکومت نے آلات زراعت پر کثیر رقم خرچ کی۔ اور آپ لوگوں کو سہولتیں بہم پہونچائیں۔ اس کے علاوہ آپ کے مطالبے کے بغیر ڈیڑ سال تک کے لئے لگان معاف کر دیا گیا۔ معاف نہیں بلکہ آپنے اس عرصہ میں اپنے خزانے میں کچھ کم رقم جمع کی۔ اگر آپ پوری رقم دیتے تب بھی وہ آپ ہی کے پاس رہتی۔ میرا مطلب یہ ہے کہ آپ محنت کے بعد جو رقم حکومت کو دیتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ اپنی حفاظت اور اپنے ملک کی ترقی کے لیے اپنا سرمایہ اپنے خادموں کو خرچ کرنے کے لیے دیتے ہیں۔

وزیر اعظم نے یورپ کے حالات سے کسانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تمھیں معلوم ہے کہ ہماری پالیسی امن و صلح کی ہے مگر جب ہمارا امن خطرے میں پڑ جاتا ہے تو ہمیں کچھ نہ کچھ تدبیر ضرور کرنی چاہیے۔ ہم نے تدبیر کی کہ جنگ کرنے والی طاقتوں سے الگ ہو کر صلح اور امن کی خواہشمند طاقتوں کا ساتھ دیں تاکہ ہمارے ہاتھ سے کسی بے گناہ کا خون نہ بہنے پائے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ کو غلام بنانے اور آزار پہونچانے کی کوشش کی گئی تو پھر ہم بھی آگے بڑھیں گے، اور میں بتا دیتا ہوں کہ اگر ہماری آزادی قایم نہ رہی تو یہ آفتاب بھی دوبارہ طلوع نہ ہو سکے گا!

آپ اپنے کام میں مشغول رہئے۔ ہماری آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار رہئے۔ اور موقعہ آتے پر ہلوں کو پرے پھینک دیجئے یا اور کوئی حکم دیجئے کہ ہم اس کی تعمیل کر کے آپ کی کچھ نہ کچھ خدمت انجام دے سکیں۔

ترکی اخبارات کی رائیں

دہلی میں استنبول سے آئے ہوئے ایک تار میں ترکی اخبارات کا حسب ذیل خلاصہ دیا گیا ہے:۔

القرہ کا اخبار "الس" برطانیہ اور ہندوستان کے عنوان سے لکھتا ہے کہ موجودہ جنگ برطانیہ ہی کے لیے نہیں۔ ہندوستان کے لیے بھی زندگی اور موت کی جد و جہد ہے۔ اگر نازیوں کی فتح ہوئی تو تمام مشرقی اقوام کی آزادی خطرہ میں پڑ جائے گی نازیوں کا نسلی امتیاز کا تصور کسی دوسری قوم کو برابر کی نظر سے دیکھنے کے خلاف ہے اس لیے ظاہر ہے کہ یورپ میں پولینڈ، چیکو سلوکیہ کے لوگوں کو مساوات کے حق سے محروم کر کے جرمنی عربوں کے لیے جو سامی نسل کے ہیں یا ہندوستان کی مختلف اقوام کے لیے بھی جو واقعتاً شریف ہیں مگر نازیوں کے خیال کے مطابق غیر متمدن ہیں یہ اصول تسلیم نہ کرے گا۔

ایک اخبار لکھتا ہے کہ جرمنوں نے بین الاقوامی رواداری کے اصول سے جو انحراف کیا ہے اس کا اس سے زیادہ قدرتی اور کوئی جواب نہیں ہو سکتا کہ حق کی فتح کی خاطر تجارتی مفاد کو دوسرا درجہ دیا جائے۔

ایک اور اخبار جرمنی کی بحری سرنگوں کے ذریعہ جنگ کرنے کے متعلق لکھتا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی نے تسلیم کر لیا ہے کہ مغربی محاذ پر اسے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اب جرمنی بین الاقوامی یا انسانیت کے اصولوں کو پس پشت ڈال کر دوسرے مقامات پر اپنے دشمنوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچانے پر لے دھڑک اتر آیا ہے۔

جرمنی کو اخبار المقطم کا جواب

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مصر کے اخبار المقطم نے نازیوں کے اس خیال کا مضحکہ اُڑایا ہے کہ برطانیہ نے اہل عرب کو رشوتیں دیکر اپنا حامی اور ہمنوا بنایا ہے۔

اخبار مذکور لکھتا ہے: "نازی حکومت مدت سے یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ بلاد عربیہ فرانس اور برطانیہ کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے اور خلفشار کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مشرق اردن میں دول متحالف کے لیے امداد و تعاون کی اُمیدیں ختم ہو جائیں گی۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کی سعی میں جرمنی نے دو ملین گنی صرف کر ڈالیں۔ مگر اس کے خواب کی تعبیر نے اسے چراغ پا کر دیا ہے۔ اور اب وہ اپنا جرم برطانیہ اور فرانس کے سر تھوپ رہا ہے۔ اپنی ناکامی کا سبب نازی حکام یہ سنا رہے ہیں کہ برطانیہ عظمیٰ نے عرب ممالک کو بے شمار رشوت دیکر اپنا ہمدرد بنا لیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

THE SADAQAT CAWNPORE

جہاں پہ تو جس عزم مستقل میں ہے زبان بریدہ ہی ہو جو ترے دل میں ہے

ہفتہ وار

صداقت کانپور

جلد ۳ | کانپور شنبہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۵۲

اُردو زبان ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے

رائٹ آنریبل سر تیج بہادر سپرو کا افتتاحیہ ایڈریس

۲۹ر دسمبر کو دہلی میں آل انڈیا اُردو کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں مولوی عبدالحق صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کا مقالہ افتتاحیہ پڑھکر سنایا۔ موصوف خود تشریف لاکر اس انجمن کا افتتاح کرنے والے تھے لیکن انہوں نے بوجہ علالت اپنی معذوری ظاہر کی اور تحریری مقالہ بھیجا۔ جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

میں آپ کے مقاصد سے پوری طرح وابستہ ہوں اور آپکا ہم نوا اور ہم آہنگ ہوں اور آپ کی پوری پوری کامیابی کی امید رکھتا ہوں۔ آجکل زبان کا مسئلہ بہت اہم بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ ہندوستان میں زبان کا تنازعہ خطرناک صورت اختیار کرتا جارہا ہے۔ یہ اور سکون سے زیادہ نازک بھی ہے اور ہندوؤں اور مسلمانوں کی مشترکہ طور پر بنائی زبان ہے اگر یہ زبان تباہ ہوگئی تو وہ تہذیب تمدن بھی تباہ ہوجائے گا۔ جو اس کی بنا پر قایم ہے۔ آج کل ہندوستان میں ایک نئی زبان قایم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے بشمالی ہندوستان میں یہ کوشش نمایاں ہے۔ ہندوؤں نے فارسی بھی پڑھی مسلمانوں نے ہندی پڑھی دونوں نے ملکر ایک زبان بنائی جو اس مشترکہ زبان اُردو کی ابتدا تھی۔ اردو میں مختلف زبانوں کے الفاظ پائے جاتے ہیں اس زبان کو استادوں نے خوب مانجھا اور اسے ستھرا بنادیا اور یہ مشترکہ زبان ہندوؤں اور مسلمانوں کی باہمی کوشش سے نہ صرف تمام شہروں کی عام زبان بن گئی بلکہ دیہات میں بھی سینکڑوں الفاظ اس کے پائے جاتے ہیں۔ دہلی آگرہ روہیلکھنڈ اور پنجاب کے علاقوں میں اس کا ثبوت ملتا ہے اب یہ خطرہ درپیش ہے کہ چن چن کر مروجہ الفاظ ہماری زبان سے نکالے جارہے ہیں اور ایک نئی زبان قایم کی جارہی ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ ہماری زبان دو ڈھائی سو برس سے قایم ہے اس کو ختم کردینا اس کی پس پشت تہذیب کو بھی ختم کردینا ہوگا۔

اس وقت اردو زبان معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ دونوں طرف سے ہے۔ یہ خطرہ آپس کی عام جنگ جدل کا نتیجہ ہے۔ ایک طرف تو مستعمل فارسی عربی کے الفاظ نکالکر ان کی جگہ سنسکرت کے الفاظ داخل کئے جارہے ہیں۔ دوسری جانب مشکل سے مشکل عربی اور فارسی الفاظ کو داخل کیا جارہا ہے۔ دونوں حیثیتوں سے زبان کو نقصان پہونچ رہا ہے اور یہ اس کے ساتھ بدترین سلوک ہے۔ انجمن ترقی اردو کو اس نقصان کے کم کرنے کے لئے پیشقدمی کرنا ہے۔ اس کے لئے خاص اقدام کی ضرورت ہے۔ جو اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ عام فہم زبان میں کتابیں اور رسالے لکھے جائیں دوسری زبانوں سے مثلاً انگریزی وغیرہ سے بھی الفاظ لئے جائیں۔ ادب کا دائرہ روز بروز زیادہ وسیع ہوتا جارہا ہے مستند اردو زبان میں کتابیں شایع ہونی ضروری ہیں جن سے ہمارے نوجوانوں کے لئے کافی ذخیرہ حاصل ہوجائے مثلاً تاریخ کے متعلق اردو میں کتابیں لکھنا ضروری ہے۔ ادب میں وسیع النظری کی ضرورت ہے۔ وہ ادیب ادیب کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ جن میں منصف مزاجی نہ ہو۔ آخر میں سر تیج بہادر سپرو نے مولوی عبدالحق صاحب کی خدمات جلیلہ کا ذکر کیا تھا۔ اور یہ لکھا تھا کہ جلسہ میں کامیابی کے لئے دست بدعا ہوں۔

نواب مہدی یار جنگ بہادر صاحب نے اُردو کانفرنس میں جو خطبہ پڑھا اس کے اہم اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

شکریہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ اُردو جیسی زبان کی خدمت کرنا اور اس کی ترقی میں مدد دینا جس حد تک بھی ممکن ہو ملک کی ایک حقیقی خدمت ہے۔ یوں تو مقامی حیثیت سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف زبانیں رائج ہیں۔ لیکن اگر کوئی ہندوستانی زبان ملک کے اس سرے سے اس سرے تک ہر حصہ میں۔ ہر طبقہ میں کم و بیش بولی اور سمجھی جاتی ہے تو وہ اُردو زبان ہے۔ راس کماری سے کشمیر تک اور بلوچستان سے برہما تک بلکہ ہندوستان کے حدود سے باہر دیگر ممالک میں بھی جایئے تو ہندوستانی زبان میں اردو کا رواج سب سے وسیع اور سب سے عام پایا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اُردو زبان قدرتی نتیجہ ہے۔ اہل ہند کے آپس میں میل جول بڑھنے کا۔ تعلقات وسیع ہونے کا۔ اسی لئے اردو کو ملک کے کسی خاص فرقہ یا کسی خاص حصہ تک محدود قرار دینا خلاف واقعہ ہوگا۔ البتہ اس کے رواج میں مدارج ضروری ہیں۔ اور ہندوستان جیسے وسیع ملک میں مدارج ہونا عجب نہیں۔ خلاصہ یہ کہ اگر ملک کی عام ترقی کے واسطے کسی عام ہندوستانی زبان کی ضرورت ہے اور حقیقتاً ضرورت ہے تو پہلے میں اُردو زبان بڑی حد تک یہ ضرورت پوری کررہی ہے۔ اور اس کو جو الفاظ جذب اور تحلیل کرنے کی غیر معمولی صلاحیت حاصل ہے اس کی بدولت یہ عام بول چال کے سوا ادبی اور علمی میدانوں میں بھی آگے بڑھ رہی ہے۔ انھیں وجوہ کی بنا پر میں اُردو کی خدمت ملک کی خدمت سمجھتا ہوں اور اس خدمت میں شرکت کرنا باعث شکر جانتا ہوں۔

آج سے صدیوں قبل ہندوستان میں اردو زبان کس طرح پیدا ہوئی کس طرح قدیم اور مروجہ زبانوں کے میل جول سے اُردو میں عام ملکی زبان کا مرکب تیار ہوا۔ اس کی ساخت و پرداخت میں ہندو مسلمان کس طرح دوش بدوش مصروف و منہمک رہے۔ شمالی ہند اور دکن میں اس نے کس طرح نشو و نما پائی۔ ابتدا میں اس کی نظم و نثر کا کیا ڈھنگ تھا پھر اس پر کیا کیا دور گذرے کس طرح اس کا رنگ نکھرا کیسے کیسے شاعر اور انشاپرداز پیدا ہوئے اور ہورہے ہیں پھر ادب کے سوا اب میں کس طرح علوم و فنون کی ابتدا ہوئی۔ خاص کر جدید مغربی علوم و فنون کس طرح اردو میں داخل ہونے شروع ہوئے کیا کیا مراحل پیش آئے اور اب ترقی کی کیا رفتار ہے۔ یہ مباحث فی الحال اردو کی تاریخ ہیں اور ہر ایک میں بجائے خود تفصیل کی بہت گنجایش ہے تفصیلات اپنے اپنے محل پر شایع ہورہی ہیں یہاں اس کا موقع نہیں۔

تاہم سادہ خاکہ کھینچئے تو اردو کا جدید دور سر سید احمد خاں علیہ الرحمۃ اور ان کے رفقا سے شروع ہوتا ہے۔ علی گڈھ کالج۔ علی گڈھ سائنٹفک سوسائٹی۔ ایجوکیشن کانفرنس۔ انجمن ترقی اُردو دار المصنفین۔ جامعہ ملیہ۔ اور بالآخر جامعہ عثمانیہ اور اس کا سررشتہ تالیف و ترجمہ۔ یہ اور ان کے سوا متعدد علمی ادارے جو ملک کے مختلف حصوں میں اردو کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ مثلاً ادارہ ادبیات اردو حیدرآباد یا حیدرآباد اکیڈیمی جو اپنا اردو پروگرام مرتب کررہی ہے نظر غور سے دیکھئے تو یہ سب ایک ہی زنجیر کی کڑیاں ہیں اور ایک ہی جنس کے درخت ہیں جن میں قسم قسم کے پھل پھول آرہے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے انجمن ترقی اُردو کے کارناموں اور مولوی عبدالحق صاحب کی خدمات کا ذکر کیا۔

مسٹر جناح کی ۶۴ویں سالگرہ

مسٹر جناح کی ۶۴ویں سالگرہ کے موقع پر انھیں مبارکباد کے بہت سے پیغامات ملے ہیں۔ انہوں نے اپنی سالگرہ کے موقع پر کوئی دھوم دھام نہیں کی۔ انکے دوستوں نے ان کے مکان پر جاکر انھیں مبارکباد دی۔ اخباری نمایندوں کے سوال کرنے پر مسٹر جناح نے کہا کہ مجھے سب سے زیادہ شوق قالین خریدنے کا ہے چاہے روپے کی تنگی ہی ہو لیکن قالین کی خریداری کی خواہش کو میں روک نہیں سکتا۔ مسٹر جناح نے موجودہ سیاسی صورت حالات پر اظہار رائے کرنے سے انکار کردیا لیکن یہ کہا کہ میری زندگی میں سب سے بڑا دن وہ تھا جب فیڈرل اسکیم معطل کی گئی اور اس سے بھی بڑا دن وہ ہوگا جب اسے بالکل دفن کردیا جائے گا۔ مسٹر جناح نے یوم نجات کی کامیابی پر بڑی خوشی کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے جو پرائیوٹ اطلاعیں ملی ہیں اور جو کچھ اخباروں میں شایع ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دن تمام ہندوستان میں بڑی کامیابی کے ساتھ منایا گیا اور ہر جگہ ڈسپلن سے اور اس اسپرٹ سے کام لیا گیا جو ایک بڑے فرقہ کے لئے شایان شان ہے اس سے مسلمانان ہند میں اتحاد یکجہتی اور شان پیدا ہوگی۔ اور اسوجہ سے اسکی اہمیت اور بڑھ گئی ہے کہ دوسری اقلیتوں، ان کے لیڈروں نیز غیر کانگریسی ہندوؤں نے بھی مظاہرے میں شرکت کی اور مسلم لیگ کی انصاف پسندی کی حمایت کی۔ مجھے سچے دل سے امید ہے کہ یوم نجات کی اہمیت وہ لوگ سمجھ لیں گے۔ جنھیں ہندوستان کی قسمت کی تشکیل کرنا ہے۔

ترکی کو شدید نقصان

ترکی کے زلزلے کے بارے میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ نہایت ہولناک ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۴ ہزار سے زیادہ اشخاص موت کا شکار ہوچکے ہیں۔ بعض لوگوں کا اندازہ ہے کہ ۲۴ ہزار سے زیادہ اشخاص زلزلہ کا شکار ہوگئے ہیں جنمیں سے زیادہ تر ہلاک ہوگئے ہیں سلسلۂ تار بالکل ٹوٹ گیا ہے اس لئے ابھی [illegible]

آئینۂ کانپور

یوم نجات گذشتہ جمعہ کو مسٹر محمد علی جناح کی ہدایت کے مطابق کانپور میں بھی یوم نجات منایا گیا، اور بعد نماز جمعہ مسجدوں میں نماز شکرانہ پڑھی گئی، اور ۷ بجے رات کو پریڈ گراؤنڈ میں جلسہ ہوا جس میں مسٹر جناح کا مرتب کردہ ریزولیوشن پیش ہوکر منظور کیا گیا۔

کانپور کے بعض محلوں کے مسلمانوں نے مسٹر محمد علی جناح کے ہدایت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے اپنے محلوں میں روشنی بھی کی اور جھنڈیوں سے محلہ کو آراستہ کیا گیا۔

کہا جاتا ہے کہ اس جلسہ میں مومن جماعت اور شیعہ حضرات نے کوئی حصہ نہیں لیا۔

کانگریس کے ممبروں کو سرٹیفکٹ امسال شہر کانپور میں بارہ ہزار نئے ممبر کانگریس میں بھرتی ہوئے ہیں ان کو ممبری کا سرٹیفکٹ دینے کے لئے سٹی کانگریس کمیٹی پوری مستعدی سے کام لے رہی مگر پھر بھی اس میں دیر ہوجانے کا ڈر ہے چنانچہ سکریٹری سٹی کانگریس کمیٹی نے ایک اعلان کے ذریعہ ممبران کو مطلع کیا ہے کہ اگر ان کے سرٹیفکٹ جلد ہی ان کے پاس نہ پہونچیں تو وہ ۵ر جنوری ۱۹۴۰ء تک ضرور اپنے سرٹیفکٹ خود سٹی کانگریس کے دفتر سے لیجانے کی تکلیف گوارہ فرمائیں۔

مزدوروں کی مٹنگ مزدوروں کی ایک مٹنگ زیر صدارت کامریڈ ایس ایس یوسف پریڈ کے میدان میں منعقد ہوئی ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مل مالکوں سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ مزدوروں کو جنگ کا الاؤنس دیں کیونکہ جنگ شروع ہونے کے بعد سے اشیاء خوردنی کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں اور وار سپلائی کی وجہ سے مل مالکان کو کافی فائدہ ہورہا ہے۔

مزدوروں کو اپنی پچھلی آمدنی پر خرچ چلانا مشکل ہورہا ہے، اس لئے مل مالکوں کو مزدوروں کی مزدوری میں اضافہ کرنا چاہئے اور گورنمنٹ کو بھی اس طرف دھیان دیکر مزدوروں کی مشکلات کو دور کرنا چاہئے، ایک دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ روس کی خارجی پالیسی کی حمایت کی گئی اور مسٹر اسٹالن کو مبارکباد دی گئی۔

نفع بازوں کو سزا مقامی افسران کوشش کررہے ہیں کہ اشیاء خوردنی کی قیمتیں نہ بڑھنے دی جائیں، کلکٹر گنج کے سوداگران کے خلاف غلہ کی قیمتوں میں اضافہ کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا تھا رائے صاحب رمال کانت سٹی مجسٹریٹ نے دو سوداگروں پر جن کے نام لالہ رام سیوک و لالہ نرائن ہیں اس جرم میں پچاس پچاس روپیہ جرمانہ کیا ہے ان سزاؤں کا اثر بازار پر بہت اچھا پڑا ہے، اور اب نفع بازی کا بازار بہت کم گرم رہ گیا ہے۔

یوم نجات کی مخالفت جماعت الغفار کے زیر اہتمام الغفار مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا جس میں مسٹر جناح کے اعلان کردہ یوم نجات کی مخالفت کی گئی۔ اور یہ بیان کیا گیا کہ یوم نجات فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ کریگا اور ملک کی آزادی کے راستہ میں روڑا ثابت ہوگا۔ مسلمانوں کو تلقین کی گئی کہ وہ اسمیں شریک نہ ہوں۔

فلم سٹار کی رہائی مسماۃ انیس خاتون کو جس کے خلاف کانپور میونسپل بورڈ نے اس جرم میں مقدمہ چلایا تھا کہ ممنوع علاقہ میں بطور طوائف رہتی ہے مسٹر جگراج بہاری ماتھر ڈپٹی کلکٹر نے رہا کردیا۔ فاضل مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ انھیں اسٹیشن افسر انچارج انور گنج کی رپورٹ سے یقین ہوگیا ہے کہ ملزمہ نہ تو طوائف کا پیشہ کرتی ہے اور نہ ہی ممنوع علاقہ میں رہتی ہے۔ لہذا مجسٹریٹ نے اسکو رہا کردیا اور میونسپل انسپکٹر سے کہا کہ ملزمہ کی بہن کے خلاف جو ممنوعہ علاقہ میں رہتی ہے قانونی کارروائی کریں۔

یوم نجات کے خلاف آواز جمعیۃ العلمائے ہند کی ایک میٹنگ زیر صدارت مولانا کریم امداد اللہ منعقد ہوئی جسمیں مسٹر جناح کے مقرر کردہ یوم نجات کے خلاف تقریریں ہوئیں اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسٹر جناح کا یہ فعل قومیت کا خون کرنے والا ہے۔ اور اس لئے اس کی مذمت کی جانی چاہیئے۔ چنانچہ یوم نجات منانے کے خلاف ایک رزولیوشن پاس کیا گیا اور مسلمانوں سے یہ اپیل کی گئی کہ وہ اس فعل سے پرہیز کریں اور فرقہ پرستی کے زہر کو آگے نہ بڑھنے دیں۔

ڈسٹرکٹ سٹوڈنٹس کانفرنس کی کاروائی کانپور ڈسٹرکٹ اسٹوڈنٹس کانفرنس کا اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر کے ایم گذشتہ ہفتہ منعقد ہوا تھا جس میں ایک ناخوشگوار واقعہ ہوا کہ کانفرنس کے کھلے اجلاس میں کسی نے ہال کے اوپر سے سُرخ پوسٹر پھینکدیئے جسمیں طلبا کو برٹش گورنمنٹ کے خلاف و سرمایہ داروں کے خلاف بھڑکایا گیا تھا۔ خفیہ پولیس کے آدمیوں نے جو کانفرنس میں موجود تھے اس سلسلہ میں مسمی جمیل احمد صدیقی کو جو مقامی لیبر آفس میں ملازم ہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ مزید تحقیقات جاری ہے۔ کانفرنس میں کئی تجاویز پاس کی ہیں۔ جن میں لکھنؤ۔ الہ آباد۔ بنارس یونیورسٹیوں سے ریڈیو سیٹ ہٹا لینے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا تھا۔ ایک رزولیوشن کے ذریعہ خیراتی فنڈ قایم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جس سے غریب طلبا کو کتابوں وغیرہ کی امداد دی جائے گی۔ ایک اور تجویز کے ذریعہ یہ بھی طے پایا کہ کانپور میں آیندہ تعطیلات گرما میں خواندگی کے سنیٹر قایم کئے جاویں گے۔

مسلم کالج کے طلباء کی شکایت کانپور مسلم انٹر کالج کے طلبا کا ایک ڈپوٹیشن مسٹر پاول پرلس ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن سے ملا اور انکی توجہ اس میچ کی طرف مبذول کرائی جبکہ مقامی اگریکلچر کالج گراؤنڈ پر انکے بہت سے ساتھیوں کو پیٹا گیا تھا ڈپوٹیشن کے ممبران نے ڈائرکٹر سے اس معاملہ میں تحقیقات کرنے اور قصور واروں کو سزا دینے کی درخواست کی۔

یوم آزادی کانگریس کمیٹی نے ۲۰ر جنوری سے ۲۶ر جنوری تک پورے ایک ہفتہ یوم آزادی منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور یوم آزادی ۲۶ر جنوری کو منایا جائے گا۔ "یوم شہیدان"۔ اور یوم مخالفت جنگ" بھی اسی ہفتہ میں منائے جائیں گے بہت سے سرکردہ لیڈروں کو دعوت شرکت دیگئی ہے جن میں قابل ذکر مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر راجندر پرشاد۔ پنڈت جواہر لال، سردار پٹیل، سی راجگوپال آچاریہ اور ڈاکٹر خان عبدالغفار ہیں۔

نیوایریا ایسوسی ایشن سیاموٹو ویٹ نیو ایریا ایسوسی ایشن کی ایک میٹنگ زیر صدارت سوامی نیتانند منعقد ہوئی جس میں دو رزولیوشن پاس کئے گئے۔ ایک کے ذریعہ لوکل گورنمنٹ سے درخواست کیگئی کہ وہ کانپور میونسپل بورڈ کے اینٹی کرپشن ڈپارٹمنٹ کو ابھی عرصہ تین سال تک اور قایم رکھے کیونکہ ابھی میونسپل بورڈ کے دفتروں میں رشوت خوری کا بازار گرم ہے۔ دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ لوکل گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ آیندہ سال اس نئے ایریا میں رام لیلا منانے کی اجازت نہ دیں۔

پوسٹ مین یونین کانفرنس پوسٹ مین یونین کی ڈسٹرکٹ کانفرنس زیر صدارت پنڈت رام رام شاستری ایم۔ ایل۔ اے منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں یونین کے لئے ایک نیا کانسٹی ٹیوشن پاس کیا گیا۔

مولانا حسرت موہانی مولانا حسرت موہانی ۳۰ر دسمبر کو بذریعہ میل جنرمن بچ بیلڈ [illegible]

سبد گل

یوروپ کی جنگ کی بھیانک اور خوفناک خبروں کے ساتھ ساتھ ایک دلچسپ خبر یہ بھی ہے کہ یوروپین ممالک کے تقریباً تمام جنگی دفاتر پرستان بنے ہوئے ہیں جدھر دیکھئے ارضی حوریں ادھر سے ادھر مٹکتی پھر رہی ہیں، رنگ برنگ کے عورتوں لباس قوس قزح کا منظر پیش کر رہے ہیں، کبھی کبھی ان پیکران جمال کے قہقہے جب فضا میں بلند ہوتے ہیں تو ہر فوجی سپاہی کا یہ جی چاہتا ہے کہ میدان جنگ میں مرنے کی بجائے ان حسینوں کے قدموں میں جان دیدے، غرضکہ جنگی دفاتر کیا ہیں عاشق مزاجوں کے لئے مقتل بنے ہوئے ہیں۔

آپ حیران ہوں گے کہ جنگی دفاتر میں یہ پریاں کہاں سے اتر آئیں اس کی بھی سرگذشت سن لیجئے، قصہ دراصل یہ ہے کہ یوروپ میں عورتوں کی پیداوار مردوں سے بہت زیادہ ہو اس لئے وہاں زندگی کے ہر شعبہ میں عورتوں کا غلبہ دکھائی دیتا ہے۔

عورتوں کے اس غلبہ کے علاوہ یوروپ کی عورت جنگ عظیم کے بعد سے اگر پوری نہیں تو آدھی مرد ضرور بن گئی ہے، چنانچہ اس نیم مردانگی کا یہ نتیجہ ہے کہ عورتیں دھڑا دھڑ جنگ کے لئے اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں اور ان خدمات پیش کرنے والی مہ جبینوں کی اس قدر کثرت ہے کہ افسران کی بھرتی سے تنگ آگئے ہیں۔

یوروپین ممالک سے قطع نظر مشرقی ممالک میں بھی عورتیں جنگ میں حصہ لینے کے لئے بے تاب ہیں چنانچہ حال ہی میں مصر کی پری جمال خواتین کا مصر میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں عورتوں نے تقریریں کرتے ہوئے کہا کہ یہ ضروری نہیں کہ مرد ہی لڑائی میں حصہ لیں اللہ کے فضل سے اب عورتوں میں بھی اتنی جرات پیدا ہو چکی ہے کہ وہ اچھے سے اچھے بہادروں کے دانت کھٹے کر سکتی ہیں اس لئے حکومت مصر کو چاہئے کہ وہ عورتوں کو بھی فوج میں بھرتی کی اجازت دے۔

عورتوں کے لڑنے مرنے کے اس جوش و خروش کو دیکھتے ہوئے حکومت مصر کے سامنے یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ ان عورتوں کی جداگانہ فوج بنائی جائے یا ان کو مردوں کی فوج ہی کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔

یہ نہ سمجھئے کہ یورپ اور مصر کی عورتوں ہی میں سرفروشی کے جذبات پیدا ہوگئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے ہندوستان کی دیویاں بھی کچھ کم نہیں ہیں، چنانچہ حال ہی میں آسام کی ایک ریاست میں سو دو سو نہیں پوری چار ہزار عورتیں فوج اور پولیس سے ٹکرا گئیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس ہنگامہ میں ۱۲۱ عورتیں مجروح ہوئیں لیکن یہ کسی کو خبر ہی نہیں کہ ان عورتوں نے اپنے لطیف حملوں سے سیکڑوں مردوں کے دلوں کو بری طرح مجروح کر دیا ہے۔ عورتوں کی دلیری کے ان واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اب وہ زمانہ قریب آگیا ہے جب مرد کو عورتوں کا غلام بن کر رہنا پڑے گا کسی کو عورتوں کی غلامی پسند ہو یا نہ ہو لیکن شاعرانہ دل و دماغ رکھنے والوں کے ہاں تو عید آجائے گی۔

برطانیہ اور جرمنی کا نقصان

لندن ۲۵؍ دسمبر برطانیہ کے بحری محکمہ نے بیان شائع کیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ برطانیہ کے دس جہاز ڈوبے جنکا وزن ۸۱ ۶۵ ٹن تھا اور غیر جانبدار ملکوں کے ۸ جہاز ڈوبے جن کا وزن ۸۳۹ ٹن تھا، اعلان میں مزید لکھا ہے کہ برطانی جہاز "البورلسین" (۱۸۹۱ ٹن وزنی) جو گذشتہ ہفتہ سرنگ سے ٹکرا کر جل گیا تھا خیال ہے کہ ڈوب گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۶؍ دسمبر کو مندرجہ ذیل جہاز ڈوبے لیکن چند روز بعد تک کوئی خبر نہیں ملی نارویے کا جہاز "فونا" ۱۶۷۴ ٹن گلڑنہ جبل ۱۵۶۸ ٹن اور سوئڈش جہاز "دلسٹر" ۱۳۶۲ ٹن اس کے برخلاف جرمنی کا ۲۵۶۵ ٹن کا نقصان ہوا۔

ادب لطیف

نفرت ہی نفرت

از شفیق بانو صاحبہ

جذبۂ محبت میرے زخمی دل میں کیا رکھا ہے خدا کے لئے جا اور میرے پاس سے کہیں دور اتنی دور جہاں سے واپس نہ آسکے۔ مجھے حقیقت میں تجھ سے بلکہ تیرے خیال سے الجھن ہوتی ہے۔ مجھے دنیا میں زندہ رہنے دے۔۔۔ میں جانتی ہوں تیرے خیال سے بڑھ کر تیرا وجود تکلیف دہ ہے تیرے ہر انداز میں خار ہی خار ہیں۔ میرے زخمی دل کو بری طرح زخمی کر رہے ہیں۔۔۔ ہر زخم سے خون کا فوارہ نکل رہا ہے۔ اور میں وحشت سے دیکھ رہی ہوں۔۔۔ اور چاہتی ہوں کہ تیرے وجود سے، تیرے خیال سے تیرے تصور سے، تیری پریشان فضا سے اپنے دل کی دنیا الگ بسا لوں، بالکل الگ۔

جب کہیں تیرا ذکر سنتی ہوں تو وحشت سے اٹھکر بھاگتی ہوں کہ ایسا نہ ہو مجھ پہ تیرا اثر پڑ جائے۔۔۔ جب کہیں تیرا ذکر پڑھتی ہوں تو چیخ اٹھتی ہوں اور کہتی ہوں۔۔۔ میں تیرا ذکر۔۔۔ تیرا افسانہ پڑھنا نہیں چاہتی۔ کہیں میری افسردہ طبیعت اور بھی افسردہ نہ ہو جائے۔ یہ کہتے ہوئے کتاب بند کر دیتی ہوں۔۔۔ بلکہ وحشت میں نفرت میں اس ورق کو پھاڑ دیتی ہوں۔۔۔ اور ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں منتشر کر دیتی ہوں اور نفرت سے قہقہہ لگاتی ہوں اور اس قہقہہ میں نفرت ہی نفرت کا راز ہوتا ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جا۔ میں تجھے نہیں دیکھ سکتی۔

صلح کرنے کیلئے اپیل

لندن ۲۶؍ دسمبر آئرلینڈ کے ریپبلک کے پریذیڈنٹ مسٹر ڈی ویلرا نے امریکہ کے پریذیڈنٹ روزولٹ سے اپیل کی ہے کہ لڑنے والے ملکوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں ان کے درمیان سمجھوتہ کرنے کی کوشش کی جائے آپ نے مزید لکھا ہے کہ آئرلینڈ اور امریکہ دونوں ایسے ملک ہیں جو اس کوشش میں حصہ لے سکتے ہیں اور جن کو لڑنے والے دونوں فریقوں کے ساتھ ہمدردی ہے ابھی تک نیک نیتی کا جذبہ موجود ہے اگر جنگ میں سب کچھ تباہ و برباد ہو گیا اور اس کے بعد کانفرنس بلائی گئی اور سمجھوتہ کر دیا گیا تو اس سے کیا فائدہ ہوگا عقلمندی اسی میں ہے کہ یہ کام پہلے ہی کر لیا جائے تاکہ دنیا تباہی اور بربادی سے بچ جائے

ہندوستان سے سر کرپس کی روانگی

کلکتہ ۲۶؍ دسمبر سر اسٹیفورڈ کرپس آج کلکتہ سے رنگون کے لئے روانہ ہوگئے ہیں آپ رنگون سے چنکنگ جائیں گے اور مارشل چانگ کائی شک سے ملاقات کریں گے۔

آپ نے کل ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور سے ملاقات کی اور ہندوستان کی سیاسی صورت حالات پر تبادلہ خیالات کیا ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے مارشل چانگ کائی شک کو ایک پیغام دیا ہے جس میں باشندگان چین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔

سر کرپس نے بنگال کے چیف جسٹس اور وزیر اعظم مسٹر فضل الحق سے بھی ملاقات کی۔

عالم نسواں

مردوں کی عجیب و غریب فطرت

مشہور مضمون نگار خاتون مسز جان ریلے نے لیڈیز ریویو میں مردوں کے بارے میں ایک نہایت ہی دلچسپ مضمون لکھا ہے جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتے ہیں۔

مسلسل بیس سال مردوں کی فطرت کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچی ہوں کہ مرد دنیا کی عجیب و غریب مخلوق ہے جس کو سب سے زیادہ صرف اپنی فکر رہتی ہے اور وہ ہر چیز کو اپنی منشا کے مطابق سانچے میں ڈھالتا چلا جاتا ہے ایک ہی چیز جو عورتوں کے لئے مورد الزام قرار دی جاتی ہو یہ اسے بھی اپنے مطلب کا بنا لیتا ہے اسے برائیوں میں خوبیاں اور خوبیوں میں برائیاں پیدا کرنے کا زبردست ملکہ حاصل ہے۔

اگر کوئی عورت اپنے مرد دوستوں کے ساتھ وقت گذارتی ہے تو اس کا شوہر اس حرکت کو ناپسند کرتے ہوئے کہتا ہے کہ نیک عورتوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ غیر مردوں کے ساتھ اپنا زیادہ وقت ضائع کریں، لیکن وہ غیر عورتوں کے ساتھ اپنا وقت برباد کرنا کوئی عیب نہیں خیال کرتا جب اس کی اس حرکت پر اعتراض کیا جاتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ اگر میں سوسائٹی کو چھوڑ دوں گا تو میری صحت خراب ہو جائے گی، میں عورتوں کی خاطر نہیں بلکہ تفریح کی خاطر ایسا کرتا ہوں۔

غرضکہ مرد فوراً اپنے مطلب کی کوئی نہ کوئی بات گڑھ لیتا ہے۔

اگر عورت بیمار رہتی ہے تو مرد اس کی بیماری کو عورت کی لاپرواہی پر محمول کر دیتا ہے اور عورت کے سامنے لکچر دیتا ہے کہ صحت کی جانب سے لاپرواہی بدترین حماقت ہے لیکن اگر وہ خود بیمار رہنے لگتا ہے تو کبھی یہ نہیں کہتا کہ یہ بیماری میری لاپرواہی کا نتیجہ ہے بلکہ ہمیشہ یہی کرتا ہے کہ کام کی کثرت اور مصروفیت نے مجھے بیمار ڈال دیا ہے وہ طرح طرح کی تاویلیں اپنی بیماری کے حق میں ڈھونڈھ کر لاتا ہے اکثر اوقات تو وہ بیوی ہی کو اپنی علالت کا سبب بنا ڈالتا ہے۔

کسی بھی مرد کو ٹٹولئے وہ عورتوں کا شاکی نظر آئے گا ہمیشہ مرد عورت کی بے وفائی اور لاپرواہی کی شکایت کرتا ہے لیکن اسے کبھی بھول کر بھی اسکا خیال نہیں آتا کہ اس نے بھی بہت سی عورتوں کے ساتھ بے وفائی کی ہے اور اپنی لاپرواہی سے بے شمار عورتوں کی جان تک لے لی ہے۔

مرد فطرتاً نہایت ہی فضول خرچ واقع ہوا ہو ہزاروں لاکھوں روپیہ مرد اپنی فضول خرچی پر ضائع کرتے ہیں جب ان کی اس فضول خرچی پر عورتیں اعتراض کرتی ہیں تو یہ فوراً دلیل اور منطق سے ان کو قائل کر دیتے ہیں لیکن اگر عورت ایک پیسہ بھی بیجا صرف کرتی ہے تو کفایت شعاری کا وعظ سنانے لگتا ہے۔

ایک شوہر کو اگر اپنی بیوی سے ذرا سی بھی تکلیف پہونچ جائے تو وہ اس کی ساری عمر کی خدمت کو ایک منٹ میں خاک میں ملا دیتا ہے اور بیوی کو بدترین مجرم قرار دیتا ہے لیکن اگر شوہر ساری عمر بیوی کو تکلیف دیتا رہے تو اسے کبھی بھول کر بھی اپنے ظلم و تشدد کا احساس نہیں ہوتا شاید وہ عورتوں پر زیادتی کرنے کو اپنا پیدائشی حق تصور کرتا ہے۔

ان چند حقائق سے اندازہ لگایا جا سکتا ہو کہ مرد کی فطرت کسقدر تفوق پسند واقع ہوئی ہے اور اسنے اپنی ہستی کو عام انسانوں کی ہستی سے کسقدر بلند و بالا سمجھ رکھا ہے، مرد کی یہ فطرت اور تفوق پسندی ہی اس زمانہ میں عورتوں اور مردوں کے اختلاف کا اصل سبب ہے اور اب ان باتوں کا احساس عورتوں میں اس لئے بڑھ رہا ہے کہ عورتیں پہلے سے زیادہ تعلیمیافتہ ہیں یہ خیال تو غلط ہو کہ مرد اپنی اس فطرت کو بدل سکتا ہو لیکن اگر مرد چاہیں تو انکی کسی حد تک اصلاح ہو سکتی ہے کیا فرزند کا طبقہ اپنی ان کمزوریوں پر غور کرنے کی تکلیف گوارہ کریگا

بچوں کی دنیا

صحت قایم رکھنے کی چند باتیں

از جناب منیر احمد صاحب صدیقی

کبھی تم نے اپنی صحت کے بارے میں غور کیا ہے تم اکثر سست اور بیمار رہتے ہو۔ اگر احتیاط برتتے تو کبھی بیمار نہ ہوتے۔ یہ مطلب نہیں کہ تم سرے سے بیمار نہ ہوتے۔ اجی صاحب بیماری اور تندرستی تو خدا کی طرف سے ہے۔ مگر ہم کیوں اپنی تندرستی قایم رکھنے میں کوتاہی کریں۔

تمہارے اسکول میں صحت قایم رکھنے کے متعلق کتابیں تو ضرور پڑھاتے ہونگے۔ اگر نہ بھی پڑھاتے ہوں تو ماسٹر صاحب ایک آدہ اصول تو بتا ہی دیتے ہوں گے لیکن تم نے کبھی کسی اصول پر عمل بھی کیا۔ بس اس کان سنا، اس کان اڑا دیا اچھا آج ہم تمہیں چند ضروری اور مفید اصول بتاتے ہیں، اگر بھی اس پر عمل بھی کرنا۔

۱۔ اپنا کمرہ ایسا چنو کہ اس میں ہوا اور دھوپ اچھی طرح آسکیں۔

۲۔ کمرے کے آس پاس گڑھا یا اور کوئی چیز ایسی نہ ہو جس میں پانی ٹھر سکے۔ ورنہ مچھر پیدا ہونگے جو ستاستا کر تمہارا ناک میں دم کر دیں گے اور ملیریا بخار کا خطرہ الگ لگا رہے گا۔

۳۔ اپنے کمرے کے قریب کوڑا کرکٹ نہ رہنے دو۔ روز کے روز صاف کرواتے رہو۔ اس سے بھی گندگی پھیلنے اور تندرستی پر خراب اثر پڑنے کا ڈر ہے۔

۴۔ ہمیشہ سادہ غذا کھاؤ اور سادہ کپڑے پہنو۔ غذا پر مکھیاں نہ بیٹھنے دو۔ ان کے ذریعہ جراثیم پھیلتے ہیں۔

۵۔ اپنی ہر چیز کی صفائی کا خاص طور پر خیال رکھو۔

۶۔ دن میں کم سے کم ایک مرتبہ نہایا کرو۔

۷۔ پورے گھر کی ہر روز نہیں تو سراٹھویں دن دسویں دن ضرور صفائی کروا دیا کرو۔ کوڑا کرکٹ گھر سے دور پھنکوا دیا کرو۔

۸۔ رات میں جلد سویا اور صبح سویرے اٹھا کرو

۹۔ سارا دن لکھنے پڑھنے میں نہ گذارو۔ تھوڑا سا وقت کھیل کود کے لئے بھی نکالو۔ ورنہ صحت پر برا اثر پڑے گا۔

۱۰۔ بہت تیز روشنی میں نہ پڑھا کرو نہ مدھم روشنی میں۔ پڑھتے وقت کتاب کاپی اس طرح رکھو کہ روشنی اس پر پڑے۔ تمہاری آنکھوں پر نہ پڑنے پائے۔

۱۱۔ اپنے دانتوں اور آنکھوں کی خاص طور پر حفاظت کیا کرو۔ یہ بڑی نعمتیں ہیں۔

اگر تم نے اوپر کی ان باتوں پر عمل کیا تو خدا کے فضل سے تمہاری صحت اچھی رہے گی۔ اور بیماری پاس نہ پھٹکے گی۔

پردۂ فلم

فلم کی تاریخ

از جناب اے۔ ایچ حنفی صاحب لکھنوی

فی زمانہ سینما کی مقبولیت کا جو عالم ہے وہ کسی ہوشمند کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ فلم کے ابتدائی دور کو دیکھتے ہوئے اب تک یہ رفتہ رفتہ انسانی تمدن و معاشرت پر ایسا حاوی ہو گیا کہ آج اس نے اپنی موثر طاقت کے بل پر انسان کو مجبور کر دیا کہ وہ اسے اپنی زندگی کا ایک جزو اعظم تسلیم کر کے زندگی کے ہر شعبہ میں اس کو اپنا رہبر بنالے۔ چنانچہ آج ہندوستان کی اقتصادی دنیا میں فلم کو جو نمایاں مقبولیت حاصل ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ غیر ممالک کے علاوہ اگر ہندوستان میں کوئی کاروبار اسوقت چل رہا ہے۔ تو وہ فلم سازی، فلم کی تقسیم اور فلم کی نمایش ہے۔ اگرچہ ہم نے کسی فلم کمپنی یا ڈسٹری بیوٹنگ آفس میں جاکر حسابات کی جانچ نہیں کی۔ تاہم سینما گھروں کی ترقی اور ہندوستانی فلموں کی مقبولیت اس ثبوت میں بہترین دلیل ہو سکتی ہے۔

انیسویں صدی عیسوی میں میجک لینٹرن ایجاد کی گئی۔ اس وقت اس کی مدد سے پردوں پر صرف سفید سلائڈ دکھائے جاتے تھے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد رنگین سلائڈ دکھائے جانے لگے تھے۔ لیکن جب ۱۸۶۵ء میں مسٹر پارکر نے سلولائڈ ایجاد کی تو اس کا استعمال محض فوٹو گرافی کے کام کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوا اور پھر تھوڑے عرصہ تک کوشش کرنے کے بعد ۱۸۸۸ء میں مسٹر ہینی بال نے سلولائڈ کے فیتے تیار کر لئے لیکن بعض کا قول ہے کہ سلولائڈ کو فیتے کی صورت میں لانے والے مسٹر ایسٹ مین تھے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے کہ فلم (اور فلمسازی) کے ناخدا اور اس کے موجد اہل یوروپ ہیں۔ پھر اس کے بعد نیو یارک نے اپنا قدم اٹھایا اور اس نے کئی فلم ساز کمپنیوں کا افتتاح کیا۔ جس کی اتباع اٹلی والوں نے بھی کی۔ اور انہوں نے بھی چند چھوٹی چھوٹی فلم کمپنیاں قایم کر دیں۔ کیونکہ رقص و سرود کا گرم بازار دلچسپیوں سے خالی نہ تھا یہی وجہ تھی کہ امریکہ بھی بیدار ہوا۔ اور اپنی عظمت و توقیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس نے بھی ۲۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء میں بڑے پیمانہ پر ایک فلم ساز کمپنی کی بنیاد ڈالی۔ جس کے روح رواں مسٹر ہارسلے تھے۔ چنانچہ اسٹیڈیو کے بارے میں بھی سنا جاتا ہے کہ سب سے پہلا نگار خانہ ہالی ووڈ (امریکہ) میں ۱۹۱۱ء میں کرنل سلنگ نے تعمیر کرایا تھا۔ افتتاح کے چند ہی سال بعد آرتھر جانسن میری پکفورڈ اور ڈیبی ڈیو گر جیسی مشہور ترین ہستیاں بھی ہالی ووڈ میں آگئیں۔ آگے آئے پر ایک دوسری فلم ساز کمپنی ۱۹۱۲ء میں "اسپیل فلم کمپنی" کے نام سے قایم کی گئی۔ جس کا سب سے پہلا خاموش فلم "دی اسکارٹ میں" تھا۔ امریکہ کی اس مزید ترقی کو دیکھکر نیو یارک کی بھی تمام کمپنیاں ہالی ووڈ میں چلی آئیں۔

ہندوستان میں فلم کی ابتدا: اب ہمیں تحقیق ہے کہ ہندوستان میں فلم کی ابتدا کس سنہ عیسوی سے ہوتی ہے۔ کیونکہ انیسویں صدی عیسوی تک تو کوئی شخص فلم کے نام سے بھی واقف نہ تھا تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں فلم سازی کی ابتدا ۱۹۱۲ء سے ہوئی تھی۔ مسٹر فالکے جو ایک تجربہ کار فلم ساز کی حیثیت رکھتے تھے۔ انہوں نے بمبئی میں پہلی فلمساز کمپنی "دی ہندوستان" فلم کمپنی کے نام سے قایم کی تھی۔ ان کے ساتھ کام کرنے والے انکے ہم مذہب اور دیگر مہاراشٹری برہمن تھے۔ اس کمپنی کا اسٹوڈیو ناسک (احاطہ بمبئی) میں تھا۔ لیکن دفاتر بمبئی ہی میں تھے۔ اس کمپنی نے سب سے پہلے مذہبی فلمیں بنائی تھیں۔

بنگال میں فلم کا آغاز: بنگال میں فلم کا آغاز ۱۹۱۸ء سے ہوا۔ یہاں کی سب سے پہلی کمپنی "اروڑا فلم کمپنی" تھی جس نے اپنا پہلا فلم "رتناکر" بنا کر بنگال میں فلمسازی کی ابتدا کی تھی۔ اس کے بعد مدن تھیٹرز نے فلمسازی کی طرف اپنا قدم بڑھایا۔

ناطق فلموں کا رواج: ابھی خاموش فلموں کی صنعت ترقی کی منزلیں طے نہ کرنے پائی تھیں کہ متکلم فلموں کی ابتدا ہو گئی۔ جس نے فلمسازوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیا اور اس کے آغاز کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی فلم انڈسٹری میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا۔ چنانچہ ہندوستان میں ناطقات کی ابتدا ۱۹۳۱ء میں پہلے ناطق فلم "عالم آرا" سے ہوئی ہے۔ جسے تیار کرنے کا فخر امپیریل فلم کمپنی بمبئی کو حاصل ہے اس کے بعد بنگال میں مدن تھیٹرز نے دوسری متکلم فلم "شیریں فرہاد" بنایا تھا۔ اب تو تقریباً ہندوستان کی ہر فلم ساز کمپنی ناطق فلمیں بنانے میں معروف ہے۔

سینما گھر: دنیا میں سب سے پہلا سینما ہاؤس لندن میں ۱۹۱۰ء میں بنایا گیا تھا۔

اقوال زریں

عاجزی بلندی کے سر کو اونچا کرتی ہے اور غرور انسان کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

میٹھی زبان سے مطلب نکل آتا ہے اور تیز مزاج والا ہمیشہ خراب رہتا ہے۔

نرمی برتنے سے دشمن بھی دوست بن جاتا ہے لیکن سختی سے دوست بھی دشمن ہو جاتا ہے۔

بزرگ، اور نیک لوگ دوسروں کے ظلم وستم اٹھاتے ہیں، اور خود دوسروں پر رحم اور مہربانی کرتے ہیں۔

جو چیز کہ تم اپنے واسطے پسند کرتے ہو، دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو۔

دنیا کی نگاہوں اس شخص کی کچھ وقعت نہیں جو خود بڑا بنتا ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے۔

ہمت اور استقلال ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

مجبوری کا دوسرا نام شکر ہے۔

موج تبسم

مجسٹریٹ (ملزم سے) دیکھو جی تم نے تھانیدار صاحب موجودہ عدالت کے سر بازار ایک جوتہ سر پر مارا ہے لہذا تم کو پندرہ روپیہ جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔

ملزم (سر عدالت تھانیدار کے ایک جوتہ اور لگاتے ہوئے) یہ لیجئے حضور تیس روپیہ حاضر ہیں۔

مسافر گارڈ صاحب کیا گاڑی میں اتنی دیر ہے کہ میں ذرا ٹی اسٹال سے ایک پیالی چائے جاکر لے آؤں۔

گارڈ جی اس کا آپکو پورا یقین دلانے کے لئے میں بھی آپ کے ہمراہ چل سکتا ہوں

شاگرد (استاد سے) جناب ماسٹر صاحب عدالت مذکر ہے یا مؤنث۔؟

استاد عدالت مؤنث ہے۔

شاگرد مجسٹریٹ عام طور سے مذکر ہوتے ہیں

استاد ہاں،، مذکر ہوتے ہیں۔ لیکن عدالت کی کرسی پر بیٹھ کر وہ مؤنث بن جاتے ہیں۔

دلچسپ معلومات

عورتوں کے بچے پیدا نہیں ہونگے

یوروپ کے مختلف ممالک میں آبادی برابر گھٹتی چلی جارہی ہے، پچھلے دنوں ماہرین نسل انسانی کی ایک کمیٹی اس غرض کیلئے مقرر کی گئی تھی جو یہ تحقیقات کرے کہ یوروپ کے ممالک کی آبادی کیوں گھٹ رہی ہے، اس کمیٹی نے آبادی کے گھٹنے کا پہلا سبب تو یہ تبلایا ہے کہ یوروپ کی عورتیں جان بوجھ کر حمل سے بچتی ہیں، کیونکہ وہ بچوں کی پیدائش سے گھبرانے لگی ہیں۔

عورتوں کے حمل سے بچنے کے علاوہ ماہرین کی یہ رائے ہے کہ اب یوروپ کی عورت میں پہلے کی طرح بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی ماہرین کا خیال ہے کہ عورتوں کے مردانہ مشاغل اور مشقت کے کاموں نے ان کے رحم پر اس قدر اثر ڈالا ہے کہ اب یوروپ کی عورتوں کے رحم بچہ کی پیدائش کے قابل ہی نہیں رہے۔

کمیٹی کی رائے ہے کہ اگر یوروپ کی عورتوں کو مردانہ مشاغل اور مشقت کے کاموں سے نہیں روکا گیا تو وہ زمانہ آجائیگا جب یوروپ میں ایک عورت بھی بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں رہے گی۔

افسانہ

بوڑھے ملاح کی کہانی

از محترمہ حجاب اسمٰعیل صاحبہ

میں شکارہ میں بیٹھی ہوئی "نہر رودخانک" کی دلفریبیوں سے کیف اندوز ہو رہی تھی سورج ڈوب رہا تھا اور سورج کی کرنیں "رودخانک" کے پانی میں غسل کر رہی تھیں۔

میں ان دلفریبیوں میں کھوئی ہوئی تھی کہ یکایک حبشی خانہ زاد کی آواز نے چونکا دیا۔

جناب اب واپس چلئے، آفتاب غروب ہو رہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پانی کے راستوں پر ہم بھٹک جائیں۔

بوڑھے ملاح نے ایسے چہرے سے جس پر مسکراہٹ کا شبہ ہو سکتا تھا کہا "راہ سے بھٹکنا ناممکن ہے میں ساٹھ ستر سال سے آبی راستوں کا عادی ہوں"

میں ذرا دیر چپ چاپ ملاح کا چہرہ تکتی رہی جس پر زندگی کے گرم و سرد نے طرح طرح کی جھریاں ڈال رکھی تھیں پھر پوچھا گویا تم قریب قریب ایک صدی سے یہاں رہتے ہو؟"

"جی ہاں،،؟۔

مکان کہیں نہیں خاتون! صنوبر کے ان سایوں کے تلے پڑا رہتا ہوں، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ کہتے ہوئے اس کے ضعیف سینے نے ایک سرد آہ بھری ہے۔

"صنوبر کے سایہ کے نیچے؟" میں نے حیران ہو کر کہا بے پناہ گرمی اور لرزہ دینے والی سردی تمہیں زندگی سے بیزار نہیں کرتی؟ اس کا تمہارے پاس کیا علاج ہے؟"۔

"علاج" اس نے ایک پھیکی ہنسی کے ساتھ کہا "میرے پاس پرانی یادیں ہیں جس کے پاس کوئی یاد ہو اس پر کسی موسم کا اثر نہیں ہوتا، میری دلچسپی یکلخت بڑھ گئی تمہارا ماضی تو افسانوں سے لبریز معلوم ہوتا ہے"

مگر بوڑھے نے میری بات کی طرف کوئی توجہ نہیں کی وہ خود ہی خود بڑبڑا رہا تھا مجھے صنوبر کے سایہ تلے رہنا پسند ہے مجھ پر ان سایوں سے چند گھنٹوں کی مفارقت بھی شاق گذرتی ہے جب ہی تو میں شہر میں مزدوری کرنے نہیں جاتا، میں ان سایوں تلے کشتی لئے ادھر ادھر پھرتا رہتا ہوں"۔

کیا تم ہمیں اس راز سے آگاہ کر سکو گے کہ صنوبر کے سایوں سے تمہیں کیوں عشق ہے؟

"میں نے التجا کے لہجے میں پوچھا"

یہ کوئی راز نہیں" اس نے دم توڑتے ہوئے سورج کے مقابل ایک سیاح تصویر بن کر کہا "سب ہی جانتے ہیں کہ مجھے صنوبر کے سایوں سے کیوں محبت ہے اور کیوں میں اپنی زندگی کے آخری سانس ان کے نیچے ختم کرنا چاہتا ہوں"

میں کہنیاں تکیوں پر رکھ کر متوجہ ہو گئی کشتی بہاؤ پر جارہی تھی، بڈھا چپو ہاتھ میں تھامے بے پروائی سے اپنی زندگی کی کہانی کہہ رہا تھا۔

آج سے ستر سال پہلے کا ذکر ہے کہ دنیا میری نظروں میں نوجوان تھی زندگی کی ہر ہر کروٹ میں ہزاروں ہی دلفریبیاں محسوس ہوئی تھیں، میں غریب ملاح تھا ان پہاڑی علاقوں کا ایک خوشحال تاجر تھا، بہار کے موسم میں ایک دن شام کے آسمان پر سنہرا چاند ہنس رہا تھا جب میں اسی رودخانک کے ساحل پر انھیں صنوبر کے سایوں تلے چہل قدمی کے لئے نکل آیا میری نظر ایک پہاڑی حسن کے ایک نادر نمونہ پر پڑی ایک کمسن لڑکی پر جو صنوبر کے سایہ تلے ایک سبز پتھر پر بیٹھی ایک ٹوکری بن رہی تھی مجھ سے تفصیل کی رنگینی نہ مانگئے رات کا اندھیرا اتر آئے گا سمجھ لیجئے میں خود وہاں نہ آیا تھا مجھے وہ قوت وہاں کھینچ لائی تھی جو ہر نوجوان دل کو زندگی کے پھولوں کے درمیان کشاں کشاں لئے پھرتی ہے ہم میں محبت شروع ہو گئی ہم شباب کی ایک رنگین وارفتگی میں باہم محبت کرنے لگے ہم ہر روز انھیں صنوبر کے کانپتے ہوئے سایوں تلے ملتے اور اپنی آرزوئیں ایک دوسرے کے دھڑکتے ہوئے دل سے کہتے، بہت جلد ہماری شادی ہو گئی۔

اسی وقت اچانک صنوبر کے درخت پر سے ایک ناشاد بلبل یکایک چلائی، بوڑھے نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر لرز کر کہا "یہ دیوانہ پرند کیا کہہ رہا ہے یہی نا؟ کہ محبت بہت ظالم چیز ہے؟"

اس بوڑھے کے دل میں یقیناً کبھی شعر کے چشمے ابلتے رہے تھے بوڑھے نے چند ہاتھ چپو کے چلائے اور ایک آہ بھر کر بولا، شادی کے بعد چھ مہینے نہایت سنہرے گذرے پھر ایک نحس خواب نے ہماری زندگی کا رخ پلٹا دیا ایک صبح جونہی میری بیوی نے تکیے پر نیند سے آنکھیں کھولیں، اداس لہجے میں بولی "میں نے ایک ہولناک خواب دیکھا ہے"

میری محبت کی نظروں نے اس سے پوچھا "کیا خواب؟"

کانگریس ورکنگ کمیٹی کا فیصلہ

وارد ہا ۲۲ر دسمبر۔ کل کانگریس ورکنگ کمیٹی نے سیاسی صورت حالات کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس کیا جسمیں لارڈ زٹلینڈ کی مذمت کی گئی اور ظاہر کیا گیا کہ کانگریس نے ہندوستان کی آزادی کے بارے میں برطانوی حکومت کے مقاصد جنگ کی وضاحت کا جو مطالبہ کیا تھا لارڈ زٹلینڈ نے اپنی تقریر سے اسے پیچھے ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ ریزولیوشن میں مذکور ہے کہ کانگریس نے کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی کی جو تجویز پیش کی ہے وہی فرقہ وارانہ سمجھوتہ کا آخری راستہ ہے۔ کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی میں اقلیتوں کی پوری پوری نمایندگی ہوگی، اور جہاں ضروری ہوگا۔ جداگانہ انتخاب کا بھی موقع دیا جائیگا۔ اقلیتوں کے حقوق کا ان کے اطمینان کے مطابق تحفظ کیا جائے گا اور اگر کسی معاملہ میں باہمی اختلاف ہوگا تو اسے غیر جانبدار ٹریبونل کے سپرد کر دیا جائیگا۔ سول نافرمانی کو کانگریس کے مطالبہ کے پس پشت "آخری طاقت" بتلاتے ہوئے ورکنگ کمیٹی نے کانگریس کمیٹیوں سے مطالبہ کیا ہو کہ تعمیری پروگرام کو تقویت پہونچا کر تیار ہو جاؤ تاکہ وقت آنے پر ہر قسم کی قربانیاں پیش کر سکو۔ ورکنگ کمیٹی نے یوم آزادی کے عہد نامے کی ترمیم شدہ عبارت بھی شائع کی ہے جسمیں تعمیری پروگرام اور کانگریس کی پالیسی اور اصولوں میں ڈسپلن قائم رکھنے پر زور دیا گیا ہے۔

فرقہ وارانہ سمجھوتہ کا واحد حل

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:-

"وزیر ہند نے حال ہی میں جو تقریر کی تھی ورکنگ کمیٹی نے اسے افسوس کے ساتھ پڑھا انھوں نے فرقہ وارانہ مسئلہ کا جو حوالہ دیا ہو محض اسکا مقصد یہ ہو کہ اصل معاملہ پر وہ ڈال دیا جائے اور اس حقیقی مسئلہ کی طرف سے عوام کی توجہ ہٹادی جائے کہ برطانوی حکومت بالخصوص ہندوستان کی آزادی کے بارے میں اپنے مقاصد کی وضاحت کرنے میں ناکام رہی ہو۔ ورکنگ کمیٹی کی رائے مین فرقہ وارانہ مسئلہ اسوقت تک قابل اطمینان طریقہ پر حل نہیں ہوگا جب تک کہ مختلف پارٹیاں تیسرے فریق کی طرف دیکھ رہی ہیں اور اس کی حمایت سے وہ مخصوص حقوق حاصل کرنیکی توقع کرتی ہین حالانکہ یہ سب کچھ قوم کی ہی قیمت پر ہوگا۔ غیر ملکی حکومت کی وجہ سے ملک کے باشندوں میں پھوٹ ہو۔

کانگریس نے قوم کے مختلف اجزا کو متحد کرنے کی ضرورت کو کبھی نہیں چھپایا ہے۔ کانگریس ہی ایک ایسی جماعت ہو جس نے اپنی قومی نوعیت کو برقرار رکھنے کے لیے متواتر اتحاد کے لیے کوشش کی ہو اور اسے ان کوششوں میں کامیابی بھی ہو چکی ہے۔ ورکنگ کمیٹی کو یقین ہو کہ غیر ملکی راج کے مکمل خاتمہ پر ہی دیر پا اتحاد ہوگا۔ کمیٹی کے پچھلے اجلاس کے بعد سے جو حالات رونما ہوئے ہیں انھوں نے اس رائے کی تصدیق کر دی ہے۔ ورکنگ کمیٹی کو معلوم ہے کہ اگر مختلف فرقوں میں جھگڑے رہے تو ہندوستان کی آزادی برقرار نہیں رکھی جاسکتی۔ برطانوی حکومت جو فرقہ وارانہ سوال اٹھارہی ہے اسمین یہ امر پوشیدہ ہے کہ وہ طاقت کو چھوڑنا نہیں چاہتی۔

کانگریس کی تجویز کی ہوئی کانسٹی ٹیونٹ اسمبلی فرقہ وارانہ مسئلہ کے آخری حل کا واحد راستہ ہو اس تجویز میں یہ بھی خیال موجود ہو کہ اقلیتون کو پوری پوری نمایندگی دی جائے گی اور جہاں ضروری ہوگا جداگانہ انتخاب کا بھی موقع دیا جائے گا۔

کانگریس کی طرف سے پہلے بھی یہ امر واضح کیا جاچکا ہو کہ اقلیتون کے حقوق کی ان کے اطمینان کے مطابق حفاظت کی جائے گی اور اگر کسی مسئلہ پر باہمی اختلاف ہوا تو اسے ایک غیر جانبدارانہ ٹریبونل کے سپرد کیا جائے گا۔

کانگریس مین محسوس کرتے ہیں کہ سخت کام کے بغیر آزادی حاصل نہیں ہو سکتی کیونکہ کانگریس اہنسا تک رہنے کا عہد کر چکی ہے لہذا اس کے پس پشت سول نافرمانی کی آخری طاقت ہے جو ستیہ آگرہ کا ایک جزو ہو ستیہ آگرہ کے یہ معنی ہیں کہ سب کے ساتھ اور بالخصوص مخالفوں کے ساتھ نیک اعتمادی برتی جائے اسیلے نیک اعتمادی کو تلاش کرنا اور اسکو تقویت پہونچانا ہر کانگریسین کا فرض ہے کھدر کے پروگرام کی کامیابی اہنسا۔ اتحاد اور اقتصادی آزادی کی تسلیم شدہ علامت ہے ورکنگ کمیٹی کو امید ہے کہ کانگریس کمیٹیاں تعمیری پروگرام کو تقویت پہونچا کر اپنے آپ کو قربانی کے لیے موزوں ثابت کرین گی۔

یوم آزادی

کانگریس ورکنگ کمیٹی نے یوم آزادی کے متعلق مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے:-

کانگریس ورکنگ کمیٹی تمام کانگریس کمیٹیون کانگریسمینوں اور ملک کی توجہ اس ضرورت کیطرف مبذول کرتی ہو۔ کہ ۲۶ر جنوری ۱۹۴۰ء کو موزوں اور مناسب سنجیدگی کے ساتھ یوم آزادی منایا جائے ۱۹۳۰ء سے یہ دن تمام ملک میں باقاعدگی سے منایا جاتا ہو اور یہ ہماری جدوجہد آزادی میں ایک سنگ نشان بن گیا ہے آج کل جن نازک حالات سے ہندوستان اور دنیا گذر رہی ہے اور ہماری جدوجہد آزادی زیادہ شدید شکل میں جاری ہوجانے کا جو امکان پیدا ہو گیا ہو اسکی وجہ سے آئندہ یوم آزادی کے ساتھ ایک خاص اہمیت وابستہ ہے لہذا اسدن نہ صرف ہماری خواہش آزادی کا اعلان ہونا چاہیے بلکہ جدوجہد کے لیے تیاری کا اظہار اور تنظیم عمل کا اعلان ہونا چاہیے اس لیے ورکنگ کمیٹی تمام کانگریس کمیٹیون اور انفرادی کانگریس مینوں کو حکم دیتی ہے کہ یوم آزادی منانے کے لئے جو عام جلسے کیے جائیں ان مین حاضرین جلسہ سے مندرجہ ذیل عہد لیا جائے اگر وہ بیمار ہوں یا اور کسی جسمانی تکلیف کی وجہ سے جلسہ میں شریک نہ ہو سکتے ہوں تو انھیں اپنے گھروں مین انفرادی یا اجتماعی طور پر عہد کر لیا جائے۔ ورکنگ کمیٹی کانگریس کمیٹیون اور انفرادی کانگریس مینوں کو ہدایت کرتی ہے کہ اس سلسلہ مین جو جلسے ہوں ان کی اطلاع اپنی صوبہ کانگریس کمیٹی کو دی جائے اور انفرادی یا اجتماعی طور پر جو عہد کیے جائیں ان کے بارے میں بھی اطلاع دے دی جائے۔ کمیٹی امید کرتی ہے کہ جن لوگون کو عہد نامے کی عبارت پر اعتقاد نہ ہو وہ محض ضابطہ پوری کے لئے عہد نہیں کرین گے جن کانگریس مینون کو مقررہ عہد نامے پر اعتقاد نہیں ہو انہیں اپنی نامنظوری اور وجوہات سے صوبہ کانگریس کمیٹی کو اطلاع دے دینی چاہیئے اور ساتھ ہی اپنا نام و پتہ بھی لکھ دینا چاہیئے اس اطلاع کی اسیلے ضرورت نہیں ہے کہ ان لوگون کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی کی جائے گی بلکہ اس طریقہ سے یہ معلوم کرنا مقصود ہو کہ عہد نامے کے کون کونسے حصے پر کیا کیا اختلاف ہے ورکنگ کمیٹی ان کانگریس مینون پر عہد نامے تھوپنا نہیں چاہتی جو اسے ناپسند کرتے ہوں اہنسا تمک جماعت مین بالجبر کوئی کام نہیں کرایا جاسکتا سول نافرمانی شروع کرنے کے لیے ضرورت اس بات کی ہو کہ ڈسپلن میں رہ کر اسکی شرطون کو پورا کیا جائے۔

ترمیم شدہ عہد نامہ

ورکنگ کمیٹی نے یوم آزادی کے متعلق ایک دوسرا ریزولیوشن پاس کیا ہے جسمیں تمام کانگریس مینون سے مطالبہ کیا گیا ہو کہ ۲۶ر جنوری ۱۹۴۰ء کو سارے ملک مین یوم آزادی منایا جائے اور عام جلسوں یا پرائیوٹ مقامات پر مندرجہ ذیل عہد لیا جائے:

ہمیں یقین ہے کہ آزادی اور اپنی محنت کے پھلون سے لطف اندوز ہونا اور ضروریات زندگی حاصل کرنا ہندوستان کے باشندون کا لاینفک حق ہو تاکہ اس سے انھیں ترقی کرنے کا پورا موقعہ ملسکے ہم یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ اگر کوئی حکومت عوام کو ان کے حقوق سے محروم کرے اور ان پر سختیاں کرے تو لوگون کو یہ بھی حق پہونچتا ہے کہ وہ اس حکومت کو تبدیل کر دین یا اس کا خاتمہ کر دیں۔ ہندوستان مین برطانوی حکومت نے نہ صرف یہاں کے باشندون کو آزادی سے محروم کیا ہے بلکہ ایسے صوبوں پر اپنی بنیادیں رکھی ہیں جسکی وجہ سے عوام سے ناجائز فائدہ اٹھایا جارہا ہے اور ہندوستان اقتصادی سیاسی، تمدنی اور روحانی طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اسیلے ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کو برطانیہ کے ساتھ قطع تعلق کرکے پورن سوراج حاصل کرنا چاہیے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ آزادی حاصل کرنیکا موثر طریقہ تشدد نہیں ہے ہندوستان نے پرامن اور جائز طریقون پر چل کر طاقت حاصل کر لی ہے اور خود اعتمادی کا جذبہ پیدا ہو چکا ہو اور وہ سوراج کا ایک طویل راستہ طے کر چکا ہو اور انھیں طریقون سے وابستہ رہ کر ہمارا ملک آزادی حاصل کرے گا۔ ہم ہندوستان کی آزادی کا ازسرنو عہد کرتے ہیں اور صاف اور پاک دلی کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ پورن سوراج حاصل کرنے تک اہنسا تمک طریقہ پر جدوجہد آزادی جاری رکھیں گے۔ ہمین یقین ہے کہ عموماً اہنسا تمک کارروائی اور خصوصاً ضابطہ رہتے اہنسا تمک کارروائی کی تیاری لینے کیلیے یہ ضروری ہے کہ کھادی۔ فرقہ وارانہ اتحاد اور اچھوت چھات کو دور کرنے کے تعمیری پروگرام کو کامیاب بنایا جائے۔ ہم بلا امتیاز مذہب و ملت اپنے تمام ساتھیوں میں نیک اعتمادی کو پھیلانے کے موقعون کی تلاش میں رہیں گے ہندوستان کے سات لاکھ دیہات کو از سر نو زندگی دینے اور عوام کی خوفناک غربت کو دور کرنیکے لیے چرخہ اور کھادی تعمیری پروگرام کے لازمی جزو ہیں۔ لہذا ہم باقاعدہ چرخہ کاتیں گے اور اپنی ذاتی ضروریات کے لیے کھادی کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا استعمال نہیں کریں گے اور جہاں تک ممکن ہو سکے گا صرف دیہات کی بنی ہوئی چیزیں استعمال مین لائیں گے اور دوسرون کو ایسا کرنے کی ترغیب دینے کی کوشش کرین گے ہم عہد کرتے ہیں۔ کہ کانگریس کے اصولون اور پالیسی پر ڈسپلن کے اندر رہ کر عمل کریں گے اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی کو دوبارہ شروع کرنے کے لیے کانگریس کی طرف سے جب بھی پکار آئے گی اس کا جواب دینے کے لیے ہر وقت تیار رہیں گے۔

۴ سرحدی بدمعاش گرفتار

بنوں ۲۰ر دسمبر۔ علاقہ کو پولیس نے چھاپہ مار ان کے ساتھ سرحدی فوجی چوکی کے ملازم بھی تھے ۴ بدمعاش ملے جن کے پاس بندوقین وغیرہ بھی تھیں۔

ہندوستان سے مال کی سپلائی

نئی دہلی۔ ۲۰ر دسمبر۔ کس طرح ہندوستان کی صنعت روز کے اندر فولادی مال سپلائی کرنے کے لیے ۲۴ لاکھ روپیہ کا آرڈر مل گیا ہو۔ یہ اس بات کا ایک اور ثبوت ہو کہ وار سپلائی بورڈ اور صنعتی لیڈر مل کر کام کر رہے ہیں۔ یہ فولادی مال مصر جائے گا۔ آسٹریلیا اور ہندوستان میں مقابلہ تھا۔

گذشتہ چار ہفتے کے اندر تقریباً ۵۰ لاکھ روپیہ کے آرڈر ہندوستان کو مل چکے ہیں۔ اس میں ۱۵ لاکھ گز خاکی ڈرل ہے جو کہ جنوبی افریقہ گئی ہے سپلائی بورڈ نے ان کا مال تیار کرنے والی تمام ملون کا مال جنگ کے لیے لے لیا ہے اور وہ روئی کے کرگھون کو اونی مال تیار کرنے کیلیے تبدیل کر رہی ہیں صنعت کرگھ بھی ترقی کر رہی ہے۔

ایک دلچسپ اور اہم ترقی یہ ہوئی ہے کہ ردی روئی سے بوریاں تیار کی گئی ہیں۔ یہ مال پرائیوٹ طور پر تیار کیا گیا ہے۔

جوٹ کا مال سپلائی کرنے میں ہندوستان کا نمبر دنیا میں سب سے اول ہے۔ اس صنعت کی کافی ترقی ہورہی ہے اور مال تیار کیا جارہا ہے۔

ہندوستان میں دیسی طریقوں پر ادویات تیار کرنے کے متعلق تحقیقات کی جارہی ہے۔

مہاتما گاندھی کی طرف سے ایک انگریز کے خط کا جواب

بمبئی ۲۴ دسمبر۔ مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن میں ایک مغربی دوست کے خط کے جواب میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں جنگ کے متعلق اپنے نظریہ کی وضاحت کی ہے۔ مہاتما جی اس مضمون میں فرماتے ہیں کہ ہم دنیا کے ٹھکرائے اور لٹے ہوئے لوگ ہیں۔ ہم جرمنوں کی فتح کو گوارہ نہیں کر سکتے۔ اور مجھے خوف ہے کہ اگر اسوقت اس کی مزاحمت میں ہم اپنا حصہ ادا کرنے سے قاصر رہے اور جرمنی کو فتح ہوئی تو ہم اس کے لئے اپنے اخلاقی ذمہ داری سے مبرا نہیں ہو سکتے۔ مہاتما جی فرماتے ہیں۔

میں اپنے پرانے وہم پر (اگر اسے وہم کہا جا سکے) سختی سے قائم ہوں جب مجھے کسی اخلاقی پہلو کے معاملہ پر شبہ ہو جائے تو میں قرعہ اندازی کرتا ہوں اور ایشور کی رہنمائی کا مطالعہ کرتا ہوں۔ میرے پاس کوئی اور سائنٹفک طریقہ نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ میں اختیارات مخصوص کو ایشور پر مشتمل سمجھوں۔ میرے خیال میں یہ ایک سائنٹفک طریقہ ہے موجودہ سانحہ میں بھی ایک طرح کی قرعہ اندازی میں مبتلا ہوں۔ اگر میری بات چلتی تو آپ جانتے ہی ہیں کہ کیا ہوتا لیکن ایسا نہ ہوتا تھا۔ کانگریس کا طریقہ غیر اخلاقی تو خیر ہے ہی نہیں بلکہ واحد اخلاقی طریقہ ہے۔ اس لئے میں نے اپنے آپ کو کانگریس کے ساتھ رکھا۔ میرا مقصد یہ تھا اور اب بھی یہی ہے کہ اہنسا تمک طریقہ کو جاری رکھا جائے۔ یہ بات میری تجویز میں بھی تھی۔ کانگریس نے اس تاویل کے لئے گنجایش تو چھوڑ رکھی ہے جو آپ نے کی ہے۔ لیکن اس نے کوئی شرط نہیں عاید کی ہے۔ یہ بھی ایک قرعہ اندازی ہے کانگریس کہتی ہے کہ اگر برطانیہ کا ارادہ پاک ہے تو ہم کو دے پرلتے ہیں۔ اس ارادے کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے متعلق برطانیہ کے منصوبے معلوم کئے جائیں۔ اگر ارادہ پاک ہے تو یہ ظاہر ہے کہ ایشور یہ چاہتا ہے کہ کانگریس اپنا تمام زور برطانیہ کی جانب ڈالے۔ "تا کہ آخر کار فتح سب سے زبردست ہتھیاروں کی نہیں بلکہ سب سے زبردست کاز کی ہو۔ آپ جو بات چاہتے ہیں وہ تو برطانیہ کے قابو کی بات ہے۔ برطانیہ کو روپے اور آدمیوں کی ضرورت ہے۔ کانگریس ان کے حصول کے لئے تشدد کو برداشت نہ کرے گی۔ یہ ہمیں فرض کر لینا چاہئے کہ تشدد کے طور پر برطانیہ کو ہندوستان سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور اہنسا تمک نظریہ سے جو میرے نزدیک صادق بلحاظ نظریہ ہے۔ کانگریس کے لئے یہ خلاف اخلاق ہوگا کہ وہ اپنی اخلاقی مدد برطانیہ کو اس صورت میں دے کہ برطانیہ کی اخلاقی پوزیشن واضح ہو جائے۔ آپ جس طرح نازی ازم کے متعلق ایک قانون پیش کرتے ہیں میں ایسا نہیں کرتا۔ جرمن بھی اسی قدر انسان ہیں جیسے آپ ہیں یا میں ہوں۔ نازی ازم بھی اور بہت سے ازم کی طرح آجکل کا کھلونا ہے اور جو ان سب کا حشر ہوگا وہی اس کا بھی ہوگا۔

میرا خیال ہے کہ میں آپ کے اور اپنے درمیان امتیاز دیکھ سکتا ہوں۔ آپ ایک مغربی ہونے کی حیثیت سے عقل کو عقیدہ کا ماتحت نہیں بنا سکتے ہیں۔ میں ایک ہندوستانی کی حیثیت سے عقیدہ کو عقل کے ماتحت نہیں کر سکتا۔ چاہے میرا ارادہ بھی کیوں نہ کر دوں آپ پر ماتما کو اپنی بدھی (عقل) سے رجھانا چاہتے ہیں میں ایسا نہ کرونگا۔ کیونکہ گیتا نے کہا ہے کہ پرماتما پانچواں نامعلوم فیصلہ کن عنصر ہے۔ باوجود ہمارے ذہنی اختلافات کے ہمارے دل ہمیشہ ایک رہے ہیں اور ایک رہیں گے۔

عربوں اور انگریزوں کے خوشگوار تعلقات

دہلی ۲۳ دسمبر۔ نئی دہلی میں یروشلم سے حسب ذیل مضمون کا ایک تار موصول ہوا ہے:۔

کل برطانی رجمنٹ مقیم آگرونے قریب جمار کے دیہاتوں کے ۵۵ مختاروں کو دعوت دی۔ طعام سے فراغت حاصل کر کے اور موسم کے مطابق اس خاص موقع پر ایک بھیڑ ذبح ہونے کے بعد رجمنٹ کے کرنل نے مہمانوں کو مخاطب کر کے ہوئے کہا "میں نے آپ کو اس لئے مدعو کیا ہے کہ ہم اپنے تعلقات کو جو بعض اوقات خراب ہو گئے ہیں از سر نو خوشگوار کر لیں۔ مجھے امید ہے کہ اہل عرب ہمیں اپنا دوست سمجھیں گے۔ اس مجمع کی ایک تصویر رجمنٹ کے میوزیم میں رکھی جائے گی۔ اور اس کی ایک ایک نقل ہر مختار کو یادگار کے طور پر تحفہ میں دی جائے گی"۔

اس تقریر کے جواب میں سب سے پرانے مختار نے کہا کہ "عربوں کے دستور کے مطابق دعوتیں دوستوں کے درمیان ہوتی ہیں جو لوگ اب تک لڑ رہے تھے انہیں بھی اب صلح کر لینی چاہئے۔ تصویر ہمیں اپنی دوستی کی یاد دلاتی رہے گی۔ میں آپ کے سب کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں۔

اس کامیاب اور یادگار موقع کے اختتام پر سینما دکھایا گیا۔ عربی گانے سنائے گئے۔ اور آتشبازی چھوڑی گئی۔

پریس نوٹ

نئی دہلی ۲۳ دسمبر۔ ہز ہائی نس ریجنٹ اور وزرائے تبت نے ہز مجسٹی کی حکومت اور دوسرے برطانی حکام کو اس مضمون کا ایک پیغام بھیجا ہے کہ انہوں نے جنگ جلد ختم ہونے اور عالم انسانی کو دوبارہ امن و مسرت کی زندگی واپس ملنے کے لئے مذہبی فریضے ادا کرنے کا

برطانیہ کی موجودہ فوج!

سنہ ۱۹۱۴ء کی فوج سے موازنہ

سنہ ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم سے ایک یا دو سال پیشتر ایک جرمن افسر نے برطانوی افواج کے پیادہ سپاہیوں کے متعلق نہایت حقارت آمیز رائے ظاہر کی۔

اس کے نزدیک یہ پیادہ فوج نہایت کاہل آرام طلب اور ذلیل سی تھی کیونکہ اس کا ساز و سامان بھی اسی قسم کا تھا کہ سپاہیوں کے جوتے ان کی نیت سے نہایت آسانی سے علیحدہ کئے جا سکتے تھے جو یا تو ایک جگہ جمع کر کے پھینک دیئے جاتے تھے یا باربرداری کی گاڑیوں کے ذریعہ لائے جاتے تھے بعد میں اس جرمن افسر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب ان لوگوں سے ہو رہا ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ برطانوی فوج جسمانی طور پر اس لئے عمدہ نہیں ہے کہ اس کے ساز و سامان میں دنیا کے بہترین بار برداری کے وسائل شامل ہیں اور دوسرے ممالک کی افواج کے مقابلے میں برطانی سپاہ کو زیادہ آرام و آسایش فراہم کی جاتی ہے۔

سنہ ۱۹۱۸-۱۹ء کے درمیان جرمن جرنیلوں سے لے کر ناتجربہ کار جرمن سپاہیوں تک کی زبان پر ہماری افواج کے لئے ایک لفظ ضرور تھا۔ بعض اوقات وہ کچھ اور الفاظ سے یاد کرتے تھے لیکن "جان ہار" (ڈٹ) کا لفظ ضرور استعمال کرتے تھے ہنڈن برگ جس کو برطانوی افواج کی اس "معجزانہ" کا ذاتی تجربہ تھا برطانوی افواج کے متعلق لکھتا ہے کہ یہ فوج جنگ کے لئے خوب مضبوط بنائی گئی ہے۔

لوڈن ڈارف نے کبھی سنہ ۱۹۱۷ء کی برطانی فوج کو اس لئے برا نہ سمجھا کہ اس کی افواج کے مقابلہ میں برطانی افواج کے پاس گاڑیاں یا چھکڑے زائد تھے۔ اس نے اپنی تصنیف میں اس امر کی شکایت کی ہے کہ اس کے دشمنوں کو یہ سہولت تھی کہ وہ آسانی سے اپنی فوج کو موٹر لاریوں کے ذریعہ منتقل کر سکتے تھے اور بڑے پیمانہ پر سپاہ کو ان کی قیام گاہوں سے جنگ کے میدان میں لانے اور لے جانے میں موٹر لاریوں کا استعمال کر سکتے تھے۔ جس سے سپاہیوں کی جسمانی اور اخلاقی طاقت پر نہایت خوشگوار اثر پڑتا تھا۔

آج بھی برطانی فوجی پالیسی کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے۔ برطانی فوج میں ہتھیار لاریاں اور چھکڑے ہیں۔ تمام قسم کا اسٹور اور سپلائی موجود ہے کیونکہ ان سے ان کی مشقت میں کفایت کی جا سکتی ہے۔ دوسری حقیقت جس کا علم جرمن افسروں کو گذشتہ جنگ کے تلخ تجربہ اور شکست سے ہوا وہ یہ ہے کہ جن سپاہیوں کو اچھی خوراک ملتی ہے وہ جسمانی مشقت زیادہ دیر تک کر سکتے ہیں بہ نسبت ان سپاہیوں کے جو نیم فاقہ کش ہیں جیسا کہ سنہ ۱۹۱۸ء کی ابتدا ہی سے جرمن سپاہی تھے۔

آجکل کے زمانے میں جب کہ پٹرول کا اتنا استعمال ہوتا ہے یہ حماقت ہے کہ لڑنے والے سپاہیوں کے اوپر فضول بوجھ لادا جائے۔ برطانی سپاہ کا نیا ساز و سامان اس قسم کا رکھا گیا ہے کہ ہر سپاہی لڑائی کے وقت تمام زائد بوجھ علیحدہ کر سکے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ برطانوی سپاہی بہت کمزور ہوتا ہے۔ اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ برطانوی سپاہی کو گدھا نہیں سمجھا جاتا۔ اس میں شک نہیں کہ گدھا بہت جفاکش ہوتا ہے لیکن وہ اسوقت تیزی اور چستی دکھاتا ہے۔ جب وہ لاتیں مارتا ہے۔ بلاشبہ لاتیں صحیح آدمیوں کے نہیں لگتیں۔ برطانوی فوج یہ بہتر سمجھتی ہے کہ اس کے افراد کو عقلمند اور ذی ہوش افراد کی طرح کام میں لایا جائے اور جو نہایت عمدہ طریقہ پر اس لئے لڑیں گے کہ ان کے ساتھ اس موقع پر جب کہ جنگی ضروریات اجازت دیں بہتر سلوک کیا جاتا ہے۔

جو لوگ اس وہم میں مبتلا ہیں کہ برطانی سپاہی پہلے کے مقابلہ میں کمزور ہے تو انکو چاہیئے کہ ان نوجوان سپاہیوں کی رائے لیں جنہیں ۲۵ سال قبل اس قسم کے برطانوی سپاہیوں کا گولی پالی کی جگہ میں ذاتی تجربہ اور علم ہے۔

برطانوی فوج میں جو آدمی آجکل ہیں وہ ان ہی لوگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے اپنی جفاکشی اور طاقت کا مظاہرہ پاشنڈیل کی کیچڑ اور بغداد کی ریت میں کیا تھا لیکن جن لوگوں نے سنہ ۱۹۱۴ء کی فوج دیکھی تھی اور موجودہ فوج کو اچھی طرح دیکھا ہے وہ بلاشبہ یہی رائے قائم کریں گے کہ جسمانی طاقت اور مستعدی کے اعتبار سے موجودہ سپاہی اپنے آبا و اجداد سے بہتر ہیں۔ سنہ ۱۹۱۴ء کے مقابلہ میں آجکل کے برطانوی سپاہی بہتر ہیں ان نوجوانوں کو برطانی فوج نے خوب مضبوط بنا دیا ہے۔ جو زبردست حملہ کر سکتے ہیں۔

سبھاش بابو سے پابندی اٹھائیے

شانتی نکیتن ۲۵ دسمبر۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے مہاتما گاندھی سے واردھا کو ایک تار بھیجکر یہ اپیل کی ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس پر سے پابندی اٹھالی جائے کیونکہ موجودہ موقع پر کانگریس کو ایک متحدہ محاذ پیش کرنے کی ضرورت ہے اور اس وقت دونوں بازوؤں میں صلح ہونے کی سخت ضرورت ہے۔

اسٹالن سے ہٹلر کا انکار

ایمسٹرڈم ۲۵ دسمبر۔ اس قسم کی خبریں آرہی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ڈکٹیٹر اسٹالن نے فنلینڈ میں فتح حاصل کرنے کے لئے جرمنی سے امداد طلب کی تھی۔

ایک بیان یہ ہے کہ روسی حکومت نے فنلینڈ کی بحری ناکہ بندی کے لئے ۲ جرمن جنگی جہاز مانگے تھے مگر جرمنی کے بحری محکمہ نے یہ امداد دینے سے کورا انکار کر دیا۔

گورنر بمبئی کے پاس لیگی ڈیپوٹیشن

احمد آباد ۲۴ دسمبر۔ احمد آباد ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کا ایک ڈیپوٹیشن آج گورنر بمبئی سے ملا۔ اور بیان کیا کہ گذشتہ ڈھائی سال میں ہم پر کانگریسی حکومت نے بہت زیادتیاں کی ہیں۔ گورنر صوبہ نے تحقیقات کا وعدہ کیا ہے۔

بڑے دن پر صلح کا پیغام

نیویارک ۲۴ دسمبر۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے مسٹر میرن ٹائلر کو جو کہ یو۔ ایس سٹیل کارپوریشن کے سابق چیرمین اور پناہ گزینوں کے انٹرنیشنل کمیٹی کے سرکردہ ممبر ہیں۔ پاپائے روم کے یہاں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کے نمایندوں کا بیان ہے کہ اس تقرر کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حکومت امریکہ نے پوپ کے یہاں اپنی سفارتی نمایندگی بحال کر دی ہے جو سنہ ۱۸۶۸ء میں ختم ہو گئی تھی۔

اخبار "نیویارک ٹائمز" واشنگٹن کی اطلاع ہے کہ مبصروں کا یہ خیال ہے کہ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے یہ تقرر صلح کرانے کے لئے نئی کوشش کرنے کی تیاری کے سلسلہ میں کیا ہے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ واشنگٹن کے بہت سے سیاستدانوں کی رائے ہے کہ اگر موسم بہار تک لڑائی بند نہ ہوئی تو یورپ میں لڑائی کی مشین بے دریغ چلے گی۔ اور گھمسان ہو جائے گا۔ مسٹر ٹائلر کے تقرر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دو بڑے لیڈر ایک ساتھ ملکر کوشش کریں گے جنگی کوششوں کا اثر اور لوگوں کے مقابلہ میں لڑنے والے ملکوں پر زیادہ پڑے گا۔ بشرطیکہ ان کے اندر کونسل ٹیبل کے چاروں طرف بیٹھنے کی خواہش موجود ہو گی۔

اس تقرر کے ساتھ ساتھ پریزیڈنٹ نے پاپائے روم کے پاس ایک پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس کرسمس پر ان کے پاس مبارکباد کا پیغام بھیجنا نہایت ضروری ہے جبکہ دنیا پر غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کا گیت

کلکتہ ۲۵ دسمبر۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے سنہ ۳۹ء کے کرسمس کے متعلق ایک گیت لکھا ہے کہ لوگ ایک نئی اسپرٹ کے ساتھ پیدا ہوئے ہیں وہ گرجا گھروں میں جمع ہوتے ہیں اور دعا کے بدلے یہ آواز اٹھاتے ہیں کہ مار ڈالو ہلاک کر ڈالو۔ ہاتھ میں صلح و سلامتی کا جام اٹھاتے ہیں اور یہ گاتے ہیں کہ پھینکو اس پیالے کو دور پھینکو۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور آج شانتی نکیتن سے کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

مہاراجہ راج پیپلا کی پیشکش

دہلی ۲۳ دسمبر۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ایک دعوت کے موقع پر مہاراجہ راج پیپلا نے تاج برطانیہ کے ساتھ اپنی وفاداری کا دوبارہ اظہار کرتے ہوئے ایک لاکھ روپیہ کی امداد پیش کی۔ اس رقم کی ادائیگی جنوری آیندہ سے شروع ہو کر ۱۲ قسطوں میں ختم ہو گی اور اس کی پہلی قسط فرانس میں لڑنے والے فوجیوں کے لئے ہو گی۔

لندن ۲۲ دسمبر۔ اوٹاوہ سے سرکاری بیان شائع ہوا ہے کہ یکم ستمبر اور ۱۴ نومبر کے درمیان کینیڈا کی حکومت نے ۔۔۔۔۔ ۱۲ پونڈ کا سامان جنگ خریدنے کا آرڈر دیا۔

ہریجن میں مہاتماجی کا مضمون

بمبئی ۲۳ر دسمبر. مہاتما گاندھی نے اخبار ہریجن کی تازہ ترین اشاعت میں "آزادی" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں آپ نے ایک نامہ نگار کے چند اعتراضات کے جواب دیئے ہیں. مہاتماجی لکھتے ہیں کہ آزادی حاصل ہونے کے بعد ہی ہندوستان میں امن قایم ہو سکتا ہے جب کہ وہ ایسی مجموعے کے خلاف اپنی آزادی کو قایم رکھ سکے گا. مہاتماجی مزید لکھتے ہیں کہ نامہ نگار کے خط سے میں مندرجہ ذیل عبارت نقل کرتا ہوں.

" جب آپ ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ کرتے ہیں تو اس کے بدلے میں کوئی وعدہ نہیں کرتے. کیا آپ یہ نہیں سمجھتے کہ باہمی حصہ داری کے ذریعے لین دین کا جذبہ ظاہر ہوگا اور یہ وعدہ آسانی کے ساتھ کیا جا سکے گا؟ تعاون اور باہمی دارو مدار زندگی کا ایک قانون ہے اگر ہندوستان کو آزادی ہو جائے، تو وہ اسے کسی طرح برقرار نہیں رکھ سکے گا انگلستان اور ہندوستان کی باہمی حصہ داری سے ہماری بہترین امیدیں وابستہ ہیں. اور عام رائے دہی بالغان کے اصول پر کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی معاملہ میں خلط ملط کر کے بدترین بنا دیگی. چند عقلمند لوگ ہی صحیح طور پر کام انجام دے سکتے ہیں.

مہاتماجی کا جواب

پہلی بات تو یہ ہے کہ کانگریس نے آزادی کا مطالبہ نہیں کیا ہے. اس نے تو صرف یہ مانگ پیش کی ہے کہ برطانیہ جنگ کے مقاصد کا اعلان کرے. دوسرے یہ کہ آزادی اسی وقت حاصل ہوگی جب کہ ہندوستان اس کے لئے پوری طرح مضبوط ہو جائے گا. لہذا اس سلسلہ میں کوئی لحاظ نہیں کیا جائے گا. آزادی ایسی چیز نہیں ہے جس کا بازار میں بھاؤ کیا جائے. یہ ایک درجہ ہے. بہر حال اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کنوئیں میں مینڈک، برطانیہ سے اتحاد ہو یا نہ ہو حالانکہ میری امید تو یہی ہے کہ آزاد ہندوستان کا برطانیہ سے اتحاد رہے گا. یہاں تک ہندوستان کی حصول آزادی سے میرا تعلق ہے یہ اہنساتمک طریقوں سے حاصل ہوگی. اور اس سلسلہ میں برطانیہ کے ساتھ باعزت ہی معاہدہ یا سمجھوتہ ہو سکتا ہے.

مجھے نامہ نگار کے اس نقطہ نظر سے اختلاف ہے کہ اگر ہندوستان کو آزادی حاصل بھی ہو جائے تو وہ کسی طرح اسے برقرار نہیں رکھ سکتا. یہ یقیناً ایک اجتماع ضدین ہے. نامہ نگار یہ سمجھتے ہیں کہ گویا آزادی بھی کوئی ایسی چیز ہے جو کوئی دستخط بطور تحفہ دیدے. اسی وجہ سے نامہ نگار نے یہ بات لکھی ہے. ہندوستان کو اسوقت تک آزادی نہیں ملے گی. جب تک کہ وہ تمام دنیا کے مقابلے میں اسے برقرار رکھنے کے قابل نہ ہو جائے. برطانیہ سے اتحاد ہندوستان کے تحفظ کے لئے نہیں بلکہ باہمی فائدے کے لئے ہوگا. جب تک ہندوستان کو کسی مقصد کے لئے بھی برطانوی تحفظ کی ضرورت رہے گی اسوقت تک اس کا درجہ آزادی سے کم ہی رہے گا. اس وقت یورپ کی چھوٹی چھوٹی قوموں میں اس نقلی تحفظ کا جو حشر ہوا ہے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے. بڑی قوموں کی قربانی پر ان کی آزادی کا دارو مدار ہے. میرے نزدیک اس قسم کی آزادی کی کوئی اہمیت نہیں ہے. اگر کوئی سوسائٹی کے بنیادی اصولوں میں کوئی دور ہے تو چھوٹی چھوٹی قوموں کو چاہئے. کہ وہ قربانی کو اپنے درجہ آزادی کی بنیاد قرار دیں. ہندوستان کی اس قسم کی حیثیت سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہوگی ہندوستان کوئی چھوٹا ملک نہیں ہے. اپنے خیال میں یہ کہیں زیادہ بہتر سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کسی کم درجہ چیز کو اپنا مقصد بنا کر مطمئن ہو کر بیٹھ جانے کے بجائے اپنی آزادی حاصل کرنے کے لئے انقلابی طور پر اہنساتمک جنگ میں کود پڑے. ہندوستان میں اسوقت امن قایم ہو سکتا ہے. جبکہ وہ کسی بھی اجتماع کے خلاف اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے قابل بن جائے یہ صرف اہنساتمک اصولوں پر ہی ممکن ہے. ممکن ہو سکتا ہے کہ اس میں ایک عرصہ لگے اور یہ بھی ممکن ہے کہ میری زندگی میں ہندوستان کو یہ درجہ حاصل نہ ہو. اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس میں کئی نسلیں لگ جائیں. مگر میں صبر کے ساتھ اس کا انتظار کر سکتا ہوں. لطف تو جناب جد وجہد اور قربانی کرنے میں ہے فتح میں وہ مزہ کہاں. کیونکہ اس قسم کی کوشش میں فتح مضمر رہتی ہے.

جلسہ رضاکاران مجلس اتحاد ملت کانپور

کانپور ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۹ء ۸ بجے شب کو چمن گنج میں مجلس اتحاد ملت کے زیر اہتمام جشن رضاکاران نیلی پوش و سبز پوش کا عظیم الشان مظاہرہ ہوا. جسے دیکھنے کے لئے ہزاروں مسلمان اور برادران وطن دور دور سے تشریف لاتے تھے افتخار احمد خاں صاحب جوائنٹ سکریٹری اتحاد ملت نے سبز ہلالی پرچم کی تعریف میں ایک دلاویز نظم پڑھی آپ کے بعد مجاہد ملت محمد فاروق صاحب نے صدیقی کرنل نیلی پوشان کانپور یوپی نے اپنے مخصوص انداز میں تقریر شروع کی آپ نے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی ہدایت کی اور نیلی پوشوں سے فرمایا کہ تم مسجد شہید گنج کی شہید اینٹوں سے گندھا ہوا ہے. ہوئے ہو اور نیلا رنگ پسند کر کے دامن رسول اللہ صلعم تھام رکھے ہو اور سبز پوشوں سے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی واحد نمایندہ جماعت ہو نیشنل گارڈ اور دامن رسول اللہ صلعم تھامنے کا شرف رکھتے ہو اگر تم دونوں نے ان رنگوں کو چھوڑ کر تیسری طرف رخ کیا تو حشر کے دن جوابدہ ہونا پڑے گا. دیکھو ہیں کچھ فتنہ پرداز اختلاف پیدا کر کے مسلم لیگ کو نقصان پہونچانا چاہتے ہیں جس کی ترقی کے واسطے تم نے ملک و ملت کے دشمنوں کی گالیاں اور مار کھائیں ہیں کیا تم اس کا شیرازہ منتشر ہوتا دیکھو گے. آوازیں نہیں نہیں. تو پھر عہد کرو کہ ہم کو قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح پر کامل اعتماد ہے. آوازیں. بیشک بیشک. آپ کے بعد ذیل کی تجویز پاس ہوئی. مسلم لیگ اور مجلس اتحاد ملت کے جملہ رضاکاران کا یہ اجتماع عظیم کانپور کے اخبار اتحاد، غریب. ہماری آواز کے مقدمات کے ختم ہو جانے پر ہر سہ اخبارات کے اڈیٹران کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے اور مسلمانوں سے استدعا کرتا ہے کہ ان اخباروں کے خریدار بنکر مضبوط بنائیں اس کے بعد مولوی عبدالرشید صاحب تبلیغ سالار شہر اور سید مصطفیٰ علی صاحب وکیل ضلع تبلیغ سالار نیلی پوش مقرر ہوئے.

محمد ظہور صدیقی آفس سکریٹری اتحاد ملت کانپور

سکریٹری کانپور کانگریس کمیٹی کا بیان

شہر کانگریس کمیٹی کانپور کے جنرل سکریٹری جناب حمید خاں صاحب نے مندرجہ ذیل بیان شایع کیا ہے.

۱۹۴۰ء کے ۲۶ر جنوری کا دن ہماری قومی لڑائی کی تواریخ میں کافی اہمیت کا دن ہوگا. اس دن قومی جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر ہم اس بات کی قسم لیں گے. کہ جب تک مکمل آزادی نہیں مل جاتی، ہماری لڑائی جاری رہیگی اس یوم آزادی کو ہم گذشتہ دس سالوں سے مناتے آرہے ہیں اور ہر سال زیادہ مضبوطی کے ساتھ اپنے ملک سے سامراجی اقتدار کو ختم کرنے کے لئے قسم کھاتے ہیں. یورپ میں ہو نیوالی موجودہ سامراجی جنگ نے صورت حالات کو اور بھی پیچیدہ بنا دیا ہے. ہمارے جان ومال کی لوٹ کھسوٹ اور بھی سخت ہو گئی ہے. اور ہماری اس دہشتناک غریبی کے باوجود ہمارے سامنے فرقہ وارانہ مسائل ایسی شکل میں پیش کئے گئے ہیں کہ جن کا حل اسوقت تک بالکل ناممکن ہے جب تک کہ اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے والے ہم خود نہیں بن جاتے.

ہمارے ملک میں اس شہنشاہیت کے قبضہ کا مطلب ہمیشہ قایم رہنے والا فرقہ وارانہ فساد ہے جو گاہے بگاہے خونی شکلیں اختیار کرتا رہتا ہے. اس کے ساتھ ہی یہ اقتدار ہماری سیاسی اقتصادی اور تمدنی ترقی میں ایک زبردست روڑا ہے.

اسوقت ہم ایک زبردست جد وجہد کے نزدیک کھڑے ہیں اس جد وجہد میں کانپور کو اپنا پارٹ ادا کرنا ہے. آزادی کی اس عدم تشدد دانہ جنگ میں شامل ہونے کے لئے ہمارے لیڈران نے سخت ڈسپلن کا تقاضہ کیا ہے. اب صرف تین دن اور باقی ہیں. اور اس یوم کو اپنی شان کے ساتھ منانے کے متعلق ہمیں بہت کام کرنا ہے. اس میں سب سے ضروری کام والنٹیریوں کی بھرتی کا ہے. ہم اپنے شہر میں دو ہزار ٹرینڈ باوردی والنٹیر چاہتے ہیں. ہمارے شہر کے کپتان جناب ٹھاکر رام سنگھ صاحب آجکل شردھانند پارک نیز شہر کے دیگر مقامات پر والنٹیرس کو ٹریننگ دے رہے ہیں. میں شہر کانگریس کمیٹی کی طرف سے سب کو دعوت دیتا ہوں کہ جو لوگ ملک کی آزادی چاہتے ہیں وہ جلد از جلد والنٹیریوں کی فہرست میں اپنا نام درج کرادیں.

مجھے یقین ہے کہ کانپور کی شاندار انقلابی روایات کا لحاظ رکھتے ہوئے باشندگان کانپور و دیگر شہنشاہیت دشمن جماعتیں اس یوم کو منانے میں کانگریس کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں گے.

حمید خاں

اہل کانپور و طلبہ علوم کو خوشخبری

اللہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

بڑی مسرت کی بات ہے کہ حضرت مولانا شاہ ابو الحسن صاحب محدث شاگرد حضرت مولانا ابو الحسنات عبدالحی مرحوم فرنگی محلی جو کہ مدرسہ تکمیل العلوم احاطہ کمال خاں کانپور میں درس حدیث پر مامور تھے اور مسلمانان کانپور بھی ان سے دینی فیوض و برکات حاصل کرتے تھے چونکہ انکی مالی خدمت اسقدر کم ہوتی تھی جو ان کے اشد ضروری خانگی اخراجات کو کافی نہیں تھی. اس لئے ان کے اعزا اور معتقدین خاص نے اس مدرسہ سے چوگنی تنخواہ کر کے جسپر موصوف کو باہر سے مزید بلایا جا رہا تھا چلے جانے پر مجبور کر دیا لیکن ابھی آپ کو ایک ہفتہ بھی نہیں گذرنے پایا تھا کہ اہل مدرسہ کی پر زور استدعا پر اپنی بڑی تنخواہ و راحت کی ملازمت کو ترک کر کے پھر مدرسہ تشریف لے آئے ہیں اور مدرسہ میں درس شروع کر دیا ہے. حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب محدث لکھنوی مولانا صدیق احمد صاحب ادیب و دیگر مدرسین مدرسہ نے بھی مدرسہ کھلتے ہی درس شروع کر دیا ہے.

ناظم مدرسہ تکمیل العلوم کانپور

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

کلکتہ ۲۸ر دسمبر. ایک وسیع پنڈال میں جس میں چالیس ہزار اشخاص بیٹھ سکتے ہیں. آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس شروع ہوا. ڈیلی گیٹوں اور وزیٹروں کی تعداد ۳۰۰۰۵ بتلائی جاتی ہے ۱½ بجے صدر مجلس ساورکر پنڈال میں تشریف لائے. سنکھ بجا کر آپکا استقبال کیا گیا اجلاس کی کارروائی بندے ماترم کے گیت سے شروع ہوئی. پنڈال خوب سجایا گیا تھا.

لندن ۲۷ر دسمبر. مسٹر جے. ایم. آر. جیکر کو جو رائٹ آنریبل مسٹر ایم. آر. جیکر کے ۲۸ سالہ صاحبزادے ہیں. شاہی ہوائی بیڑہ میں شامل کر لئے گئے ہیں بہت جلد وہ مزید تربیت حاصل کرنے والے ہیں.

سرحد پر قبائلی گروہ سے مقابلہ

پشاور ۲۸ر دسمبر. بنوں سے اطلاع ملی ہے کہ وزیر بولان اور پیتروں کے قریب تین سو محسودیوں کے ایک لشکر اور سرحدی پولیس پلٹن کے درمیان گھمسان لڑائی ہوئی جس میں دس محسودی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے. دشمن کی طرف سے تقریباً ۱۲ گھنٹے تک گولیاں برستی رہیں. پلٹن نے بڑی بہادری سے مقابلہ کیا سرکار کی طرف سے دو سپاہی ہلاک ہوئے. جن میں ایک حوالدار تھا. دو سپاہی بھی زخمی ہوئے. چند سپاہی اغوا کر لئے گئے. اور بہت سی رائفلیں چرائی گئیں. لشکر جب اپنے علاقہ کی طرف واپس جا رہا تھا اپنے ہلاک شدگان اور زخمیوں کو اٹھا لیگیا کل قبیلہ والے ضلع بنوں کے موضع سماخیل سے دو ہندوؤں کو اغوا کر کے لے گئے. تار رنگ اور بنوں کے درمیان سلسلہ تار کاٹ دیا گیا مگر سلسلہ مراسلت بحال ہو گیا. یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قبیلہ والے ایک ہندو کو ہلاک بھی کر گئے. گاؤں والوں نے انکا مقابلہ کیا جس میں ایک حملہ آور زخمی ہو گیا.

برطانیہ کا زبردست ہوائی حملہ

لندن ۲۸ر دسمبر. برطانی رائل ایر فورس کے جہازوں نے بحر شمال میں جرمنی کے بحری اور ہوائی اڈوں پر اڑان کی. اور جرمنی کے دو تباہ کن اور سات گشتی جہازوں پر بمباری کی. جرمنی کے ایک گشتی جہاز کو نقصان پہونچا. تمام ہوائی جہاز سلامتی سے لوٹ آئے. جرمنی کے تین سمندری جہاز بمباری سے خراب ہو گئے. جان کا کوئی نقصان نہیں ہوا. تینوں جرمن جہاز حملہ ہوتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے.

مسٹر سرکار کو مبارکباد

کلکتہ ۲۷ر دسمبر. مہاتما گاندھی نے مسٹر نلنی رنجن سرکار سابق وزیر مالیات بنگال کو ان کے استعفے پر مبارکباد دیتے ہوئے حسب ذیل خط بھیجا ہے.

" پیارے نلنی بابو. مولانا صاحب (مولانا آزاد) نے آج صبح مجھے بتایا. آپ نے بنگال وزارت سے اپنا عہدہ چھوڑ دیا ہے. میری رائے میں آپ نے یہ قوم پرستانہ قدم اٹھایا ہے.

آپکا مخلص: ایم. کے. گاندھی.

افسانہ

بوڑھے ملاح کی کہانی

بقیہ صفحہ ۴ کالم ۵ سے آگے

بیوی نے ایک آہ سرد بھر کر کہا، میں نے رات تقدیر کے فرشتے کو دیکھا جو پہاڑوں کی بلندیوں پر اپنے پر ہلا ہلا کر کہہ رہا تھا کہ اگر تم نے رات تک اپنے بالوں میں ایک کاسنی رنگ کا گلاب نہ سنوارا تو تمہارا گھر اجڑ جائے گا۔

آج سے ستر سال پہلے دنیا بہت اوہام پرست تھی چنانچہ بیوی کا یہ ہولناک خواب سن کر میرا عشق سہم گیا۔

میری پریشانی دیکھ کر بیوی بولی ؟" پر اتنے فکر کی کیا بات ہے" میں نے کہا فکر کیسے نہ ہو؟ شیریں کیا تجھے نہیں معلوم کہ کاسنی رنگ کا گلاب ان پہاڑی علاقوں میں نایاب ہے۔

میری بیوی کا چہرہ پیلا پڑ گیا "نایاب پھر کیا کرو گے ؟" کاسنی رنگ کا گلاب آج رات تک بالوں میں لگانا ضروری ہے ورنہ ہمارا یہ مسکراتا ہوا گھر تباہ ہو جائے گا، فرشتے نے یہی کہا تھا۔

نامعلوم اندیشوں سے گھبرا کر وہ رونے لگی میں نے اس کا سر اپنے سینے سے لگا لیا اور وعدہ کیا کہ اطراف کے علاقوں کے تمام باغوں میں شہر کے باغبانوں کو بھیجوں گا اور تاکید کروں گا کہ خواہ کسی قیمت پر دستیاب ہو کاسنی رنگ کا گلاب لے آئیں۔

میری بیوی اپنے لمبے لمبے بال کھولکر نہانے کے لئے پہاڑی چشمے پر چلی گئی تاکہ گلاب کے آنے سے پہلے بال سنوار لے"۔

میں پریشانی کے عالم میں اسی وقت کاسنی گلاب کی تلاش میں نکل گیا شہر کے ہر باغبان سے ملا مگر ایک ایک نے کہا کہ اس علاقہ میں کاسنی رنگ کا گلاب کہیں نہیں مل سکتا۔ بیزار اور مایوس ہو کر میں حاکم شہر کے باغبان کے ہاں گیا اور اپنی ضرورت اس کے آگے بیان کی وہ بڑا ہی سفاک آدمی تھا سوچکر بولا کاسنی گلاب ہمارے باغ میں ہے تو لیکن اس کی قیمت چھ اشرفی سے کم نہیں ہے؟"

میں نے چھ اشرفیاں اس کے ہاتھ دھریں اور کاسنی گلاب لیکر خوش خوش گھر پہونچا۔

میری بیوی کاسنی گلاب دیکھ کر باغ باغ ہو گئی اور مسکرا کر بولی "اگر آج میں کاسنی گلاب بالوں میں نہ سنوار سکتی تو نہ جانے ہم پر کیا مصیبت آتی۔"

میں نے کہا اسے فوراً بالوں میں لگا لو"، پر جانے اس نے کس خیال سے کہا، میرے بال گیلے ہیں، ابھی نہیں لگاؤں گی جب رات شروع ہو گی تو لگا لوں گی یہ کہکر اس نے ایک بلوری صراحی میں پانی بھرا اور پھول کو اس میں رکھکر تازہ ہوا کے خیال سے صراحی دریچے میں رکھدی۔

میں دن بھر گلاب کی سرگردانی میں اپنے کام پر نہ جا سکا تھا دوکان پر جا بیٹھا رات کے وقت جب گھر واپس آرہا تھا تو میرا پرانا دوست حمری مجھے میرے گھر کے قریب ہی مل گیا اسے میں نے ادھر کئی ہفتوں سے نہ دیکھا تھا خوش ہو کر گلے سے لگا لیا۔

میں تمہارے ہی ہاں گیا تھا تم نہ ملے تو مایوس ہو کر واپس آ گیا"۔ اس نے یہ جملہ ختم بھی نہ کیا کہ میری نظر اس کی عبا کے کاج پر پڑ گئی میرا خون میری رگوں میں جم کر رہ گیا۔

میں نے یکلخت پوچھا "حمری یہ کاسنی گلاب تمہیں کہاں سے ملا"؟ حمری طبعاً شوخ تھا ہنسکر بولا "کیوں؟ تمہیں کیوں کرید پیدا ہوئی" میری محبوبہ نے مجھے تحفہ دیا ہے نایاب چیز ہے میری آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا اور میں لڑکھڑا سا گیا وہ خواب، تقدیر کا فرشتہ اس کی پیشین گوئی وہ سب جھوٹ تھا محض حمری کی عبا کا کاج سجانے کے لئے میری بیوی نے یہ رنگین جھوٹ تراشا تھا ہائے ظالم زندگی! سنگدل زندگی میں غصہ میں کانپتا ہوا گھر پہونچا۔

مجھے دیکھتے ہی میری بیوی دوڑی ہوئی آئی اور اشک آلود آنکھوں سے بولی "افسوس بدبختی دیکھو کہ وہ پھول غائب ہو گیا، اے خدا میں اب کیا کروں؟ ہم پر ضرور کوئی مصیبت نازل ہو گی،" ضرور نازل ہو گی! میں نے گڑگڑا کر کہا موت سے زیادہ بڑی مصیبت اور کوئی نہیں ہو سکتی سمجھ لو کہ تمہاری موت آ گئی۔

بیوی حیران ہو کر مجھے دیکھنے لگی مگر اس وقت مجھے اس کی ایک ایک حرکت سے عیاری ٹپکتی معلوم ہوتی تھی میں نے پھر چیخ کر کہا تمہاری موت آ گئی، تقدیر کے فرشتے کی پیشین گوئی کے لئے تیار ہو جاؤ"۔

وہ متعجب ہو کر بولی، تم کیا کہتے ہو؟ ایسا نہ کہو خدا کے لئے کاسنی گلاب کو ڈھونڈ دو میں نے اسے باغ کی دریچی میں تازہ ہو اگنے کے لئے رکھدیا تھا اندر بال سنوارنے گئی تھی واپس آ کر دیکھتی ہوں تو پھول وہاں نہ تھا۔

اس کی مکاریوں نے میرے تن بدن میں شعلے سے بھڑکا دئے میں نے اس کے نرم بازوؤں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑ لیا اور اس زور سے دیوار پر دھکا دیا کہ ٹکر کھا کر اس کے سر سے خون کا ایک سرخ سرخ فوارہ پھوٹ نکلا راتوں رات میں نے اسے اسی صنوبر کے سائے تلے دفنا دیا جہاں اس سے میری پہلی ملاقات ہوئی تھی، ایک جنون کی بے اختیاری میں میں گھر کی طرف لوٹ رہا تھا کہ اتفاق سے میرا دوست حمری پھر مجھے ایک گلی کے موڑ پر مل گیا اسے دیکھتے ہی میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔

وہ ہنسکر بولا تمہاری آنکھیں ایسی سرخ ہو رہی ہیں جیسے تم خون کر کے آئے ہو۔"

وہ اس طرح باتیں کر رہا تھا گویا میں اس کے راز سے ناواقف ہوں!۔

میں نے لپک کر اس کا گریبان پکڑ لیا اور بولا "بدمعاش"، تو سمجھتا ہے کہ میں نے خون نہیں کیا میں اسے ٹھکانے لگا چکا ہوں، یہ کہکر کاسنی رنگ کا گلاب میں نے اس کی عبا کے کاج سے نوچکر زمین پر دے مارا اور اپنے جوتوں کی مجنونانہ حرکت سے مسل ڈالا، حمری آنکھوں میں دہشت لئے میرا چہرہ تک رہا تھا میں نے جب اس سے کہا کہ میں نے اس کی محبوبہ کا خاتمہ کر دیا اور اب اس کا کام تمام کرنے پر آمادہ ہوں تو اس نے ایک لرزہ خیز چیخ ماری اور کہنے لگا "کوتہ اندیش اور جلد باز تو بدبخت ہے! وہ گلاب تو میں نے سڑک پر سے اٹھا لیا تھا۔

میں بازار میں سے گذر رہا تھا کہ گلاب کا پھول دیکھ کر اٹھا لیا، شاید تمہارے ہی دریچے سے نیچے گر پڑا ہو۔

یہ سنکر میری آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا ایک ایسا اندھیرا جس نے آج تک دنیا کی تمام رنگینیوں کو مجھ سے اوجھل کر رکھا ہے۔

تقدیر کے فرشتہ کا کہنا درست نکلا میری بیوی اس رات کاسنی گلاب اپنے بالوں میں نہ سنوار سکی میرا گھر میری بیوقوفی اور جلد بازی کے ہاتھوں تباہ ہو گیا۔

آج اس قصہ کو ستر سال گذر گئے مگر میں اپنی غلطی پر نادم اس مٹی کی پرستش کر رہا ہوں جس میں ان صنوبروں کے سایوں تلے میری محبت دفن ہے کشتی ساحل سے آ لگی۔

جرمنی اور روس کی دوستی

لندن ۲۵ دسمبر۔ ہر ہٹلر اور ہر وان ربن ٹروپ نے موسیو اسٹالن کو ان کی ۶۰ ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد کا جو پیغام بھیجا تھا اس کے جواب میں موسیو اسٹالن نے ہٹلر اور ربن ٹروپ کا شکریہ ادا کیا ہے اور کہا ہے کہ جرمنی اور روس کی دوستی خون سے سینچی گئی ہے۔ موسیو اسٹالن نے فنلینڈ کی کٹھ پتلی حکومت کے نام کے بھی پیغام بھیجا ہے اور مارشل چیانگ کائی شک اور ترکی کے پریزیڈنٹ کے نام بھی پیغام بھیجا ہے۔

نظم عالیجناب مولانا فضل الرحمن صاحب مد ظلہ العالے

کانپور محلہ ہیرامن کا پوردہ

مسلماں ملکے آپس میں شکر اور شیر ہو جائیں
مثال انکی نہ ہو دنیا میں وہ تنویر ہو جائیں
نفاق ان میں نہ ہو پیدا اخوت ان میں ہو قایم
عدو انکے مقابل ہوں لا یہ ملکر تیر ہو جائیں
صحیح مضمون نگاری صحت الفاظ و املا ہو
تو پھر لکھنے میں کیوں کا غذ غلط تحریر ہو جائیں
الٰہی کر عطا زینت اخلاق ملت کی
تفرقہ ہو نہ پیدا عاشق دلگیر ہو جائیں
کرے جاں صدقے اپنی ایک پر دوسرا بھائی
سراپا اخوت کی یہ ایک تصویر ہو جائیں
الٰہی خوف طاری کردے تو اسلام کا دلبر
ملاتے ہی نظر ان سے عدو تحقیر ہو جائیں
چلیں راہ شریعت پر صراط المستقیم ان کو
عطا کر یہ کلام اللہ کی تفسیر ہو جائیں
الٰہی پیدا کردے ان میں تو جذبات اسلامی
ہو تا پاک دشمن کو یہ وہ شمشیر ہو جائیں
بنا و فضل کیا ہے وہ کہ جو سونا بناتی ہے
رسائی حق تعالیٰ تک کریں اکسیر ہو جائیں

حسب الارشاد مولانا فضل الرحمن صاحب مد ظلہ العالے

شہر کانپور محلہ ہیرامن کا پوردہ

آئندہ آنے والے واقعات ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء کو سردی خشک پیدا ہونے کی علامت معلوم ہوتی ہے۔ جس سے خشک کھانسی نزلہ زکام وغیرہ کی شکایت اور سردی کے متعلق امراض کی زیادتی پائی جاتی ہے اس کا ازالہ بچوں کے لئے ادرک بھونکر اس کا عرق نکالکر خالص شہد کے ہمراہ نیم گرم حل کر کے چٹانا مفید ہے۔ جوانوں کے لئے ادرک بھونکر عرق نکالکر شہد خالص میں مکھن کا اضافہ کر کے حل کر کے کھانا مفید ہے۔ بوڑھوں یعنی ضعیفوں کے لئے ادرک والسی کی چائے بنا کر شہد خالص بقدر ضرورت شامل کر کے پینا مفید ہے جو صاحب دوا بنانے کی استعداد نہ رکھتے ہوں وہ مولانا صاحب موصوف کے یہاں تشریف لا کر دوا مفت حاصل کریں۔ علاوہ اس کے بواسیر کی دوا بہترین ہے اس کے استعمال سے مسے گر جاتے ہیں اور یہ مرض بالکل دفع ہو جاتا ہے۔ سوزاک کی حیرت انگیز دوا آنکھ میں لگانے سے سوزاک دفع ہو جاتا ہے۔ خدانخواستہ کسی بچہ کو پسلی چلنے کی شکایت ہو تو مولانا صاحب کے ۳ یوم کے جھاڑنے سے یہ مرض دفع ہو جاتا ہے۔ ۸ بجے صبح سے ۱۰ بجے صبح تک انشاء اللہ تعالیٰ دوا یکم جنوری سنہ ۱۹۴۰ء سے تقسیم ہو گی۔ ہر علاج مذکور بالا کی دوا مفت دی جائے گی۔ باقی احوال آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

۲ المشتہر

حافظ محمد یوسف و عبد العزیز خان مولوی حفیظ الدین حافظ فیض بخش۔

جرمن کلب پر ترکی پولیس کا چھاپہ

استنبول ۲۳ دسمبر۔ ترکی پولیس نے نازیوں کی واحد کلب "ٹیوٹونیا" پر آج ایک دم چھاپہ مارا اور کلب کی کتابوں اور دیگر دستاویزوں پر قبضہ کر لیا۔ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

تلاشی کے دوران میں پولیس نے کلب کے موجودہ اور سابق صدروں اور دیگر ممبران سے بیشمار سوالات دریافت کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے حکام کلب کے ممبروں اور ان کی سرگرمیوں کی گہری کھوج نکال رہے ہیں۔ یہ کلب جرمن آبادی کا ہیڈ کوارٹر ہے اور نازیوں کے پروپیگنڈے کا مرکز ہے۔

استنبول سے جرمن نیوز ایجنسی کے پاس ایک مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ کلب پچاس سال پہلے قایم کیا گیا تھا۔ اور یہ کلب ترکی قانون کے مطابق ہے۔

رسائل سلسلہ تعلیم و ترقی

اس وقت خاص بالغوں کے لئے اردو کی درسیات کا کوئی سلسلہ موجود نہیں ہے۔ بچوں کی کتابیں بڑی عمر کے لوگوں کے لئے نہ دلچسپ ہوتی ہیں، نہ موزوں، اس لئے ادارہ تعلیم و ترقی جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، بالغ مبتدیوں کے لئے رسائل کا یہ سلسلہ ترتیب دے رہا ہے اور تقریباً دو سو رسائل کا خاکہ تیار کیا گیا ہے۔ جو بالغوں کے پورے نصاب تعلیم پر حاوی ہوگا۔ رسائل سلسلہ تعلیم و ترقی کی کتابت اور مضامین طباعت کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔

ان رسائل کا اصل منشا یہ ہے کہ اردو پڑھنے کی اچھی طرح مشق ہو جائے اور کتب بینی کا شوق پیدا ہو تاکہ آئندہ کتب خانہ تعلیم و ترقی کے ذریعہ بالغوں کی تعلیم کا سلسلہ خود بخود جاری رہے اور پڑھنا لکھنا سیکھنے کے بعد آدمی پھر ان پڑھ نہ بن جائے۔

حسب ذیل رسائل اس سلسلے کے شائع ہو چکے ہیں۔ یا زیر طبع ہیں۔ انکا سائز ۲۰×۲۶/۱۶ ہے ہر رسالہ کم و بیش سولہ صفحات کا ہے۔

(۱) **نماز** یہ رسالہ بالغ مبتدیوں کے لئے تیار کیا گیا ہے اس میں نماز کی تمام ضروری چیزیں اور مسائل جو نماز سے متعلق ہیں بتلائے گئے ہیں، ۱۶ صفحات قیمت ایک آنہ

(۲) (۳) **حکایتیں مکمل**:- اس کے دو حصے ہیں، دونوں میں چھوٹی چھوٹی سادے اور پیارے الفاظ میں کہانیاں لکھی گئی ہیں جو اخلاقی اور سماجی دونوں اعتبار سے بہت اچھی ہیں۔ قیمت ۲

(۴) **حبیب خدا**:- آنحضرت کی سیرت پاک بہت ہی آسان اور دلچسپ زبان میں کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ قیمت ۲ ایک آنہ

(۵) **نظمیں**:- یہ مولوی محمد شفیع الدین صاحب نیر کی نظموں کا مجموعہ ہے پہلی نظم "حمد" دوسری "دعا" تیسری "نعت" چوتھی "ہم مسلمان ہیں مذہب ہے ہمارا اسلام" پانچویں "جو کرنا ہے ابھی کر لو" چھٹی "جاگو اور جگاؤ" قیمت ایک آنہ۔

(۶) **میونسپلٹی**:- اس میں بالغوں کو بتایا گیا ہے کہ میونسپلٹی کیا ہے اور اس سے کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ قیمت ایک آنہ۔

(۷) **صدیق اکبرؓ**:- رسول خدا کے سب سے پہلے جانشین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات زندگی۔ قیمت ایک آنہ۔

(۸) **خط و کتابت**:- آسان عبارت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کیسے خط لکھا جائے اور کیسے خط کا جواب دیا جائے۔ قیمت ایک آنہ۔

زیر طبع کتابیں:- ضلع کا انتظام ا، قومی گیت ا، غزلیں ا، ہمارا ہندوستان ا، عمر فاروقؓ ا

صدر دفتر:- مکتبہ جامعہ نئی دہلی،

شاخیں:- (۱) جامع مسجد دہلی (۲) لوہاری دروازہ لاہور (۳) امین آباد لکھنؤ، (۴) پرنسس بلڈنگ جے جے اسپتال بمبئی ۳

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ہمیر پور

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۱۱۱ سنہ ۱۹۳۹ء

بعدالت منصفی ہمیر پور ضلع ہمیر پور

سکھدیال ولد منشی بلدیو پرشاد قوم کالیتھ ساکن محلہ امیری پرگنہ و ضلع ہمیر پور مدعی

بنام

مسماۃ پاربتی مدخولہ منگلیا عرف منگلی قوم ؟ ہمیر پور ساکن شہر کانپور محلہ گھومنی محال پرگنہ و ضلع کانپور ہرگاہ سکھدیال نے آپ کے نام ایک نالش بابتہ قبضہ و دخل ہرجہ و نقصان کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم ہوتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور آپ کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کریں جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء جاری کیا گیا۔

بحکم رادھا بلبھ سریواستو منصرم عدالت منصفی ہمیر پور

مہر عدالت

مرکزی اسمبلی کا آئندہ اجلاس

دہلی ۲۵ دسمبر۔ سرکاری اعلان سے پتہ چلتا ہے کہ مرکزی اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۲ فروری سنہ ۱۹۴۰ء کو شروع ہو گا غیر سرکاری بلوں کے لئے ۸ فروری ۱۴ فروری اور ۲۶ کی تاریخیں اور غیر سرکاری رزولیوشنوں کے ۲۸ اور ۲۲ مارچ کی تاریخیں مقرر کی ہیں۔ ۲۰ فروری کو ریلوے بجٹ پیش ہوگا اور ۲۴ فروری کو اس پر عام بحث شروع ہو گی اور ۲۴ و ۲۶ فروری کو امداد گرانٹوں پر ووٹ لئے جائینگے۔ ۲۹ فروری کو شام ۵ بجے عام بجٹ پیش ہوگا۔ ۵ مارچ کو اس پر بحث ہو گی اور ۱۱ و ۱۲ مارچ کو ووٹ شماری ہو گی۔

جدید اردو کلکتہ کا سالنامہ (بنگال نمبر)

مرتبہ احسن احمد اشک بی۔ اے آنرز و سعید منیر الدین بی۔ اے

یہ سالنامہ بنگالی ادب۔ بنگالی مصوری۔ اور بنگالی رومان کا مرقع ہونے کے علاوہ ملک کے بہترین اہل قلم حضرات کے رشحات قلم سے آراستہ ہوگا۔ یہ سالنامہ نمبر بنگال سے اردو زبان میں نکلنے والے واحد ماہنامہ رسالہ کا پہلا سالنامہ ہوگا۔ اردو خوانہ حضرات سے التماس ہے کہ وہ رسالہ کی خریداری قبول فرما کر بنگال میں اردو زبان کی توسیع اشاعت میں ہمارا ہاتھ بٹا کر اہم فرائض انجام دیں۔

سالانہ چندہ ۶ قیمت فی پرچہ ۳ قیمت سالنامہ بارہ آنہ ۱۲ جو حضرات دسمبر سنہ ۱۹۳۹ء کے آخری ہفتہ تک رسالہ سالانہ چندہ بھیجکر خریداری قبول فرمائیں گے۔ انکی خدمت میں سالنامہ مفت پیش کیا جائے گا۔

منیجر جدید اردو ۱۳۶ ہارسٹن اسٹریٹ ڈاکخانہ پارک اسٹریٹ کلکتہ!